توراتِ مقدّس
اصل یونانی متن سے نیا اُردو ترجمہ
UGV
URDU GEO VERSION

پیدایش

پیش لفظ

بائبل مُقدّس کی پہلی پانچ کتابوں کے مجموعہ کو توریت کہتے ہیں۔ یہُودی اور مسیحی علمائے بائبل کی اکثریت نے اِن پانچ کتابوں کو حضرت مُوسیٰ کی تصانیف بتایا ہے۔ پہلی کتاب کی پہلی سطر عبرانی لفظ برے شیتھ سے شروع ہوتی ہے جس کا مطلب ہے ''ابتدا میں''۔ تقریباً ایک سو پچاس قبل از مسیح جب بائبل مُقدّس کا ترجمہ یُونانی زبان میں ہُوا تو اُس ترجمہ میں عبرانی لفظ رے شیتھ کو تکوین یا پیدایشِ کائنات کے معنی میں اِستعمال کیا گیا۔ اِس معنی کے پیشِ نظر بائبل مُقدّس کی اوّلین کتاب کو اِس اُردو ترجمہ میں پیدایش کا نام دیا گیا ہے۔

بائبل مُقدّس کو دو حِصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پیدایش سے ملاکی تک کی کتابوں کو پرانا عہدنامہ اور متّی کی اِنجیل سے مکاشفہ تک کی کتابوں کو نیا عہدنامہ کہتے ہیں۔ پرانے اور نئے عہدناموں میں مُوسوی شریعت کی اِصطلاح متعدّد بار استعمال میں آئی ہے۔ چونکہ توریت سے مُوسوی شریعت بھی مراد ہے اِس لیے حضرت مُوسیٰ ہی توریت کی پہلی کتاب ''پیدایش'' کے مُصنّف سمجھے گئے ہیں۔ اِس کتاب میں آدم، حوّا، نُوح، ابرہام، سارہ، اضحاق، ربقہ، یعقوب اور یوسُف کے حالات بھی درج ہیں اور حضرت مُوسیٰ کی مَوت کا ذکر بھی پایا جاتا ہے جس کے متعلّق یہُودی اور مسیحی علماء کا خیال ہے کہ یہ بیان حضرت مُوسیٰ کے بعد کے زمانہ کے کسی مصنّف نے تحریر کیا ہے۔

پیدایش کی کتاب سے ہمیں معلُوم ہوتا ہے کہ ساری کائنات کس طرح وجُود میں آئی۔ پہلا اِنسانی جوڑا اِس زمین پر کس طرح نمُودار ہُوا۔ گُناہ کس طرح اِنسانی زندگی میں داخل ہُوا اور اُس کا اثر بنی نوعِ اِنسان پر کیا ہُوا۔ خُدا نے اِنسان کی نجات کا کیا انتظام کیا، خُدا کی ذات اور اُس کی شخصیت کے بارے میں کیا کچھ معلوم ہو سکتا ہے؟ اِس کرۂ ارض پر اِنسان کی ذِمّہ داری کیا ہے؟ خدا کے عدل و انصاف سے اور اُس کے سزا و جزا دینے سے کیا مُراد ہے؟

پیدایش میں حضرت مُوسیٰ سے ماقبل کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ حضرت مُوسیٰ ہی اِس کتاب کے مصنّف ہیں اور خداوند یسُوعؔ مسیح نے بھی اپنی تعلیم میں حضرت مُوسیٰ کا ذکر کیا ہے۔ (دیکھیے لُوقا ۱۶:۳۱؛ ۲۴:۴۴ اور یوحنّا ۵:۴۶۔۴۷)

اِس کتاب کے اہم مندرجات حسب ذیل ہیں:

۱۔ کائنات کا وجود میں آنا (۱:۱۔۲:۳)
۲۔ حضرت آدم (۲:۴۔۵:۳۲)
۳۔ حضرت نُوح (۶:۱۔۱۱:۳۲)
۴۔ حضرت ابرہام (۱۲:۱۔۲۵:۱۸)
۵۔ حضرت اِضحاق (۲۵:۱۹۔۲۹:۹)
۶۔ حضرت یعقوب (۲۹:۱۰۔۳۶:۴۳)
۷۔ حضرت یُوسُف (۳۷:۱۔۵۰:۲۶)

اِبتدائے کائنات

۱ اِبتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو خلق کیا۔ [۲] تب زمین بے ڈول اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر تاریکی چھائی ہوئی تھی اور خدا کا رُوح پانی کی سطح پر جنبش کرتا تھا۔

[۳] اور خدا نے کہا: روشنی ہو جا اور روشنی ہوگئی۔ [۴] خدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے اور اُس نے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا۔ [۵] خدا نے روشنی کو دِن اور تاریکی کو رات کہا۔ تب شام ہُوئی اور پھر صبح۔ یہ پہلا دِن تھا۔

[۶] اور خدا نے کہا: پانیوں کے درمیان فِضا ہو تا کہ وہ پانی کو پانی سے جدا کر دے۔ [۷] چنانچہ خدا نے فِضا کو قائم کیا اور فِضا کے نیچے کے پانی کو فِضا کے اوپر کے پانی سے جدا کر دیا اور ایسا ہی ہُوا۔ [۸] خدا نے فِضا کو آسمان کہا اور شام ہُوئی اور پھر صبح۔ یہ دوسرا دِن تھا۔

[۹] اور خدا نے کہا: آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو جا اور خشکی نمودار ہوئی اور ایسا ہی ہُوا۔ [۱۰] خدا نے خشکی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اُسے سمندر کہا۔ اور خدا نے دیکھا کہ یہ

اچھا ہے۔

[۱۱] تب خدا نے کہا: زمین نباتات پیدا کرے جیسے بیج والے پودے اور پھلدار درخت جو اپنی اپنی جنس کے مطابق پھولیں، پھلیں اور زمین پر اپنے اندر بیج رکھیں اور ایسا ہی ہُوا۔ [۱۲] تب زمین نے نباتات پیدا کی یعنی بیج دار پودے اور پھل دار درخت جن میں اپنی اپنی جنس کے مطابق بیج ہوتے ہیں اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔
[۱۳] اور شام ہُوئی اور پھر صبح۔ یہ تیسرا دِن تھا۔

[۱۴] اور خدا نے کہا: دِن کو رات سے الگ کرنے کے لیے آسمان کی فِضا میں نیّر ہوں تاکہ وہ موسموں، دِنوں اور برسوں میں امتیاز کرنے کے لیے نشان ٹھہریں۔ [۱۵] اور وہ آسمان کی فِضا میں چمکیں تاکہ زمین پر روشنی ڈالیں اور ایسا ہی ہُوا۔ [۱۶] خدا نے دو بڑے نیّر بنائے۔ بڑا نیّر (سورج) دِن پر حکومت کرنے کے لیے اور چھوٹا نیّر (چاند) رات پر حکومت کرنے کے لیے۔ اُس نے ستارے بھی بنائے۔ [۱۷] خدا نے اُنہیں آسمان کی فِضا میں قائم کیا تاکہ وہ زمین پر روشنی ڈالیں، [۱۸] دِن اور رات پر حکومت کریں اور روشنی کو تاریکی سے جدا کریں۔ اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ [۱۹] اور شام ہُوئی اور پھر صبح۔ یہ چوتھا دِن تھا۔

[۲۰] اور خدا نے کہا: پانی جانداروں کی کثرت سے بھر جائے اور پرندے زمین کے اوپر آسمان کی فِضا میں پرواز کریں۔
[۲۱] چنانچہ خدا نے بڑے بڑے سمندری جانداروں کو اور سب زندہ اور حرکت کرنے والی اشیاء کو جو پانی میں کثرت سے پائی جاتی ہیں اور طرح طرح کے پرندوں کو اُن کی جنس کے مطابق پیدا کیا۔ اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ [۲۲] خدا نے اُنہیں برکت دی اور کہا کہ پھولو، پھلو اور تعداد میں بڑھو اور سمندر کے پانی کو بھر دو اور پرندے زمین پر بہت بڑھ جائیں۔ [۲۳] اور شام ہُوئی اور صبح ہوئی۔ یہ پانچواں دِن تھا۔

[۲۴] اور خدا نے کہا: زمین جانداروں کو اپنی اپنی جنس کے مطابق پیدا کرے جیسے مویشی، زمین پر رینگنے والے جاندار اور جنگلی جانوروں کو جو اپنی اپنی جنس کے مطابق ہوں اور ایسا ہی ہُوا۔
[۲۵] خدا نے جنگلی جانوروں کو اُن کی اپنی اپنی جنس کے مطابق، مویشیوں کو اُن کی اپنی اپنی جنس کے مطابق اور زمین پر رینگنے والے تمام جانداروں کو اپنی اپنی جنس کے مطابق بنایا اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔

[۲۶] تب خدا نے کہا: آؤ ہم اِنسان کو اپنا ہم شکل اور اپنی شبیہ پر بنائیں اور وہ سمندر کی مچھلیوں، ہوا کے پرندوں، مویشیوں، اور ساری زمین پر اور اُن تمام جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں، اختیار رکھے۔

[۲۷] چنانچہ خدا نے اِنسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا،
اُسے خدا کی صورت پر پیدا کیا
اور اُنہیں مرد اور عورت کی شکل میں پیدا کیا۔

[۲۸] خدا نے اُنہیں برکت دی اور اُن سے کہا: پھولو، پھلو اور تعداد میں بڑھو اور زمین کو معمور و محکوم کرو۔ سمندر کی مچھلیوں، ہوا کے پرندوں اور ہر جاندار مخلوق پر جو زمین پر چلتی پھرتی ہے، اختیار رکھو۔

[۲۹] پھر خدا نے کہا: میں تمام روئے زمین پر کا ہر بیج دار پودا اور ہر درخت جس میں اُس کا بیج دار پھل ہو، تمہیں دیتا ہوں۔ وہ تمہاری خوراک ہوں گے۔ [۳۰] اور میں زمین کے تمام چرندوں اور ہوا کے کل پرندوں اور زمین پر رینگنے والوں کے لیے، جن میں زندگی کا دم ہے، ہر طرح کے سبز پودے خوراک کے طور پر دیتا ہوں اور ایسا ہی ہُوا۔

[۳۱] اور خدا نے جو کچھ بنایا تھا اس پر نظر ڈالی اور وہ بہت ہی اچھا تھا اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ یہ چھٹا دِن تھا۔

۲ اِس طرح آسمان اور زمین کا اور جو کچھ اُن میں تھا اُن سب کا بنایا جانا مکمل ہو گیا۔

[۲] ساتویں دِن تک خدا نے اُس کام کو پورا کیا جسے وہ کر رہا تھا۔ چنانچہ ساتویں دِن وہ اپنے سارے کام سے فارغ ہوا۔ [۳] اور خدا نے ساتویں دِن کو برکت دی اور اُسے مُقدّس ٹھہرایا کیونکہ اُس دِن اُس نے تخلیق کائنات کے سارے کام سے فراغت پائی۔

آدم اور حوّا کی تخلیق

[۴] یہ ہے آسمان اور زمین کی پیدایش جب وہ وجود میں لائے گئے:

جب خداوند خدا نے زمین اور آسمان کو بنایا تو اُس وقت [۵] نہ تو کھیت کی کوئی جھاڑی زمین پر نمودار ہوئی تھی اور نہ ہی کھیت کا کوئی پودا اُگا تھا کیونکہ خداوند خدا نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا اور نہ زمین پر کوئی اِنسان ہی تھا جو کاشتکاری کرتا۔ [۶] لیکن زمین سے کُہر اُٹھتی تھی جو تمام روئے زمین کو سیراب کرتی تھی۔ [۷] خداوند خدا نے زمین کی مٹّی سے اِنسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم

پھُونکا اور آدمؔ ذی رُوح ہوگیا۔

۸ اور خداوند خدا نے مشرق کی جانب عدؔن میں ایک باغ لگایا اور آدمؔ کو جسے اُس نے بنایا تھا، وہاں رکھا۔ ۹ اور خداوند خدا نے زمین سے ہر قسم کا درخت اُگایا جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے میں لذیذ تھا۔ اُس باغ کے بیچ میں زندگی کا درخت اور نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی تھا۔

۱۰ عدؔن سے ایک دریا نکلتا تھا جو اُس باغ کو سیراب کرتا ہُوا چار ندیوں میں بٹ جاتا تھا۔ ۱۱ پہلی ندی کا نام فیسونؔ ہے جو حویلہ کی ساری زمین کو جہاں سونا ہوتا ہے، گھیرے ہوئے ہے۔ ۱۲ اس زمین کا سونا عمدہ ہوتا ہے اور وہاں موتی اور سنگِ سلیمانی بھی ہیں۔ ۱۳ دوسری ندی کا نام جیحونؔ ہے جو کُوشؔ کی ساری زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ ۱۴ تیسری ندی کا نام دِجلہ ہے جو اُسورؔ کے مشرق کو جاتی ہے اور چوتھی ندی کا نام فراتؔ ہے۔

۱۵ اور خدا نے آدمؔ کو باغِ عدؔن میں رکھا تاکہ اُس کی باغبانی اور نگرانی کرے۔ ۱۶ اور خداوند خدا نے آدمؔ کو حکم دیا کہ تُو اِس باغ کے کسی بھی درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے ۱۷ لیکن تُو نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل ہرگز نہ کھانا کیونکہ جب تُو اُسے کھائے گا تو یقیناً مر جائے گا۔

۱۸ خداوند خدا نے کہا: آدمؔ کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ میں ایک مددگار بناؤں گا جو اُس کی مانند ہو۔

۱۹ تب خداوند نے تمام جنگلی درندے اور ہوا کے سب پرندے مِٹّی سے بنائے۔ وہ اُنہیں آدمؔ کے پاس لے آیا تاکہ دیکھے کہ وہ اُن کے کیا نام رکھتا ہے۔ اور آدمؔ نے ہر جاندار مخلوق کو جس نام سے پکارا، وہی اُس کا نام ٹھہرا۔ ۲۰ اِس طرح آدمؔ نے سبھی چرندوں، ہوا کے پرندوں اور سارے جنگلی درندوں کے نام رکھّے۔

لیکن آدمؔ کے لیے اُس کی مانند کوئی مددگار نہ ملا۔ ۲۱ تب خداوند خدا نے آدمؔ پر گہری نیند بھیجی اور جب وہ سو رہا تھا تو اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکال لی اور اُس کی جگہ گوشت بھر دیا ۲۲ تب خداوند خدا نے اُس پسلی سے جسے اُس نے آدمؔ میں سے نکالا تھا، ایک عورت بنائی اور وہ اُسے آدمؔ کے پاس لے آیا۔

۲۳ آدمؔ نے کہا:

اب یہ میری ہڈّیوں میں سے ہڈّی،
اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے؛
وہ ''ناری'' کہلائے گی،
کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی تھی۔

۲۴ اِس لیے مَرد اپنے باپ اور ماں کو چھوڑ کر اپنی بیوی سے ملا رہے گا اور وہ ایک تن ہوں گے۔

۲۵ اور آدمؔ اور اُس کی بیوی دونوں ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے۔

آدم کا گناہ

۳ خداوند خدا نے جتنے دشتی جانور بنائے تھے، سانپ اُن سب سے چالاک تھا۔ اُس نے عورت سے کہا: کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ تم باغ کے کسی درخت کا پھل نہ کھانا؟

۲ عورت نے سانپ سے کہا: ہم باغ کے درختوں کا پھل کھا سکتے ہیں، ۳ لیکن خدا نے یہ ضرور کہا ہے کہ جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُس کا پھل مت کھانا بلکہ اُسے چھونا تک نہیں ورنہ تم مر جاؤ گے۔

۴ تب سانپ نے عورت سے کہا: تم ہرگز نہیں مروگے ۵ بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دِن تم اُسے کھاؤ گے، تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیکی اور بدی کے جاننے والے بن جاؤ گے۔

۶ جب عورت نے دیکھا کہ اُس درخت کا پھل کھانے کے لیے اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور حکمت پانے کے لیے خوب معلوم ہوتا ہے تو اُس نے اُس میں سے لے کر کھایا اور اپنے خاوند کو بھی دیا جو اُس کے ساتھ تھا اور اُس نے بھی کھایا۔ ۷ تب اُن دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور اُنہیں معلوم ہُوا کہ وہ ننگے ہیں۔ اور اُنہوں نے انجیر کے پتّوں کو سی کر اپنے لیے پیش بند بنا لیے۔

۸ تب آدمؔ اور اُس کی بیوی نے خداوند خدا کی آواز سنی جب کہ وہ دِن ڈھلے باغ میں گھوم رہا تھا اور وہ خداوند خدا کے حضُور سے باغ کے درختوں میں چھپ گئے۔ ۹ لیکن خداوند خدا نے آدمؔ کو پکارا اور پوچھا: تُو کہاں ہے؟

۱۰ اُس نے جواب دیا: میں نے باغ میں تیری آواز سنی اور میں ڈر گیا کیونکہ میں ننگا تھا، اِس لیے میں چھپ گیا۔

۱۱ اور اُس نے کہا: تجھے کس نے بتایا کہ تو ننگا ہے؟ کیا تو نے اُس درخت کا پھل کھایا ہے جسے کھانے سے میں نے تجھے منع کیا تھا؟

۱۲ آدمؔ نے کہا: جس عورت کو تُو نے یہاں میرے ساتھ رکھا ہے اُس نے مجھے اُس درخت کا کچھ پھل دیا اور میں نے اُسے کھا لیا۔

۱۳ تب خداوند خدا نے عورت سے کہا: تُو نے یہ کیا کِیا؟

عورت نے کہا: سانپ نے مجھے بہکایا اور میں نے کھایا۔

۱۴ تب خداوند خدا نے سانپ سے کہا: چونکہ تُو نے یہ کیا ہے،

اس لیے تُو چوپایوں میں
اور تمام دشتی جانوروں میں ملعُون ٹھہرا!
تُو اپنے پیٹ کے بل رینگے گا
اور اپنی عمر بھر
خاک چاٹے گا۔
[15] اور میں تیرے اور عورت کے درمیان،
اور تیری نسل اور اس کی نسل کے درمیان؛
عداوت ڈالوں گا
وہ تیرا سر کُچلے گا
اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔

[16] پھر اُس نے عورت سے کہا:
میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا؛
تُو درد کے ساتھ بچّے جنے گی۔
اور تیری رغبت اپنے خاوند کی طرف ہوگی،
اور وہ تُجھ پر حکومت کرے گا۔

[17] اور اُس نے آدم سے کہا: چونکہ تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی
اور اُس درخت کا پھل کھایا جسے کھانے سے میں نے تجھے منع کیا تھا۔
اس لیے زمین تیرے سبب سے ملعُون ٹھہری،
تُو محنت مشقّت کر کے عمر بھر اُس کی پیداوار کھاتا رہے گا۔
[18] وہ تیرے لیے کانٹے اور اونٹ کٹارے اُگائے گی،
اور تُو کھیت کی سبزیاں کھائے گا۔
[19] تُو اپنے ماتھے کے پسینے کی
روٹی کھائے گا
جب تک کہ تُو زمین میں پھر لَوٹ نہ جائے،
اِس لیے کہ تُو اُسی میں سے نکالا گیا ہے؛
کیونکہ تُو خاک ہے
اور خاک ہی میں پھر لَوٹ جائے گا

[20] آدم نے اپنی بیوی کا نام حوّا رکھا اس لیے کہ وہ تمام زندوں کی ماں ہے۔
[21] خداوند خدا نے آدم اور اُس کی بیوی کے لیے چمڑے کے کُرتے بنا کر اُنہیں پہنا دیئے۔ [22] اور خداوند خدا نے کہا: اب انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہوگیا ہے۔
کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور زندگی کے درخت سے بھی کچھ لے کر کھالے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ [23] لہٰذا خداوند خدا نے اُسے باغِ عدن سے نکال دیا تا کہ وہ اُس زمین کی جس میں سے وہ لیا گیا تھا کھیتی کرے۔ [24] آدم کو نکال دینے کے بعد اُس نے باغِ عدن کے مشرق کی طرف کرّوبیوں کو اور چاروں طرف گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا تا کہ وہ زندگی کے درخت کی طرف جانے والے راستہ کی حفاظت کریں۔

قائن اور ہابل

۴ اور آدم اپنی بیوی حوّا کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہُوئی اور اُس نے قائن کو جنم دیا۔ اُس نے کہا: مجھے خداوند کی طرف سے ایک فرزند عطا ہُوا ہے۔ [2] اُس کے بعد اُس نے قائن کے بھائی ہابل کو جنم دیا۔
ہابل بھیڑ بکریوں کا چرواہا تھا اور قائن کھیتی باڑی کرتا تھا۔
[3] کچھ عرصہ کے بعد قائن زمین کی پیداوار میں سے خداوند کے لیے ہدیہ لایا۔ [4] اور ہابل بھی اپنی بھیڑ بکریوں کے چند پہلوٹھے بچّے اور اُن کی چربی لے آیا۔ خداوند نے ہابل اور اس کے ہدیہ کو قبول فرمایا [5] لیکن قائن اور اُس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا۔ لہٰذا قائن نہایت برہم ہُوا اور اُس کا چہرہ بگڑ گیا۔
[6] تب خداوند نے قائن سے کہا: تُو کیوں برہم ہوگیا اور تیرا چہرہ کس لیے بگڑا ہُوا ہے؟ [7] اگر تُو بھلا کرے تو کیا تُو مقبول نہ ہوگا؟ لیکن اگر تُو بھلا نہ کرے تو گناہ تیرے دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے اور تجھے دبوچ لینا چاہتا ہے۔ لیکن تجھے اُس پر غالب آنا چاہیئے۔
[8] تب قائن نے اپنے بھائی ہابل سے کہا: چلو ہم کھیت میں چلیں۔ اور جب وہ کھیت میں تھے تو قائن نے اپنے بھائی ہابل پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر ڈالا۔
[9] تب خداوند نے قائن سے کہا: تیرا بھائی ہابل کہاں ہے؟
اُس نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہُوں؟
[10] تب خداوند نے کہا: تُو نے یہ کیا کِیا؟ تیرے بھائی کا خُون زمین سے مجھے پُکارتا ہے۔ [11] اب تُجھ پر لعنت ہے اور جس زمین نے تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا خُون لینے کے لیے اپنا مُنہ کھولا تھا، اُس نے تجھے دھتکار دیا ہے۔ [12] جب تُو زمین کو جوتے گا تو وہ تجھے اپنی پیداوار نہیں دے گی اور تُو بے چین ہو کر زمین پر مارا مارا پھرتا رہے گا۔
[13] قائن نے خداوند سے کہا: میری سزا میری برداشت سے

باہر ہے۔ [۱۴] آج تُو مجھے وطن سے نکال رہا ہے اور میں تیرے حُضور سے رُوپوش ہو جاؤں گا اور بےچین ہو کر رُوئے زمین پر مارا مارا پھرتا رہُوں گا اور جو کوئی مجھے پائے گا قتل کر ڈالے گا۔
[۱۵] لیکن خداوند نے اُس سے کہا: ایسا نہیں ہوگا بلکہ جو کوئی قائن کو قتل کرے گا اُس سے سات گُنا بدلہ لیا جائے گا۔ تب خداوند نے قائن پر ایک نشان لگا دیا تا کہ کوئی اُسے پا کر قتل نہ کر دے۔
[۱۶] چنانچہ قائن خدا کے حُضور سے نکل گیا اور عدن کے مشرق میں نُود کے علاقہ میں جا بسا۔
[۱۷] اور قائن اپنی بیوی کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہُوئی اور اُس نے حنوک کو جنم دیا۔ تب قائن نے ایک شہر بسایا اور اُس کا نام اپنے بیٹے کے نام پر حنوک رکھا۔ [۱۸] حنوک سے عیراد پیدا ہُوا اور عیراد سے محویاایل پیدا ہُوا۔ اور محویاایل سے متوساایل پیدا ہُوا اور متوساایل سے لمک پیدا ہُوا۔
[۱۹] لمک نے دو عورتوں سے بیاہ کیا، اُن میں سے ایک کا نام عدہ اور دوسری کا ضِلّہ تھا۔ [۲۰] عدہ کے ہاں یابل پیدا ہُوا۔ وہ اُن کا باپ تھا جو خیموں میں رہتے تھے اور مویشی پالتے تھے۔ [۲۱] اُس کے بھائی کا نام یوبل تھا۔ وہ اُن لوگوں کا باپ تھا جو بربط اور بانسری بجاتے تھے۔ [۲۲] ضِلّہ کے ہاں بھی توبلقائن نامی بیٹا پیدا ہُوا جو پیتل اور لوہے سے مختلف قسم کے اوزار بناتا تھا۔ نعمہ توبلقائن کی بہن تھی۔
[۲۳] لمک نے اپنی بیویوں سے کہا:

اے عدہ اور ضِلّہ! میری بات سُنو؛
اے لمک کی بیویو! میرے سُخن پر کان لگاؤ۔
میں نے ایک آدمی کو جس نے مجھے زخمی کیا تھا، مار ڈالا ہے،
اور چوٹ کھا کر ایک جوان کو قتل کر دیا۔
[۲۴] اگر قائن کا بدلہ سات گُنا لیا جائے گا
تو لمک کا ستّر اور سات گُنا۔

[۲۵] اور آدم پھر اپنی بیوی کے پاس گیا اور اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا اور اُس کا نام سیت رکھا اور کہا: خدا نے مجھے ہابل کی جگہ جسے قائن نے قتل کیا، دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ [۲۶] سیت کے ہاں بھی ایک بیٹا پیدا ہُوا اور اُس نے اُس کا نام انوس رکھا۔
اُس وقت سے لوگ یہوواہ کا نام لے کر دعا کرنے لگے۔

آدم سے نُوح تک

آدم کا شجرۂ نسب یہ ہے:

۵ جب خدا نے انسان کو پیدا کیا تو اُس نے اُسے خدا کی صورت پر بنایا۔ [۲] اُس نے اُنہیں نر اور ناری پیدا کیا اور اُنہیں برکت دی اور جب وہ پیدا کیے گئے تو اُن کا نام آدم رکھا۔
[۳] جب آدم ایک سَو تیس برس کا ہُوا تب اُس کے ہاں اُس کی مانند اور اُس کی اپنی صورت پر ایک بیٹا پیدا ہُوا اور اُس نے اُس کا نام سیت رکھا۔ [۴] سیت کی پیدایش کے بعد آدم آٹھ سَو برس جیتا رہا اور اُس کے ہاں اور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔ [۵] آدم پُورے نَو سَو تیس برس تک زندہ رہا اور پھر وہ مر گیا۔
[۶] سیت ایک سَو پانچ برس کا تھا جب اُس کے ہاں انُوس پیدا ہُوا۔ [۷] اور انُوس کی پیدایش کے بعد سیت آٹھ سَو سات برس جیتا رہا اور اُس کے ہاں اور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔ [۸] سیت پُورے نَو سَو بارہ برس زندہ رہنے کے بعد مر گیا۔
[۹] انُوس نوّے برس کا ہُوا تب اُس کے ہاں قینان پیدا ہُوا۔ [۱۰] اور قینان کی پیدایش کے بعد انُوس آٹھ سَو پندرہ برس جیتا رہا اور اُس کے ہاں اور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔ [۱۱] انُوس کی کُل عمر نَو سَو پانچ برس کی ہُوئی اور تب وہ مر گیا۔
[۱۲] جب قینان ستّر برس کا تھا تب اُس کے ہاں محلل ایل پیدا ہُوا۔ [۱۳] اور محلل ایل کی پیدایش کے بعد قینان آٹھ سَو چالیس برس جیتا رہا اور اُس کے ہاں اور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔ [۱۴] قینان کی کُل عمر نَو سَو دس برس کی ہُوئی اور تب وہ مر گیا۔
[۱۵] جب محلل ایل پینسٹھ برس کا تھا تب اُس کے ہاں یارد پیدا ہُوا۔ [۱۶] اور یارد کی پیدایش کے بعد محلل ایل آٹھ سَو چالیس برس جیتا رہا اور اُس کے ہاں اور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔ [۱۷] محلل ایل کی کُل عمر آٹھ سَو پچانوے برس کی ہُوئی اور تب وہ مر گیا۔
[۱۸] جب یارد ایک سَو باسٹھ برس کا تھا تب اس کے ہاں حنوک پیدا ہُوا۔ [۱۹] اور حنوک کی پیدایش کے بعد یارد آٹھ سَو برس جیتا رہا اور اس کے ہاں اور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔ [۲۰] یارد کی کُل عمر نَو سَو باسٹھ برس کی ہُوئی اور تب وہ مر گیا۔
[۲۱] جب حنوک پینسٹھ برس کا تھا تب اُس کے ہاں متوسلح پیدا ہُوا۔ [۲۲] اور متوسلح کی پیدایش کے بعد حنوک تین سَو برس تک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور اس کے ہاں اور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔ [۲۳] حنوک کی کُل عمر تین سَو پینسٹھ برس کی ہُوئی۔ [۲۴] حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور پھر خدا نے اُسے اُٹھا لیا اور وہ نظروں سے غائب ہو گیا۔
[۲۵] جب متوسلح ایک سَو ستاسی برس کا ہُوا تب اُس کے ہاں لمک پیدا ہُوا۔ [۲۶] اور لمک کی پیدایش کے بعد متوسلح سات سَو بیاسی برس جیتا رہا اور اُس کے ہاں اور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔

۲۷ متوسلح کی کل عمر نَو سو اُنہتّر برس کی ہُوئی اور تب وہ مر گیا۔
۲۸ جب لمک ایک سو بیاسی برس کا ہُوا تب اُس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہُوا۔ ۲۹ اُس نے اُس کا نام نُوح رکھا اور کہا کہ یہ ہمیں اپنے ہاتھوں کی محنت اور مشقّت سے جو ہم اِس زمین پر کرتے ہیںٔ جسے خداوند نے ملعُون قرار دیأ آرام دے گا۔ ۳۰ نُوح کی پیدایش کے بعد لمک پانچ سو پچانوے برس جیتا رہا اور اُس کے ہاں اور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔ ۳۱ لمک کی عمر سات سو ستہتّر برس کی ہُوئی اور تب وہ مر گیا۔
۳۲ اور نُوح پانچ سو برس کا تھا جب اُس کے ہاں سِم، حام اور یافت پیدا ہُوئے۔

طُوفان

۶ جب رُوئے زمین پر آدمیوں کی تعداد بڑھنے لگی اور اُن کے بیٹیاں پیدا ہُوئیں ۲ تو خدا کے بیٹوں نے دیکھا کہ آدمیوں کی بیٹیاں خوبصورت ہیں اور اُنہوں نے جن جن کو چُنأ اُن سے بیاہ کر لیا۔ ۳ تب خداوند نے کہا: میری روح انسان کے ساتھ ہمیشہ مزاحمت نہ کرتی رہے گی کیونکہ وہ فانی ہے۔ اُس کی عمر ایک سو بیس برس کی ہو گی۔
۴ اُن دِنوں میں زمین پر بڑے قدآور اور مضبوط لوگ موجود تھے بلکہ بعد میں بھی تھے جب خدا کے بیٹے اِنسانوں کی بیٹیوں کے پاس گئے اور اُن سے اولاد پیدا ہُوئی۔ یہ قدیم زمانہ کے سورما اور بڑے نامور لوگ تھے۔
۵ خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی ہے اور اُس کے دِل کے خیالات ہمیشہ بدی کی طرف مائل رہتے ہیں۔ ۶ خداوند کو افسوس ہُوا کہ اُس نے زمین پر انسان کو پیدا کیا اور اُس کا دِل غم سے بھر گیا۔ ۷ چنانچہ خداوند نے کہا: میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیأ رُوئے زمین پر سے مِٹا دُوں گا بلکہ سب کو خواہ وہ اِنسان ہوں یا حیوان؛ خواہ وہ زمین پر رینگنے والے جانور ہوں اور ہوا کے پرندے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے اُنہیں بنایا۔ ۸ لیکن نُوح خداوند کی نظر میں مقبول ہُوا۔
۹ نُوح کے حالات یُوں ہیں:
نُوح راستباز اِنسان تھا اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں بے عیب تھا اور وہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ ۱۰ نُوح کے تین بیٹے تھے: سِم، حام اور یافت۔
۱۱ اب زمین خدا کی نگاہ میں بگڑ ہو چُکی تھی اور ظلم و تشدّد سے بھری ہُوئی تھی۔ ۱۲ خدا نے دیکھا کہ زمین بہت بگڑ ہو چُکی ہے کیونکہ زمین پر سب لوگوں نے اپنے طور طریقے بگاڑ لیے تھے۔ ۱۳ چنانچہ خدا نے نُوح سے کہا: میں سب لوگوں کا خاتمہ کرنے کو ہُوں کیونکہ زمین اُن کی وجہ سے ظلم سے بھر گئی ہے۔ اِس لیے میں یقیناً نوعِ اِنسان اور زمین دونوں کو تباہ کر ڈالوں گا۔ ۱۴ لہٰذا تُو گوپھر کی لکڑی کی ایک کشتی بنا۔ اُس میں کمرے بنانا اور اُسے اندر اور باہر سے رال سے پوت دینا۔ ۱۵ تُو ایسا کرنا کہ کشتی تین سو ہاتھ لمبی، پچاس ہاتھ چوڑی اور تیس ہاتھ اُونچی ہو۔ ۱۶ تُو اُس کی چھت سے لے کر ہاتھ بھر نیچے تک روشندان بنانا۔ کشتی کے اندر تین درجے بنانأ نچلا، درمیانی اور بالائی، اور کشتی کا دروازہ کشتی کے پہلو میں رکھنا۔ ۱۷ دیکھ میں زمین پر پانی کا طُوفان لانے والا ہُوں تا کہ آسمان کے نیچے کا ہر جاندار یعنی ہر وہ مخلوق جس میں زندگی کا دم ہۓ ہلاک ہو جائے۔ سب جو رُوئے زمین پر ہیںٔ مر جائیں گے۔ ۱۸ لیکن تیرے ساتھ میں اپنا عہد باندھوں گا اور تُو کشتی میں داخل ہوگا۔ تُو اور تیرے ساتھ تیرے بیٹے اور تیری بیوی اور تیرے بیٹوں کی بیویاں۔ ۱۹ اور تُو تمام حیوانات میں سے دو دو کؤ جو نر اور مادہ ہوںٔ کشتی میں لے آنا تا کہ وہ تیرے ساتھ زندہ بچیں۔ ۲۰ ہر قسم کے پرندوں، جانوروں اور زمین پر رینگنے والے جانداروں میں سے دو دو تیرے پاس آئیں تا کہ وہ بھی زندہ بچیں ۲۱ اور تُو ہر طرح کی کھانے والی چیز لے کر اپنے پاس جمع کر لینا تا کہ وہ تیرے اور اُن کے لیے خوراک کا کام دے۔
۲۲ نُوح نے ہر کام ٹھیک اُسی طرح کیا جیسا خدا نے اُسے حکم دیا تھا۔

۷ تب خداوند نے نُوح سے کہا: تُو اپنے پورے خاندان کے ساتھ کشتی میں چلا جا کیونکہ میں نے اِس نسل میں تجھے ہی راستباز پایا ہے۔ ۲ تُو تمام پاک جانوروں میں سے سات سات نر اور مادہ اور ناپاک جانوروں میں سے دو دو نر اور مادہ ساتھ لے لینا ۳ اور ہر قسم کے پرندوں میں سے سات سات نر اور مادہ بھی لینا تا کہ اُن کی مختلف نسلیں زمین پر باقی رہیں۔ ۴ میں سات دِن کے بعد زمین پر چالیس دِن اور چالیس رات پانی برساؤں گا اور ہر اُس جاندار شے کو جسے میں نے بنایا ہۓ مٹا دُوں گا۔
۵ اور نُوح نے وہ سب کیا جس کا خداوند نے اُسے حکم دیا تھا۔
۶ نُوح چھ سَو برس کا تھا جب زمین پر پانی کا طُوفان آیا۔ ۷ اور نُوح اور اُس کے بیٹے اور اُس کی بیوی اور اُس کے بیٹوں کی بیویاں طُوفان کے پانی سے بچنے کے لیے کشتی میں داخل ہو گئے۔ ۸ پاک اور ناپاک دونوں قسم کے جانوروں اور پرندوں اور زمین پر

رینگنے والے جانوروں کے دو دو [9] نر اور مادہ، خدا کے نُوح کو دیئے گئے حکم کے مطابق نُوح کے پاس آئے اور کشتی میں داخل ہُوئے۔ [10] اور سات دِن کے بعد طُوفان کا پانی زمین پر آ گیا۔
[11] جب نُوح کی عمر کے چھ سَو ویں برس کے دوسرے مہینہ کی سترھویں تاریخ تھی، اُس دِن زمین کے نیچے سے سارے چشمے پھُوٹ نکلے اور آسمان سے سیلاب کے دروازے کھُل گئے۔ [12] اور زمین پر چالیس دِن اور چالیس رات لگاتار مینہ برستا رہا۔
[13] اُسی دِن نُوح اور اُس کی بیوی اپنے تین بیٹوں، سِم، حام اور یافت اور اُن کی بیویوں سمیت کشتی میں داخل ہُوئے۔ [14] اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے جنگلی جانور، مویشی، زمین پر رینگنے والے جانور، پرندے اور پروں والے جاندار اُن کے ساتھ تھے۔ [15] یہ تمام جوڑے، جن میں زندگی کا دم تھا، نُوح کے پاس آئے اور کشتی میں داخل ہو گئے۔ [16] خدا کے نُوح کو دیئے ہُوئے حکم کے مطابق جو جاندار اندر آئے وہ نر اور مادہ تھے۔ تب خداوند نے کشتی کا دروازہ بند کر دیا۔
[17] چالیس دِن تک زمین پر طُوفان جاری رہا اور جُوں جُوں پانی چڑھتا گیا، کشتی زمین سے اوپر اُٹھتی چلی گئی۔ [18] پانی زمین پر چڑھتا گیا اور بہت ہی بڑھ گیا اور کشتی پانی کی سطح پر تیرتی رہی۔ [19] پانی زمین پر اِس قدر چڑھ گیا کہ سارے آسمان کے نیچے کے تمام اونچے اونچے پہاڑ ڈُوب گئے۔ [20] پانی بڑھتے بڑھتے پہاڑوں سے بھی پندرہ ہاتھ اوپر چڑھ گیا۔ [21] زمین پر ہر پرندہ، ہر جانور اور ہر انسان گویا ہر جاندار فنا ہو گیا۔ [22] خشکی پر کی ہر شَے جس کے نتھنوں میں زندگی کا دم تھا، مر گئی۔ [23] رُوئے زمین پر کی ہر جاندار شَے نابود ہو گئی، کیا انسان، کیا حیوان، کیا زمین پر رینگنے والے جاندار اور کیا ہوا میں اُڑنے والے پرندے، سب کے سب نابود ہو گئے۔ صرف نُوح باقی بچا اور وہ جو اُس کے ساتھ کشتی میں تھے۔
[24] اور پانی زمین پر ایک سَو پچاس دِن تک چڑھتا رہا۔

۸

لیکن خدا نے نُوح اور تمام جنگلی جانوروں اور مویشیوں کو جو اُس کے ساتھ کشتی میں تھے، یاد رکھا اور اُس نے زمین پر ہوا چلائی اور پانی رُک گیا۔ [2] اب سمندر کے چشمے اور آسمان کے سیلاب کے دروازے بند کر دیئے گئے اور آسمان سے مینہ کا برسنا تھم گیا [3] اور پانی رفتہ رفتہ زمین پر سے ہٹتا گیا اور ایک سَو پچاس دِن کے بعد بہت کم ہو گیا [4] اور ساتویں مہینہ کے سترھویں دِن کشتی اراراط کے پہاڑوں میں ایک چوٹی پر ٹِک گئی۔ [5] دسویں مہینہ تک پانی گھٹتا رہا اور دسویں مہینہ کے پہلے دِن پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آنے لگیں۔
[6] چالیس دِن کے بعد نُوح نے کشتی کی کھڑکی کھول کر [7] ایک کوّے کو باہر اُڑا دیا جو زمین پر کے پانی کے سوکھ جانے تک اِدھر اُدھر اُڑتا رہا۔ [8] تب اُس نے ایک فاختہ کو اُڑایا تاکہ یہ دیکھے کہ زمین پر سے پانی ہٹا ہے یا نہیں۔ [9] لیکن اُس فاختہ کو اپنے پنجے ٹِکنے کو جگہ نہ مل سکی کیونکہ ابھی تمام رُوئے زمین پر پانی موجود تھا۔ چنانچہ وہ نُوح کے پاس کشتی میں لَوٹ آئی۔ تب اُس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے تھام لیا اور کشتی کے اندر لے لیا۔ [10] مزید سات دِن انتظار کرنے کے بعد اُس نے پھر سے اُس فاختہ کو کشتی سے باہر بھیجا۔ [11] شام کو جب وہ اُس کے پاس لَوٹی تو اُس کی چونچ میں زیتون کی ایک تازہ پتّی تھی! تب نُوح جان گیا کہ پانی زمین پر کم ہو گیا ہے۔ [12] وہ سات دِن اور رُکا اور فاختہ کو ایک بار پھر اُڑایا لیکن اب کی بار وہ اُس کے پاس لَوٹ کر نہ آئی۔
[13] نُوح کی عمر کے چھ سَو ایک برس کے پہلے مہینہ کے پہلے دِن تک زمین پر موجود پانی سُوکھ گیا۔ تب نُوح نے کشتی کی چھت کھولی اور دیکھا کہ زمین کی سطح خشک ہو چکی ہے [14] اور دوسرے مہینہ کے ستائیسویں دِن تک زمین بالکل سُوکھ گئی۔
[15] تب خدا نے نُوح سے کہا:
[16] تُو اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں اور اُن کی بیویوں سمیت کشتی سے باہر نکل آ [17] اور اپنے ساتھ سارے حیوانات کو بھی نکال لا جو تیرے ساتھ ہیں یعنی پرندے، جانور اور زمین پر رینگنے والے سب جاندار، تاکہ زمین پر اُن کی نسل خوب بڑھے، وہ پھُولیں، پھلیں اور اُن کی تعداد بہت زیادہ ہو جائے۔
[18] چنانچہ نُوح اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں کی بیویوں سمیت باہر نکلا [19] اور تمام جانور اور زمین پر رینگنے والے سبھی جاندار، سب پرندے اور ہر وہ شَے جو زمین پر چلتی پھرتی ہے، اپنی اپنی جنس کے مطابق کشتی سے باہر نکل آئے۔
[20] تب نُوح نے خداوند کے لیے ایک مذبح بنایا اور سب چرندوں اور پرندوں میں سے جن کا کھانا جائز تھا، چند کو لے کر اُس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔ [21] جب اُن کی فرحت بخش خوشبو خداوند تک پہنچی تو خداوند نے دل ہی دل میں کہا: میں انسان کے سبب سے پھر کبھی زمین پر لعنت نہ بھیجوں گا حالانکہ اُس کے دل کا ہر خیال بچپن ہی سے بدی کی طرف مائل ہوتا ہے اور آیندہ کبھی تمام جانداروں کو ہلاک نہ کروں گا جیسا میں نے کیا۔
[22] جب تک زمین قائم ہے،

تب تک بیج بونے اور فصل کاٹنے کے اوقات،
خنکی اور حرارت،
گرمی اور سردی،
اور دِن اور رات
کبھی موقوف نہ ہونگے۔

نُوح کے ساتھ خدا کا عہد

۹ پھر خدا نے نُوح اور اس کے بیٹوں کو یہ کہہ کر برکت دی کہ پھولو پھلو اور تعداد میں بڑھو اور زمین کو معمُور کرو۔ [۲] زمین کے تمام حیوانات اور ہوا کے سب پرندوں پر تمہارا رعب اور ڈر چھایا رہے گا اور ہر رینگنے والا جاندار اور سمندر کی سب مچھلیاں تمہارے ہاتھ میں دی گئی ہیں۔ [۳] ہر شَے جو زندہ ہے اور چلتی پھرتی ہے، تمہاری خوراک کے لیے ہے۔ میں نے سبز پودوں کی طرح تمہیں سب کا سب دے دیا ہے۔

[۴] لیکن تم وہ گوشت جس میں زندگی کا خون باقی ہو، ہرگز نہ کھانا [۵] اور میں تمہارے خون کا بدلہ ضرور لوں گا۔ میں ہر جانور سے بدلہ لوں گا۔ آدمی کے خون کا بدلہ آدمی سے اور اُس کے بھائی بند سے لوں گا۔

[۶] جو کوئی آدمی کا خون کرے گا،
اُس کا خون آدمی ہی کے ہاتھوں سے ہوگا؛
کیونکہ خدا نے اِنسان کو
اپنی صورت پر بنایا۔

[۷] اور تُم پھُولو، پھلو اور تعداد میں بڑھو۔ زمین پر اپنی نسل بڑھاؤ اور اُسے معمُور کرو۔

[۸] تب خدا نے نُوح اور اُس کے بیٹوں سے کہا: [۹] اب میں تم سے اور تمہارے بعد تمہاری نسل سے [۱۰] اور سب جانداروں سے جو تمہارے ساتھ ہیں کیا پرندے، کیا مویشی اور کیا سب جنگلی جانور جو تمہارے ساتھ کشتی سے باہر نکلے یعنی زمین پر موجود ہر جاندار سے عہد کرتا ہوں۔ [۱۱] میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ پھر کبھی کوئی جاندار طُوفان کے پانی سے ہلاک نہ ہوگا اور نہ زمین کو تباہ کرنے کے لیے پھر کبھی طُوفان ہی آئے گا۔

[۱۲] اور خداوند نے کہا: اور جو عہد میں اپنے اور تمہارے اور ہر جاندار کے درمیان جو تمہارے ساتھ ہے، کرتا ہوں اور جو عہد آنے والی نسلوں کے لیے ہے، اُس کا نشان یہ ہے: [۱۳] میں نے بادلوں میں اپنی قوسِ قُزح کو قائم کیا ہے اور وہ میرے اور زمین کے درمیان عہد کا نشان ہوگی۔ [۱۴] جب کبھی میں زمین پر بادل لاؤں اور اُن بادلوں میں قوسِ قُزح دکھائی دے [۱۵] تو میں اپنے اِس عہد کو یاد کروں گا جو میرے، تمہارے اور ہر قسم کے جانداروں کے درمیان ہے، پانی پھر کبھی طُوفان کی شکل اختیار نہ کرے گا کہ سب جاندار ہلاک ہو جائیں۔ [۱۶] جب کبھی بادلوں میں قوسِ قُزح نمُودار ہوگی، میں اُسے دیکھوں گا اور اِس اَبدی عہد کو یاد کروں گا جو خدا کے اور زمین کے سب طرح کے جانداروں کے درمیان ہے۔

[۱۷] پس خدا نے نُوح سے کہا: یہ اُس عہد کا نشان ہے جو میں نے اپنے اور زمین پر موجود سارے جانداروں کے درمیان قائم کیا ہے۔

نُوح کے بیٹے

[۱۸] نُوح کے بیٹے جو کشتی سے باہر آئے تھے، سِم، حام اور یافت تھے۔ (حام، کنعان کا باپ تھا۔) [۱۹] نُوح کے یہی تین بیٹے تھے اور اُن کی نسل ساری زمین پر پھیل گئی۔

[۲۰] نُوح نے کاشتکاری شروع کی اور انگور کا ایک باغ لگایا۔ [۲۱] جب اُس نے اُس کی کچھ مَے پی تو متوالا ہو گیا اور اپنے خیمہ میں ننگا ہی جا پڑا۔ [۲۲] کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو ننگا دیکھا اور باہر آ کر اپنے دونوں بھائیوں کو بتایا۔ [۲۳] تب سِم اور یافت نے ایک کپڑا لیا اور اُسے اپنے کندھوں پر رکھ پچھلے پاؤں اندر گئے اور اپنے باپ کے ننگے بدن کو ڈھانک دیا۔ اُنہوں نے اپنے منہ دوسری طرف کیے ہوئے تھے اِس لیے وہ اپنے باپ کی برہنگی کو نہ دیکھ سکے۔

[۲۴] جب مَے کا نشہ اُترا اور نُوح ہوش میں آیا اور اُسے پتا چلا کہ اُس کے چھوٹے بیٹے نے اُس کے ساتھ کیا کِیا، [۲۵] تو اُس نے کہا:

کنعان ملعُون ہو!
اور وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہو۔

[۲۶] اُس نے یہ بھی کہا:

خداوند، سِم کا خدا مبارک ہو!
اور کنعان، سِم کا غلام ہو۔
[۲۷] خدا یافت کو وسعت دے؛
اور یافت، سِم کے خیموں میں بسے،
اور کنعان اُس کا غلام ہو۔

[۲۸] طُوفان کے بعد نُوح ساڑھے تین سَو برس اور زندہ رہا۔ [۲۹] نُوح کی کل عمر ساڑھے نَو سو برس کی ہوئی اور تب اُس نے وفات پائی۔

قوموں کا شجرۂ نسب

۱۰ نُوحؔ کے بیٹوں سِمؔ، حامؔ اور یافتؔ کا جن کے ہاں طُوفان کے بعد بیٹے پیدا ہُوئے شجرۂ نسب یہ ہے:

بنی یافتؔ

۲ یافتؔ کے بیٹے یہ ہیں:
جُمرؔ، ماجوجؔ، مادیؔ، یاوانؔ، توبلؔ، مسکؔ اور تیراسؔ۔
۳ جُمرؔ کے بیٹے یہ ہیں:
اشکنازؔ، ریفتؔ اور تُجرمہؔ۔
۴ یاوانؔ کے بیٹے یہ ہیں:
اِلیسہؔ، ترسیسؔ، کِتیؔ اور دودانیؔ۔ ۵ (بحری جزیروں کے باشندے اِن ہی کی نسل سے ہیں۔ وہ اپنی اپنی قوموں کے درمیان مختلف قبیلوں میں تقسیم ہو گئے اور مختلف ملکوں میں پھیل گئے اور اُن کی بولیاں بدل گئیں۔)

بنی حام

۶ حامؔ کے بیٹے یہ ہیں:
کُوشؔ، مصرؔ، فُوطؔ اور کنعانؔ۔
۷ کُوشؔ کے بیٹے یہ ہیں:
سباؔ، حویلہؔ، سبتہؔ، رعماہؔ اور سبتیکہؔ۔
رعماہؔ کے بیٹے یہ ہیں:
سباؔ اور دِدانؔ۔

۸ کُوشؔ نمرودؔ کا باپ تھا جو بڑا ہو کر رُوئے زمین پر ایک زبردست سورما بنا۔ ۹ وہ خدا کے حُضور ایک زبردست شکاری تھا اِسی لیے یہ مثل مشہور ہو گئی کہ خداوند کے حُضور نمرودؔ سا شکاری سُورما۔ ۱۰ اُس کی بادشاہی کی ابتدا ملک سنعارؔ سے ہُوئی جن میں بابلؔ، ارکؔ، اکّادؔ اور کلنہؔ واقع تھے۔ ۱۱ اس ملک سے نکل کر وہ اسُورؔ چلا گیا جہاں اُس نے کئی شہر بسائے مثلاً نینوہؔ، رحوبوت عیرؔ، کلحؔ ۱۲ اور رسنؔ جو نینوہ اور کلحؔ کے درمیان بہت بڑا شہر ہے۔

۱۳ مصرؔ سے
لودیؔ، عنامیؔ، لہابیؔ، نفتوحیؔ، ۱۴ فتروسیؔ، کسلوحیؔ (جن سے فلستی نکلے) اور کفتوریؔ پیدا ہُوئے۔
۱۵ کنعانؔ سے
اُس کا پہلوٹھا صیداؔ پیدا ہُوا اور حِتؔ ۱۶ اور یبوسیؔ، اموریؔ، جرجاسیؔ، ۱۷ اور حِوّیؔ، عرقیؔ، سینیؔ ۱۸ اور اروادیؔ، صماریؔ اور حماتیؔ پیدا ہُوئے۔
بعد میں کنعانی قبیلے بھی پھیل گئے ۱۹ اور کنعانؔ کی حدود صیداؔ سے جرارؔ کی طرف غزّہؔ تک اور پھر سدومؔ، عمورہؔ، ادمہؔ اور ضِبیانؔ کی طرف لسعؔ تک پہنچ گئیں۔
۲۰ بنی حامؔ یہی ہیں جو اپنے قبیلوں اور زبانوں کے مطابق اپنے اپنے ملکوں اور قوموں میں آباد ہیں۔

بنی سِمؔ

۲۱ پھر سِمؔ کے ہاں بھی جس کا بڑا بھائی یافتؔ تھا اولاد ہُوئی۔
سِمؔ تمام بنی عِبرؔ کا باپ تھا۔
۲۲ سِمؔ کے بیٹے یہ ہیں:
عیلامؔ، اسُورؔ، ارفکسدؔ، لُودؔ اور ارامؔ۔
۲۳ ارامؔ کے بیٹے یہ ہیں:
عُوضؔ، حُولؔ، جترؔ اور مَسؔ۔
۲۴ ارفکسدؔ سِلحؔ کا باپ تھا
اور سِلحؔ عِبرؔ کا باپ تھا۔
۲۵ عِبرؔ کے ہاں دو بیٹے پیدا ہُوئے:
ایک کا نام فلجؔ تھا کیونکہ اُس کے ایّام میں زمین کی تقسیم ہُوئی اور اُس کے بھائی کا نام یُقطانؔ تھا۔
۲۶ یُقطانؔ سے
الموداد، سلفؔ، حصارماوتؔ، اِراخؔ، ۲۷ ہدورامؔ، اُوزالؔ، دِقلہؔ، ۲۸ عوبلؔ، ابی مائیلؔ، سباؔ، ۲۹ اوفیرؔ، حویلہؔ اور یوبابؔ پیدا ہُوئے۔ یہ سب یُقطانؔ کے بیٹے تھے۔
۳۰ اور جس علاقہ میں وہ بستے تھے وہ میسا سے لے کر مشرق میں پہاڑی علاقہ سِفارؔ تک پھیلا ہُوا تھا۔
۳۱ بنی سِمؔ یہی ہیں جو اپنے قبیلوں اور زبانوں کے مطابق اپنے اپنے ملکوں اور قوموں میں آباد ہیں۔
۳۲ نُوحؔ کے بیٹوں کے خاندان اپنے قبیلوں اور نسلوں کے مطابق یہی ہیں اور طُوفان کے بعد یہی لوگ مختلف قوموں میں تقسیم ہو کر زمین پر پھیل گئے۔

بابلؔ کا بُرج

۱۱ ساری زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ ۲ جب لوگ مشرق کی طرف بڑھے تو اُنہیں ملک سنعارؔ میں ایک میدان ملا اور وہ وہاں بس گئے۔
۳ اُنہوں نے آپس میں کہا: آؤ ہم اینٹیں بنائیں اور اُنہیں آگ میں خوب تپائیں۔ پس وہ پتھّر کی بجائے اینٹ اور چونے کی بجائے گارا استعمال کرنے لگے۔ ۴ پھر اُنہوں نے کہا: آؤ ہم اپنے لیے ایک شہر بسائیں اور اُس میں ایک ایسا بُرج تعمیر کریں

جس کی چوٹی آسمان تک جا پہنچے تاکہ ہمارا نام مشہور ہو اور ہم تمام روئے زمین پر تتّر بتّر نہ ہوں۔
۵ لیکن خداوند اُس شہر اور بُرج کو دیکھنے کے لیے جسے لوگ بنا رہے تھے نیچے اُترا۔ ۶ خداوند نے کہا: اگر یہ لوگ ایک ہوتے ہُوئے اور ایک ہی زبان بولتے ہُوئے یہ کام کرنے لگے ہیں تو یہ جس بات کا اِرادہ کریں گے اُسے پُورا ہی کر کے دم لیں گے۔ ۷ آؤ ہم نیچے جا کر اُن کی زبان میں اختلاف پیدا کریں تاکہ وہ ایک دوسرے کی بات ہی نہ سمجھ سکیں۔
۸ لہٰذا خداوند نے اُنہیں وہاں سے تمام روئے زمین پر مُنتشر کر دیا اور وہ شہر کی تعمیر سے باز آئے۔ ۹ اِسی لیے اُس شہر کا نام بابل پڑ گیا کیونکہ وہاں خداوند نے سارے جہاں کی زبان میں اختلاف ڈالا تھا۔ وہاں سے خداوند نے اُنہیں تمام روئے زمین پر مُنتشر کر دیا۔

سِم سے ابرام تک

۱۰ سِم کا شجرۂ نسب یہ ہے:
طُوفان کے دو برس بعد جب سِم سَو برس کا تھا تو اُس کے ہاں ارفکسد پیدا ہُوا۔ ۱۱ اور ارفکسد کی پیدایش کے بعد سِم مزید پانچ سَو برس جیتا رہا اور اُس کے یہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔
۱۲ جب ارفکسد پینتیس برس کا ہُوا تو اُس کے ہاں سِلح پیدا ہُوا ۱۳ اور سِلح کی پیدایش کے بعد ارفکسد مزید چار سَو تین برس جیتا رہا اور اُس کے یہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔
۱۴ جب سِلح تیس برس کا ہُوا تو اُس کے ہاں عِبر پیدا ہُوا۔ ۱۵ اور عِبر کی پیدایش کے بعد سِلح مزید چار سَو تین برس جیتا رہا اور اُس کے یہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔
۱۶ جب عِبر چونتیس برس کا ہُوا تو اس کے ہاں فلج پیدا ہُوا ۱۷ اور فلج کی پیدایش کے بعد عِبر مزید چار سَو تیس برس جیتا رہا اور اُس کے یہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔
۱۸ جب فلج تیس برس کا ہُوا تو اُس کے یہاں رعو پیدا ہُوا ۱۹ اور رعو کی پیدایش کے بعد فلج مزید دو سَو نَو برس جیتا رہا اور اُس کے یہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔
۲۰ جب رعو بتّیس برس کا ہُوا تو اُس کے ہاں سروج پیدا ہُوا ۲۱ اور سروج کی پیدایش کے بعد رعو مزید دو سَو سات برس جیتا رہا اور اُس کے یہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔
۲۲ جب سروج تیس برس کا ہُوا تو اُس کے ہاں نحور پیدا ہُوا ۲۳ اور نحور کی پیدایش کے بعد سروج مزید دو سَو برس جیتا رہا اور اُس کے یہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔
۲۴ جب نحور اُنتیس برس کا ہُوا تو اُس کے ہاں تارح پیدا ہُوا ۲۵ اور تارح کی پیدایش کے بعد نحور مزید ایک سَو اُنّیس برس جیتا رہا اور اُس کے یہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔
۲۶ جب تارح ستّر برس کا ہُوا تو اُس کے یہاں ابرام، نحور اور حاران پیدا ہُوئے۔
۲۷ تارح کا شجرۂ نسب یہ ہے:
تارح سے ابرام، نحور اور حاران پیدا ہُوئے اور حاران سے لُوط پیدا ہُوا۔ ۲۸ حاران اپنے باپ تارح کے جیتے جی اپنی جائے پیدایش یعنی کسدیوں کے اُور میں مر گیا۔ ۲۹ ابرام اور نحور نے اپنا اپنا بیاہ کر لیا۔ ابرام کی بیوی کا نام سارَی اور نحور کی بیوی کا نام مِلکاہ تھا۔ وہ حاران کی بیٹی تھی جو مِلکاہ اور اِسکہ دونوں کا باپ تھا۔ ۳۰ اور سارَی بانجھ تھی۔ اُس کے یہاں کوئی اولاد نہ تھی۔
۳۱ اور تارح نے اپنے بیٹے ابرام کو، اپنے پوتے لُوط کو جو حاران کا بیٹا تھا اور اپنی بہُو سارَی کو جو اُس کے بیٹے ابرام کی بیوی تھی ساتھ لیا اور وہ سب کسدیوں کے اُور سے کنعان جانے کے لیے نکل پڑے۔ لیکن جب وہ حاران پہنچے تو وہیں بس گئے۔
۳۲ تارح کی عمر دو سَو پانچ برس کی ہُوئی اور اس نے حاران میں وفات پائی۔

ابرام کو خداوند کا پیغام

۱۲ خداوند نے ابرام سے کہا: تُو اپنے وطن، اپنے لوگوں اور اپنے باپ کے گھر سے روانہ ہو اور اُس ملک میں چلا جا جو میں تجھے دکھاؤں گا۔

۲ میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا
اور تجھے برکت دُوں گا؛
میں تیرے نام کو سرفراز کروں گا،
اور تُو مبارک ہو گا۔
۳ جو تجھے برکت دیں میں اُنہیں برکت دوں گا،
جو تجھ پر لعنت کرے میں اُس پر لعنت کروں گا؛
اور زمین کے سب لوگ
تیرے ذریعہ برکت پائیں گے۔

۴ لہٰذا ابرام خداوند کے کہنے کے مطابق چل دیا اور لُوط اُس کے ساتھ گیا۔ جب ابرام حاران سے روانہ ہُوا تو وہ پچھتّر برس کا تھا۔ ۵ وہ اپنی بیوی سارَی، اپنے بھتیجے لُوط، اپنا جمع کیا ہُوا سب مال و متاع اور اُن لوگوں کو جو اُنہیں حاران میں مل گئے تھے ساتھ

لے کر کنعان کے ملک کو روانہ ہو گیا اور وہ سب وہاں پہنچ گئے۔
[6] ابرام اُس ملک میں سے سفر کرتا ہُوا سِکم میں اُس مقام پر پہنچا جہاں مورہ کا شاہ بلوُط کا درخت تھا۔ اُن دِنوں اُس ملک میں کنعانی لوگ رہتے تھے۔ [7] تب خداوند ابرام کو دکھائی دیا اور کہا: میں یہ ملک تیری نسل کو دوں گا۔ چنانچہ اُس نے وہاں خداوند کے لیۓ جو اُسے دکھائی دیا تھا ایک مذبح بنایا۔
[8] پھر وہاں سے کوُچ کر کے وہ اُن پہاڑوں کی طرف گیا جو بیت ایل کے مشرق میں ہیں اور ایسی جگہ خیمہ زن ہُوا جس کے مغرب میں بیت ایل اور مشرق میں عی ہے۔ وہاں اُس نے خداوند کے لیے ایک مذبح بنایا اور خداوند سے دعا کی۔ [9] اور ابرام وہاں سے کُوچ کر کے جنوب کی طرف بڑھتا گیا۔

ابرام کا مصر میں وارد ہونا

[10] اُن دِنوں اُس ملک میں قحط پڑا اور ابرام مصر چلا گیا تا کہ کچھ عرصہ تک وہاں رہے کیونکہ قحط نہایت شدید تھا۔ [11] جب وہ مصر میں داخل ہونے کو تھا تو اُس نے اپنی بیوی ساری سے کہا: میں جانتا ہوں کہ تُو کس قدر خوبصورت عورت ہے [12] جب مصری تجھے دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ اُس کی بیوی ہے۔ سو وہ مجھے تو مار ڈالیں گے لیکن تجھے زندہ رہنے دیں گے۔ [13] لہٰذا تُو یہ کہنا کہ تُو میری بہن ہے تا کہ وہ تیری خاطر میرے ساتھ نیک سلوک کریں اور تیری وجہ سے میری جان بچی رہے۔
[14] جب ابرام مِصر میں پہنچا تو مِصریوں نے دیکھا کہ وہ عورت نہایت ہی خوبصورت ہے۔ [15] اور جب فرعون کے اُمراء نے اُسے دیکھا تو اُنہوں نے فرعون سے اُس کی تعریف کی اور اُسے اُس کے محل میں پہنچا دیا۔ [16] فرعون نے ساری کی خاطر ابرام کے ساتھ نیک سلوک کیا اور ابرام کو بھیڑ بکریاں، گائے بَیل، گدھے گدھیاں، غلام اور کنیزیں اور اونٹ حاصل ہُوئے۔
[17] لیکن خداوند نے ابرام کی بیوی ساری کی وجہ سے فرعون اور اُس کے خاندان پر بڑی بڑی بلائیں نازل کیں۔ [18] تب فرعون نے ابرام کو بلایا اور کہا: تُو نے میرے ساتھ یہ کیا کِیا؟ تُو نے مجھے کیوں نہ بتایا کہ وہ تیری بیوی ہے؟ [19] تُو نے یہ کیوں کہا کہ وہ میری بہن ہے؟ اِسی لیے میں نے اُسے لے لیا تھا تا کہ اُسے اپنی بیوی بنالُوں۔ اب یہ رہی تیری بیوی۔ اُسے لے اور چل دے۔ [20] تب فرعون نے اپنے آدمیوں کو ابرام کے حق میں ہدایات دیں اور اُنہوں نے اُسے، اُس کی بیوی اور اُس کے مال و اسباب سمیت رخصت کر دیا۔

ابرام اور لُوط کا جدا ہونا

۱۳ چنانچہ ابرام اپنی بیوی اور اپنے سارے مال و اسباب سمیت مِصر سے کنعان کے جنوب کی طرف روانہ ہُوا اور لُوط اُس کے ساتھ گیا۔ [2] ابرام مویشی اور سونا چاندی پا کر بہت مالدار ہو گیا تھا۔
[3] پھر وہ کنعان کے جنوب سے سفر کرتا ہُوا بیت ایل میں اُس مقام پر پہنچا جہاں پہلے بیت ایل اور عی کے درمیان اُس کا ڈیرا تھا۔ [4] اور جہاں اُس نے پہلے مذبح بنایا تھا۔ وہاں ابرام نے خداوند سے دعا کی۔
[5] اور لُوط کے پاس بھی، جو ابرام کا ہم سفر تھا، بھیڑ بکریاں، گائے بَیل اور ڈیرے تھے۔ [6] لیکن اُن دونوں کا اکٹھے رہ کر اُس ملک میں گزارا کرنا مشکل تھا کیونکہ اُن کا مال و اسباب اِس قدر زیادہ تھا کہ وہ اکٹھے نہیں رہ سکتے تھے۔ [7] اور ابرام کے چرواہوں اور لُوط کے چرواہوں میں جھگڑا ہُوا کرتا تھا۔ اُن دِنوں کنعانی اور فرزّی بھی اُس ملک میں رہتے تھے۔
[8] چنانچہ ابرام نے لُوط سے کہا: تیرے اور میرے درمیان اور تیرے چرواہوں اور میرے چرواہوں کے درمیان جھگڑا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہم بھائی ہیں۔ [9] کیا یہ سارا ملک تیرے سامنے نہیں؟ سو تُو مجھ سے الگ ہو جا۔ اگر تُو بائیں طرف جائے گا تو میں دائیں جانب چلا جاؤں گا۔ اور اگر تُو دائیں جانب جائے گا تو میں بائیں طرف چلا جاؤں گا۔
[10] تب لُوط نے آنکھ اٹھا کر یردن ندی کے پاس کی ساری ترائی پر ضُغر تک نظر دوڑائی کیونکہ وہ (اِس سے پیشتر کہ خداوند نے سدوم اور عمورہ کو تباہ کیا) خداوند کے باغ اور مِصر کے ملک کی مانند خوب سیراب تھی۔ [11] سو لُوط نے یردن کی ساری ترائی کو اپنے لیے چن لیا اور وہ مشرق کی طرف چل دیا اور وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ [12] ابرام تو کنعان کے ملک میں رہا جبکہ لُوط نے ترائی کے شہروں میں سکونت اختیار کی اور سدوم تک اپنے خیمے کھڑے کیے۔ [13] سدوم کے لوگ بدکار تھے اور خداوند کے خلاف سنگین گناہ کیا کرتے تھے۔
[14] لُوط کے جدا ہو جانے کے بعد خداوند نے ابرام سے کہا: جس جگہ تُو ہے وہاں سے اپنی نگاہ اٹھا کر شمال و جنوب اور مشرق و مغرب کی طرف نظر دوڑا۔ [15] یہ سارا ملک جو تُو دیکھ رہا ہے اُسے میں تجھے اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لیے دوں گا۔ [16] میں تیری نسل کو خاک کے ذرّوں کی مانند بناؤں گا۔ اگر کوئی شخص خاک کے

ذرّوں کو گن سکے تو تیری نسل کو بھی گنا جا سکے گا۔ [۱۷] جا اور اُس ملک کے طول و عرض میں گھوم پھر کیونکہ میں اُسے تجھے دے رہا ہُوں۔

[۱۸] چنانچہ ابرام نے اپنے خیمے اُٹھائے اور حبرون میں ممرے کے شاہ بلوط کے درختوں کے پاس جا کر رہنے لگا جہاں اُس نے خداوند کے لیے ایک مذبح بنایا۔

ابرام لُوط کو رہائی دلاتا ہے

۱۴ اُن ہی دِنوں میں سِنعار کے بادشاہ اَمرافِل، اِلّاسر کے بادشاہ اریوک، عیلام کے بادشاہ کِدرلاعُمر اور جوئیم کے بادشاہ تِدعال نے [۲] سدوم کے بادشاہ بِرع، عمورہ کے بادشاہ برشع، ادمہ کے بادشاہ سِنی اب، ضبوئیم کے بادشاہ شِمیبر اور بالع (یعنی ضُغر) کے بادشاہ سے جنگ کی۔ [۳] یہ سب بادشاہ سِدّیم یعنی دریائے شور کی وادی میں اِکٹھے ہُوئے۔ [۴] بارہ برس تک وہ کِدرلاعمر کے مطیع رہے لیکن تیرھویں برس وہ اُس سے سرکش ہو گئے۔

[۵] چودھویں برس کِدرلاعمر اور اُس کے ساتھ کے بادشاہ نکل پڑے اور رفائیم کو عستارات قرنیم میں، زوزیوں کو ہام میں اور ایمیم کو سوِی قریتیم میں [۶] اور حُوریوں کو شعیر کے پہاڑی ملک میں مارتے مارتے بیابان کے نزدیک ایل فاران تک پہنچ گئے۔ [۷] تب وہ لَوٹ کر عین مِصفات (یعنی قادِس) آئے اور عمالیقیوں کے تمام ملک کو اور اموریوں کو جو حصیصون تمر میں رہتے تھے تسخیر کیا۔

[۸] تب سدوم کے بادشاہ، عمورہ کے بادشاہ، ادمہ کے بادشاہ، ضبوئیم کے بادشاہ اور بالع (یعنی ضُغر) کے بادشاہ نے کُوچ کیا اور سِدّیم کی وادی میں [۹] یہ چاروں بادشاہ عیلام کے بادشاہ کِدرلاعمر، جوئیم کے بادشاہ تِدعال، سِنعار کے بادشاہ اَمرافِل اور اِلّاسر کے بادشاہ اریوک، اِن پانچ بادشاہوں کے خلاف صف آرا ہوئے۔

[۱۰] سِدّیم کی وادی میں جابجا نفت کے بے شمار گڑھے تھے اور جب سدوم اور عمورہ کے بادشاہ میدان چھوڑ کر بھاگے تو کئی لوگ اُن گڑھوں میں گر پڑے اور جو بچے وہ پہاڑوں پر بھاگ گئے۔

[۱۱] تب اُن چار بادشاہوں نے سدوم اور عمورہ کا سارا مال و متاع اور سب اناج لُوٹ لیا اور وہاں سے چلے گئے۔ [۱۲] اور وہ ابرام کے بھتیجے لُوط کو بھی اُس کے مال و متاع سمیت پکڑ لے گئے کیونکہ وہ سدوم میں رہتا تھا۔

[۱۳] تب ایک شخص نے جو بھاگ کر بچ نکلا تھا آ کر ابرام عبرانی کو اس کی خبر دی۔ ابرام، اسکال اور عانیر کے بھائی ممرے اموری کے بلوط کے درختوں کے نزدیک رہتا تھا اور یہ سب لوگ ابرام کے حلیف تھے۔ [۱۴] جب ابرام نے سُنا کہ اُس کا رشتہ دار اسیر ہو چکا ہے تو اُس نے تین سَو اٹھارہ تربیت یافتہ خانہ زادوں کو ہمراہ لیا اور لُٹیروں کا دان تک پیچھا کیا۔ [۱۵] رات کے وقت ابرام نے اپنے آدمیوں کو الگ الگ دستوں میں بانٹ کر اُن پر حملہ کر دیا اور اُنہیں پسپا کر کے دمشق کے شمال میں خوبہ تک اُن کا تعاقب کیا۔

[۱۶] اُس نے سارے مال و متاع پر قبضہ کر لیا اور اپنے رشتہ دار لُوط کو اور اُس کے مال کو عورتوں اور دوسرے لوگوں سمیت واپس لے آیا۔ [۱۷] جب ابرام کِدرلاعمر اور اُس کے ساتھ کے بادشاہوں کو شکست دے کر واپس آ رہا تھا تو سدوم کا بادشاہ سوِی کی وادی (یعنی بادشاہ کی وادی) میں اُس کے استقبال کے لیے آیا۔

[۱۸] تب سالم کا بادشاہ مِلک صدق، روٹی اور مَے لے کر آیا۔ وہ خدا تعالیٰ کا کاہن تھا۔ [۱۹] اُس نے ابرام کو یہ کہہ کر برکت دی:

خدا تعالیٰ کی طرف سے جو آسمان اور زمین کا خالق ہے،
ابرام مبارک ہو
[۲۰] اور مبارک ہے خدا تعالیٰ
جس نے تیرے دشمنوں کو تیرے ہاتھ میں کر دیا۔

تب ابرام نے ساری چیزوں کا دسواں حصّہ اُس کی نذر کیا۔

[۲۱] سدوم کے بادشاہ نے ابرام سے کہا: آدمیوں کو مجھے دے دے اور مال و زر اپنے لیے رکھ لے۔

[۲۲] لیکن ابرام نے سدوم کے بادشاہ سے کہا: میں نے خداوند خدا تعالیٰ آسمان اور زمین کے خالق کی قسم کھائی ہے [۲۳] کہ میں تیری کوئی چیز نہ لُوں گا خواہ وہ دھاگا ہو یا جُوتی کا تسمہ تا کہ تُو کبھی یہ نہ کہہ سکے: میں نے ابرام کو دولتمند بنا دیا، [۲۴] سوا اُس کے جو میرے جوانوں نے کھایا اور اُن لوگوں کے حصّے کے جو میرے ساتھ گئے یعنی عانیر، اسکال اور ممرے؛ وہ اپنا اپنا حصّہ لے لیں گے۔

ابرام کے ساتھ خدا کا عہد

۱۵ اس کے بعد خدا کا یہ کلام رویا میں ابرام پر نازل ہُوا:

اَے ابرام! خوف نہ کر،
میں تیری سپر ہُوں
اور تیرا اَجر بہت بڑا ہوگا۔

[۲] لیکن ابرام نے کہا: اَے خداوند خدا تُو مجھے کیا دے گا؟ میں تو بے اولاد ہُوں اور الیعزر دمشقی میرے گھر کا وارث ہے۔ [۳] پھر ابرام نے کہا: تُو نے مجھے کوئی اولاد نہیں دی اس لیے میرا ایک

خانہ زاد خادم ہی میرا وارث ہوگا۔

[۴] تب خداوند کا یہ کلام اُس پر نازل ہُوا: یہ شخص تیرا وارث نہ ہوگا بلکہ تیرے صُلب سے پیدا ہونے والا یعنی تیرا اپنا بیٹا ہی تیرا وارث ہوگا۔ [۵] پھر وہ اُسے باہر لے گیا اور کہا: آسمان کی طرف نگاہ کر اور اگر تُو ستاروں کو گن سکتا ہے تو اُنہیں گن۔ پھر اُس سے کہا: تیری اولاد ایسی ہی ہوگی۔

[۶] ابرام خداوند پر ایمان لایا اور اُس نے اِسے ابرام کے حق میں راستبازی شمار کیا۔

[۷] اُس نے اُس سے یہ بھی کہا: میں خداوند ہوں جو تجھے کسدیوں کے اُور سے نکال لایا تا کہ تجھے یہ ملک میراث میں دُوں۔

[۸] لیکن ابرام نے کہا: اے خداوند خدا! میں کس طرح جانوں کہ میں اِس کا وارث ہوں گا؟

[۹] خداوند نے اُس سے کہا: ایک بچھیا، ایک بکری اور ایک مینڈھا جو تین تین برس کے ہوں اور ایک قُمری اور کبوتر کا ایک بچّہ میرے پاس لا۔

[۱۰] ابرام اُن سب کو اُس کے پاس لے آیا اور اُن کے دو دو ٹکڑے کیے اور ان ٹکڑوں کو ایک دوسرے کے مقابل رکھ دیا مگر پرندوں کے ٹکڑے نہیں کیے۔ [۱۱] تب شکاری پرندے اُن لاشوں پر جھپٹنے لگے لیکن ابرام اُنہیں ہنکاتا رہا۔

[۱۲] جب سورج ڈوبنے لگا تو ابرام پر گہری نیند طاری ہوگئی اور بڑی ہولناک تاریکی اُس پر چھا گئی۔ [۱۳] تب خداوند نے اُس سے کہا: یقین جان کہ تیری نسل کے لوگ ایک غیر ملک میں پردیسی ہو کر رہیں گے۔ وہ غلام بنا لیے جائیں گے اور چار سَو برس تک دکھ اُٹھائیں گے۔ [۱۴] لیکن میں اُس ملک کو جس کی وہ غلامی کریں گے سزا دُوں گا اور بعد میں وہ وہاں سے بڑی دولت لے کر نکلیں گے [۱۵] اور تُو سلامتی کے ساتھ اپنے باپ دادا سے جا ملے گا اور نہایت پیری میں دفن کیا جائے گا۔ [۱۶] تیری نسل چوتھی پُشت میں یہاں لَوٹ آئے گی کیونکہ اموریوں کے گناہ کا پیالہ ابھی لبریز نہیں ہُوا۔

[۱۷] جب سورج غروب ہُوا اور اندھیرا چھا گیا تو ایک تنور جس میں سے دُھواں اُٹھ رہا تھا ایک جلتی ہُوئی مشعل کے ساتھ نمُودار ہُوا اور اُن ٹکڑوں کے بیچ میں سے ہو کر گزر گیا۔ [۱۸] اُس روز خداوند نے ابرام کے ساتھ عہد باندھا اور کہا: میں نے دریائے مصر سے لے کر بڑے دریا یعنی دریائے فرات تک کی زمین تیری نسل کو دے دی ہے۔ [۱۹] یعنی قینیوں، قنیزیوں، قدمونیوں، [۲۰] حِتّیوں، فرِزّیوں، رفائیم، [۲۱] اور اموریوں، کنعانیوں، جرجاسیوں اور یبوسیوں کی زمین۔

ہاجرہ اور اسمٰعیل

۱۶ ابرام کی بیوی سارَی کے کوئی اولاد نہ ہُوئی لیکن اُس کی ایک مصری خادمہ تھی جس کا نام ہاجرہ تھا۔ [۲] چنانچہ سارَی نے ابرام سے کہا: خداوند نے مجھے تو اولاد سے محروم رکھا ہے لیکن تُو میری خادمہ کے پاس جا۔ شاید اُس سے میرا گھر آباد ہو جائے۔

ابرام نے سارَی کی بات مان لی۔ [۳] ابرام کو ملک کنعان میں رہتے ہوئے دس برس گزر چکے تھے۔ تب اُس کی بیوی سارَی نے اپنی مصری خادمہ کو اپنے خاوند کے سپرد کر دیا تا کہ وہ اُس کی بیوی بنے۔ [۴] اور وہ ہاجرہ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہُوئی۔

جب ہاجرہ کو معلوم ہُوا کہ وہ حاملہ ہے تو وہ اپنی مالکہ کو حقیر جاننے لگی۔ [۵] تب سارَی نے ابرام سے کہا: جو ظلم مجھ پر ہو رہا ہے اُس کے لیے تُو ذِمّہ دار ہے۔ میں نے اپنی خادمہ کو تیری آغوش میں دیا اور اب جبکہ وہ جانتی ہے کہ وہ حاملہ ہے تو وہ مجھے حقیر جاننے لگی ہے۔ اب خداوند اِس معاملہ میں ہم دونوں کا انصاف کرے۔

[۶] ابرام نے کہا: تیری خادمہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ تُو جو چاہے اُس کے ساتھ کر! جب سارَی ہاجرہ کے ساتھ سختی سے پیش آنے لگی تو وہ اُس کے پاس سے بھاگ گئی۔

[۷] خداوند کے فرشتہ نے ہاجرہ کو بیابان میں شُور کی راہ کے کنارے ایک چشمہ کے پاس پایا۔ [۸] اور اُس نے کہا: اَے سارَی کی خادمہ ہاجرہ! تُو کہاں سے آئی ہے اور کدھر جا رہی ہے؟

اُس نے جواب دیا: میں اپنی مالکہ سارَی کے پاس سے بھاگ آئی ہوں۔

[۹] تب خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا: تُو اپنی مالکہ کے پاس لَوٹ جا اور اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دے۔ [۱۰] فرشتہ نے مزید کہا: میں تیری اولاد کو اِس قدر بڑھاؤں گا کہ اُن کی تعداد شُمار سے باہر ہو جائے گی۔

[۱۱] خداوند کے فرشتہ نے اُس سے یہ بھی کہا:

تُو اب حاملہ ہے
اور تیرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔
تُو اُس کا نام اِسمٰعیل رکھنا
کیونکہ خداوند نے تیری دکھ بھری فریاد سن لی ہے۔
[۱۲] اور وہ گورخر کی مانند آزاد مرد ہوگا؛

اُس کا ہاتھ ہر ایک کے خلاف اُٹھے گا
اور ہر ایک کا ہاتھ اُس کے خلاف،
اور وہ زندگی بھر
اپنے سب بھائیوں کا دُشمن بنا رہے گا۔

[۱۳] اور جس خداوند نے ہاجرہ سے باتیں کیں اُس کا نام ہاجرہ نے اتاایل روئی رکھا یعنی ''تُو بصیر خدا ہے'' کیونکہ اُس نے کہا کہ میں نے بھی یہاں اُس بصیر کو دیکھا ہے۔ [۱۴] اِسی لیے اُس کنویں کا نام بیرلحئی روئی (خدائے حی وبصیر کا کنواں) پڑا۔ وہ قادِس اور بِرد کے درمیان واقع ہے۔

[۱۵] اور ابرام سے ہاجرہ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہُوا اور ابرام نے اُس بیٹے کا نام جو ہاجرہ سے پیدا ہُوا تھا اِسمٰعیل رکھا۔ [۱۶] جب ابرام سے ہاجرہ کے ہاں اِسمٰعیل پیدا ہُوا تب ابرام چھیاسی برس کا تھا۔

ختنہ کا عہد

۱۷ جب ابرام ننانوے برس کا ہُوا تب خداوند اُس پر ظاہر ہُوا: اور اُس سے کہا: میں خدائے قادر ہوں۔ تُو میرے راستوں پر چل اور کامل ہو۔ [۲] میں اپنے اور تیرے درمیان عہد باندھوں گا اور تیری نسل کو بے حد بڑھاؤں گا۔

[۳] تب ابرام مُنہ کے بل گرا اور خدا نے اُس سے کہا: [۴] جہاں تک میرا تعلق ہے میرا تیرے ساتھ یہ عہد ہے کہ تُو کئی قوموں کا باپ ہوگا۔ [۵] اب سے تُو ابرام نہ کہلائے گا بلکہ تیرا نام ابرہام ہوگا کیونکہ میں نے تجھے کئی قوموں کا باپ ٹھہرایا ہے۔ [۶] میں تجھے بہت برومند کروں گا اور تیری نسل سے کئی قومیں پیدا کروں گا اور تیری اولاد میں بادشاہ برپا ہوں گے۔ [۷] میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان اُن کی آیندہ پُشتوں کے لیے اپنا عہد باندھوں گا جو ابدی عہد ہوگا کہ میں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا رہوں گا۔ [۸] اور میں تجھے اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا سارا ملک جس میں اب تُو پردیسی ہے ایک دائمی میراث کے طور پر بخشوں گا اور میں اُن کا خدا ہوں گا۔

[۹] تب خدا نے ابرہام سے کہا: تُو میرے عہد کو ضرور ماننا اور تیرے بعد تیری نسل پُشت در پُشت اُسے مانے۔ [۱۰] اور میرا عہد جو میرے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے اور جسے تُم مانو گے یہ ہے کہ تُم میں سے ہر فرزندِ نرینہ کا ختنہ کیا جائے۔ [۱۱] تُم اپنا اپنا ختنہ کرالو اور یہ اُس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ [۱۲] پُشت در پُشت تُم میں سے ہر لڑکے کا جو آٹھ دِن کا ہو ختنہ کیا جائے خواہ وہ تیرے گھر میں پیدا ہُوا ہو خواہ کسی پردیسی سے قیمتاً خریدا گیا ہو اور جو تیری اولاد نہ ہو۔ [۱۳] خواہ وہ تیرے گھر میں پیدا ہُوئے ہوں یا تیرے زرِ خرید ہوں اُن کا ختنہ لازمی طور پر کیا جائے۔ میرا عہد تمہارے جسم میں ابدی عہد ہوگا۔ [۱۴] اور اگر کوئی نامختون مَرد اپنا ختنہ نہیں کرواتا تو وہ اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائے گا کیونکہ اُس نے میرا عہد توڑا ہے۔

[۱۵] خدا نے ابرہام سے یہ بھی کہا: سارَی جو تیری بیوی ہے اُسے اب سارَی کہہ کرمت پکارنا۔ اُس کا نام سارہ ہوگا۔ [۱۶] میں اُسے برکت دوں گا۔ وہ قوموں کی ماں ہوگی اور عالم کے بادشاہ اُس سے پیدا ہوں گے۔

[۱۷] تب ابرہام مُنہ کے بل گر پڑا اور ہنس کر دل ہی دل میں کہنے لگا: کیا سَو سالہ مَرد کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا؟ کیا سارہ کے ہاں جو نوّے برس کی ہے اولاد ہوگی؟ [۱۸] اور ابرہام نے خدا سے کہا: کاش اِسمٰعیل ہی تیری رحمت کے سایہ میں جیتا رہے!

[۱۹] تب خدا نے کہا: بے شک تیری بیوی سارہ کو تجھ سے بیٹا ہوگا اور تُو اُس کا نام اِضحاق رکھنا۔ میں اُس کے ساتھ ایسا عہد باندھوں گا جو اُس کے بعد اُس کی نسل کے لیے ابدی عہد ہوگا۔ [۲۰] اور اِسمٰعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دعا سُنی۔ میں یقیناً اُسے برکت دوں گا۔ میں اُسے برومند کروں گا اور اُسے بہت بڑھاؤں گا۔ اُس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤں گا [۲۱] لیکن اپنا عہد میں اِضحاق ہی سے باندھوں گا جو اگلے سال اِسی وقت تیرے ہاں سارہ سے پیدا ہوگا۔ [۲۲] جب خدا ابرہام سے باتیں کر چُکا تب اُس کے پاس سے اوپر چلا گیا۔

[۲۳] تب ابرہام نے اپنے بیٹے اِسمٰعیل کو اور اپنے سب خانہ زادوں کو اور اُن کو جو قیمتاً خریدے گئے تھے اور اپنے گھر کے سب مَردوں کو لے کر اُسی روز خدا کے حکم کے مطابق اُن کا ختنہ کیا۔ [۲۴] ابرہام ننانوے برس کا تھا جب اُس کا ختنہ ہُوا [۲۵] اور اُس کا بیٹا اِسمٰعیل تیرہ برس کا تھا۔ [۲۶] ابرہام اور اُس کے بیٹے اِسمٰعیل کا ختنہ اُسی دن ہُوا۔ [۲۷] اور ابرہام کے گھر کے ہر مَرد کا ختنہ اُس کے خانہ زادوں اور پردیسیوں سے خریدے ہُوئے مَردوں سمیت اُس کے ساتھ ہی ہُوا۔

تین مہمانوں کی آمد

۱۸ تب خداوند ابرہام کو ممرے کے بلُوط کے درختوں کے نزدیک نظر آیا۔ اُس وقت ابرہام دِن کی دھوپ میں اپنے خیمہ کے دروازہ پر بیٹھا ہُوا تھا۔ [۲] ابرہام نے نگاہ اُٹھا کر

دیکھا کہ تین مَرد اُس کے قریب کھڑے ہیں۔ جب اُس نے اُنہیں دیکھا تو اُن کے استقبال کے لیے خیمہ کے دروازہ سے دوڑا اور زمین پر جھک کر سجدہ کیا۔
۳ اُس نے کہا: اَے میرے خداوند! اگر مُجھ پر تیری نظرِعنایت ہُوئی ہے تو خادم کے پاس سے چلے نہ جانا۔ ۴ میں تھوڑا پانی لاتا ہوں۔ آپ سب اپنے پاؤں دھوکر اِس درخت کے نیچے آرام کریں۔ ۵ اب جب کہ آپ اپنے خادم کے ہاں تشریف لائے ہیں تو میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاتا ہوں تاکہ آپ تازہ دم ہوجائیں اور تب اپنی راہ لگ جائیں۔
اُنہوں نے جواب دیا: بہت خوب! جیسا تُو نے کہا ویسا ہی کر۔
۶ تب ابرہام جلدی سے خیمہ میں سارہ کے پاس گیا اور کہا: جلدی سے تین پیمانہ نفیس آٹا لے اور اُسے گُوندکر کُچھ پُھلکے بنا۔
۷ پھر وہ گلّہ کی طرف دوڑا اور ایک بہترین اور کمسن بچھڑا لیکر خادم کو دیا جس نے اُسے جلدی سے پکایا۔ ۸ تب اُس نے کُچھ دہی اور دودھ اور اُس بچھڑے کے سالن کو لے کر اُنہیں اُن کے سامنے رکھا۔ اور جب وہ کھا رہے تھے تو خُود اُن کے قریب درخت کے نیچے کھڑا رہا۔
۹ اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: تیری بیوی سارہ کہاں ہے؟
اُس نے کہا: وہ وہاں خیمہ میں ہے۔
۱۰ تب خداوند نے کہا: میں اگلے برس اِسی وقت یقیناً تیرے پاس لَوٹ آؤں گا اور تیری بیوی سارہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔
اور سارہ خیمہ کے دروازہ میں سے، جو اُس کے پیچھے تھا، سن رہی تھی۔ ۱۱ ابرہام اور سارہ دونوں ضعیف اور عمر رسیدہ تھے اور سارہ کی اولاد ہونے کی عمر ڈھل چکی تھی۔ ۱۲ چنانچہ سارہ یہ سوچ کر ہنس پڑی کہ جب میری عمر ڈھل چکی اور میرا خاوند ضعیف ہو چکا تو کیا اب مجھے یہ خوشی نصیب ہوگی؟
۱۳ تب خداوند نے ابرہام سے کہا: سارہ نے ہنس کر یہ کیوں کہا کہ کیا میرے ہاں واقعی بچّہ ہوگا جب کہ میں ضعیف ہو چکی ہوں؟ ۱۴ کیا خداوند کے لیے کوئی کام مشکل ہے؟ میں اگلے برس معیّنہ وقت پر تیرے پاس پھر آؤں گا اور سارہ کے ہاں بیٹا ہوگا۔
۱۵ سارہ ڈر گئی۔ اِس لیے اُس نے جھوٹ بولا اور انکار کیا کہ میں تو نہیں ہنسی۔
لیکن خداوند نے کہا: ہاں، تُو ہنسی تھی۔

سدوم پر رحم کے لیے ابرہام کی التجا

۱۶ جب وہ لوگ جانے کے لیے اُٹھے تو اُنہوں نے نیچے سدوم کی طرف نگاہ کی اور ابرہام اُنہیں رُخصت کرنے کے لیے اُن کے ساتھ ہولیا۔ ۱۷ تب خداوند نے کہا: میں اب جو کچھ کرنے کو ہوں، کیا اُسے ابرہام سے پوشیدہ رکھوں؟ ۱۸ ابرہام سے تو یقیناً ایک بڑی اور زبردست قوم پیدا ہوگی اور زمین پر کی سب قومیں اُس کی بدولت برکت پائیں گی۔ ۱۹ کیونکہ میں نے اُسے اِس لیے چُن لیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اور اپنے بعد اپنے گھرانے کو ہدایت دے کہ وہ عدل و انصاف سے کام لے کر خداوند کی راہ پر قائم رہیں تاکہ خداوند اُس وعدہ کو پُورا کرے جو اُس نے ابرہام سے کیا ہے۔
۲۰ تب خداوند نے کہا: سدوم اور عمورہ کے خلاف شور بہت ہی بڑھ گیا ہے اور اُن کا گناہ اِس قدر سنگین ہوگیا ہے ۲۱ کہ میں نیچے جا کر دیکھوں گا کہ جو کچھ اُنہوں نے کیا ہے کیا وہ واقعی اُسی قدر بُرا ہے جیسا شور مُجھ تک پہنچا ہے اور اگر یہ سچ نہیں تو مجھے پتہ چل جائے گا۔
۲۲ چنانچہ وہ لوگ اُٹھ کر سدوم کی طرف چل دئے لیکن ابرہام خداوند کے حضُور کھڑا رہا۔ ۲۳ تب ابرہام نے اُس کے نزدیک جا کر کہا: کیا تُو راستبازوں کو بھی بدکاروں کے ساتھ نیست و نابود کر دے گا؟ ۲۴ اگر اُس شہر میں پچاس راستباز ہوں تو کیا ہوگا؟ کیا تُو واقعی اُسے تباہ کر ڈالے گا اور اُن پچاس راستبازوں کی خاطر، جو اُس میں ہوں گے، اُسے نہیں بخشے گا؟ ۲۵ تُو یہ ہرگز نہ ہونے دے گا کہ راستبازوں کو بدکاروں کے ساتھ مار دیا جائے اور راستبازوں اور بدکاروں دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ تُو ایسا ہرگز نہ ہونے دے گا! کیا ساری دنیا کا مُنصِف اِنصاف سے کام نہ لے گا؟
۲۶ خداوند نے کہا: اگر میں نے سدوم کے شہر میں پچاس راستباز اِنسان بھی پائے تو میں اُن کی خاطر اُس سارے مقام کو باقی رہنے دوں گا۔
۲۷ تب ابرہام نے پھر کہا: حالانکہ میں خاک اور راکھ کے سوا کچھ بھی نہیں ہوں تو بھی میں نے اتنی جرأت کی کہ خداوند سے گفتگو کروں۔ ۲۸ اگر راستبازوں کی تعداد پینتالیس نکلے تو کیا تُو پانچ لوگوں کی خاطر سارے شہر کو تباہ کر دے گا؟
اُس نے کہا: اگر مجھے وہاں پینتالیس راستباز بھی مل جائیں گے تو میں اُسے تباہ نہ کروں گا۔
۲۹ ابرہام نے ایک بار پھر کہا: اگر وہاں چالیس ملیں تو کیا ہوگا؟
خداوند نے کہا: چالیس کی خاطر بھی میں شہر کو تباہ نہ کروں گا۔
۳۰ تب ابرہام نے کہا: خداوند! اگر تُو خفا نہ ہو تو میں کچھ عرض

کروں: اگر وہاں صرف تیس راستباز ہی مل سکے تو کیا ہوگا؟
خداوند نے جواب دیا: اگر مجھے وہاں تیس بھی ملے تب بھی میں شہر کو تباہ نہ کروں گا۔
۳۱ ابرہام نے کہا: اے خداوند! اب تو میں زبان کھولنے کی جرأت کر ہی چکا ہوں لہٰذا پوچھتا ہوں کہ اگر وہاں صرف بیس مل سکے تو کیا ہوگا؟
خداوند نے کہا: میں بیس کی خاطر بھی اُسے تباہ نہ کروں گا۔
۳۲ تب ابرہام نے کہا: اگر خداوند خفا نہ ہو تو میں صرف ایک بار کچھ اور عرض کروں! اگر وہاں صرف دس ہی مل سکے تو کیا ہوگا؟
خداوند نے کہا: دس کی خاطر بھی میں اُسے تباہ نہ کروں گا۔
۳۳ جب خداوند ابرہام سے باتیں کر چکا تو وہ چلا گیا اور ابرہام گھر لوٹ آیا۔

سدوم اور عمورہ کی تباہی

۱۹ شام کے وقت وہ دونوں فرشتے سدوم پہنچے۔ لُوط شہر کے پھاٹک پر بیٹھا ہُوا تھا۔ جب اُس نے اُنہیں دیکھا تو اُن کے استقبال کو اُٹھا اور مُنہ کے بل زمین پر جھک کر اُنہیں سجدہ کیا ۲ اور کہا: اَے میرے آقاؤ! اپنے خادم کے گھر تشریف لے چلیے۔ اپنے پاؤں دھو لیجیے اور رات بسر کر کے علی الصبح اپنی راہ لیجیے۔
اُنہوں نے کہا: نہیں، ہم چوک میں ہی رات گزار لیں گے۔
۳ جب اُس نے بہت ہی اِصرار کیا تو وہ اُس کے ساتھ گئے اور اُس کے گھر میں داخل ہوگئے۔ اُس نے بےخمیری روٹی پکا کر اُن کے لیے کھانا تیار کیا اور انہوں نے کھایا۔ ۴ اِس سے قبل کہ وہ لیٹتے، سدوم شہر کے ہر حصّہ کے سب مَردوں نے، کیا جوان اور کیا ضعیف، اُس گھر کو گھیر لیا ۵ اور لُوط کو پکار کر کہا: وہ مَرد جو آج رات تیرے پاس آئے، کہاں ہیں؟ اُنہیں ہمارے پاس باہر لے کر آ تا کہ ہم اُن سے صحبت کریں۔
۶ لُوط اُن سے ملنے باہر نکلا اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا ۷ اور کہا: نہیں میرے بھائیو! ایسی بدی نہ کرو۔ ۸ دیکھو! میری دو بیٹیاں ہیں جنہیں اب تک کسی مَرد نے ہاتھ نہیں لگایا۔ اگر تم چاہو تو میں اُنہیں تمہارے پاس لے آتا ہوں اور تم اُن کے ساتھ جو چاہو کر لو۔ لیکن اِن آدمیوں کے ساتھ کچھ نہ کرو کیونکہ وہ میری چھت کے سایہ میں پناہ گزیں ہیں۔
۹ اُنہوں نے کہا: ہمارے راستہ سے ہٹ جا۔ اور پھر کہنے لگے: یہ شخص ہمارے بیچ میں پردیسی بن کر آیا اور اب حاکم بننا چاہتا ہے۔ ہم تیرے ساتھ اِس سے بھی بُرا سلوک کریں گے۔ وہ لُوط کو دھمکانے لگے اور دروازہ توڑنے کے لیے آگے بڑھے۔
۱۰ لیکن اُن مَردوں نے جو اندر تھے اپنے ہاتھ بڑھا کر لُوط کو گھر میں کھینچ لیا اور دروازہ بند کر دیا۔ ۱۱ تب اُنہوں نے سب مَردوں کو جو گھر کے دروازہ پر کھڑے تھے، کیا جوان اور کیا ضعیف، اندھا کر دیا تا کہ وہ دروازہ نہ ڈھونڈ پائیں۔
۱۲ اُن مَردوں نے لُوط سے کہا: تیرے ساتھ یہاں کوئی اور ہے، داماد، بیٹے یا بیٹیاں یا تیرا کوئی اور جو اِس شہر میں ہو؟ سب کو یہاں سے نکال لے جا ۱۳ کیونکہ ہم اِس مقام کو تباہ کرنے والے ہیں، اِس لیے کہ خداوند کے نزدیک اِس شہر کے لوگوں کے خلاف شور بلند ہو چکا ہے اور اُس نے ہمیں اِسے تباہ کرنے کے لیے بھیجا ہے۔
۱۴ تب لُوط باہر نکلا اور اپنے دامادوں سے جن کے ساتھ اُس کی بیٹیوں کی منگنی ہو چکی تھی، باتیں کرنے لگا۔ اُس نے کہا: جلدی کرو اور اِس مقام سے نکل چلو کیونکہ خداوند اِس شہر کو تباہ کرنے کو ہے۔ لیکن اُس کے دامادوں نے سمجھا کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔
۱۵ جب پَو پھٹنے لگی تو فرشتوں نے لُوط سے اِصرار کیا اور کہا: جلدی کر اور اپنی بیوی اور اپنی دونوں بیٹیوں کو جو یہاں ہیں، لے کر نکل جا ورنہ جب اِس شہر پر عذاب نازل ہوگا تو تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے۔
۱۶ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کرے کہ اُن مَردوں نے اُس کا اور اُسکی بیوی اور اُس کی دونوں بیٹیوں کا ہاتھ پکڑا اور وہ اُنہیں حفاظت کے ساتھ شہر سے باہر لے گئے کیونکہ خداوند اُن پر مہربان ہُوا تھا۔ ۱۷ جونہی اُنہوں نے اُنہیں باہر نکالا، اُن میں سے ایک نے کہا: اپنی جان بچا کر بھاگ جاؤ! اور پیچھے مُڑ کر نہ دیکھنا، نہ ہی میدان میں کہیں رُکنا! بلکہ پہاڑوں پر بھاگ جاؤ ورنہ تُم تباہ ہو جاؤ گے۔
۱۸ لیکن لُوط نے اُن سے کہا: اَے میرے خداوندو! ایسا نہ کرو۔ ۱۹ تم نے اپنے خادم پر نظرِ کرم کی ہے اور مُجھ پر اِس قدر مہربان ہوئے کہ میری جان بچائی۔ لیکن میں پہاڑوں تک بھاگ کر نہیں جا سکتا۔ یہ آفت مجھ کو آ لے گی اور میں مر جاؤں گا۔
۲۰ دیکھو یہاں ایک شہر ہے، یہ اِس قدر نزدیک ہے کہ میں وہاں بھاگ کر جا سکتا ہوں اور وہ چھوٹا بھی ہے۔ مجھے وہاں بھاگ جانے دیجیے۔ وہ کافی چھوٹا بھی ہے۔ ہے نا؟ تب میری جان بچ جائے گی۔

۲۱ اُس نے اُس سے کہا: بہت خُوب۔ میں یہ اِلتجا بھی مان لیتا ہُوں۔ میں اُس شہر کو جس کا تُو ذکر کر رہا ہے غارت نہیں کروں گا۔ ۲۲ لیکن تُو جلد وہاں بھاگ جا کیونکہ تیرے وہاں پہنچ جانے تک میں کچھ نہیں کر سکتا۔ (اِسی لیے اُس شہر کا نام ضُغر پڑا)۔

۲۳ لُوط کے ضُغر پہنچنے تک سورج زمین پر طلوع ہو چُکا تھا۔

۲۴ تب خداوند نے اپنی طرف سے سدوم اور عمورہ پر آسمان سے جلتی ہُوئی گندھک برسائی۔ ۲۵ اِس طرح اُس نے اُن شہروں کو اور سارے میدان کو اُن شہروں کے باشندوں اور زمین کی ساری نباتات سمیت غارت کر دیا۔ ۲۶ لیکن لُوط کی بیوی نے پیچھے مُڑ کر دیکھا اور وہ نمک کا ستون بن گئی۔

۲۷ دوسرے دِن صبح سویرے ابرہام اُٹھا اور اُس مقام کو لَوٹا جہاں وہ خداوند کے حُضور کھڑا تھا۔ ۲۸ اُس نے نیچے سدوم اور عمورہ اور اُس میدان کے سارے علاقہ پر نظر دوڑائی اور دیکھا کہ اُس سرزمین سے کسی بھٹّی کے دھوئیں جیسا گہرا دھواں اُٹھ رہا ہے۔

۲۹ چنانچہ جب خدا اُس میدان کے شہروں کو نیست و نابُود کر چُکا تو اُس نے ابرہام کو یاد کر کے لُوط کو اُس آفت سے بچا لیا جس سے وہ شہر جہاں لُوط رہتا تھا غارت کر دیئے گئے تھے۔

لُوط اور اُس کی بیٹیاں

۳۰ لُوط اور اُس کی دو بیٹیوں نے ضغر کو خیر باد کہا اور وہ پہاڑوں پر جا بسے کیونکہ لُوط ضغر میں رہنے سے ڈرتا تھا۔ وہ اور اُس کی دو بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ ۳۱ ایک دِن بڑی بیٹی نے چھوٹی سے کہا: ہمارا باپ ضعیف ہے اور یہاں اِرد گرد کوئی مَرد نہیں ہے جو ہم سے صحبت کرے جیسا کہ ساری دُنیا کا دستور ہے۔ ۳۲ آؤ ہم اپنے باپ کو مَے پلائیں اور تب اُس سے صحبت کریں اور اپنے باپ کے ذریعہ اپنی نسل بچائے رکھیں۔

۳۳ چنانچہ اُسی رات اُنہوں نے اپنے باپ کو مَے پلائی اور بڑی بیٹی اندر جا کر اُس کے ساتھ لیٹ گئی لیکن لُوط کو معلوم نہ ہُوا کہ وہ کب لیٹی اور کب اُٹھی۔

۳۴ دوسرے دِن بڑی بیٹی نے چھوٹی سے کہا: گذشتہ رات میں اپنے باپ کے ساتھ لیٹی تھی۔ چلو آج کی رات بھی ہم اُسے مَے پلائیں اور تُو اندر جا کر اُس کے ساتھ لیٹ جا تا کہ ہم اپنے باپ کے ذریعہ اپنی نسل بچائے رکھیں۔ ۳۵ چنانچہ اُس رات کو بھی اُنہوں نے اپنے باپ کو مَے پلائی اور چھوٹی بیٹی جا کر اُس کے ساتھ لیٹی اور اب کے بار بھی لُوط کو پتا نہ چلا کہ وہ کب لیٹی اور کب اُٹھی۔

۳۶ لہٰذا لُوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہُوئیں۔

۳۷ بڑی بیٹی کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا اور اُس نے اُس کا نام موآب رکھا۔ وہ موآبیوں کا باپ ہے جو آج تک موجود ہیں۔ ۳۸ چھوٹی بیٹی کے ہاں بھی بیٹا پیدا ہُوا اور اُس نے اُس کا نام بِن عمّی رکھا۔ وہ عمونیوں کا باپ ہے جو آج تک موجود ہیں۔

ابرہام اور ابی ملِک

۲۰ تب ابرہام وہاں سے کُوچ کر کے جنوب کے علاقہ میں آ کر قادِس اور شُور کے درمیان بس گیا۔ کچھ عرصہ تک وہ جرار میں رہا۔ ۲ اور وہاں اُس نے اپنی بیوی سارہ کے بارے میں کہا کہ وہ میری بہن ہے۔ تب جرار کے بادشاہ ابی ملِک نے سارہ کو بُلا کر اپنے پاس رکھا۔

۳ لیکن ایک رات خدا خواب میں ابی ملِک کے پاس آیا اور اُس سے کہا: تُو اُس عورت کے سبب سے جسے تُو نے رکھ لیا ہے یہ سمجھ لے کہ تیری مَوت آ پہنچی ہے کیونکہ وہ عورت شادی شُدہ ہے۔

۴ اب تک ابی ملِک اُس کے پاس نہیں گیا تھا اِس لیے اُس نے کہا: اَے خداوند! کیا تُو ایک بے گناہ قوم کو بھی تباہ کر دے گا؟ ۵ کیا ابرہام نے مجھ سے یہ نہ کہا تھا کہ وہ میری بہن ہے؛ اور کیا وہ خود بھی یہ نہ کہتی تھی کہ وہ میرا بھائی ہے؟ میری اِس حرکت کے باوجود میرا دِل صاف ہے اور میرے ہاتھ پاک ہیں۔

۶ تب خدا نے اُسے خواب میں کہا: ہاں میں جانتا ہُوں کہ تُو نے یہ کام راست دِلی سے کیا ہے اور اِسی لیے میں نے تجھے اپنے خلاف گناہ کرنے سے باز رکھا اور اُسے چھُونے نہیں دیا۔ ۷ اب تُو اُس آدمی کی بیوی لَوٹا دے کیونکہ وہ نبی ہے اور وہ تیری خاطر دعا کرے گا اور تُو جیتا رہے گا۔ لیکن اگر تُو نے اُسے نہ لَوٹایا تو یقین جان کہ تُو اور تیرے سب لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

۸ اگلے دِن ابی ملِک نے صبح سویرے اُٹھ کر اپنے سب درباریوں کو بُلایا اور جب اُس نے اُنہیں یہ سب ماجرا سُنایا تو وہ بے حد خوفزدہ ہُوئے۔ ۹ تب ابی ملِک نے ابرہام کو اندر بُلا کر کہا: تُو نے ہمارے ساتھ یہ کیا کِیا؟ میں نے تیری کیا خطا کی تھی کہ تُو نے مجھ پر اور میری بادشاہی پر اِتنا بڑا بارِ گناہ ڈال دیا؟ تُو نے میرے ساتھ وہ سلوک کیا ہے جو نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ۱۰ اور ابی ملِک نے ابرہام سے پُوچھا: کیا وجہ تھی جو تُو نے ایسا کیا؟

۱۱ ابرہام نے جواب دیا: میں نے سوچا کہ اِس جگہ لوگوں کو بالکل خدا کا خوف نہیں ہے اور وہ میری بیوی سارہ کو حاصل کرنے کے لیے مجھے مار ڈالیں گے۔ ۱۲ اِس کے علاوہ وہ واقعی میری بہن بھی ہے یعنی میرے باپ کی بیٹی ہے میری ماں کی بیٹی نہیں

ہے۔ پھر بعد کو وہ میری بیوی بنی۔ ۱۳ اور جب خدا نے مجھے اپنے باپ کا گھر چھوڑ کر وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا تو میں نے سارہ سے کہا: آیندہ تُو مجھ سے اپنی مُحبّت یوں جتانا کہ جہاں کہیں ہم جائیں وہاں تُو میرے بارے میں یہی کہنا کہ یہ میرا بھائی ہے۔

۱۴ تب ابی مِلک نے بھیڑیں اور مویشی اور غلام اور کنیزیں لا کر ابرہام کو دیں اور اُس کی بیوی سارہ کو بھی اُسے لَوٹا دیا۔ ۱۵ اور ابی مِلک نے کہا: دیکھ، میرا ملک تیرے سامنے ہے۔ جہاں جی چاہے وہاں سکونت کر۔

۱۶ اور اُس نے سارہ سے کہا: دیکھ! میں تیرے بھائی کو چاندی کے ہزار سِکّے دے رہا ہوں تاکہ اِن سب کے سامنے جو تیرے ساتھ ہیں اُس ناروا سلوک کا جو تیرے ساتھ ہُوا ہے ازالہ ہو جائے اور تُو ہر ایک کی نظر میں باعصمت ٹھہرے۔

۱۷ تب ابرہام نے خدا سے دعا کی اور خدا نے ابی مِلک، اُس کی بیوی اور اُس کی کنیزوں کو شفا بخشی اور اُن کے اولاد ہونے لگی ۱۸ کیونکہ خداوند نے ابرہام کی بیوی سارہ کے سبب سے ابی مِلک کے خاندان کی ہر عورت کا رحم بند کر دیا تھا۔

اِضحاق کی پیدایش

۲۱ اور خداوند، جیسا کہ اُس نے کہا تھا، سارہ پر مہربان ہُوا اور خداوند نے سارہ کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اُسے پُورا کیا۔ ۲ سارہ حاملہ ہُوئی اور ابرہام کے لیے اُس کے بڑھاپے میں ٹھیک خدا کے مقرّرہ وقت پر اُس کے ہاں بیٹا ہُوا ۳ اور ابرہام نے اپنے اُس بیٹے کا نام جو سارہ سے پیدا ہُوا، اِضحاق رکھا۔ ۴ اور جب اُس کا بیٹا اِضحاق آٹھ دن کا ہُوا تب ابرہام نے خدا کے حکم کے مطابق اُس کا ختنہ کیا۔ ۵ جب اُس کے ہاں اُس کا بیٹا اِضحاق پیدا ہُوا تب ابرہام سَو برس کا تھا۔

۶ سارہ نے کہا: خدا نے مجھے ہنسایا اور جو کوئی اِس بارے میں سنے گا وہ بھی میرے ساتھ ہنسے گا۔ ۷ اُس نے مزید کہا: ابرہام سے کون کہہ سکتا تھا کہ کبھی سارہ بھی بچّوں کو دودھ پلائے گی۔ پھر بھی میں نے ابرہام کے بڑھاپے میں اُس کے بیٹے کو جنم دیا۔

ہاجرہ اور اِسمٰعیل کی روانگی

۸ اور وہ لڑکا بڑھا اور اُس کا دودھ چھڑایا گیا اور جس دن اِضحاق کا دودھ چھڑایا گیا اُس دن ابرہام نے ایک بڑی ضیافت کی۔ ۹ لیکن سارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری کے ہاں جو بیٹا ابرہام سے پیدا ہُوا تھا وہ اِضحاق کا مضحکہ اُڑاتا ہے۔ ۱۰ اُس نے ابرہام سے کہا: اُس لَونڈی اور اُس کے بیٹے کو نکال دے کیونکہ اُس لَونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اِضحاق کے ساتھ اُس کی میراث میں ہرگز شریک نہ ہوگا۔

۱۱ ابرہام اِس بات سے بے حد پریشان ہُوا کیونکہ آخر اِسمٰعیل بھی تو اُس کا بیٹا تھا۔ ۱۲ لیکن خدا نے اُس سے کہا: اُس لڑکے اور اپنی خادمہ کے بارے میں اِس قدر پریشان نہ ہو۔ جو کُچھ سارہ تجھ سے کہتی ہے اُسے مان کیونکہ اِضحاق ہی سے تیری نسل جاری ہوگی۔ ۱۳ میں اُس خادمہ کے بیٹے سے بھی ایک قوم پیدا کروں گا کیونکہ وہ بھی تیرا بیٹا ہے۔

۱۴ دوسرے دِن صُبح سویرے ہی ابرہام نے کچھ کھانا اور پانی کی مشک لے کر ہاجرہ کے کندھے پر رکھ دی اور اُسے اُس کے لڑکے کے ساتھ وہاں سے رخصت کر دیا اور وہ چلی گئی اور بیرسبع کے بیابان میں آوارہ پھرنے لگی۔

۱۵ جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو اُس نے لڑکے کو ایک جھاڑی کے سایہ میں چھوڑ دیا ۱۶ اور خود وہاں سے تقریباً سَو گز کے فاصلہ پر دُور جا کر اُس کے سامنے بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کہ میں اِس بچّے کو مرتے ہوئے کیسے دیکھوں گی؟ اور وہ وہاں نزدیک بیٹھی ہوئی زار زار رونے لگی۔

۱۷ خدا نے لڑکے کے رونے کی آواز سُنی اور خدا کے فرشتہ نے آسمان سے ہاجرہ کو پُکارا اور اُس سے کہا: اَے ہاجرہ! تجھے کیا ہُوا؟ خوف نہ کر! خدا نے اُس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہے، اُس کی آواز سن لی ہے۔ ۱۸ لڑکے کو اُٹھا لے اور اُس کا ہاتھ تھام کیونکہ میں اُس سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔

۱۹ تب خدا نے ہاجرہ کی آنکھیں کھولیں اور اُس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا۔ چنانچہ وہ گئی اور مشک بھر کر لے آئی اور لڑکے کو پانی پلایا۔

۲۰ وہ لڑکا بڑا ہوتا گیا اور خدا اُس کے ساتھ تھا۔ وہ بیابان میں رہتا تھا اور ایک تیرانداز بن گیا۔ ۲۱ جب وہ فاران کے بیابان میں رہتا تھا تو اُس کی ماں نے مصر کی ایک لڑکی سے اُس کی شادی کر دی۔

بیرسبع کا معاہدہ

۲۲ اُس وقت ابی مِلک اور اُس کے سپہ سالار، فیکل نے ابرہام سے کہا: تیرے ہر کام میں خداوند تیری مدد کرتا ہے۔ ۲۳ تُو اب مجھ سے خدا کی قسم کھا کہ تُو نہ مجھ سے نہ میرے بچّوں سے اور نہ ہی میری نسل سے دغا کرے گا بلکہ مجھ پر اور اِس ملک پر جس میں تُو پردیسی کی طرح رہتا ہے، ویسی ہی مہربانی کرے گا جیسی مہربانی میں

نے تجھ پر کی۔

۲۴ ابرہام نے کہا: میں قسم کھاتا ہوں۔

۲۵ تب ابرہام نے ابی ملِک سے پانی کے ایک کنوئیں کے متعلق شکایت کی جسے ابی ملِک کے خادموں نے زبردستی چھین لیا تھا۔ ۲۶ لیکن ابی ملِک نے کہا: میں نہیں جانتا کہ یہ کس کی حرکت ہے۔ تُو نے بھی مجھے نہیں بتایا اور مجھے تو یہ بات آج ہی معلوم ہوئی۔

۲۷ تب ابرہام بھیڑیں اور مویشی لے کر آیا اور انہیں ابی ملِک کے حوالہ کر دیا اور اُن دونوں آدمیوں نے آپس میں معاہدہ کر لیا۔ ۲۸ ابرہام نے گلّہ میں سے بھیڑ کے سات مادہ بچّوں کو لے کر الگ رکھا۔ ۲۹ اور ابی ملِک نے ابرہام سے پوچھا: بھیڑ کے اِن سات مادہ بچّوں کو الگ رکھنے سے تیرا کیا مطلب ہے؟

۳۰ اُس نے جواب دیا: تُو بھیڑ کے اِن سات مادہ بچّوں کو میرے ہاتھ سے اِس امر کی تصدیق کے طور پر قبول کر کہ یہ کنواں میں نے کھودا ہے۔

۳۱ اِس لیے وہ مقام بیرسبع کہلایا کیونکہ اُن دو آدمیوں نے وہاں قسم کھا کر معاہدہ کیا تھا۔

۳۲ بیرسبع کے مقام پر معاہدہ ہو جانے کے بعد ابی ملِک اور اُس کا سپہ سالار فیکل فلستیوں کے ملک کو لَوٹ گئے۔ ۳۳ اور ابرہام نے بیرسبع میں جھاؤ کا ایک درخت لگایا اور وہاں اُس نے خداوند ابدی خدا سے دعا کی ۳۴ اور ابرہام بہت عرصہ تک فلستیوں کے ملک میں رہا۔

ابرہام کی آزمائش

۲۲ کچھ عرصہ بعد خدا نے ابرہام کو آزمایا۔ اُس نے اُس سے کہا:

ابرہام! اُس نے جواب دیا: میں حاضر ہوں۔

۲ تب خدا نے کہا: اپنے اکلوتے بیٹے اِضحاق کو جسے تُو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے علاقہ میں جا اور وہاں کے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا اُسے سوختنی قربانی کے طور پر نذر کر۔

۳ دوسرے دِن صبح سویرے ابرہام نے اُٹھ کر اپنے گدھے پر زین کسا اور اپنے خادموں میں سے دو کو اور اپنے بیٹے اِضحاق کو اپنے ساتھ لیا۔ جب اُس نے سوختنی قربانی کے لیے حسبِ ضرورت لکڑیاں کاٹ لیں تو وہ اُس مقام کی طرف چل دیا جو خدا نے اُسے بتایا تھا۔ ۴ تیسرے دِن ابرہام نے اوپر نگاہ کی اور وہاں سے دور اُسے وہ مقام دکھائی دیا۔ ۵ اُس نے اپنے خادموں سے کہا: تُم یہیں گدھے کے پاس ٹھہرو اور میں اور یہ لڑکا اوپر جاتے ہیں۔ وہاں ہم عبادت کریں گے اور پھر تمہارے پاس لَوٹ آئیں گے۔

۶ ابرہام نے سوختنی قربانی کی لکڑیاں لے کر اپنے بیٹے اِضحاق کو دیں کہ وہ اُنہیں اُٹھا لے اور آگ اور چھُری خود سنبھالی۔ جیسے ہی وہ دونوں ایک ساتھ روانہ ہوئے ۷ اِضحاق اپنے باپ ابرہام سے کہنے لگا: ابّا!

ابرہام نے جواب دیا: ہاں میرے بیٹے؟

اِضحاق نے کہا: آگ اور لکڑیاں یہاں ہیں لیکن سوختنی قربانی کے لیے برّہ کہاں ہے؟

۸ ابرہام نے جواب دیا: اَے میرے بیٹے! خدا آپ ہی سوختنی قربانی کے لیے برّہ مہیا کرے گا۔ اور وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے گئے۔

۹ جب وہ اُس مقام پر پہنچے جو خدا نے اُسے بتایا تھا تو ابرہام نے وہاں قربان گاہ بنائی اور اُس پر لکڑیاں چُن دیں۔ پھر اُس نے اپنے بیٹے اِضحاق کو رسّی سے باندھ کر قربان گاہ پر لکڑیوں کے اوپر رکھ دیا۔ ۱۰ تب اُس نے ہاتھ میں چھُری لی تاکہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے ۱۱ لیکن خداوند کے فرشتہ نے آسمان سے اُسے پکارا: ابرہام! ابرہام!

اُس نے جواب دیا: خداوند! میں حاضر ہوں۔

۱۲ اُس نے کہا: اِس لڑکے پر ہاتھ نہ چلا اور اُسے کچھ نہ کر۔ اب میں جان گیا کہ تُو ایک خدا ترس اِنسان ہے کیونکہ تُو نے مجھ سے اپنے بیٹے بلکہ اکلوتے بیٹے کو بھی دریغ نہ کیا۔

۱۳ ابرہام نے نگاہ اُٹھائی اور اُس نے وہاں ایک مینڈھا دیکھا جس کے سینگ جھاڑیوں میں پھنسے ہُوئے تھے۔ اُس نے جا کر اُس مینڈھے کو پکڑا اور اُسے اپنے بیٹے کی بجائے سوختنی قربانی کے طور پر چڑھایا۔ ۱۴ اِس لیے ابرہام نے اُس مقام کا نام ”یہوواہ یری“ رکھا جس کا مطلب ہے ”خدا مہیا کرے گا“ اور آج کے دِن تک یہ جگہ اُسی نام سے مشہور ہے۔

۱۵ خداوند کے فرشتہ نے آسمان سے ایک بار پھر ابرہام کو پکارا ۱۶ اور کہا: خداوند فرماتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ چونکہ تُو نے میرا حکم مانا اور اپنے بیٹے یعنی اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی دریغ نہ کیا۔ ۱۷ اِس لیے میں یقیناً تجھے برکت دوں گا اور تیری اولاد کو آسمان کے ستاروں اور سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند بےشمار بڑھاؤں گا اور تیری اولاد اپنے دشمنوں کے شہروں پر قابض ہوگی ۱۸ اور تیری نسل کے ذریعہ زمین کی سب قومیں برکت پائیں

گی کیونکہ تُو نے میرا حکم مانا۔

۱۹ تب ابرہام اپنے خادموں کے پاس لَوٹ آیا اور وہ سب بیرسبع کو روانہ ہُوئے اور ابرہام بیرسبع میں قیام کرتا رہا۔

نحور کے بیٹے

۲۰ چند دنوں کے بعد ابرہام کو یہ خبر ملی کہ مِلکاہ بھی ماں بن چکی ہے اور اُس کے بھی تیرے بھائی نحور سے بیٹے پیدا ہُوئے ہیں ۲۱ یعنی عُوض جو اُس کا پہلوٹھا ہے اور اُس کا بھائی بوُز، قموایل (جو ارام کا باپ ہے)۔ ۲۲ کسِد، حزو، فِلداس، اِدلاف اور بیتوایل۔ ۲۳ اور بیتوایل سے رِبقہ پیدا ہُوئی۔ مِلکاہ کے یہ آٹھوں بیٹے ابرہام کے بھائی نحور سے پیدا ہُوئے۔ ۲۴ نحور کی داشتہ کے ہاں بھی جس کا نام رُومہ تھا بیٹے پیدا ہُوئے جن کے نام طبح، جاحم، تخص اور معکہ ہیں۔

سارہ کی وفات

۲۳ سارہ کی عمر ایک سو ستائیس برس کی ہُوئی۔ ۲ اُس نے ملکِ کنعان کے قریت اربع (یعنی حبرون) میں وفات پائی اور ابرہام سارہ کے لیے ماتم اور نوحہ کرنے کے لیے وہاں گیا۔

۳ تب ابرہام اپنی بیوی کی میّت کے پاس سے اُٹھ کر حِتّیوں سے گفتگو کرنے لگا۔ اُس نے کہا: ۴ میں تمہارے درمیان پردیسی اور اجنبی ہوں۔ تم مجھے قبرستان کے لیے اپنی کچھ زمین بیچ دو تا کہ میں اپنے مُردہ کو دفن کر سکوں۔

۵ حِتّیوں نے ابرہام کو جواب دیا: ۶ اے بزرگ ہماری سن۔ تُو ہمارے درمیان ایک قابلِ تعظیم سردار ہے۔ ہماری قبروں میں سے جو بہترین ہو اُس میں تُو اپنے مُردہ کو دفن کر۔ ہم میں سے کوئی بھی تجھے اپنا مُردہ دفن کرنے کے لیے اپنی قبر دینے سے انکار نہ کرے گا۔

۷ تب ابرہام اُٹھا اور حِتّیوں کے سامنے جو اُس ملک کے باشندے تھے آداب بجالایا ۸ اور اُن سے کہا: اگر تمہاری یہ مرضی ہے کہ میں اپنے مُردہ کو دفن کروں تو میری عرض سنو اور صُحر کے بیٹے عِفرون سے میری سفارش کرو ۹ کہ وہ مکفیلہ کا غار جو اُس کا ہے اور اُس کے کھیت کے سرے پر ہے مجھے بیچ دے۔ اُس سے کہو کہ وہ اُسے قبرستان کے لیے مجھے بیچ دے۔ میں پوری قیمت ادا کروں گا تا کہ وہ تمہارے درمیان میری مِلکیّت گنی جائے۔

۱۰ عِفرون حِتّی وہاں اپنے لوگوں کے درمیان بیٹھا ہُوا تھا اور اُس نے ان سب حِتّیوں کے روبرو جو اُس کے شہر کے پھاٹک پر جمع تھے ابرہام کو جواب دیا۔ ۱۱ اُس نے کہا: اَے میرے مالک! نہیں میری بات سُن میں تجھے وہ کھیت دِیئے دیتا ہوں اور وہ غار بھی جو اُس میں ہے۔ میں اپنے لوگوں کے روبرو یہ جگہ تیرے حوالہ کرتا ہوں۔ جا اور اپنے مُردہ کو دفن کر۔

۱۲ تب ابرہام اُس ملک کے لوگوں کے سامنے ایک بار پھر آداب بجالایا ۱۳ اور اُن کے روبرو عِفرون سے کہا: میری سُن۔ اگر تیری مرضی ہو تو میں اُس کھیت کو خریدنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے قیمت لے لے تا کہ میں اپنے مُردہ کو وہاں دفن کر سکوں۔

۱۴ عِفرون نے ابرہام کو جواب دیا: ۱۵ میرے مالک! میری بات سُن۔ اُس زمین کی قیمت چاندی کے چار سو مِثقال ہے لیکن یہ رقم میرے اور تیرے درمیان کیا ہے؟ جا! تُو اپنے مُردہ کو دفن کر۔

۱۶ ابرہام نے عِفرون کی بات مان لی اور سوداگروں میں رائج وزن کے مطابق چار سو مِثقال چاندی اُسے دے دی جس کا اعلان عِفرون نے حِتّیوں کی موجودگی میں کیا تھا۔

۱۷ لہٰذا عِفرون کا وہ کھیت جو ممرے کے سامنے مکفیلہ میں تھا اور وہ غار جو اُس میں تھا تمام درختوں سمیت جو اُس کھیت میں تھے ۱۸ اُن سارے حِتّیوں کے سامنے جو شہر کے پھاٹک پر موجود تھے باقاعدہ ابرہام کی مِلکیّت قرار دِیئے گئے۔ ۱۹ اُس کے بعد ابرہام نے اپنی بیوی سارہ کو مکفیلہ کے کھیت کے غار میں جو ملک کنعان میں ممرے (یعنی حبرون) کے سامنے ہے دفن کیا۔ ۲۰ چنانچہ وہ کھیت اور اُس میں کا غار حِتّیوں کی طرف سے قبرستان کے لیے ابرہام کی ملکیت قرار دِیئے گئے۔

اِضحاق اور ربقہ

۲۴ ابرہام اب ضعیف اور عمر رسیدہ ہو چکا تھا اور خداوند نے اُسے ہر پیمانے سے برکت دی تھی۔

۲ اُس نے اپنے گھر کے خاص خادم سے جو اُس کی سب چیزوں کا مختار تھا کہا: اپنا ہاتھ میری ران کے نیچے رکھ اور ۳ خداوند کی جو آسمان اور زمین کا خدا ہے قسم کھا کہ تُو میرے بیٹے کو کنعانیوں کی بیٹیوں میں سے جن کے درمیان میں رہتا ہوں کسی سے بھی بیاہ نہیں کرنے دے گا ۴ بلکہ میرے وطن میں میرے اپنے رشتہ داروں کے پاس جا کر میرے بیٹے اِضحاق کے لیے بیوی لائے گا۔

۵ خادم نے اُس سے پوچھا: اگر وہاں کی کوئی عورت میرے ساتھ اِس ملک میں آنے کو راضی نہ ہو تو کیا میں تیرے بیٹے کو اُس ملک میں واپس لے جاؤں جہاں سے تُو آیا ہے؟

۶ ابرہام نے کہا: خبردار تُو میرے بیٹے کو وہاں ہرگز واپس نہ

لے جانا۔ ۷ خداوند، آسمان کا خدا، جو مجھے اپنے باپ کے گھر اور میرے وطن سے نکال لایا اور جس نے مجھ سے کلام کیا اور قسم کھا کر مجھ سے یہ وعدہ کیا کہ میں یہ ملک تیری نسل کو دوں گا، وہی اپنا فرشتہ تیرے آگے آگے بھیجے گا تاکہ تُو وہاں سے میرے بیٹے کے لیے بیوی لے آئے۔ ۸ اگر وہ عورت تیرے ساتھ آنا نہ چاہے، تو تُو میری اِس قسم سے بری ہو جائے گا۔ پر تُو میرے بیٹے کو وہاں نہ لے جانا۔ ۹ چنانچہ اُس خادم نے اپنا ہاتھ اپنے آقا ابرہام کی ران کے نیچے رکھا اور قسم کھائی کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔

۱۰ تب اُس خادم نے اپنے آقا کے اونٹوں میں سے دس اونٹ لیے اور اُن پر ہر قسم کی بہترین اشیاء لاد دیں جو ابرہام نے دی تھیں اور وہ ارام نہرائیم کی طرف نکلا اور نحور کے گاؤں کے پاس جا پہنچا۔ ۱۱ اُس نے شہر کے باہر ایک کنوئیں کے پاس اونٹوں کو بٹھا دیا۔ یہ شام کا وقت تھا جب عورتیں پانی بھرنے کے لیے نکلتی ہیں۔

۱۲ تب اُس نے دعا کی: اَے خداوند! میرے آقا ابرہام کے خدا۔ آج مجھے کامیابی بخش اور میرے آقا ابرہام پر مہربان ہو۔ ۱۳ دیکھ میں اِس چشمہ کے پاس کھڑا ہوں اور اِس گاؤں کے لوگوں کی بیٹیاں پانی بھرنے کے لیے آ رہی ہیں۔ ۱۴ کاش ایسا ہو کہ جب میں کسی لڑکی سے کہوں کہ ذرا اپنا گھڑا جھکا کہ مجھے پانی پلا دے اور وہ کہے: لے، پی لے اور میں تیرے اونٹوں کو بھی پانی پلاؤں گی، تو وہ وہی ہو جسے تُو نے اپنے خادم اِضحاق کے لیے چُنا ہے۔ اِس سے میں جان لوں گا کہ تُو میرے آقا پر مہربان ہُوا ہے۔

۱۵ اِس سے قبل کہ وہ اپنی دعا ختم کرتا، رِبقہ اپنا گھڑا کندھے پر لیے ہوئے آئی۔ وہ ابرہام کے بھائی نحور کی بیوی مِلکاہ کے بیٹے بیتوایل کی بیٹی تھی۔ ۱۶ لڑکی نہایت خوبصورت، کنواری اور مرد سے ناواقف تھی۔ وہ نیچے اُتر کر چشمے کے پاس گئی اور پھر اپنا گھڑا بھر کے اوپر آ گئی۔

۱۷ تب وہ خادم دوڑ کر اُسے ملنے گیا اور کہنے لگا کہ اپنے گھڑے میں سے تھوڑا سا پانی مجھے پلا دے۔

۱۸ اُس نے کہا: ضرور، میرے مالک۔ اور وہ فوراً گھڑا اُتار کر ہاتھ میں لیتے ہُوئے اُسے پانی پلانے لگی۔

۱۹ جب وہ اُسے پلا چکی تو کہا: میں تیرے اونٹوں کے لیے بھی پانی بھر کر لاتی جاؤں گی جب تک کہ وہ پی کر سیر نہ ہو جائیں۔ ۲۰ چنانچہ اُس نے جلدی سے اپنے گھڑے کا پانی حوض میں انڈیل دیا اور وہ دوڑ دوڑ کر کنوئیں سے پانی لاتی رہی اور اُس کے سب اونٹوں کے لیے پانی بھر دیا۔ ۲۱ وہ آدمی چُپ چاپ نہایت غور سے اُسے دیکھتا رہا تاکہ یہ جان سکے کہ خداوند نے اُس کا سفر مبارک کیا ہے یا نہیں۔

۲۲ جب اونٹ پانی پی چُکے تو اُس شخص نے ساڑھے پانچ گرام سونے کی ایک نتھ اور دس مِثقال وزن کے سونے کے دو کنگن نکالے ۲۳ اور لڑکی سے پوچھا: تُو کس کی بیٹی ہے؟ مجھے بتا کیا تیرے باپ کے گھر میں جگہ ہے کہ ہم وہاں رات گزار سکیں؟

۲۴ اُس نے جواب دیا: میں بیتوایل کی بیٹی ہوں۔ وہ مِلکاہ کا بیٹا ہے جو نحور سے اُس کے ہاں پیدا ہُوا۔ ۲۵ اُس نے یہ بھی کہا: ہمارے ہاں کافی بھوسا اور چارا ہے اور رات گزارنے کو جگہ بھی ہے۔

۲۶ تب اُس آدمی نے جھک کر خداوند کو سجدہ کر کے کہا کہ ۲۷ خداوند، میرے آقا ابرہام کے خدا کی تمجید ہو جس نے میرے آقا کو اپنے رحم و کرم اور راستی سے محروم نہ رکھا اور مجھے خداوند نے ٹھیک راہ پر چلا کر میرے آقا کے رشتہ داروں کے گھر پر پہنچا دیا۔

۲۸ وہ لڑکی دوڑتی ہُوئی گئی اور اپنی ماں کے گھر میں یہ ماجرا کہہ سنایا۔ ۲۹ اور رِبقہ کا ایک بھائی تھا جس کا نام لابن تھا۔ وہ اُس آدمی کے پاس جانے کے لیے تیزی سے باہر نکلا۔ ۳۰ اور پھر جوں ہی اُس نے وہ نتھ اور اپنی بہن رِبقہ کے ہاتھوں میں وہ کنگن دیکھے اور رِبقہ سے اُس آدمی کی باتیں سُنیں تو وہ اُس آدمی کے پاس گیا اور اُسے چشمہ کے نزدیک اونٹوں کے پاس کھڑا پایا۔ ۳۱ اُس نے کہا: تُو جو خداوند کی طرف سے مبارک ہے، گھر چل۔ تُو یہاں باہر کیوں کھڑا ہے؟ میں نے گھر کو اور اُس میں اونٹوں کے لیے جگہ کو تیار کر لیا ہے۔

۳۲ تب وہ آدمی گھر میں داخل ہُوا اور اونٹوں پر سے سامان اُتارا گیا۔ اونٹوں کے لیے بھوسا اور چارا اور اُس کے اور اُس کے آدمیوں کے پاؤں دھونے کے لیے پانی لایا گیا۔ ۳۳ تب اُس کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ لیکن اُس نے کہا: میں اُس وقت تک نہ کھاؤں گا جب تک تجھ سے اپنا مطلب نہ کہہ دوں۔

لابن نے کہا: بہت اچھا، کہہ۔

۳۴ تب اُس نے کہا: میں ابرہام کا خادم ہوں۔ ۳۵ خداوند نے میرے آقا کو بڑی برکت دی ہے اور وہ بڑا دولت مند ہو گیا ہے۔ اُس نے اُسے بھیڑیں اور مویشی، چاندی اور سونا، خادم اور خادمائیں اور اونٹ اور گدھے دیئے ہیں۔ ۳۶ میرے آقا کی بیوی سارہ کے بڑھاپے میں اُس سے ایک بیٹا پیدا ہُوا اور اُسے اُس نے اپنا سب کچھ دے رکھا ہے۔ ۳۷ میرے آقا نے مجھ سے

قسم دے کر کہا ہے کہ تُو میرے بیٹے کے لیے کنعانیوں کی بیٹیوں میں سے جن کے ملک میں میں رہتا ہُوں کسی کو اُس کے نکاح میں نہ دینا۔ ۳۸ بلکہ میرے باپ کے خاندان اور میرے رشتہ داروں میں جانا اور میرے بیٹے کے لیے بیوی لانا۔
۳۹ تب میں نے اپنے آقا سے پُوچھا: اگر وہ عورت میرے ساتھ آنا نہ چاہے تو کیا ہوگا؟
۴۰ اُس نے جواب دیا: خداوند جس کے حُضور میں چلتا رہا ہُوں اپنا فرشتہ تیرے ساتھ بھیجے گا اور تیرے سفر کو مبارک کرے گا تاکہ تُو میرے رشتہ داروں اور میرے باپ کے خاندان میں سے میرے بیٹے کے لیے بیوی لا سکے۔ ۴۱ اور جب تُو میرے خاندان میں جا پہنچے تب میری اِس قسم سے بری ہو جائے گا اور اگر وہ تجھے لڑکی دینے سے انکار ہی کیوں نہ کریں تب بھی تُو میری قسم سے بری ہو جائے گا۔
۴۲ اور آج جب میں چشمہ پر پہنچا تو میں نے کہا: اے خداوند میرے آقا ابرہام کے خدا! اگر تیری مرضی ہو تو میرے اِس سفر کو مبارک کر ۴۳ اور دیکھ میں اِس چشمہ کے پاس کھڑا ہوں اگر کوئی کنواری پانی بھرنے آئے اور میں اُس سے کہوں: مجھے اپنے گھڑے سے تھوڑا پانی پینے دے ۴۴ اور اگر وہ مجھ سے کہے: لے پی لے اور میں تیرے اونٹوں کے لیے بھی پانی بھر دوں گی تو وہ وہی ہو جسے خداوند نے میرے آقا کے بیٹے کے لیے چُنا ہے۔
۴۵ اِس سے قبل کہ میں اپنے دل میں یہ دعا پُوری کر پاتا رِبقہ اپنا گھڑا اپنے کندھے پر لیے ہوئے آ پہنچی۔ وہ چشمہ کے پاس نیچے گئی اور پانی بھر لائی۔ اور میں نے اُس سے کہا: مجھے پانی پلا۔
۴۶ اُس نے فوراً اپنے کندھے پر سے اپنا گھڑا اُتارا اور کہا: لے پی لے اور میں تیرے اونٹوں کو بھی پلاؤں گی۔ چنانچہ میں نے پی لیا اور اُس نے اونٹوں کو بھی پلایا۔
۴۷ میں نے اُس سے پُوچھا: تُو کس کی بیٹی ہے؟
اُس نے کہا: میں بیتوایل بن نحور کی بیٹی ہوں اور اُس کی ماں کا نام مِلکاہ ہے۔
تب میں نے اُس کی ناک میں نتھ اور اُس کے ہاتھوں میں کنگن پہنائے۔ ۴۸ اور میں نے جھک کر خداوند کو سجدہ کیا۔ میں نے خداوند اپنے آقا ابرہام کے خدا کی تمجید کی جس نے مجھے صحیح راہ پر چلایا کہ اپنے آقا کے بھائی کی بیٹی کو اُس کے بیٹے کے لیے لے جاؤں۔ ۴۹ لہٰذا اب اگر تم میرے آقا کے ساتھ رحم و کرم اور راستی سے پیش آنا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ اور اگر نہیں تو بھی کہہ دو تاکہ یہ معلوم ہو کہ اب مجھے کس طرف جانا ہے۔
۵۰ لابن اور بیتوایل نے جواب دیا: یہ بات خداوند کی طرف سے ہوئی ہے۔ اب ہم تجھ سے کہیں بھی تو کیا کہیں؟ ۵۱ یہ رہی رِبقہ۔ اِسے لے اور رخصت ہو اور اُسے خداوند کے قول کے مطابق اپنے آقا کے بیٹے سے بیاہ دے۔
۵۲ جب ابرہام کے خادم نے اُن کی باتیں سُنیں تو اُس نے زمین پر جھک کر خداوند کو سجدہ کیا۔ ۵۳ تب اُس خادم نے سونے اور چاندی کے زیورات اور لباس نکال کر رِبقہ کو دیئے اور اُس کے بھائی اور اُس کی ماں کو بھی بیش بہا تحفے پیش کیے۔ ۵۴ تب اُس نے اور اُس کے ساتھ کے آدمیوں نے کھایا پیا اور رات وہیں بسر کی۔
دوسرے دِن صبح جب وہ اُٹھے تو اُس نے کہا: مجھے میرے آقا کے پاس روانہ کر دو۔
۵۵ لیکن اُس کے بھائی اور اُس کی ماں نے جواب دیا: لڑکی کو دس دِن اور ہمارے پاس رہنے دے۔ اُس کے بعد اُسے لے جانا۔
۵۶ لیکن اُس نے کہا: اب جب کہ خداوند نے میرا سفر مبارک کیا ہے تو مجھے نہ روکو۔ مجھے رخصت کر دو تاکہ میں اپنے آقا کے پاس جاؤں۔
۵۷ تب اُنہوں نے کہا: ہم لڑکی کو بلا کر اِس بارے میں اُس سے پُوچھتے ہیں۔ ۵۸ چنانچہ اُنہوں نے رِبقہ کو بلا کر پُوچھا: کیا تُو اِس شخص کے ساتھ جائے گی؟
اُس نے کہا: جاؤں گی۔
۵۹ تب اُنہوں نے اپنی بہن رِبقہ اور اُس کی دایہ کو ابرہام کے خادم اور اُس کے آدمیوں کے ساتھ رخصت کیا۔ ۶۰ اور اُنہوں نے رِبقہ کو دعا دی اور اُس سے کہا:

اَے ہماری بہن!
تُو لاکھوں کی ماں ہو؛
اور تیری نسل
اپنے دشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہو۔

۶۱ تب رِبقہ اور اُس کی خادمائیں تیار ہو گئیں اور اپنے اونٹوں پر سوار ہوئیں اور اُس شخص کے ساتھ روانہ ہو گئیں۔ اِس طرح وہ خادم رِبقہ کو ساتھ لے کر چل دیا۔
۶۲ اس دوران اِضحاق بیرلحی روئی سے آ چکا تھا کیونکہ وہ جنوبی ملک میں رہتا تھا۔ ۶۳ ایک شام کو وہ دعا کرنے کے لیے کھیت میں نکل پڑا اور جوں ہی اُس نے نگاہ اُٹھائی تو دیکھا کہ سامنے سے

اونٹ آ رہے ہیں۔ ۶۴ رِبقہ نے بھی نگاہ اُٹھائی اور اِضحاق کو دیکھا۔ تب وہ اپنے اونٹ پر سے نیچے اُتری ۶۵ اور خادم سے پُوچھا: کھیت میں وہ شخص کون ہے جو ہم سے ملنے آ رہا ہے؟

اُس نوکر نے جواب دیا: وہ میرا آقا ہے۔ تب اُس نے اپنا نقاب لے کر اپنے آپ کو ڈھانپ لیا۔

۶۶ تب خادم نے جو کچھ کیا تھا سب اِضحاق کو بتا دیا۔

۶۷ اِضحاق اُسے اپنی ماں سارہ کے خیمہ میں لے آیا اور اُس نے رِبقہ سے بیاہ کیا۔ اِس طرح وہ اُس کی بیوی بنی اور اُس نے اُس سے محبّت کی اور اِضحاق نے اپنی ماں کی موت کے بعد تسلّی پائی۔

ابرہام کی موت

۲۵ ابرہام نے ایک اور بیوی کی جس کا نام قطورہ تھا ۲ اور اُس سے زمران، یُقسان، مِدان، مِدیان، اسباق اور سُوخ پیدا ہُوئے۔ ۳ یُقسان سے سِبا اور دَدان پیدا ہُوئے اور دَدان کی نسل سے اُسوری، لطُوسی اور لومی لوگ ہُوئے۔ ۴ اور مِدیان کے بیٹے عیفاہ، عِفر، حنُوک، ابیداع اور الدوعا تھے۔ یہ سب قطورہ کی اولاد تھے۔

۵ ابرہام نے اپنا سب کچھ اِضحاق کے لیے چھوڑ دیا تھا۔ ۶ لیکن اپنے جیتے جی اُس نے اپنی داشتاؤں کے بیٹوں کو انعامات دے کر اُنہیں اپنے بیٹے اِضحاق کے پاس سے مشرقی ملک کو بھیج دیا۔

۷ ابرہام کی کل عمر ایک سو پچھتّر برس کی ہُوئی ۸ تب ابرہام نے آخری سانس لی اور عین بڑھاپے میں نہایت ضعیف اور پوری عمر کا ہو کر وفات پائی اور اپنے لوگوں میں جا ملا۔ ۹ اور اُس کے بیٹے اِضحاق اور اِسمٰعیل نے مکفیلہ کے غار میں جو ممرے کے نزدیک حِتّی صحر کے بیٹے عفرون کے کھیت میں ہے اُسے دفن کیا۔ ۱۰ اُس کھیت کو ابرہام نے حِتّیوں سے خریدا تھا۔ وہیں ابرہام اور اُس کی بیوی سارہ دفن ہُوئے۔ ۱۱ ابرہام کی وفات کے بعد خدا نے اُس کے بیٹے اِضحاق کو برکت دی جو اُس وقت بیرلحی روئی کے پاس رہتا تھا۔

اِسمٰعیل کی اولاد

۱۲ یہ ابرہام کے بیٹے اِسمٰعیل کا نسب نامہ ہے جو سارہ کی خادمہ ہاجرہ مصری کو ابرہام سے ہُوا۔

۱۳ اِسمٰعیل کے بیٹوں کے ناموں کی ترتیب اُن کی پیدایش کے مطابق یہ ہے: نبایوت جو اِسمٰعیل کا پہلوٹھا تھا، قیدار، ادبئیل، مبسام، ۱۴ مِشماع، دُومہ، مسّا، ۱۵ حَدَد، تیما، یطور، نفیس اور قِدمہ۔ ۱۶ یہ اِسمٰعیل کے بیٹے تھے اور بارہ قبیلوں کے سردار اپنی بستیوں اور چھاونیوں کے مطابق اِن ہی سے نامزد ہیں۔ ۱۷ اِسمٰعیل کی کل عمر ایک سو سینتیس برس کی ہوگئی۔ تب اُس نے وفات پائی اور اپنے بزرگوں سے جا ملا۔ ۱۸ اُس کی اولاد حویلہ سے شُور تک جو مصر کی سرحد کے نزدیک اسور کی راہ پر ہے پھیلی ہُوئی تھی۔ یہ لوگ اپنے سب بھائیوں کے آس پاس ہی رہتے تھے۔

یعقوب اور عیسَو

۱۹ ابرہام کے بیٹے اِضحاق کا نسب نامہ یہ ہے:

ابرہام سے اِضحاق پیدا ہُوا۔ ۲۰ اور اِضحاق چالیس برس کا تھا جب اُس نے رِبقہ سے بیاہ کیا جو فدّان ارام کے باشندہ بیتوایل ارامی کی بیٹی اور لابن ارامی کی بہن تھی۔

۲۱ اِضحاق نے اپنی بیوی کے لیے خداوند سے دعا کی کیونکہ وہ بانجھ تھی۔ خداوند نے اُس کی دعا سُنی اور اُس کی بیوی رِبقہ حاملہ ہُوئی ۲۲ اور اُس کے پیٹ میں دو بچّے آپس میں ٹکرانے لگے۔ تب اُس نے کہا: میرے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ چنانچہ اُس نے اِس بارے میں خداوند سے پُوچھا۔

۲۳ خداوند نے اُس سے کہا:

تیرے رحم میں دو بیٹے گویا دو قومیں ہیں،
اور یہ قومیں جو تیرے پیٹ سے ہوں گی ایک دوسری سے
جدا کر دی جائیں گی؛
ایک بیٹا دوسرے بیٹے سے زورآور ہوگا،
اور بڑا بیٹا چھوٹے بیٹے کا خادم ہوگا۔

۲۴ جب اُس کی زچگی کا وقت آ گیا تب پتہ چلا کہ اُس کے رحم میں جڑواں بچّے ہیں۔ ۲۵ جو پہلے پیدا ہُوا وہ سُرخ تھا اور اُس کا سارا جسم بالوں سے بُنے ہُوئے کپڑے کی طرح تھا۔ اِس لیے انہوں نے اُس کا نام عیسَو رکھا۔ ۲۶ اُس کے بعد اُس کا بھائی پیدا ہُوا جو اپنے ہاتھ سے عیسَو کی ایڑی پکڑے ہوئے تھا اِس لیے اُس کا نام یعقوب رکھا گیا (عقب عبرانی میں ایڑی کو کہتے ہیں)۔ جب رِبقہ نے ان دونوں کو جنم دیا تب اِضحاق ساٹھ برس کا ہو چکا تھا۔

۲۷ پھر لڑکے بڑے ہو گئے اور عیسَو ماہر شکاری بن گیا۔ اُسے کھلی جگہ میں رہنا پسند تھا۔ اور یعقوب خاموش طبع اِنسان تھا اور اُسے خیموں ہی میں رہنا اچھا لگتا تھا۔ ۲۸ اِضحاق جسے شکار کا گوشت بہت پسند تھا عیسَو سے پیار کرتا تھا لیکن رِبقہ یعقوب کو پیار کرتی تھی۔

۲۹ ایک دفعہ یعقوب دال پکا رہا تھا کہ عیسَو جنگل سے لَوٹا اور اُسے سخت بھوک لگ رہی تھی۔ ۳۰ اُس نے یعقوب سے کہا: جلدی کر اور مجھے اِس لال لال شَے میں سے کچھ کھانے کو دے کیونکہ میں بھوک سے مرا جا رہا ہوں۔ اِسی وجہ سے اُس کا نام ادوم پڑ گیا جس کا مطلب ہے سُرخ۔

۳۱ یعقوب نے کہا: اچھا! پہلے اپنا پہلوٹھا ہونے کا حق میرے ہاتھ بیچ دے۔

۳۲ عیسَو نے کہا: دیکھ میں تو بھوک سے مرا جاتا ہوں۔ پہلوٹھے ہونے کا حق میرے کس کام آئے گا؟

۳۳ لیکن یعقوب نے کہا: پہلے مجھ سے قسم کھا۔ اِس لیے اُس نے اُس سے قسم کھائی اور اپنا پہلوٹھا ہونے کا حق یعقوب کے ہاتھ بیچ دیا۔

۳۴ لہٰذا یعقوب نے عیسَو کو کچھ روٹی اور تھوڑی سی مسور کی دال جو اُس نے پکائی تھی ٗ دے دی اور عیسَو کھا پی کر اُٹھا اور چلا گیا۔

اِس طرح عیسَو نے اپنے پہلوٹھے ہونے کے حق کی بے قدری کی۔

اِضحاق اور ابی ملِک

۲۶ پھر ملک میں قحط پڑا جو اُس پہلے قحط کے علاوہ تھا جو ابرہام کے ایّام میں پڑا تھا۔ اِس لیے اِضحاق جرار میں فلستیوں کے بادشاہ ابی ملِک کے پاس چلا گیا۔ ۲ تب خداوند اِضحاق پر ظاہر ہُوا اور کہا: مصر کو نہ جا بلکہ جہاں میں تجھے رہنے کو کہوں وہیں رہنا۔ ۳ تُو اِس ملک میں کچھ عرصہ کے لیے رہ اور میں تیرے ساتھ رہوں گا اور تجھے برکت دوں گا۔ میں یہ تمام ملک تجھے اور تیری نسل کو دے کر وہ قسم پُوری کروں گا جو میں نے تیرے باپ ابرہام سے کھائی تھی۔ ۴ میں تیری اولاد کو آسمان کے تاروں کی طرح بڑھاؤں گا اور اُنہیں یہ تمام ملک دوں گا اور تیری نسل کے وسیلہ سے دنیا کی سب قومیں برکت پائیں گی ۵ کیونکہ ابرہام نے میرا حکم مانا اور میری ہدایات ٗ میرے احکام ٗ میرے قوانین اور میرے آئین پر عمل کیا۔ ۶ چنانچہ اِضحاق جرار میں مقیم ہو گیا۔

۷ جب وہاں کے باشندوں نے اُس سے اُس کی بیوی کے متعلق پُوچھا تب اُس نے کہا: وہ میری بہن ہے کیونکہ وہ یہ کہنے سے ڈرتا تھا کہ وہ میری بیوی ہے۔ اُس نے سوچا کہ اِس جگہ کے لوگ رِبقہ کی وجہ سے مجھے قتل نہ کر ڈالیں کیونکہ وہ حسین ہے۔

۸ جب اِضحاق کو وہاں رہتے رہتے کافی عرصہ گزر گیا تب فلستیوں کے بادشاہ ابی ملِک نے ایک کھڑکی سے نیچے جھانک کر دیکھا کہ اِضحاق اپنی بیوی رِبقہ سے لاڈ پیار کر رہا ہے۔ ۹ تب ابی ملِک نے اِضحاق کو بلا کر کہا: دراصل وہ تیری بیوی ہے! پھر تُو نے یہ کیوں کہا کہ وہ تیری بہن ہے؟

اِضحاق نے اُسے جواب دیا: کیونکہ میں نے سوچا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کی وجہ سے مجھے اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑیں۔

۱۰ تب ابی ملِک نے کہا: یہ تُو نے ہمارے ساتھ کیا کِیا؟ یہ ممکن تھا کہ اِن میں سے کوئی شخص تیری بیوی کے ساتھ مباشرت کر لیتا اور تُو ہم پر الزام لگاتا۔

۱۱ تب ابی ملِک نے سب لوگوں میں اعلان کروایا کہ جو کوئی اِس مَرد یا اِس کی بیوی پر ہاتھ ڈالے گا وہ یقیناً قتل کر دیا جائے گا۔

۱۲ اور اِضحاق نے اُس سال اُس ملک میں جتنی فصل بوئی اس کا سَو گنا پھل پایا کیونکہ خداوند نے اُسے برکت دی تھی۔ ۱۳ وہ بہت مالدار ہو گیا اور اُس کی دولت بڑھتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ بے حد امیر ہو گیا۔ ۱۴ اُس کے پاس اِس قدر زیادہ گلّے اور ریوڑ اور نوکر چاکر تھے کہ فلستی اُس سے حسد کرنے لگے۔ ۱۵ چنانچہ فلستیوں نے وہ سب کنوئیں جو اُس کے باپ ابرہام کے خادموں نے ابرہام کے جیتے جی کھودے تھے ٗ مٹّی سے بھر کر بند کر دئے۔

۱۶ تب ابی ملِک نے اِضحاق سے کہا کہ تُو ہمارے پاس سے چلا جا کیونکہ تُو ہم سے زیادہ زور آور ہو گیا ہے۔

۱۷ چنانچہ اِضحاق وہاں سے کُوچ کر کے جرار کی وادی میں جا کر خیمہ زن ہو گیا اور وہیں بس گیا۔ ۱۸ اِضحاق نے اُن کنوؤں کو جو اُس کے باپ ابرہام کے دِنوں میں کھودے گئے تھے اور جنہیں فلستیوں نے ابرہام کی موت کے بعد بند کر دیا تھا ٗ پھر سے کھلوا دیا اور اُن کے وہی نام رکھے جو اُس کے باپ نے رکھے تھے۔

۱۹ جب اِضحاق کے خادم وادی میں پانی کی جستجو میں کنواں کھودنے لگے تو اُنہیں وہاں پانی کا ایک چشمہ ملا۔ ۲۰ تب جرار کے چرواہوں نے اِضحاق کے چرواہوں سے جھگڑا کیا اور کہا: یہ پانی ہمارا ہے! اِس لیے اِضحاق نے اُس کنوئیں کا نام عِسق رکھا کیونکہ وہ اُس سے جھگڑتے تھے۔ ۲۱ پھر انہوں نے دوسرا کنواں کھودا لیکن وہ اُس کے لیے بھی جھگڑنے لگے۔ اِس لیے اُس نے اُس کا نام سِتنہ یعنی مخالفت رکھا۔ ۲۲ پھر وہاں سے آگے جا کر اُس نے ایک اور کنواں کھودا اور اُس کے لیے کسی نے جھگڑا نہ کیا۔ اُس نے اُس کا نام یہ کہہ کر رحوبوت رکھا کہ اب خداوند نے ہمیں جگہ دی ہے اور اب ہم اِس ملک میں آسودہ حال ہوں گے۔

۲۳ جب وہ وہاں سے بیرسبع پہنچا تو ۲۴ اُسی رات خداوند

اُس پر ظاہر ہُوا اور کہا: میں تیرے باپ ابرہام کا خدا ہوں۔ خوف نہ کر۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں تجھے برکت دوں گا اور تیری نسل بڑھاؤں گا کیونکہ میرا خادم ابرہام میرا فرمانبردار تھا۔

۲۵ اِضحاق نے وہاں ایک مذبح بنایا اور خداوند سے دعا کی۔ وہاں اُس نے اپنا خیمہ کھڑا کیا اور وہیں اُس کے خادموں نے ایک کنواں کھودا۔

۲۶ اِس اثنا میں ابی ملِک اپنے ذاتی مشیر اخوزت اور اپنے سپہ سالار فیکل کے ہمراہ جرار سے اُس کے پاس آیا۔ ۲۷ اِضحاق نے پُوچھا کہ تم میرے پاس کیوں آئے ہو؟ تم تو مجھ سے عداوت رکھتے تھے اور مجھے اپنے علاقہ سے نکال چکے تھے۔

۲۸ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے خوب جان لیا ہے کہ خداوند تیرے ساتھ ہے اِس لیے ہم نے کہا کہ کیوں نہ ہم قسم کھا کر آپس میں معاہدہ کر لیں۔ ہم تیرے ساتھ یہ معاہدہ کرنا چاہتے ہیں ۲۹ کہ جس طرح ہم نے تیرے ساتھ کوئی ناجائز حرکت نہیں کی بلکہ تیرے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کیا اور تجھے سلامت رخصت کیا اُسی طرح تُو بھی ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور اب خداوند نے تجھے برکت بخشی ہے۔

۳۰ تب اِضحاق نے اُن کے لیے ضیافت تیار کی اور اُنہوں نے کھا پی کر خوشی منائی۔ ۳۱ دوسرے دن علی الصبح اُنہوں نے قسم کھا کر آپس میں معاہدہ کر لیا۔ تب اِضحاق نے اُنہیں رخصت کر دیا اور وہ سلامتی کے ساتھ وہاں سے چلے گئے۔

۳۲ اُس دِن اِضحاق کے خادموں نے آ کر اُس سے اُس کنوئیں کا ذِکر کیا جسے اُنہوں نے کھودا تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں پانی مل گیا۔ ۳۳ اُس نے اُس کا نام سبع (مطلب قسم یا سات) رکھا اور آج تک وہ شہر بیر سبع کہلاتا ہے۔

۳۴ جب عیسَو چالیس برس کا ہُوا تو اُس نے بیری حِتّی کی بیٹی یہودِتھ اور ایلون حِتّی کی بیٹی بشامتھ سے بیاہ کر لیا۔ ۳۵ وہ اِضحاق اور رِبقہ کے لیے وبالِ جان بن گئیں۔

یعقوب کا اِضحاق سے برکت پانا

۲۷ جب اِضحاق ضعیف ہو گیا اور اُس کی آنکھیں اِس قدر کمزور ہو گئیں کہ اُس کی بینائی جاتی رہی۔ تب اُس نے اپنے بڑے بیٹے عیسَو کو بلایا اور اُس سے کہا: اَے میرے بیٹے!

اُس نے جواب دیا: میں حاضر ہوں۔

۲ اِضحاق نے کہا: دیکھ میں اب ضعیف ہو چکا ہوں اور کیا پتا کب مر جاؤں! ۳ لہٰذا تُو اپنے ہتھیار یعنی ترکش اور کمان لے کر جنگل میں جا اور میرے لیے شکار مار لا ۴ اور میری پسند کے مطابق لذیذ کھانا تیار کر کے میرے پاس لے آ تاکہ میں اُسے کھا کر اپنے مرنے سے پہلے تجھے برکت دوں۔

۵ جب اِضحاق اپنے بیٹے عیسَو سے باتیں کر رہا تھا تو رِبقہ سن رہی تھی۔ جب عیسَو شکار مار کر لانے کے لیے جنگل کی طرف روانہ ہُوا ۶ تو رِبقہ نے اپنے بیٹے یعقوب سے کہا کہ دیکھ میں نے تیرے باپ کو اپنے بیٹے عیسَو سے یہ کہتے سنا ہے کہ ۷ میرے لیے شکار مار لا اور نہایت لذیذ کھانا تیار کر تاکہ میں اپنی موت سے پہلے خداوند کی حضُوری میں تجھے برکت دوں۔ ۸ اب اَے میرے بیٹے! غور سے سن اور جو کچھ میں تجھے کہتی ہوں وہ کر۔ ۹ گلّے میں جا کر بکری کے دو بہترین بچّے لا کر مجھے دے تاکہ میں تیرے باپ کے لیے ٹھیک اُس کی پسند کا لذیذ کھانا تیار کر سکوں۔ ۱۰ تب اُسے اپنے باپ کے پاس لے جانا تاکہ وہ اُسے کھائے اور اپنے مرنے سے پہلے تجھے برکت دے۔

۱۱ تب یعقوب نے اپنی ماں رِبقہ سے کہا: لیکن میرے بھائی عیسَو کے جسم پر گھنے بال ہیں اور میں ایسا آدمی ہوں جس کی جِلد ملائم ہے۔ ۱۲ اگر میرا باپ مجھے چھُو لے گا تو میں دغاباز ٹھہروں گا اور برکت کی بجائے لعنت پاؤں گا۔

۱۳ اُس کی ماں نے اُس سے کہا: میرے بیٹے لعنت مجھ پر ہو۔ تُو صرف میری بات مان اور جا کر وہ بچّے مجھے لا دے۔

۱۴ تب وہ گیا اور انہیں لے کر اپنی ماں کے پاس آیا اور اُس نے اُس کے باپ کی پسند کا نہایت لذیذ کھانا تیار کیا۔ ۱۵ پھر رِبقہ نے اپنے بڑے بیٹے عیسَو کا نہایت نفیس لباس جو اُس کے پاس گھر میں تھا لیا اور اُسے اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنایا ۱۶ اور اُس نے اُس کے ہاتھوں اور گردن کے چکنے حِصّہ پر بکری کے بچّوں کی کھال لپیٹ دی۔ ۱۷ پھر اُس نے وہ لذیذ کھانا اُس روٹی کے ساتھ جو اُس نے پکائی تھی اپنے بیٹے یعقوب کے ہاتھ میں دے دیا۔

۱۸ وہ اپنے باپ کے پاس گیا اور کہا: اَے میرے باپ!

اُس نے جواب دیا: ہاں میرے بیٹے تُو کون ہے؟

۱۹ یعقوب نے اپنے باپ سے کہا: میں تیرا پہلوٹھا بیٹا عیسَو ہوں۔ میں نے تیرے کہنے کے مطابق کیا ہے۔ لہٰذا اُٹھ کر بیٹھ اور میرے شکار میں سے کچھ کھا لے اور مجھے برکت دے۔

۲۰ اِضحاق نے اپنے بیٹے سے پُوچھا: میرے بیٹے! تجھے یہ

شکار اِس قدر جلد کیسے مل گیا؟

اُس نے جواب دیا: خداوند تیرے خدا نے مجھے کامیابی بخشی۔

۲۱ تب اِضحاق نے یعقوب سے کہا: اَے میرے بیٹے قریب آ تاکہ میں تجھے چھُو کر معلوم کروں کہ واقعی تُو میرا بیٹا عیسَو ہی ہے۔

۲۲ یعقوب اپنے باپ کے نزدیک گیا اور اُس نے اُسے چھُوا اور کہا: آواز تو یعقوب کی سی ہے لیکن ہاتھ عیسَو کے سے ہیں۔ ۲۳ اُس نے اُسے نہیں پہچانا کیونکہ اُس کے ہاتھ اُس کے بھائی عیسَو کی مانند بال والے تھے۔ لہٰذا اُس نے اُسے برکت دی۔ ۲۴ اُس نے پوُچھا: کیا واقعی تُو میرا بیٹا عیسَو ہے؟

اُس نے جواب دیا: میں ہی ہُوں۔

۲۵ تب اُس نے کہا: میرے بیٹے اپنے شکار کا کچھ حِصّہ میرے سامنے لا تاکہ میں اُسے کھاؤں اور تجھے اپنی برکت بخشوں۔

یعقوب اُسے اُس کے پاس لے آیا اور اُس نے کھایا اور وہ کچھ مَے بھی لے آیا اور اُس نے پی۔ ۲۶ تب اُس کے باپ اِضحاق نے اُس سے کہا: اَے میرے بیٹے یہاں میرے نزدیک آ اور مجھے چوم۔

۲۷ چنانچہ وہ اُس کے پاس گیا اور اُسے چُوما۔ جب اضحاق نے اُس کی پوشاک کی خوشبو پائی تو اُسے برکت دی اور کہا:

دیکھ میرے بیٹے کی خوشبو
اُس کھیت کی مہک کی مانند ہے
جسے خداوند نے برکت دی ہو۔
۲۸ خدا تجھے آسمان کی اوس
اور زمین کی زرخیزی —
یعنی اناج کی فراوانی اور تازہ مَے بخشے۔
۲۹ قومیں تیری خدمت کریں
اور سارے قبیلے تیرے سامنے جھکیں۔
تُو اپنے بھائیوں کا آقا ہو،
اور تیری ماں کے بیٹے تیرے سامنے جھُکیں۔
جو تجھ پر لعنت بھیجیں وہ آپ لعنتی ہوں
اور جو تجھے مبارک کہیں وہ برکت پائیں۔

۳۰ اِضحاق سے برکت پانے کے بعد یعقوب باہر نکلا ہی تھا کہ اُس کا بھائی عیسَو شکار لے کر لَوٹا۔ ۳۱ اُس نے بھی کچھ لذیذ کھانا تیار کیا اور اپنے باپ کے پاس لے آیا۔ تب اُس نے اُس سے کہا: اَے میرے باپ! اُٹھ کر بیٹھ اور میرے شکار کا گوشت کھا اور مجھے برکت دے۔

۳۲ اُس کے باپ اِضحاق نے پوُچھا: تُو کون ہے؟

اُس نے جواب دیا: میں تیرا پہلوٹھا بیٹا عیسَو ہُوں۔

۳۳ یہ سن کر اِضحاق پر لرزہ طاری ہو گیا اور اُس نے کہا: پھر وہ کون تھا جو شکار مار کر میرے پاس لایا تھا؟ میں نے شکار کا وہ گوشت ابھی ابھی تیرے آنے سے پہلے کھایا اور اُسے برکت دی۔ اور برکت اُسی کو ملے گی!

۳۴ جب عیسَو نے اپنے باپ کے الفاظ سُنے تو وہ نہایت بلند اور تلخ آواز سے چلّا اُٹھا اور اپنے باپ سے کہا: مجھے برکت دے۔ ہاں اَے میرے باپ مجھے بھی برکت دے!

۳۵ مگر اُس نے کہا: تیرا بھائی دھوکے سے آیا اور تیری برکت لے گیا۔

۳۶ عیسَو نے کہا: کیا اُس کا نام یعقوب ٹھیک نہیں رکھا گیا؟ اُس نے مجھے دو دفعہ دھوکا دیا ہے۔ پہلے اُس نے میرا پیدایشی حق چھینا اور اب اُس نے میری برکت بھی چھین لی! تب اُس نے پوچھا: کیا میرے لیے تیرے پاس کوئی برکت باقی نہیں بچی؟

۳۷ اِضحاق نے عیسَو کو جواب دیا: میں نے اُسے تیرا آقا مقرّر کر دیا اور اُس کے تمام رشتہ داروں کو اُس کے خادم بنا دیا اور میں نے اُسے اناج کی فراوانی اور تازہ مَے کی برکت بخشی ہے۔ اب اَے میرے بیٹے میں تیرے لیے کیا کروں؟

۳۸ عیسَو نے اپنے باپ سے کہا: اَے میرے باپ کیا تیرے پاس صرف ایک ہی برکت ہے؟ مجھے بھی برکت دے اَے میرے باپ! تب عیسَو زور زور سے رونے لگا۔

۳۹ اُس کے باپ اِضحاق نے اُسے جواب دیا:

تیرا مسکن
زرخیز زمین سے
اور اوپر کے آسمان کی اوس سے پرے ہوگا۔
۴۰ تُو تلوار کے بل پر جیتا رہے گا
اور اپنے بھائی کی خدمت کرے گا۔
لیکن جب تجھ میں برداشت کی طاقت نہ رہے گی،
تو تُو اُس کا جُوا
اپنی گردن پر سے اُتار پھینکے گا۔

یعقوب کا لابن کے پاس بھاگ جانا

[41] عیسَو یعقوب سے اُس برکت کے باعث جو اُس کے باپ اِضحاق نے یعقوب کو بخشی کینہ رکھتا تھا۔ اُس نے سوچا: میرے باپ کے ماتم کے دن نزدیک ہیں۔ وہ گزر جائیں تو میں اپنے بھائی یعقوب کو مار ڈالوں گا۔

[42] جب رِبقہ کو اُس کے بڑے بیٹے کی یہ باتیں بتائی گئیں تو اُس نے اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو بلایا اور اُس سے کہا: تیرا بھائی عیسَو تجھے مار ڈالنے کے خیال سے اپنے دل کو تسلّی دے رہا ہے۔ [43] اِس لیے اَے میرے بیٹے میں جو کہتی ہُوں وہ کر۔ فوراً حاران میں میرے بھائی لابن کے پاس بھاگ جا۔ [44] جب تک کہ تیرے بھائی کا غُصّہ ٹھنڈا نہ ہو جائے تُو وہیں رہنا۔ [45] جب تیرے بھائی کا غُصّہ جو تجھ پر ہے اُتر جائے گا اور جو تُو نے اُس کے ساتھ کیا ہے اُسے وہ بھول جائے گا تو میں تجھے وہاں سے بلوا بھیجوں گی۔ میں ایک ہی دِن میں تم دونوں کو کھو بیٹھوں آخر کیوں؟

[46] تب رِبقہ نے اِضحاق سے کہا: میں اِن حِتّی لڑکیوں کی وجہ سے زندگی سے بیزار آ چکی ہوں۔ اگر یعقوب اُس ملک کی لڑکیوں میں سے جیسے کہ یہ حِتّی لڑکیاں ہیں کسی کے ساتھ بیاہ کرے گا تو میرا جینا دوبھر ہو جائے گا۔

۲۸

تب اِضحاق نے یعقوب کو بلایا اور اُسے برکت دی اور حکم دیا کہ تُو کسی کنعانی لڑکی سے بیاہ نہ کرنا۔ [2] فوراً فدّان ارام کو اپنے نانا بتوایل کے گھر چلا جا اور وہاں اپنے ماموں لابن کی بیٹیوں میں سے کسی سے بیاہ کر لے۔ [3] قادرِ مطلق خدا تجھے برکت دے تجھے برومند کرے اور تیرے گھر والوں کی تعداد اِس قدر بڑھائے کہ ایک قوم وجود میں آ جائے۔ [4] وہ تجھے اور تیری نسل کو ابرہام کی سی برکت دے تاکہ تُو اُس ملک کو جہاں تُو اِس وقت پردیسی کے طور پر رہتا ہے اور جسے خدا نے ابرہام کو بخشا تھا اپنے قبضہ میں لے آئے۔ [5] تب اِضحاق نے یعقوب کو رخصت کیا اور وہ فدّان ارام میں لابن کے پاس چلا گیا جو بتوایل ارامی کا بیٹا اور عیسَو اور یعقوب کی ماں رِبقہ کا بھائی تھا۔

[6] جب عیسَو کو پتا چلا کہ اِضحاق نے یعقوب کو برکت دے کر فدّان ارام بھیجا ہے تاکہ وہاں سے بیوی بیاہ لائے اور یہ بھی کہ اِضحاق نے اُسے برکت دیتے وقت تاکید کی تھی کہ وہ کسی کنعانی لڑکی سے شادی نہ کرے۔ [7] اور یعقوب اپنے ماں باپ کے حکم کے مطابق فدّان ارام چلا گیا تھا [8] تو عیسَو کو احساس ہُوا کہ اُس کے باپ اِضحاق کو کنعانی لڑکیاں کس قدر بری لگتی ہیں۔ [9] لہٰذا وہ اِسمٰعیل کے پاس گیا اور اپنی پہلی بیویوں کے باوجود مَہلت کو بیاہ لایا جو نبایوت کی بہن اور ابرہام کے بیٹے اِسمٰعیل کی بیٹی تھی۔

یعقوب کا خواب

[10] یعقوب بیرسبع سے نکل کر حاران کی طرف چل دیا۔ [11] جب وہ ایک مقام پر پہنچا تو رات گزارنے کے لیے وہاں رُک گیا کیونکہ سورج ڈوب چکا تھا۔ اُس نے وہاں کے پتھروں میں سے ایک پتھر لے کر اپنے سر کے نیچے رکھا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔ [12] اُس نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیڑھی زمین پر کھڑی ہے اور اُس کا سِرا آسمان تک پہنچا ہُوا ہے اور خدا کے فرشتے اُس پر چڑھتے اور اُترتے ہیں۔ [13] اور خداوند اُس کے پہلو میں کھڑا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میں خداوند تیرے باپ ابرہام کا خدا اور اِضحاق کا خدا ہوں۔ میں یہ زمین جس پر تُو لیٹا ہے تجھے اور تیری نسل کو دوں گا۔ [14] تیری نسل خاک کے ذرّوں کے مانند ہوگی اور تُو مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی جانب پھیل جائے گا۔ زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔ [15] میں تیرے ساتھ ہوں اور تُو جہاں کہیں جائے گا وہاں تیری حفاظت کروں گا اور میں تجھے اِس ملک میں واپس لاؤں گا اور جو وعدہ میں نے تجھ سے کیا ہے اُسے پورا کرنے تک میں تجھے اکیلا نہ چھوڑوں گا۔

[16] جب یعقوب نیند سے جاگا تو اُس نے سوچا کہ ہو نہ ہو خداوند اِس جگہ موجود ہے اور مجھے اِس کا علم نہ تھا۔ [17] وہ ڈر گیا اور کہنے لگا: یہ جگہ کیسی پُر جلال ہے۔ یہ جگہ خدا کے گھر کے سِوا اور کیا ہو سکتی ہے؟ یہ تو آسمان کا پھاٹک ہے۔

[18] دوسرے دِن علی الصبح یعقوب نے اُس پتھر کو لے کر جسے اُس نے اپنے سر کے نیچے رکھا تھا ستُون کی طرح کھڑا کیا اور اُس کے اوپر تیل ڈالا [19] اور اُس نے اُس مقام کا نام بیت ایل رکھا حالانکہ پہلے اُس شہر کا نام لُوز تھا۔

[20] تب یعقوب نے یہ منّت مانی: اگر خدا اِس سفر میں میرے ساتھ رہے میری حفاظت کرے اور مجھے کھانے کے لیے روٹی اور پہننے کے لیے کپڑے دے [21] تاکہ میں اپنے باپ کے گھر سلامت جا پہنچوں تو خداوند میرا خدا [22] اور یہ پتھر جسے میں نے ستون کے طور پر کھڑا کیا ہے خدا کا مسکن ہوگا اور اَے خدا جو کچھ تُو مجھے دے گا میں اُس کا دسواں حصّہ تجھے دوں گا۔

یعقوب کی فدّان ارام میں آمد

۲۹

اور یعقوب نے اپنا سفر جاری رکھا اور وہ مشرق میں رہنے والے لوگوں کے ملک میں جا پہنچا۔

۲ وہاں اُس نے میدان میں ایک کنواں دیکھا جس کے پاس بھیڑوں کے تین گلّے موجود تھے۔ کیونکہ اُن گلّوں کو اُسی کنوئیں سے پانی پلایا جاتا تھا۔ کنوئیں کے منہ پر ایک بڑا سا پتھّر رکھا ہُوا تھا۔ ۳ جب سب گلّے اِکٹھے ہو جاتے تھے تو چرواہے اُس پتھّر کو کنوئیں کے منہ پر سے لُڑھکا کر بھیڑوں کو پانی پلاتے تھے اور پھر پتھّر کو واپس اپنی جگہ کنوئیں کے منہ پر رکھ دیتے تھے۔

۴ یعقوبؔ نے چرواہوں سے پُوچھا: بھائیو! تم کہاں کے ہو؟

انہوں نے جواب دیا: ہم حاران کے ہیں۔

۵ تب اُس نے اُن سے پُوچھا: کیا تم لابنؔ کو جانتے ہو جو نحورؔ کا پوتا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: ہاں، ہم اُسے جانتے ہیں۔

۶ تب یعقوبؔ نے اُن سے پُوچھا: کیا وہ خیریت سے ہے؟

انہوں نے کہا: ہاں وہ خیریت سے ہے اور وہ دیکھ اُس کی بیٹی راخلؔ بھیڑوں کو لے کر آ رہی ہے۔

۷ اُس نے کہا: دیکھو! ابھی تو دِن ہے اور بھیڑوں کو اِکٹھا کرنے کا وقت بھی نہیں ہُوا لہٰذا بھیڑوں کو پانی پلا کر واپس چراگاہ میں لے جاؤ۔

۸ انہوں نے جواب دیا: ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ جب سب گلّے اکٹھے ہو جائیں گے اور پتھّر کو کنوئیں کے منہ سے لُڑھکایا جائے گا تب ہی ہم بھیڑوں کو پانی پلائیں گے۔

۹ وہ ابھی اُن سے باتیں کر ہی رہا تھا کہ راخلؔ اپنے باپ کی بھیڑوں کو لے کر آ پہنچی کیونکہ وہی اُن کی گلّہ بان تھی۔ ۱۰ جب یعقوبؔ نے لابنؔ کی بیٹی راخلؔ کو اور لابنؔ کی بھیڑوں کو دیکھا تو اُس نے جا کر کنوئیں کے منہ پر سے پتھّر کو لُڑھکا دیا اور اپنے ماموں کی بھیڑوں کو پانی پلایا۔ ۱۱ تب یعقوبؔ نے راخلؔ کو چوما اور اُس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہنے لگے۔ ۱۲ اُس نے راخلؔ سے کہا کہ وہ اُس کے باپ کا رشتہ دار اور ربقہؔ کا بیٹا ہے۔ راخلؔ نے یہ سنا تو وہ دوڑتی ہُوئی گئی اور اپنے باپ کو خبر دی۔

۱۳ جونہی لابنؔ کو اپنے بھانجے یعقوبؔ کی خبر ملی، وہ اُس سے ملنے کو دوڑا۔ اُس نے اُسے گلے سے لگایا اور چُوما اور اُسے اپنے گھر لے آیا اور وہاں یعقوبؔ نے اُسے ساری باتیں بتائیں۔ ۱۴ تب لابنؔ نے اُس سے کہا: تُو میرا اپنا گوشت اور خون ہے۔

یعقوبؔ کی لِیاہ اور راخلؔ سے شادی

یعقوبؔ کو اُس کے ساتھ رہتے ہوئے پورا ایک مہینہ گزر چکا تھا ۱۵ کہ لابن نے اُس سے کہا کہ میرا رشتہ دار ہونے کے باعث یہ ضروری نہیں کہ تو بلا معاوضہ میری خدمت کرے۔ لہٰذا مجھے بتا کہ تیری اُجرت کیا ہوگی؟

۱۶ لابنؔ کی دو بیٹیاں تھیں، بڑی کا نام لِیاہؔ تھا اور چھوٹی کا راخلؔ۔ ۱۷ لِیاہؔ کی آنکھیں کمزور تھیں لیکن راخلؔ سڈول اور خوبصورت تھی۔ ۱۸ یعقوبؔ راخلؔ سے مَحبّت کرتا تھا۔ لہٰذا اُس نے کہا: میں تیری چھوٹی بیٹی راخلؔ کے لیے سات برس تیری خدمت کروں گا۔

۱۹ لابنؔ نے کہا: اُسے کسی اور آدمی کو دینے کی بجائے بہتر ہے کہ میں اُسے تجھے دے دوں، لہٰذا تُو میرے یہاں ٹِک جا۔ ۲۰ چنانچہ یعقوبؔ سات برس تک راخلؔ کی خاطر خدمت کرتا رہا لیکن راخلؔ کی مَحبّت میں وہ سات برس اُسے سات دِن کے برابر معلوم ہُوئے۔

۲۱ تب یعقوبؔ نے لابنؔ سے کہا: مجھے میری بیوی دے دے تاکہ میں اُس کے پاس جاؤں کیونکہ خدمت کی میعاد پوری ہو چکی ہے۔

۲۲ چنانچہ لابنؔ نے اُس جگہ کے سب لوگوں کو جمع کیا اور اُن کی ضیافت کی۔ ۲۳ لیکن جب شام ہوئی تو اُس نے اپنی بیٹی لِیاہؔ کو لے جا کر یعقوبؔ کے سپرد کیا اور یعقوبؔ اُس کے پاس گیا۔ ۲۴ اور لابنؔ نے اپنی خادمہ، زِلفہ کو اپنی بیٹی لِیاہ کے سپرد کر دیا تاکہ وہ لِیاہؔ کی خادمہ بن کر رہے۔

۲۵ جب صبح ہُوئی تو لِیاہؔ کو اپنے یہاں پا کر یعقوبؔ نے لابنؔ سے کہا: یہ تُو نے میرے ساتھ کیا کِیا ہے؟ کیا میں نے راخلؔ کی خاطر تیری خدمت نہیں کی تھی؟ پھر تُو نے میرے ساتھ دھوکا کیوں کِیا؟

۲۶ لابنؔ نے جواب دیا کہ ہمارے ہاں یہ رواج نہیں کہ بڑی بیٹی سے پہلے چھوٹی بیٹی کی شادی کر دی جائے۔ ۲۷ اِس بیٹی کا ہفتۂ عُروسی پورا کر تب ہم چھوٹی بھی تجھے دے دیں گے لیکن تجھے اُس کے عِوض مزید سات برس کام کرنا ہوگا۔

۲۸ اور یعقوبؔ نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے لِیاہ کے ساتھ ایک ہفتہ پورا کیا تب لابن نے اپنی بیٹی راخلؔ بھی اُس سے بیاہ دی۔ ۲۹ لابنؔ نے اپنی خادمہ بلہاہ کو اپنی بیٹی راخلؔ کے سپرد کر دیا تاکہ وہ راخلؔ کی خادمہ بن کر رہے۔ ۳۰ یعقوبؔ راخلؔ کے پاس بھی گیا اور وہ راخلؔ کو لِیاہؔ سے زیادہ چاہتا تھا اور اُس نے لابنؔ کی خدمت میں مزید سات برس گزارے۔

یعقوبؔ کی اولاد

۳۱ جب خداوند نے دیکھا کہ لِیاہؔ یعقوبؔ کی مَحبّت سے

محروم ہے تو اُس نے اُس کا رحم کھولا لیکن راخلؔ بانجھ رہی۔ ۳۲ لِیاؔہ حاملہ ہُوئی اور اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا۔ اُس نے اُس کا نام روبنؔ رکھا کیونکہ اُس نے کہا: یہ اِس لیے ہُوا کہ خداوند نے میرا دکھ دیکھ لیا اور اب یقیناً میرا خاوند مجھ سے محبّت کرنے لگے گا۔

۳۳ وہ دوبارہ حاملہ ہُوئی اور جب اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا تو اُس نے کہا: چونکہ خداوند نے سنا کہ مجھ سے پیار نہیں کیا جا رہا ہے اِس لیے اُس نے مجھے یہ بیٹا بھی بخشا۔ چنانچہ اُس نے اُس کا نام شمعونؔ رکھا۔

۳۴ وہ پھر حاملہ ہوگئی اور جب اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا تب اُس نے کہا: آخرکار اب تو میرے خاوند کو مجھ سے اُنس ہوگا کیونکہ اُس سے میرے تین بیٹے ہُوئے۔ چنانچہ اُس کا نام لاویؔ رکھا گیا۔ ۳۵ وہ پھر حاملہ ہوگئی اور جب اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا تب اُس نے کہا کہ اب کی بار میں خداوند کی تمجید کروں گی۔ لہٰذا اُس نے اُس کا نام یہوُداہ رکھا۔ اُس کے بعد اُس کے ہاں کوئی اولاد نہ ہُوئی۔

۳۰

جب راخلؔ نے دیکھا کہ یعقوبؔ سے اُس کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہو رہی ہے تو وہ اپنی بہن پر رشک کرنے لگی۔ چنانچہ اُس نے یعقوبؔ سے کہا: مجھے اولاد دے ورنہ میں مر جاؤں گی۔

۲ یعقوبؔ اُس پر خفا ہُوا اور کہنے لگا کہ کیا میں خدا کی جگہ ہوں جس نے تجھے اولاد سے محروم رکھا؟

۳ تب راخلؔ نے کہا: دیکھ میری خادمہ بِلہاہؔ حاضر ہے۔ اُس کے پاس جا تاکہ میرے لیے اُس سے اولاد ہو اور اُس کے ذریعہ میں بھی ایک خاندان قائم کر سکوں گی۔

۴ چنانچہ اُس نے اپنی خادمہ بِلہاہؔ کو یعقوبؔ کو دیا تاکہ وہ اُس کی بیوی بنے اور یعقوبؔ اُس کے پاس گیا۔ ۵ اور وہ حاملہ ہُوئی اور اُس سے اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا۔ ۶ تب راخلؔ نے کہا کہ خدا نے میری لاج رکھی۔ اُس نے میری فریاد سُنی اور مجھے بیٹا بخشا۔ لہٰذا اُس نے اُس کا نام دانؔ رکھا۔

۷ راخلؔ کی خادمہ بِلہاہؔ پھر حاملہ ہُوئی اور یعقوبؔ سے اُسے دوسرا بیٹا ہُوا۔ ۸ تب راخلؔ نے کہا: مجھ میں اور میری بہن میں بڑی کشمکش جاری تھی لیکن میں جیت گئی۔ لہٰذا اُس نے اُس بیٹے کا نام نفتالیؔ رکھا۔

۹ جب لِیاؔہ نے دیکھا کہ آیندہ اُس کے اولاد نہیں ہوگی تو اُس نے اپنی خادمہ زِلفہؔ کو یعقوبؔ کو دے دیا کہ اُس کی بیوی بنے۔ ۱۰ لِیاؔہ کی خادمہ زِلفہؔ کے یعقوبؔ سے بیٹا پیدا ہُوا۔ ۱۱ تب لِیاؔہ نے کہا: زہے قسمت۔ لہٰذا اُس نے اُس بیٹے کا نام جدؔ رکھا۔

۱۲ لِیاؔہ کی خادمہ زِلفہؔ کو یعقوبؔ سے دوسرا بیٹا ہُوا۔ ۱۳ تب لِیاؔہ نے کہا: میں کِس قدر مبارک ہُوں! عورتیں مجھے مبارک کہیں گی۔ لہٰذا اُس نے اُس بیٹے کا نام آشرؔ رکھا۔

۱۴ گیہوں کی فصل کی کٹائی کے دِن تھے۔ روبنؔ کھیتوں میں نکل گیا جہاں اُس نے مردُم گیاہ اُگی ہُوئی دیکھی۔ وہ اُس میں سے کچھ اپنی ماں لِیاؔہ کے پاس لے آیا۔ راخلؔ نے لِیاہ سے کہا: اپنے بیٹے کی مردُم گیاہ میں سے کچھ مجھے بھی دے۔

۱۵ لیکن لِیاہ نے اُس سے کہا: کیا یہ کافی نہیں کہ تُو نے میرے خاوند کو لے لِیا؟ اب کیا میرے بیٹے کی مردُم گیاہ بھی لے لے گی؟

راخلؔ نے کہا: بہت خوب۔ تیرے بیٹے کی مردُم گیاہ کے عِوض وہ آج رات تیرے پاس آ سکتا ہے۔

۱۶ اُس شام جب یعقوبؔ کھیتوں پر سے واپس لَوٹا تو لِیاؔہ اُس سے ملنے کو نکل گئی اور کہا: آج رات تجھے میرے پاس آنا ہوگا کیونکہ میں نے اپنے بیٹے کی مردُم گیاہ کے عِوض تجھے اُجرت پر لیا ہے۔ چنانچہ اُس رات وہ اُس کے پاس گیا۔

۱۷ خداوند نے لِیاؔہ کی سُنی اور وہ حاملہ ہُوئی اور یعقوبؔ سے اُس کے پانچواں بیٹا ہُوا۔ ۱۸ تب لِیاؔہ نے کہا: خدا نے مجھے اپنی خادمہ اپنے خاوند کو دینے کے سبب سے اجر دیا اور اُس نے اُس کا نام اِشکارؔ رکھا۔

۱۹ لِیاؔہ پھر حاملہ ہُوئی اور یعقوبؔ سے اُسے چھٹا بیٹا ہُوا۔ ۲۰ تب لِیاؔہ نے کہا: خدا نے مجھے بیش بہا تحفہ عنایت کیا ہے۔ اب کی بار میرا خاوند میرے ساتھ عِزّت سے پیش آئے گا کیونکہ میرے ہاں اُس سے چھ بیٹے ہو چکے ہیں۔ اِس لیے اُس نے اُس کا نام زبولونؔ رکھا۔

۲۱ کچھ عرصہ کے بعد اُس کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہُوئی اور اُس نے اُس کا نام دِینہؔ رکھا۔

۲۲ تب خدا نے راخلؔ کو یاد کیا۔ اُس نے راخلؔ کی سُنی اور اُس کا رحم کھول دیا۔ ۲۳ وہ حاملہ ہُوئی اور اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا۔ وہ کہنے لگی کہ خدا نے میری رسوائی دور کی۔ ۲۴ اُس نے اُس کا نام یُوسُف رکھا اور کہا: خداوند میرے بیٹوں میں ایک اور کا اِضافہ کرے۔

یعقوب کے ریوڑوں کی کثرت

۲۵ جب راخل کے ہاں یُوسف پیدا ہُوا تو یعقوب نے لابن سے کہا: مجھے رخصت کر دے تاکہ میں اپنے وطن لَوٹ جاؤں۔ ۲۶ مجھے میری بیویاں اور بچّے بھی دے دے جن کی خاطر میں نے تیری خدمت کی اور میں اپنی راہ لوں گا۔ تُو تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے لیے کتنی زحمت اُٹھائی ہے۔

۲۷ لیکن لابن نے اُس سے کہا: اگر مجھ پر تیری نظرِ عنایت ہو تو تُو یہیں رہ کیونکہ میں نے غیب سے جانا ہے کہ خداوند نے تیرے سبب سے مجھے برکت بخشی ہے۔ ۲۸ اُس نے مزید کہا: بتا تیری اُجرت کیا ہوگی؟ میں تیری اُجرت بھی ادا کرتا رہوں گا۔

۲۹ یعقوب نے اُس سے کہا: تُو خود جانتا ہے کہ میں نے تیری کیسی خدمت کی اور تیرے مویشی میری نگرانی میں کیسے رہے۔ ۳۰ میرے آنے سے پہلے جو تھوڑے سے تھے اب کتنے بڑھ گئے ہیں اور جہاں کہیں میرے قدم پہنچے وہاں خدا نے تجھے برکت دی لیکن اب مجھے اپنے گھر والوں کا بندوبست بھی تو کرنا چاہیے۔

۳۱ لابن نے پوچھا: تجھے میں کیا دوں؟

یعقوب نے جواب دیا: مجھے کچھ نہیں چاہیے لیکن اگر تُو میری خاطر صرف ایک کام کر دے تو میں تیری بھیڑ بکریاں چراتا رہوں گا اور تیرے گلّوں کی نگہبانی بھی کروں گا۔ ۳۲ مجھے آج اجازت دے کہ میں بھیڑ بکریوں کے سبھی گلّوں میں جا کر اُن میں سے چتلی بھیڑیں، کالے رنگ کے برّے اور چتلی بکریاں الگ کر لوں۔ وہی میری اُجرت ہوں گے۔ ۳۳ آیندہ جب کبھی تُو مجھے دی ہُوئی اُجرت کا حساب لینا چاہے تو میری ایمانداری میری گواہ ہوگی یعنی اگر میرے پاس کوئی بے داغ یا سفید بکری، یا کوئی سفید برّہ پایا جائے تو وہ چرایا ہُوا سمجھا جائے۔

۳۴ لابن نے کہا: مجھے منظور ہے۔ تیرے کہنے کے مطابق ہی ہوگا۔ ۳۵ اُس نے اُسی روز سب دھاری دار اور داغ دار بکروں اور بکریوں کو (یعنی اُن سب کو جن میں کچھ سفید رنگ تھا) اور کالے رنگ کے سارے برّوں کو الگ کر کے اپنے بیٹوں کی نگرانی میں دے دیا۔ ۳۶ تب اُس نے اپنے اور یعقوب کے گلّوں کے درمیان تین دِن کے سفر کا فاصلہ مقرّر کیا جب کہ یعقوب لابن کے بقیّہ گلّوں کی پاسبانی کرتا رہا۔

۳۷ اور یعقوب نے سفیدہ، بادام اور چنار کے درختوں کی ہری ہری شاخیں لے کر اُن کی چھال کو اِس طرح چھیلا کہ اندر کی سفید لکڑی دکھائی دینے لگی اور شاخوں پر سفید دھاریں بن گئیں۔ ۳۸ تب اُس نے وہ چھیلی ہُوئی شاخیں پانی کے تمام حَوضوں میں اِس طرح سے رکھ دیں کہ جب بھیڑیں اور بکریاں پانی پینے کو آئیں تو وہ اُن کی نگاہ کے ٹھیک سامنے ہوں۔ جب بھیڑ بکریاں گابھن ہونے کی حالت میں ہوتیں اور پانی پینے آتیں ۳۹ تو وہ اُن شاخوں کے سامنے گابھن ہو جاتیں اور ایسے بچّے دیتیں جو دھاری دار یا چتلے ہوتے۔ ۴۰ یعقوب نے بھیڑ بکریوں کے بچّوں کو الگ کیا لیکن لابن کے باقی ماندہ جانوروں کے مُنہ دھاری دار اور کالے جانوروں کی طرف کر دیے۔ اِس طرح اُس نے اپنی بھیڑ بکریوں کو الگ کر دیا اور اُنہیں لابن کے گلّوں میں ملنے نہ دیا۔ ۴۱ جب بھی طاقتور بھیڑیں اور بکریاں گابھن ہونے کی حالت میں ہوتیں تو یعقوب وہ دھاری دار شاخیں پانی کے حَوضوں میں اُن کے سامنے رکھتا تاکہ وہ اُن شاخوں کے سامنے گابھن ہو جائیں۔ ۴۲ لیکن اگر جانور کمزور ہوتے تو وہ اُنہیں وہاں نہ رکھتا۔ اِس طرح کمزور جانور لابن کے اور طاقتور جانور یعقوب کے حِصّہ میں آتے۔ ۴۳ اِس طرح سے یعقوب نہایت برومند ہُوا اور بہت سے گلّوں، خادموں، کنیزوں، اونٹوں اور گدھوں کا مالک بن گیا۔

یعقوب کا لابن کے پاس سے بھاگ جانا

۳۱ لابن کے بیٹوں کی کئی باتیں یعقوب کے سننے میں آئیں۔ مثلاً یہ کہ یعقوب نے ہمارے باپ کا سب کچھ لے لیا ہے اور جو کچھ ہمارے باپ کا تھا اُسی میں سے لے لے کر یہ سب دولت جمع کی ہے۔ ۲ اور یعقوب نے دیکھا کہ اب لابن کا رویّہ پہلے جیسا نہ تھا۔

۳ تب خداوند نے یعقوب سے کہا: تُو اپنے باپ دادا کے ملک کو اور اپنے رشتہ داروں کے پاس لَوٹ جا اور میں تیرے ساتھ رہوں گا۔

۴ تب یعقوب نے راخل اور لیاہ کو خبر بھیجی کہ وہ اُن کھیتوں میں چلی آئیں جہاں اُس کے ریوڑ تھے۔ ۵ اُس نے اُن سے کہا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے باپ کا رویّہ میرے ساتھ پہلے جیسا نہیں ہے۔ لیکن میرے باپ دادا کے خدا نے میرا ساتھ دیا ہے۔ ۶ تم تو جانتی ہو کہ میں نے کتنی جانفشانی سے تمہارے باپ کی خدمت کی۔ ۷ تو بھی تمہارے باپ نے دس بار میری مزدوری بدل کر مجھ سے دغا کی لیکن خدا نے اُسے مجھے نقصان نہیں پہنچانے دیا۔ ۸ اگر اُس نے کہا کہ چتلے بچّے تیری اُجرت ہوں گے تو ساری بھیڑ بکریاں چتلے بچّے دیتی تھیں اور اگر وہ کہتا کہ دھاری دار بچّے تیری اُجرت ہوں گے تو سب بھیڑ بکریاں دھاری دار بچّے جنتی

تھیں۔ ۹ چنانچہ خداوند نے تمہارے باپ کی بھیڑ بکریاں لے کر مجھے دے دیں۔

۱۰ ایک بار میں نے نر و مادہ کے ملاپ کے دِنوں میں ایک خواب دیکھا کہ جو بکرے بکریوں سے مل رہے ہیں وہ دھاری دار، چتکلے یا داغ دار ہیں۔ ۱۱ خدا کے فرشتہ نے خواب میں مجھ سے کہا: اَے یعقوب! میں نے جواب دیا: میں حاضر ہوں۔ ۱۲ اور اُس نے کہا: آنکھ اُٹھا کر دیکھ کہ جو بکرے بکریوں سے میل کر رہے ہیں وہ دھاری دار، چتکلے اور داغ دار ہیں کیونکہ لابن نے جو کچھ تیرے ساتھ کیا اُسے میں دیکھ چکا ہوں۔ ۱۳ میں اُسی بیت ایل کا خدا ہوں جہاں تُو نے ستون پر تیل ڈالا تھا اور میری منّت مانی تھی۔ اب اِس ملک کو فوراً چھوڑ دے اور اپنے وطن لَوٹ جا۔

۱۴ تب راخل اور لیاہ نے جواب دیا۔ کیا اب بھی ہمارے باپ کی جائداد میں ہمارا کوئی حِصّہ یا میراث باقی ہے؟ ۱۵ کیا وہ ہمیں پردیسی تو نہیں سمجھتا؟ اُس نے ہمیں نہ صرف بیچ ہی دیا بلکہ جو کچھ ہمارے عِوض ادا کیا گیا اُسے بھی استعمال کر بیٹھا ہے۔ ۱۶ سچ تو یہ ہے کہ جو دولت خدا نے ہمارے باپ سے چھین لی وہ سب ہماری اور ہمارے بچّوں کی ہے۔ چنانچہ تو وہی کر جو خدا نے تجھ سے کہا ہے۔

۱۷ تب یعقوب نے بچّوں اور اپنی بیویوں کو اونٹوں پر سوار کیا ۱۸ اور اُنہیں اپنے سب مویشیوں اور اُس مال و اسباب سمیت جو اُس نے فدّان ارام میں جمع کیا تھا اپنے آگے آگے روانہ کیا تا کہ ملک کنعان میں اپنے باپ اِضحاق کے پاس جائیں۔

۱۹ جب لابن اپنے بھیڑوں کی پشم کترنے گیا تو راخل نے اپنے باپ کے خانگی بُت چُرا لیے۔ ۲۰ مزید یہ کہ یعقوب نے بھی لابن ارامی کے ساتھ اُسے یہ نہ بتا کر کہ وہ بھاگ رہا ہے دھوکا کیا۔ ۲۱ چنانچہ وہ اپنا سب کچھ لے کر بھاگ نکلا اور دریا کو عبور کر کے جلعاد کے کوہستانی ملک کی طرف چلا گیا۔

لابن کا تعاقب کرنا

۲۲ تیسرے دِن لابن کو خبر ہُوئی کہ یعقوب بھاگ نکلا ہے۔ ۲۳ چنانچہ لابن نے رشتہ داروں کو ساتھ لے کر اور سات دِن کے تعاقب کے بعد جلعاد کے پہاڑی ملک میں اُسے جا لیا۔ ۲۴ تب رات کو خدا لابن ارامی کے پاس خواب میں آیا اور اُس سے کہا: خبردار! تُو یعقوب کو بھلا بُرا کچھ مت کہنا۔

۲۵ یعقوب جلعاد کے پہاڑی ملک میں خیمہ زن تھا کہ لابن وہاں پہنچ گیا اور وہ اور اُس کے رشتہ دار بھی وہیں خیمہ زن ہو گئے۔

۲۶ تب لابن نے یعقوب سے کہا: یہ تُو نے کیا کِیا؟ تُو نے مجھ سے دھوکا کیا اور میری بیٹیوں کو مالِ غنیمت سمجھ کر لے بھاگا۔ ۲۷ تو نے چوری چھپے بھاگ کر مجھ سے دھوکا کیوں کیا؟ مجھے کیوں نہیں بتایا؟ اگر بتایا ہوتا تو میں تجھے خوشی خوشی دف اور بربط ایسے سازوں کے ساتھ گاتے بجاتے ہُوئے رخصت کرتا؟ ۲۸ تُو نے مجھے میرے نواسوں اور میری بیٹیوں کو اُن کی رخصت کے وقت چومنے کا موقع بھی نہ دیا۔ تو نے بڑی بے وقوفی کی۔ ۲۹ مجھ میں اِتنی قدرت ہے کہ تجھے برباد کر ڈالوں لیکن رات کو تیرے باپ کے خدا نے مجھ سے کہا: خبردار یعقوب کو بھلا بُرا کچھ مت کہنا۔ ۳۰ مانا کہ تُو اپنے باپ کے گھر لَوٹنے کا مشتاق تھا اِس لیے چلا آیا لیکن تو نے میرے بُت کیوں چُرا لیے؟

۳۱ یعقوب نے لابن کو جواب دیا: میں ڈر گیا تھا کیونکہ میں نے سوچا کہ تُو اپنی بیٹیوں کو مجھ سے زبردستی چھین لے گا۔ ۳۲ البتہ جس کسی کے پاس تیرے بُت نکلیں وہ زندہ نہ بچے گا۔ ہمارے رشتہ داروں کی موجودگی میں تُو خود دیکھ لے کہ میرے سامان میں تیری کوئی چیز تو نہیں۔ اور اگر ہو تو تُو اُسے لے لے۔ یعقوب کو معلوم نہ تھا کہ راخل وہ بُت چُرا لائی ہے۔

۳۳ چنانچہ لابن نے یعقوب اور لیاہ اور دونوں کنیزوں کے خیموں کی تلاشی لی لیکن اُسے کچھ نہ ملا۔ لیاہ کے خیمہ سے نکل کر وہ راخل کے خیمہ میں داخل ہُوا۔ ۳۴ راخل نے پہلے ہی اُن بُتوں کو لے کر اپنے اونٹ کی زین میں رکھ دیا تھا اور اُن پر بیٹھ گئی تھی۔ لابن نے خیمہ کا کونہ کونہ چھان مارا لیکن اُسے کچھ نہ ملا۔

۳۵ راخل نے اپنے باپ سے کہا: میرے آقا! تو اِس بات پر ناراض نہ ہونا کہ میں تیرے سامنے اُٹھ نہیں سکتی کیونکہ میں حیض میں مبتلا ہوں۔ چنانچہ تلاشی کے باوجود بھی لابن کو اُس کے بُت نہ ملے۔

۳۶ یعقوب کو بڑا غُصّہ آیا۔ اُس نے لابن کو ملامت کی اور اُس سے پوچھا: میرا جرم کیا ہے؟ میں نے کون سا گناہ کیا ہے جو تُو میرے تعاقب میں یہاں آ پہنچا ہے؟ ۳۷ اب جب تُو نے میرے سارے مال و اسباب کی تلاشی لے لی تو تجھے اپنے گھر کی کون سی چیز ملی؟ اگر کچھ ملا ہو تو اُسے یہاں اپنے اور میرے رشتہ داروں کے سامنے رکھ دے اور اُنہیں ہی ہمارا انصاف کرنے دے۔

۳۸ پچھلے بیس برس سے اب تک میں تیرے ساتھ رہا ہُوں اس دوران نہ تو کبھی تیری بھیڑوں اور بکریوں کے بچّے ضائع ہُوئے اور نہ ہی میں نے تیرے گلّوں کے مینڈھوں کا گوشت کھایا۔ ۳۹ میں تیرے پاس کبھی ایسے جانور لے کر نہیں آیا جنہیں

درندوں نے پھاڑ ڈالا ہو؛ وہ نقصان میں نے ہی برداشت کیا۔ جو جانور دِن یا رات کو چوری جاتا تھا اُس کی قیمت بھی تُو نے مجھ ہی سے طلب کی۔ ۴۰ میرا حال تو ایسا تھا کہ دِن کو گرمی اور رات کو سردی مجھے نڈھال کر دیتی تھی اور مجھے راتوں نیند نہیں آتی تھی۔ ۴۱ بیس سال تک جب کہ میں تیرے گھر میں رہا میری یہی حالت رہی۔ میں نے چودہ برس تک تیری دو بیٹیوں کی خاطر اور چھ برس تک تیرے گلّوں کی خاطر تیری خدمت کی اور اس دوران تُو نے دس بار میری مزدوری میں کمی کی۔ ۴۲ اگر میرے باپ ابرہام کے خدا اور میرے باپ اِضحاق کا خوف میرے ساتھ نہ ہوتا تو تُو یقیناً مجھے خالی ہاتھ روانہ کر دیتا۔ لیکن خدا نے میری مصیبت اور میرے ہاتھوں کی محنت کو دیکھا ہے اور کل رات تجھ پر ظاہر ہو کر تجھے تنبیہ بھی کی۔

۴۳ لابن نے یعقوب کو جواب دیا: یہ عورتیں میری بیٹیاں ہیں اور یہ بچّے میرے بچّے ہیں اور یہ گلّے میرے گلّے ہیں۔ جو کچھ تو دیکھتا ہے سب میرا ہے۔ پھر بھی آج میں اپنی اِن بیٹیوں یا اِن بچّوں کے لیے جو اُن سے ہوئے کیا کر سکتا ہوں؟ ۴۴ اب آ کہ تُو اور میں آپس میں ایک معاہدہ کریں جس کی حیثیت ہمارے درمیان گواہ کی سی ہو۔

۴۵ چنانچہ یعقوب نے ایک پتّھر لیا اور اُسے ستون کے طور پر کھڑا کیا ۴۶ اور اُس نے رشتہ داروں سے کہا: چند پتّھر جمع کرو۔ چنانچہ اُنہوں نے پتّھر جمع کر کے ڈھیر لگا دیا اور پھر اُس ڈھیر کے پاس ہی بیٹھ کر کھانا کھایا۔ ۴۷ لابن نے اُس کا نام یجر شاہدُوتھا (ستونِ شہادت) اور یعقوب نے جلعاد رکھا۔

۴۸ لابن نے کہا: یہ ڈھیر آج کے دِن تیرے اور میرے درمیان گواہ ہے۔ اِسی لیے اِس کا نام جلعاد رکھا گیا۔ ۴۹ اِسے مصفاہ (ستونِ نگہبانی) بھی کہا گیا کیونکہ اُس نے کہا: جب ہم ایک دوسرے سے دور ہوں تو خداوند تیرا اور میرا نگہبان ہو۔ ۵۰ اگر تُو میری بیٹیوں کو دکھ پہنچائے یا اُن کے علاوہ اور عورتوں سے بیاہ کرے تو اگرچہ کوئی آدمی ہمارے ساتھ نہیں لیکن یاد رہے کہ خدا تیرے اور میرے درمیان گواہ ہے۔

۵۱ لابن نے یعقوب سے یہ بھی کہا: اِس ڈھیر کو دیکھ اور اِس ستون کو دیکھ جنہیں میں نے تیرے اور اپنے درمیان کھڑا کیا ہے۔ ۵۲ یہ ڈھیر گواہ ہے اور یہ ستون گواہ ہے کہ تجھے ضرر پہنچانے کے لیے نہ تو میں اِس ڈھیر سے آگے تیری طرف قدم بڑھاؤں گا اور نہ تُو مجھے ضرر پہنچانے کے لیے اِس ڈھیر اور ستون سے آگے میری طرف قدم بڑھائے گا۔ ۵۳ ابرہام کا خدا اور نحور کا خدا اور اُن کے باپ کا خدا ہمارے درمیان اِنصاف کرے۔

اور یعقوب نے اپنے باپ اِضحاق کے قادرِ مطلق خدا کی قسم کھائی۔ ۵۴ اور اُس نے اُس پہاڑی مقام پر قربانی گزرانی اور اپنے رشتہ داروں کو کھانے پر مدعو کیا۔ انہوں نے کھانا کھایا اور رات وہیں گزاری۔

۵۵ اگلے دن صبح سویرے لابن نے اپنے بچّوں اور اپنی بیٹیوں کو چوما اور اُنہیں برکت دے کر روانہ ہو گیا اور اپنے گھر واپس ہُوا۔

یعقوب عیسَو سے ملنے کی تیاری کرتا ہے

۳۲ تب یعقوب نے بھی اپنی راہ لی اور خدا کے فرشتے اُسے ملنے آئے۔ ۲ جب یعقوب نے اُنہیں دیکھا تو کہا: یہ خدا کی لشکر گاہ ہے اور اُس مقام کا نام محنایم رکھا۔

۳ تب یعقوب نے اپنے آگے ادوم کے ملک میں جو شعیر کی سرزمین میں ہے اپنے بھائی عیسَو کے پاس قاصد روانہ کیے۔ ۴ اُس نے اُنہیں ہدایات دیں کہ تم میرے آقا عیسَو سے یوں کہنا: تیرا خادم یعقوب کہتا ہے کہ میں لابن کے ہاں مقیم تھا اور اب تک وہیں رہا۔ ۵ میرے پاس مویشی اور گدھے، بھیڑیں اور بکریاں، خادم اور کنیزیں ہیں۔ اب اَے میرے آقا! یہ پیغام تیرے پاس اِس لیے بھیج رہا ہوں کہ مجھ پر تیری نظرِ کرم ہو۔

۶ جب وہ قاصد لَوٹ کر یعقوب کے پاس آئے تو کہنے لگے: ہم تیرے بھائی عیسَو کے پاس گئے تھے اور اب وہ تجھ سے ملنے آ رہا ہے اور چار سَو آدمی اُس کے ساتھ ہیں۔

۷ تب یعقوب نہایت خوف زدہ اور پریشان ہُوا۔ اُس نے اپنے ساتھ کے لوگوں، بھیڑ بکریوں، مویشیوں، ریوڑوں اور اونٹوں کو دو حصّوں میں تقسیم کیا۔ ۸ اُس نے سوچا کہ اگر عیسَو آ کر ایک حصّہ پر حملہ کرے گا تو دوسرا حصّہ تو اُس کے ہاتھ سے بچ نکلے۔

۹ تب یعقوب نے دعا کی: اَے میرے باپ ابرہام کے خدا اور میرے باپ اِضحاق کے خدا، میرے آقا! جس نے مجھ سے کہا کہ اپنے ملک اور اپنے رشتہ داروں میں واپس چلا جا اور میں تجھے برومند کروں گا۔ ۱۰ تُو نے اپنے بندہ کے ساتھ جو مہربانی اور وفاداری جتائی میں اُس کے لائق نہیں۔ جب میں نے اِس یردن کو عبور کیا تھا تب میرے پاس صرف میرا عصا تھا اور اب میں دو حصّوں میں بٹ چکا ہوں۔ ۱۱ میری یہ التجا ہے کہ مجھے اپنے

بھائی عیسَو کے ہاتھ سے بچالے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ آ کر مجھے اور ماؤں کو اُن کے بچّوں سمیت مار نہ ڈالے۔ ۱۲ لیکن تُو نے کہا کہ میں یقیناً تجھے برومند کروں گا اور میں تیری نسل کو سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند بڑھاؤں گا جس کی گنتی نہیں ہوسکتی۔

۱۳ اُس نے رات وہیں گزاری اور جو کچھ اُس کے پاس تھا اُس میں سے اپنے بھائی عیسَو کے لیے یہ تحفہ منتخب کیا: ۱۴ دوسَو بکریاں اور بیس بکرے، دوسَو بھیڑیں اور بیس مینڈھے، ۱۵ تیس اونٹنیاں اور اُن کے بچّے، چالیس گائیں اور دس بَیل اور بیس گدھیاں اور دس گدھے۔ ۱۶ اُس نے ہر گلّے کو الگ الگ اپنے خادموں کے سپرد کیا اور اُن سے کہا کہ مجھ سے آگے نکل جاؤ اور ایک گلّہ کو دوسرے سے جُدا رکھو۔

۱۷ اُس نے سب سے آگے والے خادم کو ہدایت دی کہ جب میرا بھائی عیسَو تجھے ملے اور تجھ سے پُوچھے کہ تو کس کا خادم ہے اور کہاں جا رہا ہے اور یہ سب جانور جو تیرے آگے آگے ہیں کِس کے ہیں؟ ۱۸ تب تُو کہنا کہ یہ تیرے خادم یعقوب کے ہیں اور اُس کے آقا عیسَو کو بطورِ تحفہ بھیجے گئے ہیں اور وہ خود بھی ہمارے پیچھے پیچھے آ رہا ہے۔

۱۹ اُس نے دوسرے، تیسرے اور باقی سب خادموں کو بھی جو گلّوں کے پیچھے چل رہے تھے ہدایت کی کہ تم بھی جب عیسَو سے ملو تو یہی کہنا۔ ۲۰ اور یہ ضرور کہنا کہ تیرا بندہ یعقوب بھی ہمارے پیچھے پیچھے آ رہا ہے کیونکہ اُس نے سوچا کہ اِن تحفوں سے جنہیں میں اپنے آگے بھیج رہا ہوں عیسَو کے غُصّہ کو ٹھنڈا کر دوں گا تاکہ بعد میں جب میں اُس کے سامنے آؤں تو شاید وہ مجھے قبول کر لے۔ ۲۱ چنانچہ یعقوب کے تحفے پہلے ہی دریا پار پہنچ گئے۔ لیکن اُس نے وہ رات اپنے ہی ڈیرے میں گزاری۔

یعقوب کا خدا سے کُشتی لڑنا

۲۲ اُس رات یعقوب اُٹھا اور اُس نے اپنی دو بیویوں، اپنی دو کنیزوں اور اپنے گیارہ بیٹوں کو لے کر انہیں یبوق کے گھاٹ کے پار اُتارا۔ ۲۳ اُنہیں یردن کے اُس پار بھیجنے کے بعد اُس نے اپنا سب مال و اسباب بھی بھیج دیا۔ ۲۴ تب یعقوب اکیلا رہ گیا اور ایک آدمی پَو پھٹنے تک اُس سے کُشتی لڑتا رہا۔ ۲۵ جب اُس آدمی نے دیکھا کہ وہ یعقوب پر غالب نہیں آ سکتا تو اُس نے یعقوب کی ران کے جوڑ کو ایسا چھُوا کہ اُس آدمی سے کُشتی لڑتے لڑتے اُس کی نس چڑھ گئی۔ ۲۶ تب اُس آدمی نے کہا: مجھے جانے دے کیونکہ اب پَو پھٹنے کو ہے۔

لیکن یعقوب نے جواب دیا کہ جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔

۲۷ تب اُس آدمی نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟

اُس نے جواب دیا: یعقوب۔

۲۸ تب اُس آدمی نے کہا: اب سے تیرا نام یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کیونکہ تُو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہُوا۔

۲۹ تب یعقوب نے کہا: براہِ کرم مجھے اپنا نام بتا۔

لیکن اُس نے جواب دیا: تجھے میرے نام سے کیا؟ اور اُس نے وہاں اُس کو برکت دی۔

۳۰ چنانچہ یعقوب نے اُس مقام کا نام یہ کہتے ہُوئے فنی ایل رکھا کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا تو بھی میری جان سلامت رہی۔

۳۱ جب وہ فنی ایل سے چلا تو سورج نکل چکا تھا اور وہ اپنی ران کی وجہ سے لنگڑا کر چل رہا تھا۔ ۳۲ اِسی لیے بنی اِسرائیل اُس نس کو جو ران کے جوڑ سے جڑی ہوتی ہے آج تک نہیں کھاتے کیونکہ اُس آدمی نے یعقوب کی ران کے جوڑ کی اُسی نس کے پاس چھُوا تھا۔

یعقوب کی عیسَو سے ملاقات

۳۳ یعقوب نے نگاہ اُٹھائی اور دیکھا کہ عیسَو اپنے چار سَو آدمیوں کیساتھ آ رہا ہے۔ تب اُس نے اپنے بچّوں کو لیاہ، راخِل اور دونوں کنیزوں کے درمیان بانٹ دیا۔ ۲ اُس نے کنیزوں اور اُن کے بچّوں کو سب سے آگے، لیاہ اور اُس کے بچّوں کو اُن کے پیچھے اور راخِل اور یُوسُف کو سب سے پیچھے رکھا۔ ۳ وہ خود اُن کے آگے آگے چلا اور اپنے بھائی تک پہنچتے پہنچتے سات بار زمین تک جھُکا۔

۴ لیکن عیسَو دوڑ کر اپنے بھائی یعقوب سے ملنے پہنچا اور اُس کے گلے میں بانہیں ڈال کر اُسے چوما اور وہ دونوں رو پڑے۔

۵ تب عیسَو نے نگاہ اُٹھا کر عورتوں اور بچّوں کو دیکھا اور پوچھا: یہ تیرے ساتھ کون ہیں؟

یعقوب نے جواب دیا: یہ وہ بچّے ہیں جو خدا نے تیرے بندے کو عنایت کیے ہیں۔

۶ تب کنیزوں نے اپنے بچّوں کے ساتھ آگے آ کر عیسَو کو جھُک کر سلام کیا۔ ۷ اُن کے بعد لیاہ اور اُس کے بچّے آئے اور اُنہوں نے بھی جھُک کر سلام کیا۔ اور سب کے آخر میں یُوسُف اور راخِل آئے اور اُنہوں نے بھی جھُک کر سلام کیا۔

۸ عیسَو نے پوچھا: اِن سب گلّوں سے جو مجھے ملے تیرا کیا مطلب ہے؟

اُس نے کہا: میرے آقا! وہ اِس لیے ہیں کہ تیری نظرِکرم مجھ پر ہو۔

۹ لیکن عیسَو نے کہا: نہیں بھائی! میرے پاس تو پہلے ہی بہت کچھ ہے لہٰذا جو تیرا ہے وہ تُو اپنے پاس ہی رکھ۔

۱۰ یعقوب نے کہا: نہیں نہیں! اگر مجھ پر تیری نظرِعنایت ہے تو میری طرف سے یہ تحفہ قبول کر کیونکہ تیرا چہرہ دیکھنا خدا کا چہرہ دیکھنے کے مانند ہے؛ خصوصاً اب جب کہ تو نے مہربانی سے میرا اِستقبال کیا ہے۔ ۱۱ براہِ کرم جو تحفہ تیرے حضور لایا گیا اُسے قبول کر کیونکہ خدا کے فضل وکرم سے میرے پاس ضرورت کا سارا سامان موجود ہے۔ اور یعقوب کے اِصرار کرنے پر عیسَو نے اُسے قبول کر لیا،۔

۱۲ تب عیسَو نے کہا: آ ہم آگے چلیں اور میں تیرے ہمراہ چلوں گا۔

۱۳ لیکن یعقوب نے اُس سے کہا: میرے آقا کو معلوم ہے کہ میرے بال بچّے نازک ہیں اور مجھے دودھ پلانے والی بھیڑ بکریوں اور گایوں کا بھی خیال رکھنا ہے۔ اگر اُنہیں ایک دِن بھی حد سے زیادہ ہانکا گیا تو سب جانور مر جائیں گے۔ ۱۴ لہٰذا میری درخواست ہے کہ میرا آقا اپنے بندے سے پیشتر روانہ ہو جائے اور میں اپنے آگے چلنے والے چوپایوں اور بچّوں کی رفتار کے مطابق آہستہ آہستہ چلتاہُوا اپنے آقا کے پاس شعیر میں آ جاؤں گا۔

۱۵ عیسَو نے کہا: اچھا میں اپنے لوگوں میں سے چند کو تیرے پاس چھوڑے جاتا ہوں۔

یعقوب نے کہا: اِس کی کیا ضرورت ہے؟ بس میرے آقا کی نظرِکرم مجھ پر ہے یہی بہت ہے۔

۱۶ چنانچہ اُسی روز عیسَو شعیر کے لیے روانہ ہُوا۔ ۱۷ البتّہ یعقوب سُکّات چلا گیا اور وہاں اُس نے اپنے لیے ایک مکان اور اپنے مویشیوں کے لیے جھونپڑے بنائے۔ اِسی وجہ سے اُس مقام کا نام سُکّات پڑ گیا۔

۱۸ فدّان ارام سے آنے کے بعد یعقوب صحیح سلامت ملک کنعان میں سکم کے شہر تک پہنچا اور شہر کے نزدیک ہی خیمہ زن ہو گیا۔ ۱۹ زمین کے جس قطعہ پر اُس نے اپنا خیمہ نصب کیا اُسے اُس نے سکم کے باپ حمور کے بیٹوں سے چاندی کے سَو سِکّوں کے عِوض خرید لیا ۲۰ اور وہاں اُس نے ایک مذبح بنا کر اُس کا نام ایل الہٰ اسرائیل رکھا۔

دینہ اور اہلِ سِکم

۳۴ اور لیاہ کی بیٹی دینہ جو یعقوب سے اُس کے ہاں پیدا ہوئی تھی اُس ملک کی لڑکیوں کو دیکھنے نکلی۔ ۲ تب اُس ملک کے امیر حِوّی حمور کے بیٹے سِکم نے اُسے دیکھا اور اُسے لے جا کر اُس کی عصمت دری کی۔ ۳ اُس کا دل یعقوب کی بیٹی دینہ پر آ گیا اور وہ اُس لڑکی سے محبّت کرنے لگا اور اُس سے میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگا ۴ اور سِکم نے اپنے باپ حمور سے کہا: میری شادی اِس لڑکی سے کرا دے۔

۵ یعقوب نے یہ بات کہ اُس کی بیٹی دینہ کو بے حُرمت کیا گیا ہے؛ اُس وقت سُنی جب اُس کے بیٹے کھیتوں میں اُس کے مویشیوں کے پاس تھے۔ لہٰذا وہ اُن کے گھر آنے تک چپکا رہا۔

۶ اور سِکم کا باپ حمور یعقوب سے بات چیت کرنے کے لیے اُس کے پاس گیا۔ ۷ یعقوب کے بیٹوں نے جوں ہی یہ بات سُنی وہ اپنے کھیتوں سے لَوٹے اور سیدھے گھر پہنچے۔ وہ نہایت رنجیدہ تھے اور غصّہ سے آگ بگولہ ہو رہے تھے کیونکہ سِکم نے یعقوب کی بیٹی کی عصمت لُوٹ کر بنی اسرائیل میں ایسی شرمناک حرکت کی جو نہ کی جانی چاہیے تھی۔

۸ لیکن حمور نے اُن سے کہا: میرا بیٹا سِکم تمہاری لڑکی کو دل سے چاہتا ہے لہٰذا براہِ کرم اُسے میرے بیٹے کے ساتھ بیاہ دو۔ ۹ ہمارے ساتھ آپس میں شادی بیاہ کر لو۔ ہمیں اپنی بیٹیاں دو اور ہماری بیٹیاں اپنے لیے لے لو۔ ۱۰ تم ہمارے بیچ میں بس جاؤ۔ یہ ملک تمہارے لیے کھلا ہے۔ اِس میں رہو؛ تجارت کرو اور اُسی میں اپنے لیے جائدادیں کھڑی کر لو۔

۱۱ سِکم نے بھی دینہ کے باپ اور بھائیوں سے کہا: اگر مجھ پر تمہاری نظرِعنایت ہو جائے تو جو کچھ تم مانگو گے میں تمہیں دوں گا۔ ۱۲ دُلہن کا مہر اور جہیز جس قدر بھی تم چاہو طے کر لو اور جو تم کہو گے؛ میں ادا کروں گا۔ بس اُس لڑکی کو مجھ سے بیاہ دو۔

۱۳ لیکن چونکہ اُن کی بہن دینہ کی عزّت لُوٹی گئی تھی اِس لیے یعقوب کے بیٹوں نے سِکم اور اُس کے باپ حمور کو ورغلانے کے لیے جواب دیا ۱۴ اور اُن سے کہا: ہم یہ نہیں کر سکتے۔ ہم اپنی بہن ایک نامختون آدمی کو نہیں دے سکتے۔ اِس میں ہماری رُسوائی ہے۔ ۱۵ ہم صرف ایک شرط پر راضی ہو سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ تم سب مَردوں کا ختنہ کیا جائے تاکہ تم ہماری طرح مختون ہو سکو۔ ۱۶ تب ہم اپنی بیٹیاں تمہیں دیں گے اور تمہاری بیٹیاں اپنے لیے

لیں گے۔ اور ہم تمہارے بیچ میں بسیں گے اور تمہارے ساتھ مل کر ایک قوم بن جائیں گے۔ [۱۷] لیکن اگر تم ختنہ کرانے پر راضی نہیں ہوتے تو ہم اپنی بہن کو لے کر چلے جائیں گے۔

[۱۸] اُن کی پیشکش حمور اور اُس کے بیٹے سِکم کو پسند آئی۔ [۱۹] اُس نوجوان نے جو اپنے باپ کے خاندان میں نہایت معزز سمجھا جاتا تھا، اُن کے کہنے پر عمل کرنے میں بالکل تاخیر نہ کی کیونکہ وہ یعقوب کی بیٹی کا بےحد مشتاق تھا۔ [۲۰] تب حمور اور اُس کا بیٹا سِکم اپنے شہر کے پھاٹک پر اپنے شہر والوں سے بات چیت کرنے گئے۔ [۲۱] اور اُن سے کہنے لگے کہ یہ لوگ ہم سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ اُنہیں اِس ملک میں رہ کر کاروبار کرنے دو۔ اِس ملک میں اُن کے لیے کافی گنجایش ہے۔ ہم اُن کی بیٹیوں سے اور وہ ہماری بیٹیوں سے بیاہ کر سکتے ہیں۔ [۲۲] لیکن وہ لوگ صرف اِس شرط پر ہم لوگوں کے ساتھ ایک قوم ہو کر رہنے پر راضی ہیں کہ ہمارے مَرد اپنا ختنہ کروائیں جیسا اُن کا ہُوا ہے۔ [۲۳] کیا اُن کے مویشی، مال واسباب اور سارے جانور ہمارے نہ ہو جائیں گے؟ اگر ہم اپنی رضامندی اُن پر ظاہر کر دیں تو وہ ہمارے بیچ میں بس جائیں گے۔

[۲۴] تب سب مَردوں نے جو شہر کے پھاٹک سے گزرا کرتے تھے، حمور اور اُس کے بیٹے سِکم کی بات مان لی اور شہر کے ہر مَرد کا ختنہ کیا گیا۔

[۲۵] تین دِن کے بعد جب وہ سب ابھی درد میں مبتلا تھے، یعقوب کے بیٹوں میں سے دینہ کے دو بھائی شمعون اور لاوی اپنی اپنی تلوار لے کر ناگہاں شہر پر ٹوٹ پڑے اور ہر مَرد کو مار ڈالا۔ [۲۶] اُنہوں نے حمور اور اُس کے بیٹے سِکم کو بھی تلوار سے قتل کر ڈالا اور دینہ کو سِکم کے گھر سے نکال لے گئے۔ [۲۷] پھر یعقوب کے بیٹے مقتولوں پر جھپٹے اور شہر کو لُوٹ لیا کیونکہ اُنہوں نے اُن کی بہن کو بےحُرمت کیا تھا۔ [۲۸] اُنہوں نے اُن کی بھیڑ بکریاں، مویشی، گدھے اور جو کچھ شہر اور کھیتوں میں تھا، لے لیا۔ [۲۹] وہ اُن کی ساری دولت اور اُن کے بچّوں اور بیویوں کو اور اُن کے گھروں میں کی سب چیزوں کو مالِ غنیمت کی طرح لے کر چلتے بنے۔

[۳۰] تب یعقوب نے شمعون اور لاوی سے کہا: تم نے اِس ملک کے کنعانی اور پرِزّی باشندوں کے دلوں میں میرے خلاف نفرت پیدا کر کے مجھے مصیبت میں ڈال دیا۔ ہم تو تعداد میں بہت کم ہیں اور اگر وہ میرے خلاف اِکٹھے ہو کر مجھ پر حملہ کر دیں تو میں اور میرا خاندان تباہ ہو جائیں گے۔

[۳۱] لیکن اُنہوں نے جواب دیا: کیا اُسے ہماری ہی بہن کے ساتھ فاحشہ کا سلوک کرنا تھا؟

یعقوب کا بیت ایل واپس ہونا

۳۵

تب خدا نے یعقوب سے کہا: بیت ایل لَوٹ جا اور وہیں بس جا اور وہاں خدا کے لیے، جو تجھے اُس وقت دکھائی دیا تھا جب تُو اپنے بھائی عیسَو سے بھاگا جا رہا تھا، ایک مذبح بنا۔

[۲] تب یعقوب نے اپنے گھر والوں اور اُن سب سے جو اُس کے ساتھ تھے، کہا: تمہارے پاس جو پرائے معبود ہیں اُنہیں دور کر دو اور اپنے آپ کو پاک کر کے اپنے کپڑے بدل ڈالو۔ [۳] تب آؤ کہ ہم بیت ایل چلیں جہاں میں خدا کے لیے ایک مذبح بناؤں گا جس نے میری تکلیف کے دِنوں میں میری دعا سُنی اور جہاں کہیں میں گیا، میرے ساتھ رہا۔ [۴] چنانچہ اُنہوں نے سب پرانے معبود جو اُن کے پاس تھے اور اُن کے کانوں کی بالیاں یعقوب کو دیں اور یعقوب نے اُنہیں سِکم میں بلُوط کے درخت کے نیچے دفن کر دیا۔ [۵] تب اُنہوں نے کوُچ کیا اور اُن کے اِردگرد کے شہروں پر خدا کا اِس قدر خوف طاری تھا کہ کسی نے اُن کا تعاقب نہ کیا۔

[۶] یعقوب اور اُس کے ساتھ کے سب لوگ ملک کنعان کے لُوز نام کے ایک مقام پر پہنچے جس کا نام بیت ایل بھی ہے۔ [۷] اُس نے وہاں ایک مذبح بنایا اور اُس مقام کا نام ایل بیت ایل رکھا کیونکہ جب وہ اپنے بھائی کے پاس سے دور بھاگا جا رہا تھا تو اُس جگہ خدا اُس پر ظاہر ہُوا تھا۔

[۸] اور رِبقہ کی دایہ دبورہ مر گئی اور بیت ایل کے نیچے بلُوط کے درخت کے نیچے دفن کی گئی۔ لہٰذا اُس کا نام الّون بکُوت رکھا گیا۔

[۹] یعقوب کے فدّان ارام سے لَوٹنے کے بعد خدا اُسے پھر دکھائی دیا اور اُسے برکت دی۔ [۱۰] اور خدا نے اُس سے کہا: تیرا نام یعقوب ہے لیکن آیندہ تُو یعقوب نہ کہلائے گا۔ تیرا نام اِسرائیل ہوگا۔ سو اُس نے اُس کا نام اِسرائیل رکھا۔

[۱۱] اور خدا نے اُس سے کہا: میں خدائے قادرِ مطلق ہُوں۔ تُو برومند ہو اور بڑھتا چلا جا۔ تجھ سے ایک قوم بلکہ قوموں کا ایک گروہ پیدا ہوگا اور تیری نسل سے بادشاہ پیدا ہوں گے۔ [۱۲] جو ملک میں نے ابرہام اور اِضحاق کو دیا وہ میں تجھے بھی دے رہا ہوں اور میں یہ ملک تیرے بعد تیری نسل کو بھی دوں گا۔ [۱۳] تب خدا جس جگہ اُس سے ہمکلام ہُوا وہیں سے اُس کے پاس سے اوپر چلا گیا۔

[۱۴] جس جگہ خدا اُس سے ہمکلام ہُوا تھا وہاں یعقوب نے

پتّھر کا ایک ستون کھڑا کیا اور اُس پر تپاون کیا اور تیل بھی ڈالا۔ [۱۵] اور یعقوب نے اُس جگہ کا نام جہاں خدا اُس سے ہم کلام ہُوا تھا بیت ایل رکھا۔

راخل اور اِضحاق کا وفات پانا

[۱۶] تب اُنہوں نے بیت ایل سے کُوچ کیا۔ ابھی وہ اِفرات سے کچھ فاصلہ پر تھے کہ راخل کو دردِ زہ شروع ہو گیا اور زچگی میں نہایت دِقّت ہُوئی۔ [۱۷] اور چونکہ اُسے زچگی میں کافی تکلیف ہو رہی تھی اِس لیے دائی نے اُس سے کہا: خوف نہ کر کیونکہ تیرے ہاں بیٹا ہوگا۔ [۱۸] وہ دم توڑ رہی تھی لیکن مرنے سے پہلے اُس نے اُس بیٹے کا نام بِن اَونی رکھا لیکن اُس کے باپ نے اُس کا نام بِن یمین رکھا۔

[۱۹] یوں راخل نے وفات پائی اور اِفرات یعنی بیت لحم کی راہ میں دفن ہوئی۔ [۲۰] یعقوب نے اُس کی قبر پر ایک ستون کھڑا کیا۔ راخل کی قبر کا یہ ستون آج تک موجود ہے۔

[۲۱] اِسرائیل نے پھر کُوچ کیا اور مِگدال عدر کے پرے خیمہ زن ہُوا۔ [۲۲] جب اسرائیل اُس علاقہ میں رہتا تھا تب روبن نے جا کر اپنے باپ کی داشتہ بلہاہ کے ساتھ رات گزاری اور اسرائیل کو اِس کا پتہ چل گیا۔

یعقوب کے بارہ بیٹے تھے:

[۲۳] (اُن میں سے) لیاہ کے بیٹے یہ تھے:

روبن یعقوب کا پہلوٹھا۔

شمعون، لاوی، یہوداہ، اِشکار اور زبولُون۔

[۲۴] اور راخل کے بیٹے یہ تھے:

یوسف اور بِن یمین

[۲۵] راخل کی خادمہ بلہاہ کے بیٹے یہ تھے:

دان اور نفتالی

[۲۶] اور لیاہ کی خادمہ زِلفہ کے بیٹے یہ تھے:

جد اور آشر

یہ سب یعقوب کے بیٹے تھے جو اُس سے فدّان ارام میں پیدا ہُوئے۔

[۲۷] یعقوب ممرے میں جو قریت اربع یعنی حبرون کے نزدیک ہے اور جہاں ابرہام اور اِضحاق بسے تھے اپنے باپ اِضحاق کے پاس آیا۔ [۲۸] اِضحاق ایک سو اسّی برس کا ہُوا۔ [۲۹] تب اُس نے آخری سانس لی اور وفات پائی اور ضعیف اور پوری عمر کا ہو کر اپنے لوگوں میں جا ملا اور اُس کے بیٹوں عیسَو اور یعقوب نے اُسے دفن کیا۔

عیسَو کا نسب نامہ

۳۶

[۱] عیسَو (یعنی ادوم) کا نسب نامہ یہ ہے:

[۲] عیسَو نے اِن کنعانی لڑکیوں سے بیاہ کیا: حتّی ایلون کی بیٹی عدّہ؛ حوّی صبعون کی نواسی اور عنّہ کی بیٹی اُہلیبامہ۔ [۳] اِسمٰعیل کی بیٹی اور نبایوت کی بہن بشامہ۔

[۴] عیسَو سے عدّہ کے ہاں الیفز اور بشامہ کے ہاں رُعوایل پیدا ہُوا۔ [۵] اور اُہلیبامہ کے ہاں یعوس، یعلام اور قورح پیدا ہُوئے۔ یہ عیسَو کے بیٹے تھے جو اُس کے ہاں ملک کنعان میں پیدا ہُوئے۔

[۶] عیسَو اپنی بیویوں، بیٹوں اور اپنے گھر کے سب لوگوں، اپنے تمام مویشیوں اور دوسرے جانوروں اور اُس مال و اسباب کو جسے اُس نے ملک کنعان میں جمع کیا تھا ساتھ لے کر اپنے بھائی یعقوب سے کچھ دُور کسی اور ملک میں چلا گیا۔ [۷] اُن کا مال و اسباب اِس قدر بڑھ گیا تھا کہ وہ اِکٹھے نہیں رہ سکتے تھے اور اُن کے مویشیوں کی کثرت کے باعث اُس ملک میں جہاں وہ رہتے تھے اُن دونوں کے لیے گنجایش نہ تھی۔ [۸] چنانچہ عیسَو یعنی ادوم شعیر کے پہاڑی ملک میں جا بسا۔

[۹] شعیر کے پہاڑی ملک کے ادومیوں کے باپ عیسَو کا نسب نامہ یہ ہے:

[۱۰] عیسَو کے بیٹوں کے نام یہ ہیں: الیفز، عیسَو کی بیوی عدّہ کا بیٹا اور رُعوایل عیسَو کی بیوی بشامہ کا بیٹا۔

[۱۱] الیفز کے بیٹے یہ ہیں: تیمان، اومر، صفو، جعتام اور قنز۔

[۱۲] عیسَو کے بیٹے الیفز کی ایک داشتہ بھی تھی جس کا نام تمنع تھا۔ اُس سے عمالیق پیدا ہُوا۔ یہ عیسَو کی بیوی عدّہ کے پوتے تھے۔

[۱۳] رُعوایل کے بیٹے یہ ہیں:

نحت زارح سمّہ اور مزّہ۔ یہ عیسَو کی بیوی بشامہ کے پوتے تھے۔

[۱۴] عیسَو کی بیوی اُہلیبامہ کے ہاں جو صبعون کی نواسی اور عنّہ کی بیٹی تھی عیسَو سے یہ بیٹے پیدا ہُوئے:

یعُوس، یعلام اور قورح۔

[۱۵] عیسَو کی نسل میں جو رئیس بنے یہ تھے:

رئیس جو عیسَو کے بیٹے الیفز کی اولاد میں سے تھے یہ ہیں:
رئیس تیمان ، رئیس اومر ، رئیس صیفو ، رئیس قنز ،
۱۶ رئیس قورح ، رئیس جعتام اور رئیس عمالیق ۔ یہ
رئیس وہ ہیں جو ملک ادوم میں الیفز سے پیدا ہُوئے
اور وہ عدّہ کے بطن سے تھے ۔

۱۷ رئیس جو عیسَو کے بیٹے رُعوایل کی اولاد میں سے تھے یہ ہیں:
رئیس نحت ، رئیس زارح ، رئیس سمّہ اور رئیس مزّہ ۔
یہ رئیس وہ ہیں جو ملک ادوم میں رُعوایل سے پیدا
ہُوئے اور وہ عیسَو کی بیوی بشامہ کے بطن سے تھے ۔

۱۸ رئیس جو عیسَو کی بیوی اُہلیبامہ کی اولاد میں سے تھے یہ ہیں:
رئیس یعوس ، رئیس یعلام اور رئیس قورح ۔ یہ رئیس
وہ ہیں جو عنہ کی بیٹی اور عیسَو کی بیوی اُہلیبامہ کے
بطن سے تھے ۔

۱۹ یہ عیسَو یعنی ادوم کی اولاد اور اُن کے رئیس تھے ۔

۲۰ اور شعیر حوری کے بیٹے جو اِس علاقہ میں بستے تھے یہ ہیں:
لوطان ، سوبل ، صبعون اور عنہ ، ۲۱ دِیسون ، اِیصر
اور دیسان ۔ شعیر کی اولاد میں سے ملک ادوم میں جو
حوری رئیس ہُوئے یہی ہیں ۔

۲۲ لوطان کے بیٹے یہ ہیں:
حوری اور ہیمام ۔ لوطان کی ایک بہن بھی تھی جس کا
نام تِمنع تھا ۔

۲۳ سوبل کے بیٹے یہ ہیں:
علوان ، مانحت ، عیبال ، سفو اور اونام ۔

۲۴ صبعون کے بیٹے یہ ہیں:
آیّہ اور عنہ ۔ یہ وہی عنہ ہے جسے اپنے باپ کے
گدھے چراتے وقت بیابان میں گرم پانی کے
چشموں کا سراغ ملا تھا ۔

۲۵ عنہ کی اولاد یہ ہے:
دیسون اور اُہلیبامہ جو عنہ کی بیٹی تھی ۔

۲۶ دیسون کے بیٹے یہ ہیں:
حمدان ، اشبان ، یتران اور کران ۔

۲۷ ایصر کے بیٹے یہ ہیں:
بلہان ، زعوان اور عقان ۔

۲۸ دِیسان کے بیٹے یہ ہیں:
عُوض اور اِران ۔

۲۹ رئیس جو حوریوں میں ہُوئے ، یہ ہیں:
رئیس لوطان ، رئیس سوبل ، رئیس صبعون ، رئیس عنہ ،
۳۰ رئیس دیسون ، رئیس اِیصر اور رئیس دیسان ۔
شعیر کے ملک میں حوریوں کے رئیس یہی تھے ۔

ادوم کے حکمران

۳۱ یہ وہ بادشاہ ہیں جو اِسرائیلی بادشاہوں سے پیشتر ملک ادوم میں حکمران رہے:

۳۲ بعور کا بیٹا بالع ادوم کا بادشاہ بنا اور اُس کے شہر کا نام دِنہابا تھا ۔

۳۳ بالع کی وفات کے بعد زارح کا بیٹا یوباب اُس کا جانشین ہُوا ۔ وہ بُصرا کا باشندہ تھا ۔

۳۴ یوباب کی وفات کے بعد حُشیم اُس کا جانشین ہُوا جو تیمانیوں کے ملک کا باشندہ تھا ۔

۳۵ حُشیم کی وفات کے بعد بِدد کا بیٹا ہدد جس نے موآب کے ملک میں مدیانیوں کو شکست دی تھی اُس کا جانشین ہُوا ۔ اُس کے شہر کا نام عوِیت تھا ۔

۳۶ ہدد کی وفات کے بعد شملہ اُس کا جانشین ہُوا جو مسرقہ کا باشندہ تھا ۔

۳۷ شملہ کی وفات کے بعد ساؤل اُس کا جانشین ہُوا جو دریائے فرات کے کنارے کے رحوبوت کا باشندہ تھا ۔

۳۸ ساؤل کی وفات کے بعد عکبور کا بیٹا بعل حنان اُس کا جانشین ہُوا ۔

۳۹ عکبور کے بیٹے بعل حنان کی وفات کے بعد حدد اُس کا جانشین ہُوا ۔ اُس کے شہر کا نام پاؤ تھا اور اُس کی بیوی کا نام مہیطب ایل تھا جو مطرِد کی بیٹی اور میضاہاب کی نواسی تھی ۔

۴۰ پس عیسَو کی نسل کے رئیسوں کے نام اُن کے فرقوں اور علاقوں کے ناموں کے مطابق یہ ہیں:
رئیس تِمنع ، رئیس علوہ ، رئیس یتیت ، ۴۱ رئیس اہلیبامہ ،
رئیس اَیلہ ، رئیس فینون ، ۴۲ رئیس قنز ، رئیس تیمان ،
رئیس مِبصار ، ۴۳ رئیس مجدِ ایل اور رئیس عِرام ۔
یہ ادوم کے رئیسوں کے نام ہیں جو اُن کی بود و باش
کے ملک میں اُن کے علاقوں کے مطابق ہیں ۔
یہ حال ادومیوں کے باپ عیسَو کا ہے ۔

یُوسُفؔ کا خواب

۳۷ یعقوبؔ ملک کنعان میں یعنی اُس ملک میں رہتا تھا جہاں اُس کے باپ نے کچھ عرصہ گزارا تھا۔
[۲] یعقوبؔ کی نسل کا حال یہ ہے:

یُوسُفؔ ایک سترہ سالہ نوجوان تھا جو اپنے بھائیوں کے ساتھ جو اُس کی باپ کی بیویوں، بِلہاہؔ اور زِلفہؔ کے بیٹے تھے، بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا اور اُن کی بری باتوں کی خبر باپ تک پہنچایا کرتا تھا۔
[۳] اِسرائیلؔ، یُوسُفؔ کو اپنے دوسرے بیٹوں سے زیادہ عزیز رکھتا تھا کیونکہ وہ اُس کے بڑھاپے کا بیٹا تھا اور اُس نے اُس کے لیے مختلف رنگوں والی ایک قبا بنائی تھی۔ [۴] اُس کے بھائیوں نے جب یہ دیکھا کہ اُن کا باپ اُس کو اُن سے زیادہ پیار کرتا ہے تو وہ اُس سے حسد کرنے لگے اور اُس کے ساتھ ڈھنگ سے بات بھی نہ کرتے تھے۔
[۵] یُوسُفؔ نے ایک خواب دیکھا اور جب اُس نے وہ خواب اپنے بھائیوں کو بتایا تو وہ اُس سے اور بھی زیادہ نفرت کرنے لگے۔
[۶] اُس نے اُن سے کہا: ذرا اِس خواب کو تو سنو جو میں نے دیکھا ہے۔ [۷] ہم کھیت میں پُولے باندھ رہے تھے کہ اچانک میرا پُولا کھڑا ہو گیا اور تمہارے پُولے میرے پُولے کے اِردگرد جمع ہو گئے اور اُسے سجدہ کرنے لگے۔
[۸] اُس کے بھائیوں نے اُس سے کہا: کیا تُو ہمارا بادشاہ بننا چاہتا ہے؟ کیا تُو واقعی ہم پر حکومت کرے گا؟ اور وہ اُس کے خواب اور اُس کی باتوں کی وجہ سے اُس سے اور بھی زیادہ نفرت کرنے لگے۔
[۹] تب اُس نے ایک اور خواب دیکھا اور اُس نے اُسے اپنے بھائیوں کو بتایا۔ اُس نے کہا: سنو! اِس دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سورج، چاند اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔
[۱۰] جب اُس نے اِس خواب کا ذکر اپنے باپ اور اپنے بھائیوں سے کیا تو اُس کے باپ نے اُسے ڈانٹا اور کہا: یہ خواب کیا ہے جو تو نے دیکھا ہے؟ کیا تیری ماں اور میں اور تیرے بھائی سچ مُچ تیرے سامنے زمین پر جُھکیں گے اور تجھے سجدہ کریں گے؟
[۱۱] اُس کے بھائی اُس سے اور بھی نفرت کرنے لگے لیکن اُس کے باپ نے یہ بات اپنے دل میں رکھی۔

یُوسُفؔ کا اپنے بھائیوں کے ہاتھوں فروخت کیا جانا

[۱۲] ایک دن جب اُس کے بھائی سِکمؔ کے آس پاس اپنے باپ کی بھیڑیں چرا رہے تھے [۱۳] تو اِسرائیلؔ نے یُوسُفؔ سے کہا: جیسا کہ تُو جانتا ہے، تیرے بھائی سِکمؔ کے نزدیک بھیڑ بکریاں چرا رہے ہیں۔ میں تجھے اُن کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں۔

اُس نے کہا: بہت خُوب۔
[۱۴] چنانچہ اُس نے اُس سے کہا: جا کر دیکھ کہ تیرے بھائی اور سارے ریوڑ خیریت سے تو ہیں اور پھر آ کر مجھے خبر دے۔ تب اُس نے یُوسُفؔ کو حبرونؔ کی وادی سے رخصت کیا۔

جب یُوسُفؔ سِکمؔ پہنچا [۱۵] تو ایک شخص نے اُسے کھیتوں میں اِدھر اُدھر گھومتے پایا اور اُس سے پوچھا: تُو کیا ڈھونڈ رہا ہے؟
[۱۶] اُس نے جواب دیا: میں اپنے بھائیوں کو ڈھونڈ رہا ہوں۔ کیا تُو مجھے بتا سکتا ہے کہ وہ اپنی بھیڑ بکریاں کہاں چرا رہے ہیں؟
[۱۷] اُس آدمی نے جواب دیا: وہ یہاں سے چلے گئے اور میں نے اُنہیں یہ کہتے سنا تھا کہ چلو ہم دُوتینؔ کی طرف نکل چلیں۔

چنانچہ یُوسُفؔ اپنے بھائیوں کی تلاش میں روانہ ہُوا اور اُنہیں دُوتینؔ کے پاس پایا۔ [۱۸] لیکن اُنہوں نے اُسے دور سے دیکھا اور اِس سے قبل کہ وہ اُن تک پہنچتا، اُنہوں نے اُسے قتل کرنے کی ٹھان لی۔
[۱۹] اور اُنہوں نے آپس میں کہا: دیکھو وہ خواب دیکھنے والا آ رہا ہے۔ [۲۰] آؤ ہم اُسے مار ڈالیں اور کسی گڑھے میں ڈال دیں اور کہیں گے کہ کوئی خُونخوار جانور اُسے کھا گیا۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ اُس کے خوابوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔
[۲۱] جب روبنؔ نے یہ سنا تو اُس نے اُسے اُن کے ہاتھوں سے بچانے کی کوشش کی۔ اُس نے کہا: ہم اُس کی جان نہ لیں [۲۲] بلکہ اُس کا خون بہانے کی بجائے اُسے بیابان کے کسی گڑھے میں ڈال دیں۔ تُم اُسے مارومت۔ روبنؔ نے یہ اِس لیے کہا کہ وہ اُسے اُن کے ہاتھ سے بچا کر اپنے باپ کے پاس سلامت لے جانا چاہتا تھا۔
[۲۳] چنانچہ جب یُوسُفؔ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچا تو اُنہوں نے اُس کی مختلف رنگوں والی قبا کو جسے وہ پہنے ہُوئے تھا، اُتار لیا [۲۴] اور اُسے اُٹھا کر ایک گڑھے میں پھینک دیا جو سوکھا تھا۔ اُس میں ذرا بھی پانی نہ تھا۔
[۲۵] پھر جب وہ کھانا کھانے بیٹھے تو اُنہوں نے آنکھ اُٹھائی اور اِسمٰعیلیوں کے ایک کاروان کو جِلعادؔ سے آتے ہُوئے دیکھا۔ اُن کے اونٹ گرم مسالوں، روغن بلسان اور مُر سے لدے ہُوئے تھے اور وہ اُنہیں مصرؔ لے جا رہے تھے۔

[۲۶] یہوداہؔ نے اپنے بھائیوں سے کہا: اگر ہم اپنے بھائی کو مار ڈالیں اور اُس کے خون کو چھپالیں تو کیا فائدہ ہوگا؟ [۲۷] کیوں نہ ہم اُسے اسمٰعیلیوں کے ہاتھ بیچ ڈالیں، اُسے ہلاک کیوں کریں؟ آخر کار وہ ہمارا بھائی ہے اور ہمارا ہی اپنا گوشت اور خون ہے۔ اُس کے بھائیوں نے اُس کی بات مان لی۔

[۲۸] چنانچہ جب وہ مِدیانی سوداگر نزدیک آئے تو یُوسفؔ کے بھائیوں نے اُسے گڑھے میں سے کھینچ کر باہر نکالا اور اُسے چاندی کے بیس سِکوں کے عِوض اِسمٰعیلیوں کے ہاتھ بیچ ڈالا جو اُسے مِصرؔ لے گئے۔

[۲۹] جب رُوبنؔ لَوٹ کر گڑھے پر پہنچا اور دیکھا کہ یُوسفؔ وہاں نہیں ہے، تو اُس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ [۳۰] وہ لَوٹ کر اپنے بھائیوں کے پاس گیا اور کہنے لگا: لڑکا تو وہاں نہیں ہے! اب میں کیا کروں؟

[۳۱] تب اُنہوں نے ایک بکرے کو ذبح کر کے یُوسفؔ کی قبا کو اُس کے خون میں تر کیا [۳۲] اور اُس مختلف رنگوں والی قبا کو لے کر اپنے باپ کے پاس لَوٹے اور کہنے لگے: ہمیں یہ چیز پڑی ہُوئی ملی۔ لہٰذا اُسے غور سے دیکھ کہ کہیں یہ تیرے بیٹے کی قبا تو نہیں ہے؟

[۳۳] یعقوبؔ نے اُسے پہچان لیا اور کہا: یہ تو میرے بیٹے کی قبا ہے، وہ کسی خونخوار جانور کا لقمہ بن گیا۔ سچ مچ یُوسفؔ پھاڑ ڈالا گیا۔

[۳۴] چنانچہ تب یعقوبؔ نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور ٹاٹ پہن لیا اور وہ کئی دِنوں تک اپنے بیٹے کے لیے ماتم کرتا رہا۔ [۳۵] اُس کے سب بیٹے اور بیٹیاں اُسے تسلّی دیتے تھے لیکن اُسے تسلّی نہ ہوتی تھی۔ وہ یہی کہتا تھا کہ میں تو ماتم کرتا ہُوا ہی قبر میں پہنچ جاؤں گا اور اپنے بیٹے سے جا ملوں گا۔ چنانچہ یعقوبؔ اپنے بیٹے کے لیے آنسو بہاتا رہا۔

[۳۶] اِس اثنا میں مِدیانیوں نے یُوسفؔ کو مِصرؔ میں فوطیفارؔ کے ہاتھ جو فِرعونؔ کا ایک حاکم اور پہرہ داروں کا سردار تھا، بیچ دیا۔

یہوداہؔ اور تمرؔ

۳۸ ان ہی دِنوں میں یہوداہؔ اپنے بھائیوں کو چھوڑ کر چلا گیا اور ایک عدولاّمی شخص کے پاس رہنے لگا جس کا نام حِیرہؔ تھا۔ [۲] وہاں یہوداہؔ کی سُوعؔ نام کے کسی کنعانی کی بیٹی سے ملاقات ہوگئی۔ اُس نے اُس سے بیاہ کر لیا اور اُس کے پاس گیا۔ [۳] وہ حاملہ ہُوئی اور اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا جس کا نام اُس نے عیرؔ رکھا۔ [۴] وہ پھر حاملہ ہُوئی اور اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا۔ اُس نے اُس کا نام اونانؔ رکھا۔ [۵] اُس کے ہاں ایک اور بیٹا پیدا ہُوا اور اُس نے اُس کا نام سیلہؔ رکھا۔ یہ بیٹا اُس کے ہاں کزیب میں پیدا ہُوا۔

[۶] یہوداہؔ نے اپنے پہلوٹھے بیٹے عیرؔ کی شادی جس عورت سے کی اُس کا نام تمرؔ تھا۔ [۷] لیکن یہوداہ کا پہلوٹھا بیٹا عیرؔ خداوند کی نگاہ میں شریر تھا۔ اِس لیے خداوند نے اُسے زندہ نہ رہنے دیا۔

[۸] تب یہوداہؔ نے اونانؔ سے کہا: اپنے بھائی کی بیوی کے پاس جا اور دیور کا حق ادا کر تا کہ تیرے بھائی کے نام سے نسل چلے۔ [۹] لیکن اونانؔ جانتا تھا کہ وہ بچّے اُس کے نہ کہلائیں گے اِس لیے جب کبھی وہ اپنے بھائی کی بیوی کے پاس جاتا تھا تو اپنا نطفہ زمین پر گرا دیتا تھا تا کہ کوئی بچّہ نہ ہو جو اُس کے بھائی کی نسل کہلا سکے۔ [۱۰] اُس کا یہ فعل خداوند کی نظر میں بُرا تھا اِس لیے اُس نے اُسے بھی زندہ نہ رہنے دیا۔

[۱۱] تب یہوداہؔ نے اپنی بہو تمرؔ سے کہا کہ میرے بیٹے سیلہؔ کے بالغ ہونے تک تو اپنے باپ کے گھر میں بیوہ کے طور پر بیٹھی رہ کیونکہ اُس نے سوچا کہ کہیں سیلہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح مارا نہ جائے۔ چنانچہ تمرؔ اپنے باپ کے گھر جا کر رہنے لگی۔

[۱۲] کافی عرصہ کے بعد یہوداہؔ کی بیوی جو سُوعؔ کی بیٹی تھی، مر گئی۔ جب ماتم کے دِن پورے ہوگئے تو یہوداہؔ اپنے عدولاّمی دوست حِیرہ کے ساتھ اپنی بھیڑوں کی پشم کترنے والوں کے پاس چلا گیا۔

[۱۳] جب تمرؔ کو یہ خبر ملی کہ اُس کا سُسر بھیڑوں کی پشم کترنے کے لیے تِمنتؔ آرہا ہے [۱۴] تو اُس نے اپنا بیوگی کا لباس اُتار کر برقع پہن لیا تا کہ اپنا بھیس بدل لے۔ تب وہ عینیمؔ کے پھاٹک پر جو تِمنتؔ کی راہ پر ہے جا بیٹھی۔ کیونکہ اُس نے دیکھا کہ گو سیلہؔ بالغ ہو چکا ہے پھر بھی وہ اُس سے بیاہی نہ گئی تھی۔

[۱۵] جب یہوداہؔ نے اُسے دیکھا تو اُسے کوئی فاحشہ سمجھا کیونکہ اُس نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا۔ [۱۶] یہ نہ جانتے ہُوئے کہ وہ کس کی بہو ہے، وہ راستہ چھوڑ کر اُس کے پاس گیا اور کہا: مجھے اپنے پاس آنے دے۔

اُس نے پوچھا: اگر میں تجھے اپنے پاس آنے دوں تو تُو مجھے کیا دے گا؟

[۱۷] اُس نے کہا: میں اپنے گلّہ میں سے بکری کا ایک بچّہ تجھے بھیج دوں گا۔

اُس نے کہا: اُس کے بھیجنے تک کیا تُو کوئی چیز میرے پاس

رہن رکھ جائے گا؟

[۱۸] اُس نے کہا: میں تیرے پاس کیا رہن رکھوں؟

اُس نے جواب دیا: اپنی مہر اور بازوبند اور اپنی لاٹھی دے دے۔ چنانچہ اُس نے یہ چیزیں اُسے دیں اور اُس کے پاس گیا اور وہ اُس سے حاملہ ہو گئی۔ [۱۹] تب وہ چلی گی اور اُس نے اپنا برقع اُتار ڈالا اور پھر سے بیوگی کے کپڑے پہن لیے۔

[۲۰] اِس اثنا میں یہوداہ نے اپنے عدولاّمی دوست کے ساتھ بکری کا بچّہ بھیجا تا کہ اُس عورت کے پاس سے اپنا رہن واپس منگائے۔ لیکن اُسے وہ عورت نہیں ملی۔ [۲۱] اُس نے وہاں کے باشندوں سے دریافت کیا کہ وہ طوائف کہاں ہے جو عینیم میں راہ کے کنارے بیٹھی تھی؟

اُنہوں نے کہا: یہاں تو کوئی طوائف نہ تھی۔

[۲۲] چنانچہ وہ یہوداہ کے پاس واپس آیا اور کہا: وہ مجھے نہیں ملی اور وہاں کے لوگوں نے بھی کہا کہ ہم نے یہاں کسی طوائف کو نہیں دیکھا۔

[۲۳] تب یہوداہ نے کہا: جو اُس کے پاس ہے اُسی کے پاس رہے ورنہ ہماری بڑی بدنامی ہوگی۔ میں نے تو اُسے بکری کا بچّہ بھیجا تھا پر وہ تجھے نہ ملی۔

[۲۴] تقریباً تین ماہ کے بعد یہوداہ کو یہ خبر ملی کہ تیری بہو تمر نے زنا کیا جس کی وجہ سے اب وہ حاملہ ہے۔

یہوداہ نے کہا: اُسے باہر نکال لاؤ اور جلا کر مار ڈالو۔

[۲۵] جب اُسے باہر نکالا جا رہا تھا تب اُس نے اپنے سُسر کو یہ پیغام بھیجا کہ جس شخص سے میں حاملہ ہُوئی اُسی کی یہ چیزیں ہیں۔ اُس نے مزید کہا کہ تُو پہچان تو سہی کہ یہ مہر، بازوبند اور لاٹھی کس کی ہے؟

[۲۶] یہوداہ نے اُنہیں پہچان لیا اور کہا: وہ مجھ سے زیادہ راستباز ہے کیونکہ میں نے اُسے اپنے بیٹے سیلہ سے نہیں بیاہا اور وہ پھر کبھی اُس کے پاس نہیں گیا۔

[۲۷] جب اُس کے جننے کا وقت نزدیک آیا تو معلوم ہُوا کہ اُس کے رحم میں جڑواں بچّے ہیں۔ [۲۸] جب وہ جننے لگی تو اُن میں سے ایک نے اپنا ہاتھ باہر نکالا اور دایہ نے سرخ دھاگا لے کر اُس کی کلائی میں باندھ دیا اور کہا: یہ پہلے پیدا ہُوا۔ [۲۹] لیکن جب اُس نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا تب اُس کا بھائی پیدا ہُوا اور اُس نے کہا: تُو زبردستی نکل پڑا اور اُس کا نام فارص رکھا گیا۔ [۳۰] تب اُس کا بھائی جس کی کلائی پر سرخ دھاگا باندھا ہُوا تھا، پیدا ہُوا اور اُس کا نام زارح رکھا گیا۔

یُوسُف اور فوطیفار کی بیوی

۳۹ یُوسُف کو مِصر لے جایا گیا اور فوطیفار مِصری نے، جو فِرعون کے افسروں میں سے تھا اور پہرہ داروں کا سردار تھا، اُسے اِسمٰعیلیوں کے ہاتھ سے، جو اُسے وہاں لے گئے تھے، خرید لیا۔

[۲] خداوند یُوسُف کے ساتھ تھا اور وہ برومند ہُوا اور اپنے مِصری آقا کے گھر میں رہنے لگا۔ [۳] جب اُس کے آقا نے دیکھا کہ خداوند اُس کے ساتھ ہے اور جو کچھ وہ کرتا ہے اُس میں اُسے کامیابی بخشتا ہے، [۴] تو یُوسُف پر اُس کی نظرِ کرم ہُوئی اور اُس نے یُوسُف کو اپنی خدمت گزاری میں لے لیا۔ فوطیفار نے اُسے اپنے گھر کا مختار مقرّر کیا اور اپنا سب کچھ اُسے سونپ دیا۔ [۵] جب سے اُس نے اُسے اپنے گھر کا مختار اور اپنے مال و متاع کا نگراں مقرّر کیا، تب سے خداوند نے یُوسُف کی وجہ سے اُس مِصری کے گھر کو برکت بخشی۔ فوطیفار کی ہر شَے پر، خواہ وہ گھر کی تھی یا کھیت کی، خدا کی برکت ہُوئی۔ [۶] چنانچہ اُس نے اپنی ہر شَے یُوسُف کے حوالہ کر دی اور یُوسُف کی موجودگی کے باعث اُسے سِوا اپنے کھانے پینے کے کسی اور بات کی فکر نہ تھی۔

یُوسُف بڑا تنومند اور خوبصورت تھا۔ [۷] اور کچھ ہی عرصہ کے بعد یُوسُف کے آقا کی بیوی کی نظر یُوسُف پر پڑی اور اُس نے اُسے ہم بستر ہونے پر مجبور کیا۔

[۸] لیکن اُس نے انکار کر دیا۔ یُوسُف نے اُس سے کہا: میں اِس گھر کا مختار ہُوں اور اِس وجہ سے میرے آقا کو گھر کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اُس نے اپنے گھر کا سارا اختیار مجھے دے رکھا ہے۔ [۹] اِس گھر میں مجھ سے بڑا کوئی نہیں اور میرے آقا نے کوئی شَے میرے اختیار سے باہر نہیں رکھی سِوا تیرے کیونکہ تُو اُس کی بیوی ہے۔ پھر بھلا میں ایسی ذلیل حرکت کیوں کروں اور خدا کی نظر میں گنہگار بنوں؟ [۱۰] گو اُس کا اِصرار دِن بدِن بڑھتا گیا لیکن یُوسُف نے اُس سے ہم بستر ہونے سے انکار کر دیا اور وہ اُس کے پاس آنے سے بھی گریز کرنے لگا۔

[۱۱] ایک دن وہ کسی کام سے گھر میں داخل ہُوا اور گھر کے لوگوں میں سے کوئی بھی اندر موجود نہ تھا۔ [۱۲] تو فوطیفار کی بیوی نے اُس کا پیراہن پکڑ لیا اور کہا: میرے ساتھ ہم بستر ہو۔ لیکن وہ اپنا پیراہن اُس کے ہاتھ میں چھوڑ کر گھر سے باہر بھاگ گیا۔

۱۳ جب اُس نے دیکھا کہ وہ اپنا پیراہن اُس کے ہاتھ میں چھوڑ کر گھر سے باہر بھاگ گیا ہے ۱۴ تو اُس نے اپنے گھر کے خادموں کو آواز دی اور اُن سے کہا: دیکھو! کیا یہ عِبرانی غلام ہمارے پاس اِس لیے بلایا گیا ہے کہ ہماری بے حُرمتی کرے۔ وہ یہاں آیا کہ میری عزّت لُوٹ لے لیکن میں چلاّنے لگی۔ ۱۵ جب اُس نے دیکھا کہ میں مدد کے لیے چلاّ رہی ہُوں تو وہ اپنا پیراہن میرے پاس چھوڑ کر گھر سے باہر بھاگ گیا۔

۱۶ اور وہ یُوسُفؔ کا پیراہن اُس کے آقا کے گھر آنے تک اپنے پاس رکھے رہی۔ ۱۷ تب اُس نے اُسے یہ ماجرا سنایا کہ وہ عبرانی غلام جسے تُو ہمارے یہاں لایا ہے میرے پاس اندر آیا تاکہ میری عزّت لُوٹ لے۔ ۱۸ لیکن جوں ہی میں مدد کے لیے چلاّئی وہ اپنا پیراہن میرے پاس چھوڑ کر گھر سے باہر بھاگ گیا۔

۱۹ جب اُس کے آقا نے اپنی بیوی کو یہ کہتے ہُوئے سنا کہ تیرے غلام نے میرے ساتھ ایسا سلوک کیا تو وہ غصّہ سے آگ بگولہ ہو گیا۔ ۲۰ یُوسُفؔ کے آقا نے اُسے پکڑ کر قیدخانہ میں ڈال دیا جہاں بادشاہ کے قیدی بیڑیوں میں رکھے جاتے تھے۔

جب یُوسُفؔ قیدخانہ میں تھا ۲۱ تو خداوند اُس کے ساتھ تھا۔ وہ یُوسُفؔ پر مہربان ہُوا اور اُس نے قیدخانہ کے داروغہ کو بھی اُس کا شفیق بنا دیا۔ ۲۲ چنانچہ اُس داروغہ نے اُن سب قیدیوں کو جو قیدخانہ میں تھے یُوسُفؔ کے ہاتھ میں سونپ دیا اور اُسے وہاں کے ہر کام کا ذِمّہ دار قرار دیا۔ ۲۳ جو چیز یُوسُفؔ کی زیرِ نگرانی تھی اُس کی داروغہ بالکل فکر نہ کرتا تھا کیونکہ خدا یُوسُفؔ کے ساتھ تھا اور جو کچھ وہ کرتا تھا اُس میں خداوند ہی اُسے کامیابی عطا فرماتا تھا۔

ساقی اور نانبائی

۴۰ کچھ دنوں کے بعد یوں ہُوا کہ شاہِ مِصرؔ کا ساقی اور نانبائی کسی جرم میں پکڑے گئے۔ ۲ فرعونؔ اپنے اِن دو افسروں پر جو دوسرے ساقیوں اور نانبائیوں کے سردار تھے بہت خفا ہُوا ۳ اور اُنہیں پہرہ داروں کے سردار فوطیفارؔ کے محل میں اُسی قیدخانہ میں جہاں یُوسُفؔ حراست میں تھا نظربند کر دیا۔ ۴ پہرہ داروں کے سردار نے اُنہیں یُوسُفؔ کے سپرد کر دیا تاکہ وہ اپنی نظربندی کے دَوران اُس کی نگرانی میں رہیں۔

۵ مِصرؔ کے بادشاہ کے ساقی اور نانبائی دونوں نے جو قیدخانہ میں نظربند تھے ایک ہی رات ایک ایک خواب دیکھا اور ہر خواب کی تعبیر جُدا جُدا تھی۔

۶ دوسری صبح جب یُوسُفؔ اُن کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ بڑے اُداس ہیں۔ ۷ تب اُس نے فرعونؔ کے افسروں سے جو اُس کے ساتھ اُس کے آقا کے گھر میں قید تھے پُوچھا: آج تمہارے چہروں پر اِس قدر اُداسی کیوں چھائی ہوئی ہے؟

۸ اُنہوں نے جواب دیا: ہم دونوں نے خواب دیکھے ہیں لیکن اُن کی تعبیر بتانے والا کوئی نہیں ہے۔

تب یُوسُفؔ نے اُن سے کہا: کیا تعبیریں بتانا خدا کا کام نہیں؟ اپنے خواب مجھے بتاؤ۔

۹ تب ساقیوں کے سردار نے اپنا خواب یُوسُفؔ سے بیان کیا۔ اُس نے اُس سے کہا: میں نے اپنے خواب میں اپنے سامنے انگور کی ایک بیل دیکھی ۱۰ جس میں تین شاخیں تھیں۔ جوں ہی اُس میں کلیاں لگیں اور پھول آئے اُس میں پکے ہُوئے انگوروں کے گُچھّے لگ گئے۔ ۱۱ فرعونؔ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا میں نے انگور لے کر اُنہیں فرعونؔ کے پیالہ میں نچوڑا اور وہ پیالہ اُس کے ہاتھ میں دے دیا۔

۱۲ یُوسُفؔ نے اُس سے کہا: خواب کی تعبیر یہ ہے کہ وہ تین شاخیں تین دِن ہیں۔ ۱۳ اب سے تین دِن کے اندر اندر فرعونؔ تجھے سرفرازی بخشے گا اور تجھے پھر سے اپنے منصب پر بحال کرے گا اور تُو پہلے کی طرح اُس کے ساقی کی حیثیت سے فرعونؔ کا پیالہ اُس کے ہاتھ میں دیا کرے گا۔ ۱۴ لیکن اپنی سرفرازی کے بعد مجھے بھی یاد کرنا اور مجھ پر مہربانی کر کے فرعونؔ سے میرا ذکر کرنا اور مجھے اِس قیدخانہ سے رہائی دلوانا ۱۵ کیونکہ مجھے عبرانیوں کے ملک میں سے زبردستی لایا گیا ہے اور یہاں بھی میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جس کے سبب سے مجھے قیدخانہ میں ٹھُونس دیا جائے۔

۱۶ جب نانبائیوں کے سردار نے دیکھا کہ یُوسُفؔ کی تعبیر ساقیوں کے سردار کے حق میں ہے تو اُس نے یُوسُفؔ سے کہا: میں نے بھی خواب دیکھا کہ میرے سر پر روٹی کی تین ٹوکریاں ہیں۔ ۱۷ سب سے اوپر والی ٹوکری میں فرعونؔ کے لیے ہر قسم کے کھانے رکھے ہُوئے ہیں لیکن پرندے اُس اوپر والی ٹوکری کا کھانا کھا رہے ہیں۔

۱۸ یُوسُفؔ نے کہا: اُس کی تعبیر یہ ہے۔ وہ تین ٹوکریاں تین دِن ہیں۔ ۱۹ اور اب سے تین دِن کے اندر اندر فرعونؔ تیرا سر کٹوا کر تجھے ایک درخت پر ٹنگوا دے گا اور پرندے تیرا گوشت نوچ نوچ کر کھائیں گے۔

۲۰ تیسرا دِن فرعونؔ کی سالگرہ کا دِن تھا اور اُس نے اپنے تمام افسروں کی ضیافت کی۔ اُس نے اپنے افسروں کی موجودگی

میں حکم دیا کہ ساقیوں کے سردار اور نانبائیوں کے سردار کو حاضر کیا جائے۔ ۲۱ اُس نے ساقیوں کے سردار کو اُس کے منصب پر بحال کیا اور وہ پھر سے فرعونؔ کے ہاتھ میں پیالہ دینے لگا۔ ۲۲ لیکن اُس نے نانبائیوں کے سردار کو پھانسی دِلوائی۔ پس یُوسفؔ کی تعبیر سچّی ثابت ہُوئی۔

۲۳ لیکن ساقیوں کے سردار نے یُوسفؔ کا خیال تک نہ کیا بلکہ اُسے بھلا دیا۔

فرعونؔ کا خواب

۴۱ پورے دو برس بعد فرعونؔ نے ایک خواب دیکھا کہ وہ دریائے نیلؔ کے کنارے کھڑا ہے ۲ اور دریا میں سے سات موٹی تازہ گائیں نکل آئیں اور کنارے کنارے چرنے لگیں۔ ۳ اُن کے بعد سات بدشکل اور دُبلی پتلی گائیں دریائے نیلؔ میں سے اور نکلیں اور اُن کے پاس جا کھڑی ہُوئیں جو دریا کے کنارے پر تھیں۔ ۴ اور یہ بدشکل اور دُبلی پتلی گائیں اُن سات موٹی تازہ گایوں کو کھا گئیں۔ اِس پر فرعونؔ کی آنکھ کھل گئی۔

۵ وہ پھر سو گیا اور اُس نے دوسرا خواب دیکھا کہ ایک ڈنٹھل میں دانوں سے بھری ہُوئی سات موٹی اور اچھی اچھی بالیں نکلیں۔ ۶ اُس کے بعد سات اور بالیں پھُوٹ نکلیں جو پتلی اور پُوربی ہوا کی ماری ہُوئی تھیں۔ ۷ یہ سات پتلی بالیں اُن سات موٹی اور دانوں سے بھری ہُوئی بالوں کو ہڑپ کر گئیں۔ اِس پر فرعونؔ کی آنکھ کھل گئی اور اُسے معلوم ہُوا کہ یہ خواب تھا۔

۸ جب صبح ہُوئی تو وہ بڑا پریشان ہُوا اور اُس نے مِصرؔ کے سب جادوگروں اور دانشوروں کو بلوا بھیجا۔ فرعونؔ نے اپنے خواب اُنہیں بتائے لیکن کوئی بھی اُسے اُن کی تعبیر نہ بتا سکا۔

۹ تب ساقیوں کے سردار نے فرعونؔ سے کہا: آج مجھے اپنی غلطیاں یاد آئیں ۱۰ کہ ایک دفعہ فرعونؔ اپنے خادموں سے ناراض ہُوا تھا تو اُس نے مجھے اور نانبائیوں کے سردار کو پہرہ داروں کے سردار کے گھر میں نظر بند کروا دیا تھا۔ ۱۱ ہم میں سے ہر ایک نے ایک ہی رات میں ایک ایک خواب دیکھا اور ہر خواب کی اپنی اپنی الگ تعبیر تھی۔ ۱۲ قیدخانہ میں ایک عبری جوان ہمارے ساتھ تھا جو پہرہ داروں کے سردار کا خادم تھا۔ ہم نے اُسے اپنے خواب بتائے اور اُس نے ہمیں ہمارے اپنے اپنے خواب کی تعبیر بتا دی ۱۳ اور جو تعبیر اُس نے بتائی تھی ویسا ہی ہُوا یعنی میں اپنے منصب پر بحال کیا گیا اور اُس دوسرے شخص کو پھانسی دی گئی!

۱۴ تب فرعونؔ نے یُوسفؔ کو بلوا بھیجا۔ قیدخانہ سے رہائی پاتے ہی یُوسفؔ نے حجامت بنوائی، کپڑے بدلے اور فرعونؔ کے حُضور پہنچا۔

۱۵ فرعونؔ نے یُوسفؔ سے کہا: میں نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر کوئی نہیں کر سکتا لیکن میں نے تیرے متعلق سنا ہے کہ تُو خواب کو سن کر اُس کی تعبیر کر سکتا ہے۔

۱۶ یُوسفؔ نے فرعونؔ کو جواب دیا: میں تو تعبیر نہیں کر سکتا البتّہ خدا فرعونؔ کو حسبِ منشا جواب دے گا۔

۱۷ تب فرعونؔ نے یُوسفؔ سے کہا: میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ میں دریائے نیلؔ کے کنارے کھڑا ہُوں ۱۸ اور دریا میں سے سات موٹی تازہ گائیں نکل آئیں اور کنارے کنارے چرنے لگیں۔ ۱۹ اُن کے بعد سات اور گائیں نکل آئیں جو نہایت بھدّی، مریل اور دُبلی پتلی تھیں۔ میں نے ایسی بدشکل گائیں ملک مِصرؔ میں کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ ۲۰ وہ دُبلی پتلی، مریل اور بھدّی گائیں اُن سات موٹی تازہ گایوں کو کھا گئیں جو دریا سے پہلے نکل آئی تھیں۔ ۲۱ لیکن اس کے بعد بھی کوئی یہ نہ کہہ سکتا تھا کہ اُنہوں نے کچھ کھایا ہے۔ وہ ویسی ہی بھدّی نظر آئیں جیسی پہلے تھیں۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔

۲۲ میں نے ایک اور خواب میں سات موٹی اور دانوں سے بھری ہُوئی اچھّی بالیں بھی دیکھیں جو ایک ڈنٹھل پر لگی ہُوئی تھیں۔ ۲۳ اُن کے بعد سات اور بالیں نکلیں جو مُرجھائی ہُوئی، پتلی اور پُوربی ہوا کی ماری ہُوئی تھیں۔ ۲۴ اناج کی پتلی بالوں نے سات اچھّی بالوں کو ہڑپ کر لیا۔ اِسے میں نے جادوگروں کو بتایا لیکن کوئی مجھے اِس کا مطلب نہ سمجھا سکا۔

۲۵ تب یُوسفؔ نے فرعونؔ سے کہا: فرعونؔ کے دونوں خواب ایک جیسے ہیں۔ جو کچھ خدا کرنے کو ہے اُسے اُس نے فرعونؔ پر ظاہر کیا ہے۔ ۲۶ سات اچھّی گائیں سات برس ہیں اور دانوں کی سات اچھّی بالیں بھی سات برس ہیں۔ خواب ایک ہی ہے۔ ۲۷ سات دُبلی اور بھدّی گائیں جو بعد میں نکلیں وہ سات برس ہیں اور دانوں کی سات ناقص بالیں بھی جو پُوربی ہوا کی ماری ہُوئی تھیں، سات برس ہی ہیں۔ یہ قحط کے سات برس ہیں۔

۲۸ یہ وہی بات ہے جو میں فرعونؔ سے کہہ چکا ہوں۔ میں نے فرعونؔ کو بتایا کہ خدا جو کام کیا چاہتا ہے اُسے اُس نے فرعونؔ کو دکھایا ہے۔ ۲۹ سارے ملک مِصرؔ میں سات سال پیداوار کی فراوانی کے ہوں گے ۳۰ لیکن اُن کے بعد سات سال قحط کے ہوں گے جن میں مِصرؔ کی فراوانی والے سالوں کی یاد بھی باقی نہ رہے گی اور یہ قحط

ملک کو تباہ کر دے گا۔ ۳۱ ملک کی فراوانی یاد نہ رہے گی کیونکہ بعد میں آنے والا قحط نہایت ہی شدید ہوگا۔ ۳۲ فرعون کو یہ خواب دو دفعہ دکھایا گیا؛ اُس کی وجہ یہی ہے کہ خدا نے اِس ہونی کو قطعی طور پر طے کر دیا ہے اور وہ جلد ہی اُسے عمل میں لائے گا۔

۳۳ اور اب فرعون کو چاہیے کہ وہ کسی مدبّر اور دانشمند شخص کو تلاش کرے اور اُسے ملکِ مِصر پر مختار بنائے ۳۴ جسے فرعون یہ اختیار دے کہ وہ ایسے حُکّام مُقرّر کرے جو فراوانی کے سات سالوں میں مِصر کی پیداوار کا پانچواں حصّہ وصول کریں ۳۵ اور اُن آنے والے اچھے سالوں میں تمام اشیاءِ خوردنی جمع کریں اور فرعون کے اختیار کے ماتحت شہروں میں ذخیرہ کر کے اُس کی حفاظت کریں۔ ۳۶ یہ اناج مِصر پر آنے والے قحط کے سات سالوں میں اِستعمال کئے جانے کے لیے حفاظت سے رکھا جائے تا کہ ملک کے لوگ قحط سے ہلاک نہ ہوں۔

۳۷ یہ تجویز فرعون اور اُس کے افسروں کو پسند آئی۔ ۳۸ چنانچہ فرعون نے اُن سے پُوچھا: کیا ہمیں اِس جیسا جو خدا کی روح سے معمور ہے مِل سکتا ہے؟

۳۹ تب فرعون نے یُوسُف سے کہا: چونکہ یہ سب تجھے خدا نے سمجھایا ہے لہٰذا تجھ سا صاحبِ بصیرت اور دانشور اور کوئی نہیں ہے۔ ۴۰ تُو میرے محل کا مختار ہوگا اور میری ساری رعایا تیری فرماں بردار ہوگی۔ فقط تختِ شاہی کا مالک ہونے کے اعتبار سے میں تجھ سے برتر ہوں گا۔

یُوسُف کا مِصر پر حاکم مقرّر کیا جانا

۴۱ چنانچہ فرعون نے یُوسُف سے کہا: میں تجھے سارے ملک مِصر کا حاکم مقرّر کرتا ہُوں۔ ۴۲ تب فرعون نے اپنی اُنگلی سے اپنی مُہر والی انگوٹھی اُتار کر یُوسُف کی اُنگلی میں پہنا دی۔ اُس نے اُسے نہایت اعلیٰ درجہ کی نفیس قبا سے آراستہ کیا اور اُس کے گلے میں سونے کا طوق پہنایا۔ ۴۳ اُس نے اُسے نائبُ السلطنت کی حیثیت سے اپنے دوسرے رتھ میں سوار کیا اور اُس کے آگے آگے یہ منادی کروائی کہ سب دو زانو ہو جاؤ۔ یوں فرعون نے اُسے سارے ملک مِصر کا حاکم بنا دیا۔

۴۴ اُس کے بعد فرعون نے یُوسُف سے کہا: میں فرعون ہوں لیکن سارے ملک مِصر میں کوئی شخص تیرے حکم کے بغیر ہاتھ یا پاؤں نہ ہلا سکے گا۔ ۴۵ اور فرعون نے یُوسُف کا نام صفنات فعنیح رکھا اور اُس نے اُون کے پجاری فوطیفرع کی بیٹی آسِناتھ کو اُس سے بیاہ دیا اور یُوسُف مِصر کے تمام ملک میں دورہ کرنے لگا۔

۴۶ جب یُوسُف مِصر کے بادشاہ، فرعون کی ملازمت میں آیا تو وہ تیس برس کا تھا۔ اور یُوسُف فرعون سے رُخصت ہو کر سارے ملک مِصر کا دورہ کرنے کے لیے روانہ ہُوا۔ ۴۷ فراوانی کے سات سالوں میں ملک میں کثرت سے پیداوار ہُوئی۔ ۴۸ یُوسُف وہ تمام اشیاءِ خوردنی جو افراط کے اُن سات سالوں میں ملک مِصر میں پیدا ہُوئیں، جمع کر کے شہروں میں اُن کا ذخیرہ کرنے لگا اور ہر شہر میں اُس کے اِردگرد کے کھیتوں میں اُگی ہُوئی اشیاءِ خوردنی بھی اِکٹّھی کرتا گیا۔ ۴۹ یُوسُف نے غلّہ سمندر کی ریت کی مانند نہایت کثرت سے ذخیرہ کیا جس کی مقدار اِس قدر زیادہ ہوگئی تھی کہ اُس نے اُس کا حساب رکھنا بھی چھوڑ دیا۔ کیونکہ وہ بےحساب تھا۔

۵۰ قحط کے سالوں کے آغاز سے قبل اُون کے پجاری فوطیفرع کی بیٹی آسِناتھ کے ہاں یُوسُف سے دو بیٹے پیدا ہُوئے۔ ۵۱ یُوسُف نے اپنے پہلوٹھے کا نام منسّی یہ کہہ کر رکھا کہ خدا کی مہربانی سے میں نے اپنی اور اپنے باپ کے گھرانے کی ساری مشقت بھلا دی ہے۔ ۵۲ اور اُس نے اپنے دوسرے بیٹے کا نام افرائیم یہ کہہ کر رکھا کہ خدا نے مجھے اُس ملک میں برومند کیا جہاں میں نے مصیبت اُٹھائی۔

۵۳ ملک مِصر کے افراط کے سات سال ختم ہوگئے ۵۴ اور یُوسُف کے کہنے کے مطابق قحط کے سات سالوں کا آغاز ہُوا۔ حالانکہ دوسرے تمام ملکوں میں قحط پڑا تھا لیکن مِصر کے سارے ملک میں خوراک موجود تھی۔ ۵۵ جب مِصر کے سارے ملک میں بھی قحط کی شدّت محسوس ہونے لگی تو لوگ روٹی کے لیے فرعون کے آگے چلاّئے۔ تب فرعون نے مصریوں سے کہا: یُوسُف کے پاس جاؤ اور جو کچھ وہ تم سے کہے، وہ کرو۔

۵۶ جب قحط سارے ملک میں پھیل گیا تو یُوسُف نے گودام کھول کر مِصریوں کے ہاتھ اناج بیچنا شروع کر دیا کیونکہ تمام ملک مِصر میں سخت قحط پڑا ہُوا تھا ۵۷ اور سارے ملکوں کے لوگ اناج خریدنے کے لیے یُوسُف کے پاس مِصر میں آنے لگے کیونکہ ساری دنیا شدید قحط کی لپیٹ میں تھی۔

یُوسُف کے بھائیوں کا مِصر جانا

۴۲ جب یعقوب کو معلوم ہُوا کہ مِصر میں اناج مل رہا ہے تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا: تم کھڑے کھڑے ایک دوسرے کا منہ کیوں تاک رہے ہو؟ ۲ اور اُس نے گفتگو جاری رکھتے ہُوئے کہا: میں نے سنا ہے کہ ملک مِصر میں

اناج ہے۔تم وہاں جاؤ اور اپنے لیے کچھ خرید لاؤ تا کہ ہم زندہ رہیں اور ہلاک نہ ہوں۔
[۳] تب یُوسفؔ کے دس بھائی اناج خریدنے کے لیے مِصرؔ روانہ ہُوئے [۴] لیکن یعقوبؔ نے یُوسفؔ کے بھائی بِن یمینؔ کو اُن کے ساتھ نہ بھیجا کیونکہ اُسے ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس پر بھی کوئی آفت نازل ہو جائے۔ [۵] چنانچہ اسرائیلؔ کے بیٹے بھی اُن لوگوں میں شامل تھے جو اناج خریدنے کے لیے گئے کیونکہ ملک کنعانؔ بھی قحط کا شکار تھا۔
[۶] یُوسفؔ ملک مِصرؔ کا حاکم تھا اور وہی ملک کے سب لوگوں کے ہاتھ اناج بیچتا تھا۔لہذا جب یُوسفؔ کے بھائی پہنچے تو وہ زمین پر اپنے سر ٹیک کر اُس کے حُضور آداب بجا لائے۔ [۷] جوں ہی یُوسفؔ نے اپنے بھائیوں کو دیکھا ٗ اُنہیں پہچان لیا لیکن انجان بن کر نہایت سخت لہجہ میں اُن سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟
اُنہوں نے جواب دیا: ہم ملک کنعانؔ سے یہاں اناج خریدنے آئے ہیں۔
[۸] حالانکہ یُوسفؔ نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا تھا لیکن اُنہوں نے اُسے نہ پہچانا۔ [۹] تب اُس نے اُن خوابوں کو جو اُس نے اُن کے بارے میں دیکھے تھے ٗ یاد کر کے اُن سے کہا: تم جاسوس ہو! تم یہ دیکھنے آئے ہو کہ ہمارے ملک کی سرحد کہاں غیر محفوظ ہے؟
[۱۰] اُنہوں نے جواب دیا: نہیں ہمارے آقا! ہم تیرے بندے تو اناج خریدنے آئے ہیں۔ [۱۱] ہم سب ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں۔تیرے خادم شریف لوگ ہیں ٗ جاسوس نہیں ہیں۔
[۱۲] اُس نے اُن سے کہا: نہیں ٗ تم یہ دیکھنے آئے ہو کہ ہمارا ملک کہاں سے غیر محفوظ ہے۔
[۱۳] لیکن اُنہوں نے جواب دیا: تیرے خادم بارہ بھائی ہیں جو ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں۔وہ ملک کنعانؔ میں رہتا ہے۔سب سے چھوٹا اِس وقت ہمارے باپ کے پاس ہے اور ایک مر چُکا ہے۔
[۱۴] یُوسفؔ نے اُن سے کہا: میں نے پہلے ہی کہہ دیا کہ تم جاسوس ہو۔ [۱۵] اب تمہاری آزمائش یوں کی جائے گی کہ جب تک تمہارا چھوٹا بھائی یہاں نہ آئے ،فرعونؔ کی حیات کی قسم ٗ تم یہاں سے جانے نہ پاؤ گے۔ [۱۶] لہذا اپنے میں سے کسی ایک کو بھیج دو تا کہ وہ تمہارے بھائی کو لے آئے اور باقی تُم قید خانہ میں رکھے جاؤ گے تا کہ تمہاری باتوں کی تصدیق ہو کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔اور اگر نہیں تو فرعونؔ کی حیات کی قسم ٗ تم جاسوس ہی سمجھے جاؤ گے! [۱۷] اور اُس نے اُن سب کو تین دِن تک حراست میں رکھا۔

[۱۸] تیسرے دِن یُوسفؔ نے اُن سے کہا: ایک کام کرو تا کہ زندہ رہو کیونکہ میں خدا ترس آدمی ہوں۔ [۱۹] اگر تم سچّے ہو تو تم سب بھائیوں میں سے ایک یہاں قید خانہ میں بند رہے اور باقی سب اپنے خاندان کے لیے جو فاقوں سے ہیں ٗ اناج لے جائیں۔ [۲۰] لیکن تم اپنے چھوٹے بھائی کو میرے پاس ضرور لے آنا تا کہ تمہاری باتوں کی تصدیق ہو سکے اور تم ہلاکت سے بچ جاؤ۔چنانچہ اُنہوں نے ویسا ہی کیا۔
[۲۱] وہ آپس میں کہنے لگے: یقیناً ہمیں اپنے بھائی یُوسفؔ کے سبب سے سزا مل رہی ہے۔یاد ہے کہ جب اُس نے ہم سے التجا کی تھی کہ مجھے جان سے مت مارو تو وہ کس قدر بے بس نظر آ رہا تھا۔ تب بھی ہم نے اُس کی نہ سُنی۔اِس لیے اب یہ مصیبت ہم پر آ پڑی ہے۔
[۲۲] روبن نے جواب دیا: کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ اِس بچّے پر ظلم نہ کرو؟ لیکن تم نے میری ایک نہ سُنی! اب اُس کا خون ہماری گردن پر ہے۔ [۲۳] اُنہیں اِس بات کا احساس نہ تھا کہ یُوسفؔ اُن کی باتیں سمجھ رہا ہے کیونکہ یُوسفؔ نے جو کچھ کہا تھا ٗ ایک ترجمان کی زبانی کہا تھا۔
[۲۴] تب وہ اُن کے پاس سے ہٹ گیا اور جا کر رونے لگا۔لیکن پھر واپس آیا اور اُن سے باتیں کرنے لگا۔اُس نے اُن میں سے شمعونؔ کو لے کر اُسے اُن کی آنکھوں کے سامنے بندھوایا۔
[۲۵] تب یُوسفؔ نے حکم دیا کہ اُن کے بوروں میں اناج بھر دیا جائے اور ہر آدمی کی چاندی بھی اُسی کے بورے میں رکھ دی جائے اور اُنہیں زادِراہ بھی دیا جائے۔جب یہ سب کچھ ہو چکا [۲۶] تب اُنہوں نے اپنا اناج اپنے گدھوں پر لا دا اور روانہ ہو گئے۔
[۲۷] راستے میں اپنی جائے مقام پر اُن میں سے ایک نے اپنے گدھے کو خوراک دینے کی خاطر اپنا بورا کھولا تو اپنی چاندی بھی اپنے بورے کے منہ پر رکھی ہُوئی دیکھی۔ [۲۸] اُس نے اپنے بھائیوں سے کہا: میری چاندی تو واپس کر دی گئی۔دیکھو یہ میرے بورے میں رکھی ہے۔
یہ دیکھ کر اُن کے حواس گُم ہو گئے۔اُن پر لرزہ طاری ہو گیا اور وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے: خدا نے ہمارے ساتھ یہ کیا کر دیا؟
[۲۹] جب وہ ملک کنعانؔ میں اپنے باپ ٗ یعقوبؔ کے پاس آئے تو اُنہوں نے اپنی آپ بیتی اُسے سُنائی۔اُنہوں نے کہا: [۳۰] جو شخص اُس ملک پر حاکم ہے وہ ہم سے نہایت تلخ لہجہ میں

مخاطب ہُوا اور یوں پیش آیا گویا ہم اُس ملک میں جاسوسی کرنے آئے ہیں۔ [31] لیکن ہم نے اُس سے کہا: ہم شریف لوگ ہیں، ہم جاسوس نہیں ہیں۔ [32] ہم بارہ بھائی ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں۔ ایک مر چُکا ہے اور سب سے چھوٹا اِس وقت ملک کنعان میں ہمارے باپ کے پاس ہے۔

[33] تب اُس شخص نے جو اُس ملک کا حاکم ہے، ہم سے کہا: ابھی معلوم ہو جائے گا کہ تم سچّے ہو یا نہیں۔ اپنے بھائیوں میں سے کسی ایک کو یہاں میرے پاس چھوڑ دو اور اپنے فاقہ کش خاندان کے لیے اناج لے کر چلے جاؤ۔ [34] لیکن اپنے چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر میرے پاس آؤ تاکہ مجھے معلوم ہو کہ تم جاسوس نہیں ہو بلکہ شریف آدمی ہو۔ تب میں تمہارا بھائی تمہیں لَوٹا دوں گا اور تم اِس ملک میں آزادی سے گھوم پھر سکتے ہو۔

[35] اور جب وہ اپنے بورے خالی کرنے لگے تو ہر ایک کی چاندی کی تھیلی اُس کے بورے میں پائی گئی۔ جب اُنہوں نے اور اُن کے باپ نے وہ تھیلیاں دیکھیں تو خوف زدہ ہو گئے۔ [36] اُن کے باپ یعقوب نے اُن سے کہا: تم نے مجھے میرے بچّوں سے محروم کر دیا۔ یُوسف نہیں رہا اور شمعون بھی نہیں رہا اور اب تم بن یمین کو بھی لے جانا چاہتے ہو۔ ہر چیز میری مخالف ہے۔

[37] تب رُوبن نے اپنے باپ سے کہا: اگر میں اُسے تیرے پاس واپس نہ لایا تو تُو میرے دونوں بیٹوں کو قتل کر ڈالنا۔ اُسے میری حفاظت میں دے دے۔ میں اُسے واپس لے آؤں گا۔

[38] لیکن یعقوب نے کہا: میرا بیٹا تمہارے ساتھ وہاں نہ جائے گا۔ اُس کا بھائی مر چکا ہے اور صرف وہی باقی رہ گیا ہے۔ جس سفر پر تم جا رہے ہو، اگر اُس کے دوران اُسے کچھ ہو گیا تو تمہارا یہ بوڑھا باپ زندہ نہ رہ سکے گا۔

مِصر کو دوبارہ روانگی

۴۳ ابھی قحط ملک میں زوروں پر تھا۔ [2] اور جب وہ مِصر سے لایا ہُوا سب اناج کھا چکے تو اُن کے باپ نے اُن سے کہا: جاؤ اور مِصر سے ہمارے لیے کچھ اور غلّہ خرید لاؤ۔

[3] لیکن یہوداہ نے اُس سے کہا: اُس شخص نے ہمیں سختی سے تاکید کی تھی کہ اپنے بھائی کو ساتھ لائے بغیر میرے سامنے مت آنا۔ [4] اگر تُو ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دے گا تو ہم جا کر تیرے لیے غلّہ خرید لائیں گے۔ [5] لیکن اگر تُو نے اُسے نہ بھیجا تو ہم نہیں جائیں گے کیونکہ اُس شخص نے ہم سے کہا ہے کہ جب تک تمہارا بھائی تمہارے ساتھ نہ آئے، میرے سامنے مت آنا۔

[6] اِسرائیل نے پوچھا: تم نے اُس شخص کو یہ بتا کر کہ تمہارا ایک اور بھائی بھی ہے، مجھ پر یہ مصیبت کیوں نازل کر دی؟

[7] اُنہوں نے جواب دیا: اُس شخص نے ہم سے ہمارے اور ہمارے خاندان کے بارے میں خُوب کھود کھود کر پوچھا کہ کیا تمہارا باپ اب تک زندہ ہے اور کیا تمہارا کوئی اور بھائی بھی ہے؟ ہم نے تو صرف اُس کے سوالوں کے جواب دیئے۔ بھلا ہم یہ کیسے جانتے کہ وہ کہے گا کہ اپنے بھائی کو یہاں لے آؤ؟

[8] تب یہوداہ نے اپنے باپ اِسرائیل سے کہا: اُس لڑکے کو میرے ساتھ بھیج دے اور ہم فوراً چلے جائیں گے ورنہ ہم اور تُو اور ہمارے بال بچّے زندہ نہ بچ سکیں گے۔ [9] میں خود اُس کی سلامتی کا ضامن ہوں۔ تُو مجھے اُس کی حفاظت کا ذِمّہ دار سمجھ! اگر میں اُسے واپس لا کر یہاں تیرے سامنے کھڑا نہ کر دوں تو میں عمر بھر تیرا گنہگار ٹھہروں گا۔ [10] سچ تو یہ ہے کہ اگر ہم دیر نہ لگاتے تو دوبارہ جا کر کبھی کے لَوٹ آئے ہوتے۔

[11] تب اُن کے باپ اِسرائیل نے اُن سے کہا: اگر یہی بات ہے تو ایسا کرو کہ اِس ملک کی بہترین پیداوار میں سے چند چیزیں اپنے بوروں میں رکھ لو اور اُنہیں اُس شخص کے لیے تحفے کے طور پر لے جاؤ۔ مثلاً تھوڑا سا روغنِ بلسان اور تھوڑا سا شہد، کچھ گرم مسالے اور مُر، پستے اور بادام۔ [12] اور چاندی کی دُگنی مقدار اپنے ساتھ لے جاؤ کیونکہ تمہیں وہ چاندی بھی لَوٹانی ہو گی جو تمہارے بوروں میں رکھی گئی تھی۔ شاید غلطی سے ایسا ہُوا ہو۔ [13] اور اپنے بھائی کو بھی ساتھ لے لو اور فوراً اُس آدمی کے پاس چلے جاؤ۔ [14] اور قادرِ مطلق خدا اُس شخص کو تم پر مہربان کرے تاکہ وہ تمہارے دوسرے بھائی اور بن یمین کو تمہارے ساتھ واپس آنے دے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے، اگر مجھے اُن کا ماتم کرنا پڑا تو کروں گا۔

[15] چنانچہ وہ تحفے اور چاندی کی دُگنی مقدار اور بن یمین کو بھی ساتھ لے کر جلدی سے مِصر پہنچے اور یُوسف کے سامنے حاضر ہُوئے۔ [16] جب یُوسف نے بن یمین کو اُن کے ساتھ دیکھا تو اُس نے اپنے گھر کے منتظم سے کہا: اِن آدمیوں کو میرے گھر لے جا اور ایک جانور ذبح کر کے کھانا تیار کر کیونکہ یہ لوگ دوپہر کو میرے ساتھ کھانا کھائیں گے۔

[17] تب اُس شخص نے یُوسف کے کہنے کے مطابق کیا اور اُن آدمیوں کو یُوسف کے محل میں لے گیا۔ [18] جب وہ آدمی یُوسف کے محل میں پہنچے تو اُن پر خوف طاری تھا۔ اُنہوں نے سوچا کہ جو

چاندی پہلی بار ہمارے بوروں میں واپس رکھ دی گئی تھی اُسی کی وجہ سے ہمیں یہاں لایا گیا ہے۔ وہ ہم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تا کہ ہم پر غالب آ کر ہمیں غلام بنا لے اور ہمارے گدھوں کو چھین لے۔

[۱۹] چنانچہ وہ یُوسفؔ کے منتظم کے پاس گئے اور محل کے دروازہ پر اُس سے کہنے لگے کہ [۲۰] ہم پہلے بھی یہاں غلّہ خریدنے آئے تھے [۲۱] لیکن واپس جاتے وقت جب ہم نے رات کو اپنی جائے قیام پر اپنے بورے کھولے تو ہم نے دیکھا کہ ہماری چاندی پوری کی پوری ہمارے بوروں کے اندر رکھّی ہُوئی ہے۔ سو اب ہم اُسے اپنے ساتھ لے کر واپس آئے ہیں۔ [۲۲] اور ہم مزید غلّہ خریدنے کے لیے اور چاندی بھی اپنے ساتھ لائے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ پچھلی دفعہ ہماری چاندی ہمارے بوروں میں کیسے پہنچ گئی۔

[۲۳] اُس نے کہا: تم اُس کی فکر مت کرو۔ ڈرو نہیں! تمہارے خدا اور تمہارے باپ کے خدا نے تمہارے بوروں میں تمہیں خزانہ دیا ہوگا۔ مجھے تو تمہاری چاندی مل چکی۔ تب وہ شمعونؔ کو اُن کے پاس باہر لے آیا۔

[۲۴] پھر وہ منتظم اُن آدمیوں کو اندر محل میں لے گیا اور اُنہیں پاؤں دھونے کے لیے پانی دیا اور اُن کے گدھوں کے لیے چارے کا انتظام کیا۔ [۲۵] اور اُنہوں نے دوپہر کو یُوسفؔ کے آنے تک اپنے اپنے تحفے تیار کر لیے کیونکہ اُنہیں بتایا گیا تھا کہ وہ لوگ بھی وہیں کھانا کھائیں گے۔

[۲۶] جب یُوسفؔ گھر آیا تو اُنہوں نے وہ تحفے اُسے پیش کیے جنہیں وہ محل میں لائے تھے اور وہ زمین پر جھک کر اُس کے حُضور آداب بجالائے۔ [۲۷] اُس نے اُن کی خیریت دریافت کی اور کہا: تمہارا ضعیف باپ جس کا تم نے ذِکر کیا تھا، کیسا ہے؟ کیا وہ اب تک زندہ ہے؟

[۲۸] اُنہوں نے جواب دیا: تیرا خادم، ہمارا باپ اب تک زندہ ہے اور خیریت سے ہے اور وہ سر جھکا جھکا کر اُس کے حُضور آداب بجالائے۔

[۲۹] جب اُس نے آنکھ اُٹھا کر اپنے بھائی بنؔ یمینؔ کو دیکھا جو اُس کی اپنی ماں کا بیٹا تھا تو پُوچھا: کیا یہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے جس کا ذِکر تم نے مجھ سے کیا تھا؟ پھر کہا: اَے میرے بیٹے، خدا تجھ پر مہربان رہے۔ [۳۰] اپنے بھائی کو دیکھ کر یُوسفؔ کا دل بھر آیا۔ لہٰذا وہ جلدی سے باہر نکلا تا کہ کسی جگہ جا کر آنسو بہا سکے۔ تب وہ اپنے کمرے میں جا کر رو دیا۔

[۳۱] پھر وہ اپنا منہ دھو کر باہر آیا اور ضبط سے کام لیتے ہُوئے کہا کہ کھانا چُنو۔

[۳۲] تب اُنہوں نے اُس کے لیے الگ، اُس کے بھائیوں کے لیے الگ اور جو مِصری اُس کے ساتھ کھاتے تھے، اُن کے لیے الگ کھانا چنا کیونکہ مِصری عِبرانیوں کے ساتھ کھانا کھانے سے سخت نفرت کرتے تھے۔ [۳۳] اُن آدمیوں کو یُوسفؔ کے سامنے پہلوٹھے سے لے کر چھوٹے تک اُن کی عمر کے مطابق ترتیب وار بٹھایا گیا تھا اور وہ ایک دوسرے کی طرف حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ [۳۴] جب یُوسفؔ کی میز سے اُن کے لیے کھانا پروسا گیا تو بنؔ یمینؔ کا حِصّہ دوسروں کے حِصّوں سے پانچ گنا زیادہ تھا اور اُنہوں نے اُس کے ساتھ کھایا پیا اور خوشی منائی۔

بورے میں چاندی کا پیالہ

۴۴ پھر یُوسفؔ نے اپنے گھر کے منتظم کو یہ ہدایات دیں: جتنا اناج یہ لوگ لے جا سکیں، اُن کے بوروں میں بھر دیا جائے اور ہر ایک کی چاندی بھی اُس کے بورے کے منہ میں رکھ دی جائے [۲] اور میرا چاندی کا پیالہ سب سے چھوٹے کے بورے میں اُس کے اناج کے معاوضہ کی چاندی کے ساتھ رکھ دینا۔ چنانچہ اُس نے یُوسفؔ کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔

[۳] جب صبح ہُوئی تو اُن آدمیوں کو اُن کے گدھوں سمیت رُخصت کیا گیا۔ [۴] وہ شہر سے زیادہ دور بھی نہ جانے پائے تھے کہ یُوسفؔ نے اپنے منتظم سے کہا: فوراً اُن آدمیوں کا پیچھا کر اور جب تُو اُنہیں جا لے تو اُن سے کہنا: تم نے نیکی کے عِوض بدی کیوں کی؟ [۵] کیا یہ وہی پیالہ نہیں جس سے میرا آقا پیا کرتا ہے اور فال کھولتا ہے؟ یہ تم نے نہایت برا کام کیا ہے۔

[۶] جب اُس نے اُنہیں جا لیا تو اُس نے یہ باتیں اُن کے سامنے کہہ دیں۔ [۷] لیکن اُنہوں نے اُس سے کہا: ہمارا خداوند ایسی باتیں کیوں کہتا ہے؟ تیرے خادموں سے ایسے فعل کا سرزد ہونا بعید رہے! [۸] ہم ملک کنعانؔ سے وہ چاندی بھی واپس لے آئے جو ہمارے بوروں کے منہ میں ہمیں ملی تھی۔ پھر بھلا ہم تیرے آقا کے گھر سے چاندی یا سونا کیوں چراتے؟ [۹] لہٰذا تیرے خادموں میں سے جس کسی کے پاس چاندی کا پیالہ ملے وہ مار ڈالا جائے اور ہم میں سے باقی اپنے خداوند کے غلام ہو جائیں گے۔

[۱۰] اُس نے کہا: ٹھیک ہے۔ جو تم کہتے ہو وہی سہی۔ جس کسی کے پاس وہ پیالہ نکل آئے وہ میرا غلام ہوگا اور باقی تم بے گناہ ٹھہرو گے۔

[۱۱] تب ہر ایک نے جلدی سے اپنا اپنا بورا زمین پر اُتارا اور

اُسے کھول دیا۔ ۱۲ تب منتظم نے بڑے سے لے کر چھوٹے تک ہر ایک کے بورے کی تلاشی لی اور پیالہ بِن یمینؔ کے بورے میں سے برآمد ہُوا۔ ۱۳ اِس پر اُنہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور اپنے اپنے گدھوں کو لاد کر شہر کی طرف واپس چل دیئے۔

۱۴ یُوسفؔ ابھی گھر میں ہی تھا کہ یہوداہؔ اور اُس کے بھائی آ گئے اور وہ اُس کے سامنے زمین پر گر پڑے۔ ۱۵ یُوسفؔ نے اُن سے کہا: یہ تم نے کیا کِیا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ میں وہ شخص ہوں جو غیب کی باتیں بھی جان لیتا ہے۔

۱۶ یہوداہؔ نے جواب دیا: ہم اپنے خداوند سے کیا کہیں؟ ہم کہہ بھی کیا سکتے ہیں؟ ہم اپنی بے گناہی کیسے ثابت کریں؟ خدا نے تیرے خادموں کا جرم بے پردہ کر دیا۔ اب ہم اپنے خداوند کے غلام ہیں۔ ہم سب اور جس کے پاس یہ پیالہ نکلا وہ بھی۔

۱۷ لیکن یُوسفؔ نے کہا: خدا نہ کرے کہ میں ایسا کروں! صرف وہی آدمی جس کے پاس یہ پیالہ نکلا میرا غلام ہوگا۔ باقی سب اپنے باپ کے پاس سلامت جا سکتے ہیں۔

۱۸ تب یہوداہؔ یُوسفؔ کے پاس جا کر کہنے لگا: اَے میرے خداوند! تُو اپنے خادم کو اپنے خداوند سے ایک بات کہنے کی اجازت دے۔ اپنے خادم سے خفا نہ ہو کیونکہ تُو خود فرعونؔ کے برابر ہے۔ ۱۹ میرے خداوند نے اپنے بندوں سے یہ پوچھا تھا کہ کیا تمہارا باپ یا کوئی بھائی ہے؟ ۲۰ اور ہم نے جواب دیا تھا کہ ہمارا ایک بوڑھا باپ ہے اور اُس کے بڑھاپے کا ایک چھوٹا بیٹا بھی ہے جس کا بھائی مر چکا ہے اور اپنی ماں کی اولاد میں سے وہی اکیلا باقی بچا ہے اور اُس کا باپ اُس پر جان چھڑکتا ہے۔

۲۱ تب تُو نے اپنے خادموں سے کہا تھا کہ اُسے میرے پاس لاؤ تاکہ میں بھی اُسے دیکھ لوں۔ ۲۲ اور ہم نے اپنے خداوند سے کہا کہ وہ لڑکا اپنے باپ کو چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ اگر وہ اُس سے جُدا ہوگا تو اُس کا باپ زندہ نہ رہ سکے گا۔ ۲۳ لیکن تُو نے اپنے خادموں سے کہا تھا کہ جب تک تمہارا چھوٹا بھائی تمہارے ساتھ نہیں آتا تم میرے سامنے مت آنا۔ ۲۴ جب ہم اپنے باپ کے پاس جو تیرا خادم ہے لَوٹے تو ہم نے اُس سے اپنے خداوند کی باتیں کہیں۔

۲۵ تب ہمارے باپ نے کہا: جاؤ اور مِصرؔ سے ہمارے لیے کچھ غلّہ خرید لاؤ۔ ۲۶ لیکن ہم نے کہا: ہم نہیں جا سکتے۔ اگر ہمارا سب سے چھوٹا بھائی ہمارے ساتھ ہوگا تبھی ہم جائیں گے۔ اُس شخص نے ہمیں سختی سے تاکید کی تھی کہ جب تک تمہارا چھوٹا بھائی تمہارے ساتھ نہ آئے میرے سامنے مت آنا۔

۲۷ اور تیرے خادم ہمارے باپ نے ہم سے کہا: تم جانتے ہو کہ میری بیوی کے مجھ سے دو بیٹے پیدا ہُوئے تھے۔ ۲۸ اُن میں سے ایک مجھ سے جدا ہو گیا اور میں نے کہا کہ اُسے ضرور کسی درندہ نے پھاڑ کھایا ہے اور تب سے میں نے اُسے نہیں دیکھا۔ ۲۹ اور اگر تم بِن یمینؔ کو بھی میرے پاس سے لے گئے اور اُسے کچھ ہو گیا تو تمہارا یہ بوڑھا باپ زندہ نہ رہ سکے گا۔

۳۰ لہٰذا جب میں تیرے خادم اپنے باپ کے پاس اِس لڑکے کے بغیر واپس جاؤں گا اور اگر وہ جس کی جان اِس لڑکے کی جان سے وابستہ ہے ۳۱ دیکھے گا کہ اُس کا بیٹا واپس نہیں آیا تو وہ مر جائے گا اور ہم تیرے خادم اپنے غم زدہ بوڑھے باپ کے قبر میں اُتارے جانے کا باعث ہوں گے۔ ۳۲ خادم نے اِس لڑکے کی سلامتی کی اپنے باپ کو ضمانت دے رکھی ہے۔ میں نے اُس سے کہا تھا کہ اگر میں اِس لڑکے کو تیرے پاس واپس نہ لایا تو عمر بھر تیرا گنہگار ٹھہروں گا۔

۳۳ چنانچہ خادم کو اپنے خداوند کا غلام بن کر یہاں رہنے کی اجازت دے اور اِس لڑکے کو اپنے بھائیوں کے ساتھ لَوٹ جانے دے۔ ۳۴ کیونکہ اِس لڑکے کے بغیر میں اپنے باپ کے پاس کیا منہ لے کر واپس جاؤں؟ اگر گیا تو مجھ سے اپنے باپ کی تکلیف نہ دیکھی جائے گی۔

یُوسفؔ کا اپنے آپ کو ظاہر کرنا

۴۵ تب یُوسفؔ اپنے سارے خدمت گاروں کے سامنے خُود کو ضبط نہ کر سکا اور اُس نے چلّا کر کہا: سب یہاں سے چلے جاؤ۔ تب یُوسفؔ نے اپنے آپ کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کیا اور اُس وقت اُس کے خدمت گاروں میں سے کوئی اُس کے پاس نہ تھا۔ ۲ اور وہ اِس قدر چلّا چلّا کر رویا کہ مِصریوں نے اُس کے رونے کی آواز سُنی اور فرعونؔ کے گھر والوں کو بھی خبر ہو گئی۔

۳ یُوسفؔ نے اپنے بھائیوں سے کہا: میں یُوسفؔ ہوں۔ کیا میرا باپ اب تک زندہ ہے؟ لیکن اُس کے بھائیوں کے منہ سے جواب میں ایک حرف بھی نہ نکلا کیونکہ وہ اُس کے سامنے خوفزدہ ہو گئے تھے۔

۴ تب یُوسفؔ نے اپنے بھائیوں سے کہا: میرے قریب آؤ۔ اور جب وہ اُس کے قریب آئے تو اُس نے کہا: میں تمہارا بھائی یُوسفؔ ہُوں جسے تم نے مِصریوں کے ہاتھ بیچا تھا! ۵ اور میرے یہاں بیچے جانے کے باعث اب تم نہ تو پریشان ہو اور نہ

اپنے پر خفا ہو کیونکہ خدا نے مجھے تم سے آگے یہاں بھیجا تا کہ میں کئی لوگوں کی جانیں بچا سکوں۔ [۶] اِس لیے کہ اب دو سال سے ملک میں قحط پڑا ہُوا ہے اور آیندہ پانچ سالوں تک نہ ہل چلیں گے اور نہ فصل کٹے گی۔ [۷] لیکن خدا نے مجھے تمہارے آگے بھیجا تا کہ تمہارے وہ لوگ جو باقی بچے ہیں زمین پر سلامت رہیں اور ایک بڑی نجات کے وسیلہ سے تمہاری جانیں بچی رہیں۔

[۸] چنانچہ وہ تم نہ تھے بلکہ خدا تھا جس نے مجھے یہاں بھیجا۔ اُسی نے مجھے گویا فرعون کا باپ اُس کے سارے گھر کا خداوند اور سارے ملک مِصر کا حاکم بنا دیا۔ [۹] اب تم جلد میرے باپ کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو: تیرا بیٹا یُوسف یوں کہتا ہے کہ خدا نے مجھے سارے ملک مِصر کا مالک بنا دیا ہے۔ لہٰذا فوراً میرے پاس چلے آنا۔ [۱۰] تُو جشن کے علاقہ میں بس جانا تا کہ تُو اپنے بیٹے پوتوں اور اپنی بھیڑ بکریوں کے گلّوں گائے بیلوں اور اپنے تمام مال ومتاع سمیت میرے نزدیک رہ سکے۔ [۱۱] میں وہاں تیری پرورش کا سارا انتظام کروں گا تا کہ تُو اور تیرا گھرانہ اور سارا مال ومتاع جو تیرا ہے غربت کا شکار نہ ہو کیونکہ قحط کے ابھی پانچ سال اور باقی ہیں۔

[۱۲] تم خود اور میرا بھائی بِن یمین بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہو کہ واقعی میں ہی تم سے بات کر رہا ہُوں۔ [۱۳] ملک مِصر میں مجھے جتنا اعزاز واحترام بخشا گیا ہے اور جو کچھ تم نے دیکھا ہے اُس کا تذکرہ میرے باپ سے کرنا اور اُسے اپنے ساتھ لے کر جلدی سے میرے پاس چلے آنا۔

[۱۴] پھر وہ اپنے بھائی بِن یمین کو اپنی باہوں میں لے کر رویا اور بِن یمین بھی اُس کے گلے لگ کر رو دیا۔ [۱۵] یُوسف نے اپنے سب بھائیوں کو چُوما اور اُن سے مل کر رویا۔ اُس کے بعد اُس کے بھائی بھی اُس کے ساتھ بات چیت کرنے لگے۔

[۱۶] جب یہ خبر فرعون کے محل تک پہنچی کہ یُوسف کے بھائی آئے ہیں تو فرعون اور اُس کے نوکر چاکر بہت خوش ہُوئے۔ [۱۷] فرعون نے یُوسف سے کہا کہ اپنے بھائیوں سے کہہ اب ایک کام کرو کہ اپنے جانوروں پر غلّہ لاد کر ملک کنعان کو لوٹ جاؤ [۱۸] اور اپنے باپ اور اپنے اپنے خاندانوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں تمہیں ملک مِصر کی بہترین نعمتیں بخشوں گا اور تم اِس ملک کی عمدہ سے عمدہ چیزوں کے مزے لُوٹو گے۔

[۱۹] اور تجھے حکم دیا جاتا ہے کہ اُن سے یہ بھی کرنے کے لیے کہہ کہ مِصر سے چند گاڑیاں بھی اپنے ساتھ لیتے جاؤ اور اُن میں اپنے باپ، اپنی بیویوں اور اپنے بال بچّوں کو سوار کر کے یہاں لے آؤ۔ [۲۰] اپنے مال واسباب کی پروا نہ کرو کیونکہ تمام مِصر کی بہترین اشیاء تمہاری ہوں گی۔

[۲۱] چنانچہ اِسرائیل کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ یُوسف نے فرعون کے حکم کے مطابق اُنہیں گاڑیاں دیں اور زادِراہ بھی دیا۔ [۲۲] اُن میں سے ہر ایک کو ایک ایک جوڑا کپڑا دیا لیکن بِن یمین کو تین سَو مِثقال چاندی کے سکّے اور پانچ جوڑے کپڑے دیئے [۲۳] اور اپنے باپ کے لیے اُس نے یہ چیزیں بھیجیں: دس گدھے جو مِصر کی بہترین چیزوں سے لدے ہُوئے تھے اور دس گدھیاں جو اناج، روٹی اور اُس کے سفر کے دوران زادِراہ کے طور پر دوسری اشیاء سے لدی ہُوئی تھیں۔ [۲۴] تب یُوسف نے اپنے بھائیوں کو رُخصت کیا اور جب وہ روانہ ہُوئے تو اُن سے کہا: راستہ میں کہیں جھگڑا نہ کرنا۔

[۲۵] چنانچہ وہ مِصر سے روانہ ہُوئے اور ملک کنعان میں اپنے باپ یعقوب کے پاس چلے آئے [۲۶] اور اُس سے کہا: یُوسف اب تک زندہ ہے۔ وہ واقعی سارے ملک مِصر کا حاکم ہے۔ یہ سن کر یعقوب کا دل دھک سے رہ گیا۔ اُس نے اُن کا یقین نہ کیا۔ [۲۷] لیکن جب انہوں نے اُسے وہ سب باتیں بتائیں جو یُوسف نے اُن سے کہی تھیں اور جب اُس نے وہ گاڑیاں دیکھیں جو یُوسف نے اُسے لانے کو بھیجی تھیں تب اُن کے باپ یعقوب کی جان میں جان آئی [۲۸] اور اِسرائیل نے کہا: مجھے یقین ہو گیا کہ میرا بیٹا یُوسف اب تک زندہ ہے۔ اب تو میں اپنے مرنے سے پیشتر جا کر اُسے دیکھ لوں گا۔

یعقوب کی مِصر کو روانگی

۴۶

تب اِسرائیل اپنا سب کچھ لے کر روانہ ہُوا اور جب وہ بیرسبع پہنچا تو اُس نے اپنے باپ اِضحاق کے خدا کے لیے قربانیاں گزرانیں۔

[۲] اور خدا نے رات کو رویا میں اِسرائیل سے باتیں کیں اور کہا: اَے یعقوب! اَے یعقوب!

اُس نے جواب دیا: میں حاضر ہُوں۔

[۳] اُس نے کہا: میں خدا تیرے باپ کا خدا ہوں۔ مِصر میں جانے سے نہ ڈر کیونکہ میں وہاں تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ [۴] میں تیرے ساتھ مِصر چلوں گا اور پھر وہاں سے تجھے واپس بھی لے آؤں گا اور (تیرے انتقال پر) یُوسف کے اپنے ہاتھ تیری آنکھیں بند کریں گے۔

[۵] تب اِسرائیل بیرسبع سے روانہ ہُوا اور اِسرائیل کے بیٹے

اپنے باپ یعقوب اور اپنے بال بچّوں اور اپنی بیویوں کو اُن گاڑیوں میں لے کر گئے جو فرعون نے اُن کی سواری کے لیے بھیجی تھیں۔ ۶ اور وہ اپنے مویشیوں اور سارے مال و اسباب کو بھی ساتھ لے گئے جو اُنہوں نے ملک کنعان میں جمع کیا تھا اور یعقوب اپنی ساری اولاد سمیت مصر چلا گیا۔ ۷ وہ اپنے بیٹوں، پوتوں اور اپنی بیٹیوں اور پوتیوں غرض اپنی کل نسل کو اپنے ساتھ مصر لے آیا۔

۸ اِسرائیل کے بیٹے اور پوتے وغیرہ جو مصر میں آئے اُن کے نام یہ ہیں:

روبن جو یعقوب کا پہلوٹھا تھا۔

۹ روبن کے بیٹے:

حنوک، فلّو، حصرون اور کرمی۔

۱۰ شمعون کے بیٹے:

یموایل، یمین، اُہد، یکین، صحر اور ساؤل جو ایک کنعانی عورت سے پیدا ہُوا تھا۔

۱۱ لاوی کے بیٹے:

جیرسون، قہات اور مراری۔

۱۲ یہوداہ کے بیٹے:

عیر، اونان، سیلہ، فارص اور زارح (لیکن عیر اور اُونان ملک کنعان میں وفات پا چکے تھے)۔

فارص کے بیٹے:

حصرون اور حمول۔

۱۳ اِشکار کے بیٹے:

تولع، فوّہ، یوسب اور سمرون۔

۱۴ زبولون کے بیٹے:

سَرد، ایلون اور یحلی ایل۔

۱۵ لیاہ کے بیٹے جو یعقوب سے فدّان ارام میں اُس کی بیٹی دینہ کے علاوہ پیدا ہُوئے تھے یہی ہیں۔ اُس کے یہ بیٹے اور بیٹیاں کل تینتیس تھے۔

۱۶ جدّ کے بیٹے:

صفیان، حجی، سونی، اصبان، عیری، ارودی اور اریلی۔

۱۷ آشر کے بیٹے:

یمنہ، اِسواہ، اِسوی اور بریعاہ
اور اُن کی بہن سِرہ تھی۔

بریعاہ کے بیٹے:

حبر اور ملکی ایل۔

۱۸ یہ سب یعقوب کے اُن بیٹوں کی اولاد ہیں جو زِلفہ سے پیدا ہُوئے جسے لابن نے اپنی بیٹی لیاہ کو دیا تھا۔ وہ شمار میں سولہ تھے۔

۱۹ یعقوب کی بیوی راخل کے بیٹے:

یُوسف اور بن یمین۔ ۲۰ یُوسف سے ملک مصر میں اُون کے پجاری فوطیفرع کی بیٹی آسناتھ کے ہاں منسّی اور افرائیم پیدا ہُوئے۔

۲۱ بن یمین کے بیٹے:

بالع، بکر، اشبیل، جیرا، نعمان، اخی، روس، مُفّیم، حُفّیم اور ارد۔

۲۲ یہ سب یعقوب کے اُن بیٹوں کی اولاد ہیں جو راخل سے پیدا ہُوئے جو شمار میں چودہ تھے۔

۲۳ اور دان کے بیٹے کا نام حشیم تھا۔

۲۴ نفتالی کے بیٹے:

یحصی ایل، جونی، یصر اور سلیم۔

۲۵ یہ سب یعقوب کے اُن بیٹوں کی اولاد ہیں جو بلہاہ سے پیدا ہُوئے جسے لابن نے اپنی بیٹی راخل کو دیا تھا۔ وہ شمار میں سات تھے۔

۲۶ یعقوب کی اپنی نسل کے جو لوگ اُس کے ساتھ مصر گئے جن میں اُس کی بہوؤں کا شمار نہیں ہے کل چھیاسٹھ اشخاص تھے۔ ۲۷ اُن دو بیٹوں کے ساتھ جو یُوسف کو مصر میں پیدا ہُوئے یعقوب کے خاندان کے اُن افراد کی کل تعداد جو مصر گئے ستّر تھی۔

۲۸ یعقوب نے یہوداہ کو اپنے آگے یُوسف کے پاس بھیجا تا کہ وہ معلوم کرے کہ جشن جانے والا راستہ کون سا ہے۔ جب وہ جشن کے علاقہ میں پہنچے تو ۲۹ یُوسف نے اپنا رتھ تیار کروایا اور اپنے باپ اِسرائیل سے ملنے کے لیے جشن کی طرف روانہ ہُوا۔ جوں ہی یُوسف نے اپنے باپ کو دیکھا وہ اُس سے بغلگیر ہو گیا اور بڑی دیر تک روتا رہا۔

۳۰ اِسرائیل نے یُوسف سے کہا: اب موت بھی آ جائے تو مجھے منظور ہے کیونکہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ تُو ابھی زندہ ہے۔

۳۱ تب یُوسف نے اپنے بھائیوں اور اپنے باپ کے گھر والوں سے کہا: میں جا کر فرعون سے بات کروں گا اور اُس سے کہوں گا: میرے بھائی اور میرے باپ کا خاندان جو ملک کنعان

میں رہا کرتے تھے، میرے پاس آ گئے ہیں۔ ۳۲ وہ لوگ چرواہے ہیں اور مویشی پالتے ہیں اور وہ اپنے ساتھ اپنی بھیڑ بکریوں کے گلّے اور مویشیوں کے ریوڑ اور جو کچھ اُن کا ہے سب لے آئے ہیں۔ ۳۳ جب فرعون تمہیں اندر بلائے اور پوچھے کہ تمہارا پیشہ کیا ہے؟ ۳۴ تو تم جواب دینا کہ تیرے خادم اپنے باپ دادا کی طرح لڑکپن ہی سے مویشی پالتے آئے ہیں۔ تب تمہیں جشن کے علاقہ میں بودوباش کرنے کی اجازت دی جائے گی کیونکہ مصری تمام چرواہوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

یعقوب اور اُس کے بیٹوں کا فرعون کے سامنے حاضر ہونا

۴۷ یوسف نے جا کر فرعون سے کہا: میرا باپ اور بھائی اپنی بھیڑ بکریوں کے گلّوں اور مویشیوں کے ریوڑوں اور اپنے تمام مال و اسباب کے ساتھ کنعان کے ملک سے آ گئے ہیں اور اِس وقت جشن میں ہیں۔ ۲ اُس نے اپنے بھائیوں میں سے پانچ کو چن کر اُنہیں فرعون کے سامنے پیش کیا۔

۳ فرعون نے اُن بھائیوں سے پوچھا: تمہارا پیشہ کیا ہے؟

اُنہوں نے فرعون کو جواب دیا: تیرے خادم چرواہے ہیں، جیسے ہمارے باپ دادا تھے۔ ۴ اُنہوں نے اُس سے یہ بھی کہا: ہم یہاں کچھ عرصہ کے لیے رہنے کے لیے آئے ہیں کیونکہ ملک کنعان میں سخت قحط پڑا ہُوا ہے اور تیرے خادموں کے پاس کوئی چراگاہ نہیں ہے۔ لہٰذا براہِ کرم اپنے خادموں کو جشن میں بودوباش اختیار کرنے کی اجازت دے دے۔

۵ فرعون نے یوسف سے کہا: تیرا باپ اور تیرے بھائی تیرے پاس آ گئے ہیں ۶ اور مصر کا سارا ملک تیرے سامنے ہے۔ لہٰذا اپنے باپ اور بھائیوں کو ملک کے بہترین علاقہ میں بسا دے۔ اُنہیں جشن میں بسنے دے اور تیری دانست میں اُن میں جو لوگ قابل ہوں، اُنہیں میرے اپنے مویشیوں کی نگہداشت پر مامور کر۔

۷ تب یوسف نے اپنے باپ یعقوب کو اندر لا کر اُسے فرعون کی خدمت میں پیش کیا اور یعقوب نے فرعون کو برکت دی۔ ۸ فرعون نے اُس سے پوچھا: تیری عمر کیا ہے؟

۹ یعقوب نے فرعون سے کہا: میری زندگی کے سفر کے ایک سَو تیس برس پورے ہو چکے ہیں۔ میری زندگی کے ایّام نہایت مختصر اور بے حد دکھ بھرے ہیں۔ میں ابھی اپنے باپ دادا کی عمر کو نہیں پہنچا۔ ۱۰ تب یعقوب نے فرعون کو برکت دی اور اُس کے حضور سے باہر نکل گیا۔

۱۱ اِس طرح یوسف نے اپنے باپ اور بھائیوں کو مصر میں آباد کیا اور فرعون کی ہدایات کے مطابق ملک کے بہترین علاقہ رعمسیس میں اُنہیں زمین اور مکانات عطا فرمائے۔ ۱۲ یوسف نے اپنے باپ اور اپنے بھائیوں اور اپنے باپ کے سب گھر والوں کے لیے اُن کے بچّوں کی تعداد کے مطابق اشیاءِ خوردنی کا انتظام بھی کر دیا۔

یوسف اور قحط

۱۳ چونکہ قحط نہایت شدید تھا اِس لیے اُس پورے علاقہ میں کھانے پینے کی چیزیں مطلق نہ تھیں اور مصر اور کنعان دونوں ملک قحط کی وجہ سے تباہ ہو گئے تھے۔ ۱۴ اور یوسف نے اناج بیچ بیچ کر مصر اور کنعان کے لوگوں سے حاصل کی ہُوئی ساری رقم جمع کی اور اُسے فرعون کے محل میں لے آیا۔ ۱۵ جب مصر اور کنعان کے لوگوں کا سارا پیسہ خرچ ہو گیا تو مصر کے تمام باشندے یوسف کے پاس آ کر کہنے لگے: ہمیں کچھ کھانے کو دے ورنہ ہم تیری نظروں کے سامنے بھوکوں مر جائیں گے۔ ہمارا سارا پیسہ خرچ ہو چکا ہے۔

۱۶ تب یوسف نے کہا: اپنے مویشی لے آؤ اور میں تمہیں مویشیوں کے عِوض اناج بیچوں گا کیونکہ تمہارا پیسہ خرچ ہو چکا ہے۔ ۱۷ چنانچہ وہ اپنے مویشی لے کر یوسف کے پاس آئے اور اُس نے اُن کے گھوڑوں، اُن کی بھیڑوں اور بکریوں، اُن کے گائے بیلوں اور گدھوں کے عِوض اُنہیں اناج دیا اور اُس سال اُن کے تمام مویشیوں کے عِوض اُنہیں اناج دے کر اُس نے اُنہیں فاقوں سے بچائے رکھا۔

۱۸ جب وہ سال گزر گیا تو وہ دوسرے سال اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہم اپنے خداوند سے اِس حقیقت کو چھپا نہیں سکتے کہ ہمارا سارا پیسہ خرچ ہو چکا ہے اور ہمارے سارے مویشی بھی تیرے ہو چکے ہیں لہٰذا اب ہمارے خداوند کو دینے کے لیے ہمارے پاس اپنے جسم اور اپنی زمین کے سوا کچھ بھی باقی نہیں ہے۔ ۱۹ تیرے ہوتے ہُوئے ہم کیوں ہلاک ہوں اور ہماری زمینیں اُجڑ جائیں؟ لہٰذا ہمیں اور ہماری زمینوں کو اناج کے عِوض خرید لے تاکہ ہم اپنی زمینوں سمیت فرعون کے غلامی میں آ جائیں۔ ہمیں اناج دے دے تاکہ ہم ہلاک ہونے سے بچ جائیں اور ملک بھی ویران نہ ہو۔

۲۰ چنانچہ یوسف نے مصر کی تمام زمین فرعون کے لیے خرید لی۔ تمام مصریوں نے قحط سے تنگ آ کر اپنے اپنے کھیت بیچ ڈالے۔ اِس طرح ساری زمین فرعون کی ہو گئی ۲۱ اور یوسف نے

مِصر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک رہنے والے تمام لوگوں کو غلامی کے درجہ تک پہنچا دیا۔ ۲۲ لیکن وہ پجاریوں کی زمین نہ خرید سکا کیونکہ اُنہیں فرعون کی طرف سے باقاعدہ رسد ملتی تھی اور اُس رسد میں سے اُن کے پاس کافی مقدار میں اشیاء خوردنی موجود تھیں۔ اِسی وجہ سے اُنہوں نے اپنی زمین نہیں بیچی۔

۲۳ تب یُوسُف نے لوگوں سے کہا: اب جبکہ آج کے دِن میں نے تمہیں اور تمہاری زمین کو فرعون کے لیے خرید لیا ہے، اب یہ بیج تمہارے لیے ہے تاکہ تم اسے زمین میں بو سکو۔ ۲۴ لیکن جب فصل اُگ آئے تو اُس کا پانچواں حصہ فرعون کو دینا اور باقی کے چار حصّے تم رکھ لینا تاکہ وہ کھیتوں میں بونے کے لیے بیج کے کام آئیں اور تمہارے اپنے اور تمہارے گھرانے اور تمہارے بچّوں کے لیے کھانے کو ہوں۔

۲۵ اُنہوں نے کہا: تُو نے ہماری جانیں بچائیں۔ ہمارے خداوند کی نظرِ کرم ہم پر رہے۔ ہم فرعون کے غلام بنے رہیں گے۔

۲۶ اور یُوسُف نے مِصر کی زمین کے لیے یہ آئین بنا دیا جو آج تک رائج ہے کہ پیداوار کا پانچواں حِصّہ فرعون کا ہوگا۔ صرف پجاریوں کی زمین ہی فرعون کی ملکیت نہ سمجھی جائے گی۔

۲۷ اور اِسرائیلی مِصر میں جشن کے علاقہ میں آباد ہو گئے۔ اُنہوں نے وہاں جائدادیں کھڑی کر لیں اور پھلے پھولے اور تعداد میں بہت ہی بڑھ گئے۔

۲۸ اور یعقوب ملک مِصر میں سترہ سال اور زندہ رہا اور اُس کی کل عمر ایک سو سینتالیس سال کی تھی۔ ۲۹ جب اِسرائیل کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اُس نے اپنے بیٹے یُوسُف کو بلایا اور اُس سے کہا: اگر مجھ پر تیری نظرِ کرم ہُوئی ہے تو اپنا ہاتھ میری ران کے نیچے رکھ اور وعدہ کر کہ تُو میرے ساتھ مہربانی اور وفاداری سے پیش آئے گا۔ مجھے مِصر میں دفن نہ کرنا۔ ۳۰ بلکہ جب میں اپنے باپ دادا کے ساتھ سو جاؤں تو مجھے مِصر سے لے جا کر وہیں دفن کر دینا جہاں وہ مدفون ہیں۔

اُس نے کہا: جیسا تُو نے کہا ہے، میں ویسا ہی کروں گا۔

۳۱ اُس نے کہا: تُو مجھ سے قسم کھا۔ تب یُوسُف نے اُس سے قسم کھائی اور اِسرائیل نے اپنے عصا کے سرے پر سر ٹِکا کر سجدہ کیا۔

منسّی اور افرائیم

۴۸ کچھ عرصہ کے بعد یُوسُف کو خبر ملی کہ اُس کا باپ بیمار ہے چنانچہ وہ گیا اور اپنے دو بیٹوں، منسّی اور افرائیم کو بھی ساتھ لے گیا۔ ۲ جب یعقوب کو لوگوں نے بتایا کہ تیرا بیٹا یُوسُف تیرے پاس آیا ہے تو اِسرائیل ہمت کر کے اُٹھا اور پلنگ پر بیٹھ گیا۔

۳ اور یعقوب نے یُوسُف سے کہا: قادرِ مطلق خدا ملک کنعان کے لُوز میں مجھے دکھائی دیا۔ وہاں اُس نے مجھے برکت دی ۴ اور مجھ سے کہا: میں تجھے سرفراز کروں گا اور تیری نسل کو بڑھاؤں گا۔ تیری قوم سے کئی اُمّتیں پیدا ہوں گی اور میں یہ ملک تیرے بعد تیری نسل کو ابدی میراث کے طور پر عطا کروں گا۔

۵ اور تیرے دو بیٹے جو تجھے مِصر میں میرے یہاں آنے سے پہلے پیدا ہُوئے، میرے ہی شمار کیے جائیں گے۔ جس طرح روبن اور شمعون میرے ہیں اُسی طرح افرائیم اور منسّی بھی میرے ہی ہونگے ۶ اور جو اولاد اُن کے بعد تجھے ہوگی، وہ تیری ہوگی اور جو میراث وہ پائیں گے وہ اُن کے بھائیوں سے نامزد ہوگی۔ ۷ جب میں فدّان سے لوٹ رہا تھا تب میری بدقسمتی سے راخل نے کنعان کے ملک میں جب ہم افرات سے کچھ ہی فاصلہ پر تھے، وفات پائی۔ چنانچہ میں نے اُسے وہیں افرات (یعنی بیت لحم) کے راستہ میں دفن کیا۔

۸ جب اِسرائیل نے یُوسُف کے بیٹوں کو دیکھا تو پوچھا: یہ کون ہیں؟

۹ یُوسُف نے اپنے باپ سے کہا: یہ میرے بیٹے ہیں جو خدا نے مجھے یہاں دیئے ہیں۔

تب اِسرائیل نے کہا: اُنہیں میرے پاس لا تاکہ میں اُنہیں برکت دوں۔

۱۰ اِسرائیل کی آنکھیں بڑھاپے کی وجہ سے دھندلا گئی تھیں اور وہ بمشکل دیکھ پاتا تھا۔ چنانچہ یُوسُف اپنے بیٹوں کو اُس کے قریب لایا اور اُس کے باپ نے اُنہیں چوما اور گلے لگایا۔

۱۱ اِسرائیل نے یُوسُف سے کہا: مجھے امید نہ تھی کہ تیرا چہرہ پھر سے دیکھ پاؤں گا اور اب دیکھ خدا نے مجھے تیری اولاد بھی دیکھنے دی۔

۱۲ تب یُوسُف نے اُنہیں اِسرائیل کے گھٹنوں پر سے نیچے اُتارا اور منہ کے بل زمین پر جھک کر سجدہ کیا۔ ۱۳ جب یُوسُف افرائیم کو اپنے دہنے ہاتھ کے سہارے اور منسّی کو اپنے بائیں ہاتھ کے سہارے اِسرائیل کے نزدیک لایا تو افرائیم، اِسرائیل کی بائیں طرف اور منسّی اُس کی دائیں طرف تھا۔ ۱۴ لیکن اِسرائیل نے اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا اور افرائیم کے سر پر رکھ دیا حالانکہ وہ چھوٹا تھا اور اپنے بائیں ہاتھ کو منسّی کے سر پر رکھا حالانکہ وہ پہلوٹھا تھا۔ اُس نے جان بوجھ کر ایسا کیا۔

۱۵ تب اُس نے یُوسفؔ کو برکت دی اور کہا:

وہ خدا جس کے سامنے میرے باپ
ابرہامؔ اور اضحاقؔ نے اپنی اپنی زندگی کے دِن گُزارے
وہ خدا جو آج کے دِن تک عمر بھر
میرا پاسبان رہا،
۱۶ اور وہ فرشتہ جس نے مجھے ساری بلاؤں سے بچایا
۔ان لڑکوں کو برکت دے،
اور وہ میرے
اور میرے باپ دادا ابرہامؔ اور اضحاقؔ کے نام سے منسوب
ہوں،
اور وہ زمین پر کثرت سے بڑھیں۔

۱۷ جب یُوسفؔ نے دیکھا کہ اُس کے باپ نے اپنا دہنا ہاتھ افرائیمؔ کے سر پر رکھا ہے تو ناخوش ہُوا اور اُس نے اپنے باپ کا دہنا ہاتھ تھام لیا تاکہ اُسے افرائیمؔ کے سر پر سے ہٹا کر منسّیؔ کے سر پر رکھّے۔ ۱۸ یُوسفؔ نے اُس سے کہا: اَے میرے باپ ایسا نہ کر کیونکہ پہلوٹھا یہ ہے۔ اِس لیے اپنا دہنا ہاتھ اِس کے سر پر رکھ۔ ۱۹ لیکن اُس کا باپ راضی نہ ہُوا اور کہنے لگا: اَے میرے بیٹے میں بخوبی جانتا ہُوں۔ وہ بھی ایک بڑی قوم بنے گا اور وہ بھی بزرگ ہوگا۔ البتہ اُس کا چھوٹا بھائی اُس سے بھی بڑا ہوگا اور اُس کی نسل سے بہت سی قومیں پیدا ہوں گی۔ ۲۰ اُس نے اُنہیں اُس دِن برکت دی اور کہا:

بنی اِسرائیل تیرا نام لے کر یوں دعا دیا کریں گے:
کہ خدا تجھے افرائیمؔ اور منسّیؔ کی مانند اقبال مند کرے۔
یوں اُس نے افرائیمؔ کو منسّیؔ پر فضیلت دی۔

۲۱ تب اِسرائیلؔ نے یُوسفؔ سے کہا: میں تو دُنیا سے رخصت ہونے والا ہُوں لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور تمہیں تمہارے باپ دادا کے ملک میں واپس لے جائے گا۔ ۲۲ چونکہ اب تُو اپنے بھائیوں کا مُربّی ہے اِس لیے میں تجھے ملک کا اوپر والا حِصّہ دیتا ہُوں جسے میں نے اپنی تلوار اور اپنی کمان سے اَموریوں کے ہاتھ سے لیا تھا۔

یعقوب کا اپنے بیٹوں کو برکت دینا

۴۹ تب یعقوبؔ نے اپنے بیٹوں کو بُلایا اور کہا: تُم سب جمع ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں بتاؤں کہ آیندہ دِنوں میں تُم پر کیا بیتے گی۔

۲ اَے یعقوبؔ کے بیٹو جمع ہو کر سُنو؛
اپنے باپ اِسرائیلؔ کی طرف کان لگاؤ۔

۳ اَے روبنؔ تُو میرا پہلوٹھا ہے،
میری قوّت اور میری طاقت کا پہلا پھل ہے۔
تجھے اعزاز اور قدرت میں سبقت حاصل ہے۔
۴ تُو پانی کی طرح سرکش ہے اِس لیے تجھے فضیلت نہیں ملے گی،
کیونکہ تُو اپنے باپ کے بستر پر چڑھا،
میرے بچھونے پر چڑھ کر تُو نے اُسے ناپاک کر ڈالا۔

۵ شمعونؔ اور لاویؔ تو بھائی بھائی ہیں۔
اُن کی تلواریں تشدّد کے ہتھیار ہیں۔
۶ مجھے اُن کی مجلس میں داخل نہ ہونے دو،
اور نہ اُن کی محفل میں شریک ہونے دو۔
کیونکہ اُنہوں نے اپنے غضب میں لوگوں کو قتل کیا،
اور جب جی چاہا بَیلوں کی کُونچیں کاٹ دیں۔
۷ لعنت ہو اُن کے غضب پر جو نہایت شدید تھا،
اور اُن کے قہر پر کیونکہ وہ نہایت سخت تھا!
میں اُنہیں یعقوبؔ میں منتشر
اور اِسرائیلؔ میں پراگندہ کر دُوں گا۔

۸ اَے یہوداہؔ! تیرے بھائی تیری مدح کریں گے؛
اور تیرا ہاتھ تیرے دشمنوں کی گردن پر ہوگا؛
اور تیرے باپ کی اولاد تیرے آگے سرنگوں ہوگی۔
۹ اَے یہوداہؔ! تُو شیرِ ببر کا بچّہ ہے؛
میرے بیٹے! تُو شکار کر کے لَوٹا ہے۔
وہ شیرِ ببر بلکہ شیرنی کی طرح دبک کر بیٹھ گیا،
کون اُسے چھیڑنے کی جرأت کرے؟
۱۰ جب تک شیلوؔ نہیں آ جاتا،
اور تمام قومیں اُس کی مطیع نہیں ہو جاتیں،
تب تک یہوداہ کے ہاتھ سے نہ تو بادشاہی جائے گی،
نہ ہی اُس کی نسل سے عصائے حکومت موقوف ہوگا۔
۱۱ وہ اپنا گدھا انگور کی بیل سے،
اور اپنی گدھی کا بچّہ اپنی پسندترین شاخ سے باندھے گا۔
وہ اپنا لباس مَے میں،

اور اپنی قبا کو انگور کے رس میں دھویا کرے گا۔
۱۲ اُس کی آنکھیں مَے سے زیادہ سُرخ،
اور اُس کے دانت دُودھ سے زیادہ سفید ہوں گے۔

۱۳ زبُولُون سمندر کے کنارے بسے گا،
اور جہازوں کے لیے بندرگاہ کا کام دے گا؛
اُس کی حد صیدا تک پھیلی ہوگی۔

۱۴ اِشکار ایک مضبوط گدھا ہے
جو دو بھیڑ سالوں کے درمیان بیٹھا ہے۔
۱۵ وہ ایک اچھّی آرامگاہ ہے
اور خوشنما زمین دیکھ کر،
وہ اپنے کندھے کو بوجھ اُٹھانے کے لیے جھکا تا ہے
اور بیگاری میں غلام کی مانند کام کرنے لگتا ہے۔

۱۶ دان اِسرائیل کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ کی حیثیت سے
اپنے لوگوں کا اِنصاف کرے گا۔
۱۷ دان راستہ کا سانپ ہے،
اور راہ گزر کا افعی ہے،
جو گھوڑے کی ایڑی کو ایسا ڈستا ہے
کہ اُس کا سوار پچھاڑ کھا کر گر پڑتا ہے۔

۱۸ اَے خداوند! میں تیری نجات کی راہ دیکھتا ہُوں۔
۱۹ جدّ پر چھاپا ماروں کا ایک دستہ حملہ کرے گا،
لیکن وہ اُن پر پیچھے سے ہلّہ بول دے گا۔

۲۰ آشر کا اناج نفیس ہوگا
اور وہ بادشاہوں کے لائق لذیذ اشیاء مہیّا کرے گا۔

۲۱ نفتالی ایک آزاد کی ہُوئی ہرنی کی مانند ہے،
اُس کے منہ سے میٹھی میٹھی باتیں نکلتی ہیں۔

۲۲ یُوسُف انگور کی پھلدار بیل ہے،
ایسی پھلدار بیل جو پانی کے چشمہ کے پاس لگی ہے،
جس کی شاخیں دیوار پر چڑھی ہُوئی ہیں۔

۲۳ تیراندازوں نے نہایت تندی سے اُس پر حملہ کیا؛
عداوت سے اُنہوں نے اُس پر تیر برسائے۔
۲۴ لیکن یعقوب کے قادر کے ہاتھ سے،
اور اُس چرواہے کے سبب سے جو اِسرائیل کی چٹان ہے،
اُس کی کمان مضبوط رہی،
اور اُس کے قوی بازوؤں کا بَل قائم رہا۔
۲۵ تیرے باپ کے خدا کے سبب جو تیری مدد کرتا ہے،
اور قادرِ مطلق کے سبب جو تجھے
اوپر سے آسمان کی برکتوں سے،
اور نیچے سے گہرے سمندر کی برکتوں سے،
اور چھاتیوں اور رحموں کی برکتوں سے نوازتا ہے۔
۲۶ تیرے باپ کی برکتیں
قدیم پہاڑوں کی برکتوں سے،
اور پرانی پہاڑیوں کی باافراط پیداوار سے بڑھ کر ہیں۔
یہ سب یُوسُف کے سر پر،
بلکہ اُس کی پیشانی پرؔ جو بھائیوں میں شہزادہ ہےؔ نازل
ہوتی رہیں۔

۲۷ بِن یمین بھوکا بھیڑیا ہے؛
جو صبح کو شکار کو پھاڑ کھاتا ہے،
اور شام کو لُوٹ کا مال بانٹتا ہے۔

۲۸ یہ سب اِسرائیل کے بارہ قبیلے ہیں اور یہی وہ باتیں ہیں جو اُس نے اُنہیں برکت دیتے وقت کہیں اور ہر ایک کو وہی برکت دی جس کے وہ لائق تھا۔

یعقوب کی موت

۲۹ تب اُس نے اُنہیں یہ ہدایات دیں: میں اب جلد ہی اپنے لوگوں میں جا ملوں گا۔ مجھے اپنے باپ دادا کے ساتھ اُس غار میں دفن کرنا جو حتّی عفرون کے کھیت میں ہے۔ ۳۰ یعنی اُسی غار میں جو ملک کنعان میں ممرے کے نزدیک مکفیلہ کے کھیت میں ہے جسے ابرہام نے حتّی عفرون سے قبرستان کے لیے کھیت سمیت خرید لیا تھا۔ ۳۱ جہاں ابرہام اور اُس کی بیوی سارہ دفن کیے گئےؔ جہاں اضحاق اور اُس کی بیوی رِبقہ دفن ہُوئے اور جہاں میں نے لیاہ کو دفن کیا۔ ۳۲ وہ کھیت اور اُس میں واقع غار حتّیوں سے خریدے گئے تھے۔ ۳۳ جب یعقوب اپنے بیٹوں کو وصیت کر چکا تو اُس نے اپنے

پاؤں بستر پر سمیٹ لیے اور آخری سانس لی اور اپنے لوگوں میں جا ملا۔

یعقوب کی تدفین

۵۰ یوسف اپنے باپ سے لپٹ کر اُس پر رویا اور اُسے چوما۔ [۲] پھر یوسف نے اپنے طبیبوں کو حکم دیا کہ وہ اُس کے باپ اسرائیل کی لاش کو محفوظ رکھنے کے لیے اُس میں خوشبودار مسالے بھر دیں۔ چنانچہ طبیبوں نے ایسا ہی کیا اور لاش کو محفوظ کر دیا [۳] جس میں پورے چالیس دِن لگے کیونکہ لاش کو محفوظ کرنے کے لیے اِتنا ہی وقت درکار ہوتا ہے۔ اور مِصریوں نے ستّر دِن تک اُس کے لیے ماتم کیا۔

[۴] جب ماتم کے دِن گزر گئے تب یوسف نے فرعون کے درباریوں سے کہا: اگر مجھ پر تمہاری نظرِ کرم ہو تو میری ایک درخواست فرعون تک پہنچا دو۔ اُس سے کہو: [۵] میرے باپ نے مجھ سے قسم لے کر کہا ہے کہ میں اب سونے کو ہُوں۔ لہٰذا تُو مجھے اُس قبر میں دفن کرنا جو میں نے ملک کنعان میں اپنے لیے کھدوائی ہے۔ مجھے اجازت دے کہ میں وہاں جا کر اپنے باپ کو دفن کروں اور تب میں لَوٹ آؤں گا۔

[۶] فرعون نے کہا: جا اور اپنے باپ کو جیسے اُس نے تجھ سے قسم لی ہے دفن کر۔

[۷] چنانچہ یوسف اپنے باپ کو دفن کرنے کے لیے روانہ ہُوا اور فرعون کے سب خادم یعنی اُس کے معزز درباری اور مِصر کے سب رئیس [۸] اور یوسف کے گھر کے سب افراد اُس کے بھائی اور اُس کے باپ کے گھر کے سب لوگ اُس کے ساتھ گئے۔ وہ صرف اپنے بچّے اور اپنی بھیڑ بکریوں کے گلّے اور اپنے مویشیوں کے ریوڑ جشن میں چھوڑ گئے۔ [۹] رتھوں اور رتھ سواروں کی ایک بڑی تعداد بھی اُس کے ساتھ تھی۔

[۱۰] جب وہ یردن کے نزدیک اَتد کے کھلیان پر پہنچے تو اُنہوں نے وہاں نہایت بلند اور دل سوز آواز سے نوحہ کیا اور یوسف نے اپنے باپ کے لیے سات دِن تک ماتم کروایا۔ [۱۱] جب وہاں کے کنعانی باشندوں نے اَتد کے کھلیان پر ماتم ہوتے دیکھا تو کہا کہ مِصریوں کا ماتم بڑا دردناک ہے۔ اِس لیے یردن کے قریب کی وہ جگہ ابیل مصرائیم کہلاتی ہے۔

[۱۲] چنانچہ یعقوب کے بیٹوں نے ویسا ہی کیا جیسا اُس نے اُنہیں حکم دیا تھا۔ [۱۳] وہ اُسے ملک کنعان لے گئے اور اُسے ممرے کے نزدیک مکفیلہ کے کھیت کے اُس غار میں دفن کیا جسے ابرہام نے حتّی عفرون سے کھیت سمیت قبرستان کے لیے خریدا تھا۔

[۱۴] اپنے باپ کو دفن کرنے کے بعد یوسف اپنے بھائیوں اور اُن سب لوگوں کے ساتھ جو اُس کے باپ کو دفن کرنے کے لیے اُس کے ساتھ آئے تھے مِصر واپس لوٹا۔

یوسف کا بھائیوں کو تسلّی دینا

[۱۵] جب یوسف کے بھائیوں نے دیکھا کہ اُن کا باپ مر گیا ہے تو اُنہوں نے کہا: اگر یوسف ہم سے دشمنی رکھنے لگے اور ساری بُرائی کا جو ہم نے اُس سے کی ہے پورا بدلہ لینے لگے تو ہمارا کیا ہوگا؟ [۱۶] تب اُنہوں نے یوسف کو یہ کہلا بھیجا کہ تیرے باپ نے مرنے سے پہلے یہ ہدایات دی تھیں کہ [۱۷] تم یوسف سے کہو کہ میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کے گناہ اور جو خطا اُنہوں نے تیرے ساتھ اِس قدر برا سلوک کر کے کی اُسے بخش دے۔ چنانچہ براہِ کرم اب تُو اپنے باپ کے خدا کے بندوں کے گناہ بخش دے۔ جب اُن کا پیغام یوسف کے پاس پہنچا تو وہ رو دیا۔

[۱۸] تب اُس کے بھائی بھی آئے اور اُس کے سامنے گر کے کہنے لگے: ہم تو تیرے غلام ہیں۔

[۱۹] لیکن یوسف نے اُن سے کہا: خوف نہ کرو۔ کیا میں خدا کی جگہ ہُوں؟ [۲۰] تم نے مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا تھا لیکن خدا نے اُس سے نیکی پیدا کر دی تاکہ بہت سی جانیں سلامت بچ جائیں جیسا تُم دیکھ رہے ہو۔ [۲۱] چنانچہ ڈرو نہیں۔ میں تمہاری اور تمہارے بال بچّوں کی ضروریات پوری کرتا رہوں گا، یوں اُس نے اُنہیں تسلّی دی اور اُن کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آیا۔

یوسف کی موت

[۲۲] یوسف اپنے باپ کے تمام خاندان کے ساتھ مِصر میں رہا اور وہ ایک سو دس برس تک جیتا رہا۔ [۲۳] اور اُس نے افرائیم کی اولاد تیسری پُشت تک دیکھی اور منسّی کے بیٹے مکیر کی اولاد کو بھی یوسف نے اپنے گھٹنوں پر کھلایا۔

[۲۴] تب یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا: میں اب مرنے کو ہُوں لیکن خدا یقیناً تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں اِس ملک سے نکال کر اُس ملک میں پہنچائے گا جسے دینے کا وعدہ اُس نے قسم کھا کر ابرہام، اضحاق اور یعقوب سے کیا تھا۔ [۲۵] اور یوسف نے بنی اسرائیل سے قسم لے کر کہا: خدا یقیناً تمہیں یاد کرے گا اور تب تم ضرور ہی میری ہڈّیوں کو یہاں سے لے جانا۔

[۲۶] اور یوسف نے ایک سو دس برس کا ہو کر وفات پائی اور اُنہوں نے اُس کی لاش میں خوشبودار مسالے بھر کر اُسے مِصر ہی میں ایک تابوت میں محفوظ کر دیا۔

خُروج

پیش لفظ

یہ توریت کی دوسری کتاب ہے۔ اِس میں بنی اِسرائیل کے ملکِ مِصر سے خارج ہونے کے واقعات درج ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ بنی اِسرائیل کس طرح حضرت مُوسیٰ کی قیادت میں غُلامی کی زندگی چھوڑ کر خداوند تعالیٰ کی ایک چُنی ہوئی قوم میں تبدیل ہُوئے اور اُنہیں اپنی روزمرّہ کی زندگی گزارنے کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مُوسیٰ کی معرفت کیا کیا احکام اور قوانین دیئے گئے۔

یہ کتاب غالباً ۱۴۵۰ سے ۱۴۱۰ قبل از مسیح معرضِ تحریر میں آئی اور اِسے حضرت مُوسیٰ ہی کی تصنیف سمجھا جاتا ہے۔ حضرت مُوسیٰ نے یہ کتاب اُن ایّام میں تصنیف فرمائی جب بنی اِسرائیل مِصر سے نکلنے کے بعد بیابانِ سینا میں سرگرداں تھے اور حضرت مُوسیٰ اور حضرت ہارون اُن کی قیادت کر رہے تھے۔

اِس کتاب میں کئی حیرت انگیز معجزوں اور واقعات کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اِسرائیل واقعی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک چُنی ہُوئی قوم کا درجہ رکھتے تھے۔ لیکن اِس کے باوجود وہ راہِ راست سے بھٹک کر شیطانی آزمایشوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور خدا کے احکام اور قوانین کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

خُروج کی کتاب اُن دس احکام کے لیے بڑی مشہور ہے جو خدا تعالیٰ نے پتھّر کی الواح پر اپنے ہاتھ سے لکھ کر حضرت مُوسیٰ کو عطا فرمائے تھے تاکہ بنی اِسرائیل اُن احکام پر عمل کریں اور خدا تعالیٰ کی قربت میں رہیں۔

اِس کتاب میں بنی اِسرائیل کے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اُس کے حُضور میں مختلف قسم کی قربانیوں اور نذروں کے پیش کرنے کے طور طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی عبادت کے لیے جو خیمہ بنایا گیا تھا اُس کا مُفصّل بیان بھی اِس کتاب میں موجود ہے اور اُس کے مطالعہ سے عبادت اور دیگر مذہبی رسوم میں لوگوں کی رہنمائی کرنے والے کاہنوں کے فرائض اور ملبوسات وغیرہ کے بارے میں بھی بڑی دلچسپ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

اِس کتاب کو تین حِصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ بنی اِسرائیل کی مِصر میں غُلامانہ زندگی (۱:۱۔۱۲:۳۰)

۲۔ بنی اِسرائیل کی صحرانوردی (۱۲:۳۱۔۱۸:۲۷)

۳۔ بنی اِسرائیل کو وادیٔ سینا میں شریعت کا دیا جانا (۱۹:۱۔۴۰:۳۸)

بنی اِسرائیل کا ستایا جانا

۱ اِسرائیل کے بیٹوں کے نام جو اپنے اپنے گھرانے کو لے کر یعقوب کے ساتھ مِصر میں آئے یہ ہیں: [۲] رُوبن، شمعون، لاوی، یہوداہ، [۳] اِشکار، زبولون، بن یمین، [۴] دان اور نفتالی، جد اور آشر۔ [۵] اور یعقوب کی اولاد کی کل تعداد ستّر تھی اور یُوسُف تو پہلے ہی مِصر میں تھا۔

[۶] اور یُوسُف اور اُس کے سب بھائی اور وہ ساری پُشت مر گئی [۷] لیکن بنی اِسرائیل سرفراز ہُوئے اور افزایشِ نسل کے باعث خُوب بڑھے اور شمار میں اِس قدر زیادہ ہو گئے کہ وہ ملک اُن سے بھر گیا۔

[۸] پھر ایک نیا بادشاہ جو یُوسُف کو نہیں جانتا تھا مِصر پر حکمرانی کرنے لگا۔ [۹] اُس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ دیکھو ہمارے مقابلہ میں بنی اِسرائیل کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ [۱۰] پس آؤ ہم اُن کے ساتھ ہوشیاری سے کام لیں ورنہ اگر جنگ چھڑ گئی تو وہ ہمارے دُشمنوں کے ساتھ مِل جائیں گے اور ہمارے خلاف لڑیں گے اور ملک سے نکل جائیں گے۔

[۱۱] لہٰذا اُنہوں نے اُن پر بیگار لینے والے مُقرّر کیے تاکہ اُن سے سخت کام لے کر اُن کو ستائیں اور اُنہوں نے فرعون کے ذخیروں کے لیے شہر پتوم اور رَعمسیس بنائے۔ [۱۲] لیکن وہ جس قدر

زیادہ ستائے گئے اُسی قدر زیادہ اُن کی تعداد بڑھی اور وہ پھیلتے چلے گئے۔ لہٰذا مِصری اُن سے خوف کھانے لگے ۱۳ اور اُن سے اور بھی زیادہ سختی سے کام لینے لگے ۱۴ اور اُنہوں نے اُن سے اینٹیں اور گارا بنوا بنوا کر اور کھیتوں میں ہر قسم کی خدمت لے کر اُن کی زندگیاں تلخ کر دیں اور اُن کی ساری محنت اور مشقّت میں مِصری اُن پر تشدد کرتے تھے۔

۱۵ اور شاہِ مِصر نے عِبرانی دائیوں کو جن کے نام سِفرہ اور فوعہ تھے کہا کہ ۱۶ جب تُم عِبرانی عورتوں کی بچّہ جننے میں مدد کرو اور اُنہیں وضعِ حمل کی تپائی پر بیٹھی دیکھو تو اگر لڑکا ہو تو اُسے مار ڈالنا لیکن اگر لڑکی ہو تو اُسے زندہ رہنے دینا۔ ۱۷ مگر اُن دائیوں نے خدا کا خوف کرتے ہُوئے ایسا کام نہ کیا جو شاہِ مِصر نے اُنہیں کرنے کے لیے کہا تھا بلکہ اُنہوں نے لڑکوں کو زندہ رہنے دیا۔ ۱۸ تب شاہِ مِصر نے اُن دائیوں کو طلب کیا اور اُن سے باز پُرس کی کہ تُم نے ایسا کیوں کیا؟ تُم نے لڑکوں کو کیوں زندہ رہنے دیا؟

۱۹ اُن دائیوں نے فرعون کو جواب دیا کہ عِبرانی عورتیں مِصری عورتوں کی مانند نہیں ہیں۔ وہ ایسی توانا ہوتی ہیں کہ دائیوں کے آنے سے پیشتر ہی بچّہ جن لیتی ہیں۔

۲۰ پس خدا اُن دائیوں پر مہربان تھا اور لوگ بڑھتے چلے گئے اور تعداد میں اور بھی زیادہ ہو گئے۔ ۲۱ اور چونکہ دائیوں نے خدا کا خوف مانا اِس لیے اُس نے اُنہیں بھی بال بچّے والیاں بنا دیا۔

۲۲ تب فِرعون نے اپنے تمام لوگوں کو یہ حکم دیا کہ ہر اِسرائیلی لڑکا جو پیدا ہو وہ ضرور دریائے نیل میں پھینک دیا جائے۔ لیکن ہر ایک لڑکی کو زندہ رہنے دیا جائے۔

مُوسیٰ کی وِلادت

۲ اور لاوی کے گھرانے کے ایک آدمی نے لاوی نسل کی ایک عورت سے بیاہ کیا ۲ اور وہ حاملہ ہُوئی اور اُس کے ایک بیٹا ہُوا۔ جب اُس نے دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت بچّہ ہے تو اُس نے تین مہینے تک اُسے چھپائے رکھا ۳ اور بعد ازاں جب وہ اُسے زیادہ دیر چھپا نہ سکی تو اُس نے اُس کے لیے سرکنڈوں کا ایک ٹوکرا لیا اور اُس پر تارکول اور رال کا پلستر کیا اور پھر اُس بچّہ کو اُس میں رکھ کر نیل کے کنارے سرکنڈوں میں رکھ آئی ۴ اور اُس کی بہن یہ دیکھنے کے لیے کہ اُس کے ساتھ کیا ہوتا ہے، کُچھ دور کھڑی رہی۔

۵ فرعون کی بیٹی دریائے نیل میں غُسل کرنے کے لیے گئی اور اُس کی سہیلیاں دریا کے کنارے کنارے ٹہل رہی تھیں۔ اُس نے اُن سرکنڈوں میں ٹوکرے کو دیکھ کر اپنی ایک کنیز کو بھیجا کہ اُسے اُٹھا لائے۔ ۶ جب اُس نے اُسے کھولا تو دیکھا کہ اُس میں بچّہ ہے۔ بچّہ رو رہا تھا اور اُسے اُس پر رحم آیا اور اُس نے کہا کہ یہ تو کوئی عِبرانی بچّہ ہے۔

۷ تب اُس بچّہ کی بہن نے فرعون کی بیٹی سے پُوچھا کہ کیا میں جا کر کسی عِبرانی عورت کو لے آؤں جو تیرے لیے اِس بچّہ کو دودھ پلایا کرے؟

۸ اُس نے جواب دیا کہ ہاں، جا اور وہ لڑکی جا کر اُس بچّہ کی ماں کو بُلا لائی۔ ۹ فرعون کی بیٹی نے اُس سے کہا کہ اِس بچّہ کو لے جا اور میرے لیے دودھ پلا اور میں تجھے تیری اُجرت دیا کروں گی۔ لہٰذا وہ عورت اُس بچّہ کو لے جا کر دودھ پلانے لگی ۱۰ اور جب وہ بچّہ کچھ بڑا ہو گیا تو وہ اُسے فرعون کی بیٹی کے پاس لے گئی اور وہ اُس کا بیٹا بن گیا اور اُس نے اُس کا نام یہ کہتے ہُوئے مُوسیٰ رکھا کہ میں نے اُسے پانی سے نکالا۔

مُوسیٰ کا مدیان بھاگ جانا

۱۱ اُس کے بعد جب مُوسیٰ بڑا ہو گیا تو ایک دِن وہ باہر اپنے لوگوں کے پاس گیا اور اُنہیں سخت محنت کرتے دیکھا۔ اُس نے دیکھا کہ ایک مِصری ایک عِبرانی کو جو مُوسیٰ کی اپنی قوم کا تھا، مار رہا ہے۔ ۱۲ اُس نے اِدھر اُدھر نگاہ کی اور جب دیکھا کہ کوئی نہیں تو اُس نے اُس مِصری کو مار ڈالا اور اُسے ریت میں چھپا دیا۔ ۱۳ اور دوسرے دِن جب وہ پھر باہر گیا تو اُس نے دو عِبرانیوں کو آپس میں لڑتے دیکھا۔ تب اُس نے اُسے جو غلطی پر تھا کہا کہ تُو اپنے عِبرانی بھائی کو کیوں مار رہا ہے؟

۱۴ اُس آدمی نے کہا کہ تجھے کِس نے ہم پر حاکم اور مُنصف مقرّر کیا ہے؟ کیا تُو مجھے بھی مار ڈالنے کی سوچ رہا ہے جیسے تُو نے اُس مِصری کو مار ڈالا تھا؟ تب مُوسیٰ ڈر گیا اور اُس نے سوچا کہ جو کُچھ میں نے کیا تھا یقیناً اُس کا پتا چل گیا ہے۔

۱۵ جب فرعون نے یہ سنا تو اُس نے مُوسیٰ کو مار ڈالنے کی کوشش کی لیکن مُوسیٰ فرعون کے حُضور سے بھاگ گیا اور مدیان میں رہنے کے لیے چلا گیا اور وہاں وہ ایک کنوئیں کے پاس جا بیٹھا۔ ۱۶ مدیان کے ایک کاہن کی سات بیٹیاں تھیں۔ وہ اپنے باپ کی بھیڑ بکریوں کو پانی پلانے کے لیے آئیں تاکہ پانی کنوئیں سے نکال کر ناندوں میں بھر دیں۔ ۱۷ اور کچھ چرواہے بھی وہاں چلے آئے جنہوں نے اُن کو وہاں سے ہٹا دیا۔ لیکن مُوسیٰ اُٹھا اور اُن

کی مدد کو آ گیا اور اُس نے اُن کے گلّہ کو پانی پلایا۔
[۱۸] جب وہ لڑکیاں اپنے باپ رعوایل کے پاس واپس آئیں تو اُس نے پُوچھا کہ آج تُم اِتنی جلدی کیسے آ گئیں؟
[۱۹] اُنہوں نے جواب دیا کہ ایک مِصری نے ہمیں چرواہوں کے ہاتھ سے بچایا۔ اُس نے ہمارے لیے پانی بھر بھر کر نکالا اور بھیڑ بکریوں کو بھی پلایا۔
[۲۰] اُس نے اپنی لڑکیوں سے پُوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ تُم اُسے چھوڑ کیوں آئیں؟ اُسے بُلا لاؤ کہ وہ کھانا کھالے۔
[۲۱] اور مُوسیٰ اُس آدمی کے ساتھ رہنے پر رضامند ہو گیا اور اُس آدمی نے اپنی بیٹی صفورہ کی شادی مُوسیٰ سے کر دی [۲۲] اور صفورہ کے ایک بیٹا ہُوا۔ مُوسیٰ نے اُس کا نام جیرسوم یہ کہتے ہُوئے رکھا کہ میں اجنبی ملک میں پردیسی ہوں۔
[۲۳] اور اُس طویل عرصہ کے دوران مِصر کا وہ بادشاہ مر گیا اور بنی اِسرائیل اپنی غُلامی میں کراہنے اور رونے لگے اور غُلامی کے باعث مدد کے لیے اُن کی آہ وزاری خدا تک جا پہنچی۔ [۲۴] اور خدا نے اُن کا کراہنا سنا اور خدا نے اپنے عہد کو جو اُس نے ابرہام، اِضحاق اور یعقوب کے ساتھ باندھا تھا، یاد کیا۔ [۲۵] لہٰذا خدا نے اِسرائیل کی طرف نگاہ کی اور اُن کی فکر میں لگ گیا۔

مُوسیٰ اور جلتی ہُوئی جھاڑی

۳ ایک دفعہ ایسا ہُوا کہ مُوسیٰ اپنے سُسر یِترو کی، جو مِدیان کا کاہن تھا، بھیڑ بکریاں چرا رہا تھا اور وہ اُس گلّہ کو ہانک کر دور بیابان کی دوسری طرف خدا کے پہاڑ حورِب تک لے گیا۔ [۲] وہاں خداوند کا فرشتہ ایک جھاڑی کے اندر آگ کے شعلوں میں اُس پر ظاہر ہُوا۔ مُوسیٰ نے دیکھا کہ وہ جھاڑی جل رہی ہے لیکن راکھ نہیں ہوتی۔ [۳] لہٰذا مُوسیٰ نے سوچا کہ میں اچھی طرح جائزہ لوں گا اور اِس عجیب منظر کو دیکھوں گا کہ آخر وہ جھاڑی بھسم کیوں نہیں ہوتی؟
[۴] جب خداوند نے دیکھا کہ وہ بھیڑ بکریوں کو چھوڑ کر جھاڑی کے پاس آ پہنچا ہے کہ اُس کا جائزہ لے، تو خدا نے جھاڑی میں سے اُسے پکارا کہ مُوسیٰ! مُوسیٰ!
اور مُوسیٰ نے کہا کہ میں حاضر ہوں۔
[۵] تب خدا نے کہا کہ بہت زیادہ نزدیک ہرگز مت آنا اور اپنے پاؤں سے جُوتا اُتار کیونکہ جس جگہ تُو کھڑا ہے وہ مُقدّس زمین ہے۔ [۶] اور پھر اُس نے کہا کہ میں تیرے باپ کا خدا، ابرہام کا خدا، اِضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہُوں۔ اِس پر مُوسیٰ نے اپنا منہ چھپا لیا کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا۔
[۷] اور خدا نے کہا کہ میں نے واقعی مِصر میں اپنے لوگوں کو سخت تکلیف میں دیکھا ہے اور میں نے اُنہیں بیگار لینے والوں کے باعث روتے اور فریاد کرتے سنا ہے اور مجھے اُن کے دکھوں کا خیال ہے۔ [۸] اِس لیے میں اُنہیں مِصریوں کے ہاتھ سے چھڑانے کے لیے اُترا ہوں تاکہ اُنہیں اُس ملک سے نکال کر ایک اچھے اور وسیع ملک میں جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے یعنی کنعانیوں، حِتّیوں، اموریوں، فرزّیوں، حوّیوں اور یبوسیوں کے ملک میں پہنچاؤں۔ [۹] اور اب بنی اِسرائیل کا رونا، چلاّنا اور اُن کی فریاد مجھ تک پہنچ گئی ہے اور جس طرح مِصری اُن پر ظلم کرتے ہیں میں نے اُسے بھی دیکھا ہے۔ [۱۰] لہٰذا اب جا، میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہُوں تاکہ تُو میری قوم بنی اِسرائیل کو مِصر سے نکال لائے۔
[۱۱] لیکن مُوسیٰ نے خدا سے کہا کہ میں کون ہوں جو فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اِسرائیل کو مِصر سے باہر نکال لاؤں؟
[۱۲] تب خدا نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہُوں گا اور اِس بات کا کہ میں نے تجھے بھیجا ہے تیرے لیے یہ نشان ہوگا کہ جب تُو اُن لوگوں کو مِصر سے باہر نکال کر لے آئے گا تو تُم اِس پہاڑ پر خدا کی عبادت کرو گے۔
[۱۳] تب مُوسیٰ نے خدا سے کہا کہ اگر میں بنی اِسرائیل کے پاس جا کر اُنہیں کہوں کہ تمہارے باپ دادا کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور وہ مجھ سے پُوچھیں کہ اُس کا نام کیا ہے تو میں اُنہیں کیا بتاؤں؟
[۱۴] خدا نے مُوسیٰ سے کہا کہ میں جو ہُوں سو میں ہُوں۔ سو تُو بنی اِسرائیل سے یوں کہنا کہ 'میں جو ہوں' نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔
[۱۵] خدا نے مُوسیٰ سے یہ بھی کہا کہ بنی اِسرائیل سے کہنا کہ خداوند، تمہارے باپ دادا کے خدا یعنی ابرہام کے خدا، اِضحاق کے خدا اور یعقوب کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ ابد تک میرا یہی نام ہے اور میں پُشت در پُشت اور نسل در نسل اِسی نام سے یاد کیا جاؤں گا۔
[۱۶] جا اور بنی اِسرائیل کے بزرگوں کو جمع کر کے اُن سے کہہ کہ خداوند تمہارے باپ دادا کے خدا یعنی ابرہام کے خدا، اِضحاق کے خدا اور یعقوب کے خدا نے مجھے دکھائی دے کر کہا کہ میں نے تُم پر نظر رکھی ہے اور مِصر میں جو سلوک تمہارے ساتھ کیا گیا ہے اُسے دیکھا ہے۔ [۱۷] اور میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں تمہیں مِصر میں تمہاری سخت تکلیف سے نکال کر کنعانیوں، حِتّیوں، اموریوں، فرزّیوں، حوّیوں اور

یبُوسیوں کے ملک میں پہنچاؤں گا جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے۔
[۱۸] اور بنی اِسرائیل کے بزرگ تیری بات سُنیں گے۔ تب تُو اُن بزرگوں کے ساتھ شاہِ مِصر کے پاس جا کر کہنا کہ خداوند کی یعنی عِبرانیوں کے خدا کی ہم سے ملاقات ہُوئی۔ ہمیں تین دِن کی منزل تک بیابان میں جانے دے تاکہ ہم خداوند اپنے خدا کے لیے قربانی کریں۔ [۱۹] لیکن میں جانتا ہُوں کہ شاہِ مِصر تمہیں تب تک نہ جانے دیگا جب تک کہ کوئی قوّی ہاتھ اُسے مجبور نہ کر دے۔ [۲۰] لہٰذا میں اپنا ہاتھ بڑھاؤں گا اور مِصریوں کو اُن تمام عجائبات سے جو میں اُن کے درمیان کروں گا، ماروں گا۔ اُس کے بعد وہ تمہیں جانے دے گا۔
[۲۱] اور میں مِصریوں کو اِن لوگوں پر مہربان کر دوں گا تاکہ جب تُم مِصر سے جاؤ تو تُم خالی ہاتھ نہ جاؤ۔ [۲۲] تمہاری ہر ایک عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی پڑوسن سے یا کسی بھی عورت سے جو اُس کے گھر میں مہمان ہو، سونے چاندی کے زیور اور لباس مانگ لے جو تُم اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو پہناؤ گے اور اِس طرح تُم مِصریوں کو لُوٹ لو گے۔

مُوسیٰ کے لیے نشانات

۴ مُوسیٰ نے جواب دیا: لیکن اگر وہ میرا یقین نہ کریں یا میری بات نہ سُنیں اور کہیں کہ خدا تجھے دکھائی نہیں دیا تو پھر میں کیا کروں گا؟
[۲] تب خداوند نے کہا کہ تیرے ہاتھ میں یہ کیا ہے؟
اُس نے جواب دیا کہ عصا ہے۔
[۳] پھر خداوند نے کہا کہ اِسے زمین پر ڈال دے۔ مُوسیٰ نے اُسے زمین پر ڈال دیا اور وہ سانپ بن گیا اور مُوسیٰ اُس سے ڈر کر بھاگا۔
[۴] تب خداوند نے اُس سے کہا کہ اپنا ہاتھ بڑھا کر اِسے دُم سے پکڑ لے۔ لہٰذا مُوسیٰ نے ہاتھ بڑھا کر سانپ کو پکڑ لیا اور وہ اُس کے ہاتھ میں پھر سے عصا بن گیا۔ [۵] خداوند نے فرمایا کہ یہ اِس لیے ہے تاکہ وہ یقین کریں کہ خداوند، اُن کے باپ دادوں کا خدا یعنی ابرہام کا خدا، اِضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا تجھے دکھائی دیا ہے۔
[۶] تب خداوند نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے چوغہ کے اندر کر لے۔ لہٰذا مُوسیٰ نے اپنا ہاتھ اپنے چوغہ کے اندر کر لیا اور جب اُس نے اُسے باہر نکالا تو وہ کوڑھ سے برف کی مانند سفید تھا۔
[۷] تب خداوند نے فرمایا کہ اب اِسے پھر سے واپس اپنے چوغہ کے اندر کر لے۔ لہٰذا مُوسیٰ نے اپنا ہاتھ پھر سے چوغہ کے اندر کر لیا اور جب اُس نے اُسے باہر نکالا تو وہ پھر اُس کے باقی جسم کی مانند پہلے جیسا ہو گیا تھا۔
[۸] تب خداوند نے کہا کہ اگر وہ تیرا یقین نہ کریں یا پہلے معجزانہ نشان کی بھی پرواہ نہ کریں تو ہوسکتا ہے کہ وہ دوسرے معجزانہ نشان کا یقین کر لیں۔ [۹] لیکن اگر وہ اِن دونوں علامتوں کا یقین نہ کریں یا تیری بات نہ سُنیں تو تُو دریائے نِیل سے کُچھ پانی لے کر اُسے خشک زمین پر اُنڈیل دینا۔ اور وہ پانی جو تُو دریا سے لے گا، زمین پر خُون ہو جائے گا۔
[۱۰] تب مُوسیٰ نے خداوند سے کہا کہ اے خداوند! میں کبھی بھی خُوش بیان نہیں رہا ہُوں۔ نہ ماضی میں اور نہ ہی جب سے تُو نے اپنے بندہ سے کلام کیا ہے۔ میں روانی سے نہیں بول سکتا اور میری زبان میں لکنت ہے۔
[۱۱] تب خداوند نے اُس سے کہا کہ آدمی کو اُس کا مُنہ کس نے دیا ہے؟ کون اُس کو بہرہ یا گُونگا بناتا ہے؟ کون اُس کو بینائی دیتا ہے یا اندھا بناتا ہے؟ کیا وہ میں خداوند ہی نہیں ہُوں؟ [۱۲] سو اب تُو جا۔ میں بولنے میں تیری مدد کروں گا اور جو کُچھ تجھے کہنا ہوگا، تجھے سِکھاؤں گا۔
[۱۳] لیکن مُوسیٰ نے کہا کہ اے خداوند! مہربانی کر کے یہ کام کرنے کے لیے کسی اور کو بھیج دے۔
[۱۴] تب خداوند کا غُصّہ مُوسیٰ کے خلاف بھڑک اُٹھا اور اُس نے کہا کہ بنی لاوی ہارون، تیرے بھائی کا کیا حال ہے؟ میں جانتا ہُوں کہ وہ روانی سے کلام کر سکتا ہے۔ وہ تجھ سے ملاقات کرنے پہلے ہی چلا آرہا ہے اور تجھے دیکھ کر اُسے دِلی مسرّت ہوگی [۱۵] اور تُو کُھل کر اپنی باتیں اُسے بتانا تاکہ وہ اُنہیں اپنے منہ سے کہہ سکے اور میں بولنے میں تُم دونوں کی مدد کروں گا۔ اور جو کُچھ کرنا ہوگا تمہیں سِکھاؤں گا۔ [۱۶] وہ تیری طرف سے لوگوں سے باتیں کرے گا گویا وہ تیرا مُنہ ہے اور تُو اُس کے لیے خدا ہے۔ [۱۷] لیکن اِس عصا کو اپنے ہاتھ میں رکھنا تاکہ تُو اِس کے ذریعہ معجزانہ علامتوں دِکھا سکے۔

مُوسیٰ کا مِصر کو لوٹنا

[۱۸] تب مُوسیٰ اپنے سُسر، یترو کے پاس واپس ہُوا اور کہا کہ مجھے مِصر میں اپنے لوگوں کے پاس واپس جانے کی اجازت دے تاکہ میں دیکھوں کہ آیا اُن میں سے کُچھ اب بھی زندہ ہیں یا نہیں؟
یترو نے کہا کہ جا۔ سلامتی کے ساتھ رخصت ہو!
[۱۹] اور خداوند نے مِدیان میں مُوسیٰ سے یہ کہا تھا کہ مِصر میں واپس جا کیونکہ وہ سب جو تیرے خُون کے پیاسے تھے مر چُکے ہیں۔ [۲۰] لہٰذا مُوسیٰ نے اپنی بیوی اور بیٹوں کو ساتھ لیا اور اُن کو ایک گدھے پر سوار کر کے واپس جانے کے لیے روانہ ہُوا اور اُس نے خدا کا وہ عصا بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا۔
[۲۱] اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ جب تُو مِصر میں واپس پہنچے تو دیکھ کہ تُو وہ سب کرامات جن کے کرنے کی میں نے تجھے طاقت بخشی

ہے۔ فرعون کے سامنے ضرور دکھانا۔لیکن میں اُس کا دل سخت کر دوں گا لہٰذا وہ لوگوں کو جانے نہیں دے گا۔ ۲۲ تب فرعون سے کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا پہلوٹھا بیٹا ہے ۲۳ اور میں نے تجھے کہا کہ میرے بیٹے کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کرسکے۔لیکن تُو نے انکار کیا اور اُسے جانے نہ دیا۔لہٰذا میں تیرے پہلوٹھے بیٹے کو مار ڈالوں گا۔

۲۴ اور راستہ میں ایک جگہ جہاں وہ رات بھر کے لیے رُکے تھے خداوند مُوسیٰ کو ملا اور اُس کے بیٹے کو مار ہی ڈالنے والا تھا ۲۵ کہ صفورہ نے ایک تیز سا پتھر لیا اور اپنے بیٹے کا ختنہ کر دیا اور کٹی ہُوئی کھلڑی سے مُوسیٰ کے پَیر کو چھُؤا اور کہا کہ یقیناً تُو میرے لیے خونی دُلہا ہے۔ ۲۶ لہٰذا خدا نے اُسے چھوڑ دیا (اُس وقت اُس کی خُونی دُلہا سے مراد ختنہ تھی)۔

۲۷ اور خداوند نے ہارون سے کہا کہ مُوسیٰ سے ملاقات کرنے کے لیے بیابان میں جا۔ پس وہ خداوند کے پہاڑ پر مُوسیٰ سے ملا اور اُسے بوسہ دیا۔ ۲۸ تب مُوسیٰ نے ہارون کو وہ سب کُچھ بتا دیا جسے کہنے کے لیے خداوند نے اُسے بھیجا تھا۔ نیز اُن معجزانہ علامتوں کا بھی ذکر کیا جن کے دکھانے کا اُس نے اُسے حکم دیا تھا۔

۲۹ پھر مُوسیٰ اور ہارون گئے اور اُنہوں نے بنی اسرائیل کے سب بزرگوں کو ایک جگہ جمع کیا ۳۰ اور ہارون نے اُنہیں ہر ایک بات بتائی جو خدا نے مُوسیٰ سے کہی تھی اور مُوسیٰ نے لوگوں کے سامنے معجزے بھی دکھائے۔ ۳۱ تب اُنہوں نے یقین کیا اور جب اُنہوں نے سنا کہ خداوند کو اُن کا خیال ہے اور اُس نے اُن کی تکالیف دیکھی ہیں تو اُنہوں نے سر جھکا کر سجدہ کیا۔

بھُوسے کے بغیر اینٹیں

۵ بعد ازاں مُوسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ بیابان میں میرے لیے عید کریں۔

۳ تب اُنہوں نے کہا کہ عبرانیوں کا خدا ہمیں ملا ہے لہٰذا ہمیں اجازت دے کہ ہم بیابان میں تین دِن کی مسافت طے کر کے جائیں اور خداوند اپنے خدا کے لیے قربانی پیش کریں ورنہ وہ ہمیں وبا یا تلوار سے ہلاک کروا دے گا۔

۴ لیکن شاہِ مصر نے کہا کہ اَے مُوسیٰ اور اَے ہارون! تُم اُن لوگوں سے اُن کا کام کیوں چھُڑوا رہے ہو؟ جاؤ! اپنا کام کرو! ۵ فرعون نے مزید کہا کہ دیکھو! ملک میں اُن لوگوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور تُم اُنہیں کام کرنے سے روک رہے ہو۔

۶ اور اُسی دِن فرعون نے بیگار لینے والوں اور اُن لوگوں پر نگران سرداروں کو یہ حکم دیا کہ ۷ آیندہ تُم اُن لوگوں کو اینٹیں بنانے کے لیے بھُوسا مہیا نہ کرنا بلکہ اُنہیں اپنے لیے بھُوسا خود ہی جا کر اِکٹھا کرنے دینا۔ ۸ لیکن اُن سے اُتنی ہی اینٹیں بنوانا جتنی وہ پہلے بناتے تھے اور اُن کے لیے اینٹوں کی مقرّر کی گئی تعداد کم نہ کرنا۔ وہ کاہل ہیں اور اِس لیے وہ چلّا رہے ہیں کہ آؤ چلیں اور اپنے خدا کے لیے قربانی کریں۔ ۹ اُن آدمیوں سے سخت محنت لی جائے تاکہ وہ کام میں مشغول رہیں اور جھوٹی باتوں کی طرف مُتوجّہ نہ ہوں۔

۱۰ تب اُن بیگار لینے والوں اور اُن نگران سرداروں نے جو اُن پر مقرّر تھے جا کر اُن لوگوں سے کہا کہ فرعون یوں فرماتا ہے کہ آیندہ تمہیں بھوسا نہیں دیا جائے گا ۱۱ بلکہ تُم اپنے لیے بھوسا جہاں سے بھی ملے خُود لاؤ مگر تمہارے کام کو ہرگز کم نہیں کیا جائے گا۔

۱۲ لہٰذا وہ لوگ تمام مصر میں مارے مارے پھرنے لگے تاکہ ٹھُنٹھ جمع کر کے بھوسے کی جگہ اِستعمال کریں ۱۳ اور بیگار لینے والے اُن پر یہ کہتے ہُوئے دباؤ ڈالتے تھے کہ جتنا کام تُم بھوسا پا کر کرتے تھے اُتنا ہی کام اب بھی کرو۔ ۱۴ اور اُن اسرائیلی نگران کاروں کو جنہیں فرعون کے بیگار لینے والوں نے مقرّر کیا ہُوا تھا، مارا پیٹا جاتا تھا اور اُن سے پوچھا جاتا تھا کہ پہلے کی طرح تُم نے کل یا آج اینٹوں کی مقرّرہ تعداد پوری کیوں نہیں کی؟

۱۵ تب اسرائیلی نگران کاروں نے جا کر فرعون سے فریاد کی کہ تُو نے اپنے خادموں سے ایسا سلوک کیوں کیا ہے؟ ۱۶ تیرے خادموں کو بھوسا تو دیا نہیں جاتا اور پھر بھی ہمیں کہا جاتا ہے کہ اینٹیں بناؤ! تیرے خادموں کو مارا پیٹا جاتا ہے حالانکہ قصور تیرے لوگوں کا ہے۔

۱۷ فرعون نے کہا کہ تُم کاہل ہو۔ کاہل! اِسی لیے تُم کہتے رہتے ہو کہ ہمیں جانے اور خداوند کے لیے قربانی کرنے کی اجازت دے۔ ۱۸ اب جاؤ اور کام کرو۔ تمہیں بھوسا ہرگز نہیں ملے گا۔ پھر بھی تمہیں اینٹیں تو مقرّرہ تعداد میں ہی بنانا پڑیں گی۔

۱۹ جب اسرائیلی نگران کاروں کو بتایا گیا کہ جتنی تعداد میں روزانہ اینٹیں بنانے کا تمہیں حکم دیا گیا ہے تُم اُنہیں گھٹا نہ پاؤ گے تو اُنہیں احساس ہُوا کہ وہ تو بڑی مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ ۲۰ اور جب وہ فرعون کے پاس سے آئے تو اُنہوں نے مُوسیٰ اور ہارون کو اُن سے ملاقات کے لیے انتظار کرتے پایا ۲۱ اور اُنہوں نے کہا کہ تمہیں خداوند ہی دیکھے گا اور تمہارا انصاف کرے گا کیونکہ تُم نے فرعون اور اُس کے اہلکاروں کی نظر میں ہمیں گھناؤنا بنا دیا ہے اور ہمیں قتل کرنے کے لیے اُن کے ہاتھ میں تلوار دے دی ہے۔

خدا رہائی دلانے کا وعدہ کرتا ہے

۲۲ تب مُوسیٰ نے خداوند سے رُجوع کیا اور کہا کہ اے

خداوند! تُو نے اِن لوگوں پر کیوں مصیبت نازل کی ہے؟ کیا تُو نے مجھے اِسی لیے بھیجا تھا؟ ۲۳ جب سے میں تیرے نام سے بات کرنے کے لیے فرعون کے پاس گیا ہوں وہ اِن لوگوں پر مصیبت ڈھانے لگا ہے اور تُو نے اپنے لوگوں کو بالکل نہیں بچایا۔

۶ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ اب تُو دیکھے گا کہ میں فرعون کے ساتھ کیا کرتا ہُوں: میرے زورآور ہاتھ کے باعث وہ اُن کو جانے دے گا اور میرے ہی زورآور ہاتھ کے باعث وہ اُن کو اپنے ملک سے نکال دے گا۔

۲ اور خدا نے مُوسیٰ سے یہ بھی کہا کہ میں خداوند ہُوں۔ ۳ میں ابرہام، اِضحاق اور یعقوب کو قادرِ مطلق خدا کے طور پر دکھائی دیا لیکن میں اپنے نام یہواہ سے اُن پر ظاہر نہ ہُوا۔ ۴ اور میں نے اُن کے ساتھ اپنا عہد بھی باندھا کہ ملک کنعان جہاں وہ پردیسیوں کی طرح رہے اُنہیں دوں گا۔ ۵ علاوہ ازایں میں نے بنی اِسرائیل کا کراہنا سنا ہے جنہیں مصری اپنے غلام بناتے جا رہے ہیں اور اب میں نے اپنے عہد کو یاد کیا ہے۔

۶ اِس لیے بنی اِسرائیل سے کہہ کہ میں خداوند ہُوں۔ میں تمہیں مِصریوں کے جُوئے کے نیچے سے نکال لاؤں گا اور میں اپنے بازو پھیلا کر تمہیں اُن کی غلامی سے رہائی بخشوں گا اور اُنہیں سخت ترین سزائیں دوں گا۔ ۷ اور میں تمہیں اپنا کر اپنی قوم بنا لوں گا اور میں تمہارا خدا ہُوں گا۔ تب تُم جانو گے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں جو تمہیں مصریوں کے جُوئے کے نیچے سے نکال لایا ہے ۸ اور میں تمہیں اُس ملک میں لے جاؤں گا جسے ابرہام، اِضحاق اور یعقوب کو دینے کے لیے میں نے ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی تھی۔ میں اُسے بطور میراث تمہیں دے دوں گا۔ میں خداوند ہُوں۔

۹ مُوسیٰ نے یہ باتیں بنی اِسرائیل کو سنا دیں لیکن اُنہوں نے کوئی دھیان نہ دیا کیونکہ غلامی کی سختی کے باعث اُن کے حوصلے پست ہو کر رہ گئے تھے۔

۱۰ تب خداوند نے مُوسیٰ کو فرمایا ۱۱ کہ جا کر شاہِ مصر فرعون سے کہہ کہ بنی اِسرائیل کو اپنے ملک سے چلے جانے دے۔

۱۲ لیکن مُوسیٰ نے خداوند سے کہا: اگر بنی اِسرائیل نے میری نہ سنی تو فرعون میری کیونکر سُنے گا جب کہ میری زبان میں لکنت ہے؟

مُوسیٰ اور ہارون کا شجرۂ نسب

۱۳ تب خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون سے بنی اِسرائیل اور فرعون شاہِ مصر کے بارے میں بات کی اور اُنہیں حکم دیا کہ بنی اِسرائیل کو مصر سے نکال لے جائیں۔

۱۴ اُن کے آبائی خاندانوں کے سردار یہ تھے:

روبن جو اِسرائیل کا پہلوٹھا بیٹا تھا، اُس کے بیٹے حنوک اور فلّو، حسرون اور کرمی تھے۔ یہ روبن کے گھرانے تھے۔

۱۵ شمعون کے بیٹے یہ تھے: یموئیل، یمین، اُہد، یکین، صحر اور ساؤل جو ایک کنعانی عورت سے پیدا ہُوا تھا۔ یہ شمعون کے گھرانے تھے۔

۱۶ اور لاوی کے بیٹوں کے نام جن سے اُن کی نسل چلی یہ تھے: جیرسون، قہات اور مراری۔ اور لاوی ایک سَو سینتیس برس زندہ رہا۔

۱۷ اور جیرسون کے بیٹے جن سے اُن کی نسل چلی، یہ تھے: لِبنی اور سمعی۔

۱۸ اور بنی قہات یہ تھے: عمرام، اِضہار، حبرون اور عُزّیئیل۔ قہات ایک سَو تینتیس برس زندہ رہا۔

۱۹ اور بنی مراری یہ تھے: محلی اور موشی۔ اور لاویوں کے گھرانے جن سے اُن کی نسل چلی، یہی تھے۔

۲۰ اور عمرام نے اپنے باپ کی بہن یوکبد سے بیاہ کیا جس سے اُس کے بیٹے ہارون اور مُوسیٰ پیدا ہُوئے۔ اور عمرام ایک سَو سینتیس برس زندہ رہا۔

۲۱ بنی اِضہار یہ تھے: قورح، نفج اور زِکری۔

۲۲ اور بنی عُزّیئیل یہ تھے: میسائیل، الصفن اور ستری۔

۲۳ اور ہارون نے الیسبع سے بیاہ کیا جو عمیناداب کی بیٹی اور نحسون کی بہن تھی جس سے اُس کے بیٹے ندب، ابیہو، الیعزر اور اتمر پیدا ہُوئے۔

۲۴ اور بنی قورح یہ تھے: اَسّیر، القنہ اور ابیاسف۔ اور یہ قورحیوں کے گھرانے تھے۔

۲۵ اور ہارون کے بیٹے الیعزر نے فوطیئیل کی بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ بیاہ کیا اور اُس سے اُس کا بیٹا فینحاس پیدا ہُوا۔

اور لاویوں کے آبائی گھرانوں کے سردار جن سے اُن کی نسل چلی یہی تھے۔

۲۶ اور یہ وہی ہارون اور مُوسیٰ ہیں جنہیں خداوند نے فرمایا تھا کہ بنی اِسرائیل کو اُن کے جتھّوں کے مطابق مصر سے نکال لے جاؤ۔ ۲۷ یہ وہ ہیں جنہوں نے بنی اِسرائیل کو مصر سے نکال لے جانے کے لیے فرعون شاہِ مصر سے بات کی تھی۔ یہ وہی مُوسیٰ اور ہارون ہیں۔

مُوسیٰ کی طرف سے ہارون کا کلام کرنا

۲۸ جب خداوند نے مصر میں مُوسیٰ سے کلام کیا تھا ۲۹ تو اُس سے فرمایا تھا کہ میں خداوند ہُوں۔ جو کچھ میں تجھے کہوں تُو اُسے مصر کے بادشاہ فرعون سے کہنا۔

۳۰ لیکن مُوسیٰ نے خداوند سے کہا: چونکہ میری زبان میں لُکنت ہے اِس لیے فرعون میری بات کیوں سُنے گا؟

۷ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ دیکھ ’میں نے تجھے فرعون کے لیے گویا خدا ٹھہرایا ہے اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیامبر ہوگا ۲ اور تُو ہر ایک بات جس کا میں تجھے حکم دوں‘ کہنا اور تیرا بھائی ہارون اُسے فرعون سے کہے کہ وہ بنی اِسرائیل کو اپنے ملک سے جانے دے۔ ۳ لیکن میں فرعون کے دل کو سخت کر دوں گا اور خواہ میں اپنے معجزانہ نشانات اور عجائب مِصر میں کثرت سے دکھاؤں ۴ تو بھی فرعون تمہاری نہ سنے گا۔ تب میں مِصر پر اپنا ہاتھ ڈالوں گا اور اُنہیں سخت ترین سزائیں دے کر اپنے لوگوں یعنی بنی اِسرائیل کے جتھوں کو نکال لاؤں گا۔ ۵ اور جب میں مِصریوں کے خلاف اپنا ہاتھ بڑھا کر بنی اِسرائیل کو نکال لاؤں گا تب مِصری جانیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

۶ اور مُوسیٰ اور ہارون نے بالکل ویسا ہی کیا جیسا خداوند نے اُنہیں حکم دیا تھا ۷ اور مُوسیٰ اسّی برس کا اور ہارون تراسی برس کا تھا جب وہ فرعون سے ہمکلام ہُوئے۔

ہارون کے عصا کا سانپ بن جانا

۸ اور خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون سے کہا ۹ کہ جب فرعون تمہیں کہے کہ کوئی معجزہ دکھاؤ تو ہارون سے کہنا کہ اپنا عصا لے کر فرعون کے سامنے ڈال دے اور وہ سانپ بن جائے گا۔

۱۰ سو مُوسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس گئے اور اُنہوں نے وہی کیا جس کا خداوند نے حکم دیا تھا۔ ہارون نے اپنا عصا لیا اور اُسے فرعون اور اُس کے اہلکاروں کے سامنے ڈال دیا اور وہ سانپ بن گیا۔ ۱۱ تب فرعون نے اپنے حکیموں اور جادوگروں کو طلب کیا اور مِصری جادوگروں نے بھی اپنے جادو کے زور سے وَیسا ہی کر دکھایا ۱۲ اور ہر ایک نے جب اپنا اپنا عصا نیچے پھینکا تو وہ سانپ بن گئے۔ لیکن ہارون کا عصا اُنہیں نگل گیا۔ ۱۳ اِس کے باوجود فرعون کا دل سخت ہو گیا اور جیسا کہ خداوند نے کہا تھا‘ اُس نے اُن کی نہ سنی۔

خُون کی وبا

۱۴ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ فرعون کا دل پگھلنے والا نہیں ہے اور وہ اُن لوگوں کو جانے نہیں دیتا۔ ۱۵ صبح کو جب فرعون دریا پر جائے تو تُو اُس کے پاس جانا اور اُس سے ملاقات کے لیے نیل کے کنارے انتظار کرنا اور اپنے ہاتھ میں وہ عصا لے لینا جو سانپ بن گیا تھا۔ ۱۶ اور پھر اُس سے کہنا کہ خداوند عبرانیوں کے خدا نے مجھے یہ کہنے کے لیے تیرے پاس بھیجا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تا کہ وہ بیابان میں میری عبادت کریں۔ لیکن اب تک تُو نے اُن کی نہیں سنی۔ ۱۷ لہٰذا خداوند یوں فرماتا ہے کہ اِسی سے تُم جان لو گے کہ میں خداوند ہُوں۔ دیکھ میں اِس عصا کو جو میرے ہاتھ میں ہے‘ نیل کے پانی پر ماروں گا اور وہ خُون ہو جائے گا۔ ۱۸ اور نیل کی مچھلیاں مر جائیں گی اور دریا میں سے بَد بُو آنے لگے گی اور مِصری اُس کا پانی نہ پی سکیں گے۔

۱۹ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ہارون سے کہہ کہ اپنا عصا لے اور مِصر کے تمام دریاؤں‘ نہروں‘ جھیلوں اور تالابوں کے پانی پر اپنا ہاتھ بڑھا تا کہ وہ خُون بن جائیں اور مِصر میں ہر جگہ لکڑی اور پتّھر کے برتنوں میں بھی خُون ہی خُون ہو گا۔

۲۰ اور مُوسیٰ اور ہارون نے ویسا ہی کیا جیسا کہ خداوند نے حکم دیا تھا۔ اُس نے فرعون اور اُس کے اہلکاروں کی موجودگی میں اپنا عصا اُٹھا کر نیل کے پانی پر مارا اور سارا پانی خُون میں بدل گیا۔ ۲۱ دریائے نیل کی مچھلیاں مر گئیں اور دریا سے اِتنی بَد بُو آنے لگی کہ مِصری اُس کا پانی نہ پی سکے۔ مِصر میں ہر جگہ خُون ہی خُون نظر آنے لگا۔ ۲۲ لیکن مِصری جادوگروں نے بھی اپنے جادو کے زور سے وَیسا ہی کیا اور فرعون کا دل سخت ہو گیا اور جیسا خداوند نے فرمایا تھا‘ اُس نے مُوسیٰ اور ہارون کی بات اَن سُنی کر دی ۲۳ بلکہ وہ لَوٹ کر اپنے محل میں چلا گیا۔ ۲۴ اور تمام مِصریوں نے پینے کا پانی حاصل کرنے کے لیے نیل کے کنارے کنارے کھدائی کی کیونکہ وہ دریا کا پانی نہ پی سکے۔ ۲۵ خداوند کی دریا پر مار کے بعد سات دِن گزر گئے۔

مینڈکوں کی وبا

۸ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ فرعون کے پاس جا اور اُس سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تا کہ وہ میری عبادت کریں۔ ۲ اگر تُو اُنہیں جانے نہ دے گا تو میں تیرے سارے ملک کو مینڈکوں کی وبا سے پریشان کر دوں گا ۳ اور دریائے نیل مینڈکوں سے بھر جائے گا اور وہ تیرے محل کے اندر، تیری خواب گاہ میں اور تیرے پلنگ پر، تیرے اہلکاروں اور تیری رعایا کے گھروں میں، تندوروں میں اور آٹا گُوندھنے کے لگنوں میں گھسنے لگیں گے۔ ۴ اور مینڈک تجھ پر، تیرے لوگوں پر اور تیرے تمام اہلکاروں پر چڑھ آئیں گے۔

۵ پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ہارون سے کہہ کہ اپنا عصا لے کر اپنا ہاتھ دریاؤں، نہروں اور جھیلوں پر بڑھا اور مینڈکوں کو مِصر کی سرزمین پر چڑھا لا۔

۶ چنانچہ ہارون نے مِصر کے سارے پانی پر اپنا ہاتھ بڑھایا اور اِتنے مینڈک برپا ہو گئے کہ اُن سے مِصر کی ساری زمین چھپ گئی۔ ۷ لیکن مِصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادو کے زور سے اَیسا ہی

کیا اور وہ بھی مینڈکوں کو ملکِ مِصر پر چڑھا لائے۔
[۸] تب فرعون نے مُوسیٰ اور ہارون کو طلب کیا اور کہا کہ خداوند سے دعا کرو کہ وہ اِن مینڈکوں کو مجھ سے اور میری رعایا سے دور کرے اور میں تمہارے لوگوں کو جانے دوں گا تا کہ وہ خداوند کے لیے قربانی کریں۔
[۹] مُوسیٰ نے فرعون سے کہا کہ وہ وقت مقرّر کرنے کا حق میں تیرے لیے چھوڑ تا ہُوں۔ مجھے بتا کہ تیرے اہلکاروں اور تیرے لوگوں کے لیے کب دعا کروں تا کہ تُم اور تمہارے گھر مینڈکوں سے چھٹکارا پائیں سوائے اُن مینڈکوں کے جو دریائے نِیل میں رہتے ہیں۔
[۱۰] فرعون نے کہا کہ کل۔ مُوسیٰ نے جواب دیا کہ جیسا تُو چاہتا ہے ویسا ہی ہوگا تا کہ تُو جان لے کہ خداوند ہمارے خدا کی مانند کوئی بھی نہیں ہے۔ [۱۱] اور مینڈک تجھے، تیرے گھروں کو، تیرے اہلکاروں اور تیری رعایا کو چھوڑ کر چلے جائیں گے اور وہ صرف دریائے نِیل میں ہی رہیں گے۔
[۱۲] اور جب مُوسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس سے چلے گئے تو مُوسیٰ نے اُن مینڈکوں کے بارے میں خداوند سے فریاد کی جنہیں اُس نے فرعون پر بھیجا تھا۔ [۱۳] اور خداوند نے مُوسیٰ کی درخواست کے مطابق کیا اور جو مینڈک گھروں، صحنوں اور کھیتوں میں تھے مر گئے۔ [۱۴] اور لوگوں نے اُنہیں جمع کر کے اُن کے ڈھیر لگا دیئے اور اُن کے سڑنے کی بَد بُو چاروں طرف پھیل گئی۔ [۱۵] لیکن جب فرعون نے دیکھا کہ مصیبت ٹل گئی تو اُس نے اپنا دل سخت کر لیا اور مُوسیٰ اور ہارون کی نہ سُنی جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا۔

جُوؤں کی وبا

[۱۶] تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ہارون سے کہہ کہ اپنا عصا بڑھا کر زمین کی گرد پر مار اور وہ سارے مِصر میں جُوؤں میں تبدیل ہو جائے گی۔ [۱۷] اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور جب ہارون نے اپنا عصا لے کر ہاتھ بڑھایا اور زمین کی گرد کو مارا تو وہ آدمیوں اور جانوروں پر جُوؤں میں تبدیل ہوگئی اور مِصر کی زمین کی ساری گرد جُوئیں بن گئی۔ [۱۸] لیکن جب مِصر کے جادوگروں نے اپنے جادو سے جُوئیں پیدا کرنے کی کوشش کی تو وہ ناکام رہے اور آدمیوں اور جانوروں پر جُوئیں چڑھتی رہیں۔
[۱۹] تب جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ یہ خدا کا کام ہے۔ لیکن فرعون کا دل تو پہلے ہی سخت تھا اور جیسا کہ خداوند نے کہہ دیا تھا اُس نے اُن کی نہ سُنی۔

مچّھروں کی وبا

[۲۰] پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ تُو صبح سویرے اُٹھنا اور جب فرعون دریا پر آئے تو اُس کے رُوبرو ہو کر اُس سے کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تا کہ وہ میری عبادت کر سکیں۔ [۲۱] لیکن اگر تُو میرے لوگوں کو جانے نہ دے گا تو میں مچّھروں کے جُھنڈ کے جُھنڈ تجھ پر، تیرے اہلکاروں پر، تیری رعایا پر اور تیرے گھروں میں بھیج دوں گا اور مِصریوں کے گھر مچّھروں سے بھر جائیں گے اور ساری زمین بھی جہاں کہیں وہ ہوں گے مچّھروں سے بھر جائے گی۔
[۲۲] لیکن اُس دِن میں جشن کے علاقہ سے جہاں میرے لوگ رہتے ہیں ایسا برتاؤ نہ کروں گا۔ وہاں مچّھروں کے جُھنڈ نہیں ہوں گے تا کہ تُو جان لے کہ اِس دنیا میں خداوند میں ہی ہُوں۔
[۲۳] اور میں اپنے لوگوں اور تیرے لوگوں میں امتیاز کروں گا اور یہ معجزانہ علامت کل ظہُور میں آئے گی۔
[۲۴] اور خداوند نے ایسا ہی کیا اور مچّھروں کے جُھنڈ کے جُھنڈ فرعون کے محل میں اور اُس کے اہلکاروں کے گھروں میں آ گُھسے اور سارے مِصر کی زمین مچّھروں کی وجہ سے خراب ہوگئی۔
[۲۵] تب فرعون نے مُوسیٰ اور ہارون کو طلب کیا اور کہا کہ جاؤ اور اپنے خدا کے لیے یہاں اِسی ملک میں قربانی پیش کرو۔
[۲۶] لیکن مُوسیٰ نے کہا کہ یہ مناسب نہ ہوگا کیونکہ وہ قربانیاں جو مِصریوں کی نگاہ میں سخت مکروہ ہیں جب ہم اُنہیں اپنے خداوند خدا کے حُضور پیش کریں گے تو کیا مِصری ہمیں سنگسار نہ کر ڈالیں گے؟ [۲۷] پس ہمیں خداوند اپنے خدا کے لیے قربانیاں گزراننے کے لیے جیسا کہ اُس نے حکم دیا ہے لازماً بیابان میں تین دِن کا سفر اختیار کرنا ہوگا۔
[۲۸] فرعون نے کہا کہ میں تمہیں خداوند تمہارے خدا کے لیے قربانیاں پیش کرنے کے لیے بیابان میں جانے دوں گا۔ لیکن تُم بہت دور مت جانا۔ اب میرے لیے خدا سے دعا کرو۔
[۲۹] مُوسیٰ نے جواب دیا کہ جوں ہی میں تیرے پاس سے جاؤں گا میں خداوند سے دعا کروں گا اور سارے مچّھر فرعون، اُس کے اہلکاروں اور لوگوں کے پاس سے چلے جائیں گے۔ فقط اتنا دھیان رکھنا کہ فرعون اِس دفعہ پھر دھوکہ بازی نہ کرے اور لوگوں کو خداوند کے لیے قربانی کرنے کے لیے جانے کی اجازت نہ دے۔
[۳۰] تب مُوسیٰ فرعون کے پاس سے چلا گیا اور اُس نے خداوند سے دعا کی۔ [۳۱] اور خداوند نے مُوسیٰ کی درخواست کے مطابق کیا۔ لہٰذا وہ سارے مچّھر فرعون، اُس کے اہلکاروں اور اُس کے لوگوں کے پاس سے چلے گئے اور ایک بھی باقی نہ رہا۔ [۳۲] لیکن اِس دفعہ بھی فرعون نے اپنا دل سخت کر لیا اور اُن لوگوں کو جانے نہ دیا۔

مویشیوں پر مَری کی وبا

۹ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ فرعون کے پاس جا کر اُس سے کہہ کہ خداوند عبرانیوں کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں

کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کریں۔ ۲ لیکن اگر تُو اِنکار کرے اور اُنہیں جانے نہ دے اور روکے رکھے ۳ تو خداوند کا ہاتھ تیرے چوپایوں پر جو کھیتوں میں ہیں یعنی گھوڑوں، گدھوں، اونٹوں اور گائے بَیلوں اور بھیڑ بکریوں پر بڑی خوفناک وبا لائے گا۔ ۴ لیکن خداوند بنی اِسرائیل کے چوپایوں اور مِصریوں کے چوپایوں میں اِمتیاز کرے گا تاکہ اِسرائیلیوں کا ایک چوپایہ بھی ہلاک نہ ہو۔ ۵ اور خداوند نے ایک وقت مقرّر کر دیا اور بتا دیا کہ کل خداوند اِس ملک میں یہی کرے گا۔ ۶ اور اگلے دِن خداوند نے ایسا ہی کیا اور مِصریوں کے تمام چوپایے مر گئے لیکن اِسرائیلیوں کا ایک چوپایہ بھی نہ مرا۔ ۷ چنانچہ فرعون نے تحقیقات کرنے کے لیے آدمی بھیجے اور اُسے معلوم ہُوا کہ اِسرائیلیوں کے چوپایوں میں سے ایک بھی نہیں مرا تھا۔ پھر بھی فرعون کا دل ماننے والا نہ تھا اور اُس نے لوگوں کو جانے نہ دیا۔

پھوڑے اور پھپھولوں کی وبا

۸ تب خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون سے کہا کہ کسی بھٹّی سے راکھ لے کر اپنی مُٹھّیوں میں بھر لو اور مُوسیٰ اُسے فرعون کے سامنے ہَوا میں اُڑا دے۔ ۹ اور یہ تمام ملکِ مِصر میں باریک گرد بن کر سارے ملک میں آدمیوں اور حیوانوں کے جسم پر پھوڑے اور پھپھولے پیدا کر دے گی۔ ۱۰ پس وہ ایک بھٹّی سے راکھ لے کر فرعون کے سامنے جا کھڑے ہُوئے اور مُوسیٰ نے اُسے ہَوا میں اوپر اُڑا دیا جس سے آدمیوں اور حیوانوں کے جسم پر پھوڑے اور پھپھولے نکل آئے۔ ۱۱ اور مِصر کے جادوگر اُن پھوڑوں اور پھپھولوں کی وجہ سے جو اُنہیں اور سب مِصریوں کو نکلے ہُوئے تھے مُوسیٰ کے سامنے ٹھہر نہ سکے۔ ۱۲ لیکن خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا اور اُس نے جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ سے کہہ دیا تھا اُن کی نہ سُنی۔

اولوں کی وَبا

۱۳ پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ صبح سویرے اُٹھ کر فرعون کے رُوبرو جا اور اُس سے کہہ کہ خداوند عبرانیوں کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کریں ۱۴ ورنہ اِس دفعہ میں اپنی وباؤں کو پوری شدّت سے تیرے، تیرے اہلکاروں اور تیری رعایا کے خلاف بھیجوں گا تاکہ تُو جان لے کہ تمام دنیا میں میرا ہمسر کوئی نہیں ہے۔ ۱۵ کیونکہ اب تک میں اپنا ہاتھ بڑھا کر تجھے اور تیرے لوگوں کو کسی ایسی وبا سے مار سکتا تھا جو رُوئے زمین سے تمہارا نام ونشان مٹا دیتی۔ ۱۶ لیکن میں نے تجھے اِسی مقصد سے قائم رکھا ہے تاکہ میں تجھے اپنی قوّت دکھاؤں اور میرا نام ساری دنیا میں مشہور ہو جائے۔ ۱۷ تُو اب بھی میرے لوگوں کی مخالفت پر آمادہ ہے اور اُنہیں جانے نہیں دیتا۔ ۱۸ اِس لیے کل اِسی وقت میں ایسی بدترین ژالہ باری کروں گا کہ جب سے مِصر کی بنیاد پڑی ہے ویسی آج تک نہیں ہُوئی۔ ۱۹ پس اپنے چوپایوں کو اور جو کچھ تیرا مال کھیتوں میں ہے اُسے اندر لے آ کیونکہ جتنے آدمی اور جانور میدان میں ہوں گے اور اندر نہیں پہنچائے جائیں گے اُن پر اولے گریں گے اور وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

۲۰ اور فرعون کے وہ اہلکار جو خداوند کی اِس بات سے ڈرے وہ جلدی سے بھاگ دوڑ کر اپنے غلاموں اور چوپایوں کو گھروں میں لے آئے ۲۱ لیکن جنہوں نے خداوند کی اُس بات کو نظر انداز کر دیا اُنہوں نے اپنے غلاموں اور چوپایوں کو میدان میں ہی رہنے دیا۔

۲۲ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا تاکہ سارے مِصر میں ژالہ باری ہو یعنی آدمیوں اور حیوانوں پر اور ہر سبزی پر جو مِصر کے کھیتوں میں اُگتی ہے۔ ۲۳ اور جب مُوسیٰ نے اپنا عصا آسمان کی طرف بڑھایا تو خداوند نے بجلی اور اولے بھیجے اور بجلی زمین تک کوندی اور خداوند نے سارے مِصر پر اولے برسائے۔ ۲۴ پس اولوں کے ساتھ ساتھ اِدھر اُدھر بجلی بھی گری، جب سے مِصری قوم وجود میں آئی یہ ملکِ مِصر کی بدترین ژالہ باری تھی۔ ۲۵ اور اولوں نے سارے مِصر میں اُن سب آدمیوں اور حیوانوں کو مارا جو کھیتوں یا میدان میں تھے اور اِس ژالہ باری نے کھیتوں میں اُگی ہوئی ہر چیز تباہ کر ڈالی اور سب درخت توڑ دیئے۔ ۲۶ صرف جشن کے علاقہ میں جہاں بنی اِسرائیل رہتے تھے اولے نہ گرے۔

۲۷ تب فرعون نے مُوسیٰ اور ہارون کو طلب کیا اور اُن سے کہا کہ اِس دفعہ میں نے گناہ کیا ہے۔ خداوند سچّا ہے اور میں اور میرے لوگ غلطی پر ہیں۔ ۲۸ خداوند سے دعا کرو کیونکہ ہم ژالہ باری اور بجلی کی گھن گرج سے تنگ آ چکے ہیں۔ میں تمہیں جانے دوں گا اور تمہیں مزید رُکنا نہیں پڑے گا۔

۲۹ مُوسیٰ نے جواب دیا کہ جب میں شہر سے باہر چلا جاؤں گا تو میں دعا کے لیے اپنے ہاتھ خداوند کی طرف پھیلاؤں گا۔ تب گھن گرج بند ہو جائے گی اور اُس کے بعد اولے بھی نہ گریں گے تاکہ تُم جان لو کہ دنیا خداوند ہی کی ہے۔ ۳۰ لیکن میں جانتا ہُوں کہ تُو اور تیرے اہلکار اب بھی خداوند خدا سے نہیں ڈرتے۔

۳۱ (سَن اور جَو اولوں سے مارے گئے کیونکہ جَو کی بالیں نکل چُکی تھیں اور سَن میں پھول لگے ہُوئے تھے۔ ۳۲ لیکن ہر قسم کے گیہوں تباہ ہونے سے بچ گئے کیونکہ اُن کے پکنے کا موسم نہ آیا تھا۔)

۳۳ تب مُوسیٰ فرعون سے رُخصت ہو کر شہر کے باہر گیا اور اُس نے اپنے ہاتھ خداوند کی طرف پھیلائے۔ لہٰذا بجلی کی گھن گرج اور اولے گرنے بند ہو گئے اور زمین پر بارش بھی تھم گئی۔ ۳۴ جب فرعون

نے دیکھا کہ بارش، ژالہ باری اور بجلی کی کڑکن گرج موقوف ہوگئی تو اُس نے پھر گناہ کیا اور اُس کا اور اُس کے اہلکاروں کا دل نہ پسیجا۔ ۳۵ چنانچہ فرعونؔ کا دل سخت ہوگیا اور اُس نے اِسرائیلیوں کو جانے نہ دیا جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کی معرفت کہہ دیا تھا۔

ٹِڈّی دَل کی وبا

۱۰ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ فرعونؔ کے پاس جا کیونکہ میں نے ہی اُس کے دل اور اُس کے اہلکاروں کے دلوں کو سخت کیا ہے تاکہ میں اپنے یہ معجزانہ نشانات اُن کے درمیان دکھاؤں ۲ اور تُم اپنے بچّوں اور بچّوں کے بچّوں کو بتا سکو کہ میں نے مِصریوں کے ساتھ کس قدر سخت سلوک کیا اور اُن کے درمیان میں نے کس طرح اپنے نشانات دکھائے تاکہ تُم جان لو کہ میں ہی خداوند ہُوں۔

۳ پس مُوسیٰ اور ہارونؔ نے فرعونؔ کے پاس جا کر کہا کہ خداوند عِبرانیوں کا خدا یوں فرماتا ہے کہ تُو کب تک میرے سامنے خاکسار نہ ہوگا؟ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کریں۔ ۴ اور اگر تُو اُنہیں جانے نہ دے گا تو کل میں تیرے ملک پر ٹِڈّیاں لے آؤں گا ۵ اور وہ رُوئے زمین کو ایسے ڈھانک دیں گی کہ وہ نظر نہ آسکے گی اور اولوں کے بعد جو کچھ تھوڑا باقی بچا ہے اُسے اور تمہارے کھیتوں میں اُگے ہُوئے ہر درخت کو ٹِڈّیاں چٹ کر جائیں گی۔ ۶ اور وہ تیرے، تیرے اہلکاروں اور تمام مِصریوں کے گھروں میں بھر جائیں گی۔ ایسی بات تیرے باپ دادا نے اِس ملک میں آباد ہونے کے وقت سے لے کر آج تک کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔ پھر مُوسیٰ نے منہ پھیرا اور فرعونؔ کے پاس سے چلا گیا۔

۷ تب فرعونؔ کے اہلکاروں نے اُس سے کہا کہ یہ آدمی کب تک ہمارے لیے پھندا بنا رہے گا؟ لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ خداوند اپنے خدا کی عبادت کرسکیں۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ مِصرؔ اُجڑ چکا ہے؟

۸ تب مُوسیٰ اور ہارونؔ کو پھر سے فرعونؔ کے پاس حاضر کیا گیا اور اُس نے کہا کہ جاؤ اور خداوند اپنے خدا کی عبادت کرو لیکن جائیں گے کون کون؟

۹ مُوسیٰ نے جواب دیا کہ ہم اپنے جوانوں، بوڑھوں، اپنے بیٹوں اور بیٹیوں، اپنی بھیڑ بکریوں اور گائے بَیلوں سمیت جائیں گے کیونکہ ہمیں اپنے خداوند کا تہوار منانا ہے۔

۱۰ تب فرعونؔ نے کہا: اچھا، خدا حافظ! میں تو تمہیں تمہارے بال بچّوں سمیت جانے دوں گا پر ایسا لگتا ہے کہ تُم شرارت پر آمادہ ہو۔ ۱۱ نہیں، صرف مَردوں کو لے جا کر خداوند کی عبادت کرو کیونکہ اِسی بات کا تُم مطالبہ کرتے رہے ہو۔ تب مُوسیٰ اور ہارونؔ دونوں فرعونؔ کے دربار سے نکال دیئے گئے۔

۱۲ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ مِصرؔ پر بڑھا تاکہ اُس سرزمین پر ٹِڈّی دَل آئیں اور جو کچھ کھیتوں میں اُگا ہُوا ہے اور اولوں کی مار سے بچ گیا ہے اُسے چٹ کر جائیں۔

۱۳ لہٰذا مُوسیٰ نے اپنا عصا مِصرؔ پر بڑھایا اور خداوند نے دِن بھر اور رات بھر اُس ملک میں پُروا آندھی چلائی جو صبح ہوتے ہی اپنے ہمراہ ٹِڈّیاں لے آئی۔ ۱۴ اور ٹِڈّیوں نے سارے مِصرؔ پر حملہ کیا اور اُن کے دَل کے دَل اُس ملک کے ہر حصّہ میں جا ٹِکے۔ ٹِڈّیوں کی ایسی وبا نہ پہلے کبھی آئی تھی اور نہ آئیگی۔ ۱۵ اُنہوں نے وہاں کی تمام زمین کو ڈھانک دیا حتّٰی کہ وہ سیاہ نظر آنے لگی اور کھیتوں میں جو کچھ اُگا ہُوا تھا اُسے اور درختوں کے پھلوں کو جو اولوں کی مار سے بچ گئے تھے چٹ کر گئیں اور سارے ملک مِصرؔ میں درختوں اور پودوں پر کوئی سبز پتّہ باقی نہ بچا۔

۱۶ تب فرعونؔ نے مُوسیٰ اور ہارونؔ کو فوراً طلب کیا اور کہا کہ میں نے تمہارے خداوند خدا کا اور تمہارا گناہ کیا ہے۔ ۱۷ اب ایک دفعہ پھر میرا گناہ معاف کردو اور خداوند اپنے خدا سے دعا کرو کہ وہ اِس مہلک وبا کو مُجھ سے دور کردے۔

۱۸ اِس پر مُوسیٰ فرعونؔ کے پاس سے چلا گیا اور اُس نے خداوند سے دعا کی ۱۹ اور خداوند نے مغرب کی جانب سے شدید آندھی بھیجی جو ٹِڈّیوں کو اُڑا لے گئی اور اُنہیں بحرِ قُلزمؔ میں ڈال دیا اور مِصرؔ میں کہیں بھی کوئی ٹِڈّی باقی نہ رہی۔ ۲۰ لیکن خداوند نے فرعونؔ کے دل کو سخت کردیا اور اُس نے بنی اِسرائیل کو جانے نہ دیا۔

گہری تاریکی کی وبا

۲۱ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا تاکہ مِصرؔ میں تاریکی پھیل جائے۔ ایسی گہری تاریکی جِسے چھُو سکیں۔ ۲۲ لہٰذا مُوسیٰ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھایا اور تین دِن تک سارے مِصرؔ میں گہری تاریکی پھیلی رہی ۲۳ اور تین دِن تک نہ تو کوئی کسی دوسرے کو دیکھ سکا اور نہ اپنی جگہ سے ہِل سکا لیکن اُن تمام مکانوں میں جہاں بنی اِسرائیل رہتے تھے روشنی تھی۔

۲۴ تب فرعونؔ نے مُوسیٰ کو طلب کیا اور کہا کہ جاؤ خداوند کی عبادت کرو۔ تمہارے بال بچّے بھی تمہارے ساتھ جاسکتے ہیں۔ صرف اپنی بھیڑ بکریوں اور گائے بَیلوں کو یہاں چھوڑ جاؤ۔

۲۵ لیکن مُوسیٰ نے کہا کہ تجھے ہمیں قربانی اور سوختنی قربانی کے جانور لے جانے کی اجازت دینا ہوگی تاکہ ہم اُنہیں خداوند اپنے خدا کو پیش کرسکیں۔ ۲۶ ہمارے چوپایے بھی ہمارے ساتھ جائیں گے اور اُن کا ایک کھُر تک بھی پیچھے نہیں چھوڑا جائے گا کیونکہ اُن میں سے بعض کو ہم خداوند اپنے خدا کی عبادت کے لیے

کام میں لائیں گے اور جب تک ہم وہاں پہنچ نہ جائیں ہم نہیں جان سکتے کہ خداوند کی عبادت کرنے کے لیے ہمیں کیا کیا اِستعمال کرنا ہوگا۔
۲۷ لیکن خداوند نے فرعونؔ کے دل کو سخت کر دیا اور وہ اُن کو جانے کی اجازت دینے کے لیے رضامند نہ ہُوا۔ ۲۸ اور فرعونؔ نے مُوسیٰؔ سے کہا کہ میری نظروں سے دور ہو جا اور خبردار پھر میرے سامنے مت آنا کیونکہ جس دِن تُو نے میرا منہ دیکھا تُو مار ڈالا جائے گا۔
۲۹ مُوسیٰؔ نے جواب دیا کہ ٹھیک جیسے تُو نے کہا میں پھر کبھی تیرے سامنے نہیں آؤں گا۔

پہلوٹھوں کی وبا

۱۱ اور خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا تھا کہ میں فرعونؔ اور مِصرؔ پر ایک اور وبا نازل کروں گا اور اُس کے بعد وہ تمہیں یہاں سے جانے دے گا بلکہ دھکّے دے کر نکال دے گا۔ ۲ لہٰذا تُو لوگوں کو بتا کہ آدمی اور عورتیں سب کے سب اپنے اپنے پڑوسیوں اور پڑوسنوں سے چاندی اور سونے کے زیور مانگ لیں۔ ۳ (اور خداوند نے مِصریوں کو اُن لوگوں پر مہربان کر دیا تھا اور مِصرؔ میں فرعونؔ کے اہلکار اور لوگ خود مُوسیٰؔ کا بھی بڑا احترام کرنے لگے تھے)۔
۴ لہٰذا مُوسیٰؔ نے کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ تقریباً آدھی رات کو میں سارے مِصرؔ میں چکّر لگاؤں گا۔ ۵ اور مِصرؔ میں ہر ایک پہلوٹھا مر جائے گا۔ تخت کے وارث فرعونؔ کے پہلوٹھے بیٹے سے لے کر چکّی پیسنے والی کنیز کے پہلوٹھے بیٹے تک اور چوپایوں کے پہلوٹھے سب کے سب مر جائیں گے۔ ۶ اور سارے مِصرؔ میں اتنا بڑا ماتم ہوگا جتنا نہ پہلے کبھی ہُوا نہ پھر کبھی ہوگا۔ ۷ لیکن بنی اِسرائیل کے درمیان کسی آدمی یا حیوان پر کوئی کتّا بھی نہ بھونکے گا۔ تب تُم جانو گے کہ خداوند مِصریوں اور بنی اِسرائیل میں اِمتیاز کرتا ہے ۸ اور تمہارے یہ سب اہلکار سرنگوں ہو کر میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ تُو اور وہ سب لوگ جو تیری پیروی کرتے ہیں چلے جائیں! اُس کے بعد میں چل دوں گا۔ تب مُوسیٰؔ بڑے طیش میں فرعون کے پاس سے نکلا اور چلا گیا۔
۹ اور خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا ہُوا تھا کہ فرعونؔ تیری بات نہیں سُننے کا تاکہ مِصرؔ میں میرے عجائب بہت بڑھ جائیں۔ ۱۰ مُوسیٰؔ اور ہارونؔ نے یہ تمام حیرت انگیز کام فرعونؔ کو دکھائے لیکن خداوند نے فرعونؔ کے دل کو سخت کر دیا اور وہ بنی اِسرائیل کو اپنے ملک سے باہر جانے کی اجازت دینے پر راضی نہ ہُوا۔

عیدِ فسح

۱۲ پھر خداوند نے مِصرؔ میں مُوسیٰؔ اور ہارون سے کہا کہ ۲ یہ مہینہ تمہارے لیے مہینوں کا شروع اور سال کا پہلا مہینہ ہو۔ ۳ لہٰذا سارے بنی اِسرائیل سے کہہ کہ اِس مہینہ کے دسویں دِن ہر آدمی اپنے آبائی خاندان کے مطابق ہر گھرانے کے لیے ایک برّہ لے۔ ۴ اور اگر کسی گھرانے میں لوگ اتنے کم ہوں کہ وہ سالم برّہ نہ کھا سکتے ہوں تو وہ اپنے قریب ترین ہمسایہ کے ساتھ مل کر دونوں گھرانوں کے لوگوں کی تعداد کے موافق ایک برّہ لیں اور تُم ہر شخص کے کھانے کی مقدار کے مطابق برّہ کا حساب لگانا۔ ۵ اور بھیڑ یا بکری کا جو بچّہ تُم چُنو لازم ہے کہ وہ نر ہو ایک سال کا ہو اور بے عیب ہو۔ ۶ اور اِس مہینہ کی چودھویں تاریخ تک اُسے حفاظت سے رکھنا پھر اِسرائیلی جماعت کے سب لوگ اُسے شام کے وقت میں ذبح کریں۔ ۷ اور پھر اُس کا تھوڑا سا خُون لے کر اُن گھروں کے دروازوں کے دونوں بازوؤں پر اور اوپر کی چوکھٹ پر لگا دیں جن میں وہ اُس برّہ کو کھائیں گے۔ ۸ اور وہ اُسی رات اُسے آگ پر بھونیں اور اُس کے گوشت کو کڑوے ساگ پات اور بےخمیری روٹی کے ساتھ کھا لیں۔ ۹ اُسے کچّا یا پانی میں اُبال کر ہرگز نہ کھانا بلکہ برّہ کو سَر، پایے اور اندرونی اعضاء سمیت آگ پر بھون کر کھانا۔ ۱۰ اور اُس میں سے کچھ بھی صبح تک باقی نہ چھوڑنا۔ اور اگر کچھ صبح تک باقی رہ جائے تو اُسے آگ میں جلا دینا۔ ۱۱ اور تُم اُسے اِس طرح کھانا کہ تُم اپنی کمر باندھے ہُوئے ہو اور اپنی جوتیاں پاؤں میں پہنے ہُوئے اور اپنی لاٹھی ہاتھ میں لیے ہُوئے ہو۔ تُم اُسے جلدی جلدی کھانا کیونکہ یہ فسح خداوند کی ہے۔
۱۲ اور اُسی رات کو میں مِصرؔ میں سے ہو کر گزروں گا اور انسان اور حَیوان دونوں کے سب پہلوٹھوں کو مار گراؤں گا اور میں مِصرؔ کے سب دیوتاؤں کو بھی سزا دوں گا۔ میں خداوند ہُوں۔ ۱۳ اور جن مکانوں میں تُم ہو گے اُن پر وہ خُون تمہاری طرف سے نشان ہوگا اور میں اُس خُون کو دیکھ کر تمہیں چھوڑتا جاؤں گا۔ اور جب میں مِصریوں کو ماروں گا تو اُس وقت کوئی بھی مہلک وبا تمہارے قریب نہیں آئے گی۔
۱۴ وہ دِن تمہارے لیے یادگار ہوگا اور تُم اور تمہاری آنے والی نسلیں اُسے ایک دائمی مذہبی فریضہ سمجھ کر خداوند کی عید کے طور پر منانا۔ ۱۵ سات دِن تک تُم بےخمیری روٹی کھانا اور پہلے ہی دِن سے خمیر اپنے اپنے گھر سے باہر کر دینا۔ اور جو کوئی پہلے دِن سے ساتویں دِن کے دوران کوئی بھی خمیری چیز کھائے وہ اِسرائیل میں سے کاٹ ڈالا جائے۔ ۱۶ اور تُم اپنا مُقدّس اِجتماع ایک تو پہلے دِن کرنا اور دوسرا ساتویں دِن اور ہر ایک کے کھانے کے لیے کھانا بنانے کے سوا اِن دِنوں میں اور کوئی کام بالکل نہ کیا جائے۔ تُم صرف کھانا بنانے کا ہی کام کر سکتے ہو۔
۱۷ اور تُم بےخمیری روٹی کی عید منایا کرنا کیونکہ یہی وہ دِن ہوگا جب میں تمہیں گروہ در گروہ مِصرؔ سے نکال لاؤں گا اِس لیے تُم اِس دِن کو ایک

دائمی مذہبی فریضہ سمجھ کر نسل در نسل مانتے رہنا۔ [۱۸] اور پہلے مہینہ میں چودھویں دِن کی شام سے لے کر اکیسویں دِن کی شام تک تُم بےخمیری روٹی کھانا۔ [۱۹] اور سات دِنوں تک کچھ بھی خمیر تمہارے گھروں میں نہ رہے اور اِن سات دِنوں کے دوران جو کوئی کسی خمیری چیز کو کھائے خواہ وہ پردیسی ہو یا دیس میں ہی پیدا ہُوا ہو اِسرائیل کی جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ [۲۰] کوئی بھی خمیری چیز نہ کھانا خواہ تمہارا مسکن کہیں بھی ہو تُم بےخمیری روٹی ہی کھانا۔

[۲۱] تب مُوسیٰ نے اِسرائیل کے تمام بزرگوں کو بلوایا اور اُن سے کہا کہ فوراً جا کر اپنے اپنے آبائی خاندانوں کے واسطے برّے چنو اور فسح کا برّہ ذبح کرو۔ [۲۲] اور زُوفے کا ایک گُچھا لے کر اُس خُون میں جو لگن میں ہوگا ڈبو کر اُس خُون میں سے کچھ دروازہ کی چوکھٹ کے اوپر کے حِصّہ میں اور کچھ اُس چوکھٹ کے دونوں بازوؤں پر لگا دینا۔ اور تُم میں سے کوئی بھی صبح تک اپنے گھر کے دروازہ سے باہر نہ جائے۔ [۲۳] اور جب خداوند اِس ملک میں مِصریوں کو مارتا ہُوا گزرے گا اور وہ دروازہ کے چوکھٹے کے اوپر اور بازوؤں پر اُس خُون کو دیکھے گا تو وہ اُس دروازہ کو چھوڑ جائے گا اور ہلاک کرنے والے کو گھر کے اندر آنے اور تمہیں مارنے کی اجازت نہ دے گا۔

[۲۴] اور تُم اور تمہاری اولاد اِن ہدایات کو ایک دائمی فرمان سمجھ کر ماننا۔ [۲۵] اور جب تُم اُس ملک میں داخل ہو جو خداوند تمہیں دے گا جیسا کہ اُس نے وعدہ کیا تو اِس رسم کو جاری رکھنا۔ [۲۶] اور جب تمہارے بچّے تُم سے پُوچھیں کہ اِس رسم سے تمہارا کیا مطلب ہے [۲۷] تب تُم اُنہیں بتانا کہ یہ خداوند کے لیے فسح کی قربانی ہے جس نے مِصریوں کو مارتے وقت بنی اِسرائیل کے گھروں کو چھوڑ دیا تھا اور ہمارے گھروں کو بچا لیا تھا۔ تب لوگوں نے سر جھکا کر سجدہ کیا۔ [۲۸] اور بنی اِسرائیل نے بالکل ویسا ہی کیا جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ اور ہارُون کو حکم دیا تھا۔

[۲۹] اور آدھی رات کو خداوند نے مِصر میں تخت نشین فرعون کے پہلوٹھے سے لے کر قید خانہ کے قیدی کے پہلوٹھے تک بلکہ تمام جانوروں کے پہلوٹھوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ [۳۰] اور فرعون اور اُس کے تمام اہلکار اور مِصری رات ہی کو اُٹھ بیٹھے اور مِصر میں بڑا کہرام مچا کیونکہ کوئی بھی گھر ایسا نہ تھا جس میں کوئی مرا نہ ہو۔

خُروج

[۳۱] تب اُسی رات فرعون نے مُوسیٰ اور ہارُون کو طلب کیا اور کہا کہ تیّار ہو جاؤ! اور تُم اور بنی اِسرائیل میری قوم کے لوگوں میں سے نکل جاؤ اور جا کر خدا کی عبادت کرو جیسے کہ تُم نے درخواست کی ہے [۳۲] اور اپنے کہنے کے مطابق اپنی بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل بھی لیتے جاؤ اور میرے لیے بھی دعا کرنا۔

[۳۳] اور مِصریوں نے اُن لوگوں کو جلدی سے اُس ملک کو چھوڑ کر چلے جانے کی ترغیب دی اور کہا کہ جلدی کرو ورنہ ہم مارے جائیں گے! [۳۴] لہٰذا لوگوں نے اپنے گُندھے گُندھائے آٹے کو خمیر دیئے بغیر ہی لگنوں سمیت کپڑوں میں لپیٹ کر کندھوں پر رکھ لیا [۳۵] اور بنی اِسرائیل نے مُوسیٰ کی ہدایت کے موافق عمل کیا اور مِصریوں سے چاندی اور سونے کے زیور اور کپڑے مانگ لیے۔ [۳۶] اور چونکہ خداوند نے مِصریوں کے دل میں اُن لوگوں کے لیے احترام کا جذبہ پیدا کر دیا تھا اِس لیے جو کچھ بنی اِسرائیل نے مانگا اُنہوں نے دے دیا۔ اِس طرح بنی اِسرائیل نے مِصریوں کو لُوٹ لیا۔

[۳۷] اور بنی اِسرائیل نے رعمسیس سے سکات تک پیدل سفر کیا۔ یہ سب عورتوں اور بچّوں کے علاوہ تقریباً چھ لاکھ مَردوں پر مشتمل تھے۔ [۳۸] اور بھی بہت سے لوگ اُن کے ہمراہ ہو لیے۔ بھیڑ بکریاں گائے بَیل اور دوسرے چوپائے بھی بڑی تعداد میں اُن کے ساتھ تھے۔ [۳۹] اور اُنہوں نے اُس گُندھے ہُوئے آٹے کی جسے وہ مِصر سے لائے تھے بےخمیری روٹیاں پکائیں۔ وہ اپنے آٹے میں خمیر نہ ملا پائے تھے کیونکہ اُن کو مِصر سے زبردستی نکال دیا گیا تھا اور اُنہیں اتنی فرصت بھی نہ ملی تھی کہ کھانا تیّار کر سکیں۔

[۴۰] اور اِسرائیلی لوگوں کی مِصر میں رہایش کی مدّت چار سَو تیس برس تھی۔ [۴۱] اُن چار سَو تیس برسوں کے بعد ٹھیک اُسی روز خداوند کے سارے لوگ جوق در جوق مِصر سے نکل گئے۔ [۴۲] اور چونکہ اُنہیں مِصر سے نکال لانے کے لیے خداوند نے اُس رات اُن کی نگہبانی کی تھی اِس لیے تمام بنی اِسرائیل اور اُن کی آیندہ نسلوں پر فرض ٹھہرا کہ وہ خداوند کی تمجید کرنے کے لیے رتجگا کیا کریں۔

فسح کے قواعد وضوابط

[۴۳] پھر خداوند نے مُوسیٰ اور ہارُون سے کہا کہ فسح کے قواعد وضوابط یہ ہیں کہ کوئی بھی غیر اِسرائیلی اِسے کھانے نہ پائے۔ [۴۴] تمہارا زرخرید غلام اِسے کھا سکتا ہے اگر تُم نے اُس کا ختنہ کر دیا ہو۔ [۴۵] لیکن کوئی اجنبی اور اُجرت پر رکھا ہُوا مزدور اُسے کھانے نہ پائے۔

[۴۶] اور لازماً اُسے ایک گھر کے اندر ہی کھانا اور اُس گوشت میں سے ذرا سا بھی گھر سے باہر نہ لے جانا۔ اور اُن ہڈّیوں میں سے کسی کو بھی نہ توڑنا۔ [۴۷] اور اِسرائیل کی ساری جماعت اِس پر عمل کرے۔

[۴۸] اور اگر کوئی اجنبی جو تمہارے درمیان رہتا ہے خداوند کی

فسح منانا چاہتا ہے تو وہ اپنے گھر کے تمام مَردوں کا ختنہ کرائے۔ تب ہی وہ ایک مُلکی شخص کی طرح حِصّہ لے سکتا ہے۔ لیکن کوئی نامختون مَرد اسے کھانے نہ پائے۔ [۴۹] یہ قانون ہر مُلکی اور تمہارے درمیان رہنے والے ہر غیر مُلکی کے لیے ہے۔

[۵۰] اور تمام بنی اِسرائیل نے بالکل ویسا ہی کیا جیسا خداوند نے مُوسیٰ اور ہارُون کو حکم دیا تھا۔ [۵۱] اور ٹھیک اُسی دِن خداوند بنی اِسرائیل کے سارے جتھوں کو مِصر سے نِکال لے گیا۔

پہلوٹھوں کی تقدیس

۱۳ اور خداوند نے مُوسیٰ کو فرمایا کہ [۲] ہر ایک نر پہلوٹھے کو یعنی اِسرائیل کے ہر پہلے بچّے کو خواہ وہ آدمی کا ہو، خواہ حَیوان کا، میرے لیے مُقدّس ٹھہرا کیونکہ وہ میرا ہے۔

[۳] تب مُوسیٰ نے لوگوں سے کہا کہ تُم اِس دِن کو جس میں تُم غلامی کی سرزمین، مِصر سے نِکل کر آئے بطور یادگار منایا کرنا کیونکہ خداوند تمہیں اپنے زورِ بازو سے وہاں سے نِکال لایا۔ اُس دِن خمیر والی کوئی چیز نہ کھانا۔ [۴] آج ابیب کے مہینے میں تُم مِصر سے نِکل کر جا رہے ہو [۵] اور جب خداوند تمہیں کنعانیوں، حِتّیوں، اموریوں، حِویوں اور یبوسیوں کے ملک میں پہنچا دے جسے تمہیں دینے کی قسم اُس نے تمہارے باپ دادا سے کھائی تھی اور جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے، تو تُم اِس مہینہ میں یہ رسم ادا کیا کرنا۔ [۶] سات دِن تک تُم بےخمیری روٹی کھانا اور ساتویں دِن خداوند کی عید منانا۔ [۷] اِن سات دِنوں میں بےخمیری روٹی کھانا اور کوئی خمیری چیز نہ تمہارے درمیان دکھائی دے اور نہ ہی تمہاری حدود کے اندر کہیں دکھائی دے۔ [۸] اور اُس روز تُو اپنے بیٹے کو بتانا کہ جب میں مِصر سے نِکل آیا تو جو کچھ خداوند نے میرے لیے کیا اُس کی وجہ سے میں یہ دِن مناتا ہُوں۔ [۹] یہ عید منانا تیرے لیے تیرے ہاتھ پر نشان اور پیشانی پر یاد دہانی کی علامت کی مانند ہوگا تاکہ خداوند کی شریعت تیرے ہونٹوں پر ہو۔ کیونکہ خداوند نے اپنے زورِ بازو سے تجھے مِصر سے نکالا۔ [۱۰] تُو اِس رسم کو مقرّرہ وقت پر سال بسال منایا کرنا۔

[۱۱] اور جب خداوند تجھے کنعانیوں کے ملک میں لے آئے اور اُسے تیرے قبضہ میں دے دے جیسا کہ اُس نے قسم کھا کر تجھ سے اور تیرے باپ دادا سے وعدہ کیا [۱۲] تو تُو ہر پہلوٹھے بچّہ کو خداوند کے لیے مختص کرنا اور تیرے چوپایوں کے سب نر پہلوٹھے بچّے خداوند کے ہیں۔ [۱۳] اور گدھے کے ہر پہلے بچّے کے فدیہ میں ایک برّہ دینا اور اگر تُو اُس کا فدیہ نہ دے تو اُس کی گردن توڑ ڈالنا اور تیرے بیٹوں میں جتنے پہلوٹھے ہوں اُن سب کا فدیہ دینا۔

[۱۴] اور آیندہ زمانہ میں جب تیرا بیٹا تجھ سے پُوچھے کہ اِس کا مطلب کیا ہے تو تُو اُسے کہنا کہ خداوند ہمیں غلامی کے گھر، مِصر سے اپنے زورِ بازو سے نکال کر لایا [۱۵] اور جب فرعون نے ہٹ دھرمی سے ہمیں جانے کی اجازت دینے سے اِنکار کیا تو خداوند نے مِصر میں اِنسان اور حیوان دونوں کے ہر ایک پہلوٹھے کو مار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ میں ماں کے رحم کو کھولنے والے ہر نر پہلوٹھے کو خداوند کے حُضور قربان کرتا ہُوں اور اپنے سب فرزندوں کے پہلوٹھے بیٹوں کا فدیہ دیتا ہُوں۔ [۱۶] اور یہ تیرے ہاتھ پر ایک نشان کی طرح اور تیری پیشانی پر ایک علامت کی مانند ہوں کہ خداوند اپنے زورِ بازو سے ہمیں مِصر سے نِکال لایا۔

سمندر پار کرنا

[۱۷] اور جب فرعون نے اُن لوگوں کو جانے دیا تو خدا اُنہیں فِلستیوں کے ملک کے راستہ سے نہیں لے گیا اگرچہ وہ چھوٹا تھا کیونکہ خدا نے کہا کہ اگر اُنہیں جنگ کا سامنا کرنا پڑا تو ایسا نہ ہو کہ وہ پچھتانے لگیں اور مِصر لَوٹ جائیں۔ [۱۸] لہٰذا خدا لوگوں کو گھما کر بیابان کی راہ سے بحرِقلزم کی طرف لے گیا اور بنی اِسرائیل ملک مِصر سے مُسلّح ہو کر نکلے تھے۔

[۱۹] اور مُوسیٰ یُوسُف کی ہڈّیوں کو ساتھ لے گیا کیونکہ یُوسُف نے بنی اِسرائیل سے قسم لے لی تھی۔ اُس نے کہا تھا کہ خدا یقیناً تمہاری مدد کرے گا اور جب تُم جاؤ تو میری ہڈّیوں کو یہاں سے اپنے ساتھ لیتے جانا۔

[۲۰] سکّات سے روانہ ہو کر اُنہوں نے بیابان کے کنارے ایتام میں پڑاؤ کیا۔ [۲۱] اور خداوند اُن کو دِن کو راستہ دکھانے کے لیے بادل کے ستون میں اور رات کو روشنی دینے کے لیے آگ کے ستون میں ہو کر اُن کے آگے آگے چلتا تھا تاکہ وہ دِن کو اور رات کو بھی سفر کر سکیں۔ [۲۲] اور نہ تو دِن کو بادل کا ستون اور نہ رات کو آگ کا ستون لوگوں کے آگے سے ہٹتا تھا۔

۱۴ اور خداوند نے مُوسیٰ سے فرمایا [۲] بنی اِسرائیل سے کہہ کہ وہ واپس جائیں اور مجدال اور سمندر کے درمیان فی ہخیروت کے نزدیک ڈیرے لگائیں یعنی سمندر کے کنارے کنارے بعل صفون کے بالکل سامنے ڈیرے ڈالیں۔ [۳] اور فرعون خیال کرے گا کہ بنی اِسرائیل بیابان میں گھِر گئے ہیں اور وہ گھبرا کر اِدھر اُدھر آوارہ پھر رہے ہیں۔ [۴] اور میں فرعون کے دل کو سخت کر دوں گا اور وہ اُن کا تعاقب کرے گا۔ لیکن میں فرعون اور اُس کے سارے لشکر پر

غالب آ کر اپنا جلال ظاہر کروں گا۔ تب مصری جان لیں گے کہ خداوند میں ہُوں۔ لہٰذا بنی اِسرائیل نے ایسا ہی کیا۔

۵ جب شاہِ مصرؔ کو بتایا گیا کہ وہ لوگ فرار ہو گئے ہیں تو فرعونؔ اور اُس کے اہلکاروں نے اُن کے متعلق اپنا ارادہ بدل ڈالا اور کہا کہ ہم نے یہ کیا کِیا؟ ہم نے بنی اِسرائیل کو جانے کی اجازت دے کر اپنے آپ کو اُن کی خدمت سے محروم کر لیا! ۶ لہٰذا فرعونؔ نے اپنا رتھ تیّار کروایا اور اپنے لشکر کو ساتھ لیا ۷ اور اُس نے چھ سَو چُنے ہُوئے رتھ لیے اور مصرؔ کے تمام دیگر رتھ بھی طلب کر لیے اور اُن میں سرداروں کو بِٹھا دیا ۸ اور خداوند نے شاہِ مصرؔ فرعونؔ کے دل کو سخت کر دیا۔ پس اُس نے بنی اِسرائیل کا جو بڑے فخر سے مصرؔ سے نکلے تھے تعاقب کیا۔ ۹ اور مِصری لشکر نے فرعونؔ کے تمام گھوڑوں، رتھوں اور سواروں سمیت بنی اِسرائیل کا تعاقب کر کے اُن کو اُس وقت جا لیا جب وہ سمندر کے کنارے فی ہخیروتؔ کے قریب بعل صفونؔ کے سامنے ڈیرے لگا رہے تھے۔

۱۰ اور جب فرعونؔ نزدیک پہنچا تو بنی اِسرائیل نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا کہ مِصری اُن کا پیچھا کرتے کرتے آن پہنچے ہیں۔ تب وہ دہشت زدہ ہو کر خداوند سے فریاد کرنے لگے۔ ۱۱ اور مُوسیٰؔ سے کہنے لگے کہ کیا مصرؔ میں قبریں نہ تھیں جو تُو ہمیں مرنے کے لیے بیابان میں لے آیا ہے؟ تُو نے ہمارے ساتھ یہ کیا کِیا کہ ہمیں مصرؔ سے نکال لایا؟ ۱۲ کیا ہم نے تجھ سے مصرؔ میں ہی نہ کہا تھا کہ ہمارا پیچھا چھوڑ دے اور ہمیں مِصریوں کی خدمت میں لگے رہنے دے؟ یہاں بیابان میں مرنے کی بہ نسبت ہمارے لیے مِصریوں کی خدمت کرتے رہنا ہی بہتر تھا!

۱۳ تب مُوسیٰؔ نے لوگوں سے کہا کہ ڈرو مت۔ ہمّت سے کام لو اور چپ چاپ کھڑے رہو! تُم اُس نجات کے کام کو دیکھو گے جو خداوند آج تمہیں دکھائے گا اور جن مِصریوں کو تُم آج دیکھ رہے ہو اُنہیں پھر کبھی نہ دیکھو گے۔ ۱۴ خداوند تمہاری طرف سے جنگ کرے گا۔ بس چُپ چاپ رہو اور انتظار کرو!

۱۵ تب خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا کہ تُو مُجھ سے کیوں فریاد کر رہا ہے؟ بنی اِسرائیل سے کہہ کہ وہ آگے بڑھیں۔ ۱۶ اور تُو اپنا عصا اُٹھا کر اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھا اور اُس کے پانی کو دو حصّے کر تا کہ بنی اِسرائیل سمندر میں خشک زمین پر سے گزر کر پار جا سکیں۔ ۱۷ اور میں مِصریوں کے دل سخت کر دوں گا اور وہ اُن کا پیچھا کریں گے اور میں فرعونؔ اور اُس کی ساری فوج اور اُس کے رتھوں اور سواروں پر غالب آؤں گا جس سے میرا جلال ظاہر ہو گا۔ ۱۸ اور جب میں فرعون، اُس کے رتھوں اور سواروں پر غالب آ کر جلال پاؤں گا تب مِصری جان لیں گے کہ خداوند میں ہی ہُوں۔

۱۹ تب خداوند کا وہ فرشتہ جو اِسرائیلی لشکر کے آگے آگے چلتا تھا سامنے سے ہٹ کر اُن کے پیچھے چلا گیا اور بادل کا ستوُن بھی سامنے سے ہٹ کر اُن کے پیچھے چلا گیا ۲۰ اور مِصری اور اِسرائیلی لشکروں کے مابین جا ٹھہرا اور وہ بادل ساری رات ایک جانب اندھیرا اور دوسری جانب روشنی دیتا رہا، لہٰذا رات بھر دونوں لشکر ایک دوسرے کے نزدیک نہ آئے۔

۲۱ اور پھر مُوسیٰؔ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھایا اور ساری رات خداوند نے بڑی تیز مشرقی ہوا چلا کر سمندر کو پیچھے ہٹا کر اُسے خشک زمین بنا دیا اور پانی دو حصّے ہو گیا۔ ۲۲ اور بنی اِسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے اور سمندر کا پانی اُن کی دہنی طرف اور بائیں طرف دیوار کی طرح کھڑا تھا۔

۲۳ اور مِصریوں نے اُن کا تعاقب کیا اور فرعونؔ کے گھوڑے اور رتھ اور سوار اُن کے پیچھے پیچھے سمندر کے بیچ میں پہنچ گئے۔ ۲۴ اور رات کے پچھلے پہر خداوند نے آگ اور بادل کے ستون پر سے نیچے مِصری فوج پر نظر ڈالی اور اُن میں ابتری پیدا کر دی۔ ۲۵ اور اُن کے رتھوں کے پہیے نکال ڈالے۔ لہٰذا اُن کا چلانا مشکل ہو گیا۔ اور مِصری کہنے لگے کہ آؤ ہم اِسرائیلیوں کے مقابلہ سے ہٹ جائیں کیونکہ اُن کی طرف سے خداوند مصرؔ سے جنگ کر رہا ہے۔

۲۶ اور پھر خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا کہ اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھا تا کہ پانی مِصریوں، اُن کے رتھوں اور سواروں پر پھر بہنے لگے۔ ۲۷ اور مُوسیٰؔ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھایا اور صبح ہونے پر سمندر اپنی جگہ پر پھر واپس آ گیا۔ اور وہ مِصری جو اُس سے بھاگ رہے تھے، خداوند نے اُن کو سمندر کی لپیٹ میں جانے دیا۔ ۲۸ اور پانی پلٹ کر آیا اور اُس نے رتھوں اور سواروں اور فرعونؔ کے سارے لشکر کو جو اِسرائیلیوں کا پیچھا کرتا ہُوا سمندر کے بیچ میں پہنچ گیا تھا غرق کر دیا اور اُن میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچا۔

۲۹ لیکن بنی اِسرائیل سمندر میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے اور پانی دیوار کی طرح اُن کے دہنے اور بائیں ہاتھ کھڑا رہا۔ ۳۰ اور یوں اُس دِن خداوند نے بنی اِسرائیل کو مِصریوں کے ہاتھ سے بچا لیا اور بنی اِسرائیل نے دیکھا کہ مِصری سمندر کے کنارے مرے پڑے ہیں۔ ۳۱ اور جب اِسرائیلیوں نے اُس عظیم قوّت کو دیکھا جو خداوند نے مِصریوں کے خلاف اِستعمال کی تھی تو وہ لوگ خداوند سے ڈرے اور اُس پر اور اُس کے بندہ مُوسیٰؔ پر ایمان لائے۔

مُوسیٰ اور مریم کا گیت

۱۵ تب مُوسیٰ اور بنی اِسرائیل نے خداوند کی حمد میں یہ گیت گایا:

میں خداوند کی ثنا گاؤں گا،
کیونکہ وہ بہت ہی بلند و بالا ہے۔
اُس نے گھوڑے کو سوار سمیت
سمندر میں پھینک دیا۔
[۲] خداوند میری قوّت اور میرا گیت ہے؛
وہ ہی میری نجات ہے۔
وہ میرا خدا ہے اور میں اُس کی حمد کروں گا،
وہ میرے باپ کا خدا ہے؛ میں اُس کی تمجید کروں گا۔
[۳] خداوند جنگ میں فتح پاتا ہے؛
اُس کا نام یہوواہ ہے۔
[۴] اُس نے فرعون کے رتھوں اور لشکر کو
سمندر میں ڈال دیا۔
اور فرعون کے چیدہ سردار
بحرِ قلزم میں غرق ہو گئے۔
[۵] گہرے پانی نے اُن کو چھپا لیا؛
وہ پتھر کی مانند گہرائیوں میں ڈوب گئے۔
[۶] اے خداوند! تیرا دہنا ہاتھ،
قوّت میں جلالی تھا۔
اے خداوند! تیرے دہنے ہاتھ نے،
دشمن کو چکنا چور کر دیا۔
[۷] اپنی عظمت کے جلال سے
تُو نے اپنے مخالفوں کو تہ و بالا کر دیا۔
تیرے آتشین قہر نے بھڑک کر؛
اُنہیں بھوسے کی مانند بھسم کر دیا۔
[۸] تیرے نتھنوں کے پُرزور دَم سے
پانی کا ڈھیر لگ گیا۔
اور سیلاب دیوار کی طرح سیدھے کھڑے ہو گئے؛
اور گہرا پانی سمُندر کے بیچ میں جم گیا۔
[۹] دشمن نے بڑی شیخی بگھاری تھی،
کہ میں تعاقب کر کے اُنہیں جا لوں گا۔
میں لُوٹ کا مال تقسیم کروں گا؛
میں اُن کو نگل جاؤں گا۔
میں اپنی تلوار کھینچ کر
اپنے ہی ہاتھ سے اُنہیں ہلاک کروں گا۔
[۱۰] لیکن تُو نے اپنی سانس کی آندھی بھیجی،
اور سمُندر نے اُن کو چھپا لیا۔
اور وہ زور کے پانی میں
سیسے کی مانند ڈوب گئے۔
[۱۱] اے خداوند! معبودوں میں کون تیری مانند ہے؟
کون ہے جو تیری مانند
اپنے تقدّس میں پُرجلال،
اور اپنی مدح کے سبب سے،
بارعب اور صاحبِ کرامات ہے؟
[۱۲] تُو نے اپنا دہنا ہاتھ بڑھایا
اور زمین نے اُنہیں نگل لیا۔
[۱۳] اپنی لازوال محبّت سے
تُو اُن لوگوں کی راہنمائی کرے گا جن کا تُو نے فدیہ دیا ہے۔
اور اُنہیں اپنی قوّت سے
اپنے مُقدّس مسکن کی طرف لے چلے گا۔
[۱۴] قومیں سنیں گی اور تھرّائیں گی؛
اور فلستین کے لوگ ذہنی کُوفت میں مبتلا ہونگے۔
[۱۵] اور ادوم کے رئیس دہشت زدہ ہونگے،
اور موآب کے سربراہوں پر کپکپی طاری ہو جائے گی،
اور کنعان کے حُکّام نابود ہو جائیں گے؛
[۱۶] اُن پر خوف و ہراس طاری ہو جائے گا۔
اور وہ تیرے زورِ بازو سے
پتھر کی طرح بے حس و حرکت رہیں گے۔
جب تک اَے خداوند تیرے لوگ سلامت نہ گزر جائیں
اور جنہیں تُو نے خریدا ہے؛ پار نہ ہو جائیں۔
[۱۷] تُو اُنہیں لا کر اپنی میراث کے پہاڑ پر بسائے گا،
یعنی اُس جگہ؛ اَے خداوند؛ جسے تُو نے اپنی سکونت کے لیے بنایا ہے،
وہ مُقدّس مقام؛ اَے خداوند؛ جسے تیرے ہاتھوں نے قائم کیا ہے۔
[۱۸] خداوند ابدالآباد سلطنت کرے گا۔
[۱۹] جب فرعون کے گھوڑے، رتھ اور سوار سمُندر کے بیچ میں پہنچے

تو خداوند سمُندر کے پانی کو اُن پر لَوٹا لایا۔ لیکن بنی اسرائیل سمُندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے۔ [۲۰] تب ہارُونؔ کی بہن مریمؔ نے جو نبیّہ بھی تھی، دف ہاتھ میں لیا اور سب عورتیں دف لیے ہُوئے ناچتی ہُوئی اُس کے پیچھے چلیں۔ [۲۱] اور مریمؔ نے اُن کے گانے کے جواب میں یہ گیت گایا:

خداوند کی حمد وثنا گاؤ،
کیونکہ وہ بہت بلند وبالا ہے۔
اُس نے گھوڑے کو اور اُس کے سوار کو
سمُندر میں ڈال دیا ہے۔

مارہ اور ایلیمؔ کا پانی

[۲۲] اور پھر مُوسیٰؔ بنی اِسرائیل کو بحرِ قلزمؔ سے آگے لے گیا اور وہ شُورؔ کے بیابان میں آئے اور تین دِن تک چلتے رہے لیکن اُنہیں پانی نہ ملا۔ [۲۳] اور جب وہ مارہؔ میں آئے تو وہ مارہ کا پانی نہ پی سکے کیونکہ وہ کڑوا تھا۔ (یہی وجہ ہے کہ اُس جگہ کا نام مارہ پڑ گیا)۔ [۲۴] لہٰذا اُنہوں نے مُوسیٰؔ کے خلاف بُڑبُڑانا شروع کر دیا اور کہنے لگے کہ ہم کیا پئیں؟

[۲۵] تب مُوسیٰؔ نے خداوند سے فریاد کی اور خداوند نے اُسے لکڑی کا ایک ٹکڑا دکھایا۔ جب اُس نے اُسے پانی میں ڈالا تو پانی میٹھا ہو گیا۔

وہیں خداوند نے اُن کے لیے ایک آئین اور شریعت مرتّب کی اور وہیں اُس نے اُن کی آزمایش کی۔ [۲۶] اُس نے کہا کہ اگر تُم دل لگا کر خداوند اپنے خدا کی آواز سنو گے اور وہی کرو گے جو اُس کی نظر میں بھلا ہے اور اگر تُم اُس کے احکام بجا لاؤ گے اور اُس کے تمام فرمانوں پر عمل کرو گے تو میں اُن بیماریوں میں سے کوئی بھی جو میں نے مِصریوں پر نازل کیں، تُم پر نازل نہ کروں گا کیونکہ میں وہ خداوند ہُوں جو تمہیں شفا بخشتا ہے۔

[۲۷] پھر وہ ایلیمؔ میں آئے جہاں پانی کے بارہ چشمے اور کھجور کے ستّر درخت تھے اور وہ وہیں پانی کے قریب خیمہ زن ہو گئے۔

منّ اور بٹیر

۱۶ اور مِصرؔ سے نکل آنے کے دوسرے مہینے کے پندرھویں دِن بنی اسرائیل کی ساری جماعت ایلیمؔ سے روانہ ہو کر سینؔ کے بیابان میں پہنچی جو کہ ایلیمؔ اور سیناؔ کے درمیان ہے۔ [۲] اور اُس بیابان میں ساری جماعت مُوسیٰؔ اور ہارُونؔ کے خلاف بُڑبُڑانے لگی [۳] اور بنی اِسرائیل نے اُن سے کہا کہ کاش ہم مِصرؔ میں ہی خدا کے ہاتھ سے مار دیئے جاتے! وہاں ہم گوشت کی ہانڈیوں کے پاس بیٹھ کر جتنا چاہتے تھے کھاتے تھے لیکن تُو ہمیں وہاں سے نکال کر اِس بیابان میں اِس لیے لے آیا ہے کہ اِس سارے مجمع کو بھوکا مارے۔

[۴] تب خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا کہ میں تمہارے لیے آسمان سے روٹیاں برساؤں گا۔ یہ لوگ ہر روز باہر نکلیں اور صرف ایک ایک دِن کے لیے کافی روٹیاں بٹور لائیں۔ اِس طرح میں اُن کی آزمایش کروں گا اور دیکھوں گا کہ کیا وہ میری شریعت پر عمل کرتے ہیں یا نہیں۔ [۵] اور چھٹے دِن جس قدر وہ لائیں گے اور پکائیں گے وہ اُس سے جتنا وہ ہر روز جمع کریں گے دُگنا ہوگا۔

[۶] لہٰذا مُوسیٰؔ اور ہارُونؔ نے سب بنی اسرائیل سے کہا کہ شام کو تُم جان لو گے کہ جو تمہیں ملک مِصرؔ سے نکال کر لایا ہے وہ خداوند ہے [۷] اور صبح کو تُم خداوند کا جلال دیکھو گے کیونکہ تمہارا اُس کے خلاف بُڑبُڑانا اُس نے سُن لیا ہے۔ بھلا ہم کون ہیں کہ تُم ہمارے خلاف بُڑبُڑاتے ہو؟ [۸] مُوسیٰؔ نے مزید کہا کہ جب وہ تمہیں شام کو کھانے کے لیے گوشت اور صبح کو پیٹ بھر کے روٹی دیتا ہے تو تُم جان لو گے کہ وہ خداوند ہی ہے۔ کیونکہ اُس کے خلاف تمہارا بُڑبُڑانا اُس تک جا پہنچا ہے۔ بھلا ہم کون ہیں؟ تُم ہم پر نہیں بلکہ خداوند پر بُڑبُڑاتے ہو۔

[۹] پھر مُوسیٰؔ نے ہارُونؔ سے کہا کہ بنی اِسرائیل کی ساری جماعت سے کہہ کہ خداوند کے سامنے حاضر ہو کیونکہ اُس نے تمہارا بُڑبُڑانا سُن لیا ہے۔

[۱۰] اور جب ہارُونؔ بنی اسرائیل کی ساری جماعت سے یہ باتیں کہہ رہا تھا تو اُنہوں نے بیابان کی طرف نظر کی اور وہاں خداوند کا جلال اُنہیں بادل میں دکھائی دیا۔

[۱۱] اور خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا [۱۲] کہ میں نے بنی اِسرائیل کا بُڑبُڑانا سُن لیا ہے۔ لہٰذا اُنہیں بتا دے کہ شام کو تُم گوشت کھاؤ گے اور صبح کو تُم روٹی سے سَیر ہو گے۔ پھر تُم جان لو گے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

[۱۳] اور اُس شام اتنے بٹیر آئے کہ بنی اسرائیل کی ساری خیمہ گاہ کو ڈھانک لیا اور صبح کو خیمہ گاہ کے آس پاس اوس پڑی ہوئی تھی [۱۴] اور جب وہ اوس خشک ہو گئی تو بیابان میں زمین پر پڑے پالے کی مانند برف کے چھوٹے چھوٹے گول گول گالے نظر آنے لگے۔ [۱۵] جب بنی اِسرائیل نے اُس چیز کو دیکھا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ منّ یعنی یہ کیا ہے؟ کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا چیز ہے۔

مُوسیٰؔ نے اُن سے کہا کہ یہ وہ روٹی ہے جو خداوند نے کھانے کے لیے تمہیں دی ہے۔ [۱۶] اور خداوند نے یوں حکم دیا ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اُسے جمع کرے یعنی اپنے خیمہ میں

آدمیوں کی تعداد کے مطابق ایک اومرفی کس جمع کرنا۔
۱۷ چنانچہ بنی اِسرائیل نے ایسا ہی کیا جیسا کہ اُنہیں حکم دیا گیا تھا۔ بعض نے زیادہ جمع کیا اور بعض نے کم۔ ۱۸ اور جب اُنہوں نے اُسے ناپا تو جس نے زیادہ جمع کیا تھا اُس نے کچھ بہت زیادہ نہ پایا اور جس نے کم جمع کیا تھا اُس نے بہت کم نہ پایا۔ ہر ایک نے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق ہی جمع کیا تھا۔
۱۹ پھر مُوسیٰ نے اُن سے کہا کہ کوئی بھی اِس میں سے صبح تک کچھ باقی نہ چھوڑے۔
۲۰ تاہم اُن میں سے بعض نے مُوسیٰ کی بات کی پروانہ کی اور اُس کا کچھ حِصّہ صبح تک رکھ چھوڑا سو اُس میں کیڑے پڑ گئے اور بدبُو پیدا ہو گئی اور مُوسیٰ کو اُن پر بڑا غُصّہ آیا۔
۲۱ ہر صبح ہر ایک اپنی اپنی ضرورت کے مطابق جمع کرتا تھا اور دھوپ تیز ہوتے ہی وہ پگھل جاتا تھا۔ ۲۲ اور چھٹے دِن اُنہوں نے ہر دِن کی بہ نسبت دُگنا جمع کیا یعنی دو اومرفی کس کے حساب سے۔ اور جماعت کے سردار مُوسیٰ کے پاس آئے اور اُسے یہ بات بتائی۔
۲۳ اُس نے اُن سے کہا کہ خداوند کا حکم یہ ہے کہ کل آرام کا دِن یعنی خداوند کا مُقدّس سبت ہوگا لہٰذا جو کچھ تُم پکانا چاہو پکاؤ اور جو کچھ اُبالنا چاہو اُبالو اور جو بچ رہے اُسے اپنے لیے صبح تک محفوظ رکھو۔
۲۴ لہٰذا اُنہوں نے اُسے صبح تک رہنے دیا جیسا مُوسیٰ نے حکم دیا تھا اور اُس میں نہ تو بدبُو پیدا ہُوئی اور نہ ہی کیڑے پڑے۔
۲۵ اور مُوسیٰ نے کہا کہ آج اِسی کو کھاؤ کیونکہ آج خداوند کا سبت ہے اور آج تُم اِسے میدان میں پڑا نہ پاؤ گے۔ ۲۶ چھ دِن تُم اِسے جمع کرنا لیکن ساتویں دِن یعنی سبت کو وہ نہیں ملے گا۔
۲۷ پھر بھی بعض لوگ ساتویں دِن بھی اُسے بٹورنے گئے لیکن اُنہیں کچھ بھی نہ ملا۔ ۲۸ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ تُم کب تک میرے احکام اور ہدایات کو ماننے سے اِنکار کرتے رہو گے؟
۲۹ یاد رکھو کہ خداوند نے تمہیں سبت کا دِن دیا ہے اِسی لیے چھٹے دِن وہ تمہیں دو دِن کا کھانا دیتا ہے لہٰذا ساتویں دِن ہر کوئی اپنی اپنی جگہ ہی رہے اور باہر نہ جائے ۳۰ پس لوگوں نے ساتویں دِن آرام کیا۔
۳۱ اور بنی اِسرائیل نے اُس روٹی کا نام منّ رکھا۔ یہ دھنیئے کے بیج کی طرح سفید اور اُس کا مزہ شہد سے بنی ہُوئی بوندی جیسا تھا۔ ۳۲ اور مُوسیٰ نے کہا کہ خداوند کا حکم یہ ہے کہ ایک اومر منّ لے کر اُسے آنے والی نسلوں کے لیے رکھو تاکہ وہ اُس روٹی کو دیکھ سکیں جو میں نے تمہیں بیابان میں کھلائی جب میں تمہیں مِصرؔ سے نکال لایا۔
۳۳ لہٰذا مُوسیٰ نے ہارونؔ سے کہا کہ ایک مرتبان لے اور اُس میں ایک اومر منّ بھر لے اور اُسے خداوند کے آگے رکھ دے تاکہ وہ آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ رہے۔
۳۴ اور جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا اُس کے مطابق ہارونؔ نے اُس منّ کو شہادت کے صندوق کے آگے رکھ دیا تاکہ وہ رکھا رہے ۳۵ اور بنی اِسرائیل چالیس سال تک کسی آباد ملک میں پہنچنے تک منّ کھاتے رہے یعنی وہ ملک کنعانؔ کی حدود میں قدم رکھنے تک منّ کھا کر گزارہ کرتے رہے۔
۳۶ [اور ایک اومر ایفہ (تقریباً بائیس لیٹر) کا دسواں حِصّہ ہے۔]

چٹان سے پانی کا نکلنا

۱۷ پھر بنی اِسرائیل کی ساری جماعت سینؔ کے بیابان سے روانہ ہوئی اور جیسا خداوند نے حکم دیا جگہ جگہ سفر کرتے ہُوئے رفیدیمؔ میں جا کر پڑاؤ کیا۔ لیکن وہاں لوگوں کے پینے کے لیے پانی نہ تھا۔ ۲ لہٰذا وہ مُوسیٰ سے جھگڑا کر کے کہنے لگے کہ ہمیں پینے کے لیے پانی دے۔
مُوسیٰ نے جواب دیا کہ تُم مُجھ سے کیوں جھگڑتے ہو اور خداوند کو کیوں آزماتے ہو؟
۳ لیکن وہاں وہ لوگ پیاس کے مارے بیتاب تھے اور وہ مُوسیٰ کے خلاف بڑبڑانے لگے اور کہنے لگے کہ تُو ہمیں اور ہمارے بچّوں اور ہمارے چوپایوں کو پیاسا مارنے کے لیے مِصرؔ سے کیوں نکال لایا؟
۴ تب مُوسیٰ نے خداوند سے فریاد کی کہ میں اِن لوگوں سے کیا کروں؟ وہ تو مجھے سنگسار کرنے کے درپے ہیں۔
۵ خداوند نے مُوسیٰ کو جواب دیا کہ لوگوں کے آگے آگے چلتا رہ اور بنی اِسرائیل کے کچھ بزرگوں کو اپنے ساتھ لے لے اور اپنا وہ عصا بھی ہاتھ میں لیتا جا جو تُو نے دریائے نیلؔ پر مارا تھا ۶ اور دیکھ میں تجھ سے پیشتر جا کر وہاں حوربؔ کی چٹان پر کھڑا ہُوں گا اور تُو اُس چٹان پر اپنا عصا مارنا تو اُس میں سے لوگوں کے پینے کے لیے پانی نکلے گا۔ لہٰذا مُوسیٰ نے بنی اِسرائیل کے بزرگوں کے سامنے یہی کیا ۷ اور اُس نے اُس جگہ کا نام مَسّہ اور مریبہؔ رکھا کیونکہ بنی اِسرائیل نے وہاں جھگڑا کیا اور یہ کہتے ہُوئے خداوند کو آزمایا کہ خداوند ہمارے درمیان ہے یا نہیں؟

عمالیقیوں کی شکست

۸ اور ایسا ہُوا کہ عمالیقیوں نے رفیدیمؔ میں آ کر بنی اِسرائیل پر

حملہ کر دیا[9] تب مُوسیٰ نے یشُوع سے کہا کہ ہمارے اپنے آدمیوں میں سے کچھ کو چُن لے اور عمالیقیوں سے لڑنے کے لیے جا اور کل میں خدا کا عصا اپنے ہاتھوں میں لے کر پہاڑی کی چوٹی پر کھڑا رہوں گا۔

[10] لہٰذا یشُوع عمالیقیوں سے لڑنے لگا جیسا مُوسیٰ نے حکم دیا تھا اور مُوسیٰ، ہارون اور حُور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ [11] اور جب تک مُوسیٰ اپنے ہاتھ اُٹھائے رکھتا تھا بنی اِسرائیل کی جیت ہوتی تھی لیکن جب کبھی وہ اپنے ہاتھ نیچے کر لیتا تھا تو عمالیقی جیتنے لگتے تھے۔ [12] اور جب مُوسیٰ کے ہاتھ تھک گئے تو اُنہوں نے ایک پتھر لے کر مُوسیٰ کے نیچے رکھ دیا اور وہ اُس پر بیٹھ گیا۔ اور ہارون اور حُور دونوں، ایک مُوسیٰ کی ایک طرف سے اور دوسرا دوسری طرف سے مُوسیٰ کے ہاتھوں کو سنبھالے رہے اور یوں اُس کے ہاتھ آفتاب کے غروب ہونے تک متواتر اوپر اُٹھے رہے۔ [13] اور یشُوع نے عمالیقیوں کو بزورِ شمشیر مغلوب کر لیا۔

[14] تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ اِس بات کو یادگاری کے لیے طومار میں لکھ دے اور دیکھنا کہ یشُوع بھی اُسے سن لے کیونکہ میں صفحۂ ہستی سے عمالیق کا نام ونشان تک مٹا دوں گا۔

[15] اور مُوسیٰ نے ایک قربان گاہ بنائی اور اُس کا نام یہوؔواہ نسّی (خداوند میرا پرچم ہے) رکھا۔ [16] اور اُس نے کہا، اِس لیے کہ میرے ہاتھ خداوند کے تخت کی طرف اُٹھائے گئے تھے، خداوند عمالیقیوں کے خلاف پشت در پشت جنگ کرتا رہے گا۔

یترو کی مُوسیٰ سے ملاقات

۱۸ اور ایسا ہُوا کہ مِدیان کے کاہن یترو نے جو مُوسیٰ کا سسُر تھا وہ سب کچھ سنا جو خدا نے مُوسیٰ کے لیے اور اپنی قوم اِسرائیل کے لیے کیا تھا اور یہ بھی کہ خداوند بنی اِسرائیل کو مِصر سے کس طرح نکال لایا تھا۔

[2] اور جب مُوسیٰ نے اپنی بیوی صفورہ کو میکے بھیجا تو اُس کے سسُر یترو نے صفورہ [3] اور اُس کے دونوں بیٹوں کو اپنے گھر میں اُتارا۔ مُوسیٰ نے ایک بیٹے کا نام جیرسوم رکھا تھا اور کہا تھا کہ میں پردیس میں مسافر کی طرح ہُوں [4] اور دوسرے کا نام الیعزر رکھا تھا اور کہا تھا کہ میرے باپ کا خدا میرا مددگار رہُوا اور اُس نے مجھے فرعون کی تلوار سے بچایا۔

[5] اور مُوسیٰ کا سسُر یترو، مُوسیٰ کی بیوی اور اُس کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے کر بیابان میں آیا جہاں مُوسیٰ نے خدا کے پہاڑ کے نزدیک ڈیرہ ڈالا ہُوا تھا۔ [6] یترو نے اُسے پیغام بھیجا تھا کہ میں تیرا سسُر یترو تیری بیوی اور اُس کے دونوں بیٹوں کو اپنے ساتھ لے کر تیرے پاس آ رہا ہُوں۔

[7] لہٰذا مُوسیٰ اپنے سسُر کا اِستقبال کرنے کے لیے باہر نکلا اور آداب بجا لا کر اُسے چوما۔ اُنہوں نے ایک دوسرے کی خیروعافیت پُوچھی اور پھر وہ خیمہ کے اندر گئے [8] اور مُوسیٰ نے اپنے سسُر کو بتایا کہ خداوند نے بنی اِسرائیل کی خاطر فرعون اور مِصریوں کے ساتھ کیا کچھ کیا اور راستہ میں کیا کیا مصیبتیں آئیں اور خداوند کس طرح اُنہیں حفاظت سے لے آیا۔

[9] اور یترو اُن تمام احسانات کے بارے میں سن کر بہت خُوش ہُوا جو خداوند نے بنی اِسرائیل کو مِصریوں کے ہاتھ سے چُھڑانے کی خاطر اُن پر کیے تھے۔ [10] اُس نے کہا کہ خداوند کی تعریف ہو جس نے تمہیں مِصریوں کے ہاتھ اور فرعون کے ہاتھ سے نجات دی۔ اور جس نے اِس قوم کو مِصریوں کے پنجہ سے چُھڑایا۔ [11] اب میں جان گیا کہ خداوند سب معبودوں سے بڑا ہے کیونکہ اُس نے یہ اُن کے ساتھ کیا جنہوں نے بنی اِسرائیل پر ظُلم ڈھائے تھے۔ [12] پھر مُوسیٰ کے سسُر یترو نے خدا کے لیے سوختنی قربانی اور ذبیحے چڑھائے اور ہارون اور بنی اِسرائیل کے سب بزرگ مُوسیٰ کے سسُر کے ساتھ خدا کے حُضور کھانا کھانے آئے۔

[13] اور اگلے دِن مُوسیٰ لوگوں کی عدالت کرنے بیٹھا اور لوگ صبح سے شام تک اُس کے اِردگرد کھڑے رہے۔ [14] جب اُس کے سسُر نے وہ سب کچھ جو مُوسیٰ لوگوں کے لیے کر رہا تھا دیکھا تو اُس نے کہا کہ یہ کیا ہے جو تُو لوگوں کے لیے کر رہا ہے؟ تمام لوگ صبح سے شام تک تیرے اِردگرد کھڑے رہتے ہیں تو کیا تُو اکیلا ہی اُن کا اِنصاف کرنے کو رہ گیا ہے؟

[15] مُوسیٰ نے جواب دیا: اِس کا سبب یہ ہے کہ لوگ میرے پاس خدا کی مرضی معلوم کرنے آتے ہیں۔ [16] اور جب کبھی اُن میں کوئی جھگڑا ہوتا ہے تو وہ اُسے لے کر میرے پاس آتے ہیں اور میں فریقین کے درمیان اِنصاف کرتا ہُوں اور اُنہیں خدا کے احکام اور اُس کی شریعت بتاتا ہُوں۔

[17] مُوسیٰ کے سسُر نے جواب دیا کہ جو کچھ تُو کر رہا ہے وہ ٹھیک نہیں [18] کیونکہ وہ لوگ جو تیرے پاس آتے ہیں وہ تجھے اور اپنے آپ کو تھکا دیں گے۔ یہ کام تیرے لیے بہت بھاری ہے اور تُو اکیلا اِسے سنبھال نہیں سکتا۔ [19] اب تُو میری بات سُن۔ میں تجھے صلاح دیتا ہُوں اور خدا تیرے ساتھ رہے۔ تجھے چاہیے کہ تُو خدا کے حُضور لوگوں کی نمایندگی کرے اور اُن کے جھگڑے خدا تک

پہنچائے۔ ۲۰ تُو اُنہیں احکام اور شریعت کی باتیں سکھایا کر اور اُنہیں زندگی بسر کرنے کا طریقہ اور وہ فرائض جو اُنہیں پورے کرنے ہیں بتایا کر۔ ۲۱ تُو اُن لوگوں میں سے لائق آدمی چُن لے۔ ایسے آدمی جو خدا ترس اور قابلِ اعتماد ہوں اور رشوت کے دشمن ہوں اور اُنہیں ہزار ہزار، سَو سَو، پچاس پچاس اور دس دس افراد پر بطور حاکم مقرّر کر دے ۲۲ تاکہ وہ ہر وقت لوگوں کا اِنصاف کریں لیکن ہر بڑا مقدّمہ تیرے پاس لائیں اور صرف آسان مقدّموں کا فیصلہ وہ خُود کریں۔ اِس طرح تیرا بوجھ ہلکا ہو جائے گا کیونکہ وہ بھی اِس بوجھ کو اُٹھانے میں تیرے شریکِ کار ہوں گے۔ ۲۳ اگر تُو ایسا کرے اور خدا بھی تجھے اِس کا حکم دے تو تُو اِس بھاری بوجھ کو اُٹھا سکے گا اور تمام لوگ بھی مطمئن ہو کر گھر جائیں گے۔

۲۴ مُوسیٰ نے اپنے سُسر کی بات مان لی اور ویسا ہی کیا جیسا اُس نے بتایا تھا۔ ۲۵ اُس نے تمام بنی اِسرائیل میں سے لائق آدمی چُن کر اُنہیں ہزار ہزار، سَو سَو، پچاس پچاس اور دس دس افراد پر بطور حاکم مامور کر دیا۔ ۲۶ اور وہ ہر وقت لوگوں کا اِنصاف کرنے لگے۔ وہ بڑے بڑے مقدّمے تو مُوسیٰ کے پاس لاتے تھے لیکن چھوٹے چھوٹے مقدّموں کا فیصلہ وہ خُود ہی کر دیتے تھے۔

۲۷ پھر مُوسیٰ نے اپنے سُسر کو رخصت کیا اور یترو اپنے وطن لَوٹ گیا۔

کوہِ سینا

۱۹ جب بنی اِسرائیل کے مِصر سے چلے آنے کے بعد تین مہینے پورے ہو گئے تو عین اُسی دِن وہ سِینا کے بیابان میں آئے ۲ اور جب وہ رفیدیم سے روانہ ہو کر سِینا کے بیابان میں داخل ہُوئے تو بنی اِسرائیل وہیں بیابان میں کوہِ سِینا کے سامنے خیمہ زن ہو گئے۔

۳ اور مُوسیٰ اُس پہاڑ پر چڑھا اور خدا کی حُضوری میں حاضر ہُوا اور خداوند نے اُسے پہاڑ پر سے پُکار کر کہا کہ تجھے یعقوب کے گھرانے کو اور بنی اِسرائیل کے لوگوں کو یہ بتانا ہے ۴ کہ تُم نے خُود دیکھ لیا کہ میں نے مِصر والوں کے ساتھ کیا کچھ کِیا اور کس طرح میں تمہیں گویا عُقاب کے پروں پر بٹھا کر اپنے پاس لے آیا۔ ۵ اب اگر تُم پوری طرح میری فرمان برداری کرو اور میرے عہد پر چلو تو تمام قوموں میں سے تُم ہی میری خاص مِلکیّت ٹھہرو گے حالانکہ ساری زمین میری ہے۔ ۶ تُم میرے لیے کاہنوں کی ایک مملکت اور ایک مُقدّس قوم ہو گے۔ یہ ساری باتیں تُو بنی اِسرائیل سے کہہ دینا۔

۷ پس مُوسیٰ نے واپس جا کر اپنی قوم کے بزرگوں کو بلوایا اور وہ باتیں جو خداوند نے اُسے فرمائی تھیں بیان کیں۔ ۸ اور سارے لوگوں نے مل کر جواب دیا کہ جو کچھ خداوند نے فرمایا ہے ہم اُس پر عمل کریں گے اور مُوسیٰ اُن کا یہ جواب خداوند کے پاس لے گیا۔

۹ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ میں گھنے بادل میں تیرے پاس آؤں گا تاکہ یہ لوگ مجھے تیرے ساتھ کلام کرتے سُنیں اور سدا تیرا یقین کریں۔ تب مُوسیٰ نے لوگوں کی ساری باتیں خداوند سے بیان کیں۔

۱۰ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ لوگوں کے پاس جا اور آج اور کل اُنہیں پاک کر اور دیکھ کہ وہ اپنے کپڑے دھو لیں۔ ۱۱ اور تیسرے دِن تیّار رہیں کیونکہ اُس دِن خداوند سب لوگوں کی نظر کے سامنے کوہِ سِینا پر اُترے گا۔ ۱۲ اور تُو پہاڑ کے اِرد گرد لوگوں کے لیے حدّ باندھ کر اُنہیں بتا دینا کہ وہ خبردار رہیں۔ نہ تو وہ اُس پہاڑ پر چڑھیں اور نہ اُس کے دامن کو چھوئیں۔ اور جو کوئی اُس پہاڑ کو چھوئے وہ یقیناً جان سے مار ڈالا جائے ۱۳ خواہ وہ اِنسان ہو یا حیوان اُسے یقیناً سنگسار کر دیا جائے یا تیروں سے چھید ڈالا جائے یعنی اُسے زندہ نہ رہنے دیا جائے اور اُسے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ ہاں جب نرسنگا دیر تک پھونکا جائے تب وہ اُس پہاڑ کے پاس جا سکتے ہیں۔

۱۴ اور مُوسیٰ پہاڑ سے نیچے اُترا اور لوگوں کے پاس جا کر اُنہیں پاک کیا اور اُنہوں نے اپنے کپڑے دھو لیے ۱۵ پھر اُس نے لوگوں سے کہا کہ اپنے آپ کو تیسرے دِن کے لیے تیّار کرو اور عورت سے دور رہو۔

۱۶ اور تیسرے دِن کی صبح کو بادل گرجنے لگا اور بجلی چمکنے لگی اور پہاڑ کے اوپر گھنا بادل چھا گیا اور بِگل بہت زور سے بجا اور خیموں میں لوگوں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ ۱۷ تب مُوسیٰ لوگوں کو خیمہ گاہ سے باہر لایا تاکہ اُنہیں خدا سے مِلوائے۔ سب لوگ پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہو گئے ۱۸ اور کوہِ سِینا اوپر سے نیچے تک دھوئیں سے چھپ گیا کیونکہ خداوند شعلہ میں اُس پر اُترا تھا اور دھواں تنور کے دھوئیں کی مانند اوپر اُٹھ رہا تھا اور وہ سارا پہاڑ زور زور سے لرز رہا تھا۔ ۱۹ اور جب بِگل کی آواز اور بھی زیادہ بلند ہونے لگی تو مُوسیٰ نے بولنا شروع کیا اور خداوند نے گرج دار آواز سے اُسے جواب دیا۔

۲۰ اور خداوند کوہِ سِینا کی چوٹی پر اُترا اور اُس نے مُوسیٰ کو پہاڑ کی چوٹی پر بلایا۔ سو مُوسیٰ اوپر گیا۔ ۲۱ اور خداوند نے اُس سے

کہا کہ نیچے جا کر لوگوں کو تاکید کر اور سمجھا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ خداوند کو دیکھنے کے لیے مقرّرہ حدوں کو پار کر کے اِتنے نزدیک آ جائیں کہ اُن میں بہت سے ہلاک ہو جائیں۔ ۲۲ اور وہ کاہن بھی جو خداوند کے حُضور آنے کے لیے مقرّر ہیں اپنے آپ کو ضرور پاک کریں ورنہ میں اُن کے ساتھ سختی سے پیش آؤں گا۔

۲۳ مُوسیٰ نے خداوند سے کہا کہ لوگ کوہِ سِینا پر نہیں آ سکتے کیونکہ تُو نے ہمیں خود ہی تاکیداً کہا تھا کہ پہاڑ کے اِردگرد حدّ باندھ کر اُسے ایک مُقدّس مقام کے طور پر مخصوص کر دو۔

۲۴ اور خداوند نے جواب دیا کہ نیچے جا کر ہارُون کو اپنے ساتھ اوپر لے آ۔ لیکن کاہن اور عوام خداوند کے پاس اوپر آنے کے لیے مقرّرہ حدّوں کو ہرگز نہ توڑیں ورنہ خداوند اُن کے ساتھ سختی سے پیش آئے گا۔ ۲۵ چنانچہ مُوسیٰ لوگوں کے پاس نیچے گیا اور یہ باتیں اُنہیں بتائیں۔

دس حکم

۲۰ اور خداوند نے یہ سب باتیں فرمائیں کہ ۲ خداوند تیرا خدا جو تجھے ملک مِصر کی غلامی سے نکال لایا٭ میں ہُوں۔

۳ میرے حضور تُو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔

۴ تُو کسی بھی شَے کی صورت پر خواہ وہ اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا نیچے پانیوں میں ہو٭ کوئی بُت نہ بنانا۔ ۵ تُو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ہی اُن کی عبادت کرنا۔ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہُوں اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں میں اُن کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پُشت تک اُن کے باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہُوں۔ ۶ لیکن ہزاروں لوگ جو مجھ سے محبّت رکھتے ہیں اور میرے حکموں کو مانتے ہیں٭ میں اُن سے پُشت در پُشت محبّت رکھتا ہُوں۔

۷ تُو خداوند اپنے خدا کا نام بری نیّت سے نہ لینا کیونکہ جو کوئی اُس کا نام بری نیّت سے لے گا خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔

۸ سبت کے دِن کو یاد سے پاک رکھنا۔ ۹ چھ دِن تک تُو محنت سے اپنا سارا کام کاج کرنا۔ ۱۰ لیکن ساتواں دِن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ اُس دِن نہ تُو کوئی کام کرنا نہ تیرا بیٹا یا بیٹی٭ نہ تیرا نوکر یا نوکرانی٭ نہ تیرے چوپائے اور نہ ہی کوئی مسافر جو تیرے یہاں مقیم ہو۔ ۱۱ کیونکہ چھ دِن میں خداوند نے آسمانوں کو، زمین کو، سمندر کو اور جو کچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا۔ لیکن ساتویں دِن آرام کیا اِس لیے خداوند نے سبت کے دِن کو برکت دی اور اُسے مُقدّس ٹھہرایا۔

۱۲ اپنے باپ اور ماں کی عزّت کرنا تاکہ تیری عمر اُس ملک میں جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے٭ دراز ہو۔

۱۳ تُو خُون نہ کرنا۔

۱۴ تُو زِنا نہ کرنا۔

۱۵ تُو چوری نہ کرنا۔

۱۶ تُو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

۱۷ تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اُس کے غلام یا اُس کی کنیز کا، نہ اُس کے بَیل یا گدھے کا، اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا۔

۱۸ اور جب لوگوں نے بادل کا گرجنا اور بجلی کا چمکنا دیکھا اور بگل کی آواز سنی اور اُس پہاڑ سے دُھواں اُٹھتے دیکھا تو وہ خوف سے کانپنے لگے اور دور جا کھڑے ہُوئے۔ ۱۹ اور اُنہوں نے مُوسیٰ سے کہا کہ ہم سے تُو ہی باتیں کیا کر اور ہم سن لیا کریں گے لیکن خدا ہم سے باتیں نہ کرے تاکہ ہم ہلاک نہ ہوں۔

۲۰ مُوسیٰ نے لوگوں سے کہا کہ ڈرو مت٭ خدا اِس لیے آیا ہے کہ تمہارا امتحان کرے تاکہ تمہیں خدا کا خوف ہو اور تُم گناہ سے بچے رہو۔

۲۱ تب مُوسیٰ اُس گہری تاریکی کے نزدیک جہاں خداوند تھا٭ پہنچا لیکن وہ لوگ دور ہی کھڑے رہے۔

بُت اور مذبحے

۲۲ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ بنی اِسرائیل کو یہ بتا کہ تُم نے خُود دیکھا کہ میں نے آسمان پر سے تمہارے ساتھ باتیں کی ہیں۔ ۲۳ تُم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور اپنے لیے چاندی یا سونے کے دیوتا نہ گھڑ لینا۔

۲۴ میرے لیے مٹّی کا ایک مذبح بنانا اور اُس پر اپنی بھیڑ بکریوں اور گائے بَیلوں کی سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھانا۔ جہاں کہیں میری تمجید کی جائے گی میں تیرے پاس آؤں گا اور تجھے برکت دوں گا۔ ۲۵ اور اگر تُو میرے لیے پتھروں کا مذبح بنائے تو اُسے تراشے ہُوئے پتھروں سے نہ بنانا کیونکہ اگر تُو اُسے بنانے کے لیے کوئی اوزار اِستعمال کرے گا تو اُسے ناپاک کر دے گا۔ ۲۶ اور میرے مذبح تک سیڑھیوں سے نہ جانا۔ ایسا نہ ہو کہ تیرا ننگا پن اُس پر ظاہر ہو۔

۲۱ وہ احکام جو تجھے لوگوں کو بتانا ہیں٭ یہ ہیں:

عِبرانی غلاموں اور کنیزوں کے بارے میں

۲ اگر تُو عبرانی غلام خریدے تو وہ چھ برس خدمت کرے لیکن ساتویں

برس وہ قیمت ادا کیے بغیر آزاد ہوکر چلا جائے۔ ۳ اگر وہ اکیلا خریدا جائے تو اکیلا ہی آزاد کیا جائے۔ اگر شادی شدہ ہو تو اُس کی بیوی بھی اُس کے ساتھ آزاد کی جائے۔ ۴ اگر اُس کا بیاہ اُس کے آقا نے کروایا ہو اور اُس عورت کے اُس سے بیٹے اور بیٹیاں ہُوئی ہوں تو وہ عورت اور اُس کے بچّے اُس کے آقا کے ہوں گے اور صرف آدمی آزاد کیا جائے گا۔

۵ لیکن اگر وہ غلام یہ اعلان کرے کہ میں اپنے آقا سے اور اپنی بیوی اور بچّوں سے محبّت رکھتا ہُوں اور میں آزاد ہوکر جانا نہیں چاہتا ۶ تو اُس کا آقا اُسے قاضیوں کے پاس لے جائے اور اُسے دروازہ پر یا دروازہ کی چوکھٹ پر لا کر سُوئے سے اُس کا کان چھید دے۔ تب وہ عمر بھر اُس کی خدمت کرتا رہے گا۔

۷ اور اگر کوئی آدمی اپنی بیٹی کو بطور کنیز بیچ دے تو وہ کنیز غلاموں کی طرح (چھ برس بعد) آزاد نہ کی جائے۔ ۸ اگر وہ اپنے آقا کو جس نے اُسے اپنے لیے منتخب کیا تھا خُوش نہ کرے تو وہ اُس کی قیمت واپس لے کر اُسے اپنے گھر جانے دے۔ اُسے اُس کنیز کو کسی اجنبی قوم کے ہاتھ بیچنے کا اِختیار نہیں کیونکہ وہ اُس کنیز کو اپنے یہاں لانے کے بعد اُس سے کیا ہُوا وعدہ پورا نہ کر سکا۔ ۹ اگر وہ اُسے اپنے بیٹے کے لیے خریدتا ہے تو اُس کے ساتھ بیٹیوں کا سا سلوک کرے۔ ۱۰ اور اگر وہ کسی دوسری عورت کو بیاہ لائے تو لازم ہے کہ وہ اُس کنیز یعنی پہلی عورت کو کھانے، کپڑوں اور ازدواجی حقوق سے محروم نہ کرے۔ ۱۱ اگر وہ اُسے یہ تین چیزیں مہیا نہیں کرتا تو وہ کنیز اپنے آزاد ہونے کی قیمت ادا کیے بغیر واپس جا سکتی ہے۔

مارنے کے بارے میں

۱۲ اگر کوئی کسی آدمی کو اَیسا مارے کہ وہ مر جائے تو وہ لازماً جان سے مارا جائے۔ ۱۳ تاہم اگر اُس نے قصداً اَیسا نہ کیا ہو بلکہ خدا نے اَیسا ہونے دیا ہو تو اُس صورت میں وہ اُس جگہ جسے میں مُقرّر کروں گا بھاگ جائے۔ ۱۴ لیکن اگر کوئی دیدہ و دانستہ کسی دوسرے آدمی کو مار ڈالے تو اُسے میری قربان گاہ سے دور لے جا کر مار دیا جائے۔

۱۵ اور جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو مارے وہ لازماً مار ڈالا جائے۔

۱۶ اور جو کوئی کسی دوسرے شخص کو اِغوا کرے خواہ اُسے بیچ دے خواہ اپنے پاس رکھے اور پکڑا جائے تو وہ ضرور مار ڈالا جائے۔

۱۷ اور جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کرے وہ قطعی مار ڈالا جائے۔

۱۸ اور اگر دو شخص جھگڑیں اور ایک شخص دوسرے شخص کو پتّھر یا مُکّا مارے اور وہ نہ مرے لیکن بستر سے جا لگے ۱۹ اور اُس کے بعد اُٹھ کر اپنی لاٹھی کے سہارے چلنے پھرنے لگے تو وہ جس نے مارا تھا بری سمجھا جائے لیکن ہرجانہ بھرے اور زخمی ہونے والے کے مُعالجے کا سارا خرچ ادا کرے۔

۲۰ اگر کوئی آدمی اپنے غلام یا اپنی کنیز کو لاٹھی سے اَیسا مارے کہ وہ فوراً مر جائے تو اُسے لازماً سزا دی جائے۔ ۲۱ لیکن اگر وہ ایک دو دِن زندہ رہے تو اُسے سزا نہ دی جائے، اِس لیے کہ وہ اُس کی ملکیّت ہے۔

۲۲ اگر وہ لوگ جو باہم لڑ رہے ہوں کسی حاملہ عورت کو اَیسی چوٹ پہنچائیں جس کے باعث اُس کا حمل گر جائے لیکن اُسے کوئی اور ضرر نہ پہنچے تو جتنا جرمانہ اُس کا شوہر مانگے اور قاضی منظور کریں اُس سے لیا جائے۔ ۲۳ لیکن اگر اُسے کوئی اور ضرر پہنچا ہو تو تُو جان کے بدلے جان ۲۴ آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت، ہاتھ کے بدلے ہاتھ اور پاؤں کے بدلے پاؤں لے لینا۔ ۲۵ جلانے کے بدلے جلانا، زخم کے بدلے زخم اور چوٹ کے بدلے چوٹ پہنچانا۔

۲۶ اگر کوئی آدمی اپنے غلام یا کنیز کی آنکھ پر اَیسا مارے کہ وہ پھوٹ جائے تو وہ اُس کی آنکھ کے بدلے اُسے آزاد کر دے۔ ۲۷ اور اگر وہ کسی غلام یا کنیز کا دانت مار کر توڑ ڈالے تو وہ اُس کے دانت کے بدلے اُسے آزاد کر دے۔

۲۸ اگر کوئی بَیل کسی مَرد یا عورت کو سینگ مار کر مار ڈالے تو اُس بَیل کو ضرور سنگسار کیا جائے اور اُس کا گوشت ہرگز نہ کھایا جائے لیکن بَیل کا مالک بے گناہ ٹھہرے۔ ۲۹ لیکن اگر اُس بَیل کی سینگ مارنے کی عادت ہے اور مالک کو آگاہ کیا جا چکا ہے لیکن اُس نے اُسے باندھ کر نہیں رکھا اور وہ کسی مَرد یا عورت کو مار ڈالے تو اُس بَیل کو سنگسار کر دیا جائے اور اُس کے مالک کو بھی مار ڈالا جائے۔ ۳۰ تاہم اگر اُس سے خُون بہا مانگا جائے تو اُسے اپنی جان کے فدیہ میں جتنا اُس سے طلب کیا جائے اُتنا ہی دینا پڑے گا۔ ۳۱ اگر وہ بَیل کسی کے بیٹے یا بیٹی کو سینگ مار کر مار ڈالے تب بھی اِسی قانون کے مطابق عمل کیا جائے۔ ۳۲ اگر وہ بَیل کسی غلام یا کنیز کو سینگ مار کر مار ڈالے تو اُس بَیل کا مالک اُس غلام یا کنیز کے مالک کو تیس مثقال چاندی ادا کرے اور اُس بَیل کو ضرور سنگسار کر دیا جائے۔

۳۳ اور اگر کوئی آدمی کوئی گڑھا کھول دے یا گڑھا کھود کر اُس کا مُنہ نہ ڈھانپے اور کوئی بَیل یا گدھا اُس میں گر جائے ۳۴ تو گڑھے کا مالک اُس کا نقصان بھر دے اور اُن کے مالک کو قیمت ادا کرے اور مرے ہُوئے جانور کو خُود لے لے۔

۳۵ اگر کسی آدمی کا بَیل کسی دوسرے کے بَیل کو اَیسا زخمی کرے کہ وہ مر جائے تو وہ اُس زندہ بَیل کو بیچ دیں اور اُس کا دام آپس میں آدھا آدھا بانٹ لیں اور اُس مرے ہُوئے بَیل کو بھی اَیسے ہی بانٹ لیں۔ ۳۶ لیکن اگر یہ بات معلوم ہو کہ بَیل کو سینگ مارنے کی عادت تھی اور اُس کے مالک نے پھر بھی اُسے باندھ کر نہیں رکھا تو اُس کے مالک کو بَیل کے بدلے بَیل دینا لازمی ہوگا اور مرا ہُوا جانور اُس کا ہوگا۔

جائداد کے بارے میں

۲۲ اگر کوئی آدمی ایک بَیل یا بھیڑ چرا کر اُسے ذبح کرے یا بیچ دے تو وہ اُس بَیل کے بدلے پانچ بَیل اور اُس بھیڑ کے بدلے چار بھیڑیں بطورِ معاوضہ دے۔

[۲] اگر کوئی چور نقب زنی کرتے ہُوئے پکڑا جائے اور اُس کو ایسی مار پڑے کہ وہ مر جائے تو مارنے والا خُون کا مرتکب نہ سمجھا جائے۔ [۳] لیکن اگر یہ واقعہ دِن میں ہو تو وہ خُون کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ چور کو لازم ہے کہ وہ چوری کا مال واپس کرے۔ اگر اُس کے پاس کچھ نہ ہو تو وہ چوری کی سزا کے طور پر غلام بنا کر بیچ دیا جائے۔

[۴] لیکن اگر چوری کیا ہُوا جانور اُس کے پاس جیتا مل جائے خواہ وہ بَیل ہو یا گدھا یا بھیڑ تو وہ اُس کا دوگنا واپس دے۔

[۵] اگر کوئی شخص اپنے مویشی کسی کھیت یا تاکستان میں چَراتا ہو اور وہ اُنہیں بھٹک جانے دے اور وہ جا کر کسی دوسرے کے کھیت میں چرنے لگیں تو وہ اپنے کھیت یا تاکستان کی اچھی سے اچھی پیداوار میں سے اُس کا معاوضہ دے۔

[۶] اگر آگ بھڑک اُٹھے اور کانٹے دار جھاڑیوں میں اَیسی پھیل جائے کہ اُس سے اناج کے پُولے یا کھڑی فصل یا سارا کھیت جل جائے تو وہ جس نے آگ جلائی ہو ضرور معاوضہ ادا کرے۔

[۷] اگر کوئی آدمی اپنی چاندی یا دیگر سامان اپنے پڑوسی کے پاس بطورِ امانت رکھے اور وہ پڑوسی کے گھر سے چوری ہو جائے اور چور پکڑا جائے تو وہ اُس کا دوگنا ادا کرے۔ [۸] لیکن اگر چور پکڑا نہ جائے تو ضروری ہے کہ اُس گھر کا مالک قاضی کے سامنے حاضر ہو تاکہ معلوم ہو سکے کہ کہیں اُس نے تو اپنے پڑوسی کی امانت میں خیانت نہیں کی۔ [۹] خیانت والے سارے معاملات خواہ وہ بَیل، گدھے، بھیڑ یا کپڑے یا کسی گُم شدہ مال کے بارے میں ہوں فریقین کی طرف سے قاضیوں کے حُضور پیش کیے جائیں اور جس کو قاضی مجرم ٹھہرائیں وہ اپنے پڑوسی کو دوگنا ادا کرے۔

[۱۰] اگر کوئی آدمی اپنے ہمسایہ کے پاس گدھا یا بَیل یا بھیڑ یا کوئی اور جانور بطورِ امانت رکھے اور وہ مر جائے یا زخمی ہو جائے یا چوری چھپے کہیں اور بھیج دیا جائے [۱۱] تو اَیسے معاملہ کے تصفیہ کے لیے وہ دونوں خداوند کے سامنے حاضر ہوں اور ملزم قسم کھا کر کہے کہ اُس نے اپنے پڑوسی کی امانت میں خیانت نہیں کی اور مالک اِسے سچ مانے تو کوئی معاوضہ ادا نہ کیا جائے۔ [۱۲] لیکن اگر وہ جانور پڑوسی کے یہاں سے چُرا لیا گیا ہو تو معاوضہ ادا کرنا لازمی ہوگا۔

[۱۳] اگر اُسے کسی درندہ نے پھاڑ ڈالا ہو تو وہ اُس کی لاش بطورِ ثبوت پیش کر دے تو اُس سے اُس پھاڑے ہُوئے جانور کا معاوضہ نہ لیا جائے۔

[۱۴] اگر کوئی آدمی اپنے پڑوسی سے کوئی جانور عاریتاً لے اور وہ مالک کی غیر موجودگی میں زخمی ہو جائے یا مر جائے تو وہ ضرور اُس کا معاوضہ ادا کرے۔ [۱۵] لیکن اگر مالک اپنے جانور کے ساتھ ہو تو اُسے عاریتاً لینے والے کو معاوضہ نہیں دینا پڑے گا۔ اگر وہ جانور کرایہ پر لیا گیا تھا تو کرایہ کی رقم ہی نقصان کی تلافی سمجھی جائے گی۔

معاشرتی ذمّہ داری

[۱۶] اگر کوئی آدمی کسی کنواری کو جس کی نسبت نہ ہُوئی ہو پھسلا کر اُس سے مباشرت کرے تو وہ لازماً اُسے مہر دے اور اُس سے شادی کر لے [۱۷] اگر لڑکی کا باپ اُسے اپنی لڑکی دینے سے قطعاً اِنکار کر دے تب بھی وہ کنواریوں کے مہر کے مطابق اُسے نقد رقم ادا کرے۔

[۱۸] تُو جادوگرنی کو زندہ نہ رہنے دینا۔

[۱۹] جو کوئی جانور سے مباشرت کرے وہ قطعی جان سے مارا جائے۔

[۲۰] جو کوئی واحد خدا کے سِوا کسی دوسرے معبود کے آگے قربانی چڑھائے تو وہ بالکل نابود کر دیا جائے۔ [۲۱] کسی مسافر سے بدسلوکی نہ کرنا اور نہ ہی اُس پر ستم کرنا کیونکہ تُم بھی مِصر میں مسافر تھے۔

[۲۲] تُم کسی بیوہ یا یتیم کو دُکھ نہ دینا۔ [۲۳] اگر تُم نے ایسا کیا اور اُنہوں نے مجھ سے فریاد کی تو میں یقیناً اُن کی فریاد سنوں گا [۲۴] اور میرا قہر بھڑکے گا اور میں تمہیں تلوار سے مار ڈالوں گا اور تمہاری بیویاں بیوہ اور تمہارے بچّے یتیم ہو جائیں گے۔

[۲۵] اگر تُو میرے لوگوں میں سے کسی محتاج کو جو تیرے پاس رہتا ہے کچھ قرض دے تو اُس سے ساہوکار کی طرح سلوک نہ کرنا اور نہ زیادہ سود لینا۔ [۲۶] اگر تُو اپنے پڑوسی کی چادر بطورِ گروی رکھ لے تو سورج کے ڈوبنے تک اُسے لَوٹا دینا [۲۷] کیونکہ اُس کے پاس جسم ڈھانپنے کے لیے صرف وہی چادر ہے۔ پھر وہ کیا اوڑھ کر سوئے گا؟ جب وہ مجھ سے فریاد کرے گا تو میں اُس کی فریاد سنوں گا کیونکہ میں بڑا رحیم ہُوں۔

[۲۸] تُو خدا کو مت کوسنا اور نہ اپنی قوم کے سردار پر لعنت بھیجنا۔

[۲۹] تُو گوداموں میں جمع کی ہُوئی پیداوار اور اپنے کولھو سے نکالے ہُوئے رس میں سے میرے لیے نذریں لانے میں تاخیر نہ کرنا۔

اور تجھے اپنے بیٹوں میں سے پہلوٹھے کو لازماً مجھے دینا ہوگا [۳۰] اور اپنے مویشیوں اور بھیڑوں کے پہلوٹھے کے ساتھ بھی اَیسا

ہی کرنا۔ سات دِن تک تُو اُنہیں اپنی ماؤں کے ساتھ رہنے دینا لیکن آٹھویں دِن تُو اُنہیں مجھے دے دینا۔

۳۱ تُم میرے مُقدّس لوگ ہوں گے لہٰذا درندوں کے پھاڑے ہُوئے جانور کا گوشت نہ کھانا بلکہ اُسے کتّوں کے آگے پھینک دینا۔

اِنصاف اور رحم کے بارے میں

۲۳ تُو جھوٹی خبریں نہ پھیلانا اور نہ جھوٹی گواہی دینے کے لیے کسی شریر کی مدد کرنا۔ ۲ بُرائی کرنے کے لیے عوام کی پیروی نہ کرنا اور جب تُو کسی مُقدّمہ میں گواہی دے تو محض عوام کا ساتھ دینے کی خاطر اِنصاف کا خُون نہ کر دینا۔ ۳ اور کسی غریب آدمی کے مُقدّمہ میں بھی جانبداری سے کام نہ لینا۔

۴ اگر تجھے اپنے دُشمن کا بھٹکا ہُوا بَیل یا گدھا کہیں مِل جائے تو اُسے ضرور اُس کے پاس واپس لے جانا۔ ۵ اگر تُو اپنے عدو کے گدھے کو اُس کے بھاری بوجھ کے باعث گرا ہُوا دیکھے تو اُسے یوں ہی نہ چھوڑ دینا بلکہ اُسے کھڑا کرنے میں اُس کی مدد کرنا۔

۶ تُو اپنے غریب لوگوں کے مُقدّمات میں اِنصاف کا خُون نہ ہونے دینا۔ ۷ جھوٹے اِلزام سے کوئی واسطہ نہ رکھنا اور نہ کسی بے قصُور یا ایماندار شخص کو قتل کرنا کیونکہ میں کسی مجرم کو نہ چھوڑوں گا۔

۸ تُو رِشوت نہ لینا کیونکہ رِشوت بیناؤں کو اندھا کر دیتی ہے اور صادقوں کی باتوں کو بدل ڈالتی ہے۔

۹ کسی پردیسی پر ظُلم نہ کرنا کیونکہ تُم پردیسی کے دل کو جانتے ہو اِس لیے کہ تُم خود بھی مُلک مِصر میں پردیسی تھے۔

سبت کے بارے میں

۱۰ چھ سال تک تُو اپنے کھیتوں میں بیج بونا اور فصل کاٹنا۔ ۱۱ لیکن ساتویں سال اُس زمین میں نہ تو ہل چلانا اور نہ اُسے اپنے اِستعمال میں لانا تاکہ تیرے لوگوں میں جو ضرورتمند ہوں وہ اُس میں سے خوراک حاصل کریں۔ اور جو اُن سے بچ رہے اُسے جنگلی جانور چَر لیں۔ اپنے تاکستان اور اپنے زیتون کے باغ سے بھی اَیسا ہی کرنا۔

۱۲ چھ دِن اپنا کام کاج کرنا لیکن ساتویں دِن کوئی کام نہ کرنا تاکہ تیرے بَیل اور تیرے گدھے کو آرام ملے اور تیرا خانہ زاد غلام اور وہ پردیسی جو تیرے یہاں ٹِکا ہو تازہ دم ہو جائیں۔

۱۳ اور ہر ایک بات پر جو میں نے تُم سے کہی ہے اِحتیاط سے عمل کرنا اور دوسرے معبودوں کا نام تک نہ لینا بلکہ وہ تیرے مُنہ سے سنائی بھی نہ دے۔

تین سالانہ عیدوں کے بارے میں

۱۴ تُو سال میں تین بار میرے لیے عید منانا۔

۱۵ عیدِ فطیر منانا اور سات دِن تک جَیسا کہ میں نے تجھے حکم دیا بے خمیری روٹیاں کھانا اور اَیسا ابیب کے مہینے میں مقرّرہ وقت پر کرنا کیونکہ اُسی مہینہ میں تُو مُلک مِصر سے نکلا تھا۔ اور کوئی بھی میرے حُضور خالی ہاتھ نہ آئے۔

۱۶ اور اپنے کھیت میں جو فصل تُو بوئے اُس کے پہلے غلّہ سے فصل کاٹنے کی عید منانا۔ اور جب تُو کھیت سے اپنی فصل جمع کرے تو سال کے آخر میں غلّہ جمع کرنے کی عید منانا۔

۱۷ سال میں تین بار تمام مَردوں کو قادرِ مطلق خداوند کے حُضور حاضر ہونا ہوگا۔

۱۸ تُو ذبیحہ کا خُون کسی اَیسی چیز کے ساتھ جس میں خمیر ملا ہُو مجھے نہ چڑھانا اور نہ میری عید کی نذروں کی چربی صبح تک باقی رہنے دینا۔

۱۹ اور تُو اپنی زمین کے پہلے پھلوں میں سے بہترین پھل خداوند اپنے خدا کے گھر میں لانا اور تُو بکری کے بچّہ کو اُس کی ماں کے دودھ میں نہ پکانا۔

خدا کا فرشتہ راہ تیار کرتا ہے

۲۰ دیکھ میں ایک فرشتہ تیرے آگے بھیج رہا ہُوں تاکہ راستہ میں تیرا نگہبان ہو اور تجھے اُس جگہ پہنچا دے جسے میں نے تیّار کیا ہے۔ ۲۱ تُم اُس کی طرف متوجّہ ہونا اور اُس کی بات ماننا۔ اور اُس سے سرکشی نہ کرنا کیونکہ وہ تمہاری سرکشی سے درگزر نہیں کرے گا، اِس لیے کہ میرا نام اُس میں رہتا ہے۔ ۲۲ اگر تُو اُس کی بات مانے گا اور وہ سب جو میں کہتا ہُوں کرے گا تو میں تیرے دُشمنوں کا دُشمن اور تیری مخالفت کرنے والوں کا مخالف ہوں گا۔ ۲۳ میرا فرشتہ تیرے آگے آگے چلے گا اور تجھے اموریوں، حِتّیوں، فرِزّیوں، کنعانیوں، حوّیوں اور یبُوسیوں کے مُلک میں پہنچا دے گا اور میں اُنہیں ہلاک کر ڈالوں گا۔ ۲۴ تُو نہ تو اُن کے معبودوں کو سجدہ کرنا نہ اُن کی عبادت کرنا اور نہ اُن کی پیروی کرنا۔ تُو اُنہیں مسمار کر دینا اور اُن کے مُقدّس ستونوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ ۲۵ تُم خداوند اپنے خدا کی عبادت کرنا تو تیری روٹی اور تیرے پانی پر اُس کی برکت ہوگی اور میں تمہارے درمیان سے بیماری کو دور کروں گا۔ ۲۶ اور تمہارے مُلک میں نہ تو کسی عورت کا حمل گرے گا اور نہ کوئی بانجھ ہوگی۔ اور میں تجھے عمر کی درازی بخشوں گا۔

۲۷ میں اپنی ہیبت کو تیرے آگے آگے بھیجوں گا اور میں ہر ایک قوم کو جو تیرا مقابلہ کرے گی شکست دوں گا۔ تیرے سارے دُشمن میری وجہ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ ۲۸ اور تیرے آگے بھِڑیں بھیجوں گا جو حوّیوں، کنعانیوں اور حِتّیوں کو تیرے سامنے سے بھگا دیں گی۔ ۲۹ لیکن میں اُنہیں ایک ہی برس میں نہ بھگاؤں گا تا کہ زمین ویران نہ ہو اور جنگلی درندوں کی کثرت تمہارے لیے نقصان دہ ثابت نہ ہو۔ ۳۰ بلکہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے اُنہیں تمہارے سامنے سے اُس وقت تک دور کرتا رہوں گا جب تک کہ تُم تعداد میں بڑھ کر اُس ملک پر قابض نہ ہو جاؤ۔

۳۱ اور میں تمہاری سرحدیں بحرِ قُلزُم سے لے کر فلستیوں کے سمُندر تک اور بیابان سے لے کر دریائے فرات تک مقرّر کروں گا اور اُس ملک میں رہنے والوں کو تمہارے قبضہ میں دے دوں گا اور تُم اُنہیں اپنے سامنے سے نکال دو گے۔ ۳۲ تُو اُن سے یا اُن کے معبودوں سے کوئی عہد نہ باندھنا۔ ۳۳ اور وہ تیرے ملک میں رہنے نہ پائیں ایسا نہ ہو کہ وہ تجھ سے میرے خلاف گناہ کروائیں کیونکہ اُن کے معبودوں کی عبادت تیرے لیے یقیناً ایک پھندا بن جائے گی۔

عہدنامہ کی توثیق

۲۴ تب اُس نے مُوسیٰ سے کہا کہ تُو اور تیرے ساتھ ہارونؔ، ندبؔ اور ابیہوؔ اور بنی اسرائیل کے ستّر بزرگ اوپر خداوند کے پاس آئیں اور تُم دور ہی سے سجدہ کرنا۔ ۲ صرف مُوسیٰ ہی خداوند کے نزدیک جائے دوسرے نہ جائیں۔ نہ ہی اور لوگ اُس کے ساتھ اوپر چڑھیں۔

۳ جب مُوسیٰ نے جا کر اُن لوگوں کو خداوند کی سب باتیں اور احکام بتائے تو اُنہوں نے ہم آواز ہو کر جواب دیا کہ جو کچھ خداوند نے فرمایا ہے ہم بجالائیں گے۔ ۴ تب مُوسیٰ نے ساری باتوں کو جو خداوند نے فرمائی تھیں لکھ لیا۔ اور اگلے دِن صبح سویرے اُٹھ کر پہاڑ کے دامن میں ایک قربان گاہ بنائی اور بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے حساب سے پتھّر کے بارہ ستون نصب کیے۔ ۵ تب اُس نے بنی اسرائیل کے جوانوں کو بھیجا اور اُنہوں نے سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور بچھڑوں کو ذبح کر کے سلامتی کے ذبیحے خداوند کے حضور گزرانے۔ ۶ اور مُوسیٰ نے آدھا خُون لے کر لگنوں میں رکھا اور باقی کا آدھا قربان گاہ پر چھڑک دیا۔ ۷ پھر اُس نے عہدنامہ لیا اور لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور اُنہوں نے جواب دیا کہ جو کچھ خداوند نے فرمایا ہے ہم بجالائیں گے اور تابع رہیں گے۔

۸ تب مُوسیٰ نے وہ خُون لیا اور اُسے اُن لوگوں پر چھڑک دیا اور کہا کہ یہ خُون اُس عہد کا ہے جو خداوند نے اِن سب باتوں کی بابت تمہارے ساتھ باندھا ہے۔

۹ پھر مُوسیٰ اور ہارونؔ، ندبؔ اور ابیہوؔ اور بنی اسرائیل کے وہ ستّر بزرگ اوپر گئے۔ ۱۰ اور اُنہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا۔ اُس کے پاؤں کے نیچے نیلم کے پتھّر کا چبوترہ سا تھا جو آسمان کی مانند شفّاف تھا۔ ۱۱ بنی اسرائیل کے ان بزرگوں نے خدا کو دیکھا لیکن خدا نے اُنہیں ہلاک نہیں کیا۔ تب اُنہوں نے کھایا اور پیا۔

۱۲ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ پہاڑ پر میرے پاس آ اور وہیں ٹھہرا رہ۔ میں تجھے پتھّر کی لوحیں دوں گا جن پر میں نے اُن کی تعلیم کے لیے شریعت کے قوانین اور احکام لکھ دیئے ہیں۔

۱۳ تب مُوسیٰ اپنے خادم یشوعؔ کو لے کر روانہ ہُوا اور مُوسیٰ خدا کے پہاڑ کے اوپر گیا۔ ۱۴ اور اُس نے اُن بزرگوں سے کہا کہ جب تک ہم لوٹ کر تمہارے پاس واپس نہ آ جائیں تب تک تُم ہمارا یہیں اِنتظار کرو۔ ہارونؔ اور حورؔ تمہارے ساتھ ہیں اور جس کسی کا کوئی مُقدّمہ ہو وہ اُن سے رجوع کرے۔

۱۵ جب مُوسیٰ اوپر پہنچا تو پہاڑ پر گھٹا چھا گئی۔ ۱۶ اور خداوند کا جلال کوہِ سینا پر آ ٹھہرا۔ اور پہاڑ پر چھ دِن تک گھٹا چھائی رہی اور ساتویں دِن خداوند نے اُس گھٹا میں سے مُوسیٰ کو پکارا۔ ۱۷ اور بنی اسرائیل کی نگاہ میں پہاڑ کی چوٹی پر خداوند کے جلال کا منظر فنا کر دینے والی آگ کی مانند تھا۔ ۱۸ اور مُوسیٰ اُس گھٹا میں داخل ہو کر اوپر چڑھ گیا اور چالیس دِن اور چالیس رات پہاڑ ہی پر رہا۔

عارضی مَقدِس

۲۵ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲ بنی اسرائیل سے کہہ کہ میرے لیے نذر لائیں۔ اور جو آدمی دل کی خُوشی سے نذر لائے تو اُسے میرے لیے قبول کر لینا۔ ۳ اور جو نذریں تُو اُن سے لے گا وہ یہ ہیں: سونا، چاندی، پیتل، ۴ نیلا، ارغوانی اور سرخ رنگ کا کپڑا اور نفیس کتان اور بکری کی پشم ۵ اور مینڈھوں کی سرخ رنگی ہُوئی کھالیں اور دریائی بچھڑوں کی کھالیں اور کیکر کی لکڑی۔ ۶ اور چراغ کے لیے زیتون کا تیل۔ مسح کے تیل اور خوشبودار بخور کے لیے مسالے ۷ افود، سنگِ سلیمانی اور سینہ بند میں جڑنے کے لیے نگینے اور دیگر جواہرات۔

۸ اور پھر وہ میرے لیے ایک مَقدِس بنائیں اور میں اُن کے درمیان سکونت کروں گا۔ ۹ اور اُس عارضی مَقدِس کے خیمہ اور اُس کے سارے سامان کا جو نمونہ میں تجھے دکھاؤں ٹھیک اُسی کے مطابق اُسے بنانا۔

عہد کا صندوق

۱۰ اور وہ کیکر کی لکڑی کا ایک صندوق بنائیں جس کی لمبائی ڈھائی

ہاتھ اور چوڑائی ڈیڑھ ہاتھ اور اُونچائی ڈیڑھ ہاتھ ہو۔ [11] اور اُس کے اندر اور باہر تُو خالص سونا منڈھنا اور اُس کے اوپر سجاوٹ کے لیے سونے کا بنا ہُوا کلس لگانا۔ [12] اور اُس کے لیے سونے کے چار کڑے ڈھال کر اُس کے چاروں پایوں میں لگانا، دو کڑے ایک طرف ہوں اور دو دوسری طرف [13] اور پھر کیکر کی لکڑی کی بلّیاں بنا کر اُن پر سونا منڈھنا [14] اور وہ بلّیاں صندوق کے اطراف کے کڑوں میں ڈالنا کہ اُن کے سہارے صندوق کو اُٹھایا جائے۔ [15] اور وہ بلّیاں اُس صندوق کے کڑوں میں ہی رہیں۔ اُن کو الگ نہ کیا جائے۔ [16] پھر تُو اُس شہادت نامہ کو جو میں تجھے دوں گا اُس صندوق میں رکھنا۔

[17] اور تُو کفّارہ کا سرپوش خالص سونے کا بنانا جو ڈھائی ہاتھ لمبا اور ڈیڑھ ہاتھ چوڑا ہو۔ [18] اور سرپوش کے دونوں کناروں پر سونے سے گھڑے ہُوئے دو کرّوبی بنانا۔ [19] اور ایک کرّوبی کو ایک سرے پر اور دوسرے کرّوبی کو دوسرے پر لگانا اور تُو دونوں سروں کے کرّوبیوں اور سرپوش کو ایک ہی ٹکڑے سے بنانا۔ [20] اور کرّوبیوں کے پر اوپر کی طرف اِس طرح پھیلے ہُوئے ہوں کہ وہ سرپوش پر سایہ فگن رہیں۔ اور کرّوبیوں کے چہرے آمنے سامنے سرپوش کی طرف ہوں۔ [21] اور تُو اُس سرپوش کو اُس صندوق کے اوپر لگانا اور وہ عہدنامہ جو میں تجھے دوں گا اُس صندوق کے اندر رکھنا۔ [22] وہاں عہدنامہ کے صندوق پر سرپوش کے اوپر دونوں کرّوبیوں کے درمیان میں تجھ سے ملا کروں گا اور بنی اِسرائیل کے لیے اپنے تمام احکام تجھے دیا کروں گا۔

میز

[23] کیکر کی لکڑی کی ایک میز بنانا جو دو ہاتھ لمبی ایک ہاتھ چوڑی اور ڈیڑھ ہاتھ اُونچی ہو۔ [24] اور اُسے خالص سونے سے منڈھنا اور اُس کے گرد سونے کا ایک کلس بنانا۔ [25] اور اُس کے چوگرد چار اُنگل چوڑی کنگنی لگانا اور سونے کا ایک کلس اُس کنگنی پر رکھنا۔ [26] اور اُس میز کے لیے سونے کے چار کڑے بنانا اور اُنہیں اُس کے چاروں کونوں سے جہاں کہ اُس کے چاروں پایے ہیں جوڑ دینا۔ [27] اور وہ کڑے اُس کنگنی کے نزدیک ہی ہوں تا کہ وہ میز کو اُٹھانے کے واسطے اِستعمال ہونے والی بلّیوں کو تھامے رکھیں۔ [28] اور وہ بلّیاں کیکر کی لکڑی سے بنانا اور اُنہیں سونے سے منڈھنا اور میز کو اُن بلّیوں کے سہارے ہی اُٹھانا۔ [29] اور تُو اُس کی تھالیاں اور ڈونگے اور آفتابے اور نذریں انڈیلنے کے کٹورے بھی خالص سونے کے بنانا۔ [30] اور تُو اُس میز پر نذر کی روٹیاں ہمیشہ میرے روبرو رکھنا۔

چراغدان

[31] تُو خالص سونے کا ایک چراغدان بنانا۔ اُسے، اُس کے پایے اور ڈنڈی سب گھڑ کر بنائے جائیں اور اُس کے پیالے، کلیاں اور پھول سب ایک ہی ٹکڑے کے بنے ہوں۔ [32] اور اُس چراغدان کی دونوں اطراف سے چھ شاخیں باہر کو نکلی ہوں۔ تین ایک طرف اور تین دوسری طرف۔ [33] ایک شاخ پر بادام کے پھول کی شکل کے تین پیالے، کلیاں اور پھول ہوں اور تین دوسری شاخ پر۔ اور اِسی طرح چراغدان سے باہر کو نکلی ہُوئی چھ شاخوں پر ہوں۔ [34] اور چراغدان پر بادام کے پھول کی شکل کے چار پیالے بنے ہُوئے ہوں اور اُن کے ساتھ کلیاں اور پھول بھی ہوں۔ [35] ایک کلی چراغدان سے باہر نکلی ہُوئی شاخوں کی پہلی جوڑی کے نیچے ہو۔ دوسری کلی شاخوں کی دوسری جوڑی کے نیچے اور تیسری کلی تیسری جوڑی کے نیچے۔ یعنی ساری چھ شاخوں کے نیچے۔ [36] وہ کلیاں اور شاخیں اور چراغدان ایک ہی ٹکڑے کے ہوں اور خالص سونے کے ٹکڑے سے گھڑ کر بنائے گئے ہوں۔

[37] پھر تُو اُس کے لیے سات چراغ بنانا اور اُنہیں اُس کے اوپر رکھنا تا کہ وہ اُس کے سامنے کی جگہ کو روشن کریں۔ [38] اور اُس کے گُلگیر اور گُلدان خالص سونے کے ہوں۔ [39] وہ چراغدان اور اُس کے لوازمات ایک قنطار (۳۴ کِلوگرام) خالص سونے کے بنے ہُوئے ہوں۔ [40] اور دیکھ تُو اُنہیں ٹھیک اُس نمونہ کے مطابق بنانا جو تجھے پہاڑ پر دکھایا گیا تھا۔

عبادت کا خیمہ

۲۶ اور تُو خیمہ کے مُقدّس مسکن کے لیے دس پردے بنانا جو نفیس بٹے ہُوئے کتان اور آسمانی، قرمزی اور سُرخ رنگ کے دھاگوں سے بنے ہوں اور جن پر کسی ماہر کاریگر نے کشیدہ کاری سے کرّوبی بنائے ہوں۔ [2] تمام پردے ایک ہی ناپ کے ہوں یعنی ہر ایک پردہ اٹھائیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو۔ [3] اور تُو پانچ پردوں کو باہم جوڑ دینا اور باقی پانچ پردے بھی اِسی طرح جوڑے جائیں یعنی پانچ پانچ پردوں کے دو جوڑے بن جائیں [4] اور ایک جوڑے کے آخری پردہ کے حاشیہ میں تُو آسمانی رنگ کے تکمے بنانا۔ اور دوسرے جوڑے کے آخری پردہ کے حاشیہ میں بھی اَیسے ہی تکمے بنانا۔ [5] ہر جوڑ کے آخری پردہ میں پچاس پچاس تکمے ہوں گے۔ سب تکمے ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں۔ [6] پھر سونے کی پچاس گھنڈیاں بنا کر اُنہیں اُن پردوں کے دونوں جوڑوں کو باہم ملانے کے لیے اِستعمال کرنا تا کہ وہ ایک مسکن بن جائے۔

[7] اور اُس مسکن کے اوپر خیمہ کا کام دینے کے لیے بکری کی پشم کے پردے بنانا جو تعداد میں گیارہ ہوں۔ [8] اور وہ گیارہ پردے ایک ہی ناپ کے ہوں یعنی ہر پردہ تیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو۔ [9] اور اُن پردوں میں سے پانچ کو باہم جوڑ کر ایک جوڑا بنانا اور باقی چھ کو جوڑ کر

دوسرا جوڑا بنانا۔ اور چھٹے پردہ کو خیمہ کے سامنے موڑ کر دُہرا کر دینا۔ ۱۰ اور ایک جوڑے کے آخری پردہ کے حاشیہ میں پچاس تکمے بنانا اور دوسرے جوڑے کے آخری پردہ کے حاشیہ میں بھی پچاس تکمے بنانا۔ ۱۱ پھر پیتل کی پچاس گھنڈیاں بنانا اور اُس خیمہ کو ایک مسکن بنانے کے لیے اُن گھنڈیوں کو اُن تکموں میں ڈال دینا۔ ۱۲ اور خیمہ کے پردوں کو مزید پھیلانے کے لیے بچاہُوا آدھا پردہ مسکن کی پچھلی طرف لٹکا رہے۔ ۱۳ اور اُس خیمہ کے پردے دونوں اطراف ایک ایک ہاتھ زیادہ لمبے ہوں تا کہ مسکن کو دونوں طرف سے ڈھانکنے کے لیے اِدھر اور اُدھر لٹکے رہیں۔ ۱۴ اور اُس خیمہ کے اوپر ڈالنے کے لیے ایک غلاف تُو مینڈھوں کی سُرخ رنگی ہُوئی کھالوں کا بنانا اور دوسرا دریائی بچھڑوں کی کھالوں کا۔

۱۵ اور تُو مسکن کے لیے کیکر کی لکڑی کے چوکھٹے بنانا جو کھڑے کیے جا سکیں۔ ۱۶ ہر چوکھٹا دس ہاتھ لمبا اور ڈیڑھ ہاتھ چوڑا ہو۔ ۱۷ اُن کی دو دو چُولیں ہوں جو ایک دوسرے کے متوازی ہوں۔ مسکن کے تمام چوکھٹے اِسی طرح بنانا۔ ۱۸ مسکن کے جنوبی پہلو کے لیے بیس چوکھٹے بنانا۔ ۱۹ اور اُن کے لیے چاندی کے چالیس پایے بنانا یعنی ہر چوکھٹے کے لیے دو دو پایے جو دونوں چُولوں کے نیچے ہوں۔ ۲۰ دوسری جانب یعنی مسکن کے شمالی پہلو میں بیس چوکھٹے بنانا۔ ۲۱ اور چاندی کے چالیس پایے تا کہ ہر چوکھٹے کے نیچے دو دو پایے ہوں۔ ۲۲ اور آخری کونے پر یعنی مسکن کی مغربی سمت میں چھ چوکھٹے بنانا۔ ۲۳ اور اُسی طرف کونوں کے لیے دو چوکھٹے بنانا۔ ۲۴ اِن دونوں کونوں پر وہ نیچے سے لے کر اوپر تک دوہرے ہوں اور ایک ہی حلقے میں برابر جڑے ہوں اور دونوں ایک سے ہوں۔ ۲۵ یوں آٹھ چوکھٹے اور چاندی کے سولہ پایے ہوں گے۔ یعنی ہر ایک چوکھٹے کے نیچے دو دو۔

۲۶ اور کیکر کی لکڑی سے بینڈے بھی بنانا۔ پانچ اُن چوکھٹوں کے لیے جو مسکن کے ایک طرف ہیں۔ ۲۷ پانچ اُن چوکھٹوں کے لیے جو دوسری طرف ہیں اور پانچ مغربی سمت والے چوکھٹوں کے لیے جو مسکن کے کونے پر ہیں۔ ۲۸ اور وسطی بینڈا اُن چوکھٹوں کے درمیان سے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچے۔ ۲۹ اور اُن چوکھٹوں پر سونا منڈھنا اور اُن بینڈوں کو تھامنے کے لیے سونے کے حلقے بنانا۔ اور اُن بینڈوں کو بھی سونے سے منڈھنا۔

۳۰ اور تُو مسکن کو اُسی نمونہ کے مطابق بنانا جو تجھے پہاڑ پر دکھایا گیا تھا۔

۳۱ اور تُو آسمانیؔ ارغوانی اور سُرخ دھاگے اور بٹے ہُوئے کتان کا ایک پردہ بنانا جس پر کسی ماہر کاریگر نے کشیدہ کاری سے کرّوبی بنائے ہوں۔ ۳۲ اور اُسے سونے سے منڈھے ہُوئے کیکر کی لکڑی کے چار ستونوں پر جو چاندی کے چار پایوں پر کھڑے ہوں سونے کے حلقوں سے لٹکانا۔ ۳۳ اور اُس پردہ کو چھلّوں سے نیچے لٹکانا اور شہادت کے صندوق کو اُس پردہ کے پیچھے رکھنا اور وہ پردہ پاک مقام کو پاک ترین مقام سے الگ کرے گا۔ ۳۴ اور تُو کفّارہ کے سرپوش کو پاک ترین مقام میں شہادت کے صندوق کے اوپر رکھنا۔ ۳۵ اور میز کو پردہ کے باہر مسکن کی شمالی سمت میں رکھنا اور چراغدان کو اُس کے سامنے جنوبی سمت میں رکھنا۔

۳۶ اور اُس خیمہ میں دروازہ کے لیے تُو آسمانی، ارغوانی اور سُرخ دھاگے اور نفیس بٹے ہُوئے کتان کا ایک پردہ بنانا جس پر کشیدہ کاری کی گئی ہو۔ ۳۷ اِس پردہ کے لیے سونے کے حلقے اور کیکر کی لکڑی کے پانچ ستون بنانا جن پر سونا منڈھا ہُوا ہو اور اُن کے لیے پیتل کے پانچ پایے ڈھال کر بنانا۔

سوختنی قربانی کے لیے مذبح

۲۷ اور تُو کیکر کی لکڑی کی ایک قربان گاہ بنانا جو تین ہاتھ اُونچی ہو اور مُربّع ہو یعنی پانچ ہاتھ لمبی اور پانچ ہاتھ چوڑی ہو۔ ۲ اور تُو اُس کے چاروں کونوں میں سے ہر ایک پر ایک ایک سینگ بنانا اور وہ سینگ اور وہ قربان گاہ ایک ہی ٹکڑے کے ہوں اور اُس قربان گاہ کو پیتل سے منڈھنا۔ ۳ اور اُس کے تمام برتن پیتل کے بنانا یعنی راکھ اُٹھانے کے لیے راکھدان، بیلچے، چھڑکاؤ کرنے والے کٹورے، گوشت کے لیے سیخیں اور انگیٹھیاں۔ ۴ تُو اُس کے لیے ایک جنگلہ بنانا یعنی پیتل کی جالی اور اُس جالی کے چاروں کونوں پر پیتل کا ایک ایک چھلّہ بنانا۔ ۵ اور اُسے قربان گاہ کی کگر کے نیچے رکھنا تا کہ یہ قربان گاہ کی آدھی اُونچائی تک پہنچ سکے۔ ۶ اور تُو قربان گاہ کے لیے کیکر کی لکڑی کی بلّیاں بنا کر اُنہیں پیتل سے منڈھنا۔ ۷ اور اُن بلّیوں کو اُن چھلّوں میں ڈالنا۔ تا کہ جب قربان گاہ کو اُٹھایا جائے تو وہ بلّیاں اُس کی دونوں طرف ہوں۔ ۸ اور تُو اُس قربان گاہ کو تختوں سے بنانا اور وہ کھوکھلی ہو اور تُو اُسے وَیسی ہی بنانا جیسی تجھے پہاڑ پر دکھائی گئی تھی۔

مسکن کا صحن

۹ اور تُو مسکن کے لیے ایک صحن بنانا جو جنوب کی طرف سے ایک سَو ہاتھ لمبا ہو۔ اور اُس کے لیے نفیس بٹے ہُوئے کتان کے پردے ہوں۔ ۱۰ اور جن کے لیے بیس ستون اور پیتل کے بیس پایے اور ستونوں کے لیے چاندی کی کنڈیاں اور ڈوریاں ہوں۔ ۱۱ اور شمالی سمت بھی ایک سَو ہاتھ لمبی ہو اور اُس کے لیے بھی پردے ہوں اور پردوں کے لیے بیس ستون اور بیس ہی پیتل کے پایے ہوں اور ستونوں کے لیے چاندی کی کنڈیاں اور ڈوریاں ہوں۔

[۱۲] وہ صحن مغرب کی طرف سے پچاس ہاتھ چوڑا ہو اور اُس کے لیے پردے ہوں اور دس ستون اور دس ہی پایے ہوں۔ [۱۳] اور مشرقی سمت یعنی طلوعِ آفتاب کی طرف بھی وہ صحن پچاس ہاتھ چوڑا ہو۔ [۱۴] اور پندرہ ہاتھ لمبے پردے دروازہ کے ایک پہلو کے لیے ہوں اور اُن پردوں کے لیے تین ستون اور تین ہی پایے ہوں۔ [۱۵] اور دوسرے پہلو کے لیے بھی پندرہ ہاتھ لمبے پردے تین ستون اور تین پایے ہوں۔

[۱۶] اور صحن کے دروازہ کے لیے بیس ہاتھ لمبا پردہ بنانا جو آسمانی، ارغوانی اور سُرخ دھاگے اور نفیس بٹے ہُوئے کتان کا ہو جس پر کشیدہ کاری کی گئی ہو۔ اور اُس کے لیے چار ستون اور چار پایے ہوں۔ [۱۷] اور صحن کے اِردگرد تمام ستونوں کے لیے ڈوریاں اور کنڈیاں چاندی کی اور پایے پیتل کے ہوں۔ [۱۸] اور وہ صحن ایک سَو ہاتھ لمبا اور پچاس ہاتھ چوڑا ہو اور نفیس بٹے ہُوئے کتان کے پردے اوپر سے نیچے تک پانچ ہاتھ لمبے ہوں اور ستونوں کے پایے پیتل کے ہوں۔ [۱۹] اور مسکن میں عبادت کے لیے اِستعمال میں لائی جانے والی دیگر تمام اشیاء خواہ وہ کسی کام کے لیے ہوں، مسکن کے خیمہ کی میخیں اور صحن کے لیے میخیں پیتل کی ہوں۔

چراغدان کے لیے تیل

[۲۰] اور تُو بنی اسرائیل کو حکم دینا کہ وہ روشنی کے لیے کوٹھ کر نکالا ہوا زیتون کا خالص تیل لائیں تا کہ چراغ ہر وقت جلتے رہیں۔ [۲۱] اور خیمۂ اِجتماع میں اُس پردہ کے باہر جو شہادت کے صندوق کے سامنے ہوگا، ہارونؔ اور اُس کے بیٹے چراغوں کو خداوند کے سامنے شام سے صبح تک جلائے رکھیں۔ یہ دستُور بنی اِسرائیل میں نسل در نسل قائم رہے۔

کاہنوں کا مخصوص لباس

۲۸ اور تُو بنی اسرائیل میں سے اپنے بھائی ہارونؔ کو اور اُس کے بیٹوں ندبؔ، ابیہوؔ، الیعزرؔ اور اِتمرؔ کو اپنے پاس رکھنا تا کہ وہ بطور کاہن میری خدمت کریں۔ [۲] اور تُو اپنے بھائی ہارون کی عزّت اور زینت کی خاطر اُسے مُقدّس لباس بنا کر دینا۔ [۳] اور تُو اُن تمام ماہر کاریگروں کو جنہیں میں نے ایسے کاموں کے لیے عقل بخشی ہے کہنا کہ وہ ہارونؔ کے لیے لباس بنائیں تا کہ وہ بطور کاہن میری خدمت کے لیے مخصوص ہو۔ [۴] اور جو لباس اُنہیں بنانے ہیں وہ یہ ہیں: سینہ بند، افود، جُبّہ، چار خانے کا کرتہ، عمامہ اور کمر بند۔ وہ تیرے بھائی ہارون اور اُس کے بیٹوں کے لیے یہ مُقدّس لباس بنائیں تا کہ وہ بطور کاہن میری خدمت کریں۔ [۵] اور دیکھنا کہ وہ سونا اور آسمانی، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا کپڑا اور نفیس کتان اِستعمال کریں۔

افُود

[۶] اور وہ افود سونے اور آسمانی، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے کپڑے اور نفیس بٹے ہُوئے کتان کا بنائیں اور وہ کسی ماہر کاریگر کے ہاتھ کا کام ہو۔ [۷] اور اُس کی کندھوں پر ڈالنے والی پٹّیاں اُس کے دونوں کناروں سے جُڑی ہُوئی ہوں تا کہ اُسے باندھا جا سکے۔ [۸] اور اُس کا کمر بند جو مہارت سے بُنا گیا ہو اِس طرح کا ہو: وہ اُسی کپڑے کا ٹکڑا ہو جس کا افود ہو اور سونے اور آسمانی، ارغوانی اور قرمزی کپڑے اور نفیس بٹے ہُوئے کتان کا ہو۔

[۹] اور تُو دو سلیمانی پتھّر لے کر اُن پر اسرائیلؔ کے بیٹوں کے نام کندہ کرنا [۱۰] اور اُن کی پیدایش کی ترتیب کے مطابق چھ نام ایک پتھّر پر اور باقی چھ دوسرے پتھّر پر ہوں۔ [۱۱] اور جس طرح ایک گوہر تراش کسی انگشتری پر نقش کندہ کرتا ہے اُسی طرح تُو اُن دونوں پتھّروں پر اسرائیلؔ کے بیٹوں کے نام کندہ کرنا اور پھر اُن پتھّروں کو طلا کاری کیے ہُوئے چوکھٹے میں جڑنا۔ [۱۲] اور اُنہیں افُود کی کندھے والی پٹّیوں میں لگانا تا کہ یہ پتھّر اسرائیلؔ کے بیٹوں کی یادگاری کے لیے ہوں اور ہارونؔ اُن کے نام خداوند کے روبرو اپنے دونوں کندھوں پر یادگاری کے لیے لگائے رہے۔ [۱۳] اور تُو طلا کاری کیے ہوئے چوکھٹے بنانا۔ [۱۴] اور خالص سونے کی ڈوری کی طرح بٹی ہُوئی دو زنجیریں بنانا اور اُن زنجیروں کو اُن چوکھٹوں میں جڑ دینا۔

سینہ بند

[۱۵] اور فیصلے کرنے کے وقت اِستعمال کرنے کا سینہ بند کسی ماہر کاریگر سے بنوانا اور اُسے بھی افُود کی طرح سونے اور آسمانی، ارغوانی اور قرمزی کپڑے اور نفیس بٹے ہُوئے کتان کا بنانا۔ [۱۶] اور یہ چوکور ہو یعنی ایک بالشت لمبا اور ایک بالشت چوڑا ہو اور دُہرا تہہ کیا ہُوا ہو۔ [۱۷] پھر اُس میں قیمتی پتھّر چار قطاروں میں جڑنا۔ پہلی قطار میں یاقوتِ سرخ، پکھراج اور گوہرِ شب چراغ ہو۔ [۱۸] دوسری قطار میں زمرّد، نیلم اور ہیرا، [۱۹] تیسری قطار میں لشم، یشب اور یاقوت، [۲۰] چوتھی قطار میں فیروزہ، سنگِ سلیمانی اور زبرجد۔ اِنہیں طلا کاری کیے ہُوئے چوکھٹوں میں جڑنا۔ [۲۱] یہ جواہر اِسرائیلؔ کے بیٹوں کے ناموں کے مطابق بارہ ہوں جن پر ایک انگشتری کے نقش کی طرح بارہ قبیلوں کے نام کندہ کیے جائیں۔

[۲۲] اور تُو سینہ بند کے لیے ڈوری کی طرح بٹی ہُوئی خالص سونے کی دو زنجیریں بنانا [۲۳] اور تُو سونے کے دو حلقے بنا کر اُن کو سینہ بند کے دونوں کناروں سے باندھ دینا۔ [۲۴] اور سونے کی دونوں زنجیریں سینہ بند کے دونوں کناروں پر لگے دونوں حلقوں کے ساتھ باندھ دینا۔ [۲۵] اور اُن زنجیروں کے دوسرے سرے اُن دونوں چوکھٹوں کے ساتھ باندھ کر افود کے دونوں کندھوں والی پٹّیوں سے جوڑ کر سامنے لٹکا دینا۔ [۲۶] اور تُو سونے کے دو حلقے بنا کر اُنہیں سینہ بند کے نیچے کی دونوں طرف اُس حاشیہ میں

لگانا جو افوُد کے اندر کی طرف ہے۔ ۲۷ اور تُو سونے کے دو اور حلقے بنا کر اُنہیں کندھے کی پٹّیوں کے نچلے حِصّہ سے باندھنا جو کہ افوُد کے سامنے ہے اور جہاں افوُد جوڑا جائے گا تا کہ وہ افوُد کے کمر بند کے بالکل اوپر رہے۔ ۲۸ اور سینہ بند کے حلقے افوُد کے اُن حلقوں کے ساتھ جو اُسے کمر بند سے جوڑتے ہیں نیلے فیتے سے باندھے جائیں تا کہ سینہ بند افوُد سے اِدھر اُدھر کھسکنے نہ پائے۔

۲۹ اور جب بھی ہارون پاک مقام میں داخل ہو کر خداوند کے حُضور میں جائے تو وہ فیصلے کرنے کے وقت اِستعمال کرنے کے سینہ بند کو جس پر اِسرائیل کے بیٹوں کے نام ہیں اپنے سینہ پر لگائے رکھے تا کہ ہمیشہ اُن کی یادگاری ہُوا کرے۔ ۳۰ اور تُو اُس سینہ بند میں اُوریم اور تُمّیم کو بھی رکھنا تا کہ جب بھی ہارون خداوند کی حضُوری میں جائے تو یہ اُس کے دل کے اوپر رہیں۔ یوں بنی اِسرائیل کے لیے فیصلے کرنے کے وسائل ہمیشہ خداوند کے آگے ہارون کے دل پر رہیں گے۔

کاہنوں کے دیگر لباس

۳۱ اور تُو افُود کا جُبّہ بالکل آسمانی رنگ کا بنانا ۳۲ اور اُس کا گریبان بیچ میں ہو اور زِرہ کے گریبان کی طرح اُس کے گریبان کے اطراف بُنی ہُوئی گوٹ ہو تا کہ وہ پھٹنے نہ پائے۔ ۳۳ اور تُو جُبّہ کے دامن کے گھیر میں چاروں طرف آسمانی، ارغوانی اور قرمزی دھاگے سے انار کڑھوانا جن کے درمیان سونے کی گھنٹیاں لگوانا۔ ۳۴ یعنی پہلے سونے کی گھنٹی ہو اور پھر انار اور آخر تک یہی ترتیب جاری رہے۔ ۳۵ اور ہارون خدمت کرتے وقت یہ جُبّہ ضرور پہنا کرے اور جب وہ اُس پاک مقام کے اندر خداوند کے حُضور جائے اور جب وہاں سے باہر آئے تو اُن گھنٹیوں کی آواز سنائی دے کہیں اَیسا نہ ہو کہ وہ مرجائے۔

۳۶ اور تُو خالص سونے کی ایک تختی بنا کر اُس پر انگشتری کے نقش کی طرح یہ کندہ کرنا: خداوند کے لیے مُقدّس۔ ۳۷ اور اُسے ایک نیلے رنگ کے فیتہ کے ذریعہ عمامہ پر اِس طرح باندھنا کہ وہ عمامہ کے سامنے رہے۔ ۳۸ یہ تختی ہارون کی پیشانی پر ہوگی اور وہ اُن خطاؤں کو اپنے اوپر لے گا جن کے لیے بنی اِسرائیل اپنے پاک ہدیوں کو مخصوص کریں گے خواہ وہ ہدیے کچھ بھی ہوں۔ یہ تختی ہمیشہ ہارون کی پیشانی پر رہے تا کہ وہ خداوند کے حُضو میں مقبول ٹھہریں۔

۳۹ اور تُو جُبّہ کو باریک کتان سے بُننا اور عمامہ بھی باریک کتان کا بنانا اور کمر بند پر کشیدہ کاری کی جائے۔ ۴۰ اور تُو ہارون کے بیٹوں کی عزّت اور زینت کی خاطر اُن کے لیے جُبّے، کمر بند اور عمامے بنانا۔ ۴۱ اور تُو یہ کپڑے اپنے بھائی ہارون اور اُس کے بیٹوں کو پہنانا اور اُنہیں مسح کرنا اور مخصوص کرنا اور اُن کی تقدیس کرنا تا کہ وہ میرے لیے بطور کاہن خدمت انجام دیں۔

۴۲ اور تُو اُن کے لیے کتان کے زیر جامے بنانا جو کمر سے لے کر رانوں تک لمبے ہوں تا کہ اُن کا بدن ڈھکا رہے۔ ۴۳ ہارون اور اُس کے بیٹے جب بھی خیمۂ اِجتماع میں داخل ہوں یا مکان کے اندر خدمت کرنے کے لیے قربان گاہ کے قریب جائیں تو اُن زیر جاموں کو ضرور پہنیں کہیں اَیسا نہ ہو کہ وہ گنہگار ٹھہریں اور مر جائیں۔ ہارون اور اُس کی نسل کے لیے ہمیشہ یہی دستور رہے گا۔

کاہنوں کی تخصیص

۲۹ اور اُنہیں پاک کرنے کے لیے تا کہ وہ بطور کاہن میری خدمت انجام دیں، تُو یوں کرنا کہ ایک بچھڑا اور دو بے عیب مینڈھے لینا۔ ۲ اور تُو نفیس گندم کے آٹے کی بے خمیری روٹیاں اور تیل سے بنے کلچے اور تیل سے چپڑی ہُوئی ٹکیاں بنانا۔ ۳ اور اُنہیں ایک ٹوکری میں رکھ کر اُن دونوں مینڈھوں کے ہمراہ نذر کرنا۔ ۴ پھر ہارون اور اُس کے بیٹوں کو خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر لا کر اُن کو پانی سے نہلانا۔ ۵ اور پھر وہ لباس لے کر ہارون کو چوغا، افوُد کا جُبّہ اور افوُد اور سینہ بند پہنانا۔ اور اُس پر افوُد کو نفاست سے بُنے ہُوئے کمر بند سے باندھ دینا۔ ۶ اور اُس کے سر پر عمامہ رکھنا اور مُقدّس تاج اُس عمامہ پر لگا دینا۔ ۷ اور مسح کرنے کا تیل اُس کے سر پر ڈالنا اور اُسے مسح کرنا۔ ۸ اور پھر اُس کے بیٹوں کو لانا اور اُنہیں چوغے پہنانا۔ ۹ اور اُن کے سروں پر عمامے رکھنا اور پھر ہارون اور اُس کے بیٹوں کو کمر بند باندھنا اور دستور کی رُو سے کہانت ہمیشہ تک اُن کی ہے۔ اِس طرح تُو ہارون اور اُس کے بیٹوں کو بطور کاہن مخصوص کرنا۔

۱۰ اور تُو اُس بچھڑے کو خیمۂ اِجتماع کے سامنے لانا اور ہارون اور اُس کے بیٹے اپنے ہاتھ اُس کے سر پر رکھیں۔ ۱۱ اور پھر اُسے خداوند کی حُضوری میں خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر ذبح کرنا۔ ۱۲ اور اُس بچھڑے کے خُون میں سے کچھ لے کر اُسے اپنی اُنگلی سے قربان گاہ کے سینگوں پر لگانا اور باقی سارا خُون قربان گاہ کے پایے پر اُنڈیل دینا۔ ۱۳ اور پھر تمام انتڑیوں کے اِردگرد کی چربی، جگر کے اوپر کی جھلّی اور دونوں گُردے اور اُن کے اوپر کی چربی لے کر قربان گاہ پر جلانا۔ ۱۴ لیکن بچھڑے کے گوشت، اُس کی کھال اور اُس کا گوبر خیمہ گاہ سے باہر آگ سے جلا دینا۔ یہ خطا کی قربانی ہے۔

۱۵ پھر مینڈھوں میں سے ایک کو لینا اور ہارون اور اُس کے بیٹے اُس کے سر پر اپنے ہاتھ رکھیں ۱۶ اور تُو اُس مینڈھے کو ذبح کرنا اور اُس کے خُون کو لے کر قربان گاہ پر چاروں طرف چھڑکنا۔ ۱۷ اور پھر تُو اُس مینڈھے کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور اُس کی انتڑیوں اور پایوں کو دھو کر اُس کے سر اور دیگر ٹکڑوں کے ساتھ رکھنا۔ ۱۸ اور پھر اُس پورے مینڈھے کو قربان گاہ پر جلانا۔ یہ خداوند کے لیے سوختنی قربانی ہے، ایک راحت افزا

خُوشبو یعنی خداوند کے لیے آتشین قربانی ہے۔

19 اور پھر دوسرے مینڈھے کو لینا اور ہارون اور اُس کے بیٹے اُس کے سر پر اپنے ہاتھ رکھیں 20 اور تُو اُسے ذبح کرنا اور اُس کے خُون میں سے کچھ لے کر ہارون اور اُس کے بیٹوں کے دہنے کان کی لو پر، دہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگانا اور خُون کو قربان گاہ پر چاروں طرف چھڑک دینا۔ 21 اور قربان گاہ کے خُون اور مسح کرنے والے تیل میں سے تھوڑا تھوڑا ہارون اور اُس کے لباس پر اور اُس کے بیٹوں پر اور اُن کے لباسوں پر چھڑکنا۔ تب وہ اور اُس کے بیٹے اپنے اپنے لباس سمیت مُقدّس ٹھہریں گے۔

22 اور تُو مینڈھے کی چربی، اُس کی دم کی چربی اور انتڑیوں کے اِردگرد کی چربی، جگر کی جِھلی اور دونوں گردوں اور اُن کے اوپر کی چربی اور دہنی ران کو لینا کیونکہ یہ تخصیص کا مینڈھا ہے 23 اور بے خمیری روٹی کی ٹوکری میں سے جو خداوند کے آگے ہوگی، ایک روٹی، تیل سے بنا ہُوا ایک کلچہ اور تیل سے چپڑی ہُوئی ایک ٹکیا لینا 24 اور اُن سب کو ہارون اور اُس کے بیٹوں کے ہاتھ پر رکھ کر خداوند کے روبرو ہلانا تا کہ یہ ہلانے کا ہدیہ ہو۔ 25 پھر اُنہیں اُن کے ہاتھوں سے لے کر سوختنی قربانی کے ساتھ قربان گاہ پر جلا دینا تا کہ وہ خداوند کے لیے راحت افزا خُوشبو ہو۔ یہ خداوند کے لیے آتشین قربانی ہے۔ 26 اور پھر ہارون کی تخصیص کے لیے تخصیصی مینڈھے کا سینہ لے کر اُسے خداوند کے روبرو ہلانے کے ہدیہ کے طور پر ہلانا اور یہ تیرا حِصّہ ہوگا۔

27 اور تُو ہارون اور اُس کے بیٹے کے تخصیصی مینڈھے کے اُن حِصّوں کو یعنی اُس کے سینہ کو جو ہلایا گیا تھا اور اُس ران کو جو چڑھائی گئی تھی پاک ٹھہرانا۔ 28 اور یہ بنی اِسرائیل کی طرف سے ہمیشہ کے لیے ہارون اور اُس کے بیٹوں کا حق ہوگا۔ یہ وہ ہدیہ ہے جو بنی اِسرائیل کی طرف سے اُن کے سلامتی کے ذبیحوں میں سے خداوند کے لیے گزرانا جائے گا۔

29 اور ہارون کے پاک ملبوسات اُس کی اولاد کے لیے ہوں گے تا کہ وہ اُن ہی میں مسح اور مخصوص کیے جا سکیں۔ 30 اور اُس کا وہ بیٹا جو بطور کاہن اُس کا جانشین ہو وہ جب پاک مقام میں خدمت کرنے کے لیے خیمۂ اِجتماع میں آئے تو وہ اُنہیں سات دِن پہنے رہے۔

31 اور تُو تخصیصی مینڈھے کے گوشت کو لے کر کسی پاک جگہ میں اُبالنا۔ 32 اور ہارون اور اُس کے بیٹے مینڈھے کا گوشت اور ٹوکری کی روٹیاں خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر کھائیں۔ 33 جن ہدیوں سے اُنہیں مخصوص اور پاک کرنے کے لیے کفّارہ دیا گیا اُنہیں بھی وہی کھائیں۔ دوسرا کوئی بھی اُنہیں نہ کھائے کیونکہ وہ پاک ہیں۔ 34 اور اگر مخصوص کرنے کے مینڈھے کے گوشت یا روٹی میں سے کچھ صبح تک بچا رہ جائے تو اُسے جلا دیا جائے۔ وہ ہرگز نہ کھایا جائے، اِس لیے کہ وہ پاک ہے۔

35 اور تُو ہارون اور اُس کے بیٹوں کے لیے وہ سب کرنا جس کا میں نے تجھے حکم دیا ہے۔ اور سات دِن تک اُن کی تخصیص کرتے رہنا۔ 36 اور خطا کی قربانی کے طور پر کفّارہ دینے کے لیے ہر روز ایک بچھڑے کو ذبح کرنا اور اُس کے لیے کفّارہ دیتے وقت قربان گاہ کو صاف کرنا اور اُسے مسح کرنا تا کہ وہ پاک ہو جائے۔ 37 اور سات دِن تک قربان گاہ کے لیے کفّارہ دے کر اُسے پاک کرنا۔ تب وہ قربان گاہ نہایت پاک ہو جائے گی اور جو کچھ اُس کے ساتھ چھو جائے گا وہ بھی پاک ٹھہرے گا۔

38 اور ہر روز متواتر جو کچھ تجھے قربان گاہ پر گزراننا ہوگا یہ ہے: ایک ایک سال کے دو برّے، 39 ایک صبح کو گزراننا اور دوسرا شام کو جھٹپٹے کے وقت 40 پہلے برّہ کے ساتھ ایفہ (دو لیٹر) کے دسویں حِصّہ کے برابر مَیدہ دینا جس میں ہِین (چار لیٹر) کا چوتھا حِصّہ کولھو کے زیتون کا تیل ملا ہو۔ اور ہِین کے چوتھے حِصّہ کے برابر مَے بھی بطور تپاون نذر گزراننا۔ 41 اور تُو شام کے جھٹپٹے کے وقت بھی مَیدہ کی اور مَے کی (بطور تپاون) نذر کے ساتھ دوسرے برّہ کی قربانی گزراننا جیسی صبح کے لیے مقرّر ہے تا کہ وہ خداوند کے لیے ایک راحت افزا خُوشبو اور آتشین قربانی ٹھہرے۔

42 یہ قربانی خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر خداوند کے آگے مسلسل پُشت در پُشت ہوتی رہے۔ وہاں میں تُم سے ملوں گا اور باتیں کروں گا۔ 43 اور وہیں میں بنی اِسرائیل سے بھی ملاقات کروں گا اور وہ مقام میرے جلال سے مُقدّس ہوگا۔

44 میں خیمۂ اِجتماع کو اور قربان گاہ کو مُقدّس کروں گا اور میں ہارون اور اُس کے بیٹوں کو مُقدّس کروں گا تا کہ وہ بطور کاہن میرے لیے خدمت انجام دیں۔ 45 پھر میں اِسرائیلیوں کے درمیان سکونت کروں گا اور اُن کا خدا ہوں گا 46 اور وہ جان لیں گے کہ میں خداوند اُن کا خدا ہوں جو اُن کو مِصر سے نکال کر لایا تا کہ میں اُن کے درمیان سکونت کروں، میں ہی خداوند اُن کا خدا ہُوں۔

بخور جلانے کا مذبح

30 اور تُو بخور جلانے کے لیے کیکر کی لکڑی کی ایک قربان گاہ بنانا۔ 2 اور وہ چوکور ہو یعنی ایک ہاتھ لمبی اور ایک ہاتھ چوڑی اور دو ہاتھ اونچی ہو اور اُس کے سینگ ایک ہی ٹکڑے سے بنائے جائیں۔ 3 اور تُو اُس کی اوپر کی سطح اور تمام اطراف اور اُس کے سینگوں کو خالص سونے سے منڈھنا اور اُس کے گرداگرد سونے کا ایک کلس بنانا۔ 4 اور تُو اُس کلس کے نیچے اُس کے دونوں پہلوؤں میں قربان گاہ کے لیے

سونے کے دو حلقے بنانا جو اُسے اُٹھانے کی بلّیوں کو تھامے رکھیں۔ [5] اور تُو وہ بلّیاں کیکر کی لکڑی سے بنانا اور اُنہیں سونے سے منڈھنا۔ [6] اور تُو قربان گاہ کو اُس پردہ کے آگے رکھنا جو شہادت کے صندوق کے سامنے ہے یعنی کفّارہ کے سرپوش کے سامنے جو شہادت کے صندوق کے اوپر ہے جہاں میں تجھے بلاؤں گا۔

[7] اور ہر صبح جب ہارون چراغوں کو ٹھیک کرے تو قربان گاہ پر خُوشبو اور بخور ضرور جلایا کرے۔ [8] اور ہارون جب شام کے جھٹپٹے میں چراغوں کو روشن کرے تب بھی بخور جلائے۔ یہ بخور خداوند کے آگے پُشت در پُشت متواتر جلایا جائے گا۔ [9] اِس قربان گاہ پر کوئی اور بخور یا کوئی سوختنی قربانی یا اناج کا ہدیہ نہ کوئی تپاون گزرانا جائے۔ [10] اور سال میں ایک بار ہارون اُس کے سینگوں پر کفّارہ دیا کرے۔ یہ سالانہ کفّارہ خطا کے کفّارہ کی قربانی کے خُون سے پُشت در پُشت دیا جائے۔ یہ خداوند کے لیے سب سے زیادہ پاک ہے۔

کفّارہ کی رقم

[11] پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [12] تُو بنی اِسرائیل کی تعداد معلوم کرنے کے لیے اُن کی مردم شماری کرے تو ہر ایک جب وہ گنا جائے خداوند کو اپنی جان کا فِدیہ ادا کرے۔ تب مردم شماری کے وقت اُن پر کوئی وبا نازل نہ ہوگی۔ [13] ہر شخص جس کی گنتی ہو چکے وہ مَقدِس کے مِثقال کے حساب سے نیم مِثقال (بیس روپے) دے۔ یہ نیم مِثقال خداوند کے لیے نذر ہے۔ [14] بیس برس یا اُس سے زیادہ عمر کے وہ سب جن کی گنتی ہو جائے خداوند کو نذر دیں۔ [15] اور جب تُم اپنی جانوں کے کفّارہ کے لیے خداوند کو نذر دو تو دولتمند نیم مِثقال سے زیادہ اور غریب اُس سے کم نہ دے۔ [16] اور تُو بنی اِسرائیل سے کفّارہ کی نقدی لے کر اُسے خیمۂ اِجتماع کے کاموں کے لیے خرچ کرنا۔ یہ خداوند کے حُضور میں تمہاری جانوں کا کفّارہ اور بنی اِسرائیل کے لیے ایک یادگار ہوگا۔

طہارت کے لیے لگن

[17] پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [18] طہارت کے لیے پیتل کا ایک لگن بنانا جس کی چوکی بھی پیتل کی ہو، اور اُسے خیمۂ اِجتماع اور قربان گاہ کے بیچ میں رکھ کر اُس میں پانی بھر دینا [19] تا کہ ہارون اور اُس کے بیٹے اُس کے پانی سے اپنے ہاتھ پاؤں دھویا کریں۔ [20] جب بھی وہ خیمۂ اِجتماع میں داخل ہوں تو پانی سے خود کو پاک صاف کریں تا کہ وہ مر نہ جائیں۔ نیز جب وہ سوختنی قربانی کی خدمت انجام دینے کے لیے قربان گاہ کے پاس آئیں [21] تو وہ اپنے ہاتھ اور پاؤں دھو کر آئیں تا کہ وہ مر نہ جائیں۔ یہ دستور ہارون اور اُس کی نسل کے لیے پُشت در پُشت قائم رہے گا۔

مسح کرنے کا تیل

[22] پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [23] مَقدِس کے مِثقال کے حساب سے یہ خُوشبودار مسالے لینا: پانچ سَو مِثقال آبِ مُر۔ اُس کا آدھا یعنی ڈھائی سَو مِثقال خُوشبودار اگر [24] اور پانچ سَو مِثقال تج اور زیتون کا تیل ایک ہین (چار لیٹر) [25] اور تُو اُن سے مسح کرنے کا پاک تیل بنانا یعنی اُنہیں ایک عطر ساز کی کاریگری کے مطابق ملا کر ایک خُوشبودار روغن تیار کرنا۔ اور یہ مسح کرنے کا پاک تیل ہوگا۔ [26] اور پھر خیمۂ اِجتماع، شہادت کے صندوق، [27] میز اور اُس کے تمام ظروف، بخور کی قربان گاہ، [28] سوختنی قربانی کی قربان گاہ اور اُس کے تمام ظروف، لگن اور اُس کی چوکی کو مسح کرنے کے لیے یہ تیل اِستعمال کرنا۔ [29] اور تُو اُن کی تقدیس کرنا تا کہ وہ خوب پاک ہو جائیں اور جو کچھ بھی اُن سے چھُو جائے گا پاک ٹھہرے گا۔

[30] اور تُو ہارون اور اُس کے بیٹوں کو مسح کرنا اور اُن کی تقدیس کرنا تا کہ وہ بطور کاہن میری خدمت انجام دیں۔ [31] اور تُو بنی اِسرائیل سے کہہ دینا کہ یہ تیل تمہاری آنے والی نسلوں کے لیے میرا مسح کرنے والا مُقدّس تیل ہوگا۔ [32] اور اِسے کسی شخص کے جسم پر مت لگانا اور نہ ہی اِس ترکیب سے کوئی اور تیل بنانا کیونکہ یہ مُقدّس ہے اور تمہارے نزدیک بھی مُقدّس ٹھہرے گا۔ [33] جو کوئی اِس طرح کا عطر بنائے گا اور جو کوئی اُسے کاہن کے علاوہ کسی اور پر لگائے گا اُس کا اپنی قوم سے خارج کیا جانا لازمی ہوگا۔

بخور

[34] پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ خُوشبودار مسالے یعنی مُر، مصطکی اور لَون اور اُن کے ساتھ لُوبان، سب وزن میں برابر برابر لینا۔ [35] اور اُن سے عطر ساز کی کاریگری کے مطابق بخور کا ایک خُوشبودار مرکّب بنانا۔ اُس میں نمک ملانا اور وہ صاف اور پاک ہو۔ [36] اور اُس میں سے کچھ باریک پیس کر خیمۂ اِجتماع میں شہادت کے صندوق کے سامنے جہاں میں تجھ سے ملا کروں گا رکھنا۔ یہ تیرے لیے نہایت ہی پاک ٹھہرے۔ [37] اور تُو اِس ترکیب سے اپنے لیے کوئی بخور نہ بنانا، اِسے خداوند کے لیے پاک سمجھنا۔ [38] جو کوئی اپنے سونگھنے کے لیے اِس کی مانند کوئی بخور بنائے گا اُس کا اپنی قوم سے خارج کیا جانا لازمی ہوگا۔

بضلی ایل اور اہلیاب

۳۱ پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [2] دیکھ میں نے یہوداہ کے قبیلہ میں سے بضلی ایل بن اوری بن حُور کو چنا ہے [3] میں نے اُسے روح اللہ سے معمور کیا ہے، اُسے مہارت اور لیاقت دی ہے اور ہر قسم کی دستکاری کا علم بخشا ہے [4] تا کہ وہ سونا، چاندی اور پیتل سے خُوبصورت نقش و نگار والی چیزیں بنائے [5] جواہرات کو

تراشے اور جڑے، لکڑی کو تراشے اور ایک ماہر کاریگر ثابت ہو۔
[6] علاوہ ازیں میں نے دان کے قبیلہ میں سے اہلیاب بِن اخیسمک کو اُس کا مددگار مقرّر کیا ہے۔ نیز میں نے تمام کاریگروں کو مہارت بخشی ہے تاکہ وہ ہر ایک چیز جس کا میں نے حکم دیا ہے بنائیں۔ [7] یعنی خیمۂ اِجتماع، شہادت کا صندوق اور اُس پر کفّارہ کا سرپوش اور خیمہ کا سارا سامان [8] یعنی میز اور اُس کے ظروف، خالص سونے کا چراغدان اور اُس کے تمام ظروف اور بخور کی قربان گاہ، [9] سوختنی قربانی کی قربان گاہ اور اُس کے تمام ظروف، لگن اور اُس کی چوکی [10] اور بیل بُوٹے کڑھے ہُوئے ملبوسات یعنی مُقدّس کپڑے ہارون کاہن کے لیے اور اُس کے بیٹوں کے لیے جنہیں پہن کر وہ بطور کاہن خدمت انجام دیں۔ [11] اور مسح کرنے کا تیل، اور مَقدِس کے لیے خُوشبودار بخور اور جیسا میں نے تجھے حکم دیا وہ اُنہیں ویسا ہی بنائیں۔

سبت

[12] پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [13] بنی اسرائیل سے کہہ کہ تُم میرے سبتوں کو ضرور ماننا۔ یہ میرے اور تمہارے درمیان پُشت در پُشت ایک نشان ہوگا تاکہ تُم جانو کہ تمہیں پاک کرنے والا خداوند میں ہُوں۔
[14] لہٰذا سبت کو مانو کیونکہ یہ تمہارے لیے مُقدّس ہے اور جو کوئی اُس کی بے حُرمتی کرے وہ ضرور مار ڈالا جائے اور جو کوئی اُس دِن کوئی کام کرے اپنی قوم سے خارج کیا جائے۔ [15] چھ دِن کام کیا جائے لیکن ساتواں دِن آرام کا سبت ہے جو خداوند کے لیے مُقدّس ہے۔ جو شخص سبت کے دِن کوئی کام کرے وہ ضرور مار ڈالا جائے۔ [16] لہٰذا بنی اسرائیل سبت کو مانیں اور اُسے دائمی عہد کے طور پر پُشت در پُشت مانتے رہیں۔
[17] یہ میرے اور بنی اِسرائیل کے درمیان ہمیشہ کے لیے ایک نشان ہوگا کیونکہ خداوند نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دِنوں میں بنایا اور ساتویں دِن کام چھوڑ کر آرام کیا۔
[18] اور جب خداوند کوہِ سینا پر مُوسیٰ سے کلام کر چکا تو اُس نے اُسے شہادت کی دو تختیاں دیں۔ وہ تختیاں پتھّر کی تھیں اور خدا کے ہاتھ کی لکھی ہُوئی تھیں۔

سونے کا بچھڑا

۳۲ اور جب لوگوں نے دیکھا کہ مُوسیٰ نے پہاڑ سے اُترنے میں دیر لگائی تو وہ ہارون کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے کہ آ ہمیں ایک دیوتا بنا کر دے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اُس شخص مُوسیٰ کو جو ہمیں مِصر سے نکال لایا کیا ہو گیا ہے؟

[2] ہارون نے اُن سے کہا کہ تمہاری بیویوں اور بیٹوں اور بیٹیوں کے کانوں میں جو سونے کی بالیاں ہیں اُنہیں اُتار کر میرے پاس لے آؤ۔ [3] پس سارے لوگ اُن کے کانوں سے بالیاں اُتار کر ہارون کے پاس لے آئے [4] اور جو کچھ اُنہوں نے اُسے دیا اُس نے اُسے لے کر ایک بُت بنایا جو بچھڑے کی صورت میں ڈھالا گیا تھا اور اُسے چھینی سے ٹھیک کیا۔ تب وہ کہنے لگے کہ اَے اِسرائیل یہی تیرا وہ دیوتا ہے جو تجھے مِصر سے نکال لایا۔
[5] جب ہارون نے یہ دیکھا تو اُس نے اُس بچھڑے کے سامنے ایک قربان گاہ بنا کر اعلان کیا کہ کل خداوند کے لیے عید ہوگی۔ [6] پس اگلے دِن لوگوں نے صبح سویرے اُٹھ کر سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور سلامتی کی قربانیاں گزرانیں۔ بعد ازاں وہ بیٹھ کر کھانے پینے لگے اور پھر اُٹھ کر رنگ رلیاں منانے لگے۔
[7] تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ نیچے جا کیونکہ تیرے لوگ جنہیں تُو مِصر سے نکال کر لایا بگڑ گئے ہیں۔ [8] وہ اُس راہ سے جس پر چلنے کا میں نے اُنہیں حکم دیا تھا بہت جلد پھر گئے ہیں اور اُنہوں نے اپنے لیے بچھڑے کی صورت میں ڈھالا ہُوا بُت بنا لیا ہے۔ اُنہوں نے اُس کی پرستش کی ہے اور اُس کے لیے قربانی چڑھا کر یہ بھی کہا کہ اَے اِسرائیل! یہ تیرا وہ دیوتا ہے جو تجھے مِصر سے نکال کر لایا ہے۔
[9] اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ میں نے اِس قوم کو دیکھ لیا۔ یہ ایک سرکش قوم ہے۔ [10] اب تُو کچھ مت کہنا کیونکہ میرا غضب اُن کے خلاف بھڑکنے کو ہے اور میں اُنہیں نیست و نابود کرنے والا ہُوں۔ پھر میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔
[11] لیکن مُوسیٰ نے خداوند اپنے خدا سے رحم کی درخواست کرتے ہُوئے کہا کہ اَے خداوند! تیرا غضب اپنے لوگوں کے خلاف کیوں بھڑکے جنہیں تُو عظیم قُوّت اور زور آور بازو سے مِصر سے نکال لایا؟ [12] مِصریوں کو یہ کہنے کا موقع کیوں ملے کہ عبرانیوں کا خدا اُنہیں برے اِرادہ سے نکال لے گیا تاکہ اُنہیں پہاڑوں میں مار ڈالے، روئے زمین پر سے مٹا ڈالے؟ لہٰذا اپنے شدید قہر سے باز رہ اور اپنے لوگوں پر آفت نازل نہ کر۔ [13] اپنے بندوں ابرہام، اِضحاق اور یعقوب کو یاد کر جن سے تُو نے اپنی ہی قسم کھا کر کہا تھا کہ میں تمہاری نسل کو آسمان کے تاروں کی مانند بڑھاؤں گا اور یہ سارا ملک جس کا میں نے اُن سے وعدہ کیا تمہاری نسل کو دوں گا اور وہ ہمیشہ کے لیے اِس کے وارث ہوں گے۔ [14] تب خداوند اپنے قہر و غضب سے باز آیا اور اُس نے اپنے لوگوں پر وہ آفت نازل نہ کی جس کی اُس نے دھمکی دی تھی۔
[15] اور مُوسیٰ شہادت کی دونوں لَوحیں ہاتھوں میں لیے ہُوئے پلٹ کر پہاڑ سے نیچے اُترا۔ وہ لَوحیں آگے اور پیچھے دونوں طرف سے لکھی

ہُوئی تھیں۔ ۱۶ اور وہ لَوحیں خدا ہی کی بنائی ہُوئی تھیں اور جو تحریر اُن پر تھی وہ بھی خدا ہی کی تحریر تھی اور اُن پر کندہ کی ہُوئی تھی۔

۱۷ اور جب یشوع نے لوگوں کی چیخ پکار سُنی تو اُس نے مُوسیٰ سے کہا کہ خیمہ گاہ میں لڑائی کا شور ہو رہا ہے۔

۱۸ مُوسیٰ نے جواب دیا کہ یہ شور نہ تو فتح کا ہے نہ شکست کا۔ یہ تو گانے کی آواز ہے جو میں سُن رہا ہُوں۔

۱۹ جب مُوسیٰ نے خیمہ گاہ کے قریب پہنچ کر اُس بچھڑے کو دیکھا اور یہ بھی کہ لوگ ناچ رہے ہیں تو وہ غُصّہ سے آگ بگولا ہو گیا اور اُس نے وہ لَوحیں اپنے ہاتھوں میں سے پٹک دیں اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پہاڑ کے دامن میں جا گریں۔ ۲۰ اور اُس نے اُس بچھڑے کو جسے اُنہوں نے بنایا تھا لے کر آگ میں جلا دیا اور پھر اُسے باریک پیس کر پانی میں ملایا اور بنی اِسرائیل کو پلوایا۔

۲۱ اور اُس نے ہارون سے کہا کہ اِن لوگوں نے تیرے ساتھ کیا کِیا تھا جو تُو نے اُنہیں اِتنے بڑے گناہ میں پھنسا دیا؟

۲۲ ہارون نے کہا کہ میرے مالک! ناراض نہ ہو۔ تُو جانتا ہے کہ یہ لوگ کتنے شر پسند ہیں۔ ۲۳ اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ ہمارے لیے دیوتا بنا دے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اُس شخص مُوسیٰ کو جو ہمیں مِصر سے نکال کر لایا کیا ہو گیا ہے۔ ۲۴ تو میں نے اُن سے کہا کہ جس کسی کے پاس سونے کا کوئی زیور ہے وہ اُسے اُتار کر لے آئے اور جب میں نے سارے سونے کو آگ میں ڈالا تو یہ بچھڑا نکل پڑا۔

۲۵ جب مُوسیٰ نے دیکھا کہ لوگ بے قابو ہو چکے ہیں اور ہارون نے اُنہیں بے لگام چھوڑ دیا ہے اور دشمن اُن پر ہنس رہے ہیں ۲۶ تو اُس نے خیمہ گاہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا کہ جو کوئی خداوند کی طرف ہے وہ میرے پاس آ جائے۔ تب سب بنی لاوی اُس کے پاس جمع ہو گئے۔

۲۷ اور اُس نے اُن سے کہا کہ خداوند اِسرائیل کا خدا یُوں فرماتا ہے کہ ہر آدمی اپنی تلوار سنبھال لے اور خیمہ گاہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہر طرف جائے اور اپنے بھائیوں دوستوں اور پڑوسیوں کو قتل کرتا پھرے۔ ۲۸ اور بنی لاوی نے وَیسا ہی کیا جیسا مُوسیٰ نے حکم دیا تھا اور اُس دِن اُن لوگوں میں سے تقریباً تین ہزار آدمی مارے گئے۔ ۲۹ تب مُوسیٰ نے کہا کہ آج تُم خداوند کے لیے مخصوص کیے گئے ہو کیونکہ تُم نے اپنے بیٹوں اور بھائیوں کا بھی لحاظ نہ کیا۔ لہٰذا آج ہی کے دِن اُس نے تمہیں برکت بخشی ہے۔

۳۰ اور اگلے دِن مُوسیٰ نے لوگوں سے کہا کہ تُم نے بڑا بھاری گناہ کیا ہے۔ لیکن اب میں خداوند کے پاس اوپر جاتا ہُوں تاکہ ممکن ہو تو تمہارے گناہ کا کفّارہ دے سکوں۔

۳۱ لہٰذا مُوسیٰ واپس خداوند کے پاس جا کر کہنے لگا کہ ہائے اِن لوگوں نے کتنا بڑا گناہ کیا کہ اپنے لیے سونے کا دیوتا بنا لیا۔ ۳۲ لیکن اب مہربانی سے اُن کا گناہ معاف کر دے۔ اگر نہیں تو میرا نام اُس کتاب میں سے جو تُو نے لکھی ہے مٹا دے۔

۳۳ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ جس کسی نے میرا گناہ کیا ہے میں اُس کے نام کو اپنی کتاب سے مٹا دوں گا۔ ۳۴ اب جا اور لوگوں کو اُس جگہ لے جا جو میں نے تجھے بتائی ہے اور میرا فرشتہ تیرے آگے آگے چلے گا۔ تاہم جب میرا سزا دینے کا وقت آئے گا تو میں اُنہیں اُن کے گناہ کی سزا دوں گا۔

۳۵ اور خداوند نے اُن لوگوں پر مَری کی وبا نازل کی کیونکہ اُنہوں نے ہارون سے بچھڑا بنوا کر اُس کی پرستش کی تھی۔

۳۳

پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ تُو اور وہ لوگ جنہیں تُو مِصر سے نکال لایا یہ جگہ چھوڑ کر اُس ملک کی طرف روانہ ہوں جس کا میں نے قسم کھا کر ابرہام، اِضحاق اور یعقوب سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں اُسے تمہاری نسل کو دے دوں گا۔ ۲ اور میں اپنے فرشتہ کو تیرے آگے آگے بھیجوں گا اور میں کنعانیوں، اموریوں، حِتّیوں، فرزّیوں، حوّیوں اور یبوسیوں کو نکال دوں گا۔ ۳ اُس ملک میں جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے داخل ہو۔ لیکن میں تمہارے ساتھ نہ جاؤں گا کیونکہ تُم ایک سرکش قوم ہو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں راہ ہی میں فنا کر ڈالوں۔

۴ جب لوگوں نے یہ وحشتناک الفاظ سنے تو غمزدہ ہو گئے اور کسی نے بھی کوئی زیور نہ پہنا۔ ۵ کیونکہ خداوند نے مُوسیٰ سے فرمایا تھا کہ بنی اِسرائیل کو کہہ دے کہ تُم ایک سرکش قوم ہو اور اگر میں ایک لمحہ کے لیے بھی تمہارے ساتھ چلوں تو تمہیں فنا کر سکتا ہُوں۔ لہٰذا اپنے گہنے اُتار ڈالو تب میں فیصلہ کروں گا کہ تمہارے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔ ۶ چنانچہ بنی اِسرائیل نے حورِب پہاڑ پر اپنے گہنے اُتار ڈالے۔

خیمۂ اِجتماع

۷ اور مُوسیٰ ایک خیمہ لے کر اُسے لشکر گاہ کے باہر کچھ دور لگا لیا کرتا تھا جس کا نام اُس نے خیمۂ اِجتماع رکھا تھا۔ اور جو کوئی خداوند کا طالب ہوتا وہ لشکر گاہ کے باہر اُس خیمہ کی طرف چلا جاتا تھا۔ ۸ جب کبھی مُوسیٰ باہر اُس خیمہ کی طرف جاتا تو تمام لوگ اُٹھ اُٹھ کر اپنے خیموں کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے اور جب تک مُوسیٰ اُس خیمہ کے اندر داخل نہ ہو جاتا اُسے دیکھتے رہتے۔ ۹ اور جب مُوسیٰ خیمہ کے اندر چلا جاتا تو بادل کا ستون نیچے اُترتا اور دروازہ پر جاتا اور خداوند مُوسیٰ سے باتیں کرنے لگتا۔ ۱۰ اور جب بھی لوگ بادل کے ستون کو خیمہ کے دروازہ پر کھڑا دیکھتے تو سب کے سب کھڑے ہو جاتے اور اپنے اپنے خیمہ کے دروازہ پر اُسے

سجدہ کرتے۔[11] اور خداوند موسیٰ سے روبرو باتیں کرتا تھا جیسے کوئی اپنے دوست سے باتیں کرتا ہے۔ پھر موسیٰ لشکرگاہ کو واپس لَوٹ آتا مگر اُس کا خادم یشوع بن نون جو جوان آدمی تھا خیمہ ہی میں رہتا تھا۔

موسیٰ اور خداوند کا جلال

[12] موسیٰ نے خداوند سے کہا کہ تُو مجھ سے کہتا رہا ہے کہ ان لوگوں کی رہبری کر لیکن تُو نے یہ نہیں بتایا کہ میرے ساتھ کس کو بھیجے گا۔ تُو نے یہ بھی کہا کہ میں تجھے بنام جانتا ہُوں اور تُو میری نظر میں مقبول ٹھہرا ہے۔ [13] پس اگر تُو مجھ سے خُوش ہے تو مجھے اپنے طریقے سکھا تا کہ میں تجھے جان سکوں اور تیری نظر میں مقبول رہوں۔ خیال رکھ کہ یہ قوم تیری ہی اُمّت ہے۔

[14] خداوند نے جواب دیا کہ میری حُضوری تیرے ساتھ جائے گی اور میں تجھے اِطمینان بخشوں گا۔

[15] تب موسیٰ نے اُس سے کہا کہ اگر تیری حُضوری ہمارے ساتھ نہ ہوگی تو تُو ہمیں یہاں سے آگے نہ بھیج۔ [16] کیسے معلوم ہوگا کہ تُو مجھ سے اور اپنے لوگوں سے خُوش ہے جب تک کہ تُو ہمارے ساتھ نہ جائے؟ اِسی سے تو ظاہر ہوگا کہ میں اور تیرے لوگ روئے زمین کی ساری قوموں میں اِمتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔

[17] اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ جس بات کے لیے تُو نے درخواست کی ہے میں اُسے ضرور پوری کروں گا کیونکہ میں تجھ سے خُوش ہُوں اور تجھے اچھی طرح جانتا ہُوں۔

[18] تب موسیٰ نے کہا کہ اب مجھے اپنا جلال دکھا۔

[19] اور خداوند نے کہا کہ میں اپنا جلال تیرے سامنے عیاں کروں گا اور اپنے نام "خداوند" کا تیری موجودگی میں اعلان کروں گا۔ میں جس پر رحم کرنا چاہوں گا اُس پر رحم کروں گا اور میں جس پر مہربان ہونا چاہوں گا اُس پر مہربان ہُوں گا۔ [20] اور یہ بھی کہا کہ تُو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا کیونکہ کوئی بھی اِنسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہ سکتا۔

[21] پھر خداوند نے کہا کہ میرے قریب ہی ایک جگہ ہے وہاں تُو ایک چٹان پر کھڑا ہو جا۔ [22] اور جب میرا جلال وہاں سے گزرے گا تو میں تجھے اُس چٹان کے شگاف میں رکھوں گا اور اپنے ہاتھ سے تجھے اُس وقت تک ڈھانکے رہوں گا جب تک کہ میں گزر نہ جاؤں۔

[23] پھر میں اپنا ہاتھ ہٹا لوں گا اور تیری نظر میری پُشت پر پڑے گی لیکن تجھے میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہیں دے گا۔

پتھر کی نئی لَوحیں

۳۴ خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ پہلی لَوحوں کی مانند پتھر کی دو لَوحیں تراش اور میں اُن پر وہی الفاظ لکھ دوں گا جو اُن پہلی لَوحوں پر جنہیں تُو نے توڑ ڈالا مرقوم تھے۔ [2] اور صبح کو تیار ہو جانا اور پھر کوہِ سینا پر آ جانا اور وہاں پہاڑ کی چوٹی پر میرے سامنے حاضر ہونا۔ [3] تیرے ساتھ کوئی اور نہ آئے اور نہ ہی اُس پہاڑ پر کہیں دکھائی دے اور بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل بھی پہاڑ کے سامنے چرنے نہ پائیں۔

[4] لہٰذا موسیٰ نے پہلی لَوحوں کی مانند پتھر کی دو لَوحیں تراشیں اور وہ صبح سویرے کوہِ سینا پر چڑھا جیسا کہ خداوند نے اُسے حکم دیا تھا اور وہ پتھر کی دونوں لَوحیں ہاتھوں میں لیے ہُوئے تھا۔ [5] تب خداوند بادل میں ہو کر نیچے اُترا اور وہاں اُس کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنے نام "خداوند" کا اعلان کیا۔ [6] اور وہ موسیٰ کے سامنے سے یہ اعلان کرتا ہُوا گزرا کہ خداوند، خداوند، رحیم اور مہربان خدا، قہر کرنے میں دھیما، شفقت اور وفا میں غنی، [7] ہزاروں پر فضل کرنے والا اور بدی، سرکشی اور گناہ کا بخشنے والا۔ لیکن وہ مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑتا بلکہ باپ دادا کے گناہ کی سزا اُن کے بیٹوں اور پوتوں کو تیسری اور چوتھی پُشت تک دیتا ہے۔

[8] موسیٰ نے فوراً زمین تک جھک کر سجدہ کیا [9] اور کہا کہ اَے خداوند! اگر میں تیرا منظورِ نظر ہُوں تو تُو ہمارے ساتھ ساتھ چل۔ اگرچہ یہ ایک سرکش قوم ہے تُو ہماری بدکاری اور خطائیں معاف کر دے اور ہمیں بطور اپنی میراث قبول فرما۔

[10] تب خداوند نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ ایک عہد باندھ رہا ہُوں اور تیرے سب لوگوں کے سامنے ایسے عجیب کام کروں گا جو تمام دنیا میں پہلے کبھی کسی بھی قوم میں نہیں کیے گئے۔ اور وہ لوگ جن کے درمیان تُو رہتا ہے دیکھیں گے کہ وہ کام جو میں خداوند تیرے لیے کروں گا کتنا ہیبت ناک ہے۔ [11] آج جو حکم میں تجھے دیتا ہُوں اُس کی تعمیل کر اور میں اموریوں، کنعانیوں، حِتّیوں، فِرزّیوں، حِوّیوں اور یبوسیوں کو تیرے آگے سے نکال دوں گا۔ [12] خبردار! جس ملک میں تُو جا رہا ہے وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ کرنا ورنہ وہ تمہارے لیے پھندہ بن جائیں گے۔ [13] تُم اُن کی قربان گاہوں کو ڈھا دینا اور اُن کے مُقدّس ستونوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا اور اُن کی یسیرتوں کو کاٹ ڈالنا۔ [14] اور کسی دوسرے معبود کی پرستش نہ کرنا کیونکہ خداوند جس کا نام غیور ہے وہ ایک غیور خدا ہے۔

[15] اُس ملک کے باشندوں کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ کرنا کیونکہ جب وہ اپنے معبودوں کی پیروی میں زناکار ٹھہریں اور اُن کے لیے قربانیاں کریں اور تجھے دعوت دیں اور تُو اُن کی قربانیاں کھا لے [16] اور جب تُو اُن کی بیٹیوں میں سے بعض کو اپنے بیٹوں سے بیاہ دے اور اُن کی وہ بیٹیاں اپنے معبودوں کی پیروی میں زناکار ٹھہریں تو وہ تیرے بیٹوں کو بھی اپنے معبودوں کی پیروی میں زناکار بنا دیں گی۔

[17] تُو ڈھالے ہُوئے معبود نہ بنانا۔
[18] تُو بےخمیری روٹی کی عید منایا کرنا اور جیسے میں نے تجھے حکم دیا سات دِن تک بےخمیری روٹی کھانا اور یہ عید وقتِ معیّنہ پر ابیب کے مہینہ میں منایا کرنا کیونکہ اِسی مہینہ میں تُو مصر سے نکلا تھا۔
[19] سب پہلوٹھے میرے ہیں اور اِن میں تیرے چوپایوں کے نر پہلوٹھے بھی شامل ہیں خواہ وہ بچھڑے ہوں یا برّے۔
[20] گدھے کے پہلے بچّہ کے فدیہ میں برّہ دیا جائے لیکن اگر تُو اُس کا فدیہ نہ دے تو اُس کی گردن توڑ ڈالنا۔ اپنے تمام پہلوٹھے بیٹوں کا فدیہ دینا۔ میرے حُضور کوئی خالی ہاتھ نہ آئے۔
[21] تُو چھ دِن کام کاج کرنا لیکن ساتویں دِن آرام کرنا ہل چلانے اور فصل کاٹنے کے موسم کے دوران بھی ضرور آرام کرنا۔
[22] اور گیہوں کے پہلے پھل کے کاٹنے کے وقت ہفتوں کی عید اور سال کے آخر میں فصل جمع کرنے کی عید منانا۔ [23] تیرے تمام آدمی سال میں تین بار خداوند خدا کے آگے جو اِسرائیل کا خدا ہے حاضر ہوں۔
[24] میں قوموں کو تیرے سامنے سے نکال دوں گا اور تیری سرحدوں کو وسعت دوں گا اور جب تُو ہر سال تین بار خداوند اپنے خدا کے سامنے حاضر ہونے کے لیے جائے گا تو کوئی بھی تیری زمین کا لالچ نہ کرے گا۔
[25] اور تُو مجھے کسی قربانی کا خُون کسی ایسی چیز کے ساتھ نہ پیش کرنا جس میں خمیر ہو اور عیدِ فسح کی قربانی میں سے کچھ صبح تک باقی نہ رکھنا۔
[26] اپنی زمین کی پہلی پیداوار میں سے بہترین پھل خداوند اپنے خدا کے گھر میں لانا۔

بکری کے بچّہ کو اُس کی ماں کے دودھ میں نہ پکانا۔
[27] پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ تُو اِن باتوں کو لکھ لے کیونکہ اِن ہی باتوں کے مطابق میں نے تیرے ساتھ اور اِسرائیل کے ساتھ ایک عہد باندھا ہے۔ [28] اور مُوسیٰ چالیس دِن اور چالیس رات بغیر کچھ کھائے پیئے وہیں خداوند کے ساتھ رہا اور اُس نے اُن لَوحوں پر عہد کی باتوں یعنی اُن دس احکام کو لکھا۔

مُوسیٰ کا چمکدار چہرہ

[29] جب مُوسیٰ شہادت کی دونوں تختیاں اپنے ہاتھوں میں لیے ہُوئے کوہِ سِینا سے نیچے آیا تو وہ اِس بات سے بےخبر تھا کہ خداوند کے ساتھ باتیں کرنے کے باعث اُس کا چہرہ چمک رہا ہے۔ [30] اور جب ہارون اور تمام بنی اِسرائیل نے مُوسیٰ کو دیکھا کہ اُس کا چہرہ چمک رہا ہے تو وہ اُس کے نزدیک آنے سے ڈرے۔ [31] لیکن مُوسیٰ نے اُنہیں بلایا اور ہارون اور جماعت کے سب سردار اُس کے پاس واپس آ گئے اور اُس نے اُن سے باتیں کیں۔ [32] بعد میں تمام بنی اِسرائیل نزدیک آ گئے اور اُس نے وہ تمام احکام جو خداوند نے اُسے کوہِ سِینا پر دیئے تھے اُنہیں بتائے۔
[33] اور جب مُوسیٰ اُن سے باتیں کر چکا تو اُس نے اپنے منہ پر نقاب ڈال لیا۔ [34] لیکن جب وہ خداوند سے باتیں کرنے کے لیے اُس کی بارگاہ میں داخل ہوتا تو باہر نکلنے کے وقت تک نقاب کو اُتارے رہتا تھا اور جو حکم اُسے ملتا اُسے باہر آ کر بنی اِسرائیل کو بتا دیتا [35] اور وہ دیکھتے کہ اُس کا چہرہ چمک رہا ہے۔ تب مُوسیٰ اُس نقاب کو اپنے منہ پر ڈال لیتا اور اُس وقت تک ڈالے رہتا جب تک وہ خداوند سے باتیں کرنے کے لیے اندر نہ جاتا۔

سبت کے احکام

۳۵

مُوسیٰ نے بنی اِسرائیل کی ساری جماعت کو جمع کیا اور اُن سے کہا کہ وہ باتیں جنہیں کرنے کا خداوند نے تمہیں حکم دیا ہے یہ ہیں: [2] چھ دِن کام کاج کیا جائے لیکن ساتواں دِن تمہارے لیے مُقدّس ہوگا یعنی خداوند کے آرام کا سبت۔ اور جو کوئی اُس دِن کچھ کام کرے وہ مار ڈالا جائے۔ [3] اور سبت کے دِن تُم اپنے گھروں میں کہیں بھی آگ نہ جلانا۔

مَقدِس کے لیے سامان

[4] مُوسیٰ نے بنی اِسرائیل کی ساری جماعت سے کہا کہ جو حکم خداوند نے دیا ہے وہ یہ ہے کہ [5] تُم اُس میں سے جو تمہارے پاس ہے خداوند کے لیے ہدیہ لایا کرو۔ اور ہر ایک خُوشی سے خداوند کے لیے بطور ہدیہ سونا، چاندی اور پیتل [6] نیلا، ارغوانی اور سرخ کپڑا اور نفیس کتان، بکریوں کی پشم، [7] مینڈھوں کی سرخ رنگی ہُوئی کھالیں، دریائی بچھڑوں کی کھالیں اور کیکر کی لکڑی [8] اور چراغ کے لیے زیتون کا تیل، مسح کے تیل اور خُوشبودار بخور کے لیے مسالے، [9] افود اور سینہ بند کے لیے سُلیمانی پتھّر اور نگینے لائے۔
[10] اور تمہارے درمیان وہ تمام جو تربیت یافتہ کاریگر ہیں آئیں اور وہ تمام چیزیں بنائیں جن کا خداوند نے حکم دیا ہے۔ [11] یعنی مَقدِس اور اُس کا خیمہ، اُس کا غلاف، اُس کے تکمے، چوکھٹے اور بینڈے اور اُس کی بلّیاں اور پایے، [12] صندوق اور اُس کی چوبیں، کفّارہ کا سرپوش اور اُس کے اردگرد کا پردہ، [13] میز اور اُس کی چوبیں اور اُس کے تمام ظروف اور نذر کی روٹیاں [14] اور چراغدان جو روشنی کے لیے ہے اور اُس کے تمام اجزا۔ چراغ اور جلانے کے لیے تیل۔ [15] بخور جلانے کی قربان گاہ اور اُس کی چوبیں۔ مسح کرنے کا تیل اور خُوشبودار بخور۔ اور مسکن کے مدخل پر دروازہ کے لیے پردہ [16] اور سوختنی قربانی کا مذبح اور اُس کا پیتل کا جنگلہ، اُس کی چوبیں اور اُس کے تمام برتن، پیتل کا لگن اور اُس کی چوکی، [17] صحن کے پردے اور اُس کی بلّیاں اور پایے اور صحن کے مدخل کے لیے پردہ، [18] مسکن اور صحن

کے لیے میخیں اور اُن کی رسّیاں [۱۹] اور مَقدِس میں خدمت انجام دینے کے لیے بُنے ہُوئے مُقدّس لباس، ہارونؔ کاہن کے لیے اور اُس کے بیٹوں کے لیے لباس جب وہ بطور کاہن خدمت کریں۔
[۲۰] تب بنی اِسرائیل کی ساری جماعت مُوسیٰؔ کے پاس سے رخصت ہوگئی [۲۱] اور ہر کوئی جس کی نیّت نیک تھی اور جس کے دل نے اُسے ترغیب دی وہ آیا اور خیمۂ اِجتماع کے کام، وہاں کی عبادت اور مُقدّس لباس کے لیے خداوند کے حُضور ہدیہ لایا۔ [۲۲] اور مَرد و زن سب کے سب خُوشی خُوشی آئے اور سونے کے تمغے، سونے کی بالیاں، انگشتریاں اور آرایش کی دیگر اشیاء لائے اور اُن سب نے نذر کے طور پر اپنا سونا خداوند کو پیش کیا۔ [۲۳] اور ہر ایک جس کے پاس آسمانی رنگ کا، ارغوانی رنگ کا یا سرخ رنگ کا کپڑا یا نفیس کتان یا بکریوں کی پشم، مینڈھوں کی سرخ رنگی ہُوئی کھالیں یا سمندری بچھڑوں کی کھالیں تھیں لے آیا۔ [۲۴] اور وہ جنہوں نے چاہا کہ چاندی یا پیتل کا ہدیہ پیش کریں وہ اُسے خداوند کے لیے نذر کے طور پر لائے اور جس کے پاس کسی حِصّہ میں کام آنے والی کیکر کی لکڑی تھی وہ اُسی کو لے آیا۔ [۲۵] اور ہنرمند عورتوں نے نیلے، ارغوانی اور سرخ رنگ کا کپڑا یا نفیس کتان جو اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے کاتا اور بُنا تھا لا کر دیا۔ [۲۶] اور جو مستورات سمجھدار اور ہنرمند تھیں اُنہوں نے بکریوں کی پشم کاتی [۲۷] اور جو سردار تھے وہ افود اور سینہ بند کے لیے سنگِ سلیمانی اور نگینے لائے [۲۸] اور وہ جلانے کے لیے، مسح کرنے کے لیے اور خُوشبودار بخور کے لیے مسالے اور تیل بھی لائے۔ [۲۹] اور یوں تمام بنی اِسرائیل مَرد اور عورتیں اپنی ہی خُوشی سے خداوند کے حُضور اُس تمام کام کے لیے رضاکارانہ ہدیے لائے جسے کرنے کا خداوند نے اُنہیں مُوسیٰؔ کی معرفت حکم دیا تھا۔

بضلی ایلؔ اور اہلیابؔ

[۳۰] اور پھر مُوسیٰؔ نے بنی اِسرائیل سے کہا کہ دیکھو خداوند نے بضلی ایلؔ بن اوریؔ بن حُورؔ کو جو یہوداہؔ کے قبیلہ میں سے ہے چُنا ہے۔ [۳۱] اور اُس نے اُسے رُوح اللہ سے معمور کیا ہے اور اُسے مہارت اور ہر قسم کی دستکاری کا علم بخشا ہے [۳۲] تاکہ وہ سونے چاندی اور پیتل سے خُوبصورت نقش و نگار والی چیزیں بنائے [۳۳] اور جواہرات کو تراشے اور جڑے اور لکڑی کو تراشے اور ایک ماہر کاریگر ثابت ہو۔ [۳۴] اور اُس نے اُسے اور دانؔ کے قبیلہ سے اہلیابؔ بن اخیسمکؔ دونوں کو دوسروں کو ہنر سکھانے کی قابلیت بخشی ہے۔ [۳۵] اور اُس نے اُنہیں بطور دستکار، صنعت کار اور نیلے، ارغوانی اور سرخ رنگ کے کپڑے اور مہین کتان پر کشیدہ کاری کرنے اور جولاہے کا کام کرنے کی مہارت بخشی ہے تاکہ وہ ماہر دستکار اور صنعت کار بنیں۔

۳۶

لہٰذا بضلی ایلؔ، اہلیابؔ اور ہر کاریگر جسے خداوند نے ہُنرمندی اور قابلیت اور مَقدِس کو بنانے کے کُل کام کو سرانجام دینے کا علم بخشا ہے وہ خداوند کے حکم کے مطابق سارا کام انجام دیں۔
[۲] تب مُوسیٰؔ نے بضلی ایلؔ اور اہلیابؔ اور ہر کاریگر کو جسے خداوند نے اِستعداد بخشی تھی اور جو آ کر کام کرنے کے لیے رضامند تھا طلب کیا [۳] اور اُنہوں نے وہ تمام ہدیئے جو بنی اِسرائیل نے مَقدِس کو بنانے کے کام کو سرانجام دینے کے لیے دیئے تھے مُوسیٰؔ سے حاصل کیے اور لوگ ہر صبح خُوشی سے اپنے ہدیئے لاتے رہے۔ [۴] تب تمام کاریگر جو مَقدِس کو بنانے کے کام میں لگے ہُوئے تھے اپنا کام چھوڑ کر آئے۔ [۵] اور مُوسیٰؔ سے کہنے لگے کہ لوگ اُس کام کے لیے جس کے کرنے کا حکم خداوند نے دیا ہے ضرورت سے بہت زیادہ سامان لے آئے ہیں۔
[۶] تب مُوسیٰؔ نے حکم دیا کہ تمام لشکر گاہ میں اعلان کر دیا جائے کہ اب کوئی مَرد یا عورت مَقدِس کی چیزیں بنانے کے لیے کوئی ہدیہ نہ لائے۔ لہٰذا وہ لوگ اور زیادہ ہدیے لانے سے باز آئے [۷] کیونکہ جو سامان پہلے آ چکا تھا وہ تمام کام کی تکمیل کے لیے ضرورت سے کہیں زیادہ تھا۔

مسکن کے پردے

[۸] اور کام کرنے والوں میں سے اُن تمام نے جو تربیت یافتہ آدمی تھے اُس مسکن کے لیے نیلے، ارغوانی اور سُرخ رنگ کے کپڑے سے اور باریک بٹے ہُوئے کتان سے دس پردے بنائے جن پر ایک ماہر کاریگر نے کشیدہ کاری سے کروبیم بنائے ہُوئے تھے۔ [۹] اور وہ تمام پردے ایک ہی ناپ کے تھے یعنی ہر ایک اٹھائیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا تھا۔ [۱۰] اور اُنہوں نے اُن میں سے پانچ پردے باہم جوڑ دیئے اور دوسرے پانچ پردے بھی ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دئے۔ [۱۱] پھر اُنہوں نے پہلے جڑے ہُوئے پردوں کے آخری پردہ کے کنارے کے ساتھ ساتھ نیلے رنگ کے تُکمے بنائے اور دوسرے پانچ پردوں کے آخری پردہ کے کنارے کے ساتھ ساتھ بھی ایسے ہی تُکمے بنائے۔ [۱۲] نیز اُنہوں نے پچاس تُکمے پہلی جوڑی کے ایک پردہ پر اور پچاس تُکمے دوسری جوڑی کے آخری پردہ پر بھی بنائے جو ایک دوسرے کے مقابل تھے۔ [۱۳] پھر اُنہوں نے سونے کی پچاس گھنڈیاں بنائیں اور اُنہیں پردوں کے دونوں حِصّوں کو باہم باندھنے کے لیے اِستعمال کیا جس سے وہ مسکن ایک ہوگیا۔
[۱۴] اور اُنہوں نے بکریوں کی پشم سے مسکن کے اوپر کے خیمہ کے لیے پردے بنائے جن کی تعداد گیارہ تھی۔ [۱۵] اور تمام گیارہ پردے ایک ہی

ناپ کے تھے یعنی تیس ہاتھ لمبے اور چار ہاتھ چوڑے۔ [۱۶] اور اُنہوں نے اُن پردوں میں سے پانچ کو جوڑ کر ایک جوڑا بنا دیا اور دوسرے چھ پردوں کو جوڑ کر دوسرا۔ [۱۷] پھر اُنہوں نے پہلے جوڑے کے آخری پردہ کے کنارے کے ساتھ ساتھ پچاس تکمے بنائے اور دوسرے جوڑے کے آخری پردہ کے کنارے کے ساتھ ساتھ بھی پچاس تکمے بنائے [۱۸] اور اُنہوں نے اُس خیمہ کو باہم جوڑنے کے لیے پیتل کی پچاس گھنڈیاں بنائیں تاکہ وہ ایک ہو جائے۔ [۱۹] پھر اُنہوں نے اُس خیمہ کے لیے مینڈھوں کی سُرخ رنگی ہُوئی کھالوں کا ایک غلاف بنایا اور اُس کے اوپر دریائی بچھڑوں کی کھالوں کا غلاف بنایا۔

[۲۰] اور اُنہوں نے مسکن کے لیے کیکر کی لکڑی کے بالکل سیدھے کھڑے چوکھٹے بنائے۔ [۲۱] اور ہر چوکھٹا دس ہاتھ لمبا اور ڈیڑھ ہاتھ چوڑا تھا۔ [۲۲] اور اُن کے ساتھ ایک دوسرے کے متوازی دو دو چُولیں بنائیں اور اُنہوں نے مسکن کے تمام چوکھٹے اِسی طرح بنائے۔ [۲۳] اور اُنہوں نے مسکن کی جنوبی سمت کے بیس چوکھٹے بنائے [۲۴] اور اُن کے لیے نیچے چاندی کے چالیس پایے بنائے یعنی ہر ایک چوکھٹے کے لیے دو دو پایے تاکہ ہر چُول کے نیچے ایک ایک پایہ ہو۔ [۲۵] اور دوسری طرف کے لیے یعنی مسکن کی شمالی سمت کے لیے اُنہوں نے بیس چوکھٹے [۲۶] اور چاندی کے چالیس پایے بنائے یعنی ہر ایک چوکھٹے کے نیچے دو دو۔ [۲۷] اور اُنہوں نے آخری سرے یعنی مسکن کی مغربی سمت کے لیے چھ چوکھٹے بنائے [۲۸] اور مسکن کے آخری سرے کے کونوں کے لیے دو چوکھٹے بنائے [۲۹] اور اِن دونوں کونوں کے چوکھٹے نیچے سے اوپر تک دوہرے تھے اور ایک ہی حلقے میں لگے ہُوئے تھے اور دونوں ایک جیسے تھے۔ [۳۰] اِس لیے آٹھ چوکھٹے اور چاندی کے سولہ پایے ہو گئے یعنی ہر ایک چوکھٹے کے نیچے دو دو پایے۔

[۳۱] اُنہوں نے کیکر کی لکڑی کے بینڈے بھی بنائے۔ پانچ مسکن کے ایک طرف کے چوکھٹوں کے لیے، [۳۲] پانچ دوسری طرف کے چوکھٹوں کے لیے اور پانچ مسکن کے آخری کنارے یعنی مغربی سمت کے چوکھٹوں کے لیے۔ [۳۳] اور اُنہوں نے وسطی بینڈے کو ایسا بنایا کہ وہ چوکھٹوں کے درمیان سے ہو کر ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچے۔ [۳۴] اور اُنہوں نے چوکھٹوں کو سونے سے منڈھا اور بینڈوں کو تھامنے کے لیے سونے کے حلقے بنائے اور اُنہوں نے بینڈوں کو بھی سونے سے منڈھا۔

[۳۵] اُنہوں نے اُس پردہ کو نیلے، ارغوانی اور سُرخ کپڑے اور نفیس بٹے ہُوئے کتان سے بنایا اور اُس پر ماہر کاریگر نے کشیدہ کاری سے کروبیم بنائے ہُوئے تھے۔ [۳۶] اور اُنہوں نے اُس کے لیے کیکر کی لکڑی کے چار ستون بنائے اور اُنہیں سونے سے منڈھا۔ اور اُن کے لیے سونے کے کنڈے بنائے اور اُن کے لیے چاندی کو ڈھال کر چار پایے بنائے۔ [۳۷] اور خیمہ کے مدخل کے لیے اُنہوں نے نیلے، ارغوانی اور سُرخ کپڑوں اور نفیس بٹے ہُوئے کتان کا ایک پردہ بنایا جس پر کشیدہ کاری کی ہُوئی تھی۔ [۳۸] اور اُنہوں نے پانچ ستون کنڈوں سمیت بنائے اور اُن کے سروں اور پٹیوں کو سونے سے منڈھا اور اُن کے لیے پیتل کے پانچ پایے بنائے۔

عہد کا صندوق

۳۷ اور بضلی ایل نے وہ صندوق کیکر کی لکڑی کا بنایا۔ اُس کی لمبائی ڈھائی ہاتھ اور چوڑائی ڈیڑھ ہاتھ اور اُونچائی ڈیڑھ ہاتھ تھی۔ [۲] اور اُس نے اُس کے اندر اور باہر دونوں طرف خالص سونا منڈھا اور اُس کے اطراف سونے کا کلس بنایا۔ [۳] اور اُس نے اُس کے لیے سونے کو ڈھال کر چار کڑے بنائے اور اُس کے چاروں پایوں کے ساتھ لگا دیئے۔ دو کڑے ایک طرف اور دو کڑے دوسری طرف۔ [۴] پھر اُس نے کیکر کی لکڑی کی چوبیں بنا کر اُن پر سونا منڈھا [۵] اور اُس نے اُس صندوق کو اُٹھا کر لے جانے کے لیے اُن چوبوں کو اُن کڑوں میں ڈال دیا جو صندوق کے دونوں طرف تھے۔

[۶] اور اُس نے کفّارہ کا سرپوش خالص سونے کا بنایا جو کہ ڈھائی ہاتھ لمبا اور ڈیڑھ ہاتھ چوڑا تھا۔ [۷] پھر اُس نے سرپوش کے سروں پر سونے سے گھڑے ہُوئے دو کروبیم بنائے۔ [۸] اُس نے ایک کروبی کو ایک سرے پر اور دوسرے کروبی کو دوسرے سرے پر بنایا اور دونوں سروں کے کروبیم اور سرپوش ایک ہی ٹکڑے سے بنے تھے۔ [۹] اور وہ کروبیم اپنے پَر اوپر کی طرف پھیلائے ہُوئے تھے اور اُن سے سرپوش کو ڈھانکے ہُوئے تھے۔ اور وہ کروبیم ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے گویا سرپوش کو دیکھ رہے تھے۔

میز

[۱۰] اُنہوں نے وہ میز کیکر کی لکڑی کی بنائی جو دو ہاتھ لمبی اور ایک ہاتھ چوڑی اور ڈیڑھ ہاتھ اُونچی تھی۔ [۱۱] پھر اُنہوں نے اُس پر خالص سونا منڈھا اور اُس کے اطراف سونے کا ایک کلس بنایا۔ [۱۲] اور اُنہوں نے اُس کے اطراف چار اُنگل چوڑی کنگنی بھی بنائی اور اُس کنگنی پر سونے کا کلس رکھا۔ [۱۳] اور اُنہوں نے اُس میز کے لیے سونے کے چار کڑے بنا کر اُنہیں اُس کے چاروں کونوں سے جہاں پایے تھے جوڑ دیا۔ [۱۴] اور وہ کڑے کنگنی کے نزدیک لگائے گئے تاکہ وہ میز کو اُٹھانے کے لیے اِستعمال ہونے والی چوبوں کو تھامے رکھیں۔ [۱۵] اور اُس میز کو اُٹھانے کے لیے چوبیں کیکر کی لکڑی کی بنی ہُوئی تھیں اور اُن پر سونا منڈھا ہُوا تھا۔ [۱۶] اور اُنہوں نے اُس

میز کے لیے ظروف یعنی تھالیاں ، ڈونگے اور پیالے اور مشروبات کی نذروں کو اُنڈیلنے کے لیے آفتابے خالص سونے کے بنائے۔

چراغدان

۱۷ اُنہوں نے چراغدان خالص سونے کا بنایا اور اُس کے پایے اور ڈنڈی کو گھڑ کر بنایا۔ اور اُس کے پیالے، کلیاں اور پھول ایک ہی ٹکڑے کے بنے ہُوئے تھے۔ ۱۸ اور اُس چراغدان کے دونوں طرف سے چھ شاخیں نکلی ہُوئی تھیں جو تین ایک طرف اور تین دوسری طرف تھیں۔ ۱۹ اور بادام کے پھول کی شکل کے تین پیالے، کلیاں اور پھول ایک شاخ پر تھے اور تین اگلی شاخ پر اور اسی طرح چراغدان سے باہر کو نکلی ہُوئی ساری چھ شاخوں پر۔ ۲۰ اور چراغدان کے اوپر بادام کے پھول کی شکل کے چار پیالے، کلیاں اور پھول تھے۔ ۲۱ ایک کلی چراغدان سے نکلی شاخوں کے پہلے جوڑے کے نیچے تھی۔ دوسری کلی شاخوں کے دوسرے جوڑے کے نیچے اور تیسری کلی تیسرے جوڑے کے نیچے یعنی ساری چھ شاخوں کے نیچے۔ ۲۲ اور وہ کلیاں ، شاخیں اور چراغدان خالص سونے کے ایک ہی ٹکڑے سے گھڑ کر بنائے گئے تھے۔

۲۳ اُنہوں نے اُس کے لیے سات چراغ، نیز اُس کے گلگیر اور گلدان بھی خالص سونے کے بنائے۔ ۲۴ اور اُنہوں نے وہ چراغدان اور اُس کے تمام لوازمات کو ایک قنطار خالص سونے سے بنایا۔

بخور کا مذبح

۲۵ اُنہوں نے کیکر کی لکڑی سے بخور کی قربان گاہ بنائی اور وہ چوکور تھی اور ایک ہاتھ لمبی، ایک ہاتھ چوڑی اور دو ہاتھ اُونچی تھی اور اُس کے سینگ ایک ہی ٹکڑے کے تھے۔ ۲۶ اور اُنہوں نے اُس کی اوپر کی سطح اور تمام اطراف کو اور سینگوں کو خالص سونے سے منڈھا اور اُس کے گرداگرد سونے کا ایک کلس بنایا، ۲۷ اور اُس کلس کے نیچے اُنہوں نے سونے کے دو حلقے بنائے اور وہ ایک دوسرے کے مقابل دونوں جانب تھے تاکہ اُسے اُٹھانے کے لیے استعمال ہونے والی بلّیوں کو تھامے رکھیں۔ ۲۸ اور اُنہوں نے اُن بلّیوں کو کیکر کی لکڑی سے بنایا اور اُن پر سونا منڈھا۔ ۲۹ اور اُنہوں نے مسح کرنے کا پاک تیل اور خالص خُوشبودار بخور بھی بنایا جو کہ ایک ماہر عطر ساز ہی بنا سکتا ہے۔

سوختنی قربانی کا مذبح

۳۸

اور اُنہوں نے سوختنی قربانی کا مذبح کیکر کی لکڑی کا بنایا جو چوکور تھا اور پانچ ہاتھ لمبا، پانچ ہاتھ چوڑا اور تین ہاتھ اُونچا تھا۔ ۲ اور اُنہوں نے اُس کے چاروں کونوں پر ایک ایک سینگ بنایا اور وہ سینگ اور مذبح ایک ہی ٹکڑے کے تھے اور اُنہوں نے مذبح کو پیتل سے منڈھا۔ ۳ اور اُنہوں نے اُس کے تمام ظروف یعنی دیگیں، بیلچے، چھڑکاؤ کے کٹورے، سیخیں اور انگیٹھیاں پیتل کی بنائیں۔ ۴ اور اُنہوں نے مذبح کے لیے اُس کے کنارے کے نیچے پیتل کا جالی دار جنگلہ اِس طرح لگایا کہ وہ مذبح سے آدھی دوری تک پہنچتا تھا۔ ۵ اور اُنہوں نے پیتل کے کڑے گھڑ کر بنائے تاکہ پیتل کے جنگلہ کے چاروں کونوں کی بلّیوں کو تھامے رکھیں۔ ۶ اور اُنہوں نے وہ بلّیاں کیکر کی لکڑی سے بنائیں اور اُنہیں پیتل سے منڈھا۔ ۷ اور اُنہوں نے اُن بلّیوں کو اُن کڑوں میں ڈالا تاکہ وہ مذبح کو اُٹھانے کے لیے اُس کے دونوں طرف ہوں۔ اُنہوں نے مذبح کو تختوں سے بنایا تھا اور وہ اندر سے کھوکھلا تھا۔

پیتل کا لگن

۸ اور اُنہوں نے اُن عورتوں کے آئینوں سے جو خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر خدمت کرتی تھیں، پیتل کا لگن اور لگن کے لیے پیتل کی چوکی بنائی۔

صحن

۹ پھر اُنہوں نے صحن بنایا جس کی جنوبی سمت ایک سَو ہاتھ لمبی تھی اور جس کے پردے نفیس بٹے ہُوئے کتان کے تھے۔ ۱۰ اور اُن کے لیے بیس بلّیاں اور پیتل کے بیس پایے تھے۔ اور بلّیوں پر چاندی کی کنڈیاں اور پٹّیاں تھیں۔ ۱۱ اور شمالی سمت بھی ایک سَو ہاتھ لمبی اور اُس کے پردوں کے لیے بھی بیس بلّیاں اور پیتل کے بیس پایے تھے۔ اور بلّیوں کے لیے چاندی کی کنڈیاں اور پٹّیاں تھیں۔

۱۲ اور مغربی کنارہ پچاس ہاتھ چوڑا تھا جس کے پردوں کے لیے دس بلّیاں اور دس پایے تھے اور اُن بلّیوں پر چاندی کی کنڈیاں اور پٹّیاں تھیں۔ ۱۳ اور طلوعِ آفتاب کی طرف مشرقی کنارہ بھی پچاس ہاتھ چوڑا تھا۔ ۱۴ اور پندرہ ہاتھ لمبے پردے دروازہ کے ایک طرف تھے جن کے لیے تین بلّیاں اور تین پایے تھے۔ ۱۵ اور پندرہ ہاتھ لمبے پردے صحن کے دروازہ کی دوسری طرف تھے اور اُن کے لیے بھی تین بلّیاں اور تین پایے تھے۔ ۱۶ اور صحن کے گرداگرد تمام پردے نفیس بٹے ہُوئے کتان کے تھے۔ ۱۷ اُن بلّیوں کے لیے پایے پیتل کے تھے۔ بلّیوں پر کنڈیاں اور پٹّیاں چاندی کی تھیں۔ صحن کے تمام پایوں کی پٹّیاں چاندی کی تھیں۔

۱۸ صحن کے دروازہ کے لیے پردہ نیلے، ارغوانی اور سُرخ رنگ کے سُوت اور نفیس بٹے ہُوئے کتان کا تھا جس پر بیل بُوٹے کڑھے ہُوئے تھے اور وہ بیس ہاتھ لمبا تھا اور صحن کے پردوں کی طرح پانچ ہاتھ اُونچا تھا۔ ۱۹ اور اُس کے لیے چار بلّیاں اور پیتل کے چار پایے تھے۔ اُن کی کنڈیاں اور پٹّیاں چاندی کی تھیں اور اُن کے سروں پر چاندی منڈھی ہُوئی تھی۔ ۲۰ اور مسکن کے خیمہ اور اُس کے اِردگرد صحن کی تمام میخیں پیتل کی تھیں۔

مسکنِ شہادت کا سامان

[۲۱] یہ ہیں اُس سامان کے اعداد و شمار جو مسکن یعنی مسکنِ شہادت کے لیے اِستعمال کیا گیا اور جسے مُوسیٰ کے حکم سے ہارون کاہن کے بیٹے اِتمر کی زیرِ ہدایت لاویوں نے قلمبند کیا۔ [۲۲] (بضلی ایل بن اوری بن حُور نے جو یہوداہ کے قبیلہ سے تھا سب کچھ بنایا جس کا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔ [۲۳] اور اُس کے ساتھ دان کے قبیلہ کا اہلیاب بن اخیسمک تھا جو ایک اعلیٰ درجہ کا کاریگر اور نقّاش تھا اور نیلے، ارغوانی اور سُرخ رنگ کے سوت اور نفیس کتان کی کشیدہ کاری میں ماہر تھا)۔ [۲۴] اور نذر کے طور پر چڑھایا جانے والا جتنا سونا مَقدِس کے لیے اِستعمال ہُوا وہ اُنتیس قنطار اور مَقدِس کی مِثقال کے حساب سے سات سَو تیس مِثقال تھا۔

[۲۵] اور وہ چاندی جو جماعت کے اُن افراد سے حاصل کی گئی جو مَردُم شماری میں گنے گئے ایک سَو قنطار اور مَقدِس کی مِثقال کے حساب سے ایک ہزار سات سَو پچھتّر مِثقال تھی۔ [۲۶] یعنی ایک بیکا فی کس جو مَقدِس کی مِثقال کے حساب سے نیم مِثقال (۵۰۵ گرام) تھی ہر ایک سے لی گئی جو بیس برس یا اُس سے زیادہ عمر کا تھا اور جو شمار کیے ہُوؤں میں شامل تھا۔ اِن مَردوں کی کل تعداد چھ لاکھ تین ہزار پانچ سَو پچاس تھی۔ [۲۷] ایک سَو قنطار چاندی مَقدِس اور پردوں کے پایوں کے ڈھالنے کے لیے اِستعمال کی گئی یعنی ایک سَو قنطار سے ایک سَو پایے اور ہر پایے کے لیے ایک قنطار۔ [۲۸] اور اُنہوں نے بلّیوں کے لیے کنڈیاں اور بلّیوں کے سِروں کو منڈھنے اور اُن کی پٹّیاں بنانے کے لیے ایک ہزار سات سَو پچھتّر مثقال چاندی اِستعمال کی۔

[۲۹] اور نذر کے طور پر چڑھائے جانے سے جو پیتل حاصل ہُوا وہ وزن میں ستّر قنطار اور دو ہزار چار سَو مِثقال تھا۔ [۳۰] اور اُنہوں نے اُسے خیمۂ اِجتماع کے دروازہ کے پایوں اور پیتل کے مذبح، اُس کا جنگلہ اور اُس کے تمام ظروف بنانے کے لیے [۳۱] اور اِردگرد کے صحن کے پایوں کے لیے اور دروازہ کے پایوں کے لیے اور مسکن کے خیمہ کی تمام میخوں کے لیے اور اِردگرد کے صحن کی میخوں کے لیے اِستعمال کیا۔

کاہنوں کے ملبوسات

۳۹ اور اُنہوں نے مَقدِس میں خدمت کرتے وقت پہننے کے لیے نیلے، ارغوانی اور سُرخ رنگ کے بُنے ہُوئے کپڑے بنائے اور اُنہوں نے ہارون کے لیے بھی مُقدّس ملبوسات بنائے جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

اَفود

[۲] اور اُنہوں نے سونے اور نیلے، ارغوانی اور سُرخ دھاگے اور نفیس بٹے ہُوئے کتان کا اَفود بنایا [۳] اور اُنہوں نے سونے کو کُوٹ کر پتلے پتلے پتّر بنائے اور اُن پتّروں کو کاٹ کر تار بنائے تاکہ نیلے، ارغوانی اور سُرخ رنگ کے دھاگے اور نفیس کتان پر اُن سے ایک ماہر دستکار کی طرح زردوزی کا کام کریں۔ [۴] اُنہوں نے اَفود کو جوڑنے کے لیے دو مونڈھے بنائے اور اُن کے دونوں سِروں کو ملا کر باندھ دیا۔ [۵] اور اُس کا کمربند اُسی کی مانند ایک ٹکڑے سے بڑی مہارت سے بنایا گیا تھا۔ وہ سونے، نیلے، ارغوانی اور سُرخ رنگ کے کپڑے اور نفیس بٹے ہُوئے کتان کا بنا ہُوا تھا جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

[۶] اور اُنہوں نے سونے کے خانوں میں سلیمانی پتھر جڑے۔ اُن پر ایک انگشتری کے نقش کی طرح اِسرائیل کے بیٹوں کے نام کندہ کیے۔ [۷] اور اُنہیں اَفود کے مونڈھوں پر لگا دیا تاکہ وہ بنی اِسرائیل کی یادگاری کے پتھر ہوں جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

سینہ بند

[۸] اور اُنہوں نے ایک ماہر کاریگر سے سینہ بند بنوایا جو اَفود کی طرح سونے، نیلے، ارغوانی اور سُرخ رنگ کے کپڑے اور نفیس بٹے ہُوئے کتان سے بنایا گیا تھا [۹] اور وہ چوکور تھا یعنی ایک بالشت لمبا اور ایک بالشت چوڑا جسے دہرا کیا جا سکتا تھا۔ [۱۰] پھر اُنہوں نے اُس پر چار قطاروں میں جواہر جڑے۔ پہلی قطار میں یاقوت سُرخ اور پکھراج اور زمُرّد تھے۔ [۱۱] دوسری قطار میں گوہر شب چراغ اور نیلم اور ہیرا، [۱۲] اور تیسری قطار میں لشم، یشم اور یاقوت [۱۳] اور چوتھی قطار میں فیروزہ اور سنگِ سلیمانی اور زبرجد۔ یہ سب سونے کے خانوں میں جُڑے گئے تھے۔ [۱۴] یہ پتھر تعداد میں بارہ تھے یعنی اِسرائیل کے بیٹوں میں سے ہر ایک کے نام کا ایک پتھّر تھا اور اُن پر بارہ قبیلوں میں سے ایک قبیلہ کا نام انگشتری کے نقش کی طرح الگ الگ کندہ تھا

[۱۵] اور سینہ بند کے لیے اُنہوں نے بٹی ہُوئی ڈوری کی طرح خالص سونے کی زنجیریں بنائیں [۱۶] اور اُنہوں نے سونے کے دو خانے اور سونے کے دو کڑے بنائے اور اُن کڑوں کو سینہ بند کے دونوں سروں پر لگا دیا۔ [۱۷] اور اُنہوں نے سونے کی اُن دونوں زنجیروں کو سینہ بند کے سروں پر لگے اُن کڑوں کے ساتھ جوڑ دیا۔ [۱۸] اور اُن زنجیروں کے دوسرے سروں کو اُن دونوں خانوں میں جڑ کر اَفود کے دونوں مونڈھوں پر سامنے لگا دیا [۱۹] اور اُنہوں نے سونے کے دو اور کڑے بنائے اور اُنہیں سینہ بند کے دوسرے دوسروں کے اُس حاشیہ میں لگایا جس کا رُخ اندر اَفود کی جانب تھا۔ [۲۰] پھر اُنہوں نے سونے کے دو اور کڑے بنا کر اُنہیں اَفود کے سامنے مونڈھوں کے نچلے حِصّہ پر حاشیہ کے قریب اور اَفود کے کمربند کے عین اوپر لگا دیا۔ [۲۱] اُنہوں نے سینہ بند کے کڑوں کو اَفود کے کڑوں کے ساتھ نیلے فیتے سے باندھ دیا اور اُسے کمربند سے جوڑ دیا تاکہ وہ اَفود سے اِدھر اُدھر ہلنے نہ پائے جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

کاہنوں کے دیگر ملبوسات

۲۲ اور اُنہوں نے اُس افود کا جُبّہ نیلے کپڑے سے بنایا جسے ایک ماہر بافندہ نے بُنا تھا۔ ۲۳ اور جُبّہ کا گریبان زرہ کے گریبان کی طرح بیچ میں تھا اور اُس کے گرداگرد گوٹ لگی ہُوئی تھی تا کہ وہ پھٹ نہ جائے۔ ۲۴ اور اُنہوں نے نیلے، ارغوانی اور سُرخ رنگ کے دھاگے اور نفیس بٹے ہُوئے کتان سے جُبّہ کے گھیر میں چاروں طرف انار بنائے۔ ۲۵ پھر اُنہوں نے خالص سونے کی گھنٹیاں بنائیں اور اُنہیں جُبّہ کے دامن کے گھیر میں چاروں طرف اناروں کے درمیان لگا دیا۔ ۲۶ اور وہ گھنٹیاں اور انار خدمت کے وقت پہنے جانے والے جُبّہ کے دامن کے گھیر سے میں چاروں طرف ایک گھنٹی اور ایک انار کی ترتیب سے لگے ہُوئے تھے جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

۲۷ اور ہارونؔ اور اُس کے بیٹوں کے لیے اُنہوں نے نفیس بُنے ہُوئے کتان سے کُرتے بنائے ۲۸ اور کتان کا عمامہ، سر کا پٹکا اور نفیس بٹے ہُوئے کتان کے پاجامے بنائے۔ ۲۹ اور کمر بند نفیس بٹے ہُوئے کتان اور نیلے، ارغوانی اور سُرخ رنگ کے کپڑے کا تھا جس پر بیل بُوٹے کاڑھے گئے تھے جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

۳۰ اُنہوں نے مُقدّس تاج کا پتر خالص سونے کا بنایا اور اُس پر ایک انگشتری کے نقش کی طرح یہ کندہ کیا: خداوند کے لیے مُقدّس۔ ۳۱ اور پھر اُنہوں نے اُسے عمامہ کے ساتھ اوپر باندھنے کے لیے اُس میں ایک نیلا فیتہ جوڑ دیا جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

مُوسیٰ مسکن کا معائنہ کرتا ہے

۳۲ اِس طرح خیمۂ اجتماع کے مسکن کا سب کام اَنجام تک پہنچا اور بنی اسرائیل نے سب کچھ ویسے ہی کیا جیسے کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔ ۳۳ پھر وہ اُس مسکن کو مُوسیٰ کے پاس لائے یعنی خیمہ اور اُس کا سارا سامان، اُس کی گھنڈیاں، تختے، بینڈے، بلّیاں اور پایے، ۳۴ اور مینڈھوں کی سُرخ رنگی ہُوئی کھالوں کا غلاف، دریائی بچھڑوں کی کھالوں کا غلاف اور بیچ کا پردہ، ۳۵ شہادت کا صندوق اور اُس کی چوبیں اور سرپوش، ۳۶ میز اور اُس کے تمام ظروف اور نذر کی روٹی، ۳۷ خالص سونے کا چراغدان مع چراغوں کے جو قطاروں میں رکھّے تھے اور اُس کے تمام لوازمات اور جلانے کے تیل، ۳۸ سونے کی قربان گاہ اور مسح کرنے کا تیل، خُوشبودار بخور، خیمہ کے مدخل کا پردہ، ۳۹ پیتل کا مذبح اور اُس کا پیتل کا جنگلہ، اُس کی چوبیں اور اُس کے تمام ظروف۔ اور لگن اور اُس کی چوکی۔ ۴۰ صحن کے پردے اور اُن کی بلّیاں اور پایے اور صحن کے دروازہ کے لیے پردے، رسّیاں اور صحن کے لیے خیمہ کی میخیں اور خیمۂ اجتماع کے مسکن کے لیے سارا سامان۔ ۴۱ اور مُقدّس میں خدمت کرتے وقت پہننے کے لیے بُنے ہُوئے لباس۔ اور ہارونؔ کاہن اور اُس کے بیٹوں کے لیے جب وہ بطور کاہن کام کریں، مُقدّس ملبوسات۔

۴۲ بنی اسرائیل نے سارا کام ویسے ہی کیا تھا جیسے کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔ ۴۳ مُوسیٰ نے اُس کام کا جائزہ لیا اور دیکھا کہ اُنہوں نے اُسے ویسے ہی کیا تھا جیسے خداوند نے حکم دیا تھا۔ تب مُوسیٰ نے اُنہیں برکت دی۔

مسکن کا کھڑا کیا جانا

۴۰ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ۲ پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو تُو خیمۂ اجتماع کا مسکن کھڑا کر دینا ۳ اور اُس میں شہادت کا صندوق رکھ دینا اور اُس کی حفاظت کے لیے بیچ کا پردہ کھینچ دینا۔ ۴ اور میز کو اندر لا کر اُس کے لوازمات اُس پر ترتیب سے رکھ دینا۔ پھر چراغدان کو اندر لا کر اُس کے چراغ روشن کر دینا۔ ۵ اور سونے کی بخور کی قربان گاہ کو شہادت کے صندوق کے سامنے رکھ دینا اور مسکن کے دروازہ پر پردہ لگا دینا۔

۶ سوختنی قربانی کے مذبح کو خیمۂ اجتماع کے مسکن کے سامنے رکھ دینا۔ ۷ لگن کو خیمۂ اجتماع اور مذبح کے درمیان رکھ کر اُس میں پانی بھر دینا ۸ اور اُس کے صحن کو چاروں طرف سے گھیر کر اُس کے مدخل پر پردہ لگا دینا۔

۹ مسح کرنے والا تیل لینا اور اُسے خیمۂ اجتماع کے مسکن اور اُس کے اندر کے سب ظروف پر چھڑک کر اُس کی اور اُس کے سارے سامان کی تقدیس کرنا۔ تب وہ مُقدّس ٹھہرے گا۔ ۱۰ پھر سوختنی قربانی کے مذبح کو اور اُس کے تمام ظروف کو مسح کر کے مذبح کی تقدیس کرنا اور تب وہ نہایت ہی مُقدّس ٹھہرے گا۔ ۱۱ تب لگن اور اُس کی چوکی کو مسح کر کے اُن کی تقدیس کرنا۔

۱۲ ہارونؔ اور اُس کے بیٹوں کو خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر لا کر اُنہیں پانی سے غسل دلانا۔ ۱۳ تب ہارونؔ کو مُقدّس لباس پہنا کر اُسے مسح کرنا اور اُس کی تقدیس کرنا تا کہ وہ بطور کاہن میری خدمت کرے ۱۴ اور اُس کے بیٹوں کو لا کر اُنہیں کُرتے پہنانا ۱۵ اور جس طرح تُو اُن کے باپ کو مسح کرے گا ویسے ہی اُن کو مسح کرنا تا کہ وہ بطور کاہن میرے لیے خدمت انجام دیں۔ اُن کا مسح کیا جانا ایسی کہانت کے لیے ہوگا جو آنے والی تمام نسلوں میں ابد تک جاری رہے گی۔ ۱۶ مُوسیٰ نے سب کچھ ویسے ہی کیا جیسے کہ خداوند نے اُسے حکم دیا تھا۔

۱۷ پس دوسرے سال کے پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو مسکن کھڑا کیا گیا۔ ۱۸ اور جب مُوسیٰ نے مسکن کو کھڑا کیا تو اُس نے پایوں کو اُن کی جگہ پر قائم کیا، چوکھٹے بنائے اور اُن کے بینڈے لگا کر ستون کھڑے کر دیے۔ ۱۹ پھر اُس نے مسکن پر خیمہ تان دیا اور اُس کے اوپر غلاف چڑھا دیا

جیسے کہ خداوند نے اُسے حکم دیا تھا۔
[۲۰] اُس نے شہادت نامہ کو لے کر صندوق میں رکھ دیا اور چوبوں کو صندوق میں لگا دیا اور سرپوش کو اُس کے اوپر ٹکا دیا۔ [۲۱] اور پھر وہ اُس صندوق کو مسکن میں لایا اور بیچ کے پردہ کو لگا کر شہادت کے صندوق کو محفوظ کر دیا جیسے کہ خداوند نے اُسے حکم دیا تھا۔
[۲۲] مُوسیٰ نے اُس میز کو خیمۂ اِجتماع میں مسکن کی شمالی جانب پردہ کے باہر رکھ دیا [۲۳] اور اُس پر خداوند کے روبرو روٹی سجا کر رکھ دی جیسے کہ خداوند نے اُسے حکم دیا تھا۔
[۲۴] اُس نے چراغدان کو خیمۂ اِجتماع میں مسکن کی جنوبی سمت میں میز کے سامنے رکھ دیا۔ [۲۵] اور چراغوں کو خداوند کے روبرو روشن کر دیا جیسے کہ خداوند نے اُسے حکم دیا تھا۔
[۲۶] مُوسیٰ نے سونے کی بنی ہُوئی قربان گاہ کو خیمۂ اِجتماع میں اُس پردہ کے سامنے رکھ دیا۔ [۲۷] اور اُس پر خُوشبودار بخور جلایا جیسے کہ خداوند نے اُسے حکم دیا تھا۔ [۲۸] اور پھر اُس نے مسکن کے دروازہ پر پردہ لگا دیا۔
[۲۹] اُس نے سوختنی قربانی کا مذبح خیمۂ اِجتماع کے مسکن کے دروازہ پر رکھ کر اُس پر سوختنی قربانیاں اور نذر کی قربانیاں چڑھائیں جیسے کہ خداوند نے اُسے حکم دیا تھا۔
[۳۰] اُس نے لگن کو خیمۂ اِجتماع اور اُس مذبح کے درمیان رکھ کر اُس میں دھونے کے لیے پانی بھر دیا۔ [۳۱] اور مُوسیٰ اور ہارون اور اُس کے بیٹوں نے اُسے اپنے ہاتھ پاؤں دھونے کے لیے اِستعمال کیا۔ [۳۲] اور جب بھی وہ خیمۂ اِجتماع میں داخل ہوتے یا مذبح کے قریب جاتے تو وہ اپنے ہاتھ پاؤں دھو کر جاتے جیسے کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔
[۳۳] پھر مُوسیٰ نے مسکن اور مذبح کے اِردگرد صحن کو گھیر کر صحن کے دروازہ کا پردہ ڈال دیا اور یوں مُوسیٰ نے اُس کام کو ختم کیا۔

خداوند کا جلال

[۳۴] تب خیمۂ اِجتماع پر ابر چھا گیا اور مسکن خداوند کے جلال سے معمور ہو گیا۔ [۳۵] اور مُوسیٰ خیمۂ اِجتماع میں داخل نہ ہو سکا کیونکہ وہ ابر اُس پر ٹھہرا ہُوا تھا اور مسکن خداوند کے جلال سے معمور تھا۔
[۳۶] اور بنی اِسرائیل کے سارے سفر میں جب کبھی وہ بادل اُس مسکن کے اوپر سے چھٹ جاتا تو وہ آگے بڑھتے۔ [۳۷] لیکن اگر وہ بادل سایہ ڈالے رہتا تو وہ اُس کے چھٹ جانے کے دِن تک سفر نہ کرتے تھے۔ [۳۸] خداوند کا ابر اسرائیل کے سارے گھرانے کے سارے سفر کے دوران اُن کی نظروں کے سامنے دِن کو مسکن کے اوپر چھایا رہتا تھا اور رات کو اُس میں آگ ہوتی تھی۔

اِحبار

پیش لفظ

بنی اِسرائیل کو حضرت مُوسیٰ کی قیادت میں فرعونِ مصر کی غلامی سے نکلنے کے تین ماہ بعد کوہِ سینا کے دامن میں ایک سال گزارنے کی سعادت نصیب ہُوئی تھی۔ حضرت ہارون اُن کے دستِ راست تھے۔ یہاں اُنہیں ایک قومِ واحد کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے کا تجربہ ہُوا تھا۔ اب اُنہیں اپنے خداوند خدا سے بہتر طور پر آشنا ہونے کی ضرورت تھی۔ یہ خدا خُود بھی پاک تھا اور چاہتا تھا کہ اُس کی برگزیدہ قوم بھی پاک زندگی بسر کرے چنانچہ اُس کا اِرشاد تھا: پاک بنو کیونکہ میں جو تمہارا خداوند خدا ہُوں پاک خدا ہُوں (۱۹: ۲)۔ اِس آیتِ طیّبہ کے مطابق لوگوں کو پاک زندگی بسر کرنے کی تلقین کی گئی۔

اِس ضرورت کی تکمیل کے لیے خداوند خدا نے بنی اِسرائیل کو حضرت مُوسیٰ کے ذریعہ پاک اور راستباز زندگی گزارنے کے طور طریقے بتائے قوانین اور احکام دیئے صحیح طور پر عبادت کرنے کے اُصول بتائے اور اُنہیں ایسے پیشوا بھی دیئے جو اُن کی رہنمائی کر سکیں۔ چنانچہ حضرت مُوسیٰ نے یہ کتاب تصنیف فرمائی۔ علماء نے اِس کتاب کو ۱۴۵۰-۱۴۱۰ ق م کے درمیانی عرصہ کی تصنیف بتایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حضرت مُوسیٰ نے اِسے کوہِ سینا کے دامن میں رہتے ہُوئے لکھا تھا۔ یہ توریت کی تیسری کتاب ہے۔

کتاب اِحبار کی وجہ تسمیہ کے بارے میں عرض ہے کہ حضرت یعقوب (اِسرائیل) کے بارہ بیٹوں میں سے ایک بیٹے کا نام لاوی

تھا۔ لاوی کی نسل یعنی بنی لاوی کو یہودی قوم کے مرکزی عبادتخانہ یعنی ہیکل میں کاہنوں کے ساتھ مل کر مختلف خدمات انجام دینے کے لیے چُنا گیا تھا (گنتی ۳:۵۔۶)۔ اِن خدمات کی تفصیل اِس کتاب میں موجود ہے۔ مُقدّس بائبل کے عربی ترجمہ میں اِس کتاب کو اللاّویین (لاوی کی جمع) اور انگریزی ترجمہ میں Leviticus کا نام دیا گیا ہے لیکن اُردو ترجمہ میں اِسے اِحبار کہہ کر پکارا گیا ہے۔ یہ لفظ حِبر (عقلمند) کی جمع ہے۔ بنی لاوی کے لیے لازم تھا کہ وہ راستبازی اور عقلمندی کو کام میں لاتے ہُوئے اپنی دینی خدمات انجام دیں۔

اِحبار کی کتاب کے مطالعہ سے قارئین کو معلوم ہوگا کہ بنی اسرائیل کے یہاں عبادتِ اِلٰہی کے طور طریقے کیا تھے اور اُن پر کون کون سی رسموں کی بجا آوری فرض کر دی گئی تھی۔ اُن کے دینی پیشواؤں کو کون کون سے دینی فرائض انجام دینے پڑتے تھے۔ مختلف قربانیوں، تہواروں، عیدوں اور دِنوں وغیرہ کا ذکر اور امرونہیٔ حلال وحرام کا بیان بھی اِس کتاب میں تفصیل سے موجود ہے۔ کاہن، قربانی، ذبیحہ، مذبح، نذر، خُون، چربی، مُقدّس، راستبازی، گناہ وغیرہ بعض ایسے الفاظ ہیں جو اِس کتاب میں تکرار کے ساتھ اِستعمال کیے گئے ہیں۔

اِس کتاب میں مذکورہ قربانیوں اور اُنہیں پیش کرنے والے کاہنوں کا اِشارہ خداوند یسُوع مسیح کی (جو خدا کا بےداغ اور پاک برّہ ہے) صلیبی قربانی کی طرف ہے جو آپ نے ہم گنہگاروں کی مغفرت کے لیے بطور کفّارہ کوہِ کلوری پر پیش کی۔

اِس کتاب کو ذیل کے دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ خدائے قُدّوس کی عبادت (۱:۱۔۱۶:۱۷)

۲۔ پاک زندگی کے اُصول وقوانین (۱۸:۱۔۲۷:۳۴)

سوختنی قربانی

۱ خداوند نے خیمۂ اجتماع سے مُوسیٰ کو بلایا اور اُس سے کہا[۲] کہ اِسرائیلیوں سے مخاطب ہو اور اُن سے کہہ کہ جب تُم میں سے کوئی خداوند کے لیے کوئی ہدیہ لائے تو وہ اپنے گلّہ یا ریوڑ میں سے گائے بَیل یا بھیڑ بکری کی قربانی دے۔

[۳] اگر وہ ہدیہ گلّے کا جانور ہو تو وہ بےعیب نر ہو اور لازم ہے کہ ہدیہ لانے والا اُسے خیمۂ اجتماع کے مدخل پر سوختنی قربانی کے طور پر چڑھائے تاکہ وہ خداوند کے حُضور مقبول ٹھہرے۔ [۴] اور وہ سوختنی قربانی کے جانور کے سر پر اپنا ہاتھ رکھے اور وہ اُس کی جانب سے اُس کے لیے بطور کفّارہ قبول ہوگا۔ [۵] اور وہ اُس بچھڑے کو خداوند کے حُضور ذبح کرے اور پھر ہارون کے بیٹے جو کاہن ہیں اُس کا خُون لائیں اور اُسے خیمۂ اجتماع کے مدخل پر مذبح کے چاروں طرف چھڑک دیں۔ [۶] پھر وہ سوختنی قربانی کے اُس جانور کی کھال اُتارے اور اُسے ٹکڑوں میں کاٹے [۷] اور ہارون کے بیٹے جو کاہن ہیں مذبح پر آگ رکھیں اور اُس آگ پر ترتیب سے لکڑیاں چُن دیں [۸] پھر ہارون کے کاہن بیٹے اُن ٹکڑوں کو سر اور چربی سمیت جلتی لکڑیوں پر جو مذبح پر ہیں ترتیب سے رکھ دیں [۹] لیکن اُس کی انتڑیوں اور پایوں کو پانی سے دھویا جائے اور پھر کاہن اُن تمام کو مذبح پر جلائے تاکہ یہ سوختنی قربانی خداوند کے لیے راحت انگیز خُوشبو والی آتشین قربانی ہو۔

[۱۰] اور اگر اُس کا ہدیہ ریوڑ کی بھیڑ یا بکری کی سوختنی قربانی ہو تو وہ بےعیب نر کی قربانی دے۔ [۱۱] وہ اُسے خداوند کے حُضور میں مذبح کی شمالی سمت ذبح کرے اور ہارون کے کاہن بیٹے اُس کا خُون مذبح کے چاروں طرف چھڑک دیں۔ [۱۲] پھر وہ اُسے کاٹ کر اُس کے ٹکڑے کرے اور کاہن اُن ٹکڑوں کو سر اور چربی سمیت مذبح پر جلتی لکڑیوں پر ترتیب سے رکھ دے [۱۳] لیکن وہ انتڑیوں اور پایوں کو پانی سے دھولے۔ تب کاہن سب کو لے کر مذبح پر جلا دے اور یہ سوختنی قربانی خداوند کے لیے راحت انگیز خُوشبو والی قربانی ہے۔

[۱۴] اگر خداوند کے لیے اُس کی نذر پرندوں کی سوختنی قربانی ہے تو وہ قمری یا کبوتر کا بچّہ نذر چڑھائے۔ [۱۵] اور کاہن اُسے مذبح پر لا کر اُس کا سر مروڑ ڈالے اور اُسے مذبح پر جلا دے لیکن اُس کے خُون کو مذبح کے پہلو میں ٹپک جانے دے۔ [۱۶] اور اُس کا پوٹا آلایش سمیت نکال لے اور اُسے لے جا کر مذبح کی مشرقی جانب راکھ کی جگہ میں پھینک دے۔ [۱۷] وہ اُس کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر اُسے چیرے لیکن الگ الگ نہ کرے اور پھر کاہن اُسے اُن لکڑیوں پر رکھ دے جو مذبح کے اوپر آگ پر ہوں گی اور اُسے جلا دے۔ یہ سوختنی قربانی خداوند کے لیے راحت انگیز خُوشبو والی آتشین قربانی ہو۔

اناج کی قربانی

۲ جب کوئی خداوند کے لیے اناج کو بطور نذر پیش کرے تو وہ مَیدہ لا کر چڑھائے اور اُس میں تیل ڈال کر اُس کے اوپر لُبان رکھے۔ [۲] وہ اُسے ہارون کے کاہن بیٹوں کے پاس لائے۔ تب کاہن تیل ملے ہُوئے مَیدہ میں سے مُٹھی بھر مَیدہ لُبان سمیت لے کر اُسے یادگار کے طور پر مذبح کے اوپر جلا دے۔ یہ خداوند کے لیے راحت انگیز خُوشبو والی آتشین قربانی ہوگی۔ [۳] اُس اناج کی قربانی میں

سے جو کچھ باقی رہ جائے وہ ہارُونؔ اور اُس کے بیٹوں کا ہوگا۔ یہ خداوند کو پیش کی جانے والی آتشین قربانیوں کا پاک ترین حِصّہ ہے۔
۴ اگر تُو تنور میں پکائے ہُوئے اناج کی نذر لائے تو وہ تیل مِلے ہُوئے مَیدہ کے بےخمیری کُلچے یا تیل چُپڑی ہُوئی بےخمیری چپاتیاں ہوں۔ ۵ اور اگر تیرے اناج کی نذر توے پر پکائی گئی ہو تو وہ تیل مِلے مَیدہ کی ہو جس میں خمیر نہ ملا ہو۔ ۶ اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس پر تیل ڈالنا اور وہ اناج والی نذر ہوگی۔ ۷ اگر تیری اناج کی نذر کڑاہی میں تلی گئی ہو تو وہ مَیدہ اور تیل سے بنائی جائے۔ ۸ تُو اُن چیزوں کی بنی ہُوئی اناج کی نذر خداوند کے حُضور لا کر کاہن کو پیش کرنا تاکہ وہ اُسے مذبح کی طرف لے جائے ۹ اور اناج کی اُس نذر میں سے یادگاری کا حِصّہ لے کر اُسے بطور آتشین قربانی مذبح پر جلا دے جو خداوند کے لیے راحت انگیز خُوشبو ہوگی۔ ۱۰ اور اناج کی نذر سے جو باقی بچے وہ ہارون اور اُس کے بیٹوں کا ہوگا۔ خداوند کو آتشین قربانی پیش کرنے کا یہ پاک ترین حِصّہ ہوگا۔
۱۱ اور اناج کی ہر ایک نذر جو خداوند کے حُضور لائی جائے وہ خمیر کے بغیر ہو۔ تُم خداوند کو آتشین قربانی پیش کرتے وقت اُس میں خمیر اور شہد ملا کر کبھی مت جلانا۔ ۱۲ تُم اُنہیں پہلے پھلوں کی نذر کے طور پر خداوند کے حُضور لا سکتے ہو لیکن وہ بطور راحت انگیز خُوشبو مذبح پر نہ چڑھائے جائیں۔ ۱۳ اور اپنی تمام اناج والی نذروں کو نمکین بنانا۔ اور اناج کی کسی نذر کو اپنے خدا کے عہد کے نمک کے بغیر نہ رہنے دینا۔ ساری نذریں نمک کے ساتھ چڑھائی جائیں۔
۱۴ اور اگر تُم اناج کے پہلے پھلوں کی نذر خداوند کے حُضور لاؤ تو اُن کی بالیں مسل کر دانے نکالنا اور اُنہیں آگ میں بھون کر نذر چڑھانا۔ ۱۵ اور اُس پر تیل اور بخُور ڈالنا۔ یہ اناج کی چڑھائی جانے والی نذر ہے۔ ۱۶ اور کاہن مسل کر نکالے ہُوئے اناج، تیل اور سارے بخُور کے یادگاری حِصّہ کو جلا دے تاکہ یہ خداوند کے لیے آتشین قربانی ہو۔

رفاقت کا ذبیحہ

۳ اگر کسی کی نذر رفاقت کے ذبیحہ کے طور پر ہو اور وہ گلّہ میں سے کسی جانور یعنی گائے بَیل کو چاہے وہ نر ہو یا مادہ، نذر کرے تو وہ ضرور بےعیب ہو اور ایسا جانور ہی خداوند کے حُضور قربان کیا جائے۔ ۲ اور وہ اپنا ہاتھ اپنی نذر کے جانور کے سر پر رکھے اور خیمۂ اِجتماع کے مدخل پر اُسے ذبح کرے۔ اور پھر ہارونؔ کے بیٹے جو کاہن ہیں اُس کے خُون کو مذبح کے مقابل تمام اطراف میں چھڑک دیں۔ ۳ اور وہ رفاقت کے ذبیحہ میں سے آتشین قربانی گذرانے یعنی وہ تمام چربی جو انتڑیوں پر ہو یا اُن کے ساتھ لگی ہُوئی ہو ۴ اور کمر کے قریب دونوں گردے اور اُن کے اوپر کی چربی اور جگر کے اوپر کی جھلّی جسے وہ گردوں کے ساتھ ہی الگ کرے۔ ۵ پھر ہارونؔ کے بیٹے اُنہیں مذبح پر سوختنی قربانی کے اوپر جو کہ جلتی لکڑیوں کے اوپر ہو، جلا دیں۔ یہ خداوند کے لیے راحت انگیز خُوشبو والی آتشین قربانی ہے۔
۶ اور اگر وہ اپنے ریوڑ کی بھیڑ بکریوں میں سے کوئی جانور رفاقت کے ذبیحہ کے طور پر خداوند کے حُضور لائے تو وہ بےعیب نر یا مادہ کو نذر کرے۔ ۷ اگر وہ برّہ نذر کرنا چاہے تو وہ اُسے خداوند کے حُضور لائے۔ ۸ اور وہ قربانی والے جانور کے سر پر اپنا ہاتھ رکھے اور اُسے خیمۂ اِجتماع کے سامنے ذبح کرے۔ اور پھر ہارون کے کاہن بیٹے اُس کے خُون کو مذبح کے مقابل تمام اطراف میں چھڑک دیں ۹ اور کاہن رفاقت کے ذبیحہ میں سے خداوند کے لیے آتشین قربانی پیش کرے یعنی اُس کی پوری چربی بھری دُم کو وہ ریڑھ کی ہڈّی کے پاس سے الگ کرے اور انتڑیوں کے اوپر کی یا اُن کے ساتھ لگی ہُوئی تمام چربی، ۱۰ کمر کے قریب دونوں گردے اور اُن کے اوپر کی چربی اور جگر کے اوپر کی جھلّی جسے وہ گردوں سمیت الگ کرے ۱۱ اور کاہن اُن کو بطور غذا، مذبح پر جلائے۔ یہ خداوند کے لیے ایک آتشین قربانی ہوگی۔
۱۲ اگر اُس کی نذر بکرا یا بکری ہو تو وہ اُسے خداوند کے حُضور لائے۔ ۱۳ اور اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھے اور اُسے خیمۂ اِجتماع کے سامنے ذبح کرے۔ اور ہارونؔ کے بیٹے اُس کا خُون مذبح پر چاروں طرف چھڑک دیں۔ ۱۴ اور جو کچھ وہ نذر کرے اُس میں سے وہ خداوند کے لیے یہ بطور آتشین قربانی پیش کرے: انتڑیوں کے اوپر کی یا اُن سے لگی ہُوئی تمام چربی، ۱۵ کمر کے نزدیک دونوں گُردے اور اُن کے اوپر کی چربی اور جگر کے اوپر کی جھلّی جسے وہ گُردوں سمیت الگ کر لے ۱۶ اور کاہن اُن کو بطور غذا مذبح پر جلا دے۔ یہ ایک آتشین قربانی اور راحت انگیز خُوشبو ہے۔ ساری چربی خداوند کی ہے۔
۱۷ اور جہاں بھی تُم رہو تمہاری آیندہ نسلوں کے لیے یہ ایک دائمی قانون ہوگا کہ تُم چربی اور خُون ہرگز نہ کھانا۔

خطا کی قُربانی

۴ اور خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا کہ ۲ بنی اِسرائیل سے کہہ کہ جب کوئی خداوند کے منع کیے ہُوئے کاموں میں سے کوئی کام کرے اور اُس سے غیر ارادی طور پر خطا ہو جائے۔
۳ اگر ممسوح کاہن ایسی خطا کرے جس سے قوم مجرم ٹھہرتی ہو تو وہ اُس خطا کے لیے جو اُس سے سرزد ہُوئی ہے ایک بےعیب بچھڑا خطا کی قربانی کے طور پر خداوند کے حُضور گذرانے۔ ۴ اور وہ اُس بچھڑے کو خیمۂ اِجتماع کے مدخل پر خداوند کے حُضور لائے اور اُس کے سر پر ہاتھ رکھے اور اُسے خداوند کے حُضور ذبح کرے۔ ۵ اور پھر ممسوح کاہن اُس

بچھڑے کا کچھ خُون خیمۂ اِجتماع کے اندر لے جائے [۶] اور وہ اُس خُون میں اپنی اُنگلی ڈبوڈبو کر اُس خُون میں سے کچھ مَقدِس کے پردہ کے سامنے خداوند کے آگے سات بار چھڑکے۔ [۷] پھر وہ اُس خُون میں سے کچھ خُون لے اور اُسے خُوشبودار بخور کی اُس قربان گاہ کے سینگوں پر لگائے جو خیمۂ اِجتماع میں خداوند کے آگے ہے اور اُس بچھڑے کا باقی خُون وہ سوختنی قربانی کے اُس مذبح کے پایہ پر جو خیمۂ اِجتماع کے مدخل پر ہے اُنڈیل دے۔ [۸] پھر وہ خطا کی قربانی کے بچھڑے کی تمام چربی کو اُس سے الگ کرے یعنی وہ چربی جو انتڑیوں کے اوپر یا اُن سے لگی ہوتی ہے۔ [۹] اور کمر کے نزدیک دونوں گُردے اور اُن کے اوپر کی چربی اور جگر کے اوپر کی جِھلّی جسے وہ گُردوں سمیت الگ کرلے۔ [۱۰] بالکل ویسے ہی جیسے کہ اُس بچھڑے کی چربی الگ کی جاتی ہے جو رفاقت کے ذبیحہ کے طور پر قربان کیا جاتا ہے۔ پھر وہ کاہن اُن کو سوختنی قربانی کے مذبح پر جلا دے۔ [۱۱] لیکن اُس بچھڑے کی کھال اور اُس کا تمام گوشت، سر اور پایے، انتڑیاں اور فضلہ [۱۲] یعنی باقی کا سارا بچھڑا لازماً لشکر گاہ سے باہر کسی صاف کی ہُوئی جگہ جہاں راکھ پھینکی جاتی ہے لے جائے اور اُسے راکھ کے ڈھیر پر لکڑیوں کی آگ میں جلادے۔

[۱۳] اور اگر بنی اِسرائیل کی ساری جماعت اُن کاموں میں سے جنہیں خداوند نے منع کیا ہے کسی کام کو دانستہ کر کے خطا کار ہوگئی ہو اور جماعت اُس بات سے بے خبر ہو تو بھی وہ لوگ قصوروار ہیں۔ [۱۴] اور جب وہ اُس خطا سے واقف ہوجائیں تو جماعت لازماً خطا کی قربانی کے طور پر ایک بچھڑا خیمۂ اِجتماع کے سامنے لائے۔ [۱۵] اور جماعت کے بزرگ اپنے اپنے ہاتھ خداوند کے حُضور اُس بچھڑے کے سر پر رکھیں اور وہ بچھڑا خداوند کے آگے ذبح کیا جائے۔ [۱۶] اور پھر ممسوح کاہن اُس بچھڑے کا کچھ خُون خیمۂ اِجتماع میں لے جائے [۱۷] اور وہ اپنی اُنگلی اُس خُون میں ڈبوڈبو کر اُس خُون کو پردہ کے سامنے خداوند کے آگے سات بار چھڑکے [۱۸] اور وہ اُس خُون میں سے کچھ خُون اُس مذبح کے سینگوں پر لگائے جو خیمۂ اِجتماع میں خداوند کے آگے ہے۔ اور باقی کا خُون وہ سوختنی قربانی کے اُس مذبح کے پایہ پر اُنڈیل دے جو خیمۂ اِجتماع کے مدخل پر ہے۔ [۱۹] اور اُس کی سب چربی اُس سے الگ کر کے اُسے مذبح پر جلا دے [۲۰] اور اُس بچھڑے سے بالکل وہی کرے جو کہ خطا کی قربانی کے بچھڑے کے ساتھ کیا تھا۔ یوں وہ کاہن اُن کے لیے کفّارہ دے گا اور وہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ [۲۱] پھر کاہن اُس بچھڑے کو لشکر گاہ سے باہر لے جائے اور اُسے جلا دے جیسے کہ اُس نے پہلے بچھڑے کو جلایا تھا۔ اور یہ جماعت کے لیے خطا کی قربانی ہے۔

[۲۲] اور جب کوئی سردار نادانستہ طور پر خطا کرے اور خداوند اپنے خدا کی طرف سے منع کیے ہُوئے کاموں میں سے کوئی کام کر کے مجرم ہو جائے [۲۳] اور جب اُسے اُس خطا سے جو اُس سے سرزد ہُوئی آگاہ کیا جائے تو وہ لازماً قربانی کے لیے ایک بے عیب بکرا لائے [۲۴] اور اپنا ہاتھ اُس بکرے کے سر پر رکھے اور اُسے اُس جگہ ذبح کرے جہاں سوختنی قربانی کے جانور خداوند کے آگے ذبح کیے جاتے ہیں۔ یہ خطا کی قربانی ہے۔ [۲۵] اور پھر کاہن اپنی اُنگلی کے ساتھ خطا کی قربانی کا کچھ خُون لے کر اُسے سوختنی قربانی کے مذبح کے سینگوں پر لگائے اور باقی کا خُون مذبح کے پایہ پر اُنڈیل دے۔ [۲۶] اور تمام چربی کو مذبح پر جلا دے جیسے کہ اُس نے رِفاقت کے ذبیحہ کی چربی کو جلایا تھا۔ اِس طرح وہ کاہن اُس آدمی کی خطا کا کفّارہ دے گا اور وہ آدمی معاف کر دیا جائے گا۔

[۲۷] اگر جماعت کا کوئی فرد غیر اِرادی طور پر خطا کرے اور ایسا کام کرے جسے خداوند کے احکام کے مطابق ممنوع قرار دیا گیا ہو اور وہ مجرم ہو جائے [۲۸] اور جب اُسے اُس خطا سے جو اُس سے سرزد ہُوئی آگاہ کیا جائے تو لازماً وہ اُس خطا کے لیے جو اُس سے سرزد ہُوئی ایک بے عیب بکری لائے [۲۹] اور اپنا ہاتھ خطا کی قربانی کے جانور کے سر پر رکھے اور اُسے سوختنی قربانی کی جگہ پر ذبح کرے۔ [۳۰] اور پھر وہ کاہن اُس خُون میں سے کچھ اپنی اُنگلی پر لے کر سوختنی قربانی کے مذبح کے سینگوں پر لگائے اور باقی کا خُون مذبح کے پایہ پر اُنڈیل دے۔ [۳۱] اور وہ تمام چربی کو الگ کرے بالکل اُسی طرح جیسے کہ رِفاقت کے ذبیحہ کی چربی الگ کی جاتی ہے اور اُسے مذبح پر رکھ کر خداوند کے لیے راحت انگیز خُوشبو کے طور پر جلا دے۔ اِس طرح وہ کاہن اُس کے لیے اُس خطا کا جو اُس سے سرزد ہُوئی کفّارہ دے گا اور وہ معاف کر دیا جائے گا۔

[۳۲] اور اگر وہ بطور خطا کی قربانی کوئی برّہ لائے تو وہ بے عیب مادہ لائے۔ [۳۳] اور وہ اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھّے اور وہ اُسے خطا کی قربانی کے طور پر اُس جگہ ذبح کرے جہاں سوختنی قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ [۳۴] اور پھر کاہن اپنی اُنگلی سے خطا کی اُس قربانی کا کچھ خُون لے کر اُسے سوختنی قربانی کے مذبح کے سینگوں پر لگائے اور باقی کا خُون مذبح کے پایہ پر اُنڈیل دے۔ [۳۵] اور وہ تمام چربی کو الگ کرے بالکل ویسے ہی جیسے رفاقت کے ذبیحہ کے برّہ کی چربی الگ کی جاتی ہے۔ اور کاہن اُسے مذبح پر خداوند کی آتشین قربانیوں کے اوپر رکھ کر جلا دے۔ اِس طرح کاہن اُس کے لیے اُس خطا کا جو اُس سے سرزد ہُوئی کفّارہ دے گا اور وہ معاف کر دیا جائے گا۔

۵

اور اگر کوئی اِس طرح خطا کرے کہ جو کچھ اُس نے دیکھا ہو یا جانتا ہو اُس کے متعلق اُسے قسم کھا کر گواہی دینے کے لیے کہا جائے اور وہ کچھ نہ بتائے تو وہ اُس خطا کا ذمہ وار

ٹھہرایا جائے گا۔ [۲] یا اگر کوئی شخص کسی ایسی چیز کو چھُولے جو رسمی طور پر ناپاک سمجھی جاتی ہو خواہ وہ ناپاک جنگلی جانور کی یا ناپاک چوپایے کی یا رینگنے والے ناپاک جاندار کی لاش ہو اور خواہ وہ اُس سے بےخبر ہو کہ وہ ناپاک ہو گیا ہے تو وہ مجرم ٹھہرے گا۔
[۳] یا اگر وہ اِنسانی نجاست کی کسی ایسی چیز کو نادانستہ چھُولے جو اُسے ناپاک کر دے تو معلوم ہونے پر وہ مجرم ٹھہرے گا۔
[۴] یا اگر کوئی شخص اچھا یا برا کچھ بھی کرنے کی بغیر سوچے سمجھے قسم کھالے یعنی کسی معاملہ میں لاپرواہی سے قسم کھالے خواہ وہ اُس سے بےخبر بھی ہو تو بھی جب اُسے اُس کا علم ہوگا تو وہ مجرم ٹھہرے گا۔
[۵] جب کوئی شخص اِن باتوں میں سے کسی میں مجرم ہو تو وہ لازماً اُس امر کا اِقرار کرے جس میں اُس سے خطا ہُوئی ہو۔ [۶] اور جو خطا اُس سے سرزد ہُوئی ہے اُس کی سزا کے طور پر وہ لازماً ریوڑ میں سے ایک مادہ بھیڑ یا بکری خطا کی قربانی کے طور پر خداوند کے حُضور لائے اور کاہن اُس کی خطا کا کفّارہ دے دے۔
[۷] اور اگر اُسے بھیڑ دینے کا مقدور نہ ہو تو وہ دو قُمریاں یا کبوتر کے دو بچّے اپنی خطا کی سزا کے طور پر خداوند کے حُضور گذرانے یعنی ایک خطا کی قربانی کے لیے اور ایک سوختنی قربانی کے لیے۔ [۸] وہ اُنہیں کاہن کے پاس لائے جو پہلے اُسے خطا کی قربانی کے لیے گذرانے۔ وہ اُس کا سر گردن کے پاس سے مروڑ ڈالے لیکن اُسے مکمل طور پر الگ نہ کرے۔ [۹] اور خطا کی قربانی کا کچھ خُون مذبح کی اطراف کے مقابل چھڑک دے اور باقی کا خُون مذبح کے پایہ پر بہہ جانے دے۔ یہ خطا کی قربانی ہے۔ [۱۰] پھر کاہن دوسرے پرندہ کو مقرّرہ طریقہ کے مطابق بطور سوختنی قربانی گذرانے اور اُس سے سرزد ہُوئے گناہ کے لیے کفّارہ دے تو اُسے معافی ملے گی۔
[۱۱] تاہم اگر اُسے دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچّے لانے کا بھی مقدُور نہ ہو تو وہ اپنی خطا کے بدلے نذر کے طور پر ایفہ کے دسویں حِصّہ کے برابر مَیدہ خطا کی قربانی کے لیے لائے اور وہ اُس پر تیل یا بخُور ہرگز نہ ڈالے کیونکہ یہ خطا کی قربانی ہے۔ [۱۲] اور وہ اُسے کاہن کے پاس لائے جو اُس میں سے مُٹھی بھر یادگاری کے حِصّہ کے طور پر لے کر اُسے مذبح پر اُن قربانیوں کے اوپر رکھ کر جلائے جو خداوند کو آتشین قربانیوں کے طور پر گذرانی گئی ہوں۔ یہ خطا کی قربانی ہے۔ [۱۳] اِس طرح کاہن اِن خطاؤں میں سے جو اُس سے سرزد ہُوئی ہیں کسی خطا کے لیے اُس کا کفّارہ دے تو اُسے معافی ملے گی اور نذر کا باقی حِصّہ کاہن کا ہوگا جیسا کہ اناج کی نذر کا ہوتا ہے۔

جُرم کی قربانی

[۱۴] اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا [۱۵] کہ جب کوئی شخص خداوند کی پاک چیزوں میں سے کسی چیز کی بےحُرمتی کر کے غیر ارادی طور پر خطا کرے تو وہ بطور سزا ریوڑ میں سے ایک بےعیب مینڈھا خداوند کے حُضور لائے جس کی مناسب قیمت چاندی میں مَقدِس کی مِثقال کے مطابق ہو۔ یہ خطا کی قربانی ہے۔ [۱۶] اور اُن پاک چیزوں میں سے کسی چیز کے بارے میں اُس سے خطا ہُوئی ہو تو وہ لازماً اُس کا معاوضہ دے اور اُس چیز کی قیمت کا پانچواں حِصّہ اور بڑھا کر اُسے کاہن کو دے جو اُس مینڈھے کو جُرم کی قربانی کے طور پر چڑھا کر اُس کا کفّارہ دے تو اُسے معافی ملے گی۔
[۱۷] اگر کوئی شخص اُن کاموں میں سے کوئی کام کر کے خطا کرے جنہیں خداوند نے ممنوع ٹھہرایا ہے خواہ وہ اُس سے بےخبر ہو تو بھی وہ مجرم ہوگا اور اپنی خطا کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔ [۱۸] وہ ریوڑ میں سے مناسب قیمت کا ایک بےعیب مینڈھا جُرم کی قربانی کے طور پر کاہن کے پاس لائے۔ یوں کاہن اُس کی خاطر اُس کی اُس خطا کے لیے جو غیر ارادی طور پر اُس سے سرزد ہُوئی کفّارہ دے تو وہ معافی پائے گا۔ [۱۹] یہ جُرم کی قربانی ہے کیونکہ وہ خداوند کے احکام کے خلاف کام کرنے کے باعث مجرم ٹھہرا ہے۔

۶ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا [۲] کہ اگر کوئی خطا کرتا ہے اور خداوند کی حکم عدولی کر کے اُس چیز کے معاملہ میں جو اُس کے سپرد کی گئی ہو یا امانت کے طور پر رکھی گئی ہو یا چُرائی گئی ہو اپنے پڑوسی کو دھوکا دیتا ہے [۳] یا اگر اُسے کھوئی ہُوئی چیز مل جاتی ہے لیکن وہ اُس کے متعلق جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹی قسم کھاتا ہے یا اگر وہ لوگوں کی طرح کوئی خطا کرتا ہے [۴] اور جب وہ اِس طرح خطا کرنے کے بعد مجرم ٹھہرایا جاتا ہے تو جو کچھ اُس نے چُرایا ہے یا جبراً لیا ہے یا جو کچھ اُس کے پاس امانت کے طور پر رکھا گیا تھا یا کوئی کھوئی ہُوئی چیز اُسے مل جاتی ہے [۵] یا جس کسی چیز کے بارے میں اُس نے جھوٹی قسم کھائی ہو تو لازم ہے کہ وہ اُسے واپس کرے اور اُس کا پورا معاوضہ دے اور اُس کی قیمت کے پانچویں حِصّہ کے اضافہ کے ساتھ اُس کے مالک کو اپنے جُرم کی قربانی پیش کرنے کے دِن لَوٹا دے۔ [۶] اور بطور جرمانہ ریوڑ سے مقرّرہ قیمت کا ایک مینڈھا جُرم کی قربانی کے طور پر کاہن کے پاس یعنی خداوند کے حُضور لائے۔ [۷] اِس طرح کاہن خداوند کے آگے اُس کے لیے کفّارہ دے گا اور اُسے اُن تمام باتوں کی جن کے باعث وہ مجرم ٹھہرا ہے معافی مل جائے گی۔

سوختنی قربانی

[۸] اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا [۹] کہ ہارون اور اُس کے بیٹوں کو یوں حکم دے کہ سوختنی قربانی کے لیے قواعد یہ ہیں: سوختنی قربانی مذبح کے آتشدان پر ساری رات صبح ہونے تک رہے اور مذبح پر آگ لازماً جلتی رہے۔ [۱۰] اور تب کاہن اپنا کتان کا لباس زیبِ تن کرے اور اپنے نیچے پاجامے پہن کر مذبح پر آگ سے بھسم کی ہُوئی سوختنی قربانی کی راکھ کو اُٹھا

کر مذبح کے پہلو میں رکھ دے [۱۱] اور پھر اُن کپڑوں کو اُتار کر دوسرے پہن لے اور اُس راکھ کو اُٹھا کر لشکرگاہ سے باہر کسی پاک وصاف جگہ لے جائے [۱۲] اور مذبح پر آگ جلتی رہے اور وہ کبھی بُجھنے نہ پائے۔ ہر صبح کاہن مذبح پر لکڑیاں رکھ کر سوختنی قربانی کو اُن پر چُن دے اور اُس کے اوپر رفاقت کے ذبیحوں کی چربی رکھ کر جلا دیا کرے۔ [۱۳] اور مذبح پر آگ ہمیشہ جلتی رہے اور کبھی بُجھنے نہ پائے۔

اناج کی نذریں

[۱۴] اور اناج کو بطور نذر چڑھانے کے قواعد یہ ہیں کہ ہارونؔ کے بیٹے اُسے مذبح کے سامنے خداوند کے حُضور لائیں [۱۵] اور کاہن اناج کی نذر میں سے مُٹھّی بھر میَدہ اور تیل اور ساتھ ہی اُس پر رکھا ہُوا تمام بخُور لے کر اِس یادگاری کے حِصّہ کو خداوند کے لیے راحت افزا خُوشبو کے طور پر مذبح پر جلا دے۔ [۱۶] اور جو باقی بچے اُسے ہارونؔ اور اُس کے بیٹے کھا لیں۔ لیکن وہ بغیر خمیر کسی پاک جگہ کھایا جائے یعنی وہ اُسے خیمۂ اجتماع کے صحن کے اندر کھائیں۔ [۱۷] اور اُسے خمیر کے ساتھ نہیں پکانا چاہیے۔ میرے لیے آگ میں جلا کر چڑھائی جانے والی نذروں میں سے میں نے اِسے اُن کے حِصّہ کے طور پر اُنہیں دیا ہے۔ اور خطا کی قربانی اور جُرم کی قربانی کی طرح یہ بہت ہی پاک ہے۔ [۱۸] اور ہارونؔ کی نسل کے سارے مرد اِسے کھا سکتے ہیں۔ اور خداوند کو بذریعہ آتش پیش کری جانے والی قربانیوں میں سے پُشت در پُشت اُن کا حِصّہ اُنہیں قانوناً ملتا رہے گا۔ اور جو کوئی اُن سے چھُو جائے وہ پاک ٹھہرے گا۔

[۱۹] اور خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا کہ [۲۰] جس دِن ہارونؔ کو مسح کیا جائے اُس دِن وہ اور اُس کے بیٹے خداوند کے حُضور یہ نذر پیش کریں: ایفہ کے دسویں حِصّہ کے برابر میَدہ آدھا صبح کو اور آدھا شام کو ہمیشہ نذر کی قربانی کے طور پر لائیں۔ [۲۱] اُسے تیل میں اچھی طرح گوند کر لانا اور توے پر پکانا اور پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس نذر کی قربانی کو خداوند کے حُضور راحت افزا خُوشبو کے طور پر پیش کرنا۔ [۲۲] اور ہارونؔ کا وہ بیٹا جو مسح کیے ہُوئے کاہن کے طور پر اُس کا جانشین ہو اُسے پیش کرے۔ یہ خداوند کا دائمی قانون ہے کہ اُسے بالکل جلا دیا جائے۔ [۲۳] اور کاہن کی نذر کی ہر ایک قربانی کو مکمل طور پر جلا دیا جائے اور وہ کبھی کھائی نہ جائے۔

خطا کی قربانی

[۲۴] اور خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا کہ [۲۵] ہارونؔ اور اُس کے بیٹوں سے کہہ کہ خطا کی قربانی کے قواعد یہ ہیں: خطا کی قربانی کا جانور خداوند کے آگے اُسی جگہ ذبح کیا جائے جہاں سوختنی قربانی کا جانور ذبح کیا جاتا ہے کیونکہ وہ نہایت پاک ہے۔ [۲۶] اور جو کاہن اُسے گُذرانے وہ اُسے کھائے۔ اور وہ پاک جگہ یعنی خیمۂ اجتماع کے صحن میں کھایا جائے۔

[۲۷] جو کچھ اُس گوشت سے چھُو جائے گا وہ بھی پاک ٹھہرے گا۔ اور اگر کسی کپڑے پر اُس کے خُون کی چھینٹ پڑ جائے تو تُم اُسے لازماً کسی پاک جگہ میں دھونا۔ [۲۸] اور مٹّی کا وہ برتن جس میں وہ کپڑا دھویا جائے لازماً توڑ دیا جائے۔ لیکن اگر وہ پیتل کے برتن میں دھویا گیا ہو تو اُس برتن کو مانج کر پانی سے دھو لیا جائے۔ [۲۹] اور کاہن کے خاندان کا کوئی بھی مرد خطا کی قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے۔ یہ نہایت ہی پاک ہے۔ [۳۰] لیکن جس خطا کی قربانی کا خُون کفّارہ دینے کے لیے خیمۂ اجتماع کے پاک مقام میں لایا گیا ہو اُس کا گوشت کبھی نہ کھایا جائے۔ بلکہ اُسے آگ میں جلا دینا چاہیے۔

جُرم کی قربانی

۷ اور جُرم کی قربانی کے لیے جو کہ نہایت مُقدّس ہے یہ قوانین ہیں: [۲] جُرم کی قربانی کا جانور اُسی جگہ ذبح کیا جائے جہاں سوختنی قربانی کا جانور ذبح کیا جاتا ہے اور اُس کا خُون مذبح کے مقابل تمام اطراف میں چھِڑک دیا جائے۔ [۳] اور اُس کی ساری چربی نذر کے طور پر چڑھائی جائے یعنی اُس کی موٹی دُم اور وہ چربی جو انتڑیوں کو ڈھانکتی ہے۔ [۴] اور دونوں گُردے اور اُن کے اوپر کی چربی اور جگر کی جھِلّی گُردوں سمیت، اُن سب کو الگ کر لیا جائے۔ [۵] کاہن اُن کو خداوند کے لیے بطور آتشین قربانی مذبح پر جلائے۔ یہ جُرم کی قربانی ہے۔ [۶] اور کاہن کے گھرانے کا ہر مرد اِسے کھا سکتا ہے لیکن یہ کسی پاک جگہ کھائی جائے؛ یہ نہایت ہی پاک ہے۔

[۷] اور خطا کی قربانی اور جُرم کی قربانی دونوں کے لیے یہی قاعدہ اپنایا جائے اور اُنہیں وہی کاہن لے جو اُن سے کفّارہ دیتا ہے۔ [۸] اور وہ کاہن جو کسی کے لیے سوختنی قربانی پیش کرتا ہے وہ سوختنی قربانی کے جانور کی کھال اپنے لیے لے سکتا ہے۔ [۹] ہر ایک نذر کی قربانی جو تنور میں پکائی گئی ہو یا کڑاہی میں تیار کی گئی ہو یا توے پر پکائی گئی ہو اُسی کاہن کی ہو گی جو اُسے پیش کرے گا۔ [۱۰] اور ہر ایک نذر کی قربانی خواہ اُس میں تیل ملا ہو یا وہ خشک ہو اُس میں سے ہارونؔ کے سب بیٹے برابر برابر حِصّہ پائیں گے۔

رفاقت کا ذبیحہ

[۱۱] اور رفاقت کا ذبیحہ جسے کوئی خداوند کے حُضور پیش کرتا ہے اُس کے لیے قواعد یہ ہیں:

[۱۲] اگر وہ اِسے شکرانہ کے طور پر پیش کرے تب وہ شکرانہ کے اِس ذبیحہ کے ساتھ تیل ملے ہُوئے بےخمیری کلچے اور تیل چُپڑی ہُوئی بےخمیری ٹکیاں اور تیل سے اچھی طرح گُندھے ہُوئے میَدے کی پوریاں بھی گُذرانے۔ [۱۳] اور رفاقت کے ذبیحہ کی قربانی کے ساتھ جو شکرانہ کے لیے ہو گی وہ خمیری ٹکیاں بھی نذر پیش کرے۔ [۱۴] اور ہر چڑھاوے کا

ایک ایک حِصّہ وہ خداوند کے لیے ہدیہ کے طور پر لائے اور یہ اُس کاہن کا ہوگا جو رفاقت کے ذبیحہ کا خُون چھڑکتا ہے۔ ۱۵ اُسے اپنی شکرانے والی رفاقت کی قربانی کا گوشت اُسی دِن کھا لینا چاہیے جس دِن وہ قربانی چڑھائی جائے اور وہ صبح تک اُس میں سے کچھ بھی باقی نہ چھوڑے۔

۱۶ لیکن اگر اُس کی قربانی کسی منّت کی وجہ سے یا رضاکارانہ طور پر چڑھائی گئی ہو تو وہ قربانی اُسی دِن کھا لی جائے جس دِن وہ گُذرانی جائے۔ اگر کچھ بچ رہے وہ اگلے دِن کھایا جاسکتا ہے۔ ۱۷ لیکن اُس قربانی کے گوشت میں جو کچھ بچ رہے اُسے تیسرے دِن آگ میں جلا دینا چاہیے۔ ۱۸ اگر رفاقت کی قربانی کا کچھ گوشت تیسرے دِن کھایا جائے تو وہ قبول نہ ہوگا اور اُسے گُذراننے والے کو اُس کا کوئی ثواب نہ ملے گا کیونکہ وہ مکروہ ہے۔ اور جو شخص اُس میں سے کچھ کھائے گا گناہ اُس کے سر لگے گا۔

۱۹ وہ گوشت جو کسی ناپاک چیز سے چھُو جائے ہرگز نہ کھایا جائے۔ بلکہ آگ میں جلا دیا جائے اور جہاں تک دوسرے گوشت کا تعلق ہے کوئی شخص جو رسمی طور پر پاک ہے اُسے کھا سکتا ہے۔ ۲۰ لیکن اگر کوئی ایسا شخص جو ناپاک ہو رفاقت کی قربانی کا کچھ گوشت جو خداوند کا حِصّہ ہے کھا لے تو وہ شخص لازماً اپنے لوگوں میں سے خارج کیا جائے۔ ۲۱ اگر کوئی کسی ناپاک چیز کو چھُو لے چاہے وہ اِنسان کی نجاست ہو یا کوئی ناپاک جانور یا کوئی نجس مکروہ شَے ہو اور رفاقت کی قربانی میں سے کچھ گوشت جو خداوند کا حِصّہ ہے کھا لے تو وہ شخص بھی لازماً اپنے لوگوں میں سے خارج کیا جائے۔

چربی اور لہو کھانے کی ممانعت

۲۲ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲۳ بنی اِسرائیل سے کہہ: تُم کسی بَیل، بھیڑ یا بکری کی چربی نہ کھانا ۲۴ جو جانور مرا ہُوا ہو یا اُسے جنگلی جانوروں نے پھاڑ ڈالا ہو اُس کی چربی کو اِستعمال تو کیا جاسکتا ہے لیکن تُم اُسے کھانا مت۔ ۲۵ جو کوئی کسی ایسے جانور کی چربی جسے خداوند کے لیے بطور آتشین قربانی گُذرانا جائے کھائے تو وہ اپنے لوگوں میں سے خارج کیا جائے ۲۶ اور جہاں کہیں بھی تُم رہو وہاں تُم کسی پرندے یا جانور کا لہو ہرگز نہ کھانا۔ ۲۷ اگر کوئی شخص خُون کھائے تو وہ لازماً اپنے لوگوں میں سے خارج کیا جائے۔

کاہنوں کا حِصّہ

۲۸ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲۹ بنی اِسرائیل سے کہہ کہ جو کوئی خداوند کے حُضور رفاقت کا ذبیحہ گُذرانے وہ اُس کا ایک حِصّہ اپنی قربانی کے طور پر خداوند کے حُضور چڑھائے۔ ۳۰ اور خداوند کے لیے آتشین قربانی وہ اپنے ہاتھوں سے لائے یعنی چربی کو سینہ سمیت لائے اور سینہ کو اوپر اُٹھا کر خداوند کے آگے ہلانے کی قربانی کے طور پر پیش کرے ۳۱ کاہن اُس چربی کو مذبح پر جلا دے لیکن وہ سینہ ہارون اور اُس کے بیٹوں کا ہوگا۔ ۳۲ اور تُم اپنی رفاقت کے ذبیحوں کی دہنی ران کاہن کو ہدیہ کے طور پر دے دینا۔ ۳۳ اور ہارون کا وہ بیٹا جو رفاقت کے ذبیحہ کا خُون اور چربی پیش کرے وہی وہ داہنی ران اپنے حِصّہ کے طور پر لے لے۔ ۳۴ میں نے بنی اِسرائیل کی رفاقت کی قربانیوں میں سے وہ سینہ جو اوپر اُٹھا کر ہلایا گیا اور وہ ران جو پیش کی گئی لے کر اُنہیں ہارون کاہن اور اُس کے بیٹوں کو دے دیا ہے کہ وہ بنی اِسرائیل کی جانب سے اُن کا دائمی حِصّہ ہو۔

۳۵ یہ ہے اُن قربانیوں کا حِصّہ جو خداوند کو بذریعہ آتش پیش کی گئیں اور جو اُس دِن ہارون اور اُس کے بیٹوں کے لیے مقرّر کیا گیا جب اُنہیں بطور کاہن خداوند کے حُضور خدمت انجام دینے کے لیے پیش کیا گیا تھا۔ ۳۶ جس دِن اُنہیں مسح کیا گیا اُس دِن خداوند نے حکم دیا کہ بنی اِسرائیل کاہنوں کو اُن کا یہ حِصّہ باقاعدہ طور پر پُشت در پُشت دیتے رہیں۔

۳۷ لہٰذا سوختنی قربانی، نذر کی قربانی، خطا کی قربانی، جُرم کی قربانی، بطور کاہن مامور ہونے کی قربانی اور رفاقت کی قربانی کے احکام یہ ہیں ۳۸ جو خداوند نے مُوسیٰ کو کوہِ سِینا پر اُس دِن دیئے جس دِن اُس نے سِینا کے بیابان میں بنی اِسرائیل کو حکم دیا کہ خداوند کے حُضور اپنی قربانیاں پیش کریں۔

ہارون اور اُس کے بیٹوں کی تقدیس

۸ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا ۲ ہارون کو اور اُس کے ساتھ اُس کے بیٹوں کو اور اُن کے لباس، مسح کرنے کے تیل، خطا کی قربانی کے بچھڑے کو اور دونوں مینڈھوں اور بے خمیری روٹیوں کی ٹوکری کو لے آ۔ ۳ اور ساری جماعت کو خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر جمع کر۔ ۴ اور جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا اُس نے ویسا ہی کیا اور جماعت خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر جمع ہوگئی۔

۵ تب مُوسیٰ نے اُس جماعت سے کہا کہ خداوند نے جو کچھ کرنے کا حکم دیا ہے وہ کیا جا رہا ہے۔ ۶ پھر مُوسیٰ ہارون اور اُس کے بیٹوں کو سامنے لایا اور اُنہیں پانی سے غُسل دلایا۔ ۷ اور اُس نے ہارون کو کرتا پہنا کر اُس پر کمر بند لپیٹا اور اُس کو جُبّہ پہنا کر اُس پر افود لگایا اور افود کے کمر بند کو جسے کسی ماہر کاریگر نے بُنا تھا اُس پر لپیٹا۔ یوں وہ اُس پر کس دیا گیا۔ ۸ اور سینہ بند کو اُس پر لگا کر اُس سینہ بند میں اُوریم اور تُمّیم لگا دیئے۔ ۹ پھر اُس نے ہارون کے سر پر عمامہ رکھ کر اُس پر سامنے کی طرف سونے کا پتّر یعنی مُقدّس تاج لگا دیا جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔ ۱۰ پھر مُوسیٰ نے مسح کرنے کا تیل لیا اور مسکن کو اور اُس کے اندر کی ہر چیز کو مسح کیا اور یوں اُن کی تقدیس کی۔ ۱۱ اور اُس نے اُس تیل میں

سے کچھ لے کر اُسے سات بار مذبح پر چھڑکا اور مذبح کو اور اُس کے تمام ظروف، پانی کے حوض اور اُس کی چوکی کو مسح کر کے اُن کی تقدیس کی۔ ۱۲ اور ہارون کی تقدیس کرنے کے لیے اُس نے اُس تیل میں سے کچھ لیا اور اُسے اُس کے سر پر ڈال کر اُسے مسح کیا۔ ۱۳ پھر وہ ہارون کے بیٹوں کو سامنے لایا اور اُن کو کرتے پہنائے اور اُن پر کمربند لپیٹے اور اُن کے سروں پر پٹکے باندھے جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

۱۴ پھر وہ خطا کی قربانی کے لیے بچھڑا لایا اور ہارون اور اُس کے بیٹوں نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھے ۱۵ اور مُوسیٰ نے اُس بچھڑے کو ذبح کیا اور اُس کا کچھ خُون لے کر اپنی اُنگلی سے اُسے مذبح کے تمام سینگوں پر لگایا تا کہ مذبح پاک ہو جائے اور باقی خُون کو اُس نے مذبح کے پایہ پر اُنڈیل دیا اور اِس طرح اُس نے اُس کا کفارہ دے کر اُس کی تقدیس کی۔ ۱۶ اور مُوسیٰ نے ساری چربی جو انتڑیوں پر تھی اور جگر کی جھِلّی اور دونوں گُردوں کو اُن کی چربی سمیت لے کر مذبح پر جلا دیا۔ ۱۷ لیکن اُس بچھڑے کو اُس کی کھال، اُس کے گوشت اور گوبر سمیت لشکر گاہ کے باہر جلا دیا جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

۱۸ اور پھر وہ سوختنی قربانی کے لیے مینڈھے کو سامنے لایا اور ہارون اور اُس کے بیٹوں نے اُس کے سر پر اپنے ہاتھ رکھے۔ ۱۹ پھر مُوسیٰ نے اُس مینڈھے کو ذبح کیا اور اُس کا خُون مذبح کے سامنے ہر طرف چھڑک دیا۔ ۲۰ اور اُس نے مینڈھے کو کاٹ کر اُس کے ٹکڑے کیے اور اُس کے سر، ٹکڑوں اور چربی کو جلا دیا۔ ۲۱ اور اُس نے اُس مینڈھے کی انتڑیوں اور پایوں کو پانی سے دھویا اور پورے مینڈھے کو مذبح پر بطور سوختنی قربانی جلا دیا تا کہ اُس کی راحت افزا خُوشبو اوپر جائے اور جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا یہ قربانی خداوند کو بذریعہ آتش پیش کی گئی۔

۲۲ اور پھر اُس نے دوسرے مخصوص مینڈھے کو پیش کیا اور ہارون اور اُس کے بیٹوں نے اُس کے سر پر اپنے ہاتھ رکھے ۲۳ اور مُوسیٰ نے اُس مینڈھے کو ذبح کیا اور اُس کا کچھ خُون لے کر ہارون کے داہنے کان کی لَو پر اور داہنے ہاتھ اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگایا۔ ۲۴ اور مُوسیٰ ہارون کے بیٹوں کو بھی سامنے لایا اور اُس نے اُس خُون میں سے کچھ اُن کے داہنے کانوں کی لَو پر اور اُن کے داہنے ہاتھوں اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگایا۔ اور پھر اُس نے باقی خُون مذبح کے سامنے ہر طرف چھڑک دیا۔ ۲۵ اور اُس نے چربی اور موٹی دُم اور ساری چربی جو انتڑیوں پر تھی اور جگر کی جھِلّی کو اور دونوں گُردوں کو، اُن کی چربی اور داہنی ران کو لیا ۲۶ اور پھر بے خمیری روٹی کی ٹوکری میں سے جو خداوند کے آگے تھی اُس نے ایک روٹی اور تیل چپڑی ہُوئی ٹکیا اور ایک چپاتی لے کر اُنہیں چربی اور داہنی ران پر رکھا۔ ۲۷ اور اُس نے اُن تمام کو ہارون اور اُس کے بیٹوں کے ہاتھوں پر رکھ کر اُن کو ہلانے کی قربانی کے طور پر خداوند کے رُوبرُو ہلایا۔ ۲۸ اور پھر مُوسیٰ نے اُنہیں اُن کے ہاتھوں سے لے کر مذبح پر سوختنی قربانیوں کے اوپر بطور تخصیصی قربانی جلا دیا تا کہ جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا خداوند کے لیے بذریعہ آگ پیش کی گئی یہ قربانی ایک راحت افزا خُوشبو ہو۔ ۲۹ اور اُس نے سینہ کو بھی لیا جو کہ اُس تخصیصی مینڈھے میں سے مُوسیٰ کا حِصّہ تھا۔ اور اُسے خداوند کے روبرو ہلانے کی قربانی کے طور پر ہلایا جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

۳۰ اور پھر مُوسیٰ نے مسح کرنے کا کچھ تیل اور مذبح سے کچھ خُون لے کر ہارون اور اُس کے لباس پر اور اُس کے بیٹوں اور اُن کے لباسوں پر چھڑکا۔ اِس طرح اُس نے ہارون اور اُس کے لباس کی اور اُس کے بیٹوں اور اُن کے لباسوں کی تقدیس کی۔

۳۱ اور پھر مُوسیٰ نے ہارون اور اُس کے بیٹوں سے کہا کہ اِس گوشت کو خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر اُبالو اور اُسے وہیں اُس روٹی کے ساتھ جو تخصیصی نذر کی ٹوکری میں ہے کھاؤ جیسا کہ مجھے خدا کی طرف سے حکم دیا گیا تھا کہ ہارون اور اُس کے بیٹے اُسے کھائیں۔ ۳۲ اور پھر باقی گوشت اور روٹی کو جلا دینا۔ ۳۳ اور سات دِن تک خیمۂ اِجتماع کے دروازہ سے باہر نہ جانا یعنی جب تک تمہاری تخصیص کی مدّت پوری نہ ہو جائے کیونکہ تمہاری تخصیص کو سات دِن لگیں گے۔ ۳۴ اور جو کچھ آج کیا گیا ہے اُس کا حکم خداوند نے دیا تھا تا کہ تمہارے لیے کفّارہ ہو۔ ۳۵ اور تُم لازماً سات روز تک دِن رات خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر ہی ٹھہرے رہنا اور خداوند کا حکم ماننا تا کہ تُم مرنے سے بچے رہو کیونکہ ایسا ہی حکم دیا گیا ہے۔ ۳۶ لہٰذا ہارون اور اُس کے بیٹوں نے وہ سب کچھ کیا جس کا خداوند نے مُوسیٰ کی معرفت حکم دیا تھا۔

کاہن اپنی خدمت شروع کرتے ہیں

۹ آٹھویں دِن مُوسیٰ نے ہارون اور اُس کے بیٹوں اور بنی اِسرائیل کے بزرگوں کو بلایا ۲ اور اُس نے ہارون سے کہا کہ اپنی خطا کی قربانی کے لیے ایک بے عیب بچھڑا اور اپنی سوختنی قربانی کے لیے ایک بے عیب مینڈھا خداوند کو پیش کر۔ ۳ اور پھر بنی اِسرائیل سے کہہ کہ خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا لو اور سوختنی قربانی کے لیے ایک سال کا بے عیب بچھڑا اور ایک سال کا بے عیب برّہ لو ۴ اور رفاقت کے ذبیحہ کے لیے ایک بَیل اور مینڈھا لو تا کہ تیل مِلی ہُوئی اناج کی نذر کے ساتھ خداوند کے حُضور اُن کی قربانی پیش کی جائے کیونکہ آج خداوند تُم پر ظاہر ہوگا۔

۵ اور وہ ساری چیزیں جن کا مُوسیٰ نے حکم دیا تھا خیمۂ اِجتماع کے سامنے لے آئے اور ساری جماعت نزدیک آ کر خداوند کے حُضور میں

کھڑی ہوگئی۔ ۶ پھر مُوسیٰ نے کہا: یہ وہ ہے جس کے کرنے کا خداوند نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ خداوند کا جلال تُم پر ظاہر ہو۔
۷ اور مُوسیٰ نے ہارُون سے کہا کہ مذبح کے نزدیک جا اور اپنی خطا کی قربانی اور اپنی سوختنی قربانی پیش کر اور اپنے لیے اور لوگوں کے لیے کفّارہ دے جیسا کہ خداوند نے حکم دیا ہے۔
۸ لہٰذا ہارون نے مذبح کے پاس جا کر اُس بچھڑے کو اپنی خطا کی قربانی کے طور پر ذبح کیا۔ ۹ اُس کے بیٹے اُس کا خُون لے کر اُس کے پاس آئے اور اُس نے اُس خُون میں اپنی اُنگلی ڈبو ڈبو کر اُس خُون کو مذبح کے سینگوں پر لگایا اور باقی ماندہ خُون کو اُس مذبح کے پایہ پر اُنڈیل دیا۔ ۱۰ اور اُس نے خطا کی قربانی کے ذبیحہ کی چربی، گُردے اور جگر کی جھلّی مذبح پر جلا دی جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔ ۱۱ اور گوشت اور کھال کو لشکر گاہ کے باہر جلا دیا۔
۱۲ اور پھر اُس نے سوختنی قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور اُس کے بیٹوں نے اُس ذبیحہ کا خُون اُسے دیا اور اُس نے اُسے مذبح کے مقابل تمام اطراف میں چھڑک دیا۔ ۱۳ اور اُنہوں نے سوختنی قربانی کے ٹکڑے کر کر کے سَر سمیت اُسے دیئے اور اُس نے اُنہیں مذبح پر جلا دیا۔ ۱۴ اور اُس نے انتڑیوں اور پایوں کو دھو کر اُنہیں مذبح پر سوختنی قربانی کے اوپر جلا دیا۔
۱۵ پھر ہارون اُس نذر کو لایا جو لوگوں کے لیے تھی۔ اور پھر اُس نے لوگوں کی خطا کی قربانی کا بکرا لیا اور اُسے ذبح کر کے خطا کی قربانی کے لیے پہلے والے بکرے کی طرح بطور نذر پیش کرنا۔
۱۶ اور وہ سوختنی قربانی کے جانور کو لایا اور حکم کے مطابق اُسے پیش کیا۔ ۱۷ اور وہ نذر کا اناج بھی لایا اور اُس میں سے مُٹھّی بھر لے کر اُسے مذبح پر جلایا۔ یہ قربانی صبح کی سوختنی قربانی کے علاوہ تھی۔
۱۸ اور اُس نے بیل اور مینڈھے کو لوگوں کی رفاقت کی قربانی کے طور پر ذبح کیا اور اُس کے بیٹوں نے اُس کا خُون اُسے دیا اور اُس نے اُسے مذبح کے مقابل تمام اطراف میں چھڑکا۔ ۱۹ لیکن بیل اور مینڈھے کے چربی والے حصّے یعنی موٹی دُم کو، انتڑیوں کے اوپر کی چربی کو، گُردوں کو اور جگر کی جھلّی کو ۲۰ لیکر اُنہوں نے سینوں پر رکھ دیا اور پھر ہارون نے چربی کو مذبح پر جلا دیا۔ ۲۱ اور ہارون نے سینے اور داہنی ران کو خداوند کے آگے ہلانے کی قربانی کے طور پر ہلایا جیسا مُوسیٰ نے اُسے حکم دیا تھا۔
۲۲ اور پھر ہارون اپنے ہاتھ لوگوں کی طرف اُٹھا کر اُنہیں برکت دینے اور خطا کی قربانی، سوختنی قربانی اور رفاقت کی قربانی پیش کرنے کے بعد نیچے اُتر آیا۔
۲۳ اور پھر مُوسیٰ اور ہارون خیمۂ اِجتماع کے اندر گئے اور جب وہ باہر آئے تو اُنہوں نے لوگوں کو برکت دی اور خداوند کا جلال تمام لوگوں پر ظاہر ہُوا۔ ۲۴ اور خداوند کی حُضوری سے آگ نکلی جس نے مذبح پر سوختنی قربانی اور چربی کو بھسم کر دیا اور جب لوگوں نے اِسے دیکھا تو وہ سب کے سب خُوشی سے نعرے مارنے لگے اور منہ کے بل گر گئے۔

ندب اور ابیہو کی موت

۱۰ اور ہارون کے بیٹوں ندب اور ابیہو نے اپنے اپنے بخوردان لے کر اُن میں آگ بھری اور مزید بخور ڈالا اور اُنہوں نے خداوند کے حکم کے خلاف اُس کے حُضور ناواجب آگ پیش کی۔ ۲ لہٰذا خداوند کی حُضوری سے آگ نکلی جس نے اُنہیں بھسم کر دیا اور وہ خداوند کے سامنے ہی مر گئے۔ ۳ تب مُوسیٰ نے ہارون سے کہا: یہ خداوند کے اُس قول کے مطابق ہے: ”لازم ہے کہ اُن لوگوں پر جو میرے قریب آئیں میں اپنے تقدُّس کو ظاہر کروں۔ تب سب لوگوں کے سامنے میری تمجید ہوگی۔“
اور ہارون چُپ رہ گیا۔
۴ اور مُوسیٰ نے ہارون کے چچا عُزی ایل کے بیٹوں میسائیل اور الصفن کو بلا کر اُنہیں کہا کہ یہاں آؤ اور اپنے چچازاد بھائیوں کو مَقدِس کے سامنے سے دور لشکر گاہ کے باہر لے جاؤ۔ ۵ لہٰذا وہ آئے اور اُنہیں جو ابھی تک اپنے کُرتوں میں تھے اُٹھا کر لشکر گاہ سے باہر لے گئے جیسا مُوسیٰ نے حکم دیا تھا۔
۶ تب مُوسیٰ نے ہارون اور اُس کے بیٹوں الیعزر اور اِتمر سے کہا کہ نہ تو اپنے سر کے بال بکھرنے دینا اور نہ ہی اپنے کپڑے پھاڑنا ورنہ تُم مر جاؤ گے اور خداوند ساری جماعت سے ناراض ہوگا۔ لیکن تمہارے رشتہ دار اور بنی اِسرائیل کا سارا گھرانا اُن لوگوں کے لیے جنہیں خداوند نے آگ سے ہلاک کیا ہے نوحہ کر سکتے ہیں۔ ۷ اور تُم خیمۂ اِجتماع کے مدخل کو ہرگز نہ چھوڑنا ورنہ تُم مر جاؤ گے کیونکہ خداوند کا مسح کرنے کا تیل تُم پر لگا ہُوا ہے۔ لہٰذا جیسا مُوسیٰ نے کہا اُنہوں نے ویسا ہی کیا۔
۸ پھر خداوند نے ہارون سے کہا ۹ کہ تُم اور تمہارے بیٹے مَے یا شراب پی کر کبھی خیمۂ اِجتماع کے اندر داخل نہ ہونا ورنہ تُم مر جاؤ گے۔ یہ فرمان پُشت در پُشت جاری رہے گا۔ ۱۰ اور تُم لازماً مُقدّس اور عام اشیاء اور پاک اور ناپاک میں اِمتیاز کرنا۔ ۱۱ اور تُم بنی اِسرائیل کو اُن تمام احکام کی جو خداوند نے مُوسیٰ کی معرفت دیئے ہیں تعلیم دینا۔
۱۲ اور مُوسیٰ نے ہارون اور اُس کے باقی ماندہ بیٹوں الیعزر اور اِتمر سے کہا کہ خداوند کو پیش کی گئی آتشین قربانیوں میں سے اناج کی قربانی کو جو بچی رہی لے کر مذبح کے پاس بغیر خمیر پکا کر کھالو کیونکہ یہ نہایت ہی پاک ہے۔ ۱۳ اور اُس کو کسی پاک جگہ میں کھاؤ کیونکہ خداوند کو پیش کی گئی آتشین قربانیوں میں سے یہ تیرا اور تیرے بیٹوں کا حِصّہ ہے۔ کیونکہ مجھے

ایسا ہی حکم دیا گیا ہے۔ [14] لیکن تُم لوگ یعنی تیرے بیٹے اور بیٹیاں اُس قربانی کے سینہ کو جو ہلایا گیا تھا اور اُس ران کو جو قربانی کے طور پر پیش کی گئی تھی کھا سکتے ہو۔ لیکن اُنہیں کسی رسمی طور پر پاک کی گئی جگہ میں کھانا۔ وہ تمہیں اور تمہارے بچّوں کو بنی اِسرائیل کی رفاقت کی قربانیوں میں سے تمہارے حِصّہ کے طور پر دیئے گئے ہیں۔ [15] قربانی کی ران اور قربانی کا سینہ جو ہلایا گیا اُنہیں لازماً چربی کی آتشین قربانیوں کے ساتھ لایا جائے تاکہ اُنہیں ہلانے کی قربانی کے طور پر خداوند کے آگے ہلایا جائے۔ اور جیسا خداوند نے حکم دیا ہے یہ تمہارا اور تمہارے بچّوں کا باقاعدہ حِصّہ ہوگا۔ [16] جب مُوسیٰ نے خطا کی قربانی کے بکرے کے متعلق پوچھا اور اُسے معلوم ہُوا کہ اُسے جلا دیا گیا تو وہ ہارُون کے باقی ماندہ بیٹوں الیعزر اور اِتمر پر ناراض ہُوا اور اُن سے پوچھا کہ [17] تُم نے خطا کی قربانی کے گوشت کو مَقدِس کے اندر کیوں نہ کھایا؟ یہ نہایت ہی پاک ہے۔ یہ تمہیں اِس لیے دیا گیا تھا کہ تُم جماعت کے لیے خداوند کے آگے کفّارہ دے کر جماعت کے گناہ کو اپنے اوپر اُٹھالو۔ [18] چونکہ اُس کا خُون مُقدّس جگہ میں لایا ہی نہیں گیا تھا اِس لیے اُس بکرے کو تمہیں مَقدِس کے اندر ہی کھالینا چاہیے تھا جیسا میں نے حکم دیا تھا۔

[19] ہارُون نے مُوسیٰ کو جواب دیا کہ آج اُنہوں نے اپنی خطا کی قربانی اور اپنی سوختنی قربانی خداوند کے آگے پیش کی لیکن میں ایسے حادثوں سے پہلے بھی دوچار ہو چکا ہُوں۔ اگر میں آج سوختنی قربانی کھالیتا تو کیا خداوند مجھ سے خُوش ہو جاتا؟ [20] جب مُوسیٰ نے یہ بات سنی تو وہ مطمئن ہو گیا۔

پاک اور ناپاک کھانے

۱۱ اور خداوند نے مُوسیٰ اور ہارُون سے کہا کہ [2] بنی اِسرائیل سے کہو کہ زمین کے سب جانوروں میں سے جن جن کو تُم کھا سکتے ہو یہ ہیں: [3] تُم کسی بھی جانور کو جس کے کُھر الگ یعنی چِرے ہُوئے ہوں اور جو جُگالی کرتا ہو کھا سکتے ہو۔

[4] کچھ جانور ایسے ہیں جو صرف جُگالی کرتے ہیں یا جن کے صرف پاؤں ہی چِرے ہُوئے ہیں تُم اُنہیں ہرگز نہ کھانا۔ مثلاً اونٹ جو جگالی تو کرتا ہے لیکن اُس کے پاؤں چِرے ہُوئے نہیں ہیں تمہارے لیے ناپاک ہے۔ [5] اور سافان اگرچہ جگالی کرتا ہے لیکن اُس کے پاؤں چِرے ہُوئے نہیں ہیں لہٰذا وہ بھی تمہارے لیے ناپاک ہے۔ [6] اور خرگوش اگرچہ جُگالی کرتا ہے لیکن اُس کے پاؤں چِرے ہُوئے نہیں ہیں لہٰذا وہ تمہارے لیے ناپاک ہے۔ [7] اور سُؤر اگرچہ اُس کے پاؤں الگ یعنی چِرے ہُوئے ہیں لیکن وہ جگالی نہیں کرتا، وہ بھی تمہارے لیے ناپاک ہے۔ [8] تُم اُن کا گوشت ہرگز نہ کھانا اور اُن کی لاشوں کو بھی مت چھُونا کیونکہ وہ تمہارے لیے ناپاک ہیں۔

[9] اور سمندروں اور ندیوں میں رہنے والے تمام جانوروں میں سے تُم اُنہیں کھا سکتے ہو جن کے پر اور چھلکے ہوں۔ [10] لیکن سمندروں اور ندیوں کے وہ جانور جن کے پر اور چھلکے نہ ہوں خواہ وہ جھنڈ بنا کر تیرتے ہوں یا وہ پانی کی دیگر زندہ مخلوقات میں سے ہوں تُم اُنہیں مکروہ سمجھنا۔ [11] اور چونکہ وہ تمہارے لیے مکروہ ہیں لہٰذا تُم اُن کا گوشت ہرگز مت کھانا اور اُن کی لاشوں کو ہرگز نہ چھُونا۔ [12] پانی میں رہنے والی ہر ایک چیز جس کے پر اور چھلکے نہ ہوں وہ تمہارے لیے مکروہ ہے۔

[13] اور جن پرندوں کے مکروہ ہونے کے باعث تمہیں اُن سے کراہیت کرنا ہے اور جنہیں کھانا بھی نہیں چاہیے وہ یہ ہیں: عُقاب، گِدھ، کالا گِدھ، [14] سُرخ چیل اور ہر قسم کے باز۔ [15] تمام اقسام کے کوّے [16] شُتر مُرغ، چُغد، کوئل اور ہر قسم کے شکرے۔ [17] چھوٹا اُلّو، ہڑگیلا، بڑا اُلّو، [18] سفید اُلّو، بڑی چونچ والا بگلا اور حواصل، [19] لق لق، ہر قسم کے بگلے، ہُدہُد اور چمگادڑ۔

[20] اور تمام پروں والے کیڑے جو چار پاؤں کے بل چلتے ہیں تمہارے لیے مکروہ ہیں۔ [21] تاہم کچھ پردار جاندار ایسے ہیں جو چاروں پاؤں کے بل چلتے ہیں اُنہیں تُم کھا سکتے ہو یعنی اُن جانداروں کو جن کی زمین پر کودنے اور پھاندنے کے لیے جوڑ دار ٹانگیں ہیں۔ [22] ایسے جانداروں میں سے تُم ہر قسم کی ٹِڈّی ہر قسم کا سُلعام جھینگر یا ٹِڈّا کھا سکتے ہو [23] مگر دیگر تمام پردار جاندار جن کی چار ٹانگیں ہوں تمہارے لیے مکروہ ہیں۔

[24] تمہیں ناپاک کر دینے والی چیزیں یہ ہیں اور جو کوئی اُن کی لاش کو چھُوئے گا وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ [25] اور جو کوئی اُن کی لاشوں میں سے کسی کو اُٹھائے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور شام تک وہ ناپاک رہے گا۔

[26] ہر ایک جانور جس کا کُھر یا پاؤں پھٹا ہو لیکن پوری طرح الگ نہ ہو اور جُگالی نہ کرتا ہو وہ تمہارے لیے ناپاک ہے اور جو کوئی اُن میں سے کسی کی لاش کو چھُوئے گا ناپاک ہو جائے گا۔ [27] اور چاروں پاؤں کے بل چلنے والے تمام جانوروں میں سے وہ جو پنجوں کے بل چلتے ہیں تمہارے لیے ناپاک ہیں اور جو کوئی اُن کی لاشوں کو چھُوئے گا وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

[28] جو کوئی اُن کی لاشیں اُٹھائے وہ اپنے کپڑے ضرور دھوئے اور وہ شام تک ناپاک رہے گا کیونکہ وہ جانور تمہارے لیے ناپاک ہیں۔

[29] زمین پر رینگنے والے جانوروں میں سے یہ جانور تمہارے لیے ناپاک ہیں: راسُو (ایک قسم کا نیولا)، چُوہا، اور ہر قسم کی بڑی چھپکلی، [30] حِرذُون (ایک قسم کی چھپکلی)، گوہ، دیوار پر رہنے والی چھپکلی، سانڈا اور گِرگٹ [31] اُن تمام میں سے جو زمین پر رینگ کر چلتے ہیں یہ تمہارے

لیے ناپاک ہیں۔ جو کوئی اُن مرے ہُوئے جانوروں کو چھُوئے گا وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ ۳۲ جب اُن جانداروں میں سے کوئی مرا ہُوا جانور کسی چیز پر گر پڑے جو کسی بھی کام کے لیے اِستعمال ہوتی ہو، چاہے وہ لکڑی، کپڑے، کھال یا سن کی بنی ہو، ناپاک ہو جائے گی۔ لہٰذا اُسے پانی میں ڈال دو اور شام تک وہ ناپاک رہے گی اور اُس کے بعد پاک ہو گی۔ ۳۳ اور اگر اُن میں سے کوئی کسی مٹّی کے برتن میں گر جائے تو اُس کے اندر کی ہر ایک چیز ناپاک ہو جائے گی۔ لہٰذا تُم اُس برتن کو توڑ ڈالنا۔ ۳۴ اور اگر کسی خُوردنی چیز پر ایسے برتن کا پانی پڑ جائے تو وہ بھی ناپاک ہے۔ اور اگر ایسے برتن میں پینے کے لیے کچھ ہو تو وہ بھی ناپاک ہو گا۔ ۳۵ اور جس چیز پر اُن کی لاشوں میں سے کوئی لاش گرے وہ ناپاک ہو گی۔ اگر وہ چیز تندور یا ہانڈی ہو تو اُسے ضرور توڑ دیا جائے۔ وہ ناپاک ہیں اور تُم اُنہیں ناپاک ہی سمجھو۔ ۳۶ تاہم ایک چشمہ یا پانی جمع کرنے کا حَوض پاک ہی رہتا ہے۔ لیکن جو کوئی اُن لاشوں میں سے کسی کو چھُوئے وہ ناپاک ہے۔ ۳۷ اگر کوئی لاش ایسے بیجوں پر گرے جو بونے کے لیے ہوں تو وہ پاک رہیں گے۔ ۳۸ لیکن اگر بیج پر پانی ڈالا گیا ہو اور اُس پر کوئی لاش گر پڑے تو وہ تمہارے لیے ناپاک ہو گا۔

۳۹ اگر کوئی جانور جس کے کھانے کی تمہیں اجازت ہے، مر جائے تو جو کوئی اُس کی لاش کو چھُوئے وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ ۴۰ اور جو کوئی اُس لاش میں سے کچھ کھائے وہ اپنے کپڑے ضرور دھو ڈالے اور وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ اور جو کوئی اُس لاش کو اُٹھائے وہ بھی اپنے کپڑے دھو ڈالے اور وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

۴۱ ہر ایک جاندار جو زمین پر رینگتا پھرتا ہے، مکروہ ہے اُسے ہرگز کھایا نہ جائے۔ ۴۲ تُم کسی جاندار کو جو زمین پر رینگتا پھرتا ہے خواہ وہ پیٹ کے بل رینگتا ہو یا چاروں پاؤں کے یا کثیر پاؤں کے بل چلتا ہو، ہرگز نہ کھانا کیونکہ وہ مکروہ ہے۔ ۴۳ اِن جانداروں میں سے کسی جاندار کے باعث تُم اپنے آپ کو مکروہ نہ بنا لینا۔ تُم اُن کے باعث اپنے آپ کو ناپاک نہ کرنا تاکہ نجس نہ ہو جاؤ۔ ۴۴ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔ اپنی تقدیس کرو اور پاک بنو کیونکہ میں پاک ہُوں۔ لہٰذا تُم زمین پر کسی بھی رینگنے والے جاندار کے باعث اپنے آپ کو ناپاک نہ کرنا۔ ۴۵ میں خداوند ہُوں جو تمہارا خدا ہونے کے لیے تمہیں مِصر سے نکال لایا۔ اِس لیے پاک بنو کیونکہ مَیں پاک ہُوں۔

۴۶ حیوانات، پرندوں، آبی جانوروں اور زمین پر رینگنے والے سب جانوروں کے بارے میں قوانین یہی ہیں۔ ۴۷ اور تُم ناپاک اور پاک میں اور کھائے جانے والے اور نہ کھائے جانے والے زندہ جانوروں میں ضرور اِمتیاز کرنا۔

بچّے کی پیدایش کے بعد طہارت

۱۲ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲ بنی اِسرائیل سے کہہ کہ اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور لڑکا جنے تو وہ سات دِن تک ناپاک سمجھی جائے گی جیسے کہ وہ حَیض کے ایّام کے دوران ناپاک رہتی ہے۔ ۳ اور آٹھویں دِن اُس لڑکے کا ختنہ کیا جائے ۴ اور پھر وہ عورت خُون کے جریان سے پاک ہونے کے لیے تینتیس دِن تک اِنتظار کرے اور لازماً وہ اپنی طہارت کے دِن پورے ہونے تک کسی مُقدّس چیز کو ہرگز نہ چھُوئے اور نہ ہی مَقدِس میں جائے۔ ۵ اور اگر وہ ایک لڑکی کو جنے تو وہ عورت دو ہفتوں تک ناپاک سمجھی جائے گی جیسے کہ حَیض کے ایّام کے دوران۔ اور پھر وہ جریانِ خُون سے صاف ہونے کے لیے چھیاسٹھ دِن تک اِنتظار کرے۔

۶ اور جب لڑکے یا لڑکی کے لیے اُس کی طہارت کے دِن پورے ہو جائیں تو وہ سوختنی قربانی کے لیے یکسالہ برّہ اور خطا کی قربانی کے لیے کبوتر کا ایک بچّہ یا ایک قُمری خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر کاہن کے پاس لائے۔ ۷ اور کاہن اُن کو اُس عورت کا کفّارہ دینے کے لیے خداوند کے حُضور میں پیش کرے۔ تب وہ اپنے جریانِ خُون سے رسماً پاک ہو گی۔

اُس عورت کے لیے جو لڑکے کو یا لڑکی کو جنے، قوانین یہ ہیں:

۸ اگر اُس کو برّہ لانے کا مقدور نہ ہو تو وہ دو قُمریاں یا کبوتر کے دو بچّے لائے، ایک سوختنی قربانی کے لیے اور دوسرا خطا کی قربانی کے لیے۔ کاہن اُس کے لیے کفّارہ دے گا اور وہ پاک ٹھہرے گی۔

جِلد کے متعدی اَمراض کے متعلق قوانین

۱۳ اور خداوند نے مُوسیٰ اور ہارُون سے کہا: ۲ اگر کسی کی جِلد پر سُوجن، سُرخ باد یا سفید چمکیلا داغ ہو جو جِلد کی کسی بیماری کا باعث بن سکتا ہو تو ایسے شخص کو لازماً ہارُون کاہن کے پاس یا اُس کے بیٹوں میں سے کسی بیٹے کے پاس جو کاہن ہو، لایا جائے۔ ۳ اور وہ کاہن اُس کی جِلد پر اُس داغ کی جانچ کرے۔ اگر اُس داغ میں بال سفید ہو گئے ہوں اور وہ جِلد سے زیادہ گہرا دکھائی دے تو وہ جِلد کی کوئی متعدّی بیماری ہے۔ اور جب کاہن اُس کی جانچ کر چکے تو وہ رسمی طور پر اُس کے ناپاک ہونے کا اعلان کر دے ۴ اور اگر اُس کی جِلد پر سفید داغ ہو لیکن وہ جِلد سے گہرا نہ ہو اور اُس کے اندر کے بال سفید نہ ہُوئے ہوں تو کاہن متعدی بیماری سے متاثر شخص کو سات دِن تک علٰحدہ رکھے۔ ۵ اور ساتویں دِن کاہن اُس کی جانچ کرے اور اگر وہ دیکھے کہ اُس زخم میں کوئی تبدیلی نہیں ہُوئی اور وہ جِلد پر نہیں پھیلا تو وہ اُس کو مزید سات دِن علٰحدگی میں رکھے ۶ اور ساتویں دِن وہ کاہن اُس کی پھر جانچ کرے اور اگر اُس داغ کا رنگ پھیکا پڑ گیا ہو اور وہ جِلد پر مزید نہ پھیلا ہو تو کاہن

اُسے پاک قرار دے کیونکہ وہ داغ محض سُرخ باد ہے۔ وہ آدمی پاک ہونے کے لیے اپنے کپڑے ضرور دھوڈالے [۷] لیکن اگر وہ سُرخ باد اُس کے بعد جب اُس نے پاک قرار دیئے جانے کے لیے اپنے آپ کو کاہن کو دکھایا اُس کی باقی جِلد پر پھیل جائے تو وہ کاہن کے سامنے پھر حاضر ہو [۸] اور کاہن اُس کی جانچ کرے اور اگر وہ سُرخ باد جِلد پر پھیل گیا ہو تو وہ اُس کے ناپاک ہونے کا اعلان کرے کیونکہ یہ ایک متعدّی بیماری ہے۔

[۹] جب بھی کسی کو جِلد کی کوئی متعدّی بیماری ہو تو وہ لازمی طور پر کاہن کے پاس لایا جائے [۱۰] اور کاہن اُس کی جانچ کرے اور اگر جِلد میں سفید سُوجن ہو جس نے بالوں کو سفید کر دیا ہو اور اگر اُس سُوجن میں کچّا گوشت ہو [۱۱] تو یہ جِلد کا ایک پرانا مرض ہے لہٰذا کاہن اُس کے ناپاک ہونے کا اعلان کرے اور اُسے علٰحدگی میں نہ رکھّے کیونکہ وہ پہلے ہی ناپاک ہے۔

[۱۲] اور اگر وہ بیماری یکایک اُس کی تمام جِلد پر پھیل جائے اور جہاں تک کاہن دیکھ سکے وہ متاثرہ شخص کی ساری جِلد پر سر سے پاؤں تک پھیلی ہو [۱۳] تو وہ اُس شخص کے پاک ہونے کا اعلان کرے کیونکہ وہ سارا سفید ہو گیا ہے لہٰذا وہ پاک ہے۔ [۱۴] لیکن جب بھی اُس پر کچّا گوشت دکھائی دے تو وہ ناپاک ہوگا۔ [۱۵] اور جب کاہن اُس کچّے گوشت کو دیکھے تو وہ اُس شخص کو ناپاک قرار دے۔ وہ کچّا گوشت ناپاک ہے اور وہ متعدّی بیماری میں مبتلا ہے۔ [۱۶] اور اگر اُس کچّے گوشت کا رنگ سفید ہو جائے تو وہ شخص کاہن کے پاس جائے [۱۷] اور کاہن اُس کی جانچ کرے اور اگر وہ زخم سفید ہو گئے ہوں تو کاہن متاثرہ شخص کو پاک قرار دے تب وہ پاک ہوگا۔

[۱۸] اگر کسی کی جِلد پر کوئی پھوڑا ہو اور وہ ٹھیک ہو جائے [۱۹] اور اُس پھوڑے کی جگہ پر سفید سوجن یا سُرخی مائل داغ دکھائی دے تو وہ لازماً اپنے آپ کو کاہن کے روبرو پیش کرے۔ [۲۰] کاہن اُس کی جانچ کرے اور اگر وہ داغ جِلد سے گہرا دکھائی دے اور اُس پر بال سفید ہو گئے ہیں تو کاہن اُس شخص کو ناپاک قرار دے یہ جِلد کا ایک متعدّی مرض ہے یعنی کوڑھ جو اُس پھوڑے کی جگہ پھوٹ پڑا ہے۔ [۲۱] لیکن اگر اُس وقت جب کاہن اُس کی جانچ کر رہا ہو وہاں کوئی سفید بال نہ ہو اور وہ داغ جِلد سے گہرا نہ ہو اور اُس کا رنگ ماند پڑ گیا ہو تو کاہن اُسے دوسروں سے سات دِن تک علٰحدہ رکھّے [۲۲] اور اگر وہ جِلد پر پھیل رہا ہو تو کاہن اُسے ناپاک قرار دے کیونکہ وہ متعدّی مرض ہے۔ [۲۳] لیکن اگر اُس داغ میں کوئی تبدیلی نہ ہُوئی ہو اور وہ پھیلا بھی نہ ہو تو یہ پھوڑے کا داغ ہے اور کاہن اُس شخص کو پاک قرار دے۔

[۲۴] جب کسی کی جِلد پر جلنے کا داغ ہو اور جلنے کا وہ داغ کچّے گوشت میں سُرخی مائل سفید نظر آنے لگے [۲۵] تو کاہن اُس کی جانچ کرے اور اگر اُس داغ کے اندر بال سفید ہو گئے ہوں اور وہ جِلد سے گہرا دکھائی دے تو یہ ایک قسم کا کوڑھ ہے جو اُس جلنے کے داغ میں پھوٹ پڑا ہے لہٰذا کاہن اُس شخص کو ناپاک قرار دے کیونکہ اُسے جِلد کی متعدّی بیماری ہو گئی ہے۔ [۲۶] لیکن اگر کاہن اُس کی جانچ کرتا ہے اور اُس داغ میں سفید بال نہیں پاتا اور نہ وہ جِلد سے گہرا ہے اور اُس کا رنگ بھی ماند پڑ گیا ہے تو کاہن اُس شخص کو سات دِن کے لیے دوسروں سے علٰحدہ رکھّے [۲۷] اور ساتویں دِن کاہن اُس کی جانچ کرے اور اگر اُس کا داغ جِلد پر پھیل رہا ہو تو کاہن اُس کو ناپاک قرار دے۔ وہ جِلد کی متعدّی بیماری کا شکار ہے۔ [۲۸] اور اگر اُس داغ میں کوئی تبدیلی نہ ہُوئی ہو اور وہ جِلد میں نہ پھیلا ہو اور اُس کا رنگ ماند ہو گیا ہو تو یہ محض سُوجن ہے جو جل جانے کے باعث پیدا ہو گئی ہے۔ لہٰذا کاہن اُس کو پاک قرار دے کیونکہ وہ محض جل جانے کا داغ ہے۔

[۲۹] اور اگر کسی مرد یا عورت کے سر پر یا ٹھوڑی پر زخم ہو [۳۰] تو کاہن اُس زخم کی جانچ کرے اور اگر وہ جِلد سے گہرا نظر آئے اور اُس میں زرد اور باریک رونگٹے دکھائی دیں تو کاہن اُس شخص کو ناپاک قرار دے۔ یہ کوئی خارش ہے اور سر اور ٹھوڑی کا کوئی متعدّی مرض ہے۔ [۳۱] لیکن اگر جانچ کے وقت کاہن کو پتا چلے کہ وہ داغ جِلد سے گہرا نہیں اور نہ ہی اُس میں کوئی کالا بال ہے تو کاہن متاثرہ شخص کو سات دِن کے لیے دوسروں سے علٰحدہ رکھّے [۳۲] ساتویں دِن کاہن اُس زخم کی جانچ کرے اور اگر خارش پھیلی نہ ہو اور زخم میں کوئی زرد بال نہ ہو اور نہ ہی وہ جِلد سے گہرا نظر آئے [۳۳] تو بیماری سے متاثرہ حصّہ کو چھوڑ کر اُس کے بال ضرور مونڈ دیئے جائیں اور کاہن اُسے مزید سات دِن علٰحدہ رکھّے۔ [۳۴] ساتویں دِن کاہن اُس خارِش کی جانچ کرے اور اگر وہ پھیلی نہ ہو اور نہ ہی جِلد سے گہری معلوم ہو تو کاہن اُسے پاک قرار دے اور وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پاک ہو جائے۔ [۳۵] لیکن اگر پاک قرار دیئے جانے کے بعد اُس کی خارِش جِلد پر پھیل جائے [۳۶] تو کاہن اُس کی جانچ کرے اور اگر وہ خارِش جِلد پر پھیل چُکی ہو تو کاہن کو زرد بال دیکھنے کی ضرورت نہیں، وہ شخص ناپاک ہے۔ [۳۷] اگر خارِش کا رنگ تبدیل نہیں ہُوا اور اُس میں کالے بال اُگ آئے ہوں تو وہ ٹھیک ہو گئی ہے۔ وہ شخص پاک ہے اور کاہن اُسے پاک قرار دے۔

[۳۸] اگر کسی مرد یا عورت کی جِلد پر سفید داغ نمودار ہو جائیں [۳۹] تو کاہن اُن کی جانچ کرے۔ اور اگر وہ داغ سیاہی مائل سفید رنگ کے ہوں تو وہ معمولی کھجلی ہے جو جِلد پر پھوٹ پڑی ہے۔ وہ شخص پاک ہے۔

[۴۰] اگر کسی آدمی کے بال گر چُکے ہوں اور وہ گنجا ہو تو وہ پاک ہے۔ [۴۱] اور اگر اُس کی کھوپڑی کے سامنے کے یعنی پیشانی کے اوپر

والے بال گر چکے ہوں تو وہ گنجا تو ہے لیکن پاک ہے۔ ۴۲ لیکن اگر اُس کے گنجے سر یا پیشانی پر سُرخی مائل سفید داغ ہو تو وہ جِلد کا ایک متعدّی مرض ہے جو اُس کے سر یا پیشانی پر پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ ۴۳ لہٰذا کاہن اُس کی جانچ کرے اور اگر اُس کے سر یا پیشانی کا داغ سُوجا ہُوا ہو اور اُس کا رنگ کوڑھ کی طرح سُرخی مائل سفید ہو ۴۴ تو وہ آدمی کسی جِلد کی بیماری میں مبتلا ہے اور ناپاک ہے۔ اِس لیے کاہن کو چاہیے کہ وہ اُس شخص کو سر کے داغ کی وجہ سے ناپاک قرار دے۔

۴۵ اِس قسم کے متعدّی مرض مثلاً کوڑھ میں مبتلا شخص کے لیے لازم ہے کہ وہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے اور اُس کے بال بکھرے ہُوئے ہوں اور وہ اپنے چہرے کے نچلے حِصّہ کو ڈھانکے اور چِلّا چِلّا کر کہے کہ ناپاک! ناپاک! ۴۶ جب تک وہ ایسے متعدّی مرض میں مبتلا رہے گا وہ ناپاک سمجھا جائے گا۔ اِس لیے لازم ہے کہ وہ تنہا رہے اور لشکرگاہ کے باہر زندگی گزارے۔

پھپھوندی سے متعلق قوانین

۴۷ اگر کسی کپڑے میں پھپھوندی لگ جائے تو خواہ وہ اُونی ہو یا سُوتی اور خواہ وہ سُوت یا اُون سے بنا ہُوا ہو یا وہ چمڑا ہو یا چمڑے سے بنایا گیا ہو ۴۸ اور وہ پھپھوندی کپڑے یا چمڑے میں یا ایسے کپڑے کے تانے بانے میں یا چمڑے کی کسی چیز میں لگی ہو ۴۹ اور اُس کا رنگ سبزی مائل یا سُرخی مائل ہو تو یہ پھیلنے والی پھپھوندی ہے اور وہ کاہن کو ضرور دکھائی جائے۔ ۵۰ اور کاہن اُس پھپھوندی کی جانچ کرے اور اُس سے آلودہ اشیا کو سات دِن تک علٰحدہ رکھّے ۵۱ اور ساتویں دِن وہ اُس کی جانچ کرے اور اگر وہ پھپھوندی کپڑے کے تانے بانے میں، چمڑے پر یا چمڑے کی بنی ہُوئی کسی چیز پر پھیل چُکی ہو تو وہ کپڑے اور چمڑے کو کھا جانے والی پھپھوندی ہے اور ناپاک ہے۔

۵۲ لہٰذا وہ سُوتی یا اُونی یا بُنے ہُوئے کپڑے کو یا چمڑے کی چیز کو جس پر وہ پھپھوندی پھیلی ہُوئی ہو ضرور جلا دے اور چونکہ وہ کھا جانے والی پھپھوندی ہے اِس لیے اُس سے متاثرہ تمام اشیا ضرور جلا دی جائیں۔ ۵۳ لیکن اگر کاہن کے جانچ کرتے وقت وہ پھپھوندی سُوت سے بنے ہُوئے یا بُنے ہُوئے کپڑے میں یا چمڑے کی بنی ہُوئی کسی شے میں پھیلی نہ ہو ۵۴ تو وہ حکم دے کہ اُس آلودہ چیز کو دھو لیا جائے۔ تب وہ اُس کو مزید سات دِن تک علٰحدہ رکھّے۔ ۵۵ جب متاثرہ چیز دھوئی جا چُکی ہو تو کاہن اُس کی جانچ کرے اور چاہے پھپھوندی کا رنگ بدلا بھی نہ ہو اور وہ پھیلی بھی نہ ہو تو بھی وہ ناپاک ہے۔ اُسے آگ میں جلا دیا جائے چاہے پھپھوندی نے کپڑے کے اُوپر یا اندر اور باہر دونوں طرف اثر کیا ہو۔ ۵۶ اور اگر اُس وقت جب کاہن اُس کی جانچ کرتا ہو اور کپڑے کو دھونے کے بعد پھپھوندی کا رنگ ماند پڑ گیا ہو تو وہ اُس کپڑے یا چمڑے کے یا اُس کے تانے بانے کے آلودہ حِصّہ کو پھاڑ کر الگ کر دے۔ ۵۷ لیکن اگر وہ پھپھوندی اُس کپڑے میں یا اُس سے بنی ہُوئی یا کسی بُنی ہُوئی چیز میں یا چمڑے کی کسی چیز میں پھر سے نمودار ہو تو گویا وہ پھیل رہی ہے لہٰذا لازم ہے کہ جس چیز پر بھی وہ پھپھوندی نظر آئے اُسے آگ میں جلا دیا جائے۔ ۵۸ اور اگر اُس کپڑے یا کپڑے سے بنی ہُوئی یا کسی بُنی ہُوئی یا چمڑے کی کسی چیز کو دھونے کے بعد اُس کی پھپھوندی جاتی رہے تو اُسے پھر سے دھویا جائے اور تب وہ پاک سمجھی جائے گی۔

۵۹ اُونی یا سُوتی کپڑے، سُوت یا اُون سے بُنے ہُوئے لباس یا چمڑے کی کسی چیز میں پھپھوندی لگی ہو تو اُسے پاک یا ناپاک قرار دینے کے قوانین یہی ہیں۔

جِلد کی متعدّی بیماریوں سے پاکیزگی

۱۴ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا ۲ جب کوئی کوڑھی رسمی طہارت کے لیے کاہن کے پاس لایا جائے تو طہارت کی رسم کے قوانین یہ ہوں گے: ۳ کاہن لشکرگاہ کے باہر جا کر اُس کا معاینہ کرے۔ اگر وہ شخص اپنی بیماری سے شفایاب ہو چکا ہے ۴ تو کاہن حکم دے کہ پاک قرار دیئے جانے والے کے لیے دو زندہ پاک پرندے اور دیودار کی لکڑی اور قرمزی رنگ کا سُوت اور زُوفہ لایا جائے۔ ۵ پھر کاہن حکم دے کہ اُن دونوں پرندوں میں سے ایک پرندے کو مٹّی کے ایسے برتن میں جو بہتے ہُوئے پانی کے اُوپر رکھا ہو، ذبح کیا جائے۔ ۶ پھر وہ دوسرے زندہ پرندہ کو، دیودار کی لکڑی اور قرمزی سُوت اور زُوفہ کے ساتھ تازہ پانی کے اُوپر ذبح کیے گئے پرندہ کے خُون میں ڈبوئے ۷ اور اُس شخص پر جو کوڑھ کے مرض سے پاک وصاف قرار دیا جانے کو ہے سات بار چھڑک کر اُسے پاک وصاف قرار دے اور پھر وہ اُس زندہ پرندہ کو کھلے میدان میں چھوڑ دے۔

۸ اور اُس پاک وصاف قرار دیئے جانے والے شخص کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے کپڑے دھوئے، اپنے سارے بال مُنڈوائے اور پانی سے نہائے۔ تب وہ رسمی طور پر پاک سمجھا جائے گا۔ اِس کے بعد وہ لشکرگاہ میں آ سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ وہ سات دِن کے لیے اپنے خیمہ سے باہر ٹھہرے ۹ اور ساتویں دِن وہ اپنے سارے بال مُنڈوا دے، یعنی وہ اپنا سر، داڑھی، اَبرو اور اپنے باقی بال ضرور مُنڈوا دے۔ لازم ہے کہ وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے۔ تب وہ پاک ہوگا۔

۱۰ اور آٹھویں دِن وہ دو بے عیب نر برّے اور ایک ایک سالہ بے عیب مادہ برّہ اور نذر کی قربانی کے لیے ایفہ کے تین دہائی حِصّہ کے برابر تیل مِلا ہُوا میدہ اور لوج بھر تیل لے۔ ۱۱ اور کاہن جو اُسے

پاک قرار دئے اُس پاک قرار دیئے جانے والے شخص اور اُس کی نذروں کو خیمۂ اجتماع کے مدخل پر خداوند کو پیش کرے۔
[۱۲] پھر وہ کاہن اُن نر برّوں میں سے ایک کو لوج بھر تیل کے ہمراہ جُرم کی قربانی کے طور پر نذر بطور زندہ پیش کرے اور اُن کو ہلانے کی قربانی کے طور پر خداوند کے آگے ہلائے۔ [۱۳] اور وہ اُس برّہ کو اُس پاک مقام پر ذبح کرے جہاں خطا کی قربانی اور سوختنی قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ خطا کی قربانی کی طرح جُرم کی قربانی بھی کاہن کا حِصّہ ہوتی ہے اور یہ نہایت ہی مُقدّس ہے۔ [۱۴] اور کاہن جُرم کی قربانی کا کچھ خُون لے کر پاک قرار دیئے جانے والے شخص کے دہنے کان کی لَو پر دہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر اور دہنے پاؤں کے انگوٹھے پر لگائے۔ [۱۵] اور کاہن پھر اُس لوج بھر تیل میں سے کچھ تیل لے کر اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں ڈالے۔ [۱۶] اور اپنی دہنی اُنگشتِ شہادت کو اپنی ہتھیلی کے تیل میں ڈبوئے اور اپنی اُنگلی سے اُس تیل کو سات بار خداوند کے آگے چھڑکے۔ [۱۷] اور کاہن اپنی ہتھیلی کے باقی تیل میں سے کچھ پاک قرار دیئے جانے والے کے داہنے کان کی لَو پر اُس کے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر اور اُس کے داہنے پاؤں کے انگوٹھے پر اور جُرم کی قربانی کے خُون کے اوپر لگائے۔ [۱۸] اور کاہن اپنی ہتھیلی کے باقی ماندہ تیل کو پاک قرار دیئے جانے والے کے سر پر لگا دے اور خداوند کے حُضور اُس کے لیے کفّارہ دے۔
[۱۹] اور پھر کاہن خطا کی قربانی پیش کرنے اور ناپاکی سے پاک قرار دیئے جانے والے کے لیے کفّارہ دے۔ اُس کے بعد کاہن سوختنی قربانی کے جانور کو ذبح کرے۔ [۲۰] اور اُسے نذر کی قربانی کے ہمراہ مذبح پر چڑھا کر کفّارہ دے اور وہ پاک ٹھہرے گا۔
[۲۱] لیکن اگر وہ غریب ہو اور اُسے اِتنا مقدور نہ ہو تو وہ اپنا کفّارہ دینے کی خاطر ہلانے کے لیے جُرم کی قربانی کے طور پر ایک نر برّہ اور نذر کی قربانی کے لیے ایفہ کے دسویں حِصّہ کے برابر تیل مِلا مَیدہ ایک لوج تیل [۲۲] اور اپنے مقدور کے مطابق دو قُمریاں یا کبوتر کے دو بچّے لے جن میں سے ایک خطا کی قربانی کے لیے اور دوسرا سوختنی قربانی کے لیے ہو۔
[۲۳] آٹھویں دِن وہ اُنہیں اپنے پاک قرار دیئے جانے کے لیے خیمۂ اجتماع کے مدخل پر خداوند کے آگے کاہن کے پاس لائے۔ [۲۴] اور کاہن جُرم کی قربانی کے اُس برّہ کو اور لوج بھر تیل کو لے کر خداوند کے آگے ہلانے کی قربانی کے طور پر ہلائے۔ [۲۵] اور جُرم کی قربانی کے لیے برّہ کو ذبح کرے اور اُس کا کچھ خُون لے کر پاک قرار دیئے جانے والے شخص کے داہنے کان کی لَو پر اُس کے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر اور اُس کے داہنے پاؤں کے انگوٹھے پر لگائے۔ [۲۶] اور کاہن اُس تیل میں سے کچھ تیل کو اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں ڈالے [۲۷] اور اپنے داہنے ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے اپنی ہتھیلی کے تیل کو سات بار خداوند کے آگے چھڑکے۔ [۲۸] اور اپنی ہتھیلی میں کے تیل میں سے کچھ وہ اُن جگہوں پر لگائے جہاں اُس نے جُرم کی قربانی کا خُون لگایا تھا یعنی پاک قرار دیئے جانے والے کے داہنے کان کی لَو پر اُس کے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر اور اُس کے داہنے پاؤں کے انگوٹھے پر۔ [۲۹] اور کاہن اپنی ہتھیلی کے باقی تیل کو پاک قرار دیئے جانے والے شخص کے سر پر لگا دے تا کہ خداوند کے حُضور اُس کے لیے کفّارہ دیا جائے۔ [۳۰] پھر وہ قُمریوں یا کبوتر کے بچّوں میں سے جنہیں وہ لا سکے ایک ایک کی قربانی پیش کرے۔ [۳۱] ایک کو خطا کی قربانی کے لیے اور دوسرے کو نذر کی قربانی کے ہمراہ سوختنی قربانی کے لیے۔ اِس طرح کاہن پاک قرار دیئے جانے والے شخص کے لیے خداوند کے حُضو میں کفّارہ دے۔
[۳۲] جو کوئی جِلد کی متعدّی بیماری یعنی کوڑھ میں مبتلا ہو اور اپنے پاک ہونے کے لیے باقاعدہ نذر مہیا نہ کر سکتا ہو اُس کے لیے قوانین یہی ہیں۔

پھپھوندی سے پاک ہونا

[۳۳] اور خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون سے کہا کہ [۳۴] جب تُم مُلک کنعان میں جسے میں تمہیں تمہاری ملکیت کے طور پر دے رہا ہُوں داخل ہو اور میں اُس ملک میں کسی گھر میں پھیلنے والی کوئی پھپھوندی پیدا کروں [۳۵] تو لازم ہوگا کہ اُس گھر کا مالک جا کر کاہن کو بتائے کہ اُس نے اپنے گھر میں پھپھوندی کی سی کوئی چیز دیکھی ہے۔ [۳۶] تو کاہن اُس پھپھوندی کی جانچ کرنے کے لیے جانے سے پیشتر اُس مکان کو خالی کرنے کا حکم دے تا کہ اُس گھر کی کوئی چیز ناپاک نہ ٹھہرائی جائے۔ بعد ازاں کاہن جا کر اُس گھر کا معاینہ کرے۔ [۳۷] اور دیواروں پر اُس پھپھوندی کی جانچ کرے۔ اگر وہ سبزی مائل یا سُرخی مائل لکیروں کی طرح ہو جو دیوار کی سطح سے گہری دکھائی دے [۳۸] تو کاہن اُس گھر کے دروازہ سے باہر جائے اور سات دِن کے لیے اُسے بند رکھے۔ [۳۹] اور ساتویں دِن وہ اُس گھر کا معاینہ کرنے کے لیے لَوٹے۔ اگر وہ پھپھوندی دیواروں پر پھیل گئی ہو [۴۰] تو وہ حکم دے کہ پھپھوندی سے متاثرہ پتھّر نکال کر قصبہ سے باہر کسی ناپاک جگہ میں پھینک دِیئے جائیں۔ [۴۱] اور وہ حکم دے کہ گھر کی تمام اندرونی دیواریں کُھرچی جائیں اور کُھرچن کو قصبہ سے باہر کسی ناپاک جگہ کُوڑے کے ڈھیر پر ڈال دیا جائے۔ [۴۲] اور پھر وہ اُن پتھّروں کی جگہ دوسرے پتھّر لگائیں اور تازہ گارے سے اُس گھر کی لیپائی کریں۔
[۴۳] اور اگر وہ پھپھوندی اُس گھر میں پتھّر نکالنے، کُھرچنے اور لیپائی کرنے کے بعد دوبارہ نمودار ہو [۴۴] تو کاہن اندر جا کر اُس کی جانچ کرے اور اگر وہ پھپھوندی اُس گھر میں پھیل گئی ہو تو وہ پھپھوندی

خطرناک ہے اور وہ گھر ناپاک ہے۔ [۴۵] اُسے ضرور توڑ ڈالنا چاہیے اور اُس کے پتھر، لکڑیاں اور اُس کے لیپ کی مٹی کو قصبہ سے باہر کسی ناپاک جگہ لے جانا چاہیے۔

[۴۶] اور ہر ایک جو اُس بند کیے ہُوئے گھر میں جائے گا شام تک ناپاک رہے گا۔ [۴۷] اور جو کوئی اُس گھر میں سوئے یا کچھ کھائے وہ اپنے کپڑے ضرور دھولے۔

[۴۸] لیکن اگر کاہن اُس کا معاینہ کرنے آئے اور وہ پھپھوندی اُس گھر کی لیپائی کرنے کے بعد پھیلی نہ ہو تو وہ اُس گھر کو پاک ٹھہرائے کیونکہ پھپھوندی جا چکی ہے۔ [۴۹] اور اُس گھر کو پاک کرنے کے لیے وہ دو پرندے، دیودار کی لکڑی، سُرخ دھاگے اور زُوفہ لے [۵۰] اور اُن پرندوں میں سے ایک کو بہتے پانی پر رکھے ہُوئے مٹی کے کسی برتن میں ذبح کرے۔ [۵۱] اور پھر وہ دیوار کی اُس لکڑی، زُوفہ، سُرخ دھاگے اور اُس زندہ پرندہ کو لے کر اُن کو اُس مُردہ پرندہ کے خُون اور بہتے پانی میں ڈبو کر سات بار اُس گھر میں چھڑکے۔ [۵۲] اور وہ اُس گھر کو اُس پرندہ کے خُون، اُس بہتے پانی، اُس زندہ پرندہ، دیوار کی لکڑی، زُوفہ اور اُس سُرخ دھاگے سے پاک کرے۔ [۵۳] پھر وہ اُس زندہ پرندہ کو قصبہ کے باہر کھُلے مَیدان میں چھوڑ دے۔ اِس طریقہ سے وہ اُس گھر کے لیے کفّارہ دے اور وہ گھر پاک ٹھہرے گا۔

[۵۴] جِلد کی ہر قسم کی متعدّی بیماری کے لیے، خارِش کے لیے، [۵۵] کپڑوں یا گھر میں پھپھوندی کے لیے، [۵۶] سُوجن، ورم یا چمکیلے داغ کے لیے [۵۷] اور یہ جانچ کرنے کے لیے کہ کب کوئی چیز پاک یا ناپاک ہے، قوانین یہ ہیں۔

جِلد کی متعدّی بیماریوں اور پھپھوندی کے لیے یہی قوانین ہیں۔

ناپاک کرنے والا جریان

۱۵ اور خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون سے کہا کہ [۲] بنی اِسرائیل سے کلام کرو اور اُن سے کہو کہ جب کوئی آدمی جسمانی جریان میں مبتلا ہو تو وہ جریان ناپاک ہے۔ [۳] خواہ یہ اُس کے جسم سے بہتا رہے یا بند ہو جائے یہ اُس کی ناپاکی کا باعث ہوگا۔ اُس کا جریان ناپاکی کا باعث اِس طرح ہوگا:

[۴] کہ جس بستر پر جریان والا آدمی لیٹے گا وہ بستر ناپاک ہوگا اور جس چیز پر وہ بیٹھے گا وہ چیز ناپاک ہوگی۔ [۵] اور جو کوئی اُس کے بستر کو چھُوئے اُسے لازم ہے کہ وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے اور وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ [۶] اور جو کوئی اُس چیز پر بیٹھے جس پر جریان والا مَرد بیٹھا ہو وہ ضرور اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے اور وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

[۷] اور جو کوئی جریان کے مریض کو چھُوئے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے اور وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

[۸] اور اگر جریان کا مریض کسی دوسرے آدمی پر جو پاک ہو، تھوک دے تو وہ ضرور اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے اور وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

[۹] اور جب جریان کا مریض سواری کرے تو جس کسی چیز پر وہ بیٹھے گا وہ ناپاک ہو جائے گی۔ [۱۰] جو کوئی اُن چیزوں میں سے کسی چیز کو جو اُس کے نیچے رہی ہوں، چھُوئے گا وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ اور جو کوئی اُن چیزوں کو اُٹھاتا ہے وہ ضرور اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غُسل کرے اور وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

[۱۱] اور جریان کا مریض اپنے ہاتھ دھوئے بغیر جس کسی کو چھُوئے وہ ضرور اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے اور وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

[۱۲] اور مٹی کا برتن جسے وہ آدمی چھُوئے ضرور توڑ دیا جائے اور اگر وہ لکڑی کا برتن ہو تو وہ پانی سے مَل کر دھو لیا جائے۔

[۱۳] اور جب کوئی مریض جریان سے شفایاب ہو جائے تو وہ رسماً پاک ٹھہرنے کے لیے سات دِن گنے، تب وہ اپنے کپڑے دھوئے اور بہتے ہُوئے پانی میں نہائے اور وہ پاک ہوگا۔ [۱۴] اور آٹھویں دِن اُسے لازم ہے کہ دو قُمریاں یا کبوتر کے دو بچّے لے کر خیمۂ اِجتماع کے مدخل کی طرف خداوند کے آگے آئے اور اُنہیں کاہن کو دے۔ [۱۵] کاہن ایک کو خطا کی قربانی کے طور پر اور دوسرے کو سوختنی قربانی کے طور پر گُذرانے اور یوں وہ خداوند کے آگے اُس آدمی کے لیے اُس کے جریان کے سبب سے کفّارہ دے۔

[۱۶] جب کسی مَرد کو اِنزال ہو تو اُسے لازم ہے کہ وہ پانی سے نہائے اور شام تک وہ ناپاک ہوگا۔ [۱۷] اور وہ کپڑا یا چمڑا جو نطفہ سے آلودہ ہو جائے لازماً پانی سے دھویا جائے اور شام تک ناپاک سمجھا جائے۔ [۱۸] اور جب کوئی مَرد عورت سے ہم بستر ہو اور اِنزال ہو جائے تو وہ دونوں پانی سے نہائیں، وہ شام تک ناپاک رہیں گے۔

[۱۹] جس کسی عورت کو حَیض کا خُون شروع ہو جائے تو وہ سات دِن تک ناپاک رہے گی اور جو کوئی اُسے چھُوئے گا، شام تک ناپاک رہے گا۔

[۲۰] اور حَیض کے دِنوں میں جس چیز پر بھی وہ لیٹے گی وہ ناپاک ہو جائے گی۔ [۲۱] لہٰذا جو کوئی اُس کے بستر کو چھُوئے اُسے لازم ہے کہ وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ [۲۲] اور جو کوئی اُس چیز کو جس پر وہ بیٹھتی ہو چھُو لے تو وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

[۲۳] اور جس چیز پر وہ بیٹھی ہو خواہ وہ بستر ہو یا کوئی اور چیز، جب بھی کوئی اُسے چھوئے گا وہ شام تک ناپاک رہے گا۔
[۲۴] اگر مَرد اُس کے ساتھ ہم بستر ہو اور حَیض کا خُون اُسے لگ جائے تو وہ سات دِن تک ناپاک رہے گا اور جس بستر پر وہ لیٹے گا وہ بھی ناپاک ہو جائے گا۔
[۲۵] اور اگر کسی عورت کو حَیض کے مخصوص دِنوں کے علاوہ اور بھی بہت دِنوں تک لگا تار خُون آتا رہے یا حَیض کی مدّت کے بعد بھی خُون جاری رہے تو وہ خُون کے جاری رہنے تک ناپاک رہے گی جیسی حَیض کے دِنوں میں رہتی ہے۔ [۲۶] اور جریانِ خُون کے دوران جس بستر پر وہ لیٹے گی تو وہ اُسی طرح ناپاک ہوگا جس طرح اُس کا بستر ایّامِ حَیض کے دوران ناپاک ہوتا ہے۔ اور جس چیز پر وہ بیٹھے گی وہ بھی حَیض کے دِنوں کی نجاست کی طرح ناپاک ہوگی۔ [۲۷] اور جو کوئی اُنہیں چھوئے گا وہ ناپاک ہو جائے گا۔ لہٰذا اُسے لازم ہے کہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔
[۲۸] اور جب اُس کا جریانِ خُون رُک جائے تو اُسے لازم ہے کہ سات دِن گنے اور اُس کے بعد وہ رسماً پاک ہوگی۔ [۲۹] اور آٹھویں دِن اُسے لازم ہے کہ وہ دو قُمریاں یا کبوتر کے دو بچّے لے اور اُنہیں خیمۂ اِجتماع کے مدخل پر کاہن کے پاس لائے۔ [۳۰] اور کاہن ایک کو خطا کی قربانی کے لیے اور دوسرے کو سوختنی قربانی کے لیے گذرانے اور یوں وہ اُس کے جریان کی ناپاکی کے لیے اُس کے واسطے خداوند کے آگے کفّارہ دے۔
[۳۱] تم بنی اِسرائیل کو ناپاک کرنے والی چیزوں سے ہمیشہ دور رکھنا تا کہ وہ میرے مَقدِس کو جو اُن کے درمیان ہے ناپاک کرنے کی وجہ سے اپنی نجاست میں ہلاک نہ ہوں۔
[۳۲] اُس مَرد کے لیے جسے جریان ہو اور جو کوئی انزال کے باعث ناپاک ہو [۳۳] اور اُس عورت کے لیے جسے ماہواری حَیض آ رہا ہو اور اُس مَرد یا عورت کے لیے جو جریان میں مبتلا ہوں اور اُس مَرد کے لیے جو رسماً ناپاک عورت سے ہم بستر ہو قوانین یہی ہیں۔

یومِ کفّارہ

۱۶

ہارُون کے دو بیٹے خداوند کے نزدیک آئے اور مر گئے تھے۔ اُن کی وفات کے بعد خداوند مُوسیٰ سے ہم کلام ہُوا [۲] اور خداوند نے کہا کہ اپنے بھائی ہارُون سے کہہ کہ جب دل چاہے پردہ کے پیچھے پاک ترین مقام میں کفّارہ کے سرپوش کے سامنے جو صندوق پر ہے نہ آیا کرے ورنہ وہ مر جائے گا کیونکہ میں کفّارہ کے سرپوش کے اوپر بادل میں ظاہر ہوتا ہُوں۔
[۳] ہارُون پاک ترین مقام میں آئے تو خطا کی قربانی کے لیے ایک بچھڑا اور سوختنی قربانی کے لیے ایک مینڈھا ساتھ لائے [۴] وہ کتان کا مُقدّس کُرتہ پہنے اور اُس کے تن پر کتان کے زیرِ جامے ہوں اور اُس نے کتان کا پٹکا باندھا ہُوا ہو اور سر پر کتان کا عمامہ بندھا ہو۔ یہ مُقدّس لباس ہیں لہٰذا وہ اُنہیں پہننے سے پیشتر پانی سے نہائے۔ [۵] اور وہ اِسرائیلی جماعت سے خطا کی قربانی کے لیے دو بکرے اور سوختنی قربانی کے لیے ایک مینڈھا لے۔
[۶] اور ہارُون خُود اپنی خطا کی قربانی کے لیے اُس بچھڑے کو پیش کرے تا کہ وہ اُس کے لیے اور اُس کے گھرانے کے لیے کفّارہ ہو۔ [۷] اور پھر وہ اُن دونوں بکروں کو لے کر خیمۂ اِجتماع کے مدخل پر خداوند کے حُضور میں کھڑا کرے [۸] اور ہارُون اُن دونوں بکروں پر قُرعہ ڈالے۔ ایک قُرعہ خداوند کے لیے اور دوسرا قُرعہ عزازیل کے لیے [۹] اور ہارُون اُس بکرے کو جس کا قُرعہ خداوند کے نام نکلے لا کر اُسے خطا کی قربانی کے لیے گذرانے [۱۰] لیکن بذریعہ قُرعہ عزازیل کے لیے چنے جانے والے بکرے کو زندہ ہی خداوند کے حُضور میں لایا جائے تا کہ اُسے بیابان میں عزازیل کے لیے چھوڑ کر بطور کفّارہ اِستعمال کیا جائے۔
[۱۱] اور ہارُون خُود اپنی خطا کی قربانی کے لیے اُس بچھڑے کو لائے تا کہ اپنے لیے اور اپنے گھرانے کے لیے کفّارہ دے اور وہ اپنی خطا کی قربانی کے لیے اُس بچھڑے کو ذبح کرے۔ [۱۲] اور وہ ایک بخوردان لے جس میں خداوند کے مذبح پر کی آگ کے انگارے بھرے ہوں اور اپنی دونوں مُٹھیوں میں باریک پسا ہُوا خُوشبودار بخور لے کر اُسے پردہ کے پیچھے لے جائے۔ [۱۳] اور وہ اُس بخور کو خداوند کے حُضور آگ میں ڈال دے اور اُس بخور کا دھواں کفّارہ کے سرپوش کو جو شہادت کے صندوق کے اوپر ہے چھپا لے کہ وہ ہلاک نہ ہو۔ [۱۴] اور وہ اُس بچھڑے کا کچھ خُون لے کر اپنی اُنگلی سے اُسے کفّارہ کے سرپوش کے سامنے چھڑکے اور پھر اُس خُون میں سے کچھ وہ اپنی اُنگلی سے سات بار کفّارہ کے سرپوش کے آگے چھڑکے۔
[۱۵] پھر وہ لوگوں کی خاطر خطا کی قربانی کے بکرے کو ذبح کرے اور اُس کے خُون کو پردہ کے پیچھے لے جا کر اُس سے بھی وہی کرے جو اُس نے بچھڑے کے خُون کے ساتھ کیا تھا۔ وہ اُسے کفّارہ کے سرپوش پر اور اُس کے سامنے چھڑکے۔ [۱۶] اِس طرح وہ بنی اِسرائیل کی نجاست اور بغاوت کے سبب سے پاک ترین مقام کے لیے کفّارہ دے اور ایسا ہی وہ خیمۂ اِجتماع کے لیے بھی کرے جو اُن کی نجاست کے ساتھ اُن کے درمیان رہتا ہے۔ [۱۷] اور جب ہارُون کفّارہ دینے کو پاک ترین مقام کے اندر جائے تو جب تک وہ اپنے اور اپنے گھرانے اور بنی اِسرائیل کی ساری جماعت کے لیے کفّارہ دے کر باہر نہ آ جائے اُس وقت تک

کوئی بھی خیمۂ اِجتماع کے اندر موجود نہ رہے۔

۱۸ پھر وہ باہر نکل کر اُس مذبح کے پاس جائے جو خداوند کے آگے ہے اور اُس کے لیے کفّارہ دے۔ اور وہ اُس بچھڑے کا کچھ خُون اور اُس بکرے کا کچھ خُون لے کر مذبح کے سینگوں پر لگائے۔ ۱۹ اور اپنی اُنگلی سے کچھ خُون سات بار اُس پر چھڑک کر اُسے بنی اِسرائیل کی نجاست سے پاک اور مُقدّس کرے۔

۲۰ اور جب ہارُون پاک ترین مقام، خیمۂ اِجتماع اور مذبح کے لیے کفّارہ دے چکے تو وہ زندہ بکرے کو آگے لائے ۲۱ اور اپنے دونوں ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُس کے اوپر بنی اِسرائیل کی ساری بدکرداری اور نافرمانی یعنی اُن کے تمام گناہوں کا اقرار کرے اور اُنہیں اُس بکرے کے سر ڈال دے اور وہ اُس بکرے کو کسی مقرّر کردہ آدمی کے وسیلہ بیابان میں بھیج دے۔ ۲۲ وہ بکرا اُن کے تمام گناہ اُٹھا کر اُنہیں کسی ویرانہ میں لے جائے گا اور وہ آدمی اُس بکرے کو بیابان میں چھوڑ دے۔

۲۳ پھر ہارُون خیمۂ اِجتماع میں جا کر کتان کے وہ کپڑے جو اُس نے پاک ترین مقام میں داخل ہونے سے پیشتر پہنے ہُوئے تھے اُتار دے اور اُنہیں وہیں چھوڑ دے۔ ۲۴ اور وہ کسی پاک مقام پر پانی سے نہائے اور اپنے عام کپڑے پہن لے۔ اور پھر باہر آ کر اپنے لیے سوختنی قربانی پیش کر کے اور لوگوں کے لیے سوختنی قربانی پیش کر کے اپنے لیے اور لوگوں کے لیے کفّارہ دے۔ ۲۵ اور خطا کی قربانی کی چربی کو بھی مذبح پر جلائے۔

۲۶ اور وہ آدمی جو اُس بکرے کو عزازیل کے لیے چھوڑ کر آئے اُسے لازم ہے کہ وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غُسل کرے۔ بعد ازاں وہ آدمی لشکر گاہ میں آ سکتا ہے۔ ۲۷ اور خطا کی قربانیوں کے بَیل اور بکرے کو جن کا خُون کفّارہ دینے کے لیے پاک ترین مقام میں لایا گیا تھا اُنہیں لازماً لشکر گاہ سے باہر لے جایا جائے اور اُن کی کھالوں، گوشت اور انتڑیوں وغیرہ کو آگ میں جلا دیا جائے۔ ۲۸ اور اُنہیں جلانے والے آدمی کو لازم ہے کہ وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے۔ بعد ازاں وہ لشکر گاہ میں آ سکتا ہے۔

۲۹ اور تمہارے لیے ایک دائمی مذہبی فریضہ یہ ہوگا کہ تُم ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو خُود اِنکاری کرنا اور کوئی بھی خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی جو تمہارے درمیان رہتا ہو کسی طرح کا کام نہ کرے ۳۰ کیونکہ اِس دِن تمہیں پاک کرنے کے لیے تمہاری خاطر کفّارہ دیا جائے گا۔ تب تُم خداوند کے حُضور اپنے تمام گناہوں سے پاک ٹھہرو گے۔ ۳۱ یہ آرام کا ایک سبت ہے لہٰذا تمہیں لازم ہے کہ خُود اِنکاری کرو۔ یہ دائمی مذہبی فریضہ ہے۔ ۳۲ اور وہی کاہن جو اپنے باپ کی جگہ سردار کاہن ہونے کے لیے مسح اور مخصوص کیا گیا ہو، کفّارہ دے اور مُقدّس کتانی لباس پہنے۔ ۳۳ اور پاک ترین مقام، خیمۂ اِجتماع اور مذبح اور کاہنوں کے لیے اور جماعت کے تمام لوگوں کے لیے کفّارہ دے۔

۳۴ تمہارے لیے ایک دائمی مذہبی فریضہ یہ ہوگا کہ سال میں ایک بار بنی اِسرائیل کے تمام گناہوں کا کفّارہ دیا جائے۔

اور جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا اُس نے ویسا ہی کیا۔

خُون کھانا ممنوع

۱۷ پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲ ہارُون اور اُس کے بیٹوں سے اور سب اِسرائیلیوں سے کہہ کہ خداوند نے یہ حکم دیا ہے کہ ۳ بنی اِسرائیل میں جو کوئی بَیل یا برّہ یا بکرے کو لشکر گاہ کے اندر یا باہر قربان کرے ۴ بجائے اِس کے کہ اُسے خیمۂ اِجتماع کے مدخل پر لا کر خداوند کے مسکن کے آگے خداوند کے حُضو میں بطور نذر پیش کرے تو وہ آدمی خُونی سمجھا جائے گا۔ اُس نے خُون کیا ہے لہٰذا وہ اپنے لوگوں میں سے ضرور کاٹ ڈالا جائے۔ ۵ یہ اِس لیے ہے کہ بنی اِسرائیل اپنی قربانیاں جنہیں وہ اب کھلے میدانوں میں کر رہے ہیں خداوند کے حُضور میں لائیں۔ اُنہیں لازم ہے کہ وہ اُنہیں کاہن کے پاس یعنی خیمۂ اِجتماع کے مدخل پر خداوند کے حُضور لا کر رفاقت کی نذروں کے طور پر پیش کریں۔ ۶ اور کاہن اُس خُون کو خیمۂ اِجتماع کے مدخل پر خداوند کے مذبح کے مقابل چھڑکے اور چربی کو خداوند کے لیے خُوشگوار خُوشبو کے طور پر جلائے۔ ۷ اور وہ آیندہ کبھی بھی اُن بکروں کی مورتوں کے لیے جن کے پیرو ہو کر وہ زناکار ٹھہرے ہیں اپنی قربانیاں نہ پیش کریں یہ اُن کے اور اُن کی آیندہ نسلوں کے لیے دائمی مذہبی فریضہ ہوگا۔

۸ اور اُن سے کہہ دے کہ اگر بنی اِسرائیل کا کوئی آدمی یا کوئی پردیسی جو اُن کے درمیان رہتا ہے سوختنی قربانی یا ذبیحہ پیش کرے ۹ اُسے خیمۂ اِجتماع کے مدخل پر خداوند کے حُضور میں چڑھانے کو نہ لائے تو وہ آدمی اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائے۔

۱۰ اگر بنی اِسرائیل کا کوئی آدمی یا کوئی پردیسی جو اُن کے درمیان رہتا ہے، خُون کھائے تو میں اُس خُون کھانے والے کے خلاف ہُوں گا اور اُسے اُس کے لوگوں میں سے کاٹ ڈالوں گا۔ ۱۱ کیونکہ جسم کی جان اُس کے خُون میں ہوتی ہے اور اُسے میں نے تمہیں اِس لیے دیا ہے کہ وہ مذبح پر تمہارے لیے کفّارہ ہو۔ یہ خُون ہی ہے جو کسی جان کے لیے کفّارہ دیتا ہے۔ ۱۲ اِس لیے میں بنی اِسرائیل سے کہتا ہُوں کہ تُم میں سے کوئی بھی خُون نہ کھائے اور نہ ہی کوئی پردیسی جو تمہارے درمیان رہتا ہے، خُون کھائے۔

۱۳ اگر بنی اِسرائیل کا کوئی آدمی یا کوئی پردیسی جو تمہارے درمیان رہتا ہو کسی جانور یا پرندہ کو جو کھانے کے لائق ہو شکار کرے

تو وہ اُس کا خُون نِکال کر اُسے مٹّی سے ڈھانک دے [۱۴] کیونکہ ہر جاندار کی جان اُس کے لہو میں ہوتی ہے۔ اِس لیے میں نے بنی اِسرائیل سے کہا ہے کہ تُم کسی جاندار کا خُون ہرگز نہ کھانا کیونکہ جاندار کا لہو ہی اُس کی جان ہے اور جو کوئی اُسے کھائے وہ کاٹ ڈالا جائے۔

[۱۵] اور جو کوئی خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی کسی مُردار کو یا کسی درندہ کے پھاڑے ہُوئے جانور کو کھائے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے نہائے۔ اور وہ شام تک ناپاک رہے گا اور اُس کے بعد پاک ہوگا۔ [۱۶] لیکن اگر وہ اپنے کپڑے نہ دھوئے اور غُسل نہ کرے تو اُس کا گناہ اُسی کے سر لگے گا۔

غیر قانونی جنسی تعلقات

۱۸ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [۲] بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو اور اُنہیں بتا کہ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔ [۳] تُم ویسے کام ہرگز نہ کرنا جیسے مِصر میں کیے جاتے ہیں جہاں تُم رہا کرتے تھے اور ویسے کام بھی نہ کرنا جیسے ملک کنعان میں کیے جاتے ہیں جہاں میں تمہیں لے جا رہا ہُوں اور نہ ہی اُن کی رسموں پر چلنا۔ [۴] تُم میرے احکام کی تعمیل کرنا اور میرے آئین کو مان کر اُن پر چلنا کیونکہ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔ [۵] تُم میرے احکام اور قوانین پر عمل کرنا کیونکہ جو آدمی اُنہیں مانے گا وہ اُن کے باعث زندہ رہے گا۔ میں خداوند ہُوں۔

[۶] تُم میں سے کوئی بھی جنسی تعلقات قائم کرنے کی غرض سے اپنے کسی قریبی رشتہ دار کے پاس نہ جائے۔ میں خداوند ہُوں۔

[۷] تُم اپنی ماں کے بدن کو بے پردہ کر کے اپنے باپ کی بے عزّتی نہ کرنا وہ تمہاری ماں ہے۔ تُم اُس سے جنسی تعلقات پیدا نہ کرنا۔

[۸] تُم اپنے باپ کی بیوی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ اُس سے تمہارے باپ کی بے حُرمتی ہوگی۔

[۹] تُم اپنی بہن کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا خواہ وہ تمہارے باپ کی بیٹی ہو خواہ تمہاری ماں کی بیٹی ہو اور چاہے وہ گھر میں پیدا ہُوئی ہو یا کہیں اور۔

[۱۰] تُم اپنی پوتی یا اپنی نواسی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ اُس سے تمہاری اپنی ہی بے حُرمتی ہوگی۔

[۱۱] تُم اپنے باپ کی بیوی کی بیٹی کے بدن کو جو تمہارے باپ سے پیدا ہُوئی ہے بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تمہاری بہن ہے۔

[۱۲] تُم اپنی پھوپھی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تمہارے باپ کی قریبی رشتہ دار ہے۔

[۱۳] تُم اپنی خالہ کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تمہاری ماں کی قریبی رشتہ دار ہے۔

[۱۴] تُم اپنے باپ کے بھائی کی بے حُرمتی نہ کرنا یعنی اُس کی بیوی کے پاس مت جانا کیونکہ وہ تمہاری چچی ہے۔

[۱۵] تُم اپنی بہو کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ وہ تمہارے بیٹے کی بیوی ہے۔ اُس سے جنسی تعلقات پیدا نہ کرنا۔

[۱۶] تُم اپنی بھاوج کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ اُس سے تمہارے بھائی کی بے حُرمتی ہوگی۔

[۱۷] تُم کسی عورت اور اُس کی بیٹی دونوں کو بے پردہ نہ کرنا اور نہ ہی اُس عورت کی پوتی یا نواسی کے بدن کو بے پردہ کرنا کیونکہ وہ اُس کی قریبی رشتہ دار ہیں۔ یہ بڑی خباثت ہے۔

[۱۸] جب تک تمہاری بیوی زندہ ہے تُم اپنی سالی کو اپنی بیوی کی سوتن بنا کر اُس سے جنسی تعلقات پیدا نہ کرنا۔

[۱۹] تُم عورت کے پاس اُس کے حیض کے دِنوں یعنی اُس کی ناپاکی کے دِنوں میں صحبت کرنے کے لیے نہ جانا۔

[۲۰] تُم اپنے کو نجس کرنے کے لیے اپنے ہمسایہ کی بیوی سے صحبت نہ کرنا۔

[۲۱] تُم اپنی اولاد میں سے کسی کو مولک کی خاطر آگ میں سے گزارے جانے کے لیے ہرگز نہ دینا تا کہ تمہارے خدا کے نام کی بے حُرمتی نہ ہو۔ میں خداوند ہُوں۔

[۲۲] تُم مرد کے ساتھ صحبت نہ کرنا جیسے عورت سے کی جاتی ہے۔ یہ نہایت ہی مکروہ فعل ہے۔

[۲۳] تُم کسی جانور سے صحبت کر کے اپنے آپ کو اُس کے باعث نجس نہ کرنا۔ اور لازم ہے کہ نہ ہی کوئی عورت کسی جانور سے ہم صحبت ہونے کو اُس کے سامنے آئے کیونکہ یہ کجروی ہے۔

[۲۴] تُم اِن طور طریقوں میں سے کسی کو نہ اپنانا کیونکہ تُم نجس ہو جاؤ گے کیونکہ جن قوموں کو میں تمہارے آگے پسپا کرنے والا ہُوں وہ اِسی طرح کے کام کر کے نجس ہو چکی ہیں۔ [۲۵] یہاں تک کہ اُن کا ملک بھی اُن کی نجاست سے آلودہ ہو گیا۔ لہٰذا میں نے اُس کی بدکاری کی سزا اُسے دی اور اُس ملک نے اپنے باشندوں کو اُگل دیا۔

[۲۶] لیکن تمہیں لازم ہے کہ میرے احکام اور آئین کو مانو اور تُم میں سے کوئی بھی خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی جو تمہارے درمیان رہتا ہے اِن مکروہ کاموں میں سے کوئی کام کبھی نہ کرے۔ [۲۷] کیونکہ اُن لوگوں نے جو پہلے اُس ملک میں رہتے تھے یہ سب مکروہ کام کر کے ملک کو آلودہ کر دیا تھا۔ [۲۸] اور اگر تُم بھی اُس ملک کی آلودگی کا باعث ہوگے تو وہ تُم کو بھی اُگل دے گا جیسے اُس نے اُن اقوام کو جو تُم سے پہلے تھیں اُگل دیا۔

[۲۹] اور ہر ایک جو اِن مکروہ کاموں میں سے کوئی کام کرے وہ اور اُس ایسے تمام اشخاص لازماً اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالے جائیں۔

۳۰ اِس لیے میری شریعت کو ماننا اور وہ مکروہ رسمیں جو تُم سے پیشتر رائج تھیں تُم اُن مکروہ رسموں میں سے کسی بھی رسم کی پیروی کر کے اپنے آپ کو اُن سے آلودہ نہ کرنا۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

متفرّق قوانین

۱۹ پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲ بنی اِسرائیل کی ساری جماعت سے مخاطب ہو اور اُن سے کہہ کہ تُم پاک بنو کیونکہ میں جو تمہارا خداوند خدا ہُوں پاک خدا ہُوں۔

۳ اور تُم میں سے ہر ایک اپنی ماں اور اپنے باپ کی تعظیم کرے اور تُم میرے سبتوں کو ماننا۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

۴ تُم بُتوں کی طرف رجوع نہ ہونا اور نہ ہی اپنے لیے دھات سے ڈھالے ہُوئے دیوتا بنانا۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

۵ اور جب تُم خداوند کے حُضور رفاقت کا ذبیحہ پیش کرو تو اِس طرح پیش کرنا کہ وہ تمہاری خاطر مقبول ہو۔ ۶ اور جس دِن وہ پیش کیا جائے وہ اُسی دِن یا اگلے دِن کھا لیا جائے اور اگر تیسرے دِن تک کچھ بچا رہ جائے تو وہ ضرور جلا دیا جائے۔ ۷ اگر اُس میں سے کچھ تیسرے دِن کھایا جائے تو وہ ناپاک ہو جانے کے باعث قبول نہ ہوگا۔ ۸ اور جو کوئی اُسے کھائے گا اُس کا گناہ اُس کے سر لگے گا کیونکہ اُس نے خداوند کی پاک چیز کو نجس کیا۔ لہٰذا اُس شخص کا بھی اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جانا ضروری ہے۔

۹ اور جب تُم اپنی زمین کی پیداوار کی فصل کاٹو تو تُم اپنے کھیت کے اِنتہائی کناروں تک ساری کی ساری نہ کاٹنا اور نہ کٹائی کی گری پڑی بالوں کو چن لینا۔ ۱۰ اور تُو اپنے انگورِستان کا دانہ دانہ نہ توڑ لینا اور نہ اپنے انگورِستان کے گرے ہُوئے دانوں کو جمع کرنا بلکہ اُنہیں غریبوں اور مسافروں کے لیے چھوڑ دینا۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

۱۱ تُم چوری نہ کرنا

اور نہ جھوٹ بولنا

اور نہ ایک دوسرے کو دھوکا دینا۔

۱۲ تُم میرا نام لے کر جھوٹی قسم نہ کھانا جس سے تمہارے خدا کے نام کی بے حُرمتی ہو۔ میں خداوند ہُوں۔

۱۳ تُم اپنے پڑوسی کو مت ٹھگنا اور نہ ہی اُسے لُوٹنا اور نہ کسی مزدور کی مزدوری رات بھر روک کے رکھنا۔

۱۴ تُو بہرے کو نہ کوسنا اور نہ اندھے کے آگے کوئی ایسی شے رکھنا جس سے اُسے ٹھیس پہنچے۔ بلکہ اپنے خدا سے ڈرنا۔ میں خداوند ہُوں۔

۱۵ تُم فیصلہ کرتے وقت بے اِنصافی مت کرنا اور نہ تو غریب کی طرفداری کرنا اور نہ بڑے آدمی کا لحاظ بلکہ راستی سے اپنے ہمسایہ کا اِنصاف کرنا۔

۱۶ تُو اپنے لوگوں میں اِدھر اُدھر افواہیں نہ پھیلاتے پھرنا اور نہ اپنے پڑوسی کی زندگی کو خطرے میں ڈالنا۔ میں خداوند ہُوں۔

۱۷ اور تُو اپنے دل میں اپنے بھائی سے بُغض نہ رکھنا۔ اپنے ہمسایہ کے کسی جُرم میں شریک نہ ہونا بلکہ اُسے ڈانٹنا۔

۱۸ اِنتقام نہ لینا اور نہ اپنی قوم کے کسی شخص سے کینہ رکھنا بلکہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبّت کرنا۔ میں خداوند ہُوں۔

۱۹ میرے احکام کو ماننا۔

اپنے مویشیوں کو کسی دوسری جنس کے مویشیوں سے جماع نہ کرنے دینا۔

اپنے کھیت میں دو قسم کے بیج ایک ساتھ نہ بونا۔

ایسا کپڑا جس میں دو قسم کے مختلف اجزا اِستعمال کیے گئے ہوں مت پہننا۔

۲۰ اگر کوئی آدمی کسی ایسی کنیز سے جنسی تعلقات پیدا کر لے جو کسی اور کی منگیتر ہو لیکن نہ تو اُس کا فدیہ دیا گیا ہو اور نہ ہی وہ آزاد کی گئی ہو تو کوئی مناسب سزا دینا ضروری ہے۔ تاہم اُنہیں جان سے نہ مارا جائے کیونکہ وہ عورت آزاد نہیں کی گئی تھی۔ ۲۱ اور وہ آدمی اپنے جُرم کی قربانی کے لیے خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر خداوند کے حُضور ایک مینڈھا لائے جو اُس کے جُرم کے بدلے میں قربان کیا جائے۔ ۲۲ اور کاہن قربانی کے مینڈھے سے خداوند کے حُضور اُس کے جُرم کا کفّارہ دے۔ تب جو خطا اُس نے کی ہے وہ اُسے معاف کی جائے گی۔

۲۳ جب تُم اُس ملک میں داخل ہو اور وہاں کسی قسم کا پھل دار درخت لگاؤ تو اُس کا پھل تمہارے لیے ممنوع ہوگا۔ تین سال تک تُم اُسے ممنوع سمجھنا اور اُسے ہرگز نہ کھانا۔ ۲۴ اور چوتھے سال اُس کا تمام پھل پاک ہوگا اور تُم اُسے خداوند کے لیے بطور نذرانۂ تمجید مخصوص کر دینا۔

۲۵ لیکن پانچویں سال تُم اُس کا پھل کھا سکتے ہو۔ یوں تمہاری فصل بڑھے گی۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

۲۶ تُم کسی چیز کو خُون سمیت نہ کھانا۔

اور نہ جادو ٹونا کرنا، نہ شگون نکالنا۔

۲۷ تُم اپنے سر کے گوشوں کے بال دائرہ نما مت کاٹنا اور نہ اپنی داڑھی کے کونوں کو تراشنا۔

۲۸ تُم مُردوں کی خاطر اپنے جسم کو زخمی نہ کرنا اور نہ اپنے اوپر کچھ نقوش گُدوانا۔ میں خداوند ہُوں۔

۲۹ تُم اپنی بیٹی کو کسبی بنا کر ذلیل نہ کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سارا ملک جسم فروشی کی طرف مائل ہو کر بدکاری سے بھر جائے۔

[۳۰] تُم میرے سبتوں کو ماننا اور میرے مَقدِس کی تعظیم کرنا۔ میں خداوند ہُوں۔
[۳۱] تُم عاملوں اور ارواح سے بات کرنے والوں کے طالب نہ ہونا کیونکہ وہ تمہیں نجس بنادیں گے۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔
[۳۲] عمر رسیدہ اشخاص کے سامنے اُٹھ کر کھڑے ہو جانا۔ بوڑھوں کا ادب کرنا اور اپنے خدا سے ڈرنا۔ میں خداوند ہُوں۔
[۳۳] کوئی پردیسی تمہارے ساتھ تمہارے ملک میں رہتا ہو تو اُس کے ساتھ بدسلوکی نہ کرنا۔ [۳۴] جو پردیسی تمہارے ساتھ رہتا ہو اُس سے دیسی جیسا برتاؤ کرنا بلکہ تُم اُس سے اپنے ہی مانند محبّت کرنا کیونکہ تُم بھی مصر میں پردیسی تھے۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔
[۳۵] تُم وزن، مقدار اور ناپ تول کے لیے ناقص پیمانوں کو اِستعمال میں نہ لانا [۳۶] اور ٹھیک ترازو، ٹھیک باٹ (خشک مقدار کے لیے) پورا ایفہ اور (مائعات کے لیے) پورا ہین اِستعمال کرنا۔ میں ہی تمہارا خداوند خدا ہُوں جو تمہیں مصر سے نکال کر لایا۔
[۳۷] میرے سب آئین اور سارے احکام کو ماننا اور اُن پر عمل کرنا۔ میں خداوند ہُوں۔

گناہ کی سزا

۲۰ پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [۲] بنی اِسرائیل سے کہہ کہ کوئی اِسرائیلی یا اِسرائیل میں رہنے والا کوئی پردیسی جو اپنی اولاد میں سے کسی کو مولک کی نذر کرے وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ جماعت کے لوگ اُسے سنگسار کریں۔ [۳] اور میں بھی اُس شخص کا مخالف ہُوں گا اور اُسے اُس کے لوگوں میں سے کاٹ ڈالوں گا کیونکہ اُس نے اپنے بچّوں کو مولک کی نذر کر کے میرے مَقدِس کو ناپاک کیا ہے اور میرے پاک نام کی بے حُرمتی کی ہے۔ [۴] اور جس وقت وہ آدمی اپنی اولاد میں سے کسی کو مولک کی نذر کرے اور جماعت کے لوگ چشم پوشی کر کے اُسے جان سے نہ ماریں [۵] تو میں اُس آدمی کا اور اُس کے گھرانے کا مخالف ہو کر اُسے اور اُن سب کو جو اُس کی پیروی میں مولک کے آگے جھکیں گے اُن کی قوم میں سے کاٹ ڈالوں گا۔
[۶] اور جو شخص عاملوں اور ارواح سے بات کرنے والوں کے آگے جھکنے کے لیے اُن کی طرف رجوع کرے گا میں اُس کا مخالف ہُوں گا اور اُسے اُس کے لوگوں میں سے کاٹ ڈالوں گا۔
[۷] لہٰذا تُم اپنی تقدیس کر کے پاک بنو کیونکہ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں [۸] اور تُم میرے احکام کو مانو اور اُن پر عمل کرو۔ میں خداوند ہُوں جو تمہیں مُقدّس کرتا ہُوں۔
[۹] اور اگر کوئی اپنے باپ یا ماں پر لعنت کرے وہ ضرور جان سے مار ڈالا جائے۔ اُس نے اپنے باپ یا ماں پر لعنت کی ہے لہٰذا اُس کا خُون اُس کی گردن پر ہوگا۔
[۱۰] اور اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی بیوی یعنی اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے تو زانی اور زانیہ دونوں جان سے مار دیئے جائیں۔
[۱۱] اپنی سوتیلی ماں سے صحبت کرنے والا آدمی اپنے باپ کے بدن کو بے پردہ کرتا ہے لہٰذا وہ مرد اور عورت دونوں جان سے مار دیئے جائیں۔ اُن کا خُون اُن ہی کی گردن پر ہوگا۔
[۱۲] اور اگر کوئی آدمی اپنی بہو سے ہم بستر ہوتا ہے تو اُن دونوں کو جان سے مار دیا جائے کیونکہ اُنہوں نے بڑا غلط کام کیا ہے اور اُن کا خُون اُن ہی کی گردن پر ہوگا۔
[۱۳] اگر کوئی آدمی کسی مرد سے صحبت کرے جیسے کہ عورت سے کی جاتی ہے تو اُن دونوں نے نہایت مکروہ کام کیا ہے۔ لہٰذا وہ ضرور جان سے مار دیئے جائیں۔ اُن کا خُون اُن ہی کی گردن پر ہوگا۔
[۱۴] اور اگر کوئی آدمی کسی عورت اور اُس کی ماں دونوں کو رکھے تو یہ بڑی خباثت ہے۔ وہ تینوں آگ میں جلا دیئے جائیں تا کہ تمہارے درمیان خباثت نہ رہے۔
[۱۵] اور اگر کوئی مرد کسی جانور سے جماع کرے تو وہ جان سے مار دیا جائے اور اُس جانور کو بھی زندہ نہ چھوڑا جائے۔
[۱۶] اگر کوئی عورت کسی جانور سے جماع کرنے کے لیے اُس کے پاس جائے تو اُس عورت اور اُس جانور دونوں کو مار ڈالنا۔ وہ ضرور جان سے مارے جائیں۔ اُن کا خُون اُن کی اپنی ہی گردن پر ہوگا۔
[۱۷] اگر کوئی آدمی اپنی بہن سے شادی کر لے جو اُس کے باپ کی یا اُس کی ماں کی بیٹی ہو اور وہ مباشرت کریں تو یہ شرمناک بات ہے۔ لہٰذا وہ اپنے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے قتل کیے جائیں۔ اُس نے اپنی بہن کو بے عزّت کیا۔ اُس کا گناہ اُسی کے سر لگے گا۔
[۱۸] اگر کوئی آدمی کسی عورت کے دورانِ حَیض اُس سے ہم بستر ہو اور اُس سے مباشرت کرے تو اُس نے اُس کے خُون کے بہاؤ کو ننگا کیا ہے اور اُس عورت نے بھی اُسے بے پردہ کیا ہے۔ لہٰذا وہ دونوں اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالے جائیں۔
[۱۹] تُم اپنی خالہ یا پھوپھی کے بدن کو بے پردہ نہ کرنا کیونکہ اُس سے ایک نزدیکی رشتہ دار کی بے عزّتی ہوتی ہے۔ لہٰذا تُم دونوں کا گناہ تمہارے ہی سر لگے گا۔
[۲۰] اور اگر کوئی آدمی اپنی چچی یا تائی سے ہم بستر ہو تو اُس نے اپنے چچا یا تاؤ کو رُسوا کیا ہے۔ اُن کا گناہ اُن ہی کے سر لگے گا اور وہ بے اولاد مریں گے۔

^۲۱^ اگر کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیوی سے شادی کرے تو یہ نجاست ہے۔ اُس نے اپنے بھائی کی رُسوائی کی ہے۔ اُن کے اولاد نہ ہو گی۔
^۲۲^ لہٰذا تُم میرے تمام احکام اور قوانین کو ماننا اور اُن پر عمل کرنا تا کہ وہ ملک جہاں میں تمہیں بسانے کے لیے لے جا رہا ہُوں تمہیں اُگل نہ دے۔ ^۲۳^ اور تُم اُن اقوام کے رسم و رواج پر جنہیں میں تمہارے آگے سے نکالنے کو ہُوں مت چلنا کیونکہ اُنہوں نے یہ سب کام کیے ہیں۔ مجھے اُن سے نفرت ہو گئی ہے۔ ^۲۴^ لیکن میں نے تُم سے کہا کہ تُم اُن کے ملک پر قابض ہو گے۔ وہ ملک جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے، میں اُسے بطور وراثت تمہیں دوں گا۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں جس نے تمہیں دیگر اقوام سے الگ کیا ہے۔
^۲۵^ اِس لیے تُم پاک اور ناپاک چوپایوں میں اور پاک اور ناپاک پرندوں میں اِمتیاز کرنا۔ اور کسی جانور یا پرندے یا زمین پر رینگنے والے کسی جاندار سے جنہیں میں نے تمہارے لیے ناپاک ٹھہرا کر الگ کیا ہے اپنے آپ کو نجس نہ کرنا۔ ^۲۶^ تُم میرے لیے پاک بنے رہنا کیونکہ میں جو خداوند ہُوں پاک ہُوں اور میں نے تمہیں دیگر اقوام سے الگ کیا ہے تا کہ تُم میرے ہی بنے رہو۔
^۲۷^ تمہارے درمیان وہ عورت یا مرد جو عامل ہو یا ارواح سے بات کرانے کا دعویٰ کرتا ہو ضرور جان سے مار دیا جائے۔ تُم اُنہیں سنگسار کرنا۔ اُن کا خُون اُن ہی کی گردن پر ہو گا۔

کاہنوں کے لیے قواعد و ضوابط

۲۱ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ہارون کے بیٹوں سے جو کاہن ہیں مخاطب ہو اور اُنہیں کہہ کہ کوئی کاہن اپنے لوگوں میں سے کسی مُردہ کے باعث اپنے آپ کو نجس نہ کرے۔ ^۲^ سِوائے کسی قریبی رشتہ دار کے مثلاً ماں یا باپ، بیٹا یا بیٹی، بھائی ^۳^ یا اپنی کنواری بہن کے جس کی دیکھ بھال اُس کے ذمّہ ہو اُن کی خاطر وہ اپنے آپ کو نجس کر سکتا ہے۔ ^۴^ لیکن وہ اپنے لوگوں کا سربراہ ہونے کے باعث اپنے آپ کو ایسا آلودہ نہ کرے کہ ناپاک ہو جائے۔
^۵^ کاہن نہ تو اپنے سر گھٹوائیں نہ اپنی داڑھیوں کے کونے منڈوائیں اور نہ ہی اپنے آپ کو زخمی کریں۔ ^۶^ وہ اپنے خدا کے لیے پاک رہیں اور کبھی اپنے خدا کے نام کی بےحُرمتی نہ کریں کیونکہ وہ آتشین قربانیاں پیش کرتے ہیں جو اُن کے خدا کی غذا ہیں۔ لہٰذا اُن کا پاک رہنا لازمی ہے۔
^۷^ وہ جسم فروشی کرنے والی نجس عورتوں یا طلاق یافتہ عورتوں سے ہرگز شادی نہ کریں کیونکہ کاہن اپنے خدا کے لیے مُقدّس ہیں۔ ^۸^ لہٰذا تُم اُنہیں مُقدّس سمجھو کیونکہ وہ تمہارے خدا کے حُضور میں قربانیوں کی غذا لاتے ہیں۔ اُنہیں مُقدّس سمجھو کیونکہ میں خداوند جو تمہیں مُقدّس کرتا ہُوں قدُّوس ہُوں۔
^۹^ اگر کسی کاہن کی بیٹی فاحشہ بن کر اپنے آپ کو ناپاک کرے تو وہ اپنے باپ کی رُسوائی کا باعث بنتی ہے۔ لازم ہے کہ وہ آگ میں جلا دی جائے۔
^۱۰^ وہ جو اپنے بھائیوں کے درمیان سردار کاہن ہو جس کے سر پر مسح کرنے کا تیل ڈالا گیا ہو اور جو پاک لباس پہننے کے لیے مخصوص کیا گیا ہو وہ نہ تو اپنے سر کے بال نوچے اور نہ ہی اپنے کپڑے پھاڑے۔ ^۱۱^ وہ اُس جگہ جہاں کوئی لاش رکھی ہو داخل نہ ہو۔ اور وہ اپنے باپ یا ماں کی خاطر بھی اپنے آپ کو نجس نہ کرے۔ ^۱۲^ اور نہ ہی اپنے خدا کے مَقدِس سے باہر جائے یا اُس کو بےحُرمت کرے کیونکہ کاہن کو اُس کے خدا کے مسح کرنے کے تیل سے مخصوص کیا گیا ہے۔ میں خداوند ہُوں۔
^۱۳^ وہ جس عورت سے شادی کرے وہ ضرور کنواری ہو۔ ^۱۴^ وہ کسی بیوہ، طلاق یافتہ یا کسی بازاری عورت سے ہرگز شادی نہ کرے بلکہ اپنی ہی قوم میں سے کسی کنواری کو بیاہ لے۔ ^۱۵^ اِس طرح اُس کی اولاد اپنی قوم میں نجس نہ ٹھہرے گی۔ میں خداوند ہُوں جو اُسے مُقدّس کرتا ہُوں۔
^۱۶^ پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ^۱۷^ ہارون سے کہہ کہ اگر تیری نسل میں کسی میں کسی طرح کا کوئی عیب ہو تو پُشت در پُشت وہ اپنے خدا کے حُضور قربانی پیش کرنے نہ آئے۔ ^۱۸^ کوئی بھی آدمی جس میں کوئی عیب ہو نزدیک نہ آئے یعنی جو اندھا یا لنگڑا، بدصورت یا کُبڑا ہو۔ ^۱۹^ اور نہ ہی وہ آدمی جس کا پیر یا ہاتھ ناکارہ ہو۔ ^۲۰^ یا جو کبڑا یا بَونا ہو یا جس کی آنکھ میں کوئی نقص ہو یا جس کے زخموں سے پیپ بہتی ہو یا جس کے خُصیے ضرر رسیدہ ہوں۔ ^۲۱^ اور ہارون کاہن کی نسل میں سے کوئی بھی جس میں کوئی عیب ہو وہ خداوند کو آتشین قربانیاں گذراننے کو اُس کے حُضور نہ آئے۔ اُس میں عیب ہے۔ وہ ہرگز اپنے خدا کو غذا کی قربانی پیش کرنے کے لیے اُس کے حُضور نہ آئے۔ ^۲۲^ وہ اپنے خدا کی نہایت ہی مُقدّس غذا کو اور پاک روٹی کو بھی کھا سکتا ہے۔ ^۲۳^ تاہم اپنے عیب کی وجہ سے وہ پردہ کے نزدیک یا مذبح کے پاس ہرگز نہ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ میرے مَقدِس کو بےحُرمت کرے۔ میں خداوند ہُوں جو اُن کو مُقدّس کرتا ہُوں۔
^۲۴^ لہٰذا مُوسیٰ نے ہارون اور اُس کے بیٹوں کو اور تمام بنی اسرائیل کو یہ سب باتیں بتائیں۔

۲۲ اور خدا نے مُوسیٰ سے کہا کہ ^۲^ ہارون اور اُس کے بیٹوں کو بتا کہ وہ اُن مُقدّس نذروں کا جو بنی اسرائیل میرے لیے مخصوص کرتے ہیں احترام کیا کریں۔ یوں وہ میرے پاک نام کی بےحُرمتی کرنے کے مرتکب نہ ہوں گے۔ میں خداوند ہُوں۔

۳ اور اُن سے کہہ کہ پُشت در پُشت تمہاری نسل میں سے جو کوئی ناپاکی کی حالت میں اُن مُقدّس نذروں کے قریب آئے گا جو بنی اِسرائیل میرے حُضور لائیں گے تو لازم ہوگا کہ وہ شخص میرے حُضور سے کاٹ ڈالا جائے۔ میں خداوند ہُوں۔

۴ اگر ہارون کی نسل میں سے کسی کو جِلد کی کوئی متعدّی بیماری ہو یا اُسے جریان کا مرض ہو تو جب تک وہ پاک نہ ہو جائے اُس وقت تک مُقدّس نذروں کو نہ کھائے۔ اور اگر وہ کسی ایسی چیز کو چھُوئے جو کسی لاش کی وجہ سے یا جریان کے مریض کی وجہ سے آلودہ ہو چکی ہو تب بھی وہ ناپاک ہوگا۔ ۵ یا اگر وہ رینگنے والی کسی ایسی چیز کو چھوئے جس سے وہ ناپاک ہو سکتا ہو یا کسی ایسے شخص کو چھوئے جس کے چھوُنے سے وہ ناپاک ہو سکتا ہو خواہ وہ ناپاکی کسی بھی قسم کی ہو اُسے نجس کر سکتی ہے۔ ۶ جو کوئی کسی ایسی چیز کو چھُوئے وہ شام تک ناپاک رہے گا اور وہ مُقدّس نذروں میں سے کسی چیز کو تب تک نہ کھائے جب تک وہ پانی سے نہا نہ لے۔ ۷ اور جب سورج غروب ہو جائے تو وہ پاک ہوگا۔ پھر وہ اُن مُقدّس نذروں کو کھا سکتا ہے کیونکہ وہ اُس کی خُوراک ہیں۔ ۸ اور وہ کسی جاندار کو جو مرا ہُوا ملا ہو یا جنگلی جانوروں سے پھاڑ ڈالا گیا ہو ہرگز نہ کھائے تاکہ اُن کے باعث وہ ناپاک نہ ہو جائے۔ میں خداوند ہُوں۔

۹ کاہن میرے احکام کو مانیں تاکہ وہ مُجرم نہ ٹھہریں اور اُن کی بےحُرمتی کرنے کے باعث مر نہ جائیں۔ میں خداوند ہُوں جو اُنہیں مُقدّس کرتا ہُوں۔

۱۰ اور کاہن کے خاندان سے باہر کا کوئی بھی شخص اُس مُقدّس نذر کو نہ کھائے اور نہ ہی کاہن کا مہمان یا اُس کا مزدور اُسے کھائے۔ ۱۱ لیکن اگر کوئی کاہن قیمت دے کر کوئی غلام خریدے یا اگر کوئی غلام اُس کے گھر میں پیدا ہُوا ہو تو وہ اُس کے کھانے میں سے کھا سکتا ہے۔ ۱۲ اگر کسی کاہن کی بیٹی کسی کاہن کے علاوہ کسی اور سے بیاہ کر لے تو وہ مُقدّس نذروں میں سے کسی کو نہ کھائے۔ ۱۳ لیکن اگر کسی کاہن کی بیٹی بیوہ ہو جائے یا طلاق یافتہ اور بےاولاد ہو اور وہ اپنے بچپن کے دِنوں کی طرح واپس آ کر اپنے باپ کے گھر میں رہنے لگے تو وہ اپنے باپ کے کھانے میں سے کھا سکتی ہے۔ لیکن کوئی اجنبی اُسے نہ کھائے۔

۱۴ اور اگر کوئی نادانستہ کسی مُقدّس نذر کو کھائے تو وہ اُسے اُس کی قیمت کے پانچویں حِصّہ کے برابر اضافہ کے ساتھ کاہن کو لَوٹائے۔ ۱۵ اور کاہن اُن نذروں کو جو بنی اِسرائیل خداوند کے حُضور چڑھائیں یوں بےحُرمت نہ کریں کہ ۱۶ اُنہیں مُقدّس نذریں کھانے کی اجازت دے دیں اور اُن کے سر گناہ لانے کے ذمّہ دار ٹھہریں۔ میں خداوند ہُوں جو اُن کو مُقدّس کرنے والا ہُوں۔

نامقبول قربانیاں

۱۷ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۱۸ ہارون اور اُس کے بیٹوں اور تمام بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو اور اُن سے کہہ کہ اگر تُم میں سے کوئی خواہ وہ اِسرائیلی ہو یا کوئی پردیسی ہو جو اِسرائیل میں رہتا ہو خداوند کے حُضور سوختنی قربانی کے واسطے کوئی ہدیہ لائے جو خواہ کسی منّت کی تکمیل کے لیے ہو یا رضاکارانہ ہدیہ ہو۔ ۱۹ تو تُم بَیلوں یا برّوں یا بکروں میں سے بےعیب نر نذر کرنا تاکہ وہ تمہاری خاطر مقبول ہو۔ ۲۰ اور کوئی چیز جس میں عیب ہو اُسے مت لانا کیونکہ وہ تمہاری خاطر مقبول نہ ہوگی۔ ۲۱ اور جب کوئی اپنی کسی خاص منّت کی تکمیل کے لیے یا رضاکارانہ نذر کے طور پر گائے بَیلوں میں سے یا بھیڑ بکریوں میں سے رفاقت کا ذبیحہ خداوند کے حُضور پیش کرے تو وہ بےعیب یا بےداغ ہو تاکہ مقبول ہو۔ ۲۲ اگر وہ اندھا یا شکستہ عُضو یا لُولا ہے یا جس کے رسولی ہے یا پیپ بھرے یا بہتے زخم ہیں تو ایسے چوپایوں کو خداوند کے حُضور میں نہ لانا اور نہ مذبح پر اُن کی آتشین قربانی خداوند کے حُضور گذراننا۔ ۲۳ تاہم تُم کسی ناقص اعضا والے بچھڑے یا برّے کو رضا کی قربانی کے طور پر پیش کر سکتے ہو مگر اُس کی قربانی کسی منّت کی تکمیل کے لیے قبول نہ ہوگی۔ ۲۴ تُم ایسے جانور کو جس کے خُصیے زخمی، کٹے پھٹے یا کُچلے ہُوئے ہوں خداوند کے حُضور نہ چڑھانا اور اپنے مُلک میں ایسا کام کبھی نہ کرنا۔ ۲۵ اور نہ تُم ایسے جانوروں کو کسی اجنبی سے قبول کر کے اُنہیں اپنے خدا کے لیے قربانی کے طور پر گذراننا۔ وہ تمہاری خاطر قبول نہ ہونگے کیونکہ وہ بدوضع عیب والے ہیں۔

۲۶ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲۷ جب کوئی بچھڑا یا بھیڑ یا بکری کا بچّہ پیدا ہو تو وہ سات دِن تک اپنی ماں کے ساتھ رہے اور آٹھویں دِن اور اُس کے بعد سے جب کبھی وہ بطور آتشین قربانی پیش کیا جائے گا تو خداوند کو مقبول ہوگا۔ ۲۸ اور تُم کسی گائے کو یا بھیڑ اور اُس کے بچّے دونوں کو ایک ہی دِن ذبح نہ کرنا۔

۲۹ اور جب تُم خداوند کے حُضور شکرگزاری کی قربانی پیش کرو تو اُسے ایسے طریقہ سے پیش کرو کہ وہ تمہاری خاطر قبول کی جائے۔ ۳۰ اُسے ضرور اُسی دِن کھا لینا اور صُبح تک اُس میں سے کچھ بھی باقی نہ چھوڑنا۔ میں خداوند ہُوں۔

۳۱ اور تُم میرے احکام کو ماننا اور اُن پر عمل کرنا۔ میں خداوند ہُوں۔ ۳۲ تُم میرے پاک نام کی بےحُرمتی نہ کرنا اور تمام بنی اِسرائیل پر لازم ہے کہ وہ مجھے پاک تسلیم کریں۔ میں خداوند ہُوں، میں تمہیں پاک کرتا ہُوں۔ ۳۳ اور میں تمہیں مِصر سے نِکال کر لایا تاکہ تمہارا خدا بنا رہوں۔ میں خداوند ہُوں۔

۲۳

اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲ بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو اور اُنہیں کہہ کہ خداوند کی مقرّر کردہ عیدیں جن کا تُم مُقدّس اِجتماعوں کے طور پر اعلان کرنا یہ ہیں:

سبت

۳ چھ دِن ہیں جن میں تُم کام کاج کر سکتے ہو لیکن ساتواں دِن آرام کا سبت ہے یعنی مُقدّس اِجتماع کا دِن ہے۔ لہٰذا اُس دِن جہاں کہیں بھی تمہاری رہایش ہو تُم کوئی بھی کام نہ کرنا کیونکہ یہ خداوند کا سبت ہے۔

عیدِ فسح اور عیدِ فطیر

۴ خداوند کی مقرّر کردہ عیدیں یعنی مُقدّس اِجتماعات جن کا تمہیں مُقرّرہ اوقات پر اعلان کرنا ہو گا یہ ہیں: ۵ پہلے مہینے کی چودھویں تاریخ کو غروبِ آفتاب کے وقت سے خداوند کی فسح شروع ہوتی ہے ۶ اور اُس مہینہ کی پندرھویں تاریخ کو خداوند کی عیدِ فطیر شروع ہوتی ہے۔ سات دِن تک تُم بے خمیری روٹی کھانا۔ ۷ پہلے دِن مُقدّس اِجتماع کرنا اور عام دِنوں کی طرح کوئی کام نہ کرنا ۸ اور سات دِن تک تُم خداوند کو آتشین قربانیاں پیش کرنا اور ساتویں دِن مُقدّس اِجتماع کرنا اور عام دِنوں کی طرح کوئی کام نہ کرنا۔

فصل کے پہلے پھل

۹ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۱۰ بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو اور اُنہیں کہہ کہ جب تُم اُس ملک میں جسے میں تمہیں دینے والا ہُوں داخل ہو جاؤ اور وہاں فصل کاٹو تو تُم اپنی پہلی فصل کے پہلے پھلوں کا ایک پُولا کاہن کے پاس لانا۔ ۱۱ وہ اُس پُولے کو خداوند کے حُضور ہلائے۔ تب وہ تمہاری طرف سے خداوند کی نظر میں مقبول ٹھہرے گا۔ اور کاہن اُسے سبت کے بعد کے دِن ہلائے ۱۲ اور جس دِن تُم اُس پُولے کو ہلانے کے لیے لاؤ اُسی دِن تُم ایک یکسالہ بے عیب برّہ بطور سوختنی قربانی ضرور خداوند کے حُضور پیش کرنا ۱۳ اور اُس کے ساتھ نذر کی قربانی کے لیے تیل ملا ہُوا مَیدہ ایفہ کے دو دہائی حصّہ کے برابر ہو تا کہ وہ آتشین قربانی کے طور پر خداوند کے حُضور خُوشگوار خُوشبو کے لیے جلائے جائیں اور اُس کے ساتھ مَے کا تپاون ہِین کے چوتھے حِصّہ کے برابر مَے لے کر کرنا ۱۴ اور جب تک تُم اپنے خدا کے لیے یہ چڑھاوا نہ لے آؤ اُس دِن تک تُم کوئی روٹی یا بھنا ہُوا اناج یا ہری بالیں نہ کھانا۔ تمہارے لیے خواہ تُم کہیں بھی رہو یہ ایک دائمی مذہبی فریضہ ہے جو ہمیشہ تک برقرار رہے گا۔

ہفتوں کی عید

۱۵ اور تُم سبت کے بعد کے دِن سے جب کہ تُم ہلانے کی قربانی کے لیے پُولے لاؤ پورے سات ہفتے گننا ۱۶ اور ساتویں سبت کے بعد کے دِن تک پچاس دِن گننا اور پھر تُم خداوند کے حُضور نئے اناج کو نذر کی قربانی کے طور پر پیش کرنا۔ ۱۷ اور جہاں کہیں تمہاری رہایش ہو وہاں سے ایفہ کے دو دہائی حصّہ کے وزن کے دو نان جو خمیر کے ساتھ پکائے گئے ہوں پہلے پھلوں کی ہلانے کی قربانی کے طور پر خداوند کے حُضور پیش کرنا ۱۸ اور اُن کے ساتھ ہی ایک ایک سال کے سات بے عیب برّے ایک بچھڑا اور دو مینڈھے بھی لانا تا کہ وہ اپنی نذر کی قربانی اور تپاون کے ساتھ بطور سوختنی قربانی خداوند کے حُضور ایک خُوشگوار خُوشبو ہوں۔ ۱۹ اور پھر ایک بکرا خطا کی قربانی کے لیے اور دو یکسالہ برّے رفاقت کی قربانی کے لیے ذبح کرنا۔ ۲۰ اور کاہن وہ دونوں برّے اور پہلے پھل کے دونوں نان لے اور اُنہیں ہلانے کی قربانی کے طور پر خداوند کے حُضور ہلائے۔ خداوند کو پیش کی گئی وہ مُقدّس نذریں کاہن کے لیے ہیں۔ ۲۱ اُسی دِن تُم مُقدّس اِجتماع کا اعلان کرنا اور اُس دِن روزمرّہ کا کوئی کام انجام نہ دینا۔ خواہ تُم لوگ کہیں بھی جا بسو یہ مذہبی فریضہ تمہارے لیے دائمی طور پر مقرّر کیا گیا ہے۔

۲۲ اور جب تُم اپنی زمین کی فصل کاٹو تو اپنے کھیت کو کونے کونے تک پُورا نہ کاٹنا اور نہ ہی اپنے کھیت کی گری پڑی بالیں جمع کرنا بلکہ اُنہیں غریبوں اور مسافروں کے لیے چھوڑ دینا۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

نرسنگوں کی عید

۲۳ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲۴ بنی اِسرائیل سے کہہ کہ ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ کو تمہارا یَومِ آرام ہو گا۔ اِس مُقدّس موقع پر اِجتماع کیا جائے اور یادگاری کے لیے زور زور سے نرسنگے پھونکے جائیں۔ ۲۵ اُس دِن روزمرّہ کا کوئی کام انجام نہ دینا بلکہ خداوند کے حُضور آتشین قربانی پیش کرنا۔

یَومِ کفّارہ

۲۶ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲۷ اُسی ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو یَومِ کفّارہ ہے۔ اُس روز تمہارا مُقدّس اِجتماع ہو۔ تُم روزہ رکھنا اور خداوند کے حُضور آتشین قربانی پیش کرنا۔ ۲۸ اُس دِن کوئی کام نہ کرنا کیونکہ یہ یَومِ کفّارہ ہے جب تمہارے خداوند خدا کے حُضور تمہارے لیے کفّارہ دیا جاتا ہے۔ ۲۹ اور جو کوئی اُس دِن خُود انکاری نہ کرے وہ ضرور اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائے۔ ۳۰ اور جو کوئی اُس دِن کوئی کام کرے گا اُسے میں اُس کے لوگوں میں سے فنا کر دوں گا۔ ۳۱ لہٰذا تُم کوئی کام مت کرنا اور تمہارے لیے یہ تا ابد ایک مذہبی فریضہ ہو گا خواہ تمہاری رہایش کہیں بھی ہو۔ ۳۲ یہ تمہارے لیے آرام کا سبت ہے اور تُم ضرور خُود انکاری کرنا۔ یہ سبت مہینے کی نویں تاریخ کو شام سے لے کر اگلے دِن کی شام تک منایا جائے۔

عیدِ خیام

۳۳ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۳۴ بنی اِسرائیل سے کہہ کہ ساتویں مہینے کی پندرھویں تاریخ کو خداوند کی خیموں کی عید شروع ہوتی ہے اور وہ سات دِن تک رہتی ہے۔ ۳۵ پہلا دِن مُقدّس اجتماع کا دِن ہے۔ اُس دِن روزمرّہ کا کوئی کام انجام نہ دینا ۳۶ اور سات دِن تک خداوند کے حُضور آتشین قربانیاں پیش کرنا اور آٹھویں دِن مُقدّس اجتماع کرنا اور خداوند کے حُضور آتشین قربانی پیش کرنا۔ وہ اِس عید کا آخری اجتماع ہوگا۔ لہٰذا اُس دِن روزمرّہ کا کوئی کام انجام نہ دینا۔

۳۷ (یہ خداوند کی مقرّر کردہ عیدیں ہیں جنہیں منانے کے لیے مُقدّس اجتماعات منعقد کیے جائیں تا کہ تُم خداوند کے حُضور مقرّرہ دِنوں پر آتشین قربانیاں، اناج کی قربانیاں، ذبیحے اور تپاون پیش کرو۔ ۳۸ یہ قربانیاں اُن قربانیوں کے علاوہ ہیں جنہیں تُم خداوند کے سبتوں کے لیے ہدیوں، منّتوں اور رضا کی قربانیوں کے طور پر خداوند کے حُضور میں پیش کرتے ہو۔)

۳۹ لہٰذا زمین کی فصلوں کو جمع کرنے کے بعد ساتویں مہینے کی پندرھویں تاریخ سے شروع کر کے تُم اِس عید کو خداوند کے لیے سات دِن تک منانا۔ پہلا دِن اور آٹھواں دِن دونوں آرام کے دِن ہوں۔ ۴۰ اور اُس پہلے دِن تُم درختوں کے چنیدہ پھل، کھجور کی ڈالیاں، گھنے درختوں کی شاخیں اور ندیوں کے بید مجنوں لینا اور سات دِن تک خداوند اپنے خدا کے حُضور خُوشی منانا۔ ۴۱ اور تُم ہر سال یہ عید خداوند کے لیے منایا کرنا اور تمہارے لیے یہ تا ابد ایک مذہبی فریضہ ہوگا۔ تُم یہ عید ساتویں مہینے میں منانا۔ ۴۲ اور سات دِن تک تُم سائبانوں میں رہنا۔ تمام اِسرائیلی شہری سائبانوں میں رہیں، ۴۳ تا کہ تمہاری نسلوں کو معلوم ہو کہ جب میں بنی اِسرائیل کو مِصر سے نکال کر لایا تو میں نے اُنہیں سائبانوں میں رکھا۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

۴۴ پس مُوسیٰ نے بنی اِسرائیل میں خداوند کی مقرّر کردہ عیدوں کا اعلان کیا۔

تیل اور روٹی خداوند کے آگے رکھنا

۲۴

اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲ بنی اِسرائیل کو حکم دے کہ وہ تیرے پاس کولہو کے ذریعہ نکالا ہُوا زیتون کا خالص تیل روشنی کے لیے لائیں تا کہ چراغ ہمیشہ جلتے رہیں۔ ۳ اور ہارون شہادت کے پردہ کے باہر خیمۂ اجتماع میں شام سے صبح تک لگاتار اُن چراغوں کی دیکھ بھال کیا کرے۔ تمہارے لیے یہ تا ابد ایک دائمی مذہبی فریضہ ہوگا۔ ۴ اور وہ خداوند کے آگے خالص سونے کے چراغدان پر قرینہ سے رکھّے ہُوئے چراغ ہمیشہ روشن رکھّے۔

۵ اور تُو مَیدہ لے کر بارہ نان پکانا۔ ہر ایک نان میں ایفہ کا دو دہائی حِصّہ مَیدہ ہو۔ ۶ اور تُو اُنہیں خداوند کے حُضور خالص سونے کی میز پر دو قطاروں میں رکھ دینا۔ ہر قطار میں چھ چھ نان ہوں ۷ اور ہر قطار کے ساتھ خالص بخُور یادگاری حِصّہ کے طور پر رکھنا تا کہ وہ نان کے نمونہ پر خداوند کے حُضور میں پیش کی گئی آتشین قربانی ہو۔ ۸ اور بنی اِسرائیل کی خاطر یہ نان باقاعدہ ہر سبت کو خداوند کے آگے ایک دائمی عہد کے طور پر رکھے جائیں۔ ۹ اور یہ نان ہارون اور اُس کے بیٹوں کے ہوں گے اور وہ اُنہیں کسی پاک جگہ میں کھائیں کیونکہ دائمی فریضہ کے مطابق خداوند کو گذرانی جانے والی آتشین قربانیوں میں سے یہ اُن کا پاک ترین حِصّہ ہے۔

کفر بکنے والے کی سنگساری

۱۰ اور یوں ہُوا کہ ایک اِسرائیلی عورت کا بیٹا جس کا باپ مصری تھا بنی اِسرائیل میں جا گھُسا اور لشکر گاہ کے اندر اُس میں اور ایک اِسرائیلی میں جھگڑا ہو گیا۔ ۱۱ اُس اِسرائیلی عورت کے بیٹے نے (خدا کا) پاک نام لیتے وقت گستاخی کی لہٰذا وہ اُسے مُوسیٰ کے پاس لائے (اُس کی ماں کا نام سلومیت تھا جو دِبری کی بیٹی تھی جو دان کے قبیلہ کا تھا)۔ ۱۲ اور اُنہوں نے خدا کی مرضی صاف صاف معلوم ہو جانے تک اُسے زیرِ حراست رکھا۔

۱۳ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۱۴ کفر بکنے والے کو لشکر گاہ سے باہر لے جاؤ اور وہ تمام جنہوں نے اُسے کفر بولتے سنا اُس کے سر پر اپنے ہاتھ رکھیں اور ساری جماعت اُسے سنگسار کرے۔ ۱۵ اور تُو بنی اِسرائیل سے کہہ کہ اگر کوئی اپنے خدا پر لعنت کرے تو اُس کا گناہ اُسی کے سر لگے گا۔ ۱۶ اور جو کوئی خداوند کے نام پر کفر بکے وہ ضرور جان سے مارا جائے اور پوری جماعت اُسے ضرور سنگسار کرے اور خواہ کوئی دیسی ہو یا پردیسی جب وہ پاک نام لیتے وقت گستاخی کرے تو وہ ضرور جان سے مارا جائے۔

۱۷ اور اگر کوئی کسی اِنسان کو مار ڈالے تو وہ ضرور جان سے مارا جائے ۱۸ اور جو کوئی کسی کے چوپائے کو مار ڈالے تو لازم ہے کہ وہ اُس کا معاوضہ دے یعنی جان کے بدلے جان۔ ۱۹ اور اگر کوئی اپنے ہمسایہ کو زخمی کر دے تو جیسا اُس نے کیا ہے ویسا ہی اُس کے ساتھ کیا جائے ۲۰ یعنی ہڈّی توڑنے کے بدلے ہڈّی توڑنا۔ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ اور جیسے اُس نے دوسرے کو زخمی کیا ہے ویسے ہی اُسے زخمی کیا جائے۔ ۲۱ جو کوئی کسی جانور کو مار ڈالے وہ اُس کا معاوضہ دے لیکن جو کوئی کسی آدمی کو مار ڈالے وہ ضرور جان سے مار ڈالا جائے۔ ۲۲ اور دیسی اور پردیسی دونوں کے لیے تمہارا ایک ہی قانون ہو۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

۲۳ پھر مُوسیٰ نے بنی اِسرائیل سے بات کی اور اُنہوں نے اُس کفر بکنے والے کو لشکر گاہ سے باہر لے جا کر سنگسار کر دیا اور بنی اِسرائیل نے ویسا ہی کیا جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

سبت کا سال

۲۵ اور خداوند نے کوہِ سینا پر مُوسیٰ سے کہا کہ [۲] بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو اور اُنہیں کہہ کہ جب تُم اُس ملک میں جو میں تمہیں دینے والا ہُوں داخل ہو تو وہاں کی زمین بھی خداوند کے لیے سبت منائے۔ [۳] چھ سال تک تُم اپنے کھیتوں میں بیج بونا اور چھ سال تک اپنے انگورستان کو چھانٹنا اور اُن کے پَھل جمع کرنا [۴] لیکن ساتویں سال زمین کے لیے آرام کا سبت ہو یعنی خداوند کے لیے سبت۔ لہٰذا تُم نہ اپنے کھیتوں میں بیج بونا اور نہ اپنے انگورستان کو چھانٹنا [۵] اور نہ خُودرَو فصل کو کاٹنا اور نہ بِنا چھٹی تاکوں کے انگور توڑنا تاکہ زمین ایک سال آرام کرے۔ [۶] اور سبت سال کے دوران جو کچھ زمین میں پیدا ہو وہ تمہاری خُوراک ہو یعنی خُود تمہارے لیے، تمہارے نوکروں اور نوکرانیوں کے لیے اور مزدوروں اور تمہارے درمیان رہنے والے عارضی باشندے کے لیے، [۷] نیز تمہارے مال مویشیوں اور تمہاری زمین کے جنگلی جانوروں کے لیے بھی۔ اور جو کچھ زمین میں پیدا ہو کھایا جائے۔

جُوبلی کا سال

[۸] اور تُو برسوں کے سات سبتوں یعنی سات گنا سات سال گن لینا۔ یوں برسوں کے سات سبتوں کی مُدّت اُنچاس سال ہوگی۔ [۹] تب تُم ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو ہر جگہ نرسنگا پھنکوانا۔ تُم کفّارہ کے دِن اپنے سارے ملک میں نرسنگا پھنکوانا۔ [۱۰] تُم پچاسویں برس کو مُقدّس جاننا اور ملک بھر میں سب باشندوں کے لیے آزادی کا اعلان کرنا۔ یہ تمہارے لیے جُوبلی ہو اور اس میں تُم میں سے ہر ایک اپنی اپنی خاندانی ملکیت اور اپنے اپنے خاندان کی طرف لَوٹے۔ [۱۱] وہ پچاسواں برس تمہارے لیے جُوبلی کا سال ہو۔ تُم نہ تو کچھ بونا اور نہ اُسے جو اپنے آپ پیدا ہو جائے کاٹنا اور نہ بِنا چھٹی تاکوں کے انگور جمع کرنا۔ [۱۲] وہ جُوبلی کا سال ہوگا۔ وہ تمہارے لیے مُقدّس ٹھہرایا گیا ہے۔ تُم صرف کھیتوں کی خُودرَو اشیاء پر گُزارا کرنا۔

[۱۳] اور جُوبلی کے اُس سال میں ہر ایک اپنی اپنی ملکیت پھر سے حاصل کر لے۔ [۱۴] اگر تُم اپنے ملک کے کسی آدمی کو زمین بیچو یا اُس سے خریدو تو دھوکے سے کام نہ لینا۔ [۱۵] اور جُوبلی کے بعد جتنے برس گزرے ہوں اُن کے شمار کے مطابق تُم اپنے ہم وطن سے اُسے خریدنا اور وہ تمہیں اُن برسوں کے شمار کے مطابق بیچے جو فصلیں کاٹنے کے لیے باقی ہوں۔ [۱۶] اور جب سالوں کی تعداد زیادہ ہو تو دام بڑھا دینا اور جب کم ہو تو قیمت کو گھٹا دینا کیونکہ جو وہ تُم کو بیچ رہا ہے وہ اُن سالوں کی فصلوں کی تعداد ہے۔ [۱۷] لہٰذا ایک دوسرے کو دھوکا مت دینا بلکہ اپنے خدا سے ڈرنا۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

[۱۸] پس تُم میرے احکام پر عمل کرنا اور میرے قوانین کو پوری طرح ماننا تو تُم اُس ملک میں امن کے ساتھ بسے رہو گے۔ [۱۹] تب زمین اپنی پیداوار دے گی اور تُم پیٹ بھر کر کھاؤ گے اور وہاں محفوظ بسے رہو گے۔ [۲۰] اگر تمہیں خیال آئے کہ جب ہم بوئیں گے نہیں اور نہ ہی اپنی فصلیں کاٹیں گے تو پھر ہم ساتویں برس کیا کھائیں گے؟ [۲۱] تو میں چھٹے برس تمہیں اِس قدر برکت دوں گا کہ زمین خُوب پیداوار دے گی اور تمہارا غلّہ تین سال کے لیے کافی ہوگا۔ [۲۲] اور آٹھویں سال کے دوران بیج بوتے وقت تُم وہی غلّہ اِستعمال کرو گے بلکہ نویں سال کی فصل جمع کر کے گھر لانے تک بھی اُسی میں سے کھاتے رہو گے۔ [۲۳] اور زمین ہمیشہ کے لیے بیچی نہ جائے کیونکہ زمین میری ہے اور تُم محض پردیسی ہو اور اُس کی دیکھ بھال کے لیے مقرّر کیے گئے ہو۔ [۲۴] اور جب سارے ملک کی زمین تمہارے قبضہ میں آ جائے تو دیکھنا کہ وہ چھڑائی بھی جا سکے۔

[۲۵] اور اگر تمہارا کوئی ہم وطن غربت کی وجہ سے اپنی ملکیت کا کچھ حِصّہ بیچ دے تو اُس کا نزدیکی رشتہ دار آ کر اُس ہم وطن کا بیچا ہُوا حِصّہ چھڑا لے۔ [۲۶] تاہم اگر اُس کا بیچا ہُوا حِصّہ چھڑانے والا کوئی نہ ہو اور وہ خُود اِس قدر خُوشحال ہو جائے کہ اُس حِصّہ کو چھڑانے کے لیے اُس کے پاس کافی وسائل ہوں [۲۷] تو وہ اُس حِصّہ کے بیچے جانے کے وقت سے اُس کی قیمت کا تعیّن کر کے بقایا رقم خریدنے والے کو لَوٹا دے اور یوں وہ پھر سے اپنی ملکیت کا مالک ہو سکتا ہے۔ [۲۸] لیکن اگر اُس میں ادائیگی کا مقدور نہ ہو تو جو کچھ اُس نے بیچا وہ جُوبلی کے سال تک خریدار کے قبضہ میں رہے گا اور جُوبلی کے سال میں لَوٹا دیا جائے گا۔ اور تب وہ اُس کی ملکیت ہوگی۔

[۲۹] اور اگر کوئی آدمی کسی فصیل دار شہر میں کوئی مکان بیچے تو اُس کی فروخت کے بعد بھی اُسے حق حاصل ہے کہ وہ ایک سال کے پورا ہونے سے پہلے اُسے چھڑا لے۔ اُس عرصہ کے دوران وہ اُسے چھڑا سکتا ہے۔ [۳۰] اور اگر پورا ایک سال گزر جائے اور وہ اُسے نہ چھڑا سکے تو اُس فصیل دار شہر میں وہ مکان ہمیشہ کے لیے خریدار اور اُس کی اولاد کا ہوگا۔ اور وہ جُوبلی والے سال میں بھی واپس نہ کیا جائے گا۔ [۳۱] لیکن جو دیہات فصیلوں کے بغیر ہوں اُن میں مکانات کو کھلا علاقہ سمجھا جائے۔ اُنہیں چھڑایا جا سکتا ہے اور جُوبلی والے سال میں اُنہیں واپس لَوٹا دینا چاہیئے۔

[۳۲] لیکن لاویوں کو اپنے قصبوں میں اُن مکانات کو جن کے وہ مالک ہیں چھڑانے کا ہمیشہ حق ہوگا۔ [۳۳] لہٰذا وہ مکانات جو لاویوں کی ملکیت ہوں چھڑوائے جا سکتے ہیں یعنی لاویوں کے کسی بھی قصبہ میں کوئی مکان جو بیچ دیا گیا ہو اُسے جُوبلی میں واپس لَوٹا دیا جائے کیونکہ وہ مکانات جو لاویوں کے قصبوں میں ہیں بنی اِسرائیل کے درمیان اُن کی ملکیت ہیں۔ [۳۴] لیکن اُن کے قصبوں کی چراگاہوں

کو ہرگز نہ بیچا جائے کیونکہ وہ اُن کی دائمی ملکیت ہیں۔
[35] اور اگر تمہارا کوئی ہم وطن مفلس ہو جائے اور تمہارے درمیان رہتے ہُوئے بھی تنگ دست ہو تو اُس کی مدد کرنا جیسے کہ تُم کسی پردیسی یا مسافر کی کرتے ہو تا کہ وہ تمہارے درمیان بسا رہے۔ [36] اور اُس سے کسی قسم کا سود نہ لینا بلکہ خدا سے ڈرنا تا کہ تمہارا ہم وطن تمہارے درمیان بسا رہے۔ [37] اور تُم اُسے قرض دو تو اُس پر سود نہ لینا اور نہ ہی اناج نفع پر بیچنا۔ [38] میں خداوند تمہارا خدا ہُوں جو تمہیں مِصر سے نکال کر لایا تا کہ تمہیں کنعان کا ملک دُوں اور تمہارا خدا ٹھہروں۔

[39] اگر تمہارے درمیان تمہارا ایک ہم وطن مفلس ہو جائے اور اپنے آپ کو تمہارے ہاتھ بیچ دے تو اُس سے غلام کی مانند کام نہ لینا۔ [40] بلکہ اُس کے ساتھ ایک مزدور یا تمہارے درمیان کسی مسافر کی طرح سلوک کیا جائے اور وہ سالِ جُوبلی تک تمہارے لیے کام کرے۔ [41] پھر اُسے اور اُس کے بچّوں کو جانے دیا جائے اور وہ اپنے گھرانے کے پاس اور اپنے آبا و اجداد کی ملکیت کی طرف واپس چلا جائے۔ [42] کیونکہ بنی اِسرائیل میرے خادم ہیں جنہیں میں مِصر سے نکال کر لایا۔ لہٰذا اُن کو بطور غلام ہرگز نہ بیچا جائے۔ [43] اور تُم اُن پر سختی سے حکمرانی نہ کرنا بلکہ اپنے خدا سے ڈرتے رہنا۔

[44] تمہارے غلام اور تمہاری کنیزیں اُن قوموں میں سے ہوں جو تمہارے چَوگرد رہتی ہیں۔ اُن ہی میں سے تُم غلام اور لونڈیاں خریدا کرنا۔ [45] اور تمہارے درمیان عارضی طور پر رہنے والوں اور اُن کے گھرانوں کے اُن افراد میں سے بھی جو تمہارے ملک میں پیدا ہُوئے کچھ کو خرید سکتے ہو اور وہ تمہاری ملکیت ہوں گے۔ [46] اور تُم اُنہیں میراث کے طور پر اپنی اولاد کے نام کر سکتے ہو اور یوں اُنہیں عمر بھر کے لیے غلام بنا سکتے ہو لیکن تُم اپنے اِسرائیلی ہم وطنوں پر سختی سے حکمرانی نہ کرنا۔

[47] اور اگر تمہارے درمیان کوئی پردیسی یا عارضی طور پر رہنے والا شخص دولتمند ہو جائے اور تمہارا کوئی ہم وطن مفلس اپنے آپ کو اُس پردیسی یا عارضی طور پر رہنے والے شخص یا پردیسی کے خاندان کے کسی آدمی کے ہاتھ بیچ ڈالے [48] تو بِک جانے کے بعد بھی وہ چھڑایا جا سکتا ہے اور اُس کے رشتہ داروں میں سے کوئی اُسے چھڑا سکتا ہے۔ [49] اُس کا چچا یا چچیرا بھائی یا اُس کے گھرانے کا کوئی قریبی رشتہ دار اُسے چھڑا سکتا ہے یا اگر وہ مالدار ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو چھڑا سکتا ہے۔ [50] وہ اور اُس کا خریدار اُس سال سے جس میں اُس نے اپنے آپ کو بیچا سالِ جُوبلی تک مُدّت کا شمار کریں۔ اُس کی رہائی کی قیمت اُن سالوں کے لیے کسی مزدور کو ادا کی گئی مزدوری کی شرح کے حساب سے طے ہو۔ [51] اگر بہت سال باقی ہوں تو جتنی قیمت اُس کے لیے ادا کی گئی وہ اُس کا بیشتر حصّہ اپنے چھڑانے کے لیے ادا کرے۔ [52] اور اگر سالِ جُوبلی تک تھوڑے سال رہ گئے ہوں تو وہ اُس کے ساتھ حساب کرے اور اتنے برسوں کے مطابق اپنے چھوٹنے کی قیمت اُسے لَوٹا دے۔ [53] اور اُس کے ساتھ کسی مزدور کی طرح جس کی اجرت سال بسال ٹھہرائی جاتی ہو سلوک کیا جائے اور تُم اِس بات کا ضرور دھیان رکھنا کہ اُس کا آقا اُس پر سختی سے حکمرانی نہ کرے۔

[54] اور اگر وہ اِن طریقوں میں سے کسی طریقہ سے چھڑایا نہ جائے تو بھی وہ اور اُس کے بچّے سالِ جُوبلی میں چھوڑ دیے جائیں۔ [55] کیونکہ بنی اِسرائیل میرے لیے بطور خادم ہیں۔ وہ میرے خادم ہیں جنہیں میں مِصر سے نکال کر لایا۔ مَیں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

فرمانبرداری کا صِلہ

۲۶ تُم اپنے لیے بُت نہ بنانا اور نہ کوئی مورت یا کوئی مُقدّس پتّھر کھڑا کرنا اور نہ اپنے ملک میں کوئی شبیہ دار پتّھر رکھنا کہ اُس کے آگے سجدہ کرو۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

[2] اور تُم میرے سبتوں کو ماننا اور میرے مَقدِس کی تعظیم کرنا۔ میں خداوند ہُوں۔

[3] اگر تُم میری شریعت پر چلو گے اور میرے احکام کو ماننے میں محتاط رہو گے [4] تو میں تمہارے لیے بروقت بارش برساؤں گا، زمین اپنی پیداوار دے گی، میدان کے درخت اپنے پھل دیں گے، [5] تمہاری گہائی انگور کی فصل تک جاری رہے گی، انگور کی فصل بوائی تک جاری رہے گی، تُم وہ تمام خُوراک کھاؤ گے جس کی تمہیں ضرورت ہو گی اور تُم اپنے ملک میں بحفاظت بسے رہو گے۔

[6] اور میں ملک میں امن بخشوں گا، تُم سوؤ گے اور تمہیں کوئی پریشان نہیں کرے گا اور میں جنگلی درندوں کو ملک سے بھگا دوں گا۔ تلوار تمہارے ملک میں نہ چلے گی۔ [7] تُم اپنے دشمنوں کا تعاقب کرو گے اور وہ تمہارے آگے تلوار سے مارے جائیں گے۔ [8] تمہارے پانچ آدمی سَو کو رکھدیڑ دیں گے، تمہارے سَو آدمی دس ہزار کو کھدیڑ دیں گے اور تمہارے دشمن تمہارے آگے تلوار سے مارے جائیں گے۔

[9] اور میری تُم پر نظرِ عنایت ہو گی اور میں تمہیں سرفراز کروں گا، میں تمہاری تعداد کو بڑھاؤں گا اور تمہارے ساتھ اپنے عہد کو پورا کروں گا۔ [10] تُم ابھی پچھلے سال کا ہی اناج کھا رہے ہو گے کہ تمہیں اُسے باہر نکالنا پڑے گا تا کہ تُم نئے اناج کا ذخیرہ کرنے کے واسطے جگہ بنا سکو۔ [11] میں اپنا مسکن تمہارے درمیان قائم کروں گا، میں تُم سے نفرت نہ کروں گا۔ [12] میں تمہارے درمیان چلا پھرا کروں گا، میں تمہارا خدا ہُوں گا اور تُم میرے لوگ ہو گے۔ [13] میں خداوند تمہارا خدا ہُوں جو تمہیں مِصر سے نکال کر لایا تا کہ تُم آیندہ مِصریوں کے غلام نہ رہو۔ میں نے تمہارے

جُوئے کی چوبیں توڑ ڈالیں اور تمہیں سر اُونچا کر کے چلنے کے لائق بنا دیا۔

نافرمانی کی سزا

۱۴ لیکن اگر تُم میری نہ سنو گے اور اِن سب احکام پر عمل نہ کرو گے ۱۵ اور میری شریعت کو مسترد کرو گے اور میرے قوانین سے نفرت کرو گے، میرے تمام احکام کی تعمیل کرنے میں ناکام رہو گے اور یوں میرے عہد کی خِلاف ورزی کرو گے ۱۶ تو میں تمہارے ساتھ اِس طرح پیش آؤں گا کہ ناگہانی دہشت، گھلانے والی بیماریاں اور بخار تُم میں بھیج دوں گا جو تمہاری بینائی کو تباہ کر دیں گے اور تمہاری جان لے لیں گے۔ تُم بیکار بیج بوؤ گے کیونکہ وہ تمہارے دُشمن کا لقمہ بن جائیں گے۔ ۱۷ اور میں تمہارا مخالف ہو جاؤں گا۔ لہٰذا تُم اپنے دُشمنوں سے شکست کھاؤ گے اور وہ جو تُم سے نفرت کرتے ہیں تُم پر حکمرانی کریں گے اور جب کوئی بھی تمہارا تعاقب نہ کر رہا ہو گا تب بھی تُم بھاگو گے۔

۱۸ اگر تُم اِن سب کے باوجود بھی میری نہ سنو گے تو میں تمہیں تمہارے گناہوں کے باعث سات گُنا سزا دوں گا۔ ۱۹ اور میں تمہاری شہزوری کے تکبّر کو توڑ ڈالوں گا اور تمہارے اوپر آسمان کو لوہے کی مانند اور نیچے زمین کو کانسی کی مانند بنا دوں گا۔ ۲۰ اور تمہاری قوّت بیفائدہ صرف ہو گی کیونکہ تمہاری زمین اپنی پیداوار نہ دے گی اور نہ ہی ملک کے درخت اپنے پھل دیں گے۔

۲۱ اگر تُم میرے مخالف رہو گے اور میری سننے سے انکار کرو گے تو میں تمہارے گناہوں کے مطابق تمہارے مصائب کو سات گُنا بڑھا دوں گا ۲۲ میں تمہارے خلاف جنگلی درندوں کو بھیجوں گا، وہ تمہارے بچّوں کو اٹھا لے جائیں گے۔ تمہارے مویشیوں کو تباہ کر دیں گے اور تمہاری تعداد اِس قدر کم کر دیں گے کہ تمہاری شاہراہیں سونی پڑ جائیں گی۔

۲۳ اگر اِن باتوں کے باوجود بھی تمہاری اصلاح نہ ہُوئی بلکہ تُم میرے خلاف ہی چلتے رہے ۲۴ تو میں بھی تمہارے خلاف چلوں گا اور تمہارے گناہوں کے باعث تمہیں سات گُنا رنجیدہ کروں گا۔ ۲۵ تمہاری عہد شکنی کا بدلہ لینے کے لیے تُم پر تلوار چلاؤں گا اور جب تُم اپنے شہروں کے اندر پسپا ہو گے تو میں تمہارے درمیان وبا بھیجوں گا اور تُم دُشمن کے ہاتھوں میں دیئے جاؤ گے۔ ۲۶ اور جب میں تمہاری رسد کو کاٹ ڈالوں گا تو دس عورتیں ایک ہی تنور میں تمہاری روٹی پکائیں گی اور تمہیں وزن کے حساب سے تھوڑی دیں گی۔ تُم کھاؤ گے لیکن سیر نہ ہو گے۔ ۲۷ اور اگر اِس کے باوجود بھی تُم نے میری نہ سنی اور میرے خلاف ہی چلتے رہے ۲۸ تب میں اپنے غضب میں تمہارے خلاف ہُوں گا اور تمہارے گناہوں کے باعث میں خُود تمہیں سات گُنی سزا دوں گا۔ ۲۹ تُم اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کا گوشت کھاؤ گے۔ ۳۰ اور میں تمہارے اُن اونچے مقامات کو جہاں تُم پرستش کرتے ہو تباہ کر دوں گا اور تمہارے بخوردانوں کے پایے کاٹ ڈالوں گا۔ اور تمہارے بے جان بُتوں پر تمہاری لاشوں کا ڈھیر لگا دوں گا اور تُم سے نفرت کروں گا۔ ۳۱ اور میں تمہارے شہروں کو کھنڈرات میں تبدیل کر دوں گا اور تمہارے معبدوں کو برباد کر دوں گا اور تمہاری قربانیوں کی فرحت انگیز خُوشبو سے مجھے کوئی خُوشی نہ ہو گی۔ ۳۲ میں اُس ملک کو ویران کر دوں گا اور تمہارے دُشمن جو وہاں رہتے ہیں ہکّے بکّے رہ جائیں گے۔ ۳۳ میں تمہیں قوموں میں پراگندہ کر دوں گا، میں اپنی تلوار کھینچ کر تمہارا تعاقب کروں گا اور تمہارا ملک سُونا ہو جائے گا اور تمہارے شہر کھنڈرات بن جائیں گے۔ ۳۴ اور پھر جب تک یہ ملک ویران رہے گا اور تُم اپنے دُشمنوں کے ملک میں رہو گے تب تک یہ زمین آرام کرے گی اور اپنے سبت کے سال منائے گی۔ ۳۵ جب تک یہ زمین ویران رہے گی اُسے وہ آرام نصیب ہو گا جو اُسے اُن سبتوں کے دوران بھی نہ ملا تھا جب تُم اِس میں رہتے تھے۔

۳۶ اور تُم میں سے جو باقی بچیں گے میں اُن کے دُشمنوں کے ممالک میں اُن کے دلوں کو ایسا خوفزدہ کر دوں گا کہ ہوا سے اُڑتے ہُوئے پتّے کی آواز سن کر بھی وہ بھاگ کھڑے ہوں گے۔ وہ ایسے بھاگیں گے گویا تلوار سے بھاگ رہے ہیں۔ وہ گر پڑیں گے حالانکہ کوئی بھی اُن کا تعاقب نہ کر رہا ہو گا۔ ۳۷ اور وہ ٹھوکر کھا کر ایک دوسرے پر ایسے گریں گے گویا تلوار سے بھاگ رہے ہوں حالانکہ کوئی بھی اُن کا تعاقب نہ کر رہا ہو گا۔ لہٰذا تُم میں اپنے دُشمنوں کے مقابل کھڑا ہونے کی ہمّت نہ ہو گی۔ ۳۸ اور تُم غیر قوموں کے درمیان فنا ہو جاؤ گے اور تمہارے دُشمنوں کی زمین تمہیں کھا جائے گی۔ ۳۹ اور تُم میں سے جو باقی بچ رہیں گے وہ اپنے گناہوں کے باعث تمہارے دُشمنوں کے ملک میں اندر ہی اندر گھلتے رہیں گے اور اپنے باپ دادا کے گناہوں کے باعث بھی گھل گھل کر ختم ہو جائیں گے۔

۴۰ لیکن اگر وہ اپنے اور اپنے باپ دادا کے گناہوں کا اعتراف کریں گے یعنی اگر وہ میرے ساتھ اپنی اُس دغابازی اور اپنے اُس معاندانہ رَوَیّہ کا اعتراف کریں ۴۱ جس کے باعث میں بھی اُن کا ایسا مخالف ہُوا کہ میں نے اُنہیں اُن کے دُشمنوں کے ملک میں بھیج دیا اور جب اُن کے نامختون دل عاجز بن جائیں گے اور وہ اپنے گناہ کی سزا بھگت لیں گے ۴۲ تو میں اپنا عہد جو میں نے یعقوب، اِضحاق اور ابرہام کے ساتھ باندھا تھا یاد کروں گا اور اُس ملک کو بھی یاد کروں گا۔ ۴۳ کیونکہ وہ زمین اُن سے چھوٹ جائے گی اور جب تک وہ اُن کے بغیر سُونی پڑی رہے گی اپنے سبتوں کو مناتی رہے گی۔ اور وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگتیں گے کیونکہ اُنہوں نے میری شریعت کو مسترد کیا اور میرے احکام سے نفرت کی۔

۴۴ تاہم جب وہ اپنے دُشمنوں کے ملک میں ہوں گے میں اُنہیں

مسترد نہ کروں گا اور نہ ہی اُن سے ایسی نفرت کروں گا کہ اُن کے ساتھ اپنے عہد کو توڑ کر اُن کو بالکل فنا کردوں۔ میں خداوند اُن کا خدا ہُوں۔ [۴۵] لیکن اُن کی خاطر میں اُن کے باپ دادا کے ساتھ باندھا ہُوا عہد یاد کروں گا جنہیں میں غیر اقوام کی آنکھوں کے سامنے مصر سے نکال لایا تا کہ میں اُن کا خدا ٹھہروں۔ میں خداوند ہُوں۔

[۴۶] یہ وہ احکام، قوانین اور قواعد وضوابط ہیں جو خداوند نے کوہِ سینا پر مُوسیٰ کی معرفت اپنے اور بنی اسرائیل کے مابین مقرّر کیے تھے۔

منّتوں کی اقسام

۲۷ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [۲] بنی اسرائیل سے مخاطب ہو اور اُنہیں بتا کہ اگر کوئی کسی شخص کے فدیہ کے طور پر خداوند کی نذر کے لیے کوئی خاص منّت مانے [۳] تو تُو بیس سال سے لے کر ساٹھ سال کی عمر تک کے مَرد کی قیمت مَقدِس کی مثقال کے حساب سے چاندی کی پچاس مِثقال مقرّر کرنا۔ [۴] اور اگر وہ عورت ہو تو اُس کی قیمت تیس مِثقال ٹھہرانا۔ [۵] اور اگر وہ شخص پانچ سال سے لے کر بیس سال کی عمر کا ہو تو مَرد کی قیمت بیس مِثقال اور عورت کی قیمت دس مِثقال مقرّر کرنا۔ [۶] اور اگر کوئی ایک ماہ سے لے کر پانچ سال کا ہو تو لڑکے کے لیے چاندی کی پانچ مِثقال اور لڑکی کے لیے چاندی کی تین مِثقال مقرّر کرنا۔ [۷] اور اگر وہ ساٹھ سال کا یا زیادہ عمر کا ہو تو مَرد کی قیمت پندرہ مِثقال اور عورت کی دس مِثقال مقرّر کرنا۔ [۸] اور اگر کوئی منّت ماننے والا اِس قدر غریب ہو کہ اُسے مقرّرہ رقم ادا کرنے کا مقدور نہ ہو تو وہ اُس شخص کو کاہن کے سامنے پیش کرے اور وہ منّت ماننے والے کی استطاعت کے مطابق اُس کی قیمت مقرّر کرے۔

[۹] اگر اُس نے کسی ایسے جانور کی منّت مانی ہے جو بطور نذر خداوند کے لیے قابلِ قبول ہو تو خداوند کو نذر کیا ہُوا وہ جانور پاک ٹھہرے گا۔ [۱۰] اور منّت ماننے والا اُسے ہرگز نہ بدلے، نہ اچھے کے عِوض بُرا دے اور نہ بُرے کے عِوض اچھّا دے۔ اور اگر وہ کسی حال میں ایک جانور کے بدلے دوسرا جانور دے تو وہ اور اُس کا بدل دونوں پاک ٹھہریں گے۔ [۱۱] اور اگر وہ جس کی منّت مانی گئی ہو ناپاک ہو یعنی ایسا جو خداوند کے لیے بطور نذر ناقابلِ قبول ہو تو وہ جانور لازماً کاہن کے سامنے پیش کیا جائے [۱۲] جو اُس کی اچھائی یا برائی کی جانچ کرے گا اور تب اُس کی جو بھی قیمت کاہن مقرّر کرے وہی اُس کی قیمت ہوگی [۱۳] اور اگر اُس کا مالک اُس جانور کا فدیہ دینا چاہے تو وہ اُس مقرّرہ قیمت میں اُس کا پانچواں حِصّہ اِضافہ کر کے اُسے ادا کرے۔

[۱۴] اور اگر کوئی آدمی اپنے مکان کو خداوند کے لیے پاک قرار دے کر مخصوص کرے تو کاہن اُس کے اچھا یا برا ہونے کی جانچ کرے اور وہ جو قیمت مقرّر کرے وہی اُس کی قیمت ہوگی۔ [۱۵] اور وہ آدمی جو اپنے مکان کو مخصوص کرے اور فدیہ دے کر اُسے چھُڑانا چاہے تو وہ اُس کی قیمت میں اُس کا پانچواں حِصّہ اِضافہ کر کے ادا کرے اور وہ مکان پھر اُس کا ہو جائے گا۔

[۱۶] اگر کوئی آدمی اپنی موروثی زمین کا کچھ حِصّہ خداوند کے لیے مخصوص کرے تو اُس کی قیمت اُس کے لیے درکار بیج کی مقدار کے مطابق مقرّر ہوگی یعنی جَو کے بیج کے ایک حُومر کے لیے پچاس مِثقال۔ [۱۷] اور اگر وہ جُوبلی والے سال کے دوران اپنا کھیت مخصوص کرے تو اُس کی جو قیمت مقرّر ہو چکی ہو وہی رہے گی۔ [۱۸] لیکن اگر وہ اپنا کھیت جُوبلی کے بعد مخصوص کرے تو اگلی جُوبلی تک جتنے سال باقی رہتے ہوں اُن کے مطابق کاہن اُس کی قیمت مقرّر کرے اور اُس کی پہلی قیمت کم کر دے۔ [۱۹] اگر وہ آدمی جس نے کھیت مخصوص کیا ہو اُس کا فدیہ دے کر اُسے چھُڑانا چاہے تو وہ اُس کی قیمت میں اُس کا پانچواں حِصّہ اِضافہ کر کے ادا کرے تو وہ کھیت پھر اُس کا ہو جائے گا۔ [۲۰] تاہم اگر وہ اُس کھیت کو نہ چھُڑائے یا اگر اُس نے اُسے کسی دوسرے کو بیچ دیا ہو تو پھر اُسے کبھی بھی چھُڑایا نہیں جا سکتا۔ [۲۱] اور جب کھیت جُوبلی والے سال میں چھُڑایا جائے تو وہ خداوند کے لیے مخصوص کیے ہوئے کھیت کی طرح پاک ہوگا اور وہ کاہن کی ملکیت ٹھہرے گا۔

[۲۲] اور اگر کوئی آدمی کوئی خریدا ہُوا کھیت جو اُس کی موروثی زمین کا حِصّہ نہیں خداوند کے لیے مخصوص کرے [۲۳] تو کاہن جُوبلی کے سال تک اُس کی قیمت مُعیّن کرے اور وہ آدمی اُس دِن ضرور اُس کی قیمت ادا کرے جو خداوند کے لیے مُقدّس نذرانہ ہوگی [۲۴] اور جُوبلی کے سال میں وہ کھیت اُس آدمی کو جس سے اُس نے خریدا تھا واپس کر دیا جائے یعنی اُس شخص کو جس کی وہ موروثی ملکیت تھی۔ [۲۵] ہر ایک قیمت مَقدِس کی مِثقال کے مطابق مُقرّر کی جائے یعنی ایک مِثقال بیس جیراہ کا ہو۔

[۲۶] تاہم کوئی بھی کسی جانور کے پہلوٹھے کو مخصوص نہ کرے کیونکہ وہ پہلوٹھا پہلے ہی خداوند کا ہے خواہ وہ بَیل ہو یا بھیڑ وہ خداوند ہی کا ہے۔ [۲۷] اور اگر کوئی ناپاک جانور ہو تو وہ اُس کی مقرّرہ قیمت میں اُس کا پانچواں حِصّہ اِضافہ کر کے اُسے واپس خرید لے۔ اور اگر وہ اُس کو نہ چھڑائے تو اُسے اُس کی مقرّرہ قیمت پر بیچ دیا جائے۔

[۲۸] لیکن کوئی شے جو کسی کی ملکیت ہو اور اُس نے اُسے خداوند کے لیے مخصوص کر دیا ہو خواہ وہ آدمی ہو یا جانور یا موروثی زمین تو اُسے بیچا ہی جا سکتا ہے نہ چھڑایا جا سکتا ہے کیونکہ اِس طرح کی مخصوص کی ہُوئی ہر چیز خداوند کے لیے نہایت پاک ہے۔

[۲۹] کوئی بھی شخص جو ہلاکت کے لیے مخصوص کیا گیا ہو چھڑایا نہ

جائے بلکہ جان سے مار دیا جائے۔
[۳۰] زمین سے پیدا ہونے والی ہر چیز کی دہ یکی خواہ وہ زمین سے اناج کی یا درختوں سے پھلوں کی پیداوار ہو، خداوند کی ہے اور وہ خداوند کے لیے پاک ہے۔ [۳۱] اور اگر کوئی آدمی اپنی کسی دہ یکی کو چھڑائے تو وہ اُس کی قیمت میں اُس کا پانچواں حصّہ اضافہ کر کے ادا کرے۔ [۳۲] گلّے اور ریوڑ کی دہ یکی یعنی ہر دسواں جانور جو چرواہے کی لاٹھی کے نیچے سے گزرتا ہے، خداوند کے لیے پاک ہوگا۔ [۳۳] وہ بُروں میں سے اچھوں کا چناؤ ہرگز نہ کرے اور نہ ہی اُنہیں بدلے۔ اور اگر وہ بدلے گا تو وہ جانور اور اُس کا بدل دونوں ہی پاک ہوں گے اور چھڑائے نہ جا سکیں گے۔
[۳۴] یہ وہ احکام ہیں جو خداوند نے بنی اِسرائیل کے لیے مُوسیٰ کو کوہِ سِینا پر دیئے۔

گنتی

پیش لفظ

توریت کی یہ چوتھی کتاب بھی ازلحاظِ تصنیف وتالیف حضرت مُوسیٰ سے منسوب ہے۔ یہ ۱۴۵۰-۱۴۱۰ قبل از مسیح کے درمیانی عرصہ میں معرضِ تحریر میں آئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب بنی اِسرائیل کوہِ سِینا کے دامن میں مقیم رہنے، خدا سے وفاداری کا عہد باندھنے اور اُس کے احکام وقوانین کو ماننے کی قسم کھانے کے بعد کنعان کی موعودہ سرزمین کی طرف روانہ ہُوئے۔ یہ کتاب بنی اسرائیل کے چالیس سالہ ابتدائی عہد کی تاریخ ہے۔

عِبرانی زبان میں اِس کتاب کا نام ''بمدبر'' ہے جس کا مطلب ہے ''بیابان میں''۔ لیکن بائبل مُقدّس کے انگریزی ترجمہ میں اِس کتاب کو Numbers (اعداد) اور اُردو ترجمہ میں گنتی کا نام دیا گیا ہے۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل فرعونِ مِصر کی غلامی سے رہا ہو کر نکلے تھے تو حضرت مُوسیٰ نے اُنہیں ایک عظیم لشکر کی صورت میں منظّم کرنے کے لیے اُن کی مَردُم شماری کی تھی جس کے مطابق اُن کی تعداد بیس لاکھ تھی لیکن کوہِ سِینا کے دامن سے روانہ ہونے کے بعد یہ تعداد کم ہو گئی۔ ملک کنعان میں داخل ہونے سے قبل ایک بار پھر اُن کی مَردُم شماری کی گئی تاکہ معلوم ہو کہ کتنے جوان فوجی خدمت انجام دینے کے قابل ہیں۔

بنی اِسرائیل کو ملک مِصر سے نکلنے کے بعد موعودہ ملک کنعان تک پہنچنے کے لیے کل نَو دِن کی مدّت درکار تھی لیکن اُنہیں وہاں تک پہنچنے میں اڑتیس سال کا طویل عرصہ لگ گیا اور اِس دوران وہ لوگ جو حضرت مُوسیٰ کی قیادت میں ملک مِصر سے نکلے تھے، صفحۂ ہستی سے نابود ہو چکے تھے۔ صرف اُن کی آل اولاد ہی دریائے یردن پار کر کے کنعان میں داخل ہو سکی۔ خُود حضرت مُوسیٰ کو بھی کنعان کی سرزمین پر قدم رکھنے کی سعادت نصیب نہ ہُوئی۔ بنی اِسرائیل کی نئی نسل حضرت یشوعؔ کی قیادت میں کنعان پہنچی جنہیں حضرت مُوسیٰ نے اپنا جانشین مقرّر کیا تھا۔

ایسا کیوں ہُوا؟ اِس سوال کا جواب قارئین کو گنتی کی کتاب کے مطالعہ سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔ کوہِ سِینا پر بنی اسرائیل نے خدا سے عہد باندھا تھا کہ وہ اُس کے احکام وقوانین کو مانیں گے، ہمیشہ اُس کے وفادار رہیں گے لیکن رفتہ رفتہ وہ خدا کے احکام کی خلاف ورزی کرنے لگے اور بُت پرستی اور کئی دوسری برائیوں میں گرفتار ہو گئے۔ یہاں تک کہ خدا کی نعمتوں اور برکتوں کے لیے اُس کا شکر کرنے کی بجائے اُسے برا بھلا کہنے لگے۔ چنانچہ خدا نے اُس قوم کو جسے اُس نے فرعونِ مِصر کی غلامی سے نجات دی تھی بعض ایسے صبر آزما اور دلگداز تجربوں سے گزرنے دیا جو اُن کی آیندہ نسلوں کے لیے باعثِ عِبرت ثابت ہُوئے۔ گنتی کی کتاب کے مطالعہ سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ خدا کے احکام وقوانین سے روگردانی کا نتیجہ کس قدر بُرا ہوتا ہے۔

اِس کتاب کا پس منظر حسب ذیل ہے:

۱۔ مسافرت کے لیے بنی اسرائیل کی تیاریاں (۱:۱-۱۰:۱۰)

۲۔مُلک موعود کی پہلی جھلک (۱۰:۱۱-۱۴:۴۵)
۳۔مزید صحرانوردی (۱۵:۱-۲۱:۳۵)
۴۔مُلک موعود میں داخل ہونے کی دوسری کوشش (۲۲:۱-۳۶:۱۳)

مردُم شماری

۱ بنی اسرائیل کے ملک مِصر سے نکل آنے کے دوسرے سال کے دوسرے مہینے کے پہلے دِن سینا کے بیابان میں خداوند نے خیمۂ اجتماع میں مُوسیٰ سے باتیں کیں۔ اُس نے کہا کہ [2] تُو بنی اسرائیل کی ساری جماعت کی اُن کے فرقوں اور خاندانوں کے مطابق ہر ایک مرد کا یکے بعد دیگرے نام درج کر کے مردُم شماری کر۔ [3] تُو اور ہارون تمام اسرائیلی مردوں کی اُن کے دستوں کے مطابق گنتی کرنا جو بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے ہوں اور جو لشکر میں خدمت کرنے کے قابل ہوں۔ [4] اور ہر قبیلہ سے ایک آدمی جو اپنے خاندان کا سر پرست ہو تمہاری مدد کرے۔ [5] اور جو آدمی تمہاری مدد کریں گے اُن کے نام یہ ہیں:

رُوبن کے قبیلہ سے شدیُور کا بیٹا الیصُور؛
[6] شمعون کے قبیلہ سے صُوری شدّی کا بیٹا سلومی ایل؛
[7] یہوداہ کے قبیلہ سے عمّیندا ب کا بیٹا نحسون؛
[8] اِشکار کے قبیلہ سے صُغر کا بیٹا نتنی ایل؛
[9] زبولون کے قبیلہ سے حیلون کا بیٹا اِلیاب؛
[10] یُوسُف کے بیٹوں میں سے
افرائیم کے قبیلہ سے عمّیہُود کا بیٹا الیسمع؛
منسّی کے قبیلہ سے فدا ہصُور کا بیٹا جملی ایل؛
[11] بِن یمین کے قبیلہ سے جِدعونی کا بیٹا اِبِدان؛
[12] دان کے قبیلہ سے عمّیشدّی کا بیٹا اخیعزر؛
[13] آشر کے قبیلہ سے عکران کا بیٹا فجعی ایل؛
[14] جد کے قبیلہ سے دعوایل کا بیٹا اِلیاسف؛
[15] نفتالی کے قبیلہ سے عینان کا بیٹا اَخیرع۔

[16] جماعت میں سے اِن آدمیوں کا جو اپنے آبائی قبیلوں کے سر براہ تھے تقرّر کیا گیا۔ وہ اسرائیل کے فرقوں کے سر پرست تھے۔

[17] مُوسیٰ اور ہارون نے اُن آدمیوں کو جن کے نام اُنہیں بتائے گئے تھے اپنے ساتھ لیا۔ [18] اور دوسرے مہینے کے پہلے دِن ساری جماعت کو اِکٹھا کیا۔ لوگوں نے اپنے اپنے فرقوں اور خاندانوں کے مطابق اپنا حسب ونسب ظاہر کیا اور جو مرد بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے تھے اُن کے نام یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [19] جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا اُسی کے مطابق اُس نے اُنہیں دشت سینا میں گنا۔

[20] اِسرائیل کے پہلوٹھے رُوبن کی نسل سے:
بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [21] اور رُوبن کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۴۶۵۰۰ تھی۔

[22] شمعون کی نسل سے:
بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے شمار کر کے درج کیے گئے۔ [23] اور شمعون کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۵۹۳۰۰ تھی۔

[24] جد کی نسل سے:
بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [25] اور جد کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۴۵۶۵۰ تھی۔

[26] یہوداہ کی نسل سے:
بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [27] یہوداہ کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۷۴۶۰۰ تھی۔

[28] اِشکار کی نسل سے:
بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [29] اِشکار کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۵۴۴۰۰ تھی۔

[30] زبولون کی نسل سے:
بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [31] زبولون کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۵۷۴۰۰ تھی۔

[32] یُوسُف کی اولاد:

یعنی افرائیم کی نسل سے:

بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [33] افرائیم کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۴۰۵۰۰ تھی۔

[34] منسّی کی نسل سے:

بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [35] منسّی کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۳۲۲۰۰ تھی۔

[36] بن یمین کی نسل سے:

بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [37] بن یمین کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۳۵۴۰۰ تھی۔

[38] دان کی نسل سے:

بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [39] دان کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۶۲۷۰۰ تھی۔

[40] آشر کی نسل سے:

بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [41] آشر کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۴۱۵۰۰ تھی۔

[42] نفتالی کی نسل سے:

بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے سبھی مردوں کے نام جو فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے مطابق یکے بعد دیگرے درج کیے گئے۔ [43] نفتالی کے قبیلہ سے جن آدمیوں کے نام درج کیے گئے اُن کی تعداد ۵۳۴۰۰ تھی۔

[44] مُوسیٰ اور ہارون اور بنی اسرائیل کے بارہ سربراہوں نے جس میں سے ہر ایک اپنے اپنے خاندان کا سرپرست تھا جن مردوں کو گنا وہ یہی تھے۔ [45] چنانچہ بنی اسرائیل میں جتنے مرد بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے تھے اور جو اسرائیل کی فوج میں خدمت کرنے کے قابل تھے اپنے اپنے خاندانوں کے مطابق شمار کیے گئے۔ [46] اُن کی کل تعداد ۶۰۳۵۵۰ تھی۔

[47] البتّہ لاوی کے قبیلہ کے خاندانوں کا اَوروں کے ساتھ شمار نہ کیا گیا [48] کیونکہ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا تھا کہ [49] تُو لاوی کے قبیلہ کا شمار نہ کرنا اور نہ ہی اُنہیں دوسرے اسرائیلیوں کی مردُم شماری میں ملانا [50] بلکہ تُو لاویوں کو شہادت کے مسکن اور اُس کی تمام آرایش کی چیزوں اور اُس سے متعلّقہ ہر شے کا ذمّہ دار مقرّر کرنا۔ وہ مسکن اور اُس کی آرایش کی چیزوں کو اُٹھائیں، اُس کی حفاظت کریں اور اُس کے اطراف ڈیرے ڈالیں۔ [51] جب کبھی مسکن کے خیمہ کو کہیں اور لے جانے کا وقت آئے تو لاوی اُسے گرائیں اور جب کبھی اُسے کھڑا کرنے کا موقع آئے تو لاوی ہی یہ کام کریں۔ اور اگر کوئی اور شخص اُس کے قریب آ جائے تو وہ جان سے مارا جائے۔ [52] اور بنی اسرائیل اپنے اپنے دستوں کے مطابق اپنے خیمے کھڑے کریں یعنی ہر شخص اپنی اپنی چھاؤنی میں اور اپنے اپنے جھنڈے کے نیچے خیمہ زن ہو۔ [53] البتّہ لاوی شہادت کے مسکن کے اطراف اپنے خیمے کھڑے کریں تاکہ بنی اسرائیل کی جماعت پر غضب نازل نہ ہو۔ لاوی شہادت کے مسکن کی حفاظت کے ذمّہ دار ہوں گے۔

[54] چنانچہ بنی اسرائیل نے جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا ویسا ہی کیا۔

قبیلوں کی چھاؤنیوں کی ترتیب

۲ خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون سے کہا کہ [2] بنی اسرائیل خیمۂ اجتماع کے اِردگرد لیکن اُس سے کچھ فاصلہ پر اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے اور اپنے اپنے آبائی خاندانوں کے علَم کے ساتھ اپنی چھاؤنیاں قائم کریں۔

[3] اور مشرق کی جانب جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے یہوداہ کی چھاؤنی کے دستے اپنے جھنڈے کے نیچے اپنے ڈیرے لگائیں اور عمّیندب کا بیٹا نحسون بنی یہوداہ کا سردار ہوگا۔ [4] اور اُس کے دستے کے شمار کردہ مردوں کی تعداد ۷۴۶۰۰ ہے۔

[5] اِشکار کا قبیلہ اُن کے متّصل خیمہ زن ہو اور ضُغر کا بیٹا نتنی ایل بنی اِشکار کا سردار ہوگا [6] اور اُس کے دستوں کے شمار کردہ مردوں کی تعداد ۵۴۴۰۰ ہے۔

[7] زبولون کا قبیلہ اُن کے متّصل ہوگا اور حیلون کا بیٹا اِلیاب بنی زبولون کا سردار ہوگا [8] اور اُس کے دستے کے شمار کیے ہُوئے مردوں کی تعداد ۵۷۴۰۰ ہے۔

[9] یہوداہ کی چھاؤنی کے لیے نامزد کردہ تمام مردوں کی تعداد اُن کے اپنے دستوں کے مطابق ۱۸۶۴۰۰ ہے۔ پہلے یہی کُوچ کیا کریں۔

۱۰ جنوب کی جانب رُوبِن کی چھاؤنی کے دستے اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے ہوں گے اور شدیُور کا بیٹا الیصُور بنی رُوبن کا سردار ہوگا۔ ۱۱ اُس کے دستے کے شمار کردہ مَردوں کی تعداد ۴۶۵۰۰ ہے۔

۱۲ شمعون کا قبیلہ اُن کے متّصِل خیمہ زن ہوگا اور صوری شدّی کا بیٹا سلُومی ایل بنی شمعون کا سردار ہوگا۔ ۱۳ اُس کے دستے کے شمار کردہ مَردوں کی تعداد ۵۹۳۰۰ ہے۔

۱۴ جد کا قبیلہ اُن کے متّصِل ہوگا اور رعوایل کا بیٹا الیاسف بنی جد کا سردار ہوگا۔ ۱۵ اُس کے دستے کے شمار کردہ مَردوں کی تعداد ۴۵۶۵۰ ہے۔

۱۶ رُوبن کی چھاؤنی کے لیے نامزد کیے ہوئے تمام مَردوں کی تعداد اُن کے اپنے دستوں کے مطابق ۱۵۱۴۵۰ ہے۔ کُوچ کے وقت اِن کا دوسرا مقام ہوگا۔

۱۷ تب سب چھاؤنیوں کے بیچوں بیچ خیمۂ اجتماع اور لاویوں کی چھاؤنی کے افراد کُوچ کریں گے اور وہ اسی ترتیب سے جیسے کے اُن کے ڈیرے کھڑے ہوں گے اپنی اپنی جگہ پر اور اپنے اپنے جھنڈے کے نیچے کُوچ کریں گے۔

۱۸ مغرب کی جانب افرائیم کی چھاؤنی کے دستے اپنے اپنے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور عمّیہود کا بیٹا الیسمع بنی افرائیم کا سردار ہوگا۔ ۱۹ اُس کے دستے کے شمار کردہ مَردوں کی تعداد ۴۰۵۰۰ ہے۔

۲۰ منسّی کا قبیلہ اُن کے متّصِل ہوگا اور فداہصُور کا بیٹا جملی ایل بنی منسّی کا سردار ہوگا۔ ۲۱ اُس کے دستے کے شمار کردہ مَردوں کی تعداد ۳۲۲۰۰ ہے۔

۲۲ پھر بن یمین کا قبیلہ ہوگا اور جدعونی کا بیٹا ابِدان بنی بن یمین کا سردار ہوگا۔ ۲۳ اُس کے دستے کے شمار کردہ مَردوں کی تعداد ۳۵۴۰۰ ہے۔

۲۴ افرائیم کی چھاؤنی کے لیے نامزد کیے ہُوئے تمام مَردوں کی تعداد اُن کے اپنے دستوں کے مطابق ۱۰۸۱۰۰ ہے۔ کُوچ کے وقت اُن کا مقام تیسرا ہوگا۔

۲۵ شمال کی جانب دان کی چھاؤنی کے دستے اپنے اپنے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور عمّی شدّی کا بیٹا اخیعزر بنی دان کا سردار ہوگا۔ ۲۶ اُس کے دستے کے شمار کردہ مَردوں کی تعداد ۶۲۷۰۰ ہے۔

۲۷ آشر کا قبیلہ اُن کے متّصِل خیمہ زن ہوگا اور عکران کا بیٹا فجعی ایل بنی آشر کا سردار ہوگا۔ ۲۸ اُس کے دستے کے شمار کردہ مَردوں کی تعداد ۴۱۵۰۰ ہے۔

۲۹ پھر نفتالی کا قبیلہ ہوگا اور عینان کا بیٹا اخیرع بنی نفتالی کا سردار ہوگا۔ ۳۰ اُس کے دستوں کے شمار کردہ مَردوں کی تعداد ۵۳۴۰۰ ہے۔

۳۱ دان کی چھاؤنی کے لیے نامزد کردہ تمام مَردوں کی تعداد ۱۵۷۶۰۰ ہے۔ وہ اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے سب سے پیچھے کُوچ کریں گے۔

۳۲ یہی وہ اسرائیلی ہیں جو اپنے اپنے آبائی خاندانوں کے مطابق شمار کیے گئے۔ اور چھاؤنیوں کے سب لوگوں کی تعداد جو اپنے اپنے دستوں کے مطابق شمار کیے گئے ۶۰۳۵۵۰ ہے۔

۳۳ البتّہ جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا اُس کے مطابق لاوی دوسرے اسرائیلیوں کے ساتھ شمار نہ کیے گئے۔

۳۴ چنانچہ جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا بنی اسرائیل نے ویسا ہی کیا اور اسی طریقہ سے وہ اپنے اپنے فرقہ اور خاندان کے ساتھ اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے قیام کرتے اور کُوچ کرتے گئے۔

بنی لاوی

۳ جس وقت خداوند نے کوہِ سینا پر مُوسیٰ سے باتیں کیں اُس وقت ہارون اور مُوسیٰ کے خاندان کا نسب نامہ یہ تھا:

۲ ہارون کے بیٹوں کے نام ندب جو پہلوٹھا تھا، ابیہوُ، الیعزر اور اِتمر ہیں۔ ۳ ہارون کے اُن بیٹوں کے نام جو ممسوح کاہن تھے اور کہانت کی خدمت کے لیے مقرّر کیے گئے تھے، یہی ہیں۔ ۴ البتّہ ندب اور ابیہو خداوند کے سامنے اُسی وقت مر گئے تھے جب اُنہوں نے دشتِ سینا میں اُس کے حُضور ناجائز آگ کے ساتھ نذر گذرانی تھی۔ اُن کے کوئی اولاد نہ تھی اِس لیے صِرف الیعزر اور اِتمر ہی اپنے باپ ہارون کی زندگی میں کاہن کی خدمت انجام دیتے تھے۔

۵ پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۶ لاوی کے قبیلہ کو لا کر ہارون کاہن کے سامنے حاضر کرتا کہ وہ اُس کی مدد کریں۔ ۷ وہ خیمۂ اجتماع میں مسکن کی دیکھ بھال کریں اور جو فرائض ہارون اور ساری جماعت کی طرف سے اُن پر عاید ہیں اُنہیں بجا لائیں۔ ۸ وہ خیمۂ اجتماع کی تمام اشیائے آرایش کی حفاظت کریں اور مسکن میں خدمت انجام دیتے ہُوئے بنی اسرائیل کے فرائض کو پورا کریں۔ ۹ تُو لاویوں کو ہارون اور اُس کے بیٹوں کے سپرد کر دے۔ بنی اسرائیل میں سے یہی لوگ اُن کی مدد کے لیے مقرّر کیے گئے ہیں۔ ۱۰ ہارون اور اُس کے بیٹے ہی کہانت کے لیے مقرّر کیے جائیں۔ اگر کوئی اور شخص مَقدِس کے قریب آئے تو وہ

جان سے مارا جائے۔

۱۱ خداوند نے مُوسیٰ سے یہ بھی کہا کہ ۱۲ میں نے بنی اِسرائیل میں سے لاویوں کو ہر اِسرائیلی عورت کے پہلوٹھے کے عِوض لے لیا ہے۔ لہٰذا لاوی میرے ہیں۔ ۱۳ کیونکہ سب پہلوٹھے میرے ہیں۔ جب میں نے ملکِ مصر میں سب پہلوٹھوں کو مارا تھا تب میں نے اِسرائیل کے ہر پہلوٹھے کو خواہ وہ اِنسان کا ہو یا حَیوان کا، اپنے لیے مخصوص کر لیا تھا۔ وہ میرے ہیں۔ میں ہی خداوند ہُوں۔

۱۴ پھر خداوند نے دشتِ سِینا میں مُوسیٰ سے کہا کہ ۱۵ لاویوں کا اُن کے آبائی خاندانوں اور فرقوں کے مطابق شمار کر۔ ایک ماہ یا اُس سے زاید عمر کے ہر لڑکے کو شمار کر۔ ۱۶ چنانچہ جیسا خداوند نے اپنے کلام کے ذریعہ حکم دیا تھا مُوسیٰ نے اُس کے مطابق اُن کا شمار کیا۔

۱۷ لاوی کے بیٹوں کے نام یہ تھے: جیرسونؔ، قہاتؔ اور مراریؔ۔

۱۸ جیرسونی گھرانوں کے نام یہ تھے: لِبنیؔ اور سِمعیؔ۔

۱۹ قہاتی گھرانے یہ ہیں: عمرام، اِضہار، حبرونؔ اور عُزّی ایلؔ۔

۲۰ مِراری گھرانے یہ ہیں: محلیؔ اور مُوشیؔ۔

لاویوں کے گھرانے اُن کے آبائی خاندانوں کے مطابق یہی تھے۔

۲۱ لِبنیؔ اور سِمعیؔ کے گھرانوں کا جیرسونیوں سے تعلق تھا۔ یہ جیرسونیوں کے گھرانے تھے۔ ۲۲ اُن میں ایک ماہ یا اُس سے زاید عمر کے لڑکوں کی تعداد، جن کا شمار کیا گیا تھا، ۷۵۰۰ تھی۔ ۲۳ جیرسونیوں کے گھرانوں کو مسکن کے پیچھے مغرب کی جانب ڈیرے ڈالنے تھے۔ ۲۴ اور لاایلؔ کا بیٹا اِلیاسفؔ جیرسونیوں کے گھرانوں کا سردار تھا۔ ۲۵ اور بنی جیرسون خیمۂ اِجتماع میں اِن چیزوں کی دیکھ بھال کے ذمہ دار تھے: مسکن اور خیمہ، اُس کا غلاف، خیمۂ اِجتماع کے دروازہ کا پردہ، ۲۶ مسکن اور مذبح کے گرد کے صحن کے دروازہ کا پردہ اور رسّیاں اور اُن کے اِستعمال سے تعلق رکھنے والے سارے کام بھی اُن کے ذمہ تھے۔

۲۷ امرامی، اضہاری، حبرونی اور عُزّی ایلی گھرانے قہاتؔ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ قہاتی گھرانے تھے۔ ۲۸ اِن میں ایک ماہ یا اُس سے زاید عمر کے لڑکوں کی تعداد، جن کا شمار کیا گیا تھا، ۸۶۰۰ تھی۔ قہاتی مذبح کی دیکھ بھال کے ذمہ دار تھے۔ ۲۹ قہاتی گھرانوں کو مسکن کے جنوب کی جانب خیمہ زن ہونا تھا ۳۰ اور عُزّی ایلؔ کا بیٹا الیصفنؔ قہاتی گھرانوں کے آبائی خاندان کا سردار تھا۔ ۳۱ صندوق، میز، چراغدان، مذبحوں، عبادت میں کام آنے والے مقدِس کے ظروف، پردہ اور اُن کے لیے اِستعمال میں آنے والی ہر چیز کی دیکھ بھال اُن کے ذمہ تھی۔

۳۲ اور ہارونؔ کاہن کا بیٹا الیعزرؔ لاویوں کا سردارِ اعلیٰ تھا۔ وہ اُن لوگوں کے اوپر مقرّر کیا گیا تھا جو مقدِس کی حفاظت کے ذمہ دار تھے۔

۳۳ محلی اور مُوشی گھرانوں کا تعلق مِراریؔ سے تھا۔ یہ مِراری گھرانے تھے۔ ۳۴ اُن میں ایک ماہ یا اُس سے زاید عمر کے لڑکوں کی تعداد، جن کا شمار کیا گیا تھا، ۶۲۰۰ تھی۔ ۳۵ اور ابی خیلؔ کا بیٹا صوری ایلؔ، مِراری گھرانوں کے خاندان کا سردار تھا۔ اُنہیں مسکن کے شمال کی جانب خیمہ زن ہونا تھا۔ ۳۶ مِراریوں کو مسکن کی چوکھٹوں، اُس کے بینڈوں، سُتونوں اور خانوں، اُس کے تمام ساز و سامان اور اُن کے اِستعمال سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کی ذمہ داری سونپی گئی ۳۷ اور اِردگرد کے صحن کے ستونوں اور اُن کے خانوں، خیموں کی میخوں اور رسّیوں کی دیکھ بھال کرنا بھی اُن کے ذمہ تھا۔

۳۸ مُوسیٰ اور ہارونؔ اور اُس کے بیٹوں کو مسکن کے مشرق کی جانب، جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے یعنی خیمۂ اِجتماع کے سامنے خیمہ زن ہونا تھا۔ وہ بنی اِسرائیل کی خاطر مَقدِس کی حفاظت کے ذمہ دار تھے۔ اگر کوئی اَور شخص مقدِس کے قریب جاتا تو وہ جان سے مار دیا جاتا تھا۔

۳۹ مُوسیٰ اور ہارونؔ نے خداوند کے حکم کے مطابق ایک ماہ یا اُس سے زاید عمر کے لڑکوں سمیت جتنے لاویوں کو اُن کے اپنے اپنے گھرانوں کے مطابق شمار کیا اُن کی تعداد ۲۲۰۰۰ تھی۔

۴۰ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ بنی اِسرائیل کے ایک ماہ یا اُس سے زاید عمر کے تمام پہلوٹھے لڑکوں کا شمار کر اور اُن کے نام کی فہرست مرتب کر۔ ۴۱ اور بنی اِسرائیل کے سب پہلوٹھوں کے عِوض لاویوں کو، اور بنی اِسرائیل کے مویشیوں کے سب پہلوٹھوں کے عِوض لاویوں کے مویشیوں کو میرے لیے لے۔ میں ہی خداوند ہُوں۔

۴۲ چنانچہ مُوسیٰ نے خداوند کے حکم کے مطابق بنی اِسرائیل کے سب پہلوٹھوں کا شمار کیا۔ ۴۳ اور ایک ماہ یا اُس سے زاید عمر کے نرینہ پہلوٹھوں کی تعداد اُن کے ناموں کی فہرست کے مطابق ۲۲۲۷۳ تھی۔

۴۴ خداوند نے مُوسیٰ سے یہ بھی کہا کہ ۴۵ بنی اِسرائیل کے سب پہلوٹھوں کے عِوض لاویوں کو اور اُن کے مویشیوں کے عِوض لاویوں کے مویشیوں کو لے اور لاوی میرے ہوں۔ میں ہی خداوند ہُوں۔ ۴۶ اور بنی اِسرائیل کے ۲۷۳ پہلوٹھوں کے فدیہ کے لیے جو لاویوں کی تعداد سے زاید ہیں ۴۷ مقدِس کے مِثقال کے حساب سے، جو وزن میں بیس جیراہ کے برابر ہوتا ہے، فی کس پانچ مِثقال لے ۴۸ اور وہ روپیہ اُن زاید اِسرائیلیوں کے فدیہ کے لیے ہارونؔ اور اُس کے بیٹوں کو دے۔

۴۹ چنانچہ مُوسیٰ نے اُن سے جو تعداد میں لاویوں کے چھڑائے ہُوؤں سے زاید تھے فدیہ کا روپیہ لیا ۵۰ اور بنی اِسرائیل کے پہلوٹھوں سے اُس نے مقدِس کے مِثقال کے حساب سے ۱۳۶۵ مِثقال چاندی وصول کی ۵۱ اور مُوسیٰ نے خداوند کے حکم کے مطابق فدیہ کا روپیہ ہارونؔ

اور اُس کے بیٹوں کو دیا۔

بنی قہات

۴ خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون سے کہا کہ ۲ لاویوں کے قہاتی طبقہ کی اُن کے گھرانوں اور آبائی خاندانوں کے مطابق مردُم شماری کر یعنی ۳ تیس سے لے کر پچاس سال کی عمر کے سبھی مَردوں کو جو خیمۂ اِجتماع کی خدمت میں ہاتھ بٹانے کے لیے آتے ہیں شُمار کرو۔
۴ خیمۂ اِجتماع میں بنی قہات کا کام یہ ہوگا کہ وہ پاک ترین اشیاء کی حفاظت کریں۔ ۵ جب لشکر کُوچ کرے تب ہارون اور اُس کے بیٹے اندر جائیں اور بیچ کے پردے کو اُتاریں اور اُس سے شہادت کے صندوق کو ڈھانک دیں۔ ۶ تب وہ اُس پر سمندری بچھڑوں کی کھالوں کا غلاف چڑھائیں اور اُس کے اوپر بالکل نیلے رنگ کا کپڑا بچھائیں اور بلّیاں اپنی جگہ پر گاڑ دیں۔
۷ پھر نذر کی روٹی کی میز پر نیلا کپڑا بچھا کر اُس پر طباق، ڈونگے، کٹورے اور تپاون کے مرتبان رکھیں اور نذر کی روٹی بھی اُس پر ہو۔ ۸ اُن کے اوپر وہ سُرخ رنگ کا کپڑا بچھائیں جسے سمندری بچھڑوں کی کھالوں سے ڈھانکیں اور اُس کی بلّیاں اپنی جگہ پر گاڑ دیں۔
۹ پھر وہ نیلے رنگ کا کپڑا لیں اور اُس سے چراغدان کو جو روشنی کے لیے ہے اُس کے چراغوں، اُس کی بتّی کترنے کی قینچیوں اور کشتیوں اور اُس کے سب مرتبانوں سمیت جن میں تیل مہیا کیا جاتا ہے ڈھانک دیں۔ ۱۰ تب وہ اُسے اُس کے تمام ساز و سامان کے ساتھ سمندری بچھڑوں کی کھالوں کے غلاف میں لپیٹیں اور اُسے چوکھٹے پر دھر دیں۔
۱۱ اور زرّین مذبح پر وہ نیلا کپڑا پھیلا دیں اور اُسے سمندری بچھڑوں کی کھالوں سے ڈھانپ دیں اور اُس کی بلّیاں اپنی اپنی جگہ پر گاڑ دیں۔
۱۲ تب وہ اُن تمام برتنوں کو لے کر جو مَقدِس کی خدمت میں کام آتے ہیں نیلے کپڑے میں لپیٹیں سمندری بچھڑوں کی کھالوں کے غلاف سے ڈھانکیں اور چوکھٹے پر دھر دیں۔
۱۳ پھر وہ پیتل کے مذبح پر سے سب راکھ اُٹھا کر اُس کے اوپر ارغوانی رنگ کا کپڑا بچھائیں۔ ۱۴ پھر وہ اُس کے اوپر وہ تمام برتن رکھیں جو مذبح پر خدمت کے لیے اِستعمال کیے جاتے ہیں جیسے انگیٹھیاں سیخیں، بیلچے اور چھڑکاؤ کے کٹورے۔ اُس کے اوپر وہ سمندری بچھڑوں کی کھالوں کا غلاف بچھائیں اور اُس کی بلّیاں اپنی جگہوں پر گاڑ دیں۔
۱۵ جب ہارون اور اُس کے بیٹے آرایش کے مُقدّس ساز و سامان کو اور تمام مُقدّس اشیاء کو ڈھانک چکیں اور جب لشکر گاہ کُوچ کے لیے تیار ہو تب بنی قہات اُٹھانے کے لیے آئیں۔ لیکن وہ مُقدّس اشیاء کو نہ چھوئیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائیں۔ بنی قہات وہی اشیاء اُٹھائیں جو خیمۂ اِجتماع میں ہیں۔
۱۶ ہارون کاہن کا بیٹا الیعزر روشنی کے تیل، خُوشبودار بخور، دائمی نذر کی قربانی اور مسح کرنے کے تیل کی حفاظت کا ذمّہ دار ہوگا۔ وہ سارے مسکن اور اُس کے اندر کی آرایش کے مُقدّس ساز و سامان سمیت ہر چیز کا ذمّہ دار ہوگا۔
۱۷ پھر خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون سے کہا کہ ۱۸ خیال رہے کہ قہاتیوں کے قبائلی گھرانے لاویوں سے جدا نہ ہونے پائیں ۱۹ تاکہ جب وہ نہایت مُقدّس اشیاء کے قریب آئیں تو جیتے رہیں اور مر نہ جائیں۔ تُم اُن کی خاطر ایسا کرنا کہ ہارون اور اُس کے بیٹے مَقدِس کے اندر جائیں اور یہ طے کریں کہ اُن میں سے ہر ایک کیا کام کرے اور کون سا بوجھ اُٹھائے۔ ۲۰ لیکن قہاتی مُقدّس چیزوں کو دیکھنے کی خاطر دم بھر کے لیے بھی اندر نہ آنے پائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائیں۔

بنی جیرسُون

۲۱ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲۲ جیرسُونیوں کی بھی اُن کے آبائی خاندانوں اور گھرانوں کے مطابق مردُم شماری کر۔ ۲۳ تیس سے لے کر پچاس سال کی عمر کے سبھی مَردوں کو جو خیمۂ اِجتماع کی خدمت میں ہاتھ بٹانے کے لیے آتے ہیں شُمار کر۔
۲۴ کام کرنے اور بوجھ اُٹھانے میں جیرسُونیوں کے گھرانے یہ خدمت بجا لائیں: ۲۵ وہ مسکن کے پردے، خیمۂ اِجتماع، اُس کے غلاف، سمندری بچھڑوں کی کھالوں کا اوپری غلاف، خیمۂ اِجتماع کے دروازہ کے پردے، ۲۶ مسکن اور مذبح کے گرد صحن کے پردے، دروازہ کا پردہ اور رسّیاں اور وہ سب آلات جو اُس کے کام میں اِستعمال ہوتے ہیں، اُٹھایا کریں۔ اور اُن چیزوں کے ساتھ جو کچھ کیا جاتا ہے وہ سب جیرسُونی ہی کیا کریں۔ ۲۷ اُن کی ساری خدمت خواہ وہ بوجھ اُٹھانا یا دیگر کام کرنا ہو ہارون اور اُس کے بیٹوں کی ہدایات کے مطابق انجام پائے۔ جو کچھ اُنہیں اُٹھانا ہے اُس کی ذمّہ داری تُم اُن کے سپرد کر دو۔ ۲۸ خیمۂ اِجتماع میں جیرسُونیوں کے گھرانوں کی یہی خدمت رہے گی اور اُن کی خدمات ہارون کاہن کے بیٹے اِتمر کی ہدایات کے مطابق ہوں گی۔

بنی مراری

۲۹ بنی مراری کو بھی اُن کے گھرانوں اور آبائی خاندانوں کے مطابق شمار کر ۳۰ تیس سے لے کر پچاس سال کی عمر تک کے سبھی مَردوں کو جو خیمۂ اِجتماع کی خدمت میں ہاتھ بٹانے کے لیے آتے ہیں شمار کر۔
۳۱ اور خیمۂ اِجتماع میں وہ یہ خدمت انجام دیں: مسکن کے تختے، اُس کے بینڈے، ستون اور خانے ۳۲ اور چاروں طرف کے صحن کے ستون اور اُن کے خانے، خیموں کی میخیں، رسّیاں، اُن کے تمام آلات اور اُن کے

استعمال میں آنے والی ہر چیز کو وہ اُٹھایا کریں۔ ہر شخص کو خاص خاص چیزیں اُٹھانے کی ذمّہ داری سونپی جائے۔ ۳۳ بنی مراری کے خاندانوں کو خیمۂ اِجتماع میں ہارُونؔ کاہن کے بیٹے اِتمرؔ کی زیرِ ہدایات جو خدمت انجام دینا ہے وہ یہی ہے۔

لاویوں کے گھرانوں کی گنتی

۳۴ چنانچہ مُوسیٰؔ اور ہارُونؔ اور جماعت کے سربراہوں نے قہاتیوں کو اُن کے گھرانوں اور آبائی خاندانوں کے مطابق شمار کیا۔ ۳۵ تیس سے لے کر پچاس سال کی عمر کے سبھی مَردوں کو جو خیمۂ اِجتماع کی خدمت میں ہاتھ بٹانے کے لیے آئے تھے ۳۶ جنہیں اُن کے گھرانوں کے مطابق شمار کیا گیا اُن کی تعداد ۲۷۵۰ تھی۔ ۳۷ قہاتی گھرانوں کے جتنے لوگ خیمۂ اِجتماع میں خدمت کرتے تھے اُن سب کی تعداد یہی تھی جنہیں مُوسیٰؔ اور ہارُونؔ نے خداوند کے مُوسیٰؔ کو دیئے ہُوئے حکم کے مطابق شمار کیا۔

۳۸ بنی جیرسُون کو اُن کے گھرانوں اور آبائی خاندانوں کے مطابق شمار کیا گیا۔ ۳۹ تیس سے لے کر پچاس سال کی عمر تک کے سب مَردوں کو جو خیمۂ اِجتماع کی خدمت میں ہاتھ بٹانے کے لیے آئے تھے ۴۰ اُنہیں اُن کے گھرانوں اور آبائی خاندانوں کے مطابق گنا گیا اور اُن کی تعداد ۲۶۳۰ تھی۔ ۴۱ بنی جیرسُون کے فرقوں کے جتنے لوگ خیمۂ اِجتماع میں خدمت کرتے تھے اُن سب کی تعداد اِتنی ہی تھی اور خداوند کے حکم کے مطابق مُوسیٰؔ اور ہارُونؔ نے اُنہیں شمار کیا تھا۔

۴۲ بنی مراری کو اُن کے گھرانوں اور خاندانوں کے مطابق شمار کیا گیا ۴۳ تیس سے لے کر پچاس سال کی عمر تک کے سبھی مَردوں کو جو خیمۂ اِجتماع کی خدمت میں ہاتھ بٹانے کے لیے آئے تھے ۴۴ اُنہیں اُن کے گھرانوں کے مطابق شمار کیا گیا اور اُن کی تعداد ۳۲۰۰ تھی۔ ۴۵ بنی مراری کے گھرانوں کے لوگوں کی کُل تعداد یہی تھی جنہیں مُوسیٰؔ اور ہارُونؔ نے خداوند کے مُوسیٰؔ کی معرفت دیئے ہُوئے حکم کے مطابق شمار کیا تھا۔

۴۶ چنانچہ مُوسیٰؔ، ہارُونؔ اور بنی اِسرائیل کے سربراہوں نے سب لاویوں کو اُن کے گھرانوں اور خاندانوں کے مطابق شمار کیا ۴۷ اور تیس سے لیکر پچاس سال کی عمر کے سبھی مَردوں کی تعداد جو خدمت کرنے اور خیمۂ اِجتماع کو اُٹھانے کا کام کرنے آئے تھے ۴۸ ۸۵۸۰ تھی۔ ۴۹ خداوند کے حکم کے مطابق جو اُس نے مُوسیٰؔ کو دیا تھا ہر ایک کو اُس کا کام سونپا گیا اور اُنہیں بتایا گیا کہ کون کیا کیا بوجھ اُٹھائے گا۔

چنانچہ اُسی حکم کے مطابق جو خداوند نے مُوسیٰؔ کو دیا تھا اُن کا شمار کیا گیا۔

لشکر گاہ کی پاکیزگی

۵ خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا کہ ۲ بنی اِسرائیل کو حکم دے کہ وہ ہر اُس شخص کو جسے جِلد کی کوئی متعدّی بیماری ہو یا جریان کا مرض ہو یا جو کسی مُردہ کو چھُونے کے باعث ناپاک ہو چکا ہو لشکر گاہ سے خارج کر دیں۔ ۳ خواہ وہ مرد ہو یا عورت اُنہیں لشکر گاہ سے خارج کر دو تا کہ وہ اپنی لشکر گاہ کو ناپاک نہ کر دیں جہاں میں خُود اُن کے بیچ میں رہتا ہُوں۔ ۴ بنی اِسرائیل نے ایسا ہی کیا۔ اُنہوں نے اُنہیں لشکر گاہ سے خارج کر دیا۔ اُنہوں نے ٹھیک ویسا ہی کیا جیسا خداوند نے مُوسیٰؔ کو حکم دیا تھا۔

خطا کا کفّارہ

۵ خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا کہ ۶ بنی اِسرائیل سے کہہ کہ اگر کوئی مرد یا عورت کسی شخص کے ساتھ کسی قسم کی بُرائی کرے اور اِس طرح سے خداوند کی نافرمانی کرے تو وہ شخص گنہگار ٹھہرے گا۔ ۷ اور اُس نے جو گناہ کیا ہو وہ اُس کا اقرار کرے اور کفّارہ کے طور پر اپنی تقصیر کے پورے معاوضہ میں اُس کا پانچواں حِصّہ اور ملا کر اُس شخص کو دے جس کا اُس نے قصُور کیا ہے۔ ۸ لیکن اگر اُس شخص کا کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو جسے اُس تقصیر کا معاوضہ دیا جائے تو وہ معاوضہ خداوند کا ہوگا لہٰذا اُسے اور کفّارہ کے مینڈھے کو کاہن کے سپرد کیا جائے۔ ۹ بنی اِسرائیل جتنی بھی مُقدّس چیزیں کاہن کے پاس لائیں وہ سب کاہن کی ہوں گی۔ ۱۰ ہر شخص کے مُقدّس نذرانے اُس کے اپنے ہوں گے لیکن جو چیز وہ کاہن کو دے گا وہ کاہن کی ہوگی۔

بے وفا بیوی کی آزمائش

۱۱ پھر خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا کہ ۱۲ بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو اور اُن سے کہہ کہ اگر کسی آدمی کی بیوی گمراہ ہو کر اُس سے بے وفائی کرے اور ۱۳ کسی غیر مرد کے ساتھ ہم بستر ہو اور یہ بات اُس کے خاوند سے پوشیدہ رہے اور اُس کی ناپاکی ظاہر بھی نہ ہونے پائے (کیونکہ اُس کے خلاف کوئی گواہ نہیں اور نہ ہی وہ عین فعل کے وقت پکڑی گئی ہے) ۱۴ اور اُس کے خاوند کے دل میں بدگمانی پیدا ہو جائے کہ اُس کی بیوی ناپاک ہو چکی ہے یا وہ بدظن ہو کر اپنی بیوی کی پاک دامنی پر شک کرنے لگے حالانکہ وہ ناپاک نہ ہُوئی ہو ۱۵ تو وہ اپنی بیوی کو کاہن کے سامنے حاضر کرے اور اپنے ساتھ ایفہ کا دسواں حِصّہ جَو کا آٹا اُس کی طرف سے نذرانے کے طور پر لے جائے۔ لیکن اُس پر تیل نہ ڈالے نہ ہی لوبان رکھّے کیونکہ یہ نذر کی قربانی غیرت کی ہے (یعنی یادگار نذر کی قربانی ہے) جو قصُور کی یاد دلانے کے لیے ہے۔

۱۶ تب کاہن اُسے نزدیک لائے اور اُسے خداوند کے حُضور کھڑا کرے ۱۷ اور وہ مٹّی کے برتن میں مُقدّس پانی لے اور مسکن کے فرش پر

کی کچھ گرد لے کر اُس پانی میں ڈال دے۔ [18] جب کاہن اُس عورت کو خداوند کے حضُور میں کھڑا کر چکے تو وہ اُس کے بال کھول دے اور اُس کے ہاتھوں میں یادگار کی قربانی تھما دے جو غیرت کی نذر کی قربانی ہے اور خُود اپنے ہاتھ میں اُس لعنت لانے والے کڑوے پانی کے برتن کو تھامے رہے۔ [19] تب کاہن عورت کو قسم کھلا کر اُس سے کہے کہ اگر کوئی اور آدمی تیرے ساتھ ہم بستر نہیں ہُوا ہے اور تُو اپنے خاوند کی ہوتے ہُوئے گمراہ ہو کر ناپاک نہیں ہُوئی تو یہ کڑوا پانی جو لعنت لاتا ہے تجھے ضرر نہ پہنچائے [20] لیکن اگر تُو اپنے خاوند کی ہوتے ہُوئے گمراہ ہو چکی ہے اور اگر تُو نے اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور شخص کے ساتھ ہم بستر ہو کر اپنے آپ کو ناپاک کر دیا ہے۔ [21] (یہاں کاہن اُس عورت کو اُس لعنت کی قسم دلائے) تو خداوند تیری ران کو سُکھا کر اور تیرے پیٹ کو پھُلا کر تیری قوم کے لوگوں سے تجھ پر لعنت اور ملامت کرائے۔ [22] یہ پانی جو لعنت لاتا ہے تیرے جسم میں داخل ہو تا کہ تیرا پیٹ پھُولے اور تیری ران سڑ جائے۔

تب وہ عورت کہے کہ آمین! آمین!

[23] تب کاہن اُن لعنتوں کو ایک طومار میں لکھ کر اُنہیں اُس کڑوے پانی میں دھو ڈالے [24] اور وہ کڑوا پانی جو لعنت لاتا ہے اُس عورت کو پلائے اور یہ پانی اُس میں داخل ہوگا اور شدید کڑواہٹ پیدا کرے گا۔

[25] پھر کاہن اُس کے ہاتھ میں سے غیرت کی نذر کی قربانی کو لے کر اُسے خداوند کے حضُور ہلائے اور اُسے مذبح کے پاس لائے۔ [26] پھر وہ نذر کی قربانی میں سے یادگار کی قربانی کے طور پر مُٹھی بھر حصّہ لے کر اُسے مذبح پر جلائے۔ پھر وہ اُس عورت کو وہ پانی پلائے۔ [27] اگر وہ ناپاک ہو چکی ہو اور اپنے خاوند سے بے وفائی کر چکی ہو تو جب اُسے وہ پانی جو لعنت لاتا ہے پلایا جائے گا وہ اُس کے پیٹ میں جا کر نہایت شدید کڑواہٹ پیدا کرے گا۔ اُس کا پیٹ پھُول جائے گا اور اُس کی ران سڑ جائے گی اور وہ اپنی قوم میں لعنتی ٹھہرے گی۔ [28] البتّہ اگر اُس عورت نے اپنے آپ کو ناپاک نہ کیا ہو بلکہ بے داغ رہی ہو تو وہ بے گناہ ٹھہرے گی اور اُس سے اولاد ہو سکے گی۔

[29] غیرت کے بارے میں یہی شرع ہے خواہ کوئی عورت اپنے خاوند کی ہوتے ہُوئے گمراہ ہو کر اپنے آپ کو ناپاک کر لے [30] یا کسی آدمی کو اپنی بیوی پر شک کرنے کی وجہ سے غیرت آئے تو کاہن اُسے خداوند کے حضُور کھڑا کرے اور اُس شریعت پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ [31] خاوند تو کسی بھی خطا کا ذمّہ دار نہ ٹھہرے گا البتّہ اُس عورت کو اپنے گناہ کا نتیجہ بھگتنا ہوگا۔

نذیروں کے متعلق ہدایات

۶ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [2] بنی اسرائیل سے مخاطب ہو اور اُن سے کہہ کہ اگر کوئی مرد یا عورت نذیر کی منّت یعنی اپنے آپ کو خداوند کے لیے الگ رکھنے کی خاص منّت مانے [3] تو وہ مَے اور شراب سے پرہیز کرے اور مَے یا شراب سے بنایا ہُوا سِرکہ نہ پیئے۔ وہ انگور کا رس (بھی) نہ پیئے اور نہ تازہ انگور یا کشمش کھائے۔ [4] جب تک کہ وہ نذیر رہے تب تک جو کچھ انگور کی بیل سے پیدا ہوتا ہے اُس میں سے کچھ بھی نہ کھائے۔ بیج اور چھلکے بھی نہیں۔ [5] اُس کی نذارت کی منّت کی ساری میعاد کے دوران اُس کے سر پر اُسترہ نہ پھیرا جائے اور اُس کی خداوند کے لیے الگ رہنے کی مدّت پوری ہونے تک وہ پاک رہے اور اپنے سر کے بالوں کو بڑھنے دے۔ [6] اور اپنی نذارت کے پورے عرصہ تک وہ کسی لاش کے قریب نہ جائے [7] خواہ اُس کا اپنا باپ یا ماں یا بھائی یا بہن بھی مر جائے تو بھی وہ اُن سے چھُو کر اپنے آپ کو نجس نہ کر لے کیونکہ اپنے خداوند کے لیے الگ رہنے کی علامت اُس کے سر پر ہے۔ [8] وہ اپنی نذارت کی کل مدّت تک خداوند کے لیے مُقدّس ہے۔

[9] اگر کوئی اچانک اُس کی موجودگی میں مر جائے جس سے کہ اُس کے نذر کیے ہُوئے بال ناپاک ہو جائیں تو وہ اپنے پاک ہونے کے دِن یعنی ساتویں دِن اپنا سر مُنڈائے [10] اور آٹھویں دِن وہ دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچّے خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر کاہن کے پاس لائے [11] اور کاہن ایک کو خطا کی قربانی اور دوسرے کو سوختنی قربانی کے طور پر گذرانے اور اُس کی خاطر کفّارہ دے کیونکہ وہ لاش کے پاس موجود رہ کر ناپاک ہو گیا اور اُسی دِن وہ اُس کے سر کو پاک کرے۔ [12] وہ اپنے الگ رہنے کی مدّت تک اپنے آپ کو خداوند کے لیے نذر کرے اور ایک سال بھر کا نر برّہ خطا کی قربانی کے لیے لائے۔ لیکن گزرے ہُوئے دِن گنے نہیں جائیں گے کیونکہ وہ اپنی نذارت کے ایّام میں ناپاک ہو گیا تھا۔

[13] پھر جب اُس کی نذارت کی میعاد پوری ہو جائے تو نذیر کے لیے شرع یہ ہے: اُسے خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر حاضر کیا جائے۔ [14] وہاں وہ خداوند کے لیے یہ قربانیاں پیش کرے: سوختنی قربانی کے لیے ایک بے عیب یک سالہ نر برّہ خطا کی قربانی کے لیے ایک بے عیب یک سالہ مادہ برّہ اور سلامتی کی قربانی کے لیے ایک بے عیب مینڈھا۔ [15] اور ساتھ ہی ساتھ اُن کی نذر کی قربانیاں اور تپاون اور بے خمیری روٹیوں کی ایک ٹوکری بھی لائے جس میں تیل مِلے ہُوئے مَیدے کے گلچے اور تیل سے چپڑی ہُوئی بے خمیری ٹکیاں ہوں۔

[16] کاہن اُنہیں خداوند کے حضُور پیش کرے اور اُنہیں خطا کی قربانی اور سوختنی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ [17] وہ بے خمیری روٹیوں کی ٹوکری کے ساتھ اُس مینڈھے کو خداوند کے حضُور سلامتی کی قربانی کے طور پر گذرانے اور اُن کی نذر کی قربانی اور اُن کے تپاون بھی لائے۔

[18] تب خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر نذیر اپنے نذارت کے بال

منڈوائے۔ پھر وہ اُن بالوں کو لے کر سلامتی کی قربانی کے نیچے والی آگ میں ڈال دے۔

[19] جب نذیر اپنی نذارت کے بال منڈوا چکے تب کاہن مینڈھے کا اُبالا ہُوا شانہ اور اُس ٹوکری میں کا ایک کلچہ اور ایک ٹکیہ جو دونوں بغیر خمیر کے بنائے گئے ہوں اُس کے ہاتھوں میں دے۔ [20] اور کاہن اُنہیں ہلانے کی قربانی کے طور پر خداوند کے حضور ہلائے۔ وہ مُقدّس ہیں اور ہلائے ہُوئے سینہ اور پیش کی ہُوئی ران سمیت کاہن کے ہیں۔ اُس کے بعد نذیر مَے پی سکتا ہے۔

[21] نذیر اپنی نذارت کے مطابق خداوند کے لیے جس چڑھاوے کی منّت مانے علاوہ اُس کے جس کا اُسے مقدور ہو اُن سب کے متعلق یہی شرع ہے۔ اُس نے جو منّت مانی ہو اُسے نذارت کی شرع کے مطابق پورا کیا جائے۔

کاہن کی برکت

[22] خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [23] ہارُون اور اُس کے بیٹوں سے کہہ کہ تُم بنی اِسرائیل کو اِس طرح برکت دو۔ تُم اُن سے کہو:

[24] "خداوند تجھے برکت دے
اور تجھے محفوظ رکھّے؛
[25] خداوند اپنا چہرہ تجھ پر جلوہ گر فرمائے
اور تُجھ پر مہربان ہو؛
[26] خداوند اپنا چہرہ اُٹھائے اور تیری طرف متوجّہ ہو
اور تجھے سلامتی بخشے۔

[27] اِس طرح وہ میرے نام کو بنی اِسرائیل پر رکھّیں اور میں اُنہیں برکت بخشوں گا۔

مسکن کے تقدیس کی قربانیاں

۷ جب مُوسیٰ مسکن کو کھڑا کر چکا تو اُس نے اُسے مسح کیا اور اُسے اور اُس کے سارے ساز و سامان کو مُقدّس کیا۔ اُس نے مذبح اور اُس کے تمام ظروف کو بھی مسح اور مُقدّس کیا۔ [2] تب اِسرائیل کے سربراہ جو شمار کیے ہُوؤں کے اوپر مقرّر کیے ہُوئے اپنے اپنے خاندانوں کے سرپرست اور قبیلوں کے سردار تھے ہدیے لے آئے [3] اور وہ اپنے ہدیوں کے طور پر چھ ڈھکی ہُوئی گاڑیاں اور بارہ بَیل خداوند کے حضور لائے یعنی ہر سربراہ کی طرف سے ایک ایک بَیل اور دو دو سرداروں کی طرف سے ایک ایک گاڑی۔ اُنہیں اُنہوں نے مسکن کے سامنے پیش کیا۔

[4] خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [5] تُو اُنہیں قبول کر تا کہ وہ خیمۂ اِجتماع کے لئے اِستعمال ہوں اور تُو اُنہیں لاویوں میں ہر شخص کی خدمت کے مطابق بانٹ دے۔

[6] چنانچہ مُوسیٰ نے وہ گاڑیاں اور بَیل لے کر لاویوں کو دے دیئے۔ [7] جیرسُونیوں کو اُس نے اُن کی خدمت کے مطابق دو گاڑیاں اور چار بَیل دیئے۔ [8] اور مراریوں کو اُن کی خدمت کے مطابق چار گاڑیاں اور آٹھ بَیل دیئے۔ یہ سب ہارُون کاہن کے بیٹے اِتمر کی قیادت میں تھے۔ [9] لیکن مُوسیٰ نے قہاتیوں کو کچھ نہ دیا کیونکہ وہ مُقدّس چیزوں کو اپنے کندھوں پر اُٹھانے کے ذمّہ دار تھے۔

[10] پھر جب مذبح کا مسح کیا گیا تب سارے سربراہ اُس کی تقدیس کے لیے اپنے اپنے ہدیئے لائے اور اُنہیں مذبح کے سامنے پیش کیا [11] کیونکہ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا تھا کہ ہر روز ایک ہی سربراہ مذبح کی تقدیس کے لیے اپنا ہدیہ لائے۔

[12] لہٰذا جو شخص پہلے دِن اپنا ہدیہ لایا وہ یہوداہ کے قبیلہ کا نحسون بِن عمّیناداب تھا۔

[13] اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا؛ [14] دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ [15] سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ [16] خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ [17] اور سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ نحسون بِن عمّیناداب کا ہدیہ تھا۔

[18] دوسرے دِن اِشکار کے قبیلہ کا سربراہ نتنی ایل بِن صُغر اپنا ہدیہ لایا۔ [19] اور اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا؛ [20] دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ [21] سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ [22] خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ [23] اور سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ نتنی ایل بِن صُغر کا ہدیہ تھا۔

[24] تیسرے دِن اِلیاب بِن حیلون نے جو زبولون کے قبیلہ کا سربراہ تھا اپنا ہدیہ گذرانا۔

[25] اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک

طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا؛ ۲۶ دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ ۲۷ سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا، اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ ۲۸ خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ ۲۹ سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ الیاب بِن حیلون کا ہدیہ تھا۔

۳۰ چوتھے دِن رُوبن کے قبیلہ کے سربراہ الیصُور بن شدیُور نے اپنا ہدیہ پیش کیا۔

۳۱ اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا؛ ۳۲ دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ ۳۳ سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا، اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ ۳۴ خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ ۳۵ اور سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ الیصُور بِن شدیُور کا ہدیہ تھا۔

۳۶ پانچویں دِن شمعون کے قبیلہ کے سربراہ سلومی ایل بن صوری شدّی نے اپنا ہدیہ پیش کیا۔

۳۷ اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا؛ ۳۸ دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ ۳۹ سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا، اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ ۴۰ خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ ۴۱ اور سلامتی کی قربانی کے طور پر گذراننے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ سلومی ایل بِن صوری شدّی کا ہدیہ تھا۔

۴۲ چھٹے دِن الیاسف بِن دعوایل نے اپنا ہدیہ پیش کیا جو جدّ کے قبیلہ کا سربراہ تھا۔

۴۳ اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا؛ ۴۴ دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ ۴۵ سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا، اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ ۴۶ خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ ۴۷ اور سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ الیاسف بِن دعوایل کا ہدیہ تھا۔

۴۸ ساتویں دِن الیسمع بِن عمّیہود نے اپنا ہدیہ پیش کیا جو افرائیم کے قبیلہ کا سربراہ تھا۔

۴۹ اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا؛ ۵۰ دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ ۵۱ سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا، اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ ۵۲ خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ ۵۳ اور سلامتی کی قربانی کے طور پر گذراننے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ الیسمع بِن عمّیہود کا ہدیہ تھا۔

۵۴ آٹھویں دِن جملی ایل بِن فداہصور نے اپنا ہدیہ پیش کیا جو منسّی کے قبیلہ کا سربراہ تھا۔

۵۵ اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا ۵۶ دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ ۵۷ سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا، اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ ۵۸ خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ ۵۹ اور سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ جملی ایل بِن فداہصور کا ہدیہ تھا۔

۶۰ نویں دِن بِن یمین کے قبیلہ کے سربراہ ابِدان بِن جدعونی نے اپنا ہدیہ پیش کیا۔

۶۱ اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن

دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا؛ [62] دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ [63] سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا، اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ [64] خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ [65] اور سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ اِبدان بِن جدعونی کا ہدیہ تھا۔

[66] دسویں دِن دان کے قبیلہ کا سربراہ اخیعزر بِن عمّی شدّی اپنا ہدیہ لایا۔

[67] اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا؛ [68] دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ [69] سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا، اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ [70] خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ [71] اور سلامتی کی قربانی کے طور پر گذراننے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ اخیعزر بِن عمّی شدّی کا ہدیہ تھا۔

[72] گیارھویں دِن آشر کے قبیلہ کا سربراہ فجعی ایل بِن عکران اپنا ہدیہ لایا۔

[73] اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا؛ [74] دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ [75] سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا، اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ [76] خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ [77] اور سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ عکران کے بیٹے فجعی ایل کا ہدیہ تھا۔

[78] بارھویں دِن اخیرع بِن عینان نے جو نفتالی کے قبیلہ کا سربراہ تھا اپنا ہدیہ پیش کیا۔

[79] اُس کا ہدیہ یہ تھا: ایک سَو تیس مِثقال وزن کا چاندی کا ایک طباق اور ستّر مِثقال وزن کا چاندی کا چھڑکنے کا ایک کٹورا۔ اِن دونوں کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق تھا اور ہر ایک میں نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ بھرا تھا؛ [80] دس مِثقال وزن کا سونے کا ایک ظرف جو لوبان سے بھرا ہُوا تھا؛ [81] سوختنی قربانی کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا، اور ایک یک سالہ نر برّہ؛ [82] خطا کی قربانی کے لیے ایک بکرا؛ [83] اور سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لیے دو بَیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکرے اور پانچ یک سالہ نر برّے۔ یہ عینان کے بیٹے اخیرع کا ہدیہ تھا۔

[84] مذبح کے ممسوح ہونے کے وقت اُس کی تقدیس کے لیے بنی اِسرائیل کے سربراہوں کے لائے ہُوئے ہدیئے یہی تھے یعنی چاندی کے بارہ طباق، چاندی کے چھڑکنے کے بارہ کٹورے اور سونے کے بارہ ظروف۔ [85] ہر چاندی کے طباق کا وزن ایک سَو تیس مِثقال تھا اور ہر چھڑکنے کا کٹورا ستّر مِثقال کا تھا۔ مجموعی طور پر اُن چاندی کے ظروف کا وزن مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق دو ہزار چار سَو مِثقال تھا۔ [86] لوبان سے بھرے ہُوئے سونے کے بارہ ظروف مَقدِس کے مِثقال کے پیمانہ کے مطابق دس دس مِثقال کے تھے۔ مجموعی طور پر اُن سونے کے ظروف کا وزن ایک سَو بیس مِثقال تھا۔ [87] سوختنی قربانی کے لیے لائے ہُوئے جانوروں کی مجموعی تعداد اپنی اپنی نذر کی قربانیوں سمیت یہ تھی: بارہ بچھڑے، بارہ مینڈھے، بارہ یک سالہ نر برّے اور خطا کی قربانی کے لیے بارہ بکرے اِستعمال کیے گئے۔ [88] سلامتی کی قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لیے جانوروں کی کُل تعداد یہ تھی: چوبیس بَیل، ساٹھ مینڈھے، ساٹھ بکرے، اور ساٹھ یک سالہ نر برّے۔ مذبح کے ممسوح ہونے کے بعد اُس کی تقدیس کے لیے یہ ہدیئے پیش کئے گئے۔

[89] جب مُوسیٰ خداوند سے باتیں کرنے کے لیے خیمۂ اِجتماع میں داخل ہُوا تو اُس نے کفارہ کے سرپوش پر سے جو شہادت کے صندوق کے اوپر رکھا ہُوا تھا دونوں کروبیوں کے درمیان سے وہ آواز سنی جو اُس سے مخاطب تھی اور اُس نے اُس کے ساتھ باتیں کیں

چراغوں کو روشن کرنے کا طریقہ

۸ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [2] ہارون سے مخاطب ہو اور اُس سے کہہ کہ جب تُو سات چراغوں کو روشن کرے تو دیکھنا کہ اُن سے شمعدان کے سامنے کا احاطہ روشن ہو۔

[3] چنانچہ ہارون نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے چراغوں کو اِس طرح جما دیا کہ اُن کے رُخ شمعدان کے سامنے کی طرف تھے جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔ [4] اور شمعدان کی ساخت یوں تھی: وہ اپنے پیندے سے لے کر پھولوں تک گھڑے ہُوئے سونے کا بنا تھا اور شمعدان ٹھیک اُسی نمونہ کا بنا تھا جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو بتایا تھا۔

لاویوں کا الگ کیا جانا

[۵] خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [۶] لاویوں کو دوسرے بنی اِسرائیل سے الگ کر کے پاک کر۔ [۷] اُنہیں پاک کرنے کے لیے تُو یوں کر کہ اُن پر پاک کرنے کا پانی چھڑک۔ پھر وہ اپنے سارے جسم پر اُسترہ پھروائیں اور اپنے کپڑے دھوئیں اور اِس طرح اپنے آپ کو پاک کر لیں۔ [۸] تب وہ ایک بچھڑا اور اُس کے ساتھ کی نذر کی قربانی کے لیے تیل مِلا ہُوا مَیدہ لیں اور تُو خطا کی قربانی کے لیے ایک دوسرا بچھڑا لینا۔ [۹] تب لاویوں کو خیمۂ اِجتماع کے سامنے حاضر کرنا اور بنی اِسرائیل کی ساری جماعت کو اِکٹھا کرنا۔ [۱۰] تُو لاویوں کو خداوند کے حُضور لانا تب بنی اِسرائیل اُن پر اپنے ہاتھ رکھیں [۱۱] اور ہارون لاویوں کو خداوند کے حُضور بنی اِسرائیل کی طرف سے ہِلائی ہُوئی قربانی کے طور پر پیش کرے تا کہ وہ خداوند کی خدمت کرنے کے لیے تیّار ہوں۔

[۱۲] جب لاوی اپنے اپنے ہاتھ بچھڑوں کے سروں پر رکھ چُکیں تب تُو ایک کو خداوند کے لیے خطا کی قربانی کے طور پر اور دوسرے کو سوختنی قربانی کے طور پر پیش کرنا تا کہ لاویوں کا کفّارہ دیا جائے۔ [۱۳] پھر تُو لاویوں کو ہارون اور اُس کے بیٹوں کے آگے کھڑا کر اور تب اُن کو خداوند کے حُضور ہِلانے کی قربانی کے طور پر پیش کر۔ [۱۴] اِس طرح سے تُو لاویوں کو دوسرے بنی اِسرائیل سے الگ کرنا اور لاوی میرے ہوں گے۔

[۱۵] جب تُم لاویوں کو مُقدّس کر چُکو اور ہِلانے کی قربانی کے طور پر پیش کر چُکو تب وہ خیمۂ اِجتماع میں اپنی خدمت بجا لانے کے لیے آئیں۔ [۱۶] یہ وہ بنی اِسرائیل ہیں جو مکمل طور پر مجھے سونپے جائیں۔ میں نے اُنہیں پہلوٹھے کے یعنی ہر اِسرائیلی عورت کے پہلے بیٹے کے عِوض اپنا لیا ہے۔ [۱۷] بنی اِسرائیل کا ہر پہلوٹھا، خواہ اِنسان کی ہو یا حَیوان کی، میرا ہے۔ جب میں نے مُلک مِصر میں سب پہلوٹھوں کو مار ڈالا تھا اُسی وقت مَیں نے اُنہیں اپنے لیے مخصوص کر لیا تھا۔ [۱۸] اور میں نے بنی اِسرائیل کے سب پہلوٹھوں کے عِوض لاویوں کو لے لیا ہے۔ [۱۹] تمام بنی اِسرائیل میں سے میں نے لاویوں کو ہارون اور اُس کے بیٹوں کو بنی اِسرائیل کی جانب سے اِس لیے عطا کیا ہے کہ وہ خیمۂ اِجتماع میں خدمت کریں اور اُن کے لیے کفّارہ دیں تا کہ جب بنی اِسرائیل مَقدِس کے قریب جائیں تو اُن پر کوئی وبا نازل نہ ہو۔

[۲۰] چنانچہ مُوسیٰ، ہارون اور بنی اِسرائیل کی ساری جماعت نے لاویوں کے ساتھ ٹھیک ویسا ہی کیا جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔ [۲۱] لاویوں نے اپنے آپ کو پاک کیا اور اپنے کپڑے دھو ڈالے۔ تب ہارون نے اُنہیں خداوند کے حُضور ہِلائی ہُوئی قربانی کے طور پر پیش کیا اور اُنہیں پاک کرنے کے لیے اُن کی خاطر کفّارہ دیا۔ [۲۲] اُس کے بعد لاوی، ہارون اور اُس کے بیٹوں کی قیادت میں خیمۂ اِجتماع میں اپنی خدمت بجا لانے کے لیے چلے آئے۔ اُنہوں نے لاویوں کے ساتھ ٹھیک ویسا ہی کیا جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

[۲۳] پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [۲۴] لاویوں پر لازم ہوگا کہ پچّیس سال یا اُس سے زیادہ عمر کے مرد خیمۂ اِجتماع میں خدمت کرنے آیا کریں۔ [۲۵] لیکن پچاس سال کی عمر ہونے پر وہ اپنی روزمرّہ کی خدمت سے مستعفی ہوں اور پھر کام نہ کریں۔ [۲۶] وہ اگر چاہیں تو خیمۂ اِجتماع کی خدمت میں اپنے بھائیوں کا ہاتھ بٹائیں لیکن بذاتِ خُود کوئی کام نہ کریں۔ تُو لاویوں کو اِسی قسم کی ذمّہ داریاں سونپنا۔

عیدِ فسح

۹ اُن کے مُلک مِصر سے نِکل آنے کے دوسرے سال کے پہلے مہینہ میں خداوند دشتِ سِینا میں مُوسیٰ سے مخاطب ہُوا۔ اُس نے کہا کہ [۲] بنی اِسرائیل مقرّرہ وقت پر عیدِ فسح منائیں۔ [۳] اِسی ماہ کی چودھویں تاریخ کی شام کے وقت تُم اُسے مقرّرہ وقت پر اُس کے تمام قوانین وضوابط کے مطابق منانا۔

[۴] چنانچہ مُوسیٰ نے بنی اِسرائیل کو عیدِ فسح منانے کے لیے کہا [۵] اور اُنہوں نے پہلے مہینہ کی چودھویں تاریخ کی شام کو دشتِ سِینا میں اُسے منایا اور بنی اِسرائیل نے ویسا ہی کیا جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

[۶] لیکن اُن میں سے کچھ لوگ اُس روز عیدِ فسح نہ منا سکے کیونکہ وہ کسی لاش کے سبب سے ناپاک ہو گئے تھے۔ چنانچہ وہ اُسی دِن مُوسیٰ اور ہارون کے پاس آئے [۷] اور مُوسیٰ سے کہنے لگے کہ ہم تو کسی لاش کے سبب سے ناپاک ہو چُکے ہیں، پھر ہم دوسرے اِسرائیلیوں کے ساتھ مقرّرہ وقت پر خداوند کی قربانی پیش کرنے سے کیوں محروم رکھے جائیں؟

[۸] مُوسیٰ نے اُنہیں جواب دیا کہ جب تک میں پتا نہ لگاؤں کہ خداوند تمہارے حق میں کیا حکم دیتا ہے، تُم ٹھہرے رہو۔

[۹] تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [۱۰] بنی اِسرائیل سے کہہ کہ تُم میں سے یا تمہاری نسل میں سے جو لوگ کسی لاش کی وجہ سے ناپاک ہو چُکے ہوں یا کہیں دور سفر میں ہوں تو بھی وہ خداوند کے لیے عیدِ فسح منائیں۔ [۱۱] وہ اُسے دوسرے مہینہ کے چودھویں دِن کی شام کو منائیں اور فسح کے گوشت کو بے خمیری روٹی اور کڑوی سبزیوں کے ساتھ کھائیں۔ [۱۲] وہ اُس میں سے کچھ بھی صبح تک باقی نہ چھوڑیں، نہ اُس کی کوئی ہڈّی توڑیں۔ اور جب وہ عید منائیں تو اُس کے سبھی قوانین پر عمل کریں۔ [۱۳] لیکن جو شخص پاک ہو اور سفر میں بھی نہ ہو اگر وہ عیدِ فسح نہ منائے تو وہ اپنی قوم میں سے کاٹ ڈالا جائے کیونکہ اُس نے مقرّرہ وقت پر خداوند کی قربانی نہیں پیش کی۔ اُس آدمی کا گناہ اُسی کے سر لگے گا۔

^۱۴^اگر کوئی پردیسی جو تمہارے ساتھ بودوباش کرتا ہو، خداوند کے لیے فسح کرنا چاہے تو وہ اُسے اُس کے قوانین وضوابط کے مطابق منائے۔ تُم دیسی اور پردیسی دونوں کے لیے ایک ہی قانون رکھنا۔

مسکن کے اوپر بادل کا چھا جانا

^۱۵^جس دِن مسکن یعنی خیمۂ شہادت نصب ہُوا اُس دِن اُس پر بادل چھا گیا اور شام سے لے کر صبح تک وہ بادل مسکن کے اوپر آگ کی مانند نظر آتا رہا۔ ^۱۶^اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا کہ اُس پر بادل چھا جاتا تھا اور رات کو وہ آگ کی مانند دکھائی دیتا تھا۔ ^۱۷^اور جب وہ بادل خیمہ پر سے اُٹھ جاتا تھا تو بنی اِسرائیل کُوچ کرتے تھے اور جہاں وہ بادل جا کر ٹھہر جاتا تھا وہاں بنی اِسرائیل قیام کرتے تھے اور جب تک وہ بادل مسکن پر ٹھہرا رہتا تھا وہ بھی ڈیرے ڈالے رہتے تھے۔ ^۱۸^بنی اِسرائیل خداوند کے حکم سے کُوچ کرتے اور اُسی کے حکم سے وہ خیمہ زن بھی ہوتے تھے۔ ^۱۹^جب بادل کافی عرصہ تک مسکن پر ٹھہرا رہتا تھا تو بنی اِسرائیل خداوند کے حکم کے مطابق کُوچ نہ کرتے تھے۔ ^۲۰^بعض اوقات وہ بادل چند ہی دِنوں تک مسکن پر رہتا تھا اور تب بھی وہ خداوند کے حکم سے ڈیرے ڈالے پڑے رہتے اور جب وہ حکم دیتا تو وہ کُوچ کرتے تھے۔ ^۲۱^کبھی تو وہ بادل شام سے لے کر صبح تک ہی ٹھہرا رہتا تھا اور جب وہ صبح کو اُٹھ جاتا تھا تو وہ کُوچ کرتے تھے۔ لہٰذا دِن ہو یا رات، جب بھی وہ بادل اُٹھ جاتا تھا وہ روانہ ہو جاتے تھے۔ ^۲۲^چاہے بادل مسکن پر دو دِن، مہینہ بھر یا پورے سال ٹھہرا رہتا، بنی اِسرائیل بھی لشکر گاہ میں ٹھہرے رہتے اور کُوچ نہ کرتے تھے۔ لیکن جب وہ اُٹھ جاتا تو وہ بھی چل پڑتے تھے۔ ^۲۳^خداوند کے حکم سے وہ خیمہ زن ہوتے اور خداوند ہی کے حکم سے وہ کُوچ کرتے۔ یوں وہ خدا کے حکم کو بجا لاتے تھے جو اُنہیں مُوسیٰ کی معرفت دیا گیا تھا۔

چاندی کے نرسنگے

۱۰ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ^۲^گھڑی ہُوئی چاندی کے دو نرسنگے بنا لے اور اُنہیں جماعت کو اِکٹھا کرنے اور لشکر کے کُوچ کرنے کے لیے کام میں لانا۔ ^۳^اور جب دونوں نرسنگے پھونکے جائیں تب ساری جماعت خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر تیرے سامنے اِکٹھی ہو جائے۔ ^۴^لیکن اگر ایک ہی پھونکا جائے تو صرف وہ لوگ جو بنی اِسرائیل کے فرقوں کے رئیس یعنی سربراہ ہیں، تیرے سامنے اِکٹھے ہوں۔ ^۵^جب سانس باندھ کر زور سے نرسنگا پھونکا جائے تو جو قبیلے مشرق کی جانب مقیم ہیں وہ کُوچ کریں۔ ^۶^جب دوبارہ سانس باندھ کر زور سے نرسنگا پھونکا جائے تو جنوب کی جانب والی چھاؤنیاں کُوچ کریں۔ لہٰذا سانس باندھ کر زور سے نرسنگا پھونکا جانا کُوچ کا اِشارہ ہوگا۔ ^۷^جماعت کو اِکٹھا کرنے کے لیے بھی نرسنگے پھونکے جائیں لیکن اُن کی آوازوں کو زیادہ طول دیا جائے۔

^۸^ہارون کاہن کے بیٹے نرسنگے پھونکیں۔ یہ آئین تمہارے اور تمہاری آیندہ نسلوں کے لیے سدا قائم رہے گا۔ ^۹^جب تُم اپنے ہی ملک میں کسی ایسے دُشمن سے لڑنے کے لیے نکلو جو تُم پر ظلم ڈھاتا ہے، تب سانس باندھ کر زور سے نرسنگے پھونکنا۔ تب تُم اپنے خداوند خدا کے حُضور میں یاد کیے جاؤ گے اور اپنے دُشمنوں سے نجات پاؤ گے۔ ^۱۰^اور اپنی خُوشی کے موقعوں جیسے اپنی مقرّرہ عیدوں اور نئے چاند کے جشن اور اپنی سوختنی قربانیوں اور سلامتی کی قربانیوں کے موقعوں پر تُم نرسنگے پھونکو اور وہ تمہارے خدا کے حُضور میں تمہاری یادگار ہو جانے کا باعث ہوں گے۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

بنی اِسرائیل کا دشتِ سینا سے کُوچ کرنا

^۱۱^دوسرے سال کے دوسرے ماہ کے بیسویں دِن وہ بادل شہادت کے مسکن پر سے اُٹھ گیا۔ ^۱۲^تب بنی اِسرائیل نے دشتِ سینا سے کُوچ کیا اور جا بجا سفر کرتے رہے یہاں تک کہ وہ بادل دشتِ فاران میں جا کر ٹھہر گیا۔ ^۱۳^چنانچہ اُنہوں نے مُوسیٰ کی معرفت دیئے ہوئے خداوند کے حکم کے مطابق پہلا کُوچ کیا۔

^۱۴^پہلے یہوداہ کی چھاؤنی کے دستے اپنے جھنڈے اُونچے کر کے روانہ ہُوئے اور عمّیناداب کا بیٹا نحسون اُن کی قیادت کر رہا تھا۔ ^۱۵^ضُغر کا بیٹا نتنی ایل اِشکار کے قبیلہ کے دستوں کی قیادت کر رہا تھا ^۱۶^اور حیلون کا بیٹا اِلیاب، زبولون کے قبیلہ کے دستوں کی قیادت کر رہا تھا۔ ^۱۷^تب مسکن اُتارا گیا اور بنی جیرسُون اور بنی مِراری نے جو اُسے اُٹھائے ہُوئے تھے، کُوچ کیا۔

^۱۸^پھر رُوبن کی چھاؤنی کے دستے اپنے جھنڈے اُونچے کر کے روانہ ہُوئے اور شدیور کا بیٹا اِلیصور اُن کی قیادت کر رہا تھا۔ ^۱۹^صوری شدّی کا بیٹا سلومی ایل، شمعون کے قبیلہ کے دستوں کی قیادت کر رہا تھا۔ ^۲۰^اور دعوایل کا بیٹا اِلیاسف، جدّ کے قبیلہ کے دستوں کی قیادت کر رہا تھا۔ ^۲۱^تب بنی قِہات نے مُقدّس چیزیں اُٹھائے ہُوئے کُوچ کیا۔ اُن کے پہنچنے سے پہلے ضروری تھا کہ مسکن کھڑا کر دیا جائے۔

^۲۲^پھر اِفرائیم کے قبیلہ کے دستے اپنے جھنڈے اُونچے کر کے روانہ ہُوئے۔ عمّیہود کا بیٹا اِلیسمع اُن کی قیادت کر رہا تھا۔ ^۲۳^فدہصور کا بیٹا جملی ایل منسّی کے قبیلہ کے دستوں کی قیادت کر رہا تھا۔ ^۲۴^اور جدعونی کا بیٹا اِبدان، بن یمین کے قبیلہ کے دستوں کی قیادت کر رہا تھا۔

^۲۵^اور آخر میں دان کی چھاؤنی کے دستے اپنے جھنڈے کے ساتھ

سارے دستوں کے پیچھے روانہ ہُوئے۔ عمّی شدّی کا بیٹا اخیعزر اُن کی قیادت کر رہا تھا۔ ۲۶ عکران کا بیٹا فجعی ایل آشر کے قبیلہ کے دستوں کی قیادت کر رہا تھا ۲۷ اور عینان کا بیٹا اخیرع نفتالی کے قبیلہ کے دستوں کی قیادت کر رہا تھا۔ ۲۸ چنانچہ جب اِسرائیلی دستے کُوچ کرتے تھے تو اِسی ترتیب کے مطابق آگے روانہ ہوتے تھے۔

۲۹ مُوسیٰ نے اپنے سُسر رعوایل مدیانی کے بیٹے حوباب سے کہا کہ ہم اُس مقام کی طرف کُوچ کر رہے ہیں جس کے متعلق خداوند نے کہا ہے کہ میں اُسے تمہیں دوں گا! لہٰذا تُو بھی ہمارے ساتھ چل اور ہم تیرے ساتھ نیک سلوک کریں گے کیونکہ خداوند نے بنی اِسرائیل سے نیکی کا وعدہ کیا ہے۔

۳۰ اُس نے جواب دیا کہ نہیں، میں نہیں چلتا۔ میں تو اپنے ملک اور اپنے لوگوں میں لَوٹ جاؤں گا۔

۳۱ لیکن مُوسیٰ نے کہا کہ براہِ کرم ہمیں چھوڑ کر نہ جا کیونکہ تُو ہی بتا سکتا ہے کہ بیابان میں ہم کہاں قیام کریں اور تُو ہمارے لیے آنکھوں کا کام دے سکتا ہے۔ ۳۲ اگر تُو ہمارے ساتھ چلے گا تو ہر نیکی میں جو خداوند ہمارے ساتھ کرے گا تُو بھی برابر کا حصّہ دار ہوگا۔

۳۳ چنانچہ وہ خداوند کے پہاڑ سے چل پڑے اور تین دِن تک سفر کرتے رہے اور اُن تین دِنوں میں خداوند کے عہد کا صندوق اُن کے قیام کرنے کے لیے جگہ تلاش کرتا ہُوا اُن کے آگے آگے چلتا رہا۔ ۳۴ اور جب وہ اپنی لشکر گاہ سے کُوچ کرتے تو خداوند کا بادل اُن کے اوپر دِن بھر سایہ کیے رہتا تھا۔

۳۵ جب صندوق کُوچ کرتا تھا تو مُوسیٰ کہتا تھا:

اے خداوند! اُٹھ
تیرے دشمن پراگندہ ہوجائیں
اور تیرے حریف تیرے سامنے سے بھاگ جائیں۔

۳۶ اور جب کبھی وہ ٹھہر جاتا تھا تو وہ کہتا تھا:

اے خداوند! ہزاروں ہزار اِسرائیلیوں میں
لَوٹ کر آجا۔

خداوند کی طرف سے آگ کا نازل ہوجانا

۱۱ پھر لوگ خداوند سے اپنی تکالیف کی شکایت کرنے لگے اور جب اُس نے اُنہیں سنا تو اُس کا غضب بھڑک اُٹھا۔ تب خداوند کی آگ اُن کے درمیان بھڑکی جس سے اُن کی لشکر گاہ کے چاروں طرف کے علاقے بھسم ہونے لگے۔ ۲ تب لوگوں نے مُوسیٰ سے آہ و زاری کی اور اُس نے خداوند سے دعا کی اور وہ آگ بجھ گئی۔ ۳ اِس لیے اُس جگہ کا نام تبعیرہ پڑا کیونکہ خداوند کی آگ اُن کے درمیان جل اُٹھی تھی۔

خداوند کی طرف سے بٹیروں کا نازل ہونا

۴ اُن کے ساتھ جو بھیڑ تھی وہ کسی دوسری قسم کی غذا کی ضِد کرنے لگی اور بنی اِسرائیل بھی آہ و زاری کرنے لگے کہ کاش کہ ہمیں کھانے کو گوشت مل سکتا! ۵ ہمیں اُس مچھلی کی جسے ہم مِصر میں مفت کھاتے تھے اور اُن کھیروں، خربوزوں، گندنوں، پیاز اور لہسن کی بھی یاد آتی ہے۔ ۶ لیکن اب ہماری بھوک مرچکی ہے اور ہم اِس منّ کے علاوہ اور کچھ دیکھ ہی نہیں پاتے!

۷ منّ دھنیے کی مانند تھا اور وہ بوندی کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ ۸ لوگ اِدھر اُدھر جا کر اُسے جمع کرتے اور اُسے چکّی میں پیستے یا اُکھلی میں کوٹ لیتے تھے۔ پھر اُسے کسی برتن میں پکاتے تھے یا اُس کے پھُلکے بناتے تھے اور اُس کا مزہ زیتون کے تیل کا سا ہوتا تھا۔ ۹ رات کو جب لشکر گاہ پر اوس پڑتی تھی، تب منّ بھی گرتا تھا۔

۱۰ مُوسیٰ نے ہر خاندان کے افراد کو اپنے اپنے خیمہ کے دروازہ پر واویلا کرتے ہُوئے سنا۔ خداوند نہایت غضبناک ہُوا اور مُوسیٰ بھی پریشان ہوگیا۔ ۱۱ اُس نے خداوند سے پوچھا کہ تُو اپنے خادم پر یہ مصیبت کیوں لے آیا؟ آخر میں نے ایسا کون سا کام کیا تھا جس سے تُو ناراض ہُوا اور اِن سب لوگوں کا بوجھ مجھ پر ڈال دیا؟ ۱۲ کیا یہ سب لوگ میرے پیٹ میں پڑے تھے؟ کیا یہ مجھ ہی سے پیدا ہُوئے؟ پھر تُو مجھے کیوں کہتا ہے کہ میں ایک دایہ کی مانند جو کسی نوزائیدہ بچّے کو لیے پھرتی ہے، اُنہیں اپنی گود میں اُٹھا کر اُس ملک میں لے جاؤں جس کے دینے کی قسم تُو نے اُن کے باپ دادا سے کھائی ہے؟ ۱۳ میں اِن سب کے لیے گوشت کہاں سے لاؤں؟ وہ یہ کہہ کر میرے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ ہمیں گوشت کھانے کو دے! ۱۴ میں اکیلا اِن سب کو کیسے سنبھالوں؟ یہ میری طاقت سے باہر ہے۔ ۱۵ اگر تُو میرے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا رہا تو میرا اپنی جان سے ہاتھ دھو لینا ہی بہتر ہے۔ مجھ پر رحم کر تاکہ میں اپنی تباہی سے دوچار نہ ہونے پاؤں۔

۱۶ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ بنی اِسرائیل کے بزرگوں میں سے ستّر ایسے لوگوں کو میرے حُضور میں جمع کر جنہیں تُو جانتا ہے کہ وہ قوم کے سربراہ اور منصبدار ہیں اور اُنہیں خیمۂ اِجتماع کے پاس لے آنا کہ وہ تیرے ساتھ وہاں کھڑے ہوں۔ ۱۷ تب میں نیچے اُتر آؤں گا اور تجھ سے وہاں باتیں کروں گا اور میں اُس روح میں سے جو تجھ پر ہے کچھ لے کر اُس روح کو اُن پر ڈال دوں گا۔ وہ لوگوں کا بوجھ اُٹھانے میں تیری مدد کریں گے تاکہ تجھے تنہا نہ اُٹھانا پڑے۔

۱۸ لوگوں سے کہہ کہ کل گوشت کھانے کے لیے اپنے آپ کو پاک کرلو۔ جب تُم یہ کہہ کر آہ و زاری کر رہے تھے کہ کاش ہمیں گوشت کھانے کو ملتا۔ ہم مِصر ہی میں اچھے تھے، خداوند نے تمہاری فریاد سن

لی ہے۔ لہٰذا وہ تمہیں گوشت دے گا اور تُم اُسے کھاؤ گے۔ [۱۹] تُم صرف ایک یا دو دِن یا پانچ، دس یا بیس دِن ہی نہیں [۲۰] بلکہ پورے ایک ماہ تک اُسے کھاتے رہو گے یہاں تک کہ وہ تمہارے نتھنوں سے نکلنے لگے گا اور تمہیں اُس سے گھِن آنے لگے گی کیونکہ تُم نے خداوند کو جو تمہارے درمیان ہے ترک کر دیا اور اُس کے سامنے یہ کہہ کر آہ و زاری کی کہ ہم مِصر سے کیوں نکل آئے۔

[۲۱] لیکن مُوسیٰ نے کہا کہ سب لوگ جو میرے ساتھ ہیں اِن میں چھ لاکھ تو پیادے ہی ہیں اور تُو کہتا ہے کہ میں اُنہیں اِتنا گوشت دوں گا کہ وہ مہینہ بھر اُسے کھاتے رہیں گے! [۲۲] اگر بھیڑ بکریوں کے گلّے اور مویشیوں کے ریوڑ بھی اُن کے لیے ذبح کیے جائیں تو کیا اُن کے لیے بس ہوں گے؟ اور اگر سمندر کی ساری مچھلیاں لائی جائیں تو کیا وہ اُن کے لیے کافی ہوں گی؟

[۲۳] خداوند نے مُوسیٰ کو جواب دیا کہ کیا خداوند کا ہاتھ اِس قدر چھوٹا ہو گیا ہے؟ اب تُو دیکھ لے گا کہ میرا قول پورا ہوتا ہے یا نہیں؟

[۲۴] تب مُوسیٰ نے باہر جا کر لوگوں کو خداوند کی باتیں کہہ سنائیں۔ اُس نے اُن میں سے سترّ بزرگوں کو جمع کیا اور اُنہیں خیمہ کے اِردگرد کھڑا کر دیا۔ [۲۵] تب خداوند بادل میں ہو کر اُترا اور اُس نے مُوسیٰ سے باتیں کیں اور اُس رُوح میں سے جو مُوسیٰ پر تھی کچھ لے کر اُسے اُن سترّ بزرگوں پر ڈال دیا۔ اور جب وہ رُوح اُن پر اُتری تب اُنہوں نے نبوّت کی لیکن بعد میں پھر کبھی نہ کی۔

[۲۶] البتّہ دو شخص جن کے نام اِلداد اور میداد تھے لشکرگاہ میں رہ گئے تھے۔ اُن کے نام بزرگوں کی فہرست میں درج تھے لیکن وہ خیمہ کے پاس نہیں آئے تھے۔ پھر بھی اُن پر رُوح اُتر آئی اور وہ لشکرگاہ میں نبوّت کرنے لگے۔ [۲۷] ایک نوجوان دوڑتا ہُوا مُوسیٰ کے پاس گیا اور کہا کہ اِلداد اور میداد لشکرگاہ میں نبوّت کر رہے ہیں۔

[۲۸] تب نُون کے بیٹے یشُوع نے جو اپنی جوانی ہی سے مُوسیٰ کا مددگار رہ چکا تھا کہا: اَے میرے آقا مُوسیٰ! اُنہیں روک دے!

[۲۹] لیکن مُوسیٰ نے جواب دیا کہ کیا تجھے میری خاطر رشک آتا ہے؟ کاش کہ خداوند کے سب لوگ نبی ہوتے اور خداوند اپنی رُوح اُن سب پر ڈالتا! [۳۰] تب مُوسیٰ اور بنی اِسرائیل کے بزرگ لشکرگاہ میں لَوٹ آئے۔

[۳۱] پھر خداوند کی طرف سے ایک آندھی چلی اور سمندر سے بٹیریں اُڑا لائی اور اُنہیں لشکرگاہ کے چاروں طرف زمین پر ڈال دیا۔ اور اُن کی کثرت کا یہ حال تھا کہ ایک دِن کی مسافت تک ہر طرف اُن کی دو دو ہاتھ اونچی تہہ لگی ہُوئی تھی۔ [۳۲] پورے دِن اور پوری رات اور دُوسرے دِن بھی لوگوں نے باہر جا کر بٹیریں جمع کیں اور کسی نے بھی دس خومر سے کم نہ بٹوریں اور اُنہیں لشکرگاہ کی چاروں طرف پھیلا دیا۔ [۳۳] لیکن گوشت ابھی اُن کے دانتوں کے بیچ میں ہی تھا اور وہ اُسے نگل بھی نہ پائے تھے کہ خداوند کا قہر اُن پر بھڑکا اور وہ ایک نہایت شدید وبا کے باعث مار ڈالے گئے۔ [۳۴] اِس لیے اُس جگہ کا نام قبروت ہتّاوہ رکھا گیا کیونکہ وہ لوگ جنہوں نے کسی دُوسری قسم کی غذا کی حرص کی تھی وہاں دفن کیے گئے تھے۔

[۳۵] تب وہ لوگ قبروت ہتّاوہ سے سفر کر کے حصیرات کو گئے اور وہاں خیمہ زن ہُوئے۔

مُوسیٰ کی مخالفت

۱۲ مِریم اور ہارُون مُوسیٰ کی کُوشی بیوی کے سبب سے اُس کی بُرائی کرنے لگے کیونکہ اُس نے ایک کُوشی عورت سے بیاہ کر لیا تھا۔ [۲] اُنہوں نے کہا کہ کیا خداوند نے محض مُوسیٰ ہی سے باتیں کی ہیں؟ کیا اُس نے ہم سے بھی باتیں نہیں کیں؟ اور خداوند نے یہ سنا۔

[۳] (مُوسیٰ نہایت حلیم شخص تھا بلکہ وہ رُوئے زمین کے ہر شخص سے زیادہ حلیم تھا۔)

[۴] خداوند نے فوراً مُوسیٰ، ہارُون اور مِریم سے کہا کہ تُم تینوں نکل کر خیمۂ اجتماع کے پاس حاضر ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ تینوں باہر نکل آئے۔ [۵] تب خداوند بادل کے ایک ستون میں ہو کر اُتر آیا اور خیمہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر ہارُون اور مِریم کو بُلایا۔ جب وہ دونوں آگے بڑھے [۶] تب اُس نے کہا کہ میری باتیں سنو۔

جب تمہارے درمیان خداوند کا کوئی نبی برپا ہوتا ہے،
تو میں اپنے آپ کو اُس پر رویا میں ظاہر کرتا ہُوں
اور خواب میں اُس سے باتیں کرتا ہُوں۔
[۷] لیکن میرے خادم مُوسیٰ کے حق میں ایسا نہیں ہے۔
وہ میرے سارے خاندان میں قابلِ اعتماد ہے۔
[۸] اُس سے میں مُعمّوں میں نہیں
بلکہ کھُلے طور پر اور رُوبرُو باتیں کرتا ہُوں،
اُسے خداوند کا دیدار بھی نصیب ہوتا ہے۔
پھر تمہیں میرے خادِم مُوسیٰ کی بُرائی کرتے ہُوئے خوف کیوں نہ آیا؟

[۹] اور خداوند کا غضب اُن پر بھڑکا اور وہ اُنہیں چھوڑ کر چلا گیا۔

[۱۰] جب خیمہ کے اُوپر سے بادل اُٹھ گیا تو مِریم وہاں کھڑی تھی اور وہ کوڑھ سے برف کی مانند سفید ہو چکی تھی۔ ہارُون نے مُڑ کر اُس کی طرف

دیکھا تو پتا چلا کہ اُسے کوڑھ کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ [۱۱] اور اُس نے مُوسیٰ سے کہا کہ اَے میرے خداوند! براہِ کرم اِس گناہ کو جو ہم سے حماقت میں سرزد ہُوا ہمارے خلاف نہ لگا۔ [۱۲] اور مریمؔ کو اُس مرے ہُوئے بچہ کی مانند نہ رہنے دے جس کا جسم اپنی ماں کے پیٹ سے نکلنے پر ہی ادھ گلا ہوتا ہے۔

[۱۳] تب مُوسیٰ نے یہ کہہ کر خدا کی دہائی دی کہ اَے خدا! میں تیری منّت کرتا ہُوں کہ اُسے شفا دے!

[۱۴] خداوند نے مُوسیٰ کو جواب دیا کہ اگر اِس کے باپ نے اِس کے منہ پر صرف تھوکا ہی ہوتا تو کیا وہ سات دِن تک پشیمان نہ رہتی؟ لہٰذا سات دِن تک اُسے لشکر گاہ کے باہر بند رہنے دے۔ اُس کے بعد وہ اندر لائی جا سکتی ہے۔ [۱۵] چنانچہ مریمؔ سات دِن تک لشکر گاہ کے باہر بند رہی اور اُس کے اندر آنے تک لوگوں نے کُوچ نہیں کیا۔

[۱۶] اُس کے بعد وہ لوگ حصیراتؔ سے روانہ ہُوئے اور دشتِ فارانؔ میں جا کر خیمہ زن ہُوئے۔

ملک کنعانؔ کا جائزہ

۱۳ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ [۲] چند آدمیوں کو روانہ کر کہ وہ ملک کنعانؔ کا جسے میں بنی اِسرائیل کو دے رہا ہُوں جائزہ لیں۔ تُو ہر آبائی قبیلہ کے سربراہوں میں سے ایک ایک شخص کو بھیجنا۔

[۳] چنانچہ مُوسیٰ نے خداوند کے حکم کے مطابق دشتِ فارانؔ سے اُنہیں روانہ کیا۔ وہ سب اِسرائیلی سربراہ تھے۔ [۴] اُن کے نام یہ ہیں:

رُوبنؔ کے قبیلہ سے زکُورؔ کا بیٹا سمّوعؔ؛
[۵] شمعونؔ کے قبیلہ سے حوریؔ کا بیٹا سافطؔ؛
[۶] یہوداہ کے قبیلہ سے یفُنّہؔ کا بیٹا کالبؔ؛
[۷] اِشکارؔ کے قبیلہ سے یُوسُفؔ کا بیٹا اِجالؔ؛
[۸] افرائیمؔ کے قبیلہ سے نُونؔ کا بیٹا ہوسیعؔ؛
[۹] بنِ یمینؔ کے قبیلہ سے رفُوؔ کا بیٹا فلتیؔ؛
[۱۰] زبُولُونؔ کے قبیلہ سے سودیؔ کا بیٹا جدّی ایلؔ؛
[۱۱] منسّیؔ کے قبیلہ سے (جو یُوسُفؔ کا قبیلہ تھا) سُوسیؔ کا بیٹا جدّیؔ؛
[۱۲] دانؔ کے قبیلہ سے جملّیؔ کا بیٹا عمّی ایلؔ؛
[۱۳] آشرؔ کے قبیلہ سے میکا ایلؔ کا بیٹا ستُورؔ؛
[۱۴] نفتالیؔ کے قبیلہ سے وُفسیؔ کا بیٹا نحبیؔ؛
[۱۵] جدؔ کے قبیلہ سے ماکیؔ کا بیٹا جیُوایلؔ۔

۱۶ یہ اُن لوگوں کے نام ہیں جنہیں مُوسیٰ نے اُس ملک کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا تھا۔ (مُوسیٰ نے نونؔ کے بیٹے ہوسیعؔ کا نام یشوعؔ رکھا۔)

[۱۷] جب مُوسیٰ نے اُنہیں ملک کنعانؔ کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا تو کہا کہ تُم جنوب کی طرف سے ہوتے ہُوئے کوہستانی ملک میں جانا [۱۸] اور دیکھنا کہ وہ ملک کیسا ہے اور وہاں کے باشندے مضبوط ہیں یا کمزور؛ تھوڑے ہیں یا بہت؛ [۱۹] وہ کس قسم کے ملک میں بسے ہُوئے ہیں؟ وہ اچھا ہے یا برا؟ وہ کیسے شہروں میں رہتے ہیں؟ کیا وہ بغیر فصیلوں کے ہیں یا فصیلدار ہیں؟ [۲۰] وہاں کی زمین کیسی ہے؟ کیا وہ زرخیز ہے یا بنجر؟ اور اُس میں درخت ہیں یا نہیں؟ ہمّت کر کے اپنے ساتھ اُس ملک کا کچھ پھل لے آنا۔ (وہ انگور کی پہلی فصل کا موسم تھا)

[۲۱] چنانچہ اُنہوں نے جا کر دشتِ صینؔ کے مدخل حماتؔ کی جانب رحوبؔ تک اُس ملک کی چھان بین کی۔ [۲۲] وہ جنوب سے ہوتے ہُوئے حبرونؔ تک آئے جہاں عناقؔ کے بیٹے اخیمانؔ، سیسیؔ اور تلمیؔ رہتے تھے۔ (حبرونؔ مِصر کے ضعنؔ سے سات سال قبل بسایا گیا تھا)۔ [۲۳] جب وہ اسکالؔ کی وادی میں پہنچے تو اُنہوں نے ایک ڈالی کاٹ لی جس میں انگور کا صرف ایک گُچھا تھا جسے اُن میں سے دو آدمی ایک لاٹھی پر لٹکائے ہُوئے تھے۔ اور وہ کچھ انار اور انجیر بھی لے آئے۔ [۲۴] انگور کے اُس گُچھے کے سبب جسے اِسرائیلیوں نے وہاں سے کاٹا تھا اُس مقام کا نام وادیٔ اسکالؔ رکھا گیا۔ [۲۵] چالیس دِن کے بعد وہ اُس ملک کا جائزہ لے کر لَوٹے۔

جائزہ کا احوال

[۲۶] وہ دشتِ فارانؔ میں قادِسؔ کے مقام پر مُوسیٰ، ہارونؔ اور بنی اِسرائیل کی ساری جماعت کے پاس لَوٹ آئے۔ وہاں اُنہوں نے اُنہیں اور تمام لوگوں کو سارا حال بتایا اور اُنہیں اُس ملک کے پھل بھی دکھائے۔ [۲۷] اُنہوں نے مُوسیٰ کو یہ احوال سنایا: ہم اُس ملک میں گئے جہاں تُو نے ہمیں بھیجا اور وہاں واقعی دودھ اور شہد بہتا ہے اور یہ پھل بھی وہاں کے ہیں۔ [۲۸] لیکن جو لوگ وہاں بستے ہیں وہ بڑے مضبوط ہیں اور وہاں کے شہر فصیلدار اور نہایت بڑے ہیں۔ ہم نے وہاں بنی عناقؔ کو بھی دیکھا۔ [۲۹] جنوب میں تو عمالیقی آباد ہیں لیکن حِتّی، یبوسی اور اَموری کوہستانی علاقہ میں رہتے ہیں اور کنعانی سمندر کے پاس اور یردنؔ کے ساحل پر بسے ہُوئے ہیں۔

[۳۰] تب کالبؔ نے مُوسیٰ کے سامنے سب لوگوں کو چُپ کرایا اور کہا: ہم جا کر کیوں نہ اُس ملک پر قبضہ کر لیں کیونکہ ہم یقیناً ایسا کر سکتے ہیں۔

[۳۱] لیکن جو لوگ اُس کے ساتھ گئے تھے وہ کہنے لگے: ہم اُن لوگوں پر حملہ نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ہم سے زیادہ زور آور ہیں [۳۲] اور

اِس طرح اُنہوں نے بنی اِسرائیل کے درمیان اُس ملک کے بارے میں جس کا اُنہوں نے جائزہ لیا تھا غلط خبر پھیلا دی۔ اُنہوں نے کہا: جس ملک کا ہم نے جائزہ لیا وہ اپنے باشندوں کو کھا جاتا ہے۔ ہم نے وہاں جتنے لوگ بھی دیکھے وہ سب بڑے قد آور ہیں۔ ۳۳ اور ہم نے وہاں بنی نفیل کو بھی دیکھا (جو عناقیوں کی نسل کے نفیلی قوم سے تھے)۔ ہم اُن کے سامنے ٹِڈّوں کی مانند نظر آنے لگے اور اُنہوں نے بھی ہمیں ٹِڈّے ہی سمجھا۔

لوگوں کی بغاوت

۱۴ اُس رات قوم کے سب لوگ اپنی آواز بلند کر کے چلّائے اور زار زار روئے۔ ۲ سبھی اِسرائیلی مُوسیٰ اور ہارُون کے خلاف بڑبڑانے لگے اور ساری جماعت نے اُن سے کہا: کاش کہ ہم مِصر ہی میں مر جاتے یا بیابان ہی میں ڈھیر ہو جاتے! ۳ خداوند ہمیں اِس ملک میں کیوں لایا ہے؟ کیا صِرف اِس لیے کہ ہم تلواروں سے قتل کیے جائیں؟ ہماری بیویاں اور بچّے لُوٹ کا مال بن جائیں؟ کیا ہمارے لیے بہتر نہ ہو گا کہ ہم واپس مِصر چلے جائیں؟ ۴ اور وہ آپس میں کہنے لگے: آؤ ہم کسی کو اپنا سربراہ بنالیں اور مِصر لوٹ چلیں۔

۵ تب مُوسیٰ اور ہارُون بنی اِسرائیل کی ساری جماعت کے سامنے جو وہاں اِکٹھی ہُوئی تھی مُنہ کے بل گرے۔ ۶ نُون کے بیٹے یشوع اور یفُنّہ کے بیٹے کالب نے جو اُس ملک کا جائزہ لینے والوں میں سے تھے اپنے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے ۷ اور بنی اِسرائیل کی ساری جماعت سے کہا: جس ملک میں سے گزر کر ہم نے اُس کا جائزہ لیا وہ نہایت اچھا ملک ہے۔ ۸ اگر خدا ہم سے راضی رہے تو وہ ہمیں اُس ملک میں پہنچا دے گا جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے اور اُسے ہمیں دے گا۔ ۹ صرف اِتنا ہو کہ خداوند کے خلاف بغاوت نہ کرو اور نہ اُس ملک کے لوگوں سے ڈرو کیونکہ ہم اُن کو نگل جائیں گے۔ اُنہیں کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ خداوند ہمارے ساتھ ہے۔ تُم اُن سے مت ڈرو۔

۱۰ لیکن ساری جماعت اُنہیں سنگسار کرنے کی باتیں کرنے لگی۔ تب خیمۂ اِجتماع میں سب بنی اِسرائیل کے سامنے خداوند کا جلال ظاہر ہُوا۔ ۱۱ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: یہ لوگ کب تک میری توہین کرتے رہیں گے؟ اور باوجود اُن تمام معجزوں کے جو میں نے اُن کے درمیان کیے ہیں وہ کب تک مُجھ پر ایمان نہ لائیں گے؟ ۱۲ میں اُنہیں وبا سے ماروں گا اور اُنہیں تباہ کر دوں گا۔ لیکن تجھے ایک ایسی قوم بناؤں گا جو ان سے بھی عظیم اور زورآور ہو گی۔

۱۳ مُوسیٰ نے خداوند سے کہا: تب تو مصری اِس کے بارے میں سن لیں گے! تُو تو اپنی قدرت سے اِن لوگوں کو اُن کے درمیان سے نکال لایا ۱۴ اور وہ اُس ملک کے باشندوں کو اِس کے بارے میں بتائیں گے۔ وہ تو سن چکے ہیں کہ تُو جو خداوند ہے اِن لوگوں کے بیچ میں رہتا ہے اور یہ کہ تُو جو خداوند ہے رو برو دکھائی دیتا ہے اور تیرا بادل اُن پر سایہ کیے رہتا ہے اور تُو دِن کے وقت بادل کے ستون میں ہو کر اور رات کو آگ کے ستون میں ہو کر اُن کے آگے آگے چلا کرتا ہے۔ ۱۵ اگر تُو اِن لوگوں کو بیک وقت جان سے مار ڈالے تو جن قوموں نے تیرے بارے میں یہ حال سنا ہے وہ کہیں گی کہ: ۱۶ چونکہ خداوند اِس قوم کو اُس ملک میں نہ لا سکا جس کا وعدہ اُس نے اُن سے قسم کھا کر کیا تھا اِس لیے اُس نے اُنہیں بیابان میں مار ڈالا۔

۱۷ لہٰذا اب خداوند کی قدرت تیرے اِس قول کے مطابق عیاں ہو کہ: ۱۸ خداوند قہر کرنے میں دھیما شفقت میں غنی اور گناہ اور سرکشی کا بخشنے والا ہے۔ پھر بھی وہ گنہگاروں کو سزا دیئے بنا نہیں چھوڑتا اور وہ اولاد کو اُن کے باپ دادا کے گناہ کی سزا تیسری اور چوتھی پشت تک دیتا ہے۔

۱۹ لہٰذا اپنی بے کراں محبّت کے مطابق جیسے تُو اُنہیں مِصر سے نکلنے کے بعد سے آج تک معاف کرتا آیا ہے ویسے ہی اب بھی اِن لوگوں کا گناہ بخش دے۔

۲۰ خداوند نے جواب دیا: میں نے تیری اِلتجا کے مطابق اُنہیں معاف کر دیا۔ ۲۱ البتّہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ جب تک خداوند کے جلال سے ساری زمین معمور ہوتی رہے گی ۲۲ جس کسی نے میرا جلال دیکھا اور اُن معجزوں کو بھی دیکھا جو میں نے مِصر میں اور اِس بیابان میں کیے لیکن میرا حکم نہ مانا اور دس بار مجھے آزمایا ۲۳ اُن میں سے ایک شخص بھی اُس ملک کو ہرگز نہ دیکھ پائے گا جس کے دینے کا وعدہ میں نے قسم کھا کر اُن کے باپ دادا سے کیا تھا۔ ۲۴ لیکن چونکہ میرے خادم کالب کی کچھ اور ہی طبیعت تھی اور وہ دل و جان سے میری پیروی کرتا آیا ہے میں اُسے اُس ملک میں جہاں وہ ہو آیا ہے پہنچاؤں گا اور اُس کی اولاد اُس کی وارث ہو گی۔ ۲۵ چونکہ عمالیقی اور کنعانی وادیوں میں بسے ہُوئے ہیں لہٰذا کل تُم پلٹ کر بحرِ قلزم کو جانے والی راہ سے بیابان کی طرف کُوچ کرو۔

۲۶ پھر خداوند نے مُوسیٰ اور ہارُون سے کہا: ۲۷ آخر کب تک یہ شریر قوم میرے خلاف بڑبڑاتی رہے گی؟ میں نے اِن بڑبڑانے والے اِسرائیلیوں کی شکایتیں سن لی ہیں۔ ۲۸ سو تُم اُن سے کہہ دو کہ خداوند فرماتا ہے کہ مجھے میری حیات کی قسم میں تمہارے ساتھ وہی سلوک کروں گا جس پر تُم نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔ ۲۹ تمہاری لاشیں اِسی بیابان میں پڑی رہ جائیں گی۔ تُم میں سے جتنے افراد بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے ہیں جن کی مردُم شماری ہو چُکی ہے اور جو میرے خلاف بڑبڑایا کرتے تھے

۳۰ اُن میں سے یفُنّہ کے بیٹے کالبؔ اور نُونؔ کے بیٹے یشوؔع کے سوا کوئی بھی اُس ملک میں داخل نہ ہونے پائے گا جس میں تمہیں بسانے کی میں نے قسم کھائی تھی۔ ۳۱ البتّہ تمہارے بال بچّوں کو جن کے متعلق تُم نے کہا تھا کہ وہ اغوا کر لیے جائیں گے میں وہاں لے آؤں گا تاکہ وہ اُس ملک کی قدر پہچانیں جسے تُم نے ٹھکرا دیا۔ ۳۲ لیکن تمہارا یہ حال ہوگا کہ تمہاری لاشیں اِسی بیابان میں پڑی رہیں گی۔ ۳۳ تمہاری اولاد چالیس سال تک یہاں گلّہ بانی کرتی رہے گی اور تمہاری بدکاری کا پھل پاتی رہے گی جب تک کہ تمہاری آخری لاش بیابان میں پڑی پڑی گل نہ جائے۔ ۳۴ اِن چالیس دِنوں کے حساب سے جب کہ تُم اُس ملک کا جائزہ لیتے رہے فی دِن ایک سال کے مطابق چالیس سال تک تُم اپنے گناہوں کا پھل پاتے رہوگے اور تب تمہیں معلوم ہوگا کہ میری مخالفت کرنے کا انجام کیا ہوتا ہے؟ ۳۵ میں خداوند یہ کہہ چکا اور میں اُس شریر قوم کے ساتھ جو میری مخالفت پر ایکا کر چکی ہے یقیناً ایسا ہی کروں گا۔ اُن کا خاتمہ اِسی بیابان میں ہوگا اور وہ یہیں مریں گے۔

۳۶ لہٰذا جن لوگوں کو مُوسیٰ نے ملک کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا تھا اور جنہوں نے لَوٹ کر اُس کے متعلق غلط اطلاع دے کر ساری جماعت کو مُوسیٰ کے خلاف بڑبڑانے پر اُبھارا تھا ۳۷ یہ لوگ جو اس ملک کے بارے میں غلط اطلاع دینے کے ذمّہ دار تھے خداوند کے سامنے وبا سے مر گئے۔ ۳۸ جو لوگ ملک کا جائزہ لینے گئے تھے اُن میں سے صرف نُونؔ کا بیٹا یشوؔع اور یفُنّہ کا بیٹا کالبؔ سلامت بچ گئے۔

۳۹ جب مُوسیٰ نے سب بنی اِسرائیل کو یہ ماجرا سنایا تو وہ بہت غمگین ہُوئے۔ ۴۰ دوسرے دِن علی الصّبح وہ یہ کہتے ہُوئے اُس ملک کی پہاڑیوں پر چڑھنے لگے کہ ہم نے گناہ کیا ہے۔ البتہ ہم اُس مقام تک جائیں گے جس کا وعدہ خداوند نے کیا ہے۔

۴۱ لیکن مُوسیٰ نے کہا: تُم خداوند کے حُکم کی خلاف ورزی کیوں کر رہے ہو؟ تُم اُس میں کامیاب نہ ہوگے! ۴۲ تُم اوپر نہ چڑھو کیونکہ خداوند تمہارے ساتھ نہیں ہے اور تُم اپنے دُشمنوں سے شکست کھاؤ گے۔ ۴۳ کیونکہ وہاں عمالیقیوں اور کنعانیوں سے تمہارا سامنا ہوگا اور چونکہ تُم خداوند سے برگشتہ ہو گئے ہو وہ تمہارے ساتھ نہ ہوگا اور تُم تلوار سے مارے جاؤ گے۔

۴۴ تاہم وہ جسارت کر کے کوہستانی ملک کی پہاڑیوں پر چڑھنے لگے اور مُوسیٰ اور خداوند کے عہد کا صندوق لشکر گاہ میں ہی پڑا رہا۔ ۴۵ تب عمالیقی اور کنعانی جو اُس کوہستانی ملک میں رہتے تھے نیچے اُتر آئے اور اُن پر ٹُوٹ پڑے اور حُرمہ تک اُن کو مارتے چلے گئے۔

مزید قربانیاں

۱۵ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۲ بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو اور اُن سے کہہ: جب تُم اُس ملک میں داخل ہو جاؤ جو میں تمہیں رہنے کے لیے دے رہا ہُوں ۳ اور تُم خداوند کے لیے گائے بَیل یا بھیڑ بکریوں کی آتشین قربانیاں پیش کرو جو خداوند کے لیے فرحت بخش خُوشبو ہوں۔۔ خواہ وہ سوختنی قربانیاں یا کسی خاص منّت کے ذبیحے، رضا کی قربانیاں یا عیدوں کی قربانیاں ہوں۔ ۴ تو جو شخص اپنا نذرانہ لائے وہ خداوند کے حُضور چوتھائی ہِین تیل مِلا ہُوا ایفہ کا دسواں حِصّہ مَیدہ نذر کی قربانی کے طور پر گذرانے۔ ۵ اور سوختنی قربانی کے ہر برّہ یا ذبیحہ کے پیچھے چوتھائی ہِین مَے تپاون کے طور پر تیاّر کرے۔

۶ ہر مینڈھے کے ساتھ تہائی ہِین تیل مِلا ہُوا ایفہ کا پانچواں حِصّہ مَیدہ نذر کی قربانی کے طور پر ۷ اور تہائی ہِین مَے تپاون کے طور پر تیاّر کرنا۔ اِسے خداوند کے حُضور فرحت بخش خُوشبو کے طور پیش کرنا۔

۸ جب تُو خداوند کے حُضور سوختنی قربانی یا خاص منّت کے ذبیحے یا سلامتی کے ذبیحہ کے طور پر بچھڑا تیاّر کرے ۹ تو اُس بچھڑے کے ساتھ نصف ہِین تیل مِلا ہُوا ایفہ کے تین دہائی حِصّہ کے برابر مَیدہ نذر کی قربانی کے طور پر ۱۰ اور نصف ہِین مَے تپاون کے طور پر بھی لانا۔ یہ خداوند کے حُضور فرحت بخش خُوشبو کے طور پر آتشین قربانی ہوگی۔

۱۱ ہر بَیل یا مینڈھا اور ہر برّہ یا بکرا اِسی طرح تیاّر کیا جائے۔ ۱۲ تُم جتنے بھی جانور تیاّر کرو ہر ایک کے ساتھ ایسا ہی کرنا۔

۱۳ ہر پردیسی شخص جب خداوند کے حُضور فرحت افزا خُوشبو کے طور پر آتشین قربانی پیش کر دے تو وہ یہ سب کام اِسی طریقہ سے کرے۔ ۱۴ آنے والی پُشتوں میں جب کبھی کوئی پردیسی یا کسی اور شخص جو تمہارے ساتھ بودوباش کرتا ہو خداوند کے حُضور فرحت بخش خُوشبو کے طور پر آتشین قربانی پیش کرے تو وہ بھی ہُو بہُو ویسا ہی کرے جیسا تُم کرتے ہو۔ ۱۵ جماعت میں تمہارے لیے اور تمہارے ساتھ رہنے والے پردیسی کے لیے ایک سے آئین ہوں اور نسل در نسل یہ آئین ہمیشہ کے لیے رہے گا۔ خداوند کے آگے تُم اور پردیسی برابر ہیں۔ ۱۶ تمہارے لیے اور تمہارے درمیان رہنے والے پردیسیوں کے لیے ایک ہی شرع اور ایک سے آئین ہوں گے۔

۱۷ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ ۱۸ بنی اِسرائیل سے مُخاطب ہو اور اُن سے کہہ: جب تُم اُس ملک میں داخل ہو جاؤ جہاں میں تمہیں لیے جاتا ہُوں ۱۹ اور تُم اُس ملک کی پیداوار میں سے کھاؤ تو اُس کا کچھ حِصّہ خداوند کے لیے نذر کرنا۔ ۲۰ اپنے پہلے گوندھے ہُوئے آٹے کی ایک روٹی پیش کرنا اور اُسے کھلیان کے نذرانہ کے طور پر گذراننا۔

۲۱ تمہاری آنے والی نسلیں اپنے پہلے گوندھے ہُوئے آٹے میں سے خداوند کے لیے یہ نذرانہ دیا کریں۔

نادانستہ طور پر سرزد گناہوں کی قُربانیاں

۲۲ اگر تُم نادانستہ طور پر خداوند کے مُوسیٰ کو دیئے ہُوئے اِن احکام میں سے کسی پر عمل نہ کرو ۲۳ یعنی جس دِن سے خدا نے حکم دینا شروع کیا تب سے تمام احکام جو اُس نے آنے والی نسلوں کے لیے مُوسیٰ کی معرفت دیئے ۔ ۲۴ اور اگر یہ نادانستہ طور پر ہُوا ہو اور جماعت کو اُس کا علم نہ ہو تو ساری جماعت ایک بچھڑا سوختنی قربانی کے طور پر پیش کرے تا کہ وہ خداوند کے حُضور فرحت بخش خُوشبو ہو اور اُس کے ساتھ شرع کے مطابق اُس کی نذر کی قربانی اور اُس کا تپاون بھی چڑھائے اور گناہ کی قربانی کے طور پر ایک بکرا پیش کرے۔ ۲۵ یوں کاہن بنی اِسرائیل کی ساری جماعت کے لیے کفّارہ دے اور وہ بخش دیئے جائیں گے کیونکہ یہ خطا دانستہ طور پر نہیں ہُوئی تھی اور اُنہوں نے اپنی خطا کے عِوض خداوند کے حُضور آتشین قربانی اور گناہ کی قربانی پیش کر دی تھی۔ ۲۶ تب بنی اِسرائیل کی ساری جماعت اور اُن کے ساتھ رہنے والے پردیسی معاف کیے جائیں گے کیونکہ سبھی لوگ اِس نادانستہ خطا میں شریک تھے۔

۲۷ لیکن اگر صِرف ایک ہی شخص نادانستہ طور پر گناہ کرے تو وہ یک سالہ بکری گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کرے ۲۸ اور کاہن نادانستہ طور پر گناہ کرنے والے کی خاطر خداوند کے حُضور میں کفّارہ دے اور جب اُس کے لیے کفّارہ دے دیا جائے گا تو وہ معافی پائے گا۔ ۲۹ نادانستہ طور پر گناہ کرنے والے ہر شخص کے لیے ایک ہی شرع ہو خواہ وہ بنی اِسرائیل میں سے دیسی ہو یا پردیسی۔

۳۰ لیکن جو شخص جان بوجھ کر گناہ کرے، خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی، وہ خداوند کی اہانت کرتا ہے اور وہ شخص اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائے۔ ۳۱ چونکہ اُس نے خداوند کے کلام کی تحقیر کی اور اُس کی حکم عدولی کی اِس لیے وہ شخص ضرور کاٹ ڈالا جائے۔ اُس کا جرم اُسی کے سر لگے گا۔

سبت توڑنے والوں کو سزائے مَوت

۳۲ جب بنی اِسرائیل بیابان میں رہتے تھے تب ایک شخص سبت کے دِن لکڑیاں جمع کرتا ہُوا پایا گیا۔ ۳۳ جنہوں نے اُسے لکڑیاں جمع کرتے ہُوئے پایا تھا وہ اُسے مُوسیٰ اور ہارون اور ساری جماعت کے پاس لے گئے ۳۴ اور اُنہوں نے اُسے حراست میں رکھا کیونکہ یہ واضح نہ تھا کہ اُس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ ۳۵ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ یہ آدمی مار ڈالا جائے۔ ساری جماعت لشکر گاہ کے باہر اُسے سنگسار کرے۔ ۳۶ چنانچہ جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا اُسی کے مطابق جماعت نے اُسے لشکر گاہ کے باہر لے جا کر سنگسار کیا اور وہ مر گیا۔

کُرتوں کے کناروں پر جھالریں لگانا

۳۷ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ۳۸ بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو اور اُن سے کہہ کہ وہ نسل در نسل اپنے کُرتوں کے کناروں پر جھالریں لگائیں اور ہر جھالر پر ایک نیلا ڈورا ٹانکیں۔ ۳۹ یہ جھالریں ایسی ہوں کہ جب اُن پر تمہاری نگاہ پڑے تو خداوند کے سب احکام تمہیں یاد آئیں تا کہ تُم اُن پر عمل کرو اور اپنے دل اور آنکھوں کی خواہشوں کی پیروی میں کوئی ذلیل حرکت نہ کر بیٹھو۔ ۴۰ تب تُم یاد کر کے میرے سب حکموں پر عمل کرو گے اور اپنے خدا کے لیے مُقدّس ہو گے۔ ۴۱ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں جو تمہیں مصر سے نکال لایا تا کہ تمہارا خدا ٹھہروں۔ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

قورح، داتن اور ابیرام

۱۶ قورح جو لاوی کا پرپوتا، قہات کا پوتا اور اِضہار کا بیٹا تھا، اِلیاب کے بیٹوں، داتن اور ابیرام اور پلت کے بیٹے اُون جیسے چند بنی رُوبن کے ساتھ مل کر گستاخی کر بیٹھا۔ ۲ وہ مُوسیٰ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہُوئے۔ بنی اِسرائیل میں سے ڈھائی سو لوگ اُن کے ساتھ تھے جو جماعت کے نامور سردار اور مجلس کے نامزد رُکن تھے۔ ۳ وہ مُوسیٰ اور ہارون کے خلاف اِکٹھّے ہو کر اُن سے کہنے لگے: تُم حد سے بڑھ چکے ہو! ساری جماعت اور اُس کا ایک ایک فرد مُقدّس ہے اور خداوند اُن کے ساتھ ہے۔ پھر تُم خداوند کی جماعت میں اونچے مرتبہ والے کیوں بن بیٹھے ہو؟

۴ جب مُوسیٰ نے یہ سنا تو وہ اپنے منہ کے بل گرا۔ ۵ تب اُس نے قورح اور اُس کے پیروؤں سے کہا: صبح کو خداوند دکھلا دے گا کہ کون اُس کا ہے اور کون مُقدّس ہے اور وہ اُس شخص کو اپنے قریب آنے دے گا۔ جسے وہ آپ چُن لے گا اُسے وہ اپنی قربت بھی بخشے گا۔ ۶ لہٰذا اَے قورح! تُو اور تیرے ساتھی اپنا اپنا بخور دان لیں ۷ اور کل اُن میں آگ رکھ کر تُم خداوند کے حُضور بخور جلاؤ۔ تب جس شخص کو خداوند چُن لے وہی مُقدّس ٹھہرے گا۔ اَے لاویو! تُم حد سے زیادہ بڑھ گئے ہو!

۸ مُوسیٰ نے قورح سے یہ بھی کہا کہ اَے لاویو! سنو! ۹ کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ اِسرائیل کے خدا نے تمہیں بنی اِسرائیل کی جماعت سے الگ کر کے اپنی قربت میں لیا ہے تا کہ تُم خداوند کے مسکن کی خدمت کرو اور جماعت کے سامنے کھڑے ہو کر اُس کی بھی خدمت بجا لاؤ۔ ۱۰ وہ تجھے اور تیرے سب لاوی بھائیوں کو بھی اپنی قربت میں لے آیا لیکن اب تُم کہانت بھی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ ۱۱ دراصل وہ خداوند ہی ہے جس کے خلاف تُو اور تیرے سب فریق والے اِکٹھّے ہو گئے ہو۔ ہارون کون ہے کہ تُم اُس کے خلاف شکایت کرتے ہو؟

۱۲ تب مُوسیٰ نے اِلیاب کے بیٹوں، داتن اور ابیرام کو بلوا بھیجا لیکن اُنہوں نے کہا کہ ہم نہیں آتے! ۱۳ کیا یہ کافی نہیں کہ تُو ہمیں

ایک ایسے ملک سے جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے اِس لیے نکال لایا کہ ہمیں بیابان میں مار ڈالے؟ اب تُو حاکم بن کر ہم پر اِختیار بھی جتاتا ہے؟ ۱۴ اِس کے علاوہ تُو نے ہمیں اُس ملک میں بھی نہیں پہنچایا جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے اور نہ ہمیں کھیتوں اور تاکستانوں کا وارث بنایا۔ کیا تُو اِن لوگوں کی آنکھیں نکال ڈالے گا؟ ہم نہیں آنے کے!

۱۵ تب مُوسیٰ بے حد خفا ہُوا اور خداوند سے کہنے لگا: اُن کا ہدیہ قبول نہ کر۔ میں نے اُن سے ایک گدھا بھی نہیں لیا نہ اُن میں سے کسی کو کوئی نقصان پہنچایا ہے۔

۱۶ پھر مُوسیٰ نے قورح سے کہا: کل تُو اپنے سب فریق والوں کو ساتھ لے کر خداوند کے آگے حاضر ہو۔ تُو، وہ لوگ اور ہارون بھی۔ ۱۷ ہر شخص اپنا اپنا بخوردان لے اور اُس میں بخور ڈالے اور اُسے خداوند کے حُضور پیش کرے۔ کل ڈھائی سَو بخوردان ہوں۔ تُو اور ہارون بھی اپنا اپنا بخوردان پیش کرنا۔ ۱۸ چنانچہ سارے آدمی اپنا اپنا بخوردان لے کر اُن میں آگ اور بخور ڈال کر مُوسیٰ اور ہارون کے ساتھ خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر آ کھڑے ہُوئے۔ ۱۹ جب قورح نے اپنے سارے فریق والوں کو اُن کے خلاف خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر اِکٹھّا کیا تو خداوند کا جلال ساری جماعت کے سامنے ظاہر ہُوا۔ ۲۰ خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون سے کہا: ۲۱ اپنے آپ کو اِس جماعت سے الگ کر لو تاکہ میں پل بھر میں اُن کا خاتمہ کر دوں۔

۲۲ لیکن مُوسیٰ اور ہارون منہ کے بل گر کر کہنے لگے: اَے خداوند! اَے بنی نوعِ اِنسان کی روحوں کے خدا! کیا تُو ساری جماعت پر اپنا قہر نازل کرے گا جب کہ صرف ایک آدمی نے گناہ کیا ہے؟ ۲۳ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ۲۴ اِس جماعت سے کہہ کہ وہ قورح، داتن اور ابیرام کے خیموں کے آس پاس سے ہٹ جائے۔

۲۵ مُوسیٰ اُٹھ کر داتن اور ابیرام کی طرف گیا اور اسرائیل کے بزرگ اُس کے پیچھے پیچھے گئے۔ ۲۶ اُس نے جماعت کو آگاہ کیا کہ اِن شریر آدمیوں کے خیموں کے پاس سے پیچھے ہٹ جاؤ اور اُن کی کسی چیز کو نہ چھوؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تُم بھی اُن کے سب گناہوں کے باعث برباد ہو جاؤ۔ ۲۷ چنانچہ وہ قورح، داتن اور ابیرام کے خیموں کے آس پاس سے ہٹ گئے۔ لیکن داتن اور ابیرام باہر نکل آئے اور اپنی بیویوں اور بال بچّوں کے ساتھ اپنے اپنے خیموں کے دروازوں پر کھڑے ہو گئے۔

۲۸ تب مُوسیٰ نے کہا: اِس سے تُم جان لو گے کہ خداوند نے مجھے یہ سب کام کرنے کے لیے بھیجا ہے اور یہ بھی کہ یہ میرا اپنا منصوبہ نہیں تھا۔ ۲۹ اگر یہ لوگ قدرتی موت مریں اور اُن کے ساتھ وہی ہو جو سب لوگوں کے ساتھ ہُوا کرتا ہے تو میں خداوند کا بھیجا ہُوا نہیں ہُوں ۳۰ لیکن اگر خداوند کوئی انوکھا کرشمہ دکھائے اور زمین اپنا منہ کھول دے اور اُنہیں اور اُن کا سب کچھ نگل جائے اور وہ جیتے جی قبر میں سما جائیں تب تُم جان لو گے کہ اِن لوگوں نے خدا کی تحقیر کی ہے۔

۳۱ جوں ہی اُس نے یہ باتیں ختم کیں اُن کے قدموں کے نیچے کی زمین پھٹ گئی ۳۲ اور زمین نے اپنا منہ کھول دیا اور اُنہیں، اُن کے گھر بار اور قورح کے ہاں کے سب آدمیوں کو اور اُن کے تمام مال واسباب کو ہڑپ کر لیا۔ ۳۳ وہ اپنے تمام مال واسباب کے ساتھ جیتے جی قبر میں جا پڑے اور زمین اُن کے اوپر برابر ہو گئی اور وہ جماعت میں سے نابود ہو گئے۔ ۳۴ اُن کا چلّانا سن کر سارے اِسرائیلی جو اُن کے آس پاس تھے وہ یہ کہتے ہُوئے بھاگ نکلے کہ زمین ہمیں بھی نگل لے گی!

۳۵ تب خداوند کے پاس سے آگ نکلی اور اُن ڈھائی سَو آدمیوں کو بھسم کر گئی جو بخور چڑھا رہے تھے۔

۳۶ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ۳۷ ہارون کاہن کے بیٹے اِلیعزر سے کہہ کہ وہ بخوردانوں کو جھلستے ہُوئے انبار میں سے نکال لے اور انگاروں کو کچھ فاصلہ پر بکھیر دے کیونکہ وہ بخوردان مُقدّس ہیں۔ ۳۸ وہ اُن آدمیوں کے بخوردان ہیں جنہوں نے اپنی ہی جان سے دشمنی کر کے گناہ کیا تھا۔ اُن بخوردانوں کو پیٹ پیٹ کر پترے بنا لو تاکہ وہ مذبح پر منڈھے جائیں کیونکہ اُنہیں خداوند کے سامنے رکھا گیا تھا۔ اِس لیے وہ پاک ہیں۔ وہ بنی اِسرائیل کے لیے ایک نشان ٹھہریں گے۔

۳۹ چنانچہ اِلیعزر کاہن نے وہ پیتل کے بخوردان بٹور لیے جنہیں وہ لوگ لے کر آئے تھے جو بعد کو بھسم کر دیئے گئے تھے اور اُس نے اُن بخوردانوں کو پٹوا کر اُن کے پترے بنوائے تاکہ اُن سے مذبح کو منڈھا جائے۔ ۴۰ جیسا کہ خداوند نے مُوسیٰ کی معرفت حکم دیا تھا یہ بنی اِسرائیل کو جتانے کے لیے تھا کہ ہارون کی نسل کے علاوہ کوئی غیر شخص بخور جلانے کے لیے خداوند کے سامنے نہ جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ اُس کا انجام بھی قورح اور اُس کے فریق والوں کی طرح ہو۔

۴۱ دوسرے دِن بنی اِسرائیل کی ساری جماعت یہ کہہ کر مُوسیٰ اور ہارون کے خلاف بڑبڑانے لگی کہ تُم نے خداوند کے لوگوں کو مار ڈالا ہے۔

۴۲ لیکن جب وہ جماعت مُوسیٰ اور ہارون کے خلاف اِکٹھّی ہو رہی تھی تو اُنہوں نے خیمۂ اِجتماع کی طرف نگاہ کی کہ اچانک ایک بادل اُن پر چھا گیا اور خداوند کا جلال ظاہر ہُوا۔ ۴۳ تب مُوسیٰ اور ہارون خیمۂ اِجتماع کے سامنے آئے ۴۴ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ۴۵ اِس جماعت کے بیچ سے ہٹ جاؤ تاکہ میں فوراً اُن کا خاتمہ کر دوں۔ تب وہ منہ کے بل گرے۔

۴۶ تب مُوسیٰ نے ہارون سے کہا: اپنا بخوردان لے، اُس میں مذبح پر سے آگ لے کر رکھ اور اُس پر بخور ڈال اور جلدی سے جماعت کے

پاس جا کر اُن کے لیے کفّارہ دے کیونکہ خداوند کی طرف سے قہر نازل ہُوا ہے اور وبا شروع ہو چُکی ہے۔ [۴۷] چنانچہ ہارون نے مُوسیٰ کے کہنے کے مطابق کیا اور وہ دوڑتا ہُوا جماعت کے بیچ میں گیا۔ حالانکہ لوگوں میں وبا پھیل چُکی تھی تو بھی ہارون نے بخور جلایا اور اُن کے لیے کفّارہ دیا۔ [۴۸] اور وہ مُردوں اور زِندوں کے بیچ میں کھڑا ہُوا اور وبا رُک گئی۔ [۴۹] اور قورح کی وجہ سے مرے ہُوئے لوگوں کے علاوہ مزید چودہ ہزار سات سَو لوگ وبا سے مر گئے۔ [۵۰] تب ہارون لَوٹ کر خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر مُوسیٰ کے پاس آیا کیونکہ وبا موقوف ہو چُکی تھی۔

ہارون کے عصا میں سے کونپلوں کا پھُوٹ نکلنا

۱۷ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: [۲] بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو اور اُن کے آبائی قبیلوں کے سربراہوں سے فی کس ایک عصا کے حساب سے بارہ عصا لیے جائیں اور ہر آدمی کا نام اُس کے عصا پر لکھا جائے [۳] لاوی کے عصا پر ہارون کا نام لکھنا کیونکہ ہر آبائی قبیلہ کے سرپرست کے لیے ایک عصا ہوگا [۴] اور اُنہیں خیمۂ اِجتماع میں شہادت کے صندوق کے سامنے جہاں میں تجھ سے ملاقات کرتا ہُوں رکھ دے۔ [۵] اور جس شخص کو میں چنوں گا اُس کے عصا میں سے کونپلیں پھُوٹ نکلیں گی اور میں بنی اِسرائیل کے تمہارے خلاف متواتر بڑبڑانے سے چھُٹکارا پاؤں گا۔

[۶] چنانچہ مُوسیٰ نے بنی اِسرائیل سے گفتگو کی اور اُن کے سربراہوں نے ہر آبائی قبیلہ کے سربراہ کے پیچھے ایک عصا کے حساب سے بارہ عصا اُسے دیئے اور ہارون کا عصا بھی اُن میں تھا۔ [۷] مُوسیٰ نے سارے عصا لے کر شہادت کے خیمہ میں خداوند کے سامنے رکھ دیئے۔ [۸] دوسرے دِن جب مُوسیٰ شہادت کے خیمہ میں داخل ہُوا تو دیکھا کہ ہارون کے عصا میں، جو لاویوں کے خاندان کی نمایندگی کرتا تھا، نہ صِرف کونپلیں پھُوٹی ہُوئی تھیں بلکہ پھول بھی کھِلے ہُوئے تھے اور بادام بھی لگے ہُوئے تھے۔ [۹] تب مُوسیٰ وہ سارے عصا خداوند کے سامنے سے نکال کر بنی اِسرائیل کے پاس لے گیا۔ اُنہوں نے اُنہیں دیکھا اور ہر آدمی نے اپنا اپنا عصا لے لیا۔

[۱۰] خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ہارون کے عصا کو شہادت کے صندوق کے آگے پھر رکھ دے تا کہ وہ اُن سرکشوں کے لیے ایک نشان کے طور پر رکھا رہے۔ اِس سے اُن کا میرے خلاف بڑبڑانا ختم ہو جائے گا تا کہ وہ مر نہ جائیں۔ [۱۱] مُوسیٰ نے ٹھیک ویسا ہی کیا جیسا خداوند نے اُسے حکم دیا تھا۔

[۱۲] بنی اِسرائیل نے مُوسیٰ سے کہا: ہم مر جائیں گے۔ ہم کہیں کے نہ رہے۔ ہم سب کہیں کے نہ رہے۔ [۱۳] اگر کوئی خداوند کے مسکن کے قریب بھی جاتا ہے تو مارا جاتا ہے۔ تو کیا ہم سب کے سب مارے جائیں گے؟

کاہنوں اور لاویوں کی ذمّہ داریاں

۱۸ خداوند نے ہارون سے کہا کہ مَقدِس کے خلاف سرزد ہونے والے گناہوں کا بار تجھ پر، تیرے بیٹوں اور تیرے آبائی خاندان پر ہوگا۔ اور کہانت کے خلاف سرزد ہونے والے گناہوں کا بار صرف تجھ پر اور تیرے بیٹوں پر ہوگا۔ [۲] جب تُو اور تیرے بیٹے شہادت کے خیمہ کے آگے خدمت کریں تو اپنے آبائی قبیلہ سے اپنے لاوی بھائیوں کو بھی اپنے ساتھ لے آیا کرنا تا کہ وہ تیرے ساتھ مل کر تیری مدد کریں۔ [۳] وہ تجھے جوابدہ ہوں گے اور وہ خیمہ کی ساری خدمت انجام دیں لیکن وہ مَقدِس کے ساز و سامان یا مذبح کے نزدیک نہ جائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اور تُم دونوں مارے جاؤ۔ [۴] وہ تیرے ساتھ مل کر خیمۂ اِجتماع کی حفاظت کے ذمّہ دار ہوں گے جس میں خیمہ کے سب کام شامل ہیں۔ اور جہاں تُم ہو وہاں کوئی دوسرا نہ آنے پائے۔

[۵] مَقدِس اور مذبح کی حفاظت تُم ہی کرنا تا کہ آیندہ بنی اِسرائیل پر قہر نازل نہ ہو۔ [۶] میں نے خود تمہارے لاوی بھائیوں کو بنی اِسرائیل کے بیچ سے تمہاری مدد کے لیے چن لیا ہے اور اُنہیں خداوند کے لیے وقف کیا ہے تا کہ وہ خیمۂ اِجتماع میں خدمت بجا لائیں۔ [۷] لیکن مذبح سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کی اور پردہ کے اندر کی کہانت کی خدمات صرف تُو اور تیرے بیٹے ہی انجام دیں۔ کہانت کی خدمت کا شرف میں تمہیں بخشتا ہُوں۔ اگر کوئی اور مَقدِس کے قریب آ جائے تو وہ جان سے مار ڈالا جائے۔

کاہنوں اور لاویوں کے لیے ہدیئے

[۸] تب خداوند نے ہارون سے کہا: میں نے خود تجھے اُن نذرانوں کی ذمّہ داری دی ہے جو مجھے پیش کیے جاتے ہیں۔ جتنے پاک نذرانے بنی اِسرائیل میرے حُضور پیش کرتے ہیں وہ سب میں تجھے اور تیرے بیٹوں کو تمہارے حق اور مقرّرہ حِصّہ کے طور پر دے رہا ہُوں۔ [۹] نہایت پاک نذرانوں میں سے جو حِصّہ آگ سے بچایا جائے وہ تیرا ہوگا۔ وہ نذرانے جنہیں وہ نہایت پاک قربانیوں کے طور پر مجھے پیش کرتے ہیں خواہ وہ نذر، گناہ یا خطا کی قربانیاں ہوں، سب تیرے اور تیرے بیٹوں کے لیے ہیں۔ [۱۰] تُو اُن کو نہایت مُقدّس جان کر کھانا۔ صِرف مرد اُنہیں کھائیں۔ تُو اُنہیں پاک ماننا۔

[۱۱] اور یہ بھی تیرا ہوگا: جتنا نذرانہ بنی اِسرائیل ہلانے والی قربانیوں کے لیے دیں اُسے میں تجھے اور تیرے بیٹوں اور بیٹیوں کو اُن کا ابدی حق مقرر کر دے رہا ہُوں۔ تیرے خاندان کا ہر شخص جو پاک ہو، اُنہیں کھا سکتا ہے۔

[۱۲] بہترین زیتون کا تیل، بہترین نئی مَے اور اناج جسے وہ اپنی پہلی فصل کے پہلے پھل کے طور پر خداوند کو پیش کرتے ہیں، وہ

سب میں تجھے دیتاہُوں۔ [۱۳] اپنے ملک کا سارا پھل جسے وہ خداوند کے لیے لائیں تیرا ہوگا۔ تیرے خاندان کا ہر شخص جو پاک ہو اُنہیں کھا سکتاہے۔

[۱۴] بنی اِسرائیل کی خداوند کے لیے مخصوص کی ہُوئی ہر شے تیری ہوگی۔ [۱۵] ہر رحم کا پہلا بچّہ خواہ وہ اِنسان ہو یا حَیوان جو خداوند کو نذر کیا گیا ہو تیرا ہے۔ لیکن تُو اِنسان کے پہلوٹھے اور ناپاک جانوروں کے پہلوٹھے نر بچّوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دینا۔ [۱۶] جب وہ ایک مہینہ کے ہوں تب تُو اُنہیں اُن کی فدیہ کی مقرّرہ قیمت لے کر چھوڑ دینا جو مَقدِس کے بیس جیرہ کی مِثقال کے حساب سے چاندی کی پانچ مِثقال ہوگی۔

[۱۷] لیکن گائے، بھیڑ اور بکری کے پہلے بچّوں کا فدیہ نہ لینا۔ وہ مُقدّس ہیں۔ تُو اُن کا خُون مذبح پر چھڑکنا اور اُن کی چربی آتشین قربانی کے طور پر جلا دینا تاکہ وہ خداوند کے لیے فرحت بخش خُوشبو ہو۔ [۱۸] جس طرح ہلائی ہُوئی قربانی کا سینہ اور دائیں ران تیرے ہیں اُسی طرح اُن کا گوشت بھی تیرا ہوگا۔ [۱۹] بنی اِسرائیل کی خداوند کو پیش کی ہُوئی مُقدّس قربانیوں میں سے جو کچھ الگ رکھا جائے اُسے میں تجھے اور تیرے بیٹوں اور بیٹیوں کو تیرے ابدی حق کے طور پر دے دیتاہُوں۔ یہ خداوند کے حُضور تیرے اور تیری نسل کے لیے نمک کا دائمی عہد ہے۔

[۲۰] خداوند نے ہارُون سے کہا: اُن کے ملک میں تیری کوئی میراث نہ ہوگی اور نہ اُن کے درمیان تیرا کوئی حِصّہ ہوگا۔ میں ہی بنی اِسرائیل میں تیرا حِصّہ اور تیری میراث ہُوں۔

[۲۱] اور میں نے لاویوں کو اُس خدمت کے عِوض جو وہ خیمۂ اِجتماع میں انجام دیتے ہیں اِسرائیل کی ساری دہ یکی میراث کے طور پر دی ہے۔ [۲۲] آیندہ بنی اِسرائیل خیمۂ اِجتماع کے نزدیک ہرگز نہ آئیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہ اُن کے سر لگے اور وہ مر جائیں۔ [۲۳] بلکہ لاوی ہی خیمۂ اِجتماع کی خدمت کریں اور وہی اُن کا بارِ گناہ اُٹھایا کریں۔ یہ آیندہ نسلوں کے لیے دائمی آئین ہے۔ اور بنی اِسرائیل کے درمیان اُنہیں کوئی میراث نہ ملے۔ [۲۴] اِس کے عِوض میں نے اُس دہ یکی کو جو اِسرائیلی نذر کے طور پر خداوند کے حُضور پیش کرتے ہیں لاویوں کی میراث قرار دیا ہے۔ اِسی لیے میں نے اُن کے حق میں کہا ہے کہ بنی اِسرائیل کے درمیان اُنہیں کوئی میراث نہ ملے۔

[۲۵] خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: [۲۶] لاویوں سے مخاطب ہو اور اُن سے کہہ کہ جب تُم بنی اِسرائیل سے وہ دہ یکی لو جسے میں تمہیں میراث میں دیتاہُوں تب تُم اُس دہ یکی کا دسواں حِصّہ خداوند کے حُضور میں اُٹھانے کی قربانی کے طور پر گذراننا۔ [۲۷] تمہارا یہ نذرانہ تمہارے حق میں کھلیان کے اناج یا کولھو کی مَے کی طرح سمجھا جائے گا۔ [۲۸] اِس طریقہ سے تُم بھی اپنی سب دہ یکیوں میں سے جو تُم بنی اِسرائیل کی طرف سے پاؤ گے خداوند کے حُضور نذرانہ پیش کرو۔ اُن دہ یکیوں میں سے خداوند کا حِصّہ ہارُون کاہن کو دینا۔ [۲۹] ہر نذرانہ جو تمہیں دیا جائے اُس کا بہترین اور مُقدّس حِصّہ خداوند کے لیے مخصوص کر کے الگ طور پر پیش کیا جائے۔ [۳۰] لاویوں سے کہہ کہ جب تُم بہترین حِصّہ اُٹھانے کی قربانی کے طور پر پیش کرو گے تو وہ تمہارے حق میں کھلیان یا کولھو کی پیداوار گنا جائے گا۔ [۳۱] اور بقیّہ حِصّہ کو تُم اور تمہارے گھرانے کے لوگ کہیں بھی کھا سکتے ہیں کیونکہ وہ خیمۂ اِجتماع میں تمہاری خدمت کا معاوضہ ہے۔ [۳۲] اور تُم اُس میں کا بہترین حِصّہ اُٹھانے کی قربانی کے طور پر دینے سے اِس معاملہ میں گنہگار نہ ٹھہرو گے۔ تُم بنی اِسرائیل کے مُقدّس نذرانوں کو ہرگز ناپاک نہ کرنا ورنہ مارے جاؤ گے۔

ناپاکی دُور کرنے کا پانی

۱۹ خداوند نے مُوسیٰ اور ہارُون سے کہا کہ [۲] خداوند نے جس شرع کا حکم دیا ہے اُس کا تقاضا یہ ہے: بنی اِسرائیل سے کہہ دو کہ وہ تمہارے پاس لال رنگ کی ایک بے عیب اور بے داغ بچھیا لائیں جس پر کبھی جُوا نہ رکھا گیا ہو۔ [۳] پھر تُم اُسے الیعزر کاہن کو دے دو تاکہ اُسے لشکرگاہ کے باہر لے جایا جائے اور اُس کے سامنے ذبح کیا جائے۔ [۴] تب الیعزر کاہن اپنی اُنگلی پر اُس کا کچھ خُون لے لے اور اُسے خیمۂ اِجتماع کے سامنے کی طرف سات مرتبہ چھڑکے۔ [۵] تب اُس بچھیا کو اُس کی کھال، گوشت، خُون اور گوبر سمیت اُس کے سامنے جلا دیا جائے۔ [۶] پھر کاہن دیودار کی کچھ لکڑی، زُوفا اور سُرخ رنگ کا اُون لے کر اُس جلتی ہُوئی بچھیا کے اوپر ڈال دے۔ [۷] اُس کے بعد کاہن اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غُسل کرلے۔ پھر وہ لشکرگاہ میں چلا آئے لیکن شام تک وہ ناپاک رہے گا۔ [۸] اور جو شخص اُسے جلائے وہ بھی اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غُسل کرلے اور وہ بھی شام تک ناپاک رہے گا۔

[۹] پھر کوئی پاک شخص اُس بچھیا کی راکھ بٹورے اور اُسے لشکرگاہ کے باہر کسی ایسی جگہ رکھ چھوڑے جو پاک ہو۔ بنی اِسرائیل کی جماعت اُسے ناپاکی دُور کرنے کے پانی میں ڈالنے کے لیے رکھے۔ اِسے طہارت کے لیے اِستعمال کیا جائے۔ [۱۰] جو شخص اِس بچھیا کی راکھ کو بٹورے وہ بھی اپنے کپڑے دھوئے۔ وہ بھی شام تک ناپاک رہے گا۔ یہ بنی اِسرائیل کے لیے اور اُن کے درمیان رہنے والے پردیسیوں کے لیے بھی دائمی آئین ہوگا۔

[۱۱] جو شخص کسی لاش کو چھُوئے وہ سات دِن تک ناپاک رہے گا۔ [۱۲] وہ شخص اپنے آپ کو تیسرے دِن اور ساتویں دِن پانی سے پاک کرلے۔

تب وہ پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر وہ اپنے آپ کو تیسرے اور ساتویں دِن پاک نہ کرے تو وہ پاک نہ ہوگا۔ ۱۳ جو شخص کسی لاش کو چھُوتا ہے اور اپنے آپ کو پاک نہیں کر پاتا وہ خداوند کے مسکن کو ناپاک کرتا ہے۔ وہ شخص اِسرائیل میں سے کاٹ ڈالا جائے۔ چونکہ ناپاکی دُور کرنے کا پانی اُس پر نہیں چھڑکا گیا اِس لیے وہ ناپاک ہے۔ اُس کی ناپاکی قائم رہے گی۔

۱۴ جب کوئی شخص خیمہ میں مر جائے تو اُس پر اِس شرع کا اِطلاق ہوگا: جو کوئی اُس خیمہ میں داخل ہو یا جو کوئی اُس میں رہتا ہو وہ سات دِن تک ناپاک رہے گا۔ ۱۵ اور ہر ایک کھُلا برتن جس پر کوئی ڈھکنا نہ ہوٗ ناپاک ٹھہرے گا۔

۱۶ اور جو کوئی مَیدان میں کسی تلوار سے مارے گئے کو یا اُس شخص کو جو طبعی مَوت مرا ہوٗ یا اِنسان کی ہڈّی کو یا کسی قبر کو چھُوئے وہ سات دِن تک ناپاک رہے گا۔

۱۷ ناپاک شخص کے لیے اُس جلی ہُوئی گناہ کی قربانی کی کچھ راکھ کسی مرتبان میں لے کر اُس پر تازہ پانی ڈال دو۔ ۱۸ تب کوئی آدمی جو پاک ہوٗ زُوفا لے اور اُسے اُس پانی میں ڈبو کر اُس خیمہ پر اور سب ساز و سامان پر اور جتنے لوگ وہاں تھےٗ اُن پر چھڑکے۔ اور اُس شخص پر بھی چھڑکے جس نے اِنسان کی ہڈّی کو یا قبر کو یا مقتول کو یا کسی ایسے مُردے کو چھُوا ہو جو طبعی مَوت مرا ہو۔ ۱۹ وہ پاک آدمی تیسرے اور ساتویں دِن اُس ناپاک شخص پر چھڑکے اور ساتویں دِن وہ اُسے پاک کر دے۔ جس شخص کو پاک کیا جا رہا ہو وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے تو وہ شام کو پاک ہو جائے گا۔ ۲۰ لیکن اگر کوئی شخص ناپاک ہو اور اپنے آپ کو پاک نہ کر لے تو اُسے جماعت سے کاٹ ڈالا جائے کیونکہ اُس نے خداوند کے مَقدِس کو ناپاک کیا ہے۔ طہارت کا پانی اُس پر چھڑکا نہیں گیا اِس لیے وہ ناپاک ہے۔ ۲۱ یہ اُن کے لیے ایک دائمی آئین ہو۔

جو کوئی طہارت کا پانی لے کر چھڑکے وہ بھی اپنے کپڑے دھوئے اور جو کوئی طہارت کے پانی کو چھُوئے وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ ۲۲ ناپاک شخص جس شَے کو بھی چھُوتا ہے وہ شَے ناپاک ہو جاتی ہے اور وہ چھُونے والا بھی شام تک ناپاک رہے گا۔

چٹان میں سے پانی کا نکلنا

۲۰ پہلے مہینہ میں بنی اِسرائیل کی ساری جماعت دشتِ صین میں پہنچی اور وہ لوگ قادِس میں رہنے لگے۔ اور مریم نے وہاں وفات پائی اور وہیں دفن ہُوئی۔

۲ وہاں جماعت کے لوگوں کے لیے پانی نہ ملا۔ لہٰذا وہ مُوسیٰ اور ہارون کے خلاف اِکّا کر کے ۳ مُوسیٰ سے یہ کہتے ہُوئے جھگڑنے لگے کہ کاش ہم بھی اُس وقت ہی مر گئے ہوتے جب ہمارے بھائی خداوند کے سامنے مر گئے! ۴ تُم خداوند کی جماعت کو اِس بیابان میں کیوں لے آئے ہو کہ ہم اور ہمارے مویشی یہاں مر جائیں؟ ۵ تُم نے ہمیں مِصر سے نکال کر اِس ہولناک جگہ میں کیوں پہنچا دیا؟ یہاں نہ تو اناج ہے نہ انجیر، نہ تاکستان ہیں نہ انار۔ یہاں تک کہ پینے کے لیے پانی بھی میسّر نہیں ہے!

۶ تب مُوسیٰ اور ہارون جماعت کے پاس سے خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر جا کر مُنہ کے بل گرے اور خداوند کا جلال اُن پر ظاہر ہُوا۔ ۷ اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ۸ اُس عصا کو لے اور تُو اور تیرا بھائی ہارون دونوں مل کر جماعت کو اِکٹھّا کرو اور اُن کی آنکھوں کے سامنے اُس چٹان سے مخاطب ہو اور وہ اپنا پانی انڈیل دے گی۔ اِس طرح تُو جماعت کے لیے اُس چٹان سے پانی نکالے گا تاکہ وہ اور اُن کے مویشی پی سکیں۔

۹ چنانچہ مُوسیٰ نے خداوند کے سامنے سے ٹھیک اُس کے حکم کے مطابق وہ عصا لیا ۱۰ اور اُس نے اور ہارون نے جماعت کو اُس چٹان کے سامنے اِکٹھّا کیا اور مُوسیٰ نے اُن سے کہا: اَے باغیو! سنوٗ کیا ہم تمہارے لیے اِسی چٹان سے پانی نکالیں؟ ۱۱ تب مُوسیٰ نے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور اُس چٹان پر دو بار عصا مارا اور پانی بہہ نکلا جسے جماعت نے اور اُن کے مویشیوں نے پِیا۔

۱۲ لیکن خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون سے کہا: چونکہ تُم نے مجھ پر اِتنا اعتقاد نہ رکھا کہ بنی اِسرائیل کے سامنے میری تقدیس اور میرا احترام کرتے اِس لیے تُم اِس جماعت کو اُس ملک میں نہیں پہنچاؤ گے جسے میں اُنہیں دے رہا ہوں۔

۱۳ مریبہ کا چشمہ یہی ہے جہاں بنی اِسرائیل نے خداوند سے جھگڑا کیا تھا اور وہ اُن کے درمیان قُدّوس ثابت ہُوا۔

ادوم بنی اِسرائیل کو اپنے ملک سے گزرنے نہیں دیتا

۱۴ پھر مُوسیٰ نے قادِس سے ادوم کے بادشاہ کے پاس ایلچی روانہ کیے اور یہ پیغام بھیجا: تیرا بھائی اِسرائیل یہ عرض کرتا ہے کہ تُو اُن سب مُصیبتوں سے واقف ہے جو ہم پر آن پڑی ہیں۔ ۱۵ ہمارے آبا و اجداد مِصر میں گئے اور ہم کئی سال وہاں رہے۔ مِصریوں نے ہمارے اور ہمارے باپ دادا کے ساتھ بُرا سلوک کیا۔ ۱۶ لیکن جب ہم نے خداوند سے فریاد کی تو اُس نے ہماری سنی اور ایک فرشتہ بھیج کر ہمیں مِصر سے نکال لے آیا۔ اب ہم یہاں قادِس شہر میں ہیں جو تیری سلطنت کی سرحد پر واقع ہے۔ ۱۷ لہٰذا مہربانی فرما کر ہمیں اپنے ملک سے ہو کر جانے کی اجازت دے۔ ہم کسی کھیت یا تاکستان میں سے ہو کر نہیں گزریں گے اور نہ کسی

کنوئیں کا پانی پئیں گے۔ ہم شاہراہ سے ہوتے ہُوئے سفر کریں گے اور جب تک تیری سلطنت سے باہر نہ نکل جائیں تب تک دائیں یا بائیں ہاتھ نہیں مُڑیں گے۔

۱۸ لیکن ادومیوں نے جواب دیا کہ تُم یہاں سے ہو کر جانے نہ پاؤ گے اور اگر تُم نے کوشش کی تو ہم نکل کر تلوار سے تُم پر حملہ کریں گے۔

۱۹ اِسرائیلیوں نے پھر کہلا بھیجا کہ ہم بڑی شاہراہ سے ہوتے ہُوئے چلے جائیں گے اور اگر ہم یا ہمارے مویشی تیرا پانی پئیں تو اُس کا دام دیں گے۔ ہم صرف پیدل چلے جانا چاہتے ہیں اور کچھ نہیں۔

۲۰ اُنہوں نے پھر جواب دیا: تُم جانے نہ پاؤ گے۔ تب ادوم بڑی بھاری اور طاقتور فوج لے کر اُن کے مقابلہ کے لیے نکل آیا۔ ۲۱ چونکہ ادوم نے بنی اِسرائیل کو اپنی سلطنت کی حدود میں سے ہو کر جانے کی اجازت نہ دی اِس لیے وہ پیچھے مُڑ گئے۔

ہارون کی وفات

۲۲ تب بنی اِسرائیل کی ساری جماعت قادِس سے کُوچ کر کے کوہِ حور پہنچی۔ ۲۳ اور ادوم کی سرحد کے نزدیک کوہِ ہُور پر خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون سے کہا: ۲۴ ہارون اپنے لوگوں میں جا ملے گا۔ وہ اُس ملک میں داخل نہ ہوگا جسے میں بنی اِسرائیل کو دے رہا ہُوں کیونکہ تُم دونوں نے مریبہ کے چشمہ پر میرے حکم کے خلاف بغاوت کی تھی۔ ۲۵ لہٰذا تُو ہارون اور اُس کے بیٹے الیعزر کو اپنے ساتھ لے کر کوہِ ہُور کے اوپر جا۔ ۲۶ اور ہارون کے کپڑے اُتار کر اُنہیں اُس کے بیٹے الیعزر کو پہنا دے کیونکہ ہارون اپنے لوگوں میں جا ملے گا۔ وہ وہیں وفات پائے گا۔

۲۷ مُوسیٰ نے خداوند کے حکم کے مطابق عمل کیا اور وہ ساری جماعت کی آنکھوں کے سامنے کوہِ ہُور پر چڑھ گئے۔ ۲۸ مُوسیٰ نے ہارون کے کپڑے اُتار کر اُس کے بیٹے الیعزر کو پہنا دیئے اور ہارون وہیں اُس پہاڑ کی چوٹی پر مر گیا۔ تب مُوسیٰ اور الیعزر پہاڑ پر سے اُتر آئے۔ ۲۹ اور جب ساری جماعت کو خبر ہُوئی کہ ہارون وفات پا چکا ہے تو اِسرائیل کے سارے گھرانے کے لوگ تیس دِن تک اُس کے لیے ماتم کرتے رہے۔

عراد کی تباہی

۲۱ جب عراد کے کنعانی بادشاہ نے جو جنوب میں رہتا تھا سنا کہ اِسرائیل اتھارِم کی راہ سے آ رہا ہے تو اُس نے اِسرائیلیوں پر حملہ کیا اور اُن میں سے کئی ایک کو اسیر کر لیا۔ ۲ تب اِسرائیل نے خداوند کے حُضور یہ منّت مانی: اگر تُو اِن لوگوں کو ہمارے ہاتھ میں کر دے تو ہم اُن کے شہروں کو نیست و نابود کر دیں گے۔ ۳ خداوند نے اِسرائیل کی فریاد سنی اور کنعانیوں کو اُن کے حوالہ کر دیا۔ اُنہوں نے اُنہیں اور اُن کے شہروں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ اِس لیے اُس جگہ کا نام حُرمہ رکھا گیا۔

پیتل کا سانپ

۴ پھر اُنہوں نے کوہِ ہور سے کُوچ کر کے بحرِ قُلزم کی راہ لی تا کہ ملکِ ادوم کے باہر باہر گھوم کر جائیں لیکن وہ لوگ راستہ میں عاجز آ گئے۔ ۵ وہ خدا اور مُوسیٰ کے خلاف بکنے لگے اور کہا: تُم ہمیں مِصر سے نکال کر بیابان میں مرنے کے لیے کیوں لے آئے؟ یہاں نہ تو روٹی ہے نہ پانی! اور ہم اِس نکمّی خُوراک سے بھی عاجز آ چکے ہیں۔

۶ تب خداوند نے اُن لوگوں کے بیچ میں زہریلے سانپ بھیجے؛ اُنہوں نے لوگوں کو کاٹا اور بہت سے اِسرائیلی مر گئے۔ ۷ تب وہ لوگ مُوسیٰ کے پاس آ کر کہنے لگے: ہم نے گناہ کیا ہے کہ ہم نے خداوند کے اور تیرے خلاف زبان درازی کی۔ دعا کر کہ خداوند اِن سانپوں کو ہم سے دُور کر دے۔ چنانچہ مُوسیٰ نے لوگوں کے لیے دعا کی۔

۸ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ایک سانپ بنا لے اور اُسے کھمبے پر لٹکا اور سانپ کا ڈسا ہُوا جو کوئی اُسے دیکھ لے گا وہ زندہ بچے گا۔ ۹ چنانچہ مُوسیٰ نے پیتل کا ایک سانپ بنا کر اُسے کھمبے پر لٹکا دیا۔ تب جب کبھی کسی کو سانپ ڈس لیتا اور وہ اُس پیتل کے سانپ کی طرف دیکھتا تو زندہ بچ جاتا۔

موآب کا سفر

۱۰ پھر اِسرائیلیوں نے کُوچ کیا اور اوبوت میں آ کر خیمہ زن ہُوئے۔ ۱۱ اور اوبوت سے کُوچ کیا اور عِیّے عباریم میں خیمہ زن ہُوئے جو مشرق کی جانب موآب کے سامنے بیابان میں ہے۔ ۱۲ وہاں سے کُوچ کر کے وہ وادیٔ زَرَد میں خیمہ زن ہُوئے۔ ۱۳ وہاں سے کُوچ کر کے وہ دریائے ارنون کے کنارے پر خیمہ زن ہُوئے جو اُس بیابان میں سے گزرتا ہے جو اموریوں کے علاقہ کے اندر تک پھیلا ہُوا ہے۔ دریائے ارنون موآب اور اموریوں کے درمیان موآب کی سرحد ہے۔ ۱۴ اِسی لیے خداوند کے جنگ نامہ میں یوں لکھا ہے:

واہیب جو سُوفہ میں ہے
اور ارنون کے نالے۔
۱۵ اور اُن نالوں کے ڈھلان
جو عار کے مقام تک پھیلے ہُوئے ہیں
اور موآب کی سرحد سے متّصل ہیں۔

۱۶ پھر وہاں سے بیر تک اُنہوں نے اپنا سفر جاری رکھا۔ یہ وہی کنواں ہے جہاں خداوند نے مُوسیٰ سے کہا تھا کہ لوگوں کو اِکٹھا کر اور میں اُنہیں پانی دوں گا۔ ۱۷ تب اِسرائیل نے یہ گیت گایا:

اَے کنوئیں تُو اُبل آ!
اُس کے لیے گاؤ،
[18] اُس کنوئیں کے لیے جسے رئیسوں نے تعمیر کیا
اور قوم کے امیروں نے
اپنے عصا اور لاٹھیوں سے کھودا۔

تب وہ اُس دشت سے متّنہ کو گئے۔ [19] اور متّنہ سے نحلی ایل کو اور نحلی ایل سے بامات کو [20] اور بامات سے موآب کی اُس وادی میں آئے جہاں پسگہ کی چوٹی پر سے یشیمون یعنی بنجر علاقہ نظر آتا ہے۔

سیحون اور عوج کی شکست

[21] تب اِسرائیل نے اموریوں کے بادشاہ سیحون کے پاس ایلچی روانہ کر کے یہ پیغام بھیجا: [22] ہمیں اپنے ملک میں سے ہو کر جانے دے۔ ہم مُڑ کر کھیتوں یا تاکستانوں میں نہیں گھُسیں گے اور نہ ہی کنوؤں کا پانی پئیں گے۔ اور جب تک تیرے ملک سے گزر نہ جائیں سیدھے شاہراہ پر ہی چلتے رہیں گے۔ [23] لیکن سیحون نے اِسرائیل کو اپنے ملک میں سے ہو کر جانے نہ دیا بلکہ اپنے سارے لشکر کو اِکٹھا کر کے اسرائیل کے مقابلہ کے لیے بیابان میں نکل آیا اور جب وہ یہض کو پہنچا تو اسرائیل سے لڑا۔ [24] البتّہ اسرائیل نے اُسے تلوار سے مار ڈالا اور اُس کے ملک پر ارنون سے لے کر یبّوق تک جہاں بنی عمّون کی سرحد ہے قبضہ کر لیا کیونکہ اُن کی سرحد مضبوط تھی۔ [25] اِسرائیل نے حسبون اور اُس کے اِرد گرد کی بستیوں سمیت امُوریوں کے سب شہروں پر قبضہ کر لیا اور اُن میں بس گئے۔ [26] حسبون امُوریوں کے بادشاہ سیحون کا شہر تھا جس نے موآب کے پہلے بادشاہ سے لڑ کر ارنون تک اُس کا سارا ملک اُس سے چھین لیا تھا۔ [27] اِسی لیے شعراء کہتے ہیں:

حسبون کو آؤ وہ مضبوطی سے تعمیر کیا گیا ہے
سیحون کا شہر مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔
[28] حسبون سے آگ نکلی
یعنی سیحون کے شہر سے شعلہ بھڑکا
جس نے موآب کے عار کو
اور ارنون کے اونچے مقامات کے امراء کو بھسم کر دیا۔
[29] اَے موآب! تجھ پر افسوس!
اَے کموس کے لوگو تُم تباہ ہو گئے!
اُس نے اپنے بیٹوں کو بھگوڑوں
اور اپنی بیٹیوں کو اسیروں کی مانند
اموریوں کے بادشاہ سیحون کے حوالہ کر دیا۔
[30] لیکن ہم نے اُن کا تختہ اُلٹ دیا ہے
حسبون دیبون سمیت تباہ ہو گیا ہے
اور ہم نے اُنہیں نُفح تک
جو میدبا تک پھیلا ہُوا ہے اُجاڑ دیا ہے۔

[31] اِس طرح بنی اِسرائیل اموریوں کے ملک میں بس گئے۔
[32] مُوسیٰ نے یعزیر کا جائزہ لینے کے لیے جاسوس بھیجے اور پھر بنی اسرائیل نے اُس کے اِرد گرد کے قصبوں پر قبضہ کر لیا اور اموریوں کو وہاں سے نکال دیا۔ [33] پھر وہ بسن کے راستہ سے آگے بڑھے اور بسن کا بادشاہ عوج اپنے سارے لشکر کے ساتھ نکلا تاکہ اُن سے ادرعی میں جنگ کرے۔

[34] خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: اس سے خوف زدہ مت ہو کیونکہ میں نے اُسے اُس کے سارے لشکر اور اُس کے ملک سمیت تیرے حوالہ کر دیا ہے۔ لہٰذا جیسا تُو نے اموریوں کے بادشاہ سیحون کے ساتھ کیا جو حسبون میں حکمران تھا ویسا ہی اُس کے ساتھ بھی کر۔ [35] چنانچہ اُنہوں نے اُسے اُس کے بیٹوں اور اُس کے سارے لشکر کو یہاں تک مارا کہ اُن میں سے کوئی نہ بچا اور اُنہوں نے اُس کے ملک پر قبضہ کر لیا۔

بلق کا بلعام کو بلاوا

۲۲

تب بنی اِسرائیل نے موآب کے میدانوں کی طرف کُوچ کیا اور وہ یریحو کے مقابل دریائے یردن کے پار خیمہ زن ہُوئے۔

[2] بنی اِسرائیل نے اموریوں کے ساتھ جو کچھ کیا تھا وہ سب بلق بن صفّور نے دیکھا تھا۔ [3] اِس لیے موآب نہایت خوف زدہ ہُوا کیونکہ اُن لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ سو موآبی بنی اِسرائیل کی وجہ سے بے حد پریشان ہُوئے۔

[4] چنانچہ موآبیوں نے مِدیانی بزرگوں سے کہا: یہ گروہ ہمارے آس پاس کی ہر شَے کو ایسے چٹ کر جائے گا جیسے کوئی بَیل کھیت کی گھاس کو چٹ کر جاتا ہے۔

چنانچہ بلق بن صفّور نے جو اُن دِنوں موآب کا بادشاہ تھا [5] بعور کے بیٹے بلعام کو بلانے کے لیے اُس کے پاس ایلچی بھیجے جو بڑے دریا کے کنارے واقع اپنی جائے رہایش پتور میں تھا۔ بلق نے کہلا بھیجا کہ:

ایک قوم مِصر سے نکل کر آئی ہے جس کے لوگوں سے ملک کی سطح چھپ گئی ہے اور اب وہ میرے مقابل جم گئے ہیں [6] لہٰذا تُو آ کر اُن لوگوں پر لعنت کر کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ قوی ہیں۔ تب شاید میں اُنہیں شکست دے کر ملک سے باہر نکال سکوں کیونکہ میں جانتا ہُوں کہ جنہیں تُو برکت دیتا ہے اُنہیں برکت ملتی ہے اور جن پر تُو لعنت کرتا ہے وہ ملعون ہوتے ہیں۔

[۷] چنانچہ موآبی اور مدیانی بزرگ اپنے ساتھ فال کھولنے کی اُجرت لے کر روانہ ہُوئے۔ جب وہ بلعام کے پاس پہنچے تو اُسے بلق کا پیغام دے دیا۔ [۸] بلعام نے اُن سے کہا: تُم رات یہیں گزارو اور خداوند مجھے جو جواب دے گا اُسے میں تمہارے پاس لے آؤں گا۔ چنانچہ موآب کے اُمراء بلعام کے ہاں ٹھہر گئے۔

[۹] خدا نے بلعام کے پاس آ کر پُوچھا: تیرے ساتھ یہ کون آدمی ہیں؟

[۱۰] بلعام نے خدا سے کہا: موآب کے بادشاہ بلق بن صفور نے میرے پاس یہ پیغام بھیجا ہے کہ [۱۱] جو قوم مصر سے نکل آئی ہے اُس کے لوگوں سے ملک کی سطح چھپ گئی ہے۔ لہٰذا تُو آ کر میری خاطر اُن پر لعنت کر۔ تب شاید میں اُن سے جنگ کر کے اُنہیں نکال سکوں۔

[۱۲] لیکن خدا نے بلعام سے کہا: تُو اُن کے ساتھ مت جا اور نہ ہی اُن لوگوں پر لعنت کر کیونکہ وہ مبارک ہیں۔

[۱۳] بلعام نے صبح کو اُٹھ کر بلق کے اُمراء سے کہا: تُم اپنے ملک کو لَوٹ جاؤ کیونکہ خداوند مجھے تمہارے ساتھ جانے کی اجازت نہیں دیتا۔

[۱۴] چنانچہ موآبی اُمراء بلق کے پاس لَوٹ آئے اور کہا: بلعام نے ہمارے ساتھ آنے سے اِنکار کر دیا۔

[۱۵] تب بلق نے دوسرے اُمراء روانہ کیے جو تعداد میں زیادہ اور پہلوں سے زیادہ معزّز تھے۔ [۱۶] وہ بلعام کے پاس آئے اور کہا:

بلق بن صفور نے یوں کہا ہے کہ میرے پاس آنے سے مت جھجک [۱۷] کیونکہ میں تجھے نہایت فیّاضی سے صِلہ دوں گا اور جو کچھ تُو مجھ سے کہے گا میں وہی کروں گا۔ لہٰذا تُو آ جا اور میری خاطر اُن لوگوں پر لعنت کر۔

[۱۸] لیکن بلعام نے اُنہیں جواب دیا: چاہے بلق اپنا محل چاندی اور سونے سے بھر کر مجھے دے دے میں اپنے خداوند خدا کے حکم سے تجاوز نہیں کر سکتا [۱۹] لہٰذا تُم اُن لوگوں کی طرح آج کی رات یہیں قیام کرو تب میں دیکھوں گا کہ خداوند مجھ سے اور کیا کہتا ہے۔

[۲۰] اُس رات خدا بلعام کے پاس آیا اور کہا: چونکہ یہ آدمی تجھے بلانے آئے ہیں لہٰذا تُو اُن کے ساتھ چلا جا لیکن جو میں تجھ سے کہوں وہی کرنا۔

بلعام کی گدھی

[۲۱] چنانچہ بلعام صبح کو اُٹھا اور اپنی گدھی پر زین کسا اور موآبی اُمراء کے ہمراہ چل دیا۔ [۲۲] لیکن جب وہ گیا تو خدا کا قہر بھڑک اُٹھا اور خداوند کا فرشتہ اُس کی مزاحمت کرنے کے لیے راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ بلعام اپنی گدھی پر سوار تھا اور اُس کے دو خادم اُس کے ہمراہ تھے۔ [۲۳] جب اُس گدھی نے خداوند کے فرشتہ کو اپنے ہاتھ میں ننگی تلوار لیے راستہ روکے کھڑا دیکھا تو وہ راستہ سے ہٹ کر کھیت میں چلی گئی۔ تب بلعام نے اُسے مارا تا کہ اُسے راستہ پر واپس لے آئے۔

[۲۴] تب خداوند کا فرشتہ دو تاکستانوں کے درمیان ایک تنگ پگڈنڈی پر جا کر کھڑا ہو گیا جس کے دونوں طرف دیواریں تھیں۔ [۲۵] جب اُس گدھی نے خداوند کے فرشتہ کو دیکھا تو وہ دیوار سے ایسی چپک گئی کہ بلعام کا پاؤں دیوار سے ٹکرا گیا۔ چنانچہ اُس نے اُسے پھر مارا۔

[۲۶] تب خداوند کا فرشتہ آگے بڑھ کر ایک ایسے تنگ مقام میں کھڑا ہو گیا جہاں دائیں یا بائیں طرف مُڑنے تک کی جگہ نہ تھی۔ [۲۷] جب اُس گدھی نے خداوند کے فرشتہ کو دیکھا تو وہ بلعام کو لیے ہوئے بیٹھ گئی۔ وہ اِس قدر خفا ہُوا کہ اُسے اپنی لاٹھی سے مارا۔ [۲۸] تب خداوند نے گدھی کا مُنہ کھولا اور اُس نے بلعام سے کہا: میں نے تیرے ساتھ کیا کِیا ہے جو تُو نے مجھے تین بار مارا؟

[۲۹] بلعام نے گدھی کو جواب دیا: تُو نے مجھے بیوقوف بنایا! اگر میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو میں تجھے اُسی وقت مار ڈالتا۔

[۳۰] گدھی نے بلعام سے کہا: کیا میں تیری وہی گدھی نہیں ہُوں جس پر تُو آج تک سوار ہوتا آیا ہے؟ کیا میں نے تیرے ساتھ پہلے کبھی ایسا کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ نہیں۔

[۳۱] تب خداوند نے بلعام کی آنکھیں کھولیں اور اُس نے خداوند کے فرشتہ کو ہاتھ میں ننگی تلوار لیے ہُوئے راہ میں کھڑا دیکھا۔ چنانچہ وہ جھک کر مُنہ کے بل گرا۔

[۳۲] خداوند کے فرشتہ نے اُس سے پُوچھا: تُو نے اپنی گدھی کو تین بار کیوں مارا؟ میں تجھ سے مزاحمت کرنے اِس لیے یہاں آیا ہُوں کہ تیری چال میری نظر میں ٹیڑھی ہے۔ [۳۳] اِس گدھی نے مجھے دیکھا اور تین بار میرے سامنے سے ہٹ گئی۔ اگر وہ نہ ہٹتی تو یقیناً تجھے تو میں مار ہی ڈالتا لیکن اُسے جیتی چھوڑ دیتا۔

[۳۴] بلعام نے خداوند کے فرشتہ سے کہا: میں نے گناہ کیا ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ تُو میرا راستہ روکے کھڑا ہے۔ لیکن اگر تجھے ناگوار گزرتا ہو تو میں واپس چلا جاتا ہُوں۔

[۳۵] خداوند کے فرشتہ نے بلعام سے کہا: تُو اِن آدمیوں کے ساتھ چلا جا لیکن وہی بات کہنا جو میں تجھ سے کہوں۔ لہٰذا بلعام بلق کے اُمراء کے ساتھ چلا گیا۔

[۳۶] جب بلق نے سنا کہ بلعام آ رہا ہے تو وہ اُس کے استقبال کے لیے موآب کے اُس شہر تک گیا جو ارنون کی سرحد پر اُس کے ملک کے آخری کنارے پر ہے۔ [۳۷] بلق نے بلعام سے کہا: میں نے تجھے فوراً بلایا تھا۔ تُو نے آنے میں اِتنی تاخیر کیوں کی؟ کیا میں تجھے معاوضہ دینے کے قابل نہ تھا؟

[۳۸] بلعام نے کہا: اب تو میں تیرے پاس آ ہی چُکا ہُوں لیکن اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکتا؟ جو بات خدا میرے مُنہ میں ڈالے گا میں وہی کہوں گا۔

[۳۹] تب بلعام بلق کے ساتھ ہولیا اور وہ قریت حُصات پہنچ گئے۔ [۴۰] بلق نے مویشی اور بھیڑوں کی قربانیاں پیش کیں اور کچھ گوشت بلعام اور اُن امراء کو دیا جو اُس کے ساتھ تھے۔ [۴۱] دوسرے دِن صبح کو بلق بلعام کو باموت بعل کو لے گیا اور وہاں اوپر سے اُس نے بنی اِسرائیل کو دور دور تک دیکھا۔

بلعام کی پہلی سُخن رانی

۲۳ بلعام نے کہا: میرے لیے یہاں سات مذبحے تعمیر کر اور میرے لیے سات بَیل اور سات مینڈھے بھی تیار رکھ۔ [۲] بلق نے بلعام کے کہنے کے مطابق کیا اور اُن دونوں نے ہر مذبح پر ایک ایک بَیل اور ایک ایک مینڈھا قربان کیا۔

[۳] تب بلعام نے بلق سے کہا: تُو اپنی سوختنی قربانی کے پاس کھڑا رہ جب تک میں جاتا ہُوں۔ شاید خداوند مجھ سے ملاقات کرنے آئے۔ وہ جو کچھ مجھ پر ظاہر کرے گا میں تجھے بتاؤں گا۔ پھر وہ ایک برہنہ ٹیلے پر جا چڑھا۔

[۴] وہاں خدا بلعام سے ملا اور بلعام نے کہا: میں نے سات مذبحے بنائے ہیں اور ہر مذبحہ پر ایک ایک بَیل اور ایک ایک مینڈھا چڑھایا ہے۔

[۵] تب خداوند نے بلعام کے مُنہ میں اپنا کلام ڈالا اور کہا کہ بلق کے پاس لَوٹ جا اور اُسے میرا پیغام پہنچا۔

[۶] چنانچہ وہ اُس کے پاس لَوٹ کر آیا اور اُسے موآب کے سب اُمراء سمیت اپنی سوختنی قربانی کے پاس کھڑا پایا۔ [۷] تب بلعام نے اپنی یہ سُخن رانی کی:

بلق نے مجھے ارام سے،
یعنی شاہِ موآب نے مجھے مشرقی پہاڑوں سے بُلوایا۔
اور کہا کہ آ جا اور میری خاطر یعقوب پر لعنت کر؛
آ جا اور اِسرائیل کو دھمکا۔

[۸] میں اُن پر لعنت کیسے کروں جن پر خدا نے لعنت نہیں کی؟
میں اُنہیں کیسے دھمکی دوں جنہیں خداوند نے دھمکی نہیں دی؟

[۹] چٹانوں کی چوٹیوں پر سے وہ مجھے نظر آتے ہیں،
اور پہاڑوں پر سے میں اُنہیں دیکھتا ہُوں۔
میں ایسی قوم کو دیکھ رہا ہُوں جو الگ رہتی ہے
اور دوسری قوموں میں اپنا شمار نہیں کرتی۔

[۱۰] یعقوب کی دھوُل کے ذرّوں کو کون گن سکتا ہے
یا اِسرائیل کی چوتھائی کو کون شمار کر سکتا ہے؟
کاش میں راستبازوں کی موت مروں
اور میرا انجام بھی اُن ہی کی مانند ہو!

[۱۱] بلق نے بلعام سے کہا: تُو نے میرے ساتھ یہ کیا کِیا؟ میں نے تجھے اپنے دشمنوں پر لعنت کرنے کے لیے بلایا لیکن تُو نے اُنہیں برکت دینے کے سوا کچھ نہ کیا!

[۱۲] اُس نے جواب دیا: کیا میں وہ بات نہ کہوں جو خداوند نے میرے مُنہ میں ڈالی ہے؟

بلعام کی دوسری سُخن رانی

[۱۳] تب بلق نے اُس سے کہا: اب میرے ساتھ دوسری جگہ چل جہاں سے تُو اُن کو دیکھ سکے گا۔ تُو اُن سب کو تو نہیں لیکن اُن کا ایک حِصّہ دیکھ پائے گا اور وہاں سے تُو اُن پر میری خاطر لعنت کرنا۔ [۱۴] چنانچہ وہ اُسے پِسگہ کی چوٹی پر ضُوفیم کے میدان میں لے گیا اور وہاں اُس نے سات مذبحے بنائے اور ہر مذبح پر ایک ایک بَیل اور ایک ایک مینڈھا چڑھایا۔

[۱۵] بلعام نے بلق سے کہا: تُو یہاں اپنی سوختنی قربانی کے پاس ٹھہرا رہ جب تک کہ میں وہاں خداوند سے مِل لوں۔

[۱۶] اور خداوند بلعام سے ملا اور اُس نے اُس کے مُنہ میں اپنا کلام ڈالا اور کہا: بلق کے پاس لَوٹ جا اور اُسے یہ پیغام پہنچا۔

[۱۷] چنانچہ وہ اُس کے پاس لَوٹ آیا اور اُسے موآب کے اُمراء سمیت اپنی سوختنی قربانی کے پاس کھڑا پایا۔ بلق نے اُس سے پُوچھا کہ خداوند نے کیا کہا ہے؟

[۱۸] تب اُس نے اپنی یہ سُخن رانی کی:
اُٹھ اَے بلق اور سن؛
اَے اِبن صفور! میری بات پر کان لگا۔

[۱۹] خدا اِنسان نہیں کہ جھوٹ بولے،
اور نہ وہ آدم زاد ہے کہ اپنا اِرادہ بدلے۔
کیا جو کچھ وہ کہتا ہے اُس پر عمل نہیں کرتا؟
اور جو وعدہ کرتا ہے اُسے پورا نہیں کرتا؟

[۲۰] مجھے تو برکت دینے کا حکم ملا ہے؛
وہ برکت دے چکا ہے اور میں اُسے رد نہیں کر سکتا۔

[۲۱] یعقوب میں کوئی بدبختی نہیں پائی جاتی،
اور نہ اِسرائیل کی برگشتگی اُس کی نظر میں ہے۔
خداوند اُن کا خدا اُن کے ساتھ ہے؛
اور بادشاہ کی للکار اُن کے درمیان ہے۔

[۲۲] خدا اُنہیں مِصر سے نکال کر لایا ہے؛

اور اُن میں جنگلی سانڈ کی سی طاقت ہے۔
۲۳ یعقوب کے خلاف کوئی سحر نہیں چلتا،
اور نہ اِسرائیل کے خلاف غیب دانی ہو سکتی ہے۔
بلکہ یعقوب اور اِسرائیل کے حق میں اب یہ کہا جائے گا،
'دیکھو خدا نے کیسے عجیب کام کیے ہیں؟
۲۴ یہ لوگ شیرنی کی مانند اُٹھتے ہیں،
اور اپنے آپ کو اُس شیر کی مانند تن کر کھڑا رکھتے ہیں
جو اُس وقت تک نہیں ستاتا
جب تک کہ اپنا شکار نہ کھا لے
اور اپنے مقتولوں کا خُون نہ پی لے۔'

۲۵ تب بلق نے بلعام سے کہا: تُو اُن پر نہ تو لعنت کر نہ ہی اُنہیں برکت دے!
۲۶ بلعام نے جواب دیا: کیا میں نے تجھے نہیں بتایا کہ میں وہی کروں گا جو خداوند فرمائے گا؟

بلعام کی تیسری سُخن رانی

۲۷ تب بلق نے بلعام سے کہا: اچھا، میں تجھے ایک اور جگہ لے چلتا ہُوں۔ شاید خدا کو پسند آئے کہ تُو میری خاطر وہاں سے اُن پر لعنت کرے۔ ۲۸ اور بلق، بلعام کو فعور کی چوٹی پر لے گیا جہاں سے بنجر علاقہ نظر آتا ہے۔
۲۹ بلعام نے کہا: میرے لیے یہاں سات مذبحے بنا اور سات بَیل اور سات مینڈھے تیّار کر۔ ۳۰ بلق نے بلعام کے کہنے کے مطابق کیا اور ہر مذبح پر ایک بَیل اور ایک مینڈھا چڑھایا۔

۲۴

جب بلعام نے دیکھا کہ خداوند کی رضا یہی ہے کہ وہ اِسرائیل کو برکت دے تو اُس نے شگون دیکھنے کی پرانی عادت چھوڑ کر اپنا مُنہ بیابان کی طرف موڑا۔ ۲ جب بلعام نے نگاہ کی اور دیکھا کہ بنی اِسرائیل قبیلہ بہ قبیلہ خیمہ زن ہیں تو خدا کی روح اُس پر نازل ہُوئی ۳ اور اُس نے یہ سُخن رانی کی:
بعور کے بیٹے بلعام کی سُخن رانی،
اُس کی الہامی تقریر جس کی آنکھ روشن ہے،
۴ بلکہ یہ اُسی کی الہامی تقریر ہے جو خدا کا کلام سنتا ہے،
جو سجدہ میں گرا ہُوا اپنی بینا آنکھوں سے
قادرِ مطلق کی رویا دیکھتا ہے۔
۵ اَے یعقوب، تیرے خیمے
اور اَے بنی اِسرائیل تیری رہایش گاہیں کیا ہی خُوبصورت ہیں!
۶ وہ وادیوں کی طرح پھیلے ہُوئے ہیں،
گویا لبِ دریا کے باغیچے،
یا خداوند کے لگائے ہُوئے عود کے درخت،
اور ندیوں کے کنارے کے دیودار۔
۷ اُن کی نمدار شاخوں سے بوندیں ٹپکیں گی؛
اور اُن کی جڑوں کو کثرت سے پانی ملے گا۔
اُن کا بادشاہ اجاج سے بھی عظیم تر ہو گا؛
اور اُن کی سلطنت عروج پائے گی۔
۸ خدا اُنہیں مصر سے نکال لایا؛
اُن میں جنگلی سانڈ کی سی طاقت ہے۔
وہ مخالف قوموں کو کھا جاتے ہیں
اور اُن کی ہڈیوں کو چُور چُور کر دیتے ہیں؛
اور اپنے تیروں سے اُن کو چھید ڈالتے ہیں۔
۹ وہ شیر کی طرح تاک لگا کر بیٹھ جاتے ہیں،
بلکہ شیرنی کی طرح۔ اب اُنہیں کون چھیڑے؟
جو تجھے برکت دیں وہ برکت پائیں
اور جو تجھ پر لعنت کریں وہ ملعون ہوں!

۱۰ تب بلق کا غُصّہ بلعام پر بھڑکا۔ اُس نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور اُس سے کہا: میں نے تجھے اپنے دشمنوں پر لعنت کرنے کے لیے بلایا لیکن تینوں بار تُو نے اُنہیں برکت پر برکت دی۔ ۱۱ اب تُو اِسی وقت رخصت ہو اور اپنے گھر چلا جا! میں نے کہا تھا کہ میں تجھے فیّاضی سے صِلہ دوں گا لیکن خداوند نے تجھے اِس صِلہ سے محروم رکھا ہے۔
۱۲ بلعام نے بلق کو جواب دیا: کیا میں نے اُن ایلچیوں سے جنہیں تُو نے میرے پاس بھیجا تھا، یہ نہ کہا تھا کہ ۱۳ اگر بلق اپنا محل بھی چاندی اور سونے سے بھر کر مجھے دے تو بھی میں اپنی طرف سے بھلا یا بُرا کچھ بھی جو خداوند کے حکم کے خلاف ہو، نہیں کر سکتا بلکہ جو کچھ خداوند کہے گا، میں وہی کہوں گا؟ ۱۴ اب میں اپنے لوگوں کے پاس لَوٹ کر جاتا ہُوں لیکن دیکھ میں تجھے جتائے دیتا ہُوں کہ یہ لوگ آنے والے دِنوں میں تیری قوم کے ساتھ کیسا سلوک کریں گے؟

بلعام کی چوتھی سُخن رانی

۱۵ تب اُس نے اپنی سُخن رانی کی،
بعور کے بیٹے بلعام کی سُخن رانی،
اُس کی سُخن رانی جس کی آنکھ روشن ہے،
۱۶ بلکہ یہ اُسی کی سُخن رانی ہے جو خدا کا کلام سنتا ہے،
اور خدا تعالیٰ کا عرفان رکھتا ہے،
جو سجدہ میں گرا ہُوا اپنی بینا آنکھوں سے

قادرِ مطلق کی رویا دیکھتا ہے۔
[۱۷] میں اُسے دیکھوں گا، پر ابھی نہیں؛
وہ مجھے نظر بھی آئے گا، پر نزدیک سے نہیں۔
یعقوب سے ایک ستارہ نکلے گا؛
اور اِسرائیل میں سے ایک عصا بلند ہوگا۔
وہ موآب کی پیشانیوں کو
اور سیت کے سب بیٹوں کی کھوپڑیوں کو کُچل دے گا۔
[۱۸] ادوم مغلوب ہوگا؛
اور اُس کا دشمن، شعیر بھی مغلوب ہوگا،
لیکن اِسرائیل تقویت پاتا جائے گا۔
[۱۹] یعقوب کی نسل میں سے ایک فرمانروا برپا ہوگا
جو شہر کے باقی ماندہ لوگوں کو نابود کر ڈالے گا۔

بلعام کی آخری سخن رانی

[۲۰] تب بلعام نے عمالیق کی طرف نگاہ کی اور یہ سخن رانی کی:
عمالیق قوموں میں اوّل تو تھا،
لیکن آخر کار اُس کا انجام تباہی ہے۔
[۲۱] تب اُس نے قینیوں کی طرف دیکھا اور یہ سخن رانی کی:
تیرا مسکن محفوظ ہے،
اور تیرا آشیانہ چٹان میں بنا ہُوا ہے؛
[۲۲] پھر بھی اَے قینیو! جب اسور تمہیں اسیر کرے گا
تب تُم تباہ ہو جاؤ گے۔
[۲۳] تب اُس نے اپنی سخن رانی جاری رکھی:
ہائے افسوس! اگر خدا کی مرضی نہ ہو تو کون زندہ بچے گا؟
[۲۴] کتّیم کے ساحلوں سے جہاز آئیں گے؛
اور وہ اسور اور عِبر دونوں پر قبضہ کر لیں گے،
لیکن وہ بھی تباہ ہو جائیں گے۔
[۲۵] تب بلعام اُٹھ کر گھر لَوٹا اور بلق نے اپنی راہ لی۔

موآب اِسرائیل کو ورغلاتا ہے

۲۵ اِسرائیلی شطیم میں رہتے تھے اور لوگوں نے اُن موآبی عورتوں کے ساتھ حرامکاری شروع کر دی [۲] جو اُنہیں اپنے دیوتاؤں کی قربانیوں میں آنے کی دعوت دیتی تھیں۔ یہ لوگ وہاں جا کر کھاتے اور اُن دیوتاؤں کو سجدہ کرتے تھے۔ [۳] اِس طرح اسرائیل فعور کے بعل کی عبادت میں شرکت کرنے لگے اور خداوند کا قہر اُن پر بھڑکا۔

[۴] خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: اِن لوگوں کے سب سرغنوں کو لے کر قتل کر اور اُنہیں خداوند کے سامنے دھوپ میں ٹانگ دے تا کہ خداوند کا شدید قہر اسرائیل پر سے ٹل جائے۔

[۵] چنانچہ مُوسیٰ نے اِسرائیل کے حُکّام سے کہا: تمہارے جن جن آدمیوں نے فعور کے بعل کی پوجا کی ہے وہ سب قتل کیے جائیں۔

[۶] اور جب بنی اِسرائیل کی ساری جماعت خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر رو رہی تھی تب ایک اِسرائیلی مُوسیٰ اور سب لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ایک مدیانی عورت کو اپنے خاندان میں لے آیا۔ [۷] تب الیعزر کے بیٹے فینحاس نے جو ہارون کاہن کا پوتا تھا، یہ دیکھا تو اُس نے جماعت میں سے اُٹھ کر ہاتھ میں ایک نیزہ لیا [۸] اور اُس اِسرائیلی کے پیچھے پیچھے خیمہ میں داخل ہُوا اور اُس نے اُس اسرائیلی مرد اور اُس عورت دونوں کے پیٹ میں نیزہ بھونک دیا۔ تب بنی اِسرائیل پر آئی ہُوئی وبا جاتی رہی [۹] اور جتنے لوگ وبا سے مرے تھے اُن کی تعداد ۲۴۰۰۰ تھی۔

[۱۰] خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: [۱۱] الیعزر کے بیٹے فینحاس نے جو ہارون کاہن کا پوتا ہے، میرے قہر کو بنی اسرائیل پر سے ہٹا دیا کیونکہ اُس نے اُن کے درمیان میرے لیے اپنی غیرت کا ایسا مظاہرہ کیا کہ میں نے اپنی غیرت کے جوش میں اُنہیں نابود نہیں کیا [۱۲] اِس لیے اُس سے کہہ کہ میں اُس کے ساتھ اپنا صُلح کا عہد باندھ رہا ہُوں۔ [۱۳] وہ اُس کے اور اُس کی اولاد کے لیے دائمی کہانت کا عہد ہوگا کیونکہ وہ اپنے خدا کے لیے غیرت مند ہُوا اور اُس نے بنی اسرائیل کے لیے کفّارہ دیا۔

[۱۴] اُس اِسرائیلی مرد کا نام جو اُس مدیانی عورت کے ساتھ مارا گیا، زمری تھا جو سلُو کا بیٹا اور شمعون کے خاندان کا سردار تھا۔ [۱۵] اور اُس مدیانی عورت کا نام جو ماری گئی تھی، کزبی تھا۔ وہ صور کی بیٹی تھی جو ایک مدیانی خاندان کا قبائلی سردار تھا۔

[۱۶] خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: [۱۷] مدیانیوں کو حریف جان کر مار ڈالو [۱۸] کیونکہ اُنہوں نے بھی جب تمہیں دھوکا دیا تو حریف ہی جانا جیسا فعور کے معاملہ میں اور اُن کی بہن کزبی کے معاملہ میں ہُوا جو مدیانی سردار کی بیٹی تھی اور اُس وبا میں جو فعور کے سبب پھیلی تھی، ماری گئی تھی۔

دوسری مردُم شماری

۲۶ وبا کے بعد خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون کاہن کے بیٹے الیعزر سے کہا: [۲] بنی اسرائیل کی ساری جماعت میں بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے جتنے لوگ اِسرائیلی لشکر میں خدمت کرنے کے قابل ہوں، اُن سب کی اُن کے آبائی خاندانوں کے مطابق مردُم شُماری کرو۔ [۳] چنانچہ مُوسیٰ اور الیعزر کاہن موآب کے میدانوں میں یردن کے کنارے، یریحو کے مقابل اُن سے مخاطب ہُوئے اور کہا: [۴] بیس سال یا اُس سے زاید عمر کے آدمیوں کی مردُم شُماری کرو جیسا

خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا ہے۔
یہ وہ اِسرائیلی تھے جو مُلکِ مِصر سے نکل آئے تھے:
۵ اِسرائیل کے پہلوٹھے رُوبن کے بیٹے یہ تھے:
حنوک جس سے حنوکیوں کا فرقہ چلا؛
فلّو جس سے فلّویوں کا فرقہ چلا؛
۶ حصرون جس سے حصرونیوں کا فرقہ چلا؛
اور کرمی جس سے کرمیوں کا فرقہ چلا؛
۷ یہ بنی رُوبن کے فرقے تھے اور اُن میں سے جو شُمار کیے گئے اُن کی تعداد ۴۳۷۳۰ تھی۔
۸ فلّو کا بیٹا اِلیاب تھا۔ ۹ اور اِلیاب کے بیٹے نموایل، داتن اور ابیرام ہیں جو جماعت کے نمایندے تھے جنہوں نے مُوسیٰ اور ہارون کے خلاف سرکشی کی تھی اور قورح کے پیروؤں میں سے تھے جب اُنہوں نے خداوند کے خلاف سرکشی کی تھی۔ ۱۰ زمین نے اپنا مُنہ کھولا اور اُنہیں قورح سمیت نگل گئی اور اُس کے پیرو اُس وقت مر گئے جب آگ نے ڈھائی سَو لوگوں کو بھسم کیا اور وہ ایک عبرت کا نشان ٹھہرے۔ ۱۱ البتہ قورح کے بیٹے نہیں مرے تھے۔
۱۲ شمعون کے بیٹے اپنے فرقوں کے مطابق یہ تھے:
نموایل جس سے نموایلیوں کا فرقہ چلا؛
یمین جس سے یمینیوں کا فرقہ چلا؛
یکین جس سے یکینیوں کا فرقہ چلا؛
۱۳ زارح جس سے زارحیوں کا فرقہ چلا؛
اور ساؤل جس سے ساؤلیوں کا فرقہ چلا۔
۱۴ یہ بنی شمعون کے فرقے تھے۔ اِن میں آدمیوں کی تعداد ۲۲۲۰۰ تھی۔
۱۵ جد کے بیٹے اپنے فرقوں کے مطابق یہ تھے:
صفون جس سے صفونیوں کا فرقہ چلا؛
حجّی جس سے حجّیوں کا فرقہ چلا؛
سُونی، جس سے سُونیوں کا فرقہ چلا؛
۱۶ اُزنی جس سے اُزنیوں کا فرقہ چلا؛
عیری جس سے عیریوں کا فرقہ چلا؛
۱۷ ارود، جس سے ارودیوں کا فرقہ چلا؛
اور اریلی جس سے اریلیوں کا فرقہ چلا۔
۱۸ یہ بنی جد کے فرقے تھے اور اُن میں سے جو شُمار کیے گئے اُن کی تعداد ۴۰۵۰۰ تھی۔
۱۹ عیر اور اونان یہوداہ کے بیٹے تھے لیکن وہ مُلکِ کنعان میں مر گئے۔
۲۰ یہوداہ کے بیٹے اپنے فرقوں کے مطابق یہ تھے:
سیلہ جس سے سیلانیوں کا فرقہ چلا؛
فارص جس سے فارصیوں کا فرقہ چلا؛
اور زارح جس سے زارحیوں کا فرقہ چلا۔
۲۱ فارص کے بیٹے یہ تھے:
حصرون جس سے حصرونیوں کا فرقہ چلا؛
حمول جس سے حمولیوں کا فرقہ چلا؛
۲۲ یہ بنی یہوداہ کے فرقے تھے اور اُن میں سے جو شُمار کیے گئے اُن کی تعداد ۷۶۵۰۰ تھی۔
۲۳ اشکار کے بیٹے اپنے فرقوں کے مطابق یہ تھے:
تولع جس سے تولعیوں کا فرقہ چلا؛
فُوّہ جس سے فُوّیوں کا فرقہ چلا؛
۲۴ یسُوب جس سے یسُو بیون کا فرقہ چلا؛
اور سمرون جس سے سمرونیوں کا فرقہ چلا۔
۲۵ یہ اِشکاریوں کے فرقے تھے۔ اِن میں سے جو شُمار کیے گئے اُن کی تعداد ۶۴۳۰۰ تھی۔
۲۶ زبُولون کے بیٹے اپنے فرقوں کے مطابق یہ تھے:
سرد جس سے سردیوں کا فرقہ چلا؛
ایلون جس سے ایلونیوں کا فرقہ چلا؛
اور یہلی ایل جس سے یہلی ایلیوں کا فرقہ چلا۔
۲۷ یہ بنی زبُولون کے فرقے تھے۔ اِن میں سے جو شُمار کیے گئے اُن کی تعداد ۶۰۵۰۰ تھی۔
۲۸ یُوسُف کے بیٹے اپنے فرقوں کے مطابق منسّی اور افرائیم تھے۔
۲۹ منسّی کے بیٹے یہ تھے:
مکیر جس سے مکیریوں کا فرقہ چلا؛ (مکیر سے جلعاد پیدا ہُوا)
جلعاد سے جلعادیوں کا فرقہ چلا؛
۳۰ جلعاد کے بیٹے یہ ہیں:
الیعزر جس سے الیعزریوں کا فرقہ چلا؛
خلق جس سے خلقیوں کا فرقہ چلا؛
۳۱ اسری ایل جس اسری ایلیوں کا فرقہ چلا؛
سکم جس سے سکمیوں کا فرقہ چلا؛
۳۲ سمیدع جس سے سمیدعیوں کا فرقہ چلا؛
اور حفر جس سے حفریوں کا فرقہ چلا۔
۳۳ (حفر کے بیٹے صلافحاد کے ہاں کوئی بیٹا پیدا نہ ہُوا بلکہ صرف

بیٹیاں ہی ہُوئیں جن کے نام محلاؔہ نوعاؔہ حجلاؔہ مِلکاؔہ اور ترضاؔہ تھے۔)
[۳۴] یہ منسّیوں کے فرقے تھے۔ اِن میں سے جو شُمار کیے گئے اُن کی تعداد ۵۲۷۰۰ تھی۔
[۳۵] افرائیمؔ کے بیٹے اپنے فرقوں کے مطابق یہ تھے:
سُوتلحؔ جس سے سُوتلحیوں کا فرقہ چلا؛
بکرؔ جس سے بکریوں کا فرقہ چلا؛
اور تحنؔ جس سے تحنیوں کا فرقہ چلا۔
[۳۶] سُوتلح کے بیٹے یہ تھے:
عیرانؔ جس سے عیرانیوں کا فرقہ چلا۔
[۳۷] یہ بنی افرائیم کے فرقے تھے۔ اِن میں سے جو شُمار کیے گئے اُن کی تعداد ۳۲۵۰۰ تھی۔
یُوسُف کے بیٹوں کے فرقے یہی ہیں۔
[۳۸] بن یمینؔ کے بیٹے اپنے فرقوں کے مطابق یہ تھے:
بلعؔ جس سے بلعیوں کا فرقہ چلا؛
اشبیلؔ جس سے اشبیلیوں کا فرقہ چلا؛
اخیرامؔ جس سے اخیرامیوں کا فرقہ چلا.
[۳۹] سُوفامؔ جس سے سُوفامیوں کا فرقہ چلا؛
اور حُوفامؔ جس سے حُوفامیوں کا فرقہ چلا۔
[۴۰] بلعؔ کے دو بیٹے اردؔ اور نعمانؔ تھے۔
اردؔ سے اردیوں کا فرقہ چلا
اور نعمانؔ سے نعمانیوں کا فرقہ چلا۔
[۴۱] یہ بنی بن یمین کے فرقے تھے۔ اِن میں سے جو شُمار کیے گئے اُن کی تعداد ۴۵۶۰۰ تھی۔
[۴۲] دانؔ کے بیٹے اپنے فرقوں کے مطابق یہ تھے:
سُوحامؔ جس سے سُوحامیوں کا فرقہ چلا؛
یہ دانیوں کے فرقے تھے۔ [۴۳] وہ سبھی سُوحامیوں کے فرقے تھے اور اُن میں سے جو شُمار کیے گئے اُن کی تعداد ۶۴۴۰۰ تھی۔
[۴۴] آشرؔ کے بیٹے اپنے فرقوں کے مطابق یہ تھے:
یمنہؔ جس سے یمنیوں کا فرقہ چلا؛
اِسویؔ جس سے اِسویوں کا فرقہ چلا؛
اور بریعاہؔ جس سے بریعاہیوں کا فرقہ چلا۔
[۴۵] اور بنی بریعاہ یہ ہیں:
حبرؔ جس سے حبریوں کا فرقہ چلا؛
اور ملکی ایلؔ جس سے ملکی ایلیوں کا فرقہ چلا۔
[۴۶] (آشرؔ کی ایک بیٹی تھی جس کا نام سارؔہ تھا۔)
[۴۷] یہ آشریوں کے فرقے تھے۔ اِن میں سے جو شُمار کیے گئے اُن کی تعداد ۵۳۴۰۰ تھی۔
[۴۸] نفتالیؔ کے بیٹے اپنے فرقوں کے مطابق یہ تھے:
یحصی ایلؔ جس سے یحصی ایلیوں کا فرقہ چلا؛
جُونیؔ جس سے جُونیوں کا فرقہ چلا؛
[۴۹] یصرؔ جس سے یصریوں کا فرقہ چلا؛
اور سلیمؔ جس سے سلیمیوں کا فرقہ چلا۔
[۵۰] یہ نفتالیوں کے فرقے تھے۔ اِن میں سے جو شُمار کیے گئے اُن کی تعداد ۴۵۴۰۰ تھی۔
[۵۱] بنی اِسرائیل کے جن لوگوں کا شُمار کیا گیا اُن کی کل تعداد ۶۰۱۷۳۰ تھی۔
[۵۲] خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا: [۵۳] اُنہیں اُن کے ناموں کے شُمار کے مطابق وہ زمین میراث کے طور پر بانٹ دی جائے۔ [۵۴] بڑے گروہ کو زیادہ حصّہ دیا جائے اور چھوٹے گروہ کو کم۔ ہر ایک کو اُن کے درج کیے ہُوئے ناموں کی تعداد کے مطابق میراث ملے۔ [۵۵] خیال رہے کہ زمین قرعہ اندازی کے ذریعہ تقسیم کی جائے۔ ہر قبیلہ جو بھی میراث پائے وہ اُس کے آبائی قبیلہ کے ناموں کے مطابق ہو۔ [۵۶] اور ہر میراث بڑے اور چھوٹے گروہوں میں قرعہ اندازی کے ذریعہ تقسیم کی جائے۔
[۵۷] بنی لاوی جو اپنے اپنے فرقوں کے مطابق شُمار کیے گئے یہ ہیں:
جیرسُونؔ جس سے جیرسُونیوں کا فرقہ چلا؛
قہاتؔ جس سے قہاتیوں کا فرقہ چلا؛
مراریؔ جس سے مراریوں کا فرقہ چلا۔
[۵۸] یہ بھی لاویوں ہی کے فرقے تھے:
لبنیوں کا فرقہ،
حبرونیوں کا فرقہ،
محلیوں کا فرقہ،
مُوشیوں کا فرقہ،
قورحیوں کا فرقہ۔
(قہاتؔ سے عمرامؔ پیدا ہُوا۔ [۵۹] عمرامؔ کی بیوی کا نام یوکبدؔ تھا جو لاویؔ کی نسل سے تھی اور مصرؔ میں لاوی کے ہاں پیدا ہُوئی تھی۔ اُس کے ہاں ہارونؔ، مُوسیٰؔ اور اُن کی بہن مریمؔ عمرام سے پیدا ہُوئے۔ [۶۰] اور ہارونؔ سے ندبؔ، ابیہُو، الیعزر اور اِتمر پیدا ہُوئے۔ [۶۱] لیکن ندبؔ اور ابیہُوؔ تو اُس وقت مر گئے جب اُنہوں نے خداوند کے حُضور میں اُوپری آگ گذرانی تھی۔)

۶۲ لاویوں کے سبھی نرینہ فرزندوں کی تعداد جو ایک ماہ یا اُس سے زاید عمر کے تھے ۲۳۰۰۰ تھی۔ وہ بنی اِسرائیل کے ساتھ اِس لیے نہیں گنے گئے کیونکہ اُنہیں اُن کے ساتھ میراث نہ ملی تھی۔

۶۳ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں مُوسیٰ اور الیعزر کاہن نے موآب کے میدانوں میں یردن کے کنارے یریحو کے مقابل گنا تھا۔ ۶۴ لیکن اُن میں سے ایک بھی اُن اِسرائیلیوں میں شامل نہ تھا جنہیں مُوسیٰ اور ہارون کاہن نے دشتِ سینا میں شمار کیا تھا ۶۵ کیونکہ خداوند نے اُن اسرائیلیوں کو کہہ دیا تھا کہ وہ یقیناً بیابان میں مر جائیں گے اور یفُنّہ کے بیٹے کالب اور نُون کے بیٹے یشوع کے سِوا اُن میں ایک بھی باقی نہیں بچا تھا۔

صِلافِحاد کی بیٹیاں

۲۷ صِلافِحاد حِفر کا بیٹا، جلعاد کا پوتا اور منسّی کے بیٹے مکیر کا پرپوتا تھا۔ اُس کی بیٹیاں یُوسُف کے بیٹے منسّی کے فرقوں کی نسل سے تھیں۔ اُن بیٹیوں کے نام محلاہ، نوعاہ، حجلاہ، مِلکاہ اور ترضاہ تھے۔ وہ آئیں اور ۲ خیمۂ اِجتماع کے دروازہ پر مُوسیٰ، الیعزر کاہن، سربراہوں اور ساری جماعت کے سامنے کھڑی ہو کر کہنے لگیں: ۳ ہمارا باپ بیابان میں مر گیا۔ وہ قورح کے اُن پیروؤں میں سے نہ تھا جنہوں نے خداوند کے خلاف سرکشی کی تھی بلکہ وہ اپنے ہی گناہ میں مرا اور اُس کے کوئی بیٹا نہ تھا۔ ۴ چنانچہ بیٹا نہ ہونے کے باعث ہمارے باپ کا نام اُس کے فرقہ سے کیوں مِٹ جائے؟ لہٰذا ہمیں بھی ہمارے باپ کے رشتہ داروں کے ساتھ میراث میں حصّہ دو۔

۵ چنانچہ مُوسیٰ اُن کا معاملہ خداوند کے سامنے لے گیا ۶ اور خداوند نے اُس سے کہا: ۷ صِلافِحاد کی بیٹیاں ٹھیک کہتی ہیں۔ تُو اُنہیں اُن کے باپ کے رشتہ داروں کے درمیان ضرور ہی کچھ جائداد بطور میراث دینا۔ پس اُن کے باپ کی میراث اُن کے سپرد کر دے۔

۸ اور بنی اِسرائیل سے کہہ کہ اگر کوئی آدمی مر جائے اور اُس کا کوئی بیٹا نہ ہو تو اُس کی میراث اُس کی بیٹی کو دینا۔ ۹ اگر اُس کی کوئی بیٹی بھی نہ ہو تو اُس کی میراث اُس کے بھائیوں کو دینا۔ ۱۰ اور اگر اُس کے کوئی بھائی بھی نہ ہوں تو اُس کی میراث اُس کے باپ کے بھائیوں کو دینا۔ ۱۱ اگر اُس کے باپ کے بھائی بھی نہ ہوں تو اُس فرقہ میں جو بھی اُس کا سب سے قریبی رشتہ دار ہو اُسے اُس کی میراث دینا تا کہ وہ اُس کی ملکیت بن جائے اور یہ بنی اِسرائیل کے لیے خداوند نے مُوسیٰ کو دیے ہُوئے حکم کے مطابق شرعی فرض ہو گا۔

مُوسیٰ کے جانشین کے طور پر یشوع کا تقرّر

۱۲ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ تُو اِس عباریم پہاڑ پر چڑھ کر اُس ملک کو دیکھ جو میں نے بنی اِسرائیل کو عطا کیا ہے۔ ۱۳ اُسے دیکھ لینے کے بعد تُو بھی اپنے بھائی ہارون کی طرح اپنے لوگوں میں جا ملے گا۔ ۱۴ کیونکہ جب دشتِ صین میں پانی کے چشمہ کے پاس جماعت نے سرکشی کی تھی تب تُم دونوں نے میرا حکم نہ مانا اور اُن کی آنکھوں کے سامنے میری تقدیس نہ کی۔ (یہ وہی مریبہ کا چشمہ ہے جو دشتِ صین کے قادِس میں ہے)

۱۵ مُوسیٰ نے خداوند سے کہا: ۱۶ خداوندا! کل نوعِ بشر کی روحوں کے خدا کسی آدمی کو اِس جماعت پر مقرّر کر ۱۷ جو اُن کے سامنے آیا جایا کرے اور جو اُنہیں باہر لے جانے اور اندر لانے میں اُن کا رہبر ہو تا کہ خداوند کی جماعت اُن بھیڑوں کی طرح نہ ہو جن کا کوئی چرواہا نہیں ہوتا۔

۱۸ چنانچہ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ تُو نُون کے بیٹے یشوع کو جو روح سے معمور ہے لے اور اُس پر اپنا ہاتھ رکھ۔ ۱۹ اُسے الیعزر کاہن اور ساری جماعت کے سامنے کھڑا کر اور اُن کے سامنے اُسے اِختیار دے۔ ۲۰ اپنے کچھ اِختیارات اُس کے سپرد کر دے تا کہ بنی اسرائیل کی ساری جماعت اُس کی اطاعت کرے۔ ۲۱ وہ الیعزر کاہن کے سامنے کھڑا ہُوا کرے جو خداوند کے سامنے اُس کی خاطر اُوریم کا حکم دریافت کیا کرے گا۔ اسی کے حکم سے وہ اور بنی اِسرائیل کی ساری جماعت باہر جایا کریں اور اُسی کے حکم سے وہ اندر آئیں۔

۲۲ چنانچہ مُوسیٰ نے خداوند کے حکم کے مطابق عمل کیا۔ اُس نے یشوع کو لیا اور الیعزر کاہن اور ساری جماعت کے سامنے کھڑا کیا ۲۳ تب خداوند نے جو ہدایات مُوسیٰ کی معرفت دی تھیں اُن کے مطابق اُس نے اپنے ہاتھ یشوع پر رکھے اور اُسے اِختیار بخشا۔

روزمرّہ کی قربانیاں

۲۸ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ۲ بنی اِسرائیل کو یہ حکم سنا اور اُن سے کہہ کہ تُم میرا چڑھاوا یعنی میری وہ غذا جو میرے لیے فرحت بخش خُوشبو والی آتشین قربانی ہے وقتِ مقرّرہ پر یاد سے پیش کرتے رہنا۔ ۳ اُن سے کہہ کہ خداوند کے لیے تُم جو آتشین قربانی پیش کرو وہ یہ ہے: ہر روز حسبِ معمول دو بے عیب یک سالہ برّے سوختنی قربانی کے طور پر چڑھایا کرنا۔ ۴ ایک برّہ صبح کو اور دوسرا شام کو چڑھانا۔ ۵ اور ساتھ ہی ایفہ کے دسویں حصّہ کے برابر میدہ میں چوتھائی ہین کوٹ کر نکالا ہُوا زیتون کا تیل ملا کر نذر کی قربانی کے طور پر پیش کرنا۔ ۶ یہ وہی دائمی سوختنی قربانی ہے جو کوہِ سینا پر مقرّر کی گئی تھی تا کہ خداوند کے حُضور فرحت بخش خُوشبو دینے والی آتشین قربانی ٹھہرے۔ ۷ اور اُس کے ساتھ فی برّہ ہین کا چوتھائی حصّہ مے تپاون کے طور پر لائی جائے۔ یہ تپاون خداوند کے لیے مَقدِس میں چڑھانا۔ ۸ دوسرا برّہ شام کے وقت چڑھانا اور اُس کے ساتھ بھی صبح کی طرح نذر کی قربانی اور تپاون ہو۔ یہ خداوند کے حُضور

فرحت بخش خُوشبو دینے والی آتشین قربانی ہوگی۔

سبت کی قربانی

۹ اور سبت کے دِن دو بےعیب یک سالہ برّے اور ایفہ کا پانچواں حِصّہ تیل مِلا ہُوا مَیدہ تپاون کے ساتھ نذر کی قربانی کے طور پیش کرنا۔ ۱۰ حسبِ معمول پیش کی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کے تپاون کے علاوہ یہ ہر سبت کی سوختنی قربانی ہے۔

ماہانہ قربانیاں

۱۱ ہر مہینہ کے پہلے دِن دو بچھڑے، ایک مینڈھا اور سات یک سالہ نر برّے جو سب کے سب بےعیب ہوں سوختنی قربانی کے طور پر خداوند کے حُضور میں چڑھایا کرنا۔ ۱۲ ہر بچھڑے کے ساتھ ایفہ کا تین دہائی حِصّہ تیل مِلا ہُوا مَیدہ اور ہر مینڈھے کے ساتھ ایفہ کا پانچواں حِصّہ تیل مِلا ہُوا مَیدہ ۱۳ اور ہر برّہ کے ساتھ ایفہ کا دسواں حِصّہ تیل مِلا ہُوا مَیدہ نذر کی قربانی کے طور پر پیش کرنا۔ یہ سوختنی قربانی خداوند کے لیے فرحت بخش خُوشبو دینے والی آتشین قربانی ٹھہرے۔ ۱۴ ہر بچھڑے کے ساتھ نصف ہین ہر مینڈھے کے ساتھ ایک تہائی ہین اور ہر برّہ کے ساتھ پاؤ ہین مَے تپاون کے طور پر دی جائے۔ یہ ماہانہ سوختنی قربانی ہے جو سال بھر ہر نئے چاند کے موقعہ پر پیش کی جائے۔ ۱۵ حسبِ معمول پیش کی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کے ساتھ دیئے جانے والے تپاون کے علاوہ ایک بکرا خداوند کے لیے گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کیا جائے۔

فسح

۱۶ پہلے مہینہ کے چودھویں دِن خداوند کا فسح ہُوا کرے۔ ۱۷ اور اُسی مہینہ کے پندرھویں دِن عید منائی جائے اور سات دِن تک بےخمیری روٹی کھائی جائے۔ ۱۸ پہلے دِن مُقدّس اِجتماع ہو اور کوئی حسبِ معمول کام نہ کیا جائے۔ ۱۹ اور خداوند کے لیے آتشین قربانی پیش کی جائے جو دو بچھڑوں، ایک مینڈھے اور سات یک سالہ نر برّوں کی سوختنی قربانی پر مشتمل ہو جو سب کے سب بےعیب ہوں۔ ۲۰ ہر بچھڑے کے ساتھ ایفہ کا تین دہائی حِصّہ تیل مِلا ہُوا مَیدہ، ہر مینڈھے کے ساتھ ایفہ کا پانچواں حِصّہ تیل مِلا ہُوا مَیدہ ۲۱ اور ساتوں برّوں میں سے ہر ایک کے ساتھ دسواں حِصّہ نذر کی قربانی کے طور پر پیش کرنا۔ ۲۲ گناہ کی قربانی کے طور پر ایک بکرے کا اضافہ کرنا تاکہ اُس سے تمہارے لیے کفّارہ دیا جائے۔ ۲۳ اُنہیں صبح کو حسبِ معمول دی جانے والی سوختنی قربانی کے علاوہ پیش کرنا۔ ۲۴ اِسی طرح سات دِن تُم روزانہ آتشین قربانی کی یہ غذا چڑھانا تاکہ وہ خداوند کے لیے فرحت بخش خُوشبو ٹھہرے۔ یہ حسبِ معمول دی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کے تپاون کے علاوہ پیش کی جائے۔ ۲۵ ساتویں دِن پھر تمہارا مُقدّس اِجتماع ہو اور کوئی حسبِ معمول کام انجام نہ دیا جائے۔

ہفتوں کی عید

۲۶ پہلے پھلوں کے دِن جب تُم ہفتوں کی عید کے موقعہ پر خداوند کے لیے نئی نذر کی قربانی پیش کرو تب بھی تمہارا مُقدّس اِجتماع ہو اور اُس روز بھی کوئی حسبِ معمول کام انجام نہ دیا جائے۔ ۲۷ اور دو بچھڑے، ایک مینڈھا اور سات یک سالہ نر برّے سوختنی قربانی کے طور پر گذرانو جو خداوند کے لیے فرحت بخش خُوشبو ہو۔ ۲۸ ہر بچھڑے کے ساتھ نذر کی قربانی کے طور پر ایفہ کا تین دہائی حِصّہ تیل مِلا ہُوا مَیدہ ہو، مینڈھے کے ساتھ ایفہ کا پانچواں حِصّہ ۲۹ اور سات برّوں میں سے ہر برّہ کے ساتھ ایفہ کا دسواں حِصّہ ہو ۳۰ اور ایک بکرا بھی شامل کرلو تاکہ تمہارے لیے کفّارہ دیا جائے۔ ۳۱ حسبِ معمول دی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کی نذر کی قربانی کے علاوہ تُم اُنہیں بھی اُن کے تپاون کے ساتھ پیش کرنا۔ البتّہ خیال رہے کہ سب جانور بےعیب ہوں۔

نرسنگوں کی عید

۲۹ ساتویں مہینہ کے پہلے دِن تمہارا مُقدّس اِجتماع ہو اور اُس دِن کوئی حسبِ معمول کام نہ کیا جائے۔ یہ تمہارے لیے نرسنگے پھونکنے کا دِن ہے۔ ۲ تُم ایک بچھڑا، ایک مینڈھا اور سات یک سالہ نر برّے جو سب کے سب بےعیب ہوں سوختنی قربانی کے طور پر پیش کرنا تاکہ خداوند کے لیے فرحت بخش خُوشبو ٹھہرے۔ ۳ بچھڑے کے ساتھ نذر کی قربانی کے طور پر ایفہ کا تین دہائی حِصّہ تیل مِلا ہُوا مَیدہ ہو؛ مینڈھے کے ساتھ پانچواں حِصّہ ۴ اور سات برّوں میں سے ہر ایک برّہ کے ساتھ دسواں حِصّہ ہو۔ ۵ اور ایک بکرا بھی شامل کرلو تاکہ تمہارے لیے کفّارہ دیا جائے۔ ۶ یہ مقرّرہ ماہانہ اور روزمرّہ دی جانے والی سوختنی قربانیوں اور اُن کے ساتھ کی نذر کی قربانیوں اور تپاون کے علاوہ ہیں۔ یہ خداوند کے حُضور فرحت بخش خُوشبو والی آتشین قربانیوں کے طور پر پیش کی جائیں۔

یومِ کفّارہ

۷ اِسی ساتویں مہینہ کے دسویں دِن تمہارا مُقدّس اِجتماع ہو۔ اُس دِن تُم روزہ رکھو اور کوئی کام نہ کرو۔ ۸ اور خداوند کے حُضور فرحت بخش خُوشبو کے لیے ایک بچھڑا، ایک مینڈھا اور سات یک سالہ نر برّے جو سب کے سب بےعیب ہوں سوختنی قربانی کے طور پر پیش کرنا۔ ۹ بچھڑے کے ساتھ نذر کی قربانی کے طور پر ایفہ کا تین دہائی حِصّہ تیل مِلا ہُوا مَیدہ ہو، مینڈھے کے ساتھ پانچواں حِصّہ۔ ۱۰ اور سات برّوں میں سے ہر ایک برّہ کے ساتھ دسواں حِصّہ ہو۔ ۱۱ اور ایک بکرا گناہ کی قربانی کے طور پر بھی شامل کرلو جو کفّارہ کے لیے دی ہُوئی گناہ کی قربانی اور حسبِ معمول دی جانے

والی سوختنی قربانی اور اُس کی نذر کی قربانی اور تپاون کے علاوہ ہو۔

خیموں کی عید

[۱۲] ساتویں مہینہ کے پندرھویں دِن پھر تمہارا مُقدّس اِجتماع ہو۔ اُس دِن تُم کوئی حسبِ معمول کام نہ کرنا اور سات دِن تک خداوند کے لیے عید منانا [۱۳] اور سوختنی قربانی کے طور پر تیرہ بچھڑے، دو مینڈھے اور چودہ یک سالہ نر برّے جو سب کے سب بے عیب ہوں گذرانو تا کہ وہ خداوند کے لیے فرحت افزا خُوشبو کی آتشین قربانی ٹھہرے۔ [۱۴] تیرہ بچھڑوں میں سے ہر بچھڑے کے ساتھ نذر کی قربانی کے طور پر ایفہ کا تین دہائی حِصّہ تیل مِلا ہُوا مَیدہ ہو اور دونوں مینڈھوں میں سے ہر مینڈھے کے ساتھ پانچواں حِصّہ۔ [۱۵] اور چودہ برّوں میں سے ہر برّہ کے ساتھ دسواں حِصّہ ہو۔ [۱۶] اور ایک بکرا گناہ کی قربانی کے طور بھی شامل کرلو جو حسبِ معمول دی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کی نذر کی قربانی اور تپاون کے علاوہ ہو۔

[۱۷] دوسرے دِن بارہ بچھڑے، دو مینڈھے اور چودہ یک سالہ نر برّے جو سب کے سب بے عیب ہوں چڑھانا۔ [۱۸] بچھڑوں، مینڈھوں اور برّوں کے ساتھ اُن کے اعداد شمار کے مطابق نذر کی قربانیاں اور تپاون بھی گذراننا۔ [۱۹] اور ایک بکرا گناہ کی قربانی کے طور پر بھی شامل کرلو جو حسبِ معمول دی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کی نذر کی قربانی اور تپاون کے علاوہ ہو۔

[۲۰] تیسرے دِن گیارہ بچھڑے، دو مینڈھے اور چودہ یک سالہ نر برّے جو سب کے سب بے عیب ہوں چڑھانا۔ [۲۱] بچھڑوں، مینڈھوں اور برّوں کے ساتھ اُن کے اعداد شمار کے مطابق نذر کی قربانیاں اور تپاون بھی گذراننا۔ [۲۲] اور ایک بکرا گناہ کی قربانی کے طور پر بھی شامل کرلو جو حسبِ معمول دی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کی نذر کی قربانی اور تپاون کے علاوہ ہو۔

[۲۳] چوتھے دِن دس بچھڑے، دو مینڈھے اور چودہ یک سالہ نر برّے جو سب کے سب بے عیب ہوں چڑھانا۔ [۲۴] بچھڑوں، مینڈھوں اور برّوں کے ساتھ اُن کے اعداد شمار کے مطابق نذر کی قربانیاں اور تپاون بھی گذراننا۔ [۲۵] اور ایک بکرا گناہ کی قربانی کے طور پر بھی شامل کرلو جو حسبِ معمول دی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کی نذر کی قربانی اور تپاون کے علاوہ ہو۔

[۲۶] پانچویں دِن نَو بچھڑے، دو مینڈھے اور چودہ یک سالہ نر برّے جو سب کے سب بے عیب ہوں چڑھانا۔ [۲۷] بچھڑوں، مینڈھوں اور برّوں کے ساتھ اُن کے اعداد شمار کے مطابق نذر کی قربانیاں اور تپاون بھی گذراننا۔ [۲۸] اور ایک بکرا گناہ کی قربانی کے طور پر بھی شامل کرلو جو حسبِ معمول دی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کی نذر کی قربانی اور تپاون کے علاوہ ہو۔

[۲۹] چھٹے دِن آٹھ بچھڑے، دو مینڈھے اور چودہ یک سالہ نر برّے جو سب کے سب بے عیب ہوں چڑھانا۔ [۳۰] بچھڑوں، مینڈھوں اور برّوں کے ساتھ اُن کے اعداد شمار کے مطابق نذر کی قربانیاں اور تپاون بھی گذراننا۔ [۳۱] اور ایک بکرا گناہ کی قربانی کے طور پر بھی شامل کرلو جو حسبِ معمول دی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کی نذر کی قربانی اور تپاون کے علاوہ ہو۔

[۳۲] ساتویں دِن سات بچھڑے، دو مینڈھے اور چودہ یک سالہ نر برّے جو سب کے سب بے عیب ہوں چڑھانا۔ [۳۳] بچھڑوں، مینڈھوں اور برّوں کے ساتھ اُن کے اعداد شمار کے مطابق نذر کی قربانیاں اور تپاون بھی گذراننا۔ [۳۴] اور ایک بکرا گناہ کی قربانی کے طور پر بھی شامل کرلو جو حسبِ معمول دی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کی نذر کی قربانی اور تپاون کے علاوہ ہو۔

[۳۵] آٹھویں دِن تمہارا اِجتماع ہو اور کوئی حسبِ معمول کام نہ کیا جائے۔ [۳۶] اور سوختنی قربانی کے طور پر ایک بچھڑا، ایک مینڈھا اور سات یک سالہ نر برّے جو سب کے سب بے عیب ہوں گذرانو تا کہ وہ خداوند کے لیے فرحت افزا خُوشبو کی آتشین قربانی ٹھہرے۔ [۳۷] بچھڑے، مینڈھے اور برّوں کے ساتھ اُن کے اعداد شمار کے مطابق نذر کی قربانیاں اور تپاون بھی گذراننا۔ [۳۸] اور ایک بکرا گناہ کی قربانی کے طور پر بھی شامل کرلو جو حسبِ معمول دی جانے والی سوختنی قربانی اور اُس کی نذر کی قربانی اور تپاون کے علاوہ ہو۔

[۳۹] تُم اپنی معینہ عیدوں کے موقعوں پر اپنی منّتوں اور رضا کی قربانیوں کے علاوہ اپنی سوختنی قربانیاں، نذر کی قربانیاں، تپاون اور سلامتی کی قربانیاں گذراننا۔

[۴۰] مُوسیٰ نے بنی اِسرائیل کو وہ سب کچھ بتادیا جس کا حکم خداوند نے اُسے دیا تھا۔

قسموں سے متعلق شرع

۳۰ مُوسیٰ نے اِسرائیل کے قبیلوں کے سربراہوں سے کہا: خداوند نے یہ حکم دیا ہے کہ [۲] جب کوئی آدمی خداوند کی منّت مانے یا قسم کھا کر کوئی عہد و پیمان کر بیٹھے تو وہ اپنا عہد نہ توڑے بلکہ جو کچھ اُس نے کہا ہے اُسے پُورا کرے۔

[۳] جب کوئی عورت اپنے باپ کے گھر میں رہتے ہُوئے خداوند سے منّت مانے یا کوئی عہد و پیمان کر بیٹھے [۴] اور اُس کا باپ اُس کی منّت یا عہد کے بارے میں سن کر اُس سے کچھ نہ کہے تو اُس کی

سب منّتیں اور عہد و پیمان جو اُس نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے برقرار رہیں گے۔ [5] لیکن اگر اُس کا باپ جب یہ سن لے اور اُسے منع کر دے تو اُس کی کوئی منّت یا کوئی عہد و پیمان جسے اُس نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہو برقرار نہیں رہے گا۔ خداوند اُسے بری کر دے گا کیونکہ اُس کے باپ نے اُسے منع کیا ہے۔

[6] اگر وہ منّت ماننے کے بعد بیاہ کر لے یا اُس کے ہونٹوں پر ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے کوئی ایسی بات آ جائے جو اُس نے اپنے اوپر فرض ٹھہرائی ہو [7] اور اُس کا خاوند اُن کے بارے میں سن کر اُس سے کچھ نہ کہے تو اُس کی منّتیں یا عہد و پیمان جو اُس نے اپنے اوپر فرض ٹھہرائے ہیں برقرار رہیں گے۔ [8] لیکن اگر اُس کا خاوند جب یہ سن لے اور اُسے منع کر دے تو وہ اُس منّت کو اور ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے کیے ہُوئے وعدے کو جو اُس نے اپنے اوپر فرض ٹھہرایا ہو منسوخ کرتا ہے تو خداوند اُسے بری کر دے گا۔

[9] لیکن کوئی بیوہ یا مطلقّہ عورت جو منّت مانے یا اپنے اوپر کوئی پابندی عاید کر لے وہ برقرار رہے گی۔

[10] اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے ساتھ رہتے ہُوئے کوئی منّت مانے یا قسم کھا کر اپنے اوپر کوئی پابندی عاید کر لیتی ہے [11] اور اُس کا خاوند یہ سن کر اُس سے کچھ نہ کہے اور اُسے منع نہ کرے تو اُس کی ساری منّتیں اور اُس کی اپنے آپ پر عاید کی ہُوئی پابندیاں برقرار رہیں گی۔ [12] لیکن اگر اُس کا خاوند اُنہیں سننے کے بعد منسوخ کر دیتا ہے تو اُس کے مُنہ سے نکلی ہُوئی کوئی منّت یا پابندی برقرار نہ رہے گی۔ اُس کے خاوند نے اُنہیں منسوخ کیا ہے اور خداوند اُسے بری کر دے گا۔ [13] اُس کا خاوند اُس کی مانی ہُوئی کسی بھی منّت کو یا قسم کھا کر پرہیزگاری کے لیے اپنے اوپر عاید کی ہُوئی کسی بھی پابندی کو قائم رکھ سکتا ہے یا منسوخ کر سکتا ہے۔ [14] لیکن اگر اُس کا خاوند اُس کے متعلق کسی دِن بھی اُس سے کچھ نہ کہے تب وہ اُس کی تمام منّتیں اور خود پر عاید کی ہُوئی پابندیاں برقرار رکھتا ہے۔ وہ اس لیے برقرار رہتی ہیں کہ اُس نے اُن کے متعلق سن کر بھی اُس سے کچھ نہ کہا۔ [15] البتّہ اگر وہ اُن کے بارے میں سننے کے کچھ عرصہ بعد اُنہیں منسوخ کرتا ہے تو وہ اُس کے گناہ کا ذمّہ دار ہو گا۔

[16] خاوند اور بیوی کے درمیان اور باپ اور اُس کے گھر میں رہتی ہُوئی اُس کی جوان بیٹی کے درمیان آپس کے تعلقات کے متعلق خداوند نے یہ آئین مُوسیٰ کو دیئے۔

مِدیانیوں سے اِنتقام

۳۱ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: [2] مِدیانیوں سے بنی اِسرائیل کا اِنتقام لے۔ اُس کے بعد تُو اپنے لوگوں میں جا ملے گا۔

[3] چنانچہ مُوسیٰ نے لوگوں سے کہا: اپنے میں سے چند آدمیوں کو مِدیانیوں کے خلاف جنگ کرنے اور اُن سے خداوند کا اِنتقام لینے کے لیے مسلّح کر لو۔ [4] اِسرائیل کے ہر قبیلہ میں سے ایک ایک ہزار آدمی جنگ کے لیے بھیجو۔ [5] چنانچہ اِسرائیل کے فرقوں میں سے فی قبیلہ ایک ہزار کے حساب سے بارہ ہزار آدمیوں نے جنگ کے لیے ہتھیار باندھ لیے۔ [6] یوں مُوسیٰ نے ہر قبیلہ میں سے ایک ہزار آدمیوں کو جنگ کے لیے الیعزر کاہن کے بیٹے فینحاس کے ساتھ بھیجا جس نے مَقدِس کے ظروف اور جنگ کا نعرہ بلند کرنے کے لیے نرسنگے اپنے ساتھ لیے۔

[7] خداوند نے مُوسیٰ کو دیئے ہُوئے حکم کے مطابق وہ مِدیانیوں سے لڑے اور اُنہوں نے ہر آدمی کو مار ڈالا [8] جن لوگوں کو اُنہوں نے مَوت کے گھاٹ اُتارا اُن میں عوّی، رقم، صور، حور اور رِبع یہ پانچ مِدیانی بادشاہ بھی تھے۔ اُنہوں نے بعور کے بیٹے بلعام کو بھی تلوار سے قتل کیا۔ [9] اِسرائیلیوں نے مِدیانی عورتوں اور بچّوں کو اسیر کیا اور مِدیانیوں کے مویشیوں کے تمام ریوڑ اور بھیڑ بکریوں کے تمام گلّے اور سارا مال و اسباب لُوٹ لیا۔ [10] اُنہوں نے اُن تمام شہروں کو جہاں مِدیانی آباد تھے اور اُن کی سب لشکر گاہوں کو نذرِ آتش کر دیا۔ [11] تب اُنہوں نے لوگوں اور جانوروں سمیت تمام مالِ غنیمت کو جمع کیا [12] اور تمام اسیروں اور مالِ غنیمت کو مُوسیٰ، الیعزر کاہن اور بنی اِسرائیل کی ساری جماعت کے پاس اپنی لشکر گاہ میں لے آئے جو یریحو کے مقابل یردن کے کنارے موآب کے مَیدانوں میں تھی۔

[13] مُوسیٰ اور الیعزر کاہن اور جماعت کے سب سربراہ اُن کے استقبال کے لیے لشکر گاہ کے باہر گئے۔ [14] مُوسیٰ جنگ سے لوٹے ہُوئے اُن سپہ سالاروں پر جھلاّیا جو ہزاروں اور سینکڑوں فوجیوں کی قیادت کر رہے تھے۔

[15] اُس نے اُن سے پُوچھا: کیا تُم نے سب عورتوں کو زندہ رہنے دیا؟ [16] فغور میں جو کچھ ہُوا اُس وقت یہی عورتیں بلعام کی صلاح سے اِسرائیلیوں کو خداوند سے برگشتہ کرنے کا ذریعہ بنی تھیں اور خداوند کے لوگوں میں وبا پھیلی تھی۔ [17] لہٰذا سب لڑکوں کو مار ڈالو اور ہر اُس عورت کو بھی مار ڈالو جو کسی مرد کے ساتھ ہم بستر ہو چکی ہو۔ [18] لیکن ہر اُس لڑکی کو اپنے لیے بچائے رکھو جو کبھی کسی مرد کے ساتھ ہم بستر نہ ہُوئی ہو۔

[19] تُم سب جنہوں نے کسی کو قتل کیا ہو یا کسی مقتول کو چھُوا ہو سات دِن تک لشکر گاہ کے باہر رہو۔ تیسرے اور ساتویں دِن تُم اپنے آپ کو اور اپنے اسیروں کو پاک کر لو۔ [20] تُم ہر کپڑے کو اور چمڑے، بکری کے بالوں اور لکڑی سے بنی ہُوئی ہر شَے کو پاک کر لو۔

۲۱ تب الیعزر کاہن نے اُن سپاہیوں سے جو جنگ کرنے گئے تھے کہا: خداوند کی مُوسیٰ کو دی ہُوئی شرع کا یہ تقاضا ہے کہ ۲۲ سونا، چاندی، کانسا، لوہا، رانگا اور سیسا ۲۳ اور دوسری کوئی شے جو آگ کی تاب لا سکے اُسے آگ میں ڈالا جائے، تب وہ صاف ہو گی۔ لیکن اُسے طہارت کے پانی سے بھی پاک کیا جائے۔ اور جو کچھ آگ کو برداشت نہ کر سکے اُسے اُس پانی میں ڈالا جائے۔ ۲۴ ساتویں دِن تُم اپنے کپڑے دھونا۔ اور پاک وصاف ہو کر لشکر گاہ میں آ جانا۔

مالِ غنیمت کا بٹوارہ

۲۵ خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ۲۶ تُو اور الیعزر کاہن اور جماعت کے خاندانوں کے سرپرست مِل کر اُن لوگوں اور جانوروں کو شمار کرو جو اسیر کیے گئے تھے ۲۷ اور مالِ غنیمت کو جنگ میں شریک ہونے والے سپاہیوں اور بقیہ جماعت کے درمیان تقسیم کر۔ ۲۸ اُن سپاہیوں کے حِصّہ میں، جو جنگ میں لڑے تھے، خداوند کے لیے خراج کے طور پر ہر پانچ سَو لوگوں، مویشیوں، گدھوں، بھیڑوں اور بکریوں میں سے ایک کے حساب سے ایک حِصّہ لے لے۔ ۲۹ اُن کے نِصف حِصّہ میں سے تُو یہ خراج لے کر اُسے الیعزر کاہن کو خداوند کے نذرانہ کے طور پر دے دے۔ ۳۰ اور بنی اِسرائیل کے نِصف حِصّہ میں سے ہر پچاس کے پیچھے ایک ایک لینا خواہ وہ اِنسان ہوں یا مویشی، گدھے، بھیڑیں، بکریاں یا کوئی اور جانور۔ اُنہیں لاویوں کو دینا جو خداوند کے مسکن کی حفاظت کے ذمّہ دار ہیں۔ ۳۱ چنانچہ خداوند نے مُوسیٰ کو جو حکم دیا تھا، مُوسیٰ اور الیعزر کاہن نے وہی کیا۔

۳۲ لُوٹ کا مال جو سپاہیوں کے ہاتھ لگا تھا اُس کے علاوہ بچا ہُوا مالِ غنیمت یہ تھا: ۶۷۵۰۰۰ بکریاں، ۳۳ ۷۲۰۰۰ مویشی، ۳۴ ۶۱۰۰۰ گدھے، ۳۵ ۳۲۰۰۰ ایسی عورتیں جو کسی مرد کے ساتھ ہم بستر نہ ہُوئی تھیں۔

۳۶ جنگ میں لڑنے والوں کا نِصف حِصّہ یہ تھا: ۳۳۷۰۰۰ بھیڑیں، ۳۷ جن میں سے ۶۷۵ خداوند کے لیے تھیں، ۳۸ ۳۶۰۰۰ مویشی جن میں ۷۲ خداوند کے لیے تھے۔ ۳۹ ۳۰۵۰۰ گدھے جن میں ۶۱ خداوند کے تھے۔ ۴۰ ۱۶۰۰۰ مرد جن میں ۳۲ خداوند کے لیے تھے،

۴۱ جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا اُسی کے مطابق اُس نے وہ خراج الیعزر کاہن کو خداوند کے حِصّہ کے طور پر دیا۔

۴۲ بنی اِسرائیل کا نِصف حِصّہ جسے مُوسیٰ نے جنگی مردوں کے حِصّہ سے الگ کر لیا تھا، ۴۳ یعنی جماعت کا نِصف حِصّہ یہ تھا: ۳۳۷۵۰۰ بھیڑیں، ۴۴ ۳۶۰۰۰ مویشی، ۴۵ ۳۰۵۰۰ گدھے، ۴۶ ۱۶۰۰۰ مرد، ۴۷ اور بنی اِسرائیل کے نِصف حِصّہ میں سے مُوسیٰ نے خدا کے حکم کے مطابق ہر پچاس مردوں اور جانوروں کے پیچھے ایک ایک چن کر لاویوں کو دیا جو خداوند کے مسکن کی حفاظت کے ذمّہ دار تھے۔

۴۸ تب وہ سپہ سالار جو ہزاروں اور سینکڑوں کے فوجی دستوں کی سرکردگی کر رہے تھے، مُوسیٰ کے پاس آئے ۴۹ اور اُس سے کہنے لگے: تیرے خادموں نے اُن سپاہیوں کا جو ہمارے ماتحت تھے شمار کیا اور اُن میں سے ایک بھی کم نہ ہُوا۔ ۵۰ چنانچہ بازو بند، کنگن، انگوٹھیاں، کان کی بالیاں اور گلوبند جیسی سونے کی چیزوں میں سے جو کچھ ہمارے ہاتھ لگا اُسے ہم خداوند کے حُضور میں ہدیہ کے طور پر لائے ہیں تا کہ ہمارے لیے خداوند کے حُضور کفّارہ دیا جائے۔

۵۱ تب مُوسیٰ اور الیعزر کاہن نے اُن سے وہ سونا لے لیا جو گھڑے ہُوئے گہنوں کی شکل میں تھا۔ ۵۲ ہزاروں اور سینکڑوں سپاہیوں کے سپہ سالاروں سے لیے ہُوئے سونے کا وزن جسے مُوسیٰ اور الیعزر نے خداوند کے حُضور میں ہدیہ کے طور پر پیش کیا تھا، ۱۶۷۵۰ مِثقال تھا۔ ۵۳ ہر جنگی سپاہی نے اپنے لیے کچھ نہ کچھ لُوٹا تھا۔ ۵۴ مُوسیٰ اور الیعزر کاہن نے ہزاروں اور سینکڑوں سپاہیوں کے سپہ سالاروں سے سونا لے لیا اور وہ اُسے خداوند کے حُضور میں بنی اِسرائیل کی یادگار کے طور پر خیمۂ اِجتماع میں لے آئے۔

یردن کے آر پار کے قبیلے

۳۲ بنی رُوبن اور بنی جدّ نے، جن کے پاس جانوروں کے بڑے بڑے ریوڑ اور گلّے تھے، جب یہ دیکھا کہ یعزیر اور جلعاد کے ملک مویشیوں کے لیے نہایت اچھے ہیں ۲ تو وہ مُوسیٰ اور الیعزر کاہن اور جماعت کے سربراہوں کے پاس آ کر کہنے لگے: ۳ عطارات، دیبون، یعزیر، نمرہ، حسبون، الیعالی، شبام، نبو اور بعون ۴ کا ملک، جن پر خداوند نے بنی اِسرائیل کو فتح بخشی، مویشیوں کے لیے نہایت مناسب ہے اور تیرے خادموں کے پاس مویشی ہیں۔ ۵ پھر اُنہوں نے کہا: اگر ہم پر تیری نظرِ عنایت ہے تو یہ ملک اپنے خادموں کو میراث کے طور پر عطا فرما اور ہم پر یردن پار کرنے کی نوبت نہ لا۔

۶ مُوسیٰ نے بنی جدّ اور بنی رُوبن سے کہا: کیا تمہارے ہم وطن جنگ کرنے جائیں اور تُم یہیں بیٹھے رہو؟ ۷ تُم بنی اِسرائیل کا اُس ملک میں جانے کا حوصلہ کیوں پست کر رہے ہو جسے خداوند نے اُنہیں دیا ہے؟ ۸ جب میں نے تمہارے باپ دادا کو قادس برنیع سے اُس ملک کا معائنہ کرنے کے لیے بھیجا تھا تو اُنہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ ۹ جب وہ اِسکال کی وادی تک پہنچے تو اُس ملک کو دیکھ کر اُنہوں نے بنی اِسرائیل کے حوصلے پست کر دیئے کہ وہ اُس ملک میں داخل نہ ہوں جسے خداوند نے اُنہیں دیا ہے۔ ۱۰ اُس دِن خداوند کا غضب بھڑکا اور اُس نے یہ قسم کھائی

۱۱ کہ چونکہ اُنہوں نے دل و جان سے میری پیروی نہیں کی، اِس لیے اُن میں سے بیس سال یا اُس سے زاید عمر کا کوئی بھی شخص جو مصر سے نکل آیا ہے، اُس ملک کو نہیں دیکھ پائے گا جسے دینے کی قسم میں نے ابرہام اور اِضحاق اور یعقوب سے کھائی ہے۔ ۱۲ سِوا یفُنّہ قنزی کے بیٹے کالب اور نُون کے بیٹے یشوع کے جنہوں نے دل و جان سے خداوند کی پیروی کی۔ ۱۳ خداوند کا قہر اسرائیل کے خلاف بھڑک اُٹھا اور اُس نے اُنہیں چالیس سال تک بیابان میں مارے مارے پھرنے پر مجبور کیا۔ یہاں تک کہ اُس پُشت کے سب لوگ جنہوں نے اُس کی نگاہ میں گناہ کیا تھا، نیست و نابود ہو گئے۔

۱۴ اور یہاں تُم ہو۔ اَے گنہگاروں کی اولاد، جو اپنے باپ دادا کی جگہ پر کھڑے ہو کر خداوند کے قہر کو اسرائیل پر اور بھی زیادہ شدید کر رہے ہو۔ ۱۵ اگر تُم اُس کی پیروی سے مُنہ موڑو گے تو وہ پھر اُن سب لوگوں کو بیابان میں چھوڑ دے گا اور تُم ہی اُن کی تباہی کا باعث ہو گے۔

۱۶ تب وہ اُس کے پاس آ کر کہنے لگے: ہم یہاں اپنے مویشیوں کے لیے بھیڑ شالے اور اپنے بال بچّوں کے لیے شہر بنانا چاہتے ہیں۔ ۱۷ لیکن ہم ہتھیار باندھ کر بنی اِسرائیل سے آگے آگے چلنے کے لیے تیار ہیں جب تک کہ اُن کو اُن کی جگہ تک نہ پہنچائیں۔ اِس اثنا میں ہمارے بال بچّے اِس ملک کے باشندوں سے بچنے کے لیے فصیلدار شہروں میں رہیں گے۔ ۱۸ ہم اُس وقت تک اپنے گھروں کو نہ لَوٹیں گے جب تک کہ ہر اِسرائیلی اپنی اپنی میراث کا مالک نہیں ہو جاتا۔ ۱۹ ہم اُن کے ساتھ یردن کے اُس پار کوئی میراث نہ لیں گے کیونکہ ہمیں ہماری میراث یردن کے مشرق میں ہی مل چُکی ہے۔

۲۰ تب مُوسیٰ نے اُن سے کہا: اگر تُم یوں کرو کہ لڑنے کے لیے خداوند کے سامنے مسلّح ہو جاؤ ۲۱ اور اگر تُم سب مسلّح ہو کر خداوند کے حُضور یردن پار جاؤ اور جب تک وہ اپنے دُشمنوں کو اپنے سامنے سے ہٹا نہ دے ۲۲ اور وہ ملک خداوند کے حُضور میں قبضہ میں نہ آ جائے تب تک تُم واپس نہ آنا۔ تب تُم خداوند اور اِسرائیل کے نزدیک اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤ گے اور یہ ملک خداوند کے حُضور تمہاری ملکیت ہو جائے گا۔

۲۳ لیکن اگر تُم ایسا نہ کرو گے تو خداوند کے گنہگار ٹھہرو گے اور یقین جانو کہ تمہارا گناہ تمہیں پکڑ لے گا۔ ۲۴ لہٰذا اپنے بال بچّوں کے لیے شہر تعمیر کرو اور اپنے گلّوں کے لیے بھیڑ شالے بناؤ لیکن تُم نے جو وعدہ کیا ہے اُسے پُورا کرو۔

۲۵ تب بنی جدّ اور بنی رُوبن نے مُوسیٰ سے کہا: تیرے خادم اپنے آقا کے حکم کے مطابق ہی کریں گے۔ ۲۶ ہمارے بال بچّے، ہماری بھیڑ بکریوں کے گلّے اور ہمارے مویشیوں کے ریوڑ یہاں جلعاد کے شہروں میں رہینگے ۲۷ لیکن تیرے خادموں میں سے ہر آدمی، جیسا کہ ہمارا آقا فرماتا ہے، لڑائی کے لیے مسلّح ہو کر خداوند کے حُضور لڑنے کو یردن پار جائے گا۔

۲۸ تب مُوسیٰ نے اُن کے بارے میں الیعزر کاہن کو، نُون کے بیٹے یشوع کو اور اِسرائیلی قبیلوں کے خاندانوں کے سرپرستوں کو ہدایات دیں۔ ۲۹ اُس نے اُن سے کہا: اگر بنی جدّ اور بنی رُوبن کا ہر آدمی لڑائی کے لیے مسلّح ہو کر خداوند کے حُضور میں تمہارے ساتھ یردن پار کر لے اور جب اُس ملک پر تمہارا قبضہ ہو جائے تب تُم جلعاد کا ملک اُنہیں میراث میں دینا۔ ۳۰ لیکن اگر وہ مسلّح ہو کر تمہارے ساتھ پار نہ جائیں تو وہ ملک کنعان میں تمہارے ساتھ اپنی میراث قبول کر لیں۔

۳۱ تب بنی جدّ اور بنی رُوبن نے جواب دیا: تیرے خادم ویسا ہی کریں گے جیسا خداوند نے حکم دیا ہے۔ ۳۲ ہم مسلّح ہو کر خداوند کے حُضور میں اُس پار ملک کنعان میں جائیں گے لیکن جو جائداد ہمیں میراث میں ملے وہ یردن کے اِس پار ہی ہو۔

۳۳ تب مُوسیٰ نے بنی جدّ، بنی رُوبن اور یُوسف کے بیٹے منسّی کے نصف قبیلہ کو اموریوں کے بادشاہ سیحون کی اور بسن کے بادشاہ عوج کی مملکت یعنی اُن کا سارا ملک دے دیا جس میں اُن کے تمام شہر اور اُن کے اِردگرد کے علاقے شامل تھے۔

۳۴ بنی جدّ نے دیبون، عطارات، عروعیر، ۳۵ عطرات شوفان، یعزیر، یگبہا، ۳۶ بیت نمرہ اور بیت ہارن جیسے فصیلدار شہر تعمیر کیے اور اپنے گلّوں کے لیے بھیڑ شالے بنائے۔ ۳۷ اور بنی رُوبن نے حسبون، الیعالی اور قریتائیم کو از سرِ نَو تعمیر کیا ۳۸ اور نبو اور بعل معُون (یہ نام تبدیل کیے گئے) اور شبماہ بھی تعمیر کیے۔ اُنہوں نے اپنے تعمیر کردہ نئے شہروں کے دوسرے نام رکھے۔

۳۹ منسّی کے بیٹے مکیر کی نسل کے لوگوں نے جلعاد جا کر اُس پر قبضہ کر لیا اور وہاں جو اموری تھے اُنہیں نکال دیا۔ ۴۰ چنانچہ مُوسیٰ نے جلعاد کا علاقہ مکیر بن منسّی کو دے دیا اور اُس کی نسل کے لوگ وہاں بس گئے۔ ۴۱ اور منسّی کے بیٹے یائیر نے اِردگرد کی بستیوں پر قبضہ کر لیا اور اُن کا نام حوّوت یائیر رکھا ۴۲ اور نوبح نے قنات اور اُس کے گرد و نواح کی بستیاں اپنے قبضہ میں لے لیں اور اُس علاقہ کا نام اپنے ہی نام پر نوبح رکھا۔

بنی اِسرائیل کی سفر کی منزلیں

۳۳ جب بنی اِسرائیل، مُوسیٰ اور ہارون کی قیادت میں دستے بنا کر ملک مصر سے نکلے تو اُنہوں نے

اپنے سفر میں حسب ذیل منزلیں طے کیں۔ ۲ خداوند کے حکم کے مطابق موسیٰ نے اُن کے سفر کی یہ منزلیں درج کر لیں۔ لہٰذا اُن کا منزل بہ منزل سفر یوں رہا:

۳ پہلے مہینہ کے پندرھویں دِن یعنی فسح کے دوسرے دِن بنی اِسرائیل نے رعمسیس سے کوچ کیا۔ وہ سب مصریوں کی نظروں کے سامنے نہایت دلیری سے نکل پڑے ۴ جو اپنے پہلوٹھوں کو جنہیں خداوند نے مار ڈالا تھا دفن کرنے میں مصروف تھے کیونکہ خداوند نے اُن کے دیوتاؤں کو بھی سزا دی تھی۔

۵ بنی اِسرائیل رعمسیس سے کوچ کر کے سُکات میں خیمہ زن ہوئے۔

۶ اور سُکات سے کوچ کر کے ایتام میں جو بیابان کے سرے پر ہے خیمہ زن ہوئے۔

۷ پھر وہ ایتام سے کوچ کر کے بعل صفون کے مشرق کی جانب فی ہخیروت کو مُڑے اور مجدال کے نزدیک خیمہ زن ہوئے۔

۸ تب اُنہوں نے فی ہخیروت سے کوچ کیا اور سمندر کے بیچ سے گزر کر بیابان میں داخل ہوئے اور دشتِ ایتام میں تین دِن کی مسافت طے کر کے مارہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۹ مارہ سے کوچ کر کے ایلیم کو گئے جہاں پانی کے بارہ چشمے اور کھجور کے ستر درخت تھے اور وہاں خیمہ زن ہوئے۔

۱۰ پھر وہ ایلیم سے کوچ کر کے بحرِ قلزم کے کنارے خیمہ زن ہوئے۔

۱۱ اور بحرِ قلزم سے کوچ کر کے دشتِ صین میں خیمہ زن ہوئے۔

۱۲ دشتِ صین سے کوچ کر کے وہ دفقہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۱۳ اور دفقہ سے کوچ کر کے الوس میں خیمہ زن ہوئے۔

۱۴ الوس سے کوچ کر کے وہ رفیدیم میں خیمہ زن ہوئے جہاں لوگوں کو پینے کے لیے پانی نہ ملا۔

۱۵ رفیدیم سے کوچ کر کے وہ دشتِ سینا میں خیمہ زن ہوئے۔

۱۶ اور دشتِ سینا سے کوچ کر کے قبروت ہتاوہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۱۷ قبروت ہتاوہ سے کوچ کر کے وہ حصیرات میں خیمہ زن ہوئے۔

۱۸ اور حصیرات سے کوچ کر کے رِتمہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۱۹ رِتمہ سے کوچ کر کے وہ رِمّون فارص میں خیمہ زن ہوئے۔

۲۰ اور رِمّون فارص سے کوچ کر کے لِبناہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۲۱ لِبناہ سے کوچ کر کے وہ رِسّہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۲۲ اور رِسّہ سے کوچ کر کے قہیلاتہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۲۳ قہیلاتہ سے کوچ کر کے وہ کوہِ سافر میں خیمہ زن ہوئے۔

۲۴ اور کوہِ سافر سے کوچ کر کے حرادہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۲۵ حرادہ سے کوچ کر کے مقہیلوت میں خیمہ زن ہوئے۔

۲۶ اور مقہیلوت سے کوچ کر کے تحت میں خیمہ زن ہوئے۔

۲۷ تحت سے کوچ کر کے وہ تارح میں خیمہ زن ہوئے۔

۲۸ اور تارح سے کوچ کر کے مِتقہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۲۹ مِتقہ سے کوچ کر کے وہ حشمونہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۳۰ اور حشمونہ سے کوچ کر کے موسیروت میں خیمہ زن ہوئے۔

۳۱ موسیروت سے کوچ کر کے وہ بنی یعقان میں خیمہ زن ہوئے۔

۳۲ اور بنی یعقان سے کوچ کر کے حور ہجدجاد میں خیمہ زن ہوئے۔

۳۳ حور ہجدجاد سے کوچ کر کے وہ یُطباتہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۳۴ اور یُطباتہ سے کوچ کر کے عبرونہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۳۵ عبرونہ سے کوچ کر کے وہ عصیون جابر میں خیمہ زن ہوئے۔

۳۶ اور عصیون جابر سے کوچ کر کے دشتِ صین میں قادس میں خیمہ زن ہوئے۔

۳۷ قادس سے کوچ کر کے وہ ملکِ ادوم کی سرحد پر کوہِ ہور پر خیمہ زن ہوئے۔ ۳۸ اور بنی اِسرائیل کے مصر سے نکل آنے کے چالیسویں سال کے پانچویں مہینہ کے پہلے دِن ہارون کاہن خداوند سے حکم پا کر کوہِ ہور پر چڑھ گیا جہاں اُس نے وفات پائی۔ ۳۹ اور جب ہارون نے کوہِ ہور پر وفات پائی تب وہ ایک سو تیئیس سال کا تھا۔

۴۰ عراد کے کنعانی بادشاہ کو جو ملکِ کنعان کے جنوب میں رہتا تھا بنی اِسرائیل کے آنے کی خبر ملی۔

۴۱ کوہِ ہور سے کوچ کر کے وہ ضلمونہ میں خیمہ زن ہوئے۔

۴۲ اور ضلمونہ سے کوچ کر کے فونون میں خیمہ زن ہوئے۔

۴۳ فونون سے کوچ کر کے وہ اوبوت میں خیمہ زن ہوئے۔

۴۴ اور اوبوت سے کوچ کر کے موآب کی سرحد پر عیی عباریم میں خیمہ زن ہوئے۔

۴۵ عییم سے کوچ کر کے وہ دیبون جد میں خیمہ زن ہوئے۔

۴۶ اور دیبون جد سے کوچ کر کے علمون دبلتائیم میں خیمہ زن ہوئے

۴۷ علمون دبلتائیم سے کوچ کر کے عباریم کے پہاڑوں پر نبو کے مقابل خیمہ زن ہوئے۔

۴۸ اور پھر اُنہوں نے عباریم کے پہاڑوں سے کوچ کیا اور موآب کے میدانوں میں یردن کے کنارے یریحو کے مقابل خیمہ زن ہوئے۔ ۴۹ اور وہاں موآب کے میدانوں میں اُنہوں نے یردن کے کنارے پر بیت یسیموت سے لے کر ابیل سطیم تک اپنے خیمے کھڑے کیے۔

۵۰ تب خداوند نے موآب کے میدانوں میں یریحو کے مقابل کے یردن کے کنارے پھر موسیٰ سے کہا: ۵۱ بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو اور اُن

سے کہہ: جب تُم یردؔن کو عبور کرکے ملک کنعاؔن میں داخل ہو ۵۲ تو اُس ملک کے سبھی باشندوں کو اپنے سامنے سے نکال دینا اور اُن کے تراشے ہُوئے بُتوں اور ڈھالی ہوئی مورتیوں کو توڑ ڈالنا اور اُن کے تمام اونچے مقامات کو مسمار کر دینا۔ ۵۳ تُم اُس ملک پر قبضہ کرکے اُس میں بودوباش کرنا کیونکہ میں نے وہ ملک تمہیں دیا ہے تاکہ تُم اُس کے مالک بنو۔ ۵۴ تُم اپنے فرقوں کے مطابق قُرعہ اندازی کے ذریعہ اُس ملک کو بانٹ لینا۔ بڑے گروہ کو زیادہ میراث دینا اور چھوٹے کو کم۔ جو حِصّہ قُرعہ اندازی کے ذریعہ اُن کے نام نکلے وہ اُن کا ہوگا۔ تُم اپنے آبائی قبائل کے مطابق میراث تقسیم کرنا۔

۵۵ لیکن اگر تُم اُس ملک کے باشندوں کو نہیں نکالو گے تو جن کو تُم رہنے دو گے وہ تمہاری آنکھوں میں خار اور تمہارے پہلوؤں میں کانٹے بن کر رہ جائیں گے اور جس ملک میں تُم بسو گے وہاں وہ تمہیں دِق کریں گے۔ ۵۶ اور تب میں تمہارے ساتھ وہی کروں گا جو میں اُن کے ساتھ کرنا چاہتا ہُوں۔

ملک کنعاؔن کی حدود

۳۴ خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا: ۲ بنی اِسرائیل کو حکم دے اور اُن سے کہہ کہ جب تُم ملک کنعاؔن میں داخل ہو جو میراث کے طور پر تمہارے سپرد کیا جائے گا تو اُس کی حدود یہ رہیں گی۔

۳ تمہاری جنوبی سمت میں ملک ادومؔ کی سرحد سے لگ کر دشتِ صیؔن کا کچھ حِصّہ شامل ہوگا۔ مشرق کی جانب تمہاری جنوبی سرحد دریائے شورؔ کے سرے سے شروع ہو کر ۴ درّۂ عقرابیؔم کے جنوب سے ہوتی ہُوئی اور دشتِ صیؔن سے گزرتی ہُوئی قادس برنیؔع کے جنوب میں جا نکلے۔ تب وہ حصر ادّاؔر کو جا کر عضموؔن تک پہنچے گی ۵ جہاں وہ مُڑ کر نہرِ مِصر سے مل کر سمندر پر ختم ہوگی۔

۶ تمہاری مغربی سرحد بڑے سمندر کا ساحل ہوگی۔ یہی تمہاری مغربی سرحد ہوگی۔

۷ شمالی سرحد کے لیے بڑے سمندر سے کوہِ ہوؔر تک ایک لکیر کھینچنا ۸ اور اُسے کوہِ ہوؔر سے حماؔت کے مدخل تک بڑھا لینا۔ تب وہ سرحد صداؔد تک جائے گی۔ ۹ اور زِفروؔن تک ہوتی ہُوئی حصر عیناؔن پر ختم ہوگی۔ یہ تمہاری شمالی سرحد ہوگی۔

۱۰ مشرقی سرحد کے لیے حصر عیناؔن سے سفاؔم تک ایک لکیر کھینچنا ۱۱ پھر وہ سرحد سفاؔم سے نیچے کی طرف عیؔن کے مشرق میں رِبلہؔ کو جائے گی اور کنرؔت کی جھیل کے مشرق کی ڈھلانوں سے ہوتی ہُوئی نکلے گی۔ ۱۲ تب وہ سرحد یردؔن کے کنارے سے نکلتی ہُوئی دریائے شورؔ پر ختم ہوگی۔ ہر طرف کی اِن حدود کے اندر کا ملک تمہارا ہوگا۔

۱۳ مُوسیٰؔ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا: اُس ملک کو قُرعہ اندازی کے ذریعہ بطور میراث بانٹ لینا۔ خداوند نے حکم دیا ہے کہ اِسے ساڑھے نَو قبیلوں کو دیا جائے ۱۴ کیونکہ رُوبنؔ کے قبیلہ اور جدؔ کے قبیلہ اور منسّیؔ کے نِصف قبیلہ کے خاندان اپنی میراث پا چکے ہیں۔ ۱۵ اُن ڈھائی قبیلوں نے یردؔن کے مشرقی ساحل پر یریحوؔ کے مقابل جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے اپنی میراث پائی ہے۔

۱۶ خداوند نے مُوسیٰؔ سے کہا: ۱۷ جو لوگ اِس ملک کو میراث کے طور پر تمہارے سپرد کریں گے اُن کے نام یہ ہیں: الیعزرؔ کاہن اور نُوؔن کا بیٹا یشوع۔ ۱۸ اور ملک کو میراث کے طور پر بانٹنے میں مدد کرنے کے لیے ہر قبیلہ سے ایک سربراہ کا تقرّر کرنا۔ ۱۹ اور اُن کے نام یہ ہیں:

یہوداہ کے قبیلہ سے یفُنّہ کا بیٹا کالب؛
۲۰ شمعوؔن کے قبیلہ سے عمّیہوؔد کا بیٹا سموئیؔل؛
۲۱ بن یمیؔن کے قبیلہ سے کِسلوؔن کا بیٹا اِلیداد؛
۲۲ داؔن کے قبیلہ کا سربراہ یُگلیؔ کا بیٹا بُقّی؛
۲۳ یُوسُفؔ کے بیٹے منسّیؔ کے قبیلہ کا سربراہ حنّی ایؔل بن افُوؔد۔
۲۴ یُوسُفؔ کے بیٹے افرائیؔم کے قبیلہ کا سربراہ قموایؔل بن سِفطاؔن۔
۲۵ زبُولوؔن کے قبیلہ کا سربراہ الیصفن بن فرناکؔ۔
۲۶ اشکاؔر کے قبیلہ کا سربراہ فلطی ایؔل بن عزّاؔن۔
۲۷ آشرؔ کے قبیلہ کا سربراہ اخیہُود بن شلُومیؔ۔
۲۸ اور نفتالیؔ کے قبیلہ کا سربراہ فِداہیؔل بن عمّیہُود۔

۲۹ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں خداوند نے حکم دیا کہ ملک کنعاؔن میں بنی اِسرائیل کو میراث تقسیم کریں۔

لاویوں کے شہر

۳۵ خداوند نے موآبؔ کے میدانوں میں جو یریحوؔ کے مقابل یردؔن کے کنارے پر ہیں مُوسیٰؔ سے کہا: ۲ بنی اِسرائیل کو حکم دے کہ جو میراث تمہیں ملے گی اُس میں سے تُم لاویوں کو اُن کے رہنے کے لیے شہر دینا اور اُن شہروں کے اطراف کی چراگاہیں بھی اُنہیں دینا۔ ۳ تب اُن کے پاس رہنے کے لیے شہر اور اُن کے گائے بیلوں، بھیڑ بکریوں کے گلّوں اور اُن کے دوسرے سبھی مویشیوں کے لیے چراگاہیں ہوں گی۔

۴ شہر کے اطراف کی جو چراگاہیں تُم لاویوں کو دو گے وہ شہر کی فصیل سے پندرہ سَو فٹ دور تک پھیلی ہُوئی ہوں۔

۵ تُم شہر کے باہر مشرق کی جانب تین ہزار فٹ، جنوب کی جانب تین ہزار فٹ، مغرب کی طرف تین ہزار فٹ اور شمال کی طرف تین ہزار فٹ اِس طرح ناپنا کہ شہر اُن کے بیچ میں آ جائے۔ شہروں کے اطراف کا یہ

علاقہ اُن کے لیے چراگاہ ہوگا۔

پناہ کے شہر

۶ جو شہر تُم لاویوں کو دو اُن میں سے چھ پناہ کے لیے مخصوص ہوں جہاں ایسا شخص جس نے کسی کا خُون کیا ہو بھاگ جائے۔ اِن کے علاوہ اُنہیں بیالیس شہر اور بھی دے دینا۔ ۷ کل ملا کر تُم لاویوں کو اڑتالیس شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دے دینا۔ ۸ بنی اِسرائیل کی میراث میں سے جو شہر تُم لاویوں کو دو وہ ہر قبیلہ کی میراث میں سے اِس اصول کے مطابق لیے جائیں کہ جس قبیلہ کے پاس زیادہ شہر ہوں اُن سے زیادہ اور جن کے پاس کم ہوں اُن سے کم طلب کیے جائیں۔

۹ تب خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ۱۰ بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو اور اُن سے کہہ: جب تُم یردن کو پار کر کے ملک کنعان پہنچ جاؤ ۱۱ تو چند شہر اپنے لیے پناہ کے شہروں کے طور پر چن لینا جہاں وہ شخص جس سے غیر اِرادی طور پر کوئی قتل سرزد ہو گیا ہو بھاگ کر جا سکے۔ ۱۲ وہ انتقام لینے والے سے پناہ پانے کے مقام ہوں گے تا کہ جب تک قتل کے فَیصلہ کے لیے جماعت کے سامنے کھڑا نہ ہو تب تک مارا نہ جائے۔ ۱۳ یہ چھ شہر جو تُم دوگے تمہارے پناہ کے شہر ہوں گے۔ ۱۴ اِن میں سے تین یردن کے اِس پار اور تین ملک کنعان میں پناہ کے شہروں کے طور پر دے دینا۔ ۱۵ یہ چھ شہر بنی اِسرائیل کے لیے اور پردیسیوں اور اُن لوگوں کے لیے پناہ کے شہر ہوں گے جو اُن کے بیچ میں بود و باش کرتے ہیں تا کہ جو شخص کسی کو غیر اِرادی طور پر قتل کرے وہ وہاں بھاگ جائے۔

۱۶ اگر کوئی آدمی کسی شخص کو لوہے کی کسی چیز سے ایسا مارے کہ وہ مر جائے تو وہ خُونی ٹھہرے گا ایسا خُونی جان سے مارا جائے۔ ۱۷ یا اگر کسی کے ہاتھ میں جان لیوا پتھر ہو اور وہ اُس سے کسی کو ایسا مارے کہ وہ مر جائے تو وہ خُونی ٹھہرے گا۔ ایسا خُونی جان سے مارا جائے۔ ۱۸ یا اگر کسی کے ہاتھ میں لکڑی کی کوئی جان لیوا چیز ہو اور وہ اُس سے کسی کو ایسا مارے کہ وہ مر جائے تو وہ خُونی ٹھہرے گا۔ ایسا خُونی جان سے مارا جائے۔ ۱۹ خُون کا اِنتقام لینے والا خود ہی اُس خُونی کو قتل کرے یعنی جب بھی اُسے پائے اُسی وقت اُسے مار ڈالے۔ ۲۰ اگر کوئی کسی کو عداوت کے باعث اِرادتاً دھکیل دے یا دانستہ طور پر کوئی شے اُس کے اوپر پھینک دے اور وہ مر جائے ۲۱ یا دشمنی سے اُسے اپنے ہاتھ سے ایسا مارے کہ وہ مر جائے تو وہ شخص جان سے مار ڈالا جائے۔ وہ خُونی ہے۔ خُون کا اِنتقام لینے والا جب بھی اُس خُونی کو پائے اُسے اُسی وقت مار ڈالے۔

۲۲ لیکن اگر کوئی شخص کسی کو بغیر عداوت کے ناگہاں دھکیل دے یا نادانستہ طور پر کوئی شے اُس کے اوپر پھینک دے ۲۳ یا اُسے دیکھے بغیر اُس کے اوپر ایسا پتھر گرا دے جو اُس کی جان لے سکے اور وہ مر جائے تو چونکہ وہ اُس کا دشمن نہ تھا اور نہ اُسے ضرر پہنچانے کا اِرادہ رکھتا تھا، ۲۴ اِس لیے جماعت اُس کے اور خُون کا اِنتقام لینے والے کے درمیان اِن اُصولوں کے مطابق فَیصلہ کرے ۲۵ اور جماعت اُس قاتل کو خُون کا اِنتقام لینے والے کے ہاتھ سے بچا لے اور اُسے واپس پناہ کے اُس شہر میں بھیج دے جہاں وہ بھاگ گیا تھا۔ مُقدّس تیل سے ممسوح کیے ہُوئے سردار کاہن کے زندہ رہنے تک وہ وہاں ہی رہے گا۔

۲۶ لیکن اگر وہ ملزم پناہ کے شہر کی حدود کے باہر نکل جائے جہاں وہ بھاگ کر گیا تھا ۲۷ اور خُون کا اِنتقام لینے والا اُس ملزم کو شہر کے باہر پا کر قتل کر ڈالے تو بھی وہ خُون بہانے کا مجرم نہ ٹھہرے گا۔ ۲۸ چنانچہ ملزم سردار کاہن کی مَوت تک پناہ کے شہر میں ہی رہے اور سردار کاہن کی مَوت کے بعد ہی اپنی موروثی جگہ واپس ہو۔

۲۹ تُم جہاں بھی رہو تمہاری آنے والی نسلوں پر شریعت کے اِن ہی اُصولوں کا اِطلاق ہوگا۔

۳۰ اگر کوئی شخص کسی اِنسان کو مار ڈالے تو اِس قاتل کو گواہوں کی شہادت پر ہی قتل کیا جائے۔ لیکن کسی ایک ہی گواہ کی شہادت پر کوئی شخص قتل نہ کیا جائے۔

۳۱ سزائے مَوت کے مستحق خُونی کی جان بحالی کے لیے فدیہ قبول نہ کرنا۔ اُسے لازمی طور پر مار ڈالا جائے۔

۳۲ اور جو شخص پناہ کے شہر کو بھاگ گیا ہو اُس کے لیے بھی اِس غرض سے فدیہ قبول نہ کرنا کہ سردار کاہن کی مَوت سے قبل اُسے اپنے ملک میں لَوٹ کر رہنے کا موقع مل سکے۔

۳۳ جس ملک میں تُم ہو اُسے ناپاک نہ کرنا۔ خُونریزی ملک کو ناپاک کر دیتی ہے اور اُس ملک کے لیے جس میں خُون بہایا جائے اُس شخص کے خُون کے علاوہ جس نے خُون بہایا ہو اور کسی چیز کا کفّارہ نہیں دیا جا سکتا۔ ۳۴ اُس ملک کو ناپاک نہ کرو جہاں تُم بستے ہو اور جہاں میں رہتا ہُوں کیونکہ میں جو خداوند ہُوں بنی اِسرائیل کے درمیان رہتا ہُوں۔

صلافِحاد کی بیٹیوں کی میراث

۳۶ منسّی کے پوتے اور مکیر کے بیٹے جلعاد کے فرقہ کے خاندان کے سرپرستوں نے جو یُوسُف کی نسل کے فرقوں سے تعلق رکھتے تھے مُوسیٰ اور اُن سرداروں کے پاس آ کر جو اِسرائیلی خاندانوں کے سرپرست تھے بات چیت کی۔ ۲ اُنہوں نے کہا: جب خداوند نے ہمارے آقا کو یہ ملک بنی اِسرائیل کو قرعہ اندازی کے ذریعہ بطور میراث دینے کا حکم دیا تو اُس نے تجھے حکم دیا تھا کہ ہمارے بھائی صلافِحاد کی میراث اُس کی بیٹیوں کو دی جائے۔ ۳ بالفرض وہ بنی اِسرائیل کے دوسرے قبیلوں کے مَردوں

سے بیاہ کر لیتی ہیں تو اُن کی میراث ہماری آبائی میراث سے نکل کر اُس قبیلہ کی میراث میں شامل کی جائے گی جس سے وہ بیاہی جائیں گی اور اِس طرح ہمیں دی ہُوئی میراث کا کچھ حِصّہ لے لیا جائے گا۔ [۴] اور جب بنی اِسرائیل کا جُوبلی کا سال آئے گا تب اُن کی میراث اُس قبیلہ کی میراث میں شامل کی جائے گی جس میں وہ بیاہی جائیں گی اور اُن کی جائداد ہمارے باپ دادا کی قبائلی میراث سے نکل جائے گی۔

[۵] تب خداوند کے حکم سے مُوسیٰؔ نے بنی اِسرائیل کو یہ ہدایت دی: یُوسُفؔ کی نسل کے قبیلہ کے لوگ ٹھیک کہتے ہیں۔ [۶] صلافحادؔ کی بیٹیوں کے حق میں خداوند کا حکم یہ ہے کہ وہ جس کسی کو چاہیں اُس سے بیاہ کر لیں لیکن وہ اپنے باپ دادا کے قبیلہ کے فرقوں میں ہی بیاہی جائیں۔ [۷] بنی اِسرائیل میں میراث ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں جانے نہ پائے اور ہر اِسرائیلی اپنا ملک جسے اُس نے اپنے باپ دادا سے میراث میں پایا ہے اپنے ہی قبضہ میں رکھے۔ [۸] ہر بیٹی جو بنی اِسرائیل کے کسی قبیلہ میں میراث پاتی ہے وہ اپنے آبائی قبیلہ کے فرقوں میں ہی بیاہی جائے تاکہ ہر اِسرائیلی اپنے باپ دادا کی میراث پر قابض رہے۔ [۹] کوئی میراث ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں جانے نہ پائے بلکہ ہر اِسرائیلی قبیلہ اپنی میراث اپنے قبضہ میں رکھے۔

[۱۰] چنانچہ صلافحادؔ کی بیٹیوں نے جیسا خداوند نے مُوسیٰؔ کو حکم دیا تھا ویسا ہی کیا۔ [۱۱] لہٰذا صلافحادؔ کی بیٹیاں محلاہؔ، ترضاہؔ، حُجلاہؔ، مِلکاہ، اور نوعاہ اپنے چچیرے بھائیوں کے ساتھ بیاہی گئیں۔ [۱۲] یعنی وہ یُوسُفؔ کے بیٹے منسّیؔ کی نسل کے خاندانوں میں بیاہی گئیں اور اُن کی میراث اُن کے آبائی خاندان اور قبیلہ میں ہی قائم رہی۔

[۱۳] جو احکام اور آئین خداوند نے موآبؔ کے مَیدانوں میں یریحوؔ کے پاس یردنؔ کے کنارے پر مُوسیٰؔ کی معرفت بنی اِسرائیل کو دیئے یہی ہیں۔

اِستثنا

پیش لفظ

توریت کی یہ پانچویں کتاب حضرت مُوسیٰؔ کی آخری تصنیف ہے۔ آپ نے یہ کتاب غالباً ۱۴۰۰ ق م میں لکھی جب بنی اِسرائیل موآبؔ کے مَیدانوں میں خیمہ زن تھے اور ملک موعودہ کنعانؔ میں داخل ہونے کے منتظر تھے۔

اِس کتاب میں حضرت مُوسیٰؔ کے آخری خطبات درج ہیں اور ساتھ ہی آپ کی زندگی کے آخری ایّام کے واقعات اور آپ کی مَوت کا ذکر بھی پایا جاتا ہے۔ علماء بائبل مُتّفق ہیں کہ یہ آخری واقعات اور حضرت مُوسیٰؔ کی مَوت کا بیان حضرت یشوعؔ کی تالیف ہیں۔ حضرت مُوسیٰؔ نے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے حضرت یشوعؔ کو اپنے اِنتقال سے قبل اپنا جانشین مقرّر کر دیا تھا اور یہ حضرت یشوعؔ ہی تھے جن کی قیادت میں بنی اِسرائیل کی نئی نسل ملک کنعانؔ میں داخل ہُوئی۔

مُقدّس بائبل کے عربی ترجمہ میں اِس کتاب کا نام ''تثنیۃ'' اور اُردو ترجمہ میں ''اِستثنا'' رکھا گیا ہے۔ اِس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اِس میں حضرت مُوسیٰؔ نے اپنی پچھلی کتابوں میں مندرج شریعت کے احکام وقوانین کو اختصار سے دوسری بار تحریر فرمایا ہے۔ یہ احکام وقوانین مجموعی طور پر وہی ہیں جو حضرت مُوسیٰؔ خدا کی ہدایت کے بموجب بنی اِسرائیل کو اُن کی اڑتالیس سالہ صحرانوردی کے مختلف اوقات میں دیتے رہے تھے۔

کتاب اِستثنا کا مقصد یہ تھا کہ بنی اِسرائیل کی نئی نسل جو حضرت یشوعؔ کی قیادت میں کنعانؔ کی موعودہ سرزمین پر قدم رکھنے والی تھی بخوبی جان لے کہ احکامِ خداوندی کو ماننے کے فوائد اور نہ ماننے کے نقصانات کیا ہیں۔ خداوند خدا کا بنی اِسرائیل سے تقاضا تھا کہ اُس کی برگزیدہ قوم پاک زندگی بسر کرے اور خدا کی وفادار رہے تاکہ وہ زندہ رہے، برکت، صحت، خُوشحالی اور کامیابی سے ہمکنار ہو۔ لیکن اگر وہ عہد شکنی کی مرتکب ہوگی اور راہِ راست سے دور ہو جائے گی تو لعنت، بیماری، افلاس اور مَوت کا شکار ہوگی۔ حضرت مُوسیٰؔ کے الفاظ میں یہ تنبیہ اس طرح ہے:

پس اَے اِسرائیل! خداوند تیرا خدا تجھ سے اِس کے سِوا اور کیا چاہتا ہے کہ تُو خداوند اپنے خدا کا خوف مانے اور اُس کی سب راہوں پر چلے اور اُس سے محبّت رکھے اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے خداوند اپنے خدا کی بندگی کرے اور خداوند کے جو احکام اور آئین مَیں تجھ کو آج بتاتا ہُوں اُن پر عمل کرے تاکہ تیری خیر ہو؟ (۱۰:۱۲۔۱۳)

حورِب سے کوچ کرنے کا حکم

۱ یہ وہی باتیں ہیں جو مُوسیٰ نے سب اِسرائیلیوں سے اُس بیابان میں کیں جو یردن کے مشرق میں واقع ہے یعنی سُوف کے مقابل جو فاران اور طوفل، لابن، حصیرات اور دیزہب کے درمیان ہے۔ [2] (کوہِ شعیر کی راہ سے حورِب سے قادِس برنیع تک جانے کے لیے گیارہ دِن لگتے ہیں۔)

[3] چالیسویں سال کے گیارھویں مہینہ کے پہلے دِن مُوسیٰ نے بنی اِسرائیل کے سامنے اُن سب باتوں کو بیان کیا جن کے بارے میں خداوند نے اُسے حکم دیا تھا۔ [4] یہ اُس وقت کی بات ہے جب اُس نے اَمُوریوں کے بادشاہ سیحون کو جو حسبون میں حکمران تھا اور بسن کے بادشاہ عوج کو جو عستارات میں حکمران تھا، ادرعی کے مقام پر شکست دی تھی۔ [5] یردن کے مشرق میں موآب کی سرزمین میں مُوسیٰ نے اُس شریعت کو یوں بیان کرنا شروع کیا:

[6] خداوند ہمارے خدا نے حورِب میں ہم سے یہ کہا کہ تُم اِس پہاڑ پر کافی عرصہ سے رہتے آئے ہو۔ [7] لہٰذا اب اپنے خیمے اُٹھالو اور اَمُوریوں کے کوہستانی ملک میں آگے بڑھو اور ارابَاہ کے گرد ونواح کی سب قوموں میں، پہاڑی علاقوں میں، مغربی پہاڑوں کے دامن میں، جنوبی علاقہ میں اور سمندر کے ساحل سے ہوتے ہُوئے کنعانیوں کے ملک میں اور لُبنان میں یہاں تک کہ بڑے دریائے فرات تک چلے جاؤ۔ [8] دیکھو میں نے یہ ملک تمہیں دے دیا ہے لہٰذا اُس میں داخل ہو جاؤ اور اُس ملک پر اپنا تسلُّط جمالو جسے تمہارے باپ دادا، ابرہام، اِضحاق اور یعقوب کو اور اُن کے بعد اُن کی نسل کو دینے کی خداوند نے قسم کھائی ہے۔

سربراہوں کا تقرّر

[9] اُس وقت میں نے تُم سے کہا تھا کہ میں اکیلا تمہارا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ [10] خداوند تمہارے خدا نے تمہاری تعداد اِس قدر بڑھادی ہے کہ آج تمہارا شمار آسمان کے تاروں کے برابر ہوگیا ہے۔ [11] خداوند تمہارے باپ دادا کا خدا تمہیں اور ہزار گنا بڑھائے اور اپنے وعدے کے مطابق تمہیں برکت دے! [12] لیکن میں اکیلا تمہارے مسائل، تمہارے مصارف کے بار اور تمہارے تنازعوں کو کہاں تک برداشت کرسکتا ہُوں؟ [13] لہٰذا تُم اپنے ہر قبیلہ میں سے چند دانشمند، ذی فہم اور شریف لوگوں کو منتخب کرلو اور میں اُنہیں تُم پر مقرّر کردوں گا۔

[14] اِس کے جواب میں تُم نے مُجھ سے کہا کہ تُو جو کرنا چاہتا ہے وہ ٹھیک ہے۔

[15] چنانچہ میں نے تمہارے قبیلوں کے نامور لوگوں کو جو دانشمند اور شریف تھے، لیا اور اُنہیں ہزار ہزار، سَو سَو، پچاس پچاس اور دس دس لوگوں کا سپہ سالار اور قبیلہ کا سربراہ مقرّر کیا اور اُنہیں تُم پر اِختیار بخشا۔ [16] اور اُس وقت میں نے تمہارے قاضیوں کو یہ تاکید کی تھی کہ تُم اپنے بھائیوں کے مقدّمے سنا کرو اور اِنصاف کے ساتھ فیصلہ کیا کرو خواہ وہ معاملہ کسی آدمی سے خواہ وہ اِسرائیلی ہو یا کوئی پردیسی، تعلق رکھتا ہو۔ [17] اِنصاف کرتے وقت کسی کی طرفداری نہ کرنا بلکہ بڑے اور چھوٹوں دونوں کی باتیں برابر سُننا اور کسی آدمی سے مت ڈرنا کیونکہ اِنصاف خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور جو مقدّمہ تمہارے لیے مشکل ہو اُسے میرے پاس لے آنا اور میں اُسے سنوں گا۔ [18] اور اُس وقت میں نے تمہیں سب کچھ جو تمہیں کہہ دینا چاہیے، بتا دیا تھا۔

جاسُوسوں کا بھیجا جانا

[19] تب جیسا خداوند ہمارے خدا نے ہمیں حکم دیا، ہم نے حورِب سے کوچ کیا اور اُس تمام وسیع اور بھیانک بیابان میں سے ہوتے ہُوئے جسے تُم نے دیکھ لیا ہے، اَمُوریوں کے کوہستانی ملک کی طرف چل پڑے اور اِس طرح ہم قادِس برنیع میں پہنچے۔ [20] تب میں نے تُم سے کہا: تُم اَمُوریوں کے کوہستانی ملک تک آ چکے ہو جسے خداوند ہمارا خدا ہمیں دے رہا ہے۔ [21] دیکھو، خداوند تمہارے خدا نے یہ ملک تمہیں دیا ہے لہٰذا جاؤ اور جیسا خداوند تمہارے باپ دادا کے خدا نے تمہیں کہا ہے، اُس ملک پر اپنا تسلُّط جمالو۔ پس تُم حوصلہ رکھو اور ہراساں مت ہو۔

[22] تب تُم میرے پاس آکر کہنے لگے کہ ہم اپنے آگے کچھ آدمی بھیجیں جو اُس ملک میں ہماری خاطر جاسوسی کریں اور آکر ہمیں بتائیں کہ ہمیں کس راہ سے جانا ہوگا اور کون کون سے شہروں سے گزرنا ہوگا۔

[23] یہ تجویز مجھے اچھی معلوم ہُوئی چنانچہ میں نے تُم میں سے فی قبیلہ ایک آدمی کے حساب سے بارہ آدمی چن لیے۔ [24] وہ روانہ ہُوئے اور کوہستانی ملک میں داخل ہو گئے اور وادیِ اسکال میں پہنچ کر اُنہوں نے اُس کا جائزہ لیا۔ [25] اور اُس ملک کا کچھ پھل اپنے ساتھ لے کر ہمارے پاس لَوٹ آئے اور ہمیں اطلاع دی کہ خداوند ہمارا خدا جو ملک ہمیں دے رہا ہے وہ اچھا ہے۔

خداوند کے خلاف بغاوت

[۲٦] لیکن تُم وہاں جانا نہ چاہتے تھے اور تُم نے خداوند اپنے خدا کے حکم کے خلاف بغاوت کی۔ [۲۷] تُم اپنے خیموں میں بڑبڑائے اور کہنے لگے: خداوند ہم سے نفرت کرتا ہے اِس لیے وہ ہمیں ملک مِصرؔ سے نکال لایا تاکہ ہمیں برباد کرانے کے لیے اموریوں کے حوالے کر دے۔ [۲۸] ہم کہاں جائیں؟ ہمارے بھائیوں نے تو ہمارے حوصلے پست کر دیئے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ ہم سے زیادہ طاقتور اور قد آور ہیں اور شہر بھی بڑے ہیں جن کی فصیلیں آسمان کو چھوتی ہیں اور ہم نے وہاں عناقیوں کو بھی دیکھا ہے۔

[۲۹] تب میں نے تُم سے کہا: خوفزدہ نہ ہو اور نہ اُن سے ڈرو۔ [۳۰] خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے تمہاری خاطر لڑے گا جیسا کہ اُس نے مِصرؔ میں خود تمہاری آنکھوں کے سامنے کیا۔ [۳۱] اور بیابان میں بھی تُم نے دیکھا کہ جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کو اُٹھائے ہُوئے چلتا ہے اُسی طرح خداوند تمہارا خدا تمہارے اُس جگہ پہنچنے تک راستہ بھر جہاں جہاں سے تُم گزرے کس طرح تمہیں اُٹھائے رہا۔

[۳۲] اِس کے باوجود تُم نے خداوند اپنے خدا کا یقین نہ کیا [۳۳] جو تمہارے سفر کے دوران رات کو آگ میں اور دِن کے وقت بادل میں ہوکر تمہارے آگے آگے چلتا رہا تاکہ تمہارے قیام کے لیے جگہ تلاش کرے اور تمہیں وہ راہ بتائے جس پر تُم چلو۔

[۳۴] جب خداوند نے تمہاری باتیں سنیں تو وہ غضبناک ہُوا اور اُس نے یہ قسم کھائی [۳۵] کہ اُس بدکار نسل کا ایک شخص بھی اُس اچھے ملک کو دیکھ نہ پائے گا جسے تمہارے باپ دادا کو دینے کی قسم میں نے کھائی تھی [۳٦] سوا یفُنّہ کے بیٹے کالبؔ کے۔ وہ اُسے دیکھے گا اور میں اُسے اور اُس کی نسل کو وہ ملک دوں گا جس میں اُس نے قدم رکھا تھا کیونکہ اُس نے دل و جان سے خداوند کی پیروی کی۔

[۳۷] اور تمہاری ہی وجہ سے خداوند مجھ سے بھی ناراض ہُوا اور کہا: تُو بھی اُس میں داخل ہونے نہ پائے گا۔ [۳۸] لیکن تیرا معاون نُونؔ کا بیٹا یشوؔع اُس میں داخل ہوگا۔ اُس کی حوصلہ افزائی کر کیونکہ وہ اُس میراث کے پانے کے لیے بنی اِسرائیل کی رہنمائی کرے گا۔ [۳۹] اور وہ چھوٹے بچّے جن کے بارے میں تُم نے کہا تھا کہ اسیر ہو جائیں گے؛ ہاں وہی تمہارے اپنے بچّے جو اب تک نیک و بد میں تمیز کرنا بھی نہیں جانتے اُس ملک میں داخل ہوں گے۔ [۴۰] لیکن تُم مُڑ جاؤ اور بحرِ قلزمؔ کی راہ بیابان کی طرف کوچ کرو۔

[۴۱] تب تُم نے جواب دیا: ہم نے خداوند کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اب ہم خداوند اپنے خدا کے حکم کے مطابق اوپر جا کر لڑیں گے۔ چنانچہ تُم میں سے ہر ایک نے یہ سوچ کر کہ پہاڑ پر چڑھنا آسان ہے اپنے اپنے ہتھیار باندھ لیے۔

[۴۲] لیکن خداوند نے مجھ سے کہا: اِن سے کہہ کہ اوپر جا کر نہ لڑیں کیونکہ میں تمہارے ساتھ نہ رہوں گا اور تُم اپنے دشمنوں کے ہاتھوں شکست کھاؤ گے۔

[۴۳] چنانچہ میں نے تُم سے کہہ دیا لیکن تُم نے نہ مانا۔ تُم نے خداوند کے حکم کے خلاف سرکشی کی اور اپنے گھمنڈ کے نشہ میں مغرور ہوکر پہاڑ پر چڑھ گئے۔ [۴۴] لیکن جو اموری اُس پہاڑ پر بستے تھے وہ تمہارے مقابلہ کو نکل آئے اور اُنہوں نے شہد کی مکھیوں کے جھنڈ کی مانند تمہارا تعاقب کیا اور شعیرؔ سے حُرمہؔ تک تمہیں مارتے چلے آئے۔ [۴۵] تب تُم لَوٹ کر خداوند کے حُضور میں رونے لگے لیکن اُس نے تمہارے رونے کی طرف توجّہ نہ کی اور تمہاری ایک نہ سنی۔ [۴٦] اور اِس طرح تُم کئی دِن تک قادسؔ میں پڑے رہے۔ یہاں تک کہ ایک مدّت گزر گئی۔

بیابان میں مارے مارے پھرنا

۲ تب خداوند کی اُس ہدایت کے مطابق جو اُس نے مجھے دی تھی ہم نے مُڑکر بحرِ قلزمؔ کی راہ سے بیابان کی طرف کوچ کیا۔ کافی کوچ کیا۔ کافی عرصہ تک ہم شعیرؔ کے پہاڑی علاقہ کے اِردگرد چلتے رہے۔ [۲] تب خداوند نے مجھ سے کہا: [۳] تُم کافی عرصہ تک اِس پہاڑی علاقہ کے اِردگرد چلتے رہے ہو لہٰذا اب شمال کا رُخ کرو۔ [۴] لوگوں کو یہ حکم دے کہ تُم عیسَوؔ کی نسل کے اپنے بھائیوں کے علاقہ سے گزرنے کو ہو جو شعیرؔ میں رہتے ہیں۔ وہ تُم سے ڈر جائیں گے لیکن تُم خوب احتیاط سے کام لینا۔ [۵] تُم اُنہیں جنگ پر نہ اُبھارنا کیونکہ میں تمہیں اُن کی کوئی زمین نہ دوں گا اِتنی بھی نہیں کہ تُم اپنا قدم ہی رکھ سکو۔ میں نے شعیرؔ کا پہاڑی علاقہ میراث کے طور پر عیسَوؔ کے سپرد کیا ہے۔ [٦] جو غذا تُم کھاؤ اور جو پانی تُم پیو اُسے چاندی کے سِکّوں کے عِوض اُن سے خریدو۔

[۷] خداوند تمہارے خدا نے تمہیں اپنے ہاتھوں کے سب کاموں میں برکت دی ہے۔ اُس نے اُس وسیع بیابان کے سفر میں تُم پر نظر رکھی ہے۔ اُن چالیس سالوں میں خداوند تمہارا خدا تمہارے ساتھ رہا اور تمہیں کسی چیز کی کمی نہ ہونے دی۔

[۸] چنانچہ ہم اپنے بھائیوں بنی عیسَوؔ کے پاس سے جو شعیرؔ میں رہتے ہیں گزرے۔ ہم نے ارابَاہ کے راستہ سے مُڑکر جو ایلاتؔ اور عصیُونؔ جابر سے اوپر آتا ہے موآبؔ کے بیابان کا راستہ اختیار کیا۔

[۹] تب خداوند نے مجھ سے کہا: تُم موآبیوں کو دِق نہ کرنا اور نہ اُنہیں جنگ کے لیے اُبھارنا۔ میں اُن کی سرزمین کا کوئی بھی حصّہ تمہیں نہ دوں گا کیونکہ میں نے اُسے عار کے لوطیوں کو میراث کے طور پر دے دیا ہے۔

۱۰ کسی زمانہ میں وہاں ایمیم بسے ہُوئے تھے جو نہایت طاقتوار اور تعداد میں بےشمار اور عناقیم کی مانند اونچے قد کے تھے۔ ۱۱ عناقیم کی طرح اُن کا شمار بھی رفائیم میں کیا جاتا تھا لیکن موآبی اُنہیں ایمیم کہا کرتے تھے۔ ۱۲ شعیر میں حوری قوم کے لوگ بسے ہُوئے تھے لیکن بنی عیسَو نے اُنہیں اُس ملک سے نکال دیا تھا اور اُنہیں نیست و نابود کر کے خُود اُن کی جگہ بس گئے تھے جیسے بنی اسرائیل نے اس ملک میں کیا تھا جسے خداوند نے اُنہیں میراث میں دیا تھا۔

۱۳ اور خداوند نے کہا: اب اُٹھو اور وادیِ زَرَد کے پار جاؤ۔ چنانچہ ہم نے اُس وادی کو پار کیا۔

۱۴ اور ہمارے قادِس برنیع سے روانہ ہو کر وادیِ زَرَد کو پار کرنے تک اڑتیس سال کا عرصہ گزرا۔ اِس اثنا میں خداوند کی اُن سے کھائی ہُوئی قسم کے مطابق اُس پُشت کے سبھی جنگی مرد لشکر میں مرکھپ گئے تھے۔ ۱۵ اور جب تک وہ لشکر میں سے مکمل طور پر نابود نہ ہو گئے خداوند کا ہاتھ اُن کے خلاف بڑھا رہا۔

۱۶ جب اُن لوگوں میں کا آخری جنگی مرد مر چکا ۱۷ تب خداوند نے مجھ سے کہا: ۱۸ آج تجھے عار شہر سے ہو کر موآب کی سرحد سے گزرنا ہے ۱۹ جب تُم بنی عمّون کے قریب پہنچو تو اُنہیں ستانا مت اور نہ اُنہیں جنگ کے لیے اُبھارنا کیونکہ میں بنی عمّون کے ملک کا کوئی بھی حِصّہ تمہیں میراث کے طور پر نہ دوں گا۔ میں نے اُسے بنی لُوط کو میراث میں دے دیا ہے۔

۲۰ وہ ملک بھی رفائیم کا ہی گنا جاتا تھا جو وہاں رہا کرتے تھے لیکن عمّونی اُنہیں زمزمیم کہتے تھے۔ ۲۱ یہ لوگ نہایت طاقتور اور تعداد میں بےشمار تھے اور عناقیم کی مانند اونچے قد کے تھے لیکن خداوند نے عمّونیوں کے سامنے اُن کا صفایا کر دیا اور بنی عمّون اُن کی جگہ بس گئے۔ ۲۲ خداوند نے بنی عیسَو کی خاطر بھی یہی کیا جو شعیر میں رہتے تھے جب اُس نے حوریوں کو اُن کے سامنے سے مٹا دیا۔ اُنہوں نے اُنہیں نکال دیا اور آج تک خُود اُن کی جگہ بسے ہُوئے ہیں ۲۳ اور ویسے ہی کفتوریوں نے کفتور سے آ کر عوّیوں کو جو غزّہ تک دیہاتوں میں بسے ہُوئے تھے مٹا دیا اور اُن کی جگہ خُود بس گئے۔

حسبون کے بادشاہ سیحون کی شکست

۲۴ لہٰذا اُٹھو اور ارنون کی وادی کے پار جاؤ۔ دیکھو میں نے حسبون کے بادشاہ اموری سیحون کو اُس کے ملک سمیت تمہارے ہاتھ میں کر دیا ہے۔ اُس کے ملک پر قبضہ کرنا شروع کرو اور اُس سے جنگ چھیڑ دو۔ ۲۵ آج ہی کے دِن سے میں تیرا خوف اور ڈر آسمان کے نیچے کی سب قوموں پر ڈالنا شروع کروں گا۔ وہ تیری خبر سُنیں گی اور کانپیں گی اور تیری وجہ سے بےچین ہو جائیں گی۔

۲۶ اور میں نے دشتِ قدیمات سے حسبون کے بادشاہ سیحون کے پاس صلح کا یہ پیغام لیکر ایلچی روانہ کیے کہ ۲۷ ہمیں اپنے ملک سے گزر جانے دے۔ ہم صرف شاہراہ سے ہو کر چلے جائیں گے اور دائیں یا بائیں نہ مُڑیں گے۔ ۲۸ تُو ہمیں کھانے کے لیے روٹی اور پینے کے لیے پانی چاندی کے سِکوں کے عِوض بیچنا۔ بس ہمیں پَیدل چلے جانے دے۔ ۲۹ ٹھیک اُسی طرح جیسے شعیر میں رہنے والے بنی عیسَو نے اور عار میں رہنے والے موآبیوں نے ہمارے ساتھ کیا۔ جب تک کہ ہم یردن کو عبور کر کے اُس ملک میں نہ پہنچیں جو خداوند ہمارا خدا ہمیں دے رہا ہے۔ ۳۰ لیکن حسبون کے بادشاہ سیحون نے ہمیں جانے نہ دیا کیونکہ خداوند تمہارے خدا نے اُس کا مزاج کڑا اور اُس کا دل سخت کر دیا تھا تا کہ اُسے تمہارے ہاتھ میں کر دے جیسا کہ اُس نے اب کیا ہے۔

۳۱ خداوند نے مجھ سے کہا: دیکھ میں نے سیحون اور اُس کے ملک کو تیرے حوالہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب اُس کے ملک کو تسخیر کرنا شروع کرو اور اُس کے مالک بن جاؤ۔

۳۲ جب سیحون اپنے سارے لشکر کے ساتھ نکل کر ہم سے لڑنے یہض پہنچا ۳۳ تو خداوند ہمارے خدا نے اُسے ہمارے حوالہ کر دیا اور ہم نے اُسے اُس کے بیٹوں اور سارے لشکر سمیت مار ڈالا۔ ۳۴ اُسی وقت ہم نے اُس کے سب شہروں کو لے لیا اور اُنہیں مردوں عورتوں اور بچّوں سمیت بالکل تباہ کر ڈالا اور کسی کو باقی نہ چھوڑا۔ ۳۵ لیکن مویشی اور تسخیر کیے ہُوئے شہروں سے جو مالِ غنیمت ہمارے ہاتھ لگا ہم لے آئے۔ ۳۶ ارنون کی وادی کے کنارے پر کے عروعیر سے اور اُس وادی میں کے شہر سے لیکر جلعاد تک ایسا کوئی شہر نہ تھا جسے سر کرنا ہمارے لیے مشکل ہُوا۔ خداوند ہمارے خدا نے اُن سب کو ہمیں دے دیا۔ ۳۷ لیکن خداوند خدا کے حکم کے مطابق تُم نے نہ تو عمّونیوں کے ملک کے کسی حِصّہ میں نہ دریائے یبّوق کے سیراب کیے ہُوئے علاقہ میں اور نہ ہی پہاڑوں پر بسے ہُوئے شہروں کے اطراف کے علاقہ میں مداخلت کی۔

بسن کے بادشاہ عوج کی شکست

۳ پھر ہم مُڑ کر بسن کے راستہ پر چل پڑے اور بسن کا بادشاہ عوج اپنے سارے لشکر کے ساتھ نکل کر ادرعی کے مقام پر ہم سے جنگ کرنے کو آیا۔ ۲ خداوند نے مجھ سے کہا: تُو اُس سے نہ ڈر کیونکہ میں نے اُسے اُس کے سارے لشکر اور ملک سمیت تیرے حوالہ کر دیا ہے۔ تُو اُس کے ساتھ وہی سلوک کرنا جو تُو نے اموریوں کے بادشاہ سیحون کے ساتھ کیا تھا جو حسبون میں رہتا تھا۔

۳ چنانچہ خداوند ہمارے خدا نے بسن کے بادشاہ عوج کو بھی اُس کے سارے لشکر سمیت ہمارے ہاتھ میں کر دیا اور ہم نے اُنہیں یہاں

تک مارا کہ اُن میں کوئی باقی نہ بچا۔ [4] اور اُسی وقت ہم نے اُس کے سارے شہر لے لیے اور اُن ساٹھ شہروں میں سے ایسا کوئی شہر نہ تھا جسے ہم نے اُن سے نہ لیا ہو یعنی ارجوب کا سارا علاقہ جو بسن میں عوج کی سلطنت میں تھا۔ [5] یہ سب شہر اونچی اونچی فصیلوں اور پھاٹکوں اور بینڈوں سے مستحکم کیے گئے تھے اور کئی ایسے دیہات بھی تھے جو فصیلدار نہ تھے [6] اور جس طرح ہم نے حسبون کے بادشاہ سیحون کے ساتھ کیا تھا ویسے ہی اِن سب کو بالکل تباہ کر دیا۔ ہر شہر کو مردوں عورتوں اور بچّوں سمیت بالکل نابود کر دیا۔ [7] لیکن سب مویشی اور اُن کے شہروں کا مالِ غنیمت ہم اپنے لیے لے آئے۔

[8] چنانچہ اُس وقت ہم نے اُن دو اموری بادشاہوں سے ارنون کی گھاٹی سے لے کر کوہِ حرمون تک یردن کے مشرق کا سارا علاقہ لے لیا۔ [9] (حرمون کو صیدانی سریون اور اموری سنیر کہتے ہیں۔) [10] ہم نے ہموار میدان کے سب شہر اور تمام جلعاد اور سلکہ اور ادرعی تک کا بسن کا تمام علاقہ یعنی بسن میں واقع عوج کی سلطنت کے سب شہر لے لیے۔ [11] (رفائیم کی نسل کے لوگوں میں سے صرف بسن کا بادشاہ عوج رہ گیا تھا۔ اُس کا پلنگ لوہے کا بنا ہُوا تھا جو تیرہ فٹ سے زیادہ لمبا اور چھ فٹ چوڑا تھا۔ وہ اب بھی بنی عمّون کے شہر ربّہ میں موجود ہے۔)

ملک کی تقسیم

[12] ہم نے اُس وقت جو ملک لے لیا تھا اُس میں سے ارنون کی گھاٹی کے پاس کے عروعیر کے شمال کا علاقہ اور جلعاد کے کوہستانی ملک کا نصف حصّہ اور اُس کے شہر میں نے رُوبنیوں اور جدّیوں کو دے دیے۔ [13] جلعاد کا بقیہ حصّہ اور سارا بسن جو عوج کی سلطنت میں تھا میں نے منسّی کے نصف قبیلہ کو دے دیا۔ (بسن میں ارجوب کا سارا علاقہ رفائیم کا ملک کہلاتا ہے۔ [14] منسّی کے بیٹے یائیر نے جسوریوں اور معکاتیوں کی سرحد تک کا ارجوب کا پورا علاقہ لے لیا اور وہ اُس کے نام سے منسوب ہُوا۔ اِسی لیے بسن آج کے دِن تک حوّوت یائیر کہلاتا ہے۔) [15] اور میں نے جلعاد مکیر کو دے دیا۔ [16] لیکن رُوبنیوں اور جدّیوں کو میں نے جلعاد سے لے کر وادیِ ارنون تک کا علاقہ دے دیا (جس کی سرحد وادی کا درمیانی حصّہ تھا) جو دریائے یبّوق تک جو عمّونیوں کی سرحد ہے پھیلا ہُوا ہے۔ [17] مشرق میں پسگہ کی ڈھلانوں کے نیچے سے اراباہ کے کنارے تک اور کنّرت سے نیچے اراباہ کے سمندر یعنی دریائے شور تک کے علاقے بھی اُنہیں دے دیے۔

[18] اُس وقت میں نے تمہیں حکم دیا: خداوند تمہارے خدا نے یہ ملک تمہیں دیا ہے تا کہ تُم اُس کے مالک بنو۔ لیکن تمہارے سب آزمودہ مرد جنگ کے لیے ہتھیار باندھ کر اپنے اِسرائیلی بھائیوں کے آگے آگے دریائے یردن کے پار جائیں۔ [19] البتہ تمہاری بیویاں اور تمہارے بچّے اور تمہارے مویشی (کیونکہ میں جانتا ہُوں کہ تمہارے پاس مویشی بہت ہیں) اِن ہی شہروں میں رہیں جو میں نے تمہیں دیے ہیں [20] تاوقتیکہ خداوند تمہارے بھائیوں کو چین نہ بخشے جیسے تمہیں بخشا ہے اور وہ بھی اُس ملک پر قابض نہ ہو جائیں جو خداوند تمہارا خدا یردن کے اُس پار اُنہیں دے رہا ہے۔ اُس کے بعد تُم میں سے ہر ایک اُسی ملکیّت میں لوٹ جائے جو میں نے تمہیں دی ہے۔

مُوسیٰ کو یردن عبور کرنے کی ممانعت

[21] اُس وقت میں نے یشوع کو حکم دیا: تُو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ خداوند تیرے خدا نے اُن دو بادشاہوں کے ساتھ کیا کِیا ہے۔ خداوند وہاں کی تمام سلطنتوں کے ساتھ بھی ویسا ہی کرے گا جہاں تُو جا رہا ہے۔ [22] لہٰذا تُو اُن سے مت ڈرنا۔ خداوند تیرا خدا تیری خاطر لڑے گا۔

[23] اُس وقت میں نے خداوند سے اِلتجا کی [24] کہ اَے خداوند خدا! تُو نے اپنے خادم کو اپنی عظمت اور اپنا قوی ہاتھ دکھانا شروع کیا ہے کیونکہ آسمان میں یا زمین پر ایسا کون معبود ہے جو تُجھ جیسے کام اور عظیم کارنامے انجام دے سکے؟ [25] لہٰذا مجھے بھی یردن کے پار کے اُس اچھے ملک یعنی اُس خُوشنما پہاڑی ملک اور لُبنان کو دیکھ لینے دے۔

[26] لیکن تمہاری وجہ سے خداوند مجھ سے خفا ہُوا اور اُس نے میری نہ سنی بلکہ خداوند نے کہا: بس کر! اِس معاملہ میں مجھ سے اور بحث نہ کرنا۔ [27] پسگہ کی چوٹی پر چڑھ جا اور مغرب اور شمال اور جنوب اور مشرق کی طرف نظر دوڑا۔ اپنی آنکھوں سے اُس ملک کا نظارہ کر لے کیونکہ تُو اُس یردن کو عبور نہ کر پائے گا۔ [28] لیکن یشوع کو اِختیار بخش اور اُس کی حوصلہ افزائی کر کے اُسے مضبوط کر کیونکہ وہ اُن لوگوں کو پار لے جائے گا اور وہی اُنہیں اُس ملک کا جس کا تُو نظارہ کرے گا مالک بنائے گا۔ [29] چنانچہ ہم بیت فعور کے پاس کی وادی میں ٹھہرے رہے۔

فرمانبرداری کا حکم

۴ اب اَے اِسرائیلیو! جو آئین اور احکام میں تمہیں سکھانے کو ہُوں اُنہیں سنو اور اُن پر عمل کرو تا کہ تُم زندہ رہو اور جا کر اُس ملک پر قابض ہو جاؤ جو خداوند تمہارے باپ دادا کا خدا تمہیں دے رہا ہے۔ [2] جو حکم میں تمہیں دیتا ہُوں اُس میں نہ تو کچھ اِضافہ کرنا اور نہ اُس میں سے کچھ گھٹانا بلکہ خداوند تمہارے خدا کے جو احکام میں تمہیں دے رہا ہُوں اُن کے پابند رہنا۔

[3] خداوند نے بعل فعور میں جو کچھ کیا اُسے تُم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جس کسی نے فعور کے بعل کی پرستش کی اُسے خداوند نے تمہارے درمیان سے مٹا دیا۔ [4] لیکن تُم سب جو خداوند اپنے خدا سے

وابستہ رہے آج کے دِن تک زندہ ہو۔
[۵] دیکھو میں نے خداوند اپنے خدا کے حکم کے مطابق تمہیں آئین اور احکام سکھادیے ہیں تا کہ تُم اُس ملک میں اُن پر عمل کرو جس پر قبضہ کرنے کے لیے جارہے ہو۔ [۶] تُم نہایت احتیاط کے ساتھ اُن پر عمل پیرا رہو کیونکہ اُسی سے اور قوموں کو تمہاری عقل اور فراست کا ثبوت ملے گا اور وہ اُن تمام آئین کو سن کر کہیں گی کہ واقعی یہ عظیم قوم نہایت عقلمند اور دانشور ہے۔ [۷] اِس قدر عظیم قوم اور کون سی ہے جس کا معبود اپنی قوم کے اِس قدر نزدیک ہو جیسا خداوند ہمارا خدا ہماری ہر دعا کے وقت ہمارے پاس ہوتا ہے؟ [۸] اور دوسری کونسی اِس قدر عظیم قوم ہے جس کے پاس اِس شریعت جیسے راست آئین اور احکام ہیں جسے میں آج تمہارے سامنے رکھتا ہُوں؟
[۹] لہٰذا محتاط اور نہایت خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ جو کچھ تُم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اُسے ہمیشہ کے لیے بھول جاؤ یا وہ تمہارے دل سے محو ہو جائے۔ تُم یہ باتیں اپنی اولاد کو اور اُن کے بعد اُن کی اولاد کو سکھاؤ۔ [۱۰] اُس دِن کو یاد کرو جب تُم حورب میں خداوند اپنے خدا کے حُضور میں کھڑے تھے اور اُس نے مجھ سے کہا کہ لوگوں کو میرا کلام سننے کے لیے میرے سامنے اِکٹھا کر تا کہ جب تک وہ اُس ملک میں جیتے رہیں میرا خوف ماننا سیکھیں اور اپنی اولاد کو بھی یہی سکھائیں۔ [۱۱] چنانچہ تُم قریب آ کر اُس فلک بوس پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہو گئے جو آگ کے شعلوں میں لپٹا ہُوا اور کالی گھٹاؤں اور گہری تاریکی سے گھرا ہُوا تھا۔ [۱۲] اور خداوند نے اُس آگ کے اندر سے تُم سے کلام کیا۔ تُم نے محض اُس کی باتیں سنیں لیکن کوئی شکل یا صورت نہیں دیکھی۔ صرف آواز ہی آواز سنائی دی۔ [۱۳] تب اُس نے اپنے عہد کے دسوں احکام تُم پر ظاہر کیے اور اُنہیں ماننے کا حکم دیا اور پھر اُنہیں پتھر کی دو تختیوں پر لکھ دیا [۱۴] اور اُسی وقت خداوند نے مجھے حکم دیا کہ تمہیں وہ آئین اور احکام سکھاؤں جن پر تُم اُس ملک میں عمل کرو گے جسے تُم یردن کو پار کر کے حاصل کرنے والے ہو۔

بت پرستی کی ممانعت

[۱۵] جس دِن حورب میں خداوند نے آگ میں سے ہو کر تُم سے کلام کیا تب تُم نے کسی طرح کی شکل یا صورت نہ دیکھی تھی۔ لہٰذا نہایت محتاط رہو۔ [۱۶] کہیں ایسا نہ ہو کہ تُم بگڑ جاؤ اور اپنے لیے کوئی بُت یا مورت بنا لو خواہ وہ کسی مرد یا عورت کے شکل کی [۱۷] یا زمین پر کے کسی حَیوان یا ہوا میں اُڑنے والے کسی پرندے [۱۸] یا زمین پر رینگنے والے کسی جاندار یا پانی کے اندر کی کسی مچھلی کی مانند ہو۔ [۱۹] اور جب تُم آسمان کی طرف نگاہ کرو اور تمام اجرامِ فلکی یعنی سورج، چاند اور تاروں کو دیکھو تو اُنہیں سجدہ کرنے کے لیے مائل نہ ہو جاؤ اور نہ اُن چیزوں کی عبادت کرو جنہیں خداوند تمہارے خدا نے آسمان کے نیچے دوسری قوموں کے لیے رکھ چھوڑا ہے۔ [۲۰] لیکن تمہیں تو خداوند گویا لوہا تپانے کی بھٹّی یعنی مِصر سے نکال کر لایا ہے تا کہ تُم اُس کی میراث کے لوگ ٹھہرو جیسے کہ اب ہو۔
[۲۱] خداوند نے تمہاری وجہ سے مجھ سے ناراض ہو کر قسم کھائی کہ میں یردن پار کر کے اُس اچھے ملک میں داخل نہ ہونے پاؤں جو خداوند تمہارا خدا تمہیں میراث کے طور پر دے رہا ہے۔ [۲۲] میں اِسی ملک میں مروں گا اور یردن پار نہ جاؤں گا لیکن تُم پار کر کے اُس اچھے ملک پر قبضہ کر لو گے۔ [۲۳] لہٰذا خیال رہے کہ تُم خداوند اپنے خدا کے اِس عہد کو بھول مت جانا جو اُس نے تمہارے ساتھ باندھا ہے اور اپنے لیے کسی ایسی چیز سے مشابہ کوئی بُت بنا لو جس سے خداوند تمہارے خدا نے تمہیں منع کیا ہے۔ [۲۴] کیونکہ خداوند تمہارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔ وہ غیور خدا ہے۔
[۲۵] جب تمہارے ہاں بیٹے اور پوتے پیدا ہو چکیں اور تُم اُس ملک میں کافی عرصہ تک رہ چکو، اور تب اگر تُم بگڑ جاؤ اور کسی قسم کا بُت بنا لو جو خداوند تمہارے خدا کی نظر میں بُرا ٹھہرے اور اُسے غُصّہ دلائے [۲۶] تو میں آج کے دِن آسمان اور زمین کو تمہارے خلاف گواہ ٹھہرا کر کہتا ہُوں کہ تُم بہت جلد اُس ملک سے مِٹ جاؤ گے جسے تُم یردن کو پار کر کے حاصل کرنے والے ہو تُم وہاں بہت دِن رہنے نہ پاؤ گے بلکہ یقیناً نیست و نابود کر دیے جاؤ گے۔ [۲۷] خداوند تمہیں الگ الگ ملکوں میں تِتّر بِتّر کرے گا اور جن قوموں کے درمیان خداوند تمہیں پہنچائے گا اُن میں تمہاری تعداد گھٹ کر رہ جائے گی۔ [۲۸] وہاں تُم اِنسانوں کے بنائے ہُوئے لکڑی اور پتھر کے دیوتاؤں کی پرستش کرو گے جو نہ دیکھ سکتے ہیں، نہ سن سکتے ہیں، نہ کھا سکتے ہیں اور نہ سونگھ سکتے ہیں۔ [۲۹] لیکن وہاں بھی اگر تُم خداوند اپنے خدا کو ڈھونڈو گے تو اُسے پاؤ گے بشرطیکہ تُم اپنے پورے دل اور اپنی ساری جان سے اُس کی جستجو کرو۔ [۳۰] جب تُم مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے اور یہ سب باتیں تمہیں پیش آئیں گی تب آخری دِنوں میں تُم خداوند اپنے خدا کی طرف لَوٹ آؤ گے اور اُس کی اطاعت کرو گے [۳۱] کیونکہ خداوند تمہارا خدا رحیم خدا ہے۔ وہ تمہیں ترک نہیں کرے گا اور نہ ہی ہلاک کرے گا اور نہ اُس عہد کو بھولے گا جو اُس نے تمہارے باپ دادا کے ساتھ قسم کھا کر باندھا تھا۔

خداوند خدا ہے

[۳۲] جب سے خدا نے اِنسان کو زمین پر پیدا کیا تب سے اُن قدیم زمانوں کا حال دریافت کرو جو تمہارے زمانہ سے بہت پہلے گزر چکے ہیں۔ آسمان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پوچھو کہ کیا اِس طرح کا بڑا حادثہ پہلے کبھی پیش آیا یا ایسی کوئی بات کبھی سننے میں آئی؟ [۳۳] کیا

کبھی کوئی اور قوم تمہاری طرح خدا کی آواز کو آگ میں سے آتے ہُوئے سن کر زندہ بچی ہے؟ ۳۴ کیا کبھی کسی معبود نے اپنی خاطر کسی قوم کو کسی دوسری قوم کے درمیان سے نکالنے کے لیے ایسی آزمایشوں، حیرت انگیز نشانوں اور معجزوں، جنگ، زورآور ہاتھ اور دراز بازو اور نہایت عظیم اور ہولناک کارناموں سے کام لیا جیسا خداوند تمہارے خدا نے تمہاری آنکھوں کے سامنے مِصر میں تمہارے لیے کیا؟

۳۵ تمہیں یہ سب کچھ دکھایا گیا تا کہ تُم جانو کہ خداوند ہی خدا ہے اور اُس کے سِوا کوئی اور ہے ہی نہیں۔ ۳۶ اُس نے آسمان میں سے اپنی آواز تمہیں سنائی تا کہ تمہیں تربیت دے اور زمین پر اُس نے تمہیں اپنی بڑی آگ دکھائی اور تُم نے اُس کا کلام اُس آگ میں سے سنا۔ ۳۷ چونکہ اُسے تمہارے باپ دادا سے محبّت تھی اور اُس نے اُن کے بعد اُن کی نسل کو چن لیا، اِس لیے وہ اپنی موجودگی میں اور اپنی عظیم قدرت سے تمہیں مِصر سے نکال لایا ۳۸ تا کہ تُم سے بڑی اور زورآور قوموں کو تمہارے سامنے سے دُور کر دے اور تمہیں اُن کے ملک میں لا کر اُسے میراث کے طور پر تمہیں دے جیسا کہ آج کے دِن ظاہر ہے۔

۳۹ لہٰذا آج کے دِن تُم جان لو اور اپنے دل میں یہ بات بٹھا لو کہ اوپر آسمان میں اور نیچے زمین میں خداوند ہی خدا ہے اور کوئی دوسرا نہیں۔ ۴۰ اُس کے جو آئین اور احکام آج میں تمہیں دے رہا ہُوں اُنہیں مانو تا کہ تمہارا اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کا بھلا ہو اور اُس ملک میں جو خداوند تمہارا خدا تمہیں ہمیشہ کے لیے دے رہا ہے، تمہاری عمر دراز ہو۔

پناہ کے شہر

۴۱ تب مُوسیٰ نے یردن کے مشرق میں تین شہر الگ کر لیے ۴۲ جہاں ایسا شخص بھاگ کر جا سکتا تھا جس نے انجانے میں اور بنا کسی پرانی عداوت کے اپنے پڑوسی کو قتل کیا ہو۔ وہ اُن تین میں سے کسی ایک شہر میں بھاگ کر اپنی جان بچا سکتا تھا۔ ۴۳ وہ شہر یہ تھے: رُوبنیوں کے لیے بصر شہر جو بیابان کی ترائی میں واقع ہے۔ جدّیوں کے لیے جلعاد کا رامات شہر اور منسّیوں کے لیے بسن کا جولان شہر۔

شریعت کا دیا جانا

۴۴ یہ وہ شریعت ہے جسے مُوسیٰ نے بنی اِسرائیل کے آگے پیش کیا۔ ۴۵ یہی وہ معاہدے، آئین اور احکام ہیں جو مُوسیٰ نے اُنہیں اُس وقت دیے جب وہ مِصر سے نکل آئے تھے۔ ۴۶ اور یردن کے مشرق میں بیت فعور کے نزدیک کی وادی میں ٹھہرے تھے جو امُوریوں کے بادشاہ سیحون کے ملک میں ہے جو حسبون پر حکمران تھا اور جسے مُوسیٰ اور بنی اِسرائیل نے ملکِ مِصر سے نکل آنے کے بعد شکست دی تھی۔ ۴۷ اُنہوں نے اُس کے اور بسن کے بادشاہ عوج اور یردن کے مشرق کے دو امُوری بادشاہوں کے ملکوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ ۴۸ یہ ملک ارنُون کی وادی کے سرے پر کے عروعیر سے لے کر کوہِ سیون (یعنی حرمون) تک پھیلا ہُوا ہے ۴۹ جس میں پسگہ کی ڈھلانوں کے نیچے اراباہ کے سمندر تک یردن کے مشرق کا سارا میدان شامل تھا۔

دس احکام

۵ مُوسیٰ نے سب اِسرائیلیوں کو بلوا کر اُن سے کہا: اَے اِسرائیلیو! جو آئین اور احکام آج مَیں تمہیں سناتا ہُوں اُنہیں سن لو۔ اُنہیں سیکھو اور اُن پر ضرور عمل کرو۔ ۲ خداوند ہمارے خدا نے حورب کے مقام پر ہمارے ساتھ ایک عہد باندھا۔ ۳ خداوند نے یہ عہد ہمارے باپ دادا سے نہیں بلکہ خُود ہم سب سے باندھا جو آج تک یہاں زندہ ہیں۔ ۴ خداوند نے اُس پہاڑ پر آگ میں سے تُم سے رُوبرو باتیں کیں۔ ۵ (اُس وقت میں خداوند اور تمہارے درمیان تمہیں خداوند کا کلام سنانے کے لیے کھڑا ہُوا کیونکہ تُم آگ سے ڈر گئے اور پہاڑ پر نہیں چڑھے)۔ اور اُس نے کہا:

۶ خداوند تمہارا خدا جو تمہیں ملکِ مِصر یعنی غلامی کے ملک سے نکال لایا، میں ہُوں۔

۷ میرے آگے تُم اور معبودوں کو نہ مانو۔

۸ تُم اپنے لیے کوئی مورت نہ بنانا جو اوپر آسمان میں کی یا نیچے زمین پر کی یا پانی کے اندر کی کسی چیز سے مشابہ ہو۔ ۹ تُم اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عبادت کرنا کیونکہ میں، خداوند تمہارا خدا، غیور خدا ہُوں اور جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں میں اُن کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پُشت تک اُن کے باپ دادا کے گناہ کی سزا دیتا ہُوں۔ ۱۰ لیکن جو مجھ سے محبّت رکھتے ہیں اور میرے احکام کو مانتے ہیں، میں اُن کی ہزاروں پُشت تک محبّت کا اظہار کرتا ہُوں۔

۱۱ تُم خداوند اپنے خدا کے نام کا بے جا اِستعمال نہ کرنا کیونکہ خداوند اپنے نام کا بے جا اِستعمال کرنے والے کو بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔

۱۲ تُم سبت کے دِن کو پاک رکھ کر اُس کے پابند رہنا۔

۱۳ چھ دِن تک محنت کرکے تُم اپنا سارا کام کاج کرنا۔ ۱۴ لیکن ساتواں دِن خداوند تمہارے خدا کا سبت ہے۔ اُس دِن تُم کوئی کام نہ کرنا ۔ نہ تُم ، نہ تمہارا بیٹا یا بیٹی ، نہ تمہارا خادم یا خادمہ ، نہ تمہارا بَیل ، نہ تمہارا گدھا اور نہ تمہارا کوئی جانور اور نہ کوئی مسافر جو تمہارے پھاٹکوں کے اندر ہو تاکہ تمہارے خادم اور خادمائیں تمہاری طرح آرام کریں۔ ۱۵ یاد رکھو کہ تُم مِصر میں غلام تھے اور خداوند تمہارا خدا وہاں سے تمہیں اپنے قوی ہاتھ سے اور اپنے بازو بڑھا کر نکال لایا۔ اِس لیے خداوند تمہارے خدا نے تمہیں سبت کا دِن ماننے کا حکم دیا ہے۔

۱۶ اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزّت کرنا جیسا کہ خداوند تمہارے خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تمہاری عمر دراز ہو اور جو ملک خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے اُس میں تمہارا بھلا ہو۔

۱۷ تُم خُون نہ کرنا۔

۱۸ تُم زِنا نہ کرنا۔

۱۹ تُم چوری نہ کرنا۔

۲۰ تُم اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

۲۱ تُم اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ تُم اپنے پڑوسی کے مکان یا زمین ، اُس کے خادم یا خادمہ ، اُس کے بَیل یا گدھے یا اپنے پڑوسی کی کسی چیز کا خواہاں ہونا۔

۲۲ یہی وہ احکام ہیں جن کا خداوند نے اُس پہاڑ پر آگ ، گھٹا اور گہری تاریکی میں سے تمہاری ساری جماعت کے سامنے بلند آواز سے اعلان کیا اور اُس نے مزید کچھ نہ کہا۔ پھر اُس نے اُنہیں پتھر کی دو لوحوں پر لکھ کر اُنہیں مجھے دے دیا۔

۲۳ جب وہ پہاڑ آگ سے دہک رہا تھا اور تُم نے تاریکی میں سے آتی ہُوئی آواز سنی تب تُم اور تمہارے قبیلوں کے سب سربراہ اور بزرگ میرے پاس آئے ۲۴ اور تُم کہنے لگے: خداوند ہمارے خدا نے اپنا جلال اور اپنی عظمت ہمیں دکھائی اور ہم نے اُس کی آواز آگ میں سے آتی ہُوئی سنی ہے۔ آج ہم نے دیکھ لیا کہ اگر خدا اِنسان سے باتیں کرتا ہے تو بھی اِنسان زندہ رہتا ہے۔ ۲۵ لیکن اب ہم کیوں مریں؟ کیونکہ بڑی ہولناک آگ ہمیں بھسم کر دے گی۔ اور اگر ہم خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنیں تب تو ضرور فنا ہو جائیں گے ۲۶ کیونکہ کس فانی اِنسان نے ہماری طرح زندہ خدا کی آواز کو آگ میں سے آتے ہُوئے سنا اور وہ زندہ بچا رہا؟

۲۷ لہٰذا تُو ہی نزدیک جا کر جو کچھ خداوند ہمارا خدا کہے ، وہ سب سن لے اور تب جو کچھ خداوند ہمارا خدا تجھ سے کہے ، ہمیں بتا دے۔ ہم اُسے سنیں گے اور اُس پر عمل کریں گے۔

۲۸ جب تُم مجھ سے گفتگو کر رہے تھے تب خداوند نے تمہاری باتیں سن لیں اور خداوند نے مجھ سے کہا: اُن لوگوں نے جو کچھ تجھ سے کہا ، میں نے سن لیا ہے۔ اُنہوں نے جو کچھ کہا وہ ٹھیک ہی کہا۔ ۲۹ کاش اُن کے دل میں ہمیشہ میرا خوف رہتا اور وہ میرے سب احکام پر عمل کرتے تاکہ اُن کا اور اُن کی اولاد کا سدا بھلا ہوتا!

۳۰ اُن سے جا کر کہہ کہ اپنے خیموں میں لَوٹ جائیں۔ ۳۱ لیکن تُو یہاں میرے پاس ٹھہر جا تاکہ میں تجھے وہ تمام احکام ، آئین اور قوانین دے سکوں جنہیں تجھے اُنہیں سکھانا ہے تاکہ وہ اُن پر اُس ملک میں عمل کریں جسے میں اُن کے قبضہ میں دے رہا ہُوں۔

۳۲ لہٰذا خداوند اپنے خدا کے احکام بجا لانے میں احتیاط سے کام لو اور اُن سے کبھی مُنہ نہ موڑو۔ ۳۳ اور اُس ساری راہ پر ہی چلتے رہو جس کا حکم خداوند تمہارے خدا نے تمہیں دیا ہے تاکہ تُم جیتے رہو اور تمہارا بھلا ہو اور جس ملک پر تُم قابض ہو گے وہاں تمہاری عمر دراز ہو۔

خداوند اپنے خدا سے محبّت رکھو

۶ یہ وہ احکام ، آئین اور قوانین ہیں جنہیں خداوند تمہارے خدا نے تمہیں سکھانے کی مجھے تاکید کی ہے کہ تُم اُن پر اُس ملک میں عمل کرو جسے تُم یردن پار کر کے حاصل کرنے والے ہو ۲ تاکہ تُم ، تمہاری اولاد اور اُن کے بعد اُن کی اولاد خداوند اپنے خدا کے اُن تمام آئین اور احکام پر عمل کر کے جو میں تمہیں دے رہا ہُوں ، زندگی بھر اُس کا خوف مانو اور لمبی عمر پاؤ۔ ۳ اَے اِسرائیل! سن اور احتیاط کے ساتھ اُن پر عمل کر تاکہ تیرا بھلا ہو اور تُم اُس ملک میں جس میں دودھ اور شہد کی ندیاں بہتی ہیں ، بہت بڑھ جاؤ جیسا خداوند تیرے باپ دادا کے خدا نے تجھ سے وعدہ کیا ہے۔

۴ اَے اِسرائیل ! سن ۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ ۵ تُو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل ، اپنی ساری جان اور اپنی ساری قوت سے محبّت رکھ۔ ۶ یہ احکام جو آج میں تمہیں دے رہا ہُوں ، تمہارے دل پر نقش ہوں۔ ۷ تُم اُنہیں اپنی اولاد کے ذہن نشین کرو۔ جب تُم گھر میں بیٹھے ہو یا راہ چلتے ہو یا لیٹے ہو یا جب اُٹھو تو اِن کا ذکر کرتے رہا کرو۔ ۸ تُم اُنہیں اپنے ہاتھوں پر نشان کے طور پر باندھنا اور اپنی پیشانیوں پر لپیٹ لینا ۹ اور اُنہیں

اپنے گھروں کے دروازوں کی چوکھٹوں پر اور اپنے پھاٹکوں پر تحریر کرنا۔

[۱۰] اور جب خداوند تمہارا خدا تمہیں اُس ملک میں لے آئے جس کے متعلق اُس نے تمہارے باپ دادا ابرہامؔ اِضحاقؔ اور یعقوبؔ سے قسم کھائی تھی اور جس ملک کے شہر بہت بڑے اور نہایت آسودہ ہیں جنہیں تُم نے نہیں بنایا۔ [۱۱] اور ہر قسم کی اچھی اچھی اشیاء سے بھرے ہُوئے مکانات جنہیں تُم نے مہیا نہیں کیا کنوئیں جنہیں تُم نے نہیں کھودا اور تاکستان اور زیتون کے باغات جنہیں تُم نے نہیں لگایا تمہیں عنایت کرے اور تُم اُن کا پھل کھاؤ اور سیر ہو جاؤ۔ [۱۲] تب خیال رکھو کہ تُم خداوند کو فراموش نہ کر بیٹھو جو تمہیں ملکِ مصرؔ یعنی غلامی کے ملک سے نکال لایا۔

[۱۳] تُم خداوند اپنے خدا کا خوف مانو اور صرف اُسی کی عبادت کرو اور اُسی کے نام کی قسمیں کھاؤ۔ [۱۴] تُم اور معبودوں کی پیروی نہ کرو خصوصاً اُن قوموں کے معبودوں کی جو تمہارے آس پاس رہتی ہیں۔ [۱۵] کیونکہ خداوند تمہارا خدا جو تمہارے درمیان ہے غیور خدا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کا غضب تمہارے خلاف بھڑک اُٹھے اور وہ تمہیں روئے زمین پر سے مٹا ڈالے۔ [۱۶] تُم خداوند اپنے خدا کی آزمایش نہ کرو جیسے تُم نے اُسے مسّہ میں آزمایا تھا۔ [۱۷] خداوند اپنے خدا کے احکام اور اُس کی دی ہُوئی شہادتوں اور آئین کو ضرور ماننا۔ [۱۸] وہی کرو جو خداوند کی نگاہ میں راست اور اچھا ہے تا کہ تمہارا بھلا ہو اور تُم جا کر اُس اچھے ملک پر قابض ہو جاؤ جس کا خداوند نے تمہارے باپ دادا سے قسم کھا کر وعدہ کیا تھا۔ [۱۹] اور تمہارے سب دشمن تمہارے سامنے سے دور کیے جائیں جیسا کہ خداوند نے فرمایا ہے۔

[۲۰] آیندہ جب کبھی تمہارا بیٹا تُم سے پوچھے کہ خداوند ہمارے خدا نے جن شہادتوں آئین اور قوانین کو ماننے کا تمہیں حکم دیا ہے اُس کا مطلب کیا ہے؟ [۲۱] تب اُسے کہنا: ہم مصرؔ میں فرعون کے غلام تھے لیکن خداوند اپنے قوی ہاتھ سے ہمیں مصرؔ سے نکال لایا [۲۲] اور خداوند نے ہماری آنکھوں کے سامنے مصریوں کو اور فرعونؔ اور اُس کے سارے گھرانے کو نہایت عظیم اور ہولناک نشانات اور کام کر کے دکھائے۔ [۲۳] لیکن وہ ہمیں وہاں سے نکال لایا تا کہ ہمیں وہ ملک عنایت کرے جس کے دینے کا اُس نے ہمارے باپ دادا سے قسم کھا کر وعدہ کیا تھا۔ [۲۴] اور خداوند نے ہمیں اُن سب آئین پر عمل کرنے اور خداوند ہمارے خدا کا خوف رکھنے کا حکم دیا تا کہ ہم ہمیشہ سرفراز ہوں اور زندہ رہیں جیسا آج کے دِن ہے۔ [۲۵] اور اگر ہم خداوند ہمارے خدا کے سامنے اُس کے حکم کے مطابق اُن سب احکام کو ماننے میں فکر و احتیاط سے کام لیں تو یہ ہمارے لیے راستبازی ٹھہرے گا۔

قوموں کا نکالا جانا

۷ جب خداوند تمہارا خدا تمہیں اُس ملک میں لے آئے جسے حاصل کرنے کے لیے تُم اُس میں داخل ہو رہے ہو اور تمہارے سامنے سے بہت سی قوموں کو نکال دے جیسی کہ حِتّی، جرجاسی، اموری، کنعانی، فرزّی، حِوّی اور یبوسی یہ سات قومیں ہیں جو تُم سے زیادہ بڑی اور زورآور ہیں۔ [۲] اور جب خداوند تمہارا خدا اُنہیں تمہارے حوالہ کر دے اور تُم اُنہیں شکست دو تو اُنہیں بالکل نابود کر دینا۔ اُن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ کرنا اور نہ اُن پر رحم کرنا۔ [۳] اور نہ اُن کے ساتھ شادی بیاہ کرنا، نہ اپنی بیٹیاں اُن کے بیٹوں سے بیاہنا اور نہ ہی اُن کی بیٹیاں اپنے بیٹوں کے لیے لینا [۴] کیونکہ وہ تمہارے بیٹوں کو میری پیروی کرنے سے برگشتہ کر دیں گے تا کہ وہ دوسرے معبودوں کی عبادت کریں۔ یوں تُم پر خداوند کا قہر بھڑک اُٹھے گا اور وہ تمہیں جلد ہی مٹا ڈالے گا۔ [۵] بلکہ تُم اُن کے ساتھ ایسا سلوک کرنا کہ اُن کے مذبحوں کو ڈھا دو اُن کے مُقدّس پتھروں کو چور چور کر ڈالو اُن کی یسیرتوں کو کاٹ ڈالو اور اُن کے بُتوں کو آگ میں جلا دو [۶] کیونکہ تُم خداوند اپنے خدا کے لیے ایک مُقدّس قوم ہو اور خداوند تمہارے خدا نے تمہیں روئے زمین کی تمام قوموں میں سے چن لیا ہے تا کہ تُم اُس کی اُمّت اور بیش بہا ملکیت ٹھہرو۔

[۷] خداوند نے تُم پر مہربان ہو کر تمہیں چن لیا تو وہ اِس لیے نہیں تھا کہ تُم شمار میں دوسری قوموں سے زیادہ تھے۔ تُم تو سب قوموں سے تعداد میں نہایت کم تھے۔ [۸] بلکہ اِس لیے کہ خداوند تُم سے محبّت رکھتا تھا اور وہ اُس قسم کو بھی پورا کرنا چاہتا تھا جو اُس نے تمہارے باپ دادا سے کھائی تھی کہ اُس نے تمہیں اپنے قوی ہاتھ سے غلامی کے ملک سے نکال کر مصرؔ کے بادشاہ فرعون کے ہاتھ سے مخلصی بخشی۔ [۹] چنانچہ جان لو کہ خداوند تمہارا خدا ہی خدا ہے۔ وہ وفادار خدا ہے جو اُس سے محبّت رکھنے والوں اور اُس کے احکام ماننے والوں کی ہزار پُشتوں تک اپنے محبّت کے عہد کو قائم رکھتا ہے۔ [۱۰] لیکن جو اُس سے عداوت رکھتے ہیں اُنہیں وہ اُن کے دیکھتے ہی دیکھتے بدلہ لے کر ہلاک کر دیتا ہے۔ وہ اپنے سے عداوت رکھنے والوں کے حق میں تاخیر نہیں کرے گا بلکہ اُن کے دیکھتے دیکھتے ہی اُن سے بدلہ لے گا۔ [۱۱] لہٰذا جو احکام آئین اور قوانین آج میں

تمہیں دے رہا ہُوں اُن پر عمل کرنے میں پس و پیش نہ کرنا۔

۱۲ اگر تُم اُن قوانین پر دھیان دو گے اور اُن پر عمل کرتے رہو گے تو خداوند تمہارا خدا اپنے اُس محبّت بھرے عہد کو قائم رکھے گا جو اُس نے تمہارے باپ دادا سے قسم کھا کر باندھا تھا۔ ۱۳ وہ تُم سے محبّت رکھے گا اور اُس ملک میں جسے تمہیں دینے کی اُس نے تمہارے باپ دادا سے قسم کھائی ہے، تمہاری اولاد پر اور زمین کی پیداوار یعنی تمہارے غلّہ اور نئی مَے اور روغن اور تمہارے مویشیوں کے بچھڑوں اور تمہارے گلّوں کے برّوں پر برکت نازل کرے گا۔ ۱۴ تُم اور قوموں سے زیادہ برکت پاؤ گے۔ تمہارے مردوں اور عورتوں میں کوئی بے اولاد نہ ہوگا اور نہ ہی تمہارے مویشیوں میں سے کوئی بانجھ ہوگا۔ ۱۵ خداوند تمہیں ہر بیماری سے محفوظ رکھے گا۔ وہ تُم پر ایسی ہولناک بیماریاں نازل نہ کرے گا جن سے تُم مِصرؔ میں واقف تھے۔ لیکن وہ اُنہیں اُن سب پر نازل کرے گا جو تُم سے عداوت رکھتے ہیں۔ ۱۶ تُم اُن سب قوموں کو نیست و نابود کرنا جنہیں خداوند تمہارا خدا تمہارے حوالہ کرے گا۔ تُم اُن پر ترس نہ کھانا نہ اُن کے معبودوں کی پرستش کرنا کیونکہ یہ تمہارے لیے پھندا بن جائے گا۔

۱۷ اگر تمہیں خیال آئے بھی کہ یہ قومیں ہم سے زیادہ زورآور ہیں، ہم اُنہیں کیونکر نکال سکیں گے؟ ۱۸ تو بھی اُن سے مت ڈرنا۔ بلکہ جو کچھ خداوند تمہارے خدا نے فرعونؔ اور سب مِصریوں کے ساتھ کیا اُسے خُوب یاد رکھنا۔ ۱۹ تُم نے خود اپنی آنکھوں سے اُن بڑی آزمایشوں، عجیب و غریب نشانیوں، معجزوں، قوی ہاتھ اور پھیلے ہُوئے بازو کو دیکھا جن کی بدولت خداوند تمہارا خدا تمہیں نکال لایا۔ خداوند تمہارا خدا اُن سب لوگوں کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا جن سے تُم خوف زدہ ہو۔ ۲۰ اِس کے علاوہ خداوند تمہارا خدا اُن کے درمیان بھڑیں بھیجے گا، یہاں تک کہ اُن میں سے جو بچ کر چھپ جائیں گے وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ ۲۱ تُم اُن سے خوف زدہ نہ ہونا کیونکہ خداوند تمہارا خدا جو تمہارے بیچ میں ہے وہ نہایت عظیم اور مہیب خدا ہے۔ ۲۲ خداوند تمہارا خدا اُن قوموں کو تمہارے سامنے سے رفتہ رفتہ دور کر دے گا۔ وہ تمہیں اُنہیں ایک ہی دم خارج کرنے نہ دے گا تا کہ تمہارے اِردگرد جنگلی جانوروں کی تعداد بڑھ نہ جائے۔ ۲۳ لیکن خداوند خدا اُنہیں تمہارے حوالہ کر دے گا اور اُنہیں ایسی اُلجھن میں مبتلا کرے گا کہ وہ تباہ ہو جائیں گے۔ ۲۴ وہ اُن کے بادشاہوں کو تمہارے ہاتھ میں کر دے گا اور تُم اُن کے نام صفحۂ ہستی سے مٹا دو گے اور کوئی شخص تمہارا سامنا نہ کر پائے گا بلکہ تُم اُنہیں تباہ کر ڈالو گے۔ ۲۵ اُن کے دیوتاؤں کی مورتیاں تُم آگ میں جلا دینا اور جو چاندی اور سونا اُن کے اوپر منڈھا ہو اُس کا لالچ نہ کرنا اور اُسے اپنے لیے نہ لینا ورنہ وہ تمہارے لیے پھندا بن جائے گا کیونکہ ایسی چیزیں خداوند تمہارے خدا کے نزدیک قابلِ نفرت ہیں۔ ۲۶ کوئی قابلِ نفرت شَے اپنے گھر میں نہ لانا ورنہ تُم بھی اُسی کی طرح نیست و نابود کیے جانے کے لیے الگ کیے جاؤ گے۔ تُم اُسے نہایت حقیر جاننا اور اُس سے نفرت کرنا کیونکہ اُسے تباہی کے لیے الگ کیا گیا ہے۔

خداوند کو فراموش نہ کرو

۸ ہر اُس حکم پر جو آج میں تمہیں دے رہا ہُوں، نہایت فکر و احتیاط کے ساتھ عمل کرو تا کہ تُم جیتے رہو اور بڑھو اور اُس ملک میں، جسے دینے کا خداوند نے تمہارے باپ دادا سے قسم کھا کر وعدہ کیا تھا، داخل ہو کر اُس پر قبضہ کر سکو۔ ۲ اور یاد رکھو کہ اُن چالیس سالوں میں خداوند تمہارے خدا نے بیابان کی راہوں میں کس طرح تمہاری رہنمائی کی تا کہ تمہیں عاجز کر کے آزمائے اور تمہارے دل کی بات دریافت کرے کہ آیا تُم اُس کے احکام کو مانو گے یا نہیں۔ ۳ اُس نے تمہیں عاجز کیا اور بھوکا بھی رہنے دیا اور پھر تمہیں منّ کھلایا جس سے نہ تُم اور نہ تمہارے باپ دادا آشنا تھے تا کہ تمہیں یہ سکھائے کہ اِنسان کی زندگی کا دارومدار صرف روٹی پر نہیں بلکہ ہر بات پر ہے جو خداوند کے مُنہ سے نکلتی ہے۔ ۴ اُن چالیس سالوں میں نہ تو تمہارے تن کے کپڑے پرانے ہُوئے اور نہ تمہارے پاؤں سُوجے۔ ۵ لہٰذا اپنے دل میں یہ تو سوچو کہ جس طرح آدمی اپنے بیٹے کو تنبیہ کرتا ہے اُسی طرح خداوند تمہارا خدا تمہیں تنبیہ کرتا ہے۔

۶ اِس لیے خداوند اپنے خدا کے احکام پر عمل کرتے ہُوئے اُس کی راہوں پر چلو اور اُس کا خوف مانو۔ ۷ کیونکہ خداوند تمہارا خدا تمہیں ایک ایسے اچھے ملک میں لیے جاتا ہے جو نالوں اور پانی کے ذخیروں کا اور وادیوں اور پہاڑوں میں سے بہتے ہُوئے چشموں کا ملک ہے۔ ۸ اور گیہوں، جَو، انگور کے باغات، انجیر کے درختوں، اناروں، زیتون کے تیل اور شہد کا ملک ہے، ۹ ایک ایسا ملک جہاں روٹی کی قلّت نہ ہوگی اور تُم کسی چیز کے محتاج نہ ہو گے۔ وہ ایک ایسا ملک ہے جہاں کے پتھر بھی لوہے کے ہیں اور وہاں کے پہاڑوں میں سے تُم تانبا کھود کر نکال سکو گے۔

۱۰ جب تُم کھا چکو اور سَیر ہو جاؤ تو خداوند اپنے خدا کی تمجید کرنا کہ اُس نے تمہیں اچھا ملک عنایت کیا۔ ۱۱ لہٰذا خبردار رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ خداوند اپنے خدا کے احکام، اُس کے قوانین اور اُس کے آئین جو آج میں تمہیں دے رہا ہُوں، نہ مان کر تُم اُسے فراموش کر بیٹھو۔ ۱۲ ورنہ جب تُم کھا چکو اور سَیر ہو جاؤ اور جب تُم اچھے اچھے مکانات تعمیر کر کے اُن میں بس جاؤ ۱۳ اور جب تمہارے ریوڑ اور گلّے کی افزایش ہو جائے اور تمہاری چاندی اور سونے کی مقدار بڑھ جائے اور تمہاری ہر چیز میں اِضافہ ہو جائے ۱۴ تب

تمہارے دلوں میں غرور سما جائے گا اور تُم خداوند اپنے خدا کو فراموش کر دو گے جو تمہیں ملکِ مِصر سے یعنی غلامی کے ملک سے نکال لایا۔ ۱۵ اُس نے اُس وسیع اور ہولناک بیابان میں سے تمہاری رہنمائی کی جو ایک خشک اور بے آب ملک تھا جس میں زہریلے سانپ اور بچھّو تھے۔ اُس نے تمہارے لیے ایک پتھریلی چٹان میں سے پانی نکالا۔ ۱۶ اُس نے تمہیں بیابان میں کھانے کو منّ دیا جس سے تمہارے باپ دادا نا آشنا تھے تاکہ تمہیں عاجز کر کے آزمائے اور آخر میں تمہارا بھلا ہو۔ ۱۷ شاید تُم یہ کہنے لگو کہ میری ہی طاقت اور میرے ہی ہاتھوں کے زور سے مجھے یہ دولت نصیب ہُوئی ہے ۔ ۱۸ لیکن خداوند اپنے خدا کو یاد کرو کیونکہ وہی تمہیں دولت حاصل کرنے کی قوّت دیتا ہے تاکہ اپنے اُس عہد کو قائم رکھے جس کی اُس نے تمہارے باپ دادا سے قسم کھائی تھی، جیسا آج کے دِن ظاہر ہے۔
۱۹ اگر تُم خداوند اپنے خدا کو فراموش کر دو اور دوسرے معبودوں کی پیروی کرنے لگو اور اُن کی پرستش کرو اور اُن کے آگے سجدہ کرو تو مَیں آج تمہارے خلاف گواہی دیتا ہُوں کہ تُم یقیناً تباہ کیے جاؤ گے۔ ۲۰ جس طرح خداوند نے دوسری قوموں کو تمہارے سامنے نیست و نابود کر دیا اُسی طرح تُم بھی خداوند اپنے خدا کی اطاعت نہ کرنے کے سبب سے تباہ کر دیے جاؤ گے۔

خداوند کا فضل بنی اسرائیل پر اُن کی راستبازی کی وجہ سے نہیں ہُوا

۹ اَے اِسرائیل! سُن ۔ اب تجھے جا کر اپنے سے بڑی اور زورآور قوموں کو جن کے شہر اِس قدر بڑے ہیں کہ اُن کی فصیلیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں، رگید کر اُن پر قبضہ جمانے کے لیے یردن کو پار کرنا ہے۔ ۲ وہاں بسے ہُوئے عناقی لوگ بڑے قوی اور اونچے قد کے ہیں۔ تُم اُن کا حال جانتے ہو اور اُن کے متعلق یہ کہتے ہُوئے بھی سنا ہے کہ عناقیوں کے سامنے کون ٹھہر سکتا ہے؟ ۳ لیکن آج کے دِن یقین رکھو کہ جو تیرے آگے نگلنے والی آگ کی طرح پار جانے والا ہے وہ خداوند تیرا خدا ہی ہے۔ وہ اُنہیں تباہ کرے گا اور اُنہیں تیرے آگے پست کرے گا اور تُو اُنہیں نکال کر جلد ہی نیست و نابود کرے گا جیسا خداوند نے تجھ سے وعدہ کیا ہے۔
۴ جب خداوند تیرا خدا اُنہیں تیرے سامنے سے نکال چکے تب تُو اپنے دل میں یوں نہ کہنا کہ خداوند مجھے میری راستبازی کے سبب سے اِس ملک پر قبضہ کرنے کے لیے لے آیا ہے۔ نہیں، بلکہ اُن قوموں کی شرارت ہی کی وجہ سے خداوند اُنہیں تیرے سامنے سے نکال رہا ہے۔ ۵ تُو اپنی راستبازی یا اپنی دیانت داری کے سبب سے اُن کے ملک پر قبضہ کرنے نہیں جا رہا بلکہ یہ اُن قوموں کی شرارت کا نتیجہ ہے جو خداوند تیرا خدا اُنہیں تیرے سامنے سے نکال دے گا تاکہ اُس کا قول پورا ہو جس کی قسم اُس نے تیرے باپ دادا ابرہام اضحاق اور یعقوب سے کھائی تھی۔ ۶ لہٰذا جان لے کہ خداوند تیرا خدا تیری راستبازی کے سبب سے یہ اچھا ملک تیرے قبضہ میں نہیں دے رہا کیونکہ تُو ایک سرکش اور ضدی قوم ہے۔

سونے کا بچھڑا

۷ اِس بات کو یاد رکھّو اور کبھی نہ بھولو کہ تُم نے بیابان میں خداوند کو کس کس طرح غُصّہ دلایا۔ بلکہ جب سے تُم ملکِ مِصر سے نکلے ہو تب سے لے کر اِس جگہ پہنچنے تک تُم خداوند سے بغاوت ہی کرتے آئے ہو۔ ۸ حورب میں بھی تُم نے خداوند کو غُصّہ دلایا اور وہ اِس قدر خفا ہُوا کہ تمہیں تباہ کرنا چاہتا تھا۔ ۹ جب میں پتھّر کی اُن دو لوحوں کو لینے کے لیے پہاڑ پر چڑھا تب میں چالیس دِن اور چالیس رات پہاڑ کے اوپر ہی رہا اور میں نے نہ تو روٹی کھائی نہ پانی پیا۔ یہ اُس عہد کی لوحیں تھیں جو خداوند نے تُم سے باندھا تھا۔ ۱۰ اور خداوند نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہُوئی پتھّر کی دو لوحیں میرے سپرد کر دیں۔ اُن پر وہی سب احکام کندہ تھے جن کا اعلان خداوند نے پہاڑ پر آگ میں سے تُم سے اجتماع کے دِن کیا تھا۔
۱۱ چالیس دِن اور چالیس رات کے اختتام پر خداوند نے پتھّر کی وہ دو لوحیں یعنی عہد کی لوحیں مجھے دے دیں۔ ۱۲ تب خداوند نے مجھ سے کہا: یہاں سے فوراً نیچے چلا جا کیونکہ تیرے لوگ جن کو تُو مِصر سے نکال لایا وہ بگڑ گئے ہیں۔ جو حکم میں نے اُنہیں دیا تھا اُس سے وہ بہت جلد برگشتہ ہو گئے اور اپنے لیے ایک مورت ڈھال کر بنائی ہے۔
۱۳ اور خداوند نے مجھ سے کہا: میں نے اُن لوگوں کو دیکھ لیا۔ یہ واقعی سرکش لوگ ہیں۔ ۱۴ اب تُو مجھے اُنہیں ہلاک کرنے سے مت روک تاکہ میں اُن کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالوں اور میں تجھے ایک زورآور اور اُن سے بڑی قوم بناؤں گا۔
۱۵ چنانچہ میں پہاڑ سے اُلٹے قدموں نیچے اُترا جب کہ وہ پہاڑ آگ سے دہک رہا تھا۔ اور میرے ہاتھوں میں عہد کی دونوں لوحیں تھیں۔ ۱۶ جب مَیں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ تُم نے خداوند اپنے خدا کے خلاف گناہ کیا ہے۔ تُم نے اپنے لیے بچھڑے کی شکل کی مورت ڈھال کر بنائی ہے۔ تُم بہت جلد اُس راہ سے برگشتہ ہو گئے تھے جس پر چلنے کا خداوند نے تمہیں حکم دیا تھا۔ ۱۷ تب میں نے اپنے ہاتھوں سے اُن دونوں لوحوں کو پھینک دیا اور تمہاری آنکھوں کے سامنے اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔
۱۸ تب تمہارے اُس سارے گناہ کے باعث جو خداوند کی نگاہ میں برا تھا اور جس سے تُم نے اُسے غُصّہ دلایا، میں چالیس دِن اور چالیس رات اور خداوند کے آگے مُنہ کے بل پڑا رہا اور میں نے نہ روٹی کھائی نہ پانی پیا۔ ۱۹ اور میں خداوند کے قہر و غضب سے ڈر رہا تھا کیونکہ وہ تُم سے

سخت ناراض ہو کر تمہیں تباہ کرنے کو تھا۔ لیکن خداوند نے اُس بار بھی میری سن لی۔ ۲۰ اور خداوند ہارون سے اِس قدر خفا ہُوا کہ اُسے ہلاک کرنا چاہا۔ لیکن اُس وقت میں نے ہارون کے لیے بھی دعا کی ۲۱ اور میں نے تمہارے گناہ کی نشانی کو یعنی اُس بچھڑے کو جسے تُم نے بنایا تھا لے کر آگ میں جلا دیا۔ پھر میں نے اُسے کوٹ کوٹ کر ایسا پیسا کہ راکھ کی مانند اُس کا سفوف بنا دیا اور اُس راکھ کو اُس ندی میں پھینک دیا جو پہاڑ سے نکل کر نیچے بہتی تھی۔

۲۲ تبعیرہ اور مسّہ اور قبروت ہتاوہ میں بھی تُم نے خداوند کو غُصّہ دلایا۔

۲۳ اور جب خداوند نے تمہیں قادس برنیع سے یہ کہہ کر روانہ کیا کہ اوپر جاؤ اور اُس ملک پر قبضہ کر لو جو میں نے تمہیں دیا ہے تب بھی تُم نے خداوند اپنے خدا کے حکم کے خلاف بغاوت کی اور نہ تو اُس پر اعتقاد کیا اور نہ اُس کی اطاعت کی۔ ۲۴ جس دِن سے میں تُم سے واقف ہُوا ہُوں تُم خداوند سے سرکشی ہی کرتے آئے ہو۔

۲۵ مَیں چالیس دِن اور چالیس رات تک خداوند کے آگے مُنہ کے بل پڑا رہا کیونکہ خداوند نے کہا تھا کہ وہ تمہیں تباہ کر دے گا۔ ۲۶ میں نے خداوند سے دعا کی اور کہا: اَے خداوند خدا! اپنے لوگوں کو تباہ نہ کر جو تیری اپنی میراث ہیں جنہیں تُو نے اپنی عظیم قدرت سے نجات بخشی اور زورآور ہاتھ سے مصر سے نکال لایا۔ ۲۷ اپنے خادموں ابرہام، اِضحاق اور یعقوب کو یاد کر۔ اِن لوگوں کی سرکشی اور اُن کی شرارت اور اُن کے گناہ کو نظر انداز کر دے۔ ۲۸ تا کہ ایسا نہ ہو کہ جس ملک سے تُو ہمیں نکال لایا ہے وہاں کے لوگ کہنے لگیں کہ چونکہ خداوند اُنہیں اُس ملک میں جس کا وعدہ اُس نے اُن سے کیا تھا پہنچا نہ سکا اور چونکہ اُسے اُن سے نفرت تھی اِس لیے وہ اُنہیں نکال لے گیا تا کہ بیابان میں اُنہیں ہلاک کرے۔ ۲۹ لیکن وہ تیری قوم اور تیری میراث ہیں جنہیں تُو اپنی عظیم قدرت اور اپنے بلند بازو سے نکال لایا ہے۔

دوسری لوحوں کا دیا جانا

۱۰ اُس وقت خداوند نے مجھ سے کہا: پہلی لوحوں کی مانند پتھر کی دو اور لوحیں تراش لے اور میرے پاس پہاڑ پر آ جا۔ اور لکڑی کا ایک صندوق بھی بنا لے۔ ۲ میں اُن لوحوں پر وہی الفاظ لکھ دوں گا جو اُن پہلی لوحوں پر تھے جنہیں تُو نے توڑ ڈالا۔ تب تُو اُنہیں اُس صندوق میں رکھنا۔

۳ تب میں نے کیکر کی لکڑی کا ایک صندوق بنایا اور پہلی لوحوں کی طرح پتھر کی دو اور لوحیں تراشیں اور وہ دو لوحیں اپنے ہاتھ میں لیے ہُوئے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ ۴ اور جن دس احکام کا خداوند نے اجتماع کے دِن پہاڑ پر آگ میں سے تمہارے سامنے اعلان کیا تھا اُنہیں ہی اُس نے پہلے کی طرح اُن لوحوں پر لکھ دیا اور خداوند نے اُنہیں میرے سپرد کر دیا۔ ۵ تب میں پہاڑ پر سے نیچے اُتر آیا اور خداوند کے حکم کے بموجب اُن لوحوں کو اپنے بنائے ہُوئے صندوق میں رکھ دیا اور اب وہ وہاں ہیں۔

۶ (تب بنی اسرائیل یعقانیوں کے کنوؤں سے کوچ کر کے موسیرہ تک آئے۔ وہاں ہارون نے رحلت کی اور دفن ہُوا۔ اور اُس کے بیٹے الیعزر نے اُس کی جگہ کہانت کا عہدہ سنبھالا۔ ۷ وہاں سے وہ جدجودہ سے ہوتے ہُوئے یُطبات کے ملک کو چلے گئے جس میں پانی کی ندیاں بہتی ہیں۔ ۸ اُس وقت خداوند نے لاویوں کے قبیلہ کو الگ کر لیا تا کہ وہ خداوند کے عہد کا صندوق اُٹھایا کریں اور خداوند کے حُضور میں کھڑے ہو کر خدمت کریں اور اُس کے نام سے برکت دیں جیسا کہ وہ آج تک کرتے آ رہے ہیں۔ ۹ اِسی لیے لاویوں کا اُن کے بھائیوں کے درمیان کوئی حِصّہ یا میراث نہیں ہے۔ خداوند ہی اُن کی میراث ہے جیسا کہ خداوند تمہارے خدا نے اُنہیں کہہ دیا تھا۔)

۱۰ اور میں پہلے کی طرح چالیس دِن اور چالیس رات پہاڑ پر ٹھہرا رہا اور اُس دفعہ بھی خداوند نے میری سنی اور نہ چاہا کہ تمہیں ہلاک کرے۔ ۱۱ خداوند نے مجھ سے کہا: جا اور اُن لوگوں کی رہنمائی کر تا کہ وہ اُس ملک میں داخل ہو کر اُس پر قبضہ کر لیں جسے اُنہیں دینے کی میں نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھائی تھی۔

خداوند کا خوف مانو

۱۲ پس اَے اِسرائیل! خداوند تیرا خدا تجھ سے اِس کے سِوا اور کیا چاہتا ہے کہ تُو خداوند اپنے خدا کا خوف مانے اور اُس کی سب راہوں پر چلے اور اُس سے محبّت رکھے اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے خداوند اپنے خدا کی بندگی کرے ۱۳ اور خداوند کے جو احکام اور آئین میں تجھے آج بتاتا ہُوں اُن پر عمل کرے تا کہ تیری خیر ہو؟

۱۴ دیکھ آسمان اور سب سے اونچا آسمان بھی اور زمین اور اُس میں جو کچھ ہے یہ سب خداوند تیرے خدا ہی کا ہے۔ ۱۵ تو بھی خداوند نے تیرے باپ دادا سے خُوش ہو کر اُن سے محبّت کی اور اُس نے تمہیں جو اُس کی اولاد ہو سب قوموں میں سے چُن لیا جیسا کہ آج کے دِن ظاہر ہے۔ ۱۶ چنانچہ اپنے دلوں کا ختنہ کرو اور اب اور سرکشی نہ کرو ۱۷ کیونکہ خداوند تمہارا خدا خداؤں کا خدا ہے اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ وہ عظیم قادر اور مہیب خدا ہے جو کسی کی طرفداری نہیں کرتا اور نہ ہی رشوت لیتا ہے۔ ۱۸ وہ یتیموں اور بیواؤں کا اِنصاف کرتا ہے اور پردیسی سے ایسی محبّت رکھتا ہے کہ

اُسے کھانا اور کپڑا دیتا ہے۔ [19] اور تُم بھی اُن سے جو پردیسی ہیں محبّت رکھو کیونکہ تُم خُود بھی ملکِ مِصر میں پردیسی تھے۔ [20] خداوند اپنے خدا کا خوف مانو اور اُس کی خدمت کرو۔ اُس سے لپٹے رہو اور اُسی کے نام کی قسم کھاؤ۔ [21] وُہی تمہاری حمد وثنا کا سزاوار ہے اور وُہی تمہارا خدا ہے جس نے تمہاری خاطر عظیم اور ہولناک کارنامے انجام دیے جنہیں تُم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ [22] تمہارے باپ دادا جو مِصر گئے وہ کُل ستّر لوگ تھے اور اب خداوند تمہارے خدا نے تمہیں آسمان کے تاروں کی مانند لاتعداد بنا دیا ہے۔

خداوند سے محبّت رکھو اور اُس کی اطاعت کرو

۱۱ خداوند اپنے خدا سے محبّت رکھو اور اُس کی شرائط، اُس کے آئین، اُس کے قوانین اور اُس کے احکام پر ہمیشہ عمل کرتے رہو۔ [2] آج کے دِن تُم یاد کرو کہ وہ تمہارے بچّے تو نہ تھے جنہوں نے خداوند تمہارے خدا کی تنبیہ، اُس کی عظمت، اُس کے زور آور ہاتھ اور اُس کے بلند بازو کو دیکھا یا جانا؟ [3] اور مِصر میں شاہِ مِصر فرعون اور اُس کے ملک کے سب لوگوں کے سامنے کیسے کیسے نشانات اور عجیب وغریب کارنامے کر کے دکھائے۔ [4] اور اُس نے مِصر کے لشکر اور اُس کے گھوڑوں اور رتھوں کا کیا حشر کیا۔ اور جب وہ تمہارا تعاقب کر رہے تھے تو اُن پر بحرِ قلزم کے پانی سے کس طرح حاوی ہو گیا اور خداوند نے کیسے اُنہیں ہمیشہ کے لیے غرق کر دیا۔ [5] اور تمہارے اِس جگہ پہنچنے تک اُس نے تمہاری خاطر بیابان میں جو کچھ کیا اُسے تمہارے بچّوں نے نہیں دیکھا۔ [6] اور اُس نے اِلیاب بن رُوبن کے بیٹوں، داتن اور ابیرام کے ساتھ کیا کیا جب سب اِسرائیلیوں کے سامنے زمین نے اپنا مُنہ کھولا اور اُنہیں، اُن کے گھرانوں، اُن کے خیموں اور اُن کے ہر جاندار سمیت نگل لیا۔ [7] اور تُم نے اپنی آنکھوں سے یہ سب عظیم کارنامے دیکھے جو خداوند نے کیے تھے۔

[8] لہٰذا تُم اُن سب احکام کو مانو جو آج میں تمہیں دے رہا ہُوں تاکہ تُم میں اِتنی طاقت آجائے کہ جا کر اُس ملک پر قبضہ کر لو جسے حاصل کرنے کے لیے تُم یردن کو پار کر رہے ہو۔ [9] تاکہ اُس ملک میں تمہاری عمر دراز ہو جسے تمہارے باپ دادا اور اُن کی اولاد کو دینے کی خداوند نے تمہارے باپ دادا سے قسم کھائی تھی اور جس میں دودھ اور شہد کی ندّیاں بہتی ہیں۔ [10] جس ملک پر قبضہ کرنے کے لیے تُم داخل ہو رہے ہو وہ ملکِ مِصر کی مانند نہیں ہے جہاں سے تُم نکل آئے ہو۔ وہاں تُم بیج بوتے تھے اور سبزی کے باغ کی طرح اُسے پاؤں سے نالیاں بنا کر سینچتے تھے۔ [11] بلکہ جس ملک پر قبضہ کرنے کے لیے تُم یردن کو پار کر رہے ہو وہ پہاڑوں اور وادیوں کا ملک ہے جو آسمان کی بارش سے سیراب ہوتا ہے۔ [12] وہ ایسا ملک ہے جس کی خداوند تمہارا خدا فکر رکھتا ہے اور سال کے آغاز سے اُس کے اختتام تک خداوند تمہارے خدا کی نگاہیں اُس پر ہمیشہ لگی رہتی ہیں۔

[13] لہٰذا اگر تُم، جو احکام آج میں تمہیں دے رہا ہُوں، اُن پر سچّے دل سے عمل کرو، یعنی خداوند اپنے خدا سے محبّت رکھو، اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے اُس کی خدمت کرو [14] تو میں تمہارے ملک میں عین وقت پر مینہہ برساؤں گا خواہ وہ موسمِ خزاں ہو یا موسمِ بہار، تاکہ تُم اپنا غلّہ، نئی مَے اور تیل جمع کر سکو۔ [15] میں تمہارے مویشیوں کے لیے کھیتوں میں گھاس اُگاؤں گا اور تُم کھاؤ گے اور سیر ہو جاؤ گے۔

[16] لہٰذا خبردار رہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا دل دھوکا کھائے اور تُم بہک کر اور معبودوں کی عبادت کرنے لگو اور اُن کے آگے سجدہ کرو۔ [17] تب خداوند کا غضب تُم پر بھڑک اُٹھے گا اور وہ آسمان کے دروازے بند کر دے گا تاکہ مینہ نہ برسے اور زمین سے کوئی پیداوار نہ نکلے اور تُم اچھے ملک سے جو خداوند تمہیں دے رہا ہے بہت جلد فنا ہو جاؤ۔ [18] میرے اِن الفاظ کو اپنے دل و دماغ پر نقش کر لو اور نشان کے طور پر اُنہیں اپنے ہاتھوں پر باندھ لو اور اپنی پیشانیوں پر ٹیکوں کی طرح لگا لو۔ [19] جب تُم گھر میں بیٹھے ہو اور جب تُم راہ پر چلتے ہو، جب تُم لیٹے ہو اور جب تُم اُٹھو تو اُن کا ذکر کرتے ہُوئے اُنہیں اپنے بچّوں کو سکھاؤ۔ [20] اُنہیں اپنے مکانوں کے دروازوں کی چوکھٹوں اور اپنے پھاٹکوں پر کندہ کر لو۔ [21] تاکہ جب تک زمین پر آسمان کا سایہ قائم ہے تب تک تمہاری اور تمہاری اولاد کی عمر اُس ملک میں دراز ہو جسے تمہارے باپ دادا کو دینے کی خداوند نے قسم کھائی تھی۔

[22] اگر تُم اِن سب احکام کے جو میں تمہیں دے رہا ہُوں، پابند رہ کر اُن پر عمل کرو یعنی خداوند اپنے خدا سے محبّت رکھو، اُس کی سب راہوں پر چلو اور اُس سے لپٹے رہو [23] تو خداوند اِن سب قوموں کو تمہارے آگے سے ہٹا دے گا اور تُم اپنے سے بڑی اور زور آور قوموں پر قابض ہو جاؤ گے۔ [24] ہر وہ جگہ جہاں تُم اپنا قدم رکھو گے، تمہاری ہو جائے گی اور تمہارا علاقہ بیابان سے لے کر لُبنان تک اور دریائے فرات سے لے کر مغربی سمندر تک پھیلا ہُوا ہوگا۔ [25] کوئی شخص تمہارا مقابلہ نہ کر سکے گا اور تُم جہاں کہیں جاؤ گے خداوند تمہارا خدا تُم سے کیے ہُوئے وعدے کے مطابق اُس

سارے ملک پر تمہارا خوف اور ڈر بٹھا دے گا۔

۲۶ دیکھو آج میں تمہارے سامنے برکت اور لعنت دونوں رکھے دیتا ہُوں۔ ۲۷ برکت اُس حال میں پاؤ گے جب تُم خداوند اپنے خدا کے احکام پر جو آج میں تمہیں دے رہا ہُوں عمل کرو گے۔ ۲۸ اور لعنت اُس صورت میں اگر تُم خداوند اپنے خدا کے احکام پر عمل نہ کرو اور جن دوسرے معبودوں سے تُم واقف نہ تھے اُن کی پیروی کر کے اُس راہ کو چھوڑ دو جس پر چلنے کا آج میں تمہیں حکم دیتا ہُوں ۲۹ جب خداوند تمہارا خدا تمہیں اُس ملک میں پہنچا دے جس پر قبضہ کرنے کے لیے تُم داخل ہو رہے ہو تب کوہِ گرِزِیم پر سے برکتیں اور کوہِ عیبال پر سے لعنتیں سنانا۔ ۳۰ جیسا کہ تُم جانتے ہو یہی پہاڑ یردن کے پار راہ کے مغرب میں سورج کے غروب ہونے کی جانب مورہ کے بڑے بلوطوں کے پاس اُن کنعانیوں کے علاقہ میں واقع ہیں جو جلجال کے نزدیک اراباہ میں رہتے ہیں۔ ۳۱ تُم اب یردن کو پار کر کے اُس ملک میں داخل ہو کر اُس پر قبضہ کرنے کو ہو جو خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے۔ جب تُم اُس پر قابض ہو جاؤ اور وہاں رہنے لگو ۳۲ تب خیال رہے کہ تُم اُن تمام آئین اور قوانین پر عمل کرو جو آج میں تمہارے آگے پیش کر رہا ہُوں۔

واحد جائے عبادت

۱۲ جب تک تُم اُس ملک میں زندہ رہو جسے خداوند تمہارے باپ دادا کا خدا تمہارے قبضہ میں کر رہا ہے تب تک اِن آئین اور قوانین پر نہایت احتیاط سے عمل کرنا۔ ۲ اونچے پہاڑوں اور ٹیلوں پر کے اور ہر سرسبز درخت کے نیچے کے اُن تمام مقامات کو پوری طرح سے نیست و نابود کر دینا جہاں وہ قومیں جن کے اب تُم وارث ہو گے اپنے معبودوں کی عبادت کرتی تھیں۔ ۳ اُن کے مذبحوں کو ڈھا دینا اُن کے مُقدّس پتھروں کو توڑ ڈالنا اور اُن کی یسیرتوں کو آگ لگا دینا۔ اُن کے دیوتاؤں کے بُتوں کو کاٹ کر گرا دینا اور اُن کے نام تک اُن جگہوں سے مٹا دینا۔

۴ تُم خداوند اپنے خدا کی عبادت اُن کے طریق پر مت کرنا ۵ بلکہ تُم وہ مقام ڈھونڈنا جسے خداوند تمہارا خدا تمہارے سب قبیلوں میں سے چُن لے تاکہ وہاں اپنا نام اور مسکن قائم کرے۔ تُم اُسی مقام پر جانا ۶ اور وہیں اپنی سوختنی قربانیاں اور ذبیحے اپنی دہ یکیاں اور خصوصی ہدیے اپنی منّتوں کی چیزیں اپنی رضا کی قربانیاں اور اپنے ریوڑوں اور گلّوں کے پہلوٹھوں کو لے آنا۔ ۷ اور وہیں خداوند اپنے خدا کے سامنے تُم اور تمہارے خاندان کھائیں اور اپنے ہاتھوں کے سارے کاموں پر خُوشی منائیں کیونکہ خداوند تمہارے خدا نے تمہیں برکت دی ہے۔

۸ اور جیسے ہم آج کل یہاں وہی کرتے ہیں جو ہمیں اچھا لگتا ہے ویسا تُم نہ کرنا ۹ کیونکہ تُم اب تک اُس آرام گاہ اور جائے میراث میں نہیں پہنچے ہو جو خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے۔ ۱۰ لیکن تُم یردن پار کر کے اُس ملک میں بس جاؤ گے جو خداوند تمہارا خدا تمہیں میراث کے طور پر دے رہا ہے اور وہ تمہیں تمہارے اطراف کے تمام دشمنوں سے راحت بخشے گا تاکہ تُم محفوظ رہ سکو۔ ۱۱ تب جو مقام خداوند تمہارا خدا اپنے نام کے مسکن کے لیے چُن لے گا وہیں تُم یہ سب چیزیں لے جایا کرنا جن کا میں تمہیں حکم دیتا ہُوں یعنی اپنی سوختنی قربانیاں اور ذبیحے اپنی دہ یکیاں اور خصوصی ہدیے اور اپنی خاص نذر کی اشیاء جن کی منّت تُم نے خداوند کے لیے مانی ہو۔ ۱۲ اور وہاں تُم تمہارے بیٹے اور بیٹیاں تمہارے خادم اور خادمائیں اور تمہارے شہروں کے لاوی جن کا اپنا کوئی حِصّہ یا میراث نہیں ہے خداوند کے سامنے خُوشیاں منانا۔ ۱۳ خیال رہے کہ تُم اپنی سوختنی قربانیاں کسی جگہ اپنی مرضی سے نہ پیش کرنا ۱۴ بلکہ صرف اُسی جگہ گزراننا جسے خداوند تمہارے کسی ایک قبیلہ میں چُن لے گا اور جس جس چیز کا میں تمہیں حکم دیتا ہُوں اُسے وہیں کرنا۔

۱۵ البتّہ اپنے جانوروں کو تُم اپنے کسی بھی شہر میں ذبح کر سکتے ہو اور خداوند اپنے خدا کی دی ہُوئی برکت کے مطابق جتنا چاہو اُتنا اُن کا گوشت کھاؤ گویا وہ غزال یا ہِرن کا گوشت ہے، ناپاک اور پاک وصاف دونوں قسم کے لوگ اُسے کھا سکتے ہیں۔ ۱۶ لیکن تُم خُون ہرگز نہ کھانا۔ اُسے پانی کی طرح زمین پر انڈیل دینا ۱۷ تُم اپنے غلّہ نئی مے اور تیل کی دہ یکیاں اور اپنے ریوڑوں اور گلّوں کے پہلوٹھے اور اپنی منّت مانی ہُوئی چیزیں اور اپنی رضا کی قربانیاں یا خصوصی ہدیے اپنے شہروں کے اندر ہرگز نہ کھانا۔ ۱۸ بلکہ تُم تمہارے بیٹے اور بیٹیاں تمہارے خادم اور خادمائیں اور تمہارے شہروں کے لاوی اُنہیں خداوند اپنے خدا کے سامنے اُسی جگہ کھائیں جسے خداوند تمہارا خدا منتخب کرے۔ اور تُم خداوند اپنے خدا کے سامنے اپنے ہاتھوں کے سارے کاموں پر خُوشی مناؤ ۱۹ اور خیال رکھو کہ جب تک تُم اپنے ملک میں زندہ ہو لاویوں کے ساتھ تغافل نہ برتو۔

۲۰ جب خداوند تمہارا خدا اپنے وعدہ کے مطابق تمہارے ملک کو وسعت دیتا ہے اور تُم گوشت کھانا چاہو اور تُم کہو کہ میں گوشت کھاؤں گا تو تُم جتنا جی چاہے اُسے کھا سکتے ہو۔ ۲۱ اگر خداوند تمہارے خدا نے اپنا نام قائم کرنے کے لیے جو مقام چُنا ہو وہ تُم سے کافی دور ہو تو تُم اُن گائے بَیل اور بھیڑ بکریوں میں سے جو خداوند نے تمہیں دیے ہیں کوئی بھی جانور میرے حکم کے مطابق ذبح کر سکتے ہو اور خُود اپنے شہروں میں اُن میں سے جتنا چاہو کھا سکتے ہو۔ ۲۲ اُنہیں ایسے کھانا جیسے غزال یا ہِرن کا

گوشت کھاتے رہے ہو۔ پاک وصاف اور ناپاک دونوں قسم کے لوگ اُسے کھا سکتے ہیں۔ [۲۳] البتّہ اتنی احتیاط ضرور برتنا کہ خُون ہرگز نہ کھانا کیونکہ خُون ہی تو جان ہے اور تُم جان کو گوشت کے ساتھ ہرگز مت کھانا۔ [۲۴] تُم خُون ہرگز نہ کھانا بلکہ اُسے پانی کی مانند زمین پر اُنڈیل دینا [۲۵] تُم اُسے ہرگز نہ کھانا تا کہ تمہارا اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کا بھی بھلا ہو کیونکہ تمہارا یہ فعل خداوند کی نگاہ میں راست ٹھہرے گا۔

[۲۶] لیکن اپنی مُقدّس اشیاء اور اپنی منّت کی چیزیں خداوند کے چُنے ہُوئے مقام پر لے جانا۔ [۲۷] اپنی سوختنی قربانیوں کا گوشت اور خُون دونوں خداوند اپنے خدا کے مذبح پر چڑھانا۔ تمہارے ذبیحوں کا خُون بھی خداوند تمہارے خدا کے مذبح پر ہی اُنڈیلا جائے لیکن اُن کا گوشت تُم کھا سکتے ہو۔ [۲۸] اِن تمام قوانین پر جو میں تمہیں دے رہا ہُوں نہایت احتیاط سے عمل کرنا تا کہ تمہارا اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کا ہمیشہ بھلا ہو کیونکہ تمہارا یہ فعل خداوند تمہارے خدا کی نگاہ میں ٹھیک اور راست ٹھہرے گا۔

[۲۹] جن قوموں پر تُم حملہ کر کے نکال ڈالنے کو ہو اُنہیں خداوند تمہارا خدا تمہارے سامنے سے کاٹ ڈالے گا۔ لیکن جب تُم اُن کو نکال کر اُن کے ملک میں بس جاؤ [۳۰] اور اُن کے تمہارے سامنے سے نیست و نابود کیے جانے کے بعد کہیں ایسا نہ ہو کہ تُم اُن کے معبودوں کے متعلق یہ دریافت کر کے کہ یہ قومیں کس طرح اپنے معبودوں کی پرستش کیا کرتی تھیں؟ کیوں نہ ہم بھی ویسا ہی کریں؟ پھندے میں پھنس جاؤ۔ [۳۱] تُم اُن کے طریق پر خداوند اپنے خدا کی عبادت نہ کرنا کیونکہ وہ اپنے معبودوں کی پرستش کرتے وقت ایسے بُرے کام کرتے ہیں جن سے خداوند کو سخت نفرت ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو بھی آگ میں جلا کر اپنے معبودوں پر نچھاور کر دیتے ہیں۔

[۳۲] دیکھو کہ جتنے احکام میں تمہیں دیتا ہُوں اُن سب پر عمل کرو۔ اُن میں نہ تو کچھ اضافہ کرو اور نہ اُن میں سے کچھ گھٹاؤ۔

دوسرے معبودوں کی پرستش

۱۳ اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھ کر پیشگوئی کرنے والا برپا ہو اور وہ تمہیں کسی عجیب و غریب نشان یا معجزہ کی اطلاع دے [۲] اور اگر وہ نشان یا معجزہ جس کا اُس نے ذکر کیا ہو وقوع میں آجائے اور وہ کہے؛ آؤ ہم دوسرے معبودوں کی (یعنی ایسے معبود جن سے تُم واقف نہیں ہو) پیروی کریں اور اُن کی پرستش کریں [۳] تو تُم اُس نبی یا خواب دیکھنے والے کی باتوں میں نہ آنا کیونکہ خداوند تمہارا خدا یہ جاننے کے لیے تمہیں آزماتا ہے کہ آیا تُم اُس سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے محبّت رکھتے ہو یا نہیں۔ [۴] تمہیں خداوند اپنے خدا ہی کی پیروی کرنی چاہیے اور اُسی کا خوف ماننا چاہیے۔ اُس کے احکام کو مانو

اور اُس کے فرمانبردار رہو؛ اُس کی خدمت کرو اور اُسی سے لپٹے رہو [۵] وہ نبی یا خواب دیکھنے والا مار ڈالا جائے کیونکہ اُس نے خداوند تمہارے خدا کے خلاف جس نے تمہیں ملکِ مصر سے نکال کر تمہیں غلامی کے ملک سے رہائی بخشی؛ سرکشی کی ترغیب دی۔ اُس نے تمہیں اُس راہ سے بہکانے کی کوشش کی جس پر چلنے کا خداوند تمہارے خدا نے تمہیں حکم دیا تھا۔ تُم اپنے بیچ میں سے ایسی بُرائی دُور کر دینا۔

[۶] اگر تمہارا سگا بھائی یا تمہارا بیٹا یا بیٹی؛ یا تمہاری چہیتی بیوی یا تمہارا کوئی گہرا دوست تمہیں خُفیہ طور پر یہ کہہ کر ورغلائے کہ چلو ہم اور معبودوں کی پرستش کریں (یعنی ایسے معبودوں کی جنہیں نہ تُم اور نہ تمہارے باپ دادا ہی جانتے تھے؛ [۷] ایسے لوگوں کے معبود جو تمہارے اِردگرد رہتے ہیں خواہ وہ تمہارے نزدیک رہتے ہوں یا دُور یا ملک کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک بسے ہُوئے ہوں؛) [۸] تُم اُس کی بات نہ ماننا، نہ اُس کی سننا۔ تُم اُس پر ترس بھی نہ کھانا اور نہ اُسے بچانا اور نہ چھپانا۔ [۹] تُم اُسے ضرور قتل کر ڈالنا اور اُسے قتل کرتے وقت پہلے تمہارا ہاتھ اُٹھے اور اُس کے بعد دوسرے سب لوگوں کے ہاتھ اُٹھیں۔ [۱۰] اُسے سنگسار کرنا تا کہ وہ مر جائے کیونکہ اُس نے تمہیں خداوند تمہارے خدا سے جو تمہیں ملکِ مصر سے یعنی غلامی کے ملک سے نکال لایا؛ برگشتہ کرنا چاہا۔ [۱۱] تب سب بنی اِسرائیل یہ سن کر ڈریں گے اور تُم میں سے کوئی پھر کبھی ایسی بُرائی نہ کرے گا۔

[۱۲] اگر تُم اُن شہروں میں سے؛ جو خداوند تمہارا خدا تمہیں رہنے کو دے رہا ہے؛ کسی شہر کے متعلق یہ افواہ سنو [۱۳] کہ تُم میں سے چند شریر لوگ اُٹھ کھڑے ہُوئے ہیں جنہوں نے اپنے شہروں کے لوگوں کو یہ کہہ کر گمراہ کر دیا ہے کہ چلو ہم اور معبودوں کی (جن سے تُم واقف نہ تھے) پرستش کریں۔ [۱۴] تب تُم دریافت کرنا اور پوری طرح چھان بین کر کے تحقیقات کرنا اور اگر یہ سچ ہو اور ثابت ہو جائے کہ ایسا قابلِ نفرت کام تمہارے بیچ میں کیا جا چکا ہے [۱۵] تب تُم اُس شہر کے سب باشندوں کو تلوار سے مار ڈالنا۔ وہاں کے تمام لوگوں اور اُن کے سب مویشیوں کو بالکل نیست و نابود کر دینا۔ [۱۶] اور اُس شہر کا سارا مالِ غنیمت چوک کے بیچ میں اِکٹھا کر کے اُس شہر کو اور اُس کی ساری لُوٹ کو خداوند اپنے خدا کے لیے سوختنی قربانی کے طور پر جلا دینا۔ وہ ہمیشہ کے لیے ایک ڈھیر کی طرح پڑا رہے اور پھر کبھی تعمیر نہ کیا جائے۔ [۱۷] اِن ملامت آمیز اشیاء میں سے کوئی شَے بھی تمہارے ہاتھ نہ لگنے پائے تا کہ خداوند اپنے شدید قہر سے باز آئے اور تمہارے باپ دادا سے قسم کھا کر کیے ہُوئے وعدہ کے مطابق وہ تُم پر رحم کرے اور ترس کھائے اور تمہاری تعداد میں اِضافہ کرے [۱۸] لہٰذا تُم خداوند اپنے خدا کے فرمانبردار رہو۔ اور میں نے آج کے دِن اُس کے جو

احکام تمہیں دیئے اُنہیں مانتے رہو اور وہی کرو جو اُس کی نگاہ میں ٹھیک ہے۔

پاک اور ناپاک کھانے

۱۴ تُم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو اِس لیے مُردوں کی خاطر اپنے آپ کو زخمی نہ کرو اور نہ اپنے ابرو کے بال منڈواؤ ۲ کیونکہ تُم خداوند اپنے خدا کی مُقدّس قوم ہو اور خداوند نے تمہیں روئے زمین کی سب قوموں میں سے اپنی عزیز ترین قوم ہونے کے لیے چُن لیا ہے۔

۳ تُم کوئی گھنونی چیز نہ کھانا۔ ۴ جن چوپایوں کو تُم کھا سکتے ہو وہ یہ ہیں: بَیل، بھیڑ، بکری، ۵ ہرن، غزال، چکارا، جنگلی بکری، سابر، نیل گائے اور جنگلی بھیڑ۔ ۶ جس چوپائے کے کُھر دو حصّوں میں چِرے ہُوئے ہوں اور جو جگالی کرتا ہو، اُسے تُم کھا سکتے ہو۔ ۷ البتّہ جگالی کرنے والے اور دو حصّوں میں چِرے ہُوئے کُھر والے اِن جانوروں کو نہ کھاؤ جیسے اونٹ، خرگوش اور سافان، حالانکہ وہ جگالی کرتے ہیں لیکن اُن کے کُھر چِرے ہُوئے نہیں ہیں۔ یہ تمہارے لیے ناپاک ہیں۔ ۸ سؤر بھی ناپاک ہے کیونکہ گو اُس کے کُھر چِرے ہُوئے ہیں، وہ جگالی نہیں کرتا۔ تُم نہ تو اُن کا گوشت کھانا اور نہ ہی اُن کی لاش کو چھُونا۔

۹ تمام آبی جانداروں میں سے تُم اُن ہی کو کھانا جن کے پَر اور چھِلکے ہوں ۱۰ لیکن جن کے پَر اور چھِلکے نہ ہوں، اُنہیں نہ کھاؤ۔ وہ تمہارے لیے ناپاک ہیں۔

۱۱ تُم ہر پاک پرندہ کو کھا سکتے ہو۔ ۱۲ لیکن اِنہیں نہ کھانا: عُقاب، گِدھ، کالا گِدھ، ۱۳ سُرخ چیل، کالی چیل، ہر قسم کا باز، ۱۴ ہر قسم کے کوّے، ۱۵ بُوم، اُلوّ، مرغابی، ہر قسم کا شاہین، ۱۶ چھوٹا اُلوّ، بڑا اُلوّ، سفید اُلوّ، ۱۷ جنگلی اُلوّ، بحری عُقاب، ماہی خور، ۱۸ لق لق، ہر قسم کا بگلا، ہُدہُد اور چمگادڑ۔

۱۹ جھُنڈ میں اُڑنے والے سب کیڑے تمہارے لیے ناپاک ہیں۔ اُنہیں مت کھانا ۲۰ لیکن ہر پاک پرندہ جسے تُم چاہو کھا سکتے ہو۔

۲۱ جو چیز مری ہُوئی پاؤ، تُم اُسے مت کھانا۔ تُم اُسے کسی اجنبی کو جو تمہارے کسی شہر میں رہتا ہو، دے سکتے ہو اور وہ اُسے کھا سکتا ہے یا تُم اُسے کسی پردیسی کے ہاتھ بیچ سکتے ہو۔ تُم خداوند اپنے خدا کی مُقدّس قوم ہو۔

تُم بکری کے بچّے کو اُس کی ماں کے دودھ میں مت اُبالنا۔

دہ یکیاں

۲۲ تُم ہر سال اپنے کھیتوں کی پیداوار کا دسواں حصّہ ضرور الگ کر کے رکھنا ۲۳ اور تُم اپنے غلّہ، نئی مَے اور تیل کی دہ یکی اور اپنے ریوڑوں اور گلّوں کے پہلوٹھوں کو خداوند اپنے خدا کے سامنے اُسی مقام پر کھانا جسے وہ اپنے نام کے مسکن کے لیے چُنے تاکہ تُم ہمیشہ خداوند اپنے خدا کا خوف ماننا سیکھو۔ ۲۴ لیکن اگر وہ جگہ تُم سے بہت دُور ہو اور خداوند تمہارے خدا نے تمہیں برکت بخشی ہو اور خدا کا نام قائم کرنے کے لیے چُنی ہُوئی جگہ کافی دُور ہونے کی وجہ سے اگر تُم اپنی دہ یکی وہاں نہ لے جا سکو ۲۵ تو تُم اپنی دہ یکی کے عِوض چاندی حاصل کرنا اور اُس چاندی کو اپنے ساتھ لے کر اُس مقام پر جانا جسے خداوند تمہارے خدا نے چُنا ہو ۲۶ اور تُم اُس چاندی سے جو جی چاہے خریدنا، خواہ گائے بَیل، بھیڑ بکری، مَے یا کوئی اور شراب یا اپنی مرضی کی کوئی اور چیز اور اُسے اپنے گھرانے سمیت خداوند اپنے خدا کے سامنے کھانا اور خُوشی منانا۔

۲۷ اور اپنے شہر میں رہنے والے لاویوں کو فراموش نہ کرنا کیونکہ اُن کا اپنا کوئی حِصّہ یا میراث نہیں ہے۔

۲۸ ہر تین سال کے اِختتام پر تیسرے سال کی پیداوار کی تمام دہ یکیاں لا کر تُم اپنے شہر میں اِکٹھی کر لینا۔ ۲۹ تب لاوی (جن کا اپنا کوئی حِصّہ یا میراث نہیں ہے) اور پردیسی، یتیم اور بیوائیں جو تمہارے شہروں میں بستی ہوں، آئیں اور کھا کر سَیر ہوں تاکہ خداوند تمہارا خدا تمہارے ہاتھ کے سارے کاموں میں تمہیں برکت بخشے۔

قرض معاف کرنے کا سال

۱۵ ہر سات سال کے بعد تُم قرض معاف کیا کرنا۔ ۲ اور وہ اِس طرح کیا جائے: اگر کسی نے اپنے اِسرائیلی پڑوسی کو کچھ قرض دیا ہو تو وہ اُسے منسوخ کر دے۔ وہ اپنے اِسرائیلی پڑوسی یا بھائی سے اس کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ قرض معاف کرنے کے لیے خداوند کے معیّنہ وقت کا اعلان ہو چکا ہے۔ ۳ تُم کسی پردیسی سے تو مطالبہ کر سکتے ہو لیکن جو قرض تمہارے بھائی کی طرف واجب الادا ہو وہ منسوخ کر دیا جائے۔ ۴ البتّہ تمہارے بیچ میں کوئی کنگال نہ رہے کیونکہ جس مُلک کو خداوند تمہارا خدا میراث کے طور پر تمہارے قبضہ میں دے رہا ہے اُس میں وہ تمہیں بہت برکت بخشے گا۔ ۵ بشرطیکہ تُم پورے طور سے خداوند اپنے خدا کی اطاعت کرو اور اُن تمام احکام پر جو میں آج تمہیں دے رہا ہُوں، نہایت احتیاط کے ساتھ عمل کرو۔ ۶ کیونکہ خداوند تمہارا خدا اپنے وعدہ کے مطابق تمہیں برکت دے گا اور تُم بہت سی قوموں کو قرض دو گے لیکن آپ کسی کے مقروض نہ ہو گے۔ تُم بہت سی قوموں پر حکمرانی کرو گے لیکن تُم پر کوئی حکمران نہ ہو گا۔

۷ اگر اُس ملک کے کسی شہر میں جسے خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے تمہارے بھائیوں میں کوئی مفلس ہو تو اُس مفلس بھائی کی جانب نہ تو اپنا دل سخت کرنا اور نہ اپنی مُٹّھی بند کرنا ۸ بلکہ اُس کی جو بھی ضرورت ہو اُسے پورا کرنے کے لیے اُسے نہایت فراخ دلی اور بے تکلّفی سے قرض دینا۔ ۹ خبردار رہو کہ کہیں تمہارے ذہن میں یہ بُرا خیال نہ آئے کہ ساتواں سال جو قرضوں کے معاف کرنے کا سال ہے نزدیک ہے۔ اور تُم اپنے حاجتمند بھائی کی طرف بُری نیّت سے دیکھو اور اُسے کچھ نہ دو اور وہ خداوند سے تمہارے خلاف فریاد کرے اور تُم گنہگار ٹھہرو۔ ۱۰ تُم اُسے نہایت فیّاضی سے دو اور تمہارا یہ فعل بادِلِ ناخواستہ نہ ہو۔ تب اِس سبب سے خداوند تمہارا خدا تمہارے سب کاموں اور اُن معاملوں میں جنہیں تُم ہاتھ میں لو گے تمہیں برکت دے گا۔ ۱۱ ملک میں مفلس تو ہمیشہ پائے جائیں گے۔ اِس لیے میں تمہیں حکم دیتا ہُوں کہ تُم اپنے ملک میں اپنے بھائیوں اور مفلسوں اور حاجتمندوں کے لیے اپنی مُٹّھی کھلی رکھو۔

خادموں کو آزاد کرنا

۱۲ اگر کوئی عبرانی بھائی خواہ مرد ہو یا عورت تمہارے ہاتھ بیچا گیا ہو اور وہ چھ سال تک تمہاری خدمت کر چکے تو ساتویں سال تُم اُسے آزاد کر کے جانے دینا۔ ۱۳ اور جب تُم اُسے آزاد کرو تو اُسے خالی ہاتھ رخصت نہ کرنا ۱۴ بلکہ اپنے گلّے کھلیان اور کولھو میں سے اُسے دل کھول کر دینا۔ خداوند تمہارے خدا نے جیسی برکت تمہیں دی ہے اُسی کے مطابق اُسے دینا۔ ۱۵ یاد رکھو کہ ملک مِصر میں تُم بھی غلام تھے اور خداوند تمہارے خدا نے تمہیں مخلصی بخشی۔ اِسی لیے آج میں تمہیں یہ حکم دیتا ہُوں۔

۱۶ لیکن اگر تمہارا خادم تُم سے کہے کہ میں تمہارے پاس سے جانا نہیں چاہتا کیونکہ مجھے تُم سے اور تمہارے خاندان سے محبّت ہے اور میں تمہارے ہی ساتھ رہ کر خُوش حال ہُوں ۱۷ تو تُم ایک سُتاری لے کر اُس کا کان دروازہ سے لگا کر چھید ڈالنا تو وہ زندگی بھر تمہارا غلام بنا رہے گا۔ تُم اپنی خادماؤں کے ساتھ بھی ایسا ہی کرنا۔

۱۸ اپنے خادم کو آزاد کرنا اپنے لیے بوجھ نہ سمجھنا کیونکہ اُس نے چھ سال دو مزدوروں کے برابر تمہاری خدمت کی ہے اور خداوند تمہارا خدا تمہارے ہر کام میں تمہیں برکت دے گا۔

جانوروں کے پہلوٹھے

۱۹ اپنے ریوڑوں اور گلّوں کے جتنے پہلوٹھے نر ہوں اُنہیں خداوند اپنے خدا کے لیے الگ کر دینا۔ اپنے بَیلوں کے پہلوٹھوں سے کوئی کام نہ لینا اور نہ ہی اپنی بھیڑوں کے پہلوٹھوں کی اون کترنا۔ ۲۰ تُم اُسے ہر سال اپنے خاندان کے ساتھ خداوند اپنے خدا کے سامنے اُس مقام پر جسے وہ چُن لے کھا لیا کرو۔ ۲۱ اگر کسی جانور میں کوئی نقص ہو وہ لنگڑا یا اندھا ہو یا اُس میں کوئی اور بُرا عیب ہو تو اُسے خداوند اپنے خدا کے لیے قربان نہ کرنا۔ ۲۲ تُم اُسے اپنے اپنے شہر میں کھانا۔ ناپاک اور پاک دونوں قسم کے لوگ اُسے کھائیں جیسے وہ غزال یا ہرن کا گوشت کھا رہے ہیں۔ ۲۳ لیکن اُس کا خُون ہرگز نہ کھانا بلکہ اُسے پانی کی طرح زمین پر اُنڈیل دینا۔

فسح

۱۶ ابیب کے مہینہ کو یاد رکھنا اور خداوند اپنے خدا کا فسح منانا کیونکہ ابیب کے مہینہ میں ہی وہ رات کے وقت تمہیں مِصر سے نکال لایا تھا۔ ۲ اور جو جگہ خداوند اپنے نام کے مسکن کے لیے چُنے وہیں تُم خداوند اپنے خدا کے لیے گائے بَیل اور بھیڑ بکریوں میں سے فسح کی قربانی پیش کرنا۔ ۳ اُسے خمیری روٹی کے ساتھ نہ کھانا بلکہ سات دِن تک بے خمیری روٹی ہی کھانا جو دکھ کی روٹی ہے کیونکہ تُم مِصر سے عجلت میں نکلے تھے۔ یوں تمہیں مِصر سے نکلنے کا وقت عمر بھر یاد رہے گا۔ ۴ سات دِن تک تمہارے سارے ملک میں تمہارے پاس خمیر نہ پایا جائے۔ پہلے دِن کی شام کو تُم جو قربانی پیش کرو اُس کا گوشت صبح تک باقی نہ رہنے پائے۔

۵ تُم فسح کی قربانی اپنے کسی شہر میں نہ گ پیش کرنا جسے خداوند تمہارے خدا نے تمہیں دیا ہے ۶ سوا اُس مقام کے جسے وہ اپنے نام کے مسکن کے لیے چُنے۔ وہیں شام کو سورج کے ڈھلنے کے وقت اپنی مِصر سے روانگی کی سالگرہ پر تُم فسح کی قربانی پیش کرنا۔ ۷ اور جو جگہ خداوند تمہارا خدا چُنے وہیں اُسے بھون کر کھانا اور صبح کو اپنے اپنے خیمہ میں لَوٹ جانا۔ ۸ تُم چھ دِن تک بے خمیری روٹی کھایا کرنا اور ساتویں دِن خداوند تمہارے خدا کے لیے اجتماع منعقد ہُوا کرے اور اُس دِن کوئی کام کاج نہ کیا کرنا۔

ہفتوں کی عید

۹ جب سے تُم درانتی لے کر فصل کاٹنا شروع کرو تب سے سات ہفتے گن کر ۱۰ خداوند تمہارے خدا کی دی ہُوئی برکت کے مطابق اُس کے لیے رضا کی قربانی دینا اور ہفتوں کی عید منانا ۱۱ اور جو جگہ خداوند تمہارا خدا اپنے نام کے مسکن کے لیے چُنے وہاں تُم تمہارے بیٹے اور بیٹیاں تمہارے خادم اور خادمائیں تمہارے شہر کے لاوی اور اجنبی تمہارے بیچ میں رہنے والے یتیم اور بیوائیں سب مل کر اُس کے سامنے خُوشیاں منانا۔ ۱۲ یاد رہے کہ تُم مِصر میں غلام تھے اور ان آئین پر احتیاط کے ساتھ عمل کرنا۔

عیدِ خیام

۱۳ جب تُم اپنے کھلیان اور کولھو کی پیداوار اکٹھی کر چکو تو تب سات

دِن تک عیدِ خیام مناؤ ۱۴ اور تُم، تمہارے بیٹے اور بیٹیاں، تمہارے خادم اور خادمائیں اور لاوی، اجنبی، یتیم اور بیوائیں جو تمہارے شہروں میں رہتے ہوں، سب تمہاری اِس عید کی خوشیوں میں شامل ہوں۔

۱۵ تُم سات دِن تک خداوند اپنے خدا کے لیے خداوند کے چُنے ہُوئے مقام پر عید منانا کیونکہ خداوند تمہارا خدا تمہاری ساری فصل میں اور تمہارے ہاتھوں کے سب کاموں میں برکت دے گا اور تمہاری خُوشی مکمل ہوگی۔

۱۶ سال میں تین بار یعنی بےخمیری روٹی کی عید، ہفتوں کی عید، اور عیدِ خیام کے موقعوں پر تمہارے سب آدمی خداوند اپنے خدا کے سامنے اُس مقام پر جسے وہ چُنے، حاضر ہُوا کریں اور کوئی شخص خداوند کے سامنے خالی ہاتھ نہ آئے۔ ۱۷ تُم میں سے ہر ایک اُس برکت کے مطابق جو اُس نے پائی ہے خدا کے لیے ہدیہ لے آئے۔

قاضی

۱۸ خداوند تمہارے خدا کے تمہیں دیے ہُوئے ہر شہر میں اپنے ہر قبیلہ کے لیے قاضی اور حاکم مقرّر کر لو جو سچّائی سے لوگوں کا اِنصاف کریں۔ ۱۹ تُم اِنصاف کا خُون نہ کرنا اور غیر جانبدار رہنا۔ تُم رِشوت نہ لینا کیونکہ رِشوت دانشمند کی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے اور راستباز کی باتوں کو توڑ مروڑ ڈالتی ہے۔ ۲۰ ہمیشہ اِنصاف ہی پر قائم رہنا تاکہ تُم جیتے رہو اور اُس ملک پر قابض ہو جاؤ جو خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے۔

غیر معبودوں کی پرستش

۲۱ تُم خداوند اپنے خدا کے لیے جو مذبح بناؤ اُس کے پاس اسیرؔاہ کے لیے لکڑی کا کسی طرح کا ستون کھڑا نہ کرنا ۲۲ اور نہ کسی پتّھر کو مُقدّس پتّھر کے طور پر نصب کرنا کیونکہ اُن سے خداوند تمہارے خدا کو نفرت ہے۔

۱۷ تُم خداوند اپنے خدا کے لیے کوئی ایسا بیل یا بھیڑ قربان نہ کرنا جس میں کوئی نقص یا عیب ہو کیونکہ یہ خداوند تمہارے خدا کے نزدیک مکروہ ہے۔

۲ اگر تمہیں خداوند کے دیے ہُوئے شہروں میں سے کسی شہر میں تمہارے ساتھ کوئی ایسا مرد یا عورت مقیم ہو جس نے خداوند تمہارے خدا کا عہد توڑ کر کوئی ایسا کام کیا ہے جو اُس کی نگاہ میں بُرا ہے ۳ اور میرے حکم کے خلاف پرائے معبودوں کی پرستش کی ہے اور اُن کے یا سورج یا چاند یا آسمان کے ستاروں کے آگے سجدہ کیا ہے ۴ اور اگر اُس بات کی طرف تمہاری توجّہ مبذول کی جائے تو تُم پورے طور سے جانچ کرنا اور اگر یہ سچ ہو اور ثابت ہو جائے کہ اِسرائیل میں ایسا مکروہ فعل سرزد ہُوا ہے ۵ تو جس مرد یا عورت نے یہ بُرا کام کیا ہو اُسے شہر کے پھاٹک پر لے جانا اور سنگسار کر کے ہلاک کر دینا۔ ۶ دو یا تین گواہوں کی شہادت کی بنا پر ہی کوئی شخص جان سے مارا جائے۔ ایک گواہ کی شہادت سے کوئی شخص جان سے نہ مارا جائے۔ ۷ اُسے مار ڈالنے کے لیے سب سے پہلے گواہوں کے اور اُن کے بعد دوسرے لوگوں کے ہاتھ اُس پر اُٹھیں۔ تمہیں اپنے بیچ میں سے ایسی بُرائی کو دور کرنا ہی ہوگا۔

عدالتیں

۸ اگر تمہاری عدالتوں میں ایسے معاملے پیش آئیں جن کا اِنصاف کرنا تمہارے لیے مشکل ہو، خواہ وہ کشت و خُون، نالش یا زد و کوب ہی کے کیوں نہ ہوں، اُنہیں اُس جگہ لے جانا جسے خداوند تمہارے خدا نے چُنا ہو۔ ۹ لاوی کاہنوں اور اُن دِنوں جو قاضی برسرِ اقتدار ہوں، اُن کے پاس جانا۔ اُن سے دریافت کرنا اور وہ تمہیں فیصلہ سنائیں گے۔ ۱۰ خداوند کے چُنے ہُوئے مقام پر وہ جو فیصلہ تمہیں سنائیں، اُسی کے مطابق عمل کرنا۔ وہ جو کچھ کرنے کی تمہیں ہدایت دیں بڑی احتیاط کے ساتھ اُس پر عمل کرنا۔ ۱۱ شریعت کی جو بھی تعلیم وہ تمہیں دیں اور جو فیصلے وہ تمہیں سنائیں، اُن ہی کے مطابق عمل کرنا۔ وہ جو کچھ تمہیں بتائیں اُس سے ہرگز روگردانی نہ کرنا۔ ۱۲ جو شخص قاضی کی یا اُس کاہن کی جو وہاں خداوند تمہارے خدا کی خدمت کے لیے کھڑا رہتا ہے، توہین کرتا ہے، وہ جان سے مار ڈالا جائے۔ تمہیں اِسرائیل سے ایسی بُرائی کو دور کرنا ہی ہوگا۔ ۱۳ اور سب لوگ سُن کر ڈر جائیں گے اور پھر توہین نہ کریں گے۔

بادشاہ

۱۴ جب تُم اُس ملک میں داخل ہو جاؤ جو خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے اور اُس پر قابض ہو کر اُس میں بس جاؤ اور پھر یہ کہنے لگو کہ آؤ ہم اپنے اِردگرد کی قوموں کی طرح اپنے لیے کسی کو بادشاہ بنا لیں ۱۵ تو جسے خداوند تمہارا خدا بھی چُنے اُسی کو اپنا بادشاہ مقرّر کرنا۔ وہ تمہارے اپنے بھائیوں میں سے ہی ہو۔ کسی پردیسی کو جو تمہارا اِسرائیلی بھائی نہیں ہے، اپنے اوپر حاکم نہ بنانا۔ ۱۶ اِس کے علاوہ، بادشاہ اپنے لیے زیادہ تعداد میں گھوڑے حاصل نہ کرے اور نہ لوگوں کو مِصر بھیج کر اور گھوڑے حاصل کرے کیونکہ خداوند نے تُم سے کہا ہے کہ تُم اس راہ سے کبھی واپس نہ پھرنا۔ ۱۷ بادشاہ بہت بیویاں بھی نہ رکھے ورنہ اُس کا دل بہک جائے گا۔ وہ زیادہ مقدار میں چاندی اور سونا بھی جمع نہ کرے۔

۱۸ جب وہ اپنی سلطنت کا تخت سنبھالے تب وہ اپنے لیے ایک طومار پر اِس شریعت کی ایک نقل اُتار لے جو لاوی کاہنوں کے طومار میں سے لی جائے۔ ۱۹ وہ اُسے اپنے پاس رکھے اور اپنی ساری عمر اُسے پڑھا کرے تاکہ وہ خداوند اپنے خدا کا خوف ماننا سیکھے اور اُس شریعت اور اُن آئین کی سب باتوں کو ماننے میں احتیاط سے کام لے۔ ۲۰ اور اپنے آپ

کو اپنے بھائیوں سے بہتر نہ سمجھے اور نہ شریعت سے روگردانی کرے۔ تب وہ اور اُس کی اولاد عرصہ دراز تک بنی اسرائیل پر سلطنت کرتی رہے گی۔

کاہنوں اور لاویوں کے لیے ہدیے

۱۸ لاوی کاہنوں کا بلکہ سارے لاوی قبیلہ کا اسرائیل کے ساتھ کوئی حصہ یا میراث نہ ہو۔ وہ خداوند کے حضور میں پیش کی ہوئی آتشین قربانیوں پر گزارا کریں کیونکہ وہی اُن کی میراث ہے۔ [۲] اُن کی اپنے بھائیوں کے بیچ کوئی میراث نہ ہوگی بلکہ خداوند اُن کی میراث ہے جیسا اُس نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔

[۳] جو لوگ بیل یا مینڈھے کی قربانی پیش کرتے ہیں اُن کی طرف سے کاہنوں کو اُن کا حصہ دیا جائے جس کے وہ حقدار ہیں یعنی کندھا دونوں گال اور اوجھ۔ [۴] تم اُنہیں اپنے اناج نئی مے اور تیل کے پہلے پھل اور اپنی بھیڑوں کا وہ اون دینا جو پہلی بار کترا گیا ہو [۵] کیونکہ خداوند تمہارے خدا نے اُنہیں اور اُن کی اولاد کو تمہارے سب قبیلوں میں سے چن لیا ہے تا کہ وہ ہمیشہ خداوند کے نام سے خدمت کے لیے حاضر رہیں۔

[۶] اگر کوئی لاوی اسرائیل کے کسی شہر میں مقیم ہو اور وہ وہاں سے بڑی رغبت کے ساتھ کسی ایسی جگہ چلا آئے جسے خداوند نے چنا ہو [۷] تو اپنے سب لاوی بھائیوں کی طرح جو وہاں خداوند کے حضور خدمت کرتے ہیں وہ بھی خداوند اپنے خدا کے نام سے خدمت کرے۔ [۸] اور جو کچھ اُنہیں گزراوقات کے لیے ملے وہ اُس میں برابر کا شریک ہوگا لیکن جو رقم اُسے اپنے خاندان کی میراث بیچ کر موصول ہو وہ اُسی کی ہوگی۔

مکروہ رسوم و رواج

[۹] جب تم اُس ملک میں داخل ہو جاؤ جو خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے تو وہاں کی قوموں کے مکروہ طریقوں کی تقلید کرنا مت سیکھنا۔ [۱۰] تم میں کوئی شخص ایسا نہ پایا جائے جو اپنے بیٹے یا بیٹی کو آگ کے حوالہ کردے اور غیب دانی اور جادوگری اور فالگیری یا سحر طرازی کرتا ہو [۱۱] یا منتر پڑھنے والا ہو یا بدروحوں سے واسطہ رکھتا ہو یا مُردوں سے مشورہ کرتا ہو۔ [۱۲] جو شخص ایسے کام کرتا ہے وہ خداوند کے نزدیک قابلِ نفرت ہے اور خداوند تمہارا خدا ایسے مکروہ کام کرنے والی قوموں کو تمہارے سامنے سے نکال دے گا۔ [۱۳] تم خداوند اپنے خدا کے سامنے بے عیب رہو۔

نبی

[۱۴] جن قوموں کے تم وارث ہو گے وہ جادوگروں اور غیب دانوں کی باتیں سنتی رہی ہیں لیکن تمہیں خداوند تمہارے خدا نے ایسا نہیں کرنے دیا۔ [۱۵] خداوند تمہارا خدا تمہارے لیے تمہارے اپنے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اُس کی بات ضرور سننا۔ [۱۶] کیونکہ یہی درخواست تم نے حورب میں اجتماع کے دن خداوند اپنے خدا سے کی تھی۔ تم نے کہا کہ ہمیں نہ تو خداوند ہمارے خدا کی آواز سننی پڑے نہ پھر کبھی ایسی بڑی آگ ہی دیکھنی پڑے کہ ہم ہلاک ہو جائیں۔

[۱۷] اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں ٹھیک ہی کہتے ہیں۔ [۱۸] میں اُن کے لیے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور میں اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالوں گا اور وہ اُنہیں وہ سب کچھ بتائے گا جس کا میں اُسے حکم دوں گا۔ [۱۹] اگر کوئی شخص میرا کلام جسے وہ میرے نام سے کہے گا نہ سنے گا تو میں خود اُس سے حساب لوں گا۔ [۲۰] لیکن جو نبی کوئی ایسی بات کہتا ہو جس کے کہنے کا میں نے اُسے حکم نہیں دیا یا کوئی نبی دوسرے معبودوں کے نام سے کچھ کہے تو وہ جان سے مارا جائے۔

[۲۱] تم شاید اپنے دل میں یہ کہو کہ جب کوئی پیغام خداوند کی طرف سے نہ کہا گیا ہو تو اُسے ہم کیسے پہچانیں؟ [۲۲] جب کوئی نبی خداوند کے نام سے کوئی بات کہے اور وہ وقوع میں نہ آئے یا پوری نہ ہو تو وہ خداوند کی کہی ہوئی نہیں ہو سکتی۔ اُس نبی نے وہ بات گستاخی سے کہی ہے۔ تم اُس سے خوف نہ کرنا۔

پناہ کے شہر

۱۹ جب خداوند تمہارا خدا اُن قوموں کو نیست و نابود کر ڈالے جن کا ملک وہ تمہیں دے رہا ہے اور جب تم اُن کو نکال چکو اور اُن کے شہروں اور مکانوں میں بس جاؤ [۲] تب تم اُس ملک کے بیچوں بیچ جسے خداوند تمہارا خدا تمہارے قبضہ میں دے رہا ہے اپنے لیے تین شہر الگ کر لینا [۳] اور اُن تک جانے کے لیے راستے بنانا اور اُس ملک کو جسے خداوند تمہارا خدا تمہیں میراث کے طور پر عنایت کر رہا ہے تین حصوں میں تقسیم کرنا تا کہ وہ شخص جس نے کسی کا خون کیا ہو وہاں بھاگ جائے۔

[۴] جو شخص کسی کا خون کر کے اپنی جان بچانے کے لیے بھاگ کر وہاں چلا جائے اُس کے بارے میں یہ باتیں مدِنظر رہیں کہ اُس شخص نے اپنے پڑوسی کو نادانستہ طور پر اور بغیر کسی پُرانی عداوت کے خیال سے مار ڈالا تھا۔ [۵] مثلاً کوئی شخص اپنے پڑوسی کے ساتھ جنگل میں لکڑی کاٹنے کے لیے گیا اور جوں ہی اُس نے درخت کاٹنے کے لیے کلہاڑا گھمایا کلہاڑا دستے سے اُچھل کر اُس کے پڑوسی کو جا لگا اور وہ مر گیا۔ وہ شخص اُن شہروں میں سے کسی شہر کو بھاگ کر اپنی جان بچا سکتا ہے۔ [۶] تا کہ ایسا نہ ہونے پائے کہ خون کا انتقام لینے والا اپنے جوشِ غضب میں اُس کا تعاقب کرے اور شہر سے دور ہونے کے باعث اُسے راستہ ہی میں جا پکڑے اور قتل کر ڈالے حالانکہ وہ قتل کا مستحق نہ تھا کیونکہ اُس کے پڑوسی کی ہلاکت اُس کے ایک غیر ارادی فعل کا نتیجہ تھی۔ [۷] اِس لیے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں کہ اپنے لیے تین شہر الگ کر لینا۔

۸ اگر خداوند تمہارا خدا اُس وعدہ کے مطابق جس کی اُس نے تمہارے باپ دادا سے قسم کھائی تھی تمہاری سرزمین کو وسیع کر دے اور وہ سارا ملک تمہیں دے دے جس کے دینے کا وعدہ اُس نے اُن سے کیا تھا ۹ کیونکہ تُم اُن سب قوانین پر جو آج میں تمہیں دے رہا ہُوں نہایت احتیاط سے عمل کرتے ہو یعنی خداوند اپنے خدا سے محبّت رکھتے ہو اور ہمیشہ اُس کی راہوں پر چلتے ہو تو تمہیں چاہئے کہ تُم تین اور شہر الگ کر لو۔ ۱۰ تُم یہ ضرور کرنا تاکہ تمہارے ملک میں جو خداوند تمہارا خدا میراث کے طور پر تمہیں عنایت کر رہا ہے کسی بے گناہ کا خُون نہ بہایا جائے اور تُم پر خُون کا اِلزام نہ لگے۔

۱۱ لیکن اگر کوئی شخص اپنے پڑوسی سے عداوت رکھتا ہو اور اُس کی گھات میں بیٹھے اور اُس پر حملہ کر کے اُسے مار ڈالے اور تب اُن میں سے کسی شہر کو بھاگ جائے ۱۲ تو اُس کے شہر کے بزرگ کسی کو بھیج کر اُسے اُس شہر سے واپس بلوا لیں اور اُسے انتقام لینے والے کے سپرد کر دیں تاکہ وہ قتل کیا جائے۔ ۱۳ اُس پر ترس مت کھانا بلکہ تُم بے گناہ کے خُون کا گناہ اِسرائیل سے دور کرنا تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

۱۴ تُم اپنے ہمسایہ کی حدّ کا وہ نشان نہ ہٹانا جسے تمہارے اگلے وقتوں کے لوگوں نے اُس ملک کے تمہاری میراث کے حِصّہ میں ٹھہرایا ہو جو خداوند تمہارا خدا تمہارے قبضہ میں دے رہا ہے۔

گواہ

۱۵ اگر کسی شخص پر کسی خطا یا لغزش کا اِلزام ہو جو اُس سے سرزد ہُوئی ہو تو اُسے گنہگار قرار دینے کے لیے ایک گواہ کافی نہیں ہے۔ ایسا معاملہ دو یا تین گواہوں کی شہادت سے طے کیا جائے۔

۱۶ اگر کوئی کینہ ور گواہ کسی آدمی پر کسی خطا کا اِلزام لگانے کے لیے کھڑا ہو ۱۷ تو وہ دونوں فریق جو اُس مقدّمہ میں اُلجھے ہوں خداوند کے حُضور کاہنوں اور اُن قاضیوں کے آگے کھڑے ہوں جو اُن دِنوں برسرِ اقتدار ہوں۔ ۱۸ قاضی پوری تحقیقات کر لیں اور اگر گواہ جھوٹا ثابت ہو اور اگر اُس نے اپنے بھائی کے خلاف جھوٹی گواہی دی ہو ۱۹ تو اُس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا جیسا وہ اپنے بھائی کے ساتھ کرنا چاہتا تھا۔ تُم اپنے بیچ میں سے ایسی بُرائی کو دور کر دینا ۲۰ اور باقی کے لوگ یہ سن کر ڈریں گے اور پھر کبھی ایسی بُرائی تمہارے درمیان نہ ہو پائے گی۔ ۲۱ تُم کبھی ترس مت کھانا۔ جان کا بدلہ جان، آنکھ کا بدلہ آنکھ، دانت کا بدلہ دانت، ہاتھ کا بدلہ ہاتھ اور پاؤں کا بدلہ پاؤں ہو۔

جنگ کے بارے میں ہدایات

جب تُم اپنے دُشمنوں سے جنگ کرنے جاؤ اور گھوڑوں رتھوں اور اپنے سے بھی بڑے لشکر کو دیکھو تو اُن سے ڈر مت جانا کیونکہ خداوند تمہارا خدا جو تمہیں مِصر سے نکال لایا تمہارے ساتھ ہوگا۔ ۲ اور جب تُم مَیدانِ جنگ میں اُترنے کو ہو تب کاہن آگے بڑھ کر فوج سے مخاطب ہو ۳ اور وہ یوں کہے: اَے اسرائیلیو! سُنو۔ آج تُم اپنے دُشمنوں سے لڑنے کے لیے مَیدانِ جنگ میں اُترے ہو لہٰذا بزدل مت بنو اور خوف نہ کھاؤ، نہ ہی ہراساں ہو اور نہ اُن کے سامنے تُم پر دہشت طاری ہو ۴ کیونکہ خداوند تمہارا خدا تمہاری خاطر تمہارے دُشمنوں سے لڑ کر تمہیں فتح دلانے کے لیے تمہارے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔

۵ حُکّام فوجیوں سے یوں مخاطب ہوں کہ جس کسی نے نیا گھر بنایا ہے اور اُسے مخصوص نہیں کیا وہ گھر لَوٹ جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لڑائی میں مارا جائے اور کوئی اور اُسے مخصوص کرے۔ ۶ جس کسی نے تاکستان لگایا ہے اور اب تک اُس کا پھل کھانا شروع نہیں کیا وہ بھی گھر لَوٹ جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لڑائی میں مارا جائے اور کوئی اور اُس کا پھل کھائے۔ ۷ اگر کوئی شخص کسی لڑکی سے نسبت کر چکا ہے لیکن اُسے بیاہ کر نہیں لایا وہ بھی گھر لَوٹ جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لڑائی میں مارا جائے اور کوئی اور اُس سے بیاہ کر لے۔ ۸ تب حکّام یہ بھی کہیں کہ جو آدمی ڈرپوک یا بزدل ہے وہ بھی گھر لَوٹ جائے تاکہ اُس کے بھائیوں کے حَوصلے بھی پست نہ ہوں۔ ۹ جب حُکّام فوجیوں سے بات کر چکیں تو اُن کے اوپر سپہ سالار مقرّر کر دیں۔

۱۰ جب تُم کسی شہر پر حملہ کرنے کے لیے اُس کے قریب پہنچو تو اُس کے باشندوں کو صلح کا پیغام دو۔ ۱۱ اگر وہ اُسے قبول کر کے اپنے پھاٹک کھول دیں تو اُس میں کے سب لوگ بیگار میں کام کریں اور تمہارے مطیع ہوں ۱۲ لیکن اگر وہ صلح کرنے سے انکار کریں اور لڑائی پر اُتر آئیں تو تُم اُس شہر کا محاصرہ کر لینا ۱۳ اور جب خداوند تمہارا خدا اُسے تمہارے ہاتھ میں کر دے تو اُس میں سے سب مردوں کو تلوار سے قتل کر دینا ۱۴ لیکن عورتوں، بچّوں اور مویشیوں اور اُس شہر کی دوسری چیزوں کو تُم مالِ غنیمت کے طور پر اپنے لیے لے لینا۔ اور جو مالِ غنیمت خداوند تمہارا خدا تمہارے دُشمنوں سے تمہیں دلائے اُسے تُم کام میں لانا۔ ۱۵ اُن شہروں کا بھی یہی حال کرنا جو اُن قوموں کے نہیں ہیں اور تُم سے بہت دور ہیں۔

۱۶ البتّہ اُن شہروں میں جنہیں خداوند تمہارا خدا میراث کے طور پر تمہیں عنایت کر رہا ہے کسی ذی نفس کو زندہ نہ چھوڑنا ۱۷ بلکہ جیسا خداوند تمہارے خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تُم حِتّیوں، اموریوں، کنعانیوں، پرزّیوں، حِوّیوں اور یبوسیوں کو بالکل نیست و نابود کر دینا ۱۸ ورنہ وہ مکروہ کام جو وہ اپنے معبودوں کی پرستش کے وقت کرنے کے عادی ہیں تمہیں بھی سکھائیں گے اور تُم خداوند اپنے خدا کے خلاف گناہ کر بیٹھو گے۔

۱۹ جب تُم کسی شہر کو جنگ کر کے فتح کرنا چاہو اور کافی عرصہ تک اُس

کا محاصرہ کیے رہو تو اُس کے درختوں کو کلہاڑی سے نہ کاٹنا کیونکہ اُن کا پھل تمہارے کھانے کے کام آ سکتا ہے۔ تُم اُنہیں مت کاٹنا۔ کیا مَیدان کے پیڑ بھی اِنسان ہیں جو تُم اُن کا محاصرہ کرو؟ ۲۰ البتہ جن درختوں کو تُم جانتے ہو کہ وہ پھل نہیں لاتے اُنہیں کاٹ ڈالنا اور اُن کی لکڑی محاصرہ کے برج بنانے کے لیے استعمال کرنا جب تک کہ وہ شہر جو تمہارے خلاف لڑائی پر اُتر آیا ہے سَر نہ ہو جائے۔

بیگناہ کے خُون کا کفّارہ

۲۱ اگر اُس ملک میں جو خداوند تمہارا خدا تمہارے قبضہ میں دے رہا ہے کسی مقتول کی لاش مَیدان میں پڑی ہُوئی ملے اور یہ معلوم نہ ہو کہ اُس کا قاتل کون ہے ۲ تو تمہارے بزرگ اور قاضی نکل کر اُس لاش کے چاروں طرف کے شہروں کا فاصلہ ناپیں۔ ۳ تب جو شہر اُس لاش کے بالکل قریب پایا جائے وہاں کے بزرگ ایک بچھیا لیں جس سے کبھی کوئی کام نہ لیا گیا ہو اور جس پر کبھی جوأ نہ رکھا گیا ہو ۴ اور اُسے ایک ایسی وادی میں لے جائیں جہاں نہ ہل چلایا گیا ہو اور نہ کچھ بویا گیا ہو اور جہاں بہتے ہُوئے پانی کا چشمہ ہو۔ اُس وادی میں وہ اُس کی گردن توڑ دیں۔ ۵ تب لاوی کے بیٹے جو کاہن ہیں آگے بڑھیں کیونکہ خداوند تمہارے خدا نے اُنہیں خدمت کرنے خداوند کے نام سے برکت دینے اور تنازعوں اور مار پیٹ کے تمام معاملوں کا فیصلہ کرنے کے لیے چُن لیا ہے۔ ۶ تب اُس لاش سے قریب ترین شہر کے سب بزرگ اُس بچھیا کے اُوپر جس کی گردن اُس وادی میں توڑ دی گئی ہو اپنے اپنے ہاتھ دھوئیں ۷ اور وہ یوں کہیں کہ یہ خُون ہمارے ہاتھوں نہیں ہُوا اور نہ اِسے ہماری آنکھوں نے ہوتے ہُوئے دیکھا ہے۔ ۸ لہٰذا اَے خداوند! اپنی قوم اِسرائیل کے لیے جسے تُو نے چھڑایا ہے یہ فدیہ قبول فرما اور کسی بیگناہ کے خُون کے لیے اپنی قوم کو گنہگار نہ قرار دے۔ تب وہ خُون اُنہیں بخش دیا جائے گا۔ ۹ اِس طرح تُم بیگناہ کے خُون کا اِلزام اپنے اُوپر سے دُور کر لو گے کیونکہ تُم نے وہ کام کیا ہے جو خداوند کی نگاہ میں راست ہے۔

اسیر عورت سے بیاہ کرنے کے بارے میں ہدایات

۱۰ جب تُم اپنے دُشمنوں سے جنگ کرنے نکلو اور خداوند تمہارا خدا اُنہیں تمہارے ہاتھ میں کر دے اور تُم اُنہیں اسیر کر کے لاؤ ۱۱ اور اُن اسیروں میں کوئی حسین عورت دیکھ کر تُم اُس پر فریفتہ ہو جاؤ تو تُم اُس سے بیاہ کر لینا۔ ۱۲ تُم اُسے اپنے گھر لے آنا اور اُس کا سر منڈوانا اور ناخون کٹوانا ۱۳ اور اسیری کے وقت جو کپڑے وہ پہنے ہُوئے ہو اُنہیں الگ کر دینا۔ جب وہ تمہارے گھر میں رہ کر مکمل ایک ماہ تک اپنے ماں باپ کے لیے ماتم کر چکے تب تُم اُس کے پاس جانا اور تب تُم اُس کے خاوند ہو گے اور وہ تمہاری بیوی ہو گی۔ ۱۴ اگر وہ تمہیں نہ بھائے تو جہاں وہ جانا چاہے اُسے جانے دینا۔ تُم اُس کا سودا نہ کرنا نہ اُس کے ساتھ لونڈی کا سا سلوک روا رکھنا کیونکہ تُم نے اُسے بےحرمت کیا ہے۔

پہلوٹھے کا حق

۱۵ اگر کسی مرد کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک سے محبّت کرتا ہو اور دوسری سے نہیں اور دونوں سے اُس کے بیٹے پیدا ہوں لیکن پہلوٹھا اُس بیوی کا بیٹا ہو جس سے وہ محبّت نہیں کرتا۔ ۱۶ تو جب وہ اپنے بیٹوں کو اپنی جائداد کا وارث بنانے لگے تب وہ پہلوٹھے کے حق کے پیشِ نظر اپنی چہیتی بیوی کے بیٹے کو اپنے حقیقی پہلوٹھے پر فوقیت نہ دے جو اُس بیوی کا بیٹا ہے جو اُس کی چہیتی نہیں تھی۔ ۱۷ وہ اپنے غیر محبوبہ بیوی کے بیٹے کو پہلوٹھا مان کر اُسے اپنی جائداد میں سے دوگنا حِصّہ دے۔ وہ بیٹا اپنے باپ کی قوّت کا پہلا نشان ہے اور پہلوٹھے کا حق اُسی کا ہے۔

سرکش بیٹا

۱۸ اگر کسی شخص کا ضِدّی اور سرکش بیٹا ہو جو اپنے والدین کی فرمانبرداری نہیں کرتا اور جب وہ اُسے تنبیہ کرتے ہیں تو اُن کی نہیں سنتا ۱۹ تو اُس کے والدین اُسے پکڑ کر شہر کے پھاٹک پر بزرگوں کے پاس لے جائیں ۲۰ اور بزرگوں سے کہیں کہ ہمارا یہ بیٹا ضِدّی اور سرکش ہے۔ وہ ہماری کوئی بات نہیں مانتا۔ وہ عیّاش اور شرابی ہے۔ ۲۱ تب اُس کے شہر کے سب لوگ اُسے سنگسار کر کے مار ڈالیں۔ تُم ایسی بُرائی کو اپنے بیچ میں سے دُور کر دینا۔ تب سب اِسرائیلی اُس کے بارے میں سن کر ڈر جائیں گے۔

مختلف قوانین

۲۲ جب کوئی ملزم جس سے کوئی سنگین جرم سرزد ہُوا ہو مار ڈالا جائے اور اُس کی لاش درخت سے لٹکائی جائے ۲۳ تو دیکھنا کہ اُس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکتی نہ رہے۔ تُم اُسے اُسی دِن دفن کر دینا کیونکہ جسے درخت پر لٹکایا گیا وہ خدا کی طرف سے ملعون ہوتا ہے۔ لہٰذا تُم اُس ملک کو ناپاک نہ کرنا جسے خداوند تمہارا خدا میراث کے طور پر تمہیں دے رہا ہے۔

۲۲ تُم اپنے بھائی کے بَیل یا بھیڑ کو بھٹکتی دیکھ کر اُس سے روپوشی نہ کرنا بلکہ اُسے اُس کے مالک کے پاس پہنچا دینا۔ ۲ اگر تمہارا بھائی تمہارے نزدیک نہ رہتا ہو یا تمہیں معلوم نہ ہو کہ وہ کون ہے تو اُس جانور کو اپنے ساتھ گھر لے جانا اور اُسے اُس وقت تک رکھے رہنا جب تک کہ وہ اُسے ڈھونڈتا ہُوا نہ آئے۔ تب تُم اُسے اُس کو واپس لَوٹا دینا۔ ۳ اگر تُم اپنے بھائی کا گدھا یا اُس کا کُرتہ یا اُس کی کھوئی ہُوئی کوئی بھی شے پاؤ تو ایسا ہی کرنا۔ اُس سے روپوشی نہ کرنا۔ ۴ اگر تُم اپنے بھائی کا گدھا یا اُس کا بَیل راستہ میں گرا ہُوا

پاؤ تو اُسے نظر انداز نہ کرنا بلکہ اُسے اپنی ٹانگوں پر کھڑا کرنے میں تُم اُس کی مدد کرنا۔

۵ عورت مرد کا لباس نہ پہنے اور نہ مرد عورت کا کیونکہ جو ایسا کرتا ہے اُس سے خداوند تمہارا خدا نفرت کرتا ہے۔

۶ اگر تمہیں راہ کے کنارے درخت پر یا زمین پر کسی پرندہ کا گھونسلا ملے اور ماں بچّوں یا انڈوں پر بیٹھی ہُوئی ہو تو تُم ماں کو بچّوں سمیت نہ لینا۔ ۷ تُم اگر چاہو تو بچّوں کو لے لینا لیکن ماں کو ضرور چھوڑ دینا تا کہ تمہارا بھلا ہو اور تمہاری عمر دراز ہو۔

۸ جب تُم نیا مکان تعمیر کرو تو اپنی چھت پر چاروں طرف منڈیر لگاؤ تا کہ اگر کوئی چھت پر سے گر جائے تو تمہاری وجہ سے تمہارے گھر پر خُون کا الزام نہ لگے۔

۹ اپنے تاکستان میں دو قسم کے بیج نہ بونا۔ اگر تُم ایسا کرو گے تو نہ صرف ایک بیج کا بلکہ تاکستان کا سارا پھل بھی ناپاک ٹھہرے گا۔

۱۰ تُم بَیل اور گدھے دونوں کو ایک ساتھ جوت کر ہل مت چلانا۔

۱۱ تُم اون اور سن دونوں کی ملاوٹ سے بُنا ہُوا کپڑا نہ پہننا۔

۱۲ اپنے اوڑھنے کی چادر کے چاروں کناروں پر جھالر لگایا کرنا۔

شادی بیاہ کے قوانین کی خلاف ورزی

۱۳ اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اُس کے پاس جانے کے بعد اُس سے نفرت کرنے لگتا ہے ۱۴ اور اُس پر تہمت لگا کر اور اُسے یہ کہہ کر بدنام کرتا ہے کہ میں نے اِس عورت سے بیاہ کیا لیکن جب میں اُس کے پاس گیا تو مجھے معلوم ہُوا کہ وہ کنواری نہیں ہے۔ ۱۵ تب اُس لڑکی کے ماں باپ اُس کے کنوارے پن کا ثبوت لے کر شہر کے بزرگوں کے پاس پھاٹک پر جائیں۔ ۱۶ اور لڑکی کا باپ بزرگوں سے کہے کہ میں نے اپنی بیٹی اِس شخص کو بیاہ دی لیکن یہ اُسے نہیں چاہتا ۱۷ اور اب اُس پر تہمت لگاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے تمہاری بیٹی کو کنواری نہیں پایا حالانکہ میری بیٹی کے کنوارے پن کا یہ ثبوت ہے۔ اور ماں باپ اُس کپڑے کو شہر کے بزرگوں کے سامنے پھیلا دیں۔ ۱۸ تب شہر کے بزرگ اُس شخص کو پکڑ کر کوڑے لگائیں ۱۹ اور اُس سے چاندی کی سَو مِثقال جرمانہ کے طور پر وصول کر کے لڑکی کے باپ کو دیں کیونکہ اُس آدمی نے ایک اِسرائیلی کنواری کو بدنام کیا۔ وہ لڑکی اُس کی بیوی بنی رہے گی۔ اُس مرد کو زندگی بھر اُسے طلاق دینے کا حق نہ ہوگا۔

۲۰ لیکن اگر الزام سچ ہو اور اُس لڑکی کے کنوارے پن کا ثبوت نہ مل پائے ۲۱ تو اُسے اُس کے باپ کے گھر کے دروازہ پر لایا جائے اور وہاں اُس کے شہر کے لوگ اُسے سنگسار کریں تا کہ وہ مر جائے کیونکہ وہ ابھی اپنے باپ کے گھر ہی میں تھی کہ اُس نے فاحشہ پن کر کے اِسرائیل میں نہایت شرمناک کام کیا۔ اِس طرح سے تُم اپنے درمیان سے ایسی بُرائی ضرور دُور کر دینا۔

۲۲ اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی بیوی کے ساتھ زِنا کرتے ہُوئے پکڑا جائے تو جو آدمی اُس عورت کے ساتھ زِنا کا مرتکب ہُوا ہو وہ اور وہ عورت دونوں مار ڈالے جائیں۔ اِس طرح تُم ایسی بُرائی اِسرائیل میں سے دُور کر دینا۔ ۲۳ اگر کسی کنواری لڑکی کی نسبت طے پا چکی ہو اور کوئی دوسرا آدمی اُسے شہر میں پا کر اُس سے صحبت کرتا ہے ۲۴ تو تُم اُن دونوں کو اُس شہر کے پھاٹک پر لے آنا اور اُنہیں سنگسار کر کے مار ڈالنا۔ لڑکی کو اِس لیے کہ وہ شہر میں ہوتے ہُوئے بھی مدد کے لیے نہیں چلّائی اور آدمی کو اِس لیے کہ اُس نے دوسرے شخص کی بیوی کو بے حرمت کیا۔ اِس طرح سے تُم اپنے درمیان سے ایسی بُرائی دُور کر دینا۔ ۲۵ لیکن اگر کوئی آدمی کسی لڑکی کو جس کی نسبت طے ہو چکی ہے کسی میدان میں پا کر اُس کے ساتھ زِنا بالجبر کرتا ہے تو صِرف وہ آدمی جس نے یہ کیا ہو مار ڈالا جائے۔ ۲۶ اور اُس لڑکی کے ساتھ کچھ نہ کرنا۔ اُس نے ایسا کوئی گناہ نہیں کیا کہ وہ سزائے مَوت کی مستحق ٹھہرے۔ یہ معاملہ کچھ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے ہمسایہ پر حملہ کر کے اُسے مار ڈالے۔ ۲۷ کیونکہ اُس آدمی نے لڑکی کو کھلے مَیدان میں پایا اور حالانکہ وہ منسوبہ لڑکی چلّائی تھی لیکن وہاں کوئی نہ تھا جو اُسے چھڑاتا۔

۲۸ اگر کسی آدمی کو کوئی کنواری لڑکی مل جاتی ہے جس کی نسبت نہیں ہُوئی ہے اور وہ اُس کے ساتھ زِنا بالجبر کرتا ہے اور وہ دونوں پکڑے جاتے ہیں ۲۹ تو وہ آدمی لڑکی کے باپ کو پچاس مِثقال چاندی ادا کرے اور لڑکی سے بیاہ کر لے کیونکہ اُس نے اُس کی بے حُرمتی کی ہے اور اُس مرد کو عمر بھر اُسے طلاق دینے کا حق نہ ہوگا۔

۳۰ کوئی شخص اپنے باپ کی بیوی سے بیاہ نہ کرے یعنی اپنے باپ کے بستر کی بے حُرمتی نہ کرے۔

جماعت سے خارج کیا جانا

۲۳ جو شخص اپنے اعضائے تناسل کچلوا کر یا کٹوا کر نامرد ہو چکا ہو وہ خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہونے پائے۔

۲ کوئی حرامزادہ اور نہ دسویں پُشت تک اُس کی نسل میں سے کوئی شخص خداوند کی جماعت میں داخل ہونے پائے۔

۳ کوئی عمّونی یا موآبی یا دسویں پُشت تک اُس کی نسل میں سے کوئی شخص خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہونے پائے ۴ کیونکہ جب تُم مِصر سے نِکل کر آ رہے تھے تو وہ راستہ میں روٹی اور پانی لے کر

تمہارے اِستقبال کو نہ آئے اور اُنہوں نے مسوپتامیہ کے فتور شہر سے بعور کے بیٹے بلعام کو اجرت پر بلایا تا کہ تُم پر لعنت کرے۔ ۵ البتّہ خداوند تمہارے خدا نے بلعام کی نہ سُنی بلکہ اُس لعنت کو تمہارے لیے برکت میں بدل دیا اِس لیے کہ خداوند تمہارا خدا تُم سے محبّت رکھتا تھا۔ ۶ تُم زندگی بھر اُن کے ساتھ دوستی کا معاہدہ مت کرنا۔

۷ تُم کسی آدمی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھنا کیونکہ وہ تمہارا بھائی ہے۔ کسی مِصری کو بھی حقیر نہ جاننا کیونکہ تُم اُس کے ملک میں پردیسی ہو کر رہے ہو۔ ۸ اُن کی تیسری پُشت کے جو بچّے پیدا ہوں وہ خداوند کی جماعت میں داخل ہو سکتے ہیں۔

لشکر گاہ میں کی ناپاکی

۹ جب تُم اپنے دُشمنوں کے خلاف خیمہ زن ہو جاؤ تو ہر طرح کی بُرائی سے بچے رہنا۔ ۱۰ اگر تُم میں سے کوئی آدمی احتلامِ شبینہ سے ناپاک ہو جاتا ہے تو وہ لشکر گاہ کے باہر جائے اور وہیں رہے۔ ۱۱ لیکن جب شام ہونے لگے تو وہ غسل کر لے اور غروبِ آفتاب کے وقت لشکر گاہ میں لَوٹ آئے۔

۱۲ لشکر گاہ کے باہر تُم ایک جگہ مقرّر کر لینا جہاں اپنی حاجت رفع کرنے کے لیے جا سکو۔ ۱۳ اپنے ہتھیاروں میں کھودنے کا کوئی آلہ بھی رکھنا اور جب تُم حاجت رفع کر چکو تو ایک گڑھا کھود کر اپنے فُضلہ کو ڈھانک دینا ۱۴ کیونکہ خداوند تمہارا خدا تمہاری لشکر گاہ میں گھومتا رہتا ہے تا کہ تمہاری حفاظت کرے اور تمہارے دُشمنوں کو تمہارے حوالہ کر دے۔ تمہاری لشکر گاہ پاک رہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے درمیان کوئی نجاست دیکھے اور تُم سے مُنہ موڑ لے۔

مختلف قوانین

۱۵ اگر کسی غلام نے تمہارے پاس پناہ لی ہو تو اُسے اُس کے آقا کے حوالہ نہ کرنا۔ ۱۶ اُسے اپنے درمیان جہاں وہ چاہے اور جس شہر کو وہ پسند کرے وہیں رہنے دینا۔ اور تُم اُس پر ظلم نہ ڈھانا۔ ۱۷ کوئی اِسرائیلی عورت جسم فروشی نہ کرے اور کوئی اِسرائیلی مرد ایسا ناجائز اور خلافِ فطرت کام کرنے والا نہ ہو۔ ۱۸ تُم کسی فاحشہ کی یا کسی مرد کی جو ایسا ناجائز اور خلافِ فطرت کام کرتا ہو کمائی کسی منّت کو پورا کرنے کے لیے خداوند اپنے خدا کے گھر میں نہ لانا کیونکہ خداوند تمہارے خدا کو اُن دونوں سے سخت نفرت ہے۔

۱۹ تُم اپنے بھائی سے سود وصول نہ کرنا خواہ وہ روپیوں پر، اناج پر یا کسی ایسی شے پر ہو جس پر سود لیا جاتا ہو۔ ۲۰ تُم چاہو تو پردیسیوں سے سود وصول کرنا لیکن کسی اِسرائیلی بھائی سے نہیں تا کہ جس ملک پر قبضہ کرنے کے لیے تُم داخل ہو رہے ہو وہاں جس جس کام میں تُم اپنا ہاتھ لگاؤ اُن سب میں خداوند تمہارا خدا تمہیں برکت دے۔

۲۱ اگر تُم خداوند اپنے خدا کی خاطر منّت مانو تو اُسے پورا کرنے میں تاخیر نہ کرو کیونکہ خداوند تمہارا خدا ضرور اُسے تُم سے طلب کرے گا اور تب تُم گنہگار ٹھہرو گے۔ ۲۲ لیکن اگر تُم منّت نہ مانو تو گنہگار نہ ٹھہرو گے۔ ۲۳ جو کچھ تمہارے لبوں سے نکلے اُسے ضرور پورا کرنا کیونکہ تُم نے خُود اپنے مُنہ سے رضا کارانہ طور پر خداوند اپنے خدا کے لیے منّت مانی تھی۔

۲۴ اگر تُم اپنے ہمسایہ کے تاکستان میں داخل ہو تو جتنے چاہو اُتنے انگور کھا لینا لیکن اپنی ٹوکری میں کچھ نہ رکھنا۔ ۲۵ اگر تُم اپنے ہمسایہ کے اناج کے کھیت میں داخل ہو تو اپنے ہاتھوں سے بالیں توڑنا لیکن اُس کی کھڑی فصل کو درانتی مت لگانا۔

۲۴

اگر کوئی مرد کسی عورت سے شادی کر لے لیکن بعد کو اُس کی کسی ناشائستہ حرکت کے باعث اُس کے ساتھ نہ رہنا چاہے تو وہ طلاق نامہ لکھ کر اُس کے حوالہ کر دے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے۔ ۲ اور اُس کا گھر چھوڑنے کے بعد وہ کسی اور آدمی کی بیوی بن جائے ۳ اور اُس کا دوسرا خاوند بھی اُسے ناپسند کرے اور طلاق نامہ لکھ کر اُس کے حوالہ کرے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے یا خُود مر جائے ۴ تب اُس عورت کا پہلا خاوند جس نے اُسے طلاق دیا تھا اُس عورت کے ناپاک ہو جانے کے بعد اُس سے دوبارہ بیاہ نہ کرنے پائے، کیونکہ ایسا کام خداوند کے نزدیک مکروہ ہے۔ تُم اُس ملک کو جسے خداوند تمہارا خدا میراث کے طور پر تمہیں دے رہا ہے گنہگار نہ بنانا۔

۵ اگر کسی آدمی کا نیا نیا بیاہ ہُوا ہے تو اُسے جنگ کے لیے نہ بھیجا جائے۔ نہ ہی اُسے کوئی اور ذمّہ داری سونپی جائے۔ وہ ایک سال تک آزادی سے گھر میں رہے اور اپنی بیاہتا بیوی کو خُوش رکھے۔

۶ چکّی کو یا اُس کے اوپر کے پاٹ کو گِروی نہ رکھنا کیونکہ ایسا کرنا تو گویا اِنسان کی وجہِ معاش کو ہی رہن رکھنے کے برابر ہو گا۔

۷ اگر کوئی شخص اپنے اِسرائیلی بھائیوں میں سے کسی کو اغوا کر کے غلام بنا لے یا بیچ ڈالے اور پکڑا جائے تو وہ اغوا کرنے والا شخص مار ڈالا جائے۔ تُم ایسی بُرائی اپنے درمیان سے ضرور دُور کر دینا۔

۸ کوڑھ کی بیماریوں کے بارے میں لاوی کاہن جو ہدایات دیں ٹھیک اُن ہی کے مطابق احتیاط سے عمل کرنا۔ میں نے اُنہیں جو حکم دیئے ہیں اُن ہی کے مطابق دھیان دے کر عمل کرنا۔ ۹ جب تُم مِصر سے نکل کر آ رہے تھے تب خداوند تمہارے خدا نے راستہ میں مریم کے ساتھ جو کچھ کیا اُسے یاد رکھو۔

۱۰ جب تُم اپنے ہمسایہ کو کسی قسم کا قرض دو تو جو شے وہ رہن رکھنا چاہے اُسے لینے کے لیے اُس کے گھر میں داخل نہ ہونا۔ ۱۱ بلکہ تُم باہر ہی

کھڑے رہنا اور وہ شخص جسے تُم قرض دے رہے ہو خُود اُس رہن رکھی جانے والی چیز کو تمہارے پاس باہر لائے۔ [12] اگر وہ شخص مسکین ہو تو اُس کی رہن رکھی ہُوئی چادر کو اوڑھ کر نہ سو جانا [13] بلکہ سورج کے ڈھلنے تک اُس کی چادر اُسے لَوٹا دینا تاکہ وہ اُسے اوڑھ کر سو سکے۔ تب وہ تمہارا شکر گزار ہوگا اور یہ خداوند تمہارے خدا کی نگاہ میں تمہارے حق میں راستبازی کا کام گِنا جائے گا۔

[14] تُم مزدور کی مفلسی اور محتاجی کا ناجائز فائدہ نہ اُٹھانا خواہ وہ اِسرائیلی بھائی ہو یا کوئی اجنبی ہو جو تمہارے کسی شہر میں رہتا ہو۔ [15] تُم ہر روز غروبِ آفتاب سے پہلے ہی اُس کی مزدوری دے دیا کرو کیونکہ وہ مفلس ہے اور اُس پر اُس کی آس لگی ہُوئی رہتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خداوند سے تمہارے خلاف فریاد کرے اور تُم گنہگار ٹھہرو۔

[16] باپ اپنے بچّوں کے عِوض نہ مارے جائیں۔ نہ ہی بچّے اپنے باپ کی خاطر مارے جائیں۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب سے مارا جائے۔

[17] کوئی پردیسی یا یتیم اِنصاف سے محرُوم نہ رہے اور نہ کسی بیوہ کے کپڑے رہن رکھے جائیں۔ [18] یاد رکھو کہ تُم مِصر میں غلام تھے اور خداوند تمہارے خدا نے تمہیں وہاں سے چھڑایا۔ اِسی لیے میں تمہیں یہ کام کرنے کا حکم دے رہا ہُوں۔

[19] جب تُم اپنے کھیت کی فصل کاٹ رہے ہو اور کوئی پُولا بھول سے کھیت میں چھوٹ جائے تو اُسے لینے کے لیے لَوٹ کر نہ جانا۔ اُسے پردیسی، یتیم اور بیوہ کے لیے رہنے دینا تاکہ خداوند تمہارا خدا تمہارے سب کاموں میں جنہیں تُم ہاتھ لگاؤ، برکت دے۔ [20] جب تُم اپنے زیتون کے درختوں کو جھاڑو تو ڈالیوں کو دوبارہ نہ جھاڑنا بلکہ جو بچا ہو اُسے پردیسی، یتیم اور بیوہ کے لیے چھوڑ دینا۔ [21] جب تُم اپنے تاکستان کے انگور جمع کرو تو بیلوں کو دوبارہ نہ ٹٹولنا بلکہ جو بچا ہے اُسے پردیسی، یتیم اور بیوہ کے لیے چھوڑ دینا۔ [22] یاد رکھو کہ تُم مِصر میں غلام تھے۔ اِسی لیے میں تمہیں یہ کام کرنے کا حکم دے رہا ہُوں۔

۲۵

اگر لوگوں میں کوئی جھگڑا پیدا ہو تو وہ اُسے عدالت میں پیش کریں اور قاضی مقدمہ کا فیصلہ کریں جو بےگناہ ہوں کو بری کر دیں اور گنہگار کو سزا دیں۔ [2] اگر ملزم پیٹے جانے کا مستحق ہو تو قاضی اُسے لِٹا کر اپنی آنکھوں کے سامنے اُس کے جرم کی سنگینی کے مطابق کوڑے لگوائے۔ [3] لیکن وہ اُسے چالیس سے زیادہ کوڑے نہ لگوائے۔ اگر اُسے اُس سے زیادہ کوڑے لگوائے گئے تو تمہارا بھائی تمہاری نظروں میں ذلیل ہوگا۔

[4] گاہتے وقت بَیل کا مُنہ نہ باندھنا۔

[5] اگر کئی بھائی کسی جگہ اکٹھے رہتے ہوں اور اُن میں سے ایک بےاولاد مر جائے تو اُس کی بیوہ کسی اجنبی شخص سے جو اُس خاندان سے تعلق نہ رکھتا ہو، بیاہ نہ کرے۔ اُس کے خاوند کا بھائی اُس کے پاس جا کر اُس سے بیاہ کر لے اور اُس کے ساتھ دیور کا حق نبھائے۔ [6] اُس کے ہاں جو پہلا بیٹا ہوگا وہ اُس مرحوم بھائی سے منسوب ہوگا تاکہ مرحوم کا نام اِسرائیل سے مٹنے نہ پائے۔

[7] لیکن اگر وہ آدمی اپنی بھاوج سے بیاہ کرنا نہ چاہے تو وہ عورت پھاٹک پر بزرگوں کے پاس جائے اور کہے کہ میرا دیور اپنے بھائی کا نام اِسرائیل میں قائم رکھنے سے انکار کر رہا ہے اور میرے ساتھ دیور کا حق ادا کرنا نہیں چاہتا۔ [8] تب اُس کے شہر کے بزرگ اُس آدمی کو بلوا کر اُسے سمجھائیں۔ اگر وہ اپنی بات پر اڑا رہے اور کہے کہ میں اِس سے بیاہ کرنا نہیں چاہتا [9] تب اُس کے بھائی کی بیوہ بزرگوں کے سامنے اُس کے پاس جا کر اُس کی ایک جوتی اُتار لے اور اُس کے مُنہ پر تھوک دے اور کہے کہ جو آدمی اپنے بھائی کا گھر آباد نہیں کرنا چاہتا اُس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے۔ [10] تب اِسرائیلیوں میں اُس کا نام یوں جانا جائے گا: یہ اُس آدمی کا گھر ہے جس کی جوتی اُتاری گئی تھی۔

[11] جب دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہوں اور اُن میں سے ایک کی بیوی اپنے خاوند کو اُس کے حملہ آور کے ہاتھ سے بچانے کے لیے آ جائے اور اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس کا عضوِ تناسل پکڑ لے [12] تو تُم اُس عورت کا ہاتھ کاٹ ڈالنا اور اُس پر ترس نہ کھانا۔

[13] تُم اپنی تھیلی میں ایک ہی طرح کے ایسے دو باٹ نہ رکھنا کہ ایک بھاری اور دوسرا ہلکا ہو۔ [14] تُم اپنے گھر میں ایک ہی طرح کے دو پیمانے نہ رکھنا کہ ایک کم ماپ کا ہو اور دوسرا زیادہ کا۔ [15] تمہارے اوزان اور پیمانے صحیح اور راست ہوں تاکہ اُس ملک میں، جسے خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے، تمہاری عمر دراز ہو۔ [16] کیونکہ ایسے لوگ جو دھوکے سے کام لیتے ہیں خداوند تمہارے خدا کی نظر میں مکروہ ہیں۔ [17] یاد رکھو کہ جب تُم مِصر سے نکل کر آ رہے تھے تب راستہ میں عمالیقیوں نے تمہارے ساتھ کیا کِیا؟ [18] جب تُم تھکے ماندے اور نڈھال تھے تب اُنہوں نے تمہارا راستہ روک لیا اور جو سب سے پیچھے تھے اُنہیں مارا اور اُنہیں خدا کا خوف نہ آیا۔ [19] جب خداوند تمہارا خدا تمہیں اُس ملک میں جسے وہ میراث کے طور پر تمہارے قبضہ میں دے رہا ہے، تمہارے اِردگرد کے سب دشمنوں سے راحت بخشتا ہے تو تُم عمالیقیوں کا نام و نشان روئے زمین سے مٹا دینا۔ تُم یہ بات بھول

مت جانا۔

پہلے پھل اور دہ یکیاں

۲۶ جب تُو اُس ملک میں داخل ہو جائے جسے خداوند تیرا خدا تجھے میراث کے طور پر دے رہا ہے اور اُس پر قبضہ کر کے اُس میں بس جائے ۲ تب جو ملک خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے اُس کی زمین میں جو کچھ تُو اُگائے اُس میں کے کچھ پہلے پھل لے لینا اور اُنہیں ایک ٹوکری میں رکھ کر اُس جگہ لے جانا جو خداوند تیرا خدا اپنے نام کے مسکن کے لیے چُنے۔ ۳ اور کاہن سے جو اُس وقت برسرِ اقتدار ہو یہ کہنا: آج کے دِن میں خداوند تیرے خدا کے حُضور اقرار کرتا ہُوں کہ میں اُس ملک میں آ چکا ہُوں جسے دینے کی قَسم خداوند نے ہمارے باپ دادا سے کھائی تھی۔ ۴ کاہن تیرے ہاتھ سے ٹوکری لے کر اُسے خداوند تیرے خدا کے مذبح کے سامنے رکھے گا۔ ۵ تب تُو خداوند اپنے خدا کے سامنے یوں کہنا: ہمارا باپ ایک خانہ بدوش ارامی تھا جو چند لوگوں کے ساتھ مصر میں گیا اور وہاں بس گیا اور ایک بڑی قوم بن گیا جو نہایت زور آور اور کثیر التعداد تھی ۶ لیکن مِصریوں نے ہمارے ساتھ بُرا سلوک کیا اور ہمیں اذیت پہنچائی اور ہم سے سخت خدمت لی۔ ۷ تب ہم نے خداوند ہمارے باپ دادا کے خدا سے فریاد کی اور خداوند نے ہماری آواز سُنی اور ہماری مصیبت، محنت اور مظلومی دیکھی۔ ۸ چنانچہ خداوند اپنے قوی ہاتھ، پھیلے ہُوئے بازو اور بڑی ہیبت، عجیب و غریب نشانوں اور کارناموں کے ساتھ ہمیں مصر سے نکال لایا۔ ۹ وہ ہمیں اِس مقام پر لایا اور ہمیں یہ ملک عطا فرمایا جس میں دودھ اور شہد کی نہریں بہتی ہیں۔ ۱۰ اور اب میں اِس سرزمین کا پہلا پھل لے آیا ہُوں جو، اَے خداوند، تُو نے مجھے دی ہے۔ تُو اِس ٹوکری کو خداوند اپنے خدا کے سامنے رکھ اور خداوند کو سجدہ کرنا۔ ۱۱ اور جتنی نعمتیں خداوند تیرے خدا نے تجھے اور تیرے گھرانے کو دی ہیں اُن کے لیے تُو اور لاوی اور تیرے ساتھ رہنے والے پردیسی سب مل کر خُوشی منانا۔

۱۲ جب تُو تیسرے سال، جو دہ یکی کا سال ہے، اپنی پیداوار کا دسواں حِصّہ الگ کر چکے تو اُسے لاوی، پردیسی، یتیم اور بیوہ کو دے دینا تاکہ وہ اُسے تیرے شہروں میں کھائیں اور سیر ہوں۔ ۱۳ تب خداوند اپنے خدا سے کہنا کہ میں نے تیرے سب احکام کے مطابق مُقدّس حِصّہ اپنے گھر سے نکالا اور اُسے لاوی، پردیسی، یتیم اور بیوہ کو دے دیا۔ میں نے تیرے کسی حکم کو نہیں ٹالا اور نہ اُنہیں بھلایا۔ ۱۴ میں نے اپنے ماتم کے دِنوں میں بھی مُقدّس حِصّہ میں سے کچھ نہ کھایا اور نہ میں نے اُنہیں ناپاک حالت میں الگ کیا اور نہ میں نے اُس میں سے کوئی چیز مُردوں کی نذر کی۔ میں نے خداوند اپنے خدا کی اطاعت کی ہے اور تیرے ہر حکم کے مطابق عمل کیا ہے۔ ۱۵ آسمان پر سے، جو تیرا مُقدّس مسکن ہے، نظر کر اور اپنی قوم اسرائیل کو اور اُس ملک کو برکت دے جسے تُو نے اُس وعدہ کے مطابق ہمیں عنایت کیا جس کی قَسم تُو نے ہمارے باپ دادا سے کھائی تھی اور جس ملک میں دودھ اور شہد کی نہریں بہتی ہیں۔

خداوند کے احکام بجا لاؤ

۱۶ خداوند تمہارا خدا آج تمہیں ان آئین اور قوانین کو ماننے کا اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے اُن پر عمل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ۱۷ تُم نے آج کے دِن اقرار کیا ہے کہ خداوند ہی تمہارا خدا ہے اور تُم اُس کی راہوں پر چلو گے اور تُم اُس کے آئین، احکام اور قوانین کو مانو گے اور اُس کی اطاعت کرو گے۔ ۱۸ اور خداوند نے بھی آج کے دِن اپنے وعدہ کے مطابق تمہیں اپنی خاص قوم اور عزیز ترین میراث قرار دیا ہے تاکہ تُم اُس کے تمام احکام کو مانو۔ ۱۹ اُس نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ سب قوموں میں جو اُس کی بنائی ہُوئی ہیں، وہ تمہیں تعریف، شہرت اور عزّت میں ممتاز کرے گا اور اُس کے وعدہ کے مطابق تُم خداوند اپنے خدا کی مُقدّس قوم بن جاؤ گے۔

کوہِ عیبال کا مذبح

۲۷ پھر مُوسیٰ اور بنی اسرائیل کے بزرگوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ یہ سب احکام جو آج کے دِن میں تمہیں دے رہا ہُوں، اُنہیں ماننا۔ ۲ جب تُم یردن کو پار کر کے اُس ملک میں پہنچو جو خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے تب چند بڑے بڑے پتھر کھڑے کر کے اُن پر چُونا پوت دینا ۳ اور جب تُم اُس ملک میں، جسے خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے اور جس میں خداوند تمہارے باپ دادا کے خدا کے وعدہ کے مطابق دودھ اور شہد کی نہریں بہتی ہیں، داخل ہونے کے لیے پار ہو جاؤ تو اُن پتھروں پر اِس شریعت کے ہر لفظ کو لکھ ڈالنا۔ ۴ اور جب تُم یردن پار کر چکو تو جیسا میں نے آج تمہیں حکم دیا ہے اُسی کے مطابق اُن پتھروں کو کوہِ عیبال پر نصب کر دینا اور اُن پر چُونا پوتنا۔ ۵ اور وہاں خداوند اپنے خدا کے لیے ایک مذبح بنانا جو پتھروں کا بنا ہو لیکن اُن پر لوہے کا کوئی اوزار اِستعمال نہ کرنا۔ ۶ خداوند اپنے خدا کا مذبح بے تراشے پتھروں سے بنانا اور اُس پر خداوند اپنے خدا کے لیے سوختنی قربانی پیش کرنا۔ ۷ اور وہیں سلامتی کی قربانیاں چڑھانا اور اُنہیں کھانا اور خداوند اپنے خدا کے سامنے خُوشی منانا۔ ۸ اور اُن پتھروں پر جنہیں تُم نصب کرو گے شریعت کی اِن باتوں کو صاف صاف لکھ دینا۔

کوہِ عیبال پر سے لعنتیں

۹ پھر مُوسیٰ اور لاوی کاہنوں نے سب بنی اسرائیل سے کہا: اَے اسرائیل! خاموش ہو جا اور سُن۔ تُو اب خداوند اپنے خدا کی قوم بن گیا ہے۔ ۱۰ خداوند اپنے خدا کی اطاعت کر اور اُس کے احکام اور آئین پر جو آج میں تجھے دے رہا ہُوں عمل کر۔

[۱۱] اُسی دِن مُوسیٰؔ نے لوگوں کو حکم دِیا: [۱۲] جب تُم یردنؔ پار کر چکو تو شمعونؔ، لاویؔ، یہوداہؔ، اشکارؔ، یُوسفؔ اور بِن یمینؔ کے قبیلے لوگوں کو برکت دینے کے لیے کوہِ گرزِیمؔ پر کھڑے ہو جائیں۔ [۱۳] اور رُوبنؔ، جدؔ، آشرؔ، زبولونؔ، دانؔ اور نفتالیؔ کے قبیلے لعنت کرنے کے لیے کوہِ عیبالؔ پر کھڑے ہو جائیں۔

[۱۴] اور لاوی سب اِسرائیلی لوگوں کے سامنے بلند آواز سے یہ اعلان کریں:

[۱۵] لعنت اُس آدمی پر جو اپنی کاریگری سے ایسی مورت تراشے یا بُت ڈھالے جو خداوند کی نظر میں مکروہ ہے اور اُسے کسی پوشیدہ جگہ میں نصب کرے۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

[۱۶] لعنت اُس آدمی پر جو اپنے باپ یا ماں کو بے عزّت کرے۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

[۱۷] لعنت اُس آدمی پر جو اپنے ہمسایہ کی حد کا پتّھر ہٹائے۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

[۱۸] لعنت اُس آدمی پر جو گدھے کو راستہ سے گمراہ کرے۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

[۱۹] لعنت اُس آدمی پر جو کسی پردیسیؔ یتیم یا بیوہ کو اِنصاف سے محروم رکھے۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

[۲۰] لعنت اُس آدمی پر جو اپنے باپ کی سابقہ بیوی سے مباشرت کرے کیونکہ وہ اپنے باپ کے مال پر ہاتھ ڈالتا ہے۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

[۲۱] لعنت اُس آدمی پر جو کسی جانور کے ساتھ جماع کرے۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

[۲۲] لعنت اُس آدمی پر جو اپنی سوتیلی بہن سے صحبت کرے خواہ وہ اُس کے باپ کی بیٹی ہو خواہ اُس کی ماں کی بیٹی ہو۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

[۲۳] لعنت اُس آدمی پر جو اپنی ساس کے ساتھ صحبت کرے۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

[۲۴] لعنت اُس آدمی پر جو اپنے ہمسایہ کو پوشیدگی میں مار ڈالے۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

[۲۵] لعنت اُس آدمی پر جو کسی بیگناہ کو قتل کرنے کے لیے رشوت لے۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

[۲۶] لعنت اُس آدمی پر جو اِس شریعت کی باتوں پر عمل کرنے کے لیے اُس پر قائم نہ رہے۔
اور سب لوگ آمین کہیں!

فرمانبرداری کی برکتیں

۲۸ اگر تُم خداوند اپنے خدا کی پُوری طور سے اطاعت کرو گے اور جو احکام میں آج تمہیں دے رہا ہُوں اُن پر احتیاط سے عمل کرو گے تو خداوند تمہارا خدا تمہیں دنیا کی سب قوموں سے زیادہ سرفراز کرے گا۔ [۲] اگر تُم خداوند اپنے خدا کی اطاعت کرو گے تو یہ ساری برکتیں تُم پر نازل ہوں گی اور تمہارے ساتھ رہیں گی:

[۳] تُم شہر میں مبارک ہو گے اور کھیت میں بھی مبارک ہو گے۔

[۴] تمہاری اولاد مبارک ہوگی؛ تمہاری زمین کی پیداوار اور تمہارے چوپایوں کے بچّے یعنی گائے بَیل کے بچھڑے اور بھیڑ بکریوں کے برّے مبارک ہوں گے۔

[۵] تمہارا ٹوکرا اور تمہاری چوبی پرات دونوں مبارک ہوں گے۔

[۶] جب تُم اندر آؤ تو مبارک ہو گے اور جب تُم باہر جاؤ تو مبارک ہو گے۔

[۷] خداوند تمہارے دُشمنوں کو جو تمہارے خلاف سر اُٹھائیں گے؛ تمہارے سامنے شکست دلائے گا۔ وہ ایک سمت سے آکر تُم پر حملہ کریں گے لیکن سات سمتوں کی طرف تمہارے سامنے سے بھاگ جائیں گے۔

[۸] خداوند تمہارے غلّہ کے ذخیروں اور ہر اُس چیز پر جسے تُم ہاتھ لگاؤ گے؛ برکت نازل کرے گا۔ خداوند تمہارا خدا تمہیں اُس ملک میں جسے وہ تمہیں عنایت کر رہا ہے؛ برکت بخشے گا۔

[۹] اگر تُم خداوند اپنے خدا کے احکام کو مانو گے اور اُس کی راہوں پر چلو گے تو خداوند اپنی اُس قسم کے مطابق جو اُس نے تُم سے کھائی تھی؛ تمہیں اپنی پاک قوم بنا کر قائم کرے گا۔ [۱۰] تب دنیا کی سب قومیں دیکھیں گی کہ تُم خداوند کے نام سے کہلاتے ہو اور وہ تُم سے ڈریں گی۔ [۱۱] جس ملک کو تمہیں دینے کی قسم خداوند نے تمہارے باپ دادا سے کھائی تھی؛ اُس میں خداوند تمہاری اولاد کو، تمہارے مویشیوں کے بچّوں کو اور تمہاری زمین کی فصل کو خُوب بڑھا کر تمہیں کثرت سے مالا مال کر دے گا۔

[۱۲] تمہارے ملک میں وقت پر مینہ برسانے اور تمہارے ہاتھ کے سب کاموں کو برکت دینے کے لیے خداوند آسمان کو جو اُس کی فیّاضی کا مخزن ہے کھول دے گا۔ تُم بہت سی قوموں کو قرض دو گے لیکن آپ کسی کے مقروض نہ ہو گے۔ [۱۳] خداوند تمہیں دُم نہیں بلکہ سر ٹھہرائے گا۔ اگر تُم خداوند اپنے خدا کے اُن احکام کی طرف دھیان دو گے جنہیں آج میں

تمہیں دے رہا ہُوں اور نہایت احتیاط سے اُن پر عمل کرو گے تو تُم ہمیشہ سرفراز رہو گے اور کبھی پست نہ ہو گے۔ [۱۴] اور جو احکام میں آج تمہیں دے رہا ہُوں اُن میں سے کسی سے تُم اِدھر یا اُدھر ہو کر دوسرے معبودوں کی پیروی اور خدمت نہ کرنا۔

نافرمانی کی لعنتیں

[۱۵] اگر تُم خداوند اپنے خدا کی اطاعت نہ کرو گے اور اُس کے سب احکام اور آئین پر جو آج میں تمہیں دے رہا ہُوں نہایت احتیاط سے عمل نہ کرو گے تو یہ سب لعنتیں تُم پر نازل ہو کر تمہیں آ لیں گی:

[۱۶] تُم شہر میں لعنتی ہو گے اور کھیت میں بھی لعنتی ہو گے۔

[۱۷] تمہارا ٹوکرا اور تمہاری چوبی پرات دونوں لعنتی ہوں گے۔

[۱۸] تمہاری اولاد لعنتی ہو گی اور تمہاری زمین کی پیداوار اور تمہارے گائے بَیل کے بچھڑے اور تمہاری بھیڑ بکریوں کے میمنے لعنتی ہوں گے۔

[۱۹] جب تُم اندر آؤ تو لعنتی ہو گے اور جب تُم باہر جاؤ تو لعنتی ہو گے۔

[۲۰] تُم نے خداوند کو ترک کر کے جو بُرائی کی ہے اُس کے سبب سے خداوند اُن سب کاموں پر جن کو تُم ہاتھ لگاؤ گے لعنتیں، پریشانیاں اور پھٹکار نازل کرتا رہے گا جب تک کہ تُم تباہ نہ ہو جاؤ اور اچانک برباد نہ ہو جاؤ۔ [۲۱] خداوند اُس وقت تک تُم پر وبائیں نازل کرتا رہے گا جب تک کہ وہ تمہیں اُس ملک سے جس پر قبضہ کرنے کے لیے تُم اُس میں داخل ہو رہے ہو، نیست و نابود نہ کر دے۔ [۲۲] خداوند تُم پر تپِ دِق، بخار اور سوزِش، شدید تپش اور خشک سالی اور پالا اور پھپھوندی نازل کرے گا جو مرنے تک تمہارے پیچھے لگے رہیں گے۔ [۲۳] تمہارے سر کے اوپر کا آسمان پیتل کا ہو گا اور تمہارے نیچے کی زمین لوہے کی ہو گی۔ [۲۴] اور خداوند تمہارے ملک کی بارش کو دھُول اور خاک میں بدل دے گا اور جب تک تُم مر نہیں جاتے یہ آسمان سے برستی ہی رہیں گی۔

[۲۵] خداوند تمہیں تمہارے دُشمنوں کے سامنے شکست دلائے گا۔ تُم اُن پر ایک سمت سے چڑھ آؤ گے لیکن سات سمتوں کی جانب اُن کے سامنے سے بھاگ جاؤ گے اور تُم دنیا کی تمام سلطنتوں میں مارے مارے پھرو گے۔ [۲۶] تمہاری لاشیں ہوا کے تمام پرندوں اور زمین کے درندوں کی خوراک ہوں گی اور کوئی نہ ہو گا جو اُنہیں ڈرا کر بھگا سکے۔ [۲۷] خداوند تمہیں مِصر کے سے پھوڑوں اور گلٹیوں، سڑے ہُوئے زخموں اور خارِش میں اِس طرح مبتلا کرے گا کہ تُم کبھی شفایاب نہ ہو پاؤ گے۔ [۲۸] خداوند تمہیں جنون، نابینائی اور دِل کی گھبراہٹ میں مبتلا کرے گا [۲۹] اور جیسا نابینا اندھیرے میں ٹٹولتا ہے ویسے ہی تُم دوپہر کے وقت ٹٹولتے پھرو گے۔ تُم جو کچھ کرو گے اُس میں ناکام رہو گے۔ دِن بہ دِن تُم پر ظلم ڈھائے جائیں گے اور تُم لُٹتے ہی رہو گے اور تمہیں بچانے والا کوئی نہ ہو گا۔

[۳۰] عورت سے تمہاری نسبت طے ہو گی لیکن کوئی دوسرا اُسے لے لے گا اور اُس سے ہم صحبت ہو گا۔ تُم گھر بناؤ گے لیکن اُس میں بسنے نہ پاؤ گے۔ تُم تاکستان لگاؤ گے لیکن اُس کے پھل کا لطف نہ اُٹھا پاؤ گے۔ [۳۱] تمہارا بَیل تمہاری آنکھوں کے سامنے ذبح کیا جائے گا لیکن تُم اُس کا گوشت کھانے نہ پاؤ گے۔ تمہارا گدھا تُم سے زبردستی چھین لیا جائے گا اور لوٹایا نہ جائے گا۔ تمہاری بھیڑیں تمہارے دُشمنوں کو دے دی جائیں گی اور کوئی اُنہیں چھڑا نہ پائے گا۔ [۳۲] تمہارے بیٹے اور بیٹیاں دوسری قوم کو دے دیے جائیں گے اور تمہاری آنکھیں دِن بہ دِن اُن کا انتظار کرتے کرتے تھک جائیں گی مگر تمہارا کچھ بس نہ چلے گا۔ [۳۳] تمہاری زمین کی پیداوار اور تمہاری محنت و مشقت کی کمائی ایک ایسی قوم کھائے گی جس سے تُم ناآشنا ہو اور عمر بھر شدید ظلم ہی تمہارے پلّے پڑے گا۔ [۳۴] جو نظّارے تُم دیکھو گے وہ تمہیں پاگل بنا دیں گے۔ [۳۵] خداوند تمہارے گھٹنوں اور ٹانگوں پر درد ناک پھوڑے پیدا کرے گا جو لاعلاج ہوں گے اور جو تمہارے پاؤں کے تلوؤں سے لے کر سر کی چوٹی تک پھیلے ہوں گے۔

[۳۶] خداوند تمہیں اُس بادشاہ سمیت جسے تُم اپنے اوپر مقرّر کرو گے، ایک ایسی قوم میں پہنچا دے گا جس سے تُم اور تمہارے باپ دادا ناآشنا ہو۔ وہاں تُم دوسرے معبودوں کی پرستش کرو گے جو لکڑی اور پتّھر کے بنے ہُوئے ہیں۔ [۳۷] اور اُن سب قوموں میں جہاں خداوند تمہیں پہنچائے گا، تُم لوگوں کے لیے ایک ضرب المثل بن جاؤ گے اور تضحیک و تحقیر کا باعث بنو گے۔

[۳۸] تُم کھیت میں کافی بیج ڈالو گے لیکن بہت ہی کم فصل کاٹو گے کیونکہ ٹڈّیاں اُسے کھا جائیں گی۔ [۳۹] تُم تاکستان لگاؤ گے اور اُن میں کاشتکاری کرو گے لیکن تُم نہ مَے پیو گے اور نہ انگور جمع کر پاؤ گے کیونکہ اُنہیں کیڑے کھا جائیں گے۔ [۴۰] تمہارے سارے ملک میں زیتون کے درخت لگے ہوں گے لیکن تُم تیل استعمال نہ کر پاؤ گے کیونکہ زیتون کے پھل جھڑ جائیں گے۔ [۴۱] تمہارے ہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوں گی لیکن تُم اُنہیں اپنے پاس رکھ نہ پاؤ گے کیونکہ وہ اسیر ہو کر چلے جائیں گے۔ [۴۲] تمہارے سب درختوں اور تمہاری زمین کی ساری فصل پر ٹِڈّیاں چھا جائیں گی۔

[۴۳] تمہارے بیچ میں رہنے والا پردیسی تُم سے زیادہ بڑھتا اور سرفراز ہوتا جائے گا لیکن تُم پست سے پست تر ہوتے جاؤ گے۔ [۴۴] اُس کے تُم مقروض ہو گے نہ کہ وہ۔ وہ سر ہو گا اور تُم دُم ٹھہرو گے۔ [۴۵] یہ سب لعنتیں تُم پر نازل ہوں گی۔ وہ تمہارا تعاقب کریں گی اور تمہیں آ لیں گی۔ یہاں تک کہ تُم مر جاؤ گے کیونکہ تُم نے خداوند اپنے خدا

کی اطاعت نہ کی اور اُن احکام اور آئین پر عمل نہ کیا جو اُس نے تمہیں دیئے تھے۔ [۴۶] وہ تمہارے لیے اور تمہاری نسل کے لیے ہمیشہ تک نشان اور معجزہ بن کر رہیں گے۔ [۴۷] چونکہ تُم نے خُوشحالی کے ایّام میں خداوند اپنے خدا کی خُوشی اور شادمانی کے ساتھ خدمت نہ کی [۴۸] اِس لیے تُم بھوکے اور پیاسے اور عریانی اور غربت کی حالت میں اپنے دُشمنوں کی خدمت کرو گے جنہیں خداوند تمہارے خلاف بھیجے گا اور جب تک تمہارا نام و نشان باقی ہے وہ تمہاری گردن پر لوہے کا جوا رکھّے رہے گا۔

[۴۹] جس طرح عُقاب جھپٹ کر نیچے آتا ہے اُسی طرح خداوند دور دراز سے بلکہ زمین کے کنارے سے ایک ایسی قوم کو تمہارے اوپر چڑھا لائے گا جس کی زبان کو تُم سمجھ نہ پاؤ گے۔ [۵۰] وہ ایک تُرش رُو قوم ہوگی جو نہ ضعیفوں کا لحاظ کرے گی اور نہ جوانوں پر ترس کھائے گی۔ [۵۱] وہ تمہارے مویشیوں کے بچّے اور تمہاری زمین کی فصل کو اُس وقت تک کھاتے رہیں گے جب تک کہ تُم تباہ نہ ہو جاؤ اور وہ تمہارے لیے نہ اناج نہ نئی مَے یا تیل نہ گائے بیلوں کے بچھڑے یا تمہاری بھیڑ بکریوں کے میمنے چھوڑیں گے جب تک کہ تُم تباہ نہ ہو جاؤ۔ [۵۲] وہ تمہارے ملک کے تمام شہروں کا محاصرہ کیے رہیں گے جب تک کہ وہ اونچی اونچی اور مضبوط فصیلیں جن پر تمہیں اعتماد ہے گر نہ جائیں۔ وہ اُس ملک کے جسے خداوند تمہارا خدا تمہیں دے رہا ہے سب شہروں کا محاصرہ کر لیں گے۔

[۵۳] محاصرہ کے دوران اپنے دُشمنوں سے پہنچی ہُوئی اذیت سے تنگ آ کر تُم اپنی اولاد یعنی اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا جنہیں خداوند تمہارے خدا نے تمہیں دیا ہے گوشت کھاؤ گے۔ [۵۴] تُم میں نازوں پلا اور حسّاس آدمی بھی اپنے بھائی، اپنی چہیتی بیوی اور اپنے باقی ماندہ بچّوں پر ترس نہ کھائے گا [۵۵] اور وہ اُن میں سے کسی کو بھی اپنے بچّوں کے گوشت میں سے جو وہ خُود کھا رہا ہوگا کچھ نہ دے گا کیونکہ تمہارے تمام شہروں کے محاصرہ کے دوران تمہارے دُشمنوں کی نازل کی ہُوئی مصیبتوں کی وجہ سے اُس کے پاس صرف وہی چیز باقی بچی ہوگی۔ [۵۶] تُم میں کوئی عورت جو یہاں تک نازک طبع اور حسّاس ہو کہ اپنی نزاکت اور حسّاس طبیعت کی وجہ سے اپنے پاؤں کے تلوے سے زمین کو چھُونے کی بھی جراٴت نہ کرتی ہو تو وہ بھی اپنے محبوب خاوند اور اپنے بیٹے اور بیٹی کو لالچ بھری نظر سے دیکھنے لگے گی۔ [۵۷] وہ اپنے رحم سے نکلی ہُوئی شَے کو اور خُود اپنے ہی جنے ہُوئے بچّوں کو چھپ چھپ کر کھانا چاہے گی کیونکہ دُشمنوں کی طرف سے اذیّتناک محاصرہ کے دوران تمام اشیائے خوردنی کی قلّت ہو جائے گی۔

[۵۸] اگر تُم اِس شریعت کی تمام باتوں پر جو اِس کتاب میں لکھی گئی ہیں نہایت احتیاط سے عمل نہ کرو گے اور خداوند اپنے خدا کے جلالی اور مہیب نام کا خوف نہ مانو گے [۵۹] تو خداوند تُم پر اور تمہاری اولاد پر خوفناک بلائیں نازل کرے گا جو سخت اور طویل آفتوں اور شدید اور دیرپا بیماریوں پر مشتمل ہوں گی۔ [۶۰] وہ تمہیں مِصر کی اُن سب بیماریوں میں مبتلا کر دے گا جن سے تُم ڈرتے تھے اور وہ تمہیں لگی رہیں گی۔ [۶۱] اور جب تک تُم تباہ نہ ہو جاؤ خداوند تُم پر اور بھی طرح طرح کی بیماریاں اور آفتیں نازل کرے گا جن کا ذکر شریعت کی اِس کتاب میں نہیں کیا گیا۔ [۶۲] تُم جو تعداد میں آسمان کے تاروں کی مانند تھے شمار میں چند ہی رہ جاؤ گے کیونکہ تُم نے خداوند اپنے خدا کی اطاعت نہ کی۔ [۶۳] جیسے خداوند تمہیں خُوشحال کر کے اور تمہاری تعداد میں اِضافہ کر کے خُوش ہُوا تھا ویسے ہی اب تمہیں تباہ و برباد کر کے اُسے خُوشی حاصل ہوگی۔ تُم اُس ملک میں اُکھاڑ دیے جاؤ گے جس پر قبضہ کرنے کے لیے جا رہے ہو۔

[۶۴] تب خداوند تمہیں زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سب قوموں میں تِتّر بِتّر کر دے گا جہاں تُم لکڑی اور پتھر کے بنے ہُوئے معبودوں کی پرستش کرو گے جن سے نہ تُم اور نہ تمہارے باپ دادا آشنا تھے۔ [۶۵] اُن قوموں میں تمہیں نہ تو راحت ملے گی اور نہ ہی تمہارے پاؤں کو آرام کی جگہ نصیب ہوگی۔ وہاں خداوند کی طرف سے تمہیں خوفزدہ دل، پژمردہ آنکھیں اور غمگین روح دی جائے گی۔ [۶۶] تمہاری جان مستقل تشویش میں مبتلا رہے گی۔ تُم رات دِن خوفزدہ رہو گے اور تمہیں اپنی زندگی کا کوئی بھروسا نہ ہوگا۔ [۶۷] اُس خوف کے باعث جو تمہارے دلوں میں سمایا ہوگا اور اُن نظاروں کے سبب سے جنہیں تمہاری آنکھیں دیکھیں گی تُم صبح کو کہو گے کاش کہ یہ شام ہوتی! اور شام کو کہو گے کاش کہ یہ صبح ہوتی! [۶۸] اور خداوند تمہیں کشتیوں پر سوار کر کے اُس راستہ سے مِصر لوٹائے گا جس کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ تُم اُسے پھر کبھی نہ دیکھنا۔ وہاں تُم اپنے آپ کو اپنے دُشمنوں کے ہاتھ غلاموں اور لونڈیوں کی طرح بِکنے کے لیے پیش کرو گے لیکن تمہارا کوئی خریدار نہ ہوگا۔

عہد کا دوبارہ استحکام

۲۹ اِسرائیلیوں سے جس عہد کے استحکام کا حکم خداوند نے مُوسیٰ کو مواب میں دیا تھا جو اُس عہد کے علاوہ تھا جو اُس نے اُن کے ساتھ حورب میں باندھا تھا اُس کی شرائط یہ ہیں:

[۲] پھر مُوسیٰ نے سب اِسرائیلیوں کو بلوا کر اُن سے کہا:

خداوند نے ملک مِصر میں فرعون، اُس کے خادموں اور اُس کے سارے ملک کے ساتھ جو کچھ کیا اُسے تمہاری آنکھوں نے دیکھ لیا ہے۔ [۳] تُم نے خُود اپنی آنکھوں سے اُن بڑے امتحانوں، معجزانہ نشانوں اور عظیم کارناموں کو دیکھا ہے۔ [۴] لیکن خداوند نے آج کے دِن تک تمہیں نہ تو وہ دماغ عطا کیا جو سمجھ سکے، نہ وہ آنکھیں دیں جو دیکھ سکیں اور نہ وہ کان بخشے جو سن سکیں۔ [۵] اِن چالیس سال کے دوران جب کہ میں بیابان میں

تمہاری رہبری کرتا رہا نہ تو تمہارے بدن کے کپڑے پرانے ہُوئے اور نہ تمہارے پاؤں کی جوتیاں گِھس پائیں۔ [۶] تُم نے نہ تو روٹی کھائی نہ مَے یا کوئی اور شراب پی۔ میں نے یہ اِس لیے کیا تا کہ تُم جانو کہ میں ہی خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

[۷] جب تُم اِس مقام پر پہنچے تو حسبون کا بادشاہ سیحون اور بسن کا بادشاہ عوج ہم سے لڑنے کو نِکلے لیکن ہم نے اُنہیں شکست دی۔ [۸] ہم نے اُن کا ملک لے کر رُوبینیوں، جدّیوں اور منسّی کے نِصف قبیلہ کو میراث کے طور پر دے دیا۔

[۹] لہٰذا اِس عہد کی شرائط پر احتیاط کے ساتھ عمل کرنا تا کہ جو کچھ تُم کرو اُس میں کامیاب ہو سکو۔ [۱۰] آج کے دِن تُم سب یعنی تمہارے سردار اور پیشوا، تمہارے بزرگ اور منصبدار اور اِسرائیل کے تمام مرد، [۱۱] تمہارے بچّے، تمہاری بیویاں اور تمہاری لشکر گاہ میں رہنے والے پردیسی جو تمہاری لکڑیاں کاٹتے ہیں اور تمہارے لیے پانی بھرتے ہیں خداوند اپنے خدا کے سامنے کھڑے ہو۔ [۱۲] تُم یہاں اِس لیے کھڑے ہو کہ خداوند اپنے خدا کے ساتھ اُس عہد میں شریک ہو جاؤ جو خداوند آج کے دِن تمہارے ساتھ باندھ رہا ہے اور جس پر قَسم کھا کر مہر لگا رہا ہے۔ [۱۳] تا کہ اُس وعدہ کے مطابق جو اُس نے تُم سے کیا اور اُسی قَسم کے مطابق جو اُس نے تمہارے باپ دادا، ابرہام، اِضحاق اور یعقوب سے کھائی تھی تمہیں آج کے دِن اپنی قوم قرار دے اور تمہارا خدا ہو۔ [۱۴] میں یہ عہد اُس کی قَسم سمیت نہ صرف تمہارے ساتھ باندھ رہا ہُوں [۱۵] جو آج یہاں ہمارے ساتھ خداوند ہمارے خدا کے سامنے کھڑے ہو بلکہ اُن کے ساتھ بھی جو آج ہمارے ساتھ یہاں نہیں ہیں۔

[۱۶] تُم تو جانتے ہو کہ ملک مِصر میں ہماری زندگی کیسی تھی اور یہاں آتے وقت ہم راہ میں کس طرح مختلف اقوام میں سے ہو کر گزرے۔ [۱۷] اور تُم نے اُن کے بیچ میں اُن کی لکڑی، پتھر، چاندی اور سونے کی مکروہ مُورتیں اور بُت دیکھے۔ [۱۸] لہٰذا خبردار! کہیں ایسا تو نہیں کہ آج تمہارے بیچ میں کوئی مرد یا عورت، کوئی فرقہ یا قبیلہ ایسا ہو جس کا دل خداوند ہمارے خدا کی طرف سے برگشتہ ہو رہا ہو اور وہ جا کر اُن قوموں کے معبودوں کی پرستش کرنے لگے۔ دیکھو! تمہارے بیچ میں کوئی ایسی جڑ تو نہیں جو تلخ زہر پیدا کرتی ہو۔

[۱۹] جب ایسا شخص قَسم کے یہ الفاظ سنتا ہے اور اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے اور سوچتا ہے کہ خواہ تری ہو یا خشکی میں تو اپنی ہی راہ پر چلتا رہوں گا، میرا کوئی ہرج نہیں ہوگا۔ [۲۰] لیکن خداوند اُسے معاف نہ کرے گا بلکہ اُس کا غضب اور اُس کی غیرت اُس شخص کے خلاف بھڑک اُٹھے گی اور اِس کتاب میں درج کی ہُوئی سب لعنتیں اُس پر آ پڑیں گی اور خداوند رُوئے زمین پر سے اُس کا نام و نشان مٹا دے گا [۲۱] اور اِس عہد کی تمام لعنتوں کے مطابق جو شریعت کی اِس کتاب میں لکھی جا چکی ہیں خداوند اُسے تباہی کے لیے الگ کرے گا۔

[۲۲] اور آنے والی پُشتوں میں تمہارے بال بچّے جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے اور وہ پردیسی جو دُور دراز ملکوں سے آئیں گے اِس ملک پر نازل شُدہ بلاؤں اور اُس میں خداوند کی پھیلائی ہُوئی بیماریوں کو دیکھیں گے۔ [۲۳] تمام ملک نمک اور گندھک کا جلتا ہُوا ویرانہ ہوگا جس میں نہ کچھ بویا جاتا ہے، نہ کچھ اُگتا ہے اور نہ کسی قسم کی نباتات پیدا ہوتی ہے اور وہ سدُوم اور عمُورہ اور ادمہ اور ضبوئیم کی مانند تباہ ہوگا جنہیں خداوند نے اپنے شدید غضب میں برباد کر دیا تھا۔ [۲۴] تب سب قومیں پوچھیں گی کہ خداوند نے اِس ملک کے ساتھ ایسا کیوں کیا اور اِس قدر شدید قہر کے بھڑکنے کا کیا سبب ہے؟

[۲۵] اور جواب یہ ہوگا کہ یہ اِس لیے ہُوا کہ اُنہوں نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کا وہ عہد جو اُس نے اُنہیں مِصر سے نکال کر لاتے وقت اُن کے باپ دادا کے ساتھ باندھا تھا فراموش کر دیا۔ [۲۶] اُنہوں نے جا کر ایسے معبودوں کی پرستش اور بندگی کی جنہیں وہ جانتے بھی نہ تھے اور جو خدا کی طرف سے نہیں دیے گئے تھے۔ [۲۷] چنانچہ خداوند کا غضب بھڑکا اور اُس نے اُس ملک پر اِس کتاب میں لکھی ہُوئی سب لعنتیں نازل کیں [۲۸] اور خداوند نے شدید غُصّہ اور بڑے قہر میں اُنہیں اپنے ملک سے اُکھاڑ کر دوسرے ملک میں پھینک دیا جیسا آج کے دِن ظاہر ہے۔

[۲۹] خداوند ہمارا خدا غیب کی باتوں کا مالک ہے لیکن جو باتیں ظاہر کی گئیں وہ ہمیشہ کے لیے ہمارے اور ہماری اولاد کے لیے ہیں تا کہ ہم اُس شریعت کی سب باتوں پر عمل کریں۔

توبہ کے بعد خوشحالی

۳۰ جب یہ سب برکتیں اور لعنتیں جنہیں میں نے تمہارے سامنے رکھا ہے تُم پر آ جائیں اور جن قوموں میں خداوند نے تمہیں پراگندہ کر دیا ہو وہاں تُم اُن سے متاثر ہو [۲] اور جب تُم اپنی اولاد سمیت خداوند اپنے خدا کی طرف پھرو اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے اُس کے احکام جو آج میں تمہیں دے رہا ہُوں بجا لاؤ [۳] تو خداوند تمہارا خدا تمہاری آزادی کو بحال کرے گا تُم پر رحم کرے گا اور تمہیں اُن تمام قوموں میں سے پھر سے اِکٹھا کرے گا جن میں اُس نے تمہیں پراگندہ کیا تھا۔ [۴] اگر تمہیں آسمان کے نیچے کسی بھی دور دراز ملک میں جلاوطن کیا گیا ہو تو وہاں سے بھی خداوند تمہارا خدا تمہیں اِکٹھا کر کے واپس لے آئے گا۔ [۵] وہ تمہیں اُس ملک میں لے آئے گا جو تمہارے باپ دادا کا تھا اور تُم اُس پر قابض ہو جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے باپ دادا سے

زیادہ خُوش حال کرے گا اور تمہاری تعداد بھی بڑھا دے گا۔ [۶] خداوند تمہارا خدا تمہارے اور تمہاری اولاد کے دلوں کا ختنہ کرے گا تا کہ تُم اُس سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے محبّت رکھو اور زندہ رہو۔ [۷] خداوند تمہارا خدا یہ سب لعنتیں تمہارے دُشمنوں پر نازل کرے گا جو تُم سے نفرت کرتے ہیں اور تمہیں ستاتے ہیں۔ [۸] تُم پھر خداوند کی طرف پھرو گے اور اُس کے تمام احکام پر عمل کرو گے جو آج میں تمہیں دے رہا ہُوں۔ [۹] تب خداوند تمہارا خدا تمہیں اپنے ہاتھوں کے سب کاموں میں تمہاری اولاد، تمہارے مویشیوں کے بچّوں اور تمہاری زمین کی فصل پر بڑی برکت نازل فرمائے گا کیونکہ خداوند پھر تُم سے خُوش ہوگا اور تمہیں سرفراز کرے گا جیسے وہ تمہارے باپ دادا سے خُوش تھا۔ [۱۰] بشرطیکہ تُم خداوند اپنے خدا کی اطاعت کرو اور اُس کے احکام اور آئین پر جو شریعت کی اِس کتاب میں درج ہیں عمل کرو اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے خداوند اپنے خدا کی طرف پھرو۔

زندگی اور موت کی پیشکش

[۱۱] اب جو حکم میں آج تمہیں دے رہا ہُوں وہ نہ تو تمہارے لیے بہت مشکل ہے اور نہ ہی تمہاری پہنچ سے باہر ہے۔ [۱۲] اور نہ وہ آسمان میں ہے کہ تمہیں پوچھنا پڑے کہ کون ہمارے لیے آسمان پر چڑھ کر اُسے ہمارے پاس لے آئے اور ہمیں سنائے تا کہ ہم اُس پر عمل کریں؟ [۱۳] نہ ہی وہ سمندر کے پار ہے کہ تمہیں پوچھنا پڑے کہ کون ہمارے لیے سمندر کو عبور کر کے جائے اور اُسے ہمارے پاس لا کر ہمیں سنائے تا کہ ہم اُس پر عمل کریں؟ [۱۴] نہیں بلکہ وہ کلام تمہارے بالکل قریب ہے بلکہ وہ تمہارے اپنے مُنہ اور دل میں ہے تا کہ تُم اُس پر عمل کرو۔

[۱۵] دیکھو آج میں تمہارے سامنے زندگی اور خُوش حالی اور مَوت اور تباہی رکھتا ہُوں [۱۶] کیونکہ آج میں تمہیں حکم دیتا ہُوں کہ خداوند اپنے خدا سے محبّت رکھو اُس کی راہوں پر چلو اور اُس کے احکام، آئین اور قوانین پر عمل کرو۔ تب تُم جیتے رہو گے اور بڑھو گے اور خداوند تمہارا خدا اُس ملک میں تمہیں برکت دے گا جس پر تُم قبضہ کرنے والے ہو۔

[۱۷] لیکن اگر تمہارا دل برگشتہ ہو جائے اور تُم اطاعت گزار نہ بنو اور بہک کر دوسرے معبودوں کے آگے جھکنے اور اُن کی پرستش کرنے پر مائل ہو جاؤ [۱۸] تو میں آج کے دِن تمہارے سامنے یہ اعلان کیے دیتا ہُوں کہ تُم یقیناً تباہ کیے جاؤ گے اور جس ملک میں تُم یردن پار کر کے داخل ہو رہے ہو کہ اُس پر قبضہ کر لو اُس میں تمہاری عمر دراز نہ ہوگی۔

[۱۹] آج کے دِن میں آسمان اور زمین کو تمہارے خلاف گواہ ٹھہراتا ہُوں کہ میں نے زندگی اور مَوت کو اور برکتوں اور لعنتوں کو تمہارے سامنے رکھا ہے۔ پس تُم زندگی کو اپنا لو تا کہ تُم اور تمہاری اولاد دونوں جیتے رہو۔ [۲۰] تا کہ تُم خداوند اپنے خدا سے محبّت رکھو اُس کی آواز سنو اور اُس سے لپٹے رہو کیونکہ خداوند تمہاری زندگی ہے اور وہ اُس ملک میں جسے اُس نے تمہارے باپ دادا ابرہام، اِضحاق اور یعقوب کو دینے کی قسم کھائی تھی تمہیں لمبی عمر عطا کرے گا۔

یشوع مُوسیٰ کا جانشین ہوگا

۳۱ تب مُوسیٰ نے باہر جا کر سب اِسرائیلیوں کو یہ باتیں سُنائیں۔ [۲] میں ایک سَو بیس سال کا ہو چکا ہُوں اور تمہاری رہبری کرنے کے قابل نہیں ہُوں۔ خداوند نے مجھ سے کہا ہے کہ تُو یردن کو عُبور نہ کرے گا۔ [۳] خداوند تمہارا خدا خُود تمہارے آگے پار جائے گا۔ وہی اُن قوموں کو تمہارے سامنے تباہ کرے گا اور تُم اُن کے ملک پر قابض ہو جاؤ گے اور جیسا خداوند نے کہا ہے یشوع بھی تمہارے آگے آگے پار جائے گا۔ [۴] اور خداوند اُن کے ساتھ ویسا ہی کرے گا جیسا اُس نے امُوریوں کے بادشاہ سیحون اور عوج کے ساتھ کیا جنہیں اُس نے اُن کے ملک سمیت تباہ کر ڈالا۔ [۵] خداوند اُنہیں تمہارے حوالہ کر دے گا اور تُم اُن کے ساتھ وہ سب کرنا جس کا حکم میں نے تمہیں دیا ہے۔ [۶] لہٰذا تُم مضبوط ہو جاؤ اور حوصلہ رکھو اور اُن کی وجہ سے نہ تو ڈرو اور نہ خوفزدہ ہو کیونکہ خداوند تمہارا خدا تمہارے ساتھ چل رہا ہے۔ وہ تمہیں نہیں چھوڑے گا اور نہ ترک کرے گا۔

[۷] تب مُوسیٰ نے یشوع کو بلا کر سب اِسرائیلیوں کے سامنے اُس سے کہا: مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ کیونکہ تُو اِن لوگوں کے ساتھ اُس ملک میں جائے گا جسے خداوند نے اُن کے باپ دادا کو دینے کی قسم کھائی تھی اور تُو اُسے اُن کی میراث کے طور پر اُن میں تقسیم کر دینا۔ [۸] خداوند آپ تمہارے آگے جا رہا ہے اور وہ تمہارے ساتھ رہے گا۔ وہ تمہیں نہیں چھوڑے گا اور نہ ترک کرے گا۔ لہٰذا ڈرو مت اور ہمّت نہ ہارو۔

شریعت کا سنایا جانا

[۹] اور مُوسیٰ نے اِس شریعت کو لکھا اور اُسے کاہنوں کے جو لاوی کی اولاد تھے اور خداوند کے عہد کا صندوق اُٹھایا کرتے تھے اور اِسرائیل کے سب بزرگوں کے سپرد کر دیا۔ [۱۰] تب مُوسیٰ نے اُنہیں حکم دیا: ہر سات سال کے اختتام پر جو قرض معاف کرنے کا سال ہے عیدِ خیام کے موقعہ پر [۱۱] جب سب اِسرائیلی خداوند تمہارے خدا کے سامنے اُس کے چُنے ہُوئے مقام پر آ کر حاضر ہوں تب تُم یہ شریعت اُن کے سامنے پڑھ کر سنانا۔ [۱۲] تُم لوگوں کو یعنی مرد، عورتوں، بچّوں اور اپنے شہروں میں رہنے والے پردیسیوں کو اِکٹھے کرو تا کہ وہ سنیں اور خداوند تمہارے خدا کا خوف ماننا سیکھیں اور اِس شریعت کی سب باتوں پر احتیاط سے عمل کریں۔ [۱۳] اُن کے بچّے جو اِس شریعت سے ناواقف ہیں اِسے ضرور

سُنیں اور جب تک تُم اُس ملک میں جیتے رہو جس پر قبضہ کرنے کے لیے یردن پار کر رہے ہو٘ تب تک وہ برابر خداوند تمہارے خدا کا خوف ماننا سیکھ لیں۔

اِسرائیل کی سرکشی کی پیش گوئی

[۱۴] پھر خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: تیرے مرنے کا دِن قریب ہے لہٰذا یشوؔع کو بلا لے اور تُم دونوں خیمۂ اِجتماع میں حاضر ہو جاؤ جہاں میں اُسے خدمت کا اِختیار بخشوں گا۔

[۱۵] تب خداوند بادل کے ستون میں ہو کر خیمہ میں ظاہر ہُوا اور وہ بادل خیمہ کے دروازہ کے اوپر ٹھہر گیا۔ [۱۶] اور خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: تُو اب اپنے باپ دادا کے ساتھ سو جائے گا اور یہ لوگ بہت جلد جس ملک میں وہ داخل ہو رہے ہیں وہاں کے اجنبی دیوتاؤں کی پرستش کرنے لگیں گے اور بگڑ جائیں گے۔ وہ مجھے ترک کر دیں گے اور اُس عہد کو توڑ دیں گے جو میں نے اُن کے ساتھ باندھا ہے۔ [۱۷] اُس دِن میرا قہر اُن پر بھڑکے گا اور میں اُنہیں ترک کر دوں گا اور اُن سے اپنا مُنہ چھپا لوں گا اور وہ تباہ ہو جائیں گے۔ اور کئی آفتیں اور مشکلیں اُن پر آ پڑیں گی اور اُس دِن وہ پوچھیں گے کہ یہ آفتیں ہم پر اِس لیے تو نہیں آئیں کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ نہیں ہے؟ [۱۸] اور اُس دِن اُن کی اِس بدکاری کے باعث کہ وہ دوسرے معبودوں کی طرف مائل ہو گئے ٘میں یقیناً اپنا چہرہ چھپا لوں گا۔

[۱۹] لہٰذا تُو یہ گیت اپنے لیے لکھ لے اور اُسے اِسرائیلیوں کو سکھانا اور اُنہیں حِفظ کروانا تا کہ یہ اُن کے خلاف میرا گواہ بنے۔ [۲۰] جب میں اُنہیں اُس ملک میں لے آؤں گا جس میں دودھ اور شہد کی نہریں بہتی ہیں اور جس کی قسم میں نے اُن کے باپ دادا سے کھائی تھی اور جب وہ پیٹ بھر کر کھا لیں گے اور پھول جائیں گے تب وہ مجھے ترک کر کے اور میرے عہد کو توڑ کر دوسرے معبودوں کی طرف پھر جائیں گے اور اُن کی پرستش کرنے لگیں گے۔ [۲۱] اور جب اُن پر کئی آفتیں اور مصیبتیں آ پڑیں گی تو یہ گیت اُن کے خلاف گواہی دیگا کیونکہ اُن کی اولاد اُسے بھلا نہ پائے گی۔ اِس سے قبل کہ میں اُنہیں اُس ملک میں لے آؤں جس کا وعدہ میں نے قسم کھا کر کیا ہے ٘میں اُن کے اِرادوں سے واقف ہُوں۔ [۲۲] لہٰذا مُوسیٰ نے اُس دِن یہ گیت لکھ لیا اور اُسے اِسرائیلیوں کو سکھایا۔

[۲۳] خداوند نے نُوؔن کے بیٹے یشوؔع کو یہ حکم دیا: مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ کیونکہ تُو اِسرائیلیوں کو اُس ملک میں لے جائے گا جس کا وعدہ میں نے اُن سے قسم کھا کر کیا تھا۔ اور میں خُود تیرے ساتھ رہوں گا۔

[۲۴] جب مُوسیٰ اُس شریعت کی باتوں کو شروع سے آخر تک ایک کتاب میں لکھ چکا [۲۵] تب اُس نے لاویوں کو جو خداوند کے عہد کا صندوق اُٹھایا کرتے تھے ٘یہ حکم دیا: [۲۶] شریعت کی اِس کتاب کو لو اور اُسے خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق کے پاس رکھ دو۔ وہاں وہ تمہارے خلاف گواہ کے طور پر رکھی رہے گی۔ [۲۷] کیونکہ میں جانتا ہُوں کہ تُم کس قدر سرکش اور ضِدّی ہو۔ جب میرے جیتے جی اور تمہارے ساتھ ہوتے ہُوئے بھی تُم خداوند کے خلاف بغاوت کرتے آئے ہو تو میرے مرنے کے بعد اور بھی زیادہ باغی ہو جاؤ گے۔ [۲۸] اپنے قبیلوں کے سب بزرگوں اور اپنے سب منصبداروں کو میرے سامنے حاضر کرو تا کہ میں یہ باتیں اُنہیں سناؤں اور آسمان اور زمین کو اُن کے خلاف گواہ بناؤں۔ [۲۹] کیونکہ میں جانتا ہُوں کہ میرے مرنے کے بعد تُم یقیناً بگڑ جاؤ گے اور اُس راہ سے پھر جاؤ گے جس پر چلنے کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے۔ آنے والے دِنوں میں تُم پر آفتیں نازل ہوں گی کیونکہ تُم خداوند کی نگاہ میں بُرائی کرو گے اور اپنی کرتوتوں سے اُسے غُصّہ دلاؤ گے۔

مُوسیٰ کا گیت

[۳۰] اور مُوسیٰ نے اِسرائیل کی ساری جماعت کے سامنے اِس گیت کے الفاظ شروع سے آخر تک سنائے:

۳۲

اَے آسمانو! کان لگاؤ کہ میں بولوں؛
اور اَے زمین! میرے مُنہ کی باتیں سن۔

[۲] میری تعلیم مینہ کی مانند برسے
اور میری تقریر شبنم کی مانند ٹپکے،
جیسے نئی گھاس پر پھوار پڑتی ہے،
اور نازک پودوں پر بارش کی جھڑی۔

[۳] میں خداوند کے نام کا اعلان کروں گا۔
ہمارے خدا کی تعظیم کرو!

[۴] وہ ہماری چٹان ہے، اُس کی صنعت کامل ہے،
اور اُس کی سب راہیں اِنصاف والی ہیں۔
وہ صادق القول خدا ہے جو بدی سے مبرّا ہے،
وہ راستباز اور عادل ہے۔

[۵] وہ اُس کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آئے؛
یہ اُن کے لیے شرم کی بات ہے کہ وہ اُس کے فرزند نہ رہے،
بلکہ ایک کجرو اور ٹیڑھی قوم ہیں۔

[۶] اَے بےوقوف اور ناعاقبت اندیش لوگو!
کیا خداوند کو اِس طرح بدلہ دیا جاتا ہے؟
کیا وہ تمہارا باپ اور تمہارا خالق نہیں ہے،
جس نے تمہیں بنایا اور تشکیل کیا؟

[۷] قدیم ایّام کو یاد کرو؛
اور اُن نسلوں پر غور کرو جنہیں گزرے عرصہ ہو گیا۔

اپنے باپ سے پوچھو اور وہ تمہیں بتائے گا،
اور اپنے بزرگوں سے دریافت کرو تو وہ تمہیں سمجھائیں گے۔
۸ جب خدا تعالیٰ نے قوموں کو اُن کی میراث بانٹی،
جب اُس نے بنی آدم کو الگ الگ بسایا،
تب اُس نے اِسرائیل کے بیٹوں کی تعداد کے مطابق
مختلف لوگوں کی سرحدیں مقرّر کیں۔
۹ کیونکہ خداوند کا حصّہ اُس کے لوگ ہیں،
اور یعقوبؔ اُس کی پائی ہُوئی میراث ہے۔
۱۰ اُس نے اُسے بیابان میں،
اور سُونے اور ہیبتناک ویرانے میں پایا۔
اُس نے اُس کی حفاظت کی اور اُس کی خبر لی؛
اور اپنی آنکھ کی پتلی کی طرح اُسے محفوظ رکھا۔
۱۱ جیسے عُقاب اپنے گھونسلے کو ہلاتا ہے
اور اپنے بچّوں کے اوپر منڈلاتا ہے،
اور اُنہیں سنبھالنے کے لیے اپنے بازو پھیلاتا ہے
اور اُنہیں اپنے پروں پر اُٹھا لیتا ہے۔
۱۲ صرف خداوند ہی اُس کی رہبری کرتا رہا؛
اور کوئی اجنبی معبود اُس کے ساتھ نہ تھا۔
۱۳ اُس نے اُسے ملک کی اونچی جگہوں پر بٹھایا
اور کھیتوں کی پیداوار سے اُس کی ضیافت کی۔
اُس نے اُس کی نشوونما چٹان کے شہد سے،
اور چقماق کی چٹان کے تیل سے،
۱۴ ریوڑ اور گلّے کے دہی اور دودھ سے
اور فربہ برّوں اور بکریوں سے،
اور بسنؔ کے بہترین مینڈھوں سے
اور گیہوں کے بہترین آٹے سے کی۔
اور تُو نے انگور کی جھاگ والی مَے پی۔
۱۵ یسورُونؔ موٹا ہو کر لات مارنے لگا؛
کھا پی کر وہ بھاری اور چکنا ہو گیا۔
اور اُس خدا کو چھوڑ دیا جس نے اُسے بنایا
اور اپنی نجات دہندہ چٹان کو ترک کر دیا۔
۱۶ اُنہوں نے اپنے اجنبی معبودوں کے باعث اُسے غیرت دلائی
اور اپنے قابلِ نفرت بُتوں سے اُسے غُصّہ دلایا۔
۱۷ اُنہوں نے بدروحوں کے لیے قربانی گذرانی جو خدا نہیں ہیں۔
بلکہ وہ ایسے معبود ہیں جن سے وہ آشنا تک نہیں،
یعنی ایسے معبود جو حال ہی میں ظاہر ہُوئے،
اور جن سے تمہارے باپ دادا کبھی نہ ڈرے۔
۱۸ تُو نے اُس چٹان کو ترک کر دیا جس نے تجھے پیدا کیا؛
تُو اُس خدا کو بھول گیا جس نے تجھے خلق کیا۔
۱۹ خداوند نے یہ دیکھا اور اُنہیں ترک کر دیا
کیونکہ اُس کے بیٹوں اور بیٹیوں نے اُسے غُصّہ دلایا۔
۲۰ تب اُس نے کہا: میں اُن سے اپنا مُنہ چھپا لوں گا،
اور دیکھوں گا کہ اُن کا انجام کیسا ہو گا؛
کیونکہ وہ ایک گردن کش نسل ہیں،
اور ایسی اولاد جو بےوفا ہے۔
۲۱ اُنہوں نے مجھے ایک ایسی شے سے غیرت دلائی جو معبود نہیں
اور اپنے نکمّے بُتوں سے مجھے غُصّہ دلایا۔
لہٰذا میں بھی اُنہیں ایسے لوگوں سے غیرت دلاؤں گا جو کوئی اُمّت نہیں ہیں؛
اور ایک نادان قوم کے ذریعہ اُنہیں غُصّہ دلاؤں گا۔
۲۲ کیونکہ میرے غُصّہ کے باعث آگ بھڑک اُٹھی ہے،
جو پاتال کی تہہ تک بہتی جاتی ہے۔
وہ زمین اور اُس کی فصلوں کو کھا جائے گی
اور پہاڑوں کی بنیادوں میں آگ لگا دے گی۔
۲۳ میں اُن پر آفتوں کا ڈھیر لگا دوں گا
اور اپنے سارے تیر اُن پر برسا دوں گا۔
۲۴ میں اُن کے خلاف تباہ کُن قحط،
سخت ہلاکت پیدا کرنے والی متعدد بیماریاں اور جان لیوا وبا بھیجوں گا۔
میں اُن پر جنگلی درندوں کے دانت،
اور زمین پر رینگنے والے کیڑوں کا زہر چھوڑوں گا۔
۲۵ وہ گلیوں میں تلوار کے شکار ہوں گے؛
اور گھروں میں خوف کے۔
نوجوان مرد، عورتیں،
دودھ پیتے بچّے اور پکے بال والے، سب یوں ہی فنا ہوں گے۔
۲۶ میں نے کہا کہ میں اُنہیں پراگندہ کروں گا
اور نوعِ اِنسان میں سے اُن کی یاد مٹا دوں گا،
۲۷ لیکن مجھے دشمن کے طعنے کا خوف تھا،
کہ کہیں رقیب غلط سمجھ کر
یہ نہ کہنے لگیں کہ ہمارا ہی ہاتھ فتحیاب ہُوا؛

اور یہ سب خداوند نے نہیں کیا۔
۲۸ وہ ایک بےعقل قوم ہیں،
وہ بصیرت سے خالی ہیں۔
۲۹ کاش وہ عقلمند ہوتے اور اِسے سمجھتے
اور پہچانتے کہ اُن کا انجام کیا ہوگا!
۳۰ ایک آدمی ہزار کا تعاقب کیسے کرتا،
یا دو آدمی دس ہزار کو کیسے بھگاتے،
جب تک اُن کی چٹان ہی اُن کو بیچ نہ دیتی،
اور خداوند ہی اُن کو چھوڑ نہ دیتا؟
۳۱ کیونکہ اُن کی چٹان ہماری چٹان کی مانند نہیں ہے،
اِسے تو خود ہمارے دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں۔
۳۲ کیونکہ اُن کی تاک سدوم کی تاک سے
اور عمورہ کے کھیتوں سے نکل آئی۔
اُن کے انگور زہرآلود،
اور اُن کے گچھے کڑوے ہیں۔
۳۳ اُن کی مَے سانپوں کا بِس،
اور کالے ناگوں کا جان لیوا زہر ہے۔
۳۴ کیا میں نے اُس کی حفاظت نہیں کی
اور اُسے اپنے تہہ خانوں میں مہر بند کر کے نہیں رکھا؟
۳۵ اِنتقام لینا میرا کام ہے؛ بدلہ میں دوں گا۔
عین وقت پر اُن کا پاؤں پھسل جائے گا
اُن کی تباہی کا دِن نزدیک ہے
وہ اپنی بربادی کی لپیٹ میں ہیں۔
۳۶ جب خداوند دیکھے گا کہ اُن کی قوّت جاتی رہی
اور کوئی بھی باقی نہ بچا، نہ غلام، نہ آزاد،
تو وہ اپنے لوگوں کا انصاف کرے گا
اور اپنے خادموں پر ترس کھائے گا۔
۳۷ اور وہ کہے گا: اب اُن کے معبود کہاں ہیں،
وہ چٹان جس میں اُنہوں نے پناہ لی تھی،
۳۸ وہ معبود جو اُن کے ذبیحوں کی چربی کھاتے تھے
اور اُن کے تپاون کی مَے پیتے تھے؟
وہی تمہاری مدد کے لیے اُٹھیں!
اور تمہیں پناہ دیں!
۳۹ لہٰذا اب تُم دیکھ لو کہ میں ہی وہ ہوں!
میرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔

میں ہی مارتا اور میں ہی جلاتا ہُوں
میں ہی گھائل کرتا اور میں ہی شفا بخشتا ہُوں،
اور میرے ہاتھ سے کوئی نہیں چھڑا سکتا۔
۴۰ کیونکہ میں اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر اعلان کرتا ہُوں؛
کہ چونکہ میں یقیناً ابد تک زندہ ہُوں،
۴۱ اِس لیے جب میں اپنی شمشیرِ تاباں کو تیز کر کے
اِنصاف کرنے کے لیے اُسے اپنے ہاتھ میں لوں گا،
تو میں اپنے حریفوں سے انتقام لوں گا
اور جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں اُنہیں سزا دوں گا۔
۴۲ میں اپنے تیروں کو مقتولوں اور اسیروں کا خُون پلا کر متوالا کروں گا،
اور میری تلوار دشمنوں کے سرداروں کے سروں کا گوشت کاٹے گی۔
۴۳ اَے قومو! خداوند کے لوگوں کے ساتھ خُوشی مناؤ،
کیونکہ وہ اپنے خادموں کے خُون کا انتقام لے گا؛
اور اپنے دشمنوں کو بدلہ دے گا
اور اپنے ملک اور لوگوں کے لیے کفّارہ دے گا۔

۴۴ مُوسیٰ نے نُون کے بیٹے یشوع کے ساتھ آ کر اِس گیت کے سب الفاظ لوگوں کو سنائے۔ ۴۵ جب مُوسیٰ یہ سب الفاظ سارے اِسرائیلیوں کو سنا چکا ۴۶ تو اُس نے اُن سے کہا: آج کے دِن میں نے تمہارے سامنے جن باتوں کا باضابطہ طور پر اعلان کیا ہے اُنہیں دل میں رکھو تا کہ تُم اپنے بچّوں کو حکم دے سکو کہ اِس شریعت کی تمام باتوں پر نہایت احتیاط کے ساتھ عمل کرتے رہیں۔ ۴۷ یہ تمہارے لیے فضول باتیں نہیں بلکہ تمہاری زندگی ہیں اور اِن کے باعث اُس ملک میں جس پر قابض ہونے کے لیے تُم یردن پار کر رہے ہو تمہاری عمر دراز ہوگی۔

مُوسیٰ کوہِ نبو پر

۴۸ اُسی دِن خداوند نے مُوسیٰ سے کہا: ۴۹ تُو اِس کوہِ عباریم پر چڑھ کر نبو کی چوٹی پر جا جو ملک موآب میں یریحو کے مقابل ہے اور کنعان کے ملک کو دیکھ لے جسے میں بنی اِسرائیل کو اُن کی میراث کے طور پر دے رہا ہُوں۔ ۵۰ جیسے تیرا بھائی ہارون کوہِ ہور پر مر گیا اور اپنے لوگوں میں جا ملا ویسے ہی تُو جس پہاڑ پر چڑھے گا وہیں وفات پائے گا اور اپنے لوگوں میں جا ملے گا۔ ۵۱ اِس لیے کہ تُم دونوں نے دشتِ صین کے قادس میں مریبہ کے چشمہ کے پاس بنی اِسرائیل کے سامنے میرا گناہ کیا ہے اور تُم نے اِسرائیلیوں کے درمیان میری تقدیس نہ کی۔ اِس لیے تُو اُس ملک کو صرف دُور ہی سے دیکھ پائے گا لیکن اُس میں داخل

نہ ہو پائے گا جسے میں بنی اسرائیل کو دے رہا ہُوں۔

مُوسیٰ قبیلوں کو برکت دیتا ہے

۳۳ مردِ خدا مُوسیٰ نے اپنی وفات سے قبل بنی اسرائیل کو یہ برکت دی: [۲] اُس نے کہا:

خداوند سینا سے آیا
اور شعیر سے اُن پر ظاہر ہُوا؛
اور کوہِ فاران سے جلوہ گر ہُوا۔
وہ جنوب سے اپنی پہاڑی ڈھلانوں میں سے
لاتعداد مُقدّسوں کے ساتھ آیا۔
[۳] بیشک وہ تُو ہی ہے جو لوگوں سے مَحبّت رکھتا ہے؛
سب مُقدّس لوگ تیرے ہاتھ میں ہیں۔
وہ تیرے قدموں میں سر جھکاتے ہیں،
اور تجھ سے ہدایت پاتے ہیں،
[۴] یعنی وہ شریعت جو مُوسیٰ نے ہمیں دی،
جو یعقوب کی جماعت کی میراث ٹھہری۔
[۵] جب لوگوں کے سردار
اِسرائیل کے قبیلوں کے ساتھ جمع ہوئے،
اُس وقت وہ یسوؔرُون کا بادشاہ تھا۔
[۶] رُوبن جیتا رہے اور مر نہ جائے،
نہ ہی اُس کے آدمی کم ہوں۔
[۷] اور اُس نے یہوداہ کے متعلق یہ کہا:
اَے خداوند! تُو یہوداہ کی فریاد سن؛
اُسے اُس کے لوگوں میں لے آ۔
وہ اپنے لیے آپ اپنے ہاتھوں سے لڑا،
اُس کے دشمنوں کے خلاف اُس کا مددگار رہو!
[۸] لاوی کے متعلق اُس نے یہ کہا:
تیرے تُمّیم اور اُوریم اُس شخص کی ملکیت ہیں جس پر تُو مہربان ہُوا
تُو نے اُسے مسّہ میں آزمایا؛
جس سے تُو نے مریبہ کے چشمہ کے پاس بحث و تکرار کی۔
[۹] اُس نے اپنے ماں باپ کے متعلق کہا،
میرے دل میں اُن کے لیے کوئی عِزّت نہیں۔
اُس نے اپنے بھائیوں کو نہیں پہچانا
اور نہ اپنے بچّوں کو جانا،
لیکن اُس نے تیرے کلام پر نگاہ رکھی
اور تیرے عہد کی حفاظت کی۔
[۱۰] وہ یعقوب کو تیرے احکام
اور اسرائیل کو تیری شریعت سکھاتا ہے۔
وہ تیرے سامنے بخور
اور تیرے مذبح پر پوری سوختنی قربانی پیش کرتا ہے۔
[۱۱] اَے خداوند! اُس کی تمام ہنرمندی پر برکت دے،
اور اُس کے ہاتھوں کی کاریگری کو قبول فرما۔
جو اُس کے خلاف اُٹھیں اُن کی کمر پر ضرب لگا؛
اور اُس کے دشمنوں کو یہاں تک مار کہ وہ پھر اُٹھ نہ سکیں۔
[۱۲] بن یمین کے متعلق اُس نے کہا:
خداوند کا پیارا سلامتی سے اُس کے پاس رہے،
کیونکہ وہ اُسے دِن بھر بچائے رکھتا ہے،
اور جس سے خداوند محبّت رکھتا ہے
وہ اُس کے کندھوں کے بیچ میں سکونت کرتا ہے۔
[۱۳] یُوسُف کے متعلق اُس نے کہا:
خداوند اُس کے ملک کو برکت دے
اوپر سے آسمان کی بیش بہا شبنم سے
اور گہرے پانی سے جو نیچے ہے؛
[۱۴] اُن بہترین اشیاء سے جنہیں سورج وجود میں لاتا ہے
اور اُن نفیس چیزوں سے جنہیں چاند پیدا کرتا ہے؛
[۱۵] قدیم پہاڑوں کے بہترین تحفوں سے
اور ابدی پہاڑیوں کی بیش بہا چیزوں سے؛
[۱۶] زمین کے بہترین تحفوں اور اُس کی معموری سے
اور جلتی ہُوئی جھاڑی میں بسنے والے کی خُوشنودی سے۔
یہ سب (برکتیں) یُوسُف کے سر پر،
اور اُس کی پیشانی پر رہیں جو اپنے بھائیوں میں شہزادہ ٹھہرا۔
[۱۷] شان و شوکت میں وہ گویا بَیل کے پہلوٹھے کی مانند ہے؛
اُس کے سینگ جنگلی سانڈ کے سے ہیں۔
اِن ہی سے وہ قوموں کو،
اور سب لوگوں کو زمین کے سرے تک دھکیلے گا۔
افرائیم کے لاکھوں لاکھ؛
اور منسّی کے ہزاروں ہزار ایسے ہیں۔
[۱۸] زبُولُون کے متعلق اُس نے کہا:
اَے زبُولُون! تُو اپنے باہر نکلتے وقت،
اور اَے اِشکار! تُو اپنے خیمہ میں خُوش رہ۔
[۱۹] وہ لوگوں کو پہاڑ پر بلائیں گے

اور وہاں راستبازی کی قربانیاں پیش کریں گے؛
وہ سمندر کی بہتات،
اور ریت میں چھپے ہُوئے خزانوں سے بہرہ ور ہوں گے۔
[۲۰] جدؔ کے متعلق اُس نے کہا:
مبارک ہے وہ جو جدؔ کی سلطنت کو وسیع کرے!
جدؔ وہاں شیر کی مانند رہتا ہے،
اور بازو بلکہ سر تک کو پھاڑ ڈالتا ہے۔
[۲۱] اُس نے اپنے لیے بہترین زمین چن لی؛
کیونکہ رئیس کا حِصّہ اُس کے لیے رکھا گیا تھا۔
جب لوگوں کے سرپرست اِکٹھے ہُوئے،
تب اُس نے خداوند کے اِنصاف کو،
اور اِسرائیل کے متعلق اُس کے حکموں کو پُورا کیا۔
[۲۲] اور دانؔ کے متعلق اُس نے کہا:
دانؔ اُس شیرِ ببر کا بچّہ ہے،
جو بسنؔ سے کود کر آتا ہے۔
[۲۳] نفتالیؔ کے متعلق اُس نے کہا:
نفتالیؔ خداوند کے فیض سے لبریز
اور اُس کی برکتوں سے معمور ہے؛
وہ جنوب کی طرف جھیل تک کے علاقہ کا وارث ہوگا۔
[۲۴] آشرؔ کے متعلق اُس نے کہا:
بیٹوں میں سب سے زیادہ بابرکت آشرؔ ہے؛
وہ اپنے بھائیوں میں مقبول ہو،
اور وہ اپنے پاؤں تیل میں ڈبوئے۔
[۲۵] تیرے پھاٹکوں کی چٹخنیاں لوہے اور پیتل کی ہوں گی،
اور تیری قوّت تیری عمر کے مساوی ہوگی۔
[۲۶] یسوؔرون کے خدا کی مانند کوئی اور نہیں ہے،
جو تیری مدد کے لیے آسمان پر
اور اپنے جاہ وجلال میں بادلوں پر سوار ہوتا ہے۔
[۲۷] ابدی خدا تیری پناہ گاہ ہے،
اور نیچے دائمی بازو ہیں۔
وہ تیرے سامنے سے تیرے دشمنوں کو یہ کہہ کر نکال دے گا،
کہ اُنہیں تباہ کردو۔
[۲۸] لہٰذا اناج اور نئی مَے کے ملک میں،
جہاں آسمان اوس گراتا ہے،
اِسرائیل سلامتی کے ساتھ؛
اور یعقوبؔ کا چشمہ محفوظ رہے گا۔
[۲۹] مبارک ہے تُو اَے اِسرائیل!
تُو خداوند کی بچائی ہُوئی قوم ہے،
لہٰذا تیری مانند کون ہے؟
وہ تیری سپر اور مددگار
اور تیری جلالی تلوار ہے۔
تیرے دشمن تیرے سامنے جھکیں گے،
اور تُو اُن کے اونچے مقامات کو روند ڈالے گا۔

مُوسیٰ کی وفات

۳۴ پھر مُوسیٰؔ موآبؔ کے مَیدانوں سے کوہِ نبوؔ کے اوپر پسگہؔ کی چوٹی پر جو یریحوؔ کے مقابل ہے چڑھ گیا۔ وہاں خداوند نے اُسے جلعاد سے دان تک کا سارا ملک، [۲] نفتالیؔ کا سارا ملک، افرائیمؔ اور منسّیؔ کا علاقہ اور مغربی سمندر تک کا یہوداہؔ کا ملک، [۳] جنوبی ملک اور کھجوروں کے شہر یریحوؔ کی وادی سے لے کر ضُغرؔ تک کا سارا علاقہ دکھایا۔ [۴] تب خداوند نے اُس سے کہا: یہ وہ ملک ہے جس کا وعدہ میں نے قسم کھا کر ابرہامؔ، اِضحاقؔ اور یعقوبؔ سے کیا تھا اور کہا تھا کہ اِسے میں تمہاری نسل کو دوں گا۔ میں نے اُس ملک کو تجھے اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقعہ تو دے دیا لیکن تُو اُس پار جا کر اُس میں داخل نہ ہو پائے گا۔

[۵] اور خداوند کے کہنے کے مطابق خداوند کے خادم مُوسیٰؔ نے وہاں موآبؔ میں وفات پائی۔ [۶] اور اُس نے اُسے ملک موآبؔ میں بیت فعور کے مقابل کی وادی میں دفن کیا لیکن آج کے دِن تک کوئی نہیں جانتا کہ اُس کی قبر کہاں ہے؟ [۷] مُوسیٰؔ اپنی وفات کے وقت ایک سَو بیس سال کا تھا پھر بھی نہ تو اُس کی آنکھیں کمزور ہُوئیں اور نہ اُس کی طبعی قوّت کم ہُوئی۔ [۸] اور بنی اِسرائیل موآبؔ کے مَیدانوں میں رونے پیٹنے کی میعاد پُوری ہونے تک مُوسیٰؔ کے لیے تیس دِن تک ماتم کرتے رہے۔

[۹] اور نُونؔ کا بیٹا یشوؔع دانائی کی روح سے معمور ہو چکا تھا کیونکہ مُوسیٰؔ نے اُس پر اپنے ہاتھ رکھے تھے اور بنی اِسرائیل اُس کا حکم مانتے رہے اور اُنہوں نے جیسا خداوند نے مُوسیٰؔ کو حکم دیا تھا ویسا ہی کیا۔

[۱۰] تب سے اِسرائیل میں کوئی نبی برپا نہیں ہُوا جس نے خداوند سے روبرو باتیں کی ہوں [۱۱] اور جس نے وہ غیر معمولی نشان اور کارنامے انجام دیئے ہوں جنہیں مِصرؔ میں فرعونؔ اور اُس کے سب درباریوں کے سامنے اور اُس کے سارے ملک میں انجام دینے کے لیے خداوند نے مُوسیٰؔ کو بھیجا تھا۔ [۱۲] کیونکہ کبھی کسی نے ایسی زبردست قدرت اور ہیبتناک کارناموں کا مظاہرہ نہیں کیا جیسا مُوسیٰؔ نے اِسرائیلیوں کے سامنے کیا تھا۔

یشوعؔ

پیش لفظ

یہ کتاب حضرت یشوعؔ سے منسوب کی گئی ہے کیونکہ آپ ہی اِس کتاب میں مندرج مختلف واقعات سے متعلّق ہیں۔ آپ ایک جنگجو سورما تھے لیکن دل میں خوفِ خدا رکھتے تھے۔ آپ کو حضرت مُوسیٰ نے اپنی مَوت سے قبل اپنا جانشین مقرّر کر دیا تھا (اِستثنا باب ۳۱)۔ آپ نے اِس کتاب کے مواد کو چودھویں صدی ق م کے دوران ترتیب دیا تھا لیکن اُس کے بعض اجزاء مثلاً آپ کی بیماری اور مَوت کے حالات آپ کے بیٹے فنیحاسؔ اور حضرت ہارونؔ کاہن کے بیٹے الیعزرؔ نے قلمبند کیے تھے۔

اِس کتاب کا مرکزی مضمون بنی اِسرائیل کے موعودہ ملکِ کنعانؔ میں داخل ہونے اور اُس پر مکمل قبضہ کر لینے کے بارے میں ہے۔ اِس میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ بنی اِسرائیل کس طرح حضرت یشوعؔ کی زیرِ قیادت ملک کنعان میں داخل ہو کر آباد ہو گئے اور اُنہیں اُس دوران کنعانؔ کے اصلی باشندوں کو مطیع کرنے اور وہاں سے اُنہیں باہر نکال دینے میں کیسے کیسے تجربات کا سامنا کرنا پڑا اور خداوند خدا نے کس طرح اپنی برگذیدہ قوم بنی اِسرائیل کو غیبی اِمداد پہنچا کر بڑے معجزانہ طور سے ملک موعود میں لے جا کر بسایا اور تمام قوموں پر اُنہیں فضیلت عطا فرمائی۔ خُود بنی اِسرائیل کو بھی پُورا یقین ہو گیا کہ اُن کا خدا ہی وہ واحد خدا ہے جو تمام بنی آدم کی عبادت اور پرستش کے لائق ہے۔

کنعانؔ کے اصل باشندوں پر قہرِ خداوندی کے نزول کی وجہ یہ تھی کہ وہ مشرکانہ عقائد اور مکروہات کی وجہ سے درجۂ انسانیت سے گر چکے تھے۔ ایسے لوگوں کا نیست و نابود ہو جانا بنی اِسرائیل کی مذہبی اور قومی فلاح و بہبود کے لیے لازم تھا اور ساتھ ہی خود بنی اِسرائیل کی نئی نسل کے لیے باعثِ عبرت تھا۔

اِس کتاب کو ذیل کے چار حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ بنی اِسرائیل کی موعودہ ملک کنعانؔ میں داخلہ کی تیاّری (۱:۱۔ ۵:۱۵)

۲۔ کنعانؔ میں داخلہ اور تسلّط (۶:۱۔ ۱۲:۲۴)

۳۔ اِسرائیلی قبیلوں میں زمین کی تقسیم (۱۳:۱۔ ۲۱:۴۵)

۴۔ حضرت یشوعؔ کا آخری خطبہ اور دیگر نصائح (۲۲:۱۔ ۲۴:۳۳)

خداوند کا یشوعؔ کو حکم

۱ خداوند کے خادِم مُوسیٰؔ کی وفات کے بعد خداوند نے یشوعؔ سے جو نُونؔ کا بیٹا اور مُوسیٰؔ کا معاون تھا کہا: [۲] میرا خادِم مُوسیٰؔ مر گیا ہے۔ لہٰذا اب تُو اُن سب لوگوں کے ساتھ دریائے یردنؔ کو پار کر کے اُس ملک میں جانے کے لیے تیاّر ہو جا جو میں ان لوگوں کو یعنی بنی اِسرائیل کو دیتا ہُوں۔ [۳] اور مُوسیٰؔ کو دیے ہُوئے وعدہ کے مطابق میں ہر وہ جگہ جہاں تُم اپنا قدم رکھو گے تُمہیں دوں گا۔ [۴] بیابان سے لے کر لُبنانؔ تک اور بڑے دریائے فراتؔ سے مغرب کی جانب بڑے سمندر تک حِتّیوں کا سارا ملک تمہاری ملکیّت ہوگا۔ [۵] تیری زندگی بھر کوئی شخص تیرے سامنے کھڑا نہ رہ سکے گا۔ جیسے میں مُوسیٰؔ کے ساتھ رہا ویسے ہی تیرے ساتھ بھی رہوں گا؛ نہ میں تجھے چھوڑوں گا اور نہ تجھ سے دست بردار ہُوں گا۔

[۶] اِس لیے مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ کیونکہ تُو اِن لوگوں کی اُس ملک کا وارث بننے کے لیے رہنمائی کرے گا جسے اُنہیں دینے کی میں نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھائی ہے۔ [۷] پس زور پکڑ اور نہایت دلیر ہو جا اور اُس ساری شریعت پر احتیاط کے ساتھ عمل کر جو میرے خادِم مُوسیٰؔ نے تجھے دی اور اُس سے نہ تو داہنے ہاتھ مُڑنا اور نہ بائیں تاکہ جہاں کہیں تُو جائے کامیاب ہو۔ [۸] شریعت کی یہ کتاب تیرے مُنہ سے کبھی دور نہ ہونے پائے۔ دِن اور رات اِسی پر دھیان دیتے رہنا تاکہ جو کچھ اِس میں لکھا ہے اُس پر تُو احتیاط کے ساتھ عمل کر سکے۔ تب تیرا اقبال بلند ہوگا اور تُو کامیاب ہوگا۔ [۹] کیا میں نے تجھے حکم نہیں دیا؟ لہٰذا مضبوط ہو جا اور

حوصلہ رکھ۔ خوف نہ کر اور ہمّت نہ ہار کیونکہ جہاں جہاں تُو جائے گا خداوند تیرا خدا تیرے ساتھ رہے گا۔

[۱۰] تب یشوؔع نے لوگوں کے سرداروں کو حکم دیا: [۱۱] لشکر گاہ میں ہر طرف جا کر لوگوں کو یہ حکم دو کہ اپنے لیے زادِ راہ تیّار کر لو کیونکہ تین دِن کے اندر تمہیں اِس جگہ یردؔن کو پار کر کے اُس ملک پر قابض ہونے کے لیے جانا ہے جسے خداوند تمہارا خدا تمہیں ملکیت کے طور پر دینے والا ہے۔

[۱۲] لیکن بنی رُوبنؔ، بنی جدؔ اور منسّیؔ کے نصف قبیلہ سے یشوؔع نے کہا کہ [۱۳] جو بات خداوند کے خادِم مُوسیٰؔ نے تُم سے کہی تھی اُسے یاد رکھو کہ خداوند تمہارا خدا تمہیں آرام بخشتا ہے اور اُس نے یہ ملک تمہیں دے دیا ہے۔ [۱۴] تمہاری بیویاں، تمہارے بال بچّے اور تمہارے مویشی اِس ملک میں رہیں جسے مُوسیٰؔ نے یردؔن کے مشرق میں تمہیں دیا ہے۔ لیکن تمہارے سبھی جنگجو مرد، مسلّح ہو کر اپنے بھائیوں سے آگے آگے پار چلے جائیں اور اُس وقت تک اُن کی مدد کریں [۱۵] جب تک کہ خداوند تمہاری طرح اُنہیں آرام نہ بخشے اور وہ بھی اُس ملک پر قابض نہ ہو جائیں جو خداوند تمہارا خدا اُنہیں دے رہا ہے۔ اُس کے بعد تُم واپس لَوٹ کر اپنے ملک میں سکونت اختیار کر سکتے ہو جسے خداوند کے خادِم مُوسیٰؔ نے یردؔن کے مشرق میں طلوعِ آفتاب کے وقت تمہیں دیا تھا۔

[۱۶] تب اُنہوں نے یشوؔع کو جواب دیا کہ جو کچھ کرنے کا حکم تُو نے ہمیں دیا ہے ہم اُسے کریں گے اور جہاں جہاں تُو ہمیں بھیجے گا، ہم وہاں جائیں گے۔ [۱۷] جیسے ہم سب امُور میں مُوسیٰؔ کے زیرِ فرمان تھے ویسے ہی تیرا حکم بھی مانیں گے۔ ہم صرف اِتنا چاہتے ہیں کہ خداوند تیرا خدا تیرے ساتھ بھی ویسا ہی رہے جیسا مُوسیٰؔ کے ساتھ رہتا تھا۔ [۱۸] جو کوئی تیرے حکم کے خلاف بغاوت کرے یا جو بھی حکم تُو دے اُسے نہ مانے، وہ جان سے مارا جائے گا۔ تُو فقط مضبوط ہو اور حوصلہ رکھ۔

راحب اور جاسُوس

۲ تب نُون کے بیٹے یشوؔع نے شطّیمؔ سے دو جاسُوسوں کو خُفیہ طور پر روانہ کیا اور اُن سے کہا کہ جا کر اُس ملک کا اور خصوصاً یریحُو کا جائزہ لو۔ چنانچہ وہ چلے گئے اور راحبؔ نام کی کسی فاحشہ کے گھر میں داخل ہُوئے اور وہیں قیام کیا۔

[۲] یریحُو کے بادشاہ کو خبر ملی کہ دیکھ! آج کی رات چند اسرائیلی ملک کی جاسُوسی کرنے کے لیے یہاں آئے ہُوئے ہیں۔ [۳] تب یریحُو کے بادشاہ نے راحبؔ کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ جو لوگ تیرے پاس آئے اور تیرے گھر میں داخل ہُوئے ہیں اُنہیں نکال اور یہاں لے آ کیونکہ وہ سارے ملک کی جاسُوسی کرنے کے لیے آئے ہیں۔

[۴] لیکن اُس عورت نے اُنہیں لے جا کر کہیں چھپا دیا اور کہا کہ وہ مرد میرے پاس آئے تو تھے لیکن مجھے یہ علم نہ تھا کہ وہ کہاں سے آئے ہیں [۵] اور جب اندھیرا ہُوا اور شہر کا پھاٹک بند کرنے کا وقت ہو گیا تو وہ مرد چلے گئے اور میں نہیں جانتی کہ وہ کدھر گئے۔ جلدی سے اُن کا پیچھا کرو تو شاید تُم اُنہیں جا لو۔ [۶] (لیکن اُس نے اُنہیں چھت پر لے جا کر سن کی اُن لکڑیوں کے نیچے چھپا دیا جو اُس نے وہاں جمع کر رکھی تھیں۔)

[۷] چنانچہ یہ لوگ جاسُوسوں کی کھوج میں اُس راہ پر چل دیے جو یردؔن کے گھاٹ کو جاتی ہے اور پیچھا کرنے والوں کے باہر نکلتے ہی شہر کا پھاٹک بند کر لیا گیا۔

[۸] اِس سے قبل کہ وہ جاسُوس رات کو لیٹ جاتے، وہ چھت پر گئی [۹] اور اُن سے کہا کہ میں جانتی ہُوں کہ خداوند نے یہ ملک تمہیں دیا ہے اور تمہارا شدید خوف ہم پر چھایا ہُوا ہے اور اِس ملک کے تمام باشندے تمہارے خوف سے پگھل رہے ہیں [۱۰] کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ جب تُم مِصرؔ سے نکلے تو خداوند نے تمہارے لیے بحرِ قلزم کے پانی کو سکھا دیا اور تُم نے یردؔن کے مشرق میں بسے ہُوئے امُوریوں کے دو بادشاہوں، سیحوؔن اور عوجؔ کو بُری طرح تباہ کر کے اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ [۱۱] جب ہم نے یہ ماجرا سنا تو ہمارے دل پگھل گئے اور تمہارے سبب ہر شخص کا حوصلہ پست ہو گیا کیونکہ خداوند تمہارا خدا ہی اوپر آسمان کا اور نیچے زمین کا خدا ہے۔ [۱۲] لہٰذا اب خداوند کی قسم کھا کر کہو کہ تُم میرے خاندان کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ گے جیسے میں تمہارے ساتھ مہربانی سے پیش آئی اور مجھے کوئی سچّا نشان دو [۱۳] کہ تُم میرے والدین کی، میرے بھائیوں اور بہنوں کی اور اُن کے تمام متعلقین کی جان بخش دو گے اور ہمیں مَوت سے بچاؤ گے۔

[۱۴] اُن مردوں نے اُسے یقین دلایا کہ ہماری جان تمہاری جان کی کفیل ہو گی بشرطیکہ ہم جو کر رہے ہیں اُس کا ذکر تُو کسی سے نہ کرے اور جب خداوند ہمیں یہ ملک دے گا تب ہم تیرے ساتھ مہربانی اور وفاداری سے پیش آئیں گے۔

[۱۵] تب اُس نے اُنہیں کھڑکی کی راہ سے رسّی کے ذریعہ نیچے اُتار دیا کیونکہ جس گھر میں وہ رہتی تھی وہ شہر پناہ کا ہی حصّہ تھا [۱۶] اور اُس نے اُن سے کہا کہ پہاڑوں پر چلے جاؤ تا کہ ڈھونڈنے والے تمہیں پا نہ سکیں اور تین دِن تک وہیں چھپے رہنا جب تک کہ وہ لَوٹ نہ آئیں اور تب تُم اپنی راہ لینا۔

[۱۷] اُن مردوں نے اُس سے کہا کہ جو قسم تُو نے ہمیں دی ہے ہم اُس کے پابند ہوں گے [۱۸] لیکن تُو ہمارے اِس ملک میں داخل ہوتے وقت اِس لال رسّی کو اُس کھڑکی میں باندھ دینا جس میں سے تُو نے ہمیں نیچے اُتارا ہے اور تُو اپنے باپ اور ماں اور بھائیوں اور اپنے پورے خاندان

کو اپنے گھر میں لے آنا۔ [۱۹] اگر کوئی شخص تیرے گھر سے نکل کر کوچہ میں چلا جائے تو اُس کا خُون خُود اُسی کے سر پر ہوگا؛ ہم اُس کے ذِمہ دار نہ ہوں گے۔ لیکن جو کوئی تیرے ساتھ گھر میں ہوگا اگر اُس پر کسی کا ہاتھ پڑا تو اُس کا خُون ہمارے سر پر ہوگا۔ [۲۰] لیکن اگر تُو ہماری یہ بات کسی اور پر ظاہر کرے گی تو ہم اِس قسم کے پابند نہیں رہیں گے جو تُو نے ہمیں کھلائی ہے۔

[۲۱] اُس نے کہا: مجھے منظور ہے۔ تمہارے قول کے مطابق ہی ہو۔ تب اُس نے اُنہیں روانہ کیا اور وہ چلے گئے اور اُس نے وہ لال رسّی کھڑکی میں باندھ دی۔

[۲۲] اور وہ جا کر پہاڑوں پر پہنچے جہاں وہ تین دِن تک رہے یہاں تک کہ اُن کا تعاقب کرنے والے سارے راستے پر اُنہیں ڈھونڈتے رہے اور نہ پا کر لَوٹ آئے۔ [۲۳] تب وہ دونوں مرد واپس لَوٹے اور پہاڑوں پر سے اُتر کر دریا کو پار کر کے نُون کے بیٹے یشوع کے پاس آئے اور جو کچھ اُن پر گزرا تھا اُسے بتا دیا۔ [۲۴] اُنہوں نے یشوع سے کہا: یقیناً خداوند نے وہ سارا ملک ہمارے ہاتھ میں کر دیا ہے کیونکہ تمام لوگ ہمارے سبب سے خوفزدہ ہو کر پگھل رہے ہیں۔

بنی اِسرائیل کا یردن کو پار کرنا

۳ صبح ہوتے ہی یشوع تمام بنی اِسرائیل کے ساتھ شطّیم سے کوچ کر کے یردن کے کنارے پر آیا اور پار اُترنے سے پہلے وہاں قیام کیا۔ [۲] تین دِن کے بعد سرداروں نے لشکرگاہ کے بیچ جا کر [۳] لوگوں کو حکم دیا کہ جب تُم لاوی کاہنوں کو خداوند اپنے خدا کے عہد کا صندوق اُٹھائے ہُوئے دیکھو تو تُم اپنی جگہ سے کوچ کر کے اُس کے پیچھے پیچھے چلنے لگنا۔ [۴] تب تُم جان لو گے کہ تمہیں کس راہ سے چلنا ہے کیونکہ اِس سے قبل تُم اِس راستہ سے کبھی نہیں گزرے۔ البتّہ اپنے اور صندوق کے درمیان تقریباً ایک ہزار گز کا فاصلہ رکھنا۔ اُس کے قریب مت جانا۔

[۵] یشوع نے لوگوں سے کہا: اپنے آپ کو مُقدّس کر لو کیونکہ کل کے دِن خداوند تمہارے درمیان عجیب و غریب کام کرے گا۔

[۶] پھر یشوع نے کاہنوں سے کہا کہ تُم عہد کا صندوق لے کر لوگوں کے آگے آگے چلو۔ چنانچہ اُنہوں نے اُسے اُٹھایا اور وہ اُن کے آگے آگے چلنے لگے۔

[۷] اور خداوند نے یشوع سے کہا: آج کے دِن سے میں تمام اِسرائیلیوں کے سامنے تجھے سرفراز کرنا شروع کروں گا تا کہ وہ جان لیں کہ جیسے میں مُوسیٰ کے ساتھ تھا ویسے ہی تیرے ساتھ بھی ہُوں [۸] اور تُو عہد کا صندوق اُٹھانے والے کاہنوں کو یہ حکم دے کہ جب تُم یردن کے کنارے پہنچو تو پانی میں جا کر کھڑے ہو جانا۔

[۹] یشوع نے بنی اِسرائیل سے کہا: پاس آ کر خداوند اپنے خدا کا کلام سُنو، [۱۰] اُس سے تُم جان جاؤ گے کہ زندہ خدا تمہارے بیچ میں ہے اور وہ یقیناً تمہارے سامنے سے کنعانیوں، حِتّیوں، حِوّیوں، فرزّیوں، جُرجاسیوں، اموریوں اور یبوسیوں کو نکال دے گا۔ [۱۱] دیکھو، ساری زمین کے خداوند کے عہد کا صندوق تمہارے آگے آگے یردن میں جانے کو ہے۔ [۱۲] اِس لیے اب اِسرائیل کے ہر قبیلہ میں سے ایک ایک آدمی لے کر بارہ آدمیوں کو چُن لو [۱۳] اور جس گھڑی ساری زمین کے خداوند کے عہد کا صندوق اُٹھانے والے کاہنوں کے قدم یردن کے پانی میں پڑیں گے اُس وقت یردن کا اوپر سے بہتا ہُوا پانی تھم جائے گا اور اُس کا ڈھیر لگ جائے گا۔

[۱۴] تب لوگوں نے یردن کے پار جانے کے لیے اپنے ڈیروں سے کوچ کیا اور عہد کا صندوق اُٹھائے ہُوئے کاہن اُن کے آگے آگے ہو لیے۔ [۱۵] فصل کے تمام ایّام میں یردن کا پانی اپنے کناروں سے اوپر چڑھ کر بہا کرتا ہے۔ پھر بھی جوں ہی صندوق اُٹھانے والے کاہن یردن پر پہنچے اور اُن کے قدموں نے کنارے کے پانی کو چھوا [۱۶] تو جو پانی اوپر کی طرف سے بہہ کر آ رہا تھا وہ بہت دور اَدم شہر کے پاس جو ضرتان کے پاس ہے رُک کر ایک ڈھیر میں تبدیل ہو گیا اور جو پانی نیچے اراباہ کے سمندر یعنی دریائے شُور کی طرف جاتا ہے وہ بالکل الگ ہو چکا تھا اور لوگ عین یریحو کے مقابل پار اُتر گئے۔

[۱۷] اور جب تمام اِسرائیلی پار اُتر رہے تھے تو جو کاہن خداوند کے عہد کا صندوق اُٹھائے ہُوئے تھے وہ یردن کے بیچوں بیچ خشک زمین پر ڈٹ کر کھڑے رہے جب تک کہ ساری قوم خشک زمین پر سے گزر نہ گئی۔

۴ جب ساری قوم یردن کے پار اُتر گئی تو خداوند نے یشوع سے کہا: [۲] ہر قبیلہ میں سے ایک ایک آدمی لے کر بارہ آدمی چُن لو [۳] اور اُنہیں یہ حکم دو کہ وہ یردن کے بیچ میں سے ٹھیک اُس جگہ سے جہاں کاہن کھڑے تھے بارہ پتّھر لیں اور اُنہیں اپنے ساتھ لے جا کر اُس جگہ رکھیں جہاں آج کی رات تُم قیام کرو گے۔

[۴] تب یشوع نے اُن بارہ آدمیوں کو جنہیں اُس نے بنی اِسرائیل کے ہر قبیلہ میں سے ایک ایک کے حساب سے چُنا تھا بلایا [۵] اور اُن سے کہا کہ تُم خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق کے آگے آگے یردن کے بیچ میں جاؤ اور تُم میں سے ہر ایک اِسرائیل کے قبیلوں کے شمار کے مطابق ایک ایک پتّھر اپنے کندھے پر اُٹھا لے [۶] تا کہ یہ تمہارے درمیان ایک نشان ہو اور جب آیندہ زمانہ میں تمہاری اولاد یہ پُوچھے کہ اِن پتّھروں کا کیا مطلب ہے [۷] تو تُم اُنہیں یہ جواب دینا

کہ خداوند کے عہد کے صندوق کے سامنے یردؔن کے پانی کا بہنا رُک گیا تھا کیونکہ جب وہ یردؔن پار آ رہا تھا تب یردؔن کا پانی دو حصّے ہو گیا۔ یوں یہ پتّھر ہمیشہ کے لیے بنی اِسرائیل کے لیے یادگار ٹھہریں گے۔

۸ چنانچہ بنی اِسرائیل نے یشوؔع کے حکم کے مطابق کیا اور جیسا خداوند نے یشوؔع سے کہا تھا ویسا ہی اُنہوں نے اِسرائیل کے قبیلوں کے شمار کے مطابق یردؔن کے بیچ میں سے بارہ پتّھر اُٹھائے اور اُنہیں اپنے ساتھ اپنی قیام گاہ تک لے جا کر وہاں رکھ دیا۔ ۹ اور یشوؔع نے وہ بارہ پتّھر نصب کیے جو یردؔن کے بیچ میں ٹھیک اُس جگہ تھے جہاں عہد کا صندوق اُٹھانے والے کاہن کھڑے تھے اور آج کے دِن تک وہ وہیں موجود ہیں۔

۱۰ اور جو کاہن صندوق اُٹھائے ہُوئے تھے وہ اُس وقت تک یردؔن کے بیچ میں کھڑے رہے جب تک کہ لوگوں نے وہ سب باتیں اُن ہدایات کے مطابق پوری نہ کر لیں جو مُوسیٰؔ نے یشوؔع کو دی تھیں اور جن کا حکم خداوند نے یشوؔع کو دیا تھا۔ اور لوگ پھرتی سے پار اُتر گئے۔ ۱۱ اور جیسے ہی سب لوگ پار اُترے خداوند کا صندوق اور کاہن بھی لوگوں کے رُوبرو اُس پار اُتر گئے۔ ۱۲ اور بنی رُوبنؔ، بنی جدؔ اور منسّیؔ کے آدھے قبیلہ کے لوگ مُوسیٰؔ کے کہنے کے مطابق ہتھیار اُٹھائے ہُوئے بنی اِسرائیل کے آگے آگے پار ہُوئے۔ ۱۳ تقریباً چالیس ہزار مسلّح آدمی خداوند کے حُضور پار ہو کر یریحوؔ کے مَیدانوں میں پہنچے تا کہ جنگ کریں۔

۱۴ اُس دِن خداوند نے سارے اِسرائیلیوں کے سامنے یشوؔع کو سرفراز کیا اور جیسے وہ مُوسیٰؔ کا احترام کرتے تھے ویسے ہی زندگی بھر اُس کا احترام کرتے رہے۔

۱۵ تب خداوند نے یشوؔع سے کہا: ۱۶ گواہی کا صندوق اُٹھائے ہُوئے کاہنوں کو حکم دے کہ وہ یردؔن میں سے نکل آئیں۔

۱۷ چنانچہ یشوؔع نے کاہنوں کو حکم دیا کہ یردؔن میں سے نکل آؤ۔

۱۸ اور کاہن خداوند کے عہد کا صندوق اُٹھائے ہُوئے دریا میں سے نکل آئے اور جوں ہی اُنہوں نے اپنے قدم خشک زمین پر رکھے، یردؔن کا پانی اپنی جگہ واپس آ گیا اور پہلے کی طرح اپنے کناروں کے اوپر سے بہنے لگا۔

۱۹ پہلے مہینہ کے دسویں دِن لوگ یردؔن سے نکل کر یریحوؔ کی مشرقی سرحد پر جلجاؔل میں خیمہ زن ہُوئے ۲۰ اور یشوؔع نے اُن بارہ پتّھروں کو جنہیں وہ یردؔن سے نکال لائے تھے جلجاؔل میں نصب کیا۔ ۲۱ اور اُس نے بنی اِسرائیل سے کہا کہ آئندہ جب تمہاری اولاد اپنے اپنے باپ دادا سے پُوچھے کہ اِن پتّھروں کا کیا مطلب ہے؟ ۲۲ تو اُن سے کہنا کہ اِسرائیل خشک زمین پر سے ہوتے ہُوئے یردؔن پار کر گئے تھے۔ ۲۳ کیونکہ خداوند تمہارے خدا نے تمہارے پار ہونے تک یردؔن کے پانی کو تمہارے سامنے سے ہٹا کر خشک کر دیا تھا۔ خداوند تمہارے خدا نے یردؔن کے ساتھ ویسا ہی کیا جیسا اُس نے بحرِ قلزؔم کے ساتھ کیا تھا جب اُس نے اُسے ہمارے پار ہونے تک ہمارے سامنے سُکھایا تھا۔ ۲۴ اُس نے یہ اِس لیے کیا تا کہ دُنیا کی ساری قومیں جان لیں کہ خداوند کا ہاتھ قوی ہے اور تُم ہمیشہ خداوند اپنے خدا کا خوف مانتے رہو۔

جلجاؔل میں بنی اِسرائیل کا ختنہ

۵ جب یردؔن کے مغرب میں بسے ہُوئے اموریوں کے تمام بادشاہوں اور ساحل پر رہنے والے سب کنعانی بادشاہوں نے یہ سنا کہ کس طرح خداوند نے ہمارے پار ہونے تک بنی اِسرائیل کے سامنے یردؔن کے پانی کو ہٹا کر خشک کر دیا تو اُن کے دل پگھل گئے اور اُن میں بنی اِسرائیل کا مقابلہ کرنے کی ہمّت نہ رہی۔

۲ اُس وقت خداوند نے یشوؔع سے کہا کہ چقماق کی چھُریاں بنوا کر بنی اِسرائیل کا دوبارہ ختنہ کرا دے۔ ۳ چنانچہ یشوؔع نے چقماق کی چھُریاں بنائیں اور غبییت حارالوتؔ یعنی بُریدہ چمڑیوں کے مقام پر بنی اِسرائیل کا ختنہ کیا۔

۴ اور یہ اُس نے اِس لیے کیا کہ مِصرؔ سے نکل کر آئے ہُوئے تمام لوگوں میں سے جتنے جنگجو مرد تھے وہ مِصرؔ سے نکل آنے کے بعد بیابان میں راستہ ہی میں مر گئے تھے۔ ۵ اُن تمام لوگوں کا تو ختنہ ہو چکا تھا جو نکل آئے تھے لیکن اِن سب کا ختنہ نہ ہُوا تھا جو مِصرؔ سے نکلنے کے بعد سفر کے دوران بیابان میں پیدا ہُوئے تھے۔ ۶ بنی اِسرائیل چالیس برس تک بیابان میں پھرتے رہے جب تک کہ مِصرؔ سے نکلے ہُوئے سب جنگجو نوجوان مر کھپ نہ گئے کیونکہ اُنہوں نے خداوند کی نافرمانی کی تھی۔ خداوند نے اُن ہی سے قسم کھائی تھی کہ وہ اُس ملک کو جہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہتی ہیں، دیکھ بھی نہ پائیں گے جسے ہمیں دینے کی اُس نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھائی تھی۔ ۷ لہٰذا اُن ہی کے بیٹوں کا جو خدا کی طرف سے اُن کی جگہ برپا کیے گئے تھے، یشوؔع نے ختنہ کیا۔ وہ اب تک نامختون تھے کیونکہ راہ میں اُن کا ختنہ نہ ہو پایا تھا۔ ۸ جب قوم کے تمام لوگوں کا ختنہ ہو چکا تو وہ اچھے ہونے تک وہیں لشکر گاہ ہی میں مقیم رہے۔

۹ تب خداوند نے یشوؔع سے کہا: آج کے دِن میں نے تمہاری مِصرؔ والی ملامت کو تُم سے دُور کر دیا۔ اِس لیے وہ جگہ آج تک جلجاؔل کہلاتی ہے۔

۱۰ اور بنی اِسرائیل نے اُسی ماہ کی چودھویں تاریخ کی شام کو جب کہ وہ یریحوؔ کے مَیدانوں میں جلجاؔل کے مقام پر خیمہ زن تھے، عیدِ فسح منائی۔ ۱۱ اور عید کے دوسرے دِن اُنہوں نے اُس ملک کی پیداوار میں سے بے خمیری روٹی اور اُسی دِن سے بھُنی ہُوئی بالیں بھی کھا لیں۔

۱۲ اور جس دِن اُنہوں نے اُس ملک کی پیداوار کھانا شروع کی اُس کے دوسرے دِن سے منّ کا اُترنا موقوف ہو گیا اور آگے پھر کبھی بنی اِسرائیل کو منّ نہ ملا۔ لیکن اُس سال اُنہوں نے کنعانؔ کی پیداوار کھائی۔

یریحوؔ کی تسخیر

۱۳ اور جب یشوعؔ یریحوؔ کے نزدیک تھا تو اُس نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور دیکھا کہ ایک آدمی اپنے ہاتھ میں ننگی تلوار لیے اُس کے مقابل کھڑا ہے۔ یشوعؔ نے اُس کے قریب جا کر پُوچھا: تُو ہماری طرف ہے یا ہمارے دُشمنوں کی طرف؟

۱۴ اُس نے جواب دیا: نہیں، بلکہ میں اِس وقت خداوند کے لشکر کے سالار کی حَیثیت سے آیا ہُوں۔ تب یشوعؔ نے زمین پر مُنہ کے بل گر کر سجدہ کیا اور اُس سے پُوچھا: میرے آقا کا اپنے خادِم کے لیے کیا پیغام ہے؟

۱۵ خداوند کے لشکر کے سالار نے جواب دیا: اپنے جُوتے اُتار دے کیونکہ جس جگہ پر تُو کھڑا ہے وہ مُقدّس ہے۔ اور یشوعؔ نے ویسا ہی کیا۔

۶ اہلِ یریحوؔ نے بنی اِسرائیل کی وجہ سے شہر کا پھاٹک مضبوطی سے بند کیا ہُوا تھا۔ نہ کوئی باہر جاتا اور نہ کوئی اندر آتا تھا۔

۲ تب خداوند نے یشوعؔ سے کہا: دیکھ، میں نے یریحوؔ کو اُس کے بادشاہ اور زبردست سورماؤں سمیت تیرے ہاتھ میں کر دیا ہے۔ ۳ تمام مُسلّح مردوں کو لے کر شہر کے گرد گشت لگاؤ۔ چھ دِن تک ایسا ہی کرتے رہو ۴ اور سات کاہن مینڈھوں کے سینگوں کے سات نرسنگے لیے ہُوئے صندوق کے آگے آگے چلیں۔ ساتویں دِن تُم شہر کے گرد سات بار گشت لگانا اور کاہن اپنے نرسنگے پھونکتے رہیں۔ ۵ جب تُم اُنہیں نرسنگوں کو زور سے پھونکتے سُنو تو سب لوگ زور سے نعرے لگائیں۔ اُس وقت شہر کی فصیل گر جائے گی اور لوگ اُس پر اپنے اپنے سامنے سیدھے چڑھ جائیں گے۔

۶ چنانچہ نُونؔ کے بیٹے یشوعؔ نے کاہنوں کو بُلا کر اُن سے کہا: خداوند کے عہد کے صندوق کو اُٹھالو اور سات کاہن اُس کے آگے آگے نرسنگے لیے ہُوئے چلیں۔ ۷ اور اُس نے لوگوں کو حکم دیا کہ آگے بڑھو اور شہر کے گرد گشت لگاؤ اور مُسلّح مرد خداوند کے صندوق کے آگے آگے چلیں۔

۸ اور جب یشوعؔ لوگوں سے یہ باتیں کہہ چُکا تو وہ سات کاہن جو خداوند کے سامنے سات نرسنگے لیے ہُوئے تھے اپنے نرسنگے پھُونکتے ہُوئے چلے اور خداوند کے عہد کا صندوق اُن کے پیچھے پیچھے چلا۔ ۹ مُسلّح سپاہی اُن کاہنوں کے آگے آگے چلے جو نرسنگے پھُونک رہے تھے اور پچھلے سپاہی صندوق کے پیچھے پیچھے چلے اور نرسنگوں کی آواز لگاتار گونج رہی تھی۔ ۱۰ یشوعؔ نے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ نہ تو جنگ کا نعرہ لگانا، نہ اپنی آوازیں بلند کرنا بلکہ اپنے مُنہ بند رکھنا اور جب میں تمہیں للکارنے کا حکم دُوں تب للکارنا! ۱۱ اِس طرح اُس نے خداوند کے صندوق کا ایک بار شہر کے گِرد چکّر لگوایا۔ پھر وہ سب لشکر گاہ میں واپس ہُوئے اور رات وہیں کاٹی۔

۱۲ دوسرے دِن یشوعؔ صبح سویرے اُٹھا اور کاہنوں نے خداوند کا صندوق اُٹھایا۔ ۱۳ اور وہ سات کاہن نرسنگے لیے ہُوئے خداوند کے صندوق کے آگے آگے چل رہے تھے اور نرسنگے پھُونکتے جا رہے تھے۔ مُسلّح آدمی اُن کے آگے آگے تھے اور عقب والے سپاہی خداوند کے صندوق کے پیچھے اور نرسنگوں کی آواز گونجتی چلی جا رہی تھی۔ ۱۴ اِس طرح دوسرے دِن بھی اُنہوں نے شہر کے گرد ایک بار چکّر لگایا اور پھر لشکر گاہ میں آ گئے۔ وہ چھ دِن تک ایسا ہی کرتے رہے۔ ۱۵ ساتویں دِن وہ علی الصبح اُٹھ کر اِسی طرح شہر کے گرد گھومے۔ اُس دِن اُنہوں نے شہر کے سات چکّر لگائے۔ ۱۶ ساتویں بار جب کہ کاہنوں نے زور سے نرسنگے پھُونکے تب یشوعؔ نے لوگوں کو حکم دیا کہ للکارو! کیونکہ خداوند نے یہ شہر تمہیں دے دیا ہے! ۱۷ یہ شہر اور جو کچھ اِس کے اندر ہے سب خداوند کی نذر کیا جائے گا۔ صرف راحبؔ فاحشہ اور اُس کے ساتھ اُس کے گھر کے سب لوگ زندہ بچیں گے کیونکہ اُس نے ہمارے بھیجے ہُوئے جاسُوسوں کو پناہ دی تھی۔ ۱۸ لیکن نذر کی چیزوں کو ہاتھ نہ لگانا۔ کہیں اُن میں سے کوئی شَے لے کر اپنے اوپر تباہی نہ لے آنا۔ ایسا کرو گے تو تُم اِسرائیل کی لشکر گاہ پر تباہی لاؤ گے اور اُس پر کوئی آفت کھڑی کر دو گے۔ ۱۹ سب چاندی اور سونا اور پیتل اور لوہے کے سارے ظروف خداوند کے لیے مُقدّس ہیں اور وہ اُسی کے خزانہ میں جائیں گے۔

۲۰ پھر نرسنگے پھُونکے گئے اور لوگوں نے للکارنا شروع کیا اور جب نرسنگوں کی آواز سُن کر لوگوں نے زور سے للکارا تو دیوار گر گئی اور ہر آدمی سیدھا اندر کی طرف لپکا اور اُنہوں نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ ۲۱ اُنہوں نے شہر کو خداوند کی نذر کیا اور اُس کے اندر کی ہر جاندار چیز کو یعنی مردوں اور عورتوں، جوانوں اور بوڑھوں، مویشیوں، بھیڑوں اور گدھوں الغرض ہر کسی کو تلوار سے مار ڈالا۔

۲۲ یشوعؔ نے اُن دو آدمیوں سے جنہوں نے ملک میں جاسُوسی کی تھی کہا: اپنی قسم کے مطابق اُس فاحشہ کے گھر جاؤ اور اُسے اور جتنے لوگ اُس کے گھر میں ہوں، اُنہیں نکال لاؤ۔ ۲۳ چنانچہ وہ نوجوان جنہوں نے جاسُوسی کی تھی، اندر چلے گئے اور راحبؔ کو، اُس کے والدین اور بھائیوں اور اُن سب کو جو اُس کے ہاں تھے، نکال لائے۔ اُنہوں نے اُس کے پُورے خاندان کو نکال لیا اور اُنہیں بنی اِسرائیل کی لشکر گاہ کے باہر ایک جگہ بٹھا دیا۔

۲۴ پھر اُنہوں نے سارے شہر کو اور جو کچھ اُس میں تھا آگ لگا کر

پھونک ڈالا لیکن چاندی اور سونے کو اور پیتل اور لوہے کے ظروف کو خداوند کے گھر کے خزانہ میں محفوظ کر دیا۔ [۲۵] لیکن یشوعؔ نے راحبؔ فاحشہ اور اُس کے خاندان کو اور اُن سب کو جو اُس کے ساتھ تھے سلامت بچا لیا کیونکہ اُس نے اُن آدمیوں کو چھپایا تھا جنہیں یشوعؔ نے جاسُوسوں کے طور پر یریحوؔ بھیجا تھا اور آج کے دِن تک اُس کی بود و باش اِسرائیل کے بیچ میں ہے۔

[۲۶] اُس وقت یشوعؔ نے یہ قسم کھائی کہ وہ شخص خداوند کے حُضور ملعون ٹھہرے گا جو اِس یریحوؔ شہر کو پھر سے تعمیر کرنے کا بیڑا اُٹھائے:

وہ اپنے پہلوٹھے کی لاش پر
اُس کی بُنیاد رکھے گا؛
اور اپنے چھوٹے بیٹے کی جان گنوا کر
اُس کے پھاٹک لگوائے گا۔

[۲۷] اور خداوند یشوعؔ کے ساتھ تھا اور سارے ملک میں اُس کی شہرت پھیل گئی۔

عکنؔ کا گناہ

۷ لیکن بنی اِسرائیل نے نذر کی ہُوئی اشیاء میں خیانت کی۔ عکنؔ بن کرمیؔ بن زبدیؔ بن زارحؔ نے جو یہوداہؔ کے قبیلہ کا تھا اُن میں سے چند چیزیں لے لی تھیں اِس لیے خداوند کا قہر اِسرائیل پر بھڑکا۔

[۲] اور یشوعؔ نے یریحوؔ سے عیؔ کو جو بَیت ایلؔ کے مشرق میں بَیت آونؔ کے قریب واقع ہے کچھ لوگوں کو یہ کہہ کر بھیجا کہ جاؤ اور اُس علاقہ کا جائزہ لے کر آؤ۔ چنانچہ اُن لوگوں نے جا کر عیؔ کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

[۳] جب وہ یشوعؔ کے پاس لَوٹے تو کہا: سب لوگوں کو عیؔ جانے کی ضرورت نہیں۔ صرف دو یا تین ہزار مرد ہی جا کر اُسے قبضہ میں لے لیں۔ سب لوگوں کو زحمت نہ دے کیونکہ وہاں تھوڑے سے لوگ ہیں۔ [۴] چنانچہ تقریباً تین ہزار لوگوں نے چڑھائی کی لیکن عیؔ کے لوگوں نے اُنہیں مار بھگایا۔ [۵] اور اُن میں سے تقریباً چھتّیس آدمیوں کو مار بھی ڈالا اور شہر کے پھاٹک سے شبریمؔ تک اُن کا پیچھا کر کے ڈھلوان تک اُن کو مارتے چلے گئے۔ اِس وجہ سے سپاہیوں کے دلوں پر ہیبت طاری ہو گئی۔

[۶] یشوعؔ نے اپنے کپڑے پھاڑے اور وہ خداوند کے صندوق کے سامنے مُنہ کے بل زمین پر گر پڑا اور شام تک وہیں پڑا رہا۔ اِسرائیلی بزرگوں نے بھی ایسا ہی کیا اور اپنے سر پر خاک ڈالی۔ [۷] اور یشوعؔ نے کہا: ہائے! اَے خداوند تعالیٰ تُو اِس قوم کو اموریوں کے ہاتھوں میں دے کر تباہ کرنے کے لیے یردنؔ کے اِس پار کیوں لایا؟ کاش کہ ہم یردنؔ کے اُس پار ہی رہنے پر راضی ہو جاتے! [۸] اَے خداوند! اب جب کہ بنی اِسرائیل نے اپنے دُشمنوں کو پیٹھ دکھائی ہے تو میں کیا کہوں؟ [۹] کیونکہ کنعانی اور اِس ملک کے اور لوگ یہ سُن کر ہمیں گھیر لیں گے اور ہمارا نام زمین پر سے مٹا ڈالیں گے۔ پھر تُو اپنے بزرگ نام کے لیے کیا کرے گا؟

[۱۰] خداوند نے یشوعؔ سے کہا: اُٹھ کھڑا ہو جا۔ تُو کیوں اِس طرح اوندھا پڑا ہے؟ [۱۱] بنی اِسرائیل نے گناہ کیا ہے۔ اُنہوں نے میرے اُس عہد کو توڑا ہے جس پر میں نے اُنہیں قائم رہنے کا حکم دیا تھا۔ اُنہوں نے نذر کی ہُوئی چند چیزیں لی ہیں۔ اُنہوں نے چوری کی اور جھوٹ بولا اور اُنہیں اپنے اسباب میں رکھ دیا۔ [۱۲] اِسی وجہ سے بنی اِسرائیل اپنے دُشمنوں کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے۔ وہ اپنی پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں کیونکہ وہ تباہی کے مستحق قرار دیے گئے ہیں۔ اور اگر تُم اپنے بیچ میں سے نذر کی ہُوئی ہر چیز کو نیست و نابود نہ کرو گے تو آیندہ میں تمہارے ساتھ نہ رہوں گا۔

[۱۳] جا اور لوگوں کو پاک کر۔ اُن سے کہہ کہ کل کی تیّاری کے لیے اپنے آپ کو پاک کر لو کیونکہ خداوند اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ اَے اِسرائیلیو! تمہارے درمیان نذر کی ہُوئی چیز موجود ہے اور جب تک تُم اُسے دُور نہ کرو گے تُم اپنے دُشمنوں کے سامنے ٹھہر نہیں سکو گے۔

[۱۴] صبح کو تُم اپنے اپنے قبیلہ کے مطابق حاضر ہو جاؤ۔ اور جس قبیلہ کو خداوند پکڑے وہ ایک ایک خاندان کر کے آگے آئے۔ اور جس خاندان کو خداوند پکڑے وہ ایک ایک گھر کر کے آگے آئے اور جس گھر کو خداوند پکڑے وہ ایک ایک آدمی کر کے آگے آئے۔ [۱۵] جو کوئی نذر کی چیزوں کے ساتھ پکڑا جائے وہ اپنے تمام اسباب کے ساتھ آگ میں جلا دیا جائے گا۔ اُس نے خداوند کے عہد کو توڑا ہے اور بنی اِسرائیل میں شرمناک کام کیا ہے۔

[۱۶] یشوعؔ نے صبح سویرے اُٹھ کر اِسرائیلیوں کو قبیلہ بہ قبیلہ حاضر کیا اور یہوداہؔ کا قبیلہ پکڑا گیا۔ [۱۷] تب یہوداہؔ کے خاندان سامنے آئے اور زارحؔ کا خاندان پکڑا گیا۔ پھر زارحؔ کے تمام لوگوں کو سامنے لایا گیا اور زبدیؔ پکڑا گیا۔ [۱۸] یشوعؔ نے اُس کے خاندان کے ایک ایک مرد کو سامنے بُلایا اور یہوداہؔ کے قبیلہ کا عکنؔ پکڑا گیا جو زارحؔ کے بیٹے زبدیؔ کا پوتا اور کرمیؔ کا بیٹا تھا۔

[۱۹] تب یشوعؔ نے عکنؔ سے کہا: اَے میرے بیٹے! خداوند اِسرائیل کے خدا کی تمجید اور توصیف کر اور مجھے بتا کہ تُو نے کیا کِیا؟ مجھ سے کچھ نہ چھپا۔

[۲۰] عکنؔ نے کہا: یہ سچ ہے! میں نے خداوند اِسرائیل کے خدا کا گناہ کیا ہے۔ میں نے یہ کیا کہ [۲۱] جب میں نے لُوٹ کے مال میں بابلؔ کی

ایک خوبصورت چادر، دو سَو مِثقال چاندی اور پچاس مِثقال سونے کی ایک اینٹ دیکھی تو میں نے لالچ میں آ کر اُنہیں رکھ لیا۔ یہ چیزیں میرے خیمہ میں زمین میں چھپائی ہُوئی ہیں اور چاندی اُن کے نیچے ہے۔

۲۲ چنانچہ یشوع نے قاصِد بھیجے اور وہ دوڑتے ہُوئے خیمہ میں گئے اور اُنہوں نے دیکھا کہ وہ چیزیں اُس کے خیمہ میں چھپائی ہُوئی ہیں اور چاندی اُن کے نیچے ہے۔ ۲۳ اُنہوں نے وہ چیزیں خیمہ میں سے نکال لیں اور اُنہیں یشوع اور سب بنی اِسرائیل کے پاس لا کر خداوند کے حُضور پھیلا کر رکھ دیا۔

۲۴ تب یشوع نے سب اِسرائیلیوں سمیت زارح کے بیٹے عکن کو اور اُس چاندی اور چادر اور سونے کی اینٹ کو اور اُس کے بیٹے اور بیٹیوں کو اُس کے مویشیوں، گدھوں اور بھیڑوں کو، اُس کے خیمہ کو اُس کے پاس جو کچھ تھا، سب کو عکور کی وادی میں لے گیا۔ ۲۵ یشوع نے اُس سے کہا: تُو ہم پر یہ آفت کیوں لایا؟ آج کے دِن خداوند تجھ پر آفت نازل کرے گا۔

تب سب اِسرائیلیوں نے اُسے سنگسار کیا اور اُس کے باقی لوگوں کو بھی سنگسار کرنے کے بعد اُنہیں جلا دیا۔ ۲۶ اور اُنہوں نے عکن کے اوپر پتھّر چُن کر ایک ڈھیر کھڑا کر دیا جو آج کے دِن تک موجود ہے۔ تب خداوند کا قہر شدید ٹھنڈا پڑ گیا۔ اِس لیے وہ جگہ آج تک وادئ عکور کے نام سے مشہور ہے۔

عی کی تباہی

۸ تب خداوند نے یشوع سے کہا: خوف نہ کر اور ہراساں نہ ہو۔ سارے لشکر کو اپنے ساتھ لے جا اور عی پر چڑھائی کر دے کیونکہ میں نے عی کے بادشاہ، اُس کی رعایا، اُس کے شہر اور اُس کے ملک کو تیرے قبضہ میں کر دیا ہے۔ ۲ تُو عی اور اُس کے بادشاہ کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا جیسا یریحو اور اُس کے بادشاہ کے ساتھ کیا تھا لیکن اُن کا سارا مال و اسباب اور سارے مویشی تُم اپنے لیے مالِ غنیمت کے طور پر لے سکتے ہو۔ لہٰذا شہر کے پیچھے جا کر گھات میں لگے رہو۔

۳ لہٰذا یشوع اور لشکر کے تمام آدمی عی پر چڑھائی کرنے کے لیے نکل پڑے۔ اُس نے اپنے بہترین سُورماؤں میں سے تیس ہزار لوگوں کو چُن لیا اور اُنہیں رات ہی کو اِن احکام کے ساتھ روانہ کیا: ۴ غور سے سُنو! تُم شہر کے عقب میں گھات لگا کر بیٹھنا۔ شہر سے بہت دُور مت جانا اور سب کے سب چوکنّے رہنا۔ ۵ میں اپنے سب ساتھیوں سمیت شہر کی طرف بڑھوں گا اور جب وہ لوگ پہلے کی طرح ہمارے مقابل آئیں گے تو ہم اُن کے سامنے سے بھاگ نکلیں گے۔ ۶ وہ یہ سوچ کر کہ ہم پہلے کی طرح اُن کے سامنے سے بھاگ رہے ہیں، ہمارا تعاقب کریں گے۔ یہاں تک کہ ہم اُنہیں شہر سے دُور نکال لے جائیں گے۔ لہٰذا جب ہم اُن کے سامنے سے بھاگ نکلیں ۷ تب تُم گھات میں سے اُٹھ کر شہر پر قبضہ جما لینا۔ خداوند تمہارا خدا اُسے تمہارے قبضہ میں کر دے گا۔ ۸ تُم شہر کو اپنے قبضہ میں لینے کے بعد اُسے آگ لگا دینا۔ خداوند کے حکم کے مطابق کام کرنا۔ دیکھو میں نے تُمہیں حکم دے دیا ہے۔

۹ تب یشوع نے اُنہیں روانہ کیا اور وہ کمین گاہ میں پہنچ کر بَیت ایل اور عی کے درمیان، عی کے مغرب کی جانب جا کر بیٹھ گئے۔ لیکن یشوع لوگوں کے ساتھ رہا اور رات وہیں کاٹی۔

۱۰ صبح سویرے یشوع نے لوگوں کی حاضری لی اور بنی اِسرائیل کے بزرگوں کے ہمراہ آگے آگے عی کی جانب کوچ کیا۔ ۱۱ اور سب جنگی مرد جو اُس کے ساتھ تھے روانہ ہُوئے اور شہر کے نزدیک پہنچ کر اُس کے سامنے آ گئے۔ اُنہوں نے عی کے شمال میں جہاں ایک وادی تھی، اپنے ڈیرے ڈال دیے۔ ۱۲ یشوع نے پانچ ہزار لوگوں کو لے کر اُنہیں بَیت ایل اور عی کے درمیان شہر کے مغرب کی جانب گھات میں بٹھا دیا۔ ۱۳ اُنہوں نے سارے سپاہیوں کو جو شہر کے شمال میں ڈیروں میں تھے اور جو مغرب کی جانب گھات میں بیٹھے ہُوئے تھے اپنی اپنی جگہ پر تعینات کر دیا۔ اُسی رات یشوع وادی میں گیا۔

۱۴ جب عی کے بادشاہ نے یہ دیکھا تو وہ اور شہر کے سب لوگ صبح سویرے جلدی جلدی باہر نکلے اور ارباہ کے سامنے مقامِ معیّنہ پر اِسرائیلیوں سے لڑنے کے لیے پہنچ گئے۔ لیکن اُسے علم نہ تھا کہ شہر کے عقب میں لوگ اُس کی گھات میں بیٹھے ہُوئے ہیں۔ ۱۵ تب یشوع اور سب اِسرائیلی یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ پسپا ہو گئے ہیں، بیابان کی طرف بھاگ نکلے۔ ۱۶ عی کے تمام لوگوں کو اُن کا تعاقب کرنے کے لیے بلایا گیا اور اُنہوں نے یشوع کا تعاقب کیا اور اِس طرح سے وہ شہر سے کافی دُور نکل گئے۔ ۱۷ اور عی اور بَیت ایل میں کوئی آدمی نہ رہا جو اِسرائیلیوں کے پیچھے نہ گیا ہو۔ اُنہوں نے شہر کو کھلا چھوڑ دیا اور اِسرائیلیوں کے تعاقب میں روانہ ہو گئے۔

۱۸ تب خداوند نے یشوع سے کہا: جو نیزہ تیرے ہاتھ میں ہے اُسے عی کی طرف بڑھا کیونکہ میں اُس شہر کو تیرے ہاتھ میں دے رہا ہُوں۔ لہٰذا یشوع نے اپنا برچھا عی کی طرف بڑھایا۔ ۱۹ اُس کے ایسا کرتے ہی گھات میں بیٹھے ہُوئے لوگ فوراً اپنی اپنی جگہوں سے اُٹھے اور دوڑ کر شہر میں داخل ہو گئے اور اُسے اپنے قبضہ میں لے لیا اور فوراً آگ لگا دی۔

۲۰ عی کے لوگوں نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو اُنہیں شہر کا دُھواں آسمان کی طرف اُٹھتا ہُوا نظر آیا لیکن اُنہیں کسی بھی طرف سے بچ نکلنے کا موقع نہ تھا کیونکہ جو اِسرائیلی بیابان کی طرف بھاگ گئے تھے، پلٹے اور اپنا تعاقب

کرنے والوں پر ٹُوٹ پڑے۔ [۲۱] جب یشوع اور سب اِسرائیلیوں نے دیکھا کہ گھات میں بیٹھے ہُوئے لوگوں نے شہر کو لے لیا ہے اور شہر سے دھواں اُٹھ رہا ہے تو اُنہوں نے پلٹ کر عَی کے لوگوں پر حملہ کیا۔ [۲۲] گھات میں بیٹھے ہُوئے لوگوں نے بھی شہر سے نکل کر اُن کا مقابلہ کیا۔ اِس طرح وہ بیچ میں پھنس گئے اور اسرائیلی اُن کی دونوں جانب تھے۔ اسرائیلیوں نے اُنہیں مار گرایا یہاں تک کہ اُن میں سے نہ تو کوئی زندہ بچا اور نہ کوئی بھاگ سکا۔ [۲۳] لیکن اُنہوں نے عَی کے بادشاہ کو زندہ گرفتار کر لیا اور اُسے یشوع کے پاس لے آئے۔

[۲۴] جب اِسرائیلیوں نے عَی کے سب لوگوں کو کھیتوں اور بیابان میں جہاں اُنہوں نے اُن کا تعاقب کیا تھا مار ڈالا اور اُن میں سے ہر ایک تلوار کا لقمہ بن گیا تو سب اسرائیلی عَی کو لَوٹے اور جتنے لوگ وہاں تھے اُنہیں بھی مَوت کے گھاٹ اُتار دیا۔ [۲۵] اُس دِن مرد اور عورتیں کل ملا کر بارہ ہزار لوگ مارے گئے اور وہ سب عَی کے باشندے تھے۔ [۲۶] کیونکہ جب تک یشوع نے عَی کے سب باشندوں کو ہلاک نہیں کیا اُس نے اپنا وہ ہاتھ نہیں ہٹایا جس میں وہ نیزہ پکڑے ہُوئے تھا۔ [۲۷] البتہ اِسرائیلیوں نے خداوند کے یشوع کو دیے ہُوئے حکم کے مطابق اُس شہر کے مویشیوں اور مالِ غنیمت کو لُوٹ کر اپنے قبضہ میں لے لیا۔

[۲۸] چنانچہ یشوع نے عَی کو جلا کر ہمیشہ کے لیے کھنڈروں کا ڈھیر بنا دیا جو آج کے دِن تک ویران پڑا ہے۔ [۲۹] اُس نے عَی کے بادشاہ کو ایک درخت پر لٹکا دیا اور شام تک اُسے وہیں لٹکا رہنے دیا۔ غروبِ آفتاب کے وقت یشوع نے حکم دیا کہ اُس کی لاش کو درخت سے اُتار کر شہر کے پھاٹک کے سامنے پھینک دیا جائے اور اُنہوں نے اُس پر پتھّروں کا انبار لگا دیا جو آج کے دِن تک موجود ہے۔

کوہِ عیبال پر نیا معاہدہ

[۳۰] تب یشوع نے کوہِ عیبال پر خداوند اسرائیل کے خدا کے لیے ایک مذبح بنایا۔ [۳۱] خداوند کے خادِم مُوسیٰ نے جو حکم اِسرائیلیوں کو دیا تھا اور جیسا مُوسیٰ کی شریعت کی کتاب میں لکھا ہے اُسی کے مطابق اُس نے وہ مذبح ایسے پتھّروں سے بنایا جن کو کسی آہنی اوزار سے نہیں تراشا گیا تھا۔ اِس مذبح پر اُنہوں نے خداوند کے لیے سوختنی قربانیاں اور سلامتی کے ذبیحے پیش کیے۔ [۳۲] وہاں یشوع نے اِسرائیلیوں کے سامنے اُن پتھّروں پر اُس شریعت کی ایک نقل کندہ کی جسے مُوسیٰ نے اپنے ہاتھوں سے لکھا تھا۔ [۳۳] سب اِسرائیلی خواہ وہ دیسی تھے یا بدیسی اپنے بزرگوں منصبداروں اور قاضیوں سمیت خداوند کے عہد کا صندوق اُٹھانے والے لاوی کاہنوں کی طرف رُخ کر کے صندوق کے اِدھر اُدھر کھڑے ہو گئے۔ اُن میں سے آدھے لوگ کوہِ گرزیم کے سامنے اور آدھے کوہِ عیبال کے سامنے کھڑے تھے جیسا کہ خداوند کے خادِم مُوسیٰ نے حکم دیا تھا کہ وہ بنی اِسرائیل کو برکت دیں۔

[۳۴] اُس کے بعد یشوع نے شریعت کا وہ کلام پڑھ کر سُنایا جس میں برکتیں بھی ہیں اور لعنتیں بھی ٹھیک اُسی طرح سے جس طرح کہ وہ شریعت کی کتاب میں درج ہیں۔ [۳۵] جتنی باتوں کا مُوسیٰ نے حکم دیا تھا اُن میں سے کوئی بات ایسی نہ تھی جسے یشوع نے عورتوں بچّوں اور اُن کے ساتھ رہنے والے پردیسیوں سمیت بنی اِسرائیل کی ساری جماعت کو پڑھ کر نہ سُنائی ہو۔

جبعونیوں کا فریب

۹ اور جب اُن سب حِتّی، اموری، کنعانی، فرزّی، حوّی اور یبوسی بادشاہوں نے جو یردن کے مغرب میں کوہستانی ملک اور نشیبی علاقہ میں اور لبنان تک بڑے سمندر کے تمام ساحلی علاقہ میں رہتے تھے یہ سُنا [۲] تو وہ یشوع اور اِسرائیلیوں سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہُوئے۔

[۳] البتہ جب جبعون کے باشندوں نے سُنا کہ یشوع نے یریحو اور عَی کے ساتھ کیا کِیا ہے [۴] تو اُنہوں نے ایک چال چلی۔ وہ ایک نمائندہ وفد کے بھیس میں نکل پڑے جن کے گدھوں پر پُرانے بورے اور پُرانی پھٹی ہُوئی اور مرمّت کی ہُوئی شراب کی مشکیں لدی ہُوئی تھیں۔ [۵] اُن آدمیوں نے اپنے پاؤں میں پُرانی پیوند لگی ہُوئی جُوتیاں اور بدن پر پُرانے کپڑے پہنے اور اُن کا سفر کا توشہ سُوکھی اور پھپھوندی لگی ہُوئی روٹی پر مشتمل تھا۔ [۶] تب وہ جلجال کی لشکرگاہ میں یشوع کے پاس گئے اور اُس سے اور سب اِسرائیلی مردوں سے کہا کہ ہم ایک دُور کے ملک سے آئے ہیں اِس لیے ہمارے ساتھ معاہدہ کرو۔

[۷] اِسرائیل کے مردوں نے اِن حوّیوں سے کہا: لیکن تُم شاید ہمارے قریب ہی رہتے ہو پھر ہم تُم سے معاہدہ کیسے کر سکتے ہیں؟

[۸] اُنہوں نے یشوع سے کہا: ہم تیرے خادِم ہیں۔

لیکن یشوع نے اُن سے پُوچھا کہ تُم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟

[۹] اُنہوں نے جواب دیا: تیرے خادِم بہت دُور کے ایک ملک سے خداوند تیرے خدا کی شہرت کے باعث آئے ہیں کیونکہ جو کچھ اُس نے مصر میں کیا ہم نے اُس کا ذکر سُنا ہے۔ [۱۰] اور جو کچھ اُس نے یردن کے مشرق میں اموریوں کے دو بادشاہوں کے ساتھ کیا یعنی حسبون کے بادشاہ سیحون اور بسن کے بادشاہ عوج کے ساتھ جو عستارات میں حکومت کرتا تھا۔ [۱۱] اور ہمارے سب بزرگوں اور ہمارے ملک کے سب باشندوں نے ہم سے کہا کہ اپنے ساتھ زادِراہ لو اور جا کر اُن سے ملو اور اُن

سے کہو کہ ہم تمہارے خادِم ہیں سو ہمارے ساتھ معاہدہ کرلو۔ ۱۲ جس دِن ہم تُم سے ملنے نکلے اُس دِن یہ روٹی جو ہم نے اپنے گھر سے لی تھی گرم تھی مگر اب دیکھو وہ سوکھ گئی ہے اور اُس میں پھپھوندی لگ گئی ہے۔ ۱۳ اور یہ مشکیں جو ہم نے بھر کر ساتھ لی تھیں نئی تھیں مگر اب دیکھو یہ پھٹی جا رہی ہیں۔ اور ہمارے کپڑے اور جُوتے طویل سفر کے باعث پُرانے ہو چُکے ہیں۔

۱۴ اِسرائیل کے مَردوں نے خداوند سے پُوچھے بغیر اُن کے توشہ میں سے کچھ لے کر چکھا۔ ۱۵ تب یشوؔع نے اُن کے ساتھ صلح کا اور جان بخشی کا معاہدہ کیا اور جماعت کے بزرگوں نے قسم کھا کر اُس کی تصدیق کی۔

۱۶ جبعونیوں سے معاہدہ کرنے کے تین دِن بعد اِسرائیلیوں نے سُنا کہ وہ تو اُن کے پڑوسی تھے جو اُن کے نزدیک ہی رہتے تھے ۱۷ اور بنی اِسرائیل کُوچ کر کے تیسرے دِن اُن کے شہروں جبعوؔن، کفیرؔہ، بیروت اور قریت یعریم میں آئے۔ ۱۸ لیکن بنی اِسرائیل اُن پر حملہ آور نہ ہُوئے کیونکہ جماعت کے بزرگوں نے خداوند اِسرائیل کے خدا کی قسم کھائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اُنہیں ہلاک نہیں کریں گے۔

ساری جماعت بزرگوں کے خلاف کڑکڑانے لگی۔ ۱۹ لیکن بزرگوں نے اُنہیں جواب دیا کہ ہم نے اُن سے خداوند اِسرائیل کے خدا کی قسم کھا کر وعدہ کیا ہے اِس لیے ہم اُنہیں چھُو بھی نہیں سکتے۔ ۲۰ ہم اُن کے ساتھ یہی کریں گے کہ اُنہیں جینے دیں تا کہ اُن سے کھائی ہُوئی قسم کو توڑنے کے سبب سے ہم پر قہر نازل نہ ہو۔ ۲۱ اُنہوں نے مزید کہا کہ ہم اُنہیں جینے دیں گے لیکن وہ ساری جماعت کے لیے لکڑہارے اور پانی بھرنے والے بنیں گے۔ اِس طرح سارے بزرگ اپنے وعدہ پر قائم رہے۔

۲۲ تب یشوؔع نے جبعونیوں کو بلا کر کہا: تُم نے یہ کہہ کر ہمیں دھوکا کیوں دیا کہ ہم تُم سے بہت دُور رہتے ہیں حالانکہ تُم ہمارے نزدیک ہی رہتے ہو؟ ۲۳ لہٰذا تُم لعنتی ٹھہرے اور تُم ہمیشہ میرے خدا کے گھر کے لیے لکڑہاروں اور پانی بھرنے والوں کی طرح خدمت کرتے رہوگے۔

۲۴ اُنہوں نے یشوؔع کو جواب دیا: تیرے خادِموں کو صاف صاف بتایا گیا تھا کہ کس طرح خداوند تیرے خدا نے اپنے خادِم مُوسیٰ کو حکم دیا تھا کہ وہ تمہیں تمام ملک دے دے گا اور اُس کے باشندوں کو تمہارے سامنے سے نیست و نابود کر دے گا۔ یہ سُن کر ہمیں جان کے لالے پڑ گئے اور ہم ایسا کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ۲۵ اب ہم تیرے ہاتھوں میں ہیں۔ اب جیسا تجھے بھلا اور مناسب لگے ویسا سلوک ہمارے ساتھ کر۔

۲۶ پس یشوؔع نے اُنہیں بنی اِسرائیل کے ہاتھ سے بچا لیا اور یوں اُن کی جان بچ گئی۔ ۲۷ اُس دِن اُس نے جبعونیوں کو جماعت کے لیے اور خداوند کے چُنے ہُوئے مقام پر بنائے جانے والے مذبح کے لیے لکڑہارے اور پانی بھرنے والے مقرّر کیا اور آج تک وہ یہی کام کرتے چلے آ رہے ہیں۔

سورج کا ٹھہر جانا

۱۰ اور جب یروشلیم کے بادشاہ ادونی صدق نے سُنا کہ یشوع نے عَیؔ کو سر کر کے اُسے نیست و نابود کر دیا ہے اور جیسا اُس نے یریحوؔ اور اُس کے بادشاہ کے ساتھ کیا ویسا ہی عَیؔ اور اُس کے بادشاہ کے ساتھ کیا اور جبعوؔن کے باشندوں نے اِسرائیل کے ساتھ صلح کا عہد باندھا ہے اور وہ اُن کے بیچ رہنے لگے ہیں ۲ تو وہ اور اُس کی رعایا اِس خبر سے نہایت خوفزدہ ہُوئے کیونکہ جبعوؔن ایک شاہی شہر کی مانند نہایت اہم شہر تھا۔ وہ عَیؔ سے بھی بڑا تھا اور اُس کے سبھی مرد سورما تھے۔ ۳ اِس لیے یروشلیم کے بادشاہ ادونی صدق نے حبروؔن کے بادشاہ ہوہام اور یرموؔت کے بادشاہ پیرام اور لکیسؔ کے بادشاہ یافیع اور عجلوؔن کے بادشاہ دبیر کو یوں کہلا بھیجا کہ ۴ جبعوؔن پر حملہ کرنے کے لیے میری کمک کو آؤ کیونکہ اُس نے یشوؔع اور اِسرائیلیوں سے صلح کر لی ہے۔

۵ تب یروشلیم، حبروؔن، یرموؔت، لکیسؔ اور عجلوؔن کے پانچوں امُوری بادشاہوں نے اپنی فوجیں اِکٹھی کر لیں۔ اُنہوں نے اپنی تمام افواج کے ساتھ کُوچ کیا اور اُنہیں جبعوؔن کے مقابل تعینات کر کے اُس پر حملہ کر دیا۔

۶ تب جبعوؔن کے لوگوں نے جلجاؔل کی لشکر گاہ میں یشوؔع کو پیغام بھیجا کہ اپنے خادِموں سے دست بردار نہ ہو۔ جلد ہمارے پاس پہنچ کر ہمیں بچا۔ ہماری مدد کر کیونکہ کوہستانی ملک کے سب بادشاہ اِکٹھے ہو کر ہمارے خلاف فوج کشی کرنے والے ہیں۔

۷ تب یشوؔع سب زبردست سورماؤں سمیت اپنے تمام لشکر کو لے کر جلجاؔل سے چل پڑا ۸ اور خداوند نے یشوؔع سے کہا: اُن سے نہ ڈر۔ مَیں نے اُنہیں تیرے ہاتھ میں کر دیا ہے۔ اُن میں سے کوئی بھی تیرا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

۹ یشوؔع جلجاؔل سے تمام رات کُوچ کرتا ہُوا اچانک اُن پر ٹُوٹ پڑا۔ ۱۰ خداوند نے اُنہیں اِسرائیلیوں کے سامنے پراگندہ کر دیا۔ یشوع نے اُنہیں شکست دی اور جبعوؔن میں عظیم فتح حاصل کی۔ اِسرائیلیوں نے بَیت حَوُروؔن تک جانے والی سڑک پر اُن کا تعاقب کیا اور عزیقاہ اور مقیدہ تک اُن کو مارتے چلے گئے۔ ۱۱ جب وہ بَیت حَوُروؔن کے اُتار سے عزیقاہ تک اِسرائیلیوں کے سامنے سے بھاگ رہے تھے تو خداوند نے آسمان سے اُن کے اوپر بڑے بڑے اولے برسائے اور اُن میں اولوں سے مرنے والوں کی تعداد اسرائیلیوں کی تلواروں کا لقمہ بننے والوں سے کہیں

زیادہ تھی۔

۱۲ جس دِن خداوند نے اموریوں کو اِسرائیلیوں کے قابو میں کیا اُس دِن یشوع نے خداوند کے حضور بنی اِسرائیل کے سامنے یہ کہا:

اَے سورج تُو جبعون پر،
اَے چاند تُو وادیِ ایالون میں رُک جا۔
۱۳ اور سورج ساکن رہا،
اور چاند ٹھہرا رہا،
جب تک قوم نے اپنے دشمنوں سے انتقام نہ لے لیا۔

جیسا کہ آشر کی کتاب میں لکھا ہے:

سورج آسمان کے بیچوں بیچ ٹھہرا رہا اور تقریباً سارا دِن ڈوبنے میں جلدی نہ کی۔ ۱۴ اور ایسا دِن نہ اِس سے پہلے کبھی ہُوا اور نہ اِس کے بعد ہوگا جس میں خداوند نے کسی آدمی کی بات سُنی ہو۔ یقیناً خداوند اِسرائیل کی خاطر لڑ رہا تھا!

۱۵ تب یشوع سب اِسرائیلیوں سمیت جلجال کی لشکرگاہ میں لَوٹ آیا۔

پانچ اموری بادشاہوں کی موت

۱۶ اور وہ پانچوں بادشاہ بھاگ کر مقیدہ کے غار میں جا چھپے۔ ۱۷ جب یشوع کو یہ خبر ملی کہ وہ پانچوں بادشاہ مقیدہ کے غار میں چھپے ہُوئے ہیں ۱۸ تو اُس نے حکم دیا کہ غار کے مُنہ پر بڑے بڑے پتّھر لُڑھکا دو اور چند آدمیوں کو اُس کی نگرانی کے لیے تعینات کر دو۔ ۱۹ لیکن تُم نہ رُکو! اپنے دشمنوں کا تعاقب کرو اور پیچھے سے اُن پر حملہ کر دو۔ وہ اپنے اپنے شہروں تک پہنچنے نہ پائیں کیونکہ خداوند تمہارے خدا نے اُنہیں تمہارے ہاتھ میں کر دیا ہے۔

۲۰ اِس طرح یشوع اور اِسرائیلیوں نے اُنہیں نیست و نابود کر دیا۔ تقریباً ہر آدمی مارا گیا لیکن چند ایک جو بچ گئے اپنے اپنے فصیل دار شہر میں پہنچ گئے۔ ۲۱ تب سارا لشکر خیر و عافیت کے ساتھ مقیدہ کی لشکرگاہ میں یشوع کے پاس لَوٹ آیا اور کسی نے اِسرائیلیوں کے خلاف ایک لفظ بھی نہ کہا۔

۲۲ تب یشوع نے حکم دیا کہ غار کا مُنہ کھولو اور اُن پانچوں بادشاہوں کو نکال کر میرے پاس لے آؤ۔ ۲۳ تب اُنہوں نے یروشلیم، حبرون، یرموت، لکیس اور عجلون کے اُن پانچ بادشاہوں کو غار میں سے باہر نکالا۔ ۲۴ جب وہ اُن بادشاہوں کو یشوع کے پاس لے آئے تب اُس نے اِسرائیل کے سب آدمیوں کو بلایا اور اُس نے لشکر کے اُن سرداروں کو جو اُس کے ساتھ آئے تھے حکم دیا کہ یہاں آ کر اپنے اپنے پاؤں اِن بادشاہوں کی گردن پر رکھو۔ چنانچہ اُنہوں نے آگے آ کر اپنے اپنے پاؤں اُن کی گردنوں پر رکھ دیئے۔

۲۵ یشوع نے اُن سے کہا: خوف نہ کرو اور ہراساں نہ ہو۔ مضبوط بنو اور حوصلہ رکھو۔ اُن تمام دشمنوں کے ساتھ خداوند ایسا ہی کرے گا جن کا تُم مقابلہ کرو گے۔ ۲۶ تب یشوع نے اُن بادشاہوں کو مارا اور قتل کر دیا اور اُنہیں پانچ درختوں پر لٹکا دیا اور شام تک وہ درختوں پر لٹکے رہے۔ ۲۷ سورج کے ڈوبتے وقت یشوع کے حکم کے مطابق اُنہیں درختوں پر سے اُتارا گیا اور اُسی غار میں پھینک دیا گیا جہاں وہ چھپے ہُوئے تھے اور غار کے مُنہ پر بڑے بڑے پتّھر رکھ دیئے گئے جو آج تک وہیں ہیں۔

۲۸ اُسی دِن یشوع نے مقیدہ کو سر کر لیا اور اُسے اور اُس کے بادشاہ کو تہِ تیغ کیا اور اُس میں کے ہر شخص کو نیست و نابود کر دیا۔ اُس نے کسی کو باقی نہ چھوڑا اور مقیدہ کے بادشاہ کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جو یریحو کے بادشاہ کے ساتھ کیا تھا۔

جنوبی شہروں کی تسخیر

۲۹ پھر یشوع سب بنی اِسرائیل سمیت مقیدہ سے لبناہ کو گیا اور اُس پر حملہ کیا۔ ۳۰ خداوند نے وہ شہر اور اُس کے بادشاہ کو بھی اِسرائیلیوں کے ہاتھ میں دے دیا۔ یشوع نے اُسے اور اُس کے شہر کے ہر جاندار کو تہِ تیغ کر ڈالا۔ اُس نے وہاں کسی کو زندہ نہ چھوڑا اور اُس نے وہاں کے بادشاہ کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا جیسا یریحو کے بادشاہ کے ساتھ کیا تھا۔

۳۱ پھر یشوع سب بنی اِسرائیل سمیت لبناہ سے لکیس کو گیا۔ اُس نے اُس کے مقابل مورچہ باندھا اور اُس پر حملہ کیا۔ ۳۲ خداوند نے لکیس کو اِسرائیلیوں کے حوالہ کیا اور یشوع نے دوسرے دِن اُسے لے لیا اور اُس نے اُس شہر اور اُس کے اندر کے ہر جاندار کو تہِ تیغ کیا ٹھیک اُسی طرح جیسے اُس نے لبناہ کے ساتھ کیا تھا۔ ۳۳ اِسی اثنا میں جزر کا بادشاہ ہورم، لکیس کی مدد کے لیے آ پہنچا لیکن یشوع نے اُسے اور اُس کی فوج کو شکست دی۔ یہاں تک کہ کوئی شخص زندہ نہ بچا۔

۳۴ پھر یشوع سب بنی اِسرائیل سمیت لکیس سے عجلون کو گیا۔ اُنہوں نے اُس کے مقابل مورچے باندھے اور اُس پر حملہ کیا۔ ۳۵ اُنہوں نے اُسے اسی روز سر کر لیا اور اُسے تہِ تیغ کیا اور اُس میں جو بھی جاندار تھا اُسے نیست و نابود کر دیا ٹھیک اُسی طرح جس طرح اُس نے لکیس کے ساتھ کیا تھا۔

۳۶ پھر یشوع سب بنی اِسرائیل سمیت عجلون سے حبرون کو گیا اور اُس پر حملہ کیا۔ ۳۷ اُنہوں نے اُس شہر کو لے لیا اور اُسے اُس کے بادشاہ اُس کے دیہاتوں اور اُس کے اندر کے ہر جاندار کو تہِ تیغ کر ڈالا۔ اُنہوں

نے کسی کو زندہ نہ چھوڑا اور عجلوؔن کی طرح اُنہوں نے اُس کا اور اُس کے اندر کے ہر جاندار کا بالکل صفایا کر دیا۔
[۳۸] پھر یشوؔع سب بنی اِسرائیل سمیت لَوٹ کر دبیؔر پر حملہ آور ہُوا [۳۹] اُنہوں نے اُس شہر اُس کے بادشاہ اور اُس کے قصبوں کو لے لیا اور اُنہیں تہِ تیغ کر ڈالا۔ اُنہوں نے اُس میں کے ہر جاندار کو بالکل نیست و نابود کر دیا اور کسی کو زندہ نہ چھوڑا۔ اُنہوں نے دبیر اور اُس کے بادشاہ کے ساتھ وہی کیا جو لبناؔہ اور اُس کے بادشاہ اور حبروؔن کے ساتھ کیا تھا۔

[۴۰] اِس طرح یشوؔع نے کوہستانی ملک، جنوبی خطّہ، مغربی پہاڑیوں کے دامن اور نشیب کے ملک سمیت اُس پورے علاقہ کو اُن کے سب بادشاہوں سمیت تسخیر کر لیا۔ اُس نے کسی کو زندہ نہ چھوڑا۔ اور خداوند اِسرائیل کے خدا کے حکم کے مطابق ہر جاندار کو بالکل نیست و نابود کر دیا۔ [۴۱] اور یشوؔع نے قادِس برنیؔع سے لے کر غزّؔہ تک اور جشؔن سے لے کر جبعوؔن تک کے سارے علاقہ کو تسخیر کر لیا۔ [۴۲] اِن سب بادشاہوں اور اُن کے ملکوں کو یشوؔع نے ایک ہی معرکہ میں شکست دی کیونکہ خداوند اِسرائیل کا خدا اِسرائیل کی خاطر لڑا۔
[۴۳] تب یشوؔع سارے بنی اِسرائیل سمیت جلجاؔل کی لشکر گاہ میں لَوٹ آیا۔

شمالی ملکوں کے بادشاہوں کی شکست

۱۱ جب حصُوؔر کے بادشاہ یابیؔن نے یہ سُنا تو اُس نے مدُوؔن کے بادشاہ یوباب اور سمرون اور اکشاؔف کے بادشاہوں [۲] اور اُن بادشاہوں کو جو شمال کی جانب کوہستانی ملک میں کنرّؔت کے جنوب کے اراباہ میں مغربی پہاڑوں کے دامن میں اور نافت دور میں رہتے تھے۔ [۳] اور مشرق اور مغرب میں رہنے والے کنعانیوں اور اموریوں حِتّیوں فرزّیوں اور کوہستانی ملک کے یبُوسیوں اور حرموؔن کے نیچے مصفاہ کے علاقہ میں رہنے والے حِوّیوں کو بلوا بھیجا۔ [۴] وہ اپنی تمام افواج اور کثیر التعداد گھوڑوں اور رتھوں کے ساتھ چلے آئے۔ اُس بھاری لشکر کی تعداد سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند تھی۔ [۵] اُن سب بادشاہوں نے اپنی فوجیں جمع کیں اور میروؔم کی جھیل کے پاس اِکٹھے ڈیرے ڈالے تا کہ اِسرائیلیوں سے لڑیں۔
[۶] خداوند نے یشوؔع سے کہا: اُن سے نہ ڈر کیونکہ کل اِسی وقت مَیں اُن سب کو ہلاک کر کے اِسرائیل کے حوالہ کر دوں گا۔ تُو اُن کے گھوڑوں کی کونچیں کاٹ ڈالنا اور اُن کے رتھ جلا دینا۔
[۷] چنانچہ یشوؔع اور اُس کا سارا لشکر میروؔم کی جھیل پر اچانک پہنچ کر اُن پر ٹُوٹ پڑا۔ [۸] اور خداوند نے اُنہیں اِسرائیلیوں کے ہاتھ میں کر دیا۔ اُنہوں نے اُنہیں شکست دی اور بڑے شہر صَیدا مسرفات المائم اور مشرق میں مصفاؔہ کی وادی تک اُن کا تعاقب کیا یہاں تک کہ اُن میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑا۔ [۹] یشوؔع نے خداوند کے حکم کے مطابق اُن کے ساتھ سلوک کیا یعنی اُن کے گھوڑوں کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اُن کے رتھ جلا دیے۔

[۱۰] اُس وقت یشوؔع نے پلٹ کر حصُوؔر پر قبضہ کر لیا اور اُس کے بادشاہ کو تلوار سے مار ڈالا۔ (حصُوؔر پہلے اُن سب سلطنتوں کا سردار تھا)۔ [۱۱] اُنہوں نے اُس کے ہر باشندے کو تلوار سے مار ڈالا۔ اُنہیں بالکل نیست و نابود کر دیا اور کسی مُتنفّس کو زندہ نہ چھوڑا۔ پھر اُس نے حصُوؔر کو آگ لگا کر جلا دیا۔
[۱۲] یشوؔع نے اُن سب شاہی شہروں کو اور اُن کے بادشاہوں کو زیر کر کے تہِ تیغ کر دیا اور خداوند کے خادِم مُوسیٰؔ کے حکم کے مطابق اُنہیں نیست و نابود کر دیا۔ [۱۳] تاہم اِسرائیلیوں نے ٹیلوں پر بسے ہُوئے شہروں کو کبھی سپردِ آتش نہیں کیا سِوا حصُوؔر کے جسے یشوؔع نے پھونک دیا تھا۔ [۱۴] بنی اِسرائیل نے اِن شہروں کا تمام مالِ غنیمت اور مویشی اپنے قبضہ میں لے لیے لیکن تمام لوگوں کو اُنہوں نے تلوار سے قتل کر کے بالکل نیست و نابود کر دیا اور کسی مُتنفّس کو زندہ نہ چھوڑا۔ [۱۵] جس طرح خداوند نے اپنے خادِم مُوسیٰؔ کو حکم دیا تھا اُسی کے مطابق مُوسیٰؔ نے یشوؔع کو حکم دیا اور یشوؔع نے ویسا ہی کیا۔ اُس نے خداوند کے مُوسیٰؔ کو دیے ہُوئے تمام احکام پر پُوری طرح عمل کیا۔
[۱۶] چنانچہ یشوؔع نے سارا علاقہ لے لیا یعنی وہ کوہستانی ملک سارا جنوبی قطعہ جشؔن کا سارا علاقہ مغربی پہاڑوں کے دامن کا علاقہ اراباہ اور اِسرائیل کے پہاڑوں اور اُن کے دامن کا علاقہ۔
[۱۷] اور کوہِ خلق جو سعِیؔر کی چڑھائی پر ہے اور بعل جد جو لُبنان کی وادی میں کوہِ حرموؔن کے نیچے ہے۔ اُس نے اُن کے سب بادشاہوں کو پکڑ کر مارا اور قتل کر دیا۔ [۱۸] یشوؔع اُن سب بادشاہوں سے عرصۂ دراز تک جنگ کرتا رہا۔ [۱۹] جبعوؔن میں رہنے والے حِوّیوں کے علاوہ کسی شہر نے اِسرائیلیوں کے ساتھ صلح کا معاہدہ نہیں کیا بلکہ سب کو اُنہوں نے لڑ کر جیتا [۲۰] کیونکہ خداوند نے اِسرائیلیوں سے جنگ کرنے کے لیے اُن کے دل سخت کر دیے تھے تا کہ جیسا خداوند نے مُوسیٰؔ کو حکم دیا تھا اُس کے مطابق یشوؔع اُنہیں بالکل نیست و نابود کر دے اور اُن پر رحم کیے بغیر اُن کا نام و نشان مِٹا دے۔
[۲۱] اُس وقت یشوؔع نے کوہستانی ملک میں آ کر حبروؔن دبیر

اور عناب اور یہوداہ اور اسرائیل کے تمام پہاڑی علاقہ سے عناقیوں کا صفایا کر دیا اور اُنہیں اور اُن کے شہروں کو بالکل نیست و نابود کر دیا۔ [22] اسرائیل کے ملک میں کوئی عناقی باقی نہ رہا۔ صرف غزّہ جات اور اشدود میں چند ایک باقی بچے۔ [23] لہٰذا جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا اُس کے مطابق یشوع نے تمام ملک فتح کر کے اُسے اسرائیلیوں کو اُن کے قبیلوں کے لحاظ سے میراث میں دے دیا اور ملک کو جنگ سے فراغت ملی۔

شکست خوردہ بادشاہ

۱۲ یردن کے مشرق میں ارنون کی وادی سے لے کر حرمون کے پہاڑ تک اراباہ کے مشرق کے علاقہ سمیت جن ممالک کے بادشاہوں کو اسرائیلیوں نے شکست دی اور اُن کے ممالک پر قبضہ کر لیا اُن کی فہرست یہ ہے:

[2] امُوریوں کا بادشاہ سیحون، جو حسبون میں حکمران تھا جو ارنون کی وادی کے کنارے کے عروعیر سے لے کر یعنی وادی کے بیچ سے یبّوق ندی تک جو عمونیوں کی سرحد ہے حکومت کرتا تھا۔ اُس میں آدھا جلعاد شامل ہے [3] اور وہ اراباہ کے مشرقی علاقہ پر، بحرِ کنّرت سے لے کر اراباہ کے سمندر یعنی دریائے شور تک اور بیت یسیموت تک اور پھر جنوب کی جانب پسگہ کی ڈھلانوں کے نچلے حصّہ پر حکومت کرتا تھا۔

[4] اور بسن کے بادشاہ عوج کی سلطنت جو رفائیم کی بقیہ نسل سے تھا اور عستارات اور ادرعی میں حکومت کرتا تھا۔ [5] اور وہ کوہِ حرمون سلکہ اور سارے بسن میں جسُوریوں اور معکاتیوں کی سرحد تک اور حسبون کے بادشاہ سیحون کی سرحد تک آدھے جلعاد میں حکومت کرتا تھا۔

[6] خداوند کے خادمِ مُوسیٰ اور بنی اسرائیل نے اُن پر فتح پائی اور خداوند کے خادمِ مُوسیٰ نے بنی رُوبن بنی جدّ اور منسّی کے آدھے قبیلہ کو اُن کا ملک میراث میں دیا۔

[7] اور یردن کے مغرب کی جانب لُبنان کی وادی کے بعل جد سے سعیر کی چڑھائی کے کوہِ خلق تک کے جن ممالک کے بادشاہوں کو یشوع اور بنی اسرائیل نے تسخیر کیا (اور جن کے ملک کو یشوع نے بنی اسرائیل کے قبیلوں کو اُن کی تعداد کے مطابق تقسیم کر کے میراث کے طور پر دیا یہ ہیں: [8] کوہستانی ملک مغربی پہاڑوں کے دامن کا علاقہ اراباہ پہاڑیوں کا نشیبی علاقہ بیابان اور جنوبی علاقہ۔ یہ حتّیوں امُوریوں کنعانیوں فرزّیوں حوّیوں اور یبوسیوں کے علاقے تھے)۔

[9] ایک یریحو کا بادشاہ، ایک (بیت ایل کے پاس کے) عی کا بادشاہ، [10] ایک یروشلیم کا بادشاہ، ایک حبرون کا بادشاہ، [11] ایک یرموت کا بادشاہ، ایک لکیس کا بادشاہ۔ [12] ایک عجلون کا بادشاہ، ایک جزر کا بادشاہ، [13] ایک دبیر کا بادشاہ، ایک جدر کا بادشاہ، [14] ایک حُرمہ کا بادشاہ، ایک عراد کا بادشاہ، [15] ایک لبناہ کا بادشاہ، ایک عدُلّام کا بادشاہ، [16] ایک مقیدہ کا بادشاہ، ایک بیت ایل کا بادشاہ، [17] ایک تفُوح کا بادشاہ، ایک حفر کا بادشاہ، [18] ایک افیق کا بادشاہ، ایک لشرُون کا بادشاہ، [19] ایک مدُون کا بادشاہ، ایک حصور کا بادشاہ، [20] ایک سمرون مرون کا بادشاہ، ایک اکشاف کا بادشاہ، [21] ایک تعنک کا بادشاہ، ایک مجدّو کا بادشاہ، [22] ایک قادس کا بادشاہ، ایک کرمل کے یقنعام کا بادشاہ، [23] ایک (دور نام کے اونچے ملک کے) دور کا بادشاہ، ایک جلجال کے گوئیم کا بادشاہ، [24] ایک ترضہ کا بادشاہ؛ کل اکتّیس بادشاہ تھے۔

ملک جن پر ابھی قبضہ کرنا باقی تھا

۱۳ جب یشوع ضعیف اور عمر رسیدہ ہو گیا تب خداوند نے اُس سے کہا: تُو بہت ضعیف ہو چکا ہے اور ملک کا کافی حصّہ ابھی حاصل کرنا باقی ہے۔

[2] جو علاقہ باقی ہے وہ یہ ہے: فلستیوں کا سارا علاقہ اور سب جسُوری؛ [3] مصر کے مشرق میں واقع سیحُور ندّی سے لے کر شمال کی جانب عقرون کی حد تک جو کہ کنعانیوں کا علاقہ گنا جاتا ہے (یعنی فلستیوں کے پانچ حکمرانوں کی سرزمین جو غزّہ اشدُود اشقلون جد اور عقرون پر مشتمل ہے اور عوّی کا علاقہ)۔ [4] جنوب کی طرف سے کنعانیوں کا سارا ملک صیدانیوں کے معارہ سے لے کر امُوریوں کے علاقہ کے افیق تک، [5] جبلیوں کا علاقہ اور مشرق کی طرف کوہِ حرمون کے نیچے کے بعل جد سے لے کر حمات کے مدخل تک سارا لُبنان۔

[6] جہاں تک لُبنان سے لے کر مسرفات المائم تک کے کوہستانی علاقہ کے باشندوں کا تعلّق ہے جو سب کے سب صیدانی ہیں اُنہیں مَیں خود اسرائیلیوں کے سامنے سے ہٹا دوں گا۔ ضروری بات یہ ہے کہ ہدایات کے مطابق تُو یہ ملک بنی اسرائیل کی میراث کے لئے مخصوص کر دینا۔ [7] اور اُسے اُن نَو قبیلوں اور منسّی کے نصف قبیلہ میں میراث کے طور پر بانٹ دینا۔

یردن کے مشرق کے ملک کی تقسیم

[8] منسّی کے دوسرے نصف قبیلہ نے اور بنی رُوبن اور بنی جد نے اپنی اپنی میراث پائی تھی جو مُوسیٰ نے اُنہیں یردن کے مشرق

میں دی کیونکہ خداوند کے اُس خادِم نے اُسے اُن ہی کے لیے مخصوص کیا تھا۔
۹ یہ علاقہ ارنون کی وادی کے کنارے کے عروعیر سے لے کر وادی کے بیچ واقع شہر تک پھیلا ہُوا تھا اور اُس میں دیبون تک میدبا کا سارا مَیدان شامل تھا۔ ۱۰ اور اموریوں کی سرحد تک حِسبون میں حکومت کرنے والے اموریوں کے بادشاہ سیحون کے سب شہر ۱۱ اور جلعاد اور جسوریوں اور معکاتیوں کا علاقہ، سارا کوہِ حرمون اور سلکہ تک کا سارا بسن بھی شامل تھا۔ ۱۲ یعنی عستارات اور ادرعی کے حاکم عوج کا بسن والا سارا علاقہ جو رفائیوں کی آخری نسل میں سے بچ نکلا تھا۔ مُوسیٰ نے اُنہیں شکست دے کر اُن کا ملک لے لیا تھا۔ ۱۳ لیکن اِسرائیلیوں نے جسوریوں اور معکاتیوں کو اُن کے ملک سے نہیں نکالا تھا۔ پس وہ آج تک اِسرائیلیوں کے بیچ میں بسے ہُوئے ہیں۔
۱۴ لیکن لاوی کے قبیلہ کو اُس نے کوئی میراث نہ دی کیونکہ خداوند اِسرائیل کے خدا کی آتشین قربانیاں ہی اُس کے وعدہ کے مطابق اُن کی میراث ہیں۔
۱۵ مُوسیٰ نے بنی رُوبن کو اُن کے گھرانوں کے مطابق جو میراث دی وہ یہ ہے:
۱۶ اُن کا علاقہ ارنون کی وادی کے کنارے پر کے عروعیر سے لے کر اور وادی کے بیچ کے شہر سے ہوتا ہُوا میدبا کے پاس کا سارا میدان، ۱۷ حسبون تک اور میدان کے سبھی شہر جن میں دیبون، بامات بعل، بیت بعل معون، ۱۸ یہصاہ، قدیمات، مفعت، ۱۹ قریتائم، سبماہ، ضرۃ السحر جو وادی کے پہاڑ پر ہے، ۲۰ بیت فعور اور پسگہ کا نشیبی علاقہ، بیت یسیموت۔ ۲۱ میدان کے تمام شہر اور حسبون کے حکمران، اموریوں کے اُس بادشاہ سیحون کی ساری سلطنت جسے مُوسیٰ نے مِدیان کے رئیسوں، اوی، رقم، صور، حور اور ربع کے ساتھ جو سیحون کے شریک تھے اور اُسی ملک میں رہتے تھے شکست دی تھی۔ ۲۲ لڑائی میں مارے گئے لوگوں کے علاوہ اِسرائیلیوں نے بعور کے بیٹے بلعام کو بھی جو نجومی تھا، تلوار سے قتل کیا۔ ۲۳ بنی رُوبن کی سرحد یردن کا کنارہ تھی۔ یہ شہر اور اُن کے دیہات بنی رُوبن کے گھرانوں کے مطابق اُن کی میراث ٹھہرے۔
۲۴ اور مُوسیٰ نے جد کے قبیلہ کو اُن کے گھرانوں کے مطابق جو میراث دی وہ یہ ہے:
۲۵ یعزیر کا علاقہ، جلعاد کے سب شہر، ربہ کے نزدیک عروعیر تک عمونیوں کے ملک کا نصف حِصّہ ۲۶ حسبون سے رامت المصفاہ اور بطونیم تک، اور محنائیم سے دبیر تک کا علاقہ۔ ۲۷ اور وادی میں بیت ہارم، بیت نمرہ، سکات اور صفون اور حسبون کے بادشاہ سیحون کی بقیہ سلطنت (یردن کے مشرقی ساحل پر کنرت کی جھیل تک کا علاقہ)۔ ۲۸ یہ شہر اور اُن کے دیہات بنی جد کے گھرانوں کے مطابق اُن کی میراث ٹھہرے۔
۲۹ اور مُوسیٰ نے منسی کے آدھے قبیلہ کو یعنی منسی کی نسل کے آدھے قبیلہ کو اُن کے گھرانوں کے مطابق یہ میراث دی:
۳۰ سارے بسن سمیت محنائیم سے لے کر بسن کے بادشاہ عوج کی تمام سلطنت اور بسن میں بسے ہُوئے یائیر کے ساٹھ قصبے۔ ۳۱ آدھا جلعاد اور عستارات اور ادرعی (جو بسن میں عوج کے شاہی شہر ہیں)، یہ منسی کے بیٹے مکیر کی اولاد کے لیے تھے یعنی مکیر کے آدھے آدمیوں کو اُن کے گھرانوں کے مطابق ملے۔
۳۲ جب مُوسیٰ یردن کے اُس پار یریحو کے مشرق میں موآب کے میدانوں میں تھا تب اُس نے یہی میراث بانٹی تھی۔ ۳۳ لیکن لاوی کے قبیلہ کو مُوسیٰ نے کوئی میراث نہیں دی۔ خداوند اِسرائیل کا خدا اُن کی میراث ہے جیسا کہ اُس نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔

یردن کے مغرب کے ملک کی تقسیم

۱۴ جو جو علاقے بنی اِسرائیل نے کنعان کے ملک میں بطور میراث پائے جنہیں الیعزر کاہن، نُون کے بیٹے یشوع اور بنی اِسرائیل کے قبائلی فرقوں کے سربراہوں نے اُن میں تقسیم کیا وہ یہ ہیں: ۲ اور جیسا خداوند نے مُوسیٰ کی معرفت حکم دیا تھا اُس کے مطابق اُن کی میراث اُن ساڑھے نو قبیلوں میں قرعہ اندازی سے تقسیم کی گئی۔ ۳ مُوسیٰ نے ڈھائی قبیلوں کو اُن کی میراث یردن کے مشرق میں دے رکھی تھی لیکن لاویوں کو دوسروں کے درمیان کوئی میراث نہ دی تھی ۴ کیونکہ یُوسُف کی نسل سے دو قبیلے وجود میں آ چکے تھے منسی اور افرائیم۔ لاویوں کو ملک کا کوئی حِصّہ نہ ملا سوا اُن شہروں کے جو اُن کے رہنے کے لیے تھے اور بعض چراگاہیں جو اُن کے گلّوں اور ریوڑوں کے لیے تھیں اُن کے حِصّہ میں آئیں۔ ۵ چنانچہ بنی اِسرائیل نے ملک کو ٹھیک اُسی طرح بانٹ لیا جیسا خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا۔

حبرون کالب کو دیا گیا

۶ تب بنی یہوداہ جلجال میں یشوع سے ملنے آئے اور قنزی

یفُنّؔہ کے بیٹے کالبؔ نے اُس سے کہا: تُو جانتا ہوگا کہ خداوند نے قادؔس برنیع میں مردِ خدا مُوسؔیٰ سے تیرے اور میرے بارے میں کیا کہا تھا؟ [۷] جب خداوند کے خادِم مُوسؔیٰ نے مجھے قادؔس برنیع سے اُس ملک کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا تھا، تب مَیں چالیس برس کا تھا اور مَیں نے واپس آ کر اُسے تمام حالات سے آگاہ کر دیا تھا۔ [۸] لیکن جو بھائی میرے ہمراہ گئے تھے اُنہوں نے لوگوں کے دلوں کو دہشت سے بھر دیا۔ البتّہ مَیں نے خداوند اپنے خدا کی پُوری پیروی کی۔ [۹] چنانچہ اُس روز مُوسؔیٰ نے قسم کھا کر مجھ سے کہا: جس زمین پر تیرے قدم پڑے ہیں وہ ہمیشہ کے لیے تیری اور تیری اولاد کی میراث ہوگی کیونکہ تُو نے خداوند میرے خدا کی پُوری طرح پیروی کی ہے۔

[۱۰] اور اب دیکھ جب سے اُس نے یہ بات مُوسؔیٰ سے کہی تب سے اُن پینتالیس برسوں تک جن میں بنی اِسرائیل بیابان میں بھٹکتے پھرے، خداوند نے اپنے وعدہ کے مطابق مجھے زندہ رکھا۔ چنانچہ اب مَیں پچاسی برس کا ہُوں! [۱۱] مَیں آج بھی اُسی قدر قوی ہُوں جس قدر اُس دِن تھا جب مُوسؔیٰ نے مجھے بھیجا تھا۔ مَیں آج بھی میدانِ جنگ میں جا کر لڑنے کے لیے اُتنی ہی قوّت رکھتا ہُوں جتنی تب رکھتا تھا۔ [۱۲] چنانچہ اب یہ کوہستانی ملک مجھے عطا کر جیسا خداوند نے اُس دِن مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ تُو نے خُود اُس وقت سُنا تھا کہ وہاں عناقیمؔ بستے ہیں اور اُن کے شہر بڑے اور فصیلدار ہیں۔ لیکن اگر خداوند میرے ساتھ ہوگا تو مَیں اُس کے قول کے مطابق اُنہیں نکال دوں گا۔

[۱۳] تب یشوؔع نے یفُنّؔہ کے بیٹے کالبؔ کو دعا دی اور اُسے حبرونؔ میراث کے طور پر عنایت فرمایا۔ [۱۴] تب سے آج تک حبرونؔ قنزّی یفُنّؔہ کے بیٹے کالبؔ کی میراث ہے کیونکہ اُس نے خداوند، اِسرائیل کے خدا کی پوری طرح پیروی کی تھی۔ [۱۵] پہلے حبرونؔ کا نام قریت اربعؔ تھا، اِس لیے کہ اربعؔ عناقیوں میں بڑا آدمی سمجھا جاتا تھا۔

تب اُس ملک کو جنگ سے فراغت نصیب ہُوئی۔

بنی یہوداہ کے حِصّہ کی تقسیم

۱۵ اور بنی یہوداہ کے قبیلہ کا حِصّہ اُن کے گھرانوں کے مطابق ادومؔ کی سرحد تک اور دشتِ صِینؔ تک پھیلا ہُوا ہے جو اِنتہائی جنوب میں واقع ہے۔

[۲] اُن کی جنوبی حد اُس خلیج سے شروع ہُوئی ہے جو دریائے شورؔ کے جنوبی سرے پر ہے۔ [۳] اور درّۂ عقربؔ سے گذرتی ہُوئی صِینؔ سے ہو کر قادؔس برنیع کے جنوب کو گئی ہے۔ پھر حصرونؔ کے پاس سے ہو کر ادّارؔ تک جا کر قرقعؔ کو مُڑی [۴] اور وہاں سے عضمُونؔ ہوتی ہُوئی وادئ مِصرؔ میں جا ملی اور سمندر پر ختم ہُوئی۔ یہ اُن کی جنوبی حد ہے۔

[۵] اور مشرقی سرحد یردنؔ کے دہانہ تک دریائے شورؔ ہی ٹھہرا۔ شمالی سرحد اُس سمندر کی خلیج سے شروع ہوتی ہُوئی، جو یردنؔ کے دہانے پر ہے، [۶] بیت حجلہؔ تک جا کر بیت العرابہؔ کے شمال سے گزر کر روبنؔ کے بیٹے بوہنؔ کے پتھرؔ تک پہنچی۔ [۷] پھر وہ حد عکُورؔ کی وادی سے ہوتی ہُوئی دبیرؔ کو گئی۔ پھر شمال کی جانب جلجالؔ کو مُڑ گئی جو ندی کے جنوب میں ادُمّیمؔ کے درّہ کے مقابل ہے۔ پھر وہ عینِ شمسؔ کے چشموں سے ہوتی ہُوئی عینِ راجلؔ جا پہنچی۔ [۸] پھر وہ ہنّومؔ کے بیٹے کی وادی سے ہو کر یبوسیوں کے شہر (یعنی یروشلیمؔ) کے جنوبی ڈھلان سے گزرتی ہے۔ وہاں سے وہ اُس پہاڑ کی چوٹی کو جا نکلی جو ہنّومؔ کی وادی کے مغرب میں اور رفائیمؔ کی وادی کے شمالی سرے پر ہے۔ [۹] پھر وہی حد اُس پہاڑ کی چوٹی سے آبِ نفتوحؔ کے چشمے کو گئی۔ وہاں سے وہ کوہِ عِفرونؔ کے شہروں کے پاس نکلی اور نیچے بعلہؔ کی طرف گئی جو قریت یعریمؔ بھی کہلاتا ہے۔ [۱۰] پھر وہ بعلہؔ سے مغرب کی جانب کوہِ سعیرؔ کی طرف گھوم گئی اور کوہِ یعریمؔ (یعنی کسلُونؔ) کے شمالی دامن کے پاس سے ہوتی ہُوئی بیتِ شمسؔ کی طرف اُترتی ہُوئی تمنہؔ کو گئی۔ [۱۱] وہاں سے وہ حد عقرُونؔ کے شمال کو جا نکلی اور سِکرُونؔ کی طرف مُڑی اور کوہِ بعلہؔ سے ہوتی ہُوئی یبنی ایلؔ تک پہنچی اور سمندر کے کنارے پر ختم ہُوئی۔

[۱۲] اور بحرِ اوقیانوسؔ کا ساحل مغربی سرحد تھا۔

بنی یہوداہ کی چاروں طرف کی حدود اُن کے گھرانوں کے مطابق یہی ہیں۔

[۱۳] یشوؔع نے خداوند کے دیے ہُوئے حکم کے مطابق یفُنّؔہ کے بیٹے کالبؔ کو بنی یہوداہ کے درمیان حِصّہ دیا جو قریت اربعؔ یعنی حبرونؔ کہلاتا ہے۔ (اربعؔ، عناقؔ کا باپ تھا)۔ [۱۴] کالبؔ نے حبرونؔ سے سیسیؔ، اخیمانؔ اور تلمیؔ اِن تینوں کو جو عناقؔ کی اولاد تھے، نکال دیا۔ [۱۵] اور وہاں سے اُس نے دبیرؔ کے باشندوں پر چڑھائی کی (جو پہلے قریت سِفرؔ کہلاتا تھا)۔ [۱۶] اور کالبؔ نے کہا: جو شخص قریت سِفر پر حملہ کر کے اُسے سر کر لے گا اُسے مَیں اپنی بیٹی عکسہؔ بیاہ دوں گا۔ [۱۷] تب کالبؔ کے بھائی عتنی ایلؔ بن قنزؔ نے

اُسے سر کر لیا، اِس لیے کالبؔ نے اپنی بیٹی عکسہؔ کی شادی اُس سے کر دی۔

۱۸ ایک دِن جب وہ عتنی ایلؔ کے پاس آئی تو اُس نے اُس سے اصرار کیا کہ وہ اُس کے باپ سے ایک کھیت طلب کرے۔ جب وہ اپنے گدھے پر سے اُتری تو کالبؔ نے اُس سے پُوچھا: تُو کیا چاہتی ہے؟

۱۹ اُس نے کہا: مجھ پر ایک خاص عنایت کر۔ چونکہ تُو نے مجھے جنوب کے ملک میں کچھ زمین دی ہے، اِس لیے مجھے پانی کے چشمے بھی دے۔ چنانچہ کالبؔ نے اُسے اوپر کے اور نیچے کے چشمے بھی عطا فرمائے۔

۲۰ بنی یہوداہؔ کی میراث اُن کے گھرانوں کے مطابق یہ ہے:

۲۱ جنوب کے ملک میں ادُوم کی سرحد کے قریب بنی یہوداہ کے اِنتہائی جنوبی شہر یہ ہیں:

قبضی ایلؔ، عیدر، یجور، ۲۲ قینہؔ، دیمونہؔ، عدعدہ، ۲۳ قادِسؔ، حصُور، اِتنانؔ، ۲۴ زیفؔ، تلم، بعلوت ۲۵ حصُور، حدتہؔ، قریت حصرونؔ (یعنی حصُور)، ۲۶ امامؔ، سمعؔ، مولادہ، ۲۷ حصار جدّہ، حِشمونؔ، بیت فلط، ۲۸ حصر سوعالؔ، بیر سبعؔ، بزیوتیاہ، ۲۹ بعلہؔ، عییمؔ، عضمؔ، ۳۰ اِلتولدؔ، کسیلؔ، حُرمہ، ۳۱ صِقلاجؔ، مدمنہؔ، سنسناہ، ۳۲ لباوتؔ، سلحیمؔ، عینؔ اور رِمونؔ۔ یہ کل اُنتیس شہر ہیں اور اُن کے ساتھ دیہات بھی ہیں۔

۳۳ اور مغرب کے نشیبی علاقہ میں:

استالؔ، صُرعا، اَسنا، ۳۴ زنوحؔ، عین جنّیمؔ، تفُوحؔ، عینامؔ، ۳۵ یرموتؔ، عدُلّامؔ، شوکہؔ، عزیقہ، ۳۶ شعریمؔ، عِدتیمؔ اور جدیرہ یا جدیریتیمؔ۔ یہ چودہ شہر ہیں اور اُن کے ساتھ دیہات بھی ہیں۔

۳۷ ضِنانؔ، حداشہؔ، مجدل جدؔ، ۳۸ دلعانؔ، مِصفاہؔ، یقتی ایلؔ، ۳۹ لکیسؔ، بُصقتؔ، عجلونؔ، ۴۰ کبّونؔ، لحماسؔ، کِتلیس، ۴۱ جدیروت، بیت دجون، نعمہؔ اور مقیدہ۔ یہ سولہ شہر ہیں اور اُن کے ساتھ دیہات بھی ہیں۔

۴۲ لِبناہ، عترؔ، عسنؔ، ۴۳ یفتاحؔ، اسنہ، نصیبؔ، ۴۴ قیلہؔ، اکزِیب اور مریسہ۔ یہ نَو شہر ہیں اور ان کے ساتھ دیہات بھی ہیں۔

۴۵ عقرُونؔ اور اُس کے اطراف کے قصبے اور گاؤں۔

۴۶ عقرُونؔ کا مغربی علاقہ، اشدُود کے قرب و جوار کا تمام علاقہ اور سارے گاؤں۔ ۴۷ اشدُودؔ اور اُس کے اطراف کے قصبے اور دیہات؛ غزّہ، وادیٔ مِصر اور بحرِاوقیانوسؔ کے ساحل تک اپنے شہروں اور دیہاتوں سمیت۔

۴۸ کوہستانی ملک میں:

سمیرؔ، یتّیرؔ، شوکہؔ، ۴۹ دنّاہ، قریت سنّہؔ (یعنی دبیر)، ۵۰ عنابؔ، اِستموہ، عنیم ۵۱ جشنؔ، حولُونؔ اور جلوہ۔ یہ گیارہ شہر ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کے دیہات بھی ہیں۔

۵۲ ارابؔ، دوماہ، اشعانؔ، ۵۳ ینیمؔ، بیت تفوحؔ، افیقہ، ۵۴ حُمطہ، قریت اربعؔ (یعنی حبرُونؔ) اور صِیعوُر۔ یہ نَو شہر ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کے دیہات بھی ہیں۔

۵۵ معونؔ، کرملؔ، زِیفؔ، یُوطّہ، ۵۶ یزرایلؔ، یقدِعامؔ، زنوُح، ۵۷ قینؔ، جِبعہ اور تمنہؔ۔ یہ دس شہر ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کے دیہات بھی ہیں۔

۵۸ حلحُولؔ، بیت صُورؔ، جدُور، ۵۹ معراتؔ، بیت عنوتؔ اور التقونؔ۔ یہ چھ شہر ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کے دیہات بھی ہیں۔

۶۰ قریت بعلؔ (یعنی قریت یعریمؔ) اور ربّہؔ۔ یہ دو شہر ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کے دیہات بھی ہیں۔

۶۱ اور بیابان میں:

بیت عرابہ، مدّینؔ، سکاکہؔ، ۶۲ نبسانؔ، نمک کا شہر اور عین جدیؔ یہ چھ شہر ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کے دیہات بھی ہیں۔

۶۳ بنی یہوداہؔ یروشلیمؔ میں بسے ہُوئے یبوسیوں کو نکال نہ سکے۔ اِس لیے آج تک یبوُسی بنی یہوداہؔ کے ساتھ یروشلیمؔ میں رہتے ہیں۔

افرائیمؔ اور منسّیؔ کے حصّے

۱۶ بنی یُوسفؔ کا حِصّہ یریحُوؔ کے پاس کے یردنؔ سے شروع ہُوا یعنی مشرق میں یریحُوؔ کے پانی سے شروع ہو کر اُن کی حد وہاں سے بیابان میں سے ہوتی ہُوئی بیت ایلؔ کے کوہستانی ملک کو پہنچی۔ ۲ پھر بیت ایلؔ (یعنی لُوز) سے نکل کر ارکیوںؔ کی سرحد کے پاس سے گزرتی ہُوئی عطاراتؔ کو جا نکلی۔ ۳ اور مغرب کی جانب یفلیطیوں کے علاقہ سے ہوتی ہُوئی نچلے بیت حورونؔ کے علاقہ تک پہنچ کر جزرؔ کو نکل آئی اور سمندر پر ختم ہُوئی۔

۴ اِس طرح بنی یُوسفؔ یعنی منسّیؔ اور افرائیمؔ نے اپنی اپنی میراث پائی۔

۵ افرائیم کا علاقہ اُن کے گھرانوں کے مطابق یہ تھا: اُن کی میراث کی حد مشرق میں عطارات ادّار سے اوپر کے بیت حورُون تک تھی ۶ جو سمندر تک چلی گئی۔ پھر شمال میں مکمتاہ سے وہ مشرق کی جانب تانت سیلا کو مُڑی اور اُس کے پاس سے گذرتی ہُوئی مشرق کی جانب ینوحاہ کو گئی۔ ۷ پھر وہ ینوحاہ سے اُتر کر عطارات اور نعراتہ کو پہنچی اور یریحُو کو چھوتی ہُوئی یردن تک نکل گئی۔ ۸ تفوح سے وہ حد مغرب کی جانب قاناہ کی وادی تک گئی اور سمندر پر ختم ہُوئی۔ یہ افرائیم کے قبیلہ کی اُن کے گھرانوں کے مطابق میراث تھی۔ ۹ اُن میں وہ تمام شہر اور اُن کے دیہات بھی شامل ہیں جو بنی منسّی کی میراث میں بنی افرائیم کے لیے الگ کیے گئے تھے۔

۱۰ اُنہوں نے جزر میں بسے ہُوئے کنعانیوں کو نہیں نکالا اِس لیے وہ کنعانی آج کے دِن تک بنی افرائیم کے درمیان بسے ہُوئے ہیں لیکن اُنہیں بیگار میں کام کرنا پڑتا ہے۔

۱۷ یُوسُف کے پہلوٹھے کی حیثیت سے منسّی کے قبیلہ کا حِصّہ یہ تھا٭ یعنی مکیر کے لیے جو منسّی کا پہلوٹھا تھا۔ مکیر جلعادیوں کا باپ تھا۔ اُسے جلعاد اور بسن ملے تھے کیونکہ مکیر نہایت جنگجو آدمی تھا۔ ۲ چنانچہ یہ حِصّہ بنی منسّی کے باقی لوگوں کے لیے تھا یعنی بنی ابیعزر، بنی خلق، بنی اسری ایل، بنی سِکم، بنی حِفر اور بنی سمیدع کے لیے۔ یہ اپنے فرقوں کے مطابق یُوسُف کے بیٹے٭ منسّی کی نرینہ اولاد تھے۔

۳ صلافحاد بن حِفر بن جلعاد بن مکیر بن منسّی کے بیٹے نہ تھے بلکہ صرف بیٹیاں ہی تھیں جن کے نام محلاہ، نُوعاہ، حُجلاہ، ملکاہ اور ترضاہ تھے۔ ۴ وہ الیعزر کاہن، نون کے بیٹے یشوع اور سرداروں کے پاس جا کر کہنے لگیں کہ خداوند نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا کہ وہ ہمیں ہمارے بھائیوں کے درمیان میراث دے۔ چنانچہ یشوع نے خداوند کے حکم کے مطابق اُن کے باپ کے بھائیوں کے درمیان اُنہیں میراث دی۔ ۵ منسّی کو یردن کے مشرق کے جلعاد اور بسن کے علاوہ دس حِصّے زمین اور ملی ۶ کیونکہ منسّی کے قبیلہ کی بیٹیوں نے بھی بیٹوں کے ساتھ میراث پائی اور منسّی کے باقی بیٹوں کو جلعاد کا ملک ملا۔

۷ منسّی کے حِصّہ کی حد آشر سے لے کر سِکم کے مشرق میں مکمتات تک پھیلی ہُوئی تھی۔ پھر وہ حد وہاں سے جنوب کی جانب عین تفوح کے باشندوں تک پہنچی۔ ۸ (تفوح کی زمین تو منسّی کی تھی لیکن تفوح شہر جو منسّی کی سرحد پر تھا٭ افرائیم کا حِصّہ قرار دیا گیا)۔ ۹ پھر وہ حد جنوب کی جانب بڑھتی ہُوئی قاناہ کی وادی تک پہنچی۔ افرائیم کے چند شہر منسّی کے شہروں کے بیچ میں تھے لیکن منسّی کی حد وادی کے شمال کی طرف سے ہوتی ہُوئی سمندر پر ختم ہُوئی۔ ۱۰ لہٰذا جنوب میں افرائیم کا ملک تھا اور شمال میں منسّی کا۔ منسّی کے حِصّہ کی حد سمندر تک تھی اور شمال میں آشر اور مشرق میں اشکار سے مِلی ہُوئی تھی۔

۱۱ اِشکار اور آشر کی حدود میں منسّی کو بیت شان، ابلیعام اور دور، عین دور، تعناک اور مجدّو اور ان کے باشندے اُن کے گرد و نواح کے قصبوں کے ساتھ ملے۔ یہ شہر تین اضلاع پر مشتمل تھے۔

۱۲ پھر بھی بنی منسّی اُن شہروں میں بود و باش اختیار نہ کر سکے کیونکہ کنعانیوں نے اُس علاقہ میں بسے رہنے کا تہیہ کر لیا تھا۔ ۱۳ البتہ جب بنی اِسرائیل زور آور ہو گئے تب اُنہوں نے کنعانیوں سے بیگار کا کام لینا شروع کر دیا لیکن اُنہیں وہاں سے نکالا نہیں۔

۱۴ بنی یُوسُف نے یشوع سے کہا: ہم تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور خدا نے ہمیں بڑی برکت دی ہے٭ تُو نے ہمیں صرف ایک ہی حِصّہ میراث میں کیوں دیا؟

۱۵ یشوع نے جواب دیا: اگر تُم اِس قدر لاتعداد ہو اور افرائیم کا کوہستانی ملک تمہارے لیے کافی نہیں تو جنگل میں چلے جاؤ اور وہاں فرزّیوں اور رفائیوں کے ملک میں درخت کاٹ کر اپنے لیے زمین صاف کر لو۔

۱۶ بنی یُوسُف نے جواب دیا: یہ کوہستانی ملک ہمارے لیے کافی نہیں ہے اور میدانی علاقہ کے تمام کنعانی باشندے خواہ وہ بیت شان اور اُس کے قصبوں کے ہوں یا یزرعیل کی وادی کے بسنے والے ہوں٭ لوہے کے رتھوں کے مالک ہیں۔

۱۷ لیکن یشوع نے یُوسُف کے گھرانے یعنی افرائیم اور منسّی سے کہا: تُم لاتعداد اور بہت طاقتور بھی ہو۔ تمہیں صرف ایک ہی حِصّہ ملے گا۔ ۱۸ بلکہ جنگل سے گھرا ہُوا کوہستانی ملک بھی تمہارا ہے۔ اُسے کاٹ کر صاف کر لو اور اُس کی دور دراز کی حدود بھی تمہاری ہیں۔ حالانکہ کنعانیوں کے پاس لوہے کے رتھ ہیں اور وہ طاقتور ہیں تو بھی تُم اُنہیں نکال دو گے۔

بقیّہ ملک کی تقسیم

۱۸ بنی اِسرائیل کی ساری جماعت شیلوح میں اکٹھی ہُوئی اور وہاں خیمۂ اجتماع کھڑا کیا۔ وہ ملک اُن کے قبضہ میں آ چکا تھا۔ ۲ لیکن اِسرائیلیوں کے سات قبیلے ایسے تھے

جنھوں نے اب تک اپنی میراث نہ پائی تھی۔
[3] اِس لیے یشوع نے بنی اِسرائیل سے کہا: جو ملک خداوند تمہارے باپ دادا کے خدا نے تمہیں عنایت کیا ہے اُس پر قبضہ جمانے کے لیے تم کب تک انتظار کرتے رہو گے؟ [4] اب ہر قبیلہ میں سے تین تین شخص چُن لو۔ میں اُنہیں بھیجوں گا تا کہ وہ ملک کا جائزہ لیں اور ہر ایک کی میراث کے مطابق اُس کا حال لکھیں اور تب وہ میرے پاس لَوٹ آئیں۔ [5] تم اُس ملک کو سات حِصّوں میں تقسیم کر لو۔ بنی یہوداہ جنوب میں اپنے علاقہ میں رہیں اور یُوسُف کا گھرانا شمال میں اپنے حِصّہ میں رہے۔ [6] جب تم ملک کے ساتوں حِصّوں کا حال لکھ چکو تو اُسے یہاں میرے پاس لاؤ اور میں خداوند اپنے خدا کے سامنے تمہارے لیے قرعہ ڈالوں گا۔
[7] البتّہ لاویوں کا تمہارے درمیان کوئی حِصّہ نہیں ہو گا کیونکہ خداوند کی کہانت اُن کی میراث ہے۔ اور جدّ، رُوبن اور منسّی کا نصف قبیلہ یردن کے اِس پار مشرق میں اپنی میراث پا ہی چکے ہیں جو خداوند کے خادِم مُوسیٰ نے اُنہیں دی تھی۔
[8] جوں ہی وہ لوگ اُس ملک کا نقشہ تیّار کرنے کے لیے جانے لگے یشوع نے اُن کو یہ ہدایات دیں: جاؤ اور اُس ملک کا جائزہ لو اور اُس کا حال قلمبند کرو۔ پھر میرے پاس لَوٹ آؤ اور میں یہاں سیلاہ میں خداوند کے سامنے تمہارے لیے قرعہ ڈالوں گا۔ [9] چنانچہ وہ لوگ چلے گئے اور ملک میں گھومتے رہے۔ اُنہوں نے ساتوں حِصّوں کے ہر ایک شہر کا حال ایک طومار پر لکھا اور سیلاہ کی قیام گاہ میں یشوع کے پاس لَوٹ آئے۔ [10] تب یشوع نے سیلاہ میں خداوند کے سامنے اُن کے لیے قرعہ ڈالا اور وہیں اُس نے وہ ملک اِسرائیلیوں کو اُن کے آبائی قبیلوں کے مطابق بانٹ دیا۔

بنی بن یمین کا حِصّہ

[11] اور بنی بن یمین کے قبیلہ کا قرعہ اُن کے گھرانوں کے مطابق نکلا اور اُن کے حِصّہ کی حد یہوداہ اور یُوسُف کے قبیلوں کے درمیان نکل آئی:
[12] شمال کی جانب اُن کی حد یردن سے شروع ہُوئی اور یریحو کے شمالی نشیب میں سے گذرتی ہُوئی مغرب کی جانب کوہستانی ملک سے ہو کر بیت آون کے بیابان تک پہنچی۔
[13] وہاں سے وہ لُوز (یعنی بیت ایل) کے جنوبی نشیب میں پہنچی اور وہاں سے اُس پہاڑ کے برابر ہوتی ہُوئی جو نیچے کے بیت حورُون کے جنوب میں ہے عطارات ادّار کو جا نکلی۔
[14] اور وہ مغرب کی طرف سے مُڑ کر جنوب کی طرف نیچے آئی اور بیت حورُون کے سامنے کے پہاڑ سے ہوتی ہُوئی جنوب کی طرف یہودیوں کے ایک شہر قریت بعل (یعنی قریت یعریم) میں نکل آئی۔ یہ مغربی حد ٹھہری۔
[15] جنوبی حد قریت یعریم کی بیرونی حد سے شروع ہو کر مغرب کی طرف آبِ نفتوح کے چشمہ تک چلی گئی۔ [16] وہاں سے وہ حد اُس پہاڑ کے دامن تک چلی گئی جو ہِنّوم کے بیٹے کی وادی کے سامنے ہے اور رفائیم کی وادی کے شمال میں ہے۔ وہاں سے وہ ہِنّوم کی وادی سے اُترتی ہُوئی اور یبوسیوں کے شہر کی جنوبی ڈھلان سے ہوتی ہُوئی عین راجل کو پہنچی۔ [17] پھر وہ شمال کی جانب مُڑ کر عین شمس سے گزرتی ہُوئی جلیلوت کو گئی جو ادومّیم کے درّہ کے مقابل ہے۔ وہاں سے وہ رُوبن کے بیٹے بوہن کے پتھر تک اُتر گئی۔ [18] وہاں سے وہ بیت اربع کی شمالی ڈھلان سے ہوتی ہُوئی اربع میں جا اُتری۔ [19] پھر وہ بیت حجلہ کی شمالی ڈھلان سے ہوتی ہُوئی دریائے شور کی شمالی خلیج میں جا نکلی جو جنوب میں یردن کے دہانے پر واقع ہے۔ یہ جنوبی حد تھی۔
[20] اور اُس کی مشرقی سمت کی حد یردن تک تھی۔
بنی بن یمین کے گھرانوں کی میراث کی چاروں طرف کی حدود یہی تھیں۔
[21] بنی بن یمین کے قبیلہ کے شہر اُن کے گھرانوں کے مطابق یہ تھے:
یریحو، بیت حجلہ، عیمق قصیص، [22] بیت عرابہ، صمریم، بیت ایل، [23] عوّیم، فارہ، عُفرہ، [24] کفر العمّونی، عُفنی، اور جبع۔ یہ بارہ شہر تھے جن میں اُن کے دیہات بھی شامل تھے۔
[25] جبعون، رامہ، بیروت، [26] مِصفاہ، کفیرہ، موضہ، [27] رقم، ارفیل، ترالہ، [28] ضلع، الف، یبُوسیوں کا شہر (یعنی یروشلیم)، جبعت اور قریت۔ یہ چودہ شہر تھے اور اُن کے ساتھ اُن کے دیہات بھی تھے۔
بنی یمین کی اُن کے گھرانوں کے مطابق میراث یہی تھی۔

۱۹

دوسرا قُرعہ شمعون کے قبیلہ کے حق میں اُن کے گھرانوں کے مطابق نکلا۔ اُن کی میراث بنی یہوداہ کے علاقہ کے درمیان تھی۔ [2] اور اُن میں بیر سبع، یا سبع، مولادہ، [3] حصار سعول، بالاہ، عضم، [4] التولد، بتول، حُرمہ، [5] صِقلاج، بیت مرکبوت، حِصار سوسہ،

۶ بیت لباؔوت اور ساروحنؔ ۔ یہ تیرہ شہر تھے جن میں اُن کے دیہات بھی شامل تھے۔
۷ عینؔ ، رِمّونؔ ، عترؔ اور عسنؔ ۔ یہ چار شہر تھے جن میں اُن کے دیہات بھی شامل تھے۔ ۸ اور بعلات بیرؔ تک (یعنی جنوب کے رامہؔ تک) اِن شہروں کے اطراف کے تمام دیہات بھی اِن ہی کے تھے۔
شمعونؔ کے قبیلہ کی اُن کے گھرانوں کے مطابق میراث یہی تھی۔ ۹ بنی شمعونؔ کی میراث بنی یہوداؔہ کے حِصّہ سے لی گئی کیونکہ بنی یہوداؔہ کا حِصّہ اُن کی ضرورت سے زیادہ تھا۔ اِس لیے بنی شمعونؔ نے اپنی میراث بنی یہوداؔہ کے علاقہ کے درمیان پائی۔

بنی زبولونؔ کا حِصّہ

۱۰ تیسرا قُرعہ زبولونؔ کے قبیلہ کے حق میں اُن کے گھرانوں کے مطابق نکلا:
اُن کی میراث کی حد سارِیدؔ تک تھی ۱۱ اور مغرب کی جانب جاتی ہُوئی وہ مرعلہؔ تک پہنچی اور دبّاستؔ کو چھُوتی ہُوئی اُس وادی تک پہنچی جو یُقنعاؔم کے آس پاس ہے۔ ۱۲ سارِیدؔ سے وہ مشرق کو مُڑ کر کِسلوت تبوؔر کی سرحد تک گئی اور دبرتؔ ہوتی ہُوئی یفیعؔ کو جا نکلی۔ ۱۳ پھر وہ مشرق کی طرف بڑھتی ہُوئی جتہ حیفر اور عِتہ قاصینؔ تک جا پہنچی اور رِمّونؔ میں نکل آئی اور نیعہؔ کی طرف مُڑی۔ ۱۴ وہاں سے وہ حد شمال کو مُڑ کر حنّاتونؔ کو گئی اور افتاح ایلؔ کی وادی میں ختم ہُوئی۔ ۱۵ قطّاتؔ ، نحلالؔ ، سمرُون ، اِدالہ اور بیت لحمؔ اِن بارہ شہروں میں اُن کے دیہات بھی شامل تھے۔
۱۶ یہ شہر اور اُن کے دیہات بنی زبولونؔ کی اُن کے گھرانوں کے مطابق میراث بنے۔

بنی اشکاؔر کا حِصّہ

۱۷ چوتھا قُرعہ اشکاؔر کے قبیلہ کے حق میں اُن کے گھرانوں کے مطابق نکلا۔ ۱۸ اُن کے حِصّہ میں:
یزرعیلؔ ، کِسُولوتؔ ، شُونیمؔ ، ۱۹ حفارئیمؔ ، شیؤنؔ ، اناخراتؔ ، ۲۰ ربّیتؔ ، قِسیونؔ ، ابِضؔ ، ۲۱ ریمتؔ ، عین جنّیمؔ ، عین حدّہ اور بیت فصیصؔ شامل تھے۔ ۲۲ اِن کی حد تبور شحصیماہ اور بیت شمسؔ کو چھُوتی ہُوئی یردنؔ پر ختم ہُوئی۔ یہ سولہ شہر تھے اور اُن کے ساتھ اُن کے دیہات بھی تھے۔
۲۳ یہ شہر اور اُن کے دیہات بنی اِشکاؔر کے گھرانوں کے مطابق اُن کی میراث تھے۔

بنی آشیرؔ کا حِصّہ

۲۴ پانچواں قُرعہ آشیرؔ کے قبیلہ کے حق میں اُن کے گھرانوں کے مطابق نکلا۔ ۲۵ اُن کے حِصّہ میں:
خِلقتؔ ، حلیؔ ، بطنؔ ، اکشافؔ ، ۲۶ الملکؔ ، عماؔد اور مِسالؔ شامل تھے۔ اُن کی حد مغرب کی جانب کرمِلؔ اور سیحُور لبنات تک پہنچی۔ ۲۷ پھر وہ مشرق کی جانب مُڑ کر بیت دجونؔ کو گئی اور زبولونؔ اور افتاح ایلؔ کی وادی کو چھُوتی ہُوئی اپنی بائیں طرف کبُولؔ سے گذرتی ہُوئی شمال کی جانب بیت العمقؔ اور نعی ایلؔ تک پہنچی۔ ۲۸ پھر عبرُونؔ ، رِحوؔب ، حمّونؔ اور قاناؔہ بلکہ بڑے صیدؔا تک پہنچی۔ ۲۹ پھر وہ حد رامہؔ کی طرف مُڑ کر فصیلدار شہر صُورؔ تک چلی گئی۔ پھر حوسہؔ کی طرف مُڑ کر سمندر تک پہنچی جہاں اکزیبؔ ، ۳۰ عُمّہؔ ، افیقؔ اور رحوؔب کا علاقہ ہے۔ اِس طرح بائیس شہر اور اُن کے دیہات اُن کے حِصّے میں آئے۔
۳۱ یہ شہر اور اُن کے دیہات بنی آشیرؔ کی اُن کے گھرانوں کے مطابق میراث تھی۔

بنی نفتاؔلی کا حِصّہ

۳۲ چھٹا قُرعہ بنی نفتاؔلی کے حق میں اُن کے گھرانوں کے مطابق نکلا:
۳۳ اُن کی سرحد حلفؔ اور ضعننیمؔ کے بڑے بلوط سے ادامی نقبؔ اور یبنی ایلؔ ہوتی ہُوئی لقُومؔ تک گئی اور یردنؔ پر ختم ہُوئی۔ ۳۴ اور وہ حد ازنُوت تبورؔ سے ہوتی ہُوئی مغرب کی طرف گئی اور حُقّوقؔ میں آ نکلی۔ وہ جنوب میں زبولونؔ تک مغرب میں آشرؔ تک اور مشرق میں یردنؔ تک پہنچی۔
۳۵ (اِن کے) فصیلدار شہر یہ تھے: صِدّیمؔ ، صِیرؔ ، حمّاتؔ ، رقّتؔ ، کِنّرتؔ ، ۳۶ ادامہؔ ، رامہ ، حصُورؔ ، ۳۷ قادِسؔ ، ادرعیؔ ، عین حصُورؔ ، ۳۸ ارونؔ ، مجدال ایلؔ ، حُریمؔ ، بیت عناتؔ اور بیت شمسؔ ۔ ایسے اُنتیس شہر اور اُن کے دیہات تھے۔
۳۹ یہ شہر اور اُن کے دیہات بنی نفتاؔلی کی اُن کے گھرانوں کے مطابق میراث تھی۔

بنی داؔن کا حِصّہ

۴۰ ساتواں قُرعہ بنی داؔن کے قبیلہ کے حق میں اُن کے گھرانوں کے مطابق نکلا: ۴۱ اُن کی میراث کے حِصّہ میں:
صرعاؔہ ، اِستاؔول ، عیر شمسؔ ، ۴۲ شعلبّینؔ ، ایّالونؔ ، اِتلاہ ، ۴۳ ایلونؔ ، تمناؔہ ، عقرُونؔ ، ۴۴ التقیہؔ ، جبّتون ، بعلاتؔ ،

۴۵ یہود، بنی برق، جات رِمون ۴۶ مے یرقون اور رقون اور یافہ کے سامنے کا علاقہ شامل تھے۔

۴۷ (لیکن بنی دان کو اپنے علاقہ کو قبضہ میں رکھنے میں دِقّت پیش آئی۔ چنانچہ اُنہوں نے وہاں سے کوچ کر کے لشم پر حملہ کر کے اُسے بزورِ شمشیر قبضہ میں کر لیا اور وہاں سکونت اختیار کر لی۔ وہ لشم میں آباد ہو گئے اور اپنے باپ کے نام پر اُس کا نام دان رکھا)۔

۴۸ یہ شہر اور اُن کے دیہات بنی دان کے قبیلہ کی اُن کے گھرانوں کے مطابق میراث بنے۔

یشوع کا حصّہ

۴۹ جب وہ ملک کو مقرّرہ حصّوں کے مطابق بانٹ کر فارغ ہو چکے تب بنی اِسرائیل نے نون کے بیٹے یشوع کو اپنے درمیان میراث دی۔ ۵۰ اُنہوں نے یشوع کے اپنے مطالبہ کے مطابق افرائیم کے کوہستانی ملک میں تِمنت سرح شہر اُسے دے دیا جیسا کہ خداوند نے حکم دیا تھا اور وہ اُس شہر کو تعمیر کر کے اُس میں بس گیا۔

۵۱ یہ وہ حصّے ہیں جنہیں الیعزر کاہن، نون کے بیٹے یشوع اور بنی اِسرائیل کے قبیلوں کے آبائی گھرانوں کے سرداروں نے سیلا میں خیمۂ اجتماع کے دروازہ پر خداوند کے حضور قُرعہ اندازی سے تقسیم کیے تھے۔ اِس طرح اُنہوں نے ملک کی تقسیم کے کام سے فراغت پائی۔

پناہ کے شہر

۲۰ تب خداوند نے یشوع سے کہا: ۲ بنی اِسرائیل سے کہہ دے کہ وہ اُن ہدایات کے مطابق جو مَیں نے مُوسیٰ کی معرفت دی ہیں، پناہ کے شہر مقرّر کر دیں۔ ۳ تاکہ اگر کوئی شخص اِتّفاقاً یا نادانستہ طور پر کسی کو مار ڈالے تو وہ وہاں بھاگ جائے تاکہ خُون کا انتقام لینے والے سے پناہ پا سکے۔ ۴ جب وہ اُن میں سے کسی شہر کو بھاگ جائے تو وہ شہر کے پھاٹک پر کھڑا ہو کر اُس شہر کے بزرگوں کو اپنی سرگذشت سُنائے۔ تب وہ اُسے شہر میں داخل ہونے دیں اور اُسے اپنے ساتھ لے جا کر رہنے کے لیے کوئی جگہ دیں۔ ۵ اگر خُون کا انتقام لینے والا اُس کے تعاقب میں ہو تو وہ اُس ملزم کو اُس کے حوالہ نہ کریں کیونکہ اُس نے اپنے پڑوسی کو نادانستہ طور پر مارا تھا اور اُس کی اُس سے کوئی دیرینہ عداوت نہ تھی۔ ۶ اور جب تک وہ فیصلہ کے لیے جماعت کے سامنے کھڑا نہ ہو اور جب تک وہ سردار کاہن جو اُن دِنوں برسرِ خدمت ہو، مر نہ جائے تب تک وہ ملزم اُسی شہر میں رہے۔ اُس کے بعد وہ اُس شہر میں اپنے گھر واپس چلا جائے جہاں سے وہ بھاگ کر آیا تھا۔

۷ چنانچہ اُنہوں نے نفتالی کے کوہستانی ملک میں گلیل کے قادِس کو، افرائیم کے کوہستانی ملک میں سِکم کو اور یہوداہ کے کوہستانی ملک میں قریت اربع (یعنی حبرون) کو، ۸ اور یریحو کے پاس یردن کے مشرق کی جانب بِن یمین کے قبیلہ کے بیابانی علاقہ کی ہموار سطح پر بسے ہُوئے بصر کو اور جد کے قبیلہ کے رموت کو جو جلعاد میں ہے، اور منسّی کے قبیلہ کے جولان کو جو بسن میں ہے، مقرّر کیا۔ ۹ کوئی اِسرائیلی یا اُن کے درمیان بسا ہُوا کوئی پردیسی جو کسی کو اِتّفاقاً مار ڈالے، بھاگ کر اُن مقرّرکردہ شہروں کو جا سکتا تھا تاکہ وہ انصاف کے لیے جماعت کے سامنے پیش ہونے تک خُون کا انتقام لینے والے کے ہاتھوں مارا نہ جائے۔

لاویوں کے شہر

۲۱ تب لاویوں کے آبائی گھرانوں کے سردار، الیعزر کاہن، نُون کے بیٹے، یشوع اور بنی اِسرائیل کے قبیلوں کے دوسرے آبائی گھرانوں کے سرداروں کے پاس آئے ۲ اور ملک کنعان کے سیلا شہر میں اُن سے کہنے لگے: خداوند نے مُوسیٰ کی معرفت یہ حکم دیا تھا کہ تُم ہمیں رہنے کے لیے شہر اور ہمارے مویشیوں کے لیے چراگاہیں دو۔ ۳ چنانچہ بنی اِسرائیل نے خداوند کے حکم کے مطابق اپنی اپنی میراث میں سے حسب ذیل شہر اور چراگاہیں لاویوں کو دیں:

۴ پہلا قُرعہ قہاتیوں کے گھرانوں کے حق میں نکلا جو لاوی تھے اور ہارون کاہن کی نسل سے تھے۔ اُنہیں یہوداہ، شمعون اور بِن یمین کے قبیلوں سے تیرہ شہر دیے گئے ۵ اور باقی بنی قہات کو افرائیم، دان اور منسّی کے نصف قبیلہ کے فرقوں سے دس شہر دیے گئے۔

۶ بنی جیرسون کو اِشکار، آشر، نفتالی اور بسن میں بسے ہُوئے منسّی کے نصف قبیلہ کے فرقوں سے تیرہ شہر دیے گئے۔

۷ بنی مراری کو رُوبن، جد اور زبولون کے قبیلوں سے اُن کے گھرانوں کے مطابق بارہ شہر ملے۔

۸ چنانچہ بنی اِسرائیل نے خداوند کے مُوسیٰ کی معرفت دیے ہُوئے حکم کے مطابق لاویوں کو یہ شہر اور اُن کی چراگاہیں دے دیں۔

۹ یہوداہ اور شمعون کے قبیلوں سے انہوں نے حسب ذیل شہر عنایت کیے جن کے نام درج کیے گئے ہیں، ۱۰ (یہ شہر ہارون کی نسل کے اُن لوگوں کے لیے تھے جو لاویوں کے قہاتی فرقہ کے تھے

کیونکہ پہلا قُرعہ اُن کے نام کا تھا)۔
۱۱ اُنہوں نے بنی یہوداہ کے کوہستانی ملک میں قریت اربعؔ (یعنی حبرونؔ) اُس کے گرد و نواح کی چراگاہوں سمیت اُنہیں دیا۔ (اربعؔ عناقؔ کا باپ تھا) ۱۲ لیکن اُس شہر کے اطراف کے کھیت اور دیہات اُنہوں نے یفُنّہ کے بیٹے کالب کو اُس کی میراث کے طور پر دیے۔
۱۳ چنانچہ اُنہوں نے ہارونؔ کاہن کی نسل کو حبرونؔ (جو قتل کے ملزم کی پناہ کا شہر تھا)، لبناہ، ۱۴ یتیرؔ، اِستموؔع، ۱۵ حولونؔ، دبیرؔ، ۱۶ عینؔ، یُوطہؔ اور بیت شمسؔ یہ نَو شہر اُن کی چراگاہوں سمیت اُن دو قبیلوں کی طرف سے دیے۔
۱۷ اور بِن یمینؔ کے قبیلہ سے جِبعونؔ، جِبعؔ ۱۸ عنتوتؔ اور علمونؔ یہ چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیے۔
۱۹ اِس طرح ہارونؔ کی نسل کے کاہنوں کو کُل تیرہ شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیے گئے۔
۲۰ لاویوں کے بقیّہ قہاتی گھرانوں کو افرائیمؔ کے قبیلہ کے شہر دیے گئے۔
۲۱ افرائیمؔ کے کوہستانی ملک میں اُنہیں سِکمؔ (جو قتل کے ملزم کے لیے پناہ کا شہر تھا) اور جزرؔ، ۲۲ قِبضیمؔ اور بیت حورُونؔ، یہ چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیے گئے۔
۲۳ اور دانؔ کے قبیلہ سے بھی اُنہیں اِلتقیہؔ، جبّتونؔ، ۲۴ ایّالونؔ اور جات رِمّونؔ، یہ چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت ملے۔
۲۵ منسّیؔ کے نصف قبیلہ سے اُنہیں تعناکؔ اور جات رمّونؔ، یہ دو شہر اُن کی چراگاہوں سمیت ملے۔
۲۶ یہ سبھی دس شہر اُن کی چراگاہوں سمیت بنی قہاتؔ کے بقیّہ گھرانوں کو دیے گئے۔
۲۷ جرسونیوںؔ کے لاوی گھرانوں کو:
منسّیؔ کے نصف قبیلہ سے بسنؔ میں جولانؔ (جو قتل کے ملزم کے لیے پناہ کا شہر تھا) اور بعسترہؔ، یہ دو شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیے گئے؛
۲۸ اِشکارؔ کے قبیلہ سے قِسیُونؔ، دبرتؔ، ۲۹ یرموتؔ اور عین جنّیمؔ، یہ چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیے گئے۔
۳۰ آشرؔ کے قبیلہ سے مِسالؔ، عبدونؔ، ۳۱ خِلقتؔ اور رحوبؔ یہ چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیے گئے۔
۳۲ نفتالیؔ کے قبیلہ سے جلیلؔ میں کاقادِس (جو قتل کے ملزم کے لیے پناہ کا شہر تھا)، حمّاتؔ دور اور قرتانؔ یہ تین شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیے گئے۔
۳۳ لہٰذا جیرسونیوںؔ کے گھرانوں کے کُل شہر اُن کی چراگاہوں سمیت تیرہ تھے۔
۳۴ مراریوں کے گھرانوں کو (یعنی بقیّہ لاویوں کو):
زبولونؔ کے قبیلہ سے، یقنعامؔ، قرتاہؔ، ۳۵ دِمنہ اور نہلالؔ یہ چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیے گئے۔
۳۶ رُوبنؔ کے قبیلہ سے بصرؔ، یہصہؔ، ۳۷ قدیماتؔ اور مفعتؔ یہ چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیے گئے۔
۳۸ جدؔ کے قبیلہ سے جلعادؔ میں رامہ (جو قتل کے ملزم کے لیے پناہ کا شہر تھا)، محنائیمؔ، ۳۹ حسبونؔ اور یعزرؔ یہ کُل چار شہر اُن کی چراگاہوں سمیت دیے گئے۔
۴۰ چنانچہ مراری گھرانوں کو جو لاویوں کے بچے ہُوئے لوگ تھے کُل بارہ شہر قُرعہ کے ذریعہ دیے گئے۔
۴۱ بنی اِسرائیل کی اپنی ملکیت کے بیچ لاویوں کے کُل اڑتالیس شہر تھے جو اپنی اپنی چراگاہوں سمیت تھے۔ ۴۲ اِن میں سے ہر ایک شہر کے گرد و نواح میں چراگاہیں تھیں۔ یہ سب شہر ایسے ہی تھے۔
۴۳ چنانچہ خداوند نے بنی اِسرائیل کو وہ سارا ملک دے دیا جسے اُس نے اُن کے باپ دادا کو دینے کی قسم کھائی تھی اور وہ اُس پر قابض ہو کر اُس میں بس گئے۔ ۴۴ اور خداوند نے اُنہیں اُس قسم کے مطابق جو اُس نے اُن کے باپ دادا سے کھائی تھی ہر طرف سے آرام دیا اور اُن کے دشمنوں میں سے کوئی بھی اُن کے سامنے ٹِک نہ سکا؛ خداوند نے اُن کے سب دشمنوں کو اُن کے حوالہ کر دیا۔ ۴۵ جتنے اچھے وعدے خداوند نے اِسرائیل کے گھرانے سے کیے تھے اُن میں سے ایک بھی نہ چھُوٹا۔ ہر وعدہ پُورا ہُوا۔

مشرقی قبیلوں کی واپسی

۲۲ تب یشوؔع نے بنی رُوبنؔ، بنی جدؔ اور منسّیؔ کے نصف قبیلہ کو بلایا ۲ اور اُن سے کہا: خداوند کے خادِم مُوسیٰؔ نے تمہیں جو حکم دیے تھے اُن سب پر تُم نے عمل کیا اور میرے ہر حکم کی بھی تُم نے تعمیل کی۔ ۳ اِس طویل عرصہ میں آج کے دِن تک تُم نے اپنے بھائیوں کو ترک نہیں کیا بلکہ جو خدمت تمہارے خداوند خدا نے تمہارے ذِمّہ کی اُسے پُورا کیا۔ ۴ اب جب کہ خداوند تمہارے خدا نے تمہارے بھائیوں کو اپنے وعدہ کے مطابق آرام بخشا ہے تُم اُس ملک میں جو خداوند کے خادِم مُوسیٰؔ نے یردنؔ کے اُس پار تمہیں دیا ہے اپنے اپنے گھروں کو لَوٹ جاؤ۔ ۵ لیکن خیال رہے کہ تُم اُن احکام اور شریعت پر ہمیشہ عمل کرتے رہنا جو خداوند کے خادِم مُوسیٰؔ

نے تمہیں دی ہے۔ اور خداوند اپنے خدا سے محبّت رکھنا اور اُس کی سب راہوں پر چلنا اور اُس کے حکموں کو ماننا، اُس سے لِپٹے رہنا اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے اُس کی خدمت کرنا۔
[۶] تب یشوؔع نے اُنہیں برکت دی اور اُنہیں رُخصت کیا اور وہ اپنے گھروں کو چلے گئے۔ [۷] (منسّؔی کے نصف قبیلہ کو مُوسیٰؔ نے بسؔن میں ملک عطا کیا تھا اور دوسرے نصف قبیلہ کو یشوؔع نے یردؔن کے مغرب میں اُن کے بھائیوں کے ساتھ ملک عطا کیا تھا)۔ جب یشوؔع نے اُنہیں رُخصت کیا تو اُنہیں یہ کہہ کر برکت دی کہ: [۸] تُم بڑی دولت یعنی بڑے بڑے ریوڑ، چاندی، سونا، پیتل اور لوہا اور بے شمار ملبوسات لے کر اپنے گھروں کو لَوٹو اور اپنے دشمنوں سے حاصل کیے ہُوئے مالِ غنیمت کو اپنے بھائیوں کے ساتھ بانٹ لو۔

[۹] تب بنی رُوبنؔ، بنی جدؔ اور منسّؔی کے نصف قبیلہ نے ملک کنعانؔ کے سیلاؔہ کے مقام پر بنی اِسرائیل سے رُخصت لی تا کہ وہ خُود اپنے ملک جلعاؔد کو لَوٹیں جسے اُنہوں نے مُوسیٰؔ کی معرفت دیے ہُوئے خداوند کے حکم کے مطابق حاصل کیا تھا۔
[۱۰] جب وہ یردن کے نزدیک کنعان کے ملک میں جیلِلُوتؔ کے مقام پر آئے تو بنی رُوبنؔ، بنی جدؔ اور منسّؔی کے نصف قبیلہ نے وہاں یردن کے کنارے پر ایک عالیشان مذبح بنایا۔ [۱۱] جب بنی اِسرائیل نے یہ سُنا کہ اُنہوں نے کنعانؔ کی سرحد پر یردنؔ کے نزدیک جیلِلُوتؔ کے مقام پر اِسرائیلیوں کی حدود میں مذبح بنایا ہے [۱۲] تو بنی اِسرائیل کی ساری جماعت سیلاؔہ میں اِکٹھّی ہُوئی تا کہ اُن پر چڑھائی کریں۔
[۱۳] چنانچہ بنی اِسرائیل نے اِلیعزؔر کاہن کے بیٹے فینحاؔس کو جلعاؔد کے ملک میں بنی رُوبنؔ، بنی جدؔ اور منسّؔی کے نصف قبیلہ کے پاس بھیجا۔ [۱۴] اور بنی اِسرائیل کے ہر قبیلہ کا ایک ایک نمایندہ لے کر، اِس حساب سے دس اُمراء اُس کے ساتھ روانہ کیے جو بنی اِسرائیل کے آبائی گھرانوں کے سردار تھے۔
[۱۵] جب وہ جلعاؔد میں بنی رُوبنؔ، بنی جدؔ اور منسّؔی کے نصف قبیلہ کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے اُن سے کہا: [۱۶] خداوند کی ساری جماعت یہ کہتی ہے کہ تُم نے اِسرائیل کے خدا کے ساتھ اِس طرح کی بے ایمانی کیوں کی؟ تُم خداوند کی پیروی سے کیسے برگشتہ ہو گئے کہ اب تُم نے اپنے لیے ایک مذبح بنا لیا؟ [۱۷] کیا فغوؔر کا گناہ ہمارے لیے کافی نہ تھا؟ آج کے دِن تک ہم نے اپنے آپ کو اِس گناہ سے پاک نہیں کیا حالانکہ خداوند کی قوم میں وبا بھی آئی!

[۱۸] اور اب بھی تُم خداوند کی پیروی سے برگشتہ ہو رہے ہو؟
اگر آج تُم خداوند سے سرکشی کرتے ہو تو کل وہ اِسرائیل کی ساری قوم سے خفا ہو جائے گا۔ [۱۹] اگر تمہارا ملک جو تمہاری میراث ہے ناپاک ہو تو اُس پار خداوند کے ملک میں آ جاؤ جہاں خداوند کا مسکن ہے اور ہمارے ساتھ میراث میں حِصّہ دار بن جاؤ۔ لیکن خداوند ہمارے خدا کے مذبح کے علاوہ اپنے لیے کوئی اور مذبح بنا کر نہ تو خداوند سے بغاوت کرو اور نہ ہم سے۔ [۲۰] جب زارحؔ کے بیٹے عکنؔ نے مخصوص اشیاء میں سے خیانت کی تو کیا اِسرائیل کی ساری قوم پر خدا کا غضب نازل نہ ہُوا؟ عکنؔ اکیلا ہی اپنی بدکاری کے باعث ہلاک نہیں ہُوا!
[۲۱] تب بنی رُوبنؔ، بنی جدؔ اور منسّؔی کے نصف قبیلہ نے اِسرائیلی گھرانوں کے سرداروں سے کہا: [۲۲] خداوند خداؤں کا خدا، خداوند خداؤں کا خدا جانتا ہے اور اِسرائیلی بھی جان لیں! اگر یہ خداوند کے خلاف بغاوت یا نافرمانی کا نتیجہ ہو تو ہمیں آج کے دِن زندہ نہ چھوڑنا۔ [۲۳] اگر ہم نے خداوند سے برگشتہ ہونے کے لیے اور اُس پر سوختنی قربانیاں اور نذر کی قربانیاں یا سلامتی کے ذبیحے چڑھانے کے لیے یہ مذبح اپنے لیے بنایا ہے تو خداوند ہی اِس کا حساب لے۔
[۲۴] نہیں! بلکہ ہم نے اِس خوف سے یہ کیا کہ کسی دِن تمہاری اولاد ہماری اولاد سے یہ نہ کہے کہ تمہیں خداوند اِسرائیل کے خدا سے کیا سروکار ہے؟ [۲۵] اَے بنی رُوبنؔ اور بنی جدؔ، خداوند نے یردنؔ کو تمہارے اور ہمارے درمیان حد مقرّر کیا ہے! لہٰذا خداوند میں تمہارا کوئی حِصّہ نہیں ہے۔ اِس طرح تمہاری اولاد ہماری اولاد سے خداوند کے خوف کو دُور کر دے گی۔
[۲۶] اِس لیے ہم نے کہا کہ آؤ اپنے لیے ایک مذبح بنائیں جو سوختنی قربانیوں یا ذبیحوں کے لیے نہ ہو [۲۷] بلکہ یہ ہمارے اور تمہارے اور آنے والی نسلوں کے درمیان گواہ ٹھہرے کہ ہم اپنی سوختنی قربانیوں، ہدیوں اور ذبیحوں سے خداوند کی عبادت اُس کے مَقدِس میں کریں۔ تب آیندہ کو تمہاری اولاد ہماری اولاد سے یہ نہ کہہ سکے گی کہ ”تمہارا خداوند میں کوئی حِصّہ نہیں۔“
[۲۸] اور ہم نے کہا: اگر وہ کبھی ہم سے یا ہماری اولاد سے یوں کہیں تو ہم جواب دیں گے کہ خداوند کے مذبح کے مشابہ بنے ہُوئے اِس مذبح کو دیکھو جسے ہمارے باپ دادا نے اِس لیے بنایا کہ وہ سوختنی قربانیوں اور ذبیحوں کے لیے نہ ہو بلکہ ہمارے اور تمہارے درمیان گواہ ٹھہرے۔

۲۹ خداوند نہ کرے کہ ہم خداوند سے بغاوت کریں اور آج خداوند ہمارے خدا کے مذبح کے علاوہ جو اُس کے خیمہ کے سامنے ہے، سوختنی قربانیوں، نذر کی قربانیوں اور ذبیحوں کے لیے کوئی اور مذبح بنا کر اُس سے برگشتہ ہو جائیں۔ ۳۰ جب فینحاؔس کاہن اور قوم کے اُمراء نے جو اِسرائیلی گھرانوں کے سردار تھے، یہ سب سُنا جو بنی رُوبنؔ، بنی جدؔ اور بنی منسّیؔ نے کہا تھا تو وہ خُوش ہو گئے ۳۱ اور الیعزؔر کاہن کے بیٹے فینحاؔس نے بنی رُوبنؔ، بنی جدؔ اور بنی منسّیؔ سے کہا: آج ہم جان گئے کہ خداوند ہمارے درمیان ہے کیونکہ تُم نے اِس معاملہ میں خداوند سے بیوفائی نہیں کی اور اب تُم نے بنی اِسرائیل کو خداوند کے ہاتھ سے چھڑا لیا ہے۔

۳۲ تب الیعزؔر کاہن کا بیٹا فینحاؔس اور اُمراء جلعاؔد میں بنی رُوبنؔ اور بنی جدؔ سے مل کر کنعاؔن میں لَوٹ آئے اور بنی اِسرائیل کو یہ ماجرا کہہ سُنایا۔ ۳۳ وہ یہ سُن کر خُوش ہُوئے اور اُنہوں نے خدا کی حمد کی اور پھر کبھی اُن کے خلاف جنگ کرنے اور اُس ملک کو تباہ کرنے کا نام تک نہ لیا جہاں بنی رُوبنؔ اور بنی جدؔ رہتے تھے۔

۳۴ اور بنی رُوبنؔ اور بنی جدؔ نے اُس مذبح کو یہ نام دیا: یہ ہمارے درمیان گواہ ہے کہ خداوند ہی ہمارا خدا ہے۔

یشوؔع کا اُمراء کو الوداعی پیغام

۲۳ اِس کے بہت دِنوں بعد جب خداوند نے بنی اِسرائیل کو اُن کے اِردگرد کے سب دُشمنوں سے راحت بخشی تو یشوؔع نے جو اب تک ضعیف اور عمر رسیدہ ہو چکا تھا، ۲ سب اِسرائیلیوں کو اُن کے بزرگوں، اُمراء، قاضیوں اور منصبداروں سمیت بلایا اور اُن سے کہا: میں ضعیف اور عمر رسیدہ ہو چکا ہُوں۔ ۳ تُم نے سب کچھ دیکھ لیا ہے کہ خداوند تمہارے خدا نے تمہاری خاطر اُن قوموں کے ساتھ کیا کِیا۔ وہ خداوند تمہارا خدا ہی تھا جو تمہاری خاطر لڑا۔ ۴ یاد کرو کہ کس طرح میں نے اُن بچی ہُوئی قوموں کا اور یردنؔ سے لے کر مغرب میں بڑے سمندر (بحرِ اوقیانوس) تک کا سارا ملک جسے میں نے فتح کیا، قُرعہ اندازی سے تمہارے قبیلوں کے درمیان بطور میراث تقسیم کیا۔ ۵ خداوند تمہارا خدا خود اُنہیں تمہارے راستہ سے ہٹا دے گا۔ وہ اُنہیں تمہارے سامنے سے دُور کر دے گا اور تُم اُن کے ملک پر قابض ہو جاؤ گے جیسا کہ خداوند تمہارے خدا نے تُم سے وعدہ کیا ہے۔

۶ لہٰذا ہمّت سے کام لو اور جو کچھ مُوسیٰؔ کی شریعت کی کتاب میں لکھا ہے اُس سے اِدھر اُدھر مُڑے بغیر اُس پر عمل کرتے رہو۔ ۷ اُن قوموں کے ساتھ جو تمہارے درمیان باقی بچی ہیں، کسی قسم کا ربط وضبط نہ رکھنا، نہ اُن کے معبودوں کے نام لینا اور نہ ہی اُن کی قسم کھانا۔ تُم نہ اُن کی عبادت کرنا نہ اُن کو سجدہ کرنا۔ ۸ بلکہ تُم خداوند اپنے خدا سے لپٹے رہنا جیسا تُم نے آج تک کیا ہے۔

۹ خداوند نے تمہارے سامنے سے بڑی بڑی اور نہایت زورآور قوموں کو پسپا کیا ہے اور آج کے دِن تک کوئی شخص تمہارے سامنے ٹھہر نہ سکا۔ ۱۰ تُم میں سے ایک آدمی، ہزار آدمیوں کو پسپا کر دیتا ہے کیونکہ خداوند تمہارا خدا اپنے وعدہ کے مطابق تمہاری خاطر لڑتا ہے۔ ۱۱ لہٰذا خُوب خبردار رہو اور خداوند اپنے خدا کی محبّت میں قائم رہو۔

۱۲ لیکن اگر تُم برگشتہ ہو جاؤ اور اِن قوموں کے بچے ہُوئے لوگوں سے جو تمہارے بیچ میں رہ گئی ہیں، میل جول کر لو اور اُن کے ساتھ شادی بیاہ رچا لو یا اُن سے راہ و رسم بڑھا لو ۱۳ تو یقین جانو کہ خداوند تمہارا خدا اُن قوموں کو تمہارے سامنے سے ہرگز نہ ہٹائے گا بلکہ وہ تمہارے لیے جال اور پھندا، تمہاری پیٹھ پر کوڑے اور تمہاری آنکھوں میں کانٹے بن جائیں گے۔ یہاں تک کہ تُم اِس بھلے ملک سے جسے خداوند تمہارے خدا نے تمہیں دیا ہے، نابود ہو جاؤ گے۔

۱۴ اب دیکھو مَیں آج اُسی راستے جانے والا ہُوں جو سارے جہاں کا ہے۔ اور تُم اپنے سارے دل اور جان سے جانتے ہو کہ اُن سب اچھے وعدوں میں سے جو خداوند تمہارے خدا نے تُم سے کیے، ایک بھی پُورا ہُوئے بنا نہ رہا۔ ہر وعدہ پُورا ہُوا۔ کوئی ایک بھی پُورا ہُوئے بنا نہیں رہا۔ ۱۵ لیکن جس طرح خداوند تمہارے خدا کا ہر اچھا وعدہ پُورا ہُوا، اُسی طرح خداوند تُم پر وہ تمام آفتیں نازل کرے گا جس کا اُس نے تمہیں خوف دلایا ہے۔ یہاں تک کہ وہ تمہیں اُس بھلے ملک سے جسے اُس نے تمہیں دیا ہے، نابود کر دے گا۔

۱۶ اگر تُم خداوند اپنے خدا کے عہد کو جس کا حکم اُس نے تمہیں دیا ہے، توڑ دو اور جا کر دوسرے معبودوں کی عبادت کرو اور اُن کے آگے سجدہ کرو تو خداوند کا غضب تُم پر بھڑک اُٹھے گا اور تُم اُس بھلے ملک سے جسے اُس نے تمہیں دیا ہے، جلد ہی نیست و نابود ہو جاؤ گے۔

سِکم میں دوبارہ عہد باندھا گیا

۲۴ تب یشوؔع نے اِسرائیل کے سب قبیلوں کو سِکمؔ میں اِکٹھا کیا۔ اُس نے اِسرائیل کے بزرگوں، اُمراء، قاضیوں اور منصبداروں کو بُلایا اور وہ خدا کے حُضور میں حاضر ہُوئے۔

۲ یشوؔع نے سب لوگوں سے کہا: خداوند اِسرائیل کا خدا یوں

فرماتا ہے کہ عرصہ ہُوا جب تمہارے باپ دادا جن میں ابرہاؔم اور نحوؔر کا باپ تارؔح بھی شامل ہے دریا کے اُس پار رہتے تھے اور دوسرے معبودوں کی پرستش کرتے تھے۔ [۳] لیکن میں نے تمہارے باپ ابرہاؔم کو دریا کے پار کے ملک سے لے کر کنعاؔن کے سارے ملک میں اُس کی رہبری کی اور اُس کی نسل بڑھائی۔ میں نے اُسے اِضحاؔق عنایت کیا۔ [۴] اور اِضحاؔق کو یعقوؔب اور عیسَوؔ بخشے۔ اور میں نے عیسَوؔ کو شعیر کا کوہستانی ملک دے دیا لیکن یعقوؔب اور اُس کے بیٹے مِصرؔ چلے گئے۔

[۵] پھر میں نے مُوسیٰؔ اور ہارون کو بھیجا اور میں نے مِصرؔ میں مصیبتیں برپا کر کے مِصریوں کو خُوب مارا اور میں وہاں سے تمہیں نکال لایا۔ [۶] جب میں تمہارے باپ دادا کو مِصرؔ سے نکال لایا تب تُم سمندر کے ساحل تک جا پہنچے اور مِصریوں نے رتھوں اور سواروں کے ساتھ بحرِقلزؔم تک اُن کا تعاقب کیا۔ [۷] لیکن اُنہوں نے خداوند سے امداد کے لیے فریاد کی اور اُس نے تمہارے اور مِصریوں کے درمیان اندھیرا کر دیا۔ وہ سمندر کو اُن کے اوپر چڑھا لایا اور اُنہیں غرق کر دیا۔ تُم نے خُود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ میں نے مِصریوں کے ساتھ کیا کِیا۔ پھر تُم ایک لمبے عرصہ تک بیابان میں رہے۔

[۸] میں تمہیں اموریوں کے ملک میں لے آیا جو یردؔن کے مشرق میں رہتے تھے۔ وہ تُم سے لڑے لیکن میں نے تمہیں فتح بخشی۔ میں نے اُنہیں تمہارے سامنے نیست و نابود کر دیا اور تُم اُن کے ملک پر قابض ہو گئے۔ [۹] جب موآؔب کا بادشاہ صفوؔر کا بیٹا بلقؔ اِسرائیل پر چڑھائی کی تیاریاں کرنے لگا تو اُس نے بعوؔر کے بیٹے بلعاؔم کو بلا بھیجا تا کہ وہ تُم پر لعنت کرے۔ [۱۰] لیکن میں نے بلعام کی ایک نہ سُنی اِس لیے وہ مجبور ہو گیا کہ تمہیں برکت دے۔ یُوں میں نے تمہیں اُس کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔

[۱۱] پھر تُم یردؔن پار ہو کر یریحوؔ آئے اور یریحوؔ کے شہری، اموری، فرزّی، کنعانی، حِتّی، جرجاسی، حوّی اور یبوسی تُم سے لڑے لیکن میں نے اُنہیں تمہارے ہاتھ میں کر دیا۔ [۱۲] میں نے زنبوروں کو تمہارے آگے بھیجا جنہوں نے اُنہیں اور دو اموری بادشاہوں کو تمہارے سامنے سے بھگا دیا۔ یہ تمہاری تلوار یا کمان کا کمال نہیں تھا۔ [۱۳] اِس طرح میں نے تمہیں وہ ملک عطا کیا جس پر تُم نے محنت نہ کی تھی اور وہ شہر عنایت کیے جنہیں تُم نے تعمیر نہیں کیا تھا اور تُم اُن میں بسے ہُوئے ہو اور اُن تاکستانوں اور زیتون کے باغوں کا پھل کھاتے ہو جو تمہارے لگائے ہُوئے نہیں ہیں۔

[۱۴] لہٰذا اب تُم خداوند کا خوف رکھو اور نہایت وفاداری سے اُس کی عبادت کرو اور اُن معبودوں کو پھینک دو جن کی پرستش تمہارے باپ دادا دریا کے اُس پار اور مِصرؔ میں کیا کرتے تھے اور خداوند کی پرستش کرو۔ [۱۵] اور اگر خداوند کی عبادت کرنا تمہیں ناگوار گزرے تو آج کے دِن اپنے لیے اُسے چُن لو جس کی تُم عبادت کرنا چاہتے ہو خواہ اُن معبودوں کو جن کی تمہارے باپ دادا دریا کے اُس پار پرستش کیا کرتے تھے یا اُن اموریوں کے معبودوں کو جن کے ملک میں تُم بسے ہو۔ لیکن جہاں تک میرا اور میرے گھرانے کا تعلق ہے ہم تو خداوند ہی کی عبادت کریں گے۔

[۱۶] تب لوگوں نے جواب دیا کہ خدا نہ کرے کہ ہم دوسرے معبودوں کی عبادت کرنے کے لیے خداوند کو ترک کر دیں! [۱۷] وہ خداوند ہمارا خدا ہی تھا جو ہمیں اور ہمارے باپ دادا کو اُس غلامی کے ملک یعنی مِصرؔ سے نکال لایا اور ہماری آنکھوں کو بڑے بڑے عجیب و غریب نشان دکھائے۔ اُس نے ہمارے سارے سفر میں اور اُن سب قوموں کے درمیان جن میں سے ہو کر ہم گزرے ہماری حفاظت کی۔ [۱۸] اور خداوند نے ہمارے سامنے سے اموریوں کو اور اُن ساری قوموں کو نکال دیا جو اُس ملک میں بستی تھیں۔ ہم بھی خداوند ہی کی عبادت کریں گے کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے۔

[۱۹] یشوؔع نے لوگوں سے کہا: تُم سے خداوند کی عبادت نہیں ہو سکتی۔ وہ پاک خدا ہے۔ وہ غیُور خدا ہے۔ وہ تمہاری سرکشی اور تمہارے گناہ نہیں بخشے گا۔ [۲۰] اگر تُم خداوند کو ترک کر کے پرائے معبودوں کی پرستش کرنے لگو گے تو اگرچہ خداوند تمہارا بھلا کرتا آیا ہے وہ پھر کر تُم پر آفت نازل کرے گا اور تمہارا خاتمہ کر دے گا۔

[۲۱] لوگوں نے یشوؔع سے کہا: نہیں! ہم خداوند ہی کی عبادت کریں گے۔

[۲۲] تب یشوؔع نے کہا: تُم آپ ہی اپنے گواہ ہو کہ تُم نے خداوند کی عبادت کرنا پسند کیا ہے۔

اُنہوں نے کہا: ہاں! ہم گواہ ہیں۔

[۲۳] یشوؔع نے کہا: تو پھر تمہارے درمیان جو پرائے معبود ہیں اُنہیں دُور کر دو اور اپنے دل خداوند اِسرائیل کے خدا کی طرف راغب کر لو۔

[۲۴] لوگوں نے یشوؔع سے کہا: ہم خداوند اپنے خدا کی عبادت کریں گے اور اُسی کے وفادار رہیں گے۔

[۲۵] اُسی روز یشوؔع نے لوگوں کے ساتھ عہد باندھا اور سِکمؔ میں اُن کے لیے آئین اور قوانین مرتّب کیے۔ [۲۶] اور یشوؔع نے

یہ باتیں خدا کی شریعت کی کتاب میں درج کر لیں۔ تب اُس نے ایک بڑا پتھر لیا اور اُسے خداوند کے مقدِس کے قریب بلوط کے پیڑ کے نیچے نصب کر دیا۔
[۲۷] اور اُن سب لوگوں نے کہا: دیکھو! یہ پتھر ہمارا گواہ رہے گا کیونکہ اُس نے وہ سب باتیں سُنی ہیں جو خداوند نے ہم سے کہی ہیں۔ اگر تُم اپنے خدا سے بے وفائی کر بیٹھو تو یہ تمہارے خلاف گواہی دے گا۔

یشوع کا موعودہ ملک میں دفن کیا جانا

[۲۸] تب یشوع نے لوگوں کو اُن کی اپنی اپنی میراث کی طرف روانہ کیا۔
[۲۹] اِن واقعات کے بعد خداوند کا خادِم نُون کا بیٹا یشوع ایک سودس برس کا ہو کر رحلت کر گیا۔ [۳۰] اُنہوں نے اُسے اُس میراث میں تمنت سرح کے مقام پر دفن کیا جو افرائیم کے کوہستانی ملک میں کوہِ جعس کے شمال میں واقع ہے۔ [۳۱] یشوع کے جیتے جی اور اُن بزرگوں کے جیتے جی جو یشوع کے بعد زندہ رہے اور جو اِن سب کاموں سے واقف تھے جو خداوند نے اِسرائیلیوں کے لیے کیے تھے، اِسرائیلی خداوند ہی کی عبادت کرتے رہے۔ [۳۲] اور یُوسُف کی ہڈیاں جنہیں اِسرائیلی مِصر سے لے آئے تھے، سِکم میں اُس قطعہٴ زمین میں دفن کی گئیں جسے یعقوب نے سِکم کے باپ حمور کے بیٹوں سے چاندی کے سَو سِکّوں کے عِوض خریدا تھا۔ یہ جگہ یُوسُف کی نسل کی میراث ٹھہری۔
[۳۳] اور ہارون کے بیٹے الیعزر نے وفات پائی اور اُسے اُس کے بیٹے فینحاس کی پہاڑی پر دفن کیا گیا جو اُسے افرائیم کے کوہستانی ملک میں دی گئی تھی۔

قُضاۃ

پیش لفظ

یہ کتاب اُن قاضیوں کے بارے میں ہے جو حضرت یشوع کی موت کے بعد سے سلاطین کے دور کے شروع ہونے تک بنی اِسرائیل کی قیادت کرتے رہے۔ یہ لوگ یہودیوں کی سیاسی، عسکری، تمدّنی اور سماجی زندگی کے تمام شعبوں پر نظر رکھتے تھے۔
اِس کتاب کے مُصنّف کے بارے میں معلومات ناپید ہیں لیکن اِتنا ضرور ہے کہ اِس کے مُصنّف کی بہت سے قابلِ وثوق منابع اور مآخذ تک رسائی تھی جن کی مدد سے اُس نے یہ کتاب مرتّب کی۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ اِسے سموئیل نبی نے قلمبند کیا ہے۔
اِس کی تاریخ تصنیف کے بارے میں علماء میں اِتفاق رائے نہیں ہے۔ بعض کا خیال ہے، چونکہ بنی اِسرائیل کے قاضیوں کی قیادت کا زمانہ تقریباً ۴۱۰ سال تک پھیلا ہُوا ہے اِس لیے یہ کتاب غالباً گیارھویں صدی ق م کے زمانہ کی تصنیف قرار دی جا سکتی ہے۔
جب تک حضرت مُوسیٰ زندہ رہے، آپ خدا کی مدد سے بنی اِسرائیل کی زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں پند و نصائح دیتے رہے۔ چونکہ آپ خداوند تعالیٰ کی طرف سے شریعت (توریت) لے کر آئے تھے اِس لیے آپ کی قیادت کو ہمیشہ مقبولیت کا درجہ حاصل رہا۔ اِس کے باوجود بنی اِسرائیل بار بار راہِ راست سے بھٹک کر بُت پرستی، تشدّد پسندی اور بداخلاقی کے شکار ہُوئے اور کئی مصائب میں گرفتار ہونے کے بعد بار بار توبہ کرتے رہے اور اپنے خدا کے حُضور قسمیں کھا کھا کر وعدہ کرتے رہے کہ وہ اُن تمام قوانین اور احکامِ اِلٰہی پر جو اُنہیں حضرت مُوسیٰ کی معرفت دیے گئے تھے، عمل کریں گے لیکن اپنی عہد شکنی کے باعث وہ غضبِ اِلٰہی کا نشانہ بنتے رہے۔ اِس میں کلام نہیں کہ یہ کتاب اہلِ یہود کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے اُتار چڑھاؤ کی بڑی عبرت انگیز تاریخ ہے۔
یہ کتاب نیکی اور بدی کی ہمیشہ جاری رہنے والی جنگ کی بڑی مکروہ تصویر پیش کرتی ہے اور تمام قوموں کو یاد دلاتی ہے کہ فتح ہمیشہ بندگانِ خدا ہی کو حاصل ہوتی ہے۔

سمسُونؔ، دبورہؔ اور جدعونؔ ایسی نامور ہستیاں اِس کتاب کے اوراق کی زینت ہیں۔ ہم اِن اشخاص کے حالاتِ زندگی سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ اِس کتاب کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ کتاب کا پس منظر (۱:۱-۳:۷)

۲۔ بنی اِسرائیل کی گمراہی، پشیمانی، توبہ اور بحالی وغیرہ (۳:۸-۱۶:۳۱)

۳۔ قاضیوں کے زمانہ میں بنی اسرائیل کی اخلاقی پستی (۱۷:۱-۲۱:۲۵)

بنی اِسرائیل کی باقی ماندہ کنعانیوں سے جنگ

۱ یشوعؔ کی مَوت کے بعد بنی اِسرائیل نے خداوند سے پُوچھا کہ کنعانیوں سے جنگ کے لیے ہماری طرف سے پہلے کون چڑھائی کرے؟

[۲] خداوند نے جواب دیا کہ بنی یہوداہ چڑھائی کریں گے کیونکہ میں نے وہ ملک اُن کے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔

[۳] تب یہوداہؔ کے قبیلہ والوں نے اپنے شمعونی بھائیوں سے کہا کہ ہمارے ساتھ ہماری میراث کے علاقہ کی طرف چلو تا کہ ہم کنعانیوں سے لڑیں اور اِسی طرح ہم بھی تمہاری میراث کے علاقہ میں تمہارے ساتھ چلیں گے۔ چنانچہ بنی شمعون اُن کے ساتھ گئے۔

[۴] جب بنی یہوداہ نے چڑھائی کی تو خداوند نے کنعانیوں اور فرزّیوں کو اُن کے ہاتھوں میں کر دیا اور اُنہوں نے بزقؔ کے مقام پر اُن میں سے دس ہزار افراد کو مَوت کے گھاٹ اُتار دیا۔ [۵] وہاں اُن کا سامنا ادونیؔ بزق سے ہُوا اور اُنہوں نے اُس سے جنگ کی اور کنعانیوں اور فرزّیوں کو پسپا کر دیا۔ [۶] ادونیؔ بزق بھاگ گیا لیکن اُنہوں نے اُس کا تعاقب کر کے اُسے گرفتار کر لیا اور اُس کے ہاتھ پاؤں کے انگوٹھے کاٹ ڈالے۔

[۷] تب ادونیؔ بزق نے کہا: ستّر بادشاہ جن کے ہاتھ پاؤں کے انگوٹھے کٹے ہُوئے تھے میری میز کے نیچے ٹکڑے بٹورا کرتے تھے۔ جیسا سلوک میں نے اُن کے ساتھ کیا تھا ویسا ہی بدلہ اب خداوند نے مجھے دیا ہے۔ وہ اُسے یروشلیمؔ لے آئے جہاں اُس نے وفات پائی۔

[۸] بنی یہوداہ نے یروشلیمؔ پر حملہ کیا اور اُسے اپنے قبضہ میں لے کر اہلِ شہر کو تہہِ تیغ کر دیا اور شہر کو آگ لگا دی۔

[۹] اُس کے بعد بنی یہوداہ اُن کنعانیوں سے لڑنے کو گئے جو کوہستانی ملک، جنوبی علاقہ اور مغرب کے نشیبی علاقہ میں رہتے تھے۔ [۱۰] وہ حبرُونؔ (جو پہلے قریتِ اربعؔ کہلاتا تھا) میں رہنے والے کنعانیوں پر چڑھ آئے اور سیسیؔ، اخیمانؔ اور تلمیؔ کو شکست دی۔

[۱۱] وہاں سے آگے جا کر اُنہوں نے دبیرؔ کے باشندوں پر چڑھائی کی (جو پہلے قریت سِفرؔ کہلاتا تھا)۔ [۱۲] تب کالبؔ نے کہا: جو آدمی قریت سِفر پر حملہ کر کے اُسے سر کر لے گا میں اُس سے اپنی بیٹی عکسہؔ کی شادی کر دوں گا۔ [۱۳] کالبؔ کے چھوٹے بھائی قنزؔ کے بیٹے عتنی ایلؔ نے اُسے سر کر لیا اِس لیے کالبؔ نے اپنی بیٹی عکسہؔ اُسے بیاہ دی۔

[۱۴] ایک دِن جب وہ عتنی ایلؔ کے پاس آئی تو اُس نے اُس سے اصرار کیا کہ وہ اُس کے باپ سے ایک کھیت طلب کرے۔ جب وہ اپنے گدھے پر سے اُتری تو کالبؔ نے اُس سے پُوچھا کہ تُو کیا چاہتی ہے؟

[۱۵] اُس نے کہا: مجھ پر ایک خاص عنایت کر۔ چونکہ تُو نے مجھے جنوب کے ملک میں کچھ زمین دی ہے اِس لیے مجھے پانی کے چشمے بھی دے۔ چنانچہ کالبؔ نے اُسے اُوپر کے اور نیچے کے چشمے بھی عطا فرمائے۔

[۱۶] مُوسیٰؔ کے خُسر کی نسل کے قینیؔ لوگ کھجوروں کے شہر سے بنی یہوداہ کے ساتھ یہوداہؔ کے بیابان کو گئے جو جنوب میں عرادؔ کے نزدیک ہے اور وہاں اُن کے ساتھ رہنے لگے۔

[۱۷] پھر بنی یہوداہ نے اپنے شمعونی بھائیوں کے ساتھ جا کر صفتؔ میں رہنے والے کنعانیوں پر حملہ کیا اور اُس شہر کو بالکل تباہ کر ڈالا۔ اِس لیے اُس شہر کا نام حُرمہ پڑا۔ [۱۸] یہودیوں نے غزّہؔ، اسقلونؔ اور عقرُونؔ شہروں کو اُن کے گرد و نواح کے علاقوں سمیت اپنے قبضہ میں کر لیا۔

[۱۹] خداوند بنی یہوداہ کے ساتھ تھا۔ اُنہوں نے کوہستانی ملک پر تو قبضہ کر لیا لیکن وہ ہموار علاقوں سے لوگوں کو نہ نکال سکے کیونکہ اُن لوگوں کے پاس آہنی رتھ تھے۔ [۲۰] مُوسیٰؔ کے وعدہ کے مطابق حبرُونؔ کالبؔ کو دیا گیا کیونکہ اُس نے وہاں سے عناقؔ کے تینوں بیٹوں کو نکال دیا تھا۔ [۲۱] البتّہ بنی بِن یمین یروشلیمؔ میں سکونت پذیر یبُوسیوں کو وہاں سے ہٹانے میں ناکام رہے۔ اِس لیے آج کے

دِن تک یبُوسی وہاں بنی بِن یمین کے ساتھ رہتے ہیں۔

۲۲ اب یوُسف کے گھرانے نے بیت ایل پر چڑھائی کی اور خداوند اُن کے ساتھ تھا۔ ۲۳ جب اُنہوں نے بیت ایل (جو پہلے لُوز کہلاتا تھا) کا جائزہ لینے کے لیے لوگوں کو بھیجا ۲۴ تو جاسُوسوں نے ایک شخص کو شہر سے باہر آتے ہُوئے دیکھا اور اُس سے کہا: ہمیں شہر میں داخل ہونے کی راہ بتا تو ہم تیرے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں گے۔ ۲۵ تب اُس نے اُنہیں راہ بتا دی اور اُنہوں نے شہر والوں کو تہہِ تیغ کر ڈالا۔ لیکن اُس شخص اور اُس کے سارے خاندان کو چھوڑ دیا۔ ۲۶ تب وہ حِتّیوں کے ملک میں گیا اور وہاں اُس نے ایک شہر بسایا اور اُس کا نام لُوز رکھا۔ چنانچہ آج تک اُس کا یہی نام ہے۔

۲۷ لیکن منسّی نے بیت شان، تعناک، دور، ابلیعام اور مجدّو اور اُن کے گرد و نواح کے قصبوں کے لوگوں کو نہ نکالا کیونکہ کنعانی اُسی ملک میں رہنے پر بضد تھے۔ ۲۸ جب بنی اِسرائیل برسرِ اقتدار آئے تو اُنہوں نے کنعانیوں کو بیگار میں کام کرنے پر مجبور کیا لیکن اُنہیں پُورے طور پر نہیں نکالا۔ ۲۹ نہ ہی افرائیم نے جزر میں رہنے والے کنعانیوں کو نکالا بلکہ کنعانی اُن کے درمیان وہاں بسے رہے۔ ۳۰ نہ ہی زبولون نے قِطرون اور نہلال میں رہنے والے کنعانیوں کو نکالا جو اُن کے درمیان بسے رہے۔ البتّہ اُنہوں نے اُنہیں بیگار میں کام کرنے پر ضرور مجبور کیا۔ ۳۱ نہ آشر نے عکّو، صَیدا، احلاب، اکزیب، حلبہ، اِفیق یا رحوب کے باشندوں کو نکالا۔ ۳۲ اور اِسی وجہ سے بنی آشر ملک کے کنعانی باشندوں کے ساتھ بس گئے۔ ۳۳ نہ ہی نفتالی نے بَیت شمس یا بَیت عنات کے باشندوں کو نکالا بلکہ بنی نفتالی بھی کنعانی باشندوں کے ساتھ بس گئے اور بَیت شمس اور بَیت عنات کے باشندے اُن کے لیے بیگار میں کام کرنے لگے۔ ۳۴ اموریوں نے بنی دان کو کوہستانی ملک تک ہی محدود رکھا اور اُنہیں وادی میں نیچے نہ آنے دیا۔ ۳۵ اور اموری بھی کوہِ حرس، ایّالُون اور سعلبّیم میں بسے رہنے پر بضد رہے لیکن جب یوُسف کا خاندان برسرِ اقتدار آیا تو وہ بھی بیگار میں کام کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ۳۶ اموریوں کی سرحد درّۂ عقرب سے سِلا سے پرے تک تھی۔

بوکیم میں خداوند کے فرشتہ کا وارد ہونا

۲ خداوند کا فرشتہ جِلجال سے بوکیم کو گیا اور کہنے لگا: میں تمہیں مِصر سے نکال کر اُس ملک میں لے آیا جسے میں نے تمہارے باپ دادا کو دینے کی قسم کھائی تھی۔ میں نے کہا تھا کہ وہ عہد جو میں نے تُم سے باندھا تھا میں اُسے ہرگز نہ توڑوں گا ۲ اور تُم اُس ملک کے باشندوں کے ساتھ کوئی عہد و پیمان نہ کرو گے بلکہ تُم اُن کے مذبحوں کو ڈھا دو گے۔ پھر بھی تُم نے میری نافرمانی کی۔ تُم نے ایسا کیوں کیا؟ ۳ اِس لیے اب میں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ میں اُنہیں تمہارے سامنے سے نہیں ہٹاؤں گا بلکہ وہ تمہارے پہلوؤں میں کانٹے اور اُن کے دیوتا تمہارے لیے پھندا ثابت ہوں گے۔

۴ جب خداوند کا فرشتہ سب بنی اِسرائیل سے یہ کہہ چکا تو وہ لوگ چلاّ چلاّ کر رونے لگے ۵ اور اُنہوں نے اُس جگہ کا نام بوکیم رکھا اور وہاں اُنہوں نے خداوند کے لیے قربانیاں پیش کیں۔

نافرمانی اور شکست

۶ یشوع کے بنی اِسرائیل کو رُخصت کرنے کے بعد وہ اپنی اپنی میراث میں ملک کا قبضہ لینے کے لیے چلے گئے۔ ۷ یشوع کے جیتے جی اور اُن بزرگوں کے جیتے جی جو یشوع کے بعد زندہ رہے اور جو اُن سب بڑے بڑے کاموں سے واقف تھے جو خداوند نے بنی اِسرائیل کی خاطر کیے تھے لوگ خداوند کی عبادت کرتے رہے۔ ۸ خداوند کا خادِم نُون کا بیٹا یشوع ایک سَو دس برس کا ہو کر رحلت کر گیا۔ ۹ اور اُنہوں نے اُسے اُس کی میراث میں تمنت حرس میں دفن کیا جو افرائیم کے کوہستانی ملک میں کوہِ جعس کے شمال میں واقع ہے۔

۱۰ جب وہ ساری پُشت اپنے باپ دادا سے جا ملی تو ایک اور پُشت پیدا ہُوئی جو نہ خداوند کو جانتی تھی اور نہ اُس کام کو جو اُس نے اِسرائیل کے لیے کیا تھا۔ ۱۱ اور بنی اِسرائیل نے خدا کی نگاہ میں بدی کی اور وہ بعل دیوتاؤں کی پرستش کرنے لگے۔ ۱۲ اُنہوں نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کو ترک کر دیا جو اُنہیں مِصر سے نکال لایا تھا۔ وہ اپنے آس پاس کے لوگوں کے مختلف دیوتاؤں کی پیروی اور پرستش کرنے لگے اور اُنہوں نے خداوند کو غُصّہ دلایا ۱۳ کیونکہ اُنہوں نے اُسے ترک کیا اور بعل اور عستارات کی خدمت کرنے لگے۔ ۱۴ خداوند کا قہر اسرائیل پر بھڑک اُٹھا اور اُس نے اُنہیں لُٹیروں کے حوالہ کر دیا جنہوں نے اُنہیں لُوٹنا شروع کیا اور اُس نے اُنہیں اُن کے دشمنوں کے ہاتھ بیچا جو اُن کے اِردگرد تھے اور جن کا وہ مقابلہ تک نہیں کر سکتے تھے۔ ۱۵ جب بھی اسرائیلی لڑنے کے لیے جاتے تو خداوند کا ہاتھ اُنہیں شکست دینے کے لیے اُن کے خلاف اُٹھتا جیسا کہ اُس نے اُن سے قسم کھا کر کہا تھا۔ لہٰذا وہ بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گئے۔

[۱۶] پھر خداوند نے قاضی برپا کیے جنہوں نے اُنہیں غارتگروں کے ہاتھوں سے چھڑایا۔ [۱۷] لیکن وہ اپنے قاضیوں کی بھی نہ مانتے تھے بلکہ اور معبودوں سے ناجائز تعلقات بڑھا کر اُن کی عبادت کرتے رہے اور اپنے باپ دادا کے خلافِ معمول وہ بہت جلد خداوند کی فرمانبرداری کی اُس راہ سے پھر گئے جس پر اُن کے باپ دادا چلتے آئے تھے۔ [۱۸] جب کبھی خداوند اُن کے لیے کوئی قاضی برپا کرتا تھا تو وہ اُس قاضی کے ساتھ رہ کر اُس کے جیتے جی اُنہیں اُن کے دشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑاتا رہتا تھا کیونکہ جب وہ ظالموں اور اذیت پہنچانے والوں کی سختیوں سے تنگ آ کر کراہتے تو خداوند کو اُن پر ترس آتا تھا۔ [۱۹] لیکن جب وہ قاضی مر جاتا تو لوگ پھر سے دوسرے معبودوں کی پیروی کر کے اُن کی خدمت اور عبادت میں مصروف ہو کر ایسی راہوں پر لَوٹ جاتے جو اُن کے باپ دادا کی راہوں سے بھی بدتر تھیں۔ وہ اپنی بُری روشوں اور سرکش راہوں کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہُوئے۔

[۲۰] اِس لیے خداوند بنی اِسرائیل سے بے حد خفا ہُوا اور کہا: چونکہ اِس قوم نے اُس عہد کو توڑا ہے جو میں نے اُن کے باپ دادا سے باندھا تھا اور میری بات نہیں مانی، [۲۱] اِس لیے جن قوموں کو یشوؔع مرتے وقت چھوڑ گیا، اُن میں سے کسی بھی قوم کو میں بنی اِسرائیل کے سامنے سے دُور نہیں کروں گا۔ [۲۲] میں اُنہیں اِسرائیل کی آزمایش کے لیے اِستعمال کروں گا اور یہ دیکھوں گا کہ آیا وہ خداوند کی راہ پر قائم رہ کر اپنے باپ دادا کی طرح اُس پر چلتے بھی ہیں یا نہیں؟ [۲۳] خداوند نے اُن قوموں کو وہیں رہنے دیا اور اُنہیں نکالنے میں جلدی نہ کی اور اُنہیں یشوؔع کے ہاتھ میں بھی نہ جانے دیا۔

۳ خداوند نے اُن قوموں کو رہنے دیا تاکہ اُن سب اِسرائیلیوں کو آزمائے جو کنعاؔن میں کسی لڑائی میں شریک نہ ہُوئے تھے۔ [۲] (اُس نے یہ محض اِس لیے کیا کہ بنی اِسرائیل کی جن نسلوں کو لڑنے کا تجربہ نہ تھا اُنہیں جنگ و جدل کا طریقہ سکھایا جائے)۔ [۳] فِلستیوں کے پانچوں حکمران، سب کنعانی، صَیدانی اور کوہِ بعل حرموؔن سے لیکر حماؔت کے مدخل تک لُبناؔن کی پہاڑیوں میں بسنے والے سبھی حِوّی وہیں رہے۔ [۴] اُنہیں اِس لیے رہنے دیا گیا تاکہ اُن کے ذریعہ اِسرائیلیوں کی آزمایش ہو کہ وہ خداوند کے اُن احکام کو مانیں گے یا نہیں جو اُس نے مُوسیٰؔ کی معرفت اُن کے باپ دادا کو دیے تھے۔

[۵] سو بنی اِسرائیل، کنعانیوں، حِتّیوں، اموریوں، فرزّیوں، حِویّوں اور یبوسیوں کے درمیان بس گئے۔ [۶] وہ اُن کی بیٹیوں سے بیاہ کرتے اور اپنی بیٹیاں اُن کے بیٹوں کو دیتے تھے اور اُن کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے۔

عتنی ایلؔ

[۷] بنی اِسرائیل نے خدا کی نگاہ میں بدی کی۔ وہ خداوند اپنے خدا کو بھول گئے اور بعلؔ دیوتاؤں اور یسیرتوں کی پرستش کرنے لگے۔ [۸] خداوند کا غضب اِسرائیلیوں پر بھڑکا اور اُس نے اُنہیں مسوپتامیہ کے بادشاہ کوشن رِسؔعتیم کے ہاتھوں بیچ ڈالا۔ لہٰذا بنی اِسرائیل آٹھ برس تک اُس کے اطاعت گزار رہے۔ [۹] لیکن جب اُنہوں نے خداوند سے فریاد کی تو اُس نے اُن کے لیے ایک رہائی دینے والا برپا کیا جو کالبؔ کے چھوٹے بھائی قنزؔ کا بیٹا، عتنی ایلؔ تھا، جس نے اُنہیں چھڑایا۔ [۱۰] خداوند کی روح اُس پر نازل ہُوئی جس سے وہ اِسرائیل کا قاضی بن گیا اور لڑنے کے لیے نکلا۔ خداوند نے آرامؔ کے بادشاہ کوشن رِسؔعتیم کو عتنی ایلؔ کے حوالہ کر دیا اور وہ اُس پر غالب آ گیا۔ [۱۱] اِس طرح سے ملک میں قنزؔ کے بیٹے عتنی ایلؔ کی وفات تک چالیس برس امن قائم رہا۔

اہُودؔ

[۱۲] ایک بار پھر بنی اِسرائیل نے خداوند کی نگاہ میں بدی کی اور اُن کی بدی کی وجہ سے خداوند نے موآبؔ کے بادشاہ عجلونؔ کو اِسرائیل پر حاوی کر دیا۔ [۱۳] عجلونؔ، بنی عمّون اور بنی عمالیق کو اپنے ساتھ لے کر آیا اور اِسرائیل پر حملہ کر کے کھجوروں کے شہر پر قبضہ کر لیا۔ [۱۴] بنی اِسرائیل اٹھارہ برس تک موآبؔ کے بادشاہ عجلونؔ کے مطیع رہے۔

[۱۵] پھر بنی اِسرائیل نے خداوند سے فریاد کی اور اُس نے بِن یمینؔ کے گھرانے کے ایک فرد، جیراؔ کے بیٹے، اہُودؔ کو جو اپنے بائیں ہاتھ سے کام لینے کا عادی تھا، اُن کا چھڑانے والا مقرّر کیا۔ بنی اِسرائیل نے اُسی کے ہاتھ موآبؔ کے بادشاہ عجلونؔ کو ہدیے روانہ کیے۔ [۱۶] اہُودؔ نے تقریباً ڈیڑھ فُٹ لمبی دو دھاری تلوار بنائی جسے اُس نے اپنے جامے کے نیچے دائیں ران پر باندھ لیا۔ [۱۷] اُس نے وہ ہدیے موآبؔ کے بادشاہ عجلونؔ کی خدمت میں پیش کیے جو نہایت ہی موٹا آدمی تھا۔ [۱۸] جب اہُودؔ ہدیے پیش کر چُکا تو اُس نے ہدیے اُٹھا کر لانے والے خادِموں کو رخصت کیا [۱۹] اور خُود پتّھر کی اُس کان سے جو جلجالؔ کے نزدیک تھی، مُڑ کر بادشاہ کے پاس لَوٹ آیا اور کہنے لگا کہ اَے بادشاہ! میرے پاس تیرے لیے ایک خُفیہ پیغام ہے۔

بادشاہ نے کہا: ابھی کچھ نہ کہہ۔ اِس پر بادشاہ کے سب خِدمتگُزار جو اُس کے پاس تھے، دُور چلے گئے۔

[20] بادشاہ اپنے ہوادار محل کے بالاخانہ میں اکیلا بیٹھا ہُوا تھا۔ اہُود نے اُس کے قریب جا کر کہا: میں خدا کی طرف سے تیرے لیے پیغام لایا ہُوں۔ جُوں ہی بادشاہ اپنی نشست سے اُٹھا، [21] اہُود نے اپنا بایاں ہاتھ بڑھایا اور اپنی دائیں ران سے تلوار کھینچ کر اُسے بادشاہ کی توند میں گھونپ دیا یہاں تک کہ اُس کی نوک دوسری طرف جا نکلی [22] بلکہ پھل کے پیچھے کا قبضہ بھی گھاؤ میں دھنس گیا۔ اہُود نے تلوار واپس نہ کھینچی اور چربی اُس کے پھل کے اوپر لپٹ گئی۔ [23] تب اہُود برآمدہ میں نکل آیا اور بالاخانہ کے دروازوں کو بند کر کے اُن میں قفل لگا دیا۔

[24] جب وہ چلا گیا تو خادِموں نے آ کر دیکھا کہ بالاخانہ کے دروازے مقفّل ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ وہ ضرور مکان کے اندرونی کمرہ میں حاجت رفع کر رہا ہوگا۔ [25] وہ باہر ٹھہرے ٹھہرے گھبرا گئے اور جب اُس نے کمرے کے دروازے نہ کھولے تب اُنہوں نے کُنجی لی اور اُنہیں کھولا اور دیکھا کہ اُن کا آقا زمین پر مرا پڑا ہے۔

[26] اور ابھی وہ وہیں کھڑے تھے کہ اہُود بھاگ نکلا۔ وہ پتھّر کی کان کے پاس ہوتا ہُوا اپناہ کے لیے سعیرت میں جا داخل ہُوا۔ [27] وہاں پہنچ کر اُس نے افرائیم کے کوہستانی ملک میں نرسنگا پھُونکا اور بنی اِسرائیل اُس کے ہمراہ پہاڑیوں پر سے نیچے اُترے اور وہ اُن کے آگے آگے چلنے لگا۔

[28] اُس نے اُن سے کہا: میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ کیونکہ خداوند نے تمہارے دشمنوں یعنی موآبیوں کو تمہارے ہاتھ میں کر دیا ہے۔ وہ اُس کے پیچھے پیچھے نیچے اُترے اور اُنہوں نے یردن کے اُن گھاٹوں پر قبضہ کر لیا جو موآب کی طرف تھے اور کسی کو بھی پار اُترنے نہ دیا۔ [29] اُس وقت اُنہوں نے تقریباً دس ہزار موآبیوں کو جو سب کے سب نہایت قوی اور بہادر تھے، قتل کر ڈالا۔ اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا۔ [30] اُس دِن موآب پر بنی اِسرائیل کا قبضہ ہو گیا اور ملک میں اسّی برس تک امن قائم رہا۔

شمجر

[31] اہُود کے بعد عنات کا بیٹا شمجر اُٹھا جس نے بَیل ہانکنے والی لاٹھی سے چھ سَو فِلستی مار ڈالے۔ اُس نے بھی اِسرائیلیوں کو بچایا۔

دبورہ

۴ اہُود کی مَوت کے بعد بنی اِسرائیل پھر سے ایسے کام کرنے لگے جو خداوند کی نگاہ میں بُرے تھے۔ [2] اِس لیے خداوند نے اُنہیں کنعان کے ایک بادشاہ، یابین کے ہاتھ بیچ دیا جو حصور میں حکمران تھا۔ اُس کے لشکر کا سردار سِیسرا تھا جو حرُوست ہگّوئیم میں رہتا تھا۔ [3] چونکہ اُس کے پاس نَو سو آہنی رتھ تھے اور اُس نے بیس سال تک بنی اِسرائیل پر بڑا ظلم وستم کیا تھا، اِس لیے اُنہوں نے خداوند سے اِمداد کے لیے فریاد کی۔

[4] اُس وقت لفیدوت کی بیوی، دبورہ جو نبیّہ تھی، بنی اِسرائیل کی عدالت کیا کرتی تھی۔ [5] وہ افرائیم کے کوہستانی ملک میں رامہ اور بیت ایل کے درمیان دبورہ کے کھجور کے پیڑ کے نیچے بیٹھ کر اِنصاف کیا کرتی تھی اور بنی اِسرائیل اُس کے پاس اپنے مقدموں کے فیصلوں کے لیے آتے تھے۔ [6] اُس نے نفتالی کے قادِس سے ابی نوعم کے بیٹے برق کو بُلایا اور اُس سے کہا: خداوند، اِسرائیل کا خدا تجھے حکم دیتا ہے کہ تُو جا کر نفتالی اور زبولون کے دس ہزار افراد کو اپنے ساتھ لے اور کوہِ تبور پر چڑھنے میں اُن کی رہنمائی کر۔ [7] میں یابین کے لشکر کے سردار سیسرا کو اُکسا کر اُس کے رتھوں اور فوج سمیت قیسُون ندی پر لے آؤں گا اور اُسے تیرے ہاتھوں میں دے دوں گا۔

[8] برق نے اُس سے کہا: اگر تُو میرے ساتھ چلے گی تو میں جاؤں گا لیکن اگر تُو میرے ساتھ نہیں چلے گی تو میں نہیں جاؤں گا۔

[9] دبورہ نے کہا: بہتر ہے، میں تیرے ساتھ چلوں گی لیکن جس طرح تُو اِس معاملہ کو نپٹا رہا ہے، تجھے کوئی اعزاز حاصل نہ ہوگا کیونکہ خداوند سیسرا کو ایک عورت کے حوالہ کرے گا۔ پس دبورہ، برق کے ساتھ قادِس کو گئی [10] جہاں برق نے زبولون اور نفتالی کو بلایا۔ دس ہزار آدمی اُس کے پیچھے پیچھے چلے اور دبورہ بھی اُس کے ساتھ گئی۔

[11] اور حبر قینی نے دوسرے قینیوں سے جو مُوسیٰ کے سالے، حباب کی نسل سے تھے، الگ ہو کر قادِس کے قریب ضعننیم میں بلُوط کے درخت کے پاس اپنا ڈیرا ڈال لیا تھا۔

[12] جب سیسرا کو پتہ لگا کہ ابی نوعم کا بیٹا برق کوہِ تبور پر چڑھ گیا ہے [13] تو سیسرا نے اپنے نَو سو آہنی رتھوں اور حروسِت ہگوئیم سے لے کر قیسون ندی تک کے سبھی مَردوں کو ایک جگہ جمع کیا۔

[14] تب دبورہ نے برق سے کہا: جا! یہی وہ دِن ہے جس میں خداوند نے سیسرا کو تیرے ہاتھ میں کر دیا ہے۔ کیا خداوند تیرے

آگے نہیں گیا ہے؟ لہٰذا برؔق کوہِ تبوؔر سے نیچے اُترا اور وہ دس ہزار مرد اُس کے پیچھے پیچھے گئے۔ [15] جیسے ہی بَرؔق آگے بڑھا، خداوند نے سیسؔرا اور اُس کے رتھوں اور لشکر کو تلوار سے پسپا کر دیا اور سیسؔرا اپنا رتھ چھوڑ کر پیدل ہی بھاگ نکلا۔ [16] لیکن بَرؔق نے رتھوں اور لشکر کا حروست ہگوّیئم تک تعاقب کیا۔ سیسؔرا کا سارا لشکر تلوار سے مارا گیا اور ایک آدمی بھی باقی نہ بچا۔

[17] البتہ سیسؔرا، حِبؔر قینی کی بیوی، یاعیؔل کے خیمہ تک پیدل بھاگ گیا کیونکہ حصُوؔر کے بادشاہ یابیؔن اور حِبؔر قینی کے گھرانے کے درمیان دوستانہ تھا۔

[18] یاعیؔل، سیسؔرا سے ملنے باہر چلی گئی اور اُس سے کہنے لگی: آ، اے میرے آقا، اندر آ جا اور مت ڈر۔ چنانچہ وہ اُس کے خیمہ میں داخل ہو گیا اور اُس نے اُسے کمبل اُڑھا دیا۔

[19] اُس نے کہا: میں پیاسا ہُوں۔ مجھے تھوڑا سا پانی پلا دے۔ اُس نے دودھ کا مشکیزہ کھول کر اُسے پلایا اور اُسے پھر سے کمبل اُڑھا دیا۔

[20] اُس نے یاعیؔل سے کہا: خیمہ کے دروازہ میں کھڑی ہو جا اور اگر کوئی شخص آ کر تجھ سے پُوچھے کہ یہاں کوئی مرد ہے؟ تو تُو کہنا کہ کوئی بھی نہیں ہے۔

[21] لیکن حِبؔر کی بیوی، یاعیؔل نے خیمہ کی ایک میخ اور ہتھوڑا اُٹھایا اور دبے پاؤں اُس کے پاس گئی جب کہ وہ تھکاوٹ کے مارے گہری نیند سو رہا تھا۔ اُس نے پُوری طاقت سے وہ میخ اُس کی کنپٹی میں ٹھونک دی اور وہ میخ اُس کی کنپٹی سے پار ہو کر زمین میں گھُس گئی۔

[22] بَرؔق، سیسؔرا کا تعاقب کرتا ہُوا وہاں آیا اور یاعیؔل اُسے ملنے کے لیے باہر گئی۔ اُس نے کہا: اِدھر آ، میں تجھے وہ شخص دکھاؤں گی جسے تُو ڈھونڈ رہا ہے۔ لہٰذا وہ اُس کے ساتھ اندر گیا اور دیکھا کہ سیسؔرا مرا پڑا ہے اور خیمہ کی میخ اُس کی کنپٹی میں گھُسی ہُوئی ہے۔

[23] اُس دِن خداوند نے کنعانی بادشاہ یابیؔن کو بنی اِسرائیل کے سامنے مغلوب کیا۔ [24] اور بنی اِسرائیل کا ہاتھ کنعانی بادشاہ یابیؔن کے خلاف روز بروز مضبوط ہوتا گیا، یہاں تک کہ اُنہوں نے اُس کا نام ونشان مٹا دیا۔

دبوؔرہ کا گیت

۵ اُس دِن دبوؔرہ اور ابی نوعؔم کے بیٹے بَرؔق نے یہ گیت گایا:

[2] ''جب اِسرائیل کے امراء کی قیادت میں،
لوگ بخوشی اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔
تب خداوند کو مبارک کہو!

[3] اَے بادشاہو، سُنو! اَے حکمرانو، کان لگاؤ!
میں خداوند کی ستایش کروں گی، میں گاؤں گی؛
میں خداوند، اِسرائیل کے خدا کی مدح سرائی کروں گی۔

[4] اَے خداوند، جب تُو شعیؔر سے نمودار ہُوا،
اور ادوؔم کے ملک سے باہر نکلا،
تو زمین لرز گئی اور آسمان ٹپکنے لگے،
اور بادل برسنے لگے۔

[5] کوہِ سیناؔ والے خداوند کی حُضوری کے باعث،
ہاں، خداوند، اِسرائیل کے خدا کے حُضور میں پہاڑ بھی کانپ اُٹھے۔

[6] عناؔت کے بیٹے شمجؔر کے دِنوں میں،
اور یاعیؔل کے ایّام میں شاہراہیں سُونی پڑی تھیں؛
اور مُسافر پگڈنڈیوں سے آتے جاتے تھے۔

[7] جب تک میں، دبوؔرہ، برپا نہ ہُوئی،
اور جب تک میں اِسرائیل میں ماں بن کر نہ اُٹھی،
تب تک اِسرائیل کے دیہات ویران پڑے رہے۔

[8] جب اُنہوں نے نئے معبُود منتخب کیے،
تو جنگ شہر کے پھاٹکوں تک آ گئی،
اور چالیس ہزار اِسرائیلیوں کے درمیان
نہ کوئی سِپر اور نہ کوئی نیزہ دکھائی دیتا تھا۔

[9] میرا دِل اِسرائیل کے اُمراء کی طرف،
اور لوگوں کے درمیان خُوش دل رضا کاروں کی طرف لگا ہے۔
خداوند کی تمجید ہو!

[10] اَے سفید گدھوں پر سوار ہونے والو،
اور نفیس قالینوں پر بیٹھنے والو،
اور اَے راہ گیرو، غور کرو،

[11] پانی کے چشموں پر گانے والوں کی آواز پر،
جو خداوند کے جلالی کاموں کا،
اور اُس کے اِسرائیلی سورماؤں کے سچّے کاموں کا ذکر کرتے ہیں۔
''تب خداوند کے لوگ نیچے شہر کے پھاٹکوں کے پاس پہنچے۔

۱۲ جاگ، جاگ، اَے دبورہ!
جاگ، جاگ اور گیت گا!
اَے برق اُٹھ!
اَے ابی نوعم کے بیٹے اپنے اسیروں کو باندھ لے۔"
۱۳ تب جو لوگ بچے تھے
وہ اُتر کر شُرفاء کے پاس آئے،
خداوند کے لوگ
سورماؤں کے ساتھ میرے پاس آئے۔
۱۴ کچھ افرائیم سے آئے،
جن کی جڑ عمالیق میں ہے؛
بن یمین بھی اُن لوگوں میں تھا
جو تیرے پیچھے آئے۔
مکیر میں سے حاکم اُتر آئے،
اور زبولون میں سے وہ لوگ آئے جو سپہ سالار کے عصابردار ہیں۔
۱۵ اِشکار کے حاکم دبورہ کے ساتھ تھے؛
ہاں، اِشکار برق کے ساتھ تھا،
جو اُس کے پیچھے پیچھے تیزی سے وادی میں پہنچ گئے۔
روبن کے گھرانے والوں میں
ہر دل میں بڑا تردّد تھا۔
۱۶ تُو چرواہوں کی سیٹیاں سُننے کے لیے جو گلّوں کے لیے بجائی جاتی ہیں،
بھیڑ سالوں کے بیچ کیوں بیٹھا رہا؟
رُوبن کے گھرانوں میں،
ہر دل میں بڑا تردّد تھا۔
۱۷ جلعاد یردن کے پار رُکا رہا۔
اور دان کشتیوں کے پاس کیوں رہ گیا؟
آشر سمندر کے ساحل پر بیٹھا رہا
اور اپنی کھاڑیوں میں ٹِک گیا۔
۱۸ زبولون والے اپنی جان پر کھیلنے والے لوگ تھے؛
اور نفتالی نے بھی ملک کے اونچے مقامات پر ایسا ہی کیا۔
۱۹ بادشاہ آئے اور وہ لڑے؛
اور کنعان کے بادشاہ؛
مجدّو کے چشموں کے پاس تعناک میں لڑے،
لیکن نہ تو اُنہیں چاندی ملی، نہ ہی مالِ غنیمت اُن کے ہاتھ لگا۔
۲۰ آسمان سے ستاروں نے بھی یلغار کی،
اپنی اپنی منزلوں سے وہ سیسرا کے خلاف لڑے۔
۲۱ قیسون ندی اُنہیں بہا لے گئی،
وہی قدیم ندی جو قیسون ندی ہے۔
اَے میری جان تُو قدم بڑھا اور مضبوط ہو۔
۲۲ پھر اُن زبردست گھوڑوں کے کودنے سے۔
اُن سُموں کی ٹاپوں کی آواز گونج اُٹھی۔
۲۳ خداوند کے فرشتہ نے کہا کہ میروز پر لعنت بھیجو۔
اُس کے باشندوں پر سخت لعنت کرو،
کیونکہ اُنہوں نے خداوند کو کُمک نہ بھیجی،
وہ سورماؤں کے مقابل خداوند کی کُمک کو نہ آئے۔
۲۴ حبر قینی کی بیوی یاعیل،
عورتوں میں نہایت مبارک ٹھہرے گی،
اور خیمہ نشین عورتوں میں بھی بڑی برکت والی ہوگی۔
۲۵ سیسرا نے پانی مانگا اور یاعیل نے اُسے دُودھ پلایا؛
امیروں کے پیالہ میں وہ اُس کے لیے مکھّن لائی۔
۲۶ اُس کا ہاتھ خیمہ کی میخ کی طرف،
اور اُس کا دہنا ہاتھ بڑھئی کے ہتھوڑے کی طرف بڑھا۔
اُس نے سیسرا پر وار کیا اور اُس کا سر پھوڑ دیا،
اور اُس کی کنپٹی کو چھید کر ریزہ ریزہ کر ڈالا۔
۲۷ وہ اُس کے قدموں میں جھُکا،
گر پڑا اور ڈھیر ہو گیا۔
وہ اُس کے قدموں میں جھکا اور گر کر ساکت ہو گیا۔
اور جہاں وہ جھُکا تھا وہیں گر کر مرا۔
۲۸ سیسرا کی ماں نے کھڑکی میں سے جھانکا؛
اور وہ چلمن کی اوٹ سے چلّائی،
سیسرا کے رتھ کے آنے میں اِس قدر دیر کیوں ہُوئی؟
رتھ کے پہیّوں کی کھڑکھڑاہٹ سُنائی دینے میں تاخیر کیوں ہُوئی؟
۲۹ اُس کی دانشمند خواتین نے جواب دیا؛
بلکہ اُس نے اپنے کو آپ ہی جواب دیا،
۳۰ وہ مالِ غنیمت کو بانٹنے میں لگے ہوں گے؛
ہر مرد کو ایک ایک یا دو دو دوشیزائیں،
سیسرا کو رنگ برنگ کے کپڑوں کی لُوٹ،

بلکہ بیل بُوٹے کڑھے ہُوئے رنگین کپڑوں کی لُوٹ،
اور ہر گردن پر بیل بُوٹے والے لپٹے ہُوئے کپڑوں کی
لُوٹ۔
۳۱ اَے خداوند، تیرے سب دُشمن اِسی طرح پسپا ہوں!
لیکن تُجھ سے محبّت رکھنے والے اُس آفتاب کی مانند ہوں،
جو اپنی آب وتاب کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔“
تب ملک میں چالیس برس تک اِمن رہا۔

جِدعون

۶ بنی اِسرائیل نے پھر خدا کی نگاہ میں بدی کی اِس لیے اُس نے اُنہیں سات برس تک مِدیانیوں کے ہاتھ میں رکھا۔ ۲ مِدیانیوں کا غلبہ اِس قدر شدید تھا کہ اِسرائیلیوں نے پہاڑوں کے شگافوں میں، غاروں میں اور چٹانوں پر اپنے لیے پناہ گاہیں بنا لیں۔ ۳ جب بھی بنی اِسرائیل بیج بوتے تو مِدیانی، عمالیقی اور اہلِ مشرق اُن پر چڑھ آتے۔ ۴ وہ آتے اور ملک میں ڈیرے لگا کر غزّہ تک ساری فصل تباہ کر ڈالتے اور بنی اِسرائیل کے لیے کوئی بھیڑ بکری، گائے بَیل یا گدھا الغرض کوئی جاندار شَے باقی نہ چھوڑتے تھے۔ ۵ وہ ٹِڈّیوں کے دَل کی مانند آتے تھے اور اپنے مویشیوں اور خیموں سمیت آتے تھے۔ اُن لوگوں کا اور اُن کے اونٹوں کا شمار کرنا ناممکن تھا اور وہ ملک کو تباہ کرنے کے لیے اُس پر حملہ آور ہوتے تھے۔ ۶ مِدیانیوں نے اِسرائیلیوں کو اِس قدر خستہ حال کر دیا تھا کہ وہ خداوند سے اِمداد کے لیے فریاد کرنے لگے۔

۷ جب بنی اِسرائیل نے مِدیانیوں کے سبب سے خداوند سے فریاد کی ۸ تو اُس نے اُن کے پاس ایک نبی بھیجا جس نے کہا: خداوند اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں تمہیں غلامی کے ملک مِصر سے نکال لایا۔ ۹ میں تمہیں مِصریوں کے ہاتھ سے اور اُن سبھوں کے ہاتھوں سے چھڑا لایا جو تُم پر ظلم ڈھاتے تھے۔ میں نے اُنہیں تمہارے سامنے سے نکال دیا اور اُن کا ملک تمہیں دے دیا۔ ۱۰ میں نے تُم سے کہا تھا کہ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں لہٰذا اِن امُوریوں کے دیوتاؤں کی پرستش نہ کرو جن کے ملک میں تُم رہتے ہو۔ لیکن تُم نے میرا کہنا نہ مانا۔

۱۱ پھر خداوند کا فرشتہ آیا اور عفرہ میں یوآس ابیعزری کے بلُوط کے درخت کے نیچے بیٹھ گیا جہاں اُس کا بیٹا جِدعون مَے کے ایک کولھو میں چھپ کر گیہوں جھاڑ رہا تھا تاکہ اُسے مِدیانیوں سے بچائے رکھے۔ ۱۲ جب خداوند کا فرشتہ جِدعون کو دکھائی دیا تو فرشتہ نے اُس سے کہا: اَے زبردست سُورما! خداوند تیرے ساتھ ہے۔

۱۳ جِدعون نے اُس سے کہا: میرے آقا! اگر خداوند ہمارے ساتھ ہے تو یہ سب ہمارے ساتھ کیوں ہُوا؟ اُس کے وہ عجیب وغریب کام کہاں گئے جن کا ذکر ہمارے باپ دادا ہم سے یوں کرتے تھے کہ کیا خداوند ہی ہمیں مِصر سے نہیں نکال لایا؟ لیکن اب خداوند نے ہمیں ترک کر دیا ہے اور ہمیں مِدیانیوں کے غلام بنا دیا۔

۱۴ تب خداوند نے اُس پر نگاہ کی اور کہا: تُو اپنے اِسی زور میں جا اور بنی اِسرائیل کو مِدیانیوں کے ہاتھ سے چھڑا۔ کیا میں تجھے نہیں بھیج رہا؟

۱۵ جِدعون نے پُوچھا: لیکن اَے خداوند! میں بنی اِسرائیل کو کیسے بچاؤں؟ میرا گھرانہ بنی منسّی میں نہایت غریب ہے اور میں اپنے خاندان میں سب سے چھوٹا ہُوں۔

۱۶ خداوند نے جواب دیا: میں تیرے ساتھ رہُوں گا اور تُو سب مِدیانیوں کو ایک ساتھ مار ڈالے گا۔

۱۷ جِدعون نے اُس سے کہا: اب اگر مُجھ پر تیری نظرِ کرم ہُوئی ہے تو مجھے اِس کا کوئی نشان دکھا کہ تُو ہی مجھ سے باتیں کر رہا ہے۔ ۱۸ میں تیری مِنّت کرتا ہُوں کہ جب تک میں نہ لَوٹوں اور اپنا ہدیہ لاکر تیرے سامنے نہ رکھوں تُو یہاں سے نہ جانا۔

اور خداوند نے کہا: میں تیرے لَوٹنے تک ٹھہرا رہُوں گا۔

۱۹ جِدعون نے اندر جا کر بکری کا ایک بچّہ اور ایک ایفہ آٹے کی بےخمیری روٹیاں پکائیں۔ تب وہ گوشت کو ایک ٹوکری میں اور شوربے کو ایک برتن میں ڈال کر باہر لے آیا اور اُسے بلُوط کے درخت کے نیچے فرشتہ کے حُضور میں پیش کر دیا۔

۲۰ خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا: اِس گوشت اور بےخمیری روٹیوں کو لے کر اُس چٹان پر رکھ دے اور شوربے کو انڈیل دے۔ جِدعون نے ایسا ہی کیا۔ ۲۱ خداوند کے فرشتہ نے اُس عصا کی نوک سے جو اُس کے ہاتھ میں تھا گوشت اور بےخمیری روٹیوں کو چھُوا۔ تب چٹان سے اچانک آگ نکلی جس نے اُس گوشت اور بےخمیری روٹیوں کو بھسم کر ڈالا۔ تب خداوند کا فرشتہ غائب ہو گیا۔ ۲۲ تب جِدعون نے جان لیا کہ وہ خداوند کا فرشتہ تھا اور اُس نے کہا: افسوس ہے اَے خداوند تعالیٰ کہ میں نے خداوند کے فرشتہ کو روبرو دیکھا۔

۲۳ لیکن خداوند نے اُس سے کہا: تیری سلامتی ہو! خوف نہ کر۔ تُو مرے گا نہیں۔

۲۴ تب جِدعون نے وہاں خداوند کے لیے مذبح بنایا اور اُس کا نام ”یہوواہ شالوم“ (یعنی خداوند امن ہے) رکھا جو آج کے دِن

تک ابیعزریوں کے عُفرہ میں موجود ہے۔
۲۵ اُسی رات خداوند نے اُس سے کہا: اپنے باپ کے ریوڑ میں سے دوسرا بَیل جو سات برس کا ہے لے۔ بعل کے مذبح کو جو تیرے باپ کا ہے ڈھا دے اور اُس کے پاس کی یسیرت کو کاٹ ڈال۔ ۲۶ پھر اُس پہاڑ کی چوٹی پر خداوند اپنے خدا کے لیے صحیح قاعدہ کے مطابق مذبح بنا اور یسیرت کی لکڑی کو جسے تُو نے کاٹ ڈالا ہے جلا کر اُس دوسرے بَیل کی سوختنی قربانی گذران۔
۲۷ چنانچہ جدعون نے اپنے خادموں میں سے دس کو لے کر جیسا خداوند نے کہا تھا ویسا ہی کیا۔ لیکن چونکہ اُسے اپنے خاندان اور شہر کے لوگوں کا خوف تھا اِس لیے اُس نے یہ کام دِن کی بجائے رات کے وقت کیا۔
۲۸ صبح جب شہر کے لوگ جاگے تو اُنہوں نے دیکھا کہ بعل کا مذبح ڈھایا ہُوا ہے اور اُس کے پاس کی یسیرت کٹی ہُوئی ہے اور نئے سرے سے بنائے ہُوئے مذبح پر دوسرے بَیل کی قربانی چڑھائی گئی ہے۔
۲۹ وہ ایک دوسرے سے پُوچھنے لگے کہ یہ کس کا کام ہے؟ جب وہ تحقیقات کرنے لگے تو اُنہیں بتایا گیا کہ یوآس کے بیٹے جدعون نے یہ حرکت کی ہے۔
۳۰ تب شہر کے لوگوں نے یوآس سے کہا: اپنے بیٹے کو باہر لے آ تاکہ وہ قتل کیا جائے کیونکہ اُس نے بعل کا مذبح ڈھا دیا ہے اور اُس کے پاس کی یسیرت کو کاٹ ڈالا ہے۔
۳۱ لیکن یوآس نے اُن لوگوں سے جو اُس کے اِرد گرد جمع تھے اور غصّہ سے بھرے ہُوئے تھے کہا: کیا تُم بعل کی خاطر مُقدّمہ لڑو گے؟ کیا تُم اُسے بچانے کی کوشش کر رہے ہو؟ جو کوئی اُس کی خاطر جھگڑا کرے گا وہ صبح تک مارا جائے گا۔ اگر بعل واقعی خدا ہے اور کوئی اُس کا مذبح ڈھا دے تو وہ اپنا بچاؤ آپ کر سکتا ہے۔ ۳۲ اِس لیے اُس دِن اُنہوں نے جدعون کا نام یہ کہہ کر یرُبعل رکھا کہ بعل آپ اُس سے جھگڑلے کیونکہ اُس نے بعل کا مذبح ڈھا دیا تھا۔
۳۳ تب سب مِدیانی اور عمالیقی اور دوسرے اہلِ مشرق اِکٹھے ہُوئے اور یردن کو پار کر کے یزرعیل کی وادی میں خیمہ زن ہُوئے۔
۳۴ تب خداوند کی روح جدعون پر نازل ہُوئی اور اُس نے نرسنگا پھُونکا اور ابیعزریوں کو اپنے پیچھے آنے کو کہا۔ ۳۵ اُس نے تمام بنی منسّی کے پاس قاصد بھیجے اور اُنہیں مسلّح ہو کر جنگ پر آمادہ کیا۔ اور اُس نے آشر، زبولون اور نفتالی کے پاس بھی قاصد بھیجے چنانچہ وہ بھی بنی منسّی سے آملے۔

۳۶ تب جدعون نے خدا سے کہا: اگر تُو اپنے قول کے مطابق میرے ہاتھ سے اِسرائیل کو رہائی دلانا چاہتا ہے ۳۷ تو دیکھ میں ایک بھیڑ کی اُون کھلیان میں رکھ دوں گا۔ اگر اوس صِرف اُس اُون پر پڑے اور آس پاس کی زمین سُوکھی رہ جائے تو میں جان لُوں گا کہ تُو اپنے قول کے مطابق بنی اِسرائیل کو میرے ہی ہاتھوں رہائی بخشے گا۔ ۳۸ اور ایسا ہی ہُوا۔ جدعون دوسرے دِن صبح سویرے اُٹھا اور اُس نے اُس اُون میں سے اوس نچوڑی تو پیالہ بھر پانی نکلا۔
۳۹ تب جدعون نے خدا سے کہا: مجھ پر خفا نہ ہو۔ مجھے صرف ایک اور درخواست کرنے دے۔ مجھے اُس اُون سے ایک اور آزمایش کرنے دے۔ اب کی بار اُون خشک رہنے دے اور اوس آس پاس کی زمین پر پڑے۔ ۴۰ اُس رات خدا نے ایسا ہی کیا یعنی اُون خشک رہی اور ساری ساری زمین اوس سے تر ہو گئی۔

جدعون کا مدیانیوں کو شکست دینا

۷ تب یرُبعل (یعنی جدعون) اور اُس کے ساتھ سب لوگوں نے صبح سویرے اُٹھ کر حرود کے چشمہ کے پاس اپنے ڈیرے ڈالے۔ مِدیانیوں کی لشکر گاہ اُن کے شمال کی طرف کوہِ مورہ کے پاس کی وادی میں تھی۔ ۲ خداوند نے جدعون سے کہا: تیرے ساتھ اِس قدر زیادہ لوگ ہیں کہ میں مِدیانیوں کو اُن کے ہاتھ میں نہیں کر سکتا۔ ایسا نہ ہو کہ اِسرائیل میری بجائے اپنے اوپر فخر کرنے لگیں کہ اُن کی اپنی قوّت نے اُنہیں بچایا۔ ۳ اِس لیے لوگوں میں اعلان کر کہ جو کوئی خوف زدہ ہے وہ کوہِ جِلعاد چھوڑ کر لَوٹ جائے۔ چنانچہ بائیس ہزار لوگ تو لَوٹ گئے مگر دس ہزار وہیں جمے رہے۔
۴ لیکن خداوند نے جدعون سے کہا: اب بھی لوگ زیادہ ہیں۔ اُنہیں چشمہ کے پاس نیچے لے جا اور وہاں میں تیری خاطر اُنہیں پرکھوں گا۔ تب میں جس کے بارے میں کہوں کہ یہ تیرے ساتھ جائے گا تو وہ جائے گا لیکن اگر میں کہوں کہ یہ تیرے ساتھ نہیں جائے گا تو وہ نہ جائے گا۔
۵ چنانچہ وہ اُن لوگوں کو چشمہ کے پاس نیچے لے گیا۔ وہاں خداوند نے اُس سے کہا کہ دیکھ کون کون اپنی زبان سے کُتّے کی طرح چپڑ چپڑ کر کے پانی پیتا ہے اور کون کون اپنے گھٹنے ٹیک کر پیتا ہے۔ اُنہیں الگ الگ کر لینا۔ ۶ تین سَو لوگوں نے تو چلّو میں پانی لے کر اُسے چپڑ چپڑ کر کے پیا اور باقی سب نے گھٹنے ٹیک کر پیا۔
۷ خداوند نے جدعون سے کہا: اِن تین سَو آدمیوں کے ذریعہ

جنہوں نے چپڑ چپڑ کر کے پیا میں تمہیں بچاؤں گا اور مدیانیوں کو تمہارے ہاتھوں میں کر دوں گا۔ باقی لوگوں کو اپنی اپنی جگہ لَوٹ جانے دینا۔ [۸] چنانچہ جِدعون نے اُن اِسرائیلیوں کو اپنے اپنے خیموں کی طرف روانہ کر دیا اور اُنہوں نے اپنے اپنے توشے اور نرسنگے اُن تین سَو افراد کے حوالہ کر دیے جنہیں جِدعون نے اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔

اب مِدیانیوں کی لشکرگاہ اُن کے نیچے وادی میں تھی۔ [۹] اُسی رات خداوند نے جِدعون سے کہا: اُٹھ اور نیچے اُتر کر لشکرگاہ پر چڑھائی کر کیونکہ میں اُسے تیرے ہاتھ میں دے دوں گا۔ [۱۰] اگر تُو اُن پر حملہ کرنے سے ڈرتا ہے تو اپنے خادم فوراہ کے ساتھ نیچے اُن کی لشکرگاہ میں جا [۱۱] اور سُن کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ تب تجھ میں اُس لشکرگاہ پر حملہ کرنے کی ہمّت پیدا ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ اپنے خادم فوراہ کے ساتھ لشکرگاہ کی بیرونی چوکی پر گیا۔ [۱۲] اور مدیانی، عمالیقی اور دوسرے سب مشرقی لوگ وادی میں ٹِڈّیوں کی مانند پھیلے ہُوئے تھے۔ اُن کے اونٹوں کا شمار کرنا اُتنا ہی مشکل تھا جتنا سمندر کے کنارے کی ریت کا۔

[۱۳] جب جِدعون وہاں پہنچا تو اُس وقت ایک شخص اپنے دوست سے اپنا خواب بیان کر رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ جَو کی ایک گول مول روٹی لُڑھکتی ہُوئی مِدیانیوں کی لشکرگاہ میں آئی۔ وہ خیمہ سے اِس قدر زور سے ٹکرائی کہ وہ خیمہ اُلٹ کر گر گیا اور زمین پر جا بچھا۔

[۱۴] اُس کے دوست نے کہا: یہ اُس اِسرائیلی مردِ یوآس کے بیٹے جِدعون کی تلوار کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ خدا نے مِدیانیوں کو اور سارے لشکر کو اُس کے ہاتھ میں کر دیا ہے۔

[۱۵] جب جِدعون نے وہ خواب اور اُس کی تعبیر سُنی تو خدا کو سجدہ کیا۔ وہ اِسرائیلیوں کی لشکرگاہ میں لَوٹ آیا اور کہنے لگا: اُٹھو! خداوند نے مِدیانی لشکر کو تمہارے ہاتھوں میں کر دیا ہے۔ [۱۶] اُس نے اُن تین سَو آدمیوں کو تین دستوں میں تقسیم کیا اور اُن سب کے ہاتھوں میں نرسنگے اور خالی گھڑے دے دیے اور ہر گھڑے کے اندر ایک ایک مشعل تھی۔

[۱۷] اُس نے اُن سے کہا کہ جیسا مجھے کرتے دیکھو تُم بھی ویسا ہی کرنا۔ جب میں لشکرگاہ کے کنارے جا پہنچوں تو جو کچھ میں کروں تُم بھی ٹھیک اُسی طرح کرنا۔ [۱۸] جب میں اور میرے سب ساتھی اپنے اپنے نرسنگے پھونکیں تو تُم لشکرگاہ کی چاروں طرف سے اپنے اپنے نرسنگے پھونکنا اور للکارنا کہ خداوند کے لیے اور جِدعون کے لیے!

[۱۹] جوں ہی درمیانی پہرہ شروع ہوا اور پہرے دار بدلے گئے جِدعون اور وہ سَو مرد جو اُس کے ہمراہ تھے لشکرگاہ کے کنارے پر پہنچے۔ اُنہوں نے نرسنگے پھُونکے اور ہاتھوں میں تھامے ہُوئے گھڑوں کو توڑ دیا۔ [۲۰] تب اُن تینوں دستوں نے بھی نرسنگے پھُونکے اور اپنے گھڑوں کو توڑ ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھوں میں مشعلیں لیں اور اپنے دہنے ہاتھوں میں نرسنگے لے کر اُنہیں پھُونکا اور زور زور سے نعرے لگانے لگے: ”خداوند کی اور جِدعون کی تلوار۔“ [۲۱] جب سب آدمی لشکرگاہ کی چاروں طرف اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے تو مِدیانی اُنہیں دیکھ کر گھبرا گئے اور چیخیں مارتے ہُوئے بھاگ کھڑے ہُوئے۔

[۲۲] اِس لیے کہ جب تین سَو نرسنگے پھُونکے گئے تو خداوند نے اُن کی ساری لشکرگاہ پر ایک کی تلوار اُس کے ساتھی پر چلوائی تھی اور سارا لشکر صریرات کی جانب بیت سِفّہ تک تقریباً طبّات کے قریب ابیل محُولہ کی سرحد تک بھاگا۔ [۲۳] تب نفتالی، آشر اور سارے منسّیوں کے ملک سے اِسرائیلی مرد جمع ہو کر نکلے اور اُنہوں نے مِدیانیوں کا تعاقب کیا۔ [۲۴] جِدعون نے افرائیم کے تمام کوہستانی علاقہ میں بھی قاصد روانہ کیے اور وہاں کے لوگوں کو کہلا بھیجا کہ مِدیانیوں کے مقابلہ کے لیے نیچے آؤ اور اُن سے پہلے بیت بارہ تک یردن کے گھاٹوں پر قابض ہو جاؤ۔

چنانچہ سب افرائیمی مرد جمع ہُوئے اور اُنہوں نے بیت بارہ تک یردن کے گھاٹوں پر قبضہ کر لیا۔ [۲۵] اُنہوں نے مِدیانیوں کے دو سرداروں عوریب اور زئیب کو پکڑ لیا اور عوریب کو عوریب کی چٹان پر اور زئیب کو زئیب کے کولھو کے پاس قتل کیا۔ اُنہوں نے مِدیانیوں کا تعاقب کیا اور عوریب اور زئیب کے سر کاٹ کر یردن کے پار جِدعون کے پاس لے آئے۔

زِبح اور ضلمنّع

۸ تب افرائیم کے لوگوں نے جِدعون سے پُوچھا کہ تُو نے ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا؟ جب تُو مِدیانیوں سے لڑنے گیا تو ہمیں کیوں نہ بلایا؟ اور اُنہوں نے اُس کے ساتھ بڑا جھگڑا کیا۔

[۲] لیکن اُس نے اُنہیں جواب دیا: میں نے تمہاری طرح آخر کیا ہی کیا ہے؟ کیا افرائیم کے چھوڑے ہُوئے انگور ابیعزر کی انگور کی ساری فصل سے بہتر نہیں؟ [۳] خدا نے مِدیانیوں کے حاکم عوریب اور زئیب کو تمہارے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔ اگر میں تمہاری جگہ

ہوتا تو میں بھی کیا کر پاتا؟ اِس پر اُس کی طرف سے اُن کا غُصّہ ٹھنڈا پڑ گیا۔

۴ جِدعونؔ اور اُس کے تین سَو آدمی، تھکاوٹ کے باوجود تعاقب کرتے کرتے یردنؔ تک آئے اور اُسے پار کیا۔ ۵ اُس نے سُکاتؔ کے لوگوں سے کہا کہ میرے فوجیوں کو کچھ روٹیاں دو کیونکہ وہ تھک چکے ہیں اور میں اب بھی مِدیانی بادشاہوں، زِبحؔ اور ضلمنعؔ کا تعاقب کر رہا ہُوں۔

۶ لیکن سُکاتؔ کے سرداروں نے کہا: کیا زِبحؔ اور ضلمنعؔ کے ہاتھ تیرے قبضہ میں آ چکے ہیں جو ہم تیری فوج کو روٹیاں دیں؟

۷ تب جِدعونؔ نے کہا کہ اچھا، جب خداوند زِبحؔ اور ضلمنعؔ کو میرے ہاتھ میں کر دے گا تب میں جنگلی کانٹوں اور ببول کی چھڑیوں کی مار سے تمہاری دھجّیاں اُڑا دوں گا۔

۸ وہاں سے وہ فنوایلؔ گیا اور اُن سے بھی وہی درخواست کی۔ لیکن اُنہوں نے بھی سُکاتؔ کے لوگوں کی طرح ہی جواب دیا۔ ۹ اِس لیے اُس نے فنوایلؔ کے لوگوں سے کہا کہ جب میں فتح پا کر لَوٹوں گا تو اِس بُرج کو ڈھا دوں گا۔

۱۰ زِبحؔ اور ضلمنعؔ تقریباً پندرہ ہزار لوگوں کی فوج کے ساتھ قرقورؔ میں تھے کیونکہ اہلِ مشرق کے لشکر میں سے صرف اِتنے ہی لوگ بچے تھے، اِس لیے کہ ایک لاکھ بیس ہزار شمشیر زن مرد مارے گئے تھے۔ ۱۱ جِدعونؔ نے نُوبحؔ اور یگبہاہ کے مشرق میں رہنے والے خانہ بدوشوں کی راہ سے جا کر اچانک اُس لشکر پر، جو غافل تھا، حملہ کیا۔ ۱۲ مِدیانؔ کے دونوں بادشاہ زِبحؔ اور ضلمنعؔ بھاگ گئے لیکن اُس نے اُن کا تعاقب کر کے اُنہیں گرفتار کر لیا اور اُن کے سارے لشکر کو پسپا کر دیا۔

۱۳ یوآسؔ کا بیٹا جِدعونؔ، حرِس کے درّہ کی راہ سے جنگ سے لَوٹا۔ ۱۴ اُس نے سُکاتؔ کے ایک نوجوان کو پکڑا اور اُس سے پُوچھ تاچھ کی اور اُس نے اُس کے لیے سُکاتؔ کے ستّر حاکموں اور شہر کے بزرگوں کے نام لکھ دیے۔ ۱۵ تب جِدعونؔ آیا اور سُکاتؔ کے لوگوں سے کہنے لگا: یہ رہے زِبحؔ اور ضلمنعؔ جن کے بارے میں تُم نے مجھ سے طنزاً کہا تھا کہ کیا زِبحؔ اور ضلمنعؔ کے ہاتھ تیرے قبضہ میں آ چکے ہیں جو ہم تیرے تھکے ماندہ لوگوں کو روٹی دیں۔

۱۶ اُس نے شہر کے بزرگوں کو پکڑا اور اُنہیں جنگلی کانٹوں اور ببول کی چھڑیوں سے سزا دے کر سُکاتؔ کے لوگوں کو سبق سکھایا۔ ۱۷ اُس نے فنوایلؔ کا بُرج بھی ڈھا دیا اور شہر کے لوگوں کو قتل کر دیا۔

۱۸ تب اُس نے زِبحؔ اور ضلمنعؔ سے دریافت کیا کہ تُم نے تبورؔ میں جن لوگوں کو قتل کیا تھا وہ کیسے تھے؟

اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ تجھ جیسے ہی تھے، ہر ایک شہزادہ کی مانند تھا۔

۱۹ جِدعونؔ نے کہا کہ وہ میرے بھائی تھے، میری اپنی ماں کے بیٹے۔ خداوند کی حیات کی قَسم، اگر تُم نے اُنہیں زندہ چھوڑ دیا ہوتا تو میں بھی تمہیں نہ مارتا۔ ۲۰ تب اُس نے اپنے بڑے بیٹے یترؔ کی طرف مُڑ کر کہا: اِنہیں قتل کر دے! لیکن یتر نے اپنی تلوار نہ کھینچی کیونکہ وہ ابھی لڑکا ہی تھا اور ڈر گیا تھا۔

۲۱ تب زِبحؔ اور ضلمنعؔ نے کہا: آ اور تُو خُود ہمیں قتل کر کیونکہ جیسا آدمی ہوتا ہے ویسی ہی اُس کی طاقت ہوتی ہے۔ چنانچہ جِدعونؔ آگے بڑھا اور اُنہیں قتل کر دیا اور اُن کے اونٹوں کی گردنوں سے ہلالی مالائیں اُتار لیں۔

جِدعون کا افود

۲۲ تب بنی اِسرائیل نے جِدعونؔ سے کہا کہ تُو ہم پر حکومت کر۔ تُو اور تیرا بیٹا اور تیرا پوتا بھی۔ کیونکہ تُو نے ہمیں مِدیانیوں کے ہاتھ سے چھڑا لیا ہے۔

۲۳ لیکن جِدعونؔ نے اُن سے کہا کہ نہ میں تُم پر حکومت کروں گا اور نہ ہی میرا بیٹا۔ بلکہ خداوند تُم پر حکومت کرے گا۔ ۲۴ اور اُس نے کہا: لیکن میری ایک اِلتجا ہے کہ تُم میں سے ہر ایک اپنی لُوٹ کے حِصّہ میں سے مجھے ایک ایک بالی دے۔ (اِسمٰعیلیوں میں سونے کی بالیاں پہننے کا رواج تھا)۔

۲۵ اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم بڑی خُوشی سے دیں گے۔ چنانچہ اُنہوں نے ایک چادر بچھائی اور ہر ایک نے اپنی لُوٹ کے مال میں سے ایک ایک بالی اُس پر ڈال دی۔ ۲۶ اُن سونے کی بالیوں کا وزن جنہیں اُس نے طلب کیا تھا، ایک ہزار سات سَو مِثقال تھا۔ اُن کے علاوہ زیورات، طوق اور مِدیانی بادشاہوں کے پہنے ہُوئے ارغوانی کپڑے بھی تھے اور وہ مالائیں بھی تھیں جو اُن کے اونٹوں کی گردنوں میں تھیں۔ ۲۷ جِدعونؔ نے اُس سونے سے ایک افود بنایا جسے اُس نے اپنے شہر عُفرہ میں رکھا جہاں سارے اِسرائیلی اُس کی پرستش شروع کر کے بدکاری کرنے لگے اور وہ جِدعونؔ اور اُس کے خاندان کے لیے ایک پھندہ بن گیا۔

جِدعون کی مَوت

۲۸ اِس طرح مِدیانی بنی اِسرائیل کے آگے مغلوب ہو گئے اور اُنہوں نے پھر کبھی اپنا سر نہ اُٹھایا۔ اور جِدعونؔ کے ایّام میں

چالیس برس تک ملک میں امن رہا۔
۲۹ یوآس کا بیٹا یرُبعّل اپنے گھر لَوٹ گیا اور وہاں رہنے لگا۔ ۳۰ اُس کے اپنے ستّر بیٹے تھے کیونکہ اُس کی بہت سی بیویاں تھیں۔ ۳۱ اُس کی ایک کنیز تھی جو سِکم میں رہتی تھی۔ اُس سے بھی ایک بیٹا ہُوا جس کا نام اُس نے ابی مِلک رکھا۔ ۳۲ یوآس کے بیٹے جِدعون نے عمر رسیدہ ہوکر وفات پائی اور وہ ابیعزریوں کے عُفرہ شہر میں اپنے باپ یوآس کی قبر میں دفن کیا گیا۔
۳۳ جِدعون کے مرتے ہی بنی اسرائیل بعل دیوتاؤں کی پرستش شروع کرکے بدکاری کرنے لگ گئے۔ اُنہوں نے بعل بریت کو اپنا معبُود بنالیا۔ ۳۴ اور خداوند اپنے خدا کو یاد نہ رکھا جس نے اُنہیں اُن کے ہر طرف کے دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑایا تھا۔ ۳۵ نہ اُنہوں نے یرُبعّل (یعنی جِدعون) کے خاندان کے ساتھ اُن سب نیکیوں کے عِوض جو اُس نے اُن کے ساتھ کی تھیں کوئی ہمدردی جتائی۔

ابی ملک

۹ یرُبعّل کا بیٹا ابی مِلک سِکم میں اپنی ماں کے بھائیوں کے پاس گیا اور اُن سے اور اپنی ماں کی ساری برادری سے کہا: ۲ سِکم کے سب لوگوں سے پُوچھو کہ تمہارے لیے کیا بہتر ہے؟ یہ کہ یرُبعّل کے سب ستّر بیٹے تُم پر حکومت کریں یا صِرف ایک آدمی؟ یاد رہے کہ میرا اور تمہارا رِشتہ خُون کا ہے۔
۳ جب ابی مِلک کے ماموؤں نے سِکم کے شہریوں سے یہ تذکرہ کیا تو وہ ابی ملک کی پیروی پر آمادہ نظر آئے کیونکہ اُنہوں نے کہا کہ وہ ہمارا بھائی ہے۔ ۴ اُنہوں نے اُسے بعل بریت کے مندر سے ستّر مِثقال چاندی دی جس کی مدد سے اُس نے بعض بدمعاشوں اور لفنگوں کو اپنا پیرو بنالیا۔ ۵ وہ عُفرہ میں اپنے باپ کے گھر گیا اور اپنے ستّر بھائیوں کو جو یرُبعّل کے بیٹے تھے ایک ہی پتھّر پر قتل کر دیا۔ لیکن یرُبعّل کا چھوٹا بیٹا یوتام چھُپ گیا اور بچ نکلا۔ ۶ تب سِکم اور بیت مِلّو کے سب شہری سِکم میں سُتون کے پاس بلُوط کے نزدیک ابی ملک کی تاجپوشی کے لیے جمع ہُوئے۔
۷ جب یوتام کو یہ خبر ہُوئی تو وہ کوہِ گرِزیم کی چوٹی پر جا کھڑا ہُوا اور چلّاکر اُن سے کہنے لگا: اَے سِکم کے شہریو! میری بات سُنو تاکہ خدا تمہاری بات سُنے۔ ۸ ایک دِن درخت کسی کو مسح کر کے اپنے لیے بادشاہ بنانے نکلے۔ اُنہوں نے زیتُون کے درخت سے کہا: ہم پر بادشاہی کر۔
۹ لیکن زیتُون کے درخت نے جواب دیا: کیا میں اپنا تیل چھوڑ کر جو خدا اور اِنسان دونوں کی تعظیم کے لیے اِستعمال ہوتا ہے درختوں پر حکمرانی کرنے جاؤں؟
۱۰ تب اُن درختوں نے انجیر کے درخت سے کہا کہ آ اور ہم پر بادشاہی کر!
۱۱ لیکن انجیر کے درخت نے جواب دیا: کیا میں اپنا پھل جو نہایت عمدہ اور شیرین ہے چھوڑ کر درختوں پر حکمرانی کرنے جاؤں؟
۱۲ تب اُن درختوں نے انگور کی بیل سے کہا کہ آ اور ہم پر بادشاہی کر!
۱۳ لیکن انگور کی بیل نے جواب دیا: کیا میں اپنی مَے چھوڑ کر جو خدا اور اِنسان دونوں کی فرحت کا باعث ہے درختوں پر حکمرانی کرنے جاؤں؟
۱۴ آخر کار سب درختوں نے اونٹ کٹارے سے کہا: آ اور ہم پر بادشاہی کر!
۱۵ اونٹ کٹارے نے درختوں سے کہا: اگر تُم واقعی مجھے مسح کر کے اپنا بادشاہ بنانا چاہتے ہو تو آؤ اور میری چھاؤں میں پناہ لو اور اگر نہیں تو اونٹ کٹارے سے آگ نکل کر لُبنان کے دیوداروں کو بھسم کر دے!
۱۶ اب اگر تُم نے ابی مِلک کو بادشاہ بنانے میں اعلیٰ ظرفی اور نیک نیّتی سے کام لیا ہے اور اگر تُم یرُبعّل اور اُس کے خاندان کے ساتھ انصاف سے پیش آئے ہو اور اُس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا ہے جس کا وہ مُستحق ہے۔ ۱۷ اور یہ سوچا ہے کہ میرا باپ تمہاری خاطر لڑا اور تمہیں مدیان کے ہاتھوں سے رہائی دلانے کے لیے اپنی جان پر کھیلا تو ٹھیک ہے۔ ۱۸ (لیکن آج تُم نے میرے باپ کے خاندان کے خلاف بغاوت کی اور اُس کے ستّر بیٹوں کو ایک ہی پتھّر پر قتل کر دیا اور اُس کی کنیز کے بیٹے ابی مِلک کو سِکم کے شہریوں کا بادشاہ بنایا ہے کیونکہ وہ تمہارا بھائی ہے)۔ ۱۹ لہٰذا اگر آج تُم یرُبعّل اور اُس کے خاندان کے ساتھ اعلیٰ ظرفی اور نیک نیّتی سے پیش آئے ہو تو تُم ابی مِلک سے خُوش رہو اور وہ تُم سے خُوش رہے۔ ۲۰ لیکن اگر تُم نے ایسا نہیں کیا ہے تو ابی مِلک سے آگ نکلے اور تُم، سِکم اور بیت مِلّو کے شہریوں کو بھسم کرے اور تُم سِکم اور بیت مِلّو کے شہریوں سے بھی آگ نکلے اور وہ ابی مِلک کو بھسم کرے!
۲۱ تب یوتام بھاگ کر بیر چلا گیا اور وہیں رہا کیونکہ وہ اپنے بھائی ابی مِلک سے ڈرتا تھا۔
۲۲ ابھی ابی مِلک نے اِسرائیل پر تین برس تک حکومت کی تھی کہ ۲۳ خدا نے ابی مِلک اور سِکم کے شہریوں کے درمیان ایک بدرُوح بھیجی جس کے باعث سِکم کے شہری ابی مِلک سے غدّاری پر

اُتر آئے۔ ۲۴ خدا نے یہ اِس لیے کیا کہ یرُبعّل کے ستّر بیٹوں کے خلاف کیے ہُوئے گناہ اور اُن کا خُون بہانے کا اِنتقام اُن کے بھائی ابی ملِک سے اور سِکم کے شہریوں سے لیا جائے جنہوں نے اپنے بھائیوں کو قتل کرنے میں اُس کی مدد کی تھی۔ ۲۵ اُس کی مخالفت میں سِکم کے شہریوں نے پہاڑیوں کی چوٹیوں پر چھاپہ ماروں کو بٹھا دیا جو آنے جانے والے ہر شخص کو لُوٹ لیتے تھے۔ اِس کی خبر ابی ملِک کو ہُوئی۔

۲۶ تب عبد کا بیٹا جعل اپنے بھائیوں سمیت سِکم میں آیا اور وہاں کے شہریوں نے اُس پر اعتماد کیا۔ ۲۷ پھر وہ کھیتوں میں گئے اور انگور جمع کر کے اُن کا رس نکالا۔ اُس کے بعد وہ اپنے دیوتا کے مندر میں جا کر جشن منانے لگے۔ اور جب وہ کھا پی رہے تھے تو ابی ملِک پر لعنت بھیجنے لگے۔ ۲۸ تب جعل بِن عبد نے کہا: ابی ملِک کون ہے اور سِکم کون ہے کہ ہم اُس کی اطاعت کریں؟ کیا وہ یرُبعّل کا بیٹا نہیں اور کیا زبُول اُس کا نائب نہیں ہے؟ تُم سِکم کے باپ حمُور کے لوگوں کی اطاعت کرو، ہم ابی ملِک کی اطاعت کیوں کریں؟ ۲۹ کاش کہ یہ لوگ میرے اختیار میں ہوتے! تب میں ابی ملِک سے پیچھا چھڑاتا۔ میں ابی ملِک سے کہتا: اپنے سارے لشکر کو بلا لا!

۳۰ جب شہر کے حاکم زبُول نے جعل بِن عبد کی یہ باتیں سُنیں تو وہ بہت خفا ہُوا۔ ۳۱ اُس نے خُفیہ طور پر ابی ملِک کے پاس قاصد بھیجے اور کہلا بھیجا کہ عبد کا بیٹا جعل اور اُس کے بھائی سِکم میں آئے ہیں اور وہ شہر کو تیرے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔ ۳۲ لہٰذا تُو اور تیرے لوگ رات کو اُٹھیں اور میدان میں گھات لگا کر بیٹھ جائیں ۳۳ اور صبح کو سورج نکلتے ہی شہر پر چڑھائی کریں۔ جب جعل اور اُس کے لوگ تیرا مقابلہ کرنے آئیں تو جو کچھ تجھ سے بن پڑے وہ کرنا۔

۳۴ چنانچہ ابی ملِک اور اُس کے لشکر کے سارے آدمی چار ٹکڑیوں میں رات کے وقت آ کر سِکم کے نزدیک چھپ کر بیٹھ گئے، ۳۵ ٹھیک اُس وقت جب عبد کا بیٹا جعل باہر جا کر شہر کے پھاٹک پر کھڑا ہُوا، ابی ملِک اور اُس کے سپاہی اپنی کمین گاہ سے کُود پڑے۔

۳۶ جب جعل نے اُنہیں دیکھا تو زبُول سے کہا: دیکھ، لوگ پہاڑوں کی چوٹیوں سے نیچے اُتر رہے ہیں! زبُول نے اُس سے کہا: تجھے تو پہاڑوں کے سایے بھی آدمی نظر آتے ہیں۔

۳۷ لیکن جعل نے پھر کہا: دیکھ، میدان کے بیچ میں سے لوگ اُترے چلے آ رہے ہیں اور ایک دستہ فالگیر والے بلُوط کی طرف سے آ رہا ہے۔

۳۸ تب زبُول نے اُس سے کہا: اب تیری وہ شیخی کہاں گئی جو تُو کہتا تھا کہ ابی ملِک کون ہے کہ ہم اُس کی اطاعت کریں؟ کیا یہ وہ لوگ نہیں جنہیں تُو نے حقیر جانا تھا؟ اب جا اور اُن سے لڑ!

۳۹ چنانچہ جعل سِکم کے شہریوں کو لے کر نکلا اور ابی ملِک سے لڑا۔ ۴۰ ابی ملِک نے اُسے رگیدا اور شہر کے پھاٹک تک پہنچتے پہنچتے کئی لوگ گھائل ہو گئے۔ ۴۱ ابی ملِک نے ارومہ میں قیام کیا اور زبُول نے جعل اور اُس کے بھائیوں کو سِکم سے نکال دیا۔

۴۲ دوسرے دِن سِکم کے لوگ میدان میں جانے کے لیے نکلے اور ابی ملِک کو اُس کی خبر ہُوئی۔ ۴۳ چنانچہ اُس نے اپنے لوگوں کو لیا اور اُنہیں تین دستوں میں تقسیم کیا اور میدان میں گھات لگا کے بیٹھ گیا۔ جب اُس نے لوگوں کو شہر سے باہر آتے دیکھا تو وہ اُن پر حملہ کرنے کے لیے اُٹھا۔ ۴۴ ابی ملِک اور اُس کے ساتھ کے دستے والے لپک کر شہر کے پھاٹک پر جا کھڑے ہُوئے اور دو دستے اُن لوگوں کی طرف جھپٹے جو میدان میں تھے اور اُنہیں مارنے لگے۔ ۴۵ ابی ملِک دِن بھر شہر سے لڑتا رہا یہاں تک کہ اُسے سر کر لیا اور اُن لوگوں کو جو وہاں تھے قتل کر دیا اور شہر کو مسمار کر کے اُس پر نمک چھڑکوا دیا۔

۴۶ یہ سُن کر سِکم کے بُرج کے تمام لوگ البریت کے مندر کے قلعہ میں جا گھُسے۔ ۴۷ جب ابی ملِک نے یہ سُنا کہ وہ وہاں جمع ہُوئے ہیں، ۴۸ تو وہ اور اُس کے سب لوگ کوہِ ضلمُون پر چڑھ گئے۔ اُس نے ایک کلہاڑا لیا اور چند ڈالیاں کاٹ کر اپنے کندھوں پر رکھ لیں اور اپنے ساتھ کے لوگوں سے کہا کہ جو کچھ تُم نے مجھے کرتے دیکھا ہے، تُم بھی جلد وہی کرو۔ ۴۹ چنانچہ سب لوگوں نے ڈالیاں کاٹیں اور وہ ابی ملِک کے پیچھے ہو لیے اور قلعہ کے مقابل اُن کا ڈھیر لگا کر اُن میں آگ لگا دی اور لوگ اندر پھنسے رہے۔ چنانچہ سِکم کے بُرج کے اندر تمام عورتیں اور مرد، جن کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی، مر گئے۔

۵۰ اُس کے بعد ابی ملِک، تبیض گیا اور اُس کا محاصرہ کر کے اُسے سر کر لیا۔ ۵۱ البتہ شہر کے اندر ایک نہایت مضبوط بُرج تھا جس میں شہر کی تمام عورتیں اور مرد بھاگ کر جا گھُسے اور اپنے آپ کو اندر سے بند کر کے بُرج کی چھت پر چڑھ گئے۔ ۵۲ ابی ملِک بُرج کے پاس گیا اور اُس پر دھاوا بول دیا، لیکن جیسے ہی وہ بُرج کے دروازہ پر اُس میں آگ لگانے کے لیے پہنچا، ۵۳ کسی عورت نے چکّی کا

اوپر کا پاٹ اُس کے سر پر گرا دیا جس سے اُس کی کھوپڑی پھوٹ گئی۔

۵۴ اُس نے فوراً اپنے سلاح بردار کو آواز دی اور کہا: اپنی تلوار کھینچ اور مجھے قتل کر ڈال تا کہ یہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ ایک عورت نے اُسے مار ڈالا۔ چنانچہ اُس کے خادم نے اپنی تلوار اُس کے جسم میں بھونک دی اور اُس کا دم نکل گیا۔ ۵۵ جب اِسرائیلیوں نے دیکھا کہ ابی مَلِک مر گیا ہے تو وہ گھر چلے گئے۔

۵۶ اِس طرح خدا نے ابی مَلِک کو اُس شرارت کا بدلہ دیا جو اُس نے اپنے ستّر بھائیوں کو قتل کر کے اپنے باپ کے ساتھ کی تھی۔ ۵۷ خدا نے سِکم کے لوگوں کو بھی اُن کی شرارت کی سزا دی اور یرُبّعل کے بیٹے یوتام کی لعنت اُن پر آ پڑی۔

تولع

۱۰ ابی مَلِک کے بعد تولع نام کا ایک شخص جو اِشکار کے قبیلہ کا تھا اِسرائیل کی حمایت کے لیے اُٹھا۔ وہ دودو کا پوتا اور فوّہ کا بیٹا تھا۔ وہ افرائیم کے کوہستانی ملک سمیر میں رہتا تھا۔ ۲ وہ تیئیس برس تک اِسرائیل کا قاضی رہا اور اپنی مَوت کے بعد سمیر میں دفن کیا گیا۔

یائیر

۳ اُس کے بعد جلعاد کی یائیر اُٹھا جو بائیس برس تک اِسرائیل کا قاضی رہا۔ ۴ اُس کے تیس بیٹے تھے جو تیس گدھوں پر سوار ہُوا کرتے تھے۔ جلعاد میں تیس شہر اُن کے اِختیار میں تھے جو آج کے دِن تک حوّوت یائیر کہلاتے ہیں۔ ۵ جب یائیر نے وفات پائی تو وہ قامون میں دفن کیا گیا۔

اِفتاح

۶ بنی اِسرائیل نے پھر خداوند کی نگاہ میں بدی کی اور بعل، عستارات اور ارام کے دیوتاؤں، صِدون کے دیوتاؤں، موآب کے دیوتاؤں، بنی عمّون کے دیوتاؤں اور فلستیوں کے دیوتاؤں کی پرستش کرنے لگے۔ چونکہ اُنہوں نے خداوند کو ترک کر دیا تھا اور اُس کی عبادت نہ کرتے تھے ۷ اِس لیے وہ اُن سے خفا ہو گیا اور اُس نے اُنہیں فلستیوں اور بنی عمّون کے ہاتھ بیچ دیا۔ ۸ جنہوں نے اُس سال بنی اِسرائیل کو خُوب ستایا اور مارا کُوٹا اور وہ اٹھارہ برس تک یردن کے مشرق میں اموریوں کے ملک جلعاد میں بسے ہُوئے سبھی اِسرائیلیوں پر ظلم ڈھاتے رہے۔ ۹ بنی عمّون بھی یردن پار کر کے یہوداہ، بن یمین اور افرائیم کے خاندان سے لڑنے آ جاتے تھے۔ چنانچہ اِسرائیلی بڑی مشکل میں پڑ گئے تھے۔

۱۰ تب بنی اِسرائیل نے خداوند سے فریاد کی کہ ہم نے تیرے خلاف گناہ کیا اور اپنے خدا کو ترک کر کے بعل دیوتاؤں کی پرستش کی۔

۱۱ خداوند نے جواب دیا: جب مِصریوں، اموریوں، بنی عمّون، فِلستیوں، ۱۲ صیدانیوں، عمالیقیوں اور ماعونیوں نے تُم پر ظلم ڈھائے اور تُم نے اِمداد کے لیے مجھ سے فریاد کی تب کیا میں نے تمہیں اُن کے ہاتھ سے رہائی نہیں بخشی؟ ۱۳ لیکن تُم نے مجھے ترک کر کے اور معبودوں کی پرستش کی اِس لیے اب میں تمہیں رہائی نہ دوں گا۔

۱۴ جاؤ اور اُن دیوتاؤں کے سامنے آہ و زاری کرو جنہیں تُم نے اپنا لیا ہے۔ وہی تمہاری مصیبت کے وقت تمہیں چھڑائیں۔

۱۵ لیکن بنی اِسرائیل نے خداوند سے کہا: ہم نے گناہ کیا ہے اِس لیے ہمارے ساتھ وہی کر جو تُو بہتر سمجھتا ہے۔ لیکن اب ہمیں چھڑا لے۔ ۱۶ تب اُنہوں نے غیر معبودوں کو اپنے درمیان سے دُور کر دیا اور وہ خداوند کی عبادت کرنے لگے اور خدا اِسرائیل کی پریشانی کو اور زیادہ برداشت نہ کر سکا۔

۱۷ جب بنی عمّون مسلّح ہو کر جلعاد میں خیمہ زن ہُوئے تو اِسرائیلی اِکٹھے ہو کر مِصفاہ میں خیمہ زن ہُوئے۔ ۱۸ تب جلعاد کے لوگوں کے سردار ایک دوسرے سے کہنے لگے: جو کوئی بنی عمّون پر حملہ کا آغاز کرے گا وہی جلعاد کے سب باشندوں کا سردار ہو گا۔

۱۱ جلعادی اِفتاح ایک زبردست سُورما تھا۔ وہ جلعاد کا بیٹا تھا اور اُس کی ماں ایک کنیز تھی۔ ۲ جلعاد کی بیوی کے بھی اُس سے بیٹے پیدا ہُوئے اور جب وہ بڑے ہو گئے تو اُنہوں نے اِفتاح کو یہ کہہ کر نکال دیا کہ تجھے ہمارے خاندان میں کوئی میراث نہ ملے گی کیونکہ تُو غیر عورت کا بیٹا ہے۔ ۳ تب اِفتاح اپنے بھائیوں کے پاس سے بھاگ گیا اور طوب کے ملک میں جا بسا جہاں کئی بدمعاش اُس کے ساتھ مل کر لُوٹ مار کرنے لگے۔

۴ کچھ عرصہ بعد ایسا ہُوا کہ بنی عمّون نے بنی اِسرائیل کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ ۵ تب جلعاد کے بزرگ اِفتاح کو لانے طوب کے ملک میں گئے ۶ اور اُس سے کہنے لگے کہ چل کر ہمارا سردار بن جا تا کہ ہم بنی عمّون سے لڑ سکیں۔

۷ اِفتاح نے اُن سے کہا: تُم نے تو مجھ سے دشمنی کر کے مجھے اپنے باپ کے گھر سے نکال دیا تھا اب کیا مصیبت آ پڑی کہ میرے پاس آئے ہو؟

۸ جلعاد کے بزرگوں نے اُس سے کہا کہ خیر اب تو ہم تجھ سے مدد کے طلبگار ہیں۔ ہمارے ساتھ چل تا کہ ہم بنی عمّون سے جنگ کر سکیں اور تُو ہی ہمارا اور جلعاد کے سارے باشندوں کا حاکم ہو گا۔

۹ اِفتاح نے جواب دیا: فرض کرو کہ تُم مجھے بنی عمّون سے لڑنے کے لیے لے چلتے ہو اور خداوند اُنہیں میرے حوالہ کر دیتا ہے تو کیا واقعی میں تمہارا حاکم ہوں گا؟

۱۰ جلعاد کے بزرگوں نے جواب دیا: خداوند ہمارا گواہ ہے؛ ہم یقیناً وہی کریں گے جو تُو کہتا ہے۔ ۱۱ لہٰذا اِفتاح جلعاد کے بزرگوں کے ساتھ گیا اور لوگوں نے اُسے اپنا حاکم اور سردار بنایا اور اُس نے مِصفاہ میں خداوند کے سامنے اپنے عہد و پیمان دہرائے۔

۱۲ تب اِفتاح نے بنی عمّون کے بادشاہ کے پاس ایلچی بھیج کر یہ سوال کیا کہ تجھے ہم سے کیا دشمنی ہے کہ تُو نے ہمارے ملک پر حملہ کیا ہے؟

۱۳ بنی عمّون کے بادشاہ نے اِفتاح کے ایلچیوں کو جواب دیا کہ جب بنی اِسرائیل مِصر سے نکل آئے تھے تو اُنہوں نے ارنُون سے یبّوق اور یردن تک میرا سارا ملک لے لیا تھا۔ اب اُسے صلح اور سلامتی کے ساتھ لَوٹا دے۔

۱۴ اِفتاح نے عمّون کے بادشاہ کے پاس پھر ایلچی بھیجے ۱۵ اور کہلا بھیجا کہ

اِفتاح یوں کہتا ہے کہ بنی اِسرائیل نے نہ تو موآب کا ملک اور نہ بنی عمّون کا ملک چھینا۔ ۱۶ لیکن جب وہ مِصر سے نکل آئے تو وہ بیابان میں سے ہوتے ہُوئے بحرِ قُلزم تک آئے اور قادِس میں پہنچے۔ ۱۷ تب اِسرائیلیوں نے ادوم کے بادشاہ کے پاس ایلچی روانہ کیے اور یہ کہلا بھیجا کہ ہمیں اپنے ملک میں سے ہو کر جانے کی اجازت دے۔ لیکن ادوم کے بادشاہ نے اُن کی نہ مانی۔ اُنہوں نے موآب کے بادشاہ کے پاس بھی یہی پیغام بھیجا اور اُس نے بھی اِنکار کیا۔ اِس لیے اِسرائیلی قادِس میں رہ گئے۔

۱۸ اُس کے بعد وہ بیابان میں سے ہوتے ہُوئے ادوم اور موآب کے ملکوں کے باہر ہی سے چکّر کاٹ کر موآب کے ملک کے مشرق کی طرف سے گزرتے ہُوئے ارنُون کے اس پار خیمہ زن ہُوئے۔ وہ موآب کی سرزمین میں داخل نہ ہُوئے کیونکہ ارنُون اُس کی سرحد ہے۔

۱۹ پھر اِسرائیلیوں نے اموریوں کے بادشاہ سیحون کے پاس جو حسبون میں حکمران تھا ایلچی روانہ کیے اور اُس سے کہا کہ ہمیں اپنے ملک میں سے ہوتے ہُوئے اپنی جگہ چلے جانے دے۔ ۲۰ لیکن سیحون نے اِسرائیلیوں کا اتنا اعتبار نہ کیا کہ اُنہیں اپنے ملک میں سے ہو کر جانے دیتا بلکہ اُس نے اپنے سب لوگوں کو اکٹھا کیا اور یہض کے مقام پر خیمہ زن ہو گیا اور اِسرائیلیوں سے جنگ چھیڑ دی۔ ۲۱ تب خداوند اِسرائیل کے خدا نے سیحون اور اُس کے سب لوگوں کو اِسرائیلوں کے ہاتھوں میں کر دیا اور اُنہوں نے اُنہیں شکست دے کر اُس ملک میں رہنے والے اموریوں کی ساری سرزمین پر قبضہ کر لیا۔ ۲۲ جو ارنُون سے یبّوق اور بیابان سے یردن کی سرحدوں تک پھیلی ہُوئی تھی۔

۲۳ اب جب کہ خداوند اِسرائیل کے خدا نے اموریوں کو اپنی قوم اِسرائیل کے سامنے سے نکال دیا ہے تو تجھے کیا حق ہے جو اُس پر قبضہ کرے؟ ۲۴ اگر تیرا دیوتا کموس تجھے کچھ دے تو کیا تُو اُسے نہ لے گا؟ اِسی طرح جو کچھ خداوند ہمارا خدا ہمیں دے کیا ہم اُسے نہ لیں؟ ۲۵ کیا تُو موآب کے بادشاہ بلق بِن صفور سے بہتر ہے؟ کیا اُس نے اِسرائیلیوں سے کبھی جھگڑا کیا یا اُن سے لڑا؟ ۲۶ جب اِسرائیلی تین سَو سال سے حِسبون، عروعیر، اِرد گرد کے قصبوں اور ارنُون کے کنارے کے سب شہروں پر قابض تھے تو اتنے عرصہ تک تُو نے اُنہیں آزاد کیوں نہیں کروایا؟ ۲۷ میں نے تو تیرا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ تُو ہی مجھ سے جنگ چھیڑ کر مجھ پر ظلم کر رہا ہے۔ اب تو خداوند ہی جو عادل ہے آج کے دِن بنی اِسرائیل اور بنی عمّون کے درمیان اِس تنازع کا فیصلہ کرے گا۔

۲۸ لیکن عمّون کے بادشاہ نے اِفتاح کے بھیجے ہُوئے پیغام پر کوئی دھیان نہ دیا۔

۲۹ تب خداوند کا رُوح اِفتاح پر نازل ہُوا اور وہ جلعاد اور منسّی سے گزر کر جلعاد کے مِصفاہ سے ہوتا ہُوا بنی عمّون کی طرف بڑھا۔ ۳۰ اور اِفتاح نے خداوند کی مَنّت مانی اور کہا کہ اگر تُو بنی عمّون کو میرے ہاتھ میں کر دے ۳۱ تو جب میں بنی عمّون پر فتحیاب ہو کر لَوٹوں تو اُس وقت جو کوئی میرے گھر کے دروازہ سے نکل کر میرے اِستقبال کو آئے وہ خداوند کا ہو گا اور میں اُسے سوختنی قربانی کے طور پر پیش کروں گا۔

۳۲ تب اِفتاح بنی عمّون سے جنگ کرنے نکلا اور خداوند نے اُنہیں اُس کے ہاتھ میں کر دیا۔ ۳۳ وہ اُنہیں عروعیر سے منّیت تک کے بیس شہروں بلکہ ابیل کرامیم تک مارتا چلا گیا۔ اِس طرح بنی اِسرائیل بنی عمّون پر غالب آئے۔

۳۴ جب اِفتاح مِصفاہ میں اپنے گھر آیا تو اُس کی اپنی بیٹی اُس کے اِستقبال کو نکلی۔ وہ دفوں کی دُھن پر رقص کرتی ہُوئی آئی!

وہ اُس کی اِکلوتی بیٹی تھی اور اُس کے علاوہ نہ تو اُس کے کوئی بیٹا تھا نہ بیٹی۔ [۳۵] جب اُس نے اُسے دیکھا تو اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور رو دیا اور کہنے لگا: اَے میری بیٹی! تُو ہی میرے درد و غم کا باعث بن گئی کیونکہ میں نے خداوند سے ایک قسم کھائی ہے جسے میں توڑ نہیں سکتا۔

[۳۶] اُس نے کہا: اَے میرے باپ! اگر تُو نے خداوند کی منّت مانی تھی تو جو کچھ تیرے مُنہ سے نکلا اُسے عمل میں لا کیونکہ خداوند نے تیرے دُشمنوں بنی عمّون سے تیرا اِنتقام لے لیا ہے۔ [۳۷] لیکن میری ایک اِلتجا سُن! اُس نے کہا کہ مجھے دو ماہ کی مہلت دے تاکہ میں پہاڑوں پر گھُومتی پھروں اور اپنی سہیلیوں کے ساتھ اپنے کنوارپن پر روؤں۔

[۳۸] اُس نے کہا: تُو جا سکتی ہے۔ تب اُس نے اُسے دو ماہ کے لیے رُخصت دی اور وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ پہاڑوں پر گئی اور اپنے کنوارپن پر روتی رہی۔ [۳۹] دو ماہ بعد وہ اپنے باپ کے پاس واپس لَوٹ آئی اور اُس نے جو منّت مانی تھی اُسے پُورا کیا۔ وہ دنیا سے کنواری ہی رُخصت ہُوئی۔

تب سے بنی اِسرائیل میں رواج چلا آرہا ہے [۴۰] کہ ہر سال اِسرائیلیوں کی دوشیزائیں چار دِن کے لیے باہر چلی جاتی ہیں اور اِفتاحؔ جلعادی کی بیٹی کی یاد میں نوحہ کرتی ہیں۔

اِفتاحؔ اور افرائیمؔ

۱۲ افرائیمؔ کے لوگوں نے اپنی فوج اِکٹھی کی اور صِفونؔ کو جا کر اِفتاحؔ سے کہنے لگے کہ تُو ہمیں اپنے ساتھ لیے بغیر بنی عمّون سے لڑنے کیوں گیا؟ ہم تجھے تیرے گھر سمیت جلا دیں گے۔

[۲] اِفتاحؔ نے جواب دیا: میں اور میرے لوگ بنی عمّون کے ساتھ بڑے جھگڑے میں اُلجھے ہُوئے تھے اور جب میں نے تمہیں بلایا تو تُم مجھے اُن کے ہاتھ سے چھُڑانے کے لیے نہیں آئے۔ [۳] جب میں نے دیکھا کہ تُم مدد نہ کرو گے تو میں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھی اور بنی عمّون کے مقابلہ کو نکلا اور خداوند نے مجھے اُن پر فتح بخشی۔ اب آج تُم مجھ سے لڑنے کیوں آئے ہو؟

[۴] تب اِفتاحؔ نے جلعاد کے لوگوں کو اِکٹھا کر کے افرائیمؔ کے لوگوں سے لڑا اور جلعادیوں نے اُنہیں مارا کیونکہ افرائیمیوں نے کہا تھا کہ تُم جلعادی افرائیمؔ اور منسّیؔ کو چھوڑ کر بھاگے ہُوئے لوگ ہو۔ [۵] جلعادیوں نے یردنؔ کے گھاٹوں پر قبضہ کر لیا جو افرائیمؔ کی راہ پر تھا۔ اور جب کوئی افرائیمؔ سے بھاگ آتا اور کہتا کہ مجھے اُس پار جانے دو تو جلعادؔ کے لوگ اُس سے پُوچھتے کہ کیا تُو افرائیمی ہے؟ اور اگر وہ کہتا کہ نہیں [۶] تو وہ کہتے کہ ٹھیک ہے، ذرا لفظ 'شبّولیت' تو بول۔ اگر وہ صحیح تلفّظ کی بجائے 'سِبّولیت' کہتا تو وہ اُسے پکڑ کر یردنؔ کے گھاٹ پر مار ڈالتے تھے۔ چنانچہ اُس وقت بیالیس ہزار افرائیمی مارے گئے۔

[۷] اِفتاحؔ چھ برس تک اِسرائیل کا قاضی رہا۔ تب اِفتاحؔ جلعادی نے وفات پائی اور جلعادؔ ہی کے کسی شہر میں دفنایا گیا۔

اِبصانؔ، ایلونؔ اور عبدونؔ

[۸] اُس کے بعد اِبصانؔ جو بیت لحمؔ کا تھا اِسرائیل کا قاضی بنا۔ [۹] اُس کے تیس بیٹے اور تیس بیٹیاں تھیں۔ اُس نے اپنے قبیلہ کے باہر کے مردوں سے اپنی بیٹیاں بیاہ دیں اور اپنے بیٹوں کے لیے بھی اپنے قبیلہ کے باہر سے تیس جوان عورتیں بیاہ کر لایا۔ اِبصانؔ سات سال تک اِسرائیل کا قاضی بنا رہا۔ [۱۰] تب اِبصانؔ مرگیا اور بیت لحمؔ میں دفنایا گیا۔

[۱۱] اُس کے بعد ایلونؔ زبولونی دس برس تک اِسرائیل کا قاضی ہُوا۔ [۱۲] تب ایلونؔ مرگیا اور زبولونؔ کے ملک ایالونؔ میں دفنایا گیا۔

[۱۳] اُس کے بعد ہلّیلؔ فِرعاتونی کا بیٹا عبدونؔ اِسرائیل کا قاضی ہُوا۔ [۱۴] اُس کے چالیس بیٹے اور تیس پوتے تھے جو ستّر گدھوں پر سوار ہوا کرتے تھے۔ وہ آٹھ سال تک اِسرائیل کا قاضی رہا۔ [۱۵] تب ہلّیلؔ کا بیٹا عبدونؔ مرگیا اور عمالیقیوں کے کوہستانی علاقہ میں افرائیمؔ میں فِرعاتونؔ کے مقام پر دفنایا گیا۔

سمسونؔ کی پیدائش

۱۳ اور بنی اِسرائیل نے پھر خداوند کی نگاہ میں بدی کی۔ اِس لیے خداوند نے چالیس برس تک اُنہیں فِلستیوں کے ہاتھ میں دے دیا۔

[۲] دانیوں کے فرقہ سے صُرعہؔ میں رہنے والا ایک شخص تھا جس کا نام منوحہؔ تھا۔ اُس کی بیوی بانجھ تھی اِس لیے اُس کے کوئی بچّہ نہ ہُوا۔ [۳] خداوند کا فرشتہ اُسے دکھائی دیا اور اُس نے کہا کہ دیکھ! تُو بانجھ اور بے اولاد ہے لیکن تُو حاملہ ہو گی اور تیرے بیٹا ہو گا۔ [۴] لہٰذا خیال رہے کہ تُو نہ مَے، نہ کوئی

اور نشہ آور شَے پینا اور نہ ہی کوئی ناپاک چیز کھانا۔ [5] کیونکہ تُو حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی۔ اُس کے سر پر کبھی اُسترا نہ پھیرا جائے کیونکہ وہ لڑکا اپنی ماں کے پیٹ ہی سے خدا کا نذیر ہو گا اور وہ اِسرائیلیوں کو فِلستیوں کے ہاتھ سے رہائی دینا شروع کرے گا۔

[6] تب وہ عورت اپنے خاوند کے پاس گئی اور اُسے بتایا کہ 'ایک مردِ خدا' میرے پاس آیا۔ وہ خداوند کے فرشتہ کی مانند نہایت مہیب نظر آیا۔ میں نے اُس سے یہ نہیں پُوچھا کہ تُو کہاں سے آیا ہے اور نہ ہی اُس نے مجھے اپنا نام بتایا۔ [7] لیکن اُس نے مجھ سے کہا کہ تُو حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی۔ اِس لیے نہ مَے اور نہ کوئی اور نشہ آور شَے پینا اور نہ کوئی ناپاک چیز کھانا۔ کیونکہ وہ لڑکا پیدائش سے اپنی مَوت کے دِن تک خدا کا نذیر رہیگا۔

[8] تب منوحہ نے خداوند سے دعا کی کہ اَے خداوند! میں تیری مِنّت کرتا ہُوں کہ وہ مردِ خدا جسے تُو نے بھیجا تھا ہمارے پاس پھر آئے اور ہمیں سکھائے کہ ہم اُس لڑکے کی جو پیدا ہونے والا ہے کس طرح پرورش کریں؟

[9] خدا نے منوحہ کی دعا سُن لی اور جب وہ عورت کھیت میں تھی تو خداوند کا فرشتہ پھر اُس کے پاس آیا لیکن تب اُس کا خاوند منوحہ اُس کے ساتھ نہ تھا۔ [10] اُس عورت نے دوڑ کے جا کر اپنے خاوند کو اطلاع دی کہ وہ آدمی جو اُس دِن مجھے دکھائی دیا تھا اب یہاں ہے۔

[11] منوحہ اُٹھ کر اپنی بیوی کے پیچھے پیچھے گیا۔ جب وہ اُس آدمی کے پاس پہنچا تو اُس سے پُوچھا کہ کیا تُو وہی شخص ہے جس نے میری بیوی سے باتیں کیں؟

اُس نے کہا کہ ہاں میں وہی ہُوں۔

[12] تب منوحہ نے اُس سے پُوچھا کہ جب تیرا کہا پُورا ہو جائے تو ہمیں اُس لڑکے کی زندگی اور کام کاج کے بارے میں کن باتوں کا خیال رکھنا ہو گا؟

[13] خداوند کے فرشتہ نے جواب دیا کہ تیری بیوی اُن سب باتوں پر عمل کرے جو میں نے اُسے بتائی ہیں۔ [14] وہ انگور سے پیدا ہونے والی کوئی شَے نہ کھائے، نہ کوئی مَے یا کوئی اور نشہ آور چیز پیے۔ اور نہ کوئی ناپاک چیز کھائے۔ اور وہ ہر حکم پر جو میں نے اُسے دیا ہے عمل کرے۔

[15] منوحہ نے خداوند کے فرشتہ سے کہا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تُو یہاں رُک جا تاکہ ہم تیرے لیے بکری کا بچّہ ذبح کریں اور اُسے پکائیں۔

[16] خداوند کے فرشتہ نے کہا کہ اگر تُم مجھے روک بھی لو تو بھی میں تمہارا کوئی کھانا نہ کھاؤں گا۔ لیکن اگر تُو سوختنی قربانی تیّار کرے تو اُسے خداوند کے لیے پیش کر۔ (منوحہ کو اِس بات کا احساس نہ تھا کہ وہ خداوند کا فرشتہ ہے۔)

[17] تب منوحہ نے خداوند کے فرشتہ سے پُوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ تاکہ جب تیری باتیں پُوری ہوں تو ہم تیری تعظیم و تکریم کر سکیں۔

[18] اُس نے کہا کہ تُو میرا نام مت پُوچھ کیونکہ اُسے کوئی نہیں جان سکتا۔ [19] تب منوحہ نے نذر کی قربانی سمیت بکری کا ایک بچّہ لے کر اُسے ایک چٹان پر خداوند کے لیے پیش کیا اور خداوند نے منوحہ اور اُس کی بیوی کی نظروں کے سامنے ایک عجیب کام کیا۔ [20] جوں ہی آگ کا شعلہ مذبح پر سے آسمان کی طرف بلند ہُوا خداوند کا فرشتہ اُس شعلہ میں ہو کر اوپر چلا گیا۔ یہ دیکھ کر منوحہ اور اُس کی بیوی مُنہ کے بل زمین پر گر پڑے۔ [21] جب خداوند کا فرشتہ منوحہ اور اُس کی بیوی کو نظر نہ آیا تو منوحہ نے جانا کہ وہ خداوند کا فرشتہ تھا۔

[22] اُس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اب ہم ضرور مر جائیں گے کیونکہ ہم نے خدا کو دیکھا ہے۔

[23] لیکن اُس کی بیوی نے کہا: اگر خداوند چاہتا کہ ہمیں مار ڈالے تو ہمارے ہاتھ سے سوختنی قربانی اور نذر کی قربانی قبول نہ کرتا نہ وہ ہمیں یہ سب کُچھ دکھاتا اور نہ ہی اُس وقت ہم سے ایسی باتیں کہتا۔

[24] اُس عورت کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہُوا اور اُس نے اُس کا نام سمسُون رکھا۔ وہ لڑکا بڑا ہُوا اور خداوند نے اُسے برکت دی۔ [25] اور جب وہ صُرعہ اور اِستال کے درمیان محنے دان میں تھا تو خداوند کی رُوح نے اُسے متحرک کرنا شروع کر دیا۔

سمسُون کا بیاہ

۱۴ سمسُون تمنت گیا اور وہاں اُس کی نظر ایک جوان فِلستی دوشیزہ پر پڑی۔ [2] جب وہ لَوٹا تو اپنے والدین سے کہنے لگا کہ میں نے تمنت میں ایک فِلستی عورت دیکھی ہے۔ تُم اُس سے میرا بیاہ کرا دو۔

[3] اُس کے والدین نے کہا کہ کیا تیرے رشتہ داروں اور ہماری ساری قوم میں کوئی عورت نہیں جو تجھے پسند ہو؟ کیا یہ ضروری ہے کہ تُو نامختون فِلستیوں میں سے اپنے لیے بیوی لائے؟

لیکن سمسُون نے اپنے باپ سے کہا: مجھے تو وہی پسند ہے، اُسی

سے میرا بیاہ کرا دے۔ ۴ (اُس کے والدین کو معلوم نہ تھا کہ یہ خداوند کی طرف سے ہے جو فِلستیوں کے خلاف بہانہ ڈھونڈ رہا تھا کیونکہ اُن دِنوں وہ اسرائیلیوں پر حکومت کرتے تھے)۔ ۵ سمسُون اپنے والدین کے ساتھ تِمنت جا رہا تھا کہ تِمنت کے تاکستانوں کے نزدیک پہنچتے ہی ایک جوان شیر گرجتا ہُوا اُس کی طرف لپکا۔ ۶ تب خداوند کی رُوح اُس پر اِس قدر زور سے نازل ہُوئی کہ اُس نے نِہتّے ہی اُس شیر کو یوں چیر ڈالا گویا کوئی کسی بکری کے بچّہ کو چیر ڈالا ہو۔ لیکن اُس نے اپنے ماں باپ سے اپنی اِس حرکت کا ذکر تک نہیں کیا۔ ۷ تب اُس نے نیچے جا کر اُس عورت سے باتیں کیں اور وہ اُسے پسند آئی۔

۸ کچھ دِنوں کے بعد جب وہ اُس سے بیاہ کرنے گیا تو راہ سے ہٹ کر شیر کی لاش دیکھنے گیا اور اُسے اُس کے پنجر میں شہد کی مکھیّوں کا جھنڈ اور شہد کا چھتّا دکھائی دیا ۹ جسے اُس نے اپنے ہاتھوں سے نکال لیا اور اُس کا شہد کھاتا ہُوا چل دیا۔ جب وہ اپنے ماں باپ سے ملا تو اُنہیں بھی تھوڑا سا دیا اور اُنہوں نے بھی کھایا۔ لیکن اُس نے اُنہیں یہ نہ بتایا کہ وہ شہد اُس نے شیر کے پنجر میں سے نکالا تھا۔

۱۰ تب اُس کا باپ اُس عورت کو دیکھنے کے لیے گیا اور سمسُون نے وہاں دُلہے کی طرف سے ضیافت کرنے کے رواج کے مطابق ضیافت کی۔ ۱۱ تِمنت کے لوگوں نے تیس افراد کو چُنا تاکہ وہ سمسُون کی رفاقت میں رہیں۔

۱۲ سمسُون نے اُن سے کہا: میں تمہیں ایک پہیلی سناتا ہُوں۔ اگر تُم اِس ضیافت کے سات دِنوں میں اُسے بُوجھ کر مجھے جواب دو گے تو میں تمہیں تیس کتانی کُرتے اور تیس جوڑے کپڑے دوں گا۔ ۱۳ اور اگر تُم مجھے جواب نہ دے سکو گے تو تمہیں مجھے تیس کتانی کُرتے اور تیس جوڑے کپڑے دینے ہوں گے۔

اُنہوں نے کہا کہ اپنی پہیلی بیان کرتا کہ ہم اُسے سُنیں!

۱۴ اُس نے کہا،

کھانے والے میں سے کھانے کی چیز؛
اور زبردست میں سے مٹھاس نکلی۔

تین دِن تک وہ اُس پہیلی کو حل نہ کر سکے۔

۱۵ چوتھے دِن اُنہوں نے سمسُون کی بیوی سے کہا: اپنے خاوند کو پھُسلا تاکہ وہ ہمیں اِس پہیلی کا مطلب سمجھائے ورنہ ہم تجھے اور تیرے باپ کے گھر کو آگ سے جلا دیں گے۔ کیا تُم نے ہمیں یہاں لُوٹنے کے لیے مدعو کیا تھا؟

۱۶ تب سمسُون کی بیوی اُس کے پاس سسکیاں بھرتی ہُوئی آئی اور کہنے لگی: تُو مجھ سے نفرت کرتا ہے! تجھے مجھ سے واقعی پیار نہیں ہے۔ تُو نے میری قوم کے لوگوں سے پہیلی بُوجھی لیکن مجھے اُس کا مطلب بھی نہیں بتایا؟

اُس نے کہا: میں نے تو اپنے ماں باپ کو بھی اِس کا مطلب نہیں بتایا، تجھے کیوں بتاؤں؟ ۱۷ اور ضیافت کے ساتویں دِن تک وہ اُس کے سامنے روتی رہی۔ چنانچہ ساتویں دن آخر کار تنگ آ کر اُس نے اُسے بتا دیا اور اُس نے اُس پہیلی کا مطلب اپنی قوم کے لوگوں کو سمجھا دیا۔

۱۸ ساتویں دِن، سُورج غروب ہونے سے قبل، شہر کے لوگوں نے اُس سے کہا:

شہد سے میٹھا اور کیا ہوتا ہے؟
اور شیر سے زورآور اور کون ہے؟

سمسُون نے اُن سے کہا:

اگر تُم میری بچھیا کو ہل میں نہ جوتتے،
تو میری پہیلی کو کبھی نہ بُوجھ پاتے۔

۱۹ تب خداوند کی رُوح اُس پر زور سے نازل ہُوئی اور وہ اسقلون کو گیا اور اُن کے تیس آدمیوں کو مار ڈالا اور اُن کا مال واسباب لُوٹ کر اُن کے کپڑے پہیلی بُوجھنے والوں کو دیئے۔ پھر وہ غُصّہ میں آگ بگولہ ہو کر اپنے باپ کے گھر چلا گیا۔ ۲۰ اور سمسُون کی بیوی اُس کے ایک دوست کو جو اُس کی ضیافت میں شریک ہُوا تھا، بیاہ دی گئی۔

سمسُون کا فِلستیوں سے اِنتقام لینا

۱۵ کُچھ دِنوں بعد، گیہوں کی فصل کے موسم میں سمسُون بکری کا ایک بچّہ لے کر اپنی بیوی سے ملنے گیا اور وہاں جا کر کہنے لگا کہ میں اپنی بیوی کے کمرہ میں جاؤں گا۔ لیکن اُس کے باپ نے اُسے اندر جانے سے روک دیا۔

۲ اُس نے سمسُون سے کہا کہ مجھے قطعی یقین ہو گیا تھا کہ تُو اُس سے سخت نفرت کرتا ہے، اِس لیے میں نے اُسے تیرے قریبی دوست کو دے دیا۔ کیا اُس کی چھوٹی بہن زیادہ حسین نہیں؟ لہٰذا تُو اپنی پہلی بیوی کے عِوض اُس سے بیاہ کر لے۔

۳ سمسُون نے اُن سے کہا: اب کی بار تو میں فِلستیوں سے بدلہ لینے کا حقدار ہُوں۔ میں اُن کو تباہ کر دوں گا۔ ۴ چنانچہ اُس نے جا کر تین سَو لومڑیاں پکڑیں اور ہر دو کی دُمیں باندھ کر، ہر جوڑی میں ایک ایک مشعل باندھ دی ۵ اور اُن مشعلوں کو آگ لگا کر لومڑیوں کو فلستیوں کی کھڑی فصلوں میں چھوڑ دیا۔ یوں اُس نے پُولیوں کے

انباروں اور کھڑی فصلوں کو، تاکستانوں اور زیتون کے باغوں سمیت جلا ڈالا۔

[6] جب فِلستیوں نے پُوچھا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ تِمنتی کے داماد سمسُون کی کارستانی ہے کیونکہ اُس کی بیوی اُس کے دوست کو دے دی گئی۔

اِس لیے فِلستیوں نے جا کر اُس عورت اور اُس کے باپ کو جلا کر مار ڈالا۔ [7] سمسُون نے اُن سے کہا: چونکہ تُم نے ایسا کام کیا ہے اِس لیے میں تُم سے بدلہ لینے تک چَین سے نہ بیٹھوں گا۔ [8] اُس نے اُنہیں بڑی بُری طرح مارا اور اُن کا ستیہ ناس کر دیا۔ پھر وہاں سے چلا گیا اور ایتام کی چٹان کے ایک غار میں رہنے لگا۔

[9] تب فِلستیوں نے جا کر یہوداہ میں ڈیرے ڈالے اور لحی تک پھیل گئے۔ [10] یہوداہ کے لوگوں نے اُن سے پُوچھا کہ تُم ہم سے لڑنے کیوں آئے ہو؟

اُنہوں نے جواب دیا: ہم سمسُون کو گرفتار کرنے آئے ہیں تاکہ ہم بھی اُس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں جیسا اُس نے ہمارے ساتھ کیا۔

[11] تب یہوداہ کے تین ہزار لوگ ایتام کی چٹان کے غار میں گئے اور سمسُون سے کہنے لگے کہ کیا تُو نہیں جانتا کہ فِلستی ہم پر حکمران ہیں؟ پھر تُو نے ہمارے ساتھ ایسا کیوں کیا؟

اُس نے کہا: میں نے اُن کے ساتھ وہی کیا جو اُنہوں نے میرے ساتھ کیا۔

[12] اُنہوں نے اُس سے کہا: ہم آئے ہیں تاکہ تجھے باندھ کر فِلستیوں کے حوالہ کر دیں۔

سمسُون نے کہا: مجھ سے قسم کھاؤ کہ تُم خُود مجھے قتل نہ کرو گے۔

[13] اُنہوں نے جواب دیا: ہمیں منظور ہے۔ ہم تجھے صرف باندھ کر اُن کے حوالہ کر دیں گے۔ ہم تجھے جان سے نہیں ماریں گے۔ چنانچہ اُنہوں نے اُسے دو نئی رسّیوں سے باندھا اور چٹان سے اوپر لے آئے۔ [14] جب وہ لحی کے نزدیک پہنچا تو فِلستی للکارتے ہُوئے اُس کی طرف بڑھے۔ تب خداوند کی رُوح شِدّت سے اُس پر نازل ہُوئی اور اُس کی بانہوں پر کی رسّیاں آگ سے جلے ہُوئے سن کی مانند ہو گئیں اور اُس کے ہاتھوں کے بندھن کھل کر گر پڑے۔ [15] اُسے گدھے کے جبڑے کی تازہ ہڈّی ملی۔ اُس نے اُسے اُٹھا لیا اور اُس سے ایک ہزار لوگوں کو مار گرایا۔

[16] تب سمسُون نے کہا:

گدھے کے جبڑے کی ہڈّی سے
میں نے اُن کے ڈھیر لگا دیے۔
گدھے کے جبڑے کی ہڈّی سے
میں نے ایک ہزار لوگوں کو مار گرایا۔

[17] جب وہ اپنی بات ختم کر چُکا تو اُس نے جبڑے کی ہڈّی پھینک دی اور اُس جگہ کا نام رامت لحی پڑ گیا۔

[18] چونکہ وہ بہت پیاسا تھا اِس لیے اُس نے خداوند کو پکارا اور کہا کہ تُو نے اپنے خادِم کے ہاتھ سے عظیم الشان فتح بخشی ہے۔ کیا اب میں پیاسا مروں اور نامختونوں کے ہاتھ میں پڑوں؟ [19] تب خداوند نے لحی میں ایک جگہ زمین چاک کر دی اور اُس میں سے پانی نکل آیا۔ جب سمسُون پی چکا تو اُس کی قوّت لَوٹ آئی اور وہ تازہ دم ہو گیا۔ اِس لیے وہ چشمہ عین ہقّورے کہلایا اور وہ آج تک لحی میں ہے۔

[20] سمسُون فِلستیوں کے دِنوں میں بیس برس تک بنی اِسرائیل کا قاضی رہا۔

سمسُون اور دلیلہ

16 ایک دِن سمسُون غزّہ گیا جہاں اُس نے ایک فاحشہ کو دیکھا۔ وہ اُس کے ساتھ رات گزارنے کے لیے اندر گیا۔ [2] غزّہ کے لوگوں کو خبر ہُوئی کہ سمسُون یہاں آیا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے اُس جگہ کو گھیر لیا اور رات بھر شہر کے پھاٹک پر اُس کی گھات میں بیٹھے رہے۔ البتّہ ساری رات وہ یہ کہہ کر چُپ چاپ بیٹھے رہے کہ صبح ہوتے ہی ہم اُسے مار ڈالیں گے۔

[3] لیکن سمسُون وہاں آدھی رات تک پڑا رہا۔ پھر وہ اُٹھا اور شہر کے پھاٹک کے کواڑوں اور دونوں بازوؤں کو پکڑ کر بینڈوں سمیت اُکھاڑ لیا اور اُنہیں اپنے کندھوں پر رکھ کر اُس پہاڑ کی چوٹی پر لے گیا جو حبرون کے سامنے ہے۔

[4] چند دِنوں کے بعد سُورق کی وادی میں دلیلہ نام کی ایک عورت سے اُسے عشق ہو گیا۔ [5] اور فِلستیوں کے سرداروں نے اُس عورت کے پاس جا کر کہا کہ اگر تُو اُس کو پھسلا کر دریافت کر لے کہ اُس کی شہزوری کا راز کیا ہے اور ہم کیوں کر اُس پر غالب آ سکتے ہیں تاکہ ہم اُسے باندھ کر اُسے ایذا پہنچا سکیں، تو ہم میں سے ہر ایک تجھے گیارہ سَو مِثقال چاندی دے گا۔

[6] تب دلیلہ نے سمسُون سے کہا: مجھے اپنی شہزوری کا راز بتا کہ تجھے کس طرح باندھ کر قابو میں کیا جا سکتا ہے؟

[7] سمسُون نے اُسے جواب دیا کہ اگر کوئی مجھے سات تازہ

تانتوں سے باندھ دے جو سکھائی نہ گئی ہوں تو میں دیگر آدمیوں کی مانند کمزور ہو جاؤں گا۔

۸ تب فلستی سرداروں نے سات تازہ تانتیں اُسے لا کر دیں جو سکھائی نہ گئی تھیں اور اُس نے سمسُوؔن کو اُن سے باندھ دیا۔ ۹ اور چند لوگوں کو کمرہ میں چھپا کر اُس نے سمسُوؔن کو پکار کر کہا: اَے سمسُوؔن! فِلستی تجھ پر چڑھ آئے ہیں۔ لیکن اُس نے اُن تانتوں کو اِس آسانی سے توڑ ڈالا جیسے دھاگا چراغ کی لو لگتے ہی ٹوٹ جاتا ہے۔ چنانچہ اُس کی طاقت کا راز فاش نہ ہُوا۔

۱۰ تب دلیؔلہ نے سمسُوؔن سے کہا: تُو نے مجھے بے وقوف بنایا اور مجھ سے جھوٹ بولا۔ اب مجھے بتا کہ تجھے کیسے باندھا جا سکتا ہے؟

۱۱ اُس نے کہا: اگر کوئی مجھے نئی رسّیوں سے جو کبھی اِستعمال نہ ہُوئی ہوں، کس کر باندھے، تو میں دیگر آدمیوں کی طرح کمزور ہو جاؤں گا۔

۱۲ تب دلیؔلہ نے نئی رسّیاں لیں اور اُسے اُن سے باندھا۔ پھر چند لوگوں کو کمرہ میں چھپا کر اُس نے اُسے پکار کر کہا: اَے سمسُوؔن! فِلستی تجھ پر چڑھ آئے ہیں! لیکن اُس نے اپنے بازوؤں پر سے اُن رسّیوں کو دھاگے کی مانند توڑ ڈالا۔

۱۳ تب دلیؔلہ نے اُس سے کہا: اب تک تو تُو مجھے بیوقوف بناتا رہا اور مجھ سے جھوٹ بولتا رہا۔ اب بتا کہ تجھے کیسے باندھا جائے؟

اُس نے کہا: اگر تُو میرے سر کے بالوں کی سات لٹوں کو بُن کر کر گھے کے کھونٹے سے کس کر باندھ دے تو میں دیگر آدمیوں کی طرح کمزور ہو جاؤں گا۔ چنانچہ جب وہ سو رہا تھا تب دلیؔلہ نے اُس کے سر کی سات لٹیں لیں اور اُنہیں بُن کر ۱۴ کر گھے کے کھونٹے سے کس دیا۔

اور پھر اُس نے پکار کر کہا: اَے سمسُوؔن! فِلستی تجھ پر چڑھ آئے ہیں! وہ نیند میں سے جاگ اُٹھا اور اُس نے کھونٹے کو کر گھے سمیت اکھاڑ ڈالا۔

۱۵ تب اُس نے اُس سے کہا: جب تجھے مجھ پر اعتماد ہی نہیں تو تُو کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں تجھے چاہتا ہُوں۔ یہ تیسری بار ہے جو تُو نے مجھے بیوقوف بنایا اور مجھے اپنی طاقت کا راز نہیں بتایا۔ ۱۶ وہ اِس قسم کی نکتہ چینی سے اُسے ہر روز دق کرتی رہی یہاں تک کہ اُس کا دم ناک میں آ گیا۔

۱۷ چنانچہ اُس نے اُسے سب کچھ بتا دیا۔ اُس نے کہا: میرے سر پر کبھی اُسترا نہیں پھرا کیونکہ میں پیدایش سے ہی نذیر ہُوں اور خدا کے لیے مخصوص کیا گیا ہُوں۔ اگر میرا سر مونڈا جائے تو میری طاقت جاتی رہے گی اور میں دیگر لوگوں کی طرح کمزور ہو جاؤں گا۔

۱۸ جب دلیؔلہ نے دیکھا کہ اُس نے سب کچھ بتا دیا ہے تو اُس نے فِلستی سرداروں کو کہلا بھیجا کہ ایک بار پھر آ جاؤ کیونکہ اُس نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ چنانچہ فِلستیوں کے سردار چاندی لے کر آ پہنچے۔ ۱۹ دلیؔلہ نے اپنے زانوؤں پر اُسے سلا کر ایک آدمی کو بلا بھیجا اور اُس کے سر کی ساتوں لٹیں منڈوا ڈالیں اور اُسے اذیت دینے لگی۔ لیکن اُس کی شہزوری رخصت ہو چکی تھی۔

۲۰ تب اُس نے پکارا: اَے سمسُوؔن! فِلستی تجھ پر چڑھ آئے ہیں!

وہ اپنی نیند سے جاگ اُٹھا اور سوچا کہ میں باہر جا کر ایک ہی جھٹکے سے پہلے کی طرح چُست ہو جاؤں گا۔ لیکن اُسے معلوم نہ تھا کہ خداوند اُس سے جدا ہو چُکا ہے۔

۲۱ تب فِلستیوں نے اُسے پکڑ کر اُس کی آنکھیں نکال ڈالیں اور اُسے غزّہ لے گئے۔ پھر اُسے پیتل کی زنجیروں میں جکڑ کر قید خانہ میں چکّی پیسنے پر لگا دیا۔ ۲۲ لیکن اُس کے سر کے بال مونڈے جانے کے بعد پھر سے بڑھنے لگے۔

سمسُوؔن کی مَوت

۲۳ تب فِلستیوں کے سردار اپنے دیوتا دجوؔن کو بڑی قربانی گذراننے اور جشن منانے کے لیے یہ کہتے ہُوئے اِکٹھے ہُوئے کہ ہمارے دیوتا نے ہمارے دشمن سمسُوؔن کو ہمارے ہاتھ میں کر دیا ہے۔ ۲۴ جب لوگ اُسے دیکھتے تب اپنے دیوتا کی تمجید کرتے ہُوئے کہتے:

ہمارے دیوتا نے ہمارے دشمن کو
ہمارے ہاتھ میں کر دیا ہے،
جس نے ہمارے ملک کو تاراج کیا
اور ہمارے کئی لوگوں کو قتل کر ڈالا۔

۲۵ جب اُن کی خُوشی کی انتہا نہ رہی تو وہ چلّا چلّا کر کہنے لگے کہ سمسُوؔن کو باہر لے آؤ تا کہ وہ تماشا کرے اور ہمارا دل بہلائے۔ چنانچہ اُنہوں نے سمسُوؔن کو قید خانہ سے بلوایا اور وہ اُن کے لیے کھیل تماشا کرنے لگا۔

اور جب اُنہوں نے اُسے دو سُتونوں کے درمیان کھڑا کیا ۲۶ تو سمسُوؔن نے اُس خادِم سے جو اُس کا ہاتھ پکڑے ہُوئے تھا،

کہا: مجھے اُن ستُونوں کے پاس لے چل جن پر یہ مندر قائم ہے تا کہ میں اُن کا سہارا لے کر کھڑا رہوں۔ ۲۷ وہ مندر مرد اور عورتوں سے کھچا کھچ بھرا ہُوا تھا اور فِلستیوں کے سب سردار وہاں تھے اور اُس کی چھت پر تقریباً تین ہزار مرد و زن تھے جو سمسُون کا تماشا دیکھ رہے تھے۔ ۲۸ تب سمسُون نے خداوند سے دعا کی کہ اَے خداوند تعالیٰ! مجھے یاد فرما۔ اَے خدا! صرف ایک بار مجھے طاقت بخش تا کہ میں ایک ہی کوشش میں فِلستیوں سے اپنی دونوں آنکھوں کا بدلہ لے سکوں۔ ۲۹ تب سمسُون نے اُن دو درمیانی ستُونوں کو ٹٹولا جن پر وہ مندر قائم تھا اور ایک پر اپنا دایاں ہاتھ اور دوسرے پر اپنا بایاں ہاتھ رکھ کر زور لگایا اور کہا: مجھے فِلستیوں کے ساتھ مرنے دے! ۳۰ پھر اُس نے اپنی پُوری طاقت سے زور لگایا اور وہ مندر سارے سرداروں اور اُن لوگوں پر گر پڑا جو وہاں موجود تھے۔ اِس طرح اُس نے مرتے مرتے اتنے لوگ مار ڈالے جتنے اُس نے اپنی زندگی میں بھی نہیں مارے تھے۔

۳۱ تب اُس کے بھائی اور اُس کے باپ کے گھرانے کے لوگ اُسے لینے کے لیے آئے۔ وہ اُسے لے گئے اور اُسے صرعہ اور اِستال کے درمیان اُس کے باپ منوحہ کی قبر میں دفن کیا۔ وہ بیس برس تک اِسرائیلیوں کا قاضی رہا۔

میکاہ کے بُت

۱۷ افرائیم کے کوہستانی ملک کے میکاہ نام کے ایک شخص نے ۲ اپنی ماں سے کہا: وہ گیارہ سَو مِثقال چاندی جو تجھ سے لی گئی تھی اور جس کے متعلق میں نے تجھے لعنت کرتے سنا تھا، میرے پاس ہے؛ میں نے اُسے لیا تھا۔

تب اُس کی ماں نے کہا: اَے میرے بیٹے! خداوند تجھے برکت دے!

۳ جب اُس نے گیارہ سَو مِثقال چاندی اپنی ماں کو واپس کی تو اُس کی ماں نے کہا: میں خُود ہی اپنے بیٹے کی خاطر اپنی چاندی کو خداوند کے لیے مُقدّس کیے دیتی ہُوں۔ میں اُسے تجھے واپس دے رہی ہُوں تا کہ تُو اُس سے ایک مُورت تراش سکے اور ایک بُت ڈھال سکے۔

۴ چنانچہ جب اُس نے وہ چاندی اپنی ماں کو واپس کی تو اُس نے دوسَو مِثقال چاندی لے کر کاریگر کو دی جس نے اُس سے ایک مُورت اور ایک بُت بنایا اور یہ دونوں میکاہ کے گھر میں رکھ دیے۔

۵ اُس شخص میکاہ کا ایک بت خانہ تھا اور اُس نے ایک افود اور چند بت بنائے اور اپنے بیٹوں میں سے ایک کو اپنا کاہن مقرّر کیا۔ ۶ اُن دِنوں اِسرائیلیوں کا کوئی بادشاہ نہ تھا چنانچہ جس کو جو بھی ٹھیک معلوم ہوتا تھا وہ وہی کرتا تھا۔

۷ یہوداہ کے بیت لحم شہر کا ایک جوان جو لاوی تھا، یہوداہ کے گھرانے میں مقیم تھا ۸ وہ شہر چھوڑ کر چلا گیا تا کہ بودوباش کے لیے کوئی اور جگہ تلاش کرے۔ راہ میں وہ افرائیم کے کوہستانی ملک میں میکاہ کے گھر پہنچا۔

۹ میکاہ نے اُس سے پُوچھا: تُو کہاں سے آ رہا ہے؟

اُس نے کہا: میں یہوداہ کے بیت لحم شہر کا لاوی ہُوں اور میں بودوباش کے لیے کسی جگہ کی تلاش میں ہُوں۔

۱۰ تب میکاہ نے اُس سے کہا: میرے ساتھ رہ اور میرا باپ اور کاہن بن جا اور میں تجھے دس مِثقال چاندی سالانہ اور پہننے کے لیے کپڑے اور کھانا دیا کروں گا۔ ۱۱ لہٰذا وہ لاوی اُس کے ساتھ رہنے کے لیے راضی ہو گیا اور وہ جوان اُس کے اپنے بیٹوں کی مانند تھا۔ ۱۲ تب میکاہ نے اُس لاوی کو مخصوص کیا اور وہ جوان بطور کاہن اُس کے گھر میں رہنے لگا۔ ۱۳ اور میکاہ نے کہا: اب میں جانتا ہُوں کہ خداوند میرا بھلا کرے گا کیونکہ ایک لاوی میرا کاہن بن چُکا ہے۔

بنی دان کا لیس میں آباد ہونا

۱۸ اُن دِنوں اِسرائیل میں کوئی بادشاہ نہ تھا اور اُن ہی دِنوں میں بنی دان اپنی رہایش کے لیے کوئی جگہ ڈھونڈ رہے تھے کیونکہ اب تک اُنہیں اِسرائیلی قبیلوں کے درمیان کوئی میراث نہ ملی تھی۔ ۲ چنانچہ دانیوں نے صرعہ اور اِستال سے پانچ سورماؤں کو ملک کا حال جاننے اور اُس کا جائزہ لینے کے لیے روانہ کیا۔ یہ لوگ اپنے تمام فرقوں کی نمائندگی کرتے تھے۔

اُنہوں نے اُن سے کہا: جاؤ اور ملک کا جائزہ لو۔

یہ لوگ افرائیم کے کوہستانی ملک میں داخل ہُوئے اور میکاہ کے گھر آئے جہاں اُنہوں نے رات گزاری۔ ۳ جب وہ میکاہ کے گھر کے قریب پہنچے تو اُنہوں نے اُس جوان لاوی کی آواز پہچانی اِس لیے وہ اُدھر مُڑ گئے اور اُس سے پُوچھنے لگے: تجھے یہاں کون لایا؟ تُو اِس جگہ کیا کر رہا ہے اور تُو یہاں کیوں آیا؟

۴ اُس نے اُنہیں بتایا کہ میکاہ نے اُس کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور کہا کہ اُس نے مجھے ملازم رکھ لیا ہے اور میں اُس کا کاہن ہُوں۔

[5] تب اُنہوں نے اُس سے کہا: مہربانی فرما کر خدا سے دریافت کرتا کہ ہم جانیں کہ ہمارا یہ سفر کامیاب ہوگا بھی یا نہیں؟
[6] کاہن نے اُن سے کہا: اِطمینان کے ساتھ جاؤ کیونکہ خداوند تمہارے سفر پر رضامند ہے۔
[7] چنانچہ وہ پانچ اشخاص چل دیے اور لیس پہنچے جہاں اُنہوں نے دیکھا کہ لوگ صَیدانیوں کی طرح امن و امان کے ساتھ بےخطر اور محفوظ زندگی گزار رہے ہیں۔ اور چونکہ اُن کے ملک میں کسی چیز کی کمی نہ تھی اِس لیے وہ خُوش حال تھے اور وہ صَیدانیوں سے بہت دُور رہتے تھے اور کسی سے اُن کے کوئی تعلقات نہ تھے۔
[8] جب وہ صُرعہ اور اِستال کو لَوٹے تو اُن کے بھائیوں نے اُن سے پُوچھا کہ تمہیں وہاں کا ماحول کیسا لگا؟
[9] اُنہوں نے جواب دیا: چلو! فوراً چل کر اُن پر حملہ کریں کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ ملک بہت اچھا ہے اور تُم چُپ چاپ بیٹھے ہو؟ چلو! اُس پر حملہ کریں اور دیری کیے بغیر اُس پر قبضہ کرلیں۔
[10] جب تُم وہاں پہنچو گے تو وہاں ایک آسودہ قوم اور وسیع ملک پاؤ گے جسے خدا نے تمہارے ہاتھ میں کر دیا ہے۔ وہ ایسی جگہ ہے جہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔
[11] تب بنی دان کے گھرانے کے چھ سَو مرد مسلّح ہوکر صرعہ اور اِستال سے روانہ ہُوئے۔ [12] راہ میں وہ یہوداہ میں قریت یعریم کے نزدیک خیمہ زن ہُوئے۔ اِسی لیے قریت یعریم کے مغرب کی جگہ آج کے دِن تک محنے دان کہلاتی ہے۔ [13] وہاں سے وہ افرائیم کے کوہستانی ملک کو روانہ ہُوئے اور میکاہ کے گھر پہنچے۔
[14] تب جو پانچ مرد لیس کے ملک کا جائزہ لینے گئے تھے اپنے بھائیوں سے کہنے لگے: کیا تُم جانتے ہو کہ اِن میں سے ایک گھر میں افود، اور دوسرے گھریلو دیوتا، ایک تراشی ہُوئی مُورت اور ایک ڈھلا ہُوا بُت ہے؟ اب تُم جانتے ہو کہ کیا کرنا چاہیے۔ [15] چنانچہ وہ اُدھر مُڑ کر میکاہ کے مکان میں اُس جوان لاوی کے گھر گئے اور اُسے سلام کیا۔ [16] اور دان کے قبیلہ کے وہ چھ سَو جنگی مرد جو مسلّح تھے پھاٹک کے دروازہ پر کھڑے رہے۔ [17] وہ پانچ مرد جنہوں نے ملک کا جائزہ لیا تھا اندر داخل ہُوئے اور تراشی ہُوئی مُورت، افود، دوسرے گھریلو دیوتا اور وہ ڈھلا ہُوا بُت لے لیا۔ جب کہ وہ کاہن اور چھ سَو ہتھیار بند مرد پھاٹک پر کھڑے تھے۔
[18] جب یہ لوگ میکاہ کے مکان میں داخل ہوکر تراشی ہُوئی مُورت، افود، دوسرے گھریلو دیوتا اور ڈھلا ہُوا بُت اُٹھا لائے تو اُس کاہن نے اُن سے کہا: تُم کیا کر رہے ہو؟
[19] اُنہوں نے اُسے جواب دیا: چُپ رہ! ایک لفظ بھی مُنہ سے نہ نکال اور ہمارے ساتھ چل کر ہمارا باپ اور کاہن بن۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ تُو اِسرائیل کے ایک قبیلہ اور گھرانے کی کہانت کرے بہ نسبت اِس کے کہ محض ایک شخص کے گھر کا کاہن ہو؟ [20] تب وہ کاہن خُوش ہو گیا۔ اُس نے افود، دوسرے گھریلو دیوتا اور تراشی ہُوئی مُورت لی اور اُن لوگوں کے ساتھ ہولیا۔ [21] تب وہ مُڑے اور روانہ ہو گئے اور اُن کے بچّے، مویشی اور اُن کا مال و اسباب اُن کے آگے آگے تھا۔
[22] وہ میکاہ کے گھر سے کُچھ ہی دُور گئے تھے کہ میکاہ کے آس پاس کے گھروں میں رہنے والے لوگ اِکٹھے ہُوئے اور اُنہوں نے نکل کر دانیوں کو جا لیا۔ [23] جب اُنہوں نے اُنہیں پکارا تو دانیوں نے مُڑ کر میکاہ سے کہا: تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تُو اپنے لوگوں کو لڑنے کے لیے لے آیا ہے؟
[24] اُس نے کہا: تُم نے میرے بنوائے ہُوئے دیوتاؤں اور میرے کاہن کو لے لیا اور چل دیے۔ میرے پاس اور کیا باقی رہا؟ پھر تُم کیوں کر مجھ سے پُوچھتے ہو کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟
[25] دانیوں نے کہا: ہم سے بحث نہ کر۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ چند تندمزاج لوگ تجھ پر حملہ کر بیٹھیں اور تُم یعنی تُو اور تیرا خاندان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو۔ [26] تب دانیوں نے اپنی راہ لی اور میکاہ بھی یہ دیکھ کر کہ وہ اُس سے زیادہ طاقتور ہیں مُڑا اور اپنے گھر لَوٹ گیا۔
[27] تب وہ میکاہ کی بنوائی ہُوئی چیزوں اور اُس کے کاہن کو لے کر لیس پہنچے جہاں کے لوگ چین اور آرام سے رہتے تھے۔ اُنہوں نے اُنہیں تلوار سے مارا اور اُن کا شہر جلا دیا۔ [28] اُنہیں کوئی بچانے والا نہ تھا کیونکہ وہ صیدا سے بہت دُور رہتے تھے اور کسی سے سروکار نہ رکھتے تھے۔ اور وہ شہر بَیت رحوب کے پاس ایک وادی میں تھا۔
دانیوں نے اُس شہر کو پھر سے تعمیر کیا اور وہ وہاں مقیم ہو گئے۔
[29] اُنہوں نے اپنے باپ دان کے نام پر جو اِسرائیل کی اولاد تھا اُس شہر کا نام دان رکھا حالانکہ پہلے وہ شہر لیس کہلاتا تھا۔ [30] وہاں دانیوں نے اپنے لیے بُت نصب کیے اور ملک کی اسیری کے ایّام تک جیرسوم کا بیٹا اور مُوسیٰ کا پوتا یُونتن اور اُس کے بیٹے دان کے قبیلہ کے کاہن رہے۔ [31] اور جب تک خدا کا مسکن سیلا میں بنا رہا تب تک وہ میکاہ کے بنوائے ہُوئے بُت استعمال کرتے رہے۔

ایک لاوی اور اُس کی داشتہ

19 اُن دِنوں اِسرائیل کا کوئی بادشاہ نہ تھا۔ تب ایک لاوی نے جو افرائیمؔ کے کوہستانی ملک کے دُور کے علاقہ میں رہتا تھا یہوداہؔ کے بیت لحمؔ کی ایک عورت کو اپنی داشتہ بنا لیا۔ ۲ لیکن اُس عورت نے اُس سے بیوفائی کی اور اُسے چھوڑ کر یہوداہؔ کے بیت لحمؔ میں اپنے باپ کے گھر چلی گئی۔ جب اُسے وہاں رہتے ہُوئے چار مہینے گزر گئے ۳ تو اُس کا خاوند اُسے منا کر لانے کے لیے اُس کے پاس گیا۔ اُس نے اپنا نوکر اور دو گدھے اپنے ہمراہ لیے۔ وہ اُسے اپنے باپ کے گھر میں لے گئی اور جب اُس کے باپ نے اُسے دیکھا تو اُس سے خُوش ہو کر گرمجوشی سے اُس کا استقبال کیا۔ ۴ اُس کے خُسر یعنی اُس لڑکی کے باپ نے اُسے روک لیا۔ لہٰذا وہ اُس کے پاس تین دِن تک رُکا رہا اور وہاں کھاتا، پیتا اور سوتا رہا۔

۵ چوتھے دِن وہ جلد اُٹھے اور جانے کی تیّاری کرنے لگے لیکن اُس لڑکی کے باپ نے اپنے داماد سے کہا: کچھ کھا کر تازہ دم ہو جاؤ اور تب تُم چلے جانا۔ ۶ چنانچہ وہ وہاں بیٹھ گئے اور مل کر کھایا، پیا۔ اُس کے بعد اُس لڑکی کے باپ نے کہا: آج پھر رُک جاؤ اور خُوشدلی سے رات کاٹ لو۔ ۷ جب وہ آدمی جانے کے لیے اُٹھا تو اُس کے خُسر نے اُسے روکا اِس لیے وہ اُس رات وہیں رُکا رہا۔ ۸ پانچویں دِن صبح جب وہ جانے کو اُٹھا تب اُس لڑکی کے باپ نے کہا کہ خاطر جمع رکھو اور دوپہر تک اور رُک جاؤ۔ تب اُن دونوں نے مل کر کھانا کھایا،

۹ اور جب وہ شخص اپنی داشتہ اور اپنے خادم کے ساتھ چلنے کو تیّار ہُوا تو اُس کے خُسر یعنی اُس لڑکی کے باپ نے کہا: اب دیکھو شام ہونے کو ہے۔ رات یہیں گزار لو کیونکہ دِن قریب قریب ڈھل چُکا ہے لہٰذا رُک جاؤ اور آرام کرو۔ البتّہ کل صبح جلد اُٹھ کر اپنے گھر کی راہ لینا۔ ۱۰ لیکن وہ شخص ایک اور رات وہاں گزارنے پر راضی نہ ہُوا۔ اُس نے اپنے دو گدھوں پر زین کسی اور اپنی داشتہ کے ساتھ یبوس (یروشلیمؔ) کی جانب روانہ ہُوا۔

۱۱ جب وہ یبوسؔ کے قریب پہنچے تو دِن تقریباً ڈھل چکا تھا۔ لہٰذا خادم نے اپنے آقا سے کہا: آ ہم یبوسیوں کے اِس شہر میں رُک جائیں اور رات یہیں گزاریں۔

۱۲ اُس کے آقا نے کہا: نہیں! ہم کسی ایسے اجنبی شہر میں داخل نہیں ہوں گے جہاں کے باشندے اِسرائیلی نہ ہوں۔ بلکہ ہم جبعہؔ تک جائیں گے۔ ۱۳ اُس نے مزید یہ کہا کہ چلو ہم جبعہؔ یا رامہؔ تک پہنچنے کی کوشش کریں اور اُن ہی میں سے کسی ایک مقام پر رات گزاریں۔ ۱۴ لہٰذا وہ آگے بڑھے اور بن یمینؔ کے جبعہ کے نزدیک پہنچے ہی تھے کہ سورج ڈوب گیا۔ ۱۵ وہاں وہ رات گزارنے کے لیے رُک گئے اور شہر کے چوک میں جا کر بیٹھ گئے لیکن کوئی بھی اُنہیں رات کاٹنے کے لیے اپنے گھر نہ لے گیا۔

۱۶ اُس شام کو افرائیمؔ کے کوہستانی ملک کا ایک ضعیف شخص جو جبعہؔ میں آ کر بس گیا تھا (اُس مقام کے باشندے بن یمینی تھے) کھیتوں میں کام سے فارغ ہو کر وہاں آیا۔ ۱۷ جب اُس ضعیف شخص نے آنکھیں اُٹھائیں اور شہر کے چوک میں مسافر کو دیکھا تو اُس سے پُوچھا: تُو کہاں سے آیا ہے اور کدھر جا رہا ہے؟

۱۸ اُس نے جواب دیا کہ ہم یہوداہؔ کے بیت لحمؔ سے افرائیمؔ کے کوہستانی ملک کے آخر والے علاقہ میں جا رہے ہیں جہاں میرا گھر ہے۔ میں یہوداہؔ کے بیت لحمؔ گیا ہُوا تھا اور اب خداوند کے گھر کو جا رہا ہُوں لیکن کسی نے مجھے اپنے گھر میں پناہ نہیں دی۔ ۱۹ ہمارے پاس ہمارے گدھوں کے لیے گھاس اور چارا موجود ہے اور ہم جو تیرے بندے ہیں ہمارے لیے یعنی میرے، میری کنیز اور اِس نوجوان کے لیے جو ہمارے ہمراہ ہے روٹی اور مَے بھی ہے۔ ہمیں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔

۲۰ اُس ضعیف شخص نے کہا: تُو خُوشی سے میرے گھر چل اور مجھے موقعہ دے کہ تیری سب ضرورتیں پُوری کروں لیکن چوک میں رات نہ گزار۔ ۲۱ چنانچہ وہ اُسے اپنے گھر لے گیا اور اُس کے گدھوں کو چارا دیا اور وہ لوگ بھی اپنے ہاتھ پاؤں دھو کر کھانے پینے بیٹھ گئے۔

۲۲ وہ ابھی کھا پی رہے تھے کہ شہر کے چند بدمعاشوں نے اُس گھر کو گھیر لیا اور دروازہ کو زور زور سے پیٹنا شروع کر دیا اور اُس بزرگ یعنی گھر کے مالک سے چلّا چلّا کر کہنے لگے کہ اِس شخص کو جو تیرے گھر آیا ہے باہر لا تاکہ ہم اُس کے ساتھ صحبت کریں۔

۲۳ صاحبِ خانہ نے باہر نکل کر اُن سے کہا: نہیں میرے عزیزو! اِس قدر کمینے مت بنو۔ یہ آدمی میرا مہمان ہے اِس لیے ایسی ذلیل حرکت سے باز آؤ۔ ۲۴ دیکھو میری ایک کنواری بیٹی ہے اور اُس شخص کے ساتھ اُس کی کنیز بھی ہے۔ میں دونوں کو ابھی تمہارے پاس لے آتا ہُوں۔ تُم اُن کی عزّت لُوٹو اور جو چاہو اُن کے ساتھ کرو لیکن اِس شخص کے ساتھ ایسی ذلیل حرکت مت کرنا۔ ۲۵ لیکن اُن لوگوں نے اُس کی ایک نہ سُنی۔ اِس لیے اُس شخص نے جو مہمان تھا اپنی کنیز کو پکڑ کر اُن کے پاس باہر بھیج دیا اور

اُنہوں نے اُس کے ساتھ زبردستی کی اور ساری رات اُس کے ساتھ بدکاری کرتے رہے اور صبح سویرے اُسے جانے دیا۔ [۲۶] پَو پھٹتے وقت وہ عورت اُس گھر کو لَوٹی جہاں اُس کا آقا تھا اور دروازہ پر گر پڑی اور روشنی ہونے تک وہیں پڑی رہی۔

[۲۷] صبح جب اُس کا آقا اُٹھا اور گھر کا دروازہ کھول کر روانہ ہونے کے لیے باہر قدم رکھا تو وہاں اپنی داشتہ کو گھر کے دروازہ پر پڑا ہُوا پایا اور اُس کے ہاتھ دہلیز پر پھیلے ہُوئے تھے۔ [۲۸] اُس نے اُس سے کہا: اُٹھ، ہم چلیں۔ لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ تب اُس آدمی نے اُسے اپنے گدھے پر لاد لیا اور اپنے گھر کو چل دیا۔

[۲۹] جب وہ گھر پہنچا تو اُس نے ایک چھُری لے کر اپنی داشتہ کے جسم کو عضو بہ عضو بارہ حِصّوں میں کاٹا اور اُنہیں اِسرائیل کے سب علاقوں میں بھیج دیا۔ [۳۰] جس کسی نے بھی یہ دیکھا، اُس نے کہا: بنی اِسرائیل کے مِصر سے نکل آنے کے وقت سے لے کر آج کے دِن تک ایسا واقعہ نہ تو کبھی ہُوا، نہ دیکھنے میں آیا۔ ذرا سوچو اور غور کرو اور ہمیں بتاؤ کہ کیا کِیا جائے؟

۲۰

تب دانؔ سے لے کر بیرشبعؔ تک کے اور جلعادؔ کے ملک کے تمام بنی اِسرائیل متّحد ہو کر نکلے اور مصفاہؔ میں خدا کے حُضور اِکٹھے ہُوئے [۲] قوم کے سردار اور اِسرائیلؔ کے قبیلوں کے سب لوگ جو چار لاکھ شمشیر زن پیادوں پر مشتمل تھے، اپنی اپنی جگہوں پر تعینات ہو گئے۔ [۳] (بن یمینؔ نے سُنا کہ اِسرائیلی مصفاہ کو گئے ہیں)۔ تب اِسرائیلیوں نے کہا: ہمیں بتاؤ کہ یہ ہولناک واقعہ کیسے ہُوا؟

[۴] چنانچہ اُس لاوی نے جو مقتول عورت کا خاوند تھا، کہا کہ میں اور میری داشتہ بن یمینؔ کے جبعہؔ میں رات کاٹنے کے لیے آئے۔ [۵] رات کے وقت جبعہؔ کے لوگ میرے پیچھے آئے اور مجھے مار ڈالنے کے اِرادے سے اُس گھر کو گھیر لیا۔ اُنہوں نے میری داشتہ سے زبردستی کی، اُس کی عصمت لُوٹی، یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ [۶] تب میں نے اپنی داشتہ کو لے کر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اِسرائیل کی میراث کے ہر حِصّہ میں ایک ایک ٹکڑا بھیج دیا کیونکہ اُنہوں نے یہ ذلیل اور شرمناک کام اِسرائیل میں کیا ہے۔ [۷] اب اَے سب اِسرائیلیو! بولو اور اپنا فیصلہ سُناؤ۔

[۸] تب سب لوگ ایک تن ہو کر اُٹھے اور کہنے لگے کہ ہم میں سے کوئی بھی اپنے گھر کا رُخ نہ کرے گا اور نہ ہی کوئی اپنے ڈیرے کو جائے گا [۹] بلکہ ہم جبعہؔ کے ساتھ یوں پیش آئیں گے کہ ہم قرعہ اندازی سے اُس پر چڑھائی کریں گے۔ [۱۰] ہم بنی اِسرائیل کے سبھی قبائل میں سے ہر سَو میں سے دس، اور ہر ہزار آدمیوں میں سے سَو اور دس ہزار میں سے ایک ہزار آدمی لشکر کے لیے رسد مہیا کرنے کے لیے الگ کر لیں گے تاکہ جب لشکر بن یمین کے جبعہؔ میں پہنچے تو اُسے اُس کمینہ پن کی جو اُنہوں نے اِسرائیل میں کیا ہے، معقول سزا دے، جس کے وہ مستحق ہیں۔ [۱۱] چنانچہ اِسرائیل کے سب لوگ اِکٹھے ہو کر اُس شہر کے خلاف ایک تن ہو کر جُٹ گئے۔

[۱۲] بنی اِسرائیل کے قبیلوں نے بن یمینؔ کے سارے قبیلہ میں لوگوں کو روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ یہ کیسا بھیانک جرم ہے جو تمہارے درمیان ہُوا۔ [۱۳] اب جبعہؔ کے اُن بدمعاشوں کو ہمارے حوالہ کر دو تاکہ ہم اُنہیں قتل کر دیں اور اِسرائیل میں سے اِس بدی کو دُور کر ڈالیں۔

لیکن بنی بن یمینؔ نے اپنے اِسرائیلی بھائیوں کی بات نہ مانی [۱۴] وہ اپنے اپنے شہروں سے نکل کر اِسرائیلیوں سے لڑنے کے لیے جبعہؔ میں اِکٹھے ہو گئے۔ [۱۵] بنی بن یمینؔ نے فوراً جبعہؔ کے باشندوں میں سے چُنے ہُوئے سات سَو مردوں کے علاوہ چھبّیس ہزار اور شمشیر زن مرد اپنے اپنے شہروں سے جمع کئے۔ [۱۶] اُن سب سپاہیوں میں سات سَو چُنے ہُوئے مرد اپنے بائیں ہاتھ سے کام لیتے تھے اور ہر ایک فلاخن سے پتّھر پھینک کر بغیر خطا کیے بال کو بھی نشانہ بنا سکتا تھا۔

[۱۷] بنی بن یمینؔ کے علاوہ اِسرائیلیوں نے چار لاکھ شمشیر زن مرد اِکٹھے کیے جو سب کے سب جنگجو سپاہی تھے۔

[۱۸] بنی اِسرائیل بَیت ایلؔ کو گئے اور خدا سے مشورت چاہی۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم میں سے سب سے پہلے بنی بن یمینؔ سے لڑنے کون جائے؟

خداوند نے فرمایا: پہلے یہوداہؔ جائے۔

[۱۹] اگلے دِن صبح سویرے اُٹھ کر بنی اِسرائیل نے جبعہؔ کے نزدیک ڈیرے ڈالے۔ [۲۰] اور اِسرائیل کے لوگ بنی بن یمینؔ سے لڑنے کے لیے نکلے اور جبعہؔ میں اُن کے خلاف صف آرا ہُوئے۔ [۲۱] بنی بن یمینؔ جبعہؔ سے نکلے اور اُس دِن اُنہوں نے بائیس ہزار اِسرائیلیوں کو میدانِ جنگ میں مَوت کے گھاٹ اُتار دیا۔ [۲۲] لیکن اِسرائیلیوں نے ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کی اور پھر سے اُسی جگہ مورچے سنبھال لیے جہاں وہ پہلے دِن صف آرا ہُوئے تھے۔ [۲۳] تب بنی اِسرائیل جا کر شام تک خداوند کے حُضور روتے رہے اور خداوند سے دریافت کیا کہ کیا ہم دوبارہ اپنے بن یمینی بھائیوں

سے لڑنے جائیں؟
خداوند نے فرمایا: اُن پر چڑھائی کرو۔

۲۴ تب دوسرے دِن اِسرائیلی بنی بن یمین کے نزدیک پہنچے۔ ۲۵ اب کی بار جب بنی بن یمین جِبعہ سے اُن کے مقابلہ پر آئے تو اُنہوں نے اور اٹھارہ ہزار اِسرائیلیوں کو جو سب کے سب شمشیر زن تھے مَوت کے گھاٹ اُتار دیا۔

۲۶ تب بنی اِسرائیل اور سب لوگ بَیت ایل چلے گئے اور وہاں خداوند کے حُضور میں آہ و زاری کرتے رہے۔ اُنہوں نے اُس دِن شام تک روزہ رکھا اور خداوند کے آگے سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں پیش کیں ۲۷ تب اِسرائیلیوں نے خداوند سے فریاد کی۔ (اُن دِنوں خداوند کے عہد کا صندوق وہاں تھا ۲۸ اور فنیحاس جو ہارون کا پوتا اور الیعزر کا بیٹا تھا اُس کے سامنے خدمت میں حاضر رہتا تھا)۔ اُنہوں نے پُوچھا: کیا ہم پھر اپنے بھائی بن یمین کے لوگوں سے لڑنے جائیں یا نہیں؟

خداوند نے کہا: جاؤ، کیونکہ کل میں اُنہیں تمہارے ہاتھ میں کر دوں گا۔

۲۹ تب اِسرائیلی جِبعہ کے اطراف گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ ۳۰ اُنہوں نے تیسرے دِن بن یمینیوں کے خلاف چڑھائی کی اور جِبعہ کے مقابل پہلے کی طرح صف آرا ہو گئے۔ ۳۱ بن یمینی اُن کے مقابلہ کے لیے نکل آئے اور وہ شہر سے دُور کھنچے چلے گئے۔ اُنہوں نے پہلے کی طرح ہی اِسرائیلیوں کو مارنا اور قتل کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ تقریباً تیس مرد کھلے میدان میں اور شاہراہوں پر ڈھیر ہو گئے۔ اُن میں سے ایک شاہراہ بَیت ایل کو اور دوسری جِبعہ کو جاتی تھی۔

۳۲ جہاں بن یمینی یہ کہتے تھے کہ ہم اُنہیں پہلے کی طرح شکست دے رہے ہیں وہاں اِسرائیلی یہ کہہ رہے تھے کہ ہم پیچھے ہٹ کر اُنہیں شہر سے دُور شاہراہوں پر کھینچ لائیں۔

۳۳ اِسرائیل کے سب لوگ اپنی اپنی جگہ سے ہٹ کر بعل تمر میں صف آرا ہُوئے اور گھات میں بیٹھے ہُوئے اِسرائیلی جِبعہ کے مغرب سے اچانک نکل پڑے۔ ۳۴ تب اِسرائیلیوں کے دس ہزار چیدہ مردوں نے سامنے سے جِبعہ پر حملہ کیا۔ جنگ اِس قدر شدید تھی کہ بن یمینیوں کو احساس بھی نہ ہو سکا کہ تباہی کس قدر نزدیک آ چُکی ہے۔ ۳۵ خداوند نے اِسرائیل کے سامنے بن یمینیوں کو شکست دی اور اُس دِن اِسرائیلیوں نے پچیس ہزار ایک سَو بن یمینیوں کو مار ڈالا جو سب کے سب شمشیر زن تھے۔ ۳۶ تب بن یمینیوں نے دیکھا کہ وہ ہار چُکے ہیں۔

اب اِسرائیلی لوگ بن یمینیوں کے سامنے سے ہٹ گئے کیونکہ اُنہوں نے اُن لوگوں پر اعتماد کیا تھا جنہیں اُنہوں نے جِبعہ کے نزدیک گھات میں بٹھا دیا تھا۔ ۳۷ جو لوگ گھات میں بیٹھے تھے وہ اچانک جِبعہ پر ہر طرف سے جھپٹ پڑے اور سارے شہر کو تہِ تیغ کر ڈالا۔ ۳۸ اِسرائیلیوں نے گھات میں بیٹھے ہُوئے لوگوں سے کہہ رکھا تھا کہ جب وہ شہر سے دھوئیں کا بہت بڑا بادل اُٹھائیں گے ۳۹ تو اِسرائیلی لوگ لڑائی سے مُنہ پھیر لیں گے۔

اِس پر بن یمینیوں نے اِسرائیلی لوگوں کو مارنا شروع کیا (اور تقریباً تیس لوگ مر چُکے تھے) اور کہنے لگے: پہلی لڑائی کی طرح ہم اُنہیں ہرا رہے ہیں۔ ۴۰ لیکن جب شہر سے دھوئیں کا ستون اُٹھنے لگا تو بن یمینیوں نے پلٹ کر نگاہ کی اور دیکھا کہ سارے شہر کا دھواں آسمان کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ ۴۱ تب اِسرائیلی لوگ اُن پر پلٹ پڑے اور بن یمینی لوگ گھبرا گئے کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ اُن پر آفت آ چُکی ہے۔ ۴۲ چنانچہ وہ اِسرائیلیوں کے سامنے سے بیابان کی طرف بھاگ نکلے لیکن وہ لڑائی سے بچ نہ سکے۔ اور جو اِسرائیلی شہروں میں سے آ رہے تھے اُنہوں نے اُنہیں وہیں ختم کر دیا۔ ۴۳ اُنہوں نے بن یمینیوں کا محاصرہ کیا اور اُنہیں رگیدا اور جِبعہ کے مشرق میں اُنہیں بآسانی پامال کر دیا۔ ۴۴ اٹھارہ ہزار بن یمینی مارے گئے جو سب کے سب سورما تھے۔ ۴۵ اور جیسے ہی وہ مُڑ کر بیابان میں رِمّون کی چٹان کی طرف بھاگے اِسرائیلیوں نے پانچ ہزار لوگوں کو شاہراہوں پر مار ڈالا اور وہ بن یمینیوں کو جِدعوم تک رگیدتے گئے اور دو ہزار مرد اور مار ڈالے۔

۴۶ اُس دِن پچیس ہزار شمشیر زن بن یمینی مارے گئے جو سب کے سب سورما تھے۔ ۴۷ لیکن چھ سَو مرد پلٹ کر بیابان میں رِمّون کی چٹان کی طرف بھاگ گئے جہاں وہ چار ماہ تک رہے۔

۴۸ اِسرائیلی لوگ لَوٹ کر بن یمین کے علاقہ میں گئے اور اُنہوں نے ہر شہر کو تہِ تیغ کر ڈالا جن میں مویشی اور سب لوگ جو اُن کے ہاتھ آئے شامل تھے۔ اور جس شہر سے بھی اُن کا پالا پڑا اُسے نذرِ آتش کر دیا۔

بن یمینیوں کے لیے بیویاں

۲۱ اِسرائیل کے لوگوں نے مِصفاہ میں قسم کھائی تھی کہ ہم میں سے کوئی بھی شخص کسی بن یمینی سے اپنی بیٹی نہیں بیاہے گا۔

۲ اور سب لوگ بَیت ایل چلے گئے جہاں وہ شام تک خدا کے

حُضور بیٹھ کر زور زور سے آہ و زاری کرتے رہے۔ ۳ اور کہنے لگے: اَے خداوند، اِسرائیل کے خدا، اِسرائیل کے ساتھ یہ سب کیوں ہُوا؟ آج اِسرائیل میں سے ایک قبیلہ کم ہو گیا۔ ۴ دوسرے دِن صبح سویرے لوگوں نے وہاں ایک مذبح بنا کر سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں پیش کیں۔

۵ تب بنی اِسرائیل پُوچھنے لگے کہ اِسرائیل کے سب قبیلوں میں سے کون ہے جو خداوند کے حُضور میں اِجتماع میں شریک نہیں ہُوا؟ کیونکہ اُنہوں نے سخت قسم کھائی تھی کہ جو کوئی خداوند کے حُضور میں مِصفاہ میں حاضر نہ ہو گا وہ یقیناً مار ڈالا جائے گا۔

۶ تب اِسرائیلی اپنے بِن یمینی بھائیوں کے لیے رنجیدہ ہُوئے اور کہنے لگے کہ آج اِسرائیل کا ایک قبیلہ کٹ گیا۔ ۷ ہم اُن بچے ہُوئے لوگوں کے لیے بیویاں کہاں سے لائیں کیونکہ ہم نے خداوند کی قسم کھائی ہے کہ اپنی کوئی بیٹی اُن سے نہ بیاہیں گے؟ ۸ تب اُنہوں نے پُوچھا کہ اِسرائیل کا کون سا قبیلہ مِصفاہ میں جمع نہیں ہو پایا؟ تب اُنہیں پتا لگا کہ لشکر گاہ میں یبیس جلعاد سے کوئی شخص اِجتماع میں شریک ہونے نہیں آیا تھا۔ ۹ کیونکہ جب اُنہوں نے لوگوں کا شمار کیا تھا تو پتا لگا کہ یبیس جلعاد کے لوگوں میں سے کوئی بھی وہاں نہ تھا۔

۱۰ تب جماعت نے بارہ ہزار سورماؤں کو اِن ہدایات کے ساتھ یبیس جلعاد روانہ کیا کہ وہ جائیں اور وہاں کے سب باشندوں کو عورتوں اور بچّوں سمیت قتل کر دیں۔ ۱۱ اُنہوں نے کہا کہ تمہیں لازم ہو گا کہ ہر مرد اور ہر اُس عورت کو جو کنواری نہ ہو قتل کر ڈالو۔ ۱۲ اُنہوں نے یبیس جلعاد کے باشندوں میں چار سَو ایسی جوان دوشیزائیں پائیں جو مرد سے ناواقف تھیں اور وہ اُنہیں کنعان کے ملک میں سیلا کی لشکر گاہ میں لے آئے۔

۱۳ تب ساری جماعت نے رِمّون کی چٹان پر بِن یمینیوں کے پاس صلح کا پیغام بھیجا۔ ۱۴ تب بِن یمینی اُسی وقت لَوٹ آئے اور اُنہیں یبیس جلعاد کی وہ عورتیں دی گئیں جو زندہ بچا لی گئی تھیں۔ لیکن وہ اُن سب کے لیے کافی نہیں تھیں۔

۱۵ اور لوگ بِن یمین کے باعث رنجیدہ ہُوئے کیونکہ خداوند نے اِسرائیل کے قبیلوں میں رخنہ ڈال دیا تھا۔ ۱۶ اور جماعت کے بزرگوں نے کہا: چونکہ بِن یمینی عورتیں نیست و نابود ہو چُکی ہیں لہٰذا اب ہم اِن بچے ہُوئے مردوں کو بیویاں کیسے مہیا کریں؟ ۱۷ اُنہوں نے کہا کہ بچے ہُوئے بِن یمینیوں کے لیے میراث ضروری ہے تاکہ اِسرائیل کا ایک قبیلہ نابود نہ ہو جائے۔ ۱۸ ہم اُنہیں اپنی بیٹیاں نہیں بیاہ سکتے کیونکہ ہم اِسرائیلیوں نے یہ قسم کھائی ہے کہ وہ شخص ملعون ہو جو اپنی بیٹی کسی بِن یمینی کو دے۔ ۱۹ لیکن دیکھو، سیلا میں، جو بَیت ایل کے شمال میں اور اس شاہراہ کے مشرق میں ہے جو بَیت ایل سے سِکم کو جاتی ہے اور لبونہ کے جنوب میں ہے، خداوند کی سالانہ عید ہوتی ہے۔

۲۰ چنانچہ اُنہوں نے بِن یمینیوں کو یہ کہہ کر ہدایات دیں کہ جاؤ اور تاکستانوں میں چھپ جاؤ ۲۱ اور دیکھتے رہو۔ جب سیلا کی لڑکیاں رقص میں شریک ہونے کے لیے آجائیں تو تُم تاکستانوں میں سے نکل کر اپنے لیے سیلا کی لڑکیوں میں سے ایک ایک بیوی پکڑ لینا اور بِن یمین کے ملک کو چلے جانا۔ ۲۲ جب اُن کے باپ یا بھائی ہم سے شکایت کریں گے تو ہم اُن سے کہیں گے کہ اُن کی مدد کر کے ہم پر مہربانی کرو کیونکہ ہم لڑائی کے دوران اُن کے لیے بیویاں نہ لائے اور تُم بے گناہ ہو کیونکہ تُم نے آپ اپنی بیٹیاں اُنہیں نہیں دیں۔

۲۳ چنانچہ بِن یمینیوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ لڑکیاں رقص کر رہی تھیں تو ہر مرد نے ایک ایک کو پکڑا اور لے جا کر اُسے اپنی بیوی بنا لیا۔ تب وہ اپنی میراث کو لَوٹے اور شہروں کو دوبارہ تعمیر کر کے اُن میں بس گئے۔

۲۴ اُسی وقت اِسرائیلی وہاں سے نکل کر اپنے اپنے قبیلہ اور گھرانے کو چلے گئے، اِس طرح ہر ایک اپنی اپنی میراث کو لَوٹا۔

۲۵ اُن دِنوں اِسرائیل کا کوئی بادشاہ نہ تھا۔ چنانچہ ہر شخص وہی کرتا تھا جو اُسے بھلا لگتا تھا۔

رُوت

پیش لفظ

رُوت ایک چھوٹی سی کتاب ہے جس میں ایک موآبی خاتون رُوت کا مثالی کردار پیش کیا گیا ہے۔ آپ موآب کے علاقہ کی رہنے والی تھیں۔ یہ علاقہ بحیرہ مُردار (Dead Sea) کے مشرق میں واقع تھا۔ آپ ایک یہودی گھرانے میں شادی کر لینے کے باعث قومِ یہود میں شامل ہو گئی تھیں۔ اُس زمانہ کے رواج کے مطابق آپ اپنے پہلے خاوند کی مَوت کے بعد اپنے ہی ایک رشتہ دار بوعز سے شادی کر لیتی ہیں جس سے ایک بیٹا پیدا ہوتا ہے جو بعد کو شاہِ اِسرائیل داؤد کا دادا بنتا ہے۔ لہٰذا رُوت (جو یہودی قوم میں باہر سے آئی تھی) کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے کہ آپ سے حضرت داؤد (نبی اور بادشاہ) کا خاندان شروع ہو۔ یہاں یہ ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا کہ خداوند یسُوع مسیح کو اِنجیلِ مُقدّس میں اِبنِ داؤد کہا گیا ہے (اِبنِ داؤد آپ کا لقب تھا) کیونکہ آپ جسم کے اعتبار سے داؤد بادشاہ کی نسل سے تھے۔ (دیکھیے رومیوں ۱: ۳۔ ۴)

رُوت کی کتاب یہودیوں کی مُقدّس کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ یہ کتاب عیدِ پنتکُست کے دِنوں میں یہودی خاندانوں میں خاص طور پر پڑھی جاتی ہے۔ اِس عید کے منائے جانے کی تفصیل کے لیے دیکھیے احبار باب ۲۳: ۱۵ تا ۲۱ آیات۔

بعض علماء اِسے حضرت سموئیل نبی کی تصنیف مانتے ہیں حالانکہ اِس کتاب میں اُس کے مُصنّف کے بارے میں کوئی اِشارہ نہیں ملتا۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ کتاب حضرت سموئیل کے بہت بعد کے زمانہ کی تصنیف ہے۔ چونکہ اِس کتاب میں دو جگہ حضرت داؤد کا نام آیا ہے (۴: ۱۷، ۲۲) اِس لیے اغلب خیال یہ ہے کہ یہ کتاب یہودی بادشاہوں کے زمانہ کے دوران یا بعد کی تصنیف ہے۔

اِس کتاب میں رُوت، نعومی اور بوعز تین مرکزی کردار ہیں۔ تینوں نہایت ہی خداپرست اور خداترس اِنسان ہیں۔ اُن کے ایمان میں کسی حال کمی نہیں ہوتی۔ اِس سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے ایماندار بندوں کو ہمیشہ سنبھالتا ہے اور اُنہیں کبھی فراموش نہیں کرتا۔

یہ کتاب ایک اور اہم نکتہ کی طرف اِشارہ کرتی ہے کہ جس طرح حضرت رُوت خدا کی چُنی ہُوئی قوم میں شامل ہو کر زندگی کی اعلیٰ خُوشیاں حاصل کرتی ہیں اُسی طرح تمام غیر یہودی اقوام کے لوگ خداوند یسُوع مسیح (اِبنِ داؤد) پر ایمان لا کر نجات کی برکتوں سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

اِس کتاب کو چار حِصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ نعومی اور الیملک کی موآب سے نقل مکانی (۱: ۱۔ ۲۲)
۲۔ بوعز اور رُوت کی ملاقات (۲: ۱۔ ۲۳)
۳۔ نعومی کا منصوبہ (۳: ۱۔ ۱۸)
۴۔ بوعز رُوت سے شادی کر لیتا ہے (۴: ۱۔ ۱۸)

نعومی اور رُوت

۱ جن دِنوں (بنی اِسرائیل کی) قیادت قاضیوں کے ہاتھ میں تھی اُن دِنوں ملک میں قحط پڑا اور یہوداہ کے بیت لحم کا ایک شخص اپنی بیوی اور دو بیٹوں سمیت چند دِنوں کے لیے موآب کے ملک میں جا کر مقیم ہو گیا۔ [2] اُس شخص کا نام الیملک اور اُس کی بیوی کا نام نعومی تھا اور اُس کے دو بیٹوں کے نام محلون اور کلیون تھے۔ وہ یہوداہ کے بیت لحم کے افراتی گھرانے سے تھے۔ وہ موآب کے ملک میں چلے گئے اور وہیں رہنے لگے۔

[3] ایسا ہُوا کہ نعومی کا خاوند الیملک مر گیا اور وہ اپنے دو بیٹوں کے ساتھ باقی رہ گئی۔ [4] بیٹوں نے دو موآبی عورتوں کے ساتھ بیاہ کر لیا جن میں سے ایک کا نام عرفہ اور دوسری کا رُوت تھا۔ تقریباً دس برس وہاں رہنے کے بعد [5] محلون اور کلیون بھی مر گئے اور

نعومی اپنے دونوں بیٹوں اور خاوند سے محروم ہو گئی۔
۶ جب نعومی نے موآب کے ملک میں یہ سُنا کہ خداوند نے اپنے لوگوں پر مہربان ہو کر اُنہیں روٹی مہیا کی ہے تو وہ اپنی دونوں بہوؤں سمیت وہاں سے اپنے وطن جانے کی تیاری کرنے لگی۔ ۷ اُس نے اپنی دو بہوؤں کو ساتھ لیا اور اُس مقام کو خیرباد کہا جہاں وہ رہتی تھی اور اُس شاہراہ پر ہو لی جو یہوداہ کے ملک کی طرف جاتی تھی۔

۸ نعومی نے اپنی بہوؤں سے کہا: تُم دونوں اپنے اپنے میکے لَوٹ جاؤ۔ جیسے تُم اپنے مرحوم شوہروں اور مجھ سے مہربانی سے پیش آئیں ویسے ہی خداوند تُم پر بھی مہربان ہو۔ ۹ خداوند کرے کہ تُم پھر سے بیاہ کر لو اور اپنے اپنے خاوند کے گھر میں راحت پاؤ۔

تب اُس نے اُنہیں چُوما اور وہ زار زار رونے لگیں ۱۰ اور بولیں کہ ہم تو تیرے ساتھ لَوٹ کر تیرے ہی لوگوں میں جائیں گی۔

۱۱ لیکن نعومی نے کہا: میری بیٹیو! تُم اپنے اپنے گھر لَوٹ جاؤ۔ تُم میرے ساتھ کیوں چلو؟ کیا میرے اور بیٹے ہونے والے ہیں جو تمہارے خاوند بن سکیں؟ ۱۲ جاؤ، گھر لَوٹ جاؤ، اَے میری بیٹیو! اب میں اتنی بُوڑھی ہو چُکی ہُوں کہ دوسرا خاوند نہیں کر سکتی۔ اگر میں یہ سوچنے لگوں کہ میرے لیے اب بھی اُمید باقی ہے اور اگر آج میرا خاوند ہوتا اور میں بھی بیٹے جنتی ۱۳ تو کیا تُم اُن کے جوان ہونے تک انتظار کرتیں؟ کیا تُم اُن کی خاطر غیر شادی شدہ رہتیں؟ نہیں، میری بیٹیو! ایسا سوچنا میرے لیے بہ نسبت تمہارے زیادہ تلخ ہے کیونکہ خداوند کا ہاتھ میرے خلاف اُٹھ چُکا ہے!

۱۴ اِس پر وہ پھر رونے لگیں۔ تب عرفہ نے اپنی ساس کو چُوما اور اُسے الوداع کہا لیکن رُوت اُس سے لپٹ گئی۔

۱۵ نعومی نے کہا: دیکھ تیری جیٹھانی اپنے لوگوں اور اپنے دیوتاؤں کے پاس لَوٹ رہی ہے۔ تُو بھی اُس کے ساتھ چلی جا۔

۱۶ لیکن رُوت نے کہا: تُو اِصرار نہ کر کہ میں تجھے چھوڑ دوں یا تجھ سے بھاگ کر دُور چلی جاؤں۔ جہاں تُو جائے گی، میں بھی وہاں چلوں گی اور جہاں تُو رہے گی، میں بھی وہیں رہوں گی۔ تیرے لوگ میرے لوگ ہوں گے اور تیرا خدا میرا خدا ہو گا۔ ۱۷ جہاں تُو مرے گی، میں بھی وہیں مروں گی اور وہیں دفن ہو جاؤں گی۔ اگر مَوت کے سِوا کوئی اور چیز مجھے تجھ سے جدا کرے تو خداوند مجھ سے ایسا ہی بلکہ اِس سے بھی زیادہ سختی سے پیش آئے۔ ۱۸ جب نعومی نے دیکھا کہ رُوت نے اُس کے ساتھ جانے کی ٹھان لی ہے تو اُس نے اور اصرار نہ کیا۔

۱۹ اور وہ دونوں چلتی رہیں یہاں تک کہ بیت لحم جا پہنچیں۔ جب وہ بیت لحم پہنچیں تو اُن کی وجہ سے سارے شہر میں دھوم مچ گئی اور عورتیں کہنے لگیں: یہ تو نعومی ہے۔ اُس کے سوا کون ہو سکتی ہے؟

۲۰ اُس نے اُن سے کہا: مجھے نعومی نہ کہو بلکہ مارہ کہو کیونکہ خداوند نے میری زندگی تلخ کر دی ہے۔ ۲۱ میں تو بھری پُوری گئی تھی لیکن خداوند مجھے خالی واپس لے آیا۔ پھر مجھے نعومی کیوں کہتی ہو؟ خداوند نے مجھ پر آفت نازل کی اور خدا تعالیٰ نے مجھے بدنصیب کر دیا۔

۲۲ جب نعومی موآب سے اپنی موآبی بہو، رُوت کے ہمراہ لَوٹی تو بیت لحم میں جَو کی فصل کاٹنے کا موسم شروع ہو چُکا تھا۔

رُوت کی بوعز سے ملاقات

۲ نعومی کے خاوند کا ایک رشتہ دار تھا جس کا نام بوعز تھا۔ وہ الیمَلِک کے گھرانے سے تھا اور بڑا مالدار تھا۔

۲ موآبی رُوت نے نعومی سے کہا: مجھے اجازت دے کہ میں کھیتوں میں جاؤں اور جس کسی کی بھی مجھ پر نظرِ عنایت ہو اُس کے پیچھے پیچھے بالیں چُننے لگوں۔

نعومی نے اُس سے کہا: جا میری بیٹی۔ ۳ چنانچہ وہ چلی گئی اور فصل کاٹنے والوں کے پیچھے پیچھے بالیں چُننے لگی۔ اتفاق سے وہ کھیت بوعز کا تھا جو الیمَلِک کے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔

۴ اُسی دوران بوعز بیت لحم سے آ گیا۔ اُس نے فصل کاٹنے والوں سے کہا: خداوند تمہارے ساتھ ہو!

اُنہوں نے جواب دیا: خداوند تجھے برکت دے!

۵ بوعز نے اپنے داروغہ سے جو کاٹنے والوں کا نگران تھا، دریافت کیا کہ یہ نوجوان خاتون کون ہے؟

۶ داروغہ نے جواب دیا کہ یہ وہ موآبی خاتون ہے جو نعومی کے ساتھ موآب کے ملک سے آئی ہے۔ ۷ اُس نے مجھ سے التجا کی تھی کہ میں اُسے کاٹنے والوں کے پیچھے پولیوں کے بیچ گری ہُوئی بالیں چُن کر جمع کرنے دوں۔ چنانچہ وہ کھیت میں گئی اور صبح سے اب تک لگاتار کام کر رہی ہے۔ ہاں، تھوڑے وقفہ کے لیے اُس نے ڈیرے میں ضرور آرام کیا تھا۔

۸ اِس پر بوعز نے رُوت سے کہا: میری بیٹی، میری بات سُن! اب کسی دوسرے کھیت میں بالیں چُننے مت جانا۔ میری خادماؤں کے ساتھ یہیں رہنا۔ ۹ اُس کھیت پر، جہاں فصل کاٹی جا رہی ہے، نظر رکھنا اور لڑکیوں کے پیچھے پیچھے رہنا۔ میں نے لوگوں سے کہہ دیا ہے

کہ تجھے کوئی نہ چھیڑے۔اور جب تجھے پیاس لگے تو جا کر اُن صُراحیوں میں سے پی لینا جو میرے خادموں نے بھر کر رکھی ہیں۔
۱۰ تب رُوت سر جھکا کر آداب بجا لائی اور کہنے لگی کہ کیا وجہ ہے کہ تُو مجھ پردیسن پر اِس قدر مہربانی کر رہا ہے؟
۱۱ بوعز نے کہا: تُو نے اپنے خاوند کی مَوت کے بعد اپنی ساس کے ساتھ جو سلوک کیا وہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے اور میں یہ بھی جانتا ہُوں کہ تُو کس طرح اپنے ماں باپ اور اپنے وطن کو چھوڑ کر اُن لوگوں کے درمیان رہنے کو آئی جنہیں تُو پہلے جانتی بھی نہ تھی۔ ۱۲ خداوند تجھے تیرے نیک اعمال کا صِلہ دے اور خداوند اِسرائیل کا خدا جس کے سایہ میں تُو پناہ لینے آئی ہے تجھے اپنی بخششوں سے مالا مال کرے۔
۱۳ اُس نے کہا: میرے آقا! مجھ پر تیری نظرِ عنایت رہے اور حالانکہ میں تیری خادماؤں میں بھی کسی کی برابری کے لائق نہیں تو بھی تُو نے کنیز سے شفقت بھری باتیں کر کے اُسے تسلّی دی۔
۱۴ کھانے کے وقت بوعز نے اُس سے کہا: آ، کچھ روٹی کھا لے اور اپنا نوالہ سرکہ میں بھگو لے۔
وہ کاٹنے والوں کے پاس بیٹھ گئی اور بوعز نے اُسے کچھ بھُنا ہُوا اناج پیش کیا۔ اُس نے سیر ہو کر کھایا اور کچھ بچا لیا۔ ۱۵ جونہی وہ بالیں چُننے کو اُٹھی تو بوعز نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اگر وہ پولوں کے بیچ میں سے بھی بالیں جمع کرے تو اُسے روکنا مت ۱۶ بلکہ اُس کی خاطر پولوں میں سے چند بالیں نوچ کر چھوڑ دینا تا کہ وہ اُٹھا لے اور اُسے کچھ مت کہنا۔
۱۷ چنانچہ رُوت شام تک کھیت میں بالیں چُنتی رہی۔ پھر اُس نے جو کچھ چُنا تھا اُسے پھٹکا اور اُس میں سے تقریباً ایک ایفہ کے برابر جَو نکلے۔ ۱۸ جو کچھ اُس نے جمع کیا تھا وہ اُسے اُٹھا کر شہر لے گئی اور اپنی ساس کو دکھایا۔ رُوت نے وہ بھُنا ہُوا اناج بھی جو اُس نے پیٹ بھر کر کھانے کے بعد بچا لیا تھا نکالا اور اُسے دے دیا۔
۱۹ اُس کی ساس نے اُس سے پُوچھا: آج تُو نے کہاں بالیں چُنیں اور کہاں کام کیا؟ مبارک ہے وہ آدمی جس نے تجھ پر مہربانی کی۔
تب رُوت نے اپنی ساس کو اُس شخص کے متعلق بتایا جس کے ہاں اُس نے کام کیا تھا۔ اُس نے کہا کہ جس آدمی کے ہاں آج میں نے کام کیا اُس کا نام بوعز ہے۔
۲۰ نعومی نے اپنی بہو سے کہا: خداوند اُسے برکت دے! پھر یہ بھی کہا کہ اُس نے زندوں اور مُردوں دونوں پر کرم کیا۔ وہ آدمی ہمارا قریبی رشتہ دار ہے اور ہمارے عزیزوں اور مُربّیوں میں سے ہے۔
۲۱ تب موآبی رُوت نے کہا: اُس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ جب تک اُس کے مزدور اُس کی ساری فصل کاٹ نہ لیں میں اُن کے ساتھ رہُوں۔
۲۲ نعومی نے اپنی بہو رُوت سے کہا: میری بیٹی یہ تیرے حق میں اچھا ہو گا کہ تُو اُسی کی لڑکیوں کے ساتھ جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی اور کے کھیت میں تجھے نقصان پہنچے۔
۲۳ چنانچہ رُوت جَو اور گیہوں کی ساری فصل کٹنے تک بوعز کی نوکرانیوں کے ساتھ رہ کر بالیں چُنتی رہی اور اپنی ساس کے پاس رہتی تھی۔

رُوت اور بوعز کی کھلیان میں ایک رات

۳ ایک دِن اُس کی ساس نعومی نے اُس سے کہا: میری بیٹی! کیوں نہ میں تیرے لیے کوئی گھر تلاش کروں جہاں تیری سب ضرورتیں پُوری ہوں؟ ۲ کیا بوعز جس کی نوکرانیوں کے ساتھ تُو رہ چُکی ہے ہمارا رشتہ دار نہیں؟ آج رات کو وہ کھلیان میں جَو پھٹکے گا ۳ لہٰذا تُو نہا دھو کر اپنے جسم کو خُوشبو لگانا، اپنے بہترین کپڑے پہن لینا اور کھلیان کو چلی جانا۔ لیکن جب تک وہ کھا پی نہ لے اپنے آپ کو اُس پر ظاہر نہ کرنا۔ ۴ جب وہ لیٹ جائے تو اُس کے لیٹنے کی جگہ دیکھ لینا، پھر وہاں جانا اور اُس کے پاؤں پر سے چادر ہٹا کر لیٹ جانا۔ تب وہ تجھے بتائے گا کہ تجھے کیا کرنا ہے۔
۵ رُوت نے کہا: تُو نے جو کچھ کہا میں وہی کروں گی۔
۶ چنانچہ وہ کھلیان کو گئی اور وہی کیا جو اُس کی ساس نے کہا تھا۔ ۷ جب بوعز کھا پی چُکا اور اُس پر غنودگی طاری ہونے لگی تو وہ غلّہ کے ڈھیر کے آخری سرے پر جا کر لیٹ گیا۔ رُوت دبے پاؤں وہاں گئی اور اُس کے پاؤں کھول کر لیٹ گئی۔ ۸ آدھی رات کو وہ آدمی چونک پڑا اور کروٹ بدلی تو دیکھا کہ ایک عورت اُس کے قدموں میں لیٹی ہُوئی ہے۔
۹ اُس نے پُوچھا: تُو کون ہے؟
اُس نے کہا: میں تیری خادمہ رُوت ہُوں۔ اپنی چادر کا کونہ مجھ پر پھیلا دے کیونکہ تُو ہمارا ایک مخلص رشتہ دار ہے۔
۱۰ اُس نے کہا: اَے میری بیٹی! خدا تجھے برکت دے۔ تیری یہ وفاداری اِس سے بڑھ کر ہے جو تُو نے پہلے جتائی تھی۔ تُو دوسرے امیر یا غریب نوجوانوں کے پیچھے نہیں گئی۔ ۱۱ اور اب اَے میری بیٹی تُو خوف نہ کر۔ میں تیرے لیے وہ سب کروں گا جو تُو کہے

گی۔ میرے شہر کے سب لوگ جانتے ہیں کہ تُو نیک سیرت عورت ہے۔ [۱۲] حالانکہ یہ سچ ہے کہ میں تیرا مخلص رشتہ دار ہُوں لیکن ایک مُربّی رشتہ دار اور بھی ہے جو میری نسبت تجھ سے زیادہ قریب ہے۔ [۱۳] تُو رات یہیں گزار اور اگر صبح وہ قرابت داری کا حق ادا کرنا چاہے تو بہتر ہے۔ لیکن اگر وہ نہ چاہے تو خداوند کی حیات کی قسم میں ہی وہ فرض ادا کروں گا۔ صبح تک یہیں لیٹی رہ۔

[۱۴] چنانچہ صبح کا اجالا ہونے تک وہ اُس کے قدموں میں لیٹی رہی لیکن اِس سے پیشتر کہ روشنی ہوتی وہ اُٹھ گئی۔ بوعز نے کہا کہ یہ ظاہر نہ ہونے دینا کہ کوئی عورت کھلیان میں آئی تھی۔

[۱۵] جو چادر تُو اوڑھے ہُوئے ہے اُسے میرے پاس لا اور اُسے پھیلا کر تھام لے۔ جب اُس نے اُسے تھام لیا تو اُس نے چھ پیمانے جَو ناپ کر اُس میں ڈال دیا اور اُسے اُس پر لاد دیا اور خُود شہر کو لَوٹ گیا۔

[۱۶] جب رُوت اپنی ساس کے پاس واپس آئی تو نعومی نے پُوچھا: بیٹی! سارا معاملہ کیسا رہا؟ تب اُس نے وہ سب کچھ بتایا جو بوعز نے اُس کی خاطر کیا تھا [۱۷] اور کہا کہ اُس نے مجھے یہ چھ پیمانے بھر کر جَو دیا اور کہا کہ اپنی ساس کے پاس خالی ہاتھ نہ لَوٹوں۔

[۱۸] تب نعومی نے کہا: بیٹی! جب تک تجھے پتہ نہ لگے کہ کیا ہوتا ہے تب تک انتظار کر کیونکہ جب تک بوعز اِس کام کو آج ہی نہ نپٹا لے وہ چَین سے نہ بیٹھے گا۔

بوعز اور رُوت کا بیاہ

۴ اِسی دوران بوعز شہر کے پھاٹک پر گیا اور وہاں بیٹھ گیا اور جب وہ مربّی اور رشتہ دار جس کا ذکر اُس نے کیا تھا آ گیا تو بوعز نے کہا: دوست ادھر آ اور بیٹھ جا۔ چنانچہ وہ اُدھر جا کر بیٹھ گیا۔

[۲] بوعز نے شہر کے بزرگوں میں سے دس لوگوں کو بلا کر وہاں بیٹھنے کو کہا اور وہ بھی بیٹھ گئے۔ [۳] تب اُس نے اُس مربّی رشتہ دار سے کہا: نعومی جو موآب سے لَوٹ آئی ہے، زمین کا ایک حِصّہ جو ہمارے بھائی الیمَلِک کی ملکیت تھا بیچ رہی ہے۔ [۴] میں نے سوچا کہ یہ معاملہ تیرے سامنے پیش کروں اور یہ رائے دوں کہ تُو اُسے اِن لوگوں کے سامنے جو یہاں بیٹھے ہیں اور میری قوم کے بزرگوں کے سامنے خرید لے۔ اگر تُو اُسے چھڑاتا ہے تو چھڑا لے۔ لیکن اگر تُو نہ چھڑانا چاہے تو کہہ دے تا کہ مجھے معلوم ہو جائے۔ کیونکہ تیرے سوا اور کسی کو اُسے چھڑانے کا حق نہیں ہے اور تیرے بعد میں ہُوں۔

اُس نے کہا: میں اُسے چھڑا لوں گا۔

[۵] تب بوعز نے کہا: جس روز تُو وہ زمین نعومی اور موآبی رُوت سے خریدے گا اُس روز تجھے بیوہ رُوت کو بھی اپنانا ہوگا تا کہ اُس کے مرحوم شوہر کا نام اُس کی جائداد سے وابستہ رہے۔

[۶] تب اُس کے مربّی رشتہ دار نے کہا: تب تو میں اُسے نہیں چھُڑا سکتا کیونکہ اُس سے میری اپنی جائداد خطرہ میں پڑ جائے گی۔ تُو ہی اُسے چھُڑا لے۔ میں تو اُسے نہیں چھُڑا سکتا۔ [۷] قدیم زمانہ میں اِسرائیل میں یہ دستور تھا کہ جائداد کے چھُڑانے یا منتقل کرنے کا معاملہ قطعاً طے کرتے وقت ایک فریق اپنی جُوتی اُتار کر دوسرے کو دیتا تھا۔ لین دین کو قانونی طور پر جائز قرار دینے کا اِسرائیل میں یہی طریقہ تھا۔

[۸] چنانچہ اُس چھُڑانے والے مربّی رشتہ دار نے بوعز سے کہا: تُو ہی اُسے خرید لے اور اُس نے اپنی جُوتی اُتار ڈالی۔

[۹] تب بوعز نے بزرگوں اور سب لوگوں کے سامنے اعلان کیا کہ آج تُم گواہ ہو کہ میں نے نعومی سے الیمَلِک، کلیون اور محلون کی تمام جائداد خرید لی ہے۔ [۱۰] میں نے محلون کی بیوہ موآبی رُوت کو بھی اپنی بیوی کے طور پر اپنا لیا ہے تا کہ مرحوم کا نام اُس کی جائداد سے وابستہ رہے اور اُس کا نام اُس کے خاندان سے یا شہر کے دروازہ پر سے مٹ نہ جائے۔ آج تُم اِس کے گواہ ہو!

[۱۱] تب بزرگوں اور اُن سب لوگوں نے جو پھاٹک پر جمع ہُوئے تھے کہا: ہم گواہ ہیں۔ جو عورت تیرے گھر میں آ رہی ہے اُسے خداوند راخل اور لِیاہ کی مانند کر دے جنہوں نے باہم مل کر اِسرائیل کا گھر آباد کیا۔ اور تُو افراتہ میں بلند مرتبہ پائے اور بَیت لحم میں تیرا نام روشن ہو۔ [۱۲] اور اُس کی اولاد کے باعث جو خداوند تجھے اُس نوجوان عورت سے دے تیرا خاندان فارص کے خاندان کی مانند ہو جو یہوداہ سے تمر کے ہاں پیدا ہُوا۔

داؤد کا نسب نامہ

[۱۳] لہٰذا بوعز نے رُوت کو لے لیا اور وہ اُس کی بیوی بنی اور وہ اُس کے پاس گیا اور خداوند کے فضل سے وہ حاملہ ہُوئی اور اُس کے بیٹا پیدا ہُوا۔ [۱۴] عورتوں نے نعومی سے کہا: خداوند کی تمجید ہو کہ اُس نے آج تجھے ایک مربّی رشتہ دار کے بنا نہیں چھوڑا۔ اُس کا نام سارے اِسرائیل میں مشہور ہو۔ [۱۵] وہ تیری زندگی بحال کرے گا اور تیرے بڑھاپے میں تجھے سنبھالے گا۔ کیونکہ تیری بہو نے جو تجھ سے محبّت رکھتی ہے اور جو تیرے لیے سات بیٹوں سے بھی بڑھ کر ہے اُسے جنم دیا ہے۔

[16] تب نعومیؔ نے اُس بچّہ کو اُٹھا کر اپنی گود میں لے لیا اور اُس کی پرورش کی۔ [17] اُس کی پڑوسنوں نے کہا کہ نعومیؔ کے بیٹا ہُوا ہے اور اُنہوں نے اُس کا نام عوبیدؔ رکھا۔ وہ یسّیؔ کا باپ تھا اور یہی یسّیؔ داؤدؔ کا باپ تھا۔

[18] چنانچہ فارصؔ کا نسب نامہ یہ ہے:
فارصؔ سے حصرونؔ پیدا ہُوا۔
[19] حصرونؔ سے رامؔ،
اور رامؔ سے عمّینادابؔ پیدا ہُوا۔
[20] عمّینادابؔ سے نحسونؔ
اور نحسونؔ سے سلمونؔ پیدا ہُوا۔
[21] سلمونؔ سے بوعزؔ،
اور بوعزؔ سے عوبیدؔ پیدا ہُوا۔
[22] عوبیدؔ سے یسّیؔ،
اور یسّیؔ سے داؤدؔ پیدا ہُوا۔

۱۔سموئیل

پیش لفظ

۱۔سموئیل اور ۲۔سموئیل دراصل ایک ہی کتاب کے دو حصّے ہیں۔ اِس کتاب کے مصنّف کے بارے میں یقینی معلومات موجود نہیں ہیں حالانکہ یہ سموئیل نبی کے نام سے منسوب ہے۔ اِس کتاب میں مندرج واقعات سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مصنّف ان واقعات کے رُونما ہونے کے بعد کے زمانہ سے تعلّق رکھتا ہے۔ یہودی علماء اِسے سموئیلؔ نبی کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ سموئیلؔ نبیؑ کاہن، قاضی اور نبیؑ تینوں حیثیتوں کے حامل تھے۔ علمائے یہود آپ کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ آپ نے حضرت داؤدؔ کی تربیت میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے اور یہ آپ ہی کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ حضرت داؤدؔ کو بنی اِسرائیل کے ایک عظیم بادشاہ بننے کا شرف حاصل ہُوا۔ حضرت داؤدؔ کے بادشاہ بننے کی کہانی دراصل ایک گڈریئے کے بادشاہ بننے کی داستان ہے۔

یہ کتاب حضرت سلیمانؔ کی وفات کے بعد یعنی تقریباً ۹۳۰ ق م سے ۷۲۲ ق م کے دوران معرضِ تحریر میں آئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب یہودیوں کی اُس حکومت کو زوال آ چُکا تھا جسے شمالی علاقوں کی حکومت کا نام دیا گیا ہے۔

۱۔سموئیل میں بنی اِسرائیل کے اُن تواریخی واقعات کا ذکر موجود ہے جو قاضیوں کے دور کے خاتمہ سے لے کر ساؤلؔ بادشاہ کی وفات (۱۱۰۵ تا ۱۰۱۰ ق م) تک جاری رہتے ہیں۔ یہ واقعات ایلیؔ کاہن، سموئیلؔ نبی، ساؤلؔ بادشاہ، داؤدؔ بادشاہ اور یونتنؔ سے متعلّق ہیں۔ ایلیؔ کاہن کی وفات کے بعد حضرت سموئیلؑ جو اُن کے پاس ایک چھوٹے سے لڑکے کی حیثیت سے لائے گئے تھے، تعلیم و تربیت پا کر بڑے ہوتے ہیں اور بعد میں ایلیؔ کاہن کے جانشین مقرّر کیے جاتے ہیں۔۔ یوں آپ اِسرائیل کے قاضی، نبی اور کاہن بن جاتے ہیں۔

۱۔سموئیل میں بنی اِسرائیل کی تاریخ کے ایک اہم موڑ کی نشان دہی کی گئی ہے جب قاضیوں کی بجائے بنی اِسرائیل پر بادشاہ حکومت کرنے لگے۔ ساؤلؔ جو اُن کا پہلا بادشاہ تھا، اپنی بے راہ روی کے باعث معزول کیا گیا اور اُس کے بعد حکومت کی باگ ڈور دوسرے بادشاہوں کے ہاتھ میں آ گئی۔ اِس کتاب کا خاتمہ ساؤلؔ بادشاہ کی عبرت آموز وفات پر ہوتا ہے۔

اُس زمانہ سے لوگ جس کامل قاضی، کاہن، نبی اور بادشاہ کے منتظر تھے وہ خداوند یسوعؔ مسیح (آپ کے دنیا میں مجسّم ہو کر آنے کے زمانہ سے لے کر آپ کے دوبارہ تشریف لانے کے زمانہ تک) کی شخصیت میں نظر آتا ہے۔ اب اہل زمانہ آپ ہی کے مبارک نزول کے منتظر ہیں۔

۱۔سموئیل کے مندرجات کو تین حِصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ حضرت ایلیؔ اور حضرت سموئیلؔ کا تعلّق (۱:۱ ۔ ۷:۱۷)

۲۔حضرت سموئیل اور ساؤل بادشاہ کے تعلّقات (۸:۱ ۔ ۱۵:۳۵)
۳۔ساؤل بادشاہ اور داؤد بادشاہ کے تعلّقات (۱۶:۱ ۔ ۳۱:۱۳)

سموئیل کی پیدائش

۱ کوہستانِ افرائیم میں راماتائیم صوفیم کا ایک آدمی تھا جس کا نام القانہ تھا۔ اور وہ افرائیمی تھا اور یروحام بن الیہو بن توخو بن صوف کا بیٹا تھا۔ ۲ اُس کی دو بیویاں تھیں۔ ایک کا نام حنّہ تھا اور دوسری کا فننّہ۔ فننّہ بال بچّوں والی تھی لیکن حنّہ بے اولاد تھی۔

۳ یہ آدمی ہر سال اپنے قصبہ سے سَیلا میں جہاں عیلی کے دو بیٹے حُفنی اور فینحاس خداوند کے کاہن تھے قادرِ مطلق خداوند کے حُضور سجدہ کرنے اور قربانی گزراننے کو جاتا تھا۔ ۴ اور جب بھی القانہ کے لیے قربانی کرنے کا دِن آتا تو وہ اپنی بیوی فننّہ اور اُس کے سب بیٹوں، بیٹیوں کو اُس قربانی کے گوشت کے حِصّے دیتا تھا۔ ۵ لیکن حنّہ کو وہ دُگنا حِصّہ دیتا تھا اِس لیے کہ وہ اُسے چاہتا تھا لیکن خداوند نے اُس کا رحم بند کر رکھّا تھا۔ ۶ اور چونکہ خداوند نے اُس کا رحم بند کر رکھّا تھا اِس لیے اُس کی سَوتن اُسے تنگ کرنے کے لیے چھیڑتی رہتی تھی ۷ اور یہ سلسلہ سال بسال چلتا رہا۔ جب بھی حنّہ خداوند کے گھر جاتی تو اُس کی سَوتن اُس کو چھیڑتی یہاں تک کہ وہ رونے لگتی اور کھانا نہ کھاتی تھی۔ ۸ اُس کا خاوند القانہ اُسے کہتا کہ حنّہ تُو کیوں رو رہی ہے؟ تُو کھانا کیوں نہیں کھاتی؟ تُو غمگین کیوں ہے؟ کیا میں تیرے لیے دس بیٹوں سے بڑھ کر نہیں ہُوں؟

۹ ایک بار جب وہ سَیلا میں تھے تو کھانے پینے کے بعد حنّہ اُٹھی اور خاوند کے حُضور جا کھڑی ہُوئی۔ اُس وقت عیلی کاہن خداوند کی ہیکل کی چوکھٹ کے پاس کُرسی پر بیٹھا ہُوا تھا۔ ۱۰ حنّہ کا دل دکھ سے بھرا ہُوا تھا۔ وہ رو رو کر خداوند سے دعا کرنے لگی ۱۱ اور اُس نے یہ کہتے ہُوئے منّت مانی کہ اے قادرِ مطلق خداوند! اگر تُو اپنی بندی کی خستہ حالت پر نظر کرے اور اُسے فراموش نہ کرے بلکہ یاد رکھے اور اُسے ایک بیٹا بخشے تو میں اُسے زندگی بھر کے لیے خداوند کی نذر کر دوں گی اور اُس کے سر پر کبھی اُسترہ نہ پھرے گا۔

۱۲ اور جب وہ خداوند سے دعا کر رہی تھی تو عیلی غور سے اُس کا مُنہ دیکھنے لگا۔ ۱۳ حنّہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی اور اُس کے ہونٹ ہل رہے تھے مگر اُس کی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ لہٰذا عیلی نے یہ سوچ کر کہ وہ نشہ میں ہے ۱۴ اُس سے کہا کہ تُو کب تک نشہ میں رہے گی؟ ہوش میں آ۔

۱۵ حنّہ نے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہے میرے آقا۔ میں تو ایک غمزدہ عورت ہُوں۔ میں نے مَے یا کوئی اور نشہ آور شَے نہیں پی ہے۔ بلکہ میں تو خداوند کے آگے اپنے دل کا دُکھڑا رو رہی تھی۔ ۱۶ تُو اِس کنیز کو کوئی بدکار عورت مت سمجھ۔ میں تو اپنے دکھ اور غم کی شدّت کے باعث یہاں دعا میں لگی ہُوئی تھی۔

۱۷ تب عیلی نے جواب دیا کہ سلامتی سے رخصت ہو اور اِسرائیل کا خدا تیری وہ مراد پُوری کرے جس کے لیے تُو نے اُس سے دعا کی ہے۔

۱۸ اُس نے کہا کہ اِس کنیز پر تیری نظرِ عنایت ہو۔ تب وہ وہاں سے چلی گئی اور کچھ کھانا کھایا اور پھر بعد کو اُس کا چہرہ اُداس نہ رہا۔

۱۹ اگلے دِن صبح سویرے اُٹھ کر اُنہوں نے خداوند کے حُضور سجدہ کیا اور پھر رامہ میں اپنے گھر کو لَوٹ گئے۔ پھر القانہ اپنی بیوی حنّہ کے ساتھ ہم بستر ہُوا اور خداوند نے اُسے یاد کیا۔ ۲۰ لہٰذا حنّہ حاملہ ہُوئی اور وقت پُورا ہونے پر اُس کے بیٹا پیدا ہُوا۔ اُس نے یہ کہتے ہُوئے کہ میں نے اُسے خداوند سے مانگا ہے اُس کا نام سموئیل رکھا۔

حنّہ کا سموئیل کو مخصوص کرنا

۲۱ اور جب وہ آدمی القانہ اپنے سارے گھرانے سمیت خداوند کے حُضور سالانہ قربانی چڑھانے اور اپنی مَنّت پُوری کرنے گیا ۲۲ تو حنّہ نہ گئی۔ اُس نے اپنے خاوند سے کہا کہ جب لڑکے کا دودھ چھڑایا جائے گا تب میں اُسے لے کر جاؤں گی اور خداوند کے حُضور پیش کروں گی اور وہ ہمیشہ وہاں رہے گا۔

۲۳ اور اُس کے خاوند القانہ نے اُس سے کہا کہ تجھے جو اچھا لگے وہی کر۔ اُس بچّہ کا دودھ چھُڑانے تک گھر ہی میں رہ۔ فقط اتنا ہو کہ خداوند اپنے قول کو برقرار رکھّے۔ لہٰذا وہ عورت گھر میں ہی رہی اور جب تک بیٹے نے دودھ پینا نہیں چھوڑا وہ اُسے پلاتی رہی۔

۲۴ اور جب اُس کا دودھ پینا چھُڑایا گیا تو اُس نے اُس لڑکے کو جو ابھی کمسِن تھا ساتھ لیا اور اُسے ایک تین سالہ بچھڑے، ایک ایفہ آٹے اور مَے کی ایک مشک کے ساتھ سَیلا میں خداوند کے گھر میں لے گئی۔ ۲۵ اور جب وہ اُس بچھڑے کو ذبح کر چکے تو وہ اُس لڑکے کو عیلی کے پاس لائے۔ ۲۶ اور اُس نے عیلی کو کہا کہ آقا! تیری جان کی قسم، میں ہی وہ عورت ہُوں جو ایک دِن یہاں تیرے

پاس کھڑی ہو کر خداوند سے دعا مانگ رہی تھی۔ [۲۷] میں نے اِس بچّے کے لیے دعا کی اور خداوند نے میری مُراد جو میں نے اُس سے مانگی تھی پُوری کر دی۔ [۲۸] لہٰذا اب میں اُسے خداوند کو نذر کرتی ہُوں، یعنی اُسے زندگی بھر کے لیے خداوند کو دے دیا جائے گا۔ اور اُس نے وہاں خداوند کے آگے سجدہ کیا۔

حنّہ کی دعا

۲ تب حنّہ نے دعا کی اور کہا:

میرا دل خداوند میں شادمان ہے؛
خداوند نے مجھے کامیابی بخشی ہے۔
میرا مُنہ میرے دشمنوں پر کُھل گیا ہے،
کیونکہ میں تیری نجات سے خُوش ہُوں۔

[۲] خداوند کی مانند کوئی قُدّوس نہیں؛
کیونکہ تیرے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں؛
اور نہ ہی کوئی چٹان ہمارے خدا کی مانند ہے۔

[۳] اِس قدر غرور سے اور باتیں نہ کرو
اور بڑا بول تمہارے مُنہ سے نہ نکلے،
کیونکہ خداوند ایسا خدا ہے جو علیمِ کُل ہے،
وہی اعمال کا تولنے والا ہے۔

[۴] زورآوروں کی کمانیں توڑ دی جاتی ہیں
لیکن لڑکھڑانے والے قُوّت سے کمربستہ ہو جاتے ہیں۔

[۵] وہ جو آسودہ تھے روٹی کی خاطر مزدور بنے؛
لیکن وہ جو بھوکے تھے اب بھوکے نہیں ہیں۔
وہ جو بانجھ تھی سات بچّوں کی ماں بنی؛
لیکن وہ جس کے بہت بچّے ہیں گُھل گُھل کر مری جاتی ہے۔

[۶] خداوند ہی مارتا ہے خداوند ہی زندہ کرتا ہے؛
وہی قبر میں اُتارتا ہے اور وہی قبر سے نکالتا ہے۔

[۷] خداوند ہی مفلس کر دیتا ہے اور وہی دولتمند بناتا ہے؛
وہی ذلیل کرتا ہے اور وہی سرفراز کرتا ہے۔

[۸] وہ غریب کو خاک پر سے اُٹھاتا ہے
اور محتاج کو کُوڑے کے ڈھیر سے باہر نکالتا ہے؛
وہ اُنہیں شہزادوں کے ساتھ بٹھاتا ہے
اور جاہ وجلال کے تخت عطا فرماتا ہے۔
کیونکہ زمین کے ستُون خداوند ہی کے ہیں؛
اور اُنہی پر اُس نے دنیا قائم کی ہے۔

[۹] وہ اپنے مُقدّسوں کے پاؤں کی نگہبانی کرے گا،
لیکن شریر اندھیرے میں فنا کر دیے جائیں گے۔
کیونکہ انسان قوّت ہی سے فتح نہیں پاتا؛

[۱۰] جو خداوند کی مخالفت کرتے ہیں وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں گے۔
وہ اُن کے خلاف آسمان سے گرجے گا؛
خداوند دنیا کے کناروں کا اِنصاف کرے گا۔
وہ اپنے بادشاہ کو قوّت بخشے گا،
وہ اپنے ممسوح کو فتحمند کرے گا۔

[۱۱] تب القانہ رامہ کو اپنے گھر لَوٹ گیا لیکن وہ لڑکا عیلی کاہن کے ماتحت خداوند کے حُضور خدمت کرنے لگا۔

عیلی کے بیٹوں کی شرارت

[۱۲] عیلی کے بیٹے بڑے شریر تھے۔ اُنہیں خداوند کا کچھ بھی پاس نہ تھا۔ [۱۳] اور کاہنوں کا لوگوں کے ساتھ یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص قربانی چڑھاتا تھا تو کاہن کا نوکر گوشت اُبالتے وقت ایک سہ شاخہ کانٹا اپنے ہاتھ میں لیے ہُوئے آتا [۱۴] اور اُسے کڑاہی، دیگچے، ہنڈے یا ہانڈی میں زور سے ڈال کر باہر نکالتا اور جتنا گوشت اُس کانٹے میں پھنس کر اوپر آ جاتا اُسے کاہن اپنے لئے لے لیتا تھا۔ یہی سلوک وہ اُن تمام اِسرائیلیوں کے ساتھ کیا کرتے تھے جو سیلا میں رہتے تھے۔ [۱۵] بلکہ چربی کے جلائے جانے سے پیشتر ہی کاہن کا نوکر آ موجود ہوتا اور قربانی دینے والے آدمی سے کہنے لگتا کہ کاہن کے لیے کباب کے واسطے کچھ گوشت دے کیونکہ وہ تجھ سے اُبلا ہُوا گوشت نہیں بلکہ کچّا ہی لے گا۔

[۱۶] اگر وہ آدمی کہتا کہ پہلے مجھے چربی جلا لینے دے اور پھر جو کچھ تُو چاہے لے لینا تو نوکر جواب دیتا کہ نہیں، ابھی دے۔ اگر تُو نہیں دے گا تو میں زبردستی لے لوں گا۔

[۱۷] عیلی کے لڑکوں کا یہ گناہ خداوند کی نظر میں بہت بڑا تھا کیونکہ اُن کی اِس حرکت سے خداوند کی قربانی کی تحقیر ہوتی تھی۔

[۱۸] لیکن سموئیل جو ابھی لڑکا تھا کتان کا افود پہنے ہُوئے خداوند کے حُضور میں خدمت کرتا تھا۔ [۱۹] ہر سال اُس کی ماں اُس کے لیے ایک چھوٹا سا جُبّہ بناتی اور جب وہ اپنے خاوند کے ساتھ وہاں سالانہ قربانی چڑھانے جاتی تو اِسے اُس کے پاس لے جاتی۔ [۲۰] اور عیلی القانہ اور اُس کی بیوی کو یہ کہتے ہُوئے دعا دیتا کہ خداوند تجھے اِس عورت سے اور بچّے بخشے تاکہ وہ اُس ایک کی جگہ لے لیں جسے اُس نے دعا کے ذریعہ پایا اور خداوند کو نذر کر دیا۔ پھر وہ گھر چلے جاتے۔

۲۱ اور خداوند نے حنّہ پر مہربانی کی۔ وہ حاملہ ہُوئی اور اُس کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں اور پیدا ہُوئیں۔ اِسی دوران وہ لڑکا سموئیل خداوند کے حُضور بڑا ہوتا گیا۔

۲۲ اور عیلی نے جو بہت عمر رسیدہ تھا اُن تمام باتوں کو سُنا جو اُس کے بیٹے سارے اِسرائیل کے ساتھ کیا کرتے تھے اور کیسے وہ اُن عورتوں کے ساتھ جو خیمۂ اِجتماع کے دروازے پر خدمت کرتی تھیں بدکاری کیا کرتے تھے۔ ۲۳ لہٰذا اُس نے اُنہیں کہا کہ تُم ایسے کام کیوں کرتے ہو؟ میں تمہارے اِن برے کاموں کے متعلق سارے لوگوں سے سُنتا ہُوں۔ ۲۴ نہیں، بیٹو! یہ اچھی بات نہیں جسے میں خداوند کے لوگوں کے درمیان پھیلتے سُن رہا ہُوں ۲۵ اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کا گناہ کرے تو خدا اُن میں ثالثی کر سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص خداوند کا گناہ کرے تو اُس کی شفاعت کون کرے گا؟ لیکن اُس کے بیٹوں نے اپنے باپ کی ڈانٹ ڈپٹ کی پروانہ کی کیونکہ خداوند کی یہی مرضی تھی کہ وہ مار ڈالے جائیں۔

۲۶ اور وہ لڑکا سموئیل قد و قامت میں اور اِنسانوں کی مقبولیت میں بڑھتا گیا۔

عیلی کے گھرانے کے خلاف پیش گوئی

۲۷ تب ایک مردِ خدا عیلی کے پاس آیا اور اُسے کہا: خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا میں نے اپنے آپ کو تیرے آبائی خاندان پر جب وہ مِصر میں فرعون کی غلامی میں تھا صاف ظاہر نہیں کیا تھا؟ ۲۸ اور بنی اِسرائیل کے تمام قبیلوں میں سے میں نے تیرے باپ کو اپنا کاہن ہونے کے لیے، اپنے مذبح کے پاس جانے کے لیے، بخور جلانے کے لیے اور اپنی حُضوری میں افود پہننے کے لیے چُن لیا اور میں نے ہی تیرے آبائی خاندان کے لیے سب قربانیاں بھی مقرّر کیں جو بنی اِسرائیل آگ سے گزرانتے ہیں۔ ۲۹ پس تُم میری اُن قربانیوں اور نذروں کی جو میں نے اپنے مسکن کے لیے مقرّر کی ہیں تحقیر کیوں کرتے ہو؟ تیرے بیٹے میری قوم اِسرائیل کے ہر ہدیہ کے عمدہ سے عمدہ حِصّوں کو کھا کر اپنے آپ کو موٹا کرتے ہیں۔ تُو اپنے بیٹوں کو مجھ سے زیادہ عزّت کیوں دیتا ہے؟

۳۰ اِس لیے خداوند اِسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ تیرا گھرانا اور تیرا آبائی گھرانا ابد تک میرے حُضور میں خدمت کرتا رہے گا۔ مگر اب خداوند فرماتا ہے کہ اب بات بہت بڑھ چُکی ہے! کیونکہ جو میری عزّت کرتے ہیں میں اُن کی عزّت کروں گا۔ لیکن وہ جو میری تحقیر کرتے ہیں اُن کی تحقیر ہوگی۔ ۳۱ دیکھ وہ دِن آ رہے ہیں کہ میں تیری اور تیرے باپ کے گھرانے کی قوّت کو اِس قدر زائل کر دوں گا کہ تیرے خاندان میں کوئی بھی لمبی عمر نہیں پائے گا۔ ۳۲ اور تُو میرے مسکن میں مصیبت دیکھے گا اور اگرچہ اِسرائیل کا بھلا ہوتا رہے گا لیکن تیرے گھرانے میں کسی کی عمر دراز نہ ہوگی۔ ۳۳ اور اگر تُم میں سے کسی کو میں اپنے مذبح سے الگ نہیں کرتا تو اُسے صرف تجھے آنسو رُلانے اور تیرے دل کو دکھ پہنچانے کے لیے زندہ رہنے دیا جائے گا اور تیری ساری اولاد بھری جوانی میں مر جائے گی۔

۳۴ اور جو کچھ تیرے دونوں بیٹوں حُفنی اور فینحاس کے ساتھ ہوگا وہ تیرے لیے ایک نشان ہوگا۔ وہ دونوں ایک ہی دِن مریں گے۔ ۳۵ اور میں اپنے لیے ایک وفادار کاہن برپا کروں گا جو میری مرضی اور منشا کے مطابق عمل کرے گا میں اُس کے گھر کو پائیداری بخشوں گا اور وہ ہمیشہ میرے ممسوح کے حُضور میں خدمت کرے گا۔ ۳۶ تب ہر ایک جو تیرے گھرانے میں بچا رہ جائے گا ایک ٹکڑے چاندی اور ایک ٹِکیا روٹی کے لیے اُس کے سامنے آ کر سجدہ کرے گا اور التجا کرے گا کہ کہانت کا کوئی کام مجھے بھی دیا جائے تاکہ کھانے کے لیے مجھے روٹی میسّر ہو سکے۔

خداوند کا سموئیل کو بلانا

۳ اور اُس لڑکے سموئیل نے عیلی کے ماتحت خداوند کے حُضور میں خدمت کی۔ اُن ایّام میں خداوند کا کلام کم ہی نازل ہوتا تھا اور رویا بھی عام نہ تھی۔

۲ ایک رات عیلی جس کی آنکھیں اِس قدر کمزور ہو گئی تھیں کہ وہ بمشکل دیکھ سکتا تھا اپنی جگہ لیٹا ہُوا تھا ۳ اور خدا کا چراغ جل رہا تھا۔ سموئیل خداوند کی ہیکل میں جہاں خدا کا صندوق تھا لیٹا ہُوا تھا۔ ۴ تب خداوند نے سموئیل کو پکارا:

سموئیل نے جواب دیا کہ میں حاضر ہُوں ۵ اور وہ دوڑ کر عیلی کے پاس گیا اور کہا کہ تُو نے مجھے آواز دی تھی، میں حاضر ہُوں۔

لیکن عیلی نے کہا کہ نہیں میں نے تو نہیں بلایا۔ جا کر لیٹ جا۔ لہٰذا وہ جا کر لیٹ گیا۔

۶ اور خداوند نے پھر پکارا کہ سموئیل! اور سموئیل اُٹھ کر عیلی کے پاس گیا اور کہا کہ تُو نے مجھے پکارا تھا میں حاضر ہُوں۔

عیلی نے کہا کہ بیٹا! میں نے تجھے نہیں پکارا۔ واپس جا اور لیٹ جا۔

۷ سموئیل ابھی تک خداوند سے آشنا نہ تھا اور نہ ہی کبھی خداوند کا کلام اُس پر نازل ہُوا تھا۔

۸ پھر خداوند نے تیسری بار سموئیل کو پکارا اور سموئیل اُٹھ کر

عیلی کے پاس گیا اور کہا کہ تُو نے مجھے پُکارا اِس لیے میں حاضر ہُوں۔

تب عیلی سمجھ گیا کہ اُس لڑکے کو خداوند آواز دے رہا تھا۔ [۹] لہٰذا عیلی نے سموئیل سے کہا جا اور لیٹ جا۔ اگر تجھے پھر بلایا جائے تو کہنا کہ اے خداوند! فرما کیونکہ تیرا بندہ سُن رہا ہے۔ پس سموئیل جا کر اپنی جگہ لیٹ گیا۔

[۱۰] تب خداوند وہاں آ کھڑا ہُوا اور پہلے کی طرح پُکارا! سموئیل! سموئیل!

تب سموئیل نے کہا کہ فرما کیونکہ تیرا بندہ سُن رہا ہے۔

[۱۱] اور خداوند نے سموئیل سے کہا کہ دیکھ میں اِسرائیل میں ایک ایسا کام کرنے والا ہُوں جسے سُن کر ہر ایک کے کان بھنّا اُٹھیں گے۔ [۱۲] اُس وقت میں عیلی کے خلاف وہ سب کچھ جو میں نے اُس کے گھرانے کے خلاف شروع سے آخر تک کہا عمل میں لاؤں گا [۱۳] کیونکہ میں اُسے بتا چُکا ہُوں کہ میں اُس بدکاری کے باعث جسے وہ جانتا ہے اُس کے گھر کا ہمیشہ کے لیے فیصلہ کروں گا۔ اُس کے بیٹے لعنتی کام کرتے رہے اور وہ اُنہیں روکنے میں ناکام رہا۔ [۱۴] اِس لیے عیلی کے گھرانے کی بابت میں نے قسم کھائی کہ قربانی یا ہدیہ سے بھی اُس کے گھرانے کے گناہ کا کفّارہ نہیں ہوگا۔

[۱۵] اور سموئیل صبح تک لیٹا رہا۔ تب اُس نے خداوند کے گھر کے دروازے کھولے اور وہ اپنی رویا کی بات عیلی کو بتانے سے ڈرتا تھا۔ [۱۶] لیکن عیلی نے اُسے بلایا کہ بیٹا سموئیل!

سموئیل نے جواب دیا کہ میں حاضر ہُوں۔

[۱۷] تب عیلی نے پُوچھا کہ وہ کیا بات ہے جو اُس نے تجھ سے کہی ہے؟ اُسے مجھ سے نہ چھپا۔ اور اگر تُو مجھ سے کوئی بات جو اُس نے بتائی ہے چھپائے گا تو خدا تجھ سے ویسا ہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ کرے۔ [۱۸] لہٰذا سموئیل نے اُسے سب کچھ بتا دیا اور اُس سے کچھ بھی نہ چھپایا۔ تب عیلی نے کہا کہ وہ خداوند ہے۔ وہ وہی کرے گا جو اُس کی نظر میں بھلا ہے۔

[۱۹] اور جب سموئیل بڑا ہُوا تو خداوند اُس کے ساتھ تھا اور اُس نے سموئیل کے بارے میں اپنی ساری پیش گوئیاں پُوری کیں۔ [۲۰] اور تمام اِسرائیل نے دان سے بیرسبع تک تسلیم کر لیا کہ سموئیل خداوند کا مقرّر کیا ہُوا نبی ہے۔ [۲۱] اور خداوند سیلا میں ظاہر ہوتا رہا اور وہیں پر اُس نے اپنے کلام کے وسیلہ سے اپنے آپ کو سموئیل پر ظاہر کیا تھا۔

۴ اور سموئیل کی بات سب اِسرائیلیوں تک جا پہنچی۔

فِلستیوں کا عہد کے صندوق پر قبضہ کرنا

پھر ایسا ہُوا کہ اِسرائیلی فِلستیوں سے لڑنے کے لیے نکلے۔ اِسرائیلیوں نے اِبن عزر میں پڑاؤ کیا اور فِلستیوں نے افیق میں۔ [۲] اور فِلستی اِسرائیل کا مقابلہ کرنے کے لیے صف آرا ہُوئے اور جب لڑائی نے زور پکڑا تو اِسرائیلیوں نے فِلستیوں سے شکست کھائی کیونکہ اُن کے تقریباً چار ہزار آدمی میدانِ جنگ میں قتل کر دیے گئے تھے۔ [۳] جب وہ فوجی سپاہی خیمہ گاہ میں واپس گئے تو اِسرائیل کے بزرگوں نے پُوچھا کہ آج خداوند نے ہمیں فِلستیوں سے شکست کیوں دلوائی؟ آؤ ہم خداوند کے عہد کا صندوق سیلا سے لے آئیں تاکہ وہ ہمارے ساتھ جائے اور ہمیں ہمارے دشمنوں کے ہاتھ سے بچائے۔

[۴] لہٰذا اُنہوں نے سیلا میں آدمی بھیجے اور وہ اُس قادرِ مطلق خداوند کے عہد کے صندوق کو لے آئے جو کروبیوں کے درمیان تخت نشین ہے۔ اور عیلی کے دونوں بیٹے حُفنی اور فینحاس وہاں خداوند کے عہد کے صندوق کے ساتھ تھے۔

[۵] اور جب خداوند کے عہد کا صندوق لشکر گاہ میں آ گیا تو تمام اِسرائیلیوں نے اتنے زور سے نعرہ مارا کہ زمین لرز اُٹھی۔ [۶] اُس شور وغل کو سُن کر فِلستیوں نے پُوچھا کہ عبرانیوں کی لشکر گاہ میں یہ سب نعرہ بازی کیسی ہے؟

اور جب اُنہیں معلوم ہُوا کہ خداوند کا صندوق لشکر گاہ میں آ گیا ہے [۷] تو فِلستی ڈر گئے اور کہنے لگے کہ اُن کی لشکر گاہ میں تو خدا آ گیا ہے۔ [۸] اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہُوا اب ہماری خیر نہیں! اِن زبردست دیوتاؤں کے ہاتھ سے ہمیں کون بچائے گا؟ یہ وہی دیوتا ہیں جنہوں نے مصریوں پر بیابان میں مہلک بلائیں نازل کیں۔ [۹] اَے فِلستیو! مضبوط بنو اور مردانگی کے جوہر دکھاؤ ورنہ تُم عبرانیوں کے محکوم ہو جاؤ گے جیسے کہ وہ اِس وقت تمہارے محکوم ہیں۔ مردانگی سے کام لو اور لڑو!

[۱۰] پس فِلستی لڑے اور اِسرائیلیوں نے شکست کھائی اور ہر ایک آدمی اپنے اپنے خیمہ کی طرف بھاگ نکلا۔ وہاں بہت بڑی خونریزی ہُوئی جس میں اِسرائیل کے تیس ہزار پیادے کام آئے۔ [۱۱] خدا کا صندوق اِسرائیل کے ہاتھ سے نکل گیا اور عیلی کے دونوں بیٹے حُفنی اور فینحاس بھی مارے گئے۔

عیلی کی وفات

[۱۲] اور اُسی دِن بِن یمین کے گھرانے کا ایک آدمی

مَیدانِ جنگ سے بھاگ کر سَیلا پہنچا۔ اُس کے کپڑے پھٹے ہُوئے تھے اور اُس نے اپنے سر پر خاک ڈال رکھی تھی۔ ۱۳ جب وہ وہاں پہنچا تو عیلی راہ کے کنارے اپنی کُرسی پر بیٹھا اِنتظار کر رہا تھا۔ کیونکہ اُس کے دل میں خداوند کے عہد کے صندوق کے لیے اندیشہ تھا۔ اور جب وہ آدمی قصبہ میں داخل ہُوا اور جو کچھ واقع ہُوا تھا، بتایا تو سارا قصبہ چِلّانے لگا۔ ۱۴ عیلی نے چِلّانے کی آواز سُن کر پُوچھا کہ اِس شور وغل کا کیا مطلب ہے؟

اور وہ آدمی جلدی سے عیلی کے پاس گیا ۱۵ عیلی اٹھانوے سال کا تھا اور اُس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور وہ دیکھ نہ سکتا تھا۔ ۱۶ اُس نے عیلی کو بتایا کہ میں ابھی ابھی میدانِ جنگ سے آیا ہُوں اور بھاگ کر یہاں پہنچا ہُوں۔

تب عیلی نے پُوچھا کہ بیٹا! لڑائی کا کیا حال رہا؟

۱۷ جو آدمی خبر لے کر آیا تھا اُس نے جواب دیا کہ اِسرائیلی فِلستیوں سے شکست کھا کر بھاگ نِکلے اور فوج کا سخت جانی نقصان ہُوا ہے۔ تیرے دونوں بیٹے، حُفنی اور فینحاس بھی جنگ میں کام آئے ہیں اور خداوند کے عہد کا صندوق چِھن گیا ہے۔

۱۸ جب اُس نے خداوند کے عہد کے صندوق کا ذکر کیا تو وہ اپنی کُرسی سے پیچھے کی طرف پھاٹک کے پاس گرا اور اُس کی گردن ٹُوٹ گئی اور وہ مر گیا کیونکہ وہ ایک ضعیف اور بھاری بھرکم آدمی تھا۔ اُس نے قاضی کی حیثیت سے چالیس سال تک اِسرائیل کی قیادت کی۔

۱۹ اُس کی بہو، فینحاس کی بیوی حاملہ تھی اور عنقریب جننے والی تھی۔ جب اُس نے یہ خبر سُنی کہ خدا کی ہیکل چھین لی گئی اور اُس کا سُسر اور خاوند مر گئے تو وہ دردِ زہ میں مبتلا ہو گئی اور بچّے کو جنم دیا۔ مگر وہ دردِ زہ سے اِس قدر نڈھال ہو گئی ۲۰ کہ قریبُ المرگ تھی۔ وہ عورتیں جو اُس کی تیمارداری کر رہی تھیں کہنے لگیں: مایوس نہ ہو۔ تیرے بیٹا ہُوا ہے۔ مگر اُس نے نہ تو جواب دیا، نہ توجّہ کی۔

۲۱ اور اُس نے یہ کہتے ہُوئے اُس لڑکے کا نام یکبود رکھا کہ خداوند کا صندوق چِھن جانے اور اُس کے سُسر اور خاوند کے انتقال کے باعث حشمت اِسرائیل سے جاتی رہی۔ ۲۲ اُس نے کہا کہ جلال اِسرائیل سے رخصت ہُوا کیونکہ خداوند کا صندوق چِھن گیا ہے۔

صندوق کا اشدود اور عقرون میں لے جایا جانا

۵ خداوند کا صندوق چھین لینے کے بعد فِلستی اُسے ابنِ عزر سے اشدود لے گئے ۲ اور اُسے دجون کے مندر میں لے جا کر دجون کے پاس رکھ دیا۔ ۳ اگلے دِن جب اشدود کے لوگ صبح کو اُٹھے تو دیکھا کہ دجون خداوند کے صندوق کے آگے مُنہ کے بل زمین پر گرا پڑا ہے! تب اُنہوں نے دجون کو اُٹھایا اور واپس اُس کی جگہ پر رکھ دیا۔ ۴ لیکن اگلی صبح جب وہ اُٹھے تو دجون خداوند کے صندوق کے آگے اوندھے مُنہ زمین پر گرا پڑا تھا! اُس کا سر اور بازو توڑ دیئے گئے تھے اور دہلیز پر پڑے ہُوئے تھے۔ صرف اُس کا دھڑ رہ گیا تھا۔ ۵ یہی وجہ ہے کہ آج بھی دجون کے پجاری اور دیگر لوگ جو اشدود میں دجون کے مندر میں آتے ہیں، دہلیز پر پاؤں نہیں رکھتے۔

۶ اور خداوند کا ہاتھ اشدود اور اُس کے گردونواح کے لوگوں پر بھاری تھا۔ اُس نے اُن پر تباہی نازل کر دی اور اُنہیں گلٹیوں کی تکلیف (طاعون) میں مبتلا کر دیا۔ ۷ اشدود کے لوگوں نے جب یہ حال دیکھا تو کہنے لگے کہ اِسرائیل کے دیوتا کا صندوق یہاں ہمارے پاس ہرگز نہیں رہنا چاہیے کیونکہ اُس کا ہاتھ ہم پر اور ہمارے دیوتا، دجون پر بھاری ہے۔ ۸ لہٰذا اُنہوں نے فِلستیوں کے تمام حاکموں کو بلا کر جمع کیا اور پُوچھا کہ ہم اِسرائیل کے دیوتا کے صندوق کا کیا کریں؟

اُنہوں نے جواب دیا کہ اِسرائیل کے دیوتا کا صندوق جات بِھجوا دو۔ لہٰذا اُنہوں نے اِسرائیل کے خدا کا صندوق وہاں منتقل کر دیا۔

۹ جب اُنہوں نے اُسے منتقل کر دیا تو خداوند کا ہاتھ اُس شہر کے خلاف اُٹھا اور وہاں بڑا خوف و ہراس پھیل گیا اور خداوند نے اُس شہر کے لوگوں کو چھوٹے سے بڑے تک گلٹیوں کی وبا میں مبتلا کر دیا۔ ۱۰ لہٰذا اُنہوں نے خدا کے صندوق کو عقرون بھیج دیا۔

اور جوں ہی خدا کا صندوق عقرون میں داخل ہُوا، عقرون کے لوگ چِلّانے لگے کہ وہ ہمیں اور ہمارے لوگوں کو مارنے کے لیے اِسرائیل کے دیوتا کا صندوق اِدھر لائے ہیں۔ ۱۱ پس اُنہوں نے فِلستیوں کے تمام سرداروں کو بلا کر جمع کیا اور کہا کہ اِسرائیل کے دیوتا کا صندوق یہاں سے ہٹا دو اور اُسے اُس کی اپنی جگہ پر واپس بِھجوا دو ورنہ اُس کی موجودگی ہمیں اور ہمارے لوگوں کو مار ڈالے گی۔ وجہ یہ تھی کہ مَوت نے شہر میں خوف و ہراس پھیلا دیا تھا اور خدا کا ہاتھ اُس شہر پر بہت بھاری تھا۔ ۱۲ جو لوگ مَوت سے بچ گئے تھے وہ گلٹیوں کے مرض میں مبتلا تھے۔ اور اُس شہر کی چیخ و پکار آسمان تک جا پہنچی۔

صندوق کا اِسرائیل کو لَوٹایا جانا

۶ جب خداوند کے صندوق کو فِلستیوں کے علاقہ میں سات مہینے ہو گئے [۲] تو فِلستیوں نے کاہنوں اور نجومیوں کو بلایا اور کہا کہ ہم خداوند کے اِس صندوق کا کیا کریں؟ ہمیں بتاؤ کہ اگر اِسے اِس کی جگہ واپس بھیجا جائے تو اِس کے ساتھ کچھ بھیجا جائے یا نہیں؟

[۳] اُنہوں نے جواب دیا کہ اگر تُم اِسرائیل کے خدا کے صندوق کو واپس بھیجنا چاہتے ہو تو اِسے خالی نہ بھیجنا بلکہ اُس کے ساتھ خطا کی قربانی کے طور پر ہرجانہ بھی ضرور بھیجنا۔ تب تُم شفا پاؤ گے اور اُسے جان بھی لو گے ورنہ اُس کا ہاتھ تُم پر بھاری رہے گا۔

[۴] فِلستیوں نے پُوچھا کہ خطا کی قربانی کے طور پر کیا ہرجانہ بھیجنا چاہیے؟

اُنہوں نے جواب دیا کہ فِلستی سرداروں کی تعداد کے مطابق سونے کی پانچ گِلٹیاں اور سونے کے پانچ چُوہے۔ کیونکہ تُم اور تمہارے سردار طاعون کے آزار میں مبتلا ہُوئے ہو [۵] لہٰذا تُم اُن گِلٹیوں اور اُن چُوہوں کی جو ملک کو ہلاک کر رہے ہیں مُورتیاں بناؤ اور اِسرائیل کے خدا کا احترام کرو۔ تب شاید وہ تُم، تمہارے دیوتاؤں اور تمہارے ملک پر سے اپنا دستِ غضب اُٹھا لے۔ [۶] تُم کیوں مِصریوں اور فرعون کی طرح اپنے دلوں کو سخت کرتے ہو؟ جب وہ اُن کے ساتھ سختی سے پیش آیا تو کیا اُنہوں نے اِسرائیلیوں کو مِصر سے باہر نہیں جانے دیا اور کیا وہ وہاں سے نکل نہیں گئے؟

[۷] اب تُم ایک نئی گاڑی تیّار رکھو اور اُس کے ساتھ دو گائیں ایسی لو جن کے بچھڑے دودھ پیتے ہوں اور جو کبھی جوتی نہ گئی ہوں اور اُنہیں گاڑی کھینچنے کے لیے گاڑی میں جوت دو۔ لیکن اُن کے بچھڑوں کو گھر لے جا کر باڑے میں بند کر دینا۔ [۸] اور خداوند کا صندوق لے کر اُس گاڑی پر چڑھانا اور سونے کی اُن اشیاء کو جنہیں تُم خطا کی قربانی یعنی ہرجانہ کے طور پر بھیج رہے ہو ایک صندوقچہ میں بند کر کے خداوند کے صندوق کے پاس رکھنا اور گاڑی کو روانہ کر دینا۔ [۹] مگر اِسے دیکھتے رہنا۔ اگر وہ بَیت شمس کی طرف اپنے علاقہ کو جائے تو سمجھ لینا کہ یہ بلائے عظیم خداوند ہی نے ہم پر نازل کی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے علاقہ کو نہ جائے تو ہم جان لیں گے کہ جس ہاتھ نے ہمیں مارا وہ خداوند کا ہاتھ نہیں تھا بلکہ ہمارے ساتھ یہ حادثہ اِتّفاقاً ہو گیا۔

[۱۰] لہٰذا اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور اُسی طرح کی دو گائیں لے کر اُنہیں گاڑی میں جوتا اور اُن کے بچھڑوں کو لے جا کر چھوٹے باڑے میں باندھا [۱۱] اور خداوند کے صندوق کو گاڑی پر چڑھایا اور اُس کے ہمراہ وہ صندوقچہ بھی رکھ دیا جس میں سونے کے چُوہے اور گِلٹیوں کی مُورتیاں بند تھیں۔ [۱۲] تب وہ گائیں راہ پر چلتی ہُوئی اور سارا راستہ ڈکراتی ہُوئی سیدھی بَیت شمس کی طرف گئیں اور دائیں طرف یا بائیں طرف نہ مُڑیں۔ اور فِلستیوں کے سردار بَیت شمس کی سرحد تک اُن کے پیچھے پیچھے گئے۔

[۱۳] اُس وقت بَیت شمس کے لوگ وادی میں اپنے گیہوں کی کٹائی کر رہے تھے اور جب اُنہوں نے نگاہ اُٹھا کر اُس صندوق کو دیکھا تو وہ اُسے دیکھتے ہی خُوشی منانے لگے۔ [۱۴] اور وہ گاڑی بَیت شمس کے یشوع کے کھیت پر پہنچی اور وہاں ایک بڑی چٹان کے پاس رُک گئی۔ تب اُن لوگوں نے اُس گاڑی کی لکڑی کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دی اور دونوں گائیں بطور سوختنی قربانی خداوند کے حُضور چڑھا دیں۔ [۱۵] اور لاویوں نے خداوند کے اُس صندوق کو اور اُس صندوقچہ کو جس میں سونے کی اشیاء تھیں لے کر اُنہیں اُس بڑی چٹان پر رکھ دیا۔ اُس دِن بَیت شمس کے لوگوں نے خداوند کے لیے سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور ذبیحے گزرانے۔ [۱۶] اور فِلستیوں کے پانچوں سردار یہ سارا ماجرا دیکھ کر اُسی دِن عقرون لَوٹ گئے۔

[۱۷] وہ سونے کی گِلٹیاں جو فِلستیوں نے خداوند کو خطا کی قربانی یعنی ہرجانہ کے طور پر بھیجیں یہ ہیں: اشدود، غزّہ، اسقلون، جات اور عقرون ہر ایک کے لیے ایک ایک [۱۸] اور سونے کے اُن چُوہوں کی تعداد اُتنی ہی تھی جتنی کہ اُن فِلستی قصبوں کی تھی جو اُن سرداروں کے ماتحت تھے۔ اُس میں اُن قلعہ بند قصبوں اور بغیر فصیل کے دیہات کی تعداد بھی شامل ہے جو اُس بڑی چٹان تک پھیلے ہُوئے تھے جس پر اُنہوں نے خداوند کے صندوق کو رکھا تھا۔ وہ چٹان آج تک یشوع بَیت شمسی کے کھیت میں موجود ہے اور اِس واقعہ کی شاہد ہے۔

[۱۹] لیکن خدا نے بَیت شمس کے کچھ لوگوں کو سخت سزا دی اور اُن میں سے ستّر کو مار ڈالا کیونکہ اُنہوں نے خداوند کے صندوق کے اندر جھانکا تھا۔ اور وہاں کے لوگوں نے خداوند کی اُس بھاری سزا کے باعث بڑا ماتم کیا۔ [۲۰] اور بَیت شمس کے لوگوں نے پُوچھا کہ کون خداوند کے حُضور اِس قُدّوس خدا کے حُضور کھڑا رہ سکتا ہے؟ یہاں سے صندوق کس طرف روانہ کیا جائے؟

[۲۱] تب اُنہوں نے قریت یعریم کے لوگوں کے پاس قاصد بھیج کر پیغام دیا کہ اُن فِلستیوں نے خداوند کا صندوق لَوٹا دیا ہے۔ لہٰذا تُم آؤ اور اُسے اپنے ہاں لے جاؤ۔

۷ تب قریت یعریم کے لوگوں نے آ کر خداوند کے اُس صندوق کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اُسے ابیناداب کے گھر جو پہاڑی پر ہے لے گئے اور اُس کے بیٹے الیعزر کی تقدیس کی کہ وہ خداوند کے صندوق کی نگہبانی کرے۔

سموئیل کا مصفاہ میں فلستیوں کو مغلوب کرنا

۲ وہ صندوق بیس سال کے طویل عرصہ تک قریت یعریم میں ہی رہا اور اِسرائیل کے سب لوگ نوحہ کرتے رہے اور خداوند کی بخشش کے طلبگار ہُوئے۔ ۳ اور سموئیل نے اِسرائیل کے سارے گھرانے سے کہا کہ اگر تُم اپنے سارے دل سے خداوند کی طرف رجوع کر رہے ہو تو پھر اجنبی دیوتاؤں اور عستارات کو اپنے درمیان سے دُور کر کے اپنے آپ کو خداوند کے سپرد کر دو اور اگر تُم صرف اُسی کی عبادت کرو گے تو وہ تمہیں فلستیوں کے ہاتھ سے چھڑائے گا۔ ۴ لہذا بنی اِسرائیل اپنے بعلیم اور عستارات کو چھوڑ کر فقط خداوند کی عبادت کرنے لگے۔

۵ پھر سموئیل نے کہا کہ تمام اِسرائیل کو مصفاہ میں جمع کرو اور میں خداوند سے تمہاری شفاعت کروں گا۔ ۶ اور جب وہ مصفاہ میں جمع ہُوئے تو اُنہوں نے کوئیں سے پانی بھر کر خداوند کے آگے اُنڈیلا اور اُس دِن اُنہوں نے روزہ رکھا اور وہاں اُنہوں نے اعتراف کیا کہ ہم نے خداوند کا گناہ کیا ہے۔ اور مصفاہ میں سموئیل، اِسرائیل کا قاضی تھا۔

۷ جب فلستیوں نے سُنا کہ بنی اِسرائیل مصفاہ میں جمع ہُوئے ہیں تو فلستیوں کے سردار اُن پر حملہ کرنے کی غرض سے بڑھے۔ جب اِسرائیلیوں نے یہ سُنا تو وہ فلستیوں کی وجہ سے دہشت زدہ ہو گئے۔ ۸ اور اُنہوں نے سموئیل سے کہا کہ ہمارے لیے خداوند، ہمارے خدا سے فریاد کرنا بند نہ کر تا کہ وہ ہمیں فلستیوں کے ہاتھ سے بچائے۔ ۹ تب سموئیل نے ایک دودھ پیتا برّہ لیا اور اُسے پُوری سوختنی قربانی کے طور پر خداوند کے حضور گزرانا اور اُس نے بنی اِسرائیل کی طرف سے خداوند سے فریاد کی اور خداوند نے اُس کی سُنی۔

۱۰ اور جب سموئیل سوختنی قربانی گزران رہا تھا تو فلستی نزدیک آ پہنچے تا کہ اِسرائیلیوں سے جنگ کریں۔ لیکن اُس دِن خداوند فلستیوں پر زور سے گرجا اور اُن میں ایسا خوف و ہراس پیدا کر دیا کہ اُنہوں نے اِسرائیلیوں کے ہاتھوں شکستِ فاش کھائی۔ ۱۱ اور اِسرائیل کے لوگوں نے بڑی پھرتی سے مصفاہ سے نکل کر فلستیوں کا تعاقب کیا اور بیت کر سے نیچے ایک مقام تک راستہ بھر اُن کا قتلِ عام کرتے چلے گئے۔

۱۲ تب سموئیل نے ایک پتھر لے کر اُسے مصفاہ اور شین کے درمیان نصب کر دیا اور اُس نے یہ کہہ کر اُس کا نام اَبن عزر (مدد کا پتھر) رکھا کہ اِتنی دُور تک خداوند نے ہماری مدد کی۔ ۱۳ لہذا فلستی مغلوب ہو گئے اور اُنہوں نے اِسرائیلی علاقہ پر پھر حملہ نہ کیا۔

اور سموئیل کے جیتے جی خداوند کا ہاتھ ہمیشہ فلستیوں کے خلاف رہا۔ ۱۴ اور عقرون سے جات تک کے قصبات جو فلستیوں نے اِسرائیل سے چھین لیے تھے، اُن پر پھر سے اِسرائیل کا قبضہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ اِسرائیل نے اپنے سارے علاقہ کو فلستیوں کے تسلّط سے چھڑا لیا اور بنی اِسرائیل اور اموریوں کے درمیان بھی صلح ہو گئی۔

۱۵ سموئیل زندگی بھر بنی اِسرائیل کی عدالت کرتا رہا۔ ۱۶ وہ سال بسال بیت ایل سے جلجال اور وہاں سے مصفاہ کو دورہ پر جاتا اور اُن تمام مقامات میں بنی اِسرائیل کی عدالت کرتا تھا۔ ۱۷ لیکن وہ ہمیشہ رامہ کو جہاں اُس کا گھر تھا، واپس چلا جاتا تھا اور وہاں بھی وہ بنی اِسرائیل کی عدالت کرتا تھا۔ وہیں اُس نے خداوند کے لیے ایک مذبح بنایا۔

بنی اِسرائیل کی ایک بادشاہ کے لیے درخواست

۸ جب سموئیل بُڈھا ہو گیا تو اُس نے اپنے بیٹوں کو بنی اِسرائیل کے لیے قاضی مقرّر کیا۔ ۲ اُس کے پہلوٹھے کا نام یوئیل تھا اور اُس کے دوسرے بیٹے کا نام ابیاہ تھا اور وہ بیرسبع میں قاضی تھے۔ ۳ لیکن اُس کے بیٹے اُس کے نقشِ قدم پر نہ چلے۔ وہ ناجائز نفع کمانے پر تُلے ہُوئے تھے، رشوت لیتے اور اِنصاف کا خُون کرتے تھے۔

۴ لہذا بنی اِسرائیل کے بزرگ جمع ہو کر رامہ میں سموئیل کے پاس آئے ۵ اور کہنے لگے کہ تُو بوڑھا ہے اور تیرے بیٹے تیری راہوں پر نہیں چلتے، اِس لیے تُو دیگر قوموں کی طرح ہم پر کسی کو بادشاہ مقرّر کر دے۔

۶ لیکن جب اُنہوں نے کہا کہ ہماری عدالت کرنے کے لیے ہمیں کوئی بادشاہ دے تو یہ بات سموئیل کو بڑی بری لگی۔ لہذا اُس نے خداوند سے دعا کی۔ ۷ اور خداوند نے کہا کہ جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں اُسے سُن۔ یہ تُو نہیں جسے اُنہوں نے ردّ کیا ہے بلکہ اُنہوں نے مجھے اپنے بادشاہ کے طور پر ردّ کیا ہے۔ ۸ جب میں اُنہیں مصر سے نکال کر لایا اُس دِن سے آج تک جس طرح وہ غیر

معبودوں کی عبادت کرنے کے لیے مجھے چھوڑ چکے ہیں ویسے ہی وہ تیرے ساتھ کر رہے ہیں۔ ۹ تُو اُن کی بات مان لے لیکن سنجیدگی سے اُنہیں خبردار کر دے اور بتا دے کہ وہ بادشاہ جو اُن پر حکمرانی کرے گا اُس کے طور طریقے کیا ہوں گے۔

۱۰ تب سموئیل نے اُن لوگوں کو جو اُس سے ایک بادشاہ مقرّر کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے خداوند کی سب باتیں کہہ سنائیں۔ ۱۱ اور یہ بھی کہا کہ تُم پر حکومت کرنے والا بادشاہ جو کچھ کرے گا وہ یہ ہے: وہ تمہارے بیٹوں کو لے کر اپنے رتھوں اور گھوڑوں کے لیے نوکر رکھے گا اور وہ اُس کے رتھوں کے آگے آگے دوڑیں گے۔ ۱۲ بعض کو وہ ہزار ہزار پر اور بعض کو پچاس پچاس پر سردار مقرّر کرے گا اور بعض کو اپنی زمین میں ہل چلانے اور اپنی فصل کاٹنے کے کام پر لگائے گا اور بعض کو دوسروں کو جنگ کے ہتھیار بنانے اور اپنے رتھوں کے لیے ساز و سامان تیّار کرنے کے لیے رکھّے گا۔ ۱۳ اور تمہاری بیٹیوں کو لے کر اُن سے عطر سازی کروائے گا، سالن تیّار کروائے گا اور روٹیاں پکوائے گا۔ ۱۴ وہ تمہارے بہترین کھیتوں اور تاکستانوں اور زیتون کے باغوں کو لے کر اپنے خدمت گاروں کو عطا کرے گا۔ ۱۵ اور تمہارے اناج اور تمہاری انگور کی فصل کا دسواں حِصّہ لے کر اپنے خادموں اور مصاحبوں کو دے گا۔ ۱۶ تمہارے نوکر چاکروں اور لونڈیوں اور تمہارے بہترین مویشیوں اور گدھوں کو اپنے استعمال کے لیے لے لے گا۔ ۱۷ وہ تمہاری بھیڑ بکریوں کا دسواں حِصّہ لے لے گا اور تُم خُود بھی اُس کے غلام بن کر رہ جاؤ گے۔ ۱۸ اور جب وہ دِن آئے گا تو تُم اُس بادشاہ سے جسے تُم نے چُنا ہوگا نجات پانے کے لیے فریاد کرو گے لیکن اُس دِن خداوند تمہاری نہ سُنے گا۔

۱۹ لیکن لوگوں نے سموئیل کی بات سُننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ نہیں ہم اپنے اوپر ایک بادشاہ چاہتے ہیں۔ ۲۰ تب ہم بھی اور سب قوموں کی مانند ہوں گے اور ہم پر حکومت کرنے، ہمارے آگے جانے اور ہماری لڑائیاں لڑنے کے لیے ہمارا بھی ایک بادشاہ ہوگا۔

۲۱ سموئیل نے لوگوں کی سب باتیں سُنیں اور اُنہیں خداوند کے حُضور دہرایا۔ ۲۲ خداوند نے جواب دیا کہ اُن کی بات مان لے اور اُن کے لیے ایک بادشاہ مقرّر کر دے۔

تب سموئیل نے بنی اِسرائیل کے لوگوں کو اپنے اپنے قصبے کو چلے جانے کا حکم دیا۔

سموئیل کا ساؤل کو مسح کرنا

۹ وہاں بن یمین کے گھرانے کا ایک آدمی تھا جس کا نام قیس بن ابی ایل بن صرور بن بکورت بن افیح تھا۔ وہ بن یمینی ہونے کے ساتھ ساتھ صاحبِ حیثیت بھی تھا۔ ۲ اُس کا ایک جوان اور خُوبصورت بیٹا تھا جس کا نام ساؤل تھا اور جس کا بنی اسرائیل میں کوئی ثانی نہ تھا۔ وہ اتنا قدآور تھا کہ دیگر لوگوں میں سے ہر کوئی اُس کے کندھے تک آتا تھا۔

۳ ساؤل کے باپ قیس کے گدھے کھو گئے۔ سو قیس نے اپنے بیٹے ساؤل سے کہا کہ ایک نوکر کو ساتھ لے کر جا اور گدھوں کو ڈھونڈ۔ ۴ لہٰذا وہ افرائیم کے پہاڑی علاقہ اور سلیسہ کے اِردگرد کے خطّہ میں اُنہیں ڈھونڈتا پھرا لیکن وہ کہیں نہ ملے۔ تب وہ اور آگے سعلیم کے علاقہ میں گئے لیکن گدھے وہاں بھی نہ تھے۔ تب وہ بن یمین کے علاقہ میں داخل ہو کر گھومے پھرے لیکن اُنہیں وہاں بھی نہ پایا۔

۵ اور جب وہ صُوف کے ضلع میں پہنچے تو ساؤل اپنے نوکر سے جو اُس کے ساتھ تھا کہنے لگا: آ، واپس چلیں ورنہ میرا باپ گدھوں کی فکر چھوڑ کر ہماری فکر میں مبتلا ہو جائے گا۔

۶ لیکن نوکر نے جواب دیا کہ دیکھ! اِس قصبہ میں ایک مردِ خدا ہے جس کا بڑا احترام کیا جاتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے وہ ضرور پُورا ہوتا ہے۔ آ، اب وہاں چلیں۔ شاید وہ ہمیں بتا سکے کہ ہم کس طرف جائیں۔

۷ ساؤل نے اپنے نوکر سے کہا کہ اگر ہم جائیں بھی تو اُس آدمی کو کیا دے سکیں گے؟ وہ کھانا جو ہمارے توشہ دان میں ہے خراب ہو چکا ہے۔ ہمارے پاس اُس مردِ خدا کو پیش کرنے کے لیے کوئی تحفہ نہیں۔ ہمارے پاس ہے کیا؟

۸ اُس نوکر نے جواب میں کہا کہ دیکھ! میرے پاس پاؤ بھر مِثقال چاندی ہے جسے میں اُس مردِ خدا کو دے دوں گا تاکہ وہ ہمیں بتائے کہ ہم کس طرف جائیں۔ ۹ (پچھلے زمانہ میں اِسرائیل میں دستور تھا کہ جب بھی کوئی خداوند سے کچھ پُوچھنے جاتا تو وہ کہتا تھا کہ آؤ کسی غیب بین کے پاس چلیں کیونکہ جسے آج کل نبی کہتے ہیں پہلے وہ غیب بین کہلاتا تھا)۔

۱۰ تب ساؤل نے اپنے نوکر سے کہا کہ ٹھیک ہے۔ آ، چلیں۔ لہٰذا وہ اُس قصبہ کی طرف جہاں وہ مردِ خدا تھا روانہ ہو گئے۔

۱۱ اور جب وہ اُس قصبہ کی طرف پہاڑی پر چڑھ رہے تھے تو اُنہوں نے دیکھا کہ قصبہ کی کچھ لڑکیاں باہر پانی بھرنے آ رہی

ہیں۔ وہ اُن کے پاس جا کر پُوچھنے لگے کہ کیا وہ غیب بین یہاں ہے؟

[۱۲] اُنہوں نے جواب دیا کہ ہاں، وہ یہیں ہے۔ دیکھو، وہ تمہارے سامنے ہی ہے۔ جلدی کرو، وہ آج ہی ہمارے قصبہ میں آیا ہے کیونکہ آج اونچے مقام پر لوگوں کی طرف سے قربانی چڑھائی جاتی ہے۔ [۱۳] اور جوں ہی تُم قصبے میں داخل ہوتو اُس سے پہلے کہ وہ اونچے مقام پر کھانا کھانے کے لیے جائے تُم اُس سے مل سکوگے۔ لوگ اُس کے آنے تک کھانا نہیں کھائیں گے کیونکہ اُس کا قربانی کو برکت دینا ضروری ہے۔ اُس کے بعد بلائے ہُوئے مہمان کھائیں گے۔ اب جاؤ، یہی وقت ہے کہ تُم اُس سے مل سکوگے۔

[۱۴] وہ اُس قصبہ کی طرف بڑھے اور جب وہ اُس میں داخل ہورہے تھے تو سموئیلؔ اُس بلند مقام کو جانے کے لیے اُن کی طرف آرہا تھا۔

[۱۵] اور ساؤلؔ کے آنے سے ایک دِن پیشتر ہی خداوند نے سموئیلؔ کو آگاہ کر دیا تھا کہ [۱۶] کل تقریباً اِسی وقت میں بِن یمینؔ کی سرزمین سے ایک آدمی کو تیرے پاس بھیجوں گا۔ اُسے میری قوم اِسرائیل پر حکمرانی کرنے کے لیے مسح کرنا۔ وہ میرے لوگوں کو فِلستیوں کے ہاتھ سے چھڑائے گا۔ میں نے اپنے لوگوں پر نظر کی ہے کیونکہ اُن کی فریاد مجھ تک پہنچی ہے۔

[۱۷] لہٰذا جب سموئیلؔ نے ساؤلؔ کو دیکھا تو خداوند نے اُسے کہا کہ یہی وہ آدمی ہے جس کی بابت میں نے تجھے بتایا تھا۔ یہی میرے لوگوں پر حکومت کرے گا۔

[۱۸] اور ساؤلؔ نے پھاٹک پر سموئیلؔ کے پاس جا کر پُوچھا کہ کیا تُو مہربانی کر کے مجھے بتائے گا کہ غیب بین کا گھر کہاں ہے؟

[۱۹] سموئیلؔ نے جواب دیا کہ میں ہی وہ غیب بین ہُوں۔ میرے آگے آگے اونچے مقام کو چل کیونکہ آج تُو میرے ساتھ کھانا کھائے گا اور صبح کو میں تجھے رخصت کروں گا اور جو کچھ تیرے دل میں ہے سب تجھے بتا دوں گا۔ [۲۰] اور تیرے گدھے جن کو کھوئے ہُوئے تین دِن ہوگئے ہیں اُن کی بابت فکر نہ کر کیونکہ وہ مل گئے ہیں۔ اور اگر بنی اِسرائیل کو تیری اور تیرے آبائی گھرانے کی تمنّا نہیں تو پھر کس کی تمنّا ہے؟

[۲۱] ساؤلؔ نے جواب دیا کہ کیا میں ایک بِن یمینی یعنی اِسرائیل کے سب سے چھوٹے قبیلہ سے نہیں ہُوں؟ اور کیا میرا خاندان بِن یمینؔ کے قبیلہ کے کل خاندانوں میں سب سے چھوٹا نہیں؟ پھر تُو مجھ سے ایسی بات کیوں کہتا ہے؟

[۲۲] تب سموئیلؔ نے ساؤلؔ اور اُس کے نوکر کو مہمان خانہ میں لاکر سب مہمانوں سے آگے جو کوئی تیس آدمی تھے ایک مخصوص جگہ بٹھایا۔ [۲۳] اور سموئیلؔ نے باورچی سے کہا کہ گوشت کا وہ ٹکڑا لا جو میں نے تجھے دیا تھا اور کہا تھا کہ اُسے الگ رکھ چھوڑنا۔

[۲۴] لہٰذا باورچی نے وہ ٹانگ اور جو کچھ اُس پر تھا اُٹھا کر ساؤلؔ کے سامنے رکھ دی۔ تب سموئیلؔ نے کہا کہ یہ اُس وقت سے تیرے ہی واسطے رکھی ہُوئی تھی جب میں نے مہمانوں کی ضیافت کرنے کی بات کہی تھی۔ اِسے کھا! لہٰذا اُس دِن ساؤلؔ نے سموئیلؔ کے ساتھ کھانا کھایا۔

[۲۵] اور اُونچے مقام سے قصبہ میں آنے کے بعد سموئیلؔ نے اپنے گھر کی چھت پر ساؤلؔ سے باتیں کیں۔ [۲۶] اگلے دِن کی صبح کو بیدار ہوتے ہی سموئیلؔ نے ساؤلؔ کو پھر گھر کی چھت پر بلایا اور کہا کہ تیّار ہو جا تاکہ میں تجھے رخصت کروں۔ اور جب ساؤلؔ تیّار ہوگیا تو وہ اور سموئیلؔ اِکٹھے باہر نکلے۔ [۲۷] اور جب وہ قصبہ سے باہر نکل رہے تھے تو سموئیلؔ نے ساؤلؔ سے کہا کہ اپنے نوکر کو حکم دے کہ وہ آگے چلا جائے لیکن تُو ابھی یہاں ٹھہرا رہ کیونکہ میں تجھے خدا کی طرف سے ایک پیغام دینا چاہتا ہُوں۔

۱۰ تب سموئیلؔ نے تیل کی کُپّی لی اور اُسے ساؤلؔ کے سر پر اُنڈیلا اور اُسے چُوم کر کہنے لگا کہ کیا یہ حقیقت نہیں کہ خداوند نے تجھے اپنی میراث یعنی بنی اِسرائیل کا بادشاہ ہونے کے لیے مسح کیا ہے؟ [۲] جب تُو آج میرے پاس سے چلا جائے گا تو راخِلؔ کے مقبرہ کے قریب بِن یمینؔ کے علاقہ میں ضِلضَحؔ کے مقام پر دو آدمی تجھ سے ملیں گے اور کہیں گے کہ وہ گدھے جنہیں تُو ڈھونڈنے گیا تھا مل گئے ہیں۔ اب تیرے باپ نے اُن کے بارے میں فکر کرنا چھوڑ دیا ہے اور وہ تیرے لیے فکرمند ہے اور کہتا ہے کہ میں اپنے بیٹے کے لیے کیا کروں؟

[۳] پھر وہاں سے آگے بڑھ کر جب تُو تبور کے بڑے درخت کے پاس پہنچے گا تو وہاں تجھے تین آدمی ملیں گے جو بیت ایلؔ یعنی خدا کے گھر کی زیارت کے لیے جارہے ہوں گے۔ ایک بکری کے تین بچّے، دوسرا تین روٹیاں اور تیسرا مَے کا ایک مشکیزہ اُٹھائے ہوگا۔ [۴] وہ تجھے سلام کریں گے اور دو روٹیاں پیش کریں گے جنہیں تُو قبول کرلینا۔

[۵] اور اُس کے بعد تُو خدا کے پہاڑ تک پہنچ جائے گا جہاں فِلستیوں کی ایک چوکی ہے۔ جب تُو اُس قصبہ میں داخل ہوگا تو

تجھے نبیوں کا ایک جلوس بلند مقام سے نیچے آتا ہُوا ملے گا جن کے آگے ستار، دف، بانسری اور بربط بجائے جا رہے ہوں گے اور وہ نبوّت کر رہے ہوں گے۔ ۶ تب خداوند کی روح تجھ پر شِدّت سے نازل ہوگی اور تُو بھی اُن کے ساتھ نبوّت کرنے لگے گا اور بالکل بدل جائے گا۔ ۷ جب ایک دفعہ یہ نشانات پُورے ہو جائیں تب جو کچھ تجھے پیش آئے اُسے انجام دینا کیونکہ خدا تیرے ساتھ ہے۔
۸ تُو مجھ سے پیشتر جلجال چلا جا اور میں سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں گزراننے یقیناً تیرے پاس آؤں گا۔ لیکن جب تک میں تیرے پاس آ کر تجھے بتا نہ دوں کہ تجھے کیا کرنا ہے، تُو سات دِن تک ضرور میرا انتظار کرنا۔

ساؤل کا بادشاہ بنایا جانا

۹ اور جوں ہی ساؤل نے سموئیل سے رخصت ہونے کے لیے پیٹھ پھیری، خدا نے ساؤل کا دل تبدیل کر دیا۔ اور یہ تمام نشانیاں اُس دِن پُوری ہوگئیں۔ ۱۰ اور پھر وہ جِبعہ یعنی خدا کے پہاڑ تک پہنچ گیا۔ وہاں اُسے نبیوں کا ایک جلوس ملا اور خدا کی رُوح بڑی شِدّت سے اُس پر نازل ہُوئی اور وہ بھی اُن کے ہمراہ نبوّت کرنے لگا۔ ۱۱ اور جب اُس کے پرانے جان پہچان والوں نے اُسے نبیوں کے ہمراہ نبوّت کرتے دیکھا تو وہ ایک دوسرے سے پُوچھنے لگے کہ قِیس کے بیٹے کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا ساؤل بھی نبیوں میں شامل ہے؟
۱۲ اور وہاں کے ایک آدمی نے جواب دیا کہ اُن کے بزرگوں کا تو ہمیں پتا ہے۔ تب ہی سے یہ مثل چلی کہ کیا ساؤل بھی نبیوں میں سے ہے؟ ۱۳ اور جب ساؤل نبوّت کر چکا تو وہ اُونچے مقام کی طرف روانہ ہوگیا۔
۱۴ وہاں ساؤل کے چچا نے اُس سے اور اُس کے نوکر سے پُوچھا کہ تُم کہاں تھے؟
اُس نے جواب دیا کہ گدھوں کو ڈھونڈ رہے تھے۔ لیکن جب ہم نے دیکھا کہ وہ نہیں ملتے تو ہم سموئیل کے پاس گئے۔
۱۵ ساؤل کے چچا نے کہا کہ مجھے بتاؤ کہ سموئیل نے کیا کچھ کہا۔ ۱۶ ساؤل نے جواب دیا کہ اُس نے ہمیں یقین دلایا کہ گدھے مل گئے ہیں۔ لیکن اپنے چچا کو یہ نہیں بتایا کہ سموئیل نے اُس کے بادشاہ بنائے جانے کے بارے میں کیا کہا تھا۔
۱۷ اور سموئیل نے اسرائیل کے لوگوں کو مِصفاہ میں خداوند کے حُضور میں طلب کیا۔ ۱۸ اور اُنہیں کہا کہ خداوند اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں بنی اِسرائیل کو مِصر سے نکال کر لایا اور میں نے تمہیں مِصریوں اور دوسرے تمام بادشاہوں کے ظلم وستم سے رہائی بخشی۔ ۱۹ لیکن تُم نے اب اپنے خدا کو جو تمہیں تمام آفتوں اور تکلیفوں سے بچاتا ہے، رَدّ کر دیا اور اُس سے اصرار کیا کہ ہم پر بادشاہ مقرّر کر۔ لہٰذا اب تُم اپنے اپنے قبیلوں اور خاندانوں کے مطابق گروہ بناؤ اور اپنے آپ کو خداوند کے حُضور میں پیش کرو۔
۲۰ جب سموئیل اِسرائیل کے سب قبیلوں کو نزدیک لایا تو قرعہ بِن یمین کے قبیلہ کے نام کا نکلا۔ ۲۱ پھر وہ بِن یمین کے قبیلہ کو اُن کے گھرانوں کے لحاظ سے آگے لایا اور قرعہ مطری کے گھرانے کے نام کا نکلا اور پھر آخر میں ساؤل بِن قِیس کا نام نکلا۔ لیکن جب اُنہوں نے اُسے ڈھونڈا تو وہ نہ ملا۔ ۲۲ لہٰذا اُنہوں نے خداوند سے پھر پُوچھا کہ کیا وہ آدمی اِس وقت یہاں موجود ہے کہ نہیں؟
اور خداوند نے کہا: ہاں، وہ اسباب کے پیچھے چھپا ہُوا ہے۔
۲۳ تب وہ دوڑے اور اُسے وہاں سے باہر لائے۔ اُس کا قد اتنا لمبا تھا کہ جب وہ لوگوں کے درمیان کھڑا ہُوا تو وہ اُس کے کندھے تک آتے تھے۔ ۲۴ تب سموئیل نے سارے لوگوں سے کہا کہ کیا تُم اُس آدمی کو دیکھتے ہو جسے خداوند نے چُنا ہے؟ سارے آدمیوں میں کوئی بھی اُس کی مانند نہیں ہے۔
تب لوگ نعرے مارنے لگے کہ ہمارا بادشاہ زندہ باد۔
۲۵ پھر سموئیل نے لوگوں کو بادشاہ کے طور طریقے بتائے اور اُس نے اُنہیں لکھ کر خداوند کے حُضور میں حفاظت سے رکھ دیا۔ اُس کے بعد سموئیل نے اُن لوگوں کو اجازت دی کہ سب اپنے اپنے گھر چلے جائیں۔
۲۶ اور ساؤل بھی اُن بہادر مردوں کے ہمراہ جن کے دلوں پر خدا نے اثر کیا تھا، جِبعہ میں اپنے گھر چلا گیا۔ ۲۷ لیکن بعض شر پسندوں نے کہا کہ یہ شخص ہمیں کیسے بچا سکتا ہے؟ اُنہوں نے اُسے حقیر جانا اور اُس کے لیے کوئی نذرانہ نہ لائے۔ لیکن ساؤل خاموش رہا۔

ساؤل کا یبیس کو بچانا

۱۱ تب ناحس عمّونی نے چڑھائی کر کے یبیس جلعاد کا محاصرہ کر لیا اور یبیس کے تمام لوگوں نے اُس سے کہا کہ ہمارے ساتھ معاہدہ کر لے اور ہم تیری رعایا میں شامل ہو جائیں گے۔
۲ لیکن ناحس عمّونی نے جواب دیا کہ میری ایک شرط ہے کہ تُم میں سے ہر ایک کی دائیں آنکھ نکال ڈالی جائے۔ اِس طرح سارے اِسرائیل کو ذلیل کرنے کے بعد ہی میں تُم سے معاہدہ

کروں گا۔

۳ تب یبیس کے بزرگوں نے اسے کہا کہ ہمیں سات دِن کی مہلت دے تا کہ ہم اِسرائیل کے طول و عرض میں قاصد بھیج سکیں۔ اگر ہمیں کوئی بچانے نہ آیا تو ہم اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیں گے۔

۴ جب وہ قاصد ساؤل کے جِبعہ میں آئے اور لوگوں کو اُن شرائط کی اطلاع دی تو وہ سب چلّا چلّا کر رونے لگے۔ ۵ عین اُس وقت ساؤل اپنے بَیلوں کے پیچھے کھیتوں سے واپس آ رہا تھا۔ اُس نے پُوچھا کہ اِن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کیوں رو رہے ہیں؟ تب اُنہوں نے یبیس کے لوگوں کی باتیں اُس کے سامنے دہرائیں۔

۶ جب ساؤل نے اُن کی باتیں سُنیں تو خدا کی رُوح اُس پر بڑی شِدّت سے نازل ہُوئی اور وہ غُصّہ سے آگ بگولا ہو گیا۔ ۷ اُس نے ایک جوڑی بَیل لیئے اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کیے اور پھر اُن ٹکڑوں کو قاصِدوں کے ہاتھ اِس اعلان کے ساتھ اِسرائیل کے سب حِصّوں میں بھیج دیا کہ جو کوئی ساؤل اور سموئیل کی پیروی نہیں کرے گا اُس کے بَیلوں کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔ تب لوگوں پر خداوند کا خوف چھا گیا اور وہ ایک تن ہو کر آئے۔ ۸ جب ساؤل نے بزق میں اُنہیں جمع کر کے گنا تو اِسرائیل کے مرد تعداد میں تین لاکھ اور یہوداہ کے مرد تعداد میں تیس ہزار تھے۔

۹ اور اُنہوں نے اُن قاصِدوں کو جو آئے تھے بتایا کہ یبیس جلعاد کے لوگوں کو کہنا کہ کل دھوپ تیز ہونے تک تمہیں بچا لیا جائے گا۔ جب قاصِدوں نے جا کر یبیس کے لوگوں کو یہ اِطّلاع دی تو وہ مارے خُوشی کے پھول گئے ۱۰ اور اُنہوں نے عمّونیوں سے کہا کہ کل ہم اپنے آپ کو تمہارے حوالے کر دیں گے، تب جو کچھ تمہیں اچھا لگے ہمارے ساتھ کرنا۔

۱۱ اگلے دِن صبح کو ساؤل نے اپنے آدمیوں کو تین گروہوں میں تقسیم کیا اور وہ رات کے آخری پہر کے دوران عمّونیوں کی لشکرگاہ میں گُھس گئے اور دھوپ چڑھنے تک اُن کو قتل کرتے رہے اور جو بچ نکلے وہ ایسے تِتّر بِتّر ہُوئے کہ دو آدمی بھی کہیں ایک ساتھ نہ رہے۔

ساؤل بطور بادشاہ

۱۲ تب لوگوں نے سموئیل سے کہا کہ وہ کون تھے جنہوں نے کہا تھا کہ کیا ساؤل ہم پر حکمرانی کرے گا؟ اُن آدمیوں کو ہمارے پاس لاؤ ہم اُنہیں مَوت کے گھاٹ اُتار دیں گے۔

۱۳ لیکن ساؤل نے کہا کہ آج کوئی ہرگز نہیں مارا جائے گا کیونکہ آج کے دِن خداوند نے اِسرائیل کو بچایا ہے۔

۱۴ تب سموئیل نے لوگوں سے کہا کہ آؤ، ہم جلجال چلیں اور وہاں بادشاہی کی نئے سرے سے توثیق کریں۔ ۱۵ لہٰذا تمام لوگ جلجال کو گئے اور وہاں خداوند کی حُضوری میں اُنہوں نے ساؤل کے مستقل طور پر بادشاہ بنائے جانے کا اعلان کیا۔ پھر اُنہوں نے وہاں خداوند کے آگے سلامتی کے ذبیحے گزرانے اور ساؤل اور تمام اِسرائیلیوں نے بڑا جشن منایا۔

سموئیل کی الوداعی تقریر

۱۲ تب سموئیل نے سب اِسرائیلیوں سے کہا کہ دیکھو، میں نے تمہاری بات مان لی اور اب ایک بادشاہ تُم پر مقرّر کر دیا ہے۔ ۲ اور اب قیادت کے لیے تمہارے پاس ایک بادشاہ ہے۔ رہی میری بات سو میں تو بوڑھا ہُوں اور میرے سر کے بال سفید ہو گئے ہیں اور میرے بیٹے یہاں تمہارے ساتھ ہیں۔ میں اپنی جوانی سے لے کر اِس دِن تک تمہارا قائد رہا ہُوں۔ ۳ میں یہاں تمہارے سامنے کھڑا ہُوں۔ سو تُم خداوند اور اُس کے ممسوح کے آگے میرے مُنہ پر بتاؤ کہ میں نے کسی کا بَیل یا کسی کا گدھا لیا ہے؟ میں نے کس کو دھوکا دیا؟ کس پر ظلم کیا؟ اپنی آنکھیں بند کرنے کے لیے کس کے ہاتھ سے میں نے رشوت لی؟ اگر میں نے کوئی ایسی بات کی ہے تو بتاؤ میں اُس کی تلافی کروں گا۔

۴ اُنہوں نے جواب دیا کہ تُو نے نہ تو ہم سے دغابازی کی اور نہ ہی ہم پر ظلم کیا۔ نہ ہی تُو نے کسی کے ہاتھ سے ناحق کوئی چیز لی۔

۵ تب سموئیل نے اُن سے کہا کہ خداوند تمہارا گواہ ہے اور ساؤل اُس کا ممسوح بھی آج کے دِن گواہ ہے کہ میرے پاس تمہارا کچھ نہیں نکلا۔

اُنہوں نے کہا کہ وہ گواہ ہے۔

۶ پھر سموئیل نے لوگوں سے کہا کہ یہ خداوند ہی ہے جس نے مُوسیٰ اور ہارون کو مقرّر کیا اور جو تمہارے آباؤاجداد کو مُلکِ مِصر سے نکال کر لے آیا۔ ۷ لہٰذا اب یہیں کھڑے رہو تا کہ میں تمہارے روبرو اُن تمام نیک کاموں کی شہادت دوں جو خداوند نے تمہارے اور تمہارے باپ دادا کے لیے انجام دیے۔

۸ یعقوب کے مِصر میں داخل ہونے کے بعد تمہارے باپ دادا مدد کے لیے چلّائے اور خداوند نے مُوسیٰ اور ہارون کو بھیجا جو تمہارے باپ دادا کو مِصر سے نکال کر لے آئے اور اُنہیں اِس جگہ بسایا۔

۹ لیکن وہ خداوند اپنے خدا کو بھول گئے۔ لہٰذا اُس نے اُنہیں حصُور کی فوج کے سپہ سالار سیسرا کے ہاتھ اور فلستیوں کے ہاتھ اور

شاہِ موآب کے ہاتھ جو اُن کے خلاف لڑا بیچ ڈالا۔ [10] تب اُنہوں نے خداوند سے فریاد کی اور کہا کہ ہم نے گناہ کیا ہے کیونکہ ہم نے خداوند کو چھوڑ دیا اور ہم بعلیم اور عستارات کی پرستش کرنے لگے۔ لیکن اب ہمیں ہمارے دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑا اور ہم پھر سے تیری پرستش کرنے لگیں گے۔ [11] تب خداوند نے یربعل (جدعون)، برق، اِفتاح (سمسون) اور سموئیل کو بھیجا اور تمہیں تمہارے دشمنوں کے ہاتھ سے جو تمہیں گھیرے ہُوئے تھے چھڑایا اور تم چین سے رہنے لگے۔

[12] لیکن جب تم نے دیکھا کہ بنی عمون کا بادشاہ ناحس تم پر چڑھائی کر رہا ہے تو تم نے مجھ سے کہا کہ ہم اپنے اوپر حکومت کرنے کے لیے کوئی بادشاہ چاہتے ہیں حالانکہ خداوند تمہارا خدا تمہارا بادشاہ تھا۔ [13] سو اب اُس بادشاہ کو دیکھو جسے تم نے چُن لیا ہے اور جس کے لیے تم نے درخواست کی تھی۔ دیکھو خداوند نے تم پر بادشاہ مقرّر کر دیا ہے۔ [14] اگر تم خداوند سے ڈرتے اُس کی پرستش کرتے رہو اور اُس کی فرماں برداری کرو اُس کے حکموں سے سرکشی نہ کرو اور تم اور وہ بادشاہ جو تم پر حکمرانی کرے خداوند اپنے خدا کی پیروی کرتے رہو تو ٹھیک! [15] لیکن اگر تم خداوند کی فرماں برداری نہ کرو بلکہ اُس کے حکموں سے سرکشی کرو تو خداوند کا ہاتھ تمہارے خلاف ہوگا جیسے کہ تمہارے باپ دادا کے خلاف تھا۔

[16] لہٰذا اب خاموش کھڑے رہو اور اُس عظیم کام کو دیکھو جسے خداوند تمہاری آنکھوں کے سامنے کرنے والا ہے۔ [17] کیا اب گیہوں کی فصل کی کٹائی کے دِن نہیں؟ میں خداوند سے عرض کروں گا کہ بادل گرجے اور مینہ برسے اور تم جان لو گے اور دیکھ بھی لو گے کہ خداوند کے ہوتے ہُوئے تم نے اپنے لیے ایک بادشاہ مانگ کر کتنی بڑی غلطی کی۔

[18] پھر سموئیل نے خداوند سے دعا کی اور اُسی دِن خداوند کے حکم سے بادل گرجے اور مینہ برسنے لگا۔ اور خداوند اور سموئیل کی عظمت دیکھ کر سب لوگوں پر دہشت طاری ہوگئی۔

[19] تب سب لوگوں نے سموئیل سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے بندوں کے لیے دعا کر تاکہ ہم ہلاک نہ ہوں کیونکہ ہم نے اپنے لیے ایک بادشاہ مانگ کر اپنے تمام گناہوں میں ایک اور گناہ کا اضافہ کر لیا۔

[20] سموئیل نے جواب دیا کہ خوف نہ کرو۔ یہ گناہ تو تم کر ہی چکے ہو۔ اب خداوند کی پیروی سے کنارہ کشی نہ کرو بلکہ اپنے سارے دل سے اُس کی پرستش کرو۔ [21] باطل بُتوں کی طرف مائل نہ ہو۔ وہ تمہارا کوئی بھلا نہیں کر سکتے اور نہ ہی تمہیں بچا سکتے ہیں کیونکہ وہ بیکار ہیں۔ [22] اور خداوند اپنے عظیم نام کی خاطر اپنے لوگوں کو ترک نہیں کرے گا کیونکہ اُسے یہی پسند آیا کہ تمہیں اپنی قوم بنائے۔ [23] جہاں تک میرا تعلّق ہے خدا نہ کرے کہ میں بھی خدا کا گنہگار ہو کر تمہارے لیے دعا کرنے سے باز رہوں۔ میں تو تمہیں وہی راہ بتاؤں گا جو اچھی اور صحیح ہے۔ [24] اور چاہتا ہُوں کہ تم خداوند سے ڈرو اور اپنے سارے دل سے اور سچّائی سے اُس کی عبادت کرتے رہو۔ ذرا سوچو کہ اُس نے تمہارے لیے کتنے بڑے کام کیے ہیں۔ [25] لیکن اگر تم بدی کرتے رہو گے تو تم اور تمہارا بادشاہ دونوں نابود کر دیے جاؤ گے۔

سموئیل کا ساؤل کو ڈانٹنا

۱۳ ساؤل تیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے اِسرائیل پر بیالیس سال تک حکمرانی کی۔ [2] ابھی اُسے بادشاہ بنے دو سال ہی ہُوئے تھے کہ اُس نے بنی اِسرائیل میں سے تین ہزار مرد چُن لیے۔ اُن میں سے دو ہزار اُس کے ساتھ مِکماس میں اور بَیت ایل کے پہاڑی علاقہ میں تھے اور ایک ہزار یونتن کے ساتھ جِبعہ میں بن یمین کے علاقہ میں تھے۔ باقی لوگوں کو اُس نے اپنے اپنے گھر بھیج دیا۔

[3] اور یونتن نے جِبعہ میں فِلستیوں کی سرحدی چوکی پر حملہ کر دیا اور فلستیوں کو بھی خبر ہوگئی۔ اور ساؤل نے ملک کے ہر حصّہ میں نرسنگا پھنکوا کر منادی کرا دی تاکہ عبرانی لوگ بھی سُن لیں۔ [4] پس تمام اِسرائیل نے اُس خبر کو سُنا کہ ساؤل نے فِلستیوں کی سرحدی چوکی پر حملہ کر دیا ہے۔ اور اِسرائیل فِلستیوں کے لیے دردِ سر بن گیا ہے۔ لہٰذا سب لوگ ساؤل کے ساتھ شامل ہونے کے لیے جلجال میں جمع ہوگئے۔

[5] اور فلستی تین ہزار رتھوں، چھ ہزار رتھ بانوں اور سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند کثیر فوجی سپاہیوں کے ہمراہ اِسرائیل کے ساتھ لڑنے کے لیے جمع ہوئے۔ اُنہوں نے پیش قدمی کر کے بَیت آون کے مشرق میں مِکماس میں پڑاؤ کیا۔ [6] جب اِسرائیل کے آدمیوں نے دیکھا کہ صورتِ حال تشویشناک ہے اور اُن کی فوج پر دباؤ بڑھ رہا ہے تو وہ غاروں، گنجان جھاڑیوں، چٹانوں، گڑھوں اور حَوضوں میں جا چھپے۔ [7] اور بعض عبرانی دریائے یردن پار کر کے جدّ اور جلعاد کے علاقہ میں داخل ہوگئے۔

لیکن ساؤل جلجال ہی میں رہا اور اُس کے ساتھ سارے فوجی ڈر کے مارے کانپ رہے تھے۔ [8] اُس نے سات دِن سموئیل

کے مقرّرہ وقت کے مطابق انتظار کیا لیکن جب سموئیلؔ جِلجالؔ نہ آیا تو ساؤلؔ کے آدمی منتشر ہونے لگے۔ ۹ لہٰذا اُس نے کہا کہ سوختنی قربانی اور سلامتی کی قربانیاں میرے پاس لاؤ۔ ۱۰ جب وہ اُن قربانیوں کو گزران چُکا تو سموئیلؔ آ پہنچا اور ساؤلؔ آداب بجالانے کے لیے اُس کے استقبال کو نکلا۔

۱۱ سموئیلؔ نے پُوچھا کہ تُو نے کیا کیا ہے؟ ساؤلؔ نے جواب دیا کہ جب میں نے دیکھا کہ فوجی جوان مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں اور تُو مقرّرہ وقت پر نہیں آیا اور فِلستی مِکماسؔ میں اکٹھے ہو رہے ہیں ۱۲ میں نے سوچا کہ اب فِلستی جِلجالؔ میں مجھ پر آ پڑیں گے اور میں نے خداوند کی کرم فرمائی کے لیے دعا بھی نہیں کی ہے تو میں سوختنی قربانی کرنے پر مجبور ہو گیا۔

۱۳ سموئیلؔ نے کہا کہ تُو نے بیوقوفی سے کام لیا ہے اور اُس حکم کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھے دیا تھا نہیں مانا۔ اگر مانا ہوتا تو وہ تیری بادشاہی اِسرائیل پر ہمیشہ قائم رکھتا۔ ۱۴ لیکن اب تیری بادشاہی قائم نہ رہے گی۔ خداوند نے اپنا دلپسند آدمی ڈھونڈ کر اُسے اپنے لوگوں کا قائد مقرّر کر دیا ہے کیونکہ تُو نے خداوند کی حکم عدولی کی ہے۔

۱۵ پھر سموئیلؔ جِلجالؔ سے روانہ ہو کر بن یمینؔ کے علاقہ میں جِبعہؔ چلا گیا۔ ساؤلؔ نے اُن آدمیوں کا جو اُس کے ساتھ تھے شُمار کیا۔ وہ تعداد میں تقریباً چھ سَو تھے۔

غیر مسلّح اِسرائیل

۱۶ اور ساؤلؔ، اُس کا بیٹا یونتنؔ اور اُن کے ساتھ سارے مرد بن یمینؔ کے جِبعہؔ میں مقیم تھے۔ فِلستی جو مِکماسؔ میں پڑاؤ ڈالے ہُوئے تھے ۱۷ اُن کی لشکر گاہ سے چھاپہ ماروں کے تین دستے نکلے۔ ایک دستہ سُعالؔ کے گرد و نواح میں عُفرہ کی طرف مُڑ گیا۔ ۱۸ دوسرا بَیت حورُونؔ کی طرف اور تیسرا اُس سرحدی علاقہ کی طرف جہاں سے دشت کے سامنے وادیِ صبُوعیمؔ اوپر سے دکھائی دیتی ہے مُڑ گیا۔

۱۹ فِلستیوں نے اِسرائیل کے سارے ملک میں ایک بھی لوہار باقی نہ رہنے دیا کیونکہ فِلستیوں کا کہنا تھا کہ عبرانی لوگ لوہاروں سے تلواریں اور بھالے بنوا لیں گے۔ ۲۰ پس تمام اِسرائیلی اپنی پھالی، اپنا کُدال، اپنی کلہاڑیاں اور درانتیاں تیز کروانے کے لیے فِلستیوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ ۲۱ اور پھالی اور کُدال کو تیز کرنے کی اُجرت ایک قِنطار کا دو تہائی۔ اور کانٹوں اور کلہاڑیوں کو تیز کرنے اور آنک کو جوڑنے کی اُجرت ایک قِنطار کا ایک تہائی تھی۔

۲۲ لہٰذا لڑائی کے اُس دِن ساؤلؔ اور یونتنؔ کے ساتھ کسی بھی مرد کے ہاتھ میں تلوار یا بھالا نہ تھا۔ یہ ہتھیار صرف ساؤلؔ اور اُس کے بیٹے یونتنؔ کے ہاتھ میں تھے۔

یونتنؔ کا فِلستیوں پر حملہ کرنا

۲۳ اور فِلستیوں کی فوج کا ایک دستہ اپنی چوکی سے نکلا اور مِکماسؔ کے درّہ کی طرف جا نکلا۔

۱۴ ایک دِن یونتنؔ نے اپنے سِلاح بردار جوان سے کہا کہ آؤ، ہم فِلستیوں کی چوکی کی طرف جو اُس پار ہے چلیں۔ لیکن اُس نے اپنے باپ کو نہ بتایا۔ ۲ ساؤلؔ جِبعہ کے سرحدی علاقہ مِجرُونؔ میں انار کے ایک درخت کے نیچے ٹھہرا ہُوا تھا اور تقریباً چھ سَو جنگی مرد اُس کے ساتھ تھے ۳ جن میں اخیاہؔ بھی تھا جو افود پہنے ہُوئے تھا۔ وہ یکبودؔ کے بھائی اخیطوبؔ بن فینحاسؔ بن عیلیؔ کا بیٹا تھا جو سَیلا میں خداوند کا کاہن تھا اور کسی کو خبر نہ تھی کہ یونتنؔ وہ جگہ چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

۴ یونتنؔ کو فِلستیوں کی چوکی تک پہنچنے کے لیے جس درّہ کو پار کرنا تھا اُس کے دونوں طرف ایک ایک نکیلی چٹان تھی۔ ایک چٹان کا نام بُوصیصؔ تھا اور دوسری کا سنہ۔ ۵ ایک چٹان مِکماسؔ کے شمال میں تھی اور دوسری جِبعؔ کے جنوب میں۔

۶ اور یونتنؔ نے اپنے سلاح بردار سے کہا کہ آ، ہم اُدھر اُن نامختونوں کی چوکی تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ شاید خداوند ہمیں کامیابی کا مُنہ دکھائے کیونکہ خداوند بہت سوں یا تھوڑوں کے ذریعہ بھی فتح دلا سکتا ہے اور اُسے کوئی نہیں روک سکتا۔

۷ اُس کے سلاح بردار نے اُس سے کہا کہ جو کچھ تیرے دل میں ہے سو کر۔ آگے بڑھ میں دل و جان سے تیرے ساتھ ہُوں۔

۸ یونتنؔ نے کہا: اچھا آ، ہم اُن کی طرف پار جائیں تاکہ وہ ہمیں دیکھ سکیں۔ ۹ اگر وہ ہمیں کہیں کہ ہمارے آنے تک وہیں ٹھہرو تو ہم جہاں ہوں گے وہیں رُک جائیں گے اور اُن کے پاس آگے نہیں جائیں گے۔ ۱۰ لیکن اگر وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس آؤ تو ہم اوپر چڑھیں گے۔ یہی ہمارے لیے نشان ہوگا کہ خداوند نے اُنہیں ہمارے ہاتھ میں کر دیا ہے۔

۱۱ پس اُن دونوں نے فِلستی چوکی کے سپاہیوں کو اپنی جھلک دکھائی۔ فِلستیوں نے کہا: دیکھو! عبرانی اُن سوراخوں سے جن میں وہ چھپے ہُوئے تھے رینگتے ہُوئے باہر نکل رہے ہیں ۱۲ اور چوکی کے سپاہیوں نے یونتنؔ اور اُس کے سلاح بردار کو چلّا کر کہا ہمارے پاس

اوپر تو آؤ، ہم تمہیں مزا چکھائیں گے۔

لہٰذا یونتن نے اپنے سلاح بردار سے کہا کہ زور لگا اور میرے پیچھے پیچھے چڑھتا آ کیونکہ خداوند نے اُنہیں اِسرائیل کے ہاتھ میں کر دیا ہے۔ [13] اور یونتن اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سہارے اوپر چڑھ گیا اور اُس کا سلاح بردار اُس کے عین پیچھے تھا۔ فلستی یونتن کے سامنے گرتے گئے اور اُس کا سلاح بردار اُس کے پیچھے پیچھے اُنہیں قتل کرتا گیا۔ [14] اُس پہلے ہی حملہ میں یونتن اور اُس کے سلاح بردار نے تقریباً ایک بیگھہ زمین میں جن آدمیوں کو مار گرایا اُن کی تعداد بیس کے قریب تھی۔

بنی اِسرائیل کا فلستیوں کو شکست دینا

[15] تب فلستیوں کے لشکر کے سارے سپاہیوں میں خوف و ہراس پھیل گیا، خواہ وہ لشکر گاہ میں تھے یا میدان میں۔ جو چوکیوں پر متعیّن تھے اُن میں اور چھاپہ ماردستوں میں بھی دہشت کی لہر دوڑ گئی اور زمین دہل گئی۔ یہ خوف و ہراس خداوند نے نازل کیا تھا۔

[16] اور ساؤل کے نگہبانوں نے جو بن یمین کے جِبعہ میں تھے دیکھا کہ وہ فوج تمام اطراف میں آہستہ آہستہ نظروں سے غائب ہوتی جا رہی ہے [17] تب ساؤل نے اُن آدمیوں سے جو اُس کے ساتھ تھے کہا کہ فوج کا شُمار کرو اور دیکھو کہ کون ہمیں چھوڑ گیا ہے اور جب اُنہوں نے شُمار کیا تو یونتن اور اُس کا سلاح بردار دونوں غائب تھے۔

[18] اور ساؤل نے اخیاہ سے کہا کہ خدا کا صندوق یہاں لے آ (کیونکہ اُس وقت یہ اِسرائیلیوں کے پاس تھا)۔ [19] اور جب ساؤل اُس کاہن سے باتیں کر رہا تھا تو اُن فلستیوں کی لشکر گاہ میں جو کہرام مچا ہُوا تھا وہ اور بھی بڑھ گیا۔ لہٰذا ساؤل نے اُس کاہن سے کہا کہ اپنا ہاتھ کھینچ لے۔

[20] تب ساؤل اور اُس کے سارے آدمی جمع ہو کر لڑنے کو آئے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ فلستیوں میں یہاں تک ابتری پھیلی ہُوئی ہے کہ وہ ایک دوسرے پر تلواروں سے وار کر رہے ہیں۔ [21] اور وہ عبرانی جو پہلے فلستیوں کے ساتھ تھے اور اُن کے ساتھ اُن کی لشکر گاہ میں گئے تھے وہ بھی اُن کو چھوڑ کر اُن اِسرائیلیوں کے ساتھ جا ملے جو ساؤل اور یونتن کے ساتھ تھے۔ [22] اور جب اُن تمام اِسرائیلیوں نے جو افرائیم کے کوہستانی علاقہ میں چھپے ہُوئے تھے، سُنا کہ فلستی بھاگ رہے ہیں تو وہ بھی اُن کے تعاقب کے وقت لڑائی میں شامل ہو گئے۔ [23] اِس طرح خداوند نے اُس دِن اِسرائیل کو بچایا اور جنگ بیت آون سے آگے تک پھیل گئی۔

یونتن کا شہد کھانا

[24] اِسرائیلی مرد اُس دِن بڑے پریشان تھے کیونکہ ساؤل نے لوگوں کو قسم دے کر کہا تھا کہ جب تک شام نہ ہو اور میں اپنے دُشمنوں سے بدلہ نہ لے لوں اُس وقت تک اگر کوئی کچھ کھائے تو وہ ملعون ہو! لہٰذا لشکر کے کسی آدمی نے کھانا چکھا تک نہ تھا۔

[25] لہٰذا جب وہ جنگل میں پہنچے تو دیکھا کہ وہاں زمین پر شہد پڑا ہُوا ہے۔ [26] اور جب وہ جنگل میں داخل ہو گئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ شہد ٹپک رہا ہے لیکن کسی نے اُسے ہاتھ لگا کر اپنے مُنہ تک لے جانے کی کوشش نہ کی کیونکہ اُنہیں اُس قسم کا خوف تھا۔ [27] لیکن یونتن نے یہ بات نہ سُنی تھی کہ اُس کے باپ نے لوگوں کو قسم دے کر پابند کیا ہُوا ہے۔ لہٰذا اُس نے اُس عصا کے سرے کو جو اُس کے ہاتھ میں تھا، شہد کے چھتّے میں بھونک دیا اور اُسے شہد میں تر کر کے اپنے مُنہ سے لگا لیا جس سے اُس کی آنکھوں میں تازگی پیدا ہو گئی۔ [28] تب اُن آدمیوں میں سے ایک نے اُسے بتایا کہ تیرے باپ نے ایک سخت قسم دے کر لوگوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ جو کوئی آج کچھ کھائے گا، ملعون ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہونے کو ہیں۔

[29] یونتن نے کہا کہ میرے باپ نے لوگوں کو بڑی پریشانی میں ڈال دیا ہے۔ دیکھو! ذرا سا شہد چکھنے سے ہی میری آنکھوں میں تازگی آ گئی۔ [30] کتنا اچھا ہوتا اگر سارے لوگ اپنے دُشمن کے مالِ غنیمت میں سے لے لے کر کھا سکتے۔ پھر تو فلستیوں کے قتلِ عام میں کوئی کسر باقی نہ رہتی!

[31] اُس دِن اِسرائیلی فلستیوں کو مِکماس سے ایالون تک ڈھیر کرتے چلے گئے۔ [32] لہٰذا وہ اُس لُوٹ کے مال پر بری طرح ٹُوٹ پڑے اور بھیڑیں، گائے بَیل اور بچھڑے لے کر اُنہیں زمین پر ذبح کر کے خُون سمیت کھا گئے۔ [33] تب کسی نے ساؤل سے کہا: دیکھ! خُون سمیت گوشت کھا کر لوگ خداوند کا گناہ کر رہے ہیں۔

اُس نے کہا کہ تُم نے وعدہ پُورا نہیں کیا۔ فوراً یہاں پر ایک بڑا پتّھر لا کر نصب کر دو۔ [34] پھر اُس نے کہا کہ باہر لوگوں کے درمیان پھیل جاؤ اور اُنہیں کہو کہ ہر ایک اپنا بَیل یا بھیڑ یہاں میرے پاس لائے اور یہاں ذبح کر کے کھائے۔ لیکن خُون سمیت گوشت کھا کر خداوند کا گنہگار نہ بنے۔

لہٰذا اُس رات ہر ایک نے اپنا بَیل وہاں لا کر اُسے وہاں ذبح

کیا۔ ۳۵ تب ساؤل نے خداوند کے لیے ایک مذبح بنایا۔ یہ پہلا مذبح تھا جو اُس نے خداوند کے لیے بنایا تھا۔
۳۶ پھر ساؤل نے کہا کہ آؤ رات کے وقت فِلستیوں کا تعاقب کریں اور پَو پھٹنے تک اُنہیں لُوٹیں اور اُن میں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑیں۔
اُنہوں نے جواب دیا کہ تُو جو کچھ بہتر سمجھتا ہے وہی کر۔
لیکن کاہن نے کہا کہ آؤ ہم یہاں خداوند کے حُضور میں جمع ہوں۔
۳۷ اور ساؤل نے خداوند سے پُوچھا کہ کیا میں فِلستیوں کے تعاقب میں جاؤں؟ کیا تُو اُنہیں اسرائیلیوں کے ہاتھ میں کر دے گا؟ لیکن اُس دِن خداوند نے اُسے جواب نہ دیا۔
۳۸ اِس لیے ساؤل نے کہا کہ تُم سب جو فوج کے سردار ہو یہاں نزدیک آؤ تا کہ ہم معلوم کریں کہ آج کس کے گناہ کی وجہ سے ایسا ہُوا ہے؟ ۳۹ اِسرائیل کو بچانے والے خداوند کی حیات کی قسم اگر میرے ہی بیٹے نے گناہ کیا ہے تو وہ ضرور مارا جائے گا۔ لیکن اُن لوگوں میں سے کسی نے بھی جواب نہ دیا۔
۴۰ تب ساؤل نے تمام اِسرائیلیوں سے کہا کہ تُم ایک طرف کھڑے ہو جاؤ اور میں اور میرا بیٹا یونتن دوسری طرف کھڑے ہوں گے۔
لوگوں نے جواب دیا کہ جو تجھے بہتر معلوم ہو سو کر۔
۴۱ تب ساؤل نے خداوند اِسرائیل کے خدا سے دعا کی کہ مجھے صحیح جواب دے۔ تب قرعہ ڈالا گیا اور وہ یونتن اور ساؤل کے نام نکلا لہٰذا لوگوں پر شبہ نہ رہا۔ ۴۲ تب ساؤل نے کہا کہ اب میرے اور میرے بیٹے یونتن کے نام پر قرعہ ڈالو اور یونتن پکڑا گیا۔
۴۳ تب ساؤل نے یونتن سے کہا کہ مجھے بتا کہ تُو نے کیا کِیا ہے؟
یونتن نے بتایا کہ میں نے تو اپنے عصا کے سرے سے بس ذرا سا شہد چکھا تھا۔ کیا میں سچ مُچ مار ڈالا جاؤں گا؟
۴۴ ساؤل نے کہا: یونتن اگر تُو نہیں مارا جاتا تو خدا میرے ساتھ بھی یہی بلکہ اِس سے بھی زیادہ بُرا کرے۔
۴۵ لیکن لوگوں نے ساؤل سے کہا کہ کیا یونتن کو جو اِسرائیل کے لیے اِتنی بڑی فتح کا باعث ہُوا مار ڈالنا ضروری ہے؟ ہرگز نہیں! خداوند کی حیات کی قسم اُس کے سر کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوگا کیونکہ اُس نے آج خدا کی مدد سے یہ کام کیا ہے۔ اِس طرح اُن لوگوں نے یونتن کو بچا لیا اور وہ مارا نہ گیا۔

۴۶ پھر ساؤل نے فِلستیوں کا تعاقب کرنا چھوڑ دیا اور وہ اپنے ملک کو روانہ ہو گئے۔
۴۷ اور جب ساؤل نے اِسرائیل پر بادشاہی کرنے کی ذمّہ واری قبول کر لی تو وہ چاروں طرف اپنے دشمنوں، موآب، بنی عمّون، ادوم، شاہانِ ضوباہ اور فِلستیوں سے لڑا۔ اُس نے جدھر کا رُخ کیا اُسے فتح نصیب ہُوئی۔ ۴۸ اُس نے بڑی بہادری سے لڑ کر عمالیقیوں کو شکست دی اور اِسرائیلیوں کو اِن لُٹیروں کے ہاتھ سے چھُڑایا۔

ساؤل کا کنبہ

۴۹ ساؤل کے بیٹے یونتن، اِسوی اور ملکیشوع تھے۔ اُس کی بڑی بیٹی کا نام میرب اور چھوٹی کا نام میکل تھا۔ ۵۰ اور اُس کی بیوی کا نام اخینوعم تھا جو اخیمعض کی بیٹی تھی اور اُس کے سپہ سالار کا نام ابنیر تھا جو ساؤل کے چچا نیر کا بیٹا تھا۔ ۵۱ ساؤل کا باپ قیس اور ابنیر کا باپ نیر ابی ایل کے بیٹے تھے۔
۵۲ ساؤل کی زندگی بھر فِلستیوں سے سخت جنگ جاری رہی اور جب کبھی وہ کسی شہزور یا جنگجو آدمی کو دیکھتا تو اُسے ملازم رکھ لیتا تھا۔

خداوند کا ساؤل کا بطور بادشاہ ردّ کرنا

۱۵ سموئیل نے ساؤل سے کہا کہ میں وہی شخص ہُوں جسے خداوند نے بھیجا ہے کہ وہ اپنی قوم کے اوپر تجھے بطور بادشاہ مسح کرے۔ لہٰذا اب دھیان سے خداوند کا پیغام سُن۔ ۲ خداوند قادرِ مطلق خدا یوں فرماتا ہے کہ جب اِسرائیلی مِصر سے نکل کر آئے تو اُن کا راستہ روک کر عمالیقیوں نے اُن کے ساتھ جو کچھ کیا اُس کے لیے میں اُنہیں سزا دوں گا۔ ۳ اِس لیے اب تُو جا اور عمالیقیوں پر حملہ کر اور جو کچھ اُن کا ہے اُسے پُوری طرح تباہ کر دے۔ اور اُن پر رحم نہ کرنا بلکہ مردوں، عورتوں، بچّوں اور شیر خوار بچّوں، گائے بَیلوں، بھیڑوں، اونٹوں اور گدھوں، سب کو قتل کر دینا۔
۴ لہٰذا ساؤل نے لوگوں کو طلب کیا اور طلائیم میں اُنہیں جمع کر کے گِنا۔ وہ دو لاکھ پیادے اور یہوداہ کے دس ہزار مرد تھے۔ ۵ اور ساؤل عمالیق کے شہر کو گیا اور ایک گہری گھاٹی میں گھات لگا کر بیٹھ گیا ۶ تب اُس نے قینیوں سے کہا کہ تُم عمالیقیوں کو چھوڑ کر چلے جاؤ تا کہ میں اُن کے ساتھ تمہیں ہلاک نہ کروں کیونکہ تُم تمام اِسرائیلیوں سے جب وہ مِصر سے نکل کر آئے مہربانی سے پیش آئے تھے۔ لہٰذا قینی عمالیقیوں سے پرے ہٹ گئے۔

۷ تب ساؤل نے مصر کے مشرق میں حویلہ سے لے کر شُور تک عمالیقیوں پر حملہ کیا۔ ۸ اور عمالیقیوں کے بادشاہ اجاج کو زندہ پکڑ لیا اور اُس کے تمام لوگوں کو تلوار سے فنا کر دیا۔ ۹ لیکن ساؤل اور اُس کی فوج نے اجاج کو اور بہترین بھیڑوں، گائے بَیلوں، موٹے تازے بچھڑوں اور برّوں کو الغرض تمام اچھی چیزوں کو چھوڑ دیا کیونکہ وہ اُنہیں تباہ کرنے کے لیے آمادہ نہ ہُوئے۔ لیکن اُنہوں نے ہر ایک چیز کو جو ناقص اور نکمّی تھی ٔ بالکل تباہ کر دیا۔

۱۰ تب خداوند کا کلام سموئیل کو پہنچا کہ ۱۱ مجھے افسوس ہے کہ میں نے ساؤل کو بادشاہ بنایا ہے کیونکہ وہ مجھ سے برگشتہ ہو گیا ہے اور اُس نے میری ہدایات پر عمل نہیں کیا۔ یہ سُن کر سموئیل کو بڑا دکھ ہُوا اور وہ ساری رات خداوند سے فریاد کرتا رہا۔

۱۲ سموئیل صبح سویرے اُٹھا اور ساؤل کو ملنے گیا۔ لیکن اُسے بتایا گیا کہ ساؤل کرمل چلا گیا اور وہاں اُس نے اپنے اعزاز میں ایک یادگار کھڑی کی اور پھر مُڑ کر جلجال کو چلا گیا ہے۔

۱۳ اور جب سموئیل اُس کے پاس پہنچا تو ساؤل نے کہا کہ خدا تجھے خُوش رکھے! میں نے خداوند کی ہدایات پر عمل کیا ہے۔

۱۴ لیکن سموئیل نے کہا کہ پھر میرے کانوں میں بھیڑوں کے ممیانے کی یہ آواز کیسی ہے؟ اور گائے بَیلوں کے ڈکرانے کی آواز جو میں سنتا ہُوں ٔ کیسی ہے؟

۱۵ ساؤل نے جواب دیا کہ فوجی سپاہی اُن کو عمالیقیوں کے ہاں سے لے آئے ہیں۔ اُنہوں نے بہترین بھیڑوں اور گائے بَیلوں کو زندہ رکھا تاکہ اُنہیں خداوند ٔ تیرے خدا کے لیے قربان کریں اور باقی سب کو ہم نے نیست و نابود کر دیا۔

۱۶ سموئیل نے ساؤل سے کہا کہ گزشتہ رات خداوند نے جو کچھ مجھ سے کہا ذرا اُسے بھی سُن لے۔

ساؤل نے جواب دیا کہ ہاں، ضرور بتا۔

۱۷ سموئیل نے کہا کہ اگرچہ ایک وقت تُو خُود اپنی نظر میں حقیر تھا، پھر بھی کیا تُو اِسرائیل کے قبیلوں کا سردار نہ بنا؟ اور خداوند نے تجھے مسح کیا تاکہ تُو اِسرائیل کا بادشاہ ہو۔ ۱۸ اور اُس نے تجھے ایک مقصد کے لیے بھیجا اور کہا کہ جا اور اُن بدکار لوگوں یعنی عمالیقیوں کو پُوری طرح نیست و نابود کر۔ اور جب تک تُو اُنہیں فنا نہ کر دے ٔ اُن سے جنگ کرتا رہ۔ ۱۹ تُو نے خداوند کا حکم کیوں نہ مانا؟ تُو لُوٹ کے مال پر کیوں ٹُوٹ پڑا اور خداوند کی نظر میں بدی کیوں کی؟

۲۰ ساؤل نے کہا کہ میں نے تو خداوند کا حکم مانا اور جو کام خدا نے مجھے سونپا تھا ٔ میں اُسے انجام دینے کے لیے گیا۔ میں نے عمالیقیوں کو پُوری طرح تباہ کر دیا ہے اور اُن کے بادشاہ اجاج کو لے آیا ہُوں۔ ۲۱ اور فوجیوں نے لُوٹ کے مال سے بھیڑیں اور گائے بَیل لے لیے چونکہ لُوٹ کے مال کا بہترین حِصّہ خداوند کے لیے مخصوص تھا، اِس لیے وہ چاہتے ہیں کہ جلجال میں خداوند ٔ تیرے خدا کے حُضور میں اُسے قربان کریں۔

۲۲ مگر سموئیل نے جواب دیا کہ:

کیا خداوند سوختنی قربانیوں اور ذبیحوں سے اتنا ہی خُوش ہوتا ہے
جتنا اس بات سے کہ خداوند کا حکم مانا جائے؟
دیکھ حکم ماننا، قربانی چڑھانے سے،
اور کہنے کے مطابق عمل کرنا مینڈھوں کی چربی سے بہتر ہے۔
۲۳ کیونکہ بغاوت جادوگری کے گناہ کی مانند ہے،
اور سرکشی ٔ بت پرستی کی برائی کی مانند ہے۔
اور چونکہ تُو نے خداوند کے حکم کو نہیں مانا،
اِس لیے اُس نے بھی بطور بادشاہ ٔ تجھے ردّ کر دیا ہے۔

۲۴ تب ساؤل نے سموئیل سے کہا کہ میں نے گناہ کیا ہے۔ میں نے خداوند کے حکم کی اور تیری ہدایات کی خلاف ورزی کی ہے۔ کیونکہ میں لوگوں سے ڈرتا تھا، اِس لیے میں نے اُن کی بات مان لی۔ ۲۵ سو اب میں تیری منّت کرتا ہُوں کہ میرا گناہ بخش دے اور میرے ساتھ واپس چل تاکہ میں خداوند کو سجدہ کروں۔

۲۶ لیکن سموئیل نے اُس سے کہا کہ میں تیرے ساتھ واپس نہیں جاؤں گا کیونکہ تُو نے خداوند کے حکم کو ردّ کر دیا ہے اور خداوند نے تجھے ردّ کر دیا ہے تاکہ تُو اِسرائیل کا بادشاہ نہ رہے۔

۲۷ اور جیسے ہی سموئیل جانے کے لیے مُڑا ٔ ساؤل نے اُس کے جُبّہ کا دامن پکڑ لیا اور وہ چاک ہو گیا۔ ۲۸ سموئیل نے اُس سے کہا کہ خداوند نے اِسرائیل کی بادشاہی تجھ سے آج ہی چاک کر کے چھین لی اور تیرے ایک پڑوسی کو جو تجھ سے بہتر ہے ٔ دے دی ہے۔ ۲۹ وہ جو اِسرائیل کا جلال ہے وہ نہ تو جھوٹ بولتا ہے اور نہ اپنا ارادہ بدلتا ہے کیونکہ وہ کوئی اِنسان نہیں ہے کہ اپنا ارادہ بدل لے۔

۳۰ ساؤل نے جواب دیا کہ میں نے گناہ کیا ہے تو بھی مہربانی کر کے میرے لوگوں کے سامنے اور اِسرائیل کے سامنے میری لاج رکھ لے اور میرے ساتھ واپس چل تاکہ میں خداوند ٔ تیرے خدا کو سجدہ کر سکوں۔ ۳۱ پس سموئیل ٔ ساؤل کے ساتھ واپس

گیا اور ساؤل نے خداوند کو سجدہ کیا۔
[۳۲] سموئیل نے کہا کہ عمالیقیوں کے بادشاہ اجاج کو میرے پاس لا۔
اجاج بڑی خوشی کے ساتھ یہ سوچتا ہوا آیا کہ یقیناً موت کی تلخی اب گزر چکی ہے۔
[۳۳] لیکن سموئیل نے کہا کہ
جیسے تیری تلوار نے عورتوں کو بے اولاد کیا ہے،
ویسے ہی تیری ماں بھی عورتوں میں بے اولاد ہوگی۔
اور سموئیل نے جلجال میں خداوند کے حضور میں اجاج کو قتل کروا دیا۔
[۳۴] تب سموئیل رامہ چلا گیا لیکن ساؤل اپنے گھر یعنی ساؤل کے جبعہ کو گیا۔ [۳۵] سموئیل مرتے دم تک ساؤل کو ملنے نہ گیا حالانکہ سموئیل اُس کے لیے افسوس کرتا رہا اور خداوند ساؤل کو اسرائیل کا بادشاہ بنانے سے ملول ہوا۔

سموئیل کا داؤد کو مسح کرنا

۱۶ خداوند نے سموئیل سے کہا: چونکہ میں نے ساؤل کو بطور اسرائیل کے بادشاہ کے رد کر دیا ہے تو کب تک اُس کے لیے افسوس کرتا رہے گا؟ تو اپنے سینگ میں تیل بھر اور اپنی راہ لے۔ میں تجھے بیت لحم کے یسّی کے پاس بھیج رہا ہوں کیونکہ میں نے اُس کے بیٹوں میں سے ایک کو بادشاہ ہونے کے لیے چن لیا ہے۔
[۲] لیکن سموئیل نے کہا کہ میں کیسے جا سکتا ہوں؟ کیونکہ ساؤل یہ بات سنے گا تو مجھے مار ڈالے گا۔
خداوند نے فرمایا کہ اپنے ساتھ ایک جوان بچھیا لے جا اور کہنا کہ میں خداوند کے لیے قربانی کرنے کے لیے آیا ہوں۔ [۳] اور یسّی کو قربانی کی دعوت دینا۔ پھر میں تجھے بتاؤں گا کہ تجھے کیا کرنا ہے اور اُسی کو جس کی طرف میں اشارہ کروں میرے لیے مسح کرنا۔
[۴] اور خداوند نے جو فرمایا تھا سموئیل نے وہی کیا۔ اور جب وہ بیت لحم میں پہنچا تو اُس قصبہ کے بزرگ اُسے ملتے وقت کانپنے لگے اور اُنہوں نے پوچھا کہ کیا تو کسی کارِ خیر کے لیے آیا ہے؟
[۵] سموئیل نے جواب دیا کہ ہاں، میں ایک کارِ خیر کے لیے ہی آیا ہوں۔ میں خداوند کے لیے قربانی چڑھانے آیا ہوں۔ اپنے آپ کو پاک صاف کرو اور میرے ساتھ قربانی کے لیے آؤ۔ تب اُس نے یسّی اور اُس کے بیٹوں کی تقدیس کی اور اُنہیں قربانی پر آنے کے لیے دعوت دی۔

[۶] اور جب وہ آئے تو سموئیل نے الیاب کو دیکھ کر سوچا کہ یقیناً خداوند کا ممسوح یہاں خداوند کے آگے کھڑا ہے۔
[۷] لیکن خداوند نے سموئیل سے کہا کہ اُس کی ظاہری شکل وصورت اور اُس کے دراز قد ہونے کا خیال نہ کر کیونکہ میں نے اُسے رد کر دیا ہے۔ اِس لیے کہ خداوند اُن باتوں کو ایسے نہیں دیکھتا جیسے انسان دیکھتا ہے۔ انسان ظاہری شکل وصورت کو دیکھتا ہے لیکن خداوند دل کو دیکھتا ہے۔
[۸] تب یسّی نے ابینداب کو بلایا اور اُسے سموئیل کے سامنے سے گزارا۔ لیکن سموئیل نے کہا کہ خداوند نے اِسے بھی نہیں چنا۔ [۹] پھر یسّی نے سمّہ کو قریب سے گزارا لیکن سموئیل نے کہا کہ خداوند نے اسے بھی نہیں چنا۔ [۱۰] اور یسّی نے اپنے سات بیٹوں کو سموئیل کے آگے چلوایا لیکن سموئیل نے اُس سے کہا کہ خداوند نے اُنہیں نہیں چنا ہے۔ [۱۱] پھر اُس نے یسّی سے پوچھا کہ تیرے سب بیٹے یہی ہیں؟
یسّی نے جواب دیا کہ سب سے چھوٹا ایک اور بھی ہے لیکن وہ بھیڑوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔
سموئیل نے کہا کہ اُسے بلواؤ اور جب تک وہ نہ آ جائے ہم نہیں بیٹھیں گے۔
[۱۲] سو وہ اُسے بلوا کر اندر لایا۔ وہ سرخ رو، خوبصورت اور حسین تھا۔
تب خداوند نے فرمایا کہ اُٹھ اور اُسے مسح کر کیونکہ وہ یہی ہے۔
[۱۳] پس سموئیل نے تیل کا سینگ لیا اور اُسے اُس کے بھائیوں کی موجودگی میں مسح کیا۔ اور اُس دن سے خداوند کی روح داؤد پر شدت سے نازل ہونے لگی۔ پھر سموئیل رامہ چلا گیا۔

داؤد کا ساؤل کی ملازمت میں جانا

[۱۴] خداوند کی روح ساؤل سے جدا ہوگئی اور خداوند کی طرف سے ایک بری روح اُسے ستانے لگی۔
[۱۵] اور ساؤل کے خادموں نے اُس سے کہا کہ دیکھ خداوند کی طرف سے ایک بری روح تجھے ستاتی ہے [۱۶] اِس لیے ہمارا آقا اپنے خادموں کو جو یہاں حاضر ہیں حکم دے کہ وہ ایک ایسا شخص تلاش کر کے لائیں جو بربط بجانے میں اُستاد ہو۔ اور جب بھی خدا کی طرف سے یہ بری روح تجھ پر چڑھے تو وہ بربط بجائے اور تو راحت محسوس کرے۔
[۱۷] لہذا ساؤل نے اپنے خادموں سے کہا کہ ایک اچھا بربط

بجانے والا ڈھونڈو اور اُسے میرے پاس لاؤ۔

۱۸ اُن خادموں میں سے ایک نے جواب دیا کہ میں نے بَیت لحم کے یسّی کے ایک بیٹے کو دیکھا ہے۔ وہ بربط بجانے میں ماہر ہے۔ وہ ایک بہادر اور جنگجو آدمی ہے۔ وہ خُوش گفتار اور خُوبصورت مرد ہے اور خداوند اُس کے ساتھ ہے۔

۱۹ تب ساؤل نے یسّی کے پاس قاصد بھیجے اور کہا کہ اپنے بیٹے داؤد کو جو بھیڑوں کی رکھوالی کرتا ہے میرے پاس بھیج دے۔ ۲۰ لہٰذا یسّی نے ایک گدھا لیا جس پر روٹیاں اور مَے کا ایک مشکیزہ لدا تھا اور ایک جوان بکرا لے کر اُنہیں اپنے بیٹے داؤد کے ساتھ ساؤل کے پاس بھیج دیا۔

۲۱ داؤد نے ساؤل کے پاس جا کر اُس کی ملازمت اختیار کر لی اور ساؤل نے اُسے بہت ہی پسند کیا اور وہ اُس کے سلاح برداروں میں شامل ہو گیا۔ ۲۲ تب ساؤل نے یسّی کو کہلا بھیجا کہ داؤد کو میری ملازمت میں رہنے دے کیونکہ میں اُس سے بہت خُوش ہُوں۔

۲۳ جب کبھی خداوند کی طرف سے وہ بری رُوح ساؤل پر چڑھتی تھی تو داؤد اپنی بربط لے کر اُسے بجاتا تھا۔ تب ساؤل کو راحت ملتی تھی اور اُس کی حالت بہتر ہو جاتی تھی اور بری رُوح اُس پر سے اُتر جاتی تھی۔

داؤد اور جاتی جولیت

۱۷ پھر فلستیوں نے جنگ کے لیے اپنی فوجیں اِکٹھی کیں اور وہ یہوداہ کے شہر شوکہ میں جمع ہُوئے۔ اور وہ شوکہ اور عزیقہ کے درمیان اِفس دمّیم میں خیمہ زن ہُوئے۔ ۲ اور ساؤل اور اسرائیلیوں نے جمع ہو کر ایلہ کی وادی میں پڑاؤ کیا۔ اور فلستیوں کا سامنا کرنے کے لیے صف آرا ہو گئے۔ ۳ ایک پہاڑی پر فلستی کھڑے تھے اور دوسری پہاڑی پر اسرائیلی اور اُن کے درمیان وادی تھی۔

۴ فلستیوں کے پڑاؤ میں سے ایک پہلوان نکل کر آیا جس کا نام جولیت تھا اور جو جات کا باشندہ تھا۔ وہ تین میٹر سے بھی زیادہ بلند قامت تھا۔ ۵ اُس کے سر پر پیتل کا خود تھا اور وہ پیتل کا ہی زرہ بکتر پہنے ہُوئے تھا جو میخوں سے جڑا تھا اور پانچ ہزار مثقال وزنی تھا۔ ۶ وہ اپنی ٹانگوں پر بھی پیتل کا بکتر پہنے ہُوئے تھا اور اُس کے شانہ پر پیتل کا بھالا لٹکا ہُوا تھا۔ ۷ اُس کے بھالے کی چھڑ ایسی تھی جیسے جُلاہے کا شہتیر، اور اُس کے بھالے کا لوہے کا پھل چھ سَو مثقال وزنی تھا۔ اور اُس کا سپر بردار اُس کے آگے آگے چلتا تھا۔

۸ جولیت نے کھڑے ہو کر اسرائیل کے فوجیوں کو للکارا کہ تُم کیوں آ کر جنگ کے لیے صف آرائی کرتے ہو؟ کیا میں فلستی نہیں ہُوں اور کیا تُم ساؤل کے خادم نہیں ہو؟ اپنے کسی مرد کو چُن لو اور اُسے نیچے میرے پاس بھیجو۔ ۹ اگر وہ میرے ساتھ لڑ سکے اور مجھے قتل کر ڈالے تو ہم تمہارے غلام بن جائیں گے۔ لیکن اگر میں اُس پر غالب آؤں اور اُسے قتل کر ڈالوں تو تُم ہمارے غلام بن جانا اور ہماری خدمت کرنا۔ ۱۰ پھر اُس فلستی نے کہا کہ آج کے دِن میں اسرائیل کے فوجیوں کو مقابلہ کے لیے للکارتا ہُوں! کوئی مرد ہے تو نکالو تا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں۔ ۱۱ اُس فلستی کی باتیں سُن کر ساؤل اور تمام اسرائیلی ہراساں اور دہشت زدہ ہو گئے۔

۱۲ اور داؤد یہوداہ میں بَیت لحم کے اُس افراتی مرد کا بیٹا تھا جس کا نام یسّی تھا۔ یسّی کے آٹھ بیٹے تھے اور ساؤل کے زمانہ میں وہ بوڑھا اور کافی عمر رسیدہ تھا۔ ۱۳ اور یسّی کے تین بڑے بیٹے جو ساؤل کے پیچھے پیچھے جنگ میں گئے تھے یہ تھے: الیاسب جو پہلوٹھا تھا۔ دوسرا ابینداب اور تیسرا سمّہ۔ ۱۴ اور داؤد سب سے چھوٹا تھا۔ اور وہ تینوں بڑے ساؤل کے پیچھے پیچھے تھے ۱۵ لیکن داؤد ساؤل کے پاس سے اپنے باپ کی بھیڑوں کی دیکھ بھال کرنے بَیت لحم میں آیا جایا کرتا تھا۔

۱۶ چالیس دِن صبح اور شام وہ فلستی سامنے آ کر اسرائیلیوں کو مقابلہ کے لیے للکارتا رہا۔

۱۷ اور یسّی نے اپنے بیٹے داؤد سے کہا کہ بھُنے ہُوئے اناج کا یہ ایفہ اور یہ دس روٹیاں اپنے بھائیوں کے لیے لے کر جلد اُن کی لشکر گاہ میں جا۔ ۱۸ اور اُن کی پلٹن کے سردار کے لیے پنیر کی دس ٹکیاں بھی ساتھ لیتا جا اور دیکھنا تیرے بھائیوں کا کیا حال ہے اور اُن کی طرف سے کوئی نشانی لے کر واپس آنا۔ ۱۹ وہ ساؤل اور تمام اسرائیلیوں کے ہمراہ ایلہ کی وادی میں فلستیوں کے خلاف صف آرا ہیں۔

۲۰ اور داؤد صبح سویرے بھیڑوں کو ایک نگہبان کے پاس چھوڑ کر یسّی کے حکم کے مطابق ساری چیزیں لاد کر روانہ ہُوا اور وہ لشکر گاہ میں اُس وقت پہنچا جب فوج نعرے مارتی ہُوئی مورچوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ۲۱ اسرائیلی اور فلستی ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے کے لیے صف آرائی کر رہے تھے۔ ۲۲ اور داؤد اپنا سامان رسد کے محافظ کے پاس چھوڑ کر میدانِ جنگ کی صفوں کی طرف دوڑ گیا اور وہاں پہنچ کر اپنے بھائیوں سے اُن کی خیریت دریافت کرنے لگا۔ ۲۳ جب وہ اُن سے باتیں کر رہا تھا تو جات کے فلستی

پہلوان جُولیؔت نے اپنی صفوں سے باہر نکل کر حسبِ معمول مقابلہ کے لیے نعرہ مارا اور داؤؔد نے اُسے سُنا۔ ۲۴ جب اِسرائیلیوں نے اُس آدمی کو دیکھا تو وہ سب بہت خوفزدہ ہو کر اُس کے سامنے سے بھاگ گئے۔

۲۵ اِسرائیلی کہہ رہے تھے کہ دیکھا یہ آدمی کیسے باہر نکل کر آتا رہتا ہے؟ وہ اِسرائیلیوں کو مقابلہ کے لیے للکارنے آتا ہے اور ڈوب مرنے کے لیے کہتا ہے۔ جو آدمی اُسے قتل کرے گا بادشاہ اُسے بہت سی دولت دے گا اور اپنی بیٹی بھی اُس سے بیاہ دے گا اور اِسرائیل میں اُس کے باپ کے گھرانے کو کئی سہولتیں دی جائیں گی۔

۲۶ داؤؔد نے پاس کھڑے ہُوئے لوگوں سے پُوچھا کہ اُس آدمی کے لیے کیا کِیا جائے گا جو اِس فِلستی کو مار کر اِسرائیل سے اِس رسوائی کو دُور کرے گا؟ یہ نامختون فِلستی کون ہے جو زندہ خدا کی افواج کو مقابلہ کے لیے للکارتا ہے؟

۲۷ اور جو کچھ وہ کہا کرتے تھے اُنہوں نے اُس کے سامنے دہرایا اور اُسے بتایا کہ جو آدمی اُسے قتل کرے اُس کے ساتھ یہ یہ سلوک کیا جائے گا۔

۲۸ جب داؤؔد کے سب سے بڑے بھائی الیابؔ نے اُسے اُن آدمیوں کے ساتھ گفتگو کرتے سُنا تو وہ غُصّہ سے آگ بگولہ ہو گیا اور پُوچھا کہ تُو یہاں کیوں آیا ہے؟ اور وہ تھوڑی سی بھیڑیں بیابان میں تُو نے کس کے پاس چھوڑیں؟ میں جانتا ہُوں کہ تُو کتنا مغرور ہے اور تیرا دل کتنا شرارت بھرا ہے۔ تُو محض لڑائی دیکھنے آیا ہے۔

۲۹ داؤؔد نے کہا کہ میں نے کیا کِیا ہے؟ کیا میں کسی سے بات بھی نہیں کر سکتا؟ ۳۰ پھر وہ کسی دوسرے کی طرف مُڑ گیا اور اُسی معاملہ کے متعلق پُوچھنے لگا اور اُن آدمیوں نے اُسے پہلے کی طرح جواب دیا۔ ۳۱ جو کچھ داؤؔد نے کہا اچانک اُسے سُن کر ساؤلؔ کو اطلاع دی گئی اور ساؤلؔ نے اُسے بلوایا۔

۳۲ اور داؤؔد نے ساؤلؔ سے کہا کہ اِس فِلستی کی وجہ سے کوئی بھی دل شکستہ نہ ہو۔ تیرا خادم جائے گا اور اُس کے ساتھ لڑے گا۔

۳۳ ساؤلؔ نے جواب دیا کہ تُو اِس فِلستی کے سامنے جانے کے لیے اور اُس کے ساتھ لڑائی کرنے کے قابل نہیں کیونکہ تُو محض ایک لڑکا ہے اور وہ اپنی جوانی سے ہی ایک جنگجو مرد ہے۔

۳۴ لیکن داؤؔد نے ساؤلؔ سے کہا کہ تیرا خادم اپنے باپ کی بھیڑیں چراتا ہے۔ اگر کوئی شیر یا ریچھ آ کر گلّہ میں سے کسی بھیڑ کو اُٹھا کر لے جاتا ہے ۳۵ تو میں اُس کے پیچھے پیچھے جا کر اُسے مار کر بھیڑ کو اُس کے مُنہ سے چھڑا لاتا ہُوں اور جب وہ مجھ پر جھپٹتا ہے تو میں اُسے اُس کے بالوں سے پکڑ کر مارتا ہُوں اور اُسے ہلاک کر دیتا ہُوں۔ ۳۶ تیرے خادم نے شیر اور ریچھ دونوں کو جان سے مارا ہے۔ یہ نامختون فِلستی بھی اُن میں سے ایک کی مانند ہوگا کیونکہ اُس نے زندہ خدا کے لشکر کو مقابلہ کے لیے للکارا ہے۔ ۳۷ وہ خداوند جس نے مجھے شیر کے پنجہ سے اور ریچھ کے پنجہ سے محفوظ رکھا، وہی مجھے اِس فِلستی کے ہاتھ سے بھی بچائے گا۔

ساؤلؔ نے داؤؔد سے کہا: اچھا جا، خداوند تیرے ساتھ ہو۔

۳۸ تب ساؤلؔ نے اپنا فوجی کوٹ داؤؔد کو پہنایا۔ اُسے زرہ بکتر پہنایا اور پیتل کا ایک خود اُس کے سر پر رکھا۔ ۳۹ داؤؔد نے فوجی کوٹ پر اُس کی تلوار بھی کس لی اور اِدھر اُدھر چلنے کی کوشش کی کیونکہ وہ اُن کا عادی نہ تھا۔

تب اُس نے ساؤلؔ سے کہا کہ میں اِنہیں پہن کر چل بھی نہیں سکتا کیونکہ میں اِن کا عادی نہیں ہُوں۔ لہٰذا اُس نے اُنہیں اُتار دیا۔ ۴۰ تب اُس نے اپنی لاٹھی اپنے ہاتھ میں لی اور اُس ندی سے پانچ چکنے چکنے پتّھر چُن کر اپنے چرواہے والے تھیلے کی جیب میں رکھ لیے، اپنا فلاخن اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور اُس فِلستی کے قریب جانے لگا۔

۴۱ اِس دوران وہ فِلستی بھی جس کا سپر بردار اُس کے آگے تھا داؤؔد کے نزدیک آنے لگا۔ ۴۲ اُس نے داؤؔد پر نگاہ ڈالی اور جب دیکھا کہ وہ محض ایک سُرخ رُو اور خُوبصورت لڑکا ہے تو اُس نے اُسے حقیر جانا ۴۳ اور داؤؔد سے کہا کہ کیا میں کوئی کُتّا ہُوں کہ تُو ڈنڈا لے کر میری طرف آیا ہے؟ اور اُس فِلستی نے اپنے دیوتاؤں کے نام سے داؤؔد پر لعنت بھیجی ۴۴ اور کہا کہ یہاں آ، میں تیرا گوشت ہوا کے پرندوں اور جنگلی درندوں کو دوں گا!

۴۵ داؤؔد نے اُس فِلستی سے کہا کہ تُو تلوار، بھالا اور برچھی لیے ہُوئے میرے خلاف آتا ہے لیکن میں تیرے خلاف قادرِ مطلق کے نام سے آتا ہُوں جو اِسرائیل کے لشکروں کا خدا ہے اور جس کو تُو نے مقابلہ کے لیے للکارا ہے۔ ۴۶ آج کے دِن خداوند تجھے میرے حوالہ کر دے گا اور میں تجھے مار گراؤں گا اور تیرا سر کاٹ ڈالوں گا۔ آج میں فِلستی لشکر کی لاشیں ہوا کے پرندوں اور زمین کے جنگلی جانوروں کو دوں گا اور تمام دنیا جان لے گی کہ اِسرائیل میں ایک خدا ہے۔ ۴۷ اور وہ تمام جو یہاں جمع ہیں جان لیں گے کہ خداوند تلوار اور بھالے کے ذریعہ سے نہیں بچاتا۔ کیونکہ لڑائی تو

خداوند کی ہے اور وہی تم سب کو ہمارے ہاتھ میں کر دے گا۔
[۴۸] اور جوں ہی وہ فلستی حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھا، داؤد اُس کا مقابلہ کرنے کے لیے جلدی سے لڑائی کے مورچہ کی طرف دوڑا۔ [۴۹] اُس نے اپنے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر ایک پتھّر نکالا اور فلاخن میں رکھ کر اُس فلستی کے ماتھے پر مارا۔ پتھّر اُس کے ماتھے کے اندر گھُس گیا اور وہ مُنہ کے بل زمین پر گر پڑا۔
[۵۰] داؤد نے اُس فلستی پر محض ایک فلاخن اور ایک پتھّر سے فتح پائی اور اپنے ہاتھ میں تلوار لیے بغیر اُس نے فلستی کو مار گرایا اور اُسے ہلاک کر دیا۔
[۵۱] اور داؤد دوڑ کر اُس فلستی کے اوپر کھڑا ہو گیا اور اُس کی تلوار پکڑ کر میان سے کھینچی اور اُسے قتل کرنے کے بعد اُسی تلوار سے اُس کا سرتن سے جدا کر دیا۔
جب فلستیوں نے دیکھا کہ اُن کا پہلوان مر چکا ہے تو وہ پلٹ کر بھاگے۔ [۵۲] تب اِسرائیل اور یہوداہ کے لوگ نعرے مارتے ہُوئے طوفان کی لہروں کی طرح آگے بڑھے اور جات کے مدخل اور عقرون کے پھاٹکوں تک اُن کا تعاقب کر کے اُنہیں مارتے چلے گئے یہاں تک کہ شعریم سے جات اور عقرون کو جانے والے راستہ کے ساتھ ساتھ لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ [۵۳] جب اِسرائیلی فلستیوں کے تعاقب سے واپس لوٹے تو اُنہوں نے اُن کی لشکر گاہ کو لُوٹ لیا۔ [۵۴] اور داؤد اُس فلستی کا سر لے کر اُسے یروشلیم میں لایا اور اُس کے ہتھیاروں کو اُس نے اپنے خیمہ میں رکھ لیا۔
[۵۵] جب ساؤل نے داؤد کو اُس فلستی کا مقابلہ کرنے کے لیے جاتے دیکھا تو اُس نے فوج کے سردار ابنیر سے کہا کہ ابنیر، وہ نوجوان کس کا بیٹا ہے؟
ابنیر نے جواب دیا کہ اَے بادشاہ! تیری حیات کی قسم، میں نہیں جانتا۔
[۵۶] تب بادشاہ نے کہا کہ معلوم کرو کہ یہ نوجوان کس کا بیٹا ہے۔
[۵۷] جوں ہی داؤد اُس فلستی کو قتل کر کے لَوٹا، ابنیر اُسے ساتھ لے کر ساؤل کے حُضور میں پہنچا۔ اُس وقت فلستی کا سر داؤد کے ہاتھ میں تھا۔
[۵۸] تب ساؤل نے اُس سے پُوچھا کہ اَے نوجوان، تُو کس کا بیٹا ہے؟

داؤد نے کہا کہ میں تیرے خادم یسّی بیت لحمی کا بیٹا ہُوں۔

ساؤل کا داؤد سے حسد کرنا

۱۸ جب داؤد ساؤل سے باتیں کر چکا تو یونتن کا دل داؤد کے دل سے اتنا قریب ہو گیا کہ یونتن اُس سے اپنی جان کے برابر محبّت کرنے لگا۔ [۲] اور ساؤل نے اُس دِن سے اُسے اپنے ساتھ رکھا اور پھر اُسے اپنے باپ کے گھر واپس نہ جانے دیا۔ [۳] اور یونتن نے داؤد کے ساتھ عہد باندھا کیونکہ وہ اُس سے اپنی جان کے برابر محبّت رکھتا تھا۔ [۴] اور یونتن نے وہ قبا جو وہ پہنے ہُوئے تھا، اُتار کر داؤد کو دی اور اپنی پوشاک بلکہ اپنی تلوار اور اپنی کمان اور اپنا کمر بند تک اُسے دے دیا۔
[۵] اور ساؤل نے اُسے جس مہم پر بھیجا، داؤد نے اُسے ایسی کامیابی سے سرانجام دیا کہ ساؤل نے اُسے فوج میں ایک اعلیٰ عہدہ دے دیا۔ اِس بات سے سب لوگ اور داؤد کے اہلکار بھی بڑے خُوش ہُوئے۔
[۶] اُس فلستی کے داؤد کے ہاتھوں مارے جانے کے بعد جب لوگ گھر لَوٹ رہے تھے تو اِسرائیل کے سب شہروں کی عورتیں دف اور لُوت کے ساتھ خُوشی کے گیت گاتی اور ناچتی ہُوئی ساؤل بادشاہ کا استقبال کرنے باہر نکلیں۔ [۷] وہ ناچتی ہُوئی یہ گیت گا رہی تھیں:

ساؤل نے ہزاروں کو مارا ہے،
اور داؤد نے لاکھوں کو مارا ہے۔

[۸] ساؤل کو بہت غُصّہ آیا کیونکہ گیت کے الفاظ اُسے پسند نہ تھے۔ اُس نے سوچا کہ اُنہوں نے داؤد کو تو لاکھوں کا مارنے والا کہا لیکن مجھے صرف ہزاروں کا۔ لہٰذا اب تو اُس کی نظر بادشاہی حاصل کرنے پر لگی رہے گی۔ [۹] پس اُس دِن سے ساؤل کا دل داؤد کی طرف سے بدگمانی میں مبتلا ہو گیا۔
[۱۰] اگلے دِن خدا کی طرف سے ایک بُری رُوح بڑے زور سے ساؤل پر نازل ہُوئی اور وہ گھر کے اندر نبوّت کرنے لگا۔ اُس وقت داؤد معمول کے مطابق بربط بجا رہا تھا۔ ساؤل کے ہاتھ میں بھالا تھا۔ [۱۱] اُس نے بھالے کو داؤد کی طرف زور سے پھینکا کیونکہ اُس کا خیال تھا کہ میں داؤد کو دیوار کے ساتھ چھید دُوں گا۔ لیکن داؤد دو دفعہ اُس سے بچ نکلا۔
[۱۲] اور ساؤل، داؤد سے ڈرتا تھا کیونکہ خداوند داؤد کے ساتھ تھا۔ لیکن اُس نے ساؤل سے مُنہ پھیر لیا تھا۔ [۱۳] پس اُس نے داؤد کو اپنے سے دُور بھیج دیا اور اُسے ایک ہزار جوانوں کا سردار بنا دیا اور داؤد فوجی مہموں میں اُن کی قیادت کیا کرتا تھا۔ [۱۴] اور جو کچھ

بھی اُس نے کیا اُس میں اُسے بڑی کامیابی ملی کیونکہ خداوند اُس کے ساتھ تھا۔ [15] جب ساؤل نے دیکھا کہ وہ کس قدر کامیاب ثابت ہُوا ہے تو وہ اُس سے خوف کھانے لگا۔ [16] لیکن تمام اِسرائیل اور یہوداہ کے لوگ داؤد کو پیار کرتے تھے کیونکہ وہ ہر مہم میں اُن کی قیادت کرتا تھا۔

[17] اور ساؤل نے داؤد سے کہا کہ یہ میری بڑی بیٹی میرب ہے۔ میں اُسے تجھ سے بیاہ دُوں گا۔ بس بہادری سے میری خدمات سرانجام دیتا رہ اور خداوند کی لڑائیاں لڑ۔ ساؤل نے اپنے دل میں سوچا تھا کہ میں داؤد کے خلاف ہاتھ نہیں اُٹھاؤں گا بلکہ یہ کام تو فِلستیوں کی ذمّہ داری ہے۔

[18] لیکن داؤد نے ساؤل سے کہا کہ میں کیا ہُوں اور میرا گھرانا یا میرے باپ کا خاندان اِسرائیل میں کیا ہے جو میں بادشاہ کا داماد بنوں؟ [19] پس جب ساؤل کی بیٹی میرب کا داؤد سے بیاہ دینے کا وقت آیا تو وہ عدری ایل محولاتی سے بیاہ دی گئی۔ [20] اور ساؤل کی بیٹی میکل داؤد کو چاہتی تھی اور جب اُس کی خبر ساؤل کو ہُوئی تو وہ خُوش ہُوا [21] اُس نے سوچا کہ میں اُسے داؤد ہی کو دوں گا تاکہ وہ اُس کے لیے پھندا ہو اور فِلستیوں کا ہاتھ اُس کے خلاف ہو۔ لہٰذا ساؤل نے داؤد سے کہا کہ اب تیرے لیے میرا داماد بننے کا دوسرا موقع ہے۔

[22] تب ساؤل نے اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ علیحدگی میں داؤد سے کہو کہ دیکھ! بادشاہ تجھ سے خُوش ہے اور اُس کے ملازمین بھی تجھ سے خُوش ہیں۔ لہٰذا اب بادشاہ کا داماد بن جا۔

[23] اُنہوں نے یہ تمام باتیں داؤد کے پاس جا کر دہرائیں۔ لیکن داؤد نے کہا کہ بادشاہ کا داماد بننے کو کیا تُم کوئی چھوٹی سی بات سمجھتے ہو؟ میں تو محض ایک مسکین اور غیر معروف آدمی ہُوں۔

[24] جب ساؤل کے ملازموں نے اُسے داؤد کی کہی ہُوئی باتیں بتائیں [25] تو ساؤل نے جواب دیا کہ داؤد سے کہو کہ بادشاہ اپنے دشمنوں سے بدلہ لینے کی خاطر فِلستیوں کے ختنہ کی سَو کھلڑیوں کے سوا دلہن کے لیے مہر کی اور کوئی رقم نہیں چاہتا۔ ساؤل کا منصوبہ تھا کہ داؤد کو فِلستیوں کے ہاتھ مروا ڈالے۔

[26] جب اُن ملازمین نے داؤد کو یہ باتیں بتائیں تو وہ بادشاہ کا داماد بننے کے لیے راضی ہو گیا۔ لہٰذا مقرّرہ مدّت گزرنے سے پیشتر [27] داؤد اور اُس کے آدمیوں نے باہر جا کر دو سَو فِلستیوں کو قتل کر دیا۔ وہ اُن کے ختنہ کی کھلڑیاں لے کر آیا اور پُوری تعداد بادشاہ کو پیش کر دی تاکہ وہ بادشاہ کا داماد بن جائے۔ تب ساؤل نے اپنی بیٹی میکل اُسے بیاہ دی۔

[28] جب ساؤل کو احساس ہُوا کہ خداوند داؤد کے ساتھ ہے اور اُس کی بیٹی میکل داؤد سے محبّت کرتی ہے [29] تو ساؤل داؤد سے اور بھی زیادہ خوفزدہ ہو گیا اور زندگی بھر اُس کا دشمن بنا رہا۔

[30] فِلستی سرداروں نے لڑائی کے لیے حملے کرنا جاری رکھا اور جب بھی اُنہوں نے حملے کیے تو ساؤل کے دیگر سرداروں کی بہ نسبت داؤد نے بہتر عقلمندی کا مظاہرہ کیا اور اُس کا نام مشہور ہو گیا۔

ساؤل کا داؤد کو قتل کرنے کی کوشش کرنا

۱۹ ساؤل نے اپنے بیٹے یونتن اور سب ملازمین سے کہا کہ داؤد کو مار ڈالو۔ لیکن یونتن داؤد کو بہت چاہتا تھا۔ [2] اِس لیے اُس نے اُسے خبردار کر دیا کہ میرا باپ ساؤل تجھے قتل کرنے کے لیے موقع کی تلاش میں ہے۔ لہٰذا کل صبح ہوشیار رہنا اور جا کر کہیں چھپ جانا اور وہیں رہنا۔ [3] اور میں باہر جا کر اُس میدان میں جہاں تُو ہو گا اپنے باپ کے پاس کھڑا ہُوں گا۔ اور میں اپنے باپ سے تیری بابت گفتگو کروں گا اور جو کچھ مجھے معلوم ہو گا تجھے بتاؤں گا۔

[4] اور یونتن نے اپنے باپ ساؤل سے داؤد کی تعریف کی اور اُس سے کہا کہ بادشاہ اپنے خادم داؤد پر ظلم نہ کرے۔ اُس نے تجھے نقصان نہیں پہنچایا بلکہ جو کچھ اُس نے کیا ہے اُس سے تیرا بہت فائدہ ہُوا ہے۔ [5] اُس نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اُس فِلستی کو مارا اور خداوند نے سارے اِسرائیل کے لیے ایک بڑی فتح حاصل کی اور تُو اِسے دیکھ کر خُوش ہُوا۔ پھر تُو داؤد جیسے معصوم آدمی کو بلا وجہ قتل کر کے کیوں مجرم بننا چاہتا ہے؟

[6] ساؤل نے یونتن کی بات سُنی اور قسم کھائی کہ خداوند کی حیات کی قسم داؤد قتل نہیں کیا جائے گا۔

[7] پس یونتن نے داؤد کو بلا کر ساری بات چیت بتائی اور وہ اُسے ساؤل کے پاس لایا اور داؤد پہلے کی طرح ساؤل کے پاس رہنے لگا۔

[8] ایک دفعہ پھر جنگ چھڑ گئی اور داؤد جا کر فِلستیوں سے لڑا اور اُنہیں اِتنی شدّت سے مارا کہ وہ اُس کے سامنے سے بھاگ گئے۔

[9] لیکن خداوند کی طرف سے ایک بری رُوح ساؤل پر اُس وقت چڑھی جب وہ ہاتھ میں بھالا لیے ہُوئے اپنے گھر میں بیٹھا ہُوا تھا اور جب داؤد بربط بجا رہا تھا۔ [10] ساؤل نے اپنے بھالے

کے ساتھ اُسے دیوار کے ساتھ چھید دینے کی کوشش کی۔ لیکن جب ساؤل نے اپنا بھالا دیوار کی طرف پھینکا تو داؤد کسی طرح اُس کے وار سے بچ گیا اور اُس رات اُس نے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔

[۱۱] ساؤل نے داؤد کے گھر آدمی بھیجے کہ اُس کی تاک میں رہیں اور صبح کو اُسے مار ڈالیں۔ مگر داؤد کی بیوی میکل نے اُسے خبردار کر دیا کہ اگر تُو جان بچانے کے لیے آج رات بھاگ نہیں تو کل تُو مار ڈالا جائے گا [۱۲] پس میکل نے ایک کھڑکی سے داؤد کو نیچے اُتار دیا اور وہ بھاگ کر بچ گیا۔ [۱۳] تب میکل نے ایک بُت لے کر اُسے پلنگ پر لِٹا دیا اور اُسے کپڑوں سے ڈھانک دیا اور بکریوں کے کچھ بال سرہانے رکھ دیئے۔ [۱۴] جب ساؤل نے داؤد کو پکڑنے کے لیے آدمی بھیجے تو میکل نے کہا کہ وہ بیمار ہے۔

[۱۵] تب ساؤل نے اُن آدمیوں کو داؤد کو دیکھنے واپس بھیجا اور کہا کہ اُسے پلنگ سمیت میرے پاس لے آؤ تا کہ میں اُسے قتل کروں۔ [۱۶] لیکن جب وہ آدمی اندر گئے تو دیکھا کہ پلنگ پر ایک بُت پڑا ہُوا ہے اور سرہانے بکریوں کے کچھ بال پڑے ہیں۔

[۱۷] تب ساؤل نے میکل سے کہا کہ تُو نے مجھے اِس طرح دھوکا کیوں دیا اور میرے دشمن کو بچ کر نکل جانے دیا؟

میکل نے اُسے بتایا کہ اُس نے مجھ سے کہا کہ مجھے نکل جانے دے ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا۔

[۱۸] جب داؤد بھاگ گیا اور بچ کر نکل گیا تو وہ رامہ میں سموئیل کے پاس گیا اور وہ سب کچھ جو ساؤل نے اُس کے ساتھ کیا تھا اُسے بتایا۔ تب وہ اور سموئیل نیوت چلے گئے اور وہاں رہنے لگے۔ [۱۹] ساؤل کو خبر ملی کہ داؤد رامہ کے علاقہ میں نیوت میں ہے۔ [۲۰] لہٰذا اُس نے اُسے پکڑنے کے لیے آدمی بھیجے۔ لیکن جب اُنہوں نے دیکھا کہ نبیوں کا ایک گروہ نبوّت کر رہا ہے اور سموئیل اُن کے پیشوا کے طور پر وہاں کھڑا ہے تو خداوند کی رُوح ساؤل کے آدمیوں پر نازل ہُوئی اور وہ بھی نبوّت کرنے لگے۔ [۲۱] اور جب ساؤل کو یہ خبر ملی تو اُس نے اور آدمی بھیجے اور وہ بھی نبوّت کرنے لگے۔ پھر ساؤل نے تیسری بار آدمی بھیجے اور وہ بھی نبوّت کرنے لگے۔ [۲۲] آخرکار وہ خود رامہ کے لیے روانہ ہُوا اور سیکو میں اُس بڑے حوض پر پہنچ کر پُوچھنے لگا کہ سموئیل اور داؤد کہاں ہیں؟

تب اُسے پتا چلا کہ وہ رامہ کے اندر نیوت میں ہیں۔

[۲۳] اِس پر ساؤل رامہ کے اندر نیوت کو گیا۔ مگر خدا کی رُوح اُس پر بھی نازل ہُوئی اور وہ راہ چلتے چلتے نبوّت کرتا ہُوا نیوت آیا۔ [۲۴] اور وہ بھی اپنے کپڑے اُتار کر سموئیل کی موجودگی میں نبوّت کرنے لگا اور اُس دِن اور رات اُسی حالت میں وہاں پڑا رہا۔ اِس لیے یہ کہاوت چلی کہ کیا ساؤل بھی نبیوں میں ہے؟

داؤد اور یونتن

۲۰ تب داؤد رامہ کے نیوت سے بھاگا اور یونتن کے پاس جا کر پُوچھنے لگا کہ میں نے کیا کِیا ہے؟ میرا کیا جُرم ہے؟ میں نے تیرے باپ کا کیا بگاڑا ہے جو وہ میری جان کا خواہاں ہے؟

[۲] یونتن نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں، تُو نہیں مارا جائے گا! دیکھ میرا باپ مجھے بتائے بغیر چھوٹا یا بڑا کوئی کام نہیں کرتا۔ بھلا پھر اِس بات کو وہ کیوں چھپاتا؟ ایسی بات نہیں ہے۔

[۳] لیکن داؤد نے قسم کھا کر کہا کہ تیرے باپ کو بخوبی معلوم ہے کہ مجھ پر تیری نظرِ عنایت ہے اور اُس نے سوچ رکھا ہے کہ یونتن کو یہ بات معلوم نہ ہو ورنہ وہ رنجیدہ ہوگا۔ پھر بھی زندہ خداوند کی قسم اور تیری جان کی قسم مجھ میں اور مَوت میں صِرف ایک قدم کا فاصلہ ہے۔

[۴] تب یونتن نے داؤد سے کہا کہ جو کچھ تُو چاہتا ہے کہ میں تیرے لیے کروں میں وہی کروں گا۔

[۵] پس داؤد نے کہا کہ دیکھ، کل نئے چاند کا تہوار ہے اور میرا بادشاہ کے ساتھ کھانا کھانا متوقع ہے۔ لیکن مجھے اجازت دے کہ میں پرسوں شام تک میدان میں چھپا رہوں۔ [۶] اگر اُسے میری عدم موجودگی کا احساس ہونے لگے تو اُسے کہہ دینا کہ داؤد نے جلدی سے اپنے قصبہ بیت لحم جانے کے لیے مجھ سے اجازت مانگی تھی کیونکہ وہاں اُس کے سارے خاندان کے لیے ایک سالانہ قربانی ہو رہی ہے۔ [۷] اگر وہ کہے کہ اچھا، ٹھیک ہے، تب تیرا خادم محفوظ ہے لیکن اگر وہ غُصّہ سے لال پیلا ہونے لگے تو تُو یقین کرنا کہ اُس نے مجھے نقصان پہنچانے کا مصمّم ارادہ کیا ہُوا ہے۔ [۸] اور تُو اپنے خادم پر مہربانی کرنا کیونکہ تُو نے خداوند کے حُضور میں اُس کے ساتھ ایک عہد کیا ہُوا ہے۔ اور اگر میں قصُوروار ہُوں تو تُو خُود مجھے قتل کر دینا۔ مجھے اپنے باپ کے حوالے مت کرنا!

[۹] یونتن نے کہا کہ ہرگز نہیں! اگر مجھے ذرا سا بھی شبہ ہوتا کہ میرے باپ نے تجھے نقصان پہنچانے کا پکّا اِرادہ کیا ہُوا ہے تو کیا میں تجھے آگاہ نہ کر دیتا؟

[۱۰] داؤد نے پُوچھا کہ اگر تیرا باپ تجھے سخت جواب دے تو مجھے کیسے معلوم ہوگا؟

[۱۱] یونتن نے کہا کہ آ ہم باہر میدان کو چلیں۔ پس وہ اکٹھے

وہاں چلے گئے۔

[۱۲] تب یونتن نے داؤد سے کہا کہ خداوند اسرائیل کے خدا کی قسم پرسوں اِسی وقت تک میں اپنے باپ کے خیالات معلوم کر لوں گا۔ اگر وہ تیرے موافق ہُوئے تو کیا میں تجھے کوئی خبر نہ بھیجوں گا اور تجھے آگاہ نہ کروں گا؟ [۱۳] لیکن اگر میرا باپ تجھے نقصان پہنچانے پر مائل نظر آیا اور میں نے تجھے خبر نہ دی اور سلامتی سے رخصت نہ کیا تو خداوند میرے ساتھ ایسا ہی بلکہ اِس سے بھی زیادہ کرے۔ خداوند تیرے ساتھ رہے جیسا کہ وہ میرے باپ کے ساتھ رہا ہے۔ [۱۴] لیکن جب تک میں زندہ ہُوں تُو بھی خداوند کی طرح مجھ پر مسلسل مہربانی کرتے رہنا تاکہ میں مارا نہ جاؤں۔ اور میرے گھرانے سے بھی اپنے دستِ کرم کو باز مت رکھنا۔ [۱۵] جب خداوند داؤد کے ایک ایک دشمن کو روئے زمین پر سے مٹا دے اُس وقت بھی تیری مہربانی ہم پر جاری رہے۔

[۱۶] لہٰذا یونتن نے داؤد کے گھرانے کے ساتھ یہ کہتے ہُوئے عہد باندھا کہ خداوند داؤد کے دشمنوں سے انتقام لے۔ [۱۷] اور یونتن نے اُس محبت کے باعث جو اُسے داؤد سے تھی اُسے دوبارہ قسم کھانے کو کہا کیونکہ وہ اُس سے اپنی جان کے برابر محبت رکھتا تھا۔

[۱۸] اُس کے بعد یونتن نے داؤد سے کہا کہ کل نئے چاند کا تہوار ہے اور تیری کمی بہت محسوس ہوگی کیونکہ تیری نشست خالی رہے گی۔ [۱۹] پرسوں شام کے قریب تُو اُس جگہ پہنچ جانا جہاں تُو اِس مصیبت کے شروع ہونے کے وقت چھپا تھا اور اُس پتھر کے پاس جس کا نام ازل ہے انتظار کرنا۔ [۲۰] میں اُس طرف تین تیر اِس طرح چلاؤں گا گویا میں کسی نشانہ پر تیر مار رہا ہُوں۔ [۲۱] پھر میں ایک لڑکے کو بھیجوں گا اور کہوں گا کہ جا اور تیروں کا پتا لگا۔ اگر میں اُسے کہوں کہ دیکھ، وہ تیر تیری اِس طرف ہیں، اُنہیں یہاں لے آ، تب تُو بلاخوف آجانا کیونکہ خداوند کی حیات کی قسم تُو محفوظ رہے گا اور تجھے کوئی خطرہ نہ ہوگا۔ [۲۲] لیکن اگر میں اُس لڑکے سے کہوں کہ دیکھ وہ تیر تیری اُس طرف ہیں تب تُو وہاں سے چل دینا کیونکہ خداوند نے تجھے رخصت کیا ہے۔ [۲۳] اور وہ وعدے جو ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ کیے ہیں تُو اُنہیں یاد رکھنا کیونکہ خداوند ابد تک اُن کا گواہ ہے۔

[۲۴] لہٰذا داؤد اُس میدان میں چھپ گیا اور جب نئے چاند کا تہوار آیا تو بادشاہ کھانا کھانے بیٹھا۔ [۲۵] اور بادشاہ اپنے دستور کے مطابق دیوار کے پاس اپنی مسند پر یونتن کے بالمقابل بیٹھا اور ابنیر ساؤل کے پہلو میں بیٹھا۔ لیکن داؤد کی جگہ خالی تھی۔ [۲۶] اُس روز ساؤل نے کچھ نہ کہا کیونکہ اُس نے سوچا کہ داؤد کے ساتھ ضرور ایسی کوئی بات ہوگئی ہوگی جس کے باعث وہ ناپاک ہوگیا ہے۔ یقیناً وہ ضرور ناپاک ہی ہوگا۔ [۲۷] لیکن اگلے دِن بھی جو کہ مہینے کا دوسرا دِن تھا داؤد کی جگہ خالی رہی۔ تب ساؤل نے اپنے بیٹے یونتن سے کہا کہ کیا بات ہے کہ یسّی کا بیٹا کھانے پر نہ تو کل آیا اور نہ ہی آج؟

[۲۸] یونتن نے جواب دیا کہ داؤد نے بڑی عاجزی سے مجھ سے بیت لحم جانے کے لیے اجازت مانگی تھی۔ [۲۹] اُس نے کہا تھا کہ مجھے جانے دے کیونکہ اُس شہر میں میرا گھرانا قربانی کر رہا ہے اور میرے بھائی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں وہاں موجود رہوں۔ اور اگر تیری مجھ پر نظرِ عنایت ہے تو مجھے اجازت فرما کہ اپنے بھائیوں کو دیکھنے چلا جاؤں۔ اُسی وجہ سے وہ بادشاہ کے دسترخوان پر حاضر نہیں ہُوا۔

[۳۰] ساؤل کا غُصّہ یونتن پر بھڑکا اور اُس نے اُس سے کہا کہ اَے کجرو اور سرکش عورت کے بیٹے، مجھے معلوم ہے کہ تُو نے اپنی شرم اور اپنی ماں کی برہنگی کی شرم کی بہ نسبت جس نے تجھے پیدا کیا، یسّی کے بیٹے کی زیادہ طرفداری کی ہے۔ [۳۱] جب تک روئے زمین پر یسّی کا بیٹا زندہ ہے نہ تو تجھے اور نہ تیری بادشاہی کو قیام حاصل ہوگا۔ اب اُسے بلوا اور میرے پاس لا کیونکہ اُس کا مرنا ضرور ہے۔

[۳۲] تب یونتن نے اپنے باپ سے پُوچھا کہ وہ کیوں مارا جائے؟ اُس نے کیا کِیا ہے؟ [۳۳] لیکن ساؤل نے اُسے مارنے کے لیے اپنا بھالا پھینکا۔ تب یونتن جان گیا کہ اُس کا باپ داؤد کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

[۳۴] یونتن سخت غُصّہ میں دسترخوان سے اُٹھ گیا اور مہینہ کے اُس دوسرے دِن اُس نے کھانا نہ کھایا کیونکہ وہ اپنے باپ کے داؤد کے ساتھ شرمناک برتاؤ کے باعث سخت رنجیدہ تھا۔

[۳۵] صبح کو یونتن داؤد سے اپنی ملاقات کے لیے باہر اُس میدان کو گیا اور اُس کے ساتھ ایک چھوٹا لڑکا بھی تھا۔ [۳۶] اُس نے اُس لڑکے سے کہا کہ دوڑ اور جو تیر میں چلاؤں اُنہیں ڈھونڈ۔ جب وہ لڑکا دوڑا جا رہا تھا تو اُس نے ایسا تیر چھوڑا جو اُس کے آگے جا کر گرا۔ [۳۷] جب وہ لڑکا اُس جگہ پہنچا جہاں یونتن کا تیر گرا تھا تو یونتن نے اُس کے پیچھے پکار کر کہا کہ کیا تیر تجھ سے دُور اُس طرف نہیں گرا؟ [۳۸] اور پھر چلّا کر یہ کہا کہ جلدی کر، جلدی جا! ٹھہر مت! اور وہ لڑکا اُس تیر کو اُٹھا کر اپنے آقا کے پاس لَوٹ آیا۔ [۳۹] (اِس میں کیا بھید تھا، وہ لڑکا کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ صرف داؤد اور یونتن ہی

جانتے تھے)۔ [۴۰] پھر یونتن نے اپنے ہتھیار لڑکے کو دیئے اور کہا کہ جا اُنہیں واپس شہر میں لے جا۔

[۴۱] جب وہ لڑکا چلا گیا تو داؤد اُس پتھر کے جنوب کی طرف سے نکلا اور تین دفعہ مُنہ کے بل زمین پر یونتن کے سامنے جھکا۔ تب اُنہوں نے ایک دوسرے کو چُوما اور خُوب روئے۔لیکن داؤد بہت ہی زیادہ رویا۔

[۴۲] یونتن نے داؤد سے کہا کہ سلامت چلا جا کیونکہ ہم دونوں نے خداوند کے نام سے قسم کھا کر کہا ہے کہ تیرے اور میرے درمیان اور تیری نسل اور میری نسل کے درمیان خداوند ابد تک گواہ ہے! تب داؤد رخصت ہُوا اور یونتن واپس شہر کو چلا گیا۔

داؤد کی نوب کو روانگی

۲۱ اور داؤد نوب میں اخیملک کاہن کے پاس آیا اور جب اخیملک داؤد سے ملا تو وہ کانپ اُٹھا اور اُس نے پُوچھا کہ تُو اکیلا کیوں ہے؟ تیرے ساتھ کوئی اور کیوں نہیں؟

[۲] داؤد نے اخیملک کاہن کو جواب دیا کہ بادشاہ نے ایک خاص کام میرے سپرد کیا ہے اور مجھ سے کہا ہے کہ تیرے خاص مقصد اور تیری ہدایات کے متعلق کسی کو کوئی علم نہ ہو۔رہی میرے آدمیوں کی بات تو میں نے اُنہیں بتا دیا ہے کہ وہ مجھے فلان فلان جگہ پر ملیں۔ [۳] اِس وقت تیرے پاس کیا دستیاب ہے؟ مجھے پانچ چپاتیاں یا جو کچھ بھی تیرے پاس ہے دے دے۔

[۴] لیکن اُس کاہن نے داؤد کو جواب دیا کہ میرے پاس عام روٹیاں نہیں ہیں۔البتہ کچھ مُقدّس روٹیاں موجود ہیں، جو ان اُنہیں کھا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ عورتوں سے الگ رہے ہوں۔

[۵] داؤد نے جواب دیا کہ درحقیقت چند روز سے عورتیں ہم سے الگ رہی ہیں۔چاہے سفر معمولی ہی کیوں نہ ہو، جب کبھی میں روانہ ہوتا ہُوں میرے آدمیوں کے برتن پاک ہوتے ہیں۔اور آج تو وہ مُقدّس کھانے کے لیے ضرور ہی پاک ہوں گے۔ [۶] لہٰذا اُس کاہن نے اُسے مُقدّس روٹی دے دی کیونکہ اور روٹی وہاں نہیں تھی فقط نذر کی روٹی تھی جو خداوند کے آگے سے اُٹھائی گئی تھی اور اُس دِن جب وہ اُٹھائی گئی تو اُس کے عوض گرم روٹی رکھی گئی تھی۔

[۷] اور اُس دِن ساؤل کے خادموں میں سے ایک وہاں خداوند کے حُضور میں رُکا ہُوا تھا۔وہ دوئیگ ادومی تھا جو ساؤل کے چرواہوں کا سردار تھا۔

[۸] اور داؤد نے اخیملک سے پُوچھا کہ کیا تیرے پاس یہاں کوئی بھالا یا تلوار نہیں ہے؟ میں اپنے ساتھ تلوار یا کوئی دوسرا ہتھیار نہیں لا سکا کیونکہ بادشاہ کا کام فوری تعمیل طلب تھا۔

[۹] اُس کاہن نے جواب دیا کہ فلستی جُولیت کی تلوار جسے تُو نے ایلاہ کی وادی میں قتل کیا تھا کپڑے میں لپٹی ہُوئی افود کے پیچھے رکھی ہے اگر تُو اُسے لینا چاہتا ہے تو لے لے۔اِس ایک کے سوا یہاں اور کوئی تلوار نہیں ہے۔

داؤد نے کہا کہ میرے لیے اُس جیسی تلوار کوئی ہے ہی نہیں۔ وہی مجھے دے دے۔

داؤد کا جات چلے جانا

[۱۰] اُسی دِن داؤد ساؤل کے ڈر سے بھاگ کر جات کے بادشاہ اکیس کے پاس چلا گیا۔ [۱۱] لیکن اکیس کے خادموں نے اُس سے کہا کہ کیا یہ ملک کا بادشاہ داؤد نہیں؟ کیا یہ وُہی نہیں جس کے متعلق وہ رقص کرتے ہُوئے گاتے ہیں کہ

ساؤل نے تو ہزاروں کو مارا ہے
پر داؤد نے لاکھوں کو مارا ہے؟

[۱۲] داؤد یہ الفاظ سُن کر پریشان ہو گیا اور اُس کے دل میں اکیس شاہِ جات کی طرف سے خوف بیٹھ گیا۔ [۱۳] لہٰذا اُس نے اُن کی موجودگی میں پاگل پن کا ڈھونگ رچایا اور جب وہ اُن کے ہاتھوں میں تھا تو اُس نے دیوانوں کی سی حرکتیں شروع کر دیں۔ مثلاً وہ پھاٹک کے کواڑوں کو نوچنے لگا اور تھوک سے اپنی داڑھی کو تر کر لیا۔ [۱۴] تب اکیس نے اپنے ملازموں سے کہا کہ اِس آدمی کی طرف دیکھو! یہ تو پاگل ہے! اِسے میرے پاس کیوں لائے ہو؟ [۱۵] کیا میرے پاس پاگلوں کی کمی ہے جو تُم اِس شخص کو یہاں لے آئے ہو کہ میرے سامنے ایسی حرکتیں کرے؟ کیا یہ آدمی میرے گھر میں قدم رکھنے کے لائق تھا؟

داؤد کا عدولام اور مصفاہ میں چلے جانا

۲۲ اور داؤد جات سے روانہ ہُوا اور بچ کر عدولام کے غار کی طرف نکل گیا۔جب اُس کے بھائیوں اور اُس کے باپ کے گھرانے نے اِس کی بابت سُنا تو وہ وہاں اُس کے پاس پہنچے۔ [۲] تمام لوگ جو مصیبت میں تھے یا مقروض تھے یا غیر مطمئن تھے اُس کے گرد جمع ہو گئے اور داؤد اُن کا سردار بن گیا۔اور تقریباً چار سَو آدمی اُس کے ساتھ تھے۔

[۳] وہاں سے داؤد موآب میں مِصفاہ کو گیا اور شاہِ موآب سے کہا کہ کیا اجازت ہے کہ میرے باپ اور ماں تیرے ہاں آ کر اُس

وقت تک رہیں جب تک مجھے معلوم نہ ہو جائے کہ خدا میرے لیے کیا کرے گا؟ [۴] پس وہ اُنہیں شاہِ موآب کے پاس لے آیا اور جب تک داؤد قلعہ میں رہا وہ اُس کے پاس رہے۔
[۵] لیکن جاد نبی نے داؤد سے کہا کہ قلعہ میں مت رہ بلکہ یہوداہ کے ملک میں چلا جا۔ پس داؤد روانہ ہُوا اور حارت کے جنگل کو چلا گیا۔

ساؤل کا نوب کے کاہنوں کو قتل کرنا

[۶] ساؤل نے سُنا کہ داؤد اور اُس کے آدمیوں کا سراغ مل گیا ہے۔ اُس وقت ساؤل بھالا ہاتھ میں لیے جِبعہ میں پہاڑی پر جھاؤ کے درخت کے نیچے بیٹھا ہُوا تھا اور اُس کے تمام اہلکار اُس کے چوگرد کھڑے تھے۔ [۷] ساؤل نے اُن سے کہا کہ سُنو اَے بِن یمینی مردو! کیا یسّی کا بیٹا تُم سب کو کھیت اور تاکستان دے گا؟ کیا وہ تُم سب کو ہزاروں کا سالار اور سینکڑوں کا سردار بنائے گا؟ [۸] کیا اُسی وجہ سے تُم سب نے میرے خلاف سازش کی ہے؟ جب میرا ہی بیٹا یسّی کے بیٹے سے عہد و پیمان کرتا ہے تو کوئی بھی مجھے نہیں بتاتا۔ تُم میں سے کسی کو بھی میری پروا نہیں اور نہ ہی تُم میں سے کوئی مجھے بتاتا ہے کہ میرے بیٹے نے میرے ملازم کو میرے خلاف گھات لگا کر بیٹھنے کے لیے اُکسایا ہے اور وہ آج بھی یہی کر رہا ہے۔
[۹] لیکن دوئیگ ادومی نے جو ساؤل کے اہلکاروں کے ساتھ کھڑا تھا کہا کہ میں نے یسّی کے بیٹے کو نوب میں اخیطوب کے بیٹے اخیملک کاہن کے پاس آتے دیکھا۔ [۱۰] اور اخیملک نے اُس کے لیے خداوند سے دریافت کیا اور اُسے اشیائے خوردنی اور جولیت فلستی کی تلوار بھی دی۔
[۱۱] تب بادشاہ نے اخیطوب کے بیٹے اخیملک کاہن کو اور اُس کے باپ کے سارے گھرانے کو جو نوب میں کاہن تھے بلوا بھیجا اور وہ سب بادشاہ کے پاس حاضر ہُوئے۔ [۱۲] تب ساؤل نے کہا کہ اَے اخیطوب کے بیٹے سُن!

اُس نے جواب دیا کہ اَے میرے آقا، فرما۔
[۱۳] پھر ساؤل نے اُس سے کہا کہ تُم نے یعنی تو نے اور یسّی کے بیٹے نے میرے خلاف سازش کیوں کی ہے کہ اُسے روٹی اور تلوار دے کر اُس کے لیے خداوند سے سوال کیا؟ اُسی کا نتیجہ ہے کہ اُس نے میرے خلاف بغاوت کر دی اور میری گھات میں بیٹھا ہُوا ہے۔ وہ آج بھی یہی کر رہا ہے۔
[۱۴] اخیملک نے بادشاہ کو جواب دیا کہ تیرے تمام ملازموں میں سے داؤد جیسا وفادار کون ہے؟ وہ بادشاہ کا داماد ہے اور تیرے محافظ دستے کا سردار ہے۔ وہ تیرے گھرانے میں بڑا معزز سمجھا جاتا ہے۔ [۱۵] کیا اُس دِن پہلا موقع تھا کہ میں نے خداوند سے اُس کے لیے سوال کیا؟ ہرگز نہیں! لہٰذا بادشاہ اپنے خادم پر یا اُس کے باپ کے گھرانے میں سے کسی پر الزام نہ لگائے کیونکہ تیرا خادم اِس سارے معاملہ کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا۔
[۱۶] لیکن بادشاہ نے کہا کہ اَے اخیملک: تُو اور تیرے باپ کا تمام خاندان یقیناً مَوت کے گھاٹ اُتار دیا جائے گا۔
[۱۷] بادشاہ نے اپنے محافظ دستے کے سپاہیوں کو جو پاس ہی کھڑے تھے حکم دیا کہ جاؤ اور خداوند کے کاہنوں کو مار ڈالو کیونکہ اُنہوں نے بھی داؤد کی حمایت کی ہے۔ اُنہیں معلوم تھا کہ وہ مفرور ہے پھر بھی اُنہوں نے مجھے نہیں بتایا۔

لیکن بادشاہ کے اہلکار خداوند کے کاہنوں پر ہاتھ اُٹھانے اور اُنہیں مار ڈالنے پر رضامند نہ تھے۔
[۱۸] تب بادشاہ نے دوئیگ سے کہا کہ تُو جا اور کاہنوں کو مار گرا۔ لہٰذا دوئیگ گیا اور اُنہیں مار گرایا۔ اُس دِن اُس نے پچاسی آدمیوں کو جو کتان کا افود پہنے ہُوئے تھے قتل کیا۔ [۱۹] اُس نے کاہنوں کے شہر نوب کو بھی اُس کے مردوں، عورتوں، بچّوں اور شیر خواروں بلکہ اُس کے گائے بَیلوں، گدھوں اور بھیڑوں کو بھی تہِ تیغ کر ڈالا۔
[۲۰] لیکن ابی یاتر جو اخیطوب کے بیٹے اخیملک کے بیٹوں میں سے ایک تھا بچ نکلا اور داؤد کے ساتھ شامل ہونے کے لیے بھاگ گیا۔ [۲۱] اُس نے داؤد کو بتایا کہ ساؤل نے خداوند کے کاہنوں کو قتل کر دیا ہے۔ [۲۲] تب داؤد نے ابی یاتر سے کہا کہ اُس دِن جب دوئیگ ادومی وہاں تھا تو مجھے معلوم تھا کہ وہ یقیناً ساؤل کو بتائے گا۔ سو میں ہی تیرے باپ کے سارے خاندان کی مَوت کا ذمّہ وار ہُوں۔ [۲۳] میرے پاس رہ اور خوف نہ کر۔ جو تیری جان کا خواہاں ہے وہ میری جان کا بھی خواہاں ہے۔ تُو میرے پاس محفوظ رہے گا۔

داؤد کا قعیلہ کو بچانا

۲۳

جب داؤد کو خبر ملی کہ فِلستی قعیلہ کے خلاف لڑ رہے ہیں اور کھلیانوں کو لُوٹ رہے ہیں [۲] تو اُس نے یہ کہتے ہُوئے خداوند سے سوال کیا کہ کیا میں فِلستیوں پر حملہ کرنے کے لیے جاؤں؟

اور خداوند نے اُسے جواب دیا کہ جا، فِلستیوں پر حملہ کر اور قعیلہ کو بچا۔

۳ لیکن داؤد کے آدمیوں نے اُس سے کہا کہ ہم تو یہاں یہوداہ میں ہی خوفزدہ ہیں، اگر ہم فلستی فوجوں کے خلاف قعیلہ کو جائیں گے تو کس قدر زیادہ خوفزدہ ہوں گے۔

۴ تب داؤد نے ایک دفعہ پھر خداوند سے سوال کیا اور خداوند نے اُسے جواب دیا کہ قعیلہ کو جا کیونکہ میں فلستیوں کو تیرے ہاتھ میں کر دوں گا۔ ۵ لہٰذا داؤد اور اُس کے آدمی قعیلہ جا کر فلستیوں سے لڑے اور اُن کے مویشی لے آئے۔ اُس نے فلستیوں کو بھاری جانی نقصان پہنچایا اور قعیلہ کے لوگوں کو بچالیا۔ ۶ (اور ابی یاتر بن اخیملک جب داؤد کے پاس قعیلہ میں بھاگ کر آیا تھا تو وہ اپنے ساتھ افود بھی لے آیا تھا)۔

ساؤل کا داؤد کے تعاقب میں جانا

۷ جب ساؤل کو خبر ملی کہ داؤد قعیلہ کو گیا ہے تو اُس نے کہا کہ خدا نے اُسے میرے ہاتھ میں کر دیا ہے کیونکہ داؤد ایسے شہر میں جا گھسا ہے جس میں پھاٹک اور اڑبنگے ہیں۔ اب وہ وہاں سے نکل نہیں سکتا۔ ۸ ساؤل نے اپنی تمام افواج کو لڑنے کے لیے بلالیا اور حکم دیا کہ وہ قعیلہ جا کر داؤد اور اُس کے آدمیوں کا محاصرہ کر لیں۔

۹ جب داؤد کو معلوم ہُوا کہ ساؤل اُس کے خلاف سازش کر رہا ہے تو اُس نے ابی یاتر کاہن سے کہا کہ افود لا۔ ۱۰ اور داؤد نے کہا کہ اَے خداوند اسرائیل کے خدا! تیرے بندہ نے صاف صاف طور پر سُنا ہے کہ ساؤل نے قعیلہ آنے اور میری وجہ سے اِس شہر کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ۱۱ کیا قعیلہ کے باشندے مجھے اُس کے حوالے کر دیں گے؟ کیا ساؤل یہاں آئے گا جیسا کہ تیرے بندہ نے سُنا ہے؟ اَے خداوند اسرائیل کے خدا اپنے بندہ کو بتادے!

۱۲ پھر داؤد نے دوبارہ پُوچھا کہ کیا قعیلہ کے باشندے مجھے اور میرے لوگوں کو ساؤل کے حوالے کر دیں گے؟

اور خداوند نے کہا کہ ضرور کریں گے۔ وہ تجھے حوالہ کر دیں گے۔

۱۳ لہٰذا داؤد اور اُس کے آدمی جو کہ تعداد میں تقریباً چھ سَو تھے قعیلہ سے نکل گئے اور جگہ بجگہ گھومتے رہے۔ جب ساؤل کو خبر ملی کہ داؤد قعیلہ سے بچ کر نکل گیا ہے تو وہ اُس کے تعاقب میں نہ گیا۔

۱۴ اور داؤد نے بیابان کے قلعوں میں اور دشتِ زیف کی پہاڑیوں میں قیام کیا۔ ساؤل متواتر اُس کی تلاش میں رہا لیکن خدا نے داؤد کو اُس کے ہاتھ نہ آنے دیا۔

۱۵ جب داؤد دشتِ زیف میں حورِش میں تھا تو اُسے معلوم ہُوا کہ ساؤل اُس کی جان لینے کو نکلا ہے ۱۶ اور ساؤل کا بیٹا یونتن حورِش میں داؤد کے پاس گیا اور خداوند پر پُورا بھروسہ رکھنے میں اُس کی مدد کی۔ ۱۷ اور کہا کہ خوف نہ کر۔ میرا باپ ساؤل تجھ پر ہاتھ نہ ڈالے گا۔ تُو اسرائیل پر بادشاہ ہوگا اور میں تجھ سے دوسرے درجہ پر ہُوں گا۔ میرا باپ ساؤل بھی یہ جانتا ہے۔ ۱۸ اور اُن دونوں نے خداوند کے آگے عہد و پیمان کیا۔ پھر یونتن اپنے گھر چلا گیا لیکن داؤد حورِش میں ہی رہا۔

۱۹ اور زیف کے لوگوں نے جِبعہ میں ساؤل کے پاس جا کر کہا کہ کیا داؤد ہمارے درمیان حکیلہ کی پہاڑی پر یشیمون کے جنوب میں حورِش کے قلعہ میں چھپا ہُوا نہیں ہے؟ ۲۰ اب اَے بادشاہ جب بھی تُو آنا چاہے تشریف لے آنا اور ہم اُسے بادشاہ کے حوالہ کرنے کا ذِمّہ لیتے ہیں۔

۲۱ ساؤل نے جواب دیا کہ میری فکر کرنے کے لیے خدا تمہیں برکت بخشے۔ ۲۲ جاؤ اور مزید تیاری کرو اور معلوم کرو کہ داؤد عموماً کہاں جاتا ہے اور وہاں اُسے کس نے دیکھا ہے؟ مجھے معلوم ہُوا ہے کہ وہ بڑی عیّاری سے کام لیتا ہے۔ ۲۳ تُم چھپنے کی اُن تمام جگہوں کو جنہیں وہ استعمال کرتا ہے دریافت کرو اور پکّی اطلاع کے ساتھ میرے پاس واپس آؤ۔ اگر وہ اُس علاقہ میں ہُوا تو میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اور اُسے یہوداہ کے تمام خاندانوں میں کھوج نکالوں گا۔

۲۴ لہٰذا وہ روانہ ہُوئے اور ساؤل سے پیشتر زیف پہنچ گئے۔ داؤد اور اُس کے آدمی یشیمون کے جنوب میں عربہ میں معون کے بیابان میں تھے۔ ۲۵ اور ساؤل اور اُس کے آدمیوں نے اُس کی تلاش شروع کی۔ جب داؤد کو اِس کے بارے میں خبر ملی تو وہ نیچے چٹان کو چلا گیا اور معون کے بیابان میں جا اُترا۔ جب ساؤل نے یہ سُنا تو وہ بھی داؤد کے تعاقب میں معون کے بیابان میں گیا۔

۲۶ ساؤل پہاڑ کے ساتھ ساتھ ایک طرف جا رہا تھا اور داؤد اور اُس کے آدمی پہاڑ کی دوسری طرف تاکہ جتنی جلدی ہو ساؤل سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائیں۔ جب ساؤل اور اُس کی افواج داؤد اور اُس کے آدمیوں کو پکڑنے کے لیے اپنا گھیرا تنگ کر رہی تھیں ۲۷ تو ایک قاصد یہ کہنے کے لیے ساؤل کے پاس آیا کہ فوراً آ کیونکہ فلستیوں نے ملک پر اچانک حملہ کر دیا ہے۔ ۲۸ تب ساؤل نے داؤد کا تعاقب کرنا چھوڑ دیا اور فلستیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے روانہ ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اِس جگہ کو

سلع ہمّخلقوت کہتے ہیں۔ ۲۹ اور داؔؤد وہاں سے نکل گیا اور عین جدؔی کے قلعوں میں رہنے لگا۔

داؤد کا ساؤل کو معاف کر دینا

۲۴ جب ساؔؤل فِلستیوں کے تعاقب سے لَوٹا تو اُسے خبر ملی کہ داؔؤد عین جدؔی کے بیابان میں ہے ۲ لہٰذا ساؔؤل تمام اِسرائیل میں سے تین ہزار چیدہ چیدہ آدمیوں کو لے کر جنگلی بکروں کی چٹانوں کے قریب داؔؤد اور اُس کے آدمیوں کو تلاش کرنے کے لیے روانہ ہُوا۔

۳ اور راستہ میں بھیڑ سالوں کے پاس پہنچا۔ وہاں ایک غار تھا۔ ساؔؤل رفع حاجت کے لیے اُس کے اندر گیا۔ اُسی غار کے پچھلے حِصّہ میں داؔؤد اور اُس کے آدمی بیٹھے تھے۔ ۴ اُن آدمیوں نے داؔؤد سے کہا کہ یہی وہ دِن ہے جس کی بابت خداوند نے تجھ سے کہا تھا کہ میں تیرے دُشمن کو تیرے ہاتھ میں کر دوں گا اور تُو جیسا چاہے اُس کے ساتھ سلوک کرنا۔ تب داؔؤد نے دبے پاؤں باہر کی طرف جا کر ساؔؤل کے جُبّہ کے دامن کا ایک ٹکڑا ایسے کاٹا کہ ساؔؤل کو پتا نہ چلا۔

۵ بعد ازاں ساؔؤل کے جُبّہ کا دامن کاٹنے کی وجہ سے داؔؤد کے ضمیر نے اُسے ملامت کی ۶ اور اُس نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ خداوند نہ کرے کہ میں اپنے مالک سے جو خداوند کا ممسوح ہے ایسا سلوک کروں یا اُس کے خلاف اپنا ہاتھ اُٹھاؤں کیونکہ وہ خداوند کا ممسوح ہے۔ ۷ اِن الفاظ کے ساتھ داؔؤد نے اپنے آدمیوں کو ڈانٹا اور اُنہیں ساؔؤل پر حملہ کرنے سے روک دیا۔ جب ساؔؤل غار سے نکل کر اپنی راہ جا رہا تھا

۸ تو داؔؤد نے غار سے باہر جا کر ساؔؤل کو آواز دی کہ میرے مالک بادشاہ! جب ساؔؤل نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو داؔؤد نیچے جُھکا اور اُس کے سامنے مُنہ کے بل زمین پر گر کر اُسے سجدہ کیا۔ ۹ اُس نے ساؔؤل سے کہا کہ جب لوگ کہتے ہیں کہ داؔؤد تجھے نقصان پہنچانے پر تُلا ہُوا ہے تو تُو اُن کی باتیں کیوں سُنتا ہے؟ ۱۰ اِس دِن تُو نے خُود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ کس طرح خداوند نے غار میں تجھے میرے ہاتھوں میں کر دیا اور بعض نے مجھے ترغیب بھی دی کہ میں تجھے قتل کر دوں لیکن میں نے تجھے قتل نہیں کیا کیونکہ میں نے اپنے دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ میں اپنا ہاتھ اپنے مالک کے خلاف ہرگز نہیں اُٹھاؤں گا کیونکہ میرا آقا خداوند کا ممسوح ہے۔ ۱۱ ابّا، اپنے جُبّہ کے اِس ٹکڑے کو جو میرے ہاتھ میں ہے دیکھ! میں نے تیرے جُبّہ کے دامن کو کاٹ لیا لیکن تجھے قتل نہیں کیا۔ لہٰذا اب تُو دیکھ لے اور سمجھ لے کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ میں بغاوت کا مجرم ہُوں۔ میں نے تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچایا لیکن تُو ہے کہ میری جان لینے کے لیے میرے پیچھے پڑا ہُوا ہے۔ ۱۲ کاش خداوند تیرے اور میرے درمیان اِنصاف کرے اور جو بھی ظلم تُو نے مجھ پر کیا ہے خداوند اُس کا انتقام لے گا لیکن میرا ہاتھ تجھ پر ہرگز نہ اُٹھے گا۔ ۱۳ حالانکہ پرانی کہاوت ہے کہ بُروں سے بُرائی ہوتی ہے لیکن میرا ہاتھ تجھ پر کبھی نہ اُٹھے گا۔

۱۴ شاہِ اِسرائیل کس کے پیچھے نکلا ہے؟ تُو کس کے پیچھے پڑا ہے؟ ایک مرے ہُوئے کُتّے کے پیچھے؟ ایک پِسُّو کے پیچھے؟ ۱۵ پس خداوند ہی ہمارا مُنصِف ہو اور ہمارے درمیان فیصلہ کرے۔ وہ ہی میری وکالت فرمائے، یہاں تک کہ مجھے تیرے ہاتھ سے بچا کر میری بے گناہی ثابت کرے۔

۱۶ جب داؔؤد نے یہ کہنا ختم کیا تو ساؔؤل نے پُوچھا کہ داؔؤد میرے بیٹے! کیا یہ تیری ہی آواز ہے؟ اور وہ چلّا چلّا کر رونے لگا۔ ۱۷ اور اُس نے کہا کہ تُو مجھ سے زیادہ راستباز ہے۔ تُو نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ہے لیکن میں نے تیرے ساتھ برا سلوک کیا۔ ۱۸ تُو نے ابھی جو بھلائی میرے ساتھ کی ہے اُس سے ظاہر ہے کہ خداوند نے مجھے تیرے ہاتھ میں دے دیا تھا لیکن تُو نے مجھے قتل نہ کیا۔ ۱۹ بھلا کوئی آدمی اپنے دُشمن کو پا کر اُسے بغیر نقصان پہنچائے جانے دیتا ہے؟ خداوند اُس نیکی کے عوض جو تُو نے مجھ سے آج کے دِن کی تجھے نیک اجر دے۔ ۲۰ میں خُوب جانتا ہُوں کہ تُو یقیناً بادشاہ بنے گا اور اِسرائیل کی بادشاہی تیرے ہاتھ میں آ کر اُستوار ہو گی۔ ۲۱ سو اب مجھ سے خداوند کی قسم کھا کہ تُو میری نسل کو ہلاک نہیں کرے گا اور میرے باپ کے گھرانے سے میرا نام مِٹا نہیں ڈالے گا۔

۲۲ اِس پر داؔؤد نے ساؔؤل سے قسم کھائی اور ساؔؤل گھر لَوٹ گیا لیکن داؔؤد اور اُس کے آدمی قلعہ میں چلے گئے۔

داؤد، نابال اور ابیجیل

۲۵ اور ایسا ہُوا کہ سموئیل مر گیا اور سب اِسرائیلیوں نے جمع ہو کر اُس کا ماتم کیا اور اُنہوں نے اُسے رامہ میں اُس کے گھر میں دفن کیا۔

تب داؔؤد دشتِ فاران میں چلا گیا ۲ اور معوؔن میں ایک آدمی تھا جس کی کرمِلؔ میں جائداد تھی۔ وہ بڑا رئیس تھا۔ اُس کی ایک ہزار بکریاں اور تین ہزار بھیڑیں تھیں۔ وہ کرمِلؔ میں اپنی بھیڑوں کے بال کتر رہا تھا۔ ۳ اُس کا نام نابالؔ تھا اور اُس کی بیوی کا نام

ابی جیل تھا۔ وہ بڑی سمجھدار اور خُوبصورت عورت تھی لیکن اُس کا خاوند بنی کالب سے تھا اور وہ بڑا بدمزاج اور کمینہ تھا۔

۴ جب داؤد بیابان میں تھا تو اُس نے سُنا کہ نابال اپنی بھیڑوں کے بال کاٹ رہا ہے۔ ۵ لہٰذا اُس نے دس جوان آدمیوں کو یہ کہہ کر بھیجا کہ کرمل میں نابال کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اُسے سلام کرو ۶ اور اُسے کہنا کہ تیری عمر دراز ہو، تیری اور تیرے گھرانے کی سلامتی ہو، تیرے تمام مال و متاع کی سلامتی ہو!

۷ مجھے معلوم ہے کہ یہ بھیڑوں کے بال کترنے کا وقت ہے۔ جب تیرے چرواہے ہمارے ساتھ تھے تو ہم نے اُن سے کوئی بدسلوکی نہ کی اور جب تک وہ کرمل میں تھے اُن کا کچھ بھی گُم نہ ہُوا۔ ۸ تُو اپنے ملازموں سے پُوچھ اور وہ تجھے بتائیں گے۔ اِس لیے میرے نوجوانوں کی مدد کر کیونکہ ہم خُوشی کے موقع پر آئے ہیں۔ مہربانی کر کے اپنے خادموں کو اور اپنے بیٹے داؤد کو جو کچھ بھی تیرے پاس اُنہیں دینے کے لیے ہے عطا فرما۔

۹ جب داؤد کے آدمی وہاں پہنچے تو اُنہوں نے داؤد کے نام سے یہ پیغام نابال کو دیا اور جواب کا انتظار کرنے لگے۔

۱۰ نابال نے داؤد کے ملازموں کو جواب دیا کہ یہ داؤد کون ہے؟ یہ یسّی کا بیٹا کون ہے؟ آج کل بہت سے ملازمین اپنے مالکوں کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ ۱۱ میں اپنی روٹی اور پانی اور ذبح کیے ہُوئے جانوروں کا گوشت جو میرے بال کترنے والوں کے لیے ہے لے کر اُن آدمیوں کو کیوں دُوں جو پتا نہیں کہاں سے آئے ہیں؟

۱۲ یہ سُن کر داؤد کے آدمی اُلٹے پاؤں پھرے اور لَوٹ گئے۔ اور جب وہ واپس پہنچے تو اُنہوں نے ساری باتیں بتائیں۔ ۱۳ داؤد نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ اپنی اپنی تلوار کمر سے باندھ لو! لہٰذا اُنہوں نے اپنی تلواریں باندھ لیں۔ اور داؤد نے بھی اپنی تلوار حمائل کر لی۔ تقریباً چار سَو آدمی داؤد کے ساتھ گئے جب کہ دو سَو رسد کے پاس ٹھہرے رہے۔

۱۴ نابال کے ملازموں میں سے ایک نے نابال کی بیوی ابی جیل کو بتایا کہ ہمارے آقا کو مبارکباد دینے کے لیے داؤد نے بیابان سے قاصد بھیجے تھے لیکن اُس نے اُن کی بےعزّتی کی۔ ۱۵ حالانکہ وہ آدمی ہمارے لیے بڑے مفید ثابت ہُوئے تھے۔ اُنہوں نے ہم سے کبھی بھی برا برتاؤ نہ کیا اور جب تک ہم اُن کے ساتھ باہر میدانوں میں تھے ہمارا کچھ بھی گُم نہ ہُوا۔ ۱۶ بلکہ جب تک ہم اپنی بھیڑیں اُن کے نزدیک چراتے رہے وہ رات اور دِن ہمارے چاروں طرف دیوار بنے رہے۔ ۱۷ اب تُو خُوب سوچ لے اور دیکھ کہ تُو کیا کر سکتی ہے کیونکہ ہمارے آقا پر اور اُس کے تمام گھرانے کے اوپر مصیبت منڈلا رہی ہے۔ وہ اِس قدر تندمزاج آدمی ہے کہ کوئی اُس سے بات ہی نہیں کر سکتا۔

۱۸ تب ابی جیل نے دیر کیے بغیر دو سَو روٹیاں، دو مشکیزے مَے، پانچ بھیڑوں کے گوشت کا سالن، پانچ پیمانے بُھنا ہُوا اناج، کشمش کی ایک سَو ٹکیاں اور انجیر کی دو سَو ٹکیاں لے کر اُنہیں گدھوں پر لادا۔ ۱۹ اور اُس نے اپنے ملازموں سے کہا کہ تُم مجھ سے پہلے چل دو اور میں تمہارے پیچھے پیچھے آتی ہُوں۔ اُس نے اِن باتوں کو اپنے خاوند نابال سے چھپائے رکھا۔

۲۰ اور جب وہ گدھے پر سوار ہو کر پہاڑ کی ایک گہری گھاٹی میں آئی تو وہاں داؤد اور اُس کے آدمی پہاڑ سے نیچے اُسی کی طرف آ رہے تھے۔ وہ اُنہیں ملی۔ ۲۱ داؤد نے تھوڑی دیر پہلے کہا تھا کہ ہم نے جو کچھ کیا بےفائدہ ثابت ہُوا ہے۔ میں نے تو اِس شخص کی جائداد کی بیابان میں پُوری طرح نگہبانی کی جس کے باعث اُس کا کچھ بھی گُم نہ ہُوا لیکن اُس نے بھلائی کے بدلے مجھ سے برائی کی ہے۔ ۲۲ سو اگر میں صبح تک اُس کے سارے لوگوں میں سے ایک لڑکا بھی زندہ باقی رہنے دُوں تو خدا داؤد کے ساتھ ایسا ہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ کرے!

۲۳ جب ابی جیل نے داؤد کو دیکھا تو جلدی سے اپنے گدھے سے نیچے اُتری اور مُنہ کے بل زمین پر داؤد کے سامنے جُھکی۔ ۲۴ اور اُس کے قدموں میں گر کر کہا کہ میرے آقا! اصلی قصوروار تو میں ہُوں۔ مہربانی سے اپنی لونڈی کو بولنے کی اجازت دے اور جو کچھ تیری لونڈی کہنا چاہتی ہے اُسے سُن۔ ۲۵ میرے آقا! تُو اُس خبیث آدمی نابال کی طرف توجہ نہ کر کیونکہ جیسا اُس کا نام ہے وہ خُود بھی ویسا ہی ہے۔ اُس کا نام نابال یعنی احمق ہے اور حماقت اُس کے ساتھ رہتی ہے۔ لیکن تیری اِس لونڈی نے اُن آدمیوں کو نہیں دیکھا جنہیں میرے آقا نے بھیجا تھا۔

۲۶ اب اَے میرے آقا! خداوند کی حیات کی قسم اور تیری جان کی قسم چونکہ خداوند نے تجھے خُونریزی سے اور اپنے ہی ہاتھوں سے انتقام لینے سے باز رکھا ہے اِس لیے تیرے دشمن اور وہ تمام جو میرے آقا کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے ہیں نابال کی مانند ہوں۔ ۲۷ اور یہ ہدیہ جو تیری لونڈی اپنے آقا کے حُضور لائی ہے، اُن جوانوں کو جو میرے آقا کی پیروی کرتے ہیں دیا جائے۔

۲۸ مہربانی کر کے اپنی لونڈی کا جرم معاف کر دے۔ خداوند

میرے آقا کے لیے ایک مستقل خاندان قائم کرے گا کیونکہ وہ خداوند کی لڑائیاں لڑتا ہے اور جب تک تُو زندہ ہے تجھ میں کوئی برائی نہ پائی جائے۔ [۲۹] اگرچہ کوئی تیری جان لینے کے لیے تیرا تعاقب کر رہا ہے لیکن خداوند میرے آقا کی جان کو سلامت رکھے گا۔ مگر تیرے دشمنوں کی جان کو وہ فلاخن کے پتھّر کی طرح پھینک دے گا۔ [۳۰] جب خداوند میرے آقا کے لیے وہ سب نیکیاں جو اُس نے تیرے حق میں فرمائی ہیں کر چکے گا اور تجھے اِسرائیل کا سردار مقرّر کر دے گا [۳۱] تو میرے آقا کے دل سے خُونِ ناحق کا اور انتقام لینے کے احساس کا بوجھ دُور ہو جائے گا۔ اور جب خداوند تجھے کامرانی بخشے تو تُو اپنی لونڈی کو یاد فرمانا۔

[۳۲] داؤد نے ابی جیل سے کہا کہ خداوند اِسرائیل کے خدا کی تمجید ہو جس نے آج تجھے مجھ سے ملنے کے لیے بھیجا۔ [۳۳] اِس اچھے فیصلہ کے لیے اور مجھے اِس دِن خُونریزی سے اور اپنے ہاتھوں سے اپنا انتقام لینے سے باز رکھنے کے لیے خدا تجھے برکت بخشے! [۳۴] ورنہ خداوند اِسرائیل کے خدا کی قسم جس نے تجھے میرے ہاتھ سے بچا لیا۔ اگر تُو مجھے ملنے کے لیے جلدی سے نہ آتی تو پَو پھٹنے تک نابال سے نسبت رکھنے والا کوئی بھی زندہ نہ رہتا۔

[۳۵] تب داؤد نے اُس کے ہاتھ سے جو کچھ وہ اُس کے لیے لائی تھی قبول کر لیا اور کہا کہ سلامت گھر جا۔ میں نے تیری باتیں سُن لی ہیں اور تیری درخواست قبول کر لی ہے۔

[۳۶] جب ابی جیل نابال کے پاس گئی اُس وقت وہ گھر میں ایک شاہانہ ضیافت کر رہا تھا۔ وہ بہت مسرور تھا کیونکہ وہ نشہ میں چُور تھا۔ لہٰذا اُس نے پَو پھٹنے تک اُسے کچھ نہ بتایا۔ [۳۷] پھر صبح کے وقت جب نابال کا نشہ اُتر چُکا تھا اُس کی بیوی نے یہ تمام باتیں اُسے بتائیں جنہیں سُن کر اُس کا دل دھک سے رہ گیا اور وہ پتھّر کی مانند سُن پڑ گیا۔ [۳۸] اور تقریباً دس دِن بعد خداوند نے نابال کو مارا اور وہ مر گیا۔

[۳۹] جب داؤد نے سُنا کہ نابال مر گیا ہے تو اُس نے کہا کہ خداوند کی تمجید ہو جس نے نابال کے خلاف میرے مُقدّمہ کی حمایت کی اور میری رسوائی کا بدلہ لیا۔ اُس نے اپنے بندہ کو بدی سے بچایا اور نابال کی شرارت اُسی کے سر پر ڈال دی۔

تب داؤد نے ابی جیل کو پیغام بھیج کر شادی کی درخواست کی اور [۴۰] اُس کے ملازموں نے کرمل میں جا کر ابی جیل سے کہا کہ داؤد نے ہمیں تیرے پاس شادی کے پیغام کے ساتھ بھیجا ہے اور ہم تجھے لینے آئے ہیں۔

[۴۱] وہ مُنہ کے بل زمین پر سرنگوں ہُوئی اور کہنے لگی کہ میرے آقا! تیری لونڈی تیری خدمت کرنے کے لیے اور اپنے آقا کے ملازموں کے پاؤں دھونے کے لیے تیّار ہے۔ [۴۲] اور ابی جیل جلدی سے ایک گدھے پر سوار ہُوئی اور اپنی پانچ لونڈیوں کے ہمراہ داؤد کے قاصدوں کے ساتھ گئی اور اُس سے بیاہ کر لیا۔ [۴۳] داؤد نے یزرعیل کی اخینوعم سے بھی شادی کر لی اور وہ دونوں اُس کی بیویاں بن گئیں۔ [۴۴] لیکن ساؤل نے اپنی لڑکی میکل جو داؤد کی بیوی تھی فلطی ایل بن لیس ساکن جلّیم کو دے دی تھی۔

داؤد کا پھر ساؤل کا جان بخشی کرنا

۲۶ اور اہلِ زیف نے جِبعہ میں ساؤل کے پاس جا کر کہا کہ داؤد یشیمون کے سامنے حکیلہ کی پہاڑی پر چھپا ہُوا ہے۔

[۲] لہٰذا ساؤل داؤد کو تلاش کرنے کے لیے اِسرائیل کے چیدہ چیدہ تین ہزار آدمیوں کو ساتھ لے کر دشتِ زیف کو گیا۔ [۳] اور ساؤل نے یشیمون کے سامنے حکیلہ کی پہاڑی کے اوپر راہ کے کنارے پڑاؤ کیا۔ لیکن داؤد بیابان میں رہا۔ جب اُس نے دیکھا کہ ساؤل وہاں بھی اُس کے تعاقب میں آ پہنچا ہے [۴] تو اُس نے جاسُوس بھیج کر معلوم کیا کہ کیا ساؤل واقعی آ گیا ہے۔

[۵] تب داؤد روانہ ہُوا اور اُس جگہ گیا جہاں ساؤل نے پڑاؤ کیا ہُوا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ ساؤل اور فوج کا سالار ابنیر بن نیر لیٹے ہیں۔ ساؤل لشکر گاہ کے اندر لیٹا ہُوا تھا اور اُس کے چاروں طرف فوج خیمہ زن تھی۔

[۶] تب داؤد نے اخیملک حِتّی اور ضرویاہ کے بیٹے ابیشے سے جو یوآب کا بھائی تھا پُوچھا کہ کون میرے ساتھ لشکر گاہ میں ساؤل کے پاس چلے گا؟

ابیشے نے کہا کہ میں تیرے ساتھ چلوں گا۔

[۷] لہٰذا داؤد اور ابیشے رات کے وقت لشکر گاہ میں جا گھُسے۔ ساؤل وہاں خیمہ میں پڑا سو رہا تھا اور اُس کا نیزہ اُس کے سرہانے زمین میں گڑا ہُوا تھا اور ابنیر اور لشکر کے لوگ اُس کے اِردگرد سوئے ہُوئے تھے۔

[۸] تب ابیشے نے داؤد سے کہا کہ آج خدا نے تیرے دشمن کو تیرے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ مجھے اجازت دے کہ اپنے نیزہ کے ایک ہی وار سے اُسے زمین سے پیوند کر دُوں۔ دوسرے وار کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔

[۹] لیکن داؤد نے ابیشے سے کہا کہ نہیں اُسے قتل نہ کرنا کیونکہ کون

ہے جو خداوند کے ممسوح پر ہاتھ اُٹھائے اور بے گناہ رہے؟ ۱۰ اُس نے کہا کہ خداوند کی حیات کی قسم خداوند خُود اُسے مارے گا یا اُس کے انتقال کا وقت آئے گا اور وہ مر جائے گا یا وہ جنگ میں جائے گا اور فنا ہو جائے گا۔ ۱۱ لیکن خدا نہ کرے کہ میں اُس کے ممسوح پر ہاتھ اُٹھاؤں۔ تُو اُس کے سرہانے کے قریب سے اُس کا نیزہ اور پانی کی صراحی لے آ، اُس کے بعد ہم چل دیں گے۔

۱۲ لہٰذا داؤد نے ساؤل کے سرہانے کے قریب سے وہ نیزہ اور پانی کی صراحی اُٹھا لی اور وہ چل دیئے۔ اور نہ کسی نے دیکھا اور نہ کسی کو اِس کی خبر ہُوئی اور نہ ہی کوئی جاگا۔ وہ تمام سو رہے تھے کیونکہ خداوند نے اُنہیں گہری نیند سُلا دیا تھا۔

۱۳ تب داؤد وہاں سے نکل کر دوسری طرف چلا گیا اور کچھ دُور پہاڑی کی چوٹی پر کھڑا ہو گیا اور اُن کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ ۱۴ اُس نے فوج کو اور ابنیر بن نیر کو پکار کر کہا کہ اَے ابنیر! تُو مجھے جواب کیوں نہیں دیتا؟

ابنیر نے جواب دیا کہ تُو کون ہے اور بادشاہ کو کیوں پکار رہا ہے؟

۱۵ داؤد نے کہا کہ تُو بڑا بہادر ہے نا؟ اور اِسرائیل میں تیری مانند کون ہے؟ پھر تُو نے اپنے مالک بادشاہ کی نگہبانی کیوں نہیں کی؟ تجھے پتا ہے کہ کوئی تیرے مالک بادشاہ کو ہلاک کرنے آیا تھا؟ ۱۶ ایسی لاپرواہی اچھی نہیں۔ خداوند کی حیات کی قسم تُو اور تیرے آدمی سزائے مَوت کے لائق ہیں کیونکہ تُم نے اپنے مالک خداوند کے ممسوح کی نگہبانی نہیں کی۔ ذرا دیکھ کہ بادشاہ کا نیزہ اور پانی کی صراحی جو اُس کے سرہانے کے نزدیک تھی کہاں ہیں؟

۱۷ تب ساؤل نے داؤد کی آواز پہچان کر کہا: اَے بیٹے داؤد! کیا یہ تیری آواز ہے؟

داؤد نے جواب دیا کہ اَے میرے مالک بادشاہ! ہاں یہ میری ہی آواز ہے۔

۱۸ اور اُس نے مزید کہا کہ میرا مالک اپنے خادم کا تعاقب کیوں کر رہا ہے؟ میں نے کیا کِیا ہے اور میرا جرم کیا ہے؟ ۱۹ اب میرا مالک بادشاہ ذرا اپنے خادم کی باتوں کو بھی سُن لے! اگر خداوند نے تجھے میرے خلاف اُبھارا ہے تو وہ کوئی ہدیہ قبول کرے۔ اگر آدمیوں نے تجھے بھڑکایا ہے تو وہ خداوند کے آگے ملعون ہوں! کیونکہ اُنہوں نے مجھے نکال دیا تا کہ میں خداوند کی دی ہُوئی میراث میں سے اپنا حِصّہ پانے سے محروم کر دیا جاؤں اور وہ کہتے ہیں کہ جا، دیگر دیوتاؤں کی پرستش کر۔ ۲۰ میری آرزو تو یہ ہے کہ میرا خُون خداوند کی حُضوری سے دُور زمین پر نہ گرے کیونکہ شاہِ اِسرائیل ایک پِسّو کی تلاش میں اِس طرح نکلا ہے جیسے وہ پہاڑوں میں تیتر پکڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔

۲۱ ساؤل نے کہا کہ میں نے بڑی غلطی کی ہے۔ اَے میرے بیٹے داؤد! لَوٹ آ کیونکہ آج تُو نے میری زندگی کو قیمتی سمجھا۔ آیندہ میں تجھے نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کروں گا۔ میں نے یقیناً حماقت سے کام لیا۔ مجھ سے واقعی بڑی بھول ہو گئی۔

۲۲ داؤد نے کہا کہ دیکھ، یہ ہے بادشاہ کا نیزہ۔ اپنے جوانوں میں سے کسی کو بھیج کہ وہ اُسے لے جائے۔ ۲۳ خداوند ہر ایک کو اُس کی نیکی اور ایمانداری کا نیک اجر دیتا ہے۔ خداوند نے آج تجھے میرے ہاتھ میں دے دیا تھا لیکن میں نے خداوند کے ممسوح پر ہاتھ اُٹھانا مناسب نہ سمجھا۔ ۲۴ مجھے پُوری اُمید ہے کہ جس طرح میں نے آج تیری زندگی کی قدر کی ہے، اُسی طرح خداوند میری زندگی کی قدر کرے اور مجھے تمام تکلیفوں سے نجات دے۔

۲۵ تب ساؤل نے داؤد سے کہا کہ اَے میرے بیٹے داؤد! تُو مبارک ہو۔ تُو بڑے بڑے کام کرے گا اور یقیناً فتح پائے گا۔

سو داؤد اپنی راہ چلا گیا اور ساؤل اپنے گھر لَوٹ گیا۔

داؤد فِلستیوں کے درمیان

۲۷ لیکن داؤد نے اپنے دل میں سوچا کہ کسی نہ کسی دِن میں ساؤل کے ہاتھوں مارا جاؤں گا لہٰذا میرے لیے یہی بہتر ہو گا کہ میں بچ کر فِلستیوں کی سرزمین کو نکل جاؤں۔ تب ساؤل نا اُمید ہو کر اِسرائیل میں ہر جگہ میری جستجو کرنا چھوڑ دے گا اور میں اُس کے ہاتھ سے بچ جاؤں گا۔

۲ پس داؤد اور اُس کے ہمراہ وہ چھ سَو آدمی روانہ ہُوئے اور وہ شاہِ جات اکیس بن معوک کے پاس چلے گئے۔ ۳ اور جات میں اکیس کے پاس رہنے لگے۔ ہر آدمی کا خاندان اُس کے ساتھ تھا اور داؤد کی دو بیویاں یزرعیلی اخینوعم اور نابال کی بیوہ کرملی کی ابی جیل اُس کے ساتھ تھیں۔ ۴ جب ساؤل کو خبر ملی کہ داؤد جات کو بھاگ گیا ہے تو اُس نے پھر کبھی کوشش نہ کی کہ اُسے تلاش کرے۔

۵ بعد ازاں داؤد نے اکیس سے کہا کہ اگر تیری مجھ پر نظرِ عنایت ہے تو ملک کے کسی شہر میں مجھے جگہ دیدے تا کہ میں وہاں رہوں۔ تیرا خادم تیرے ساتھ دارُالسّلطنت میں کیوں رہے؟

۶ لہٰذا اُس دِن اکیس نے اُسے صِقلاج کا شہر دے دیا اور تب سے آج تک یہ شہر شاہانِ یہوداہ کا ہے۔ ۷ اور داؤد فِلستیوں

کے علاقہ میں ایک سال اور چار مہینے مقیم رہا۔
[8] اور ایسا ہُوا کہ داؔؤد اور اُس کے آدمیوں نے جا کر جسُوریوں، جرزیوں اور عمالیقیوں پر حملہ کیا۔ (قدیم زمانہ سے یہ لوگ اِس سرزمین میں جوشُور اور مِصر تک پھیلی ہُوئی ہے رہتے تھے)۔ [9] جب کبھی داؔؤد کسی علاقہ پر حملہ کرتا وہ کسی بھی مرد یا عورت کو زندہ نہ چھوڑتا۔ لیکن بھیڑیں اور مویشی، گدھے اور اونٹ اور کپڑے لے لیتا اور پھر وہ اکیس کے پاس لَوٹ آتا۔
[10] جب اکیس پُوچھتا کہ آج تُو حملہ کرنے کہاں گیا؟ تو داؔؤد کہتا کہ یہوداہ کے جنوب میں یا یرحمیلیوں کے جنوب میں یا قینیوں کے جنوب میں۔ [11] اور وہ کسی مرد یا عورت کو جات میں لانے کے لیے زندہ نہ چھوڑتا تھا کیونکہ اُس کا خیال تھا کہ وہ ہمارا پردہ فاش کر دیں گے اور کہہ دیں گے کہ داؔؤد نے یہ کچھ کیا ہے۔ اور جب تک وہ فِلستی علاقہ میں رہا اُس کا ایسا ہی دستور رہا۔ [12] اور اکیس نے داؔؤد کا یقین کر کے اپنے دل میں کہا کہ اب وہ اپنے لوگوں یعنی اِسرائیلیوں کے لیے اِس قدر نفرت کا باعث ہو گیا ہے کہ وہ ہمیشہ تک میرا ہی خادم بنا رہے گا۔

ساؤل اور عین دور کی جادوگرنی

۲۸ اُن ہی دِنوں میں ایسا ہُوا کہ فِلستیوں نے اِسرائیلیوں سے جنگ کے لیے اپنی فوجیں جمع کیں اور اکیس نے داؔؤد سے کہا کہ تجھے خُوب سمجھ لینا چاہئے کہ تجھے اور تیرے آدمیوں کو میرے لشکر کے ساتھ چلنا ہو گا۔
[2] داؔؤد نے کہا کہ تب تو تُو خُود ہی دیکھ لے گا کہ تیرا خادم کیا کر سکتا ہے۔
اکیس نے جواب دیا کہ بہت خُوب، پھر تو میں زندگی بھر کے لیے تجھے اپنا ذاتی محافظ بنا لوں گا۔
[3] اور سموئیل مر چکا تھا اور تمام اِسرائیلیوں نے اُس کا ماتم کر کے اُسے اُس کے اپنے شہر رامہ میں دفن کر دیا تھا۔ اور ساؤل نے جنّات کے آشناؤں اور جادوگروں کو ملک سے نکال دیا تھا۔
[4] اور فِلستی جمع ہو کر نکلے اور اُنہوں نے شونیم میں ڈیرے ڈال لیے۔ اُدھر ساؤل نے بھی تمام اِسرائیلیوں کو جمع کر کے جلبوعہ میں پڑاؤ ڈالا۔ [5] اور جب ساؤل نے فِلستیوں کی فوج دیکھی تو وہ ڈر گیا اور اُس کا دل کانپنے لگا۔ [6] اُس نے خداوند سے دریافت کیا مگر خداوند نے اُسے نہ تو خوابوں، نہ اُوریم اور نہ نبیوں کے وسیلہ سے کوئی جواب دیا۔ [7] تب ساؤل نے اپنے ملازموں سے کہا کہ میرے لیے کوئی ایسی عورت تلاش کرو جس کا آشنا کوئی جن ہوتا کہ میں جا کر اُس سے پُوچھوں۔
اُنہوں نے کہا کہ عین دور میں ایک عورت رہتی ہے جس کا آشنا جن ہے۔
[8] لہٰذا ساؤل نے دوسرے کپڑے پہن کر اپنا بھیس بدل لیا اور رات کو وہ اور دو آدمی اُس عورت کے پاس گئے اور کہا کہ میری خاطر کسی جن کے ساتھ رابطہ قائم کر اور جس کا میں نام لوں اُسے میری خاطر اوپر لے آ۔
[9] لیکن اُس عورت نے اُس سے کہا کہ تُو اچھی طرح جانتا ہے کہ ساؤل نے کیا کِیا ہے۔ اُس نے جنّات کے آشناؤں اور جادوگروں کو ملک میں ختم کر دیا ہے۔ تُو کیوں میری جان کے لیے پھندا لگا کر مجھے مروانا چاہتا ہے۔
[10] ساؤل نے اُس سے خداوند کی قسم کھائی کہ خداوند کی حیات کی قسم اِس کے لیے تجھے کوئی سزا نہ دی جائے گی۔
[11] اُس عورت نے پُوچھا کہ میں تیری خاطر کسے اوپر لاؤں؟
اُس نے کہا سموئیل کو بُلا دے۔
[12] جب اُس عورت نے سموئیل کو دیکھا تو زور سے چلّائی اور ساؤل سے کہا کہ تُو نے مجھے دھوکا کیوں دیا ہے؟ تُو ساؤل ہے نا؟
[13] بادشاہ نے اُس سے کہا کہ تُو خائف نہ ہو۔ تُو کیا دیکھتی ہے؟
اُس عورت نے کہا کہ میں ایک دیوتا کو زمین میں سے اوپر آتے دیکھ رہی ہُوں۔
[14] اُس نے پُوچھا کہ وہ کیسا دکھائی دیتا ہے؟
اُس نے کہا کہ ایک بوڑھا آدمی جُبّہ پہنے ہُوئے اوپر آ رہا ہے۔
تب ساؤل جان گیا کہ یہ سموئیل ہے۔ لہٰذا وہ نیچے جھکا اور مُنہ کے بل زمین پر گر کر سجدہ کیا۔
[15] سموئیل نے ساؤل سے کہا کہ تُو نے مجھے اوپر لا کر بے آرام کیوں کیا ہے؟
ساؤل نے کہا میں نہایت ہی پریشان ہُوں کیونکہ فِلستی مجھ سے لڑ رہے ہیں اور خدا مجھ سے الگ ہو گیا ہے اور اب وہ نبیوں کے وسیلہ اور نہ ہی خوابوں کے وسیلہ سے مجھے جواب دیتا ہے۔ اِس لیے میں نے تجھ سے ملاقات کی کہ تُو مجھے بتائے کہ میں کیا کروں۔
[16] سموئیل نے کہا کہ اب جب کہ خداوند تجھ سے الگ ہو گیا ہے اور تیرا دُشمن بن گیا ہے تو مجھ سے کیوں پُوچھتا ہے؟ [17] خداوند نے وہی کیا ہے جس کی اُس نے میری معرفت پیش گوئی کی تھی۔ خداوند نے بادشاہی تیرے ہاتھوں سے چھین لی ہے اور تیرے

پڑوسی داؔؤد کو دے دی ہے۔ [18] کیونکہ تُو نے خداوند کی بات نہ مانی اور عمالیقیوں سے اُس کے قہرِ شدید کے موافق پیش نہیں آیا۔ اِسی سبب سے خداوند نے آج کے دِن تجھ سے یہ برتاؤ کیا۔ [19] اور خداوند تجھے اور اِسرائیل دونوں کو فِلستیوں کے حوالے کر دے گا اور کل تُم اور تمہارے بیٹے میرے ساتھ ہو نگے۔ خداوند اِسرائیل کے لشکر کو بھی فِلستیوں کے حوالے کر دے گا۔

[20] تب ساؤل سموئیل کی باتوں کے باعث خوفزدہ ہو کر فوراً زمین پر لمبا ہو کر گرا اور اُس کی قوّت جاتی رہی کیونکہ اُس نے اُس سارے دِن اور ساری رات کچھ نہیں کھایا تھا۔

[21] وہ عورت ساؤل کے پاس آئی اور اُس نے دیکھا کہ وہ بڑا پریشان ہے تو اُس نے کہا کہ دیکھ تیری لونڈی نے تیرا حکم مانا اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر وہی کیا جو تُو نے اُسے کرنے کے لیے کہا۔ [22] اب براہِ مہربانی اپنی لونڈی کی بات سُن اور اجازت فرما کہ میں تیرے لیے کچھ کھانا لاؤں تا کہ تُو کھائے اور اپنی راہ جانے کے لیے طاقت پائے۔

[23] اُس نے انکار کیا اور کہا کہ میں نہیں کھاؤں گا۔ لیکن جب اُس کے آدمی بھی اُس عورت کے ساتھ مل کر بضِد ہُوئے تو اُس نے اُن کی بات مان لی اور زمین سے اُٹھ کر پلنگ پر بیٹھ گیا۔

[24] اُس عورت کے پاس گھر میں ایک فربہ بچھڑا تھا جسے اُس نے فوراً ذبح کیا اور پھر کچھ آٹا لے کر اُسے گوندھا اور بے خمیری روٹیاں پکائیں [25] اور اُنہیں ساؤل اور اُس کے آدمیوں کے آگے رکھا اور اُنہوں نے کھایا اور اُسی رات اُٹھ کر چلے گئے۔

اکیس کا داؤد کو صِقلاج بھیج دینا

۲۹ اور فِلستیوں نے اپنی تمام فوجوں کو افیق میں جمع کیا اور اِسرائیلیوں نے یزرعیل میں چشمہ کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ [2] جب فِلستی سردار سپاہیوں کے سَو سَو کے اور ہزار ہزار کے دستے بنا کر کُوچ کرنے لگے تو داؤد اور اُس کے آدمی بھی اُن کے عقب میں اکیس کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ [3] تب فِلستی سرداروں نے پُوچھا کہ اِن عبرانیوں کا یہاں کیا کام ہے؟

اکیس نے جواب دیا کہ کیا یہ داؤد نہیں جو شاہِ اِسرائیل ساؤل کا ملازم تھا؟ وہ ایک سال سے زائد عرصہ سے میرے ساتھ ہے اور جس دِن سے اُس نے ساؤل کو چھوڑا آج تک میں نے اُس میں کوئی بُرائی نہیں پائی۔

[4] لیکن فِلستی سردار اُس سے ناراض تھے اور کہنے لگے کہ اُس آدمی کو واپس بھیج دے تا کہ وہ اُس جگہ لَوٹ جائے جو اُس کے لیے مقرّر کی گئی ہے۔ وہ جنگ میں ہمارے ساتھ ہرگز نہ جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے ہی خلاف جنگ کرنے لگے۔ اُس کے لیے اپنے آقا کی خوشنودی دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ہمارے آدمیوں کے سروں کو کاٹ دینے سے بہتر کیا ہو سکتا ہے؟ [5] کیا یہ داؤد وہی نہیں ہے جس کے متعلق اُنہوں نے ناچتے ہُوئے گا گا کر کہا تھا:

ساؤل نے تو ہزاروں کو قتل کیا ہے،
لیکن داؤد نے لاکھوں کو مارا ہے۔

[6] لہٰذا اکیس نے داؤد کو بلا کر کہا کہ خداوند کی حیات کی قسم تُو قابلِ اعتماد آدمی ہے اور تجھے اپنی فوج میں آتا جاتا دیکھ کر مجھے بڑی خُوشی ہوتی ہے اور جس دِن سے تُو آیا ہے تب سے آج تک میں نے تجھ میں کوئی بُرائی نہیں پائی۔ لیکن میرے سردار تجھے پسند نہیں کرتے۔ [7] لہٰذا لَوٹ کر سلامت چلا جا اور کوئی ایسا قدم نہ اُٹھا کہ فِلستی سرداروں کو ناراض ہونے کا موقع ملے۔

[8] داؤد نے پُوچھا کہ میں نے کیا کِیا ہے؟ جس دِن سے میں تیرے پاس آیا ہُوں تب سے آج تک تُو نے اپنے بندہ کے خلاف کون سی بات پائی ہے کہ میں اپنے مالک بادشاہ کے دشمنوں کے خلاف جا کر لڑ نہیں سکتا؟

[9] اکیس نے جواب دیا کہ تُو میری نظروں میں اِتنا ہی نیک ہے جتنا خدا کا فرشتہ۔ تاہم فِلستی سرداروں نے کہا ہے کہ وہ جنگ میں ہمارے ساتھ ہرگز نہ جائے۔ [10] سو اب تُو صبح سویرے روشنی ہوتے ہی اپنے آقا کے خادموں کے ہمراہ جو تیرے ساتھ آئے ہیں روانہ ہو جانا۔

[11] سو داؤد اور اُس کے آدمی صبح سویرے اُٹھ بیٹھے تا کہ فِلستیوں کے ملک کو لَوٹ جائیں اور فِلستی یزرعیل کو چلے گئے۔

داؤد کا عمالیقیوں کو ہلاک کرنا

۳۰ داؤد اور اُس کے آدمی تیسرے دِن صِقلاج جا پہنچے۔ عمالیقی جنوبی علاقہ اور صِقلاج پر اچانک چڑھ آئے اور اُنہوں نے حملہ کر کے صِقلاج کو جلا دیا۔ [2] اور عورتوں کو اور اُن سب کو جو اُس میں تھے کیا جوان کیا بوڑھے اسیر کر لیا۔ اُنہوں نے اُن میں سے کسی کو جان سے نہ مارا لیکن جب گئے تو اُنہیں اُٹھا لے گئے۔

[3] جب داؤد اور اُس کے آدمی صِقلاج میں آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ اِسے آگ سے تباہ کر دیا گیا ہے اور اُن کی بیویوں اور بیٹیوں کو اسیر کر لیا گیا ہے۔ [4] لہٰذا داؤد اور اُس کے آدمی چلّا چلّا کر رونے لگے حتّی کہ اُن میں رونے کی طاقت باقی نہ رہی۔ [5] داؤد

کی دونوں بیویاں یزرعیل کی اخینوعم اور کرمل کے نابال کی بیوہ ابی جیل اسیر کر لی گئی تھیں۔ ۶ داؤد بڑا پریشان تھا کیونکہ وہ لوگ اُسے سنگسار کرنے کی باتیں کرنے لگے تھے۔ اِس لیے کہ ہر ایک کا دل اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے لیے بہت دکھی تھا لیکن داؤد نے خداوند اپنے خدا میں قوّت پائی۔

۷ تب داؤد نے اخیملک کے بیٹے ابی یاتر کاہن سے کہا کہ میرے پاس افود لا اور ابی یاتر اُسے اُس کے پاس لے آیا۔ ۸ اور داؤد نے خداوند سے پُوچھا کہ کیا میں اُن چھاپہ ماروں کا پیچھا کروں؟ کیا میں اُنہیں جا لوں گا؟ اُس نے فرمایا کہ اُن کا تعاقب کر۔ یقیناً تُو اُنہیں جا لے گا اور اسیروں کو چھڑانے میں کامیاب ہوگا۔

۹ سو داؤد اور وہ چھ سَو آدمی جو اُس کے ساتھ تھے بسور ندی کی گہری گھاٹی میں پہنچے۔ وہاں کچھ آدمی پیچھے چھوڑ دیے گئے۔ ۱۰ کیونکہ دو سَو آدمی اِس قدر تھکے ماندے تھے کہ وہ ندی کو پار کرنے کے قابل نہ تھے لیکن داؤد اور چار سَو آدمیوں نے تعاقب جاری رکھا۔

۱۱ اُنہیں میدان میں ایک مِصری ملا جسے وہ داؤد کے پاس لائے۔ اُنہوں نے اُسے پینے کے لیے پانی اور کھانے کے لیے روٹی دی ۱۲ اور انجیر کی ٹکیا کا ایک ٹکڑا اور کشمش کی دو ٹکیاں دیں جنہیں کھا کر وہ تازہ دم ہو گیا کیونکہ تین دِن اور تین رات تک نہ تو اُس نے کھانا کھایا تھا، نہ پانی پیا تھا۔

۱۳ تب داؤد نے اُس سے پُوچھا کہ تُو کس کا آدمی ہے اور کہاں سے آیا ہے؟

اُس نے کہا کہ میں ایک مِصری ہُوں اور ایک عمالیقی کا غلام ہُوں۔ تین دِن پیشتر جب میں بیمار ہو گیا تو میرا مالک مجھے چھوڑ گیا۔ ۱۴ ہم نے کریتیوں کے جنوب میں اور یہوداہ کے علاقہ اور کالب کے جنوب میں لُوٹ مار کی اور صِقلاج کو آگ سے پھونک دیا۔

۱۵ داؤد نے اُس سے پُوچھا کہ کیا تُو مجھے اُس چھاپہ مار دستہ تک لے جا سکتا ہے؟

اُس نے جواب دیا کہ اگر تُو مجھ سے خداوند کی قسم کھائے کہ تُو مجھے قتل نہیں کرے گا اور نہ ہی مجھے میرے مالک کے حوالے کرے گا تو میں تجھے اُن تک لے جاؤں گا۔

۱۶ اور وہ داؤد کو لے گیا۔ داؤد نے دیکھا کہ وہاں وہ ہر طرف پھیلے ہُوئے ہیں اور کھانے پینے اور رنگ رلیاں منانے میں مشغول ہیں کیونکہ اُنہوں نے فلستیوں کے ملک سے اور یہوداہ کے ملک سے بڑی مقدار میں مال لُوٹا تھا۔ ۱۷ اور داؤد شام کے وقت سے لے کر دوسرے دِن کی شام تک اُن سے لڑتا رہا اور اُن میں سے کوئی بھی بچ کر نہ جا سکا سوائے اُن چار سَو جوانوں کے جو اونٹوں پر سوار ہو کر بھاگ نکلے تھے۔ ۱۸ داؤد نے وہ سب کچھ جو عمالیقی لُوٹ کر لے گئے تھے واپس لے لیا جن میں اُس کی دو بیویاں بھی شامل تھیں۔ ۱۹ اُن کا کچھ بھی گُم نہ ہُوا۔ نہ کوئی جوان یا بوڑھا۔ نہ کوئی لڑکا یا لڑکی۔ نہ لُوٹ کا مال یا کوئی اور چیز جو وہ اُٹھا لے گئے تھے۔ داؤد نے ایک ایک چیز واپس لے لی۔ ۲۰ اُس نے تمام بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل لے لیے جنہیں اُس کے آدمی دیگر مویشیوں کے آگے آگے ہانکتے ہُوئے لے آئے اور اعلان کر دیا کہ یہ داؤد کا مالِ غنیمت ہے۔

۲۱ تب داؤد اُن دو سَو آدمیوں کے پاس آیا جو بہت زیادہ تھکے ماندہ ہونے کے باعث داؤد کے پیچھے نہ جا سکے تھے اور وادی بسور میں پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے۔ وہ داؤد اور اُس کے ساتھ کے آدمیوں سے ملنے کو نکلے۔ جب داؤد اور اُس کے آدمی نزدیک پہنچے تو اُس نے اُن کی خیر و عافیت دریافت کی۔ ۲۲ لیکن داؤد کے ساتھ آنے والوں میں سے اُن تمام بدذات اور فتنہ پرداز آدمیوں نے کہا کہ چونکہ وہ ہمارے ساتھ نہیں گئے تھے اِس لیے ہم اُنہیں لُوٹ کے اِس مال میں سے جو ہم نے واپس لیا ہے کوئی حصّہ نہ دیں گے۔ تاہم ہر ایک آدمی اپنی بیوی بچّے لے کر جا سکتا ہے۔

۲۳ داؤد نے کہا کہ نہیں بھائیو! تمہیں اُس مال کے ساتھ جو خداوند نے ہمیں دیا ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اُس نے ہمیں بچایا اور اُس فوج کو جس نے ہم پر چڑھائی کی ہمارے ہاتھ میں کر دیا۔ ۲۴ جو تُم کہتے ہو اُسے کون مانے گا؟ اُس آدمی کا حصّہ جو پیچھے رسد کے پاس رہا اُتنا ہی ہے جتنا اُس کا جو جنگ کے لیے گیا۔ سب کو برابر حصّہ ملے گا۔ ۲۵ پس داؤد نے اُس دِن یہی قانون اور آئین نافذ کر دیا جو آج تک اِسرائیل میں جاری ہے۔

۲۶ جب داؤد صِقلاج میں آیا تو اُس نے لُوٹ کے مال سے کچھ یہوداہ کے بزرگوں کو جو اُس کے دوست تھے یہ کہہ کر بھیجا کہ خداوند کے دشمنوں سے لُوٹے ہُوئے مال میں سے یہ تحفہ تمہارے لیے ہے۔

۲۷ اُس نے اُسے اُن کے پاس بھیجا جو بَیت ایل، راماتُ الجنوب اور یتیر میں تھے۔ ۲۸ اور اُن کے پاس جو عروعیر،

سِفموت، اِستموع میں تھے [۲۹] اور اُن کے پاس جو رَکل میں تھے اور اُن کے پاس جو یرحمئیلیوں اور قینیوں کے شہروں میں تھے [۳۰] اور اُن کے پاس جو حُرمہ، بورعاسان، عتاک میں تھے [۳۱] اور اُن کے پاس جو حبرون میں تھے اور سب جگہ جہاں جہاں داؤد اور اُس کے آدمی گھومے پھرے تھے، مالِ غنیمت میں سے کچھ بطور ہدیہ ارسال فرمایا۔

ساؤل کی خُودکُشی

۳۱ اور فِلستی اِسرائیل سے لڑے اور اِسرائیلی اُن کے سامنے سے بھاگے اور بہت سے قتل ہو کر جِلبوعہ پہاڑی پر گرے۔ [۲] اور فِلستیوں نے ساؤل اور اُس کے بیٹوں کا بڑی سرگرمی سے تعاقب کیا اور اُس کے بیٹوں یونتن، ابینداب اور ملکیشوع کو مار ڈالا۔ [۳] جب ساؤل کے اِردگرد جنگ بہت شدید ہوگئی تو تیراندازوں نے اُسے جالیا اور اُسے سخت زخمی کر دیا۔

[۴] تب ساؤل نے اپنے سِلاح بردار سے کہا کہ اپنی تلوار کھینچ اور میرے جسم میں گھونپ دے ورنہ وہ نامختون آ کر مجھے چھید کر بےعزّت کر دیں گے۔

لیکن اُس کا سِلاح بردار خوف اور دہشت کے باعث ایسا نہ کر سکا۔ لہٰذا ساؤل نے اپنی تلوار لی اور اُس پر جا گرا۔ [۵] جب اُس کے سِلاح بردار نے دیکھا کہ ساؤل مر گیا تو وہ بھی اپنی تلوار پر گرا اور اُس کے ساتھ مر گیا۔ [۶] پس ساؤل، اُس کے تینوں بیٹے، اُس کا سِلاح بردار اور اُس کے تمام آدمی اُسی دِن ایک ساتھ مر گئے۔

[۷] جب اُن اِسرائیلیوں نے جو اُس وادی کے کنارے دریائے یردن کے پار تھے، دیکھا کہ اِسرائیلی فوج بھاگ گئی ہے اور ساؤل اور اُس کے بیٹے مر گئے ہیں تو وہ اپنے شہروں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے اور فِلستی آئے اور وہاں رہنے لگے۔ [۸] اگلے دِن جب فِلستی لاشوں کے کپڑے وغیرہ اُتارنے آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ ساؤل اور اُس کے تینوں بیٹوں کی لاشیں جلبوعہ پہاڑ پر پڑی ہُوئی ہیں۔ [۹] اُنہوں نے ساؤل کا سر کاٹ لیا اور اُس کا زِرہ بکتر اُتار لیا۔ اُنہوں نے فِلستیوں کے تمام ملک میں، اپنے بُت خانوں میں اور تمام لوگوں کے درمیان اِس خُوش خبری کا اعلان کرنے کے لیے قاصِد بھیجے۔ [۱۰] اُنہوں نے اُس کے زِرہ بکتر کو عستارات کے مندر میں رکھا اور اُس کی لاش کو بَیت شان کی دیوار پر لٹکا دیا۔

[۱۱] جب یبیس جلعاد کے لوگوں نے اُس بارے میں، جو فِلستیوں نے ساؤل سے کیا تھا، سُنا [۱۲] تو اُن کے تمام بہادر مردوں نے رات کو بَیت شان تک سفر کیا اور ساؤل اور اُس کے بیٹوں کی لاشوں کو بَیت شان کی دیوار سے اُتار کر یبیس کو چلے گئے اور وہاں اُن کو جلا دیا۔ [۱۳] اور اُن کی ہڈیاں لے کر یبیس میں جھاؤ کے درخت کے نیچے دفن کر دیں اور سات دِن تک روزہ رکھا۔

۲۔سموئیل

پیش لفظ

اِس کتاب میں حضرت داؤد کے ایک مثالی بادشاہ کی حیثیت سے حکومت کرنے کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ ساؤل بادشاہ کی وفات کے بعد حضرت داؤد کا عہدِ سلطنت شروع ہوتا ہے۔ آپ بعد کو یہوداہ اور اِسرائیل دونوں حکومتوں کو اپنے تسلّط میں لے آتے ہیں اور یوں سارے بنی اِسرائیل آپ کو بادشاہ تسلیم کر لیتے ہیں۔ آپ کے عہد میں یروشلیم فتح کیا جاتا ہے جو آپ کا پایۂ تخت قرار دیا جاتا ہے۔ آپ عہد کے صندوق کو یروشلیم لے آتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ہیکل کی تعمیر ہو لیکن آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ کام کرنے سے روکا جاتا ہے۔ آپ کی فتوحات کا ذکر بھی اِس کتاب میں مذکور ہے۔

اِسی کتاب میں آپ کے اُس گناہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کا تعلق اُوریاہ کی بیوی بت سبع سے ہے۔ ناتن نبی آپ کو آپ کے اِس گناہ کی یاد دلاتے ہیں اور آپ کو مُجرم گردانتے ہیں۔ آپ کو اِس گناہ کی وجہ سے کئی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہاں تک کہ آپ کا بیٹا ابی سلوم آپ کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہو جاتا ہے اور تختِ حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت داؤد سے اور بھی کئی خطائیں سرزد ہوتی ہیں

لیکن آپ کے توبہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ آپ کو معاف کر دیتا ہے۔

حضرت داؤد کے مزامیر میں آپ کے بعض ایسے ہی نامساعد تجربات کا عکس نظر آتا ہے۔ آپ کے مزامیر یہودی اور مسیحی عبادتوں کے وقت پڑھے اور گائے جاتے ہیں۔

۲-سموئیل کی کتاب کو حضرت داؤد کی سوانح حیات کہنا درست معلوم ہوتا ہے۔ حضرت سموئیل نے ہی آپ کی تربیت کی تھی اور آپ کو اِس قابل بنا دیا تھا کہ آپ بطور بادشاہ بنی اِسرائیل کی نہایت ہی اچھی طرح قیادت فرما سکیں۔

اِس کتاب کو مندرجہ ذیل حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱- داؤد بادشاہ کی سلطنت کا آغاز (۱:۱-۱۲:۴)

۲- آپ یہوداہ اور اِسرائیل دونوں حکومتوں کے سربراہ مقرّر کیے جاتے ہیں (۱:۵-۱۹:۱۰)

۳- آپ کا گناہ (۱:۱۱-۳۱:۱۲)

۴- آپ کے مصائب (۱:۱۳-۳۳:۱۸)

۵- آپ کا دوبارہ حکومت کی باگ ڈور سنبھالنا (۱:۱۹-۲۶:۲۰)

۶- آپ کے آخری سال (۱:۲۱-۲۵:۲۴)

داؤد کا ساؤل کی مَوت کی خبر سُننا

۱ ساؤل کی مَوت کے بعد جب داؤد عمالیقیوں کو شکست دے کر لَوٹا اور صِقلاج میں دو دِن ٹھہرا [۲] تو تیسرے دِن ساؤل کی لشکر گاہ سے ایک آدمی آیا جس نے اپنے کپڑے پھاڑے ہُوئے تھے اور اپنے سر پر خاک ڈالی ہُوئی تھی۔ جب وہ داؤد کے پاس پہنچا تو اُس کی تعظیم کرنے کے لیے زمین بوس ہو گیا۔

[۳] داؤد نے اُس سے پُوچھا کہ تُو کہاں سے آیا ہے؟

اُس نے جواب دیا کہ میں اِسرائیلیوں کی لشکر گاہ سے بچ کر آیا ہُوں۔

[۴] داؤد نے پُوچھا: بتا، کیا بات ہے؟

اُس نے کہا کہ لوگ جنگ میں سے بھاگ گئے اور اُن میں سے بہت سے گرے اور مر گئے اور ساؤل اور اُس کا بیٹا یونتن بھی ہلاک ہو چُکے۔

[۵] تب داؤد نے اُس جوان سے جو اُس کے پاس خبر لایا تھا کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہُوا کہ ساؤل اور اُس کا بیٹا یونتن دونوں ہلاک ہو چُکے ہیں؟

[۶] اُس جوان نے کہا کہ میں اِتّفاقاً کوہِ جلبوعہ پر پہنچ گیا تھا۔ وہاں ساؤل اپنے نیزہ پر جھکا ہُوا تھا اور رتھ اور سوار اُس کا پیچھا کرتے چلے آ رہے تھے۔ [۷] اور جب اُس نے مُڑکر مجھے دیکھا تو آواز دی۔ میں نے کہا کہ میں کیا کر سکتا ہُوں؟

[۸] اُس نے پُوچھا کہ تُو کون ہے؟

میں نے جواب دیا: میں ایک عمالیقی ہُوں۔

[۹] تب اُس نے مجھ سے کہا کہ میرے نزدیک آ اور مجھے قتل کر دے کیونکہ میں مَوت کے عذاب میں گرفتار ہُوں لیکن ابھی زندہ ہُوں۔

[۱۰] اِس لیے میں نے اُس کے نزدیک جا کر اُسے قتل کر دیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ گرنے کے بعد اُس کا بچنا مشکل ہے۔ میں اُس کے سر کا تاج اور بازو کا کنگن یہاں اپنے آقا کے حُضور لایا ہُوں۔

[۱۱] تب داؤد اور اُس کے ساتھ سارے لوگوں نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے [۱۲] اور اُنہوں نے ساؤل اور اُس کے بیٹے یونتن کے لیے اور خداوند کی فوج اور اِسرائیل کے گھرانے کے لیے ماتم کیا اور روئے اور شام تک روزہ رکھا، اِس لیے کہ وہ تلوار سے مارے گئے تھے۔

[۱۳] پھر داؤد نے اُس جوان سے جو یہ خبر لایا تھا پُوچھا کہ تُو کہاں کا ہے؟

اُس نے جواب دیا کہ میں ایک پردیسی عمالیقی کا بیٹا ہُوں۔

[۱۴] تب داؤد نے اُس سے پُوچھا کہ تُو خداوند کے ممسوح کو ہلاک کرنے کے لیے اُس پر وار کرنے سے کیوں نہ ڈرا؟

[۱۵] تب داؤد نے اپنے آدمیوں میں سے ایک کو بلا کر کہا کہ جا اور اُسے مار گرا۔ پس اُس نے اُسے ایسا مارا کہ وہ مر گیا [۱۶] کیونکہ داؤد نے اُسے کہا تھا کہ تیرا خُون تیرے ہی سر ہو کیونکہ جب تُو نے کہا کہ میں نے خداوند کے ممسوح کو قتل کر دیا تو تُو نے اپنے ہی مُنہ سے اپنے خلاف گواہی دے دی۔

داؤد کا ساؤل اور یونتن کے لیے ماتم کرنا

[۱۷] اور داؤد نے ساؤل اور اُس کے بیٹے یونتن پر یہ مرثیہ کہا [۱۸] اور حکم دیا کہ یہوداہ کے لوگوں کو کمان کا یہ مرثیہ سکھایا جائے (یہ یاشر کی کتاب میں لکھا ہے):

[۱۹] اَے اسرائیل! تیری ہی بلندیوں پر تیرا فخر دم توڑ چکا ہے۔
ہائے وہ شہزور کیسے مارے گئے!
[۲۰] جات میں اِس کا ذکر نہ کرنا،
اسقلون کے کوچوں میں اِس کا اعلان نہ کرنا،
کہیں ایسا نہ ہو کہ فلستیوں کی بیٹیاں شادمان ہوں،
اور نامختونوں کی بیٹیاں خُوشیاں منائیں۔
[۲۱] اَے جلبوعہ کی پہاڑیو،
تُم پر نہ تو شبنم گرے، نہ بارش ہو،
نہ فصلوں بھرے کھیت ہوں۔
کیونکہ وہاں شہزوروں کی سپر خاک آلُودہ پڑی ہے،
یعنی ساؤل کی سپر جس پر اب کوئی تیل نہ ملے گا۔
[۲۲] مقتولوں کے خُون،
اور شہزوروں کی چربی کے بغیر،
یونتن کی کمان کبھی واپس نہ ہُوئی،
اور ساؤل کی تلوار کبھی خالی نہ لَوٹی۔
[۲۳] ساؤل اور یونتن
زندگی بھر محبوب اور چہیتے بنے رہے،
اور مَوت کے بعد بھی جدا نہ ہُوئے۔
وہ عقابوں سے زیادہ تیز،
اور شیروں سے زیادہ طاقتور تھے۔
[۲۴] اَے اِسرائیل کی بیٹیو،
ساؤل کے لیے آنسو بہاؤ،
جس نے تمہیں شاندار اور ارغوانی کپڑے پہنائے،
اور جس نے تمہارے ملبوسات کو سونے کے زیورات
سے مزیّن کیا۔
[۲۵] ہائے وہ شہزور عین لڑائی میں کیسے مارے گئے!
یونتن تیری بلندیوں پر قتل ہُوا۔
[۲۶] میں تیرے لیے رنجیدہ ہُوں، اَے میرے بھائی یونتن!
تُو مجھے بہت عزیز تھا۔
میرے لیے تیری محبّت عجیب تھی،
عورتوں کی محبّت سے بھی زیادہ عجیب۔
[۲۷] وہ شہزور کیسے ڈھیر ہُوئے!
اور جنگ کے ہتھیار کیسے نابود ہو گئے!

داؤد کا بطور بادشاہ مسح کیا جانا

۲ اِسی اثنا میں داؤد نے خداوند سے پُوچھا کہ کیا میں یہوداہ کے شہروں میں سے کسی میں جا بسوں؟
خداوند نے فرمایا کہ جا۔
داؤد نے پُوچھا کہ کس شہر میں؟
خداوند نے جواب دیا کہ حبرون میں۔

[۲] لہٰذا داؤد اپنی دونوں بیویوں یزرعیل کی اخینوعم اور کرمِل کے نابال کی بیوہ کے ہمراہ وہاں چلا گیا۔ [۳] اور اُن آدمیوں کو بھی جو اُس کے ساتھ تھے اُن کے خاندانوں سمیت وہاں سے لے گیا اور وہ حبرون اور اُس کے قصبوں میں بس گئے۔ [۴] تب یہوداہ کے لوگ آئے اور وہاں اُنہوں نے داؤد کو مسح کر کے یہوداہ کے خاندان کا بادشاہ بنا دیا۔

جب داؤد کو بتایا گیا کہ یہ یبیس جلعاد کے لوگ تھے جنہوں نے ساؤل کو دفن کیا تھا [۵] تو اُس نے یبیس جلعاد کے لوگوں کے پاس اُنہیں یہ کہنے کے لیے قاصد بھیجے کہ تُم نے اپنے آقا ساؤل کو دفن کر کے جس مہربانی کا اظہار کیا ہے اُس کے لیے خداوند تمہیں برکت بخشے، [۶] خداوند تمہارے ساتھ مہربانی اور وفاداری کرے اور میں بھی تمہارے ساتھ ویسی ہی مہربانی کروں گا کیونکہ تُم نے یہ نیک کام کیا ہے۔ [۷] لہٰذا اب طاقتور اور دلیر بنو کیونکہ تمہارا آقا ساؤل مر گیا ہے اور یہوداہ کے گھرانے نے مجھے مسح کر کے اپنا بادشاہ بنایا ہے۔

داؤد اور ساؤل کے گھرانوں میں جنگ

[۸] اِس اثنا میں ابنیر بن نیر نے جو ساؤل کے لشکر کا سالار تھا، ساؤل کے بیٹے اشبوست کو ساتھ لیا اور اُسے محنائیم میں لے آیا [۹] اور اُسے جلعاد، آشریوں، یزرعیل اور افرائیم، بن یمین اور تمام اِسرائیل کا بادشاہ بنایا۔ [۱۰] ساؤل کا بیٹا اشبوست چالیس برس کی عمر میں اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے دو برس حکمرانی کی۔ مگر یہوداہ کا گھرانا داؤد کا مطیع رہا۔ [۱۱] داؤد حبرون میں یہوداہ کے گھرانے پر سات سال چھ مہینے تک بادشاہی کرتا رہا۔

[۱۲] اور ابنیر بن نیر اور اشبوست بن ساؤل کے خادم محنائیم کو خیرباد کہہ کر جبعون کو گئے [۱۳] اور یوآب بن ضرویاہ اور داؤد کے آدمی نکلے اور جبعون کے تالاب پر اُن سے ملے۔ ایک فریق تالاب کے ایک طرف بیٹھ گیا اور دوسرا دوسری طرف۔

۱۴ تب ابنیر نے یوآب سے کہا کہ آؤ ہم چند جوانوں کو چُن لیں جو ہمارے سامنے ایک دوسرے سے لڑیں۔
یوآب نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اُنہیں ایسا ہی کرنے دو۔
۱۵ پس وہ جوان کھڑے ہو گئے اور اُن کی گنتی کی گئی تو بارہ آدمی بن یمین اور اِشبوست بن ساؤل کی طرف سے اور بارہ آدمی داؤد کی طرف سے تھے۔ ۱۶ تب ہر ایک آدمی نے اپنے اپنے مخالف کو سر سے پکڑ کر اپنی تلوار اُس کے پہلو میں گھونپ دی اور وہ ایک ساتھ گر پڑے۔ اِس لیے جبعون میں اُس جگہ کو حلقت ہصّوریم کا نام دیا گیا۔
۱۷ اور اُس دِن بڑی سخت لڑائی ہُوئی جس میں ابنیر اور اِسرائیل کے آدمیوں نے داؤد کے آدمیوں سے شکست کھائی۔
۱۸ اور ضرویاہ کے تینوں بیٹے یوآب، ابی شے اور عساہیل وہاں موجود تھے۔ عساہیل جنگلی ہرن کی مانند سُبک پا تھا۔ ۱۹ اور عساہیل نے ابنیر کا پیچھا کیا اور اُس کا تعاقب کرتے ہُوئے دائیں یا بائیں ہاتھ نہ مُڑا۔ ۲۰ تب ابنیر نے اپنے پیچھے کی طرف دیکھ کر پُوچھا کہ اَے عساہیل! کیا تُو ہے؟
اُس نے جواب دیا کہ ہاں۔
۲۱ تب ابنیر نے اُس سے کہا کہ دائیں یا بائیں، ایک طرف مُڑ جا اور جوانوں میں سے کسی کو پکڑ کر اُس کے ہتھیار چھین لے۔ لیکن عساہیل نے اُس کا تعاقب کرنا نہ چھوڑا۔
۲۲ ابنیر نے عساہیل کو پھر متنبہ کیا کہ میرا پیچھا کرنا بند کر! اگر میں تجھے مار گراؤں گا تو پھر تیرے بھائی کو کیا مُنہ دکھا سکوں گا؟
۲۳ لیکن عساہیل تعاقب سے باز نہ آیا۔ تب ابنیر نے اپنے بھالے کا کُندا اُس کے پیٹ میں گھونپ دیا اور وہ اُس کی پیٹھ کے آر پار نکل گیا۔ چنانچہ وہ گرا اور موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ اور جو آدمی اُس جگہ آیا جہاں عساہیل گرا اور مرا تھا وہ وہیں رُک گیا۔
۲۴ لیکن یوآب اور ابی شے نے ابنیر کا تعاقب کیا اور جب سورج غروب ہو رہا تھا تو وہ کوہِ امّہ کے پاس پہنچے جو جیاح کے قریب جبعون کی بنجر زمین کی راہ پر ہے۔ ۲۵ اور بن یمین کے لوگ ایک بار پھر ابنیر کے پیچھے جمع ہو گئے اور اُنہوں نے ایک دستہ کی صورت میں ایک پہاڑی کی چوٹی پر اپنا مورچہ قائم کر لیا۔
۲۶ تب ابنیر نے یوآب کو پکار کر کہا کہ کیا یہ ضروری ہے کہ تلوار ابد تک ہلاک کرتی رہے؟ کیا تُو نہیں جانتا کہ اِس کا انجام کس قدر تلخ ہوگا؟ تُو اپنے آدمیوں کو کب حکم دے گا کہ اپنے بھائیوں کا تعاقب کرنے سے باز آئیں؟ ۲۷ یوآب نے جواب دیا کہ زندہ خدا کی قسم، اگر تُو زبان نہ کھولتا تو یہ آدمی صبح تک اپنے بھائیوں کا تعاقب جاری رکھتے۔
۲۸ لہٰذا یوآب نے نرسنگا پھونکا اور سب آدمی رُک گئے اور پھر اُنہوں نے اِسرائیل کا تعاقب نہ کیا اور نہ اُن سے لڑے۔
۲۹ ابنیر اور اُس کے آدمی ساری رات مَیدان میں چلتے رہے اور دریائے یردن کو پار کر کے بترون سے گزرتے ہُوئے محنایم کو آئے۔
۳۰ اور یوآب نے ابنیر کے تعاقب سے لَوٹ کر اپنے تمام آدمیوں کو جمع کیا تو عساہیل کے علاوہ داؤد کے اُنیس آدمی غائب تھے۔
۳۱ لیکن داؤد کے آدمیوں نے بن یمینیوں کے تین سَو ساٹھ آدمیوں کو جو ابنیر کے ساتھ تھے مار دیا۔ ۳۲ اُنہوں نے عساہیل کو اُٹھا کر بیت لحم میں اُس کے باپ کی قبر میں دفن کر دیا اور یوآب اور اُس کے آدمی رات بھر کے سفر کے بعد صبح سویرے حبرون جا پہنچے۔

۳ ساؤل اور داؤد کے گھرانوں کے مابین طویل عرصہ تک جنگ جاری رہی۔ داؤد قوی سے قوی تر اور ساؤل کا خاندان کمزور سے کمزور تر ہوتا گیا۔
۲ اور حبرون میں داؤد کے ہاں بیٹے پیدا ہُوئے۔
اُس کا پہلوٹھا امنون تھا جو یزرعیلی اخینوعم کے بطن سے تھا۔
۳ اُس کا دوسرا بیٹا کلیاب تھا جو کرملی نابال کی بیوہ ابی جیل کے بطن سے تھا۔
تیسرا ابی سلوم تھا جو جسور کے بادشاہ تلمی کی بیٹی معکہ کے بطن سے تھا۔
۴ چوتھا ادونیاہ تھا جو حجیت کے بطن سے تھا۔
پانچواں سفطیاہ تھا جو ابیطال کے بطن سے تھا
۵ اور چھٹا اِترعام تھا جو داؤد کی بیوی عجلاہ کے بطن سے تھا۔
یہ داؤد کے ہاں حبرون میں پیدا ہُوئے تھے۔

ابنیر کا داؤد کے ساتھ مِل جانا

۶ ساؤل اور داؤد کے گھرانوں کی جنگ کے دوران ابنیر نے ساؤل کے گھرانے میں اپنے آپ کو خُوب طاقتور بنا لیا تھا۔ ۷ اور ساؤل کی ایک داشتہ تھی جس کا نام رِصفاہ تھا اور جو ایاہ کی بیٹی تھی۔ اور اِشبوست نے ابنیر سے کہا کہ تُو میرے باپ کی داشتہ کے پاس کیوں گیا؟
۸ اِشبوست کی اِس بات پر ابنیر بہت ناراض ہُوا اور کہنے لگا کہ کیا میں یہوداہ کے کسی کُتّے کا سر ہُوں؟ آج کے دِن تک میں

تیرے باپ ساؤل کے گھرانے، اُس کے کُنبہ اور دوستوں کا وفادار رہا ہُوں اور میں نے تجھے داؤد کے حوالہ نہیں کیا۔ پھر بھی اب تُو مجھ پر اِس عورت سے بدکاری کرنے کا الزام لگاتا ہے؟ [۹] خدا ابنیر کے ساتھ ویسا ہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ کرے اگر میں داؤد سے وہی سلوک نہ کروں جس کا خداوند نے قسم کھا کر اُس سے وعدہ کیا تھا۔ [۱۰] یعنی یہ کہ بادشاہی ساؤل کے گھرانے سے منتقل کر کے داؤد کے تختِ حکومت کو اِسرائیل اور یہوداہ پر دان سے بیرسبع تک قائم کروں۔ [۱۱] اور اِشبوست نے ابنیر کو کوئی اور لفظ کہنے کی جرأت نہ کی کیونکہ وہ اُس سے ڈرتا تھا۔

[۱۲] پھر ابنیر نے اپنی طرف سے داؤد کو یہ کہنے کے لیے قاصد بھیجے کہ یہ ملک کس کا ہے؟ میرے ساتھ معاہدہ کر لے اور میں تمام اِسرائیل کو تیری طرف مائل کرنے کے لیے تیری مدد کروں گا۔

[۱۳] داؤد نے کہا، اچھا، میں تیرے ساتھ معاہدہ کروں گا لیکن میں تجھ سے ایک بات کا مطالبہ کرتا ہُوں کہ جب تُو مجھے ملنے کو آئے تو ساؤل کی بیٹی میکل کو اپنے ساتھ لے کر آنا ورنہ میرے سامنے مت آنا۔ [۱۴] تب داؤد نے ساؤل کے بیٹے اِشبوست کے پاس یہ مطالبہ کرتے ہُوئے قاصد بھیجے کہ میری بیوی میکل جس کو میں نے فلستیوں کی سَو کھلڑیاں دے کر بیاہا تھا میرے حوالہ کر دے۔

[۱۵] لہٰذا اِشبوست نے حکم دیا اور اُسے اُس کے خاوند فلطی ایل بن لَیس سے چھین لیا [۱۶] تاہم اُس کا خاوند بحوریم تک راستہ بھر اُس کے پیچھے پیچھے روتا ہُوا اُس کے ساتھ گیا۔ ابنیر نے اُس سے کہا کہ واپس گھر چلا جا۔ پس وہ واپس چلا گیا۔

[۱۷] اور ابنیر نے اِسرائیل کے بزرگوں سے صلاح مشورہ کیا اور کہا کہ کچھ عرصہ ہُوا تم داؤد کو اپنا بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔ [۱۸] اب بنا لو کیونکہ خداوند کا داؤد سے وعدہ ہے کہ میں اپنے بندہ داؤد کے ذریعہ سے اپنی قوم اِسرائیل کو فلستیوں اور اُن کے تمام دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں گا۔

[۱۹] اور ابنیر نے بنی بن یمین سے بھی بذاتِ خُود باتیں کیں اور ابنیر وہ سب باتیں جو اِسرائیل اور بن یمین کے گھرانے کے لوگ کرنا چاہتے تھے داؤد کو بتانے کے لیے حبرون گیا۔ [۲۰] جب ابنیر جس کے ہمراہ بیس آدمی تھے حبرون میں داؤد کے پاس آیا تو داؤد نے اُس کے اور اُس کے آدمیوں کے لیے ضیافت کی۔ [۲۱] ابنیر نے داؤد سے کہا کہ مجھے اجازت دے کہ فوراً جاؤں اور اپنے مالک بادشاہ کے لیے تمام اِسرائیل کو جمع کروں تاکہ وہ تیرے ساتھ عہد و پیمان کریں اور تُو اُن سب پر اپنی دلی مرضی کے مطابق حکمرانی کرے۔ چنانچہ داؤد نے ابنیر کو رُخصت کیا اور وہ سلامت چلا گیا۔

یوآب کا ابنیر کو قتل کرنا

[۲۲] عین اُسی وقت داؤد کے آدمی اور یوآب ایک دھاوے سے لَوٹے تھے اور اپنے ساتھ لُوٹ کا بہت سا مال لے کر آئے تھے۔ لیکن ابنیر داؤد کے ساتھ حبرون میں نہ تھا کیونکہ داؤد نے اُسے رُخصت کر دیا تھا اور وہ سلامت چلا گیا تھا۔ [۲۳] اور جب یوآب اور لشکر کے سب لوگ اُس کے ہمراہ وہاں پہنچے تو اُسے بتایا گیا کہ ابنیر بن نیر بادشاہ کے پاس آیا تھا اور بادشاہ نے اُسے رُخصت کر دیا اور وہ سلامت چلا گیا۔

[۲۴] لہٰذا یوآب بادشاہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تُو نے کیا کِیا؟ دیکھ، ابنیر تیرے پاس آیا تھا لیکن تُو نے اُسے جانے کیوں دیا؟ اب تو وہ چلا گیا ہے! [۲۵] کیا تُو نہیں جانتا کہ ابنیر بن نیر تجھے دھوکا دینے اور تیری آمد و رفت پر نظر رکھنے اور جو کچھ بھی تُو کر رہا ہے اُس کا بھید لینے آیا تھا۔

[۲۶] پھر یوآب داؤد کے پاس سے چلا گیا اور اُس نے ابنیر کے پیچھے قاصد بھیجے اور وہ اُسے سیرہ کے کنوئیں سے اپنے ساتھ لے کر واپس آ گئے۔ لیکن داؤد کو اِس کا علم نہ ہُوا۔ [۲۷] اور ابنیر کے حبرون لَوٹ آنے پر یوآب اُسے الگ پھاٹک کے اندر لے گیا گویا اُس سے کوئی راز کی بات کرنا چاہتا ہے اور وہاں اُس نے اپنے بھائی عساہیل کے خُون کا بدلہ لینے کے لیے ابنیر کے پیٹ میں چھُرا گھونپ دیا اور وہ مر گیا۔

[۲۸] بعد میں جب داؤد نے اُس کے متعلق سُنا تو اُس نے کہا کہ میں اور میری بادشاہی خداوند کے حُضور میں ہمیشہ تک ابنیر بن نیر کے خُون سے پاک ہیں۔ [۲۹] وہ یوآب اور اُس کے باپ کے سارے گھرانے کے سر لگے اور یوآب کے گھرانے میں کوئی نہ کوئی ایسا ضرور موجود رہے جسے جریان کا مرض ہو یا جو کوڑھی ہو یا بیساکھی کے سہارے چلے یا تلوار سے مرے یا ٹکڑے ٹکڑے کا محتاج ہو۔

[۳۰] (یوآب اور اُس کے بھائی ابی شے نے ابنیر کو قتل کر دیا کیونکہ اُس نے اُن کے بھائی عساہیل کو جبعون کی لڑائی میں مار دیا تھا)

[۳۱] تب داؤد نے یوآب اور اُس کے لشکر کے سارے لوگوں سے کہا کہ اپنے کپڑے پھاڑو اور ٹاٹ پہنو اور صبح کو ابنیر کے آگے ماتم کرتے ہُوئے چلو اور داؤد بادشاہ خُود بھی تابوت کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ [۳۲] اُنہوں نے ابنیر کو حبرون میں دفن کیا اور بادشاہ ابنیر کی

قبر پر چلاّ چلاّ کر رویا اور سب لوگ بھی روئے۔
[۳۳] بادشاہ نے اَبنیر پر یہ مرثیہ کہا:
کیا یہ لازم تھا کہ اَبنیر ایک باغی کی طرح مارا جائے؟
[۳۴] نہ تو تیرے ہاتھ بندھے ہُوئے تھے،
اور نہ تیرے پاؤں میں بیڑیاں تھیں۔
پر تُو ایسے مارا گیا جیسے کوئی بدکاروں کے ہاتھوں مارا جائے۔
اور لوگوں نے پھر سے رونا شروع کر دیا۔
[۳۵] تب لوگوں نے آ کر داؤد کو ترغیب دی کہ ابھی دِن ہے تُو کچھ کھا لے۔ لیکن داؤد نے یہ کہتے ہُوئے قسم کھائی کہ اگر میں سورج کے ڈوبنے سے پیشتر روٹی یا اور کچھ چکھوں تو خدا مجھ سے ایسا بلکہ اِس سے بھی زیادہ کرے۔
[۳۶] اور تمام لوگوں نے بادشاہ کی بات کو پسند کیا۔ درحقیقت اُس کے علاوہ جو کچھ بھی بادشاہ نے کیا وہ اُس سے خُوش تھے۔ [۳۷] اُس دِن تمام لوگوں اور تمام اِسرائیل کو معلوم ہو گیا کہ اَبنیر بِن نیر کے قتل میں بادشاہ کا ہاتھ نہیں تھا۔
[۳۸] تب بادشاہ نے اپنے لوگوں سے کہا کہ کیا تمہیں احساس نہیں کہ آج اِسرائیل میں سے ایک شہزادہ اور ایک عظیم آدمی ہمیشہ کے لیے رُخصت ہو گیا ہے؟ [۳۹] اور آج اگرچہ میں مسح کیا ہُوا بادشاہ ہُوں میں کمزور ہُوں اور ضرویاہ کے یہ بیٹے مجھ سے زیادہ طاقتور ہیں۔ خداوند بدکار کو اُس کی بدی کے مطابق بدلہ دے!

اِشبوست کا قتل

۴ جب ساؤل کے بیٹے اِشبوست نے سُنا کہ اَبنیر حبرون میں مر گیا ہے تو وہ پست ہمّت ہو گیا اور اِسرائیل کے سارے لوگوں پر خوف طاری ہو گیا۔ [۲] ساؤل کے بیٹے کے دو آدمی چھاپہ مار دستوں کے سردار تھے۔ ایک کا نام بعنہ اور دوسرے کا ریکاب تھا اور وہ رِمّون بیروتی کے بیٹے تھے جو بِن یمین کے قبیلہ سے تھا۔ بیروت بِن یمین کا حِصّہ سمجھا جاتا ہے۔ [۳] کیونکہ بیروت کے لوگ جِتّیم کو بھاگ گئے تھے اور آج تک وہاں پردیسی کی طرح مقیم ہیں۔
[۴] (ساؤل کے بیٹے یونتن کا ایک بیٹا تھا جو دونوں ٹانگوں سے لنگڑا تھا اور جب یزرعیل کی طرف سے ساؤل اور یونتن کے متعلق خبر ملی تو وہ پانچ سال کا تھا۔ اُس کی دایہ اُسے جلدی سے اُٹھا کر بھاگی اور گھبراہٹ میں وہ اُس کی گود سے گر گیا اور لنگڑا ہو گیا۔ اُس کا نام مفیبوست تھا)۔
[۵] رِمّون بیروتی کے بیٹے ریکاب اور بعنہ اِشبوست کے گھر جانے کے لیے روانہ ہُوئے اور کڑی دھوپ میں وہاں پہنچے۔ وہ دوپہر کو وہاں آرام کر رہا تھا۔ [۶] اور وہ گیہوں لینے کے بہانے گھر کے اندرونی حِصّہ میں گھُسے اور اُنہوں نے اُس کے پیٹ میں چھُرا گھونپ دیا اور پھر ریکاب اور اُس کا بھائی بعنہ چپکے سے باہر نکل گئے۔
[۷] وہ اُس گھر میں اُس وقت داخل ہُوئے جب وہ اپنی خوابگاہ میں بستر پر سو رہا تھا۔ اُنہوں نے اُسے چھُرا گھونپ کر مار ڈالا اور اُس کا سر کاٹ لیا۔ اور اُسے اپنے ساتھ لے کر رات بھر مَیدان کی راہ سے سفر کیا۔ [۸] وہ اِشبوست کے سر کو حبرون میں داؤد کے پاس لائے اور بادشاہ سے کہنے لگے کہ یہ ہے تیرے دُشمن ساؤل کے بیٹے اِشبوست کا سر جس نے تیری جان لینے کی کوشش کی۔ آج خداوند نے میرے مالک بادشاہ کا انتقام ساؤل اور اُس کی نسل سے لے لیا ہے۔
[۹] داؤد نے ریکاب اور اُس کے بھائی بعنہ کو جو رِمّون بیروتی کے بیٹے تھے جواب دیا کہ خداوند کی حیات کی قسم جس نے مجھے ہر مصیبت سے رہائی دی ہے۔ [۱۰] ایک آدمی نے آ کر مجھے یہ بتایا کہ ساؤل مر گیا ہے تو میں نے صِقلاج میں اُسے پکڑ کر قتل کر دیا۔ اُس نے سوچا کہ وہ میرے لیے اچھی خبر لا رہا ہے۔ لیکن یہی تھی وہ جزا جو میں نے اُسے اُس کی خبر کے بدلہ میں دی۔ [۱۱] پس جب شریر آدمیوں نے ایک بے گناہ آدمی کو اُسی کے گھر میں اُس کے بستر پر قتل کیا ہے تو مجھ پر کِس قدر زیادہ واجب ہے کہ اُس کے خُون کا بدلہ تُم سے لُوں اور زمین کو تمہارے وجود سے پاک کر دوں۔
[۱۲] تب داؤد نے اپنے آدمیوں کو اُن کے قتل کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیئے گئے اور اُنہوں نے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر اُن کی لاشوں کو حبرون میں تالاب کے پاس لٹکا دیا۔ لیکن اُنہوں نے اِشبوست کا سر لے لیا اور اُسے حبرون میں اَبنیر کی قبر میں دفن کر دیا۔

داؤد کا اِسرائیل کا بادشاہ بن جانا

۵ تب اِسرائیل کے سب قبیلے حبرون میں داؤد کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم تیرا اپنا ہی گوشت اور خُون ہیں۔ [۲] ماضی میں جب ساؤل ہمارا بادشاہ تھا تو تُو ہی تو تھا جو اِسرائیلیوں کی فوجی مہموں میں اُن کی قیادت کیا کرتا تھا۔ اور خداوند نے تجھے فرمایا کہ تُو میری قوم اِسرائیل کی گلّہ بانی کرے گا اور تُو اُن کا حکمران بن جائے گا۔
[۳] جب اِسرائیل کے سب بزرگ حبرون میں داؤد بادشاہ کے پاس آئے تو بادشاہ نے حبرون میں خداوند کے حُضور میں اُن کے

ساتھ عہد باندھا اور اُنہوں نے داؤد کو مسح کر کے اِسرائیل کا بادشاہ بنایا۔

[4] جب داؤد بادشاہ بنا تو وہ تیس سال کا تھا اور اُس نے چالیس سال حکمرانی کی۔ [5] اُس نے حبرون میں یہوداہ پر سات سال چھ مہینے اور یروشلیم میں تمام اِسرائیل اور یہوداہ پر تینتیس سال حکمرانی کی۔

داؤد کا یروشلیم کو فتح کرنا

[6] پھر بادشاہ اور اُس کے آدمی یروشلیم پر چڑھائی کرنے گئے جہاں یبوسی رہتے تھے۔ یبوسیوں نے داؤد سے کہا کہ تُو شہر میں داخل نہ ہو سکے گا کیونکہ تجھے تو اندھے اور لنگڑے بھی روک سکتے ہیں۔ وہ سوچتے تھے کہ داؤد کا شہر میں داخل ہونا غیر ممکن ہے۔ [7] تاہم داؤد نے صیون کے قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ اُسے اب داؤد کا شہر کہتے ہیں۔

[8] اُس دِن داؤد نے کہا کہ جو کوئی بھی یبوسیوں کو مغلوب کرے گا اُسے داؤد کے دشمنوں یعنی لنگڑوں اور اندھوں تک پہنچنے کے لیے نالے کو استعمال کرنا پڑے گا۔ اِسی لیے یہ کہاوت مشہور ہو گئی کہ اندھوں اور لنگڑوں کا محل میں کیا کام؟

[9] پھر داؤد اُس قلعہ میں رہنے لگا اور اُس نے اُس کا نام داؤد کا شہر رکھا۔ اُس نے اُس کے اِرد گرد کے خطّہ کو مِلّو سے لے کر اندرونی جانب تک مضبوطی سے تعمیر کیا۔ [10] داؤد کی عظمت بڑھتی چلی گئی کیونکہ قادرِ مطلق خداوند خدا اُس کے ساتھ تھا۔

[11] اور صُور کے بادشاہ حیرام نے قاصدوں کو دیودار کی لکڑی، بڑھئی اور معمار دے کر داؤد کے پاس بھیجا اور اُنہوں نے داؤد کے لیے ایک محل بنایا۔ [12] اور داؤد کو یقین ہو گیا کہ خداوند نے اُسے اِسرائیل کے بادشاہ کے طور پر قیام بخشا ہے اور اپنی قوم اِسرائیل کی خاطر اُس کی بادشاہی کو ممتاز کیا ہے۔

[13] حبرون سے چلے آنے کے بعد داؤد نے یروشلیم میں اپنے حرم میں کئی بیویاں داخل کر لیں اور اُس کے ہاں کئی بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔ [14] اور وہاں اُس کے ہاں جو بچّے پیدا ہُوئے اُن کے نام یہ ہیں: سموعہ، سوباب، ناتن، سلیمان، [15] اِبحار، الیسوُع، نفج، یفیع، [16] الیسمع، الیدع اور الیفالط۔

داؤد کا فِلستیوں کو شکست دینا

[17] جب فِلستیوں نے سُنا کہ داؤد کو مسح کر کے اِسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا ہے تو وہ سب اِکٹھے ہو کر اُسے تلاش کرنے نکل پڑے لیکن داؤد یہ خبر سُن کر قلعہ میں چلا گیا۔ [18] اور فِلستی آئے اور رفائیم کی وادی میں پھیل گئے۔ [19] تب داؤد نے خداوند سے پُوچھا کہ کیا میں جا کر فِلستیوں پر حملہ کر دوں؟ کیا تُو اُنہیں میرے ہاتھ میں کر دے گا؟

خداوند نے اُسے جواب دیا کہ جا، میں ضرور فِلستیوں کو تیرے ہاتھ میں کر دُوں گا۔

[20] لہٰذا داؤد بعل پراضیم کو گیا اور وہاں اُس نے اُنہیں شکست دی۔ اُس نے کہا کہ جیسے پھُوٹ نکلنے کے بعد پانی کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں ویسے ہی خداوند نے میرے دشمنوں کو میرے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اِس لیے اُس نے اُس جگہ کا نام بعل پراضیم رکھ دیا۔ [21] فِلستی اپنے بُتوں کو وہاں چھوڑ گئے اور داؤد اور اُس کے آدمی اُنہیں اُٹھا کر لے گئے۔

[22] فِلستی ایک دفعہ پھر آئے اور وادیٔ رفائیم میں پھیل گئے۔ [23] جب داؤد نے خداوند سے ہدایت چاہی تو خداوند نے اُسے جواب دیا کہ سیدھا جانے کی بجائے اُنہیں پیچھے سے گھیر لینا اور تُوت کے درختوں کے سامنے سے اُن پر حملہ کرنا۔ [24] اور جُوں ہی تُو تُوت کے درختوں کی پھُنگیوں میں قدموں کی آواز سُنے تو جلدی سے حرکت میں آ جانا کیونکہ اُس کا مطلب ہو گا کہ خداوند فِلستیوں کی فوج کو مارنے کے لیے تیرے آگے گیا ہے۔ [25] لہٰذا داؤد نے ویسا ہی کیا جیسا کہ خداوند نے اُسے حکم دیا تھا اور وہ فِلستیوں کو جِبع سے لے کر جزر تک مارتا چلا گیا۔

عہد کے صندوق کا یروشلیم لایا جانا

۶ داؤد نے اِسرائیل میں سے آدمیوں کو چُن چُن کر جمع کیا جو تعداد میں تیس ہزار تھے۔ [2] اور وہ اپنے سارے آدمیوں کے ساتھ بعلہ یہوداہ سے روانہ ہُوا تا کہ خدا کے صندوق کو لے آئے جو اُس کے نام یعنی قادرِ مطلق خداوند کے نام سے کہلاتا ہے اور جو اُن کروبیوں کے درمیان تخت نشین ہے جو صندوق پر ہیں۔ [3] سو اُنہوں نے خداوند کے صندوق کو ایک نئی گاڑی پر رکھا اور اُسے ابینداب کے گھر سے جو پہاڑی پر تھا لے آئے۔ ابینداب کے بیٹے عُزّہ اور اخیو اُس نئی گاڑی کو ہانک رہے تھے [4] جس پر خدا کا صندوق تھا اور اخیو اُس کے آگے آگے چل رہا تھا۔ [5] اور داؤد اور اِسرائیل کا سارا گھرانا اپنی ساری قوت کے ساتھ خداوند کے آگے ستار، بربط، دف، خنجری اور جھانجھ ایسے سازوں پر گیت گاتا ہُوا خوشی منا رہا تھا۔

[6] اور جب وہ نکون کے کھلیان کو آئے اور عُزّہ نے آگے بڑھ کر خدا کے صندوق کو سنبھال لیا تو بیلوں نے ٹھوکر کھائی۔ [7] عُزّہ نے صندوق کو ہاتھ لگا کر غلطی کی تھی اِس لیے خداوند کا غصّہ اُس پر

بھڑکا اور وہ وہیں خدا کے صندوق کے پاس مر گیا۔
۸ داؔؤد اِس بات سے بڑا غمگین ہُوا کہ خداوند کا قہر عُزّؔہ کے خلاف بھڑکا تھا لہٰذا وہ جگہ آج تک پرض عُزّؔہ کہلاتی ہے۔
۹ اُس دِن داؔؤد خداوند سے ڈر گیا اور کہنے لگا کہ خداوند کا صندوق میرے ہاں کیسے آ سکتا ہے؟ ۱۰ لہٰذا اُس نے نہ چاہا کہ خداوند کے صندوق کو داؔؤد کے شہر میں اپنے پاس لے جائے اور وہ اُسے عوبیؔدادوم جاتی کے گھر لے گیا۔ ۱۱ اور خداوند کا صندوق تین مہینے تک عوبیؔدادوم جاتی کے گھر میں رہا اور خداوند نے اُسے اور اُس کے سارے گھرانے کو برکت بخشی۔
۱۲ اور جب داؔؤد بادشاہ کو بتایا گیا کہ خداوند کے صندوق کی وجہ سے خداوند نے عوبیؔدادوم کے گھرانے کو اور اُس کی ہر چیز کو برکت بخشی ہے تو داؔؤد گیا اور خدا کے صندوق کو عوبیؔدادوم کے گھر سے داؔؤد کے شہر میں خُوشی خُوشی لے آیا۔ ۱۳ جب خداوند کے صندوق کو اُٹھا کر لے جانے والے چھ قدم چل چُکے تو داؔؤد نے ایک بَیل اور ایک موٹا بچھڑا قربان کیا۔ ۱۴ اور داؔؤد جو کتان کا افود پہنے ہُوئے تھا پُورے جوش کے ساتھ خداوند کے آگے ناچنے لگا۔ ۱۵ اِس طرح وہ اور اسرائیل کے سارے لوگ نعرے لگاتے ہُوئے اور نرسنگے پھونکتے ہُوئے خداوند کے صندوق کو لے کر آئے۔
۱۶ اور جب خداوند کا صندوق داؔؤد کے شہر میں داخل ہو رہا تھا تو ساؔؤل کی بیٹی میکلؔ نے ایک کھڑکی سے جھانکا۔ اور جب اُس نے داؔؤد بادشاہ کو خداوند کے سامنے اُچھلتے اور ناچتے دیکھا تو اُس کے دل میں داؔؤد کے لیے حقارت پیدا ہو گئی۔
۱۷ اُنہوں نے خداوند کے صندوق کو لا کر اُس کی جگہ پر خیمہ میں رکھ دیا جو داؔؤد نے اُس کے لیے کھڑا کیا تھا۔ اور داؔؤد نے خداوند کے آگے سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔ ۱۸ اور جب وہ سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھا چُکا تو اُس نے قادرِ مطلق خداوند کے نام سے لوگوں کو برکت دی۔ ۱۹ پھر اُس نے سارے لوگوں یعنی اسرائیل کے سارے مردوں اور عورتوں کو ایک ایک روٹی، کھجوروں کی ایک ایک ٹکیہ اور کشمش کی ایک ایک ٹکیہ دی۔ پھر سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔
۲۰ جب داؔؤد اپنے گھرانے کو برکت دینے کے لیے گھر لوٹا تو ساؔؤل کی بیٹی میکلؔ اُس کا استقبال کرنے باہر آئی اور کہنے لگی کہ واہ، آج اسرائیل کے بادشاہ نے اپنے ملازموں کی کنیزوں کے سامنے اپنے آپ کو ایک ادنیٰ آدمی کی طرح ننگا کر کے اپنے مرتبہ کو کیسی عظمت دی ہے!
۲۱ داؔؤد نے میکلؔ سے کہا کہ یہ تو خداوند کے حُضور میں تھا جس نے تیرے باپ اور اُس کے گھرانے کے کسی فرد کی بجائے مجھے چُنا تا کہ اپنی قوم اسرائیل کا حکمران بنائے۔ لہٰذا میں خداوند کے آگے ناچوں گا۔ ۲۲ بلکہ میں اِس سے بھی زیادہ نیچا ہو کر اپنی ہی نظر میں ذلیل ہُوں گا۔ لیکن جن کنیزوں کا تُو نے ذکر کیا ہے وہی میری تعظیم کریں گی۔
۲۳ اور ساؔؤل کی بیٹی میکلؔ اپنی مَوت کے دِن تک بے اولاد رہی۔

داؔؤد کو خدا کے وعدے

۷ بعد ازاں جب بادشاہ اپنے محل میں رہنے لگا اور خداوند نے اُسے اُس کے چاروں طرف کے دشمنوں سے آرام بخشا ۲ تو اُس نے ناتنؔ نبی سے کہا کہ اِدھر میں ہُوں جو دیودار کی لکڑی کے محل میں رہتا ہُوں اور اُدھر خداوند کا صندوق ہے جو خیمہ میں رکھا گیا ہے۔
۳ ناتنؔ نے بادشاہ کو جواب دیا کہ جو کچھ تیرے جی میں ہے اُسے انجام دے کیونکہ خداوند تیرے ساتھ ہے۔
۴ اُسی رات خداوند کا کلام ناتنؔ کو پہنچا کہ
۵ جا اور میرے بندہ داؔؤد کو بتا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تُو میرے رہنے کے لیے ایک گھر بنائے گا؟ ۶ جب میں اسرائیلیوں کو مصر سے نکال کر لایا اُس دِن سے لے کر آج تک میں کسی گھر میں نہیں رہا بلکہ خیمہ کو اپنا مسکن بنا کر جا بجا گھُومتا رہا ہُوں۔ ۷ جہاں کہیں میں سارے بنی اسرائیل کے ساتھ گیا اور اُن کے جن حکمرانوں کو میں نے اپنی قوم اسرائیل کی گلّہ بانی کرنے کا حکم دیا تھا کیا میں نے اُن میں سے کسی سے بھی کبھی کہا کہ تُو نے میرے لیے دیودار کی لکڑی کا گھر کیوں نہیں بنایا؟
۸ لہٰذا تُو میرے بندہ داؔؤد کو بتا کہ قادرِ مطلق خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھے اپنی قوم اسرائیل کا بادشاہ بنانے کے لیے اُس وقت چُنا تھا جب تُو چراگاہ میں بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ۹ اور جہاں کہیں تُو گیا ہے میں تیرے ساتھ رہا ہُوں اور میں نے تیرے سب دشمنوں کو کاٹ کر تیرے سامنے سے ہٹا دیا ہے۔ میں تیرے نام کو دنیا کے عظیم ترین آدمیوں کے ناموں کی طرح عظمت بخشوں گا۔ ۱۰ میں اپنی قوم اسرائیل کے لیے ایک جگہ مقرّر کروں گا، اُنہیں بساؤں گا تا کہ اُن کا بھی کوئی وطن ہو جہاں سے وہ ہٹائے نہ جائیں اور

شرارت پسند لوگ اُنہیں دوبارہ نہ ستانے پائیں جیسے وہ شروع میں ستایا کرتے تھے [۱۱] جب میں نے اپنی قوم اِسرائیل کی قیادت کے لیے قاضی مقرّر کیے ہُوئے تھے اور تجھے تیرے سب دُشمنوں سے سکون بھی بخشوں گا۔
اور خداوند تجھے بتاتا ہے کہ خداوند خُود تیرے گھرانے کو قائم رکھے گا [۱۲] اور جب تیرے دِن پُورے ہو جائیں اور تُو اپنے باپ دادا کے ساتھ سو جائے تو میں تیرے بعد تیری نسل کو جو تیرے صُلب سے ہوگی برپا کروں گا اور اُس کی بادشاہی کو قائم کروں گا [۱۳] اور یہی وہ شخص ہوگا جو میرے نام (کی حمد و ثنا) کے لیے ایک گھر بنائے گا اور میں اُس کی بادشاہی کا تخت ہمیشہ تک قائم رکھوں گا۔ [۱۴] اور میں اُس کا باپ ہُوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ اور جب وہ خطا کرے گا تو میں اُسے آدمیوں کے ذریعہ ڈنڈوں اور کوڑوں سے پٹواؤں گا۔ [۱۵] لیکن جیسے میری رحمت ساؤل سے جدا ہو گئی تھی اُس سے کبھی جدا نہ ہوگی، وہی ساؤل جسے میں نے تیرے راستہ سے ہٹا دیا۔ [۱۶] تیری نسل اور تیری بادشاہی میرے حُضور سدا بنی رہے گی اور تیرا تخت ہمیشہ تک قائم رہے گا۔
[۱۷] اور ناتن نے اِس الہام کی ساری باتیں داؤد کو بتائیں۔

داؤد کی دعا

[۱۸] تب داؤد بادشاہ اندر گیا اور خداوند کے حُضور میں بیٹھ کر کہنے لگا کہ اَے خداوند خدا میں کون ہُوں اور میرا خاندان کیا ہے کہ تُو نے مجھے یہ مقام عطا فرمایا۔ [۱۹] تو بھی اَے خداوند خدا تیری نظر میں یہ گویا کافی نہ تھا کہ تُو نے اپنے خادم کے گھرانے کے مستقبل کی خبر بھی دے دی۔ اَے قادرِ مطلق خداوند کیا تُو اِنسان سے اِسی طرح پیش آتا ہے؟
[۲۰] داؤد تجھ سے اور زیادہ کیا کہہ سکتا ہے؟ جب کہ اَے خداوند خدا تُو اپنے خادم کو جانتا ہے۔ [۲۱] تُو نے اپنے کلام کی خاطر اور اپنی مرضی کے مطابق یہ عظیم کام کیا ہے اور اپنے خادم کو اِس سے آگاہ کر دیا ہے۔
[۲۲] اَے خداوند خدا تُو واقعی کتنا عظیم ہے! اور جیسا کہ ہم نے خُود اپنے کانوں سے سُنا ہے تیری مانند کوئی نہیں اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ [۲۳] تیری قوم اِسرائیل کی مانند کون ہے، یعنی روئے زمین پر ایسی بے نظیر قوم جسے خدا نے خُود جا کر چھڑایا تا کہ اُسے اپنی قوم بنا لے اور یوں اپنے نام کو جلال بخشے اور اپنی اُس قوم کے آگے جسے تُو نے مصر سے نکالا دیگر اقوام اور اُن کے دیوتاؤں کو پامال کر کے عظیم اور ہیبت ناک معجزے انجام دے۔ [۲۴] تُو نے اپنی قوم اِسرائیل کو مقرّر کر دیا کہ وہ ہمیشہ کے لیے تیری قوم بنی رہے اور تُو اَے خداوند اُن کا خدا ہُوا۔
[۲۵] اور اب اَے خداوند خدا اپنے اُس وعدہ کو ہمیشہ تک قائم رکھنا جو تُو نے اپنے خادم اور اُس کے گھرانے کے متعلق کیا ہے اور جیسا تُو نے کہا ویسا ہی کرنا۔ [۲۶] تا کہ ہمیشہ تک تیرے نام کی عظمت ہو اور لوگ کہیں کہ قادرِ مطلق خداوند اِسرائیل کا خدا ہے! اور تیرے خادم داؤد کا گھرانا تیرے حُضور میں قائم رہے!
[۲۷] اَے قادرِ مطلق خداوند اِسرائیل کے خدا تُو نے اپنے بندہ پر ظاہر کیا اور کہا: میں تیرے لیے ایک خاندان کی بنیاد رکھوں گا۔ لہٰذا تیرے بندہ کو ہمّت ہُوئی کہ تجھ سے یہ دعا کرے۔
[۲۸] اَے مالک خداوند تُو ہی خدا ہے، تیری باتیں قابلِ اعتماد ہیں اور تُو نے اپنے بندہ سے اِن اچھی باتوں کا وعدہ کیا ہے۔
[۲۹] اب اپنے بندہ کے گھرانے کو برکت دینا منظور فرما تا کہ وہ ہمیشہ تیری نظر میں قائم رہے۔ کیونکہ اَے قادرِ مطلق خداوند تُو نے فرمایا ہے اور تیری برکت سے تیرے بندہ کا گھرانا سدا مبارک رہے گا۔

داؤد کی فتوحات

۸ کچھ عرصہ بعد داؤد نے فِلستیوں کو شکست دے کر مغلوب کیا اور دارالحکومت اور اطراف کے شہروں کو فِلستیوں کے ہاتھ سے چھین لیا۔
[۲] اور داؤد نے موآبیوں کو بھی شکست دی۔ اُس نے اُنہیں زمین پر لٹا کر رسّی سے ناپا اور رسّی کی ہر دو لمبائیوں تک کے لوگ قتل کر دیئے گئے اور ہر تیسری لمبائی تک کے زندہ رہنے دیئے گئے۔ پس موآبی داؤد کے محکوم ہو کر اُسے خراج دینے لگے۔
[۳] علاوہ ازایں داؤد نے ہددعزر بن رحوب، شاہِ ضوباہ سے بھی جب وہ دریائے فرات کے علاقوں پر اپنا تسلّط پھر سے قائم کرنے جا رہا تھا جنگ کی۔ [۴] اور اُس کے ایک ہزار رتھ، سات ہزار رتھ بان اور بیس ہزار پیادہ سپاہی پکڑ لیے۔ اُس نے ایک سَو رتھ کے گھوڑوں کے سوا باقی سب کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔
[۵] اور جب دمشق کے آرامی لوگ ضوباہ کے بادشاہ ہددعزر کی مدد کو آئے تو داؤد نے اُن میں سے بائیس ہزار کو مار گرایا [۶] اور اُس نے دمشق کی آرامی بادشاہی میں فوجی چوکیاں قائم کر دیں اور آرامی بھی اُس کے باجگذار ہو گئے۔ اور جہاں کہیں بھی داؤد گیا

خداوند نے اُسے فتح بخشی۔

۷ داؤد نے ہددعزر کے فوجی سرداروں کی سونے کی ڈھالیں لے لیں اور اُنہیں یروشلیم میں لے آیا۔ ۸ اور ہددعزر کے قصبوں بطاہ اور بیروتی سے داؤد بادشاہ نے پیتل کی بڑی مقدار پر قبضہ کر لیا۔

۹ جب حمات کے بادشاہ توعی نے سنا کہ داؤد نے ہددعزر کے سارے لشکر کو شکست دے دی ۱۰ تو اُس نے اپنے بیٹے یورام کو داؤد بادشاہ کے پاس بھیجا تاکہ وہ داؤد بادشاہ کو ہددعزر پر فتح پا لینے کے لیے سلام کہے اور اُسے مبارکباد دے کیونکہ ہددعزر توعی کے ساتھ لڑتا رہتا تھا۔ اور یورام چاندی، سونے اور پیتل کے ظروف اپنے ساتھ لایا۔

۱۱ داؤد بادشاہ نے اُنہیں خداوند کے لیے مخصوص کر دیا جیسے کہ اُس نے ساری مغلوب قوموں کے سونے چاندی کو کیا تھا۔ ۱۲ یعنی ارامیوں، موآبیوں، بنی عمون، فلستیوں اور عمالیقیوں سے حاصل کیا ہُوا سونا چاندی اور رحوب کے بیٹے ہددعزر، شاہِ ضوباہ کا مالِ غنیمت۔

۱۳ جب داؤد اٹھارہ ہزار ادومیوں کو وادیٔ شور میں مار گرانے کے بعد لَوٹا تو اُس کے نام کو بڑی شہرت ملی۔

۱۴ اور اُس نے سارے ادوم میں فوجی چوکیاں قائم کیں اور تمام ادومی داؤد کے مطیع ہو گئے اور خداوند نے داؤد کو جہاں کہیں وہ گیا فتح بخشی۔

داؤد کے افسر

۱۵ داؤد نے تمام اِسرائیل پر حکمرانی کی اور اپنی ساری رعایا کے ساتھ نہایت ہی عدل و اِنصاف سے پیش آتا رہا۔ ۱۶ اور یوآب بن ضرویاہ لشکر کا سالار تھا اور یہوسفط بن اخیلود مورّخ تھا۔ ۱۷ اور صدوق بن اخیطوب اور اخیملک بن ابیاتر کاہن تھے۔ اور شرایاہ میر منشی تھا۔ ۱۸ اور بنایاہ بن یہویدع کریتیوں اور فلیتیوں کا سردار تھا۔ اور داؤد کے بیٹے کاہن تھے۔

داؤد اور مفیبوست

۹ اور داؤد نے پُوچھا کہ کیا ساؤل کے گھرانے کا کوئی شخص اب تک باقی ہے جس پر میں یونتن کی خاطر مہربانی کر سکوں؟

۲ اور ساؤل کے گھرانے کا ایک خادم باقی تھا جس کا نام ضیبا تھا۔ اُسے داؤد کے سامنے حاضر ہونے کے لیے بلایا گیا اور بادشاہ نے پُوچھا کہ کیا تُو ضیبا ہے؟

اُس نے جواب دیا کہ ہاں، یہ تیرا بندہ ضیبا ہی ہے۔

۳ تب بادشاہ نے پُوچھا کہ کیا ساؤل کے گھرانے سے اب تک کوئی باقی نہیں جس پر میں خدا کی طرف سے مہربانی کر سکوں؟ ضیبا نے بادشاہ کو جواب دیا کہ یونتن کا ایک بیٹا اب تک باقی ہے جو دونوں پاؤں سے لنگڑا ہے۔

۴ تب بادشاہ نے پُوچھا کہ وہ کہاں ہے؟

ضیبا نے جواب دیا کہ وہ لودبار میں عمی ایل کے بیٹے مکیر کے گھر میں ہے۔

۵ لہٰذا داؤد بادشاہ نے اُسے لودبار سے عمی ایل کے بیٹے مکیر کے گھر سے بلوا بھیجا۔

۶ جب مفیبوست بن یونتن بن ساؤل داؤد کے پاس آیا تو اُس نے جھک کر داؤد کا احترام کیا۔

داؤد نے کہا: مفیبوست!

اُس نے جواب دیا کہ بندہ حاضر ہے۔

۷ پھر داؤد نے اُسے کہا کہ ڈرنے کی بات نہیں، کیونکہ میں تو تیرے باپ یونتن کی خاطر تجھ پر مہربانی کرنا چاہتا ہُوں۔ میں وہ ساری زمین جو تیرے دادا ساؤل کی ملکیت تھی تجھے لَوٹا دوں گا اور تُو ہمیشہ میرے دسترخوان پر کھانا کھایا کرے گا۔

۸ مفیبوست نے آداب بجا لا کر کہا کہ تیرا بندہ کیا چیز ہے کہ تُو میرے جیسے مریل کُتّے کی پروا کرے؟

۹ تب بادشاہ نے ساؤل کے خادم ضیبا کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ میں نے ساؤل اور اُس کے گھرانے کی ہر ایک چیز تیرے آقا کے پوتے کو دے دی ہے۔ ۱۰ پس تُو، تیرے بیٹے اور تیرے نوکر اُس زمین پر اُس کے لیے کاشتکاری کریں اور فصل لے کر آئیں تاکہ اُس کے گھر کا خرچ چلے۔ اور تیرا آقا مفیبوست ہمیشہ میرے دسترخوان پر کھانا کھائے گا۔ (اور ضیبا کے پندرہ بیٹے اور بیس نوکر تھے)۔

۱۱ تب ضیبا نے بادشاہ سے کہا کہ بندہ وہی کرے گا جس کا میرے مالک بادشاہ نے اپنے بندہ کو حکم دیا ہے۔ لہٰذا مفیبوست داؤد کے دسترخوان پر شہزادوں یعنی بادشاہ کے اپنے بیٹوں کی طرح کھانا کھانے لگا۔

۱۲ اور مفیبوست کا ایک نوجوان بیٹا تھا جس کا نام میکا تھا اور ضیبا کے گھرانے کے سارے لوگ مفیبوست کے ملازم تھے۔

۱۳ اور مفیبوست یروشلیم میں رہتا تھا کیونکہ وہ ہمیشہ بادشاہ کے دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا اور وہ دونوں پاؤں سے لنگڑا تھا۔

داؤد کا عمّونیوں کو شکست دینا

۱۰ اِسی دوران عمّونیوں کا بادشاہ مر گیا اور اُس کا بیٹا حنُون بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔ [۲] اور داؤد نے سوچا کہ میں ناحس کے بیٹے حنُون پر مہربانی کروں گا جیسے اُس کے باپ نے مجھ پر مہربانی کی تھی۔ لہٰذا داؤد نے حنُون کے پاس اُس کے باپ کی ماتم پُرسی کرنے کی غرض سے ایک وفد بھیجا۔

جب داؤد کے آدمی عمّونیوں کی سرزمین میں آئے [۳] تو عمّونی اُمراء نے اپنے مالک حنُون سے کہا کہ کیا تُو یہ سوچتا ہے کہ داؤد نے تیرے پاس تیرے باپ کے احترام کے طور پر ماتم پُرسی کے لیے آدمی بھیجے ہیں؟ کیا داؤد نے اُنہیں جاسوسی کرنے کو نہیں بھیجا کہ وہ شہر کی حالت معلوم کریں اور پھر داؤد اُسے تباہ کر دے؟ [۴] اِس پر حنُون نے داؤد کے آدمیوں کو پکڑ لیا اور ہر ایک کی آدھی آدھی داڑھی منڈوا دی اور اُن کے لباس کمر سے نیچے تک کٹوا کر اُنہیں رُخصت کر دیا۔

[۵] جب داؤد کو اِس کی خبر پہنچی کہ وہ اِس ذلّت کی وجہ سے بڑے شرمندہ ہیں تو اُس نے اُن سے ملنے کو قاصد بھیجے اور بادشاہ نے فرمایا کہ جب تک تمہاری داڑھیاں بڑھ نہ جائیں تب تک تُم یریحو میں ہی رُکے رہو۔ اُس کے بعد واپس آ جانا۔

[۶] جب عمّونیوں کو احساس ہُوا کہ وہ اپنی حرکت سے داؤد کی نظر میں ذلیل ٹھہرے ہیں تو اُنہوں نے بَیت رحوب اور ضوباہ سے بیس ہزار ارامی پیادہ سپاہیوں، نیز معکہ کے بادشاہ کو ایک ہزار سپاہیوں سمیت اور طوب کے بارہ ہزار آدمیوں کو اُجرت پر بلا لیا۔ [۷] داؤد نے یہ سُن کر یوآب کو جنگجو آدمیوں کے سارے لشکر کے ہمراہ بھیجا۔ [۸] تب عمّونیوں نے باہر نکل کر اپنے پھاٹک کے پاس ہی لڑائی کے لیے صف باندھی اور ضوباہ اور رحوب کے ارامی اور طوب اور معکہ کے لوگ الگ میدان میں تھے۔

[۹] جب یوآب نے دیکھا کہ اُس کے آگے اور پیچھے لڑائی کے لیے صف بندی ہو چُکی ہے تو اُس نے اِسرائیل کے کچھ بہترین فوجیوں کو چُن کر اُنہیں ارامیوں کے خلاف صف آرا کیا۔ [۱۰] اور باقی آدمیوں کو اپنے بھائی ابیشے کی قیادت میں عمّونیوں کے خلاف میدان میں اُتارا۔ [۱۱] اور یوآب نے کہا کہ اگر ارامی مجھ پر غالب آنے لگیں تو تُو میری کمک کے لیے بروقت پہنچ جانا۔ لیکن اگر عمّونی تیرے خلاف زیادہ طاقتور ثابت ہُوئے تو میں تیری کمک کو بروقت پہنچ جاؤں گا۔ [۱۲] اب ہمّت سے کام لے اور آ کہ ہم اپنے لوگوں اور اپنے خدا کے شہروں کے لیے بہادری سے لڑیں اور خداوند وہی کرے گا جو اُس کی نظر میں بھلا ہوگا۔

[۱۳] تب یوآب اور اُس کے لشکر کے آدمی ارامیوں سے لڑنے کے لیے آگے بڑھے اور وہ اُن کے سامنے سے بھاگ نکلے۔ [۱۴] جب عمّونیوں نے دیکھا کہ ارامی بھاگ رہے ہیں تو وہ بھی ابیشے کے سامنے سے بھاگ کر شہر کے اندر چلے گئے۔ تب یوآب عمّونیوں کے ساتھ لڑائی سے لوٹ کر یروشلیم میں آ گیا۔

[۱۵] بعد میں جب ارامیوں نے دیکھا کہ اِسرائیلیوں نے اُنہیں شکست فاش دے دی ہے تو وہ پھر سے جمع ہونے لگے۔ [۱۶] ہددعزر نے دریائے فرات کے پار سے ارامیوں کو بلوا بھیجا۔ وہ حلام میں آ گئے اور ہددعزر کا سپہ سالار سوبک اُن کی قیادت کر رہا تھا۔

[۱۷] جب داؤد کو اِس کی خبر ملی تو اُس نے تمام بنی اِسرائیل کو جمع کیا اور دریائے یردن کو پار کر کے حلام کی طرف بڑھا۔ ارامیوں نے داؤد کا مقابلہ کرنے کے لیے صف آرائی کی اور اُس سے لڑے۔ [۱۸] لیکن وہ اُس کے سامنے ٹِک نہ سکے اور بھاگ نکلے۔ داؤد نے اُن کے سات سَو رتھ بانوں اور چالیس ہزار پیادہ فوجیوں کو قتل کر دیا اور اُس نے فوج کے سپہ سالار سُوبک کو بھی مار گرایا اور وہ وہیں مر گیا۔ [۱۹] جب اُن تمام بادشاہوں نے جو ہددعزر کے مطیع تھے دیکھا کہ وہ اِسرائیل سے شکست کھا چُکے ہیں تو اُنہوں نے اِسرائیلیوں سے صُلح کر لی اور اُن کے مطیع ہو گئے۔

ارامیوں نے ڈر کے مارے پھر کبھی عمّونیوں کی مدد کرنے کی جرأت نہ کی۔

داؤد اور بت سبع

۱۱ موسمِ بہار میں جب بادشاہ جنگ کرنے نکلتے ہیں، داؤد نے یوآب کو اپنے سرداروں اور ساری اِسرائیلی فوج کے ہمراہ روانہ فرمایا اور اُنہوں نے عمّونیوں کو ہلاک کیا اور ربّہ کا محاصرہ کر لیا لیکن داؤد یروشلیم ہی میں رہا۔

[۲] ایک شام داؤد اپنے پلنگ سے اُٹھ کر محل کی چھت پر ٹہلنے لگا۔ اُس نے چھت پر سے دیکھا کہ ایک عورت نہا رہی ہے۔ وہ عورت بڑی خُوبصورت تھی [۳] اور داؤد نے اُس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے کسی اہم شخص کو بھیجا۔ اُس آدمی نے بتایا کہ وہ بت سبع ہے جو اِلعام کی بیٹی اور حتّی اوریاہ کی بیوی ہے۔ [۴] تب داؤد نے اپنے آدمی بھیج کر اُسے بلوایا اور وہ اُس کے پاس آ گئی اور وہ اُس کے ساتھ ہمبستر ہُوا (کیونکہ وہ اپنی ماہواری نجاست سے پاک ہو چُکی تھی)۔ پھر وہ واپس گھر چلی گئی۔ [۵] وہ

عورت حاملہ ہوگئی اور اُس نے داؤد کو خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہُوں۔

۶ لہٰذا داؤد نے یوآب کو یہ پیغام بھیجا کہ اورِیّاہ حتّی کو میرے پاس بھیج دے۔ یوآب نے اُسے داؤد کے پاس بھیج دیا۔ ۷ جب اورِیّاہ اُس کے پاس آیا تو داؤد نے اُس سے یوآب کا حال پُوچھا اور یہ بھی کہ سپاہی کیسے ہیں اور جنگ کیسی ہو رہی ہے؟ ۸ پھر داؤد نے اورِیّاہ سے کہا کہ اپنے گھر جا اور اپنے پاؤں دھو کر آرام کر۔ اورِیّاہ محل سے چلا گیا اور بادشاہ کی طرف سے اُس کے پیچھے پیچھے ایک خوان بھیجا گیا۔ ۹ لیکن اورِیّاہ محل کے مدخل پر ہی اپنے مالک کے سب خادموں کے ساتھ سو گیا اور اپنے گھر نہ گیا۔

۱۰ جب داؤد کو معلوم ہُوا کہ اورِیّاہ اپنے گھر نہیں گیا تو اُس نے اُس سے پُوچھا کہ کیا تُو ابھی ابھی سفر سے نہیں آیا؟ تُو اپنے گھر کیوں نہیں گیا؟

۱۱ اورِیّاہ نے داؤد سے کہا کہ عہد کا صندوق اور اِسرائیل اور یہوداہ خیموں میں رہتے ہیں اور میرا مالک یوآب اور میرے مالک کے آدمی کھلے کھیتوں میں پڑاؤ ڈالے ہُوئے ہیں۔ بھلا میں کس طرح کھانے پینے اور اپنی بیوی کے ساتھ سونے کے لیے گھر جا سکتا ہُوں؟ تیری حیات کی قسم میں ایسا کام نہیں کروں گا!

۱۲ تب داؤد نے اُس سے کہا کہ ایک دِن اور یہاں ٹھہر اور کل میں تجھے واپس بھیج دوں گا۔ اِس لیے اورِیّاہ اُس دِن اور اگلے دِن بھی یروشلیم میں رہا۔ ۱۳ اور داؤد کے بلانے پر اُس نے اُس کے حُضور میں کھایا پیا اور داؤد نے اُسے خُوب پلا کر متوالا کر دیا۔ لیکن شام کو اورِیّاہ اپنے مالک کے خادموں کے درمیان اپنے بستر پر سونے کے لیے باہر گیا پر اپنے گھر نہ گیا۔

۱۴ صبح کو داؤد نے یوآب کے نام ایک خط لکھا اور اُسے اورِیّاہ کے ہاتھ بھیجا۔ ۱۵ اِس خط میں اُس نے لکھا کہ اورِیّاہ کو محاذِ جنگ کی اگلی صف میں رکھنا جہاں سخت لڑائی جاری ہو اور پھر اُس کے پیچھے سے ہٹ جانا تاکہ وہ بُری طرح زخمی ہو اور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

۱۶ لہٰذا جب یوآب نے شہر کا محاصرہ کر لیا تو اُس نے اورِیّاہ کو ایسی جگہ رکھا جہاں اُسے معلوم تھا کہ بڑے بہادر آدمی شہر کا دفاع کر رہے ہیں۔ ۱۷ جب اُس شہر کے آدمی باہر نکل کر یوآب کے خلاف لڑے تو داؤد کی فوج کے کچھ آدمی مارے گئے اور اورِیّاہ حتّی بھی کام آیا۔

۱۸ تب یوآب نے قاصد کے ذریعہ لڑائی کا سارا حال داؤد کو بھیجا۔ ۱۹ اور قاصد کو تاکید کی کہ جب تُو لڑائی کی یہ تفصیل بادشاہ کو بتا چکے ۲۰ تو ممکن ہے کہ بادشاہ کا غُصّہ بھڑک اُٹھے اور وہ پُوچھ لے کہ تُم لڑنے کے لیے شہر کے اِس قدر نزدیک کیوں گئے تھے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ وہ دیوار پر سے تیروں کی بارش کر دیں گے؟ ۲۱ یرُبّست کے بیٹے ابیملک کو کس نے مارا؟ کیا وہ ایک عورت نہ تھی جس نے تیبِض میں چکّی کا پاٹ دیوار پر سے اُس کے اوپر پھینکا تھا جس سے وہ مر گیا؟ پھر تُم دیوار کے نزدیک کیوں گئے؟ تب جواب میں اُسے کہنا کہ تیرا خادم اورِیّاہ حتّی بھی مر گیا ہے۔

۲۲ چُنانچہ وہ قاصد روانہ ہُوا اور جب وہاں پہنچا تو اُس نے داؤد کو سب کچھ بتایا جسے بتانے کے لیے یوآب نے اُسے بھیجا تھا ۲۳ قاصد نے داؤد سے کہا کہ وہ لوگ ہم پر غالب آئے اور پھر باہر نکل کر میدان میں ہمارے رُوبرو ہو گئے۔ لیکن ہم نے اُنہیں واپس شہر کے مدخل تک دھکیل دیا۔ ۲۴ تب تیر اندازوں نے دیوار پر سے تیرے خادموں پر تیر برسانے شرُوع کر دیئے جن سے بادشاہ کے کچھ آدمی مر گئے اور تیرا خادم اورِیّاہ حتّی بھی مر گیا۔

۲۵ تب داؤد نے قاصد سے کہا کہ یوآب سے کہنا کہ اِس واقعہ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ تلوار جیسے ایک کو اپنا لقمہ بناتی ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی کھا جاتی ہے۔ شِدّت سے حملہ کر اور اُسے تباہ کر دے۔ اِن باتوں سے یوآب کی حوصلہ افزائی کرنا۔

۲۶ جب اورِیّاہ کی بیوی نے سُنا کہ اُس کا خاوند مر گیا ہے تو اُس نے اُس کے لیے ماتم کیا۔ ۲۷ اور جب ماتم کرنے کی مدّت ختم ہوگئی تو داؤد نے اُسے اپنے گھر بلوایا اور وہ اُس کی بیوی بن گئی اور اُس سے اُس کے ایک لڑکا پیدا ہُوا۔ لیکن داؤد کا یہ کام خداوند کی نظر میں بُرا تھا۔

ناتن کا داؤد کو ڈانٹنا

۱۲ خداوند نے ناتن کو داؤد کے پاس بھیجا اور جب وہ اُس کے پاس آیا تو کہنے لگا کہ کسی شہر میں دو آدمی تھے۔ ایک امیر تھا اور دوسرا غریب۔ ۲ اُس امیر آدمی کے پاس بڑی تعداد میں بھیڑ بکریاں اور مویشی تھے۔ ۳ لیکن غریب آدمی کے پاس ایک چھوٹی بھیڑ کے سوا کچھ نہ تھا جسے اُس نے خرید کر پالا تھا اور وہ اُس کے بال بچّوں کے ساتھ ہی پلی بڑھی تھی۔ وہ اُس کی روٹی کے نوالے کھاتی اور اُس کے پیالے سے پیتی تھی اور اُس کی گود میں ہی سوتی تھی اور اُس کے لیے بیٹی کی طرح تھی۔

۴ ایک دِن اُس امیر کے ہاں کوئی مسافر آیا۔ لیکن وہ امیر آدمی جب اُس مہمان کے لیے کھانا تیار کرنے لگا تو اپنی بھیڑوں یا مویشیوں میں سے کسی جانور کو ذبح کرنے کی بجائے اُس نے اُس

غریب آدمی کی چھوٹی بھیڑ لے لی اور اُس سے اپنے مہمان کے لیے کھانا تیار کیا۔

۵ یہ سُن کر داؤد غُصّہ سے آگ بگولا ہو گیا اور اُس نے ناتن سے کہا کہ زندہ خداوند کی قسم وہ آدمی جس نے یہ کام کیا موت کا سزاوار ہے۔ ۶ اُسے اُس چھوٹی بھیڑ کے بدلے میں چار گُنا ادا کرنا پڑے گا کیونکہ اُس نے ایسا کام کیا اور اُسے ترس نہ آیا۔

۷ تب ناتن نے داؤد سے کہا کہ وہ آدمی تُو ہی ہے اور خداوند اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھے مسح کر کے اِسرائیل کا بادشاہ بنایا اور میں نے تجھے ساؤل کے ہاتھ سے چھڑایا۔ ۸ میں نے تیرے مالک کا گھر تیرے حوالہ کر دیا، تیرے مالک کی بیوی کو تیرے بازوؤں میں دے دیا اور میں نے اِسرائیل اور یہوداہ کا گھرانا تجھے بخش دیا۔ اگر یہ کم تھا تو میں تجھے اور بھی زیادہ دیتا۔ ۹ پھر تُو نے ایسا بُرا کام کر کے خداوند کے حکم کی تحقیر کیوں کی؟ تُو نے اوریّاہ حِتّی کو تلوار کا لقمہ بنوایا اور اُس کی بیوی لے کر اُسے اپنی بیوی بنا لیا۔ تُو نے اُسے عمّونیوں کی تلوار سے قتل کیا۔ ۱۰ اب وہی تلوار تیرے گھرانے سے کبھی الگ نہ ہو گی کیونکہ تُو نے مجھے حقیر جانا اور اوریّاہ حِتّی کی بیوی کو لے کر اپنی بیوی بنا لیا۔

۱۱ سو خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں تیرے اپنے ہی گھر سے تجھ پر مصیبت لانے والا ہُوں اور تیری بیویوں کو لے کر تیری آنکھوں کے بالکل سامنے تیرے ہمسایہ کو دوں گا جو دِن دہاڑے اُن سے ہمبستر ہو گا۔ ۱۲ تُو نے یہ حرکت چھُپ کر کی تھی مگر میں دِن دہاڑے تمام اِسرائیل کے سامنے ایسا ہونے دوں گا۔

۱۳ تب داؤد نے ناتن سے کہا کہ میں نے خداوند کا گناہ کیا ہے۔

ناتن نے جواب دیا کہ خداوند نے بھی تیرا گناہ بخش دیا ہے اور تُو نہیں مرے گا۔ ۱۴ لیکن چونکہ تُو نے اِس کام سے خداوند کے دُشمنوں کو کفر بکنے کا موقع دیا ہے اِس لیے وہ بیٹا جو تجھ سے پیدا ہو گا مر جائے گا۔

۱۵ اور ناتن کے اپنے گھر لَوٹ جانے کے بعد خداوند نے اُس بچّہ کو جو داؤد کے ہاں اوریّاہ کی بیوی کے پیٹ سے پیدا ہُوا تھا بیمار کر کے بستر پر ڈال دیا۔ ۱۶ اِس لیے داؤد نے اُس بچّہ کی صحت یابی کے لیے خدا سے اِلتجا کی اور روزہ رکھا اور اپنے گھر کے اندر جا کر ساری رات زمین پر پڑے پڑے گزار دی۔ ۱۷ اور اُس کے گھر کے بزرگ اُسے زمین پر سے اُٹھانے کے لیے اُس کے پاس آ کھڑے ہُوئے لیکن اُس نے اُٹھنے سے انکار کر دیا اور اُن کے ساتھ کھانا بھی نہ کھایا۔

۱۸ اور ساتویں دِن وہ بچّہ مر گیا اور داؤد کے ملازم اُسے بچّہ کی موت کی خبر دینے سے ڈر رہے تھے اور آپس میں کہہ رہے تھے کہ جب وہ بچّہ زندہ تھا تو داؤد کو ہماری کوئی بات سُننا گوارا نہ تھی۔ اب ہم اُسے کیسے بتائیں کہ وہ بچّہ مر گیا ہے؟ ہمیں تو ڈر ہے کہ وہ یہ خبر سن کر کچھ کر نہ بیٹھے۔

۱۹ جب داؤد نے دیکھا کہ اُس کے ملازم آپس میں کانا پھوسی کر رہے ہیں تو وہ سمجھ گیا کہ بچّہ مر چُکا ہے۔ لہٰذا اُس نے خُود ہی پُوچھا کہ کیا بچّہ مر گیا؟

اُنہوں نے جواب دیا کہ ہاں وہ مر چُکا ہے۔

۲۰ تب داؤد زمین پر سے اُٹھا اور اُس نے نہانے کے بعد تیل لگایا، کپڑے بدلے اور خداوند کے گھر میں جا کر سجدہ کیا۔ پھر وہ اپنے گھر گیا اور کھانا لانے کا حکم دیا۔ اُنہوں نے کھانا لا کر اُس کے سامنے رکھا اور اُس نے کھایا۔

۲۱ اُس کے ملازموں نے اُس سے پُوچھا کہ تُو ایسا کیوں کر رہا ہے؟ جب وہ بچّہ زندہ تھا تو تُو نے روزہ رکھا اور آنسو بہائے اور اب جب کہ وہ بچّہ مر چُکا ہے تو تُو نے اپنے آپ ہی اُٹھ کر کھانا بھی کھا لیا ہے!

۲۲ اُس نے جواب دیا کہ جب تک وہ بچّہ زندہ تھا میں نے روزہ رکھا اور آنسو بہائے کیونکہ میں نے سوچا کہ کون جانتا ہے کہ خداوند مجھ پر مہربان ہو جائے اور اُس بچّہ کو زندہ رہنے دے۔ ۲۳ لیکن اب جب کہ وہ مر چُکا ہے تو میں روزہ کیوں رکھوں؟ کیا میں اُسے پھر واپس لا سکتا ہُوں؟ میں ہی اُس کے پاس جاؤں گا لیکن وہ لَوٹ کر میرے پاس نہیں آئے گا۔

۲۴ پھر داؤد نے اپنی بیوی بت سبع کو تسلّی دی اور وہ اُس کے پاس گیا اور ہمبستر ہُوا۔ اور اُس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہُوا اور اُنہوں نے اُس کا نام سلیمان رکھا اور وہ خداوند کا پیارا ہُوا۔ ۲۵ چونکہ وہ خداوند کو عزیز تھا اِس لیے خدا نے ناتن نبی کی معرفت پیغام بھیج کر اُس کا نام یدیدیاہ رکھا۔

۲۶ اِسی دوران یوآب نے عمّونیوں کے ربّہ کے خلاف لڑ کر دارُالحکومت پر قبضہ کر لیا۔ ۲۷ تب یوآب نے داؤد کے پاس قاصد بھیج کر خبر دی کہ میں نے ربّہ کے خلاف لڑ کر اُس کے پانی کے ذخیرہ پر قبضہ کر لیا۔ ۲۸ اب تُو باقی فوجیوں کو جمع کر اور شہر کا محاصرہ کر کے اُس پر قبضہ کر لے کیونکہ اگر میں اُسے فتح کروں گا تو وہ میرے نام سے موسوم ہو جائے گا۔

۲۹ لہٰذا داؤد نے سارے لشکر کو اکٹھا کر کے ربّہ کی طرف کُوچ کیا اور اُس پر حملہ کر کے اُسے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ ۳۰ اُس نے اُن کے بادشاہ کا تاج اُس کے سر سے اُتار لیا جس کا وزن سونے کے ایک قنطار کے برابر تھا اور اُس میں قیمتی پتّھر جُڑے تھے۔ وہ داؤد کے سر پر رکھا گیا۔ اور اُس نے شہر سے بہت سا مالِ غنیمت بھی حاصل کیا۔ ۳۱ اور جو لوگ وہاں تھے اُنہیں باہر نکال کر آروں، لوہے کی کدالوں اور کلہاڑوں سے محنت مزدوری کرنے اور اینٹیں بنانے کے کام پر لگا دیا۔ اُس نے عمّونیوں کے تمام قصبوں کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ پھر داؤد اور اُس کے لشکر کے سب لوگ یروشلیم کو لوٹ آئے۔

امنون اور تمر

۱۳ اِسی دوران داؤد کا بیٹا امنون تمر پر عاشق ہو گیا۔ وہ داؤد کے بیٹے ابی سلوم کی بہن تھی اور بڑی خُوبصورت تھی۔

۲ امنون اپنی بہن تمر کی وجہ سے اِس قدر مایوس ہُوا کہ بیمار پڑ گیا کیونکہ وہ کنواری تھی اور اُسے اُس کے ساتھ کچھ کرنا دشوار معلوم ہو رہا تھا۔

۳ اور داؤد کے بھائی سمعہ کا بیٹا یُوندب امنون کا دوست تھا۔ یُوندب بڑا ہوشیار تھا۔ ۴ اُس نے امنون سے پُوچھا کہ تُو تو بادشاہ کا بیٹا ہے پھر دِن بدِن تیرا مُنہ کیوں اُترتا جا رہا ہے؟ کیا تُو مجھے نہیں بتائے گا؟

امنون نے اُس سے کہا کہ مجھے اپنے بھائی ابی سلوم کی بہن تمر سے عشق ہو گیا ہے۔

۵ یُوندب نے اُس سے کہا کہ تُو اپنے بستر پر لیٹ جا اور بیمار ہونے کا بہانہ کر لے اور جب تیرا باپ تجھے دیکھنے آئے تو اُسے کہنا کہ میری درخواست ہے کہ تُو مہربانی کر کے میری بہن تمر کو آنے دے تا کہ وہ مجھے کھانا کھلائے۔ اُسے میرے سامنے کھانا بنانے کی اجازت دے تا کہ میں اُسے دیکھتا رہوں اور پھر اُس ہی کے ہاتھ سے کھانا کھاؤں۔

۶ لہٰذا امنون لیٹ گیا اور بیماری کا بہانہ کر لیا۔ جب بادشاہ اُسے دیکھنے آیا تو امنون نے اُس سے کہا کہ مہربانی کر کے میری بہن تمر کو آنے دے کہ وہ میری نظروں کے سامنے کچھ ٹِکیاں بنائے تا کہ میں اُس کے ہاتھ سے کھاؤں۔

۷ داؤد نے محل میں تمر کو پیغام بھیجا کہ اپنے بھائی امنون کے گھر جا اور اُس کے لیے کچھ کھانا تیار کر۔ ۸ لہٰذا تمر اپنے بھائی امنون کے گھر گئی۔ وہ بستر پر پڑا ہُوا تھا۔ اُس نے کچھ آٹا لیا۔ اُسے گُوندھا اور امنون کی نظروں کے سامنے ٹِکیاں پکائیں۔ ۹ پھر اُس نے اُنہیں طشتری میں رکھ کر اُس کے سامنے رکھا مگر اُس نے کھانے سے انکار کر دیا۔

امنون نے کہا کہ یہاں سے ہر ایک کو باہر بھیج دو۔ جب سب چلے گئے ۱۰ تو امنون نے تمر سے کہا کہ کھانا میری خوابگاہ میں لے آ اور مجھے اپنے ہاتھ سے کھلا۔ تمر اُن ٹِکیوں کو اُٹھا کر اپنے بھائی امنون کی خوابگاہ میں لے گئی۔ ۱۱ لیکن جب وہ اُنہیں لے کر اُس کے پاس گئی کہ وہ کھائے تو اُس نے جھپٹ کر اُسے پکڑ لیا اور کہا کہ اَے میری بہن، میرے ساتھ لیٹ جا۔

۱۲ اُس نے اُس سے کہا کہ نہیں میرے بھائی، میرے ساتھ زبردستی مت کر کیونکہ اِسرائیلیوں میں ایسا کام نہیں ہونا چاہئے! ایسا بُرا کام مت کر۔ ۱۳ میرا کیا ہوگا؟ میں تو بُری طرح رُسوا ہو جاؤں گی اور تیرا کیا ہوگا؟ تُو اِسرائیل میں ایک بدکار احمق کی مانند گنا جائے گا۔ مہربانی کر کے بادشاہ سے بات کر۔ وہ مجھے تیرے ساتھ شادی کرنے سے نہ روکے گا۔ ۱۴ لیکن اُس نے اُس کی ایک نہ سُنی اور چونکہ وہ اُس سے زیادہ طاقتور تھا اِس لیے اُس نے زبردستی کر کے اُس کی عزّت لُوٹ لی۔

۱۵ جب امنون اپنی ہوس پُوری کر چُکا تو اُس کی محبّت سرد ہو کر نفرت میں بدل گئی۔ لہٰذا امنون نے اُس سے کہا کہ اُٹھ اور یہاں سے نکل جا!

۱۶ تمر نے کہا: نہیں۔ مجھے یہاں سے نکالنا اُس ظلم سے کہیں بڑھ کر ہوگا جو تُو نے پہلے مجھ پر کیا ہے۔

لیکن اُس نے اُس کی ایک نہ سُنی۔ ۱۷ اور اپنے ذاتی نوکر کو بُلا کر کہا کہ اِس عورت کو یہاں سے باہر نکال دے اور دروازہ اندر سے بند کر دے۔ ۱۸ نوکر نے اُس کو باہر نکال دیا اور اُس کے پیچھے دروازہ کی چٹخنی لگا دی۔ وہ کشیدہ کاری والا جوڑا پہنے ہُوئے تھی کیونکہ شاہی دوشیزائیں اِسی قسم کا لباس پہنتی تھیں۔ ۱۹ تمر نے اپنے سر پر خاک ڈال لی اور کشیدہ کاری والا لباس جو وہ پہنے ہُوئے تھی پھاڑ ڈالا اور سر پر ہاتھ رکھ کر زار زار روتی ہُوئی باہر چلی گئی۔

۲۰ اُس کے بھائی ابی سلوم نے اُس سے کہا کہ کیا تیرے بھائی امنون نے تیرے ساتھ زبردستی کی ہے؟ بہن! اب چُپ ہو جا کیونکہ وہ تیرا بھائی ہے اور اِس بات کا غم نہ کر۔ اور تمر اپنے بھائی ابی سلوم کے گھر میں ایک بدنصیب عورت کی طرح پڑی رہی۔

۲۱ جب داؤد بادشاہ نے یہ سب باتیں سُنیں تو اُس کے غُصّہ

کی کوئی انتہا نہ رہی۔ [۲۲] اور ابی سلوم نے امنون کو کچھ برا بھلا تو نہ کہا لیکن امنون سے نفرت کرنے لگا کیونکہ اُس نے اُس کی بہن تمر کی عزّت لُوٹی تھی۔

ابی سلوم کا امنون کو قتل کرنا

[۲۳] دو سال بعد جب ابی سلوم کی بھیڑوں کے بال کترنے والے افرائیم کی سرحد کے نزدیک بعل حصور میں تھے تو اُس نے بادشاہ کے سب بیٹوں کو وہاں آنے کی دعوت دی۔ [۲۴] ابی سلوم نے بادشاہ کے پاس جا کر کہا تیرے خادم کے پاس بھیڑوں کے بال کترنے والے آ گئے ہیں۔ کیا بادشاہ اور اُس کے حُکّام تشریف لا کر خادم کو ممنون فرمائیں گے؟

[۲۵] بادشاہ نے جواب دیا: بیٹا! نہیں، ہم سب کو نہیں جانا چاہئے کیونکہ ہم تجھ پر بوجھ نہیں بننا چاہتے۔ حالانکہ ابی سلوم نے اُسے بہت ترغیب دی پھر بھی اُس نے انکار کیا مگر اُس کے حق میں دعا ضرور فرمائی۔

[۲۶] تب ابی سلوم نے کہا کہ اگر نہیں تو براہِ کرم میرے بھائی امنون کو ہی میرے ساتھ جانے دے۔

بادشاہ نے اُس سے پُوچھا کہ کیا اُس کا جانا ضروری ہے؟ [۲۷] لیکن جب ابی سلوم ضِد کرنے لگا تو اُس نے امنون اور دیگر شہزادوں کو اُس کے ساتھ بھیج دیا۔

[۲۸] ابی سلوم نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ سُنو! جب امنون مَے پی کر بیخود ہو جائے اور میں تمہیں کہوں کہ امنون کو مارو تو تُم اُسے مار ڈالنا۔ اور خوف نہ کرنا۔ کیا میں تمہیں حکم نہیں دے رہا ہُوں؟ پس ہمّت سے کام لینا اور بہادر بننا! [۲۹] لہٰذا ابی سلوم کے آدمیوں نے امنون کے ساتھ وہی کیا جس کا ابی سلوم نے حکم دیا تھا۔ تب تمام شہزادے اُٹھ کھڑے ہُوئے اور اپنے خچروں پر سوار ہو کر بھاگ نکلے۔

[۳۰] وہ ابھی راستہ ہی میں تھے کہ داؤد کو اطلاع ملی کہ ابی سلوم نے تمام شہزادوں کو مار گرایا ہے اور اُن میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچا ہے۔ [۳۱] یہ سُن کر بادشاہ اُٹھ کھڑا ہُوا، اُس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور زمین پر لیٹ گیا اور اُس کے تمام ملازم بھی اپنے اپنے کپڑے پھاڑ کر اُس کے پاس کھڑے ہو گئے۔

[۳۲] لیکن داؤد کے بھائی سِمعہ کے بیٹے یُونَدب نے کہا کہ میرا مالک یہ نہ سوچے کہ تمام شہزادے مار ڈالے گئے ہیں۔ صرف امنون ہی مرا ہے کیونکہ اُس دِن سے جب امنون نے اُس کی بہن کی عصمت دری کی تھی، ابی سلوم نے اُسے مار ڈالنے کا پکّا ارادہ کر لیا تھا۔ [۳۳] سو میرے مالک بادشاہ کو اِس اطلاع سے کہ تمام شہزادے مار ڈالے گئے ہیں، پریشان نہیں ہونا چاہئے کیونکہ صرف امنون ہی مرا ہے۔

[۳۴] اِسی دوران ابی سلوم بھاگ گیا۔

اُس آدمی نے جو پہرہ دے رہا تھا، نگاہ کی تو دیکھا کہ مغرب کی طرف پہاڑی کے دامن میں راستہ پر بہت سے آدمی چلے آ رہے ہیں۔ اُس نے جا کر بادشاہ کو بتایا کہ میں نے پہاڑی کے دامن میں حورونایم کی طرف آدمی دیکھے ہیں۔

[۳۵] تب یُونَدب نے بادشاہ سے کہا کہ دیکھ شہزادے آ گئے اور جیسا تیرے خادم نے کہا تھا بالکل ویسا ہی ہُوا۔

[۳۶] جوں ہی اُس نے اپنی بات ختم کی شہزادے آ پہنچے اور گریہ و زاری کرنے لگے اور بادشاہ اور اُس کے سب ملازم بھی زار زار روئے۔

[۳۷] ابی سلوم بھاگ کر جسور کے بادشاہ عمّیہود کے بیٹے تلمی کے پاس چلا گیا اور داؤد اپنے بیٹے کے لیے عرصہ تک ماتم کرتا رہا۔

[۳۸] ابی سلوم بھاگ کر جسور جانے کے بعد تین سال تک وہیں رہا۔ [۳۹] داؤد بادشاہ کے دل میں ابی سلوم تک پہنچنے کی بڑی آرزو تھی کیونکہ وہ امنون کی موت کے غم سے تسلّی پا چکا تھا۔

ابی سلوم کا یروشلیم لوٹ آنا

۱۴ ضرویاہ کے بیٹے یُوآب کو محسوس ہُوا کہ بادشاہ کا دل ابی سلوم کا متمنّی ہے [۲] اِس لیے یُوآب نے کسی کو تقوع بھیج کر وہاں سے ایک چالاک عورت کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ تُو ایک سوگ منانے والی عورت کا بھیس بدل کر ماتمی کپڑے پہن لے اور کسی طرح کا بناؤ سنگار کیے بغیر ایک ایسی عورت کی طرح اداکاری کرنا جو بہت دنوں سے کسی عزیز کی موت کا ماتم کر رہی ہو۔ [۳] اور پھر بادشاہ کے پاس جا کر یہ باتیں کہنا جو میں بتا رہا ہُوں۔ اور یُوآب نے وہ باتیں اُسے سکھا دیں [۴] اور جب تقوع کی وہ عورت بادشاہ کے پاس گئی تو اُس کی تعظیم کے لیے مُنہ کے بل زمین پر گری اور کہا کہ اَے بادشاہ! میری مدد کر!

[۵] بادشاہ نے اُس سے کہا: تُو کس بات سے دُکھی ہے؟

اُس نے کہا: درحقیقت میں ایک بیوہ ہُوں۔ میرا خاوند مر چُکا ہے۔ [۶] کنیز کے دو بیٹے تھے۔ وہ کھیت میں ایک دوسرے سے لڑنے لگے اور وہاں اُنہیں چھڑانے والا کوئی نہ تھا۔ ایک نے دوسرے کو اتنا مارا کہ وہ مر گیا۔ [۷] اور اب گھر کے سارے لوگ تیری کنیز کے خلاف اُٹھ کھڑے ہُوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس

نے اپنے بھائی کو مارا ہے اُسے ہمارے حوالے کرتا کہ ہم اُسے اپنے بھائی کی جان کے بدلے میں قتل کریں تا کہ کوئی وارث ہی نہ رہے۔ وہ اُس ایک انگارے کو بھی جو میرے پاس باقی بچ رہا ہے، بجھا دینا چاہتے ہیں تا کہ روئے زمین پر میرے خاوند کا نام ونشان باقی نہ رہے اور اُس کی نسل نابود ہو جائے۔

[۸] بادشاہ نے اُس عورت سے کہا کہ تُو گھر جا اور میں تیری خاطر ایک حکم نامہ جاری کروں گا۔

[۹] لیکن تقوؔع کی اُس عورت نے کہا کہ میرے مالک بادشاہ! سارا الزام مجھ پر اور میرے باپ کے گھرانے پر ہی رہنے دے۔ بادشاہ اور اُس کے تخت پر الزام نہ آنے پائے۔

[۱۰] بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر کوئی تجھے کچھ کہے تو اُسے میرے پاس لے آنا اور پھر وہ تجھے تنگ نہیں کرے گا۔

[۱۱] اُس عورت نے کہا کہ بادشاہ سلامت! میری گزارش ہے کہ خداوند اپنے خدا سے التجا کر کہ خُون کا انتقام لینے والا مزید بربادی سے باز آئے اور میرے بیٹے کو ہلاک نہ کرنے پائے۔ اُس نے کہا: زندہ خداوند کی قسم، تیرے بیٹے کا ایک بال بھی زمین پر نہیں گرنے پائے گا۔

[۱۲] تب اُس عورت نے کہا: اِس کنیز کو اپنے مالک بادشاہ سے ایک بات کہنے کی اجازت ملے!

اُس نے جواب دیا کہ کہہ۔

[۱۳] اُس عورت نے کہا: پھر تُو نے خداوند کے لوگوں کے خلاف ایسی تدبیر کیوں کی ہے؟ جب بادشاہ یہ کہتا ہے تو کیا وہ اپنے آپ کو مجرم نہیں ٹھہراتا کیونکہ بادشاہ اپنے جلاوطن بیٹے کو واپس نہیں لایا؟ [۱۴] جیسے زمین پر گرے ہُوئے پانی کو دوبارہ جمع نہیں کیا جا سکتا ویسے ہی ہمیں موت کے مُنہ میں چلے جانا ہے۔ لیکن خدا کسی کی جان نہیں لیتا بلکہ اُس کی بجائے وہ ایسے وسائل پیدا کر دیتا ہے کہ دور ہو جانے والا شخص بھی اُس سے دور نہ رہے۔

[۱۵] چونکہ لوگوں نے مجھے ڈرا دیا تھا اِس لیے میں اپنے مالک بادشاہ کو یہ کہنے آئی اور اِس کنیز نے سوچا کہ میں بادشاہ سے عرض کروں گی، شاید بادشاہ اپنی کنیز کی عرض پُوری کر دے۔ [۱۶] اور اپنی کنیز کو اُس آدمی کے ہاتھ سے چھُڑانے کے لیے رضامند ہو جائے جو مجھے اور میرے بیٹے دونوں کو اُس میراث سے جو خدا نے ہمیں بخشی ہے، خارج کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

[۱۷] اور اب تیری کنیز کو امید ہے کہ میرے مالک بادشاہ کی بات مجھے سکون بخشے گی کیونکہ میرا مالک بادشاہ نیکی اور بدی کے امتیاز میں خدا کے فرشتہ کی مانند ہے۔ خداوند تیرا خدا تیرے ساتھ ہو۔

[۱۸] تب بادشاہ نے اُس عورت سے کہا کہ جو کچھ میں تجھ سے پُوچھنے والا ہُوں، صاف صاف بتانا اور مجھ سے کچھ مت چھپانا۔

عورت نے کہا کہ میرا مالک بادشاہ فرمائے!

[۱۹] تب بادشاہ نے کہا: تجھے یہ سب کچھ یُوآؔب نے سکھا کر بھیجا ہے، ہے نا؟

عورت نے جواب دیا: تیری جان کی قسم اَے میرے مالک بادشاہ، اِن باتوں سے جو میرے مالک بادشاہ نے فرمائی ہیں، کون انکار کر سکتا ہے! ہاں یہ تیرا خادم یُوآؔب ہی تھا جس نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا اور مجھے پٹّی پڑھا کر بھیجا۔ [۲۰] تیرے خادم یُوآؔب نے موجودہ صورتِ حال کو بدلنے کے لیے ایسا کیا۔ میرا مالک بادشاہ خداوند کے فرشتہ کی طرح دانشمند ہے جو ملک میں ہونے والی ہر بات کو جانتا ہے۔

[۲۱] تب بادشاہ نے یُوآؔب سے کہا: ٹھیک! میں نے تیری بات مان لی لہٰذا جا اور اُس جوان ابی سلوؔم کو واپس لے آ۔

[۲۲] یُوآؔب نے مُنہ کے بل زمین پر گر کر اُسے سجدہ کیا اور بادشاہ کو مبارکباد دی۔ یُوآؔب کہنے لگا: اَے میرے مالک بادشاہ، آج مجھے یقین ہو گیا کہ مجھ پر تیرے کرم کی نظر ہے کیونکہ بادشاہ نے اپنے خادم کی درخواست قبول فرمائی ہے۔

[۲۳] پھر یُوآؔب جسوؔر گیا اور ابی سلوؔم کو واپس یروشلیؔم لے آیا۔

[۲۴] لیکن بادشاہ نے فرمایا کہ وہ سیدھا اپنے گھر جائے اور میرا مُنہ نہ دیکھے۔ لہٰذا ابی سلوؔم اپنے گھر چلا گیا اور بادشاہ کا مُنہ تک نہ دیکھ پایا۔

[۲۵] ابی سلوؔم اتنا حسین تھا کہ سارے اِسرائیل میں اُس کا کوئی ثانی نہ تھا۔ اُس میں سر سے پاؤں تک کوئی بھی عیب نہ تھا۔ [۲۶] اُس کے سر کے بال اِتنے گھنے تھے کہ وہ اُنہیں ہر سال منڈوایا کرتا تھا اور جب اُن کا وزن کرتا تھا تو وہ شاہی تول کے مطابق دوسَو مِثقال (تقریباً دو کلوگرام) ہوتا تھا۔

[۲۷] اور ابی سلوؔم سے تین بیٹے پیدا ہُوئے اور ایک بیٹی۔ بیٹی کا نام تمؔر تھا اور وہ بڑی خُوبصورت عورت تھی۔

[۲۸] ابی سلوؔم پُورے دو سال یروشلیؔم میں رہا لیکن اُسے بادشاہ کا مُنہ دیکھنا نصیب نہ ہُوا۔ [۲۹] پھر ابی سلوؔم نے یوآؔب کو بلوایا تا کہ اُسے بادشاہ کے پاس بھیجے۔ لیکن یوآؔب نے اُس کے پاس آنے سے انکار کر دیا۔ اُس نے دوبارہ بلوایا لیکن وہ نہ آیا۔ [۳۰] تب اُس

نے اپنے نوکروں سے کہا: دیکھو میرے کھیت کے بعد یوآب کا کھیت ہے اور اُس میں اُس کے جَو ہیں۔ جاؤ اور اُس میں آگ لگا دو۔ ابی سلوم کے نوکروں نے کھیت میں آگ لگا دی۔ [31] تب یوآب ابی سلوم کے گھر گیا اور اُس سے کہا: تیرے نوکروں نے میرے کھیت میں آگ کیوں لگائی ہے؟

[32] ابی سلوم نے یوآب سے کہا: دیکھ۔ میں نے تجھے پیغام بھیج کر بلا لیا تھا تا کہ میں تجھے بادشاہ کے پاس یہ پُوچھنے کے لیے بھیج سکوں کہ مجھے جسور سے یہاں کس لیے لایا گیا ہے؟ میرے لیے تو یہی بہتر تھا کہ میں ابھی تک وہیں رہتا! اب میں بادشاہ کا مُنہ دیکھنا چاہتا ہُوں اور اگر میں کسی بات کے لیے قصوروار ہُوں تو وہ مجھے مار ڈالے۔

[33] پس یوآب بادشاہ کے پاس گیا اور اُسے یہ بات بتائی۔ تب بادشاہ نے ابی سلوم کو طلب کیا۔ وہ آیا اور بادشاہ کے سامنے مُنہ کے بل زمین پر جھکا اور بادشاہ نے ابی سلوم کا مُنہ چُوم لیا۔

ابی سلوم کی سازش

۱۵ اِسی اثنا میں ابی سلوم نے اپنے لیے ایک رتھ اور گھوڑے اور اپنے آگے دوڑنے کے لیے پچاس آدمی حاصل کر لیے۔ [2] وہ سویرے اُٹھ بیٹھتا اور شہر کے پھاٹک کو جانے والے راستہ کے کنارے کھڑا ہو جاتا۔ اور جب بھی وہ کسی کو اپنے مقدمہ کے فیصلہ کے لیے بادشاہ کے پاس جاتے دیکھتا تو اُسے آواز دے کر پُوچھتا کہ تُو کون سے قصبہ کا ہے؟ وہ جواب دیتا کہ تیرا خادم اِسرائیل کے فلاں فلاں قبیلہ کا ہے [3] تو ابی سلوم اُسے کہتا کہ دیکھ تیرا دعویٰ تو صحیح ہے مگر اُسے سُننے کے لیے وہاں بادشاہ کا کوئی نمایندہ موجود نہیں ہے۔ [4] پھر ابی سلوم مزید کہتا: کاش میں ملک کا قاضی بنایا گیا ہوتا! تب ہر کوئی اپنا مقدمہ یا دعویٰ لے کر میرے پاس آتا اور میں اُس کا انصاف کرتا۔

[5] نیز جب کوئی اُسے جھک کر سلام کرنے کے لیے اُس کے قریب آتا تو ابی سلوم اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیتا تھا او چُومتا تھا۔ [6] غرض ابی سلوم تمام اِسرائیلیوں کے ساتھ جو اِنصاف کے لیے بادشاہ کے پاس آتے تھے، اِس طرح پیش آتا تھا اور یوں اُس نے اِسرائیل کے تمام لوگوں کے دل جیت لیے۔

[7] کئی سال اِس طرح گزر گئے۔ آخر میں ابی سلوم نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے حبرون جانے اور اپنی منّت کو جو میں نے خداوند کے لیے مانی ہے پُوری کرنے کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ [8] جب میں ارام کے شہر جسور میں رہتا تھا تو میں نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر خداوند مجھے واپس یروشلیم لے جائے تو میں حبرون میں خداوند کی عبادت کروں گا۔

[9] بادشاہ نے اُس سے کہا: جا، سلامتی سے رخصت ہو! لہٰذا وہ حبرون چلا گیا۔

[10] تب ابی سلوم نے اِسرائیل کے سب قبیلوں میں خُفیہ طور پر قاصد بھیج کر منادی کرا دی کہ جوں ہی نرسنگے کی آواز سنائی دے تو سب بول اُٹھیں کہ ابی سلوم حبرون میں بادشاہ ہے۔ [11] یروشلیم سے دو سَو آدمی ابی سلوم کے ہمراہ گئے تھے۔ اُنہیں بطور مہمان دعوت دی گئی تھی اور وہ بڑی سادہ دلی کے ساتھ اُس کے ہمراہ ہو لیے تھے کیونکہ وہ اِس معاملہ سے قطعی ناواقف تھے۔ [12] جب ابی سلوم قربانیاں گزران رہا تھا تو اُس نے داؤد کے مشیر اخیتُفل جلونی کو بھی اُس کے آبائی شہر جلوہ سے بلوایا۔ اِس طرح اُس سازش کو مضبوطی مل گئی اور ابی سلوم کے حامی بڑھتے چلے گئے۔

داؤد کا فرار ہونا

[13] ایک قاصد نے آکر داؤد کو بتایا کہ اِسرائیل کے لوگوں کے دل ابی سلوم کی طرف ہیں۔

[14] تب داؤد نے اپنے تمام ملازموں سے جو اُس کے ساتھ یروشلیم میں تھے کہا کہ آؤ ہم بھاگ چلیں ورنہ ہم میں سے کوئی بھی ابی سلوم کے ہاتھ سے بچ کر نکلنے نہ پائے گا۔ ہمیں فوراً چل دینا چاہئے ورنہ وہ فوراً کُوچ کر کے ہمیں آ لے گا اور تباہ کر دے گا اور سارے شہر کو ہلاک کر ڈالے گا۔

[15] بادشاہ کے ملازموں نے جواب دیا کہ جو کچھ ہمارا مالک بادشاہ چاہے، تیرے خادم کرنے کو تیار ہیں۔

[16] تب بادشاہ وہاں سے نکلا اور اُس کا سارا گھرانا اُس کے پیچھے چلا۔ لیکن اُس نے دس کنیزوں کو محل کی نگہبانی کے لیے وہیں چھوڑ دیا۔ [17] پس بادشاہ اپنے تمام لوگوں کے ساتھ جو اُس کے پیچھے پیچھے تھے، روانہ ہُوا۔ وہ کچھ فاصلہ پر ایک جگہ رُک گئے۔ [18] اور اُس کے تمام ملازمین اُس کے آگے ہو کر گزرے۔ نیز سب کریتی اور سب فلیتی اور وہ تمام چھ سَو جاتی جو جات سے بادشاہ کے ساتھ ہو لیے تھے، اُس کے سامنے آگے چلے۔

[19] بادشاہ نے اِتّی جاتی سے کہا کہ تُو ہمارے ساتھ کیوں چلتا ہے؟ واپس جا اور ابی سلوم بادشاہ کے پاس رہ کیونکہ تُو تو پردیسی ہے اور جلاوطن ہے۔ [20] اور تُو کل ہی تو آیا ہے۔ کیا آج میں تجھے اپنے ساتھ اِدھر اُدھر لیے پھروں؟ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ میں کہاں جا رہا ہُوں؟ لہٰذا واپس ہو جا اور اپنے عزیزوں کو بھی ساتھ

لیتا جا۔ رحمت اور راستی تیرے ساتھ ہوں!
۲۱ لیکن اِتّی نے بادشاہ کو جواب دیا کہ زندہ خداوند کی قسم اور میرے مالک بادشاہ کی جان کی قسم' جہاں کہیں میرا مالک بادشاہ ہوگا' وہیں تیرا خادم ہوگا۔ میں تیرے ساتھ ہی جیوں گا اور تیرے ساتھ ہی مروں گا۔
۲۲ داؤد نے اِتّی سے کہا: آگے بڑھ اور چلنا شروع کر۔ پس اِتّی جاتی اپنے تمام آدمیوں اور اپنے بال بچّوں کے ساتھ آگے چل دیا۔
۲۳ اُن لوگوں کو جاتے دیکھ کر دیہات کے سب لوگ بلند آواز سے رونے لگے۔ بادشاہ نے بھی وادیٔ قِدرون کو پار کیا اور تمام لوگ بیابان کی طرف آگے بڑھتے چلے گئے۔
۲۴ اور صدُوق بھی وہاں تھا۔ اور تمام لاوی جو اُس کے ساتھ آئے تھے خدا کے عہد کا صندوق بھی ہمراہ لائے۔ اُنہوں نے خدا کے صندوق کو نیچے رکھ دیا۔ ابیاتر اوپر جا کھڑا ہُوا اور جب تک کہ تمام لوگ نکل نہ آئے وہ وہیں کھڑا رہا۔
۲۵ تب بادشاہ نے صدُوق سے کہا کہ خدا کے صندوق کو واپس شہر میں لے جا۔ اگر مجھ پر خداوند کی نگاہِ کرم ہوگی تو وہ مجھے واپس لے آئے گا اور موقع دے گا کہ میں اِسے اور اِس کے مسکن کو پھر سے دیکھ سکوں۔ ۲۶ لیکن اگر وہ فرمائے کہ میں تُم سے خُوش نہیں ہُوں تب میں تیار ہُوں کہ جو کچھ اُسے بھلا معلوم ہو' میرے ساتھ کرے۔
۲۷ اور بادشاہ نے صدُوق کاہن سے یہ بھی کہا کہ تُو تو غیب بین ہے، ہے نا؟ پس تُو اپنے بیٹے اخیمعض کو اور ابیاتر اور اُس کے بیٹے' یونتن کو ساتھ لے کر سلامتی سے شہر واپس چلا جا۔ ۲۸ اور میں دشت کے سبزہ زار میں تمہارے پیغام کا انتظار کروں گا۔ ۲۹ سو صدُوق اور ابیاتر خدا کے صندوق کو واپس یروشلیم لے گئے اور وہیں رہے۔
۳۰ داؤد کوہِ زیتون کی چڑھائی پر چڑھتا جا رہا تھا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ اُس کا سر ڈھکا ہُوا تھا اور وہ ننگے پاؤں تھا۔ اُس کے ساتھ سب لوگوں نے بھی اپنے سر ڈھانکے ہُوئے تھے اور وہ روتے ہُوئے اوپر چڑھتے جا رہے تھے۔ ۳۱ داؤد کو خبر ملی کہ سازش کرنے والوں میں ابی سلوم کے ساتھ اخیتُفل بھی شامل ہے۔ اِس لیے داؤد نے دعا مانگی کہ خداوند! اخیتُفل کی صلاح اور مشورت کو ناکام بنا دے۔
۳۲ تب داؤد اُس چوٹی پر پہنچا جہاں لوگ خدا کی عبادت کیا کرتے تھے حُوسی ارکی اُس کا استقبال کرنے کے لیے حاضر تھا۔ اُس نے اپنی قبا چاک کی ہُوئی تھی اور سر پر خاک ڈال رکھی تھی۔ ۳۳ داؤد نے اُس سے کہا: اگر تُو میرے ساتھ جائے گا تو مجھ پر بوجھ بنا رہے گا۔ ۳۴ لیکن اگر تُو شہر لَوٹ جائے اور ابی سلوم سے کہے کہ اَے بادشاہ! میں تیری خدمت میں حاضر ہُوا ہُوں جیسے میں ماضی میں تیرے باپ کا خادم تھا' اب تیرا خادم ہُوں۔ اِس طرح سے تُو اخیتُفل کی سازش کو ناکام بنا کر میری مدد کر سکتا ہے۔ ۳۵ اور کیا وہاں صدُوق اور ابیاتر کاہن تیرے ساتھ نہ ہوں گے؟ پس بادشاہ کے محل میں تُو جو کچھ بھی سُنے' اُن دونوں کو بتا دیا کرنا۔ ۳۶ اُن کے دو بیٹے اخیمعض بن صدُوق اور یونتن بن ابیاتر بھی وہاں اُن کے ساتھ ہیں۔ اور جو بات تُو سُنے، اُن کے ذریعہ مجھ تک پہنچا دینا۔
۳۷ جب داؤد کا دوست حُوسی یروشلیم پہنچا تو ابی سلوم شہر میں داخل ہو رہا تھا۔

داؤد اور ضیبا

۱۶ جب داؤد پہاڑ کی چوٹی سے تھوڑی دُور آگے نکل گیا تو وہاں مفِیبوست کا خادم' ضیبا اُس کا استقبال کرنے کے لیے منتظر تھا۔ اُس کے پاس گدھے تھے جن پر زینیں کسی ہُوئی تھیں اور جن پر دو سَو روٹیاں، کشمش کی ایک سَو ٹِکیاں، انجیر کی ایک سَو ٹِکیاں اور مَے کا ایک مشکیزہ لدا ہُوا تھا۔
۲ بادشاہ نے ضیبا سے پُوچھا کہ تُو اِنہیں کس لیے لایا ہے؟
ضیبا نے جواب دیا کہ گدھے بادشاہ کے گھرانے کی سواری کے لیے ہیں اور روٹی اور پھل لوگوں کے کھانے کے لیے ہیں اور مَے اُن لوگوں کے لیے ہے جو دشت میں تھک کر چُور ہو جائیں تا کہ اُسے پی کر تازہ دم ہو سکیں۔
۳ تب بادشاہ نے پُوچھا کہ تیرے آقا کا پوتا کہاں ہے؟
ضیبا نے اُسے جواب دیا کہ وہ یروشلیم میں ٹھہرا ہُوا ہے کیونکہ اُس کا خیال ہے کہ آج اِسرائیل کا گھرانا میرے دادا کی بادشاہی مجھے دے دیگا۔
۴ تب بادشاہ نے ضیبا سے کہا کہ وہ سب جو مفِیبوست کا تھا، اب تیرا ہے۔
ضیبا نے کہا کہ میں جھک کر آداب بجا لاتا ہُوں۔ اَے بادشاہ مجھ پر تیری نِگاہِ کرم رہے۔

سمعی کا داؤد پر لعنت کرنا

۵ اور جب داؤد بادشاہ بحوریم کے قریب پہنچا تو وہاں سے

ایک آدمی جو ساؤل ہی کے گھرانے سے تھا نکل کر باہر آیا۔ اُس کا نام سِمعی بِن جیرا تھا۔ باہر آتے ہی اُس نے لعنت بھیجنا شروع کر دیا [6] وہ داؤد اور بادشاہ کے تمام ملازمین پر پتھر پھینکنے لگا حالانکہ سب لوگ اور جنگی جوان داؤد کے دائیں اور بائیں تھے۔ [7] لعنت کرتے وقت سِمعی نے کہا: دفع ہو جا۔ دور ہو جا۔ او خُونی۔ او خبیث! [8] تُو نے ساؤل کے تخت پر قبضہ جما لیا، اُس کے گھرانے کے لوگوں کا خُون بہایا۔ خداوند نے تجھ سے اُسی کا بدلہ لیا ہے۔ خداوند نے بادشاہی تیرے بیٹے ابی سلوم کو دے دی ہے۔ تُو خُونی ہے اسی لیے تباہی اور بربادی کا شکار ہو رہا ہے۔

[9] تب ابیشے بِن ضرویاہ نے بادشاہ سے کہا کہ یہ مریل کُتّا اور میرے مالک بادشاہ پر لعنت کرے؟ مجھے اجازت دے کہ جا کر اُس کا سر قلم کر دوں۔

[10] لیکن بادشاہ نے کہا کہ اَے بنی ضرویاہ۔ تُم کیوں پریشان ہوتے ہو؟ اگر وہ لعنت کر رہا ہے تو اِس لیے کہ خداوند نے اُسے حکم دیا ہوگا کہ داؤد پر لعنت کر۔ پس تُم پُوچھنے والے کون کہ تُو یہ کیوں کرتا ہے؟

[11] پھر داؤد نے ابیشے اور تمام ملازمین سے کہا کہ جب میرا ہی بیٹا جو میرا اپنا خُون اور گوشت ہے، میری جان لینے کے درپے ہے تو یہ بِن یمینی جتنا بھی کرے کم ہے۔ اُسے چھوڑ دو اور لعنت کرنے دو کیونکہ خداوند نے اُسے حکم دیا ہے۔ [12] شاید خداوند میری ذلّت پر نظر کرے اور جو لعنت آج مجھے مل رہی ہے اُس کا مجھے اچھا صِلہ دے۔

[13] سو داؤد اور اُس کے لوگ اُس راستے سے گزرتے گئے اور سِمعی سامنے کی پہاڑی کی ڈھلوان کے ساتھ ساتھ چلتے ہُوئے لعنت کرتا، پتّھر پھینکتا اور خاک اُڑاتا جا رہا تھا۔ [14] اور بادشاہ اور اُس کے ہمراہ تمام لوگ تھکے ماندے اپنی منزلِ مقصود پر پہنچے اور تازہ دم ہُوئے۔

حُوسی اور اخِیتُفل کا مشورہ

[15] اِس دوران ابی سلوم اور اِسرائیل کے تمام لوگ یروشلیم کو آ گئے اور اخِیتُفل اُس کے ساتھ تھا۔ [16] تب داؤد کے دوست حُوسی ارکی نے ابی سلوم کے پاس جا کر کہا کہ بادشاہ سلامت رہے! بادشاہ سلامت رہے!

[17] ابی سلوم نے حُوسی سے پُوچھا کہ کیا یہ وہ پیار تو نہیں جو تیرے دل میں اپنے دوست کے لیے ہے؟ تُو اپنے دوست کے ساتھ کیوں نہیں گیا؟

[18] حُوسی نے ابی سلوم سے کہا: نہیں، جسے خداوند نے، اِن لوگوں نے اور اِسرائیل کے سب لوگوں نے چُنا ہے میں اُسی کا ہُوں اور اُسی کی خدمت میں رہوں گا۔ [19] علاوہ اِس کے میں کس کی خدمت کروں؟ کیا مجھے اُس کے بیٹے کی خدمت نہیں کرنا چاہئے؟ جیسے میں نے تیرے باپ کی خدمت کی ویسے ہی تیری خدمت کروں گا۔

[20] ابی سلوم نے اخِیتُفل سے کہا کہ مجھے صلاح دے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

[21] اخِیتُفل نے جواب دیا: تُو اپنے باپ کی اُن کنیزوں کے ساتھ صحبت کر جنہیں وہ محل کی نگہبانی کے لیے چھوڑ گیا ہے۔ تب تمام اِسرائیل سُنے گا کہ تیرے باپ کو تجھ سے گھِن آنے لگی ہے۔ یوں جو تیرے ساتھ ہیں اُن کے ہاتھ مضبوط ہونگے۔ [22] پس اُنہوں نے ابی سلوم کے لیے چھت پر ایک خیمہ لگا دیا اور وہ تمام اِسرائیل کے سامنے اپنے باپ کی کنیزوں کے پاس جانے لگا۔

[23] اُن دِنوں اخِیتُفل کی ہر صلاح خداداد صلاح کی مانند سمجھی جاتی تھی۔ داؤد اور ابی سلوم دونوں اخِیتُفل کی صلاح کو یہی درجہ دیتے تھے۔

۱۷

اور اخِیتُفل نے ابی سلوم سے کہا: اگر تُو اجازت دے تو میں بارہ ہزار آدمی چُن کر آج ہی رات کو داؤد کے تعاقب میں روانہ ہو جاؤں [2] اور میں چاہتا ہُوں کہ جب وہ تھکا ماندہ اور کمزور دکھائی دے اُس وقت اُس پر حملہ کر دوں۔ میں اُسے خوفزدہ کر دوں گا اور سب لوگ جو اُس کے ساتھ ہیں بھاگ جائیں گے۔ میں صرف بادشاہ کو مار گرانا چاہتا ہُوں [3] تاکہ تمام لوگوں کو واپس تیرے پاس لے آؤں۔ جس آدمی کی تجھے تلاش ہے اُس کی موت کا مطلب ہوگا سب کی واپسی۔ اِس طرح وہ سب کے سب بچ جائیں گے۔ [4] یہ تجویز ابی سلوم اور تمام اِسرائیلی بزرگوں کو پسند آئی۔

[5] لیکن ابی سلوم نے کہا کہ حُوسی ارکی کو بھی طلب کرتا کہ ہم سُن سکیں کہ اُس کی رائے کیا ہے۔ [6] جب حُوسی اُس کے پاس آیا تو ابی سلوم نے اُسے بتایا کہ اخِیتُفل نے یہ مشورہ دیا ہے۔ کیا ہمیں اُس کے کہنے کے مطابق عمل کرنا چاہئے؟ اگر نہیں تو ہمیں بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟

[7] حُوسی نے ابی سلوم کو جواب دیا کہ اخِیتُفل نے جو مشورہ اِس دفعہ دیا ہے وہ ٹھیک نہیں۔ [8] تُو اپنے باپ کو اور اُس کے آدمیوں کو جانتا ہے کہ وہ جنگجو ہیں اور ایسی جنگلی ریچھنی کی طرح جھلّائے ہُوئے ہیں جس کے بچّے اُس سے چھین لیے گئے ہوں۔

علاوہ ازایں تیرا باپ ایک تجربہ کار جنگی مرد ہے۔ وہ رات کے وقت فوجیوں کے ساتھ نہیں ٹھہرے گا۔ ۹ اور اب بھی غار میں یا کسی اور جگہ چھپا ہُوا ہوگا۔ اگر پہلے وہ تیرے فوجیوں پر ٹُوٹ پڑا تو جو کوئی بھی اِس کے متعلق سُنے گا یہ کہے گا کہ ابی سلوم کے حمایتی فوجیوں کی خُونریزی شروع ہوگئی ہے۔ ۱۰ تب بہادر سے بہادر اور شیر دل سپاہی بھی ڈر سے پگھل کر رہ جائے گا کیونکہ تمام اِسرائیل کو معلوم ہے کہ تیرا باپ اور وہ لوگ جو اُس کے ساتھ ہیں بڑے جری سپاہی ہیں۔

۱۱ لہٰذا میں تجھے صلاح دیتا ہُوں کہ دان سے لے کر بیرسبع تک تمام اِسرائیلی جو سمندر کی ریت کی مانند لاتعداد ہیں تیرے پاس جمع ہوں اور تُو خُود لڑائی میں اُن کی قیادت کرنا۔ ۱۲ تب جہاں کہیں بھی وہ ہوگا ہم اُس پر حملہ کریں گے اور اُس پر ایسے گریں گے جیسے شبنم زمین پر گرتی ہے۔ ہم اُسے اور اُس کے کسی آدمی کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔ ۱۳ اگر وہ پسپا ہو کر کسی شہر میں جا گُھسے گا تو تمام اِسرائیلی رسّے لائیں گے اور ہم اُس کا ایک ایک پتھر کھینچ کر دریا میں ڈال دیں گے اور اُس کا نشان تک مٹا دیں گے۔

۱۴ تب ابی سلوم اور سارے اِسرائیلی لوگوں نے کہا کہ حُوسی ارکی نے جو صلاح دی ہے وہ اخیتُفل کی صلاح سے بہتر ہے کیونکہ خداوند کی طرف سے پہلے ہی سے طے ہو چکا تھا کہ اخیتُفل کی بہتر صلاح ناکام ثابت ہو اور ابی سلوم پر آفت نازل ہو۔

۱۵ پھر حُوسی نے صدُوق کاہن اور ابیاتر کاہن، دونوں کو بتایا کہ اخیتُفل نے ابی سلوم کو اور اِسرائیلی بزرگوں کو صلاح دی کہ وہ یوں کریں اور میں نے اُنہیں ایسا کرنے کی صلاح دی ہے۔ ۱۶ اب جلدی کرو اور کوئی قاصد بھیج کر داؤد کو بتاؤ کہ وہ دشت کے سبزہ زار میں رات نہ گزارے بلکہ فوراً دریا کے پار چلا جائے ورنہ بادشاہ اور سب لوگ جو اُس کے ساتھ ہیں نیست کر دیئے جائیں گے۔

۱۷ یُونتن اور اخیمعض عین راجل کے پاس ٹھہرے ہُوئے تھے۔ ایک کنیز جا کر اُنہیں مطلع کرتی تھی اور وہ جا کر داؤد بادشاہ کو بتاتے تھے کیونکہ وہ یہ خطرہ مول لینا نہیں چاہتے تھے کہ کوئی اُنہیں شہر میں داخل ہوتے ہُوئے دیکھ لے۔ ۱۸ لیکن ایک نوجوان نے اُنہیں دیکھ لیا اور ابی سلوم کو بتا دیا۔ لہٰذا وہ جلدی سے وہاں سے روانہ ہو کر بحوریم میں ایک آدمی کے گھر چلے گئے۔ اُس کے صحن میں ایک کنواں تھا اور وہ اُس میں اُتر گئے۔ ۱۹ اُس آدمی کی بیوی نے اُس کنوئیں کے مُنہ پر ایک چادر پھیلا دی اور اُس پر اناج بکھیر دیا اور اِس چال کے بارے میں کسی کو کچھ بھی معلوم نہ ہُوا۔

۲۰ جب ابی سلوم کے آدمی اُس گھر میں اُس عورت کے پاس آئے تو اُنہوں نے پُوچھا کہ اخیمعض اور یُونتن کہاں ہیں؟

اُس عورت نے اُنہیں جواب دیا کہ وہ تو نالہ کے پار چلے گئے ہیں۔ اُن آدمیوں نے اُنہیں ڈھونڈا لیکن کسی کو وہاں نہ پایا لہٰذا وہ واپس یروشلیم چلے گئے۔

۲۱ اُن کے وہاں سے چلے جانے کے بعد وہ دونوں کنوئیں سے باہر نکلے اور داؤد بادشاہ کو خبر دینے پہنچے۔ اُنہوں نے اُس سے کہا: یہاں سے فوراً روانہ ہو کر دریا پار چلا جا کیونکہ اخیتُفل نے تیرے خلاف یہ صلاح دی ہے۔ ۲۲ لہٰذا داؤد اور وہ سب لوگ جو اُس کے ساتھ تھے روانہ ہُوئے اور دریائے یردن کے پار چلے گئے اور صُبح کی روشنی ہونے تک سب لوگ دریا کو پار کر چُکے تھے۔

۲۳ جب اخیتُفل نے دیکھا کہ اُس کی تجویز پر عمل نہیں کیا گیا تو اُس نے اپنے گدھے پر زین کسی اور اپنے گھر چلا گیا جو شہر میں تھا۔ وہاں اُس نے اپنے گھر بار کا بندوبست کیا اور پھر پھانسی لے کر مر گیا اور اپنے باپ کی قبر میں دفن ہُوا۔

۲۴ تب داؤد محنایم کو چلا گیا اور ابی سلوم تمام اِسرائیلی مردوں کے ہمراہ دریائے یردن کے پار جا اُترا۔ ۲۵ ابی سلوم نے یُوآب کی جگہ عماسا کو فوج کا سپہ سالار مقرّر کیا۔ عماسا ایک اِسرائیلی آدمی مُسمّی اِترا کا بیٹا تھا جس نے ابی جیل سے شادی کی تھی جو ناحس کی بیٹی تھی اور یُوآب کی ماں ضرویاہ کی بہن تھی۔ ۲۶ اور اِسرائیلی اور ابی سلوم جلعاد میں خیمہ زن ہُوئے۔

۲۷ اور جب داؤد محنایم کو آیا تو ناحس کا بیٹا سوبی جو بنی عمّون کے ربّہ سے تھا اور عمّی ایل کا بیٹا مکیر جو لودبار سے تھا اور برزلی جلعادی جو راجلیم سے تھا، ۲۸ بستر، ڈونگے اور مٹّی کے برتن لے کر آئے۔ نیز وہ گیہوں، جَو، آٹا، بھُنا ہُوا اناج، لوبیا، مسور، ۲۹ شہد اور دہی، بھیڑ بکری اور گائے کے دودھ کا پنیر بھی لائے۔ یہ چیزیں داؤد اور اُس کے لوگوں کے کھانے کے لیے اِس خیال سے لائے تھے کہ بیابان میں داؤد اور اُس کے لوگ بھوکے پیاسے اور تھکے ماندے ہوں گے۔

ابی سلوم کی موت

۱۸ اور داؤد نے اُن مردوں کو جو اُس کے ساتھ تھے جمع کر کے گِنا اور ہر ہزار اور ہر سَو آدمیوں کی ٹکڑیوں پر سردار مقرّر کیے۔ ۲ اور داؤد نے جن فوجیوں کو روانہ فرمایا اُن کا ایک تہائی یُوآب کے، ایک تہائی یُوآب کے بھائی ابیشے بن ضرویاہ کے، اور ایک تہائی اِتّی جاتی کے ماتحت تھا اور بادشاہ نے اُن لوگوں سے

کہا کہ میں خُود بھی ضرور تمہارے ساتھ چلوں گا۔

[3] لیکن لوگوں نے کہا کہ تجھے جانے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم بھاگنے پر مجبور ہُوئے تو وہ ہماری پروا نہیں کریں گے اور خواہ ہم میں سے آدھے بھی مارے جائیں وہ پروا نہیں کریں گے۔ لیکن تُو ہمارے دس ہزار کے برابر ہے۔ تیرے لیے بہتر یہی ہے کہ تُو شہر میں رہ کر ہی ہماری مدد کرے۔

[4] بادشاہ نے کہا: جو کچھ تمہیں بہتر معلوم ہوتا ہے میں وہی کروں گا۔

لہٰذا جب وہ لوگ سَو سَو اور ہزار ہزار کی ٹکڑیوں میں باہر نکلے تو بادشاہ پھاٹک کے پاس کھڑا رہا۔ [5] اور بادشاہ نے یُوآب، ابِیشے اور اِتّی کو حکم دیا کہ میری خاطر اُس جوان ابی سلوم کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔ جب بادشاہ نے ہر ایک سردار کو ابی سلوم کے متعلق تاکید کی تو تمام لوگ سُن رہے تھے۔

[6] سو وہ لوگ اِسرائیل سے لڑنے کے لیے روانہ ہُوئے اور لڑائی افرائیم کے جنگل میں ہُوئی۔ [7] اور اِسرائیل کی فوج نے داؤد کے آدمیوں سے شکست کھائی اور اُس دِن اتنی زیادہ خُونریزی ہُوئی کہ بیس ہزار آدمی کام آئے۔ [8] وہ لڑائی سارے علاقہ میں پھیل گئی اور اُس دِن بیشتر جانیں تلوار کی بجائے اُس جنگل کا لقمہ بن گئیں۔

[9] اور اِتّفاقاً ابی سلوم داؤد کے آدمیوں کے سامنے آ گیا۔ وہ اپنے خچّر پر سوار تھا اور جب وہ خچّر تیز رفتار کے ساتھ بلوط کے ایک بڑے گھنے درخت کے نیچے سے گزرا تو ابی سلوم کا سر اُس درخت کی شاخوں میں پھنس گیا اور وہ خچّر جس پر وہ سوار تھا اُس کے نیچے سے نکل گیا اور وہ ہوا میں لٹکتا رہ گیا۔

[10] جب اُن آدمیوں میں سے ایک نے یہ دیکھا تو اُس نے یُوآب کو خبر دی کہ میں نے ابی سلوم کو بلوط کے ایک درخت میں لٹکا ہُوا دیکھا ہے۔

[11] یُوآب نے اُس سے جس نے یہ خبر دی تھی کہا: کیا! تُو نے اُسے لٹکا دیکھا تو اُسے وہیں کیوں نہ مار گرایا کیونکہ میں تجھے دس مِثقال چاندی اور ایک کمربند عطا کرتا؟

[12] لیکن اُس نے جواب دیا کہ خواہ مجھے ایک ہزار مِثقال چاندی بھی تول کر دے دی جاتی تب بھی بادشاہ کے بیٹے پر ہاتھ نہ اُٹھاتا کیونکہ ہم سُن رہے تھے جب بادشاہ نے تجھے، ابِیشے اور اِتّی کو تاکید کی تھی کہ جوان ابی سلوم پر آنچ نہ آنے پائے۔ [13] اگر میں اُس سے دغا کرتا تو یہ بات بادشاہ سے پوشیدہ نہ رہتی اور تُو بھی میری مدد سے ہاتھ دھو لیتا۔

[14] یُوآب نے کہا کہ میں تیرے ساتھ یوں ہی ٹھہرا نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا اُس نے تین تیر لیے اور اُن سے ابی سلوم کے دل کو چھید ڈالا۔ ابی سلوم بلوط کے درخت میں ابھی زندہ ہی تھا [15] کہ یُوآب کے دس سلح برداروں نے اُسے گھیر لیا اور قتل کر دیا۔

[16] تب یُوآب نے نرسنگا پھونکا اور وہ لوگ جو اِسرائیلیوں کا تعاقب کر رہے تھے لَوٹ آئے کیونکہ یُوآب نے اُنہیں روک دیا تھا۔ [17] اور اُنہوں نے ابی سلوم کو لے کر جنگل کے ایک بڑے گڑھے میں پھینک دیا اور اُس کے اوپر پتّھروں کا ایک بڑا ڈھیر لگا دیا۔ اِس دوران تمام اِسرائیلی اپنے اپنے خیموں کو بھاگ گئے۔

[18] ابی سلوم نے اپنے جیتے جی ایک ستون لے کر اُسے شاہی وادی میں اپنی یادگار کے طور پر کھڑا کیا تھا اور اُس کا نام اپنے نام پر رکھا تھا۔ اُس کے نام کی یادگار قائم رکھنے کے لیے اُس کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ وہ آج تک ابی سلوم کی یادگار کہلاتی ہے۔

داؤد کا ماتم کرنا

[19] اور صدُوق کے بیٹے اخیمعض نے کہا کہ مجھے اجازت دے کہ دوڑ کر یہ خبر بادشاہ کے پاس لے جاؤں کہ خداوند نے اُسے اُس کے دشمنوں سے رہائی بخشی ہے۔

[20] لیکن یُوآب نے اُس سے کہا کہ آج نہیں، یہ خبر کسی اور وقت لے جانا۔ آج ایسا ہرگز نہ کرنا کیونکہ مرنے والا بادشاہ کا بیٹا تھا۔

[21] تب یُوآب نے ایک کُوشی آدمی سے کہا کہ جا اور جو کچھ تُو نے دیکھا ہے بادشاہ کو بتا۔ وہ کُوشی یُوآب کے سامنے جھکا اور پھر تیزی سے روانہ ہُوا۔

[22] تب اخیمعض بن صدُوق نے یُوآب سے پھر کہا کہ خواہ کچھ ہو مہربانی کر کے مجھے بھی اُس کُوشی کے پیچھے دوڑ جانے دے۔ لیکن یُوآب نے جواب دیا کہ میرے بیٹے! تُو کیوں جانا چاہتا ہے؟ یہ ایسی خبر نہیں ہے جس کے عوض تجھے کوئی انعام ملے گا۔

[23] اُس نے کہا: خواہ کچھ ہو۔ میں تو دوڑ جانا چاہتا ہُوں۔ لہٰذا یُوآب نے کہا: اچھا، دوڑ جا! تب اخیمعض اُس میدان سے ہوتا ہُوا دوڑ کر کُوشی سے آگے نکل گیا۔

[24] اور جب داؤد اندرونی اور بیرونی پھاٹکوں کے درمیان بیٹھا ہُوا تھا تو اُس وقت پہرہ دار فصیل کی دیوار پر چڑھ کر پھاٹک کی چھت پر گیا۔ جب اُس نے نظر دوڑائی تو دیکھا کہ ایک آدمی اکیلا دوڑا آ رہا ہے۔ [25] پہرہ دار نے پکار کر بادشاہ کو یہ اطلاع دی۔ بادشاہ نے کہا: اگر وہ اکیلا ہے تو ضرور کوئی اچھی خبر لایا ہوگا۔

اور وہ آدمی دوڑتا ہُوا نزدیک آ گیا۔
[۲۶] پھر پہرہ دار نے دیکھا کہ ایک اور آدمی دوڑا چلا آ رہا ہے۔ اُس نے نیچے دربان کو پکار کر کہا: دیکھ ایک اور آدمی اکیلا دوڑا آ رہا ہے۔
تب بادشاہ نے کہا: وہ بھی ضرور اچھی خبر لا رہا ہو گا۔
[۲۷] پہرہ دار نے کہا: مجھے آگے والے شخص کا دوڑ نا صدُوق کے بیٹے اخیمعض کے دوڑنے کی طرح لگتا ہے۔
بادشاہ نے کہا: وہ اچھا آدمی ہے اور اچھی خبر لے کر آتا ہے۔
[۲۸] تب اخیمعض نے بادشاہ کو پکار کر کہا کہ سب کچھ ٹھیک ہے اور نزدیک آ کر بادشاہ کے سامنے مُنہ کے بل زمین پر جھک کر کہنے لگا: خداوند تیرے خدا کی تعریف ہو۔ جن آدمیوں نے میرے مالک بادشاہ کے خلاف ہاتھ اُٹھائے تھے، خدا نے اُنہیں ہمارے حوالے کر دیا ہے۔
[۲۹] بادشاہ نے پُوچھا: کیا وہ جوان ابی سلوم خیریت سے ہے؟
اخیمعض نے جواب دیا کہ جب یُوآب نے بادشاہ کے خادم یعنی اِس خادم کو روانہ فرمایا تو میں نے بڑی ہلچل دیکھی۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا تھی۔
[۳۰] بادشاہ نے کہا: اچھا، اُدھر ایک طرف ہو کر کھڑا رہ۔ لہٰذا وہ ایک طرف ہٹ گیا اور وہیں کھڑا رہا۔
[۳۱] تب اُس کُوشی نے آ کر کہا کہ اَے میرے مالک بادشاہ! سُن، اچھی خبر یہ ہے کہ خداوند نے تجھے اُن سب سے نجات بخشی ہے جنہوں نے تیرے خلاف بغاوت کی تھی۔
[۳۲] تب بادشاہ نے اُس کُوشی سے پُوچھا کہ کیا وہ جوان ابی سلوم خیریت سے ہے؟
اُس کُوشی نے جواب دیا: میرے مالک بادشاہ کے سب دشمن اور وہ سب جو تجھے نقصان پہنچانے کے لیے بغاوت کریں اُن کا حشر اُس جوان کی مانند ہو۔
یہ سُن کر بادشاہ کا دل دھک سے رہ گیا اور وہ روتا ہُوا پھاٹک کے دروازہ کے اوپر کمرہ کی طرف چل دیا۔ وہ چلتے چلتے یوں کہتے جاتا تھا کہ ہائے میرے بیٹے ابی سلوم! میرے بیٹے، میرے بیٹے ابی سلوم! کاش تیرے بدلے میں مر جاتا۔ اَے ابی سلوم، میرے بیٹے، میرے بیٹے!

۱۹

اور یُوآب کو بتایا گیا کہ دیکھ، بادشاہ ابی سلوم کے لیے نوحہ اور ماتم کر رہا ہے۔ [۲] سو تمام لوگوں کے لیے اُس دِن کی فتح ماتم میں بدل گئی کیونکہ اُس دِن لوگوں نے یہ بات سُنی کہ بادشاہ اپنے بیٹے کے لیے غمگین ہے۔ [۳] اور اُس دِن وہ لوگ شہر میں ایسی خاموشی کے ساتھ داخل ہُوئے جیسے میدانِ جنگ سے بھاگے ہُوئے لوگ شرم کے مارے دبے پاؤں آتے ہیں۔ [۴] بادشاہ نے اپنا مُنہ ڈھانک کر بلند آواز سے چلّانا شروع کر دیا: ہائے میرے بیٹے ابی سلوم! ہائے ابی سلوم میرے بیٹے۔ میرے بیٹے!
[۵] یُوآب گھر میں بادشاہ کے پاس جا کر کہنے لگا کہ آج تُو نے اپنے سب آدمیوں کو شرمندہ کر دیا جنہوں نے آج کے دِن تیری، تیرے بیٹوں اور بیٹیوں، اور تیری بیویوں اور کنیزوں کی جانیں بچائی ہیں۔ [۶] تُو اُنہیں جو تجھ سے نفرت کرتے ہیں پیار کرتا ہے اور اُن سے جو تجھے پیار کرتے ہیں نفرت کرتا ہے۔ آج تُو نے ظاہر کر دیا ہے کہ تیری نظر میں اپنے سرداروں اور اپنے آدمیوں کی کوئی وقعت نہیں۔ میں سمجھتا ہُوں کہ اگر ابی سلوم آج زندہ ہوتا اور ہم سب مر گئے ہوتے تو تُو زیادہ خُوش ہوتا۔
[۷] اب باہر جا اور اپنے آدمیوں کی حوصلہ افزائی کر۔ میں خداوند کی قسم کھاتا ہُوں کہ اگر تُو باہر نہ گیا تو رات ہونے تک تیرے ساتھ ایک بھی آدمی باقی نہ رہے گا۔ اور تیری جوانی سے لے کر اب تک تجھ پر جتنی بھی آفتیں آئی ہیں یہ سب سے زیادہ بُری ہو گی۔
[۸] پس بادشاہ اُٹھا اور پھاٹک میں بیٹھ گیا۔ اور جب لوگوں کو بتایا گیا کہ دیکھو بادشاہ پھاٹک میں بیٹھا ہُوا ہے تو وہ سب اُس کے سامنے آئے۔

داؤد کا یروشلیم کو لَوٹ آنا

اِس دوران اِسرائیلی بھاگ کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے [۹] اور اسرائیل کے تمام قبیلوں میں سب لوگ آپس میں یہ بحث کرنے لگے کہ جس بادشاہ نے ہمیں ہمارے دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑایا اور ہمیں فِلستیوں کے ہاتھ سے بچایا اب وہی ابی سلوم کے سامنے سے ملک چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ [۱۰] اور ابی سلوم جسے ہم نے مسح کر کے بادشاہ بنایا وہ بھی لڑائی میں مارا گیا ہے، سو اب تُم داؤد بادشاہ کو واپس لانے کی بات کیوں نہیں کرتے؟
[۱۱] تب داؤد بادشاہ نے صدُوق اور ابیاتر کاہنوں کو یہ پیغام بھیجا کہ یہوداہ کے بزرگوں سے پُوچھو کہ بادشاہ کو اُس کے محل میں لانے کے لیے تُم سب سے پیچھے کیوں ہو جب کہ اُن ساری باتوں کا چرچا جو اِسرائیل میں ہو رہا ہے وہ بادشاہ کی جائے قیام تک پہنچ چُکا ہے؟ [۱۲] تُم میرے بھائی ہو اور میرا اپنا گوشت اور خُون ہو، پھر بادشاہ کو واپس لانے میں تُم سب سے پیچھے کیوں ہو؟ [۱۳] اور عماسا سے کہنا کہ کیا تُو میرا اپنا گوشت اور خُون نہیں؟ اب اگر میرے لشکر

کا سالار یوآب کی جگہ تُو نہ ہو تو مجھ پر خدا کی مار پڑے!

۱۴ اور اُس نے بنی یہوداہ کے ہر آدمی کا دل جیت لیا۔ چنانچہ اُنہوں نے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ تُو اپنے سارے آدمیوں کے ساتھ واپس آ جا۔ ۱۵ تب بادشاہ لَوٹا اور یردن تک جا پہنچا۔

اور یہوداہ کے آدمی آگے جا کر بادشاہ کا استقبال کرنے اور اُسے یردن پار لانے کے لیے جلجال میں آئے ہُوئے تھے۔ ۱۶ اور بحوریم کا سِمعی بِن جیرا بِن یمینی بھی یہوداہ کے آدمیوں کے ہمراہ جلدی سے داؤد بادشاہ کے استقبال کو آیا۔ ۱۷ اُس کے ساتھ ایک ہزار بِن یمینی تھے اور ساؤل کے گھرانے کا خادم ضیبا بھی اپنے پندرہ بیٹوں اور بیس ملازموں سمیت اُس کے ساتھ تھا۔ وہ تیزی سے یردن پر بادشاہ کے پہنچنے سے پہلے پہنچے۔ ۱۸ تا کہ بادشاہ کے گھر کے لوگوں کو پار لانے میں اُن کی مدد کریں اور جو کچھ بادشاہ فرمائے اُسے انجام دیں۔

اور جیرا کا بیٹا سِمعی دریائے یردن کو پار کرتے ہی بادشاہ کے سامنے مُنہ کے بل گرا ۱۹ اور کہنے لگا: میرا مالک مجھے مجرم نہ سمجھے اور میرے مالک بادشاہ کے یروشلیم چھوڑنے کے دِن خادم نے جو بدسلوکی کی اُسے بھول جائے اور بادشاہ سے درخواست ہے کہ اُسے اپنے دل سے نکال دے۔ ۲۰ کیونکہ تیرا خادم جانتا ہے کہ اُس نے گناہ کیا ہے۔ لیکن آج وہ یُوسُف کے گھرانے کے آدمیوں میں سب سے پہلے اپنے مالک بادشاہ کا استقبال کرنے کے لیے یہاں آیا ہے۔

۲۱ تب ضرویاہ کے بیٹے ابیشے نے کہا کہ کیا سِمعی کا مارا جانا ضروری نہیں؟ اُس نے خداوند کے ممسوح پر لعنت کی۔

۲۲ داؤد نے جواب دیا: اَے ضرویاہ کے بیٹو! تمہیں اِس سے کیا؟ کیوں برہم ہو؟ کیا آج ایسا دِن ہے کہ اِسرائیل میں کسی کو مارا جائے؟ کیا مجھے خبر نہیں کہ آج اِسرائیل کا بادشاہ میں ہُوں؟

۲۳ پس بادشاہ نے قسم کھائی اور سِمعی کو یقین دلایا کہ تجھے کوئی نہیں مارے گا۔

۲۴ اور ساؤل کا پوتا مفیبوست بھی بادشاہ کے استقبال کو گیا۔ اُس نے بادشاہ کے چلے جانے کے دِن سے لے کر اُس کے خیریت سے واپس آنے تک نہ تو اپنے پاؤں کے ناخن کٹوائے، نہ اپنی مونچھیں ترشوائیں اور نہ ہی اپنے کپڑے دھلوائے۔ ۲۵ اور جب وہ یروشلیم سے بادشاہ کا استقبال کرنے کے لیے آیا تو بادشاہ نے اُسے پُوچھا: مفیبوست! تُو میرے ساتھ کیوں نہیں گیا تھا؟

۲۶ اُس نے کہا: میرے مالک بادشاہ! میرے نوکر نے مجھے دھوکا دیا۔ تُو تو جانتا ہے کہ تیرا خادم لنگڑا ہے اِس لیے میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اپنے گدھے پر زین ڈلوا کر اُس پر سوار ہُوں گا تا کہ میں بادشاہ کے ساتھ جا سکوں۔ ۲۷ لیکن میرے نوکر ضیبا نے میرے بارے میں جھوٹ بولا۔ لیکن میرے مالک بادشاہ! تُو تو خدا کے فرشتہ کی مانند ہے۔ لہٰذا جو کچھ تجھے بھلا معلوم ہو وہی کر۔

۲۸ میرے دادا کا سارا گھرانا میرے مالک بادشاہ کی طرف سے صرف موت کا مستحق تھا۔ لیکن تُو نے اپنے خادم کو اُن لوگوں کے درمیان جگہ دی جو تیرے دسترخوان پر کھاتے تھے۔ پس مجھے کیا حق ہے کہ بادشاہ سے زیادہ فریاد کروں؟

۲۹ بادشاہ نے اُس سے کہا کہ تجھے مزید کہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میرا فیصلہ یہ ہے کہ تُو اور ضیبا دونوں اُن کھیتوں کو باہم بانٹ لو۔

۳۰ تب مفیبوست نے بادشاہ سے کہا کہ ضیبا ہی سب کچھ لے لے۔ میرے لیے یہی بہت ہے کہ میرا مالک بادشاہ سلامتی سے گھر آ گیا ہے۔

۳۱ اور برزِلّی جلعادی بھی راجلیم سے آیا تا کہ بادشاہ کے ہمراہ یردن کو پار کرے اور وہاں سے اُسے آگے رخصت کرے۔

۳۲ برزِلّی اسّی سال کا بڑا بوڑھا آدمی تھا اور اُس نے بادشاہ کو جب وہ محنایم میں رُکا تھا رسد پہنچائی تھی کیونکہ وہ ایک امیر آدمی تھا۔

۳۳ بادشاہ نے برزِلّی سے کہا کہ میرے ساتھ پار چل اور یروشلیم میں میرے پاس رہنا۔ میں تیرا ہر طرح خیال رکھوں گا۔

۳۴ لیکن برزِلّی نے بادشاہ کو جواب دیا کہ میری زندگی کے چند سال باقی ہیں، میں یروشلیم جا کر کیا کروں گا؟ ۳۵ اب میں اسّی برس کا ہو گیا ہوں جب میں میٹھے اور کڑوے کے فرق کو محسوس نہیں کر سکتا۔ جو کچھ یہ خادم کھاتا پیتا ہے اُس کا مزہ نہیں لے سکتا ہے اور مردوں اور عورتوں کے گانے کی آواز نہیں سُن سکتا۔ تو پھر یہ خادم کس لیے اپنے مالک بادشاہ پر مزید بوجھ بنے؟ ۳۶ بندہ یردن کے پار تھوڑی دُور تک ہی بادشاہ کے ساتھ جائے گا۔ بادشاہ کو مجھے ایسا بڑا اجر دینے کی کیا ضرورت ہے؟ ۳۷ بندے کو لَوٹ جانے دے تا کہ وہ اپنے قصبہ میں اپنے باپ اور ماں کی قبر کے پاس مرے۔ لیکن دیکھ تیرا بندہ کِمہام حاضر ہے۔ اُسے اجازت دے کہ وہ میرے مالک بادشاہ کے ساتھ پار جائے اور جو کچھ بادشاہ کو اچھا لگے وہ اُس کے لیے کرے۔

۳۸ تب بادشاہ نے کہا کہ کِمہام میرے ساتھ پار جائے گا اور جو کچھ تُو چاہے گا میں اُس کے لیے کروں گا۔ میں تیری خُوشی کے لیے بھی سب کچھ کرنے کو تیار رہُوں۔

[39] تب سب لوگ دریائے یردؔن کے پار ہُوئے اور پھر بادشاہ بھی پار ہُوا۔ اور بادشاہ نے برزِلّی کو چُوما اور اُسے دعا دی اور وہ اپنے گھر کو لَوٹ گیا۔

[40] جب بادشاہ جِلجاؔل روانہ ہُوا تو کِمہاؔم بھی اُس کے ساتھ گیا اور یہوداہ کے سارے لشکر اور اِسرائیل کے آدھے لشکر نے بادشاہ کو حفاظت سے پار پہنچایا۔

[41] اور تھوڑی دیر کے بعد اِسرائیل کے سارے لوگ آ کر بادشاہ سے کہنے لگے کہ ہمارے بھائی بنی یہوداؔہ بادشاہ کو، اُس کے گھرانے اور اُس کے آدمیوں کو یردؔن پار سے چوری سے کیوں لائے؟

[42] بنی یہوداؔہ نے اِسرائیل کے آدمیوں کو جواب دیا: یہ اِس لیے کہ بادشاہ کا ہم سے قریبی رشتہ ہے۔ تُم اِس بات سے ناراض کیوں ہو؟ کیا ہم نے بادشاہ کی کوئی چیز کھالی ہے؟ کیا ہم نے اُس سے کچھ لیا ہے؟

[43] تب اِسرائیؔل کے آدمیوں نے بنی یہوداؔہ کو جواب دیا کہ بادشاہ میں ہمارے دس حصّے ہیں۔ اِس کے علاوہ داؤؔد پر ہمارا تُم سے زیادہ حق ہے۔ پھر تُم نے ہماری حقارت کس لیے کی؟ کیا ہمیں اپنے بادشاہ کو لَوٹا لانے کے لیے تُم سے صلاح لینا ضروری تھا؟

لیکن بنی یہوداؔہ کا جواب اِسرائیل کے آدمیوں کی باتوں سے زیادہ کڑوا تھا۔

سبؔع کا داؤؔد کے خلاف بغاوت کرنا

۲۰ اتفاق سے ایک شرارتی بِن یمینی مسمّٰی سبؔع بِن بکرؔی وہاں موجود تھا۔ اُس نے نرسنگا پھونکا اور چلّا کر کہا کہ

داؤؔد میں ہمارا کوئی حصّہ نہیں ہے،
یسّؔی کے بیٹے میں کوئی حصّہ نہیں!
اَے اِسرائیلیو! سب اپنے اپنے خیمہ کو چلے جاؤ۔

[2] پس اِسرائیل کے سب آدمی سبؔع بِن بکرؔی کے پیچھے جانے کے لیے داؤؔد کا ساتھ چھوڑ کر چل دیئے لیکن بنی یہوداہ یردن سے لے کر یروشلیؔم تک راستہ بھر اپنے بادشاہ کے ساتھ ہی رہے۔

[3] اور جب داؤؔد یروشلیؔم میں اپنے محل کو لَوٹ آیا تو اُس نے اُن دس کنیزوں کو جنہیں وہ محل کی نگرانی کے لیے چھوڑ گیا تھا لے کر ایک مکان میں نظر بند کر دیا۔ وہ اُنہیں ضرورت کی ساری چیزیں مہیا کرتا رہا لیکن اُن کے پاس نہ گیا۔ لہٰذا اُنہوں نے بیواؤں کی طرح زندگی گزاری اور نظربندی کی حالت میں وفات پائی۔

[4] تب بادشاہ نے عماؔسا سے کہا کہ تین دِن کے اندر اندر بنی یہوداؔہ کو یہاں میرے جھنڈے تلے جمع کر اور تُو خُود بھی یہاں موجود رہنا۔ [5] لیکن جب عماؔسا بنی یہوداؔہ کو بلانے گیا تو اُس نے بادشاہ کے مقرّرہ وقت سے زیادہ وقت لگایا۔

[6] داؤؔد نے ابیشؔے سے کہا کہ اب سبؔع بِن بکرؔی ہمیں ابی سلوؔم سے بھی زیادہ نقصان پہنچائے گا۔ اِس لیے اپنے مالک کے آدمیوں کو ساتھ لے کر اُس کا تعاقب کر ورنہ وہ کسی فصیل دار شہر کو لے کر ہم سے بچ نکلے گا۔ [7] لہٰذا یُوآؔب کے آدمی اور کریتی اور فلیتی اور تمام جنگجو سورما ابیشؔے کی زیرِ قیادت نکلے اور سبؔع بِن بکرؔی کا تعاقب کرنے کے لیے یروشلیؔم سے روانہ ہو گئے۔

[8] اور جب وہ جِبعوؔن میں واقع اُس بڑی چٹان پر پہنچے تو عماؔسا اُنہیں ملنے آیا۔ یُوآؔب جنگی لباس پہنے ہُوئے تھا اور اُس کی کمر میں ایک پٹکا بندھا ہُوا تھا جس کے میان میں ایک تلوار لٹک رہی تھی۔ جوں ہی اُس نے قدم آگے رکھا تلوار اُس کی میان سے باہر گر پڑی۔

[9] یُوآؔب نے عماؔسا سے کہا: بھائی! تُم کیسے ہو؟ اور ساتھ ہی عماؔسا کو چُومنے کے لیے اپنے دائیں ہاتھ سے اُس کی داڑھی پکڑ لی۔ [10] اور عماؔسا اُس تلوار سے جو یُوآؔب کے ہاتھ میں تھی بےخبر تھا۔ لہٰذا یُوآؔب نے اُسے اُس کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ اُس کی انتڑیاں باہر نکل کر زمین پر گر پڑیں اور عماؔسا تلوار کے ایک ہی وار سے مر گیا۔ تب یُوآؔب اور اُس کے بھائی ابیشؔے سبؔع بِن بکرؔی کے تعاقب میں روانہ ہو گئے۔

[11] یُوآؔب کے آدمیوں میں سے ایک نے عماؔسا کے پاس کھڑے ہو کر کہا کہ جو کوئی یوآؔب کی حمایت کرتا ہے اور داؤد کی طرف ہے وہ یوآب کی پیروی کرے! [12] اور عماؔسا سڑک کے بیچ اپنے خُون میں لت پت لوٹ رہا تھا اور اُس آدمی نے دیکھا کہ سب لوگ رُک گئے ہیں۔ جب اُسے احساس ہُوا کہ ہر کوئی جو عماؔسا تک آتا ہے وہ رُک جاتا ہے تو وہ اُسے سڑک سے گھسیٹ کر ایک کھیت میں لے گیا اور اُس پر ایک کپڑا ڈال دیا۔ [13] عماؔسا کے سڑک سے ہٹا دیئے جانے کے بعد سب لوگ یُوآؔب کے ساتھ سبؔع بِن بکرؔی کے تعاقب میں روانہ ہو گئے۔

[14] اور سبؔع ابیؔل اور بَیت معکؔہ تک اِسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ہوتا ہُوا بیریوں کے سارے خِطّہ سے ہو کر گزرا تو وہ بھی جمع ہو کر اُس کے پیچھے ہو لیے۔ [15] اور سب لوگوں نے جو یُوآؔب کے ہمراہ تھے بَیت معکؔہ کے ابیؔل میں آ کر سبؔع کو گھیر لیا۔ اُنہوں نے شہر کے مقابل ایک دمدمہ بنا لیا جو شہر کی بیرونی فصیل تک بلند تھا۔ اور

جب وہ فصیل کو توڑ کر گرانے میں لگے ہُوئے تھے [16] تو ایک سیانی عورت نے شہر میں سے پکار کر کہا کہ سُنو! سُنو! ذرا یُوآب سے کہو کہ یہاں آئے تا کہ میں اُس سے بات کر سکوں۔ [17] جب وہ اُس کے نزدیک آیا تو اُس عورت نے پُوچھا: کیا تُو یُوآب ہے؟ اُس نے جواب دیا: ہاں۔

تب اُس نے کہا کہ کنیز کی بات سُن۔

اُس نے کہا کہ میں سُن رہا ہُوں۔

[18] تب وہ کہنے لگی کہ قدیم زمانہ میں یوں کہا کرتے تھے کہ جو پُوچھنا ہوگا ابیلؔ میں پُوچھ لیں گے اور اس طرح فیصلہ ہوتا تھا۔ [19] اور ہم اِسرائیل میں ایماندار اور صلح پسند لوگ ہیں اور تُو ایک ایسے شہر کو تباہ کر رہا ہے جو اسرائیل میں شہروں کی ماں ہے۔ تُو خداوند کی میراث کو کس لیے ہڑپ کرنا چاہتا ہے؟

[20] یُوآب نے جواب دیا: خدا نہ کرے! خدا نہ کرے کہ میں نگل جاؤں یا ہلاک کروں! [21] بات یہ نہیں ہے۔ بلکہ افرائیم کے کوہستانی علاقہ کے ایک آدمی مسمّیٰ سبع بن بِکری نے بادشاہ کے خلاف یعنی داؤد کے خلاف ہاتھ اُٹھایا ہے۔ بس اُسے میرے حوالے کر دے تو میں شہر سے چلا جاؤں گا۔

اُس عورت نے یُوآب سے کہا: دیکھ، اُس کا سر دیوار پر سے تیرے پاس پھینک دیا جائے گا۔

[22] تب اُس عورت نے جا کر سب لوگوں کو صلاح دی اور اُنہوں نے سبع بن بِکری کا سر کاٹ کر یُوآب کی طرف پھینک دیا۔ پس اُس نے نرسنگا پھونکا اور اُس کے آدمی اُس شہر سے ہٹ گئے اور ہر ایک اپنے اپنے خیمہ کو لَوٹ گیا۔ اور یُوآب یروشلیم میں بادشاہ کے پاس واپس چلا گیا۔

[23] اور یُوآب اِسرائیل کے سارے لشکر کا سالار تھا اور بِنایاہ بن یہویدع کریتیوں اور فلیتیوں پر مامور تھا۔ [24] اور ادورام خراج کا داروغہ تھا۔ اور یہوسفط بن اخیلود مورّخ تھا۔ [25] اور سوا مُنشی تھا اور صدوق اور ابیاتر کاہن تھے۔ [26] اور عیرا یائری داؤد کا کاہن تھا۔

جبعونیوں سے انتقام لیا جانا

۲۱ اور داؤد کی حکمرانی کے دوران تین سال مسلسل قحط پڑا لہٰذا داؤد نے خداوند سے دریافت کیا۔ خداوند نے فرمایا کہ یہ ساؤل اور اُس کے خُونریز گھرانے کے سبب سے ہے اور اِس لیے بھی کہ اُس نے جبعونیوں کو قتل کیا تھا۔

[2] تب بادشاہ نے جبعونیوں کو بلایا اور اُن سے بات کی۔ (وہ جبعونی بنی اِسرائیل میں سے نہیں تھے بلکہ باقی بچے ہُوئے اموریوں میں سے تھے جن کی جان بخشی کی اِسرائیلیوں نے قسم کھائی تھی لیکن ساؤل نے اِسرائیل اور یہوداہ کی خاطر اپنا جوش دکھانے کے لیے اُنہیں نیست و نابود کرنے کی کوشش کی تھی)۔ [3] داؤد نے جبعونیوں سے پُوچھا کہ میں تمہارے لیے کیا کروں؟ میں کس چیز سے کفّارہ دوں تا کہ تُم خداوند کی میراث کو دعا دو؟

[4] جبعونیوں نے اُسے جواب دیا کہ ہمیں کوئی حق نہیں کہ ساؤل یا اُس کے گھرانے سے چاندی یا سونے کا مطالبہ کریں۔ نہ ہی ہمیں یہ اختیار ہے کہ اسرائیل میں سے کسی کی جان لیں۔

تب داؤد نے اُن سے پُوچھا کہ پھر تُم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے کروں؟

[5] اُنہوں نے بادشاہ کو جواب دیا کہ وہ آدمی جس نے ہمیں تباہ کیا اور ہمارے خلاف منصوبہ بنایا کہ ہمارے بے شمار لوگوں کو مار ڈالا جائے اور ہمارے لیے اِسرائیل میں کہیں بھی کوئی جگہ باقی نہ رہے، [6] ہماری درخواست ہے کہ اُسی کی نسل میں سے سات آدمی ہمارے حوالے کیے جائیں تا کہ اُنہیں قتل کر کے اُن کی لاشیں خداوند کے لیے خداوند کے چُنے ہُوئے ساؤل کے جبعہ میں لٹکا دی جائیں۔

بادشاہ نے کہا کہ اچھا؛ میں اُنہیں تمہارے حوالہ کر دوں گا۔

[7] لیکن بادشاہ نے مفیبوست بن یُونتن بن ساؤل کو اُس عہد و پیمان کی وجہ سے جو داؤد اور یُونتن بن ساؤل کے درمیان باندھا گیا تھا، بچا رکھا [8] اور ایّاہ کی بیٹی رِصفہ کے دونوں بیٹوں، ارمونی اور مفیبوست کو جو اُس کے ہاں ساؤل سے پیدا ہُوئے تھے اور ساؤل کی لڑکی، میرب کے پانچ بیٹوں کو جو اُس کے ہاں عدری ایل بن برزلی محولاتی سے پیدا ہُوئے تھے، لے کر [9] جبعونیوں کے حوالہ کیا جنہوں نے اُنہیں قتل کر کے خداوند کے آگے ایک پہاڑی پر لٹکا دیا۔ وہ ساتوں ایک ساتھ مرے۔ اُنہیں فصل کاٹنے کے دِنوں میں عین اُس وقت جب جَو کی فصل کی کٹائی شروع ہو رہی تھی، قتل کیا گیا۔

[10] تب ایّاہ کی بیٹی رِصفہ نے ٹاٹ لے کر اُسے اپنے لیے ایک پہاڑی پر بچھا لیا اور فصل کی کٹائی کے شروع سے لے کر لاشوں پر آسمان سے بارش ہونے تک نہ تو دِن کو پرندوں کو اور نہ رات کو جنگلی جانوروں کو اُن لاشوں کو چھونے دیا۔ [11] جب داؤد کو ساؤل کی کنیز، ایّاہ کی بیٹی رِصفہ کی اِس حرکت کی خبر ملی [12] تو اُس نے جا کر ساؤل اور اُس کے بیٹے یُونتن کی ہڈّیاں یبیس جلعاد کے لوگوں سے لے لیں۔ (اُنہوں نے اُن ہڈّیوں کو چوری چوری بیت شان

کے چوراہے سے حاصل کیا تھا جہاں فِلستیوں نے جلبوعہ میں ساؤل کو مارنے کے بعد لٹکا دیا تھا)۔ [13] داؤد ساؤل اور اُس کے بیٹے یُونتن کی ہڈّیوں کو وہاں سے لے آیا اور جنہیں قتل کیا گیا تھا اُن کی ہڈّیوں کو بھی جو میدان میں بکھری پڑی تھیں اِکٹھّا کیا گیا۔

[14] اور اُنہوں نے ساؤل کی اور اُس کے بیٹے یُونتن کی ہڈّیوں کو ضِلع میں جو بِن یمین کی سرزمین میں ہے ساؤل کے باپ قیس کی قبر میں دفن کیا اور بادشاہ نے جو کچھ کرنے کا حکم دیا تھا اُنہوں نے کیا اور اِس کے خدا نے اُس دعا کو سُن لیا جو اُس ملک کے حق میں مانگی گئی تھی۔

فِلستیوں کے خلاف جنگ

[15] اور فِلستیوں اور اِسرائیلیوں کے درمیان ایک دفعہ پھر جنگ چھِڑ گئی اور داؤد اپنے آدمیوں کو لے کر فِلستیوں سے لڑنے کے لیے گیا اور لڑتے لڑتے تھک گیا۔ [16] اور اِشبی بنوب جو رِفا (دیو قامت) کی نسل سے تھا اور جس کے نیزے کے پیتل کا پھل وزن میں تین سَو مِثقال تھا اور جو نئی تلوار سے مسلّح تھا کہنے لگا کہ وہ داؤد کو قتل کرے گا۔ [17] لیکن ضرویاہ کا بیٹا ابیشے داؤد کے بچانے کے لیے بروقت پہنچ گیا۔ اُس نے اُس فِلستی کو مار گرایا اور اُسے قتل کر دیا۔ تب داؤد کے آدمیوں نے قسم کھا کر اُس سے کہا کہ تُو پھر کبھی ہمارے ساتھ لڑائی پر نہیں جائے گا تاکہ اِسرائیل کا چراغ بجھنے نہ پائے۔

[18] اِسی دوران جُوب میں فِلستیوں کے ساتھ ایک اور لڑائی ہُوئی تب سبکی حُوساتی نے سف کو قتل کیا جو رِفا کی نسل سے تھا۔

[19] جُوب میں ہی فِلستیوں کے ساتھ ایک اور لڑائی میں اِلحنان بن یعری ارجیم نے جو بیت لحم کا تھا جُولیت جاتی کو قتل کیا جس کے نیزے کی چھڑ جُلاہے کے شہتیر کی طرح تھی۔

[20] ایک اور لڑائی میں بھی جو جات میں ہُوئی ایک بڑا قد آور آدمی تھا جس کے ہر ہاتھ اور ہر پاؤں کی چھ چھ اُنگلیاں تھیں یعنی کُل چوبیس تھیں۔ وہ بھی کسی رِفا کی نسل سے تھا۔ [21] جب اُس نے اِسرائیلیوں کو بُرا بھلا کہا تو داؤد کے بھائی سمعی کے بیٹے یُونتن نے اُسے قتل کر دیا۔

[22] یہ چاروں جات میں رِفا کی نسل سے تھے اور داؤد اور اُس کے آدمیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

داؤد کا خدا کی مدح سرائی کرنا

۲۲

جب خداوند نے داؤد کو اُس کے سب دشمنوں اور ساؤل کے ہاتھ سے رہائی دی تو اُس نے خداوند کے حُضور میں اِس مضمون کا گیت گایا۔ [2] اُس نے کہا:

خداوند میری چٹان، میرا قلعہ اور میرا چھُڑانے والا ہے؛
[3] میرا خدا میری چٹان ہے، جس میں میں پناہ لیتا ہُوں،
وہ میری سِپر اور میری قوّتِ نجات ہے۔
وہ میرا گڑھ، میری پناہ گاہ اور میرا نجات دہندہ ہے،
جو مجھے ظالموں سے بچاتا ہے۔
[4] میں خداوند کو پکارتا ہُوں جو ستایش کے لائق ہے،
اور دشمنوں سے مجھے بچا لیتا ہے۔
[5] مَوت کی موجوں نے مجھے گھیر لیا؛
اور تباہی کے سیلابوں نے مجھے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔
[6] پاتال کی رسّیاں میرے چوگرد تھیں؛
اور مَوت کے پھندے میرے سامنے تھے۔
[7] میں نے اپنی مصیبت میں خداوند کو پکارا؛
میں نے اپنے خدا کے حُضور فریاد کی۔
اور اُس نے اپنی ہیکل سے میری پکار سُن لی؛
اور میری فریاد اُس کے کانوں میں پہنچی۔
[8] زمین کانپ اُٹھی اور ہل گئی،
اور آسمانوں کی بنیادیں لرز اُٹھیں؛
وہ ہلنے لگیں کیونکہ وہ ناراض تھا۔
[9] اُس کے نتھنوں سے دھواں اُٹھا؛
اور اُس کے مُنہ سے بھسم کرنے والی آگ نکلی،
جس سے کوئلے دہک اُٹھے۔
[10] وہ آسمانوں کو جھکا کر نیچے آ گیا؛
سیاہ بادل اُس کے پاؤں کے نیچے تھے۔
[11] وہ کروبیوں پر سوار ہو کر اُڑا؛
وہ ہوا کے بازوؤں پر سوار ہو کر اُڑا۔
[12] اُس نے اپنے چوگرد تاریکی کو لپیٹا۔
اور آسمان کے گھنے بادلوں کو اپنا شامیانہ بنایا۔
[13] اُس کی حُضوری کی تجلّی سے
بجلیاں کوندنے لگیں۔
[14] خداوند آسمان سے گرجا؛
اور حق تعالیٰ کی آواز گونج اُٹھی۔
[15] اُس نے تیر چلا کر دشمنوں کو پراگندہ کر دیا،
اور بجلی کے تیروں سے اُن کو شکست فاش دی۔
[16] خداوند کی ڈانٹ سے

اور اُس کے نتھنوں کے دم کے جھونکے سے
سمندر کی تہہ دکھائی دینے لگی
اور زمین کی بنیادیں نمودار ہو گئیں۔
[۱۷] اُس نے آسمان سے ہاتھ بڑھا کر مجھے تھام لیا؛
اور مجھے گہرے پانیوں سے کھینچ کر باہر نکالا۔
[۱۸] اُس نے میرے زبردست دشمن سے مجھے رہائی بخشی،
اور کینہ وروں سے بھی جو مجھ سے زیادہ طاقتور تھے۔
[۱۹] وہ میری مصیبت کے دِن مجھ پر ٹُوٹ پڑے،
لیکن خداوند میرا سہارا تھا۔
[۲۰] وہ مجھے ایک کشادہ جگہ میں نکال لایا ہے؛
اُس نے مجھے بچالیا کیونکہ وہ مجھ سے خُوش تھا۔
[۲۱] خداوند نے میری صداقت کے مطابق مجھے جزا دی ہے؛
اور میرے ہاتھوں کی پاکیزگی کے مطابق بدلہ دیا ہے۔
[۲۲] کیونکہ میں خداوند کی راہوں پر چلتا رہا؛
اور میں نے اپنے خدا سے مُنہ موڑ کر بدی نہیں کی۔
[۲۳] اُس کے سارے قوانین میرے سامنے رہے؛
اور میں نے اُس کے فرمانوں سے انحراف نہیں کیا۔
[۲۴] میں اُس کے حُضور کامل رہا
اور میں نے اپنے آپ کو خطا سے باز رکھا۔
[۲۵] اور خداوند نے مجھے میری صداقت کے مطابق،
اور میری اُس پاکیزگی کے مطابق جو اُس کی نظر میں تھی بدلہ دیا۔
[۲۶] وفادار کے ساتھ تُو وفاداری سے پیش آتا ہے،
اور راستباز کے ساتھ راستبازی سے،
[۲۷] پاکیزہ کے ساتھ پاکیزگی سے،
لیکن عیّار کے ساتھ عیّاری سے پیش آتا ہے۔
[۲۸] تُو فروتنوں کو بچاتا ہے،
لیکن مغروروں پر نظر رکھتا ہے تا کہ اُنہیں نیچا کرے۔
[۲۹] اَے خداوند، تُو میرا چراغ ہے؛
اور خداوند میرے اندھیرے کو اُجالے میں بدل دے گا۔
[۳۰] تیری کمک سے میں فوج پر دھاوا بول سکتا ہُوں؛
اور اپنے خدا کی بدولت میں دیوار پھاند سکتا ہُوں۔
[۳۱] خدا کی راہ کامل ہے؛
خداوند کا کلام بے عیب ہے۔
وہ پناہ گیروں کے لیے ڈھال ہے۔
[۳۲] کیونکہ خداوند کے سوا اور کون خدا ہے؟
اور ہمارے خدا کے علاوہ اور کون چٹان ہے؟
[۳۳] خدا مجھے قوّت سے کمربستہ کرتا ہے
اور میری راہ کو کامل بناتا ہے۔
[۳۴] وہ میرے پاؤں کو ہرن کے پاؤں کی مانند بنا دیتا ہے؛
اور وہ مجھے بلندیوں پر کھڑا ہونے کی توفیق بخشتا ہے۔
[۳۵] وہ میرے ہاتھوں کو جنگ کرنا سکھاتا ہے؛
اور میرے بازو پیتل کی کمان کو جھکا سکتے ہیں۔
[۳۶] تُو مجھے اپنی فتح کی سپر دیتا ہے؛
تُو مجھے بڑا بنانے کے لیے نیچے جھکتا ہے۔
[۳۷] تُو میرے پاؤں کی راہ کو کشادہ کرتا ہے،
تا کہ وہ پھسلنے نہ پائیں۔
[۳۸] میں نے اپنے دشمنوں کا تعاقب کر کے اُنہیں کچل ڈالا؛
اور جب تک وہ ہلاک نہ ہو گئے میں واپس نہ لَوٹا۔
[۳۹] میں نے اُنہیں کچل ڈالا اور وہ اُٹھ نہ سکے؛
وہ میرے پاؤں کے نیچے گرے پڑے ہیں۔
[۴۰] تُو نے مجھے جنگ کے لیے قوّت سے کمربستہ کیا؛
اور میرے مخالفوں کو میرے پاؤں پر جھکایا۔
[۴۱] تیری بدولت میرے دشمن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے،
اور میں نے اپنے دشمنوں کو ہلاک کر دیا۔
[۴۲] وہ مدد کے لیے پکارتے رہ گئے،
لیکن اُنہیں بچانے والا کوئی نہ تھا۔
اُنہوں نے خداوند کو بھی پکارا،
لیکن اُس نے جواب نہ دیا۔
[۴۳] میں نے اُنہیں پیس پیس کر زمین کی گرد کی مانند کر دیا؛
میں نے اُنہیں کچل کر، گلی کوچوں کی کیچڑ کی طرح روند ڈالا۔
[۴۴] تُو نے مجھے میرے اپنے لوگوں کے حملوں سے بچایا؛
تُو نے مجھے قوموں کا پیشوا بنانے کے لیے محفوظ رکھا۔
جن لوگوں کو میں جانتا تک نہ تھا میرے محکوم ہو گئے،
[۴۵] اور پردیسی بڑی انکساری کے ساتھ آتے ہیں؛
وہ میری آواز سنتے ہی میرے مطیع ہو جاتے ہیں۔
[۴۶] وہ ہمت ہار بیٹھے ہیں؛
وہ اپنے قلعوں سے تھرتھراتے ہُوئے باہر آتے ہیں۔
[۴۷] خداوند زندہ ہے! میری چٹان مبارک ہو!
اور خدا جو میری چٹان اور میرا نجات دہندہ ہے ممتاز ہو!

۴۸ وہ ایسا خدا ہے جو میرا انتقام لیتا ہے،
جو قوموں کو میرے تابع کر دیتا ہے،
۴۹ جو مجھے میرے دشمنوں کے نرغہ سے نکالتا ہے،
تُو نے مجھے میرے دشمنوں پر سرفراز کیا ہے؛
اور تُو نے مجھے تند خُو آدمیوں سے بچایا ہے۔
۵۰ اِس لیے اَے خداوند! میں قوموں کے درمیان تیری شکرگزاری کروں گا؛
اور تیرے نام کی مدح سرائی کروں گا۔
۵۱ وہ اپنے بادشاہ کو عظیم فتوحات بخشتا ہے؛
اور اپنے ممسوح داؔؤد اور اُس کی نسل پر ہمیشہ شفقت کرتا ہے۔

داؔؤد کی آخری باتیں

۲۳ داؔؤد کی آخری باتیں یہ ہیں:
یسّؔی کے بیٹے داؔؤد کے مُنہ کی باتیں،
اُس آدمی کا کلام جسے حق تعالیٰ نے سرفراز کیا،
وہ آدمی جسے یعقوؔب کے خدا نے مسح کیا،
جو اِسرائیل کا مُغنّی تھا:
۲ خداوند کی رُوح نے میری معرفت کلام کیا؛
اور اُس کا سخن میری زبان پر تھا۔
۳ اِسرائیل کے خدا نے فرمایا،
اِسرائیل کی چٹان نے مجھ سے کہا:
جب کوئی لوگوں پر صداقت سے حکومت کرتا ہے،
جب وہ خدا کے خوف کے ساتھ حکومت کرتا ہے،
۴ تو وہ صبح کی روشنی کی مانند ہوگا جب سورج نکلتا ہے
ایسی صبح جس میں بادل نہ ہوں،
بارش کے بعد کی اُس چمک کی مانند
جس سے زمین پر گھاس پیدا ہوتی ہے۔
۵ کیا میرا گھر خدا کے حُضور میں قائم نہیں؟
کیا اُس نے میرے ساتھ دائمی عہد نہیں باندھا،
جس کی سب باتیں معیّن اور پایدار ہیں؟
کیا وہ میری نجات کی تکمیل نہیں کرے گا
اور میری ہر تمنّا پُوری نہیں کرے گا؟
۶ لیکن تمام بدکار آدمی کانٹوں کی مانند ایک طرف پھینک دیئے جاتے ہیں،
جنہیں ہاتھ سے اِکٹھا نہیں کیا جاتا۔
۷ جو کوئی کانٹوں کو چھوتا ہے
وہ لوہے کے اوزار یا نیزے کی چھڑ سے کام لیتا ہے؛
اور جہاں وہ پڑے ہوتے ہیں وہیں جلا دیئے جاتے ہیں۔

داؔؤد کے سُورما

۸ داؔؤد کے سُورماؤں کے نام یہ ہیں:
یوشیؔب بشیبت تحکمونی، جو تین سپہ سالاروں کا سردار تھا۔ اُس نے اپنا نیزہ آٹھ سَو آدمیوں کے خلاف اُٹھایا اور اُنہیں ایک ہی مقابلہ میں قتل کر ڈالا۔
۹ اُس کے بعد الیعزؔر بن دودؔے اخوحی تھا۔ یہ اُن تین سُورماؤں میں سے ایک تھا جو داؔؤد کے ساتھ اُس وقت تھے جب اُنہوں نے اُن فِلستیوں کو جو لڑائی کے لیے فسدمّیؔم میں اِکٹھے ہُوئے تھے طعنہ دیا تھا اور اِسرائیل کے آدمی پیچھے ہٹ گئے تھے۔ ۱۰ لیکن وہ اپنی جگہ پر ڈٹا رہا تھا۔ اُس نے فِلستیوں کو اِتنا مارا کہ اُس کا ہاتھ تھک گیا اور تلوار سے چپک گیا۔ اُس دِن خداوند نے بڑی فتح بخشی اور وہ اِسرائیلی جو پسپا ہو گئے تھے الیعزؔر کے پاس صرف مُردوں کے کپڑے اُتارنے کے لیے جمع ہو گئے۔
۱۱ اُس کے بعد سمّؔہ بن اجی ہراری تھا۔ جب فِلستیوں نے اُس جگہ جہاں مسور سے بھرا ہُوا کھیت تھا صف بندی کی تو اِسرائیل کے فوجی اُن کے آگے سے بھاگ گئے تھے۔ ۱۲ لیکن سمّؔہ اُس کھیت کے بیچ میں اپنی جگہ ڈٹا رہا اور اُس جگہ کی حفاظت کی اور فِلستیوں کو مار گرایا۔ اِس طرح خداوند نے ایک بڑی فتح بخشی۔
۱۳ فصل کاٹنے کے موسم میں تیس سرداروں میں سے تین عدُلّاؔم کے غار پر داؔؤد کے پاس آئے جب کہ فِلستیوں کا ایک دستہ وادیِ رفائیم میں خیمہ زن تھا۔ ۱۴ اُس وقت داؔؤد قلعہ میں تھا اور فِلستیوں کی محافظ فوج بیت لحؔم میں تھی۔ ۱۵ اور داؔؤد کو شدّت سے پیاس لگی اور اُس نے کہا کہ کاش کوئی مجھے بیت لحؔم کے پھاٹک کے نزدیک والے کنوئیں سے پانی لاکر پلائے! ۱۶ لہٰذا اُن تینوں سُورماؤں نے فِلستیوں کی صفوں کو چیر کر بیت لحؔم کے نزدیک والے کنوئیں سے پانی بھرا اور اُسے داؔؤد کے پاس لے آئے۔ لیکن اُس نے پینے سے انکار کیا اور اُسے خداوند کے حُضور اُنڈیل کر ۱۷ کہنے لگا کہ اَے خداوند! میں اِسے پیوں؟ مجھ سے یہ ہرگز نہ ہوگا! کیا یہ اُن آدمیوں کا خُون نہیں جو اپنی جان جوکھم میں ڈال کر گئے؟ لہٰذا داؔؤد نے اُسے پینا نہ چاہا۔
اُن تینوں سورماؤں نے ایسے کئی کام انجام دیئے تھے۔
۱۸ اور ضرویاؔہ کے بیٹے یُوآؔب کا بھائی ابیشے اُن تینوں میں افضل تھا۔ اُس نے اپنا نیزہ تین سَو آدمیوں کے خلاف اُٹھایا اور

اُنہیں قتل کر دیا۔ لہٰذا وہ بھی اُن تینوں کی طرح مشہور ہو گیا۔ [۱۹] وہ اُن تینوں میں معزز ہونے کے باعث اُن کا سردار بن گیا لیکن وہ اُن پہلے سُورماؤں میں شمار نہیں کیا جاتا تھا۔

[۲۰] بِنایاہ بِن یہویدؔع قبضیلؔ کے ایک سُورما کا بیٹا تھا جس نے کئی کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے۔ اُس نے موآب کے دو بہترین آدمیوں کو مار گرایا۔ ایک دِن جب برف پڑ رہی تھی اُس نے ایک گڑھے میں اُتر کر ایک شیر ببر کو بھی مارا۔ [۲۱] اور اُس نے ایک قد آور مصری کو مار گرایا اگرچہ اُس مصری کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ بِنایاہ ایک لاٹھی لے کر اُس پر لپکا۔ اُس نے اُس مصری کے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اُسی کے نیزہ سے اُسے مار ڈالا۔

[۲۲] بِنایاہ بِن یہویدؔع نے ایسے کئی کام کیے۔ وہ بھی اُن تین سُورماؤں کی طرح مشہور تھا۔ [۲۳] وہ تیس سُورماؤں میں سب سے زیادہ محترم گنا جاتا تھا لیکن وہ پہلے تین سُورماؤں کے برابر نہیں ہونے پایا۔ اور داؔؤد نے اُسے اپنے محافظ دستہ کا سردار بنا دیا۔

[۲۴] تیس سُورما اِن میں سے تھے:
یُوآؔب کا بھائی عساہیؔل،
الحنانؔ بَیت لحمؔ کے دودو کا بیٹا،
[۲۵] سمّہ حرودی، الِقہ حرودی،
[۲۶] خلِصؔ فلطی،
تقوعہ سے عیرا بِن عقیسؔ،
[۲۷] عنتوت سے ابی عزر، مبونیؔ حُوساتی،
[۲۸] ضلمونؔ اخوحی، مہریؔ نطوفاتی،
[۲۹] حلبؔ بِن بعنہ نطوفاتی، بِن یمینؔ کے جبعہ سے اِتّیؔ بِن ریبیؔ،
[۳۰] بِنایاہ فرعاتونی، جعسؔ کی گھاٹیوں کا ہِدّیؔ،
[۳۱] ابی علبونؔ عرباتی، عزماوت برحومی،
[۳۲] الیحبہؔ سعلبونی، بنی یسین یُونتنؔ، [۳۳] بِن سمّہ ہراری،
اخی آم بِن سرار ہراری،
[۳۴] الیفلطؔ بِن احسبی معکاتی،
الی عام بِن اخیتُفلؔ جلونی،
[۳۵] حصروؔ کرملی، فعرئیؔ اربی،
[۳۶] ضوباہ سے اِجالؔ بِن ناتنؔ، باجریؔ کا بیٹا،
[۳۷] صِلقؔ عمونی، نحریؔ بیروتی یُوآؔب بِن ضرویاہ کا سلح بردار،
[۳۸] عیراؔ اِتری، جریبؔ اِتری،
[۳۹] اور اوریاہؔ حِتّی۔
یہ سب سینتیس تھے۔

مردُم شماری

[۲۴] خداوند کا غُصّہ اِسرائیل کے خلاف ایک دفعہ پھر بھڑکا اور اُس نے داؔؤد کو یہ کہہ کر اُبھارا کہ جا کر اِسرائیل اور یہوداہ کی مردُم شماری کر۔

[۲] پس بادشاہ نے یُوآؔب اور اُس کے ساتھ لشکر کے سالاروں سے کہا کہ دانؔ سے لے کر بیر سبعؔ تک اِسرائیل کے تمام قبیلوں میں جاؤ اور اُن لوگوں کا شمار کرو جو جنگ کرنے کے قابل ہوں تاکہ مجھے معلوم ہو کہ ایسے کتنے آدمی ہیں۔

[۳] لیکن یُوآؔب نے بادشاہ کو جواب دیا کہ خداوند تیرا خدا اُن لوگوں کو سوگنا بڑھائے اور میرے مالک بادشاہ کی آنکھیں اُنہیں دیکھیں۔ لیکن میرے مالک بادشاہ نے ایسا اِرادہ کس غرض سے کیا ہے؟

[۴] مگر یُوآؔب اور لشکر کے سالاروں کو بادشاہ کا حکم ماننا پڑا۔ لہٰذا وہ بادشاہ کے حُضور سے نکلے تاکہ اِسرائیل کے ایسے لوگوں کا شمار کریں جو جنگ کے قابل ہوں۔

[۵] اور وہ دریائے یردنؔ کو پار کرنے کے بعد عروعیر کے قریب تنگ گھاٹی میں اُس شہر کے جنوب میں خیمہ زن ہُوئے۔ پھر جدؔ سے گزر کر آگے یعزیر چلے گئے۔

[۶] اور پھر وہ جلعادؔ اور تحتیمؔ حدسی کے علاقہ سے گزر کر آگے دانؔ یعن آئے اور چکر کاٹ کر صیداؔ کی جانب روانہ ہو گئے۔ [۷] پھر وہ صُورؔ کے قلعہ کی طرف اور حِوّیوں اور کنعانیوں کے تمام شہروں سے ہوتے ہُوئے آخر میں یہوداہ کے جنوب میں آگے بیر سبعؔ جا پہنچے۔

[۸] سارے ملک میں گشت کرنے کے بعد وہ نَو مہینے اور بیس دِن میں یروشلیمؔ واپس آئے۔

[۹] اور یُوآؔب نے اُن لوگوں کی تعداد جو جنگ کرنے کے قابل تھے بادشاہ کو بتائی۔ اِسرائیل میں آٹھ لاکھ تندرست و توانا آدمی تھے جو شمشیر زنی کر سکتے تھے اور یہوداہؔ میں ایسے آدمیوں کی تعداد پانچ لاکھ تھی۔

[۱۰] اور جنگی مردوں کی گنتی کرنے کے بعد داؔؤد کی ضمیر نے اُسے پشیمان کیا اور اُس نے خداوند سے کہا کہ میں نے ایسا کر کے بڑا بھاری گناہ کیا ہے، اب اَے خداوند میں تیری مِنّت کرتا ہُوں کہ تُو اپنے بندہ کا گناہ دُور کر دے کیونکہ میں نے بڑی حماقت کی ہے۔

[۱۱] اگلی صبح داؔؤد کے اُٹھنے سے پیشتر خداوند کا کلام جادؔ پر جو داؔؤد کا غیب بین تھا نازل ہُوا کہ [۱۲] جا اور داؔؤد کو بتا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں تیرے سامنے تین بلائیں لاتا ہُوں۔ اُن میں سے ایک چُن لے جسے میں تجھ پر نازل کروں۔

[۱۳] لہٰذا جادؔ نے داؔؤد کے پاس جا کر اُسے بتایا اور پُوچھا کہ کیا تیرے

ملک میں تین سال کا قحط ہو؟ یا جب تیرے دُشمن تیرا تعاقب کریں تو تُو تین مہینے تک اُن سے بھاگتا پھرے؟ یا تیرے ملک میں تین دِن تک وبا پھیلے؟ سو اب تُو خُوب سوچ لے اور فیصلہ کر کے مجھے بتا کہ میں اپنے بھیجنے والے کو کیا جواب دُوں؟

[۱۴] داؤد نے جاد سے کہا کہ میں بڑی کشمکش میں ہُوں۔ بہتر ہے کہ ہم خداوند کے ہاتھوں میں پڑیں کیونکہ اُس کی رحمتیں عظیم ہیں۔ لیکن مجھے اِنسان کے ہاتھوں میں پڑنا منظور نہیں۔

[۱۵] سو خداوند نے اِسرائیل پر اُس صبح سے لے کر مقرّرہ مدّت کے خاتمہ تک وبا بھیجی اور دان سے بیرسبع تک ستّر ہزار لوگ موت کے شکار ہو گئے۔ [۱۶] اور جب فرشتہ نے یروشلیم کو تباہ کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اِس تباہی سے خداوند ملول ہُوا اور اُس نے اُس فرشتہ سے جو لوگوں کو ہلاک کر رہا تھا کہا کہ بس کر! اپنا ہاتھ روک لے۔ اُس وقت خداوند کا فرشتہ ارَوناہ یبُوسی کے کھلیان میں تھا۔

[۱۷] جب داؤد نے اُس فرشتہ کو جو لوگوں کو مار رہا تھا دیکھا تو اُس نے خداوند سے کہا کہ گناہ تو میں نے کیا ہے اور خطا مجھ سے ہُوئی ہے اور یہ تو محض بھیڑیں ہیں۔ اُنہوں نے کیا کیا ہے؟ لہٰذا تیرا ہاتھ مجھ پر اور میرے گھرانے پر پڑے۔

داؤد کا ایک مذبح تعمیر کرنا

[۱۸] اُسی دِن جاد نے داؤد کے پاس جا کر اُس سے کہا کہ جا اور ارَوناہ یبُوسی کے کھلیان میں خداوند کے لیے ایک مذبح تعمیر کر۔ [۱۹] لہٰذا داؤد جیسا کہ خداوند نے اُسے جاد کی معرفت حکم دیا تھا گیا۔ [۲۰] جب ارَوناہ نے نگاہ اُٹھائی تو دیکھا کہ بادشاہ اور اُس کے آدمی اُس کی طرف چلے آ رہے ہیں۔ وہ فوراً باہر نکلا اور زمین پر مُنہ رکھ کر بادشاہ کو سجدہ کیا۔

[۲۱] ارَوناہ نے کہا کہ میرا مالک بادشاہ اپنے بندہ کے پاس کس لیے آیا ہے؟

داؤد نے جواب دیا کہ تیرا کھلیان خریدنے کے لیے تاکہ میں خداوند کے لیے ایک مذبح بنا سکوں۔ تب لوگوں پر آئی ہُوئی وبا رُک جائے گی۔

[۲۲] ارَوناہ نے داؤد سے کہا کہ میرا مالک بادشاہ جو کچھ اُسے پسند ہے لے لے اور نذر چڑھائے۔ یہاں سوختنی قربانی کے لیے بَیل ہیں اور ایندھن کے لیے گاہنے والا گٹھا اور بَیلوں کے جُوئے بھی ہیں۔ [۲۳] اَے بادشاہ! ارَوناہ یہ سب بادشاہ کو دیتا ہے۔ ارَوناہ نے یہ بھی کہا کہ میری دعا ہے کہ خداوند تیرا خدا تجھے قبول فرمائے۔

[۲۴] لیکن بادشاہ نے ارَوناہ کو جواب دیا کہ نہیں۔ میں تجھے قیمت ادا کرنے پر اِس لیے مُصِر ہُوں کہ میں خداوند اپنے خدا کے حُضور میں ایسی سوختنی قربانیاں نہیں پیش کروں گا جن پر میرا کچھ خرچ نہ ہُوا ہو۔

لہٰذا داؤد نے وہ کھلیان اور وہ بَیل پچاس مِثقال چاندی ادا کر کے خرید لیے۔ [۲۵] اور اُس نے خداوند کے لیے وہاں ایک مذبح تعمیر کیا اور سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔ تب خداوند نے اُس ملک کے بارے میں کی گئی دعا کا جواب دیا اور اِسرائیل سے وہ وبا جاتی رہی۔

۱۔سلاطِین

پیش لفظ

۱ اور ۲ سلاطِین بھی دراصل ایک ہی کتاب کے دو حصّے ہیں۔ اِس کتاب کے نام ہی سے اس کے مندرجات کے بارے میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اِس کتاب میں یہودیوں کی دو سلطنتوں اِسرائیل اور یہوداہ کے بادشاہوں کے حالات اور اُن کے ادوارِ حکومت کے واقعات درج ہیں، بعض بادشاہ نیک اور خدا ترس تھے اور بعض اُن کے بالکل برعکس۔

اِس کتاب کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ ایک عظیم قوم یعنی بنی اِسرائیل کس طرح خدا سے دُور ہو جانے کے بعد زوال کا شکار ہُوئی اور مُتّحِد رہنے کی بجائے دو حصّوں میں بٹ گئی۔ یہ ایک قوم کے مذہبی اور روحانی عروج اور زوال کی بڑی دلگداز داستان ہے۔

اِس کے مصنّف کے بارے میں قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ اِسے مختلف عہد کے یہودی نبیوں نے تصنیف کیا ہے، یہ مُصنّفین بنی اِسرائیل کی مذہبی تواریخ کے واقعات کو محفوظ رکھنا چاہتے تھے، اِس لیے اُنہوں نے اِس کتاب کے لیے مختلف مأخذ کی مدد سے مواد جمع کیا اور اُسے قلمبند فرمایا۔ اِس کتاب میں اعمالِ سلیمان (۱۱:۴۱) نام کی ایک کتاب کا ذکر ہے۔ شاہانِ یہوداہ کی تواریخ اور شاہانِ اسرائیل کے نام بھی آئے ہیں۔ ساتھ ہی ۲-سلاطین ۱۸ تا ۲۰ ابواب میں یسعیاہ نبی کے صحیفہ کے چار ابواب میں سے بعض حصّص درج کیے گئے ہیں۔ یہودیوں کی کتاب طالمود اِس کتاب کے آخری باب کے سوا باقی مواد کو یرمیاہ نبی سے منسُوب کرتی ہے۔

اِس کتاب کا سالِ تصنیف تقریباً چھٹی صدی ق م میں سے کوئی سال ہے حالانکہ جو واقعات اِس میں درج کیے گئے ہیں اُن کا مواد پہلے ہی سے جمع کیا جا چُکا تھا۔

اِس کتاب میں بنی اِسرائیل کے دو عظیم نبیوں حضرت ایلیاہ اور حضرت الیشع کا ذکر تفصیل سے موجود ہے۔ حضرت الیشع حضرت ایلیاہ کے جانشین تھے۔ اُن دونوں نبیوں سے کئی معجزات اور محیرالعقول واقعات منسوب ہیں جن کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں۔

یہودی سلاطین کا عہدِ حکومت ایک بڑے عبرتناک واقعہ پر ختم ہوتا ہے۔ خدا نے جس قوم کو اقوامِ عالم میں سے چُن کر اپنا عہد اُن کے ساتھ باندھا تھا جب وہ مشرکانہ اور غیر شرعی رسم ورواج کو اپنا کر خداوند خدا سے رشتہ توڑ بیٹھے تو دیگر اقوام کی غلامی میں چلے گئے اور یوں تمام اقوامِ عالم کے لیے باعثِ عبرت ٹھہرے۔

اِس کتاب یعنی ۱-سلاطین کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ حضرتِ سلیمان کے تحت یہودیوں کی مُتّحدہ سلطنت (۱:۱-۱۱:۴۳)

۲۔ مختلف سلاطین کے تحت یہودیوں کی تقسیم شدہ سلطنت (۱۲:۱-۲۲:۵۳)

اَدُونیاہ کا بادشاہ بننا

۱ جب داؤد بادشاہ بُوڑھا اور کُہن سال ہو گیا تو وہ اُسے کپڑے اوڑھاتے مگر پھر بھی وہ گرم نہ ہوتا تھا۔ [۲] لہٰذا اُس کے خادموں نے اُس سے کہا کہ ہمارے مالک بادشاہ کے لیے ایک جوان کنواری تلاش کی جائے جو بادشاہ کی خدمت میں حاضر رہے اور اُس کی دیکھ بھال کرے اور جو اُس کے پہلو میں لیٹ کر ہمارے مالک بادشاہ کو گرمی پہنچایا کرے۔

[۳] تب وہ اِسرائیل کی ساری مملکت میں کوئی خُوبصورت لڑکی تلاش کرنے میں لگ گئے۔ اُنہیں ایک لڑکی ابی شاگ شُونیمی مل گئی اور وہ اُسے بادشاہ کے پاس لے آئے۔ [۴] وہ لڑکی بڑی خُوبصورت تھی۔ وہ بادشاہ کی خبرگیری اور خدمت کرنے لگی۔ لیکن بادشاہ کا اُس کے ساتھ کوئی جنسی تعلق نہ تھا۔

[۵] اور ایسا ہُوا کہ اَدُونیاہ جس کی ماں حجّیت تھی کھڑا ہُوا اور اُس نے اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ اُس نے اپنے لیے رتھ اور گھوڑے اور پچاس آدمی جو اُس کے آگے آگے دوڑیں تیّار کیے۔ [۶] (لیکن اُس کے باپ نے اُسے نہ روکا اور کبھی اتنا بھی نہ پُوچھا کہ تُو ایسی حرکتیں کیوں کرتا ہے؟ وہ بہت خُوبصورت بھی تھا اور ابی سلوم کے بعد پیدا ہُوا تھا)۔

[۷] اور اَدُونیاہ نے یُوآب بن ضرویاہ اور ابی یاتر کاہن کے ساتھ صلاح مشورہ کیا اور وہ اُس کی حمایت پر آمادہ ہو گئے۔ [۸] لیکن صدُوق کاہن، بنایاہ بن یہویدع، ناتن نبی، سِمعی اور ریعی اور داؤد کے محافظ دستہ کے لوگ اَدُونیاہ کے ساتھ نہ ملے۔

[۹] پھر اَدُونیاہ نے عین راجل کے قریب زحلت کے پتھر پر بھیڑیں، مویشی اور موٹے تازہ بچھڑے قربان کیے اور اپنے سب بھائیوں یعنی بادشاہ کے بیٹوں کو اور یہوداہ کے سارے لوگوں کو جو شاہی ملازم تھے دعوت دی۔ [۱۰] لیکن اُس نے ناتن نبی یا بنایاہ یا خصوصی حفاظتی عملہ یا اپنے بھائی سلیمان کو دعوت نہ دی۔

[۱۱] تب ناتن نے سلیمان کی ماں بت سبع سے پُوچھا کہ کیا تُو نے نہیں سُنا کہ ہمارے آقا داؤد کے حکم کے بغیر ہی حجّیت کا بیٹا اَدُونیاہ بادشاہ بن بیٹھا ہے؟ [۱۲] کیا مجھے اجازت ہے کہ میں تجھے صلاح دُوں کہ تُو اپنی اور اپنے بیٹے سلیمان کی جان کس طرح بچا سکتی ہے۔ [۱۳] تُو داؤد بادشاہ کے پاس جا کر اُس سے کہہ کہ اَے میرے مالک بادشاہ! کیا تُو نے اپنی کنیز سے قسم کھا کر نہیں کہا تھا کہ یقیناً تیرا بیٹا سلیمان ہی میرے بعد بادشاہ ہوگا اور وہی میرے تخت پر بیٹھے گا؟ پھر اَدُونیاہ کیوں بادشاہ بن گیا؟ [۱۴] اور جب تُو وہاں بادشاہ سے گفتگو کر رہی ہوگی کہ میں وہاں آ جاؤں گا اور تیری باتوں کی تصدیق کروں گا۔

[۱۵] لہٰذا بت سبع بوڑھے بادشاہ سے ملنے اُس کے کمرے میں گئی

جہاں ابی شاگ شُونیمی اُس کی خدمت کرتی تھی۔ [۱۶] بت سبع نے جھُک کر بادشاہ کو سجدہ کیا۔ بادشاہ نے پُوچھا کہ تُو کیا چاہتی ہے؟

[۱۷] اُس نے کہا: میرے مالک! تُو نے خُود خداوند اپنے خدا کی قسم کھا کر اپنی کنیز سے کہا تھا کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے بعد بادشاہ ہوگا اور وہ میرے تخت پر بیٹھے گا۔ [۱۸] لیکن اب ادُونیاہ بادشاہ بن بیٹھا ہے اور میرے مالک بادشاہ تجھے اِس کی خبر تک نہیں۔ [۱۹] اور اُس نے بڑی تعداد میں مویشی، موٹے تازہ بچھڑے اور بھیڑیں ذبح کی ہیں اور بادشاہ کے سب بیٹوں، ابیاتر کاہن اور سالارِ لشکر یُوآب کی دعوت کی ہے۔ لیکن تیرے خادم سلیمان کو اُس نے دعوت میں نہیں بلایا۔ [۲۰] اَے میرے مالک بادشاہ! سارے اِسرائیل کی آنکھیں یہ جاننے کے لیے تجھ پر لگی ہیں کہ میرے مالک بادشاہ کے بعد اُس کے تخت پر کون بیٹھے گا۔ [۲۱] ورنہ جوں ہی میرے مالک بادشاہ کو ابدی آرام پانے کے لیے اُس کے باپ دادا کے ساتھ لٹا دیا جائے گا میرے اور میرے بیٹے سلیمان کے ساتھ مجرموں جیسا برتاؤ ہوگا۔

[۲۲] وہ بادشاہ سے باتیں کر ہی رہی تھی کہ ناتن نبی آ گیا۔ [۲۳] بادشاہ کو خبر دی گئی کہ ناتن نبی حاضر ہے۔ جب وہ بادشاہ کے حُضور میں آیا تو مُنہ کے بل زمین پر جھُکا۔

[۲۴] ناتن نے کہا کہ اَے میرے مالک بادشاہ! کیا تُو نے اعلان کیا ہے کہ ادُونیاہ تیرے بعد بادشاہ ہوگا اور وہ تیرے تخت پر بیٹھے گا؟ [۲۵] کیونکہ اُس نے آج جا کر بڑی تعداد میں مویشی، موٹے تازہ بچھڑے اور بھیڑیں ذبح کی ہیں اور اُس نے بادشاہ کے سب بیٹوں، لشکر کے سالاروں اور ابیاتر کاہن کی دعوت کی ہے اور ٹھیک اِس وقت وہ اُس کے ساتھ کھا پی رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ادُونیاہ بادشاہ زندہ باد! [۲۶] لیکن اِس خادم، صدُوق کاہن، بِنایاہ بن یہُویدع اور تیرے خادم سلیمان کو اُس نے نہیں بلایا۔ [۲۷] اپنے خادموں کو یہ بتائے بغیر کہ کون میرے مالک بادشاہ کے بعد تخت پر بیٹھے گا تُو نے یہ سب کچھ کیوں ہونے دیا؟

داؤد کا سلیمان کو بادشاہ بنانا

[۲۸] تب داؤد بادشاہ نے کہا کہ بت سبع کو اندر بلاؤ۔ پس وہ بادشاہ کے حُضور آئی اور اُس کے سامنے کھڑی ہوگئی۔

[۲۹] تب بادشاہ نے کہا: مجھے زندہ خداوند کی قسم جس نے مجھے ہر مصیبت سے محفوظ رکھا ہے [۳۰] کہ آج میں یقیناً وہی کروں گا جس کی میں نے تجھ سے خداوند اِسرائیل کے خدا کے نام سے قسم کھائی ہے یعنی تیرا بیٹا سلیمان ہی میرے بعد بادشاہ ہوگا اور وہی میری جگہ میرے تخت پر بیٹھے گا۔

[۳۱] تب بت سبع زمین پر مُنہ کے بل جھُکی اور بادشاہ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر کہا کہ میرا مالک داؤد بادشاہ ہمیشہ زندہ رہے!

[۳۲] داؤد بادشاہ نے فرمایا کہ صدُوق کاہن، ناتن نبی اور بِنایاہ بن یہُویدع کو میرے پاس بلاؤ۔ جب وہ بادشاہ کے حُضور آئے [۳۳] تو بادشاہ نے فرمایا کہ تُم اپنے مالک کے ملازموں کو اپنے ساتھ لو اور میرے بیٹے سلیمان کو میرے ہی خچر پر سوار کراؤ اور اُسے جیحُون لے جاؤ [۳۴] تاکہ وہاں صدُوق کاہن اور ناتن نبی اُسے مسح کریں کہ وہ اِسرائیل کا بادشاہ ہو۔ اور تُم نرسنگا پھونکنا اور نعرہ لگانا کہ سلیمان بادشاہ زندہ باد! بادشاہ سلامت رہے! [۳۵] پھر تُم اُس کے ساتھ آ جانا اور وہ آ کر میرے تخت پر بیٹھے گا اور میری جگہ حکمرانی کرے گا کیونکہ میں نے اُسے اِسرائیل اور یہوداہ پر حکمران مقرّر کیا ہے۔

[۳۶] تب بِنایاہ بن یہُویدع نے بادشاہ کے جواب میں کہا: آمین، خداوند میرے مالک بادشاہ کا خدا بھی ایسا ہی کرے۔ [۳۷] خداوند جیسے میرے مالک بادشاہ کے ساتھ تھا ویسے ہی وہ سلیمان کے ساتھ ہو اور اُس کے تخت کو میرے مالک داؤد بادشاہ کے تخت سے بھی زیادہ بڑا بنائے!

[۳۸] لہٰذا صدُوق کاہن، ناتن نبی، بِنایاہ بن یہُویدع اور کریتی اور فِلیتی گئے اور سلیمان کو داؤد کے خچر پر سوار کرایا اور اُسے حفاظت سے جیحُون لائے۔ [۳۹] اور صدُوق کاہن نے مُقدّس خیمہ سے تیل کا سینگ لیا اور سلیمان کو مسح کیا۔ تب اُنہوں نے نرسنگا پھونکا اور تمام لوگوں نے نعرہ لگایا کہ سلیمان بادشاہ کی عمر دراز ہو! [۴۰] اور تمام لوگ بانسریاں بجاتے ہُوئے اور بڑی خُوشی مناتے ہُوئے اُس کے پیچھے پیچھے گئے اور اُن کے شور و غل کی آواز سے زمین گونج اُٹھی۔ [۴۱] ادُونیاہ اور تمام مہمانوں نے جو اُس کے ساتھ تھے ضیافت کے ختم ہوتے ہی نرسنگوں کی آواز سُنی۔ یُوآب نے پُوچھا کہ شہر میں اِس سارے شور و غل کا کیا مطلب ہے؟

[۴۲] اور یُوآب یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ابیاتر کاہن کا بیٹا یونتن آ گیا۔ ادُونیاہ نے اُس سے کہا: اندر آ جا۔ تیرے جیسا لائق آدمی ضرور کوئی اچھی خبر لایا ہوگا۔

[۴۳] یونتن نے جواب دیا کہ نہیں، ایسی بات نہیں۔ ہمارے مالک داؤد بادشاہ نے سلیمان کو بادشاہ بنا دیا ہے۔ [۴۴] اور بادشاہ نے صدُوق کاہن، ناتن نبی، بِنایاہ بن یہُویدع، کریتیوں اور فِلیتیوں کو اُس کے ساتھ بھیجا ہے اور اُنہوں نے اُسے بادشاہ کے خچر پر سوار کرایا ہے۔ [۴۵] اور صدُوق کاہن اور ناتن نبی نے اُسے

جیحوؔن میں بطور بادشاہ مسح کیا ہے اور وہ وہاں سے ناچتے اور گاتے ہُوئے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ سارا شہر گونج اُٹھا ہے۔ یہ وہی شور ہے جو تُم سُن رہے ہو۔ [۴۶] علاوہ ازیں سلیماؔن شاہی تخت پر بیٹھ گیا ہے۔ [۴۷] نیز شاہی ملازمین ہمارے مالک داؤؔد بادشاہ کو یہ کہتے ہُوئے مبارکباد دینے آئے ہیں کہ تیرا خدا سلیماؔن کو تجھ سے زیادہ شہرت عطا فرمائے اور اُس کے تخت کو تیرے تخت سے زیادہ بڑا کرے! اور بادشاہ اپنے بستر پر سجدہ میں جھک گیا [۴۸] اور کہنے لگا کہ خداوندؔ اِسرائیؔل کے خدا کی ستایش ہو جس نے آج میری آنکھوں کو اپنے تخت پر ایک جانشین دیکھنا نصیب کیا ہے۔

[۴۹] اِس پر ادُونیّاہ کے مہمان دہشت زدہ ہو کر اُٹھ کھڑے ہُوئے اور مُنتشر ہو گئے۔ [۵۰] لیکن ادُونیّاہؔ سلیماؔن کے خوف کے باعث بھاگا اور مذبح کے سینگ سے لپٹ گیا۔ [۵۱] تب سلیماؔن کو بتایا گیا کہ ادُونیّاہؔ سلیماؔن بادشاہ سے خوف زدہ ہو کر مذبح کے سینگوں سے لپٹا ہُوا ہے اور کہتا ہے کہ سلیماؔن بادشاہ آج مجھ سے قسم کھائے کہ وہ اپنے خادم کو تلوار سے قتل نہیں کرے گا۔

[۵۲] سلیماؔن نے جواب دیا کہ اگر وہ اپنے آپ کو لائق ثابت کرے گا تو اُس کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ لیکن اگر اُس میں شرارت پائی گئی تو وہ مارا جائے گا۔ [۵۳] تب سلیماؔن نے آدمی بھیجے اور وہ اُسے مذبح سے نیچے لائے۔ اور ادُونیّاہ آیا اور سلیماؔن بادشاہ کے سامنے جھکا اور سلیمان نے اُسے کہا کہ اپنے گھر جا۔

داؤد کا سلیمان کو ذمّہ داری سونپنا

۲ جب داؤؔد کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اُس نے اپنے بیٹے سلیماؔن کو وصیّت کی [۲] اور کہا کہ جہاں سارے اہلِ زمین کو جانا ہے میں بھی وہیں جانے والا ہُوں۔ لہٰذا مضبوط بن اور مردانگی دکھا۔ [۳] اور جس بات کا خداوند تیرا خدا حکم دیتا ہے اُس پر عمل کر یعنی اُس کی راہوں پر چل اور اُس کے فرامین، احکام، قوانین اور اُس کی مرضی کو بجالا جیسے کہ مُوسیٰؔ کی شریعت میں لکھا ہے تا کہ جو کام تُو کرے اُس میں اور جہاں کہیں تُو جائے وہاں تجھے پُوری کامیابی حاصل ہو۔ [۴] اور خداوند مجھ سے کیے ہُوئے اپنے وعدہ پر قائم رہے کہ اگر تیری اولاد اُس راستہ کی نگہبانی کرے جس پر اُسے چلنا ہے اور اگر وہ دل و جان سے میرے حُضور وفاداری سے چلے تو اِسرائیل کے تخت کے لیے تیرے ہاں آدمی کی کمی نہ ہوگی۔

[۵] اور تُو خُود جانتا ہے کہ ضرویاؔہ کے بیٹے یُوآبؔ نے میرے ساتھ کیا کِیا یعنی اِسرائیلی لشکر کے دو سالاروں نیر کے بیٹے ابنیر اور یتر کے بیٹے عماساؔ کے ساتھ کیا کِیا۔ اُس نے اُنہیں قتل کیا اور صلح کے وقت ایسے خُون بہایا گویا جنگ جاری ہے اور اُس خُون سے اپنے کمر بند اور جوتوں کو آلودہ کیا۔ [۶] لہٰذا تُو اُس کے ساتھ دانشمندی سے پیش آنا اور خیال رکھنا کہ اُس کا سفید سر قبر میں سلامت نہ جانے پائے۔

[۷] لیکن برزِلّیؔ جلعادی کے بیٹوں پر مہربانی کرنا اور اُنہیں اپنے دسترخوان پر کھانے والوں میں شامل کرنا۔ اور جب میں تیرے بھائی ابی سلوؔم کے سامنے سے بھاگا تو اُنہوں نے میرا ساتھ دیا تھا۔

[۸] اور یاد رکھ کہ بحوریؔم کا بن یمنی سِمعیؔ بن جیرؔا تیرے ساتھ ہے جس نے میرے محنایؔم جانے کے دِن مجھ پر سخت لعنت بھیجی اور جب وہ یردنؔ کے کنارے مجھ سے ملنے آیا تو میں نے خداوند کی قسم کھا کر وعدہ کیا کہ میں تجھے تلوار سے قتل نہیں کروں گا۔ [۹] لیکن اب تُو اُسے بےقصور خیال نہ کرنا۔ تُو عقلمند ہے چنانچہ سمجھ جائے گا کہ اُس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔ پس تُو اُس کا سفید سر لہولہان کر کے قبر میں اُتارنا۔

[۱۰] پھر داؤؔد اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور شہرِ داؤؔد میں دفن ہُوا۔ [۱۱] اُس نے اِسرائیل پر چالیس سال حکمرانی کی تھی۔ یعنی سات سال حبرونؔ میں اور تینتیس سال یروشلیمؔ میں۔ [۱۲] تب سلیمان اپنے باپ داؤد کے تخت پر بیٹھا اور اُس کی حکومت مضبوطی کے ساتھ قائم ہوگئی۔

سلیمان کے تخت کا مستحکم ہونا

[۱۳] اور یوں ہُوا کہ حجّیت کا بیٹا ادُونیّاہؔ سلیماؔن کی ماں بت سبعؔ کے حُضور پہنچا۔ بت سبعؔ نے اُس سے پُوچھا کہ کیا تُو صلح کے ساتھ آیا ہے؟

اُس نے جواب دیا کہ ہاں، صلح کے ساتھ آیا ہُوں۔ [۱۴] اُس نے مزید کہا کہ مجھے تجھ سے کچھ کہنا ہے۔

اُس نے جواب دیا: بول! کیا کہنا چاہتا ہے؟

[۱۵] اُس نے کہا کہ تجھے تو معلوم ہی ہے کہ بادشاہی میری تھی اور تمام اِسرائیلی مجھے اپنا بادشاہ تسلیم کرتے تھے۔ مگر حالات بدل گئے اور بادشاہی میرے بھائی کے ہاتھ میں چلی گئی کیونکہ خداوند کی یہی مرضی تھی۔ [۱۶] اب میں تجھ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہُوں۔ اُسے ردّ نہ کرنا۔

اُسنے کہا: تیری درخواست کیا ہے؟

[۱۷] لہٰذا اُس نے بیان جاری رکھتے ہُوئے کہا کہ مہربانی کر کے

سلیمان بادشاہ سے کہہ کہ ابی شاگ شُونیمی کو مجھ سے بیاہ دے۔ وہ تیری بات ہرگز نہ ٹالے گا۔

۱۸ بت سبع نے جواب دیا: بہت اچھا۔ میں تیرے لیے بادشاہ سے بات کروں گی۔

۱۹ جب بت سبع ادونیاہ کے لیے سلیمان بادشاہ سے بات کرنے گئی تو بادشاہ نے کھڑے ہو کر اُس کا اِستقبال کیا، اُس کے سامنے جھکا اور پھر اپنے تخت پر بیٹھ گیا۔ اُس نے مادرِ شاہ کے لیے ایک تخت منگوایا اور وہ اُس کے دائیں ہاتھ پر بیٹھ گئی۔

۲۰ اُس نے کہا کہ میں تیرے پاس ایک چھوٹی سی درخواست لے کر آئی ہوں۔ اِنکار نہ کرنا۔

بادشاہ نے کہا: اَے میری ماں! اِرشاد فرما، میں ہرگز اِنکار نہ کروں گا۔

۲۱ اُس نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ ابی شاگ شُونیمی کا بیاہ تیرے بھائی ادونیاہ سے ہو جائے۔

۲۲ سلیمان بادشاہ نے اپنی ماں کو جواب دیا کہ تُو ادونیاہ سے ابی شاگ شُونیمی کے بیاہ کی درخواست کیوں کر رہی ہے۔ تُو چاہے تو ادونیاہ کے لیے بادشاہی کی بھی درخواست کر سکتی ہے کیونکہ بہرحال وہ میرا بڑا بھائی ہے۔ اُسی کے لیے کیا بلکہ تُو ابیاتر کاہن اور یوآب بن ضِرویاہ کے لیے بھی بادشاہی مانگ سکتی ہے۔

۲۳ تب سلیمان بادشاہ نے خداوند کی قسم کھائی کہ اگر ادونیاہ اِس درخواست کے لیے قتل نہ کیا جائے تو مجھ پر خدا کی مار ہو بلکہ وہ جو چاہے میرے ساتھ کرے۔ ۲۴ اور اب زندہ خداوند کی قسم جس نے مجھے میرے باپ داؤد کے تخت پر بٹھایا اور قوت بخشی اور اپنے وعدہ کے مطابق میرے لیے ایک شاہی خاندان کا سلسلہ شروع کیا کہ ادونیاہ آج ہی موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے گا! ۲۵ پس سلیمان نے بِنایاہ بن یہویدع کو حکم دیا اور اُس نے جا کر ادونیاہ پر ایسا وار کیا کہ وہ مر گیا۔

۲۶ اور ابیاتر کاہن کو بادشاہ نے کہا کہ عنتوت میں اپنے کھیتوں کو واپس چلا جا۔ تُو بھی سزائے موت کے لائق ہے لیکن میں ابھی تجھے قتل نہیں کروں گا۔ کیونکہ تُو میرے باپ داؤد کے سامنے خداوند یہوواہ کا صندوق اُٹھایا کرتا تھا اور تُو نے میرے باپ کی ساری مشکلوں میں اُس کا ساتھ دیا۔ ۲۷ سلیمان نے ابیاتر کو خداوند کے کاہن کے عہدہ سے برطرف کر دیا اور یوں جو کچھ خداوند نے سیلا میں ایلی کے گھرانے کے متعلق فرمایا تھا وہ پورا ہو گیا۔

۲۸ جب یہ خبر یوآب تک پہنچی جس نے ابی سلوم کی غیر حاضری میں ادونیاہ کے ساتھ سازش کی تھی تو وہ خداوند کے خیمہ کی طرف بھاگا اور مذبح کے سینگوں کو پکڑ لیا۔ ۲۹ جب سلیمان بادشاہ کو خبر ہوئی کہ یوآب خداوند کے خیمہ کی طرف بھاگ گیا ہے اور مذبح کے پاس ہے تو اُس نے بِنایاہ بن یہویدع کو حکم دیا کہ جا اور اُسے ہلاک کر دے۔ ۳۰ پس بِنایاہ خداوند کے خیمہ میں داخل ہوا اور یوآب سے کہا کہ بادشاہ فرماتا ہے کہ باہر نکل آ!

لیکن اُس نے جواب دیا کہ نہیں، میں یہیں مروں گا۔

تب بِنایاہ نے بادشاہ کو خبر دی کہ یوآب نے مجھے یوں جواب دیا ہے۔

۳۱ تب بادشاہ نے بِنایاہ کو حکم دیا کہ جیسا اُس نے کہا ویسا ہی کر۔ اُسے ہلاک کر کے دفن کر دے اور اِس طرح مجھے اور میرے باپ کے گھرانے کو اِس خُونِ ناحق سے جو یوآب نے بہایا بری کر دے۔ ۳۲ اور خداوند اُس سے اُس خُون کا جو اُس نے بہایا بدلہ لے گا کیونکہ میرے باپ داؤد کو بتائے بغیر اُس نے دو آدمیوں پر تلوار سے حملہ کر کے اُنہیں قتل کر دیا تھا۔ وہ دونوں، یعنی ابنیر بن نیر اِسرائیلی لشکر کا سالار اور عماسا بن یتر یہوداہ کے لشکر کا سالار اُس سے کہیں زیادہ اچھے اور دیانتدار تھے۔ ۳۳ اُن کے خُون کا گناہ یوآب کے سر پر اور اُس کی اولاد پر ابد تک رہے گا۔ لیکن داؤد، اُس کی اولاد، اُس کے خاندان اور اُس کے تخت پر ابد تک خداوند کی سلامتی رہے گی۔

۳۴ چنانچہ بِنایاہ بن یہویدع گیا اور یوآب پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔ اور وہ بیابان میں اپنے ہی گھر میں دفن کیا گیا۔ ۳۵ اور بادشاہ نے بِنایاہ بن یہویدع کو یوآب کی جگہ فوج کے اوپر مقرر کیا اور ابیاتر کی جگہ صدوق کاہن کو مامور کیا۔

۳۶ پھر بادشاہ نے سِمعی کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ یروشلیم میں اپنے لیے ایک گھر بنا لے اور وہیں مقیم ہو جا اور کہیں مت جانا۔ ۳۷ اور جس دِن تُو یروشلیم چھوڑے گا اور وادیٔ قِدرون کے پار جائے گا تُو یقین جان لے کہ تُو مار دیا جائے گا اور تیرا خُون تیرے اپنے سر ہو گا۔

۳۸ سِمعی نے بادشاہ کو جواب دیا کہ تُو نے بجا فرمایا ہے اور تیرا خادم وہی کرے گا جو میرے مالک بادشاہ نے فرمایا ہے۔ اور سِمعی کافی عرصہ تک یروشلیم میں رہا۔

۳۹ لیکن تین سال بعد سِمعی کے دو غلام جات کے بادشاہ اکیس بن معکاہ کے پاس بھاگ گئے۔ جب سِمعی کو خبر ملی کہ اُس کے غلام جات میں ہیں ۴۰ تو اُس نے اپنے گدھے پر زین کسی

اور اپنے غلاموں کی تلاش میں جات کی طرف روانہ ہُوا اور اکیس کے پاس پہنچا اور اپنے غلاموں کو جات سے واپس لے آیا۔ ۴۱ جب سلیمان کو معلوم ہُوا کہ سمعی یروشلیم سے جات کو گیا تھا اور پھر واپس آ گیا ۴۲ تو بادشاہ نے سمعی کو طلب کیا اور کہا کہ کیا میں نے تجھے خداوند کی قسم دلا کر مُتنبہ نہیں کیا تھا کہ جس دِن تُو یروشلیم سے باہر جائے گا یقیناً موت کی سزا پائے گا؟ اُس وقت تُو نے مجھ سے کہا تھا: تُو نے بجا فرمایا ہے اور میں اُس کی تعمیل کروں گا۔ ۴۳ پھر تُو نے خداوند سے کھائی ہُوئی قسم کیوں توڑ دی اور جو حکم میں نے تجھے دیا تھا اُس کی تعمیل کیوں نہیں کی؟

۴۴ بادشاہ نے سمعی سے یہ بھی کہا کہ وہ تمام شرارت جو تُو نے میرے باپ داؤد کے خلاف کی اُسے تیرا دل جانتا ہے۔ اب خداوند تجھے تیرے گناہ کی سزا دے گا۔ ۴۵ لیکن سلیمان بادشاہ برکت پائے گا اور داؤد کا تخت خداوند کے حضور میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

۴۶ پھر بادشاہ نے بنایاہ بن یہویدع کو حکم دیا اور اُس نے باہر جا کر سمعی پر ایسا وار کیا کہ وہ ڈھیر ہو گیا۔

اور اب بادشاہی سلیمان کے ہاتھ میں مستحکم ہو گئی۔

سلیمان کا حکمت کے لیے درخواست کرنا

۳ سلیمان نے مصر کے بادشاہ فرعون کے ساتھ اتحاد کیا اور اُس کی بیٹی سے شادی کر لی اور جب تک اپنے محل، خداوند کی ہیکل اور یروشلیم کے گرد فصیل کی تعمیر کا کام ختم نہ کر چُکا اُسے لا کر داؤد کے شہر میں رکھا۔ ۲ لوگ اب بھی اونچی جگہوں پر قربانیاں کیا کرتے تھے کیونکہ خداوند کے نام کے لیے ہیکل اُس وقت تک تعمیر نہ ہُوئی تھی۔ ۳ سلیمان نے اپنے باپ داؤد کے آئین پر چل کر خداوند سے اپنی محبت کا اظہار کیا لیکن اُس نے بلند مقامات پر قربانیاں چڑھانا اور بخور جلانا نہ چھوڑا۔

۴ اور بادشاہ قربانیاں چڑھانے کے لیے جبعون کو گیا کیونکہ وہ نہایت ہی اہم بلند مقام تھا اور سلیمان نے مذبح پر ایک ہزار سوختنی قربانیاں چڑھائیں ۵ اور جبعون میں خداوند رات کے وقت خواب میں سلیمان کو دکھائی دیا اور کہا کہ جو کچھ بھی تُو چاہتا ہے مانگ لے میں تجھے دوں گا۔

۶ سلیمان نے جواب دیا کہ تُو نے اپنے خادم میرے باپ داؤد پر بڑا احسان کیا ہے کیونکہ وہ تیرے حضور میں وفادار، نیک دل اور راستباز تھا اور تُو نے اُس کے ساتھ اِس عظیم مہربانی کو جاری رکھا ہے اور آج اُسے وہ دِن بھی دکھایا کہ اُس کا بیٹا جو تُو نے بخشا تھا اُس کے تخت کا وارث بنے۔

۷ اب اَے خداوند میرے خدا! تُو نے میرے باپ داؤد کی جگہ اپنے خادم کو بادشاہ بنایا ہے لیکن میں تو ابھی کمسن لڑکا ہُوں۔ میں نہیں جانتا کہ اپنے فرائض کو کس طرح انجام دوں۔ ۸ تیرا خادم تیرے چُنے ہُوئے لوگوں کے درمیان ہے جو کہ ایک اتنی بڑی قوم ہے کہ نہ گنی جا سکتی ہے نہ شمار میں آ سکتی ہے۔ ۹ لہٰذا اِس قوم پر حکمرانی کرنے کے لیے اور بھلے بُرے میں امتیاز کرنے کے لیے اپنے خادم کو فہم و بصیرت والا دل عطا کر کیونکہ کون ہے جو تیری اِس بڑی اُمّت پر حکمرانی کرنے کے لائق سمجھا جائے؟

۱۰ یہ بات خداوند کو پسند آئی کہ سلیمان نے یہ چیز مانگی۔ ۱۱ اِس لیے خدا نے اُسے کہا کہ چونکہ تُو نے یہ چیز مانگی اور اپنی عمر کی درازی کے لیے، دھن دولت کے لیے اور نہ ہی اپنے دشمنوں کی موت کے لیے درخواست کی بلکہ فہم و بصیرت کے لیے درخواست کی تاکہ تُو انصاف سے کام لے سکے۔ ۱۲ لہٰذا میں وہی کروں گا جس کی تُو نے درخواست کی۔ میں تجھے ایک ایسا عقلمند اور سمجھنے والا دل عطا کروں گا کہ تیری مانند نہ تو کوئی تجھ سے پہلے ہُوا اور نہ کوئی تجھ سا تیرے بعد برپا ہو گا۔ ۱۳ علاوہ ازیں میں تجھے وہ بھی عطا کروں گا جو تُو نے نہیں مانگا یعنی دولت اور عزّت، ایسا کہ تیرے ہم عصر بادشاہوں میں سے کوئی بھی تیرے برابر نہ ہو گا۔ ۱۴ اور اگر تُو میری راہوں پر چلے اور میرے آئین اور احکام پر عمل کرے جیسے تیرے باپ داؤد نے کیا تو میں تجھے لمبی عمر عطا کروں گا۔ ۱۵ تب سلیمان جاگ اُٹھا اور سمجھ گیا کہ یہ ایک خواب تھا۔

اور وہ یروشلیم لَوٹ آیا اور خداوند کے عہد کے صندوق کے آگے کھڑا ہُوا اور اُس نے سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں اور پھر اپنے تمام اہلِ دربار کی ضیافت کی۔

ایک دانشمندانہ فیصلہ

۱۶ ایک دِن ایسا ہُوا کہ دو فاحشہ عورتیں بادشاہ کے پاس آئیں اور اُس کے حضور کھڑی ہو گئیں۔ ۱۷ اُن میں سے ایک نے کہا کہ میرے مالک! یہ عورت اور میں ایک ہی گھر میں رہتی ہیں۔ جب وہ وہاں میرے ساتھ تھی تو میرے ایک بچّہ پیدا ہُوا۔ ۱۸ میرے بچّے کے پیدا ہونے کے بعد تیسرے دِن اِس عورت کے بھی بچّہ پیدا ہُوا۔ ہم تنہا تھیں۔ ہم دونوں کے سِوا گھر میں اور کوئی نہ تھا۔

۱۹ رات کے وقت اِس عورت کا بچّہ مر گیا کیونکہ یہ اُس کے اوپر لیٹ گئی تھی۔ ۲۰ پس وہ آدھی رات کو اُٹھی اور جس وقت تیری کنیز سوئی ہُوئی تھی، اُس نے میرے بیٹے کو میری بغل سے لے کر اُسے اپنے پہلو میں لِٹا لیا اور اپنے مُردہ بچّے کو اُٹھا کر میرے پہلو

میں رکھ دیا۔ [۲۱] اگلی صبح جب میں اپنے بچّے کو دودھ پلانے کے لیے اُٹھی تو دیکھا کہ بچّہ مرا ہُوا ہے۔ لیکن جب میں نے صبح کی روشنی میں اُس پر غور سے نگاہ کی تو دیکھا کہ یہ وہ بچّہ نہیں ہے جسے میں نے جنم دیا تھا۔

[۲۲] تب یہ عورت کہنے لگی کہ نہیں! زندہ بچّہ میرا ہے اور مرا ہُوا بچّہ تیرا ہے۔

لیکن پہلی عورت کا اصرار یہ تھا کہ نہیں! مُردہ بچّہ تیرا ہے اور زندہ بچّہ میرا ہے۔ اِس طرح وہ دونوں بادشاہ کے حُضور بحث وتکرار کرنے لگیں۔

[۲۳] بادشاہ نے کہا کہ ایک کہتی ہے میرا بیٹا زندہ ہے اور تیرا بیٹا مُردہ ہے جبکہ دوسری کہتی ہے کہ نہیں! تیرا بیٹا مُردہ ہے اور میرا زندہ ہے۔

[۲۴] پھر بادشاہ نے کہا کہ میرے پاس ایک تلوار لاؤ۔ پس وہ بادشاہ کے لیے تلوار لے آئے۔ [۲۵] اور اُس نے حکم دیا کہ زندہ بچّہ کو کاٹ کر اُس کے دو ٹکڑے کر دو۔ آدھا ایک کو اور آدھا دوسری کو دے دو۔

[۲۶] تب جس عورت کا بچّہ زندہ تھا اُس کی اپنے بیٹے کے لیے ممتا جاگ اُٹھی اور وہ بادشاہ سے اِلتجا کرنے لگی کہ میرے مالک، زندہ بچّہ اِسی کو دے دیا جائے مگر اُسے جان سے ہرگز نہ مارا جائے!

لیکن دوسری نے کہا کہ اُسے دو حصّوں میں کاٹ ڈالا جائے تاکہ وہ میرا رہے نہ اس کا۔

[۲۷] تب بادشاہ نے اپنا فیصلہ سنایا کہ زندہ بچّہ کو جان سے نہ مارو۔ اُسے پہلی عورت کو دے دو کیونکہ وہی اُس کی ماں ہے۔

[۲۸] جب تمام اِسرائیل نے اِس فیصلہ کو جو بادشاہ نے دیا تھا سُنا تو وہ بادشاہ کی عظمت کے قائل ہو گئے اور اُس کا بڑا احترام کرنے لگے کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ اُسے اِنصاف کرنے کے لیے حِکمت خدا کی طرف سے ملی ہے۔

سلیمان کے سردار اور منصبدار

۴ سلیمان بادشاہ نے تمام اِسرائیل پر حکمرانی کی [۲] اور اُس کے بڑے بڑے سردار یہ تھے:

صدُوق کا بیٹا عزریاہ کاہن تھا۔

[۳] اور سیسہ کے بیٹے الیحورف اور اخیاہ مُنشی تھے۔

اور اخِیلود کا بیٹا یہُوسفط واقعہ نویس تھا۔

[۴] اور بِنایاہ بن یہُویدع سپہ سالار تھا اور صدُوق اور ابیاتر کاہن تھے۔

[۵] اور ناتن کا بیٹا عزریاہ اُس علاقہ کے حاکموں کا سربراہ تھا۔

اور ناتن کا بیٹا زبُود کاہن اور بادشاہ کا مُشیر تھا۔

[۶] اور اخِیسر محل کا مُہتمم تھا۔

اور ادونرام بن عبدا بیگار کا منتظم تھا۔

[۷] اور سلیمان کے بارہ منصبدار تھے جو بادشاہ اور اُس کے گھرانے کے لیے رسد پہنچاتے تھے۔ ہر ایک کو سال میں مہینہ بھر رسد پہنچانی پڑتی تھی۔ [۸] اُن کے نام یہ ہیں:

افرائیم کے پہاڑی علاقہ میں بن حُور

[۹] اور مقص، سعلبیم، بیت شمس اور ایلون بیت حنان میں بن دِقر۔

[۱۰] اور اربوت میں بن حسد تھا (شوکہ اور حفر کی تمام سرزمین اُس کی تھی)۔

[۱۱] اور نفت دور یعنی دور کے مرتفع علاقہ میں بن ابینداب تھا (وہ سلیمان کی بیٹی طافت سے بیاہا ہُوا تھا)۔

[۱۲] اور تعناک اور مجدّو اور تمام بیت شان میں ضرتان سے آگے اور یزرعیل کے نیچے بیت شان سے لے کر یُقمعام کے پار ابیل مُحولہ تک بعنہ بن اخیلود تھا۔

[۱۳] اور رامات جلعاد میں بن جبر تھا (منسّی کے بیٹے یائیر کی جلعاد میں بستیاں اُس کی تھیں اور بسن میں ارجُوب کا علاقہ اور اُس کے ساٹھ فصیلدار شہر بھی اُس کے تھے جن کے پھاٹکوں میں پیتل کی بلّیاں لگی ہُوئی تھیں)۔

[۱۴] اور محنایم میں عِدّو کا بیٹا اخِینداب تھا۔

[۱۵] اور نفتالی میں اخیمعض تھا (اُس نے سلیمان کی بیٹی بسمت سے بیاہ کر لیا تھا)۔

[۱۶] اور آشر میں اور عِلوت میں حُوسی کا بیٹا بعنہ تھا۔

[۱۷] اور اشکار میں فرُوح کا بیٹا یہُوسفط تھا۔

[۱۸] اور بن یمین میں ایلہ کا بیٹا سمعی تھا۔

[۱۹] اور جلعاد میں اُوری کا بیٹا جبر تھا (یعنی جو اموریوں کے بادشاہ سیحون کا ملک اور بسن کے بادشاہ عوج کا ملک تھا)۔

اُس علاقہ کا وہی اکیلا منصبدار تھا۔

سلیمان کی یومیہ رسد

[۲۰] اور یہُوداہ اور اِسرائیل کے لوگ کثرت میں سمندر کے کنارے کی ریت کی طرح تھے۔ اور وہ کھاتے پیتے اور ہنسی خُوشی میں زندگی بسر کرتے تھے۔ [۲۱] اور سلیمان دریائے فرات سے لے کر فلستیوں کی سرزمین تک اور مِصر کی سرحد تک تمام مملکتوں پر

حکمران تھا۔ یہ تمام ممالک خراج ادا کرتے تھے اور سلیمان کے جیتے جی اُس کے محکوم رہے۔

[۲۲] سلیمان کی یومیہ رسد اِن اشیاء پر مشتمل تھی: تیس کور مَیدہ اور ساٹھ کور آٹا، [۲۳] تھان پر پلے ہُوئے دس بَیل، چراگاہوں میں پلے ہُوئے بیس بَیل اور ایک سَو بھیڑ بکریاں۔ نیز ہرن، غزال، نر چکارے اور موٹے تازہ مُرغ۔ [۲۴] کیونکہ وہ تفسح سے لے کر غزّہ تک دریائے فرات کی تمام مغربی مملکتوں پر حکمران تھا اور تمام اطراف میں صلح کا دور دورہ تھا۔ [۲۵] سلیمان کے دورِ حیات میں یہوداہ اور اسرائیل ؔ دان سے لے کر بیرسبع تک سلامتی سے رہتے تھے یعنی ہر شخص اپنی تاک اور اپنے انجیر کے درخت کے نیچے محفوظ تھا۔

[۲۶] اور سلیمان کے پاس رتھوں رتھبانوں اور گھوڑوں کے لیے چار ہزار اصطبل اور بارہ ہزار سوار تھے۔

[۲۷] اور علاقہ منصبداروں میں سے ہر ایک اپنی باری کے مہینہ میں سلیمان بادشاہ کے لیے اور اُن سب کے لیے جو بادشاہ کے دسترخوان پر آتے تھے ؔ رسد پہنچاتا تھا۔ اور وہ اِس بات کا خیال رکھتے تھے کہ کسی چیز کی کمی نہ ہو۔ [۲۸] اور وہ رتھ گھوڑوں اور دیگر گھوڑوں کے لیے مقرّرہ مقدار میں جَو اور بھُوسا بھی اصطبلوں میں لاتے تھے۔

سلیمان کی حکمت

[۲۹] خدا نے سلیمان کو سمندر کے کنارے کی ریت کی طرح کثرت سے حکمت، شعُور اور قوّتِ امتیاز عطا کی تھی۔ [۳۰] اُس کی حِکمت اہلِ مشرق کی حِکمت سے زیادہ تھی اور مصر کی تمام حِکمت سے بڑھ کر تھی۔ [۳۱] وہ ہر ایک آدمی سے بلکہ ایتان ازراحی سے بھی زیادہ عقلمند اور بنی محول کے ہیمان، کل کول اور دردع سے زیادہ دانشمند تھا اور اُس کی شہرت اِردگرد کی تمام اقوام میں پھیل گئی۔

[۳۲] اُس سے تین ہزار کہاوتیں اور ایک ہزار پانچ گیت منسوب تھے۔ [۳۳] اُس نے درختوں کا یعنی لُبنان کے دیودار سے لے کر زُوفا تک کا جو دیواروں پر اُگتا ہے ؔ بیان کیا ہے۔ اُس نے چرندوں اور پرندوں، رینگنے والے جانداروں اور مچھلیوں کے متعلق بھی تعلیم دی ہے۔ [۳۴] اور اُس کی حِکمت کی شہرت سُن کر دنیا کے تمام بادشاہوں کی طرف سے تمام اقوام کے لوگ سلیمان کے حکیمانہ اقوال سُننے آتے تھے۔

ہیکل کو تعمیر کرنے کی تیّاریاں

۵ جب صُور کے بادشاہ حیرام نے سُنا کہ سلیمان اپنے باپ ؔ داؤد کی جگہ بطور بادشاہ مسح کیا گیا ہے تو اُس نے سلیمان کے پاس اپنے ایلچی بھیجے کیونکہ داؤد کے ساتھ اُس کے تعلقات ہمیشہ دوستانہ رہے تھے۔ [۲] سلیمان نے حیرام کے پاس یہ پیغام واپس بھیجا:

[۳] تجھے معلوم ہے کہ میرا باپ ؔ داؤد اُن جنگی مہموں کی وجہ سے جو تمام اطراف سے اُس کے خلاف چلائی گئی تھیں ؔ خداوند اپنے خدا کے نام کی خاطر ایک ہیکل تعمیر نہ کر سکا جب تک کہ خداوند نے اُس کے سارے دُشمنوں کو اُس کے پاؤں کے نیچے نہ کر دیا۔ [۴] اور اب خداوند میرے خدا نے مجھے ہر طرف امن وامان بخشا ہے، نہ کوئی مخالف ہے نہ وبا۔ [۵] لہٰذا جیسا کہ خداوند نے میرے باپ داؤد کو بتایا تھا کہ تیرا بیٹا جس کو میں تیری جگہ تخت پر بٹھاؤں گا ؔ میرے نام کی خاطر ہیکل بنائے گا۔ میرا ارادہ ہے کہ خداوند اپنے خدا کے لیے ایک گھر تعمیر کروں۔

[۶] اِس لیے حکم دے کہ لُبنان سے میرے لیے دیودار کے درخت کاٹے جائیں۔ میرے آدمی تیرے آدمیوں کے ساتھ مل کر کام کریں گے اور جتنی بھی اُجرت تُو مقرّر کرے گا ؔ میں تیرے آدمیوں کو ادا کروں گا۔ اور تُو جانتا ہی ہے کہ ہم لوگوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو لکڑی کاٹنے میں صَیدانیوں کی طرح ماہر ہو۔

[۷] جب حیرام نے سلیمان کا پیغام سُنا تو وہ بہت خُوش ہُوا اور اُس نے کہا کہ آج خداوند کی تعریف ہو کہ اُس نے اِس بڑی قوم پر حکمرانی کرنے کے لیے داؤد کو ایک دانا بیٹا بخشا ہے۔

[۸] پس حیرام نے سلیمان کو کہلا بھیجا کہ

جو پیغام تُو نے بھیجا تھا ؔ مجھے مل گیا ہے اور دیودار کی لکڑی اور صنوبر کی لکڑی مہیّا کرنے کے لیے جو کچھ تُو چاہتا ہے ؔ میں وہ سب کروں گا۔ [۹] میرے آدمی اُن شہتیروں کو لُبنان سے کھینچ کر سمندر تک لے جائیں گے اور پھر اُن کے گٹھوں کو سمندر میں تیرا کر تیری مقرّر کردہ جگہ پہنچا دیں گے۔ وہاں اُن گٹھوں کو کھلوا کر شہتیروں کو الگ الگ کر دیا جائے گا، پھر تُو اُنہیں لے جا سکے گا اور میں صرف یہ چاہتا ہُوں کہ تُو میرے گھرانے کے لیے رسد مہیّا کرتا رہے۔

[۱۰] اِس طرح حیرام کی طرف سے سلیمان کو دیودار اور صنوبر کے شہتیر مہیّا کیے جاتے رہے۔ [۱۱] اور سلیمان نے حیرام کو اُس کے گھرانے کے لیے بیس ہزار کور گیہوں کے علاوہ بیس ہزار بَت زیتون کا تیل بطور رسد دیا۔ سلیمان کی طرف سے حیرام کو یہ رسد

سال بسال پہنچتی رہی۔ ۱۲ اور خداوند نے سلیمان کو اپنے وعدہ کے مطابق حکمت عطا کی اور حیرام اور سلیمان کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہے کیونکہ اُن دونوں نے باہمی صلح کا معاہدہ کیا ہُوا تھا۔

۱۳ پھر سلیمان نے تمام اِسرائیل میں سے تیس ہزار مزدور بیگار پر بھرتی کیے۔ ۱۴ اُن میں سے ہر ماہ دس ہزار کی ایک ٹولی لُبنان بھیجی جاتی تھی۔ اِس طرح ٹولی کے تمام افراد ایک مہینہ لُبنان میں اور دو مہینے گھر پر گزارتے تھے۔ اور ادُونیرام اُن بیگاروں کا نگران تھا۔ ۱۵ اور سلیمان کے پاس پہاڑوں میں ستّر ہزار حمّال اور اسّی ہزار سنگ تراش موجود تھے۔ ۱۶ علاوہ ازیں تین ہزار تین سَو منصب دار بھی تھے جو کام کی نگرانی کرتے تھے اور کارندوں کو ہدایت دیتے تھے۔ ۱۷ بادشاہ کے حکم کے مطابق اُنہوں نے ہیکل کی بنیاد کے لیے پتّھروں کی کان سے نفیس پتّھروں کے بڑے بڑے ٹکڑے نکالے ۱۸ اور سلیمان اور حیرام کے کاریگروں، معماروں اور پہاڑی لوگوں نے لکڑی اور پتّھروں کو کاٹنے اور تراشنے کے بعد ہیکل کی تعمیر کے لیے تیّار کر دیا۔

سلیمان کا ہیکل کو تعمیر کرنا

۶ سلیمان نے بنی اِسرائیل کے ملک مصر سے نکل آنے کے چار سَو اسّی ویں سال میں اور اِسرائیل پر اپنے دورِ حکومت کے چوتھے سال میں زِیو کے مہینہ میں جو کہ سال کا دوسرا مہینہ ہے خداوند کی ہیکل کو تعمیر کرنا شروع کیا۔

۲ اور جو گھر سلیمان بادشاہ نے خداوند کے لیے بنایا اُس کی لمبائی ساٹھ ہاتھ، چوڑائی بیس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ تھی۔ ۳ اور اُس گھر کے بڑے کمرہ کے سامنے برآمدہ بنوایا جس سے اُس گھر کی چوڑائی بیس ہاتھ اور وسیع ہو گئی۔ اور وہ اُس ہیکل کے سامنے والے حصّہ سے دس ہاتھ آگے نکلا ہُوا تھا۔ ۴ اُس نے اُس گھر میں جالی دار جھروکے بھی بنوائے۔ ۵ اور بڑے کمرے اور اندرونی مَقدِس کی دیواروں کے مقابل اور عمارت کے گرداگرد ایک سہ منزلہ ڈھانچہ تعمیر کیا جس کے پہلو میں حُجرے تھے۔ ۶ سب سے نچلی منزل پانچ ہاتھ، درمیان کی چھ ہاتھ اور تیسری سات ہاتھ چوڑی تھی۔ اُس نے گھر کی دیوار کے گرداگرد باہر کی طرف پُشتے بنائے تاکہ شہتیروں کے لیے گھر کی دیواروں میں سوراخ کرنے کی ضرورت نہ ہو۔

۷ ہیکل کو تعمیر کرنے کے لیے پتّھروں کے صرف وہی ٹکڑے اِستعمال کیے گئے جو کان سے نکالتے وقت تراشے گئے تھے۔ اور جب وہ گھر بنایا جا رہا تھا تو وہاں ہتھوڑے، چھینی یا لوہے کے کسی دیگر اوزار کی آواز سُنائی نہ دی۔

۸ سب سے نچلی منزل کا دروازہ گھر کے جنوب کی طرف تھا اور ایک زینہ درمیانی منزل تک اور پھر وہاں سے تیسری منزل تک جاتا تھا۔ ۹ لہٰذا اُس نے ہیکل کو تعمیر کیا اور چھت پر دیودار کے شہتیر اور تختے ڈال کر اُسے مکمل کیا۔ ۱۰ اور اُس نے تمام ہیکل کے ساتھ ساتھ حُجرے تعمیر کیے جن میں سے ہر ایک کی اونچائی پانچ پانچ ہاتھ تھی اور وہ دیودار کے شہتیروں کے ذریعے ہیکل سے ملحق تھے۔

۱۱ اور خداوند کا کلام سلیمان پر نازل ہُوا کہ ۱۲ ہیکل جو تُو بنا رہا ہے اُس کے متعلق یوں ہے کہ اگر تُو میرے فرمانوں پر عمل کرے اور میرے قواعد و قوانین کی تعمیل کرے اور میرے تمام احکام کو مانے تو میں اپنا وعدہ جو میں نے تیرے باپ داؤد سے کیا تھا اُسے تیرے ذریعے پُورا کروں گا۔ ۱۳ اور میں اِسرائیلیوں کے درمیان سکونت کروں گا اور اپنی اُمّت اِسرائیل کو ترک نہ کروں گا۔

۱۴ پس سلیمان نے ہیکل کو تعمیر کیا اور اُسے مکمل کیا۔ ۱۵ اور اُس نے اُس کی اندرونی دیواروں پر دیودار کے تختے لگائے اور ہیکل کے فرش سے لے کر چھت تک تختوں کو پٹّیوں سے سجا دیا اور ہیکل کے فرش کو صنوبر کے تختوں سے ڈھانپ دیا۔ ۱۶ اور ہیکل کے اندرونی حصّہ میں ایک مَقدِس یعنی نہایت ہی مُقدّس جگہ بنانے کے لیے اُس نے ہیکل کے پچھلے بیس ہاتھ حصّہ کو فرش سے لے کر چھت تک دیودار کے تختے لگا کر محصور کر دیا۔ ۱۷ اُس کمرے کے سامنے بڑا کمرہ چالیس ہاتھ لمبا تھا۔ ۱۸ وہ ہیکل اندر سے دیودار سے مزّین تھی جس پر لٹّو اور کھلے ہُوئے پھول کندہ کیے ہُوئے تھے۔ سب کچھ دیودار ہی کا تھا اور ہیکل کے اندر دیواروں کا کوئی پتّھر دکھائی نہیں دیتا تھا۔

۱۹ خداوند کے عہد کے صندوق کو وہاں رکھنے کے لیے اُس نے ہیکل کے اندر ہی وہ مَقدِس بنایا جو ہیکل کا پاک ترین مقام تھا۔

۲۰ یہ پاک ترین جگہ بیس ہاتھ لمبی، بیس ہاتھ چوڑی اور بیس ہاتھ اونچی تھی۔ سلیمان نے اُسے خالص سونے سے منڈھا اور دیودار کے مذبح کو بھی منڈھ دیا۔ ۲۱ اُس نے ہیکل کو اندر سے خالص سونے سے منڈھا اور اندرونی پاک ترین مَقدِس کے سامنے جو کہ سونے سے منڈھا تھا سونے کی زنجیریں تان دیں۔ ۲۲ چنانچہ اُس نے نہ صرف ہیکل کو اندر سے سونے سے منڈھا بلکہ اندرونی پاک ترین مَقدِس کے مذبح کو بھی سونے سے منڈھ دیا۔

۲۳ اور اندرونی مَقدِس میں اُس نے زیتون کی لکڑی کے دو کروبی بنائے جو دس دس ہاتھ اونچے تھے۔ ۲۴ پہلے کروبی کا ایک

پر یعنی بازو پانچ ہاتھ اور دوسرا بھی پانچ ہاتھ لمبا تھا یعنی ایک بازو کے سرے سے لے کر دوسرے بازو کے سرے تک دس ہاتھ، [۲۵] اِسی طرح دوسرے کروبی کے بازو بھی دس ہاتھ لمبے تھے کیونکہ دونوں کروبی جسامت اور بناوٹ میں یکساں تھے۔ [۲۶] اور ہر ایک کروبی کی اونچائی دس ہاتھ تھی۔ [۲۷] اُس نے دونوں کروبیوں کو ہیکل کے بالکل اندرونی کمرہ میں رکھا اور اُن کے بازو پھیلے ہُوئے تھے، ایک کروبی کا بازو ایک دیوار کو چھُوتا تھا جبکہ دوسرے کروبی کا بازو دوسری دیوار کو چھُوتا تھا اور اُن کے پر کمرہ کے وسط میں ایک دوسرے سے ملے ہُوئے تھے۔ [۲۸] اور اُس نے کروبیوں پر سونا منڈھا۔

[۲۹] اور ہیکل کے اِردگرد دیواروں پر اور اندرونی اور بیرونی کمروں، دونوں میں ہی اُس نے کروبی، کھجور کے درخت اور کھِلے ہُوئے پھول کندہ کیے۔ [۳۰] اور اُس نے ہیکل کے اندرونی اور بیرونی دونوں ہی کمروں کے فرش پر بھی سونا منڈھا۔

[۳۱] اور اندرونی مَقدِس کے مدخل کے لیے اُس نے زیتون کی لکڑی کے دروازے بنائے جن کے بازو پانچ کونے والے تھے۔ [۳۲] اور زیتون کے دو دروازوں پر اُس نے کروبیم، کھجور کے درخت اور کھِلے ہُوئے پھول کندہ کیے اور کروبیم اور کھجور کے درختوں پر سونا منڈھا۔ [۳۳] اِس طرح بڑے کمرے کے مدخل کے لیے اُس نے زیتون کی لکڑی کی چوکھٹیں بنائیں۔ [۳۴] اُس نے دو دروازے صنوبر کی لکڑی کے بھی بنائے جن میں سے ہر ایک کے دو دو پٹ تھے جو اپنے دُھرّوں پر دوہرے ہو جاتے تھے۔ [۳۵] اُس نے اُن پر کروبیم، کھجور کے درخت اور کھِلے ہُوئے پھول کندہ کیے اور اُن پر سونے کے ورق چڑھا دیئے۔

[۳۶] اُس نے اندر کے صحن کے تین ردّے تراشے ہُوئے پتّھر کے اور ایک ردّا دیودار کے رندہ کیے ہُوئے شہتیروں کا بنایا۔

[۳۷] خداوند کی ہیکل کی بنیاد چوتھے سال میں زِیو کے مہینہ میں رکھی گئی۔ [۳۸] اور گیارھویں سال میں بُول کے مہینہ میں جو آٹھواں مہینہ ہے خداوند کی ہیکل اپنے تمام حصّوں کے ساتھ نقشہ کے عین مطابق بن کر تیّار ہو گئی۔ سلیمان کو اِسے بنانے میں سات سال لگے۔

سلیمان کے محل کی تعمیر

۷ لیکن اپنے محل کی تعمیر مکمل کرنے میں سلیمان کو تیرہ سال لگے۔ [۲] اُس کا لُبنان کا 'جنگل محل' ایک سَو ہاتھ لمبا، پچاس ہاتھ چوڑا اور تیس ہاتھ اونچا تھا جس میں دیودار کے ستونوں کی چار قطاریں تھیں اور اُن کے اوپر دیودار کے رندہ کیے ہُوئے شہتیر رکھے ہُوئے تھے۔ [۳] ستونوں پر ٹِکے ہُوئے شہتیروں کے اوپر کی چھت دیودار کی بنی ہُوئی تھی۔ ہر قطار میں پندرہ شہتیر تھے یعنی کُل پینتالیس شہتیر۔ [۴] اِس کی کھڑکیاں، تین تین کھڑکیوں کو ملا کر اونچائی پر لگائی گئی تھیں جو ایک دوسرے کے مقابل تھیں۔ [۵] اُن کے دروازوں کے چوکھٹے مربع شکل کے اور سامنے والے حِصّہ میں وہ ایک دوسرے کے مقابل تین تین کی قطاروں میں تھے۔ [۶] اور اُس نے ستونوں کی ایک قطار بنائی جو پچاس ہاتھ لمبی اور تیس ہاتھ چوڑی تھی اور اُس کے سامنے ایک برآمدہ تھا اور اُس کے سامنے ستون تھے اور ایک چھجّہ تھا جو آگے کو نکلا ہُوا تھا۔

[۷] اور اُس نے ایک دیوان تعمیر کیا جس میں اُس کا تختِ عدالت قائم تھا اور اُس نے اُسے فرش سے لے کر چھت تک دیودار کے تختوں سے ڈھانپا۔ [۸] اور برآمدہ کے پیچھے والے صحن سے پرے ہٹ کر اُس کے اپنے رہنے کا محل تھا جو اُسی طرز پر تعمیر کیا گیا تھا۔ اُسی دیوان خانہ کی مانند ایک محل سلیمان نے فرعون کی بیٹی کے لیے بھی بنایا جس سے اُس نے شادی کی ہُوئی تھی۔

[۹] یہ تمام عمارتیں باہر سے لے کر بڑے صحن تک اور بنیاد سے لے کر مُنڈیروں تک اعلیٰ قسم کے پتّھر سے تعمیر کی گئی تھیں جس کے ناپ کے مطابق آروں سے کاٹ کر ٹکڑے کیے گئے تھے اور جو اندر باہر سے تراشے گئے تھے۔ [۱۰] بنیادیں بھی عمدہ قسم کے بڑے بڑے پتّھروں کی تھیں جن میں سے بعض دس ہاتھ اور بعض آٹھ آٹھ ہاتھ کے تھے۔ [۱۱] اُن کے اوپر نفیس قسم کے پتّھر جو ناپ کے مطابق کاٹے گئے تھے اور دیودار کے شہتیر ٹِکے ہُوئے تھے۔ [۱۲] اور بڑے صحن کے اطراف گھڑے ہُوئے پتّھروں کے تین تین ردّوں اور تراشے ہُوئے دیودار کے شہتیروں کے ایک ایک ردّے کی دیوار تھی جیسی کہ خداوند کے گھر اور برآمدہ کے اندرونی صحن کی تھی۔

ہیکل کا سازوسامان

[۱۳] پھر سلیمان بادشاہ نے صُور سے حِیرام کو بلوالیا [۱۴] جس کی ماں نفتالی کے قبیلہ کی ایک بیوہ تھی اور جس کا باپ صُور کا باشندہ تھا اور پیتل کا کاریگر تھا۔ حِیرام پیتل کے ہر قسم کے کام میں بڑا ماہر اور تجربہ کار تھا۔ وہ سلیمان بادشاہ کے پاس آیا اور اُس نے تمام کام جو اُسے سونپا گیا تھا پُورا کر دیا۔

[۱۵] اُس نے پیتل کو ڈھالا اور دو ستون بنائے جن میں سے ہر ایک اٹھارہ ہاتھ اونچا اور گولائی میں بارہ ہاتھ تھا۔ [۱۶] اور اُس نے اُن ستونوں کے بالائی حصّوں پر رکھنے کے لیے پیتل کو ڈھال کر دو تاج بھی بنائے۔ ہر ایک بالائی تاج پانچ ہاتھ اونچا تھا۔ [۱۷] اور اُن

ستونوں کے بالائی تاجوں پر زنجیروں کی جالی کا سہرہ تھا۔ ہر بالائی تاج کے لیے سات سات سہرے تھے۔ [۱۸]اور ستونوں کے اوپر تاجوں کو سجانے کے لیے اُس نے جالیوں کے گرداگرد دو قطاروں میں انار بھی بنائے۔ ہر ستون کے تاج کو اُس نے ایسے ہی سجایا۔ [۱۹]اور برآمدہ کے ستونوں پر کے تاج سوسن کی شکل کے تھے اور چار ہاتھ اونچے تھے۔ [۲۰]دونوں ستونوں کے تاجوں پر جالی سے آگے پیالہ نما حِصّہ پر چاروں طرف قطاروں میں دوسَو انار تھے۔ [۲۱]اُس نے اُن ستونوں کو ہیکل کے برآمدہ میں نصب کیا اور جنوب کی طرف کے ستون کا نام یاکِین رکھا اور شمال کی طرف کے ستون کا نام بوعز رکھا۔ [۲۲]اور اُن کے اوپر کے تاج سوسن (کے پھول) کی شکل کے تھے۔ اور یوں ستونوں کا کام مکمل ہُوا۔

[۲۳]پھر اُس نے ڈھالی ہُوئی دھات کا ایک بڑا حوض بنایا جس کی شکل گول تھی جو پانچ ہاتھ اونچا تھا اور ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک دس ہاتھ لمبا تھا۔ اور اُس کا گھیر گرداگرد تیس ہاتھ کے سُوت کے برابر تھا۔ [۲۴]اور اُس کے کنارے کے نیچے گرداگرد دسوں ہاتھ تک لٹّو تھے جو دو قطاروں میں حوض کے ساتھ ہی ڈھالے گئے تھے۔

[۲۵]اور وہ حوض بارہ سانڈوں کے اوپر ٹِکا ہُوا تھا جن میں سے تین کا مُنہ شمال کی طرف، تین کا مغرب، تین کا جنوب اور تین کا مشرق کی طرف تھا۔ حوض اُن کے سروں پر ٹِکا ہُوا تھا اور اُن کے پیچھے والے دھڑ اندر کی طرف تھے۔ [۲۶]اُس کی موٹائی ہاتھ کی چوڑائی کے برابر تھی اور اُس کا کنارہ پیالے کے کنارہ کی طرح گلِ سوسن کی مانند تھا۔ اور اُس میں تقریباً دو ہزار بَت یعنی گیارہ ہزار پانسو گیلن پانی کی گنجایش تھی۔

[۲۷]اُس نے پیتل کی دس منتقل ہونے والی چوکیاں بھی بنائیں جن میں سے ہر ایک چار ہاتھ لمبی، چار ہاتھ چوڑی اور تین ہاتھ اونچی تھی۔ [۲۸]وہ چوکیاں اِس طرح بنائی گئی تھیں کہ سیدھے کھڑے چوکھٹوں کے ساتھ بازو کے چوکھٹے لگے ہُوئے تھے۔ [۲۹]اور سیدھے کھڑے چوکھٹوں کے درمیان تختیوں پر شیر، سانڈ اور کروبیم بنے ہُوئے تھے۔ اور سیدھے کھڑے چوکھٹوں پر بھی اُن شیروں اور سانڈوں کے اوپر اور نیچے تاج تھے جو ہتھوڑوں سے کُوٹ پیٹ کر بنائے گئے تھے۔ [۳۰]ہر چوکی کے پیتل کے چار پہیئے تھے جن کے دُھرے بھی پیتل کے تھے۔ اور ہر ایک کا ایک لگن تھا جو چار پایوں پر ٹِکا تھا جن کے ہر طرف تاج ڈھالے ہُوئے تھے [۳۱]اور اُس چوکی کے اندر کا ڈھانچہ ایک ہاتھ گہرا تھا۔ اُس کا مُنہ گول تھا اور اپنے پینڈے کے کام کے ساتھ اُس کی پیمایش ڈیڑھ ہاتھ تھی۔ اور اُس کے مُنہ کے اِردگرد نقّاشی کی گئی تھی۔ اور چوکیوں کے کنارے چوکور تھے، گول نہ تھے۔ [۳۲]اور وہ چاروں پہیئے چوکھٹوں کے نیچے تھے اور پہیوں کے دھُرّے چوکی میں لگے ہُوئے تھے اور ہر پہیئے کا قُطر ڈیڑھ ہاتھ تھا۔ [۳۳]اور وہ پہیئے رتھوں کے پہیوں کی طرح بنے ہُوئے تھے اور دھُرّے، کنارے، سلاخیں اور نابھیں وغیرہ سب حِصّے ڈھالی ہُوئی دھات کے تھے۔

[۳۴]اور ہر چوکی کے چار دستے تھے یعنی ہر کونے پر ایک دستہ تھا جو چوکی سے باہر کو نکلا ہُوا تھا۔ [۳۵]اور چوکی کے سرے پر ایک گول پٹّی تھی جو آدھا ہاتھ گہری تھی۔ اور وہ کنگنیاں اور کنارے چوکی کی چوٹی سے لگے ہُوئے تھے۔ [۳۶]اور اُس نے اُن کنگنیوں پر اور کناروں پر جہاں بھی جگہ تھی کروبیم، شیر اور کھجور کے درخت کندہ کیے اور اُن کے چاروں طرف تاج تھے۔ [۳۷]اِس طرح سے اُس نے وہ دس چوکیاں بنائیں اور وہ تمام ایک ہی سانچے میں ڈھالی گئی تھیں اور جسامت اور بناوٹ میں یکساں تھیں۔

[۳۸]اُس نے پیتل کے دس حوض بنائے جن میں سے ہر ایک حوض میں چالیس بت پانی کی گنجایش تھی۔ ہر حوض چار ہاتھ کا تھا اور دس چوکیوں میں سے ہر ایک پر ایک حوض لے جایا جاتا تھا۔ [۳۹]اُس نے اُن چوکیوں میں سے پانچ کو ہیکل کے جنوب کی طرف اور پانچ کو شمال کی طرف رکھا اور بڑے حوض کو جنوب کی طرف ہیکل کے جنوب مشرقی کونے میں رکھا۔ [۴۰]اور اُس نے لگن، بیلچے اور چھڑکاؤ کرنے والے پیالے بھی بنائے۔

پس حِیرام نے اِن ساری چیزوں کے بنانے کے کام کو مکمل کیا جس کا اُس نے خداوند کے گھر میں سلیمان بادشاہ کی خاطر ذِمّہ لیا تھا۔

[۴۱]یعنی دو ستون،
اور اُن ستونوں کے سروں پر کے دو پیالہ نما تاج۔
[۴۲]دو جوڑی جالیوں کے لیے چار سَو انار (ستونوں کے سروں پر کے پیالہ نما تاجوں کو سجانے والے اناروں کی دو قطاریں)۔
[۴۳]دس چوکیاں اور اُن کے دس لگن۔
[۴۴]بڑا حوض اور اُس کے نیچے کے بارہ سانڈ۔
[۴۵]برتن، بیلچے اور چھڑکاؤ کرنے والے کٹورے۔

یہ تمام اشیاء جو حِیرام نے خداوند کے گھر کے لیے سلیمان کی خاطر بنائیں صیقل شدہ پیتل کی تھیں۔ [۴۶]بادشاہ نے اُنہیں یردن کے میدان میں سُکات اور ضرتان کے درمیان مِٹّی کے سانچوں

میں ڈھلوا کر بنوایا تھا۔ ۴۷ اور سلیمان نے اُن تمام اشیاء کا وزن نہیں کیا کیونکہ وہ بہت تھیں، لہٰذا جو پیتل استعمال ہُوا تھا اُس کا وزن معلوم نہ ہو سکا۔

۴۸ سلیمان نے یہ ساز و سامان بھی بنایا جو خداوند کے گھر میں تھا:
یعنی سونے کا مذبح
اور سونے کی میز جس پر نذر کی روٹی رکھی جاتی تھی۔
۴۹ اور خالص سونے کے چراغدان (جو اندرونی مَقدِس کے سامنے پانچ دائیں اور پانچ بائیں طرف تھے)۔
اور سونے کے پھول، چراغ اور چمٹے۔
۵۰ اور خالص سونے کے تسلے، گل تراش، چھڑکاؤ کرنے والے کٹورے، ڈونگے اور بخوردان۔ اور سب سے اندرونی کمرہ یعنی پاک ترین جگہ کے دروازوں کے سونے کے قبضے اور ہیکل کے دروازوں کے قبضے بھی سونے کے تھے۔

۵۱ اور جب وہ تمام کام جو سلیمان بادشاہ نے خداوند کے گھر کے لیے ہاتھ میں لیا تھا ختم ہو گیا تو وہ اُن اشیاء کو اندر لایا جو اُس کے باپ داؤد کی مخصوص کی ہُوئی تھیں یعنی چاندی اور سونا اور ساز و سامان اور اُنہیں خداوند کی ہیکل کے خزانوں میں رکھوا دیا۔

عہد کے صندوق کا ہیکل میں لایا جانا

۸ اس کے بعد سلیمان بادشاہ نے صِیّون یعنی داؤد کے شہر سے خداوند کے عہد کے صندوق کو لانے کے لیے اِسرائیل کے سب بزرگوں اور قبیلوں کے سب سرداروں اور اِسرائیل کے آبائی خاندانوں کے سربراہوں کو یروشلیم میں اپنے حُضور طلب کیا۔ ۲ لہٰذا ماہِ ایتانیم جو ساتواں مہینہ ہے عید کے موقع پر اِسرائیل کے تمام لوگ اِکٹھے ہو کر سلیمان بادشاہ کے پاس آئے۔

۳ اور جب اِسرائیل کے تمام بزرگ آ گئے تو کاہنوں نے صندوق کو اُٹھایا ۴ اور لاویوں کی مدد سے وہ خداوند کے صندوق کو اور خیمۂ اجتماع کو اور اُس کے اندر کے تمام مُقدّس ساز و سامان کو اُٹھا کر لے آئے۔ ۵ سلیمان بادشاہ نے اور اِسرائیل کی تمام جماعت نے جو اُس کے پاس جمع ہو گئی تھی صندوق کے آگے اِس کثرت سے بھیڑ بکریاں اور بَیل ذبح کیے کہ اُن کا شمار کرنا یا حساب رکھنا ممکن نہ تھا۔

۶ اور پھر کاہن خداوند کے عہد کے صندوق کو اُس کی جگہ پر ہیکل کے اندرونی مَقدِس میں یعنی پاک ترین مقام پر عَین کروبیوں کے بازوؤں کے نیچے لے آئے۔ ۷ اور وہ کروبیم اپنے بازوؤں کو صندوق کی جگہ کے اوپر پھیلائے ہُوئے تھے اور اُس صندوق اور اُسے اُٹھانے والی بلّیوں پر سایہ افگن تھے۔ ۸ اور یہ بلّیاں اتنی لمبی تھیں کہ اُن کے سرے اندرونی مَقدِس کے سامنے پاک ترین جگہ سے بھی دیکھے جا سکتے تھے۔ لیکن پاک ترین جگہ کے باہر سے نہیں۔ اور وہ آج بھی وہیں ہیں۔ ۹ اور اُس صندوق میں اور کچھ نہ تھا سوائے پتّھر کی اُن دو لَوحوں کے جنہیں مُوسیٰ نے حُورِب میں اِس میں رکھ دیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب بنی اِسرائیل ملک مِصر سے نکل آئے تھے اور خداوند نے اُن سے عہد باندھا تھا۔

۱۰ جب کاہن پاک ترین مقام سے باہر نکل آئے تو خداوند کا گھر بدلی سے بھر گیا ۱۱ اور اُس بدلی کی وجہ سے کاہن اپنی خدمت انجام دینے کے لیے وہاں کھڑے نہ رہ سکے کیونکہ خداوند کا گھر اُس کے جلال سے معمور تھا۔

۱۲ تب سلیمان نے کہا: خداوند نے فرمایا تھا کہ وہ گہرے بادل میں رہے گا۔ ۱۳ میں نے فی الحقیقت تیرے لیے ایک شاندار گھر تعمیر کیا ہے یعنی تیری دائمی سکونت کے لیے تیرے واسطے ایک جگہ بنائی ہے۔

۱۴ جب اِسرائیل کی تمام جماعت وہاں کھڑی تھی تو بادشاہ نے اُن کی طرف مُنہ پھیر کر اُنہیں برکت دی۔ ۱۵ اور پھر کہا:
خداوند اِسرائیل کے خدا کی تعریف ہو جس نے اپنا وہ وعدہ جو اُس نے اپنے مُنہ سے میرے باپ داؤد سے کیا تھا اپنے ہاتھ سے پُورا کر دیا ہے کیونکہ اُس نے کہا کہ ۱۶ جس دِن سے میں اپنی اُمّت اِسرائیل کو مِصر سے نکال کر لایا ہُوں میں نے اِسرائیل کے کسی بھی قبیلہ میں کسی شہر کو نہیں چُنا جہاں میرا گھر تعمیر ہو تاکہ وہاں میرا نام ہو۔ لیکن میں نے اپنی اُمّت اِسرائیل پر حکمرانی کرنے کے لیے داؤد کو چُنا ہے۔

۱۷ خداوند اِسرائیل کے خدا کے لیے ایک گھر بنانے کی تمنّا میرے باپ داؤد کے دل میں تھی ۱۸ لیکن خداوند نے میرے باپ داؤد سے کہا: کیونکہ یہ بات تیرے دل میں تھی کہ میرے نام کے لیے ایک گھر بنائے اور اپنے دل میں یہ بات ٹھان کر تُو نے اچھا کیا۔ ۱۹ تاہم وہ گھر بنانے والا فرد تُو نہیں ہے بلکہ تیرا بیٹا ہے جو تیرا اپنا گوشت اور خُون ہے۔ وہی وہ فرد ہے جو میرے نام کے لیے گھر بنائے گا۔

۲۰ خداوند نے اپنے وعدہ کا جو اُس نے کیا تھا پاس رکھا ہے۔ میں اپنے باپ داؤد کا جانشین ہُوں اور اب میں اِسرائیل کے تخت پر بیٹھا ہُوں جیسا خداوند نے وعدہ کیا تھا۔ اور میں نے خداوند اِسرائیل کے خدا کے نام کے لیے گھر بنایا۔ ۲۱ میں نے

اُس صندوق کے لیے جس میں خداوند کا وہ عہد ہے جو اُس نے ہمارے باپ دادا سے اُس وقت باندھا تھا جب وہ اُنہیں ملکِ مصر سے نکال لایا تھا' ایک جگہ مہیّا کی ہے۔

سلیمان کی مخصوصیت کی دعا

[۲۲] تب سلیمان نے اِسرائیل کی ساری جماعت کے سامنے خداوند کے مذبح کے آگے کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے [۲۳] اور کہا:

اَے خداوند' اِسرائیل کے خدا، تیری مانند نہ تو اوپر آسمان میں اور نہ نیچے زمین پر کوئی خدا ہے۔ تُو جو اپنے پیار کے عہد کو اپنے اُن بندوں کے ساتھ قائم رکھتا ہے جو پُورے دل سے تیری راہ پر چلتے ہیں۔ [۲۴] تُو نے اپنے خادم' میرے باپ داؤد کے ساتھ اپنا وعدہ پُورا کیا ہے۔ اپنے مُنہ سے تُو نے وعدہ کیا ہے اور اپنے ہاتھ سے اُسے پُورا کیا ہے' جیسا کہ آج کے دِن ہے۔ [۲۵] اب اَے خداوند، اِسرائیل کے خدا، تُو اپنے خادم' میرے باپ داؤد کے ساتھ اپنے اُن وعدوں کو بھی پُورا کر جو تُو نے اُس سے کیے تھے۔ تُو نے فرمایا تھا کہ اگر تیرے بیٹے میرے حُضور میں چلنے کے لیے اُن سارے کاموں میں جو وہ کریں محتاط رہیں گے جیسے کہ تُو تھا تو میرے حُضور میں اِسرائیل کے تخت پر بیٹھنے کے لیے تیرے ہاں کسی آدمی کی کمی نہ ہو گی۔ [۲۶] اور اب اَے اِسرائیل کے خدا' تُو اپنے قول کو پُورا کر جس کا تُو نے اپنے خادم، میرے باپ' داؤد سے وعدہ کیا تھا۔

[۲۷] لیکن کیا خدا واقعی زمین پر سکونت کرے گا؟ تُو تو آسمان بلکہ آسمانوں کے آسمان میں بھی سما نہیں سکتا تو پھر تیرا اِس گھر میں سمانا جسے میں نے بنایا ہے' اور بھی ناممکن ہے! [۲۸] پھر بھی اَے خداوند میرے خدا' اپنے خادم کی دعا سُن اور رحم کے لیے اُس کی درخواست کی طرف متوجّہ ہو اور اپنے خادم کی اِس دعا اور پکار کو سُن لے جو وہ تیرے حُضور میں پیش کر رہا ہے۔ [۲۹] دِن رات اِس گھر پر تیری نظر رہے! تُو نے اِسی گھر کے بارے میں فرمایا تھا کہ میں اپنا نام وہاں رکھوں گا۔ تُو اُس دعا کو سُن جو تیرا خادم اِس مقام کی طرف رُخ کر کے تجھ سے کرتا ہے۔ [۳۰] جب تیرا خادم اور تیری اُمّت اِسرائیل کے لوگ اِس جگہ کی طرف رُخ کر کے تجھ سے اِلتجا کریں تو سُن لینا۔ تُو آسمان پر سے جو تیری سکونت گاہ ہے، سُن لینا اور سُن کر معاف کر دینا۔

[۳۱] اور جب کوئی اپنے پڑوسی کا گناہ کرے اور اُسے حلف اُٹھانے کے لیے کہا جائے اور وہ آئے اور اِس ہیکل میں تیرے مذبح کے آگے حلف اُٹھائے [۳۲] تو تُو آسمان پر سے سُن کر عمل کرنا اور اپنے بندوں کا انصاف کرنا اور مجرم پر فتویٰ لگا کر اُس کے اعمال کو اُسی کے سر ڈالنا اور صادق کو بے قصور قرار دے کر اُسے جزا دینا تاکہ اُس کی معصومیت ثابت ہو جائے۔

[۳۳] جب تیری اُمّت اِسرائیل تیرا گناہ کرنے کے باعث اپنے کسی دشمن سے شکست کھائے اور پھر تیری طرف رجوع کرے اور اِس ہیکل میں تجھ سے دعا اور مناجات کرتے ہُوئے تیرے نام کا اقرار کرے [۳۴] تو تُو آسمان سے سُن لینا اور اپنی اُمّت اِسرائیل کا گناہ معاف کر دینا اور اُنہیں اُس ملک میں جو تُو نے اُن کے باپ دادا کو دیا' واپس لے آنا۔

[۳۵] اور جب تیرے لوگوں کے تیرے خلاف گناہ کرنے کے باعث آسمان بند ہو جائے اور بارش نہ ہو اور جب وہ اِس جگہ کی طرف رُخ کر کے دعا مانگیں اور تیرے نام کا اقرار کریں اور جب تُو اُنہیں دکھ دے اور وہ اپنے گناہ سے باز آئیں [۳۶] تو تُو آسمان سے سُن لینا اور اپنے بندوں یعنی اپنی اُمّت اِسرائیل کا گناہ معاف کر دینا اور اُنہیں زندگی بسر کرنے کی اچھی راہ سکھانا اور اِس ملک پر جسے تُو نے اپنی قوم کو میراث میں دیا ہے' مینہ برسانا۔

[۳۷] اور جب ملک کو قحط یا وبا کا سامنا ہو یا پت روگ یا پھپھوندی یا ٹڈی دل یا جھینگروں کے باعث تباہی پھیل جائے یا کوئی دشمن اُن کے کسی شہر کا محاصرہ کر لے، کیسی بھی آفت یا بیماری آ جائے [۳۸] اور جب تیری قوم اِسرائیل میں سے کوئی اپنے دکھ درد کے باعث اِس ہیکل کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعا اور مناجات کرے [۳۹] تو تُو آسمان سے جو تیری سکونت گاہ ہے، سُن لینا اور چونکہ تُو آدمی کے دل سے واقف ہے اِس لیے ایسا کرنا کہ ہر آدمی کو اُس کے کاموں کے مطابق بدلہ دینا [۴۰] تاکہ جب تک وہ اِس ملک میں جو تُو نے ہمارے باپ دادا کو دیا، جیتے رہیں، تیرا خوف مانیں۔

[۴۱] اور وہ پردیسی جو تیری قوم اِسرائیل میں سے نہیں ہے لیکن تیرے نام کی شہرت سُن کر کسی دُور کے ملک سے آئے [۴۲] کیونکہ لوگ تیرے بزرگ نام اور قوی ہاتھ اور پھیلائے ہُوئے بازو کی بابت سُنیں گے اور جب وہ آئے اور اِس ہیکل کی طرف رُخ کر کے دعا کرے [۴۳] تب تُو اپنی آسمانی

سکونت گاہ سے سُن لینا اور جو کچھ بھی وہ پردیسی تجھ سے چاہے، اُس کی مراد پُوری کرنا تا کہ رُوئے زمین کی سب قومیں تیرے نام کو جانیں اور تیری اپنی اُمّت اِسرائیلؔ کی طرح تیرا خوف مانیں اور جان لیں کہ یہ گھر جو میں نے بنایا ہے تیرے نام سے منسوب ہے۔

[۴۴] اور جب تیرے لوگ اپنے دشمنوں کے خلاف لڑنے کے لیے جہاں بھی تُو اُنہیں بھیجے جائیں اور جب اُس شہر کی طرف جو تُو نے چُنا ہے اور اُس گھر کی طرف جو میں نے تیرے نام کے لیے بنایا ہے رُخ کر کے خداوند سے دعا مانگیں [۴۵] تب تُو آسمان سے اُن کی دعا اور مناجات سُن لینا اور اُن کی حمایت کرنا۔

[۴۶] اور جب وہ تیرا گناہ کریں، کیونکہ ایسا کوئی بھی شخص نہیں جو گناہ نہ کرتا ہو، اور تُو اُن سے ناراض ہو جائے اور اُنہیں دشمن کے حوالے کر دے جو اُنہیں اسیر کر کے دُور یا نزدیک اپنے ملک میں لے جائے۔ [۴۷] اور اگر اُس ملک میں جہاں وہ اسیر بنا کر رکھے گئے ہیں اُن کا دل تبدیل ہو جائے اور وہ اپنے فاتحین کے ملک میں توبہ کریں اور تیرے آگے مناجات کریں اور کہیں کہ ہم نے گناہ کیا ہے، ہم نے بُرائی کی ہے اور شرارت سے کام لیا ہے۔ [۴۸] تب اگر وہ اپنے دشمنوں کے ملک میں جنہوں نے اُنہیں اسیر کیا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے تیری طرف رجوع کریں اور اُس ملک کی طرف جو تُو نے اُن کے باپ دادا کو دیا اور اُس شہر کی طرف جسے تُو نے چُن لیا ہے اور اِس گھر کی طرف جو میں نے تیرے نام کے لیے بنایا ہے رُخ کر کے تجھ سے دعا کریں [۴۹] تو تُو آسمان پر سے جو تیری سکونت گاہ ہے اُن کی دعا اور مناجات سُن لینا اور اُن کی حمایت کرنا۔ [۵۰] اور اپنے لوگوں کو جنہوں نے تیرا گناہ کیا معاف کر دینا اور اُن کی تمام خطائیں جو تیرے خلاف اُن سے سرزد ہُوئیں معاف کر دینا اور اُن کے فاتحین کو اُن پر رحم کرنے کی ترغیب دینا [۵۱] کیونکہ وہ تیرے لوگ اور تیری میراث ہیں جنہیں تُو ملک مِصرؔ سے یعنی اُس لوہے کی بھٹّی میں سے نکال لایا۔

[۵۲] لہٰذا تیری آنکھیں تیرے خادم کی مناجات اور تیری اُمّت اِسرائیلؔ کی مناجات کی طرف کھلی رہیں تا کہ جب کبھی وہ تجھ سے فریاد کریں تُو اُن کی سُنے۔ [۵۳] کیونکہ تُو نے دنیا کی تمام اقوام میں سے اُنہیں چُن لیا تا کہ وہ تیری میراث ہوں جیسا کہ اَے قادرِ مطلق خداوند تُو نے اپنے خادم مُوسیٰؔ کی معرفت فرمایا جب تُو ہمارے باپ دادا کو مصرؔ سے نکال لایا۔

[۵۴] جب سلیمانؔ خداوند سے یہ تمام دعائیں اور مناجات کر چُکا تو وہ خداوند کے مذبح کے سامنے سے جہاں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر گھٹنے ٹیکے ہُوئے تھا اُٹھا [۵۵] اور کھڑے ہو کر اِسرائیلؔ کی ساری جماعت کو بلند آواز سے یہ کہتے ہُوئے برکت دی:

[۵۶] خداوند کی حمد و تعریف ہو جس نے اپنی اُمّت اِسرائیلؔ کو امن و آرام بخشا ہے جیسا کہ اُس نے وعدہ کیا تھا اور تمام وعدے جو اُس نے اپنے خادم مُوسیٰؔ کی معرفت کیے تھے سب کے سب پُورے ہُوئے۔ [۵۷] خداوند ہمارا خدا ہمارے ساتھ رہے جیسے وہ ہمارے باپ دادا کے ساتھ رہا۔ وہ نہ کبھی ہمیں چھوڑے، نہ ترک کرے۔ [۵۸] ہمارے دلوں کو مائل کرے کہ ہم اُس کی تمام راہوں پر چلیں اور اُن احکام، فرمانوں اور آئین کو مانیں جو اُس نے ہمارے باپ دادا کو دیئے تھے۔ [۵۹] کاش میری یہ باتیں جنہیں میں نے خداوند کے حُضور اپنی مناجات میں پیش کیا ہے دِن اور رات خداوند ہمارے خدا کے نزدیک رہیں تا کہ وہ ہر دِن ضرورت کے مطابق اپنے خادم اور اپنی اُمّت اِسرائیلؔ کی حمایت کرے۔ [۶۰] تا کہ دنیا کی تمام قومیں جان لیں کہ خداوند ہی خدا ہے۔ اُس کے سِوا اور کوئی نہیں۔ [۶۱] لیکن اُس کے فرمانوں کے مطابق زندگی بسر کرنے اور اُس کے احکام ماننے کے لیے تمہارے دل لازمی طور پر ہمیشہ خداوند ہمارے خدا کے تابع رہیں جیسے کہ اِس وقت ہیں۔

ہیکل کی مخصوصیّت

[۶۲] تب بادشاہ اور اُس کے ساتھ تمام اِسرائیلؔ نے خداوند کے حُضور میں قربانیاں چڑھائیں [۶۳] اور سلیمانؔ نے خداوند کے حُضور میں سلامتی کی قربانی گزرانی۔ اُس میں بائیس ہزار بَیل اور ایک لاکھ بیس ہزار بھیڑ بکریاں تھیں۔ اِس طرح بادشاہ نے اور تمام اِسرائیلیوں نے خداوند کے گھر کو مخصوص کیا۔

[۶۴] اُسی دِن بادشاہ نے خداوند کے گھر کے سامنے کے صحن کے درمیانی حِصّہ کی تقدیس کی اور وہاں پر سوختنی قربانیاں، اناج کی قربانیاں اور سلامتی کے ذبیحوں کی چربی کی قربانیاں چڑھائیں کیونکہ خداوند کے سامنے پیتل کا مذبح اتنا چھوٹا تھا کہ اُس پر سوختنی قربانیوں، اناج کی قربانیوں اور سلامتی کی قربانیوں کی چربی

گزرانے کے لیے گنجایش نہ تھی۔

[۶۵] اِس طرح سلیماؔن نے اور اُس کے ہمراہ تمام بنی اِسرائیلؔ نے جو حماؔت کے مدخل سے لے کر وادیٔ مصؔر تک لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت پر مشتمل تھے اُس وقت عید کا تہوار منایا۔ اُنہوں نے یہ عید خداوند کے حضور سات دِن تک اور مزید سات دِن تک یعنی کل چودہ دِن تک منائی [۶۶] اور اگلے دِن اُس نے لوگوں کو رُخصت کر دیا۔ اُنہوں نے بادشاہ کو مبارکباد دی اور وہ اُس تمام نیکی کے لیے جو خداوند نے اپنے خادم داؤؔد اور اپنی اُمّت اِسرائیلؔ کے ساتھ کی تھی اپنے دل میں خُوش وخُرم اور مسرور ہو کر اپنے گھروں کو لَوٹ گئے۔

خداوند کا سلیماؔن پر ظاہر ہونا

۹ اور جب سلیماؔن خداوند کے گھر کی اور شاہی محل کی تعمیر ختم کر چکا اور وہ سب کچھ جو اُسے کرنا لازم تھا کر چُکا [۲] تو خداوند اُسے دوسری بار دکھائی دیا جیسے وہ اُسے جِبعوؔن میں دکھائی دیا تھا۔ [۳] اور خداوند نے اُس سے کہا:

تُو نے میرے حضور میں جو دعا اور مناجات کی ہے وہ میں نے سُن لی ہے اور میں نے تیرے بنائے ہُوئے گھر کی تقدیس کی ہے تاکہ اُس میں میرا نام ہمیشہ رہے۔ میری آنکھیں اور میرا دل ہمیشہ وہاں لگا رہے گا۔

[۴] اور جہاں تک تیرا تعلق ہے، اگر تُو خلوصِ دل اور راستی سے میرے حضور چلے جیسے داؤؔد تیرا باپ چلتا تھا اور وہ سب کرے جس کا میں حکم دُوں اور میرے فرمانوں اور قوانین پر عمل کرے [۵] تو میں تیرا شاہی تخت اِسرائیلؔ کے اوپر ہمیشہ قائم رکھوں گا جیسا میں نے تیرے باپ داؤؔد سے وعدہ کیا تھا اور کہا تھا کہ تیرے ہاں اِسرائیلؔ کے تخت پر بیٹھنے کے لیے آدمی کی کمی نہ ہوگی۔

[۶] لیکن اگر تُم یا تمہاری اولاد مجھ سے برگشتہ ہو جاؤ اور اُن احکام اور فرمانوں پر جو میں نے دیئے ہیں عمل نہ کرو اور دیگر معبودوں کی عبادت کرنے اور اُنہیں سجدہ کرنے لگو [۷] تو میں اِسرائیلؔ کو اُس ملک سے جو میں نے اُنہیں دیا ہے کاٹ ڈالوں گا اور اِس گھر کو جسے میں نے اپنے نام کے لیے مُقدّس کیا ہے نظر سے دُور کر دُوں گا۔ پھر اِسرائیلؔ تمام اقوام میں ضربُ المثل اور مذاق بن کر رہ جائے گا۔ [۸] اور اگرچہ یہ گھر اب تو شاندار دکھائی دیتا ہے لیکن بعد میں جو بھی اُس کے پاس سے گزرے گا حیرت زدہ ہوگا اور حقارت سے کہے گا کہ خداوند نے اِس ملک اور اِس گھر کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا؟ [۹] تب لوگ کہیں گے کہ چونکہ اُنہوں نے خداوند اپنے خدا کو جو اُن کے باپ دادا کو مصؔر سے نکال کر لایا چھوڑ دیا ہے اور دوسرے معبودوں کو قبول کر لیا ہے اور اُنہیں سجدہ اور اُن کی پرستش کرنے لگے۔ اِس لیے خداوند نے اُن پر یہ تمام مصیبت نازل کی ہے۔

سلیماؔن کی دیگر سرگرمیاں

[۱۰] اور بیس سال بعد جن کے دوران سلیماؔن یہ دو عمارتیں یعنی خداوند کا گھر اور شاہی محل تعمیر کر چُکا [۱۱] تو اُس نے گلیلؔ کے بیس قصبے حیراؔم شاہِ صُوؔر کو دے دیئے کیونکہ حیراؔم نے اُسے دیودار کی لکڑی اور صنوبر کی لکڑی اور سونا جن کی اُس نے فرمایش کی تھی مہیّا کیا تھا۔ [۱۲] لیکن جب حیراؔم صُوؔر سے اُن قصبوں کو جو سلیماؔن نے اُسے دیئے تھے دیکھنے گیا تو وہ اُسے پسند نہ آئے۔ [۱۳] لہٰذا اُس نے پُوچھا کہ میرے بھائی یہ کِس قِسم کے قصبے ہیں جو تُو نے مجھے دیئے ہیں؟ اور اُس نے اُن کا نام مُلکِ کبُوؔل رکھا اور آج تک اُن کا یہی نام ہے۔

[۱۴] اور حیراؔم نے بادشاہ کے پاس ایک سَو بیس قنطار سونا بھیجا۔

[۱۵] اور سلیماؔن نے خداوند کا گھر، اپنا محل، مِلّو (سہارا دینے والی دیواریں)، یروشلیمؔ کی فصیل اور حصُوؔر، مجدّوؔ اور جزؔر کو تعمیر کرنے کے لیے جو بیگاری بھرتی کیے تھے اُن کی تفصیل یہ ہے۔ [۱۶] (فرعون، شاہِ مصؔر نے حملہ کر کے جزؔر پر قبضہ کر لیا تھا اور اُسے آگ لگا دی تھی۔ اُس نے اِس کے کنعانی باشندوں کو قتل کر دیا اور پھر اُسے بطور جہیز اپنی بیٹی کو جو سلیماؔن کی بیوی تھی دے دیا تھا۔ [۱۷] اور سلیماؔن نے جزؔر کو دوبارہ تعمیر کیا تھا) اور اُس نے نشیبی بَیت حورُوؔن، [۱۸] بعلاؔت اور بیابان کے علاقہ میں تمؔر جیسے شہر تعمیر کرائے۔ [۱۹] نیز اُس نے ذخیرہ کرنے کے تمام شہر، اپنے رتھوں اور گھوڑوں کے لیے قصبے اور یروشلیمؔ میں، لُبناؔن میں اور تمام علاقہ میں جس پر وہ حکمران تھا جو کچھ بھی بنوانا چاہا بنوا لیا۔

[۲۰] تمام لوگ جو اموریوں، حِتّیوں، فرزّیوں، حِوّیوں اور یبوسیوں (یہ اقوامِ سرائیلی نہ تھیں) میں سے باقی رہ گئے تھے۔ [۲۱] یعنی اُن کی باقی ماندہ اولاد جنہیں اِسرائیلی نیست و نابود نہ کر سکے اُنہیں سلیماؔن نے بطور غلام، بیگار میں کام کرنے والی جماعت میں جبراً بھرتی کیا جیسا آج تک ہے۔ [۲۲] لیکن سلیماؔن نے کسی اِسرائیلی کو غلام نہ بنایا۔ بلکہ وہ اُس کے فوجی سپاہی، سرکاری اہلکار، اُس کے اُمرا، فوجی سردار اور اُس کے رتھوں اور رتھ بانوں کے سالار تھے۔ [۲۳] وہ سلیماؔن کے منصوبوں پر کام کرنے والے اعلیٰ منصبدار بھی

تھے۔ ایسے پانچ سَو پچاس منصبدار تھے جو کام کرنے والے آدمیوں کی نگرانی کرتے تھے۔

[۲۴] اور جب فرعونؔ کی بیٹی داؤدؔ کے شہر سے اُس محل میں جو سلیمانؔ نے اُس کے لیے بنایا تھا آ گئی تو اُس کے بعد اُس نے محل کو سہارا دینے والی منڈیریں بنوائیں۔

[۲۵] ہیکل کی تعمیر کا کام پُورا ہو جانے کے بعد سلیمانؔ سال میں تین بار اُس مذبح پر جو اُس نے خداوند کے لیے بنایا تھا سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں گزرانتا تھا اور اُن کے ساتھ خداوند کے آگے بخور جلاتا تھا۔ [۲۶] اور سلیمانؔ نے عصیون جابرؔ میں جو ادومؔ میں بحرِ قلزمؔ کے کنارے ایلوتؔ کے قریب ہے جہازوں کا بیڑا تیّار کیا۔ [۲۷] اور حیرامؔ نے اپنے ملازم بھیجے جن میں ملّاح بھی تھے جو سمندر سے واقف تھے تاکہ وہ سلیمانؔ کے ملازموں کے ساتھ بحری بیڑے میں خدمت انجام دیں۔ [۲۸] اور وہ بحری سفر پر اوفیرؔ گئے اور وہاں سے سلیمانؔ بادشاہ کے لیے چار سَو بیس قِنطار سونا لے کر آئے۔

ملکۂ سبا کا سلیمان کے پاس آنا

۱۰ جب سباؔ کی ملکہ نے سلیمانؔ کی شہرت سُنی اور خداوند کے نام کے ساتھ اُس کے تعلق کے بارے میں سُنا تو وہ مشکل سوالات لے کر اُسے آزمانے آئی۔ [۲] وہ ایک بڑے قافلہ کے ساتھ یروشلیمؔ پہنچی۔ اُس کے اونٹوں پر مسالے، بہت سا سونا اور قیمتی جواہر لدے تھے۔ وہ سلیمانؔ کے پاس آئی اور اُن سب باتوں کے بارے میں جو اُس کے دل میں تھیں اُس سے گفتگو کی۔ [۳] سلیمانؔ نے اُس کے تمام سوالوں کا جواب دیا کیونکہ بادشاہ کے لیے اُن کا جواب دینا کوئی مشکل بات نہ تھی۔ [۴] اور جب سباؔ کی ملکہ نے سلیمانؔ کی ساری حِکمت اور اُس کے محل کو جو اُس نے تعمیر کیا تھا [۵] اور اُس کے دسترخوان پر خوراک کو، اُس کے ملازموں کے بیٹھنے کے طور طریقوں کو، خدمت میں حاضر رہنے والے خادموں کی وردیوں، اُس کے ساقیوں کو اور اُن سوختنی قربانیوں کو جو اُس نے خداوند کی ہیکل میں گزرانیں دیکھا تو وہ ہکّا بکّا رہ گئی۔

[۶] تب اُس نے بادشاہ سے کہا کہ تیرے کارہائے نمایاں اور تیری حِکمت کے بارے میں جو خبر میں نے اپنے ملک میں سُنی وہ سچ ثابت ہُوئی ہے۔ [۷] لیکن مجھے اِن باتوں پر تب تک یقین نہ ہُوا جب تک کہ میں نے آ کر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں لیا۔ اور فی الحقیقت مجھے تو اِن باتوں کا نصف بھی نہیں بتایا گیا تھا۔ کیونکہ تیری حِکمت اور تیرے مال و متاع کی فراوانی تو اُس خبر سے جو میں نے سُنی کہیں بڑھ کر ہے۔ [۸] کتنے خُوش قسمت ہیں تیرے لوگ! اور کتنے خُوش نصیب ہیں تیرے اہلکار جو ہمیشہ تیرے حُضور کھڑے رہتے ہیں اور تیری حِکمت کی باتیں سُنتے ہیں! [۹] خداوند تیرے خدا کی حمد و تعریف ہو جس نے تجھ سے خُوش ہو کر تجھے اِسرائیلؔ کے تخت پر بٹھایا ہے۔ اور اِسرائیلؔ سے اپنے ازلی پیار کے باعث اُس نے عدل و اِنصاف قائم رکھنے کے لیے تجھے بادشاہ بنایا ہے۔

[۱۰] اور اُس نے بادشاہ کو ایک سَو بیس قِنطار سونا، بڑی مقدار میں مسالے اور قیمتی جواہر دیئے۔ اِتنے کثیر مسالے پھر کبھی نہ آئے جتنے سباؔ کی ملکہ نے سلیمانؔ بادشاہ کو دیئے۔

[۱۱] (حیرامؔ کے بحری جہاز اوفیرؔ سے سونا لائے اور وہاں سے وہ صندل کی لکڑی اور قیمتی جواہر بھی لائے۔ [۱۲] اور بادشاہ نے صندل کی اُس لکڑی کو خداوند کے گھر کے لیے اور اپنے محل کے ستونوں اور موسیقاروں کے لیے ستار اور بربط بنانے کے لیے استعمال کیا۔ اور اُس دِن کے بعد سے آج تک صندل کی اِتنی لکڑی نہ پھر کبھی درآمد کی گئی نہ دیکھی گئی۔

[۱۳] اور سلیمانؔ بادشاہ نے سباؔ کی ملکہ کو وہ سب کچھ دیا جو اُس نے چاہا اور مانگا اور یہ اُس کے علاوہ تھا جو اُس نے اپنی شاہانہ فیّاضی سے اُسے دیا تھا۔ پھر وہ اپنے ملازموں کے ہمراہ اپنے ملک کو لَوٹ گئی۔

سلیمانؔ کی شان و شوکت

[۱۴] اُس سونے کا وزن جو سلیمانؔ کو سالانہ وصول ہوتا تھا چھ سَو چھیاسٹھ قِنطار تھا۔ [۱۵] لیکن اُس میں وہ سونا شامل نہیں تھا جو وہ سوداگروں اور تاجروں سے چُنگی کے طور پر اور عربؔ کے تمام بادشاہوں اور ملک کے صوبہ داروں سے مالیہ کے طور پر وصول ہوتا تھا۔

[۱۶] اور سلیمانؔ بادشاہ نے سونا گھڑ کر دو سَو بڑی ڈھالیں بنائیں اور ہر ڈھال میں چھ سَو مِثقال سونا لگا۔ [۱۷] اور اُس نے گھڑے ہُوئے سونے کی تین سَو چھوٹی ڈھالیں بھی بنائیں اور ہر ڈھال میں ڈیڑھ سیر سونا لگا۔ اور بادشاہ نے اُنہیں لُبنانؔ کے جنگل والے محل میں رکھا۔

[۱۸] پھر بادشاہ نے ہاتھی دانت کا ایک بڑا تخت بنایا جس میں خالص سونے سے پچی کاری کا کام کیا گیا تھا۔ [۱۹] اور اُس تخت کی چھ سیڑھیاں تھیں اور اُس کے پیچھے کا حِصّہ اوپر سے گول تھا اور بیٹھنے کی جگہ کے دونوں طرف بازوؤں کے لیے ٹیکیں تھیں۔ اور ہر ٹیک کے پاس ایک شیر کھڑا تھا۔ [۲۰] اور بارہ شیر اُن چھ سیڑھیوں کے اِرد گرد تھے یعنی چھ ایک طرف اور چھ دوسری طرف۔ کسی دوسری

مملکت میں اِس کی مانند کبھی کچھ بھی نہ بنایا گیا تھا۔ ۲۱ اور سلیمان بادشاہ کے سب پیالے اور جام سونے کے تھے اور لُبنان کے جنگل والے محل میں تمام برتن بھی خالص سونے کے تھے۔۔ چاندی کا بنا ہُوا کچھ بھی نہ تھا کیونکہ سلیمان کے ایّام میں اُس کی کچھ بھی قدر نہ تھی۔ ۲۲ اور بادشاہ کے پاس سمندر میں حیرام کے جہازوں کے علاوہ تجارتی جہازوں کا ایک بحری بیڑا بھی تھا جو ہر تیسرے سال سونا، چاندی، ہاتھی دانت، بندر اور مور لے کر واپس آتا تھا۔

۲۳ سلیمان بادشاہ کو دولت اور حِکمت کے لحاظ سے دنیا کے تمام بادشاہوں پر فوقیت حاصل تھی۔ ۲۴ اور ساری دنیا اُس کے حُضور شرفِ باریابی پانے کی متمنّی تھی تاکہ اُس حِکمت کو جو خدا نے اُس کے دل میں ڈالی تھی، سُنے۔ ۲۵ لوگ سال بسال آتے رہتے تھے اور جو بھی آتا کوئی نہ کوئی تحفہ مثلاً چاندی اور سونے کی اشیاء، ملبوسات، ہتھیار، مسالے، گھوڑے اور خچّر لے کر آتا۔

۲۶ سلیمان نے رتھ اور گھوڑے جمع کیے۔ اُس کے پاس ایک ہزار چار سَو رتھ اور بارہ ہزار گھوڑے تھے جنہیں اُس نے رتھوں کے شہروں میں اور یروشلیم میں اپنے پاس رکھا۔ ۲۷ اور بادشاہ نے چاندی کو یروشلیم میں اِس قدر عام کر دیا جیسے پتھر اور دیودار کو اِس کثرت سے جیسے دامنِ کوہ میں گُولر کے درخت۔ ۲۸ سلیمان کے گھوڑے مِصر سے اور قوعی سے درآمد کیے جاتے تھے۔ شاہی سوداگر اُنہیں قوعی سے خریدتے تھے۔ ۲۹ وہ مِصر سے ایک رتھ چھ سَو مِثقال اور ایک گھوڑا ایک سَو پچاس مِثقال چاندی میں خرید کر درآمد کرتے تھے۔ وہ اُنہیں حِتّیوں اور آرامیوں کے تمام بادشاہوں کو برآمد بھی کیا کرتے تھے۔

سلیمان کی بیویاں

۱۱ سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی، عمّونی، ادومی، صَیدانی اور حِتّی عورتوں سے محبّت کرنے لگا۔ ۲ یہ اُن قوموں کی تھیں جن کی بابت خداوند نے اِسرائیلیوں سے کہا تھا کہ تُم اُن کے ساتھ شادی نہ کرنا کیونکہ وہ یقیناً تمہارے دلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف پھیر دیں گی۔ تاہم سلیمان اُن ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا۔ ۳ اُس کے حرم میں سات سَو بیویاں تھیں جو شاہی خاندانوں سے تھیں اور تین سَو کنیزیں تھیں اور اُس کی بیویوں نے اُسے گمراہ کر دیا۔ ۴ کیونکہ جب سلیمان بوڑھا ہو گیا تو اُس کی بیویوں نے اُس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اُس کا دل پوری طرح خداوند اپنے خدا کا وفادار نہ رہا جیسے اُس کے باپ داؤد کا دل تھا۔ ۵ کیونکہ وہ صَیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمّونیوں کے نہایت مکروہ دیوتا مولک کی پیروی کرنے لگا۔ ۶ لہٰذا سلیمان نے خداوند کی نظر میں بدی کی۔ اُس نے سچّے دل سے خداوند کی پیروی نہ کی جیسے اُس کے باپ داؤد نے کی تھی۔

۷ اور سلیمان نے یروشلیم کے مشرق کی طرف ایک پہاڑی پر موآب کے نہایت قابلِ نفرت دیوتا کموس کے لیے اور عمّونیوں کے نہایت مکروہ دیوتا مولک کے لیے ایک بلند مقام تعمیر کیا۔ ۸ اور ایسا ہی اُس نے اپنی تمام غیر ملکی بیویوں کے لیے کیا جو اپنے دیوتاؤں کے حُضور بخُور جلاتی اور قربانیاں گزرانتی تھیں۔

۹ اور خداوند سلیمان سے ناراض ہُوا کیونکہ اُس کا دل خداوند اِسرائیل کے خدا سے جو دو دفعہ اُسے دکھائی دیا تھا پھر گیا تھا۔ ۱۰ اگرچہ اُس نے سلیمان کو دوسرے معبودوں کی پیروی کرنے سے منع کیا ہُوا تھا لیکن سلیمان نے خداوند کے حکم کو نہ مانا۔ ۱۱ اِس لیے خداوند نے سلیمان سے کہا کہ چونکہ تیرا رویّہ ایسا ہے اور تُو نے میرے عہد اور میرے آئین کو جن کا میں نے تجھے حکم دیا تھا نہیں مانا، اِس لیے میں اِس سلطنت کو یقیناً تجھ سے چھین کر تیرے ماتحتوں میں سے ایک کو دے دوں گا۔ ۱۲ تاہم تیرے باپ داؤد کی خاطر میں تیرے جیتے جی ایسا نہیں کروں گا بلکہ جب سلطنت تیرے بیٹے کے ہاتھ میں ہوگی تب اُسے چھین لُوں گا ۱۳ پھر بھی میں اُس سے ساری سلطنت نہ چھینوں گا بلکہ اپنے خادم داؤد کی خاطر اور یروشلیم کی خاطر جسے میں نے چُنا ہے اُسے صرف ایک قبیلہ پر حکومت کرنے دُوں گا۔

سلیمان کے مخالف

۱۴ تب خداوند نے ہدد ادومی کو جو ادوم کے شاہی خاندان سے تھا سلیمان کا مخالف بنا کر کھڑا کیا۔ ۱۵ اِس سے قبل جب داؤد ادوم کے ساتھ جنگ کر رہا تھا تو فوج کے سپہ سالار یُوآب نے جو مُردوں کو دفن کرنے گیا تھا ادوم کے تمام آدمیوں کو مار ڈالا تھا۔ ۱۶ یُوآب اور تمام اِسرائیلی چھ مہینے تک وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے ادوم کے تمام مَردوں کو ہلاک کر دیا۔ ۱۷ لیکن ہدد جو اُس وقت ایک لڑکا تھا کچھ ادومی اہلکاروں کے ہمراہ جو اُس کے باپ کے ملازم تھے، مِصر کی طرف بھاگ نکلا۔ ۱۸ وہ مِدیان سے روانہ ہُوئے اور فاران کو گئے اور پھر فاران کے آدمیوں کو اپنے ہمراہ لے کر مِصر میں شاہِ مِصر فرعون کے پاس چلے گئے جس نے ہدد کو ایک مکان اور زمین دی اور اُس کے لیے رسد مہیّا کی۔

۱۹ اور فرعون، ہدد سے اتنا خُوش ہُوا کہ اُس نے اپنی بیوی

ملکہ تحفنیس کی بہن اُس کو بیاہ دی۔ ۲۰ اور تحفنیس کی بہن سے اُس کا بیٹا جُنوبت پیدا ہُوا جس کی شاہی محل میں تحفنیس نے پرورش کی اور وہ وہاں فرعون کے اپنے بچوں کے ساتھ رہا۔

۲۱ اور ہدد نے جب وہ مصر میں تھا ' سُنا کہ داؤد اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا ہے اور فوج کا سپہ سالار یوآب بھی مر گیا ہے تو اُس نے فرعون سے کہا کہ مجھے اجازت فرما کہ میں اپنے ملک کو لَوٹ جاؤں۔ ۲۲ فرعون نے پُوچھا کہ یہاں تجھے کس چیز کی کمی ہے کہ تُو واپس اپنے ملک جانا چاہتا ہے؟

ہدد نے جواب دیا کہ کسی چیز کی نہیں۔ پھر بھی تُو مجھے کسی نہ کسی طرح جانے ہی دے!

۲۳ خدا نے رزون بن الیدع کو سلیمان کی مخالفت میں کھڑا کر دیا جو اپنے آقا ' ہددعزر ' شاہِ ضُوباہ کے پاس سے بھاگ آیا تھا۔ ۲۴ اور جب داؤد نے ضُوباہ کی افواج کو تباہ کر دیا تو اُس نے کچھ آدمیوں کو اپنے گرد جمع کر لیا اور باغیوں کی جماعت کا سربراہ بن گیا اور وہ باغی دمشق چلے گئے اور وہاں بس گئے اور اپنی حکومت قائم کر لی۔ ۲۵ جب تک سلیمان زندہ رہا، رزون ' اسرائیل کا مخالف بنا رہا اور اُن مشکلوں میں جو ہدد کی پیدا کردہ تھیں ' اضافہ کرتا رہا۔ پس رزون ' ارام میں حکمرانی کرنے کے دوران اسرائیل کا دشمن ہی رہا۔

یربعام کا سلیمان کے خلاف بغاوت کرنا

۲۶ اور یربعام بن نباط نے بھی بادشاہ کے خلاف بغاوت کر دی۔ وہ سلیمان کے اہلکاروں میں سے ایک تھا جو صریدہ کا افرائیمی تھا اور اُس کی ماں کا نام صروعہ تھا جو بیوہ تھی۔

۲۷ اُس کی بادشاہ کے خلاف بغاوت کی تفصیل یہ ہے: سلیمان نے ملّو کا قلعہ تعمیر کیا تھا اور اپنے باپ داؤد کے شہر کی فصیل کے شگافوں کو بھرا تھا۔ ۲۸ اور یربعام کافی حیثیت والا آدمی تھا۔ جب سلیمان نے دیکھا کہ اُس جوان آدمی نے کتنی عمدگی سے اپنا کام کیا ہے تو اُس نے اُسے یُوسُف کے گھرانے کے تمام مزدوروں کا مختار بنا دیا۔

۲۹ اُس وقت جب یربعام ' یروشلیم سے باہر جا رہا تھا تو راہ میں اُسے سیلا کا نبی اخیاہ ملا جو نئی چادر اوڑھے ہُوئے تھا۔ اور وہ دونوں باہر میدان میں اکیلے تھے۔ ۳۰ اخیاہ نے اُس نئی چادر کو جو وہ اوڑھے ہُوئے تھا ' ہاتھ میں لیا اور اُس کے بارہ ٹکڑے کر ڈالے۔ ۳۱ تب اُس نے یربعام سے کہا کہ دس ٹکڑے اپنے لیے رکھ لے کیونکہ خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: دیکھ میں سلیمان کی بادشاہی لے کر اُس کے حصّے کرنے والا ہُوں۔ ۳۲ لیکن اپنے بندہ داؤد اور یروشلیم شہر کی خاطر جنہیں میں نے اسرائیل کے تمام قبیلوں میں سے چُن لیا ہے ' اُس کے پاس صرف ایک قبیلہ باقی رہے گا۔ ۳۳ میں ایسا اِس لیے کروں گا کیونکہ اُنہوں نے مجھے ترک کر دیا ہے اور صیدانیوں کی دیوی عستارات، موآبیوں کے دیوتا ' کموس اور عمّونیوں کے دیوتا ' مولک کی پرستش کی ہے۔ وہ نہ تو میری راہوں پر چلے نہ وہ کیا جو میری نظر میں درست ہے اور نہ ہی میرے آئین اور قوانین کو مانا جیسے سلیمان کا باپ ' داؤد مانتا تھا۔

۳۴ لیکن میں سلیمان کے ہاتھ سے ساری مملکت نہیں لُوں گا بلکہ اُسے اپنے برگزیدہ خادم داؤد کی خاطر جس نے میرے حکموں اور آئین پر عمل کیا ' زندگی بھر کے لیے حکمران بنائے رکھوں گا۔ ۳۵ میں داؤد کے بیٹے کے ہاتھ سے سلطنت لے لُوں گا اور دس قبیلے تجھے دے دُوں گا۔ ۳۶ میں داؤد کے بیٹے سلیمان کو صرف ایک قبیلہ دُوں گا تاکہ میرے خادم داؤد کا چراغ میرے آگے یروشلیم میں یعنی اُس شہر میں جسے میں نے اپنا نام رکھنے کے لیے چُنا ہے ' ہمیشہ تک روشن رہے۔ ۳۷ اور تیری بابت یوں ہے کہ میں تجھے لے لُوں گا اور تُو ' جیسے تیرا دل چاہے گا ' سب پر حکمرانی کرے گا اور اسرائیل پر بادشاہ ہوگا۔ ۳۸ اور اگر تُو وہی کرے جس کا میں حکم دُوں اور میری راہوں پر چلے اور میرے خادم داؤد کی طرح میرے آئین اور احکام کو مانتے ہُوئے وہی کرے جو میری نظر میں بھلا ہے تو میں تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرے لیے ایک مستقل شاہی خاندان قائم کروں گا جیسا میں نے داؤد کے لیے کیا اور اسرائیل کو تیرے حوالہ کر دُوں گا۔ ۳۹ اور میں داؤد کی نسل کو اِس کے باعث دکھ ضرور دُوں گا لیکن ہمیشہ کے لیے نہیں۔

۴۰ سلیمان نے یربعام کو مارنے کی کوشش کی لیکن یربعام مصر کو سیساق کے پاس بھاگ گیا جو وہاں کا بادشاہ تھا اور سلیمان کی وفات تک وہیں رہا۔

سلیمان کی وفات

۴۱ اور کیا سلیمان کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات یعنی سب کچھ جو اُس نے کیا وہ اور اُس کی حکیمانہ باتیں سلیمان کی تاریخ میں درج نہیں ہیں؟ ۴۲ سلیمان نے یروشلیم میں تمام اسرائیل پر چالیس سال حکمرانی کی۔ ۴۳ پھر وہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اپنے باپ داؤد کے شہر میں دفن کیا گیا۔ اور رحبعام ' اُس کا بیٹا بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

اِسرائیل کا رحُبعاؔم کے خلاف بغاوت کرنا

۱۲ اور رحُبعاؔم سِکؔم چلا گیا کیونکہ تمام اِسرائیلی اُسے بادشاہ بنانے کے لیے وہاں گئے ہُوئے تھے۔ [۲] جب یرُبعاؔم بِن نِباط نے یہ سُنا (وہ ابھی تک مِصؔر میں تھا جہاں وہ سلیماؔن سے پناہ لینے بھاگ گیا تھا) تو وہ مصؔر سے واپس آیا۔ [۳] لہٰذا اُنہوں نے یرُبعاؔم کو بلوایا اور وہ اِسرائیؔل کی تمام جماعت کے ساتھ رحُبعاؔم کے پاس گئے اور اُس سے کہا کہ [۴] تیرے باپ نے ہم پر ایک بھاری جُوا رکھ دیا تھا۔ لیکن اب تُو اُس سخت بارِ خدمت اور بھاری جُوئے کو جو اُس نے ہم پر رکھا تھا ہلکا کر دے اور ہم تیری خدمت کریں گے۔

[۵] رحُبعاؔم نے جواب دیا کہ تُم چلے جاؤ اور تین روز کے بعد پھر میرے پاس آنا۔ چنانچہ لوگ چلے گئے۔

[۶] تب رحُبعاؔم بادشاہ نے اُن بزرگوں سے جو اُس کے باپ سلیماؔن کی زندگی میں اُس کی خدمت میں کھڑے رہا کرتے تھے مشورہ کیا اور اُن سے پُوچھا کہ اُن لوگوں کو جواب دینے کے لیے تُم مجھے کیا صلاح دیتے ہو؟

[۷] اُنہوں نے جواب دیا کہ اگر تُو آج کے دِن قوم کے خادم کی طرح اُن سے پیش آئے گا اور اُنہیں نرمی سے جواب دے گا تو وہ ہمیشہ کے لیے تیرے غلام بن جائیں گے۔

[۸] لیکن رحُبعاؔم نے اُن بزرگوں کے مشورہ کو قبول نہ کیا اور اُن جوان مردوں سے مشورہ کیا جو اُس کے ساتھ بڑے ہُوئے تھے اور اب اُس کی ملازمت میں تھے۔ [۹] اُس نے اُن سے پُوچھا کہ تمہاری کیا صلاح ہے؟ ہم اِن لوگوں کو کیسے جواب دیں جو کہتے ہیں کہ وہ جُوا جو تیرے باپ نے ہم پر رکھا ہے ہلکا کر دے؟

[۱۰] اُن جوانوں نے جو اُس کے ساتھ بڑے ہُوئے تھے اُسے جواب دیا کہ اِن لوگوں کو جنہوں نے تجھ سے کہا ہے کہ تیرے باپ نے ہم پر بھاری جُوا رکھا لیکن تُو ہمارا جُوا ہلکا کر دے یہ بتا کہ میری چھوٹی اُنگلی میرے باپ کی کمر سے بھی موٹی ہے۔ [۱۱] میرے باپ نے تو تُم پر بھاری جُوا رکھا لیکن میں اُسے اور بھی زیادہ وزنی کر دُوں گا۔ میرے باپ نے تو تمہیں کوڑوں سے مارنے کی سزا دی لیکن میں تمہیں بِچھوؤں کے ذریعہ سزا دوں گا۔

[۱۲] اور تین دِن بعد یرُبعاؔم اور تمام لوگ لَوٹ کر رحُبعاؔم کے پاس آئے جیسا کہ بادشاہ نے فرمایا تھا کہ تین دِن میں میرے پاس واپس آنا۔ [۱۳] اور بادشاہ نے لوگوں کو بڑی سختی سے جواب دیا اور جو صلاح بزرگوں نے اُسے دی تھی اُسے قبول نہ کیا۔ [۱۴] اُس نے جوانوں کی صلاح مان لی اور کہا کہ میرے باپ نے تمہارا جُوا بھاری کیا، میں اُسے اور بھی زیادہ بھاری کروں گا۔ میرے باپ نے تمہیں کوڑوں سے مارنے کی سزا دی، میں تمہیں بِچھوؤں کے ذریعہ سے سزا دُوں گا۔ [۱۵] اِس طرح بادشاہ نے لوگوں کی بات نہ سُنی کیونکہ یہ معاملہ خداوند کی طرف سے تھا تاکہ وہ اپنی بات کو جو اُس نے سِیلونی اخیاؔہ کی معرفت یرُبعاؔم بِن نِباط سے کہی تھی پُورا کرے۔

[۱۶] اور جب سارے اِسرائیؔل نے دیکھا کہ بادشاہ نے اُن کی نہیں سُنی تو اُنہوں نے بادشاہ کو جواب دیا کہ:

داؤؔد میں ہمارا کیا بخرہ
اور یسّؔی کے بیٹے میں کیا حِصّہ؟
اَے اِسرائیؔل، اپنے خیموں کو لَوٹ جاؤ!
اور اَے داؤد، تُو اپنا گھر سنبھال!

پس اِسرائیلی اپنے گھروں کو چلے گئے۔ [۱۷] لیکن یہوؔداہ کے قصبوں میں رہنے والے اِسرائیلیوں پر رحُبعاؔم پھر بھی سلطنت کرتا رہا۔

[۱۸] پھر رحُبعاؔم بادشاہ نے ادورام کو بھیجا جو بیگاریوں پر مامور تھا لیکن سارے اِسرائیؔل نے اُسے سنگسار کر کے مار ڈالا اور رحُبعاؔم بادشاہ جلدی سے اپنے رتھ پر سوار ہو گیا اور بچ کر یرُوشلیؔم کی طرف بھاگ نکلا۔ [۱۹] لہٰذا اِسرائیؔل داؤؔد کے گھرانے سے باغی ہو گیا اور آج تک ہے۔

[۲۰] جب اِسرائیلیوں نے سُنا کہ یرُبعاؔم لَوٹ آیا ہے تو اُسے جماعت میں بلوا بھیجا اور سارے اِسرائیؔل کا بادشاہ بنایا۔ صرف یہوؔداہ کا قبیلہ ہی داؤؔد کے گھرانے کا وفادار رہا۔

[۲۱] جب رحُبعاؔم یرُوشلیؔم میں پہنچا تو اُس نے یہوؔداہ کے تمام گھرانے اور بِن یمیؔن کے قبیلہ کے ایک لاکھ اسّی ہزار جنگی مردوں کو اِکٹھا کیا تاکہ اِسرائیؔل کے گھرانے سے جنگ کر کے رحُبعاؔم بِن سلیماؔن کے واسطے دوبارہ سلطنت حاصل کی جائے۔

[۲۲] لیکن مردِ خدا سمعیاؔہ کے پاس خدا کا یہ پیغام آیا [۲۳] کہ شاہِ یہوؔداہ رحُبعاؔم بِن سلیماؔن کو یہوؔداہ اور بِن یمیؔن کے تمام گھرانے کو اور دیگر لوگوں کو یہ کہہ کہ [۲۴] خداوند یوں فرماتا ہے کہ اپنے اِسرائیلی بھائیوں کے ساتھ لڑنے کے لیے لشکر آرائی مت کرو بلکہ تُم میں سے ہر ایک اپنے اپنے گھر چلا جائے کیونکہ یہ میرا انتظام ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے خداوند کے حکم کی تعمیل کی اور اپنے اپنے گھر لَوٹ گئے جیسا کہ خداوند نے حکم دیا تھا۔

بَیت ایل اور دان میں سونے کے بچھڑے

۲۵ پھر یرُبعام نے افرائیم کے پہاڑی علاقہ میں سِکم کو قلعہ بند کیا اور وہاں رہنے لگا اور وہاں سے باہر جا کر اُس نے فنوایل کو تعمیر کیا۔ ۲۶ اور یرُبعام نے اپنے دل میں کہا کہ سلطنت غالباً پھر سے داؤد کے گھرانے کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ ۲۷ اگر یہ لوگ یروشلیم میں خداوند کے گھر میں قربانی پیش کرنے جایا کریں گے تو اُن کے دل پھر سے اپنے مالک رحُبعام شاہِ یہوداہ کی اطاعت کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ وہ مجھے قتل کر دیں گے اور بادشاہ رحُبعام کی طرف لَوٹ جائیں گے۔

۲۸ اِس لیے بادشاہ نے مشورت لینے کے بعد سونے کے دو بچھڑے بنائے اور لوگوں سے کہا کہ تمہارے لیے یروشلیم جانا مشکل ہے۔ اَے اِسرائیل، تیرے دیوتا جو تجھے مصر سے نکال لائے یہ ہیں۔ ۲۹ اور ایک کو اُس نے بَیت ایل میں نصب کیا اور دوسرے کو دان میں ۳۰ اور یہ بات گناہ کا باعث بن گئی کیونکہ لوگ ایک بچھڑے کی پرستش کرنے کے لیے دان جیسی دُور دراز جگہ تک بھی جانے لگے جہاں وہ بُت نصب کیا گیا تھا۔

۳۱ اور یرُبعام نے بلند مقامات پر مندر تعمیر کیے اور جو لوگ بنی لاوی نہ تھے اُن میں سے کاہن مقرّر کیے۔ ۳۲ اور اُس نے آٹھویں مہینے کی پندرھویں تاریخ کو ایک عید شروع کر دی جیسی عید کہ یہوداہ میں منائی جاتی تھی اور مذبح پر قربانیاں گزرانیں۔ ایسا اُس نے بَیت ایل میں اُن بچھڑوں کے سامنے کیا جو اُس نے بنائے تھے۔ اور بَیت ایل میں اُن بلند مقامات والے مندروں میں جو اُس نے تعمیر کیے تھے کاہن بھی مقرّر کیے۔ ۳۳ اور اُس کے اپنے چُنے ہُوئے مہینے یعنی آٹھویں مہینے کی پندرھویں تاریخ کو اُس نے اُس مذبح پر جو اُس نے بَیت ایل میں تعمیر کیا تھا قربانیاں چڑھائیں۔ اِس طرح اُس نے اِسرائیلیوں کے لیے ایک عید مقرّر کر دی اور بخور جلانے کے لیے مذبح کے پاس گیا۔

یہوداہ سے ایک مردِ خدا کا آنا

۱۳ جب یرُبعام بخور جلانے کے لیے مذبح کے پاس کھڑا تھا تو خداوند کے حکم سے ایک مردِ خدا یہوداہ سے بَیت ایل کو آیا ۲ اور وہ خداوند کے حکم سے مذبح کے خلاف چلّا کر کہنے لگا: اَے مذبح۔ اَے مذبح! خداوند یوں فرماتا ہے کہ داؤد کے گھرانے میں یوسیاہ نامی ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ تجھ پر، بلند مقامات کے اُن کاہنوں کی قربانی چڑھائے گا جو اِس وقت بخور جلا رہے ہیں۔ اور تجھ پر اِنسانوں کی ہڈّیاں جلائی جائیں گی۔ ۳ اور اُسی دِن اُس مردِ خدا نے ایک نشان دیا اور کہا کہ وہ نشان جو خداوند نے بتایا ہے یہ ہے کہ دیکھ مذبح پھٹ جائے گا اور اُس پر جو راکھ ہے وہ گر جائے گی۔

۴ اور اُس مردِ خدا نے بَیت ایل میں اُس مذبح کے خلاف چلّا کر جو کچھ کہا تھا جب یرُبعام بادشاہ نے اُسے سُنا تو اُس نے مذبح سے اپنا ہاتھ پھیلا کر کہا کہ اُسے گرفتار کر لو! لیکن وہ ہاتھ جو اُس نے مردِ خدا کی طرف پھیلایا تھا سُوکھ گیا اِس لیے وہ اُسے واپس نہ کھینچ سکا۔ ۵ نیز مردِ خدا کے اُس نشان کے مطابق جو اُس نے خدا کے حکم سے دیا تھا وہ مذبح پھٹ گیا اور اُس کی راکھ گر گئی۔

۶ تب بادشاہ نے مردِ خدا سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے میری شفاعت کر اور میرے لیے دعا کر کہ میرا ہاتھ ٹھیک ہو جائے۔ لہٰذا مردِ خدا نے خداوند کے حُضور شفاعت کی اور بادشاہ کا ہاتھ بحال ہو گیا اور پہلے جیسا ہو گیا۔

۷ اور بادشاہ نے اُس مردِ خدا سے کہا کہ میرے ساتھ گھر چل اور کھانا کھا اور میں تجھے انعام بھی دُوں گا۔

۸ لیکن اُس مردِ خدا نے بادشاہ کو جواب دیا کہ خواہ تُو اپنی آدھی جائداد بھی مجھے دینا چاہے تو بھی میں نہ تیرے ساتھ جاؤں گا اور نہ ہی یہاں روٹی کھاؤں گا نہ پانی پیُوں گا ۹ کیونکہ مجھے خداوند کے کلام کے ذریعہ تاکید کی گئی تھی کہ نہ روٹی کھانا اور نہ پانی پینا، نہ اُس راہ ہی سے لَوٹنا جس سے تُو جائے۔ ۱۰ پس وہ دوسرے راستہ سے واپس گیا اور جس راہ سے بَیت ایل آیا تھا اُس سے نہ لَوٹا۔

۱۱ اور بَیت ایل میں ایک بوڑھا نبی رہتا تھا جس کے بیٹوں نے آ کر وہ سب کام جو اُس مردِ خدا نے اُس روز وہاں کیے تھے اُسے بتائے اور جو کچھ اُس نے بادشاہ سے کہا تھا وہ بھی اپنے باپ کو بتایا۔ ۱۲ اُن کے باپ نے اُن سے پُوچھا کہ وہ کس راہ سے گیا؟ اور اُس کے لڑکوں نے اُسے وہ راہ دکھائی جس سے یہوداہ سے آنے والا مردِ خدا واپس گیا تھا۔ ۱۳ تب اُس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ میرے لیے گدھے پر زِین کس دو اور جب اُس کے لڑکوں نے اُس کے لیے گدھے پر زِین کس دیا تو وہ اُس پر سوار ہُوا ۱۴ اور اُس مردِ خدا کے پیچھے چلا اور اُسے بلوط کے ایک درخت کے نیچے بیٹھے پایا۔ اُس نے اُس سے پُوچھا کہ کیا تُو ہی وہ مردِ خدا ہے جو یہوداہ سے آیا تھا؟

اُس نے جواب دیا کہ ہاں، میں ہی ہُوں۔

۱۵ تب اُس نبی نے اُس سے کہا کہ میرے ساتھ گھر چل اور کھانا کھا۔ ۱۶ لیکن اُس مردِ خدا نے کہا کہ میں لَوٹ کر تیرے ساتھ

نہیں جا سکتا اور نہ تیرے ساتھ اِس جگہ روٹی کھا سکتا ہُوں نہ پانی پی سکتا ہُوں۔ ۱۷ کیونکہ کلامِ اِلٰہی نے مجھے حکم دیا ہے کہ تُو وہاں روٹی یا پانی ہرگز نہ کھانا پینا اور نہ ہی اُس راستہ سے ہو کر لَوٹنا جس سے تُو وہاں جائے۔

۱۸ تب بوڑھے نبی نے جواب دیا کہ مَیں بھی تیری طرح نبی ہُوں اور خداوند کے حکم سے ایک فرشتہ نے مجھے کہا کہ اُسے واپس اپنے ساتھ اپنے گھر لے آ تا کہ وہ روٹی کھائے اور پانی پیئے (لیکن وہ اُس سے جھوٹ بول رہا تھا)۔ ۱۹ پس وہ مردِ خدا اُس کے ساتھ لَوٹ گیا اور اُس کے گھر میں روٹی کھائی اور پانی پیا۔

۲۰ اِسی دوران جب وہ دسترخوان پر بیٹھے ہُوئے تھے خداوند کا کلام اُس بوڑھے نبی پر جو اُسے واپس لے کر آیا تھا نازل ہُوا ۲۱ اور اُس نے اُس مردِ خدا سے جو یہوداہ سے آیا تھا چلّا کر کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُو نے خداوند کے کلام کی پروا نہیں کی اور خداوند اپنے خدا کے اُس حکم کو جو اُس نے دیا نہیں مانا ہے ۲۲ بلکہ تُو لَوٹ آیا اور اُسی جگہ جس کی بابت خداوند نے تجھے فرمایا تھا کہ نہ روٹی کھانا نہ پانی پینا، تُو نے روٹی بھی کھائی اور پانی بھی پیا۔ اِس لیے تیری لاش تیرے باپ دادا کی قبر میں دفن نہ ہوگی۔

۲۳ اور جب وہ مردِ خدا کھانا کھا چُکا اور پانی پی چُکا تو اُس نبی نے جو اُسے واپس لایا تھا اُس کے لیے اُس کے گدھے پر زِین کس دیا اور وہ وہاں سے روانہ ہو گیا۔ ۲۴ راستہ میں اُسے ایک شیر ملا جس نے اُسے مار ڈالا۔ اُس کی لاش راہ میں پڑی ہُوئی تھی اور گدھا اور شیر دونوں اُس کے پاس کھڑے تھے۔ ۲۵ کچھ لوگوں نے جو اُدھر سے گزر رہے تھے دیکھا کہ ایک لاش راہ میں پڑی ہُوئی ہے اور شیر لاش کے پاس کھڑا ہے۔ اُنہوں نے اُس شہر میں جہاں وہ بوڑھا نبی رہتا تھا جا کر اِس بات کی اطلاع دی۔

۲۶ اور جب اُس نبی نے جو اُسے واپس لے کر آیا تھا یہ بات سُنی تو کہا یہ وہی مردِ خدا ہے جس نے خداوند کے کلام کی پروا نہ کی اور خداوند نے اُسے شیر کے حوالہ کر دیا جس نے اُسے پھاڑا اور مار ڈالا۔ یہ خداوند کے کلام کے مطابق عمل میں آیا۔

۲۷ پھر اُس نبی نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میرے لیے گدھے پر زِین کس دو اور اُنہوں نے زِین کس دیا۔ ۲۸ تب وہ گیا اور اُس کی لاش کو راہ میں پڑی اور گدھے اور شیر کو اُس کے پاس کھڑے پایا۔ شیر نے نہ تو لاش کو کھایا تھا نہ گدھے کو پھاڑا تھا۔ ۲۹ سو اُس نبی نے اُس مردِ خدا کی لاش کو اُٹھایا اور اُسے گدھے پر رکھا اور اُس کا ماتم کرنے اور اُسے دفن کرنے کے لیے واپس شہر میں لے آیا۔ ۳۰ تب اُس نے اُس کی لاش کو اپنی قبر میں رکھا اور اُس پر ماتم کیا اور کہا کہ ہائے میرے بھائی!

۳۱ اُس کو دفن کرنے کے بعد اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب مَیں مر جاؤں تو مجھے اُسی قبر میں دفن کرنا جس میں وہ مردِ خدا دفن کیا گیا ہے، میری ہڈّیاں اُس کی ہڈّیوں کے ساتھ رکھنا۔ ۳۲ کیونکہ بَیت ایل کے مذبح کے خلاف اور سامریہ کے قصبوں میں بلند مقامات پر کے تمام مندروں کے خلاف خدا نے جو اعلان اُس نبی کی معرفت کیا تھا وہ ضرور پُورا ہوگا۔

۳۳ اِس ماجرا کے بعد بھی یرُبعام اپنی بری راہوں سے باز نہ آیا بلکہ اُس نے ہر قسم کے لوگوں میں سے اونچے مقامات کے لیے کاہن مقرّر کیے۔ جس کسی نے کاہن بننا چاہا اُس نے اُسے اونچے مقامات کے لیے مخصوص کر دیا۔ ۳۴ اور یرُبعام کے گھرانے کا یہی گناہ تھا جو اُس کے زوال اور اُس کے روئے زمین پر سے نیست و نابود ہو جانے کا باعث ہُوا۔

یرُبعام کے خلاف اخیاہ نبی کی نبوّت

۱۴ اُس وقت یرُبعام کا بیٹا ابیاہ بیمار ہو گیا۔ ۲ اور یرُبعام نے اپنی بیوی سے کہا کہ جا کر اپنا بھیس بدل لے تا کہ کوئی نہ پہچان سکے کہ تُو یرُبعام کی بیوی ہے اور پھر سَیلا چلی جا کیونکہ اخیاہ نبی جس نے مجھے بتایا تھا کہ مَیں اِس قوم کا بادشاہ بنوں گا وہاں ہے۔ ۳ اور دس روٹیاں اور کچھ ٹِکیاں اور شہد کا ایک مرتبان اپنے ساتھ لے کر اُس کے پاس جانا۔ وہ تجھے بتائے گا کہ لڑکے کا کیا حال ہوگا۔ ۴ یرُبعام کی بیوی نے ویسا ہی کیا جیسا اُس نے کہا تھا اور سَیلا میں اخیاہ کے گھر جا پہنچی۔

اور اخیاہ دیکھ نہیں سکتا تھا کیونکہ بڑھاپے کے باعث اُس کی بینائی جاتی رہی تھی۔ ۵ لیکن خداوند نے اخیاہ کو بتا دیا تھا کہ یرُبعام کی بیوی اپنے بیمار بیٹے کے متعلق پُوچھنے کے لیے تیرے پاس آ رہی ہے تُو اُسے یہ یہ کہنا! جب وہ آئے گی تو وہ جھوٹ مُوٹ اپنے آپ کو کوئی دوسری عورت بتائے گی۔

۶ لہٰذا جب اخیاہ نے دروازہ پر اُس کے قدموں کی آہٹ سُنی تو اُس نے کہا کہ اَے یرُبعام کی بیوی اندر آ جا۔ تُو نے بھیس کیوں بدل رکھا ہے؟ کیونکہ مَیں بُری خبر کے ساتھ تیرے ہی پاس بھیجا گیا ہُوں۔ ۷ جا اور یرُبعام کو بتا کہ خداوند، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ مَیں نے تجھے عام لوگوں میں سے لے کر سرفرازی بخشی اور اپنی قوم اِسرائیل پر بادشاہ مقرّر کیا۔ ۸ مَیں نے داؤد کے گھرانے سے سلطنت چھین لی اور تجھے دے دی۔ لیکن تُو میرے

بندے داؤد کی مانند نہ نکلا جس نے میرے حکم مانے اور اپنے سارے دل سے میری پیروی کی یعنی فقط وہی کیا جو میری نظر میں ٹھیک تھا۔ [9] لیکن تُو نے اُن سبھوں سے جو تجھ سے پہلے ہُوئے زیادہ بدی کی اور اپنے لیے دیگر معبود یعنی ڈھالے ہُوئے بُت بنا لیے۔ تُو نے مجھے غُصّہ دلایا اور مجھے قطعاً فراموش کر دیا۔

[10] اِس کے باعث میں یرُبعاؔم کے گھرانے پر مُصیبت نازل کرنے والا ہُوں اور میں اِسرائیلؔ کے باقی ماندہ ہر مرد کو یرُبعاؔم کے گھرانے سے کاٹ ڈالوں گا، خواہ وہ غلام ہو یا آزاد۔ اور میں یرُبعاؔم کے گھر کا صفایا کر دوں گا اور اُسے گوبر کی طرح جلا کر راکھ میں تبدیل کر دوں گا۔ [11] اور یرُبعاؔم سے تعلق رکھنے والے جو شہر میں مریں گے اُنہیں کُتّے کھا لیں گے اور جو میدان میں مریں گے اُنہیں ہوا کے پرندے چٹ کر لیں گے۔ خداوند نے فرمایا ہے!

[12] تیرے لیے بس اِتنا ہی ہے کہ تُو واپس گھر چلی جا۔ اور جب تُو اپنے شہر میں قدم رکھے گی تو وہ لڑکا مر جائے گا۔ [13] اور تمام اِسرائیلؔ اُس کا ماتم کرے گا اور اُسے دفن کرے گا اور یرُبعاؔم کی اولاد میں صرف وہی دفن کیا جائے گا کیونکہ یرُبعاؔم کے گھرانے میں اکیلا وہی ہے جس میں خداوند، اِسرائیلؔ کے خدا نے کوئی اچھی بات پائی ہے۔

[14] اور خُود خداوند ہی اِسرائیلؔ کے لیے ایک بادشاہ برپا کرے گا جو یرُبعاؔم کے خاندان کا صفایا کر دے گا۔ وہ دِن اور وہ وقت آ پہنچا ہے۔ [15] خداوند اِسرائیلؔ کو یوں مارے گا جیسے سرکنڈا پانی میں ہلایا جاتا ہے۔ اور وہ اِسرائیلؔ کو اُس اچھے ملک سے جو اُس نے اُن کے باپ دادا کو دیا تھا، جڑ سے اُکھاڑ دے گا اور اُنہیں دریائے فراتؔ کے پار تِتّر بِتّر کر دے گا کیونکہ اُنہوں نے اپنے لیے یسیرتیں بنا کر خداوند کو غُصّہ دلایا۔ [16] اور وہ اِسرائیل کو یرُبعاؔم کے اُن گناہوں کے باعث چھوڑ دے گا جو اُس نے خُود کیے اور جو اُس نے اِسرائیلؔ سے کروائے۔

[17] تب یرُبعاؔم کی بیوی اُٹھ کر روانہ ہُوئی اور ترضہؔ میں آئی اور جیسے ہی اُس نے گھر کی دہلیز پر قدم رکھا، وہ لڑکا مر گیا۔ [18] اور جیسا کہ خداوند نے اپنے خادم اخیاہ نبی کی معرفت فرمایا تھا، اُنہوں نے اُسے دفن کیا اور تمام اِسرائیلؔ نے اُس کے لیے ماتم کیا۔

[19] اور یرُبعاؔم کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات، اُس کی جنگیں اور کیسے اُس نے حکمرانی کی، اِسرائیلؔ کے بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب میں لکھے ہیں۔ [20] اُس نے بائیس سال حکمرانی کی اور پھر وہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور ندبؔ اُس کا بیٹا بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

رحُبعاؔمؔ شاہِ یہوداؔہ

[21] اور سلیماؔن کا بیٹا رحُبعاؔم، یہوداؔہ میں بادشاہ تھا۔ وہ اکتالیس برس کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیمؔ میں یعنی اُس شہر میں جسے خداوند نے اِسرائیلؔ کے سب قبیلوں میں سے چُنا تا کہ اپنا نام وہاں رکھے، سترہ برس حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام نعمہؔ تھا جو ایک عمّونی عورت تھی۔

[22] اور یہوداؔہ نے خداوند کی نظر میں بدی کی اور اُن گناہوں کے باعث جو اُن کے باپ دادا کے گناہوں سے بھی بڑھ کر تھے، اُنہوں نے خدا کی غیرت کو برانگیختہ کیا۔ [23] اُنہوں نے اپنے لیے ہر بلند پہاڑی کے اوپر اور ہر ہرے بھرے درخت کے نیچے، بلند مقامات، مُقدّس پتھر اور یسیرتیں قائم کیں۔ [24] اور اُس ملک میں لُوطی بھی تھے جو زیارتوں سے وابستہ تھے اور اُن قوموں کے نہایت ہی قابلِ نفرت کاموں میں مشغول تھے۔ یہ وہ قومیں تھیں جنہیں خداوند نے اِسرائیلیوں کے سامنے سے نکال دیا تھا۔

[25] اور رحُبعاؔم بادشاہ کے پانچویں برس میں سیسقؔ، شاہِ مصرؔ نے یروشلیمؔ پر حملہ کیا۔ [26] اور وہ خداوند کے گھر کے اور شاہی محل کے سارے خزانے لُوٹ کر لے گیا جن میں سلیماؔن کی بنائی ہُوئی سونے کی ڈھالیں بھی شامل تھیں۔ [27] لہٰذا رحُبعاؔم بادشاہ نے اُن کی جگہ پیتل کی ڈھالیں بنائیں اور اُنہیں حفاظتی دستہ کے سپاہیوں کے سرداروں کے سپرد کیا جو شاہی محل کے دروازہ پر پہرہ دیتے تھے۔ [28] اور جب کبھی بادشاہ خداوند کے گھر میں جاتا تو وہ محافظ سپاہی اُن ڈھالوں کو اُٹھا کر چلتے اور بعد ازاں اُنہیں واپس اسلحہ خانے میں رکھ دیتے تھے۔

[29] کیا رحُبعاؔم کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور سب کام جو اُس نے کیے وہ یہوداؔہ کے بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب میں درج نہیں ہیں؟ [30] اور رحُبعاؔم اور یرُبعاؔم کے مابین مسلسل جنگ جاری رہی۔ [31] اور رحُبعاؔم اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور داؤد کے شہر میں اُن کے ساتھ دفن ہُوا۔ اُس کی ماں کا نام نعمہؔ تھا اور وہ ایک عمّونی عورت تھی اور اُس کا بیٹا ابیاؔہ بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

ابیاؔہ، شاہِ یہوداؔہ

۱۵ اور نباؔط کے بیٹے یرُبعاؔم کے دورِ حکومت کے اٹھارویں سال میں ابیاؔہ، یہوداؔہ کا بادشاہ بنا [2] اور اُس نے یروشلیمؔ میں تین سال حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام معکہؔ

تھا جو ابی سلوم کی بیٹی تھی۔
[3] اُس نے وہ تمام گناہ کیے جو اُس سے پہلے اُس کے باپ نے کیے تھے اور وہ سچّے دل سے خداوند اپنے خدا کا وفادار نہ تھا جیسا اُس کے باپ داؤد کا دل تھا۔ [4] تاہم داؤد کی خاطر خداوند اُس کے خدا نے اُسے یروشلیم میں ایک چراغ یعنی ایک بیٹا عطا فرمایا جو اُس کا جانشین ہوا اور خدا نے یروشلیم کو برقرار رکھا۔ [5] کیونکہ داؤد نے وہی کام کیا جو خداوند کی نظر میں ٹھیک تھا اور اوریّاہ حِتّی کے معاملہ کے سِوا اُس نے خداوند کے احکام میں سے کسی بھی حکم کے ماننے میں کوتاہی نہ کی۔
[6] اور ابیاہ کی ساری عمر میں رحُبعام اور یربُعام کے درمیان جنگ ہوتی رہی۔ [7] کیا ابیاہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور سب کچھ جو اُس نے کیا وہ یہوداہ کے بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب میں درج نہیں؟ اور ابیاہ اور یربُعام کے درمیان جنگ ہوتی رہی۔
[8] اور ابیاہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور داؤد کے شہر میں دفن کیا گیا اور اُس کا بیٹا آسا بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

آسا شاہِ یہوداہ

[9] اور اِسرائیل کے بادشاہ یربُعام کے بیسویں سال میں آسا یہوداہ کا بادشاہ بنا [10] اور اکتالیس سال یروشلیم میں حکمرانی کرتا رہا۔ اُس کی دادی کا نام معکہ تھا جو ابی سلوم کی بیٹی تھی۔
[11] اور آسا نے اپنے باپ دادا کی طرح وہی کیا جو خداوند کی نظر میں ٹھیک تھا۔ [12] اُس نے لُوطیوں کو ملک سے نکال دیا اور اُن سب بُتوں کو جنہیں اُس کے باپ دادا نے بنایا تھا دُور کر دیا۔ [13] اُس نے اپنی دادی معکہ کو بھی راج ماتا کے عہدہ سے معزول کر دیا کیونکہ اُس نے ایک نفرت انگیز مُورتی بنائی تھی۔ آسا نے اُس مُورتی کو توڑ ڈالا اور اُسے وادیٔ قِدرون میں جلا دیا۔ [14] اور اگرچہ اُس نے بلند مقامات کو نہیں گرایا تو بھی عمر بھر آسا کا دل پُوری طرح خداوند سے وابستہ رہا۔ [15] اور وہ اُس چاندی اور سونے کو اور اُن اشیاء کو جو اُس نے اور اُس کے باپ نے نذر کی تھیں خداوند کے گھر میں لایا۔
[16] آسا اور بعشا شاہِ اِسرائیل دونوں اپنی سلطنت کے دوران باہم جنگ میں مصروف رہے [17] اور بعشا شاہِ اِسرائیل نے یہوداہ پر چڑھائی کی اور رامہ کو قلعہ بند کر دیا تاکہ کوئی بھی ملک چھوڑنے یا یہوداہ کے علاقہ میں داخل نہ ہونے پائے۔
[18] تب آسا نے وہ تمام چاندی اور سونا جو خداوند کے گھر میں اور اُس کے اپنے محل میں باقی بچا تھا لیا اور اُسے اپنے اہلکاروں کے سپرد کیا اور اُنہیں شاہِ ارام بن ہدد کے پاس جو حزیون کے بیٹے طبرمون کا بیٹا تھا اور دمشق میں حکمران تھا روانہ کیا۔ [19] اور کہلا بھیجا کہ میرے اور تیرے درمیان معاہدہ ہو جیسا کہ میرے باپ اور تیرے باپ کے درمیان تھا۔ اور دیکھ میں تجھے چاندی اور سونے کا ہدیہ بھیج رہا ہُوں۔ لہٰذا اب تُو بعشا شاہِ اِسرائیل سے اپنا معاہدہ ختم کر دے تاکہ وہ میرے علاقہ سے چلا جائے۔
[20] بن ہدد نے آسا بادشاہ کی بات مان لی اور اپنے لشکر کے سرداروں کو اِسرائیل کے قصبوں پر چڑھائی کرنے بھیجا۔ اُس نے نفتالی کے علاوہ عیّون، دان، ابیل بیت معکہ اور سارے کنرت کو فتح کر لیا۔ [21] جب بعشا نے سُنا تو اُس نے رامہ کی تعمیر روک دی اور ترضہ کو پیچھے ہٹ گیا۔ [22] تب آسا بادشاہ نے تمام یہوداہ کو حکم جاری کیا جس سے کوئی بھی مستثنیٰ نہ تھا۔ وہ اُن پتھروں کو اور اُس لکڑی کو جو بعشا وہاں استعمال کر رہا تھا رامہ سے اُٹھا کر لے گئے اور اُن سے آسا بادشاہ نے بن یمین کے علاقہ میں جِبع اور مِصفاہ کو تعمیر کیا۔
[23] کیا آسا بادشاہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات، اُس کے کارہائے نمایاں، سب کچھ جو اُس نے کیا اور وہ شہر جو اُس نے تعمیر کیے وہ یہوداہ کے بادشاہوں کی تواریخ میں تحریر نہیں ہیں؟ لیکن بڑھاپے میں اُسے پاؤں کا روگ لگ گیا [24] اور آسا اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اُن کے ساتھ اپنے باپ داؤد کے شہر میں دفن ہُوا۔ اور اُس کا بیٹا یہوسفط بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

ندب شاہِ اِسرائیل

[25] اور شاہِ یہوداہ آسا کے دورِ حکومت کے دوسرے سال میں یربُعام کا بیٹا ندب اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے اِسرائیل پر دو سال حکمرانی کی۔ [26] اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی اور اپنے باپ کی روش اختیار کر کے اُس کے اُس گناہ کا مرتکب ہُوا جس سے اُس نے اِسرائیل سے گناہ کروایا تھا۔
[27] اور اِشکار کے گھرانے کے بعشا بن اخیاہ نے اُس کے خلاف سازش کی اور اُسے فِلستیوں کے قصبہ جبتون میں اُس وقت قتل کر دیا جب ندب اور تمام اِسرائیلی جبتون کا محاصرہ کیے ہُوئے تھے۔ [28] بعشا نے ندب کو آسا شاہِ یہوداہ کے تیسرے سال میں قتل کیا اور اُس کی جگہ بادشاہ بن گیا۔
[29] بادشاہی ہاتھ میں لیتے ہی اُس نے یربُعام کے سارے خاندان کو قتل کر دیا اور جیسا کہ خداوند نے اپنے خادم اخیاہ سَیلونی کی معرفت فرمایا تھا اُس نے یربُعام کے خاندان کا کوئی شخص زندہ نہ چھوڑا بلکہ سب کو ہلاک کر دیا۔ [30] اُس کا باعث وہ گناہ

تھے جو یرُبعام نے خُود کیے اور جو اُس نے اِسرائیل سے کروائے اِس طرح اُس نے خداوند، اِسرائیل کے خدا کے غضب کو بھڑکایا تھا۔ [۳۱] کیا ندب کا باقی حال اور جو کچھ اُس نے کیا وہ اِسرائیل کے بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب میں درج نہیں؟ [۳۲] اور آسا اور شاہِ اِسرائیل بعشا کے درمیان اُن کے دورِ حکومت میں ہمیشہ جنگ ہوتی رہی۔

بعشا، شاہِ اِسرائیل

[۳۳] شاہِ یہوداہ آسا کے تیسرے سال میں بعشا بن اخیاہ، ترضہ میں سارے اِسرائیل کا بادشاہ بن گیا اور اُس نے چوبیس برس حکمرانی کی۔ [۳۴] اور اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی کیونکہ وہ یرُبعام کی راہوں پر چلا اور اُس کے گناہ کی روش اختیار کی جس سے اُس نے اِسرائیل سے گناہ کروایا۔

۱۶ تب حنانی کے بیٹے یاہُو پر خداوند کا یہ کلام بعشا کے خلاف نازل ہُوا [۲] کہ میں نے تجھے خاک پر سے اُٹھایا اور اپنی قوم اِسرائیل کا قائد بنایا مگر تُم یرُبعام کی راہوں پر چلے اور اِسرائیل سے گناہ کروا کے اُن کے گناہوں سے مجھے غُصّہ دلایا۔ [۳] لہٰذا میں بعشا اور اُس کے گھرانے کو برباد کر ڈالوں گا اور تیرے گھرانے کو نباط کے بیٹے یرُبعام کے گھرانے کی مانند بنا دوں گا۔ [۴] جو کوئی بھی بعشا کا ہے، اگر وہ شہر میں مرے گا تو اُسے کُتّے کھائیں گے اور جو میدان میں مرے گا اُسے ہوا کے پرندے چٹ کر جائیں گے۔ [۵] کیا بعشا کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات، جو کچھ اُس نے کیا اور اُس کی فتوحات، اِسرائیل کے بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب میں تحریر نہیں ہیں؟ [۶] بعشا اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور ترضہ میں دفن ہُوا اور اُس کا بیٹا ایلہ بطور بادشاہ اُس کا جانشین بنا۔

[۷] علاوہ ازایں حنانی کے بیٹے یاہُو کی معرفت خداوند کا کلام بعشا اور اُس کے گھرانے کے خلاف اُس ساری بدی کے سبب سے بھی نازل ہُوا جو اُس نے خداوند کی نظر میں کی اور اپنے اعمال سے اُسے غُصّہ دلایا اور یرُبعام کے گھرانے کی مانند بنا اور اِس لیے بھی کہ اُس نے اُسے قتل کر ڈالا۔

ایلہ، شاہِ اِسرائیل

[۸] اور شاہِ یہوداہ آسا کے چھبّیسویں سال میں بعشا کا بیٹا ایلہ اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے ترضہ میں دو سال حکمرانی کی۔
[۹] اور زِمری نے جو اُس کے اہلکاروں میں سے ایک تھا اور جو اُس کے آدھے رتھوں کا سالار تھا، اُس کے خلاف سازش کی۔ اُس وقت ایلہ ترضہ میں تھا اور ارضہ کے گھر میں جو ترضہ میں محل کا دیوان تھا، شراب کے نشہ میں دھت تھا۔ [۱۰] زِمری وہاں آیا اور اُسے مار گرایا اور شاہِ یہوداہ آسا کے ستائیسویں سال میں اُسے قتل کر کے اُس کی جگہ بادشاہ بن گیا۔
[۱۱] جیسے ہی اُس نے حکمرانی شروع کی اور تخت نشین ہُوا، اُس نے بعشا کے تمام خاندان کو قتل کر دیا اور کسی بھی لڑکے کو خواہ وہ اُس کا رشتہ دار یا دوست تھا، زندہ باقی نہ چھوڑا۔ [۱۲] یوں زِمری نے خداوند کے اُس کلام کے مطابق جو اُس نے بعشا کے خلاف یاہُو نبی کی معرفت فرمایا تھا، بعشا کے سارے گھرانے کو نیست و نابود کر دیا۔ [۱۳] اِس کا باعث وہ تمام گناہ تھے جو خُود بعشا اور اُس کے بیٹے ایلہ نے کیے تھے اور جو اُنہوں نے اِسرائیل سے کروائے تھے۔ اور اِس لیے بھی کہ اُنہوں نے اپنے باطل دیوتاؤں کی پرستش سے خداوند اِسرائیل کے خدا کو غُصّہ دلایا۔
[۱۴] کیا ایلہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور وہ سب جو اُس نے کیا، اُن کا ذکر اِسرائیل کے بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب میں تحریر نہیں؟

زِمری، شاہِ اِسرائیل

[۱۵] اور شاہِ یہوداہ آسا کے ستائیسویں سال میں زِمری نے ترضہ میں سات دِن حکمرانی کی۔ اُس وقت فوج ایک فِلستی قصبہ جبتون کے نزدیک پڑاؤ ڈالے ہُوئے تھی۔ [۱۶] اور جب چھاؤنی کے اِسرائیلیوں نے سُنا کہ زِمری نے بادشاہ کے خلاف سازش کر کے اُسے قتل کر دیا ہے تو اُنہوں نے اُسی دِن چھاؤنی میں سالارِ لشکر عمری کو اِسرائیل پر بادشاہ بنانے کا اعلان کر دیا۔ [۱۷] تب عمری اور اُس کے ہمراہ تمام اِسرائیلی جبتون سے پیچھے ہٹ گئے اور اُنہوں نے ترضہ کا محاصرہ کر لیا۔ [۱۸] جب زِمری نے دیکھا کہ شہر پر قبضہ ہو گیا ہے تو وہ شاہی محل کی گڑھی میں چلا گیا اور محل میں اپنے گرد آگ لگا دی اور جل مرا۔ [۱۹] اُن گناہوں کے باعث جو اُس نے کیے یعنی خداوند کی نظر میں بدی کرنا اور یرُبعام کی راہوں پر چلنا اور اُس کے گناہ کی وہی روش اختیار کرنا جس سے اُس نے اِسرائیل سے گناہ کروایا تھا۔
[۲۰] کیا زِمری کی حکمرانی کے دیگر واقعات کا اور بغاوت جو اُس نے کی اُس کا ذکر اِسرائیل کے بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب میں تحریر نہیں؟

عُمری، شاہِ اِسرائیل

[۲۱] پھر اِسرائیل کے لوگ دو فرقوں میں بٹ گئے۔ آدھے

لوگوں نے جینت کے بیٹے تبنی کو بادشاہ بنانے کی حمایت کی اور باقی آدھے لوگوں نے عُمری کی پیروی اختیار کی۔ [۲۲] لیکن عُمری کے حامی تبنی بن جینت کے حامیوں سے زیادہ طاقتور ثابت ہُوئے لہٰذا تبنی مر گیا اور عُمری بادشاہ بن گیا۔

[۲۳] شاہِ یہوداہ آسا کے اکتیسویں سال میں عُمری اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے بارہ سال حکمرانی کی جن میں سے چھ برس وہ تِرضہ کا حکمران بھی رہا۔ [۲۴] اُس نے سمر سے دو قِنطار چاندی میں سامریہ کی پہاڑی خرید لی اور اُس پہاڑی پر ایک شہر تعمیر کیا اور اُس کا نام پہاڑی کے پہلے مالک سمر کی نسبت سے سامریہ رکھا۔

[۲۵] لیکن عُمری نے خداوند کی نظر میں بدی کی۔ اُس نے اُن سے بھی جو اُس سے پہلے ہو گزرے تھے بدتر گناہ کیے [۲۶] کیونکہ اُس نے نباط کے بیٹے یرُبعام کی تمام راہیں اور اُس کے گناہوں کی روش اختیار کی جن سے اُس نے اِسرائیل سے گناہ کروایا۔ اِس طرح اُنہوں نے اپنے باطل دیوتاؤں کی پرستش سے خداوند، اِسرائیل کے خدا کو غُصّہ دلایا۔

[۲۷] کیا عُمری کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات، اُس کے اعمال اور جو اشیاء اُس نے حاصل کیں اُن کا ذکر اِسرائیل کے بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب میں تحریر نہیں؟ [۲۸] اور عُمری اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور سامریہ میں دفن کیا گیا اور اُس کا بیٹا اخی اب بطور بادشاہ اُس کا جانشین بنا۔

اخی اب کا اِسرائیل کا بادشاہ بن جانا

[۲۹] شاہِ یہوداہ آسا کے اڑتیسویں سال میں عُمری کا بیٹا اخی اب اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے سامریہ میں اِسرائیل پر بائیس سال حکمرانی کی۔ [۳۰] اور عُمری کے بیٹے اخی اب نے خدا کی نظر میں بدی کی جو اُس کے ہر ایک پیش رو سے کہیں زیادہ تھی۔ [۳۱] اُس نے نہ صرف نباط کے بیٹے یرُبعام کے جیسے گناہ کرنا معمولی بات سمجھا بلکہ اُس نے صیدانیوں کے بادشاہ اِتبعل کی بیٹی ایزبل سے شادی بھی کر لی اور بعل کی پرستش کرنے اور اُسے سجدہ کرنے لگا۔ [۳۲] اور اُس نے بعل کے مندر میں جسے اُس نے سامریہ میں بنایا تھا بعل کے لیے ایک مذبح تعمیر کیا۔ [۳۳] اخی اب نے ایک یسیرت بھی بنائی اور اُس نے خداوند، اِسرائیل کے خدا کو غُصّہ دلانے کے لیے ایسے گھناؤنے کام کیے جو اِسرائیل کے تمام بادشاہوں کے اعمال سے جو اُس سے پہلے ہُوئے تھے، زیادہ بُرے تھے۔

[۳۴] اخی اب کے زمانہ میں بیت ایل کے حی ایل نے یریحو کو دوبارہ تعمیر کیا۔ جب اُس نے اُس کی بنیاد ڈالی تو اُس کا پہلوٹھا بیٹا ابرام چل بسا اور جب اُس کے پھاٹک لگائے تو اُس کا سب سے چھوٹا بیٹا سجُوب مر گیا۔ یہ خداوند کے کلام کے مطابق ہُوا جو اُس نے نُون کے بیٹے یشوع کی معرفت فرمایا تھا۔

کوّوں کا ایلیاہ کو کھانا کھلانا

۱۷ ایلیاہ تِشبی نے جو جلعاد کے پناہ گزینوں میں سے تھا، اخی اب سے کہا کہ خداوند، اِسرائیل کے زندہ خدا کی قسم جس کی میں پرستش کرتا ہُوں، اگلے چند برسوں میں نہ اوس پڑے گی، نہ مینہ برسے گا، جب تک میں نہ کہوں۔

[۲] تب خداوند کا یہ کلام ایلیاہ پر نازل ہُوا کہ [۳] یہاں سے چل دے اور مشرق کی سمت اپنا رُخ کر اور یردن کے مشرق میں کریت کے نالہ کے پاس جا کر چھُپ جا۔ [۴] تُو اُسی نالہ میں سے پانی پینا اور میں نے کوّوں کو حکم دیا ہے کہ وہ تجھے وہاں کھانا پہنچائیں۔

[۵] پس اُس نے وہی کیا جو خداوند نے فرمایا تھا۔ وہ یردن کے مشرق میں کریت کے نالہ کے پاس گیا اور وہیں رہنے لگا۔ [۶] اور کوّے اُس کے لیے ہر صبح و شام روٹی اور گوشت لاتے تھے اور وہ اُس نالہ میں سے پانی پیا کرتا تھا۔

صارپت کی بیوہ

[۷] کچھ عرصہ بعد اُس ملک میں بارش نہ ہونے کے باعث وہ نالہ سوکھ گیا۔ [۸] تب خداوند کا کلام اُس پر نازل ہُوا [۹] کہ فوراً اُٹھ کر صیدا کے صارپت کو چلا جا اور وہیں رہ۔ اور میں نے وہاں کی ایک بیوہ کو حکم دیا ہے کہ وہ تجھے کھانا دیا کرے۔ [۱۰] لہٰذا وہ صارپت چلا گیا اور جب وہ قصبہ کے پھاٹک پر پہنچا تو وہاں ایک بیوہ لکڑیاں چُن رہی تھی۔ اُس نے اُسے بلایا اور کہا کہ کیا تُو کسی برتن میں تھوڑا سا پانی لائے گی تاکہ میں پی لُوں؟ [۱۱] اور جب وہ پانی لانے کے لیے جانے لگی تو اُس نے پکار کر کہا کہ مہربانی سے میرے لیے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی لیتی آنا۔

[۱۲] اُس عورت نے جواب دیا کہ خداوند، تیرے خدا کی حیات کی قسم میرے پاس روٹی بالکل نہیں ہے۔ ایک مٹکے میں صرف مٹھی بھر آٹا اور ایک کُپّی میں تھوڑا سا تیل ہے۔ میں تھوڑی سی لکڑیاں چُن رہی ہُوں تاکہ اُنہیں گھر لے جاؤں اور اپنے لیے اور اپنے بیٹے کے لیے کھانا بناؤں تاکہ ہم اُسے کھائیں اور پھر مر جائیں۔

[۱۳] ایلیاہ نے اُسے کہا کہ مت ڈر۔ گھر جا اور جیسے تُو نے کہا ہے ویسے ہی کر۔ لیکن جو تیرے پاس ہے اُس میں سے پہلے ایک چھوٹی سی روٹی پکا کر میرے لیے لے آ اور پھر اپنے لیے اور اپنے بیٹے کے لیے کچھ پکا لینا۔ [۱۴] کیونکہ خداوند، اِسرائیل کا خدا یوں

فرماتا ہے کہ جس دِن تک خداوند زمین پر مینہ نہ برسائے نہ تو مٹکے کا آٹا ختم ہوگا اور نہ ہی کُپّی کے تیل میں کمی ہوگی۔

۱۵ پس وہ گئی اور اُس نے وہی کیا جو ایلیّاہ نے اُسے بتایا تھا۔ لہٰذا وہاں ہر روز ایلیّاہ کے لیے اور اُس عورت اور اُس کے کنبہ کے لیے خوراک موجود رہتی تھی۔ ۱۶ کیونکہ خداوند کے اُس کلام کے مطابق جو اُس نے ایلیّاہ کی معرفت فرمایا تھا، نہ تو مٹکے کا آٹا ختم ہُوا اور نہ ہی کُپّی کے تیل میں کمی ہُوئی۔

۱۷ کچھ عرصہ بعد اُس عورت کا لڑکا جو اُس گھر کی مالکن تھی بیمار ہوگیا اور اُس کی بیماری بڑھتی چلی گئی اور آخرکار اُس کا دم نکل گیا۔ ۱۸ تب اُس عورت نے ایلیّاہ سے کہا کہ اَے مردِ خدا میں نے تیرا کیا بگاڑا ہے کہ تُو مجھے میرے گناہ یاد دلانے اور میرے بیٹے کو جان سے مارنے چلا آیا؟

۱۹ ایلیّاہ نے اُسے جواب دیا کہ اپنا بیٹا مجھے دے اور وہ اُسے اُس کی گود سے لے کر بالا خانہ پر جہاں وہ رہتا تھا، لے گیا اور اُسے اپنے پلنگ پر لِٹا دیا۔ ۲۰ تب اُس نے خداوند سے فریاد کی کہ اَے خداوند، میرے خدا، کیا تُو نے اِس بیوہ پر بھی جس کے ہاں میں ٹِکا ہُوں اُس کا لختِ جگر چھین کر بلا نازل کر دی؟ ۲۱ اور اُس نے اپنے آپ کو تین بار اُس لڑکے کے پر پسار کر خداوند سے فریاد کی کہ اَے خداوند، میرے خدا، اِس لڑکے کی جان اُس میں واپس بھیج دے۔

۲۲ اور خداوند نے ایلیّاہ کی فریاد سُنی اور اُس لڑکے کی جان اُس میں واپس آ گئی اور وہ زندہ ہوگیا۔ ۲۳ تب ایلیّاہ اُس لڑکے کو اُٹھا کر بالا خانے سے نیچے گھر کے اندر لے گیا اور اُسے اُس کی ماں کے سپرد کر کے کہا کہ دیکھ، تیرا بیٹا زندہ ہے!

۲۴ تب اُس عوت نے ایلیّاہ سے کہا کہ اب میں جان گئی ہُوں کہ تُو مردِ خدا ہے اور خدا کا کلام جو تیرے مُنہ میں ہے برحق ہے۔

ایلیّاہ اور عبدیاہ

۱۸ ایک طویل عرصہ کے بعد تیسرے سال میں خداوند کا یہ کلام ایلیّاہ پر نازل ہُوا کہ جا اور اخی اب سے ملاقات کر اور میں اُس ملک میں مینہ برساؤں گا۔ ۲ پس ایلیّاہ اخی اب سے ملنے چلا گیا۔

اور سامریہ میں سخت قحط تھا۔ ۳ اور اخی اب نے عبدیاہ کو جو اُس کے محل کا دیوان تھا طلب کیا (اور عبدیاہ خداوند کی بہت تعظیم کرتا تھا ۴ اور جب ایزبِل خداوند کے نبیوں کو قتل کر رہی تھی تو عبدیاہ نے ایک سَو نبیوں کو لے کر دو غاروں میں چھپا دیا تھا یعنی ہر غار میں پچاس پچاس کو اور وہ اُنہیں روٹی پانی بھی پہنچاتا تھا)۔ ۵ اور اخی اب نے عبدیاہ سے کہا کہ ملک کے طول و عرض میں گشت کرتا ہُوا پانی کے سب چشموں اور وادیوں میں جا، شاید ہمیں گھوڑوں اور خچّروں کو زندہ رکھنے کے لیے گھاس مل جائے اور ہمارے جانوروں میں سے کسی کے مرنے کی نوبت نہ آئے۔ ۶ لہٰذا اُنہوں نے اپنے تمام ملک میں گشت کرنے کے لیے اُسے آپس میں بانٹ لیا۔ اخی اب ایک طرف گیا اور عبدیاہ دوسری طرف روانہ ہُوا۔

۷ اور جب عبدیاہ جا رہا تھا تو ایلیّاہ اُسے ملا۔ عبدیاہ نے اُسے پہچان لیا اور جھک کر اُسے سلام کیا اور کہا: اَے میرے آقا، ایلیّاہ کیا حقیقت میں تُو ہی ہے؟

۸ اُس نے جواب دیا کہ ہاں، میں ہی ہُوں۔ جا کر اپنے مالک کو بتا کہ ایلیّاہ یہاں ہے۔

۹ عبدیاہ نے پُوچھا کہ مجھ سے کیا خطا ہُوئی جو تُو مجھے یعنی اپنے خادم کو موت کے گھاٹ اُتارے جانے کے لیے اخی اب کے حوالے کر رہا ہے؟ ۱۰ خداوند، تیرے خدا کی حیات کی قسم، ایسا کوئی بھی ملک یا بادشاہی نہیں ہے جہاں میرے مالک نے تجھے تلاش کرنے کے لیے کسی کو نہ بھیجا ہو اور جب اُنہوں نے کہا کہ وہ یہاں نہیں ہے تو اُس نے اُن سے قسم لی کہ تُو واقعی نہیں ملا ہے۔ ۱۱ لیکن اب تُو مجھے کہتا ہے کہ میں اپنے مالک کے پاس جا کر کہوں کہ ایلیّاہ یہاں ہے۔ ۱۲ اور جب میں تجھ سے رخصت ہو کر جاؤں تو میں نہیں جانتا کہ خداوند کی روح تجھے کہاں لے جائے۔ اور جب میں جا کر اخی اب کو بتاؤں اور وہ تجھے نہ پائے تو وہ مجھے قتل کر دے گا۔ لیکن میں یعنی تیرے خادم نے بچپن سے لے کر اب تک خداوند کی ہی پرستش کی ہے۔ ۱۳ میرے آقا کیا تُو نے نہیں سُنا کہ جب ایزبِل خداوند کے نبیوں کو قتل کر رہی تھی تو میں نے کیا کِیا؟ میں نے خداوند کے ایک سَو نبیوں کو دو غاروں میں چھپا دیا یعنی ایک ایک غار میں پچاس پچاس کو اور اُنہیں روٹی اور پانی کی رسد بھی پہنچائی۔ ۱۴ اور اب تُو مجھے کہہ رہا ہے کہ جا کر اپنے مالک سے کہہ کہ ایلیّاہ یہاں ہے۔ وہ یہ سُنے گا تو مجھے قتل کر دے گا!

۱۵ تب ایلیّاہ نے کہا کہ قادرِ مطلق خداوند کی قسم جس کی میں عبادت کرتا ہُوں آج میں اپنے آپ کو یقیناً اخی اب کے سامنے پیش کر دوں گا۔

ایلیّاہ کوہِ کرمِل پر

۱۶ لہٰذا عبدیاہ اخی اب سے ملنے گیا اور اُسے خبر دی اور اخی اب

ایلیّاہ سے ملنے گیا۔ [17] اور جب اُس نے ایلیّاہ کو دیکھا تو اُس سے کہا کہ اَے اِسرائیل کو ستانے والے کیا تُو ہی ہے؟

[18] ایلیّاہ نے جواب دیا کہ اِسرائیل کے لیے میں نے پریشانی پیدا نہیں کی بلکہ تُو نے اور تیرے باپ کے گھرانے نے پیدا کی ہے کیونکہ تُم نے خداوند کے حکموں کو ترک کر دیا ہے اور بعلیم کی پیروی کی ہے۔ [19] اِس لیے اب تُو تمام اِسرائیل سے لوگوں کو طلب کر کہ وہ کوہِ کرمِل پر مجھ سے ملیں اور تُو بعل کے چار سَو پچاس نبیوں کو اور یسیرت کے چار سَو نبیوں کو بھی جو اِیزبل کے دسترخوان پر کھاتے ہیں وہاں لے آنا۔

[20] لہٰذا اخی اب نے تمام اِسرائیل میں پیغام بھیج کر تمام نبیوں کو کوہِ کرمِل پر اِکٹھا کیا۔ [21] تب ایلیّاہ نے لوگوں کے پاس جا کر کہا کہ تُم کب تک دو خیالوں میں ڈانواڈول رہو گے؟ اگر خداوند ہی خدا ہے تو اُس کے پیرو ہو جاؤ اور اگر بعل خدا ہے تو اُس کی پیروی کرنے لگو۔

لیکن لوگوں نے کچھ بھی نہ کہا۔

[22] تب ایلیّاہ نے اُنہیں کہا کہ خداوند کے نبیوں میں سے صرف میں ہی اکیلا باقی بچا ہُوں لیکن بعل کے تو چار سَو پچاس نبی ہیں۔ [23] لہٰذا ہمارے لیے دو بَیل لے آؤ اور وہ ایک بَیل چُن لیں اور اُسے ذبح کر کے اُس کے ٹکڑے لکڑیوں پر جما دیں لیکن نیچے آگ نہ لگائیں۔ میں دوسرا بَیل تیّار کر کے اُسے لکڑیوں پر رکھوں گا مگر نیچے آگ نہیں جلاؤں گا۔ [24] تب تُم اپنے دیوتا سے دعا کرنا اور میں اپنے خداوند سے دعا کروں گا اور وہ معبود جو آگ سے جواب دے گا وہی خدا ٹھہرے گا۔

تب تمام لوگوں نے کہا کہ جو کچھ تُو نے فرمایا ہے ٹھیک ہے۔

[25] تب ایلیّاہ نے بعل کے نبیوں سے کہا کہ تُم دونوں بَیلوں میں سے ایک کو چُن لو اور پہلے اُسے تیّار کرو کیونکہ تُم بہت سے ہو اور اپنے دیوتا سے دعا کرو لیکن نیچے آگ نہ جلانا۔ [26] پس اُنہوں نے اُس بَیل کو لے کے جو اُنہیں دیا گیا تیّار کیا۔

اور پھر وہ صبح سے دوپہر تک بعل سے دعا کرتے رہے اور چلّا چلّا کر کہتے رہے کہ اَے بعل ہمیں جواب دے مگر کوئی اثر نہ ہُوا۔ کسی نے بھی جواب نہ دیا۔ اور وہ اُس مذبح کے گرد جو اُنہوں نے بنایا تھا ناچتے کُودتے رہے۔

[27] تب دوپہر کو ایلیّاہ نے اُنہیں چڑانا شروع کیا اور کہا کہ زور زور سے چلّاؤ کیونکہ وہ تو دیوتا ہے۔ شاید وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہُوا ہے یا مشغول ہے یا سفر کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ سو رہا ہو لہٰذا اُسے نیند سے جگانا لازم ہے۔ [28] پس وہ اور بھی بلند آواز سے پکارنے لگے اور اپنے دستور کے مطابق تلواروں اور نیزوں سے اپنے آپ کو گھائل کرنے لگے یہاں تک کہ اُن کا خُون بہنے لگا۔ [29] دوپہر ڈھل گئی اور اُنہوں نے شام کی قربانی کے وقت تک اپنی بکواس جاری رکھی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا نہ تو کسی نے جواب دیا اور نہ کوئی متوجہ ہُوا۔

[30] تب ایلیّاہ نے تمام لوگوں سے کہا کہ یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ اُس کے پاس آ گئے اور اُس نے خداوند کے مذبح کی جو ڈھا دیا گیا تھا مرمّت کی۔ [31] ایلیّاہ نے بنی یعقوب کے بارہ قبیلوں کے لحاظ سے بارہ پتھّر لیے۔ یعقوب پر خداوند کا کلام نازل ہُوا تھا کہ تیرا نام اِسرائیل ہو گا۔

[32] اور اُن پتھّروں سے اُس نے خداوند کے نام کا ایک مذبح بنایا اور اُس کے اِردگرد اُس نے اِتنی بڑی کھائی کھودی کہ اُس میں دو پیمانے بیج بوئے جا سکتے تھے۔ [33] پھر اُس نے لکڑیوں کو قرینہ سے چُنا اور بَیل کے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کر اُنہیں لکڑیوں پر جما دیا اور پھر اُس نے اُنہیں کہا کہ چار بڑے مٹکے پانی سے بھر کر سوختنی قربانی پر اور لکڑیوں پر اُنڈیل دو۔

[34] پھر اُس نے کہا کہ یہی دوبارہ کرو اور اُنہوں نے دوبارہ ویسا ہی کیا۔

اور پھر اُس نے کہا کہ یہی سہ بارہ کرو اور اُنہوں نے تیسری بار بھی ویسا ہی کیا۔ [35] تب پانی مذبح کے گرداگرد بہنے لگا یہاں تک کہ ساری کھائی بھی بھر گئی۔

[36] اور شام کی قربانی چڑھانے کے وقت ایلیّاہ نے آگے بڑھ کر یہ دعا کی: اَے خداوند، ابرہام، اِضحاق اور اِسرائیل کے خدا! آج معلوم ہو جائے کہ اِسرائیل میں تُو ہی خدا ہے اور میں تیرا خادم ہوں اور میں نے اِن سب باتوں کو تیرے ہی حکم سے کیا ہے۔ [37] مجھے جواب دے اَے خداوند، مجھے جواب دے تا کہ یہ لوگ جانیں کہ اَے خداوند تُو ہی خدا ہے اور تُو نے اُن کے دلوں کو پھر پھیر دیا ہے۔

[38] تب خداوند کی آگ نازل ہُوئی اور اُس نے اُس سوختنی قربانی کو، لکڑیوں کو، پتھّروں اور مٹّی کو بھسم کر دیا اور اُس پانی کو جو کھائی میں تھا چاٹ لیا۔

[39] جب سب لوگوں نے یہ دیکھا تو مُنہ کے بل گرے اور بلند آواز سے کہنے لگے کہ خداوند ہی خدا ہے! خداوند ہی خدا ہے!

[40] تب ایلیّاہ نے اُنہیں حکم دیا کہ بعل کے نبیوں کو گرفتار کر لو۔ اُن میں سے ایک بھی بچ کر نکلنے نہ پائے۔ پس اُنہوں نے

اُنہیں پکڑ لیا اور ایلیاہ اُنہیں قیسون کی وادی میں لے آیا اور وہاں اُنہیں قتل کر دیا۔

۴۱ پھر ایلیاہ نے اخی اب سے کہا کہ اوپر جا، کھا اور پی کیونکہ بھاری بارش ہونے والی ہے۔ ۴۲ چنانچہ اخی اب کھانے پینے کے لیے چلا گیا لیکن ایلیاہ کرمل کی چوٹی پر چڑھ گیا اور اُس نے زمین پر سرنگوں ہو کر اپنا مُنہ اپنے گھٹنوں میں چھپا لیا۔

۴۳ اور اپنے خادم سے کہا کہ جا اور سمندر کی طرف دیکھ۔

سو اُس نے اوپر جا کر دیکھا اور کہا کہ وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔

تب ایلیاہ نے کہا: پھر سات بار واپس جا۔

۴۴ اور ساتویں مرتبہ خادم نے اطلاع دی کہ اِنسانی ہاتھ کے برابر ایک چھوٹا سا بادل سمندر سے اُٹھ رہا ہے۔

تب ایلیاہ نے کہا کہ جا اور اخی اب کو بتا کہ اپنا رتھ تیّار کرا کے نیچے اُتر جا پیشتر اِس کے کہ بارش تجھے روک دے۔

۴۵ اِسی دوران آسمان گھٹا سے سیاہ ہو گیا، ہوا چلنے لگی اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ اخی اب اپنے رتھ پر سوار ہو کر یزرعیل چلا گیا۔ ۴۶ اور خداوند کی قوّت ایلیاہ پر نازل ہُوئی اور وہ اپنا جُبّہ اپنے کمربند کے گرد لپیٹ کر اخی اب کے آگے آگے یزرعیل تک دوڑتا چلا گیا۔

ایلیاہ کا حورِب کو بھاگ جانا

۱۹ اور اخی اب نے سب کچھ جو ایلیاہ نے کیا تھا وہ اور یہ بھی کہ کس طرح اُس نے تمام نبیوں کو تلوار سے قتل کر دیا، اِیزبل کو بتایا۔ ۲ لہٰذا اِیزبل نے ایک قاصد کو ایلیاہ کے پاس یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ اگر کل اِس وقت تک میں تیری جان بھی اُن نبیوں کی طرح نہ لے لُوں تو دیوتا مجھ سے ایسا ہی بلکہ اِس سے بھی زیادہ بُرا سلوک کریں۔

۳ تب ایلیاہ ڈر گیا اور اپنی جان بچانے کے لیے بھاگا اور جب وہ یہوداہ کے بیرسبع میں پہنچا تو اپنے خادم کو اُس نے وہیں چھوڑ دیا۔ ۴ اور خود سارا دِن سفر کرتا ہُوا دشت میں نکل گیا اور جھاؤ کے ایک پیڑ کے نیچے جا کر بیٹھ گیا اور دعا مانگی کہ اُسے موت آ جائے۔ اُس نے کہا کہ اَے خداوند، بہت ہو چُکا۔ میری جان لے لے کیونکہ میں اپنے باپ دادا سے بہتر نہیں ہُوں۔ ۵ تب وہ اُس درخت کے نیچے لیٹ گیا اور سو گیا۔ اچانک ایک فرشتہ نے اُسے چھوا اور کہا کہ اُٹھ اور کھا۔ ۶ اُس نے اپنے گرد نگاہ کی تو اپنے سرہانے انگاروں میں پکی ہُوئی ایک روٹی اور پانی کی صُراحی رکھی دیکھی۔ سو وہ کھا پی کر پھر لیٹ گیا۔

۷ خداوند کا فرشتہ دوبارہ آیا اور اُسے چھوا اور کہا کہ اُٹھ اور کھا کیونکہ یہ سفر تیرے لیے بہت بڑا ہے۔ ۸ سو اُس نے اُٹھ کر کھایا پیا اور اُس کھانے سے قوّت پا کر چالیس دِن اور چالیس رات تک اُس نے سفر کیا حتّٰی کہ وہ خدا کے پہاڑ حورِب تک جا پہنچا۔ ۹ وہاں وہ ایک غار میں داخل ہو گیا اور اُس نے رات وہیں گزاری۔

خداوند کا ایلیاہ پر ظاہر ہونا

اور خداوند کا یہ کلام اُس پر نازل ہُوا کہ اَے ایلیاہ! تُو یہاں کیا کرتا ہے؟

۱۰ اُس نے جواب دیا کہ خداوند قادرِ مطلق خدا کے لیے مجھے بڑی غیرت آئی کیونکہ اِسرائیلیوں نے تیرے عہد کو ترک کر دیا ہے اور تیرے مذبحوں کو ڈھا دیا ہے اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کر ڈالا ہے۔ صرف میں ہی اکیلا بچا ہُوں اور اب وہ مجھے بھی مارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۱۱ خداوند نے فرمایا کہ باہر نکل اور پہاڑ پر خداوند کے حُضور کھڑا ہو کیونکہ خداوند اُدھر سے گزرنے والا ہے۔ تب ایک بڑی تیز آندھی نے خداوند کے آگے پہاڑوں کو چیر ڈالا اور چٹانوں کے ٹکڑے کر دیئے۔ لیکن خداوند آندھی میں نہیں تھا۔ اور آندھی کے بعد ایک زلزلہ آیا لیکن خداوند زلزلہ میں نہیں تھا۔ ۱۲ اور زلزلہ کے بعد آگ نازل ہُوئی لیکن خداوند آگ میں بھی نہیں تھا۔ اور آگ کے بعد ایک ہلکی سی دھیمی آواز آئی۔ ۱۳ جب ایلیاہ نے اُسے سُنا تو اُس نے اپنا جُبّہ اپنے مُنہ پر ڈال لیا اور باہر نکلا اور غار کے مُنہ پر کھڑا ہو گیا۔

تب ایک آواز اُس سے یوں گویا ہُوئی کہ اَے ایلیاہ! تُو یہاں کیا کر رہا ہے؟

۱۴ اُس نے جواب دیا کہ خداوند قادرِ مطلق خدا کے لیے مجھے بڑی غیرت آئی کیونکہ اِسرائیلیوں نے تیرے عہد کو ترک کر دیا ہے۔ تیرے مذبحوں کو ڈھا دیا ہے اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کر دیا ہے۔ صرف میں ہی اکیلا بچا ہُوں اور اب وہ مجھے بھی قتل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۱۵ خداوند نے اُسے فرمایا کہ جس راستے سے تُو آیا ہے اُسی راستے سے واپس لَوٹ جا اور دمشق کے بیابان کو چلا جا۔ جب تُو وہاں پہنچ جائے تو حزائیل کو مسح کرنا کہ ارام کا بادشاہ ہو۔ ۱۶ اور یاہُو بِن نِمسی کو مسح کرنا کہ اِسرائیل کا بادشاہ ہو۔ اور ابیل محولہ کے الیشع بِن سافط کو مسح کرنا تا کہ وہ تیری جگہ نبی ہو۔ ۱۷ اور ایسا ہوگا کہ جو حزائیل کی تلوار سے بچ جائے گا اُسے یاہُو قتل کرے گا اور جو یاہُو کی تلوار سے بچ رہے گا اُسے الیشع قتل کر ڈالے گا۔ ۱۸ تو بھی میں

اِسرائیل میں سات ہزار نر اپنے لیے رکھ چھوڑوں گا یعنی وہ سب جن کے گھٹنے بعلؔ کے آگے نہیں جھکے اور وہ سب جنھوں نے اُسے نہیں چُوما۔

الیشعؔ کی بلاہٹ

[19] لہٰذا ایلیّاہ وہاں سے روانہ ہُوا اور الیشعؔ بن سافطؔ اُسے ملا۔ وہ بارہ جوڑی بَیل اپنے آگے لیے ہُوئے ہل چلا رہا تھا۔ اور بارھویں جوڑی کو وہ خود چلا رہا تھا۔ ایلیّاہ نے اُس کے پاس جا کر اپنا جُبّہ اُس پر ڈال دیا۔ [20] الیشعؔ اپنے بَیلوں کو چھوڑ کر ایلیّاہ کے پیچھے بھاگا اور کہا کہ مجھے اجازت دے کہ اپنے باپ کو چُوموں اور اپنی ماں کو الوداع کہوں۔ پھر میں تیرے ساتھ ہو لُوں گا۔

ایلیّاہ نے جواب دیا کہ واپس لَوٹ جا۔ میں نے تجھ سے کیا کِیا ہے؟

[21] لہٰذا الیشعؔ اُسے چھوڑ کر واپس لَوٹ گیا۔ اُس نے اپنی جوڑی کے بَیلوں کو لیا اور اُنھیں ذبح کیا اور ہل چلانے کے ساز و سامان سے گوشت پکا کر لوگوں کو دیا اور اُنھوں نے اُسے کھایا۔ پھر وہ ایلیّاہ کے پیچھے چلنے کے لیے روانہ ہُوا اور اُس کا خادم بن گیا۔

بن ہددؔ کا سامریہ پر حملہ کرنا

۲۰ ارام کے بادشاہ بن ہددؔ نے اپنی تمام فوج جمع کی اور بتّیس بادشاہوں اور اُن کے گھوڑوں اور رتھوں کے ساتھ سامریہؔ پر فوج کشی کر کے اُس کا محاصرہ کر لیا اور لڑنے لگا۔ [2] اُس نے اِسرائیل کے بادشاہ اخی ابؔ کے پاس شہر میں قاصد بھیجے اور اُسے کہلا بھیجا کہ بن ہددؔ یوں فرماتا ہے کہ [3] تیری چاندی اور سونا میرا ہے اور تیری بیویوں اور بچّوں میں سے جو بہترین ہیں وہ میرے ہیں۔

[4] اِسرائیل کے بادشاہ نے جواب دیا کہ اَے میرے مالک بادشاہ! تیرے فرمان کے مطابق میں اور جو کچھ میرا ہے سب تیرا ہی ہے۔

[5] اور اُن قاصدوں نے دوبارہ آ کر کہا کہ بن ہددؔ یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھے کہلا بھیجا تھا کہ تُو اپنی چاندی اور سونا اور اپنی بیویاں اور لڑکے میرے حوالے کر دے [6] لیکن کل اِسی وقت میں تیرے محل اور تیرے اہلکاروں کے گھروں کی تلاشی لینے کے لیے اپنے اہلکار بھیج رہا ہُوں اور جو کچھ تُو قیمتی سمجھتا ہے وہ اُسے اپنے قبضہ میں کر کے لے آئیں گے۔

[7] تب اِسرائیل کے بادشاہ نے ملک کے سب بزرگوں کو بلا کر کہا کہ ذرا غور کرو اور دیکھو کہ یہ شخص کس طرح شرارت کے درپے ہے کیونکہ جب اُس نے میری بیویاں اور میرے بچّے، میری چاندی اور میرا سونا منگوا بھیجا تو میں نے انکار نہ کیا۔

[8] تب بزرگوں اور تمام لوگوں نے جواب دیا کہ اُس کی باتیں مت سُن اور اُس کا مطالبہ مت مان۔ [9] پس اُس نے بن ہددؔ کے قاصدوں سے کہا کہ میرے آقا بادشاہ کو بتاؤ کہ جو کچھ تُو نے پہلے طلب کیا، تیرا خادم وہ سب تو کرے گا مگر تیرا یہ مطالبہ میں پُورا نہیں کر سکتا۔ سو قاصد چلے گئے اور جواب بن ہددؔ کے پاس لے گئے۔

[10] تب بن ہددؔ نے اخی ابؔ کے پاس ایک اور پیغام بھیجا کہ اگر سامریہؔ میں اِتنی مٹّی بھی باقی بچے کہ وہ میرے آدمیوں کے لیے ایک ایک مُٹھّی بھرنے کے لیے کافی ہو تو دیوتا مجھ سے ایسا ہی بلکہ اِس سے بھی زیادہ کریں!

[11] شاہِ اِسرائیل نے جواب دیا کہ اُسے بتا دو کہ جو زرہ بکتر پہنتا ہے وہ اُس کی مانند گھمنڈ نہ کرے جس نے زرہ بکتر اُتار کر رکھ دی ہو۔

[12] تب بن ہددؔ نے جو بادشاہوں کے ساتھ اپنے خیموں میں مَے نوشی کر رہا تھا یہ سُنا تو اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ حملہ کرنے کے لیے تیّاری کرو۔ سو اُنھوں نے شہر پر حملہ کرنے کے لیے صف آرائی کی۔

اخی ابؔ کا بن ہددؔ کو شکست دینا

[13] اِسی دوران اخی ابؔ، شاہِ اِسرائیل کے پاس ایک نبی آیا اور کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تُو اِس لشکرِ جرّار کو دیکھتا ہے؟ آج میں اِسے تیرے ہاتھ میں کر دُوں گا اور تب تُو جان لے گا کہ خداوند میں ہی ہُوں۔

[14] تب اخی ابؔ نے پُوچھا: لیکن کون یہ کرے گا؟ نبی نے جواب دیا کہ خداوند یوں فرماتا ہے: صوبوں کے گورنروں کے جوان یہ کام کریں گے۔

پھر اُس نے پُوچھا کہ لڑائی کون شروع کرے گا؟

نبی نے جواب دیا کہ تُو۔

[15] پس اخی ابؔ نے صوبوں کے گورنروں کے جوانوں کو طلب کیا جو کہ دوسَو بتّیس آدمی تھے۔ تب اُس نے باقی اِسرائیلیوں کو اِکٹھّا کیا جن کی کل تعداد سات ہزار تھی۔ [16] وہ دوپہر کو اُس وقت روانہ ہُوئے جب بن ہددؔ اور اُس کے مددگار بتّیس بادشاہ اپنے خیموں میں شراب پی کر مدہوش ہو رہے تھے۔ [17] صوبوں کے گورنروں کے جوان پہلے روانہ ہُوئے۔

اور یوں ہُوا کہ بن ہددؔ نے مُخبر بھیجے تھے جنھوں نے اطّلاع دی

کہ کچھ لوگ سامریہ سے نکل کر آرہے ہیں۔
۱۸ اُس نے کہا کہ اگر وہ صلح کے لیے نکلے ہیں تو اُنہیں زندہ پکڑ لینا اور اگر وہ جنگ کرنے کے لیے نکلے ہیں تو بھی اُنہیں زندہ پکڑ لینا۔
۱۹ صوبوں کے گورنروں کے جوان صف آرا ہو کر شہر سے باہر نکلے اور فوج اُن کے پیچھے تھی۔ ۲۰ اور ہر ایک نے اپنے مخالف کو قتل کیا۔ اِس پر ارامی بھاگ نکلے اور اِسرائیلی اُن کے تعاقب میں تھے لیکن بِن ہدد، شاہِ ارام گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے کچھ گھوڑ سواروں کے ہمراہ بچ کر نکل گیا۔ ۲۱ شاہِ اِسرائیل نے پیش قدمی کی اور گھوڑوں اور رتھوں کو مغلوب کر کے ارامیوں کو زبردست جانی نقصان پہنچایا۔
۲۲ بعد ازاں نبی نے شاہِ اِسرائیل کے پاس آ کر کہا کہ جا اور اپنی حالت کو مضبوط بنا اور دیکھ کہ کیا کرنا لازم ہے کیونکہ آیندہ موسمِ بہار میں شاہِ ارام تجھ پر دوبارہ حملہ کرے گا۔
۲۳ اِسی دوران شاہِ ارام کے اہلکاروں نے اُسے بتایا کہ اُن کا خدا پہاڑوں کا خدا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہم سے زیادہ طاقتور نکلے لیکن اگر ہمیں اُن کے ساتھ میدان میں جنگ کرنے کا موقع ملے گا تو ہم اُن سے زیادہ طاقتور ثابت ہوں گے۔ ۲۴ تُو یوں کر کہ تمام بادشاہوں کو اُن کے عہدوں سے برطرف کر دے اور اُن کی جگہ گورنر مقرّر کر۔ ۲۵ نیز جو فوج تباہ ہو گئی ہے ویسی ہی فوج تیّار کرنا بھی لازم ہے یعنی گھوڑے کے بدلے گھوڑا اور رتھ کے بدلے رتھ۔ تب ہم اِسرائیل سے میدان میں جنگ کریں گے اور یقیناً اُن سے زیادہ طاقتور ثابت ہوں گے۔ اُس نے اُن سے اتّفاق کیا اور اُن کی تجویز کے مطابق عمل کیا۔
۲۶ اگلے موسمِ بہار میں بِن ہدد نے ارامیوں کو اِکٹھا کیا اور اِسرائیل سے لڑنے کے لیے افِیق چلا گیا۔ ۲۷ جب اِسرائیلی بھی اِکٹھے ہُوئے اور اُن کی رسد کا انتظام کیا گیا تو وہ اُن سے لڑنے کو نکلے۔ جب اِسرائیلی اُن کے بالمقابل خیمہ زن ہُوئے تو یوں دکھائی دیتے تھے گویا بھیڑوں کے دو چھوٹے سے ریوڑ جمع ہیں جب کہ تمام دیہی علاقہ ارامیوں سے بھرا پڑا تھا۔
۲۸ تب وہ مردِ خدا آیا اور اُس نے شاہِ اِسرائیل سے کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے: چونکہ ارامی سوچتے ہیں کہ خداوند ایک پہاڑی خدا ہے اور وادیوں کا خدا نہیں اِس لیے میں اِس لشکرِ جرّار کو تیرے ہاتھ میں کر دوں گا اور تُم جان لو گے کہ میں ہی خداوند ہُوں۔
۲۹ وہ سات دِن تک ایک دوسرے کے مقابل خیمہ زن رہے اور ساتویں دِن جنگ چھڑ گئی اور اِسرائیلیوں نے ایک ہی دِن میں ارامیوں کے ایک لاکھ پیادہ سپاہی قتل کر دیئے۔ ۳۰ اور جو باقی بچے وہ افِیق کے شہر کی طرف بھاگ نکلے۔ وہاں ستائیس ہزار پر فصیل گر پڑی اور بِن ہدد شہر بھاگ گیا اور وہاں ایک اندرونی کوٹھری میں چھپ گیا۔
۳۱ تب اُس کے اہلکاروں نے اُس سے کہا کہ دیکھ، ہم نے سُنا ہے کہ اِسرائیل کے گھرانے کے بادشاہ بڑے رحمدل ہیں لہٰذا اجازت دے کہ ہم اپنی اپنی کمر کے گرد ٹاٹ اور اپنے اپنے سر پر رسّیاں باندھ کر شاہِ اِسرائیل کے حُضور جائیں۔ شاید وہ تیری جان بخش دے۔
۳۲ سو وہ اپنی کمروں کے گرد ٹاٹ اور سروں پر رسّیاں باندھے ہُوئے شاہِ اِسرائیل کے حُضور پہنچے اور کہا کہ تیرا خادم بِن ہدد عرض کرتا ہے کہ مہربانی کر کے مجھے جینے دے۔
بادشاہ نے کہا کہ کیا وہ ابھی تک زندہ ہے؟ وہ تو میرا بھائی ہے۔
۳۳ اُن آدمیوں نے اِسے ایک اچھی علامت خیال کیا اور اُس کی بات سمجھنے میں جلدی کی اور کہا کہ ہاں۔ تیرا بھائی بِن ہدد۔
تب بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ اُسے لے آؤ۔ جب بِن ہدد باہر آیا، اخی اب نے اُسے اپنے رتھ میں چڑھا لیا۔
۳۴ اور بِن ہدد نے پیشکش کی کہ جن شہروں کو میرے باپ نے تیرے باپ سے لے لیا تھا، میں اُنہیں واپس لَوٹا دوں گا۔ اور تُو دمشق میں خود اپنے تجارتی مراکز قائم کر سکتا ہے جیسے میرے باپ نے سامریہ میں قائم کیے تھے۔
اخی اب نے کہا کہ اِس عہد نامہ کی شرائط کی بنا پر میں تجھے چھوڑ دوں گا۔ لہٰذا اُس نے عہد نامہ کے بعد اُسے رخصت کر دیا۔

ایک نبی کا اخی اب کے خلاف فیصلہ دینا

۳۵ انبیا زادوں میں سے ایک نے خداوند کے حکم سے اپنے ساتھی سے کہا کہ اپنے ہتھیار سے مجھے مار۔ لیکن وہ آدمی راضی نہ ہُوا۔
۳۶ تب اُس نبی نے کہا کہ چونکہ تُو نے خدا کا حکم نہیں مانا اِس لیے جیسے ہی تُو میرے پاس سے روانہ ہوگا، ایک شیر تجھے مار ڈالے گا۔ اُس آدمی کے جانے کے بعد واقعی اُسے ایک شیر ملا جس نے اُسے مار ڈالا۔
۳۷ پھر اُس نبی کو ایک اور آدمی ملا جسے اُس نے کہا کہ مہربانی کر کے مجھے مار۔ پس اُس آدمی نے اُسے مارا اور زخمی کر دیا۔
۳۸ تب وہ نبی چلا گیا اور بادشاہ کے انتظار میں راستہ کے پاس

کھڑا رہا اور اپنی آنکھوں پر اپنی پگڑی لپیٹ کر اپنا بھیس بدل لیا۔ [39] اور جیسے ہی بادشاہ اُدھر سے گزرا اُس نبی نے پُکار کر کہا کہ جب جنگ شِدّت سے جاری تھی تو تیرا خادم وہاں گیا۔ ایک شخص ایک قیدی کو لے کر میرے پاس آیا اور کہا کہ اِس آدمی کی نگہبانی کر۔ اگر یہ کسی طرح غائب ہو گیا تو اُس کی جان کے بدلے تیری جان لے لی جائے گی یا تجھے ایک قِنطار چاندی دینا پڑے گی۔ [40] اور جب تیرا خادم اِدھر اُدھر مصروف تھا تو وہ آدمی سچ مچ غائب ہو گیا۔

شاہِ اِسرائیل نے کہا تیری سزا وہی ہو گی جس کا تُو نے خود ہی اعلان کر دیا ہے۔

[41] تب اُس نبی نے جھٹ اپنی آنکھوں پر سے پگڑی ہٹا دی اور شاہِ اِسرائیل نے اُسے پہچان لیا کہ وہ نبیوں میں سے ہے۔ [42] اُس نے بادشاہ سے کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُو نے ایک ایسے آدمی کو چھوڑ دیا ہے جسے میں نے واجِبُ القتل ٹھہرایا تھا۔ لہٰذا تجھے اُس کی جان کے بدلے اپنی جان اور اُس کے لوگوں کے بدلے اپنے لوگ دینے پڑیں گے۔ [43] شاہِ اِسرائیل یہ سُن کر بڑا ناراض ہُوا اور مُنہ بسورے ہُوئے سامریہ میں اپنے محل کو چلا گیا۔

نبوت کا تاکستان

۲۱ کچھ عرصہ بعد ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس کا تعلق ایک تاکستان سے تھا جو کہ نبوت یزرعیلی کی ملکیّت تھا۔ وہ تاکستان یزرعیل میں تھا اور سامریہ کے بادشاہ اخی اب کے محل کے پاس تھا۔ [2] اخی اب نے نبوت سے کہا کہ اپنا تاکستان مجھے دے تاکہ میں اُسے ترکاری کے باغ کے طور پر استعمال کر سکوں کیونکہ وہ میرے محل کے پاس ہے اور میں اُس کے عوض تجھے ایک بہتر تاکستان دُوں گا یا اگر تجھے مناسب معلوم ہو تو جو بھی اُس کی قیمت ہے میں تجھے ادا کروں گا۔

[3] لیکن نبوت نے کہا کہ خدا نہ کرے کہ میں اپنے باپ دادا کی میراث تجھے دے دُوں۔

[4] اخی اب بڑا خفا ہُوا اور مایوس ہو کر گھر چلا گیا کیونکہ نبوت یزرعیلی نے کہا تھا کہ میں اپنے باپ دادا کی میراث تجھے نہیں دُوں گا۔ وہ اپنے بستر پر آزردہ لیٹا رہا اور کھانا پینا چھوڑ دیا۔

[5] تب اُس کی بیوی اِیزبل اُس کے پاس آ کر پُوچھنے لگی کہ تُو اِتنا اُداس کیوں ہے اور تُو کھانا کیوں نہیں کھاتا؟

[6] اُس نے اُسے جواب دیا کہ میں نے نبوت یزرعیلی سے کہا تھا کہ اپنا تاکستان مجھے دے دے یا اگر تُو مناسب سمجھے تو میں اُس کے بدلے میں ایک دوسرا تاکستان تجھے دے دُوں گا۔ لیکن اُس نے کہا کہ میں اپنا تاکستان تجھے نہیں دُوں گا۔

[7] اُس کی بیوی اِیزبل نے کہا کہ تُو اِسرائیل کا بادشاہ ہے۔ تیرا یہ طرزِ عمل تجھے زیب نہیں دیتا۔ اُٹھ اور کھانا کھا۔ نبوت یزرعیلی کا تاکستان میں تجھے لے کر دُوں گی۔

[8] چنانچہ اُس نے اخی اب کے نام سے خطوط لکھے اور اُن پر اُس کی مہر لگائی اور اُنہیں نبوت کے شہر میں اُس کے پڑوس میں رہنے والے بزرگوں اور امیروں کے پاس بھیج دیا۔ [9] اُن خطوں میں اُس نے لکھا:

کہ روزہ کی منادی کرنے کے بعد نبوت کو لوگوں کے درمیان نمایاں جگہ پر بٹھاؤ۔ [10] لیکن دو بدمعاشوں کو بھی اُس کے سامنے بٹھا دو اور اُن سے یہ گواہی دلواؤ کہ نبوت نے خدا پر اور بادشاہ پر لعنت بھیجی ہے۔ پھر اُسے باہر لے جانا اور سنگسار کر دینا تاکہ وہ مر جائے۔

[11] پس نبوت کے شہر میں رہنے والے بزرگوں اور امیروں نے ویسا ہی کیا جیسا کہ اِیزبل نے اپنے خطوں میں لکھا تھا۔ [12] اُنہوں نے روزہ کا اعلان کیا اور نبوت کو لوگوں کے درمیان ایک نمایاں جگہ پر بٹھا دیا۔ [13] پھر وہ بدمعاش آئے اور اُس کے سامنے بیٹھ گئے اور لوگوں کے سامنے یہ کہتے ہُوئے نبوت پر الزام لگانے لگے کہ نبوت نے خدا اور بادشاہ پر لعنت بھیجی ہے۔ اِس پر وہ اُسے شہر سے باہر لے گئے اور اُسے سنگسار کر کے مار دیا۔ [14] تب اُنہوں نے اِیزبل کو پیغام بھیجا کہ نبوت سنگسار کر دیا گیا اور وہ مر گیا ہے۔

[15] جیسے ہی اِیزبل نے سُنا کہ نبوت کو سنگسار کر کے مار دیا گیا ہے تو اُس نے اخی اب سے کہا کہ اُٹھ اور نبوت یزرعیلی کے تاکستان پر قبضہ کر لے جسے اُس نے تجھے بیچنے سے انکار کیا تھا۔ اب وہ زندہ نہیں بلکہ مر چُکا ہے۔ [16] جب اخی اب نے سُنا کہ نبوت مر چُکا ہے تو وہ اُٹھا اور نبوت کے تاکستان پر قبضہ کرنے کے لیے چلا گیا۔

[17] اور خداوند کا کلام ایلیّاہ تشبی پر نازل ہُوا کہ [18] شاہِ اِسرائیل کو جو سامریہ میں حکمران ہے مِلنے جا۔ اِس وقت وہ نبوت کے تاکستان میں ہے جہاں وہ اُس پر قبضہ کرنے گیا ہے۔ [19] اور اُسے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تُو نے ایک آدمی کو قتل کر کے اُس کی جایداد پر قبضہ نہیں کیا؟ پھر اُسے یہ بھی کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے: کہ اُسی جگہ جہاں کُتّوں نے نبوت کا خُون چاٹا ہے، وہ تیرا خُون بھی چاٹیں گے۔

[20] اخی اب نے ایلیّاہ سے کہا کہ آخر تُو نے مجھے پا ہی لیا، اے میرے دُشمن!

اُس نے جواب دیا کہ میں نے تجھے ڈھونڈ لیا ہے کیونکہ تُو نے خداوند کی نظر میں بدی کرنے کے لیے اپنے آپ کو بیچ دیا ہے۔ [۲۱] میں تجھ پر بلا نازل کرنے والا ہُوں۔ میں تیری نسل کا صفایا کر دوں گا اور اخی اب کی نسل کے ہر لڑکے کو جو اِسرائیل میں ہے، خواہ وہ غلام ہے یا آزاد، کاٹ ڈالُوں گا۔ [۲۲] اور میں تیرے گھر کو نباط کے بیٹے یرُبعام کے گھر اور اخیاہ کے بیٹے بعشا کے گھر کی مانند بنا دُوں گا کیونکہ تُو نے میرے قہر کو بھڑکایا اور اِسرائیل سے گناہ کرایا ہے۔

[۲۳] اور ایزبل کی بابت بھی خداوند فرماتا ہے کہ یزرعیل کی دیوار کے پاس کُتے ایزبل کو کھا جائیں گے۔

[۲۴] اور اخی اب سے تعلق رکھنے والا جو کوئی شہر میں مرے گا اُسے کُتے کھائیں گے اور جو میدان میں مرے گا اُسے ہوا کے پرندے چٹ کر جائیں گے۔

[۲۵] (اخی اب کی مانند کبھی کوئی آدمی نہ ہُوا جس نے اپنی بیوی ایزبل کی ترغیب پر خداوند کی نظر میں بدی کرنے کے لیے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔ [۲۶] اُس نے نہایت ہی نفرت انگیز کام یہ کیا کہ اموریوں کی طرح جنہیں خداوند نے بنی اِسرائیل کے آگے سے نکال دیا تھا بُتوں کی پیروی کی)۔

[۲۷] جب اخی اب نے یہ باتیں سُنیں تو اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ پہن لیا اور روزہ رکھا۔ وہ ٹاٹ پر ہی لیٹتا تھا اور سر جھکا کر چلتا تھا۔

[۲۸] تب خداوند کا کلام ایلیاہ تشبی پر نازل ہُوا کہ [۲۹] کیا تُو نے غور کیا ہے کہ اخی اب کس طرح میرے حُضور خاکسار بن گیا ہے؟ چونکہ اُس نے خاکساری اختیار کر لی، میں یہ بلا اُس کی زندگی میں نازل نہیں کروں گا بلکہ میں اِسے اُس کے بیٹے کے ایّام میں اُس کے خاندان پر نازل کروں گا۔

میکایاہ کا اخی اب کے خلاف نبوّت کرنا

۲۲ تین سال تک ارام اور اِسرائیل کے درمیان کوئی جنگ نہ ہُوئی۔ [۲] لیکن تیسرے سال میں یہُوسفط شاہِ یہوداہ اِسرائیل کے بادشاہ کو ملنے گیا۔ [۳] شاہِ اِسرائیل نے اپنے اہلکاروں سے کہا تھا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ رامات جلعاد ہمارا ہے اور پھر بھی ہم ارام کے بادشاہ سے اُسے واپس لینے کے لیے کچھ نہیں کر رہے ہیں؟

[۴] لہذا اُس نے یہُوسفط سے پُوچھا کہ کیا تُو رامات جلعاد کے خلاف لڑنے کے لیے میرے ساتھ چلے گا؟

یہُوسفط نے شاہِ اِسرائیل کو جواب دیا کہ میں ویسا ہی ہُوں جیسا تُو ہے اور میرے لوگ ایسے ہیں جیسے تیرے لوگ اور میرے گھوڑے ایسے ہیں جیسے تیرے گھوڑے۔ [۵] لیکن یہُوسفط نے شاہِ اِسرائیل سے یہ بھی کہا کہ پہلے خداوند کی مرضی تو معلوم کر لے۔

[۶] پس شاہِ اِسرائیل نے نبیوں کو اِکٹھا کیا جو کہ تقریباً چار سَو آدمی تھے اور اُن سے پُوچھا کہ کیا میں رامات جلعاد کے خلاف جنگ کرنے کے لیے جاؤں یا باز رہُوں؟

اُنہوں نے جواب دیا کہ جا کیونکہ خداوند اُسے بادشاہ کے ہاتھ میں دیگا۔

[۷] لیکن یہُوسفط نے پُوچھا کہ کیا یہاں خداوند کا کوئی نبی نہیں ہے جس سے ہم پُوچھ سکیں۔

[۸] شاہِ اِسرائیل نے یہُوسفط کو جواب دیا کہ ایک آدمی اور بھی ہے جس کے وسیلہ سے ہم خداوند سے پوچھ سکتے ہیں۔ لیکن میں اُس سے نفرت کرتا ہُوں کیونکہ وہ میرے بارے میں کبھی کسی اچھی بات کی نبوّت نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ بُری بات کی پیش گوئی کرتا ہے۔ وہ میکایاہ بن اِملہ ہے۔

یہُوسفط نے جواب دیا کہ بادشاہ کو ایسا نہیں کہنا چاہئے۔

[۹] لہذا شاہِ اِسرائیل نے اپنے اہلکاروں میں سے ایک کو بلایا اور اُس سے کہا کہ میکایاہ بن اِملہ کو فوراً لے آ۔

[۱۰] شاہِ اِسرائیل اور یہُوسفط شاہِ یہوداہ شاہی لباس زیبِ تن کیے ہُوئے سامریہ کے پھاٹک کے دروازہ کے قریب اناج گاہنے کے میدان میں اپنے تختوں پر بیٹھے ہُوئے تھے اور تمام نبی اُن کے سامنے پیش گوئی کر رہے تھے۔ [۱۱] اور کنعانہ کے بیٹے صدقیاہ نے اپنے لیے لوہے کے سینگ بنوائے تھے اور اُس نے کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُو اِن سے ارامیوں کو مارے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔

[۱۲] دیگر تمام نبی بھی اُسی بات کی پیش گوئی کر رہے تھے اور اُنہوں نے کہا کہ رامات جلعاد پر حملہ کر اور فتح پا کیونکہ خداوند اُسے بادشاہ کے قبضہ میں کر دے گا۔

[۱۳] اور اُس قاصد نے جو میکایاہ کو بلانے گیا تھا اُس سے کہا کہ دیکھ دیگر تمام نبی فردِ واحد کی طرح بادشاہ کی کامیابی کی پیش گوئی کر رہے ہیں لہذا تیری بات بھی اُن کی بات کی طرح ہونی چاہئے۔ لہذا تُو خوشخبری ہی دینا۔

[۱۴] لیکن میکایاہ نے کہا کہ زندہ خداوند کی قسم میں تو وہی کہہ سکوں گا جو خداوند مجھے فرمائے گا۔

۱۵ جب وہ وہاں گیا تو بادشاہ نے اُس سے پُوچھا کہ مِیکایاہ! کیا ہم رامات جلعاد کے خلاف جنگ کے لیے جائیں یا رہنے دیں؟

اُس نے جواب دیا کہ حملہ کر اور فتح پا کیونکہ خداوند اُسے بادشاہ کے ہاتھ میں دے دے گا۔

۱۶ بادشاہ نے اُس سے کہا کہ میں کتنی مرتبہ تجھے قسم دے کر کہوں کہ تُو خداوند کے نام سے حق بات کے سوا مجھے اور کچھ نہ بتائے گا؟

۱۷ تب مِیکایاہ نے جواب دیا کہ میں نے تمام اِسرائیل کو اُن بھیڑوں کی مانند پہاڑوں پر پراگندہ دیکھا جن کا چرواہا نہ ہو اور خداوند نے فرمایا کہ اِن کا کوئی مالک نہیں۔ سو ہر ایک اپنے گھر سلامت لَوٹ جائے۔

۱۸ تب شاہِ اِسرائیل نے یہُوسفط سے کہا کہ کیا میں نے تجھے بتایا نہ تھا کہ وہ میرے متعلق کبھی اچھی بات کی پیش گوئی نہیں کرتا، صرف بُری پیش گوئی کرتا ہے؟

۱۹ مِیکایاہ نے اپنا بیان جاری رکھا اور کہا کہ خداوند کا کلام سُن، میں نے خداوند کو اپنے تخت پر بیٹھے اور تمام آسمانی لشکر کو اُس کے گرد دائیں اور بائیں کھڑے دیکھا۔ ۲۰ اور خداوند نے فرمایا کہ اخی اب کو رامات جلعاد پر حملہ کرنے کے لیے اور وہاں اپنی موت آپ مرنے کے لیے کون ورغلائے گا؟

تب کسی نے کوئی تجویز پیش کی اور کسی نے کوئی دوسری۔ ۲۱ آخر میں ایک روح آگے بڑھی اور خداوند کے سامنے کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی کہ میں اُسے ورغلاؤں گی۔

۲۲ خداوند نے پُوچھا: مگر کیسے؟

اُس نے کہا کہ میں جاؤں گی اور اُس کے تمام نبیوں کے مُنہ میں ایک جھوٹ بولنے والی روح بن جاؤں گی۔

خداوند نے فرمایا کہ تُو اُسے ورغلانے میں ضرور کامیاب ہو گی۔ جا اور ایسا ہی کر۔

۲۳ پس دیکھ کہ خداوند نے تیرے اِن سب نبیوں کے مُنہ میں جھوٹ بولنے والی روح ڈال دی ہے۔ خداوند نے تیرے بارے میں تباہی کا فرمان جاری کر دیا ہے۔

۲۴ تب صِدقیاہ بن کنعانہ نے آگے بڑھ کر مِیکایاہ کے مُنہ پر تھپّڑ مارا اور پُوچھا کہ خداوند کی روح جب میرے پاس سے تجھ سے کلام کرنے گئی تو وہ کس راستے سے گئی تھی۔

۲۵ مِیکایاہ نے جواب دیا کہ جس دِن تُو چھپنے کے لیے اندرونی کوٹھڑی میں جائے گا، تجھے معلوم ہو جائے گا۔

۲۶ تب شاہِ اِسرائیل نے حکم دیا کہ مِیکایاہ کو لے کر اُسے واپس شہر کے حاکم، گورنر امون اور شہزادہ یُوآس کے پاس بھیج دو۔ ۲۷ اور کہنا کہ بادشاہ یوں فرماتا ہے کہ اِس شخص کو قید خانہ میں ڈال دیا جائے اور جب تک میں صحیح سلامت واپس نہ آ جاؤں اُسے روٹی اور پانی کے سِوا اور کچھ نہ دیا جائے۔

۲۸ مِیکایاہ نے کہا کہ اگر تُو سلامت واپس آ جائے تو یوں سمجھنا کہ خداوند نے میری معرفت کلام ہی نہیں کیا۔ تب اُس نے مزید کہا: اَے سب لوگو! میری باتیں یاد رکھنا۔

اخی اب کا رامات جلعاد میں مارا جانا

۲۹ پس شاہِ اِسرائیل اور یہُوسفط شاہِ یہوداہ نے رامات جلعاد پر چڑھائی کی۔ ۳۰ اور شاہِ اِسرائیل نے یہُوسفط سے کہا کہ میں بھیس بدل کر لڑائی میں جاؤں گا مگر تُو اپنا شاہی لباس پہنے رہنا۔ لہٰذا شاہِ اِسرائیل اپنا بھیس بدل کر لڑائی میں گیا۔

۳۱ اُدھر شاہِ ارام نے اپنے رتھوں کے بتّیس سرداروں کو حکم دیا تھا کہ کسی چھوٹے یا بڑے سے نہ لڑنا سِوا شاہِ اِسرائیل کے۔ ۳۲ جب رتھ کے سرداروں نے یہُوسفط کو دیکھا تو اُنہوں نے سوچا کہ یقیناً شاہِ اِسرائیل یہی ہے۔ لہٰذا وہ اُس پر حملہ کرنے کے لیے مُڑے۔ لیکن جب یہُوسفط چِلّانے لگا ۳۳ تو رتھ کے سرداروں نے دیکھا کہ وہ شاہِ اِسرائیل نہیں لہٰذا وہ اُس کے تعاقب سے باز آئے۔

۳۴ لیکن کسی نے یوں ہی اپنی کمان کھینچی اور ایک تیر چلایا جو شاہِ اِسرائیل کو اُس کے زرہ بکتر کے جوڑوں کے درمیان جا لگا۔ تب بادشاہ نے اپنے رتھ بان سے کہا کہ رتھ موڑ لے اور مجھے لڑائی کے میدان سے باہر لے چل کیونکہ میں زخمی ہو گیا ہُوں۔ ۳۵ اُس دِن بڑے گھمسان کا رن پڑا اور اُنہوں نے بادشاہ کو اُس کے رتھ ہی میں ارامیوں کے مقابل سنبھالے رکھا اور اُس کے زخموں سے خُون بہہ بہہ کر رتھ کے پایدان میں بھر گیا اور اُسی شام وہ مر گیا۔ ۳۶ اور جب سورج غروب ہو رہا تھا تو فوج میں اعلان ہو گیا کہ ہر آدمی اپنے قصبہ کو اور ہر ایک اپنے مُلک کو چلا جائے!

۳۷ بادشاہ مر گیا اور سامریہ لے جایا گیا اور اُنہوں نے اُسے وہاں دفن کیا۔ ۳۸ اور اُنہوں نے اُس کے رتھ کو سامریہ کے ایک تالاب میں دھویا (جہاں طوائفیں غُسل کیا کرتی تھیں) اور کُتّوں نے اُس کے لہُو کو چاٹا جیسا کہ خداوند نے اپنے کلام میں فرمایا تھا۔

۳۹ کیا اخی اب کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور وہ سارے کام جو اُس نے کیے اور ہاتھی دانت کی پچی کاری والا وہ محل جو اُس نے بنایا اور جو شہر اُس نے قلعہ بند کیے، اُن کے حالات

اِسرائیل کے بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب میں تحریر نہیں ہیں؟ [۴۰] اخی اب اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اُس کا بیٹا اخزیاہ بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

یہُوسفطؔ شاہِ یہوداہ

[۴۱] اخی ابؔ شاہِ اِسرائیل کے چوتھے سال میں آسا کا بیٹا یہُوسفطؔ یہوداہ کا بادشاہ بنا۔ [۴۲] اور یہُوسفط پینتیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں پچیس برس حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام عزوبہ تھا جو سلحی کی بیٹی تھی۔ [۴۳] وہ ہر بات میں اپنے باپ آسا کے نقشِ قدم پر چلا اور اُس سے نہ بھٹکا اور اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں اچھا تھا۔ تاہم اونچے مقامات نہ ہٹائے گئے اور لوگ وہاں قربانیاں کرتے اور بخور جلاتے رہے۔ [۴۴] اور یہُوسفط کی شاہِ اِسرائیل کے ساتھ صلح تھی۔

[۴۵] کیا یہُوسفط کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات یعنی اُس کے کارہائے نمایاں اور اُس کی فتوحات وغیرہ شاہانِ یہوداہ کی تواریخ کی کتاب میں تحریر نہیں ہیں؟ [۴۶] اور اُس کے باپ آسا کے دورِ حکومت میں مندروں کے جو لُوطی افراد باقی رہ گئے تھے، اُس نے اُنہیں ملک سے خارج کر دیا۔ [۴۷] اور تب ادوم میں کوئی بادشاہ نہ تھا بلکہ ایک نائب حکومت کرتا تھا۔

[۴۸] اور یہُوسفط نے اوفیر سے سونا لانے کے لیے تجارتی جہازوں کا ایک بحری بیڑہ تیّار کیا تھا مگر اُس بیڑے نے کبھی سفر نہ کیا کیونکہ اُس کے جہاز عصیون جابر میں ہی تباہ ہو گئے تھے۔ [۴۹] اُس وقت اخی اب کے بیٹے اخزیاہ نے یہُوسفط سے کہا کہ اپنے آدمیوں کے ساتھ میرے آدمیوں کو بھی بحری سفر کرنے دے لیکن یہُوسفط نے انکار کر دیا۔

[۵۰] اور یہُوسفط اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اُن کے ساتھ داؤد کے شہر میں دفنایا گیا اور اُس کا بیٹا یہُورام اُس کا جانشین بنا۔

اخزیاہؔ شاہِ اِسرائیل

[۵۱] شاہِ یہوداہؔ یہُوسفط کے سترھویں سال میں اخی اب کا بیٹا اخزیاہؔ اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے اِسرائیل پر دو برس تک حکمرانی کی۔ [۵۲] اور اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی کیونکہ وہ اپنے باپ اور ماں اور یرُبعام بِن نباط کے نقشِ قدم پر چلا جنہوں نے اِسرائیل سے گناہ کروایا تھا۔ [۵۳] اور جیسے اُس کا باپ کرتا تھا وہ بھی بعل کی پرستش کرتا اور اُسے سجدہ کرتا رہا اور اُس نے خداوند، اِسرائیل کے خدا کو غُصّہ دلایا۔

۲۔سلاطِین

پیش لفظ

چونکہ ۱ اور ۲۔سلاطِین دراصل ایک ہی کتاب کے دو جزو ہیں اِس لیے اِس کتاب کے بارے میں ۱۔سلاطِین کے پیش لفظ میں پہلے ہی کچھ معلومات درج کی گئی ہیں۔ اِس کتاب کی تالیف کا مقصد بھی یہی ہے کہ جو قومیں خدا کو چھوڑ کر اُس کی قیادت اور پیروی سے مُنہ موڑ کر اپنی ہی طرح کے انسانوں کو اپنے خدا بنا لیتی ہیں، اُن کا حشر بڑا ہی خوفناک اور عبرت انگیز ہوتا ہے۔

اِس کتاب میں یہودی قوم کے انتشار اور اُن کی حکومت کے دو حِصّوں میں تقسیم ہو جانے کے واقعات درج کیے ہیں۔ یہودی قوم کے زوال کا یہ زمانہ تقریباً ایک سو سال پر محیط ہے۔

اِس کتاب میں ایک یہودی سلطنت 'اِسرائیل' کے سیریا یعنی شام کی غلامی میں اور دوسری سلطنت 'یہوداہ' کے بابل کی غلامی میں جانے کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ بائبل مُقدّس کے سترہ نبیوں نے اپنے فرمودات میں قوم یہود کے سلاطین کے کئی واقعات کو لوگوں کی نصیحت کے لیے بار بار بیان فرمایا ہے۔

۲۔سلاطِین کو ذیل کے دو حِصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ دو حِصّوں میں بٹی ہُوئی یہودی سلطنت ''اِسرائیل'' کا شام کی غلامی میں جانا (۱:۱۔۱۷:۴۱)

۲۔ یہودیوں کی باقی ماندہ سلطنت شاہانِ سلطنتِ ''یہوداہ'' اور اُن کا بابل کی غلامی میں جانا (۱:۱۸۔۲۵:۳۰)

خداوند کا اخزیاہ کو سزا دینا

۱ اخی اب کی وفات کے بعد موآب نے اِسرائیل کے خلاف بغاوت کر دی۔ 2 اور ایسا ہُوا کہ اخزیاہ سامریہ میں اپنے بالا خانہ کے جھروکے میں سے گر گیا اور زخمی ہو گیا۔ لہٰذا اُس نے قاصد بھیجے اور اُن سے کہا کہ جا کر عقرون کے دیوتا بعل زبوب سے پُوچھو کہ میں اِس چوٹ سے شفایاب ہوسکوں گا یا نہیں؟

3 لیکن خداوند کے فرشتہ نے ایلیاہ تشبی سے کہا کہ جا اور سامریہ کے بادشاہ کے قاصدوں سے مل اور اُن سے پُوچھ کہ کیا تُم عقرون کے دیوتا بعل زبوب سے اِس لیے پُوچھنے جا رہے ہو کہ اِسرائیل میں خدا نہیں ہے؟ 4 لہٰذا خداوند یوں فرماتا ہے کہ جس بستر پر تُو پڑا ہُوا ہے اُسے ہرگز نہ چھوڑ پائے گا اور یقیناً مر جائے گا! تب ایلیاہ چلا گیا۔

5 اور جب قاصد بادشاہ کے پاس لَوٹے تو اُس نے اُنہیں پُوچھا کہ تُم کس لیے واپس آ گئے؟

6 اُنہوں نے جواب دیا کہ ایک آدمی ہم سے ملنے آیا اور اُس نے ہمیں کہا کہ بادشاہ کے پاس جس نے تمہیں بھیجا ہے واپس جاؤ اور اُسے بتاؤ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا اِسرائیل میں خدا نہیں ہے جو تُو عقرون کے دیوتا بعل زبوب سے پُوچھنے کے لیے آدمی بھیج رہا ہے؟ اِس لیے جس بستر پر تُو پڑا ہُوا ہے اُسے نہ چھوڑ پائے گا بلکہ یقیناً مر جائے گا۔

7 تب بادشاہ نے پُوچھا کہ وہ آدمی جو تمہیں ملنے آیا اور جس نے تمہیں یہ بتایا وہ کیسا دکھائی دے رہا تھا؟

8 اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ آدمی بالوں کا لباس پہنے ہُوئے تھا اور اُس کی کمر کے گرد چمڑے کی پیٹی بندھی ہُوئی تھی۔

بادشاہ نے کہا کہ وہ ایلیاہ تشبی تھا۔

9 تب بادشاہ نے ایک سردار کو پچاس سپاہیوں کے ہمراہ ایلیاہ کے پاس بھیجا۔ وہ سردار ایلیاہ کے پاس جو ایک پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھا ہُوا تھا گیا اور کہنے لگا کہ اَے مردِ خدا! بادشاہ فرماتا ہے کہ نیچے اُتر آ!

10 ایلیاہ نے اُس سردار کو جواب دیا کہ اگر میں مردِ خدا ہُوں تو آگ آسمان سے نازل ہو اور تجھے اور تیرے پچاس آدمیوں کو بھسم کر ڈالے! تب آگ نے آسمان سے نازل ہو کر اُس سردار کو اور اُس کے پچاسوں آدمیوں کو بھسم کر ڈالا۔

11 اُس کے بعد بادشاہ نے پچاس سپاہیوں کے ہمراہ ایک دوسرے سردار کو ایلیاہ کے پاس بھیجا۔ اُس نے ایلیاہ سے کہا کہ اَے مردِ خدا! بادشاہ یوں فرماتا ہے کہ فوراً نیچے اُتر آ!

12 ایلیاہ نے جواب دیا کہ اگر میں مردِ خدا ہُوں تو آگ آسمان سے نازل ہو اور تجھے اور تیرے پچاسوں آدمیوں کو بھسم کر ڈالے! تب خدا کی آگ نے آسمان سے نازل ہو کر اُسے اور اُس کے پچاسوں آدمیوں کو بھسم کر ڈالا۔

13 بادشاہ نے ایک تیسرے سردار کو پچاس سپاہیوں کے ہمراہ بھیجا۔ یہ تیسرا سردار گیا اور گھٹنوں کے بل ایلیاہ کے آگے گرا اور اُس کی مِنّت کر کے کہنے لگا کہ اَے مردِ خدا! میری جان کا اور اِن پچاسوں آدمیوں کی جانوں کا بھی جو تیرے خادم ہیں لحاظ کرنا! 14 دیکھ! آسمان سے آگ نازل ہُوئی تھی جس نے پہلے دو سرداروں کو اُن کے آدمیوں سمیت بھسم کر دیا لیکن اب تُو میری جان کا خیال رکھنا!

15 تب خداوند کے فرشتہ نے ایلیاہ سے کہا کہ اُس کے ہمراہ نیچے اُتر جا اور اُس سے خوفزدہ نہ ہو۔ لہٰذا ایلیاہ اُٹھا اور اُس کے ہمراہ نیچے بادشاہ کے حُضور میں پہنچ گیا۔

16 اُس نے بادشاہ سے کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تُو نے عقرون کے دیوتا بعل زبوب سے پُوچھنے کے لیے قاصد اِس لیے بھیجے تھے کہ تیرے واسطے اِسرائیل میں خدا نہیں تھا جس سے تُو دریافت کر سکتا؟ چونکہ تُو نے ایسا کیا ہے اِس لیے تُو اِس بستر کو جس پر تُو پڑا ہُوا ہے کبھی نہ چھوڑے گا اور یقیناً مر جائے گا! 17 پس ایلیاہ کی معرفت فرمائے گئے خدا کے کلام کے مطابق وہ مر گیا۔

اور چونکہ اخزیاہ کا کوئی بیٹا نہ تھا اِس لیے شاہِ یہوداہ یہُورام بن یہُوسفط کے دوسرے سال سے یہُورام بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔ 18 اور کیا اخزیاہ کے دورِ حکومت کے تمام دیگر واقعات اور جو کچھ اُس نے کیا وہ شاہانِ اِسرائیل کی تواریخ میں مندرج نہیں؟

ایلیاہ کا آسمان پر اُٹھایا جانا

۲ جب خداوند ایلیاہ کو بگولے میں آسمان پر اُٹھا لینے کو تھا تو ایلیاہ اور الیشع جلجال سے روانہ ہو کر اپنی راہ جا رہے تھے۔ 2 ایلیاہ نے الیشع سے کہا کہ تُو یہیں ٹھہر جا کیونکہ خداوند نے مجھے بیت ایل جانے کو کہا ہے۔

لیکن الیشع نے کہا کہ خداوند کی حیات کی قسم اور تیری جان کی سوگند میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ لہٰذا وہ دونوں بیت ایل چلے گئے۔

3 اور بیت ایل کے نبیوں کی ایک جماعت الیشع کے پاس آئی اور اُسے پُوچھا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ آج خداوند تیرے آقا کا

سایہ تیرے سر پر سے اُٹھا لے گا؟
الیشع نے جواب دیا کہ ہاں مجھے معلوم ہے مگر تُم بات مت کرو۔
[۴] پھر ایلیاہ نے کہا کہ اَے الیشع! تُو یہیں ٹھہر کیونکہ خداوند نے مجھے یریحو جانے کو کہا ہے۔
اِس پر اُس نے جواب دیا کہ خداوند کی حیات کی قسم اور تیری جان کی سوگند میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ پس وہ یریحو چل دیئے۔
[۵] اور یریحو کے نبیوں کی ایک جماعت الیشع کے پاس گئی اور اُس سے پُوچھا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ خداوند تیرے آقا کا سایہ تیرے سر پر سے اُٹھا لینے والا ہے؟
اُس نے کہا کہ ہاں میں جانتا ہُوں مگر تُم بات مت کرو۔
[۶] تب ایلیاہ نے الیشع سے کہا کہ تُو یہیں ٹھہر کیونکہ خداوند نے مجھے یردن جانے کو کہا ہے۔
اُس نے جواب دیا کہ خداوند کی حیات کی قسم اور تیری جان کی سوگند میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ پس وہ دونوں آگے چل دیئے۔
[۷] نبیوں کی جماعت کے پچاس آدمی گئے اور کچھ فاصلے پر اُس جگہ کی طرف مُنہ کر کے جہاں ایلیاہ اور الیشع یردن کے کنارے رُکے ہُوئے تھے کھڑے ہو گئے۔ [۸] اور ایلیاہ نے اپنی چادر لی اور اُسے لپیٹ کر پانی پر مارا اور پانی دائیں اور بائیں طرف دو حصّوں میں تقسیم ہو گیا اور وہ دونوں خشک زمین پر چل کر پار ہو گئے۔
[۹] اور جب وہ دریا کے پار پہنچ گئے تو ایلیاہ نے الیشع سے کہا کہ اِس سے پیشتر کہ میں تجھ سے لے لیا جاؤں بتا کہ میں تیرے لیے کیا کروں؟ الیشع نے جواب دیا کہ مجھے تیری روح کا دو گُنا حِصّہ ورثہ میں ملے۔
[۱۰] ایلیاہ نے کہا کہ تُو نے ایک مشکل چیز مانگی ہے۔ پھر بھی جب تُو دیکھے کہ میں تجھ سے جدا کیا جا رہا ہُوں تو تیرے لیے ایسا ہی ہو گا ورنہ نہیں۔
[۱۱] اور جب وہ باتیں کرتے ہُوئے جا رہے تھے تو اچانک ایک آتشین رتھ اور آتشین گھوڑے نمودار ہُوئے اور اُن دونوں کو جدا کر دیا اور ایلیاہ ایک بگُولے میں آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا۔
[۱۲] الیشع نے یہ دیکھا تو چلّا کر کہا کہ میرے ابو! میرے ابو! اِسرائیل کے رتھ اور اُس کے سوار! اور الیشع نے اُسے پھر نہ دیکھا۔ تب اُس نے اپنے کپڑوں کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔
[۱۳] اُس نے اُس چادر کو جو ایلیاہ پر سے گر پڑی تھی اُٹھا لیا اور واپس لَوٹ کر یردن کے کنارے کھڑا ہو گیا۔ [۱۴] تب اُس نے اُس چادر کو جو ایلیاہ پر سے گر گئی تھی لیا اور اُس سے پانی کو مارا اور پھر پُوچھا کہ خداوند، ایلیاہ کا خدا اب کہاں ہے؟ اور جب اُس نے پانی کو مارا تو وہ دائیں طرف اور بائیں طرف دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا اور وہ پار چلا گیا۔
[۱۵] اور یریحو کے نبیوں کی جماعت نے یہ دیکھا تو کہا کہ ایلیاہ کی روح الیشع پر ٹھہری ہُوئی ہے اور وہ اُس کے استقبال کو آئے اور اُس کے سامنے زمین تک جھک کر اُسے سجدہ کیا۔ [۱۶] اُنہوں نے کہا کہ دیکھ! ہم جو تیرے خادم ہیں، ہمارے پاس پچاس تنومند جوان ہیں۔ اجازت دے کہ وہ جائیں اور تیرے آقا کو تلاش کریں۔ ممکن ہے کہ خداوند کی روح نے اُسے اُٹھا کر کسی پہاڑ پر یا کسی وادی میں پہنچا دیا ہو۔ اُس نے کہا مت بھیجو۔
[۱۷] لیکن اُنہوں نے یہاں تک ضِد کی کہ اُس نے انکار کرنے میں شرم محسوس کی۔ اُس نے کہا کہ اچھا اُنہیں بھیج دو اور اُنہوں نے پچاس آدمی بھیج دیئے جنہوں نے تین دِن تک اُسے تلاش کیا مگر نہ پایا۔ [۱۸] اور جب وہ لَوٹ کر الیشع کے پاس آئے جو یریحو میں ٹھہرا ہُوا تھا تو اُس نے اُن سے کہا کہ کیا میں نے تمہیں جانے سے نہیں روکا تھا؟

پانی کا پاک صاف ہو جانا

[۱۹] اور اُس شہر کے لوگوں نے الیشع سے کہا کہ اَے ہمارے آقا، جیسا کہ تُو خُود دیکھ رہا ہے، یہ قصبہ اچھی جگہ واقع ہے لیکن پانی خراب ہے اور زمین بنجر ہے۔
[۲۰] اُس نے کہا کہ میرے پاس ایک نیا پیالہ لاؤ اور اُس میں نمک ڈال دو۔ پس وہ اُسے اُس کے پاس لے آئے۔
[۲۱] پھر وہ پانی کے چشمہ پر گیا اور یہ کہتے ہُوئے نمک اُس میں ڈال دیا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں نے اِس پانی کو ٹھیک کر دیا ہے۔ آیندہ یہ کبھی مَوت کا یا زمین کے بنجر پن کا باعث نہ ہو گا۔ [۲۲] سو الیشع کے کلام کے مطابق جو اُس نے فرمایا تھا وہ پانی آج تک ٹھیک ہے۔

الیشع کا مذاق اُڑایا جانا

[۲۳] وہاں سے الیشع بَیت ایل گیا اور جب وہ اپنی راہ چلا جا رہا تھا تو کچھ نوجوان اُس قصبہ سے باہر آئے اور اُس کا مذاق اُڑانے لگے اور کہنے لگے کہ جا اَے گنجے سر والے! جا اَے گنجے سر والے!
[۲۴] اُس نے پیچھے مُڑ کر اُن پر نگاہ ڈالی اور خداوند کے نام سے اُن پر لعنت بھیجی۔ تب جنگل میں سے دو ریچھ نکل کر آئے اور اُنہوں

نے اُن نوجوانوں میں سے بیالیس کو زخمی کر دیا [۲۵] اور وہ کوہِ کرمل کو چلا گیا اور وہاں سے سامریہ کو لَوٹ آیا۔

موآب کا بغاوت کرنا

۳ شاہِ یہوداہ کے اٹھارویں برس میں یہُورام بِن اخی اب سامریہ میں اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے بارہ سال حکمرانی کی۔ [۲] اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی لیکن ویسے نہیں جیسے اُس کے باپ اور ماں نے کی تھی کیونکہ اُس نے بعل کے اُس مُقدّس ستُون کو جو اُس کے باپ نے بنایا تھا دُور کر دیا۔ [۳] تاہم وہ یرُبعام بِن نباط کے گناہوں سے جن سے اُس نے اِسرائیل سے گناہ کرایا تھا لپٹا رہا اور اُن سے کنارہ کشی نہ کی۔

[۴] اور مُوآب کا بادشاہ مِیسا بھیڑیں پالتا تھا اور اُسے اِسرائیل کے بادشاہ کو ایک لاکھ برّے اور ایک لاکھ مینڈھوں کی اُون دینا پڑتی تھی۔ [۵] لیکن جب اخی اب مر گیا تو شاہِ موآب اِسرائیل کے بادشاہ سے باغی ہو گیا۔ [۶] لہٰذا اُس وقت بادشاہ یہُورام سامریہ سے روانہ ہُوا اور سارے اِسرائیل میں فوج کے لیے بھرتی شروع کر دی۔ [۷] اُس نے یہُوسفط شاہِ یہوداہ کو بھی یہ پیغام بھیجا کہ موآب کا بادشاہ مجھ سے باغی ہو گیا ہے۔ کیا تُو موآب کے خلاف لڑنے کے لیے میرے ساتھ چلے گا؟

اُس نے جواب دیا کہ میں تیرے ساتھ چلوں گا کیونکہ جیسا میں ہُوں ویسا ہی تُو اور جیسے میرے لوگ ہیں ویسے ہی تیرے لوگ اور جیسے میرے گھوڑے ہیں ویسے ہی تیرے گھوڑے ہیں۔

[۸] تب اُس نے پُوچھا کہ ہم کون سے راستہ سے چلیں؟

اُس نے جواب دیا کہ ادوم کے ریگستان سے۔

[۹] لہٰذا شاہِ اِسرائیل شاہِ یہوداہ اور شاہِ ادوم کے ہمراہ روانہ ہُوا اور وہ سات دِن تک چکّر پر چکّر کاٹتے رہے یہاں تک کہ لشکر کے پاس اپنے لیے اور اپنے جانوروں کے لیے پانی باقی نہ رہا۔

[۱۰] تب اِسرائیل کا بادشاہ چلّا اُٹھا: افسوس صد افسوس، کیا خداوند نے ہم تینوں بادشاہوں کو محض اِس لیے اِکٹھا کر دیا کہ ہمیں موآب کے حوالہ کر دے؟

[۱۱] لیکن یہُوسفط نے پُوچھا کہ کیا یہاں خداوند کا کوئی نبی نہیں ہے کہ ہم اُس کی معرفت خداوند سے پُوچھ سکیں؟

تب اِسرائیل کے بادشاہ کے ایک ملازم نے جواب دیا کہ الیشع بِن سافط یہاں ہے۔ وہ ایلیاہ کا ذاتی خادم تھا۔

[۱۲] یہُوسفط نے کہا کہ خداوند کا کلام اُس کے ساتھ ہے، پس شاہِ اِسرائیل اور یہُوسفط اور شاہِ ادوم اُس کے پاس گئے۔

[۱۳] الیشع نے شاہِ اِسرائیل سے کہا کہ ہمیں ایک دوسرے سے کیا واسطہ؟ تُو اپنے باپ کے نبیوں اور اپنی ماں کے نبیوں کے پاس جا۔

اِسرائیل کے بادشاہ نے جواب دیا کہ نہیں، خداوند نے ہم تینوں کو اِکٹھے بلایا ہے تا کہ ہمیں موآب کے حوالے کر دے۔

[۱۴] الیشع نے فرمایا کہ خداوند کی حیات کی قسم جس کی میں پرستش کرتا ہُوں، اگر مجھے شاہِ یہوداہ یہُوسفط کی موجودگی کا لحاظ نہ ہوتا تو میں تیری طرف نظر بھی نہ اُٹھاتا اور نہ تیری پروا کرتا؟ [۱۵] لیکن خیر! اب کسی بربط بجانے والے کو میرے پاس لاؤ۔

اور جب بربط نواز بربط بجا رہا تھا تو خداوند کا ہاتھ الیشع پر آ ٹھہرا [۱۶] اور اُس نے کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اِس وادی میں خندقیں کھود دو [۱۷] کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اگرچہ تُم نہ تو ہوا آتی دیکھو گے اور نہ بارش ہوتی دیکھو گے پھر بھی یہ وادی پانی سے بھر جائے گی اور تُم، تمہارے مویشی اور تمہارے چوپائے بھی پانی پیئیں گے۔ [۱۸] اور یہ خداوند کے لیے ایک معمولی سی بات ہے۔ وہ موآب کو بھی تمہارے حوالے کر دے گا۔ [۱۹] تُم ہر فصیلدار شہر اور ہر بڑے قصبہ کو شکست دو گے اور ہر گھنے درخت کو کاٹ ڈالو گے اور تمام چشموں کو بند کر دو گے اور ہر اچھے کھیت کو پتھّروں سے خراب کر دو گے۔

[۲۰] اگلی صبح قربانی چڑھانے کے وقت ادوم کی طرف سے پانی بہتا آ رہا تھا اور تمام زمین پانی سے بھر گئی تھی۔ [۲۱] تمام موآبیوں کو خبر ہو گئی تھی کہ وہ بادشاہ اُن سے جنگ کرنے کے لیے اُن پر چڑھ آئے ہیں۔ لہٰذا ہر جوان یا بوڑھا آدمی جو ہتھیار باندھنے کے قابل تھا طلب کیا گیا اور سب کو سرحد پر مقرّر کر دیا گیا۔ [۲۲] اگلے دِن صبح سویرے جب وہ اُٹھے تو سورج کی کرنیں پانی پر پڑ رہی تھیں۔ راستے کے دوسری طرف موآبیوں کو وہ پانی خُون کی مانند سرخ دکھائی دیا۔ [۲۳] اِس لیے اُنہوں نے کہا کہ وہ تو خُون ہے! وہ بادشاہ ضرور لڑ پڑے ہوں گے اور اُنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کر دیا ہو گا۔ لہٰذا اَے موآب اب لُوٹ کے لیے آگے بڑھ!

[۲۴] لیکن جب موآبی اِسرائیلیوں کی لشکر گاہ میں آئے تو اِسرائیلی اُٹھ کھڑے ہُوئے اور اُن سے لڑنے لگے حتّیٰ کہ موآبی بھاگ گئے اور اِسرائیلیوں نے اُن کے ملک پر حملہ کر کے موآبیوں کو قتل کیا۔ [۲۵] اُنہوں نے قصبوں کو مسمار کر دیا اور ہر ایک آدمی نے ہر اچھے کھیت پر ایک ایک پتھّر پھینکا یہاں تک کہ وہ پتھّروں سے بھر گیا۔ اُنہوں نے تمام چشمے بند کر دیئے اور ہر گھنے درخت کو کاٹ

ڈالا۔ صرف قیرحراست کو اُس کے پتھروں سمیت باقی چھوڑ دیا لیکن گوپیا چلانے والوں نے اُسے جا گھیرا اور اُس پر بھی حملہ کر دیا۔
[26] جب موآب کے بادشاہ نے دیکھا کہ جنگ میں دشمن کا پلڑا بھاری ہے تو اُس نے سات سَو شمشیر زن مرد اپنے ساتھ لیے تاکہ وہ صفوں کو چیرتے ہُوئے شاہِ ادوم تک جا پہنچیں۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہُوئے۔ [27] تب اُس نے اپنے پہلوٹھے بیٹے کو جو اُس کا جانشین بننے والا تھا لیا اور اُسے شہر کی فصیل پر سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا دیا۔ اور اِسرائیل پر قہرِ شدید نازل ہُوا لہٰذا وہ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ملک کو لَوٹ آئے۔

بیوہ کا تیل

۴ نبیوں کی جماعت کے ایک فرد کی بیوی نے الیشع سے فریاد کی کہ تیرا خادم میرا خاوند مر چکا ہے اور تُو جانتا ہے کہ وہ خداوند کا بڑا اعتقیدت مند تھا۔ لیکن اب ایک قرض خواہ آیا ہے کہ میرے دونوں بیٹوں کو پکڑ کر لے جائے اور غلام بنا لے۔
[2] الیشع نے کہا کہ میں تیری کیا مدد کر سکتا ہُوں؟ مجھے بتا کہ تیرے گھر میں کیا کچھ ہے؟
اُس نے کہا کہ تیری خادمہ کے پاس تھوڑے سے تیل کے سِوا اور کچھ نہیں ہے۔
[3] الیشع نے کہا کہ اِدھر اُدھر جا اور اپنے ہمسایوں سے خالی برتن مانگ کر لے آ مگر وہ تعداد میں تھوڑے نہ ہوں۔ [4] پھر تُو اپنے بیٹوں کو ساتھ لیکر اندر جانا اور دروازہ بند کر لینا اور اُن سب برتنوں میں تیل اُنڈیلنا اور جو بھر جائے اُسے اُٹھا کر ایک طرف رکھ دینا۔
[5] وہ اُس کے پاس سے چلی گئی اور بعد ازاں اپنے اور اپنے بیٹوں کے پیچھے اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ وہ برتن اُس کے پاس لاتے گئے اور وہ اُن میں تیل اُنڈیلتی رہی۔ [6] جب تمام برتن بھر گئے تو اُس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ایک اور برتن لا۔
لیکن اُس نے کہا کہ اور کوئی برتن نہیں ہے۔ تب تیل بہنا بند ہو گیا۔
[7] تب اُس نے جا کر مردِ خدا کو خبر دی اور اُس نے کہا کہ جا تیل بیچ اور قرض ادا کر اور جو باقی بچے گا اُس پر تُو اور تیرے بیٹے گزارہ کر سکتے ہیں۔

شُونیمی کے بیٹے کا زندہ کیا جانا

[8] اور ایک روز الیشع شُونیم گیا۔ وہاں ایک دولت مند عورت تھی جس نے اِصرار کیا کہ وہ کھانا کھانے کے لیے رُک جائے۔ لہٰذا جب کبھی وہ اُدھر سے گزرتا تو کھانا کھانے کے لیے وہیں رُک جاتا۔ [9] اُس عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ یہ آدمی جو اکثر ہماری طرف آتا ہے ایک پاکباز مردِ خدا ہے۔ [10] کیوں نہ ہم اُس کے لیے چھت پر ایک چھوٹا سا کمرہ بنا دیں اور اُس میں ایک پلنگ، ایک میز، ایک کرسی اور ایک چراغ رکھ دیں۔ تب جب کبھی وہ ہمارے پاس آئے وہاں ٹھہر سکتا ہے۔
[11] ایک دِن جب الیشع آیا تو وہ اوپر اپنے کمرہ میں گیا اور لیٹ گیا۔ [12] اور اُس نے اپنے خادم جیحازی سے کہا کہ اُس شُونیمی عورت کو بلا۔ اُس نے اُسے بلایا اور وہ آ کر اُس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ [13] الیشع نے جیحازی سے کہا کہ اُسے بتا کہ تُو نے ہمارے لیے اِس قدر تکلیف کی ہے، اب تیرے لیے کیا کِیا جائے؟ کیا ہم بادشاہ سے یا فوج کے سردار سے تیری سفارش کریں؟
اُس عورت نے جواب دیا کہ میں تو اپنے ہی لوگوں کے درمیان رہتی ہُوں۔
[14] تب الیشع نے جیحازی سے پُوچھا کہ اُس کے لیے کیا کِیا جائے؟
جیحازی نے کہا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ اُس کا کوئی فرزند نہیں اور اُس کا خاوند بوڑھا ہے۔
[15] الیشع نے کہا کہ اُسے بلا۔ لہٰذا اُس نے اُسے بلایا اور وہ آ کر دروازہ میں کھڑی ہو گئی۔
[16] الیشع نے کہا کہ اگلے سال اِسی وقت تیری گود میں بیٹا ہو گا۔
وہ بولی نہیں، میرے آقا۔ اَے مردِ خدا! اپنی کنیز کو جھوٹی تسلّی نہ دے۔
[17] مگر وہ عورت حاملہ ہُوئی اور جیسے کہ الیشع نے اُسے بتایا تھا اگلے سال عین وقت پر اُس نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔
[18] جب وہ لڑکا بڑا ہُوا تو ایک دِن وہ نکلا اور اپنے باپ کے پاس کھیت کی کٹائی کرنے والوں کے درمیان جا پہنچا۔ [19] اُس نے اپنے باپ سے کہا کہ ہائے میرا سر! ہائے میرا سر!
اُس کے باپ نے ایک خادم سے کہا کہ اُسے اُٹھا کر اُس کی ماں کے پاس لے جا۔ [20] اور جب خادم اُسے اُٹھا کر اُس کی ماں کے پاس لے گیا تو دوپہر تک وہ لڑکا اپنی ماں کی گود میں بیٹھا رہا اور پھر مر گیا۔ [21] وہ اوپر گئی اور اُسے مردِ خدا کے پلنگ پر لِٹا دیا اور خُود دروازہ بند کر کے باہر نکل گئی۔
[22] اُس نے اپنے خاوند کو بلایا اور کہا کہ مہربانی سے ایک نوکر اور ایک گدھا میرے پاس بھیج دے تاکہ میں جلدی سے مردِ خدا کے پاس جا سکوں اور واپس آ سکوں۔

۲۳اُس نے پُوچھا کہ آج تُو اُس کے پاس کیوں جانا چاہتی ہے؟ آج نہ تو نیا چاند ہے نہ سبت۔
اُس نے جواب دیا کہ اِسی میں سلامتی ہے۔
۲۴اور اُس نے گدھے پر زین کس کر اپنے خادم سے کہا کہ آگے بڑھ اور جب تک میں نہ کہوں سواری کی رفتار کم نہ ہونے پائے۔ ۲۵پس وہ روانہ ہُوئی اور کوہِ کرمل پر مردِ خدا کے پاس آئی۔
جب اُس نے اُسے دُور سے دیکھا تو مردِ خدا نے اپنے خادم جیحازی سے کہا کہ دیکھ، وہ شُونیمی ہے! ۲۶دوڑ کر اُس کے استقبال کو جا اور اُس سے اُس کی خیریت، اُس کے شوہر کی خیریت اور اُس کے بیٹے کی خیریت دریافت کر۔
اُس نے جواب دیا کہ ہر طرح خیریت ہے۔
۲۷جب وہ پہاڑ پر مردِ خدا کے پاس پہنچی تو اُس نے اُس کے پاؤں پکڑ لیے۔ جیحازی اُسے الگ کرنے کے لیے آگے بڑھا لیکن مردِ خدا نے کہا کہ اُسے چھوڑ دے! وہ بہت دُکھی ہے مگر خداوند نے یہ بات مجھ سے چھُپائی اور مجھے نہ بتائی۔
۲۸وہ عورت کہنے لگی کہ میرے آقا! میں نے تجھ سے ایک بیٹے کا سوال کیا تھا۔ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ مجھے جھُوٹی تسلّی نہ دے؟
۲۹تب الیشع نے جیحازی سے کہا کہ اپنی کمر باندھ لے اور میرا عصا ہاتھ میں لے کر بھاگ کر جا۔ اگر کوئی تجھے راہ میں ملے تو اُسے سلام نہ کرنا اور اگر کوئی تجھے سلام کرے تو جواب نہ دینا اور میرا عصا اُس لڑکے کے مُنہ پر رکھ دینا۔
۳۰لیکن بچّے کی ماں نے کہا کہ خداوند کی حیات کی قسم اور تیری جان کی سوگند، میں تجھے نہیں چھوڑوں گی۔ تب وہ بھی اُٹھ کر اُس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔
۳۱جیحازی نے اُن سے پہلے جا کر عصا کو اُس لڑکے کے مُنہ پر رکھا لیکن کوئی آواز سنائی نہ دی، نہ کوئی جواب ملا۔ لہٰذا جیحازی الیشع کو ملنے کے لیے واپس لَوٹا اور اُسے بتایا کہ لڑکے نے تو آنکھ تک نہیں کھولی۔
۳۲جب الیشع اُس گھر میں پہنچا تو لڑکا اُس کے پلنگ پر مُردہ پڑا ہُوا تھا۔ ۳۳وہ دونوں کو باہر چھوڑ کر اکیلا اندر گیا اور اندر سے دروازہ بند کر کے خداوند سے دعا کی۔ ۳۴پھر وہ اپنے پلنگ پر چڑھ کر بچّے پر لیٹ گیا اور اُس کے مُنہ پر اپنا مُنہ اور اُس کی آنکھوں پر اپنی آنکھیں اور اُس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔ اور جیسے ہی وہ پاؤں پسار کر لڑکے کے اوپر لیٹا لڑکے کا جسم گرم ہو گیا۔
۳۵تب الیشع اُٹھا اور کمرہ کے اندر ٹہلنے لگا اور ایک بار پھر پلنگ پر چڑھ کر اُس لڑکے کے اوپر لیٹ گیا۔ تب اُس لڑکے نے سات بار چھینکیں ماریں اور اپنی آنکھیں کھول دیں۔
۳۶الیشع نے جیحازی کو بلا کر کہا کہ اُس شُونیمی عورت کو بلا۔ اُس نے اُسے بلایا اور جب وہ آئی تو الیشع نے کہا کہ اپنے بیٹے کو اُٹھا لے۔ ۳۷وہ اندر آئی اور اُس کے قدموں پر گری اور زمین پر سرنگوں ہو گئی۔ اور پھر اپنے بیٹے کو اُٹھا کر باہر چلی گئی۔

دیگ میں مَوت

۳۸اور الیشع جلجال کو لَوٹ آیا اور اُس علاقہ میں کال تھا۔ جب انبیا کی جماعت اُسے مل رہی تھی تو اُس نے اپنے خادم سے کہا کہ بڑی دیگ چُولہے پر چڑھا اور اِن آدمیوں کے لیے ترکاری پکا دے۔
۳۹اور اُن میں سے ایک کچھ سبزی جمع کرنے کے لیے باہر کھیتوں میں گیا اور اُسے ایک جنگلی بیل مل گئی۔ اُس نے اُس میں سے اندراین توڑ کر اپنا دامن بھر لیا اور جب وہ واپس آیا تو اُنہیں کاٹ کر دیگ میں ڈال دیا۔ کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ وہ کیا چیز ہے۔ ۴۰اور جب وہ ترکاری اُن آدمیوں میں بانٹی گئی اور اُنہوں نے کھانا شروع کیا تو چلّا اُٹھے کہ اَے مردِ خدا! دیگ میں مَوت ہے۔ اور وہ اُسے کھا نہ سکے۔
۴۱تب الیشع نے کہا کہ کچھ آٹا لاؤ اور اُس نے آٹے کو دیگ میں ڈال دیا اور کہا کہ کھانے کے لیے اِسے لوگوں میں بانٹ دو اور تب معلوم ہُوا کہ دیگ کی ترکاری کڑوے زہر سے پاک ہو چکی ہے۔

ایک سَو کو کھانا کھلانا

۴۲اور بعل سلیسہ سے ایک آدمی آیا اور جَو کی پہلی بالوں کے اناج کی بیس روٹیاں اور نئے اناج کی کچھ بالیں مردِ خدا کے پاس لایا۔ الیشع نے فرمایا کہ کھانے کے لیے یہ لوگوں کو دے دو۔
۴۳اُس کے خادم نے کہا کہ اِسے میں سَو آدمیوں کے سامنے کیسے رکھ سکتا ہُوں؟
لیکن الیشع نے جواب دیا کہ کھانے کے لیے اِسے لوگوں کو دو کیونکہ خداوند یہ فرماتا ہے کہ وہ کھائیں گے اور کچھ باقی بھی چھوڑ دیں گے۔ ۴۴تب اُس نے اِسے اُن کے سامنے رکھ دیا۔ اور اُنہوں نے کھایا اور کچھ باقی بھی چھوڑ دیا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا۔

نعماؔن کا کوڑھ سے شفا پانا

۵ اور نعماؔن شاہِ اراؔم کے لشکر کا سردار تھا۔ وہ اپنے آقا کی نظر میں معزز اور بڑا محترم تھا کیونکہ اُس کے وسیلہ سے خدا نے اراؔم کو فتح بخشی تھی۔ وہ ایک بہادر سپاہی تھا مگر کوڑھی تھا۔

۲ اور ایسا ہُوا کہ اراؔم کے کچھ لوگوں نے جو لُوٹ مار کرنے نکلے تھے اِسرائیل کی ایک لڑکی کو اسیر بنا لیا تھا اور وہ لڑکی نعماؔن کی بیوی کی خادمہ بن گئی۔ ۳ اُس نے اپنی مالکن سے کہا کہ کاش میرا آقا اُس نبی کے پاس ہوتا جو سامریہ میں ہے تو وہ اُسے اُس کے کوڑھ سے شفا دے دیتا۔

۴ اور نعماؔن اپنے مالک شاہِ اراؔم کے پاس گیا اور جو کچھ اِسرائیل کی لڑکی نے کہا تھا اُسے بتایا۔ ۵ تب شاہِ اراؔم نے جواب دیا کہ تُو خُود جا اور میں شاہِ اِسرائیلؔ کو ایک خط بھی بھیجوں گا۔ لہٰذا نعماؔن اپنے ساتھ دس قنطار چاندی، چھ ہزار مِثقال سونا اور دس جوڑے کپڑے لے کر روانہ ہُوا ۶ اور اُس خط میں جو وہ شاہِ اِسرائیلؔ کے پاس لایا تھا یہ لکھا ہُوا تھا کہ اِس خط کے ہمراہ میں اپنے خادم نعماؔن کو تیرے حُضور بھیج رہا ہُوں تا کہ تُو اُسے اُس کے کوڑھ سے شفا بخشے۔

۷ جب شاہِ اِسرائیلؔ نے وہ خط پڑھا تو اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا کہ کیا میں خدا ہُوں؟ کیا میں کسی کو مار کر پھر زندہ کر سکتا ہُوں؟ یہ شخص کسی کو کوڑھ سے شفا پانے کے لیے میرے پاس کیوں بھیجتا ہے؟ دیکھو اُس نے مجھ سے جھگڑا کرنے کا بہانہ ڈھونڈنے کی کیسی ترکیب سوچی ہے!

۸ جب مردِ خدا الیشعؔ نے سُنا کہ شاہِ اِسرائیلؔ نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے تو اُس نے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ تُو نے اپنے کپڑے کیوں پھاڑے؟ تُو اُس آدمی کو میرے پاس آنے دے اور وہ جان لے گا کہ اِسرائیلؔ میں ایک نبی ہے۔ ۹ لہٰذا نعماؔن اپنے گھوڑوں اور رتھوں کے ساتھ گیا اور الیشعؔ کے گھر کے دروازہ پر جا کر رُک گیا۔ ۱۰ اور الیشعؔ نے اُسے ایک قاصِد کی معرفت کہلا بھیجا کہ جا اور سات بار یردؔن میں غسل کر تو تیرا جسم بحال ہو جائے گا اور تُو پاک صاف ہو گا۔

۱۱ لیکن نعماؔن ناراض ہو کر چلا گیا اور کہنے لگا کہ میں نے سوچا تھا کہ وہ ضرور باہر نکل کر میرے پاس آئے گا اور کھڑا ہو کر خداوند اپنے خدا سے دعا کرے گا اور میرے کوڑھ کے داغ پر اپنا ہاتھ پھیر کر مجھے میرے کوڑھ سے شفا دے گا۔ ۱۲ کیا دمشقؔ کے دریا اَبانہ اور فرفرؔ اِسرائیل کی ہر ندی سے بہتر نہیں؟ کیا میں اُن میں نہا کر پاک صاف نہیں ہو سکتا تھا؟ پس وہ مُڑا اور بڑے غُصّہ میں وہاں سے چلا گیا۔

۱۳ تب نعماؔن کے خادم اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے: اَے ہمارے باپ! اگر اُس نبی نے تجھے کوئی بڑا کام کرنے کے لیے کہا ہوتا تو کیا تُو اُسے نہ کرتا؟ پس جب وہ تجھے کہتا ہے کہ غسل کر کے پاک صاف ہو جا تو تجھے اُس کا حکم ماننا کس قدر لازم ہے۔

۱۴ پس اُس نے اُتر کر مردِ خدا کے کہنے کے مطابق یردؔن میں سات غوطے مارے تو اُس کا جسم بحال ہو گیا۔ اور چھوٹے بچّے کی مانند پاک صاف ہو گیا۔

۱۵ تب نعماؔن اور اُس کے تمام خادم مردِ خدا کے پاس واپس گئے۔ نعماؔن اُس کے سامنے کھڑا ہُوا اور کہنے لگا کہ اب میں نے جان لیا کہ اِسرائیل کے خدا کے سِوا تمام روئے زمین پر کہیں اور کوئی خدا نہیں ہے۔ اِس لیے کرم فرما کر اپنے خادم کا یہ ہدیہ قبول کر لے۔

۱۶ لیکن نبی نے جواب دیا کہ خداوند کی حیات کی قسم جس کی میں پرستش کرتا ہُوں میں کچھ نہیں لُوں گا۔ اور اگرچہ نعماؔن نے بہت اصرار کیا لیکن اُس نے قبول نہ کیا۔

۱۷ تب نعماؔن نے کہا کہ اگر تُو کچھ نہیں لینا چاہتا تو مہربانی کر کے اپنے خادم کو یہاں سے مٹّی لے جانے دے جو دو خچّروں کے بوجھ کے برابر ہو کیونکہ تیرا خادم پھر کبھی خداوند کے سِوا کسی دیگر معبود کے آگے نہ تو سوختنی قربانی گزرانے گا نہ ذبیحہ چڑھائے گا۔ ۱۸ لیکن خداوند تیرے خادم کو اِس ایک بات کے لیے معذور رکھے کہ جب میرا آقا پرستش کے لیے رِمُّون کے مندر میں جائے اور میرے بازو کا سہارا لے اور میں بھی وہاں جھُکوں یعنی جب میں رِمُّوؔن کے مندر میں سرنگوں ہوؤں تو خداوند اِس بات کے لیے تیرے خادم کو معاف کرے۔

۱۹ الیشعؔ نے کہا کہ جا، سلامتی سے رخصت ہو۔

اور جب نعماؔن رخصت ہو کر تھوڑی دُور نکل گیا ۲۰ تو مردِ خدا الیشعؔ کے خادم جیحازؔی نے سوچا کہ جو کچھ وہ آرامی لایا تھا اُسے لیے بغیر ہی میرے آقا نے اُسے جانے دیا۔ خداوند کی حیات کی قسم میں دوڑ کر اُس کے پیچھے جاؤں گا اور اُس سے کچھ نہ کچھ لُوں گا۔

۲۱ لہٰذا جیحازؔی جلدی سے نعماؔن کے پیچھے گیا۔ جب نعماؔن نے اُسے دوڑتے ہُوئے اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ اُسے ملنے کے لیے رتھ سے اُتر آیا اور اُس نے پُوچھا کہ کیا سب کچھ ٹھیک

ہے؟ ۲۲ جیحازی نے جواب دیا کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ میرے آقا نے یہ کہنے کے لیے بھیجا ہے کہ نبیوں کی جماعت سے دو نوجوان افرائیم کے پہاڑی ملک سے ابھی ابھی میرے پاس آئے ہیں۔ مہربانی سے اُنہیں ایک قنطار چاندی اور دو جوڑے کپڑے دے دے۔

۲۳ نعمان نے کہا کہ ضرور، دو قنطار ہی لے لے۔ اور جیحازی کو مجبور کیا کہ اُنہیں قبول فرمائے۔ پھر اُس نے دو قنطار چاندی اور دو جوڑے کپڑوں کو دو تھیلوں میں باندھ دیا اور اپنے دو خادموں کے سپرد کیا اور وہ اُنہیں اُٹھا کر جیحازی کے آگے آگے چلے۔ ۲۴ جب جیحازی پہاڑی پر پہنچا تو اُس نے اُن خادموں سے وہ چیزیں لے لیں اور اُنہیں گھر میں رکھ دیا اور اُن آدمیوں کو رخصت کر دیا اور وہ چلے گئے۔ ۲۵ پھر وہ اندر جا کر اپنے آقا الیشع کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

الیشع نے اُس سے پُوچھا کہ جیحازی تُو کہاں تھا؟

جیحازی نے جواب دیا کہ تیرا خادم تو کہیں بھی نہیں گیا۔

۲۶ لیکن الیشع نے اُس سے کہا کہ جب وہ آدمی تجھے ملنے کے لیے اپنے رتھ سے نیچے اُترا تو کیا میری روح تیرے ساتھ نہ تھی؟ کیا یہ وقت چاندی، کپڑے، زیتون کے باغ، تاکستان، بھیڑ بکریوں کے ریوڑ، مویشیوں کے گلّے، نوکروں اور نوکرانیوں کے لینے کا ہے؟ ۲۷ دیکھ! نعمان کا کوڑھ تجھے اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لیے لگ جائے گا۔ جیحازی الیشع کی حُضوری سے باہر نکلا اور برف سا سفید کوڑھی ہو گیا۔

کلہاڑی کا تیرنا

۶ انبیا کی جماعت نے الیشع سے کہا کہ دیکھ وہ جگہ جہاں ہم تجھ سے ملتے ہیں بہت تنگ ہے ۲ لہٰذا ہمیں یردن جانے کی اجازت دے۔ وہاں سے ہم میں سے ہر ایک اپنے لیے ایک ایک شہتیر لے سکتا ہے تاکہ وہیں ہم اپنے لیے جگہ بنائیں اور رہنے لگیں۔

اُس نے کہا کہ جاؤ۔

۳ تب اُن میں سے ایک نے کہا کہ مہربانی کر کے تُو بھی اپنے خادموں کے ساتھ چل۔

الیشع نے کہا کہ میں چلوں گا ۴ اور وہ اُن کے ساتھ گیا۔

وہ یردن پر پہنچے اور درخت کاٹنے لگے ۵ اور جب اُن میں سے ایک شخص درخت کاٹ رہا تھا تو کلہاڑی کا لوہا پانی میں گر گیا۔ تو وہ چلّا اُٹھا کہ اَے میرے مالک، یہ تو میں کسی سے مانگ کر لایا تھا!

۶ مردِ خدا نے پُوچھا کہ وہ کہاں گرا تھا؟ جب اُس نے وہ جگہ دکھائی تو الیشع نے ایک لکڑی کاٹ کر وہاں پھینک دی اور لوہا تیرنے لگا۔ ۷ تب اُس نے کہا کہ اُسے اُٹھا لے۔ تب اُس آدمی نے ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیا۔

الیشع کی کرامت

۸ شاہِ ارام اِسرائیل سے جنگ میں مصروف تھا۔ اُس نے اپنے اہلکاروں کے ساتھ صلاح مشورہ کرنے کے بعد کہا کہ میں فلاں فلاں جگہ کمین گاہیں قائم کروں گا۔

۹ سو مردِ خدا نے شاہِ اسرائیل کو پیغام بھیجا کہ فلاں جگہ سے مت گزرنا کیونکہ ارامی پہلے ہی وہاں پہنچ چکے ہیں۔ ۱۰ لہٰذا شاہِ اسرائیل مردِ خدا کی بتائی ہُوئی جگہ پر جانے سے باز رہا۔ الیشع نے بارہا بادشاہ کو خبردار کیا اور وہ ایسی جگہوں سے دُور رہا۔

۱۱ اِس پر شاہِ ارام غُصّہ سے بھر گیا۔ اُس نے اپنے تمام اہلکاروں کو بلایا اور اُن سے جواب طلبی کی اور پُوچھا کہ کیا تم مجھے نہیں بتاؤ گے کہ ہم میں سے کون شاہِ اسرائیل کی طرف ہے؟

۱۲ اُس کے ایک اہلکار نے کہا کہ میرے مالک بادشاہ! ہم میں سے تو کوئی بھی نہیں ہے لیکن اِسرائیل میں جو الیشع نبی ہے وہ تیری اُن باتوں کو بھی جو تُو اپنی خوابگاہ میں کہتا ہے شاہِ اِسرائیل کو بتا دیتا ہے۔

۱۳ تب بادشاہ نے حکم دیا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ وہ کہاں ہے تاکہ میں آدمی بھیج کر اُسے گرفتار کر لُوں۔ لیکن اطلاع ملی کہ وہ دوتین میں ہے۔

۱۴ تب اُس نے گھوڑے اور رتھ مع ایک زبردست لشکر کے وہاں روانہ کیے۔ اُنہوں نے راتوں رات آ کر شہر کو گھیر لیا۔

۱۵ جب اگلی صبح مردِ خدا کا خادم اُٹھ کر باہر گیا تو دیکھا کہ ایک فوج اپنے گھوڑوں اور رتھوں کے ساتھ شہر کو گھیرے ہُوئے ہے۔ خادم آ کر کہنے لگا کہ اَے میرے مالک، ہم کیا کریں؟

۱۶ نبی نے جواب دیا کہ خوف نہ کر کیونکہ جو لوگ ہمارے ساتھ ہیں اُن کی تعداد اُن کے ساتھ والوں سے زیادہ ہے۔

۱۷ اور الیشع نے دعا کی کہ اَے خداوند! میرے خادم کی آنکھیں کھول کہ وہ دیکھ سکے۔ تب خداوند نے اُس خادم کی آنکھیں کھولیں اور اُس نے نگاہ کی اور دیکھا کہ الیشع کے اِرد گرد کی پہاڑیاں آتشین گھوڑوں اور رتھوں سے بھری پڑی ہیں۔

۱۸ اور جب ارامی اُس کی طرف بڑھے تو الیشع نے خداوند سے دعا کی کہ اِن لوگوں کو اندھا کر دے چنانچہ خداوند نے اُنہیں اندھا کر دیا جیسا کہ الیشع نے چاہا تھا۔

[19]الیشع نے اُنہیں کہا کہ یہ وہ راستہ نہیں ہے نہ ہی یہ وہ شہر ہے۔ میرے پیچھے آؤ۔ میں تمہیں اُس آدمی کے پاس لے جاؤں گا جسے تُم ڈھونڈ رہے ہو۔ اور وہ اُنہیں سامریہ میں لے گیا۔
[20]اور جب وہ شہر میں داخل ہُوئے تو الیشع نے کہا کہ خداوند اِن آدمیوں کی آنکھیں کھول دے تاکہ یہ دیکھ سکیں۔ تب خداوند نے اُن کی آنکھیں کھول دیں اور اُنہوں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ وہ سامریہ میں ہیں۔
[21]جب شاہِ اِسرائیل نے اُنہیں دیکھا تو اُس نے الیشع سے پُوچھا کہ ابُو! کیا میں اِنہیں مار ڈالوں؟ کیا میں اِنہیں مار ڈالوں؟
[22]اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔ اُنہیں نہ مارنا۔ کیا تُو نے اِنہیں اپنی تلوار اور کمان کی مدد سے اسیر کیا ہے کہ تُو اُن آدمیوں کو مار ڈالنا چاہتا ہے۔ تُو اُن کے آگے روٹی اور پانی رکھ تاکہ وہ کھائیں، پئیں اور پھر اپنے آقا کے پاس واپس چلے جائیں۔ [23]لہٰذا اُس نے اُن کے لیے ایک بڑی ضیافت کی اور جب وہ کھا پی چکے تو اُس نے اُنہیں رُخصت کیا اور وہ اپنے آقا کے پاس لَوٹ گئے۔ اِس پر ارامی چھاپہ ماروں نے اِسرائیلی علاقہ پر اپنے حملے بند کر دیئے۔

سامریہ میں قحط

[24]کچھ عرصہ بعد بن ہدد شاہِ ارام اپنی تمام فوج اِکٹھی کر کے چڑھ آیا اور سامریہ کا محاصرہ کر لیا۔ [25]اور شہر میں بڑا قحط پڑا ہُوا تھا۔ محاصرہ جاری رہا حتّٰی کہ گدھے کا سر چاندی کے اسّی سِکّوں میں اور گوبر دانوں کا ایک چوتھائی پیمانہ چاندی کے پانچ سِکّوں میں بکنے لگا۔
[26]اور جب شاہِ اِسرائیل دیوار پر چلا جا رہا تھا تو ایک عورت نے اُس کی دُہائی دی اور کہا کہ اَے میرے مالک بادشاہ! میری مدد کر۔
[27]بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر خداوند ہی تیری مدد نہیں کرتا تو میں کہاں سے تیری مدد کروں؟ کیا کھلیان سے؟ کیا انگور کے کولہو سے؟
[28]اُس نے اُس عورت سے پُوچھا کہ معاملہ کیا ہے؟
اُس نے جواب دیا کہ اِس عورت نے مجھے کہا کہ اپنا بیٹا لا تاکہ ہم آج اُسے کھائیں اور جو میرا بیٹا ہے اُسے ہم کل کھائیں گے۔ [29]سو ہم نے میرے بیٹے کو پکایا اور اُسے کھا لیا اور دوسرے دِن میں نے اُسے کہا کہ لا اپنا بیٹا دے تاکہ ہم اُسے کھائیں مگر اُس نے اپنا بیٹا کہیں چھپا دیا ہے۔
[30]جب بادشاہ نے اُس عورت کی باتیں سُنیں تو اپنے کپڑے پھاڑے اور جب وہ دیوار پر چلا جا رہا تھا تو لوگوں نے دیکھا کہ اُس کے تن پر ٹاٹ ہے جو اُس نے کپڑوں کے نیچے پہنا ہُوا تھا۔ [31]اُس نے کہا کہ اگر آج سافط کے بیٹے الیشع کا سر اُس کے تن پر رہ جائے تو خدا مجھ سے ایسا بلکہ اِس سے بھی زیادہ کرے!
[32]اور الیشع اپنے گھر میں بیٹھا ہُوا تھا اور بزرگ اُس کے پاس بیٹھے ہُوئے تھے۔ بادشاہ نے ایک قاصد کو آگے بھیجا لیکن اُس کے آنے سے پہلے الیشع نے بزرگوں سے کہا کہ کیا تُم دیکھتے نہیں کہ یہ خُونی کس طرح میرا سر قلم کرنے کے لیے کسی کو بھیج رہا ہے؟ دیکھو جب وہ قاصد آئے تو دروازہ اندر سے مضبوطی سے بند کر دینا اور اُسے ہرگز مت کھولنا کیونکہ قاصد کے پیچھے پیچھے اُس کا آقا بھی دبے پاؤں چلا آ رہا ہے۔
[33]اور وہ اُن سے ابھی باتیں کر ہی رہا تھا کہ وہ قاصد اُس کے پاس آ پہنچا اور کہنے لگا کہ یہ مصیبت خداوند کی طرف سے ہے۔ اب میں خداوند کا مزید انتظار کیوں کروں؟

۷ تب الیشع نے کہا کہ خداوند کی بات سُنو۔ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کل اِسی وقت کے قریب سامریہ کے پھاٹک پر ایک مِثقال میں ایک پیمانہ مَیدہ اور ایک ہی مِثقال میں دو پیمانہ جَو بِکے گا۔
[2]تب اُس اہلکار نے جس کے بازو پر بادشاہ تکیہ کئے ہُوئے تھا مردِ خدا سے کہا کہ دیکھ! چاہے خداوند آسمان کے دریچے بھی کھول دے تب بھی ایسا ہونا ممکن نہیں۔
الیشع نے جواب دیا کہ تُو خُود اِسے اپنی آنکھوں سے دیکھے گا مگر تُو اِس میں سے کچھ کھانے نہ پائے گا!

محاصرہ اُٹھایا جاتا ہے

[3]شہر کے پھاٹک سے اندر جانے کے مقام پر چار کوڑھی تھے۔ اُنہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ ہم مرنے تک یہاں کیوں بیٹھے رہیں؟ [4]اگر ہم کہیں کہ ہم شہر کے اندر جائیں گے تو وہاں قحط ہے اور ہم مر جائیں گے۔ اور اگر ہم یہاں بیٹھے رہیں تو بھی مر جائیں گے۔ پس آؤ ہم ارامیوں کی لشکرگاہ میں جائیں اور اپنے آپ کو اُن کے حوالے کر دیں۔ اگر وہ ہماری جان نہیں لیں گے تو ہم زندہ رہیں گے اور اگر وہ ہمیں مار ڈالیں گے تو کیا؟ ہمیں مرنا تو ہے ہی۔
[5]لہٰذا شام کے دھندلکے میں وہ اُٹھے اور ارامیوں کی لشکرگاہ کی طرف چل دیئے۔ اور جب وہ ارامیوں کی اُس لشکرگاہ کے پاس پہنچے تو وہاں کوئی بھی نہ تھا [6]کیونکہ خداوند نے رتھوں کی آواز اور گھوڑوں کی آواز اور ایک لشکرِ جرّار کی آواز ارامیوں کو سُنائی۔

اِس لیے اُنہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ دیکھو، شاہِ اِسرائیل نے حِتّیوں اور مِصریوں کے بادشاہوں کو ہم پر حملہ کرنے کے لیے اُجرت پر بلایا ہے! [۷] لہٰذا وہ اُٹھے اور شام کے دھندلکے میں بھاگ نکلے اور اپنے خیمے، گھوڑے اور گدھے چھوڑ گئے۔ وہ اپنی جان بچانے کی خاطر اُس لشکر گاہ کو بھی جُوں کا تُوں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

[۸] وہ آدمی جو کوڑھی تھے اُس لشکر گاہ کی حد پر پہنچ کر ایک خیمہ میں داخل ہُوئے۔ وہاں اُنہوں نے کھایا پیا اور چاندی، سونا اور کپڑے اُٹھالے گئے اور جا کر اُنہیں ایک جگہ چھپا دیا۔ پھر وہ لوٹ کر آئے اور ایک دوسرے خیمہ میں داخل ہُوئے اور اُس میں سے بھی کچھ چیزیں اُٹھائیں اور اُنہیں لے جا کر چھپا دیا۔

[۹] تب اُنہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ ہم اچھا نہیں کر رہے۔ یہ دِن تو خُوشخبری سُنانے کا ہے اور ہم خاموش ہیں۔ اگر ہم صبح کی روشنی تک ٹھہرے رہے تو سزا پائیں گے۔ اِس لیے آؤ فوراً چلیں اور شاہی محل تک خبر پہنچائیں۔

[۱۰] پس وہ روانہ ہُوئے اور شہر کے دربانوں کو بلا کر اُنہیں بتایا کہ ہم ارامی لشکر گاہ کے اندر گئے تھے۔ وہاں ہم نے نہ تو کسی آدمی کو دیکھا، نہ کسی کی آواز سُنی۔ صرف گھوڑے اور گدھے تھے جو بندھے ہُوئے تھے اور خیمے جُوں کے تُوں موجود تھے مگر خالی پڑے تھے۔ [۱۱] تب دربانوں نے پکار کر محل کے اندر خبر پہنچا دی۔

[۱۲] اور بادشاہ رات ہی کو اُٹھ بیٹھا اور اُس نے اپنے اہلکاروں سے کہا کہ میں تمہیں بتاتا ہُوں کہ ارامیوں نے ہمارے ساتھ کیا کِیا ہے۔ وہ خُوب جانتے ہیں کہ ہم بھوکے ہیں اِس لیے وہ میدان میں چھپنے کے لیے لشکر گاہ چھوڑ گئے ہیں اور سوچا ہے کہ جب ہم باہر نکلیں تو وہ ہمیں جیتا پکڑ لیں اور شہر میں داخل ہو جائیں۔

[۱۳] تب اُس کے اہلکاروں میں سے ایک نے جواب دیا کہ کچھ آدمی اُن پانچ گھوڑوں کو جو شہر میں باقی بچ گئے ہیں لے لیں۔ اُن کی حالت بھی اُن تمام اِسرائیلیوں کی سی ہوگی جو باقی رہ گئے ہیں۔ ہاں وہ اُن تمام اِسرائیلیوں کی مانند ہیں جو فنا ہونے والے ہیں۔ اِس لیے یہی مناسب ہے کہ وہاں کا حال معلوم کرنے کے لیے ہم اُن آدمیوں کو بھیجیں۔

[۱۴] پس اُنہوں نے دو رتھ گھوڑوں سمیت لیے اور بادشاہ نے اُنہیں ارامی فوج کے پیچھے بھیجا اور اُس نے رتھ بانوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ کیا ہُوا ہے۔ [۱۵] اور وہ یردن تک اُن کے پیچھے گئے اور اُنہوں نے دیکھا کہ سارا راستہ کپڑوں اور ساز و سامان سے بھرا پڑا ہے جو ارامیوں نے جلدی میں پھینک دیا تھا۔ تب قاصد لَوٹے اور اُنہوں نے بادشاہ کو خبر دی۔ [۱۶] تب لوگوں نے باہر نکل کر ارامیوں کی لشکر گاہ کو لُوٹا اور ایسی نوبت آئی کہ ایک مِثقال میں ایک پیمانہ مَیدہ اور ایک ہی مِثقال میں دو پیمانے جَو بِکا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا۔

[۱۷] اور بادشاہ نے اُس اہلکار کو جس کے بازو پر وہ تکیہ کیا کرتا تھا، پھاٹک کا نگران مقرّر کر دیا تھا۔ لوگوں نے اُسے پھاٹک میں داخل ہوتے وقت روند ڈالا اور وہ مر گیا۔ یہ اُس پیش گوئی کے مطابق ہُوا جو مردِ خدا نے اُس وقت کی تھی جب بادشاہ اُس کے گھر آیا تھا۔ [۱۸] جیسا مردِ خدا نے بادشاہ سے کہا تھا کہ کل اِسی وقت کے قریب ایک مِثقال میں ایک پیمانہ مَیدہ اور ایک ہی مِثقال میں دو پیمانے جَو سامریہ کے پھاٹک پر بِکے گا، بالکل ویسا ہی ہُوا۔

[۱۹] اور اُس اہلکار نے مردِ خدا سے کہا تھا کہ دیکھ! اگر خدا آسمان کے دریچے بھی کھول دے تب بھی ایسا ہونا ممکن نہیں۔ اور مردِ خدا نے اُسے جواب دیا تھا کہ تُو خُود اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھے گا مگر تُو اُس میں سے کچھ کھانے نہ پائے گا! [۲۰] سو اُس کے ساتھ ٹھیک ایسا ہی ہُوا کیونکہ لوگوں نے اُسے پھاٹک میں پاؤں تلے کُچل ڈالا اور وہ مر گیا۔

شُونیمی کو اُس کی زمین کا واپس دیا جانا

۸ اور الیشع نے اُس عورت سے جس کے بیٹے کو اُس نے زندہ کیا تھا کہا تھا کہ اپنے کنبہ سمیت چل دے اور جہاں کہیں تُو رہ سکے وہاں رہ کیونکہ خداوند نے ملک میں قحط پڑنے کا حکم دیا ہے جو سات سال تک رہے گا۔ [۲] تب وہ عورت مردِ خدا کے کہنے کے مطابق عمل کرنے کے لیے روانہ ہوگئی اور وہ اور اُس کا کنبہ جا کر سات سال فلستیوں کے ملک میں رہے۔

[۳] اور ساتویں سال کے آخر میں وہ فلستیوں کے ملک سے لَوٹ آئی اور اپنے گھر اور اپنی زمین کی بحالی کی التجا لے کر بادشاہ کے پاس گئی۔ [۴] اُس وقت بادشاہ مردِ خدا کے خادم جیحازی سے باتیں کر رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ وہ سب بڑے کام جو الیشع نے کیے ہیں مجھے بتا۔ [۵] اور عَین اُس وقت جب جیحازی بادشاہ کو بتا رہا تھا کہ کس طرح الیشع نے مُردہ کو زندہ کیا تو وہی عورت جس کے بیٹے کو الیشع نے زندہ کیا تھا اپنے گھر اور اپنی زمین کی بحالی کی التجا لے کر بادشاہ کے پاس آئی۔

جیحازی نے کہا کہ میرے مالک بادشاہ یہی وہ عورت ہے اور یہی اُس کا بیٹا ہے جس کو الیشع نے زندہ کیا تھا۔ [۶] بادشاہ نے اِس کے بارے میں اُس عورت سے پُوچھا تو اُس عورت نے اُسے

سب کچھ بتا دیا۔

تب اُس نے ایک اہلکار کو اُس کے لیے مقرّر کر دیا اور اُسے کہا کہ ہر ایک چیز جو اُس کی ہے اُسے لَوٹا دو۔ نیز جب سے اُس نے ملک چھوڑا تب سے اب تک اُس کی زمین کی آمدنی بھی۔

حزائیل کا بِن ہدد کو مار ڈالنا

[7] اور اِلیشع دمشق چلا گیا۔ تب بِن ہدد شاہِ ارام بیمار تھا۔ جب بادشاہ کو بتایا گیا کہ مردِ خدا اِدھر آیا ہے [8] تو اُس نے حزائیل سے کہا کہ اپنے ساتھ ایک تحفہ لے اور مردِ خدا سے ملنے جا اور اُس کی وساطت سے خداوند سے پُوچھ اور معلوم کر کہ کیا میں اِس بیماری سے شفا پاؤں گا؟

[9] پس حزائیل دمشق کی نفیس ترین چیزوں سے لدے ہُوئے چالیس اونٹ ساتھ لے کر اِلیشع سے ملنے گیا۔ وہ اندر گیا اور اُس کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ تیرے بیٹے بِن ہدد شاہِ ارام نے مجھے یہ پُوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ کیا میں اِس بیماری سے شفا پاؤں گا؟

[10] اِلیشع نے جواب دیا کہ جا اور اُسے کہہ کہ تُو ضرور شفا پائے گا لیکن خداوند نے مجھے بتایا ہے کہ اُس کا زندہ رہنا ممکن نہیں۔ [11] اور وہ ٹکٹکی باندھ کر اُس کی طرف دیکھتا رہا یہاں تک کہ حزائیل شرما گیا۔ پھر مردِ خدا رونے لگا۔

[12] تب حزائیل نے پُوچھا کہ میرا مالک روتا کیوں ہے؟

اُس نے جواب دیا: اِس لیے کہ میں جانتا ہُوں کہ تُو اِسرائیلیوں کو کس قدر نقصان پہنچائے گا۔ تُو اُن کے قلعوں کو آگ لگا دے گا، اُن کے نوجوانوں کو تلوار سے قتل کرے گا اور اُن کے چھوٹے چھوٹے بچّوں کو زمین پر پٹک دے گا اور اُن کی حاملہ عورتوں کو چیر ڈالے گا۔

[13] حزائیل نے کہا کہ تیرا خادم جو محض ایک کُتّا ہے ایسے کارہائے نمایاں کیسے سرانجام دے سکتا ہے؟

اِلیشع نے جواب دیا کہ خداوند نے مجھے بتایا ہے کہ تُو ارام کا بادشاہ بنے گا۔

[14] تب حزائیل اِلیشع سے رخصت ہو کر اپنے آقا کے پاس آیا اور جب بِن ہدد نے پُوچھا کہ اِلیشع نے تجھ سے کیا کہا تو حزائیل نے جواب دیا کہ تُو ضرور شفا پائے گا۔ [15] اگلے دِن حزائیل نے ایک کمبل لیا اور اُسے پانی میں بھگو کر بادشاہ کے مُنہ پر پھیلا دیا، ایسا کہ وہ مر گیا۔ تب حزائیل اُس کی جگہ بادشاہ بن گیا۔

یہُورام شاہِ یہوداہ

[16] اور شاہِ اِسرائیل اخی اب کے بیٹے یُورام کے پانچویں سال میں جب یہُوسفط یہوداہ پر حکمران تھا تو یہُوسفط کے بیٹے یہُورام نے بطور شاہِ یہُوداہ اپنی حکمرانی شروع کی۔ [17] وہ بتّیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں آٹھ سال حکمرانی کی۔ [18] اور وہ شاہانِ اِسرائیل کے نقشِ قدم پر چلا جیسا کہ اخی اب کے خاندان نے کیا تھا۔ کیونکہ اُس نے اخی اب کی ایک بیٹی سے شادی کر لی۔ اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی۔ [19] پھر بھی خداوند اپنے خادم داؤد کی خاطر یہوداہ کو تباہ کرنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اُس نے وعدہ کیا ہُوا تھا کہ وہ داؤد اور اُس کی نسل کے لیے ابد تک ایک چراغ فروزاں رکھے گا۔

[20] یہُورام کے دورِ حکومت میں اہلِ ادوم نے یہوداہ کے خلاف بغاوت کر دی اور اپنے لیے ایک بادشاہ بھی چُن لیا۔ [21] لہٰذا یہُورام اپنے تمام رتھ ساتھ لے کر صعیر پہنچ گیا۔ ادومیوں نے اُسے اور اُس کے رتھوں کے سرداروں کو گھیر لیا لیکن وہ رات کے وقت اُٹھا اور اُن کے گھیرے کو توڑ کر نکل گیا اور اُس کی فوج واپس اپنے خیموں کو بھاگ گئی۔ [22] اور ادوم آج کے دِن تک یہوداہ کی اطاعت سے منحرف ہے۔ اور اُسی وقت لِبناہ نے بھی بغاوت کر دی۔

[23] کیا یہُورام کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور سب کچھ جو اُس نے کیا وہ شاہانِ یہوداہ کی تواریخ میں مرقوم نہیں؟ [24] یہُورام اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اُن کے ساتھ داؤد کے شہر میں دفن کیا گیا اور اُس کا بیٹا اخزیاہ بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

اخزیاہ شاہِ یہوداہ

[25] یُورام بِن اخی اب شاہِ اِسرائیل کے بارھویں سال میں اخزیاہ بِن یہُورام شاہِ یہوداہ حکمرانی کرنے لگا۔ [26] اور اخزیاہ بائیس برس کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم پر ایک سال حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام عتلیاہ تھا جو شاہِ اِسرائیل عمری کی پوتی تھی۔ [27] وہ اخی اب کے گھرانے کی راہ پر چلا اور اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی جیسے کہ اخی اب کے گھرانے نے کی تھی کیونکہ شادی کے باعث اُس کا اخی اب کے گھرانے سے ناطہ تھا۔

[28] اخزیاہ یُورام بِن اخی اب کے ہمراہ حزائیل شاہِ ارام کے خلاف جنگ کرنے کے لیے رامات جلعاد گیا۔ ارامیوں نے یُورام کو زخمی کر دیا۔ [29] لہٰذا اُن زخموں کے علاج کے لیے جو حزائیل کے ساتھ جنگ میں اُسے ارامیوں کے ہاتھ سے رامات میں لگے تھے وہ یزرعیل کو لَوٹ گیا۔

تب اخزیاہ بِن یہُورام شاہِ یہُوداہ یُورام بِن اخی اب کی

بیمار پُرسی کے لیے یزرعیل گیا۔

یاہُو کا اِسرائیل کا بادشاہ ہونے کے لیے مسح کیا جانا

۹ اور الیشع نبی نے نبیوں کی جماعت میں سے ایک آدمی کو بُلا کر کہا کہ اپنی کمر باندھ اور تیل کی یہ کُپّی اپنے ساتھ لے کر رامات جلعاد روانہ ہو جا۔ ۲ اور جب تُو وہاں پہنچے تو یاہُو بِن یہوسفط بِن نِمسی کو تلاش کرنا۔ اُس کے پاس جانا اور اُسے اُس کے ساتھیوں سے الگ کر کے ایک اندرونی کوٹھری میں لے جانا۔ ۳ تب یہ کُپّی لے کر تیل اُس کے سر پر ڈالنا اور اعلان کرنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھے مسح کر کے اِسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے۔ پھر تُو دروازہ کھول کر بھاگنا اور ٹھہرنا مت!

۴ پس وہ نوجوان نبی رامات جلعاد کو گیا ۵ اور جب وہ پہنچا تو اُس نے لشکر کے سرداروں کو اِکٹھے بیٹھے پایا۔ اُس نے کہا کہ اَے سردار میرے پاس تیرے لیے ایک پیغام ہے۔

یاہُو نے پُوچھا کہ ہم میں سے کس کے لیے ہے؟

اُس نے جواب دیا کہ اَے سردار، تیرے لیے۔

۶ اِس پر یاہُو اُٹھ کھڑا ہُوا اور گھر کے اندر گیا۔ تب اُس نبی نے وہ تیل اُس کے سر پر ڈال دیا اور اعلان کیا کہ خداوند اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھے مسح کر کے خداوند کی قوم اِسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے۔ ۷ اور تُو اپنے آقا اخی اب کے گھرانے کو ختم کر دینا تاکہ میں اپنے بندوں یعنی نبیوں کے خُون کا اور خداوند کے سارے بندوں کے خُون کا انتقام لُوں جسے اِیزبِل نے بہایا تھا۔ ۸ اخی اب کا سارا گھرانا فنا ہو جائے گا کیونکہ میں اِسرائیل میں ہر آدمی کو خواہ وہ غلام ہو یا آزاد اخی اب کی نسل سے کاٹ ڈالوں گا۔ ۹ میں اخی اب کے گھر کو نباط کے بیٹے یربعام کے گھر کی مانند اور اخیاہ کے بیٹے بعشا کے گھر کی مانند کر دوں گا۔ ۱۰ اور اِیزبِل کو یزرعیل کے کھیت میں کُتّے کھائیں گے اور وہاں کوئی بھی نہ ہوگا جو اُسے دفن کرے۔ تب وہ دروازہ کھول کر وہاں سے بھاگ نکلا۔

۱۱ جب یاہُو اپنے ساتھی سرداروں کے پاس باہر گیا تو اُن میں سے ایک نے اُس سے پُوچھا کہ کیا سب کچھ ٹھیک ہے؟ یہ پاگل آدمی تیرے پاس کیوں آیا تھا؟

یاہُو نے جواب دیا کہ تُم اُس آدمی سے اور اُس کی باتوں سے خُوب واقف ہو۔

۱۲ اُنہوں نے کہا کہ نہیں، یہ جھوٹ ہے! تُو ہمیں بتا!

یاہُو نے کہا کہ جو کچھ اُس نے کہا وہ اِس طرح ہے: خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھے مسح کر کے اِسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے۔

۱۳ تب اُنہوں نے جلدی سے اپنی اپنی چادر لی اور اُسے اُس کے سامنے سیڑھیوں پر بچھا دیا اور پھر اُنہوں نے نرسنگا پھُونکا اور نعرے مار مار کر کہنے لگے کہ یاہُو بادشاہ ہے!

یاہُو کا یُورام اور اخزیاہ کو مار ڈالنا

۱۴ لہٰذا یاہُو بِن یہوسفط بِن نِمسی نے یُورام کے خلاف سازش کی (اُس وقت یُورام اور اِسرائیل کے سارے آدمی حزائیل شاہِ ارام کے ڈر سے رامات جلعاد کی حفاظت میں لگے ہُوئے تھے ۱۵ اور یُورام بادشاہ اُن زخموں کے علاج کے لیے جو ارام کے ساتھ لڑائی میں اُسے ارامیوں کے ہاتھ سے لگے تھے یزرعیل لَوٹ گیا تھا)۔ اور یاہُو نے کہا کہ اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو کسی کو بھی شہر سے نکلنے مت دو کہ وہ یزرعیل جا کر خبر کر سکے۔ ۱۶ تب وہ اپنے رتھ میں سوار ہو کر یزرعیل چلا گیا کیونکہ یُورام وہیں آرام کر رہا تھا اور اخزیاہ شاہِ یہُوداہ اُس کی بیمار پُرسی کے لیے وہاں گیا ہُوا تھا۔

۱۷ جب یزرعیل کے بُرج پر متعیّن نگہبان نے یاہُو کے فوجیوں کو قریب آتے دیکھا تو وہ پُکار پُکار کر کہنے لگا کہ میں کچھ فوجیوں کو آتے دیکھ رہا ہُوں۔

یُورام نے حکم دیا کہ ایک گھوڑسوار کو لو اور اُسے اُن سے ملنے اور پُوچھنے کے لیے بھیجو کہ تُم جو اِدھر آ رہے ہو، خیریت تو ہے؟ ۱۸ ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہو کر یاہُو سے ملنے گیا اور کہا کہ بادشاہ یوں فرماتا ہے کہ تُم جو اِدھر آ رہے ہو، خیریت تو ہے؟

یاہُو نے جواب دیا کہ تجھے خیریت سے کیا؟ تُو میرے پیچھے ہو لے۔

تب نگہبان نے اطلاع دی کہ قاصِد اُن کے پاس پہنچ تو گیا ہے لیکن وہ واپس نہیں آ رہا۔

۱۹ اِس پر بادشاہ نے ایک دوسرے سوار کو بھیجا۔ جب وہ اُن کے پاس پہنچا تو اُس نے کہا کہ بادشاہ یوں فرماتا ہے کہ تُم جو اِدھر آ رہے ہو، خیریت تو ہے؟

یاہُو نے جواب دیا کہ تجھے خیریت سے کیا؟ تُو میرے پیچھے ہو لے۔

۲۰ نگہبان نے اطلاع دی کہ وہ اُن کے پاس پہنچ تو گیا ہے لیکن وہ بھی واپس نہیں آ رہا۔ ہاں ایک رتھ آتا دکھائی دے رہا ہے جیسے نِمسی کا بیٹا یاہُو اُسے ہانک رہا ہو کیونکہ وہ ایک

دیوانہ کی طرح رتھ ہانکتا ہے۔
[21] تب یُورام نے حکم دیا کہ میرا رتھ جوتو اور جب اُسے جوت دیا گیا تو یُورام شاہِ اِسرائیل اور اخزیاہ شاہِ یہُوداہ یاہُو سے ملنے کے لیے اپنے اپنے رتھ میں سوار ہو کر نکلے اور یزرعیلی نبُوت کے کھیت میں اُس سے ملے۔ [22] جب یُورام نے یاہُو کو دیکھا تو پُوچھا کہ یاہُو! کیا تُو خیریت سے آیا ہے؟
یاہُو نے جواب دیا کہ جب تک تیری ماں اِیزبل کی زناکاریوں اور جادوگریوں کی کثرت ہے تب تک خیریت کیسی؟
[23] تب یُورام نے گھوڑوں کی باگ موڑی اور بھاگا۔ وہ اخزیاہ کو پُکار پُکار کر کہتا جاتا تھا: اخزیاہ! ہم سے غدّاری کی گئی ہے۔
[24] تب یاہُو نے اپنی کمان کھینچی اور یُورام کے دونوں شانوں کے درمیان تیر مارا جس نے یُورام کا دل چیر ڈالا اور وہ اپنے رتھ میں ڈھیر ہو گیا۔ [25] تب یاہُو نے اپنے رتھ کے سردار بِدقر سے کہا کہ اُسے اُٹھا کر یزرعیلی نبُوت کے کھیت میں پھینک دے۔ یاد کر کہ جب میں اور تُو دونوں مل کر اُس کے باپ اخی اب کے پیچھے پیچھے رتھوں میں سوار جا رہے تھے تو خداوند نے اُس کے متعلق یہ فرمایا تھا: [26] کل میں نے نبُوت کا اور اُس کے بیٹوں کا خُون بہتے دیکھا ہے۔ پس خداوند فرماتا ہے کہ یقیناً میں اِسی کھیت میں تجھے بدلہ دوں گا۔ اِس لیے اب خداوند کے فرمان کے مطابق اُسے اُٹھا کر اُسی کھیت میں پھینک دے۔
[27] جب شاہِ یہُوداہ اخزیاہ نے جو کچھ ہُوا اُسے دیکھا تو وہ باغ کی بارہ دری کی راہ سے نکل بھاگا۔ یاہُو نے یہ چلّاتے ہُوئے کہ اِسے بھی تیروں سے مار ڈالو اُس کا تعاقب کیا اور اُنہوں نے جُور کو جانے والی راہ پر ابلعام کے نزدیک اُسے اُس کے رتھ میں زخمی کر دیا لیکن وہ مجدّو کی طرف نکل بھاگا اور وہاں پہنچ کر مر گیا۔ [28] اور اُس کے خادم اُسے رتھ میں یروشلیم لے گئے اور اُسے اُس کی قبر میں داؤد کے شہر میں اُس کے باپ دادا کے ساتھ دفن کر دیا۔ [29] (اخی اب کے بیٹے یُورام کے گیارھویں سال میں اخزیاہ یہُوداہ کا بادشاہ بنا تھا)۔

اِیزبل کا مارا جانا

[30] اور یاہُو یزرعیل پہنچ گیا۔ جب اِیزبل نے سُنا تو اُس نے اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگایا، اپنے بال سنوارے اور کھڑکی سے باہر جھانکا [31] اور جوں ہی یاہُو پھاٹک میں داخل ہُوا تو اُس نے پُوچھا کہ اَے زِمری! اپنے آقا کے قاتل، خیر تو ہے؟
[32] تب اُس نے کھڑکی کی طرف نظر اُٹھا کر کہا کہ میری طرف کون ہے؟ کون؟ تب دو تین خواجہ سراؤں نے نیچے اُس کی طرف دیکھا۔ [33] یاہُو نے کہا کہ اُسے نیچے پھینک دو! پس اُنہوں نے اُسے نیچے پھینک دیا۔ اُس کے خُون کی چھینٹیں دیوار پر اور گھوڑوں پر پڑیں اور وہ گھوڑوں کے پاؤں تلے کُچلی گئی۔
[34] پھر یاہُو اندر گیا اور اُس نے کھایا پیا اور پھر کہا کہ اُس لعنتی عورت کو اُٹھاؤ اور دفن کر دو کیونکہ وہ بادشاہ کی بیٹی ہے۔ [35] لیکن جب وہ اُسے دفن کرنے کی غرض سے باہر نکلے تو اُنہیں اُس کی کھوپڑی، اُس کے پاؤں اور ہاتھوں کے سِوا اور کچھ نہ ملا [36] تب وہ واپس گئے اور یاہُو کو بتایا جس نے کہا کہ یہ خداوند کے وہ الفاظ ہیں جو اُس نے اپنے بندہ ایلیاہ تِشبی کی معرفت کہے تھے کہ یزرعیل کے کھیت میں کُتّے اِیزبل کا گوشت کھائیں گے۔ [37] اور اِیزبل کی لاش یزرعیل کے کھلے میدان میں کھیت کے گوبر کی طرح پڑی رہے گی یہاں تک کہ کوئی نہ کہے گا کہ یہ اِیزبل ہے۔

اخی اب کے گھرانے کی تباہی

۱۰ سامریہ میں اخی اب کے گھرانے کے ستّر بیٹے تھے لہٰذا یاہُو نے سامریہ میں یزرعیل کے اہلکاروں، بزرگوں اور اخی اب کے بیٹوں کے سرپرستوں کو خط بھیجے اور کہا: [2] چونکہ تمہارے آقا کے بیٹے تمہارے پاس ہیں اور تمہارے پاس رتھ اور گھوڑے، ایک قلعہ بند شہر اور ہتھیار بھی ہیں لہٰذا جُوں ہی تمہیں یہ خط ملے [3] اپنے آقا کے بیٹوں میں سب سے اچھے اور لائق کو چُن کر اُس کے باپ کے تخت پر بٹھاؤ اور پھر اپنے آقا کے گھرانے کے لیے جنگ کرو۔
[4] لیکن وہ دہشت زدہ ہو کر کہنے لگے کہ اگر دو بادشاہ اُس کا مقابلہ نہ کر سکے تو ہم کیسے کر سکیں گے؟
[5] لہٰذا محل کے دیوان نے اور شہر کے حاکم نے اور بزرگوں نے اور شہزادوں کے سرپرستوں نے یاہُو کو پیغام بھیجا کہ ہم سب تیرے خادم ہیں اور جو کچھ تُو فرمائے گا ہم وہی کریں گے اور ہم کسی کو بادشاہ نہ بنائیں گے اور جو کچھ تیرے خیال میں بہتر ہے تُو وہی کر۔
[6] تب یاہُو نے اُنہیں ایک دوسرا خط لکھ کر کہا کہ اگر تُم میری طرف ہو اور میرا حکم مانو گے تو اپنے آقا کے بیٹوں کے سر لے کر کل یزرعیل میں اِسی وقت میرے پاس آ جاؤ۔
اُس وقت شہزادوں میں سے ستّر شہر کے سرکردہ آدمیوں کے زیرِ سایہ رہ کر پرورش پا رہے تھے۔ [7] جب یہ خط آیا تو اُن آدمیوں

نے تمام ستّر شہزادوں کو قتل کر دیا اور اُن کے سر ٹوکریوں میں رکھ کر یزرعیل میں یاہُو کے پاس بھیج دیئے۔ [۸] جب قاصد آیا تو اُس نے یاہُو کو بتایا کہ وہ شہزادوں کے سر لائے ہیں۔

تب یاہُو نے حکم دیا کہ تُم شہر کے پھاٹک کے اندر آنے والے مقام پر اُن کے دو ڈھیر لگا دو اور اُنہیں صبح تک وہیں پڑا رہنے دو۔ [۹] اور اگلی صبح یاہُو باہر گیا اور سب لوگوں کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ تُم بے قصور ہو۔ میں نے ہی اپنے آقا کے خلاف سازش کی اور اُسے مار ڈالا لیکن اِن سب کو کس نے مارا ہے؟ [۱۰] لہٰذا جان لو کہ خداوند کی اُن باتوں میں سے جو خداوند نے اخی اب کے گھرانے کے خلاف فرمائی تھیں کوئی بات نہ ٹلے گی کیونکہ خداوند نے جو کچھ اپنے بندہ ایلیّاہ کی معرفت فرمایا تھا اُسے پُورا کیا ہے۔ [۱۱] لہٰذا یاہُو نے اُن سب کو جو اخی اب کے گھرانے سے تھے اور یزرعیل میں بچ رہے تھے، نیز اُس کے بڑے بڑے آدمیوں، قریبی دوستوں اور اُس کے کاہنوں کو قتل کر ڈالا یہاں تک کہ اُس کے کسی آدمی کو باقی نہ چھوڑا۔

[۱۲] پھر یاہُو وہاں سے روانہ ہو کر سامریہ کی طرف چلا گیا اور گڈریوں کے بَیت اِقد یعنی بال کترنے کے گھر پر [۱۳] اُسے شاہِ یہُوداہ اخزیاہ کے کچھ رشتہ دار مل گئے۔ اُس نے پُوچھا کہ تُم کون ہو؟

اُنہوں نے کہا کہ ہم اخزیاہ کے رشتہ دار ہیں اور ہم بادشاہ اور ملکہ کے گھر والوں کو سلام کرنے آئے ہیں۔

[۱۴] یاہُو نے حکم دیا کہ اُنہیں زندہ ہی پکڑ لو۔ پس اُنہوں نے اُنہیں زندہ ہی پکڑ لیا اور اُنہیں جو کہ بیالیس آدمی تھے بَیت اِقد کے کوئیں کے پاس قتل کر دیا اور کوئی بھی زندہ نہ بچا۔

[۱۵] پھر جب وہ وہاں سے رخصت ہُوا تو یہُوناداب بن ریکاب جو اُس کے استقبال کو آ رہا تھا اُسے ملا۔ یاہُو نے اُسے سلام کیا اور کہا کہ کیا تُو مجھ سے مُتّفق ہے جیسے کہ میں تجھ سے ہُوں؟

یہُوناداب نے جواب دیا کہ ہاں، میں مُتّفق ہُوں۔

یاہُو نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو مجھے اپنا ہاتھ دے۔ پس اُس نے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دیا اور یاہُو نے اُسے اپنے رتھ پر چڑھا لیا [۱۶] اور کہا کہ میرے ساتھ چل اور خداوند کے لیے میری غیرت کا ملاحظہ کر۔ تب وہ اُسے اپنے ساتھ رتھ میں بٹھا کر روانہ ہو گیا۔

[۱۷] جب یاہُو سامریہ میں آیا تو اخی اب کے خاندان کے جو لوگ وہاں بچ گئے تھے اُن سب کو مار ڈالا اور جیسا کہ خداوند نے ایلیّاہ کی معرفت فرمایا تھا اُس نے اُنہیں نیست و نابود کر دیا۔

بعل کے پجاریوں کا قتل

[۱۸] تب یاہُو نے سب لوگوں کو جمع کیا اور اُن سے کہا کہ اخی اب نے تو بعل کی کم پرستش کی لیکن یاہُو اُس کی زیادہ پرستش کرے گا۔ [۱۹] سو اب تُم بعل کے نبیوں، اُس کے تمام پجاریوں اور کاہنوں کو بلاؤ اور اُن میں سے کوئی بھی غیر حاضر نہ رہے کیونکہ میں بعل کے لیے ایک بڑی قربانی کرنے والا ہُوں اور جو کوئی غیر حاضر رہے وہ زندہ نہ بچے گا۔ لیکن یاہُو نے بعل کے پجاریوں کو نیست و نابود کرنے کے لیے یہ ناٹک کیا تھا۔

[۲۰] اور یاہُو نے کہا کہ بعل کے اعزاز میں ایک خاص جلسہ کا اہتمام کرو۔ لہٰذا اُنہوں نے منادی کر دی۔ [۲۱] اور یاہُو نے تمام اِسرائیل میں مشتہر کیا اور بعل کے تمام پجاری آئے اور کوئی بھی غیر حاضر نہ تھا۔ اور وہ بعل کے مندر میں جمع ہُوئے یہاں تک کہ وہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک بھر گیا۔ [۲۲] اور یاہُو نے توشہ خانہ کے نگران کو حکم دیا کہ بعل کے تمام پجاریوں کے لیے لباس لے آ۔ پس وہ اُن کے لیے لباس لے آیا۔

[۲۳] تب یاہُو اور یہُوناداب بن ریکاب بعل کے مندر میں گئے اور یاہُو نے بعل کے پجاریوں سے کہا کہ اپنے چاروں طرف دیکھو اور اطمینان کر لو کہ یہاں خداوند کے خادموں میں سے تو کوئی تمہارے درمیان موجود نہیں۔ صرف بعل کے پجاری موجود ہوں۔ [۲۴] پس وہ ذبیحے اور سوختنی قربانیاں گزراننے کے لیے اندر گئے اور یاہُو نے باہر اسّی آدمی مقرّر کیے ہُوئے تھے جنہیں اُس نے متنبہ کر دیا تھا کہ جن آدمیوں کو میں تمہارے ہاتھ میں دے رہا ہُوں اگر تُم میں سے کوئی اُن میں سے کسی کو بھی نکل بھاگنے دے گا تو اُس کی جان کے بدلے اُس کی جان جائے گی۔

[۲۵] اور جُوں ہی یاہُو نے سوختنی قربانیاں ختم کیں تو پہرے والوں اور اہلکاروں کو حکم دیا کہ اندر گُھس جاؤ اور اُنہیں قتل کر دو اور کسی کو بھی بچ کر نکلنے نہ دو۔ پس اُنہوں نے اُنہیں تلوار سے قتل کیا اور پہرہ داروں اور اہلکاروں نے اُن کی لاشیں باہر پھینک دیں اور پھر وہ شہر میں بعل کے مندر کے وسط میں جا پہنچے [۲۶] اور اُنہوں نے بعل کے مندر کے مُقدّس ستُون کو باہر لا کر جلا دیا۔ [۲۷] اُنہوں نے بعل کے مجسّمے کو مسمار کر دیا اور بعل کے مندر کو ڈھا دیا اور لوگ آج تک اُسے بطور بیت الخلا اِستعمال کر رہے ہیں۔

[۲۸] یوں یاہُو نے بعل کی پرستش کو اِسرائیل کے درمیان سے نیست و نابود کر دیا۔ [۲۹] تاہم وہ نباط کے بیٹے یرُبعام کے گناہوں سے جن میں اُس نے اِسرائیل کو بھی ملوّث کر دیا تھا باز نہ آیا یعنی

اُس نے سونے کے بچھڑوں کی پرستش سے جو بَیت ایل اور دان میں تھے کنارہ کشی اختیار نہ کی۔
۳۰ اور خداوند نے یاہُو سے کہا کہ جو کچھ میری نظر میں بھلا ہے اور اخی اب کے گھرانے کے ساتھ جیسا میں کرنا چاہتا تھا چونکہ تُو نے ویسا ہی کیا ہے اِس لیے تیری اولاد چوتھی پُشت تک اِسرائیل کے تخت پر بیٹھے گی۔ ۳۱ پر یاہُو نے پُوری کوشش نہ کی کہ خداوند اِسرائیل کے خدا کی شریعت پر دل سے عمل کرے۔ اُس نے یرُبعام کے گناہوں سے جن میں اُس نے اِسرائیل کو بھی ملوّث کر دیا تھا کنارہ کشی اختیار نہ کی۔
۳۲ اُن دِنوں خداوند نے اِسرائیل کی تعداد کو کم کرنا شروع کر دیا اور حزائیل نے اِسرائیلیوں کو اُن کے تمام علاقوں میں مغلوب کیا۔ ۳۳ یعنی یردن کے مشرق میں جلعاد کے سارے ملک میں (جدّ، روبن اور منسّی کا علاقہ) عروعیر سے ارنون کی وادی تک اور جلعاد سے بسن تک۔
۳۴ اور کیا یاہُو کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور وہ سب جو اُس نے کیا اور اُس کی تمام کامیابیاں شاہانِ اِسرائیل کی تواریخ میں درج نہیں؟
۳۵ اور یاہُو اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور سامریہ میں دفن کیا گیا اور یہُوآخز اُس کا بیٹا بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔ ۳۶ اور یاہُو کا سامریہ میں بنی اِسرائیل پر حکمرانی کرنے کا عرصہ اٹھائیس برس کا تھا۔

عتلیاہ اور یُوآس

۱۱ جب اخزیاہ کی ماں عتلیاہ نے دیکھا کہ اُس کا بیٹا مر گیا تو اُس نے شاہی گھرانے کے تمام لوگوں کو ہلاک کر ڈالا۔ ۲ لیکن یہُوسبع نے جو یُورام بادشاہ کی بیٹی اور اخزیاہ کی بہن تھی اخزیاہ کے بیٹے یُوآس کو اُن شہزادوں میں سے جو قتل کیے جانے والے تھے چوری چھپے بچا لیا۔ اُس نے اُسے اور اُس کی دایہ کو عتلیاہ سے بچانے کے لیے ایک کوٹھڑی میں چھپا دیا۔ لہٰذا وہ مارا نہ گیا۔ ۳ اور جب تک عتلیاہ ملک میں حکمران رہی وہ اپنی دایہ سمیت چھ سال تک خداوند کی ہیکل میں چھپا رہا۔
۴ ساتویں برس میں یہُویدع اُن سرداروں، کاریوں یعنی شاہی محافظوں اور پہرہ داروں کو جو سَو سَو آدمیوں کے دستوں پر مقرّر تھے بُلا بھیجا اور اُنہیں ہیکل میں اُس کے پاس لایا گیا۔ تو اُس نے اُن کے ساتھ ایک معاہدہ کیا اور خداوند کے گھر میں اُنہیں قسم کھلائی اور اُس کے بعد بادشاہ کے بیٹے کو اُنہیں دکھایا۔ ۵ اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ جو کچھ تمہیں کرنا ہے وہ یہ ہے کہ تُم جو اُن تین دستوں میں ہو اور سبت کو یہاں آتے ہو تُم میں سے ایک تہائی شاہی محل کے پہرہ پر رہیں، ۶ ایک تہائی صُور کے پھاٹک پر اور ایک تہائی اُس پھاٹک پر جو پہرہ والوں کے پیچھے ہے محل کو اپنے گھیرے میں لیے رہنا۔ ۷ اور تمہارے دو دستے جو عام طور پر سبت کو فارغ ہو جاتے ہیں، بادشاہ کے آس پاس رہ کر ہیکل کی نگہبانی کریں۔ ۸ تُم اپنے اپنے ہتھیار ہاتھ میں لیے ہُوئے بادشاہ کو چاروں طرف سے گھیرے رہنا جو کوئی تمہاری صفوں کے نزدیک آئے قتل کر دیا جائے اور جہاں بھی بادشاہ آئے یا جائے تُم اُس کا تحفُّظ کرنا۔
۹ اور سَو سَو کے دستوں کے سرداروں نے ویسا ہی کیا جیسا کہ یہُویدع کاہن نے اُنہیں حکم دیا تھا۔ ہر ایک نے اپنے اپنے آدمی لیے یعنی وہ جو اپنی اپنی باری پر سبت کے دِن اندر جاتے تھے اور جو پہرہ سے فارغ ہو کر باہر جاتے تھے۔ وہ سب یہُویدع کاہن کے پاس آئے۔ ۱۰ تب اُس نے داؤد بادشاہ کے نیزے اور سپریں جو خداوند کے گھر میں تھیں اُن سرداروں کو دیں ۱۱ اور پہرہ والے جن میں سے ہر ایک اپنا اپنا ہتھیار ہاتھ میں لیے ہُوئے تھا مذبح اور ہیکل کے قریب ہیکل کی جنوبی جانب سے لے کر شمالی جانب تک بادشاہ کے گرداگرد کھڑے ہو گئے۔
۱۲ پھر یہُویدع بادشاہ کے بیٹے کو باہر لایا اور تاج اُس کے سر پر رکھا اور معاہدہ کی ایک نقل اُسے دی اور اُس کے بادشاہ ہونے کا اعلان کیا۔ اُنہوں نے اُسے مسح کیا اور لوگوں نے تالیاں بجائیں اور بلند آواز سے کہا کہ بادشاہ زندہ باد!
۱۳ جب عتلیاہ نے پہرے والوں اور لوگوں کا شور وغل سُنا تو وہ خداوند کے گھر میں لوگوں کے پاس گئی ۱۴ اور اُس نے دیکھا کہ بادشاہ حسبِ دستور ستون کے پاس کھڑا ہے اور اہلکار اور نرسنگا پھونکنے والے بادشاہ کے قریب کھڑے ہیں اور ملک کے تمام لوگ خُوشی منا رہے ہیں اور نرسنگے پھونک رہے ہیں تب عتلیاہ نے اپنے کپڑے پھاڑے اور چلّا کر کہا: غدّاری! غدّاری!
۱۵ تب یہُویدع کاہن نے سَو سَو کے دستوں کے فوجی سرداروں کو حکم دیا کہ اُسے صفوں کے بیچ باہر لے آؤ اور اگر کوئی اُس کے پیچھے آئے اُسے تہ تیغ کر دو۔ کیونکہ کاہن نے کہا تھا کہ وہ خداوند کے گھر کے اندر قتل نہ کی جائے۔ ۱۶ لہٰذا اُنہوں نے اُس کے لیے راستہ چھوڑ دیا اور جب وہ اُس جگہ پہنچی جہاں سے گھوڑے شاہی محل کے میدان میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں قتل کر دی گئی۔
۱۷ اور یہُویدع نے خداوند کے اور بادشاہ اور لوگوں کے

درمیان ایک عہد باندھا تا کہ وہ خداوند کے لوگ ہوں۔ اُس نے بادشاہ اور لوگوں کے درمیان بھی عہد باندھا۔ ۱۸ اور ملک کے سب لوگ بعل کے مندر گئے اور اُسے مسمار کر ڈالا اور اُس کے مذبحوں اور بُتوں کو چکنا چُور کر دیا اور بعل کے کاہن متّان کو مذبحوں کے سامنے قتل کر دیا۔

تب یہُویدع کاہن نے خداوند کے گھر کے لیے محافظ مقرّر کیے ۱۹ اور اُس نے سَو سَو آدمیوں کے دستوں کے سرداروں اور کاریوں یعنی شاہی محافظوں اور پہرہ داروں اور ملک کے تمام لوگوں کو ساتھ لیا اور وہ باہم مل کر بادشاہ کو اپنی حفاظت میں خداوند کے گھر سے لے کر آئے اور پہرہ داروں کے پھاٹک سے گزر کر شاہی محل میں داخل ہُوئے اور پھر بادشاہ شاہی تخت پر متمکن ہو گیا۔ ۲۰ تب ملک کے تمام لوگوں نے خُوشی منائی اور شہر میں امن قائم ہو گیا۔ جہاں تک عتلیاہ کا تعلق ہے، وہ قصرِ شاہی کے پاس تلوار سے قتل کی جا چُکی تھی۔

۲۱ یہوآس سات برس کا تھا جب وہ سلطنت کرنے لگا۔

یہُوآس کا ہیکل کی مرمّت کرنا

۱۲ یاہُو کے ساتویں سال میں یہُوآس (یُوآس) بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں چالیس سال حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام ضِبیاہ تھا جو بیرسبع کی تھی۔ ۲ یہُوآس نے اُس تمام عرصہ میں جب تک یہُویدع کاہن اُسے تعلیم و ہدایت دیتا رہا، وہی کام کیا جو خداوند کی نظر میں ٹھیک تھا۔ ۳ تو بھی اونچے مندر ڈھائے نہ گئے اور لوگ وہاں قربانیاں چڑھاتے اور بخور جلاتے رہے۔

۴ اور یہُوآس نے کاہنوں سے کہا کہ مُقدّس نذرانے کے طور پر وہ سب نقدی جو خداوند کے گھر میں لائی جاتی ہے، جمع کرو یعنی وہ نقدی جو فی کس کے حساب سے اکٹھی کی جاتی اور وہ نقدی جو ذاتی نذروں کے طور پر وصول ہوتی ہے اور وہ نقدی جو رضا کارانہ طور پر ہیکل میں لائی جاتی ہے ۵ کاہن جو خازن ہیں وہ جس کسی سے واقف ہوں، اُس سے وہ نقدی وصول کریں اور اُسے ہیکل کی مرمّت کے لیے استعمال میں لائیں۔

۶ لیکن یہُوآس کے تیئیسویں سال تک کاہنوں نے ہیکل کی دراڑوں کی مرمّت نہ کی ۷ اِس لیے یہُوآس بادشاہ نے یہُویدع کاہن اور دیگر کاہنوں کو طلب کیا اور پُوچھا کہ تُم ہیکل کی دراڑوں کی مرمّت کیوں نہیں کرتے؟ اب اپنے جان پہچان والوں سے مزید نقدی مت لینا بلکہ اُسے ہیکل کی دراڑیں بھرنے کے لیے حوالے کر دینا۔ ۸ کاہنوں نے منظور کر لیا کہ نہ تو وہ لوگوں سے آیندہ نقدی جمع کریں گے اور نہ وہ خُود ہیکل کی مرمّت کریں گے۔

۹ تب یہُویدع کاہن نے ایک صندوق لے کر اُس کے ڈھکنے میں ایک سوراخ کیا اور اُس نے اُسے مذبح کے پاس ایسی جگہ رکھ دیا کہ لوگوں کے خداوند کی ہیکل میں داخل ہوتے وقت وہ اُن کی دائیں طرف پڑتا تھا اور دروازہ کے نگہبان کاہن ساری نقدی جو خداوند کے گھر میں لائی جاتی تھی، اُس میں ڈال دیتے تھے ۱۰ اور جب کبھی وہ دیکھتے کہ صندوق میں نقدی بہت ہوگئی ہے تو شاہی منشی اور سردار کاہن آ کر اُس نقدی کو جو خداوند کے گھر میں لائی جاتی تھی، گِن کر اُسے تھیلوں میں ڈال دیتے تھے ۱۱ اور جب نقدی تول لی جاتی تھی تو وہ اُسے اُن آدمیوں کو دے دیتے تھے جو ہیکل کی مرمّت کے کام کی نگرانی پر مقرّر تھے اور اُس نقدی سے وہ اُن بڑھئیوں اور معماروں کو ادئیگی کرتے تھے جو خداوند کے گھر کی مرمّت کا کام کرتے تھے، ۱۲ ترکھانوں اور سنگ تراشوں کو ادئیگی کرتے تھے اور اُس سے ہی وہ خداوند کے گھر کی مرمّت کے لیے لکڑی اور تراشے ہُوئے پتّھر خریدتے تھے اور ہیکل کی بحالی کے لیے دیگر اخراجات پورے کرتے تھے۔

۱۳ جو نقدی ہیکل میں لائی گئی اُسے خداوند کی ہیکل کے لیے چاندی کے تسلے، گُلگیر، چھڑکاؤ کرنے والے پیالے، نرسنگے یا سونے یا چاندی کی کوئی دیگر چیز بنانے پر خرچ نہیں کیا گیا۔ ۱۴ یہ نقدی اُن کاریگروں کو ادا کی گئی جو ہیکل کی مرمّت کرتے تھے۔ ۱۵ اور کاریگروں کو ادائیگی کے لیے نقدی دینے والوں نے اُن سے کوئی حساب نہ مانگا کیونکہ وہ پوری دیانتداری سے کام کرتے تھے۔ ۱۶ اور جُرم کی قربانی کی نقدی اور خطا کی قربانی خداوند کی ہیکل میں نہیں لائی جاتی تھی۔ وہ کاہنوں کی تھی۔

۱۷ اِسی دوران شاہِ ارام، حزائیل نے چڑھائی کر کے جات پر حملہ کیا اور اُس پر قبضہ کر لیا۔ پھر اُس نے یروشلیم کا رخ کیا تا کہ اُس پر حملہ کرے۔ ۱۸ لیکن یہُوآس، شاہِ یہُوداہ نے سب مُقدّس چیزیں جنہیں اُس کے باپ دادا، یہُوسفط، یہُورام اور اخزیاہ، شاہانِ یہُوداہ نے نذر کیا تھا اور تمام ہدیے جو اُس نے نذر کے طور پر پیش کیے تھے اور سارا سونا جو خداوند کی ہیکل کے خزانوں اور شاہی محل میں پایا گیا، حزائیل، شاہِ ارام کو بھیج دیا۔ تب وہ یروشلیم سے پیچھے ہٹ گیا۔

۱۹ کیا یہُوآس کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور سب

کچھ جو اُس نے کیا وہ شاہانِ یہوداہ کی تواریخ میں تحریر نہیں ہیں؟ ۲۰ اور اُس کے اہلکاروں نے اُس کے خلاف سازش کی اور اُسے بیت مِلّو پر جو سِلّا کی راہ کی ڈھلوان پر ہے قتل کر دیا۔ ۲۱ جن اہلکاروں نے اُسے قتل کیا وہ یُوسکار بن سماعت اور یہوزبد بن شومیر تھے۔ وہ مر گیا اور اپنے باپ دادا کے ساتھ داؤد کے شہر میں دفن کیا گیا اور امصیاہ اُس کا بیٹا بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

یہوآخز شاہِ اسرائیل

۱۳ شاہِ یہوداہ اخزیاہ کے بیٹے یُوآس کے تیئسویں برس میں یاہو کا بیٹا یہوآخز سامریہ میں اسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے سترہ سال حکمرانی کی ۲ اور اُس نے نباط کے بیٹے یربعام کے اُن گناہوں کی پیروی کر کے جن میں اُس نے اسرائیل کو بھی ملوّث کر دیا تھا خداوند کی نظر میں بدی کی اور وہ اُن سے کنارہ کش نہ ہُوا۔ ۳ لہٰذا خداوند کا غضب اسرائیل پر بھڑکا اور اُس نے طویل عرصہ تک اُنہیں حزائیل شاہِ ارام اور اُس کے بیٹے بن ہدد کے قابو میں رکھا۔

۴ اور پھر یہوآخز خداوند کے کرم کا طلبگار ہُوا اور خداوند نے اُس کی فریاد سُنی کیونکہ اُس نے دیکھا کہ شاہِ ارام اسرائیل پر کس قدر تشدّد کر رہا ہے۔ ۵ اور خداوند نے بنی اسرائیل کو ایک نجات دینے والا عنایت فرمایا اور وہ ارام کے تسلّط سے آزاد ہو گئے اور پہلے کی طرح اپنے گھروں میں رہنے لگے۔ ۶ لیکن وہ یربعام کے گھرانے کے اُن گناہوں سے جن میں اُس نے بنی اسرائیل کو بھی ملوّث کر رکھا تھا کنارہ کش نہ ہُوئے بلکہ اُن ہی میں ڈوبے رہے یہاں تک کہ یسیرت بھی سامریہ میں کھڑی رہی۔

۷ اور یہوآخز کی فوج میں سے پچاس گھوڑ سواروں، دس رتھوں اور دس ہزار پیادوں کے سِوا اور کچھ باقی نہ بچا کیونکہ شاہِ ارام نے اُنہیں تباہ کر دیا تھا اور خاک کی مانند پیس ڈالا تھا۔ ۸ کیا یہوآخز کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور سب کچھ جو اُس نے کیا اور اُس کی قوّت شاہانِ اسرائیل کی تواریخ میں قلمبند نہیں؟ ۹ اور یہوآخز اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور سامریہ میں دفن کیا گیا اور اُس کا بیٹا یُوآس بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

یہوآس شاہِ اسرائیل

۱۰ یُوآس شاہِ یہوداہ کے سینتیسویں سال میں یہوآس بن یہوآخز سامریہ میں اسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے سولہ برس حکمرانی کی۔ ۱۱ اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی اور نباط کے بیٹے یربعام کے اُن گناہوں سے جن میں اُس نے اسرائیل کو بھی ملوّث کیا ہُوا تھا باز نہ آیا بلکہ اُن ہی میں ڈوبا رہا۔ ۱۲ کیا یہوآس کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور وہ سب جو اُس نے کیا اور اُس کی قوّت اور امصیاہ شاہِ یہوداہ کے ساتھ اُس کا جنگ کرنا شاہانِ اسرائیل کی تواریخ میں قلمبند نہیں؟ ۱۳ اور یہوآس اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور یربعام اُس کی جگہ تخت نشین ہوا۔ اور یہوآس سامریہ میں شاہانِ اسرائیل کے ساتھ دفن کیا گیا۔

۱۴ اور الیشع ایک جان لیوا مرض میں مبتلا ہو گیا۔ یہوآس شاہِ اسرائیل اُس کے پاس گیا۔ وہ اُس پر چلّا چلّا کر روتا اور کہتا تھا: میرے ابُو! میرے ابُو! اسرائیل کے رتھ اور اُس کے سوار! ۱۵ الیشع نے کہا کہ ایک کمان اور کچھ تیر لے لے۔ چنانچہ اُس نے لے لیے۔ ۱۶ اور اُس نے اسرائیل کے بادشاہ سے کہا کہ کمان اپنے ہاتھوں میں لے۔ اور جب اُس نے اُسے ہاتھوں میں لیا تو الیشع نے اپنے ہاتھ بادشاہ کے ہاتھوں پر رکھے۔

۱۷ اور کہا کہ مشرق کی طرف کی کھڑکی کھول۔ اُس نے اُسے کھولا۔ الیشع نے کہا کہ تیر چلا اور اُس نے تیر چلایا۔ تب الیشع نے اعلان کیا کہ یہ خداوند کا تیرِ نجات ہے یعنی ارام سے نجات پانے کا تیر! تم افیق میں ارامیوں کو پوری طرح نیست و نابود کر دو گے۔

۱۸ پھر اُس نے کہا کہ اور تیر لے اور بادشاہ نے اُنہیں لیا۔ تب الیشع نے اُسے کہا کہ زمین پر تیر مار اور اُس نے زمین پر تین بار تیر مارے اور رک گیا۔ ۱۹ تب مردِ خدا اُس پر غُصّہ ہُوا اور کہا کہ تجھے چاہیئے تھا کہ تُو پانچ یا چھ بار زمین پر تیر مارتا۔ اگر ایسا کرتا تو تُو نے ارام کو شکست دی ہوتی اور مکمل طور پر اُسے تباہ کر دیا ہوتا لیکن اب تُو اُسے صرف تین بار شکست دے گا۔

۲۰ اور الیشع نے وفات پائی اور اُنہوں نے اُسے دفن کر دیا۔

اور ہر موسمِ بہار میں موآبی چھاپہ مار ملک میں گھس آیا کرتے تھے، ۲۱ ایک دفعہ جب کچھ اسرائیلی ایک آدمی کو دفن کر رہے تھے تو اچانک اُنہوں نے چھاپہ ماروں کے ایک گروہ کو دیکھا۔ اُنہوں نے اُس آدمی کی لاش کو الیشع کی قبر میں ڈال دیا۔ جوں ہی وہ لاش الیشع کی ہڈّیوں سے ٹکرائی اُس میں جان آ گئی اور مردہ آدمی زندہ ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔

۲۲ اور حزائیل شاہِ ارام یہوآخز کے دورِ حکومت میں اسرائیل کو برابر ستاتا رہا۔ ۲۳ مگر خداوند ابرہام، اضحاق اور یعقوب کے ساتھ اپنے عہد کی وجہ سے اُن پر مہربان تھا اور اُس نے اُن پر ترس کھایا اور اُن کی خبر گیری کی اور آج تک اُنہیں ہلاک

نہیں کیا اور نہ اپنی حُضوری سے دُور کیا۔
[۲۴] جب حزائیلؔ شاہِ ارامؔ نے وفات پائی تو اُس کا بیٹا بِن ہدد بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔ [۲۵] اور یہوآخزؔ کے بیٹے یہوآسؔ نے حزائیلؔ کے بیٹے بِن ہدد سے وہ شہر چھین لیے جو اُس کے باپ یہوآخزؔ سے جنگ میں چھین لیے گئے تھے۔ تین بار یہوآسؔ نے اُسے شکست دی اور اِس طرح اُس نے اسرائیل کے شہر واپس لے لیے۔

امصیاہؔ شاہِ یہوداہ

۱۴ شاہِ اسرائیلؔ یہوآخزؔ کے بیٹے یہوآسؔ کے دوسرے سال میں شاہِ یہوداہؔ یوآسؔ کا بیٹا امصیاہ حکمرانی کرنے لگا [۲] وہ پچیّس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں اُنتیس برس حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام یہوعدّان تھا اور وہ یروشلیم کی تھی۔ [۳] اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں بھلا تھا لیکن اپنے باپ داؤد کی طرح نہیں بلکہ ہر بات میں اُس نے اپنے باپ یوآسؔ کی پیروی کی۔ [۴] اونچے مندر ڈھائے نہ گئے اور لوگ وہاں حسبِ سابق قربانیاں چڑھاتے اور بخور جلاتے رہے۔
[۵] اور جب سلطنت اُس کے ہاتھ میں مستحکم ہوگئی تو اُس کے بعد اُس نے اُن اہلکاروں کو جنہوں نے اُس کے باپ کو قتل کیا تھا جان سے مار ڈالا۔ [۶] تاہم اُس نے قاتلوں کے بیٹوں کو جان سے نہ مارا کیونکہ مُوسیٰ کی شریعت کی کتاب میں خداوند کا یہ حکم درج ہے کہ نہ تو بیٹوں کے بدلے باپ مارے جائیں اور نہ باپ کے بدلے بیٹے۔ بلکہ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے باعث مرے۔
[۷] یہی وہ شخص تھا جس نے وادیٔ شور میں دس ہزار آدمیوں کو شکست دی اور جنگ کر کے سلع پر قبضہ کر لیا اور اُسے یُقتیل نام دیا اور آج تک وہ اِسی نام سے مشہور ہے۔
[۸] پھر امصیاہ نے شاہِ اسرائیلؔ یہوآسؔ بِن یہوآخزؔ بِن یاہُو کے پاس قاصد بھیج کر اُسے کہلا بھیجا کہ اگر ہمّت ہے تو آ اور آمنے سامنے ہو کر میرے ساتھ مقابلہ کر۔
[۹] لیکن یہوآسؔ شاہِ اسرائیلؔ نے امصیاہؔ شاہِ یہوداہ کو جواب دیا کہ لُبنانؔ کی جھاڑی نے لُبنانؔ کے دیودار کو پیغام بھیجا کہ اپنی بیٹی میرے بیٹے سے بیاہ دے۔ اِتنے میں لُبنانؔ کا ایک جنگلی جانور اُدھر سے گزرا جس نے اُس جھاڑی کو پاؤں تلے روند ڈالا۔ [۱۰] سچ ہے کہ تُو نے ادومؔ کو شکست دی اور اب تُو غرور سے بھر گیا ہے۔ اپنی فتح کی ڈینگ مار اور گھر میں بیٹھا رہ! مصیبت کو دعوت مت دے ورنہ تُو اپنے اور یہوداہ کے بھی زوال کا باعث بنے گا۔

[۱۱] تاہم امصیاہؔ نہ مانا۔ لہٰذا یہوآسؔ شاہِ اسرائیلؔ نے اُس پر حملہ کر دیا اور وہ اور امصیاہؔ شاہِ یہوداہؔ یہوداہ میں بَیت شمس کے مقام پر ایک دوسرے کے مقابل ہُوئے۔ [۱۲] اسرائیلؔ نے یہوداہؔ کو شکست فاش دی اور اُس کا ہر ایک آدمی اپنے خیمہ کو بھاگ گیا۔
[۱۳] اور یہوآسؔ شاہِ اسرائیلؔ نے شاہِ یہوداہؔ امصیاہ بِن یوآسؔ بِن اخزیاہؔ کو بَیت شمسؔ میں پکڑ لیا۔ پھر یہوآسؔ یروشلیم گیا اور افرائیم پھاٹک سے لے کر کونے والے پھاٹک تک یروشلیم کی فصیل توڑ ڈالی جو تقریباً چھ سَو فُٹ لمبی تھی۔ [۱۴] اور اُس نے سارا سونا اور چاندی اور تمام ظروف جو خداوند کی ہیکل اور شاہی محل کے خزانوں میں تھے قبضہ میں لے لیے اور یرغمالوں کے ساتھ سامریہ کو لَوٹ گیا۔
[۱۵] کیا یہوآسؔ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور امصیاہؔ شاہِ یہوداہؔ کے خلاف اُس کی جنگ شاہانِ اسرائیلؔ کی تواریخ میں قلمبند نہیں؟ [۱۶] اور یہوآسؔ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور شاہانِ اسرائیلؔ کے ساتھ سامریہ میں دفن کیا گیا اور اُس کا بیٹا یرُبعام بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔
[۱۷] شاہِ اسرائیلؔ یہوآسؔ بِن یہوآخزؔ کی وفات کے بعد یوآسؔ کا بیٹا امصیاہؔ شاہِ یہوداہؔ پندرہ سال تک زندہ رہا۔ [۱۸] کیا امصیاہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کے کارنامے شاہانِ یہوداہؔ کی تواریخ میں مندرج نہیں؟
[۱۹] پھر ایسا ہُوا کہ یروشلیم میں اُس کے خلاف سازش کی گئی لہٰذا وہ لکیسؔ کو بھاگ گیا لیکن سازشیوں نے آدمی بھیج کر لکیسؔ تک اُس کا تعاقب کیا اور وہاں اُسے قتل کر دیا۔ [۲۰] تب وہ اُس کی لاش گھوڑے پر واپس لائے اور اُسے اُس کے باپ دادا کے ساتھ داؤدؔ کے شہر یروشلیم میں دفن کر دیا۔
[۲۱] تب یہوداہ کے سب لوگوں نے عزریاہؔ کو جو سولہ برس کا تھا لیا اور اُسے اُس کے باپ امصیاہؔ کی جگہ بادشاہ بنایا۔ [۲۲] اور امصیاہ کے اپنے باپ دادا کے ساتھ سو جانے کے بعد عزریاہ نے ایلات کو دوبارہ تعمیر کیا اور اُسے پھر سے یہوداہ کی مملکت میں شامل کر دیا۔

یرُبعام دومؔ شاہِ اسرائیل

[۲۳] ورامصیاہ بِن یوآسؔ شاہِ یہوداہ کے پندرھویں سال میں یہوآسؔ شاہِ اسرائیلؔ کا بیٹا یرُبعامؔ سامریہ میں بادشاہ بنا اور اُس نے اکتالیس سال حکمرانی کی۔ [۲۴] اور اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی اور اُس نے نباطؔ کے بیٹے یرُبعامؔ کے اُن گناہوں میں سے جن میں اُس نے اسرائیل کو بھی ملوّث کر رکھا تھا کسی سے بھی کنارہ کشی

اختیار نہ کی۔ [۲۵] اور وہی تھا جس نے خداوند اِسرائیل کے خدا کے اُس قول کے مطابق جو اُس نے اپنے بندہ اور نبی یوناہ بن اِمتّی کی معرفت جو جات حِفر کا تھا فرمایا تھا اِسرائیل کی سرحدوں کو حمات کے مدخل سے لے کر عربہ کے سمندر تک بحال کیا۔
[۲۶] اِس لیے کہ خداوند نے دیکھا کہ اِسرائیل میں ہر کوئی خواہ وہ غلام ہے یا آزاد کتنا سخت دُکھ اُٹھا رہا ہے اور اُن کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔ [۲۷] چونکہ خداوند نے ایسا تو نہیں کہا تھا کہ وہ آسمان تلے اِسرائیل کا نام و نشان مٹا دے گا اِس لیے اُس نے اُنہیں یہُوآس کے بیٹے یرُبعام کے ذریعہ بچایا۔
[۲۸] کیا یرُبعام کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور سب کچھ جو اُس نے کیا اور اُس کی قوّت، نیز کیسے اُس نے اِسرائیل کے لیے دمشق اور حمات کو جو یہودی یعنی یہُوداہ کے تھے دوبارہ حاصل کیا شاہانِ اِسرائیل کی تواریخ میں قلمبند نہیں؟ [۲۹] اور یرُبعام اپنے باپ دادا شاہانِ اِسرائیل کے ساتھ سو گیا اور اُس کا بیٹا زکریاہ بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

عزریاہ شاہِ یہُوداہ

۱۵ یرُبعام شاہِ اِسرائیل کے ستائیسویں سال میں شاہِ یہُوداہ امصیاہ کا بیٹا عزریاہ سلطنت کرنے لگا۔ [۲] اور وہ سولہ سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں باون برس تک حکومت کی۔ اُس کی ماں کا نام یکُولیاہ تھا جو یروشلیم کی تھی۔ [۳] اور اُس نے بالکل اپنے باپ امصیاہ کی طرح وہی کام کیا جو خداوند کی نظر میں بھلا تھا۔ [۴] تاہم اونچے مندر نہ ڈھائے گئے اور لوگ وہاں حسبِ سابق قربانیاں چڑھاتے اور بخور جلاتے رہے۔
[۵] اور خداوند نے بادشاہ کو اُس کے مرنے کے دِن تک کوڑھ میں مبتلا رکھا اور وہ ایک الگ مکان میں رہتا تھا اور بادشاہ کا بیٹا یُوتام محل کا مالک تھا اور وہی ملک کے لوگوں پر حکومت کرتا تھا۔
[۶] کیا عزریاہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور سب کچھ جو اُس نے کیا شاہانِ یہُوداہ کی تواریخ میں مندرج نہیں؟ [۷] اور عزریاہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اُن کے قریب داؤد کے شہر میں دفن کیا گیا اور اُس کا بیٹا یُوتام بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

زکریاہ شاہِ اِسرائیل

[۸] شاہِ یہُوداہ عزریاہ کے اڑتیسویں سال میں یرُبعام کا بیٹا زکریاہ سامریہ میں اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے چھ مہینے بادشاہی کی [۹] اور اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی جس طرح اُس کے باپ دادا نے کی تھی اور اُس نے نباط کے بیٹے یرُبعام کے اُن گناہوں سے جن میں اُس نے اِسرائیل کو بھی ملوّث کر رکھا تھا کنارہ کشی اختیار نہ کی۔
[۱۰] اور یبیس کے بیٹے سلُوم نے اُس کے خلاف سازش کی۔ اُس نے لوگوں کے سامنے اُس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور اُس کی جگہ بادشاہ بن گیا۔ [۱۱] زکریاہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات شاہانِ اِسرائیل کی تواریخ میں تحریر ہیں۔ [۱۲] یہ خداوند کے اُس قول کے مطابق تھا جس کا تعلق یاہُو سے تھا کہ تیری اولاد چوتھی پُشت تک اِسرائیل کے تخت پر بیٹھے گی۔

سلُوم شاہِ اِسرائیل

[۱۳] شاہِ یہُوداہ عزیاہ کے اُنتالیسویں سال میں یبیس کا بیٹا سلُوم بادشاہ بنا اور اُس نے سامریہ میں ایک مہینہ حکمرانی کی۔ [۱۴] پھر جادی کا بیٹا مناحم ترضہ سے سامریہ گیا اور اُس نے سامریہ میں یبیس کے بیٹے سلُوم پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور اُس کی جگہ بادشاہ بن گیا۔
[۱۵] سلُوم کی حکمرانی کے دیگر واقعات اور جو سازش اُس نے کی کیا وہ شاہانِ اِسرائیل کی تواریخ میں مندرج نہیں؟
[۱۶] اُس وقت مناحم نے ترضہ سے روانہ ہو کر تفسح پر اور شہر میں اور اُس کے قرب و جوار میں رہنے والوں پر حملہ کیا کیونکہ اُنہوں نے پھاٹکوں کو کھولنے سے اِنکار کر دیا تھا۔ اُس نے تفسح کو تاخت و تاراج کیا اور حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر دیئے۔

مناحم شاہِ اِسرائیل

[۱۷] اور شاہِ یہُوداہ عزریاہ کے اُنتالیسویں سال میں جادی کا بیٹا مناحم اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے سامریہ میں دس سال حکمرانی کی۔ [۱۸] اور اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی اور اپنے تمام دورِ حکومت میں اُس نے نباط کے بیٹے یرُبعام کے اُن گناہوں سے جن میں اُس نے اِسرائیل کو بھی ملوّث کر رکھا تھا باز نہ آیا۔
[۱۹] تب شاہِ اسور پُول نے ملک پر حملہ کر دیا اور مناحم نے اُس کی حمایت حاصل کرنے کی غرض سے اور حکومت پر اپنی گرفت مضبوط کرنے میں مدد کے لیے اُسے ایک ہزار قنطار چاندی دی۔
[۲۰] مناحم نے یہ نقدی اِسرائیل سے جبراً وصول کی اور ہر ایک دولتمند آدمی کو شاہِ اسور کے لیے پچاس پچاس مِثقال چاندی دینی پڑی۔ لہٰذا شاہِ اسور واپس چلا گیا اور ملک میں نہ ٹھہرا۔
[۲۱] کیا مناحم کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور سب کچھ

جو اُس نے کیا وہ شاہانِ اِسرائیل کی تواریخ میں قلمبند نہیں؟ [۲۲] اور مناحم اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اُس کا بیٹا فقحیاہ بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

فقحیاہ شاہِ اِسرائیل

[۲۳] شاہِ یہُوداہ عزریاہ کے پچاسویں سال میں مناحم کا بیٹا فقحیاہ سامریہ میں اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے دو سال حکمرانی کی۔ [۲۴] فقحیاہ نے خداوند کی نظر میں بدی کی اور وہ نباط کے بیٹے یرُبعام کے اُن گناہوں سے جن میں اُس نے اِسرائیل کو بھی ملوّث کر رکھا تھا باز نہ آیا۔ [۲۵] اور فقح بن رملیاہ نے جو اُس کے اعلیٰ اہلکاروں میں سے ایک تھا اُس کے خلاف سازش کی اور اُس نے جلعاد کے پچاس آدمی اپنے ساتھ لے کر سامریہ میں شاہی محل کے بُرج میں ارجُب اور اریہ کے ہمراہ فقحیاہ کو قتل کر دیا۔ سو فقح فقحیاہ کو قتل کر کے اُس کی جگہ بادشاہ بن گیا۔

[۲۶] اور فقحیاہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کے سارے کارنامے شاہانِ اِسرائیل کی تواریخ میں درج ہیں۔

فقح شاہِ اِسرائیل

[۲۷] اور شاہِ یہُوداہ عزریاہ کے باونویں سال میں فقح بن رملیاہ سامریہ میں اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے بیس سال حکمرانی کی۔ [۲۸] اُس نے بھی خداوند کی نظر میں بدی کی اور وہ نباط کے بیٹے یرُبعام کے اُن گناہوں سے جن میں اُس نے اِسرائیل کو بھی ملوّث کر رکھا تھا باز نہ آیا۔

[۲۹] اور شاہِ اِسرائیل فقح کے عہد میں تِگلت پلاسر شاہِ اسُور نے آ کر اِیُّون، ابیل بیت معکہ، یِنُوحہ، قادِس اور حصور کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اُس نے جلعاد، گلیل اور نفتالی کا سارا ملک بھی لے لیا اور لوگوں کو اسیر کر کے اسُور لے گیا۔ [۳۰] تب ہوسیع بن ایلہ نے فقح بن رملیاہ کے خلاف سازش کی اور حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور پھر عُزّیاہ کے بیٹے یُوتام کے بیسویں سال میں فقح کی جگہ بادشاہ بن گیا۔

[۳۱] کیا فقح کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور سب کچھ جو اُس نے کیا وہ شاہانِ اِسرائیل کی تواریخ میں قلمبند نہیں؟

یُوتام شاہِ یہُوداہ

[۳۲] شاہِ اِسرائیل رملیاہ کے بیٹے فقح کے دوسرے سال میں شاہِ یہُوداہ عُزّیاہ کے بیٹے یُوتام نے حکمرانی شروع کی [۳۳] اور وہ پچیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں سولہ سال حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام یرُوسا تھا جو صدوق کی بیٹی تھی۔

[۳۴] اور اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں بھلا تھا۔ بالکل ویسے ہی جیسے اُس کے باپ عُزّیاہ نے کیا تھا۔ [۳۵] تاہم اونچے مندر نہ ڈھائے گئے اور لوگوں نے وہاں حسبِ سابق قربانیاں چڑھانا اور بخور جلانا جاری رکھا اور یُوتام نے خداوند کے گھر کا بالائی پھاٹک دوبارہ تعمیر کیا۔

[۳۶] کیا یُوتام کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور جو کارنامے اُس نے انجام دیئے وہ شاہانِ یہُوداہ کی تواریخ میں درج نہیں ہیں؟ [۳۷] (اُن ایّام میں خداوند نے شاہِ ارام رضین اور فقح بن رملیاہ کو یہُوداہ کے خلاف بھیجنا شروع کیا)۔ [۳۸] اور یُوتام اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور داؤد کے شہر میں اُن کے ساتھ دفن کیا گیا اور اُس کا بیٹا آخز بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

آخز شاہِ یہُوداہ

۱۶

اور رملیاہ کے بیٹے فقح کے سترھویں سال میں شاہِ یہُوداہ یُوتام کا بیٹا آخز حکمرانی کرنے لگا [۲] اور وہ بیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں سولہ سال حکمرانی کی اور وہ کام نہ کیا جو خداوند اُس کے خدا کی نظر میں بھلا تھا جیسا اُس کے باپ داؤد نے کیا تھا۔ [۳] وہ شاہانِ اِسرائیل کی راہوں پر چلا اور اُس نے اُن قوموں کے مکروہات کے مطابق جن کو خداوند نے بنی اِسرائیل کے درمیان سے خارج کر دیا تھا اپنے بیٹے کو بھی آگ میں قربان کیا [۴] اور اُس نے اونچے مندروں میں پہاڑیوں کی چوٹیوں پر اور ہر ایک ہرے درخت کے نیچے قربانیاں چڑھائیں اور بخور جلایا۔

[۵] تب شاہِ ارام رضین اور شاہِ اِسرائیل رملیاہ کے بیٹے فقح نے جنگ کی غرض سے یروشلیم پر چڑھائی کی اور آخز کو گھیرے میں لے لیا مگر وہ اُسے مغلوب نہ کر سکے۔ [۶] اُس وقت شاہِ ارام رضین نے یہُوداہ کے آدمیوں کو نکال کر ایلات کو دوبارہ ارام میں شامل کر لیا اور پھر ادومی وہاں آ گئے اور وہ آج تک وہیں بسے ہُوئے ہیں۔

[۷] آخز نے شاہِ اسُور تِگلت پلاسر کے پاس قاصد بھیجے اور کہلا بھیجا کہ میں تیرا خادم اور فرمانبردار ہُوں سو تُو آ اور مجھے شاہِ ارام اور شاہِ اِسرائیل کے ہاتھ سے جو مجھ پر حملہ آور ہُوئے ہیں بچا۔ [۸] اور آخز نے وہ چاندی اور سونا جو خداوند کے گھر میں اور شاہی محل کے خزانوں میں اُسے ملا لے لیا اور اُسے بطور نذرانہ شاہِ اسُور کو بھیج دیا [۹] اور شاہِ اسُور نے اُس کی بات مان کر دمشق پر حملہ کیا اور اُس پر قبضہ کر لیا اور اُس کے باشندوں کو قیر میں جلاوطن کر دیا اور رضین کو قتل کر دیا۔

۱۰ تب آخز بادشاہ شاہِ اسُور تغلت پلاسر سے ملاقات کرنے دمشق گیا۔ اُس نے دمشق میں ایک مذبح دیکھا اور اُس مذبح کا نقشہ اور اُس کی تعمیر کے لیے خاکے اور دیگر تفصیلات اوریاہ کاہن کے پاس بھیجیں۔ ۱۱ لہٰذا اوریاہ کاہن نے اُن تمام نقشوں کے مطابق جو آخز بادشاہ نے دمشق سے بھیجے تھے ایک مذبح تعمیر کیا اور آخز بادشاہ کے لَوٹنے سے پیشتر اُسے مکمل کر دیا۔ ۱۲ جب بادشاہ نے دمشق سے واپس آکر اُسے دیکھا تو وہ اوپر گیا اور اُس پر نذریں چڑھائیں۔ ۱۳ اُس نے اپنی سوختنی قربانی اور نذر کی قربانی چڑھائی اور تپاون اُنڈیلا اور سلامتی کے تمام ذبیحوں کا خُون اُس مذبح پر چھڑکا۔ ۱۴ اور وہ پیتل کے اُس مذبح کو جو خداوند کے آگے تھا ہیکل کے سامنے سے یعنی نئے مذبح اور خداوند کے گھر کے بیچ میں سے اُٹھوا کر لے آیا اور اُسے نئے مذبح کے شمال کی طرف رکھ دیا۔

۱۵ اور پھر آخز بادشاہ نے اوریاہ کاہن کو یہ احکام دیئے کہ اُس بڑے نئے مذبح پر صبح کی سوختنی قربانی، شام کی نذر کی قربانی، بادشاہ کی سوختنی قربانی اور اُس کی نذر کی قربانی، ملک کے سب لوگوں کی سوختنی قربانیاں اور اُن کی نذر کی قربانیاں چڑھانا اور اُن کے تپاون اُنڈیلنا۔ اور سوختنی قربانیوں کا سارا خُون اور ذبیحوں کا سارا خُون اُس پر چھڑکنا۔ مگر پیتل کا وہ مذبح میرے لیے چھوڑ دینا تاکہ میں اُسے خداوند سے ہدایت پانے کے لیے استعمال کر سکوں۔ ۱۶ اور آخز بادشاہ نے جیسا حکم دیا تھا اوریاہ کاہن نے بالکل ویسے ہی کیا۔

۱۷ اور آخز بادشاہ نے چوکیوں کے بازوؤں کے منقش تختے کاٹے اور اُن پر سے پانی رکھنے کے برتنوں کو ہٹا دیا اور اُس بڑی ٹنکی کو جو پیتل کے بنے ہُوئے بَیلوں پر ٹکی ہُوئی تھی اُتار کر پتھروں کے فرش پر رکھ دیا۔ ۱۸ اور اُس نے سبت کا سائبان جو ہیکل کے لیے بنایا گیا تھا ہٹا دیا اور باہر والے راستہ کو جو بادشاہ کی آمدورفت کے لیے تھا شاہِ اسُور کا لحاظ کرتے ہُوئے ہیکل سے ملا دیا۔

۱۹ کیا آخز کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کے کارنامے شاہانِ یہوداہ کی تواریخ میں درج نہیں؟ اور آخز اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور داؤد کے شہر میں اُن کے ساتھ دفن کیا گیا اور اُس کا بیٹا حزقیاہ بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

اِسرائیل کا آخری بادشاہ ہوسیع

۱۷ اور شاہِ یہوداہ آخز کے بارھویں سال میں ایلہ کا بیٹا ہوسیع سامریہ میں اِسرائیل کا بادشاہ بنا اور اُس نے نَو سال حکمرانی کی۔ ۲ اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی مگر اِسرائیل کے اُن بادشاہوں کی مانند نہیں جو اُس سے پیشتر ہُوئے تھے۔

۳ اور شاہِ اسُور سلمنسر نے ہوسیع کے خلاف فوج کشی کی اور ہوسیع نے اُس کی اطاعت قبول کر لی اور اُس کا باجگذار ہو گیا۔ ۴ لیکن شاہِ اسُور کو معلوم ہوا کہ ہوسیع غدار ہے۔ اُس نے شاہِ مصر سَو کے پاس ایلچی بھیجے ہیں اور اُس نے شاہِ اسُور کو خراج بھی ادا نہیں کیا جیسا کہ وہ سال بسال ادا کیا کرتا تھا۔ اِس لیے سلمنسر نے اُسے گرفتار کر کے قیدخانہ میں ڈال دیا۔ ۵ شاہِ اسُور نے ساری سلطنت پر چڑھائی کی اور سامریہ کے خلاف فوج کشی کر کے تین سال تک اُس کا محاصرہ جاری رکھا۔ ۶ اور ہوسیع کے نویں برس میں شاہِ اسُور نے سامریہ پر قبضہ کر لیا اور اِسرائیلیوں کو اسُور کی طرف جلاوطن کر دیا اور پھر اُس نے اُنہیں خلح اور جُوزان کی ندی خابُور پر اور مادیوں کے شہروں میں بسا دیا۔

گناہوں کی وجہ سے اِسرائیل کا جلاوطن کیا جانا

۷ یہ سب کچھ اِس لیے ہُوا کیونکہ اِسرائیلیوں نے خداوند اپنے خدا کے خلاف گناہ کیا تھا جو اُنہیں شاہِ مصر فرعون کی غلامی سے مصر سے باہر نکال لایا تھا اور غیر معبودوں کی پرستش کی تھی۔ ۸ اور اُن اقوام کے آئین پر چلے جن اقوام کو خداوند نے بنی اِسرائیل کے آگے سے ہٹا دیا تھا اور اُن قوانین کی جو شاہانِ اِسرائیل نے خُود رائج کیے تھے پیروی کی۔ ۹ اور اِسرائیلیوں نے چوری چھپے وہ کام کیے جو خداوند کی نظر میں بھلے نہ تھے اور اُنہوں نے اپنے سب شہروں میں نگہبانوں کے بُرج سے لے کر فصیلدار شہر تک اپنے لیے اونچے اونچے مندر بنائے۔ ۱۰ اور ہر اونچی پہاڑی پر اور ہر ہرے درخت کے نیچے اُنہوں نے مُقدّس پتھر اور ستون نصب کیے۔ ۱۱ اور اُنہوں نے ہر اونچے پہاڑ پر اُن قوموں کی مانند جنہیں خداوند نے اُن کے آگے سے ہٹایا تھا بخور جلایا اور اُنہوں نے اپنے برے کاموں سے خداوند کو غُصّہ دلایا۔ ۱۲ اُنہوں نے بُتوں کی پرستش کی حالانکہ خداوند نے فرمایا تھا کہ تُم ایسا مت کرنا۔

۱۳ خداوند نے اپنے نبیوں اور غیب بینوں کی معرفت اِسرائیل اور یہوداہ کو آگاہ کیا کہ تُم اپنی بری روشوں سے باز آؤ اور اُس ساری شریعت کے مطابق جس کو ماننے کا میں نے تمہارے باپ دادا کو حکم دیا اور جسے میں نے اپنے خادم نبیوں کی معرفت تمہیں دیا ہے میرے حکموں اور فرمانوں کو مانو۔

۱۴ مگر اُنہوں نے نہ سنا بلکہ وہ اپنے باپ دادا کی طرح جنہوں نے خداوند اپنے خدا پر بھروسہ نہ کیا سرکش تھے۔ ۱۵ اُنہوں

نے اُس کے فرمانوں اور اُس عہد کو جو اُس نے اُن کے باپ دادا
کے ساتھ باندھا تھا اور اُس کی ہر تنبیہ کو جو اُس نے اُنہیں دی رد کر
دیا۔ اُنہوں نے باطل پرستی کی اور بطالت کے شکار ہو گئے۔ اُنہوں
نے اپنے اِردگرد کی قوموں کی تقلید کی حالانکہ خداوند نے اُنہیں
تاکید کی تھی کہ تُم اُن کے سے کام مت کرنا مگر اُنہوں نے وہی کام
کیے جن کے کرنے سے خداوند نے اُنہیں منع کیا ہُوا تھا۔
۱۶ اُنہوں نے خداوند اپنے خدا کے تمام احکام کو ترک کر دیا
اور اپنے لیے دو بُت بنا لیے جو بچھڑوں کی صورت میں ڈھالے گئے
تھے اور ایک مُقدّس ستون کھڑا کر لیا۔ وہ لاتعداد تاروں کے آسمانی
لشکر کی پرستش میں لگ گئے اور بعل کو بھی پُوجنے لگے۔ ۱۷ اُنہوں
نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو آگ میں قربان کیا۔ اُنہوں نے
فالگیری اور جادوگری کر کے اپنے آپ کو بیچ دیا تاکہ خداوند کی نظر
میں بُرے بن کر اُسے غُصّہ دلائیں۔
۱۸ لہٰذا خداوند اِسرائیل سے بہت ناراض ہُوا اور اُس نے
اُنہیں اپنی نظر سے گرا دیا۔ صرف یہُوداہ کا قبیلہ باقی رہ گیا تھا۔
۱۹ مگر یہُوداہ نے بھی خداوند اپنے خدا کے احکام پر عمل نہ کیا۔ وہ
اُن قوانین پر چلے جو اِسرائیل نے خُود رائج کیے تھے۔ ۲۰ اِس لیے
خداوند نے اِسرائیل کے تمام لوگوں کو رد کر دیا اور اُنہیں دکھ پہنچایا
اور لُٹیروں کے ہاتھوں میں دے دیا حتّٰی کہ اُس نے اُنہیں اپنی
حُضوری سے دور کر دیا۔
۲۱ جب اُس نے اِسرائیل کو داؤد کے گھرانے سے کاٹ دیا
تو اُنہوں نے نباط کے بیٹے یرُبعام کو اپنا بادشاہ بنا لیا اور یرُبعام نے
اِسرائیل کو خداوند کی پیروی کرنے سے دُور رکھا اور اُن سے ایک بڑا
گناہ کروایا۔ ۲۲ اور اِسرائیلیوں نے یرُبعام کے تمام گناہوں کی
پیروی جاری رکھی اور اُن سے باز نہ آئے ۲۳ جب تک کہ خداوند
نے اُنہیں اپنی حُضوری سے دُور نہ کر دیا جیسا اُس نے اپنے خادم
نبیوں کی معرفت فرمایا تھا۔ لہٰذا اِسرائیل کے لوگ اپنے ملک سے
دُور اسُور میں جلاوطن کیے گئے اور وہ ابھی تک وہیں ہیں۔

سامریہ کی دوبارہ آبادکاری

۲۴ اور شاہِ اسُور نے بابل، کُوتہ، عوّا، حمات اور سِفروائم
کے لوگوں کو لا کر اِسرائیلیوں کی جگہ سامریہ کے شہروں میں بسا دیا
اور وہ سامریہ پر قبضہ کر کے اُس کے شہروں میں بس گئے۔
۲۵ جب وہ شروع میں وہاں آباد ہُوئے تو اُنہوں نے خداوند کی
پرستش نہ کی۔ لہٰذا اُس نے اُن کے درمیان شیر بھیج دیئے جنہوں
نے اُن کے کچھ لوگوں کو مار ڈالا۔ ۲۶ لہٰذا شاہِ اسُور کو اطلاع دی گئی
کہ جن لوگوں کو لے جا کر تُو نے سامریہ کے شہروں میں بسایا ہے
وہ نہیں جانتے کہ اُس ملک کا دیوتا کیا چاہتا ہے کیونکہ اُس نے اُن
کے درمیان شیر بھیج دیئے ہیں جو اُنہیں پھاڑ رہے ہیں کیونکہ لوگوں
کو معلوم نہیں کہ اُس دیوتا کا قانون کیا ہے۔
۲۷ تب شاہِ اسُور نے یہ حکم دیا کہ سامریہ کے جن کاہنوں کو
اسیر کر کے لایا گیا اُن میں سے ایک کو وہاں واپس بھیج دو تاکہ وہ
وہاں رہ کر لوگوں کو سکھائے کہ اُس ملک کے دیوتا کی رضا کیا ہے۔
۲۸ لہٰذا سامریہ سے ملک بدر کیے گئے کاہنوں میں سے ایک
بَیت ایل میں رہنے کے لیے آیا اور اُس نے اُنہیں خداوند کی
عبادت کے طور طریقے سکھائے۔
۲۹ تاہم ہر قوم کے لوگوں نے اپنے شہروں میں جہاں کہ وہ
مقیم تھے اپنے لیے دیوتاؤں کے بُت بنا کر اُنہیں اُن مندروں میں
نصب کر دیا جو سامریہ کے لوگوں نے اونچے مقامات پر بنائے
تھے۔ ۳۰ بابل سے آئے ہُوئے لوگوں نے سُکات بنات کو بنایا اور
کُوتہ سے آنے والوں نے نیرگل کو بنایا اور حمات والوں نے اسیما
کو بنایا۔ ۳۱ عوّائیوں نے نبحاز اور ترتاق کو بنایا اور سِفرویوں نے
اپنے بچّوں کو سِفروائم کے دیوتاؤں ادرملک اور عنّملک کے لیے
بطور قربانی آگ میں جلایا۔ ۳۲ وہ خداوند کی پرستش کرنے تو لگے
مگر اُنہوں نے اپنے ہی لوگوں میں سے بعض کو مقرّر کر دیا تاکہ وہ
اونچے مندروں میں کاہنوں کی طرح قربانیاں پیش
کریں۔ ۳۳ پس وہ خداوند کی پرستش کے ساتھ ساتھ اُن قوموں
کے دستور کے مطابق جن میں سے نکل کر وہ آئے تھے اپنے اپنے
دیوتاؤں کی پُوجا بھی کرتے تھے۔
۳۴ آج کے دِن تک وہ اپنے پہلے دستور پر قائم ہیں۔ نہ تو وہ
خداوند کی پرستش کرتے ہیں اور نہ ہی اُن آئین اور قوانین کو مانتے ہیں
اور نہ ہی شریعت کے اُن احکام پر چلتے ہیں جو خداوند نے یعقوب
کی نسل کو جس کا نام اُس نے اِسرائیل رکھا تھا دیئے تھے۔
۳۵ جب خداوند نے بنی اِسرائیل کے ساتھ عہد باندھا تو اُس نے
اُنہیں حکم دیا تھا کہ تُم غیر معبودوں کی پرستش مت کرنا، نہ اُنہیں سجدہ
کرنا، نہ اُن کی پُوجا کرنا اور نہ اُن کے لیے قربانی کرنا۔ ۳۶ بلکہ تُم
اُسی واحد خداوند کی عبادت کرنا جو بڑی قوّت کے ساتھ اپنے بازو
پھیلا کر تمہیں ملک مصر سے نکال لایا۔ تُم صرف اُسی کو سجدہ کرنا اور
صرف اُسی کے لیے قربانیاں پیش کرنا۔ ۳۷ اور جو فرمان، آئین،
قوانین اور احکام اُس نے تمہارے لیے قلمبند کیے اُنہیں ہمیشہ بڑی
احتیاط کے ساتھ ماننا اور غیر معبودوں کی پرستش مت کرنا۔ ۳۸ اور

اُس عہد کو جو میں نے تُم سے کیا ہے بُھول نہ جانا اور غیر معبودوں کی پرستش مت کرنا ۳۹ بلکہ خداوند اپنے خدا ہی کی پرستش کرنا اور وہی تُمہیں تمہارے سارے دُشمنوں سے چھڑائے گا۔ ۴۰ اُنہوں نے اِس ہدایت پر عمل نہ کیا بلکہ اپنے سابقہ دستوروں پر قائم رہے۔ ۴۱ اور یہ لوگ خداوند کی پرستش کے ساتھ ساتھ اپنے بُتوں کی پُوجا بھی کرتے رہے اور آج کے دِن تک اُن کی اولاد اور اُن کی اولاد کی نسل ویسے ہی کر رہی ہے جیسے اُن کے باپ دادا کیا کرتے تھے۔

حِزقیاہ شاہِ یہوداہ

۱۸ اور شاہِ اِسرائیل ہوسیع بِن ایلہ کے تیسرے سال میں شاہِ یہوداہ آخز کا بیٹا حِزقیاہ حکومت کرنے لگا۔ ۲ وہ پچیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں اُنتیس سال حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام ابی تھا جو زکریاہ کی بیٹی تھی۔ ۳ اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں بھلا تھا جیسے کہ اُس کے باپ داؤد نے کیا تھا۔ ۴ اُس نے اونچے مندروں کو ڈھا دیا اور ستونوں کو توڑ ڈالا اور یسیرت کو کاٹ ڈالا اور اُس نے پیتل کے سانپ کو جو مُوسیٰ نے بنایا تھا چکنا چُور کر دیا کیونکہ اُس وقت بھی بنی اِسرائیل اُس کے آگے بخور جلایا کرتے تھے (اور یہ نحُشتان کہلاتا تھا)۔

۵ حِزقیاہ خداوند اِسرائیل کے خدا پر توکّل کرتا تھا اور یہوداہ کے تمام بادشاہوں میں جو اُس سے پہلے یا اُس کے بعد ہُوئے کوئی بھی اُس کا ثانی نہ تھا۔ ۶ خداوند پر اُس کا ایمان بڑا پختہ تھا۔ وہ ہمیشہ خداوند کی پیروی کرتا رہا بلکہ اُس کے اُن احکام کو مانتا رہا جو خداوند نے مُوسیٰ کو عطا فرمائے تھے۔ ۷ اور خداوند اُس کے ساتھ تھا اور جو بھی کام اُس نے شروع کیا وہ اُس میں کامیاب ہُوا۔ اُس نے شاہِ اسُور کے خلاف بغاوت کر دی اور اُس کا مطیع نہ رہا۔ ۸ اُس نے فِلستیوں کو نگہبانوں کے بُرج سے لے کر فصیلدار شہر تک بلکہ غزّہ اور اُس کی سرحدوں تک پسپا کر دیا۔

۹ حِزقیاہ بادشاہ کے چوتھے برس جو کہ شاہِ اِسرائیل ہوسیع بِن ایلہ کا ساتواں برس تھا سلمنسر شاہِ اسُور نے سامریہ پر چڑھائی کی اور اُس کا محاصرہ کر لیا۔ ۱۰ اور تین سال کے بعد اُس پر قبضہ کر لیا۔ لہٰذا سامریہ پر حِزقیاہ کے چھٹے سال میں قبضہ کر لیا گیا۔ یہ شاہِ اِسرائیل ہوسیع کا نواں سال تھا۔ ۱۱ اور شاہِ اسُور اِسرائیل کو اسیر کر کے اسُور کی طرف لے گیا اور اُنہیں خلح میں اور خابُور ندی پر جُوزان میں اور مادیوں کے شہروں میں بسا دیا۔ ۱۲ یہ اِس لیے ہُوا کہ اُنہوں نے خداوند اپنے خدا کا حکم نہ مانا بلکہ اُس کے عہد کی خلاف ورزی کی تھی یعنی اُن تمام باتوں کی خلاف ورزی جن کا خداوند کے بندہ مُوسیٰ نے حکم دیا تھا۔ اُنہوں نے اُن حکموں کو نہ تو سُنا اور نہ ہی اُن پر عمل کیا۔

۱۳ حِزقیاہ بادشاہ کے چودھویں برس میں شاہِ اسُور سنحیرب نے حملہ کر کے یہوداہ کے تمام فصیلدار شہروں پر قبضہ کر لیا۔ ۱۴ لہٰذا شاہِ یہوداہ حِزقیاہ نے شاہِ اسُور کو لکیس میں یہ پیغام بھیجا کہ مجھ سے خطا ہُوئی۔ یہاں سے اپنی فوجوں کو ہٹا لے اور تُو جتنا تاوان لگائے گا میں ادا کروں گا۔ سو شاہِ اسُور نے شاہِ یہوداہ حِزقیاہ سے تین سَو قنطار چاندی اور تیس قنطار سونا بطور تاوان ادا کرنے کو کہا۔ ۱۵ اور حِزقیاہ نے ساری چاندی جو خداوند کے گھر اور شاہی محل کے خزانوں میں ملی اُسے دے دی۔

۱۶ ساتھ ہی شاہِ یہوداہ حِزقیاہ نے خداوند کی ہیکل کے دروازوں اور دروازوں کے ستونوں کا وہ سونا جو خُود اُس نے اُن پر منڈھوایا تھا اُتروا کر شاہِ اسُور کو دے دیا۔

سنحیرب کا یروشلیم کو دھمکانا

۱۷ اور شاہِ اسُور نے ترتان اور رب سارس اور ربشاقی کو لکیس سے ایک لشکرِ جرار کے ساتھ حِزقیاہ بادشاہ کے پاس یروشلیم بھیجا اور وہ یروشلیم تک آئے اور بالائی حوض کی نالی کے پاس جو دھوبی گھاٹ کو جانے والی راہ پر ہے رُک گئے۔ ۱۸ اور جب اُنہوں نے بادشاہ کو پکارا تو الیاقیم بِن خِلقیاہ جو شاہی محل کا دیوان تھا اور شبناہ مُنشی اور آسف مُحرّر کا بیٹا یُوآخ اُن کے پاس باہر گئے۔

۱۹ اور ربشاقی نے اُن سے کہا کہ حِزقیاہ کو بتاؤ کہ:

مَلکِ معظم شاہِ اسُور یوں فرماتا ہے کہ تُو نے اپنے اِس اعتماد کی بُنیاد کس پر رکھی ہُوئی ہے؟ ۲۰ تُو کہتا ہے کہ تیرے پاس فنِ لشکرکشی اور فوجی قوت ہے مگر یہ محض باتیں ہی باتیں ہیں۔ کس پر بھروسہ کر کے تُو نے مجھ سے بغاوت کی ہے ۲۱ دیکھ تُو اِس کُچلے ہُوئے سرکنڈے کے عصا یعنی مصر پر بھروسہ کیے بیٹھا ہے۔ اگر کوئی اُس پر ٹیک لگاتا ہے تو وہ اُس کا ہاتھ چھید کر رکھ دیتا ہے اور اُسے زخمی کر دیتا ہے! شاہِ مصر فرعون اُن سب کے لیے جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں ایسا ہی ہے۔ ۲۲ اور اگر تُم مجھ سے کہو کہ ہم خداوند اپنے خدا پر توکّل کرتے ہیں تو کیا وہ وہی نہیں ہے جس کے اونچے مندروں اور مذبحوں کو حِزقیاہ نے ڈھا کر یہوداہ اور یروشلیم سے کہا کہ تُم یروشلیم میں اِس مذبح کے آگے سجدہ کیا کرو۔

۲۳ اب ذرا میرے آقا شاہِ اسُور کے ساتھ معاملہ طے کر۔ میں

تجھے دو ہزار گھوڑے دوں گا اگر تُو اُن کے لیے سوار پیدا کر سکے! [24] بھلا تُو میرے آقا کے ادنیٰ سرداروں میں سے ایک سردار کو کیوں کر پسپا کر سکتا ہے جب کہ تُو رتھوں اور گھوڑسواروں کے لیے مِصر پر انحصار کیے بیٹھا ہے؟ [25] علاوہ ازایں کیا میں خداوند کے فرمان کے بغیر ہی اِس جگہ پر حملہ کرنے اور اُسے تباہ کرنے آیا ہُوں؟ خُود خداوند نے مجھ سے اِس ملک پر حملہ کرنے اور اِسے غارت کرنے کے لیے کہا۔

[26] تب الیاقیم بن خِلقیاہ اور شبناہ اور یُوآخ نے ربشاقی سے کہا کہ مہربانی سے اپنے خادموں سے ارامی زبان میں بات کر کیونکہ ہم اُسے سمجھتے ہیں اور ہم سے عبرانی میں بات نہ کر تا کہ وہ لوگ جو دیوار پر ہیں ہماری گفتگو نہ سُن لیں۔

[27] لیکن ربشاقی نے جواب دیا کہ کیا میرے آقا نے یہ باتیں کہنے کے لیے مجھے صرف تیرے آقا اور تیرے پاس بھیجا ہے۔ کیا اِن دیوار والے لوگوں کے پاس نہیں بھیجا جنہیں تمہارے ہی ساتھ اپنی نجاست کو کھانا اور اپنے پیشاب کو پینا پڑے گا؟

[28] پھر ربشاقی نے کھڑے ہو کر عبرانی میں بلند آواز سے کہا کہ ملکِ معظّم شاہِ اسُور کی بات سُنو۔ [29] بادشاہ یوں فرماتا ہے کہ حزقیاہ کے فریب میں مت آؤ کیونکہ وہ تمہیں میرے ہاتھ سے چھڑا نہیں سکتا۔ [30] اور حزقیاہ تمہیں یہ کہہ کر خداوند پر بھروسا کرنے کی ترغیب دینے نہ پائے کہ خداوند ہمیں ضرور چھڑائے گا اور یہ شہر شاہِ اسُور کے قبضہ میں ہرگز نہ جانے پائے گا۔

[31] حزقیاہ کی مت سننا کیونکہ شاہِ اسُور یوں فرماتا ہے کہ تُم مجھ سے صلح کر لو اور باہر نکل کر میرے پاس آ جاؤ۔ تب تُم میں سے ہر ایک اپنی تاک کے انگور اور اپنے انجیر کے درخت کا پھل کھاتا اور کنوئیں کا پانی پیتا رہے گا۔ [32] جب تک میں آ کر تمہیں ایک ایسے ملک میں نہ لے جاؤں جو تمہارے اپنے ملک کی طرح غلّہ اور تازہ مے کا ملک، روٹی اور تاکستانوں کا ملک، زیتون کے درختوں اور شہد کا ملک ہے۔ زندگی اور مَوت دونوں میں سے جسے چاہو چُن لو!

حزقیاہ کی بات مت سُنو کیونکہ وہ تمہیں یہ کہتے ہُوئے گمراہ کر رہا ہے کہ خداوند ہمیں چھڑائے گا۔ [33] کیا کسی قوم کے دیوتا نے اُس کے ملک کو کبھی شاہِ اسُور کے ہاتھ سے چھڑایا ہے؟ [34] حمات اور ارفاد کے دیوتا کہاں ہیں؟ اور سِفروایم، ہینع اور عِواہ کے دیوتا کہاں ہیں؟ کیا وہ سامریہ کو میرے ہاتھ سے بچا سکے تھے؟ [35] جب اِن تمام ممالک کے دیوتاؤں میں سے کوئی بھی اپنے ملک کو مجھ سے بچانے کے قابل نہیں ہُوا تو خداوند یروشلیم کو کیسے بچا سکتا ہے؟

[36] لیکن لوگ خاموش رہے اور جواب میں کچھ نہ کہہ سکے کیونکہ بادشاہ نے حکم دے رکھا تھا کہ اُسے جواب نہ دینا۔

[37] تب الیاقیم بن خِلقیاہ جو شاہی محل کا دیوان تھا اور شبناہ مُنشی اور یُوآخ بن آسف محرّر اپنے کپڑے چاک کیے ہُوئے حزقیاہ کے پاس گئے اور جو کچھ ربشاقی نے کہا تھا اُسے کہہ سُنایا۔

یروشلیم کی مخلصی کی پیش گوئی

19 جب حزقیاہ نے یہ سُنا تو اُس نے اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ اوڑھ کر خداوند کے گھر میں گیا [2] اور اُس نے محل کے دیوان اور شبناہ مُنشی اور سرکردہ کاہنوں کو ٹاٹ پہنا کر آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی کے پاس بھیجا [3] اور اُنہوں نے اُسے بتایا کہ حزقیاہ یوں کہتا ہے کہ آج کا دِن دکھ اور ملامت اور رُسوائی کا دِن ہے کیونکہ بچّے تو پیدا ہونے کو ہیں لیکن ماؤں میں اُنہیں جننے کی طاقت نہیں۔ [4] شاید ربشاقی کی ساری باتیں خداوند تیرے خدا کے کانوں تک پہنچ جائیں جسے اُس کے آقا شاہِ اسُور نے بھیجا ہے کہ زندہ خدا کی توہین کرے اور خداوند تیرا خدا وہ باتیں سُن کر اُسے ملامت کرے۔ پس تُو اُن کے لیے جو زندہ بچ گئے ہیں دُعا کر۔

[5] جب حزقیاہ بادشاہ کے آدمی یسعیاہ کے پاس آئے [6] تو یسعیاہ نے اُن سے کہا کہ اپنے آقا کو بتاؤ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُو اُن باتوں کو سُن کر خوف زدہ نہ ہو جو شاہِ اسُور کے آدمیوں نے میری توہین کی غرض سے کہی ہیں۔ [7] دیکھ! میں اُس میں ایک ایسی روح ڈال دُوں گا کہ وہ ایک افواہ سُنتے ہی اپنے ملک کو لَوٹ جائے گا اور وہاں میں اُسے تلوار سے مروا ڈالوں گا۔

[8] اور جب ربشاقی نے سُنا کہ شاہِ اسُور لکیس سے جا چُکا ہے تو وہ لَوٹ گیا اور اُس نے دیکھا کہ بادشاہ لبناہ سے مصروفِ جنگ ہے۔

[9] پھر سنحیرب کو اطلاع ملی کہ کُوش کا بادشاہ ترہاقہ اُس سے لڑنے کو نکلا ہے۔ لہٰذا اُس نے حزقیاہ کے پاس پھر ایلچی بھیجے اور کہا کہ [10] حزقیاہ شاہِ یہُوداہ سے کہنا کہ جس خدا پر تیرا بھروسا ہے وہ تجھے یہ کہہ کر فریب نہ دے کہ وہ یروشلیم کو شاہِ اسُور کے قبضہ میں نہیں جانے دے گا۔ [11] یقیناً تُو نے سُن لیا ہے کہ شاہانِ اسُور نے تمام ممالک کو تباہ و برباد کر کے اُن کا کیا حال کیا۔ اور کیا تُو بچ سکے گا۔ [12] وہ قومیں جنہیں میرے باپ دادا نے ہلاک کیا جو جَوزان، حاران، رصف اور بنی عدن جو تلسّار میں تھیں کیا اُن کے دیوتاؤں نے اُنہیں چھڑایا؟ [13] حمات کا بادشاہ،

ارفاد کا بادشاہ، شہر سِفروائم کا بادشاہ یا ہینع اور عِوّاہ کا بادشاہ کہاں ہے؟

حِزقیاہ کی دعا

[۱۴] حِزقیاہ نے ایلچیوں سے خط لیا اور اُسے پڑھا۔ پھر وہ خداوند کے گھر میں گیا اور اُسے خداوند کے حُضور پھیلا دیا۔ [۱۵] اور حِزقیاہ نے خداوند کے حُضور یوں دعا کی کہ اَے خداوند اِسرائیل کے خدا! تُو جو کروبیوں کے درمیان تخت نشین ہے، تُو ہی اکیلا تمام روئے زمین کی سلطنتوں کا خدا ہے۔ تُو ہی آسمان اور زمین کا خالق ہے۔ [۱۶] اَے خداوند، کان لگا اور سُن۔ اَے خداوند، اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ اور زندہ خدا کی توہین کرنے کے لیے جو پیغام سنحیرب نے بھیجا ہے اُسے سُن لے۔

[۱۷] اَے خداوند! یہ تو سچ ہے کہ اسُور کے بادشاہوں نے کئی قوموں کو اور اُن کے ممالک کو تباہ و برباد کر دیا۔ [۱۸] اور اُنہوں نے ان کے دیوتاؤں کو آگ میں پھینک کر نیست و نابود کر دیا کیونکہ وہ خدا نہ تھے بلکہ اُنہیں آدمیوں نے لکڑی اور پتھر سے بنایا تھا۔ [۱۹] اب اَے خداوند، ہمارے خدا! ہمیں اُس کے ہاتھ سے بچا لے تاکہ روئے زمین کی سب سلطنتیں جان لیں کہ تُو ہی اکیلا خداوند خدا ہے۔

یسعیاہ کا سنحیرب کے مارے جانے کی پیش گوئی کرنا

[۲۰] تب یسعیاہ بن آموص نے حِزقیاہ کو ایک پیغام بھیجا کہ خداوند اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں نے شاہِ اسُور سنحیرب کے بارے میں تیری دعا سُن لی ہے [۲۱] اور خداوند نے اُس سے متعلق یوں فرمایا ہے:

کنواری دُخترِ صِیُّون تجھے حقیر جانتی ہے اور تیرا مذاق اُڑاتی ہے۔
یروشلیم کی بیٹی تیرے پیچھے اپنا سر ہلاتی ہے۔
[۲۲] یہ کون ہے جس کی تُو نے توہین و تکفیر کی؟
کس کے خلاف تُو نے اپنی آواز بلند کی
اور تکبُّر سے اپنی آنکھیں اوپر اُٹھائیں؟
اِسرائیل کے قدُّوس کے خلاف!
[۲۳] تُو نے اپنے ایلچیوں کے ذریعہ سے
خداوند کی بے حد توہین کی ہے۔
تُو نے سوچا،
میں اپنے کثیر رتھوں کے ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر،
بلکہ لُبنان کی آخری سرحدوں تک جا پہنچا ہُوں۔
اور میں نے اُس کے اونچے اونچے دیوداروں کو کاٹ ڈالا ہے،
اور اُس کے عمدہ ترین صنوبر کے درختوں کو بھی۔
میں اُس کے نہایت ہی دُور دراز حِصّوں تک پہنچ گیا ہُوں،
اور اُس کے گھنے جنگلوں تک بھی۔
[۲۴] میں نے جگہ جگہ کنوئیں کھودے ہیں
اور وہاں کا پانی پیا ہے۔
میں نے اپنے پاؤں کے تلوں سے
مِصر کی ساری ندیاں خشک کر ڈالی ہیں۔
[۲۵] کیا تُو نے نہیں سُنا؟
مُدّت ہُوئی کہ میں نے اُس کے وقوع میں آنے کا حکم دیا تھا۔
اور قدیم ایّام میں اِسے تجویز کیا تھا؛
اور اب میں اُسی کو وقوع میں لایا ہُوں،
کہ تُو فصیلدار شہروں کو کھنڈر بنا دے۔
[۲۶] وہاں کے لوگ ناتوان ہیں،
وہ دہشت زدہ ہو گئے۔ وہ شرمسار ہیں،
وہ میدان کی گھاس کی مانند،
ہری پود، اور چھتوں پر اُگنے والی گھاس کی مانند ہیں،
جو بڑھنے سے پیشتر ہی سُوکھ جاتی ہے۔
[۲۷] لیکن میں تیری نشست اور آمد و رفت کو
اور میرے خلاف تیری جھنجھلاہٹ کو جانتا ہُوں۔
[۲۸] اور چونکہ تُو میرے خلاف بڑے طیش میں ہے
اور تیری گستاخی میرے کانوں تک پہنچ گئی ہے،
اِس لیے میں اپنی نکیل تیری ناک میں
اور اپنی لگام تیرے مُنہ میں ڈال دوں گا،
اور میں تجھے اُسی راہ سے جس سے تُو آیا ہے
واپس لَوٹا دوں گا۔
[۲۹] اور اَے حِزقیاہ تیرے لیے یہ نشان ہوگا کہ:
اِس سال تُم خُود رَو چیزیں
اور دوسرے سال وہ چیزیں جو اُن سے پیدا ہوں گی
کھاؤ گے۔
لیکن تیسرے سال تُم بونا اور کاٹنا،
اور تاکستان لگا کر اُن کا پھل کھانا۔
[۳۰] ایک دفعہ پھر یہُوداہ کے گھرانے کا بقیّہ
پھر سے جڑ پکڑے گا اور پھل لائے گا۔
[۳۱] کیونکہ ایک بقیّہ یروشلیم سے نمودار ہوگا،

اور دوسرا صِیُّون سے۔
قادرِ مطلق خداوند کی غیوری یہ کر دکھائے گی۔
[۳۲] چنانچہ شاہِ اسُور سے متعلق خداوند یوں فرماتا ہے کہ:

وہ اِس شہر میں داخل ہونے
یا یہاں کوئی تیر چلانے نہ پائے گا۔
نہ تو وہ ڈھال لے کر اُس کے سامنے آنے پائے گا
اور نہ اُس کے مقابل دمدمہ باندھنے پائے گا۔
[۳۳] اور خداوند فرماتا ہے کہ
جس راہ سے وہ آیا اُسی راہ سے واپس جائے گا؛
وہ اِس شہر میں داخل نہ ہوگا۔
[۳۴] کیونکہ میں اپنی خاطر اور اپنے بندہ داؤد کی خاطر
اِس شہر کی حفاظت کروں گا اور اِسے بچاؤں گا۔

[۳۵] سو اُسی رات خداوند کے فرشتہ نے نکل کر اسُور کی لشکر گاہ میں ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی مار ڈالے اور اگلی صبح کو جب لوگ اُٹھے تو دیکھا کہ وہاں صرف لاشیں پڑی ہُوئی ہیں۔ [۳۶] لہٰذا شاہِ اسُور سنحیرب لشکر گاہ چھوڑ کر نینوہ کو لَوٹ گیا اور وہاں رہنے لگا۔
[۳۷] ایک دِن جب وہ اپنے دیوتا نسرُوک کے مندر میں پُوجا کر رہا تھا تو اُس کے بیٹے ادرمّلک اور شراضر اُسے تلوار سے قتل کر کے ارارات کی سرزمین کو بھاگ گئے اور اُس کا بیٹا اسرحدُّون بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

حِزقیاہ کی بیماری

۲۰ اُن ہی دِنوں میں حِزقیاہ ایسا بیمار پڑا کہ مرنے کی نوبت آ گئی۔ تب آموص کا بیٹا یسعیاہ نبی اُس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُو اپنے گھر کی دیکھ بھال کا بندوبست کر دے کیونکہ تُو مرنے والا ہے اور بچنے کا نہیں۔
[۲] تب حِزقیاہ نے اپنا مُنہ دیوار کی طرف کر کے خداوند سے یہ دعا کی کہ [۳] اَے خداوند یاد فرما کہ کس طرح میں تیرے حُضور مکمل جان نثاری اور پُوری وفاداری سے چلتا رہا اور میں نے وہی کیا ہے جو تیری نظر میں بھلا ہے اور تب حِزقیاہ زار زار رونے لگا۔
[۴] یسعیاہ کے محل سے باہر نکلنے سے پیشتر خداوند کا کلام اُس پر نازل ہُوا کہ [۵] واپس جا اور میری قوم کے پیشوا حِزقیاہ سے کہہ کہ خداوند تیرے باپ داؤد کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں نے تیری دعا سُن لی ہے اور تیرے آنسو دیکھ لیے ہیں۔ میں تجھے شفا بخشوں گا۔ آج سے تیسرے دِن تُو خداوند کے گھر میں جائے گا [۶] اور میں تیری عمر پندرہ سال اور بڑھاؤں گا اور میں تجھے اور اِس شہر کو شاہِ اسُور کے ہاتھ سے بچاؤں گا۔ میں اپنی خاطر اور اپنے بندے داؤد کی خاطر شہر کی حفاظت کروں گا۔
[۷] تب یسعیاہ نے کہا کہ کچھ انجیر لے کر ایک ٹکیا بناؤ۔ اُنہوں نے ویسا ہی کیا اور اُسے اُس کے پھوڑے پر باندھ دیا۔ تب وہ اچھا ہو گیا۔
[۸] اور حِزقیاہ نے یسعیاہ سے پُوچھا تھا کہ اِس کا کیا نشان ہوگا کہ خداوند مجھے صحت بخشے گا اور میں اب سے تیسرے دِن خداوند کی ہیکل میں جاؤں گا؟
[۹] یسعیاہ نے جواب دیا کہ خداوند کے وعدہ کے پُورا ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ سایہ یا تو دس درجہ آگے بڑھ جائے گا یا دس درجہ پیچھے ہو جائے گا۔
[۱۰] حِزقیاہ نے کہا کہ سایہ کا دس درجہ آگے جانا تو معمولی سی بات ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ یہ دس درجہ پیچھے ہو جائے۔
[۱۱] تب یسعیاہ نبی نے خداوند سے دعا کی اور خداوند نے اُس سایہ کو جو آخز کی دھوپ گھڑی میں دس درجہ ڈھل چُکا تھا دس درجے پیچھے کر دیا۔
[۱۲] اُس وقت شاہِ بابل بَرودک بلہ دان بِن بلہ دان نے حِزقیاہ کے پاس خطوط اور تحفے بھیجے کیونکہ اُس نے حِزقیاہ کی بیماری کی خبر سُنی تھی۔ [۱۳] حِزقیاہ نے قاصِدوں کا اِستقبال کیا اور جو کچھ اُس کے گوداموں میں تھا یعنی چاندی، سونا، مصالح اور نفیس عطر اور اپنا اسلحہ خانہ اور جو کچھ اُس کے خزانوں میں موجود تھا اُنہیں دکھایا۔ اور اُس کے محل میں یا اُس کی تمام مملکت میں کوئی چیز ایسی نہ تھی جو حِزقیاہ نے اُنہیں نہ دکھائی۔
[۱۴] تب یسعیاہ نبی حِزقیاہ بادشاہ کے پاس گیا اور پُوچھا کہ وہ لوگ کیا کہتے تھے اور وہ کہاں سے آئے تھے؟
حِزقیاہ نے جواب دیا کہ وہ ایک دور ملک سے یعنی بابل سے آئے تھے۔
[۱۵] تب نبی نے پُوچھا کہ اُنہوں نے تیرے محل میں کیا دیکھا؟
حِزقیاہ نے جواب دیا کہ اُنہوں نے میرے محل کی ہر ایک چیز دیکھی اور میرے خزانوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے اُنہیں نہ دکھائی ہو۔
[۱۶] تب یسعیاہ نے حِزقیاہ سے کہا کہ خداوند کا کلام سُن

۱۷ خداوند فرماتا ہے کہ وہ وقت یقیناً آئے گا جب تیرے محل کی ہر ایک چیز اور سب کچھ جو تیرے باپ دادا نے آج تک جمع کیا ہے بابل کو لے جایا جائے گا اور یہاں کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ ۱۸ اور تیرے بیٹوں میں سے بعض کو جو تیرا اپنا گوشت اور خُون ہیں لے جایا جائے گا اور اُنہیں شاہِ بابل کے محل کے خواجہ سرا بنایا جائے گا۔

۱۹ حزقیاہ نے جواب دیا کہ خداوند کا وہ کلام جو تیرے مُنہ سے نکلا ہے بھلا ہے کیونکہ اُس نے سوچا کہ اُس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک میں زندہ ہُوں امن و امان قائم رہے گا۔

۲۰ اور حزقیاہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کے کارنامے اور یہ کہ اُس نے کس طرح تالاب اور سُرنگ بنائی جس کے ذریعہ شہر کے اندر پانی لایا گیا کیا وہ شاہانِ یہُوداہ کی تواریخ میں درج نہیں؟ ۲۱ حزقیاہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اُس کا بیٹا منسّی بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

منسّی شاہِ یہُوداہ

۲۱ منسّی بارہ سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں پچپن برس سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام حِفصِیباہ تھا۔ ۲ اُس نے ایسی قوموں کے نفرتی دستوروں کی پیروی کی جنہیں خداوند نے بنی اسرائیل کے راستے سے دُور کر دیا تھا۔ یوں اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی ۳ کیونکہ اُس نے اُن اونچے مندروں کو جنہیں اُس کے باپ حزقیاہ نے ڈھا دیا تھا دوبارہ تعمیر کیا، بعل کے لیے مذبحے بنائے اور یسیرت بنائی جیسے اخی اب شاہِ اسرائیل نے کیا تھا۔ وہ تاروں کے سارے آسمانی لشکر کو سجدہ کرتا تھا اور اُن کی پرستش کرتا تھا۔ ۴ اور اُس نے خداوند کی ہیکل میں جس کی بابت خداوند نے فرمایا تھا کہ میں یروشلیم میں اپنا نام رکھوں گا مذبحے بنائے۔ ۵ اُس نے آسمان کے ستاروں کے سارے لشکر کے لیے خداوند کی ہیکل کے دونوں صحنوں میں مذبحے بنائے۔ ۶ اُس نے اپنے ہی بیٹے کو آگ میں قربان کیا۔ وہ افسوں گری کرتا، شگون نکالتا اور عاملوں اور جنّات سے رجوع کرتا تھا اور اُس نے خداوند کی نظر میں بڑی بدی کی اور اُسے غُصّہ دلایا۔

۷ اُس نے اُس یسیرت کو جو اُس نے گھڑوا کر بنوائی تھی ہیکل میں نصب کر دیا جس کی بابت خداوند نے داؤد اور اُس کے بیٹے سلیمان سے کہا تھا کہ اِسی گھر میں اور یروشلیم میں جسے میں نے بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے چُن لیا ہے میں اپنا نام ابد تک رکھوں گا۔ ۸ اور ایسا میں ہرگز نہ ہونے دوں گا کہ بنی اسرائیل کے پاؤں اُس ملک سے باہر آوارہ پھریں جسے میں نے اُن کے باپ دادا کو عطا فرمایا بشرطیکہ وہ ہر ایک بات پر بڑی احتیاط سے عمل کریں جس کا میں نے اُنہیں حکم دیا اور ساری شریعت پر جو میرے بندہ موسیٰ نے اُنہیں دی چلتے رہیں۔ ۹ مگر اُن لوگوں نے اُس نصیحت پر عمل نہ کیا اور منسّی نے بھی اُنہیں گمراہ کیا۔ لہٰذا اُنہوں نے اُن قوموں کی بہ نسبت جنہیں خداوند نے بنی اسرائیل کے سامنے نیست و نابود کر دیا تھا زیادہ بدی کی۔

۱۰ لہٰذا خداوند نے اپنے بندوں نبیوں کی معرفت فرمایا ۱۱ چونکہ شاہِ یہُوداہ منسّی نے یہ مکروہ کام کیے ہیں اور اُس نے اُن اموریوں سے بھی زیادہ بدی کی ہے جو اُس سے پہلے ہو گزرے ہیں اور اپنے بُتوں کے ذریعہ سے یہُوداہ سے بھی گناہ کروایا ہے ۱۲ اِس لیے خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں یروشلیم پر اور یہُوداہ پر ایسی مصیبت لاؤں گا کہ جو بھی اُس کے بارے میں سُنے گا دہل کر رہ جائے گا۔ ۱۳ میں یروشلیم کا وہی حال کروں گا جو میں نے سامریہ اور اخی اب کے گھرانے کا کیا ہے اور میں یروشلیم کو ایسا پونچھوں گا جیسے کوئی تھالی کو پونچھتا ہے اور پھر اُسے اُلٹا کر کے رکھ دیتا ہے۔ ۱۴ اور میں اپنی میراث کے باقی ماندہ لوگوں کو ترک کر کے اُنہیں دشمنوں کے حوالہ کر دوں گا اور اُن کے سارے دشمن اُنہیں اپنی لُوٹ کھسوٹ اور غارتگری کا نشانہ بنائیں گے۔ ۱۵ کیونکہ جب سے اُن کے باپ دادا مصر سے نکلے ہیں اُس دِن سے آج تک وہ میرے سامنے بدی کرتے اور مجھے غُصّہ دلاتے رہے ہیں۔

۱۶ علاوہ اُس گناہ کے جو منسّی نے یہُوداہ سے کروایا تھا اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی اُس نے اتنے بے گناہوں کا قتلِ عام کیا کہ سارا یروشلیم ایک سرے سے دوسرے سرے تک خُون سے بھر گیا۔

۱۷ منسّی کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کے سارے کارنامے اور وہ گناہ جس کا وہ مرتکب ہُوا کیا وہ شاہانِ یہُوداہ کی تواریخ میں مندرج نہیں؟ ۱۸ اور منسّی اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اپنے اُس محل کے باغ میں جو عُزّا کے باغ میں ہے دفن کیا گیا اور اُس کا بیٹا امُون بطور بادشاہ اُس کا جانشین بنا۔

امُون شاہِ یہُوداہ

۱۹ امُون بائیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں دو سال سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام مسلّمت تھا جو حرُوص کی بیٹی اور یُطبہ کی رہنے والی تھی۔ ۲۰ اور اُس نے اپنے باپ منسّی کی طرح خداوند کی نظر میں بدی کی ۲۱ اور وہ اُن سب راہوں پر چلا جن پر اُس کا باپ چلتا تھا۔ اُس نے اُن بُتوں کی

پرستش کی جن کی پرستش اُس کے باپ نے کی تھی اور اُنہیں سجدہ کیا۔ ۲۲ اور اُس نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کو چھوڑ دیا اور خداوند کی راہ پر نہ چلا۔

۲۳ امُون کے منصبداروں نے اُس کے خلاف سازش کی اور بادشاہ کو اُس کے محل میں قتل کر دیا۔ ۲۴ تب ملک کے لوگوں نے اُن سب کو جنہوں نے امُون بادشاہ کے خلاف سازش کی تھی مار ڈالا اور اُس کے بیٹے یُوسیاہ کو اُس کی جگہ بادشاہ بنایا۔

۲۵ کیا امُون کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کے کارنامے شاہانِ یہُوداہ کی تواریخ میں قلمبند نہیں؟ ۲۶ اُسے عُزّا کے باغ میں اُس کی قبر میں دفن کیا گیا اور یُوسیاہ اُس کا بیٹا بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

توریت کی کتاب کا ملنا

۲۲ یُوسیاہ آٹھ سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں اِکتیس سال سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام جدِیدہ تھا جو عدایاہ کی بیٹی تھی اور بُصقت کی رہنے والی تھی۔ ۲ اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں ٹھیک تھا اور اپنے باپ داؤد کی سب راہوں پر چلا اور دائیں یا بائیں طرف نہ مُڑا۔

۳ اور یُوسیاہ بادشاہ نے اپنی حکمرانی کے اٹھارھویں برس میں اپنے مُنشی سافن بن اصلیاہ بن مُسلاّم کو خداوند کے گھر بھیجا اور کہا ۴ کہ خِلقیاہ سردار کاہن کے پاس جانا اور اُس نقدی کا حساب کروانا جو خداوند کے گھر میں لائی جاتی ہے اور جسے دربان لوگوں سے لے کر جمع کرتے ہیں۔ ۵ پھر اُسے اُن آدمیوں کے حوالے کر دینا جو ہیکل کی مرمّت کے کام کی نگرانی پر مامور ہیں تاکہ وہ اُن کاریگروں کو جو خداوند کی ہیکل کی مرمّت کرتے ہیں ۶ یعنی بڑھیوں، معماروں اور سنگ تراشوں کو ادائیگی کریں اور ایسا بندوبست کرنا کہ وہ ہیکل کی مرمّت کرنے کے لیے لکڑی اور تراشا ہُوا پتّھر خرید لیں۔ ۷ لیکن اُنہیں اُس نقدی کا جو اُن کے سپرد کی جائے حساب دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ایمانداری سے کام کر رہے ہیں۔

۸ خِلقیاہ سردار کاہن نے سافن مُنشی سے کہا کہ مجھے خداوند کے گھر میں توریت کی کتاب مِلی ہے اور اُس نے وہ کتاب سافن کو دے دی جس نے اُسے پڑھا۔ ۹ اور پھر سافن مُنشی نے بادشاہ کے پاس جا کر اُسے اطلاع دی کہ وہ نقدی جو خداوند کے گھر میں تھی تیرے منصبداروں کے ذریعہ جمع کر لی گئی اور اُسے ہیکل کی مرمّت پر لگے ہُوئے کاریگروں اور اُن کے نگرانوں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ ۱۰ سافن مُنشی نے بادشاہ کو یہ بھی بتایا کہ خِلقیاہ کاہن نے مجھے ایک کتاب دی ہے اور سافن نے اُسے بادشاہ کے حُضور پڑھا۔

۱۱ جب بادشاہ نے توریت کی کتاب کی باتیں سُنیں تو اپنے کپڑے پھاڑے ۱۲ اور خِلقیاہ کاہن، اخی قام بن سافن، عکبور بن میکایاہ، سافن مُنشی اور بادشاہ کے خادم عسایاہ کو یہ حکم دیا کہ ۱۳ جاؤ اور جو کتاب ملی ہے اُس میں مرقوم باتوں کو میری خاطر، لوگوں کی خاطر اور سارے یہُوداہ کی خاطر خداوند سے دریافت کرو۔ کیونکہ خداوند کا بڑا غضب ہم پر اِسی سبب سے بھڑکا ہے کہ ہمارے باپ دادا نے اِس کتاب کی باتوں کی تعمیل نہ کی اور جو کچھ اِس میں ہمارے بارے میں لکھا ہُوا ہے اُس کے مطابق عمل نہ کیا۔

۱۴ تب خِلقیاہ کاہن، اخی قام، عکبور، سافن اور عسایاہ مل کر خُلدہ نبیّہ سے بات کرنے اُس کے پاس گئے جو توشہ خانہ کے داروغہ سلّوم بن تِقوہ بن خرخس کی بیوی تھی۔ وہ یروشلیم میں مِشنہ نام کے محلّہ میں رہتی تھی۔

۱۵ اُس نے اُن سے کہا کہ خداوند، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ جس آدمی نے تمہیں میرے پاس بھیجا ہے اُسے بتاؤ ۱۶ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں اِس کتاب کی ہر ایک بات کے مطابق جسے شاہِ یہُوداہ نے پڑھا ہے اِس مقام پر اور اِس کے لوگوں پر مصیبت نازل کرنے والا ہُوں۔ ۱۷ کیونکہ اُنہوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور غیر معبودوں کے آگے بخور جلایا اور اپنی تمام حرکتوں سے مجھے غُصّہ دلایا ہے۔ لہٰذا میرا قہر اِس مقام پر بھڑکے گا اور ٹھنڈا نہ ہوگا۔ ۱۸ اور شاہِ یہُوداہ سے جس نے تمہیں خداوند سے دریافت کرنے کے لیے بھیجا ہے کہنا کہ خداوند اِسرائیل کا خدا اُن باتوں کی نسبت جو تُو نے سُنی ہیں یوں فرماتا ہے ۱۹ کہ جو کچھ میں نے اِس مقام اور اِس کے لوگوں کے متعلق کہا ہے کہ وہ لعنتی ٹھہریں گے تباہ کر دیئے جائیں گے اُسے سُن کر تیرا دل نرم ہو گیا تُو نے خداوند کے آگے عاجزی کی اور اپنے کپڑے پھاڑے اور رونے لگا۔ لہٰذا میں نے بھی تیری فریاد سُن لی۔ خداوند فرماتا ہے۔ ۲۰ دیکھ! میں تجھے تیرے باپ دادا کے پاس پہنچا دوں گا۔ تُو سلامتی سے دفن کیا جائے گا اور تیری آنکھیں اُس مُصیبت کو جو میں اِس مقام پر نازل کرنے والا ہُوں نہ دیکھیں گی۔

پس وہ اُس کا جواب بادشاہ کے پاس واپس لے گئے۔

یُوسیاہ کا عہد کی تجدید کرنا

۲۳ تب بادشاہ نے حکم دیا کہ یہُوداہ اور یروشلیم کے سب بزرگ اُس کے حُضور جمع ہوں ۲ اور وہ

یہُوداہ کے آدمیوں، یروشلیم کے باشندوں، کاہنوں اور نبیوں یعنی سارے چھوٹے بڑے لوگوں کے ہمراہ خداوند کے گھر کو گیا اور اُس نے عہد کی اُس کتاب کی جو خداوند کے گھر میں ملی تھی سب باتیں اُنہیں پڑھ کر سُنا دیں۔ ۳ اور بادشاہ نے ستون کے پاس کھڑے ہو کر خداوند کے حُضور میں اُس عہد کی تجدید کی کہ سب لوگ خداوند کی پیروی کریں گے۔ اُس کے احکام، ہدایات اور آئین کو اپنے سارے دل اور ساری جان سے مانیں گے اور عہد نامہ کی ساری باتوں پر جو اُس کتاب میں مرقوم ہیں عمل کریں گے۔ اور سب لوگوں نے اُس عہد پر قائم رہنے کا حلف اُٹھایا۔

۴ پھر بادشاہ نے سردار کاہن خِلقیاہ اور اُس کے تحت کام کرنے والے کاہنوں کو اور دربانوں کو حکم دیا کہ وہ اُن تمام اشیاء کو جو بعل اور یسیرت اور تاروں کے آسمانی لشکر کے لیے بنائی گئی ہیں خداوند کی ہیکل سے باہر نکال دیں۔ اور اُس نے یروشلیم سے باہر وادئ قِدرون کے کھیتوں میں اُنہیں جلا دیا اور اُن کی راکھ کو بَیت ایل لے گیا۔ ۵ اُس نے اُن بُت پرست کاہنوں کو جنہیں شاہانِ یہُوداہ نے یہُوداہ کے شہروں اور یروشلیم کے اِرد گرد کے اونچے مندروں میں بخور جلانے پر مقرّر کیا تھا ہٹا دیا اور اُنہیں بھی جو بعل کے لیے، سورج اور چاند کے لیے، سیّاروں کے لیے اور تاروں کے سارے آسمانی لشکر کے لیے بخور جلاتے تھے برخاست کر دیا۔ ۶ وہ یسیرت کو خداوند کی ہیکل سے نکال کر یروشلیم سے باہر وادئ قِدرون میں لے گیا اور وہاں اُسے جلا دیا اور اُس کی راکھ کو عام لوگوں کی قبروں پر بکھیر دیا۔ ۷ اور اُس نے لوطیوں کے کوٹھوں کو جو خداوند کی ہیکل میں تھے جن میں عورتیں یسیرت کے لیے پردے بُنا کرتی تھیں ڈھا دیا۔

۸ اُس نے یہُوداہ کے شہروں سے سارے کاہنوں کو یروشلیم میں جمع کیا اور جِبع سے بیرسبع تک اُن تمام اونچے مندروں میں نجاست ڈلوا دی جن میں کاہن بخور جلاتے تھے۔ اور اُس نے اُن اونچے اونچے چبوتروں کو توڑ ڈالا جو ناظمِ شہر یشوع کے پھاٹک کے مدخل کی بائیں جانب بنے ہُوئے تھے۔ ۹ اگرچہ اونچے مندروں کے کاہن یروشلیم میں خداوند کے مذبح کے نزدیک نہیں جاتے تھے تو بھی وہ اپنے ہم خدمت کاہنوں کے ساتھ بےخمیری روٹی کھا لیتے تھے۔

۱۰ اُس نے توفت میں جو بِن ہنُّوم کی وادی میں ہے نجاست پھنکوائی تا کہ کوئی بھی اِسے مولک کے لیے اپنے بیٹے یا بیٹی کو آگ میں قربان کرنے کے لیے استعمال نہ کر سکے۔ ۱۱ اور اُس نے خداوند کے گھر کے مدخل سے اُن گھوڑوں کو دُور کر دیا جنہیں شاہانِ یہُوداہ نے سورج دیوتا کے لیے بطور نذر مخصوص کیا ہُوا تھا۔ وہ گھوڑے صحن میں ایک خواجہ سرا ناتن ملک نامی کے کمرے کے قریب بندھے رہتے تھے۔ پھر اُس نے سورج کو نذر کیے گئے رتھوں کو بھی جلا دیا۔

۱۲ اور اُس نے وہ مذبحے جو شاہانِ یہُوداہ نے چھت پر آخز کے بالاخانہ کے قریب بنائے تھے اور جو منسّی نے خداوند کی ہیکل کے دونوں صحنوں میں تعمیر کیے تھے ڈھا دیئے۔ اُس نے اُنہیں وہاں سے فوراً ہٹا کر ریزہ ریزہ کر دیا اور کنکروں کو قِدرون کی وادی میں پھنکوا دیا۔ ۱۳ بادشاہ نے اُن اونچے مندروں میں بھی نجاست ڈلوا دی جو یروشلیم کے مقابل کوہِ ہلاکت کے جنوب میں تھے یعنی وہ اونچے مندر جو شاہِ اِسرائیل سلیمان نے صَیدانیوں کی نہایت قابلِ نفرت دیوی عستارات، موآب کے سخت نفرت انگیز دیوتا کمُوس اور عمُّون کے لوگوں کے نہایت ہی مکروہ دیوتا ملکوم کے لیے بنائے تھے۔ ۱۴ اُس نے ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور یسیرتوں کو کاٹ ڈالا اور اُن جگہوں کو مُردوں کی ہڈّیوں سے بھر دیا۔

۱۵ اور بَیت ایل کا وہ مذبح اور اونچا مندر بھی جو یرُبعام بِن نباط نے بنایا تھا اور جس نے اِسرائیل سے بدی کروائی تھی اُس نے اُس مذبح اور اونچے مندر دونوں کو مسمار کر دیا۔ اُس نے اونچے مندر کو جلا دیا اور اُسے ریزہ ریزہ کر دیا اور یسیرت کو آگ لگا دی۔ ۱۶ جب یُوسیاہ نے چاروں طرف نگاہ ڈالی اور اُن قبروں کو دیکھا جو پہاڑی کی ڈھلوان پر تھیں تو اُس نے اُن کے اندر سے ہڈّیاں نکلوائیں اور اُس مذبح کو ناپاک کرنے کے لیے اُن ہڈّیوں کو اُس پر جلا دیا۔ یہ خداوند کے اُس قول کے مطابق تھا جس کا اُس مردِ خدا نے بطور پیش گوئی اعلان کیا تھا۔

۱۷ پھر بادشاہ نے پُوچھا کہ وہ لوحِ مزار جو میں دیکھ رہا ہُوں کس کی یادگار ہے؟

شہر کے لوگوں نے جواب دیا کہ یہ اُس مردِ خدا کی قبر ہے جس نے یہُوداہ سے آ کر اُس کی جو تُو نے بَیت ایل کے مذبح کے ساتھ کیا ہے پیش گوئی کر دی تھی۔

۱۸ تب اُس نے کہا کہ اُسے نہ چھیڑنا اور کوئی اُس کی ہڈّیوں کو درہم برہم نہ کرنے پائے۔ پس اُنہوں نے اُس کی ہڈّیوں کو اور اُس نبی کی ہڈّیوں کو جو سامریہ سے آیا تھا وہیں رہنے دیا۔

۱۹ یُوسیاہ نے اُن ساری زیارت گاہوں کو بھی جو شاہانِ اِسرائیل نے خداوند کو غُصّہ دلانے کے لیے سامریہ کے شہروں میں تعمیر کی

تھیں معدوم کر دیا۔ عین اُسی طرح جیسے اُس نے بَیت ایل میں کیا تھا۔ [۲۰] اور اُس نے اُن اونچے مندروں کے سب کاہنوں کو جو وہاں موجود تھے اُن مذبحوں پر قتل کیا اور اُن پر اِنسانی ہڈّیاں جلائیں۔ اُس کے بعد وہ یروشلیم لَوٹ گیا۔

[۲۱] اور بادشاہ نے تمام لوگوں کو یہ حکم دیا کہ خداوند اپنے خدا کے لیے فسح مناؤ جیسا عہد کی کتاب میں لکھا ہے۔ [۲۲] قاضیوں کے زمانہ میں جنہوں نے اِسرائیل کی قیادت کی اور شاہانِ اِسرائیل اور شاہانِ یہُوداہ کے تمام ایّام میں ایسی عیدِ فسح کبھی نہیں ہُوئی تھی۔ [۲۳] لیکن یُوسیاہ بادشاہ کے اٹھارھویں برس خداوند کے لیے یہ عیدِ فسح یروشلیم میں منائی گئی۔

[۲۴] علاوہ ازایں یُوسیاہ نے عاملوں، جادوگروں، خانگی مورتیوں، بُتوں اور ساری مکروہ چیزوں کو جو یہُوداہ اور یروشلیم میں نظر آئیں دُور کر دیا تا کہ وہ شریعت کے اُن تقاضوں کو پُورا کرے جو اُس کتاب میں درج تھے جو خِلقیاہ کاہن کو خداوند کی ہیکل میں ملی تھی۔ [۲۵] اور نہ ہی یُوسیاہ سے پیشتر اور نہ ہی اُس کے بعد کوئی بادشاہ اُس کی مانند ہُوا جو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنے سارے زور سے مُوسیٰ کی تمام شریعت کے مطابق خداوند کی طرف رجوع لایا ہو۔

[۲۶] تاہم منسّی نے جو کچھ کیا تھا اور خداوند کو غُصّہ دلایا تھا اُس کے باعث خداوند اپنے اُس شدید غضب سے جو یہُوداہ پر بھڑکا تھا باز نہ آیا۔ [۲۷] لہٰذا خداوند نے فرمایا کہ میں یہُوداہ کو بھی اپنی حُضوری سے دور کر دوں گا جیسے کہ میں نے اِسرائیل کو دُور کیا۔ اور میں اُس شہر کو جسے میں نے چُنا یعنی یروشلیم کو اور اُس ہیکل کو جس کی بابت میں نے کہا تھا کہ میرا نام وہاں ہوگا رَدّ کر دوں گا۔

[۲۸] کیا یُوسیاہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کے سارے کارنامے شاہانِ یہُوداہ کی تواریخ میں درج نہیں؟

[۲۹] یُوسیاہ بادشاہ کے ایّام سلطنت میں شاہِ مصر فرعون، نِکوہ شاہِ اسُور پر چڑھائی کرنے کے لیے دریائے فرات کو گیا۔ یُوسیاہ بادشاہ جنگ میں اُس کا مقابلہ کرنے کے لیے نکلا لیکن نِکوہ نے مجِدّو میں اُسے دیکھتے ہی قتل کر دیا۔ [۳۰] اور یُوسیاہ کے ملازم اُس کی لاش کو ایک رتھ میں مجِدّو سے یروشلیم لے گئے اور اُسے اُس کی اپنی ہی قبر میں دفن کر دیا اور ملک کے لوگوں نے یُوسیاہ کے بیٹے یہُوآخز کو لے کر مسح کیا اور اُسے اُس کے باپ کی جگہ بادشاہ بنا دیا۔

یہُوآخز شاہِ یہُوداہ

[۳۱] یہُوآخز تیئیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا۔ اُس نے یروشلیم میں تین مہینے سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام حمُوطل تھا جو یرمیاہ کی بیٹی تھی اور لبناہ کی رہنے والی تھی۔ [۳۲] اُس نے بھی خداوند کی نظر میں بدی کی جیسے کہ اُس کے باپ دادا نے کی تھی۔ [۳۳] اور فرعون نِکوہ نے اُسے ملکِ حمات کے ایک شہر ربلہ میں قید کر دیا تا کہ وہ یروشلیم میں سلطنت نہ کر سکے اور یہُوداہ کے ملک پر سَو قنطار چاندی اور ایک قنطار سونا خراج مقرّر کر دیا۔

[۳۴] فرعون نِکوہ نے یُوسیاہ کے بیٹے اِلیاقیم کو اُس کے باپ یُوسیاہ کی جگہ بادشاہ بنایا اور اُس کا نام بدل کر یہُویقیم رکھ دیا۔ لیکن وہ یہُوآخز کو اسیر کر کے مِصر لے گیا جہاں اُس نے وفات پائی۔ [۳۵] یہُویقیم نے فرعون نِکوہ کو وہ چاندی اور سونا بھجوا دیا جس کا اُس نے مطالبہ کیا تھا۔ لیکن اِس وجہ سے اُس نے رعایا پر ٹیکس لگایا اور لوگوں سے مقرّرہ مقدار کے مطابق جبراً چاندی اور سونا وصول کیا۔

یہُویقیم شاہِ یہُوداہ

[۳۶] یہُویقیم پچیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں گیارہ برس سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام زبُودہ تھا جو فِدایاہ کی بیٹی تھی اور رومَاہ کی رہنے والی تھی۔ [۳۷] اور اُس نے بھی خداوند کی نظر میں بدی کی جیسے کہ اُس کے باپ دادا نے کی تھی۔

۲۴

یہُویقیم کے دورِ حکومت میں شاہِ بابل نبوکدنضر نے ملک پر حملہ کیا اور یہُویقیم تین سال تک اُس کے زیرِ فرمان رہا۔ لیکن بعد میں اُس نے اپنی اطاعت سے منحرف ہو کر نبوکدنضر کے خلاف بغاوت کر دی۔ [۲] اور خداوند نے کسدی، ارامی، موآبی اور عمّونی چھاپہ مار بھیجے۔ اُنہیں خداوند کے اُس کلام کے مطابق بھیجا گیا تھا جس کا اُس نے اپنے خادم نبیوں کی معرفت اعلان کیا تھا کہ وہ یہُوداہ کو ہلاک کر دے گا۔ [۳] یقیناً یہُوداہ کو یہ باتیں خداوند کے حکم کے مطابق پیش آئیں کیونکہ وہ اُنہیں منسّی کے گناہوں اور اعمال کے باعث اپنی حُضوری سے دُور کر دینا چاہتا تھا۔ [۴] منسّی کا ایک گناہ یہ بھی تھا کہ اُس نے بے گناہوں کا خُون بہایا تھا اور سارے یروشلیم کو اُن کے خُون سے بھر دیا تھا۔ لہٰذا خداوند نے اُسے معاف نہ کیا۔

[۵] کیا یہُویقیم کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کے سارے کارنامے شاہانِ یہُوداہ کی تواریخ میں قلمبند نہیں؟ [۶] اور یہُویقیم اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اُس کا بیٹا یہُویاکین بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

۷ شاہِ مصر پھر کبھی اپنے ملک سے باہر نہ نکلا کیونکہ شاہِ بابل نے وادیٔ مصر سے لے کر دریائے فرات تک اُس کا تمام علاقہ اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔

یہُویاکین شاہِ یہُوداہ

۸ یہُویاکین اٹھارہ سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں تین ماہ سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام نحُشتا تھا جو یروشلیم کے رہنے والے الناتن کی بیٹی تھی۔ ۹ اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی جیسے اُس کے باپ نے کی تھی۔

۱۰ اُس وقت شاہِ بابل نبوکدنضر کے لشکر نے یروشلیم کی طرف پیش قدمی کی اور اُس کا محاصرہ کر لیا۔ ۱۱ اور جب شہر کا محاصرہ جاری تھا تو نبوکدنضر خُود بھی وہاں آ گیا۔ ۱۲ تب شاہِ یہُوداہ یہُویاکین نے اپنی ماں، اپنے ملازمین، اُمراء اور منصبداروں سمیت اُس کی اطاعت قبول کر لی۔

اور شاہِ بابل نے اپنی سلطنت کے آٹھویں سال میں یہُویاکین کو گرفتار کر لیا ۱۳ اور خداوند کے کلام کے مطابق نبوکدنضر خداوند کی ہیکل اور شاہی محل کے سارے خزانے وہاں سے لے گیا۔ اُس نے سونے کے ظروف بھی اپنے قبضہ میں لے لیے جنہیں شاہِ اسرائیل سلیمان نے خداوند کی ہیکل کے لیے بنوایا تھا۔ ۱۴ اور وہ سارے یروشلیم کو یعنی تمام سرداروں اور جنگجو مردوں، تمام دستکاروں اور کاریگروں کو جو دس ہزار تھے اسیر کر کے لے گیا۔ سو وہاں ملک میں کنگالوں کے سوا اور کوئی باقی نہ رہا۔

۱۵ نبوکدنضر یہُویاکین کو اسیر کر کے بابل لے گیا۔ وہ اُس کی ماں، اُس کی بیویوں، اُس کے خواجہ سراؤں اور ملک کے سرکردہ لوگوں کو بھی یروشلیم سے بابل لے گیا۔ ۱۶ اور شاہِ بابل نے سات ہزار مردوں کو جو سب کے سب مضبوط اور جنگ کے لائق تھے اور ایک ہزار دستکاروں اور کاریگروں کو بھی ملک بدر کر کے بابل کی طرف بھیج دیا۔ ۱۷ اُس نے یہُویاکین کے چچا متنیاہ کو اُس کی جگہ بادشاہ بنا دیا اور اُس کا نام بدل کر صِدقیاہ رکھ دیا۔

صِدقیاہ شاہِ یہُوداہ

۱۸ صِدقیاہ اکیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں گیارہ برس سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام حموطل تھا جو لِبناہ شہر کے رہنے والے یرمیاہ کی بیٹی تھی۔ ۱۹ اُس نے بھی خداوند کی نظر میں بدی کی جیسے کہ یہُویاکین نے کی تھی۔ ۲۰ جو کچھ یروشلیم اور یہُوداہ کے ساتھ ہُوا وہ سب خداوند کے غضب کی وجہ سے تھا۔ اور آخر اُس نے اُنہیں اپنی حُضوری سے دُور کر دیا۔ پھر ایسا ہُوا کہ صِدقیاہ نے شاہِ بابل کے خلاف بغاوت کر دی۔

یروشلیم کی تسخیر

۲۵

صِدقیاہ کے دورِ حکومت کے نویں سال میں دسویں مہینے کی دسویں تاریخ کو شاہِ بابل نبوکدنضر نے اپنے سارے لشکر سمیت یروشلیم پر چڑھائی کر دی۔ اُس نے شہر کے باہر پڑاؤ ڈال کر اُسے چاروں طرف سے گھیر لیا ۲ اور صِدقیاہ بادشاہ کے گیارھویں سال تک شہر محاصرہ میں رہا۔ ۳ اور چوتھے مہینے کے نویں دِن سے شہر میں قحط کی شدّت میں اِس قدر اضافہ ہو گیا کہ لوگوں کے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ تھا۔ ۴ تب اُنہوں نے شہر کی فصیل میں شگاف کیا اور شاہی باغ کے قریب دونوں دیواروں کے درمیان پھاٹک سے ساری محصور فوج راتوں رات بھاگ گئی حالانکہ بابل کے لشکری شہر کا محاصرہ کیے ہُوئے تھے۔ اور وہ بیابان کی طرف بھاگے۔ ۵ لیکن بابلی فوج نے بادشاہ کا تعاقب کیا اور یریحو کے میدان میں اُسے جا لیا اور اُس کے تمام فوجی سپاہی اُس سے جدا ہو کر منتشر ہو گئے۔ ۶ صِدقیاہ گرفتار ہُوا اور رِبلہ میں شاہِ بابل کے پاس لے جایا گیا جہاں اُس پر فتویٰ دیا گیا۔ ۷ اُنہوں نے اُس کے بیٹوں کو اُس کی آنکھوں کے سامنے قتل کر دیا، اُس کی آنکھیں نکال ڈالیں اور اُسے پیتل کی زنجیروں سے جکڑ کر بابل لے گئے۔

۸ اور شاہِ بابل نبوکدنضر کے اُنّیسویں سال کے پانچویں مہینے کے ساتویں دِن شہنشاہی محافظ دستہ کا سالار نبوزرادان جو شاہِ بابل کے سرداروں میں سے تھا یروشلیم آیا ۹ اور اُس نے خداوند کی ہیکل، شاہی محل اور یروشلیم کے تمام مکانوں کو آگ لگا دی اور ہر ایک اہم عمارت کو جلا دیا۔ ۱۰ تب شہنشاہی محافظ دستہ کے سردار کے ماتحت ساری بابلی فوج نے یروشلیم کی ساری فصیل کو گرا دیا۔ ۱۱ اور نبوزرادان سالار اُن لوگوں کو جو شہر میں باقی رہ گئے تھے اور باقی عوام کو اور شاہِ بابل کی پناہ میں آنے والوں کو اسیر کر کے لے گیا۔ ۱۲ لیکن اُس نے ملک کے کنگالوں کو تاکستان اور کھیتوں میں کام کرنے کے لیے وہیں رہنے دیا۔

۱۳ بابل کے فوجیوں نے خداوند کے گھر میں پیتل کے ستونوں، چوکیوں اور پیتل کے اُس بڑے حوض کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا اور سارا پیتل بابل لے گئے۔ ۱۴ اور وہ اُن دیگوں، چمچوں، گلگیروں، تھالیوں اور پیتل کی اُن تمام چیزوں کو بھی جو ہیکل میں بوقتِ عبادت کام آتی تھیں لے گئے۔ ۱۵ اور شاہی محافظ فوج کا سردار اُن بخوردانوں اور چھڑکاؤ کرنے والے

پیالوں کو لے گیا جو سب کے سب سونے اور چاندی کے بنے ہُوئے تھے۔
[16] اُن دونوں ستونوں، بڑے حوض اور چوکیوں کا وزن بے حساب تھا جنہیں سلیمانؔ نے خداوند کی ہیکل کے لیے بنایا تھا۔ [17] ہر ایک ستون اٹھارہ ہاتھ اونچا تھا اور ایک ستون کے اوپر پیتل کا تاج ساڑھے چار فٹ اونچا تھا اور وہ چاروں طرف سے جالیوں اور پیتل کے اناروں سے مزیّن تھا۔ اور دوسرا ستون بھی اپنے جالی دار کام کے لحاظ سے ویسا ہی تھا۔
[18] محافظ دستہ کے سردار نے سِرایاہؔ سردار کاہن، اُس کے معاون صفنیاہؔ کاہن اور تین دربانوں کو پکڑ لیا۔ [19] اور شہر میں سے جنگی مردوں کے سردار اور پانچ شاہی مُشیروں کو گرفتار کیا۔ اُس نے اُس بڑے مُنشی کو بھی جو ملک کے اُن لوگوں کا حساب رکھتا تھا جو فوجی خدمت کے قابل ہوتے تھے اور اُس کے ساٹھ آدمیوں کو جو شہر میں ملے پکڑ لیا۔ [20] نبوزردانؔ سالار اِن سب کو پکڑ کر شاہِ بابلؔ کے حُضور رِبلہؔ میں لے گیا [21] اور رِبلہؔ میں جو ملکِ حماتؔ میں ہے بادشاہ نے اُنہیں قتل کروا دیا۔
پس یہُوداہؔ اسیر ہو کر اپنے ملک سے چلا گیا۔
[22] اور شاہِ بابل نبوکدنضرؔ نے اُن لوگوں پر جنہیں اُس نے یہُوداہؔ ہی میں چھوڑ دیا تھا جِدلیاہؔ بِن اخی قامؔ بِن سافنؔ کو مقرّر کیا۔ [23] جب فوج کے تمام سرداروں اور اُن کے جوانوں نے سُنا کہ شاہِ بابلؔ نے جِدلیاہؔ کو بطور حاکم مقرّر کیا ہے تو وہ یعنی اِسمٰعیل بِن نتنیاہ، یُوحنانؔ بِن قریحؔ، سِرایاہؔ بِن تنحُومتؔ نطُوفاتی، یازنیاہؔ بِن معکاتیؔ اپنے لوگوں سمیت مِصفاہؔ میں جِدلیاہؔ کے پاس آئے۔ [24] جِدلیاہؔ نے اُنہیں اور اُن کے آدمیوں کو یقین دلانے کے لیے قسم کھائی اور اُس نے کہا کہ بابلؔ کے عہدہ داروں سے مت ڈرو۔ ملک میں بس جاؤ اور شاہِ بابلؔ کی خدمت کرو، اِسی میں تمہارا بھلا ہے۔
[25] لیکن ساتویں مہینے میں اِسمٰعیلؔ بِن نتنیاہؔ بِن الیسعؔ جو شاہی نسل سے تھا دس مردوں کے ہمراہ آیا اور جِدلیاہؔ کو نیز یہُوداہ اور بابلؔ کے اُن آدمیوں کو بھی جو مِصفاہ میں اُس کے ساتھ تھے قتل کر دیا۔ [26] تب چھوٹے بڑے تمام لوگ اور فوج کے سردار بابلؔ کے عہدہ داروں کے ڈر سے مِصرؔ کی طرف بھاگ گئے۔

یہُویاکینؔ کا رہائی پانا

[27] شاہِ یہُوداہؔ یہُویاکینؔ کی جلاوطنی کے سینتیسویں سال میں جب اویل مرودکؔ بابلؔ کا بادشاہ بنا تو اُس نے اپنے پہلے سال کے بارھویں مہینے کے ستائیسویں دِن یہُویاکینؔ کو قید سے رہا کر دیا [28] اور اُس نے اُس کے ساتھ شفقت آمیز باتیں کیں اور دیگر بادشاہوں کی بہ نسبت جو بابلؔ میں اُس کے ساتھ تھے اُسے اُن سے زیادہ عزّت و وقار کی نشست عطا کی۔ [29] لہٰذا یہُویاکینؔ نے اپنے قیدخانہ کے کپڑے اُتار کر رکھ دیئے اور جب تک زندہ رہا لگاتار بادشاہ کے ساتھ کھانا کھاتا رہا۔ [30] اور عمر بھر اُسے بادشاہ کی طرف سے روزانہ وظیفہ ملتا رہا۔

۱ اور ۲۔تواریخ

پیش لفظ

تواریخ کی دونوں کتابوں میں بعض ایسے واقعات درج کیے گئے ہیں جو سموئیلؔ اور سلاطینؔ کی کتابوں میں درج کرنے سے رہ گئے تھے۔
تواریخ کا موٴلف علمائے یہُود کے مطابق عزراؔ ہے اور متعدد راسخ العقیدہ مسیحی علماء بھی اِس نظریہ سے متّفق ہیں۔ یہ دونوں کتابیں ۴۵۰ سے ۴۲۵ ق م کے درمیان تالیف کی گئیں لیکن عزراؔ نے دانشمندی سے بڑی تحقیق اور کاوش کے بعد اُنہیں اِن کی موجودہ صورت دی۔ اِن کتابوں میں بعض ایسے ماخذوں کا ذکر موجود ہے جو شاہانِ یہُوداہ اور شاہانِ اسرائیلؔ کے واقعات پر مشتمل تھے جن کی مدد سے عزراؔ نے اِن کتابوں کی تالیف کی۔

اِن کتابوں کے بعض واقعات سموئیل اور سلاطین کی کتابوں میں مندرج واقعات سے ملتے جلتے ہیں لیکن مولّف نے اپنی اِس تالیف میں کئی اور ماخذوں کے نام بھی درج کیے ہیں جو مُقدّس بائبل میں شامل نہیں ہیں۔

بابل کی اسیری اور جلاوطنی کے زمانہ میں اہلِ یہُود اپنی شریعت اور اپنے گزشتہ تاریخی واقعات کو تقریباً فراموش کر چکے تھے۔ اُنہیں اِس عظیم ورثہ سے رُوشناس کرانے کے لیے تواریخ ایسی تالیف کی ضرورت تھی۔ لہٰذا اِسی ضرورت کے پیشِ نظر عزرا نے یہ کتاب تالیف کی۔ اسیری کے بعد نئی یہُودی نسل کو یہ بھی بتانا ضروری تھا کہ جس خدائے قادر نے ماضی میں کئی مصائب اور کئی نامساعد حالات میں اُن کے آباؤاجداد کو برکت دی وہ اپنی برگزیدہ قوم کو ہمیشہ اپنے سایۂ عافیت میں رکھّے گا بشرطیکہ وہ اُس کی وفادار رہے اور اُس کے احکام کو دل و جان سے بجالاتی رہے۔

تواریخ کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور اُس کے حکموں پر چلتے ہیں وہ برکاتِ خداوندی کے امیدوار ہو سکتے ہیں لیکن خدا کی نافرمانی کرنے والے مصیبتوں اور پریشانیوں کا شکار ہوتے ہیں۔

تواریخ کو ذیل کے حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

پہلی کتاب: ۱-نسب نامہ حضرت آدم سے لے کر حضرت داؤد تک (۱:۱ تا ۹:۴۴)
۲-داؤد بادشاہ کا دورِ حکومت (۱۰:۱ تا ۲۹:۳۰)

دوسری کتاب: ۱-سلیمان بادشاہ کا دورِ حکومت (۱:۱ تا ۹:۳۱)
۲-شاہانِ یہُوداہ یرُبعام بادشاہ کے دورِ حکومت سے لے کر یہودیوں کے زمانۂ اسیری، جلاوطنی اور بحالی تک (۱۰:۱ تا ۳۶:۲۳)

آدم سے لے کر ابرہام اور بنی نُوح تک کا شجرۂ نسب

۱ آدم، سیت، انوش، [۲] قینان، مہلل ایل، یارد، [۳] حنوک۔ متوسلح، لمک، نُوح۔
[۴] نُوح کے بیٹے: سِم، حام اور یافت۔

یافت کی نسل

[۵] بنی یافت: جُمر، ماجوج، مادی، یاوان، تُوبل، مسک اور تیراس۔
[۶] بنی جُمر: اشکناز، رِیفت اور تُجرمہ اور
[۷] بنی یاوان: اِلیسہ، ترسیس، کِتّی اور دودانی۔

بنی حام

[۸] بنی حام: کُوش، مِصر، فُوط اور کنعان۔ اور
[۹] بنی کُوش: سبا، حویلہ، سبتہ، رعماہ اور سبتکہ اور بنی رعماہ: سبا اور ددان۔
[۱۰] اور کُوش سے نمرود پیدا ہُوا جو روئے زمین پر پہلا بہادر سُورما تھا۔ [۱۱] اور مِصرؔ لُودیوں، عنامیوں، لِہابیوں، نفتوحیوں، [۱۲] فتروسیوں، کسلُوحیوں (جن سے فلستی نکلے) اور کفتوریوں کا باپ تھا۔ [۱۳] اور کنعانؔ صیدا کا جو اُس کا پہلوٹھا تھا، حِتّیوں، [۱۴] یبوسیوں، اموریوں، جرجاشیوں، [۱۵] حِوّیوں، عرقیوں، سِینیوں، [۱۶] اروادیوں، صماریوں اور حماتیوں کا باپ تھا۔

سامی

[۱۷] یعنی بنی سام: عیلام، اَسُور، ارفکسد، لُود اور ارام۔ اور بنی ارام: عُوض، حُول، جتر اور مسک۔
[۱۸] ارفکسدؔ سلح کا باپ تھا اور سلحؔ عِبر کا باپ تھا۔ [۱۹] اور عِبر سے دو بیٹے پیدا ہُوئے۔ ایک کا نام فلج تھا کیونکہ اُس کے زمانہ میں زمین بٹی اور اُس کے بھائی کا نام یُقطان تھا۔ [۲۰] اور یُقطان سے الموداد، سلف، حصرماوت، اِراخ، [۲۱] ہدُورام، اُوزال، دِقلہ، [۲۲] عیبال، ابی مائیل، سبا، [۲۳] اوفیر، حویلہ اور یُوباب پیدا ہُوئے۔ یہ سب بنی یُقطان تھے۔
[۲۴] سِم، ارفکسد، سلح، [۲۵] عبر، فلج، رعُو، [۲۶] سرُوج، نحُور، تارح [۲۷] اور ابرام (یعنی ابرہام)۔

ابرہام کا خاندان

[۲۸] ابرہام کے بیٹے: اِضحاق اور اِسمٰعیل۔
اُن کی اولاد یہ ہے:

ہاجرہ کی اولاد

[۲۹] نبایوت اِسمٰعیل کا پہلوٹھا، قیدار، ادبئیل، مبسام، [۳۰] مِشماع، دُومہ، مسّا، حدد، تیمہ [۳۱] یطُور، نفیس، قِدمہ۔ یہ بنی اِسمٰعیل تھے۔

قطورہ کی اولاد

۳۲ ابرہام کی حرم قطورہ کے بیٹے: زِمران، یُقسان، مِدان، مِدیان، اِسباق اور سُوخ۔
اور بنی یُقسان: سبا اور ددان۔
۳۳ اور بنی مِدیان: عیفہ، عِفر، حنوک، ابیداع اور الدعا۔
یہ تمام بنی قطورہ تھے۔

بنی سارہ

۳۴ ابرہام اِضحاق کا باپ تھا۔
بنی اِضحاق: عیسو اور اِسرائیل۔
۳۵ بنی عیسو: الیفز، رعُوایل، یعوس، یعلام اور قورح۔
۳۶ بنی الیفز: تیمان، اومر، صفی، جعتام اور قنز؛ اور تمنع سے عمالیق۔
۳۷ بنی رعُوایل: نحت، زارح، سمہ اور مزہ۔

ادوم میں شعیر کے لوگ

۳۸ بنی شعیر: لوطان، سوبل، صبعون، عنہ، دیسون، ایصر اور دِیسان۔
۳۹ بنی لوطان: حوری اور ہومام اور تمنع جو لوطان کی بہن تھی۔
۴۰ بنی سوبل: علیان، مانحت، عیبال، سفی اور اونام۔
بنی صبعون: ایہ اور عنہ۔
۴۱ عنہ کا بیٹا دیسون۔
بنی دیسون: حمدان، اِشبان، یتران اور کران۔
۴۲ بنی ایصر: بِلہان، زعوان اور یعقان۔
بنی دیسان: عُوض اور اران۔

ادوم کے حکمران

۴۳ کسی اِسرائیلی بادشاہ کے حکومت کرنے سے پیشتر ادوم پر جن بادشاہوں نے حکومت کی وہ یہ ہیں:
بالع بن بعُور۔ اُس کے شہر کا نام دِنہابا تھا۔
۴۴ جب بالع مر گیا تو یُوباب بن زارح جو بُصراہی تھا اُس کی جگہ بادشاہ ہُوا۔
۴۵ اور جب یُوباب مر گیا تو حُشام جو تیمانیوں کے علاقہ کا تھا اُس کی جگہ بادشاہ ہُوا۔
۴۶ اور جب حُشام مر گیا تو ہدد بن بدد جس نے مِدیانیوں کو موآب کے میدان میں شکست دی اُس کی جگہ بادشاہ ہُوا۔ اور اُس کے شہر کا نام عویت تھا۔
۴۷ اور جب ہدد مر گیا تو شملہ جو مُسرقہ کا تھا اُس کی جگہ بادشاہ ہُوا۔
۴۸ اور جب شملہ مر گیا تو ساؤل جو دریائے فرات کے پاس کے رحوبوت کا باشندہ تھا اُس کی جگہ بادشاہ ہُوا۔
۴۹ اور جب ساؤل مر گیا تو بعلحنان بن عکبور اُس کی جگہ بادشاہ ہُوا۔
۵۰ اور جب بعلحنان مر گیا تو ہدد اُس کی جگہ بادشاہ ہُوا۔ اُس کے شہر کا نام پاؤ اور اُس کی بیوی کا نام مہیطب ایل تھا جو مطرد کی بیٹی اور میزاہاب کی نواسی تھی۔ ۵۱ اور ہدد بھی مر گیا۔
پھر یہ لوگ ادوم کے رئیس ہو گئے:
تمنع، علوہ، یتیت، ۵۲ اُہلیبامہ، ایلہ، فینون، ۵۳ قنز، تیمان، مِبصار، ۵۴ مجدایل اور عِرام۔ ادوم کے رئیس یہی تھے۔

بنی اِسرائیل

۲

بنی اِسرائیل یہ تھے:
روبن، شمعون، لاوی، یہُوداہ، اِشکار، زبُولون، ۲ دان، یُوسف، بن یمین، نفتالی، جد اور آشر۔

یہُوداہ تا بنی حصرون

۳ بنی یہُوداہ: عیر، اونان اور سیلہ۔ یہ تینوں یہُوداہ کی کنعانی بیوی بت سُوع کے بطن سے پیدا ہُوئے۔ یہُوداہ کا پہلوٹھا عیر خداوند کی نظر میں نامعقُول تھا اِس لیے خداوند نے اُسے مار ڈالا ۴ اور اُس کی بہو تمر سے اُس کے بیٹے فارص اور زارح پیدا ہُوئے۔ یہُوداہ کے کل پانچ بیٹے تھے۔
۵ بنی فارص: حصرون اور حمُول۔
۶ اور زارح کے بیٹے: زِمری، ایتان، ہیمان، کلکُول اور دارع۔ کل پانچ بیٹے تھے۔
۷ کرمی کے بیٹے: عکر جس نے مخصوص کی ہُوئی چیزوں میں خیانت کر کے اِسرائیل کے لیے مصیبت پیدا کی کرمی کا بیٹا تھا۔
۸ ایتان کا بیٹا عزریاہ تھا۔
۹ اور حصرون کے بیٹے جو اُس سے پیدا ہُوئے: یرحمئیل، رام اور کلوبی۔

رام بن حصرون کے بیٹے

۱۰ رام سے عمّیناداب پیدا ہُوا اور عمّیناداب سے نحسون پیدا ہُوا جو بنی یہُوداہ کا سردار تھا۔ ۱۱ نحسون سے سلما پیدا ہُوا اور سلما سے بوعز ۱۲ اور بوعز سے عوبید پیدا ہُوا اور عوبید سے یسّی۔
۱۳ اور یسّی کے بیٹے یہ تھے: اُس کا پہلوٹھا بیٹا الیاب۔ دوسرا بیٹا ابینداب اور تیسرا بیٹا سمع۔ ۱۴ چوتھا بیٹا نتنی ایل ۱۵ اور

پانچواں بیٹا رڈی، چھٹا بیٹا عوضم اور ساتواں بیٹا داؤد۔ 16 اور ضرویاہ اور ابی جیل اُن کی بہنیں تھیں۔ اور ابی شے، یوآب اور عساہیل یہ تینوں ضرویاہ کے بیٹے تھے۔ 17 اور ابی جیل سے عماسا پیدا ہُوا اور اُس کا باپ یتر اسمٰعیلی تھا۔

کالب بن حصرون

18 کالب بن حصرون سے اُس کی بیوی عزُوبہ (اور یریعوت) کے اولاد ہُوئی۔ عزُوبہ کے بیٹے یہ تھے: یشر، سُوباب اور اردُون۔ 19 اور جب عزُوبہ مرگئی تو کالب نے افرات سے بیاہ کر لیا جس کے بطن سے حُور پیدا ہُوا۔ 20 حُور سے اوری پیدا ہُوا اور اوری سے بضلی ایل۔

21 اُس کے بعد حصرون جلعاد کے باپ مکیر کی بیٹی کے پاس گیا (جس سے اُس نے ساٹھ برس کی عمر میں بیاہ کیا تھا) اور اُس کے بطن سے شجُوب پیدا ہُوا۔ 22 اور شجُوب سے یائیر پیدا ہُوا جو جلعاد کے ملک کے تیئیس شہروں پر مسلّط تھا۔ 23 (مگر جسُور اور ارام نے حوّوت یائیر اور قنات پر مع اُس کے اِردگرد کے ساٹھ قصبوں پر قبضہ کر لیا)۔ یہ سب جلعاد کے باپ مکیر کے بیٹے تھے۔

24 اور حصرون کے کالب افراتہ میں مر جانے کے بعد اُس کی بیوی ابیاہ کے بطن سے اُس کا بیٹا اشحُور پیدا ہُوا جو تقوع کا باپ تھا۔

یرحمئیل بن حصرون

25 حصرون کے پہلوٹھے یرحمئیل کے بیٹے: رام اُس کا پہلوٹھا بیٹا تھا۔ بُونہ، اورن، اوضم اور اخیاہ۔ 26 اور یرحمئیل کی ایک اور بیوی تھی جس کا نام عطارہ تھا۔ وہ اونام کی ماں تھی۔

27 یرحمئیل کے پہلوٹھے رام کے بیٹے: معض، یمین اور عیقر تھے۔

28 اونام کے بیٹے: سمّی اور یدع۔
اور سمّی کے بیٹے ندب اور ابیسُور تھے۔

29 ابیسُور کی بیوی کا نام ابیخیل تھا۔ اُس کے بطن سے اخبان اور مولد پیدا ہُوئے۔

30 ندب کے بیٹے سلد اور افّائم تھے لیکن سلد بے اولاد مر گیا۔

31 افّائم کا بیٹا یسعی تھا جو سیسان کا باپ تھا اور سیسان اخلی کا باپ تھا۔

32 اور سمّی کے بھائی یدع کے بیٹے یتر اور یُونتن تھے۔ اور یتر بے اولاد مر گیا۔

33 یُونتن کے بیٹے فلت اور زازا تھے۔ یہ یرحمئیل کے خاندان سے تھے۔

34 اور سیسان کا کوئی بیٹا نہ تھا، صرف بیٹیاں تھیں۔ اور سیسان کا ایک مصری نوکر تھا جس کا نام یرخع تھا۔ 35 سیسان نے اپنی بیٹی کو اپنے نوکر یرخع سے بیاہ دیا اور اُن کے ہاں عتّی پیدا ہُوا۔

36 اور عتّی سے ناتن پیدا ہُوا اور ناتن سے زاباد۔ 37 زاباد سے اِفلال پیدا ہُوا اور اِفلال سے عوبید 38 اور عوبید سے یاہُو پیدا ہُوا اور یاہُو سے عزریاہ۔ 39 اور عزریاہ سے خلص پیدا ہُوا اور خلص سے اِلعاسہ۔ 40 اور اِلعاسہ سے سسمی پیدا ہُوا اور سسمی سے سلُوم 41 اور سلُوم سے یقمیاہ پیدا ہُوا اور یقمیاہ سے الیسمع۔

کالب کے خاندان

42 اور یرحمئیل کے بھائی کالب کے بیٹے یہ ہیں:
میسا اُس کا پہلوٹھا بیٹا تھا جو زیف کا باپ تھا اور اُس کا بیٹا مریسہ جو حبرون کا باپ تھا۔

43 بنی حبرون یہ ہیں: قورح، تفوّح، رقم اور سمع۔ 44 اور سمع سے رحم پیدا ہُوا اور رحم سے یرقعام۔ رقم سے سمّی پیدا ہُوا 45 اور سمّی سے معون اور معون سے بیت صُور پیدا ہُوا۔

46 اور کالب کی کنیز عیفہ سے حاران، موضا اور جازِز پیدا ہُوئے اور حاران سے جازِز۔

47 بنی یہدی یہ ہیں: رجم، یُوتام، جسام، فِلط، عیفہ اور شعف۔

48 اور کالب کی کنیز معکہ شبر اور ترحنا کی ماں تھی۔ 49 اُسی کے بطن سے مدمناہ کا باپ شعف اور مکبیناہ اور جبع کا باپ سوا پیدا ہُوئے۔ اور کالب کی ایک بیٹی عکسہ تھی۔ 50 یہ بنی کالب تھے۔

افراتہ کے پہلوٹھے حُور کے بیٹے: قریت یعریم کا باپ سوبل۔
51 بیت لحم کا باپ سلما اور بیت جادِر کا باپ خارف۔

52 اور قریت یعریم کے باپ سوبل کی نسل: ہرائی اور منوخوت کے آدھے لوگ۔ 53 اور قریت یعریم کے گھرانے: اِتری، فُوتی، سُماتی اور مِسراعی۔ اِن ہی سے صُرعتی اور اِستاؤلی نکلے ہیں۔

۵۴ بنی سلما: بیت لحم، نطوفاتی، عطرات، بیت یُوآب اور منوختیوں کے آدھے لوگ اور صرعی۔ ۵۵ اور یعبیض کے رہنے والے مُنشیوں کے گھرانے: ترعاتی، سمعاتی اور سُوکاتی۔ یہ وہ قینی ہیں جو ریکاب کے گھرانے کے باپ حمات کی نسل سے تھے۔

داؤد کے بیٹے

۳ یہ داؤد کے وہ بیٹے ہیں جو حبرون میں اُس سے پیدا ہُوئے:
پہلوٹھا امنون جو یزرعیلی اخینوعم کے بطن سے تھا۔
دوسرا دانی ایل کرملی جو ابی جیل کے بطن سے تھا۔
۲ تیسرا ابی سلوم جو جسُور کے بادشاہ تلمی کی بیٹی معکہ کا بیٹا تھا۔
چوتھا ادونیاہ جو حجیت کے بطن سے تھا۔ ۳ پانچواں سفطیاہ جو ابی طال کے بطن سے تھا۔ اور چھٹا اِترعام جو اُس کی بیوی عجلہ سے تھا۔ ۴ یہ چھ داؤد سے حبرون میں پیدا ہُوئے جہاں اُس نے سات سال اور چھ مہینے تک سلطنت کی۔
داؤد نے یروشلیم میں تینتیس سال تک بادشاہی کی ۵ وہاں اُس کے جو بچّے پیدا ہُوئے یہ ہیں:
سمعا، سُوباب، ناتن اور سلیمان۔ یہ چاروں عمی ایل کی بیٹی بت سُوع کے بطن سے تھے، ۶ اور یہ نَو یعنی اِبحار، الیسُوع، الیفلط، ۷ نجہ، نفج، یفیعہ ۸ اور الیسمع، الیدع اور الیفلط۔
۹ اور کنیزوں کے بیٹے جو اُن کے علاوہ تھے۔ یہ سب داؤد کے بیٹے تھے۔ اور تمر اُن کی بہن تھی۔

شاہانِ یہُوداہ

۱۰ سلیمان کا بیٹا رحبعام تھا، اُس کا بیٹا ابیاہ، اُس کا بیٹا آسا، اُس کا بیٹا یہوسفط، ۱۱ اُس کا بیٹا یُورام، اُس کا بیٹا اخزیاہ، اُس کا بیٹا یُوآس، ۱۲ اُس کا بیٹا امصیاہ، اُس کا بیٹا عزریاہ، اُس کا بیٹا یُوتام، ۱۳ اُس کا بیٹا آخز، اُس کا بیٹا حزقیاہ، اُس کا بیٹا منسّی ۱۴ اُس کا بیٹا امُون، اُس کا بیٹا یُوسیاہ۔
۱۵ یُوسیاہ کے بیٹے: پہلوٹھا یوحنان، دوسرا یہُویقیم، تیسرا صدقیاہ اور چوتھا سلُوم۔
۱۶ یہُویقیم کے جانشین: اُس کا بیٹا یہُویاکین اور اُس کا بیٹا صدقیاہ۔

جلاوطنی کے بعد شاہی خاندان کا سلسلہ

۱۷ یہُویاکین جو اسیر تھا اُس کے بیٹے: سیالتی ایل، ۱۸ ملکرام، فِدایاہ، شِیناضر، یقمیاہ، ہُوسمع اور ندبیاہ۔
۱۹ فِدایاہ کے بیٹے: زرُبابل اور سمعی۔
زرُبابل کے بیٹے: مُسلّام اور حنانیاہ، اور سلومیت اُن کی بہن تھی۔ ۲۰ اور پانچ اور بھی تھے: حسُوبہ، اہل، برکیاہ، حسدیاہ، اور یُوسب حسد۔
۲۱ حنانیاہ کے بیٹے: فِلطیاہ اور یسعیاہ، بنی رِفایاہ، بنی ارنان، بنی عبدیاہ، بنی سکنیاہ۔
۲۲ بنی سکنیاہ: سکنیاہ کا بیٹا سمعیاہ اور اُس کی اولاد یعنی بنی سمعیاہ جو حطُّوش، اجال، برِیح، نعریاہ اور سافط، کل چھ۔
۲۳ نعریاہ کے بیٹے: الیُوعینی، حزقیاہ اور عزریقام۔ کل تین۔
۲۴ اور الیُوعینی کے بیٹے: ہُوداویاہ، لیاسب، فِلایاہ، عقوب، یُوحنان، دلایاہ اور عنانی۔ کل سات۔

بنی یہُوداہ کے دیگر خاندان

۴ بنی یہُوداہ: فارص، حصرون، کرمی، حُور، سوبل، ۲ رِیایاہ بن سوبل سے یحت اور یحت سے اخُومی اور لاہد پیدا ہُوئے۔ یہ صُرعتیوں کے خاندان تھے۔
۳ اور ابُوعیطام کے بیٹے یہ ہیں: یزرعیل، اِسمع اور ادباس اور اُن کی بہن کا نام ہضّلِ الفُونی تھا۔ ۴ اور فنوایل جدُور کا اور عزر حُوسہ کا باپ تھا۔
یہ اِفراتہ کے پہلوٹھے اور بیت لحم کے باپ حُور کے بیٹے ہیں۔
۵ اور تقُوع کے باپ اشُور کی دو بیویاں تھیں: حیلاہ اور نعراہ
۶ اور نعراہ کے بطن سے اخُوسام، حفر، تیمنی اور ہخستری پیدا ہُوئے۔ یہ نعراہ کی اولاد تھی۔
۷ حیلاہ کے بیٹے ضرت، صحر اور اتنان تھے۔ ۸ اور قُوض عنُوب اور ہضُوبیبہ کا اور حروم کے بیٹے اخرخیل کے خاندانوں کا باپ تھا۔
۹ اور یعبیض اپنے بھائیوں کی بہ نسبت زیادہ معزّز تھا اور اُس کی ماں نے اُس کا نام یہ کہتے ہُوئے یعبیض رکھا کہ میں نے اُسے غم کے ساتھ جنم دیا۔ ۱۰ اور یعبیض نے اِسرائیل کے خدا سے یہ دعا کی کہ کاش تُو مجھے برکت دے اور میری سرحدوں کو بڑھائے اور تیرا ہاتھ مجھ پر ہو اور تُو مجھے بدی سے بچائے تا کہ وہ میرے غم کا باعث نہ ہو! اور جو کچھ اُس نے مانگا تھا، خدا نے اُسے عطا فرمایا۔
۱۱ اور سُوخہ کے بھائی کلُوب سے محیر پیدا ہُوا جو اِستُون کا باپ تھا۔ ۱۲ اِستُون سے بیت رِفا فاسح اور تخنہ پیدا ہُوئے۔ تخنہ عیر نحس کا باپ تھا۔ یہی ریکہ کے لوگ ہیں۔
۱۳ قنز کے بیٹے عتنی ایل اور سِرایاہ تھے۔

اور عُتنی ایل کے بیٹے حتت اور معُوناتی تھے۔ [14] اور معُوناتی سے عُفرہ پیدا ہُوا۔
اور شرایاہ سے یُوآب پیدا ہُوا جو جی خراشیم (کاریگروں کی وادی) کا باپ یعنی بانی تھا۔ چونکہ اُس کے لوگ کاریگر تھے اِس لیے وہ اِس نام سے کہلائے۔
[15] اور کالِب بن یفُنّہ کے بیٹے عِیرُو، ایلہ اور نعم تھے۔ اور ایلہ کا بیٹا قنز۔
[16] یہلّلئیل کے بیٹے زیف، زِیفہ، تیریاہ اور اسری ایل تھے۔
[17] عزرہ کے بیٹے یتر، مرد۔ عِفر اور یلُون؛ اور مرد کی بیویوں میں سے بتیاہ کے بطن سے مریم، سمّی اور اِستموع کا باپ اِسباح پیدا ہُوئے۔ [18] (اُس کی یہودی بیوی کے بطن سے جدُور کا باپ یرد، شوکو کا باپ حبر اور زنُوح کا باپ یقُوتی‌ایل پیدا ہُوئے)۔ یہ فرعون کی بیٹی بتیاہ کے بچّے تھے جسے مرد نے بیاہ لیا تھا۔
[19] نحم کی بہن اور ہُودیاہ کی بیوی کے بیٹے: قعیلہ جرمی اور اِستموع معکاتی کے باپ تھے۔
[20] سیمون کے بیٹے امنُون، رِنّہ، بن حنان اور تیلون۔
اور یسعی کے بیٹے زوحت اور بن زوحت تھے۔
[21] سیلہ بن یہُوداہ کے بیٹے یہ تھے: عیر جو لکہ کا باپ تھا اور لعدہ جو مریسہ کا باپ تھا اور بیت اشبیع میں باریک کتان کا کام کرنے والے گھرانے [22] اور یوقیم اور کوزیبا اور یُوآس کے لوگ اور شراف جن کے سُسرال موآب اور یسوبی لحم میں تھے۔ (یہ باتیں قدیم زمانہ کی تاریخ سے ماخوذ ہیں)۔ [23] یہ کمہار تھے جو نتائیم اور گدیرا کے باشندے تھے۔ وہ وہاں رہتے تھے اور بادشاہ کے ملازمین میں شامل تھے۔

شمعون

[24] بنی شمعون: نمُوایل، یمین، یریب، زارح اور ساؤل۔
[25] اور ساؤل کا بیٹا سلُّوم اور سلُّوم کا بیٹا مِبسام اور مبسام کا بیٹا مِشماع۔
[26] بنی مِشماع: حمُوایل اُس کا بیٹا اور اُس کا بیٹا زکُّور؛ زکُّور کا بیٹا سمعی۔
[27] سمعی کے سولہ بیٹے اور چھ بیٹیاں تھیں لیکن اُس کے بھائیوں کی بہت اولاد نہ ہُوئی۔ اِس لیے اُن کا خاندان یہُوداہ کے لوگوں کی مانند زیادہ نہ بڑھا۔ [28] وہ بیرسبع۔ مولادہ۔ حصر سوعال [29] بلہاہ، عضم، تولاد [30] بتُوایل، حُرمہ، صقلاج، [31] بیت مرکبُوت، حصر سُوسیم، بیت برائی اور شعریم میں بستے تھے۔ داؤد کی سلطنت تک یہی اُن کے شہر تھے۔ [32] اور عیطام، عین، رِمُّون، توکن اور عسن، اُن کے گردونواح کے قصبے تھے یعنی پانچ قصبے تھے۔ [33] اور اِن قصبوں کے اِردگرد کے دیہات تھے جو بعل تک پھیلے ہُوئے تھے۔ یہ لوگ اِنہی مقامات پر بسے ہُوئے تھے اور وہ اپنے نسب نامے تحریری دستاویز کی صورت میں محفوظ رکھتے تھے جن میں یہ نام مرقوم ہیں۔
[34] مسُوباب، یملیک، یُوشہ بن امصیاہ [35] یُوایل، یاہُو بن یُوسبیاہ بن شرایاہ بن عسی‌ایل [36] اور الیُوعینی، یعقوبہ، یشُوخایہ، عسایاہ، عدی‌ایل، یسیمی‌ایل، بنایاہ، [37] زیزا بن شفعی بن الون بن یدایاہ بن سمری بن سمعیاہ۔
[38] جن مردوں کے نام اوپر فہرست میں لکھے گئے وہ اپنے اپنے گھرانے کے سردار تھے اور اُن کے آبائی خاندان بہت بڑھے۔
[39] اور وہ جدُور کے دور اُفتادہ علاقے تک یعنی اُس وادی کے مشرق تک اپنے گلّوں کے لیے چراگاہیں ڈھونڈنے گئے۔ [40] وہاں اُنہوں نے زرخیز اور اچھی چراگاہ پائی اور وہ قطعۂ زمین کُشادہ، پُرامن اور پُرسکُون تھا۔ پہلے وہاں بنی حام بسے ہُوئے تھے۔
[41] وہ مرد جن کے نام مندرجہ بالا فہرست میں دیئے گئے ہیں وہ شاہِ یہُوداہ حزقیاہ کے ایّام میں آئے اور اُنہوں نے بنی حام کے خیموں پر حملہ کیا اور معُونیم کو بھی جو وہاں تھے قتل کر دیا اور اُنہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ اب اُن کا نام و نشان تک باقی نہیں۔ تب وہ اُن کی جگہ رہنے لگے کیونکہ وہاں اُن کے گلّوں کے لیے چراگاہ تھی۔ [42] اور پانچ سَو بنی شمعون نے بنی یسعی یعنی فلطیاہ، نعریاہ، رفایاہ اور عُزی‌ایل کی زیرِ قیادت کوہِ شعیر پر حملہ کیا [43] اور اُنہوں نے باقی ماندہ عمالیقیوں کو جو وہاں تھے قتل کر ڈالا اور بنی شمعون تب سے آج تک وہیں بسے ہُوئے ہیں۔

بنی روبن

5 اِسرائیل کے پہلوٹھے روبن کے بیٹے (وہ پہلوٹھا تھا لیکن جب اُس نے اپنے باپ کے بچھونے کو ناپاک کیا تو اُس کے پہلوٹھے ہونے کے حقُوق یُوسُف بن اِسرائیل کے بیٹوں کو دیئے گئے اِس لیے نسب نامہ میں اُس کا اندراج پہلوٹھے پن کے مطابق نہ ہو سکا۔ [2] اور اگرچہ یہُوداہ اپنے تمام بھائیوں سے زیادہ طاقتور تھا اور حکمران اُسی میں سے نکلا لیکن پہلوٹھے کا حق یُوسُف کا ہُوا)۔
[3] اِسرائیل کے پہلوٹھے روبن کے بیٹے یہ ہیں: حنُوک، فلّو،

حصرونؔ اور کرمیؔ۔
[4] یوایلؔ کے بیٹے یہ ہیں: اُس کا بیٹا سمعیاہؔ اور اُس کا بیٹا جوجؔ اور اُس کا بیٹا سمعیؔ [5] اور اُس کا بیٹا میکاہ اور اُس کا بیٹا ریایاہ اور اُس کا بیٹا بعلؔ [6] اور اُس کا بیٹا بیرہؔ جس کو تگلت پلِ ایسرؔ شاہِ اسُور اسیر کر کے لے گیا۔ وہ بنی روبنؔ کا سردار تھا۔
[7] اُن کے رشتہ دار جن کا اُن کے گھرانوں کے لحاظ سے نسب نامہ تحریر میں آیا یہ تھے:
سردار یعی ایلؔ اور زکریاہ [8] اور بالعؔ بن عززؔ بن سمعؔ بن یوایلؔ۔ وہ عیروعیرؔ سے لے کر نبوؔ اور بعل معونؔ تک کے علاقہ میں بسے ہُوئے تھے۔ [9] اور مشرق کی طرف وہ اُس سرزمین پر قابض تھے جو دریائے فراتؔ تک پھیلے ہُوئے صحرا کے کنارے تک ہے۔ کیونکہ جلعادؔ میں اُن کے مویشی بہت بڑھ گئے تھے۔
[10] اُنہوں نے ساؤلؔ کے دورِ حکومت میں ہاجریوں کے خلاف جنگ شروع کی اور اُنہیں شکست دی اور وہ جلعادؔ کے تمام مشرقی علاقے کے ہاجریوں کی خیمہ گاہوں پر قابض ہو گئے۔

جدؔ

[11] اور بنی جدؔ اُن کے مقابل ملک بسنؔ میں سلکہؔ تک بسے ہُوئے تھے [12] اوّل یوایلؔ تھا اور سافمؔ دوسرا اور یعنیؔ اور سافطؔ بسنؔ میں تھے۔
[13] اور آبائی خاندانوں کے مطابق اُن کے رشتہ دار یہ تھے: میکائیلؔ، مسلامؔ، سبعہ، یوریؔ، یعکانؔ، زیعؔ اور عبر، کل سات۔
[14] یہ بنی ابیخیلؔ بن حوریؔ بن یاروآحؔ بن جلعادؔ بن میکائیلؔ بن یسیسیؔ بن یحدوؔ بن بوزؔ تھے۔ [15] اخی بن عبدیئیلؔ بن جُونیؔ اُن کے آبائی خاندانوں کا سردار تھا۔
[16] بنی جدؔ جلعادؔ میں، بسنؔ میں اور اُس کے دور اُفتادہ قصبوں میں اور شارونؔ کی ساری چراگاہوں کے آخری کناروں تک بسے ہُوئے تھے۔
[17] یہوداہ کے بادشاہ یوتامؔ اور اسرائیلؔ کے بادشاہ یربعامؔ کے ایّام میں اِن سب کو ان نسب ناموں میں درج کیا گیا۔
[18] اور بنی روبن، بنی جد اور منسیؔ کے آدھے قبیلہ میں چوالیس ہزار سات سَو ساٹھ مرد فوجی خدمت کے لیے تیّار تھے یعنی تندرست و توانا مرد جو سپر بردار، شمشیر زن اور تیر اندازی میں مہارت رکھتے تھے اور جنگ آزمودہ تھے۔ [19] اُنہوں نے ہاجریوں اور اُن کے اتحادیوں یطورؔ، نفیسؔ اور نودبؔ سے جنگ کی۔ [20] اور خدا نے ہاجریوں اور اُن کے اتحادیوں کو اُن کے حوالے کر دیا کیونکہ لڑائی کے دوران اُنہوں نے خدا سے دعا کی اور خدا نے اُن کی دعا قبول فرمائی، اِس لیے کہ اُنہوں نے اُس پر بھروسہ رکھا۔
[21] اُنہوں نے ہاجریوں کے مویشیوں پر قبضہ کر لیا جو کہ پچاس ہزار اونٹ، دو لاکھ پچاس ہزار بھیڑ بکریاں اور دو ہزار گدھے تھے۔ اُنہوں نے ایک لاکھ افراد کو بھی قید کر لیا [22] اور بہت سے قتل ہو گئے کیونکہ وہ جنگ خداوند کی تھی۔ اور وہ جلاوطنی کے وقت تک اُس ملک پر قابض رہے۔

منسیؔ کا آدھا قبیلہ

[23] منسیؔ کے آدھے قبیلہ کے لوگ بہت زیادہ تھے اور وہ بسنؔ سے لے کر بعل حرمونؔ یعنی سنیر (کوہِ حرمونؔ) تک پھیل گئے۔
[24] اُن کے آبائی خاندانوں کے سردار یہ تھے: عیفرؔ، یسعیؔ، اِلیئیلؔ، عزریئیلؔ، یرمیاہؔ، ہوداویاہ اور یحدِایلؔ۔ یہ بڑے دلیر، جنگجو، نامور اور اپنے آبائی خاندانوں کے سردار تھے۔ [25] لیکن اُس نے اپنے باپ دادا کے خدا کی فرمانبرداری نہ کی اور جس ملک کے باشندوں کو خدا نے اُن کے سامنے سے ہلاک کیا تھا اُن ہی کے دیوتاؤں کی پیروی کر کے اُنہوں نے بدکاری کی۔ [26] تب اِسرائیلؔ کے خدا نے پُولؔ شاہِ اسُورؔ یعنی تِگلت پلِ ایسرؔ شاہِ اسُور کے دل میں جوش پیدا کیا اور وہ روبنیوں، جدّیوں اور منسیؔ کے آدھے قبیلہ کو اسیر کر کے لے گیا اور اُنہیں خلحؔ، خابورؔ، ہارا اور جوزانؔ کی ندی تک لے آیا اور آج کے دِن تک وہ وہیں ہیں۔

لاوی

۶

بنی لاوی: جیرسُونؔ، قہاتؔ اور مراریؔ۔
[2] بنی قہات: عمرامؔ، اضہار، حبرُونؔ اور عُزی ایلؔ۔
[3] اور عمرامؔ کی اولاد: ہارونؔ۔ مُوسیٰؔ اور مریمؔ۔
اور بنی ہارون: ندبؔ، ابیہُو، الیعزرؔ اور اِتمرؔ۔
[4] الیعزرؔ سے فینحاسؔ پیدا ہُوا اور فینحاسؔ سے ابیسُوعؔ۔
[5] اور ابیسُوعؔ سے بقیؔ اور بقیؔ سے عُزیؔ تھا۔
[6] عُزیؔ سے زراخیاہ اور زراخیاہ سے مرایوتؔ۔
[7] اور مرایوتؔ سے امریاہ اور امریاہ سے اخیطُوبؔ۔
[8] اور اخیطُوبؔ سے صدُوقؔ اور صدُوقؔ سے اخیمعضؔ۔
[9] اور اخیمعضؔ سے عزریاہ اور عزریاہ سے یُوحنانؔ۔
[10] اور یُوحنانؔ سے عزریاہ (جو اُس ہیکل میں کاہن تھا جسے سلیمانؔ نے یروشلیمؔ میں بنایا تھا)۔
[11] اور عزریاہ سے امریاہ پیدا ہُوا اور امریاہ سے اخیطُوبؔ۔

[۱۲] اور اخیطُوب سے صدُوق اور صدُوق سے سلُّوم۔
[۱۳] اور سلُّوم سے خِلقیاہ اور خِلقیاہ سے عزریاہ۔
[۱۴] اور عزریاہ سے سِرایاہ اور سِرایاہ سے یہُوصدق
[۱۵] اور جب خداوند نے نبوکدنضر کے ہاتھ سے یہُوداہ اور یرُوشلیم کو جلاوطن کرایا تو یہُوصدق بھی اسیروں میں شامل تھا۔
[۱۶] بنی لاوی: جیرسُون، قہات اور مِراری ہیں۔
[۱۷] جیرسُون کے بیٹوں کے نام یہ ہیں: لِبنی اور سِمعی۔
[۱۸] بنی قہات: عمرام، اِضہار، حبرُون اور عُزی ایل۔
[۱۹] بنی مِراری: مَحلی اور مُوشی اور لاویوں کے اُن کے آبائی خاندانوں کے نسب ناموں کے مطابق گھرانے یہ ہیں:
[۲۰] جیرسُون کا: اُس کا بیٹا لِبنی اور اُس کا بیٹا یحت اور اُس کا بیٹا زِمّہ [۲۱] اور اُس کا بیٹا یُوآخ اور اُس کا بیٹا عِیدُّو اور اُس کا بیٹا زارح اور اُس کا بیٹا یتری۔
[۲۲] بنی قہات: اُس کا بیٹا عمّیناداب، اُس کا بیٹا قورح، اُس کا بیٹا اسِّیر [۲۳] اُس کا بیٹا اِلقانہ، اُس کا بیٹا ابی آسف، اُس کا بیٹا اسِّیر۔ [۲۴] اُس کا بیٹا تحت، اُس کا بیٹا اوری ایل، اُس کا بیٹا عُزیّاہ اور اُس کا بیٹا ساؤل۔
[۲۵] اِلقانہ کے بیٹے: عماسی اور اخِیمُوت۔
[۲۶] بنی اِلقانہ: اُس کا بیٹا صُوفی، اُس کا بیٹا نحت، [۲۷] اُس کا بیٹا اِلیاب، اُس کا بیٹا یروحام، اُس کا بیٹا اِلقانہ اور اُس کا بیٹا سموئیل۔
[۲۸] بنی سموئیل: یُوایل اُس کا پہلوٹھا اور دوسرا بیٹا ابیاہ۔
[۲۹] بنی مِراری: مَحلی، اُس کا بیٹا لِبنی، اُس کا بیٹا سِمعی، اُس کا بیٹا عُزّہ، [۳۰] اُس کا بیٹا سِمعا، اُس کا بیٹا حجّیاہ اور اُس کا بیٹا عسایاہ۔

ہیکل کے موسیقار

[۳۱] وہ جنہیں داؤد نے عہد کے صندوق کے (خداوند کے گھر میں) مستقل طور پر رکھے جانے کے بعد ہیکل میں موسیقی کا نگران مقرّر کیا یہ ہیں: [۳۲] اور جب تک سلیمان یرُوشلیم میں خداوند کا گھر نہ بنوا چکا یہ لوگ خیمۂ اِجتماع کے مسکن کے سامنے موسیقی کا اہتمام کرتے رہے اور مقرّر کردہ قواعد کے مطابق اپنے اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔
[۳۳] وہ جنہوں نے اپنے بیٹوں کے ہمراہ (خیمۂ اِجتماع کے مسکن کے سامنے موسیقی کے ذریعہ) خدمت کی یہ ہیں:
بنی قہات میں سے: ہَیمان موسیقار بِن یُوایل بِن سموئیل [۳۴] بِن اِلقانہ بِن یروحام بِن الی ایل بِن تُوح [۳۵] بِن صُوف بِن اِلقانہ بِن محت بِن عماسی [۳۶] بِن اِلقانہ بِن یُوایل بِن عزریاہ بِن صفنیاہ [۳۷] بِن تحت بِن اسِّیر بِن ابی آسف بِن قُورح [۳۸] بِن اضہار بِن قہات بِن لاوی بِن اِسرائیل۔
[۳۹] اور اُس کا ہم خدمت بھائی آسف جو بوقتِ خدمت اُس کے دہنے ہاتھ کھڑا ہوتا تھا یعنی آسف بِن برکیاہ بِن سِمعا [۴۰] بِن مِیکائیل بِن بعسیاہ بِن ملکیاہ [۴۱] بِن اتنی بِن زارح بِن عدایاہ [۴۲] بِن ایتان بِن زِمّہ بِن سِمعی [۴۳] بِن یحت بِن جیرسُون بِن لاوی۔
[۴۴] اور اُن کے ہم خدمت بھائیوں میں سے بنی مِراری جو اُس کے بائیں ہاتھ کھڑے ہوتے تھے: یعنی ایتان بِن قِیسی بِن عبدی بِن ملوک [۴۵] بِن حسبیاہ بِن امصیاہ بِن خلقیاہ [۴۶] بِن امصی بِن بانی بِن سامر [۴۷] بِن مَحلی بِن مُوشی بِن مِراری بِن لاوی۔
[۴۸] اور اُن کے دیگر بنی لاوی ساتھی خداوند کے گھر کے خیمہ (مسکن) کی دیگر خدمات پر مقرّر تھے۔ [۴۹] لیکن ہارون اور اُس کے بیٹے سوختنی قربانی کے مذبح اور بخُور کی قربانگاہ دونوں پر پاک ترین جگہ کی ساری خدمت انجام دینے اور اِسرائیل کے لیے کفّارہ دینے کے لیے جس طرح خدا کے بندہ مُوسیٰ نے حکم دیا تھا قربانی چڑھاتے تھے۔
[۵۰] اور بنی ہارون یہ تھے:
اُس کا بیٹا الیعزر، اُس کا بیٹا فینحاس، اُس کا بیٹا ابیسُوع، [۵۱] اُس کا بیٹا بُقّی اُس کا بیٹا عُزّی اُس کا بیٹا زراخیاہ، [۵۲] اُس کا بیٹا مرایوت، اُس کا بیٹا امریاہ، اُس کا بیٹا اخِیطُوب [۵۳] اُس کا بیٹا صدُوق اور اُس کا بیٹا اخِیمعض۔
[۵۴] اُن کی خیمہ گاہوں کے مطابق اُن کی آبادیوں کی سرحدیں اِس طرح مقرّر کی گئیں (بنی ہارون میں سے قہاتیوں کے خاندانوں کو جو علاقے سپرد کیے گئے یہ ہیں کیونکہ پہلا قرعہ اُن کے نام کا نکلا تھا):
[۵۵] اُنہیں یہُوداہ میں حبرون اور اُس کے اِرد گرد کی چراگاہیں دی گئیں۔ [۵۶] لیکن شہر کے اِرد گِرد کے کھیت اور گاؤں یفُنّہ کے بیٹے کالب کو دیئے گئے۔
[۵۷] پس بنی ہارون کو حبرون (پناہ کا ایک شہر) لِبناہ، یتیر، اِستموع، [۵۸] حیلان، دِبیر، [۵۹] عسن، یُوطہ اور بَیت شمس مع اُن کی چراگاہوں کے۔ [۶۰] اور جو بِن یمین کے قبیلہ سے تھے اُنہیں جبعون، جِبع، علمت اور عنتوت مع اُن کی چراگاہوں کے دیئے گئے۔

یہ شہر جو قہاتی خاندانوں میں تقسیم کیے گئے تعداد میں کل تیرہ تھے۔
[۶۱] منسّی کے آدھے قبیلہ کے خاندانوں میں سے دس شہر باقی بنی قہات میں بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم کیے گئے۔
[۶۲] جیرسون کے بیٹوں کو اُن کے خاندانوں کے مطابق اِشکار کے قبیلہ، آشر کے قبیلہ، نفتالی کے قبیلہ اور بسن میں بسے ہُوئے منسّی کے قبیلہ سے تیرہ شہر ملے۔
[۶۳] بنی مراری کو اُن کے خاندانوں کے مطابق روبن، جد اور زبولون کے قبیلوں سے بارہ شہر ملے۔
[۶۴] یوں بنی اِسرائیل نے لاویوں کو یہ شہر اور اُن کی چراگاہیں دیں۔ [۶۵] یہوداہ، شمعون اور بن یمین کے قبیلوں سے اُنہیں وہ شہر جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے بذریعہ قرعہ اندازی دیئے گئے۔
[۶۶] بعض قہاتی خاندانوں کو اُن کے علاقہ کے طور پر افرائیم کے قبیلہ سے شہر دیئے گئے۔
[۶۷] افرائیم کے کوہستانی ملک میں اُنہیں سکم (پناہ کا ایک شہر) اور جزر، [۶۸] یقمعام، بیت حورون، [۶۹] ایّلون، جات رمّون، اِردگرد کی چراگاہوں سمیت دیئے گئے۔
[۷۰] اور منسّی کے آدھے قبیلہ میں سے بنی اِسرائیل نے عانیر اور بلعام مع اُن کی چراگاہوں کے بنی قہات کے باقی خاندانوں کو دیئے۔
[۷۱] بنی جیرسون کو مندرجہ ذیل (علاقے) ملے:
منسّی کے آدھے قبیلہ کے خاندان سے اُن کو بسن میں جولان اور عستارات اِردگرد کی چراگاہوں سمیت ملے۔
[۷۲] اِشکار کے قبیلہ سے اُنہیں قادِس، دابرات، [۷۳] رامات اور عانیم اِردگرد کی چراگاہوں کی زمین سمیت ملے۔
[۷۴] اور آشر کے قبیلہ میں سے مسل، عبدون، [۷۵] حقوق اور رحوب اِردگرد کی چراگاہوں سمیت ملے۔
[۷۶] اور نفتالی کے قبیلہ میں سے گلیل میں قادِس، حمّون اور قریتائم مع اُن کی چراگاہوں کے ملے۔
[۷۷] اور باقی بنی مراری کو جو لاویوں میں سے تھے زبولون کے قبیلہ میں سے یقنعام، قرتاہ، رمّون، تبور اِرد گرد کی چراگاہوں سمیت ملے۔
[۷۸] یردن کے پار یریحو کے مشرق میں روبن کے قبیلہ میں سے بیابان میں بصر، یہصہ، [۷۹] قدیمات اور مفعت مع چراگاہوں کے ملے۔
[۸۰] اور جد کے قبیلہ میں سے جلعاد میں رامات، محنائیم، [۸۱] حسبون یعزیر جن میں اِردگرد کی چراگاہیں بھی شامل تھیں۔

اِشکار

۷

بنی اِشکار: تولع، فوّہ، یسوب اور سمرون۔ کل چار۔
[۲] اور بنی تولع: عزّی، رفایا، یری ایل، یحمی، ابسام اور سموایل جو اپنے آبائی خاندانوں کے سردار تھے۔ داؤد کے دورِ حکومت میں بنی تولع کے جو افراد اپنے نسب ناموں میں بطور جنگجو درج کیے گئے وہ شمار میں بائیس ہزار چھ سَو تھے۔
[۳] عزّی کا بیٹا اِزراخیاہ تھا۔
اِزراخیاہ کے بیٹے: میکائیل، عبدیاہ، یوایل، یسیّاہ۔ یہ پانچوں سب کے سب سردار تھے۔ [۴] اُن کے آبائی نسب ناموں کے مطابق اُن کے پاس جنگ کے لیے تیّار چھتّیس ہزار جوان تھے کیونکہ اُن کی بیویاں اور بچّے بہت تھے۔
[۵] وہ رشتہ دار جو جنگجو مرد تھے اور اِشکار کے تمام خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے اُن کی کل تعداد اُن کے نسب ناموں کے مطابق ستاسی ہزار تھی۔

بن یمین

[۶] بن یمین کے تین بیٹے تھے: بالع، بکر اور یدیعیل۔
[۷] بنی بالع: اِصبون، عزّی، عزّی ایل، یریموت اور عیری۔ یہ کل پانچ تھے جو اپنے آبائی خاندانوں کے سردار تھے۔ یہ اپنے نسب ناموں کے مطابق بائیس ہزار چونتیس جنگجو مرد تھے۔
[۸] بنی بکر: زمیرہ، یوآس، الیعزر، الیوعینی، عمری، یریموت، ابیاہ، عنتوت اور علامت۔ یہ سب بکر کے بیٹے تھے [۹] جو اپنے آبائی خاندانوں کے سردار تھے۔ نسب ناموں کے مطابق اُن کے جنگجو مردوں کی تعداد بیس ہزار دو سَو تھی۔
[۱۰] یدیعیل کا بیٹا بلہان تھا۔
بنی بلہان: یعوس، بن یمین، اہود، کنعانہ، زیتان، ترسیس اور اخی سحر۔ [۱۱] یدیعیل کے یہ تمام بیٹے اپنے آبائی خاندانوں کے سردار تھے۔ یہ سترہ ہزار دو سَو جنگجو مرد تھے جو جنگ کے لیے تیّار رہتے تھے۔
[۱۲] بنی سفیم اور حفیم عیر کے بیٹے تھے اور حشیم احیر کا بیٹا تھا۔

نفتالی

[۱۳] بنی نفتالی: یحصی ایل، جونی، یصر اور سلوم یعنی بنی بلہہ۔

منسّی

[۱۴] بنی منسّی: منسّی کے ایک بیٹے کا نام اسری ایل تھا اور اُس کی آرامی کنیز کے بطن سے جلعاد کا باپ مکیر پیدا ہُوا۔

۱۵ حُفّیم اور سُفّیم کی ایک بہن تھی جس کا نام معکہ تھا جس سے مکیر نے بیاہ کر لیا۔
دوسرے کا نام صِلافِحاد تھا جس کی صرف بیٹیاں ہی تھیں۔
۱۶ مکیر کی بیوی معکہ نے ایک بیٹے کو جنم دیا اور اُس کا نام فرس رکھا اور اُس کے بھائی کا نام شرِس تھا اور اُس کے بیٹے اولام اور رقم تھے۔
۱۷ اولام کا بیٹا بدان تھا۔ یہ جلعاد بن مکیر بن منسّی کے بیٹے تھے
۱۸ اور اُس کی بہن ہمّولکِت سے اِشہُود، ابیعزر اور محلہ پیدا ہُوئے۔
۱۹ اور بنی سمیدع یہ تھے: اخیان، سِکم، لِقحی اور انیعام۔

اِفرائیم

۲۰ بنی افرائیم: سُوتلح، اُس کا بیٹا برد، اُس کا بیٹا تحت، اُس کا بیٹا اِلیعدہ، اُس کا بیٹا تحت، ۲۱ اُس کا بیٹا زبد اور اُس کا بیٹا سُوتلح، عزر اور الیعد۔
عزر اور اِلیعد کو جات کے مقامی باشندوں نے مار ڈالا جب وہ اُن کے مویشی چھیننے کے لیے اُن پر حملہ آور ہُوئے۔
۲۲ اُن کے باپ افرائیم نے بہت دِنوں تک اُن کا ماتم کیا اور اُس کے رشتہ دار اُسے تسلّی دینے آئے۔ ۲۳ اُس کے بعد وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہُوئی اور ایک بیٹے کو جنم دیا اور اُس کا نام بریعہ رکھا کیونکہ اُس کے گھرانے پر آفت آئی تھی۔ ۲۴ اُس کی بیٹی سیراہ (سراہ) جس نے نشیبی اور بالائی بیت حورون کو اور عُزّن سراہ کو بھی بنایا تھا۔
۲۵ اُس کا بیٹا رفح تھا اور اُس کا بیٹا رسف اور اُس کا بیٹا تلاح اور اُس کا بیٹا تحن ۲۶ اور اُس کا بیٹا لعدان اور اُس کا بیٹا عمیہود اور اُس کا بیٹا الیسمع، ۲۷ اور اُس کا بیٹا نُون اور اُس کا بیٹا یشوع
۲۸ اُن کی اراضی میں بستیاں یہ تھیں: بیت ایل اور اُس کے گرد و نواح کے دیہات، مشرق کی طرف نعران اور مغرب کی طرف جزر اور اُس کے دیہات اور سِکم اور اُس کے دیہات، عزہ اور اُس کے دیہات تک۔ ۲۹ اور بنی منسّی کی حدود کے پاس بیت شان اور اُس کے دیہات، تعناک، مجدو اور دور اور اُن کے دیہات۔ اِن میں بنی یُوسف بن اسرائیل کی بستیاں تھیں۔

آشر

۳۰ بنی آشر: یمنا، اسواہ، اسوی، بریعہ اور اُن کی بہن سرح۔
۳۱ بریعہ کے بیٹے: حبر اور ملکی ایل جو برزاویت کا باپ تھا۔
۳۲ اور حبر سے یفلیط، سومر، حوتام اور اُن کی بہن سُوع پیدا ہُوئے۔
۳۳ بنی یفلیط: فاساک، بمہال اور عسوات۔ یہ بنی یفلیط ہیں
۳۴ اور بنی سومر: اخی، روہجہ، یحبّہ اور ارام۔
۳۵ اور اُسکے بھائی ہیلم کے بیٹے صوفح، اِمنع، سِلس اور عمل۔
۳۶ بنی صوفح: سوح، حرنفر، سُوعل، بیری اور اِمراہ، ۳۷ بصر، ہُود، سمّا، سلسہ، اِتران اور بیرا۔
۳۸ اور بنی یتر: یفُنّہ، فِسفاہ اور ارا۔
۳۹ اور بنی عُلّہ: ارخ، حنّی ایل اور رضیاہ۔
۴۰ یہ تمام بنی آشر تھے یعنی وہ جو اپنے آبائی خاندانوں کے سردار، چیدہ افراد، زبردست سورما اور نمایاں سربراہ تھے۔ اُن کے نسب ناموں کے مطابق جنگ کرنے کے لائق جوانوں کی تعداد چھبّیس ہزار تھی۔

بنی بن یمین ساؤل کا نسب نامہ

۸ بن یمین کا پہلوٹھا بیٹا بالع تھا۔ اشبیل اُس کا دوسرا بیٹا اور اخرخ تیسرا بیٹا تھا۔ ۲ نُوحہ چوتھا اور رفا پانچواں تھا۔
۳ بالع کے بیٹے: ادّار، جیرا، ابیہُود، ۴ ابیسوع، نعمان اور اخوح ۵ اور جیرا، سفوفان اور حُورام۔
۶ اہود کے بیٹے جو جبع میں رہنے والوں کے آبائی خاندانوں کے سردار تھے اور جنہیں اسیر بنا کر مناحت لے جایا گیا تھا وہ یہ تھے:
۷ نعمان، اخیاہ اور جیرا جس نے اُنہیں ملک بدر کیا اور جس سے عُزّا اور اخیہود پیدا ہُوئے۔
۸ اور سحریم سے موآب کے ملک میں اپنی دونوں بیویوں حُوسیم اور بعراہ کو چھوڑ دینے کے بعد جو لڑکے پیدا ہُوئے یہ ہیں: ۹ اُس کی بیوی ہُودس کے بطن سے یُوباب، ضِبیہ، میسا، اور ملکام، ۱۰ اور یعُوض، سکیاہ اور مرمہ۔ اُس کے یہ بیٹے آبائی خاندانوں کے سردار تھے۔ ۱۱ اور حُوسیم کے بطن سے ابیطوب اور الفعل۔
۱۲ اور بنی الفعل: عبر، مِشعام اور سامر (اُسی نے اُونو اور لُد اور اُس کے اِرد گرد کے دیہات آباد کیے)۔ ۱۳ اور بریعہ اور سمعہ بھی ایلُون کے باشندوں کے درمیان آبائی خاندانوں کے سردار تھے اور جنہوں نے جات کے باشندوں کو نکال دیا تھا۔ ۱۴ اور اخیو، شاشق، یریموت، ۱۵ زبدیاہ، عراد، عدر، ۱۶ میکائیل، اِسفاہ، یُوخا جو بنی بریعہ تھے۔

[17] اور زبدیاہ، مِسُلاّم، حزقی، حِبر، [18] اِسمری، یزلیاہ اور یُوباب جو بنی اِلفعل ہیں۔
[19] اور یقیم، زِکری، زبدی، [20] الِعینی، ضِلتی، الیئیل، [21] عدایاہ، برایاہ اور سمرات جو بنی سمعی تھے۔
[22] اِسفان، عِبر، الیئیل، [23] عبدون، زکری، حنان، [24] حنانیاہ، عیلام، عنتوتیاہ، [25] یفدیاہ، فنوایل جو بنی شاشق تھے۔
[26] اور سمسری، شحاریاہ، عتالیاہ، [27] یعرسیاہ، الیاہ اور زِکری جو بنی یروحام تھے۔
[28] یہ تمام اپنے آبائی خاندانوں کے سردار اور رئیس تھے اور وہ یروشلیم میں رہتے تھے۔
[29] اور جبعون کا باپ یعی ایل جبعون میں رہتا تھا جس کی بیوی کا نام معکہ تھا۔ [30] اور اُس کے پہلوٹھے بیٹے عبدون کے بعد صُور، قیس، بعل، نیر، ندب، [31] جدور، اخیو، زِکر [32] اور مِقلوت جو سِماہ کا باپ تھا پیدا ہُوئے۔ وہ بھی یروشلیم میں اپنے رشتہ داروں کے نزدیک رہتے تھے۔
[33] اور نیر سے قیس پیدا ہُوا اور قیس سے ساؤل اور ساؤل یُونتن، ملکیشوع، ابیندا ب اور اشبعل کا باپ تھا۔
[34] اور یُونتن کا بیٹا مریبعل جو میکاہ کا باپ تھا۔
[35] اور بنی میکاہ: فیتون، ملک، تاریع اور آخز۔ [36] اور آخز سے یہُوعدّہ، یہُوعدّہ سے علمت، عزماوت اور زِمری پیدا ہُوئے۔ اور زِمری سے موضا [37] اور موضا سے بنعہ، بنعہ کا بیٹا رافعہ اور رافعہ کا بیٹا الیعسہ اور الیعسہ کا بیٹا اصیل۔
[38] اور اصیل کے چھ بیٹے تھے جن کے نام یہ ہیں: عزریقام، بوکرُو، اِسمٰعیل، سعریاہ، عبدیاہ اور حنان۔ یہ تمام اصیل کے بیٹے تھے۔
[39] اُس کے بھائی عیشق کے بیٹے یہ ہیں: اُس کا پہلوٹھا اُولام، دوسرا بیٹا یعوس، اور تیسرا الیفلط، [40] اور اُولام کے بیٹے زبردست سورما اور تیرانداز تھے اور اُن کے بہت سے بیٹے اور پوتے تھے جو ڈیڑھ سَو تھے۔ یہ تمام بنی بن یمین میں سے تھے۔

یروشلیم کے باشندے

۹ سارا اِسرائیل اُن نسب ناموں کے مطابق گِنا گیا جو اِسرائیل کے سلاطین کی کتاب میں محفوظ ہیں۔

یہُوداہ کے لوگ اپنی خطاؤں کے باعث گرفتار ہُوئے اور بابل لے جائے گئے۔ [2] اور جو پہلے اپنی ملکیت اور اپنے شہروں میں بسے وہ اِسرائیلی، کاہن، لاوی اور نتنیم (ہیکل کے خدمتگار) تھے۔

[3] اور بنی یہُوداہ، بنی بن یمین، بنی اِفرائیم اور بنی منسّی کے وہ لوگ جو یروشلیم میں رہتے تھے مندرجہ ذیل تھے:
[4] عُوتی بن عمیہُود بن عُمری بن اِمری بن بانی جو فارص بن یہُوداہ کی اولاد میں سے تھا۔
[5] سیلانیوں میں سے: عسایاہ اُس کا پہلوٹھا اور اُس کے بیٹے۔
[6] بنی زارح میں سے: یعوایل، یہُوداہ کے لوگوں کا شمار (جو یروشلیم میں رہتے تھے) چھ سَو نوّے تھا۔
[7] بنی بن یمین میں سے: سلّو بن مِسُلاّم بن ہوداویاہ بن ہسّینوآہ [8] اور ابنیاہ بن یرُوحام اور ایلا بن عُزّی بن مِکری اور مِسُلاّم بن سفطیاہ بن رعوایل بن اِبنیاہ۔ [9] بنی بن یمین کے جو لوگ اپنے نسب ناموں کے مطابق درج ہُوئے اُن کا شمار نَو سَو چھپّن تھا۔ یہ تمام افراد اپنے آبائی خاندانوں کے سردار تھے۔
[10] اور کاہنوں میں سے: یدعیاہ، یہُویریب، یکین، [11] عزریاہ بن خِلقیاہ بن مسُلاّم بن صدُوق بن مرایوت بن اخیطُوب جو خدا کے گھر کا ناظم تھا۔ [12] عدایاہ بن یرُوحام بن فشحُور بن ملکیا اور معسی بن عدیئیل بن یحزیراہ بن مسُلاّم بن مسلّمیت بن اِمّیر۔ [13] وہ کاہن جو اپنے آبائی خاندانوں کے سردار تھے شمار میں ایک ہزار سات سَو ساٹھ تھے۔ خدا کے گھر میں خدمت کرنے کا کام اُن کے ذمّہ تھا۔
[14] اور لاویوں میں سے: سمعیاہ بن حسُوب بن عزریقام جو بنی مراری کے ایک فرد حسبیاہ کا بیٹا تھا، [15] بقبقر، حرس، جلال اور متنیاہ بن میکاہ بن زِکری بن آسف [16] عبدیاہ بن سمعیاہ بن جلال بن یدُوتُون اور برکیاہ بن آسا بن القانہ جو نطوفاتیوں کے دیہات میں رہتے تھے۔
[17] اور دربانوں میں سے یہ لوگ تھے: سلّوم، عقوب، طلمون، اخیمان اور اُن کے بھائی۔ سلّوم اُن کا سردار تھا۔
[18] یہ مشرق کی طرف شاہی پھاٹک پر متعیّن تھے اور بنی لاوی کی لشکرگاہ کے نگہبان تھے۔ [19] اور سلّوم بن قورے بن ابی آسف بن قورح اور اُس کے آبائی خاندان میں سے اُس کے ساتھی دربان (یعنی قورحی) خیمہ کے پھاٹکوں کی نگہبانی کے ذمّہ دار تھے، بالکل اُسی طرح جیسے اُن کے باپ دادا خداوند کے مسکن کے مدخل کی نگہبانی کے ذمّہ دار تھے۔ [20] اُس سے پیشتر فینحاس بن الیعزر دربانوں کا سردار تھا اور خداوند اُس کے ساتھ تھا۔ [21] زکریاہ بن مسلمیاہ خیمۂ اجتماع کے دروازہ کا

نگہبان تھا۔

۲۲ وہ جو دربان ہونے کے لیے چُنے گئے کل ملا کر دوسَو بارہ تھے۔ اُنہیں دیہات میں اُن کے نسب ناموں کے مطابق گِنا گیا۔ دربانوں کو اُن کے قابلِ اعتماد منصب پر داؤد اور سموایل غیب بین نے مقرّر کیا تھا۔ ۲۳ وہ اور اُن کے بیٹے خداوند کے گھر یعنی مسکن کے پھاٹکوں کی نگہبانی پر مامور تھے۔ ۲۴ دربان مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں چاروں طرف مقرّر کیے گئے تھے ۲۵ اور اُن کے بھائی جو اپنے گاؤں میں تھے اُنہیں سات سات دِن کے بعد اپنی اپنی باری کے اوقات پر اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے آنا پڑتا تھا۔ ۲۶ مگر خدا کے گھر کے حُجروں اور خزانوں کی ذمّہ داری دربانوں کے چاروں لاوی سرداروں کے سپرد تھی۔ ۲۷ اور وہ رات بھر نگہبانی کے لیے خدا کے گھر کے پاس ہی رہتے تھے۔ اور ہر صبح اُسے کھولنے والی چابی اُن کے پاس رہتی تھی۔

۲۸ اُن میں سے بعض افراد مَقدِس میں استعمال ہونے والے ظروف کے ناظم تھے۔ وہ اُنہیں گِن کر مَقدِس کے اندر لاتے تھے اور گِن کر مَقدِس سے باہر لے جاتے تھے۔ ۲۹ اُن میں سے بعض کے ذمّہ ساز و سامان اور مَقدِس کی دیگر اشیاء، نیز مَیدہ، مَے اور تیل، لوبان اور خُوشبودار مصالحوں کی نگہداشت تھی۔ ۳۰ مگر بعض کاہن خُوشبودار مصالحوں کو باہم ملانے پر مامور تھے۔ ۳۱ اور متِّتیاہ نامی ایک لاوی کو جو قُرحی سلّوم کا پہلوٹھا بیٹا تھا نذر کے نان تیّار کرنے کی ذمّہ داری سونپی گئی تھی۔ ۳۲ اور اُن کے بعض قِہاتی بھائی ہر سبت کو نذر کی روٹیاں تیّار کرنے اور اُنہیں ترتیب سے رکھنے پر مامور تھے۔ ۳۳ اور لاویوں کے آبائی خاندانوں کے سردار جو موسیقار تھے وہ مَقدِس کے حُجروں میں رہتے تھے اور دیگر فرائض سے مُستثنیٰ تھے کیونکہ وہ دِن رات اپنے کام میں مشغول رہتے تھے۔

۳۴ جیسا کہ اُن کے نسب ناموں میں درج ہے یہ سب اپنے اپنے آبائی خاندانوں کے سردار اور رئیس تھے اور یروشلیم میں رہتے تھے۔

ساؤل کا نسب نامہ

۳۵ اور یعی ایل جو جبعون کا باپ تھا جبعون میں رہتا تھا۔ اُس کی بیوی کا نام معکہ تھا۔ ۳۶ اور اُس کا پہلوٹھا بیٹا عبدون تھا۔ اُس کے بعد صُور، قیس، بعل، نیر، ندب، ۳۷ جدور، اخیو، زکریاہ اور مِقلوت، ۳۸ اور مِقلوت سمعام کا باپ تھا۔ یہ بھی اپنے رشتہ داروں کے نزدیک یروشلیم ہی میں رہتے تھے۔

۳۹ اور نیر سے قیس پیدا ہُوا اور قیس سے ساؤل اور ساؤل سے یُونتن، ملکیشوع، ابیناداب اور اِشبعل پیدا ہُوئے۔ ۴۰ یُونتن کا بیٹا مریبعل تھا جس سے میکاہ پیدا ہُوا۔ ۴۱ اور میکاہ کے بیٹے یہ تھے: فیتون، ملک، تحریع اور آخز، ۴۲ اور آخز سے یعدہ پیدا ہُوا اور یعدہ سے علمت، عزماوت اور زِمری پیدا ہُوئے۔ اور زِمری سے موضا پیدا ہُوا ۴۳ اور موضا سے بِنعہ اور بِنعہ سے رِفایاہ اور رِفایاہ سے الیعسہ اور الیعسہ سے اصیل۔

۴۴ اصیل کے چھ بیٹے تھے جن کے نام یہ ہیں: عزریقام، بوکرو، اِسمٰعیل، سعریاہ، عبدیاہ اور حنان۔ یہ بنی اصیل تھے۔

ساؤل کا خُودکُشی کرنا

۱۰ اور فِلستی اِسرائیل سے لڑے اور اِسرائیل کے لوگ فِلستیوں کے آگے سے بھاگے اور بہت سے کوہِ جِلبوعہ پر ڈھیر ہو کر رہ گئے ۲ اور فِلستیوں نے ساؤل اور اُس کے بیٹوں کا سختی سے پیچھا کیا اور اُس کے بیٹوں یُونتن، ابیناداب اور ملکیشوع کو قتل کیا۔ ۳ اور ساؤل پر شدید حملہ کیا اور تیر اندازوں نے اُسے جا لیا اور تیروں سے اُسے زخمی کر دیا۔

۴ تب ساؤل نے اپنے سلاح بردار سے کہا کہ اپنی تلوار کھینچ اور اُس سے مجھے چھید دے، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں نامختون کے ہاتھ سے قتل کیا جاؤں۔

لیکن اُس کا سلاح بردار ڈر گیا اور ایسا کرنے پر راضی نہ ہُوا۔ تب ساؤل نے خُود ہی اپنی تلوار لی اور اپنے جسم میں بھونک لی۔ ۵ جب اُس کے سلاح بردار نے دیکھا کہ ساؤل مر گیا تو اُس نے بھی اپنے جسم میں تلوار بھونک کر جان دے دی۔ ۶ پس ساؤل اور اُس کے تینوں بیٹے مر گئے اور اُس کا سارا خاندان نابود ہو گیا۔

۷ جب وادی کے تمام اِسرائیلیوں نے دیکھا کہ (اِسرائیلی) فوج بھاگ گئی ہے اور ساؤل اور اُس کے بیٹے مر گئے ہیں تو وہ بھی اپنے شہروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور فِلستی آ کر اُن میں بس گئے۔

۸ اور دوسرے دِن جب فِلستی مقتولوں کا ساز و سامان لُوٹنے آئے تو اُنہوں نے ساؤل اور اُس کے بیٹوں کو کوہِ جِلبوعہ پر پڑے پایا ۹ سو اُنہوں نے اُسے ننگا کیا اور اُس کا سر اور ہتھیار لے لیے اور فِلستیوں کے مُلک میں چاروں طرف اپنے بُتوں اور اپنے لوگوں میں اِس خُوشخبری کا اعلان کرنے کے لیے قاصد روانہ کیے۔ ۱۰ اُنہوں نے اُس کے ہتھیاروں کو اپنے دیوتاؤں کے مندر میں رکھا اور اُس کے سر کو دجون کے مندر میں ٹانگ دیا۔

۱۱ فِلستیوں نے ساؤل کے ساتھ جو کچھ کیا تھا جب اُس کی

خبر یبیس جلعاد کے لوگوں تک پہنچی [۱۲] تو اُن کے تمام بہادر آدمی گئے اور ساؤل اور اُس کے بیٹوں کی لاشیں اُٹھا کر یبیس میں لے آئے۔ اُنہوں نے اُن کی ہڈیاں یبیس میں بلُوط کے درخت کے نیچے دفن کر دیں اور سات دِن تک روزہ رکھا۔
[۱۳] ساؤل اِس لیے مرا کہ اُس نے گناہ کیا تھا اور خداوند کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی، یہاں تک کہ اُس نے اپنی راہنمائی کے لیے ارواح کو طلب کرنے والی عورت سے مشورہ کیا۔ [۱۴] اور خداوند سے دریافت نہ کیا۔ اِس لیے خداوند نے اُسے مار ڈالا اور سلطنت یسّی کے بیٹے داؤد کے ہاتھوں میں دے دی۔

داؤد کا اِسرائیل کا بادشاہ بننا

۱۱ تب سب اِسرائیلی حبرون میں داؤد کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے کہ ہم تیرا اپنا گوشت اور خُون ہیں۔ [۲] برسوں پہلے جب ساؤل بادشاہ تھا اُس وقت بھی اِسرائیل کی فوجوں کی کمان تیرے ہاتھ میں تھی اور خداوند تیرے خدا نے تجھے فرمایا کہ تُو میری قوم اِسرائیل کی چوپانی کرے گا اور تُو اُن کا حکمران بن جائے گا۔
[۳] پس اِسرائیل کے تمام بزرگ حبرون میں داؤد بادشاہ کے پاس آئے۔ اُس نے اُن کے ساتھ خداوند کے سامنے عہد کیا اور اُنہوں نے داؤد کو اِسرائیل کے بادشاہ کی حیثیت سے مسح کیا جیسا کہ خداوند نے سموایل کی معرفت وعدہ کیا تھا۔

داؤد کا یروشلیم کو فتح کرنا

[۴] داؤد اور تمام اِسرائیلیوں نے یروشلیم (یعنی یبُوس) پر چڑھائی کی اور یبوسیوں نے جو وہاں کے باشندے تھے [۵] داؤد سے کہا کہ تُو یہاں داخل نہ ہو سکے گا۔ تاہم داؤد نے صِیّون کا قلعہ سر کر لیا جسے اب داؤد کا شہر کہتے ہیں۔
[۶] داؤد نے کہا تھا کہ جو کوئی یبوسیوں پر حملہ کرنے میں پہل کرے گا اُسے سپہ سالار بنا دیا جائے گا۔ یوآب بِن ضرویاہ جو پہلے حملہ آور ہُوا، سپہ سالار بنا دیا گیا۔
[۷] اور داؤد قلعہ میں رہنے لگا اِس لیے یہ داؤد کا شہر کہلانے لگا۔ [۸] اُس نے مِلّو سے لے کر اُس کے اِردگرد کے سارے علاقہ کو مضبوط کیا اور یوآب نے باقی شہر کی مرمّت کی [۹] اور داؤد زیادہ سے زیادہ طاقتور ہوتا گیا کیونکہ قادرِ مطلق خدا اُس کے ساتھ تھا۔

داؤد کے جنگجو لشکریوں کے سردار

[۱۰] اور داؤد کے جنگجو لشکریوں کے سردار یہ تھے جنہوں نے اُس کی حکومت کی حمایت کی اور سارے اِسرائیل کے ساتھ مل کر اُسے بادشاہ بنایا تھا جیسا کہ خداوند کا اِسرائیل سے وعدہ تھا۔ [۱۱] داؤد کے جنگجو لشکریوں کے سرداروں کی فہرست یہ ہے:
یسوبعام بِن حکمُونی جو سردارِ اعلیٰ تھا۔ اُس نے تین سَو مردوں کے خلاف اپنا نیزہ چلایا اور ایک ہی حملہ میں اُنہیں قتل کر ڈالا۔
[۱۲] اُس کے بعد دودے اخوخی کا بیٹا الیعزر تھا جو اُن تین سرداروں میں سے ایک تھا۔ [۱۳] وہ داؤد کے ساتھ فسدمیّم میں تھا جب فِلستی لڑائی کرنے کے لیے وہاں جمع ہُوئے۔ وہاں ایک کھیت تھا جو جَو سے بھرا ہُوا تھا۔ فوج کے لوگ فِلستیوں کے آگے سے بھاگے [۱۴] لیکن وہ کھیت کے بیچوں بیچ پہنچ کر مقابلہ کے لیے ڈٹ گئے اور اُس کا بچاؤ کیا اور فِلستیوں کو مار گرایا۔ خداوند کی مدد سے اُنہیں بڑی فتح حاصل ہُوئی۔
[۱۵] اُن تیس سرداروں میں سے تین سردار چٹان سے نیچے اُتر کر عدُولّام کے غار میں داؤد کے پاس آئے۔ اُس وقت فِلستیوں کا ایک فوجی دستہ رِفائیم کی وادی میں خیمہ زن تھا۔ [۱۶] اُس وقت داؤد قلعہ میں تھا اور فِلستیوں کی چوکی بَیت لحم میں تھی۔ [۱۷] داؤد کو پیاس لگی اور اُس نے کہا کہ کاش کوئی بَیت لحم کے اُس کنویں کا پانی جو پھاٹک کے قریب ہے، پینے کے لیے لا دیتا۔ [۱۸] تب وہ تینوں فلستیوں کی صف توڑ کر نکل گئے اور بَیت لحم کے اُس کنویں سے جو پھاٹک کے قریب ہے، پانی بھر کر داؤد کے پاس لے آئے۔ لیکن اُس نے اُسے پینا نہ چاہا بلکہ اُسے چڑھاوے کے طور پر خداوند کے حُضور اُنڈیل دیا [۱۹] اور کہا کہ خدا نہ کرے کہ میں ایسا کروں۔ کیا میں اُن آدمیوں کا خُون پیئوں جو اپنی جانوں پر کھیل کر وہاں گئے؟ کیونکہ وہ اپنی جانیں جوکھم میں ڈال کر پانی لائے ہیں، اِس لیے داؤد نے اُسے پینا نہ چاہا۔
اُن تینوں سرداروں کے کارنامے ایسے ہی تھے۔
[۲۰] اور یوآب کا بھائی ابی شے بھی تین اور جنگجو مردوں کا سردار تھا۔ اُس نے تین سَو پر نیزہ چلا کر اُنہیں مار ڈالا تھا اِس لیے وہ تینوں میں نامور گنا گیا۔ [۲۱] اُسے اُن تینوں سے دُگنا اعزاز ملا اور وہ اُن کا سالار بنا لیکن وہ اُن پہلے والے تین سرداروں کا ہم پلّہ نہ ہو سکا۔
[۲۲] اور قبضی ایل نو اسی بِنایاہ بِن یہویدع ایک بہادر جنگجو تھا جس نے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے۔ اُس نے موآب کے اری ایل کے دو بیٹے قتل کر دیئے اور ایک دِن جب برف پڑ رہی تھی تو اُس نے ایک گڑھے میں اُتر کر ایک شیر کو بھی مارا۔
[۲۳] اور اُس نے ایک مِصری کو جو ساڑھے سات فُٹ لمبا تھا، مار گرایا حالانکہ اُس مِصری کے ہاتھ میں جلاہے کے شہتیر کا سا ایک

نیزہ تھا۔ لیکن بِنایاہ ایک لاٹھی لے کر اُس کے پاس گیا، اُس مصری کے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اُسی کے نیزہ سے اُسے قتل کر دیا۔ ۲۴ بِنایاہ بِن یہُویدع نے ایسے اور بھی کارنامے انجام دیئے اور وہ بھی اتنا ہی نامور تھا جتنے کہ وہ تینوں سردار۔ ۲۵ وہ بھی اُن تیسوں میں معزّز سمجھا جاتا تھا لیکن وہ اُن پہلے والے تین سرداروں کا ہم پلّہ نہ تھا۔ داؤد نے اُسے اپنے محافظ دستہ کا سردار بنایا۔

۲۶ دیگر جنگجو سردار یہ تھے: یُوآب کا بھائی عساہیل، بَیت لحم کا الحنان بِن دودو، ۲۷ اور سمّوت ہروری، خلِس فلونی، ۲۸ تقُوع کے عقّیس کا بیٹا عیرا، عنتوت سے ابی عزر، ۲۹ حُوسہ کا باشندہ سبّکی، عیلی اخُوحی، ۳۰ مہری نطوفاتی، حلد بِن بعنہ نطوفاتی، ۳۱ بنی بِن یمین کے جبعہ سے اِتّی بِن بِنایاہ فِرعاتونی، ۳۲ جعس کی گھاٹیوں کا باشندہ حُوری، ابی ایل عرباتی، ۳۳ عزماوت بحرُومی، الیحبا سعلبُونی، ۳۴ بنی ہشیم جزونی، یُونتن بِن شجّی ہراری، ۳۵ اخی آم بِن سکار ہراری، الفال بِن اُور ۳۶ حِفیراتی، اخیاہ فلُونی، ۳۷ حصرو کرملی، نعری بِن ازبی، ۳۸ ناتن کا بھائی یوایل، مبحار بِن ہاجری، ۳۹ صِلق عمُونی، نحری بیروتی جو یُوآب بِن ضرویاہ کا سلاح بردار تھا۔ ۴۰ عیرا اِتری جریب اِتری، ۴۱ اور یاہ حِتّی، زبد بِن اخلی، ۴۲ سیزا روبنی کا بیٹا عدینہ جو روبینیوں کا سردار تھا اور جس کے ساتھ تیس جوان تھے۔ ۴۳ حنان بِن معکہ، یُوسفط مِتنی، ۴۴ عُزّیاہ عستراتی، حُوتام کے بیٹے سماع اور یعی ایل۔ ۴۵ یدیع ایل بِن سِمری اور اُس کا بھائی یُوخا تیصی، ۴۶ الی ایل محاوی اور النعم کے بیٹے یربی اور یوساویاہ اور یِتمہ موآبی۔ ۴۷ الی ایل، عوبید اور یعسی ایل مضوبائی۔

جنگجو مردوں کا داؤد سے اتّحاد

۱۲ یہ وہ مرد تھے جو داؤد کے پاس صقلاج میں اُس وقت آئے تھے جب وہ ساؤل بِن قیس کی حضُوری سے رُوپوش ہو چُکا تھا (اور وہ اُن بہادروں میں سے تھے جو لڑائی میں اُس کے مددگار تھے۔ ۲ وہ کمانوں سے مسلّح تھے اور اُلٹے یا سیدھے، دونوں ہاتھ سے تیر چلانے اور فلاخن سے پتھر مارنے میں ماہر تھے۔ اور وہ بِن یمین کے قبیلہ سے تھے اور ساؤل کے رشتہ دار تھے)۔

۳ اُن کا سردار اخیعزر اور یُوآس، سماعہ جبعاتی کے بیٹے تھے۔ یزی ایل اور فلط جو عزماوت کے بیٹے تھے اور براکہ اور یاہُو عنتُوتی، ۴ اور اسماعیہ جبعُونی جو اُن تیسوں میں ایک جنگجو مرد تھا اور جو اُن تیسوں کا سردار تھا۔ یرمیاہ، یحزی ایل، یُوحنان، یُوزباد جدیراتی، ۵ اِلعوزی، یریموت، بعلیاہ، سمریاہ اور سفطیاہ خروفی، ۶ القانہ، یسیاہ، عزرائیل، یُوعزر اور یسُوبعام جو قُرحی تھے۔ ۷ اور یُوعیلہ اور زبدیاہ جو یروحام جدُوری کے بیٹے تھے۔

۸ اور بنی جدّی میں سے بعض الگ ہو کر بیابان کے قلعہ میں داؤد سے آ ملے۔ وہ زبردست جنگجو تھے اور میدانِ جنگ میں اُترنے کے لیے تیّار رہتے۔ وہ ڈھالوں اور نیزوں سے مسلّح تھے اور اُن کے چہرے شیروں کے چہروں کی مانند تھے اور وہ پہاڑی ہرنیوں کی طرح تیز رفتار تھے۔

۹ عزر افسرِ اعلیٰ تھا۔ عبدیاہ کا درجہ دوسرا تھا اور الیاب کا تیسرا، ۱۰ مسمنّہ کا چوتھا، یرمیاہ کا پانچواں۔ ۱۱ عتّی کا چھٹا۔ الی ایل کا ساتواں، ۱۲ یوحنان کا آٹھواں، اِلزباد کا نواں، ۱۳ یرمیاہ کا دسواں، مکبنّائی کا گیارھواں۔

۱۴ یہ بنی جدؔ لشکر کے سالار تھے۔ اُن میں سب سے چھوٹا سَو مردوں کا مقابلہ کر سکتا تھا اور سب سے بڑا ہزار کا۔ ۱۵ یہ وہ ہیں جو پہلے مہینے میں اُس وقت یردن کے پار گئے جب وہ طغیانی پر تھا اور اُنہوں نے وادیوں کے سب لوگوں کو مشرق اور مغرب کی طرف بھگا دیا۔

۱۶ دیگر بنی بِن یمین اور بنی یہُوداہ کے کچھ لوگ بھی قلعہ میں داؤد کے پاس آئے۔ ۱۷ داؤد اُن کے استقبال کو نکلا اور اُن سے کہنے لگا کہ اگر تُم نیک نیّتی سے میری مدد کے لیے میرے پاس آئے ہو تو میں تمہیں اپنے ساتھ ملانے کے لیے تیّار ہُوں لیکن اگر تُم غدّاری کر کے مجھے میرے دشمنوں کے حوالے کرنے آئے ہو جبکہ میرے ہاتھ ظلم سے پاک ہیں تو ہمارے باپ دادا کا خدا اُسے دیکھے اور تُم سے نپٹے!

۱۸ تب عماسی پر جو اُن تیسوں کا سردار تھا روح نازل ہُوئی اور وہ کہنے لگا:

اَے داؤد! ہم تیرے ہیں۔
اَے یسّی کے بیٹے! ہم تیرے ساتھ ہیں۔
تُو سلامت رہے اور کامیاب ہو،
اور تیرے مددگار بھی کامیاب ہوں،
کیونکہ تیرا خدا تیری مدد کرتا ہے۔

تب داؤد نے اُنہیں قبول کیا اور اُنہیں اپنے چھاپہ مار دستوں کے سردار بنا دیا۔

[۱۹] اور بنی منسّی میں سے کچھ لوگ داؤد سے مل گئے ۔ جب وہ فِلستیوں کے ہمراہ ساؤل کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے گیا تو وہ اور اُس کے آدمی فِلستیوں کی مدد نہ کر پائے ۔ اِس لیے کہ فلستیوں کے حاکموں نے آپس میں صلاح مشورہ کر کے اُسے لَوٹا دیا اور کہنے لگے کہ وہ تو اپنے آقا ساؤل سے جا ملے گا اور ہم مارے جائیں گے [۲۰] جب داؤد صِقلاج کو گیا تو منسّی میں سے جو لوگ اُس سے جا ملے وہ یہ تھے: عدنہ، یُوزباد، یدیعئیل، میکائیل، یُوزباد، الیہُو اور ضِلتی جو بنی منسّی میں ایک ایک ہزار جوانوں کے سردار تھے۔ [۲۱] اُنہوں نے چھاپہ ماردستوں کے خلاف داؤد کی مدد کی کیونکہ وہ سب زبردست جنگجو اور لشکر کے سردار تھے۔ [۲۲] اور اُس کے مددگاروں کی تعداد دِن بدن بڑھتی چلی گئی یہاں تک کہ ایک عظیم لشکر جمع ہو گیا جو خدا کے لشکر کی مانند تھا۔

حبرون میں دیگر لوگوں کا داؤد کے ساتھ آملنا

[۲۳] اور جو لوگ جنگ کے لیے مسلّح ہو کر حبرون میں داؤد کے پاس آئے تا کہ خداوند کے فرمان کے مطابق ساؤل کی مملکت اُس کے سپرد کریں اُن کا شمار یہ ہے:

[۲۴] بنی یہُوداہ جو ڈھالیں اور نیزے لیے ہُوئے جنگ کے لیے مُسلّح تھے، چھ ہزار آٹھ سَو؛

[۲۵] بنی شمعون میں سے لڑائی کے لیے تیّار جنگجو سات ہزار ایک سَو؛

[۲۶] بنی لاوی میں سے چار ہزار چھ سَو [۲۷] جن میں یہُویدع بھی شامل تھا جو ہارون کے خاندان کا سردار تھا اور جس کے ساتھ تین ہزار سات سَو جوانمرد تھے [۲۸] اور صدُوق ایک نوجوان بہادر جنگجو اور اُس کے آبائی خاندان کے بائیس سردار؛

[۲۹] اور بنی بن یمین میں سے ساؤل کے تین ہزار رشتہ دار جن میں بیشتر اُس وقت تک ساؤل کے گھرانے کے وفادار تھے؛

[۳۰] اور بنی افرائیم میں سے بیس ہزار آٹھ سَو زبردست سورما جو اپنے آبائی خاندانوں میں مشہور و معروف آدمی تھے؛

[۳۱] اور منسّی کے آدھے قبیلہ کے لوگ جو نام بنام بلائے گئے کہ آ کر داؤد کو بادشاہ بنائیں اٹھارہ ہزار؛

[۳۲] اور بنی اِشکار میں سے دو سَو سردار جو بڑے زمانہ شناس تھے کہ اِسرائیل کو کیا کرنا مناسب ہے مع اپنے تمام رشتہ داروں کے جو اُن کے فرمانبردار تھے؛

[۳۳] اور زبولُون کے جوانمرد جو تجربہ کار سپاہی تھے اور جنگ کے وقت بڑی ثابت قدمی سے داؤد کی مدد کرنے کے لیے ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس تھے پچاس ہزار؛

[۳۴] اور نفتالی میں سے ایک ہزار سردار جن کے ساتھ سینتیس ہزار سپر اور نیزہ بردار جوان تھے؛

[۳۵] اور بنی دان میں سے اٹھائیس ہزار چھ سَو جنگی سپاہی؛

[۳۶] اور بنی آشر میں سے میدانِ جنگ کے لیے تیّار اور تجربہ کار چالیس ہزار سپاہی؛

[۳۷] اور دریائے یردن کے مشرق سے بنی روبن، بنی جد اور منسّی کے آدھے قبیلہ کے جوانمرد جو ہر قسم کے جنگی آلات سے لیس تھے ایک لاکھ بیس ہزار۔

[۳۸] یہ تمام جنگجو مرد تھے جنہوں نے بطور فوجی سپاہی اپنی خدمات پیش کیں۔ وہ داؤد کو اِسرائیل کا بادشاہ بنانے کے لیے مصمّم ارادے کے ساتھ حبرون میں آئے اور باقی سب اِسرائیلی بھی داؤد کو بادشاہ بنانے پر متّفق تھے۔ [۳۹] اور اُنہوں نے وہاں تین دِن داؤد کے ساتھ کھاتے پیتے گزارے کیونکہ اُن کے رشتہ داروں نے اُنہیں سب کچھ مہیّا کر دیا تھا۔ [۴۰] اور اُن کے وہ رشتہ دار جو اِشکار، زبُولُون اور نفتالی کے علاقوں سے تھے وہ بھی گدھوں، اونٹوں، خچروں اور بیلوں پر اشیائے خُوردنی لاد کر لائے جو روٹیوں، مَیدہ سے بنے پکوان، انجیر کی ٹکیوں، کشمش کی ٹکیوں، مَے اور تیل پر مشتمل تھیں اور مویشیوں اور بھیڑوں کی کثیر تعداد اُن کے ساتھ تھی۔ اِس لیے کہ اِسرائیل میں جشن منایا جا رہا تھا۔

عہد کے صندوق کا واپس لایا جانا

۱۳ داؤد نے اپنے تمام سرداروں سے جو ہزار ہزار پر اور سَو سَو جوانوں پر مقرّر تھے صلاح مشورہ کیا [۲] اور تب اُس نے اِسرائیل کی تمام جماعت سے کہا کہ اگر تمہیں یہ اچھا لگے اور اگر یہ خداوند ہمارے خدا کی مرضی ہو تو آؤ ہم دور دور تک ہر طرف اِسرائیل کے تمام علاقوں میں اپنے باقی بھائیوں اور نواحی علاقوں میں اُن کے ساتھ رہنے والے کاہنوں اور لاویوں کو بھی کہلا بھیجیں کہ آئیں اور ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں۔ [۳] اور ہم اپنے خدا کے عہد کے صندوق کو پھر سے اپنے پاس لے آئیں کیونکہ ساؤل کے دورِ حکومت میں ہم نے اُس کی پروا تک نہ کی۔ [۴] تمام جماعت ایسا کرنے پر رضامند ہو گئی کیونکہ سب لوگوں کو یہ تجویز اچھی معلوم ہُوئی۔

[۵] تب داؤد نے مصر کی ندی سیحُور سے لے کر لبُوحمات تک تمام اِسرائیلیوں کو جمع کیا تا کہ خدا کے عہد کے صندوق کو

قریت یعریم سے لے آئیں۔ ۶ اور داؤد اور اُس کے ساتھ تمام اِسرائیلی بعلہ یعنی قریت یعریم کو جو یہوداہ میں ہے گئے تاکہ خداوند خدا کے عہد کے صندوق کو وہاں سے لے آئیں جو وہاں ''کروبیوں کے درمیان تخت نشین خداوند'' کے نام سے مشہور ہے۔

۷ اور وہ خدا کے عہد کے صندوق کو ابینداب کے گھر سے ایک نئی بَیل گاڑی پر رکھ کر باہر نکلے جسے عُزّا اور اخیو ہانک رہے تھے ۸ اور داؤد اور تمام اِسرائیلی خدا کے حُضور خوب زور زور سے گیت گاتے اور بربط، ستار، دف، جھانجھ بجاتے اور نرسنگے پھونکتے ہُوئے چلے آتے تھے۔

۹ جب وہ کیدُون کے کھلیان پر پہنچے تو عُزّا نے عہد کے صندوق کو سنبھالنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا کیونکہ بَیلوں نے ٹھوکر کھائی تھی۔ ۱۰ تب خداوند کا قہر عُزّا پر بھڑکا اور اُس نے اُسے ڈھیر کر دیا۔ چونکہ اُس نے صندوق کو ہاتھ لگانے کی کوشش کی تھی اِس لیے وہ وہیں خدا کے حُضور ڈھیر ہو کر رہ گیا۔

۱۱ داؤد بڑا غمگین ہُوا کیونکہ خداوند کا قہر عُزّا پر ٹوٹ پڑا تھا اور آج تک وہ جگہ پرضِ عُزّا کہلاتی ہے۔

۱۲ اُس دِن داؤد خدا سے ڈر گیا اور کہنے لگا کہ میں خدا کے عہد کے صندوق کو اپنے ہاں کیونکر لاؤں؟ ۱۳ سو داؤد خدا کے عہد کے صندوق کو اپنے ہاں شہرِ داؤد میں نہ لایا بلکہ اُسے باہر ہی باہر جاتی عوبیدادُوم کے گھر لے گیا۔ ۱۴ سو خدا کے عہد کا صندوق عوبیدادُوم کے گھرانے کے ساتھ اُس گھر میں تین مہینے تک رکھا رہا اور خداوند نے عوبیدادُوم کے گھرانے اور اُس کی ساری چیزوں کو برکت دی۔

داؤد کا خاندان

۱۴ اور صُور کے بادشاہ حیرام نے اپنے ایلچیوں کے ہمراہ دیودار کے شہتیر، معمار اور بڑھئی داؤد کے پاس بھیجے تاکہ وہ اُس کے لیے محل بنائیں۔ ۲ اور داؤد کو معلوم ہو گیا کہ خداوند نے اُسے اِسرائیل کے بادشاہ کے طور پر قائم کر دیا ہے اور اپنی قوم اِسرائیل کی خاطر اُس کی بادشاہی کو بڑی عظمت عطا فرمائی ہے۔

۳ یروشلیم میں داؤد نے اور بیویاں بیاہ لیں اور اِس طرح وہ کئی بیٹوں اور بیٹیوں کا باپ بن گیا۔ ۴ وہاں اُس کے جو بچّے پیدا ہُوئے اُن کے نام یہ ہیں: سمّوع، سوباب، ناتن، سُلیمان، ۵ اِبحار، اِلسُوع، الفالط، ۶ نُوجہ، نفج، یفیعہ، ۷ الیسمع، بعلیدع اور الیفالط۔

داؤد کا فِلستیوں کو شکست دینا

۸ جب فِلستیوں نے سُنا کہ داؤد کا سارے اِسرائیل کے بادشاہ کے طور پر مسح کیا گیا ہے تو وہ اپنے تمام لشکر کے ساتھ اُس کی تلاش میں چڑھ آئے اور جب داؤد نے یہ سُنا تو وہ اُن کے مقابلہ کو نکلا ۹ اور فِلستیوں نے آ کر رفائیم کی وادی میں ڈیرے ڈال دیئے۔ ۱۰ تب داؤد نے خدا سے پُوچھا کہ کیا میں جاؤں اور فِلستیوں پر حملہ کر دُوں؟ کیا تُو اُنہیں میرے ہاتھ میں کر دے گا؟

خداوند نے اُسے جواب دیا کہ جا میں اُنہیں تیرے ہاتھ میں کر دُوں گا۔

۱۱ سو داؤد اور اُس کے جوان بعل پراضیم میں آئے اور وہاں ہی اُس نے اُنہیں شکست دی اور کہا کہ خدا نے میرے ہاتھ سے میرے دُشمنوں کو چیر چیر کر پانی کی طرح پھاڑ ڈالا ہے۔ اِس لیے وہ جگہ بعل پراضیم کہلائی۔ ۱۲ فِلستی اپنے بُت وہاں چھوڑ گئے تھے جنہیں داؤد کے حکم سے آگ کے سپرد کیا گیا۔

۱۳ فِلستی ایک بار پھر آئے اور اُس وادی میں داخل ہو گئے۔ ۱۴ داؤد نے خدا سے پھر پُوچھا اور خدا نے اُسے جواب دیا کہ تُو سامنے سے اُن پر حملہ نہ کرنا بلکہ کترا کر آگے نکل جانا اور تُوت کے پیڑوں کے سامنے سے اُن پر ٹُوٹ پڑنا ۱۵ اور جب تجھے تُوت کے درختوں کی پھنگیوں پر قدموں کی چاپ سنائی دے تو دُشمن پر شدّت سے دھاوا بول دینا کیونکہ خدا تیرے آگے آگے فِلستیوں کے لشکر کو مارتا چلا جائے گا۔ ۱۶ اور داؤد نے جیسا خدا نے اُسے فرمایا تھا کیا اور وہ اور اُس کے جوان فِلستیوں کی فوج کو جبعون سے جزر تک قتل کرتے چلے گئے۔

۱۷ داؤد کی شہرت سب ملکوں میں پھیل گئی اور خدا نے سب قوموں پر اُس کا خوف بٹھا دیا۔

خدا کے عہد کے صندوق کا یروشلیم لایا جانا

۱۵ جب داؤد شہرِ داؤد میں اپنے لیے عمارتیں بنا چُکا تو اُس کے بعد اُس نے خدا کے صندوق کے لیے ایک جگہ تیّار کی اور وہاں خیمہ کھڑا کیا۔ ۲ تب داؤد نے کہا کہ لاویوں کے سِوا اور کوئی خدا کے صندوق کو ہاتھ نہ لگائے کیونکہ خدا نے اُن کو ہی چُنا ہے کہ وہ خدا کے صندوق کو اُٹھایا کریں اور ہمیشہ اُس کے حُضور خدمت انجام دیتے رہیں۔

۳ اور داؤد نے سارے اِسرائیل کو یروشلیم میں جمع کیا تاکہ خداوند کے صندوق کو اُس جگہ لے آئیں جو اُس نے اُس کے لیے تیّار کی تھی۔ ۴ اور اُس نے بنی ہارون اور لاویوں کو جمع کیا۔

۵ جن میں بنی قہات میں سے اوری ایل سردار اور اُس کے ایک سَو بیس رشتہ دار؛

۶ بنی مراری میں سے عسایاہ سردار اور اُس کے دو سَو بیس رشتہ دار؛
۷ بنی جیرسوم میں سے یُوایل سردار اور اُس کے ایک سَو تیس رشتہ دار؛
۸ الیصفن میں سے سمعیاہ سردار اور اُس کے دو سَو رشتہ دار؛
۹ بنی حبرون میں سے الی ایل سردار اور اُس کے اسّی رشتہ دار؛
۱۰ بنی عُزّی ایل میں سے عمّیناداب سردار اور اُس کے ایک سَو بارہ رشتہ دار تھے۔

۱۱ اور داؤد نے صدوق اور ابیاتر کاہنوں کو اور اوری ایل، عسایاہ، یُوایل، سمعیاہ، الی ایل اور عمّیناداب لاویوں کو بلایا ۱۲ اور اُن سے کہا کہ تُم لاویوں کے آبائی خاندانوں کے سردار ہو۔ تمہیں اور تمہارے ہمخدمت لاوی ساتھیوں کو اپنے آپ کو پاک کرنا ہے اور خداوند اِسرائیل کے خدا کے صندوق کو اُس جگہ لانا ہے جو میں نے اُس کے لیے تیّار کی ہے۔ ۱۳ کیونکہ جب تُم لاویوں نے پہلی بار اُسے نہ اُٹھایا تو خداوند ہمارے خدا کا قہر ہمارے خلاف یکایک بھڑک اُٹھا کیونکہ ہم نے اُس سے یہ نہ پُوچھا تھا کہ مقرّرہ طریقہ کے مطابق ہمیں یہ کام کس طرح انجام دینا چاہئے۔ ۱۴ تب کاہنوں اور لاویوں نے اپنے آپ کو پاک کیا تا کہ وہ خداوند اِسرائیل کے خدا کے صندوق کو لا سکیں۔ ۱۵ اور بنی لاوی نے خدا کے صندوق کو لٹھّوں سے اپنے کندھوں پر اُٹھا لیا جیسا کہ مُوسیٰ نے خداوند کے کلام کے مطابق حکم کیا تھا۔

۱۶ اور داؤد نے لاویوں کے سرداروں کو فرمایا کہ اپنے بھائیوں میں سے گانے والوں کو مقرّر کریں تا کہ موسیقی کے ساز یعنی ستار، بربط اور جھانجھ بجاتے ہُوئے زور زور سے خُوشی کے گیت گائیں۔

۱۷ پس لاویوں نے ہیمان بن یُوایل کو اور اُس کے بھائیوں میں سے آسف بن برکیاہ کو اور اُن کے مراری بھائیوں میں سے ایتان بن قُوسیاہ کو مقرّر کیا۔ ۱۸ اور اُن کے ساتھ اُن کے دوسرے رشتہ داروں میں سے یہ لوگ تھے: زکریاہ، یعزی ایل، سمیراموت، یحیی ایل، عُنّی ، الیاب، بنایاہ، معسیاہ، متّتیاہ، الفلیہُو، مقنیاہ، عوبید ادوم اور یعی ایل جو دربان تھے۔

۱۹ موسیقار ہیمان، آسف اور ایتان کو پیتل کی جھانجھوں کو زور زور سے بجانے کے لیے مقرّر کیا گیا ۲۰ اور زکریاہ، عزی ایل، سمیراموت، یحیی ایل، عُنّی، الیاب، معسیاہ، اور بنایاہ کے ذمّہ ستار کو علاموت سُر کے مطابق بجانا تھا۔ ۲۱ اور متّتیاہ، الفلیہُو، مقنیاہ، عوبید ادوم، یعی ایل اور عززیاہ کے ذمّہ ستار کو شمنیت سُر کے مطابق بجانا تھا۔ ۲۲ اور کنانیاہ جو لاویوں کا سردار تھا، گانے والوں کا ہادی تھا۔ یہ اُس کی ذمّہ داری تھی کیونکہ وہ موسیقی میں ماہر تھا۔

۲۳ اور برکیاہ اور القانہ عہد کے صندوق کے دربان تھے۔

۲۴ اور شبنیاہ، یہُوسفط، نتنی ایل، عماسی، زکریاہ، بنایاہ اور الیعزر کاہنوں کی ذمّہ داری یہ تھی کہ وہ خدا کے عہد کے صندوق کے آگے آگے نرسنگے پھونکتے جائیں۔ اور عوبید ادوم اور یحیاہ بھی عہد کے صندوق کے دربان تھے۔

۲۵ سو داؤد اور اِسرائیل کے بزرگ اور ایک ایک ہزار کے فوجی دستوں کے سالار روانہ ہُوئے کہ خداوند کے عہد کے صندوق کو عوبید ادوم کے گھر سے ناچتے گاتے ہُوئے لائیں۔ ۲۶ چونکہ خدا نے اُن لاویوں کی جو خداوند کے عہد کے صندوق کو اُٹھائے ہُوئے تھے، مدد کی تو اُنہوں نے سات بَیل اور سات مینڈھے قربان کیے، ۲۷ اور داؤد، سب لاوی جو صندوق کو اُٹھائے ہُوئے تھے اور گانے والے اور کنانیاہ جو گانے والوں کا ہادی تھا، کتانی پیراہن پہنے ہُوئے تھے اور داؤد کتان کا افود بھی پہنے ہُوئے تھا۔ ۲۸ یُوں سب اِسرائیلی نعرے مارتے، نرسنگوں، تُرہیوں اور جھانجھوں کی آواز کے ساتھ ستار اور بربط بجاتے ہُوئے خداوند کے عہد کے صندوق کو لائے۔

۲۹ اور جب خداوند کے عہد کا صندوق شہرِ داؤد میں داخل ہو رہا تھا تو ساؤل کی بیٹی میکل نے کھڑکی میں سے دیکھا اور جب اُس نے داؤد کو ناچتے اور خُوشی مناتے دیکھا تو دل ہی دل میں اُسے حقیر سمجھنے لگی۔

۱۶ سو وہ خدا کا صندوق لے آئے اور اُسے اُس خیمہ میں جو داؤد نے اُس کے لیے کھڑا کیا تھا، رکھ دیا اور سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں خدا کے حُضور چڑھائیں۔

۲ اور جب داؤد سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھا کے فارغ ہُوا تو اُس نے خداوند کے نام سے لوگوں کو برکت دی۔ ۳ اور پھر ہر اِسرائیلی مرد و زن کو ایک ایک روٹی، کھجوروں کی ایک ایک ٹکیہ اور کشمش کی ایک ایک ٹکیہ دی۔

۴ اور اُس نے لاویوں میں سے بعض کو خداوند کے صندوق کے آگے مناجات کرنے، شکر گزاری کرنے اور خداوند اِسرائیل کے خدا کی حمد و ثنا کرنے کی خدمات پر مقرّر کیا۔ ۵ آسف افسرِ اعلیٰ تھا۔ زکریاہ اُس کا نائب تھا۔ اُس کے بعد یعی ایل، سمیراموت، یحیی ایل، متّتیاہ، الیاب، بنایاہ، عوبید ادوم اور یعی ایل تھے۔ اُنہیں ستار اور بربط بجانے کی ذمّہ داری دی گئی اور آسف کا کام یہ تھا کہ

وہ زور زور سے جھانجھ بجایا کرے۔ [۶] اور بِنایاہ اور یحزیئیل کاہنوں کی ذمّہ داری یہ تھی کہ وہ خدا کے عہد کے صندوق کے آگے دستور کے مطابق نرسنگے بجایا کریں۔

داؤد کا زبور

[۷] اُسی دِن پہلے داؤد نے آسف اور اُس کے ہم خدمت ساتھیوں کو ہدایت دی کہ وہ خداوند کا شکر بجالانے کے لیے یہ زبور گائیں:

[۸] خداوند کا شکر بجالاؤ، اُس سے دعا کرو؛
قوموں کے درمیان اُس کے کاموں کا بیان کرو۔
[۹] اُس کے حُضور گاؤ، اُس کی حمد وثنا کرو؛
اُس کے سب عجیب کاموں کا تذکرہ کرو۔
[۱۰] اُس کے پاک نام پر فخر کرو،
جو خداوند کے طالب ہیں اُن کے دل شادمان ہوں۔
[۱۱] تُم خداوند اور اُس کی قوّت کے طالب رہو؛
اور ہمیشہ اُس کے دیدار کی تمنّا کرتے رہو۔
[۱۲] اُس کے عجیب کارناموں کو جو اُس نے کیے، اُس کے معجزات کو،
اور اُن احکام کو جو اُس کے مُنہ سے نکلے یاد رکھو۔
[۱۳] اَے خدا کے بندۂ اِسرائیل کی نسل!
اَے بنی یعقوب، خدا کے برگزیدہ لوگو!

[۱۴] وہ خداوند ہمارا خدا ہے؛
تمام روئے زمین پر اُس کے آئین جاری ہیں۔
[۱۵] وہ اپنے عہد کو ابد تک یاد رکھتا ہے،
اور ہزار پُشتوں تک اُس کلام کو جو اُس نے فرمایا،
[۱۶] اُس عہد کو جو اُس نے ابرہام سے باندھا،
اور اُس قسم کو جو اُس نے اِضحاق سے کھائی۔
[۱۷] جسے اُس نے یعقوب کے لیے مستحکم آئین،
اور اِسرائیل کے لیے ابدی عہد ٹھہرایا:
[۱۸] اور فرمایا کہ میں کنعان کا ملک تمہیں دُوں گا
اور وہ تمہارا موروثی حِصّہ ہوگا۔

[۱۹] اُس وقت جب تُم شمار میں تھوڑے تھے،
بلکہ بہت ہی تھوڑے اور اُس ملک میں پردیسی تھے،
[۲۰] وہ ایک قوم سے دوسری قوم میں،
اور ایک مملکت سے دوسری مملکت میں پھرتے رہے۔
[۲۱] اُس نے کسی شخص کو اُن پر ظلم کرنے نہ دیا؛
بلکہ اُن کی خاطر بادشاہوں کو تنبیہ کی:
[۲۲] کہ تُم میرے ممسوحوں کو ہاتھ نہ لگاؤ؛
اور میرے نبیوں کو کوئی ضرر نہ پہنچاؤ۔

[۲۳] اَے سب اہلِ زمین! خداوند کے حُضور گاؤ؛
اور روز بروز اُس کی نجات کی بشارت دیتے رہو۔
[۲۴] قوموں میں اُس کے جلال کا،
اور اُمتّوں میں اُس کے عجائب کا بیان کرو۔
[۲۵] کیونکہ خداوند عظیم ہے اور بڑی ستایش کے لائق ہے؛
تمام معبودوں سے زیادہ اُس کا خوف مانو۔
[۲۶] کیونکہ دیگر اقوام کے معبود محض بُت ہیں،
لیکن آسمانوں کو بنانے والا ہمارا ہی ربّ ہے۔
[۲۷] عظمت اور جلال اُس کے حُضور میں؛
اور عزّت اور شادمانی اُس کے مسکن میں ہیں۔
[۲۸] اَے قوموں کے خاندانو! جلال وقدرت خداوند کے ہیں،
جلال اور قدرت کو فقط خداوند ہی سے منسوب کرو،
[۲۹] خداوند کے نام کی عظمت کو اُسی سے منسوب کرو۔
اُس کی حُضوری میں اپنے ہدیئے لے کر آؤ؛
پاکیزگی سے آراستہ ہو کر خداوند کو سجدہ کرو۔
[۳۰] اَے سب اہلِ زمین، اُس کے حُضور کانپتے رہو!
اُس نے جہان کو قائم کیا ہے جسے جنبش نہ ہوگی۔
[۳۱] آسمان خُوشی منائیں، اور زمین شادمان ہو؛
وہ قوموں میں اعلان کریں کہ خداوند سلطنت کرتا ہے۔
[۳۲] سمندر اور اُس کی معموری شور مچائے؛
میدان اور جو کچھ اُس میں ہے، خُوشی منائے!
[۳۳] تب جنگل کے سب درخت گائیں گے،
وہ خُوشی سے خداوند کے حُضور میں نعرے ماریں گے،
کیونکہ وہ دنیا کی عدالت کرنے آرہا ہے۔

[۳۴] خداوند کا شکر کرو کیونکہ وہ نیک ہے؛
اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۳۵] پکار پکار کر کہو کہ اَے ہمارے، بچانے والے خدا، ہمیں بچالے
اور قوموں میں سے ہمیں جمع کر لے
اور اُن سے ہمیں رہائی عطا فرما،

تاکہ ہم تیرے قُدُّوس نام کا شکر کریں،
اور تیری ستایش پر فخر کریں۔
[۳۶] خداوند، اِسرائیل کا خدا،
ازل سے ابد تک مبارک ہو۔

تب سب لوگ بولے: ''آمین''۔ ''خداوند کی ستایش ہو''۔

[۳۷] اور داؤد نے آسف اور اُس کے ہمخدمت ساتھیوں کو خدا کے عہد کے صندوق کے آگے چھوڑا تاکہ وہ وہاں اپنی اپنی ذمہ داریوں کے مطابق روزانہ خدمت کیا کریں۔ [۳۸] اور اُس نے عوبید ادوم اور اُس کے اڑسٹھ ساتھیوں کو بھی اُس کے ہمراہ خدمت کرنے کے لیے وہاں چھوڑا اور عوبید ادوم بِن یدوتون اور حوساہ کو دربان بنا دیا۔

[۳۹] اور داؤد نے صندوق اور اُس کے ہم خدمت ساتھیوں کو جبعون میں اونچے مقام پر خداوند کے مسکن کے آگے چھوڑا [۴۰] تاکہ وہ اُن ساری ہدایات کے مطابق جو خداوند کی طرف سے اِسرائیل کو دی گئیں ہیں ہر صبح اور شام سوختنی قربانی کے مذبح پر خداوند کے لیے سوختنی قربانیاں چڑھائیں [۴۱] اور اُن کے ساتھ ہیمان اور یدوتون اور باقی چُنے ہُوئے لوگ تھے جنہیں نام بنام گِنا گیا تھا تاکہ خداوند کا شکر کریں کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔ [۴۲] ہیمان اور یدوتون کے ذِمہ نرسنگے اور جھانجھیں بجانا اور مُقدّس گیتوں کے لیے دیگر ساز بجانا تھا۔ اور یدوتون کے بیٹے پھاٹکوں پر تعینات تھے۔

[۴۳] تب سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے اور داؤد بھی گھر لَوٹا تاکہ اپنے گھرانے کو برکت دے۔

داؤد سے خدا کا وعدہ

۱۷ جب داؤد محل میں رہنے لگا تو اُس نے ناتن نبی سے کہا کہ میں تو دیودار کے محل میں رہتا ہُوں جبکہ خداوند کے عہد کا صندوق خیمہ میں ہے۔ [۲] ناتن نے داؤد سے کہا کہ جو کچھ تیرے دل میں ہے سو کر کیونکہ خدا تیرے ساتھ ہے۔

[۳] اور اُسی رات خدا کا کلام ناتن پر نازل ہُوا کہ:

[۴] جا اور میرے بندہ داؤد کو بتا کہ جو کچھ خداوند فرماتا ہے سو یہ ہے کہ میری سکونت کے لیے تُو میرے لیے گھر نہ بنانا [۵] کیونکہ جب سے میں بنی اِسرائیل کو مصر سے نکال لایا تب سے آج کے دِن تک میں کسی گھر میں نہیں رہا بلکہ ایک خیمہ سے دوسرے خیمہ میں اور ایک مسکن سے دوسرے مسکن میں منتقل ہوتا رہا ہُوں۔ [۶] اُن جگہوں میں جہاں جہاں میں اِسرائیل کے ساتھ پھرتا رہا کیا میں نے اُن کے سرداروں میں سے جنہیں میں نے حکم دیا تھا کہ میرے لوگوں کی گلہ بانی کریں کسی ایک سے بھی کبھی کہا کہ تُم نے میرے لیے دیودار کا گھر کیوں نہیں بنایا؟

[۷] پس تُو میرے بندہ داؤد سے یوں کہنا کہ خداوند قادرِ مطلق یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھے چراگاہ میں سے جب تُو بھیڑ بکریوں کے پیچھے پیچھے چلتا تھا لیا تاکہ تُو میری قوم اِسرائیل کا سربراہ ہو۔ [۸] جہاں کہیں تُو گیا میں تیرے ساتھ رہا اور میں نے تیرے سارے دُشمنوں کو تیرے سامنے سے کاٹ ڈالا۔ اب میں تیرے نام کو روئے زمین کے عظیم آدمیوں کے ناموں کی مانند عظمت دوں گا۔ [۹] اور میں اپنی قوم اِسرائیل کو ایک ایسی سرزمین میں بساؤں گا جو اُن کا وطن ہوگی اور اُنہیں وہاں سے کبھی نہ ہٹایا جا سکے گا۔ اور شرارتی لوگ اُنہیں دُکھ نہ دے سکیں گے جیسا کہ پہلے ہُوا [۱۰] اور جیسا کہ وہ اُس وقت سے کرتے آ رہے ہیں جب میں نے اپنی قوم اِسرائیل پر قاضی مقرّر کرنے کا حکم دیا تھا اور میں تجھے تیرے سارے دُشمنوں پر غلبہ بخشُوں گا۔

اور میں تجھے یہ بھی بتاتا ہُوں کہ خداوند تیرے لیے ایک گھر بنائے گا [۱۱] اور جب تیرے دِن پُورے ہو جائیں گے تو تُو دنیا سے رُخصت ہو کر اپنے باپ دادا سے جا ملے گا۔ تب میں تیری نسل کو تیرا جانشین بناؤں گا یعنی تیرے بیٹوں میں سے ایک کو اور میں اُس کی سلطنت کو استحکام بخشُوں گا [۱۲] اور وہی میرے لیے گھر بنائے گا اور میں اُس کے تخت کو ابد تک برقرار رکھوں گا۔ [۱۳] میں اُس کا باپ ہُوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا اور میں اپنے سایۂ رحمت کو اُس کے سر سے نہیں ہٹاؤں گا جیسے میں نے اُس پر سے ہٹا لیا تھا جو تجھ سے پہلے تھا۔ [۱۴] اور میں اُسے اپنے گھر اور اپنی مملکت میں ہمیشہ تک قائم رکھوں گا اور اُس کے تخت کو ابد تک جنبش نہ ہوگی۔

[۱۵] سو ناتن نے یہ ساری باتیں اور کل رویا داؤد کو کہہ سنائی۔

داؤد کی دعا

[۱۶] تب داؤد بادشاہ اندر گیا اور خداوند کے حُضور بیٹھ کر کہنے لگا:

''اَے خداوند خدا، میں کون ہُوں اور میرا گھرانا کیا ہے کہ تُو نے مجھے یہاں تک پہنچایا۔ [۱۷] اور اَے خدا تیری نظر میں یہ گویا کافی نہ تھا اِس لیے تُو نے اپنے بندہ کے گھر کے مستقبل

کے متعلق بہت کچھ فرمایا ہے۔ اور تُو نے اَے خداوند خدا، مجھ پر ایسے نگاہ کی ہے گویا میں تمام آدمیوں سے زیادہ سربلند ہُوں۔ [۱۸] تُو نے اپنے خادم کی جو عزّت افزائی کی ہے اُس کی نسبت داؤد تجھ سے اور زیادہ کیا کہے؟ کیونکہ تُو اپنے بندہ کو جانتا ہے۔ [۱۹] اَے خداوند تُو نے اپنے بندہ کی خاطر اپنی ہی مرضی سے یہ کارِ عظیم کر دکھایا ہے اور اپنے سارے کارنامے لوگوں پر ظاہر کیے ہیں۔

[۲۰] اَے خداوند، تجھ ایسا کوئی نہیں اور جیسے ہم نے خُود اپنے کانوں سے سُنا ؛ تیرے سِوا اور کوئی خدا نہیں [۲۱] اور روئے زمین پر تیری قوم اِسرائیل کی طرح اور کون سی قوم ہے جسے بچانے کے لیے خدا خُود گیا تاکہ اُسے اپنی اُمّت بنا لے اور اُسے مِصر کی غلامی سے چھٹکارا دلائے اور اُس کے سامنے سے دوسری قوموں کو دُور کر کے بڑے عظیم اور ہیبتناک کارنامے انجام دے اور اپنا نام اونچا کرے؟ [۲۲] کیونکہ تُو نے اپنی قوم اِسرائیل کو ہمیشہ کے لیے اپنی قوم بنا لیا ہے اور تُو نے اپنے آپ کو اَے خداوند اُن کا خدا ٹھہرایا ہے۔

[۲۳] اور اب اَے خداوند، اپنے اُس وعدہ کو جو تیرے بندے اور اُس کے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے ؛ ابد تک قائم رکھ اور جیسا تُو نے وعدہ کیا ویسا ہی کر۔ [۲۴] اُسے پُورا کر تاکہ تیرا نام ابد تک عظیم رہے۔ تب لوگ کہیں گے کہ اِسرائیل کا خدا ہی قادرِ مطلق خداوند ہے اور اُسے بنی اِسرائیل سے خاص نسبت ہے! اور تیرے بندہ داؤد کا گھرانا تیرے حُضور میں قائم رہے۔ [۲۵] کیونکہ تُو نے اَے میرے خدا اپنے بندہ پر ظاہر کیا ہے کہ تُو ایک گھر بنائے گا۔ لہٰذا تیرے بندہ نے تیرے حُضور دعا کرنے کا حوصلہ پایا۔ [۲۶] اَے خداوند تُو ہی خدا ہے! اور تُو نے اپنے بندہ سے یہ پُر فضل وعدہ کیا ہے [۲۷] اور تجھے پسند آیا ہے کہ تُو اپنے بندہ کے گھرانے کو برکت بخشے تاکہ وہ ابد تک تیرے سامنے بسا رہے۔ ۔ اَے خداوند، تُو نے اُسے برکت دی ہے سو وہ ابد تک مبارک ہوگا۔

داؤد کی فتوحات

۱۸ اِسی دوران داؤد نے فِلستیوں کو شکست دی اور اُنہیں مغلوب کیا اور جات کو اور اُس کے اِرد گرد کے قصبوں کو جو فِلستیوں کے زیرِ تسلّط تھے ؛ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

[۲] داؤد نے موآبیوں کو بھی شکست دی اور وہ اُس کے مطیع ہو گئے اور خراج ادا کرنے لگے۔

[۳] علاوہ ازیں داؤد نے ضوباہ۔حمات کے بادشاہ ہدَدعزر کو بھی شکست دی جب وہ دریائے فرات تک کے علاقہ کو اپنے قبضہ میں لینا چاہتا تھا۔ [۴] اور داؤد نے اُس کے ایک ہزار رتھوں، سات ہزار سواروں اور بیس ہزار پیادہ فوجیوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اُس نے رتھوں کے ایک سَو گھوڑوں کے سِوا باقی سب گھوڑوں کی کونچیں کٹوا دیں۔

[۵] اور جب دمشق کے آرامی ؛ ضوباہ کے بادشاہ ہدَدعزر کی مدد کو آئے تو داؤد نے اُن میں سے بائیس ہزار کو قتل کیا۔ [۶] اُس نے دمشق کی آرامی سلطنت میں اپنے سپاہیوں کی چوکیاں قائم کیں اور آرامی اُس کے مطیع ہو گئے اور خراج ادا کرنے لگے۔ اور جہاں کہیں داؤد گیا ؛ خدا نے اُسے فتح بخشی۔

[۷] ہدَدعزر کے فوجی سرداروں کے پاس سونے کی ڈھالیں تھیں۔ داؤد نے اُن پر قبضہ کر لیا اور اُنہیں یروشلیم لے آیا۔ [۸] اور داؤد ؛ ہدَدعزر کے قصبوں ؛ طِبخت اور کُون سے بہت سا پیتل لایا جسے سلیمان نے ایک بڑا حوض اور ستون اور برتن بنانے کے لیے استعمال کیا۔

[۹] جب حمات کے بادشاہ ؛ توعُو نے سُنا کہ داؤد نے ضوباہ کے بادشاہ ہدَدعزر کے تمام لشکر کو شکست دے دی ہے [۱۰] تو اُس نے اپنے بیٹے ؛ ہدورام کو داؤد بادشاہ کے پاس بھیجا تاکہ جنگ میں ہدَدعزر پر فتح پانے کے لیے اُسے سلام کرے اور مبارکباد دے کیونکہ وہ توعُو سے برسرِ پیکار تھا۔ اور ہدورام سونے، چاندی اور پیتل کی ہر قسم کی اشیاء ساتھ لایا۔

[۱۱] جنہیں داؤد بادشاہ نے خداوند کو نذر کر دیا جیسے کہ اُس نے دیگر اقوام یعنی ادوم، موآب، بنی عمون، فِلستیوں اور عمالیق سے حاصل کردہ چاندی اور سونا خداوند کو نذر کیا تھا۔

[۱۲] ابی شے بن ضرویاہ نے وادیِ شور میں اٹھارہ ہزار ادومیوں کو مارا [۱۳] اور اُس نے ادوم میں محافظ فوجی چوکیاں قائم کیں اور تمام ادومی ؛ داؤد کے مطیع ہو گئے اور داؤد جہاں بھی جاتا تھا ؛ خداوند اُسے فتح بخشتا تھا۔

داؤد کے منصبدار

[۱۴] اور داؤد اپنی تمام رعیّت کے ساتھ عدل و انصاف سے پیش آتے ہُوئے تمام اِسرائیل پر حکومت کرتا رہا۔ [۱۵] یُوآب بن ضرویاہ لشکر کا سردار تھا اور یہُوسفط بن اخیلُود مورّخ تھا [۱۶] اور صدُوق بن اخیطوب اور ابی ملک بن ابیاتر کاہن تھے اور شوشا مُنشی تھا۔ [۱۷] اور بنایاہ بن یہُویدع کریتیوں اور فلیتیوں کا سالار تھا اور داؤد کے بیٹے بادشاہ کے خاص مصاحب تھے۔

بنی عمّون سے جنگ

۱۹ اِس کے بعد ایسا ہُوا کہ بنی عمُّون کا بادشاہ ناحس مر گیا اور اُس کا بیٹا اُس کی جگہ بادشاہ بنا۔ [۲] تو داؤد نے چاہا کہ وہ ناحس کے بیٹے حنُون پر مہربانی کرے کیونکہ اُس کے باپ نے داؤد پر مہربانی کی تھی۔ لہٰذا حنُون سے اُس کے باپ کے بارے میں ہمدردی کا اظہار کرنے کے لیے داؤد نے ایک وفد بھیجا۔

جب داؤد کے آدمی بنی عمُّون کے ملک میں حنون کے پاس اُسے تسلّی دینے آئے [۳] تو بنی عمُّون کے امیروں نے حنون سے کہا کہ کیا تُو یہ خیال کرتا ہے کہ ہمدردی ظاہر کرنے کے لیے آدمی بھیج کر داؤد تیرے باپ کی عزّت افزائی کر رہا ہے؟ کیا اُس کے آدمی تیرے پاس ملک کا حال دریافت کرنے، جاسوسی کرنے اور اُسے تباہ کرنے نہیں آئے؟ [۴] تب حنُون نے داؤد کے آدمیوں کو پکڑ لیا اور پھر اُنہیں واپس بھیج دیا لیکن اُن کی حالت یہ تھی کہ اُن کی داڑھیاں اور مُونچھیں غائب تھیں اور اُن کے زیرِ جامے میانی سے لے کر نیچے تک پھٹے ہُوئے تھے۔

[۵] جب کسی نے آ کر داؤد کو اُن آدمیوں کے بارے میں خبر دی تو اُس نے اُن کے استقبال کے لیے قاصد بھیجے کیونکہ وہ اُس کے سامنے آنے سے شرما رہے تھے۔ بادشاہ نے اُنہیں کہلا بھیجا کہ جب تک تمہاری داڑھیاں نہ بڑھ جائیں تُم یریحو میں ٹھہرے رہو۔ اُس کے بعد لَوٹ آنا۔

[۶] جب بنی عمُّون کو احساس ہُوا کہ وہ داؤد کے عتاب کا نشانہ بننے والے ہیں تو حنُون اور بنی عمُّون نے ارام نہرائیم (میسوپتامیہ)، ارام معکہ اور ضوباہ سے رتھ اور رتھ بان کرایہ پر منگوانے کے لیے ایک ہزار قنطار چاندی بھیجی۔ [۷] اِسطرح اُنہوں نے بتّیس ہزار رتھوں اور رتھ بانوں نیز معکہ کے بادشاہ اور اُس کی افواج کو کرایہ پر لیا اور وہ آ کر میدبا کے سامنے خیمہ زن ہو گئے اور بنی عمُّون اپنے شہروں سے جمع ہُوئے اور لڑنے کو آئے۔

[۸] جب داؤد نے یہ سُنا تو اُس نے یُوآب اور سورماؤں کے تمام لشکر کو بھیجا۔ [۹] تب بنی عمُّون نکل کر شہر کے پھاٹک پر لڑائی کے لیے صف آرا ہُوئے جب کہ وہ بادشاہ جو آئے تھے اُن سے الگ میدان میں تھے۔

[۱۰] جب یُوآب نے دیکھا کہ اُس کے آگے اور پیچھے لڑائی کے لیے صفیں آراستہ ہیں تو اُس نے اِسرائیل کے بہترین فوجی سپاہیوں میں سے بعض کو چُن کر آرامیوں کے مقابل صف آرا کیا [۱۱] اور باقی لوگوں کو اُس نے اپنے بھائی ابی شے کے سپرد کیا اور اُنہوں نے بنی عمُّون کے مقابل صف باندھی۔ [۱۲] یُوآب نے کہا کہ اگر آرامی مجھ پر غالب آتے دکھائی دیں تو میری مدد کرنا لیکن اگر بنی عمُّون تجھ سے زیادہ طاقتور دکھائی دیں گے تو میں تیری کمک کو آؤں گا۔ [۱۳] پس ہمّت باندھو اور آؤ ہم اپنی قوم اور اپنے خدا کے شہروں کی خاطر بہادری سے لڑیں اور خداوند جو کچھ اُس کی نظر میں بہتر ہو گا وہی کرے گا۔

[۱۴] تب یُوآب اور اُس کے فوجی سپاہی ارامیوں سے لڑائی کے لیے آگے بڑھے اور ارامی اُن کے سامنے سے بھاگ نکلے۔ [۱۵] جب بنی عمُّون نے دیکھا کہ ارامی بھاگ نکلے ہیں تو وہ بھی اُس کے بھائی ابی شے کے سامنے سے بھاگ کر شہر کے اندر چلے گئے۔ تب یُوآب واپس یروشلیم چلا گیا۔

[۱۶] جب ارامیوں نے دیکھا کہ اُنہوں نے بنی اِسرائیل سے شکست کھائی تو قاصد بھیج کر دریائے فرات کے پار کے ارامیوں کو بلوا لیا جن کی کمان ہددعزر کے سپہ سالار سوفک کے ہاتھ میں تھی۔

[۱۷] جب داؤد کو اطّلاع پہنچی تو اُس نے تمام اِسرائیل کو جمع کیا اور دریائے یردن کے پار جا اُترا اور اُس نے پیش قدمی کر کے اُن کے خلاف مورچے سنبھال لیے۔ اور جب داؤد نے ارامیوں کو مقابلہ کے لیے للکارا تو وہ اُس سے لڑے۔ [۱۸] لیکن اِسرائیل نے اُنہیں شکست دی اور داؤد نے اُن کے سات ہزار رتھ بانوں اور چالیس ہزار پیادہ فوجیوں کو ہلاک کیا اور اُن کے سپہ سالار سوفک کو بھی قتل کر ڈالا۔

[۱۹] جب ہددعزر کے منصبداروں نے دیکھا کہ وہ اِسرائیل سے ہار گئے تو وہ داؤد سے صلح کر کے اُس کے مُطیع ہو گئے۔ اور ارامی آیندہ کبھی بنی عمُّون کی کمک پر راضی نہ ہُوئے۔

ربّہ پر قبضہ

۲۰ موسمِ بہار میں اُس وقت جب بادشاہ جنگ کے لیے نکلتے ہیں یُوآب نے مسلّح افواج کے ساتھ چڑھائی کی اور بنی عمُّون کے ملک کو اُجاڑ ڈالا اور ربّہ کو چلا گیا اور اُس کا محاصرہ کیا۔ لیکن داؤد یروشلیم میں ہی رہا۔ اور یُوآب نے ربّہ پر حملہ کر کے اُسے تباہ کر دیا۔ [۲] اور داؤد نے اُن کے بادشاہ کے سر سے سونے کا تاج اُتار لیا جس کا وزن ایک قنطار تھا اور اُس میں بیش قیمت جواہر جڑے ہُوئے تھے۔ یہ تاج داؤد کے سر پر رکھا گیا۔ داؤد کو اُس شہر سے لُوٹ کا اور بھی بہت سا مال ملا۔ [۳] اور اُس نے شہر کے باشندوں کو وہاں سے نکال کر اُنہیں جتھوں میں تقسیم کیا اور لوہے کی کدالوں اور کلہاڑوں سے کام کرنے پر لگایا۔ داؤد نے

بنی عمّون کے تمام شہروں سے ایسا ہی کیا۔ اُس کے بعد داؤد اور اُس کے لشکر کے سارے آدمی یروشلیم لَوٹ آئے۔

فِلستیوں کے ساتھ جنگ

[۴] اِس کے بعد جزر میں فِلستیوں کے ساتھ جنگ شروع ہو گئی۔ تب حُوساتی سِبکی نے سِفّی کو جو دیوتا قامت لوگوں کی نسل سے تھا، قتل کیا اور فِلستی مغلوب ہو گئے۔
[۵] فِلستیوں کے ساتھ ایک اور جنگ میں یعُور کے بیٹے الحنان نے جاتی جُولیت کے بھائی لحمی کو جس کے بھالے کی چھڑ جُلاہے کے شہتیر کے برابر تھی، مار ڈالا۔
[۶] پھر جات میں ایک اور لڑائی ہُوئی۔ وہاں ایک بڑا قدآور آدمی تھا جس کے ہر ہاتھ اور ہر پاؤں کی چھ چھ اُنگلیاں یعنی کل چوبیس انگلیاں تھیں۔ وہ بھی دیو قامت لوگوں کی نسل سے تھا۔ [۷] جب اُس نے اِسرائیل کی توہین کی تو داؤد کے بھائی سِمعی کے بیٹے یُونتن نے اُسے مار ڈالا۔ [۸] یہ لوگ دیو قامت لوگوں کی نسل سے تھے جو جات میں رہتے تھے اور وہ داؤد اور اُس کے آدمیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

داؤد کا جنگجو مردوں کا شمار کرنا

۲۱ شیطان اِسرائیل کے خلاف اُٹھ کھڑا ہُوا اور اُس نے اِسرائیل کا شمار کرنے کے لیے داؤد کو اُبھارا۔
[۲] چنانچہ داؤد نے یُوآب سے اور فوج کے سپہ سالاروں سے کہا کہ جاؤ بیرسبع سے لے کر دان تک اِسرائیل کی مردم شماری کرو اور پھر واپس مجھے اطلاع دو تا کہ مجھے معلوم ہو کہ وہ تعداد میں کتنے ہیں۔
[۳] تب یُوآب نے کہا کہ خداوند اپنے لوگوں کی تعداد جتنی بھی وہ ہے اُس سے سَو گُنا زیادہ کرے۔ لیکن اَے میرے مالک بادشاہ کیا وہ سب کے سب میرے آقا کی رعیّت نہیں ہیں؟ پھر میرا خداوند ایسا کیوں کرنا چاہتا ہے؟ وہ اِسرائیل کے لیے خطا کا باعث کیوں بنے؟
[۴] تاہم بادشاہ نے اپنے فرمان سے یُوآب کے اعتراض کو مسترد کر دیا۔ لہٰذا یُوآب رُخصت ہُوا اور تمام اِسرائیل میں ہر جگہ گھوم پھر کر واپس یروشلیم لَوٹ آیا۔ [۵] اور یُوآب نے جنگجو مردوں کی تعداد داؤد کو بتائی۔ اور تمام اِسرائیل میں گیارہ لاکھ شمشیر زن مرد موجود تھے جن میں یہُوداہ کے چار لاکھ ستّر ہزار شمشیر زن مرد بھی شامل تھے۔
[۶] لیکن یُوآب نے اِس مردُم شماری میں بنی لاوی اور بنی بِن یمین کو شامل نہ کیا کیونکہ بادشاہ کا فرمان اُس کے نزدیک نامناسب تھا۔ [۷] یہ خدا کی نظر میں بھی برا تھا اِس لیے اُس نے اِسرائیل کو سزا دی۔
[۸] تب داؤد نے خدا سے کہا کہ مجھ سے بڑی خطا ہُوئی کہ میں نے ایسا کیا۔ اب میں تیری منّت کرتا ہُوں کہ اپنے بندہ کا قصُور معاف کر کیونکہ میں نے یہ کام کر کے بڑی حماقت کی ہے۔
[۹] اور خداوند نے داؤد کے غیب بین جاد سے کہا [۱۰] کہ جا کر داؤد سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں تیرے سامنے تین چیزیں رکھتا ہُوں۔ تُو اُن میں سے ایک کا انتخاب کر لے تا کہ میں اُسی کو تیرے خلاف عمل میں لاؤں۔
[۱۱] تب جاد نے داؤد کے پاس جا کر کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُو جسے چاہے اُسے چُن لے۔ [۱۲] یا تو قحط کے تین برس یا تیرے دشمنوں کی تلواریں تین برس تک تیرا پیچھا کرتی رہیں اور تُو اُن کے آگے بھاگتا پھرے یا تین دِن تک خداوند کی تلوار یعنی ملک میں وبا پھیلی رہے اور خداوند کا فرشتہ اِسرائیل کے ہر حصّہ میں تباہی مچاتا رہے۔ اب سوچ لے کہ میں اپنے بھیجنے والے کو کیا جواب دوں۔
[۱۳] داؤد نے جاد سے کہا کہ میں بڑی مصیبت میں پھنس گیا ہُوں۔ مجھے خداوند ہی کے ہاتھوں میں پڑنے دے کیونکہ وہ بڑا ہی رحیم ہے۔ لیکن مجھے آدمیوں کے ہاتھوں میں پڑنا منظور نہیں۔
[۱۴] تب خداوند نے اِسرائیل میں وبا بھیجی اور اِسرائیل کے ستّر ہزار لوگ مر گئے [۱۵] اور خداوند نے ایک فرشتہ کو بھیجا کہ یروشلیم کو تباہ کر ڈالے۔ لیکن جب فرشتہ یہ کام کرنے لگا تو خداوند اُس تباہی کو دیکھ کر ملول ہُوا اور اُس نے اُس فرشتہ سے جو لوگوں کو ہلاک کر رہا تھا، کہا: اِتنا ہی کافی ہے! اپنا ہاتھ روک لے۔ خداوند کا فرشتہ اُس وقت یبوسی اُرنان کے کھلیان کے پاس کھڑا تھا۔
[۱۶] اور داؤد نے اوپر نگاہ کی تو دیکھا کہ خداوند کا فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان کھڑا ہے اور ایک شمشیرِ برہنہ اُس کے ہاتھ میں ہے جو یروشلیم کی طرف بڑھی ہُوئی ہے۔ تب داؤد اور بزرگ ٹاٹ اوڑھے ہُوئے مُنہ کے بل گرے۔
[۱۷] اور داؤد نے خدا سے کہا کہ کیا وہ میں ہی نہیں تھا جس نے جنگجو مردوں کے گنے جانے کا حکم دیا تھا؟ گناہ تو میں نے کیا ہے، خطا مجھ سے ہُوئی ہے۔ اِن بچاری بھیڑوں نے کیا کِیا ہے؟ اَے خداوند میرے خدا! تیرا ہاتھ میرے اور میرے خاندان کے خلاف اُٹھے لیکن اِس وبا کو اپنے لوگوں کے بیچ میں سے اُٹھا لے۔
[۱۸] تب خداوند کے فرشتہ نے جاد کو حکم دیا کہ جا اور داؤد سے

کہہ کہ وہ یبُوسی اُرناؔن کے کھلیان میں خداوند کے لیے ایک قربان گاہ بنائے ۱۹ اور داؤد خداوند کے اُس حکم کے مطابق جو اُسے جاد کے ذریعہ دیا گیا تھا، روانہ ہو گیا۔

۲۰ اُس وقت اُرناؔن گیہوں کی بالوں میں سے دانے نکال رہا تھا۔ جب وہ مُڑا تو اُس نے بھی فرشتہ کو دیکھا۔ اُس کے چاروں بیٹے جو اُس کے ساتھ تھے، چھپ گئے۔ ۲۱ تب داؤد اُس کے پاس پہنچا اور جب اُرناؔن نے نگاہ کی اور داؤد کو دیکھا تو وہ کھلیان چھوڑ کر داؤد کے سامنے آ کر زمین پر مُنہ کے بل گرا۔

۲۲ تب داؤد نے اُس سے کہا کہ اپنے کھلیان کی یہ جگہ مجھے دے دے۔ میں چاہتا ہُوں کہ یہاں خداوند کے لیے ایک قربان گاہ بناؤں تا کہ لوگ وبا سے نجات پائیں۔ اِسے مجھے فروخت کر۔ میں پُوری قیمت دینے کو تیار ہُوں۔

۲۳ اُرنان نے داؤد سے کہا کہ تُو اِسے لے لے اور میرا آقا بادشاہ جیسے اُسے پسند ہو کرے۔ دیکھ میں اِن بَیلوں کو سوختنی قربانیوں کے لیے، گاہنے کا چوکھٹا، ایندھن کے لیے اور گیہوں، اناج کی نذر کے لیے بلا قیمت دُوں گا۔

۲۴ لیکن داؤد بادشاہ نے اُرناؔن کو جواب دیا کہ نہیں، میں تو پُوری قیمت ادا کر کے ہی رہُوں گا کیونکہ جو تیرا ہے اُسے میں خداوند کے لیے ہرگز مفت نہ لُوں گا۔ اور نہ ہی ایسی سوختنی قربانی چڑھاؤں گا جس پر میرا کچھ بھی خرچ نہ ہُوا ہو۔

۲۵ سو داؤد نے اُرناؔن کو اُس جگہ کے لیے چھ سَو مِثقال سونا دیا ۲۶ اور داؤد نے وہاں خداوند کے لیے مذبح بنایا اور سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں اور اُس نے خداوند سے دعا کی اور خداوند نے اُس کی دعا کے جواب میں آسمان پر سے سوختنی قربانی کے مذبح پر آگ نازل فرمائی۔

۲۷ اور خداوند نے اُس فرشتہ کو حکم دیا اور اُس نے اپنی تلوار پھر میان میں کر لی۔ ۲۸ اُس وقت داؤد نے یہ دیکھ کر کہ خداوند نے یبوسی اُرناؔن کے کھلیان ہی میں اُس کی دعا سُن لی ہے، اُس نے وہیں قربانی چڑھائی ۲۹ کیونکہ اُس وقت خداوند کا مسکن جسے مُوسیٰ نے بیابان میں بنایا تھا اور سوختنی قربانی کا مذبح جبعوؔن کی اُونچی جگہ پر تھے۔ ۳۰ لیکن داؤد خدا کو سجدہ کرنے کے لیے اوپر نہ جا سکا کیونکہ وہ خداوند کے فرشتہ کی تلوار کے سبب سے خوف زدہ تھا۔

۲۲ تب داؤد نے کہا کہ یہی خداوند خدا کا گھر اور یہی اِسرائیل کی سوختنی قربانی کا مذبح ہے۔

ہیکل کی تعمیر کے لیے تیّاریاں

۲ اور داؤد نے اِسرائیل میں رہنے والے پردیسیوں کو جمع کرنے کا حکم دیا اور اُن میں جتنے سنگ تراش تھے، اُس نے اُنہیں خدا کے گھر کی تعمیر کے لیے پتھّر تراشنے کے کام پر مُقرّر کیا۔ ۳ اور داؤد نے دروازوں کے کواڑوں کی کیلوں اور قبضوں کے لیے بہت سا لوہا فراہم کیا اور پیتل بھی جس کا وزن کرنا مشکل تھا۔ ۴ اُس نے دیودار کے بے شمار لٹھّے بھی فراہم کیے کیونکہ صیدانی اور صوری کثرت سے اُنہیں داؤد کے پاس لاتے رہتے تھے۔

۵ اور داؤد نے کہا کہ میرا بیٹا سلیمان کمسِن اور ناتجربہ کار ہے اور خداوند کے لیے تعمیر کیا جانے والا گھر نہایت عظیم الشان ہونا چاہیے تا کہ سب ملکوں میں اُس کی شہرت اور نام ہو۔ اِس لیے میں سلیمان کے لیے سارا سامان تیّار رکھوں گا۔ چنانچہ داؤد نے اپنے مرنے سے پیشتر خُوب تیّاری کی۔

۶ تب اُس نے اپنے بیٹے سلیمان کو بلایا اور خداوند، اِسرائیل کے خدا کے لیے ایک گھر تعمیر کرنے کا کام اُس کے سپرد کیا۔ ۷ داؤد نے سلیمان سے کہا کہ میری دلی تمنّا تھی کہ خداوند اپنے خدا کے نام کے لیے ایک گھر تعمیر کروں۔ ۸ لیکن مجھے خداوند کا یہ کلام پہنچا کہ تُو نے بہت خُون بہایا ہے اور بہت سی جنگیں لڑی ہیں۔ اِس لیے تُو میرے نام کے لیے گھر نہ بنانا۔ تُو نے زمین پر میرے سامنے بہت خُون ریزی کی ہے۔ ۹ لیکن تجھ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا جو مردِ صلح ہوگا اور میں اُسے چاروں طرف کے دشمنوں سے امان بخشُوں گا۔ اُس کا نام سلیمان ہوگا اور میں اُس کے دَورِ حکومت میں اِسرائیل کو امن و امان بخشُوں گا۔ ۱۰ اور وہی میرے نام کے لیے ایک گھر بنائے گا۔ وہ میرا بیٹا ہوگا اور میں اُس کا باپ ہُوں گا۔ اور میں اِسرائیل پر اُس کی بادشاہی کا تخت ابد تک قائم رکھوں گا۔

۱۱ اب اَے میرے بیٹے، خداوند تیرے ساتھ رہے اور تُو اقبالمند ہو اور خداوند اپنے خدا کا گھر بنا جیسا کہ اُس نے تیرے حق میں فرمایا ہے۔ ۱۲ دعا ہے کہ خداوند تجھے فہم و فراست عطا کرے جب وہ تجھے اِسرائیل پر حکمرانی بخشے تا کہ تُو خداوند اپنے خدا کی شریعت کا پابند رہے۔ ۱۳ تب تُو اقبالمند ہوگا بشرطیکہ تُو اُن آئین اور احکام پر جو خداوند نے مُوسیٰ کو اِسرائیل کے لیے دیئے، احتیاط کے ساتھ عمل کرے۔ سو ہمّت باندھ، حوصلہ رکھ اور خوف نہ کر اور نہ ہی گھبراہٹ کا شکار ہونا۔

۱۴ دیکھ میں نے بڑی محنت اور کوشش سے خداوند کے گھر کے

لیے ایک لاکھ قنطار سونا، دس لاکھ قنطار چاندی اور بے اندازہ پیتل اور لوہا جمع کر رکھا ہے۔ وہ بکثرت ہے اور لکڑی اور پتھر بھی میں نے تیّار کیے ہیں اور تُو اُنہیں اور بڑھا سکتا ہے۔ [۱۵] اور تیرے پاس بہت سے کاریگر مثلاً پتھّر کاٹنے والے، معمار، بڑھئی، نیز ہر قسم کے ماہر فنکار موجود ہیں۔ [۱۶] سونا، چاندی، پیتل اور لوہا بھی کثرت سے ہے۔ اب اُٹھ اور کام شروع کر دے اور خداوند تیرے ساتھ رہے۔

[۱۷] پھر داؤد نے اِسرائیل کے سب سرداروں کو اپنے بیٹے سلیمان کی مدد کرنے کا حکم دیا۔ [۱۸] اُس نے اُنہیں کہا کہ کیا خداوند تمہارا خدا تمہارے ساتھ نہیں ہے؟ اور کیا اُس نے تمہیں چاروں طرف سے چین اور آرام نہیں دیا ہے؟ کیونکہ اُس نے ملک کے باشندوں کو میرے ہاتھ میں کر دیا ہے اور ملک خداوند اور اُس کے لوگوں کا محکوم ہے۔ [۱۹] سو اب تُم دل و جان سے خداوند اپنے خدا کی جستجو میں لگ جاؤ اور خداوند خدا کا مَقدِس بنانا شروع کرو تا کہ تُم خداوند کے عہد کے صندوق کو اور خدا سے متعلق پاک اشیاء کو اُس ہیکل میں لاسکو جو خداوند کے نام کے لیے بنے گی۔

لاوی

۲۳ جب داؤد بوڑھا اور عمر رسیدہ ہو گیا تو اُس نے اپنے بیٹے سلیمان کو اِسرائیل کا بادشاہ بنا دیا۔

[۲] اُس نے اِسرائیل کے تمام سرداروں، نیز کاہنوں اور لاویوں کو جمع کیا [۳] تیس برس اور اُس سے زیادہ عمر کے لاویوں کا شمار کیا گیا تو وہ تعداد میں اڑتیس ہزار نکلے۔ [۴] داؤد نے کہا کہ اِن میں سے چوبیس ہزار خداوند کی ہیکل کے کام کی نگرانی کریں گے اور چھ ہزار اہلکار اور مُنصِف ہوں گے [۵] اور چار ہزار دربان ہوں گے اور چار ہزار موسیقی کے اُن سازوں کے ساتھ جو میں نے مہیّا کیے ہیں خداوند کی حمد و تعریف کیا کریں گے۔

[۶] اور داؤد نے اُنہیں لاوی کے بیٹوں جیرسون، قہات اور مِراری کے ناموں سے گھرانوں میں تقسیم کیا۔

بنی جیرسون

[۷] جیرسونیوں میں سے: لعدان اور سِمعی۔

[۸] اور لعدان کے بیٹے: یحی ایل، زِیتام اور یوایل۔ کُل تین۔

[۹] سِمعی کے بیٹے: سِلومیت، حزی ایل اور ہاران، کُل تین یہ لعدان کے آبائی خاندانوں کے سردار تھے۔

[۱۰] اور سِمعی کے بیٹے: یحت، زِیزا، یعُوس اور برِیعہ۔ یہ چاروں سِمعی کے بیٹے تھے۔

[۱۱] یحت پہلوٹھا تھا اور زِیزا دوسرا۔ لیکن یعُوس اور برِیعہ کے بیٹے بہت نہ تھے۔ اِس لیے وہ ایک ہی آبائی خاندان میں گنے گئے جن کے ذمّہ ایک ہی مقرّرہ کام تھا۔

بنی قہات

[۱۲] قہات کے بیٹے: عمرام، اضہار، حبرُون اور عزی ایل۔ کل چار۔

[۱۳] عمرام کے بیٹے: ہارون اور مُوسیٰ۔

ہارون کو یہ اعزاز دیا گیا کہ وہ اور اُس کے بیٹے ہمیشہ پاک ترین مقام میں خدمت انجام دیں اور خداوند کے آگے سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور بخور جلائیں اور ہمیشہ اُس کا نام لیکر برکت دیں۔ [۱۴] مردِ خدا مُوسیٰ کے بیٹے لاوی کے قبیلہ میں شمار کیے گئے۔

[۱۵] مُوسیٰ کے بیٹے: جیرسوم اور الیعزر۔

[۱۶] جیرسوم کے بیٹے: سبُوایل جو پہلوٹھا تھا۔

[۱۷] الیعزر کے بیٹے: رحبیاہ پہلوٹھا تھا اور الیعزر کے اور بیٹے نہ تھے لیکن رحبیاہ کے بہت سے بیٹے تھے۔

[۱۸] اضہار کے بیٹے: سلُومیت پہلوٹھا تھا۔

[۱۹] حبرُون کے بیٹے: یریاہ پہلوٹھا تھا، امریاہ دوسرا، یحزی ایل تیسرا اور یقمعام چوتھا تھا۔

[۲۰] عزی ایل کے بیٹے: میکاہ پہلوٹھا تھا اور یسیّاہ دوسرا۔

بنی مراری

[۲۱] مِراری کے بیٹے: مَحلی اور مُوشی۔

مَحلی کے بیٹے: الیعزر اور قیس۔

[۲۲] اور الیعزر کے کوئی بیٹا نہ تھا، صرف بیٹیاں تھیں۔ جن کے چچازاد بھائیوں یعنی قیس کے بیٹوں نے اُن سے شادیاں کر لیں۔

[۲۳] مُوشی کے بیٹے: مَحلی، عیدر اور یریموت۔ کُل تین۔

[۲۴] لاوی کے بیٹے اپنے اپنے آبائی خاندانوں کے مطابق یہی تھے یعنی آبائی خاندانوں کے سرداروں کے طور پر اپنے اپنے ناموں کے تحت فرداً فرداً درج فہرست کیے گئے تھے۔ بیس برس یا اُس سے زیادہ عمر کے کارکن یہی تھے جنہوں نے خداوند کی ہیکل میں خدمت کی۔ [۲۵] کیونکہ داؤد نے کہا تھا کہ چونکہ خداوند اِسرائیل کے خدا نے اپنے لوگوں کو آرام بخشا ہے اور وہ ابد تک یروشلیم میں سکونت کرے گا [۲۶] اور آیندہ لاویوں کو بھی خداوند کے عہد کے صندوق کو اور اُس کے لیے وقف شدہ ظروف کو اُٹھائے

پھرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ [۲۷] داؔؤد کی سابقہ ہدایات کے مطابق بیس برس اور اُس سے زائد عمر کے لاویوں کی مردم شماری کی گئی تھی۔
[۲۸] لاویوں کا کام یہ تھا کہ خداوند کے مَقدِس میں خدمت کے وقت بنی ہارونؔ کی مدد کریں۔ مقدِس کے صحنوں اور ملحقہ حجروں کی نگرانی کریں۔ تمام مُقدّس اشیاء کو صاف ستھرا رکھیں اور خدا کے گھر کے دیگر فرائض ادا کریں۔ [۲۹] اور نذر کی روٹی، مَیدہ کی نذر کی قربانی، بےخمیری روٹیوں، توے پر پکی ہُوئی چیزوں اور تلی ہُوئی چیزوں اور ناپ تول کے تمام پیمانوں کی نگرانی کریں۔ [۳۰] اور اُن کا یہ بھی فرض تھا کہ ہر صبح و شام کھڑے ہو کر خداوند کی شکرگزاری اور ستایش کریں۔ [۳۱] اور جب بھی سبتوں، نئے چاند کے تہواروں اور مقرّرہ عیدوں پر خداوند کو سوختنی قربانیاں چڑھائی جائیں تب بھی ایسا ہی کریں اور دیکھیں کہ سب کچھ باقاعدگی سے پوری رسموں اور مقرّرہ طریقوں کے مطابق عمل میں آئے۔
[۳۲] اور یوں بنی لاوی اپنے بھائیوں بنی ہارونؔ کے ماتحت خداوند کے گھر میں خیمۂ اِجتماع کی حفاظت اور مَقدِس کے ظروف کی نگرانی کی خدمات انجام دیتے رہے۔

کاہنوں کی تقسیم

۲۴ اور بنی ہارونؔ کے فریق یہ تھے:
ہارونؔ کے بیٹے ندبؔ، ابیہوؔ، الیعزرؔ اور اِتمرؔ۔ [۲] لیکن ندبؔ اور ابیہوؔ اپنے باپ کے سامنے ہی مر گئے اور اُن کے اولاد نہ تھی۔ لہٰذا الیعزرؔ اور اِتمرؔ نے کہانت کے فرائض انجام دیئے۔ [۳] الیعزرؔ کی اولاد میں سے صدُوقؔ اور اِتمرؔ کی اولاد میں سے اخی ملکؔ کی مدد سے داؔؤد نے کاہنوں کو اُن کی خدمت کی ترتیب کے مطابق تقسیم کیا۔ [۴] اور اِتمرؔ کی اولاد کی بہ نسبت الیعزرؔ کی اولاد میں قائد زیادہ پائے گئے لہٰذا اُن کی تقسیم بھی اُسی نسبت سے ہُوئی یعنی الیعزرؔ کی اولاد میں سے آبائی خاندانوں کے سردار سولہ تھے اور اِتمرؔ کی اولاد میں سے آبائی خاندانوں کے سردار آٹھ تھے۔ [۵] اور اُنہوں نے غیر جانبداری سے قرعہ ڈال کر اُنہیں تقسیم کیا کیونکہ مَقدِس کے اہلکاروں اور خدا کے سرداروں کی زیادہ تعداد الیعزرؔ اور اِتمرؔ دونوں کی اولاد میں سے تھی۔
[۶] اور نتنی ایلؔ مُنشی کے بیٹے سمعیاؔہ نے جو لاویوں میں سے تھا بادشاہ اور منصبداروں، صدُوقؔ کاہن، اخی ملکؔ بن ابیاتؔر اور کاہنوں اور لاویوں کے آبائی خاندانوں کے سرداروں کی موجودگی میں اُن کے نام لکھے یعنی جب الیعزرؔ کے ایک آبائی خاندان میں سے کوئی نام لکھا جاتا تھا تو اِتمرؔ کے ایک آبائی خاندان سے بھی ایک نام لکھا جاتا تھا۔
[۷] پہلا قرعہ یہُویریبؔ کے نام کا نکلا، دوسرا یدعیاؔہ کے نام کا،
[۸] تیسرا حارِمؔ کا، چوتھا شعوریمؔ کا،
[۹] پانچواں ملکیاؔہ کا، چھٹا میامینؔ کا،
[۱۰] ساتواں ہقوضؔ کا، آٹھواں ابیاؔہ کا،
[۱۱] نواں یشوعؔ کا، دسواں سِکانیاؔہ کا،
[۱۲] گیارھواں اِلیاسبؔ کا، بارھواں یقیمؔ کا،
[۱۳] تیرھواں خُفّاؔہ کا، چودھواں یسبابؔ کا،
[۱۴] پندرھواں بلجاؔہ کا، سولھواں اِمّیرؔ کا،
[۱۵] سترھواں حزیرؔ کا، اٹھارواں خفّصیضؔ کا،
[۱۶] اُنّیسواں فتحیاؔہ کا، بیسواں یحزقیلؔ کا،
[۱۷] اکیسواں یاکنؔ کا، بائیسواں جمولؔ کا،
[۱۸] تیئیسواں دِلایاؔہ کا، چوبیسواں معزیاؔہ کا۔
[۱۹] وہ خداوند کے مَقدِس میں خدمت کے لیے اُس ترتیب کے مطابق داخل ہوتے تھے جو اُن قوانین پر مبنی تھی جنہیں اُن کے جدّامجد ہارونؔ نے اُن کے لیے مقرّر کیا تھا جیسا کہ خداوند، اِسرائیلؔ کے خدا نے اُسے حکم دیا تھا۔

باقی ماندہ بنی لاویؔ

[۲۰] باقی ماندہ بنی لاویؔ کی تقسیم:
عمرامؔ کے بیٹوں میں سے سُوبائیلؔ؛
سُوبائیلؔ کے بیٹوں میں سے یہدیاہ۔
[۲۱] جہاں تک رحبیاؔہ کا تعلق ہے، سو اُس کے بیٹوں میں پہلا یسّیاہ تھا۔
[۲۲] اِضہاریوں میں سے سِلُومت؛ اور سِلُومتؔ کے بیٹوں میں سے یحت۔
[۲۳] اور بنی حبرُونؔ میں سے: یریاؔہ پہلا تھا، امریاؔہ دوسرا، یحزی ایلؔ تیسرا اور یقمعامؔ چوتھا تھا۔
[۲۴] بنی عُزّیؔ میں سے: میکاؔہ؛ بنی میکاؔہ میں سے: سمیرؔ۔
[۲۵] میکاؔہ کا بھائی: یسّیاؔہ؛ بنی یسّیاؔہ میں سے زکریاؔہ۔
[۲۶] مراریؔ کے بیٹے: مخلیؔ اور مُوشیؔ۔ یعزیاؔہ کا بیٹا: بنُوؔ۔
[۲۷] بنی مراریؔ: یعزیاؔہ سے: بنُوؔ، سُوہمؔ، زکُّورؔ اور عبریؔ۔
[۲۸] مخلیؔ سے: الیعزرؔ، جس کا کوئی بیٹا نہ تھا۔
[۲۹] قیسؔ سے: قیسؔ کا بیٹا: یرحمیئیلؔ۔
[۳۰] اور مُوشیؔ کے بیٹے: مخلیؔ، عیدرؔ اور یریموتؔ۔
اور بنی لاوی اپنے آبائی خاندانوں کے مطابق یہی تھے۔

۳۱ اُنہوں نے بھی اپنے بھائیوں یعنی بنی ہارون کی طرح داؤد بادشاہ اور صدوق، اخی ملک اور کاہنوں اور لاویوں کے آبائی خاندانوں کے سرداروں کی موجودگی میں اپنا اپنا قرعہ ڈالا اور جیسا سلوک سب سے چھوٹے بھائی کے خاندانوں سے کیا گیا ویسا ہی سب بڑے بھائی کے خاندانوں سے کیا گیا۔

موسیقار

۲۵ پھر داؤد اور فوج کے سپہ سالاروں نے آسف، ہیمان اور یدوتون کے بیٹوں میں سے بعضوں کو اِس خدمت کے لیے الگ کیا تاکہ وہ بربط، ستار اور جھانجھ کے ساتھ نبوّت کریں۔ اور جن اشخاص کو اِس خدمت کی مختلف ذمّہ داریاں سونپی گئیں یہ ہیں:

۲ آسف کے بیٹوں میں سے: زکّور، یوسف، نتنیاہ اور اسری لاہ۔ آسف کے یہ بیٹے آسف کے ماتحت تھے جو بادشاہ کی نگرانی میں نبوّت کرتا تھا۔

۳ یدوتون کے بیٹوں میں سے: جِدلیاہ، ضری، یسعیاہ، سمعی، حسبیاہ اور متّتیاہ، یہ چھ اپنے باپ یدوتون کے ماتحت تھے جو خداوند کی شکرگزاری اور حمد میں بربط بجاتے ہوئے نبوّت کیا کرتا تھا۔

۴ اور ہیمان کے بیٹوں میں سے: بُقیاہ، متّنیاہ، عُزی ایل، سبوائیل، یریموت، حنانیاہ، حنانی، اِلیاتہ، جدالتی، رومتی عزر، یسبقاشہ، ملّوتی، ہوتیر اور محازیوت۔ ۵ یہ تمام بادشاہ کے غیب بین یعنی ہیمان کے بیٹے تھے جو نبوّت کے ذریعہ خداوند کی تمجید کیا کرتا تھا۔ خدا نے ہیمان کو چودہ بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کی تھیں۔

۶ یہ تمام خداوند کے مَقدِس میں جھانجھ، ستار اور بربط کے ساتھ موسیقی کے لیے اور خدا کے گھر میں خدمت کے لیے اپنے اپنے باپ کے ماتحت تھے اور آسف، یدوتون اور ہیمان بادشاہ کے ماتحت تھے۔ ۷ اور مع اپنے رشتہ داروں کے وہ تمام جو خداوند کے لیے فنِ موسیقی میں تربیت یافتہ اور ماہر تھے یعنی اُن کی تعداد دو سَو اٹھاسی تھی۔ ۸ اور اُنہوں نے چھوٹے، بڑے اور اُستاد، شاگرد کا امتیاز کیے بغیر ایک ہی طریقہ سے اپنے اپنے فرائض کے لیے قرعہ ڈالا۔

۹ پہلا قرعہ جو آسف کا تھا، یوسف کے نام نکلا، وہ اور اُس کے رشتہ دار بارہ تھے۔
دوسرا جدلیاہ کے نام، وہ، اُس کے رشتہ دار اور بیٹے بارہ تھے۔
۱۰ تیسرا زکّور کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۱۱ چوتھا یضری کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۱۲ پانچواں نتنیاہ کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۱۳ چھٹا بقیاہ کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۱۴ ساتواں یسری لاہ کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۱۵ آٹھواں یسعیاہ کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۱۶ نواں متنیاہ کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۱۷ دسواں سمعی کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۱۸ گیارھواں عزرائیل کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے
۱۹ بارھواں حسبیاہ کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۲۰ تیرھواں سبوائیل کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۲۱ چودھواں متّتیاہ کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۲۲ پندرھواں یریموت کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۲۳ سولھواں حنانیاہ کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۲۴ سترھواں یسبقاشہ کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۲۵ اٹھارواں حنانی کے نام۔ وہ اور اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۲۶ اُنیسواں ملّوتی کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۲۷ بیسواں اِلیاتہ کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۲۸ اکیسواں ہوتیر کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۲۹ بائیسواں جدالتی کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۳۰ تیئیسواں محازیوت کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔
۳۱ چوبیسواں رومتی عزر کے نام، وہ، اُس کے بیٹے اور رشتہ دار بارہ تھے۔

دربان

۲۶ دربانوں کی تقسیم: قورحیوں میں سے مسلمیاہ بن قورے جو بنی آسف میں سے تھا۔

۲ اور مسلمیاہ کے بیٹے: زکریاہ، پہلا؛ یدیعئیل، دوسرا؛ زبدیاہ،

تیسرا؛ یتنی ایل، چوتھا؛ ۳ عیلام، پانچواں؛ یہوحانان، چھٹا اور الیہوعینی، ساتواں۔

۴ اور عوبید ادوم کے بیٹے: سمعیاہ، پہلا؛ یہوزباد، دوسرا؛ یوآخ، تیسرا؛ سکار، چوتھا؛ نتنی ایل، پانچواں؛ ۵ عمی ایل، چھٹا؛ اِشکار، ساتواں؛ فعلتی آٹھواں (کیونکہ خدا نے عوبید ادوم کو برکت بخشی تھی)۔

۶ اور اُس کے بیٹے سمعیاہ کے ہاں بھی بیٹے پیدا ہُوئے جو اپنے آبائی خاندان میں معزز سمجھے جاتے تھے کیونکہ وہ بڑے طاقتور تھے۔ ۷ سمعیاہ کے بیٹے: عتنی، رفائیل، عوبید اور اِلزباد اور اُن کے رشتہ دار، الیہو اور سماکیاہ بھی بڑے طاقتور تھے۔ ۸ یہ سب عوبید ادوم کی اولاد میں سے تھے اور وہ، اُن کے بیٹے اور رشتہ دار بڑے طاقتور تھے اور خدمت کرنے کے اہل تھے۔ یوں کل بنی عوبید ادوم باسٹھ تھے۔

۹ مسلمیاہ کے بیٹے اور رشتہ دار جو بڑے طاقتور تھے، اُن کی تعداد اٹھارہ تھی۔

۱۰ اور بنی مراری میں سے حُوسہ کے ہاں بیٹے تھے جن میں سمری کا اوّل درجہ تھا (وہ پہلوٹھا نہ تھا مگر اُس کے باپ نے اُسے اوّل قرار دیا تھا)؛ ۱۱ خلقیاہ، دوسرا؛ طلبیاہ، تیسرا؛ زکریاہ، چوتھا تھا۔ حُوسہ کے سب بیٹے اور رشتہ دار شمار میں تیرہ تھے۔

۱۲ دربانوں کے یہ فریق اپنے بھائیوں کی طرح اپنے سرداروں کی سرکردگی میں خداوند کے مَقدِس میں خدمت کرنے کے فرائض ادا کرتے تھے۔ ۱۳ اور چھوٹے بڑے میں بغیر کسی امتیاز کے اُنہوں نے اپنے اپنے آبائی خاندانوں کے مطابق ہر ایک پھاٹک کے لیے قرعہ ڈالا۔

۱۴ مشرقی پھاٹک کے لیے قرعہ سلمیاہ کے نام نکلا۔ پھر اُس کے بیٹے زکریاہ کے لیے جو ایک ہوشیار مشیر تھا، قرعے ڈالے گئے اور اُس کا قرعہ شمالی پھاٹک کے لیے نکلا۔ ۱۵ جنوبی پھاٹک کے لیے قرعہ عوبید ادوم کے نام نکلا اور توشہ خانہ کے لیے قرعہ اُس کے بیٹوں کے نام نکلا۔ ۱۶ اور چڑھائی کی سڑک پر مغربی پھاٹک اور سلکت پھاٹک کے لیے قرعے سُفیم اور حُوسہ کے نام کے نکلے جو نگرانی کے وقت آمنے سامنے رہتے تھے۔

۱۷ مشرق کی طرف روزانہ چھ لاوی تھے، شمال کی طرف روزانہ چار، جنوب کی طرف روزانہ چار اور توشہ خانہ پر ہر وقت دو ۱۸ اور مغرب کی طرف جو صحن تھا سو اُس کے اندر دو اور باہر سڑک پر چار۔

۱۹ یہ دربانوں کے فریق تھے جو قورح اور مراری کی اولاد تھے۔

خزانوں کے نگران اور دیگر منصبدار

۲۰ بنی لاوی میں سے اخیاہ خدا کے گھر کے خزانوں اور مخصوص اشیاء کے خزانوں کا نگران تھا۔

۲۱ اور بنی لعدان: یہ اُن جیرسونیوں کی اولاد تھے جن کا تعلق لعدان سے تھا اور جو اپنے آبائی خاندانوں کے سردار تھے۔ یہ تھے: یحی ایل، ۲۲ یحی ایل کے بیٹے، زیتام اور اُس کا بھائی یُوایل۔ یہ خداوند کے گھر کے خزانوں کے نگران تھے۔

۲۳ عمرامیوں، اضہاریوں، حبرُونیوں اور عزی ایلیوں میں سے: ۲۴ سبُوایل بنی جیرسوم بن مُوسیٰ بیت المال پر مختار تھا۔ ۲۵ اور اُس کے رشتہ دار الیعزر کی جانب سے اُس کا بیٹا رحبیاہ اور اُس کا بیٹا یسعیاہ اور اُس کا بیٹا یُورام اور اُس کا بیٹا زکری اور اُس کا بیٹا سلومیت۔ ۲۶ سلومیت اور اُس کے رشتہ دار اُن تمام اشیاء کے خزانوں کے نگران تھے جو داؤد بادشاہ نے اور آبائی خاندانوں کے اُن سرداروں نے جو ہزاروں اور سینکڑوں کے کمان افسر تھے اور دیگر سپہ سالاروں نے نذر کی تھیں۔ ۲۷ مالِ غنیمت سے کچھ جو اُنہوں نے خداوند کے گھر کی مرمّت کے لیے وقف کیا ۲۸ اور جو کچھ سموایل غیب بین اور ساؤل بن قیس، ابنیر بن نیر اور یُوآب بن ضرویاہ نے مخصوص کیا تھا اور دوسری تمام مخصوص اشیاء سلومیت اور اُس کے رشتہ داروں کی نگرانی میں تھیں۔

۲۹ اور اِضہاریوں میں سے: کنانیاہ اور اُس کے بیٹوں کو مَقدِس سے باہر اِسرائیل پر حاکموں اور قاضیوں کے فرائض انجام دینے کے لیے مقرّر کیا گیا۔

۳۰ حبرونیوں میں سے: حسبیاہ اور اُس کے رشتہ دار جو ایک ہزار سات سَو بہادر مرد تھے یردن کے پار مغرب کی طرف اِسرائیلیوں پر مقرّر کیے گئے تا کہ وہ خداوند کے سب کام اور بادشاہ کی خدمت انجام دیں۔ ۳۱ حبرونیوں میں سے: اُن کے آبائی خاندانوں کے نسب ناموں کی دستاویزات کے مطابق یریاہ اُن کا سردار تھا۔ داؤد کے دورِ حکومت کے چالیسویں برس میں اِن دستاویزوں کے مطابق معلوم ہُوا کہ جلعاد میں یعزیر کے مقام پر حبرُونیوں میں کئی بہادر افراد موجود ہیں۔

۳۲ یریاہ کے دو ہزار سات سَو رشتہ دار تھے جو بڑے دلیر اور آبائی خاندانوں کے سردار تھے اور داؤد بادشاہ نے اُنہیں

روبینیوں، جدیوں اور منسّی کے آدھے قبیلہ پر خدا کے سارے کاموں اور شاہی معاملات کا مختار مقرّر کیا۔

فوجی دستے

۲۷ یہ فہرست اِسرائیلیوں کی ہے یعنی آبائی خاندانوں کے سرداروں، ہزاروں اور سینکڑوں کے سپہ سالاروں اور اُن کے مُنشیوں کی ہے جو سال بھر اپنی ماہانہ باری کے مطابق آتے جاتے رہتے تھے اور فوجی دستوں سے متعلق تمام امور میں بادشاہ کی خدمت کرتے تھے۔ ہر دستہ چوبیس ہزار جوانوں پر مشتمل تھا۔ [۲] پہلے دستہ کا پہلے مہینہ کے لیے یسُوبعام بن زبدی ایل سربراہ تھا اور اُس کے دستہ میں چوبیس ہزار مرد تھے۔ [۳] وہ بنی فارص میں سے تھا اور پہلے مہینہ کے لیے تمام فوجی افسروں کا حاکمِ اعلیٰ تھا۔
[۴] دوسرے مہینہ کے دستہ کا سربراہ دُودے اخُوحی تھا اور اُس کے دستہ کا ایک سوار مقلوت بھی تھا۔ اُس کے دستہ میں چوبیس ہزار مرد تھے۔
[۵] تیسرے مہینہ کے لیے تیسرا فوجی کمانڈر یہُویدع کاہن کا بیٹا بنایاہ تھا۔ وہ سالارِ اعلیٰ تھا اور اُس کے دستہ میں چوبیس ہزار مرد تھے۔ [۶] یہ وہ بنایاہ ہے جو تیسوں میں بڑا بہادر اور اُن تیسوں کے اوپر تھا۔ اُس کا بیٹا عمیزباد بھی اُس کے دستہ میں تھا۔
[۷] چوتھے مہینہ کے لیے چوتھا سالار یُوآب کا بھائی عساہیل تھا اور اُس کا بیٹا زبدیاہ اُس کے ماتحت تھا۔ اُس کے دستہ میں چوبیس ہزار مرد تھے۔
[۸] پانچویں مہینہ کے لیے پانچواں سالار سمہُوت اِزراخی تھا اور اُس کے دستہ میں چوبیس ہزار مرد تھے۔
[۹] چھٹے مہینہ کے لیے عیرا بن عقیس تقُوعی تھا۔ اُس کے دستہ میں چوبیس ہزار مرد تھے۔
[۱۰] ساتویں مہینہ کے لیے ساتواں سالار بنی اِفرائیم میں سے خلص فلُونی تھا۔ اُس کے دستہ میں چوبیس ہزار مرد تھے۔
[۱۱] آٹھویں مہنیہ کے لیے آٹھواں سالار زارحیوں میں سے سِبکی حوُساتی تھا۔ اُس کے دستہ میں چوبیس ہزار مرد تھے۔
[۱۲] نویں مہینہ کے لیے نواں سالار بن یمینیوں میں سے ابیعزر عنتوتی تھا۔ اُس کے دستہ میں چوبیس ہزار مرد تھے۔
[۱۳] دسویں مہینہ کے لیے دسواں سالار زارحیوں میں سے مہری نطُوفاتی تھا۔ اُسکے دستہ میں چوبیس ہزار مرد تھے۔
[۱۴] گیارھویں مہینہ کے لیے گیارھواں سالار بنی اِفرائیم میں سے بنایاہ فرعاتونی تھا۔ اُس کے دستہ میں چوبیس ہزار مرد تھے۔
[۱۵] بارھویں مہینہ کے لیے بارھواں سالار بنی عتنی ایل میں سے خلدی نطُوفاتی تھا۔ اُس کے دستہ میں بارہ ہزار مرد تھے۔

قبیلوں کے سردار

[۱۶] اِسرائیل کے قبیلوں کے سردار یہ تھے:
روبینیوں پر الیعزر بن زکری؛
شمعونیوں پر سفطیاہ بن معکہ؛
[۱۷] لاویوں پر حسبیاہ بن قموایل؛
ہارونیوں پر صدُوق؛
[۱۸] یہُوداہ پر الیہُو، داؤد کا ایک بھائی؛
اِشکار پر عُمری بن میکاایل؛
[۱۹] زبُولُون پر اِسماعیاہ بن عبدیاہ؛
نفتالی پر یریموت بن عزری ایل؛
[۲۰] بنی اِفرائیم پر ہُوسیع بن عزازیاہ؛
منسّی کے آدھے قبیلہ پر یُوایل بن فِدایاہ؛
[۲۱] جلعاد میں منسّی کے آدھے قبیلہ پر عِیدو بن زکریاہ؛
بن یمین پر یعسی ایل بن ابنیر؛
[۲۲] دان پر عزرایل بن یروحام؛
یہ اِسرائیل کے قبیلوں کے سردار تھے۔
[۲۳] داؤد نے بیس برس یا اُس سے کم عمر کے مردوں کا شمار نہ کیا کیونکہ خداوند کا وعدہ تھا کہ میں اِسرائیل کو آسمان کے تاروں کی مانند بڑھاؤں گا۔ [۲۴] یُوآب بن ضرویاہ نے مردوں کو گننے کا کام شروع کیا لیکن اُسے ختم نہ کر پایا۔ وجہ یہ تھی کہ اِس گنتی کے باعث اِسرائیل پر قہر نازل ہُوا اور باقیوں کی تعداد داؤد بادشاہ کی تاریخ کی کتابوں میں درج نہ ہُوئی۔

باقی عہدہ دار

[۲۵] عزماوت بن عدی ایل شاہی خزانوں پر مقرّر تھا۔
اور یونتن بن عُزیّاہ نواحی علاقوں، قصبوں، دیہات اور نگران چوکیوں کے گوداموں پر مقرّر تھا۔
[۲۶] عزری بن کلُوب کاشتکاری کے لیے کھیتوں میں کام کرنے والوں پر مقرّر تھا۔
[۲۷] سمعی راماتی انگورستانوں پر مقرّر تھا۔
اور زبدی شفمی مَے کے ذخیروں کے لیے انگورستانوں کی پیداوار پر مقرّر تھا۔
[۲۸] اور بعل حنان جدری مغربی دامنِ کوہ میں زیتون کے باغوں اور گُولر کے درختوں پر مقرّر تھا۔

اور یُوآس زیتون کا تیل فراہم کرنے پر مقرّر تھا۔
۲۹ اور سطری شارونی گائے بَیلوں کے گلّوں پر مقرّر تھا جو شارون میں چرا کرتے تھے۔
اور سافط بِن عدلی وادیوں کے گلّوں پر مقرّر تھا۔
۳۰ اور اوبل اِسمٰعیلی اونٹوں پر مقرّر تھا۔
اور یحدیاہ مِرونوتی گدھوں پر مقرّر تھا۔
۳۱ اور یازِیز ہاجری بھیڑ بکریوں کے ریوڑوں پر مقرّر تھا۔
یہ تمام وہ عہدہ دار تھے جو داؤد بادشاہ کی ملکیّت پر مقرّر تھے۔
۳۲ اور یُونتن داؤد بادشاہ کا چچا جو کہ ایک دانشمند آدمی تھا، بادشاہ کا کاتب اور مُشیر تھا۔ اور یحی ایل بِن حکمُونی شہزادوں کا مصاحب تھا۔
۳۳ اور اخیتفل بادشاہ کا مشیر تھا۔
اور حُوسی ارکی بادشاہ کا مصاحب تھا۔ ۳۴ اور یہُویدع بِن بِنایاہ اور ابیاتر، اخیتفل کے جانشین تھے۔
اور یُوآب شاہی فوج کا سپہ سالارِ اعلیٰ تھا۔

ہیکل کی تعمیر کے لیے داؤد کی تجاویز

۲۸ اور داؤد بادشاہ نے اِسرائیل کے تمام اُمراء کو یعنی اِسرائیل کے قبیلوں کے سرداروں، بادشاہ کی ملازمت میں فوجی دستوں، ہزاروں اور سینکڑوں کے سرداروں، بادشاہ اور اُس کے بیٹوں کے مال و مویشیوں پر مقرّر اہلکاروں، نیز شاہی محل کے خواجہ سراؤں، سورماؤں اور جنگجو بہادروں کو یروشلیم میں اِکٹھا کیا۔

۲ تب داؤد بادشاہ اپنے پاؤں پر اُٹھ کھڑا ہُوا اور کہنے لگا: اَے میرے بھائیو اور میرے لوگو، میری سُنو! میرے دل میں تھا کہ خداوند کے عہد کے صندوق کے لیے مکان اور اپنے خدا کے قدموں کے لیے چوکی بناؤں اور میں نے اُس کے بنانے کی تیّاری بھی کی ۳ لیکن خدا نے مجھ سے کہا کہ تُو میرے نام کے لیے گھر نہ بنانا کیونکہ تُو جنگجو ہے اور تُو نے خُون بہایا ہے۔ ۴ تاہم خداوند، اِسرائیل کے خدا نے میرے تمام خاندان میں سے مجھے ہمیشہ کے لیے اِسرائیل کا بادشاہ ہونے کے لیے چُن لیا۔ اُس نے یہُوداہ کو پیشوا ہونے کے لیے چُن لیا اور یہُوداہ کے گھرانے میں سے اُس نے میرے خاندان کو چُن لیا اور میرے باپ کے بیٹوں میں سے مجھے سارے اِسرائیل کا بادشاہ بنانا پسند کیا۔ ۵ خداوند نے مجھے بہت سے بیٹے دیئے ہیں اور میرے سب بیٹوں میں سے اُس نے میرے بیٹے سلیمان کو اِسرائیل پر خداوند کی بادشاہی کے تخت پر بیٹھنے کے لیے چُن لیا۔ ۶ اُس نے مجھ سے کہا کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے گھر اور میری بارگاہوں کی تعمیر کرے گا کیونکہ میں نے اُسے اپنا بیٹا ہونے کے لیے چُن لیا ہے اور میں اُس کا باپ ہُوں گا۔ ۷ اور اگر وہ میرے احکام اور قوانین پر عمل کرنے میں ثابت قدم رہے جیسا کہ آج کے دِن ہے تو میں اُس کی بادشاہی ہمیشہ تک قائم رکھوں گا۔

۸ پس اب میں تمام اِسرائیل اور خداوند کی جماعت کے روبرو اور خداوند کی حُضوری میں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ تُم محتاط ہو کر خداوند اپنے خدا کے سب احکام پر عمل کرو تا کہ تُم اِس اچھے ملک کے وارث ہو اور بطور وراثت ہمیشہ کے لیے اُسے اپنی اولاد کے لیے چھوڑ جاؤ۔

۹ اور تُو اَے میرے بیٹے، سلیمان، اپنے باپ کے خداوند کو پہچان اور دل و جان سے اُس کی خدمت کر کیونکہ وہ سب دلوں کو جانچتا ہے اور ہر خیال اور ہر اندیشہ کو سمجھتا ہے۔ اگر تُو اُسے ڈھونڈے تو وہ تجھے مل جائے گا، لیکن اگر تُو اُسے چھوڑ دے تو وہ ہمیشہ کے لیے تجھے ردّ کر دے گا۔ ۱۰ پس غور کر کیونکہ خداوند نے تجھے چُنا ہے کہ تُو مَقدِس کے لیے ایک گھر تعمیر کرے۔ لہٰذا کمر باندھ لے اور اِس کو انجام دے۔

۱۱ تب داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان کو ہیکل کی دہلیز، اُس کی عمارتوں، گوداموں، اُس کے بالائی حِصّوں، اندرونی کمروں اور کفّارہ گاہ کی جگہ کے نقشے دیئے۔ ۱۲ اور اُس نے اُسے اُن سب چیزوں کے نقشے بھی دیئے جو روح نے خداوند کے گھر کے صحنوں، اِردگرد کے حجروں اور خدا کے گھر کے خزانوں اور نذر کردہ اشیاء کے خزانوں کے متعلق اُس کے دل میں ڈالے تھے۔ ۱۳ اور اُس نے اُسے کاہنوں اور لاویوں کے فریقوں اور خداوند کے مسکن میں خدمت کرنے کے تمام کاموں، نیز عبادت میں استعمال ہونے والی تمام اشیاء کے متعلق ہدایات دیں۔ ۱۴ اُس نے ہر قسم کی خدمت میں کام آنے والے سونے کے ظروف کے لیے سونے کا وزن مقرّر کیا اور چاندی کے ظروف کے لیے چاندی کا وزن مقرّر کیا۔ ۱۵ اور سونے کے چراغدانوں اور اُن کے چراغوں کے لیے سونے کا وزن یعنی ہر چراغدان اور اُس کے چراغ کا وزن اور چاندی کے ہر چراغدان اور اُس کے چراغ کا وزن، ہر چراغدان کے استعمال کے مطابق مقرّر کیا۔ ۱۶ اور نذر کی روٹی کی میزوں کے واسطے ہر سونے کی میز کے لیے سونے کا وزن، چاندی کی میزوں کے لیے چاندی کا وزن، ۱۷ کانٹوں، کٹوروں اور پیالوں کے لیے خالص سونے کا وزن اور سونے کی ہر طشتری کے لیے سونے کا

وزن، [۱۸] اور بخور کی قربانگاہ کے لیے خالص سونے کا وزن۔ اور اُس نے اُسے رتھ کا نقشہ بھی دیا جو ایسا دکھائی دیتا تھا گویا سونے کے کروبی ہیں جو پر پھیلائے خداوند کے عہد کے صندوق کو ڈھانکے ہُوئے ہیں۔

[۱۹] داؔؤد نے کہا کہ خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا اور اُس نے مجھے سب کچھ سمجھایا۔ اب میں اِن سب کاموں کی تفاصیل لکھ کر نقشوں سمیت تیرے حوالہ کرتا ہُوں۔

[۲۰] اور داؔؤد نے اپنے بیٹے سلیماؔن سے یہ بھی کہا کہ مضبوط ہو اور ہمّت باندھ اور اِس کام کو انجام دے۔ خوف نہ کر، گھبرا مت کیونکہ خداوند خدا، میرا خدا تیرے ساتھ ہے۔ اور جب تک خداوند کے گھر کی خدمت کا سارا کام پُورا نہ ہو جائے وہ تجھے نہ تو چھوڑے گا، نہ ترک کرے گا۔ [۲۱] کاہنوں اور لاویوں کے تمام فریق خدا کے گھر کی ساری خدمت کے لیے تیّار ہیں اور ہر طرح کی دستکاری میں ماہر آدمی ہر کام میں بخوشی تیری مدد کریں گے اور سارے عہدہ دار اور تمام لوگ تیرا ہر حکم بجالائیں گے۔

ہیکل کے لیے نذریں

۲۹ اور داؔؤد بادشاہ نے ساری جماعت سے کہا کہ خدا نے فقط میرے بیٹے سلیماؔن کو چُنا ہے اور وہ ابھی لڑکا ہے اور اس کام کا تجربہ نہیں رکھتا۔ یہ کام بڑا ہے کیونکہ یہ عظیم الشان عمارت اِنسان کے لیے نہیں بلکہ خداوند خدا کے لیے ہے۔ [۲] اور جہاں تک مجھ سے بن پڑا میں نے اپنے خدا کی ہیکل کے لیے سونے کی چیزوں کے لیے سونا اور چاندی کی چیزوں کے لیے چاندی، پیتل کی چیزوں کے لیے پیتل، لوہے کی چیزوں کے لیے لوہا، لکڑی کی چیزوں کے لیے لکڑی اور عقیق اور جڑاؤ پتھّر اور پچّی کاری کے لیے رنگ برنگ کے پتھّر اور ہر قسم کے بیش قیمت جواہر اور سنگِ مرمر بکثرت فراہم کیا ہے۔ [۳] علاوہ ازیں چونکہ مجھے اپنے خدا کے گھر سے لگن لگی ہے اِس لیے میں اُن سب چیزوں کے علاوہ جو میں نے اُس مُقدّس گھر کے لیے مہیّا کی ہیں، اپنے سونے چاندی کے ذاتی ذخیرہ کو بھی اپنے خدا کے گھر کے لیے دیتا ہُوں یعنی [۴] تین ہزار قنطار اوفیر کا سونا اور سات ہزار قنطار خالص چاندی اپنے خدا کے گھر کی دیواروں پر منڈھنے کے لیے [۵] اور سونے اور چاندی کی دیگر اشیاء کے لیے دیتا ہُوں جو ماہر کاریگروں سے بنوائے جائیں گے۔ پس کون تیّار ہے کہ اپنی دلی خُوشی سے نذرانہ لائے اور اپنے آپ کو آج خداوند کے لیے مخصوص کرے؟

[۶] تب آبائی خاندانوں کے سرداروں اور اِسرائیؔل کے قبیلوں کے سرداروں، ہزاروں اور سینکڑوں کے فوجی سرداروں اور شاہی امور کے نگران عہدہ داروں نے اپنی آمادگی ظاہر کی۔ [۷] اور خدا کے گھر کے کام کے لیے سونا، پانچ ہزار قنطار اور دس ہزار درہم؛ چاندی دس ہزار قنطار اور پیتل اٹھارہ ہزار قنطار اور لوہا ایک لاکھ قنطار دیا۔ [۸] اور جن کے پاس جواہر تھے اُنہوں نے اپنے جواہر یحیئیؔل جیرسونی کے ہاتھ میں خداوند کے خزانہ کے لیے دے دیئے۔ [۹] لوگ بڑے خُوش ہُوئے کہ اُن کے سرداروں نے اپنی دلی خُوشی اور پُوری رضامندی سے خداوند کے لیے دیا۔ اور داؔؤد بادشاہ بھی نہایت شادمان ہُوا۔

داؔؤد کی دعا

[۱۰] اور داؔؤد نے تمام جماعت کی موجودگی میں یہ کہتے ہُوئے خداوند کی تعریف کی کہ

"اَے خداوند ہمارے باپ اِسرائیؔل کے خدا!
ابدُالآباد تیری حمد وستایش ہوتی رہے۔
[۱۱] اَے خداوند، عظمت، قُدرت، جلال، غلبہ اور حشمت تیرے ہی لیے ہیں،
کیونکہ آسمان اور زمین کی ہر چیز تیری ہے۔
اَے خداوند بادشاہی بھی تیری ہے
اور بطور حاکم تُو ہی سب پر سرفراز ہے۔
[۱۲] اور دولت اور عزّت تیری طرف سے آتی ہیں؛
اور تُو سب چیزوں پر حکمران ہے۔
سرفرازی عطا فرمانے کی قدرت تیری ہے
اور سب کو توانائی بخشنا تیرے ہاتھ میں ہے۔
[۱۳] اب اَے ہمارے خدا! ہم تیرا شکر کرتے ہیں،
اور تیرے جلالی نام کی تعریف کرتے ہیں۔

[۱۴] لیکن میں کون ہُوں اور میرے لوگ کیا ہیں کہ اِس طرح فراخدلی سے دینے کے قابل ہوں؟ کیونکہ سب چیزیں تیری طرف سے ملتی ہیں اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے ہمیں ملتا ہے اُسی میں سے ہم نے دیا ہے۔ [۱۵] کیونکہ ہم تیرے آگے پردیسی اور مسافر ہیں، جیسے ہمارے باپ دادا تھے اور ہمارے دِن روئے زمین پر سایہ کی مانند بے قیام ہیں۔ [۱۶] اَے خداوند ہمارے خدا! یہ ساری چیزیں جو ہم نے جمع کی ہیں، اِس لیے ہیں کہ تیرے پاک نام کے لیے ایک گھر تعمیر کیا جائے۔ یہ ہمیں تیرے ہی ہاتھ سے ملی ہیں اور اِن سب کا مالک تُو ہی ہے۔ [۱۷] اَے میرے خدا! میں یہ بھی جانتا ہُوں کہ تُو دل کو جانچتا ہے اور راستی میں تیری خُوشنودی ہے۔ میں

نے یہ تمام چیزیں اپنی رضامندی سے اور نیک ارادے سے دی ہیں اور مجھے یہ دیکھ کر بڑی مسرّت حاصل ہُوئی ہے کہ تیرے لوگ جو یہاں حاضر ہیں، یہ سب کچھ اپنی خُوشی سے دے رہے ہیں۔ [18] اَے خداوند، ہمارے باپ دادا، ابرہام، اِضحاق اور اِسرائیلؔ کے خدا، اپنے لوگوں کے دِل میں یہ خواہش ہمیشہ قائم رکھ تاکہ اُن کے دِل ہمیشہ تیری طرف مائل رہیں [19] اور میرے بیٹے سلیمانؔ کو ایسا کامل دِل عطا کر کہ وہ تیرے احکام، تیری شہادتوں اور تیرے قوانین پر عمل کرے اور اِس عظیم ہیکل کو بنوائے جس کے لیے میں نے تیّاری کی ہے۔"

[20] تب داؤد نے تمام جماعت سے کہا کہ خداوند اپنے خدا کو مبارک کہو۔ تب سب نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کی حمد و تعریف کی اور سر جھکا کر خداوند اور بادشاہ کے آگے سجدہ کیا۔

سلیمانؔ کا بادشاہ تسلیم کیا جانا

[21] اور اگلے دِن اُنہوں نے خداوند کو ذبح کی قربانیاں پیش کیں اور سوختنی قربانیاں پیش کیں یعنی ایک ہزار بَیل، ایک ہزار مینڈھے اور ایک ہزار برّے مع اُن کے تپاونوں کے چڑھائے اور بکثرت دیگر قربانیاں چڑھائیں جو سارے اِسرائیلؔ کے لیے تھیں۔ [22] اور اُنہوں نے اُس دِن بڑی خُوشی کے ساتھ خداوند کی حُضوری میں کھایا پیا۔

تب اُنہوں نے دوسری مرتبہ داؤد کے بیٹے، سلیمانؔ کو بطور بادشاہ تسلیم کیا اور اُسے حکمران ہونے کے لیے اور صدُوقؔ کو کاہن ہونے کے لیے خداوند کی حُضوری میں مسح کیا۔ [23] تب سلیمانؔ خداوند کے تخت پر اپنے باپ داؤد کی جگہ بطور بادشاہ بیٹھا۔ وہ بڑا اقبالمند ہُوا اور سارا اِسرائیلؔ اُس کا مطیع ہُوا۔ [24] تمام افسروں اور سورماؤں، نیز داؤد بادشاہ کے سب بیٹوں نے سلیمانؔ بادشاہ کی اطاعت کرنے کا عہد کیا۔

[25] خداوند نے سارے اِسرائیلؔ کی نظر میں سلیمانؔ کو بڑی سرفرازی بخشی اور اُسے ایسی شاہانہ شان و شوکت عطا کی جو اُس سے پہلے اِسرائیلؔ میں کسی بادشاہ کو نصیب نہ ہُوئی تھی۔

داؤد بادشاہ کا انتقال

[26] اور داؤد بن یسّی سارے اِسرائیلؔ کا بادشاہ تھا۔ [27] اُس نے چالیس برس تک اِسرائیلؔ پر حکمرانی کی یعنی سات سال حبرُونؔ میں اور تینتیس سال یروشلیمؔ میں [28] اور اُس نے نہایت بڑھاپے میں خُوب عمر رسیدہ اور دولت اور عزّت سے آسودہ ہو کر وفات پائی اور اُس کا بیٹا، سلیمانؔ بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

[29] اور داؤد بادشاہ کے دورِ حکومت کے شروع سے لے کر آخر تک کے اہم واقعات سموایلؔ غیب بین کی تاریخ میں، ناتنؔ نبی کی تاریخ میں اور جادؔ غیب بین کی تاریخ میں قلمبند ہیں۔ [30] یعنی اُس کی حکومت اور طاقت اور اُس کے اور اِسرائیلؔ کے گرد و پیش کے واقعات اور تمام دیگر مملکتوں کے حالات اُن میں تفصیل سے مندرج ہیں۔

۲۔تواریخ

سلیمانؔ کا دانش طلب کرنا

۱ اور سلیمانؔ بن داؤد نے اپنی مملکت میں مضبوطی سے اپنا تسلُّط قائم کر لیا کیونکہ خداوند اُس کا خدا اُس کے ساتھ تھا اور اُس نے اُسے بہت ہی عظمت عطا فرمائی۔

[2] اور سلیمانؔ نے تمام اِسرائیلؔ یعنی ہزاروں اور سینکڑوں کے سالاروں، قاضیوں اور تمام اِسرائیل کے سربراہوں سے جو آبائی خاندانوں کے سردار تھے، باتیں کیں [3] اور سلیمانؔ ساری جماعت سمیت جبعونؔ کے اونچے مقام کی طرف روانہ ہُوا کیونکہ خدا کا خیمۂ اِجتماع جسے خداوند کے بندہ مُوسیٰؔ نے بیابان میں بنایا تھا، وہیں تھا۔ [4] لیکن داؤد خدا کے عہد کے صندوق کو قریت یعریمؔ سے اُس مقام میں اُٹھا لایا تھا جو اُس نے اُس کے لیے تیّار کیا تھا کیونکہ یہ مقام اُس خیمہ میں تھا جو اُس نے اُس کے لیے یروشلیمؔ میں کھڑا کیا تھا۔ [5] لیکن پیتل کا وہ مذبح جسے بضلی ایلؔ بن اوریؔ بن حُورؔ نے بنایا تھا، وہیں خداوند کے مسکن کے آگے تھا۔ پس سلیمانؔ اور ساری جماعت وہاں پہنچی [6] اور سلیمانؔ وہاں پیتل کے مذبح کے پاس گیا جو خداوند کے آگے خیمۂ اِجتماع میں تھا اور اُس پر ایک ہزار سوختنی

قربانیاں چڑھائیں۔

[۷] اُسی رات خدا سلیماؔن پر ظاہر ہُوا اور اُس سے کہا کہ مانگ، میں تجھے کیا دُوں؟

[۸] سلیماؔن نے خدا کو جواب دیا کہ تُو نے میرے باپ داؤدؔ پر بڑی مہربانی کی اور مجھے اُس کی جگہ بادشاہ بنایا۔ [۹] اب اَے خداوند! جو وعدہ تُو نے میرے باپ داؤدؔ سے کیا تھا، اُسے پُورا کر کیونکہ تُو نے مجھے ایک ایسی قوم کا بادشاہ بنایا ہے جو زمین کی خاک کے ذرّوں کی طرح کثیر ہے۔ [۱۰] سو مجھے دانش و معرفت عنایت کر تا کہ میں اِس قوم کی راہنمائی کر سکوں کیونکہ تیری اِس عظیم قوم پر کون حکومت کر سکتا ہے؟

[۱۱] تب خداوند نے سلیماؔن سے کہا: چونکہ یہ تیری دلی تمنّا ہے اور تُو نے نہ تو دولت، نہ مال، نہ عزّت، نہ اپنے دشمنوں کی موت مانگی اور نہ عمر کی درازی طلب کی بلکہ میرے لوگوں پر جن پر میں نے تجھے بادشاہ بنایا ہے، حکمرانی کرنے کے لیے دانش اور معرفت مانگی ہے [۱۲] اِس لیے دانش اور معرفت تجھے عطا کی جائے گی اور میں تجھے مال و دولت اور عزّت بھی بخشوں گا، اِس قدر کہ نہ تجھ سے پہلے کسی بادشاہ کو کبھی نصیب ہُوئی اور نہ تیرے بعد کسی کو نصیب ہوگی۔

[۱۳] پھر سلیماؔن، جبعوؔن کے اونچے ٹیلے سے یعنی خیمۂ اِجتماع کے آگے سے یروشلیمؔ کو گیا اور اِسرائیلؔ پر حکومت کرنے لگا۔

[۱۴] اور سلیماؔن نے رتھ اور گھوڑے جمع کیے۔ یوں اُس کے پاس ایک ہزار چار سَو رتھ اور بارہ ہزار گھوڑے تھے جنہیں اُس نے رتھ کے شہروں میں اور یروشلیمؔ میں اپنے پاس بھی رکھا۔ [۱۵] اور بادشاہ نے یروشلیمؔ میں چاندی اور سونے کو پتّھروں کی مانند عام کر دیا اور دیودار کو دامنِ کوہ کے گُولر کے درختوں کی طرح فراواں کر دیا۔ [۱۶] سلیماؔن کے گھوڑے مِصؔر اور کوؔآ سے درآمد ہوتے تھے۔ شاہی سوداگر اُنہیں کوؔآ سے خریدتے تھے۔ وہ ایک رتھ چاندی کے چھ سَو مِثقال میں اور ایک گھوڑا ایک سَو پچاس مِثقال میں مِصؔر سے درآمد کرتے تھے اور اُنہیں حِتّیوں اور آرامیوں کے تمام بادشاہوں کو بھی برآمد کرتے تھے۔

ہیکل کی تعمیر کے لیے تیّاریاں

۲ اور سلیماؔن نے خداوند کے نام کے لیے ایک مَقدِس اور اپنے لیے ایک محل بنانے کا حکم دیا۔ [۲] اُس نے ستّر ہزار آدمی بطور باربردار اور اسّی ہزار آدمی پہاڑوں میں پتّھر کاٹنے کے لیے اور تین ہزار چھ سَو آدمی اُن پر نگرانی کے لیے بھرتی کیے۔

[۳] اور سلیماؔن نے صُورؔ کے بادشاہ حُورامؔ کو یہ پیغام بھیجا کہ جیسے تُو نے میرے باپ داؤدؔ کے ساتھ کیا اور اُسے دیودار کی لکڑی بھیجی تا کہ وہ اپنے لیے ایک محل بنوائے، ویسے ہی دیودار کے لٹّھے مجھے بھیج۔ [۴] اب میں خداوند اپنے خدا کے نام کے لیے ایک گھر بنانے والا ہُوں تا کہ اُس کے آگے خُوشبودار مصالح کا بخُور جلاؤں اور وہ دائمی نذر کی روٹی پیش کرنے اور صبح اور شام، سبتوں، نئے چاند کے دِنوں اور خداوند ہمارے خدا کی مقرّرہ عیدوں پر سوختنی قربانیاں کرنے کے لیے اِستعمال کیا جائے کیونکہ یہ اِسرائیلؔ کے لیے دائمی مذہبی فریضہ ہے۔

[۵] وہ گھر جو میں بنانے کو ہُوں عظیم الشان ہوگا کیونکہ ہمارا خدا دیگر سب معبودوں سے بڑھ کر عظیم ہے۔ [۶] لیکن کون اُس کے لیے گھر بنانے کے قابل ہے؟ وہ آسمان بلکہ بلندترین آسمان میں بھی سما نہیں سکتا۔ تو بھلا میں کون ہُوں جو اُس کے حُضور سوختنی قربانیاں چڑھانے کے سِوا کسی اور خیال سے اُس کے لیے گھر بناؤں؟

[۷] اِس لیے میرے پاس ایک ایسا آدمی بھیج جو سونے اور چاندی، پیتل اور لوہے اور ارغوانی، قرمزی اور نیلے کپڑے کے کام میں ماہر ہو اور فنِ نقّاشی کا بھی تجربہ رکھتا ہو تا کہ وہ یہُوداؔہ اور یروشلیمؔ میں میرے ماہر کاریگروں کے ساتھ کام کرے جنہیں میرے باپ داؤدؔ نے مقرّر کیا ہے۔

[۸] اور لُبناؔن سے دیودار، صنوبر اور صندل کے لٹّھے بھی مجھے بھیج کیونکہ میں جانتا ہُوں کہ تیرے نوکر وہاں لکڑی کاٹنے میں ماہر ہیں اور میرے نوکر تیرے نوکروں کے ساتھ کام کریں گے [۹] اور مجھے بہت سی لکڑی مُہیّا کریں گے کیونکہ وہ مَقدِس جو میں بنانے کو ہُوں وہ عظیم اور عالیشان ہونا چاہیے۔ [۱۰] اور میں تیرے نوکروں یعنی لکڑی کاٹنے والوں کو بیس ہزار کُر (۴۴۰۰ کِلو) صاف کیا ہُوا گیہوں اور بیس ہزار کُر جَو اور بیس ہزار بَت (۴۴۰ لیٹر) مَے اور بیس ہزار بَت زیتون کا تیل دُوں گا۔

[۱۱] تب صُورؔ کے بادشاہ حُورامؔ نے بذریعہ خط سلیماؔن کو جواب دیا:

چونکہ خداوند اپنے لوگوں سے محبّت کرتا ہے اِس لیے اُس نے تجھے اُن کا بادشاہ بنایا ہے۔

[۱۲] اور حُورامؔ نے یہ بھی کہا:

خداوند، اِسرائیلؔ کے خدا کی جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، تعریف ہو! اُس نے داؤدؔ بادشاہ کو ایک دانا بیٹا بخشا ہے

جوفہم وفراست سے معمور ہے تاکہ وہ خداوند کے لیے ایک مَقدِس اوراپنے لیے ایک شاہی محل بنائے۔
[13]میں حُورؔم ابی کو تیرے پاس بھیج رہا ہُوں جو کہ بڑا ہنرمند آدمی ہے۔ [14]جس کی ماں دانؔ کے قبیلہ سے تھی اور جس کا باپ صُورؔ کا باشندہ تھا۔ وہ سونے اور چاندی، پیتل اور لوہے، پتھر اور لکڑی کے کام میں اور ارغوانی، نیلے، قِرمزی اور نفیس کتانی کپڑے کے کام میں ماہر ہے اور ہر طرح کی نقاشی میں طاق ہے اور ہر کام کر سکتا ہے۔ وہ تیرے کاریگروں اور میرے آقا تیرے باپ داؤدؔ کے کاریگروں کے ساتھ کام کرے گا۔
[15]اب میرے آقا! تُو اپنے خادموں کے لیے اپنے وعدہ کے مطابق گیہوں، جَو، زیتون کا تیل اور مَے بھیج دے۔ [16]اور جتنی لکڑی تجھے درکار ہے ہم لُبنانؔ سے کاٹیں گے اور اُن کے بیڑے بنوا کر سمُندر ہی سمُندر تیرے پاس یافا پہنچائیں گے۔ پھر تُو اُنہیں یروشلیمؔ لے جانا۔
[17]اور سلیمانؔ نے اِسرائیلؔ میں رہنے والے تمام غیر ملکیوں کی مردم شماری کی جیسے کہ اُس کے باپ داؤدؔ نے کی تھی اور وہ ایک لاکھ ترپن ہزار چھ سَو پائے گئے۔ [18]اور اُس نے اُن میں سے ستّر ہزار کو بار برداری اور اسّی ہزار کو پہاڑوں میں پتھر کاٹنے کے لیے اور تین ہزار چھ سَو کو کام کروانے کے لیے بطور نگران مقرّر کیا۔

ہیکل کی تعمیر

۳ پھر سلیمانؔ نے یروشلیمؔ میں کوہِ موریاؔہ پر خداوند کا گھر بنانا شروع کیا جہاں خداوند اُس کے باپ داؤدؔ کو دکھائی دیا تھا۔ یہ جگہ اُرنانؔ یبُوسی کے کھلیان میں داؤدؔ نے تیّار کی تھی۔ [2]سلیمانؔ نے اپنے دورِ حکومت کے چوتھے سال کے دوسرے مہینے کی دوسری تاریخ کو ہیکل کی تعمیر شروع کی۔
[3]اور جو بنیاد سلیمانؔ نے خدا کے گھر کو بنانے کے لیے رکھی وہ ساٹھ ہاتھ لمبی اور بیس ہاتھ چوڑی تھی۔ [4]اور سامنے کی دہلیز خدا کے گھر کی چوڑائی کے مطابق بیس ہاتھ لمبی اور ایک سو بیس ہاتھ اونچی تھی۔
اور اُس نے اُسے اندر سے خالص سونے سے منڈھا۔ [5]اُس نے بڑے کمرے کی چھت صنوبر کے تختوں سے پٹوائی اور اُسے خالص سونے سے منڈھا اور کھجور کے درختوں اور زنجیروں کے نقوش سے اُسے آراستہ کیا۔ [6]اُس نے گھر کو بیش قیمت جواہرات سے مزیّن کیا اور سونا جو اُس نے اِستعمال کیا پرواؔئم سے منگوایا گیا تھا۔ [7]اُس نے گھر کی چھت، شہتیروں، دروازوں کے چوکھٹوں، دیواروں اور کواڑوں کو سونے سے منڈھا اور دیواروں پر کروبیوں کی صورت کندہ کی۔
[8]اُس نے ہیکل میں پاک ترین مقام بنایا جس کی لمبائی گھر کی چوڑائی کے برابر یعنی بیس ہاتھ تھی اور چوڑائی بھی بیس ہاتھ تھی۔ اور اُس نے اُسے چھ سَو قنطار خالص سونے سے منڈھا۔ [9]اور سونے کی کیلوں کا وزن پچاس مِثقال تھا۔ اور اُس نے اُس کے بالائی حجروں کو بھی سونے سے منڈھا۔
[10]پاک ترین جگہ میں اُس نے دو کرُوبیوں کے مُجسّمے بنائے اور اُنہیں سونے سے منڈھا۔ [11]اور کرُوبیوں کے پروں کا درمیانی فاصلہ بیس ہاتھ تھا۔ پہلے کرُوبی کا ایک پر پانچ ہاتھ لمبا تھا اور گھر کی دیوار کو چھُوتا تھا جبکہ اُس کا دُوسرا پر بھی پانچ ہاتھ لمبا تھا اور دُوسرے کرُوبی کے پر کو چھُوتا تھا۔ [12]اِسی طرح دُوسرے کرُوبی کا ایک پر پانچ ہاتھ لمبا تھا اور گھر کی دوسری دیوار کو چھُوتا تھا۔ اور اُس کا دُوسرا پر بھی پانچ ہاتھ لمبا تھا اور پہلے کرُوبی کے پر کو چھُوتا تھا۔ [13]اِن کرُوبیوں کے پر بیس ہاتھ تک پھیلے ہُوئے تھے اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے تھے اور اُن کے چہرے عمارت کے بڑے کمرے کی طرف تھے۔
[14]اور اُس نے ایک پردہ بنوایا جو نیلے، ارغوانی اور قِرمزی کپڑے اور مہین کتان کا تھا اور اُس پر کرُوبی کڑھے ہُوئے تھے۔
[15]اور گھر کے سامنے اُس نے دو ستُون بنائے جو پینتیس ہاتھ لمبے تھے اور ہر ایک ستُون کا بالائی تاج نما حِصّہ پیمایش میں پانچ ہاتھ تھا۔ [16]اور اُس نے گوندھی ہُوئی زنجیریں بنائیں اور اُنہیں ستُونوں کے سروں پر لگوایا۔ اُس نے ایک سَو انار بھی بنائے اور اُنہیں زنجیروں میں لگا دیا۔ [17]اور اُس نے معبد کے سامنے ستُون بنائے۔ ایک جنوب کی طرف اور ایک شمال کی طرف۔ جنوب کی طرف والے کا نام اُس نے یاکینؔ اور شمال کی طرف والے کا نام بوعزؔ رکھا۔

ہیکل کا سازوسامان

۴ اُس نے پیتل کا ایک مذبح بنایا جو بیس ہاتھ لمبا، بیس ہاتھ چوڑا اور دس ہاتھ اُونچا تھا۔ [2]اُس نے ڈھالی ہُوئی دھات کا ایک بڑا حَوض بنایا جس کی شکل گول تھی اور جو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک دس ہاتھ اور پانچ ہاتھ اُونچا تھا اور پیمایش کے لحاظ سے اُس کا گھیر تیس ہاتھ تھا۔
[3]اُس کے کناروں سے نیچے بَیلوں کی صورتیں تھیں جو اُسے

دس دس ہاتھ تک گھیرے ہُوئے تھیں۔ یہ بَیل اُس بڑے حَوض کے ساتھ ہی دو قطاروں میں ڈھالے گئے تھے۔

[۴] وہ بڑا حَوض بارہ بَیلوں پر رکھا ہُوا تھا جن میں سے تین کا مُنہ شمال، تین کا مغرب، تین کا جنوب اور تین کا مشرق کی طرف تھا۔ اور وہ بڑا حَوض اُن کے اُوپر تھا اور اُن کے پچھلے حصّے اندر کی طرف تھے۔ [۵] اُس کی موٹائی ہاتھ کی چوڑائی کے برابر تھی اور اُس کا کنارہ پیالہ کے کنارہ کی طرح تھا۔ وہ سوسن کے پھُول جیسا تھا اور اُس میں تین ہزار بَت (۶۶ کِلو لیٹر) پانی کی گنجایش تھی۔

[۶] پھر اُس نے دھونے کے لیے دس چلمچیاں بنائیں جن میں سے پانچ کو اُس نے جنوب اور پانچ کو شمال کی طرف رکھا، سوختنی قربانیوں میں اِستعمال ہونے والی اشیاء کو اُن میں مَل مَل کر دھویا جاتا تھا۔ لیکن وہ بڑا حَوض کاہنوں کے غُسل کے لیے تھا۔

[۷] اُس نے اُن ہدایات کے مطابق جو اُسے ملی تھیں سونے کے دس چراغدان بنائے اور اُنہیں ہیکل میں رکھا۔ پانچ جنوب کی طرف رکھّے گئے اور پانچ شمال کی طرف۔

[۸] اُس نے دس میزیں بھی بنائیں اور اُنہیں ہیکل میں رکھا۔ پانچ کو جنوب کی طرف اور پانچ کو شمال کی طرف اور اُس نے سونے کے ایک سَو کٹورے بھی بنائے جو چھڑکاؤ کرنے کے کام میں آتے تھے۔

[۹] اُس نے کاہنوں کا صحن اور بڑا صحن بنایا اور اُس صحن کے دروازے بنائے اور اُن کے کواڑوں کو پیتل سے منڈھا۔ [۱۰] اُس نے بڑے حَوض کو جنوب کی طرف جنوب مشرقی کونے میں رکھا۔

[۱۱] اُس نے برتن، بیلچے اور چھڑکاؤ کرنے کے کٹورے بھی بنائے۔ مختصر یہ کہ حُورامؔ نے (تعمیر و ساخت کا) وہ کام پُورا کیا جس کی اُس نے سلیمانؔ کے لیے خدا کی ہیکل میں کرنے کی ذمّہ داری لی تھی۔ مثلاً

[۱۲] دو ستُون؛

اور اُن دونوں ستُونوں کے دونوں بالائی کٹورہ نما حصّے؛

اور اُن سُتونوں کے سِروں پر دونوں بالائی کٹورہ نما حصّوں کو ڈھانکنے کے لیے دو جوڑی جالیاں؛

[۱۳] اور دونوں جالیوں کے لیے چار سَو انار (یعنی ہر جالی کے لیے اناروں کی دو دو قطاریں، ستُونوں کے سروں پر کٹورہ نما بالائی حصّہ کی سجاوٹ کے لیے)؛

[۱۴] چوکیاں مع اُن کی چلمچیوں کے؛

[۱۵] بڑا حَوض اور اُس کے نیچے بارہ بَیل؛

[۱۶] برتن، بیلچے، کانٹے اور دیگر ظروف۔

اور تمام اشیاء جو حُورامؔ ابی نے سلیمانؔ بادشاہ کی خاطر خداوند کے گھر کے لیے بنائیں وہ چمکدار پیتل کی تھیں [۱۷] اور بادشاہ نے اُنہیں یردنؔ کے میدان میں سُکاتؔ اور صریدؔا کے درمیان پائی جانے والی مٹّی کے سانچوں میں ڈھلوایا۔ [۱۸] یہ تمام ظروف جو سلیمانؔ نے بنوائے اتنے زیادہ تھے کہ اُن کے وزن کا تعیّن نہ ہو سکا۔

[۱۹] اور سلیمانؔ نے اُس تمام ساز و سامان کو بھی جو خدا کے گھر میں تھا بنایا:

یعنی سونے کی قربانگاہ؛

اور میزیں جن پر نذر کی روٹیاں رکھی جاتی تھیں؛

[۲۰] اور خالص سونے کے چراغدان مع اُن کے چراغوں کے تا کہ وہ حسبِ دستور اندرونی مُقدّس مقام کے سامنے جلتے رہیں؛

[۲۱] اور کُندن کی پتّیاں، چراغ اور چمٹے؛

[۲۲] اور گُلگیر، چھڑکاؤ کرنے کے کٹورے، ڈونگے اور بخُوردان اور ہیکل کے سونے کے دروازے یعنی پاک ترین جگہ کے اندرونی دروازے اور بڑے کمرے کے دروازے۔

۵ اور جب وہ تمام کام جو سلیمانؔ نے خداوند کے گھر کے لیے کیا تھا ختم ہو گیا تو وہ اپنے باپ داؤدؔ کی مخصوص اشیاء یعنی چاندی اور سونا اور تمام ساز و سامان کو اندر لایا اور اُنہیں خدا کے گھر کے خزانوں میں رکھ دیا۔

خداوند کے عہد کے صندوق کا ہیکل میں لایا جانا

[۲] تب سلیمانؔ نے اِسرائیلؔ کے بزرگوں، قبیلوں کے تمام پیشواؤں اور اسرائیلؔ کے آبائی خاندانوں کے سرداروں کو یرؔوشلیم میں طلب کیا تا کہ وہ خداوند کے عہد کے صندوق کو داؤدؔ کے شہر صِیُّونؔ سے لے آئیں۔ [۳] اور اِسرائیلؔ کے تمام لوگ ساتویں مہینہ میں عید کے موقع پر اِکٹھّے ہو کر بادشاہ کے پاس آئے۔

[۴] اور جب اِسرائیلؔ کے تمام بزرگ آ گئے تو لاویوں نے خداوند کے عہد کے صندوق کو اُٹھایا [۵] اور اُسے اور خیمۂ اِجتماع کو اور اُس کے تمام مُقدّس ساز و سامان کو لے آئے۔ وہ کاہن جو لاوی تھے اُنہیں اُٹھا کر لائے۔ [۶] اور سلیمانؔ بادشاہ اور اسرائیلؔ کی تمام جماعت نے جو اُس کے گرد جمع تھی عہد کے صندوق کے آگے کھڑے ہو کر اتنی کثرت سے بھیڑیں اور مویشی قربانی چڑھائے کہ اُن کا شُمار نہ کیا جا سکا۔

[7] پھر کاہنوں نے خداوند کے عہد کے صندوق کو اُس کی مقرّرہ جگہ یعنی ہیکل کے اندرونی پاک ترین مقام میں کرُوبیوں کے پروں کے نیچے لا کر رکھا۔ [8] اور کرُوبی اپنے پروں کو عہد کے صندوق کی جگہ کے اوپر پھیلائے ہُوئے تھے اور یوں صندوق اور اُس کو اُٹھانے والی لٹھّوں کو ڈھانکے ہُوئے تھے۔ [9] اور یہ لٹھّیں اِس قدر لمبی تھیں کہ اُن کے سرے جو صندوق سے باہر نکلے ہُوئے تھے' اندرونی پاک ترین مقام کے سامنے سے دیکھے جا سکتے تھے مگر باہر سے نہیں اور وہ آج کے دِن تک وہیں ہیں۔ [10] اور عہد کے صندوق میں اور کچھ نہ تھا سِوا اُن دو تختیوں کے جنہیں مُوسیٰ نے حُورب پر اُس میں اُس وقت رکھا تھا جب مِصر سے نکلنے کے بعد خداوند نے بنی اِسرائیل سے عہد باندھا۔

[11] جب کاہن پاک ترین مکان سے باہر نکلے اور تمام کاہنوں نے جو وہاں تھے خواہ وہ کسی بھی فریق سے تھے' اپنے آپ کو پاک کیا [12] تو تمام لاوی جو موسیقار تھے یعنی آسف، ہیمان اور یدوتون اور اُن کے بیٹے اور رشتہ دار نفیس کتانی کپڑے پہنے اور ہاتھوں میں جھانجھ، ستار اور بربط لیے ہُوئے مذبح کے مشرق کی طرف کھڑے تھے اور ایک سَو بیس کاہن اُن کے ہمراہ تھے جو نرسنگے پھونک رہے تھے۔ [13] اور نرسنگے پھونکنے والے اور گانے والے مِل کر خداوند کی حمد اور شکر گزاری کرنے کے لیے تیّار ہُوئے اور نرسنگوں اور جھانجھوں اور دیگر سازوں کے ہمراہ خداوند کی حمد وثنا کرنے لگے کہ

وہ بھلا ہے؛
اُس کی شفقت ابدی ہے۔

جوں ہی اُن کی آوازیں بلند ہُوئیں خداوند کا وہ گھر بادلوں سے بھر گیا [14] یہاں تک کہ کاہن بادلوں کے باعث اپنی خدمت انجام دینے کے لیے کھڑے نہ رہ سکے۔ اِس لیے کہ خداوند نے اپنے جلال سے سارے گھر کو معمور کر دیا تھا۔

۶ تب سلیمان نے کہا کہ خداوند نے فرمایا ہے کہ وہ گھنے بادل میں رہے گا۔ [2] لیکن میں نے تیرے لیے ایک شاندار گھر بنایا ہے تاکہ تُو اِس میں ابد تک سکونت کرے۔

[3] جب اِسرائیل کی تمام جماعت وہاں کھڑی تھی تو بادشاہ نے اُن کی طرف مُنہ پھیرا اور اُنہیں برکت دی۔ [4] اور پھر کہا: خداوند، اِسرائیل کے خدا کی تعریف ہو جس نے اپنے مُنہ سے میرے باپ داؤد سے وعدہ کیا اور اپنے ہاتھوں سے اُسے پُورا کیا کیونکہ اُس نے فرمایا [5] کہ جس دِن سے میں اپنے لوگوں کو مِصر سے نکال لایا تب سے میں نے اِسرائیل کے کسی قبیلہ میں نہ تو کسی شہر کو چُنا کہ اُس میں میرے لیے گھر بنایا جائے تاکہ وہاں میرا نام ہو اور نہ ہی میں نے کسی کو چُنا ہے کہ وہ میری قوم اِسرائیل پر حاکم ہو۔ [6] لیکن اب میں نے یروشلیم کو چُنا ہے کہ وہاں میرا نام ہو اور اپنی قوم اِسرائیل پر حکمرانی کرنے کے لیے میں نے داؤد کو چُنا ہے۔

[7] میرے باپ داؤد کی دلی تمنّا تھی کہ وہ خداوند اِسرائیل کے خدا کے نام کے لیے ایک گھر بنائے [8] لیکن خداوند نے میرے باپ داؤد سے فرمایا کہ میرے نام کے لیے گھر بنانے کی تمنّا تیرے دل میں تھی۔ تیرا ارادہ بڑا نیک تھا کہ تُو نے ایسا سوچا۔ [9] تاہم اِس گھر کو بنانے والا شخص تُو نہیں بلکہ تیرا بیٹا ہے جو تیرا اپنا خُون اور گوشت ہے۔ وہی آدمی میرے نام کے لیے گھر بنائے گا۔

[10] اور خداوند نے جو وعدہ کیا تھا اُسے پورا کیا ہے۔ میں اپنے باپ داؤد کا جانشین ہُوں اور اب اِسرائیل کے تخت پر عین خداوند کے وعدہ کے مطابق تخت نشین ہُوں۔ اور میں نے خداوند اِسرائیل کے خدا کے نام کے لیے اُس گھر کو بنایا ہے۔ [11] اور وہیں میں نے وہ صندوق رکھا ہے جس میں خداوند کا وہ عہد ہے جو اُس نے اِسرائیل کے لوگوں سے کیا تھا۔

سلیمان کی دعا

[12] پھر سلیمان' اِسرائیل کی تمام جماعت کے سامنے خداوند کے مذبح کے آگے کھڑا ہُوا اور اپنے ہاتھ پھیلائے۔ [13] سلیمان نے پیتل کا ایک مِنبر بنایا تھا جو پانچ ہاتھ لمبا، پانچ ہاتھ چوڑا اور تین ہاتھ اُونچا تھا اور جسے اُس نے بیرونی صحن کے وسط میں رکھا تھا۔ وہ اُس مِنبر پر کھڑا ہُوا اور پھر اِسرائیل کی تمام جماعت کے سامنے جھُکا اور آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے۔ [14] اور اُس نے کہا:

اَے خداوند، اِسرائیل کے خدا! تیری مانند آسمان میں یا زمین پر کوئی خدا نہیں ہے۔ تُو اپنے اُن بندوں کے ساتھ جو پُورے دل سے تیری راہ پر چلتے ہیں' اپنے محبّت کے عہد کو قائم رکھتا ہے۔ [15] تُو نے اپنے بندہ' میرے باپ' داؤد کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اُسے پُورا کر دکھایا۔ اپنے مُنہ سے تُو نے وعدہ کیا اور اپنے ہاتھ سے اُسے پُورا کیا ہے جیسا کہ آج کے دِن ہے۔

[16] اَے خداوند، اِسرائیل کے خدا، اپنے بندہ' میرے باپ' داؤد سے اپنا وعدہ پُورا کر جسے کرتے وقت تُو نے کہا تھا کہ میرے حُضور اِسرائیل کے تخت پر بیٹھنے کے لیے تیرے ہاں آدمی کی کمی نہ ہوگی بشرطیکہ تیرے بیٹے میرے حُضور شریعت

کے مطابق چلیں اور جو کچھ کریں احتیاط سے کریں جیسے کہ تُو نے کیا ہے۔ ۱۷ اَے خداوند، اِسرائیل کے خدا اب اپنے اُس قول کو جو تُو نے اپنے بندہ داؔؤد سے کیا تھا پُورا ہونے دے۔
۱۸ لیکن کیا خدا واقعی آدمیوں کے ساتھ زمین پر سکونت کریگا؟ کیونکہ جب تُو آسمانوں میں بلکہ آسمانوں سے آگے بھی سما نہیں سکتا تو پھر اِس گھر کی جو میں نے بنایا ہے حقیقت ہی کیا ہے!
۱۹ پھر بھی اَے خداوند میرے خدا اپنے رحم و کرم سے اپنے بندہ کی دعا اور مناجات کی طرف مُتوجّہ ہو اور اُس دعا اور اِلتجا کو سُن لے جو تیرا بندہ تیرے حُضور میں کر رہا ہے۔ ۲۰ کاش تیری آنکھیں اِس گھر کی طرف دِن رات کھلی رہیں یعنی اِس جگہ کی طرف جس کی بابت تُو نے فرمایا کہ میں اپنا نام وہاں رکھوں گا۔ اِس جگہ کی طرف رُخ کر کے تیرا بندہ جو دعا مانگے کاش وہ تیرے حُضور میں پہنچ جائے۔ ۲۱ اور جب تیرا بندہ اور تیری قوم اِسرائیل اِس جگہ کی طرف رُخ کر کے دعائیں مانگیں تو وہ بھی تیرے حُضور میں پہنچ جائیں بلکہ تُو آسمان پر سے جو تیری سکونت گاہ ہے اُنہیں سُن لینا۔ اور سُن کر معاف کر دینا۔
۲۲ اور جب کوئی شخص اپنے پڑوسی پر ظلم کرے اور اُسے حلف اُٹھانے کو کہا جائے اور وہ آئے اور اِس گھر میں تیرے مذبح کے سامنے قسم کھا کر حلف اُٹھائے ۲۳ تب تُو آسمان سے سُن لینا اور عمل کرنا اور اپنے بندوں کا اِنصاف کرنا اور بدکار کو اُس کے کیے کی سزا دینا اور معصوم کو بے قصور ٹھہرا کر اُسے نیک جزا دینا۔
۲۴ اور جب تیرے لوگ بنی اِسرائیل تیرا گناہ کرنے کے باعث اپنے دشمنوں سے شکست کھائیں لیکن بعد کو توبہ کر کے اور تیرے نام کا اقرار کر کے اِس گھر میں تیرے حُضور دعا اور مناجات کریں ۲۵ تو تُو آسمان سے اُن کا گڑگڑانا سُن کر اپنی قوم اِسرائیل کا گناہ بخش دینا اور اُنہیں اِس ملک میں جو تُو نے اُنہیں اور اُن کے باپ دادا کو دیا ہے واپس لے آنا۔
۲۶ اور جب اِس سبب سے کہ تیرے لوگوں نے تیرا گناہ کیا ہے آسمان بند ہو جائے اور بارش نہ ہو اور تُو اُنہیں مصیبت میں ڈال دے اور وہ اِس مقام کی طرف رُخ کر کے دعا کریں اور تیرے نام کا اقرار کریں اور اپنے گناہ سے توبہ کریں ۲۷ تو تُو آسمان پر سے سُن لینا اور اپنے بندوں یعنی اپنی قوم اِسرائیل کے گناہ معاف کر دینا۔ اُنہیں نیک راہ پر چلنے کی ہدایت دینا اور اُس ملک پر مینہ برسانا جسے بطور وراثت تُو نے اپنے لوگوں کو دیا ہے۔
۲۸ اور جب اُس ملک میں قحط یا وبا یا بادِ سموم یا پھپھوندی، ٹڈی دَل یا پتنگے آئیں یا جب دشمن اُن کے کسی شہر میں اُن کا محاصرہ کر لیں اور خواہ کوئی بھی آفت یا بیماری آئے ۲۹ مگر جب تیری قوم اِسرائیل میں سے کوئی اپنے دکھ اور درد کو جانتے ہُوئے اپنے ہاتھ اِس گھر کی طرف پھیلائے اور اپنی یا ساری قوم اِسرائیل کی طرف سے دعا یا مناجات کرے ۳۰ تو تُو آسمان پر سے جو تیرا مسکن ہے سُن لینا اور معاف کر دینا اور ہر شخص کو جس کے دل کو تُو جانتا ہے اُس کے اعمال کے مطابق بدلہ دینا (کیونکہ فقط تُو ہی اِنسانوں کے دلوں کو جانتا ہے)۔ ۳۱ تا کہ جب تک وہ اُس ملک میں جسے تُو نے ہمارے باپ دادا کو دیا جیتے رہیں تیرا خوف مانیں اور تیری راہوں پر چلیں۔
۳۲ اور وہ پردیسی بھی جو تیری قوم اِسرائیل میں سے نہیں ہے جب وہ تیرے عظیم نام اور قوی ہاتھ اور تیرے پھیلائے ہُوئے بازو کے سبب سے دُور ملک سے آئے اور آ کر اِس گھر کی طرف رُخ کر کے دعا کرے ۳۳ تو تُو آسمان پر سے جو تیرا مسکن ہے سُن لینا اور جس بات کے لیے وہ پردیسی تجھ سے فریاد کرے اُس کے مطابق کرنا تا کہ زمین کی سب قومیں تیرے نام کو پہچانیں اور تیری اپنی قوم اِسرائیل کی طرح تیرا خوف مانیں اور جان لیں کہ یہ گھر جسے میں نے بنایا ہے تیرے نام کا کہلاتا ہے۔
۳۴ اور جب تیرے لوگ جہاں کہیں تُو اُنہیں بھیجے اپنے دشمنوں سے جنگ کرنے کو نکلیں اور اِس شہر کی طرف جسے تُو نے چُنا ہے اور اِس گھر کی طرف جسے میں نے تیرے نام کے لیے بنایا ہے رُخ کر کے تجھ سے دعا کریں ۳۵ تو تُو آسمان پر سے اُن کی دعا اور اِلتجا کو سُن کر اُن کی حمایت کرنا۔
۳۶ اور جب وہ تیرا گناہ کریں، کیونکہ کوئی بھی بشر ایسا نہیں جو گناہ نہ کرتا ہو، اور تُو اُن سے ناراض ہو کر اُنہیں دشمن کے حوالہ کر دے جو اُنہیں اسیر کر کے کسی دُور یا نزدیک ملک میں لے جائے ۳۷ اور اگر اُس ملک میں جہاں وہ اسیر ہو کر پہنچائے گئے اُن کا دل بدل جائے اور وہ توبہ کریں اور اپنے گناہ کا اعتراف کریں اور کہیں کہ ہم نے ظلم کیا اور شرارت سے کام لیا ہے ۳۸ اور اگر وہ اپنی اسیری کے ملک میں جہاں اُن کو اسیر کر کے لے گئے ہوں دل و جان سے تیری طرف

پھریں اور اپنے ملک کی طرف جو تُو نے اُن کے باپ دادا کو
دیا اور اِس شہر کی طرف جسے تُو نے چُنا ہے اور اِس گھر کی طرف
جو میں نے تیرے نام کے لیے بنایا ہے رُخ کر کے دعا کریں
[۳۹] تو تُو آسمان پر سے جو تیری سکونت گاہ ہے اُن کی دعا اور
التجا سُن لینا اور اُن کی حمایت کرنا اور اپنے لوگوں کو جنہوں
نے تیرا گناہ کیا معاف کر دینا۔
[۴۰] پس اَے میرے خدا! میں تجھ سے درخواست کرتا ہُوں کہ
تُو اُن دعاؤں کی طرف جو اِس مقام میں کی جائیں مُتوجّہ
ہو اور اُنہیں سُن۔

[۴۱] اَے خداوند خدا، اُٹھ،
اور اپنی آرامگاہ میں داخل ہو،
جہاں تیری عظمت کا صندوق رکھا ہُوا ہے۔
اَے خداوند خدا! تیرے کاہن نجات سے مُلبّس ہوں،
اور تیرے مُقدّس تیرے نیک کاموں کو دیکھ کر خُوشیاں
منائیں۔
[۴۲] اَے خداوند خدا! اپنے ممسوح سے مُنہ نہ موڑ،
اُس عظیم محبّت کو یاد فرما جس کا تُو نے اپنے بندہ داؤد
سے وعدہ کیا تھا۔

ہیکل کی مخصوصیت

[۷] اور جب سلیمان دعا کر چُکا تو آسمان سے آگ نازل
ہُوئی اور اُس نے سوختنی قربانی اور ذبیحوں کو راکھ کر دیا
اور مَقدِس خدا کے جلال سے بھر گیا۔ [۲] اور کاہن خداوند کے گھر
میں داخل نہ ہو سکے اِس لیے کہ وہ خداوند کے جلال سے معمور
تھا [۳] اور جب بنی اِسرائیل نے آگ کو آسمان سے نازل ہوتے
دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ خداوند کا گھر اُس کے جلال سے معمور ہے
تو وہ زمین کی طرف مُنہ کر کے وہیں فرش پر گھُٹنوں کے بل جھُک
گئے اور اُنہوں نے خداوند کو سجدہ کیا اور اُس کا شکریہ ادا کرتے
ہُوئے کہا:

وہ بھلا ہے؛
اُس کی رحمت ابدی ہے۔

[۴] تب بادشاہ اور سب لوگوں نے خداوند کے حُضور قربانیاں
پیش کیں۔ [۵] سلیمان بادشاہ نے بائیس ہزار بیلوں اور ایک لاکھ
بیس ہزار بھیڑ بکریوں کی قربانی چڑھائی۔ یوں بادشاہ اور سب
لوگوں نے خدا کے گھر کو مخصوص کیا۔ [۶] کاہن اپنے فرائض کی اَدائیگی
کے لیے اپنی اپنی جگہ کھڑے تھے اور لاوی موسیقی کے اُن سازوں
کے ساتھ جنہیں داؤد بادشاہ نے خداوند کی حمد و ستایش کے لیے
وہاں موجود تھے جب اُنہوں نے داؤد کا یہ نغمہ 'خداوند کی ستایش
کرو کیونکہ اُس کی رحمت ابدی ہے،' شروع کیا جسے وہ جانتے تھے
اور کاہن اُن کے آگے آگے نرسنگے پھونکنے لگے تو ساری جماعت
کھڑی ہوگئی۔
[۷] اور سلیمان نے اُس صحن کے وسطی حِصّہ کی جو خداوند کے گھر
کے سامنے تھا تقدیس کی اور وہاں اُس نے سوختنی قربانیاں اور
سلامتی کے ذبیحوں کی چربی چڑھائی کیونکہ پیتل کے اُس مذبح پر
جسے اُس نے بنایا تھا سوختنی قربانیوں، اناج کی نذروں اور چربی
کے لیے گنجایش نہ تھی۔
[۸] سلیمان نے اِس سلسلہ میں سات دِن عید منائی اور حمات
کے مدخل سے لے کر وادیِٔ مِصر تک کے سارے اِسرائیلیوں کی
ایک بہت بڑی جماعت اُس کے ہمراہ تھی۔ [۹] آٹھویں دِن اُنہوں
نے ایک سنجیدہ تقریب کا اہتمام کیا۔ سات دِن وہ مذبح کے مخصوص
کرنے میں اور سات دِن عید منانے میں لگے رہے۔ [۱۰] ساتویں
مہینے کی تیئیسویں تاریخ کو اُس نے لوگوں کو رخصت کیا تاکہ وہ
اپنے اپنے گھر جائیں۔ وہ لوگ اُن نیکیوں کے باعث جو خداوند
نے داؤد، سلیمان اور اپنی قوم اِسرائیل سے کی تھیں خُوش و خُرّم اور
مسرور تھے۔

خداوند کا سلیمان پر ظاہر ہونا

[۱۱] جب سلیمان خداوند کے گھر اور شاہی محل کی تعمیر کر چکا اور
خداوند کے گھر میں اور اپنے محل میں جو کچھ بنانا چاہتا تھا اُسے
کامیابی کے ساتھ بنا چُکا [۱۲] تو ایک رات خداوند اُس پر ظاہر ہُوا اور
کہا:

میں نے تیری دعا سُن لی ہے اور اِس مقام کو اپنے لیے قربانی
کے گھر کے طور پر چُن لیا ہے۔
[۱۳] اور جب میں آسمانوں کو بند کر دوں تاکہ بارش نہ ہو یا
ٹڈی دَل کو حکم دُوں کہ ملک کو اُجاڑ ڈالیں یا اپنے لوگوں میں وبا
بھیج دُوں۔ [۱۴] اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے
ہیں فروتن ہو کر دعا کریں گے اور میرے دیدار کے طالب
ہوں گے اور اپنی بُری راہوں سے پھریں گے تو میں آسمان
پر سے سُنوں گا اور اُن کے گناہ معاف کر دوں گا اور
اُن کے ملک کو خُوشحالی بخشوں گا۔ [۱۵] اب سے جو دعائیں
اِس جگہ کی جائیں گی میری آنکھیں اُن کی طرف کھلی رہیں گی
اور میرے کان اُن کی طرف لگے رہیں گے۔ [۱۶] میں نے

اِس گھر کو چُن لیا ہے اور اِسے مُقدّس ٹھہرایا ہے تاکہ میرا نام ہمیشہ یہاں رہے۔ میری آنکھیں اور میرا دِل سدا یہیں لگے رہیں گے۔

[17] اگر تُو میرے حُضور ویسے ہی چلے جیسے کہ تیرا باپ داؔؤد چلتا تھا، میرا فرمانبردار رہے اور میرے احکام اور قوانین پر عمل کرے [18] تو میں تیرے شاہی تخت کو استحکام بخشوں گا جیسا کہ میں نے تیرے باپ داؔؤد سے عہد کر کے کہا تھا کہ اِسرائیل پر حکمرانی کرنے کے لیے تیرے ہاں مرد کی کبھی کمی نہ ہوگی۔

[19] لیکن اگر تُم مجھ سے مُنہ موڑ لوگے اور میرے احکام اور قوانین کو جو میں نے دیئے ہیں ترک کر دوگے اور غیر معبودوں کی عبادت کرنے لگ جاؤ گے اور اُنہیں سجدہ کروگے [20] تو پھر میں اِسرائیل کو اپنے ملک سے جسے میں نے اُنہیں دیا ہے جڑ سے اُکھاڑ پھینکوں گا اور اِس گھر کو جسے میں نے اپنے نام کے لیے مُقدّس کیا ہے اپنے سامنے سے دُور کر دُوں گا۔ اور اِسے قوموں میں ضربُ المثل اور ذِلّت کا نشان بنا دُوں گا۔ [21] اگرچہ اب یہ گھر اِس قدر عالیشان ہے مگر تب جو بھی اِس کے پاس سے گزرے گا حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ خداوند نے اِس ملک اور اِس گھر کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ [22] تب لوگ جواب دیں گے: اِس لیے کہ اُنہوں نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کو جو اُنہیں ملک مِصؔر سے نکال لایا تھا ترک کر دیا ہے اور غیر معبودوں کو اپنا کر اُن کے حُضور میں سر جھکانے لگے اور اُن کی عبادت کرنے لگے۔ اِسی لیے خداوند نے اُن پر یہ تمام مصیبت نازل کی۔

سلیمان کی دیگر سرگرمیاں

۸ اور بیس برس کے آخر میں جن میں سلیماؔن نے خداوند کا گھر اور اپنا محل تعمیر کیا تھا۔ [2] سلیماؔن نے وہ دیہات جو حُوراؔم نے اُسے دیئے تھے نئے سرے سے بنائے اور اِسرائیلیوں کو وہاں بسایا۔ [3] بعد از اں سلیماؔن حماتؔ ضُوباہ گیا اور اُس پر قبضہ کر لیا۔ [4] اور اُس نے صحرا میں تدمُوؔر کی تعمیر کی اور ذخائر کے لیے سب شہروں کو بھی بنایا جو حماتؔ میں تھے۔ [5] اُس نے بالائی بَیت حوروؔن اور زیرین بَیت حوروؔن کے شہروں کو فصیلوں، پھاٹکوں اور سلاخوں کے ذریعہ قلعہ بند کیا اور نئے سرے سے تعمیر کیا۔ [6] نیز بعلتؔ اور ذخائر کے تمام شہروں کو اور اپنے رتھوں اور گھوڑوں کے تمام شہروں کو بھی۔ اور یروشلیؔم، لُبناؔن اور اپنی ملکیت کی ساری سرزمین میں جو کچھ اُس نے بنانا چاہا وہ سب بنایا۔

[7] اور وہ سب لوگ جو حِتّیوں، اموریوں، فرزّیوں، حِوّیوں اور یبُوسیوں میں سے باقی رہ گئے تھے (یہ اقوام اِسرائیلی نہیں تھیں) [8] یعنی اُن کی اولاد جو ملک میں باقی رہ گئی تھی جسے اِسرائیلیوں نے نیست و نابود نہیں کیا تھا اُنہیں سلیماؔن نے بیگار کے لیے بھرتی کیا جیسا کہ آج کے دِن تک ہے۔ [9] لیکن سلیماؔن نے اپنے کام کے لیے اِسرائیلیوں میں سے کسی کو غلام نہ بنایا بلکہ وہ اُس کے جنگجو سپاہی، اُس کے لشکروں کے سالار اور اُس کے رتھوں اور رتھ بانوں کے سردار تھے۔ [10] سلیماؔن بادشاہ کے دو سَو پچاس اعلیٰ منصبدار بھی تھے جو لوگوں پر حکومت کرتے تھے۔

[11] اور سلیماؔن فرعوؔن کی بیٹی کو داؔؤد کے شہر سے اُس محل میں جو اُس نے اُس کے لیے بنایا تھا لے آیا کیونکہ اُس نے کہا کہ میری بیوی کو اِسرائیؔل کے بادشاہ داؔؤد کے محل میں نہیں رہنا چاہئے کیونکہ وہ علاقہ خداوند کے عہد کے صندوق کی موجودگی کے باعث مُقدّس ہے۔

[12] اور سلیماؔن نے خداوند کے اُس مذبح پر جسے اُس نے دہلیز کے سامنے بنایا تھا خداوند کو سوختنی قربانیاں چڑھائیں [13] جیسے کہ مُوسیٰؔ کے حکم کے مطابق لوگوں کا فرض تھا کہ وہ سبتوں، نئے چاندوں اور تین سالانہ عیدوں یعنی فطیری روٹی کی عید، ہفتوں کی عید اور خیموں کی عید پر قربانیاں چڑھایا کریں۔ [14] اور اُس نے اپنے باپ داؔؤد کے فرمان کے مطابق کاہنوں کے فریقوں کو اُن کے کاموں پر اور لاویوں کو حمد و ستایش میں پیشوائی کرنے کے اور ہر روز کے فرض کے مطابق کاہنوں کی مدد کرنے کے لیے مقرّر کیا۔ اُس نے دربانوں کو بھی اُن کے فریقوں کے مطابق مختلف پھاٹکوں پر مقرّر کیا کیونکہ مردِ خدا داؔؤد نے ایسا ہی حکم دیا تھا۔ [15] اور وہ بادشاہ کے احکام پر ہمیشہ چلتے رہے جو اُس نے اُن باتوں کے بارے میں اور خزانوں کے متعلّق کاہنوں یا لاویوں کو دیئے تھے۔

[16] اور سلیماؔن کا سارا کام خداوند کے گھر کی بنیاد ڈالنے کے دِن سے اُس کے بن جانے تک اچھی طرح جاری رہا اور خداوند کا گھر پُورا بن گیا۔

[17] پھر سلیماؔن سمندر کے کنارے ملک ادوؔم میں عصیُون جابر اور ایلوؔت کو گیا۔ [18] اور حُوراؔم نے اُسے بحری جہاز بھیجے جن پر اُس کے اپنے افسر اور ملّاح متعیّن تھے اور وہ ایسے آدمی تھے جو سمندر سے واقف تھے۔ وہ سلیماؔن کے ملازموں کے ہمراہ اوفیؔر کے سمندری سفر پر روانہ ہُوئے اور وہاں سے چار سَو پچاس قنطار سونا

لے کر آئے جو سلیمانؔ کے لیے تھا۔

ملکہِ سبا کا سلیمان سے ملاقات کرنا

۹ جب سباؔ کی ملکہ نے سلیمانؔ کی شہرت سُنی تو وہ مشکل سوالوں کے ساتھ سلیمان کی حکمت کا امتحان لینے کے لیے یروشلیمؔ آئی۔ اُس کے ہمراہ مشیروں اور خُدّام کا ایک بڑا قافلہ تھا۔ اُس کے اونٹوں پر مصالح اور بڑی مقدار میں سونا اور جواہرات لدے تھے۔ وہ سلیمانؔ کے پاس آئی اور جو جو باتیں اُس کے دِل میں تھیں اُن سب کے بارے میں اُس سے گفتگو کی۔ [۲] سلیمانؔ نے اُس کے سب سوالوں کا جواب دیا کیونکہ اُس کے لیے کوئی بھی سوال ایسا مشکل نہ تھا جس کا وہ جواب نہ دے سکتا ہو۔ [۳] جب سباؔ کی ملکہ نے سلیمانؔ کی دانشمندی کو اور اُس کے محل کو جو اُس نے بنایا تھا [۴] اور اُس کے دسترخوان کے کھانوں کو اور اُس کے درباریوں کی نشست اور اُس کے خدمتگار ملازموں کو اُن کے لباس میں اور ساقیوں کو اُن کی پوشاک میں دیکھا اور اُس زینہ کو ملاحظہ فرمایا جس کے ذریعہ سلیمان ایک بڑے جلوس کے ساتھ خداوند کے گھر میں داخل ہوتا تھا تو وہ دم بخود رہ گئی۔

[۵] اُس نے بادشاہ سے کہا کہ تیرے عظیم کارناموں اور تیری دانشمندی کے متعلق جو خبر میں نے اپنے ملک میں سُنی تھی وہ سچّی ہے۔ [۶] لیکن جب تک میں نے یہاں آ کر اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیا؛ اُن کی باتوں کا یقین نہ کیا۔ درحقیقت تیری حِکمت اتنی بڑی ہے کہ مجھے تو اِس کا آدھا حِصّہ بھی نہیں بتایا گیا تھا۔ تیری شہرت جو میں نے سُنی تھی؛ تُو اُس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ [۷] خُوش نصیب ہیں تیرے لوگ اور خُوش نصیب ہیں تیرے یہ درباری جو سدا تیرے حُضور میں کھڑے رہتے ہیں اور تیری حکمت سُنتے ہیں۔ [۸] خداوند تیرے خدا کی ستایش ہو جو تجھ سے ایسا راضی ہُوا کہ تجھے اپنے تخت پر بٹھایا تاکہ تُو خداوند اپنے خدا کی طرف سے بادشاہ ہو۔ چونکہ تیرے خدا کو اِسرائیلؔ سے محبّت تھی تاکہ اُنہیں ہمیشہ کے لیے قائم کرے، اِس لیے اُس نے تجھے اُن کا بادشاہ بنایا تاکہ تُو عدل و انصاف کو بحال رکھے۔

[۹] پھر اُس نے بادشاہ کو ایک سَو بیس قنطار سونا، بڑی مقدار میں مصالحے اور جواہرات دیئے اور جو مصالحے سباؔ کی ملکہ نے سلیمانؔ کو دیئے وہ اُسے پہلے کبھی میسّر نہ ہُوئے تھے۔

[۱۰] (اور حُورامؔ کے ملازمین اور سلیمانؔ کے ملازم اوفیرؔ سے سونا لائے اور وہ وہاں سے صندل کی لکڑی اور جواہرات بھی لائے۔ [۱۱] اور بادشاہ نے صندل کی لکڑی خداوند کے گھر کے لیے اور اپنے محل کے لیے چبوترے بنانے کے لیے اور موسیقاروں کے لیے بربط اور ستار بنانے کے لیے اِستعمال کی۔ یہُوداہؔ کے ملک میں ایسی چیزیں پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھیں)۔

[۱۲] اور سلیمانؔ بادشاہ نے سباؔ کی ملکہ کو وہ سب کچھ دیا جس کی اُس نے خواہش کی اور جو اُس نے مانگا۔ اور جتنا وہ اُس کے لیے لائی تھی اُس سے زیادہ اُس نے اُسے دیا۔ پھر اُس نے رُخصت چاہی اور لَوٹ کر اپنے ملازمین اور نوکروں چاکروں سمیت اپنے ملک کو چلی گئی۔

سلیمانؔ کی شان و شوکت

[۱۳] اُس سونے کا وزن جو سلیمانؔ کو ہر سال دستیاب ہوتا تھا؛ چھ سَو چھیاسٹھ قنطار تھا۔ [۱۴] اور یہ اُس کے علاوہ تھا جو بیوپاری اور تاجر لاتے تھے۔ اور عربؔ کے سب بادشاہ اور ملک کے حاکم بھی سلیمانؔ کے پاس سونا اور چاندی لاتے تھے۔

[۱۵] اور سلیمانؔ بادشاہ نے گھڑے ہُوئے سونے کی دو سَو بڑی ڈھالیں بنوائیں۔ ایک ایک ڈھال میں چھ سَو مِثقال گھڑا ہُوا سونا لگا۔ [۱۶] اور اُس نے گھڑے ہُوئے سونے کی تین سَو چھوٹی ڈھالیں بھی بنوائیں۔ ایک ایک ڈھال میں تین سَو مِثقال سونا لگا۔ اور بادشاہ نے اُنہیں اپنے لُبنان کے جنگل والے محل میں رکھا۔

[۱۷] پھر بادشاہ نے ہاتھی دانت کا ایک بڑا تخت بنوایا اور اُس پر خالص سونا منڈھوایا۔ [۱۸] اور تخت کی چھ سیڑھیاں تھیں اور سونے کا ایک پائدان بھی تخت سے جڑا ہُوا تھا۔ اور بیٹھنے کی جگہ کے دونوں طرف بازو کے لیے ایک ایک ٹیک تھی۔ اور ہر ٹیک کے برابر ایک ایک شیرِ ببر کھڑا تھا [۱۹] اور اُن چھ سیڑھیوں کے اِدھر اُدھر بارہ شیرِ ببر کھڑے تھے۔ ایسا تخت کسی اور مملکت میں کبھی نہیں بنا تھا۔ [۲۰] اور سلیمانؔ بادشاہ کے پینے کے سب برتن سونے کے تھے۔ اور لُبنانؔ کے جنگل کے محل میں تمام گھریلو اشیاء خالص سونے کی تھیں۔ کچھ بھی چاندی کا بنا ہُوا نہ تھا کیونکہ سلیمان کے ایّام میں چاندی کی کچھ قدر نہ تھی۔ [۲۱] بادشاہ کے پاس تجارتی جہازوں کا ایک بیڑہ بھی تھا جس کے جہازران حُورامؔ کے آدمی تھے۔ اور ہر تین سال بعد ترسیسؔ کے یہ جہاز سونا، چاندی اور ہاتھی دانت، بندر اور مور لے کر آتے تھے۔

[۲۲] سلیمانؔ بادشاہ دولت اور حکمت کے لحاظ سے روئے زمین کے تمام بادشاہوں سے بڑھ کر تھا۔ [۲۳] اور روئے زمین کے سب بادشاہ سلیمانؔ کی خدمت میں شرف باریابی چاہتے تھے تاکہ وہ اُس حکمت کو سُنیں جو خدا نے اُسے عطا کی تھی۔ [۲۴] اور

جو کوئی آتا تھا وہ سال بسال اپنا اپنا ہدیہ یعنی چاندی اور سونے کی اشیاء، پوشاک، ہتھیار اور مصالحے، گھوڑے اور خچّر لے کر آتا تھا۔
۲۵ اور سلیمان کے پاس گھوڑوں اور رتھوں کے لیے چار ہزار تھان اور بارہ ہزار سوار تھے جنہیں وہ رتھوں کے شہروں میں اور یروشلیم میں اپنے پاس بھی رکھتا تھا۔ ۲۶ اور وہ دریائے فرات سے لے کر فلستیوں کے ملک تک جہاں کہ مصر کی سرحد شروع ہوتی ہے تمام بادشاہوں پر حکمران تھا۔ ۲۷ اور بادشاہ نے یروشلیم میں چاندی کو سنگریزوں کی طرح عام کر دیا، اور دیودار کو دامنِ کوہ میں پائے جانے والے گولر کے درختوں کی مانند فراواں کر دیا ۲۸ اور سلیمان کے لیے مصر اور دیگر ممالک سے گھوڑے درآمد کیے جاتے تھے۔

سلیمان کی وفات

۲۹ سلیمان کے دورِ حکومت کے شروع سے لے کر آخر تک کے دیگر واقعات ناتن نبی کی کتاب، اخیاہ شیلانی کی نبوّت اور عیدُو غیب بین کی رویتوں میں جو یُربعام بِن نباط سے متعلق تھیں مندرج ہیں۔ ۳۰ اور سلیمان نے یروشلیم میں سارے اسرائیل پر چالیس برس حکمرانی کی ۳۱ پھر اُس نے اپنے باپ دادا کے ساتھ آرام کیا اور اپنے باپ داؤد کے شہر میں دفن ہُوا اور اُس کا بیٹا رحبعام بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

اسرائیل کی رحبعام کے خلاف بغاوت

۱۰ اور رحبعام سِکم کو گیا اِس لیے کہ سب اسرائیلی اُسے بادشاہ بنانے کے لیے سِکم میں اکٹھے ہُوئے تھے۔
۲ جب یُربعام بِن نباط نے یہ سُنا (وہ مصر میں تھا جہاں وہ سلیمان بادشاہ سے بھاگ کر چلا گیا تھا) تو وہ مصر سے لوٹا۔ ۳ لوگوں نے یُربعام کو بلوا بھیجا اور وہ اور تمام اسرائیلی رحُبعام کے پاس گئے اور کہنے لگے ۴ کہ تیرے باپ نے ہم پر ایک بھاری جُوا رکھا ہُوا تھا لیکن اب تُو اُس سخت خدمت کو اور اُس بھاری جُوئے کو جس کا بوجھ اُس نے ہم پر ڈال رکھا تھا ہلکا کر دے اور ہم تیری خدمت کریں گے۔
۵ رحُبعام نے اُن سے کہا کہ تین دِن کے بعد پھر میرے پاس آنا چنانچہ وہ لوگ چلے گئے۔
۶ تب رحبعام بادشاہ نے اُن بزرگوں سے جنہوں نے اُس کے باپ سلیمان کی اُس کے جیتے جی خدمت کی تھی مشورہ کیا اور کہا کہ اِن لوگوں کو جواب دینے کے لیے تُم مجھے کیا صلاح دینا چاہو گے؟
۷ اُنہوں نے جواب دیا کہ اگر تُو اِن لوگوں پر مہربان ہوگا اور اُنہیں خُوش کرے گا اور اُنہیں امید دلائے گا تو وہ ہمیشہ تیرے خادم بنے رہیں گے۔
۸ لیکن رحبعام نے وہ صلاح قبول نہ کی جو بزرگوں نے اُسے دی تھی بلکہ اُن جوانوں سے جنہوں نے اُس کے ساتھ پرورش پائی تھی اور جو اُس کی خدمت میں حاضر رہتے تھے مشورہ کیا۔ ۹ اُس نے اُن سے پُوچھا کہ تمہاری صلاح کیا ہے؟ ہم اِن لوگوں کو کیا جواب دیں جو مجھے کہتے ہیں کہ اُس جُوئے کو جو تیرے باپ نے ہم پر رکھا تھا ہلکا کر۔
۱۰ اُن جوانوں نے جنہوں نے اُس کے ساتھ پرورش پائی تھی جواب دیا کہ اُن لوگوں کو جنہوں نے تجھ سے کہا ہے کہ تیرے باپ نے ہم پر بھاری جُوا رکھا لیکن تُو ہمارے جُوئے کو ہلکا کرتا کہ میری چھوٹی اُنگلی میرے باپ کی کمر سے بھی موٹی ہے۔ ۱۱ میرے باپ نے تُم پر ایک بھاری جُوا رکھا۔ میں اُسے اور بھی بھاری کروں گا۔ میرے باپ نے تو تمہیں کوڑوں سے سزا دی مگر میں تمہیں بچھّوؤں سے سزا دُوں گا۔
۱۲ یُربعام اور سب لوگ تین دِنوں کے بعد لَوٹ کر رحُبعام کے پاس آئے اور جیسا بادشاہ نے کہا تھا کہ تین دِن بعد میرے پاس پھر آنا۔ ۱۳ تب بادشاہ نے بزرگوں کی صلاح کے برعکس اُنہیں سختی سے جواب دیا۔ ۱۴ اُس نے نوجوانوں کی صلاح پر عمل کیا اور کہا کہ میرے باپ نے تمہارا جُوا بھاری کیا لیکن میں اُسے اور بھی بھاری کروں گا۔ میرے باپ نے تمہیں کوڑے مارنے کی سزا دی لیکن میں تمہیں بچھّوؤں سے سزا دوں گا۔ ۱۵ سو بادشاہ نے لوگوں کی فریاد نہ سُنی کیونکہ یہ خدا ہی کی طرف سے تھا تا کہ خداوند کا وہ کلام جو اُس نے اخیاہ شیلانی کی معرفت نباط کے بیٹے یُربعام کو فرمایا تھا پُورا ہو۔
۱۶ جب اسرائیلیوں نے دیکھا کہ بادشاہ اُن کی بات نہیں مانتا تو اُنہوں نے جواب میں بادشاہ کو یوں کہا کہ

پھر داؤد کے ساتھ ہماری کیا شراکت ہے،
اور یسّی کے بیٹے کے ساتھ ہمارا کیا حِصّہ؟
اَے اسرائیلیو! اپنے خیموں کو لَوٹ جاؤ!
اور اَے داؤد! اپنے گھر کو سنبھال!

پس سب اسرائیلی (اُسے چھوڑ کر) اپنے خیموں کی طرف لَوٹ گئے۔ ۱۷ لیکن اُن اسرائیلیوں پر جو یہُوداہ کے شہروں میں رہتے تھے رحُبعام پھر بھی حکومت کرتا رہا۔
۱۸ تب رحُبعام بادشاہ نے ادونِرام کو جو بیگاریوں کا داروغہ

تھا بھیجا لیکن اِسرائیلیوں نے اُسے سنگسار کر کے مار ڈالا۔ تاہم رحُبعام بادشاہ اپنے رتھ پر سوار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور بچ کر یروشلیم کو نکل گیا۔ ۱۹ پس اسرائیلی داؤد کے گھرانے سے آج تک باغی ہیں۔

۱۱ اور جب رحُبعام یروشلیم پہنچا تو اُس نے اِسرائیل سے جنگ کرنے کے لیے یہوداہ اور بن یمین کے گھرانے سے ایک لاکھ اسّی ہزار جنگجو مرد چُن کر جمع کیے تاکہ وہ سلطنت کو پھر سے رحُبعام کے قبضہ میں کرا دیں۔
۲ لیکن خداوند کا کلام مردِ خدا سمعیاہ کو پہنچا کہ ۳ یہوداہ کے بادشاہ سلیمان کے بیٹے رحُبعام اور سارے اِسرائیل سے جو یہوداہ اور بن یمین میں رہتے ہیں کہہ کہ ۴ خداوند فرماتا ہے کہ تُم اپنے بھائیوں سے لڑنے کے لیے چڑھائی نہ کرو۔ تُم میں سے ہر ایک اپنے اپنے گھر لَوٹ جائے کیونکہ یہ کاروائی میری طرف سے ہے۔ پس اُنہوں نے خداوند کی بات مان لی اور یرُبعام پر چڑھائی کیے بغیر لَوٹ گئے۔

رحبعام کا یہوداہ کی قلعہ بندی کرنا

۵ رحبعام یروشلیم میں مقیم ہو گیا اور اُس نے یہوداہ میں حفاظت کے لیے شہر بنائے۔ ۶ یعنی بیت لحم، عیطام، تقوع، ۷ بیت صُور، شوکو، عدُولام، ۸ جات، مریسہ، زِیف، ۹ ادوریم، لکیس، عزیقہ، ۱۰ صُرعہ، ایالون اور حبرون۔ یہ قلعہ بند شہر یہوداہ اور بن یمین میں بنائے گئے تھے۔ ۱۱ اُس نے اُن کے دِفاع کو مضبوط کیا، اُن میں فوجی افسر مامور کیے اور زیتون کے تیل اور مَے کے ذخیروں کا انتظام کیا۔ ۱۲ اور اُن تمام شہروں میں ڈھالیں اور نیزے رکھوا کر اُنہیں خُوب مستحکم کر دیا۔ اِس طرح یہوداہ اور بن یمین اُس ہی کے قبضہ میں رہے۔
۱۳ اور اِسرائیل کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک جتنے بھی کاہن اور لاوی تھے وہ سب اپنے اپنے علاقوں سے نکل کر اُس سے آ ملے۔ ۱۴ اور لاویوں نے تو اپنی چراگاہوں اور املاک تک کو چھوڑ دیا اور یہوداہ اور یروشلیم میں آ گئے کیونکہ یرُبعام اور اُس کے بیٹوں نے اُنہیں خداوند کے کاہنوں کے طور پر خدمت انجام دینے سے روک دیا تھا۔ ۱۵ اور اونچے مقاموں پر واقع زیارتگاہوں، بکروں اور بچھڑوں کے بُتوں کے لیے اپنے کاہن مقرّر کر دیئے تھے۔ ۱۶ اور اِسرائیل کے ہر قبیلہ کے وہ لوگ جنہوں نے اپنے دل خداوند اِسرائیل کے خدا کی جستجو میں لگا رکھے تھے لاویوں کے پیچھے پیچھے یروشلیم میں آئے کہ خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کے حُضور قربانیاں چڑھائیں ۱۷ اور اُنہوں نے یہوداہ کی سلطنت کو مستحکم کیا اور تین برس تک داؤد اور سلیمان کی راہوں پر چلتے ہُوئے رحبعام بن سلیمان کی تائید اور حمایت کی۔

رحبعام کا خاندان

۱۸ اور رحبعام نے محالات کو جو یریموت بن داؤد اور اِلیاب بن یسّی کی بیٹی ابی خیل کی بیٹی تھی بیاہ لیا۔ ۱۹ اور اُس کے اُس سے جو بیٹے پیدا ہُوئے یہ ہیں: یعُوس، سمریاہ اور زہم۔ ۲۰ اُس کے بعد اُس نے ابی سلوم کی بیٹی معکہ کو بیاہ لیا جس کے اُس سے ابیاہ، عتّی، زیزا اور سلومیت پیدا ہُوئے ۲۱ اور رحبعام ابی سلوم کی بیٹی معکہ کو اپنی سب بیویوں اور کنیزوں سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ کُل ملا کر اُس کی اٹھارہ بیویاں اور ساٹھ کنیزیں، اٹھائیس بیٹے اور ساٹھ بیٹیاں تھیں۔
۲۲ اور رحبعام نے ابیاہ بن معکہ کو اُس کے سارے بھائیوں کا سردارِ اعلیٰ بنا دیا تاکہ بعد کو وہی بادشاہ بنے۔ ۲۳ اور اُس نے عقلمندی سے کام لے کر اپنے سارے بیٹوں کو یہوداہ اور بن یمین کے تمام علاقوں میں اور تمام قلعہ بند شہروں میں الگ الگ بھیج دیا اور اُنہیں بافراط اشیائے خُوردنی بھی دیں اور اُن کے لیے بہت سی بیویاں تلاش کیں۔

شیشق کا یروشلیم پر حملہ کرنا

۱۲ جب بحیثیتِ بادشاہ رحبعام کے قدم جم گئے اور اُس کی حکومت مستحکم ہو گئی تو اُس نے اور اُس کے ساتھ تمام اِسرائیل نے خداوند کی شریعت کو ترک کر دیا۔ ۲ چونکہ وہ خداوند کی حکم عدولی کرنے لگے تھے، اِس لیے رحبعام بادشاہ کی سلطنت کے پانچویں سال میں شیشق شاہِ مصر نے یروشلیم پر حملہ کر دیا۔ ۳ اُس کے ساتھ بارہ سَو رتھ اور ساٹھ ہزار گھوڑ سوار تھے اور لُوبیوں، سُکّیوں اور کُوشیوں کے بےشمار فوجی تھے جو اُس کے ساتھ مصر سے آئے تھے۔ ۴ اُس نے یہوداہ کے قلعہ بند شہروں پر قبضہ کر لیا اور پیش قدمی کرتا ہُوا یروشلیم تک آ پہنچا۔
۵ تب سمعیاہ نبی، رحبعام اور یہوداہ کے سرداروں کے پاس جو شیشق کے ڈر سے یروشلیم میں جمع ہو گئے تھے آیا اور اُن سے کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُم نے مجھے ترک کر دیا، لہٰذا میں نے بھی تمہیں شیشق کے ہاتھ میں چھوڑ دیا ہے۔
۶ تب اِسرائیل کے اُمراء اور بادشاہ فروتن ہو کر کہنے لگے کہ خداوند عادل ہے۔
۷ جب خداوند نے دیکھا کہ اُنہوں نے فروتنی اختیار کی تو

خداوند کا کلام سمعیاہ پر نازل ہُوا کہ چونکہ اب اُنہوں نے اپنے کو خاکسار بنایا ہے اِس لیے میں اُنہیں ہلاک نہیں کروں گا بلکہ جلد ہی رہائی دوں گا اور میرا غضب شیشق کے ذریعہ یروشلیم پر نازل نہ ہوگا۔ [۸] تاہم وہ اُس کے محکوم ہو جائیں گے تاکہ میری خدمت اور دیگر ممالک کے بادشاہوں کی خدمت کرنے میں امتیاز کرنا سیکھ سکیں۔

[۹] جب شیشق، شاہِ مصر نے یروشلیم پر حملہ کیا تو اُس نے خداوند کے گھر کے خزانوں کو اور شاہی محل کے خزانوں کو لُوٹ لیا اور وہ سونے کی اُن ڈھالوں سمیت جو سلیمان نے بنوائی تھیں سب کچھ لے گیا۔ [۱۰] اِس لیے رحبعام بادشاہ نے اُن کے بدلے پیتل کی ڈھالیں بنوائیں اور اُنہیں شاہی محل کے محافظ دستوں کے سرداروں کے سپرد کر دیا۔ [۱۱] جب بھی بادشاہ خداوند کے گھر جاتا تو دستہ کے محافظ سپاہی اُن ڈھالوں کو اُٹھا کر اُس کے ساتھ جاتے تھے اور پھر اُنہیں واپس لا کر اسلحہ خانہ میں رکھ دیتے تھے۔

۱۲ چونکہ رحبعام نے اپنے آپ کو خاکسار بنایا اِس لیے خداوند کا غُصّہ اُس پر سے ٹل گیا اور وہ مکمل طور پر تباہ نہ کیا گیا۔ یہوداہ میں ابھی کچھ خُوبیاں موجود تھیں۔

[۱۳] رحبعام بادشاہ مضبوط ہو گیا اور یروشلیم میں سلطنت کرتا رہا۔ وہ اکتالیس برس کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم شہر میں جسے خداوند نے اِسرائیل کے سب قبیلوں میں سے چُن لیا تھا کہ اپنا نام وہاں رکھے سترہ برس تک حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام نعمہ تھا جو عمّونی قوم کی عورت تھی۔ [۱۴] رحبعام نے بدی کی کیونکہ اُس کا دل خداوند کا طالب نہ رہا تھا۔

[۱۵] اور رحبعام کے دورِ حکومت کے شروع سے لے کر آخر تک کے واقعات سمعیاہ نبی اور عیدو غیب بین کی دستاویزوں میں جو نسب ناموں سے متعلق ہیں قلمبند ہیں۔ اور رحبعام اور یربعام کے درمیان متواتر جنگ جاری رہی۔ [۱۶] اور رحبعام اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور داؤد کے شہر میں دفن کیا گیا۔ اور اُس کا بیٹا ابیاہ بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

ابیاہ شاہِ یہوداہ

۱۳ یربعام کے دورِ حکومت کے اٹھارویں برس میں ابیاہ یہوداہ کا بادشاہ بنا [۲] اور اُس نے یروشلیم میں تین سال سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام معکہ تھا جو اوری ایل جبعی کی بیٹی تھی۔

اور ابیاہ اور یربعام کے درمیان جنگ ہُوئی [۳] اور ابیاہ چار لاکھ جنگجو مردوں کی جمعیّت کے ساتھ میدان میں اُترا اور یربعام نے اُس کے خلاف آٹھ لاکھ کی جمعیّت کے ساتھ صف آرائی کی۔

[۴] اور ابیاہ صمریم کے پہاڑ پر جو افرائیم کے کوہستانی ملک میں ہے کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ اے یربعام اور سب اِسرائیلیو! میری سُنو۔ [۵] کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوند اِسرائیل کے خدا نے اِسرائیل کی سلطنت نمک کے عہد کے ساتھ ہمیشہ کے لیے داؤد اور اُس کے بیٹوں کو دی ہے؟ [۶] تاہم یربعام بن نباط نے جو سلیمان بن داؤد کا ایک اہلکار تھا، اپنے آقا کے خلاف بغاوت کی۔ [۷] کچھ نکمّے اور بدذات لوگ اُس کے گرد جمع ہو گئے اور اُنہوں نے رحبعام بن سلیمان کی اُس وقت مخالفت کی جب کہ وہ ابھی نوجوان تھا، کمزور دل والا تھا اور اُس میں اُن کا مقابلہ کرنے کی طاقت بھی نہ تھی۔

[۸] اور اب تمہارا منصوبہ یہ ہے کہ خداوند کی بادشاہی کا جو داؤد کی اولاد کے ہاتھ میں ہے مقابلہ کرو۔ مان لیا کہ تمہارا لشکر بہت بڑا ہے اور تمہارے پاس وہ سنہری بچھڑے بھی ہیں جنہیں یربعام نے بنایا کہ تمہارے معبود ہُوں۔ [۹] لیکن کیا تُم نے ہارون کے بیٹوں اور لاویوں کو جو خداوند کے کاہن تھے نکال نہیں دیا اور دیگر ممالک کی اقوام کی طرح اپنے لیے کاہن مقرّر نہیں کیے؟ جو کوئی بھی اپنی تقدیس کرنے کے لیے ایک بچھڑا اور سات مینڈھے لے کر آیا وہ اجنبی معبودوں کا کاہن بنا دیا گیا۔

[۱۰] لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے خداوند ہمارا خدا ہے اور ہم نے اُسے ترک نہیں کیا۔ اور وہ کاہن جو خدا کی خدمت کرتے ہیں ہارون کے بیٹے ہیں اور لاوی اُن کے مددگار ہیں۔ [۱۱] ہر صبح اور شام وہ خداوند کے حُضور سوختنی قربانیاں چڑھاتے اور خُوشبودار بخور جلاتے ہیں اور وہ دستور کے مطابق پاک میز پر نذر کی روٹیاں رکھتے اور ہر شام سونے کے چراغدان پر چراغوں کو روشن کرتے ہیں کیونکہ ہم خداوند اپنے خدا کی مرضی کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ لیکن تُم نے اُسے ترک کر دیا ہے۔ [۱۲] خداوند ہمارے ساتھ ہے، وہ ہمارا رہبر ہے اور اُس کے کاہن نرسنگے لیے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے سینے پھُلا کر زور سے اُنہیں پھونکیں گے۔ اَے بنی اِسرائیل خداوند اپنے باپ دادا کے خدا سے مت لڑو کیونکہ تُم کامیاب نہ ہو پاؤ گے۔

[۱۳] لیکن یربعام نے اپنی فوج کو اُن کی عقب میں کمین گاہ میں بھیج دیا تا کہ جب بنی یہوداہ اُس کے سامنے آئیں تو وہ پیچھے سے گھات لگا کر حملہ کر دیں۔ [۱۴] جب بنی یہوداہ نے مُڑ کر نگاہ کی تو دیکھا کہ اُن پر آگے اور پیچھے دونوں طرف سے حملہ ہو رہا ہے تب

اُنہوں نے خداوند سے فریاد کی۔کاہنوں نے اپنے نرسنگے پھونکے۔ [15] تب یہُوداہ کے مردوں نے جنگ کا نعرہ مارا اور اُن کے جنگی نعرہ کی آواز پر خدا نے ابیاہ اور یہُوداہ کے آگے یرُبعام اور تمام اِسرائیل کو شکست فاش دی۔ [16] اور اِسرائیلی یہُوداہ کے آگے سے بھاگ کھڑے ہُوئے اور خداوند نے اُنہیں یہُوداہ کے ہاتھ میں کر دیا۔ [17] اور ابیاہ اور اُس کے لوگوں نے اُنہیں زبردست جانی نقصان پہنچایا اور اِسرائیل کے پانچ لاکھ آدمی میدانِ جنگ میں ڈھیر ہو گئے۔ [18] یوں اِسرائیلی اُس وقت مغلوب ہُوئے اور یہُوداہ کے لوگ فتحمند ہُوئے کیونکہ اُنہوں نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا پر بھروسا کیا تھا۔

[19] ابیاہ نے یرُبعام کا تعاقب کیا اور اُس سے بَیت ایل، یسانہ اور عِفرون کے شہر اُن کے دیہات سمیت چھین لیے۔ [20] اور ابیاہ کے دورِ حکومت میں یرُبعام نے پھر زور نہ پکڑا اور خداوند نے اُسے مارا اور وہ مر گیا۔

[21] لیکن ابیاہ کی طاقت بڑھی اور اُس نے چودہ بیویاں کیں اور اُس کے بائیس بیٹے اور سولہ بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔

[22] اور ابیاہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کے کارنامے اور اقوال وغیرہ عِیدو نبی کی تفسیر میں مندرج ہیں۔

آسا شاہِ یہُوداہ

۱۴ اور ابیاہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور داؤد کے شہر میں دفن کیا گیا۔ اور اُس کا بیٹا آسا اُس کی جگہ بادشاہ ہُوا اور اُس کے دِنوں میں دس برس تک ملک میں امن رہا۔

[2] اور آسا نے وہی کیا جو خداوند اُس کے خدا کی نظر میں بھلا اور ٹھیک تھا۔ [3] کیونکہ اُس نے اجنبی مذبحوں اور اونچے مقامات پر واقع زیارتگاہوں کو مٹا دیا، مُقدّس لاٹوں کو گرا دیا اور یسیرتوں کو کاٹ ڈالا۔ [4] اُس نے یہُوداہ کو حکم دیا کہ وہ خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کے طالب ہوں اور اُس کی شریعت اور فرمانوں پر عمل کریں۔ [5] اُس نے یہُوداہ کے تمام شہروں سے بلند مقامات پر واقع زیارتگاہوں اور بخور جلانے کے مذبحوں کو ڈھا دیا اور اُس کی مملکت میں امن رہا۔ [6] امن کے ایّام میں اُس نے یہُوداہ کے فصیلدار شہر تعمیر کیے۔ اُسے اُن برسوں میں جنگ کرنے کی ضرورت بھی پیش نہ آئی کیونکہ خداوند نے اُسے آرام اور سکون عطا فرمایا تھا۔

[7] اُس نے یہُوداہ سے کہا: آؤ ہم یہ شہر تعمیر کریں اور اُنہیں فصیلوں، بُرجوں، سلاخوں اور پھاٹکوں سے مستحکم کریں۔ یہ ملک اب بھی ہمارا ہے کیونکہ ہم خداوند اپنے خدا کے طالب ہُوئے ہیں۔ ہم اُس کے طالب ہُوئے اور اُس نے ہمیں ہر طرف امن و امان بخشا ہے۔ اِس طرح اُنہوں نے وہ شہر تعمیر کیے اور کامیاب ہُوئے۔

[8] آسا کے پاس یہُوداہ کے تین لاکھ جوانوں کا لشکر تھا جو ڈھالوں اور نیزوں سے مسلّح تھے۔ اور بن یمین کے دو لاکھ اسّی ہزار جوانوں کا لشکر تھا جو چھوٹی ڈھالوں اور تیر کمانوں سے مسلّح تھے۔ یہ سب زبردست جنگجو مرد تھے۔

[9] اور زارح کوشی ایک لشکرِ جرّار اور تین سَو رتھ لے کر اُن کے مقابلہ میں نکلا اور مریسہ تک آ پہنچا۔ [10] اور آسا اُس کے مقابلہ کو گیا اور اُنہوں نے مریسہ کے قریب وادیٔ صفاتہ میں صف آرائی کی۔

[11] تب آسا نے خداوند اپنے خدا سے فریاد کی اور کہا کہ اَے خداوند زور آور کے خلاف ناتوان کی مدد کرنے کو تیرے جیسا کوئی نہیں۔ اَے خداوند ہمارے خدا! ہماری مدد کر کیونکہ ہم تجھ پر ہی بھروسا رکھتے ہیں اور تیرے ہی نام سے اِس لشکرِ جرّار کا مقابلہ کرنے آئے ہیں۔ اَے خداوند تُو ہمارا خدا ہے۔ اِنسان تیرے مقابل کھڑا نہ ہونے پائے۔

[12] پس خداوند نے آسا اور یہُوداہ کے سامنے کوشیوں کو مارا اور کوشی بھاگے۔ [13] اور آسا اور اُس کی فوج نے جرار تک اُن کا تعاقب کیا۔ کوشی اتنی بڑی تعداد میں مارے گئے کہ پھر وہ سنبھل نہ سکے۔ وہ خداوند اور اُس کی افواج کے سامنے کچل ڈالے گئے اور یہُوداہ کے آدمیوں نے بہت سا مالِ غنیمت حاصل کیا۔

[14] اُنہوں نے جرار کے اطراف کے تمام دیہات کو تباہ کر دیا کیونکہ خداوند کی دہشت اُن پر چھا گئی تھی۔ اور اُنہوں نے اِن تمام دیہات کو لُوٹ لیا کیونکہ وہاں بہت سا مالِ غنیمت تھا۔ [15] اور وہ گلہ بانوں کے ڈیروں پر بھی حملہ آور ہُوئے اور کثرت سے بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے کر یروشلیم لَوٹ گئے۔

آسا کی اِصلاحات

۱۵ خدا کی روح عزریاہ بن عودِد پر نازل ہُوئی [2] اور وہ آسا سے ملنے گیا اور اُس سے کہا کہ اَے آسا اور تمام یہُوداہ اور بن یمین میری سُنو۔ خداوند تمہارے ساتھ ہے جب تک تُم اُس کے ساتھ ہو اور اگر تُم اُس کے طالب ہو گے تو وہ تمہیں ملے گا۔ لیکن اگر تُم اسے ترک کرو گے تو وہ تمہیں ترک کر دے گا۔ [3] بنی اِسرائیل ایک طویل عرصہ تک سچّے خدا، سکھانے والے کاہن اور شریعت کے بغیر رہے ہیں۔ [4] لیکن جب اپنے دکھ میں وہ خداوند اِسرائیل کے خدا کی طرف پھرے اور اُس کے طالب ہُوئے تو وہ اُنہیں مل گیا۔ [5] اُن دِنوں آمد و رفت محفوظ نہ تھی

کیونکہ تمام ممالک کے باشندے بڑی افراتفری کے شکار تھے۔ [۶] قومیں اور شہر ایک دوسرے کے ہاتھوں کُچلے جا رہے تھے کیونکہ خدا نے اُنہیں ہر قسم کی مصیبت سے تکلیف میں مبتلا کر رکھا تھا۔ [۷] مگر تُم مضبوط بنو اور اپنے ہاتھوں کو ڈھیلا نہ ہونے دو کیونکہ تُم اپنا اجر کھونے نہ پاؤ گے۔

[۸] جب آسا نے اِن باتوں کو اور عودِد نبی کی نبوّت کو سنا تو اُس نے ہمّت کی اور یہُوداہ اور بن یمین کے سارے ملک سے اور اِفرائیم کی پہاڑیوں کے اُن شہروں سے جن پر اُس نے قبضہ کر لیا تھا مکروہ بُتوں کو دُور کر دیا۔ اور اُس نے خداوند کے مذبح کی جو خداوند کے گھر کی دہلیز کے سامنے تھا مرمّت کی۔

[۹] پھر اُس نے سارے یہُوداہ اور بن یمین کو اور اُن لوگوں کو جو اِفرائیم، منسّی اور شمعون میں سے اُن کے درمیان آباد ہو گئے تھے اکٹھا کیا۔ کیونکہ جب اُن لوگوں نے دیکھا کہ خداوند اُس کا خدا اُس کے ساتھ ہے تو وہ اِسرائیل میں سے بکثرت اُس کے پاس چلے آئے تھے۔

[۱۰] وہ آسا کے دورِ حکومت کے پندرھویں سال کے تیسرے مہینے میں یروشلیم میں جمع ہُوئے [۱۱] اور اُس وقت اُنہوں نے مالِ غنیمت میں سے جو وہ لے کر واپس آئے تھے سات سَو گائے بَیل، سات ہزار بھیڑیں خداوند کے حُضور قربان کیں۔ [۱۲] اور وہ اُس عہد میں شامل ہو گئے تا کہ دل و جان سے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کے طالب ہوں۔ [۱۳] اور وہ تمام جو خداوند اِسرائیل کے خدا کے طالب نہ ہوں خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے آدمی ہوں یا عورتیں موت کے گھاٹ اُتار دیئے جائیں۔ [۱۴] اور اُنہوں نے تُرہیوں اور نرسنگوں کے ساتھ زور زور سے للکارتے ہُوئے خداوند کے حضور میں قسم کھائی [۱۵] اور سارے یہُوداہ نے اُس قسم پر خُوشی منائی کیونکہ اُنہوں نے پُورے دل سے قسم کھائی تھی۔ اور وہ کمال آرزو سے خدا کے طالب ہُوئے۔ اور وہ اُنہیں مل گیا۔ لہٰذا خداوند نے اُنہیں ہر طرف امن و امان بخشا۔

[۱۶] اور آسا بادشاہ نے اپنی دادی معکہ کو بھی ملکہ کے منصب سے معزول کر دیا کیونکہ اُس نے یسیرت کے لیے ایک مکروہ لٹھ کھڑی کی تھی۔ آسا نے اُس لٹھ کو کاٹ ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو وادیِ قِدرون میں جلا دیا۔ [۱۷] اگرچہ اُس نے اِسرائیل سے بلند مقامات پر واقع زیارتگاہوں کو دُور نہ کیا تاہم آسا نے عمر بھر اپنا دل خداوند سے لگائے رکھا۔ [۱۸] اور وہ چاندی اور سونے کی اُن چیزوں کو خدا کے گھر میں لے آیا جو اُس نے اور اُس کے باپ نے نذر کے طور پر مخصوص کی تھیں۔

[۱۹] اور آسا کے دورِ حکومت کے پینتیسویں سال تک کوئی جنگ نہ ہُوئی۔

آسا کے آخری سال

۱۶ آسا کے دورِ حکومت کے چھتّیسویں سال میں اِسرائیل کے بادشاہ بعشا نے یہوداہ پر چڑھائی کر دی اور رامہ کی قلعہ بندی کر کے لوگوں کو اِسرائیل سے باہر جانے یا یہُوداہ کی عملداری میں داخل ہونے سے روک دیا۔

[۲] تب آسا نے خداوند کے گھر کے خزانوں سے اور اپنے محل سے چاندی اور سونا لے کر ارام کے بادشاہ بن ہدد کے پاس بھیجا جو دمشق میں حکمران تھا۔ [۳] اور کہا کہ میرے اور تیرے درمیان معاہدہ ہونا چاہیئے جیسا کہ میرے باپ اور تیرے باپ کے درمیان تھا۔ دیکھ میں تُجھے چاندی اور سونا بھیج رہا ہُوں۔ لہٰذا اب تُو اِسرائیل کے بادشاہ کے ساتھ اپنا معاہدہ توڑ دے تا کہ وہ یہاں سے چلا جائے۔

[۴] بن ہدد نے آسا بادشاہ کی بات مان لی اور اپنے لشکروں کے سالاروں کو اِسرائیل کے شہروں پر چڑھائی کرنے کا حکم دیا اور اُنہوں نے عیُون، دان، ابیل مائم اور نفتالی کے ذخیرہ کے سب شہروں پر قبضہ کر لیا۔ [۵] جب بعشا نے یہ سُنا تو اُس نے رامہ کی قلعہ بندی سے ہاتھ اُٹھا لیا اور اُس کی تعمیر روک دی۔ [۶] تب آسا بادشاہ نے یہُوداہ کے تمام لوگوں کو ہمراہ لیا اور وہ رامہ سے وہ پتّھر اور لکڑی جسے بعشا تعمیر کے لیے اِستعمال کر رہا تھا اُٹھا کر لے گئے اور اُن سے اُس نے جِبعہ اور مصفاہ کو تعمیر کیا۔

[۷] اُس وقت حنانی غیب بین یہُوداہ کے بادشاہ آسا کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ چونکہ تُو نے ارام کے بادشاہ پر بھروسا کیا ہے اور خداوند اپنے خدا پر بھروسا نہیں رکھا اِس لیے ارام کے بادشاہ کی فوج تیرے ہاتھ سے بچ نکلی ہے۔ [۸] کیا کُوشی اور لُوبی اپنے لشکرِ جرّار اور رتھوں اور گھوڑ سواروں کے ساتھ تجھ سے جنگ کرنے نہیں آئے تھے؟ تاہم جب تُو نے خداوند پر بھروسا کیا تو اُس نے اُنہیں تیرے ہاتھ میں کر دیا۔ [۹] کیونکہ خداوند کی آنکھیں تمام زمین کو دیکھتی ہیں تا کہ وہ اُن لوگوں کو مضبوط کرے جن کے دل ہمیشہ خداوند سے پُوری طرح وابستہ رہتے ہیں۔ تُو نے حماقت سے کام لیا ہے لہٰذا تُو ہمیشہ تک لڑائیوں میں اُلجھا رہے گا۔

[۱۰] اِس پر آسا غیب بین سے ناراض ہو گیا اور اِس قدر غضبناک ہُوا کہ اُس نے اُسے قید خانہ میں ڈال دیا۔ اور اُس وقت آسا نے کئی لوگوں کو اپنے ظلم و تشدّد کا نشانہ بنایا۔

۱۱ آسا کے دورِ حکومت کے شروع سے لے کر آخر تک کے واقعات یہوداہ اور اِسرائیل کے بادشاہوں کی کتاب میں قلمبند ہیں۔ ۱۲ اپنے دورِ حکومت کے اُنتالیسویں سال میں وہ پاؤں کی بیماری سے پریشان رہا۔ اگرچہ اُس کی بیماری بڑھ گئی لیکن اپنی بیماری میں بھی وہ خداوند سے مدد کا طالب نہ ہُوا بلکہ صرف طبیبوں پر تکیہ کرتا رہا۔ ۱۳ آسا نے اپنے دورِ حکومت کے اکتالیسویں سال میں وفات پائی اور اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا۔ ۱۴ اور اُنہوں نے اُسے داؤد کے شہر میں اُس قبر میں دفن کیا جو اُس نے اپنے لیے کھُدوائی تھی۔ اُنہوں نے اُسے تابوت میں لِٹا دیا جس میں مصالحے اور مختلف قسم کے اعلیٰ عطر ڈالے گئے تھے اور اُنہوں نے اُس کے اعزاز میں بڑی آگ روشن کی (اور بخُور جلایا)۔

یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط

۱۷ اور اُس کا بیٹا یہوسفط بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا اور اُس نے اِسرائیل کے مقابلہ میں اپنے آپ کو خُوب مضبوط کر لیا۔ ۲ اُس نے یہوداہ کے تمام قلعہ بند شہروں میں فوجی سپاہی رکھے اور یہوداہ اور افرائیم کے اُن قصبوں میں جن پر اُس کے باپ آسا نے قبضہ کیا تھا فوجی دستوں کی چوکیاں قائم کیں۔

۳ خداوند یہوسفط کے ساتھ تھا کیونکہ وہ اپنے دورِ حکومت کے اِبتدائی سالوں میں اپنے باپ داؤد ہی کے طور طریقوں پر چلا اور بعلیم کی طرف رجوع نہ ہُوا۔ ۴ اور اِسرائیل کے سے کام کرنے کی بجائے اپنے باپ (داؤد) کے خدا کا طالب ہُوا اور اُس کے حکموں پر عمل کرتا رہا۔ ۵ اور خداوند نے اُس کی بادشاہی کو بڑا اِستحکام بخشا اور تمام یہوداہ نے یہوسفط کو ہدیئے پیش کیے جس کے باعث اُسے بڑی دولت اور عزّت حاصل ہُوئی۔ ۶ اُس کا دل ہمیشہ خداوند کی راہوں کا مشتاق رہا اور اُس نے یہوداہ میں سے بلند مقامات پر واقع زیارتگاہوں اور عشیرہ کی لٹھوں کو دُور کر دیا۔

۷ اپنے دورِ حکومت کے تیسرے سال میں اُس نے اپنے منصبداروں میں سے بن خیل، عبدیاہ، زکریاہ، نتنئیل اور میکایاہ کو یہوداہ کے شہروں میں تعلیم دینے کے لیے بھیجا۔ ۸ اور لاویوں میں سے سمعیاہ، نتنیاہ، زِبدیاہ، عساہیل، سمیراموت، یہونتن، ادُونیاہ، طُوبیاہ اور طُوب ادُونیاہ۔ اور کاہنوں میں سے الیسمع اور یہورام اُن کے ساتھ تھے۔ ۹ اُن کے پاس خداوند کی شریعت کی کتاب بھی تھی جس کی تعلیم اُنہوں نے یہوداہ کو دی۔ یعنی وہ یہوداہ کے سب شہروں میں لوگوں کو تعلیم دیتے پھرے۔

۱۰ اور یہوداہ کے اِرد گرد کے ممالک کی تمام سلطنتوں پر خداوند کا ایسا خوف چھا گیا کہ اُنہوں نے یہوسفط سے پھر کبھی جنگ نہ کی۔ ۱۱ بعض فلستی خراج کے طور پر چاندی لائے اور اُنہوں نے یہوسفط کو ہدیئے بھی پیش کیے۔ عرب کے لوگ بھی اُس کے پاس ریوڑ لائے جو سات ہزار سات سَو مینڈھوں اور سات ہزار سات سَو بکروں پر مشتمل تھے۔

۱۲ یہوسفط طاقتور ہوتا چلا گیا۔ اُس نے یہوداہ میں قلعے اور ذخیرہ کے شہر تعمیر کیے۔ ۱۳ اور یہوداہ کے شہروں میں ضروریاتِ زندگی کی تمام اشیاء باِفراط موجود تھیں۔ اُس نے یروشلیم میں تجربہ کار جنگجو مرد بھی رکھے۔ ۱۴ جن کا شمار اُن کے آبائی خاندانوں کے مطابق یہ تھا:

یہوداہ میں سے ہزاروں کے سالار یہ تھے:
عدنہ سالار جس کے ساتھ تین لاکھ سورما تھے۔
۱۵ اُس کے ماتحت سالار یہوحنان تھا جس کے ساتھ دو لاکھ اسّی ہزار سورما تھے۔
۱۶ اُس کے بعد عمسیاہ بن زکری تھا جس نے اپنی خُوشی اور رضامندی سے اپنے آپ کو خداوند کی خدمت کے لیے پیش کیا تھا۔ اُس کے ساتھ دو لاکھ سورما تھے۔
۱۷ اور بن یمین کے قبیلہ میں سے الیدع ایک سورما فوجی سپاہی اور اُس کے ساتھ کمان اور سپر سے مسلح دو لاکھ جوان تھے۔
۱۸ اُس کے ماتحت یہوزبد تھا جس کے ساتھ ایک لاکھ اسّی ہزار مسلح جوان تھے جو جنگ کے لیے تیار رہتے تھے۔

۱۹ یہ آدمی بادشاہ کے خدمت گذار تھے اور اُن کے علاوہ تھے جنہیں اُس نے یہوداہ کے ہر حصّہ کے قلعہ بند شہروں میں رکھا تھا۔

میکایاہ کا اخی اب کے خلاف نبوّت کرنا

۱۸ یہوسفط کی دولت اور عزّت بہت بڑھ گئی اور اُس نے شادی کے ذریعہ اخی اب سے ناتا جوڑ لیا ۲ اور چند سالوں کے بعد وہ اخی اب سے ملنے سامریہ گیا۔ اخی اب نے اُس کے اور اُس کے ساتھیوں کے لیے بہت سی بھیڑ بکریاں اور بَیل ذبح کیے اور اُسے رامات جلعاد پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔

۳ اور اسرائیل کے بادشاہ اخی اب نے یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط سے پُوچھا کہ کیا تُم رامات جلعاد پر حملہ کرنے میرے ساتھ چلو گے؟

یہوسفط نے جواب دیا کہ میں وہی کروں گا جو تُو کرے گا اور میرے فوجی تیرے فوجی ہیں، سو جنگ میں ہم تیرا ساتھ دیں گے۔

۴ لیکن یہوسفط نے شاہِ اِسرائیل سے یہ بھی کہا کہ پہلے معلوم کر

لے کہ خداوند کی مرضی کیا ہے؟
[5] شاہِ اِسرائیل نے نبیوں کو اِکٹھا کیا جو تعداد میں چار سَو مرد تھے اور اُن سے پُوچھا کہ کیا میں رامات جلعاد سے جنگ کرنے جاؤں یا نہ جاؤں؟

اُنہوں نے جواب دیا کہ ضرور جا کیونکہ خدا اُسے بادشاہ کے ہاتھ میں دے دیگا۔

[6] لیکن یہُوسفط نے پُوچھا کہ کیا اِن نبیوں کے سِوا یہاں خداوند کا کوئی نبی نہیں ہے جس سے ہم پُوچھ سکیں؟

[7] تب شاہِ اِسرائیل نے یہُوسفط کو جواب دیا کہ ابھی ایک آدمی ہے جس کے ذریعہ ہم خداوند سے پُوچھ سکتے ہیں لیکن مجھے اُس سے نفرت ہے کیونکہ وہ میرے متعلق کبھی اچھی پیش گوئی نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ بری پیش گوئی کرتا ہے اور وہ میکایاہ بن اِملہ ہے۔

یہُوسفط نے جواب دیا کہ بادشاہ ایسا نہ کہے۔

[8] لہٰذا شاہِ اِسرائیل نے اپنے ایک عہدہ دار کو بلایا اور کہا کہ میکایاہ بن اِملہ کو فوراً لے آؤ۔

[9] اور شاہِ اِسرائیل اور شاہِ یہُوداہ یہُوسفط شاہی لباس میں سامریہ کے پھاٹک کے مدخل کے قریب ایک کھلیان میں اپنے اپنے تخت پر بیٹھے ہُوئے تھے اور تمام انبیاء اُن کے حُضور نبوّت کر رہے تھے۔ [10] صِدقیاہ بن کنعنہ نے لوہے کے سینگ بنا رکھے تھے۔ اُس نے اعلان کیا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اِن سے تُم آرامیوں کو زخمی کر کر کے فنا کر ڈالو گے۔

[11] تمام دیگر انبیاء بھی ایسی ہی نبوّت کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ رامات جلعاد پر حملہ کرو اور فتح پاؤ کیونکہ خداوند اُسے بادشاہ کے ہاتھ میں دے دیگا۔

[12] اور اُس قاصِد نے جو میکایاہ کو بلانے گیا تھا اُس سے کہا کہ دیکھ سارے نبی ایک زبان ہو کر بادشاہ کی کامیابی کی پیشگوئی کر رہے ہیں۔ تُو بھی اُن ہی کی طرح پیشگوئی کرنا اور اُسے فتح کی امید دلانا۔

[13] لیکن میکایاہ نے کہا کہ زندہ خداوند کی قسم میں وہی کہوں گا جو میرا خدا فرمائے گا۔

[14] جب وہ بادشاہ کے حُضور پہنچا تو بادشاہ نے اُس سے پُوچھا کہ اَے میکایاہ کیا ہم رامات جلعاد سے جنگ کرنے جائیں یا باز رہیں؟

اُس نے جواب دیا کہ تُم حملہ کرو۔ جیت تمہاری ہوگی کیونکہ وہ تمہارے ہاتھ میں دے دیئے جائیں گے۔

[15] بادشاہ نے اُس سے کہا کہ میں کتنی بار تجھے قسم دلاؤں کہ تُو مجھے خداوند کے نام سے سچ کے سِوا اور کچھ نہ بتائے گا؟

[16] میکایاہ نے جواب دیا کہ میں نے سب بنی اِسرائیل کو پہاڑیوں پر اُن بھیڑوں کی طرح پراگندہ دیکھا جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ اور خداوند نے فرمایا کہ اِن کا کوئی مالک نہیں ہے۔ لہٰذا یہی بہتر ہے کہ اُن میں سے ہر ایک سلامتی سے اپنے گھر لَوٹ جائے۔

[17] اِس پر شاہِ اِسرائیل نے یہُوسفط سے کہا کہ دیکھا! میں نے تو تجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ میرے متعلق کبھی اچھی نبوّت نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ بری ہی نبوّت کرتا ہے۔

[18] میکایاہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہُوئے کہا: اِس لیے خداوند کا کلام سُنو۔ میں نے خداوند کو اپنے تخت پر بیٹھے اور تمام آسمانی لشکر کو اُس کے دائیں اور بائیں ہاتھ کھڑے دیکھا۔ [19] اور خداوند نے فرمایا کہ شاہِ اِسرائیل اخی اب کو کون ورغلائے گا کہ وہ رامات جلعاد پر حملہ کر دے تاکہ وہ وہاں مارا جائے؟ کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ اور۔ [20] آخرکار ایک روح آگے بڑھی اور خداوند کے سامنے کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی کہ میں اُسے ورغلاؤں گی۔

خداوند نے پُوچھا، کس طرح؟

[21] اُس نے کہا کہ میں جاؤں گی اور اُس کے تمام انبیاء کے مُنہ میں جھوٹ بولنے والی روح بن جاؤں گی۔

خداوند نے فرمایا کہ تُو اُسے ورغلانے میں ضرور کامیاب ہو گی۔ جا اور ایسا ہی کر۔

[22] لہٰذا اب خداوند نے تیرے اِن انبیاء کے مُنہ میں جھوٹ بولنے والی روح ڈال دی ہے اور خداوند کے حکم کے مطابق تیرا انجام بہت بُرا ہوگا۔

[23] تب صِدقیاہ بن کنعنہ نے جا کر میکایاہ کے مُنہ پر تھپڑ مارا اور پُوچھا کہ آخر خداوند کی روح مجھ میں سے نکل کر تجھ سے کلام کرنے کے لیے کیسے جا پہنچی؟

[24] میکایاہ نے جواب دیا کہ جس دِن تُو کسی اندھیری کوٹھڑی میں چھپا بیٹھا ہوگا تو تجھے معلوم ہو جائے گا۔

[25] تب شاہِ اِسرائیل نے حکم دیا کہ میکایاہ کو پکڑ لو اور واپس شہر کے حاکم امون اور بادشاہ کے بیٹے یُوآس کے پاس لے جاؤ [26] اور کہو کہ بادشاہ یوں فرماتا ہے کہ اِس آدمی کو قید خانہ میں رکھو اور اُس سے مشقت کراؤ اور میرے سلامتی سے واپس آنے تک اُسے روٹی اور پانی کے سِوا کچھ نہ دیا جائے۔

[27] اِس پر میکایاہ نے کہا کہ اگر تُو کبھی صحیح سلامت واپس

لَوٹ آئے تو سمجھ لینا کہ خداوند نے میری معرفت کلام ہی نہیں کیا تھا۔ اُس نے مزید کہا کہ اَے لوگو تُم سب میری بات یاد رکھنا!

اخیاب کا رامات جلعاد میں مارا جانا

[28] لہٰذا شاہِ اِسرائیل اور یہُوسفط شاہِ یہُوداہ نے رامات جلعاد پر چڑھائی کی [29] اور شاہِ اِسرائیل نے یہُوسفط سے کہا کہ میں بھیس بدل کر لڑائی میں جاؤں گا لیکن تُو اپنا شاہی لباس ہی پہنے رہنا۔ لہٰذا شاہِ اِسرائیل نے اپنا بھیس بدل لیا اور لڑائی میں گیا۔

[30] اِدھر شاہِ اَرام نے اپنے رتھوں کے سرداروں کو حکم دے رکھا تھا کہ شاہِ اِسرائیل کے سِوا کسی چھوٹے یا بڑے سے نہ لڑنا۔ [31] جب رتھوں کے سرداروں نے یہُوسفط کو دیکھا تو اُنہوں نے خیال کیا کہ شاہِ اِسرائیل یہی ہے اِس لیے اُنہوں نے اُس پر حملہ کرنے کی غرض سے اُسے گھیر لیا لیکن یہُوسفط چِلّا اُٹھا اور خداوند نے اُس کی مدد کی۔ خدا نے اُنہیں اُس کے پاس سے ہٹا دیا۔ [32] کیونکہ جب رتھوں کے سرداروں نے دیکھا کہ وہ شاہِ اِسرائیل نہیں ہے تو اُنہوں نے اُس کا تعاقب کرنا چھوڑ دیا۔ [33] لیکن کسی نے بلامقصد اپنی کمان کھینچی اور اُس کا تیر شاہِ اِسرائیل کے زِرہ بکتر کے بندوں کے بیچ جا لگا تب بادشاہ نے اپنے رتھ بان سے کہا کہ رتھ موڑ لے اور مجھے میدانِ جنگ سے باہر لے چل کیونکہ میں زخمی ہو گیا ہُوں۔ [34] تمام دِن بھر بڑے گھمسان کی جنگ ہُوئی، شاہِ اِسرائیل نے شام تک ارامیوں کے مقابل اپنے رتھ پر اپنے آپ کو کسی نہ کسی طرح سنبھالے رکھا لیکن سورج ڈوبنے کے قریب مر گیا۔

19 جب یہُوسفط شاہِ یہُوداہ یروشلیم میں اپنے محل میں صحیح سلامت واپس لَوٹ آیا [2] تو یاہُو غیب بین بِن حنانی اُسے ملنے گیا اور بادشاہ سے کہا کہ کیا تجھے زیب دیتا ہے کہ تُو شریروں کی مدد کرے اور خداوند سے دشمنی کرنے والوں سے محبّت رکھے؟ اِس سبب سے تُو خداوند کے قہر کا سزاوار ہے۔ [3] تاہم تجھ میں کچھ خُوبیاں بھی ہیں کیونکہ تُو نے عشیرہ کی لٹھوں سے ملک کو پاک کیا اور تُو دل سے خدا کی جستجو کرتا رہا ہے۔

یہُوسفط کا قاضیوں کو مُقرّر کرنا

[4] یہُوسفط یروشلیم میں مقیم رہا۔ پھر ایک دفعہ وہ باہر نکل کر بیرسبع سے لے کر افرائیم کے پہاڑی ملک تک لوگوں کے درمیان گیا اور اُنہیں پھر سے خداوند اُن کے باپ دادا کے خدا کی طرف رجوع کیا۔ [5] اُس نے ملک میں قاضیوں کو مامور کیا یعنی یہُوداہ کے ہر قلعہ بند شہر میں قاضی مقرّر کیے [6] اور قاضیوں سے کہا کہ جو کچھ تُم کرو احتیاط سے سوچ سمجھ کر کرنا کیونکہ تُم آدمیوں کی طرف سے نہیں بلکہ خداوند کی طرف سے عدالت کرتے ہو اور جب بھی تُم کوئی فتویٰ سناتے ہو خدا تمھارے ساتھ ہوتا ہے۔ [7] لہٰذا تمھیں خداوند کا خوف رہے اِس لیے احتیاط سے فیصلہ سُنانا کیونکہ خداوند ہمارے خدا کے ہاں ناانصافی یا جانب داری یا رِشوت خوری نہیں ہے۔

[8] یہُوسفط نے یروشلیم میں بھی بعض لاویوں، کاہنوں اور اِسرائیل کے آبائی خاندانوں کے سرداروں کو خداوند کی شریعت نافذ کرنے اور جھگڑے طے کرنے کے لیے مُقرّر کیا اور وہ یروشلیم میں رہنے لگے۔ [9] اور اُس نے اُنہیں یہ احکام دیئے: تُم ہمیشہ خداوند کا خوف کرتے ہُوئے وفاداری سے اور مُخلصانہ خدمت کرنا۔

[10] جب تمہارے ہم وطنوں کی طرف سے جو شہروں میں رہتے ہیں کوئی ایسا مُقدمہ آئے جو قتل و غارت یا شریعت اور احکام یا آئین یا قوانین سے تعلق رکھتا ہو تو تُم اُنہیں آگاہ کرنا تاکہ وہ خداوند کے خلاف گناہ نہ کریں۔ ورنہ اُس کا غضب تُم پر اور تمہارے بھائیوں پر نازل ہوگا۔ تُم یہ کرو گے تو تُم سے خطا نہ ہوگی۔

[11] اور امریاہ سردار کاہن خداوند سے تعلق رکھنے والے ہر معاملہ میں تمہارا ہادی ہوگا اور بادشاہ کے سب معاملوں میں زبدیاہ بِن اِسمٰعیل جو یہُوداہ کے قبیلہ کا سردار ہے تمہاری رہنمائی کرے گا۔ اور لاوی عہدہ دار بھی تمہاری خدمت کے لیے موجود ہیں۔ پس ہمّت کرو۔ خدا ہمیشہ نیکوں کے ساتھ رہتا ہے۔

یہُوسفط کا موآب اور عمّون کو شکست دینا

20 اُس کے بعد ایسا ہُوا کہ موآبی اور عمّونی اور اُن کے ہمراہ معونی یہُوسفط سے جنگ کرنے کے لیے آئے۔ [2] تب کچھ آدمیوں نے آ کر یہُوسفط کو خبر دی کہ سمندر کی دوسری طرف سے یعنی ادوم سے تیرے خلاف ایک لشکر جرّار چڑھا آ رہا ہے اور یہ لشکر پہلے ہی عصاصون تمر یعنی عین جدی میں پہنچ چکا ہے۔ [3] یہُوسفط نے خوف زدہ ہو کر خداوند سے مدد مانگنے کا ارادہ کیا اور سارے یہُوداہ میں روزہ رکھنے کی منادی کرائی۔ [4] اور یہُوداہ کے لوگ خداوند سے مدد مانگنے کے لیے جمع ہوئے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہُوداہ کا کوئی شہر ایسا نہ تھا جہاں سے وہ نہ آئے ہوں کہ خداوند سے مدد مانگیں۔

[5] تب یہُوسفط یہُوداہ اور یروشلیم کی جماعت کے درمیان خداوند کے گھر میں نئے صحن کے آگے کھڑا ہُوا [6] اور کہا:

اَے خداوند ہمارے باپ دادا کے خدا، تُو وہی خدا ہے جو

آسمان میں ہے۔ تُو قوموں کی تمام مملکتوں پر حکمران ہے۔ زور اور قدرت تیرے ہاتھ میں ہے اور کوئی تیرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ [7] اَے ہمارے خدا! کیا تُو ہی نہیں جس نے اِس ملک کے باشندوں کو اپنی قوم اِسرائیل کے آگے سے نکالا اور اُسے اپنے دوست ابرہام کی نسل کو ہمیشہ کے لیے عطا فرمایا؟ [8] چنانچہ وہ اُس میں بس گئے اور اُنہوں نے تیرے نام کے لیے اِس میں ایک مَقدِس تعمیر کیا اور کہا کہ [9] اگر کوئی مصیبت ہم پر آ پڑے چاہے وہ تلوار کے ذریعہ آئے یا وبا یا قحط کے ذریعہ اور ہم تیرے حضور میں تیرے اِس گھر کے سامنے جو تیرے نام سے موسوم ہے کھڑے ہو کر اُس مصیبت میں تجھ سے فریاد کریں تو تُو ہماری فریاد سُنے گا اور ہمیں بچا لے گا۔ [10] سو اب دیکھ! عمّون، موآب اور کوہِ شعیر کے لوگ جن پر تُو نے بنی اِسرائیل کو جب وہ ملک مصر سے نکل کر آ رہے تھے حملہ کرنے سے روک کر دوسری طرف موڑ دیا تھا اور وہ تباہ ہونے سے بچ گئے تھے۔ [11] دیکھ اب وہی لوگ ہمیں کیسا بدلہ دے رہے ہیں کہ ہمیں تیری میراث سے جس کا تُو نے ہمیں مالک بنایا ہے بے دخل کرنے آ رہے ہیں۔ [12] اَے ہمارے خدا کیا تُو اُن کی عدالت نہیں کرے گا؟ ہم میں تو اِس لشکرِ جرّار کا جو ہم پر حملہ کرنے آ رہا ہے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کیا کریں۔ البتّہ ہماری آنکھیں تجھ پر لگی ہیں۔

[13] اور یہوداہ کے تمام مرد اپنی بیویوں، بچّوں اور ننھے مُنّوں کے ساتھ خداوند کے حضور میں کھڑے رہے۔

[14] تب آسف کی اولاد میں سے ایک لاوی یحزی ایل بن زکریاہ بن بنایاہ بن یعی ایل بن متنیاہ پر جو جماعت میں کھڑا تھا خداوند کی روح نازل ہُوئی۔

[15] اور وہ کہنے لگا: اَے یہوسفط بادشاہ اور یہوداہ اور یروشلیم کے تمام باشندو، سُنو! خداوند تمہیں یوں فرماتا ہے کہ اِس لشکرِ جرّار سے دہشت زدہ یا پست ہمّت نہ ہونا کیونکہ یہ لڑائی تمہاری نہیں بلکہ خداوند کی ہے۔ [16] کل تُم اُن کا سامنا کرنے کے لیے چل پڑنا۔ وہ صیص کے درّہ کے قریب چڑھائی چڑھ رہے ہوں گے۔ تُم اُنہیں دشتِ یروئیل کے سامنے وادی کے سرے پر پاؤ گے۔ [17] اَے یہوداہ اور یروشلیم تمہیں جنگ کرنے کی ضرورت نہیں۔ بس صفیں باندھ کر اُنہیں درست کر لینا اور چُپ چاپ کھڑے رہنا اور اُس نجات کو دیکھنا جو خداوند تمہیں دے گا۔ خوف نہ کرو اور ہمّت مت ہارو۔ کل اُن کا مقابلہ کرنے کے لیے نکلنا اور خداوند تمہارے ساتھ ہوگا۔

[18] یہوسفط مُنہ کے بل زمین تک جھکا اور یہوداہ اور یروشلیم کے تمام لوگوں نے خداوند کے آگے گر کر اُسے سجدہ کیا۔ [19] پھر بنی قہات اور بنی قورح کے کچھ لاوی کھڑے ہو کر بڑی بلند آواز سے خداوند، اِسرائیل کے خدا کی حمد و ستایش کرنے لگے۔

[20] اور وہ صبح سویرے اُٹھ کر دشتِ تقوع کے لیے روانہ ہُو گئے اور چلتے وقت یہوسفط نے کھڑے ہو کر کہا کہ اَے یہوداہ اور یروشلیم کے لوگو! میری سُنو۔ خداوند اپنے خدا پر ایمان رکھو تو تُم سلامت رہو گے۔ اُس کے نبیوں کا یقین کرو تو تُم کامیاب ہو گے۔ [21] لوگوں سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد یہوسفط نے کچھ لوگوں کو مقرّر کیا کہ وہ پاکیزگی سے آراستہ ہو کر لشکر کے آگے آگے چلتے ہُوئے حُسنِ تقدُّس کے ساتھ خداوند کے لیے گائیں اور اُس کی ستایش کریں اور کہیں:

خداوند کی شکرگزاری کرو،
کیونکہ اُس کی رحمت ابد تک ہے۔

[22] اور جب اُنہوں نے گانا اور حمد کرنا شروع کیا تو خداوند نے عمّون، موآب اور کوہِ شعیر کے لوگوں کے خلاف جو یہوداہ پر چڑھائی کر رہے تھے چھاپہ مار فوج بٹھا رکھی تھی جس نے گھات لگا کر حملہ کیا اور وہ (عمّون، موآب اور کوہِ شعیر کے لوگ) مارے گئے۔ [23] عمّون اور موآب کے لوگ کوہِ شعیر کے باشندوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہُوئے تاکہ اُنہیں نیست و نابود کر دیں اور جب وہ کوہِ شعیر کے باشندوں کو قتل کر چُکے تو ایک دوسرے کو ہلاک کرنا شروع کر دیا۔

[24] جب یہوداہ کے لوگ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں سے بیابان دکھائی دیتا تھا اور اُن کی نظر اُس لشکرِ جرّار پر پڑی تو اُنہوں نے دیکھا کہ زمین پر ہر طرف لاشیں بکھری پڑی ہیں اور اُن میں کوئی بھی نہ بچا تھا۔ [25] اور جب یہوسفط اور اُس کے لوگ اپنا مالِ غنیمت لینے کے لیے گئے تو اُنہیں لاشوں کے درمیان اِس کثرت سے ساز و سامان اور کپڑے اور قیمتی اشیاء ملیں کہ وہ اُنہیں اُٹھا کر لے جا بھی نہ سکتے تھے۔ اور مالِ غنیمت اِس قدر زیادہ تھا کہ اُسے اِکٹھا کرنے میں تین دِن لگ گئے۔ [26] اور چوتھے دِن وہ براکاہ کی وادی میں اِکٹھے ہُوئے اور وہاں اُنہوں نے خداوند کی حمد و ستایش کی۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے دِن تک وہ وادی براکاہ کہلاتی ہے۔

۲۷ اُس کے بعد یہُوسفط کی قیادت میں یہُوداہ اور یروشلیم کے سب لوگ خُوشی خُوشی یروشلیم کو لَوٹے کیونکہ خداوند نے اُنہیں اپنے دشمنوں پر خُوشی منانے کا ایک موقع بخشا تھا۔ ۲۸ اور وہ یروشلیم میں داخل ہُوئے اور ستار، بربط اور نرسنگے لیے ہُوئے خداوند کے گھر میں آئے۔

۲۹ اور جب اُنہوں نے سُنا کہ اِسرائیل کے دشمنوں کے خلاف خداوند نے جنگ کی ہے تو اُن ممالک کی تمام سلطنتوں پر خدا کا خوف چھا گیا۔ ۳۰ اور یہُوسفط کی سلطنت میں امن قائم رہا کیونکہ اُس کے خدا نے اُسے ہر طرف سے چین و آرام بخشا تھا۔

یہُوسفط کے دورِ حکومت کا خاتمہ

۳۱ پس یہُوسفطؔ یہُوداہ پر حکمرانی کرتا رہا۔ وہ پینتیس سال کا تھا جب وہ یہُوداہ کا بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں پینتیس سال سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام عزوبہ تھا اور وہ سِلحی کی بیٹی تھی۔ ۳۲ وہ اپنے باپ آسا کی راہوں پر چلتا رہا اور اُن سے ذرا نہ بھٹکا۔ اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں بھلا تھا۔ ۳۳ تاہم بلند مقاموں والی زیارتگاہیں اُسی طرح قائم رہیں اور لوگ ابھی تک پُورے دل سے اپنے باپ دادا کے خدا کی طرف مائل نہ ہُوئے تھے۔

۳۴ یہُوسفط کے دورِ حکومت کے شروع سے لے کر آخر تک کے دیگر واقعات یاہُو بِن حنانی کی تاریخ میں درج ہیں جو اِسرائیل کے سلاطین کی کتاب میں شامل ہے۔

۳۵ بعد ازاں یہُوداہ کے بادشاہ یہُوسفط نے اِسرائیل کے بادشاہ اخزیاہ سے جو بڑا بدکار تھا اِتحاد کیا ۳۶ اور اُس کے ساتھ مل کر ایک تجارتی بحری بیڑہ بنانے پر اتّفاق کر لیا تا کہ ترسیس سے مال منگوایا جائے۔ جب بڑے بڑے جہاز عصیون جابر میں بن کر تیار ہو گئے ۳۷ تب الیعزر بِن دُوداواہو نے جو مریسہ کا تھا یہُوسفط کے خلاف یہ کہتے ہُوئے نبوّت کی کہ چونکہ تُو نے اخزیاہ سے اِتحاد کیا ہے اِس لیے خداوند تیرے اِرادوں کو خاک میں ملا دے گا۔ پس وہ جہاز تباہ ہو گئے اور ترسیس کے لیے روانہ نہ ہو سکے۔

۲۱

یہُوسفط اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور داؤد کے شہر میں اُن کے ساتھ دفن ہُوا اور اُس کا بیٹا یہُورام بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔ ۲ اور اُس کے بھائی جو یہُوسفط کی اولاد تھے یہ تھے: عزریاہ، یحی ایل، زکریاہ، عزریاہُو، میکا ایل اور سفطیاہ۔ یہ تمام یہُوسفط شاہِ یہُوداہ کے بیٹے تھے۔ ۳ اُن کے باپ نے اُنہیں چاندی اور سونے کے بہت سے تحفے اور قیمتی اشیاء اور یہُوداہ میں فصیلدار شہر بھی دے رکھے تھے۔ لیکن بادشاہی اُس نے یہُورام کو دی کیونکہ وہ اُس کا پہلوٹھا بیٹا تھا۔

یہُورام شاہِ یہُوداہ

۴ جب یہُورام اپنے باپ کی سلطنت پر پُوری طرح مستحکم ہو گیا تو اُس نے اپنے تمام بھائیوں کو اِسرائیل کے بعض اُمراء سمیت تہِ تیغ کر دیا ۵ یہُورام بتّیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں آٹھ سال حکمرانی کی۔ ۶ وہ اِسرائیل کے بادشاہوں کی راہ پر چلا جیسے کہ اخی اب کے گھرانے نے کیا تھا کیونکہ اُس نے اخی اب کی بیٹی سے شادی کر لی تھی۔ اور اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں بُرا تھا۔ ۷ تاہم خداوند نے اپنے اُس عہد کی وجہ سے جو اُس نے داؤد سے باندھا تھا داؤد کے گھرانے کو ہلاک کرنا نہ چاہا۔ وہ عہد یہ تھا کہ میں داؤد اور اُس کی نسل کو ایک ایسا چراغ بخشوں گا جو ابد تک روشن رہے گا۔

۸ یہُورام کے زمانہ میں ادوم نے یہُوداہ کے خلاف بغاوت کی اور اپنے اوپر ایک بادشاہ مقرّر کیا۔ ۹ اِس لیے یہُورام اپنے منصبداروں اور اپنے تمام رتھوں کے ساتھ وہاں گیا۔ اور ادومیوں نے اُسے اور اُس کے رتھ بانوں کو گھیر لیا لیکن وہ اُٹھا اور رات کے وقت اُن کا گھیرا توڑ کر نکل گیا۔ ۱۰ اور ادوم آج کے دِن تک یہُوداہ سے باغی ہے۔

عین اُسی وقت لِبناہ نے بھی بغاوت کر دی کیونکہ یہُورام نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کو ترک کر دیا تھا۔ ۱۱ اور یہُوداہ کی پہاڑیوں پر زیارتگاہیں تعمیر کیں اور یروشلیم کے لوگوں کو زناکار بنایا اور یہُوداہ کو گمراہ کیا۔

۱۲ اور یہُورام کو ایلیاہ نبی کی جانب سے ایک خط ملا جس میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی:

خداوند تمہارے باپ داؤد کا خدا یوں فرماتا ہے کہ تُم نہ اپنے باپ یہُوسفط کی راہوں اور نہ یہُوداہ کے بادشاہ آسا کی راہوں پر چلے ۱۳ بلکہ اِسرائیل کے بادشاہوں کی راہوں پر چلے ہو اور تُم نے یہُوداہ اور یروشلیم کے لوگوں کو زناکاری پر مائل کیا جیسے اخی اب کے گھرانے نے کیا۔ اور تُم نے خُود اپنے ہی بھائیوں کو یعنی اپنے ہی باپ کے گھرانے کے لوگوں کو بھی قتل کیا جو کہ تُم سے کہیں بہتر تھے۔ ۱۴ اِس لیے خداوند اب تمہارے لوگوں، تمہارے بیٹوں، تمہاری بیویوں اور ہر ایک چیز کو جو تمہاری ہے بڑی آفتوں کا نشانہ بنا دے گا۔ ۱۵ اور تُو خُود بھی انتڑیوں کی ایک بڑی بُری بیماری میں مبتلا ہو جائے گا۔

یہاں تک کہ اُس بیماری سے تیری انتڑیاں باہر نکل آئیں گی۔
[16] اور خداوند نے فِلستیوں اور عربوں کو جو کوشیوں کے آس پاس رہتے تھے یہُورام کے خلاف اُبھارا۔ [17] اُنہوں نے یہُوداہ پر حملہ کیا اور اُس کے اندر گھُس آئے اور سارے مال کو جو بادشاہ کے محل میں تھا اور اُس کے بیٹوں اور بیویوں کو بھی لے گئے۔ اور اُس کے سب سے چھوٹے بیٹے اخزیاہ کے سِوا اُس کا کوئی بیٹا باقی نہ رہا۔

[18] اِس سب کے بعد خداوند نے یہُورام کو انتڑیوں کے لاعلاج مرض میں مبتلا کر دیا [19] اِس دوران دوسرے سال کے اختتام پر بیماری کے باعث اُس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں اور وہ بڑی بری موت مرا۔ اُس کے لوگوں نے اُس کے اعزاز میں کوئی آگ نہ جلائی جیسے کہ اُنہوں نے اُس کے باپ دادا کے لیے جلائی تھی۔

[20] یہُورام بتّیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے آٹھ سال یروشلیم میں حکمرانی کی۔ اُس کی وفات پر کسی نے ماتم نہ کیا اور وہ داؤد کے شہر میں دفن کیا گیا لیکن شاہی قبروں میں نہیں۔

اخزیاہ شاہِ یہُوداہ

۲۲ اور یروشلیم کے لوگوں نے یہُورام کے سب سے چھوٹے بیٹے اخزیاہ کو اُس کی جگہ بادشاہ بنایا۔ چونکہ چھاپہ ماروں نے جو عربوں کے ہمراہ لشکر گاہ میں گھُس آئے تھے اُس کے سب بڑے بیٹوں کو قتل کر دیا تھا۔ اِس طرح اخزیاہ بن یہُورام شاہِ یہُوداہ حکومت کرنے لگا۔
[2] اخزیاہ بائیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں ایک سال سلطنت کی۔ اُس کی ماں کا نام عتلیاہ تھا جو عمری کی پوتی تھی۔
[3] وہ بھی اخی اب کے گھرانے کی راہوں پر چلا کیونکہ اُس کی ماں اُلٹے کام کرنے میں اُس کی حوصلہ افزائی کیا کرتی تھی۔ [4] اور اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی جیسے اخی اب کے گھرانے نے کی تھی۔ کیونکہ اُس کے باپ کی موت کے بعد وہی اُس کے مُشیر تھے اور اُس کی تباہی کا باعث ہُوئے۔ [5] اور اُس وقت بھی اُس نے اُن کے مشورہ پر عمل کیا جب وہ شاہِ اسرائیل اخی اب کے بیٹے یُورام کے ساتھ شاہِ ارام حزائیل سے رامات جلعاد میں جنگ کرنے گیا۔ آرامیوں نے یُورام کو زخمی کر دیا۔ [6] لہٰذا یزرعیل واپس ہُوا تا کہ اُن زخموں کا علاج کرا سکے جو اُسے رامات جلعاد میں حزائیل شاہِ ارام سے جنگ کرتے وقت لگے تھے۔

تب اخزیاہ بن یہُورام شاہِ یہُوداہ اخی اب کے بیٹے یُورام کو دیکھنے یزرعیل گیا کیونکہ وہ زخموں کے باعث بستر پر تھا۔
[7] خدا نے اخزیاہ کی یُورام سے ملاقات کو اخزیاہ کی ہلاکت کا باعث بنا دیا۔ جب اخزیاہ آیا تو وہ یُورام کے ہمراہ یاہُو بن نمسی سے لڑنے گیا جسے خدا نے اخی اب کے گھرانے کو تباہ کرنے کے لیے مسح کیا تھا۔ [8] اور جب یاہُو اخی اب کے گھرانے سے انتقام لے رہا تھا تو اُس نے یہُوداہ کے اُمراء اور اخزیاہ کے بھتیجوں کو دیکھا جو اخزیاہ کی خدمت میں تھے اور اُس نے اُنہیں قتل کر دیا۔ [9] پھر وہ اخزیاہ کی تلاش میں نکلا جسے اُس کے آدمیوں نے اُس وقت گرفتار کر لیا جب وہ سامریہ میں چھپا ہُوا تھا اور اُنہوں نے اُسے یاہُو کے پاس لا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اُنہوں نے اُسے دفن کیا کیونکہ وہ کہنے لگے کہ وہ یہُوسفط کا بیٹا ہے جو اپنے سارے دل سے خداوند کا طالب رہا۔ اور اخزیاہ کے گھرانے میں کوئی بھی اتنا طاقتور نہ تھا کہ سلطنت کو سنبھال سکتا۔

عتلیاہ اور یُوآس

[10] جب اخزیاہ کی ماں عتلیاہ نے دیکھا کہ اُس کا بیٹا مر گیا تو وہ نکلی اور اُس نے یہُوداہ کے گھرانے کی تمام شاہی نسل کو ٹھکانے لگا دیا۔ [11] لیکن یہُورام بادشاہ کی بیٹی یہُوسبعت نے اخزیاہ کے بیٹے یُوآس کو اُن شہزادوں کے درمیان سے جو قتل کیے جانے والے تھے چُرا لیا اور اُس کو اور اُس کی دایہ کو خواب گاہ میں رکھا۔ یہُوسبعت جو یہُورام بادشاہ کی بیٹی اور یہُویدع کاہن کی بیوی تھی اخزیاہ کی بہن تھی۔ اُس نے بچّے کو عتلیاہ سے چھپائے رکھا اور اِس لیے وہ اُسے قتل نہ کر سکی۔ [12] اور چھ سال تک جب عتلیاہ ملک پر حکمران رہی وہ بچّہ اُن کے پاس خدا کی ہیکل میں چھُپا رہا۔

۲۳ ساتویں برس یہُویدع نے ہمّت سے کام لے کر سینکڑوں کے سرداروں یعنی عزریاہ بن یہُورام، اِسمٰعیل بن یہُوحنان، عزریاہ بن عوبید، معسیاہ بن عدایاہ اور الیسافط بن زکری سے عہد باندھا۔ [2] وہ یہُوداہ میں ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک پھرے اور تمام شہروں سے لاویوں اور اِسرائیلیوں کے آبائی خاندانوں کے سرداروں کو جمع کیا اور جب وہ یروشلیم میں آئے [3] تو ساری جماعت نے خدا کے گھر میں بادشاہ کے ساتھ عہد باندھا۔
یہُویدع نے اُن سے کہا کہ جیسا خداوند نے داؤد کی نسل کی نسبت وعدہ کیا ہے بادشاہ کا یہ بیٹا حکمرانی کرے گا۔ [4] اب تمہیں جو کچھ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ تُم کاہنوں اور لاویوں میں سے جو سبت کو

آتے ہوئے ایک تہائی دروازوں پر پہرہ دیں۔ [5] تم میں سے ایک تہائی شاہی محل پر اور ایک تہائی بنیاد کے پھاٹک پر اور سب لوگ خداوند کے گھر صحنوں میں ہوں۔ [6] اور اُن کاہنوں اور لاویوں کے سوا جو خدمت پر ہوں کوئی خداوند کے گھر میں داخل نہ ہونے پائے۔صرف وہی اندر آئیں کیونکہ وہ وہاں خدمت کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔لیکن باقی سب لوگ اُن چیزوں پر نظر رکھیں جو خدا نے اُنہیں سونپی ہیں۔ [7] اور لاوی بادشاہ کے چاروں طرف کھڑے رہیں اور ہر ایک کا ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہو اور جو کوئی ہیکل میں داخل ہو قتل کیا جائے اور جہاں بھی بادشاہ جائے تُم اُس کے ساتھ رہو۔

[8] اور لاویوں نے اور یہُوداہ کے تمام لوگوں نے یہُویدع کاہن کے حکم کے مطابق عمل کیا۔ ہر ایک نے اپنے آدمیوں کو جو سبت کو خدمت کے لیے اندر جاتے تھے اور جو خدمت سے فارغ ہو کر باہر جاتے تھے ساتھ لیا کیونکہ یہُویدع کاہن نے کسی فریق کو جانے نہیں دیا تھا [9] پھر یہُویدع کاہن نے داؤد بادشاہ کی برچھیاں اور بڑی اور چھوٹی ڈھالیں جو خدا کے گھر میں تھیں سینکڑوں کے سرداروں کو دیں۔ [10] اور اُس نے اُن سب لوگوں کو جن میں سے ہر ایک اپنا اپنا ہتھیار اپنے ہاتھ میں لیے ہُوئے تھا ہیکل کی جنوبی حد سے لے کر شمالی حد تک مذبح اور ہیکل کے پاس بادشاہ کے چاروں طرف کھڑا کر دیا تا کہ اُس کی حفاظت کریں۔

[11] پھر یہُویدع اور اُس کے بیٹے بادشاہ کے بیٹے کو باہر لائے اور اُس کے سر پر تاج رکھا۔ پھر اُنہوں نے اُسے عہد نامہ پیش کیا اور اُس کے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔اُنہوں نے اُسے مسح کیا اور نعرہ لگایا کہ بادشاہ زندہ باد۔

[12] جب عتلیاہ نے لوگوں کے دوڑنے اور بادشاہ کے لیے نعرہائے تحسین بلند کرنے کی آواز سُنی تو وہ خداوند کے گھر میں اُن کے پاس آئی۔ [13] اُس نے نگاہ کی اور دیکھا کہ وہاں پھاٹک پر اپنے سُتون کے پاس بادشاہ کھڑا ہے اور بادشاہ کے نزدیک اُمراء اور نرسنگے بجانے والے موجود ہیں اور ساری مملکت کے لوگ خُوشی منا رہے ہیں اور نرسنگے پھونک رہے ہیں اور گانے والے اپنے باجوں کے ساتھ مدح سرائی کرنے والوں کی پیشوائی کر رہے ہیں۔تب عتلیاہ نے اپنے کپڑے پھاڑے اور چلّاکر کہا کہ یہ غدّاری ہے غدّاری!

[14] تب یہُویدع کاہن نے سینکڑوں کے سرداروں کو جو فوجیوں پر مقرّر تھے باہر بھیجا اور اُن سے کہا کہ عتلیاہ کو فوج کی صفوں کے درمیان باہر لے آؤ اور جو کوئی اُس کے پیچھے آئے اُسے قتل کر دو۔ کیونکہ یہُویدع کاہن نے کہا تھا کہ اُسے خداوند کے گھر میں قتل نہ کرنا۔ [15] اُنہوں نے اُسے جانے دیا لیکن جیسے ہی وہ شاہی محل کے علاقہ میں گھوڑا پھاٹک کے مدخل تک پہنچی اُنہوں نے اُسے گرفتار کر لیا اور وہاں اُسے قتل کر دیا۔

[16] پھر یہُویدع نے خداوند سے ایک عہد باندھا کہ وہ اور لوگ اور بادشاہ خداوند کے لوگ ہوں گے۔ [17] اور تمام لوگ بعل کے مندر کو گئے اور اُسے ڈھا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔اور اُنہوں نے اُس کے مذبحوں اور اُس کی مورتیوں کو چکنا چُور کر دیا اور بعل کے پجاری متّان کو مذبحوں کے سامنے قتل کیا۔

[18] پھر یہُویدع نے خداوند کے گھر کی نگرانی کاہنوں کے ہاتھوں میں سونپ دی جنہیں داؤد نے ہیکل میں خدمت پر مامور کیا تھا کہ وہ داؤد کے احکام کے مطابق خُوشی مناتے ہُوئے اور گاتے ہُوئے خداوند کی سوختنی قربانیاں چڑھائیں جیسا کہ مُوسیٰ کی شریعت میں لکھا ہے۔ [19] اُس نے خداوند کے گھر کے پھاٹکوں پر بھی دربان مقرّر کیے تا کہ کوئی بھی جو کسی طرح سے ناپاک ہو اندر نہ آ سکے۔

[20] اور اُس نے سینکڑوں کے سرداروں، اُمراء، لوگوں کے حاکموں اور ملک کے سب لوگوں کو ساتھ لیا اور بادشاہ کو خداوند کی ہیکل سے لے کر آیا اور وہ بالائی پھاٹک کے راستے محل میں گئے اور بادشاہ کو شاہی تخت پر بٹھایا۔ [21] ملک کے تمام لوگوں نے خُوشی منائی۔شہر پُرسکُون تھا اور عتلیاہ تلوار سے قتل کی جا چُکی تھی۔

یُوآس کا ہیکل کی مرمّت کرنا

۲۴ یُوآس سات سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں چالیس سال حکمرانی کی۔اُس کی ماں کا نام ضِبیاہ تھا اور وہ بیرسبع کی تھی۔ [2] اور یُوآس نے یہُویدع کے جیتے جی وہی کیا جو خداوند کی نظر میں ٹھیک تھا۔ [3] اور یہُویدع نے اُس کے لیے دو بیویاں چُنیں جن سے اُس کے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔

[4] کچھ عرصہ بعد یُوآس نے خداوند کی ہیکل کی مرمّت کرنے کا فیصلہ کیا۔ [5] اُس نے کاہنوں اور لاویوں کو اِکٹھّا کیا اور اُن سے کہا کہ یہُوداہ کے قصبوں میں جاؤ اور جو روپیہ ہر سال واجبُ الادا ہوتا ہے اُسے تمام اِسرائیل سے اپنے خدا کی ہیکل کی مرمّت کرنے کے لیے جمع کیا کرو اور یہ کام ذرا جلدی کرو۔لیکن لاویوں نے فوراً عمل نہ کیا۔

[۶] لہٰذا بادشاہ نے یہُویدؔع سردار کاہن کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ تُو نے لاویوں سے یہُوداہ اور یروشلیمؔ سے وہ محصول لانے کا مطالبہ کیوں نہیں کیا جو خداوند کے بندہ مُوسیٰ اور اِسرائیل کی جماعت نے خیمۂ شہادت کے لیے لگایا ہُوا ہے۔
[۷] کیونکہ اُس شریر عورت عتلیاؔہ کے بیٹوں نے خدا کی ہیکل میں توڑ پھوڑ کی تھی اور اُس کی مُقدّس اشیاء کو بھی بعلیم کے لیے اِستعمال کیا تھا۔
[۸] لہٰذا بادشاہ کے حکم پر ایک صندوق بنایا گیا اور اُسے خداوند کی ہیکل کے پھاٹک پر باہر رکھ دیا گیا۔ [۹] اور یہُوداہ اور یروشلیمؔ میں باقاعدہ سرکاری اعلان جاری کیا گیا کہ وہ لوگ خداوند کے لیے وہ محصول لائیں جس کا خدا کے بندہ مُوسیٰ نے بیابان میں اِسرائیل سے مطالبہ کیا تھا۔ [۱۰] اور تمام اہلکار اور تمام لوگ خُوشی سے اپنا اپنا چندہ لا کر صندوق میں ڈالنے لگے حتّیٰ کہ وہ بھر گیا۔ [۱۱] جب بھی لاوی صندوق لے کر شاہی حُکّام کے پاس آتے اور وہ دیکھتے کہ اُس میں بہت نقدی ہے تب شاہی مُنشی اور سردار کاہن کا نائب آ کر اُس صندوق کو خالی کر کے واپس اُس کی جگہ رکھ دیتے تھے۔ وہ یہ معمول کے مطابق کرتے رہے اور یوں کثیر مقدار میں نقدی جمع کر لی۔ [۱۲] بادشاہ اور یہُویدؔع نے یہ رقم اُن آدمیوں کے حوالہ کر دی جو خداوند کی ہیکل کے ضروری کاموں سے متعلق تھے اور اُنہوں نے معماروں اور بڑھئیوں کو خدا کی ہیکل کو بحال کرنے کے لیے اور لوہے اور پیتل کا کام کرنے والوں کو ہیکل کی مرمّت کرنے کے لیے اُجرت پر رکھ لیا۔
[۱۳] کاریگر جو کام پر لگائے گئے تھے وہ بڑے محنتی تھے اور اُن کے ماتحت مرمّت کے کام میں ترقّی ہوتی گئی۔ اُنہوں نے خداوند کی ہیکل کو اُس کی سابقہ وضع پر بحال کر کے اور بھی مضبوط بنایا۔
[۱۴] جب وہ سارا کام ختم کر چکے تو باقی روپیہ بادشاہ اور یہُویدؔع کے پاس لائے اور اُس سے خداوند کی ہیکل کے لیے کئی چیزیں یعنی خدمت کے لیے اور سوختنی قربانیوں کے لیے کام میں آنے والی اشیاء اور ظروف وغیرہ اور سونے اور چاندی کی دیگر اشیاء تیّار کی گئیں۔ جب تک یہُویدؔع زندہ رہا خداوند کی ہیکل میں سوختنی قربانیاں لگاتار چڑھائی جاتی رہیں۔
[۱۵] پھر یہُویدؔع بوڑھا اور عمر رسیدہ ہو گیا اور اُس نے ایک سَو تیس سال کی عمر میں وفات پائی [۱۶] اور وہ اُس اچھے کام کی وجہ سے جو اُس نے اِسرائیل میں خدا اور اُس کی ہیکل کے لیے کیا تھا داؔؤد کے شہر میں بادشاہوں کے ساتھ دفن کیا گیا۔

یُوآسؔ کی بداعمالی

[۱۷] یہُویدؔع کی وفات کے بعد یہُوداہ کے منصب دار آئے اور اُنہوں نے بادشاہ کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور اُس نے اُن کی سُنی۔ [۱۸] پھر وہ خداوند اپنے باپ دادا کی ہیکل کو چھوڑ کر عشیرہ لٹھوں اور مورتیوں کی پُوجا کرنے لگ گئے۔ تب اُن کی خطا کے باعث خدا کا غضب یہُوداہ اور یروشلیمؔ پر نازل ہُوا۔ [۱۹] اور اگرچہ خدا نے اُن لوگوں کے پاس نبی بھیجے تاکہ وہ اُنہیں اُس کی طرف واپس پھیر لائیں اور اگرچہ وہ نبی اُنہیں تنبیہ دیتے رہے لیکن اُنہوں نے اُن کی ایک نہ سُنی۔
[۲۰] تب خدا کی روح یہُویدؔع کاہن کے بیٹے زکریاؔہ پر نازل ہُوئی اور وہ لوگوں کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ خدا یوں فرماتا ہے کہ تُم خداوند کے حکموں کی خلاف ورزی کیوں کرتے ہو؟ تُم کامیاب نہ ہو گے۔ چونکہ تُم نے خداوند کو چھوڑ دیا ہے اِس لیے اُس نے بھی تمہیں چھوڑ دیا ہے۔
[۲۱] لیکن اُنہوں نے اُس کے خلاف سازش کی اور بادشاہ کے حکم سے اُنہوں نے خدا کی ہیکل کے صحن میں اُسے سنگسار کر دیا۔
[۲۲] یوں یُوآسؔ نے اُس کے باپ یہُویدؔع کی اُس مہربانی کو جو اُس نے اُس پر کی تھی یاد نہ رکھا بلکہ اُس کے بیٹے کو قتل کیا جس نے مرتے وقت کہا کہ کاش خداوند اِسے دیکھے اور تجھ سے اُس کا انتقام لے۔
[۲۳] اُسی سال کے آخر میں ارامؔ کی فوج نے یُوآسؔ پر چڑھائی کی اور یہُوداہ اور یروشلیمؔ میں داخل ہو کر لوگوں میں سے قوم کے سب سرداروں کو ہلاک کر دیا اور سارا مالِ غنیمت دمشقؔ میں اپنے بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔ [۲۴] اگرچہ ارامی لشکر کے تھوڑے سے آدمی ہی حملہ آور ہُوئے تھے لیکن خداوند نے ایک بہت بڑی فوج کو اُن کے ہاتھ میں کر دیا۔ کیونکہ یہُوداہ نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کو چھوڑ دیا تھا۔ پس یُوآسؔ کو اُس کے کیے کا بدلہ مل گیا۔
[۲۵] اور جب آرامی پیچھے ہٹے تو وہ یُوآسؔ کو بیماری کے بستر پر چھوڑ گئے۔ یہُویدؔع کاہن کے بیٹے کو قتل کرنے کی وجہ سے اُس کے اپنے ملازموں نے اُس کے خلاف سازش کی اور اُسے اُس کے بستر پر ہی قتل کر دیا۔ لہٰذا وہ مر گیا اور داؔؤد کے شہر میں دفنایا گیا لیکن شاہی قبروں میں نہیں۔
[۲۶] اور اُس کے خلاف سازش کرنے والے یہ تھے: ایک عمّونی عورت سِماعتؔ کا بیٹا زبدؔ اور ایک موآبی عورت سِمرتؔ کا بیٹا یہُوزبدؔ۔ اُس کے بیٹوں کا حال، اُس کے متعلق متعدّد پیشگوئیاں

اور خدا کی ہیکل کی بحالی کی تفصیل وغیرہ سلاطین کی کتاب کی تفسیر میں مندرج ہے اور اُس کا بیٹا امصیاہ بطور بادشاہ اُس کا جانشین بنا۔

امصیاہ شاہِ یہوداہ

۲۵ امصیاہ پچیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں اُنتیس سال حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام یہوعدان تھا اور وہ یروشلیم کی تھی۔ ۲ اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں ٹھیک تھا لیکن پُورے دل سے نہیں۔ ۳ اور جب سلطنت مضبوطی سے اُس کے ہاتھ میں آ گئی تو اُس نے اُن درباریوں کو جو اُس کے باپ کے قاتل تھے ہلاک کروادیا۔ ۴ تاہم اُن کے بیٹوں کو اُس نے قتل نہ کیا بلکہ مُوسیٰ کی کتاب توریت کے مطابق عمل کیا جہاں خداوند کا حکم ہے کہ بیٹوں کے بدلے باپ دادا نہ مارے جائیں اور نہ باپ دادا کے بدلے بیٹے مارے جائیں بلکہ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے لیے مارا جائے۔

۵ اور امصیاہ نے یہوداہ کے لوگوں کو اِکٹھا کیا اور اُنہیں اُن کے آبائی خاندانوں کے مطابق تمام یہوداہ اور بن یمین میں ہزار ہزار کے اور سَو سَو کے سرداروں کے ماتحت کر دیا۔ پھر اُس نے بیس سال یا اُس سے زیادہ عمر والوں کو جمع کیا تو معلوم ہُوا کہ تین لاکھ آدمی فوجی خدمت کے لائق ہیں جو برچھی اور ڈھال سے کام لے سکتے ہیں۔ ۶ اور اُس نے سَو قنطار چاندی دے کر اِسرائیل سے ایک لاکھ جنگجو مرد کرایہ پر بھی لے لیے۔

۷ لیکن ایک مردِ خدا نے اُس کے پاس آ کر کہا کہ اَے بادشاہ، اِسرائیل کے اِن جوانوں کو اپنے ساتھ ہرگز مت لے جانا کیونکہ خداوند اِسرائیل کے ساتھ نہیں ہے اور نہ ہی بنی اِفرائیم کے ساتھ ہے۔ ۸ اور اگر تُو جائے اور جنگ میں دادِ شجاعت دے تب بھی خدا تجھے دُشمن کے آگے شکست دے گا کیونکہ فتح یا شکست دینے پر خدا ہی قادر ہے۔

۹ تب امصیاہ نے اُس مردِ خدا سے پُوچھا کہ پھر میرے اُن سَو قنطاروں کا کیا ہوگا جو میں نے اِن اِسرائیلی فوجیوں کے لیے ادا کیے ہیں؟

اُس مردِ خدا نے جواب دیا کہ خداوند تجھے اُس سے کہیں زیادہ دے سکتا ہے۔

۱۰ پس امصیاہ نے اُن جوانوں کو جو افرائیم سے آئے تھے برخاست کر دیا اور اُنہیں واپس جانے کو کہا۔ اُنہیں یہوداہ پر بڑا غُصّہ آیا اور وہ غیظ وغضب سے بھرے ہُوئے اپنے اپنے گھر کو روانہ ہو گئے۔

۱۱ پھر امصیاہ نے اپنے جوانوں کو صف آرا کیا اور وادئ شور کی طرف فوج کشی کی اور وہاں اُس نے بنی شعیر کے دس ہزار آدمیوں کو قتل کیا۔ ۱۲ اور یہوداہ کی فوج نے دس ہزار آدمیوں کو زندہ پکڑ لیا اور اُنہیں چٹان کی چوٹی پر لے جا کر نیچے پھینک دیا اور وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

۱۳ اِسی دوران اُن جوانوں نے جنہیں امصیاہ نے واپس بھیج دیا تھا اور جنگ میں حصّہ لینے کی اجازت نہیں دی تھی، سامریہ سے لے کر بَیت حورُون تک یہوداہ کے شہروں پر چھاپا مارا۔ اُنہوں نے تین ہزار لوگوں کو قتل کیا اور بہت سا مالِ غنیمت لے گئے۔

۱۴ جب امصیاہ ادُومیوں کے قتلِ عام سے واپس لَوٹا تو وہ وہاں سے بنی شعیر کے دیوتاؤں کی مورتیاں ساتھ لے آیا اور اُنہیں نصب کیا کہ اُن کی پرستش کی جائے۔ اُس نے اُنہیں سجدہ کیا اور سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔ ۱۵ تب خداوند کا قہر امصیاہ کے خلاف بھڑک اُٹھا اور اُس نے ایک نبی کو اُس کے پاس بھیجا۔ نبی نے اُس سے کہا کہ تُو اِن دیوتاؤں کی طرف کیوں رجوع ہُوا جو اپنے ہی لوگوں کو تیرے ہاتھ سے نہ بچا سکے؟

۱۶ ابھی وہ باتیں کر ہی رہا تھا کہ بادشاہ نے پُوچھا: تجھے کس نے بادشاہ کا مُشیر مُقرّر کیا ہے؟ اپنا مُنہ بند رکھ! کیا مرنے کا ارادہ ہے؟

پس وہ نبی یہ کہہ کر چُپ ہو گیا کہ میں جانتا ہُوں کہ خدا نے تجھے ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ تُو نے یہ کیا اور میری نصیحت کو نہیں سُنا۔

۱۷ اور جب امصیاہ شاہِ یہوداہ اپنے مُشیروں سے صلاح مشورہ کر چُکا تو اُس نے اِسرائیل کے بادشاہ یُوآس بن یہوآخز بن یاہُو کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ ہمّت ہے تو ذرا میرے سامنے آ۔

۱۸ لیکن یُوآس شاہِ اِسرائیل نے امصیاہ شاہِ یہوداہ کو جواب دیا کہ لُبنان کی جھاڑی نے لُبنان کے دیودار کو پیغام بھیجا کہ اپنی بیٹی میرے بیٹے سے بیاہ دے۔ اتنے میں لُبنان کا ایک جنگلی درندہ گزرا اور اُس نے جھاڑی کو پاؤں تلے روند ڈالا۔ ۱۹ تُو تو کہتا ہے کہ دیکھ میں نے ادوم کو شکست دی ہے۔ اِس گمان نے تجھے مغرور اور مُتکبّر بنا دیا ہے۔ لیکن گھر ہی میں بیٹھا رہ! کیوں مصیبت کو دعوت دیتا ہے۔ تُو تو ڈوبے گا ہی، ساتھ ہی یہوداہ کو بھی لے ڈوبے گا۔

۲۰ لیکن امصیاہ نے ایک نہ سُنی اور خدا کی مرضی بھی یہی تھی کہ وہ یُوآس کے حوالے کیے جائیں کیونکہ وہ ادوم کے معبودوں

کے طالب ہُوئے تھے۔ [۲۱] پس یُوآس شاہِ اسرائیل نے حملہ کیا اور وہ اور یہُوداہ کا بادشاہ امصیاہ یہُوداہ میں بَیت شمس کے مقام پر ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہُوئے۔ [۲۲] یہُوداہ نے اِسرائیل سے شکست کھائی اور اُن کے سب آدمی اپنے اپنے گھروں کو بھاگ گئے۔ [۲۳] اور یُوآس شاہِ اِسرائیل نے شاہِ یہُوداہ امصیاہ بِن یُوآس بِن یہُوآخز کو بَیت شمس میں پکڑ لیا اور اُسے یروشلیم لایا اور افرائیم کے پھاٹک سے لے کر کونے کے پھاٹک تک یروشلیم کی فصیل کا چار سَو ہاتھ لمبا حِصّہ گرا دیا۔ [۲۴] اور وہ تمام سونا، چاندی اور تمام ظرُوف کو جو عوبید ادوم کے پاس خدا کے گھر میں اُسے ملے اور شاہی محل کے خزانوں کو اور یرغمالوں کو لے کر سامریہ لَوٹ گیا۔

[۲۵] امصیاہ بِن یُوآس شاہِ یہُوداہ، شاہِ اِسرائیل یُوآس بِن یہُوآخز کے مرنے کے بعد پندرہ برس جیتا رہا [۲۶] اور کیا امصیاہ کے دَورِ حکومت کے شرُوع سے آخر تک کے دیگر واقعات یہُوداہ اور اِسرائیل کے بادشاہوں کی کتاب میں قلمبند نہیں ہیں؟ [۲۷] اَور جب امصیاہ نے خداوند کی پیروی سے مُنہ موڑا تو یروشلیم کے لوگوں نے اُس کے خلاف سازش کی اور وہ لکیس کو بھاگ گیا۔ لیکن اُنہوں نے اُس کے پیچھے لکیس آدمی بھیجے اور اُسے وہاں قتل کر دیا۔ [۲۸] اُس کی لاش گھوڑے پر واپس لائی گئی اور اُسے یہُوداہ کے شہر میں اُس کے باپ دادا کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

عُزیّاہ شاہِ یہُوداہ

۲۶ تب یہُوداہ کے تمام لوگوں نے عُزیّاہ کو جو سولہ برس کا تھا اُس کے باپ امصیاہ کی جگہ بادشاہ بنایا۔ [۲] امصیاہ کے اپنے باپ دادا کے ساتھ سو جانے کے بعد عُزیّاہ ہی تھا جس نے ایلوت کو دوبارہ تعمیر کیا اور اُسے یہُوداہ میں شامل کر دیا۔

[۳] عُزیّاہ سولہ سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں باون برس حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام یکُولیاہ تھا اور وہ یروشلیم کی تھی۔ [۴] اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں درست تھا جیسے اُس کے باپ امصیاہ نے کیا تھا۔ [۵] اور زکریاہ کے دِنوں میں وہ خداوند کا طالب ہُوا جس نے اُسے خدا ترسی کی تعلیم دی۔ اور جب تک وہ خداوند کا طالب رہا خدا نے اُسے کامیابی بخشی۔

[۶] اُس نے فِلستیوں کے خلاف جنگ کی اور جات، یبنہ اور اشدود کی فصیلیں توڑ کر گرا دیں۔ پھر اُس نے فِلستیوں کے درمیان اشدود کے قریب اور دیگر علاقوں میں دوبارہ شہر تعمیر کیے۔ [۷] اور خدا نے فِلستیوں کے خلاف اور عربوں کے خلاف جو جُور بعل میں رہتے تھے اور معونیوں کے خلاف اُس کی مدد کی۔ [۸] اور عمّونیوں نے عُزیّاہ کو خراج ادا کیا۔ اُس کی شہرت مِصر کی سرحد تک پھیل گئی کیونکہ وہ بہت طاقتور ہو گیا تھا۔

[۹] عُزیّاہ نے یروشلیم میں کونے کے پھاٹک پر، وادی کے پھاٹک پر اور دیوار کے موڑ پر بُرج بنائے اور اُنہیں مضبوط کیا۔ [۱۰] اُس نے بیابان میں بھی بُرج بنائے اور بہت سے حَوض کھودے کیونکہ سِلسلہ کوہ کے دامن کی پہاڑیوں میں اور میدان میں اُس کے پاس مویشی بہت تھے۔ اُس نے اپنے کھیتوں میں، پہاڑیوں میں، اپنے تاکستانوں میں اور زرخیز زمینوں پر کام کرنے والے آدمی رکھے ہُوئے تھے کیونکہ اُسے کاشتکاری سے بڑا لگاؤ تھا۔

[۱۱] عُزیّاہ کے پاس ایک بڑی اچھی تربیت یافتہ فوج تھی جو ایک شاہی افسر حنانیاہ کے ماتحت جنگ پر جانے کے لیے تیّار رہتی تھی جسے یعئیل مُنشی اور معسیاہ ناظم نے گِن کر مختلف دستوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ [۱۲] آبائی خاندانوں کے جنگجو سردار تعداد میں دو ہزار چھ سَو تھے [۱۳] اُن کی زیرِ کمان جنگ کے لیے تربیت یافتہ تین لاکھ سات ہزار پانچ سَو آدمیوں کی فوج تھی جو دشمنوں کے خلاف بادشاہ کی مدد کرنے کے لیے پُوری طاقت سے لڑتی تھی۔ [۱۴] عُزیّاہ نے تمام فوج کو ڈھالیں، برچھیاں، خود، زرہ بکتر، کمانیں اور فلاخن کے لیے پتّھر مُہیّا کیے۔ [۱۵] اور اُس نے یروشلیم میں ہُنرمند آدمیوں کے تیّار کیے ہُوئے نقشوں کے مطابق ایسے آلات بنائے جنہیں بُرجوں اور فصیلوں پر سے تیر چلانے اور بڑے بڑے پتّھر پھینکنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ اُس کی شہرت دُور دُور تک پھیل گئی کیونکہ اُسے بڑے عجیب طریقہ سے کمک ملی اور وہ بڑا طاقتور اور مضبوط ہو گیا۔

[۱۶] لیکن جب عُزیّاہ زورآور ہو گیا تو اُس کا غرور اُس کے زوال کا باعث ہُوا۔ وہ خداوند اپنے خدا کا وفادار نہ رہا۔ ایک بار جب وہ بخُور کی قربانگاہ پر بخُور جلانے کے لیے خدا کی ہیکل میں داخل ہُوا [۱۷] تو عزریاہ کاہن اور اُس کے ساتھ اسّی دیگر بہادر کاہن اُس کے پیچھے اندر گئے۔ [۱۸] اُنہوں نے اُس کا سامنا کیا اور کہا: اَے عُزیّاہ، خداوند کے حُضور بخُور جلانا تیرے لیے اچھی بات نہیں ہے۔ یہ صرف کاہنوں یعنی ہارون کے بیٹوں کا کام ہے کیونکہ بخُور جلانے کے لیے اُن کی تقدیس کی گئی ہے۔ تُو مقدِس سے باہر چلا جا کیونکہ تُو نے بیوفائی کی ہے۔ اب خداوند خدا کی نظر میں تیری کوئی قدر و منزلت نہیں رہی۔

[۱۹] تب عُزیّاہ کو جو بخُور جلانے کے لیے بخُوردان ہاتھ میں لیے ہُوئے تھا بڑا غُصّہ آیا۔ اور جب وہ خداوند کی ہیکل میں بخُور کی

قربانگاہ کے آگے کاہنوں کے خلاف طیش میں آیا ہُوا تھا تو اُن کی موجودگی میں اُس کے ماتھے پر کوڑھ پھوٹ پڑا۔ [۲۰] اور جب عزریاہ سردار کاہن اور دیگر کاہنوں نے اُس پر نگاہ ڈالی تو اُنہوں نے دیکھا کہ اُس کے ماتھے پر کوڑھ پھوٹ نکلا ہے۔ اِس لیے اُنہوں نے فوراً اُسے باہر نکال دیا۔ درحقیقت وہ خود ہی جلدی سے باہر نکل جانا چاہتا تھا کیونکہ خداوند نے اُسے کوڑھ میں مبتلا کر دیا تھا۔

[۲۱] اور عُزّیاہ بادشاہ مرتے دم تک کوڑھی رہا۔ وہ ایک الگ مکان میں رہتا تھا یعنی وہ کوڑھی تھا اور خداوند کی ہیکل سے خارج کر دیا گیا تھا۔ اور اُس کا بیٹا یُوتام شاہی محل کا مُختار تھا اور وہ ملک کے لوگوں پر حکومت کرتا تھا۔ [۲۲] عُزّیاہ کے دورِ حکومت کے شروع سے لے کر آخر تک کے واقعات آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی نے قلمبند کیے ہیں۔ [۲۳] اور عُزّیاہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اُن کے قریب ہی ایک شاہی قبرستان میں دفن کیا گیا کیونکہ لوگوں نے کہا کہ وہ کوڑھی ہے۔ اور اُس کا بیٹا یُوتام بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

یُوتامؔ شاہِ یہُوداہ

۲۷ یُوتام پچیس برس کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے سولہ سال یروشلیم میں حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام یروسہ تھا جو صدُوق کی بیٹی تھی۔ [۲] اور اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں درست تھا جیسے اُس کے باپ نے کیا تھا۔ لیکن کبھی خداوند کی ہیکل میں جانے کی تکلیف گوارا نہ کی اور لوگوں نے بھی اپنے برے دستور جاری رکھے۔ [۳] یُوتام نے خداوند کی ہیکل کے بالائی پھاٹک کو دوبارہ تعمیر کیا اور عوفل کی دیوار پر بہت کچھ تعمیر کیا۔ [۴] اور اُس نے یہُوداہ کی پہاڑیوں میں شہر تعمیر کیے اور جنگل والے علاقوں میں قلعے اور بُرج بنوائے۔

[۵] یُوتام نے عمّونیوں کے بادشاہ کے خلاف جنگ چھیڑی اور اُنہیں مطیع کیا۔ اُسی سال عمّونیوں نے اُسے ایک سَو قنطار چاندی، دس ہزار کُر گیہوں اور دس ہزار کُر جَو دیئے۔ بنی عمّون نے اُتنا ہی دوسرے اور تیسرے برس بھی اُسے دیا۔

[۶] اور یُوتام طاقتور ہوتا گیا کیونکہ وہ خداوند اپنے خدا کے حُضور میں راہِ راست پر گامزن رہا۔

[۷] اور یُوتام کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات جن میں اُس کی سب لڑائیاں اور دیگر کارنامے شامل ہیں، اِسرائیل اور یہُوداہ کے بادشاہوں کی کتاب میں درج ہیں۔ [۸] وہ پچیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں سولہ برس حکمرانی کی۔ [۹] وہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور داؤد کے شہر میں دفن کیا گیا اور اُس کا بیٹا آخز بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

آخزؔ شاہِ یہُوداہ

۲۸ آخز بیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں سولہ سال حکمرانی کی۔ اور اُس نے وہ نہ کیا جو خداوند کی نظر میں درست تھا یعنی اپنے باپ دادا کے برعکس کیا۔ [۲] وہ اِسرائیل کے بادشاہوں کی راہوں پر چلا اور اُس نے بعلیم کی پرستش کرنے کے لیے ڈھالی ہُوئی مورتیاں نصب کروائیں۔ [۳] اور جن اقوام کو خداوند نے اِسرائیل کے سامنے سے خارج کیا تھا اُن کی ہی مکروہات کی پیروی کرتے ہُوئے اُس نے وادیٔ بن ہنّوم میں سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور اپنے بیٹوں کو آگ کی نذر کیا۔ [۴] اُس نے قربانیاں چڑھائیں اور بلند مقامات پر، پہاڑیوں کی چوٹیوں اور ہر تناور درخت کے نیچے بخور جلایا۔

[۵] اِس لیے خداوند اُس کے خدا نے اُسے شاہِ ارام کے ہاتھ میں کر دیا۔ ارامیوں نے اُسے شکست دی اور اُس کے بہت سے لوگوں کو اسیر بنا لیا اور اُنہیں دمشق لے آئے۔

اور وہ شاہِ اِسرائیل کے ہاتھوں میں بھی کر دیا گیا جس نے خُونریزی کر کے اُسے زبردست نقصان پہنچایا۔ [۶] اور فقح بن رملیاہ نے ایک ہی دِن میں یہُوداہ کے ایک لاکھ بیس ہزار فوجی سپاہیوں کو قتل کر دیا کیونکہ یہُوداہ نے خداوند اپنے باپ کے خدا کو چھوڑ دیا تھا [۷] اور زکری نے جو افرائیم کا ایک جنگجو تھا، بادشاہ کے بیٹے معسیاہ، محل کے ناظم عزریقام اور القانہ کو جو بادشاہ کا نائب تھا، قتل کر دیا۔ [۸] اور اِسرائیلیوں نے اپنے ہی رشتہ داروں کو اور اُن کی بیویوں، بیٹوں اور بیٹیوں کو جن کی تعداد دو لاکھ تھی، اسیر بنا لیا۔ اُنہوں نے بہت سا مالِ غنیمت حاصل کیا جسے وہ سامریہ لے گئے۔

[۹] لیکن وہاں خداوند کا ایک نبی تھا جس کا نام عودِد تھا۔ جب فوج سامریہ کو واپس آئی تو وہ اُس کے استقبال کو گیا اور کہنے لگا: چونکہ خداوند تمہارے باپ دادا کا خدا یہُوداہ سے ناراض تھا، اِس لیے اُس نے اُنہیں تمہارے ہاتھ میں کر دیا۔ لیکن تُم نے ایسے طیش میں اُن کا قتلِ عام کیا جس نے آسمان تک کو ہلا دیا ہے۔ [۱۰] اور اب تُم یہُوداہ اور یروشلیم کے مردوں اور عورتوں کو اپنا غلام بنا کر رکھنا چاہتے ہو۔ کیا یہ گناہ جو تُم سے خدا کے خلاف سرزد ہُوا ہے تمہارے سر نہ جائے گا؟ [۱۱] اب میری سُنو! اپنے اِن بھائیوں کو جنہیں تُم اسیر کر کے لائے ہو آزاد کر کے بھیج دو کیونکہ خداوند کا قہرِ شدید تُم پر

بھڑکنے کو ہے۔
[۱۲] تب اِفرائیم کے سرداروں میں سے بعض نے یعنی عزریاہ بِن یہوحانان، برکیاہ بِن مُسلیموت، یحزقیاہ بِن سلوم اور عماسا بِن خدلی جنگ سے واپس آنے والوں کے سامنے کھڑے ہو گئے [۱۳] اور کہنے لگے کہ تُم اِن اسیروں کو یہاں مت لاؤ۔ اگر ایسا کرو گے تو ہم خداوند کے حُضور گنہگار ٹھہریں گے۔ کیا تُم ہمارے گناہوں اور خطاؤں میں اضافہ کرنا چاہتے ہو؟ کیونکہ ہماری خطا تو پہلے ہی بڑی ہے اور اِسرائیل پہلے ہی قہرِ اِلٰہی کا نشانہ بنا ہُوا ہے۔
[۱۴] لہٰذا اُن مسلح سپاہیوں نے اُمراء کی اور تمام جماعت کی موجودگی میں اسیروں اور مالِ غنیمت کو چھوڑ دیا۔ [۱۵] اور جن لوگوں کو نامزد کیا گیا اُنہوں نے اُن اسیروں کو لیا اور اُن تمام کو جو ننگے تھے لُوٹ کے مال میں سے کپڑے لے کر پہنائے۔ اُنہوں نے اُنہیں کپڑے، جوتے، خوراک اور پانی دیا اور اُن کے زخموں کی مرہم پٹی بھی کی اور اُن تمام کو جو کمزور تھے گدھوں پر بٹھایا۔ اِس طرح وہ اُنہیں واپس اپنے بھائیوں کے پاس کھجوروں کے شہر یریحو میں لے گئے اور اُنہیں وہاں چھوڑ کر پھر سامریہ لَوٹ آئے۔
[۱۶] اُس وقت آخز بادشاہ نے اسُور کے بادشاہ کو مدد کے لیے بلا بھیجا [۱۷] کیونکہ ادومیوں نے آ کر پھر سے یہوداہ پر حملہ کر دیا تھا اور لوگوں کو اسیر بنا کر لے گئے تھے۔ [۱۸] اور اِسی دوران فلستیوں نے پہاڑیوں کے دامن کے اور یہوداہ کے جنوب کے شہروں پر چھاپے مارے اور وہ بیت شمس، ایالون اور جدیروت کو اور ساتھ ہی شوکو، تمنہ اور جمزو کو مع گرد و پیش کے دیہات کے فتح کر کے اُن پر قابض ہو گئے تھے۔ [۱۹] خداوند نے شاہِ اِسرائیل آخز کے باعث یہوداہ کو پست کیا کیونکہ اُس نے یہوداہ میں بڑی شرانگیزی کی تھی اور وہ خداوند کی حکم عدولی کا مرتکب ہُوا تھا۔ [۲۰] اور شاہِ اسُور تِگلت پِل ناسر اُس کے پاس آیا لیکن مدد کی بجائے اُس نے اُسے تکلیف ہی دی۔ [۲۱] آخز نے خداوند کی ہیکل سے اور شاہی محل سے اور شہزادوں سے کچھ چیزیں لے کر اسُور کے بادشاہ کو پیش کیں تو بھی اُسے کوئی فائدہ نہ ہُوا۔
[۲۲] اور اپنی تنگی کے وقت آخز بادشاہ خداوند سے بیوفائی کر کے اور بھی گنہگار ہو گیا۔ [۲۳] اُس نے دمشق کے دیوتاؤں کو جو اُس کی شکست کا باعث بنے تھے قربانیاں چڑھائیں کیونکہ اُس نے سوچا کہ چونکہ ارام کے بادشاہوں کے دیوتاؤں نے اُن کی مدد کی ہے اِس لیے میں اُن کے لیے قربانی چڑھاؤں گا تا کہ وہ میری بھی مدد کریں۔ لیکن وہی اُس کے اور تمام اِسرائیل کے زوال کا باعث بنے۔
[۲۴] آخز نے خداوند کی ہیکل سے تمام ظروف جمع کیے اور اُنہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے لے گیا۔ اُس نے خداوند کی ہیکل کے دروازے بند کر دیئے اور یروشلیم کے ہر کونے پر مذبحے بنائے۔ [۲۵] اور یہوداہ کے ہر قصبہ میں دیگر دیوتاؤں کو سوختنی قربانیاں چڑھانے کے لیے اُونچے مقامات تعمیر کیے اور یوں خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کو غُصّہ دلایا۔
[۲۶] اُس کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کے سب طور طریقے شروع سے لے کر آخر تک یہوداہ اور اِسرائیل کے بادشاہوں کی کتاب میں لکھے ہُوئے ہیں۔ [۲۷] آخز اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور یروشلیم کے شہر میں دفن کیا گیا۔ وہ اُسے اِسرائیل کے بادشاہوں کے قبرستان میں نہ لائے اور اُس کا بیٹا حزقیاہ بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

حزقیاہ کی اصلاحات

۲۹ حزقیاہ پچیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں اُنتیس سال حکمرانی کی۔ اُس کی ماں کا نام ابیاہ تھا جو زکریاہ کی بیٹی تھی۔ [۲] اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں درست تھا جیسے اُس کے باپ داؤد نے کیا تھا۔
[۳] اپنے دورِ حکومت کے پہلے سال کے پہلے مہینے میں اُس نے خداوند کی ہیکل کے دروازے کھولے اور اُن کی مرمّت کی۔ [۴] اور کاہنوں اور لاویوں کو اندر لایا اور اُنہیں مشرق کی طرف میدان میں جمع کیا [۵] اور کہا کہ اَے لاویو، میری سُنو! اب اپنے آپ کو پاک کرو اور خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کے گھر کو پاک کرو اور مَقدِس سے تمام نجاست دُور کرو۔ [۶] ہمارے باپ دادا بےوفا ثابت ہُوئے۔ اُنہوں نے خداوند ہمارے خدا کی نظر میں بُرائی کی اور اُسے چھوڑ دیا۔ اُنہوں نے خداوند کے مسکن کی طرف سے اپنے مُنہ پھیر لیے۔ اور اپنی پیٹھ اُس کی طرف کر دی۔ [۷] اُنہوں نے برآمدے کے دروازے بھی بند کر دیئے اور چراغ بجھا دیئے۔ اُنہوں نے مَقدِس میں اِسرائیل کے خدا کے حُضور میں نہ تو بخور جلایا اور نہ ہی سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔ [۸] اِس لیے خداوند کا قہر یہوداہ اور یروشلیم پر نازل ہُوا ہے اور اُس نے اُنہیں مصیبت، دہشت اور حیرت کے سپرد کر دیا ہے جیسا کہ تُم خُود اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہو۔ [۹] یہی وجہ ہے کہ ہمارے باپ دادا تلوار سے مارے گئے اور ہمارے بیٹے، بیٹیاں اور ہماری بیویاں اسیری میں ہیں۔ [۱۰] اب میرا اِرادہ ہے کہ میں خداوند اِسرائیل کے خدا

کے ساتھ عہد باندھوں تاکہ اُس کا قہرِ شدید ہم پر سے ٹل جائے۔ [11] میرے بیٹو! اب لاپرواہی نہ کرو کیونکہ خداوند نے تمہیں اپنے حُضور میں کھڑا ہونے، خدمت کرنے، مذہبی فرائض ادا کرنے اور بخور جلانے کے لیے چُن لیا ہے۔

[12] تب جو لاوی یہ خدمت انجام دینے کے لیے کمربستہ ہُوئے یہ ہیں:

قِہاتیوں میں سے محتؔ بِن عماسیؔ اور یُوایلؔ بِن عزریاہ۔
اور مراریوں میں سے قیسؔ بِن عبدیؔ اور عزریاہ بِن یہللئیلؔ۔
اور جیرسونیوں میں یُوآخ بِن زِمّہ اور عدنؔ بِن یُوآخ۔
[13] اور بنی الیصفنؔ میں سے سمریؔ اور یعوایلؔ۔
اور بنی آسفؔ میں سے زکریاہ اور متنیاہ۔
[14] اور بنی ہیمانؔ میں سے یحی ایلؔ اور سمعیؔ۔
اور بنی یدُوتُونؔ میں سے سمعیاہ اور عُزی ایلؔ۔

[15] جب وہ اپنے بھائیوں کو جمع کر کے اپنے آپ کو پاک کر چُکے تو وہ خداوند کے گھر کو پاک کرنے کے لیے اندر گئے جیسا کہ بادشاہ نے خداوند کے کلام کی پیروی کرتے ہُوئے اُنہیں حکم دیا تھا۔ [16] اور کاہن خداوند کے مَقدِس کو پاک کرنے کے لیے اُس کے اندر گئے اور خداوند کی ہیکل میں جو بھی ناپاک چیز اُنہیں ملی وہ اُسے باہر خداوند کی ہیکل کے صحن میں لے آئے اور لاویوں نے اُسے جمع کیا اور اُٹھا کر باہر وادئی قِدرُونؔ کو لے گئے۔ [17] اُنہوں نے پہلے مہینہ کی پہلی تاریخ کو تقدیس کا کام شروع کیا اور مہینہ کی آٹھ تاریخ تک وہ خداوند کے برآمدے تک پہنچ گئے۔ مزید آٹھ روز تک اُنہوں نے خداوند کی ہیکل کی ہی تقدیس کی اور وہ پہلے مہینہ کی سولہ تاریخ کو اِس کام سے فارغ ہو گئے۔

[18] تب وہ محل میں حزقیاہ بادشاہ کے پاس گئے اور اُسے اطّلاع دی کہ ہم نے خداوند کے سارے گھر، سوختنی قربانیوں کے مذبح اور اُس کے برتنوں اور نذر کی روٹیوں کی میز اور اُس کے تمام ظروف کو پاک کر دیا ہے۔ [19] اور وہ ظروف جنہیں آخزیاہ بادشاہ اپنے عہدِ سلطنت میں خدا سے بیوفائی کے باعث اُٹھا کر لے گیا تھا ہم نے اُن کی جگہ نئے ظروف تیار کر کے اُن تمام کی تقدیس کر دی ہے۔ اب وہ خداوند کے مذبح کے سامنے موجود ہیں۔

[20] اگلے دِن سویرے ہی حزقیاہ بادشاہ نے شہر کے رئیسوں کو جمع کیا اور خداوند کے گھر کی طرف روانہ ہُوا۔ [21] وہ سات بَیل، سات مینڈھے، سات برّے اور سات بکرے مملکت کے لیے، مَقدِس کے لیے اور یہُوداہ کے لیے خطا کی قربانی کے طور پر لائے اور بادشاہ نے کاہنوں کو یعنی بنی ہارونؔ کو اُنہیں خداوند کے مذبح پر چڑھانے کا حکم دیا۔ [22] لہٰذا اُنہوں نے بَیلوں کو ذبح کیا اور کاہنوں نے اُن کا خُون لے کر مذبح پر چھِڑکا۔ پھر اُنہوں نے مینڈھوں کو ذبح کیا اور اُن کا خُون مذبح پر چھِڑکا۔ پھر اُنہوں نے برّوں کو ذبح کیا اور اُن کا خُون مذبح پر چھِڑکا۔ [23] پھر خطا کی قربانی کے بکرے بادشاہ اور جماعت کے سامنے لائے گئے اور اُنہوں نے اپنے ہاتھ اُن پر رکھے۔ [24] پھر کاہنوں نے بکروں کو ذبح کیا اور تمام اِسرائیل کا کفّارہ دینے کے لیے اُن کا خُون خطا کی قربانی کے لیے مذبح پر چھِڑکا کیونکہ بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ تمام اِسرائیل کے لیے سوختنی قربانیاں اور خطا کی قربانیاں پیش کی جائیں۔ [25] اور اُس نے داؤدؔ اور بادشاہ کے غیب بین جادؔ اور ناتنؔ نبی کے حکم کے مطابق لاویوں کو جھانجھ، سِتار اور بربط کے ساتھ خداوند کی ہیکل میں مامور کیا اور یہ خداوند کا حکم تھا جو اُس نے اپنے نبیوں کی معرفت دیا تھا۔ [26] لہٰذا لاوی داؤدؔ کے سازوں کو اور کاہن اپنے نرسنگوں کو لیے ہُوئے تیّار کھڑے تھے۔

[27] حزقیاہ نے مذبح پر سوختنی قربانی چڑھانے کا حکم دیا اور جب سوختنی قربانی شروع ہُوئی تو شاہِ اِسرائیل داؤدؔ کے سازوں اور نرسنگوں کے ساتھ خداوند کے لیے گیت بھی شروع ہُوا۔ [28] اور جب گانے والے گانے لگے اور نرسنگے پھونکنے والے نرسنگے پھونکنے لگے تو تمام جماعت نے سجدہ کیا اور جب تک کہ سوختنی قربانیوں کا چڑھانا تمام نہ ہُوا یہ سلسلہ چلتا رہا۔

[29] اور جب قربانیاں پیش کی جا چُکیں تو بادشاہ اور سب لوگوں نے جو اُس کے ساتھ تھے جھُک کر سجدہ کیا۔ [30] پھر حزقیاہ بادشاہ اور اُس کے سرداروں نے لاویوں کو حکم دیا کہ داؤدؔ اور آسفؔ غیب بین کے گیت گا کر خداوند کی حمد کریں۔ لہٰذا اُنہوں نے خُوشی سے مدح سرائی کی اور اپنے سر جھکائے اور سجدہ کیا۔

[31] پھر حزقیاہ نے کہا کہ اب تُم نے اپنے آپ کو خداوند کے لیے پاک کر لیا ہے۔ آؤ اور خداوند کی ہیکل میں قربانیاں اور شکرگزاری کے لیے ہدیئے لاؤ۔ لہٰذا جماعت قربانیاں اور شکرگزاری کے لیے ہدیئے لائی اور وہ سب خُوش دلی کے ساتھ سوختنی قربانیاں لائے۔

[32] جو سوختنی قربانیاں جماعت لائی اُن کی تعداد یہ تھی: ستّر بَیل، ایک سَو مینڈھے اور دو سَو برّے، یہ تمام خداوند کے حُضور سوختنی قربانیوں کے لیے تھے۔ [33] اور وہ جانور جو قربانیوں کے لیے مُقدّس کیے گئے تھے اُن کی تعداد یہ تھی: چھ سَو بَیل، تین ہزار بھیڑیں اور بکریاں۔ [34] مگر کاہن سوختنی قربانی کے سارے

جانوروں کی کھالیں اُتارنے کے لیے کافی نہ تھے۔ لہٰذا اُن کے رشتہ دار لاویوں نے اُن کی مدد کی جب تک کہ کام ختم نہ ہو گیا اور دیگر کاہنوں کی تقدیس نہ ہو گئی کیونکہ لاوی اپنی تقدیس کے بارے میں کاہنوں کی بہ نسبت زیادہ محتاط تھے۔ ۳۵ سوختنی قربانیاں بڑی کثرت سے تھیں اور اُن کے ساتھ سلامتی کی قربانیوں کی چربی اور سوختنی قربانیوں کے تپاون تھے۔

لہٰذا خداوند کی ہیکل میں مذہبی فرائض پھر سے ادا کیے جانے لگے۔ ۳۶ اور حزقیاہ اور تمام لوگ بڑی خوشی منانے لگے کیونکہ خدا نے بغیر کسی تاخیر کے اپنے گھر میں سارے ضروری کاموں کو پھر سے بحال کر دیا تھا۔

حزقیاہ کا عیدِ فسح منانا

۳۰ حزقیاہ نے تمام اِسرائیل اور یہوداہ کو پیغام بھیجا اور اِفرائیم اور منسّی کو چٹھیاں بھی لکھیں کہ وہ یروشلیم میں خداوند کی ہیکل میں خداوند اِسرائیل کے خدا کے لیے عیدِ فسح منانے آئیں۔ ۲ اور بادشاہ اور اُس کے سرداروں اور یروشلیم میں ساری جماعت نے دوسرے مہینے میں عیدِ فسح منانے کا فیصلہ کیا۔ ۳ وہ اِسے حسبِ معمول نہ منا سکے تھے کیونکہ کاہنوں کی ایک کثیر تعداد نے اپنے آپ کو پاک نہیں کیا تھا اور لوگ بھی یروشلیم میں جمع نہ ہو پائے تھے۔ ۴ یہ تجویز بادشاہ کو اور ساری جماعت کو مناسب معلوم ہُوئی۔ ۵ لہٰذا اُنہوں نے بیرسبع سے لے کر دان تک اِسرائیل میں ہر جگہ اعلان کروا دیا کہ سب لوگ یروشلیم آ کر خداوند اِسرائیل کے خدا کے لیے عیدِ فسح منائیں کیونکہ اُنہوں نے کثیر تعداد میں شریعت کے مطابق یہ عید نہیں منائی تھی۔

۶ چنانچہ قاصد فرمانِ شاہی کے مطابق بادشاہ اور اُس کے سرداروں کے خطوط لے کر اِسرائیل اور یہوداہ میں ہر جگہ گئے۔ اُن خطوں میں لکھا تھا:

"اَے اِسرائیل کے لوگو! خداوند ابرہام، اِضحاق اور یعقوب کے خدا کی طرف رجوع کرو تا کہ وہ بھی تمہاری طرف جو باقی بچے ہو اور اسُور کے بادشاہوں کے ہاتھ سے بچ نکلے ہو متوجہ ہو۔ ۷ اپنے باپ دادا اور بھائیوں کی مانند نہ بنو جنہوں نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کی نافرمانی کی جس کی وجہ سے اُس نے اُنہیں ہلاکت کے سپرد کر دیا جیسا کہ تُم دیکھتے ہو۔ ۸ سرکش نہ بنو جیسے کہ تمہارے باپ دادا تھے، خداوند کی اطاعت اختیار کرو۔ اُس کے مَقدِس میں آؤ جس کی اُس نے ہمیشہ کے لیے تقدیس کر دی ہے۔ خداوند اپنے خدا کی عبادت کرو تا کہ اُس کا قہرِ شدید تُم پر سے ٹل جائے۔ ۹ اگر تُم خداوند کی طرف رجوع کرو گے تو پھر تمہارے بھائیوں اور بچّوں کو اسیر کرنے والے اُن پر ترس کھائیں گے اور وہ اِس ملک کو واپس آ جائیں گے۔ کیونکہ خداوند تمہارا خدا بڑا مہربان اور رحیم ہے۔ اگر تُم اُس کی طرف پھرو گے تو وہ تُم سے اپنا مُنہ نہ پھیرے گا۔"

۱۰ قاصد اِفرائیم اور منسّی میں قصبہ بہ قصبہ ہوتے ہُوئے زبولون تک گئے لیکن لوگوں نے اُن کی تحقیر کی اور اُن کا مذاق اُڑایا۔ ۱۱ تاہم آشر، منسّی اور زبولون کے کچھ آدمیوں نے فروتنی اختیار کی اور یروشلیم آئے ۱۲ لیکن یہوداہ پر بھی خدا کا ہاتھ تھا اور خداوند نے اُنہیں متحد کر دیا تا کہ وہ اُس کے کلام کی پیروی میں بادشاہ اور اُس کے سرداروں کے حکم کی تعمیل کریں۔

۱۳ دوسرے مہینے میں فطیری روٹی کی عید منانے کے لیے لوگوں کی ایک بہت بڑی بھیڑ یروشلیم میں جمع ہُوئی۔ ۱۴ اُنہوں نے یروشلیم میں مذبحوں کو ڈھا دیا اور بخور جلانے کی قربانگاہوں کو بھی دُور کر دیا اور اُن کو وادیٔ قدرون میں پھینک دیا۔

۱۵ پھر دوسرے مہینے کی چودھویں تاریخ کو اُنہوں نے فسح کے برّہ کو ذبح کیا اور کاہنوں اور لاویوں نے شرمسار ہو کر اپنے آپ کو پاک کیا اور خداوند کی ہیکل میں سوختنی قربانیاں لائے ۱۶ اور اُنہوں نے حسبِ معمول اپنی اپنی جگہیں سنبھالیں جیسے کہ وہ مردِ خدا موسیٰ کی شریعت میں مقرر کی گئیں تھیں۔ اور کاہنوں نے اُس خون کو جو لاویوں نے اُن کے ہاتھ میں دیا تھا چھڑکا۔ ۱۷ چونکہ بھیڑ میں سے اکثر نے اپنے آپ کو پاک نہ کیا تھا اِس لیے لاویوں کو اُن سب کے لیے فسح کے برّے ذبح کرنے پڑے جو رسمی طور پر پاک نہ تھے اور نہ ہی اپنے برّے خداوند کے لیے مخصوص کر سکے تھے۔ ۱۸ اگرچہ بیشتر لوگوں نے جو اِفرائیم، منسّی، اِشکار اور زبولون سے آئے تھے اپنے آپ کو پاک نہ کیا تھا، پھر بھی اُنہوں نے شریعت میں لکھے ہُوئے کے خلاف فسح کھا لی لیکن حزقیاہ نے اُن کے لیے یہ کہتے ہُوئے دعا کی کہ کاش خداوند جو بھلا ہے وہ ہر کسی کو ۱۹ جو دل سے خدا کا یعنی خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کا طالب ہے چاہے وہ مَقدِس کے قوانین کے مطابق پاک نہ بھی ہو بخش دے ۲۰ اور خداوند نے حزقیاہ کی سُنی اور لوگوں کو شفا بخشی۔

۲۱ اور اُن اِسرائیلیوں نے جو یروشلیم میں موجود تھے بڑی خوشی سے سات دِن تک عیدِ فطیر منائی اور اِس دوران لاوی اور کاہن خداوند کی حمد کے سازوں کی دُھنوں کے ساتھ ہر روز خداوند کی

ستایش کرتے رہے۔
[۲۲] حزقیاہ نے اُن تمام لاویوں کو شاباشی دی اور اُن کی حوصلہ افزائی فرمائی جنہوں نے خداوند کی عبادت کرتے وقت اپنے جوہر دکھائے تھے۔ ساتوں دِن وہ اپنا مقرّرہ حِصّہ کھاتے اور سلامتی کی قربانیاں چڑھاتے اور خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کی حمد و ستایش کرتے رہے۔
[۲۳] پھر تمام جماعت نے مزید سات دِن تہوار منانے پر اتفاق کیا۔ وہ خُوشی سے مزید سات دِن تہوار مناتے رہے۔ [۲۴] حزقیاہ شاہِ یہُوداہ نے جماعت کے لیے ایک ہزار بَیل اور سات ہزار بھیڑیں اور بکریاں مہیّا کیں اور سرداروں نے اُنہیں ایک ہزار بَیل اور دس ہزار بھیڑیں اور بکریاں مہیّا کیں اور کاہنوں کی ایک کثیر تعداد نے اپنے آپ کو پاک کیا۔ [۲۵] اور یہُوداہ کی ساری جماعت نے کاہنوں اور لاویوں اور اُن پردیسیوں کے ساتھ مل کر خُوشی منائی جو اِسرائیل سے آئے تھے اور جو یہُوداہ میں رہتے تھے۔ [۲۶] اور یروشلیم میں ہر طرف شادمانی ہی شادمانی نظر آتی تھی کیونکہ سلیمان بِن داؤد شاہِ اِسرائیل کے زمانہ سے یروشلیم میں ایسی بات کبھی نہ ہُوئی تھی۔ [۲۷] پھر کاہن اور لاوی لوگوں کو برکت دینے کے لیے کھڑے ہُوئے اور خدا نے اُن کی سُنی کیونکہ اُن کی دعا آسمان تک جو اُس کی مُقدّس سکونت گاہ ہے جا پہنچی۔

۳۱ اِس تقریب کے خاتمہ پر سب اِسرائیلی جو وہاں حاضر تھے یہُوداہ کے شہروں میں گئے اور مُقدّس ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور عشیرہ لٹھوں کو کاٹ ڈالا۔ اُنہوں نے یہُوداہ، بِن یمین، اِفرائیم اور منسّی میں ہر جگہ بلند مقامات اور مذبحوں کو تباہ کر دیا اور کسی کو سالم نہ چھوڑا۔ اِس کے بعد وہ اِسرائیلی اپنے شہروں میں اپنی اپنی ملکیت کو لَوٹ گئے۔

عبادت کے لیے عطیے

[۲] حزقیاہ نے کاہنوں اور لاویوں کو اُن کے فریقوں کے مطابق کام سونپا یعنی کاہنوں اور لاویوں میں سے ہر ایک کو اُن کے فرائض کے مطابق سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھانے، عبادت اور شکرگزاری کرنے اور خداوند کے مسکن کے پھاٹکوں پر ستایش کرنے کی ذمّہ داریاں سونپیں [۳] اور بادشاہ نے صبح اور شام کی سوختنی قربانیوں کے لیے اور جیسے خداوند کی شریعت میں لکھا ہے سبتوں، نئے چاندوں اور مقرّرہ عیدوں کی سوختنی قربانیوں کے لیے اپنی ملکیت میں سے عطیّہ مقرّر کر دیا [۴] اور اُس نے اُن لوگوں کو جو یروشلیم میں رہتے تھے حکم دیا کہ کاہنوں اور لاویوں کو اُن کا واجبُ الادا حِصّہ دیں تاکہ وہ اپنی خدمات کو خداوند کی شریعت (کی تعلیم) کے لیے وقف کر سکیں۔ [۵] اِس فرمان کے جاری ہوتے ہی بنی اِسرائیل اپنے اناج کے پہلے پھل، نئی مَے، تیل اور شہد کثرت سے لانے لگے اور وہ سب جو کھیتوں میں پیدا ہوتا ہے اُس کا دسواں حِصّہ بھی خُوشی سے دینے لگے۔ [۶] اور اِسرائیل اور یہُوداہ کے لوگ جو یہُوداہ کے شہروں میں رہتے تھے وہ بھی اپنے گلّوں اور ریوڑوں کا دسواں حِصّہ، اور خداوند اپنے خدا کی خاطر مُقدّس کی ہُوئی اشیاء کا دسواں حِصّہ لائے اور اُن کے ڈھیر کے ڈھیر لگا دیئے۔ [۷] وہ تیسرے مہینے سے لے کر ساتویں مہینے تک اِسی کام میں مصروف رہے۔ [۸] جب حزقیاہ اور اُس کے سرداروں نے آ کر اُن ڈھیروں کو دیکھا تو اُنہوں نے خداوند کی ستایش کی اور اُس کی اُمّت اِسرائیل کو مبارکباد دی۔
[۹] جب حزقیاہ نے کاہنوں اور لاویوں سے اُن ڈھیروں کے بارے میں پُوچھا [۱۰] تو عزریاہ سردار کاہن نے جو صدوق کے خاندان کا تھا جواب دیا کہ جب سے لوگ اپنے اپنے عطیے خداوند کی ہیکل میں لانے لگے ہیں تب سے ہمیں کھانے کو کافی ملتا رہا ہے اور بہت کچھ ابھی بھی بچا پڑا ہے کیونکہ خداوند نے اپنی اُمّت کو برکت دی ہے اور یہ بڑا انبار اُسی بچے ہُوئے سامان کا ہے۔
[۱۱] تب حزقیاہ نے خداوند کی ہیکل میں اُس سامان کا ذخیرہ کرنے کے لیے کمرے تیّار کرنے کا حکم دیا۔ لہٰذا وہ تیّار کیے گئے۔ [۱۲] پھر وہ وفاداری سے عطیّے، دہ یکیاں اور نذر کیے گئے تحائف لاتے رہے۔ اور کننیاہ ایک لاوی اِن چیزوں کا مختار تھا اور اُس کا بھائی سمعی اُس کا نائب تھا۔ [۱۳] اور یحیئیل، عززیاہ، نحات، عساہیل، یریموت، یُوزبد، ایلی ایل، اِسماکیاہ، محت اور بنایاہ، جن کی تقرّری حزقیاہ بادشاہ اور خدا کی ہیکل کے سردار عزریاہ نے کی تھی کننیاہ اور اُس کے بھائی سمعی کے ماتحت کارگزار تھے۔
[۱۴] اور مشرقی پھاٹک کا دربان یمنہ لاوی کا بیٹا قورے خدا کے حُضُور پیش کی گئی رضا کی قربانیوں پر مقرّر تھا تاکہ خداوند کو دیئے گئے عطیّوں اور پاک ترین چیزوں کو بانٹ دیا کرے۔ [۱۵] عدن، بِن یمین، یشوع، سمعیاہ، امریاہ اور سکنیاہ کاہنوں کے شہروں میں مقرّر کیے گئے تھے تاکہ اپنے کاہن بھائیوں کو کیا چھوٹے کیا بڑے اُن کے فریقوں کے مطابق اُن کا حِصّہ دیانتداری سے یکساں طور پر بانٹتے رہا کریں۔
[۱۶] علاوہ ازیں اُنہوں نے اُن لڑکوں کو حِصّہ بانٹا جو تین برس یا اُس سے زیادہ عمر کے تھے اور جن کے نام نسب ناموں میں درج

تھے یعنی اُن سب کو جو روزانہ اپنی ذمہ داریوں اور اپنے فریقوں کے مطابق اپنے فرائض کو انجام دینے کے لیے خداوند کی ہیکل میں داخل ہوتے تھے۔ ۱۷ اور اُنہوں نے اُن کو بھی حِصّہ بانٹا جن کے نام آبائی خاندانوں کے حساب سے کاہنوں کے نسب ناموں میں درج تھے۔ اور اِسی طرح لاویوں کو بھی جو بیس سال سے زیادہ عمر کے تھے اُن کی ذمہ داریوں اور اُن کے فریقوں کے مطابق اُن کا حِصّہ بانٹا۔ ۱۸ اور اُنہوں نے اُن کی ساری جماعت کے بال بچّوں، بیویوں اور بیٹے اور بیٹیوں کو بھی جن کے نام نسب ناموں میں درج تھے حِصّہ پانے والوں میں شامل کیا کیونکہ اُن لاویوں کو اپنے مقرّرہ کاموں کے انجام دینے کے لیے اپنے آپ کو پاک رکھنا پڑتا تھا۔ (لہٰذا وہ دوسرے کام نہیں کر سکتے تھے۔)

۱۹ جہاں تک کاہنوں یعنی ہارون کی اولاد کا تعلق ہے وہ جو اپنے شہروں کے اطراف کھیتوں میں یا کسی دوسرے شہر میں رہتے تھے اُن کے ہر مرد کو اور اُن سب کو جن کے نام لاویوں کے نسب ناموں میں درج تھے اُن کا حِصّہ بانٹنے کے لیے بھی آدمی نامزد کیے گئے۔

۲۰ اور جو کچھ خداوند اُس کے خدا کی نظر میں بھلا، درست اور ٹھیک تھا وہی حزقیاہ نے یہوداہ کے ہر حِصّہ میں کیا۔ ۲۱ اور خدا کی ہیکل کی خدمت اور شریعت اور احکام کی تعمیل کرتے ہُوئے جو کام بھی اُس نے شروع کیا اُس میں وہ خدا کا طلبگار ہُوا اور اُسے پُورے دل سے کیا اور کامیاب ہُوا۔

سنحیرب کا یروشلیم پر حملہ

۳۲ حزقیاہ کی اِس وفاداری کے باوجود سنحیرب، شاہِ اسُور نے چڑھائی کی اور یہوداہ میں داخل ہُوا اور اُس نے قلعہ بند شہروں کو اپنے لیے فتح کرنے کے خیال سے اُن کا محاصرہ کر لیا۔ ۲ جب حزقیاہ نے دیکھا کہ سنحیرب نے یروشلیم سے جنگ جاری رکھنے کے لیے چڑھائی کر دی ہے ۳ تو اُس نے شہر کے باہر چشموں سے پانی روکنے کے لیے اپنے اُمراء اور لشکر کے بہادروں سے صلاح مشورہ کیا۔ اُنہوں نے اُس کی مدد کی۔ ۴ اور بہت سے آدمیوں کو جمع کر کے اُنہوں نے اُن تمام چشموں کو اور اُس سرزمین میں بہنے والی ندی کو بند کر دیا۔ اور اُنہوں نے کہا کہ جب شاہانِ اسُور چڑھائی کر کے آئیں تو اُنہیں کثرت سے پانی کیوں ملے؟ ۵ لہٰذا اُس نے ہمّت سے کام لے کر فصیل کے ٹُوٹے حِصّوں کی مرمّت کی اور اُس پر بُرج تعمیر کیے۔ اور اُس فصیل کے باہر ایک اور فصیل بنائی اور داؤد کے شہر میں مِلّو کے قلعہ کو مستحکم کیا۔ اُس نے بہت بڑی تعداد میں ہتھیار اور ڈھالیں بھی بنوائیں۔ ۶ اور لوگوں پر فوجی افسر مقرّر کیے اور اُنہیں میدان میں شہر کے پھاٹک پر اپنے سامنے جمع کیا اور اُنہیں تسلّی دیتے ہُوئے کہا: ۷ ہمّت باندھو اور حوصلہ رکھو اور شاہِ اسُور اور اُس کے ساتھ لشکرِ جرّار کی وجہ سے دہشت زدہ یا پست ہمّت نہ ہو کیونکہ ہمارے ساتھ اُس کی بہ نسبت زیادہ بڑی طاقت ہے۔ ۸ اُس کے ساتھ صرف گوشت کا بازو ہے مگر ہماری مدد کرنے اور ہماری لڑائیاں لڑنے کے لیے خداوند ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور جو کچھ حزقیاہ شاہِ یہوداہ نے کہا اُس سے لوگوں کو بڑا حوصلہ ملا۔

۹ بعد ازاں جب سنحیرب شاہِ اسُور اور اُس کی افواج لکیس کا محاصرہ کر رہی تھیں تو اُس نے اپنے افسروں کو حزقیاہ شاہِ یہوداہ کے لیے اور یہوداہ کے تمام لوگوں کے لیے جو وہاں تھے یہ پیغام دے کر یروشلیم بھیجا:

۱۰ سنحیرب شاہِ اسُور یوں فرماتا ہے کہ میں نے یروشلیم کا محاصرہ کر لیا ہے۔ اب تُم کس پر بھروسا کیے بیٹھے ہو؟ ۱۱ جب حزقیاہ کہتا ہے کہ خداوند ہمارا خدا ہمیں شاہِ اسُور کے ہاتھ سے بچائے گا تو وہ تمہیں بہکا رہا ہے تاکہ تمہیں بھوک اور پیاس سے مر جانے دے۔ ۱۲ کیا یہ وہی حزقیاہ نہیں جس نے اُسی کے بلند مقامات اور مذبحوں کو نابود کر دیا اور یہوداہ اور یروشلیم کو حکم دیا کہ تُم صرف ایک ہی مذبح کے آگے سجدہ کرنا اور اُسی پر قربانیاں جلانا؟

۱۳ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اور میرے باپ دادا نے دیگر ممالک کے تمام لوگوں کے ساتھ کیا کچھ کِیا؟ کیا اُن اقوام کے دیوتا میرے ہاتھ سے اُن کے ملک کو بچا سکے؟ ۱۴ وہ اقوام جنہیں میرے باپ دادا نے تباہ کیا اُن اقوام کے تمام دیوتاؤں میں سے کون اپنے لوگوں کو میرے ہاتھ سے بچانے کے قابل نکلا؟ تو پھر تمہارا معبود تمہیں میرے ہاتھ سے کس طرح بچا سکے گا؟ ۱۵ پس تُم حزقیاہ کے فریب اور بہکاوے میں مت آؤ! اُس کا یقین مت کرو کیونکہ کسی بھی قوم یا مملکت کا ایسا کوئی دیوتا نہیں ہو گزرا ہے جو اپنے لوگوں کو میرے یا میرے باپ دادا کے ہاتھ سے بچا سکے تو تمہارا معبود تمہیں میرے ہاتھ سے کیسے بچا سکے گا!

۱۶ اور سنحیرب کے افسروں نے خداوند خدا کے خلاف اور اُس کے بندہ حزقیاہ کے خلاف بہت سی اور باتیں بھی کہیں۔ ۱۷ اور اُس بادشاہ نے خداوند اسرائیل کے خدا کی توہین کرتے ہُوئے اور اُس

کے خلاف یہ کہتے ہُوئے خط لکھے کہ جس طرح دیگر ممالک کے دیوتا اپنے لوگوں کو میرے ہاتھ سے نہ بچا سکے ویسے ہی حزقیاہ کا معبود بھی اپنے لوگوں کو میرے ہاتھ سے نہ بچا سکے گا۔ [۱۸] پھر اُنہوں نے یروشلیم کے اُن لوگوں کو جو دیوار پر تھے یہی باتیں عبرانی زبان میں بڑے زور زور سے سنائیں تا کہ اُنہیں ڈرا دھمکا کر شہر پر قبضہ کر لیں۔ [۱۹] اور اُنہوں نے یروشلیم کے خدا کے بارے میں بھی وہی باتیں کہیں جو اُنہوں نے دنیا کی دیگر اقوام کے دیوتاؤں کے بارے میں جو اِنسان کے ہاتھوں کی کاریگری ہیں کہی تھیں۔

[۲۰] تب حزقیاہ بادشاہ اور آموص کا بیٹا یسعیاہ نبی آسمان کی طرف مُنہ کر کے دعا میں چِلّائے [۲۱] اور خداوند نے ایک فرشتہ بھیجا جس نے شاہِ اسُور کی لشکر گاہ میں تمام سورماؤں اور پیشواؤں اور عہدہ داروں کو ہلاک کر دیا۔ پس وہ بڑی ذِلّت کے ساتھ اپنے ملک کو پسپا ہو گیا اور جب وہ اپنے دیوتا کے مندر میں گیا تو اُس کے بیٹوں میں سے بعض نے اُسے تلوار سے قتل کر دیا۔

[۲۲] لہٰذا خداوند نے حزقیاہ اور یروشلیم کے لوگوں کو سنحیرب شاہِ اسُور کے ہاتھ سے اور تمام دوسروں کے ہاتھ سے بچایا اور اُنہیں ہر طرف سے مدد پہنچائی۔ [۲۳] بہت سے لوگ یروشلیم میں خداوند کے لیے ہدیئے اور حزقیاہ شاہِ یہُوداہ کے لیے قیمتی تحائف لائے اور تب سے تمام قوموں میں اُس کا بڑا احترام ہونے لگا۔

حزقیاہ کا غرور، اُس کی کامیابی اور وفات

[۲۴] اُن دِنوں حزقیاہ بیمار ہو گیا یہاں تک کہ مرنے کی نوبت آ گئی۔ اُس نے خداوند سے دعا کی جس نے اُسے جواب دیا اور اُسے ایک نشان دیا۔ [۲۵] لیکن حزقیاہ کا دل غرور سے بھرا ہُوا تھا اور اُس نے اُس مہربانی کے لیے جو اُس کے ساتھ کی گئی تھی خدا کا شکریہ بھی ادا نہ کیا۔ اِس لیے اُس پر، یہُوداہ اور یروشلیم پر خداوند کا قہر بھڑکا۔ [۲۶] تب حزقیاہ نے اپنے دل کے غرور سے توبہ کی اور ویسے ہی یروشلیم کے لوگوں نے بھی توبہ کر کے خاکساری اختیار کی۔ اِس لیے حزقیاہ کے ایّام میں خداوند کا قہر اُن پر نازل نہ ہُوا۔

[۲۷] حزقیاہ کی دولت اور شان و شوکت کی کوئی حد نہ تھی اور اُس نے اپنی چاندی، سونے، جواہر، مصالحوں، ڈھالوں اور تمام قسم کی قیمتی اشیاء کے لیے خزانے بنائے۔ [۲۸] اور اناج، نئی مَے اور تیل کا ذخیرہ کرنے کے لیے گودام تعمیر کروائے اور مختلف قسم کے مویشیوں کے لیے تھان اور بھیڑ بکریوں کے لیے باڑے بنوائے۔ [۲۹] اُس نے گاؤں تعمیر کیے اور بڑی تعداد میں ریوڑ اور گلّے حاصل کیے کیونکہ خداوند نے اُسے بہت زیادہ دولت بخشی تھی۔

[۳۰] یہ حزقیاہ ہی تھا جس نے جیحون کے چشمہ کے پانی نکلنے کے بالائی راستہ کو بند کر کے پانی کو دوسرے راستہ سے داؤد کے شہر کے مغرب کی طرف پہنچایا اور وہ ہر کام میں جو اُس نے شروع کیا کامیاب ہُوا۔ [۳۱] لیکن جب بابل کے اُمراء نے اُس اعجازی نشان کے متعلق جو اُس ملک میں رونما ہُوا تھا جاننے کے لیے اُس کے پاس ایلچی بھیجے تو خدا نے اُسے آزمانے کے لیے اور اُس کے دل کا حال جاننے کے لیے اُسے چھوڑ دیا۔

[۳۲] حزقیاہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کی جان نثاری کے کارنامے آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی کی رویا میں اور یہُوداہ اور اِسرائیل کے بادشاہوں کی کتاب میں لکھے ہُوئے ہیں۔ [۳۳] اور حزقیاہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اُس پہاڑی پر جہاں داؤد کی اولاد کی قبریں ہیں دفن کیا گیا۔ اور جب اُس نے وفات پائی تو یہُوداہ اور یروشلیم کے سب لوگوں نے اُسے نذرِ عقیدت پیش کی اور اُس کا بیٹا منسّی بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

منسّی شاہِ یہُوداہ

۳۳ منسّی بارہ سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں پچپن سال حکمرانی کی۔ [۲] اُس نے اُن قوموں کے مکروہ کاموں کی پیروی کی جنہیں خداوند نے اِسرائیلیوں کے آگے سے دفع کیا تھا اور اِس طرح وہ خداوند کی نظر میں بدی کا مرتکب ہُوا۔ [۳] اُس نے اُن اُونچی زیارتگاہوں کو جنہیں اُس کے باپ حزقیاہ نے مسمار کر دیا تھا دوبارہ تعمیر کیا۔ اُس نے بعلیم کے لیے مذبحے بھی بنائے اور عشیرہ لٹھیں تیار کروائیں۔ اور اُس نے تمام اجرامِ فلکی کو سجدہ کیا اور اُن کی پرستش کی۔ [۴] اُس نے خداوند کی ہیکل میں مذبحے بنائے جس کے متعلق خداوند نے فرمایا تھا کہ میرا نام یروشلیم میں ہمیشہ رہے گا۔ [۵] اور خداوند کی ہیکل کے دونوں صحنوں میں اُس نے تمام اجرامِ فلکی کے لیے مذبحے بنائے [۶] اور اُس وادئ بِن ہنّوم میں اپنے بیٹوں کو آگ میں قربان کیا۔ اور افسوں گری، شگون لینا اور کالا جادو وغیرہ اُس کا معمول بن گئے اور وہ مُردوں کی ارواح سے بات کرنے والوں اور قسمت کا حال بتانے والوں کی طرف رجوع ہُوا۔ اُس نے خداوند کی نظر میں بہت بدکاری کی اور اُسے غُصّہ دلایا۔

[۷] اور ایک تراشا ہُوا بُت لے کر جسے اُس نے بنوایا تھا خدا کی ہیکل میں نصب کروا دیا۔ اُس ہیکل میں جس کے متعلق خدا نے داؤد اور اُس کے بیٹے سلیمان سے کہا تھا کہ اِس ہیکل میں اور یروشلیم میں جنہیں میں نے اِسرائیل کے تمام قبیلوں میں سے چُنا

ہے' میں اپنا نام ابد تک قائم رکھوں گا۔ ۸ اور میں اِسرائیلیوں کے قدم اُس سرزمین پر سے جو میں نے اُن کے باپ دادا کو عنایت کی کبھی نہ ہٹنے دُوں گا بشرطیکہ وہ شریعت کی اُن سب باتوں کو جن کا میں نے اُنہیں حکم دیا ہے یعنی اُن تمام احکام، قوانین اور فرائض کو جو مُوسیٰ کی معرفت دیئے گئے' احتیاط سے مانتے رہیں۔ ۹ لیکن منسّی نے یہُوداہ اور یروشلیم کے لوگوں کو یہاں تک گمراہ کیا کہ اُنہوں نے اُن قوموں سے بھی زیادہ بدکاری کی جنہیں خداوند نے اِسرائیلیوں کے سامنے سے مِٹا دیا تھا۔

۱۰ اور خداوند نے منسّی اور اُس کے لوگوں سے کلام کیا لیکن اُنہوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ ۱۱ اِس لیے خداوند اُن کے خلاف اسُور کے بادشاہ کے سپہ سالاروں کو چڑھا لایا جو منسّی کو اسیر کر کے اور اُسے زنجیروں اور بیڑیوں سے جکڑ کر بابل لے گئے۔ ۱۲ تب اپنی سخت مصیبت میں وہ خداوند اپنے خدا کی مہربانی کا طلبگار ہُوا اور اپنے باپ دادا کے خدا کے حُضور بڑی خاکساری اختیار کی۔ ۱۳ جب اُس نے خداوند سے دعا کی تو خداوند نے اُس کی فریاد سُنی اور اُس کی دعا قبول فرمائی اور اُسے اُس کی مملکت میں یروشلیم واپس لایا۔ تب منسّی نے جان لیا کہ خداوند ہی خدا ہے۔

۱۴ بعد ازاں اُس نے وادی میں جیحُون کے مغرب کی طرف مچھلی پھاٹک کے مدخل تک اور عوفل کی پہاڑی کے گرداگرد داؤد کے شہر کی بیرونی دیوار کو دوبارہ تعمیر کیا اور اُس کی اُونچائی زیادہ کر دی۔ اُس نے یہُوداہ کے تمام فصیل دار شہروں میں لشکر کے سالار مقرّر کیے۔

۱۵ اور اُس نے خداوند کی ہیکل سے اجنبی دیوتاؤں اور اُس مورت کو ہٹا دیا۔ نیز اُن سب مذبحوں کو جو اُس نے ہیکل کی پہاڑی پر اور یروشلیم میں تعمیر کیے تھے' توڑ ڈالا اور اُنہیں شہر کے باہر پھینکوا دیا۔ ۱۶ پھر اُس نے خداوند کے مذبح کی مرمّت کر کے اُسے بحال کیا اور اُس پر سلامتی کی قربانیاں اور شکرگزاری کی قربانیاں چڑھائیں اور یہُوداہ کو حکم دیا کہ وہ صرف خداوند اسرائیل کے خدا کی پرستش کریں۔ ۱۷ تاہم لوگ اُونچے مقامات پر قربانی پیش کرتے رہے لیکن اُن کا کہنا تھا کہ ہماری قربانی ہمارے خداوند خدا کے لیے ہے۔

۱۸ اور منسّی کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات، اپنے خدا سے اُس کی دعا اور جو کلام غیب بینوں نے خداوند اِسرائیل کے خدا کے نام سے اُسے سُنایا' وہ سب اِسرائیل کے بادشاہوں کی تواریخ میں مندرج ہے۔ ۱۹ اُس کی دعا اور کس طرح خدا نے اُس کی التجا قبول فرمائی، نیز اُس کے خاکساری اختیار کرنے سے پیشتر کے تمام گناہ، اُس کی بے اعتقادی اور وہ جگہیں جہاں اُس نے اُونچے مقامات تعمیر کیے اور عشیرہ لٹھیں کھڑی کیں اور بُت نصب کیے، ان سب کا بیان غیب بینوں کے ملفوظات میں مرقوم ہے۔ ۲۰ منسّی اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اپنے محل میں دفن کیا گیا۔ اور اُس کا بیٹا امُون بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

امُون' شاہِ یہُوداہ

۲۱ امُون بائیس برس کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں دو سال حکمرانی کی۔ ۲۲ اُس نے بھی خداوند کی نظر میں برائی کی جیسے اُس کے باپ منسّی نے کی تھی اور اُن تمام بُتوں کی جو منسّی نے بنائے تھے' پرستش کی اور اُنہیں قربانیاں چڑھائیں۔ ۲۳ لیکن وہ خداوند کے حُضور خاکسار نہ بنا جیسے اُس کا باپ خاکسار بنا تھا۔ بلکہ امُون گناہ پر گناہ کرتا رہا۔

۲۴ امُون کے درباریوں نے اُس کے خلاف سازش کی اور اُسے اُس کے محل میں قتل کر دیا ۲۵ تب ملک کے لوگوں نے اُن تمام کو جنہوں نے امُون بادشاہ کے خلاف سازش کی تھی' قتل کر دیا اور اُس کے بیٹے یُوسیاہ کو اُس کی جگہ بادشاہ بنایا۔

یُوسیاہ کی اصلاحات

۳۴

یُوسیاہ آٹھ سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں اِکتیس سال حکمرانی کی۔ ۲ اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں درست تھا اور وہ اپنے باپ دادا کی راہوں پر چلتا رہا اور اُن سے کبھی الگ نہ ہُوا۔

۳ اپنی سلطنت کے آٹھویں سال میں جب وہ ابھی لڑکا ہی تھا' وہ اپنے باپ داؤد کے خدا کا طالب ہُوا۔ بارھویں سال میں اُس نے یہُوداہ اور یروشلیم کو بلند مقامات، عشیرہ لٹھوں، تراشے ہُوئے بُتوں اور ڈھالی ہُوئی مورتوں سے پاک کرنا شروع کیا۔ ۴ اُس کی ہدایت پر لوگوں نے بعلیم کے مذبحے ڈھا دیئے۔ اُس نے بخُور جلانے کے کٹہروں کو جو اُن کے اُوپر تھے' کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور عشیرہ لٹھوں، تراشے ہُوئے بُتوں اور ڈھالی ہُوئی مورتوں کو توڑ ڈالا اور اُنہیں گرد میں تبدیل کر کے اُن لوگوں کی قبروں پر بکھیر دیا جنہوں نے اُنہیں قربانیاں چڑھائی تھیں۔ ۵ اور اُن کاہنوں کی ہڈّیاں اُن کے مذبحوں پر جلائیں۔ اِس طرح اُس نے یہُوداہ اور یروشلیم کو پاک صاف کیا۔ ۶ اور منسّی، افرائیم اور شمعون، حتّیٰ کہ نفتالی اور اُن کے اِردگرد کے کھنڈرات میں بھی ۷ اُس نے مذبحوں اور عشیرہ لٹھوں کو ڈھا دیا اور بُتوں کو توڑ کر چُور چُور کر دیا

اور اِسرائیل میں ہر جگہ بخُور جلانے کے مذبحوں کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تب وہ واپس یروشلیم کو گیا۔

۸ یُوسیاہ نے اپنی سلطنت کے اٹھارویں سال ملک اور ہیکل کو پاک و صاف کرنے کے بعد سافن بن اصلیاہ اور شہر کے حاکم معسیاہ اور اُن کے ہمراہ یُوآخ بن یُوآخز مورّخ کو خداوند اپنے خدا کی ہیکل کی مرمّت کرنے کے لیے بھیجا۔

۹ وہ خِلقیاہ سردار کاہن کے پاس گئے اور وہ نقدی جو خدا کے گھر میں لائی گئی تھی، جسے دربانی کرنے والے لاویوں نے منسّی، اِفرائیم کے لوگوں، اِسرائیل کے تمام بقیہ لوگوں اور تمام یہُوداہ اور بِن یمین اور یروشلیم کے باشندوں سے لے کر جمع کیا تھا اُس کے سپرد کر دی۔ ۱۰ اور اُنہوں نے اُسے اُن آدمیوں کے حوالے کیا جو خداوند کی ہیکل کی مرمّت کے کام کی نگرانی پر مامور تھے۔ پھر یہ رقم اُن کارندوں کو ادا کی گئی جنہوں نے ہیکل کو مرمّت کر کے بحال کیا۔ ۱۱ اُنہوں نے بڑھئیوں اور معماروں کو بھی نقدی دی تاکہ وہ تراشیدہ پتھر اور جوڑوں کے لیے لکڑی اور اُن گھروں کے لیے شہتیر خرید سکیں جنہیں شاہانِ یہُوداہ نے ویران ہو جانے دیا تھا۔

۱۲ اُن آدمیوں نے ایمانداری سے کام کیا اور یحت اور عبدیاہ لاوی جو بنی مِراری میں سے تھے اور زکریاہ اور مُسلّام جو بنی قِہات میں سے تھے اُن پر بطور نگران مقرّر تھے۔ سارے لاوی جو مختلف ساز بجانے میں ماہر تھے ۱۳ وہ بھی مزدوروں کے کام کی نگرانی کرتے تھے اور ہر کام پر جو کارندوں کے سپرد کیا گیا تھا اُس پر نظر رکھتے تھے۔ لاویوں میں بعض مُنشی، بعض کاتب اور بعض دربان تھے۔

شریعت کی کتاب یعنی توریت کی بازیافت

۱۴ جب وہ اُس نقدی کو جو خداوند کی ہیکل میں لائی گئی تھی نکال رہے تھے تو خِلقیاہ کاہن کو خداوند کی کتاب، توریت جو مُوسیٰ کی معرفت دی گئی تھی ملی ۱۵ تو خِلقیاہ نے سافن مُنشی سے کہا کہ مجھے خداوند کی ہیکل میں کتابِ توریت ملی ہے اور اُس نے اُسے سافن کے حوالہ کر دیا۔

۱۶ تب سافن وہ کتاب بادشاہ کے پاس لے گیا اور اُسے اطلاع دی کہ تیرے خادموں کو جو جو کام سونپے گئے ہیں وہ اُنہیں انجام دے رہے ہیں ۱۷ اور جو نقدی خداوند کی ہیکل میں تھی وہ نگرانوں اور کارندوں کے حوالے کر دی گئی ہے۔ ۱۸ پھر سافن مُنشی نے بادشاہ کو بتایا کہ خِلقیاہ کاہن نے مجھے ایک کتاب دی ہے۔ اور سافن نے اُس میں سے کچھ بادشاہ کے حضور میں پڑھا۔

۱۹ جب بادشاہ نے توریت کی باتیں سُنیں تو اُس نے اپنے کپڑے پھاڑے۔ ۲۰ پھر بادشاہ نے خِلقیاہ، اخی قام بن سافن، عبدُون بن میکاہ، سافن مُنشی اور بادشاہ کے خادم عسایاہ کو یہ حکم دیا ۲۱ کہ جاؤ اور میری طرف سے اور اِسرائیل اور یہُوداہ کے باقی ماندہ لوگوں کی طرف سے اِس نَو یافتہ کتاب میں مندرج باتوں کے متعلق خداوند سے دریافت کرو کیونکہ خداوند کا قہر شدید جو ہم پر نازل ہُوا ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے باپ دادا نے خداوند کے کلام کو نہیں مانا اور جو کچھ اِس میں لکھا ہُوا ہے اُنہوں نے اُس پر عمل نہیں کیا۔

۲۲ تب خِلقیاہ اور وہ لوگ جنہیں بادشاہ نے اُس کے ساتھ بھیجا تھا خُلدہ نبیہ کے پاس جو توشہ خانہ کے داروغہ سلّوم بن توقہت بن خسرہ کی بیوی تھی بات کرنے گئے۔ وہ یروشلیم میں دوسرے حِصّہ میں رہتی تھی۔

۲۳ اُس نے اُن سے کہا کہ خداوند اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ اُس شخص کو جس نے تمہیں میرے پاس بھیجا ہے کہو ۲۴ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں اِس جگہ پر اور اِس کے لوگوں پر آفت لانے والا ہُوں یعنی اُس کتاب میں لکھی ہُوئی سب لعنتیں جو شاہِ یہُوداہ کی موجودگی میں پڑھی گئی ہیں ۲۵ کیونکہ اُنہوں نے مجھے ترک کر دیا اور غیر معبودوں کے آگے بخور جلایا اور مجھے اُن سارے کاموں سے جو اُن کے ہاتھوں نے انجام دیئے ہیں غُصّہ دلایا ہے لہٰذا میرا جو قہر اِس جگہ پر نازل ہُوا ہے وہ دھیما نہ ہونے پائے گا۔ ۲۶ تُم شاہِ یہُوداہ کو جس نے تمہیں خداوند سے دریافت کرنے کے لیے بھیجا ہے بتاؤ کہ خداوند اِسرائیل کا خدا اُس کلام کے متعلق جو تُو نے سُنا ہے یوں فرماتا ہے: ۲۷ چونکہ تیرا دل نرم ہُوا اور تُو نے خدا کے حضور اپنے آپ کو اُس وقت خاکسار بنایا جب تُو نے اُس کلام کو سُنا جو اُس نے اِس جگہ اور اِس کے لوگوں کے خلاف فرمایا تھا اور چونکہ تُو میرے حضور فروتن ہُوا، اپنے کپڑے پھاڑے اور میرے حضور میں رویا، اِس لیے میں نے بھی تیری سُن لی ہے۔ خداوند فرماتا ہے: ۲۸ اب میں تجھے تیرے باپ دادا کے ساتھ ملا دُوں گا اور تُو سلامتی کے ساتھ قبر میں اُتارا جائے گا اور تیری آنکھیں اُس ساری آفت کو نہ دیکھ پائیں گی جو میں اِس جگہ پر اور اُن پر جو یہاں رہتے ہیں لانے والا ہُوں۔

پس وہ اُس کا جواب واپس بادشاہ کے پاس لے گئے۔

۲۹ تب بادشاہ نے یہُوداہ اور یروشلیم کے سارے بزرگوں کو اپنے حضور بلوایا۔ ۳۰ اور وہ، یہُوداہ اور یروشلیم کے لوگ، کاہن اور لاوی، کیا چھوٹے کیا بڑے، سب کے سب خداوند کی ہیکل کو گئے اور اُس نے خداوند کی ہیکل میں پائی گئی اُس عہد کی کتاب کی

تمام باتیں بلند آواز سے پڑھ کر اُنہیں سُنائیں [۳۱] اور بادشاہ نے اپنے مخصوص مقام پر کھڑے ہو کر خداوند کی حُضوری میں اُس عہد کی تجدید کی کہ میں اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے خداوند کی پیروی کروں گا اور اُس کے احکام، اُس کے قوانین اور اُس کی شہادتوں کو مانوں گا اور عہد کی تمام باتوں پر جو اِس کتاب میں لکھی ہیں عمل کروں گا۔

[۳۲] اور پھر اُس نے یروشلیم کے لوگوں اور بِن یمین میں سے ہر ایک کو اِس عہد میں شریک کیا۔ اور یروشلیم کے لوگوں نے خدا یعنی اپنے باپ دادا کے خدا کے عہد کے مطابق عمل کیا۔

[۳۳] اور یُوسیاہ نے اِسرائیلیوں کے تمام علاقے سے تمام مکروہات کو دُور کیا اور اِسرائیل میں موجود تمام لوگوں سے خداوند اُن کے خدا کی عبادت کروائی اور جب تک اُس کی سلطنت باقی رہی اُنہوں نے خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کی پیروی کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔

یُوسیاہ کا عیدِ فسح منانا

۳۵ یُوسیاہ نے یروشلیم میں خداوند کے لیے عیدِ فسح منائی اور فسح کا برّہ پہلے مہینے کی چودھویں تاریخ کو ذبح کیا گیا [۲] اُس نے کاہنوں کو اپنے اپنے فرائض انجام دینے کے لیے مقرّر کیا اور اُنہیں ترغیب دی کہ وہ خدا کی ہیکل میں خدمت کریں [۳] اور اُس نے لاویوں سے جو تمام اِسرائیل کو تعلیم دیتے تھے اور جو خداوند کے لیے مخصوص تھے کہا کہ پاک صندوق کو اُس ہیکل میں رکھ دو جسے شاہِ اِسرائیل سلیمان بِن داؤد نے بنایا تھا۔ آیندہ تمہیں اِسے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر اِدھر اُدھر لے جانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اب تُم خداوند اپنے خدا اور اُس کی اُمّت اِسرائیل کی خدمت میں لگ جاؤ۔ [۴] اور جو جو کام داؤد شاہِ اِسرائیل نے اور اُس کے بیٹے سلیمان نے تمہارے کرنے کے لیے لکھ دیئے ہیں اُنہیں اپنے اپنے آبائی خاندانوں اور فریقوں کے مطابق انجام دینے کے لیے کمربستہ ہو جاؤ۔

[۵] تُم مَقدِس میں حاضری دو اور دیکھو کہ جس گروہ کی باری ہے اُس کا ہر فرد لاویوں کے آبائی گھرانوں کی کسی نہ کسی شاخ سے ضرور تعلق رکھتا ہے۔ [۶] اپنی تقدیس کر کے فسح کے برّے ذبح کرو اور جیسے خداوند نے مُوسیٰ کی معرفت حکم دیا ہے اُس کے مطابق عمل کرتے ہُوئے فسح کی قربانی کو اپنے بھائیوں کے لیے تیّار کرو۔

[۷] اور یُوسیاہ نے تمام لوگوں کے لیے جو وہاں موجود تھے تیس ہزار بھیڑ بکریاں اور تین ہزار بَیل فسح کی قربانیوں کے لیے مہیّا کیے اور یہ سب بادشاہ کی ملکیت میں سے تھے۔

[۸] اُس کے سرداروں نے بھی رضا کی قربانی کے طور پر لوگوں کو اور کاہنوں اور لاویوں کو ہدیہ دیا اور خِلقیاہ، زکریاہ اور یحیئیل نے جو خدا کی ہیکل کے ناظم تھے کاہنوں کو فسح کی قربانی کے لیے دو ہزار چھ سَو بھیڑ بکریاں اور تین سَو بَیل دیئے۔ [۹] اور کنعنیاہ نے بھی اور اُس کے بھائیوں سمعیاہ اور نتنئیل نے اور حسبیاہ، یعی ایل اور یُوزبد نے جو لاویوں کے سردار تھے لاویوں کو فسح کی قربانی کے لیے پانچ ہزار بھیڑ بکریاں اور پانچ سَو بَیل مہیّا کیے۔

[۱۰] یوں عبادت کی تیّاری ہُوئی اور جیسے بادشاہ نے حکم دیا کاہن اپنی اپنی جگہ پر اور لاوی اپنے اپنے فریق کے مطابق کھڑے ہو گئے۔ [۱۱] تب فسح کے برّے ذبح کیے گئے اور کاہنوں نے اُن کے ہاتھ سے خُون لے کر چھڑکا اور لاوی جانوروں کی کھال اُتارتے گئے۔ [۱۲] اُنہوں نے سوختنی قربانیوں کو الگ کیا تاکہ وہ لوگوں کے آبائی خاندانوں کی ہر شاخ کے افراد میں تقسیم کی جائیں اور وہ اُنہیں خداوند کے حُضور میں چڑھائیں جیسا کہ مُوسیٰ کی کتاب میں لکھا ہے۔ اور بَیلوں کی قربانی کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا گیا۔ [۱۳] تب دستور کے مطابق اُنہوں نے فسح کے جانوروں کو آگ پر بھُونا اور پاک نذروں کو ہانڈیوں، دیگوں اور کڑاہیوں میں پکایا اور اُنہیں جلدی سے لوگوں میں بانٹ دیا۔ [۱۴] اِس کے بعد اُنہوں نے اپنے لیے اور کاہنوں کے لیے فسح کی قربانی کا اہتمام کیا کیونکہ کاہن یعنی بنی ہارون رات ہونے تک سوختنی قربانیاں اور چربی چڑھانے میں لگے رہے تھے۔ پس لاویوں نے اپنے لیے اور ہارونی کاہنوں کے لیے فسح کی تیّاری کی۔

[۱۵] اور گانے والے جو بنی آسف میں سے تھے وہ داؤد، آسف، ہیمان اور بادشاہ کے غیب بین یدوتون کی مقرّر کردہ جگہوں پر کھڑے ہُوئے۔ اور ہر پھاٹک پر پہرہ داروں کو اپنی چَوکی چھوڑ کر جانے کی ضرورت نہ پڑی کیونکہ اُن کے لاوی بھائیوں نے اُن کے لیے فسح کی تیّاریاں کیں۔

[۱۶] لہٰذا جیسا یُوسیاہ بادشاہ نے حکم دیا تھا عیدِ فسح منانے کے لیے اور خداوند کے مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھانے کے لیے اُس وقت خداوند کی عبادت کامل طور پر سرانجام دی گئی۔ [۱۷] وہ اِسرائیلی جو موجود تھے اُنہوں نے اُس وقت فسح اور فطیری روٹی کی عید سات دِن تک منائی۔ [۱۸] اور اِسرائیل میں سموئیل نبی کے ایّام سے لے کر پہلے فسح کی عید اِس طرح کبھی نہیں منائی گئی تھی۔ اور اِسرائیل کے کسی بھی بادشاہ نے کبھی بھی عیدِ فسح اِس طرح نہ منائی

تھی جیسے یہُوداہ نے کاہنوں، لاویوں اور تمام یہُوداہ اور اُن اِسرائیلیوں کے ساتھ منائی جو وہاں یروشلیم کے لوگوں کے ساتھ موجود تھے۔ [19] یہ عیدِ فسح یُوسیاہ کے دورِ حکومت کے اٹھارویں سال میں منائی گئی۔

یُوسیاہ کی وفات

[20] اِن باتوں کے بعد جب یُوسیاہ ہیکل کو ٹھیک کر چُکا تو شاہِ مصر نِکوہ نے لڑنے کے لیے دریائے فرات کے کنارے کرکمیس پر حملہ کیا اور یُوسیاہ اُس سے جنگ کرنے نکلا۔ [21] لیکن نِکوہ نے اُسے قاصدوں کے ذریعہ سے کہلا بھیجا کہ اَے شاہِ یہُوداہ، مجھے تجھ سے کیا غرض؟ وہ تُو نہیں جس پر میں اِس وقت حملہ کرنے آیا ہُوں۔ میں تو اُس خاندان پر حملہ کرنے آیا ہُوں جس سے میری جنگ جاری ہے۔ خدا نے مجھے جلدی کرنے کے لیے کہا ہے۔ لہٰذا تُو خدا کی جو میرے ساتھ ہے مخالفت کرنا چھوڑ دے ورنہ وہ تجھے ہلاک کر دے گا۔

[22] یُوسیاہ پھر بھی اُس کا مقابلہ کرنے سے باز نہ آیا بلکہ لڑائی میں اُسے اُلجھانے کے لیے اپنا بھیس بدل لیا۔ اور خدا کے حکم سے جو کچھ نِکوہ نے کہا اُسے نہ سُنا اور مجدّو کی وادی میں جا پہنچا تاکہ اُس کے ساتھ لڑائی کرے۔

[23] اور تیر اندازوں نے یُوسیاہ بادشاہ کو تیر مارا اور اُس نے اپنے خادموں سے کہا کہ میں سخت زخمی ہو گیا ہُوں۔ مجھے یہاں سے لے چلو۔ [24] لہٰذا اُنہوں نے اُسے اُس کے رتھ میں سے نکال کر ایک دوسرے رتھ پر چڑھایا اور اُسے یروشلیم لے آئے جہاں وہ وفات پا گیا اور اپنے باپ دادا کی قبروں میں دفن کیا گیا اور سارے یہُوداہ اور یروشلیم نے اُس کے لیے ماتم کیا۔

[25] یرمیاہ نے یُوسیاہ پر نوحہ کیا اور تمام گانے والے مرد اور گانے والی عورتیں آج بھی اُس کی یاد میں نوحہ خوانی کرتی ہیں۔ ایسی نوحہ خوانی اِسرائیل میں ایک روایت بن گئی ہے اور ایسے کئی نوحے نوحوں کے مجموعوں میں شامل کیے گئے ہیں۔

[26] یُوسیاہ کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اور اُس کے نیک کارنامے جو خداوند کی شریعت کے مطابق ہیں اور کئی دوسرے کام شروع سے لے کر آخر تک اِسرائیل اور یہُوداہ کے بادشاہوں کی کتاب میں تحریر ہیں۔

یہُوآخز شاہِ یہُوداہ

اور ملک کے لوگوں نے یُوسیاہ کے بیٹے یہُوآخز کو اُس کے باپ کی جگہ یروشلیم میں بادشاہ بنایا۔

[2] یہُوآخز تیئیس برس کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے تین مہینے یروشلیم میں سلطنت کی۔ [3] شاہِ مصر نے اُسے یروشلیم میں تخت سے اُتار دیا اور یہُوداہ پر سَو قنطار چاندی اور ایک قنطار سونا تاوان لگا دیا۔ [4] اور شاہِ مصر نے یہُوآخز کے بھائی اِلیاقیم کو یہُوداہ اور یروشلیم کا بادشاہ بنا دیا اور اِلیاقیم کا نام بدل کر یہُویقیم رکھا۔ نِکوہ اِلیاقیم کے بھائی یہُوآخز کو پکڑ کر مصر لے گیا۔

یہُویقیم شاہِ یہُوداہ

[5] یہُویقیم پچیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں گیارہ برس سلطنت کی۔ اُس نے کتنے ہی ایسے کام کیے جو خداوند اُس کے خدا کی نظر میں بُرے تھے۔ [6] تب نبوکدنضر شاہِ بابل نے اُس پر حملہ کیا اور اُسے بابل لے جانے کے لیے بیڑیاں پہنا دیں۔ [7] نبوکدنضر خداوند کی ہیکل کے کچھ ظروف بھی بابل لے گیا اور وہاں اُنہیں اپنے محل میں رکھ دیا۔

[8] یہُویقیم کے دورِ حکومت کے دیگر واقعات اُس کے مکروہ کام اور وہ جُرم جن کا وہ مرتکب ہُوا سب کے سب اِسرائیل اور یہُوداہ کے بادشاہوں کی کتاب میں تحریر ہیں۔ اور اُس کا بیٹا یہُویاکین بطور بادشاہ اُس کا جانشین ہُوا۔

یہُویاکین شاہِ یہُوداہ

[9] یہُویاکین اٹھارہ سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں تین مہینے اور دس دِن سلطنت کی۔ اور اُس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں بُرا تھا۔ [10] اور موسمِ بہار میں اُسے نبوکدنضر بادشاہ کے حکم سے بابل لایا گیا اور اُس کے ساتھ خداوند کی ہیکل کے قیمتی ظروف بھی بابل لائے گئے۔ اور اُس نے یہُویاکین کے چچا صِدقیاہ کو یہُوداہ اور یروشلیم پر بطور بادشاہ مقرّر کیا۔

صِدقیاہ شاہِ یہُوداہ

[11] صِدقیاہ اکیس برس کا تھا جب وہ بادشاہ بنا اور اُس نے یروشلیم میں گیارہ برس سلطنت کی۔ [12] اُس نے خداوند اپنے خدا کی نظر میں بُرائی کی اور یرمیاہ نبی کے سامنے جس نے اُسے خداوند کا کلام سُنایا عاجزی اختیار نہ کی۔ [13] اُس نے نبوکدنضر بادشاہ کے خلاف بھی بغاوت کر دی جس نے اُسے خدا کی قسم کھلائی تھی۔ وہ اِس قدر سرکش ہو گیا اور اپنا دل ایسا سخت کر لیا کہ خداوند اِسرائیل کے خدا کی طرف بھی رجوع نہ ہُوا۔ [14] علاوہ ازیں کاہنوں کے تمام سرداروں اور لوگوں نے دیگر اقوام کے نفرتی دستوروں کی پیروی کر کے بڑی بدکاری کی اور خداوند کی ہیکل کو

جسے اُس نے یروشلیم میں مُقدّس ٹھہرایا تھا ناپاک کر ڈالا اور خدا سے دُور ہو گئے۔

یروشلیم کی تباہی

[15] اور خداوند اُن کے باپ دادا کے خدا نے بار بار اُن کے پاس اپنے پیغمبروں کے ذریعے اپنا پیغام بھیجا کیونکہ اُسے اپنے لوگوں اور اپنے مسکن پر ترس آتا تھا۔ [16] لیکن اُنہوں نے خدا کے پیغمبروں کو ٹھٹھوں میں اُڑایا، اُس کے کلام کی تحقیر کی اور اُس کے پیغمبروں کی ہنسی اُڑائی۔ حتّٰی کہ خداوند کا قہر اپنے لوگوں کے خلاف ایسا بھڑکا کہ جس کا کوئی چارہ نہ تھا۔ [17] چنانچہ وہ شاہِ بابل کو اُن پر چڑھا لایا جس نے اُن کے جوانوں کو مقدِس ہی کے اندر تلوار سے قتل کیا اور اُس نے کسی نوجوان مرد یا عورت، بوڑھے اور عمر رسیدہ کو نہ چھوڑا۔ خدا نے اُن سب کو نبوکدنضر کے ہاتھ میں دے دیا۔ [18] وہ خدا کی ہیکل کے چھوٹے بڑے سب ظروف اور خداوند کی ہیکل کے خزانے اور بادشاہ اور اُس کے اُمراء کے خزانے بابل لے گیا۔ [19] اُنہوں نے خدا کی ہیکل کو آگ لگا دی اور یروشلیم کی فصیل ڈھا دی اور اُنہوں نے تمام شاہی محلوں کو جلا دیا اور وہاں کی ساری قیمتی چیزوں کو تلف کر دیا۔

[20] جو تلوار سے بچ گئے وہ اُنہیں بابل لے گیا اور وہ فارس کی سلطنت کے عروج پانے تک شاہِ بابل کی اور اُس کے بیٹوں کی غلامی میں رہے۔ [21] یوں خداوند کا کلام جو یرمیاہ کی زبانی دیا گیا پُورا ہو گیا کہ زمین ستر برس تک سبت کا آرام پائے گی یعنی ویران رہے گی۔

[22] اور شاہِ فارس خورس کے پہلے سال میں خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ نبی کی زبانی دیا گیا تھا پُورا ہُوا؛ خداوند نے شاہِ فارس خورس کے دل کو اِس بات پر اُبھارا کہ وہ اپنی ساری قلمرو میں باضابطہ اعلان کرے اور اِس مضمون کا فرمان جاری کروائے:

[23] شاہِ فارس خورس یوں فرماتا ہے کہ

''خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی تمام مملکتیں مجھے عطا فرمائی ہیں اور اُس نے مجھے مقرّر کیا ہے کہ میں یہُوداہ کے یروشلیم میں اُس کے لیے ایک گھر تعمیر کروں۔ لہٰذا تمہارے درمیان جو کوئی بھی اُس کے لوگوں میں سے ہے وہ وہاں جا سکتا ہے۔ خداوند اُس کا خدا اُس کے ساتھ ہو!

عزرا

پیش لفظ

اِس کتاب کو علماء نے حضرت عزرا کی تالیف کہا ہے لیکن اِس کے آخری اجزاء غالباً حضرت نحمیاہ کی تالیف ہیں۔ گمان غالب ہے کہ آپ نے اِسے ۵۳۸-۴۵۷ ق م کے دوران تالیف فرمایا تھا۔

حضرت عزرا حضرت ہارون کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نہ صرف کاہن ہی تھے بلکہ شریعتِ مُوسوی کے عالم بھی تھے اور ایک ماہر کاتب ہونے کی وجہ سے لوگوں میں بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ بڑے نیک اور خدا پرست آدمی تھے۔

آپ ۴۵۸-۴۵۷ ق م میں ارتخششتا اوّل شاہِ ایران (۴۶۵-۴۲۴ ق م) کے عہدِ حکومت میں یہُودی قیدیوں کی رہائی پر اُن کے سربراہ کی حیثیت سے یروشلیم آئے۔ یہ رہائی پانے والے یہُودیوں کا دوسرا گروہ تھا جو تقریباً ۵۰۰۰ افراد پر مشتمل تھا۔ آپ اِسی گروہ کی قیادت پر مامور کیے گئے تھے۔ آپ کے یروشلیم پہنچنے پر ہیکل کی تعمیر کا کام انجام پا چُکا تھا لیکن ابھی تک اُسے مختلف مذہبی رسوم کی ادائیگی کے لیے پُوری طرح اِستعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ آپ نے ہیکل میں نہ صرف باقاعدہ عبادت کی ترویج کی بلکہ دیگر مذہبی رسوم کو بھی پھر سے نافذ کرنے کی طرف توجّہ فرمائی مثلاً عیدِ فسح اور عیدِ فطیر بڑے جوش و خروش سے منائی جانے لگیں۔ آپ کو اپنی قوم کی بعض مشرکانہ حرکات پر سخت ملال ہُوا لیکن آپ نے بڑی ہمّت اور بُردباری سے کام لے کر اُنہیں شریعتِ خداوندی کی پُوری طرح پیروی کرنے کی ترغیب دلائی۔ آپ نے یروشلیم شہر میں بہت سے تعمیری کام کروائے لیکن جس عظیم کارنامے کے باعث آپ تاریخِ یہُود میں آج تک یاد کیے جاتے

ہیں وہ یروشلیم کی فصیلوں کی مرمّت اور اُنہیں پھر سے تعمیر کروانے کا کام تھا۔ اِس کام میں دارا شہنشاہِ ایران نے آپ کی بہت مدد کی لیکن آپ ہمیشہ یروشلیم کی تعمیر نَو کے کام کو خداوند خدا کی طرف سے تفویض کی ہُوئی ذِمّہ داری سمجھ کر انجام دیتے رہے۔

اِس کتاب کو تین حِصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ یہودیوں کا حضرت زرُبّابل کی قیادت میں یروشلیم واپس آنا (۱:۱۔۲:۷۰)

۲۔ شہر یروشلیم اور ہیکل کی تعمیر (۳:۱۔۶:۲۲)

۳۔ حضرت عزرا کی قیادت میں یہودیوں کا یروشلیم واپس آنا اور آپ کی اصلاحات کا آغاز (۷:۱۔۱۰:۴۴)

خورس بادشاہ کا فرمان

۱ یرمیاہ نبی نے جس کلامِ خدا کی نبوّت کی تھی اُسے پُورا کرنے کے لیے خداوند نے فارس کے بادشاہ خورس کے دَورِ حکومت کے پہلے سال میں اُس کے دل میں اپنی تمام مملکت میں منادی کرانے اور یہ تحریری فرمان جاری کرنے کی تحریک پیدا کی کہ

[۲] خورس شاہِ فارس یوں فرماتا ہے:

خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی تمام مملکتیں مجھے عطا کر دی ہیں اور مجھے مامور کیا ہے کہ میں یہُوداہ کے شہر یروشلیم میں اُس کے لیے ایک گھر تعمیر کراؤں۔ [۳] لہٰذا اُس کی اُمّت میں سے جو کوئی ہمارے درمیان موجود ہے، خدا اُس کے ساتھ ہو! وہ یہُوداہ کے شہر یروشلیم چلا جائے اور وہاں اسرائیل کے خداوند خدا کا گھر تعمیر کرے۔ خدا وہی ہے جو یروشلیم میں ہے۔ [۴] اور جو لوگ یہاں رہ جائیں وہ سب کے سب اُسے چاندی، سونا، سامان، مال مویشی اور خدا کے گھر کے لیے رضا کارانہ نذریں مُہیّا کریں۔

[۵] تب یہُوداہ اور بِن یمین کے آبائی خاندانوں کے سردار، کاہن اور لاوی اور ہر کوئی جس کے دل میں خدا نے تحریک پیدا کی یروشلیم جانے اور وہاں خدا کا گھر بنانے کے لیے تیّار ہو گیا۔ [۶] اُن کے تمام پڑوسیوں نے چاندی، سونا، سامان، مال مویشی، قیمتی تحائف اور کئی اور چیزیں خوشی خوشی مُہیّا کر کے اُن کی مدد کی۔ [۷] خورس بادشاہ نے خدا کے گھر کی اُن اشیاء کی واپسی کا اعلان بھی کیا جنہیں نبوکدنضر یروشلیم سے لے گیا تھا اور جنہیں اُس نے اپنے دیوتا کے مندر میں رکھا تھا۔ [۸] خورس شاہِ فارس نے اپنے خزانچی مِتردات کے ذریعہ اُن چیزوں کو منگوایا جس نے اُنہیں گن کر یہُوداہ کے شہزادہ شیس بضر کے حوالے کیا۔

[۹] اور اُن اشیاء کی فہرست یہ ہے:

سونے کی تھالیاں، ۳۰

چاندی کی تھالیاں، ۱۰۰۰

چاندی کی چُھریاں، ۲۹

[۱۰] سونے کے پیالے، ۳۰

اور چاندی کے ایک جیسے پیالے، ۴۱۰

دیگر اشیاء، ۱۰۰۰

[۱۱] سونے اور چاندی کی یہ کل اشیاء ۵۴۰۰ تھیں۔ اور جب جلاوطن کیے ہُوئے لوگ بابل سے واپس یروشلیم آئے تو شیس بضر یہ تمام اشیاء اپنے ساتھ لایا۔

وطن لَوٹنے والوں کی فہرست

۲ یہ مُلک کے وہ لوگ ہیں جنہیں نبوکدنضر شاہِ بابل اسیر کر کے بابل لے گیا تھا اور جلاوطنوں میں سے اسیری سے نکل کر آئے تھے۔ اُن میں سے ہر ایک یروشلیم اور یہُوداہ میں اپنے اپنے قصبہ کو واپس لَوٹا۔ [۲] زرُبّابل، یشُوع، نحمیاہ، سرایاہ، رعلایاہ، مردکی، بِلشان، مِسفار، بِگوئی، رحُوم اور بعنہ اُن کے ہمراہ تھے۔

اِسرائیلی قوم کے جو مرد واپس لَوٹے اُن کی فہرست یہ ہے:

[۳] بنی پرعوس، ۲۱۷۲

[۴] بنی سفطیاہ، ۳۷۲

[۵] بنی ارخ، ۷۷۵

[۶] بنی پخت موآب جو یشُوع اور یوآب کی اولاد میں سے تھے، ۲۸۱۲

[۷] بنی عیلام، ۱۲۵۴

[۸] بنی زتُّو، ۹۴۵

[۹] بنی زکّی، ۷۶۰

[۱۰] بنی بانی، ۶۴۲

[۱۱] بنی ببی، ۶۲۳

[۱۲] بنی عزجاد، ۱۲۲۲

[13] بنی ادُونقام، ۶۶۶
[14] بنی بگوئی، ۲۰۵۶
[15] بنی عدین، ۴۵۴
[16] بنی اطیر (حزقیاہ کے گھرانے کے)، ۹۸
[17] بنی بضی، ۳۲۳
[18] بنی یُورہ، ۱۱۲
[19] بنی حاشُوم، ۲۲۳
[20] بنی جبّار، ۹۵
[21] بنی بیت لحم، ۱۲۳
[22] اہلِ نطُوفہ، ۵۶
[23] اہلِ عنتوت، ۱۲۸
[24] بنی عزماوت، ۴۲
[25] قریت عریم اور کفرہ اور بیرُوت کے لوگ، ۷۴۳
[26] رامہ اور جبع کے لوگ، ۶۲۱
[27] اہلِ مکماس، ۱۲۲
[28] بیت ایل اور عی کے لوگ، ۲۲۳
[29] بنی نبُو، ۵۲
[30] بنی مجبیس، ۱۵۶
[31] عیلام ثانی کی اولاد، ۱۲۵۴
[32] بنی حارِم، ۳۲۰
[33] لود اور حادِید اور اونو کی اولاد، ۷۲۵
[34] یریحو کے لوگ، ۳۴۵
[35] سناآہ کے لوگ، ۳۶۳۰
[36] پھر کاہنوں:
(یعنی یشوع کے خاندان میں سے) یدعیاہ کی اولاد، ۹۷۳
[37] بنی اِمّیر، ۱۰۵۲
[38] بنی فشحُور، ۱۲۴۷
[39] بنی حارِم، ۱۰۱۷
[40] اور لاویوں:
(یعنی ہُوداویاہ کی نسل میں سے) یشوع اور قدمی ایل کی اولاد، ۷۴
[41] گانے والوں میں سے:
بنی آسف، ۱۲۸
[42] دربانوں کی نسل میں سے:
بنی سلُوم، بنی اِطیر، بنی طلمُون، بنی عقوب، بنی خطِیطا اور بنی شوبئی سب مل کر ۱۳۹

[43] ہیکل کے خُدّام میں سے:
بنی ضیحا، بنی حسُوفا، بنی طبعُوت،
[44] بنی قرُوس، بنی سیعہا، بنی فدُون،
[45] بنی لبانہ، بنی حجابہ، بنی عقُّوب،
[46] بنی حجاب، بنی شلمی، بنی حنان،
[47] بنی جدیّل، بنی حجر، بنی رآیاہ،
[48] بنی رصین، بنی نقُّودا، بنی جزّام،
[49] بنی عُزّا، بنی فاسیح، بنی بسئی،
[50] بنی اسناہ، بنی معُونیم، بنی نفی سیم،
[51] بنی بقبوق، بنی حقُّوفا، بنی حرحُور،
[52] بنی بضلُوت، بنی محِیدا، بنی حرشاہ،
[53] بنی برقُوس، بنی سیسرا، بنی تامح،
[54] بنی نضیاح، بنی خطِیفا،
[55] سلیمان کے خادموں کی اولاد:
بنی سُوطی، بنی حسُوفرت، بنی فرُودا،
[56] بنی یعلہ، بنی درقُون، بنی جدیّل،
[57] بنی سِفطیاہ، بنی خطِّیل، بنی فوکرت ہضبائم، بنی آمی۔
[58] ہیکل کے خُدّام اور سلیمان کے خادموں کی اولاد، ۳۹۲
[59] مندرجہ ذیل جو تل ملح تل حرشا، کرُوب، ادّان اور امیر کے قصبوں سے آئے تھے، یہ ثابت نہ کر سکے کہ اُن کے خاندان اسرائیل کی نسل کے ہیں:
[60] بنی دِلایاہ، بنی طوبیاہ، بنی نقُّودا، ۶۵۲
[61] اور کاہنوں کی اولاد میں سے:
بنی حبایاہ، بنی حقوض، بنی برزِلّی (جس نے برزِلّی جلعادی کی بیٹیوں میں سے ایک کو بیاہ لیا تھا۔ اِس لیے وہ اُس نام سے موسوم ہُوا)۔
[62] اُنہوں نے اپنے اپنے خاندانوں کے شجرے تلاش کیے مگر وہ مل نہ سکے اور اِس لیے اُنہیں ناپاک قرار دے کر کہانت سے خارج کر دیا گیا۔ [63] اور حاکم نے اُنہیں حکم دیا کہ جب تک کوئی کاہن اُوریم وتمیم پہنے ہُوئے نہ آئے تب تک وہ پاک ترین اشیاء میں سے کوئی چیز نہ کھائیں۔
[64] کل جماعت کی گنتی ۴۲۳۶۰ تھی، [65] اُن کے علاوہ ۷۳۳۷ خادم اور خادمائیں اور ۲۰۰ گانے والے اور گانے والیاں بھی تھیں۔ [66] اُن کے پاس ۷۳۶ گھوڑے، ۲۴۵ خچریں، [67] ۴۳۵ اونٹ اور ۶۷۲۰ گدھے تھے۔

۶۸ جب وہ یروشلیم میں خدا کے گھر پہنچے تو آبائی خاندانوں کے بعض سرداروں نے خدا کا گھر اُس کے پرانے مقام پر دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے ہدیئے پیش کیے۔ ۶۹ اُنہوں نے اُس کام کے لیے حتّی المقدور سونے کے ۶۱۰۰۰ دِرہم اور چاندی کے ۵۰۰۰ مَنہ اور کاہنوں کے لیے ۱۰۰ پیراہن خزانہ میں دیئے۔

۷۰ کاہن، لاوی، گانے والے، (ہیکل کے) دربان اور ہیکل کے ملازم، بعض اور لوگوں کے ہمراہ اپنے اپنے قصبوں میں بس گئے اور باقی اِسرائیلی اپنے قصبوں میں بس گئے۔

مذبح کی تعمیرِ نَو

۳ جب ساتواں مہینہ آیا اور بنی اِسرائیل اپنے اپنے شہروں میں آباد ہو گئے تب لوگ یک تن ہو کر یروشلیم میں جمع ہو گئے۔ ۲ تب یشُوع بن یُوصدق اور اُس کے ساتھی کاہن اور زرُبّابل بن سیالتی ایل اور اُس کے رُفقاء نے خدا کے بندہ مُوسیٰ کی شریعت میں لکھے ہُوئے احکام کے مطابق سوختنی قربانیاں چڑھانے کے لیے اِسرائیل کے خدا کا مذبح بنانا شروع کیا۔ ۳ اِردگرد کی قوموں کے خوف کے باوجود اُنہوں نے مذبح کو اُس کی سابقہ بنیاد پر تعمیر کیا اور خداوند کو سوختنی قربانیاں چڑھائیں، یعنی صبح اور شام دونوں وقت کی قربانیاں۔ ۴ پھر جیسا لکھا ہُوا ہے اُس کے مطابق ہر روز کے لیے واجب سوختنی قربانیوں کی مقرّرہ تعداد کے ساتھ اُنہوں نے خیموں کی عید منائی۔ ۵ اُس کے بعد اُنہوں نے سوختنی قربانیاں، نئے چاند کی قربانیاں، اور خداوند کی تمام مقرّرہ عیدوں کی قربانیاں اور خداوند کے لیے لائی گئی نذریں بھی باقاعدہ پابندی کے ساتھ چڑھانا شروع کر دیں۔ ۶ ساتویں مہینے کے پہلے دِن سے وہ خداوند کے لیے سوختنی قربانیاں چڑھانے لگے۔ اگرچہ خداوند کی ہیکل کی بنیاد ابھی تک رکھی نہیں گئی تھی۔

ہیکل کی تعمیرِ نَو

۷ پھر اُنہوں نے معماروں اور بڑھئیوں کو نقدی دی اور صَیدا اور صُور کے لوگوں کو اشیاءِ خُورد و نوش اور تیل دیا تا کہ وہ لُبنان سے دیودار کے لٹھّے سمندر کے راستے یافا تک لائیں جیسے کہ خُورس شاہِ فارس کی طرف سے اُن کو اجازت دی گئی تھی۔

۸ پھر یروشلیم میں خدا کے گھر میں آنے کے بعد دوسرے سال کے دوسرے مہینے میں زرُبّابل بن سیالتی ایل، یشُوع بن یُوصدق اور اُن کے دوسرے بھائیوں (کاہنوں، لاویوں اور وہ جو اسیری سے یروشلیم واپس لَوٹے تھے) نے بیس سال اور اُس سے زیادہ عمر کے لاویوں کو خدا کے گھر کی تعمیر کی نگرانی کرنے پر مقرّر کر کے کام شروع کیا۔ ۹ یشُوع اور اُس کے بیٹے اور بھائی اور قدمی ایل اور اُس کے بیٹے (جو یہُوداہ کی نسل سے تھے) اور بنی حنداد اور اُن کے بیٹے اور بھائی جو سب لاوی تھے خداوند کے گھر کے کام کی نگرانی کے لیے باہم اِکٹھے ہُوئے۔

۱۰ جب معماروں نے خداوند کی ہیکل کی بنیاد رکھی تو کاہن اپنے پیراہن پہنے اور نرسنگے لیے ہُوئے اور لاوی (بنی آسف) اپنی جھانجھیں لیے ہُوئے اپنی اپنی جگہ کھڑے ہُوئے تا کہ شاہِ اِسرائیل داؤد کے مقرّر کیے ہُوئے طریقہ کے مطابق خداوند کی حمد و ثنا کریں۔ ۱۱ اُنہوں نے خداوند کی تعریف میں ستایش اور شکرگزاری کا یہ گیت گایا:

"وہ بھلا ہے؛

کیونکہ اِسرائیل سے اُس کا پیار ہمیشہ تک قائم ہے۔"

اور تمام لوگوں نے بلند آواز سے خداوند کی تمجید کا نعرہ مارا کیونکہ خداوند کے گھر کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ۱۲ مگر بہت سے عمر رسیدہ کاہن، لاوی اور آبائی خاندانوں کے سردار جنہوں نے پہلی ہیکل دیکھی تھی جب اُن کی آنکھوں کے سامنے اِس ہیکل کی بنیاد رکھی گئی تو وہ زور زور سے چلّا کر رونے لگے جبکہ بعض دوسرے لوگ خُوشی کے نعرے مار رہے تھے۔ ۱۳ خُوشی کے نعروں اور رونے کی آواز میں امتیاز کرنا مشکل تھا کیونکہ لوگ بڑے زور و شور سے نعرے مار رہے تھے اور اُن کی آواز دُور تک سُنائی دے رہی تھی۔

ہیکل کی تعمیرِ نَو کی مخالفت

۴ جب یہُوداہ اور بن یمین کے دشمنوں نے سُنا کہ جلاوطنی سے لَوٹے ہُوئے لوگ خداوند اِسرائیل کے خدا کے لیے ایک ہیکل تعمیر کر رہے ہیں ۲ تو وہ زرُبّابل اور آبائی خاندانوں کے سرداروں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہمیں بھی اجازت دو کہ ہم بھی تعمیر کے کام میں تمہاری مدد کریں کیونکہ تمہاری مانند ہم بھی تمہارے خدا کے طالب ہیں۔ اور اسرحدّون شاہِ اسُور کے زمانہ سے جو ہمیں یہاں لایا تھا خدا کے لیے قربانی چڑھاتے آ رہے ہیں۔

۳ لیکن زرُبّابل، یشُوع اور آبائی خاندانوں کے دیگر سرداروں نے جواب دیا کہ ہمارے خدا کی ہیکل تعمیر کرنے میں تمہارا ہمارے ساتھ کوئی حِصّہ نہیں۔ ہم خداوند اِسرائیل کے خدا کے لیے اکیلے ہی اُسے انجام دیں گے جیسا کہ شاہِ فارس خُورس بادشاہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

۴ تب اُن کے گرد و پیش کے لوگوں نے یہُوداہ کے لوگوں کی

حَوصلہ شکنی کرنا اور اُنہیں عمارت کے کام کے جاری رکھنے کے لیے ڈرانا دھمکانا شروع کر دیا۔ [5] وہ خُورس شاہِ فارس کے تمام دَورِ حکومت سے لے کر دارا شاہِ فارس کے دَورِ حکومت تک اُن کے خلاف کارروائی کرنے اور اُن کی تجاویز کو ناکام بنانے کے لیے مُشیروں کو رشوت دیتے رہے۔

اخسویرس اور ارتخششتا کی مخالفت

[6] اُنہوں نے اخسویرس کے دَورِ حکومت کے شروع میں یہُوداہ اور یروشلیم کے لوگوں کے خلاف شکایت لکھ کر بھیجی۔

[7] اور ارتخششتا شاہِ فارس کے ایّام میں بِشلام، متردات طابئیل اور اُس کے باقی رفیقوں نے ارتخششتا کو خط لکھا۔ یہ خط آرامی حروف اور آرامی زبان میں تھا۔

[8] رِحوم دیوان اور شِمسی مُنشی نے ارتخششتا بادشاہ کو یروشلیم کے بارے میں مندرجہ ذیل خط لکھا:

[9] رِحوم دیوان اور شِمسی مُنشی اور اُن کے باقی مصاحبوں کی طرف سے یعنی وہ قاضی اور منصبدار جو ترپولی، فارس، اِرک، بابل سے لائے گئے لوگوں اور سوسہ سے لائے گئے عیلامی لوگوں پر مقرّر ہیں، [10] نیز جو اُن لوگوں پر مقرّر ہیں جنہیں بزرگ اور محترم اَسُورنبی پال نے جلاوطن کر کے سامریہ کے شہر میں اور دریائے فرات کے پار دیگر مقامات پر بسا دیا تھا۔

[11] (جو خط اُنہوں نے اُسے بھیجا یہ اُس کی نقل ہے۔)

شہنشاہ ارتخششتا کے نام،

اُس کے خادموں یعنی دریائے فرات کے پار رہنے والے لوگوں کی جانب سے۔

[12] بادشاہ کو معلوم ہو کہ یہودی لوگ جو تیری طرف سے اِدھر بھیجے گئے تھے یروشلیم پہنچ گئے ہیں اور اُس باغی فسادی شہر کو دوبارہ تعمیر کر رہے ہیں۔ وہ اُس کی فصیلوں کو بحال کر رہے ہیں اور اُس کی بنیادوں کی مرمّت کر رہے ہیں۔

[13] مزید برآں بادشاہ کو معلوم ہو کہ اگر یہ شہر تعمیر ہو جاتا ہے اور اُس کی فصیلیں بحال ہو جاتی ہیں تو آیندہ یہ لوگ کوئی چُنگی، خراج یا محصول ادا نہ کریں گے اور شاہی آمدنی کم ہو جائے گی۔ [14] چونکہ ہم نے شاہی محل کا نمک کھایا ہُوا ہے ہمارے لیے یہ مناسب نہیں کہ بادشاہ کا نقصان ہوتے دیکھیں۔ اِس لیے بادشاہ کو اطّلاع دینے کے لیے ہم یہ پیغام بھیج رہے ہیں [15] تاکہ تیرے آبا و اجداد کے دفتر خانہ میں پُرانے کاغذات دیکھے جائیں۔ اُن دستاویز سے تجھے پتہ چلے گا کہ یہ ایک فتنہ انگیز شہر ہے جو بادشاہوں اور صوبوں کے لیے باعثِ آزار بنا رہا ہے اور اِس میں قدیم زمانہ سے بغاوتیں برپا ہوتی رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شہر تباہ کر دیا گیا تھا۔

[16] ہم بادشاہ کو مطّلع کرتے ہیں کہ اگر یہ شہر پھر سے تعمیر ہو جاتا ہے اور اُس کی فصیلیں بحال ہو جاتی ہیں تو پھر دریائے فرات کے پار تیری عملداری ختم ہو جائے گی۔

[17] بادشاہ نے یہ جواب بھیجا:

بنام رِحوم دیوان، شِمسی مُنشی اور اُن کے مصاحبین جو سامریہ اور دریائے فرات کے پار دیگر مقامات پر سکونت پذیر ہیں:

تمہاری سلامتی ہو۔

[18] جو خط تُم نے ہمیں ارسال کیا وہ ہمارے سامنے پڑھا گیا اور اُس کا ترجمہ ہمیں سُنایا گیا۔ [19] میرے حکم کے مطابق تفتیش کی گئی تو پتہ چلا کہ بادشاہوں کے خلاف سرکشی کرتے رہنا اِس شہر کا معمول رہا ہے اور یہ بغاوت اور باغیانہ سرگرمیوں کا مرکز بھی رہا ہے۔ [20] یروشلیم میں طاقتور بادشاہ بھی ہُوئے ہیں جنہوں نے دریائے فرات کے پار کے تمام علاقہ پر حکمرانی کی اور جنہیں چُنگی، خراج اور محصول ادا کیا جاتا تھا۔ [21] اب اُن آدمیوں کو حکم دو کہ کام بند کر دیں اور جب تک میں حکم نہ دُوں یہ شہر نہ بنایا جائے۔ [22] خبردار! اِس معاملہ میں غفلت مت کرنا۔ اِس خطرہ کو جو شاہی مفاد کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے بڑھنے کیوں دیا جائے؟

[23] جوں ہی ارتخششتا بادشاہ کے خط کی نقل رِحوم اور شِمسی مُنشی اور اُن کے مصاحبین کو پڑھ کر سُنائی گئی وہ فوراً یروشلیم میں یہودیوں کے پاس گئے اور اُنہیں کام کرنے سے جبراً روک دیا۔

[24] اِس طرح یروشلیم میں خدا کے گھر کی تعمیر کا کام دارا شاہِ فارس کے دَورِ حکومت کے دوسرے سال تک بالکل رُکا رہا۔

تتّنی کا دارا بادشاہ کو خط بھیجنا

۵ پھر حجّی نبی نے اور زکریاہ بن عِدّو نبی نے یہُوداہ اور یروشلیم کے یہودیوں میں اِسرائیل کے خدا تعالیٰ کے نام سے نبوّت کی۔ [2] تب زرُبابل بن سالتی ایل اور یشُوع بن یُوصدق نے یروشلیم میں خدا کا گھر تعمیر کرنے کا کام شروع کر دیا۔ اور اُن کی مدد کرنے کے لیے خدا کے نبی اُن کے ساتھ تھے۔

[3] تب دریائے فرات کے پار علاقہ کے حاکم تتّنی اور شتر بوزنی اور اُن کے رُفقاء نے اُن کے پاس جا کر پُوچھا کہ اِس ہیکل کو تعمیر کرنے اور اِس عمارت کو بحال کرنے کا اِختیار تمہیں کس

نے دیا ہے؟ [۴] اُنہوں نے یہ بھی پُوچھا کہ اِس عمارت کو تعمیر کرنے والے آدمیوں کے نام کیا ہیں؟ [۵] مگر یہودیوں کے بزرگ خدا کی نظر میں تھے اِس لیے دارا کے پاس شکایت پہنچنے اور اُس کا جواب آنے تک اُنہیں تعمیر کے کام سے روکا نہ گیا۔

[۶] دریائے فرات کے پار کے حاکم تتّنی اور شتر بُوزنیؔ اور اُن کے رُفقاء یعنی دریائے فرات کے پار کے منصب داروں نے جو خط دارا بادشاہ کو بھیجا، یہ اُس کی نقل ہے۔ [۷] جو شکایت اُنہوں نے اُسے بھیجی وہ حسب ذیل ہے:

دارا بادشاہ کے نام:

تہِ دل سے آداب۔

[۸] بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم یہُوداہ کے علاقہ میں خدا تعالیٰ کی ہیکل کی طرف گئے تو دیکھا کہ لوگ بڑے بڑے پتھّروں سے اُسے تعمیر کر رہے ہیں اور دیواروں پر کڑیاں اور شہتیر رکھ رہے ہیں۔ یہ کام بڑی جانفشانی اور مستعدی سے ہو رہا ہے اور اُن کی زیرِ نگرانی بڑی تیزی سے ترقّی کر رہا ہے۔

[۹] ہم نے اُن کے بزرگوں سے سوال کیا اور پُوچھا کہ اِس ہیکل کو تعمیر کرنے اور اِس عمارت کو بحال کرنے کا اِختیار تُمہیں کس نے دیا ہے؟ [۱۰] ہم نے اُن کے نام بھی پُوچھے تاکہ تیری اِطّلاع کے لیے اُن کے سربراہوں کے نام لکھ کر بھیج سکیں۔

[۱۱] اُنہوں نے ہمیں جو جواب دیا وہ حسب ذیل ہے:

ہم زمین و آسمان کے خدا کے بندے ہیں اور وہی ہیکل دوبارہ بنا رہے ہیں جو بہت برس پہلے بنائی گئی تھی۔ اِسرائیل کے ایک بڑے بادشاہ نے اُس کی تعمیر شروع کر کے مکمل کی تھی۔ [۱۲] چونکہ ہمارے باپ دادا نے آسمان کے خدا کو غُصّہ دلایا اِس لیے اُس نے اُنہیں شاہِ بابل نبوکدنضر کسدی کے ہاتھ میں کر دیا جس نے ہیکل کو تباہ کیا اور لوگوں کو ملک بدر کر کے بابل بھیج دیا۔

[۱۳] تاہم خورس شاہِ بابل نے اپنی سلطنت کے پہلے سال میں خدا کے اِس گھر کو بنانے کے لیے فرمان جاری کیا۔ [۱۴] اُس نے سونے چاندی کے اُن ظروف کو بھی بابل کے مندر سے نکلوایا جنہیں نبوکدنضر نے یروشلیم کی ہیکل سے لے جا کر بابل میں اپنے مندر میں رکھا ہُوا تھا۔

خورس بادشاہ نے اُنہیں شیس بضر نامی ایک شخص کے حوالہ کیا جسے اُس نے یہُوداہ کا حاکم مقرّر کیا تھا۔ [۱۵] اُس نے اُس سے کہا کہ یہ ظروف لے جا، اُنہیں یروشلیم کی ہیکل میں رکھوا دینا اور خدا کے گھر کو اُس کی بنیادوں پر دوبارہ تعمیر کروانا۔

[۱۶] چنانچہ اُس شخص شیس بضر نے یروشلیم میں آ کر خدا کے گھر کی بنیادیں رکھیں اور اُس دِن سے آج تک یہ گھر زیرِ تعمیر ہے مگر ابھی تک مکمل نہیں ہُوا۔

[۱۷] اب اگر بادشاہ سلامت پسند کرے تو یہ جاننے کے لیے کہ کیا خورس بادشاہ نے واقعی خدا کے اِس گھر کو یروشلیم میں دوبارہ تعمیر کرنے کا فرمان جاری کیا تھا، بابل کے شاہی دفتر خانہ میں (خورس بادشاہ کے فرمان کی) تلاش کی جائے۔ پھر بادشاہ سلامت کا اِس بارے میں جو بھی فیصلہ ہو اُس سے ہمیں آگاہ کیا جائے۔

دارا بادشاہ کا فرمان

۶ تب دارا بادشاہ نے فرمان جاری کیا کہ بابل کے خزانہ میں رکھی ہُوئی تاریخی دستاویزوں کی جانچ پڑتال کی جائے۔ [۲] آخر مِیڈیا (مادی) کے صوبہ میں واقع اکبتانا کے محل میں ایک طومار ملا جس میں یہ لکھا تھا:

یادداشت:

[۳] خورس بادشاہ کے دَورِ حکومت کے پہلے سال میں بادشاہ نے یروشلیم میں خدا کی ہیکل کے متعلق فرمان جاری کیا کہ:

ہیکل کو دوبارہ تعمیر کیا جائے تاکہ اُس جگہ قربانیاں چڑھائی جائیں اور اُس کی بنیادیں رکھی جائیں۔ اُس کی اونچائی ۹۰ ہاتھ اور چوڑائی ۹۰ ہاتھ ہو۔ [۴] اور اُس کے تین ردّے بڑے بڑے پتھّروں کے اور ایک ردّہ عمارتی لکڑی کے شہتیروں کا ہو۔ خرچ شاہی خزانہ سے ادا کیا جائے۔ [۵] خدا کے گھر کے سونے اور چاندی کے ظروف جنہیں نبوکدنضر یروشلیم میں خدا کے گھر سے نکال کر بابل لے گیا تھا، واپس کیے جائیں اور یروشلیم کی ہیکل میں اپنی اپنی جگہ پہنچائے جائیں۔ یعنی خدا کے گھر میں رکھے جائیں۔

[۶] لہٰذا اَے تتّنی، دریائے فرات کے پار کے حاکم اور شتر بوزنی اور اُس صوبہ میں اُن کے مصاحبو! اُس مقام سے دُور رہو۔ [۷] خدا کے گھر کے کام میں مداخلت مت کرو۔ یہودیوں کے حاکم کو اور اُن کے بزرگوں کو خدا کے گھر کو اُس کی سابقہ جگہ پر تعمیر کرنے دو۔

[۸] علاوہ ازاین خدا کا یہ گھر بنانے میں تُم نے یہودیوں کے بزرگوں کے لیے کیا کچھ کرنا ہے، میں اُس کے لیے حکم دیتا ہُوں:

اِن آدمیوں کے تمام اخراجات شاہی خزانہ سے یعنی دریائے فراتؔ کے پار کے خراج میں سے ادا کیے جائیں تاکہ کام نہ رُکے۔ [9] اور آسمان کے خدا کی سوختنی قربانیاں چڑھانے کے لیے جو کچھ بھی درکار ہو یعنی بچھڑے، مینڈھے اور برّے اور گیہوں، نمک، مَے اور تیل وغیرہ جس کی یروشلیمؔ کے کاہن فرمایش کریں وہ اُنھیں ہر روز بلا ناغہ مُہیّا کیا جائے [10] تاکہ وہ آسمان کے خدا کی رضاجوئی کے لیے قربانیاں چڑھائیں اور بادشاہ اور اُس کے بیٹوں کی فلاح و بہبُود کے لیے دعا کریں۔

[11] مزید برآں میں حکم دیتا ہُوں کہ اگر کوئی اِس فرمان کو بدلے تو اُس کے مکان کا شہتیر نکال لیا جائے اور اُسے اُسی کے اُوپر میخیں ٹھونک کر لٹکا دیا جائے اور اُس جُرم کی وجہ سے اُس کا مکان کوڑے کرکٹ کا ڈھیر بنا دیا جائے۔ [12] جو بھی بادشاہ یا لوگ اِس فرمان کو بدلنے یا یروشلیمؔ میں اِس ہیکل کو تباہ کرنے کے لیے ہاتھ بڑھائیں تو خدا جس نے وہاں اپنا نام قائم کیا ہے اُنھیں غارت کرے۔

میں نے یعنی دارا نے یہ فرمان جاری کیا ہے لہٰذا اِس کی فوراً تعمیل کی جائے۔

ہیکل کی تکمیل اور مخصوصیت

[13] تب اُس فرمان کے باعث جو دارا بادشاہ نے بھیجا تھا دریائے فراتؔ کے پار کے حاکم تتّنیؔ اور شتربوزنیؔ اور اُن کے مصاحبین نے اُس پر بڑی سرگرمی سے عمل کیا۔ [14] پس یہودیوں کے بزرگوں نے حجّیؔ نبی اور زکریاہ بن عِدّو کی نبوّت کے زیرِ اثر تعمیری سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اُنھوں نے اِسرائیل کے خدا کے حکم اور شاہانِ فارسؔ خورسؔ، دارا اور ارتخششتاؔ کے احکام کے مطابق اُس عمارت کو مکمل کیا۔ [15] اِس طرح ہیکل ادرؔ مہینے کے تیسرے دِن اور داراؔ بادشاہ کے دورِ حکومت کے چھٹے سال میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

[16] تب بنی اِسرائیل، کاہنوں، لاویوں اور دیگر لوگوں نے جو اسیری کے بعد واپس آئے تھے خُوشی سے خدا کے گھر کی تقدیس کر کے اُس کا افتتاح کیا۔ [17] خدا کے اِس گھر کی تقدیس کے لیے اُنھوں نے ایک سَو بَیل، دو سَو مینڈھے اور چار سَو برّے قربان کیے اور سارے اِسرائیل کی خطا کی قربانی کے طور پر ہر قبیلہ کے لیے ایک بکرے کے حساب سے بارہ بکرے چڑھائے۔ [18] اور جو کچھ مُوسیٰؔ کی کتاب میں لکھا ہے اُس کے مطابق اُنھوں نے یروشلیمؔ میں خدا کی عبادت کے لیے کاہنوں کو اُن کی تقسیم اور لاویوں کو اُن کے فریقوں کے مطابق تعینات کیا۔

عیدِ فسح

[19] پہلے مہینہ کی چودھویں تاریخ کو بابلؔ کی اسیری سے لَوٹنے والوں نے عیدِ فسح منائی [20] کیونکہ کاہنوں اور لاویوں نے اپنے آپ کو پاک کیا تھا اور وہ تمام رسمی طور پر پاک تھے۔ لاویوں نے تمام رِہا شُدہ اسیروں کے لیے، اپنے بھائیوں یعنی کاہنوں کے لیے اور اپنے لیے عیدِ فسح کا برّہ ذبح کیا۔ [21] اور جلاوطنی سے واپس لَوٹنے والے اِسرائیلیوں نے اسے ان لوگوں کے ساتھ کھایا جنھوں نے خداوند اِسرائیل کے خدا کے طالب ہونے کے لیے اپنے آپ کو غیر یہودی اقوام کی ناپاک رسموں سے الگ کر لیا تھا اُسے کھایا۔ [22] سات دِن تک اُنھوں نے بےخمیری روٹی کی عید منائی کیونکہ خداوند نے اُنھیں بڑی خُوشی بخشی تھی اور شاہِ اسُور کے رویّہ میں تبدیلی پیدا کی تاکہ وہ خدا یعنی بنی اِسرائیل کے خدا کے گھر کے بنانے میں اُن کی مدد کرے۔

عزرا کا یروشلیمؔ آنا

7 اِن باتوں کے بعد ارتخششتاؔ شاہِ فارسؔ کے دَورِ حکومت میں ایک شخص عزرا بن سرایاہ بن عزریاہ بن خِلقیاہ [2] بن سلّوم بن صدُوق بن اخیطوب [3] بن امریاہ بن عزریاہ بن مرایوت [4] بن زراخیاہ بن عزّی بن بُقّی، [5] بن ابیسُوع بن فینحاس بن الیعزر بن ہارون سردار کاہن [6] بابلؔ سے آیا۔ وہ مُوسیٰؔ کی شریعت کا جو خداوند اِسرائیلؔ کے خدا نے دی تھی بڑا ماہر اُستاد تھا۔ چونکہ خداوند اُس کے خدا کا ہاتھ اُس پر تھا اِس لیے ہر ایک شَے جس کی اُس نے درخواست کی بادشاہ نے اُسے عطا فرمائی۔ [7] بادشاہ ارتخششتاؔ کے ساتویں سال میں بعض اِسرائیلی بھی جن میں کاہن، لاوی، گانے والے، دربان اور ہیکل کے خدمتگار شامل تھے یروشلیمؔ آئے۔

[8] بادشاہ کے ساتویں سال کے پانچویں مہینہ میں عزرا یروشلیمؔ پہنچا۔ [9] اُس نے بابلؔ سے اپنا سفر پہلے مہینہ کی پہلی تاریخ کو شروع کیا اور وہ یروشلیمؔ میں پانچویں مہینہ کی پہلی تاریخ کو پہنچا کیونکہ خدا کا مہربان ہاتھ اُس پر تھا۔ [10] اِس لیے کہ عزرا نے اپنے آپ کو خدا کی شریعت کے مطالعہ اور اُس پر عمل کرنے اور اُس کے احکام اور آئین اِسرائیل کو سکھانے کے لیے وقف کر رکھا تھا۔

شاہِ ارتخششتاؔ کا خط

[11] یہ اُس خط کی نقل ہے جو ارتخششتاؔ بادشاہ نے اِسرائیل کے خداوند کے آئین و احکام کے ماہر فقیہ اور معلّم عزرا کاہن کو دیا تھا:

۱۲ شہنشاہ ارتخششتا کی جانب سے،
عزرا کاہن کے نام جو کہ آسمان کے خدا کی شریعت کا معلّم ہے:
تُو سلامت رہے!

۱۳ میں یہ فرمان جاری کرتا ہُوں کہ میری مملکت کے اِسرائیلیوں میں سے کاہنوں اور لاویوں سمیت جو بھی تیرے ساتھ یروشلیم جانا چاہیں جا سکتے ہیں ۱۴ تُو بادشاہ اور اُس کے ساتوں مُشیروں کی جانب سے بھیجا جا رہا ہے تاکہ اپنے خدا کی شریعت کے مطابق جو تیرے ہاتھ میں ہے یہُوداہ اور یروشلیم کا حال دریافت کرے۔ ۱۵ علاوہ ازیں جو چاندی اور سونا بادشاہ اور اُس کے مُشیروں نے شوق سے اِسرائیل کے خدا کو جس کا یروشلیم میں مسکن ہے نذر کیا ہے ۱۶ اور وہ تمام چاندی اور سونا جو بابل کے صوبہ سے تجھے حاصل ہوگا، نیز یروشلیم میں خدا کی ہیکل کے لیے لوگوں اور کاہنوں کی رضاکارانہ نذریں بھی تجھے ہی اپنے ہمراہ لے جانا ہوں گی۔ ۱۷ لازم ہے کہ تُو اُس نقدی سے بَیل، مینڈھے اور برّے اور ساتھ ہی اُن کے اناج اور مشرُوب کے ہدیوں کے لیے درکار اشیاء خرید کر اُنہیں یروشلیم میں اپنے خدا کی ہیکل کے مذبح پر بطور قربانی چڑھائے۔

۱۸ اُس کے بعد باقی ماندہ چاندی اور سونے کو اپنے خدا کی رضا کے مطابق جیسے تجھے اور تیرے یہودی بھائیوں کو بھلا معلوم ہو اِستعمال کرنا۔ ۱۹ تیرے خدا کی ہیکل میں عبادت کے لیے جو اشیاء تیرے سپرد کی گئیں ہیں اُنہیں یروشلیم کے خدا کے حُضور دے دینا۔ ۲۰ اور اگر تجھے اپنے خدا کے گھر کے لیے درکار کسی چیز کے خریدنے کی ضرورت پڑے تو تُو شاہی خزانہ سے رقم ادا کرنا۔

۲۱ اب میں بادشاہ ارتخششتا دریائے فرات کے پار سارے خزانچیوں کو حکم دیتا ہُوں کہ عزرا کاہن جو آسمان کے خدا کی شریعت کا مُعلّم ہے جو کچھ بھی تُم سے طلب کرے وہ فوراً دیا جائے۔ ۲۲ یعنی سَو قنطار چاندی، سَو کُر گیہوں اور سَو بت مَے اور سَو بت زیتون کا تیل اور نمک کی کثیر مقدار۔ ۲۳ جو کچھ بھی آسمان کے خدا نے حکم دیا ہے اُس کی آسمان کے خدا کی ہیکل کے لیے پُورے طور پر تعمیل کی جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ کی مملکت اور اُس کے بیٹوں کے خلاف قہرِ خداوندی بھڑک اُٹھے۔ ۲۴ تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ تمہیں کاہنوں، لاویوں، گانے والوں، دربانوں اور ہیکل کے خدمتگاروں پر یا خدا کے گھر کے دیگر کارندوں پر محصول، خراج یا چُنگی لگانے کا کوئی اختیار نہیں۔

۲۵ اَے عزرا! تُو اپنے خدا کی اُس دانش کے مطابق جو تجھے عطا ہُوئی ہے فوجداری کے حاکم اور قاضی مقرّر کرنا تاکہ وہ دریائے فرات کے پار کے تمام لوگوں کا جو تیرے خدا کی شریعت کو جانتے ہیں انصاف کریں۔ ۲۶ جو کوئی تیرے خدا کی شریعت کو اور بادشاہ کے حکم کو نہ مانے اُسے فوراً مَوت، جلاوطنی، جائداد کی ضبطی یا قید کی سزا دی جائے۔

۲۷ خداوند ہمارے باپ دادا کے خدا کی تمجید ہو جس نے بادشاہ کے دل میں یہ ڈالا کہ وہ یروشلیم میں خداوند کے گھر کی اِس طرح تعظیم و تکریم کرے ۲۸ اور جس نے بادشاہ، اُس کے مُشیروں اور بادشاہ کے عالی قدر اُمراء کے سامنے مجھ پر اپنی نوازش کی بارش کر دی۔ چونکہ مجھ پر خداوند میرے خدا کا ہاتھ تھا اِس لیے میں نے ہمّت پا کر اِسرائیل کے سرکردہ افراد کو جمع کیا تاکہ وہ میرے ہمراہ چلیں۔

عزرا کے ہمراہ لَوٹنے والوں کی فہرست

۸ ارتخششتا بادشاہ کے دورِ حکومت میں جو لوگ بابل سے میرے ہمراہ آئے اُن کے آبائی خاندانوں کے سردار اور اُن کے ساتھ شاملِ فہرست افراد یہ ہیں:
۲ بنی فینحاس میں سے جیرسوم؛
بنی اِتمر میں سے دانی ایل؛
بنی داؤد میں سے حطُّوش ۳ بنی سِکنیاہ کی نسل کے؛
بنی پرعُوص میں سے زکریاہ اور اُس کے ساتھ نسب نامہ کی رُو سے ۱۵۰ مرد درج کیے گئے؛
۴ بنی پخت موآب میں سے اِلیہُوعینی بن زراخیاہ اور اُس کے ساتھ ۲۰۰ مرد؛
۵ اور بنی زتُّو میں سے سِکنیاہ بن یحزی ایل اور اُس کے ساتھ ۳۰۰ مرد۔
۶ اور بنی عدین میں سے عبد بن یُونتن اور اُس کے ساتھ ۵۰ مرد؛
۷ اور بنی عیلام میں سے یسعیاہ بن عتلیاہ اور اُس کے ساتھ ۷۰ مرد؛
۸ اور بنی سفطیاہ میں سے زبدیاہ بن میکائیل اور اُس کے ساتھ ۸۰ مرد؛

۹ اور بنی یُوآب سے عبدیاہ بِن یحی ایل اور اُس کے ساتھ ۲۱۸ مرد؛
۱۰ اور بنی بانی میں سے سلُومیت بِن یُوسفیاہ اور اُس کے ساتھ ۱۶۰ مرد؛
۱۱ اور بنی ببّئی میں سے زکریاہ بِن ببّئی اور اُس کے ساتھ ۲۸ مرد؛
۱۲ اور بنی عزجاد میں سے یُوحنان بِن ہقّاطان اور اُس کے ساتھ ۱۱۰ مرد؛
۱۳ اور آخر میں بنی ادونقام میں جو لوگ آئے اُن کے نام یہ ہیں: الیفلط اور یعی ایل اور سمعیاہ اور اُن کے ساتھ ۶۰ مرد؛
۱۴ اور بنی بگوئی میں سے عُوتی اور زبُّود اور اُن کے ساتھ ۷۰ مرد؛

مراجعت

۱۵ میں نے اُنہیں اُس دریا کے پاس جو اہاوا کی طرف بہتا ہے جمع کیا اور ہم نے وہاں تین دِن پڑاؤ کیا۔ جب میں نے لوگوں اور کاہنوں کا جائزہ لیا تو بنی لاوی میں سے کسی کو نہ پایا۔ ۱۶ پس میں نے الیعزر، اریئیل، سمعیاہ، اِلناتن، یریب، اِلیاتن، ناتن، زکریاہ اور مسلاّم کو جو سردار تھے اور یُویریب اور اِلناتن کو جو معلّم تھے بُلوایا۔ ۱۷ اور میں نے اُنہیں اِدّو کے پاس بھیجا جو کسِیفیا میں سردار تھا اور اُنہیں بتایا کہ کسِیفیا جا کر اِدّو اور اُس کے بھائیوں سے جو ہیکل کے خدمتگار ہیں کیا کچھ کہنا ہے تا کہ وہ وہاں سے خدا کے گھر کے لیے خدمتگار ہمارے پاس لے آئیں۔ ۱۸ چونکہ ہمارے خدا کا مہربان ہاتھ ہم پر تھا اِس لیے وہ محلی بِن لاوی بِن اِسرائیل کی اولاد میں سے ایک لائق شخص سربیاہ کو اور اُس کے بیٹوں اور بھائیوں یعنی ۱۸ آدمیوں کو ۱۹ اور حسبیاہ کو اور اُس کے ساتھ بنی مِراری میں سے یسعیاہ کو اور اُس کے بھائیوں اور اُن کے بیٹوں کو یعنی ۲۰ آدمیوں کو ہمارے پاس لے آئے۔ ۲۰ وہ ہیکل کے ۲۲۰ خدمتگاروں کو بھی لے کر آئے۔ یہ اُن لوگوں میں سے تھے جنہیں داؤد اور اُمراء نے لاویوں کی مدد کے لیے مقرّر کیا تھا۔ سبھوں کو نام بنام فہرست میں درج کیا گیا۔

۲۱ وہاں اہاوا دریا کے پاس میں نے روزہ رکھنے کی منادی کرائی تا کہ ہم اپنے آپ کو خدا کے حُضور فروتن بنائیں اور اُس سے دعا کریں کہ وہ ہمارے سفر کو مبارک کرے اور ہمیں، ہمارے بال بچّوں اور مال و متاع کو محفوظ رکھے۔ ۲۲ چونکہ ہم نے بادشاہ سے کہا تھا کہ ہمارے خدا کا مہربان ہاتھ اُس پر بھروسا کرنے والے ہر ایک شخص پر ہوتا ہے لیکن اُن سب پر اُس کا عتاب نازل ہوتا ہے جو اُسے ترک کر دیتے ہیں۔ اِس لیے میں شرماتا تھا کہ بادشاہ سے راستے میں دشمنوں سے حفاظت کے لیے فوجی سپاہیوں اور گھوڑسواروں کے لیے درخواست کروں۔ ۲۳ سو ہم نے روزہ رکھا اور اُس بارے میں اپنے خدا کی بارگاہ میں دعا کی۔ اور اُس نے ہماری دعا کا جواب دیا۔

۲۴ پھر میں نے سربیاہ، حسبیاہ اور اُن کے دس بھائیوں سمیت بارہ سردار کاہنوں کو الگ کیا۔ ۲۵ اور چاندی اور سونے کے ہدیئے اور وہ اشیاء جو بادشاہ، اُس کے مُشیروں اور اُس کے امیروں اور وہاں موجود تمام اِسرائیلیوں نے ہمارے خدا کے گھر کے لیے نذر کی تھیں تول کر اُنہیں دیں۔ ۲۶ میں نے اُنہیں ۶۵۰ قنطار چاندی، ۱۰۰ قنطار چاندی کے برتن، ۱۰۰ قنطار سونا، ۲۷ سونے کے ۲۰ پیالے جن کی قیمت ۱۰۰۰ درہم تھی اور صَیقل کیے ہُوئے پیتل کے دو نفیس برتن جو سونے کی طرح قیمتی تھے تول کر دیئے۔

۲۸ میں نے اُن سے کہا کہ تُم بھی اور یہ اشیاء بھی خدا کے لیے مُقدّس ہیں۔ یہ چاندی سونا خداوند تمہارے باپ دادا کے خدا کے لیے رضا کی قربانی ہے۔ ۲۹ جب تک تُو اُنہیں سرکردہ کاہنوں، لاویوں اور اِسرائیل کے آبائی خاندانوں کے سرداروں کے سامنے تول کر یروشلیم میں خدا کے گھر کے مال خانوں میں جمع نہ کروا دے تب تک احتیاط سے اُن کی حفاظت کرنا۔ ۳۰ تب کاہنوں اور لاویوں نے چاندی، سونا اور مُقدّس برتن تول کر لے لیے تا کہ اُنہیں یروشلیم میں خدا کے گھر پہنچا دیں۔

۳۱ پہلے مہینہ کی بارھویں تاریخ کو ہم اہاوا نہر سے یروشلیم جانے کے لیے روانہ ہُوئے۔ ہمارے خدا کا ہاتھ ہم پر تھا اور اُس نے راستہ میں ہمیں دشمنوں اور رہزنوں سے محفُوظ رکھا۔ ۳۲ اِس طرح ہم یروشلیم پہنچے اور وہاں تین دِن تک ٹھہرے رہے۔

۳۳ چوتھے دِن ہم نے چاندی اور سونا اور مُقدّس ظروف کو تول کر خداوند کے گھر میں مریموت بِن اُوریاہ کاہن کے ہاتھ میں دے دیا۔ اُس وقت الیعزر بِن فینحاس اُس کے ساتھ تھا۔ اور اِسی طرح لاوی یُوزباد بِن یشُوع اور نوعِیدیاہ بِن بنّوئی بھی اُس کے ساتھ تھے۔ ۳۴ تمام اشیاء کا اُن کی تعداد اور وزن کے مطابق پُورا پُورا حساب دیا گیا اور تمام وزن اُسی وقت درج کر لیا گیا۔

۳۵ تب بابل کی اسیری سے واپس آنے والوں نے تمام اِسرائیل کے لیے بارہ بچھڑے، چھیانوے مینڈھے اور ستّر بڑے لیے اور خطا کی قربانی کے لیے بارہ بکرے لیے اور اُنہیں اِسرائیل کے خدا کے لیے سوختنی قربانیوں کے طور پر چڑھایا۔ ۳۶ اُنہوں

نے بادشاہ کے فرمان بھی دریائے فراتؔ کے پار صوبہ داروں اور حاکموں کے حوالے کیے اور اُنہوں نے بھی لوگوں کی اور خدا کے گھر کی مدد کی۔

عزراؔ کی دعا

۹ اِن تمام امور کی انجام دہی کے بعد سرداروں نے میرے پاس آ کر کہا کہ اسرائیل کے لوگ جن میں کاہن اور لاوی بھی شامل ہیں اپنی پڑوسی اقوام یعنی کنعانیوں، حِتّیوں، فرِزّیوں، یبُوسیوں، عمُونیوں، موآبیوں، مِصریوں اور امُوریوں کی مکروہات میں گرفتار ہیں۔ ۲ اُنہوں نے اُن کی بیٹیوں سے اپنا اور اپنے بیٹوں کا بیاہ کر لیا ہے اور یوں پاک نسل کو اپنے گردوپیش کی اقوام کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے۔ اور سردار اور حُکّام اِس بدکاری میں پیش پیش رہے ہیں۔

۳ جب میں نے یہ سُنا تو اپنے پیراہن اور اپنی چادر کو چاک کر دیا، سر اور داڑھی کے بال نوچے اور خوف زدہ ہو کر بیٹھ گیا۔ ۴ تب وہ سب جو اِسرائیل کے خدا کی باتوں سے کانپتے تھے جلاوطنی سے آنے والوں کی اِس بدکاری کے باعث میرے گرد جمع ہو گئے۔ اور میں شام کی قربانی تک خوف زدہ وہاں بیٹھا رہا۔

۵ پھر شام کی قربانی کے وقت میں اپنے چاک پیراہن اور پھٹی چادر کے ساتھ ہی اپنی زبُوں حالی کو بھول کر اُٹھا اور خداوند اپنے خدا کے آگے اپنے ہاتھ پھیلا کر گھٹنوں کے بل گر پڑا ۶ اور دعا کی کہ

اَے میرے خدا! میں اِس قدر شرمندہ اور ذلیل ہُوں کہ میں تیرے سامنے، اَے میرے خدا، اپنا مُنہ اُٹھانے تک کے لائق نہیں کیونکہ ہمارے گناہ بڑھ کر ہمارے سروں سے بھی بلند ہو گئے ہیں اور ہماری خطائیں آسمانوں تک جا پہنچی ہیں۔

۷ ہمارے باپ دادا کے دور سے لے کر اب تک ہم سے بڑی خطائیں سرزد ہُوئی ہیں اور اپنے گناہوں کے باعث ہم، ہمارے بادشاہ اور ہمارے کاہن غیر ممالک کے بادشاہوں کی تلوار، اسیری، لُوٹ مار اور تذلیل کا شکار رہے ہیں جیسا کہ آج کے دِن ہے۔

۸ مگر اب تھوڑے عرصہ کے لیے خداوند ہمارا خدا ہم پر مہربان ہُوا ہے کہ ہماری قوم کے ایک حِصّہ کو باقی رہنے دے اور اُسے اپنے مَقدِس میں پائیداری بخشے۔ اور یوں ہمارا خدا ہماری آنکھیں روشن کرے اور ہماری اسیری میں ہمیں تسکین عطا فرمائے۔ ۹ اگرچہ ہم غلام ہیں تاہم ہمارے خدا نے ہمیں ہماری غلامی میں ترک نہیں کیا بلکہ اُس نے شاہانِ فارس کے سامنے ہم پر اپنی شفقت کا مظاہرہ کیا۔ اُس نے ہمیں نئی زندگی دی کہ ہم اپنے خدا کے گھر کو پھر سے بنائیں اور اُس کے کھنڈرات کی مرمّت کریں اور اُس نے یہُوداہ اور یروشلیم میں ہمیں محفوظ کر دیا ہے۔

۱۰ لیکن اب اَے ہمارے خدا! اِس کے بعد ہم اور کیا کہیں؟ کیونکہ ہم نے اُن احکام کو نظر انداز کیا ہے ۱۱ جو تُو نے اپنے خادموں یعنی نبیوں کی معرفت دیئے جب تُو نے فرمایا کہ جس ملک میں تُم داخل ہو رہے ہو کہ اُس پر قابض ہو سکو وہ ایسا ملک ہے جو وہاں کی اقوام کی بدعنوانیوں کے باعث نجس ہو چُکا ہے۔ اپنے نہایت ہی مکروہ اعمال کے باعث اُنہوں نے اُسے ایک سِرے سے لے کر دوسرے سِرے تک اپنی ناپاکی سے بھر دیا ہے۔ ۱۲ اِس لیے نہ تو اپنی بیٹیوں کا اُن کے بیٹوں سے اور نہ اُن کی بیٹیوں سے اپنے بیٹوں کا بیاہ کرو۔ اُن کے ساتھ کبھی بھی دوستی کا معاہدہ نہ کرنا تاکہ تُم مضبوط بنو اور ملک کی اچھی چیزیں کھاؤ اور اُسے اپنے بچّوں کے لیے ہمیشہ کے لیے وراثت میں چھوڑ جاؤ۔

۱۳ جو کچھ ہم پر گزرا ہے وہ ہمارے بُرے کاموں اور ہماری بہت سی خطاؤں کا نتیجہ ہے۔ اور پھر بھی اَے ہمارے خدا تُو نے ہمیں ہمارے گناہوں کی واجبی سزا کی بہ نسبت کم سزا دی ہے اور ہمیں باقی رہنے دیا ہے۔ ۱۴ کیا ہم تیرے حکموں کو پھر توڑیں اور اُن اقوام سے رِشتے ناتے جوڑیں جو ایسے مکروہ کام کرتے ہیں؟ تُو چاہے تو ہم سے ایسا غُصّہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں صفحۂ ہستی سے مٹا دے یہاں تک کہ ہماری قوم کا کوئی حِصّہ باقی نہ رہے اور کوئی فرد زندہ نہ بچے۔ ۱۵ لیکن اَے خداوند، اِسرائیل کے خدا! تُو بڑا عادل ہے! تُو نے ہمیں آج تک باقی رہنے دیا۔ ہم اپنے گناہوں کے ساتھ یہاں تیرے سامنے حاضر ہیں حالانکہ اُن کے باعث ہم میں سے ایک بھی تیری بارگاہ میں کھڑا نہیں رہ سکتا۔

لوگوں کا اعترافِ گناہ

۱۰ جب عزراؔ رو رو کر خدا کے گھر کے سامنے گر کر دعا اور اعترافِ گناہ کر رہا تھا تو اِسرائیلی مردوں، عورتوں اور بچّوں کی ایک بڑی بھیڑ اُس کے گرد جمع ہو گئی۔ وہ بھی زار زار روئے۔ ۲ تب بنی عیلام میں سے سِکنیاہ بن یحی ایلؔ نے عزراؔ سے کہا کہ ہم اپنے اِردگرد کی اقوام کی اجنبی عورتوں سے شادی بیاہ کر کے اپنے خدا سے بے وفائی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ لیکن اِس

کے باوجود اب بھی اِسرائیل کے لیے امید باقی ہے۔ [۳] میرے آقا! ہم تیرے اور ہمارے خدا کے حکموں کا ڈر ماننے والوں کے مشورہ کے مطابق کیوں نہ خدا کے سامنے عہد کریں کہ ہم ایسی تمام عورتوں اور اُن کے بچّوں کو دُور کر دیں گے اور یہ کام شریعت کے مطابق کیا جائے گا۔ [۴] پس اُٹھ، کیونکہ یہ معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے اور ہم تیرے ساتھ ہیں۔ پس ہمّت کر اور اِسے انجام دے۔
[۵] تب عزرا اُٹھا اور سردار کاہنوں، لاویوں اور تمام اِسرائیل سے قسم لی کہ وہ اِس تجویز پر عمل کریں گے اور اُنہوں نے قسم کھائی۔
[۶] تب عزرا خدا کے گھر کے سامنے سے ہٹ کر یہوحانان بن اِلیاسب کے کمرے میں گیا اور جب تک وہ وہاں رہا نہ اُس نے کھانا کھایا نہ پانی پیا کیونکہ وہ جلاوطنی سے واپس آنے والوں کی خطا پر ماتم کر رہا تھا۔
[۷] پھر تمام یہوداہ اور یروشلیم میں منادی کی گئی کہ بابل سے لَوٹنے والے سب لوگ یروشلیم میں جمع ہوں۔ [۸] اور جو کوئی تین دِن کے اندر حاضر نہ ہوگا وہ سرداروں اور بزرگوں کے فیصلہ کے مطابق اپنی تمام جائداد سے محروم ہو جائے گا اور خُود اُسے سابقہ اسیروں کی جماعت سے نکال دیا جائے گا۔
[۹] تین دِنوں کے اندر یہوداہ اور بن یمین کے تمام مرد یروشلیم میں جمع ہُوئے۔ نویں مہینے کے بیسویں دِن تمام لوگ خدا کے گھر کے سامنے چَوراہے میں اِس سانحہ کے باعث اور بارش کی وجہ سے بڑے آزردہ خاطر بیٹھے تھے۔ [۱۰] تب عزرا کاہن نے کھڑے ہو کر کہا کہ تُم نے خطا کی ہے اور اجنبی عورتوں سے شادی بیاہ کر کے اِسرائیل کے گناہوں میں اِضافہ کیا ہے۔ [۱۱] اب خداوند اپنے خدا کے سامنے اقرار کرو اور اُس کی مرضی پر عمل کرو اور اپنے آپ کو اِردگرد کی اقوام سے اور اپنی اجنبی بیویوں سے الگ کر لو۔
[۱۲] تب تمام جماعت نے بلند آواز سے جواب دیا کہ جو کچھ تُو نے فرمایا ہے بجا ہے! ہم پر لازم ہے کہ اُس پر عمل کریں۔ [۱۳] لیکن یہاں پر لوگ بہت ہیں اور یہ برسات کا موسم ہے اِس لیے ہم باہر کھڑے نہیں رہ سکتے۔ علاوہ ازیں اِس مسئلہ کو ایک دو دِن میں سُلجھانا ممکن نہیں کیونکہ ہمارا گناہ بہت بڑا گناہ ہے۔ [۱۴] اِس بارے میں ہماری جماعت کے سرداروں کو کاروائی کرنے کی ذمّہ داری سونپی جائے۔ تب ہمارے شہروں میں سے وہ سب جنہوں نے اجنبی عورتوں سے شادیاں کی ہُوئی ہیں مُقرّرہ وقت پر ہر ایک قصبہ کے بزرگوں اور قاضیوں کے ہمراہ آئیں جب تک کہ اِس معاملہ کا تصفیہ نہ ہو جائے اور ہمارے خدا کا قہرِ شدید ہم پر سے ٹل نہ جائے۔ [۱۵] صرف یُونتن بن عساہیل اور یحازیاہ بن تقوہ نے مِسلّام اور سبّتی لاوی کی تائید وحمایت سے اِس تجویز کی مخالفت کی۔
[۱۶] لیکن سابقہ اسیروں نے ویسا ہی کیا جیسا کہ تجویز کیا گیا تھا۔ عزرا کاہن نے ایک آدمی فی خاندان کے حساب سے ایسے آدمیوں کا انتخاب کیا جو آبائی خاندانوں کے سردار تھے اور اُن سب کا تقرّر نام بنام کیا گیا۔ دسویں مہینے کی پہلی تاریخ کو وہ اِن مُقدموں کی تفتیش کرنے کے لیے بیٹھے۔ [۱۷] اور پہلے مہینے کی پہلی تاریخ تک اُنہوں نے اُن سب کے بارے میں جنہوں نے اجنبی عورتوں سے شادیاں کی ہُوئی تھیں ضروری کاروائی مکمل کر لی۔

اجنبی عورتوں سے شادیاں کرنے والوں کی فہرست

[۱۸] کاہنوں کی اولاد میں سے مندرجہ ذیل نے اجنبی عورتوں سے شادیاں کر لی تھیں:
بنی یشُوع میں سے یُوصدق کا بیٹا اور اُس کے بھائی معسیاہ، الیعزر، یارِب اور جدلیاہ۔ [۱۹] (اِن سب نے اپنی بیویوں کو دُور کرنے کا عہد کیا اور اپنی خطا کے بدلے میں ہر ایک نے اپنے گلّے میں سے ایک ایک مینڈھا خطا کی قربانی کے طور پر نذر کیا۔)
[۲۰] بنی اِمّیر میں سے:
حنانی اور زبدیاہ۔
[۲۱] اور بنی حارِم میں سے:
معسیاہ، اِلیاہ، سمعیاہ، یحی ایل اور عُزّیاہ۔
[۲۲] اور بنی فشحُور میں سے:
اِلیوعینی، معسیاہ، اِسمٰعیل، نتنی ایل، یُوزباد اور العِسہ۔
[۲۳] اور لاویوں میں سے:
یُوزباد، سمعی، قِلایاہ (یعنی قلیتاہ) فتحیاہ، یہوداہ اور الیعزر۔
[۲۴] اور گانے والوں میں سے:
اِلیاسب۔
اور دربانوں میں سے:
سلُّوم، طلَم اور اُوری۔
[۲۵] اور اِسرائیل میں سے:
بنی پرعُوص میں سے رمیاہ، یزّیاہ، ملکیاہ، میامین، الیعزر، ملکیاہ اور بنایاہ۔
[۲۶] اور بنی عیلام میں سے:

متنیاہ، زکریاہ، یحی ایل، عبدی، یریموت اور ایلیاہ۔
[۲۷] اور بنی زتو میں سے:
الیوعینی، الیاسب، متنیاہ، یریموت، زاباد اور عزیزا۔
[۲۸] اور بنی بیبی میں سے:
یہوحانان، حننیاہ، زبی اور عطلی ۔
[۲۹] اور بنی بانی میں سے:
مسلام، ملوک، عدایاہ، یاسوب، سیال اور یریموت۔
[۳۰] اور بنی پخت موآب میں سے:
عدنا، کلال، بنایاہ، معسیاہ، متنیاہ، بضلی ایل، بنوی اور منسی۔
[۳۱] اور بنی حارم میں سے:
الیعزر، یشیاہ، ملکیاہ، سمعیاہ اور شمعون۔ [۳۲] بن یمین، ملوک اور سمریاہ۔

[۳۳] اور بنی حاشوم میں سے:
متنی، متتاہ، زاباد، الیفلط، یریمی، منسی اور سمعی۔
[۳۴] اور بنی بانی میں سے:
معدی، عمرام اور اوایل، [۳۵] بنایاہ، بدیاہ اور کلوہ، [۳۶] اور ونیاہ، مریموت اور الیاسب، [۳۷] اور متنیاہ، متنی اور یعسو۔
[۳۸] اور بنی بنوی میں سے:
سمعی، [۳۹] سلمیاہ، ناتن اور عدایاہ، [۴۰] مکندبی، ساسی اور ساری، [۴۱] عزرئیل، سلمیاہ، سمریاہ، [۴۲] سلوم، امریاہ اور یوسف۔
[۴۳] بنی نبو میں سے:
یعی ایل، متتیاہ، زاباد، زبینا، یدو، یوایل اور بنایاہ۔
[۴۴] اِن سب نے اجنبی عورتوں سے شادیاں کی ہوئی تھیں اور اُن عورتوں سے اُن کے بچے بھی تھے۔

نحمیاہ

پیش لفظ

یہ کتاب چونکہ حضرت نحمیاہ کے حالات پر مشتمل ہے اِس لیے اِسے حضرت نحمیاہ کی تصنیف سمجھا جاتا ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ کتاب حضرت عزرا کی کتاب کا تتمہ ہے۔ بعض شواہد کی بنا پر اِس کتاب کو ۴۲۳-۴۰۰ ق م کے دَوران کی تصنیف سمجھا گیا ہے۔

حضرت نحمیاہ یہودیوں کی بابل میں اسیری کے زمانہ میں ارتخششتا اوّل (۴۶۵-۴۲۴ ق م) شہنشاہِ ایران کے ایک قابلِ اعتماد اور باوفا ساقی تھے۔ بادشاہ کو اُس کی دلپسند مشروبات بہم پہنچانے کا کام ایک اعلیٰ عہدہ سمجھا جاتا تھا۔ شاہی ساقی بادشاہِ وقت کا رازدار اور مُشیر بھی ہوتا تھا۔ اِس اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوتے ہُوئے بھی حضرت نحمیاہ کے دل میں ایک معمولی سے شہر یروشلیم لَوٹنے کی آرزو کروٹ لیتی رہتی تھی۔ آپ بڑے خداترس اور راستباز شخص تھے اور تمام اُمراء اور درباری آپ کے تدبّر اور سیاسی شعور کے قائل تھے۔

حضرت عزرا کی یروشلیم کو واپسی کے ۱۲ سال بعد آپ خُود بھی عازمِ یروشلیم ہُوئے۔ بادشاہ نے آپ کی خدمات سے خُوش ہو کر آپ کو واپسی کی اجازت عطا فرمائی۔ چونکہ آپ سیاست سے دلچسپی رکھتے تھے آپ یروشلیم کے گورنر کی حیثیت سے سرفراز کیے گئے۔ اُن دِنوں یروشلیم چاروں طرف سے دشمنوں سے گھرا ہُوا تھا۔ آپ نے دشمنوں کو یروشلیم کے خلاف کبھی کامیاب نہ ہونے دیا۔ اِس کتاب کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ آپ نے یروشلیم کی فصیلوں کو از سرِ نو تعمیر کرنے میں کامیابی حاصل کی اور شہر والوں کو اپنے دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی ہمّت دلائی۔

آپ نے اپنی واپسی پر شہر کی خستہ حالت ملاحظہ فرمائی اور آپ کو اُس شہر کی فوری مرمّت اور اُس کی فصیلوں کو از سرِ نو تعمیر کرنے کا خیال آیا۔ بادشاہ نے نہ صرف آپ کو یروشلیم لَوٹنے کی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ شہر کی تعمیرِ نو کے لیے جس ساز و سامان کی آپ کو ضرورت تھی مہیّا فرمایا۔ آپ نے باوجود مخالفت کے اپنی اصلاحات جاری رکھیں اور صرف باون دِنوں میں دِن رات کی محنتِ شاقہ کے بعد تعمیر کے کام کو انجام تک پہنچایا۔

حضرت نحمیاہ کے کتابِ توریت کو ڈھونڈ کر اُسے بنی اِسرائیل کو حرف بہ حرف پڑھ کر سنانے کے واقعہ سے اِس کتاب کی اہمیت کا

بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کتابِ توریت کی بازیافتگی کے نتیجہ میں بعض احکام اور اہم مذہبی رسومات جنہیں لوگ تقریباً فراموش کر چکے تھے پھر سے رائج کی گئیں۔ آپ کچھ عرصہ کے لیے بابل لَوٹ گئے تھے لیکن پھر یروشلیم آتے ہی آپ نے یہُودیوں کی سماجی، مذہبی اور سیاسی زندگی کو سدھارنے کی غرض سے کئی اقدامات کیے اور مکروہات کا سدِّ باب کیا اور اپنی قوم اِسرائیل کو آزادی کا سانس لینے اور خُوشحال زندگی بسر کرنے کا موقع بخشا۔ آپ کی اصلاحات کی تمام کوششوں میں خدا کی مدد ہمیشہ آپ کے شاملِ حال رہی اور حضرت عزرا اور حضرت ملاکی نے بھی آپ کو بہت سہارا دیا۔

اِس کتاب کو تین حِصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ حضرت نحمیاہ کا یروشلیم جانا اور شہر کی فصیلوں کی تعمیرِ نَو (۱:۱ تا ۶:۱۹)

۲۔ آپ کی اِصلاحات کا پہلا دَور (۷:۱ تا ۱۰:۳۹)

۳ آپ کی اِصلاحات کا دوسرا دَور (۱۱:۱ تا ۱۳:۳۱)

نحمیاہ کی دعا

نحمیاہ بِن حکلیاہ کی سرگذشت

۱ بیسویں سال کے کِسلیو مہینے میں جب میں قصرِ سُوسن میں تھا [۲] تو میرے بھائیوں میں سے ایک جس کا نام حنانی تھا چند آدمیوں کے ہمراہ یہُوداہ سے آیا۔ میں نے اُس سے پُوچھا کہ وہ یہُودی جو جلاوطن ہونے سے بچ گئے تھے، کیسے ہیں اور یروشلیم کا کیا حال ہے؟

[۳] اُنہوں نے مجھے بتایا کہ وہ جو جلاوطنی سے بچ گئے ہیں اور صوبہ میں رہتے ہیں بڑی مصیبت اور ذِلّت میں ہیں۔ یروشلیم کی دیواریں ٹُوٹی پڑی ہیں اور اُس کے پھاٹک آگ سے جلا دیئے گئے ہیں۔

[۴] جب میں نے یہ باتیں سُنیں تو بیٹھ کر رونے لگا۔ میں نے کئی دِنوں تک ماتم کیا اور روزہ رکھا اور آسمان کے خدا کے حُضور دعا کی۔ [۵] پھر میں نے کہا:

اَے خداوند، آسمان کے خدا، اَے عظیم اور مُہیب خدا! تُو اپنا عہدِ محبّت اُن کے ساتھ جو تجھے پیار کرتے ہیں اور تیرے حکموں کو مانتے ہیں، قائم رکھتا ہے۔ [۶] اپنے بندہ کی اِس دعا کو سُننے کے لیے اپنے کان لگا اور اپنی آنکھیں کُھلی رکھ جسے وہ دِن رات تیرے حُضور تیرے بندوں، بنی اِسرائیل کے لیے کرتا ہے۔ میں اُن گناہوں کا اعتراف کرتا ہُوں جو ہم اِسرائیلیوں نے، جن میں میں اور میرا آبائی خاندان بھی شامل ہے، تیرے خلاف کیے ہیں۔ [۷] ہم نے تیرے خلاف بڑی بدی کی ہے۔ یعنی ہم نے اُن احکام، آئین اور قوانین کو نہیں مانا جو تُو نے اپنے بندہ مُوسیٰ کو دیئے تھے۔

[۸] اُن ہدایات کو یاد کر جو تُو نے اپنے بندہ مُوسیٰ کو دی تھیں کہ اگر تُم نافرمانی کروگے تو میں تمہیں تمام قوموں کے درمیان پراگندہ کر دوں گا۔ [۹] لیکن اگر تُم میری طرف پھروگے اور میرے حکموں کو مانوگے تو میں تمہارے لوگوں کو خواہ وہ زمین پر کہیں بھی جلاوطن کیے گئے ہوں، جمع کر کے اُس جگہ لاؤں گا جسے میں نے اپنے نام کے مسکن کے طور پر چُن رکھا ہے۔

[۱۰] وہ تیرے بندے اور تیرے لوگ ہیں جنہیں تُو نے اپنی بڑی قُوّت اور زورآور ہاتھ کے ذریعہ چُھڑایا۔ [۱۱] اپنے اِس بندہ کی دعا سُن اور اپنے اُن بندوں کی دعاؤں پر جو تیرے نام کی بڑی تعظیم کرتے ہیں، کان لگا۔ جب تیرا بندہ اُس شخص (بادشاہ) کے حُضور میں اپنی درخواست لے کر جاتا ہے تو اپنے بندہ پر کرم فرما اور اُسے کامیابی سے ہمکنار کر۔

اُس وقت میں بادشاہ کا ساقی تھا۔

ارتخششتا کا نحمیاہ کو یروشلیم بھیجنا

۲ ارتخششتا بادشاہ کے بیسویں سال میں نیسان کے مہینے میں جب اُس کے لیے مَے لائی گئی تو میں نے ایک جام مَے لے کر بادشاہ کو پیش کیا۔ میں اُس کے حُضور میں پہلے کبھی اُداس صورت بنائے حاضر نہیں ہُوا تھا۔ [۲] اِس لیے بادشاہ نے مجھ سے پُوچھا کہ تیرا چہرہ اتنا اُداس کیوں ہے حالانکہ تُو بیمار بھی نہیں ہے؟ تیرا دل کس غم میں مبتلا ہے؟

میں بہت ڈر گیا۔ [۳] لیکن میں نے بادشاہ سے کہا کہ بادشاہ تاابد سلامت رہے۔ میرا چہرہ اُداس کیوں نہ دکھائی دے جب کہ وہ شہر جہاں میرے آباواجداد دفن ہیں ویران پڑا ہے اور اُس کے پھاٹک آگ سے جلا دیئے گئے ہیں؟

[۴] بادشاہ نے فرمایا کہ تُو کیا چاہتا ہے؟

تب میں نے آسمان کے خدا سے دعا کی [۵] اور میں نے بادشاہ

کو جواب دیا کہ اگر بادشاہ سلامت پسند فرمائے اور اگر خادم پر اُس کی نگاہِ کرم ہے تو اُسے یہُوداہ کے شہر میں جہاں اُس کے آباواجداد دفن ہیں جانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اُسے دوبارہ تعمیر کر سکے۔

[۶] تب بادشاہ نے، جب کہ ملکہ بھی اُس کے پہلو میں بیٹھی ہُوئی تھی مجھ سے پُوچھا کہ تیرا سفر کتنی مُدّت کا ہو گا اور تُو کب واپس آئے گا؟ بادشاہ مجھے بھیجنے کے لیے رضامند ہو گیا۔ پس میں نے اُسے اپنے رُخصت ہونے کی تاریخ بتا دی۔

[۷] میں نے یہ بھی کہا کہ اگر بادشاہ کی نوازش ہو تو مجھے دریائے فرات کے پار کے صوبہ داروں کے نام پروانے دیئے جائیں تاکہ وہ میرے یہُوداہ پہنچنے تک مجھے حفاظت سے گزر جانے دیں۔ [۸] اور بادشاہ کے جنگل کے محافظ آسف کے نام بھی مجھے پروانہ دیا جائے تاکہ وہ ہیکل کے قلعہ کے پھاٹکوں، شہر کی فصیل کے دروازوں اور میری رہایش گاہ کی چھت کے لیے شہتیر بنانے کی لکڑی بہم پہنچائے۔ چونکہ میرے خدا کا مہربان ہاتھ مجھ پر تھا بادشاہ نے مجھے پروانے عطا فرمائے۔ [۹] چنانچہ میں نے دریائے فرات کے پار کے صوبہ داروں کے پاس جا کر اُنہیں بادشاہ کے پروانے دیئے۔ بادشاہ نے فوجی افسروں اور سواروں کو بھی میرے ساتھ بھیجا تھا۔

[۱۰] جب سنبلّط حُورونی اور طُوبیاّ عمونی اہلکار نے سُنا کہ کوئی اِسرائیلیوں کی فلاح و بہبُود کے لیے کام کرنے آیا ہے تو وہ بڑے برہم ہُوئے۔

نحمیاہ کا یروشلیم کی فصیلوں کا معائنہ کرنا

[۱۱] میں یروشلیم پہنچا اور وہاں تین دِن کے قیام کے بعد [۱۲] میں رات کے وقت چند آدمیوں کے ہمراہ باہر نکلا۔ میں نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ یروشلیم کے لیے خدا نے میرے دل میں کیا کچھ ڈالا ہے۔ جس جانور پر میں سوار تھا اُس کے سِوا کوئی اور جانور میرے ساتھ نہ تھا۔

[۱۳] رات کے وقت وادی کے پھاٹک سے باہر نکل کر میں چشمہ شغال اور گوبر کے پھاٹک کو گیا اور یروشلیم کی فصیل کو جو توڑ دی گئی تھی اور اُس کے پھاٹکوں کو جو آگ سے جلا دیئے گئے تھے دیکھا۔ [۱۴] پھر میں چشمہ کے پھاٹک اور بادشاہ کے تالاب کی طرف آگے بڑھ گیا۔ لیکن وہاں اُس جانور کے لیے جس پر میں سوار تھا گزرنے کے لیے جگہ نہ تھی۔ [۱۵] اِس لیے میں رات کے وقت فصیل کا معائنہ کرتے ہُوئے وادی کی طرف گیا۔ پھر میں مُڑا اور وادی کے پھاٹک سے داخل ہو کر واپس اندر آ گیا۔ [۱۶] اور حُکّام کو معلوم بھی نہ ہُوا کہ میں کہاں گیا تھا اور کیا کر رہا تھا کیونکہ ابھی تک میں نے یہودیوں، کاہنوں، اُمرا، حُکّام یا دوسرے کام کرنے والے اشخاص میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔

[۱۷] پھر میں نے اُنہیں کہا کہ تُم دیکھتے ہو کہ ہم کیسی مصیبت میں ہیں یعنی یروشلیم کھنڈر بن چُکا ہے اور اُس کے پھاٹک آگ سے جلا دئے گئے ہیں۔ آؤ ہم یروشلیم کی فصیل کو دوبارہ تعمیر کریں تاکہ آیندہ ذِلّت سے بچے رہیں۔ [۱۸] میں نے اُنہیں اپنے اوپر خدا کے مہربان ہاتھ کے متعلق بھی بتایا اور یہ بھی بتایا کہ بادشاہ نے مجھ سے کیا کیا باتیں کہی تھیں۔

اُنہوں نے کہا کہ آؤ ہم اُٹھیں اور دوبارہ تعمیر شروع کریں۔ اور خدا نے اُنہیں ہمّت بخشی۔

[۱۹] لیکن جب سنبلّط حُورونی، طوبیاّہ عمونی اہلکار اور جشم عربی نے یہ سُنا تو اُنہوں نے ہمارا مذاق اُڑایا اور بڑی حقارت سے کہنے لگے کہ یہ کیا ہے جو تُم کر رہے ہو؟ کیا تُم بادشاہ کے خلاف بغاوت کر رہے ہو؟

[۲۰] میں نے اُنہیں جواب میں کہا کہ آسمان کا خدا ہمیں کامیابی بخشے گا۔ ہم جو اُس کے بندے ہیں دوبارہ تعمیر شروع کریں گے۔ لیکن جہاں تک تمہارا تعلق ہے، اِس کام میں تمہارا کوئی حِصّہ نہیں، نہ ہی تمہارا کوئی حق ہے نہ ہی یروشلیم میں تمہاری کوئی یادگار ہے۔

فصیل کے معماروں کی فہرست

۳ اِلیاسب سردار کاہن اور اُس کے ساتھی کاہنوں نے کام شروع کیا اور اُنہوں نے بھیڑ پھاٹک کو دوبارہ بنایا۔ اُنہوں نے اُس کی تقدیس کی اور اُس کے کواڑوں کو اپنی جگہ پر لگایا۔ پھر اُنہوں نے بُرج میاّ اور بُرجِ حننایل تک اُسے مخصوص کیا۔ [۲] پھر وہاں سے آگے کا حِصّہ یریحو کے لوگوں نے تعمیر کیا اور اُس کے بعد کا حِصّہ زکُّور بِن اِمری نے تعمیر کیا۔

[۳] بنی ہسناہ نے مچھلی پھاٹک کو بنایا۔ اُنہوں نے اُس کی کڑیاں رکھیں اور اُس کے کواڑ، چٹکنیاں اور اڑبنگے لگائے۔ [۴] اُن سے آگے مریموت بِن اوریاہ بِن ہقّوض نے مرمّت کی اور اُن سے آگے مُسلاّم بِن برکیاہ بِن مشیزبیل نے مرمّت کی اور اُن سے آگے صدُوق بِن بعنہ نے بھی مرمّت کی۔ [۵] تقُوع کے لوگوں نے اُس کے بعد والے حِصّہ کی مرمّت کی۔ لیکن اُن کے اُمراء نے اپنے نِگرانوں کے ماتحت اِس کام میں حِصّہ نہ لیا۔

[۶] پرانے پھاٹک کی مرمّت یہُویدع بِن فاسح اور مُسلاّم بِن

بسُودیاہ نے کی۔ اُنہوں نے ہی اُس کی کڑیاں رکھیں اور اُس کے دروازے، چٹکنیاں اور اڑبنگے لگائے۔ ۷ اُن سے آگے جِبعون اور مِصفاہ کے لوگوں یعنی ملطیاہ جِبعونی اور یدُون مُرونوتی نے جو دریائے فرات کے پار کے حاکم کے زیرِ اقتدار تھے مرمّت کی ۸ عُزّیئیل بِن حرہیاہ نے جو سُناروں میں سے تھا اُس کے بعد کے حِصّہ کی مرمّت کی اور حننیاہ نے جو عطّاروں میں سے ایک تھا اُس سے آگے کے حِصّہ کی مرمّت کی۔ اِس طرح یروشلیم کو چوڑی فصیل تک مرمّت کر کے بحال کر دیا گیا۔ ۹ رِفایاہ بِن حُور نے جو یروشلیم کے آدھے حلقہ کا سردار تھا بعد کے حِصّہ کی مرمّت کی۔ ۱۰ اور اُس کے مُتّصِل اور اپنے مکان کے سامنے کی فصیل کا حِصّہ یدایاہ بِن حرُومف نے مرمّت کیا اور اُس سے آگے کے حِصّہ کی حطُّوش بِن حسبنیاہ نے مرمّت کی۔

۱۱ ملکیاہ بِن حارِم اور حسُوب بِن پخت موآب نے ایک دوسرے حِصّہ کی اور تنُوروں کے بُرج کی مرمّت کی۔ ۱۲ سلُّوم بِن ہلُوحیش نے جو یروشلیم کے آدھے حلقہ کا سردار تھا اپنی بیٹیوں کی مدد سے اگلے حِصّہ کی مرمّت کی۔

۱۳ وادی کے پھاٹک کی حنُون اور زنُواح کے باشندوں نے مرمّت کی۔ اُنہوں نے اُسے دوبارہ بنایا اور اُس کے دروازوں، چٹکنیوں اور اڑبنگوں کو اپنی جگہ پر لگایا۔ اُنہوں نے گوبر پھاٹک تک پانچ سَو گز فصیل کی بھی مرمّت کی۔

۱۴ گوبر پھاٹک کی مرمّت ملکیاہ بِن ریکاب نے کی جو بَیت ہکرم کے حلقہ کا سردار تھا۔ اُس نے اُسے بنایا اور اُس کے کواڑ، چٹکنیاں اور اڑبنگے لگائے۔

۱۵ فوّارہ پھاٹک کی مرمّت شلُّون بِن کولحوزہ نے کی جو کہ مصفاہ کے حلقہ کا سردار تھا۔ اُس نے اِسے دوبارہ بنایا۔ اِس پر چھت ڈالی اور اُس کے دروازوں، چٹکنیوں اور اڑبنگوں کو اپنی جگہ پر لگایا۔ اُس نے شاہی باغ کے پاس شیلوخ کے حَوض کی دیوار کو بھی اُس سیڑھی تک بنایا جو داؤد کے شہر سے نیچے اُترتی ہے۔ ۱۶ اُس سے آگے بَیت سُور کے آدھے حلقہ کے سردار نحمیاہ بِن عزبُوق نے داؤد کی قبروں کے سامنے کی جگہ سے لے کر مصنوعی تالاب اور سورماؤں کے گھر تک مرمّت کی۔

۱۷ اُس کے بعد رِحُوم بِن بانی کے ماتحت لاویوں نے مرمّت کی۔ اُس کے علاوہ قعیلاہ کے آدھے حلقہ کے سردار حسبیاہ نے اپنے حِصّہ کی مرمّت کی۔ ۱۸ اُس سے آگے قعیلاہ کے آدھے حلقہ کے سردار بوّی بِن حنداد کے ماتحت اُس کے بھائیوں نے مرمّت کی۔ ۱۹ اُس سے آگے مِصفاہ کے سردار عیزر بِن یشُوع نے ایک دوسرے حِصّہ کی جو اسلحہ خانہ کے سامنے چڑھائی کے مقابل موڑ کے نزدیک ہے مرمّت کی۔ ۲۰ اُس سے آگے باروک بِن زبّئی نے موڑ سے لے کر اِلیاسب سردار کاہن کے گھر تک ایک دوسرے حِصّہ کی بڑی سرگرمی سے مرمّت کی۔ ۲۱ اُس سے آگے مِریموت بِن اوریاہ بِن ہقوض نے اِلیاسب کے گھر کے دروازہ سے لے کر اُس کے آخر تک ایک دوسرے حِصّہ کی مرمّت کی۔

۲۲ اُس کے آگے کی مرمّت کا کام اِردگرد کے کاہنوں نے انجام دیا۔ ۲۳ اُن سے آگے بِن یمین اور حسُوب نے اپنے گھروں کے سامنے کے حِصّہ کی مرمّت کی اور اُن سے آگے عزریاہ بِن معسیاہ بِن عننیاہ نے اپنے گھر کے ساتھ کے حِصّہ کی مرمّت کی۔ ۲۴ اُس سے آگے بنُّوی بِن حنداد نے عزریاہ کے گھر سے لے کر دیوار کے موڑ اور کونے تک ایک دوسرے حِصّہ کی مرمّت کی۔ ۲۵ اور فالال بِن اُوزی نے موڑ کے سامنے کی اور اُس بُرج کی مرمّت کی جو پہرہ داروں کے صحن کے پاس کے بالائی محل سے باہر نکلا ہُوا ہے۔ اُس سے آگے فدایاہ بِن پرعُوس نے مرمّت کی ۲۶ اور عوفل کی پہاڑی پر رہنے والے ہیکل کے خدمتگاروں نے بابُ الماء کے سامنے مشرق کی طرف اور باہر کو نکلے ہُوئے بُرج کی جانب ایک ٹکڑے کی مرمّت کی۔ ۲۷ اُن سے آگے بڑے اُبھرے ہُوئے بُرج سے لے کر عوفل کی دیوار تک ایک دوسرے ٹکڑے کی تقُوع کے لوگوں نے مرمّت کی۔

۲۸ گھوڑا پھاٹک کے اُوپر کاہنوں نے اپنے اپنے گھر کے سامنے مرمّت کی۔ ۲۹ اُن سے آگے صدُوق بِن اِمّیر نے اپنے گھر کے سامنے مرمّت کی۔ اُس سے آگے مشرقی پھاٹک کے دربان سمعیاہ بِن سِکنیاہ نے مرمّت کی۔ ۳۰ اُس سے آگے ایک دوسرے حِصّہ کی حننیاہ بِن سلمیاہ اور صلف کے چھٹے بیٹے حنُون نے مرمّت کی۔ اُن سے آگے مُسلّام بِن برکیاہ نے اپنی رہائش گاہ کے سامنے مرمّت کی۔ ۳۱ اُس سے آگے معائنہ پھاٹک کے سامنے ہیکل کے خدمتگاروں اور سوداگروں کے مکان تک اور کونے کے اوپر کے کمرے تک سُناروں میں سے ایک ملکیاہ نامی نے مرمّت کی۔ ۳۲ اور کونے کے اوپر کے کمرہ اور بھیڑ پھاٹک کے درمیان کے حِصّہ کی سُناروں اور سوداگروں نے مرمّت کی۔

تعمیر کی مخالفت

۴ جب سنبلّط نے سُنا کہ ہم فصیل کو دوبارہ تعمیر کر رہے ہیں تو وہ خفا ہُوا اور غُصّہ سے آگ بگولہ ہو گیا۔ اور

یہودیوں کا مذاق اُڑانے لگا۔ ^۲ وہ اپنے بھائیوں اور سامریہ کی فوج کی موجودگی میں کہنے لگا کہ یہ ناتواں یہودی کیا کر رہے ہیں؟ کیا وہ اپنی فصیل پھر سے کھڑی کر سکیں گے؟ کیا وہ قربانیاں چڑھائیں گے؟ کیا وہ ایک ہی دِن میں سب کچھ کر لیں گے؟ کیا وہ جلے ہُوئے پتّھروں کو کوڑوں کے ڈھیر سے نکال کر پھر سے نیا بنا سکیں گے؟

^۳ طوبیاہ عمّونی نے جو اُس کے ساتھ تھا کہا کہ جو کچھ وہ بنا رہے ہیں اگر کوئی لومڑی بھی اُس پر چڑھ جائے تو وہ پتّھروں کی اِس فصیل کو گرا دے گی۔

^۴ اَے ہمارے خدا! ہماری سُن کیونکہ ہماری تحقیر و توہین کی گئی ہے۔ اُن کی ملامت کو اُن ہی کے سر ڈال دے۔ اُنہیں اسیری کے ملک میں مالِ غنیمت بنا کر رکھ دے۔ ^۵ اُن کے قصور تیری نگاہ سے اوجھل نہ ہوں اور اُن کے گناہ قائم رہیں کیونکہ اُنہوں نے تعمیر کرنے والوں کو بُرا بھلا کہا ہے۔

^۶ پس ہم نے فصیل کو دوبارہ تعمیر کیا یہاں تک کہ وہ اپنی آدھی اونچائی تک پہنچ گئی کیونکہ لوگوں نے خُوب دل لگا کر کام کیا تھا۔

^۷ لیکن جب سنبلّط، طُوبیاہ، عربوں، عمّونیوں اور اشدُودِ کے لوگوں نے سُنا کہ یروشلیم کی فصیل کی مرمّت شروع ہو چُکی ہے اور شگاف بند کیے جا رہے ہیں تو وہ بڑے طیش میں آئے۔ ^۸ اور اُن سب نے باہم مل کر یروشلیم کے خلاف جنگ چھیڑ دینے کی سازش کی تاکہ شہر میں ابتری پھیل جائے۔ ^۹ لیکن ہم نے اپنے خدا سے دعا کی اور اُس خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے دِن رات پہرہ بٹھائے رکھا۔

^۱۰ دریں اثنا یہُوداہ کے لوگوں نے کہا کہ اب مزدوروں کے بازوؤں میں طاقت نہیں رہی اور ملبہ ابھی تک ویسے ہی پڑا ہُوا ہے۔ لگتا ہے کہ ہم فصیل نہیں بنا سکیں گے۔

^۱۱ ہمارے دشمنوں کا بھی کہنا ہے کہ اِس سے پیشتر کہ ہمیں معلوم ہو یا ہم اُنہیں دیکھ سکیں وہ ہمارے درمیان پہنچ جائیں گے اور ہمیں مار ڈالیں گے اور کام بند کروا دیں گے۔

^۱۲ تب اُن یہودیوں نے جو اُن کے قرب و جوار میں رہتے تھے آ کر کئی بار ہمیں یہی بات بتائی کہ خواہ ہم کہیں کا رُخ کریں دشمن ہم پر حملہ کر دیں گے۔

^۱۳ اِس وجہ سے فصیل کی سب سے نیچی جگہوں کے پیچھے اُن مقامات پر جہاں سے حملہ کا خطرہ تھا میں نے کچھ لوگوں کو اُن کی تلواروں، نیزوں اور کمانوں کے ساتھ اُن کے خاندانوں کے مطابق تعینات کر دیا۔ ^۱۴ اس انتظام کے بعد میں نے کھڑے ہو کر اُمراء، اہلکاروں اور دیگر لوگوں سے کہا کہ اُن سے مت ڈرو۔ خداوند کو یاد کرو جو عظیم اور مُہیب ہے۔ اور اپنے بھائیوں، بیٹوں، بیٹیوں اور اپنی بیویوں اور اپنے گھروں کی خاطر لڑو۔

^۱۵ ہمارے دشمنوں کو بھی معلوم ہو گیا کہ ہمیں اُن کی سازش کا پتا چل گیا ہے اور خدا نے اُن کی سازش کو ناکام بنا دیا ہے، تو ہم سب اپنے اپنے کام پر فصیل کی طرف لَوٹ آئے۔ ^۱۶ اُس دِن کے بعد سے میرے آدھے آدمی کام کرتے اور باقی آدھے نیزوں، ڈھالوں، کمانوں اور زرہ بکتر سے مُسلّح رہتے اور وہ جو حاکم تھے یہوداہ کے سارے لوگوں کے پیچھے موجود رہتے تھے۔ ^۱۷ جو فصیل تعمیر کر رہے تھے اور وہ جو بوجھ اُٹھاتے اور ڈھوتے تھے اُن میں سے ہر ایک اپنے ایک ہاتھ سے کام کرتا تھا اور دوسرے ہاتھ میں ہتھیار لیے رہتا تھا۔ ^۱۸ اور معماروں میں سے ہر ایک کام کرتے وقت اپنی کمر پر تلوار باندھے رہتا تھا لیکن نرسنگا پھونکنے والا آدمی میرے پاس موجود رہتا تھا۔

^۱۹ پھر میں نے اُمراء، حُکّام اور باقی لوگوں سے کہا کہ کام بہت بڑا ہے اور دُور تک پھیلا ہُوا ہے اور ہم فصیل پر الگ الگ ایک دوسرے سے دُور رہتے ہیں۔ ^۲۰ لہٰذا جہاں کہیں بھی تُم نرسنگے کی آواز سُنو وہاں سے آ کر ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ اور ہمارا خدا ہماری طرف سے لڑے گا۔

^۲۱ یوں ہم پَو پھٹنے سے لے کر تاروں کے نکلنے تک آدھے نیزہ بردار آدمیوں کے ساتھ کام جاری رکھتے تھے۔ ^۲۲ اُس وقت میں نے لوگوں سے یہ بھی کہا کہ ہر ایک آدمی اپنے مددگار کے ہمراہ رات کو یروشلیم کے اندر ٹھہرے تاکہ رات کو وہ ہمارے لیے پہرا دیا کریں اور دِن کو کام کیا کریں۔ ^۲۳ نہ میں، نہ میرے بھائی، نہ میرے آدمی اور نہ میرے پہرہ دار اپنے کپڑے اُتارتے بلکہ ہر کوئی سِوائے نہاتے وقت ہتھیار بند ہی رہتا تھا۔

نحمیاہ کا غریبوں کی مدد کرنا

۵ پھر آدمیوں اور اُن کی بیویوں نے اپنے یہودی بھائیوں کے خلاف شور مچانا شروع کر دیا۔ ^۲ بعض کہتے تھے کہ ہم اور ہمارے بیٹے اور بیٹیاں بہت ہیں۔ ہمیں اناج ملنا چاہیے تاکہ ہم کھائیں اور زندہ رہیں۔

^۳ بعض کہتے تھے کہ قحط میں اناج حاصل کرنے کے لیے ہم نے اپنے کھیتوں، اپنے تاکستانوں اور اپنے گھروں کو گروی رکھ دیا ہے۔

^۴ اور کئی تھے جو کہتے تھے کہ ہم نے اپنے کھیتوں اور

تاکستانوں پر بادشاہ کا لگان ادا کرنے کے لیے روپیہ قرض لیا تھا۔ [5]اگرچہ ہم اور ہمارے بھائی ایک ہی گوشت اور خُون کے بنے ہُوئے ہیں اور ہمارے بیٹے بھی اُتنے ہی اچھے ہیں جتنے اُن کے، تاہم ہمیں اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو نوکری چاکری کے لیے غلامی قبول کرنا پڑتی ہے۔ اور ہماری کچھ بیٹیاں تو پہلے ہی باندیاں بن چکی ہیں۔ لیکن ہم بےبس ہیں کیونکہ ہمارے کھیت اور تاکستان دُوسروں کے قبضہ میں ہیں۔

[6]جب میں نے اُن کی چیخ اور پُکار اور یہ شکایات سُنیں تو مجھے بڑا غُصّہ آیا[7]میں نے اپنے دل میں سوچا اور اُمراء اور حُکّام کو قصوروار ٹھہرایا۔ میں نے اُنہیں ملامت کی کہ تُم اپنے ہی بھائیوں سے سود لیتے ہو اور اُن کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے میں نے بہت سے لوگوں کو جمع کیا[8] اور کہا کہ جہاں تک ممکن تھا ہم نے اُن یہودی بھائیوں کو جو غیر یہودی اقوام کو بیچ دیئے گئے تھے خرید کر چھڑا لیا۔ اب تُم اپنے ہی یہودی بھائیوں کو بیچ رہے ہو کہ وہ پھر واپس ہمیں ہی بیچ دیئے جائیں! وہ چُپ رہے کیونکہ اُن کے پاس کہنے کو کچھ نہ تھا۔

[9]چنانچہ میں نے مزید کہا کہ جو کچھ تُم کر رہے ہو وہ درست نہیں ہے۔ کیا تمہارے لیے لازم نہیں کہ اپنے خدا کے خوف میں چلو اور اپنے غیر یہودی دشمنوں کی ملامت سے بچو؟ [10]میں نے اور میرے بھائیوں اور میرے ملازمین نے بھی لوگوں کو نقدی اور اناج قرض پر دیا ہے۔ ہمیں یہ قرض معاف کر دینا چاہئے! [11]اُن کے کھیت، تاکستان، زیتون کے باغ اور مکان فوراً اُنہیں واپس کر دو اور وہ بھاری سود بھی جو تُم نقدی، غلّہ، نئی مَے اور تیل کے سَویں حصّہ کے طور پر جبراً وصول کرتے ہو لَوٹا دو۔

[12]تب اُنہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے، ہم واپس کر دیں گے اور ہم اُن سے اور کسی چیز کا مطالبہ بھی نہیں کریں گے۔ جیسے تُو نے فرمایا ہے ہم ویسا ہی کریں گے۔

تب میں نے کاہنوں کو طلب کیا اور اُمراء اور حُکّام کو قسم دلائی کہ وہ وہی کریں گے جس کا اُنہوں نے وعدہ کیا ہے۔ [13]پھر میں نے اپنی چادر کے شکنوں کو بھی جھاڑا اور کہا کہ خدا بھی اِسی طرح اُس آدمی کے گھر اور مال ومتاع کو جھاڑ دے جو اپنے وعدہ پر قائم نہ رہے۔ ایسا آدمی اِسی طرح جھاڑا اور نکال پھینکا جائے۔

اِس پر ساری جماعت نے آمین کہا اور خدا کی تمجید کی۔ اور لوگوں نے ویسا ہی کیا جیسا کہ اُنہوں نے وعدہ کیا تھا۔

[14]علاوہ ازیں ارتخششتا بادشاہ کی سلطنت کے بیسویں برس سے لے کر جب میں یہوداہ کی سرزمین کا حاکم مقرّر ہُوا اُس کے بتّیسویں سال تک یعنی بارہ برس کے عرصہ تک نہ میں نے اور نہ ہی میرے بھائیوں نے وہ کھانا جو حاکم کے لیے مختص ہوتا ہے کھایا۔ [15]لیکن میرے پیش رَو حاکم لوگوں پر ایک بھاری بوجھ بنے ہُوئے تھے۔ وہ رعایا سے غذا اور مَے کے علاوہ چالیس مثقال چاندی لیتے تھے اور اُن کے ملازمین بھی لوگوں پر حکومت جتاتے تھے۔ لیکن خدا کے خوف کی وجہ سے میں نے ایسا نہ کیا[16] بلکہ اُس فصیل کے کام میں برابر مشغول رہا۔ اور میرے تمام ملازمین بھی وہاں جمع ہو کر کام کرتے تھے۔ ہم نے تو زمین تک نہیں خریدی۔

[17]علاوہ ازیں ایک سَو پچاس یہودی اور اہلکار نیز وہ بھی جو گرد و نواح کی اقوام سے ہمارے پاس آتے تھے میرے دسترخوان پر کھانا کھاتے تھے۔ [18]میرے لیے ہر روز ایک بَیل، چھ موٹی تازہ بھیڑیں اور مُرغ وغیرہ تیّار کیے جاتے تھے۔ اور ہر دسویں روز ہر قسم کی مَے کثرت سے مہیّا کی جاتی تھی۔ اِن سب کے باوجود میں نے حاکم کے لیے مختص خوراک کبھی طلب نہ کی کیونکہ لوگ پہلے ہی غلامی کے بوجھ تلے دبے ہُوئے تھے۔

[19]اَے میرے خدا! جو کچھ میں نے لوگوں کے لیے کیا ہے اُسے تُو مجھ پر کرم فرمائی کے لیے یاد رکھ۔

تعمیر کی مزید مخالفت

۶ جب سنبلّط، طُوبیاہ، جشم عربی اور ہمارے باقی دشمنوں کو خبر ملی کہ میں نے دیوار دوبارہ تعمیر کر لی ہے اور اُس میں کوئی بھی شگاف باقی نہیں رہا۔ اگرچہ میں نے ابھی تک پھاٹکوں میں کواڑ نہیں لگائے تھے۔ [2]سنبلّط اور جشم نے مجھے یہ پیغام بھیجا کہ بڑا اچھا ہوگا اگر ہم اونو کے میدان کے کسی گاؤں میں باہم ملاقات کر سکیں۔

مگر حقیقت یہ تھی کہ وہ مجھے ضرر پہنچانے کے منصوبے باندھ رہے تھے۔ [3]اِس لیے میں نے اِس جواب کے ساتھ اُن کی طرف قاصد بھیجے کہ میں ایک بڑے منصوبہ پر کام میں مصروف ہُوں اِس لیے نہیں آ سکتا۔ یہ کام چھوڑ کر تمہارے پاس میرے آنے سے کام کیوں بند ہو؟ [4]چار بار اُنہوں نے مجھے یہی پیغام بھیجا اور میں نے بھی ہر دفعہ اُنہیں یہی جواب دیا۔

[5]تب پانچویں مرتبہ سنبلّط نے یہی پیغام دے کر اپنے ایک مصاحب کو میرے پاس بھیجا جو اپنے ہاتھ میں ایک کھلی چٹھی لیے ہُوئے تھا[6] جس میں لکھا تھا کہ

قوموں میں یہ افواہ پھیلی ہُوئی ہے اور جشم کہتا ہے کہ یہ سچ

ہے کہ تُو اور یہودی مل کر بغاوت کرنے کی سازش کر رہے ہو۔
اور اِسی لیے تُو فصیل تعمیر کر رہا ہے۔ اِن باتوں سے صاف
ظاہر ہے کہ تُو اُن کا بادشاہ بننا چاہتا ہے۔ [7] اور تُو نے یروشلیم
میں نبی بھی مقرّر کیے ہیں جو تیرے حق میں یہ اعلان کریں کہ
یہوداہ میں بھی ایک بادشاہ ہے! اب یہ خبر بادشاہ تک بھی جا
پہنچے گی۔ لہٰذا آ ہم باہم صلاح مشورہ کریں۔
[8] میں نے اُسے یہ جواب بھیجا کہ جو کچھ تُو کہتا ہے ایسی کوئی
بات نہیں ہُوئی اور یہ صرف تیرے اپنے دماغ کی اختراع ہے۔
[9] وہ سب یہ سوچ کر ہمیں ڈرانے کی کوشش کر رہے تھے کہ
ہمارے ہاتھ کام کرنے کے لیے کمزور پڑ جائیں۔ لہٰذا کام مکمل نہیں
ہو پائے گا۔
لیکن خداوندا! میرے ہاتھوں کو مضبوط کر۔
[10] ایک دِن میں سمعیاہ بن دلایاہ بن مہیطبیل کے گھر گیا جو
اپنے کمرہ میں بند تھا۔ اُس نے کہا کہ آ، ہم خدا کے گھر میں ہیکل
کے اندر ملیں اور ہیکل کے دروازے اندر سے بند کر لیں کیونکہ وہ
لوگ تجھے قتل کرنے پر تُلے ہُوئے ہیں۔ یقیناً وہ رات ہی کے وقت
آئیں گے کہ تجھے قتل کر ڈالیں۔ [11] لیکن میں نے کہا کہ کیا مجھ ایسا
آدمی بھاگ نکلے؟ یا کیا مجھ ایسا آدمی ہیکل میں گھس کر زندہ رہ
پائے گا؟ میں نہیں جاؤں گا! [12] تب مجھے معلوم ہُوا کہ اُس کی نبوّت
خدا کی طرف سے نہیں تھی بلکہ اُس نے میرے خلاف صرف اِس
لیے پیش گوئی کی تھی کیونکہ سنبلّط اور طوبیاہ نے اُسے کچھ رقم دی
تھی۔ [13] مجھے پست ہمّت کرنے کے لیے اُسے اجرت دی گئی تھی
تاکہ میں یہ کر کے گناہ کا مرتکب ٹھہروں اور وہ میری ساکھ ختم کرنے
کے لیے مجھے بدنام کر سکیں۔
[14] اَے میرے خدا! طوبیاہ اور سنبلّط کی اِس حرکت کو یاد
رکھنا۔ نبیہ نوعِدیاہ اور باقی نبیوں کو بھی یاد رکھنا جو مجھے پست ہمّت
کرنے کی کوشش میں لگے ہُوئے ہیں۔

فصیل کی تکمیل

[15] چنانچہ فصیل باون دِن میں اَلُول مہینہ کی پچیسویں تاریخ
کو مکمل ہو گئی۔ [16] جب ہمارے سب دشمنوں نے سُنا تو اِرد گرد کی
تمام قومیں ڈر گئیں اور اُن کی خُود اعتمادی جاتی رہی کیونکہ اُنہوں نے
جان لیا کہ یہ کام ہم نے اپنے خدا کی مدد سے کیا ہے۔
[17] اُن دِنوں میں بھی یہوداہ کے اُمراء طوبیاہ کو چِٹھیاں بھیجتے
رہتے تھے اور طوبیاہ کی جانب سے اُنہیں جواب بھی آتے رہتے
تھے۔ [18] کیونکہ یہوداہ میں سے بعض نے اُس سے عہد و پیمان کر
رکھے تھے، اِس لیے کہ وہ سکنیاہ بن ارخ کا داماد تھا اور اُس کے
بیٹے یہوحانان نے مُسلّام بن برکیاہ کی بیٹی سے شادی کی ہُوئی تھی۔
[19] وہ میرے سامنے اُس کے اچھے کاموں کا ذکر کرتے تھے اور جو
کچھ میں کہتا تھا، جا کر اُسے بتا دیتے تھے۔ اور طوبیاہ مجھے پست
ہمّت کرنے کے لیے چِٹھیاں بھی بھیجتا رہتا تھا۔

۷

فصیل کی دوبارہ تعمیر کے بعد جب میں اُس کے
دروازوں کو اُن کی جگہ پر لگا چُکا اور دربان اور گانے
والے اور لاوی مقرّر کر دیے گئے [2] تو میں نے یروشلیم کو اپنے بھائی
حنانی اور قصر کے حاکم حننیاہ کے سپرد کیا کیونکہ وہ دیانتدار تھا اور
دوسروں کی نسبت زیادہ خدا ترس تھا۔ [3] میں نے اُنہیں کہا کہ جب
تک تیز دھوپ نہ نکلے یروشلیم کے پھاٹک نہ کھولے جائیں اور
دربانوں کے پہرے پر موجودگی کے وقت ہی دروازے بند کر کے
اڑبنگے لگا دیے جائیں۔ اور یروشلیم کے باشندوں کو بھی پہرہ دار
مقرّر کرو۔ بعض کو اُن کی ملازمت کی جگہ پر اور بعض کو اُن کے گھروں
کے قریب۔

جلاوطنی سے لَوٹنے والوں کی فہرست

[4] اگرچہ شہر بڑا وسیع اور کشادہ تھا اُس میں لوگ نہ ہونے کے
برابر تھے اور مکانات ابھی تک تعمیر نہیں ہُوئے تھے۔ [5] چنانچہ یہ
بات کہ میں اُمراء، حُکّام اور عوام النّاس کو خاندانوں کے مطابق شمار
کرنے کی غرض سے جمع کروں خدا ہی نے میرے دل میں ڈالی۔
اور مجھے اُن لوگوں کا شجرۂ نسب بھی مل گیا جو ہم سے پہلے آئے تھے۔
اُس میں میں نے جو کچھ لکھا پایا وہ حسبِ ذیل ہے:
[6] یہ صوبہ کے وہ لوگ ہیں جنہیں نبوکدنضر شاہِ بابل اسیر کر
کے لے گیا اور جو جلاوطنی سے لَوٹ کر (یروشلیم اور یہوداہ
میں اپنے اپنے شہر واپس آ گئے ہیں۔ [7] یہ لوگ زرُبّابل،
یشُوع، نحمیاہ، عزریاہ، رعمیاہ، نحمانی، مردکی، بلشان، مسفرت،
بگوَئی، نحُوم اور بعنہ کے ہمراہ واپس آئے تھے۔)
اِسرائیل کے آدمیوں کی فہرست:
[8] بنی پرعُوس ۲۱۷۲؛
[9] بنی سفطیاہ ۳۷۲؛
[10] بنی ارخ ۶۵۲؛
[11] بنی پخت موآب (جو یشُوع اور یُوآب کی نسل میں سے
تھے) ۲۸۱۸؛
[12] بنی عیلام ۱۲۵۴؛
[13] بنی زتُّو ۸۴۵؛

۱۴ بنی زکّی ۷٦۰؛
۱۵ بنی بِنوئی ٦۴۸؛
۱٦ بنی بَبی ٦۲۸؛
۱۷ بنی عزجاد ۲۳۲۲؛
۱۸ بنی اَدُونِقام ٦٦۷؛
۱۹ بنی بِگوئی ۲۰٦۷؛
۲۰ بنی عدِین ٦۵۵؛
۲۱ حزقیاہ کے خاندان میں سے بنی اطیر ۹۸؛
۲۲ بنی حشُوم ۳۲۸؛
۲۳ بنی بضَی ۳۲۴؛
۲۴ بنی خارِف ۱۱۲؛
۲۵ بنی جِبعُون ۹۵؛
۲٦ بیت لحم اور نطوفہ کے لوگ ۱۸۸؛
۲۷ عنتوت کے لوگ ۱۲۸؛
۲۸ بیت عزماوت کے لوگ ۴۲؛
۲۹ قریت یعریم، کفیرہ اور بیروت کے لوگ ۷۴۳؛
۳۰ رامہ اور جبع کے لوگ ٦۲۱؛
۳۱ مِکماس کے لوگ ۱۲۲؛
۳۲ بیت ایل اور عی کے لوگ ۱۲۳؛
۳۳ دوسرے نبو کے لوگ ۵۲؛
۳۴ دوسرے عیلام کی اولاد ۱۲۵۴؛
۳۵ بنی حارِم ۳۲۰؛
۳٦ یریحو کے لوگ ۳۴۵؛
۳۷ لُود، حادید اور اونو کے لوگ ۷۲۱؛
۳۸ بنی سِناآہ ۳۹۳۰؛
۳۹ پھر کاہن:
یعنی یشُوع کے گھرانے میں سے بنی یدعیاہ ۹۷۳؛
۴۰ بنی اِمّیر ۱۰۵۲؛
۴۱ بنی فشحُور ۱۲۴۷؛
۴۲ بنی حارِم ۱۰۱۷؛
۴۳ پھر لاوی:
یعنی بنی ہوداوہ میں سے یشُوع اور قدمی ایل کی اولاد ۷۴؛
۴۴ گانے والے:
یعنی بنی آسف ۱۴۸؛
۴۵ اور دربان:
سلُوم، اطیر، طلمُون، عقُوب، خطیطا اور سوبی کی اولاد تھے ۱۳۸؛
۴٦ اور ہیکل کے خدمتگار:
بنی ضیحا، بنی حسُوفا، بنی طبعوت،
۴۷ بنی قِروس، بنی سِیعا، بنی فدون،
۴۸ بنی لِبانہ، بنی حجابہ، بنی شلمی،
۴۹ بنی حنان، بنی جدّیل، بنی حجار،
۵۰ بنی ریایاہ، بنی رصین، بنی نقُودا،
۵۱ بنی جزّام، بنی عُزّا، بنی فاسح،
۵۲ بنی بِسَی، بنی معُونیم، بنی نفُوشسیم،
۵۳ بنی بقبُوق، بنی حقُوفہ، بنی حرحُور،
۵۴ بنی بضلیت، بنی محیدا، بنی حرشا،
۵۵ بنی برقوس، بنی سیسرا، بنی تامح،
۵٦ بنی نضِیاہ، بنی خطِیفا،
۵۷ سلیمان کے خادموں کی اولاد:
بنی سُوطی، بنی سُوفرت، بنی فریدا،
۵۸ بنی یعلہ، بنی درقُون، بنی جدّیل،
۵۹ بنی سفطیاہ، بنی خطیل، بنی فوکرت ضبائیم اور بنی امُون
٦۰ سب ہیکل کے خدمتگاروں اور سلیمان کے خادموں کی اولاد ۳۹۲؛
٦۱ اور جو لوگ تل ملح تل حرشا، کرُوب، ادُون اور اِمّیر سے گئے تھے لیکن یہ ثابت نہ کر سکے کہ اُن کے خاندان اِسرائیل کی نسل سے تھے وہ حسب ذیل ہیں:
٦۲ بنی دِلایاہ، بنی طُوبیاہ، بنی نقُودا ٦۴۲؛
٦۳ اور کاہنوں میں سے:
بنی حبایاہ، بنی ہقوض اور برزِلّی کی اولاد (جس نے جلعادی برزِلّی کی بیٹیوں میں سے ایک لڑکی کو بیاہ لیا اور برزِلّی نام سے موسوم ہُوا۔)
٦۴ اِنہوں نے اپنے خاندانوں کے نسب نامے تلاش کیے لیکن وہ نہ ملے۔ لہٰذا اُنہیں ناپاک قرار دے کر کہانت سے خارج کر دیا گیا۔ ٦۵ اِس لیے حاکم نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ پاک ترین اشیاء میں سے کوئی چیز تب تک نہ کھائیں جب تک کہ کوئی کاہن اُوریم وتمّیم پہنے ہُوئے موجود نہ ہو۔
٦٦ تمام جماعت کی تعداد ۴۲۳٦۰ تھی۔ ٦۷ علاوہ اِس کے

اُن کے ۷۳۳۷ غلام اور کنیزیں اور ۲۴۵ گانے والے اور گانے والیاں تھیں۔ ۶۸ اُن کے پاس ۷۳۶ گھوڑے، ۲۴۵ خچر ۶۹ ۴۳۵ اونٹ اور ۶۷۲۰ گدھے تھے۔

۷۰ آبائی خاندانوں کے سرداروں میں سے بعض نے کام کے لیے عطیّہ بھی دیا۔ حاکم نے خزانہ میں سے سونے کے ۱۰۰۰ درہم اور ۵۰ پیالے اور کاہنوں کے لیے ۵۳۰ پیراہن دیئے۔ ۷۱ آبائی خاندانوں کے بعض سرداروں نے کام کے لیے خزانہ میں سونے کے ۲۰۰۰۰ درہم اور ۲۲۰۰ مَنہ چاندی دی۔ ۷۲ اور باقی لوگوں نے جو کچھ دیا وہ کُل ملا کر سونے کے ۲۰۰۰۰ درہم اور ۲۰۰۰ مَنہ چاندی اور کاہنوں کے لیے ۶۷ پیراہن تھے۔

۷۳ اور کاہن اور لاوی اور دربان اور گانے والے اور ہیکل کے خدمتگار بعض دیگر لوگوں اور باقی اِسرائیلیوں کے ہمراہ اپنے شہروں میں بس گئے۔

عزرا کا لوگوں کو توریت پڑھ کر سُنانا

۸ جب ساتواں مہینہ آیا اور اِسرائیلی اپنے اپنے شہروں میں بسے ہُوئے تھے تو تمام لوگ یک تن ہو کر بابُ الماء کے سامنے کے میدان میں جمع ہُوئے۔ اُنہوں نے عزرا فقیہ سے کہا کہ مُوسیٰ کی شریعت کی کتاب کو جس کا خداوند نے اِسرائیل کو حکم دیا تھا لائے۔

۲ چنانچہ ساتویں مہینہ کی پہلی تاریخ کو عزرا کاہن توریت (شریعت) کو مردوں اور عورتوں اور اُن سبھوں کی جماعت کے سامنے لے آیا جو اُسے سُن کر سمجھ سکتے تھے۔ ۳ اور اُس نے اُسے صبح سے لے کر دوپہر تک بابُ الماء کے سامنے چوراہے کی طرف مُنہ کر کے مردوں، عورتوں اور دوسرے سمجھدار لوگوں کے سامنے بلند آواز سے پڑھا اور سب لوگ شریعت کی کتاب کو پُوری توجّہ سے سُنتے رہے۔

۴ عزرا فقیہ ایک بلند چوبی منبر پر جو اُس موقع کے لیے بنایا گیا تھا کھڑا ہو گیا۔ اُس کے ساتھ دائیں طرف متّتیاہ، سمع، عنایاہ، اُوریاہ، خِلقیاہ اور معسیاہ کھڑے ہُوئے۔ اور بائیں طرف فِدایاہ، مسائیل، ملکیاہ، حاشوم، حسبدّانہ، زکریاہ اور مُسلاّم تھے۔

۵ عزرا نے کتاب کھولی۔ سب لوگ اُسے دیکھ سکتے تھے کیونکہ وہ اُن سب سے اُونچی جگہ پر کھڑا تھا۔ اور جب اُس نے اُسے کھولا تو لوگ کھڑے ہو گئے۔ ۶ عزرا نے خداوند خدائے عظیم کی تمجید کی اور تمام لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے جواب میں آمین آمین کہا۔ پھر اُنہوں نے مُنہ کے بل زمین پر جھُک کر خداوند کو سجدہ کیا۔

۷ اور یشُوع، بانی، سربیاہ، یامِن، عقوب، سبتی، ہُودیاہ، معسیاہ قلیطا، عزریاہ، یُوزبد، حنان، فلایاہ اور لاوی لوگوں کو شریعت سمجھاتے گئے اور اُس دَوران لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہے۔ ۸ پہلے اُنہوں نے خدا کی شریعت میں سے صاف صاف پڑھا، پھر اُس کی تشریح کر کے اُس کے معنی بتائے تاکہ جو کچھ پڑھا جا رہا تھا لوگ اُسے سمجھ سکیں۔ ۹ تب صوبیدار نحمیاہ، عزرا کاہن اور فقیہ اور لاویوں نے جو لوگوں کو تعلیم دے رہے تھے اُن سب سے کہا کہ یہ دِن خداوند تمہارے خدا کے لیے مُقدّس ہے۔ نہ ماتم کرو نہ روؤ کیونکہ تمام لوگ شریعت کی باتیں سنتے وقت رو رہے تھے۔

۱۰ نحمیاہ نے کہا کہ جاؤ اور اپنا پسندیدہ کھانا کھاؤ اور میٹھے شربت پیو اور اُن کے لیے بھی کچھ بھیجو جن کے پاس کچھ تیّار نہیں۔ یہ دِن ہمارے خدا کے لیے مُقدّس ہے۔ رنجیدہ نہ ہو کیونکہ خدا کی شادمانی ہی تمہاری قُوّت ہے۔

۱۱ لاویوں نے لوگوں کو یہ کہتے ہُوئے چُپ کرایا کہ خاموش ہو جاؤ کیونکہ یہ مُقدّس دِن ہے۔ پس رنجیدہ مت ہو۔

۱۲ تب لوگ کھانے پینے اور کھانے کا کچھ حِصّہ بھیجنے اور خُوشی سے جشن منانے کے لیے چلے گئے کیونکہ اب اُنہوں نے اُن باتوں کو جو اُنہیں سُنائی گئی تھیں، سمجھ لیا تھا۔

۱۳ مہینے کے دوسرے دِن آبائی خاندانوں کے سردار، کاہنوں اور لاویوں کے ہمراہ عزرا فقیہ کے پاس جمع ہوئے تاکہ شریعت کی باتوں پر غور کریں۔ ۱۴ اور اُنہیں شریعت میں یہ لکھا ملا جس کا خداوند نے مُوسیٰ کی معرفت حکم دیا تھا کہ اِسرائیل ساتویں مہینے کی عید کے دَوران جھونپڑیوں میں رہا کریں۔ ۱۵ اور وہ اپنے تمام شہروں میں اور یرُوشلیم میں اشتہار دیں اور منادی کرائیں کہ پہاڑی علاقہ میں جاؤ اور جھونپڑیاں بنانے کے لیے زیتون اور مہندی کی ڈالیاں اور کھجور کی اور گھنے درختوں کی شاخیں لے کر آؤ جیسا کہ لکھا ہے۔

۱۶ پس لوگ باہر جا کر ڈالیاں لائے اور اُنہوں نے اپنے اپنے مکان کی چھت پر، اپنے صحن میں، خدا کے گھر میں، بابُ الماء کے پاس میدان میں اور افرائیم کے پھاٹک کے پاس اپنے لیے جھونپڑیاں بنائیں۔ ۱۷ لوگوں کی ساری جماعت جو جلاوطنی سے واپس آئی تھی جھونپڑیاں بنا کر اُن میں رہی۔ یشُوع بن نُون کے دِنوں سے لے کر اُس دِن تک اِسرائیلیوں نے اِسے کبھی اِس طرح نہیں منایا تھا اور اُن کی خُوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔

۱۸ عزرا نے پہلے دِن سے لے کر آخری دِن تک روزانہ خدا

کی شریعت کی کتاب میں سے پڑھا اور اُنہوں نے سات دِن تک عید منائی اور آٹھویں دِن دستور کے مطابق اِجتماع ہُوا۔

اعترافِ گناہ

۹ اُس مہینے کے چوبیسویں دِن تمام اِسرائیلی روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور اپنے سروں پر خاک ڈال کر اِکٹھے ہُوئے۔ [۲] اِسرائیلی نسل کے لوگ تمام غیر یہودی لوگوں سے الگ ہو کر اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو گئے اور اپنے گناہوں کا اور اپنے باپ دادا کی خطاؤں کا اعتراف کرنے لگے۔ [۳] وہ جہاں بھی تھے وہیں کھڑے رہے اور اُنہوں نے دِن کا ایک چوتھائی حِصّہ خداوند اپنے خدا کی شریعت کی کتاب کی تلاوت کرنے میں اور ایک چوتھائی حِصّہ اعترافِ گناہ کرنے اور اپنے خداوند خدا کو سجدہ کرنے میں گزارا۔ [۴] لاویوں میں سے یشُوعؔ، بانیؔ، قدمی ایلؔ، سبنیاہؔ، بُنیؔ، سربیاہؔ، بانیؔ اور کنعانیؔ منبر کی سیڑھیوں پر کھڑے تھے۔ اُنہوں نے بلند آواز سے خداوند اپنے خدا سے فریاد کی۔ [۵] اور لاویوں یعنی یشُوعؔ، قدمی ایلؔ، بانیؔ، حسبنیاہؔ، سربیاہؔ، ہُودیاہؔ، سبنیاہؔ اور فتحیاہؔ نے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ اور خداوند اپنے خدا کی جو ازل سے ابد تک ہے تمجید کرو اور کہو:

تیرا جلالی نام مبارک ہو جو تمام حمد و تعریف سے بھی بڑھ کر بلند و بالا ہے۔ [۶] تُو ہی اکیلا خداوند ہے۔ تُو نے آسمانوں کو، بلند ترین آسمانوں اور اُن کے تاروں بھرے لشکر کو، زمین کو اور اُس پر کی تمام چیزوں کو، سمندروں کو اور جو اُن میں ہے بنایا ہے۔ تُو ہر شَے کو زندگی بخشتا ہے اور آسمانی لشکر تجھے سجدہ کرتا ہے۔

[۷] تُو وہ خداوند خدا ہے جس نے ابرامؔ کو چُن لیا اور اُسے کسدیوں کے اُورؔ سے نکال لایا اور اُس کا نام ابرہامؔ رکھا۔ [۸] تُو نے اُس کا دل اپنے حُضور وفادار پایا اور کنعانیوں، حِتّیوں، اموریوں، فرِزّیوں، یبُوسیوں اور جرجاسیوں کا ملک اُس کی نسل کو دینے کا عہد باندھا۔ تُو نے اپنا وعدہ پُورا کیا کیونکہ تُو صادق ہے۔

[۹] تُو نے مِصرؔ میں ہمارے باپ دادا کی مصیبت پر نظر کی اور تُو نے بحیرۂ قُلزمؔ کے کنارے اُن کی فریاد سُنی۔ [۱۰] تُو نے فرعونؔ اور اُس کے ملازمین اور اُس کی سرزمین کے تمام لوگوں کے سامنے معجزانہ نشانات اور عجائبات دکھائے کیونکہ تُو جانتا تھا کہ مِصری اُن کے ساتھ کس قدر مغروری سے پیش آئے تھے۔ سو تیرا بڑا نام ہُوا جیسا کہ آج بھی ہے۔ [۱۱] اور تُو نے اُن کے آگے سمندر کو دو حِصّے کر دیا جس کے باعث وہ اُس میں خشک زمین پر سے گزر گئے۔ لیکن تُو نے اُن کا تعاقب کرنے والوں کو پتھر کی طرح سمندر کی گہرائیوں میں پھینک دیا۔ [۱۲] اور دِن کے وقت تُو نے بادل کے ستون سے اُن کی راہنمائی کی اور رات کے وقت آگ کے ستون سے تاکہ جس راستے پر اُنہیں چلنا تھا اُس میں اُنہیں روشنی ملے۔

[۱۳] اور تُو کوہِ سیناؔ پر اُتر آیا اور تُو نے آسمان سے اُن کے ساتھ باتیں کیں اور تُو نے اُنہیں ایسے آئین اور قوانین دیئے جو منصفانہ اور راست ہیں۔ اور ایسے فرمان اور احکام دیئے جو بہترین ہیں۔ [۱۴] تُو نے اُنہیں اپنے مُقدّس سبت سے واقف کیا اور اپنے بندہ مُوسیٰؔ کی معرفت اُنہیں احکام، فرمان اور شریعت دی۔ [۱۵] اور تُو نے اُن کی بھوک مٹانے کو آسمان سے روٹی دی اور اُن کی پیاس بجھانے کو چٹان میں سے پانی نکالا اور اُنہیں فرمایا کہ وہ جا کر اُس ملک پر قبضہ کریں جسے دینے کی تُو نے ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی تھی۔

[۱۶] لیکن وہ یعنی ہمارے باپ دادا مغرور اور سرکش ہو گئے۔ اُنہوں نے تیری حکم عدولی کی، [۱۷] سُننے سے اِنکار کیا اور جو معجزے تُو نے اُن کے درمیان دکھائے تھے، اُنہیں یاد نہ رکھا۔ وہ سرکش ہو گئے اور اُنہوں نے بغاوت کر کے پھر واپس اپنی غلامی میں جانے کے لیے اپنا ایک سردار مقرّر کر لیا۔ مگر تُو تو غفور، رحیم و کریم، قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے۔ اِس لیے تُو نے اُنہیں ترک نہ کیا۔ [۱۸] جب وہ اپنے لیے ایک بچھڑے کا بُت ڈھال کر کہنے لگے کہ یہ ہمارا خدا ہے جو ہمیں ملک مِصرؔ سے نکال لایا ہے۔ یا جب وہ نہایت ہی بُرے کام کر کے کُفر کے مرتکب ہُوئے۔

[۱۹] تو بھی اپنے بڑے رحم کے باعث تُو نے اُنہیں بیابان میں چھوڑ نہ دیا۔ دِن کے وقت بادل کے ستون نے اُنہیں راہ دکھانا بند نہ کیا اور نہ ہی رات کے وقت آگ کے ستون نے اُس راستے میں روشنی کرنا چھوڑا جس پر اُنہیں چلنا تھا۔ [۲۰] اُن کی تعلیم و تربیت کے لیے تُو نے اُنہیں اپنی نیک روح بخشی اور تُو نے اپنا منّ اُن کے مُنہ سے نہ روکا اور تُو نے اُن کی پیاس بجھانے کے لیے اُنہیں پانی دیا۔ [۲۱] چالیس سال تک بیابان میں تُو نے اُن کی پرورش کی اور اُنہیں کسی چیز کا محتاج نہ ہونے دیا۔ نہ اُن کے کپڑے پھٹے اور نہ ہی اُن کے پاؤں سُوجے۔

۲۲ تُو نے اُنہیں مملکتیں اور اُمّتیں عطا فرمائیں اور دُور دراز کے علاقے اُن میں بانٹ دیئے۔ اُنہوں نے حسبُون کے بادشاہ سیحُون کے ملک پر اور بسن کے بادشاہ عوج کے ملک پر قبضہ کر لیا۔ ۲۳ تُو نے اُن کی اولاد کو بڑھا کر آسمان کے ستاروں کی مانند کر دیا اور تُو اُنہیں اُس سرزمین میں لے آیا جس میں داخل ہونے اور جس پر قبضہ کرنے کی بابت تُو نے اُن کے باپ دادا سے کہا تھا ۲۴ اُن کی اولاد نے جا کر اُس ملک پر قبضہ کر لیا۔ تُو نے اُن کے آگے کنعانیوں کو جو وہاں رہتے تھے مغلوب کر دیا۔ تُو نے کنعانیوں کو اُن کے بادشاہوں اور ملک کے لوگوں سمیت اُن کے قابو میں کر دیا تاکہ اُن کے ساتھ جیسا چاہیں سلوک کریں۔ ۲۵ اُنہوں نے فصیلدار شہروں اور زرخیز زمین کو فتح کر لیا اور وہ ہر قسم کی اچھی چیزوں سے بھرے ہُوئے گھروں، پہلے سے کھودے ہُوئے کُوؤں، تاکستانوں، زیتون کے باغوں اور بہت سے پھلدار درختوں کے مالک بن گئے۔ پھر اُنہوں نے سیر ہو کر کھایا اور موٹے تازہ ہو گئے۔ اور اُنہوں نے تیرے عظیم احسان کے باعث خُوب مزے اُڑائے۔

۲۶ لیکن وہ نافرمان تھے اور تجھ سے باغی ہو گئے۔ اُنہوں نے تیری شریعت کو پسِ پُشت ڈال دیا۔ اُنہوں نے تیرے اُن نبیوں کو جو اُنہیں تیری طرف واپس پھیرنے کے لیے عذاب سے ڈراتے رہتے تھے قتل کیا اور بڑے بڑے کُفرآمیز کام کیے۔ ۲۷ اِس لیے تُو نے اُنہیں اُن کے دشمنوں کے حوالے کر دیا جنہوں نے اُنہیں ستایا۔ لیکن اُنہوں نے اپنے دکھ درد میں تجھ سے فریاد کی اور تُو نے آسمان سے اُن کی فریاد سُنی اور اپنے بڑے کرم سے اُنہیں چھڑانے والے دیئے جنہوں نے اُنہیں اُن کے دشمنوں کے ہاتھ سے چھُڑایا۔

۲۸ لیکن جوں ہی اُنہیں آرام ملا اُنہوں نے پھر وہی کچھ کیا جو تیری نظر میں بُرا تھا۔ تب تُو نے اُنہیں دشمنوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیا۔ وہ اُن پر غالب آئے۔ تو بھی جب اُنہوں نے پھر تجھ سے فریاد کی تو تُو نے آسمان سے اُن کی فریاد سُنی اور اپنے بڑے رحم سے اُنہیں بار بار چھُڑایا۔

۲۹ تُو نے اُنہیں مُتنبہ کیا کہ وہ تیری شریعت کی طرف پھریں لیکن اُنہوں نے مغرور ہو کر تیری نافرمانی کی اور تیرے احکام کی جنہیں ماننے سے اِنسان زندہ رہتا ہے خلاف ورزی کر کے گناہ کیا۔ اپنی گردن کشی کے باعث نافرمان رہے اور سرکش ہو کر سُننے سے اِنکار کر دیا۔ ۳۰ تو بھی تُو برسوں تک اُن کو برداشت کرتا رہا اور اپنی روح سے اپنے نبیوں کی معرفت اُنہیں تنبیہ کرتا رہا۔ تاہم اُنہوں نے کوئی توجّہ نہ دی۔ پس تُو نے اُنہیں پڑوسی اقوام کے ہاتھ میں دے دیا۔ ۳۱ لیکن تُو نے اپنی بڑی رحمت سے نہ تو اُنہیں نابود کیا نہ ترک کیا کیونکہ تُو رحیم و کریم خدا ہے۔

۳۲ اِس لیے اب اَے ہمارے خدا، تُو جو بزرگ، قادر اور مہیب خدا ہے؛ تُو جو اپنی محبّت کے عہد کو قائم رکھتا ہے، یہ دُکھ درد جو شاہانِ اسُور کے زمانہ سے لے کر آج تک ہمارے بادشاہوں، سرداروں، کاہنوں، نبیوں اور ہمارے باپ دادا اور ہمارے تمام لوگوں نے برداشت کیے تیرے حُضور میں معمولی نہ سمجھے جائیں ۳۳ جو کچھ بھی ہم پر گزری ہے اُس سب میں تُو عادل رہا کیونکہ تُو سچّائی سے پیش آیا مگر ہم نے بُرائی کی۔ ۳۴ ہمارے بادشاہوں، ہمارے سرداروں، ہمارے کاہنوں اور ہمارے باپ دادا نے تیری شریعت کی پیروی نہ کی۔ اُنہوں نے تیرے احکام اور تیری تنبیہ کی کوئی پروا نہ کی۔ ۳۵ اُس وقت بھی جب وہ اپنی مملکت کی وسیع اور زرخیز زمین میں جو تُو نے اُنہیں عطا کی تھی تیرے بڑے احسان سے لُطف اندوز ہو رہے تھے اُنہوں نے تیری عبادت نہ کی اور اپنی بُری راہوں سے باز نہ آئے۔

۳۶ لیکن دیکھ آج ہم غلام ہیں۔ اُسی ملک میں غلام ہیں جو تُو نے ہمارے باپ دادا کو دیا تھا تاکہ وہ اُس کے پھل اور دوسری اچھی چیزیں جو وہاں پیدا ہوتی ہیں کھا سکیں۔ ۳۷ اُس کی بیشتر فصل اُن بادشاہوں کو چلی جاتی ہے جنہیں تُو نے ہمارے گناہوں کے باعث ہم پر مُسلّط کیا ہے۔ ہمارے جسم اور ہمارے مویشی پوری طرح اُن کے اختیار میں ہیں۔ ہم بڑی مصیبت میں ہیں۔

لوگوں کا عہد

۳۸ اِن تمام باتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہُوئے ہم پختہ عہد کرتے ہیں اور لکھ بھی دیتے ہیں اور ہمارے سردار، ہمارے لاوی اور ہمارے کاہن اُس پر مُہر کرتے ہیں۔

۱۰

اور جنہوں نے مُہر لگائی وہ تھے:
حاکم نحمیاہ بن حکلیاہ۔
اور صدقیاہ، ۲ سِرایاہ، عزریاہ، یرمیاہ،
۳ فشحُور، امریاہ، ملکیاہ،

۴ حطُّوش، سبنیاہ، ملُوک،
۵ حارِم، مریموت، عبدیاہ،
۶ دانی ایل، جِنّتون، بارُوک،
۷ مُسلّام، ابیاہ، میامین،
۸ معزیاہ، بلجی، سمعیاہ۔
یہ کاہن تھے۔
۹ لاوی یہ تھے:
یشوع بن ازنیاہ، بنی حنداد میں سے بِنّوئی، قدمی ایل،
۱۰ اور اُن کے بھائی سبنیاہ، ہُودیاہ، قلیطا، فِلایاہ، حنان،
۱۱ میکا، رِحُوب، حسابیاہ،
۱۲ زکُور، سربیاہ، سبنیاہ،
۱۳ ہُودیاہ، بانی، بنینُو۔
۱۴ لوگوں کے رئیس یہ تھے:
پرعوس، پخت موآب، عیلام، زتُّو، بانی،
۱۵ بُنّی، عزجاد، ببَی،
۱۶ ادُونیاہ، بگوئی، عدین،
۱۷ اطیر، حزقیاہ، عزُّور،
۱۸ ہُودیاہ، حاشُوم، بضَی،
۱۹ خاریف، عنتوت، نوبی،
۲۰ مگفیعاس، مُسلّام، حزیر،
۲۱ مشیزبیل، صدُوق، یدُّوع،
۲۲ فِلَطیاہ، حنان، عنایاہ،
۲۳ ہوسیع، حننیاہ، حسُوب،
۲۴ ہلوحیس، فِلحا، سوبیق،
۲۵ رِحُوم، حسبناہ، معسیاہ،
۲۶ اخیاہ، حنان، عنان،
۲۷ ملُوک، حارِم اور بعناہ۔

۲۸ باقی ماندہ لوگ، کاہن، لاوی، دربان، گانے والے، ہیکل کے خدمتگار اور وہ تمام جنہوں نے خدا کی شریعت کی پیروی کی خاطر اپنے آپ کو پڑوسی اقوام سے الگ کر لیا تھا، مع اپنی بیویوں اور بیٹے، بیٹیوں کے جو سمجھدار تھے ۲۹ اب اپنے بھائیوں اور اُمراء کے ساتھ مل کر اِس عہد میں شامل ہُوئے کہ وہ خدا کے بندہ مُوسیٰ کی معرفت دی گئی خدا کی شریعت کی پیروی کریں گے اور بڑی احتیاط کے ساتھ خداوند اپنے خدا کے تمام احکام، قواعد اور فرامین کو مانیں گے۔ اگر نہیں تو ملعون ٹھہریں گے۔

۳۰ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ شادی کے لیے ہم اپنی بیٹیاں اپنے اِردگرد کی اقوام کو نہیں دیں گے اور نہ ہی اپنے بیٹوں کے لیے اُن کی بیٹیاں لیں گے۔

۳۱ اگر پڑوسی اقوام تجارت کا سامان یا غلّہ بیچنے کے لیے سبت کے دِن لائیں تو ہم سبت کے دِن یا کسی مُقدّس دِن اُسے اُن سے ہرگز نہ خریدیں گے۔ ہر ساتویں سال ہم زمین نہیں جوتیں گے اور قرض دی ہُوئی رقم معاف کر دیں گے۔

۳۲ اپنے خدا کے گھر کی خدمت کے لیے ہر سال مِثقال کا تیسرا حِصّہ دینے کے حکم کی تعمیل کی ہم ذمّہ داری لیتے ہیں۔

۳۳ یعنی نذر کی روٹی کے لیے، اناج کی دائمی نذروں اور سوختنی قربانیوں کے لیے، سبت کی نذروں، نئے چاند کی عیدوں اور دیگر مقرّرہ عیدوں کے لیے، پاکیزگی کی نذروں کے لیے اور اِسرائیل کے گناہوں کے کفّارے کی نذروں کے لیے اور اپنے خدا کے گھر میں دیگر فرائض کے لیے۔

۳۴ ہم نے یعنی کاہنوں، لاویوں اور لوگوں نے قُرعے ڈالے تا کہ معلوم کریں کہ شریعت کے مطابق ہر سال مقرّرہ اوقات پر خداوند اپنے خدا کے مذبح پر جلانے کے لیے ہم میں سے ہر ایک خاندان اپنے حِصّہ کی لکڑی کب خداوند کے گھر میں لایا کرے۔

۳۵ ہم ہر سال اپنی فصلوں اور درختوں کا پہلا پھل خداوند کے گھر میں لانے کی بھی ذمّہ داری لیتے ہیں۔

۳۶ جیسا کہ شریعت میں بھی لکھا ہے ہم اپنے پہلوٹھے بیٹوں اور اپنے مویشیوں، ریوڑوں اور گلّوں کے پہلوٹھے بچّوں کو اپنے خدا کے گھر میں کاہنوں کے پاس لائیں گے جو وہاں خدمت کرتے ہیں۔

۳۷ نیز ہم اپنے گوندھے ہُوئے آٹے کو، اپنے پہلے اناج کی نذروں کو، اپنے درختوں کے پہلے پھلوں کو، اپنی نئی مَے اور تیل میں سے پہلے پھل کو اپنے خدا کے گھر کے خزانوں کے لیے کاہنوں کے پاس لائیں گے اور اپنی فصلوں کا دسواں حِصّہ لاویوں کو دیں گے کیونکہ لاوی ہی ہر ایک شہر میں جہاں ہم کاشتکاری کرتے ہیں، کھیت کی دہ یکی اِکٹھی کرتے ہیں۔

۳۸ جب لاوی دہ یکی لیں تو ہارون کی نسل کا ایک کاہن اُن کے ہمراہ ہونا چاہئے اور لاویوں کو دہ یکی کا دسواں حِصّہ ہمارے خدا کے گھر کے خزانوں میں لانا چاہئے۔

[۳۹] بنی اِسرائیل، جن میں لاوی بھی شامل ہیں ، غلّے، نئی مَے اور تیل کی نذریں بَیت المال کے خزانوں میں لائیں جہاں مَقدِس کے ظروف رکھے جاتے ہیں اور جہاں کاہن، دربان اور گانے والے اپنی اپنی خدمت انجام دیتے ہیں۔
اور ہم اپنے خدا کے گھر کو نہیں چھوڑیں گے۔

یروشلیم کے نئے باشندے

۱۱ اب لوگوں کے سردار یروشلیم میں آباد ہو گئے اور باقی لوگوں نے قُرعہ اندازی کی تاکہ ہر دس اشخاص میں سے ایک مُقدّس شہر یروشلیم میں رہے اور باقی ماندہ نَو اپنے شہروں میں رہیں۔ [۲] لوگوں نے اُن تمام آدمیوں کو دعا دی جو اپنی خُوشی سے یروشلیم میں آ کر بس گئے تھے۔

[۳] صوبہ کے وہ سردار جو یروشلیم میں آ بسے یہ ہیں؛ اُس وقت کچھ اِسرائیلی، کاہن، لاوی، ہیکل کے خدمتگار اور سلیمان کے خادموں کے بال بچّے یہوداہ کے شہروں میں رہتے تھے یعنی ہر ایک اپنے شہروں میں اپنی اپنی ملکیت میں رہتا تھا۔ [۴] جب کہ بنی یہوداہ اور بنی بن یمین میں سے کچھ لوگ یروشلیم میں رہتے تھے:

بنی یہوداہ میں سے:
عتایاہ بن عُزیّاہ بن زکریاہ، بن امریاہ، بن سفطیاہ، بن مہللایل، بنی فارص میں سے؛ [۵] اور معسیاہ بن بارُوک بن کلحوزہ بن حزایاہ بن عدایاہ بن یویریب بن زکریاہ، بنی شِلونی۔ [۶] اور بنی فارص جو یروشلیم میں بس گئے اُن میں جنگجو مردوں کی تعداد ۴۶۸ تھی۔

[۷] بنی بن یمین میں سے:
سلّو بن مُسلّام بن یُوئید بن فِدایاہ بن قولایاہ بن معسیاہ بن ایتی ایل بن یسعیاہ [۸] اور اُس کے بعد جبّی اور سلّی ۹۲۸ آدمی۔ [۹] یوئیل بن زِکری اُن کا ناظمِ اعلیٰ تھا اور یہوداہ بن ہسنوہ شہر کا نائب ناظم تھا۔

[۱۰] کاہنوں میں سے:
یدعِیاہ بن یویریب اور یاکین؛ [۱۱] سِرایاہ بن خلقیاہ بن مُسلّام بن صدُوق بن مرایوت بن اخیطُوب خدا کے گھر کا ناظم، [۱۲] اور اُن کے ساتھی جو ہیکل میں کام کرتے تھے، ۸۲۲ آدمی؛ اور عدایاہ بن یروحام بن فِلَلیاہ بن امصی بن زکریاہ بن فشحور بن ملکیاہ [۱۳] اور اُن کے بھائی جو آبائی خاندانوں کے سردار تھے، ۲۴۲ آدمی؛ اور اَمشسی بن عزرایل بن اخزائی بن مسلّموت بن اِمّیر، [۱۴] اور اُن کے بھائی جو جنگجو مرد تھے ۱۲۸۔ اُن کا ناظمِ اعلیٰ زبدی ایل بن ہجّدولیم تھا۔

[۱۵] لاویوں میں سے:
سمعیاہ بن حسُوب بن عزریقام بن حسبیاہ بن بُنّی؛ [۱۶] اسبتی اور یوزباد لاویوں کے رئیسوں میں سے جو خدا کے گھر کے باہر کام پر مقرّر تھے؛ [۱۷] اور متّنیاہ بن میکا بن زبدی بن آسف جو شکرگزاری کی عبادت کا ناظم اور ہادی تھا؛ اور بقبُوقیاہ جو اُس کے بھائیوں میں دوسرے درجہ پر تھا؛ اور عبدا بن سمُّوع بن جلال بن یدُوتون۔ [۱۸] مُقدّس شہر میں لاویوں کی کل تعداد ۲۸۴ تھی۔

[۱۹] دربانوں میں سے:
عقُّوب اور طلمُون اور اُن کے بھائی جو پھاٹکوں پر پہرہ دیتے تھے، ۱۷۲ آدمی۔

[۲۰] باقی اِسرائیلی مع کاہنوں اور لاویوں کے یہوداہ کے تمام شہروں میں اپنی اپنی موروثی ملکیت میں رہتے تھے۔
[۲۱] لیکن ہیکل کے خدمتگار عوفل کی پہاڑی پر رہتے تھے اور ضیحا اور جِسفا اُن کے نگران تھے۔
[۲۲] یروشلیم میں لاویوں کا سردار عُزّی بن بانی بن حسبیاہ بن متّنیاہ بن میکا تھا۔ عُزّی اُن بنی آسف میں سے ایک تھا جو خدا کے گھر میں گانے کی خدمت پر مامور تھے۔ [۲۳] گانے والے بادشاہ کے حکم کے مطابق خدمت بجالاتے تھے اور اُن کی روزمرّہ کی ذمّہ داریاں طَے شُدہ تھیں۔
[۲۴] فتحیاہ بن مشیزبیل جو زارح بن یہوداہ کی اولاد میں سے تھا لوگوں سے متعلقہ تمام اُمور کے لیے بادشاہ کا نمایندہ تھا۔
[۲۵] جہاں تک گاؤں اور وہاں کے کھیتوں کا تعلق ہے یہوداہ کے کچھ لوگ قریت اربع اور اُس کے اِردگرد کے قصبوں، دیبُون میں اور اُس کی آبادیوں میں اور یقبضی ایل اور اُس کے دیہات میں رہتے تھے۔ [۲۶] اور یشُوع میں اور مولادہ میں اور بَیت فِلط میں، [۲۷] اور حصر سوعال اور بیر سبع اور اُس کی آبادیوں میں، [۲۸] اور صقلاج اور مقُوناہ اور اُس کے دیہات میں، [۲۹] اور عین رِمُّون اور صارعاہ اور یارموت میں، [۳۰] زانواح، عدُلّام اور اُن کے گاؤں میں، لکیس اور اُس کے کھیتوں میں، عزیقہ اور اُس کے دیہات میں۔ یوں وہ بیر سبع سے لے کر وادئی ہنّوم تک بس گئے۔
[۳۱] بنی بن یمین جبع سے لے کر آگے مِکماس، عیّاہ اور بَیت ایل اور اُس کے دیہات میں، [۳۲] عنتوت، نُوب اور عننیاہ، [۳۳] اور حاصُور، رامہ اور جتّیم میں، [۳۴] اور حادید، ضبوعیم اور نبلّاط،

۳۵ اور لُود، اونو اور کاریگروں کی وادی میں رہتے تھے۔ ۳۶ اور یہوداہ کے لاویوں کے بعض فریق بِن یمین میں جا بسے۔

کاہن اور لاوی

۱۲ جو کاہن اور لاوی زرُبابل بِن سعالتی ایل اور یشُوع کے ساتھ واپس لَوٹے وہ یہ تھے:

سِرایاہ، یرمیاہ، عزرا،
۲ امریاہ، مَلُّوک، حطُّوش،
۳ سِکنیاہ، رِحُوم، مریموت،
۴ عدُّو، جِنتُوی، ابیاہ،
۵ مِیامِین، معدیاہ، بِلجہ،
۶ سمعیاہ، یویریب، یدعیاہ،
۷ سلُّو، عمُوق، خِلقیاہ، یدعیاہ۔

یشُوع کے دِنوں میں یہ کاہنوں اور اُن کے بھائیوں کے سردار تھے۔

۸ اور لاوی یہ تھے: یشُوع، بِنُوئی، قدمی ایل، سِربیاہ، یہوداہ اور متّنیاہ بھی جو اپنے بھائیوں کے ہمراہ شکرگزاری کے گیت گانے کا ہادی تھا۔ ۹ اُن کے ساتھ بقبُوقیاہ اور عُنّی عبادت کے وقت اُن کے سامنے کھڑے ہوتے تھے۔

۱۰ یشُوع یُویقیم کا باپ تھا، یُویقیم اِلیاسب کا باپ تھا، اِلیاسب یُویدع کا باپ تھا، ۱۱ یُویدع یُونتن کا باپ تھا اور یُونتن یدُّوع کا باپ تھا۔

۱۲ یُویقیم کے دِنوں میں کاہنوں کے آبائی خاندانوں کے سردار یہ تھے:

سِرایاہ کے خاندان سے مرایاہ؛
یرمیاہ کے خاندان سے حننیاہ؛
۱۳ عزرا کے خاندان سے مُسلّام؛
امریاہ کے خاندان سے یہُوحنان؛
۱۴ ملکُو کے خاندان سے یُونتن؛
شبنیاہ کے خاندان سے یُوسُف؛
۱۵ حارِم کے خاندان سے عدنا؛
مرایوت کے خاندان سے حلقی؛
۱۶ عِدّو کے خاندان سے زکریاہ؛
جِنتُون کے خاندان سے مُسلّام؛
۱۷ ابیاہ کے خاندان سے زِکری؛
بِنیمین اور موعدیاہ کے خاندان سے فِلطی؛
۱۸ بِلجہ کے خاندان سے سمُّوع؛
سمعیاہ کے خاندان سے یہُونتن؛
۱۹ یُویریب کے خاندان سے متّنی؛
یدعیاہ کے خاندان سے عُزّی؛
۲۰ سلّی کے خاندان سے قلّی؛
عمُوق کے خاندان سے عبر؛
۲۱ خِلقیاہ کے خاندان سے حسبیاہ؛
یدعیاہ کے خاندان سے نتنی ایل؛

۲۲ اِلیاسب، یویدع، یُوحنان اور یدُّوع کے دِنوں میں لاویوں کے آبائی خاندانوں کے سردار اور کاہنوں کے دارا شاہِ فارس کی سلطنت میں ۲۳ بنی لاوی کے آبائی خاندانوں کے سردار، یُوحنان بِن اِلیاسب کے دِنوں تک تواریخ کی کتاب میں لکھے جاتے تھے۔ ۲۴ اور حسبیاہ، سِربیاہ، یشُوع بِن قدمی ایل اپنے بھائیوں سمیت لاویوں کے قائد تھے جو آمنے سامنے کھڑے ہُوا کرتے تھے اور خدا کے بندے داؤد کی ہدایت اور ترتیب کے مطابق اپنی اپنی باری پر حمدوثنا کیا کرتے تھے۔

۲۵ اور متّنیاہ، بقبُوقیاہ، عبدیاہ، مسلّام، طلمُون اور عقُّوب دربان تھے جو پھاٹکوں پر گوداموں کی نگرانی کے لیے مقرّر تھے۔

۲۶ اُنہوں نے یہُویقیم بِن یشُوع بِن یُوصدق کے دِنوں میں اور نحمیاہ حاکم اور عزرا کاہن اور فقیہ کے دِنوں میں خدمت کی۔

یروشلیم کی فصیل کی مخصوصیت

۲۷ یروشلیم کی فصیل کی مخصوصیت کے وقت لاویوں کو جہاں کہیں بھی وہ رہتے تھے تلاش کیا گیا اور اُنہیں یروشلیم لایا گیا تاکہ وہ جھانجھ، ستار اور بربط کے ساتھ خُوشی سے شکرگزاری کے گیت گا کر مخصوصیت کی رسومات ادا کریں۔ ۲۸ گانے والوں کو بھی یروشلیم کے اِردگرد کے علاقوں سے لایا گیا۔ وہ نطوفاتیوں کے دیہات سے ۲۹ اور بیت الجلجال سے اور جبع اور عزماوت کے علاقہ سے اِکٹھے کیے گئے کیونکہ گانے والوں نے یروشلیم کی اطراف میں اپنے لیے دیہات بنا لیے تھے۔ ۳۰ جب کاہن اور لاوی اپنے آپ کو رسمی طور پر پاک کر چُکے تو اُنہوں نے لوگوں کو، پھاٹکوں کو اور فصیل کو پاک کیا۔

۳۱ میں یہوداہ کے رئیسوں کو فصیل کے اوپر لے گیا اور شکرگزاری کرنے کے لیے میں نے گانے والوں کے دو بڑے گروہ بھی مقرّر کیے کہ ایک گروہ فصیل کے اوپر مشرق کی طرف گوبر

پھاٹک کی طرف چلے۔ [۳۲] اور ہوسعیاہ اور یہوداہ کے آدھے رئیس اُن کے پیچھے پیچھے چلیں۔ [۳۳] اور عزریاہ، عزرا، مسلّام، [۳۴] یہوداہ، بِن یمین، سمعیاہ، یرمیاہ اُن کے ساتھی تھے۔ [۳۵] کچھ کاہن بھی نرسنگے لیے ہُوئے اور زکریاہ بِن یُونتن بِن سمعیاہ بِن متنیاہ بِن میکایاہ بِن زکور بِن آسف بھی اُن کے ہمراہ تھا۔ [۳۶] اور اُس کے بھائی سمعیاہ، عزرائیل، ملّلی، جلّلی، ماعی، نتنی ایل، یہوداہ اور حنانی مردِ خدا داؤد کے موسیقی کے ساز لیے ہُوئے تھے۔ اور عزرا فقیہ جلوس کی راہنمائی کر رہا تھا۔ [۳۷] چشمہ پھاٹک پر سے وہ سیدھے آگے چلتے گئے اور داؤد کے شہر کی سیڑھیوں کے اوپر سے فصیل کی چڑھائی کی جانب اور داؤد کے محل کے اوپر سے گزر کر مشرق کی طرف بابُ الماء کو گئے۔

[۳۸] گانے والوں کا دوسرا گروہ اُن کی مخالف سمت کو گیا اور میں فصیل کے اوپر دیگر لوگوں کے ہمراہ اُن کے پیچھے پیچھے چلا اور تنوروں کے بُرج کے پاس سے ہوکر چوڑی فصیل تک اور [۳۹] افرائیم کے پھاٹک، پرانے پھاٹک، مچھلی پھاٹک، حننِ ایل کے بُرج، ہمّیاہ کے بُرج پر سے ہوتے ہُوئے بھیڑ پھاٹک تک گئے اور پہرے والوں کے پھاٹک پر رُک گئے۔

[۴۰] حمد و ثنا کرنے والے دونوں گروہ خدا کے گھر میں اپنی اپنی جگہ کھڑے ہوگئے۔ میں نے اور میرے ساتھ والے آدھے رئیسوں نے بھی یہی کیا۔ [۴۱] اور کاہن یعنی اِلیاقیم، معسیاہ، بِن یمین، میکایاہ، الیوعینی، زکریاہ اور حننیاہ نرسنگے لیے ہُوئے تھے [۴۲] اور معسیاہ، سمعیاہ، الیعزر، عُزّی، یہوحنان، ملکیاہ، عیلام اور عزر اور گانے والے گروہ نے اپنے سردار اِزرخیاہ کی زیرِ ہدایت خُوب گیت گائے۔ [۴۳] اور اُس دِن اُنہوں نے خُوشی سے بہت سی قربانیاں چڑھائیں کیونکہ خدا نے اُنہیں بڑی خُوشی عطا فرمائی تھی۔ عورتوں اور بچّوں نے بھی خُوشی منائی اور یروشلیم میں جشن منانے کی آواز دُور تک سُنائی دیتی تھی۔

[۴۴] اُس وقت پہلے پھلوں اور دہ یکیوں کے لیے گوداموں کے نگران مقرّر کیے گئے تاکہ جو حصّے کاہنوں اور لاویوں کے لیے شریعت کے مطابق مقرّر کیے گئے تھے اُنہیں شہروں کے اِردگرد کھیتوں سے اکٹھا کر کے گوداموں میں جمع کروائیں۔ کیونکہ بنی یہوداہ خدمت کرنے والے کاہنوں اور لاویوں سے خُوش تھے۔ [۴۵] داؤد اور اُس کے بیٹے سلیمان کے احکام کے مطابق اُنہوں نے اور ایسے ہی گانے والوں اور دربانوں نے اپنے خدا کی عبادت کی اور طہارت کے انتظامات کی نگرانی کی [۴۶] کیونکہ بہت عرصہ پیشتر داؤد اور آسف کے دِنوں میں خدا کی حمد و تعریف اور شکرگزاری کے گانوں کے لیے ہادی ہُوا کرتے تھے۔ [۴۷] چنانچہ زرُبّابل اور نحمیاہ کے دِنوں میں بھی تمام بنی اِسرائیل گانے والوں اور دربانوں کی ضرورت کے مطابق روزانہ حصّے دیتے تھے۔ وہ لاویوں کے لیے الگ حصّے مخصوص کرتے تھے اور لاوی بنی ہارون کے لیے حصّے مخصوص کرتے تھے۔

نحمیاہ کی آخری اصلاحات

۱۳ اُس دِن مُوسیٰ کی کتاب بلند آواز سے پڑھی گئی اور وہاں یہ لکھا ہُوا ملا کہ کوئی عمونی یا موآبی خدا کی جماعت میں داخل نہ ہونے پائے [۲] کیونکہ وہ کھانا اور پانی لے کر اِسرائیلیوں سے ملنے نہ آئے بلکہ اُن پر لعنت کرنے کے لیے اُنہوں نے بلعام کو اُجرت پر رکھ لیا۔ لیکن ہمارے خدا نے اُس لعنت کو برکت میں بدل دیا۔ [۳] جب لوگوں نے شریعت کی یہ بات سُنی تو اُنہوں نے مخلوط نسل کے تمام لوگوں کو اِسرائیل سے خارج کر دیا۔

[۴] اِس سے پیشتر اِلیاسب کاہن ہمارے خدا کے گھر کے گوداموں کا نگران تھا۔ اُس کا طُوبیاہ کے ساتھ بڑا نزدیکی تعلق تھا۔ [۵] اور اُس نے اُسے ایک بڑا کمرہ دے رکھا تھا جو کہ پہلے غلّوں کی نذروں، لوبان اور ہیکل کی اشیاء، نیز لاویوں، گانے والوں اور دربانوں کے لیے مخصوص دہ یکی، نیز کاہنوں کے لیے وقف کیا ہُوا مال رکھنے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

[۶] لیکن جب یہ سب ہو رہا تھا تب میں یروشلیم میں نہ تھا کیونکہ میں ارتخششتا شاہِ بابل کے بتّیسویں سال میں بادشاہ کے پاس واپس گیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے اُس سے اجازت چاہی [۷] اور واپس یروشلیم آ گیا۔ یہاں مجھے معلوم ہُوا کہ طُوبیاہ کو خدا کے گھر کے صحن میں کمرہ مہیّا کر کے اِلیاسب نے بڑی بُری حرکت کی ہے۔ [۸] مجھے بہت غُصّہ آیا اور میں نے طُوبیاہ کا تمام گھریلو سامان کمرے سے باہر پھینک دیا [۹] اور کمرے کو پاک صاف کرنے کا حکم دیا۔ تب میں نے خدا کے گھر کے ظروف، غلّہ کی نذروں اور لوبان کو واپس وہاں رکھ دیا۔

[۱۰] مجھے یہ بھی معلوم ہُوا کہ لاویوں کے مخصوص حصّے اُن کو نہیں دیئے گئے تھے اور تمام لاوی اور گانے والے جو ہیکل میں خدمت گزار تھے اپنے اپنے کھیتوں کو واپس چلے گئے ہیں۔ [۱۱] پس میں نے حاکموں کو ڈانٹا اور اُن سے پُوچھا کہ خدا کے گھر کو کیوں نظرانداز کیا گیا؟ پھر میں نے لاویوں کو جمع کر کے بلایا اور اُنہیں اُن کی

جگہوں پر مقرّر کر دیا۔

[12] تمام اہلِ یہوداہ غلّے، نئی مَے اور تیل کا دسواں حِصّہ خزانوں میں لائے۔ [13] اور میں نے سلمیاہ کاہن، صدُوق فقیہ اور ایک لاوی بنام فِدایاہ کو خزانچی مقرّر کیا اور حنان بن زکّور بن متّنیاہ کو اُن کا مددگار بنایا کیونکہ یہ لوگ دیانتدار سمجھے جاتے تھے۔ اور یہ اُن کا کام تھا کہ وہ اپنے بھائیوں کو اُن کے حِصّے تقسیم کریں۔

[14] اَے میرے خدا، مجھے اِس کا نیک اجر دینا اور جو کچھ میں نے اپنے خدا کے گھر اور اُس کے خادموں کے لیے کیا ہے تیری نظر میں رہے۔

[15] اُن ہی دِنوں میں مَیں نے دیکھا کہ یہوداہ میں بعض لوگ سبت کے دِن بھی انگور کُچلتے اور اُن کا رس نکالتے ہیں اور غلّہ، مَے، انگور، انجیر اور دیگر اشیاء کے بوجھ گدھوں پر لادتے ہیں۔ وہ یہ سب کچھ سبت کے دِن یروشلیم میں لاتے ہیں۔ لہٰذا میں نے اُنہیں سخت تنبیہ کی کہ سبت کے دِن اشیائے خُوردنی ہرگز فروخت نہ کی جائیں۔ [16] صُور کے لوگ جو یروشلیم میں رہتے تھے وہ بھی مچھلی اور ہر قسم کا مالِ تجارت یروشلیم میں لا کر سبت کے دِن یہوداہ کے لوگوں کو بیچتے تھے۔ [17] میں نے یہوداہ کے رئیسوں کو ڈانٹا اور اُنہیں کہا کہ تُم ایسی بُری حرکت کیوں کرتے ہو جس سے سبت کی بے حُرمتی ہوتی ہے؟ [18] یہی تمہارے باپ دادا نے کیا جس کے باعث ہمارا خدا یہ تمام آفات ہم پر اور اِس شہر پر لایا۔ اب تُم سبت کی بے حُرمتی کر کے اِسرائیل پر پہلے سے بھی زیادہ غضب لانے کا باعث بن رہے ہو۔

[19] سو جب سبت سے پیشتر یروشلیم کے پھاٹکوں پر شام کا دھُندلکا چھانے لگا تو میں نے حکم دیا کہ پھاٹک بند کر دیئے جائیں اور جب تک سبت گزر نہ جائے اُنہیں کھولا نہ جائے۔ میں نے اپنے کچھ آدمی پھاٹکوں پر مقرّر کر دیئے تاکہ سبت کے دِن کوئی بھی بوجھ شہر کے اندر نہ لایا جا سکے۔ [20] سوداگروں اور ہر قسم کا ساز و سامان بیچنے والوں نے ایک یا دو دفعہ رات یروشلیم سے باہر گزاری۔ [21] لیکن میں نے اُنہیں تنبیہ کی اور کہا کہ تُم رات فصیل کے پاس کیوں گزارتے ہو؟ اگر تُم پھر ایسا کرو گے تو میں تمہیں گرفتار کر لوں گا۔ اُس کے بعد وہ سبت کے دِن پھر کبھی نہ آئے۔ [22] تب میں نے لاویوں کو حکم دیا کہ جاؤ، اور سبت کے دِن کا تقدُّس قائم رکھنے کے لیے پھاٹکوں کی نگہبانی کرو۔

اَے میرے خدا! مجھے اِس کا نیک اجر دینا اور اپنی بڑی رحمت کے مطابق مجھ پر رحم کرنا۔

[23] اُن ہی دِنوں میں مَیں نے یہوداہ کے اُن مردوں کو دیکھا جنہوں نے اشدُود، عمُّون اور موآب کی عورتوں سے شادیاں کی ہُوئی تھیں۔ [24] اُن کے آدھے بچّے اشدُود کی زبان یا دیگر اقوام کی کوئی زبان بولتے تھے لیکن یہودی زبان میں بات نہیں کر سکتے تھے۔ [25] میں نے اُنہیں ڈانٹ ڈپٹ کی اور اُن پر لعنت کی۔ کچھ لوگوں کو میں نے مارا پیٹا اور اُن کے بال تک نوچ ڈالے۔ میں نے اُنہیں خدا کے نام پر قسم کھلائی اور کہا کہ تُم اُن کے بیٹوں کے ساتھ اپنی بیٹیاں ہرگز نہیں بیاہو گے اور نہ ہی اپنا اور اپنے بیٹوں کا بیاہ اُن کی لڑکیوں سے کرو گے۔ [26] کیا سلیمانؑ شاہِ اِسرائیل کے گناہ کرنے کا باعث ایسی ہی شادیاں نہ تھیں؟ اگرچہ بہت سی اقوام میں اُس کی مانند کوئی بادشاہ نہ تھا، اُس کا خدا اُسے پیار کرتا تھا اور خدا نے اُسے تمام اِسرائیل کا بادشاہ بنایا۔ تو بھی غیر یہودی عورتوں نے اُسے گناہ میں پھنسایا۔ [27] کیا یہ ضروری ہے کہ ہم تمہاری سُنیں کہ تُم بھی وہی ہولناک بُرائی کرو اور غیر یہودی عورتوں سے شادیاں کر کے ہمارے خدا کا گناہ کرو؟

[28] اِلیاسب سردار کاہن کے بیٹے یُویدع کے بیٹوں میں سے ایک سنبلّط حورُونی کا داماد تھا اور میں نے اُسے اپنے پاس سے بھگا دیا۔

[29] اَے میرے خدا! اُن کی اِس بدی کو یاد رکھنا کیونکہ اُنہوں نے کہانت کو اور کہانت اور لاویوں کے عہد کو ناپاک کیا ہے۔

[30] پس میں نے کاہنوں اور لاویوں کو غیر قوموں کی رسوم و عادات سے پاک کیا اور ہیکل میں مقرّرہ خدمات انجام دینے کے لیے اُن کی باریاں مقرّر کر دیں۔ [31] میں نے مقرّرہ اوقات پر لکڑی کی رسد اور پہلے پھلوں کی فراہمی کا بھی انتظام کر دیا۔

اَے میرے خدا مجھے اِس کا نیک اجر دینا۔

آستر

پیش لفظ

آستر ایک خداپرست یہودی خاتُون تھی جسے ایران کی ملکہ بننے کا شرف حاصل ہُوا۔ آستر کے چچا مردکی نے آستر کو پالا پوسا تھا اور اُس کی تربیت کی تھی۔

ہامان بادشاہ کا مُشیر تھا لیکن یہودیوں کا جانی دُشمن تھا۔ اُس نے بادشاہ سے یہودیوں کے قتلِ عام کا فرمان حاصل کر کے تمام صوبوں میں بھجوا دیا۔ مردکی کو اِس سازش کا علم ہُوا اور اُس نے ملکہ آستر کی مدد سے یہودیوں کو ہامان کی سازش کا شکار نہ ہونے دیا۔ ہامان بادشاہ کی نظر سے گر جاتا ہے اور پھانسی پر لٹکا دیا جاتا ہے۔

مردکی ہامان کی جگہ بادشاہ کا مُشیرِ خاص مامور کیا جاتا ہے اور وہ اپنی بھتیجی ملکہ آستر کی مدد سے یہودیوں کے قتلِ عام کو رکوانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ اِس مختصر سے رسالہ میں اِن تین اشخاص یعنی ہامان، مردکی اور ملکہ آستر کی داستان درج ہے اور یہ رسالہ بابل میں جلاوطن یہودیوں کی تاریخ کا ایک روشن باب بھی ہے۔

اِس رسالہ میں جس بادشاہ اخسویرس کا ذکر ہے وہ یونانی زبان میں Xerxes کے نام سے مشہور ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ اس بادشاہ کی مملکت قدیم ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں سے لے کر مشرقی افریقہ میں ایتھیوپیا (Ethiopia) تک پھیلی ہُوئی تھی۔ اِس بادشاہ کی تخت نشینی کا سال ۴۸۶ ق م بتایا جاتا ہے۔

اس رسالہ کے مُصنّف کے بارے میں علماء میں اتفاق الرائے نہیں ہے۔ بعض اِسے مردکی کی تصنیف مانتے ہیں اور بعض اِسے عزرا یا نحمیاہ سے منسوب کرتے ہیں۔ مُصنّف خواہ کوئی بھی ہوُا س حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ آستر کا مُصنّف اہلِ ایران کے رسم و رواج اور اُن کے تمدن سے بخوبی واقف تھا، ایک خداترس اِنسان تھا اور اہلِ یہود کے لیے اپنے سینہ میں ایک دردمند دل رکھتا تھا۔

یہودیوں کے اِس قتلِ عام سے نجات پانے کی یادگار پُوریم کے تہوار سے منائی جاتی ہے جو بڑی ضیافت اور خُوشی کا دِن سمجھا جاتا ہے۔ یہاں اس نکتہ کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ خدا اپنے منصوبوں کو بجائے خُود کس طرح اِنسانوں کے ذریعہ عملی جامہ پہناتا ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر وقت خدا کی مرضی پر چلنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

اس رسالہ کو تین حِصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ شہنشاہ کے دارُالخلافہ سُوسن (Shushan) میں واقع شاہی محل میں سازشیں (۱:۱۔۲:۲۳)

۲۔ یہودیوں کے برخلاف ہامان کی سازش (۳:۱۔۵:۱۴)

۳۔ یہودیوں کی مخلصی اور پُوریم کا آغاز (۶:۱۔۱۰:۳)

ملکہ وَشتی کی برطرفی

۱ فارس کا بادشاہ اخسویرس (جس کی مملکت میں ہندوستان سے کُوش تک کے ایک سَو ستائیس صوبے شامل تھے) [2] جب قصرِ سُوسن میں تختِ شاہی پر بیٹھا [3] تو اپنی سلطنت کے تیسرے سال اُس نے ایک زبردست خُوشی کا جشن منایا جس میں مادی سے لے کر فارس تک کے تمام منصب دار، حُکّام، اُمراء اور رئیس مدعو کیے گئے تھے۔

[4] اِس جشن کے موقع پر بادشاہ نے پُورے ایک سَو اسّی دِن اپنی بے پناہ دولت وعظمت کا بھرپُور مظاہرہ کیا۔ [5] اِس جشن کے بعد بادشاہ نے اپنے محل کے چھوٹے بڑے سبھی خادموں، حاکموں اور سرداروں کے لیے ایک خصُوصی ضیافت کا اہتمام کیا اور یہ جشن قصرِ شاہی کے باغ سے ملحق صحن میں سات دِن جاری رہا۔

۶ آرایش وزیبایش کے لیے سبز، سفید اور آسمانی رنگ کے پردے، کتانی اور ارغوانی رنگ کے ڈوروں سے چاندی کے حلقوں میں پروکر سنگِ مرمر کے ستونوں سے لٹکائے گئے تھے اور سُرخ اور سفید اور زرد اور سیاہ سنگِ مرمر کے فرش پر سونے اور چاندی کے تخت رکھے تھے۔ ۷ شراب با افراط موجود تھی اور مختلف شکل کے سنہری پیالوں میں بھر کر شرکاء کو پیش کی جا رہی تھی کیونکہ بادشاہ بہت خُوش تھا اور مہمانوں کی خاطر تواضع میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھنا چاہتا تھا۔ ۸ بادشاہ نے اپنے عہدہ داروں کو ہدایت دے رکھی تھی کہ کسی کو شراب نوشی پر مجبور نہ کیا جائے لیکن قاعدہ کے مطابق ہر کوئی اپنی پسند کے مطابق جس قدر چاہے نوش فرمائے۔

۹ اُس وقت ملکہ وَشتی نے بھی اخسویرس کے شاہی محل میں عورتوں کی ضیافت کا اہتمام کیا۔

۱۰ جشن کے آخری دِن جب بادشاہ سُرور میں تھا تو اُس نے اپنی خدمت میں رہنے والے ساتوں خواجہ سراؤں، مہومان، بزتا، خربونا، بگتا، ابگتا، زِتار اور کرکس کو حکم دیا کہ وہ ۱۱ ملکہ وَشتی کو خوب بنا سجا کر اور شاہی تاج پہنا کر دربار میں پیش کریں تاکہ اہلِ دربار اُس کے بے پناہ حُسن کا مظاہرہ کر سکیں۔ ۱۲ مگر جب بادشاہ کا حکم ملکہ وَشتی کو دیا گیا تو اُس نے دربار میں آنے سے صاف انکار کر دیا۔ جب بادشاہ کو اِس کی اطّلاع دی گئی تو وہ نہایت ہی غضبناک ہُوا۔

۱۳ بادشاہ کا دستُور تھا کہ عدل وانصاف کے معاملات میں وہ اپنے مُشیروں سے صلاح لیا کرتا تھا کیونکہ نہ وہ صرف ان معاملات سے بلکہ فارس کے سارے حالات اور ماحول سے پُوری طرح واقف تھے۔ ۱۴ فارس اور مادی کے یہ سات امیر کارشینا، سِتار، ادماتا، ترسیس، مَرس، مرسِنا اور مموکان شاہی دربار سے وابستہ تھے اور بادشاہ کے مقرّبین میں سے تھے اور یہ بادشاہ کی طرف سے اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔

۱۵ جب اُن سے پُوچھا گیا کہ ایسے موقع پر کیا کرنا چاہیے اور قانون کے مطابق ملکہ کی اِس حکم عدولی کی مناسب سزا کیا ہو سکتی ہے کیونکہ جب خواجہ سراؤں کی زبانی اُسے دربار میں آنے کا حکم دیا گیا تو اُس نے حکم کی تعمیل نہیں کی؟

۱۶ مموکان نے بادشاہ اور اُمراء کے حُضور میں عرض کیا کہ ملکہ وَشتی نے نہ صرف بادشاہ کی بلکہ دربار کے تمام اُمراء اور اِس وسیع سلطنت کے ہر آدمی کی توہین کی ہے۔ ۱۷ کیونکہ ملکہ وَشتی کی اس حرکت سے شہ پا کر سلطنت کی تمام عورتیں اپنے شوہروں کی حکم عدولی کرنے لگیں گی اور کہیں گی کہ جب اخسویرس بادشاہ نے اپنی ملکہ کو اپنے حُضور آنے کا حکم بھیجا تو وہ نہ آئی۔ ۱۸ اور آج ہی جب اِس واقعہ کی خبر فارس اور مادی کی سب بیگمات کو ہوگی تو وہ بھی ایسا ہی رویّہ اپنانے لگیں گی اور سلطنت میں چاروں طرف غم وغُصّہ کی لہر دوڑ جائے گی۔

۱۹ پس اگر بادشاہ سلامت کو منظور ہو تو ہم چاہتے ہیں کہ ایک شاہی فرمان جاری کیا جائے جو فارس اور مادی کے آئین میں بھی درج کیا جائے تاکہ آیندہ کسی کو ایسی جرأت نہ ہو سکے اور ملکہ وَشتی کو شاہی حرم سے نکال دیا جائے اور اُس کی جگہ کسی دوسری موزوں ملکہ کا انتخاب کیا جائے۔ ۲۰ پس جب بادشاہ کی وسیع مملکت میں اِس فرمانِ شاہی کا اعلان کیا جائے گا تو ہر عورت کو اپنے شوہر کی تابعداری کرنا فرض ہوگا چاہے وہ کسی بھی اعلیٰ یا ادنیٰ عہدہ پر مامور ہو۔

۲۱ بادشاہ اور اُس کے تمام اُمراء کو مموکان کی یہ بات پسند آئی اور بادشاہ نے مموکان کے کہنے کے مطابق کیا۔ ۲۲ اُس نے مملکت کے تمام صوبوں میں اُن کی مقامی زبان اور اُن کے رسم الخط میں خطوط بھیج کر اعلان کروا دیا کہ ہر آدمی اپنے گھر کا مالک ہے اور وہ اپنی قوم کی زبان استعمال کر سکتا ہے۔

آستر کا ملکہ بننا

۲ اِن باتوں کے بعد جب اخسویرس بادشاہ کا غُصّہ ٹھنڈا پڑ گیا تو اُسے یاد آیا کہ وَشتی نے کیا کِیا تھا اور یہ بھی کہ اُسے کیا سزا دی گئی تھی۔ ۲ تب وہ ملازمین جو خاص طور پر بادشاہ کی خدمت پر مامور تھے یوں عرض کرنے لگے کہ اگر بادشاہ سلامت کا حکم ہو تو حُضور کے لیے خُوبصورت اور کنواری دوشیزائیں ڈھونڈی جائیں۔ ۳ حُضور اپنی مملکت کے ہر صوبہ میں ایسے حاکم مامور فرمائیں جو ایسی تمام خُوبصورت دوشیزاؤں کو قصرِ سُوسن کی حرم سرا میں جمع کریں اور اُنہیں حُضور کے خواجہ سرا ہیجا کی محافظت میں رکھا جائے جو مستورات پر بطور نگران مامُور ہے۔ اُنہیں بناؤ سنگار کا تمام ضروری سامان دیا جائے۔ ۴ جو دوشیزہ بادشاہ کی مرغوبِ نظر ٹھہرے وہ وَشتی کی جگہ ملکہ بنائی جائے۔ بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور اُس نے ایسا ہی کیا۔

۵ قصرِ سُوسن میں بن یمین قبیلہ کا ایک یہودی تھا جس کا نام مردکی بن یائیر بن سمعی بن قیس تھا ۶ جو یروشلیم کے اُن یہودیوں میں سے تھا جنہیں شاہِ بابل نبوکدنضر شاہِ یہوداہ یکونیاہ کے ساتھ اسیر کر کے لے گیا تھا۔ ۷ مردکی کی ایک بھتیجی تھی جس کا نام ہدساہ

عُرف آستر تھا جسے اُس نے گود لے لیا تھا اور اُس کی پرورش کی تھی کیونکہ آستر کے والدین مر چُکے تھے۔ وہ نہایت ہی حسین اور خُوبصورت تھی۔ اُس کے والدین کی وفات کے بعد مردکی نے اُسے اپنی بیٹی کی طرح پالا تھا۔

[8] بادشاہ کے فرمان کے جاری اور مُشتہر ہوجانے کے بعد بہت سی دوشیزائیں قصرِ سُوسن میں لائی گئیں اور ہیجا کے سپرد ہُوئیں۔ آستر بھی بادشاہ کے محل میں پہنچائی گئی اور وہ بھی ہیجا کے سپرد کی گئی جو حرم سرا کا نگران تھا۔ [9] یہ لڑکی اُسے بہت اچھی لگی اور اُس کی منظورِ نظر ہوگئی۔ ہیجا نے فوراً ہی اُسے بناؤ سنگار کا سامان دے دیا اور اُس کے لیے خاص غذا کا انتظام کیا۔ اُس نے محل کی سات کنیزوں کو آستر کی رفاقت کے لیے چُنا اور حرم سرا کے ایک خاص کمرے میں اُن کے رہنے کا بندوبست کر دیا تاکہ آستر طہارت اور بناؤ سنگار کے طورطریقوں سے خُوب واقف ہوجائے۔

[10] آستر نے اپنی قوم اور اپنے خاندان کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا کیونکہ مردکی نے اُسے پہلے ہی تاکید کر دی تھی کہ وہ یہ باتیں کسی کو نہ بتائے۔ [11] مردکیؔ آستر کی خیریت کا حال دریافت کرنے کے لیے ہر روز حرم سرا کے صحن کے سامنے چکّر لگایا کرتا تھا۔

[12] ہر دوشیزہ کو اپنی باری پر بادشاہ اخسویرس کے پاس جانے سے پہلے بارہ مہینوں تک عورتوں کے بناؤ سنگار اور طہارت کے طورطریقوں سے آگاہ ہونا لازمی تھا۔ اُن میں چھ مہینے روغنِ مرّ سے مالش کروانے اور چھ مہینے دیگر خُوشبوؤں اور عطریات کے استعمال مین گزارے جاتے تھے۔ [13] بادشاہ کے حُضور میں رسائی پانے کا طریقہ یہ تھا کہ لڑکی حرم سرا سے جو کچھ اپنے ساتھ محل میں لے جانا چاہتی تھی وہ اُسے دیا جاتا تھا۔ [14] شام کو وہ محل میں جاتی اور صبح ہوتے ہی وہاں سے واپس آجاتی اور پھر حرم سرا کے ایک دوسرے حِصّہ میں شعشجز کے سپرد کر دی جاتی تھی جو بادشاہ کی کنیزوں کا محافظ تھا۔ جب تک بادشاہ کسی دوشیزہ کو اپنی خُوشی سے اُس کا نام لے کر طلب نہ فرماتا تھا تب تک وہ بادشاہ کے پاس واپس نہیں جاسکتی تھی۔

[15] جب آستر کی باری آئی (جسے مردکی نے پالا پوسا تھا اور جو اُس کے چچا ابی خیل کی بیٹی تھی) کہ وہ بادشاہ کے پاس جائے تو وہ فقط وہی کچھ لے کر بادشاہ کے حُضور پہنچی جو حرم سرا کے نگران ہیجا نے تجویز کیا تھا۔ آستر ہر دیکھنے والے کی نظر میں مرغوب تھی۔ [16] وہ شاہی محل میں بادشاہ کی سلطنت کے ساتویں سال کے دسویں مہینے میں جسے طیبت کہتے ہیںؔ بادشاہ کے حُضور پیش کی گئی۔

[17] بادشاہ دوسری لڑکیوں کی بہ نسبت آستر کی طرف زیادہ مائل ہُوا اور وہ تمام دوشیزاؤں سے کہیں بڑھ کر بادشاہ کی منظورِ نظر ٹھہری۔ بادشاہ نے تاجِ شاہی اُس کے سر پر رکھا اور اُسے وشتی کی جگہ اپنی ملکہ بنا لیا۔ [18] بادشاہ نے ایک عظیم ضیافتؔ ''ضیافتِ آستر'' کے نام سے ترتیب دی اور اپنے تمام امراء و وزراء کو شرکت کی دعوت دی۔ اِس خُوشی میں تمام صوبوں میں تعطیل کا اعلان کروایا گیا اور شاہی کرم کے مطابق انعامات بانٹے گئے۔

مردکی کا ایک سازش کا پتا لگانا

[19] جب دوشیزائیں دوسری بار جمع کی گئی تھیں تو مردکی شاہی محل کے دروازہ پر بیٹھا ہُوا تھا۔ [20] آستر نے ابھی تک مردکی کی تاکید کے مطابق اپنے خاندانی حالات اور اپنی قومیت کو پوشیدہ رکھا ہُوا تھا کیونکہ جب سے مردکی نے اُس کی پرورش شروع کی تھی تب سے وہ ہمیشہ مردکی کے کہے پر عمل کرتی آرہی تھی۔

[21] جب مردکی شاہی محل کے دروازہ پر بیٹھا ہُوا تھا تو بادشاہ کے دو خواجہ سراؤںؔ بگتان اور ترش نے جو محل کے دروازہ پر پہرہ دیتے تھےؔ بادشاہ کی کسی بات پر ناراض ہوکر اُسے قتل کرنے کا قصد کیا۔

[22] لیکن مردکی کو اِس سازش کا علم ہوگیا اور اُس نے ملکہ آستر کے ذریعہ بادشاہ کو خبر کر دی۔ [23] جب اِس بات کی تفتیش کی گئی اور وہ سچ ثابت ہُوئی تو وہ دونوں خواجہ سرا پھانسی پر لٹکائے گئے۔ یہ واقعہ بادشاہ کے سامنے ہی شاہی روزنامچہ میں درج کر لیا گیا۔

یہودیوں کے قتل کا فرمان

۳ اِن واقعات کے بعد شاہ اخسویرس نے ہامان بن ہمداتا اجاجی کو ترقّی دے کر اپنے تمام امراء و وزراء میں سب سے اونچا مرتبہ عطا فرمایا۔ [2] شاہی فرمان کے مطابق تمام ملازمین جو قصرِ شاہی کے دروازہ پر مامُور تھےؔ ہامان کے سامنے سجدہ ریز ہوکر اُسے آداب بجالاتے تھے لیکن مردکی نہ تو اُس کے سامنے جھُکتا تھا اور نہ ہی کھڑے ہوکر اُس کی تعظیم کرتا تھا۔

[3] تب اُن ملازمین نے جو دروازہ پر مامُور تھے مردکی سے پُوچھا کہ تُو بادشاہ کے حکم پر عمل کیوں نہیں کرتا؟ [4] وہ ہر روز اُسے بادشاہ کے حکم پر عمل کرنے کے لیے کہتے تھے لیکن وہ اُسے ماننے سے انکار کر دیتا تھا۔ لہٰذا اُنہوں نے ہامان کو خبر دی۔ دراصل وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ آیا مردکی کے اِس رویّہ کو برداشت کیا جاتا ہے یا نہیں کیونکہ مردکی نے اُنہیں بتا دیا تھا کہ وہ یہودی ہے۔

[5] جب ہامان نے دیکھا کہ مردکی نہ تو اُس کے سامنے جھُکتا ہے نہ ہی اُس کی تعظیم کرتا ہے تو وہ غُصّہ سے بھر گیا۔ [6] اُسے یہ بات

تو معلوم ہو گئی تھی کہ مردکی یہودی ہے اِس لیے اُس نے صرف مردکی کو ٹھکانے لگانا کسرِشان سمجھا اور ارادہ کیا کہ مردکی کے تمام ہم قوم لوگوں یعنی یہودیوں کو ہلاک کر دیا جائے جو اخسویرس کی مملکت میں جابجا مقیم تھے۔

۷ شاہِ اخسویرس کی حکومت کے بارھویں سال کے پہلے مہینے یعنی نیسان میں ہامان کی موجودگی میں پُور یعنی قُرعہ ڈالا گیا تا کہ یہودیوں کے قتل کا کوئی مہینہ اور دِن مقرّر کیا جائے۔ قُرعہ میں بارھویں مہینے یعنی ادار کی تیرھویں تاریخ نکلی۔

۸ تب ہامان نے شاہ اخسویرس سے عرض کیا کہ باشاہ کی مملکت کے تمام صوبوں میں رعایا میں بعض ایسے لوگ بھی پھیلے ہُوئے ہیں جن کے رسم و رواج دوسروں سے مختلف ہیں اور جو بادشاہ کے قوانین پر بھی عمل نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی اِس حرکت کو برداشت کیے جانا بادشاہ کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ۹ اگر بادشاہ سلامت پسند فرمائیں تو اِن لوگوں کے ہلاک کیے جانے کا فرمان جاری کیا جائے اور میں چاندی کے دس ہزار سِکّے شاہی خزانہ میں جمع کراؤں گا تا کہ وہ اُس کام پر خرچ کیے جائیں۔

۱۰ بادشاہ نے اپنی اُنگلی سے شاہی مُہر والی انگوٹھی اُتار کر یہودیوں کے دشمن ہامان بِن ہمّداتا اجاجی کے سپرد کر دی اور ۱۱ کہا کہ تُو اپنی رقم اپنے ہی پاس رکھ اور اُن لوگوں سے جیسا تُو مناسب سمجھے وہی کر۔

۱۲ تب پہلے مہینے کی تیرھویں تاریخ کو شاہی محرّر بُلائے گئے اور ہامان کے کہنے کے مطابق ہر صوبہ کی زبان اور رسمُ الخط میں ہر قوم کے لوگوں کے لیے احکام تحریر کروائے گئے اور بادشاہ کے سب صوبہ داروں، حاکموں اور مختلف اقوام کے سرداروں کو بھجوائے گئے۔ یہ احکام بادشاہ کے نام سے لکھے گئے تھے اور اُن پر انگوٹھی سے شاہی مُہر لگا دی گئی تھی۔ ۱۳ یہ احکام ہرکاروں کے ذریعہ بادشاہ کے تمام صوبوں میں بھیجے گئے۔ اُن میں لکھا تھا کہ یہودی قوم کے تمام بوڑھوں، جوانوں، عورتوں اور بچّوں کو بارھویں مہینے یعنی ادار کی تیرھویں تاریخ کو ایک ہی دِن میں مَوت کے گھاٹ اُتار دیا جائے اور اُن کا مال و اسباب لُوٹ لیا جائے۔ ۱۴ اِس فرمان کی ایک ایک نقل تمام صوبوں میں بھیج کر بطور قانون شائع کی جائے اور ہر قوم کے لوگوں کے علم میں لائی جائے تا کہ وہ اُس دِن کے لیے تیّار رہیں۔

۱۵ ہرکارے اِس شاہی فرمان کو لے کر تیزی سے روانہ ہو گئے اور قصرِ سُوسن میں بھی اِس فرمان کو مُشتہر کر دیا گیا۔ سُوسن کے سارے شہر میں افراتفری پھیلی ہُوئی تھی لیکن بادشاہ اور ہامان بیٹھے ہُوئے شراب نوشی میں مشغول تھے۔

مردکی کا ملکہ آستر سے مدد طلب کرنا

۴ جب مردکی کو ان سب باتوں کا علم ہُوا تو اُس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے، ٹاٹ اوڑھ لیا اور اپنے سر پر راکھ ڈال کر چیختا، چلّاتا اور سینہ کُوبی کرتا ہُوا شہر کے چَوک میں جا پہنچا۔ ۲ لیکن وہ شاہی محل کے دروازہ پر رُک گیا کیونکہ کسی کو ٹاٹ اوڑھے ہُوئے محل کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ ۳ ہر صوبہ میں جہاں جہاں بادشاہ کا فرمان پہنچا یہودیوں میں نوحہ اور ماتم شروع ہو گیا۔ اُنہوں نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور آہ و زاری کرنے میں مشغول ہو گئے۔ کئی لوگوں نے ٹاٹ اوڑھ لیا اور اپنے سروں پر راکھ ڈال لی۔

۴ جب آستر کی کنیزیں اور خواجہ سرا یہ خبر لے کر آستر کے پاس آئے تو وہ بہت غمگین ہُوئی۔ اُس نے کچھ کپڑے لیے اور اُنہیں مردکی کو بھیج کر درخواست کی کہ وہ اُنہیں پہن لے لیکن مردکی نے اُنہیں لینے سے انکار کر دیا۔ ۵ تب آستر نے بادشاہ کے خواجہ سراؤں میں سے ایک خواجہ سرا ہتاک کو جو ملکہ کی خدمت میں حاضر رہنے کے لیے مقرّر کیا گیا تھا بلایا اور اُسے حکم دیا کہ وہ جائے اور پتا لگائے کہ مردکی پر کیا مصیبت آ پڑی ہے اور اُس کا سبب کیا ہے؟

۶ چنانچہ ہتاک باہر نکلا اور شہر کے چَوک میں گیا جو قصرِ شاہی کے دروازہ کے سامنے تھا۔ ۷ مردکی نے اُسے پُوری سرگزشت کہہ سنائی اور اُس رقم کے بارے میں بھی بتایا جس کے شاہی خزانہ میں جمع کرانے کا ہامان نے وعدہ کیا تھا تا کہ اُسے یہودیوں کو ہلاک کرنے پر خرچ کیا جائے۔ ۸ مردکی نے ہتاک کو اُس فرمان کی ایک نقل بھی دی جو یہودیوں کو ہلاک کرنے کے بارے میں سُوسن میں مُشتہر کیا گیا تھا تا کہ وہ آستر کو دکھا سکے اور اُس سے درخواست کرے کہ وہ فوراً بادشاہ سلامت کی حُضوری میں جائے اور اپنی قوم کے لوگوں کے لیے رحم کی بھیک مانگے۔

۹ ہتاک نے واپس جا کر ملکہ آستر کو سب کچھ جو مردکی نے کہا تھا کہہ سُنایا۔ ۱۰ اِس پر آستر نے ہتاک کو تاکید کی کہ وہ مردکی کو یہ بتائے کہ ۱۱ بادشاہ کے تمام صوبوں کے حکّام اور باشندے جانتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بادشاہ کی اندرونی بارگاہ میں بِن بُلائے داخل ہوتا ہے تو بادشاہ کے حکم کے مطابق قتل کر دیا جاتا ہے لیکن جس کی طرف بادشاہ اپنا طلائی عصا بڑھاتا ہے اُس کی جان سلامت رہ سکتی

ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے، پُورے بتّیس دِن ہو گئے ہیں کہ مجھے بھی بادشاہ سلامت کی طرف سے طلب نہیں کیا گیا ہے۔
[۱۲] جب آستر کے یہ الفاظ مردکی کو سنائے گئے تو اُس نے جواب میں کہلوا بھیجا: [۱۳] تُو یہ مت سوچ کہ چونکہ تُو محل میں سکونت پذیر ہے اِس لیے یہودیوں میں سے صرف تُو ہی سلامت بچی رہے گی۔ [۱۴] اگر تُو اب بھی زبان بند رکھے گی تو یہودیوں کو تو کسی اور طرف سے مدد اور نجات پہنچ جائے گی لیکن تُو اپنے باپ کے گھرانے سمیت ہلاک ہوگی۔ کون جانتا ہے کہ تُو ایسے مشکل وقت میں ہماری مدد کرنے کے لیے اِس شاہی مرتبہ تک پہنچی ہے؟
[۱۵] تب آستر نے مردکی کو یہ پیغام بھجوایا: [۱۶] جا اور سُوسن میں موجود تمام یہودیوں کو جمع کر اور تُم سب میرے لیے تین دِن تک روزہ رکھو، کھانے پینے سے ہاتھ کھینچ لو۔ میں اور میری کنیزیں بھی تمہاری طرح روزہ رکھیں گی۔ اِس کے بعد میں بادشاہ کے حُضور میں جاؤں گی حالانکہ یہ خلافِ قانون ہے لیکن اگر مجھے ہلاک ہونا ہی ہے تو ہونے دو!
[۱۷] چنانچہ مردکی چلا گیا اور آستر نے جو کچھ کہا تھا اُس پر عمل کیا۔

ملکہ آستر کا بادشاہ کے حُضور میں جانا

۵ تیسرے دِن آستر نے اپنا شاہی لباس زیبِ تن فرمایا اور شاہی محل کی اندرونی بارگاہ میں جا کر ایوانِ تخت کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ بادشاہ تختِ شاہی پر جلوہ افروز تھا۔ [۲] جب اُس نے ملکہ آستر کو باہر صحن میں کھڑی دیکھا تو اُسے بڑی خُوشی ہُوئی اور اُس نے طلائی عصا کو جو اُس کے ہاتھ میں تھا، آستر کی طرف بڑھایا۔ آستر آگے بڑھی اور اُس نے عصا کی نوک کو ہاتھ سے چھُو لیا۔
[۳] اِس پر بادشاہ نے فرمایا کہ ملکہ آستر! کیا بات ہے؟ تُو کیا چاہتی ہے؟ تُو چاہے تو میں اپنی آدھی سلطنت بھی تجھے دے سکتا ہُوں۔
[۴] آستر نے جواب دیا کہ میری التجا یہ ہے کہ آج بادشاہ سلامت، ہامان کو ساتھ لے کر اُس ضیافت میں تشریف لائیں جس کا اہتمام میں نے حُضور کے لیے کیا ہے۔
[۵] بادشاہ نے فرمایا کہ ہامان کو فوراً طلب کیا جائے تاکہ ہم آستر کے کہنے کے مطابق ضیافت میں شریک ہو سکیں۔
پس بادشاہ اور ہامان آستر کی ضیافت میں شریک ہونے کے لیے روانہ ہو گئے۔ [۶] جب شراب کا دَور چل رہا تھا تو بادشاہ نے آستر سے پُوچھا کہ بتا، تُو کیا چاہتی ہے؟ تُو جو کچھ مانگے گی تجھے دیا جائے گا۔ تیری درخواست کیا ہے؟ اگر تُو میری نصف سلطنت بھی چاہے گی تو وہ بھی تجھے دے دی جائے گی۔
[۷] آستر نے جواب دیا کہ میرا سوال اور میری درخواست یہ ہے کہ [۸] اگر میں بادشاہ کی نظر میں مقبول ٹھہروں اور بادشاہ میری درخواست قبول کرنے میں خُوشی محسوس کریں تو بادشاہ سلامت ہامان کے ساتھ کل پھر میری ضیافت میں جس کا میں نے اہتمام کیا ہے شرکت فرمائیں۔ اُس وقت میں بادشاہ سلامت کے حُضور اپنی درخواست پیش کروں گی۔

ہامان کا مردکی پر برہم ہونا

[۹] اُس دِن ہامان خُوشی سے بھرا ہُوا باہر نکلا لیکن جب اُس نے مردکی کو شاہی محل کے دروازہ پر بیٹھا پایا اور دیکھا کہ وہ اُس کی تعظیم کو کھڑا نہیں ہُوا تو اُسے بڑا غُصّہ آیا۔ [۱۰] لیکن اُس نے ضبط سے کام لیا اور چُپ چاپ اپنے گھر چلا گیا۔
اُس نے اپنے دوستوں اور اپنی بیوی زرش کو بلوایا اور [۱۱] اُن کے سامنے شیخی مار کر کہنے لگا کہ میرے پاس بے انتہا دولت ہے، کئی بیٹے ہیں اور بادشاہ نے میری اِس قدر عزّت افزائی کی ہے کہ مجھے اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا ہے اور تمام امراء اور وزراء پر مجھے فضیلت بخشی ہے۔ [۱۲] اور صرف یہی نہیں بلکہ ملکہ آستر نے بھی بادشاہ کے ساتھ مجھے ہی اپنی ضیافت میں مدعو کیا اور کل پھر دعوت دی ہے۔ [۱۳] لیکن اِن باتوں سے مجھے کوئی راحت نصیب نہیں ہُوئی کیونکہ وہ یہودی مردکی مجھے ہمیشہ قصرِ شاہی کے دروازہ پر بیٹھا دکھائی دیتا ہے۔
[۱۴] اُس کی بیوی، زرش اور اُس کے دوستوں نے کہا کہ تُو ایک سُولی بنوا جو پچاس ہاتھ اُونچی ہو اور صبح کو بادشاہ سے کہہ کہ مردکی اُس پر چڑھایا جائے۔ اُس کے بعد خُوشی خُوشی بادشاہ کے ساتھ ضیافت میں جانا۔ یہ تجویز ہامان کو بہت پسند آئی اور اُس نے ایک سُولی بنوانے کا حکم دے دیا۔

مردکی کی عزّت افزائی

۶ اُس رات بادشاہ کو نیند نہ آئی اِس لیے اُس نے اپنی مملکت کے واقعات کی تاریخ منگوائی تاکہ وہ بادشاہ کے حُضور میں پڑھی جائے۔ [۲] اُس میں ایک جگہ مذکور تھا کہ مردکی نے بگتانا اور ترش کی بادشاہ کو قتل کرنے کی سازش کو بے نقاب کیا تھا۔ یہ دونوں بادشاہ کے خواجہ سراؤں میں سے تھے اور قصرِ شاہی کے دروازہ پر پہرہ دیا کرتے تھے۔
[۳] بادشاہ نے پُوچھا کہ مردکی کو اِس کا کیا اجر دیا گیا یا اُسے کیا منصب عطا فرمایا گیا؟ بادشاہ کے ملازمین نے، جو اُس کی خدمت میں تھے، عرض کیا کہ کچھ بھی نہیں۔

۴ بادشاہ نے کہا کہ دیکھو صحن میں کون ہے؟ اُس وقت ہامان بادشاہ سے مردکی کے سُولی پر چڑھائے جانے کے بارے میں بات کرنے کی غرض سے بارگاہ میں داخل ہو چُکا تھا۔
۵ بادشاہ کے ملازموں نے جواب دیا کہ ہامان بارگاہ میں حاضر ہے۔

بادشاہ نے فرمایا کہ اُسے اندر آنے دیا جائے۔

۶ جب ہامان اندر آیا تو بادشاہ نے اُس سے پُوچھا کہ جس شخص سے بادشاہ خُوش ہو اُسے کیا اعزاز ملنا چاہیئے؟

ہامان نے اُس وقت اپنے دل میں سوچا کہ بادشاہ سلامت کی طرف سے اعزاز پانے کے لائق مجھ سے بہتر اور کون ہوگا؟ ۷ لہٰذا اُس نے جواب دیا کہ اگر بادشاہ سلامت کسی سے خُوش ہو کر اُسے اعزاز عطا فرمانا چاہیں ۸ تو اُسے خلعتِ شاہی پہنائی جائے، شاہی اصطبل سے شاہی طغرے والا گھوڑا لا کر اُس پر اُسے سوار کیا جائے ۹ یہ پوشاک اور گھوڑا کسی عالی نسب امیر کے سپرد کیا جائے تا کہ وہ اُس آدمی کو جسے بادشاہ سلامت خُوش ہو کر اعزاز عطا فرمانا چاہیں خلعتِ شاہی پہنائے اور گھوڑے پر سوار کرے۔ پھر اُس شخص کو شہر کے چَوک میں لے جا کر گھمایا جائے اور اُس کے آگے آگے منادی کی جائے کہ جو شخص بادشاہ کی خُوشی کا باعث ہوتا ہے اُسے اِسی طرح سرفراز کیا جاتا ہے۔

۱۰ بادشاہ نے ہامان کو حکم دیا کہ فوراً جا اور خلعت اور گھوڑا لے کر اُس یہودی کے حوالہ کر دے جو قصرِ شاہی کے دروازہ پر بیٹھا ہُوا ہے اور اُس کی عزّت افزائی کر اور جو کچھ تُو نے کہا ہے بالکل ویسا ہی کیا جائے۔ اُس میں کوئی کسر نہ رہنے پائے۔

۱۱ پس ہامان خلعتِ شاہی اور گھوڑا لایا۔ اُس نے مردکی کو خلعت پہنا کر گھوڑے پر سوار کیا اور شہر کے چَوک میں گھمایا اور منادی کروائی کہ ایسا اعزاز اُسے عطا کیا جاتا ہے جو بادشاہ کی خُوشی کا موجب بنتا ہے۔

۱۲ اُس کے بعد مردکی محل کے دروازہ پر واپس آ گیا لیکن ہامان نے آزردہ خاطر ہو کر اپنا چہرہ چھپا لیا اور فوراً اپنے گھر چلا گیا۔ ۱۳ اُس نے اپنی بیوی زرش اور اپنے دوستوں کو اُس واقعہ کی خبر دی جو اُسے پیش آیا تھا۔

اُس کے صلاح کاروں اور اُس کی بیوی زرش نے اُس سے کہا کہ اگر مردکی تیری ذلّت کا باعث ہُوا ہے جو ایک یہودی ہے تو تیرا اُس پر غالب آنا ممکن نہیں بلکہ تُو خُود تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ ۱۴ ابھی یہ گفتگو جاری ہی تھی کہ بادشاہ کے خواجہ سرا پہنچ گئے تا کہ ہامان کو جلدی سے ملکہ آستر کی ترتیب دی ہُوئی ضیافت میں لے جائیں۔

ہامان کا پھانسی پانا

۷ سو بادشاہ اور ہامان دونوں ملکہ آستر کے یہاں پہنچے کہ وہاں کھائیں اور پئیں۔ ۲ یہ دوسرے دِن والی ضیافت تھی۔ جب شراب کا دَور چل رہا تھا تو بادشاہ نے ملکہ آستر سے ایک بار پھر پُوچھا کہ اَے ملکہ آستر! تیری درخواست کیا ہے؟ تُو جو کچھ چاہے گی وہ تجھے عطا کیا جائے گا۔ بتا تجھے کیا چاہیئے؟ اگر تُو میری آدھی سلطنت بھی مانگے گی تو وہ بھی تجھے بخش دی جائے گی۔

۳ تب ملکہ آستر نے جواب دیا کہ اگر میں بادشاہ سلامت کی نظر میں مقبول ٹھہری ہُوں تو مجھ پر بادشاہ کا کرم ہو اور نہ صرف میری جان بخشی ہو بلکہ میری ایک اور درخواست بھی ہے کہ میری قوم کے لوگوں کی جان بھی بخشی جائے۔ ۴ کیونکہ مجھے اور میری قوم کے لوگوں کو بیچ دیا گیا ہے تا کہ ہم سب ہلاک کیے جائیں اور ہمارا نام ونشان مٹ جائے۔ اگر ہم لوگ غلام اور لونڈیوں کی طرح بیچے جاتے تو میں خاموش رہتی کیونکہ یہ کوئی ایسا بڑا سانحہ نہ ہوتا جسے بادشاہ کو بتا کر پریشان کیا جاتا!

۵ بادشاہ اخسویرس نے ملکہ آستر سے پُوچھا کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے جس نے ایسا سوچنے کی جرأت کی؟

۶ آستر نے کہا: ہمارا وہ مخالف اور دشمن یہی خبیث ہامان ہے۔

یہ سُن کر ہامان پر بادشاہ اور ملکہ کے سامنے ہی لرزہ طاری ہو گیا۔ ۷ اور بادشاہ غضبناک ہو کر اُٹھ کھڑا ہُوا، جام ہاتھ سے رکھ دیا اور محل کے باغ میں چلا گیا۔ ہامان سمجھ گیا کہ بادشاہ نے اُسے سزا دینے کی ٹھان لی ہے لہٰذا وہ وہیں رُکا رہا اور کھڑا ہو کر ملکہ آستر سے زندگی کی بھیک مانگنے لگا۔

۸ جب بادشاہ محل کے باغ سے ضیافت کے کمرہ میں واپس آیا تو اُس نے دیکھا کہ ہامان اُسی دیوان پر جھکا ہُوا ہے جس پر ملکہ تشریف فرما تھی۔

بادشاہ نے کہا کہ یہ میرے گھر میں میرے ہی سامنے ملکہ کی عزّت پر ہاتھ ڈالنے پر آمادہ ہے؟

جیسے ہی یہ الفاظ بادشاہ کی زبان سے نکلے خدمتگاروں نے ہامان کے مُنہ پر کپڑا ڈال دیا۔ ۹ خربُوناہ خواجہ سرا نے جو بادشاہ کے خادموں میں سے تھا بادشاہ سے عرض کی کہ حُضور! ایک سُولی پچاس ہاتھ اُونچی ہامان کے گھر کے پاس تیّار کی گئی ہے۔ وہ ہامان

نے مردؔکی کے لیے تیّار کروائی ہے جس نے بادشاہ سلامت کو ایک بڑے خطرہ سے آگاہ کیا تھا۔

بادشاہ نے کہا: ہاماؔن کو اُسی سُولی پر ٹانگ دو۔ [۱۰] پس اُنہوں نے ہاماؔن کو اُسی سُولی پر ٹانگ دیا جو اُس نے مردؔکی کے لیے تیّار کروائی تھی۔ تب کہیں بادشاہ کا غُصّہ ٹھنڈا ہُوا۔

یہودیوں کے حق میں فرمانِ شاہی کا اجراء

۸ اخسویرؔس بادشاہ نے اُسی دِن یہودیوں کے دُشمن ہاماؔن کی جاگیر ملکہ آستؔر کو عطا فرمائی اور مردؔکی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہُوا کیونکہ آستؔر نے بادشاہ کو بتا دیا تھا کہ وہ اُس کا رشتہ دار ہے۔ [۲] بادشاہ نے اپنی انگوٹھی اُتاری جو اُس نے ہاماؔن سے واپس لے لی تھی اور مردؔکی کو دے دی اور ملکہ آستؔر نے مردؔکی کو ہاماؔن کی جاگیر پر بطور مختار مامُور کر دیا۔

[۳] آستؔر نے بادشاہ کے قدموں پر گر کر روتے ہُوئے یہ درخواست بھی کی کہ یہودیوں کو ہلاک کروانے کا منصوبہ جو ہاماؔن بِن ہمّداؔتا اجاجی نے بنایا تھا رد کیا جائے۔ [۴] تب بادشاہ نے اپنا طلائی عصا آستؔر کی طرف بڑھایا۔ وہ اُٹھی اور بادشاہ کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

[۵] اور کہنے لگی کہ اگر بادشاہ سلامت مجھ سے راضی ہیں اور میں اُن کی منظورِ نظر ہُوں تو کیا بادشاہ سلامت میری یہ درخواست بھی قبول فرمائیں گے کہ وہ احکام منسوخ کیے جائیں جنہیں ہاماؔن بِن ہمّداؔتا اجاجی نے اُن سب یہودیوں کو جو بادشاہ کی مملکت کے مختلف صوبوں میں بسے ہُوئے ہیں ہلاک کرنے کے لیے جاری کیا تھا؟ [۶] بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنی آنکھوں سے اپنی قوم کے لوگوں کو تباہ ہوتے ہُوئے دیکھوں؟ میں اپنے رشتہ داروں کی ہلاکت کیسے برداشت کر سکتی ہُوں؟

[۷] بادشاہ اخسویرؔس نے آستؔر اور مردؔکی یہودی سے کہا: کیونکہ ہاماؔن نے یہودیوں کو اپنا نشانہ بنانا چاہا تھا میں نے ہاماؔن کا گھر لے کر آستؔر کو دے دیا اور اُسے سُولی پر ٹنگوا دیا۔ [۸] اب تُم بھی ایک فرمان بادشاہ کے نام سے یہودیوں کے بارے میں جیسا تمہیں مناسب معلوم ہو تیّار کرو۔ اُس پر میری انگوٹھی کی مُہر لگائی جائے کیونکہ جو فرمان بادشاہ کی انگوٹھی کی مُہر کے ساتھ جاری کیا جاتا ہے اُسے کوئی رد نہیں کر سکتا۔

[۹] اُسی وقت یعنی تیسرے مہینے سیواؔن کی تیسویں تاریخ کو شاہی مُنشی بلائے گئے۔ اُنہوں نے مردؔکی کے احکام تحریر کیے جو یہودیوں اور ہندوستاؔن سے کُوؔش تک کے ایک سَو ستائیس صوبوں کے حُکّام اور امراء کے نام تھے۔ یہ احکام ہر صوبہ کی زبان میں جو لوگوں میں اُس وقت رائج تھی لکھے گئے اور یہودیوں کو اُن کی زبان اور اُن کے رسمُ الخط میں لکھ کر بھیجے گئے۔ [۱۰] مردؔکی کے یہ احکام شاہ اخسویرؔس کے نام سے جاری کیے گئے اور اُنہیں بھیجنے سے پہلے اُن پر شاہی انگوٹھی سے مُہر لگائی گئی۔ اُن احکام کو سرکاری ہرکارے عمدہ نسل کے تیز رفتار گھوڑوں پر جو بادشاہ کے لیے پالے جاتے تھے لے کر روانہ ہُوئے۔

[۱۱] بادشاہ نے اِن احکام کے ذریعہ ہر شہر کے یہودیوں کو اِجازت دی کہ وہ اپنے دفاع کے لیے اِکٹھے ہو کر لڑ سکتے ہیں اور ہر مُسلّح فوج کو خواہ وہ کسی قوم کی ہو جو اُن پر، اُن کی بیویوں اور اُن کے بال بچّوں پر حملہ کرے ہلاک کر کے نابود کر دیں اور اُن کا مال و اسباب لُوٹ لیں۔ [۱۲] یہودیوں کو ایسا اقدام کرنے کی اجازت صرف ایک دِن کے لیے تھی۔ اِس کے لیے بارھویں مہینے یعنی اداؔر کی تیرھویں تاریخ مقرّر کی گئی اور اِس کا اطلاق بادشاہ اخسویرؔس کے تمام صوبوں پر تھا۔ [۱۳] اِس فرمان کو ایک قانون کی حیثیت دی گئی اور اُس کی نقل ہر صوبہ میں مشتہر کی گئی تاکہ ہر قوم کے لوگ اُس سے آگاہ ہو جائیں اور اُس دِن یہودی اپنے دُشمنوں سے انتقام لینے کے لیے تیّار رہیں۔

[۱۴] بادشاہ کے حکم کے مطابق سرکاری ہرکارے شاہی گھوڑوں پر سوار ہو کر تیزی سے روانہ ہُوئے اور یہ فرمان قصرِ سُوسؔن میں بھی مُشتہر کیا گیا۔

[۱۵] جب مردؔکی بادشاہ کے حُضور سے باہر نکلا تو وہ نیلے اور سفید رنگ کا شاہانہ لباس، سونے کا بڑا سا تاج اور خلعتِ شاہی پہنے ہُوئے تھا۔ سارے شہر میں جشن کا سماں تھا۔ [۱۶] یہودیوں کے لیے یہ خُوشی اور خُرّمی کا موقع تھا کیونکہ اُنہیں بڑی عزّت اور شادمانی حاصل ہُوئی تھی۔ [۱۷] ہر صوبہ اور شہر میں جہاں بھی بادشاہ کا یہ فرمان پہنچا یہودیوں میں خُوشی اور شادمانی کی لہر دوڑ گئی، ضیافتیں ہُوئیں اور عید منائی گئی۔ یہودیوں کے خوف سے کئی قوموں کے لوگ یہودی ہو گئے۔

یہودیوں کی کامیابی

۹ اداؔر یعنی بارھویں مہینے کی تیرھویں تاریخ کے شاہی مُہر والے فرمان کی تعمیل کا وقت آ پہنچا۔ اُس دِن یہودیوں کے دُشمنوں کو پُوری اُمید تھی کہ وہ یہودیوں پر غلبہ حاصل کر لیں گے لیکن اب چونکہ حالات بالکل دگرگوں ہو گئے تھے اِس لیے یہودیوں نے اُلٹا اپنے نفرت کرنے والوں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ [۲] بادشاہ اخسویرؔس کے تمام صوبوں کے یہودی اپنے اپنے شہروں میں جمع

ہُوئے تا کہ اُن پر جو اُن کی بربادی کے خواہاں تھے حملہ آور ہوں۔ اُن کے مقابل کسی کو کھڑا ہونے کی جرأت نہ ہُوئی کیونکہ ساری قوموں پر دہشت طاری ہو چُکی تھی۔ [۳] اور صوبوں کے تمام امراء اور بادشاہ کے حُکّام نے یہودیوں کی مدد کی کیونکہ وہ مردکیؔ سے بہت مرعوب ہو چُکے تھے۔ [۴] مردکیؔ قصرِ شاہی میں بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ اُس کی شہرت تمام صوبوں میں پھیل چُکی تھی اور وہ دِن بدِن طاقتور ہوتا چلا گیا۔

[۵] یہودیوں نے اپنے سارے دُشمنوں کو تلوار کا نشانہ بنایا اور اُنہیں ہلاک کر کے تباہ و برباد کر دیا اور اپنے نفرت کرنے والوں کے ساتھ جو چاہا سو کِیا۔ [۶] یہودیوں نے قصرِ سُوسن ہی میں پانسو آدمیوں کو مَوت کے گھاٹ اُتارا۔ [۷] اُنہوں نے پرشنداتا، دلفُون اور اسپاتا، [۸] پوراتا، ادلیاہ اور اردتا [۹] اور پرمشتاہ، اریسَی، اردَی اور وَیزاتا کو بھی قتل کر ڈالا۔ [۱۰] کیونکہ ہامان بن ہمّداتا یہودیوں کا کٹّر دُشمن تھا اِس لیے ہامان کے یہ دسوں بیٹے قتل کیے گئے۔ لیکن یہودیوں نے لُوٹ مار نہ کی۔

[۱۱] شہر سُوسن میں قتل ہونے والوں کی خبر بادشاہ کو اُسی دِن پہنچا دی گئی تھی۔

[۱۲] بادشاہ نے ملکہ آستر سے کہا: یہودیوں نے قصرِ سُوسن ہی میں پانسو افراد کو قتل کر کے نابود کر دیا ہے اور ہامان کے دس بیٹوں کو مار ڈالا ہے تو اُنہوں نے مملکت کے دوسرے شاہی صوبوں میں کیا کچھ کیا ہوگا؟ اب تیری درخواست کیا ہے؟ وہ بھی منظور کی جائے گی۔ بتا! تُو اور کیا چاہتی ہے؟ تجھے وہ بھی مل جائے گا۔

[۱۳] آستر نے جواب دیا کہ اگر بادشاہ کو منظور ہو تو یہودیوں کو اجازت دی جائے کہ اُنہوں نے تیرے فرمان کے مطابق جیسا آج کیا ہے کل بھی کریں۔ اور یہ بھی حکم دیا جائے کہ ہامان کے دسوں بیٹے سُولی پر چڑھائے جائیں۔

[۱۴] بادشاہ نے حکم فرمایا کہ یہ بھی کیا جائے۔ پس سُوسن میں فرمان جاری کیا گیا اور ہامان کے دسوں بیٹے سُولی پر چڑھا دئے گئے۔ [۱۵] سُوسن میں رہنے والے یہودی ادار کے مہینے کی چودھویں تاریخ کو جمع ہُوئے اور اُنہوں نے تین سَو آدمی اور قتل کر ڈالے لیکن اُس دِن بھی لُوٹ مار نہ کی۔

[۱۶] باقی یہودی جو بادشاہ کے صوبوں میں تھے جمع ہُوئے تا کہ پُوری تیاری کے ساتھ اپنے دُشمنوں پر غالب آ کر اُن سے چھٹکارا پائیں۔ اُنہوں نے پچھتّر ہزار افراد کو ہلاک کر دیا لیکن اُن کا مال واسباب نہ لُوٹا۔ [۱۷] ادار کے مہینے کی تیرھویں تاریخ کو یہ کام ختم کر کے اُنہوں نے چودھویں تاریخ کو آرام کیا اور اُسے ضیافت اور عید کا دِن ٹھہرایا۔

پُوریم کا منایا جانا

[۱۸] سُوسن میں رہنے والے یہودی ادار کی تیرھویں اور چودھویں تاریخ کو اِکٹھے ہُوئے اور پندرھویں تاریخ کو آرام کیا اور اُسے ضیافت اور عید کا دِن ٹھہرایا۔

[۱۹] یہی وجہ ہے کہ دیہات میں رہنے والے یہودی ادار مہینے کی چودھویں تاریخ کو عید مناتے اور ضیافت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو تحفے بھیجتے ہیں۔

[۲۰] مردکیؔ نے اِن واقعات کو قلمبند کیا اور شاہِ اخسویرس کی ساری مملکت میں دُور اور نزدیک کے تمام یہودیوں کو خطوط روانہ کیے [۲۱] کہ وہ ہر سال ادار کی چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو عید منایا کریں۔ [۲۲] یہ دو دِن وہ ہیں جن میں یہودیوں نے اپنے دُشمنوں سے نجات پائی اور یہ مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں اُن کا غم خُوشی اور خُرّمی میں اور اُن کا ماتم فرحت اور شادمانی میں تبدیل ہو گیا۔ اُس نے لکھ کر حکم دیا کہ یہ دِن ضیافتوں کے ساتھ عید کے طور پر منائے جائیں اور ایک دوسرے کو کھانے پینے کی چیزیں تحفہ کے طور پر دی جائیں اور غریبوں میں خیرات تقسیم کی جائے۔

[۲۳] تمام یہودیوں نے اِن دِنوں کو عید کے طور پر منانے پر اتفاق کیا اور مردکیؔ نے جو کچھ اُنہیں لکھا تھا اُس پر عمل کیا۔ [۲۴] کیونکہ ہامان بن ہمّداتا اجاجی نے جو یہودیوں کا دُشمن تھا یہودیوں کے خلاف سازش کی تھی کہ اُنہیں ہلاک کر دیا جائے اور اُن کی تباہی اور بربادی کا دِن مقرّر کرنے کے لیے پُور یعنی قُرعہ ڈالا تھا۔ [۲۵] لیکن جب بادشاہ کو اِس سازش کی خبر دی گئی تو اُس نے خطوط بھیج کر حکم دیا کہ ہامان کا فتویٰ جو اُس نے یہودیوں کے خلاف جاری کیا تھا اُلٹا اُسی کے سر آ پڑے اور وہ اور اُس کے بیٹے سُولی پر چڑھائے جائیں۔ [۲۶] اِس لیے یہ ایّام لفظ پُور کی نسبت سے پُوریم کہلاتے ہیں۔ اُن تمام باتوں کے پیشِ نظر جو اُن خُطوط میں درج تھیں اور جو کچھ اُنہوں نے خُود دیکھا تھا اور اُنہیں پیش آیا تھا [۲۷] یہودیوں نے اپنی قوم پر واجب ٹھہرایا کہ وہ سب اور اُن کے بعد اُن کی ساری نسل اور وہ بھی جو اُن کے ساتھ مل جائیں گے ہر سال یہ دو دِن مقرّرہ وقت پر دستور کے مطابق بطور عید مانتے رہیں گے۔ [۲۸] یہ دِن پُشت در پُشت بھی ہر خاندان، ہر صوبہ اور ہر شہر میں یاد سے منائے جاتے رہیں گے۔ یہ عیدِ پُوریم یہودیوں میں کبھی موقوف نہ ہوگی، نہ ہی اُن کی یاد اُن کی نسل سے محو ہونے

پائے گی۔
[۲۹] پس ملکہ آستر بنت ابی خیل اور مردکی نے پُورے اختیار کے ساتھ پُوریم کے بارے میں خط تحریر فرمایا [۳۰] اور مردکی نے شاہ اخسویرس کی مملکت کے ایک سَو ستائیس صوبوں کے تمام یہودیوں کو مبارکباد کے خطوط بھیج کر اُن کی حوصلہ افزائی کی اور تاکید فرمائی کہ [۳۱] وقتِ مقرّرہ پر جیسے کہ مردکی اور ملکہ آستر نے فیصلہ کیا تھا پُوریم کی عید منایا کریں اور جیسا اُنہوں نے اپنے لیے ٹھہرایا تھا ویسا ہی تمام یہودی اور اُن کی آنے والی نسل کے لیے ٹھہرایا کہ وہ روزوں اور ماتم کے دِنوں کو ہرگز فراموش نہ کریں گے [۳۲] ملکہ آستر نے فرمان کے ذریعہ پُوریم کی ساری رسموں کی تصدیق کی اور اُسے قوانین اور ضوابط کی کتاب میں درج کیا گیا۔

مردکی کی عظمت

۱۰ بادشاہ اخسویرس نے اپنی مملکت کے تمام صوبوں اور سمندر کے جزیروں پر خراج مقرّر کیا۔ [۲] کیا اُس کی قوّت اور طاقت کے تمام کارنامے اور جس اوج پر بادشاہ نے مردکی کو پہنچایا تھا اُس کی مکمل داستان مادی اور فارس کے بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب میں درج نہیں؟ [۳] بادشاہ کے بعد مردکی یہودی کا دوسرا درجہ تھا۔ وہ سارے یہودیوں میں معزّز تھا اور اپنے لوگوں میں بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا کیونکہ وہ اُن کا خیرخواہ تھا اور سب کی فلاح اور بہبُود کے لیے کوشاں رہتا تھا۔

ایُّوب

پیش لفظ

ایُّوب کی کتاب عبرانی شاعری کا ایک شاہکار ہے۔ اِس کے بعض اجزاء نثر میں بھی ہیں۔ مُقدّس بائبل کی بعض اور کتابیں مثلاً زبُور، امثال، واعظ اور غزل الغزلات وغیرہ بھی نظم میں ہیں۔

یہودی علماء کا خیال ہے کہ یہ کتاب کسی نامعلوم شاعر کی تخلیق ہے جو حضرت مُوسیٰ اور اخسویرس شاہِ ایران (آستر ۱:۱) کے درمیانی زمانہ میں معرضِ تحریر میں آئی۔ اخسویرس بادشاہ کو یُونانی زبان میں Xerxes کہہ کر پکارا گیا ہے۔ اس بادشاہ کا سنِ وفات ۴۶۵ ق م ہے۔ بعض علماء اِسے سلیمان بادشاہ کے عہد کی تصنیف بتاتے ہیں۔

اِس کتاب میں بعض اشخاص اور شہروں کے نام آئے ہیں لیکن پھر بھی اِسے خالص تاریخی تصنیف قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ ایک ایسے فرد کی داستان ہے جو یہ جاننے کی کوشش میں لگا ہُوا ہے کہ دنیا میں اِنسان کو دکھ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے آخر کیوں؟ اور خدا جو محبّت کا سرچشمہ ہے اپنی مخلوق کو کیوں مصائب میں مبتلا ہونے دیتا ہے خصوصاً جب وہ نیک زندگی بسر کر رہے ہوں۔

یہ کتاب حضرت ایُّوب اور آپ کے تین دوستوں کے مکالمات پر مبنی ہے۔ یہ ایک ادبی شاہکار ہے۔ عبرانی علماء اُسے عبرانی شاعری کا ایک نادر نمونہ سمجھتے ہیں اور اُس کے اسلُوب، حُسنِ بیان، تخیّل کی گہرائی اور اعلیٰ زبان کی بہت تعریف کرتے ہیں اور اُس کے اعلیٰ پندونصائح، اُس کی اخلاقی قدروں اور اِنسان دوستی کے اظہار کو عدیمُ المثال قرار دیتے ہیں۔

حضرت ایُّوب ایک راستباز اِنسان تھے۔ مال و دولت کی آپ کے پاس کمی نہ تھی۔ شیطان آپ کی راستبازی کو پرکھنے کے لیے خدا تعالیٰ کی اجازت سے آپ کو آلام و مصائب کا نشانہ بنا دیتا ہے لیکن آپ اِس امتحان میں کامیاب رہتے ہیں۔ یہودیوں، مسیحیوں اور مسلمانوں کے یہاں حضرت ایُّوب کو کردارِ اِنسانی کا ایک اعلیٰ ترین نمونہ سمجھا جاتا ہے اور آپ کا صبر ''صبرِ ایُّوب'' کے طور پر ضربُ المثل بن گیا ہے۔

اِس کتاب کے مطالعہ سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ خدا جو کچھ ہونے دیتا ہے اُس میں اِنسان کی فلاح و بہبود چھپی ہوتی ہے اور بعض اوقات دکھ تکلیف اور مصیبتیں جن کا ہمیں سامنا کرنا پڑتا ہے ہمارے تزکیۂ نفس اور ایمان کی مضبوطی کے لیے کارآمد ثابت ہوتی ہیں۔ ہمیں زندگی کے نامساعد حالات کو بھی استقلال کے ساتھ برداشت کرنا چاہیے۔

اِس کتاب کو پانچ حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:
۱۔حضرت ایُّوب کے حالات (۱:۱۔۲:۱۳)
۲۔حضرت ایُّوب اور آپ کے دوستوں کے مکالمات (۳:۱۔۳۱:۴۰)
۳۔اِلیہُو کی تقاریر (۳۲:۱۔۳۷:۲۴)
۴۔خدا کے اِرشادات (۳۸:۱۔۴۱:۳۴)
۵۔انجام (۴۲:۱۔۱۷)

تمہید

۱ عُوض کی سرزمین میں ایک شخص رہتا تھا جس کا نام ایُّوب تھا۔ وہ کامل اور راستباز اِنسان تھا، خدا سے ڈرتا اور بدی سے دُور رہتا تھا۔ [۲] اُس کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ [۳] وہ سات ہزار بھیڑوں، تین ہزار اونٹوں، پانچ سَو جوڑی بَیلوں اور پانچ سَو گدھوں کا مالک تھا۔ اُس کے پاس لاتعداد خدمتگار بھی تھے۔ اہلِ مشرق میں اُس کا مرتبہ نہایت ہی بلند تھا۔

[۴] اُس کے بیٹے باری باری سے اپنے اپنے گھروں میں ضیافت کیا کرتے تھے اور اپنی تینوں بہنوں کو بھی بلوا بھیجتے تھے تا کہ وہ بھی اُن کے ساتھ کھانے اور پینے میں شریک ہوں۔ [۵] جب ضیافت کا دَور پُورا ہو جاتا تو ایُّوب اُنہیں بلاتا اور اُن کی طہارت کے بعد صبح سویرے ہی اُن میں سے ہر ایک کے لیے سوختنی قربانی پیش کرتا کیونکہ وہ سوچتا تھا کہ کہیں میرے بچّوں سے کوئی گناہ نہ سرزد ہُوا ہو اور اُنہوں نے اپنے دل میں خدا کی تکفیر نہ کی ہو۔ ایسا کرنا ایُّوب کا دستور بن گیا تھا۔

ایُّوب کی پہلی آزمایش

[۶] ایک دِن خدا کے بیٹے یعنی فرشتے آئے تا کہ خداوند کے روبرو حاضر ہوں اور شیطان بھی اُن کے ساتھ آیا۔ [۷] خداوند نے شیطان سے پُوچھا: تُو کہاں سے آ رہا ہے؟

شیطان نے خداوند کو جواب دیا: زمین کی سیر کرتا ہُوا اور اُس میں اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا آیا ہُوں۔

[۸] تب خداوند نے شیطان سے کہا: کیا تُو نے میرے خادِم ایُّوب کے حال پر غور کیا ہے؟ زمین پر اُس کی طرح کامل اور راستباز شخص کوئی نہیں جو خدا سے ڈرتا اور بدی سے دُور رہتا ہو۔

[۹] شیطان نے جواب دیا: کیا ایُّوب بلا وجہ خدا سے ڈرتا ہے؟ [۱۰] کیا تُو نے اُس کے، اُس کے کنبہ کے اور اُس کی ہر چیز کے اِردگرد باڑ نہیں لگا رکھی ہے؟ تُو نے اُس کے ہاتھوں کے کام میں اُسے برکت بخشی ہے جس کے باعث اُس کے گلّے بڑھ کر سارے ملک میں پھیل گئے ہیں۔ [۱۱] لیکن ذرا اپنا ہاتھ بڑھا اور اُس کا سب کچھ برباد کر دے تو وہ یقیناً تیرے مُنہ پر تیری تکفیر کرے گا۔

[۱۲] خداوند نے شیطان سے کہا: اچھا! اُس کی ہر شے پر تجھے اختیار دیا جاتا ہے لیکن اُسے ہاتھ مت لگانا۔

تب شیطان خداوند کے حُضور سے چلا گیا۔

[۱۳] ایک دِن جب ایُّوب کے بیٹے اور بیٹیاں اپنے بڑے بھائی کے گھر میں کھانا کھا رہے تھے اور مَے نوشی میں مصروف تھے [۱۴] ایک قاصِد ایُّوب کے پاس آیا اور کہنے لگا: بَیل ہل میں جُتے تھے اور گدھے اُنکے نزدیک چر رہے تھے [۱۵] کہ اہلِ سبا آئے اور اُن پر ٹُوٹ پڑے اور اُنہیں لے گئے۔ اُنہوں نے نوکروں کو تہہِ تیغ کر ڈالا اور صرف میں ہی اکیلا بچ نکلا تا کہ تجھے خبر دُوں۔

[۱۶] وہ ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک اور قاصِد آ گیا اور کہنے لگا: آسمان سے بجلی گری اور بھیڑوں اور نوکروں کو بھسم کر گئی اور صرف میں ہی اکیلا بچ نکلا تا کہ تجھے خبر دُوں۔

[۱۷] وہ ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک اور قاصِد آ کر کہنے لگا: کسدیوں کے تین چھاپہ مار دستے تیرے اونٹوں پر ٹُوٹ پڑے اور اُنہیں لے گئے۔ اُنہوں نے نوکروں کو تہہِ تیغ کر ڈالا اور صرف میں ہی اکیلا بچ نکلا تا کہ تجھے خبر دوں۔

[۱۸] وہ ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک اور قاصِد آیا اور کہنے لگا: تیرے بیٹے اور بیٹیاں اپنے بڑے بھائی کے گھر میں کھانا کھا رہے تھے اور مَے نوشی میں مصروف تھے [۱۹] کہ اچانک بیابان کی جانب سے زور کی آندھی آئی اور مکان کے چاروں کونوں سے ٹکرائی اور وہ اُن پر گر پڑا اور وہ سب مر گئے۔ صرف میں ہی اکیلا بچ نکلا تا کہ تجھے خبر دُوں۔

[۲۰] تب ایُّوب اُٹھ کھڑا ہُوا اور اپنا پیراہن چاک کیا اور سر منڈایا اور زمین پر گر کر سجدہ کیا [۲۱] اور کہا:

میں اپنی ماں کے پیٹ سے ننگا نکلا،
اور ننگا ہی واپس چلا جاؤں گا۔
خداوند نے دیا اور خداوند نے لے لیا؛

خداوند کے نام کی تمجید ہو۔

[22] ایُّوب نے اِن حالات کے باوجود بھی نہ تو گناہ کیا اور نہ خدا کو اِس زیادتی کا ذِمّہ دار ٹھہرایا۔

ایُّوب کی دوسری آزمائش

۲ ایک اور دِن خدا کے بیٹے یعنی فرشتے آئے تا کہ خداوند کے روبرو پیش ہوں اور شیطان بھی اُن کے ساتھ آیا تا کہ وہ بھی خداوند کے سامنے پیش ہو۔ [2] اور خداوند نے شیطان سے کہا: تُو کہاں سے آیا ہے؟

شیطان نے خداوند کو جواب دیا: زمین کی سیر کرتا ہُوا اور اُس میں اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا آیا ہُوں۔

[3] تب خداوند نے شیطان سے کہا: کیا تُو نے میرے خادِم ایُّوب کے حال پر بھی غور کیا ہے؟ زمین پر اُس کی طرح کامل اور راستباز شخص کوئی نہیں جو خدا سے ڈرتا اور بدی سے دُور رہتا ہو۔ حالانکہ تُو نے مجھے اُس کے خلاف اُبھارا کہ میں بلا وجہ اُسے برباد کروں؛ وہ اب بھی راستبازی پر قائم ہے۔

[4] شیطان نے جواب دیا: کھال کے بدلے کھال! اِنسان اپنی جان کی خاطر اپنا سب کچھ لُٹا دے گا۔ [5] لیکن تُو ذرا اپنا ہاتھ تو بڑھا اور اُس کے جسم کو دُکھ تکلیف دے پھر دیکھنا کہ وہ تیرے مُنہ پر ہی تیری تکفیر کرتا ہے یا نہیں؟

[6] خداوند نے شیطان سے کہا: اچھا، وہ تیرے اختیار میں ہے لیکن دیکھنا کہ وہ مرنے نہ پائے۔

[7] تب شیطان خداوند کے حُضور سے چلا گیا اور اُس نے ایُّوب کے جسم کو سر سے پاؤں تک دردناک پھوڑوں سے بھر دیا۔ [8] تب ایُّوب ٹُوٹے ہُوئے مٹّی کے برتن کا ایک ٹکڑا لے کر راکھ میں بیٹھ گیا اور اپنا بدن کھجلانے لگا۔

[9] اُس کی بیوی نے اُس سے کہا: کیا تُو اب بھی اپنی راستی پر قائم رہے گا؟ خدا پر لعنت بھیج اور مر جا۔

[10] اُس نے جواب دیا: تُو بے وقوف عورتوں کی سی باتیں کر رہی ہے۔ کیا ہم خدا کی طرف سے سُکھ پائیں اور دُکھ نہ پائیں۔

اِن تمام باتوں کے باوجود بھی ایُّوب کی زبان سے کوئی بُری بات نہ نکلی۔

ایُّوب کے تین احباب

[11] جب ایُّوب کے تین دوستوں تیمانی الیفز، سوخی بِلدد اور نعماتی ضوفر نے اُس ساری مصیبت کا حال سُنا جو ایُّوب پر نازل ہُوئی تھی تو وہ اپنے اپنے گھروں سے نکلے اور ایک مقرّرہ جگہ پر اِکٹھے ہُوئے اور طے کیا کہ وہ ایُّوب کے یہاں جا کر اُس سے ہمدردی جتائیں گے اور اُسے تسلّی دیں گے۔ [12] جب اُنہوں نے اُسے دُور سے دیکھا تو مشکل سے اُسے پہچان پائے۔ وہ زار زار رونے لگے اور اپنے پیراہن چاک کر کے اپنے سر پر گرد ڈال لی۔ [13] وہ سات دِن اور سات رات تک اُس کے پاس زمین پر بیٹھے رہے اور کچھ نہ کہہ سکے کیونکہ اُس کی تکلیف کی شِدّت بیان سے باہر تھی۔

ایُّوب کا گویا ہونا

۳ تب ایُّوب نے اپنا مُنہ کھولا اور اُس دِن کو کوسنے لگا جب وہ پیدا ہُوا تھا۔ [2] اُس نے کہا:

[3] نابود ہو جائے وہ دِن جب میں پیدا ہُوا،
اور وہ رات بھی جب کہا گیا کہ لڑکا پیدا ہُوا!
[4] وہ دِن اندھیرے میں تبدیل ہو جائے؛
خدا آسمان سے اُس کی طرف نظر تک نہ کرے؛
نہ ہی اُس پر کوئی روشنی چمکے۔
[5] اندھیرا اور مَوت کا گہرا سایہ اُسے پھر سے دبوچ لیں؛
اُس پر بدلی ہمیشہ چھائی رہے؛
بڑھتے ہُوئے سایوں کی دہشت اُس پر طاری ہو جائے۔
[6] گہرا اندھیرا اُس رات پر قابض ہو جائے؛
سال کے دِنوں میں اُس کا شمار نہ ہو
اور نہ ہی کسی مہینہ میں وہ اپنی صورت دکھائے۔
[7] وہ رات بانجھ ہو جائے؛
اور اُس میں خُوشی کی کوئی صدا سُنائی نہ دے۔
[8] دِنوں پر لعنت کرنے والے اُس دِن پر بھی لعنت کریں،
اور وہ بھی جو بھیانک سمندری اژدہے کو شکار کرنا چاہتے ہیں۔
[9] اُس کی صبح کے تارے تاریک ہو جائیں؛
دِن کی روشنی کا اِنتظار رائیگاں جائے
اور نہ ہی وہ صبح کی پہلی کرنوں کو دیکھنے پائے،
[10] کیونکہ اُس نے میری ماں کے رحم کے دروازے مجھ پر بند کیے
تا کہ مصیبت میری آنکھوں سے چھپی رہتی۔

[11] میں پیدا ہوتے ہی ہلاک کیوں نہ ہو گیا،

اور رحم سے نکلتے ہی مر کیوں نہ گیا؟
[۱۲] میرے اِستقبال کے لیے گھٹنے کیوں تھے
اور چھاتیاں بھی جو مجھے دودھ پلاتیں؟
[۱۳] ورنہ اُس وقت میں سکون سے لیٹا ہوتا؛
اور آرام کی نیند سو رہا ہوتا۔
[۱۴] دنیا کے شہنشاہوں اور مشیروں کے ساتھ،
جنہوں نے اپنے لیے مقبرے بنائے جو اب کھنڈر بن کر رہ گئے ہیں،
[۱۵] یا میں اُن حکمرانوں کے ساتھ ہوتا جو اہلِ زر تھے،
جنہوں نے اپنے مکان چاندی سے بھر لیے تھے۔
[۱۶] یا ایک ساقط حمل کی مانند زمین کے اندر ہی چھپا رہتا،
یا اُس بچّہ کی مانند جس نے اپنے پیدا ہونے کے دِن کی روشنی ہی نہ دیکھی ہو؟
[۱۷] وہاں شریر شورش سے باز رہتے ہیں،
اور خستہ حال راحت پاتے ہیں۔
[۱۸] قیدی بھی اپنی رہائی کا لطف اُٹھاتے ہیں؛
اب اُنہیں داروغہ کا چِلّانا سُنائی نہیں دیتا۔
[۱۹] ادنیٰ و اعلیٰ سب وہیں ہیں،
اور غلام اپنے آقا سے آزاد ہو چکا ہے۔

[۲۰] مصیبت زدوں کو روشنی،
اور تلخ جان والوں کو زندگی کیوں ملتی ہے،
[۲۱] جو مَوت کا نہایت بیتابی سے انتظار کرتے ہیں لیکن وہ آتی نہیں،
وہ اُسے چھپے ہُوئے خزانہ سے بھی زیادہ ڈھونڈتے ہیں،
[۲۲] قبر میں جانے کے بعد
نہایت شادمان اور مسرور ہوتے ہیں؟
[۲۳] ایسے شخص کو جس کی راہ پوشیدہ ہے
زندگی کیوں ملتی ہے،
جس پر خدا نے سارے راستے بند کر دیئے ہیں؟
[۲۴] غذا کی بجائے مجھے آہیں ملتی ہیں؛
میرا کراہنا پانی کی طرح جاری ہے۔
[۲۵] جس بات کا مجھے خوف تھا وہی مجھ پر آن پڑی؛
آخر وہی ہُوا جس کا مجھے ڈر تھا۔
[۲۶] مجھے نہ سکون حاصل ہے نہ اطمینان؛
آرام میسّر نہیں، بس پریشانی ہی پریشانی ہے۔

الیفز

۴

تب تیمانی الیفز نے جواب دیا:

[۲] اگر کوئی شخص تجھ سے کچھ کہنا چاہے تو کیا تُو اُسے غور سے سُنے گا؟
اِس لیے کہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اُنہیں کہنا ہی پڑتا ہے۔
[۳] ذرا سوچ تُو نے کس طرح کئی لوگوں کو ہدایت کی،
کس طرح تُو نے کمزور ہاتھوں کو تقویت دی۔
[۴] تیری باتوں نے لڑکھڑاتے ہُوؤں کو سہارا دیا؛
تُو نے لرزتے ہُوئے گھٹنوں کو قوّت بخشی۔
[۵] لیکن اب تجھ پر آفت آئی تو تُو نے ہمّت ہار دی،
اُس نے تجھے ہاتھ لگایا اور تُو گھبرا گیا۔
[۶] کیا تجھے اپنی راستبازی پر بھروسا نہیں
اور اپنے پاک صاف طریقوں سے کوئی امّید نہیں؟

[۷] ذرا غور تو کر، کیا کوئی معصوم کبھی ہلاک ہُوا ہے؟
یا راستباز کبھی تباہ ہُوئے ہیں؟
[۸] میں نے دیکھا کہ جو بُرائی جوتتے ہیں
اور رنج کا بیج بوتے ہیں، وہی اُسے کاٹتے بھی ہیں۔
[۹] وہ خدا کے دم سے برباد ہو جاتے ہیں؛
اور اُس کے غضب کی تیز ہوا سے فنا ہو جاتے ہیں۔
[۱۰] شیر کتنا دھاڑیں اور غُرّائیں،
پھر بھی خُونخوار شیروں کے دانت توڑ دیئے جاتے ہیں۔
[۱۱] شکار نہ ملے تو شیر مر جاتا ہے،
اور شیرنی کے بچّے پراگندہ ہو جاتے ہیں۔

[۱۲] ایک بات چُپکے سے مجھ تک پہنچی،
میرے کان میں اُس کی بھنک پڑی۔
[۱۳] ایسے وقت جب رات کو لوگ خوابِ پریشان دیکھتے ہُوئے،
گہری نیند کی آغوش میں پہنچ جاتے ہیں،
[۱۴] خوف اور کپکپی نے مجھے آن دبوچا
اور میری تمام ہڈّیوں کو جھنجوڑ ڈالا۔
[۱۵] ایک روح میرے سامنے سے گزری،
اور میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔
[۱۶] وہ رُکی،
لیکن میں اُسے پہچان نہ پایا۔

بس ایک صورت سی میری آنکھوں کے سامنے تھی،
اُس سنّاٹے میں مجھے ایک ہلکی سی آواز سُنائی دی:
۱۷ کیا فانی اِنسان خدا سے بڑھ کر راستباز ہو سکتا ہے؟
یا آدمی اپنے خالق سے زیادہ پاک بن سکتا ہے؟
۱۸ اگر خدا اپنے بندوں پر اعتبار نہیں کر سکتا،
اور وہ اپنے فرشتوں کو خطا کار قرار دیتا ہے،
۱۹ تو پھر اُن کی حقیقت کیا ہے جو مٹّی کے گھروں میں رہتے ہیں،
جن کی بنیاد خاک میں ہے،
اور جو کیڑے کی طرح مسل دیئے جاتے ہیں!
۲۰ صبح سے شام تک وہ توڑے موڑے جاتے ہیں،
وہ نیست و نابود ہو جاتے ہیں اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی۔
۲۱ کیا اُن کے خیمہ کی رسّیاں کسی نہیں جاتیں،
یہاں تک کہ وہ انجانے میں مَوت کا شکار ہو جاتے ہیں؟

۵

تُو آواز دے بھی تو تجھے کون جواب دے گا؟
تُو مُقدّسوں میں سے کس کی طرف پھرے گا؟
۲ خفگی بیوقوف کو مار ڈالتی ہے،
اور حسد سادہ لوح کی جان لے لیتا ہے۔
۳ میں نے خُود بیوقوف کو جڑ پکڑتے دیکھا ہے،
لیکن اچانک اُس کا گھر ملعون ہو گیا۔
۴ اُس کی اولاد کو امان نہیں،
وہ آنگن میں کُچلے جاتے ہیں اور اُنہیں کوئی نہیں بچاتا۔
۵ بھوکے اُس کی فصل کھا جاتے ہیں،
یہاں تک کہ کانٹوں میں سے بھی اُسے چُن لیتے ہیں،
اور پیاسے اُس کی دولت نگل جاتے ہیں۔
۶ کیونکہ مصیبت زمین میں سے نہیں پھُوٹتی،
نہ ہی دکھ زمین سے اُگتا ہے۔
۷ اِنسان دُکھ اُٹھانے کے لیے پیدا ہُوا ہے
چنگاریوں کی طرح جو اُوپر کو اُٹھتی رہتی ہیں۔

۸ اگر میری نوبت آتی تو میں خدا سے اِلتجا کرتا؛
میں اپنا معاملہ اُس کے سامنے رکھتا۔
۹ وہ اِس قدر حیرت انگیز کام کرتا ہے جو سمجھ سے باہر ہیں،
اور معجزے جنہیں گِنا نہیں جا سکتا۔

۱۰ وہ زمین پر مینہ برساتا ہے؛
اور کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔
۱۱ وہ مسکینوں کو اُونچے مقاموں پر بٹھاتا ہے،
اور ماتم کرنے والوں کو سلامتی بخشتا ہے۔
۱۲ وہ عیّاروں کے منصوبے ناکام کر دیتا ہے،
اُن کے ہاتھ اپنے مقصد تک نہیں پہنچ پاتے۔
۱۳ وہ عقلمندوں کو اُن ہی کی چالاکی میں گرفتار کر دیتا ہے،
اور بدکاروں کے منصوبے مٹّی میں ملا دیتا ہے۔
۱۴ دِن کے وقت اُن پر اندھیرا چھا جاتا ہے؛
اور دوپہر کے وقت وہ ایسے ٹٹولتے پھرتے ہیں جیسے رات کو۔
۱۵ حاجتمندوں کو اُن کی مُنہ کی تلوار سے بچاتا ہے؛
اور اُنہیں زبردست کی گرفت سے مخلصی بخشتا ہے۔
۱۶ چنانچہ محتاج امید رکھتے ہیں،
اور نااِنصافی اپنا مُنہ بند کر لیتی ہے۔

۱۷ مبارک ہے وہ شخص جسے خدا تنبیہ کرتا ہے؛
چنانچہ قادرِ مطلق کی تادیب کو حقیر نہ جان۔
۱۸ وہ زخمی کرتا ہے لیکن پٹّی بھی باندھتا ہے؛
وہ مجروح کرتا ہے لیکن اُس کے ہاتھ شفا بھی بخشتے ہیں۔
۱۹ وہ تجھے چھ آفتوں سے بچالے گا؛
اور سات ہوں تو بھی تجھ پر آنچ نہ آنے دے گا۔
۲۰ خشک سالی میں وہ تجھے مَوت سے بچالے گا،
اور جنگ میں تجھے تلوار کا لُقمہ نہ ہونے دے گا۔
۲۱ تُو زبان کے کوڑے سے محفوظ رکھا جائے گا،
اور جب مصیبت آئے گی تو تجھے خوف نہ ہو گا۔
۲۲ تُو بربادی اور خشک سالی پر ہنسے گا،
اور زمین کے درندوں سے دہشت نہ کھائے گا۔
۲۳ میدان کے پتّھروں سے تیری صلح ہو جائے گی،
اور جنگلی جانور تیرے ساتھ امن سے رہیں گے۔
۲۴ تُو جانے گا کہ تیرا خیمہ محفوظ ہے؛
تُو اپنی ملکیت کا حساب لے گا اور کوئی شے غائب نہ پائے گا۔
۲۵ تجھے معلوم ہو گا کہ تیری اولاد بہت ہو گی،
اور تیری نسل زمین کی گھاس کی طرح بڑھے گی۔
۲۶ تُو عمر رسیدہ ہو کر قبر تک پہنچے گا،

جیسے اناج کے پولے اپنے وقت پر اِکٹھے کئے جاتے ہیں۔

۲۷ ہم نے اِس بات کی تحقیق کی اور اُسے صحیح پایا۔
لہٰذا اِسے سُن اور اِس سے فائدہ اُٹھا۔

ایُّوب

۶

تب ایُّوب نے جواب دیا:

۲ کاش کہ میری تکلیف کا اندازہ لگایا جاتا
اور میری ساری مصیبت ترازو میں تولی جاتی!
۳ یقیناً وہ سمندر کی ریت سے زیادہ وزنی ہوتی،
مجھے میرے جذبات نے بولنے پر مجبور کر دیا ہے۔
۴ قادرِ مطلق کے تیر مجھ میں پیوست ہیں،
میری روح اُن کا زہر پی رہی ہے۔
خدا کی دہشت میرے خلاف صف آرا ہے
۵ جب گورخر کو گھاس مل جاتی ہے تو کیا اُس کا رینکنا بند نہیں ہو جاتا؟
یا بَیل کے پاس چارا ہو تو کیا اُس کا ڈکارنا موقوف نہیں ہو جاتا؟
۶ کیا پھیکی چیز بغیر نمک کے کھائی جا سکتی ہے،
یا انڈے کی سفیدی میں کوئی مزہ ہوتا ہے۔
۷ میں اُسے چھونا بھی پسند نہ کروں گا،
ایسی غذا سے مجھے گھِن آتی ہے۔

۸ کاش کہ میری اِلتجا سُنی جاتی،
اور خدا میری اُمید بر لاتا۔
۹ کہ خدا مجھے کچل ڈالنے پر راضی ہوتا،
اور اپنا ہاتھ بڑھاتا اور مجھے ختم کر دیتا۔
۱۰ تاکہ مجھے یہ تسلّی تو ہوتی ،
کہ شدید درد کے باوجود میں خُوش رہا۔
اور میں نے قُدّوس کی باتوں کو ٹھکرایا نہیں۔

۱۱ مجھ میں اِس قدر ہمّت کہاں کہ اب بھی کوئی اُمید رکھوں،
اور کس توقع پر صبر کرتا رہوں۔
۱۲ کیا مجھ میں چٹان کی سی قوّت ہے
یا میرا جسم پیتل کا ہے؟
۱۳ اب جب کہ میں کامرانی سے محروم کر دیا گیا ہُوں
تو مجھ میں اتنی ہمّت کہاں کہ اپنی مدد آپ کر سکوں۔

۱۴ مایوس اِنسان چاہتا ہے کہ اُس کے دوست اُس کے وفادار رہیں،
خواہ اُس کے دل سے قادرِ مطلق کا خوف جاتا رہے۔
۱۵ لیکن میرے بھائی برساتی نالوں کی طرح ناقابلِ اعتبار ہیں،
بلکہ ایسی ندّیاں جو لبریز ہو جاتی ہیں۔
۱۶ جب برف پگھلتی ہے تو اُن کا پانی میلا ہو جاتا ہے،
اور اُن میں طغیانی آ جاتی ہے۔
۱۷ لیکن وہ خشک موسم میں غائب ہو جاتے ہیں،
اور گرمیوں میں سُوکھ جاتے ہیں۔
۱۸ قافلے جو اپنی راہ بدل لیتے ہیں،
اور بیابان میں جا کر غائب ہو جاتے ہیں۔
۱۹ تیما کے کاروان پانی کی تلاش میں ہیں،
سبا کے سوداگر اپنے سفر کے دَوران اُمید لگائے بیٹھے ہیں۔
۲۰ اُنہیں پُورا یقین تھا لیکن اُنہیں شرمندہ ہونا پڑا،
وہ وہاں پہنچے تو سہی لیکن مایوسی سے دوچار ہُوئے۔
۲۱ اب تُم نے بھی ثابت کر دیا کہ تُم کسی کام کے نہیں،
تُم میری مصیبت دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے ہو۔
۲۲ کیا میں نے کبھی کہا کہ میری خاطر کچھ دو؟
یا اپنے مال میں سے میرے لیے کسی کو رشوت دو۔
۲۳ مجھے دشمن کے ہاتھ سے بچالو،
سنگدلوں کے شکنجہ سے مجھے رہائی دلاؤ؟

۲۴ مجھے سمجھاؤ تو میں مان بھی جاؤں گا،
مجھے بتاؤ کہ میں نے کہاں غلطی کی۔
۲۵ سچّی باتیں بڑی تکلیف دہ ہوتی ہیں!
لیکن تُم دلیلوں سے کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟
۲۶ کیا یہ کہ میری باتیں غلط ہیں؟
یا ایک مایوس اِنسان کے الفاظ کی کوئی حقیقت نہیں؟
۲۷ تُم تو یتیم پر قُرعہ ڈالنے سے بھی نہ ہچکچاؤ گے
اور اگر اپنے دوست کا سودا کرنا پڑا تو وہ بھی کر گزرو گے۔

۲۸ لیکن اب براہِ کرم مجھ پر نگاہ کرو،
کیا میں تمہارے مُنہ پر جھوٹ بولوں گا؟
۲۹ رحم کرو، انصاف سے کام لو،
ایک بار پھر سوچ لو کیونکہ میری راستبازی کا امتحان لیا جا رہا ہے۔
۳۰ کیا میرے لبوں پر کوئی مکر کی بات ہے؟

کیا مجھے اتنا بھی شعور نہیں کہ بدی کو پہچان سکوں؟

۷

کیا اِنسان زمین پر محنت و مشقّت نہیں کرتا؟
اور کیا اُس کے دِن ایک مزدور کے سے نہیں ہوتے؟
۲ جیسے کہ ایک غلام شام ہونے کی راہ دیکھتا ہے،
اور مزدور اپنی اُجرت کا منتظر رہتا ہے،
۳ اسی طرح میرے حِصّہ میں آنے والے مہینے فضول ہیں،
اور میری راتیں میری پریشانی کا باعث ہیں۔
۴ جب میں لیٹتا ہُوں تو یہی سوچتا رہتا ہُوں کہ دِن کب نکلے گا؟
رات لمبی ہوجاتی ہے اور میں صبح تک کروٹیں بدلتا رہتا ہُوں۔
۵ میرا جسم کیڑوں اور گارے سے ڈھکا ہے،
میری جلد پھٹ رہی ہے اور میرے زخم سڑ رہے ہیں۔

۶ میرے دِن جُلاہے کی ڈھرکی سے بھی زیادہ تیز رفتار ہیں،
جو نااُمیدی میں گزر جاتے ہیں۔
۷ یا خدا! یاد کر کہ میری زندگی ہوا کی مانند ہے؛
میری آنکھیں پھر کبھی خُوشی نہ دیکھیں گی۔
۸ وہ آنکھ جو مجھے اب دیکھ رہی ہے پھر کبھی نہ دیکھے گی؛
تیری آنکھیں میری جستجو میں ہوں گی لیکن میں نہ ہُوں گا۔
۹ جس طرح ایک بادل دفعتاً غائب ہو جاتا ہے اور پھر نظر نہیں آتا،
اُسی طرح جو قبر میں اُتر جاتا ہے پھر کبھی نہیں لَوٹتا۔
۱۰ وہ اپنے گھر پھر کبھی نہ لَوٹے گا؛
اُس کی جگہ اُسے پھر نہ پہچانے گی۔

۱۱ چنانچہ میں خاموش نہ رہوں گا؛
شدید روحانی تکلیف کی حالت میں بولُوں گا،
جان کَنی کے وقت شکایت کروں گا۔
۱۲ کیا میں سمندر ہُوں یا کوئی بھیانک بحری اژدہا ہُوں،
کہ تُو نے مجھ پر پہرہ لگا دیا ہے؟
۱۳ جب میں سوچتا ہُوں کہ میرا بستر مجھے آرام پہنچائے گا
اور میرا پلنگ میری تکلیف کم کردیگا،
۱۴ تب بھی تُو خوابوں سے مجھے ڈراتا ہے
اور رویتوں سے مجھے دہشت دلاتا ہے،
۱۵ تاکہ میں پھانسی لے کر مر جاؤں،
اور میرا وجود باقی نہ رہے۔
۱۶ مجھے اپنی زندگی سے نفرت ہے، میں ہمیشہ زندہ نہیں رہُوں گا۔
مجھے میرے حال پر چھوڑ دے کیونکہ میری زندگی کا اب کوئی مقصد نہیں۔

۱۷ آخر انسان کی بساط ہی کیا ہے کہ تُو اُسے سرفراز کرے،
اور اُس کا خیال دل میں لائے،
۱۸ اور ہر صبح اُس کی خبر لے
اور ہر لمحہ اُسے آزماتا رہے؟
۱۹ کیا تُو کبھی بھی اپنی نگاہ میری طرف سے نہیں پھیرے گا،
اور مجھے پل بھر کے لیے بھی اکیلا نہیں چھوڑے گا؟
۲۰ اَے بنی آدم کے نگہبان!
اگر میں نے گناہ کیا تو اُس میں تیرا کیا بگاڑا؟
تُو نے مجھے اپنا نشانہ کیوں بنایا؟
کیا میں تجھ پر بوجھ بن گیا ہُوں؟
۲۱ تُو میری خطائیں معاف کیوں نہیں کرتا اور میرے گناہ کیوں نہیں بخشتا،
میں تو بہت جلد خاک میں مل جاؤں گا؛
تُو مجھے ڈھونڈے گا پر میں نہ ملوں گا۔

بِلدَد

۸

تب بِلدَد سوخی کہنے لگا:

۲ تُو کب تک بولتا رہے گا؟
تیری باتیں ایک تُند آندھی کی مانند ہیں۔
۳ کیا خدا اِنصاف سے کام نہیں لیتا؟
کیا قادرِ مطلق اِنصاف کا خُون کرتا ہے؟
۴ جب تیرے فرزندوں نے اُس کے خلاف گناہ کیا،
اُس نے اُنہیں اُن کے گناہ کی سزا دی۔
۵ لیکن اگر تُو خدا سے رجوع کرے گا
اور قادرِ مطلق سے مُلتجی ہوگا،
۶ اگر تُو پاک دل اور راستباز ہے،
تو وہ اب بھی تیری طرف متوجہ ہوگا
اور تجھے اپنے صحیح مقام پر بحال کرے گا۔
۷ تیری گذشتہ شان وشوکت کے مقابلہ میں،
تیرا مستقبل زیادہ روشن ہوگا۔
۸ پچھلے زمانہ کے لوگوں سے دریافت کر
اور پتا لگا کہ اُن کے آباواجداد کی معلومات کیا تھیں،

۹ کیونکہ ہم تو کل ہی پیدا ہُوئے ہیں اور کچھ بھی نہیں جانتے،
اور ہمارے دِن زمین پر سایہ کی طرح ہیں۔
۱۰ کیا وہ تجھے نہ بتائیں گے اور نہ سکھائیں گے؟
کیا وہ اپنی عقل کے دہانے نہ کھولیں گے؟
۱۱ جہاں دلدل نہیں کیا وہاں نرسل اُگ سکتا ہے؟
کیا سرکنڈا بغیر پانی کے بڑھ سکتا ہے؟
۱۲ وہ ابھی ہرے ہی ہوتے ہیں اور ہنوز کاٹے جانے کے لائق بھی نہیں ہوتے،
کہ گھاس سے بھی پہلے سُوکھ جاتے ہیں۔
۱۳ خدا کو بھول جانے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے؛
اور اِسی طرح بے دینوں کی امید ٹُوٹ جاتی ہے۔
۱۴ ایسا آدمی جس چیز پر بھی اعتماد کرتا ہے ٹُوٹ جاتی ہے؛
اور اُس کا بھروسا مکڑی کا جالا ہے۔
۱۵ وہ اپنے جالے کا سہارا لیتا ہے لیکن وہ ٹُوٹ جاتا ہے؛
اور اتنا مضبوط نہیں ہوتا کہ اُسے تھامے رہے۔
۱۶ وہ ایک پودے کی مانند ہے جو دھوپ میں بھی سیراب رہتا ہے،
جو اپنی ڈالیاں باغ میں پھیلاتا ہے؛
۱۷ اُس کی جڑیں چٹانوں کے انبار کو جکڑ لیتی ہیں
اور پتّھروں میں جگہ ڈھونڈ کر پھیل جاتی ہیں۔
۱۸ لیکن جب وہ اپنی جگہ سے اُکھاڑ دیا جاتا ہے،
تب وہ جگہ بھی اُس سے دست بردار ہو جاتی ہے اور کہتی ہے،
میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا۔
۱۹ یقیناً اُس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے،
اور زمین سے دوسرے پودے اُگ پڑتے ہیں۔

۲۰ خدا کسی بے قصور اِنسان کو ہرگز نہیں ٹھکراتا
نہ بدکار کے ہاتھ مضبوط کرتا ہے۔
۲۱ وہ اب بھی تیرا مُنہ ہنسی سے بھر دیگا
اور تیرے لبوں پر خُوشی کے نعرے ہوں گے۔
۲۲ تیرے دُشمن ندامت سے ملبّس ہوں گے،
اور شریروں کے خیمے اُکھاڑ دیئے جائیں گے۔

ایُّوب

۹ تب ایُّوب نے جواب دیا:
۲ میں خُوب جانتا ہُوں کہ یہ سچ ہے۔
لیکن ایک فانی اِنسان خدا کے حُضور کیسے راستباز ٹھہر سکتا ہے؟
۳ اگر وہ اُس سے بحث کرنا بھی چاہے،
تو اُس کی ہزار باتوں میں سے ایک کا بھی جواب نہ دے سکے گا۔
۴ اُس کی حکمت لامحدود اور طاقت بے اندازہ ہے۔
کون اُس کے مقابلہ میں کھڑا ہُوا اور صحیح و سالم بچ نکلا؟
۵ وہ پہاڑوں کو ہٹا دیتا ہے اور اُنہیں خبر بھی نہیں ہو پاتی
وہ اپنے قہر میں اُنہیں تہہ و بالا کر دیتا ہے۔
۶ اور زمین کو اُس کی جگہ سے ہلا دیتا ہے
اور اُس کے سُتون ڈگمگا جاتے ہیں۔
۷ وہ آفتاب کو حکم دیتا ہے تو وہ طلوع نہیں ہوتا؛
وہ ستاروں پر مہر لگا دیتا ہے۔
۸ وہ افلاک کو تنہا ہی تانتا ہے
اور سمندر کی لہروں پر چلتا ہے۔
۹ اُسی نے بناتُ النّعش، جبّار،
ثُریّا اور جنوب کے بُرجوں کو بنایا۔
۱۰ وہ بڑے بڑے کام کرتا ہے جو عقل و فہم سے باہر ہیں،
اور ایسے معجزے جو لاتعداد ہیں۔
۱۱ جب وہ میرے پاس سے گزرتا ہے، میں اُسے دیکھ نہیں پاتا؛
جب وہ گزر جاتا ہے تو مجھے پتا بھی نہیں چلتا۔
۱۲ اگر وہ کچھ چھین لے تو اُسے کون روک سکتا ہے؟
اُس سے کون کہے کہ تُو کیا کر رہا ہے؟
۱۳ خدا اپنا غُصّہ نہیں روکتا؛
یہاں تک کہ رہب (قدیم بھیانک بحری اژدہا) کی ٹولیاں
اُس کے قدموں میں جھک جاتی ہیں۔
۱۴ پھر میں اُس سے بحث کیسے کروں؟
اپنی دلائل کے لیے الفاظ کہاں سے لاؤں؟
۱۵ میں بے قصور بھی ہوتا تو اُسے جواب نہ دیتا؛
میں اپنے مُنصف سے صرف رحم کی بھیک مانگتا۔
۱۶ اگر میں اُسے پُکارتا اور وہ آ جاتا،
تو بھی میں یقین نہ کرتا کہ وہ میری سُنے گا۔
۱۷ وہ مجھے طوفان سے ریزہ ریزہ کر ڈالتا
اور بلا وجہ میرے زخموں کو بڑھا دیتا۔
۱۸ وہ مجھے دم نہ لینے دیتا
بلکہ میرے اوپر مصیبتوں کا پہاڑ کھڑا کر دیتا۔
۱۹ اگر طاقت کی بات ہو، تو وہ قادر ہے!

اور اگر اِنصاف کا معاملہ ہو تو میری باری کب آئے گی؟
[۲۰] اگر میں بے قصور بھی ہوتا تو میرا ہی مُنہ مجھے ملزم ٹھہراتا؛
اگر میں بیگناہ ہوتا تو وہ مجھے گنہگار قرار دیتا۔

[۲۱] حالانکہ میں بے قصور ہُوں
مجھے اپنی زندگی کی پروا نہیں؛
میں اُسے ہیچ سمجھتا ہُوں۔
[۲۲] بات ایک ہی ہے، اِسی لیے میں کہتا ہُوں،
کہ وہ بے گناہ اور بدکار دونوں کو ہلاک کرتا ہے۔
[۲۳] جب کوئی آفت مَوت لے کر آتی ہے،
تو وہ بے گناہ کی بےبسی کا مضحکہ اُڑاتا ہے۔
[۲۴] جب زمین پر شریر قبضہ کر لیتے ہیں،
تو وہ انصاف کرنے والوں کی آنکھوں پر پٹّی باندھ دیتا ہے۔
اگر یہ وہی نہیں تو پھر کون ہے؟

[۲۵] میرے دِن ہرکارے سے بھی زیادہ تیز رَو ہیں؛
وہ میری خُوشی نہیں دیکھتے، بس پھُر سے اُڑ جاتے ہیں۔
[۲۶] وہ ایسے گزر جاتے ہیں جیسے نرسل کی کشتیاں،
جیسے عقاب جو اپنے شکار پر جھپٹ پڑتے ہیں۔
[۲۷] اگر میں کہوں کہ میں اپنی شکایت بھُلا دوں گا،
میں اپنے چہرہ کی اُداسی کو مسکراہٹ میں بدل دوں گا،
[۲۸] پھر بھی میں اپنے سارے دکھوں سے ڈرتا ہوں،
کیونکہ میں جانتا ہُوں کہ تُو مجھے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔
[۲۹] چونکہ میں تو پہلے ہی گنہگار ٹھہرایا جا چکا ہُوں،
بری ہونے کے لیے عبث زحمت کیوں اُٹھاؤں؟
[۳۰] اگر میں اپنے آپ کو عرق سے دھو لُوں
اور اپنے ہاتھ خُوب صاف کر لُوں،
[۳۱] تب بھی تُو مجھے کیچڑ میں دھکیل دے گا
یہاں تک کہ میرے کپڑے بھی مجھ سے دُور بھاگیں گے۔
[۳۲] وہ میری طرح اِنسان نہیں کہ میں اُسے جواب دُوں،
اور عدالت میں ہم ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہوں۔
[۳۳] کاش ہمارے درمیان کوئی ثالث ہوتا،
جو ہم دونوں پر اپنا ہاتھ رکھتا،
[۳۴] خدا کی لاٹھی مجھ پر سے ہٹا دیتا،
اور اُس کے غضب سے مجھے خوف زدہ نہ ہونے دیتا۔
[۳۵] تب میں بولتا اور اُس سے نہ ڈرتا،
لیکن فی الحال میں بذاتِ خُود کچھ نہیں کر سکتا۔

۱۰

میں اپنی زندگی سے بیزار ہو چُکا ہُوں؛
لہٰذا میں دل کھول کر شکوہ کروں گا
اور دل کی بھڑاس نکال دُوں گا۔
[۲] میں خدا سے کہوں گا کہ مجھے قصوروار نہ ٹھہرا،
بلکہ مجھے بتا کہ میرے خلاف الزامات کیا ہیں؟
[۳] کیا مجھ پر ظلم کرنے سے تجھے خُوشی ہوتی ہے،
اور اپنے ہاتھوں کی صنعت کی حقارت کرنا اچھا لگتا ہے،
تُو شریروں کے منصوبوں پر مسکراتا ہے؟
[۴] کیا تیری آنکھیں گوشت کی بنی ہُوئی ہیں؟
کیا تُو بشر کی مانند دیکھتا ہے۔
[۵] کیا تیرے دِن فانی اِنسان کے دِنوں کی طرح ہیں
اور تیرے سال آدمی کے سالوں کی طرح،
[۶] کیا تُو میری برائیاں ڈھونڈے؟
اور میری خطاؤں کی تفتیش کرے؟
[۷] تُو جانتا ہے کہ میں مجرم نہیں ہُوں
اور کوئی شخص مجھے تیرے ہاتھ سے نہیں بچا سکتا؟
[۸] تیرے ہی ہاتھوں نے مجھے اِس شکل میں ڈھالا اور بنایا
کیا تُو اب مجھے بدل کر برباد کر دے گا؟
[۹] یاد کر کہ تُو نے مجھے چکنی مٹّی کی طرح گُوندھا۔
تو کیا اب تُو مجھے پھر خاک میں ملائے گا؟
[۱۰] کیا تُو نے مجھے دودھ کی طرح نہیں اُنڈیلا
اور پنیر کی طرح نہیں جمایا،
[۱۱] پھر گوشت اور پوست سے ملبوس کر کے
مجھے ہڈّیوں اور رگوں سے جوڑ نہیں دیا؟
[۱۲] تُو نے مجھے زندگی دی اور مجھ پر کرم کیا،
اور اپنے فضل سے میری روح کی حفاظت کی۔

[۱۳] لیکن یہ بات تُو نے اپنے دل میں چھپائے رکھّی،
اور میں جانتا ہُوں کہ یہی تیرا منشا تھا کہ
[۱۴] اگر میں گناہ کروں تو تُو دیکھ لے گا
اور مجھے میرے گناہ کی سزا ضرور دے گا۔
[۱۵] اگر میں گنہگار رہُوں، تو مجھ پر افسوس!

میں تو بیگناہ ہوتے ہُوئے بھی اپنا سر نہیں اُٹھا سکتا،
کیونکہ میں شرم سے لبریز ہُوں
اور تکلیف میں ڈُوبا ہُوا ہُوں۔
۱۶ اگر میں اپنا سر اُٹھاؤں تو تُو مجھے شیر کی طرح دبوچ لے گا
اور اپنی دہشت انگیز قدرت کا مظاہرہ کرے گا۔
۱۷ تُو میرے خلاف نئے نئے گواہ لے آتا ہے
اور اپنا قہر مجھ پر بڑھاتا ہے؛
تیرے لشکر موجوں کی طرح مجھ پر چڑھے آتے ہیں۔

۱۸ پھر تُو نے مجھے رحم سے نکالا ہی کیوں؟
اِس سے قبل کہ کوئی آنکھ مجھے دیکھتی کاش میں مر گیا ہوتا۔
۱۹ کاش کہ میں پیدا ہی نہ ہُوا ہوتا،
یا رحم سے سیدھا قبر میں پہنچا دیا جاتا!
۲۰ کیا میری زندگی چند روزہ نہیں؟
مجھے چھوڑ دے تاکہ میں چند لمحے خُوشی میں گزار سکوں
۲۱ اِس سے قبل کہ میں چلا جاؤں جہاں سے کوئی واپس نہیں آتا،
ظلمت اور موت کے سایہ کی جگہ،
۲۲ وہ مقام جہاں راتیں بڑی تاریک،
سائے بڑے گہرے اور ہر چیز بےترتیب ہوتی ہے،
جہاں روشنی بھی تاریکی کی مانند ہے۔

ضوفر

۱۱

تب ضوفر نعمانی نے جواب دیا:

۲ کیا اِن سب باتوں کا جواب نہ دیا جائے؟
اور یہ بک بک کرنے والا شخص چھوڑ دیا جائے؟
۳ کیا تیری بیہودہ باتیں سُن کر لوگ چُپ رہیں؟
تُو مذاق اُڑائے اور کوئی تجھے نہ ڈانٹے؟
۴ تُو خدا سے کہتا ہے کہ میرے عقیدے بےعیب ہیں
اور میں تیری نگاہ میں پاک ہُوں۔
۵ کیا ہی اچھا ہو کہ خدا بولے،
اور اپنے لب تیرے خلاف کھولے
۶ اور تجھ پر حکمت کے راز فاش کردے،
کیونکہ اُس کے کئی پہلو ہوتے ہیں،
لیکن یہ جان لے کہ خدا نے تیری بعض خطاؤں پر پردہ ڈالا
ہے۔
۷ کیا تُو جستجو کر کے خدا کے اسرار جان سکتا ہے؟
کیا تُو قادرِ مطلق کی وسعتوں کو دریافت کر سکتا ہے؟
۸ وہ تو آسمان سے بھی زیادہ اونچی ہیں، تُو کیا کر سکتا ہے؟
وہ تو پاتال سے بھی زیادہ گہری ہیں، تُو کیا جان سکتا ہے؟
۹ اُن کا طول زمین سے زیادہ لمبا
اور عرض سمندر سے بھی زیادہ چوڑا ہے۔

۱۰ اگر وہ آ کر تجھے قیدخانہ میں ڈال دے
اور تیری عدالت کرے، تو اُسے کون روک سکتا ہے؟
۱۱ وہ دھوکا بازوں کو خُوب پہچانتا ہے؛
جب وہ بدکاری دیکھتا ہے تو کیا اُسے نہیں پہچانتا؟
۱۲ جس طرح گورخر کا بچّہ اِنسان بن کر پیدا نہیں ہو سکتا
اُسی طرح بیوقوف اِنسان بھی عقلمند نہیں بن سکتا۔

۱۳ پھر بھی اگر تُو دل سے اُس کی طرف راغب ہو
اور اپنے ہاتھ اُس کی طرف بڑھائے،
۱۴ اگر تُو اپنے گناہ آلودہ ہاتھ دھولے
اور اپنے خیمہ میں بدکاری کو پنپنے نہ دے،
۱۵ تب تُو اپنا مُنہ ندامت کے بغیر اُونچا کرے گا؛
تُو ثابت قدم رہے گا اور خوف زدہ نہ ہوگا۔
۱۶ تُو یقیناً اپنی پریشانی بھول جائے گا،
محض اُس کی یاد بہہ جانے والے پانی کی طرح باقی رہ جائے گی۔
۱۷ زندگی دوپہر سے بھی زیادہ روشن ہوگی،
اور تاریکی صبح کی مانند ہو جائیگی۔
۱۸ تُو اطمینان پائے گا کیونکہ ایسی ہی امید ہے؛
تُو اپنے چاروں طرف نظر دوڑائے گا اور مطمئن ہوکر آرام کریگا۔
۱۹ تُو لیٹ جائے گا اور کوئی تجھے ڈرانے کا نہیں،
اور کئی لوگ تیری مہربانی کے طلبگار ہوں گے۔
۲۰ لیکن شریروں کی آنکھیں دھندلا جائیں گی،
اور وہ بچ کر نکل نہ سکیں گے؛
اُن کی امید مَوت کی ہچکی میں بدل جائے گی۔

ایُّوب

۱۲

تب ایُّوب نے جواب دیا:

۲ بیشک تُم ہی وہ لوگ ہو،

جو حکمت کو ساتھ لے کر مروگے!
۳ میں بھی تمہاری طرح سمجھ رکھتا ہُوں؛
میں تُم سے کسی طرح کم نہیں۔
بھلا یہ سب باتیں کون نہیں جانتا؟

۴ میں اپنے دوستوں کے لیے مذاق بن چُکا ہُوں،
حالانکہ خدا میری فریاد سُن کر جواب دیتا رہا،
لیکن میں راستباز اور بے گناہ ہوتے ہُوئے بھی لوگوں کی ہنسی
کا باعث بنا رہا!
۵ آسودہ لوگ بدنصیبی کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں
وہ اُن کی قسمت میں لکھی ہُوئی ہے جن کے قدم پھسلتے رہتے ہیں۔
۶ ڈاکوؤں کے ڈیروں کو کوئی نہیں چھیڑتا،
اور جو لوگ خدا کو غُصّہ دلاتے ہیں وہ محفوظ رہتے ہیں،
اُن کا خدا گویا اُن کے ہاتھ میں ہے۔

۷ جانوروں سے پُوچھ اور وہ تجھے سکھائیں گے،
یا ہوا کے پرندوں سے معلوم کر اور وہ تجھے بتائیں گے؛
۸ یا زمین سے پُوچھ تو وہ تجھے سکھائے گی،
سمندر کی مچھلیاں تجھے بتائیں گی۔
۹ اِن سب میں سے کون ہے جو نہیں جانتا
کہ یہ خداوند کے ہاتھ کا کام ہے؟
۱۰ ہر مخلوق کی زندگی
اور تمام بنی آدم کا دم اُس کے ہاتھ میں ہے۔
۱۱ کیا کان باتوں کو نہیں پرکھ لیتا
جیسے کہ زبان کھانے کو چکھ لیتی ہے؟
۱۲ کیا عمر رسیدہ میں حکمت نہیں پائی جاتی؟
کیا طویل عمر سمجھ کو پختہ نہیں کرتی؟

۱۳ خدا حکمت اور قدرت کا مالک ہے؛
مصلحت اور دانائی بھی اُسی کی ہیں۔
۱۴ جسے اُس نے ڈھا دیا اُسے کوئی دوبارہ کھڑا نہیں کر سکتا؛
جسے اُس نے قید کیا اُسے کوئی آزاد نہیں کر سکتا۔
۱۵ اگر وہ مینہ روک دے تو سُوکھا پڑ جاتا ہے؛
اور اگر وہ اُسے برساتا رہے تو زمین تباہ ہو جاتی ہے۔
۱۶ قوّت اور فتح اُس کے ہاتھ میں ہیں؛
فریب کھانے والا اور فریبی دونوں اُسی کے ہیں۔
۱۷ وہ مشیروں کو بے نقاب کرتا ہے
اور مُنصِفوں کو بے وقوف بناتا ہے
۱۸ وہ شہنشاہوں کے کمر بند اُتروا کر
اُنہیں لنگوٹ پہنا دیتا ہے۔
۱۹ وہ کاہنوں کے کپڑے اُتروا کر اُنہیں جلاوطن کر دیتا ہے
اور جابروں کو نیچا دکھاتا ہے۔
۲۰ وہ معتبر صلاح کاروں کے لب سی دیتا ہے
اور بزرگوں کی بصیرت چھین لیتا ہے۔
۲۱ وہ امراء پر ذلّت برساتا ہے
اور زورآوروں کو نہتّا کر دیتا ہے
۲۲ وہ اندھیروں میں چھپے ہُوئے راز آشکار کرتا ہے
اور گہرے سایوں کو روشنی میں لاتا ہے۔
۲۳ وہ قوموں کو عظمت عطا فرماتا ہے اور وہی اُنہیں تباہ کرتا ہے؛
وہ قوموں کو وسعت بخشتا ہے اور وہی اُن میں انتشار پیدا
کر دیتا ہے۔
۲۴ وہ دنیا کے رہنماؤں کے ذہن کند کر دیتا ہے؛
وہ اُنہیں بے راہ بیابان میں بھٹکا دیتا ہے۔
۲۵ وہ اندھیرے میں چراغ کے بغیر ٹٹولتے پھرتے ہیں؛
اور اُنہیں متوالوں کی طرح لڑکھڑاتے رہنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

۱۳

میری آنکھوں نے یہ سب کچھ دیکھ لیا ہے،
میرے کانوں نے سُنا اور اُسے سمجھ لیا ہے۔
۲ جو تُم جانتے ہو اُسے میں بھی جانتا ہُوں؛
میں تُم سے کچھ کم نہیں۔
۳ لیکن میں قادرِ مطلق سے گفتگو کرنا چاہتا ہُوں
اور اپنا دعویٰ خدا کے حُضور پیش کرنا چاہتا ہُوں۔
۴ لیکن تُم مجھ پر تہمت لگاتے ہو؛
تُم سب کے سب نِکمّے طبیب ہو!
۵ کاش تُم بالکل خاموش ہو جاتے!
یہ تمہاری عقلمندی کا ثبوت ہوتا۔
۶ اب میری دلیل سُنو؛
میرے مُنہ کے دعویٰ پر کان لگاؤ۔
۷ کیا تُم خدا کی طرف سے شر انگیز بات کہو گے؟
اور اُس کے حق میں فریب سے کام لو گے؟

۸ کیا تُم اُس کی طرفداری کرو گے؟
کیا تُم خدا کی طرف سے مقدّمہ لڑو گے؟
۹ اگر وہ تمہاری تفتیش کرے تو کیا یہ تمہارے حق میں اچھا ہو گا؟
کیا تُم اُسے دھوکا دے سکو گے جیسے آدمیوں کو دیتے ہو؟
۱۰ اگر تُم نے خُفیہ طور پر جانبداری سے کام لیا
تو وہ تمہیں ضرور تنبیہ کرے گا۔
۱۱ کیا اُس کی شان و شوکت تمہیں ڈرائے گی نہیں؟
کیا تُم پر اُس کا خوف نہ چھا جائے گا؟
۱۲ تمہارے اُصول راکھ کی تمثیلیں ہیں؛
اور تمہاری فصیلیں مٹّی کی فصیلیں ہیں۔

۱۳ خاموش رہو اور مجھے بولنے دو؛
پھر مجھ پر جو گزرے سو گزرے۔
۱۴ میں خوامخواہ خطرہ کیوں مول لُوں
اور اپنی جان ہتھیلی پر کیوں رکھوں؟
۱۵ خواہ وہ میرے قتل کا حکم دے، پھر بھی میں اُس سے امید رکھوں گا؛
اور اُس کے روبرو حُجّت کرتا رہوں گا۔
۱۶ یہی میری نجات کا باعث ہو گا،
کیونکہ کوئی بے دین اُس کے سامنے آنے کی جسارت نہ کرے گا!
۱۷ میری باتیں غور سے سُنو؛
جو کچھ میں کہتا ہُوں تمہارے کانوں میں پڑے۔
۱۸ اب جبکہ میں نے اپنا دعویٰ درست کر لیا ہے،
مجھے یقین ہے کہ فیصلہ میرے حق میں ہو گا۔
۱۹ اگر اب بھی کوئی میرے خلاف الزام لگاتا ہے
تو میں چُپ سادھ لُوں گا اور اپنی جان دے دُوں گا۔

۲۰ صرف میری دو باتیں مان لے، اَے خدا،
پھر میں تجھ سے چھپا نہ رہُوں گا:
۲۱ اپنا ہاتھ مجھ سے دُور ہٹا لے،
اور مجھے اپنے غضب سے ڈرانا بند کر دے۔
۲۲ تب مجھے طلب کر اور میں جواب دُوں گا،
یا مجھے بولنے دے اور تُو جواب دے۔
۲۳ آخر میں نے کتنے جُرم اور گناہ کیے ہیں؟
مجھے میری خطا اور میرا گناہ بتا۔
۲۴ تُو اپنا چہرہ کیوں چھپاتا ہے
اور مجھے اپنا دشمن کیوں سمجھتا ہے؟
۲۵ کیا تُو ہوا کے اُڑائے ہُوئے پتّے کو اذیّت پہنچائے گا؟
کیا تُو سوکھے بُھس کے پیچھے پڑے گا؟
۲۶ کیونکہ تُو میرے خلاف کڑوی باتیں لکھتا ہے
اور میری جوانی کے گناہ مجھ پر واپس لاتا ہے۔
۲۷ تُو میرے پاؤں بیڑیوں سے جکڑتا ہے؛
اور میرے پاؤں کے تلوؤں پر نشان لگا کر
میری تمام راہوں کی کڑی نگرانی کرتا ہے۔
۲۸ پس اِنسان ایک سڑی ہُوئی چیز کی طرح ضائع ہو جاتا ہے،
گویا ایک کپڑے کی طرح جسے کیڑا کھا گیا ہو۔

۱۴

اِنسان جو عورت سے پیدا ہوتا ہے
چند روزہ ہے اور مصیبت کا مارا ہُوا بھی۔
۲ وہ پھول کی طرح کِھلتا اور مُرجھا جاتا ہے؛
وہ تیزی سے گزرتے ہُوئے سایہ کی طرح قائم نہیں رہتا۔
۳ کیا تُو ایسے اِنسان پر اپنی آنکھیں جمائے رکھتا ہے؟
کیا تُو میرے ساتھ عدالت میں جائے گا؟
۴ وہ کون ہے جو ناپاک میں سے پاک شَے نکال سکے؟
کوئی بھی نہیں!
۵ اِنسان کے دِن معیّن ہیں؛
تُو نے اُس کے مہینوں کی تعداد طَے کر رکھی ہے
اور اُس کی حدود مقرّر کر دی ہیں جنہیں وہ پار نہیں کر سکتا۔
۶ چنانچہ اُس سے نظر ہٹا لے اور اُسے آرام کرنے دے،
جب تک کہ وہ ایک مزدور کی طرح اپنا دِن پُورا نہ کر لے۔

۷ درخت کو تو امید رہتی ہے؛
اگر اُسے کاٹ ڈالا جائے تو وہ پھر سے پھوٹ نکلے گا،
اور اُس کی نئی کونپلیں معدوم نہ ہوں گی۔
۸ اگرچہ اُس کی جڑیں زمین میں پرانی ہو جائیں
اور اُس کا تنا مٹّی میں گل جائے،
۹ تو بھی پانی کی خُوشبو ہی سے اُس میں شگوفے پھوٹ نکلیں گے
اور وہ پودے کی طرح شاخیں نکالے گا۔
۱۰ لیکن اِنسان مرجاتا ہے اور پھر نہیں اُٹھتا؛

وہ آخری سانس لیتا ہے اور باقی نہیں رہتا۔
۱۱ جس طرح پانی سمندر سے غائب ہو جاتا ہے
اور دریا کی گزرگاہ سُوکھ جاتی ہے،
۱۲ اُسی طرح اِنسان لیٹ جاتا ہے اور پھر نہیں اُٹھتا؛
جب تک آسمان ٹل نہ جائیں ٗ اِنسان نہیں جاگیں گے
نہ اپنی نیند سے چونک پائیں گے۔

۱۳ کاش کہ تُو مجھے پاتال میں چھپا لیتا
اور اپنا غضب ٹلنے تک مجھے چھپائے رکھتا!
کاش تُو میرے لیے کوئی وقت مقرّر کرتا اور پھر مجھے یاد فرماتا!
۱۴ اگر اِنسان مر جائے تو کیا وہ پھر سے جی سکے گا؟
اپنی مشقّت کے تمام ایّام تک
میں اپنی مخلصی کا منتظر رہُوں گا۔
۱۵ تُو آواز دے گا اور میں تجھے جواب دُوں گا؛
تُو اپنے ہاتھوں سے بنائی ہُوئی مخلوق کی طرف متوجّہ ہو گا۔
۱۶ تب تُو میرے قدم ضرور گنے گا
لیکن میرے گناہ کا حساب نہ رکھے گا۔
۱۷ میری خطائیں ایک تھیلی میں سربمہر کر دی جائیں گی؛
تُو میرے گناہ پر پردہ ڈالے گا۔

۱۸ لیکن جس طرح ایک پہاڑ ٹُوٹ ٹُوٹ کر گر جاتا ہے
اور ایک چٹان اپنی جگہ سے ہٹائی جاتی ہے،
۱۹ جس طرح پانی پتھروں کو گِھس ڈالتا ہے
اور سیلاب مٹّی کو بہا لے جاتا ہے،
اُسی طرح تُو اِنسان کی اُمید پر پانی پھیر دیتا ہے۔
۲۰ تُو ہمیشہ کے لیے اُس پر غالب آتا ہے اور وہ چل بستا ہے؛
تُو اُس کا چہرہ بدل دیتا ہے اور وہ رحلت کر جاتا ہے۔
۲۱ اگر اُس کے بیٹے عزّت پاتے ہیں تو اُس کا بھی اُسے علم نہیں ہوتا؛
اور اگر وہ ذلیل کیے جاتے ہیں تو اُسے خبر تک نہیں ہوتی۔
۲۲ وہ صرف اپنے ہی جسم کا درد محسوس کرتا ہے
اور صرف اپنے ہی لیے ماتم کرتا ہے۔

الیفز

۱۵

تب الیفزؔ تیمانی نے جواب دیا:
۲ کیا ایک عقلمند شخص بے تُکا جواب دے
یا اپنا پیٹ گرم مشرقی ہوا سے بھر لے؟
۳ کیا وہ اپنی بحث میں بے معنی الفاظ استعمال کرے،
یا ایسی تقریریں جن کی کوئی قدر و قیمت نہ ہو؟
۴ لیکن تُو تو تقویٰ کو بیکار سمجھتا ہے
اور خدا ترسی سے منع کرتا ہے۔
۵ تیرا گناہ تیرا مُنہ کھلواتا ہے؛
اور تیری زبان سے عیّاری ظاہر ہوتی ہے۔
۶ خود تیرا مُنہ تجھے ملزم ٹھہراتا ہے ٗ نہ کہ میرا؛
تیرے ہی ہونٹ تیرے خلاف گواہی دیتے ہیں۔

۷ کیا تُو پہلا اِنسان ہے جو پیدا ہُوا؟
کیا تُو پہاڑوں سے پہلے وجود میں آیا تھا؟
۸ کیا تُو خدا کی مشورت پر کان لگاتا ہے؟
یا حکمت کو صرف اپنی حد تک محدود رکھتا ہے؟
۹ تُو ایسی کون سی بات جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے؟
تجھ میں ایسی کیا بصیرت ہے جو ہم میں نہیں؟
۱۰ سفید ریش اور بزرگ لوگ ہماری جانب ہیں،
جو تیرے باپ سے بھی زیادہ عمر رسیدہ ہیں۔
۱۱ کیا خدا کی تسلّی تیرے لیے کافی نہیں،
وہ الفاظ جو دھیرے سے مجھے کہے گئے؟
۱۲ تجھے تیرے دل نے اپنی طرف کیوں کھینچ لیا،
اور تیری آنکھیں کیوں چندھیا گئیں،
۱۳ یہاں تک کہ تُو خدا کے خلاف اپنے غُصّہ کا مظاہرہ کرتا ہے
اور اپنے مُنہ سے ایسی باتیں نکالتا ہے؟

۱۴ اِنسان کیا ہے کہ وہ پاک ہو،
یا وہ جو عورت سے پیدا ہُوا ٗ راستباز کیسے ٹھہرے؟
۱۵ اگر خدا اپنے مُقدّسوں پر اعتبار نہیں کرتا،
اگر آسمان بھی اُس کی نگاہ میں پاک نہیں ہیں،
۱۶ تو پھر اِنسان کیا چیز ہے جو حقیر اور بداطوار ہے،
اور جو بدی کو پانی کی طرح پی لیتا ہے!
۱۷ تُو میری سُن تو میں تجھے سمجھا دُوں گا؛
اور بتاؤں گا کہ میں نے کیا دیکھا ہے،
۱۸ وہ جن کا عقلمندوں نے اعلان کیا،
جسے اپنے آباواجداد سے حاصل کر کے بِنا چھپائے پیش کیا

[19] (صرف اُن ہی کو ملک دیا گیا تھا
اور کوئی بیگانہ اُن کے درمیان نہیں آیا)؛
[20] شریر آدمی عمر بھر شدید درد سے کراہتا ہے،
تمام عمر کی بے دردی اُس کے لیے جمع کر دی گئی ہے۔
[21] ڈراونی آوازیں اُس کے کان میں گونجتی ہیں؛
اُس کی خوشحالی کے وقت لُٹیرے اُس پر دھاوا بول دیتے ہیں۔
[22] اُسے تاریکی سے نکلنے کی بالکل امید نہیں؛
تلوار اُس کی منتظر ہے۔
[23] وہ روٹی کی جستجو میں مارا مارا پھرتا ہے؛
اور جانتا ہے کہ مَوت اب قریب ہے۔
[24] مصیبت اور سخت تکلیف سے وہ نہایت خوفزدہ ہے؛
یہ آفتیں اُسے خوفزدہ کیے ہُوئے ہیں جیسے کوئی بادشاہ حملہ کرنے پر آمادہ ہے۔
[25] اِس لیے کہ وہ خدا کو مُکّا دکھاتا ہے
اور قادرِ مطلق کے خلاف شیخی بگھارتا ہے،
[26] ایک موٹی اور مضبوط سپر سے مسلح ہو کر
اُس پر لپکتا ہے۔

[27] حالانکہ اُس کا چہرہ چربی سے پھولا ہُوا ہے
اور اُس کی کمر کا گوشت لٹکنے لگا ہے،
[28] وہ ویران شہروں میں بسے گا
ایسے مکانوں میں جن میں کوئی نہ رہتا ہو،
ایسے گھروں میں جو نہایت خستہ حالت میں ہیں۔
[29] اُس کی دولتمندی ختم ہو جائے گی اور اُس کا مال جاتا رہے گا،
نہ ہی اُس کی ملکیّت وسیع ہوگی۔
[30] وہ اندھیرے سے بچ کر نکل نہ سکے گا؛
بھڑکتی ہُوئی آگ کا شعلہ اُس کی شاخوں کو جھلس دے گا،
اور خدا کے مُنہ کا دم اُسے اُڑا دے گا۔
[31] باطل پر بھروسا کر کے وہ اپنے آپ کو دھوکا نہ دے،
کیونکہ اُس کے بدلہ میں وہ کچھ نہ پائے گا۔
[32] اپنے وقت سے پہلے ہی اُسے پُورا اجر مل جائے گا،
اور اُس کی شاخیں پھیل نہ پائیں گی۔
[33] وہ انگور کی اُس بیل کی طرح ہوگا جس کے انگور پکنے سے پہلے ہی جھڑ جاتے ہیں،
یا زیتون کے اُس درخت کی طرح جس کے پھول گر رہے ہوں۔
[34] کیونکہ بے دینوں کی محفل ویران ہوگی،
اور رشوت خوروں کے خیمے آگ کی نذر ہوں گے۔
[35] وہ شرارت کے حامل ہوتے ہیں اور اُن سے بدی پیدا ہوتی ہے؛
اُن کے بطن میں فریب پرورش پاتا ہے۔

ایُّوب

۱۶

تب ایُّوب نے جواب دیا:

[2] میں اِس طرح کی بہت سی باتیں سُن چُکا ہُوں؛
تمہاری غم خواری کسی کام کی نہیں۔
[3] کیا یہ طول کلامی کبھی ختم نہ ہوگی؟
تمہیں کیا تکلیف ہے کہ تُم حُجّت کیے جا رہے ہو؟
[4] اگر تُم میری جگہ ہوتے تو میں بھی تمہاری طرح بولتا،
تمہارے خلاف باتیں گھڑتا
اور تمہارے سامنے اپنا سر ہلاتا۔
[5] لیکن میرے مُنہ سے ہمّت افزا باتیں نکلیں گی؛
میرے لبوں کی غمگساری تمہیں راحت پہنچائے گی۔

[6] لیکن جب میں بولتا ہُوں تو میرا درد کم نہیں ہوتا؛
اور اگر چُپ سادھ لُوں تب بھی وہ مجھے نہیں چھوڑتا۔
[7] اَے خدا، تُو نے مجھے تھکا دیا؛
تُو نے میرے سارے گھر بار کو غارت کر دیا۔
[8] تُو نے مجھے جکڑ لیا، میری حالت میری گواہ ہے؛
میرا لاغر بدن کھڑا ہو کر میرے خلاف گواہی دیتا ہے۔
[9] خدا مجھ پر چڑھ آتا ہے اور اپنے غضب میں مجھے پھاڑ کر رکھ دیتا ہے
وہ مجھ پر دانت پیستا ہے؛
میرا مخالف مجھے آنکھیں دکھاتا ہے۔
[10] لوگ مُنہ کھول کر میرا مذاق اُڑاتے ہیں؛
حقارت سے میرے گال پر تھپڑ مارتے ہیں
اور میرے خلاف اِکٹھے ہو جاتے ہیں۔
[11] خدا نے مجھے بُرے لوگوں کے حوالے کر دیا
اور مجھے شریروں کے شکنجہ میں ڈال دیا۔
[12] میں بالکل ٹھیک تھا لیکن اُس نے مجھے چُور چُور کر کے رکھ دیا؛
اُس نے مجھے گردن سے پکڑ کر جھنجوڑ ڈالا۔

اُس نے مجھے اپنا نشانہ بنایا،
۱۳ اُس کے تیراندازوں نے مجھے گھیر رکھا ہے۔
وہ بےرحمی سے میرے گُردوں کو چھید ڈالتا ہے
اور میرے پِت کو زمین پر گراتا ہے۔
۱۴ وہ مجھ پر وار پر وار کیے جاتا ہے؛
اور ایک جنگجو سپاہی کی طرح مجھ پر دھاوا بولتا ہے۔

۱۵ میں نے اپنی جلد پر ٹاٹ سی لیا ہے
اور اپنی عزّت مٹّی میں ملا دی ہے۔
۱۶ میرا چہرہ روتے روتے سُرخ ہو گیا ہے،
اور میری آنکھوں پر اندھیرا چھا گیا ہے؛
۱۷ پھر بھی میرے ہاتھوں نے تشدّد سے کام نہیں لیا
اور میری دعا پاک ہے۔

۱۸ اَے زمین، میرے خُون پر پردہ نہ ڈال؛
میری فریاد کو کبھی سکون نہ ملے!
۱۹ اب بھی میرا گواہ آسمان پر ہے؛
اور میرا وکیل عالمِ بالا پر۔
۲۰ جب میری آنکھیں خدا کے حُضور آنسو بہاتی ہیں
میرا دوست میری شفاعت کرتا ہے؛
۲۱ جس طرح ایک اِنسان اپنے دوست کی وکالت کرتا ہے
اُسی طرح وہ خدا سے اِنسان کی وکالت کرتا ہے۔

۲۲ اب چند سال جو باقی ہیں وہ بھی گزر جائیں گے
پھر میں سفر پر روانہ ہو جاؤں گا اور واپس نہ آؤں گا۔

۱۷

میری روح شکستہ ہے،
میرے دِن پُورے ہو گئے،
قبر میرے انتظار میں ہے۔
۲ یقیناً ہنسی اُڑانے والے مجھے گھیرے ہُوئے ہیں؛
اُن کی اشتعال انگیزی میری نظروں کے سامنے ہے۔

۳ یا خدا، جو ضمانت تُو مجھ سے چاہتا ہے اُس کا انتظام کر۔
اور کون ہے جو میری ضمانت دے گا؟
۴ تُو نے اُنہیں دانشمندی سے محروم کر دیا؛
اِس لیے تُو اُنہیں کبھی سرفرازی نہ بخش۔
۵ اگر کوئی اِنسان ذاتی مفاد کی خاطر اپنے دوستوں کو ملزم قرار دیتا ہے،
تو اُس کے بچّوں کی آنکھیں جاتی رہیں گی۔
۶ خدا نے مجھے ہر کسی کے لیے ضربُ المثل بنا رکھا ہے،
یعنی ایسا آدمی جس کے مُنہ پر لوگ تھوکتے ہیں۔
۷ میری آنکھیں غم سے دھندلا گئی ہیں؛
مجھے ہر صورت پرچھائیں کی طرح لگتی ہے
۸ راستباز لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے؛
صادق بےدینوں کے خلاف جوش میں آ گئے۔
۹ تو بھی راستباز ثابت قدم رہیں گے،
اور صاف ہاتھوں والے زورآور ہوں گے۔

۱۰ لیکن تُم سب واپس چلے آؤ اور پھر زور لگاؤ!
مجھے تُم میں ایک بھی عقلمند نہ ملے گا۔
۱۱ میرے دِن تمام ہو گئے، میرے منصوبے مٹّی میں مل گئے،
اور میرے دل کے ارمانوں پر پانی پھر گیا۔
۱۲ یہ لوگ رات کو دِن کہتے ہیں؛
تاریکی کے ہوتے ہُوئے بھی کہتے ہیں کہ روشنی ہے۔
۱۳ اگر پاتال ہی وہ گھر ہے جس کی میں امید کروں،
اور میں اندھیرے میں اپنا بستر بچھا لُوں،
۱۴ اگر تعفّن کو اپنا باپ کہنے لگوں،
اور کیڑے کو اپنی ماں یا بہن کہہ کے پکاروں،
۱۵ تو پھر میری امید کہاں رہی؟
اور میرے لیے امید کی توقع کیسے ہو گی؟
۱۶ کیا وہ بھی پاتال کے دروازے تک میرے ساتھ چلے گی؟
کیا ہم ایک ساتھ خاک میں مل جائیں گے؟

بلدد

۱۸

تب بلدد سوخی نے جواب دیا:

۲ آخر تیری باتیں کب ختم ہوں گی؟
تُو عقل سے کام لے تو ہم بات چیت کر سکتے ہیں۔
۳ ہم مویشیوں میں کیوں شمار کیے جاتے ہیں
اور تمہاری نگاہ میں بےوقوف ٹھہرے ہیں؟
۴ تُو جو غُصّے میں خود اپنے ہی ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے،
کیا تیری خاطر زمین اُجڑ جائیگی؟

یا چٹانیں اپنی جگہ سے ہٹا دی جائیں گی؟

۵ شریر کا چراغ بُجھا دیا جاتا ہے؛
اُس کی آگ کا شعلہ بُجھ کر رہ جاتا ہے۔
۶ اُس کے خیمہ کی روشنی تاریک ہو جاتی ہے؛
اُس کا چراغ خاموش ہو جاتا ہے۔
۷ اُس کی قوّت کے قدم ڈگمگانے لگتے ہیں؛
اُس کے اپنے منصوبے اُسے نیچے گرا دیتے ہیں۔
۸ اُس کے پاؤں اُسے جال میں پھنسا دیتے ہیں
اور وہ اُس کے پھندوں میں اُلجھ کر رہ جاتا ہے۔
۹ دام اُسے ایڑی سے پکڑتا ہے
اور بُری طرح جکڑ لیتا ہے۔
۱۰ کمند اُس کے لیے زمین میں چھپا دی جاتی ہے
اور شکنجہ اُس کی راہ میں پڑا رہتا ہے۔
۱۱ دہشت ہر طرف سے اُسے گھبراہٹ میں مبتلا کر دیتی ہے
اور ہر قدم پر اُس کا پیچھا کرتی ہے۔
۱۲ مصیبت اُس کی بھوکی ہے
اور آفت اُس کے گرنے کا انتظار کرتی ہے۔
۱۳ وہ اُس کی جلد کو کُتر ڈالتی ہے
اور مَوت کا پہلوٹھا اُس کے اعضاء کو چٹ کر جاتا ہے۔
۱۴ اُسے اُس کے خیمہ کی سلامتی سے محروم کر دیا جاتا ہے
اور دہشت کے شہنشاہ کے حُضور پیش کیا جاتا ہے۔
۱۵ آگ اُس کے خیمہ میں بستی ہے؛
اور جلتی ہُوئی گندھک اُس کے مسکن پر بکھیر دی جاتی ہے۔
۱۶ اُس کی جڑیں نیچے سے سُوکھ جاتی ہیں
اور اُوپر اُس کی شاخیں مُرجھا جاتی ہیں۔
۱۷ زمین پر سے اُس کی یاد مٹ جاتی ہے؛
اور ملک میں اُس کا نام تک باقی نہیں رہتا۔
۱۸ وہ اجالے سے اندھیرے میں ہانک دیا جاتا ہے
اور دنیا سے جلاوطن کر دیا جاتا ہے۔
۱۹ اُس کی قوم میں نہ اُس کی نسل باقی رہے گی نہ بال بچّے،
اُس کے مکان میں رہنے والا کوئی نہ ہوگا۔
۲۰ آنے والی نسلیں اُس کے انجام پر حیران ہونگی؛
جیسے پہلے وقتوں کے لوگ خوف زدہ ہو گئے تھے۔
۲۱ شریروں کے مسکن ایسے ہی ہوتے ہیں؛
اور جو خدا کو نہیں جانتا اُس کی جگہ ایسی ہی ہوتی ہے۔

ایُّوب

۱۹

تب ایُّوب نے جواب دیا:

۲ تُم کب تک میری جان کھاتے رہو گے
اور باتوں سے میرے ٹکڑے ٹکڑے کرتے رہو گے؟
۳ اب تک دس بار تُم نے مجھے ملامت کی ہے؛
مجھ پر دھاوا بولتے تمہیں ذرا شرم نہیں آتی۔
۴ اگر واقعی میں راہ سے بھٹک گیا ہُوں،
تو میری خطا صرف میرا اپنا معاملہ ہے۔
۵ اگر حقیقت یہ ہے کہ تُم اپنے آپ کو مجھ سے برتر سمجھتے ہو
اور میری تذلیل کو میرے خلاف پیش کرتے ہو،
۶ تو یہ جان لو کہ خدا نے میرے ساتھ بے اِنصافی کی ہے
اور مجھے اپنے جال سے گھیر لیا ہے۔

۷ حالانکہ میں پکار پکار کر کہتا ہُوں کہ مجھ پر ظلم ہُوا ہے، تب بھی مجھے کوئی جواب نہیں ملتا؛
حالانکہ میں مدد کے لیے دہائی دیتا ہُوں لیکن اِنصاف نہیں ملتا۔
۸ اُس نے میرا راستہ ایسا مسدود کر دیا ہے کہ میں گزر نہیں سکتا؛
اُس نے میری راہوں پر تاریکی کا پردہ ڈال دیا ہے۔
۹ اُس نے مجھے میری عزّت سے محروم کر دیا
اور میرے سر سے تاج اُتار ڈالا۔
۱۰ وہ مجھے ہر طرف سے چیر چیر کر ختم کر دیتا ہے؛
اور میری اُمید کو درخت کی طرح اُکھاڑ ڈالتا ہے
۱۱ اُس کا غُصّہ میرے خلاف بھڑک اُٹھتا ہے؛
وہ مجھے اپنے دشمنوں میں شمار کرتا ہے۔
۱۲ اُس کی فوجیں تیزی سے آگے بڑھتی ہیں؛
اور اپنے لیے راستہ بنا کر
میرے خیمہ کی چاروں طرف خیمہ زن ہو جاتی ہیں۔

۱۳ اُس نے میرے بھائیوں کو مجھ سے دُور کر دیا؛
اور میرے شناسا مجھ سے بالکل بیگانہ ہو گئے ہیں۔
۱۴ میرے رشتہ دار مجھے چھوڑ کر چل دئے؛
اور میرے احباب مجھے بھول گئے۔

۱۵ میرے مہمان اور میری کنیزیں مجھے اجنبی سمجھتی ہیں؛
میں اُن کی نگاہ میں بیگانہ ہُوں
۱۶ میں اپنے خادم کو بلاتا ہُوں لیکن وہ جواب نہیں دیتا،
حالانکہ میں اپنے مُنہ سے اُس کی منّت کرتا ہُوں۔
۱۷ میری سانس سے میری بیوی کو گھن آتی ہے؛
میرے اپنے بھائی مجھے مکروہ سمجھتے ہیں۔
۱۸ چھوٹے بچّے تک میری حقارت کرتے ہیں؛
مجھے دیکھ کر میرا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔
۱۹ میرے سبھی گہرے دوست مجھ سے نفرت کرتے ہیں؛
اور جنہیں میں پیار کرتا ہُوں وہ میرے خلاف ہو گئے ہیں۔
۲۰ میں چمڑی اور ہڈّیوں کے سِوا کچھ نہ رہا؛
میں پوپلا ہو کر رہ گیا۔

۲۱ مجھ پر ترس کھاؤ، اَے میرے دوستو! ترس کھاؤ،
کیونکہ خدا کا ہاتھ مجھ پر بھاری ہے۔
۲۲ تُم خدا کی طرح میرے پیچھے کیوں پڑے ہو؟
کیا میرے گوشت سے تمہارا پیٹ نہیں بھرا؟

۲۳ کاش میرے الفاظ درج کیے جاتے،
کاش وہ کسی کتاب میں قلمبند ہو جاتے،
۲۴ کاش کہ وہ لوہے کے قلم سے سیسے پر نقش کیے جاتے،
یا پتّھر پر ہمیشہ کے لیے کندہ کر دیئے جاتے!
۲۵ میں جانتا ہُوں کہ میرا نجات دہندہ زندہ ہے،
اور آخری وقت وہ زمین پر کھڑا ہو گا۔
۲۶ حالانکہ میرا جسم فنا ہو جائے گا،
میں اپنے جسم سمیت ہی خدا کو دیکھوں گا؛
۲۷ میں ہی خُود اُسے دیکھوں گا
خود اپنی آنکھوں سے میں اُس پر نگاہ کروں گا، کوئی اور نہیں۔
(اُس گھڑی کے لیے) میرا دل اندر ہی اندر کس قدر بےقرار
ہو رہا ہے!
۲۸ اگر تُم کہو کہ ہم ایُّوب کے پیچھے پڑے ہی رہیں گے،
کیونکہ مصیبت کی جڑ وہی ہے،
۲۹ تو تمہیں خُود بھی تلوار سے ڈرنا چاہئے؛
کیونکہ قہر تلوار بن کے تُم پر ٹُوٹے گا،
تب تُم روزِ عدالت کی حقیقت سے واقف ہو گے۔

ضوفر

تب ضوفر نعمانی نے جواب دیا:

۲ میں اپنے پریشان خیالات کے باعث جواب دینے پر مجبور ہُوں
کیونکہ میں بہت مضطرب ہُوں۔
۳ میں یہ تنبیہ سُن کر بےعزّتی محسوس کر رہا ہُوں،
اور میری عقل مجھے جواب دینے پر آمادہ کر رہی ہے۔

۴ یقیناً تُو جانتا ہے کہ زمانۂ قدیم سے یہی ہوتا آیا ہے،
جب سے اِنسان نے زمین پر قدم رکھا،
۵ شریر کی رنگ رلیاں چند روزہ ہیں،
اور بےدین کی خوشی دم بھر کی ہوتی ہے۔
۶ خواہ اُس کا غرور آسمان تک بلند ہو جائے
اور اُس کا سر بادلوں کو چھُو لے،
۷ وہ اپنے فُضلہ کی طرح ہمیشہ کے لیے فنا ہو جائے گا؛
جنہوں نے اُسے دیکھا ہے، پُوچھیں گے کہ وہ کہاں ہے؟
۸ وہ خواب کی طرح اُڑ جاتا ہے اور پھر نہیں ملتا،
رات کی رویا کی طرح دُور ہو جاتا ہے۔
۹ جن آنکھوں نے اُسے دیکھا تھا اُسے پھر نہ دیکھیں گی؛
وہ اُس کی سکونت گاہ کو خالی پائیں گی۔
۱۰ اُس کی اولاد غریبوں سے بھیک مانگے گی؛
اُس کے اپنے ہاتھ اُس کی دولت واپس دیں گے۔
۱۱ اُس کی ہڈّیوں میں سمائی ہُوئی جوان قوّت
اُس کے ساتھ خاک میں مِل جائے گی۔

۱۲ خواہ بدی اُس کے مُنہ میں میٹھی لگے
اور وہ اُسے زبان کے نیچے چھپا لے،
۱۳ خواہ وہ اُسے باہر نکلنے نہ دے
اور اُسے اپنے مُنہ میں دبائے رکھّے،
۱۴ تب بھی اُس کا کھانا اُس کے پیٹ میں جا کر؛
سانپوں کے زہر میں تبدیل ہو جائے گا۔
۱۵ اُس نے جو دولت نگل رکھی ہے اُسے اُگل دے گا؛
خدا اُس کے پیٹ کو اُسے باہر نکالنے پر مجبور کرے گا۔
۱۶ وہ سانپوں کا زہر چُوسے گا؛
اور افعی کے دانت اُسے مار ڈالیں گے۔

۱۷ وہ جھرنوں کا لطف نہ اُٹھا سکے گا،
نہ ہی شہد اور ملائی کی بہتی ہُوئی ندیوں کا۔
۱۸ جو چیز اُس نے مشقت سے حاصل کی اُسے بغیر کھائے واپس کر دے گا؛
نہ ہی وہ اپنے کاروبار کے منافع سے مستفید ہوگا۔
۱۹ کیونکہ اُس نے غریبوں پر ظلم ڈھائے اور اُنہیں اور بھی کنگال بنا دیا؛
اور اُس نے اُن گھروں پر قبضہ جما لیا جنہیں اُس نے نہیں بنایا تھا۔

۲۰ اُس کی تمنّا ہرگز پُوری نہ ہوگی؛
اُس کی دولت اُس کے کام نہ آئے گی،
۲۱ ایسی کوئی شَے نہیں بچی جس پر اُس نے ہاتھ نہ مارا ہو؛
اُس کی اقبال مندی قائم نہ رہے گی۔
۲۲ فراوانی کے باوجود بھی تنگی اُسے آ پکڑے گی؛
مصیبتوں کا پہاڑ اُس پر ٹُوٹ پڑے گا۔
۲۳ ابھی وہ سیر بھی نہ ہُوا ہوگا،
کہ خدا اپنا قہرِ شدید اُس پر نازل کرے گا
اور اُس پر مُکّے برسائے گا۔
۲۴ چاہے وہ لوہے کے ہتھیار سے بچ کر بھاگ نکلے،
تیر کا پیتل کا سرا اُسے چھید ڈالے گا۔
۲۵ وہ اُس کی پیٹھ میں سے گزر جائے گا،
اُس کی چمکدار نوک اُس کا جگر چاک کر دے گی۔
اور اُس پر دہشت چھا جائے گی؛
۲۶ مکمل تاریکی اُس کے خزانوں پر گھات لگائے بیٹھی ہے۔
آگ بھڑکنے سے پہلے ہی اُسے بھسم کر دے گی
اور اُس کے خیمہ میں جو کچھ بچا ہوگا اُسے پھونک ڈالے گی۔
۲۷ افلاک اُس کے گناہ ظاہر کر دیں گے؛
زمین اُس کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوگی۔
۲۸ خدا کے روزِ قہر کا تند سیلاب،
اُس کے گھر کا مال و اسباب بہا لے جائے گا۔
۲۹ خدا نے یہ انجام شریر کی تقدیر میں لکھ دیا ہے،
اُس کے لیے خدا کی مقرّر کی ہُوئی میراث یہی ہے۔

ایُّوب

۲۱

تب ایُّوب نے جواب دیا:
۲ میری باتوں کو غور سے سُنو؛
یہ میری تسلّی کا باعث ہوگا۔
۳ جب تک میں بولوں، میری برداشت کرو،
اور جب میں بول چُکوں تب میرا مضحکہ اُڑانا۔

۴ کیا میری شکایت اِنسان سے ہے؟
پھر میں صبر کیسے کروں؟
۵ مجھے دیکھو اور تعجب کرو؛
اور اپنا ہاتھ اپنے مُنہ پر رکھ لو۔
۶ جب میں اِس بارے میں سوچتا ہُوں تو گھبرا جاتا ہُوں؛
اور مجھ پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔
۷ شریر کیوں جیتے رہتے ہیں،
خوشحال اور دولتمند ہو جاتے ہیں؟
۸ وہ اپنے بچّوں کو اپنے اِردگرد،
اور اپنی اولاد اپنی آنکھوں سے قائم ہوتی دیکھتے ہیں۔
۹ اُن کے گھر محفوظ اور خوف سے بری ہیں،
خدا کی لاٹھی اُن پر نہیں پڑتی۔
۱۰ اُن کے سانڈ نسل بڑھاتے رہتے ہیں،
اُن کی گائیں وقت پر بچھڑا دیتی ہیں۔
۱۱ وہ اپنے بچوں کو بھیڑوں کی طرح کُھلا چھوڑ دیتے ہیں؛
اور اُن کے لڑکے اُچھلتے کودتے رہتے ہیں۔
۱۲ وہ دف اور بربط کے ساتھ گیت گاتے ہیں؛
اور بانسری کی آواز سُن کر سر ڈھُننے لگتے ہیں۔
۱۳ وہ اپنے سال خوشحالی میں گزارتے ہیں
اور اطمینان سے پاتال میں اُتر جاتے ہیں۔
۱۴ وہ خدا سے کہتے ہیں کہ ہمیں تجھ سے کوئی مطلب نہیں!
ہم تیری راہیں جاننے کے خواہاں نہیں۔
۱۵ آخر قادرِ مطلق ہے کون جو ہم اُس کی عبادت کریں؟
اُس سے دعا کریں تو ہمیں کیا حاصل ہوگا؟
۱۶ لیکن اُن کی اقبال مندی اُن کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے،
اُن کے خیالات میری سمجھ سے باہر ہیں۔
۱۷ پھر بھی کتنی بار شریر کا چراغ بجھایا جاتا ہے؟
یا کتنی بار اُن پر آفت آتی ہے جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں،

اور کتنی بار اُن پر خدا اپنا قہر نازل کرتا ہے؟
۱۸ اُن کی حالت ایسی ہو جائے جیسے ہوا کے سامنے بھُوسی،
جیسے کہ کٹی ہُوئی گھاس جسے آندھی اُڑا لے جاتی ہے۔
۱۹ کہتے ہیں کہ خدا اِنسان کی سزا اُس کی اولاد کے لیے رکھ چھوڑتا ہے۔
لیکن ہونا تو یہ چاہئے کہ اِنسان کی سزا اُسی کو ملے تاکہ وہ
اُسے جان سکے!
۲۰ اور وہ اپنی آنکھوں سے اپنی تباہی دیکھ لے؛
وہ قادرِ مطلق کا قہر بھی خود ہی پیئے۔
۲۱ کیونکہ اُس کی اپنی زندگی کی میعاد کے خاتمہ پر،
اُسے اپنے خاندان کی کیا پروا ہوگی جسے وہ پیچھے چھوڑ جاتا ہے؟

۲۲ کیا خدا کو کوئی علم سکھا سکتا ہے،
جب کہ سرفرازوں تک کی عدالت بھی وہی کرتا ہے؟
۲۳ ایک شخص بھری جوانی میں مر جاتا ہے،
جب کہ اُسے ہر طرح کا عیش و آرام میسّر ہوتا ہے،
۲۴ اور اُس کا جسم توانا ہوتا ہے،
اور اُس کی ہڈّیاں گودے سے بھری ہوتی ہیں۔
۲۵ دوسرا شخص اپنے جی میں کُڑھ کُڑھ کر مر جاتا ہے،
وہ کسی اچھی چیز کا لطف نہیں اُٹھاتا۔
۲۶ دونوں کے جسم ساتھ ساتھ مٹّی میں پڑے رہتے ہیں ،
اور اُن میں کیڑے بھر جاتے ہیں۔

۲۷ میں تمہارے خیالات کو بخوبی جانتا ہُوں،
اور اُن منصوبوں کو بھی جو میرے خلاف گھڑے جا رہے ہیں۔
۲۸ تُم کہتے ہو کہ اب اِس بڑے آدمی کا گھر کہاں رہا،
وہ خیمے کہاں گئے جہاں شریر بستے تھے؟
۲۹ کیا تُم نے مسافروں سے کبھی نہیں پُوچھا؟
تُم اُن کی باتوں کو تو جھٹلا نہیں سکتے،
۳۰ کہ بُرا آدمی بھی آفت کے دِن تک بچا رہتا ہے،
اور غضب کے دِن حاضر کیا جاتا ہے۔
۳۱ کون اُس کے مُنہ پر اُس کے چال چلن کی ملامت کرے گا؟
کون اُسے اُس کے کیے کی سزا دے گا؟
۳۲ اُسے قبر تک لے جایا جاتا ہے،
اور اُس کے مزار پر پہرہ بٹھایا جاتا ہے۔
۳۳ وادی کی مٹّی اُسے مرغوب ہے؛
سب لوگ اُس کے پیچھے چلے جا رہے ہیں،
جیسے بے شمار لوگ اُس سے پہلے چلے گئے۔

۳۴ تُم فضول باتوں سے مجھے کیسے تسلّی دے سکتے ہو؟
جب کہ تمہارے جوابوں میں جھوٹ کے سِوا اور کچھ باقی نہیں
بچا۔

الیفز

۲۲

تب الیفز تیمانی نے جواب دیا:
۲ کیا کوئی اِنسان خدا کے کام آ سکتا ہے؟
کیا کوئی عقلمند انسان بھی اُسے فائدہ پہنچا سکتا ہے؟
۳ تیرے راستباز ہونے سے قادرِ مطلق کو کیا ملے گا؟
اور اگر تیری راہیں راست ہوں تو اُسے کیا فائدہ؟

۴ کیا وہ تیری پاکدامنی کے باعث تجھے ملامت کرتا
اور تجھے عدالت میں لاتا ہے؟
۵ کیا تیری شرارت بڑی نہیں؟
اور کیا تیرے گناہ غیر محدود نہیں؟
۶ تُو نے اپنے بھائیوں سے بلا وجہ ضمانت طلب کی؛
تُو نے لوگوں کے کپڑے اُتار لیے اور اُنہیں برہنہ کر دیا۔
۷ تُو نے تھکے ماندوں کو پانی نہ پلایا
اور بھوکوں کو کھانے سے محروم رکھا،
۸ حالانکہ تُو ایک زبردست آدمی تھا، زمینوں کا مالک تھا،
اور ایک باعزّت انسان کی طرح اُن میں بسا ہُوا تھا۔
۹ اور تُو نے بیواؤں کو خالی ہاتھ لَوٹایا
اور یتیموں کے بازو توڑ دیئے۔
۱۰ اِسی لیے تیری چاروں طرف پھندے لگے ہُوئے ہیں،
اور ناگہانی خطرے تجھے خوفزدہ کرتے ہیں،
۱۱ آخر اِس قدر تاریکی کیوں ہے کہ تُو دیکھ نہیں پاتا،
اور سیلاب تجھے بہا لے جاتا ہے۔

۱۲ کیا آسمان کی بلندیوں میں خدا نہیں ہے؟
دیکھ، بلند ستارے کس قدر شان سے چمکتے ہیں!
۱۳ پھر بھی تو کہتا ہے کہ خدا کیا جانتا ہے؟
کیا وہ ایسے اندھیرے میں سے دیکھ کر اِنصاف کرتا ہے؟

۱۴ جب وہ گنبدِ افلاک میں گشت لگاتا ہے
اور گھنے بادل اُسے گھیر لیتے ہیں تو وہ ہمیں دیکھ نہیں سکتا۔
۱۵ کیا تُو اُسی پرانی راہ پر چلتا رہے گا
جس پر بُرے لوگ چلتے آئے ہیں؟
۱۶ وہ وقت سے قبل ہی اُٹھا لیے گئے،
سیلاب اُن کی بنیادیں بہا لے گیا۔
۱۷ اُنہوں نے خدا سے کہا: ہمیں تجھ سے کوئی مطلب نہیں!
تُو جو قادرِ مطلق ہے ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے؟
۱۸ پھر بھی اُسی نے اُن کے گھر نعمتوں سے بھر دیئے،
شریروں کے خیالات میری سمجھ سے باہر ہیں۔

۱۹ صادق اُن کی بربادی دیکھ کر خُوش ہوتے ہیں؛
اور بے گناہ یہ کہہ کر اُن کی ہنسی اُڑاتے ہیں:
۲۰ ہمارے دُشمن واقعی تباہ ہو گئے،
اور آگ نے اُن کے خزانے بھسم کر دیئے۔

۲۱ خدا کی اطاعت کر اور اُس کے ساتھ میل ملاپ سے رہ؛
اِس سے تیرا بھلا ہو گا۔
۲۲ اُس کی شریعت کو قبول کر
اور اُس کے کلام کو اپنے دل میں جگہ دے۔
۲۳ اگر تُو قادرِ مطلق سے رجوع ہو گا تو بحال کیا جائے گا؛
بشرطیکہ تُو بدی کو اپنے خیمہ سے دور کرے
۲۴ اور اپنے خزانوں کو خاک،
اور اپنے اوفیر کے سونے کو وادی کے پتھروں کے برابر سمجھے۔
۲۵ تب قادرِ مطلق تیرا خزانہ ہو گا،
اور تیرے لیے خالص چاندی بن جائے گا۔
۲۶ تب قادرِ مطلق کی صحبت تیری لذّت کا باعث ہو گی
اور تُو اپنا مُنہ خدا کی طرف اُٹھائے گا۔
۲۷ تُو اُس سے دعا کرے گا اور وہ تیری سُنے گا،
اور تُو اپنی منّتیں پُوری کرے گا۔
۲۸ جس بات کا ارادہ کرے گا وہ پُوری ہو گی،
اور تیری راہیں روشن ہوں گی۔
۲۹ جب لوگ پست کیے جائیں گے اور تُو کہے گا کہ اُنہیں سنبھال!
تو وہ گرے ہوؤں کو بچا لے گا۔
۳۰ وہ خطاکار کو بھی نجات دے گا،
وہ تیرے ہاتھوں کی پاکیزگی کے باعث نجات پائے گا۔

ایّوب

۲۳ تب ایّوب نے جواب دیا:
۲ آج بھی میری شکایت تلخ ہے؛
میرے کراہنے کے باوجود بھی ستم کا بوجھ مجھ پر بھاری ہوتا جا رہا ہے۔
۳ کاش کہ میں جانتا کہ وہ مجھے کہاں مل سکتا ہے؛
کاش کہ میں اُس کے مسکن تک جا سکتا!
۴ میں اپنا حال اُس کے سامنے بیان کرتا
اور اپنے مُنہ سے دلائل پیش کرتا۔
۵ میں پتا لگاتا کہ وہ مجھے کیا جواب دے گا،
اور جو کچھ وہ کہتا اُس پر غور کرتا۔
۶ کیا وہ اپنی عظیم قدرت سے میرا مقابلہ کرے گا؟
نہیں، وہ مجھے ملزم نہ گردانے گا۔
۷ وہاں ایک راستباز آدمی اُس کے ساتھ بحث کر سکتا ہے،
اور میں اپنے مُنصِف کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لیے رہائی پاؤں گا۔

۸ لیکن اگر میں مشرق کو جاتا ہُوں تو وہ وہاں نہیں ملتا؛
اور اگر مغرب کو جاتا ہُوں تو اُسے وہاں بھی نہیں پاتا۔
۹ جب وہ شمال میں مصروف رہتا ہے میں اُسے دیکھ نہیں پاتا؛
اور جب وہ جنوب کا رخ کرتا ہے میری نگاہ اُس پر نہیں پڑتی۔
۱۰ لیکن وہ اُس راہ سے واقف ہے جس پر میں چلتا ہُوں؛
جب وہ مجھے پرکھ چُکے گا تو میں بھٹّی سے کُندن بن کر نکلوں گا۔
۱۱ میرے پاؤں اُس کے نقشِ قدم پر چلتے رہتے ہیں؛
میں اُس کی راہ سے نہیں ہٹا۔
۱۲ میں نے اُس کے لبوں کے احکام کو نہیں ٹالا؛
اور اُس کے مُنہ کی باتوں کو اپنی روزی روٹی سے بھی زیادہ عزیز سمجھا۔
۱۳ لیکن وہ اپنی مرضی کا مالک ہے۔ کون اُس کا ارادہ بدل سکتا ہے؟
وہ جو چاہتا ہے اُسے کر کے رہتا ہے۔
۱۴ جو کچھ میرے لیے مقرّر کیا گیا ہے وہ اُسے پُورا ہونے دے گا،
اور ایسے اور بھی کئی امور اُس کے سامنے ہیں۔
۱۵ اِسی لیے میں اُس کے سامنے جانے سے ڈرتا ہُوں؛
جب میں اِن سب باتوں کو سوچتا ہُوں تو مجھ پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے
۱۶ خدا نے مجھے بزدل بنا دیا؛

قادرِمطلق نے مجھے ہراساں کردیا۔
۱۷ پھر بھی میری زندگی کا چراغ خاموش نہیں ہُوا،
اُس نے مَوت کی گھنی تاریکی کو مجھ سے دُور کر رکھا ہے۔

۲۴

قادرِمطلق نے عدالت کے اوقات کیوں مقرّر نہیں کیے؟
جو اُسے جانتے ہیں اُنہیں بھی ایسے دِنوں کی خبر نہیں؟
۲ لوگ حدود کے پتّھروں کو سرکاتے ہیں؛
وہ ریوڑوں کو ہانک لے جاتے ہیں اور اُنہیں چَرانے لگتے ہیں۔
۳ وہ یتیم کا گدھا چُرا لے جاتے ہیں
اور بیوہ کا بَیل رہن رکھ لیتے ہیں۔
۴ وہ محتاج کو راہ سے ہٹا دیتے ہیں
اور مُلک کے تمام غریب چھپتے پھرتے ہیں۔
۵ بیابان کے جنگلی گدھوں کی طرح،
غربا اپنی خوراک کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں؛
اور بنجر زمین اُن کے بچّوں کو خوراک بہم پہنچاتی ہے۔
۶ وہ کھیتوں میں سے چارا کاٹتے ہیں
اور شریروں کے لیے تاکستانوں کے انگور توڑتے ہیں۔
۷ کپڑے نہ ہونے کے باعث وہ رات بھر ننگے پڑے رہتے ہیں؛
اور سردی سے بچنے کے لیے اُن کے پاس اوڑھنے کو کچھ نہیں ہوتا۔
۸ وہ پہاڑوں کی بارش سے بھیگتے ہیں
اور کوئی آڑ نہ ملنے پر چٹانوں سے لپٹ جاتے ہیں۔
۹ یتیم کا بچّہ چھاتی سے جدا کر دیا جاتا ہے؛
اور غریب کا بچّہ قرض کے عوض گروی رکھ لیا جاتا ہے۔
۱۰ وہ کپڑوں کے بغیر ننگے پھرتے رہتے ہیں؛
اور پولے ڈھوتے ہُوئے بھی بھوکے رہتے ہیں۔
۱۱ وہ تیل نکالنے کے لیے چٹانوں پر زیتون کُچلتے ہیں؛
وہ انگور روند کر اُن کا رس نکالتے ہیں لیکن خود پیاسے رہتے ہیں۔
۱۲ مرنے والوں کے کراہنے کی آوازیں شہر سے اُٹھتی ہیں،
اور زخمیوں کی جانیں دہائی دیتی ہیں۔
تو بھی خدا کسی کو ذمّہ دار نہیں ٹھہراتا۔

۱۳ ایسے بھی لوگ ہیں جو نور سے بغاوت کرتے ہیں،
اور اُس کی راہوں کو نہیں جانتے
نہ اُس کے سامنے آتے ہیں۔
۱۴ شام ہوتے ہی خُونی اُٹھ کھڑا ہوتا ہے
اور غریب اور محتاج کو قتل کرتا ہے؛
اور رات کو چور کی طرح نقب لگاتا ہے۔
۱۵ زناکار کی آنکھ شام کی منتظر رہتی ہے؛
وہ سوچتا ہے کہ اُس وقت کسی کی نگاہ مجھ پر نہ پڑے گی،
اور وہ اپنا چہرہ چھپائے پھرتا ہے۔
۱۶ اندھیرے میں یہ لوگ گھروں میں جا گھُستے ہیں،
لیکن دِن نکلتے ہی چھپ جاتے ہیں؛
اُنہیں نُور سے کوئی سروکار نہیں۔
۱۷ اُن سب کی صبح مَوت کے سایہ کی مانند ہے؛
تب اُنہیں پتا چلتا ہے کہ مَوت کے سایہ کی دہشت کیسی ہوتی ہے۔

۱۸ پھر بھی وہ پانی کی سطح پر کا جھاگ ہیں؛
زمین پر اُن کا حصّہ ملعون قرار دیا گیا ہے،
تاکہ کوئی تاکستانوں کو نہ جائے۔
۱۹ جس طرح گرمی اور خشکی پگھلتی ہُوئی برف کو ہڑپ لیتی ہے،
اُسی طرح قبر گنہگاروں کو کھا جاتی ہے۔
۲۰ (ماں کا) رحم اُن کو بھلا دیتا ہے،
اور کیڑا اُنہیں مزے سے کھاتا ہے؛
بُرے لوگوں کو کوئی یاد نہیں کرتا
بلکہ وہ درخت کی طرح کاٹ ڈالے جاتے ہیں۔
۲۱ وہ بانجھ اور بےاولاد عورت کو نگل جاتے ہیں،
اور بیوہ کے ساتھ ہمدردی نہیں جتاتے۔
۲۲ لیکن خدا اپنی قوّت سے زبردستوں کو گھسیٹ لے جاتا ہے؛
حالانکہ وہ مضبوطی سے قائم نظر آتے ہیں لیکن اُن کی زندگی کا کوئی بھروسا نہیں۔
۲۳ حالانکہ وہ اُنہیں سلامتی سے جینے دیتا ہے،
لیکن اُس کی آنکھیں اُن کی راہوں پر لگی رہتی ہیں۔
۲۴ چند لمحوں کے لیے وہ سرفراز کیے جاتے ہیں اور پھر چل بستے ہیں؛
وہ پست کیے جاتے ہیں اور اوروں کی طرح اُٹھا لیے جاتے ہیں؛
اور اناج کی بالوں کی طرح کاٹ ڈالے جاتے ہیں۔

۲۵ اگر یہ یوں نہیں ہے تو کوئی ہے جو مجھے جھوٹا ثابت کرے
اور میری باتوں کو فضول ٹھہرائے۔

بِلدَدؔ

۲۵

تب بِلدَدؔ سوخی نے جواب دیا

۲ خدا سلطنت اور دبدبہ کا مالک ہے؛
وہ آسمان کی بلندیوں میں امن قائم رکھتا ہے۔
۳ کیا اُس کے لشکروں کی تعداد گنی جا سکتی ہے؟
وہ کون ہے جس پر اُس کا سورج نہیں چمکتا؟
۴ پھر اِنسان کیسے خدا کے حضُور راست ٹھہر سکتا ہے؟
جو عورت سے پیدا ہُوا ہو وہ کیسے پاک ہو سکتا ہے؟
۵ جب چاند بھی روشن نہیں
اور ستارے اُس کی نظر میں پاک نہیں،
۶ پھر بھلا اِنسان کا کیا ذکر جو محض کیڑا ہے
ایک آدم زاد چیونٹی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا!

ایُّوب

۲۶

تب ایُّوبؔ نے جواب دیا:

۲ تُو نے ایک بے بس اِنسان کی کیسی مدد کی!
اور ایک ناتوان بازو کو کیسے سنبھالا!
۳ ایک نادان کو کیسی صلاح دی!
تُو نے کیسی عظیم بصیرت کا مظاہرہ کیا!
۴ تُو نے یہ باتیں کہاں سے سیکھی ہیں؟
اور کس کی روح تجھ میں ہو کر بولی ہے؟

۵ مُردوں کی روحیں سخت عذاب میں ہیں،
وہ جو پانی کے نیچے ہیں اور وہ سب جو اُس میں رہتے ہیں
لرزاں ہیں۔
۶ پاتال خدا کے سامنے عُریاں ہے؛
جہنّم بے پردہ ہو چُکی ہے۔
۷ وہ شمال کو خلا میں پھیلا دیتا ہے؛
اور زمین کو بغیر سہارے کے لٹکا تا ہے۔
۸ وہ پانی کو اپنے بادلوں میں سمیٹ لیتا ہے،
پھر بھی بادل اُس کے بوجھ سے پھٹتے نہیں۔
۹ وہ ماہِ کامل کا چہرہ،
اپنے بادل پھیلا کر ڈھانک لیتا ہے۔
۱۰ اُس نے پانی کی سطح پر اُفق کا دائرہ بنا دیا ہے
تا کہ روشنی اور تاریکی کے درمیان حد قائم ہو جائے۔
۱۱ آسمان کے ستون
اُس کی تادیب سے لرزنے لگتے ہیں،
۱۲ اپنی قدرت سے اُس نے سمندر کو موجزن کیا؛
اور اپنی حکمت سے رہب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔
۱۳ اُس کی پھونک سے آسمان صاف ہو گئے؛
اُس کے ہاتھ نے پیچیدہ سانپ کو چھیدا ہے۔
۱۴ لیکن یہ تو اُس کے عجائب کی ایک جھلک ہے؛
اُس کی آواز کس قدر دھیمی سنائی دیتی ہے!
پھر بھلا اُس کی جبّاری کی گرج سُننے کا کس کو یارا ہوگا؟

۲۷

اور ایُّوبؔ نے اپنا بیان جاری رکھا:

۲ زندہ خدا کی قسم جس نے مجھ سے اِنصاف نہیں کیا،
اُس قادرِ مطلق کی قسم جس نے میری جان کو تلخ کیا،
۳ جب تک میرے جسم میں جان ہے،
اور خدا کا دم میرے نتھنوں میں ہے،
۴ میرے ہونٹوں پر دغا کی بات نہ آئے گی،
اور میری زبان سے فریب کی بات نہ نکلے گی۔
۵ میں کبھی تسلیم نہ کروں گا کہ تُم راستی پر ہو؛
میں مرتے دم تک اپنی دیانتداری پر قائم رہُوں گا۔
۶ میں اپنی راستبازی برقرار رکھوں گا اور اُسے ہرگز نہ چھوڑوں گا؛
جب تک میں زندہ ہُوں میرا ضمیر مجھے ملامت نہ کرے گا۔
۷ میرے دشمن شریروں کی مانند ہوں،
اور میرے مخالف ناراستوں کی طرح!
۸ جب خدا کا منکر مرتا ہے اور خدا اُس کی روح قبض کر لیتا ہے،
تو اُس کی کوئی اُمید باقی نہیں رہتی۔
۹ جب اُس پر مصیبت آتی ہے،
تو کیا خدا اُس کی فریاد سُنتا ہے؟
۱۰ کیا وہ قادرِ مطلق سے خُوش ہوگا؟
کیا وہ ہر گھڑی خدا سے دعا کرے گا؟

۱۱ میں تمہیں خدا کی قدرت کی تعلیم دوں گا؛
قادرِ مطلق کے طریقے تُم سے نہ چھپاؤں گا۔
۱۲ تُم سب نے خُود دیکھ لیا ہے۔

پھر یہ فضول باتیں کیوں کرتے ہو؟

۱۳ خدا کی طرف سے شریر کا ایسا ہی حشر ہوتا ہے،
قادرِ مطلق ظالموں کو ایسی ہی میراث دیتا ہے:
۱۴ اُس کے بچّے کتنے ہی زیادہ ہوں، وہ تلوار کا لقمہ بنیں گے؛
اُس کی اولاد بھوکی مرے گی۔
۱۵ جو باقی بچیں گے اُنہیں وبا دفن کر دے گی،
اور اُن کی بیوائیں اُن کے لیے ماتم نہ کریں گی۔
۱۶ خواہ وہ مٹّی کی طرح چاندی کا ڈھیر لگا لے
اور گارے کی طرح کپڑوں کا ذخیرہ کر لے،
۱۷ وہ جو بھی جمع کرے گا اُسے راستباز پہنے گا،
اور بیگناہ اُس کی چاندی بانٹ لیں گے۔
۱۸ جو گھر وہ بناتا ہے وہ مکڑی کے گھر کی مانند ہے،
گویا ایک چوکیدار کی جھونپڑی۔
۱۹ دولتمندی کے بستر پر اُس کی نیند ختم ہونے والی ہے؛
جب اُس کی آنکھ کُھلے گی تو سب کچھ جا چُکا ہوگا۔
۲۰ اُسے دہشتیں سیلاب کی طرح آ پکڑتی ہیں؛
رات کو طوفان اُسے جھپٹ لیتا ہے۔
۲۱ مشرقی ہوا اُسے اُڑا لے جاتی ہے اور وہ جاتا رہتا ہے؛
وہ اُسے اپنی جگہ سے اُکھاڑ پھینکتی ہے۔
۲۲ جیسے ہی وہ اُس کی زد سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے
وہ اُس سے نہایت ہی بےرحمی سے ٹکراتی ہے۔
۲۳ وہ تالیاں بجا کر اُس کا مذاق اُڑاتی ہے
اور اُسے اُس کی جگہ سے دُور سرکا دیتی ہے۔

۲۸

چاندی کی کان ہوتی ہے
اور سونے کی بھٹّی جہاں وہ کُندن بنتا ہے۔
۲ لوہا زمین سے نکالا جاتا ہے،
اور پیتل کچّی دھات میں سے گلایا جاتا ہے۔
۳ اِنسان تاریکی کی تہہ تک پہنچتا ہے؛
اور سنگریزوں کی جستجو میں
ظلمات کے گوشہ گوشہ کو چھان ڈالتا ہے۔
۴ وہ آبادی سے دُور کے ایسے علاقوں میں سرنگ لگاتا ہے،
جہاں آنے جانے والوں کے قدم نہیں پہنچ پاتے؛
لوگوں سے دُور وہ جھولتا اور لٹکتا ہے۔
۵ زمین جس میں سے اناج اُگتا ہے،
اندر ہی اندر پلٹ دی جاتی ہے گویا اُس میں آگ لگ گئی ہو؛
۶ اُس کے پتّھروں میں نیلم،
اور اُس کی خاک میں سونے کے ذرّے ملتے ہیں۔
۷ کوئی شکاری پرندہ وہ خُفیہ راہ نہیں جانتا،
نہ کسی باز کی آنکھ نے اُسے دیکھا ہے۔
۸ درندے اُس پر قدم نہیں مارتے،
نہ کوئی ببر اُدھر سے گزرتا ہے۔
۹ اِنسان کا ہاتھ چقماق کی چٹان کو توڑ ڈالتا ہے
اور پہاڑوں کو جڑ سے اُلٹ دیتا ہے۔
۱۰ وہ چٹانوں میں سے سُرنگ کھودتا ہے؛
اُس کی آنکھیں اُس کے تمام خزانوں کو دیکھ لیتی ہیں۔
۱۱ وہ دریاؤں کے منبعوں کو کھوج نکالتا ہے
اور خُفیہ اشیاء روشنی میں لاتا ہے۔

۱۲ لیکن حکمت کہاں مل سکتی ہے؟
اور سمجھ کہاں بستی ہے؟
۱۳ اِنسان اُس کی قدر و قیمت کا ادراک نہیں کر سکتا؛
وہ زندوں کی سرزمین میں نہیں پائی جاتی۔
۱۴ گہراؤ کہتا ہے کہ وہ مجھ میں نہیں؛
اور سمندر کہتا ہے کہ وہ میرے پاس نہیں ہے۔
۱۵ اُسے خالص سونے سے خریدا نہیں جا سکتا،
نہ ہی اُس کی قیمت چاندی سے ادا کی جا سکتی ہے۔
۱۶ اوفیر کے سونے سے اُس کی قیمت ادا نہیں کی جا سکتی،
نہ ہی قیمتی سنگِ سلیمانی اور نیلم سے۔
۱۷ نہ سونا نہ بلّوری شیشہ سے اُس کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے،
نہ ہی اُسے جواہرات کے عوض حاصل کیا جا سکتا ہے۔
۱۸ مرجان اور بلُّور نا قابلِ ذکر ہیں؛
حکمت کی قیمت موتیوں سے کہیں زیادہ ہے۔
۱۹ کُوش کا پکھراج اُس کی برابری نہیں کر سکتا؛
نہ ہی خالص سونے سے اُس کا مول ہو سکتا ہے۔

۲۰ پھر حکمت کہاں سے آتی ہے؟
اور دانش کہاں بستی ہے؟
۲۱ وہ ہر جاندار کی نگاہ سے پوشیدہ ہے،

ہوا کے پرندوں سے بھی چھپائی گئی ہے۔
۲۲ تباہی اور مَوت یہ کہتے ہیں کہ
اُس کی محض افواہ ہی ہمارے کانوں تک پہنچی ہے۔
۲۳ خدا اُس تک جانے والی راہ جانتا ہے
اور صرف وہی اُس کے مکان سے واقف ہے،
۲۴ کیونکہ وہ زمین کی انتہا تک نظر کرتا ہے
اور آسمان کے نیچے کی ہر چیز کو بھی دیکھتا ہے۔
۲۵ جب اُس نے ہوا کا دباؤ مقرّر کیا
اور پانی کو پیمانہ سے ناپا،
۲۶ جب اُس نے مینہ کے لیے حکم جاری کیا
اور برق و رعد کی راہ مقرّر کی،
۲۷ تب اُس نے حکمت پر نظر کی اور اُس کا جائزہ لیا؛
اُسے قائم کیا اور اُسے پرکھا۔
۲۸ اور اُس نے اِنسان سے کہا،
دیکھ، خداوند کا خوف ہی حکمت ہے،
اور بدی سے دُور رہنا عقلمندی ہے۔

۲۹

ایُّوبؔ نے اپنا بیان جاری رکھا:

۲ کاش میرے وہ گزرے مہینے پھر سے لَوٹ آئیں،
خصوصاً وہ دِن جب خدا میرا محافظ تھا۔
۳ جب اُس کا چراغ میرے سر پر روشن تھا
اور اُس کا نور تاریکی میں میری راہنمائی کرتا تھا!
۴ آہ میں اُن دِنوں کے لے ترستا ہُوں جب میرا عالمِ شباب تھا،
جب میرا خیمہ خدا کی رفاقت کے سایہ میں تھا،
۵ جب قادرِ مطلق ہنوز میرے ساتھ تھا
اور میرے بچّے مجھے گھیرے رہتے تھے،
۶ جب میرے پاؤں مکھن سے دھوئے جاتے تھے
اور چٹانیں میرے لیے زیتون کے تیل کی ندیاں بہاتی تھیں۔
۷ جب میں شہر کے پھاٹک پر جاتا تھا
اور چوک میں اپنی نشست سنبھالتا تھا،
۸ تو جوان مجھے دیکھ کر پرے ہٹ جاتے تھے
اور عمر رسیدہ لوگ اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے؛
۹ امراء خاموش ہو جاتے تھے
اور اپنے ہاتھ مُنہ پر رکھ لیتے تھے؛
۱۰ رؤسا چُپ سادھ لیتے تھے،
اور اُن کی زبان تالُو سے چپک جاتی تھی۔
۱۱ جو میری بات سُنتا تھا' مجھے داد دیتا تھا،
اور جو دیکھتا تھا میری تعریف کرتا تھا،
۱۲ کیونکہ جب کوئی غریب فریاد کرتا تو میں اُس کی دادرسی کرتا تھا،
اور یتیم کی بھی، جس کا کوئی مددگار نہ ہوتا تھا۔
۱۳ دم توڑتا ہُوا آدمی مجھے دعا دیتا تھا؛
میں بیوہ کے دل کو شادمان کرتا تھا۔
۱۴ میں نے صداقت کا لباس پہن رکھا تھا؛
انصاف میرا جُبّہ اور عمامہ تھا۔
۱۵ میں اندھوں کے لیے آنکھیں تھا
اور لنگڑوں کے لیے پاؤں۔
۱۶ میں محتاجوں کے لیے باپ کی طرح تھا؛
اور پردیسیوں کے مسائل حل کرتا تھا۔
۱۷ میں شریروں کے جبڑے توڑ ڈالتا تھا
اور شکار کو اُن کے دانتوں میں سے کھینچ نکالتا تھا۔

۱۸ میرا خیال تھا کہ میں اپنے ہی گھر میں مروں گا،
اور میرے دِن ریت کے ذرّوں کی طرح لاتعداد ہونگے۔
۱۹ میری جڑیں پانی تک پھیل جائیں گی،
اور رات بھر میری شاخیں اوس سے تر رہیں گی۔
۲۰ میری عظمت مجھ میں تر و تازہ رہے گی،
میرے ہاتھ میں ہمیشہ نئی کمان رہے گی۔

۲۱ لوگ مجھے سُننے کے متمنّی رہتے تھے،
اور میری مشورت کا انتظار کرتے تھے۔
۲۲ میرے بولنے کے بعد وہ پھر نہ بولتے تھے؛
میری باتیں اُن کے کانوں پر بار نہ ہوتی تھیں۔
۲۳ وہ میرا ایسا انتظار کرتے تھے جیسا بارش کا
اور میرے الفاظ ایسے پی لیتے تھے جیسے وہ بہار کی بارش کے قطرے ہیں۔
۲۴ جب میں اُن پر مسکراتا تھا تو وہ مشکل سے یقین کرتے تھے؛
میرے چہرے کی بشاشت ہی اُن کے لیے بیش بہا شَے تھی۔
۲۵ میں اُن کے لیے راہ چُنتا اور اُن کے پیشوا کی حیثیت سے بیٹھتا تھا؛
میں ایسے رہتا تھا جیسے بادشاہ اپنی فوج میں؛

میں اُس شخص کی مانند تھا جو ماتم کرنے والوں کو تسلّی دیتا ہے۔

۳۰

لیکن اب وہ لوگ جو عمر میں مجھ سے چھوٹے ہیں،
اور جن کے آبا و جداد کو میں اپنے گلّہ کے کتّوں کے
ساتھ رکھنا بھی پسند نہ کرتا؛
میرا مذاق اُڑاتے ہیں۔
۲ اُن کے ہاتھوں کی قوّت میرے کس کام کی تھی،
جب کہ اُن کی قوّت جاتی رہی تھی؟
۳ افلاس اور بھوک سے بدحال ہو کر،
وہ ویران، بنجر اور تاریک مقاموں میں مارے مارے پھرتے
تھے۔
۴ وہ گھنی جھاڑیوں میں سے نمکین ساگ پات جمع کرتے تھے،
اور جھاؤ کی جڑیں اُن کی غذا تھیں۔
۵ وہ اپنے ساتھیوں سے دُور کر دیئے گئے تھے،
لوگ اُن پر ایسے چلّاتے تھے جیسے کہ وہ چور ہوں۔
۶ اُنہیں سوکھی ندیوں کے راستوں میں،
چٹانوں کے درمیان اور زمین کے بھٹّوں میں رہنے پر مجبور کیا
جاتا تھا۔
۷ وہ جھاڑیوں کے درمیان رینکتے
اور گھاس پھوس میں اِدھر اُدھر پڑے رہتے تھے۔
۸ احمقوں اور کمینوں کی طرح،
جن کا کوئی گھر بار نہیں ہوتا۔

۹ اور اب اُن کے بیٹے مجھ پر آوازے کستے ہیں؛
میں اُن کے لیے ضربُ المثل بن گیا ہُوں۔
۱۰ اُنہیں مجھ سے گِھن آتی ہے اور وہ مجھ سے دُور کھڑے رہتے ہیں؛
اور میرے مُنہ پر تھوکنے سے نہیں ہچکچاتے۔
۱۱ اب جب کہ خدا نے میری کمان ڈھیلی کر دی اور مجھے لاچار بنا دیا
ہے،
اِس لیے وہ میرے سامنے بے لگام ہو گئے ہیں۔
۱۲ میری داہنی طرف سے ایک گروہ دھاوا بولتا ہے؛
وہ میرے پاؤں کے لیے پھندا ڈالتے ہیں،
وہ میرا محاصرہ کر لینا چاہتے ہیں۔
۱۳ وہ میرے راستے کو بگاڑتے ہیں؛
اور مجھے تباہی اور بربادی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں،
گویا میرا کوئی مددگار نہیں۔
۱۴ وہ ایسے بڑھتے ہیں جیسے کسی بڑے شگاف میں سے باہر نکلے ہیں؛
اور کھنڈروں میں لُڑھکتے ہُوئے آئے ہیں۔
۱۵ مجھ پر دہشت طاری ہے؛
میری عظمت جا چکی ہے جیسے ہوا اُسے اُڑا لے گئی ہو،
میری سلامتی بادل کی طرح غائب ہو چکی ہے۔

۱۶ اور اب میری جان نکلنے کو ہے؛
دکھ کے دِنوں نے مجھے جکڑ لیا ہے۔
۱۷ رات میری ہڈّیاں چھید ڈالتی ہے؛
درد جو مجھے کھائے جا رہے ہیں کبھی دم نہیں لیتے۔
۱۸ اپنی عظیم قدرت میں خدا میرے لیے لباس بن جاتا ہے
اور میرے پیراہن کے گریبان کی طرح مجھے لپیٹ لیتا ہے
۱۹ مجھے کیچڑ میں پھینک دیا گیا ہے،
اور میں خاک اور راکھ بن کر رہ گیا ہُوں۔

۲۰ میں تجھ سے فریاد کرتا ہُوں اَے خدا، لیکن تُو جواب نہیں دیتا؛
میں کھڑا ہوتا ہُوں لیکن تُو پروا بھی نہیں کرتا۔
۲۱ تُو مجھ سے بے رحمی سے پیش آتا ہے؛
اپنے بازو کی قوّت سے تُو مجھ پر ٹُوٹ پڑتا ہے۔
۲۲ تُو مجھے اوپر اُٹھا کر ہوا پر سوار کر دیتا ہے؛
اور طوفان میں اچھالتا ہے۔
۲۳ میں جانتا ہُوں کہ تُو مجھے مَوت تک پہنچا دے گا،
اُس جگہ تک جو سب جانداروں کے لیے مقرّر ہے۔
۲۴ جب کوئی پست ہمّت اِنسان دکھ کی حالت میں مدد کے لیے
پکارتا ہے
تو کوئی بھی اُس کی طرف مدد کا ہاتھ نہیں بڑھاتا۔
۲۵ کیا میں دردمند کے لیے نہیں رویا؟
کیا میری جان غریب کے لیے آزردہ نہیں ہُوئی؟
۲۶ پھر بھی جب میں نے بھلائی کی تمنّا کی بُرائی آئی؛
جب میں نے روشنی کی توقع رکھی تو تاریکی چلی آئی۔
۲۷ میرے اندر اُٹھا ہُوا طوفان تھما ہی نہیں؛
مصیبت کے دِن میرے سامنے ہیں۔
۲۸ میں کالا پڑتا جا رہا ہُوں، لیکن دھوپ سے نہیں؛
میں مجمع میں کھڑا ہو کر مدد کے لیے دہائی دیتا ہُوں۔

۲۹ میں گیدڑوں کا بھائی بن گیا ہُوں،
اور شتر مرغوں کا ساتھی۔
۳۰ میری جلد کالی پڑ گئی ہے اور اُتری جا رہی ہے؛
میرا جسم بخار سے جل رہا ہے۔
۳۱ میرے بربط سے ماتم کی دُھن،
اور میری بانسری سے آہ وزاری کی آواز سنائی دیتی ہے۔

۳۱

میں نے اپنی آنکھوں سے عہد کیا
کہ کسی لڑکی کو بُری نگاہ سے نہ دیکھوں گا۔
۲ بھلا اِنسان خدا تعالیٰ سے کیا پاتا ہے،
عالی مقام قادرِ مطلق کی طرف سے اُس کا ورثہ کیا ہے؟
۳ کیا شریر کے لیے بربادی،
اور بدکاروں کے لیے تباہی نہیں؟
۴ کیا وہ میری راہوں کو نہیں دیکھتا
اور میرا ہر قدم نہیں گنتا؟

۵ اگر میں بطالت کی راہ پر چلا ہُوں
یا میرا پاؤں دغا کی طرف عجلت سے بڑھا ہو،
۶ تو خدا مجھے ٹھیک ترازو میں تولے
تاکہ وہ جان لے کہ میں بے گناہ ہُوں۔
۷ اگر میرے قدم راہ سے بھٹک گئے ہوں،
اگر میرے دل نے میرے آنکھوں کی پیروی کی ہو،
یا اگر میرے ہاتھ آلودہ ہوں،
۸ تب جو میں نے بویا اُسے دوسرے کھائیں،
اور میری فصلیں اُکھاڑ دی جائیں۔

۹ اگر میرا دل کسی عورت پر فریفتہ ہُوا ہو،
یا میں اپنے پڑوسی کے دروازہ پر گھات میں بیٹھا ہُوں،
۱۰ تو میری بیوی دوسرے شخص کا اناج پیسے،
اور غیر مرد اُس کے ساتھ سوئیں۔
۱۱ کیونکہ یہ بڑی شرمناک بات ہوتی،
ایک ایسا گناہ ہوتا جسے حساب میں لایا جاتا۔
۱۲ ایسی آگ جو جلا کر بھسم کر دیتی؛
اُس نے میری تیّار فصل کو جڑ سے اُکھاڑ دیا ہوتا۔
۱۳ اگر میں نے اپنے خادم یا خادمہ سے ناانصافی کی ہو
جب اُنہیں مجھ سے کوئی شکایت تھی،
۱۴ تو خدا کے سامنے میں کیا کروں گا؟
جب بازپُرس ہوگی تو میں کیا جواب دُوں گا؟
۱۵ کیا اُسی نے اُنہیں نہیں بنایا جس نے مجھے رحم میں بنایا؟
کیا اُسی نے ہمیں اپنی اپنی ماؤں کے اندر تشکیل نہیں کیا؟

۱۶ اگر میں نے محتاجوں کے مطالبے ٹھکرائے ہوں
یا کسی بیوہ کی آنکھوں کو ترسایا ہو،
۱۷ اگر میں فقط اپنا ہی پیٹ بھرتا رہا،
اور کبھی کسی یتیم کو روٹی تک نہ دی،
۱۸ لیکن میں اپنی جوانی سے ہی اُسے باپ کی طرح پالتا پوستا رہا ہُوں،
اور اپنی پیدائش سے ہی بیوہ کا رہنما رہا ہُوں۔
۱۹ اگر میں نے کسی کو کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے مرتے دیکھا،
یا کسی محتاج کو بِنا لباس دیکھا،
۲۰ اور اپنی بھیڑوں کی اون سے اُسے گرمی پہنچانے کے لئے
اُس کے دل نے مجھے دعا نہ دی ہو،
۲۱ عدالت میں اپنے رسوخ کے پیشِ نظر،
اگر میں نے کسی یتیم کے خلاف اپنا ہاتھ اُٹھایا ہو،
۲۲ تو میرا بازو میرے شانے سے الگ ہو جائے،
اور جوڑ سے ٹُوٹ جائے۔
۲۳ کیونکہ مجھے خدا کی طرف سے تباہی کا خوف تھا،
اور اُس کی شان وشوکت کے رعب کی وجہ سے میں ایسی حرکت
نہ کر سکا۔

۲۴ اگر میں نے سونے پر بھروسا کیا ہو
اور تپائے ہُوئے سونے سے کہا ہو کہ تجھ میں میری سلامتی ہے،
۲۵ اگر میں اپنی دولت کی فراوانی پر نازاں ہُوا ہُوں،
دولت جسے میرے ہاتھوں نے کمایا تھا،
۲۶ اگر میں نے سورج کی روشنی پر
یا چاند پر جو خُوب آب وتاب سے گردش کرتا ہے نظر ڈالی ہو،
۲۷ یہاں تک کہ میرا دل اندر ہی اندر اُن پر فریفتہ ہو گیا
اور میرے ہاتھوں نے اُنہیں بوسوں کا خراج دیا ہو،
۲۸ یہ بھی وہ گناہ ہوتے جنہیں حساب میں لایا جاتا،
کیونکہ اِن سے میری خدا تعالیٰ سے بیوفائی کا اظہار ہوتا۔
۲۹ اگر میں اپنے دشمن کی بدنصیبی پر خُوش ہُوا

یا اُس پر نازل شُدہ آفت سے شادمان ہُوا،
۳۰ میں نے اپنے مُنہ کو اِس گناہ سے باز رکھا
کہ اُس کی زندگی پر لعنت بھیجتا۔
۳۱ اگر میرے خاندان کے لوگوں نے کبھی نہ کہا ہو،
کہ ایسا کون ہے جو ایُّوب کے دسترخوان سے سیر نہ ہُوا؟
۳۲ لیکن کسی پردیسی کو گلی میں رات کاٹنے کی ضرورت نہ پڑی،
کیونکہ میرا دروازہ مسافر کے لیے ہمیشہ کھلا رہا۔
۳۳ اپنی تقصیر اپنے سینہ میں چھپا کر،
اگر میں نے اور لوگوں کی طرح اپنے گناہ پر پردہ ڈالا ہو
۳۴ کیونکہ میں عوامُ الناس سے اِس قدر ڈرا ہُوا تھا
اور برادری کی حقارت سے خوفزدہ تھا
کہ میں خاموش ہو گیا اور گھر سے باہر نکلا

۳۵ (کاش کہ کوئی میری سُننے والا ہوتا!
لو اب میں اپنے محضر نامہ پر دستخط کرتا ہُوں، قادرِ مطلق مجھے
جواب دے؛
میرا مدعی بھی اپنا دعویٰ تحریر کر کے پیش کرے۔
۳۶ یقیناً میں اُسے اپنے کندھے پر لیے پھروں گا،
میں اُسے تاج کی طرح سر پر رکھ لوں گا۔
۳۷ میں اُسے اپنے ہر قدم کا حساب دُوں گا؛
ایک امیرزادہ کی طرح میں اُس کے پاس جاؤں گا۔)

۳۸ اگر میری زمین میرے خلاف دہائی دیتی ہے
اور اُس کی تمام کیاریاں آنسوؤں سے تر ہیں،
۳۹ اگر میں نے بغیر قیمت ادا کیے اُس کی پیداوار کھائی ہے
یا اُس کے کاشتکاروں کی ہمّت پست کی ہے،
۴۰ تو اُس میں گیہوں کے بدلے اونٹ کٹارے
اور جَو کی بجائے گھاس پھوس اُگے۔
ایوّب کی باتیں ختم ہُوئیں۔

اِلیہُو

۳۲ تب وہ تینوں ایُّوب کو جواب دینے سے باز آئے کیونکہ وہ اپنے آپ کو راستباز سمجھتا تھا۔ ۲ لیکن بوزی براکیل کا بیٹا اِلیہُو جو رام کے خاندان سے تھا بے حد خفا ہُوا کیونکہ ایُّوب نے خدا کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو راست ٹھہرایا تھا۔ ۳ وہ تینوں دوستوں سے بھی خفا تھا کیونکہ اُنہوں نے ایُّوب کے خیالات کی تردید کرنے کی بجائے اُلٹا اُسے ہی مجرم قرار دیا۔ ۴ اِلیہُو ایُّوب سے گفتگو کرنے سے اِس لیے رُکا رہا کہ وہ تینوں اُس سے عمر میں بڑے تھے۔ ۵ لیکن جب اُس نے دیکھا کہ اُن تینوں کے پاس کہنے کو اور کچھ نہیں رہا تو اُس کا غُصّہ بھڑک اُٹھا۔
۶ چنانچہ بوزی براکیل کے بیٹے اِلیہُو نے کہا:

میں جواں سال ہُوں،
اور تُم ضعیف ہو؛
اِسی لیے میں ڈرتا تھا،
اور اپنی رائے ظاہر کرنے کی ہمّت نہ کر پایا۔
۷ میں نے سوچا سال خوردہ ہی بولیں؛
عمر رسیدہ ہی حکمت سکھائیں۔
۸ لیکن اِنسان میں رُوح ہے،
یعنی قادرِ مطلق کا دَم جو اُسے خِرد بخشتا ہے۔
۹ صرف بوڑھے ہی عقلمند نہیں ہوتے،
نہ ہی صرف عمر رسیدہ لوگ حقیقت کو سمجھتے ہیں۔
۱۰ اِس لیے میں کہتا ہُوں کہ میری سُنو،
اب میں بھی اپنی رائے ظاہر کرتا ہُوں۔
۱۱ جب تک تُم بولتے رہے میں رُکا رہا،
جب تُم الفاظ ٹٹول رہے تھے؛
میں تمہاری دلیلیں سُنتا رہا۔
۱۲ میں نے تمہاری باتوں پر خُوب دھیان دیا۔
لیکن تُم میں سے ایک نے بھی ایوّب کو غلط ثابت نہیں کیا؛
تُم میں سے کسی نے بھی اُس کی دلیلوں کا جواب نہیں دیا۔
۱۳ یہ نہ کہو کہ ہم بڑے دانشمند ہیں؛
خدا ہی اُس کی تردید کر سکتا ہے نہ کہ اِنسان۔
۱۴ لیکن ایُّوب نے مجھے اب تک اپنی باتوں کا نشانہ نہیں بنایا ہے،
اور نہ میں اُسے تمہاری دلیلوں کی مدد سے جواب دُوں گا۔

۱۵ وہ ہمّت ہار گئے اور اب اُن کے پاس کہنے کو کچھ نہیں رہا؛
لفظوں نے اُنہیں جواب دے دیا۔
۱۶ کیا میں رُکا رہوں، اب جب کہ وہ خاموش ہو گئے ہیں؟
وہ جواب نہیں دیتے، وہ بولتے نہیں۔
۱۷ اب میں ہی بولُوں گا؛
اب میں بھی اپنی رائے دُوں گا۔

۱۸ کیونکہ میرے پاس کہنے کو بہت کچھ ہے،
جو روح میرے اندر ہے مجھے مجبور کر رہی ہے؛
۱۹ میں شراب سے بھرا ہُوا ہُوں جو باہر نکلنے کے لیے بیتاب ہے،
نئی شراب کی مشکوں کی طرح جو پھٹنے کو ہُوں۔
۲۰ مجھے بولنا ہی ہوگا تاکہ تسلّی پاؤں،
مجھے اپنے لب کھول کر جواب دینا ہوگا۔
۲۱ میں کسی کی طرفداری نہ کروں گا،
نہ کسی شخص کی خُوشامد کروں گا؛
۲۲ کیونکہ اگر میں خُوشامد کرنے میں مہارت رکھتا،
تو میرا بنانے والا مجھے جلد اُٹھا لیتا۔

۳۳

لیکن اب اَے ایُّوب میری باتیں سُن؛
میری ہر بات پر دھیان دے۔
۲ میں اب اپنا مُنہ کھولنے ہی کو ہُوں؛
اور میرے الفاظ میری زبان پر ہیں۔
۳ میری باتیں ایک راستباز دل سے نکل رہی ہیں؛
جو میں جانتا ہُوں اُسے میرے لب خلوص سے بیان کرتے ہیں۔
۴ خدا کی روح نے مجھے بنایا ہے؛
قادرِ مطلق کا دم مجھے زندگی بخشتا ہے۔
۵ اگر ممکن ہو تو مجھے جواب دے؛
تیّار رہو اور میرا مقابلہ کر۔
۶ میں خدا کے سامنے بالکل تیری طرح ہُوں؛
میں بھی مٹّی سے بنایا گیا ہُوں۔
۷ میرا رعب تجھے ہراساں نہ کرے،
نہ میرا ہاتھ تجھ پر بھاری ثابت ہو۔

۸ میں نے تجھے بہت کچھ بولتے سُنا ہے،
ایک ایک لفظ سُنا ہے۔
۹ کہ میں پاک ہُوں اور بیگناہ؛
میں صاف ہُوں اور خطا سے منزّہ۔
۱۰ پھر بھی خدا نے مجھ میں خامی پائی؛
وہ مجھے اپنا دشمن سمجھتا ہے۔
۱۱ وہ میرے پاؤں زنجیروں میں کستا ہے؛
اور میری سب راہوں پر نظر رکھتا ہے۔
۱۲ لیکن میں تجھے کہتا ہُوں، اِس بات میں تُو حق پر نہیں ہے،
کیونکہ خدا اِنسان سے بڑا ہے۔
۱۳ تُو کیوں اُس سے شکایت کرتا ہے
کہ وہ اِنسان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا؟
۱۴ خدا بولتا ضرور ہے، کبھی اِس طرح، کبھی اُس طرح،
خواہ اِنسان کو اُس کا احساس نہ ہو۔
۱۵ خواب میں، رات کی رویا میں،
جب لوگوں پر گہری نیند طاری ہوتی ہے
اور وہ اپنے بستر پر سوتے ہیں۔
۱۶ یا تو وہ اُن کے کانوں میں کچھ کہتا ہے
اور تنبیہ سے اُنہیں ڈراتا ہے،
۱۷ تاکہ اِنسان اپنے بُرے مقصد سے باز رہے
اور غرور سے احتراز کرے۔
۱۸ تاکہ اُس کی جان قبر سے بچے،
اور اُس کی زندگی تلوار کی مار سے۔
۱۹ یا اِنسان اپنی ہڈّیوں کے مستقل کرب کے ساتھ
درد کے بستر پر تنبیہ پائے،
۲۰ یہاں تک کہ اُس کا جی کھانے سے اُچاٹ ہو جائے
اور اُس کی جان مرغوب غذا سے بھی نفرت کرنے لگے۔
۲۱ اُس کا گوشت ایسا سوکھ جاتا ہے کہ دکھائی نہیں دیتا،
اور اُس کی ہڈّیاں جو پوشیدہ تھیں باہر نکل آتی ہیں۔
۲۲ اُس کی جان قبر کی گہرائی تک،
اور اُس کی زندگی مُردوں کے پاس جا پہنچتی ہے۔

۲۳ پھر بھی اگر کوئی فرشتہ اُس کی جانب ہو
شفاعت کرنے والا، ہزار میں ایک،
اِنسان کو یہ بتانے کے لیے کہ اُس کے حق میں کیا درست ہے،
۲۴ جو اُس پر مہربان ہو اور کہے،
اِسے قبر کی گہرائی میں جانے سے بچا؛
مجھے اِس کا فدیہ مِل گیا ہے۔
۲۵ پھر اُس کا جسم اِک بچّہ کے جسم کی طرح تازہ ہو جائے گا؛
اور اُس کی جوانی بحال کر دی جائے گی۔
۲۶ وہ خدا سے دعا کرتا ہے اور وہ اُس پر مہربان ہوتا ہے،
وہ خدا کا چہرہ دیکھتا ہے اور خُوشی سے چلّا اُٹھتا ہے؛
خدا اُس کی صحیح حالت بحال کرتا ہے۔
۲۷ پھر وہ لوگوں کے پاس آ کر کہتا ہے،

میں نے گناہ کیا اور حق کو بدل دیا،
لیکن میرا وہ انجام نہ ہُوا جس کا میں مستحق تھا۔
۲۸ اُس نے میری جان کو قبر میں جانے سے بچا لیا،
اور میں روشنی کا لطف اُٹھانے کے لیے جیئوں گا۔

۲۹ خدا اِنسان کے ساتھ یہ سب
دو دفعہ بلکہ تین دفعہ کرتا ہے۔
۳۰ وہ اُس کی جان قبر سے واپس لاتا ہے،
تاکہ وہ زندگی کی روشنی سے روشن ہو۔

۳۱ اَے ایُّوب، غور سے میری بات سُن؛
خاموش رہ اور مجھے بولنے دے۔
۳۲ اگر تجھے کچھ کہنا ہے تو مجھے جواب دے؛
بول، کیونکہ میں چاہتا ہُوں کہ تُو سچّا ثابت ہو۔
۳۳ لیکن اگر نہیں تو میری سُن؛
خاموش رہ اور میں تجھے دانائی سکھاؤں گا۔

۳۴

تب اِلیہُو نے کہا:

۲ اَے عقلمند لوگو، میری باتیں سُنو؛
اَے صاحبانِ علم، میری طرف کان لگاؤ۔
۳ کیونکہ کان باتوں کو پرکھتا ہے
جس طرح زبان کھانے کو چکھتی ہے۔
۴ آؤ ہم خود دیکھیں کہ سچ کیا ہے؛
آؤ ہم مل کر سیکھیں کہ بھلائی کس میں ہے

۵ ایُّوب کہتا ہے کہ میں بیگناہ ہُوں،
لیکن خدا نے میری حق تلفی کی ہے۔
۶ اگرچہ میں حق پر ہُوں،
تو بھی میں جھوٹا ٹھہرایا جاتا ہُوں؛
حالانکہ میں بیگناہ ہُوں،
اُس نے مجھے بُری طرح زخمی کر دیا ہے۔
۷ ایُّوب کی طرح اور کون ہوگا،
جو ذلّت کو پانی کی طرح پی جائے؟
۸ وہ بدکرداروں کی صحبت میں رہتا ہے؛
اور شریروں سے راہ و رسم رکھتا ہے۔
۹ کیونکہ وہ کہتا ہے اِنسان کو کوئی فائدہ نہیں
جب وہ خدا کو خُوش کرنے کی کوشش کرے۔

۱۰ اِس لیے اَے اہلِ خرد، میری سُنو،
یہ خدا کے شایانِ شان نہیں کہ وہ بدی کرے،
یا قادرِ مطلق کوئی غلط کام کرے۔
۱۱ وہ اِنسان کو اُس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیتا ہے؛
اور اُس کے ساتھ وہی کرے گا جس کا وہ مستحق ہوگا۔
۱۲ یہ ممکن ہی نہیں کہ خدا بُرائی کرے،
یا قادرِ مطلق اِنصاف سے کام نہ لے۔
۱۳ کس نے اسے زمین پر مامور کیا؟
کس نے اسے ساری دنیا پر اختیار بخشا؟
۱۴ اگر وہ چاہتا
تو وہ اپنی روح اور اپنا دم واپس لے لیتا،
۱۵ اور تمام بنی نوعِ اِنسان بیک وقت فنا ہو جاتے
اور اِنسان خاک میں مل جاتا۔

۱۶ اگر تجھ میں سمجھ ہے تو سُن؛
اور میری باتوں پر کان لگا۔
۱۷ کیا وہ جسے اِنصاف سے نفرت ہو حکومت کر سکتا ہے؟
کیا تُو اُسے جو عادل اور قادر ہے ملزم ٹھہرائے گا؟
۱۸ کیا وہی نہیں جو بادشاہوں سے کہتا ہے کہ تُم نکمّے ہو،
اور اشراف سے کہ تُم بدشعار ہو،
۱۹ جو امیرزادوں کی طرفداری نہیں کرتا
اور دولتمندوں کو غریبوں پر ترجیح نہیں دیتا،
کیونکہ وہ سب اُس کے ہاتھ کی کاریگری ہیں؟
۲۰ وہ رات ہی رات میں کسی لمحہ مر جاتے ہیں؛
لوگ لرزنے لگتے ہیں اور چل بستے ہیں؛
زورآور ہاتھ لگائے بغیر اُٹھا لیے جاتے ہیں۔

۲۱ اُس کی آنکھیں اِنسان کی راہوں پر لگی رہتی ہیں؛
وہ اُن کی ہر روش دیکھتا ہے۔
۲۲ کوئی ایسی تاریک جگہ نہیں، نہ گہرا سایہ،
جہاں بدکار چھپ سکیں۔

۲۳ خدا کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اِنسان کو اپنی عدالت میں بلائے،
اور اُس سے جرح کرے۔
۲۴ وہ زورآوروں کو بلاتفتیش پاش پاش کر دیتا ہے
اور اُن کی جگہ دوسروں کو مامور کرتا ہے۔
۲۵ کیونکہ وہ اُن کے اعمال کا حساب رکھتا ہے،
اور رات کے وقت اُن کا تختہ اُلٹ دیتا ہے۔
اور وہ کچل دیئے جاتے ہیں۔
۲۶ وہ اُنہیں اُن کی شرارت کی سزا دیتا ہے
ایسی جگہ جہاں ہر کوئی اُنہیں دیکھ سکے،
۲۷ کیونکہ اُنہوں نے اُس کی پیروی سے مُنہ موڑا
اور اُس کی کسی راہ کا لحاظ نہ کیا۔
۲۸ اُن کی وجہ سے غریبوں کی پکار اُس تک پہنچی،
اور اُس نے مصیبت زدوں کی فریاد سُنی۔
۲۹ لیکن اگر وہ خاموش رہے تو اُسے کون ملزم ٹھہرائے گا؟
اگر وہ اپنا مُنہ چھپا لے تو کون اُسے دیکھ سکے گا؟
پھر بھی وہ ہر فرد اور ہر قوم کے ساتھ یکساں سلوک کرتا ہے،
۳۰ تاکہ خدا کا منکر حکومت نہ کر سکے،
اور لوگوں کو پھندے میں پھنسانے سے باز رہے۔

۳۱ ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا سے کہے،
میں گنہگار ہُوں لیکن اب ایسا نہ کروں گا،
۳۲ جو مجھے دکھائی نہیں دیتا وہ مجھے سکھا؛
اگر میں نے بُرائی کی ہے تو دوبارہ ایسا نہ کروں گا۔
۳۳ کیا خدا تیری مرضی کے مطابق فیصلہ کرے،
جب کہ تُو توبہ کرنے سے انکار کرتا ہے؟
فیصلہ تجھے کرنا ہے نہ کہ مجھے؛
اِس لیے جو کچھ تُو جانتا ہے مجھے بتا۔

۳۴ اہلِ خرد اعلان کرتے ہیں،
عقلمند لوگ جو میری بات سُنتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں:
۳۵ ایُّوب نادانی سے بولتا ہے؛
اُس کی باتیں حکمت سے خالی ہیں۔
۳۶ کاش کہ ایُّوب سے
ایک بدکار کی طرح جواب دینے کے لیے پُوری طرح
پُوچھ تاچھ کی جاتی!
۳۷ گناہ کے ساتھ ساتھ وہ سرکشی بھی کرتا ہے؛
اور ہمارے درمیان حقارت آمیزی سے تالیاں بجاتا ہے
اور خدا کے خلاف بہت سی باتیں بناتا ہے۔

۳۵

پھر الیہُو نے کہا:

۲ کیا تیرا یہ کہنا درست ہے؟
کہ میں خدا سے زیادہ صادق ہُوں۔
۳ پھر بھی تُو اُس سے پُوچھتا ہے مجھے اُس سے کیا فائدہ،
اگر میں گناہ نہ کروں تو میرا کیا بھلا ہوتا ہے؟

۴ میں تجھے جواب دینا چاہوں گا
اور تیرے ساتھ تیرے دوستوں کو بھی۔
۵ افلاک کی طرف نظر اُٹھا اور دیکھ؛
بادلوں کی طرف نگاہ کر جو تجھ سے اِس قدر اُونچائی پر ہیں۔
۶ اگر تُو گناہ کرتا ہے تو اُس کا کیا بگڑتا ہے؟
اگر تیرے گناہ بڑھ جائیں تو اُسے کیا ہوگا؟
۷ اگر تُو راستباز ہے تو اُسے کیا دیتا ہے،
یا وہ تیرے ہاتھوں کیا پاتا ہے؟
۸ تیری شرارت صرف تجھ جیسے اِنسان ہی پر اثر انداز ہوتی ہے،
اور تیری راستبازی صرف آدم زاد پر۔

۹ ظلم کے بوجھ سے دب کر لوگ چلّا اُٹھتے ہیں؛
زورآور کے بازو سے مخلصی پانے کے لیے وہ دہائی دیتے ہیں۔
۱۰ لیکن کوئی یہ نہیں کہتا کہ میرا بنانے والا خدا کہاں ہے،
جو رات کے وقت نغمے عنایت کرتا ہے،
۱۱ جو ہمیں زمین کے جانوروں سے زیادہ سکھاتا ہے،
اور ہوا کے پرندوں سے زیادہ عقلمند بناتا ہے؟
۱۲ لوگ دہائی دیتے ہیں
اور وہ بدکاروں کے غرور کی وجہ سے جواب نہیں دیتا۔
۱۳ تُو یقین کر کہ وہ اُن کی جھوٹی فریاد نہیں سُنتا؛
قادرِ مطلق اُس کی طرف دھیان نہیں دیتا۔
۱۴ جب تُو کہتا ہے کہ تُو اُسے نہیں دیکھتا
تو پھر تجھے کیسے معلوم ہوگا؟

تیرا معاملہ اُس کے سامنے ہے
اور تجھے اُس کا انتظار کرنا لازمی ہے،
[15] مزید یہ کہ اگر اُس نے غُصّہ میں آ کر سزا نہیں دی
تو یہ مطلب نہیں کہ وہ بدکاری کو نظر میں لاتا ہی نہیں۔
[16] پس ایُّوب ایک بے معنی بحث کے لیے مُنہ کھولتا ہے؛
اور بغیر جانے بوجھے بولتا جاتا ہے۔

۳۶

الیہُو نے اپنا بیان جاری رکھا:

[2] ذرا صبر کر، مجھے بولنے دے،
کیونکہ خدا کے حق میں مجھے کچھ اور بھی کہنا ہے۔
[3] میں نے دُور دُور سے علم حاصل کیا ہے؛
میں اپنے خالق کو عادل تسلیم کرتا ہُوں۔
[4] یقین رکھ کہ میری باتیں جھوٹی نہیں ہیں؛
ایک عالم فاضل تیرے ساتھ ہے۔

[5] خدا قادر ہے لیکن وہ لوگوں کو حقیر نہیں جانتا؛
وہ قوی ہے اور اپنے ارادہ میں مصمّم۔
[6] وہ شریر کو زندہ نہیں چھوڑتا
لیکن مصیبت کے ماروں کو اُن کا حق بخشتا ہے۔
[7] وہ راستبازوں کی طرف سے اپنی نگاہ نہیں ہٹاتا؛
اور اُنہیں بادشاہوں کے ساتھ تخت نشین کرتا ہے
اور ہمیشہ کے لیے سرفراز کرتا ہے۔
[8] لیکن اگر لوگ زنجیروں میں جکڑے ہُوئے ہیں،
اور مصیبت کی رسّیوں سے بندھے ہوئے ہیں،
[9] تو وہ اُنہیں اُن کی کرتوتیں بتاتا ہے،
اور یہ کہ اُنہوں نے تکبُّر میں گناہ کیا۔
[10] وہ تادیب کے لیے اُن کے کان کھولتا ہے
اور اُنہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی بدی سے باز آئیں۔
[11] اگر وہ حکم مانیں اور اُس کی اطاعت کریں،
تو وہ اپنی زندگی کے باقی ماندہ ایّام خوشحالی میں
اور زندگی آسودگی میں گزاریں گے۔
[12] لیکن اگر وہ نہ سُنیں،
تو تلوار سے ہلاک ہوں گے
اور بیوقوفی سے مریں گے۔

[13] بیدینوں کے دل میں خفگی بستی ہے؛
وہ اُنہیں قید کرتا ہے تب بھی وہ مدد کے لیے دہائی نہیں دیتے۔
[14] وہ اپنی جوانی ہی میں مرجاتے ہیں،
لُوطیوں کے درمیان،
[15] جو مصیبت زدہ ہیں وہ اُنہیں اُن کی مصیبت سے چھٹکارا دیتا ہے؛
اور دکھ درد کے ذریعہ اُن کے کان کھولتا ہے۔

[16] وہ تجھے تنگی کے جبڑوں سے نکال کر
ایک ایسی کشادہ جگہ لے جاتا ہے،
جہاں تُو دسترخوان پر چُنے ہُوئے بہترین کھانوں سے لطف اندوز
ہوسکتا ہے۔
[17] لیکن اِس وقت تُو ایسی سزا پا رہا ہے جو ایک شریر کو ملنی چاہیئے تھی؛
پھر بھی عدل و اِنصاف ہو کر ہی رہے گا۔
[18] خبردار، دولت تیرا دل نہ لُبھالے؛
کوئی بڑی رشوت تجھے گمراہ نہ کردے۔
[19] کیا تیری دولت
اور قوّت وتوانائی
تجھے مصیبت سے بچانے کے لیے کافی ہیں؟
[20] اُس رات کی تمنّا نہ کر،
جس میں لوگوں کو اُن کے گھروں سے اُٹھالیا جاتا ہے۔
[21] بدی کی طرف مائل نہ ہو،
جسے تُو دکھ پر ترجیح دیتا ہُوا نظر آتا ہے۔

[22] خدا کی قدرت عظیم ہے۔
کیا کوئی استاد اُس کی مانند ہے؟
[23] کس نے اُس کے لیے راہیں تجویز کیں،
یا اُس سے کہا ہو، تُو نے غلطی کی؟
[24] اُس کے کاموں کی تعریف کرنا نہ بھول،
جنہیں لوگوں نے گا گا کر سراہا ہے،
[25] تمام نوعِ اِنسان نے اُسے دیکھا ہے؛
لوگ دُور سے اُس پر نظر جمائے رہتے ہیں۔
[26] خدا کس قدر عظیم ہے، ہماری سمجھ سے باہر!
اُس کے برسوں کا شمار دریافت سے باہر ہے۔

[27] وہ پانی کے قطروں کو اوپر کھینچتا ہے،

جو بخارات سے مینہ میں ڈھل کر چشموں میں گرتا ہے؛
۲۸ بادل اپنی رطوبت اُنڈیل دیتے ہیں
اور بنی نوع اِنسان پر کثرت سے بارش ہوتی ہے۔
۲۹ کون سمجھ سکتا ہے کہ وہ بادلوں کو کیسے پھیلاتا ہے،
یا اپنی شہ نشین سے کیسے گرجتا ہے؟
۳۰ دیکھ وہ اپنی بجلی کو اپنے چوگرد کیسے منتشر کرتا ہے،
جو سمندر کی گہرائیوں کو بھی جگمگا دیتی ہے۔
۳۱ اُنہی سے وہ قوموں میں اپنا نظام قائم کرتا ہے
اور اُنہیں کثرت سے خوراک بہم پہنچاتا ہے۔
۳۲ وہ بجلی کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے،
اور حکم دیتا ہے کہ نشانہ پر جا گرے۔
۳۳ اُس کی گرج آنے والے طوفان کا اعلان کرتی ہے؛
چوپائے تک طوفان کی آمد کی خبر کر دیتے ہیں۔

۳۷

اِس بات سے بھی تیرا دل کانپتا ہے
اور اپنی جگہ سے اُچھل پڑتا ہے۔
۲ سُنو! اُس کی آواز کی گرج سُنو،
اور وہ زمزمہ جو اُس کے مُنہ سے نکلتا ہے۔
۳ وہ اپنی بجلی کو سارے آسمان کے نیچے چمکاتا ہے
اور اُسے زمین کی اِنتہا تک پہنچا دیتا ہے۔
۴ اُس کے بعد اُس کے گرجنے کی آواز آتی ہے؛
وہ اپنی جلالی آواز سے گرجتا ہے۔
جب اُس کی آواز گونجتی ہے
تو وہ اُسے بالکل نہیں روکتا۔
۵ خدا کی آواز عجیب و غریب طور پر گرجتی ہے؛
وہ غیر معمولی کام کرتا ہے جو ہماری سمجھ سے باہر ہیں۔
۶ وہ برف سے کہتا ہے کہ تُو زمین پر گر،
اور مینہ سے کہ تُو موسلا دھار بارش بن جا۔
۷ یوں ہر شخص کو مشقت سے روکتا ہے،
تاکہ وہ تمام لوگ جنہیں اُس نے بنایا ہے اُس کے کام کو جانیں۔
۸ جانور غاروں میں چھپ جاتے ہیں؛
وہ اپنی اپنی ماند میں پڑے رہتے ہیں۔
۹ آندھی اپنی خلوت گاہ سے نکل آتی ہے،
اور تیز ہوائیں سردی لے آتی ہیں۔
۱۰ خدا کے دم سے برف جم جاتی ہے،
اور وسیع سطحِ سمندر منجمد ہو جاتی ہے۔
۱۱ وہ بادلوں میں رطوبت بھر دیتا ہے؛
اور اُن میں سے اپنی بجلی منتشر کرتا ہے۔
۱۲ اُس کے اشارے پر وہ تمام کرۂ زمین کا چکّر کاٹتے ہیں
تاکہ اُس کے حکم کی تعمیل کریں۔
۱۳ وہ بادل لاتا ہے کبھی لوگوں کی تنبیہ کے لیے،
کبھی اپنی زمین کو سیراب کرنے اور اپنی محبّت جتانے کے لیے۔

۱۴ اَے ایُّوب! اِسے سُن؛
چپکا رہ اور خدا کے حیرت انگیز کارناموں پر غور کر۔
۱۵ کیا تُو جانتا ہے کہ خدا بادلوں کو کیسے قابو میں رکھتا ہے
اور اپنی بجلی کیسے چمکاتا ہے؟
۱۶ کیا تُو جانتا ہے کہ بادل اپنا توازن کیسے قائم رکھتے ہیں؟
یہ اُسی علیمِ کل کے حیرت انگیز کارنامے ہیں۔
۱۷ جب زمین پر جنوبی ہوا کے زیرِ اثر سناٹا ہو جاتا ہے
تو تُو اپنے لباس میں تپنے لگتا ہے۔
۱۸ کیا تُو آسمانوں کو پھیلانے میں اُس کی مدد کر سکتا ہے،
جو ڈھلے ہُوئے کانسہ کے آئینہ کی مانند مضبوط ہوتے ہیں۔

۱۹ ہمیں بتا کہ ہم اُس سے کیا کہیں؛
کیونکہ ہم تو تاریکی میں ہیں، ہم اُس سے بحث کرنے کے لیے دلائل کہاں سے لائیں۔
۲۰ کیا اس کو بتایا جائے کہ میں بولنا چاہتا ہُوں؟
ایسی درخواست تو زندہ نگل لیے جانے کے مترادف ہوگی۔
۲۱ سورج جس آب و تاب سے آسمانوں میں چمکتا ہے کوئی اُس کی طرف دیکھ نہیں سکتا،
خصوصاً جب ہوا بادلوں کو اُڑا لے جاتی ہے۔
۲۲ شمال کی جانب سے سنہری کرنیں اپنا جلوہ دکھاتی ہیں،
خدا کی اس پر جلال شان و شوکت پر کس کی نظر ٹکے گی۔
۲۳ قادرِ مطلق تک ہماری رسائی نہیں ہو سکتی، وہ قدرت میں اعلیٰ ہے؛
وہ اپنے عدل میں عظیم اور راستبازی میں غنی ہے۔
۲۴ اِسی لیے لوگ اس سے ڈرتے ہیں،
کیا اُسے دانا دلوں کی پرواہ نہیں؟

خداوند کلام کرتا ہے

۳۸ تب خداوند نے ایُّوبؔ کو بگولے میں سے جواب دیا۔ اُس نے کہا:

۲ یہ کون ہے جو فضول باتوں سے
میری مشورت پر پردہ ڈال رہا ہے؟
۳ مرد کی مانند اپنی کمر باندھ؛
میں تجھ سے سوال پُوچھوں گا،
اور تُو مجھے جواب دے گا۔

۴ جب میں نے زمین کی بنیاد رکھی تب تُو کہاں تھا؟
اگر تُو دانشمند ہے تو مجھے بتا۔
۵ کس نے اُس کا حجم قائم کیا؟ کیا تُو جانتا ہے؟
کس نے اُسے جریب سے ناپا؟
۶ کس چیز پر اُس کی بنیادیں ڈالی گئیں،
یا کس نے اُس کے کونے کا پتھر رکھا؟
۷ جب صبح کے ستارے مل کر گا رہے تھے
اور تمام ملائک خوشی سے للکار رہے تھے؟

۸ کس نے سمندر کو دروازوں سے بند کیا
جب وہ ایسا پھوٹ نکلا گویا بطن سے،
۹ جب میں نے بادلوں کو اُس کا لباس بنایا
اور گہری تاریکی میں اُسے لپیٹ دیا،
۱۰ جب میں نے اُس کے لے حدود مقرّر کیں
اور اُس کے کواڑ اور سلاخیں اپنی اپنی جگہ پیوست کیں،
۱۱ جب میں نے کہا: یہاں تک تُو آ سکتا ہے، لیکن اُس کے آگے نہیں؛
یہیں پر تیری بپھری ہُوئی موجیں رُک جائیں؟

۱۲ تُو نے کبھی صبح کو حکم دیا ہے،
یا طلوعِ صبح کو اپنی جگہ بتائی ہے،
۱۳ تا کہ وہ زمین کو کناروں سے پکڑ کر جھٹکائے
اور شریروں کو اُس میں سے نکال دے۔
۱۴ جس طرح چکنی مٹّی مُہر کے نیچے بدلتی ہے ویسے ہی زمین بھی تشکیل پاتی ہے؛
اُس کے خدوخال لباس کی طرح نمایاں ہوتے ہیں۔
۱۵ شریروں کو اُن کی روشنی سے محروم کر دیا جاتا ہے،
اور اُن کا بلند بازو توڑ دیا جاتا ہے

۱۶ کیا تُو سمندر کے چشموں میں اُترا ہے
یا اتھاہ گہرائیوں میں چلا ہے؟
۱۷ کیا مَوت کے دروازے تیرے لیے کھولے گئے ہیں؟
کیا تُو نے مَوت کے سایہ کے پھاٹک دیکھے ہیں؟
۱۸ کیا تُو زمین کی پہنائی کو سمجھ پایا ہے؟
اگر تُو یہ سب جانتا ہے تو مجھے بتا۔

۱۹ نور کے مسکن کا راستہ کہاں ہے؟
اور تاریکی کہاں رہتی ہے؟
۲۰ کیا تُو اُنہیں اُن کی جگہ لے جا سکتا ہے؟
تجھے اُن کے مکانوں کا راستہ معلوم ہے؟
۲۱ یقیناً تُو جانتا ہے کیونکہ تُو اُس وقت پیدا ہو چکا تھا!
اور تُو اتنے سال جی چکا ہے!

۲۲ کیا تُو برف کے مخزنوں میں داخل ہُوا ہے
یا تُو نے اولوں کے انبار کو دیکھا ہے،
۲۳ جنہیں میں نے مصیبت کے اوقات،
اور لڑائی اور جنگ کے دِنوں کے لیے محفوظ رکھا ہے؟
۲۴ اِس جگہ کا راستہ کونسا ہے جہاں بجلی منتشر ہوتی ہے،
یا وہ جگہ جہاں مشرقی ہوائیں زمین پر پھیلائی جاتی ہیں؟
۲۵ نیز سیلاب کے لیے نہریں کون کاٹتا ہے،
اور طوفانِ برق و باد کے لیے راہیں کون نکالتا ہے،
۲۶ تا کہ غیر آباد زمین کو سیراب کرے،
بیابان، جس میں کوئی نہیں رہتا،
۲۷ تا کہ ویران اور بنجر زمین کی پیاس بجھے
اور اُس میں گھاس اُگ آئے؟
۲۸ کیا بارش کا کوئی باپ ہے؟
یا اوس کے قطرے کون پیدا کرتا ہے؟
۲۹ برف کس کے بطن سے نکلتی ہے؟
آسمانوں سے پالے کون پیدا کرتا ہے
۳۰ کب پانی پتھّر کی طرح سخت ہو جاتا ہے،
اور سمندر کی سطح کب منجمد ہو جاتی ہے؟

۳۱ کیا تُو عقدِ ثریّا کو باندھ سکتا ہے؟
کیا تُو جبّار کی رسّیاں کھول سکتا ہے؟
۳۲ کیا تو منطقۃُالبرُوج کو اُن کے وقتوں پر نکال سکتا ہے
یا بناتُ النّعش کی اُن کی سہیلیوں کے ساتھ رہبری کر سکتا ہے؟
۳۳ کیا تُو افلاک کے آئین جانتا ہے؟
کیا تُو اُنہیں زمین پر قائم کر سکتا ہے؟

۳۴ کیا تُو بادلوں تک اپنی آواز بلند کر سکتا ہے
یا اُن کی موسلا دھار بارش میں چھپ سکتا ہے؟
۳۵ کیا تُو بجلی کے کوندوں کو اُن کی راہ پر روانہ کر سکتا ہے؟
کیا وہ تجھ سے کہتی ہے: میں حاضر ہُوں؟
۳۶ باطن کو حکمت سے کس نے مزّین کیا
یا دماغ کو فہم کس نے عطا کیا؟
۳۷ کس میں اتنی حکمت ہے کہ بادلوں کو گن سکے؟
آسمان کی مشکوں کے مُنہ کون کھول سکتا ہے
۳۸ جب زمین تودہ بن جاتی ہے
اور اُس کے ڈھیلے باہم چپک جاتے ہیں؟

۳۹ کیا تُو شیرِ ببر کے لیے شکار مارتا ہے
اور جنگل کے راجہ کی بھوک مٹاتا ہے
۴۰ جب وہ اپنی ماندوں میں دبک کر بیٹھتے ہیں
یا گنجان جھاڑیوں میں گھات لگا کر بیٹھتے ہیں؟
۴۱ پہاڑی کوّے کے لیے غذا کون مہیّا کرتا ہے
جب اُس کے بچّے خدا سے فریاد کرتے
اور خوراک کے بغیر اُڑتے پھرتے ہیں؟

۳۹

کیا تُو جانتا ہے کہ پہاڑی بکریاں کب جنتی ہیں
اور ہرنی کب بچّے دیتی ہے؟
۲ کیا تُو اُن کے حمل کے مہینوں کا شمار رکھتا ہے؟
یا جانتا ہے کہ وہ کس موسم میں جنتی ہیں؟
۳ وہ جھکتی ہیں اور اپنا بچّہ دیتی ہیں؛
اور دردِ زہ سے رہائی پاتی ہیں۔
۴ اُن کے بچّے جنگلوں میں بڑھتے اور قوّت پاتے ہیں؛
وہ چلے جاتے ہیں اور اُن کے پاس واپس نہیں آتے۔

۵ گورخر کو کس نے آزاد کیا؟
اُس کے بند کس نے کھولے؟
۶ میں نے بیابان کو اُس کا گھر بنایا،
اور زمینِ شور کو اُس کا مسکن۔
۷ شہر کا شور و غل اُس تک نہیں پہنچ پاتا؛
وہ گاڑی بان کی پکار نہیں سُنتا۔
۸ وہ چراگاہوں کی کھوج میں پہاڑیوں پر گھومتا ہے
اور سبزہ زاروں کی جستجو میں لگا رہتا ہے۔

۹ کیا کوئی جنگلی سانڈ تیری خدمت کرنے پر راضی ہوگا؟
کیا وہ تیری چرنی کے پاس رات کاٹے گا؟
۱۰ کیا تُو اُسے رسّی سے باندھ کر ریگھاری میں چلا سکتا ہے؟
کیا وہ تیرے پیچھے پیچھے وادی میں ہل جوتے گا؟
۱۱ کیا تُو اُس کی بڑی طاقت کی بنا پر اُس پر بھروسا کرے گا؟
کیا تُو اپنا بھاری کام اُس پر چھوڑ دے گا؟
۱۲ کیا تُو اُس سے امید کرے گا کہ وہ تیرا غلّہ ڈھوئے
اور اُسے تیرے کھلیان میں اکٹھا کرے؟

۱۳ شتر مرغ کے پر خوشی سے پھڑ پھڑاتے ہیں،
لیکن اُن کا لق لق کے پر و بازو سے کیا مقابلہ۔
۱۴ اُس کی مادہ اپنے انڈے زمین پر چھوڑ جاتی ہے
اور اُنہیں ریت میں گرم ہونے دیتی ہے۔
۱۵ لیکن بھول جاتی ہے کہ کسی کا پاؤں اُنہیں کچل سکتا ہے،
یا کوئی جنگلی جانور اُنہیں روند سکتا ہے۔
۱۶ وہ اپنے بچّوں پر سختی کرتی ہے گویا وہ اُس کے اپنے نہیں؛
اگر اُس کی محنت رائگاں جائے تو اُسے کیا پروا،
۱۷ کیونکہ خدا نے اُسے حکمت سے محروم رکھا ہے
نہ ہی اُسے فہم بخشا ہے۔
۱۸ پھر بھی جب وہ دوڑنے کے لیے اپنے بازو پھیلاتی ہے،
تو گھوڑے اور اُس کے سوار کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے۔

۱۹ کیا گھوڑے کو اُس کی طاقت تُو دیتا ہے
یا اُس کی گردن کو لہراتی ہُوئی ایال تُو نے پہنائی ہے؟
۲۰ کیا تُو اُسے ٹڈّی کی طرح کُداتا ہے،
جس کی تیز ہنہناہٹ ہیبت پیدا کرتی ہے؟

۲۱ وہ شان سے اکڑتا ہے اور زور سے ٹاپ مارتا ہے،
اور میدان میں کود پڑتا ہے۔
۲۲ خوف اُس کے سامنے کیا ہے، وہ کسی شَے سے نہیں ڈرتا؛
نہ ہی تلوار سے مُنہ موڑتا ہے۔
۲۳ ترکش، چمکدار نیزہ اور بھالا،
اُس کے بازو سے کھڑکھڑاتے ہُوئے نکل جاتے ہیں۔
۲۴ دیوانہ وار جوش میں وہ زمین کھود ڈالتا ہے؛
نرسنگے کی آواز سُن کر وہ چپ چاپ کھڑا ہی نہیں رہ سکتا۔
۲۵ ترہی کی آواز سُن کر وہ ہنہناتا ہے گویا ’آہا‘ کہتا ہو!
اور سپہ سالاروں کی للکار اور لڑائی کے نعروں کا اندازہ لگا لیتا ہے۔
۲۶ کیا باز تیری حکمت سے اُڑان بھرتا ہے
اور اپنے بازو جنوب کی طرف پھیلاتا ہے؟
۲۷ کیا عقاب تیرے حکم سے بلندی پر پرواز کرتا ہے
اور چٹان کی چوٹی پر اپنا گھونسلہ بناتا ہے؟
۲۸ وہ ڈھلوان چٹان پر رہتا ہے اور رات کو وہیں بسیرا کرتا ہے؛
ایک پتھریلی ناہموار چٹان اُس کی جائے پناہ ہے۔
۲۹ وہیں سے وہ اپنا شکار ڈھونڈتا ہے؛
جسے اُس کی آنکھیں دُور سے تاڑ لیتی ہیں۔
۳۰ اُس کے بچّوں کو خون مرغوب ہے،
اور جہاں مقتول ہیں وہاں وہ ہے۔

۴۰

خداوند نے ایُّوب سے کہا:

۲ جو قادرِ مطلق کی شکایت کرتا ہے، کیا اُس کی تادیب نہیں ہونا چاہیے؟
جو خدا پر الزام لگاتا ہے اُسے جواب بھی دینا ہوگا۔

۳ تب ایُّوب نے خداوند کو جواب دیا:

۴ میں ناچیز ہُوں۔ میں تجھے کیسے جواب دُوں؟
میں اپنا ہاتھ اپنے مُنہ پر رکھتا ہُوں
۵ میں ایک بار بول چکا لیکن مجھے جواب نہ ملا
بلکہ دو بار، پر اب اور نہ بولُوں گا۔
۶ پھر خداوند نے ایُّوب کو بگولے میں سے جواب دیا:

۷ مرد بن اور اپنی کمر کس لے
میں تجھ سے سوال کروں گا اور تُو جواب دے گا۔
۸ کیا تُو میرے انصاف کو باطل ٹھہرائے گا؟
خود کو راست ٹھہرانے کے لیے کیا تُو مجھے ملزم قرار دے گا؟
۹ کیا تیرا بازو خدا کا سا ہے
اور کیا تُو اُس کی آواز کی طرح گرج سکتا ہے؟
۱۰ خود کو شوکت اور فضیلت سے آراستہ کر
اور حشمت اور جلال سے ملبوس ہو جا۔
۱۱ اپنے قہر کا سیلاب بہا دے
ہر مغرور اِنسان کو دیکھ اور اُسے نیچا دکھا۔
۱۲ ہر مغرور اِنسان پر نظر ڈال اور اُسے فروتن کر
شریر جہاں کھڑے ہوں وہیں اُنہیں پامال کر دے۔
۱۳ اُن سب کو ایک ساتھ مٹّی میں دفن کر دے
اُن کے چہروں کو قبر میں کفن سے ڈھانک دے
۱۴ تب میں خود قائل ہو جاؤں گا
کہ تیرا اپنا داہنا ہاتھ تجھے بچا سکتا ہے۔

۱۵ دریائی گھوڑے کو دیکھ
جسے میں نے تیرے ساتھ ساتھ بنایا
جو بَیل کی طرح گھاس کھاتا ہے
۱۶ اُس کا زور اُس کی کمر میں ہے
اور اُس کے پیٹ کے پٹھّے کس قدر مضبوط ہیں!
۱۷ اُس کی دُم دیودار کی طرح ہلتی ہے
اُس کی رانوں کی نسیں باہم مربوط ہیں
۱۸ اُس کی ہڈّیاں پیتل کی نلیوں کی طرح
اور اُس کے اعضاء لوہے کی سلاخوں کی مانند ہیں۔
۱۹ وہ خدا کی تخلیق کا شاہکار ہے
پھر بھی اُس کا خالق تلوار لے کر ہی اُس کے پاس آ سکتا ہے۔
۲۰ پہاڑیاں اُس کے لیے چارا لاتی ہیں
جہاں تمام جنگلی جانور آس پاس کھیلتے کودتے ہیں۔
۲۱ کنول کے پودوں کے نیچے وہ لیٹتا ہے
اور دلدل کے سرکنڈوں کی آڑ میں چھپا رہتا ہے۔
۲۲ کنول اپنی چھاؤں میں اُسے چھپا لیتے ہیں
ندی کے بید کے درخت اُسے گھیر لیتے ہیں۔
۲۳ اگر دریا میں باڑھ بھی ہو تو وہ نہیں گھبراتا
خواہ یردن اُس کے مُنہ تک چڑھ آئے، وہ محفوظ رہتا ہے۔

۲۴ کیا کوئی اُس کی آنکھ بند کر سکتا ہے
یا پھندا لگا کر اُس کی ناک کو چھید سکتا ہے؟

۴۱ کیا تُو مگرمچھ کو مچھلی پکڑنے کے کانٹے سے کھینچ سکتا ہے
یا اُس کی زبان کو رسّی سے باندھ سکتا ہے؟
۲ کیا تُو اُس کی ناک میں رسّی ڈال سکتا ہے
یا اُس کا جبڑا کانٹے سے چھید سکتا ہے؟
۳ کیا وہ تیری مِنّت سماجت کرتا رہے گا؟
یا وہ تجھ سے میٹھی میٹھی باتیں کرے گا؟
۴ کیا وہ تیرے ساتھ کوئی عہد باندھے گا
کہ تُو اُسے عمر بھر کے لیے غلام بنا لے؟
۵ کیا تُو اُسے چڑیا کی طرح پالتو بنا سکے گا
یا اپنی لڑکیوں کی خاطر اُسے باندھ کر رکھے گا؟
۶ کیا تاجر اُس کا سودا کریں گے؟
کیا وہ اُسے سوداگروں میں تقسیم کریں گے؟
۷ کیا تُو اُس کی کھال کو ترسول سے
یا اُس کے سر کو مچھیروں کے نیزوں سے بھر سکتا ہے؟
۸ اگر تُو اپنا ہاتھ اُس پر دھرے،
تو تُو اُس کشمکش کو کبھی نہ بھولے گا اور پھر کبھی ایسا نہ کریگا!
۹ اُسے قابو میں کرنے کی ہر امید جھوٹی ہے؛
اُس کا نظارہ ہی آدمی کو گرا دیتا ہے۔
۱۰ کوئی اِس قدر تندخو نہیں جو اُسے چھیڑنے کی جرأت کرے۔
پھر وہ کون ہے جو میرے سامنے کھڑا ہو سکے؟
۱۱ کون مجھ سے دعویٰ کے ساتھ مطالبہ کرتا ہے جسے میں ادا کروں؟
آسمان کے نیچے کی ہر شے میری ہے۔

۱۲ میں اُس کے اعضاء،
اُس کی عظیم طاقت اور اُس کے خوبصورت ڈیل ڈول کے بارے
میں بولنے سے باز آؤں گا۔
۱۳ اُس کے اوپر کا لباس کون اُتار سکتا ہے؟
اور کون اُسے لگام دے گا؟
۱۴ اُس کے مُنہ کے کواڑ کھولنے کی کون جرأت کرے گا،
جو اُس کے خطرناک دانتوں کے دائرے سے گھرے ہُوئے ہیں؟
۱۵ اُس کی پیٹھ پر ڈھالیں صف آرا ہیں؛
جو نہایت مضبوطی سے ایک دوسرے سے جُڑی ہُوئی ہیں۔
۱۶ وہ ایک دوسرے سے اِس قدر ملی ہُوئی ہیں
کہ اُن کے درمیان سے ہوا بھی گزر نہ سکے۔
۱۷ وہ باہم پیوستہ ہیں؛
اور ایک دوسرے سے ایسی جُڑی ہُوئی ہیں کہ جدا نہیں کی جا سکتیں۔
۱۸ اُس کی چھینک گویا روشنی کی شعاعیں پھینکتی ہے؛
اور اُس کی آنکھیں صبح کی جھلملاتی کرنوں کی مانند ہیں۔
۱۹ اُس کے مُنہ سے جلتی ہُوئی مشعلیں نکلتی ہیں؛
گویا آگ کی چنگاریاں تیروں کی طرح اُڑتی ہوں۔
۲۰ اُس کے نتھنوں سے ایسا دُھواں نکلتا ہے
جیسے اُبلتی ہُوئی دیگ سے، جو جلتے ہوئے سرکنڈوں پر رکھّی ہو۔
۲۱ اُس کا سانس کوئلوں کو دہکا دیتا ہے،
اور اُس کے مُنہ سے شعلے لپکتے ہیں۔
۲۲ طاقت اُس کی گردن میں سمائی ہُوئی ہے؛
اور دہشت اُس کے آگے آگے چلتی ہے۔
۲۳ اُس کے گوشت کی تہیں مضبوطی سے جُڑی ہُوئی ہیں؛
جو بڑی پیوستہ اور غیر متحرک ہیں۔
۲۴ اُس کا سینہ چٹان کی طرح سخت ہے،
ہُو بہو چکّی کے نچلے پاٹ کی طرح۔
۲۵ جب وہ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے تو بہادر لوگ ڈر جاتے ہیں؛
اِس سے قبل کہ وہ اُن پر ٹُوٹ پڑے وہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔
۲۶ تلوار کا وار اُس پر کوئی اثر نہیں کرتا،
نہ ہی نیزہ، تیر یا برچھی۔
۲۷ وہ لوہے کو بھُوسا سمجھتا ہے
اور پیتل کو سڑی ہُوئی لکڑی کی مانند۔
۲۸ تیر اُس کو بھگا نہیں پاتے؛
فلاخن کے پتھّر اُس کے لیے بھوسا ہیں۔
۲۹ لٹھ اُسے گھاس کے تنکے معلوم ہوتے ہیں؛
اور برچھی کے کھڑ کھڑانے پر وہ ہنستا ہے۔
۳۰ اُس کے نیچے کے حصّے تیز ٹھیکروں کی مانند ہیں،
جو وزنی ہتھوڑے کی طرح مٹّی میں نشان چھوڑ جاتے ہیں۔
۳۱ وہ گہراؤ کو اُبلتی ہُوئی دیگ کی طرح کھَولاتا ہے
اور سمندر کو مرہم (کے مرتبان) کی طرح ہلاتا ہے۔
۳۲ وہ اپنے پیچھے پانی کی ایک چمکتی دمکتی ہموار لکیر چھوڑ جاتا ہے؛
جس سے یہ لگتا ہے کہ گہراؤ سفید بالوں والا ہو گیا ہے۔
۳۳ زمین پر اُس کا کوئی ثانی نہیں

ایک بےخوف مخلوق۔
[۳۴] وہ بلندیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے؛
وہ مغروروں پر بادشاہی کرتا ہے۔

ایُّوب

۴۲

تب ایُّوب نے خداوند کو جواب دیا:

[۲] میں جانتا ہُوں کہ تُو سب کچھ کر سکتا ہے؛
تیرا کوئی منصوبہ غیر ممکن نہیں۔
[۳] تُو نے پُوچھا: یہ کون ہے جو نادانی سے میری مشورت پر پردہ ڈالتا ہے؟
یقیناً میں نے ایسی باتیں کہیں جنہیں میں نہ سمجھتا تھا،
ایسی چیزیں جنہیں جاننا میرے لیے بہت ہی عجیب تھا۔

[۴] تُو نے کہا: اب سُن اور میں بولوں گا؛
میں تجھ سے سوال پُوچھوں گا،
اور تُو مجھے جواب دے گا۔
[۵] میرے کانوں نے تیرے بارے میں سُنا تھا
لیکن اب میری آنکھوں نے تجھے دیکھ لیا ہے۔
[۶] اِس لیے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے
اور میں خاک اور راکھ میں توبہ کرتا ہُوں۔

اختتام

[۷] جب خداوند ایُّوب سے یہ باتیں کہہ چُکا تب اُس نے الیفز تیمانی سے کہا: میں تجھ سے اور تیرے دونوں دوستوں سے خفا ہُوں کیونکہ تُم نے میرے بارے میں وہ نہ کہا جو سچ ہے جیسا کہ میرے خادم ایُّوب نے کہا۔ [۸] پس اب سات بَیل اور سات مینڈھے لے کر اور میرے خادم ایُّوب کے پاس جا کر اپنے لیے سوختنی قربانی گزرانو۔ میرا خادم ایُّوب تمہارے لیے دعا کرے گا اور میں اُس کی دعا قبول کروں گا اور میں تمہاری حماقت کے مطابق تُم سے سلوک نہ کروں گا۔ تُم نے میرے بارے میں وہ نہیں کہا جو حق ہے جیسے میرے خادم ایُّوب نے کہا۔ [۹] چنانچہ الیفز تیمانی، بِلدد سوخی اور زوفر نعماتی نے جا کر وہی کیا جو خداوند نے اُنہیں کہا تھا اور خداوند نے ایُّوب کی دعا قبول فرمائی۔

[۱۰] ایُّوب نے اپنے دوستوں کے لیے دعا کرنے کے بعد خداوند نے اُسے پھر سرفراز کیا اور جو اُس کے پاس پہلے تھا اُس سے بھی دوگنا دے دیا۔ [۱۱] اُس کے تمام بھائی اور بہنیں اور ہر کوئی جو اُسے پہلے جانتا تھا آئے اور اُنہوں نے اُس کے گھر میں اُس کے ساتھ کھانا کھایا اور اُن تمام بلاؤں کے لیے جو خداوند اُس پر لایا تھا اُسے تسلّی دی۔ اور ہر ایک نے اُسے چاندی کا ایک ایک سِکّہ اور سونے کی ایک ایک انگوٹھی دی۔

[۱۲] خداوند نے ایُّوب کو اُس کے آخری ایّام میں پہلے کی بہ نسبت زیادہ برکت دی۔ اُس کے پاس چودہ ہزار بھیڑیں، چھ ہزار اونٹ، بَیل کی ایک ہزار جوڑیاں اور ہزار گدھیاں ہو گئیں۔ [۱۳] اور اُس کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں بھی ہُوئیں۔ [۱۴] اُس نے پہلی بیٹی کا نام یمیمہ، دوسری کا قصیاہ اور تیسری کا قرن ہپّوک رکھا۔ [۱۵] اُس ساری سرزمین میں ایسی عورتیں کہیں بھی نہ تھیں جو ایُّوب کی بیٹیوں کی طرح خوبصورت ہوں اور اُن کے باپ نے اُنہیں اُن کے بھائیوں کے ساتھ میراث دی۔

[۱۶] اُس کے بعد ایُّوب ایک سَو چالیس برس جیتا رہا اور اپنے بیٹوں اور اُن کے بچّوں کی چوتھی پُشت تک دیکھتا رہا۔ [۱۷] اور اِس طرح وہ بوڑھا اور سال خوردہ ہو کر وفات پا گیا۔

زبُور

پیش لفظ

یہ کتاب ۱۵۰ مزامیر یعنی گیتوں کا مجموعہ ہے۔ دراصل یہ پانچ مجموعوں پر مشتمل ہے۔ پہلے مجموعہ میں ۱ تا ۴۱، دوسرے میں ۴۲ سے ۷۲، تیسرے میں ۷۳ تا ۸۹، چوتھے میں ۹۰ تا ۱۰۶ اور پانچویں میں ۱۰۷ تا ۱۵۰ مزامیر شامل ہیں۔

اِس کتاب کی تصنیف و تالیف کا زمانہ ۱۴۴۰ ق م تا ۵۸۶ ق م کے درمیان مقرّر کیا گیا ہے۔ چونکہ اِس کتاب میں زیادہ تر مزامیر حضرت داؤد سے منسوب کیے گئے ہیں اِس لیے اِس کتاب کو بعض لوگ حضرت داؤد کی تصنیف بتاتے ہیں۔ لیکن علماءؑ اتفاق آرا سے اِس کتاب کے ۷۳ مزامیر کو حضرت داؤد سے، ۹ کو بنی قورح سے، ۲ کو حضرت سلیمان سے اور ایک ایک کو ایتان اور ہیمان سے، ایک کو حضرت مُوسیٰ سے اور ۱۲ کو آسف سے جو لاویوں کے گھرانے سے تھاؑ منسوب کرتے ہیں۔ باقی ۵۱ مزامیر ایسے ہیں جن کے تخلیق کاروں کے نام معلوم نہیں ہیں۔ انجیلِ مُقدّس کے مطابق مزامیر ۲ اور ۹۵ حضرت داؤد کی تخلیق ہیں۔ (دیکھیے اعمال ۴:۲۵ اور عبرانیوں ۴:۷)

بعض مزامیر کے شروع میں موسیقاروں کے لیے راگ اور سُر وغیرہ کے سلسلہ میں کچھ ہدایات عبرانی زبان میں دی گئی ہیں جن کا مطلب واضح نہیں ہے۔ اِن گیتوں اور نظموں کے مضامین کی مختلف اقسام ہیں مثلاً بعض شخصی یا ذاتی، دعائیہ، عبادت کے موقعوں پر استعمال کے لیے، تاریخی، حمد و ثنا کے لیے، توبہ اور استغفار کے لیے، مسیحِ موعود سے متعلق اور خداوند خدا کی عظمت کے بیان میں ہیں۔ اِن کے علاوہ کئی اور اقسام بھی ہیں مثلاً مزامیر ۵۱ جو حضرت داؤد کی توبہ اور استغفار سے متعلق ہے۔ مزمور ۲۲:۱ کے الفاظ۔ اَے میرے خدا، اَے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ متّی ۲۷:۴۶ (الوہی، الوہی لما شبقتنی؟ مرقس ۱۵:۳۴) خداوند یسُوعؔ مسیح نے دمِ تصلیب اپنی زبانِ مبارک سے ادا فرمائے تھے۔

اِس کتاب کے کئی مزامیر یہودی عبادتوں میں بڑے احترام کے ساتھ گائے اور پڑھے جاتے ہیں اور مسیحی لوگ بھی اُنہیں اپنی دعاؤں اور عبادتی جلسوں میں گاتے اور پڑھتے ہیں اور اُن سے بڑا روحانی فیض پاتے ہیں۔ یہ مزامیر خصوصاً وہ ہیں جن کی بابت مسیحی مومنین کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ خداوند یسُوعؔ مسیح کے دکھوں، خصوصاً آپ کی صلیبی مَوت سے متعلق ہیں اور آپ کے ابنِ داؤد کہلائے جانے کے باعث آپ کی ابدی بادشاہی اور جاہ و حشمت کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔

اِس کتاب میں خداوند خدا کو بطور خالقِ کائنات پیش کیا گیا ہے۔ کائنات کو اُس کی صنعت گری کہا گیا ہے اور اُس کے عجائبات کی طرف بھی بڑے دلکش اشارے کیے گئے ہیں یعنی آسمان، اجرامِ فلکی، زمین، سمندر، درخت، مختلف موسم، حیوانات، طیّور، بھیڑ بکریاں اور مچھلیاں وغیرہ۔

بعض مزامیر اِنسان کے مقام اور انجام، خداوند مسیح کی کہانت۔ آپ کی ایذا کشی اور صلیبی قربانی کا ذکر کرتے ہیں بعض بنی اِسرائیل کے مِصر کی غلامی سے نجات پانے اور اُن کی صحرا نوردی اور اُن کے عروج و زوال سے متعلق ہیں جن سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ خدا اپنے بندوں کو فراموش نہیں کرتا۔ اُنہیں تنبیہ ضرور دیتا ہے لیکن وہ ہی اُن کی نجات کا انتظام بھی کرتا ہے۔

زبُور ۲۳ بالعموم ہر یہودی اور مسیحی کی زبان پر رہتا ہے اور خطروں اور مصیبتوں میں مبتلا ہوتے وقت بار بار پڑھا جاتا ہے۔

پہلی کتاب

(مزامیر ۱ تا ۴۱)

مزمور ۱

[1] وہ آدمی مبارک ہے
جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا
اور نہ گنہگاروں کی راہ میں قدم رکھتا ہے
اور نہ ٹھٹھابازوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے۔
[2] بلکہ خداوند کی شریعت میں اُس کی مسرّت ہے،
اور جو اُس کی شریعت پر دِن رات غوروخوض کرتا رہتا ہے۔
[3] وہ اُس درخت کی مانند ہے جو پانی کی نہروں کے کنارے لگایا گیا ہو،
جو اپنے موسم میں پھلتا ہے
اور جس کے پتّے مُرجھاتے نہیں۔
لہٰذا جو کچھ وہ کرتا ہے بارآور ہوتا ہے۔

[4] لیکن شریر ایسے نہیں ہوتے!
وہ اُس بھوسے کی مانند ہوتے ہیں
جسے ہوا اُڑا لے جاتی ہے۔
[5] اِسی لیے شریر عدالت میں قائم نہ رہ سکیں گے،
اور نہ گنہگار صادقوں کی مجلس میں ٹھہر پائیں گے۔

[6] کیونکہ خداوند صادقوں کی راہ پہچانتا ہے،
لیکن شریروں کی راہ نیست و نابود ہو جائے گی۔

مزمور ۲

[1] قومیں کیوں طیش میں ہیں
اور لوگ فضول منصوبے کیوں باندھتے ہیں؟
[2] خداوند اور اُس کے مسیح کے خلاف
زمین کے بادشاہ صف آرا ہوتے ہیں
اور حاکم سازش کرتے ہیں۔
[3] اور وہ کہتے ہیں: آؤ ہم اُن کے بندھن توڑ ڈالیں،
اور اُن کی بیڑیاں اُتار کر پھینک دیں۔

[4] وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنستا ہے؛
اور خداوند اُن کی تضحیک کرتا ہے۔
[5] تب وہ اپنے غُصّہ میں اُنہیں تنبیہ کرے گا
اور اپنے غضب میں اُن کو یہ کہتے ہُوئے ڈرائے گا کہ
[6] میں تو اپنے بادشاہ کو
اپنے مُقدّس پہاڑ صِیّون پر بٹھا چُکا ہُوں۔

[7] میں خداوند کے فرمان کا اعلان کروں گا:
اُس نے مجھ سے کہا: تُو میرا بیٹا ہے؛
آج تُو مجھ سے پیدا ہُوا۔
[8] مجھ سے مانگ،
اور میں قوموں کو تیری میراث،
اور ساری زمین کو تیری مِلکیّت بنا دوں گا۔
[9] تُو لوہے کے شاہی عصا کی مدد سے اُن پر حکومت کرے گا؛
اور اُنہیں مٹّی کے برتنوں کی مانند چکنا چُور کر دیگا۔

[10] اِس لیے اب اَے بادشاہو، دانشمند بنو؛
اور اَے زمین کے حکمرانو! خبردار ہو جاؤ۔
[11] ڈرتے ہُوئے خداوند کی عبادت کرو
اور کانپتے ہُوئے خُوشی مناؤ۔
[12] بیٹے کو چُومو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خفا ہو جائے
اور تُم اپنی راہ ہی میں فنا ہو جاؤ،
کیونکہ اُس کا غضب پل بھر میں بھڑک سکتا ہے۔
مبارک ہیں وہ سب جو اُس میں پناہ لیتے ہیں۔

مزمور ۳

داؤد کا مزمور

جو اُس وقت لکھا گیا جب وہ اپنے بیٹے ابی سلوم کے سامنے سے بھاگا۔

[1] اَے خداوند! میرے حریف کتنے بڑھ گئے ہیں!
اور جو میرے خلاف بغاوت کرتے ہیں بہت ہیں!
[2] کئی تو میرے متعلق یہ کہتے ہیں:
خداوند اُسے نجات نہیں دے گا۔ (سِلاہ)

۳ لیکن تُو اَے خداوند! چاروں طرف سے میری سِپر ہے؛
تُو مجھے جلال بخشتا ہے اور میرا سر اُونچا کرتا ہے۔
۴ میں بلند آواز سے خداوند کو پُکارتا ہُوں،
اور وہ اپنے مُقدّس پہاڑ پر سے مجھے جواب دیتا ہے۔ (سِلاہ)

۵ میں لیٹ کر سو جاتا ہُوں؛
اور پھر جاگ اُٹھتا ہُوں کیونکہ خداوند مجھے سنبھالتا ہے۔
۶ میں اُن دس ہزار آدمیوں سے بھی نہیں ڈرتا
جو میرے خلاف چاروں طرف سے صف آرا ہیں۔

۷ اُٹھ اَے خداوند!
اَے میرے خدا! مجھے بچا لے!
میرے تمام دُشمنوں کے جبڑوں پر وار کر؛
اور شریروں کے دانت توڑ ڈال۔

۸ نجات خداوند کی طرف سے ہے۔
تیرے لوگوں پر تیری رحمت ہو۔ (سِلاہ)

مزمور ۴

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ تاردار سازوں کے ساتھ۔
داؤد کا مزمور

۱ جب میں تجھے پُکاروں تو مجھے جواب دے،
اَے میرے عادل خدا۔
مجھے میری تکلیف سے بری کر؛
مجھ پر رحم کر اور میری دعا سُن۔

۲ اَے لوگو! تُم کب تک میری عظمت کو ندامت میں بدلتے رہو گے؟
تُم کب تک بطالت سے محبّت رکھو گے اور جھوٹے معبودوں کو
ڈھونڈتے رہو گے؟ (سِلاہ)
۳ جان رکھو کہ خداوند نے دینداروں کو اپنے لیے الگ کر رکھا ہے؛
جب میں خداوند کو پُکاروں گا تو وہ سُن لے گا۔

۴ اپنے غُصّہ کے عالم میں گناہ نہ کرو؛
اور جب تُم اپنے بستر پر لیٹتے ہو،
تو اپنے دلوں کو ٹٹولو اور خاموش رہو۔ (سِلاہ)
۵ قربانیاں راستی سے گزرانو
اور خداوند پر اعتماد رکھو۔

۶ کئی لوگ پُوچھتے ہیں: کون ہمیں کچھ بھلائی دکھائے گا؟
اَے خداوند! اپنے چہرہ کا نُور ہم پر چمکا۔
۷ تُو نے میرے دل میں اِس سے کہیں زیادہ خُوشی بھر دی ہے
جو انہیں غلّہ اور نئی مَے کی فراوانی سے حاصل ہوتی ہے۔
۸ میں لیٹ کر اطمینان سے سو جاؤں گا،
کیونکہ صرف تُو ہی اَے خداوند،
مجھے محفوظ رکھتا ہے۔

مزمور ۵

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ بانسریوں کے لیے۔
داؤد کا مزمور

۱ اَے خداوند! میری باتوں پر کان لگا،
اور میری آہوں پر توجّہ فرما۔
۲ اَے میرے بادشاہ اور میرے خدا،
میری دہائی سُن،
کیونکہ میں تجھ ہی سے دعا کرتا ہُوں۔
۳ اَے خداوند! تُو صبح کو میری آواز سُنے گا؛
کیونکہ میں صبح دم ہی اپنی التجائیں تیرے حُضور پیش کرتا ہُوں
اور امید لگائے بیٹھا رہتا ہُوں۔

۴ کیونکہ تُو ایسا خدا نہیں جو بدی سے خُوش ہوتا ہو؛
شریر تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔
۵ مغرور تیرے حُضور کھڑے نہیں رہ سکتے؛
تُو سب بدکرداروں سے نفرت کرتا ہے۔
۶ تُو اُن کو جو جھوٹ بولتے ہیں ہلاک کر دیتا ہے؛
اور خونخوار اور دغاباز آدمیوں سے خداوند کو نفرت ہے۔

۷ لیکن میں تیری لازوال رحمت کی کثرت کے باعث،
تیرے گھر میں داخل ہوؤں گا؛

اور تیرا خوف مان کر
تیری مُقدّس ہیکل کی جانب رُخ کر کے سجدہ کروں گا۔
[۸] اَے خداوند! میرے دشمنوں کے سبب سے۔
اپنی راستبازی میں میری رہبری کر
اور میرے آگے اپنی راہ ہموار کر دے۔

[۹] اُن کے مُنہ سے نکلے ہُوئے کسی بھی لفظ پر یقین نہیں کیا جا سکتا؛
اور اُن کا دل تباہی سے بھرا ہُوا ہے۔
اُن کا گلا کھلی ہُوئی قبر ہے؛
اور اپنی زبان سے وہ غلط بیانی کرتے ہیں۔
[۱۰] اَے خداوند! تُو اُنہیں ملزم قرار دے!
اُن کی سازشیں ہی اُن کے زوال کا باعث ہوں۔
اُنہیں اُن کے گناہوں کی کثرت کے باعث خارج کر دے،
کیونکہ اُنہوں نے تجھ سے سرکشی کی ہے۔

[۱۱] لیکن جتنے تجھ میں پناہ لیتے ہیں وہ سب شادمان ہوں؛
اور ہمیشہ خُوشی سے گاتے رہیں۔
اپنا سایۂ عاطفت اُن پر پھیلا،
تاکہ جو تیرے نام سے محبّت رکھتے ہیں تجھ میں شاد ہوں۔
[۱۲] کیونکہ یقیناً اَے خداوند! تُو راستبازوں کو برکت دیتا ہے؛
اور اپنی عنایت سے اُنہیں سپر کی مانند ڈھانپے رہتا ہے۔

مزمور ۶

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے، تاردار سازوں کے ساتھ، شمینیت کے سُر پر؛
داؤد کا مزمور

[۱] اَے خداوند! تُو اپنے قہر میں مجھے نہ ڈانٹ
اور نہ اپنے غضب میں مجھے تنبیہ دے۔
[۲] اَے خداوند! مجھ پر رحم کر کیونکہ میں پژمردہ ہو چُکا ہُوں؛
اَے خداوند! مجھے شفا بخش کیوں کہ میری ہڈّیاں شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔
[۳] میری جان بھی نہایت پریشان ہے،
آخر کب تک، اَے خداوند! کب تک؟

[۴] توجّہ فرما، اَے خداوند اور مجھے رہائی بخش؛
اپنی لافانی محبّت کے باعث مجھے بچا۔
[۵] کیونکہ مرنے کے بعد تجھے کوئی یاد نہیں کرتا۔
آخر قبر میں سے کون تیری تمجید کرتا ہے؟

[۶] میں کراہتے کراہتے تھک گیا؛
رات بھر رو رو کر میں اپنا بستر بھگوتا ہُوں
اور اپنا پلنگ آنسوؤں سے تر بہ تر کرتا ہُوں۔
[۷] میری آنکھیں غم کے مارے پژمردہ ہو رہی ہیں؛
اور میرے سب حریفوں کی وجہ سے وہ دھندلانے لگی ہیں۔

[۸] اَے بدکردارو! تُم سب میرے پاس سے دُور ہو جاؤ،
کیونکہ خداوند نے میرے رونے کی آواز سُن لی ہے۔
[۹] خداوند نے میری فریاد سُن لی؛
خداوند میری دعا قبول فرماتا ہے۔
[۱۰] میرے سارے دشمن شرمندہ اور دہشت زدہ ہوں گے؛
وہ ناگہاں رُسوا ہو کر لَوٹ جائیں گے۔

مزمور ۷

داؤد کا شگایون
جو اُس نے کُوش بِن یمنی کی باتوں کے سبب خداوند کے حُضور گایا۔

[۱] اَے خداوند میرے خدا! میں تجھ میں پناہ لیتا ہُوں؛
اِن سب سے جو میرا تعاقب کرتے ہیں مجھے بچا اور رہائی بخش،
[۲] کہیں ایسا نہ ہو کہ شیرِ ببر کی مانند وہ مجھے پھاڑ کر
میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور میرا چھڑانے والا کوئی نہ ہو۔

[۳] اَے خداوند میرے خدا! اگر میں نے ایسا کام کیا ہے
اور میرے ہاتھ گناہ آلود ہیں۔
[۴] اگر میں نے اپنے رفیق کے ساتھ بُرائی کی ہے
یا بلا وجہ اپنے حریف کو لُوٹا ہے۔
[۵] تو میرا دشمن تعاقب کر کے مجھے آ پکڑے؛
اور میری زندگی کو زمین پر پامال کر دے
اور مجھے خاک میں ملا دے۔ (سِلاہ)

[۶] اَے خداوند! اپنے قہر میں اُٹھ؛

اور میرے دُشمنوں کے غیظ و غضب کے خلاف کھڑا ہو جا۔
جاگ، اَے میرے خدا! اور اِنصاف کا حکم دے۔
۷ تیرے اِردگرد مختلف مُلکوں کی قوموں کا مجمع ہو
اور عالمِ بالا سے تُو اُن پر حکومت کر؛
۸ خداوند خُود لوگوں کا انصاف کرے۔
اَے خداوند! میری راستبازی کے مطابق،
اور اَے خداتعالیٰ، میری دیانتداری کے مطابق میرا انصاف کر۔
۹ اَے راستباز خدا،
جو دلوں اور دماغوں کو جانچتا ہے،
شریروں کی بدی کا خاتمہ کر دے
اور راستبازوں کو قیام بخش۔

۱۰ خداتعالیٰ میری سِپر ہے،
جو راست دلوں کو بچاتا ہے۔
۱۱ خدا دیانتدار مُنصِف ہے،
وہ خدا جو ہر روز اپنا قہر دکھاتا ہے۔
۱۲ اگر آدمی بُرائی سے باز نہ آئے،
تو وہ اپنی تلوار تیز کریگا؛
اور اپنی کمان کو جھکا کر ڈور کھینچ لے گا۔
۱۳ اُس نے اپنے مہلک ہتھیار تیّار کر لیے ہیں؛
اور وہ اپنے شعلہ بار تیروں کو بھی تیّار رکھتا ہے۔

۱۴ جو شخص بدی کا مُجسّمہ
اور شرارت کا پُتلا ہو
اُس سے جھوٹ ہی پیدا ہوتا ہے۔
۱۵ جس نے زمین میں گڑھا کھود کر اُسے گہرا کیا
وہ اپنی کھودی ہُوئی خندق میں خُود گر جاتا ہے۔
۱۶ جو مصیبت وہ کھڑی کرتا ہے، اُلٹی اُسی پر آ جاتی ہے؛
اُس کا تشدّد اُسی کے سر پر نازل ہوتا ہے۔

۱۷ میں خداوند کی صداقت کے باعث اُس کا شکرگزار ہُوں گا
اور خداتعالیٰ کے نام کی تمجید کروں گا۔

مزمور ۸

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے؛ گتّیت کے سُر پر۔
داؤد کا مزمور

۱ اِے خداوند، ہمارے رب،
تیرا نام ساری زمین پر کیسا عظیم الشان ہے!
تُو نے اپنا جلال آسمان پر قائم کیا ہے۔
۲ اپنے دُشمنوں کے باعث،
اور اپنے حریفوں اور انتقام لینے والوں کو خاموش کرنے کے لیے،
تُو نے بچّوں اور شیرخواروں کے لبوں سے
ستایش کروائی۔

۳ جب میں تیرے آسمان پر،
جو تیری دستکاری ہے،
اور چاند اور ستاروں پر،
جنہیں تُو نے اُن کی جگہوں پر قائم کیا ہے، غور کرتا ہُوں،
۴ تو پھر اِنسان کیا ہے کہ تُو اُس کا لحاظ کرے،
اور آدم زاد کیا ہے جو تُو اُس کی پروا کرے؟
۵ کیونکہ تُو نے اُسے خدا سے کچھ ہی کمتر بنایا
اور اُس کے سر پر شان و شوکت کا تاج رکھا۔

۶ تُو نے اُسے اپنی دستکاری پر تسلُّط بخشا؛
اور سب کچھ اُس کے قدموں کے نیچے کر دیا:
۷ یعنی سب بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل،
اور جنگل کے درندے،
۸ ہوا کے پرندے،
اور سمندر کی مچھلیاں،
اور جتنے جاندار سمندروں کی راہوں میں تیرتے ہیں۔

۹ اَے خداوند! ہمارے رب،
تیرا نام زمین پر کیسا عظیم الشان ہے!

مزمور ۹

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے، ''مرگِ پسر'' والی دھُن پر،
داؤد کا مزمور

۱ اَے خداوند! میں اپنے پُورے دل سے تیری تمجید کروں گا؛

اور تیرے تمام عجیب کارناموں کا ذکر کروں گا۔
۲ میں تجھ سے خُوش اور مسرور رہوں گا؛
اور اَے حق تعالیٰ! میں تیرے نام کی مدح خوانی کروں گا۔
۳ میرے دُشمن پیچھے ہٹتے ہیں؛
وہ تیرے سامنے ٹھوکر کھا کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔
۴ کیونکہ تُو نے میرے حق کی اور میرے مقدّمہ کی تائید کی ہے؛
اور اپنے تخت پر جلوہ افروز ہو کر صداقت سے انصاف کیا ہے۔
۵ تُو نے مختلف قوموں کو جھڑکا اور شریروں کو تباہ کیا ہے؛
اور اُن کا نام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مٹا دیا ہے۔
۶ دُشمنوں کو دائم تباہی نے آن پکڑا ہے،
تُو نے اُن کے شہروں کو ڈھا دیا ہے؛
یہاں تک کہ اُن کی یادگار تک باقی نہ رہی۔

۷ لیکن خداوند کی بادشاہی ابد تک قائم رہے گی؛
اُس نے انصاف کے لیے اپنا تخت قائم کیا ہے۔
۸ وہ راستبازی سے جہاں کا انصاف کرے گا؛
اور مختلف ملکوں کے لوگوں پر عدل سے حکومت کرے گا۔
۹ خداوند مظلوموں کے لیے پناہ،
اور مصیبت کے ایّام میں قلعہ ہے۔
۱۰ جو تیرا نام جانتے ہیں تجھ پر اعتماد رکھیں گے،
کیونکہ تُو نے اَے خداوند، اپنے طالبوں کو کبھی ترک نہیں کیا۔

۱۱ خداوند کی ستایش کرو جو صِیُّون میں تخت نشین ہے؛
اور قوموں کے درمیان اُس کے کارناموں کا اعلان کرو۔
۱۲ کیونکہ خُون کا انتقام لینے والا اُن کو یاد رکھتا ہے؛
اور وہ مصیبت زدوں کی فریاد کو نظرانداز نہیں کرتا۔

۱۳ اَے خداوند! دیکھ کہ میرے دُشمن مجھے کیسا دُکھ دیتے ہیں!
مجھ پر رحم کر اور مجھے مَوت کے پھاٹکوں کے پاس سے اُٹھا،
۱۴ تاکہ میں صِیُّون کی بیٹی کے پھاٹکوں کے پاس
تیری ستایش کر سکوں
اور وہاں تیری دی ہُوئی نجات سے خُوش ہو جاؤں۔
۱۵ قومیں اپنے ہی کھودے ہُوئے گڑھے میں گر چُکی ہیں؛
اور جو جال اُنہوں نے پھیلایا تھا اُسی میں اُن کے پاؤں اُلجھ
گئے ہیں۔
۱۶ خداوند اپنے اِنصاف سے پہچانا جاتا ہے؛
اور شریر اپنے ہاتھوں کے کاموں سے پھنس جاتے ہیں۔
(ہِگّایون۔ سِلاہ)
۱۷ شریر اور وہ سب قومیں جو خدا کو بھلا دیتی ہیں،
عالم اسفل میں اُتر جاتی ہیں۔
۱۸ لیکن مسکین ہمیشہ کے لیے بھلائے نہ جائیں گے،
اور نہ مصیبت کے ماروں کی امید کبھی ٹوٹے گی۔

۱۹ اُٹھ اَے خداوند! اِنسان غالب نہ ہونے پائے؛
اور قوموں کا اِنصاف تیرے ہی سامنے کیا جائے۔
۲۰ اِے خداوند! اُنہیں خوف دلا؛
اور قومیں جان لیں کہ وہ محض بشر ہیں۔ (سِلاہ)

مزمور ۱۰

۱ تُو اَے خداوند! اِس قدر دُور کیوں کھڑا رہتا ہے؟
اور مصیبت کے ایّام میں اپنے آپ کو کیوں چھپاتا ہے؟

۲ ناتواں، شریر کے غرور کا شکار ہوتے ہیں،
اور اُس کے بنائے ہُوئے منصوبوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔
۳ وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر فخر کرتا ہے؛
اور حریص کو برکت دیتا ہے لیکن خداوند کی اہانت کرتا ہے۔
۴ شریر اپنے تکبّر میں اُسے نہیں ڈھونڈتا؛
اُس کے خیالات میں خدا کے لیے گنجایش ہی نہیں ہے۔
۵ اُس کی راہیں ہمیشہ استوار ہوتی ہیں؛
وہ مغرور ہے اور تیرے آئین اُس کی نگاہ سے بعید ہیں؛
وہ حقارت سے اپنے تمام دُشمنوں کی ہنسی اُڑاتا ہے۔
۶ وہ اپنے دل میں کہتا ہے: مجھے جنبش نہ ہو گی؛
میں ہمیشہ خُوش رہُوں گا اور مجھ پر کبھی کوئی مصیبت نہ آئے گی۔
۷ اُس کا مُنہ لعنتوں، جھوٹ اور دھمکیوں سے بھرا رہتا ہے؛
شرارت اور بدی اُس کی زبان پر ہیں۔
۸ وہ دیہاتوں کے پاس گھات میں بیٹھا رہتا ہے؛
اور کمین گاہ سے بے گناہ کو قتل کرتا ہے،
اور چھپ کر اپنے شکار پر نگاہ رکھتا ہے۔
۹ وہ چھپے ہُوئے شیر ببر کی مانند دبک کر بیٹھتا ہے؛

اور بیکسوں کو پکڑنے کے لیے گھات لگائے رہتا ہے؛
اور اُنہیں پکڑ کر اپنے جال میں گھسیٹ کر لے جاتا ہے۔
۱۰ اُس کے شکار لوگ کُچلے جاتے ہیں، اور وہ شکستہ حال ہو کر گر جاتے ہیں؛
اور اُس کے زورآور ہاتھوں سے پٹکے جاتے ہیں۔
۱۱ وہ اپنے دل میں سوچتا ہے کہ خدا بھول گیا ہے؛
وہ اپنا مُنہ چھپاتا ہے، وہ ہرگز نہیں دیکھے گا۔

۱۲ اُٹھ، اَے خداوند! اَے خدا! اپنا ہاتھ اُٹھا۔
اور بیکسوں کو فراموش نہ کر۔
۱۳ شریر اِنسان خدا سے بدزبانی کیوں کرتا ہے؟
وہ اپنے دل میں یہ کیوں کہتا ہے کہ
وہ مجھ سے بازپُرس نہ کرے گا؟
۱۴ لیکن تُو اَے خدا، شرارت اور غم کو دیکھ رہا ہے؛
اسے اپنے ہاتھ میں لینے کے متعلق غور کر۔
بیکس اپنے آپ کو تیری پناہ میں دیتا ہے؛
تُو ہی یتیموں کا مددگار ہے۔
۱۵ شریر اور بدکار اِنسان کا بازو توڑ دے؛
اور اُس کی ساری شرارت کا خواہ وہ پوشیدہ رہی ہو،
اُس سے حساب لے۔

۱۶ خداوند ابدالآباد بادشاہ ہے؛
قومیں اُس کے ملک میں سے نابود ہو جائیں گی۔
۱۷ اَے خداوند! تُو مصیبت زدوں کی اِستدعا سنتا ہے؛
اُن کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اُن کی فریاد پر کان لگاتا ہے،
۱۸ یتیموں اور مظلوموں کا اِنصاف کرتا ہے،
تاکہ اِنسان جو خاک سے ہے پھر ڈرانے نہ پائے۔

مزمور ۱۱

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے، داؔؤد کا مزمور

۱ میں خداوند میں پناہ لیتا ہُوں۔
پھر تُم مجھ سے کیونکر کہتے ہو کہ
پرندہ کی مانند اپنے پہاڑ پر اُڑ جا۔
۲ کیونکہ دیکھو، شریر اپنی کمان کھینچتے ہیں؛
وہ اپنے تیر کمان کی ڈوریوں پر رکھتے ہیں
تاکہ چھاؤں میں بیٹھے ہُوئے
راست دلوں کو نشانہ بنائیں۔
۳ جب بنیادیں ہی ڈھا دی جائیں،
تو راستباز کیا کر سکتا ہے؟

۴ خداوند اپنی مُقدّس ہیکل میں ہے؛
خداوند آسمان پر تخت نشین ہے۔
وہ بنی آدم پر نگاہ رکھے ہُوئے ہے؛
اور اُس کی آنکھیں اُنہیں جانچتی ہیں۔
۵ خداوند راستباز کو پرکھتا ہے،
لیکن شریر اور تشدّد پسندوں سے
اُس کی روح کو نفرت ہے۔
۶ وہ شریروں پر
آگ کے انگارے اور جلتی ہُوئی گندھک برسائے گا؛
اور اُن کے پیالہ میں جھُلسا دینے والی لُو ہوگی

۷ کیونکہ خداوند راستباز ہے؛
وہ اِنصاف پسند کرتا ہے؛
راستباز اُس کا دیدار حاصل کریں گے۔

مزمور ۱۲

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ شمینیت کے سُر پر۔ داؔؤد کا مزمور

۱ اَے خداوند! مدد کر کیونکہ کوئی دیندار نہ رہا؛
ایماندار لوگ بنی آدم میں سے مِٹ گئے۔
۲ ہر شخص اپنے ہمسایہ سے جھوٹ بولتا ہے؛
اُن کے خُوشامدی لب فریب بکتے ہیں۔

۳ خداوند تمام خُوشامدی لبوں کو
اور ہر شیخی باز زبان کو کاٹ ڈالے
۴ جو یہ کہتی ہے کہ ہم اپنی زبانوں سے جیتینگے؛
ہم اپنے لبوں کے آپ مالک ہیں۔ ہمارا مالک کون ہے؟

۵ کمزوروں پر ظلم ڈھانے کے سبب سے

اور حاجتمندوں کے کراہنے کے باعث،
خداوند فرماتا ہے کہ اب میں اُٹھوں گا۔
اور جن پر وہ تہمت لگاتے ہیں میں اُن کی حفاظت کرونگا۔
۶ خداوند کا کلام پاک ہے،
اُس چاندی کی مانند جو مٹّی کی بھٹّی میں تائی گئی ہو،
اور سات بار صاف کی گئی ہو۔

۷ اَے خداوند تُو ہمیں محفوظ رکھے گا
اور ایسے لوگوں سے ہمیشہ کے لیے بچائے رکھے گا۔
۸ جب لوگوں میں کمینہ پن کی قدر ہونے لگتی ہے
تو شریر بے روک ٹوک اکڑ کر چلتے ہیں۔

مزمور ۱۳

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؤد کا مزمور

۱ اَے خداوند! کب تک؟ کیا تُو ہمیشہ مجھے بھولا رہے گا؟
تُو کب تک اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے رکھے گا؟
۲ میں کب تک اپنے خیالات سے اُلجھتا رہُوں
اور ہر روز اپنے دل میں غم کرتا رہُوں؟
کب تک میرا دُشمن مجھ پر غالب رہے گا؟

۳ اَے خداوند، میرے خدا! میری طرف توجّہ فرما اور مجھے جواب دے
میری آنکھیں روشن کر دے ورنہ میں مَوت کی نیند سو جاؤں گا؛
۴ ایسا نہ ہو کہ میرا دُشمن کہے: میں اُس پر غالب آ گیا،
اور جب میں ڈگمگانے لگوں تو میرے بدخواہ خُوش ہوں۔

۵ لیکن مجھے تیری لازوال شفقت پر اعتقاد ہے؛
میرا دل تیری نجات سے مسرور ہوتا ہے۔
۶ میں خداوند کے لیے گیت گاؤں گا،
کیونکہ اُس نے مجھ پر احسان کیا ہے۔

مزمور ۱۴

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؤد کا مزمور

۱ احمق اپنے دل میں کہتا ہے،
کوئی خدا ہے ہی نہیں۔
وہ بگڑ گئے ہیں اور اُن کے اعمال نفرت انگیز ہیں؛
اُن میں کوئی نہیں جو بھلائی کرتا ہو۔

۲ خداوند نے آسمان سے
بنی آدم پر نظر ڈالی
تا کہ دیکھے کہ کوئی دانشمند،
اور کوئی خدا کا طالب ہے یا نہیں۔
۳ وہ سب کے سب گمراہ ہو گئے،
اور باہم نجس ہو گئے؛
اُن میں کوئی نہیں جو بھلائی کرتا ہو،
ایک بھی نہیں۔

۴ کیا بدکار کبھی نہ سمجھیں گے۔
جو میرے لوگوں کو ایسے کھا جاتے ہیں جیسے لوگ روٹی کو
اور خداوند کا نام نہیں لیتے؟
۵ وہاں اُن پر خوف طاری ہوتا ہے،
کیونکہ خداوند راستبازوں کی صحبت میں رہتا ہے۔
۶ اَے بدکارو! تُم حلیموں کے منصوبوں کو ناکام کر دیتے ہو،
لیکن خداوند اُن کی پناہ ہے۔

۷ کاش کہ اِسرائیل کی نجات صِیّون میں سے ہوتی!
جب خداوند اپنے لوگوں کی خوشحالی بحال کرے گا،
تب یعقوب خُوش اور اِسرائیل شادمان ہوگا!

مزمور ۱۵

داؤد کا مزمور

۱ اَے خداوند! تیرے مقدِس میں کون رہے گا؟
تیرے مُقدّس پہاڑ پر کون سکونت کرے گا؟
۲ وہ جو راستی پر چلتا ہے
اور جو نیک کردار ہے،
اور اپنے دل سے سچ بولتا ہے،
۳ جو اپنی زبان سے جھوٹے الزام نہیں لگاتا،
اور اپنے ہمسایہ سے بدی نہیں کرتا

اور نہ کسی کو بدنام کرتا ہے،
[۴] جو کمینہ اِنسان کو حقیر جانتا ہے
لیکن جو خدا ترس ہیں اُن کا احترام کرتا ہے،
جو قسم کھا کر اُسے توڑتا نہیں
خواہ اُسے نقصان ہی کیوں نہ اُٹھانا پڑے،
[۵] جو اپنا روپیہ سود پر نہیں دیتا
اور بیگناہ کے خلاف رشوت نہیں لیتا۔

ایسے کام کرنے والا
کبھی جنبش نہ کھائے گا۔

مزمور ۱۶

داؤد کا مِکتام

[۱] اَے خدا! مجھے محفوظ رکھ،
کیونکہ میں تجھ ہی میں پناہ لیتا ہُوں۔

[۲] میں نے خداوند سے کہا: تُو میرا خداوند ہے؛
تیرے سوا میری بھلائی نہیں۔
[۳] زمین پر جو مُقدّس لوگ ہیں،
وہی برگزیدہ ہیں اور اُن ہی سے میری ساری خوشی وابستہ ہے۔
[۴] جو غیر معبودوں کے پیچھے بھاگتے ہیں
اُن کا غم بڑھ جائے گا۔
میں اُن کے خُون والے تپاون نہ تپاؤں گا
اور نہ اُن کے نام اپنے ہونٹوں پر لاؤں گا۔

[۵] اَے خداوند! تُو نے میرا حِصّہ اور میرا پیالہ مجھے دے دیا ہے؛
تُو نے میری میراث محفوظ رکھی ہے۔
[۶] میرے لیے جریب دلپسند جگہوں پر پڑی ہے؛
یقیناً میری میراث خُوب ہے۔

[۷] میں خداوند کی ستایش کرونگا جو مجھے صلاح دیتا ہے؛
میرا دل رات کو بھی میری تربیت کرتا ہے۔
[۸] میں نے خداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھا ہے۔
چونکہ وہ میرے داہنے ہاتھ ہے،
اِس لیے مجھے جنبش نہ ہوگی۔

[۹] اِسی لیے میرا دل مسرور ہے اور میری زبان شادمان ہے؛
اور میرا جسم بھی محفوظ رہے گا،
[۱۰] کیونکہ تُو میری جان کو پاتال میں نہ چھوڑے گا،
اور نہ اپنے مُقدّس کو سڑنے ہی دے گا۔
[۱۱] تُو مجھے زندگی کی راہ دکھائے گا،
تُو اپنی حُضوری میں مجھے خُوشی سے بھر دے گا،
اور اپنے دہنے ہاتھ کی طرف دائمی فرحت بخشے گا۔

مزمور ۱۷

داؤد کی دعا

[۱] اَے خداوند! میری درخواست سچ ہے؛ اِسے سُن،
میری فریاد پر توجّہ فرما۔
میری دعا پر۔
جو بے ریا لبوں سے نکلتی ہے، کان لگا۔
[۲] میرے مقدّمہ کا فیصلہ تیری طرف سے ہو؛
تیری آنکھیں حق پر لگی رہتی ہیں۔

[۳] حالانکہ تُو میرے دل کو ٹٹولتا ہے اور رات کے وقت مجھے جانچتا ہے،
اور مجھے پرکھتا ہے، لیکن کوئی خرابی نہیں پاتا؛
میں نے ٹھان لیا ہے کہ میرا مُنہ خطا نہ کرے۔
[۴] جہاں تک اِنسانی اعمال کا تعلق ہے۔
میں نے تیرے لبوں کے کلام کی مدد سے
اپنے آپ کو
ظالموں کی راہوں سے باز رکھا ہے۔
[۵] میرے قدم تیری راہوں پر جمے رہے؛
اور میرے پاؤں پھسلنے نہ پائے۔

[۶] اَے خدا! میں تجھ سے دعا کرتا ہُوں کیونکہ تُو مجھے جواب دے گا؛
اپنا کان میری طرف لگا اور میری التجا سُن لے۔
[۷] تُو جو اپنے دہنے ہاتھ سے
اپنے پناہ گزینوں کو اُن کے مخالفوں سے بچاتا ہے،
اپنی عظیم محبّت کا کرشمہ دکھا۔

^۸^ مجھے اپنی آنکھ کی پتلی کی طرح محفوظ رکھ؛
اور اپنے پروں کے سایہ میں چھپائے رکھ
^۹^ ان شریروں سے جو ظلم ڈھاتے ہیں،
اور میرے جانی دشمنوں سے جو مجھے گھیرے ہُوئے ہیں۔

^۱۰^ اُنہوں نے اپنے دل سخت کر لیے ہیں،
اور اُن کے مُنہ سے تکبّر کی باتیں نکلتی ہیں۔
^۱۱^ اُنہوں نے میرا سُراغ لگا لیا، اور اب مجھے گھیر رکھا ہے،
اور وہ تاک میں ہیں کہ مجھے زمین پر پٹک دیں۔
^۱۲^ وہ اُس شیر کی مانند ہیں جو اپنے شکار کے لیے بھوکا ہو،
کسی بڑے شیرِ ببر کی مانند جو گھات لگائے پوشیدہ جگہ میں بیٹھا رہتا ہے۔

^۱۳^ اُٹھ، اَے خداوند! اُن کا سامنا کر اور اُنہیں گرا دے؛
اپنی تلوار چلا اور مجھے شریر سے بچا لے۔
^۱۴^ اَے خداوند! اپنے ہاتھ سے مجھے ایسے لوگوں سے بچا،
اِس جہاں کے لوگوں سے جن کا اجر اِسی زندگی میں ہے۔

تُو جنہیں عزیز رکھتا ہے اُنہیں آسودہ حال کرتا ہے؛
اُن کی اولاد سیر ہوتی ہے،
اور وہ اپنے بچّوں کے لیے مال و دولت جمع کر کے چھوڑ جاتے ہیں۔
^۱۵^ لیکن میں تو صداقت میں تیرا دیدار حاصل کروں گا؛
اور جب میں جاگوں گا تو تیری حُضوری میں تسلّی پاؤں گا۔

مزمور ۱۸

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ خداوند کے خادم داؤد کا مزمور۔
جب خداوند نے اُسے اُس کے سب دشمنوں کے ہاتھ سے
اور ساؤل کے ہاتھ سے بچایا تو یہ گیت اُس کے لبوں پر تھا۔ چنانچہ اُس نے کہا:

^۱^ اَے خداوند! اَے میری قوّت! میں تجھ سے محبّت رکھتا ہُوں۔

^۲^ خداوند میری چٹان، میرا قلعہ اور میرا چھڑانے والا ہے؛
میرا خدا میری چٹان ہے جہاں میں پناہ لیتا ہُوں۔
وہ میری سِپر اور میری نجات کا سینگ اور میرا حصار ہے۔
^۳^ میں خداوند کو جو ستایش کے لائق ہے پُکارتا ہُوں،
اور یوں اپنے دشمنوں سے بچا رہتا ہُوں۔

^۴^ مَوت کے پھندوں نے مجھے جکڑ لیا ہے؛
اور تباہی کے سیلابوں نے مجھے خوف زدہ کر دیا ہے۔
^۵^ پاتال کی رسّیاں میرے چوگرد لپٹ گئیں؛
اور مَوت کے پھندے مجھ پر آ پڑے۔
^۶^ اپنی مصیبت میں مَیں نے خداوند کو پکارا؛
میں نے اپنے خدا سے فریاد کی۔
اُس نے اپنی ہیکل میں سے میری آواز سُنی؛
میری فریاد اُس کے حُضور پہنچی اور اُس کے کانوں میں پڑی۔

^۷^ تب زمین ہل گئی اور کانپ اُٹھی،
اور پہاڑوں کی بنیادیں لرز گئیں؛
وہ ہل گئیں اِس لیے کہ وہ غضبناک ہو گیا تھا۔
^۸^ اُس کے نتھنوں سے دھُواں اُٹھا؛
اور اُس کے مُنہ سے بھسم کرنے والی آگ نکلی،
جس میں سے دہکتے ہُوئے انگارے نکل پڑے۔
^۹^ اس نے افلاک کو شق کیا اور نیچے اتر آیا؛
کالی گھٹائیں اُس کے پاؤں کے نیچے تھیں۔
^۱۰^ وہ کرّوبی پر سوار ہو کر اُڑا؛
اُس نے ہوا کے بازوؤں پر سوار ہو کر تیزی سے پرواز کی۔
^۱۱^ اُس نے تاریکی کو اپنا غلاف،
اور آسمان کے کالے بادلوں کو شامیانہ بنا لیا۔
^۱۲^ اُس کی حُضوری کی آب و تاب سے،
اولوں اور کڑکتی بجلی کی چمک دمک سے بادلوں میں شگاف پڑ گئے۔
^۱۳^ تب خداوند آسمان پر سے گرجا؛
حق تعالیٰ کی آواز گونج اُٹھی۔
^۱۴^ اُس نے اپنے تیر چلائے اور دشمنوں کو پراگندہ کیا،
اور بجلیاں گرا کر اُنہیں پسپا کر دیا۔
^۱۵^ اَے خداوند! تیری ڈانٹ سے،
اور تیرے نتھنوں کے دم کے جھونکے سے،
سمندر کی وادیاں دکھائی دینے لگیں
اور زمین کی بنیادیں نمودار ہو گئیں۔
^۱۶^ اُس نے اوپر سے ہاتھ بڑھا کر مجھے تھام لیا؛

اور گہرے پانی میں سے کھینچ کر باہر نکالا۔
[۱۷] اُس نے مجھے میرے زورآور دشمن،
اور اُن مخالفوں سے جو میرے مقابلہ میں زیادہ طاقتور تھے
چھڑا لیا۔
[۱۸] میری مصیبت کے دن وہ مجھ پر چڑھ آئے،
لیکن خداوند میرا سہارا تھا۔
[۱۹] وہ مجھے کھلی جگہ میں نکال لایا؛
اُس نے مجھے چھڑایا کیونکہ وہ مجھ سے خوش تھا۔

[۲۰] خداوند نے میری راستبازی کے مطابق مجھ سے سلوک کیا؛
اور میرے ہاتھوں کی پاکیزگی کے مطابق مجھے صِلہ دیا۔
[۲۱] کیونکہ میں خداوند کی راہوں پر چلتا رہا؛
میں نے اپنے خدا سے دُور ہونے کی خطا نہیں کی۔
[۲۲] اُس کے سارے قوانین میرے سامنے ہیں؛
اور میں نے اُس کے آئین سے مُنہ نہیں موڑا۔
[۲۳] میں اُس کے سامنے بےعیب رہا
اور اپنے آپ کو گناہ سے بری رکھا۔
[۲۴] خداوند نے میری راستبازی کے مطابق،
اور اپنے ہاتھوں کی اُس پاکیزگی کے مطابق جسے وہ دیکھتا تھا
مجھے اجر دیا۔

[۲۵] وفادار کے ساتھ تُو اپنے آپ کو وفادار جتاتا ہے،
اور کامل کے ساتھ اپنے آپ کو کامل جتاتا ہے،
[۲۶] پاکدامن کے ساتھ تُو اپنے آپ کو نیک جتاتا ہے،
لیکن ٹیڑھے اِنسان کے ساتھ ہوشیاری جتاتا ہے۔
[۲۷] تُو حلیموں کو تو بچاتا ہے
لیکن اُن لوگوں کو نیچا دکھاتا ہے جن کی آنکھوں میں غرور ہوتا ہے۔
[۲۸] تُو اَے خداوند! میرے چراغ کو روشن رکھ؛
میرا خدا میری تاریکی کو اجالے میں تبدیل کرتا ہے۔
[۲۹] تیری مدد سے میں فوج پر چڑھائی کر سکتا ہُوں؛
اور اپنے خدا کے ساتھ میں دیوار پھاند سکتا ہُوں۔

[۳۰] خدا کی راہ پکّی ہے؛
خداوند کا کلام بےعیب ہے۔
وہ اُن سب کی سِپر ہے
جو اُس میں پناہ لیتے ہیں۔
[۳۱] خداوند کے علاوہ اور کون خدا ہے؟
اور ہمارے خدا کے سِوا اور کون چٹان ہے؟
[۳۲] خدا ہی قوّت سے مجھے مُسلّح کرتا ہے
اور میری راہ کو کامل کرتا ہے۔
[۳۳] وہ میرے پاؤں کو ہرن کے پاؤں کی مانند بناتا ہے؛
اور مجھے اونچائیوں پر کھڑا رہنے کے قابل بناتا ہے۔
[۳۴] وہ میرے ہاتھوں کو جنگ کرنا سکھاتا ہے؛
یہاں تک کہ میرے بازو کانسے کی کمان کو جھکا دیتے ہیں۔
[۳۵] تُو مجھے اپنی فتح کی سِپر دیتا ہے،
اور تیرا دہنا ہاتھ مجھے سنبھالے ہُوئے ہے؛
تیری بندہ پروری نے مجھے بڑا بنا دیا ہے۔
[۳۶] تُو قدموں کی راہ چوڑی کرتا ہے،
تاکہ میں پھسلنے نہ پاؤں۔

[۳۷] میں نے اپنے دشمنوں کا تعاقب کیا اور اُنہیں جا لیا؛
اور جب تک وہ تباہ نہ ہُوئے میں واپس نہ لَوٹا۔
[۳۸] میں نے اُنہیں کچل دیا تاکہ وہ اُٹھ نہ پائیں؛
وہ میرے پاؤں کے نیچے گر گئے۔
[۳۹] تُو نے مجھے جنگ کے لیے قوّت سے مُسلّح کیا؛
اور میرے مخالفوں کو میرے قدموں میں جھکا دیا۔
[۴۰] تُو نے لڑائی میں میرے دشمنوں کو پیٹھ دکھانے پر مجبور کیا،
اور میں نے اپنے حریفوں کو تباہ کر دیا۔
[۴۱] اُنہوں نے دہائی دی لیکن اُنہیں بچانے والا کوئی نہ تھا۔
خداوند کو بھی پکارا لیکن اُس نے جواب نہ دیا۔
[۴۲] تب میں نے اُنہیں پیس پیس کر ہوا میں اُڑتی ہُوئی گرد کی مانند
بنا دیا؛
اور میں نے اُنہیں گلی کوچوں کی کیچڑ کی مانند روند ڈالا۔

[۴۳] تُو نے مجھے لوگوں کی یلغار سے بھی چھڑا لیا؛
اور مجھے قوموں کا سردار بنا دیا؛
اور جن لوگوں سے میں واقف بھی نہ تھا وہ میرے مطیع ہو گئے۔
[۴۴] میرا نام سنتے ہی وہ میری اطاعت کرنے لگتے ہیں؛
پردیسی میرے آگے جھکتے ہیں۔
[۴۵] وہ سب گھبرا جاتے ہیں؛

اور تھرتھراتے ہُوئے اپنے قلعوں میں سے باہر نکل آتے ہیں۔

[۴۶] خداوند زندہ ہے! میری چٹان مبارک ہو!
اور میرا مُنجی خدا ممتاز ہو!
[۴۷] وہی خدا ہے جو میرا انتقام لیتا ہے،
اور مختلف قوموں کو میرے سامنے جھکاتا ہے،
[۴۸] اور مجھے میرے دُشمنوں سے بچاتا ہے،
تُو نے مجھے میرے حریفوں پر سرفرازی بخشی؛
اور تُند خُو لوگوں سے مجھے بچایا۔
[۴۹] اِس لیے اَے خداوند! میں مختلف قوموں کے درمیان تیری تمجید؛
اور تیرے نام کی مدح سرائی کروں گا۔
[۵۰] وہ اپنے بادشاہ کو بڑی فتوحات بخشتا ہے؛
اور اپنے ممسوح داؤد اور اُس کی نسل کو
ہمیشہ اپنے سایۂ رحمت میں رکھے گا۔

زبور ۱۹

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؤد کا مزمور

[۱] آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے؛
اور فِضا اُس کی دستکاری دکھاتی ہے۔
[۲] دِن سے دِن بات کرتا ہے؛
اور رات کو رات حکمت سکھاتی ہے۔
[۳] کوئی کلام یا زبان ایسی نہیں
جس میں اُن کی آواز نہ سنائی دیتی ہو۔
[۴] اُن کی صدا ساری زمین پر سنائی دیتی ہے،
اور اُن کا کلام دنیا کی حدوں تک گیا ہے۔

آسمان میں اُس نے سورج کے لیے ایک خیمہ کھڑا کیا ہے،
[۵] جو دلہا کی مانند اپنی خلوت گاہ سے نکلتا ہے
جیسے کوئی پہلوان اپنی دوڑ دوڑنے کے لیے خُوش ہوتا ہے۔
[۶] وہ آسمان کے ایک سرے پر طلوع ہوتا ہے
اور دوسرے سرے تک گردش کرتا ہے؛
اور اُس کی حرارت سے کوئی چیز بے بہرہ نہیں رہتی۔

[۷] خداوند کی شریعت کامل ہے،
جو جان کو تقویت دیتی ہے،
خداوند کے قوانین قابلِ اعتماد ہیں،
جو سادہ لوح کو دانشمند بنا دیتے ہیں۔
[۸] خداوند کے فرمان راست ہیں،
جو دل کو راحت بخشتے ہیں۔
خداوند کے احکام درخشاں ہیں،
جو آنکھوں کو مُنوّر کرتے ہیں۔
[۹] خداوند کا خوف پاک ہے،
وہ ابد تک قائم رہتا ہے۔
خداوند کے ضوابط یقینی
اور بالکل راست ہیں۔
[۱۰] وہ سونے سے،
بلکہ کندن سے بھی زیادہ بیش قیمت ہیں؛
وہ شہد سے بھی،
بلکہ چھتّے سے ٹپکتے ہُوئے شہد سے بھی زیادہ شیرین ہیں۔
[۱۱] اُن ہی سے تیرا خادم تنبیہ پاتا ہے؛
اُن پر عمل کرنے میں بڑا اجر ہے۔

[۱۲] اپنی خطاؤں کو کون جان سکتا ہے؟
میرے پوشیدہ عیب معاف فرما۔
[۱۳] اپنے خادم کو دانستہ گناہوں سے بھی باز رکھ؛
وہ مجھ پر غالب نہ آئیں۔
تب میں کامل ہو جاؤں گا،
اور گناہِ کبیرہ سے بچا رہوں گا۔

[۱۴] میرے مُنہ کا کلام اور میرے دل کا خیال
تیرے حُضور مقبول ٹھہرے،
اَے میرے خداوندؔ میری چٹان اور میرے فدیہ دینے والے!

مزمور ۲۰

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؤد کا مزمور

[۱] جب تُو مصیبت کا شکار ہو تو خداوند تیری فریاد سُنے؛
یعقوب کے خدا کا نام تیری حفاظت کرے۔

[2] وہ مَقدِس سے تیرے لیے کمک بھیجے
اور صِیّون سے تجھے سہارا دے۔
[3] وہ تیری سب نذریں یاد رکھے
اور تیری سوختنی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ (سِلاہ)
[4] وہ تیری دلی تمنّا پُوری کرے
اور تیرے سب منصوبوں میں تجھے کامیابی عطا فرمائے۔
[5] جب تُو فتحیاب ہو تو ہم خوشی کے نعرے لگائیں گے
اور اپنے خدا کے نام پر اپنے جھنڈے بلند کریں گے۔
خداوند تیری تمام درخواستیں پُوری کرے۔

[6] اب میں جان گیا کہ خدا اپنے ممسوح کو بچا لیتا ہے؛
وہ اپنے دہنے ہاتھ کی نجات بخش قوّت سے
اُسے اپنے مُقدّس آسمان پر سے جواب دیتا ہے۔
[7] بعض لوگوں کو رتھوں پر بھروسا ہوتا ہے اور بعض کو گھوڑوں پر،
لیکن ہم تو خداوند اپنے خدا ہی کے نام پر بھروسا کریں گے۔
[8] وہ مغلوب ہُوئے اور گر گئے،
لیکن ہم اُٹھے اور ثابت قدم رہے۔

[9] اَے خداوند! بادشاہ کو بچا لے!
اور جب ہم پکاریں تو ہمیں جواب دے!

مزمور ۲۱

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔
داؤد کا مزمور

[1] اَے خداوند! تیری قوّت سے بادشاہ خُوش ہوتا ہے،
تیری دی ہُوئی فتوحات کے باعث اُس کی خُوشی کس قدر بڑھ جاتی ہے!
[2] تُو نے اُس کے دل کی تمنّا پُوری کی ہے،
اور اُس کے لبوں کی التجا کو ردّ نہ کیا۔ (سِلاہ)
[3] تُو نے بیش بہا برکتوں کے ساتھ اُس کا استقبال کیا
اور خالص سونے کا تاج اُس کے سر پر رکھا۔
[4] اُس نے تجھ سے زندگی طلب کی اور تُو نے اُسے وہ بخشی۔
بلکہ ہمیشہ کے لیے عمر کی درازی بخشی۔
[5] تیری دی ہُوئی فتوحات کے باعث اُس کی شان و شوکت عظیم ہو گئی؛
تُو نے اُسے حشمت اور جلال سے نوازا ہے۔
[6] یقیناً تُو نے اُسے ابدی برکتیں بخشی ہیں
اور اپنی حُضوری کی خُوشی سے اُسے شادمان کیا ہے۔
[7] کیونکہ بادشاہ کا اعتقاد خداوند پر ہے؛
اور حق تعالیٰ کی لازوال شفقت کے باعث
وہ ڈگمگانے نہ پائے گا۔

[8] تیرا ہاتھ تیرے سارے دُشمنوں کو ڈھونڈ نکالے گا؛
تیرا داہنا ہاتھ تیرے حریفوں کو گرفتار کر لے گا۔
[9] جب تُو ظاہر ہوگا
تو اُنہیں جلتے ہُوئے تنور کی مانند کر دے گا۔
اپنے غضب میں خداوند اُنہیں نگل جائے گا،
اور اُس کی آگ اُنہیں بھسم کر ڈالے گی۔
[10] تُو اُن کی اولاد کو روئے زمین پر سے،
اور اُن کی نسل کو بنی آدم میں سے نابود کر دے گا۔
[11] حالانکہ وہ تیرے خلاف بدی کرنا چاہتے ہیں
اور شرارت آمیز منصوبے بناتے ہیں، تو بھی وہ کامیاب نہیں ہو سکتے؛
[12] کیونکہ جب تُو اُن پر اپنی کمان کھینچے گا
تب تُو اُنہیں پیٹھ دکھانے پر مجبور کرے گا۔

[13] اَے خداوند اپنی قوّت میں سرفراز ہو؛
ہم تیری قدرت کی تعریف میں گیت گائیں گے۔

مزمور ۲۲

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ ''ایلت شحر'' (آہوئے فجر) کے سُر پر
داؤد کا مزمور

[1] میرے خدایا، میرے خدایا! تُو نے مجھے کیوں فراموش کر دیا؟
تُو میری مخلصی کے نالوں سے کیوں دُور رہتا ہے؟
[2] اَے میرے خدا! میں دِن کو پکارتا ہُوں لیکن تُو جواب نہیں دیتا،
اور رات کو بھی فریاد کرنے سے باز نہیں آتا۔
[3] پھر بھی تُو بحیثیت قُدّوس تخت نشین ہے؛
اور تُو اِسرائیل کا ممدوح ہے اور اِسرائیل تیری تمجید کرتا ہے۔

۴ تجھ ہی پر ہمارے باپ دادا نے توکّل کیا؛
اُنہوں نے توکّل کیا اور تُو نے اُنہیں چھڑایا۔
۵ اُنہوں نے تجھ سے فریاد کی اور رہائی پائی؛
اُنہوں نے تجھ پر توکّل کیا اور مایوس نہ ہُوئے۔

۶ لیکن میں تو کیڑا ہُوں، اِنسان نہیں،
جس سے آدمی نفرت کرتے ہیں اور لوگ اُسے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔
۷ وہ سب جو مجھے دیکھتے ہیں، میرا مضحکہ اُڑاتے ہیں؛
اور اپنے سر ہلا ہلا کر یہ کہتے ہُوئے طعنہ زنی کرتے ہیں کہ
۸ اِس کا توکّل خداوند پر ہے؛
اب خداوند ہی اِسے بچائے۔
چونکہ وہ اُس سے خُوش ہے،
لہٰذا وہی اُسے چھڑائے۔

۹ پھر بھی تُو نے مجھے رحم میں سے نکالا؛
اور میری شیر خواری کے دِنوں ہی سے
تُو نے مجھے سکھایا کہ میں تجھ پر توکّل کروں۔
۱۰ پیدایش ہی سے مجھے تجھ پر چھوڑ دیا گیا؛
میری ماں کے بطن ہی سے تُو میرا خدا ہے۔
۱۱ مجھ سے دُور نہ رہ،
کیونکہ مصیبت قریب ہے
اور کوئی مددگار نہیں ہے۔

۱۲ بہت سے سانڈوں نے مجھے گھیر لیا ہے؛
بسؔن کے زور آور سانڈ مجھے چاروں طرف سے گھیرے ہُوئے ہیں۔
۱۳ جیسے دھاڑنے والے شیرِ ببر اپنے شکار کو پھاڑتے ہیں
ویسے ہی وہ اپنا مُنہ میرے سامنے پسارتے ہیں۔
۱۴ میں پانی کی مانند اُنڈیل دیا گیا ہُوں،
اور میری سب ہڈّیاں جوڑوں سے اُکھڑ گئی ہیں۔
میرا دِل موم ہو گیا ہے؛
اور وہ میرے اندر پگھل گیا ہے۔
۱۵ میری قوّت ٹھیکرے کی مانند خشک ہو چکی ہے،
اور میری زبان میرے تالُو سے چپک گئی ہے؛
اور تُو نے مجھے مَوت کی خاک میں ملا دیا۔
۱۶ کیونکہ کُتّوں نے مجھے اپنے نرغہ میں لے لیا ہے؛
اور بدکاروں کا گروہ مجھے چاروں طرف سے گھیرے ہُوئے ہے،
اُنہوں نے میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھید ڈالے ہیں۔
۱۷ میں اپنی سب ہڈّیاں گِن سکتا ہُوں؛
لوگ مجھے تاکتے ہیں اور میری طرف للچائی ہُوئی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔
۱۸ وہ میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں
اور میری پوشاک پر قُرعہ ڈالتے ہیں۔

۱۹ لیکن اَے خداوند! تُو دُور نہ رہ؛
اَے میرے چارہ ساز! میری مدد کے لیے جلدی آ۔
۲۰ میری جان کو تلوار سے بچا،
اور میری انمول زندگی کو کُتّوں کی گرفت سے چھڑا۔
۲۱ مجھے شیرِ ببر کے مُنہ سے بچا؛
اور مجھے جنگلی سانڈوں کے سینگوں سے محفوظ رکھ۔

۲۲ میں اپنے بھائیوں کے سامنے تیرے نام کا اعلان کرونگا؛
اور جماعت میں تیری ستایش کروں گا۔
۲۳ اَے خداوند سے ڈرنے والو! اُس کی ستایش کرو!
اَے یعقوبؔ کی اولاد! سب اُس کی تمجید کرو!
اور اَے اِسرائیل کی نسل! سب اُس کا ڈر مانو!
۲۴ کیونکہ اُس نے مصیبت زدہ کی تکلیف کو نہ تو حقیر جانا اور نہ ہی اس سے نفرت کی؛
اُس نے اُس سے اپنا چہرہ بھی نہیں چھپایا
بلکہ اُس کی فریاد سُنی۔

۲۵ بڑے مجمع میں تُو ہی میری ثناخوانی کا باعث ہے؛
میں اپنی قسمیں تیرا خوف ماننے والوں کے سامنے پُوری کروں گا۔
۲۶ غریب کھا کر سیر ہوں گے؛
وہ جو خداوند کے طالب ہیں اُس کی ستایش کریں گے۔
تمہارے دل ابد تک زندہ رہیں!
۲۷ دنیا کے ہر گوشہ کے لوگ

خداوند کو یاد کریں گے اور اُس کی طرف رجوع لائیں گے،
اور قوموں کے سب خاندان
اُس کے آگے سجدہ کریں گے،
[28] کیونکہ سلطنت خداوند ہی کی ہے
اور وہی قوموں پر حکومت کرتا ہے۔

[29] دنیا کے تمام امیر عید منائیں گے اور عبادت کریں گے؛
وہ سب جو خاک میں مل جاتے ہیں
اور جو اپنی جان کو نہیں بچا سکتے
اُس کے آگے گھٹنے ٹیکیں گے۔
[30] میری نسل اُس کی بندگی کرے گی؛
اور آیندہ پُشتوں میں خداوند کا ذکر کیا جائے گا۔
[31] اُن لوگوں میں جو ابھی پیدا نہیں ہُوئے۔
وہ اُس کی راستبازی کا اعلان کریں گے،
کیونکہ یہ کام اُس نے کیا ہے۔

مزمور ۲۳

داؤد کا مزمور

[1] خداوند میرا چوپان ہے؛ مجھے کوئی کمی نہ ہوگی۔
[2] وہ مجھے سبز وشاداب چراگاہوں میں بٹھاتا ہے،
وہ مجھے سکون بخش چشموں کے پاس لے جاتا ہے،
[3] اور میری جان کو بحال کرتا ہے۔
وہ اپنے نام کی خاطر
صداقت کی راہوں پر میری رہنمائی کرتا ہے۔
[4] خواہ میں مَوت کی تاریک وادی میں سے ہو کر گزروں،
میں کسی بلا سے نہ ڈروں گا،
کیونکہ تُو میرے ساتھ ہے۔
تیرا عصا اور تیری لاٹھی،
مجھے تسلّی بخشتے ہیں۔

[5] تُو میرے دشمنوں کے روبرو
میرے لیے دسترخوان بچھاتا ہے
تُو میرے سر پر تیل ملتا ہے؛
میرا پیالہ لبریز ہوتا ہے۔
[6] یقیناً بھلائی اور رحمت
عمر بھر میرے ساتھ ساتھ رہیں گی،
اور میں ہمیشہ
خداوند کے گھر میں سکونت کروں گا۔

مزمور ۲۴

داؤد کا مزمور

[1] زمین اور اُس کی ساری معموری خداوند ہی کی ہے،
جہان اور اہلِ جہان بھی؛
[2] کیونکہ اُسی نے سمندروں کے اوپر اُس کی بنیاد رکھی
اور سَیلابوں پر اُسے قائم کیا۔

[3] خداوند کے پہاڑ پر کون چڑھے گا؟
اور اُس کے مُقدّس مقام پر کون کھڑا ہوگا؟
[4] وہی جس کے ہاتھ صاف اور دل پاک ہوں،
جسے بُتوں سے کوئی رغبت نہیں
اور جو جھوٹی قسم نہیں کھاتا۔
[5] وہ خداوند کی طرف سے برکت پائے گا
اور اپنے نجات دینے والے خدا کی طرف سے اجر۔
[6] اُس کے طالبوں کی پُشت ایسی ہی ہوتی ہے،
یہی تیرے دیدار کے خواہاں ہیں اَے یعقوبؔ کے خدا۔ (سِلاہ)

[7] اَے پھاٹکو! اپنے سر بلند کرو؛
اَے قدیم دروازو! اُونچے ہو جاؤ،
تاکہ جلال کا بادشاہ داخل ہو۔
[8] یہ جلال کا بادشاہ کون ہے؟
خداوندؔ جو قوی اور قادر ہے،
خداوندؔ جو جنگ میں زورآور ہے۔
[9] اَے پھاٹکو! اپنے سر بلند کرو؛
اَے قدیم دروازو! اُونچے ہو جاؤ،
تاکہ جلال کا بادشاہ داخل ہو۔
[10] یہ جلال کا بادشاہ کون ہے؟
خداوند تعالیٰ۔
وہی جلال کا بادشاہ ہے۔ (سِلاہ)

مزمور ۲۵

داؤد کا مزمور

[۱] اَے خداوند میں اپنی جان تیری طرف اُٹھاتا ہُوں؛
[۲] اَے میرے خدا! میں نے تجھ پر توکّل کیا ہے۔
مجھے شرمندہ نہ ہونے دے،
نہ میرے دشمنوں کو فتح کے شادیانے بجانے دے۔
[۳] جو تجھ سے اُمید لگائے بیٹھا ہو
وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا،
لیکن جو ناحق بے وفائی کرتے ہیں
شرمندہ ہوں گے۔

[۴] اَے خداوند، مجھے اپنی راہیں دکھا،
اور مجھے اپنے راستے بتا؛
[۵] اپنی سچّائی پر مجھے چلا اور تعلیم دے،
کیونکہ تُو میرا منجی خدا ہے،
اور دِن بھر میں تجھ ہی سے اُمید لگائے رہتا ہُوں۔
[۶] اَے خداوند، اپنی بڑی رحمت اور محبّت کو یاد کر،
کیونکہ وہ ازل سے ہیں۔
[۷] میری جوانی کے گناہوں کو
اور میرے سرکش طریقوں کو یاد نہ کر؛
اپنی شفقت کے مطابق مجھے یاد فرما،
کیونکہ اَے خداوند! تُو نیک ہے۔

[۸] خداوند نیک اور راست ہے؛
اِس لیے وہ گنہگاروں کو اپنی راہوں کی تعلیم دیتا ہے
[۹] وہ حلیموں کو بھلائی کی ہدایت کرتا ہے
اور اُنہیں اپنی راہ بتاتا ہے۔
[۱۰] جو خداوند کے عہد کی شرائط کو مانتے ہیں
اُن کے لیے اُس کی سب راہیں شفقت آمیز اور سچّی ہوتی ہیں۔
[۱۱] اَے خداوند! اپنے نام کی خاطر،
میری بدکاری معاف کر دے، حالانکہ وہ سنگین ہے۔
[۱۲] خداوند کا خوف رکھنے والا شخص کون ہے؟
وہ اُسے اُس راہ کی تعلیم دے گا جو اُس کے لیے چُنی گئی ہے۔
[۱۳] وہ اپنے دِن خوشحالی میں گزارے گا،
اور اُس کی اولاد زمین کی وارث ہوگی۔
[۱۴] خداوند اپنے خوف رکھنے والوں پر اپنے راز کھولتا ہے؛
اور اپنا عہد اُن پر ظاہر کرتا ہے۔
[۱۵] میری آنکھیں سدا خداوند پر لگی رہتی ہیں،
کیونکہ صرف وہی میرے پاؤں پھندے میں سے نکالے گا۔

[۱۶] میری طرف متوجّہ ہو اور مجھ پر فضل کر،
کیونکہ میں اکیلا اور مصیبت زدہ ہُوں۔
[۱۷] میرے دل کی پریشانیاں بڑھ گئی ہیں؛
مجھے میری تکلیف سے رہائی بخش۔
[۱۸] میری مصیبت اور تکلیف پر نظر کر
اور میرے سب گناہ معاف فرما۔
[۱۹] میرے دشمنوں کو دیکھ کہ وہ کیسے بڑھ گئے ہیں
اور مجھ سے کس قدر سخت عداوت رکھتے ہیں!
[۲۰] میری جان کی حفاظت کر اور مجھے چھڑا؛
مجھے شرمندہ نہ ہونے دے،
کیونکہ میں تجھ میں پناہ لیتا ہُوں۔
[۲۱] دیانتداری اور راستبازی میری حفاظت کریں،
کیونکہ مجھے تیری ہی آس ہے۔

[۲۲] اَے خدا! اِسرائیل کو،
اُس کی ساری مشکلوں سے چھڑا لے۔

مزمور ۲۶

داؤد کا مزمور

[۱] اَے خداوند! میرا انصاف کر،
کیونکہ میں نے پاک زندگی گزاری ہے؛
میں نے پس وپیش کیے بغیر خداوند پر توکّل کیا ہے۔
[۲] اَے خداوند! مجھے جانچ اور آزما،
میرے دل اور دماغ کو پرکھ؛
[۳] کیونکہ تیری شفقت ہمیشہ میرے سامنے ہے،
اور میں مسلسل تیری سچّائی کی راہ پر گامزن ہُوں۔
[۴] میں دغابازوں کی صحبت میں نہیں بیٹھتا،

اور نہ ریاکاروں کے ہمراہ چلتا ہُوں؛
[۵] بدکاروں کی محفل سے مجھے نفرت ہے
اور شریروں کے ساتھ بیٹھنے سے دُور بھاگتا ہُوں۔
[۶] میں بیگناہی میں اپنے ہاتھ دھوتا ہُوں،
اور تب اَے خداوند! تیرے مذبح کا طواف کرتا ہُوں،
[۷] تاکہ بلند آواز سے تیری ستایش کروں
اور تیرے سب عجیب کارناموں کو بیان کروں۔
[۸] اَے خداوند! میں تیری سکونت گاہ،
اور تیری جلالی بارگاہ کو عزیز رکھتا ہُوں۔

[۹] تُو میری جان کو اُن گنہگاروں کے ساتھ،
اور میری زندگی کو اُن خُونخواروں کے ساتھ نہ لے،
[۱۰] جن کے ہاتھوں میں بُرے منصوبے ہیں،
اور جن کے سیدھے ہاتھ رشوتوں سے بھرے ہُوئے ہیں۔
[۱۱] لیکن میں بےعیب زندگی گزارتا ہُوں؛
مجھے چھڑا لے اور مجھ پر رحم فرما۔

[۱۲] میرے پاؤں ہموار جگہ پر قائم رہتے ہیں؛
میں بڑے مجمع میں خداوند کی ستایش کروں گا۔

مزمور ۲۷

داؤدؔ کا مزمور

[۱] خداوند میری روشنی اور میری نجات ہے۔
مجھے کس کا ڈر ہے؟
خداوند میری زندگی کا قلعہ ہے۔
مجھے کس کی ہیبت ہے؟
[۲] جب بدکار مجھے کھا ڈالنے کے لیے
مجھ پر چڑھ آئیں گے،
جب میرے دشمن اور میرے مخالف مجھ پر حملہ کریں گے،
تو وہ ٹھوکر کھا کر گر پڑیں گے۔
[۳] خواہ لشکر میرا محاصرہ کر لے،
میرا دل نہ گھبرائے گا؛
خواہ میرے خلاف جنگ چھڑ جائے،
تب بھی میں خاطر جمع رکھوں گا۔

[۴] میں نے خداوند سے ایک درخواست کی ہے،
میں یہ چاہتا ہُوں کہ
عمر بھر
میں خداوند کے گھر میں رہوں،
خداوند کا جمال دیکھتا رہُوں
اور اُسے اُس کے مَقدِس میں ڈھونڈتا رہُوں۔
[۵] کیونکہ مصیبت کے دِن
وہ مجھے اپنے مسکن میں محفوظ رکھے گا؛
وہ مجھے اپنے خیمہ میں پناہ دے کر چھپائے رکھے گا
اور مجھے چٹان پر چڑھا دے گا۔
[۶] تب میرا سر اُن دشمنوں سے اُونچا ہوگا
جنہوں نے مجھے گھیر رکھا ہے
اور میں خُوشی سے للکار کر اُس کے خیمہ میں قربانی گزرانوں گا؛
میں خداوند کے لیے گاؤں گا اور مدح سرائی کروں گا۔

[۷] اَے خداوند! جب میں پکاروں تو میری آواز سُن؛
مجھ پر رحم فرما اور مجھے جواب دے۔
[۸] میرا دل تیرے متعلق کہتا ہے کہ اُس کے دیدار کا طالب ہو!
اَے خداوند! میں تیرے دیدار کا طالب رہُوں گا۔
[۹] مجھ سے روپوش نہ ہو،
اپنے خادم کو غُصّہ میں آکر نہ نکال؛
کیونکہ تُو میرا مددگار رہا ہے
اَے میرے منجی خدا،
مجھے مسترد نہ کر اور نہ ہی ترک کر۔
[۱۰] خواہ میرے ماں باپ مجھے ترک کر دیں،
تو بھی خداوند مجھے قبول فرمائے گا۔
[۱۱] اَے خداوند! مجھے اپنی راہ بتا؛
اور مجھ پر ظلم ڈھانے والوں کے سبب سے
مجھے راہِ راست پر چلا۔
[۱۲] مجھے میرے مخالفوں کی مرضی پر نہ چھوڑ،
کیونکہ جھوٹے گواہ اور تشدّد بھڑکانے والے،
میرے خلاف اُٹھے ہیں۔

[۱۳] مجھے اب بھی اِس بات کا یقین ہے
کہ میں زندوں کی زمین پر

خداوند کے احسان کو دیکھ لوں گا۔
[۱۴] خداوند کا انتظار کر؛
مضبوط ہو اور حوصلہ رکھ
اور خداوند کی آس رکھ۔

مزمور ۲۸

داؔؤد کا مزمور

[۱] اَے خداوند! میری چٹان! میں تجھ ہی کو پکاروں گا؛
میری طرف سے کان بند نہ کر۔
کیونکہ اگر تُو خاموش رہا،
تو میں اُن لوگوں کی مانند ہو جاؤں گا جو پاتال میں جا چُکے ہیں۔
[۲] جب میں تجھ سے فریاد کروں،
اور اپنے ہاتھ
تیری مُقدّس ہیکل کی طرف اُٹھاؤں،
تب میری رحم کی التجا کو سُن لے۔

[۳] مجھے اُن شریروں
اور بدکرداروں کے ساتھ گھسیٹ کر نہ لے جا،
جو اپنے ہمسایوں سے صلح کی باتیں کرتے ہیں
لیکن اپنے دلوں میں عداوت رکھتے ہیں۔
[۴] اُن کے اعمال
اور اُن کے بُرے کاموں کا بدلہ دے؛
اُن کے ہاتھ کے کاموں کے مطابق اُنہیں بدلہ دے
اور اُنہیں وہ بدلہ دے جس کے وہ مستحق ہیں۔
[۵] چونکہ وہ خداوند کے کاموں کا
اور اُس کی دستکاری کا لحاظ نہیں کرتے،
وہ اُنہیں گرا دے گا
اور پھر کبھی بھی اُٹھنے نہ دے گا۔

[۶] خداوند کی ستایش ہو،
کیونکہ اُس نے میری فریاد سُن لی۔
[۷] خداوند میری قوّت اور میری سِپر ہے؛
میرا دل اُس پر توکّل کرتا ہے اور مجھے مدد ملی ہے۔
اِس لیے میرا دل شادمان ہے
اور میں گا کر اُس کا شکر ادا کروں گا۔

[۸] خداوند اپنے لوگوں کی قوّت ہے،
اور اپنے ممسوح کے لیے نجات کا قلعہ ہے۔
[۹] اپنے لوگوں کو بچا اور اپنی میراث کو برکت دے؛
اُن کی پاسبانی کر اور ہمیشہ اُنہیں سنبھالے رہ۔

مزمور ۲۹

داؔؤد کا مزمور

[۱] اَے فرشتو! خداوند کے
صرف خداوند ہی کے جلال اور اُس کی قدرت کی تعظیم کرو۔
[۲] خداوند کے نام کے شایان اُس کی تمجید کرو؛
خداوند کو سجدہ کرو جو اُس کے تقدُّس کو زیب دے۔

[۳] خداوند کی آواز بادلوں پر ہے؛
خدائے ذُوالجلال گرجتا ہے،
خداوند گھنے بادلوں کے اوپر گرجتا ہے۔
[۴] خداوند کی آواز میں قدرت ہے؛
خداوند کی آواز میں جلال ہے۔
[۵] خداوند کی آواز دیوداروں کو توڑ ڈالتی ہے؛
خداوند لبناؔن کے دیوداروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے۔
[۶] وہ لبناؔن کو بچھڑے کی طرح،
اور سریُوؔن کو جنگلی بچھڑے کی مانند کُداتا ہے۔
[۷] خداوند کی آواز
بجلی کے شعلوں سے ضرب لگاتی ہے۔
[۸] خداوند کی آواز بیابان کو ہلا دیتی ہے؛
خداوند قادِؔس کے بیابان پر لرزہ طاری کر دیتا ہے۔
[۹] خداوند کی آواز سے ہرنیوں کے حمل گر جاتے ہیں
وہ جنگلوں کو بے برگ کر دیتی ہے۔
اور اُس کی ہیکل میں ہر کوئی جلال ہی جلال پکارتا ہے!

[۱۰] خداوند طوفان پر تخت نشین ہے؛
بلکہ خداوند ہمیشہ کے لیے بادشاہ بن کر تخت نشین رہتا ہے۔
[۱۱] خداوند اپنی اُمّت کو قوّت بخشتا ہے؛

خداوند اپنی اُمّت کو سلامتی کی برکت دیتا ہے۔

مزمور ۳۰

داؔوٗد کا مزمور۔ ہیکل کی تقدیس کا گیت

۱ اَے خداوند! میں تیری تمجید کروں گا،
کیونکہ تُو نے مجھے گہرائیوں میں سے نکال کر سربلند کیا
اور میرے دُشمنوں کو مجھ پر خُوش ہونے نہ دیا۔
۲ اَے خداوند میرے خدا! میں نے تجھ سے فریاد کی
اور تُو نے میری مدد کی۔
۳ اَے خداوند! تُو مجھے پاتال میں سے نکال لایا ہے؛
اور تُو نے مجھے گور میں نہیں جانے دیا۔

۴ خداوند کے لیے گاؤ، اَے اُس کے مُقدّسو؛
اُس کے مُقدّس نام کی ستایش کرو۔
۵ کیونکہ اُس کا قہر چند وقفوں تک رہتا ہے،
لیکن اُس کی شفقت عمر بھر تک رہتی ہے؛
گریہ وزاری شاید رات بھر جاری رہے،
لیکن صبح کو خُوشی لَوٹ آتی ہے۔

۶ میں نے اطمینان کے وقت کہا تھا:
میں کبھی نہ ڈگمگاؤں گا۔
۷ اَے خداوند! جب تُو نے مجھ پر نظرِ عنایت کی،
تب تُو نے میرے پہاڑ کو ثابت قدم کر دیا؛
لیکن جب تُو نے اپنا چہرہ چھپا لیا،
تو میرے اوسان خطا ہو گئے۔

۸ اَے خداوند! میں نے تجھ سے فریاد کی؛
میں نے خداوند سے منّت کی:
۹ میری تباہی سے،
اور میرے پاتال میں جانے سے کیا فائدہ؟
کیا خاک تیری ستایش کرے گی؟
کیا وہ تیری صداقت کا اعلان کرے گی؟
۱۰ اَے خداوند سُن اور مجھ پر رحم کر؛
اَے خداوند! میرا مددگار ہو۔

۱۱ تُو نے میرے ماتم کو رقص سے بدل دیا؛
تُو نے میرا ٹاٹ اُتار ڈالا اور مجھے خُوشی سے مُلبّس کیا۔
۱۲ تا کہ میرا دل تیری ستایش کرے اور خاموش نہ رہے،
اَے خداوند میرے خدا! میں ہمیشہ تیرا شکر بجا لاتا رہُوں گا۔

مزمور ۳۱

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؔوٗد کا مزمور

۱ اَے خداوند! میں نے تجھ میں پناہ لی ہے؛
مجھے کبھی شرمندہ نہ ہونے دے؛
اپنی راستبازی کی خاطر مجھے رہائی بخش۔
۲ اپنا کان میری طرف لگا،
اور جلد مجھے چھڑا؛
میری پناہ کی چٹان،
اور مجھے بچانے کے لیے مضبوط قلعہ بن۔
۳ چونکہ تُو میری چٹان اور میرا قلعہ ہے،
اِس لیے اپنے نام کی خاطر میری رہبری اور رہنمائی کر۔
۴ مجھے اِس جال میں سے چھڑا لے جو میرے لیے بچھایا گیا ہے،
کیونکہ تُو میری جائے پناہ ہے
۵ میں اپنی روح تیرے ہاتھ میں سونپتا ہُوں؛
اَے خداوند! سچّائی کے خدا! میرا فدیہ دے۔

۶ مجھے اُن لوگوں سے نفرت ہے جو نکمّے بُتوں کو گلے سے لگاتے ہیں؛
میں تو خداوند پر توکّل کرتا ہُوں۔
۷ میں تیری رحمت سے خُوش و خُرّم ہُوں گا،
کیونکہ تُو نے میرے دکھ کو دیکھا ہے
اور تُو میری جان کی مصیبت سے واقف ہے۔
۸ تُو نے مجھے دشمن کے ہاتھ میں نہیں جانے دیا
بلکہ میرے پاؤں کشادہ جگہ میں قائم کر دئے۔

۹ اَے خداوند! مجھ پر رحم کر کیونکہ میں مصیبت میں ہُوں؛
اور میری آنکھیں غم کے مارے کمزور ہو چُکی ہیں،
اور میری جان اور میرا جسم رنج سے گھل گئے ہیں۔
۱۰ میری زندگی سخت تکلیف میں ہے
میری عمر کراہتے کراہتے فنا ہو گئی؛

میری مصیبتوں کے باعث میری قوّت گھٹ گئی،
اور میری ہڈّیاں کمزور ہو گئیں۔
[11] میرے سارے دشمنوں کے سبب سے،
میں اپنے ہمسایوں کے لیے حقارت کا؛
اور اپنے دوستوں کے لیے خوف کا باعث بن گیا ہُوں۔
یہاں تک کہ جو مجھے باہر دیکھتے ہیں وہ مجھ سے دُور بھاگتے ہیں۔
[12] اُنہوں نے مجھے ایسا بھلا دیا ہے گویا میں مر چکا ہُوں؛
میں ٹوٹے ہُوئے مٹّی کے برتن کی مانند ہو چُکا ہُوں۔
[13] کیونکہ میں کئی لوگوں کی طرف سے بدنام کیا جا رہا ہُوں؛
ہر طرف خوف ہی خوف ہے؛
وہ میرے خلاف سازش کرتے ہیں
اور میری جان لینے کے منصوبے باندھتے ہیں۔

[14] لیکن اَے خداوند! میرا توکّل تجھ پر ہے؛
میں کہتا ہُوں کہ تُو میرا خدا ہے۔
[15] میرے ایّام تیرے ہاتھ میں ہیں؛
مجھے میرے دشمنوں سے
اور میرا تعاقب کرنے والوں سے چھڑا لے۔
[16] اپنے خادم پر اپنا چہرہ جلوہ گر فرما؛
اور اپنی لازوال شفقت سے مجھے بچا لے۔
[17] اَے خداوند! مجھے شرمندہ نہ ہونے دے،
کیونکہ میں نے تجھے پکارا ہے؛
شریر شرمندہ ہوں
اور پاتال میں چپ چاپ پڑے رہیں۔
[18] اُن کے دروغ گو لب خاموش ہو جائیں،
کیونکہ وہ غرور اور حقارت سے
راستبازوں کے خلاف تکبّر آمیز باتیں کرتے ہیں۔

[19] تُو نے اپنے ڈرنے والوں کے لیے،
کتنی بڑی نعمت رکھ چھوڑی ہے،
جسے تُو لوگوں کے سامنے
اُنہیں عطا کرتا ہے جو تجھ میں پناہ لیتے ہیں۔
[20] تُو اُنہیں لوگوں کی سازشوں سے
اپنی حُضوری کی پناہ گاہ میں چھپائے رکھتا ہے
اور اپنے مسکن میں
اُنہیں الزام تراش زبانوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

[21] خداوند کی ستایش ہو،
کیونکہ جب میں ایسے شہر میں تھا جسے دشمنوں نے گھیر رکھا تھا
تو اُس نے مجھے اپنی عجیب شفقت دکھائی۔
[22] میں نے گھبرا کر عجلت میں کہہ دیا تھا،
میں تیرے سامنے سے کاٹ ڈالا گیا ہُوں!
لیکن جب میں نے تجھ سے فریاد کی
تب تُو نے میری رحم کی التجا کو سُن لیا۔

[23] خداوند سے محبّت رکھو، اَے اُس کے سب مُقدّسو!
خداوند ایمانداروں کو سلامت رکھتا ہے،
لیکن مغروروں کو خُوب بدلہ دیتا ہے۔
[24] لہٰذا تُم سب جو خداوند پر آس رکھتے ہو،
مضبوط ہو جاؤ اور ہمّت باندھو!

مزمور ۳۲

داؤد کا مزمور۔ مشکیل

[1] مبارک ہے وہ
جس کی خطائیں بخشی گئیں،
اور جس کے گناہ ڈھانکے گئے۔
[2] مبارک ہے وہ آدمی
جس کا گناہ خداوند حساب میں نہیں لاتا
اور جس کے دل میں مکر نہیں۔

[3] جب میں خاموش رہا،
تو دِن بھر کے کراہنے سے
میری ہڈّیاں گھل گئیں۔
[4] کیونکہ رات دِن
تیرا ہاتھ مجھے بوجھ سے دبائے رہا؛
اور میری قوّت زائل ہو گئی
جیسی گرمیوں کے خشک موسم میں ہو جاتی ہے۔ (سِلاہ)
[5] تب میں نے تیرے سامنے اپنا گناہ تسلیم کر لیا
اور اپنی بدکاری کو نہ چھپایا۔

میں نے کہا: میں خداوند کے حضُور
اپنی خطاؤں کا اقرار کروں گا۔
اور تُو نے میرے گناہ کی بدی کو
معاف کر دیا۔ (سِلاہ)

۶ لہٰذا ہر دیندار ایسے وقت جب تُو مل سکتا ہے
تجھ سے دعا کرے؛
جب زور کا سیلاب آئے گا،
تو بھی وہ اُس تک ہرگز نہیں پہنچے گا۔
۷ تُو میرے چھپنے کی جگہ ہے؛
تُو مجھے تکلیف سے بچائے گا
اور رہائی کے نغموں سے گھیر لے گا۔ (سِلاہ)

۸ میں تجھے ہدایت دُوں گا اور بتاؤں گا کہ تجھے کس راہ پر چلنا ہوگا؛
میں تجھے صلاح دوں گا اور تجھ پر نگاہ رکھوں گا۔
۹ تُم گھوڑے اور خچّر کی مانند نہ بنو،
جو سمجھ نہیں رکھتے
بلکہ اُنہیں باگ اور لگام سے قابو میں رکھنا پڑتا ہے
ورنہ وہ تمہارے پاس آنے کے بھی نہیں۔
۱۰ شریر پر کافی مصیبتیں آئیں گی،
لیکن جو خداوند پر توکّل رکھتا ہے
وہ اُس کی لازوال رحمت سے گھرا رہتا ہے۔

۱۱ اَے راستبازو! خداوند میں خُوش اور شادمان رہو؛
اَے راست دِلو! تُم گیت گاؤ۔

مزمور ۳۳

۱ اَے راستبازو! خداوند کے حضُور خُوشی سے گاؤ؛
کیونکہ اُس کی ستایش کرنا راستبازوں کو زیب دیتا ہے۔
۲ سِتار کے ساتھ خداوند کی ستایش کرو؛
دس تار والے بربط کے ساتھ اُس کے لیے نغمہ سرائی کرو۔
۳ اُس کے لیے کوئی نیا گیت گاؤ؛
اچھی طرح ساز بجاؤ اور خُوشی سے للکارو۔

۴ کیونکہ خدا کا کلام حق اور راست ہے؛
اور اُس کے سب کام وفاداری کے ہیں۔
۵ خداوند راستبازی اور انصاف کو پسند کرتا ہے؛
زمین اُس کی لازوال شفقت سے معمور ہے۔

۶ آسمان خداوند کے کلام سے،
اور اجرامِ فلکی اُس کے مُنہ کے دم سے بنے۔
۷ وہ سمندر کا پانی گویا مرتبان میں جمع کرتا ہے؛
اور گہرے سمندروں کو اپنے مخزنوں میں رکھتا ہے۔
۸ ساری زمین خداوند سے ڈرے؛
جہان کے سب باشندے اُس کا خوف مانیں۔
۹ کیونکہ اُس نے فرمایا اور وہ (خلق) ہو گیا؛
اُس نے حکم دیا اور وہ موجود ہو گیا۔
۱۰ خداوند قوموں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا ہے؛
اور اُمّتوں کے ارادوں کو پُورا نہیں ہونے دیتا۔
۱۱ لیکن خداوند کے منصوبے ابد تک،
اور اُس کے دل کے ارادے پُشت در پُشت قائم رہتے ہیں۔

۱۲ مبارک ہے وہ قوم جس کا خدا (قادرِ مطلق) خداوند ہے،
اور وہ اُمّت جسے اُس نے اپنی میراث کے لیے چُن لیا۔
۱۳ خداوند آسمان میں سے نیچے نگاہ کرتا ہے
اور سب بنی آدم کو دیکھتا ہے؛
۱۴ وہ اپنی سکونت گاہ سے
زمین کے سب باشندوں پر نظر رکھتا ہے۔
۱۵ وہی ہے جو سب کے دلوں کو بناتا ہے،
اور اُن کے سب کاموں کا خیال رکھتا ہے۔
۱۶ کوئی بادشاہ اپنی فوج کی کثرت ہی کے باعث سلامت نہیں رہتا؛
اور کسی سورما کو اُس کی بڑی طاقت بچا نہ سکے گی۔
۱۷ بچ کر نکل جانے کے لیے گھوڑے پر اُمید رکھنا لاحاصل ہے؛
اپنی بڑی قوّت کے باوجود وہ بچا نہیں سکتا۔
۱۸ خداوند کی آنکھیں اُس سے ڈرنے والوں پر،
اور اُن پر لگی رہتی ہیں جن کی امید اُس کی شفقت پر ہے،
۱۹ تاکہ وہ اُنہیں مَوت سے بچائے
اور قحط کے وقت صحیح وسالم رکھے۔

۲۰ ہم خداوند پر آس لگائے بیٹھے ہیں؛
وہ ہماری کمک اور ہماری سپر ہے۔
۲۱ اُس میں ہمارے دل شادمان ہیں،
کیونکہ اُس کے پاک نام پر ہمارا توکّل ہے۔
۲۲ اَے خداوند! جیسی ہماری تجھ پر آس ہے؛
ویسی ہی تیری رحمت ہم پر ہو۔

مزمور ۳۴

داؤد کا مزمور
جب اُس نے ابی ملک کے سامنے پاگل پن کا بہانہ بنایا۔
ابی ملک نے اُسے نکال دیا اور وہ چلا گیا۔

۱ میں ہر وقت خداوند کی تعریف کروں گا؛
اُس کی ستایش ہمیشہ میرے لبوں پر ہوگی۔
۲ میری جان خداوند پر فخر کرے گی؛
حلیم اسے سنیں گے اور خوش ہوں گے۔
۳ میرے ساتھ خداوند کی تمجید کرو؛
آؤ ہم مل کر اُس کے نام کی تعظیم کریں۔

۴ میں خداوند کا طالب ہُوا اور اُس نے مجھے جواب دیا؛
اور اُس نے میرے سارے خوف دُور کر دئے۔
۵ جو اُس کی طرف نظر اُٹھاتے ہیں مُنوّر ہو جاتے ہیں؛
اُن کے چہروں پر کبھی شرمندگی نہ آئے گی۔
۶ اِس غریب نے پکارا اور خداوند نے اُس کی سُنی؛
اور اُس نے اُسے اُس کی ساری پریشانیوں سے بچا لیا۔
۷ خداوند سے ڈرنے والوں کے چاروں طرف اُس کا فرشتہ خیمہ زن ہوتا ہے؛
اور اُنہیں بچاتا ہے۔

۸ آزما کر دیکھو کہ خداوند کیسا مہربان ہے؛
مبارک ہے وہ آدمی جو اُس میں پناہ لیتا ہے۔
۹ خداوند سے ڈرو، اَے اُس کے مُقدّسو،
کیونکہ جو اُس سے ڈرتے ہیں اُنہیں کچھ کمی نہیں۔
۱۰ شیر ببر کمزور اور بھوکے ہو سکتے ہیں،
لیکن خداوند کے طالب کسی اچھی چیز کے محتاج نہ ہوں گے۔

۱۱ اَے میرے بچّو! آؤ، میری سُنو؛
میں تمہیں خدا ترسی سکھاؤں گا۔
۱۲ تُم میں سے کون زندگی سے محبّت رکھتا ہے
اور بہت سے بھلے دِن دیکھنے کا مشتاق ہے،
۱۳ وہ اپنی زبان کو بدی سے
اور اپنے لبوں کو دروغ گوئی سے باز رکھے۔
۱۴ بدی کو چھوڑ کر نیکی کرے؛
اور صُلح کو ڈھونڈ کر اُس کی پیروی کرے۔

۱۵ خداوند کی آنکھیں راستبازوں پر لگی رہتی ہیں
اور اُس کے کان اُن کی فریاد سُنتے ہیں؛
۱۶ خداوند کا چہرہ بدکاروں کے خلاف ہے،
تاکہ اُن کی یاد زمین پر سے مٹا ڈالے۔

۱۷ راستباز فریاد کرتے ہیں اور خداوند اُن کی سُنتا ہے؛
اور اُنہیں اُن کی تمام پریشانیوں سے چھڑاتا ہے۔
۱۸ خداوند شکستہ دل اِنسانوں کے قریب ہے
اور وہ خستہ جانوں کو بچاتا ہے۔

۱۹ خواہ راستباز پر کتنی ہی مصیبتیں آ پڑی ہوں،
تو بھی خداوند اُسے اُن سب سے رہائی بخشتا ہے؛
۲۰ وہ اُس کی ساری ہڈّیوں کو محفوظ رکھتا ہے،
اُن میں سے ایک بھی توڑی نہ جائے گی۔

۲۱ بدی شریر کو ہلاک کرے گی؛
اور راستباز کے حریف مجرم قرار دیئے جائیں گے۔
۲۲ خداوند اپنے خادموں کی جانوں کا فدیہ دیتا ہے؛
اور جو کوئی اُس میں پناہ لے وہ مجرم نہ ٹھہرے گا۔

مزمور ۳۵

داؤد کا مزمور

۱ اَے خداوند! جو مجھ سے جھگڑتے ہیں تُو اُن سے جھگڑ؛
اور جو مجھ سے لڑتے ہیں تُو اُن سے لڑ۔
۲ سِپر اور ڈھال لے کر؛

کھڑا ہو اور میری کمک کے لیے آ۔
[۳] میرا تعاقب کرنے والوں کے راستہ میں
نیزہ لے کر کھڑا ہو جا۔
میری جان سے کہہ
میں تیری نجات ہُوں۔

[۴] جو میری جان کے خواہاں ہیں
وہ رسوا اور شرمندہ ہوں؛
جو میری بربادی کا منصوبہ باندھتے ہیں
وہ دہشت زدہ ہو کر پسپا کیے جائیں۔
[۵] وہ ایسے ہو جائیں جیسے ہوا کے آگے بھُوسی،
اور خداوند کا فرشتہ اُنہیں ہانکتا رہے؛
[۶] اُن کی راہ تاریک اور پھسلنی ہو جائے،
اور خداوند کا فرشتہ اُن کو رگیدتا چلا جائے۔
[۷] کیونکہ اُنہوں نے بلا وجہ میرے لیے جال بچھایا ہے
اور ناحق میرے لیے گڑھا کھودا ہے۔
[۸] اُن پر ناگہاں تباہی آ جائے —
اور جو جال اُنہوں نے بچھایا ہے اُس میں وہ آپ ہی جا پھنسیں،
وہ گڑھے میں گر جائیں اور تباہ ہوں۔
[۹] تب میری جان خداوند میں خُوش ہوگی
اور اُس کی نجات سے شادمان ہوگی۔
[۱۰] میرا کُل وجود یہ کہے گا،
اَے خداوند! تیری مانند کون ہے؟
تُو غریبوں کو اُن کے ہاتھ سے جو زیادہ زورآور ہیں،
اور مسکینوں اور محتاجوں کو غارتگروں سے چھڑاتا ہے۔

[۱۱] سنگدل گواہ میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں؛
اور مجھ سے ایسی باتوں کے متعلق پُوچھتے ہیں جنہیں میں نہیں جانتا۔
[۱۲] وہ مجھ سے نیکی کے بدلے بدی کرتے ہیں
اور میری جان کو لاچار کر دیتے ہیں۔
[۱۳] تو بھی جب وہ بیمار تھے تو میں نے ٹاٹ اوڑھا
اور روزے رکھ کر نفس کُشی کی۔
جب میری نامقبول دعائیں میرے پاس لَوٹ آئیں۔
[۱۴] تو میں ماتم کرنے لگا
گویا اپنے دوست یا بھائی کے لیے ہی کر رہا ہُوں۔
اور غم کے مارے میرا سر جھُک گیا
گویا میں اپنی ماں کے لیے رو رہا ہُوں۔
[۱۵] لیکن جب میں لڑکھڑایا تو وہ خوش ہو کر اکٹھے ہو گئے؛
حملہ آور میرے خلاف جمع ہو گئے اور مجھے اس کا علم بھی نہ تھا۔
اور مجھ پر بہتان باندھنے سے باز نہ آئے۔
[۱۶] بے دینوں کی طرح اُنہوں نے عداوت سے میرا مضحکہ اُڑایا؛
اور مجھ پر دانت پیسے۔
[۱۷] اِے خداوند! تُو کب تک دیکھتا رہے گا؟
میری جان کو اُن کی غارتگری سے،
ہاں! میری قیمتی جان اُن شیروں کے مُنہ سے چھڑا لے۔
[۱۸] میں بڑے مجمع میں تیرا شکر یہ ادا کروں گا؛
لوگوں کے ہجوم میں مَیں تیری ستایش کروں گا۔

[۱۹] جو لوگ ناحق میرے دشمن بن گئے ہیں
وہ مجھ پر شادیانے نہ بجائیں؛
جو بلا وجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں
وہ چشمک زنی نہ کریں۔
[۲۰] کیونکہ وہ امن کی باتیں نہیں کرتے،
بلکہ ملک کے امن پسندوں کے خلاف بھی جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔
[۲۱] وہ میرے سامنے مُنہ پھاڑ پھاڑ کر کہتے ہیں؛
آہا! آہا، ہم نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

[۲۲] اَے خداوند! تُو نے تو خُود یہ دیکھا ہے؛ لہٰذا خاموش نہ رہ۔
اَے خداوند! مجھ سے دُور نہ ہو۔
[۲۳] جاگ اور میرے بچاؤ کے لیے اُٹھ!
اَے میرے خدا اور میرے خداوند! میری عدالت کر۔
[۲۴] اَے خداوند میرے خدا! اپنی صداقت کے مطابق میرا اِنصاف کر؛
اُنہیں مجھ پر شادمان نہ ہونے دے۔
[۲۵] اُنہیں یہ سوچنے کا موقعہ نہ دے کہ آہا، یہی تو ہم چاہتے تھے!
اور نہ یہ کہنے کا کہ ہم اُسے نگل گئے ہیں۔

[۲۶] جو میری بربادی پر خُوش ہوتے ہیں
وہ شرمندہ اور پریشان ہو جائیں؛
جو میرے مقابلہ میں اپنی بڑائی کی ڈینگیں مارتے ہیں،

وہ شرم اور رسوائی سے مُلبّس ہوں۔
۲۷ جو میرے بری ہو جانے کے حق میں ہیں
وہ خوشی اور شادمانی سے للکاریں؛
اور وہ ہمیشہ یہ کہیں کہ خداوند کی تمجید ہو،
جو اپنے خادم کی سلامتی پر خُوش ہوتا ہے۔
۲۸ میری زبان تیری راستبازی کا ذکر کرے گی
وہ دِن بھر تیری ستایش کرتی رہے گی۔

مزمور ۳۶

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔
خداوند کے خادم داؤد کا مزمور

۱ شریر کی بدی کے متعلق
میرے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ
خداوند کا خوف
اُس کے پیشِ نظر نہیں ہے۔
۲ کیونکہ وہ خود اپنی نظر میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہے
کہ اُس کا گناہ نہ تو فاش ہوگا اور نہ مکروہ ہی سمجھا جائے گا۔
۳ اُس کے مُنہ کا کلام گندہ اور پُرفریب ہوتا ہے؛
اور وہ دانشمندی اور نیکی سے دست بردار ہو چُکا ہے۔
۴ وہ اپنے بستر پر بھی بُرائی کے منصوبے باندھتا ہے؛
اور گناہ کی راہ اختیار کرتا ہے
اور بدکاری سے باز نہیں آتا۔

۵ اَے خداوند! تیری شفقت آسمان تک پہنچتی ہے،
اور تیری وفاشعاری فلک کو چھُوتی ہے۔
۶ تیری راستبازی اونچے پہاڑوں کی مانند ہے،
اور تیرا اِنصاف گہرے سمندر کی طرح۔
اَے خداوند! تُو اِنسان اور حَیوان دونوں کا محافظ ہے۔
۷ تیرا کرم کس قدر بیش بہا ہے!
کیونکہ اِنسانوں میں کیا اعلیٰ اور کیا ادنیٰ،
سبھی تیرے بازوؤں کے سایہ میں پناہ لیتے ہیں۔
۸ وہ تیرے گھر کی نعمتوں سے فیضیاب ہوتے ہیں؛
اور تُو اپنی خوشنودی کے دریا میں سے اُنہیں پلاتا ہے۔
۹ کیونکہ زندگی کا چشمہ تیرے پاس ہے؛
اور تیرے نور کی بدولت ہم روشنی پاتے ہیں۔

۱۰ اپنے شناساؤں پر اپنی رحمت،
اور راست دل والوں پر اپنی راستبازی جاری رکھ۔
۱۱ مغرور مجھ پر لات اُٹھانے نہ پائے،
نہ شریر کا ہاتھ مجھے ہانکنے پائے۔
۱۲ دیکھ، بدکار کیسے گر پڑے۔
یوں نیچے پھینکے گئے کہ اب اُٹھ بھی نہیں پاتے۔

مزمور ۳۷

داؤد کا مزمور

۱ بدکرداروں کے باعث پریشان نہ ہو
اور خطاکاروں پر رشک نہ کر۔
۲ کیونکہ وہ گھاس کی مانند جلد مُرجھا جائیں گے،
اور ہرے پودوں کی طرح جلد پژمردہ ہو جائیں گے۔

۳ خداوند پر بھروسا رکھ اور نیکی کر؛
ملک میں آباد رہ اور محفوظ چراگاہ کا لطف اُٹھا۔
۴ خداوند میں مسرور رہ
اور وہ تیری دلی مرادیں پُوری کرے گا۔

۵ اپنی راہ خداوند کے سپرد کر؛
اُس پر اعتقاد رکھ اور وہی سب کچھ کرے گا:
۶ وہ تیری راستبازی کو سحر کی طرح،
اور تیرے حق و اِنصاف کو دوپہر کی دھوپ کی مانند روشن کریگا۔

۷ خداوند کے سامنے چپ چاپ کھڑا رہ اور صبر سے اُس کی آس رکھ؛
جب لوگ اپنی روشوں میں کامیاب ہوں،
اور اپنے بُرے منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں،
تب تُو پریشان نہ ہو۔
۸ قہر سے باز آ اور غضب کو چھوڑ دے؛
بے زار نہ ہو ورنہ تجھ سے بدی سرزد ہوگی۔
۹ بدکردار تو کاٹ ڈالے جائیں گے،

لیکن جن کا توکّل خداوند پر ہے وہ زمین کے وارث ہوں گے۔

۱۰ کچھ ہی دیر باقی ہے، پھر شریر باقی نہ رہیں گے؛
تُم اُنہیں تلاش کرو گے تو بھی اُنہیں نہ پاؤ گے۔
۱۱ لیکن حلیم ملک کے وارث ہوں گے
اور خُوب اطمینان سے رہیں گے۔

۱۲ شریر راستبازوں کے خلاف سازش کرتے ہیں
اور اُن پر دانت پیستے ہیں؛
۱۳ لیکن خداوند شریروں پر ہنستا ہے،
کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُن (کی بربادی) کا دِن آرہا ہے

۱۴ شریر تلوار کھینچتے
اور کمان کو خم کرتے ہیں
تاکہ غریبوں اور محتاجوں کو گرادیں،
اور سیدھی راہ پر چلنے والوں کو قتل کریں۔
۱۵ لیکن اُن کی تلواریں اُن ہی کے دلوں کو چھیدیں گی،
اور اُن کی کمانیں توڑ دی جائیں گی۔

۱۶ راستبازوں کی تھوڑی سی پُونجی
شریروں کی بہت سی دولت سے بہتر ہے؛
۱۷ کیونکہ شریروں کی قوّت توڑ دی جائے گی،
لیکن خداوند راستبازوں کو سنبھالتا ہے۔

۱۸ خداوند کامل لوگوں کے ایّام کو جانتا ہے،
اُن کی میراث ہمیشہ تک قائم رہے گی۔
۱۹ وہ آفت کے وقت مرجھائیں گے نہیں؛
وہ قحط کے دِنوں میں بھی آسودہ رہیں گے۔

۲۰ لیکن شریر نیست و نابود ہو جائیں گے:
خداوند کے دُشمن کھیتوں کی شادابی کی مانند ہوں گے،
وہ دفعتاً غائب ہو جائیں گے۔ جیسے دھواں غائب ہو جاتا ہے۔

۲۱ شریر قرض لیتے ہیں لیکن ادا نہیں کرتے،
لیکن راستباز فیّاضی سے دیتے ہیں؛

۲۲ جنہیں خداوند برکت دے گا وہ ملک کے وارث ہوں گے،
لیکن جن پر وہ لعنت کرے گا وہ کاٹ ڈالے جائیں گے۔
۲۳ اگر خداوند کسی اِنسان کی روش سے خُوش ہوتا ہے،
تو اُسے ثابت قدم رکھتا ہے؛
۲۴ اگر وہ ٹھوکر بھی کھائے تو گرتا نہیں،
کیونکہ خداوند اُسے اپنے ہاتھ سے تھامے رہتا ہے۔

۲۵ میں جوان تھا لیکن اب ضعیف ہو چکا ہُوں،
تو بھی میں نے راستبازوں کو بے یار و مددگار
اور اُن کی اولاد کو بھیک مانگتے ہُوئے نہیں دیکھا۔
۲۶ وہ ہمیشہ فیّاضی سے پیش آتے ہیں اور فراخدلی سے قرض دیتے ہیں،
اور اُن کی اولاد برکت پائے گی۔

۲۷ بدی سے مُنہ موڑ لو اور نیکی کرو؛
تب تُم ملک میں ہمیشہ آباد رہو گے۔
۲۸ کیونکہ خداوند اِنصاف پسندوں کو عزیز رکھتا ہے
اور وہ اپنے وفادار بندوں کو ترک نہیں کریگا۔

اُن کی ہمیشہ حفاظت کی جائے گی،
لیکن شریروں کی اولاد کاٹ ڈالی جائے گی؛
۲۹ راستباز ملک کے وارث ہوں گے
اور اُس میں ہمیشہ بسے رہیں گے۔

۳۰ راستباز کے مُنہ سے دانائی کی باتیں نکلتی ہیں،
اور اُس کی زبان اِنصاف کی بولی بولتی ہے۔
۳۱ اُس کے خدا کی شریعت اُس کے دل میں ہے؛
اور اُس کے پاؤں نہیں پھسلتے۔

۳۲ شریر راستبازوں کی تاک میں رہتے ہیں،
اور اُن کی جان کے درپے ہوتے ہیں؛
۳۳ خداوند اُنہیں اُن کے ہاتھ میں نہیں چھوڑے گا
اور جب وہ عدالت میں پیش ہوں گے تو اُنہیں مجرم نہیں
ٹھہرائے گا۔

۳۴ خداوند کی آس رکھ

اور اُس کی راہ پر چلتا رہ۔
وہ تجھے سرفراز کرے گا تا کہ تُو زمین کا وارث بنے؛
جب شریر کاٹ ڈالے جائیں گے تو تُو دیکھے گا۔

۳۵ میں نے ایک شریر اور سنگدل اِنسان کو ایسے اقتدار پاتے ہُوئے دیکھا
جیسے کوئی سرسبز درخت اپنی اصلی زمین میں پھلتا پھولتا ہے،
۳۶ لیکن وہ جلد ہی جاتا رہا اور باقی نہ رہا؛
میں نے اُسے ڈھونڈا لیکن وہ ملا ہی نہیں۔

۳۷ مردِ کامل پر نگاہ کرو، راستباز کو دیکھو؛
امن پرست شخص کا مستقبل روشن ہوتا ہے۔
۳۸ لیکن سب گنہگار تباہ کر دیئے جائیں گے؛
شریروں کی نسل کاٹ ڈالی جائے گی۔

۳۹ راستبازوں کی نجات خداوند کی طرف سے ہے؛
مصیبت کے وقت وہ اُن کا محکم قلعہ ہے۔
۴۰ خداوند اُن کی مدد کرتا اور اُنہیں رہائی بخشتا ہے؛
وہ اُنہیں شریروں سے چھڑاتا اور بچا لیتا ہے،
کیونکہ وہ اُس میں پناہ لیتے ہیں۔

مزمور ۳۸

داؤد کا مزمور۔ ایک درخواست

۱ اَے خداوند! تُو مجھے اپنے قہر میں نہ ڈانٹ
اور نہ اپنے غضب میں مجھے تنبیہ کر۔
۲ کیونکہ تیرے تیروں نے مجھے چھید ڈالا ہے،
اور تیرا ہاتھ مجھ پر آ پڑا ہے۔
۳ تیرے قہر کے باعث میرے جسم میں توانائی نہیں؛
اور میرے گناہ کے باعث میری ہڈّیاں سالم نہیں۔
۴ میری معصیت
میرے لیے ناقابلِ برداشت بوجھ بن کر رہ گئی ہے۔

۵ میری گناہ آلودہ حماقت کے باعث
میرے زخم سڑ گئے اور اُن میں بدبُو پیدا ہو گئی ہے۔

۶ میں کُبڑا ہو کر زمین سے جا لگا ہُوں؛
میں دِن بھر ماتم کرتا رہتا ہُوں۔
۷ میری کمر میں شدید درد ہے؛
اور میرے جسم میں ذرا بھی صحت نہیں۔
۸ میری نقاہت بڑھ گئی ہے اور میں نہایت کچلا ہُوا ہُوں؛
اور دل کی بےچینی کے باعث کراہتا رہتا ہُوں۔

۹ اَے خداوند! میری تمام تمنّاؤں کا دفتر تیرے سامنے کھلا پڑا ہے؛
اور میری آہیں تجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔
۱۰ میرا دل دھڑکتا ہے اور میری طاقت گھٹتی جا رہی ہے؛
اور میری آنکھوں کی روشنی چلی گئی ہے۔
۱۱ میرے زخموں کے باعث میرے دوست اور احباب مجھ سے گریز کرنے لگے ہیں؛
اور میرے ہمسایے دُور رہتے ہیں۔
۱۲ جو میری جان کے خواہاں ہیں وہ اپنے جال بچھاتے ہیں،
جو مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں وہ میری بربادی کی باتیں کرتے ہیں؛
اور دِن بھر مکروفریب کے منصوبے باندھتے ہیں۔

۱۳ میں ایک بہرے اِنسان کی مانند ہُوں جو سُن ہی نہیں سکتا،
ایک گُونگے کی مانند جو اپنا مُنہ نہیں کھولتا؛
۱۴ میں اُس آدمی کی طرح ہُوں جسے سُنائی نہیں دیتا،
اور جس کا مُنہ جواب نہیں دے سکتا۔
۱۵ اَے خداوند! میں تجھ پر آس لگائے بیٹھا ہُوں؛
اَے خداوند، میرے خدا! تُو جواب دے گا۔
۱۶ کیونکہ میں نے کہا: کہیں وہ مجھ پر شادیانہ نہ بجائیں
یا جب میرا پاؤں پھسلے تو میرے خلاف تکبّر نہ کریں۔

۱۷ کیونکہ میں گرنے کو ہُوں،
اور میرا درد برابر میرے ساتھ لگا ہُوا ہے۔
۱۸ میں اپنی معصیت کا اقرار کرتا ہُوں؛
اور میں اپنے گناہ کے باعث پریشان ہُوں۔
۱۹ ایسے بہت ہیں جو میرے سخت دُشمن ہیں؛
اور مجھ سے بلاوجہ نفرت کرنے والے بھی تعداد میں کم نہیں۔
۲۰ وہ میری نیکی کا بدلہ بدی سے دیتے ہیں

اور جب میں نیکی کی پیروی کرتا ہُوں تو بہتان تراشی کرتے ہیں۔

[۲۱] اَے خداوند! مجھے ترک نہ کر؛
اَے میرے خدا! مجھ سے دُور نہ ہو۔
[۲۲] اَے میرے منجی خداوند،
میری مدد کے لیے جلد آ۔

مزمور ۳۹

موسیقاروں کے سربراہ۔ یدوتون کے لیے۔
داؤد کا مزمور

[۱] میں نے کہا: میں اپنی روش پر احتیاط کی نظر رکھوں گا
اور اپنی زبان کو خطا سے باز رکھوں گا؛
جب تک شریر میرے سامنے ہیں
میں اپنے مُنہ کو لگام دیئے رہُوں گا۔
[۲] لیکن جب میں گُونگے کی طرح چُپ چاپ رہا،
اور کوئی بھلائی کی بات بھی نہ کہہ سکا،
تو میری پریشانی اور بڑھ گئی۔
[۳] میرا دل اندر ہی اندر جل رہا تھا،
سوچتے سوچتے آگ اور بھڑک اُٹھی؛
تب میری زبان یوں گویا ہُوئی:

[۴] اِے خداوند! مجھے میری زندگی کا انجام
اور میری عمر کی میعاد بتا دے؛
مجھے یہ بتا کہ میری زندگی کتنی تیز رَو ہے۔
[۵] تُو نے میری عمر بالشت بھر کی رکھی ہے؛
میرے زندگی کی میعاد تیرے سامنے ہیچ ہے۔
ہر شخص کی زندگی محض دم بھر کی ہے۔ (سِلاہ)
[۶] دراصل اِنسان محض ایک چلتا پھرتا سایہ ہے:
وہ سرگرم رہتا ہے لیکن اُس سے کیا فائدہ؛
وہ دولت جمع کرتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ وہ کس کے ہاتھ لگے گی۔

[۷] لیکن اب اَے خداوند! میں کس بات کے لیے ٹھہرا رہُوں؟
میری امید تو تجھ ہی سے ہے۔
[۸] مجھے میری ساری خطاؤں سے بچا؛
مجھے احمقوں کی تحقیر کا نشانہ نہ بنا۔
[۹] میں خاموش رہا اور اپنا مُنہ نہ کھولا،
کیونکہ تُو ہی نے یہ کیا ہے۔
[۱۰] اپنی بلا مجھ سے دُور کر دے؛
تیرے ہاتھ کی مار سے میرا بُرا حال ہے۔
[۱۱] تُو لوگوں کو اُن کے گناہوں کے باعث ڈانٹتا اور تنبیہ کرتا ہے؛
اور تُو اُن کی مرغوب اشیاء کو کیڑے کی مانند تلف کر دیتا ہے۔
اِنسان کی ہستی محض دم بھر کی ہے۔ (سِلاہ)

[۱۲] اَے خداوند! میری دعا سُن،
میری فریاد پر کان لگا،
میرے آنسوؤں پر نظر کر؛
کیونکہ میں تیرے حُضور پردیسی ہُوں،
اور اپنے سب باپ دادا کی مانند اجنبی ہُوں۔
[۱۳] مجھ سے نظر ہٹا لے تاکہ میں تازہ دم ہو جاؤں
اِس سے پہلے کہ رحلت کروں اور نیست ہو جاؤں۔

مزمور ۴۰

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؤد کا مزمور

[۱] میں صبر سے خداوند کا منتظر رہا؛
اُس نے میری طرف توجّہ فرمائی اور میری فریاد سُنی۔
[۲] اُس نے مجھے ہولناک گڑھے،
اور کیچڑ اور دلدل سے باہر نکال لیا؛
اُس نے میرے پاؤں چٹان پر رکھے
اور کھڑے رہنے کے لیے مضبوط جگہ دی۔
[۳] اُس نے ہمارے خدا کی ستایش کا نیا گیت،
میرے مُنہ میں ڈالا۔
کئی لوگ یہ دیکھیں گے اور ڈریں گے
اور خداوند پر توکّل کریں گے۔

[۴] مبارک ہے وہ آدمی
جس کا توکّل خداوند پر ہے،
وہ مغروروں اور اُن لوگوں کی طرف مائل نہیں ہوتا،
جو جھوٹے معبودوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

۵ اَے خداوند میرے خدا!
تُو نے کئی عجیب کارنامے کیے ہیں۔
جو تدبیریں تُو نے ہمارے لیے کی ہیں
اُنہیں کوئی شمار نہیں کر سکتا؛
اگر میں اُن کا ذکر کروں یا اُنہیں بیان کرنا چاہُوں،
تو وہ اِس قدر زیادہ ہیں کہ بیان سے بھی باہر ہیں۔

۶ قربانی اور نذر کی تجھے خواہش نہ تھی،
لیکن میرے کان تُو نے کھول دیئے ہیں؛
سوختنی قربانیوں اور گناہ کی قربانیوں کی تجھے حاجت نہ تھی۔
۷ تب میں نے کہا: دیکھ میں یہاں ہُوں، میں آ گیا ہُوں۔
طومار میں میرے متعلق لکھا ہُوا ہے۔
۸ اَے میرے خدا! میں تیری مرضی بجالانے کا خواہاں ہُوں؛
تیری شریعت میرے دل میں ہے۔

۹ میں بڑے مجمع میں صداقت کی بشارت دیتا ہُوں؛
میں اپنا مُنہ بند نہیں کرتا،
اَے خداوند! یہ تجھے معلوم ہی ہے۔
۱۰ میں تیری صداقت اپنے دل میں چھپا کر نہیں رکھتا؛
میں تیری وفاداری اور نجات کا اظہار کرتا ہُوں۔
میں تیری شفقت اور تیری سچّائی کو
بڑے مجمع میں پوشیدہ نہیں رکھتا۔

۱۱ اَے خداوند! اپنی رحمت سے مجھے محروم نہ رکھ؛
تیری شفقت اور تیری سچّائی ہمیشہ میری حفاظت کریں۔
۱۲ بے شمار مصیبتوں نے مجھے گھیر لیا ہے؛
میرے گناہوں نے مجھے آ پکڑا ہے یہاں تک کہ میں دیکھ نہیں سکتا؛
وہ میرے سر کے بالوں سے بھی زیادہ ہیں،
اور میرا دل میرے اندر ٹُوٹ چکا ہے۔

۱۳ اَے خداوند! براہِ کرم مجھے بچالے؛
اَے خداوند! میری مدد کے لیے جلد آ۔
۱۴ جو میری جان لینے کے درپے ہیں
وہ سب شرمندہ اور پریشان ہوں؛
اور جو میری بربادی کے خواہاں ہیں
وہ رسوا ہو کر پسپا کیے جائیں۔
۱۵ جو مجھ پر آہا، آہا کہتے ہیں،
وہ اپنی رسوائی کے باعث شرمندہ ہو جائیں۔
۱۶ لیکن جو تیری جستجو میں ہیں
تجھ میں خوش و شادمان ہوں؛
اور جو تیری نجات کے مشتاق ہیں وہ ہمیشہ یہ کہا کریں،
خداوند کی تمجید ہو!

۱۷ میں تو مسکین اور محتاج ہُوں؛
خداوند میری فکر کرے۔
تُو ہی میرا مددگار اور میرا چھڑانے والا ہے؛
اَے میرے خدا! دیر نہ کر۔

مزمور ۴۱

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؤد کا مزمور

۱ مبارک ہے وہ جو کمزور کا خیال رکھتا ہے؛
خداوند اُسے مصیبت کے وقت بچاتا ہے۔
۲ خداوند اُس کی حفاظت کرے گا اور اُسے زندہ رکھے گا؛
اور اُسے زمین پر برکت دے گا
اور اُسے اُس کے حریفوں کی مرضی پر نہ چھوڑے گا۔
۳ خداوند اُسے اُس کے بسترِ علالت پر سنبھالے گا
اور اُسے بیماری کے بستر سے اُٹھا کھڑا کرے گا۔

۴ میں نے کہا: اَے خداوند! مجھ پر رحم کر؛
مجھے شفا بخش کیونکہ میں نے تیرے خلاف گناہ کیا ہے۔
۵ میرے دشمن عداوت سے میرے متعلق کہتے ہیں کہ
یہ کب مرے گا اور اِس کا نام کب مٹے گا؟
۶ جب کوئی میری عیادت کو آتا ہے،
تو وہ جھوٹ بکتا ہے اور اُس کا دل بُری باتوں سے بھرا ہوتا ہے؛
تب وہ باہر جا کر اُس کا ذکر کرتا ہے۔

۷ میرے سارے دشمن میرے خلاف کاناپھُوسی کرتے ہیں؛
وہ میرے بارے میں اپنے ذہن میں بُرے خیالات رکھتے

ہیں اور کہتے ہیں:
[۸] اسے کوئی گھنونا مرض لاحق ہو گیا ہے؛
اور جہاں وہ اب پڑا ہے وہاں سے ہرگز نہ اُٹھ پائے گا۔
[۹] بلکہ میرے عزیز دوست نے بھی جس پر مجھے بھروسا تھا،
اور جو میری روٹی کھاتا تھا،
مجھ پر لات اُٹھائی ہے۔

[۱۰] لیکن تُو اَے خداوند! مجھ پر رحم کر؛
مجھے اُٹھا کھڑا کر تا کہ میں اُنہیں بدلہ دُوں۔
[۱۱] اس سے میں جان گیا کہ تُو مجھ سے خُوش ہے،
کہ میرا دشمن مجھ پر فتح نہیں پاتا۔
[۱۲] تُو میری راستی میں مجھے سنبھالتا ہے
اور ہمیشہ اپنی حُضوری میں قائم رکھتا ہے۔

[۱۳] خداوند! اِسرائیل کے خدا کی،
ازل سے ابد تک ستایش ہو،
آمین ثُمّ آمین۔

دوسری کتاب

مزامیر ۴۲ تا ۷۲

مزمور ۴۲

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ بنی قورح کا مشکیل

[۱] جس طرح ہرنی پانی کی ندیوں کو ترستی ہے،
ویسے ہی اَے خدا! میری جان تیرے لیے ترستی ہے۔
[۲] میری جان خدا کی بلکہ زندہ خدا کی پیاسی ہے۔
میں کب جا کر خدا کی خدمت میں حاضر ہو سکوں گا؟
[۳] میرے آنسو دِن رات میری خوراک ہیں،
جب کہ لوگ دِن بھر مجھ سے پُوچھتے ہیں،
تیرا خدا کہاں ہے؟
[۴] اِن باتوں کو یاد کر کے
میرا دل بھر آتا ہے:
کہ میں کس طرح لوگوں کے ساتھ جایا کرتا تھا،

اور اُس جشن منانے والے ہجوم کے ساتھ،
خوشی سے للکارتا ہُوا اور گاتا ہُوا
خدا کے گھر تک اُن کی قیادت کیا کرتا تھا۔

[۵] اَے میری جان! تُو کیوں اداس ہے؟
اور میرے اندر اِس قدر بےچین کیوں ہے؟
خدا سے امید رکھ،
کیونکہ میں پھر اپنے منجی اور اپنے خدا کی،
ستایش کروں گا۔

[۶] میری جان مجھ میں اداس ہے؛
اس لیے میں یردنؔ کی سرزمین سے،
اور حرمونؔ کی بلندیوں یعنی کوہِ مِضار پر سے
تجھے یاد کروں گا۔
[۷] تیری آبشاروں کی گرج سُن کر
گہراؤ گہراؤ کو پُکارتا ہے؛
تیری سب لہریں اور موجیں
میرے اوپر سے تیزی سے گزر گئیں۔

[۸] دِن کو خداوند اپنی شفقت ظاہر کرتا ہے،
اور رات کو اس کا گیت میرے لبوں پر رہتا ہے۔
جسے میں اپنی حیات کے خدا کے حُضور دعا کے طور پر پیش کرتا ہُوں۔

[۹] میں خدا سے جو میری چٹان ہے کہتا ہُوں،
تُو نے مجھے کیوں فراموش کر دیا؟
میں دشمن کے ظلم کے باعث،
کیوں ماتم کرتا پھروں؟
[۱۰] میرے دشمنوں کی طعنہ زنی سے
میری ہڈّیاں چُور چُور ہونے لگتی ہیں،
جو دِن بھر مجھ سے کہتے رہتے ہیں کہ
تیرا خدا کہاں ہے؟

[۱۱] اَے میری جان! تُو کیوں اُداس ہے؟
اور تُو میرے اندر اس قدر بےچین کیوں ہے؟

خدا سے اُمید رکھ،
کیونکہ میں پھر اپنے منجی اور اپنے خدا کی
ستایش کروں گا۔

مزمور ۴۳

۱ اَے خدا! میرا اِنصاف کر،
اور ایک بے دین قوم کے خلاف میری وکالت کر؛
اور دغاباز اور شریر لوگوں سے مجھے چھڑا۔
۲ تُو ہی خدا میرا محکم قلعہ ہے،
تُو نے کیوں مجھے ترک کر دیا؟
میں دشمن کے ظلم کے باعث،
کیوں ماتم کرتا پھروں؟
۳ اپنا نور اور اپنی سچّائی ظاہر کر،
وہی میری رہبری کریں؛
وہی مجھے تیرے مُقدّس پہاڑ پر،
اور تیری سکونت گاہ تک پہنچا دیں۔
۴ تب میں خدا کے مذبح کے پاس جاؤں گا،
اور خدا کے پاس بھی جو میری خوشی اور میری شادمانی ہے۔
اَے خدا! میرے خدا! میں بربط پر تیری ستایش کروں گا۔

۵ اَے میری جان تُو کیوں اُداس ہے؟
اور تُو میرے اندر اِس قدر بے چین کیوں ہے؟
خدا سے اُمید رکھ،
کیونکہ میں پھر اپنے منجی اور اپنے خدا کی
ستایش کروں گا۔

مزمور ۴۴

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ بنی قورح کا مشکیل

۱ اَے خدا ہم نے اپنے کانوں سے سُنا؛
اور ہمارے باپ دادا نے ہم سے کہا
کہ تُو نے اُن کے دِنوں میں،
قدیم زمانہ میں کیا کِیا۔
۲ تُو نے اپنے ہاتھ سے قوموں کو نکال دیا
اور ہمارے باپ دادا کو آباد کیا؛
تُو نے مختلف اُمتوں کو تباہ کر دیا
اور ہمارے باپ دادا کو آسودہ کر دیا۔
۳ کیونکہ وہ نہ تو اپنی تلوار کے بل پر اُس ملک پر قابض ہُوئے،
اور نہ اُن کے بازو ہی نے اُنہیں فتح بخشی؛
بلکہ وہ تیرے داہنے ہاتھ، تیرے بازو،
اور تیرے چہرہ کے نور سے فتحیاب ہُوئے کیونکہ تجھے اُن سے
محبّت تھی۔

۴ کیونکہ تُو میرا بادشاہ اور میرا خدا ہے،
جو یعقوب کے حق میں فتوحات کا حکم صادر فرماتا ہے۔
۵ تیری بدولت ہم اپنے دشمنوں کو پیچھے دھکیلتے ہیں؛
اور تیرے نام کی بدولت ہم اپنے مخالفوں کو پامال کرتے ہیں۔
۶ مجھے اپنی کمان پر یقین نہیں،
اور میری تلوار مجھے فتح نہیں دیتی؛
۷ لیکن تُو ہمیں اپنے دشمنوں پر فتحیاب کرتا ہے،
اور ہمارے مخالفوں کو شرمندہ کرتا ہے۔
۸ ہم دِن بھر خدا پر فخر کرتے ہیں،
اور ہم ہمیشہ تیرے نام کی ستایش کریں گے۔ (سِلاہ)

۹ لیکن اب تُو نے ہمیں ترک کر دیا اور ہمیں نیچا دکھایا؛
اور اب تُو ہمارے لشکروں کے ساتھ نہیں جاتا۔
۱۰ تُو نے ہمیں دشمن کے سامنے سے پسپا کر دیا،
اور ہمارے مخالفوں نے ہمیں لُوٹ لیا۔
۱۱ تُو نے ہمیں بھیڑوں کی مانند ذبح ہونے کے لیے دے دیا
اور ہمیں مختلف قوموں میں تتّر بتّر کر دیا۔
۱۲ تُو نے اپنی اُمّت کو بلا قیمت بیچ ڈالا،
اور اس سودے میں کچھ بھی منافع نہ کمایا۔

۱۳ تُو نے ہمیں اپنے ہمسایوں کی ملامت کا نشانہ،
اور ہمارے اِردگرد کے لوگوں کی تضحیک وتحقیر اور تمسخر کا باعث
بنا دیا۔
۱۴ تُو نے ہمیں قوموں کے درمیان ضربُ المثل بنا دیا؛
مختلف اُمتوں کے لوگ ہمیں دیکھ کر سر ہلاتے ہیں۔
۱۵ میری رُسوائی دِن بھر میرے سامنے رہتی ہے،

اور میرے چہرہ پر شرم کا پردہ پڑا رہتا ہے
[16] جو ملامت کرنے والوں اور بُرا بھلا کہنے والوں کی طعنہ زنی کے سبب سے ہے،
اور دشمن کی وجہ سے ہے جو انتقام لینے پر آمادہ ہے۔

[17] یہ سب کچھ ہم پر واقع ہُوا،
حالانکہ ہم نے تجھے فراموش نہیں کیا تھا
اور نہ ہی تیرے عہد کو جھٹلایا تھا۔
[18] ہمارے دل برگشتہ نہ ہُوئے؛
اور نہ ہمارے قدم تیری راہ سے بہکے۔
[19] لیکن تُو نے ہمیں کچل کر گیدڑوں کا ٹھکانا بنا دیا
اور ہمیں گہری تاریکی سے ڈھانک دیا۔

[20] اگر ہم اپنے خدا کا نام فراموش کر چُکے ہوتے
یا اپنے ہاتھ کسی غیر معبود کے آگے پھیلائے ہوتے،
[21] تو کیا خدا نے اُسے دریافت نہ کر لیا ہوتا،
جب کہ وہ دل کے بھید جانتا ہے؟
[22] تو بھی تیری خاطر ہم دِن بھر مَوت کا سامنا کرتے ہیں؛
ہم ذبح ہونے والی بھیڑوں کی مانند سمجھے جاتے ہیں۔

[23] جاگ، اَے خداوند! تُو کیوں سوتا ہے؟
اُٹھ، ہمیں ہمیشہ کے لیے ترک نہ کر۔
[24] تُو اپنا مُنہ کیوں چھپاتا ہے
اور ہماری مصیبت اور مظلومی کو بھول جاتا ہے؟

[25] ہم خاک میں ملا دیئے گئے ہیں؛
اور ہمارے جسم زمین سے جا لگے ہیں۔
[26] اُٹھ اور ہماری مدد کر؛
اور اپنی لازوال شفقت کے باعث ہمارا فدیہ دے۔

مزمور ۴۵

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ ''سوسن'' کی دھُن پر۔ بنی قورح کا مشکیل۔
نغمۂ عروسی

[1] جب میں بادشاہ کے حق میں اپنے اشعار سنانے لگتا ہُوں
تو میرے دل میں ایک نفیس موضوع جوش مارتا ہے؛
میری زبان ایک ماہر کاتب کا قلم بن جاتی ہے۔

[2] تُو بنی نوع اِنسان میں سب سے زیادہ شکیل ہے
تیرے ہونٹ لطافت سے بھرے ہُوئے ہیں،
کیونکہ خدا نے تجھے ہمیشہ کے لیے برکت دی ہے۔
[3] اَے جلیل القدر!
اپنی تلوار کو اپنی کمر پر کس لے؛
اور شان و شوکت اور عظمت و جلال سے مُسلّح ہو جا۔
[4] اور سچّائی اور حلیمی اور راستبازی کی خاطر
شان و شوکت کے ساتھ فاتحانہ انداز سے سوار ہو جا؛
اور اپنے داہنے ہاتھ کو بھیانک کارنامے انجام دینے دے۔
[5] تیرے تیز تیر بادشاہ کے دشمنوں کے دلوں کو چھید ڈالیں؛
اور قومیں تیرے قدموں میں گر جائیں۔
[6] اَے خدا! تیرا تخت ابدالآباد تک قائم رہے گا؛
تیری سلطنت کا عصا، راستی کا عصا ہوگا۔
[7] تُو صداقت سے محبّت کرتا ہے لیکن شرارت سے نفرت رکھتا ہے؛
اِس لیے خدا، تیرے خدا نے تجھے شادمانی کے تیل سے مسح کر کے
تجھے تیرے ساتھیوں سے بھی بڑھ کر سرفراز کیا ہے۔
[8] تیرے ہر لباس سے مُر، عُود اور تج کی خوشبو آتی ہے؛
ہاتھی دانت سے سجے ہُوئے محلوں میں سے آتی ہُوئی
تاردار سازوں کی موسیقی تجھے خُوش کرتی ہے۔
[9] تیری معزز خواتین میں شاہزادیاں ہیں؛
شاہی دلہن تیرے داہنے ہاتھ کھڑی ہے جو اوفیر کے سونے سے آراستہ ہے۔

[10] اَے بیٹی! سُن، غور کر اور کان لگا:
اپنے لوگوں اور اپنے باپ کے گھر کو بھول جا۔
[11] بادشاہ تیرے حسن کا گرویدہ ہے؛
اُس کا احترام کر کیونکہ وہ تیرا خداوند ہے۔
[12] صُور کی بیٹی تحفہ لے کر آئے گی،
اُمراء تیری نظرِ عنایت کے محتاج ہوں گے۔

[13] شہزادی اپنی خلوت گاہ میں عظمت و جلال کا پیکر بنی ہُوئی ہے؛
اُس کا چُغہ سنہری کشیدہ کاری سے مزیّن ہے۔

۱۴ وہ مُنقّش لباس پہنے ہُوئے بادشاہ کے پاس پہنچائی جاتی ہے؛
اُس کی کنواری سہیلیاں جو اُس کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں
تیرے سامنے حاضر کی جائیں گی۔
۱۵ خُوشی اور مسرّت اُن کے ہمراہ ہے؛
اور وہ بادشاہ کے محل میں داخل ہُوئی ہیں۔

۱۶ تیرے بیٹے تیرے باپ دادا کے جانشین ہوں گے؛
اور تُو اُنہیں سارے ملک میں حاکم مقرّر کرے گا۔
۱۷ میں تیری یاد کو پُشت در پُشت قائم رکھوں گا؛
اِس لیے قومیں ابدالآباد تک تیری ستایش کریں گی۔

مزمور ۴۶

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ بنی قورح کا مزمور۔ علاموت کے سُر پر۔
ایک گیت

۱ خدا ہماری پناہ اور قوّت ہے،
مصیبت میں مستعد مددگار
۲ اِس لیے ہمیں کوئی خوف نہیں خواہ زمین اُلٹ جائے
اور پہاڑ سمندر کی تہہ میں جا گریں۔
۳ خواہ اُس کا پانی شور مچائے اور موجزن ہو جائے
اور پہاڑ اُس کے تلاطم سے لرزنے لگیں۔ (سِلاہ)

۴ ایک دریا ہے جس کی نہریں خدا کے شہر کو،
یعنی اُس مُقدّس مقام کو جہاں حق تعالیٰ کا مسکن ہے شاداب
کرتی ہے۔
۵ خدا اُس میں ہے، اُسے کبھی جنبش نہ ہوگی؛
صبح سویرے خدا اُس کی مدد کرے گا۔
۶ قومیں اضطراب میں مبتلا ہیں اور سلطنتوں میں انقلاب آ گیا؛
وہ اپنی آواز بلند کرتا ہے اور زمین پگھل جاتی ہے۔

۷ خداوند قادرِ مطلق ہمارے ساتھ ہے؛
یعقوب کا خدا ہماری پناہ گاہ ہے۔ (سِلاہ)

۸ آؤ اور خداوند کے کاموں پر نظر ڈالو،
کہ اُس نے زمین پر کیسی کیسی ویرانیاں برپا کی ہیں۔
۹ وہ زمین کی انتہا تک لڑائیاں موقوف کراتا ہے؛
وہ کمان توڑتا اور نیزے کے ٹکڑے کر ڈالتا ہے،
اور رتھوں کو آگ سے جلا دیتا ہے۔
۱۰ خاموش ہو جاؤ اور جان لو کہ میں خدا ہُوں؛
میں قوموں کے درمیان سرفراز ہُوں گا،
میں زمین پر سرفراز ہُوں گا۔

۱۱ خداوند قادرِ مطلق ہمارے ساتھ ہے؛
یعقوب کا خدا ہماری پناہ گاہ ہے۔ (سِلاہ)

مزمور ۴۷

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے
بنی قورح کا مزمور

۱ اَے سب قومو تالیاں بجاؤ؛
خوش آوازی سے خدا کے لیے نعرے مارو۔
۲ خداوند تعالیٰ کس قدر مہیب ہے،
جو تمام روئے زمین کا شہنشاہ ہے!
۳ اُس نے قوموں کو ہمارے زیر کر دیا،
اور مختلف اُمّتوں کو ہمارے قدموں کے نیچے ڈال دیا۔
۴ اُس نے ہمارے لیے ہماری میراث چُن لی،
جو اُس کے محبوب یعقوب کے لیے فخر کا باعث ہے۔ (سِلاہ)

۵ خدا نے خُوشی کے نعروں کے ہمراہ،
اور خداوند نے نرسنگوں کی آواز کے درمیان صعود فرمایا۔
۶ خدا کی مدح سرائی کرو، مدح سرائی کرو؛
ہمارے بادشاہ کی مدح سرائی کرو، مدح سرائی کرو۔

۷ کیونکہ خدا ساری زمین کا بادشاہ ہے؛
اُس کی تعریف میں نغمہ سرا ہو جاؤ۔
۸ خدا قوموں پر حکمران ہے؛
خدا اپنے مُقدّس تخت پر بیٹھا ہے
۹ قوموں کے سردار
ابرہام کے خدا کی اُمّت میں شامل ہونے کے لیے اکٹھے ہو
جاتے ہیں،

کیونکہ زمین کے فرمانروا خدا کے ہیں؛
وہ نہایت ہی بلند ہے۔

مزمور ۴۸

ایک گیت
بنی قورح کا مزمور

۱ ہمارے خدا کے شہر میں یعنی اُس کے مُقدّس پہاڑ پر،
خداوند عظیم اور بے حد قابلِ ستایش ہے۔
۲ صِفون کی چوٹیوں کی طرح، کوہِ صیّون،
جو شہنشاہ کا شہر ہے،
اپنی شان و شوکت کے لحاظ سے اعلیٰ ہے،
اور سارے جہان کے لیے باعثِ مسرّت ہے۔
۳ خدا اُس کے قلعوں میں ہے؛
اُس نے اپنے آپ کو اُس کی پناہ گاہ ٹھہرایا ہے۔

۴ جب بادشاہ اکٹھے ہوئے،
اور مل کر آگے بڑھے،
۵ تو اُسے دیکھ کر دنگ رہ گئے؛
اور ڈر کے مارے بھاگ نکلے۔
۶ وہاں اُن پر کپکپی طاری ہو گئی،
اور وہ دردِ زہ کی سی تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔
۷ تُو نے اُنہیں ترسیس کے جہازوں کی مانند تباہ کر ڈالا،
ایسی تباہی جو بادِ مشرق لاتی ہے۔

۸ خداوند تعالیٰ کے شہر میں،
یعنی اپنے خدا کے شہر میں،
جیسا ہم نے سُنا تھا،
ویسا ہی ہم نے دیکھا:
خدا اُسے ہمیشہ محفوظ رکھے گا۔ (سلاہ)
۹ اَے خدا ہم نے تیری ہیکل کے اندر،
تیری شفقت پر غور کیا۔
۱۰ اَے خدا! جیسا تیرا نام ہے،
ویسی ہی تیری ستایش زمین کی انتہا تک پہنچتی ہے؛
تیرا داہنا ہاتھ صداقت سے معمور ہے۔
۱۱ تیرے فیصلوں کے باعث
کوہِ صیّون مسرور ہے،
اور یہوداہ کے دیہات خوش ہیں۔

۱۲ صیّون کے گرد پھرو، اُس کا طواف کرو،
اُس کے بُرجوں کا شمار کرو،
۱۳ اُس کی شہر پناہ کو غور سے دیکھو،
اُس کے قلعوں پر نظر ڈالو،
تا کہ تُم آنے والی نسلوں کو اُن کے متعلق بتا سکو۔
۱۴ کیونکہ یہ خدا ابدالآباد تک ہمارا خدا ہے؛
وہ مَوت تک ہمارا ہادی بنا رہے گا۔

مزمور ۴۹

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔
بنی قورح کا مزمور

۱ اَے سب اُمّتو! یہ سُنو؛
اَے اِس جہان کے سب باشندو! کان لگاؤ،
۲ کیا ادنیٰ، کیا اعلیٰ،
کیا امیر، کیا فقیر:
۳ میرے مُنہ سے حکمت کا کلام نکلے گا؛
اور میرے دل کا اظہار خرد کا سرچشمہ ہو گا۔
۴ میں تمثیل کی طرف اپنا کان لگاؤں گا؛
اور اپنا معمّا بربط پر بیان کروں گا:

۵ جب بُرے دِن آئیں،
اور ایسے شریر دغاباز مجھے گھیر لیں۔
۶ جن کا بھروسا اپنی دولت پر ہے
اور جو اپنے مال و زر کی کثرت پر فخر کرتے ہیں؛
تو میں کیوں ڈروں؟
۷ کوئی شخص کسی دوسرے کی جان کا معاوضہ نہیں دے سکتا
نہ خدا کو اُس کا فدیہ ادا کر سکتا ہے۔
۸ کیونکہ جان کا فدیہ گراں بہا ہے،
کوئی معاوضہ کبھی بھی کافی نہیں ہوتا۔
۹ تا کہ وہ ابد تک جیتا رہے

اور قبر میں نہ سڑے۔

۱۰ کیونکہ سب لوگ دیکھتے ہیں کہ اہلِ حکمت بھی مر جاتے ہیں؛
احمق اور بے وقوف دونوں ہلاک ہو جاتے ہیں
اور اپنی دولت دوسروں کے لیے چھوڑ جاتے ہیں۔
۱۱ اُن کی قبریں ہی ابد تک اُن کے مسکن،
اور پُشت در پُشت اُن کی سکونت گاہیں بنی رہیں گی،
حالانکہ اُنہوں نے ملکوں کو اپنے نام سے نامزد کیا تھا۔

۱۲ لیکن اِنسان اپنی دولت کے باوجود قائم نہیں رہتا؛
وہ اُن حیوانوں کی مانند ہے جو فنا ہو جاتے ہیں۔

۱۳ یہ اُن لوگوں کا حشر ہے جو اپنے آپ پر بھروسا رکھتے ہیں،
اور اُن کے پیروؤں کا بھی جو اُن کی باتوں کی تائید کرتے ہیں، (سِلاہ)
۱۴ وہ بھیڑوں کی مانند پاتال کے لیے وقف کیے گئے ہیں،
اور وہ مَوت کا لقمہ بن جائیں گے۔
صبح کے وقت دیانتدار اُن پر حکومت کریں گے؛
اور اُن کی صورتیں اُن کے شاہی محلوں سے دُور،
پاتال میں سڑ جائیں گی۔
۱۵ لیکن خدا میری جان کو پاتال کے اختیار سے چھڑا لے گا؛
وہ یقیناً مجھے قبول فرمائے گا۔ (سِلاہ)

۱۶ جب کوئی اِنسان مالدار ہو جائے،
اور اُس کے گھر کی شان و شوکت بڑھ جائے،
تو تُو خوف زدہ نہ ہونا؛
۱۷ کیونکہ جب وہ مرے گا تو کچھ بھی اپنے ساتھ نہ لے جا پائے گا،
اور نہ اُس کی شان و شوکت اُس کے ساتھ قبر میں جائے گی۔
۱۸ خواہ جیتے جی وہ اپنے آپ کو مبارک ہی سمجھتا رہا ہو—
اور جب تمہارا اقبال بلند ہوتا ہے تو لوگ تمہاری تعریف کرتے ہی ہیں—
۱۹ تو بھی وہ اپنے باپ دادا کی نسل سے جا ملے گا
جو زندگی کا نور ہرگز نہ دیکھیں گے۔
۲۰ جو آدمی صاحبِ زر ہو لیکن ذی فہم نہ ہو
وہ اُن حیوانوں کی مانند ہے جو فنا ہو جاتے ہیں۔

مزمور ۵۰

آسفؔ کا مزمور

۱ قادرِ مطلق خداوند خدا کلام کرتا ہے،
اور طلوعِ آفتاب کے مقام سے اُس کے غروب ہونے کی جگہ تک،
دُنیا کو بلاتا ہے،
۲ صِیّون سے جو حسن میں کامل ہے،
خدا جلوہ گر ہوتا ہے۔
۳ ہمارا خدا آتا ہے اور وہ خاموش نہ رہے گا؛
آگ اُس کے آگے بھسم کرتی جائیگی،
اور اُس کے چاروں طرف تیز آندھی چلے گی۔
۴ وہ اپنی اُمّت کا اِنصاف کرنے کے لیے،
اوپر سے آسمان کو اور زمین کو بلاتا ہے۔
۵ میرے مُقدّسوں کو میرے پاس اکٹھا کرو،
جنہوں نے قربانی کے ذریعہ میرے ساتھ عہد باندھا ہے۔
۶ اور آسمان اُس کی صداقت کا اعلان کریں گے،
کیونکہ خُود خدا ہی مُنصِف ہے۔ (سِلاہ)
۷ اَے میری اُمّت سُن، میں کلام کروں گا،
اَے اِسرائیل! میں تیرے خلاف گواہی دوں گا؛
میں خدا ہُوں، تیرا خدا میں ہی ہُوں۔
۸ میں تجھے تیری قربانیوں کے سبب سے تنبیہ نہیں کر رہا
نہ ہی تیری سوختنی قربانیوں کے باعث جو ہمیشہ میرے سامنے رہتی ہیں۔
۹ مجھے تیرے گھر میں سے کسی بَیل کی حاجت نہیں،
اور نہ تیرے باڑوں میں سے بکروں کی،
۱۰ کیونکہ جنگل کا ہر جانور،
اور ہزاروں پہاڑوں پر کے مویشی میرے ہی ہیں۔
۱۱ میں پہاڑوں پر کے ہر پرندہ کو جانتا ہُوں،
اور میدان کے حیوانات میرے ہی ہیں۔
۱۲ اگر میں بھوکا ہوتا تو تجھ سے نہ کہتا،
کیونکہ دنیا اور جو کچھ اُس میں ہے وہ میرا ہے۔
۱۳ کیا میں بَیلوں کا گوشت کھاؤں
اور بکروں کا خُون پیئوں؟

۱۴ خدا کے لیے شکر گزاری کی قربانیاں گزران،
اور حق تعالیٰ کے لیے اپنی منّتیں پُوری کر،
۱۵ اور مصیبت کے دِن مجھے پکار؛
میں تجھے چھڑاؤں گا اور تُو میری تمجید کرے گا۔

۱۶ لیکن شریر سے خدا کہتا ہے:
تجھے میرے احکام بیان کرنے کا کیا حق ہے
اور تُو میرے عہد کو اپنے لبوں پر کیوں لاتا ہے؟
۱۷ تُو میری ہدایت سے نفرت کرتا ہے
اور میرے کلام کو پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے۔
۱۸ جب تُو کسی چور کو دیکھ لیتا ہے، تو اُس سے مل جاتا ہے؛
اور زانیوں کا شریک بن جاتا ہے۔
۱۹ تُو اپنا مُنہ بدی کے لیے
اور اپنی زبان فریب گھڑنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔
۲۰ تُو اپنے بھائی کے خلاف بولتا ہی رہتا ہے
اور اپنی ہی ماں کے بیٹے پر تہمت لگاتا ہے۔
۲۱ تُو نے یہ کام کیے اور میں خاموش رہا؛
تُو نے سوچا کہ میں بھی گویا تجھ ہی سا ہُوں۔
لیکن میں تجھے تنبیہ دُوں گا
اور تیرے مُنہ پر تجھے الزام دُوں گا

۲۲ اب اَے خدا کو فراموش کرنے والو! اِس پر غور کرو،
ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں پھاڑ ڈالوں اور کوئی چھڑانے والا نہ ہو:
۲۳ جو شکر گزاری کی قربانی پیش کرتا ہے وہ میری تمجید کرتا ہے،
اور وہ اپنی روش درست رکھتا ہے،
تاکہ میں اُسے خدا کی نجات دکھاؤں۔

مزمور ۵۱

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؔؤد کا مزمور۔
داؔؤد کے بت سؔبع کے ساتھ زنا کرنے کے بعد جب ناتؔن نبی اُس کے پاس آیا۔

۱ اَے خدا! اپنی شفقت کے مطابق،
مجھ پر رحم کر،
اپنی بڑی رحمت کے مطابق؛
میری خطائیں مٹا دے۔

۲ میری ساری بدی دھوڈال
اور میرے گناہ سے مجھے پاک کر دے۔

۳ کیونکہ میں اپنی خطاؤں کو جانتا ہُوں،
اور میرا گناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے۔
۴ میں نے فقط تیرے ہی خلاف گناہ کیا ہے
اور وہ کام کیا ہے جو تیری نظر میں بُرا ہے،
تاکہ جو کچھ تُو فرمائے صحیح ہو
اور تُو اپنے اِنصاف میں حق بجانب ثابت ہو۔
۵ یقیناً میں اپنی پیدایش ہی سے گنہگار تھا،
بلکہ اُس وقت سے گنہگار ہُوں جب میں اپنی ماں کے رحم میں پڑا۔
۶ یقیناً تُو باطن کی سچّائی پسند کرتا ہے؛
اور مجھے میرے باطن ہی میں حکمت سکھاتا ہے۔

۷ زوفے سے مجھے صاف کر، تو میں پاک صاف ہو جاؤں گا؛
مجھے دھوڈال تو میں برف سے بھی زیادہ سفید ہو جاؤں گا۔
۸ مجھے شادمانی کی خبر سُننے دے؛
جو ہڈّیاں تُو نے کچل دی ہیں وہ شاد ہوں۔
۹ میرے گناہوں کی طرف سے چشم پوشی کر،
اور میری ساری بدی مٹا دے۔

۱۰ اَے خدا! میرے اندر پاک دل پیدا کر،
اور میرے باطن میں ازسرِ نَو مستقیم رُوح ڈال دے۔
۱۱ مجھے اپنے حُضور سے خارج نہ کر
اور اپنا پاک رُوح مجھ سے جدا نہ کر۔
۱۲ اپنی نجات کی خُوشی مجھے پھر سے عنایت کر دے
اور وہ مستعد رُوح بخش جو مجھے سنبھالے رہے۔

۱۳ تب میں خطاکاروں کو تیری راہ سکھاؤں گا،
اور گنہگار تیری طرف رجوع کریں گے۔
۱۴ اَے خدا! اَے میرے نجات بخش خدا!
مجھے خُون کے جرم سے چھڑا،
اور میری زبان تیری صداقت کا گیت گائے۔
۱۵ اَے خداوند! میرے لبوں کو کھول دے،

اور میرے مُنہ سے تیری ستایش نکلے گی۔
[16] قربانی سے تُو خُوش نہیں ورنہ میں اُسے پیش کرتا؛
اور سوختنی قربانیوں میں بھی تیری خُوشی نہیں۔
[17] اِس لیے میں اپنی شکستہ رُوح کی قربانی تیرے حُضور میں لاتا ہُوں؛
اَے خدا! تُو شکستہ اور تائب دل کو،
حقیر نہ جانے گا۔

[18] اپنے کرم کے مطابق صِیّون کو آسودہ کر؛
اور یروشلیم کی فصیلوں کو تعمیر کر۔
[19] تب تجھے فرحت بخشنے کے لیے،
صداقت کی قربانیاں اور پُوری سوختنی قربانیاں پیش کی جائیں گی؛
اور تیرے مذبح پر بچھڑے چڑھائے جائیں گے۔

مزمور ۵۲

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔
داؤد کا مشکیل۔
جب دوئیگ ادومی نے جا کر ساؤل کو بتایا کہ داؤد اخی ملک کے گھر گیا ہے۔

[1] اَے زبردست اِنسان! تُو بدی پر فخر کیوں کرتا ہے؟
تُو جو خدا کی نظر میں ذلیل ہے،
دِن بھر شیخی کیوں بگھارتا ہے؟
[2] اَے دغاباز!
تیری زبان محض تباہی کے منصوبے بناتی ہے؛
وہ ایک تیز اُسترے کی مانند ہے۔
[3] تُو نیکی کی بہ نسبت بدی کو،
اور صاف گوئی کی بہ نسبت جھوٹ کو زیادہ عزیز رکھتا ہے (سِلاہ)
[4] اَے دغاباز زبان!
تُو ہر ضرر رساں بات کو پسند کرتی ہے۔

[5] یقیناً خدا تجھے ہمیشہ کے لیے برباد کر ڈالے گا؛
وہ تجھے تیرے خیمہ میں سے کھینچ کر باہر پھینک دے گا؛
اور تجھے زندوں کی زمین سے اُکھاڑ ڈالے گا۔ (سِلاہ)
[6] راستباز اُسے دیکھ کر ڈر جائیں گے؛
اور یہ کہہ کر اُس پر ہنسیں گے:

[7] دیکھو، یہ وہی آدمی ہے
جس نے خدا کو اپنی پناہ گاہ بنانے کی بجائے
اپنی دولت کی فراوانی پر بھروسا کیا
اور دوسروں کو تباہ کر کے خُود مضبوط بن گیا!

[8] لیکن میں زیتون کے اُس درخت کی مانند ہُوں
جو خدا کے گھر میں سرسبز و شاداب رہتا ہے؛
میں خدا کی شفقت پر ابدالآباد تک بھروسا رکھتا ہُوں۔
[9] تُو نے جو کچھ کیا ہے اُس کے لیے میں ہمیشہ تیری ستایش کرتا رہُوں گا؛
مجھے تیرے ہی نام کی آس ہوگی۔
اور میں تیرے مقدّسوں کے سامنے تیرے نام کی خوبیاں بیان کروں گا۔

مزمور ۵۳

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ محلت کے سُر پر۔
داؤد کا مشکیل

[1] احمق اپنے دل میں کہتا ہے،
کوئی خدا نہیں ہے۔
وہ بگڑے ہُوئے ہیں اور اُن کی روشیں نہایت شرمناک ہیں؛
کوئی نیکوکار نہیں۔

[2] خدا آسمان پر سے نیچے
بنی آدم پر نگاہ کرتا ہے
تاکہ دیکھے کہ کوئی دانشمند
اور کوئی خدا کا طالب ہے یا نہیں۔
[3] وہ سب کے سب گمراہ ہو گئے،
اور سب ایک ساتھ بگڑ گئے؛
کوئی نیکوکار نہیں،
ایک بھی نہیں۔

[4] کیا بدکار کبھی نہ سیکھیں گے۔
جو میرے لوگوں کو ایسے کھا جاتے ہیں جیسے اِنسان روٹی کھاتا ہے

اور جو خدا کا نام نہیں لیتے ؟
۵ اُن پر وہاں بڑا خوف طاری ہُوا ،
جہاں ڈرنے کی کوئی بات ہی نہ تھی ۔
خدا نے تیرا محاصرہ کرنے والوں کی ہڈّیاں بکھیر دیں ؛
تُو نے اُنہیں شرمندہ کر دیا کیونکہ خدا نے اُنہیں ذلیل کیا ۔

۶ کاش کہ اِسرائیل کی نجات صِیّوؔن میں سے آئے !
جب خدا اپنے لوگوں کی اقبال مندی بحال کرے گا ،
تب یعقوؔب خُوش اور اِسرائیؔل شادمان ہو گا !

مزمور ۵۴

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے ۔ تاردار سازوں کے ساتھ ۔
داؔؤد کا مشکیل ۔
جب زیفیوں نے جا کر ساؤؔل سے کہا کہ کیا داؔؤد ہمارے بیچ میں چھپا ہُوا نہیں ؟

۱ اَے خدا ! اپنے نام کے وسیلہ سے مجھے بچا ؛
اپنی قدرت سے میرا اِنصاف کر ۔
۲ اَے خدا ! میری دعا سُن لے ؛
میرے مُنہ کی باتوں پر کان لگا ۔

۳ میرے اغیار میرے خلاف اُٹھے ہیں ؛
سنگدل لوگ میری جان کے خواہاں ہیں ۔
ایسے لوگ جو خدا کا کوئی لحاظ نہیں کرتے ۔ (سِلاہ)

۴ یقیناً خدا میرا مددگار ہے ؛
خداوند ہی ہے جو میری جان کو سنبھالتا ہے ۔

۵ وہ اُن کی بُرائی جو مجھ پر تہمت لگاتے ہیں اُن ہی پر لوٹا دے ؛
اور اپنی صداقت کے مطابق اُنہیں تباہ کر دے ۔

۶ میں تیری خاطر رضا کی قربانی چڑھاؤں گا ؛
اَے خداوند ! میں تیرے نام کی ستایش کروں گا ،
کیونکہ وہ خُوب ہے ۔
۷ کیونکہ اُس نے مجھے میری تمام مصیبتوں سے چھڑایا ہے ،
اور میری آنکھوں نے میرے دشمنوں کی شکست دیکھ لی ہے ۔

مزمور ۵۵

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے ۔ تاردار سازوں کے ساتھ ۔
داؔؤد کا مشکیل

۱ اَے خدا ! میری دعا پر کان لگا ،
میری مِنّت کو نظرانداز نہ کر ؛
۲ میری سُن اور مجھے جواب دے ۔
میرے اندیشے مجھے پریشان کرتے ہیں اور میں مضطرب ہُوں
۳ دشمن کے آوازوں پر ،
اور شریر کے گھُورنے پر ؛
کیونکہ وہ مجھے اذیت پہنچاتے
اور غُصّہ میں بُرا بھلا کہتے ہیں ۔

۴ میرا دل اندر ہی اندر بیتاب ہے ؛
اور مَوت کی ہیبت مجھ پر طاری ہے ۔
۵ خوف اور کپکپی نے مجھے پکڑ لیا ہے ؛
اور دہشت سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں ۔
۶ میں نے کہا : کاش کہ میرے کبوتر کے سے پر ہوتے !
تو میں اُڑ جاتا اور آرام پاتا ۔
۷ میں اُڑتے اُڑتے دُور نکل جاتا ،
اور بیابان میں بسیرا کرتا ؛ (سِلاہ)
۸ اور آندھی اور طوفان سے دُور ،
اپنے لیے جائے پناہ ڈھونڈ لیتا ۔

۹ اَے خداوند ! شریروں کو درہم برہم کر دے اور اُن کی زبان میں اختلاف ڈال دے ،
کیونکہ میں شہر میں ظلم و فساد ہوتا دیکھ رہا ہُوں ۔
۱۰ وہ دِن رات اُس کی فصیلوں پر گشت لگاتے ہیں ؛
کینہ ، شر و زیان اُس کے اندر ہے ۔
۱۱ شہر میں تخریبی عناصر کارفرما ہیں ؛
دھمکیاں اور دروغ گوئی اُس کے کوچوں سے دُور نہیں ہوتے ۔

۱۲ اگر کوئی دشمن میری توہین کرتا ،
تو میں اُسے برداشت کر لیتا ؛

اگر کوئی حریف میرے خلاف سر اُٹھاتا،
تو میں اُس سے چھُپ جاتا۔
۱۳ لیکن وہ تو تُو ہی تھا، میری طرح ایک اِنسان،
میرا رفیق اور میرا دلی دوست،
۱۴ جس کی شیریں صحبت سے میں اُس وقت لطف اندوز ہوتا تھا
جب ہم ہجوم کے ساتھ خدا کے گھر میں چکّر لگاتے تھے۔

۱۵ میرے دُشمنوں کو مَوت اچانک آ دبائے؛
اور وہ جیتے جی ہی پاتال میں اُتار دیئے جائیں،
کیونکہ بدی اُن کے اندر سکونت پذیر ہے۔

۱۶ لیکن میں خدا کو پکارتا ہُوں،
اور خداوند مجھے بچاتا ہے۔
۱۷ شام، صبح اور دوپہر کو
میں درد سے کراہتا اور فریاد کرتا ہُوں،
اور وہ میری آواز سُنتا ہے۔
۱۸ میرے خلاف جنگ کرنے والوں سے
اُس نے مجھے سلامت چھڑا لیا،
حالانکہ میرے مخالف بہت ہیں۔
۱۹ لیکن خدا جو ابد تک تخت نشین ہے،
سُنے گا اور اُنہیں ذلیل کرے گا۔ (سِلاہ)
یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی روِشیں کبھی نہیں بدلتے
اور خدا کا خوف نہیں رکھتے۔

۲۰ میرا ساتھی ہی اپنے دوستوں پر حملہ کرتا ہے؛
اور اپنا عہد بھی توڑتا ہے۔
۲۱ اُس کی تقریر مکھن کی مانند چکنی ہے،
تو بھی اُس کے دل میں جنگ ہے؛
اُس کی باتیں تیل سے زیادہ تسکین بخش ہیں،
مگر وہ ننگی تلواریں ہیں۔

۲۲ اپنی فکریں خداوند پر ڈال دے
اور وہ تجھے سنبھالے گا؛
وہ صادق کو کبھی گرنے نہ دے گا۔
۲۳ لیکن تُو اَے خدا! شریر کو
ہلاکت کے گڑھے میں اُتارے گا؛
خونخوار اور دغاباز لوگ
اپنی آدھی عمر بھی جی نہ پائیں گے۔

پر میں تو تجھ ہی پر اعتقاد رکھتا ہُوں۔

مزمور ۵۶

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ ''دُور بلُوطوں پر فاختہ'' کے سُر پر۔
داؤد کا مزمور۔ مِکتام۔
جب فلستیوں نے اُسے جات میں گرفتار کیا ہُوا تھا۔

۱ اَے خدا! مجھ پر رحم کر کیونکہ لوگ شِدّت سے میرا تعاقب کرتے ہیں؛
وہ دِن بھر اپنا حملہ جاری رکھتے ہیں۔
۲ میرے دُشمن دِن بھر میرا تعاقب کرتے ہیں؛
ایسے مغرور لڑنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

۳ جب مجھ پر دہشت طاری ہوگی،
تو میں تجھ پر توکّل کروں گا۔
۴ اُس خدا پر جس کا وعدہ میرے لیے باعثِ تعریف ہے،
اُسی خدا پر میں توکّل کرتا ہُوں اِس لیے مجھے دہشت نہ ہوگی۔
فانی اِنسان میرا کیا بگاڑ سکتا ہے؟

۵ دِن بھر وہ میری باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں؛
وہ ہمیشہ مجھے نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔
۶ وہ ساز باز کر کے میری گھات میں بیٹھتے ہیں،
اور میرے ہر قدم پر نگاہ رکھتے ہیں،
کیونکہ وہ میری جان کے خواہاں ہیں۔

۷ اُنہیں ہرگز بچ کر نکلنے نہ دینا؛
اَے خدا! اپنے قہر میں قوموں کو زوال سے دوچار کر۔
۸ میرے نالوں کو لکھ لے؛
میرے آنسوؤں کو اپنے طومار میں درج کر لے۔
کیا تُو اُن کا حساب نہیں رکھتا؟

۹ جب میں مدد کے لیے تجھے پکاروں گا

تو میرے دشمن پسپا ہو جائیں گے۔
تب میں جان لُوں گا کہ خدا میری طرف ہے۔
[۱۰] خدا کا وعدہ میرے لیے باعثِ فخر ہے،
میں خداوند کے کلام کی تعریف کرتا ہُوں۔
[۱۱] اسی خدا پر میرا توکّل ہے اِس لیے میں نہ ڈروں گا،
اِنسان میرا کیا بگاڑ سکتا ہے؟

[۱۲] اَے خدا! میں نے تیری منّتیں مانی ہیں؛
میں اپنی شکرگزاری کے نذرانے تیرے حُضور پیش کروں گا۔
[۱۳] کیونکہ تُو نے مجھے مَوت سے
اور میرے پاؤں کو ٹھوکر کھانے سے بچایا ہے،
تاکہ میں خدا کے سامنے
زندگی کے نور میں چلوں۔

مزمور ۵۷

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ 'ہلاک نہ کرٗ کے سُر پر۔
داؤد کا مزمور۔ مِکتام۔
جب وہ ساؤل سے بھاگ کر غار میں چھپا ہُوا تھا۔

[۱] مجھ پر رحم کر اَے خدا! مجھ پر رحم کر،
کیونکہ تجھ میں میری جان پناہ لیتی ہے۔
جب تک آفت ٹل نہ جائے
میں تیرے پروں کے سایہ میں پناہ لُوں گا۔

[۲] میں خدا تعالیٰ سے فریاد کرتا ہُوں،
اُس خدا سے جو مجھ پر مہربان ہے۔
[۳] وہ آسمان سے نیچے آ کر مجھے بچا لیتا ہے،
اور جو مجھے ستاتے ہیں اُنہیں تنبیہ کرتا ہے؛ (سِلاہ)
خدا اپنی شفقت اور صداقت بھیجتا ہے۔

[۴] میں ببروں کے بیچ میں ہُوں؛
میں بھوکے درندوں کے درمیان پڑا ہُوا ہُوں۔
یعنی ایسے لوگوں کے درمیان جن کے دانت گویا نیزے اور تیر ہیں،
اور جن کی زبانیں تیز تلواروں کی مانند ہیں۔

[۵] اَے خدا تُو آسمان کے اوپر سرفراز ہو؛
تیرا جلال ساری زمین پر ہو۔

[۶] اُنہوں نے میرے پاؤں کے لیے جال پھیلایا ہے۔
میری کمر درد کے مارے جھک گئی ہے۔
اُنہوں نے میری راہ میں گڑھا کھودا۔
لیکن وہ خود اُس میں گر گئے۔ (سِلاہ)

[۷] میرا دل استوار ہے اَے خدا،
میرا دل استوار ہے؛
میں گاؤں گا اور نغمہ سرائی کروں گا۔
[۸] اَے میری جان بیدار ہو جا!
اَے بربط اور ستار! جاگ اُٹھو!
میں صبح کو بھی بیدار کر دوں گا۔

[۹] اَے خداوند! میں قوموں میں تیری ستایش کروں گا؛
اور مختلف ملکوں کے لوگوں میں تیری مدح سرائی کروں گا۔
[۱۰] کیونکہ تیری شفقت اتنی بڑی ہے کہ آسمان تک؛
اور تیری سچّائی افلاک تک پہنچتی ہے۔

[۱۱] اَے خدا تُو آسمان کے اوپر سرفراز ہو؛
اور تیرا جلال ساری زمین پر ہو۔

مزمور ۵۸

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ 'ہلاک نہ کرٗ کے سُر پر
داؤد کا مزمور۔ مِکتام

[۱] اَے حکمرانو! کیا تُم واقعی راست گو ہو؟
کیا تُم لوگوں میں دیانتداری سے اِنصاف کرتے ہو؟
[۲] نہیں! بلکہ تُم اپنے دل میں بے اِنصافی کو جگہ دیتے ہو،
اور تمہارے ہاتھ زمین پر تشدّد پھیلاتے ہیں۔
[۳] شریر پیدایش ہی سے گمراہ ہو جاتے ہیں؛
ماں کے پیٹ سے ہی وہ گمراہ اور جھوٹے ہوتے ہیں۔
[۴] اُن کا زہر سانپ کے زہر کی مانند ہوتا ہے،
اُس ناگ کے زہر کی طرح جو اپنے کان بند کر لیتا ہے،

[5] اور سپیرے کی بین کی طرف توجّہ ہی نہیں دیتا،
خواہ وہ جادوگر ہو اور کتنی ہی مہارت کیوں نہ رکھتا ہو۔

[6] اَے خدا! اُن کے مُنہ کے دانت توڑ دے؛
اَے خداوند! اُن شیر ببروں کی داڑھیں ریزہ ریزہ کر دے!
[7] اُنہیں بہتے ہُوئے پانی کی مانند غائب کر دے؛
اور جب وہ کمان کھینچیں تو اُن کے تیر کُند ہو جائیں۔
[8] گھونگے کے مانند جو چلتے چلتے پگھل جاتا ہے،
یا عورت کے ساقط حمل کی مانند وہ بھی سورج کی روشنی نہ دیکھ پائیں۔

[9] اِس سے پہلے کہ تمہاری ہانڈیوں کو کانٹوں کی آنچ لگے۔
خواہ وہ ہرے ہوں یا خشک۔ بگولا اُنہیں اُڑا لے جائے۔
[10] راستباز اِس انتقام سے خُوش ہوں گے،
اور اپنے پاؤں شریروں کے خُون میں دھولیں گے۔
[11] تب لوگ کہیں گے،
یقیناً راستباز اب بھی اجر پاتے ہیں؛
بے شک خدا ہے جو زمین پر اِنصاف کرتا ہے۔

مزمور ۵۹

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ 'ہلاک نہ کر' کے سُر پر
داؤد کا مزمور۔ مکتام
جب ساؤل نے لوگوں کو داؤد کے گھر کو گھیر لینے کے لیے بھیجا تا کہ اُسے مار ڈالا جائے

[1] اَے خدا! مجھے میرے دشمنوں سے رہائی بخش؛
میرے خلاف اُٹھنے والوں سے میری حفاظت کر۔
[2] مجھے بدکرداروں سے چھڑا
اور خُونخوار آدمیوں سے بچا۔

[3] دیکھ، وہ کیسے میری تاک میں بیٹھے ہیں!
اَے خداوند! میں نے کوئی خطا یا گناہ نہیں کیا
تو بھی خونخوار لوگ میرے خلاف سازش کر رہے ہیں۔
[4] میں نے کوئی قصور نہیں کیا تو بھی وہ مجھ پر حملہ کرنے کے لیے تیّار بیٹھے ہیں۔
میری مدد کے لیے اُٹھ، میری حالت دیکھ!

[5] اَے خداوند، خدا تعالیٰ، اِسرائیل کے خدا،
سب قوموں کو سزا دینے کے لیے جاگ؛
کسی بھی شریر غدّار پر رحم نہ کر۔ (سِلاہ)

[6] وہ شام کو کُتّوں کی مانند غرّاتے ہُوئے لَوٹ آتے ہیں،
اور شہر کے گرد گھومتے ہیں۔
[7] دیکھ، وہ اپنے مُنہ سے کیا اُگلتے ہیں۔
اُن کے لبوں سے تلواریں نکلتی ہیں،
وہ کہتے ہیں: اب کوئی سُننے والا نہیں۔
[8] لیکن تُو اَے خداوند! اُن پر قہقہہ لگا؛
تُو اُن سب قوموں کا مضحکہ اُڑا۔

[9] اَے میری قوّت! مجھے تیری ہی آس ہے؛
تُو اَے خدا! میرا قلعہ ہے،
[10] میرا خدا، میرا حبیب

خدا میرے آگے آگے چلے گا۔
اور مجھ پر بہتان باندھنے والوں پر مجھے خُوش ہونے کا موقعہ دیگا۔
[11] لیکن اَے خداوند، اَے ہماری سِپر، اُنہیں قتل نہ کر،
کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے لوگ بھول جائیں۔
بلکہ اپنی قدرت سے اُنہیں آوارہ کر دے
اور اُنہیں نیچا دکھا۔
[12] تا کہ اپنے مُنہ کے گناہوں،
اور اپنے لبوں کے کلام کے باعث،
وہ اپنے غرور میں پکڑے جائیں۔
[13] اُن کے لعن طعن اور دروغ گوئی کے باعث،
تُو اُنہیں اپنے غضب میں فنا کر دے،
یہاں تک کہ وہ نیست و نابود ہو جائیں۔
تب دنیا کی انتہا تک سب کو معلوم ہو جائے گا
کہ خدا یعقوب پر حکمرانی کرتا ہے۔ (سِلاہ)

[14] وہ شام کو،
کُتّوں کی مانند غرّاتے ہُوئے لَوٹ آتے ہیں،
اور شہر کے گرد گھومتے ہیں۔
[15] وہ کھانے کے لیے مارے مارے پھرتے ہیں

اور اگر سَیر نہ ہوں تو چیختے چلّاتے ہیں
۱۶ لیکن میں تیری قدرت کا گیت گاؤں گا،
اور صبح کو تیری شفقت کا نغمہ گاؤں گا؛
کیونکہ تُو میرا قلعہ ہے،
مصیبت میں میری پناہ گاہ۔

۱۷ اَے میری قوّت! میں تیری مدح سرائی کروں گا؛
کیونکہ تُو اَے خدا میرا قلعہ ہے،
اور میرا حبیب خدا ہے۔

مزمور ۶۰

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ 'سوسن شہادت' کے سُر پر۔ داؤد کا مکتام
تعلیم کے لیے۔ جب وہ ارام نہرائیم اور ارام صوباہ سے لڑا
اور جب یوآب نے لَوٹ کر وادیٔ شور میں بارہ ہزار ادومیوں کو مار ڈالا۔

۱ اَے خدا! تُو نے ہمیں ردّ کر دیا اور ہم پر ٹُوٹ پڑا ہے؛
تُو خفا ہو چُکا ہے۔ اب ہمیں بحال کر!
۲ تُو نے زمین کو لرزا دیا ہے اور اُسے پھاڑ ڈالا ہے؛
اُس کے شگاف بھر دے کیونکہ وہ تھرتھرا رہی ہے۔
۳ تُو نے اپنے لوگوں کو مایوس کُن لمحے دکھائے؛
تُو نے ہمیں لڑکھڑا دینے والی مَے پلائی۔

۴ لیکن جو تیرا خوف مانتے ہیں اُن کی خاطر تُو نے ایک عَلَم برپا
کیا ہے
جہاں وہ کمانوں کا مقابلہ کرنے کے لیے جمع ہو سکیں۔ (سِلاہ)

۵ اپنے دہنے ہاتھ سے ہمیں بچا اور ہماری مدد کر،
تاکہ جن سے تجھے محبّت ہے وہ رہائی پائیں۔
۶ خدا نے اپنے مَقدِس سے فرمایا ہے؛
میں فخر و مسرّت کے ساتھ سِکم کو تقسیم کروں گا
اور سُکات کی وادی کی پیمایش کروں گا۔
۷ جلعاد میرا ہے اور منسّی بھی میرا ہے؛
افرائیم میرے سر کا خود ہے،
یہوداہ میرا عصا ہے۔
۸ موآب میرا مُنہ دھونے کا طشت ہے،
ادوم پر میں جوتا پھینکتا ہُوں؛
اور فلستین پر میں فاتحانہ نعرہ مارتا ہُوں۔

۹ مجھے اُس محکم شہر میں کون پہنچائے گا؟
ادوم تک میری قیادت کون کرے گا؟
۱۰ کیا وہ تُو نہیں اَے خدا، جس نے ہمیں ردّ کر دیا ہے
اور جو اَب ہمارے لشکروں کے ساتھ نہیں جاتا؟
۱۱ دشمن کے خلاف ہمیں کمک پہنچا،
کیونکہ انسان کی مدد فضول ہے۔
۱۲ ہم خدا کی مدد سے فتح حاصل کریں گے،
اور وہ ہمارے دشمنوں کو پامال کرے گا۔

مزمور ۶۱

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ تار دار سازوں کے ساتھ
داؤد کا مزمور

۱ اَے خدا! میری فریاد سُن؛
میری دعا پر توجّہ فرما۔

۲ میرا دل افسردہ ہوتا جاتا ہے،
میں دنیا کی انتہا سے تجھے پکارتا ہُوں؛
مجھے اُس چٹان پر لے چل جو مجھ سے اونچی ہے۔
۳ کیونکہ تُو میری پناہ رہا ہے،
اور حریف سے بچنے کے لے ایک مضبوط بُرج۔

۴ میں ہمیشہ کے لیے تیرے خیمہ میں سکونت پزیر ہونے
اور تیرے پروں کی آڑ میں پناہ لینے کا خواہاں ہُوں۔ (سِلاہ)
۵ کیونکہ اَے خدا! تُو نے میری مَنّتیں سُنی ہیں؛
اور تُو نے مجھے اُن لوگوں کی میراث عطا فرمائی ہے جو تیرے
نام سے ڈرتے ہیں۔

۶ تُو بادشاہ کی عمر کو دراز کر دے،
اور اُسے زندگی میں بہت سی پُشتیں دیکھنے کے مواقع بخش۔
۷ وہ خدا کے حُضور ہمیشہ تخت نشین رہے؛
اپنی شفقت اور صداقت کو اُس کی حفاظت کے لیے مہیّا کر۔

^۸ تب میں ہمیشہ تک تیرے نام کی ستایش کرتا رہُوں گا
اور روزانہ اپنی منّتیں پُوری کروں گا۔

مزمور ۶۲

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ یدُوتون کے لیے
داؤدؔ کا مزمور

^۱ میری جان صرف خدا ہی میں تسکین پاتی ہے؛
میری نجات اُسی سے ہے۔
^۲ صرف وہی میری چٹان اور میری نجات ہے؛
وہ میرا قلعہ ہے، مجھے جنبش نہ ہوگی۔

^۳ تُم کب تک ایسے شخص پر حملہ کرتے رہو گے؟
کیا تُم سب مل کر اُسے نیچے دھکیل دو گے۔
وہ جو جھکی ہُوئی دیوار اور گرتی ہُوئی باڑ کی مانند ہے؟
^۴ وہ تو اُسے اُس کے اونچے مرتبہ سے گرانے کا مصمّم ارادہ کر چکے ہیں؛
وہ جھوٹ سے خُوش ہوتے ہیں،
وہ اپنے مُنہ سے تو برکت دیتے ہیں،
لیکن دل میں لعنت کرتے ہیں۔ (سِلاہ)

^۵ اَے میری جان! صرف خدا ہی کی آس رکھ؛
کیونکہ اُسی سے مجھے اُمید ہے۔
^۶ صرف وہی میری چٹان اور میری نجات ہے؛
وہ میرا قلعہ ہے، مجھے جنبش نہ ہوگی۔
^۷ میری نجات اور میری عزّت خدا پر منحصر ہے؛
وہ میری مضبوط چٹان اور میری پناہ ہے۔
^۸ اَے لوگو! ہر وقت اُس پر توکّل کرو؛
اپنا دل اُس کے سامنے کھول دو،
کیونکہ خدا ہماری پناہ گاہ ہے۔ (سِلاہ)

^۹ ادنیٰ لوگ دم بھر کے لیے ہیں،
اور اعلیٰ لوگ جھوٹے ہیں؛
اگر وہ ترازو میں تولے جائیں، تو ہلکے پائے جاتے ہیں؛
وہ سب محض سانس کی مانند ہیں۔

^۱۰ ظلم پر تکیہ نہ کرو
اور لُوٹے ہُوئے مال پر مت پھولو؛
خواہ تمہاری دولت بڑھ بھی جائے،
اُس پر اپنا دل نہ لگاؤ۔

^۱۱ خدا نے ایک بات فرمائی ہے،
میں نے یہ دو باتیں سُنی ہیں:
کہ تُو اَے خدا، جلیل القدر ہے،
^۱۲ اور یہ کہ اَے خداوند! تُو مشفق و مہربان ہے۔
یقیناً تُو ہر شخص کو
اُس کے اعمال کے مطابق اجر دے گا۔

مزمور ۶۳

داؤدؔ کا مزمور۔ جب وہ یہوداؔہ کے بیابان میں تھا

^۱ اَے خدا! تُو میرا خدا ہے،
میں تجھے دل سے ڈھونڈتا ہُوں؛
خشک اور پیاسی زمین میں
جہاں پانی نہیں ہے،
میری جان تیری پیاسی ہے،
اور میرا جسم تیرا مشتاق ہے۔

^۲ میں نے مَقدِس میں تجھ پر نگاہ کی
اور تیری قدرت اور تیرے جلال کو بھی دیکھا۔
^۳ چونکہ تیری شفقت زندگی سے بہتر ہے،
اِس لیے میرے لب تیری تمجید کریں گے۔
^۴ میں عمر بھر تیری ستایش کروں گا،
اپنے ہاتھ اُٹھا کر تیرا نام لیا کروں گا۔
^۵ میری جان سیر ہوگی جیسی کہ مُرغّن غذا سے ہوتی ہے؛
میرے نغمہ ریز لب اور دہن تیری حمد و ثنا کریں گے۔

^۶ میں اپنے بستر پر تجھے یاد کرتا ہُوں؛
اور رات کے ایک ایک پہر میں مجھے تیرا خیال آتا ہے۔
^۷ کیونکہ تُو میرا مددگار رہا ہے،
میں تیرے پروں کے سایہ میں نغمہ سرا ہُوں۔

^۸ میری جان تجھ سے وابستہ ہے؛
اور تیرا داہنا ہاتھ مجھے سنبھالتا ہے۔

^۹ جو میری جان لینے کے درپے ہیں وہ تباہ ہوں گے؛
اور وہ زمین کی گہرائی میں اُتر جائیں گے۔
^۱۰ وہ تلوار کے حوالے کیے جائیں گے
اور گیدڑوں کا لقمہ بن جائیں گے۔

^۱۱ لیکن بادشاہ خدا میں شادمان ہوگا؛
جو خدا کے نام کی قسم کھاتے ہیں وہ اُس کی مدح سرائی کرینگے،
لیکن جھوٹوں کے مُنہ بند کر دیئے جائیں گے۔

مزمور ۶۴

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؔؤد کا مزمور

^۱ اَے خدا! جب میں فریاد کروں تو اُسے سُن لے؛
اور میری جان کو دشمن کی دھمکیوں سے بچائے رکھ۔
^۲ شریروں کی سازش،
اور بدکرداروں کے ہنگامہ سے مجھے محفوظ رکھ۔

^۳ وہ اپنی زبانوں کو تلوار کی مانند تیز کرتے ہیں
اور اپنی باتوں کے مہلک تیر چلاتے ہیں۔
^۴ وہ بیگانہ اِنسان کو چھپ کر نشانہ بناتے ہیں؛
اور بےخوف وخطر اُس پر ناگہاں وار کرتے ہیں۔

^۵ وہ بُرے منصوبے باندھنے میں ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی
کرتے ہیں،
اور اپنے جال پھیلانے کی باتیں کرتے ہیں؛
اور کہتے ہیں کہ اُنہیں کون دیکھے گا؟
^۶ وہ بُرائی کے منصوبے بناتے ہیں اور کہتے ہیں،
ہم نے کیا ہی خوب منصوبہ بنایا!
یقیناً اِنسان کے دل اور دماغ بڑے چالاک ہوتے ہیں۔

^۷ لیکن خدا اُن پر تیر برسائے گا؛
اور وہ ناگہاں گھائل ہو جائیں گے۔
^۸ وہ اُن کی اپنی زبانوں کو اُن کے خلاف گویا کر کے
اُنہیں برباد کر دے گا؛
اور سب لوگ اُنہیں دیکھ دیکھ کر حقارت سے اپنے سر ہلائیں گے۔

^۹ تمام بنی آدم ڈر جائیں گے؛
اور خدا کے کاموں کا ذکر کریں گے
اور جو کچھ اُس نے کیا ہے اُس پر غور وخوض کریں گے۔
^۱۰ راستباز خداوند میں شادمان ہوں
اور اُس میں پناہ لیں؛
سب جو راست دل ہیں اُس کی ستایش کریں!

مزمور ۶۵

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؔؤد کا مزمور
ایک گیت

^۱ اَے خداوند! صِیّوؔن میں تعریف تیری منتظر ہے؛
اور تیرے لیے ہماری مَنّتیں پُوری کی جائیں گی۔
^۲ اَے دعا کے سُننے والے،
سب لوگ تیرے پاس آئیں گے۔
^۳ جب ہمارے گناہ ہم پر غالب آ گئے،
تب تُو نے ہماری خطائیں بخش دیں۔
^۴ مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں تُو چُن کر اپنے قریب لاتا ہے تاکہ وہ
تیری بارگاہوں میں رہیں!
ہم تیرے گھر کی
یعنی تیری مُقدّس ہیکل کی نعمتوں سے سَیر ہو گئے۔

^۵ اَے ہمارے منجی خدا،
جو زمین کے سب کناروں
اور دُور دراز کے سمندروں پر رہنے والے لوگوں کی اُمید ہے
تُو ہمیں صداقت کے مہیب کرشموں سے جواب دیتا ہے۔
^۶ جس نے اپنے آپ کو قوّت سے مسلّح کر کے،
اپنی قدرت سے پہاڑ بنائے،
^۷ جس نے سمندر کے شور کو،
اور اُس کی موجوں کے شور کو،
اور قوموں کے ہنگامہ کو موقوف کر دیا۔

۸ دُور دراز (علاقوں میں) رہنے والے تیرے معجزے دیکھ کر
ڈرتے ہیں؛
تُو سورج کے طلوع اور غروب ہونے والے علاقوں کے لوگوں سے
خوشی کے گیت گواتا ہے۔

۹ تُو زمین کا خیال رکھتا ہے اور اُسے سیراب کرتا ہے؛
تُو اُسے خوب زرخیز بنا دیتا ہے۔
خدا کے دریا پانی سے بھرے ہُوئے ہیں
تاکہ لوگوں کو اناج مہیا ہو،
کیونکہ تُو نے ایسا ہی حکم جاری کیا ہے۔
۱۰ تُو اُس کی ریگھاریوں کو سیراب کرتا ہے
اور اُس کی اونچی نیچی سطحوں کو ہموار کر دیتا ہے؛
تُو اُسے بارش سے نرم کرتا ہے
اور اُس کی فصلوں کو برکت دیتا ہے۔
۱۱ تُو سال کو اپنی نعمتوں کا تاج پہناتا ہے،
اور تیری گاڑیاں اناج سے لدی رہتی ہیں۔
بیابان کی چراگاہیں ہری بھری گھاس سے بھر جاتی ہیں؛
اور پہاڑیاں رنگ برنگ کے کپڑے پہن لیتی ہیں۔
۱۲ مرغزاروں میں بھیڑ بکریوں کے جھنڈ پھیلے ہوتے ہیں
اور وادیاں اناج سے ڈھکی ہوتی ہیں؛
وہ خوشی کے مارے للکارتی اور گیت گاتی ہیں۔

مزمور ۶۶

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ ایک گیت۔ ایک مزمور

۱ اَے ساری زمین (کے لوگو)! خوشی کے ساتھ خدا کے لیے نعرہ مارو!
۲ اُس کے نام کے جلال کا گیت گاؤ؛
اُس کی ستایش کرتے ہُوئے تمجید کرو!
۳ خدا سے کہو کہ تیرے کارنامے کیا ہی مہیب ہیں!
تیری قدرت اِس قدر عظیم ہے
کہ تیرے دشمن تیرے سامنے عاجزی کرنے لگتے ہیں۔
۴ ساری زمین تجھے سجدہ کرتی ہے؛
اور تیرے نام کی ستایش کا گیت گاتی ہے۔ (سِلاہ)

۵ آؤ اور دیکھو کہ خدا نے کیا کچھ کیا ہے،
بنی آدم کی خاطر اُس کے کارنامے کس قدر مہیب ہیں!
۶ اُس نے سمندر کو خشک زمین بنا دیا،
اور وہ دریا میں سے پیدل گزر گئے۔
آؤ ہم اُس میں خوشی منائیں۔
۷ وہ اپنی قدرت سے ابد تک سلطنت کرتا ہے،
اُس کی آنکھیں قوموں پر نگاہ رکھے ہُوئے ہیں۔
لہٰذا بغاوت پر آمادہ لوگ اُس کے خلاف سرکشی نہ کریں۔
(سِلاہ)
۸ اَے لوگو! ہمارے خدا کی ستایش کرو،
اُس کی تعریف میں تمہاری صدا گونج اُٹھے؛
۹ اُس نے ہماری جانیں بچائی ہیں
اور ہمارے پاؤں کو پھسلنے نہیں دیا۔
۱۰ کیونکہ اَے خدا! تُو نے ہمیں آزمالیا ہے؛
اور ہمیں آگ میں تائی ہُوئی چاندی کی مانند پاک کر دیا ہے۔
۱۱ تُو ہمیں قید خانہ میں لے آیا
اور ہماری پیٹھ پر بوجھ لاد دیئے۔
۱۲ تُو نے لوگوں کو ہمارے سر پر سوار کیا؛
اور ہم آگ اور پانی میں سے گزرے،
لیکن تُو ہمیں ایسے مقام پر لے آیا جہاں فراوانی ہی فراوانی ہے۔

۱۳ میں سوختنی قربانیاں لے کر تیری ہیکل میں آؤں گا
اور اپنی وہ مَنّتیں تیرے سامنے پوری کروں گا۔
۱۴ جن کا میری مصیبت کے ایّام میں
میرے لبوں نے وعدہ کیا اور جو میرے مُنہ سے نکلیں،
۱۵ میں تیرے لیے موٹے تازہ جانوروں کی قربانیاں
اور مینڈھوں کے چڑھاوے؛
اور بَیل اور بکرے پیش کروں گا۔ (سِلاہ)

۱۶ اِے خدا سے ڈرنے والے لوگو! سب آؤ اور سُنو؛
تاکہ میں بتاؤں کہ اُس نے میرے لیے کیا کچھ کیا ہے۔
۱۷ میں نے اپنے مُنہ سے اُسے پکارا؛
اُس کی تمجید میری زبان پر تھی۔
۱۸ اگر میں گناہ کو اپنے دل میں رکھتا،
تو خداوند میری نہ سُنتا؛
۱۹ لیکن خداوند نے یقیناً سُن لیا ہے

اور میری دعا کی آواز پر توجّہ فرمائی ہے۔
[۲۰] خدا کی ستایش ہو،
جس نے نہ تو میری دعا کو رد کیا
اور نہ اپنی شفقت سے مجھے محروم رکھا!

مزمور ۶۷

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ تاردار سازوں کے ساتھ
ایک مزمور۔ ایک گیت

[۱] خدا ہم پر فضل کرے اور ہمیں برکت دے
اور اپنا چہرہ ہم پر جلوہ گر فرمائے، (سِلاہ)
[۲] تاکہ تیری راہیں زمین پر،
اور تیری نجات تمام قوموں پر ظاہر ہو جائے۔

[۳] اَے خدا! قومیں تیری ستایش کریں؛
تمام قومیں تیری ستایش کریں۔
[۴] اُمّتیں شادمان ہوں اور خوشی سے للکاریں،
کیونکہ تُو راستی سے لوگوں پر حکومت کرتا ہے
اور زمین پر اُمّتوں کی ہدایت کرے گا۔ (سِلاہ)
[۵] اَے خدا! قومیں تیری ستایش کریں؛
سب لوگ تیری ستایش کریں۔

[۶] تب زمین اپنی پیداوار دے گی،
اور خدا، ہمارا خدا ہمیں برکت دے گا۔
[۷] خدا ہمیں برکت دے گا،
اور زمین کی انتہا تک سب لوگ اُس کا خوف مانیں گے۔

مزمور ۶۸

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؤد کا مزمور۔ ایک گیت

[۱] خدا اُٹھے، اُس کے دشمن پراگندہ ہوں؛
اُس کے مخالف اُس کے سامنے سے بھاگ جائیں۔
[۲] جس طرح ہوا دھوئیں کو اُڑا لے جاتی ہے،
ویسے ہی تُو اُنہیں اُڑا دے؛
جیسے موم آگ کے سامنے پگھل جاتا ہے،
ویسے ہی شریر خدا کے سامنے فنا ہو جائیں۔
[۳] لیکن صادق شادمان ہوں
اور خدا کے سامنے خوشی منائیں؛
وہ خوب خوش اور مسرور ہوں۔

[۴] خدا کے لیے گیت گاؤ، اُس کے نام کی مدح سرائی کرو،
اُس کی تعریف کرو جو بادلوں پر سواری کرتا ہے۔
اُس کا نام خداوند ہے۔
اور اُس کے سامنے خوشی مناؤ۔
[۵] خدا اپنے مُقدّس مسکن میں،
یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا محافظ ہے۔
[۶] خدا تنہا اِنسان کا گھر بساتا ہے،
اور قیدیوں کی نغموں سے قیادت کرتا ہے؛
لیکن سرکش خشک زمین میں رہتے ہیں۔

[۷] اَے خدا! جب تُو اپنے لوگوں کے آگے آگے چلا،
اور جب تُو ویرانے میں سے گزرا، (سِلاہ)
[۸] تو زمین کانپ اُٹھی،
اور خدا کے سامنے یعنی کوہِ سینا کے خدا،
اور اِسرائیل کے خدا کے سامنے،
آسمان نے مینہ برسایا۔
[۹] اَے خدا! تُو نے خوب مینہ برسایا؛
اور اپنی خشک زمین کو تازگی بخشی۔
[۱۰] تیرے لوگ اُس میں بس گئے،
اور اَے خدا، تُو نے اپنے فیض سے
مسکینوں کی ضرورتیں پوری کیں۔

[۱۱] خداوند نے جو حکم دیا،
اُس کا اعلان کرنے کے لیے ایک بڑی جماعت موجود تھی:
[۱۲] بادشاہ اور لشکر فوراً بھاگ جاتے ہیں؛
اور چھاؤنیوں میں لوگ مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہیں۔
[۱۳] جب تُم بھیڑ سالوں میں پڑے سو رہے ہوتے ہو،
تو میرے کبوتر کے بازو چاندی سے،
اور اُس کے پر چمکدار سونے سے منڈے ہوتے ہیں۔
[۱۴] جب قادرِ مطلق نے بادشاہوں کو ملک میں پراگندہ کیا،

تو یوں لگا گویا سلمونؔ پر برف باری ہُوئی ہے۔

[۱۵] بسنؔ کے پہاڑ نہایت شاندار پہاڑ ہیں؛
اور بسنؔ کے پہاڑ بہت اونچے بھی ہیں۔
[۱۶] لیکن اَے اونچے پہاڑو! تُم اس پہاڑ پر کیوں حسد بھری نظر ڈالتے ہو،
جسے خدا نے اپنے لیے چُنا ہے،
اور جہاں خدا ابد تک سکونت پذیر ہوگا؟
[۱۷] خدا کے رتھ ہزار ہا ہیں
بلکہ ہزاروں ہزار ہیں؛
خداوند سیناؔ سے اپنے مَقدِس میں آیا ہے۔
[۱۸] جب تُو عالمِ بالا پر چڑھا،
تو قیدیوں کو اپنے ساتھ لے گیا؛
تُو نے لوگوں سے،
بلکہ سرکشوں سے بھی ہدیے قبول فرمائے۔
تا کہ تُوؔ اَے خداوند خداؔ وہاں سکونت کر سکے۔

[۱۹] خداوندؔ ہمارے منجی خدا کی ستایش ہو،
جو روزانہ ہمارے بوجھ اُٹھاتا ہے۔ (سِلاہ)
[۲۰] ہمارا خدا وہ خدا ہے جو بچاتا ہے؛
مَوت سے نجات خداوند تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔

[۲۱] یقیناً خدا اپنے دشمنوں کے سر،
اور اُن لوگوں کی بالدار کھوپڑیاں کچل ڈالے گا جو متواتر گناہ کرتے رہتے ہیں۔
[۲۲] خداوند فرماتا ہے: میں اُنہیں بسنؔ سے لے آؤں گا؛
بلکہ میں اُنہیں سمندر کی تہہ سے بھی نکال لاؤں گا،
[۲۳] تا کہ تُو اپنے پاؤں اپنے مخالفوں کے خون میں تر کر سکے،
اور تیرے کتّوں کی زبانیں اپنا حِصّہ پائیں۔

[۲۴] اَے خدا! تیرا جلوس سب کی نگاہ میں ہے،
میرے خدا اور بادشاہ کی مَقدِس میں تشریف آوری کا جلوس۔
[۲۵] گانے والے آگے آگے ہیں اور سازندے اُن کے پیچھے ہیں؛
اور اُن کے ساتھ دف بجاتی ہُوئی جوان لڑکیاں ہیں۔
[۲۶] بڑے مجمع میں خدا کی مدح سرائی کرو؛
اِسرائیلؔ کے مجمع میں خداوند کو مبارک کہو۔
[۲۷] کہیں بن یمینؔ کا چھوٹا قبیلہ اُن کی قیادت کر رہا ہے،
تو کہیں یہوداہؔ کے اُمراء کا بڑا ہجوم،
اور کہیں زبولونؔ اور نفتالیؔ کے امراء نظر آتے ہیں۔

[۲۸] اَے خدا! اپنی قدرت کو ظاہر کر،
اَے خدا! ہمیں وہی قدرت دکھا جس سے تُو نے اِس سے قبل ہماری مدد کی تھی۔
[۲۹] تیری یروشلیمؔ کی ہیکل کے سبب سے
بادشاہ تیرے لیے ہدیے لائیں گے۔
[۳۰] نیستان کے وحشی درندوں کو،
اور سانڈوں کے غول کو جو قوموں کے بچھڑوں کے بیچ میں ہیں، دھمکا دے۔
تا کہ عاجز ہو کر وہ چاندی کی اینٹیں لائیں۔
اُن قوموں کو پراگندہ کر دے جو جنگ کا شوق رکھتی ہیں۔
[۳۱] مِصرؔ سے سفیر آئیں گے؛
اور کوشؔ خدا کا مطیع ہو جائے گا۔

[۳۲] اَے زمین کی مملکتو! خدا کے لیے گاؤ،
خداوند کی مدح سرائی کرو، (سِلاہ)
[۳۳] جو قدیم آسمانوں پر سواری کرتا ہے،
اور جو زوردار آواز سے گرجتا ہے۔
[۳۴] خدا کی قدرت کا اعلان کرو،
جس کی حشمت اِسرائیلؔ میں،
اور جس کی قدرت آسمانوں پر ہے۔
[۳۵] اَے خدا! تُو اپنے مقدِس میں مہیب ہے؛
اِسرائیلؔ کا خدا اپنے لوگوں کو قوّت اور طاقت بخشتا ہے۔

خدا کی تمجید ہو!

مزمور ۶۹

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ 'سوسن' کے سُر پر۔
داؤدؔ کا مزمور

[۱] اَے خدا! مجھے بچا لے،

کیونکہ پانی میری گردن تک آ پہنچا ہے۔
[۲] میں گہری دلدل میں دھنسا جا رہا ہُوں،
جہاں پاؤں رکھنے کو جگہ نہیں ہے۔
میں گہرے پانی میں آ پڑا ہُوں؛
اور سیلاب مجھے گھیرے ہُوئے ہیں۔
[۳] میں مدد کے لیے چلّاتے چلّاتے تھک گیا ہُوں؛
میرا گلا سوکھ گیا ہے۔
اور اپنے خدا کے انتظار میں،
میری آنکھیں پتھرا گئی ہیں۔
[۴] جو مجھ سے بلا وجہ عداوت رکھتے ہیں
اُن کی تعداد میرے سر کے بالوں سے بھی زیادہ ہے؛
جو ناحق میرے دشمن بنے ہُوئے ہیں،
اور جو میری بربادی پر تُلے ہُوئے ہیں
وہ بھی بہت ہیں۔
جو میں نے نہیں لیا وہ مجھ سے وصول کیا جاتا ہے۔

[۵] اَے خدا! تُو میری نادانی سے واقف ہے؛
اور میرا جُرم تجھ سے پوشیدہ نہیں۔

[۶] اَے خداوند، قادرِ مطلق خدا!
تیری آس رکھنے والے
میری وجہ سے شرمندہ نہ ہوں،
اور اَے اِسرائیل کے خدا،
تیرے طالب
میرے سبب سے خجل نہ ہوں۔
[۷] کیونکہ تیری خاطر میں نے ذلّت برداشت کی،
اور میرے مُنہ پر شرمندگی چھائی ہُوئی ہے۔
[۸] میں اپنے بھائیوں میں اجنبی،
اور اپنی ہی ماں کے بیٹوں میں بیگانہ ٹھہرا؛
[۹] تیرے گھر کی غیرت مجھے کھائے جاتی ہے،
اور تجھے ملامت کرنے والوں کی ملامتیں مجھ پر آ پڑی ہیں۔
[۱۰] جب میں روتا اور روزہ رکھتا ہُوں،
تب بھی مجھے ذلّت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؛
[۱۱] جب میں ٹاٹ اوڑھتا ہُوں،
تو لوگ میرا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔
[۱۲] پھاٹک پر بیٹھنے والے، میرا مذاق اُڑاتے ہیں،
اور میں نشہ بازوں کا گیت بن گیا ہُوں۔

[۱۳] لیکن اَے خداوند! میری تجھ سے یہ استدعا ہے،
کہ اپنے لطف و کرم کے وقت؛
اور اَے خدا! اپنی بڑی شفقت کے طفیل،
مجھے جواب دے اور نجات کا یقین دلا۔
[۱۴] مجھے دلدل میں سے بچا کر نکال لے،
اور دھنسنے نہ دے؛
مجھ سے عداوت رکھنے والوں،
اور گہرے پانی سے مجھے بچا لے۔
[۱۵] سیلاب مجھے گھیرے میں نہ لے سکیں
اور نہ گہراؤ مجھے نگل پائے
اور نہ ہی پاتال مجھے ہڑپ کر سکے۔
[۱۶] اَے خداوند! اپنی بے پایاں رحمت سے مجھے جواب دے؛
اور اپنی بڑی شفقت سے میری طرف متوجہ ہو۔
[۱۷] اپنے خادم سے روپوشی نہ کر؛
مجھے جلد جواب دے کیونکہ میں مصیبت میں ہُوں۔
[۱۸] میرے پاس آ کر مجھے چھڑا لے؛
میرے دشمنوں کے باعث میرا فدیہ دے۔

[۱۹] تُو میری ذِلّت، رسوائی اور شرمندگی سے واقف ہے؛
میرے سارے دشمن تیرے سامنے ہیں۔
[۲۰] ذِلّت کی وجہ سے میرا دل ٹُوٹ گیا ہے
اور میں بے یار و مددگار ہو کر رہ گیا ہُوں؛
میں کسی ہمدرد کا منتظر تھا لیکن وہاں کوئی نہ تھا،
تسلّی دینے والوں کو بھی ڈھونڈا، لیکن کوئی نہ ملا۔
[۲۱] اُنہوں نے میرے کھانے میں پت ملا دیا
اور میری پیاس بجھانے کے لیے مجھے سرکہ پلایا۔

[۲۲] اُن کا دسترخوان اُن کے لیے پھندا بن جائے؛
اور اُن کی رفاقت جال بن جائے۔
[۲۳] اُن کی آنکھیں تاریک ہو جائیں تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں،
اور اُن کی کمر ہمیشہ کے لیے جھک جائے۔
[۲۴] اپنا غضب اُن پر انڈیل دے؛

اور تیرا شدید قہر اُن پر آ پڑے۔
۲۵ اُن کا مقام ویران ہو جائے؛
اور اُن کے خیموں میں بسنے والا کوئی نہ ہو۔
۲۶ کیونکہ جنہیں تُو گھائل کرتا ہے اُنہیں وہ ستاتے ہیں
اور جنہیں تُو نے ایذا پہنچائی اُن کے درد کا چرچا کرتے ہیں۔
۲۷ اُن پر قصور پر قصور کرنے کے الزام لگا؛
اور اُنہیں اپنی نجات میں شریک ہونے نہ دے۔
۲۸ اُن کے نام کتابِ حیات میں سے مٹا دیئے جائیں
اور وہ صادقوں کے ساتھ مندرج نہ ہوں۔

۲۹ میں درد اور تکلیف میں ہُوں؛
اَے خدا! تیری نجات میری حفاظت کرے۔

۳۰ میں گا کر خدا کے نام کی ستایش کروں گا
اور شکرگزاری کے ساتھ اُس کی تمجید کروں گا۔
۳۱ یہ خداوند کو بَیل سے زیادہ،
بلکہ سینگوں اور کُھروں والے بچھڑے سے بھی زیادہ پسند آئے گا۔
۳۲ حلیم یہ دیکھ کر خوش ہوں گے۔
اَے خدا کے طالبو! تمہارے دل زندہ رہیں!
۳۳ خداوند محتاجوں کی سُنتا ہے
اور اپنے اسیروں کی حقارت نہیں کرتا۔

۳۴ آسمان اور زمین،
اور سمندر اور جو کچھ اُن میں چلتا پھرتا ہے اُس کی ستایش کریں
۳۵ کیونکہ خدا صِیّون کو بچائے گا
اور یہوداہ کے شہروں کو از سرِ نَو تعمیر کرے گا۔
تب لوگ وہاں بسیں گے اور اُس کے مالک ہوں گے؛
۳۶ اور اُس کے خادموں کی اولاد اُس کی وارث ہوگی،
اور اُس کے نام سے محبّت رکھنے والے اُس میں بسیں گے۔

مزمور ۷۰

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ داؤد کا مزمور

ایک درخواست

۱ اَے خدا! مجھے بچانے کے لیے جلدی کر؛
اَے خداوند! میری امداد کے لیے جلد آ۔
۲ جو میری جان کے درپے ہیں
وہ شرمندہ اور درہم برہم ہو جائیں؛
اور جو میری بربادی کے خواہاں ہیں
وہ سب رسوا ہو کر پسپا ہو جائیں۔
۳ مجھ پر "آہا! آہا!" کہنے والے،
اپنی شرمندگی کے باعث پسپا ہو جائیں۔
۴ لیکن تیرے سب طالب
تجھ میں خوش اور شادمان ہوں؛
اور جو تیری نجات کے مشتاق ہیں ہمیشہ کہتے رہیں کہ
خدا کی تمجید ہو!

۵ پھر بھی میں مفلس اور محتاج ہُوں؛
اَے خدا میرے پاس جلد آ،
تُو میری کمک اور میرا نجات دہندہ ہے؛
اَے خداوند! دیر نہ کر۔

مزمور ۷۱

۱ اَے خداوند میں نے تجھ میں پناہ لی ہے؛
مجھے کبھی شرمندہ نہ ہونے دے۔
۲ اپنی صداقت کے مطابق مجھے رہائی اور نجات بخش؛
میری طرف اپنا کان لگا اور مجھے بچا۔
۳ میری پناہ کی چٹان بن،
جہاں میں ہمیشہ جا سکوں؛
میری نجات کا حکم جاری کر،
کیونکہ تُو میری چٹان اور میرا قلعہ ہے۔
۴ اَے میرے خدا! مجھے شریر کے ہاتھ سے،
اور بدکار اور ستمگر لوگوں کی گرفت سے رہائی بخش۔

۵ کیونکہ اَے خداوند خدا!
تُو ہی میری امید،
اور لڑکپن سے تُو میرا رازداں رہا ہے۔
۶ پیدایش ہی سے میں تجھ پر اعتماد کرتا آیا ہُوں؛
تُو نے مجھے میری ماں کے رحم سے بحفاظت پیدا کیا۔

میں ہمیشہ تیری ستایش کرتا رہُوں گا۔
[۷] میں بہتوں کے لیے باعثِ حیرت ہُوں،
لیکن تُو میری محکم پناہ گاہ ہے۔
[۸] میرا مُنہ تیری ستایش سے معمور ہے،
اور وہ دِن بھر تیری تعظیم کرتا ہے۔

[۹] جب میں ضعیف ہو جاؤں تو مجھے اپنی نظر سے دُور مت کر دینا؛
اور جب میں اپنی قوّت کھو بیٹھوں تو مجھے ترک نہ کرنا۔
[۱۰] کیونکہ میرے دشمن میرے خلاف باتیں کرتے ہیں؛
اور جو میری جان کی گھات میں ہیں وہ مل کر سازش کرتے ہیں۔
[۱۱] وہ کہتے ہیں: خدا نے اسے ترک کر دیا ہے؛
تعاقب کر کے اُسے پکڑ لو،
کیونکہ اسے کوئی نہیں چھڑائے گا۔
[۱۲] اَے خدا! مجھ سے دُور نہ رہ؛
اَے میرے خدا! میری مدد کے لیے جلد آ۔
[۱۳] مجھ پر الزام لگانے والے شرمندہ ہو کر فنا ہو جائیں؛
جو مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں
ذِلّت اور رسوائی کے شکار ہوں۔

[۱۴] لیکن میں ہمیشہ امید رکھوں گا؛
اور تیری ستایش زیادہ سے زیادہ کروں گا۔
[۱۵] میرا مُنہ تیری صداقت،
اور تیری نجات کا تذکرہ دِن بھر کرتا رہے گا،
لیکن کس حد تک اُس کا مجھے اندازہ نہیں ہے۔
[۱۶] اَے خداتعالیٰ! میں تیرے عظیم کارناموں کا ذکر کروں گا؛
میں تیری اور صرف تیری ہی راستبازی کا اعلان کروں گا۔
[۱۷] اَے خدا! لڑکپن ہی سے تُو مجھے سکھاتا آیا ہے،
اور آج کے دِن تک میں تیرے عجیب کارناموں کا ذکر کرتا آیا ہُوں۔
[۱۸] اِس لیے اَے خدا! جب میں ضعیف ہو جاؤں اور میرے بال سفید ہو جائیں،
مجھے ترک نہ کر دینا،
جب تک کہ میں تیری قدرت آیندہ پُشت پر،
اور تیری عظمت ہر آنے والے پر ظاہر نہ کر دوں۔

[۱۹] اَے خدا! تیری راستبازی آسمان تک پہنچتی ہے،
تُو جس نے عظیم کارنامے کیے ہیں۔
اَے خدا! تیری مانند کون ہے؟
[۲۰] حالانکہ تُو نے مجھے بہت سی مصیبتیں دیکھنے پر مجبور کیا ہے،
تو بھی تُو میری زندگی کو بحال کرے گا؛
اور زمین کی گہرائیوں میں سے
مجھے پھر اوپر لے آئے گا۔
[۲۱] تُو میری عزّت بڑھائے گا
اور مجھے پھر سے تسلّی دے گا۔

[۲۲] اَے میرے خدا! تیری سچّائی کی خاطر
میں ستار بجا کر تیری مدح سرائی کروں گا؛
اَے اِسرائیل کے قُدّوس!
میں بربط کے ساتھ تیری حمد و ثنا کروں گا۔
[۲۳] جب میں، جس کا تُو نے فدیہ دیا
تیری مدح سرائی کروں۔
تو میرے لب خوشی سے للکاریں گے۔
[۲۴] میری زبان دِن بھر
تیرے راست کاموں کا ذکر کرتی رہے گی۔
کیونکہ میرے بدخواہ
شرمندہ اور رسوا ہو چکے ہیں۔

مزمور ۷۲

سلیمانؔ کا مزمور

[۱] اَے خدا! بادشاہ کو اپنے اِنصاف سے،
اور شاہزادہ کو اپنی راستبازی سے مزیّن کر۔
[۲] وہ صداقت سے تیرے لوگوں کی،
اور انصاف سے تیرے مصیبت زدہ لوگوں کی عدالت کرے گا۔
[۳] پہاڑوں سے لوگوں کے لیے خوشحالی کے،
اور پہاڑیوں سے صداقت کے پھل پیدا ہوں گے۔
[۴] لوگوں میں جو مصیبت زدہ ہیں وہ اُن کے حقوق کا تحفّظ کرے گا
اور محتاجوں کے بچّوں کو بچائے گا؛
اور ظالم کو چُور چُور کر دے گا۔

۵ جب تک سورج اور چاند قائم ہیں،
لوگ نسل در نسل تیرا خوف مانیں گے۔
۶ وہ اُس کھیت پر مینہ کی مانند برسے گا جس کی گھاس کاٹی گئی ہو،
اور اُس بارش کی مانند آئے گا جو زمین کو سیراب کرتی ہے۔
۷ اس کے ایّام میں راستباز سرفراز ہوں گے؛
اور جب تک چاند قائم ہے خوب خوشحالی رہے گی۔

۸ وہ سمندر سے سمندر تک
اور دریائے فراتؔ سے زمین کی انتہا تک حکومت کرے گا۔
۹ بیابان کے قبیلے اُس کے آگے جھکیں گے
اور اُس کے دشمن خاک چاٹیں گے۔
۱۰ ترسیسؔ اور دُور دراز کے جزیروں کے بادشاہ
اُسے خراج ادا کریں گے؛
شیباؔ اور سباؔ کے بادشاہ
اُس کے لیے ہدیئے لائیں گے۔
۱۱ سب بادشاہ اُس کے آگے سرنگوں ہوں گے
اور ساری قومیں اُس کی اطاعت کریں گی۔

۱۲ وہ فریاد کرنے والے محتاجوں،
اور بے یار و مددگار مصیبت کے ماروں کو چھڑائے گا۔
۱۳ وہ کمزوروں اور محتاجوں پر ترس کھائے گا
اور محتاجوں کو مَوت سے بچائے گا۔
۱۴ وہ اُنہیں ظلم و تشدّد سے چھڑائے گا،
کیونکہ اُن کا خون اُس کی نظر میں بیش بہا ہے۔

۱۵ اُس کی عمر دراز ہو!
شیباؔ کا سونا اُسے دیا جائے۔
لوگ ہمیشہ اُس کے حق میں دعا کرتے رہیں
اور دِن بھر اُسے برکت دیتے رہیں۔
۱۶ ملک میں ہر طرف کثرت سے اناج ہو؛
پہاڑیوں کی چوٹیوں پر وہ لہلہائے۔
اُس کی پیداوار لبنانؔ کی طرح بڑھے؛
اور وہ میدان کی گھاس کی مانند سرسبز رہے۔
۱۷ اُس کا نام ابد تک مبارک ہو؛
اور جب تک سورج ہے وہ بھی قائم رہے۔

اُس کے ذریعہ سب قومیں برکت پائیں گی،
اور وہ اُسے مبارک کہیں گی۔

۱۸ خداوند خدا! اِسرائیلؔ کے خدا کی ستایش ہو،
فقط وہی عجیب و غریب کام کرتا ہے۔
۱۹ اُسی کا جلیل نام ابد تک مبارک ہو؛
اور ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہو۔

آمین ثُمّ آمین

۲۰ یسیّؔ کے بیٹے داؤدؔ کی دعائیں یہاں ختم ہوتی ہیں۔

تیسری کتاب

مزامیر ۷۳ تا ۸۹

مزمور ۷۳

آسفؔ کا مزمور

۱ بے شک خدا اِسرائیل پر،
یعنی پاک دل والوں پر مہربان ہے۔

۲ لیکن میرے پاؤں پھسلنے ہی والے تھے؛
میرے قدموں کے نیچے کی زمین گویا کھسکنے کو تھی۔
۳ کیونکہ جب میں شریروں کی اقبال مندی دیکھتا تھا
تو مجھے مغروروں پر رشک آتا تھا۔

۴ وہ کسی قسم کی کشاکش میں مبتلا نہیں ہوتے؛
اور اُن کے جسم تندرست اور طاقتور ہوتے ہیں۔
۵ وہ اُن تکلیفوں سے بری ہوتے ہیں جو عام آدمی اُٹھاتا ہے؛
اور اُن پر اِنسانی آفتیں نازل نہیں ہوتیں۔
۶ اِس لیے غرور اُن کے گلے کا ہار بن جاتا ہے؛
اور وہ ظلم سے ملبّس ہو جاتے ہیں۔
۷ اُن کی آنکھیں چربی سے پھولی ہُوئی ہوتی ہیں؛
اور اُن کے بُرے تصوّرات کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

[۸] وہ ٹھٹھا مارتے ہیں اور دشمنی کی باتیں کرتے ہیں؛
اور ضِد میں آ کر ظلم و ستم کی دھمکیاں دیتے ہیں۔
[۹] اُن کے مُنہ آسمان پر چڑھائی کرتے ہیں،
اور اُن کی زبانیں زمین پر قبضہ جتاتی ہیں۔
[۱۰] اِس لیے اُن کے لوگ اُن کی طرف رجوع ہوتے ہیں
اور جی بھر کر پیتے ہیں۔
[۱۱] وہ کہتے ہیں: خدا کو کیسے معلوم ہو گا؟
کیا حق تعالیٰ کو کچھ علم ہے؟

[۱۲] شریر ایسے ہی ہوتے ہیں۔
وہ ہمیشہ بے فکری سے دولت جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

[۱۳] میں نے تو خوامخواہ اپنے دل کو صاف رکھا؛
اور خوامخواہ اپنے ہاتھ پاکیزہ رکھّے۔
[۱۴] میں دِن بھر آفت میں مبتلا رہا؛
اور ہر صبح سزا پاتا رہا۔

[۱۵] اگر میں کہتا کہ "یوں کہوں گا،"
تو میں تیرے فرزندوں کی نسل کے ساتھ بے وفائی کرتا۔
[۱۶] جب میں نے یہ سب سمجھنے کی کوشش کی،
تو یہ میرے لیے دشوار ثابت ہُوا
[۱۷] یہاں تک کہ میں خدا کے مَقدِس میں داخل ہُوا؛
تب کہیں میں اُن کا انجام سمجھ سکا۔

[۱۸] یقیناً تُو اُنہیں پھسلنی جگہوں میں رکھتا ہے؛
اور اُنہیں گرا کر تباہ کر دیتا ہے۔
[۱۹] اچانک ہی وہ کیسے تباہ ہو گئے،
اور دہشت کے باعث فنا ہو گئے!
[۲۰] جس طرح کوئی جاگ اُٹھنے کے بعد خواب کو وہم قرار دیتا ہے،
ویسے ہی اَے خداوند! جب تُو اُٹھے گا،
تو اُن کی صورتیں موہوم ہو جائیں گی۔

[۲۱] جب میرا دل رنجیدہ ہُوا
اور میرا جگر چھِد گیا،
[۲۲] میں اپنے ہوش کھو بیٹھا اور جاہل تھا؛
میں تیرے سامنے جانور کی مانند تھا۔

[۲۳] تو بھی میں ہمیشہ تیرے ساتھ رہوں گا؛
تُو میرا داہنا ہاتھ پکڑ کر مجھے تھامتا ہے۔
[۲۴] تُو اپنی مصلحت سے میری رہنمائی کرتا ہے،
اور تب آخرکار مجھے اپنے جلال میں قبول فرمائے گا۔
[۲۵] آسمان پر تیرے سوا میرا کون ہے؟
اور زمین پر تیرے سوا میں کسی کا مشتاق نہیں۔
[۲۶] خواہ میرا جسم اور میرا دل جواب دے دیں،
تو بھی خدا ہمیشہ میرے دل کی قوّت
اور میرا بخرہ ہے۔

[۲۷] جو تجھ سے دُور رہتے ہیں وہ فنا ہو جائیں گے؛
اور جو تجھ سے بے وفائی کرتے ہیں اُن سب کو تُو ہلاک کر دیتا ہے۔
[۲۸] لیکن میرے لیے یہی بہتر ہے کہ میں خدا کی قربت میں رہوں،
میں نے خداوند خدا کو اپنی پناہ گاہ بنا لیا ہے؛
میں تیرے سب کاموں کا بیان کروں گا۔

مزمور ۷۴

آسفؔ کا مشکیل

[۱] اَے خدا! تُو نے ہمیں ہمیشہ کے لیے کیوں ترک کر دیا؟
تیری چراگاہ کی بھیڑوں پر تیرا قہر کیوں بھڑک رہا ہے؟
[۲] اپنے لوگوں کو جنہیں تُو نے قدیم ہی سے خریدا ہُوا تھا،
اور اپنی میراث کے قبیلہ کو جس کا تُو نے فدیہ دیا تھا۔
اور اُس صِیّوؔن کے پہاڑ کو جس پر تُو نے سکونت کی تھی یاد کر۔
[۳] اپنے قدم اُن دائمی کھنڈروں کی طرف موڑ،
یعنی اُس تمام خرابی کی طرف جو دشمن نے مَقدِس میں کی ہے۔

[۴] جس مقام پر تُو ہم سے ملا وہاں تیرے مخالف گرجتے رہے ہیں؛
اُنہوں نے نشان کے طور پر اپنے جھنڈے کھڑے کیے ہیں۔
[۵] وہ اُن آدمیوں کی مانند ہیں
جو گھنے جنگل میں درختوں پر کلہاڑے چلاتے ہیں۔
[۶] اُنہوں نے تمام نقش کاری کو
اپنی کلہاڑیوں اور ہتھوڑوں سے توڑ ڈالا۔

۷ اُنہوں نے تیرے مَقدِس کو آگ سے جلا کر مسمار کر دیا؛
اور تیرے نام کے مسکن کو ناپاک کر ڈالا۔
۸ اُنہوں نے اپنے دل میں کہا: ہم اُنہیں نابود کر دیں گے!
اور ملک کے ہر اُس مقام کو نذرِ آتش کر دیا جہاں خدا کی عبادت
کی جاتی تھی۔
۹ ہمیں کوئی معجزانہ نشان نہیں دیا جاتا؛
اور نہ کوئی نبی باقی رہا،
اور ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ یہ حال کب تک رہے گا۔

۱۰ اَے خدا! دشمن کب تک میرا مضحکہ اُڑائے گا؟
کیا مخالف ہمیشہ تیرے نام پر کفر بکتا رہے گا؟
۱۱ تُو اپنا ہاتھ، اپنا سیدھا ہاتھ کیوں روکے ہُوئے ہے؟
اُسے اپنی بغل سے نکال اور اُنہیں تباہ کر!

۱۲ لیکن تُو اَے خدا! عہدِ قدیم سے میرا بادشاہ ہے؛
تُو زمین پر نجات کا کام کرتا ہے۔
۱۳ وہ تُو ہی تھا جس نے اپنی قدرت سے سمندر کے دو حصّے کر دیئے؛
تُو نے پانی میں اژدہوں کے سر کچل دیئے۔
۱۴ تُو ہی نے لِویاتان کے سر کو پاش پاش کر دیا
اور اُسے بیابان کی مخلوقات کو خوراک کے طور پر دے دیا۔
۱۵ یہ تُو ہی تھا جس نے چشمے اور نالے کھول دیئے؛
اور سدا بہنے والی ندیوں کو خشک کر دیا۔
۱۶ دِن تیرا ہے اور رات بھی تیری ہے؛
تُو ہی نے سورج اور چاند کو قائم کیا۔
۱۷ زمین کی تمام حدود تُو ہی نے ٹھہرائیں؛
تُو ہی نے گرمی اور سردی کے موسم بنائے۔

۱۸ اَے خداوند! یاد رکھ کہ کس طرح دشمن نے تیرا مضحکہ اڑایا،
اور کس طرح ایک جاہل قوم نے تیرے نام کی بے حرمتی کی۔
۱۹ اپنی فاختہ کی جان جنگلی درندوں کے حوالہ نہ کر؛
اور اپنے دکھیاروں کی جان کو ہمیشہ کے لیے فراموش نہ کر۔
۲۰ اپنے عہد کا لحاظ رکھ،
کیونکہ ملک کے تاریک مقامات ظلم و تشدّد کے اڈّے بن چکے
ہیں۔
۲۱ مظلوم کو شرمندہ ہو کر لوٹنے نہ دے؛
مسکین اور محتاج تیرے نام کی ستایش کریں۔

۲۲ اَے خدا! اُٹھ اور اپنا مقدمہ آپ ہی لڑ؛
یاد کر کہ احمق دِن بھر کس طرح تیرا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔
۲۳ اپنے مخالفوں کا شور و غل،
اور اپنے دشمنوں کا غُلغُلہ جو ہمیشہ بلند ہوتا رہتا ہے مت بھول۔

مزمور ۷۵

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ 'ہلاک نہ کر' کے سُر پر۔ آسف کا مزمور
ایک گیت

۱ اَے خدا! ہم تیرا شکر بجالاتے ہیں،
ہم تیرا شکر بجالاتے ہیں کیونکہ تیرا نام نزدیک ہے؛
لوگ تیرے عجیب کارناموں کا ذکر کرتے ہیں۔

۲ تُو کہتا ہے: میں وقتِ معیّن پر؛
صداقت سے اِنصاف کرتا ہُوں۔
۳ جب زمین اور اُس کے سب لوگ تھرتھرانے لگتے ہیں،
تب میں ہی اُس کے ستونوں کو مضبوطی سے قائم رکھتا ہُوں۔
(سِلاہ)
۴ مغروروں سے کہتا ہُوں: اب اور شیخی نہ بگھارو،
اور شریروں سے کہتا ہُوں کہ اپنے سینگ اونچے نہ کرو۔
۵ اپنے سینگ حق تعالیٰ کے خلاف نہ اُٹھاؤ؛
اور گردن کشی سے بات نہ کرو۔

۶ اِنسان کو نہ تو کوئی مشرق سے اور نہ مغرب سے
اور نہ ہی بیابان سے سرفراز کرسکتا ہے۔
۷ بلکہ خدا ہی اِنصاف کرتا ہے؛
وہ کسی کو پست کرتا ہے اور کسی کو سرفراز۔
۸ خداوند کے ہاتھ میں پیالہ ہے
جو مصالحہ ملی ہُوئی جھاگ والی مَے سے بھرا ہُوا ہے؛
وہ اُسے اُنڈیلتا ہے اور دنیا کے تمام شریر
اُسے اُس کی تلچھٹ تک پی جاتے ہیں۔

۹ میں ہمیشہ یہ اعلان کرتا رہُوں گا؛

میں یعقوبؔ کے خدا کی مدح سرائی کروں گا۔

[۱۰] میں تمام شریروں کے سینگ کاٹ ڈالوں گا،
لیکن صادقوں کے سینگ اونچے کیے جائیں گے۔

مزمور ۷۶

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ تاردار سازوں کے ساتھ
آسفؔ کا مزمور۔ ایک گیت

[۱] خدا یہوداہؔ میں مشہور ہے؛
اُس کا نام اِسرائیلؔ میں بزرگ ہے۔
[۲] اُس کا خیمہ سالمؔ میں،
اور اُس کا مسکن صِیّونؔ میں ہے۔
[۳] وہاں اُس نے چمکدار تیروں کو،
اور ڈھالوں، تلواروں اور اسلحِ جنگ کو توڑ ڈالا۔ (سِلاہ)

[۴] تُو جلال سے مُنوّر ہے،
اور اُن پہاڑوں سے بھی زیادہ عالیشان ہے جو شکار کیے جانے
والے جانوروں سے بھرے پڑے ہیں۔
[۵] شجاع مرد لُٹ گئے،
اور اپنی آخری نیند سو رہے ہیں؛
سورماؤں میں سے کسی
کا ہاتھ بھی کام نہیں کرتا۔
[۶] اَے یعقوبؔ کے خدا! تیری ڈانٹ سے،
گھوڑے اور رتھ، دونوں بے حس و حرکت پڑے ہیں۔
[۷] صرف تجھ ہی سے ڈرنا چاہئے،
اور جب تُو خفا ہو تو کون تیرے سامنے کھڑا رہ سکتا ہے؟
[۸] تُو نے آسمان پر سے فیصلہ سُنایا،
اور زمین ڈر کر چُپ ہو گئی۔
[۹] جب تُو اَے خدا! اِنصاف کرنے کے لیے اُٹھا،
تاکہ ملک کے تمام مصیبت کے ماروں کو بچائے، (سِلاہ)
[۱۰] بے شک اِنسان کے خلاف تیرا غضب تیری ستایش کا باعث
بنتا ہے،
اور جو تیرے غضب سے بچ جاتے ہیں عبرت حاصل کرتے ہیں۔

[۱۱] خداوند، اپنے خدا کے لیے منّتیں مانو اور پوری کرو؛
اور اِردگرد کے سب لوگ
اُس کے لیے جس سے ڈرنا واجب ہے، ہدیئے لائیں۔
[۱۲] وہ حکمرانوں کے حوصلے پست کرتا ہے؛
اور دنیا کے بادشاہ اُس کا خوف مانتے ہیں۔

مزمور ۷۷

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ یدوتونؔ کے لیے۔
آسفؔ کا مزمور

[۱] میں نے بلند آواز سے خدا سے فریاد کی؛
میں نے خدا کو پکارا کہ وہ میری سُنے۔
[۲] جب میں مصیبت میں مبتلا ہُوا تو میں خداوند کا جویا ہُوا؛
رات کو میں اپنے ہاتھ پھیلائے رہا جو ڈھیلے نہ ہُوئے
اور میری جان تسکین نہ پا سکی۔

[۳] اَے خدا! میں نے تجھے یاد کیا اور کراہتا رہا؛
واویلا کرتے کرتے میری جان نڈھال ہو گئی ہے۔ (سِلاہ)
[۴] تُو نے میری آنکھوں کو بند نہیں ہونے دیا؛
مجھ میں بولنے کی تاب نہ تھی۔
[۵] میں گذشتہ ایّام،
اور بیتے ہُوئے سالوں کو یاد کرتا رہا؛
[۶] رات کو مجھے اپنے گیت یاد آئے،
میرا دل غور کرتا رہا اور میری روح جانچتی رہی:

[۷] کیا خداوند ہمیشہ کے لیے ترک کر دے گا؟
کیا وہ پھر کبھی مہربان نہ ہو گا؟
[۸] کیا اُس کی شفقت ہمیشہ کے لیے جاتی رہی؟
کیا اُس کا وعدہ سدا کے لیے جھوٹا ٹھہرا؟
[۹] کیا خدا کرم کرنا بھول گیا؟
کیا اُس نے قہر میں اپنی رحمت کو روک لیا ہے؟ (سِلاہ)

[۱۰] تب میں نے سوچا کہ میں اِس کے لیے فریاد کروں گا اور پُوچھوں گا:
کہ حق تعالیٰ کے دستِ راست سے جو برکتیں مجھے سالہا سال
ملتی رہیں اُن کا کیا ہُوا؟
[۱۱] میں خداوند کے کارنامے یاد کروں گا؛

ہاں، میں تیرے قدیم وقتوں کے معجزے یاد کروں گا۔
[۱۲] میں تیرے سب کاموں پر غور کروں گا
اور تیرے سب عظیم کارناموں پر دھیان کروں گا۔

[۱۳] اَے خدا! تیری روشیں مُقدّس ہیں۔
کون سا معبود ہمارے خدا کی مانند عظیم ہے؟
[۱۴] تُو وہ خدا ہے جو عجیب کام کرتا ہے؛
تُو مختلف قوموں کے درمیان اپنی قوّت کا مظاہرہ کرتا ہے۔
[۱۵] تُو نے اپنے قوی بازو سے اپنی قوم،
یعنی یعقوبؔ اور یوسفؔ کی نسل کو چھڑا لیا۔ (سِلاہ)

[۱٦] اَے خدا! سمندروں نے تجھے دیکھا،
سمندر تجھے دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے؛
اُن کی تہیں کانپ اُٹھیں۔
[۱۷] بادلوں نے مینہ برسایا،
افلاک گرجنے لگے؛
اور تیرے تیر ہر طرف چلے۔
[۱۸] بگولے میں سے تیری گرج کی آواز آئی،
اور تیری برق نے جہاں کو روشن کر دیا؛
اور زمین لرزی اور کپکپائی۔
[۱۹] حالانکہ تیرا راستہ سمندر میں سے ہوتا ہُوا گزرا،
اور تیری راہیں بڑے سمندروں میں سے،
لیکن تیرے نقشِ قدم دکھائی نہ دیئے۔
[۲۰] تُو نے مُوسیٰؔ اور ہارونؔ کے ذریعہ
گلّہ کی مانند اپنے لوگوں کی رہبری کی۔

مزمور ۷۸

آسفؔ کا مشکیل

[۱] اَے میرے لوگو! میری تعلیم سُنو؛
میرے مُنہ کے کلام پر کان لگاؤ۔
[۲] میں تمثیلوں کے لیے اپنا مُنہ کھولوں گا،
میں قدیم زمانہ کے اسرار بتاؤں گا۔
[۳] جنہیں ہم نے سُنا اور جان لیا،
اور جنہیں ہمارے باپ دادا نے ہمیں بتایا۔

[۴] ہم اُنہیں اُن کی اولاد سے پوشیدہ نہ رکھیں گے؛
بلکہ آنے والی پُشت کو
خداوند کے قابلِ تعریف کارناموں،
اُس کی قدرت اور اُس کے کیے ہُوئے عجیب کارناموں کے
متعلق سب کچھ بتا دیں گے۔
[۵] اُس نے یعقوبؔ کے لیے قوانین نافذ کیے
اور اِسرائیل میں شریعت مقرّر کی،
جن کے متعلق ہمارے باپ دادا کو حکم دیا
کہ وہ اپنی اولاد کو اُن کی تعلیم دیں،
[٦] لہٰذا اگلی پُشت اُنہیں جانے گی،
اور وہ فرزند بھی جانیں گے جو ابھی پیدا ہونے والے ہیں،
اور وہ اُنہیں اپنی اولاد کو بتائیں گے۔
[۷] تب وہ خدا پر ایمان لائیں گے
اور اُس کے کارناموں کو فراموش نہ کریں گے
بلکہ اُس کے احکام پر عمل کریں گے۔
[۸] وہ اپنے باپ دادا کی مانند نہ ہوں گے۔
جو ایک ضِدّی اور سرکش نسل ہے،
جن کا دل ہی خدا کا وفادار تھا،
اور نہ اُن کی روح۔

[۹] افرائیمؔ کے سپاہیوں نے کمانوں سے مسلّح ہوتے ہُوئے بھی،
لڑائی کے دِن پیٹھ دکھا دی؛
[۱۰] اُنہوں نے خدا کے عہد کو قائم نہ رکھا
اور اُس کی شریعت پر چلنے سے انکار کیا۔
[۱۱] اُنہوں نے اُس کے کارناموں کو،
اور ان معجزوں کو جو اُنہیں دکھائے گئے تھے، فراموش کر دیا۔
[۱۲] اُس نے اُن کے باپ دادا کی نگاہوں کے سامنے
ملکِ مصرؔ اور ضُعنؔ کے علاقے میں عجیب و غریب کارنامے کیے۔
[۱۳] اُس نے سمندر کے دو حصّے کیے اور اُنہیں پار اُتارا؛
اور پانی کو دیوار کی مانند کھڑا کر دیا۔
[۱۴] اُس نے دِن کے وقت بادل کے ذریعہ
اور رات کو آگ کی روشنی سے اُن کی رہنمائی کی۔
[۱۵] اُس نے بیابان میں چٹانوں کو چاک کیا
اور اُنہیں سمندر کی طرح بہتات سے پانی دیا۔
[۱٦] اُس نے چٹان والی گھاٹی میں ندّیاں جاری کیں

اور دریاؤں کی طرح پانی بہایا۔

۱۷ لیکن وہ اُس کے خلاف گناہ کرتے ہی گئے،
اور بیابان میں حق تعالیٰ سے سرکشی کرتے رہے۔
۱۸ اُنہوں نے اپنی پسند کی خوراک مانگ کر
جان بوجھ کر خدا کو آزمایا۔
۱۹ اُنہوں نے یہ کہتے ہُوئے خدا کے خلاف بدگوئی کی:
کیا خدا بیابان میں دسترخوان بچھانے پر قادر ہے؟
۲۰ جب اُس نے چٹان کو مارا تو پانی پھوٹ نکلا،
اور ندّیاں کثرت سے بہہ نکلیں۔
لیکن کیا وہ ہمیں روٹی بھی دے سکتا ہے؟
کیا وہ اپنے لوگوں کے لیے گوشت مہیا کر سکتا ہے؟
۲۱ جب خداوند نے اُن کی باتیں سُنیں تو وہ نہایت غضبناک ہُوا؛
لہٰذا یعقوبؔ کے خلاف اُس کے غُصّہ کی آگ بھڑک اُٹھی،
اور اِسرائیلؔ پر اُس کا قہر ٹُوٹ پڑا،
۲۲ کیونکہ وہ خدا پر ایمان نہ لائے
اور اُس کی نجات پر یقین نہ کیا۔
۲۳ تو بھی اُس نے اوپر افلاک کو حکم دیا
اور آسمان کے دروازے کھول دیئے؛
۲۴ اُس نے لوگوں کے کھانے کے لیے منّ برسایا،
اور اُنہیں آسمانی خوراک عنایت فرمائی۔
۲۵ اِنسانوں نے فرشتوں کی غذا کھائی؛
اور جتنی رسد اُنہیں درکار تھی اُتنی بھیج دی۔
۲۶ اُس نے آسمان میں پُروا چلائی
اور اپنی قدرت سے دکھنا بہائی۔
۲۷ اُس نے خاک کی مانند اُن پر گوشت برسایا،
اور سمندر کے کنارے کی ریت کی طرح بے شمار پرندے بھیجے۔
۲۸ اُس نے اُنہیں اُن کی قیام گاہ میں،
اور اُن کے خیموں کے اطراف گرا دیا۔
۲۹ اُنہوں نے جی بھر کے کھایا،
کیونکہ اُس نے اُن کی دلی تمنّا پوری کی تھی۔
۳۰ لیکن اِس سے پہلے کہ اُن کا دل اِس غذا سے بھر جاتا جس کے
لیے وہ ترستے تھے،
اور ابھی وہ اُن کے مُنہ میں ہی تھی،
۳۱ خدا کا قہر اُن پر بھڑک اُٹھا؛

اور اُس نے اُن کے موٹے اور بھاری بھرکم لوگوں کو موت کے
گھاٹ اُتار دیا،
اور اِسرائیلی جوانوں کو مار گرایا۔

۳۲ اِس کے باوجود وہ گناہ کرتے رہے؛
اور اُس کے معجزوں کے باوجود وہ ایمان نہ لائے۔
۳۳ اِس لیے اُس نے اُن کے دِنوں کو رائگاں کر دیا
اور اُن کے سالوں کو دہشت میں گزر جانے دیا۔
۳۴ جب کبھی خدا اُنہیں قتل کرتا، وہ اُس کے طالب ہوتے؛
اور دل و جان سے دوبارہ اُس کی طرف رجوع کرتے۔
۳۵ اور اُنہیں یاد آتا کہ خدا اُن کی چٹان ہے،
اور خدا تعالیٰ اُن کا نجات دہندہ ہے۔
۳۶ لیکن تب وہ اپنے مُنہ سے اُس کی جھوٹی خوشامد کرتے،
اور اپنی زبان سے اُس سے جھوٹ بولتے؛
۳۷ اُن کے دل میں اُس کے لیے خلوص نہ تھا،
اور نہ وہ اُس کے عہد ہی کے وفادار نکلے۔
۳۸ تو بھی اُس نے رحم کیا،
اُس نے اُن کی بدکاریاں بخش دیں
اور اُنہیں ہلاک نہیں کیا۔
بارہا اُس نے اپنے قہر کو روکا
اور اپنے غضب کو پورے طور پر بھڑکنے نہ دیا۔
۳۹ اُسے یاد تھا کہ وہ محض بشر ہیں،
اور ہوا کا جھونکا جو واپس نہیں آتا۔

۴۰ کتنی بار بیابان میں اُنہوں نے اُس سے سرکشی کی
اور صحرا میں اُسے آزردہ کیا!
۴۱ اُنہوں نے بار بار خدا کو آزمایا؛
اور اِسرائیلؔ کے قُدّوس کو رنج پہنچایا۔
۴۲ اُنہوں نے اُس کی قدرت کو یاد نہ کیا۔
نہ اُس دِن کو جب اُس نے فدیہ دے کر اُنہیں ظالم سے نجات
دلائی تھی،
۴۳ اور اُس دِن کو جب اُس نے مِصرؔ میں اپنے معجزانہ نشان،
اور ضُعنؔ کے علاقہ میں اپنے کارنامے دکھائے تھے۔
۴۴ اُس نے اُن کے دریاؤں کو خون بنا دیا؛
اور وہ اپنی ندّیوں سے پی نہ سکے۔

۴۵ اُس نے مکھّیوں کے جھنڈ بھیجے جو اُنہیں کھا گئے،
اور مینڈک جنہوں نے اُنہیں تباہ کر دیا۔
۴۶ اُس نے اُن کی فصل کیڑوں کو،
اور اُن کی پیداوار ٹڈّیوں کو دے دی۔
۴۷ اُس نے اُن کی تاکوں کو اولے سے
اور اُن کے گُولر کے درختوں کو پالے سے تباہ کر دیا۔
۴۸ اُس نے اُن کے گائے بَیلوں کو اولوں کے حوالہ کیا،
اور اُن کی بھیڑ بکریوں کو بجلی کے۔
۴۹ اُس نے اپنے غیظ وغضب، طیش اور عداوت ۔
یعنی ہلاکت کے فرشتوں کا لشکر بھیج کر،
اپنا شدید قہر اُن پر نازل کیا۔
۵۰ اُس نے اپنے قہر کے لیے راستہ بنایا؛
اور اُنہیں مَوت سے نہیں بچایا
بلکہ اُنہیں وبا کے حوالہ کر دیا۔
۵۱ اُس نے مِصر کے سب پہلوٹھوں کو،
یعنی حام کے خیمہ میں اُن کی قوّتِ مردی کے پہلے پھل کو مار ڈالا۔
۵۲ لیکن وہ اپنے لوگوں کو گلّہ کی مانند نکال لایا؛
اور بیابان میں اُن کی بھیڑوں کی طرح رہنمائی کی ۔
۵۳ وہ اُنہیں سلامت لے گیا اِس لیے وہ ڈرے نہیں؛
لیکن اُن کے دشمنوں کو سمندر نے ہڑپ کر لیا۔
۵۴ اِس طرح وہ اُنہیں اپنے مُقدّس ملک کی سرحد تک لے آیا،
یعنی اُس کوہستانی ملک تک جسے اُس کے داہنے ہاتھ نے حاصل کیا تھا۔
۵۵ اُس نے دوسری قوموں کو اُن کے سامنے سے نکال دیا
اور اُن کی زمین اُنہیں میراث کے طور پر بانٹ دی؛
اور اِسرائیلی قبائل کو اُن کے خیموں میں بسا دیا۔

۵۶ لیکن اُنہوں نے خدا کو آزمایا
اور حق تعالیٰ سے سرکشی کی؛
اور اُس کے قوانین کو نہ مانا۔
۵۷ اور اپنے باپ دادا کی طرح بے وفا اور بے ایمان نکلے،
اور ایک ناقص کمان کی مانند پلٹ گئے ۔
۵۸ اُنہوں نے اپنے اونچے مقامات کے باعث اُسے غُصّہ دلایا؛
اور اپنے بُتوں سے اُسے غیرت دلائی۔

۵۹ جب خدا نے اُن کی باتیں سُنیں تو وہ نہایت غضبناک ہُوا؛
اور اِسرائیل سے متنفّر ہو گیا۔
۶۰ اُس نے سیلاہ کے مسکن کو ترک کر دیا،
یعنی اُس خیمہ کو جو اُس نے بنی آدم کے درمیان کھڑا کیا تھا۔
۶۱ اُس نے اپنی قوّت (کے صندوق) کو اسیری میں،
اور اپنی حشمت کو دشمن کے ہاتھ میں جانے دیا۔
۶۲ اُس نے اپنے لوگوں کو تلوار کے حوالہ کر دیا؛
اور وہ اپنی میراث سے نہایت غضبناک ہو گیا۔
۶۳ آگ اُن کے جوانوں کو کھا گئی،
اور اُن کی کنواریوں کے لیے نغماتِ عروسی نہ گائے گئے؛
۶۴ اُن کے کاہن تلوار سے مارے گئے،
اور اُن کی بیوائیں نوحہ تک نہ کر سکیں۔

۶۵ تب خداوند گویا نیند سے جاگ اُٹھا،
جیسے ایک آدمی مَے کے مخموری سے جاگ اُٹھتا ہے۔
۶۶ اُس نے اپنے دشمنوں کو مار کر پسپا کر دیا؛
اور اُنہیں ہمیشہ کے لیے رسوا کیا۔
۶۷ پھر اُس نے یوسُف کے خیموں کو ردّ کر دیا،
اُس نے افرائیم کے قبیلہ کو نہ چُنا؛
۶۸ بلکہ یہوداہ کے قبیلہ کو چُنا،
یعنی کوہِ صِیّون کو جسے وہ پسند کرتا تھا۔
۶۹ اُس نے اپنے مَقدِس کو آسمانوں کی مانند بہت اونچا تعمیر کیا،
اور زمین کی مانند بنایا جسے اُس نے ہمیشہ کے لیے قائم کیا۔
۷۰ اُس نے اپنے خادم داؤد کو چُنا
اور اُسے بھیڑ سالوں میں سے لے لیا؛
۷۱ وہ اُسے بھیڑوں کی گلّہ بانی کرنے سے ہٹا لایا
تاکہ وہ اُس کی قوم یعقوب،
اور اُس کی میراث اِسرائیل کی گلّہ بانی کرے۔
۷۲ اور داؤد خلوص دل سے اُن کی پاسبانی؛
اور اپنے ماہر ہاتھوں سے اُن کی رہنمائی کرتا رہا۔

مزمور ۷۹

آسف کا مزمور

۱ اَے خدا! قومیں تیری میراث میں گھس آئی ہیں؛

اُنہوں نے تیری مُقدّس ہیکل کو ناپاک کیا ہے،
اُنہوں نے یروشلیم کو کھنڈر بنا دیا ہے۔
[۲] اُنہوں نے تیرے خادموں کی لاشوں کو
ہوا کے پرندوں کی،
اور تیرے مُقدّسوں کے گوشت کو
زمین کے درندوں کی خوراک بنا دیا ہے۔
[۳] اُنہوں نے یروشلیم کے چاروں طرف
اُن کا خون پانی کی طرح بہایا ہے،
اور اُنہیں دفن کرنے والا کوئی نہیں ہے۔
[۴] ہم اپنے ہمسایوں کے لیے ملامت کا،
اور اپنے آس پاس کے لوگوں کے لیے مذاق اور تمسخر کا باعث
بن گئے۔

[۵] اَے خداوند! کب تک؟ کیا تُو ہمیشہ تک خفا رہے گا؟
تیری غیرت کب تک آگ کی طرح بھڑکتی رہے گی؟
[۶] اپنا قہر اُن قوموں پر انڈیل دے
جو تجھے نہیں جانتیں،
اور اُن مملکتوں پر
جو تیرا نام نہیں لیتیں؛
[۷] کیونکہ اُنہوں نے یعقوب کو کھا لیا
اور اُس کے وطن کو تباہ کر دیا ہے۔
[۸] ہمارے باپ دادا کے گناہوں کو ہمارے خلاف شمار نہ کر؛
تیری رحمت ہم تک جلد پہنچے،
کیونکہ ہم بہت ہی پست ہمّت ہو چُکے ہیں۔

[۹] اَے ہمارے منجی خدا! اپنے نام کے جلال کی خاطر،
ہماری مدد کر؛
اپنے نام کی خاطر
ہمیں نجات دے اور ہمارے گناہ بخش دے۔
[۱۰] غیر قومیں یہ کیوں کہیں کہ
اُن کا خدا کہاں ہے؟
ہماری آنکھوں کے سامنے، قوموں پر واضح کر دے
کہ تُو ہی اپنے خادموں کے بہائے ہُوئے خون کا انتقام لیتا ہے۔
[۱۱] قیدیوں کا کراہنا تیرے حُضور تک پہنچے؛
اپنے بازو کی قوّت سے اُنہیں بچا لے
جن کے قتل کا حکم صادر ہو چُکا ہے۔

[۱۲] اَے خداوند! ہمارے ہمسایوں نے جو لعنتیں تجھ پر برسائی ہیں
تُو اُنہیں سات گُنا بڑھا کر اُن ہی کے دامن میں ڈال دے۔
[۱۳] تب ہم جو تیرے لوگ اور تیری چراگاہ کی بھیڑیں ہیں،
ہمیشہ تیری ستایش کریں گے؛
اور پُشت در پُشت تیری مدح سرائی کرتے رہیں گے۔

مزمور ۸۰

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ ''سوسنِ شہادت'' کے سُر پر
آسف کا مزمور

[۱] اَے اِسرائیل کے چوپان،
تُو جو گلّہ کی مانند یوسف کی رہنمائی کرتا ہے ہماری سُن؛
تُو جو کروبیوں کے درمیان تخت نشین ہے جلوہ گر ہو
[۲] افرائیم، بن یمین اور منسّی کے سامنے
اپنی قدرت کو بیدار کر؛
اور آ کر ہمیں بچا لے۔

[۳] اَے خدا! ہمیں بحال کر؛
اپنے چہرہ کا نور ہم پر جلوہ گر فرما،
تاکہ ہم بچ جائیں۔

[۴] اَے خداوند، قادرِ مطلق خدا،
اپنے لوگوں کی دعاؤں کے خلاف
تیرا قہر کب تک بھڑکتا رہے گا؟
[۵] تُو نے اُنہیں آنسوؤں کی روٹی کھلائی؛
اور اُنہیں پیالے بھر بھر کے آنسو پلائے۔
[۶] تُو نے ہمیں اپنے پڑوسیوں کے لیے تنازع کا باعث بنا دیا ہے،
اور ہمارے دشمن ہمارا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔

[۷] اَے خدا تعالیٰ! ہمیں بحال کر؛
اپنے چہرہ کا نور ہم پر جلوہ گر فرما،
تاکہ ہم بچ جائیں۔

۸ تُو مِصر سے ایک تاک لے آیا؛
اور قوموں کو اُکھاڑ کر اُسے لگایا۔
۹ تُو نے اُس کے لیے زمین تیّار کی،
اور اُس نے جڑ پکڑی اور ملک میں پھیل گئی۔
۱۰ پہاڑ اُس کے سایہ سے،
اور مضبوط دیودار اُس کی شاخوں سے ڈھک گئے۔
۱۱ اُس نے اپنی شاخیں سمندر (بحرِ روم) تک،
اور اُس کی ٹہنیاں دریا (دریائے فرات) تک پھیلا دیں۔

۱۲ تُو نے اُس کی باڑیں کیوں گرا دیں
کہ سب آنے جانے والے انگور توڑتے ہیں؟
۱۳ جنگل کے سؤر اُسے برباد کرتے ہیں
اور جنگل کے جانور اُسے کھا جاتے ہیں۔
۱۴ اَے خدا تعالیٰ! ہمارے پاس لَوٹ آ،
آسمان پر سے نیچے نگاہ کر اور دیکھ!
اِس تاک کی نگہبانی کر،
۱۵ جو جڑ تیرے داہنے ہاتھ نے لگائی ہے،
اور جو شاخ تُو نے اپنے لیے بلند کی ہے۔

۱۶ تیری تاک کاٹ ڈالی گئی اور آگ میں جلا دی گئی؛
اور تیری ڈانٹ سے تیرے لوگ تباہ ہوتے ہیں۔
۱۷ تیرا ہاتھ تیری داہنی طرف کے اِنسان پر رہے،
یعنی ابنِ آدم پر جسے تُو نے اپنے لیے برپا کیا ہے۔
۱۸ تب ہم تجھ سے برگشتہ نہ ہوں گے؛
ہمیں بحال کر اور ہم تیرا نام لیا کریں گے۔
۱۹ اَے خداوند، قادرِ مطلق خدا! ہمیں بحال کر؛
اپنے چہرہ کا نور ہم پر جلوہ گر فرما،
تاکہ ہم بچ جائیں۔

مزمور ۸۱

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ گتیت کے سُر پر
آسف کا مزمور

۱ خدا کے حُضور جو ہماری قوّت ہے بلند آواز سے گاؤ؛
یعقوب کے خدا کے حُضور میں نعرے مارو!
۲ ساز چھیڑو اور دف بجاؤ،
خوش آہنگ ستار اور بربط بجاؤ۔

۳ نئے چاند کے موقعہ پر،
اور ہماری عید کے دِن جب پورا چاند ہو نرسنگا پھُونکو؛
۴ کیونکہ یہ اِسرائیل کے لیے آئین،
اور یعقوب کے خدا کا حکم ہے۔
۵ اُس نے اُسے یوسُف کے لیے قانون ٹھہرایا
جب وہ ملک مِصر کے خلاف نکلا،
اور جہاں ہم نے ایسی آواز سُنی جس سے ہم آشنا نہ تھے۔

۶ وہ کہتا ہے: میں نے اُن کے کندھوں پر سے بوجھ اُتار دیا؛
اور اُن کے ہاتھ ٹوکری (ڈھونے) سے بری کر دیئے گئے۔
۷ تُو نے اپنی مصیبت میں پُکارا اور میں نے تجھے چھڑا لیا،
اور میں نے گرجتے بادل میں سے تجھے جواب دیا؛
میں نے تجھے مریبہ کے چشمہ پر آزمایا۔ (سِلاہ)

۸ اَے میرے لوگو! سُنو، میں تمہیں آگاہ کرتا ہُوں۔
اَے اِسرائیل! کاش کہ تُو میری سُنتا!
۹ تیرے درمیان کوئی غیر معبود نہ ہو؛
تُو کسی غیر معبود کو سجدہ نہ کر۔
۱۰ خداوند، تیرا خدا میں ہُوں،
جو تجھے ملک مِصر سے نکال لایا۔
تُو اپنا مُنہ خوب کھول اور میں اُسے بھروں گا۔

۱۱ لیکن میرے لوگوں نے میری نہ سُنی؛
اِسرائیل نے میری اطاعت نہ کی۔
۱۲ اِس لیے میں نے اُنہیں اُن کی ہٹ دھرمی کے حوالہ کر دیا
تاکہ وہ اپنی ہی ترکیبوں پر چلیں۔

۱۳ کاش کہ میرے لوگ میری سُنتے،
اور اِسرائیل میری راہوں پر چلتا،
۱۴ تو میں فوراً اُن کے دشمنوں کو مغلوب کر دیتا
اور اُن کے مخالفوں پر اپنا ہاتھ چلاتا!
۱۵ خداوند سے عداوت رکھنے والے اُس کے آگے عاجز آ جاتے،

اور اُن کی سزا ابد تک قائم رہتی۔
[۱۶] لیکن تمہیں بہترین گیہوں کھلایا جاتا؛
اور میں تمہیں چٹان میں کے شہد سے سیر کرتا۔

مزمور ۸۲

آسفؔ کا مزمور

[۱] بڑے مجمع میں خدا ہی صدرِ عدالت ہوتا ہے؛
اور معبودوں کے درمیان اِنصاف کرتا ہے:

[۲] تُم کب تک ناراستوں کی حمایت کرو گے
اور شریروں کی طرفداری کرو گے؟ (سِلاہ)

[۳] کمزوروں اور یتیموں کی حمایت کرو؛
مسکینوں اور مظلوموں کے حقوق کی حفاظت کرو۔
[۴] کمزوروں اور محتاجوں کو بچاؤ؛
اور اُنہیں شریر کے ہاتھ سے چھڑاؤ۔

[۵] وہ نہ تو کچھ جانتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔
اور تاریکی میں چلتے پھرتے ہیں؛
زمین کی تمام بنیادیں ہلتی ہیں۔

[۶] میں نے کہا: تُم اِلٰہ ہو؛
تُم سب خدا تعالیٰ کے فرزند ہو۔
[۷] تو بھی تُم محض اِنسانوں کی طرح مرو گے؛
اور حکمرانوں میں سے کسی کی طرح گر جاؤ گے۔

[۸] اِے خدا! اُٹھ اور زمین کا اِنصاف کر،
کیونکہ تمام قومیں تیری میراث ہیں۔

مزمور ۸۳

گیت۔ آسفؔ کا مزمور

[۱] اَے خدا! خاموش نہ رہ؛
اَے خدا! چُپکا نہ رہ اور خاموشی اختیار نہ کر۔
[۲] دیکھ تیرے دُشمنوں نے کیسا اودھم مچا رکھا ہے،
اور تیرے مخالفین نے سر اُٹھایا ہے۔
[۳] وہ مکّاری سے تیرے لوگوں کے خلاف سازش کرتے ہیں؛
اور جنہیں تُو عزیز رکھتا ہے اُن کے خلاف منصوبے باندھتے ہیں۔
[۴] وہ کہتے ہیں: آؤ، ہم اُس ساری قوم ہی کو تباہ کر ڈالیں،
تاکہ اسرائیلؔ کا نام و نشان ہی باقی نہ رہے۔

[۵] وہ یکدل ہو کر باہم مشورہ کرتے ہیں؛
اور تیرے خلاف معاہدہ کر لیتے ہیں۔
[۶] یعنی ادومؔ کے اہلِ خیمہ اور اِسمٰعیلی،
موآبی اور ہاجری،
[۷] جبالی، عمونی اور عمالیقی،
اور اہلِ صورؔ، فلستیوں سمیت۔
[۸] اسوری بھی اُن سے ملے ہُوئے ہیں
تاکہ بنی لوطؔ کو کمک پہنچائیں۔ (سِلاہ)

[۹] تُو اُن کے ساتھ ویسا ہی سلوک کر جیسا مدیانیوں کے ساتھ،
اور جیسا وادی قیسونؔ میں سیسراؔ اور یابینؔ کے ساتھ کیا گیا تھا۔
[۱۰] جو عین دورؔ میں ہلاک ہُوئے
وہ گویا زمین کی کھاد بن گئے۔
[۱۱] اُن کے رئیسوں کو عوریبؔ اور زئیبؔ کی،
بلکہ اُن کے سب امراء کو زِبحؔ اور ضلمُنعؔ کی مانند بنا دے،
[۱۲] جنہوں نے کہا کہ آؤ
ہم خدا کی چراگاہوں پر قبضہ کر لیں۔

[۱۳] اَے میرے خدا! اُنہیں خس و خاشاک کی مانند،
اور ہوا سے اُڑتی ہُوئی بھوسی کی مانند بنا دے۔
[۱۴] اور اُس آگ کی مانند جو جنگل کو جلا ڈالتی ہے،
یا اُس شعلہ کی طرح جو پہاڑوں میں آگ لگا دیتا ہے۔
[۱۵] لہٰذا اپنی آندھی سے اُن کا تعاقب کر
اور اپنے طوفان سے اُنہیں پریشان کر۔
[۱۶] اُن کے چہروں کو شرمندگی سے بھر دے
تاکہ اَے خداوند! لوگ تیرے نام کے طالب ہوں۔

[۱۷] وہ ہمیشہ شرمندہ اور پریشان رہیں؛

اور رسوا ہو کر نیست و نابود ہوں۔
[18] تا کہ وہ جان لیں کہ تُو، جس کا نام خداوند ہے۔
ساری زمین پر واحد قادرِ مطلق خدا ہے۔

مزمور ۸۴

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے۔ گتّیت کے سُر پر
بنی قورح کا مزمور

[۱] اَے خداوند تعالیٰ!
تیرا مسکن کیا ہی دلکش ہے۔
[۲] میری جان خداوند کی بارگاہوں کے لیے تڑپتی ہے بلکہ بے چین ہو جاتی ہے،
میرا دل اور میرا جسم زندہ خدا کے لیے خوشی سے للکارتے ہیں۔

[۳] اَے قادرِ مطلق خداوند، میرے بادشاہ اور میرے خدا!
تیرے مذبح کے نزدیک،
چڑیا نے بھی اپنا آشیانہ پایا،
اور ابابیل نے اپنے لیے گھونسلہ،
جہاں وہ اپنے بچّے رکھ سکے۔
[۴] مبارک ہیں وہ جو تیرے گھر میں بستے ہیں؛
وہ ہمیشہ تیری ستایش کریں گے۔ (سِلاہ)

[۵] مبارک ہیں وہ جو تجھ سے قوّت پاتے ہیں،
جن کے دل میں زیارت کا جذبہ موجزن ہے۔
[۶] وہ وادیٔ بکا میں سے گزرتے ہُوئے،
اُسے چشموں کا مقام بنا دیتے ہیں؛
اور موسمِ خزاں کی برسات بھی اُس میں پانی کے کئی گڑھے بنا دیتی ہے۔
[۷] وہ طاقت پر طاقت پاتے جاتے ہیں،
یہاں تک کہ ہر ایک صِیّون میں خدا کے حُضور میں حاضر ہو جاتا ہے۔

[۸] اَے خداوند، قادرِ مطلق خدا! میری دعا سُن؛
اَے یعقوبؔ کے خدا! میری طرف کان لگا۔ (سِلاہ)
[۹] اَے خدا! ہماری سِپر پر نظر کر؛
اپنے ممسوح پر تیری نظرِ التفات ہو۔

[۱۰] تیری بارگاہ میں ایک دِن
کسی اور جگہ کے ہزار دِنوں سے بہتر ہے؛
میں اپنے خدا کے گھر کا دربان ہونا
شریروں کے خیموں میں بسنے سے زیادہ پسند کروں گا۔
[۱۱] کیونکہ خداوند خدا آفتاب اور سِپر ہے؛
خداوند فضل اور جلال بخشتا ہے؛
اور جن کی روش راست ہو
اُنہیں کسی نعمت سے محروم نہیں رکھتا۔

[۱۲] اَے خداوند، قادرِ مطلق خدا!
مبارک ہے وہ آدمی جو تجھ پر اعتقاد رکھتا ہے۔

مزمور ۸۵

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے
بنی قورح کا مزمور

[۱] اَے خداوند! تُو اپنے ملک پر مہربان رہا ہے؛
اور یعقوبؔ کی خوشحالی بحال کر چُکا ہے۔
[۲] تُو نے اپنے لوگوں کی بدکاری معاف کر دی ہے
اور اُن کے تمام گناہ ڈھانک دیئے ہیں۔ (سِلاہ)
[۳] تُو نے اپنا سارا غضب ہٹا لیا ہے
اور اپنے شدید قہر سے باز آیا ہے۔

[۴] اَے ہمارے نجات دینے والے خدا! ہمیں بحال کر،
اپنا غضب ہم سے دُور کر۔
[۵] کیا تُو سدا ہم سے خفا رہے گا؟
کیا تُو اپنے قہر کو پُشت در پُشت جاری رکھے گا؟
[۶] کیا تُو ہمیں پھر سے تازہ دم نہ کرے گا،
تا کہ تیرے لوگ تجھ میں مسرور ہوں؟
[۷] اَے خداوند! تُو اپنی شفقت ہمیں دکھا،
اور ہمیں اپنی نجات بخش۔

[۸] میں کان لگائے رہُوں گا کہ خداوند خدا کیا کہتا ہے؛

وہ اپنے لوگوں اور اپنے مُقدّسوں سے سلامتی کا وعدہ کرتا
ہے۔
لیکن وہ پھر حماقت سے دُور رہیں۔
[۹] یقیناً اُس کی نجات اُن کے قریب ہے جو اُس سے ڈرتے
ہیں،
تاکہ اُس کا جلال ہمارے ملک میں بسے۔

[۱۰] شفقت اور راستی باہم ملتے ہیں؛
راستبازی اور امن ایک دوسرے کا بوسہ لیتے ہیں۔
[۱۱] زمین سے صداقت پھوٹ نکلتی ہے،
اور راستبازی آسمان پر سے جھانکتی ہے۔
[۱۲] بے شک خداوند اچھی چیز ہی عنایت کرے گا،
اور ہماری زمین اپنی پیداوار دے گی۔
[۱۳] راستبازی اُس کے آگے آگے چلے گی
اور اُس کے قدموں کے لیے راہ تیّار کرے گی۔

مزمور ۸۶

داؤد کی دعا

[۱] اَے خداوند! سُن اور مجھے جواب دے،
کیونکہ میں مسکین اور محتاج ہُوں۔
[۲] میری جان کی حفاظت کر کیونکہ میں تیرا عبادت گذار ہُوں۔
تُو میرا خدا ہے؛ اپنے خادم کو جو تیرا معتقد ہے، بچالے۔
[۳] اَے خداوند! مجھ پر رحم کر،
کیونکہ میں دِن بھر تجھ سے فریاد کرتا ہُوں۔
[۴] اپنے خادم کا دل شاد کر دے،
کیونکہ اَے خداوند!
میں اپنی جان تیری طرف ہی اُٹھاتا ہُوں۔

[۵] اَے خداوند! تُو معاف کرنے والا اور بھلا ہے،
اور جتنے تجھے پکارتے ہیں، اُن سب پر بڑا شفیق ہے۔
[۶] اَے خداوند! میری دعا سُن؛
اور رحم کے لیے میری فریاد پر کان لگا۔
[۷] میں اپنی مصیبت کے دِن تجھے پُکاروں گا،
کیونکہ تُو مجھے جواب دے گا۔

[۸] اَے خداوند! معبودوں میں تجھ سا کوئی نہیں؛
اور تیری صنعت گری بے نظیر ہے۔
[۹] اَے خداوند! جتنی قومیں تُو نے بنائی ہیں
سب آ کر تجھے سجدہ کریں گی؛
اور تیرے نام کی تمجید کریں گی۔
[۱۰] کیونکہ تُو عظیم ہے اور عجیب وغریب کام کرتا ہے؛
صرف تُو ہی خدا ہے۔

[۱۱] اَے خداوند! مجھے اپنی راہ کی تعلیم دے،
اور میں تیری راہِ راست پر چلوں گا؛
میرے دل کو یکسوئی عنایت فرما۔
تاکہ میں تیرے نام کا خوف مانوں۔
[۱۲] اَے خداوند! میرے خدا! میں پورے دل سے تیری ستایش
کروں گا؛
میں ابد تک تیرے نام کی تمجید کروں گا۔
[۱۳] کیونکہ مجھ پر تیری بڑی شفقت ہے؛
اور تُو نے مجھے پاتال کی گہرائیوں سے چھڑالیا ہے۔

[۱۴] اَے خدا مغرور مجھ پر حملہ کر رہے ہیں؛
اور سنگدل لوگوں کا گروہ میری جان کے درپے ہے۔
ایسے لوگ تجھے پیشِ نظر نہیں رکھتے۔
[۱۵] لیکن تُو اَے خداوند! رحیم وکریم خدا ہے،
جو قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفاداری میں غنی ہے۔
[۱۶] میری طرف متوجّہ ہو اور مجھ پر رحم کر؛
اپنے خادم کو اپنی قوّت بخش
اور اپنی بندی کے بیٹے کو بچالے۔
[۱۷] مجھے اپنی بھلائی کا کوئی نشان دکھا،
تاکہ میرے دشمن اُسے دیکھیں اور شرمندہ ہوں،
کیونکہ تُو نے اَے خداوند، میری مدد کی اور مجھے تسلّی بخشی
ہے۔

مزمور ۸۷

بنی قورح کا مزمور۔ ایک گیت

[۱] اُس نے اپنی بنیاد مُقدّس پہاڑ پر رکھی ہے؛

۲ خداوند صِیّون کے پھاٹکوں کو
یعقوب کے سب مسکنوں سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔
۳ اَے خدا کے شہر!
تیری شان میں اچھی اچھی باتیں کہی جاتی ہیں: (سِلاہ)
۴ میں رہب اور بابل کے نام اپنے جاننے والوں کی فہرست میں درج کروں گا،
فلستین اور کُوش بھی صُور سمیت اُن میں شامل ہوں گے۔
اور کہوں گا کہ یہ صِیّون میں پیدا ہُوا تھا۔

۵ بے شک، صِیّون کے متعلق یہ کہا جائے گا کہ،
فُلاں فُلاں اشخاص اُس میں پیدا ہُوئے تھے،
اور حق تعالیٰ آپ اُسے قائم کرے گا۔
۶ خداوند کتابِ اقوام میں درج کرے گا:
کہ یہ شخص صِیّون میں پیدا ہُوا تھا۔ (سِلاہ)
۷ جوں ہی ساز چھیڑا جائے گا لوگ گائیں گے کہ
میرے سب چشمے تجھ ہی میں ہیں۔

مزمور ۸۸

ایک گیت۔ بنی قورح کا مزمور۔ موسیقاروں کے سربراہ کے لیے
محلت لِعنوت کی طرز پر
ہیمان اِزراحی کا مشکیل

۱ اَے خداوند! میرے نجات بخشنے والے خدا!
میں رات دِن تیرے سامنے فریاد کرتا ہُوں۔
۲ میری دعا تیرے حُضور پہنچے؛
میری فریاد پر کان لگا۔

۳ میری جان دکھوں سے بھری ہے
اور میری زندگی پاتال کے نزدیک پہنچ چُکی ہے۔
۴ میرا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو گور میں اُتر جاتے ہیں؛
اور میں ایک ناتواں شخص کی مانند ہُوں۔
۵ جس طرح مقتول قبر میں پڑے رہتے ہیں،
اُسی طرح میں مُردوں کے درمیان ڈال دیا گیا ہُوں،
جنہیں تُو پھر کبھی یاد نہیں کرتا،
اور جو تیری حفاظت سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

۶ تُو نے مجھے پاتال کی،
نہایت ہی تاریک گہرائیوں میں ڈال دیا ہے۔
۷ تیرا غضب مجھ پر بھاری ہے؛
تُو نے اپنی سب موجوں سے میرا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ (سِلاہ)
۸ تُو نے مجھ سے میرے گہرے دوست چھین لیے
اور مجھے اُن کے لیے گھناؤنا بنا دیا ہے۔
میں قید میں ہُوں اور نکل نہیں سکتا؛
۹ رنج سے میری آنکھیں دھندلا گئیں۔

اَے خداوند! میں ہر روز تجھے پکارتا ہُوں؛
اور اپنے ہاتھ تیرے سامنے پھیلاتا ہُوں۔
۱۰ کیا تُو مُردوں کو اپنے معجزے دکھاتا ہے؟
کیا جو مر چُکے ہیں وہ اُٹھ کر تیری ستایش کرتے ہیں؟ (سِلاہ)
۱۱ کیا قبر میں تیری شفقت،
اور فنا کے عالم میں تیری وفاداری کا ذکر ہوتا ہے؟
۱۲ کیا تیرے معجزات تاریکی میں،
اور تیرے راستی کے کارنامے بھولے بسرے ملک میں جانے جائیں گے؟

۱۳ لیکن اَے خداوند! میں تیری دہائی دیتا ہُوں؛
صبح کو میری دعا تیرے حُضور میں پہنچتی ہے۔
۱۴ اَے خداوند! تُو مجھے کیوں ردّ کر کے
اپنا چہرہ مجھ سے چھپا لیتا ہے؟

۱۵ اپنے لڑکپن ہی سے میں مصیبت زدہ اور قریب المرگ ہُوں؛
تیری دہشت کے باعث میں مایوس ہو چُکا ہُوں۔
۱۶ تیرا قہر مجھ پر آ پڑا ہے؛
اور تیری دہشت نے مجھے تباہ کر دیا ہے۔
۱۷ دِن بھر وہ سیلاب کی طرح میرے چاروں طرف ہیں؛
اُنہوں نے پُوری طرح مجھے گھیر لیا ہے۔
۱۸ تُو نے میرے دوست و احباب کو مجھ سے چھین لیا ہے؛
اب تاریکی ہی میری قریبی دوست ہے۔

مزمور ۸۹

ایتانؔ ازراحی کا مشکیل

[۱] میں خدا کی بڑی شفقت کے گیت ہمیشہ گاؤں گا؛
میں پُشت در پُشت اپنے مُنہ سے تیری وفاداری کا بیان کرتا رہُوں گا۔
[۲] میں اعلان کروں گا کہ تیری محبّت ابد تک لازوال ہے،
اور یہ کہ تُو نے اپنی وفاداری کو آسمان ہی پر استحکام بخشا ہے۔

[۳] تُو نے کہا: میں نے اپنے برگزیدہ کے ساتھ عہد باندھا ہے،
اور اپنے خادم داؤدؔ سے قسم کھائی ہے،
[۴] میں تیری نسل کو ہمیشہ تک قائم رکھوں گا
اور تیرا تخت پُشت در پُشت بنائے رکھوں گا۔ (سِلاہ)

[۵] اَے خداوند! افلاک مُقدّسوں کی جماعت میں تیرے عجائب کی،
اور تیری وفاداری کی تعریف کرتے ہیں۔
[۶] کیونکہ اوپر آسمانوں میں خدا کا ثانی کون ہوسکتا ہے؟
فرشتوں میں خدا کی مانند کون ہے؟
[۷] مُقدّسوں کی مجلس میں خدا کا بےحد خوف مانا جاتا ہے؛
وہ اپنے اِردگرد کے سب رہنے والوں سے زیادہ مہیب ہے۔
[۸] اَے خداوند، قادرِ مطلق خدا! تیری مانند کون ہے؟
اَے خداوند تُو زبردست ہے اور تیری وفاداری تیرے گردوپیش ہے۔

[۹] سمندر کی طغیانی پر تُو ہی حکمرانی کرتا ہے؛
جب اُس کی موجیں تلاطم برپا کرتی ہیں تو تُو ہی اُنہیں ساکت کرتا ہے۔
[۱۰] تُو نے رہبؔ کو مقتول کی مانند کچل دیا؛
اور اپنے مضبوط بازو سے اپنے دشمنوں کو پراگندہ کر دیا۔
[۱۱] آسمان تیرا ہے اور زمین بھی تیری ہے؛
تُو نے ہی دنیا اور اُس کی ساری معموری کی بنیاد ڈالی۔
[۱۲] تُو نے ہی شمال اور جنوب پیدا کیے؛
تبورؔ اور حرمونؔ تیرے نام کے سبب سے خوشی مناتے ہیں۔
[۱۳] تیرا بازو قدرت سے آراستہ ہے؛
تیرا ہاتھ قوی اور تیرا داہنا ہاتھ بلند ہے۔

[۱۴] صداقت اور عدل تیرے تخت کی بنیاد ہیں؛
محبّت اور وفاداری تیرے آگے آگے چلتی ہیں۔
[۱۵] مبارک ہیں وہ جنہوں نے تیری تحسین و آفرین کے نعرے بلند کرنا سیکھا ہے،
اور جو اَے خداوند! تیری حُضوری کے نور میں چلتے ہیں۔
[۱۶] وہ دِن بھر تیرے نام سے مسرور ہوتے ہیں؛
اور تیری صداقت سے سرفرازی پاتے ہیں۔
[۱۷] کیونکہ اُن کی شان اور قوّت تُو ہی ہے،
اور اپنے لطف و کرم سے ہمارا سینگ بلند کرتا ہے۔
[۱۸] بےشک ہماری سِپر خداوند کی طرف سے،
اور ہمارا بادشاہ اسرائیلؔ کے قُدّوس کی طرف سے ہے۔

[۱۹] ایک بار تُو نے رویا میں کلام کیا،
اور اپنے وفادار لوگوں سے کہا:
میں نے ایک سورما کو قوّت بخشی ہے؛
میں نے اُمّت میں سے اِک نوجوان کو سرفراز کیا ہے۔
[۲۰] میں نے اپنے بندے داؤدؔ کو ڈھونڈ نکالا؛
اور اپنے مُقدّس تیل سے اُسے مسح کیا۔
[۲۱] میرا ہاتھ اُسے سنبھالے گا؛
یقیناً میرا بازو اُسے تقویّت پہنچائے گا۔
[۲۲] کوئی دشمن اُسے مطیع نہ کر پائے گا؛
اور کوئی شریر آدمی اُس پر ظلم نہ ڈھائے گا۔
[۲۳] میں اُس کے مخالفوں کو اُس کے سامنے کچل دوں گا
اور اُس کے رقیبوں کو مار ڈالونگا۔
[۲۴] میری وفاداری اور رحمت اُس کے ساتھ ہوگی،
اور میرے نام کے ذریعہ اُس کا سینگ بلند ہوگا۔
[۲۵] میں اُس کا ہاتھ سمندر تک،
اور اُس کے دائیں بازو کو دریاؤں تک بڑھاؤں گا۔
[۲۶] وہ مجھے پکار کر کہے گا: تُو میرا باپ ہے،
میرا خدا اور میری نجات کی چٹان ہے۔
[۲۷] میں اُسے اپنا پہلوٹھا،
اور دنیا کا شہنشاہ مقرّر کروں گا۔
[۲۸] میں اُس کے لیے اپنی شفقت ابد تک قائم رکھوں گا،

اور اُس کے ساتھ میرا عہد ہمیشہ استوار رہے گا۔
۲۹ میں اُس کی نسل کو ہمیشہ تک قائم رکھوں گا،
اور اُس کے تخت کو اُس وقت تک، جب تک آسمان قائم ہے۔

۳۰ اگر اُس کے فرزند شریعت کو ترک کر دیں
اور میرے قوانین پر عمل نہ کریں،
۳۱ اگر وہ میرے آئین کو توڑ دیں
اور میرے احکام نہ مانیں،
۳۲ تو میں اُن کے جرم کی سزا چھڑی سے،
اور اُن کی بدکاری کی سزا کوڑوں سے دوں گا؛
۳۳ لیکن میں اپنی رحمت اُس پر سے نہ ہٹاؤں گا،
نہ اپنی وفاداری پر آنچ آنے دوں گا۔
۳۴ میں اپنا عہد نہ توڑوں گا
اور نہ اپنے لبوں سے نکلے ہُوئے کلام کو بدلوں گا۔
۳۵ ایک بار میں اپنے تقدُّس کی قسم کھا چُکا ہُوں۔
اور میں داؤد سے جھوٹ نہ بولوں گا۔
۳۶ کہ اُس کی نسل ہمیشہ قائم رہے گی
اور اُس کا تخت میرے سامنے آفتاب کی مانند قائم رہے گا؛
۳۷ اور وہ اُس ماہتاب کی مانند ہمیشہ کے لیے استوار کیا جائے گا،
جو آسمان میں سچّا گواہ ہے۔ (سِلاہ)

۳۸ لیکن تُو نے تو ترک کر دیا اور ٹھکرا دیا،
اور تُو اپنے ممسوح سے بہت ناراض ہو گیا ہے۔
۳۹ تُو اپنے خادم کے ساتھ کیے ہُوئے عہد سے دست بردار ہو گیا
اور تُو نے اُس کے تاج کو خاک میں ملا کر ناپاک کر دیا۔
۴۰ تُو نے اُس کی سب فصیلیں توڑ ڈالیں
اور اُس کے محکم قلعوں کو کھنڈر بنا دیا۔
۴۱ سب آنے جانے والوں نے اُسے لُوٹ لیا؛
اور وہ اپنے ہمسایوں میں ملامت کا باعث ہو گیا۔
۴۲ تُو نے اُس کے مخالفوں کا داہنا ہاتھ بلند کیا ہے؛
تُو نے اُس کے سب دشمنوں کو مسرور کیا۔
۴۳ تُو نے اُس کی تلوار کی دھار کو موڑ دیا
اور میدانِ جنگ میں اُس کے قدم جمنے نہ دیئے۔
۴۴ تُو نے اُس کی شان و شوکت کا خاتمہ کر دیا
اور اُس کا تخت زمین پر پٹک دیا۔

۴۵ تُو نے اُس کے جوانی کے دِن گھٹا دیئے؛
اور اُسے شرم کا نقاب پہنا دیا۔ (سِلاہ)

۴۶ اَے خداوند! کب تک؟ کیا تُو اپنے آپ کو ہمیشہ کے لیے چھپائے رکھے گا؟
تیرا غضب کب تک آگ کی مانند بھڑکتا رہے گا؟
۴۷ یاد کر کہ میری زندگی کس قدر تیز رَو ہے،
تُو نے سب بنی آدم کو فضول ہی پیدا کیا!
۴۸ وہ کون سا شخص ہے جو ہمیشہ زندہ رہے اور مَوت کو نہ دیکھے،
یا اپنے آپ کو پاتال میں جانے سے بچا سکے؟ (سِلاہ)
۴۹ اَے خداوند! تیری وہ پہلی شفقت کہاں گئی،
اپنی وفاداری کے نام میں جس کی قسم تُو نے داؤد سے کھائی تھی؟
۵۰ اَے خداوند! یاد کر کہ کس طرح تیرے بندوں کا مضحکہ اُڑایا گیا،
اور میں اپنے سینے میں ساری قوموں کے طعنے لیے پھرتا ہُوں۔
۵۱ اَے خداوند! وہ طعنے جن کے ذریعہ تیرے دشمنوں نے مضحکہ اُڑایا،
جن سے اُنہوں نے تیرے ممسوح کو قدم قدم پر موردِ تمسّخر بنایا۔

۵۲ خداوند کی ابدالآباد تمجید ہوتی رہے!

آمین ثُمّ آمین۔

چوتھی کتاب

مزامیر ۹۰ تا ۱۰۶

مزمور ۹۰

مردِ خدا مُوسیٰ کی دعا

۱ خداوند! پُشت در پُشت
تُو ہی ہماری پناہ گاہ رہا ہے۔
۲ اِس سے پہلے کہ پہاڑ پیدا ہُوئے
یا تُو زمین اور دنیا کو وجود میں لایا،

ازل سے ابدتک تُو ہی خدا ہے۔

[۳] تُو اِنسانوں کو یہ کہتے ہُوئے پھر خاک میں لَوٹا تا ہے کہ
اَے بنی آدم! خاک میں لَوٹ جاؤ۔
[۴] کیونکہ تیری نظر میں ہزار برس
گزرے ہُوئے کل کی مانند ہیں،
یا رات کے ایک پہر کی طرح۔
[۵] تُو آدمیوں کو مَوت کے سیلاب میں بہالے جاتا ہے؛
وہ صبح کو اُگنے والی گھاس کی مانند ہوتے ہیں۔
[۶] ایسی سرسبز گھاس جو صبح کو لہلہاتی ہے،
لیکن شام کو مرجھاتی اور سوکھ جاتی ہے۔

[۷] ہم تیرے قہر سے فنا ہو گئے
اور تیری خفگی سے گھبرا گئے ہیں۔
[۸] تُو نے ہماری بدکرداریوں کو اپنے سامنے،
اور ہمارے پوشیدہ گناہوں کو اپنی حُضوری کی روشنی میں رکھا ہُوا
ہے۔
[۹] ہمارے تمام دِن تیرے غضب میں بیت جاتے ہیں؛
اور ہم اپنے سال آہ کی طرح گزارتے ہیں۔
[۱۰] ہماری عمر کی میعاد ستر برس ہے۔
اور اگر ہم میں قوّت ہو تو اسّی برس؛
لیکن یہ عرصہ محض مشقت اور رنج و غم میں بیت جاتا ہے،
کیونکہ یہ دِن جلد بیت جاتے ہیں اور ہم اُڑ جاتے ہیں۔

[۱۱] تیرے قہر کی شدّت کو کون جانتا ہے؟
کیونکہ تیرے غضب اور تیرے خوف کی شدّت یکساں ہے۔
[۱۲] ہمیں صحیح طور سے اپنے دِن گننا سکھا،
تاکہ ہمارے دل کو دانائی حاصل ہو۔

[۱۳] اَے خدا! ترس کھا، آخر یہ کب تک ہوتا رہے گا؟
اپنے خادموں پر رحم فرما۔
[۱۴] صبح کو ہمیں اپنی شفقت سے آسودہ کر،
تاکہ ہم خوشی سے گائیں اور عمر بھر شادمان رہیں۔
[۱۵] جتنے دِن تُو نے ہمیں دکھ دیا اور جتنے سال ہم مصیبت میں
رہے،
اُتنے ہی عرصہ تک ہمیں خوشی عنایت فرما۔
[۱۶] تیرے کارنامے تیرے خادموں پر،
اور تیرا اجلال اُن کی اولاد پر ظاہر ہو۔

[۱۷] خداوند ہمارے خدا کا لطف و کرم ہم پر بنا رہے؛
ہمارے ہاتھوں کے کام ہمارے لیے کامیابی لائیں۔
تُو ہمارے ہاتھوں کے کام کو ترقّی بخش۔

مزمور ۹۱

[۱] جو حق تعالیٰ کی پناہ (گاہ) میں رہتا ہے
وہ قادرِ مطلق کے سایہ میں سکونت کرے گا۔
[۲] میں خداوند کے متعلق کہوں گا: وہ میری پناہ گاہ اور میرا قلعہ
ہے،
وہ میرا خدا ہے جس پر میں اعتقاد رکھتا ہُوں۔

[۳] یقیناً وہ تجھے صیّاد کے دام سے
اور مہلک وبا سے بچائے گا۔
[۴] وہ تجھے اپنے پروں سے ڈھانک لے گا،
اور تُو اُس کے بازوؤں کے نیچے پناہ پائے گا؛
اُس کی سچّائی تیری سِپر اور پُشت و پناہ ہوگی۔
[۵] تُو نہ رات کی ہیبت سے ڈرے گا،
اور نہ دِن کو چلنے والے تیر سے،
[۶] نہ اُس وبا سے جو تاریکی میں پھیلتی ہے،
اور نہ اُس ہلاکت سے جو دوپہر کو ویران کرتی ہے۔
[۷] تیرے آس پاس ایک ہزار گر جائیں گے،
اور تیرے داہنے ہاتھ کی طرف دس ہزار،
لیکن وہ تیرے نزدیک نہ آئے گی۔
[۸] تُو محض اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھے گا
اور شریروں کا انجام تیرے سامنے ہوگا۔

[۹] اگر تُو حق تعالیٰ کو اپنا مسکن بنالے۔
یعنی خداوند کو جو میری بھی پناہ گاہ ہے۔
[۱۰] تو تجھے نہ تو کوئی ایذا پہنچے گی،
اور نہ ہی کوئی آفت تیرے خیمہ کے نزدیک آئے گی۔

۱۱ کیونکہ وہ اپنے فرشتوں کو تیرے متعلق حکم فرمائے گا
کہ وہ تیری سب راہوں میں تیری حفاظت کریں؛
۱۲ وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے،
کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو کسی پتھر سے ٹھیس لگ جائے۔
۱۳ تُو شیرِ ببر اور ناگ کو روندے گا؛
اور جوان شیر اور اژدہے کو پامال کرے گا۔

۱۴ خداوند کہتا ہے: چونکہ اُسے مجھ سے محبّت ہے، اِس لیے میں اُسے چھڑاؤں گا؛
میں اُس کی حفاظت کروں گا کیونکہ اُس نے میرا نام پہچانا ہے۔
۱۵ وہ مجھے پکارے گا اور میں اُسے جواب دوں گا
میں مصیبت میں اُس کے ساتھ رہوں گا
میں اُسے چھڑاؤں گا اور عزّت بخشوں گا
۱۶ میں اُسے عمر کی درازی سے آسودہ کروں گا
اور اپنی نجات اُسے دکھاؤں گا۔

مزمور ۹۲

ایک مزمور۔ ایک گیت
سبت کے دِن کے لیے

۱ خداوند کی ستایش کرنا
اور تیرے نام کی مدح سرائی کرنا خوب ہے، اَے حق تعالیٰ،
۲ صبح کو تیری شفقت کا
اور رات کو تیری وفاداری کا،
۳ دس تار والے بربط کے ساز پر
اور ستار کے خوش آہنگ نغموں کے ساتھ
اظہار کرنا کیا ہی بھلا ہے۔

۴ کیونکہ اَے خداوند! تُو اپنے کارناموں سے مجھے خوش کرتا ہے؛
اور تیرے ہاتھوں کی کاریگری کے باعث میں خوشی سے گاتا ہُوں۔
۵ اَے خداوند! تیرے کارنامے کس قدر عظیم ہیں،
اور تیرے خیالات کس قدر عمیق ہیں!
۶ بے وقوف اِنسان نہیں جانتا،
اور احمق کو ان کی خبر نہیں،
۷ حالانکہ شریر گھاس کی مانند اُگ آتے ہیں
اور سب بدکردار پھلتے پھُولتے ہیں،
تو بھی وہ ہمیشہ کے لیے تباہ کر دیئے جائیں گے۔

۸ لیکن تُو اَے خداوند! ابدالآباد سرفراز رہے گا۔

۹ لیکن اَے خداوند دیکھ! تیرے دشمن،
ہاں، تیرے دشمن یقیناً فنا ہوں گے؛
سب بدکردار پراگندہ کر دیئے جائیں گے۔
۱۰ تُو نے میرا سینگ جنگلی سانڈ کے سینگ کی مانند بلند کیا ہے؛
اور مجھے بڑے خالص تیل سے مسح کیا ہے۔
۱۱ میری آنکھوں نے میرے دشمنوں کی شکست دیکھی ہے؛
اور میرے کانوں نے میرے شریر مخالفوں کی پسپائی سُن لی ہے۔

۱۲ راستباز کھجور کے درخت کی مانند لہلہائیں گے،
اور لبنان کے دیودار کی مانند بڑھیں گے؛
۱۳ جو خداوند کے گھر میں لگائے گئے ہیں،
وہ ہمارے خدا کی بارگاہوں میں سرسبز ہوں گے۔
۱۴ وہ بڑی عمر میں بھی پھل لائیں گے،
اور تروتازہ اور سرسبز رہیں گے،
۱۵ اور ظاہر کریں گے کہ خداوند راست ہے؛
وہ میری چٹان ہے اور اُس میں ناراستی نہیں۔

مزمور ۹۳

۱ خداوند بادشاہی کرتا ہے، وہ عظمت وجلال سے مُلبّس ہے؛
خداوند عظمت وجلال سے کمربستہ ہے
اور طاقت سے مسلّح ہے۔
دنیا مضبوطی سے قائم ہے؛
اُسے اُس کے مقام سے ہٹایا نہیں جا سکتا۔
۲ تیرا تخت قدیم سے قائم ہے؛
تُو ازل سے ہے۔

[۳] اَے خداوند! سمندر موجزن ہو گئے ہیں،
سمندروں نے غلغلہ مچا رکھا ہے؛
اور سمندروں کی لہریں تلاطم خیز ہیں۔
[۴] عظیم سمندروں کی گرج سے زیادہ
اور سمندر کی طوفانی موجوں سے بھی بڑھ کر
قوی تر ہے آسمانوں کا خدا، قادرِ مطلق خدا۔
[۵] تیرے قوانین پائدار ہیں؛
اَے خداوند! ابدالآباد تک
تقدّس تیرے گھر کی زینت ہے۔

مزمور ۹۴

[۱] اَے خداوند! اَے انتقام لینے والے خدا،
اَے خدائے مُنتقم! جلوہ گر ہو۔
[۲] اَے جہاں کا اِنصاف کرنے والے اُٹھ؛
اور مغروروں کو بدلہ دے جس کے وہ مستحق ہیں۔
[۳] اَے خداوند! شریر کب تک،
شریر کب تک فخر کرتے رہیں گے؟

[۴] وہ گھمنڈ بھری باتیں کرتے ہیں؛
سب بدکردار تکبُّر سے بھرے ہُوئے ہیں۔
[۵] اَے خداوند! وہ تیرے لوگوں کو کچل دیتے ہیں؛
اور تیری میراث پر ظلم ڈھاتے ہیں۔
[۶] وہ بیوہ اور پردیسی کو قتل کرتے ہیں؛
اور یتیم کو مار ڈالتے ہیں۔
[۷] وہ کہتے ہیں: خداوند نہیں دیکھتا؛
یعقوب کا خدا خیال نہیں کرتا۔

[۸] اَے قوم کے بے وقوفو! دھیان دو؛
اَے احمقو! تمہیں کب عقل آئے گی؟
[۹] جس نے کان دیئے، کیا وہ آپ نہیں سُنتا؟
اور جس نے آنکھ بنائی، کیا وہ آپ نہیں دیکھتا؟
[۱۰] کیا وہ جو قوموں کو تنبیہ کرتا ہے، سزا نہیں دیتا؟
اور جو اِنسان کو سکھاتا ہے، علم سے محروم ہوتا ہے؟
[۱۱] خداوند اِنسان کے خیالوں کو جانتا ہے؛
اُسے معلوم ہے کہ وہ باطل ہیں۔

[۱۲] اَے خداوند! مبارک ہے وہ آدمی جسے تُو تنبیہ کرتا ہے،
اور وہ آدمی جسے تُو اپنی شریعت کی تعلیم دیتا ہے؛
[۱۳] تُو اُسے بُرے دِنوں میں آرام سے رکھتا ہے،
جب کہ شریر کے لیے گڑھا کھودا جاتا ہے۔
[۱۴] کیونکہ خداوند اپنے لوگوں کو ترک نہ کرے گا؛
وہ اپنی میراث کو چھوڑے گا نہیں۔
[۱۵] عدل کی بنیاد پھر سے صداقت پر ڈالی جائے گی،
اور سب راست دل اُس کی پیروی کریں گے۔

[۱۶] میری خاطر شریر کے خلاف کون کھڑا ہو گا؟
اور بدکرداروں کے خلاف میری حمایت کون کرے گا؟
[۱۷] اگر خداوند نے میری مدد نہ کی ہوتی،
تو میں بہت جلد عالمِ خاموشی میں جا بسا ہوتا۔
[۱۸] جب میں نے کہا کہ میرا پاؤں پھسل رہا ہے،
تب اَے خداوند تیری شفقت نے مجھے سنبھال لیا۔
[۱۹] جب میں بے حد فکرمند تھا،
تب تیری تسلّی نے میری جان کو راحت بخشی۔

[۲۰] کیا جس تخت پر خرابی مسلّط ہو اور
جو قانون کی آڑ لے کر بُرائی کا باعث بن جائے، تجھ سے رابطہ رکھ سکتا ہے؟
[۲۱] وہ صادقوں کے خلاف اکٹھے ہو جاتے ہیں
اور بے گناہوں کو سزائے مَوت سناتے ہیں۔
[۲۲] لیکن خداوند میرا قلعہ بن گیا ہے،
اور میرا خدا میری چٹان؛ جس میں میں پناہ لیتا ہُوں۔
[۲۳] وہ اُنہیں اُن کے گناہوں کا بدلہ دے گا
اور اُن کی شرارت کے باعث اُنہیں فنا کر ڈالے گا۔
خداوند ہمارا خدا اُنہیں تباہ کر ڈالے گا۔

مزمور ۹۵

[۱] آؤ ہم خداوند کے لیے خوشی سے گائیں؛
آؤ ہم اپنی نجات کی چٹان کے سامنے خوشی کے نعرے

ماریں۔
۲ آؤ ہم شکرگزاری کے ساتھ اُس کے روبرو حاضر ہوں
اور گیتوں اور سازوں کے ساتھ اُس کی تعریف کریں۔
۳ کیونکہ خداوند خدائے عظیم ہے،
اور سارے معبودوں میں شہنشاہ وہی ہے۔
۴ زمین کی گہرائیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں،
اور پہاڑوں کی چوٹیاں بھی اُسی کی ہیں۔
۵ سمندر اُس کا ہے کیونکہ اُسی نے اُسے بنایا،
اور اُسی کے ہاتھوں نے خشک زمین کو تشکیل کیا۔
۶ آؤ ہم اُس کی عبادت کریں اور اُسے سجدہ کریں،
اور خداوند اپنے خالق کے سامنے گھٹنے ٹیکیں؛
۷ کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے
اور ہم اُس کی چراگاہ کے لوگ،
اور اُس کے گلّہ کی بھیڑیں ہیں۔

آج اگر تُم اُس کی آواز سُنو،
۸ تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو، جیسا تُم نے مریبہ میں کیا تھا،
اور جیسا تُم نے اُس دِن بیابان میں مسّاہ کے مقام پر کیا تھا،
۹ جہاں تمہارے باپ دادا نے مجھے پرکھا اور آزمایا،
حالانکہ میں نے جو کچھ کیا اُسے اُنہوں نے دیکھا تھا۔
۱۰ چالیس سال تک میں اِس نسل سے بیزار رہا؛
اور میں نے کہا: یہ ایسے لوگ ہیں جن کے دل گمراہ ہیں،
اور اُنہوں نے میری راہوں کو نہیں پہچانا۔
۱۱ لہٰذا میں نے اپنے قہر میں قسم کھا کر اعلان کیا،
کہ یہ لوگ میری آرامگاہ میں کبھی داخل نہ ہوں گے۔

مزمور ۹۶

۱ خداوند کے حُضور ایک نیا گیت گاؤ؛
اَے سب اہلِ زمین! خداوند کے لیے گاؤ۔
۲ خداوند کے لیے گاؤ۔ اُس کے نام کی ستایش کرو؛
روز بروز اُس کی نجات کی بشارت سناؤ۔
۳ مختلف قوموں میں اُس کے جلال کا ذکر کرو،
اور مختلف ملکوں کے لوگوں میں اُس کے عجیب وغریب کارنامے
بیان کرو۔
۴ کیونکہ خداوند عظیم ہے اور ہر ستایش کے لائق ہے؛
اور سب معبودوں سے بڑھ کر تعظیم کے لائق ہے۔
۵ کیونکہ قوموں کے سب معبود محض بُت ہیں،
لیکن خداوند نے آسمانوں کو بنایا
۶ عظمت وحشمت اُس کے سامنے ہیں؛
اور قدرت اور جلال اُس کے مقدِس میں ہیں۔

۷ اَے قوموں کے قبیلو! خداوند کے لیے،
جلال اور قوّت خداوند ہی کے لیے مخصوص کرو۔
۸ خداوند کے لیے ایسی عظمت مخصوص کرو جو اُس کے نام کے شایان ہو؛
ہدیہ لاؤ اور اُس کی بارگاہوں میں چلے آؤ۔
۹ اُس کے تقدُّس کی شان کے مطابق خداوند کی عبادت کرو؛
اَے سب اہلِ زمین! اُس کے سامنے کانپتے رہو۔

۱۰ قوموں میں اعلانیہ کہو کہ خداوند سلطنت کرتا ہے،
دنیا مضبوطی سے قائم ہے، اُسے سرکایا نہیں جا سکتا؛
وہ اُمّتوں کا اِنصاف بجا طور پر کرے گا۔
۱۱ افلاک خوش ہوں اور زمین شادمان ہو؛
اور سمندر اور اُس کی معموری شور مچائے؛
۱۲ میدان اور جو کچھ اُن میں ہے خوش ہوں۔
تب جنگل کے سب درخت خوشی سے گانے لگیں گے؛
۱۳ وہ خداوند کے سامنے گائیں گے کیونکہ وہ آرہا ہے،
وہ جہان کی عدالت کرنے آرہا ہے۔
۱۴ وہ صداقت سے دنیا کی
اور اپنی سچّائی سے قوموں کی عدالت کرے گا۔

مزمور ۹۷

۱ خداوند سلطنت کرتا ہے۔ زمین شادمان ہو؛
دُور دُور کے جزیرے خوشی منائیں۔

۲ بادل اور گہری تاریکی اُس کے اِردگرد ہیں؛
عدل واِنصاف اُس کے تخت کی بنیاد ہیں۔
۳ آگ اُس کے آگے آگے چلتی ہے
اور اُس کے مخالفوں کو چاروں طرف بھسم کر دیتی ہے۔

۴ اُس کی بجلی جہاں کو روشن کرتی ہے؛
اور زمین دیکھ کر لرزاں ہے۔
۵ پہاڑ خداوند کے سامنے موم کی طرح پگھل جاتے ہیں،
یعنی ساری زمین کے خداوند کے سامنے۔
۶ آسمان اُس کی صداقت کا اعلان کرتا ہے،
اور سب قومیں اُس کا جلال دیکھتی ہیں۔

۷ مورتیوں کے پُوجنے والے،
اور بُتوں پر فخر کرنے والے، سب کے سب شرمندہ کر دیئے گئے۔
اَے معبودو! اُس کے سامنے سرنگوں ہو جاؤ!

۸ اَے خداوند! صِیّون سُن کر خوش ہوتا ہے
اور یہوداہ کے دیہات تیرے اِنصاف کے باعث شادمان ہیں
۹ کیونکہ تُو اَے خداوند! ساری زمین پر بلند و بالا ہے؛
تُو سب معبودوں سے کہیں اعلیٰ ہے۔

۱۰ خداوند سے محبّت رکھنے والے بدی سے نفرت کریں،
کیونکہ وہ اپنے وفاداروں کی جانوں کی حفاظت کرتا ہے
اور اُنہیں شریر کے ہاتھ سے رہائی بخشتا ہے۔
۱۱ صادقوں پر روشنی کا ظہور ہوتا ہے
اور راست دلوں پر خُوشی کا۔
۱۲ اَے راستبازو! خداوند میں خوش رہو،
اور اُس کے قدُّوس نام کی ستایش کرو۔

مزمور ۹۸

ایک مزمور

۱ خداوند کے لیے ایک نیا گیت گاؤ،
کیونکہ اُس نے تعجب انگیز کام کیے ہیں۔؛
اُس کے داہنے ہاتھ اور اُس کے مُقدّس بازو نے اُس کے لیے فتح حاصل کی ہے۔
۲ خداوند نے اپنی نجات ظاہر کی ہے
اور قوموں کو اپنی صداقت کا جلوہ دکھایا ہے۔

۳ اُس نے اِسرائیل کے گھرانے کے حق میں اپنی شفقت اور وفاداری کو یاد فرمایا ہے؛
دنیا کی کل انتہا کے لوگوں نے ہمارے خدا کی نجات دیکھی ہے۔

۴ اَے سب اہلِ زمین! خداوند کے حُضور میں خوشی سے للکارو،
سازوں کے ساتھ خوشی کا گیت گاؤ؛
۵ بربط پر خداوند کے لیے نغمہ سرائی کرو،
ستار اور سریلی آواز سے،
۶ نرسنگوں سے اور قرنا کی آواز سے۔
خداوند یعنی بادشاہ کے سامنے خوشی سے نعرے بلند کرو۔

۷ سمندر اور اُس کے اندر کی ہر شَے،
اور جہاں اور اُس کے سب باشندے شور مچائیں۔
۸ دریا تالیاں بجائیں،
اور پہاڑ مل کر خوشی سے گائیں؛
۹ وہ خداوند کے سامنے گائیں،
کیونکہ وہ زمین کی عدالت کرنے آ رہا ہے۔
وہ جہان کا سچّائی سے
اور قوموں کا عدالت سے اِنصاف کرے گا۔

مزمور ۹۹

۱ خداوند سلطنت کرتا ہے،
قومیں کانپنے لگیں؛
وہ کرّوبیوں کے درمیان تخت نشین ہے،
زمین لرز جائے۔
۲ خداوند صِیّون میں عظیم ہے؛
اور وہ سب قوموں پر بلند و بالا ہے۔
۳ وہ تیرے عظیم و مہیب نام کی ستایش کریں۔
وہ قدُّوس ہے۔

۴ بادشاہ عظیم ہے۔ اُسے عدل عزیز ہے۔
تُو نے اِنصاف قائم کیا ہے؛
تُو نے یعقوب میں وہی کیا

جو بجا اور درست ہے۔
[۵] خداوند ہمارے خدا کی تمجید کرو
اور اُس کے پاؤں کی چوکی پر سجدہ کرو؛
وہ قدُّوس ہے۔

[۶] مُوسیٰ اور ہارُون اُس کے کاہنوں میں سے تھے،
اور سموئیل اُس کا نام لینے والوں میں سے تھا؛
اُنہوں نے خداوند کو پُکارا
اور اُس نے اُنہیں جواب دیا۔
[۷] اُس نے بادل کے ستون میں سے اُن سے کلام کیا؛
اُنہوں نے اُس کے قوانین کو اور اُن آئین کو مانا جو اُس نے اُن کو دیئے تھے۔

[۸] اَے خداوند، ہمارے خدا!
تُو نے اُنہیں جواب دیا؛
تُو اِسرائیل کے لیے غفور خدا تھا،
حالانکہ تُو اُن کی بداعمالیوں کی سزا بھی دیتا تھا۔
[۹] خداوند ہمارے خدا کی تمجید کرو
اور اُس کے مُقدّس پہاڑ پر اُس کی عبادت کرو،
کیونکہ خداوند ہمارا خدا قدُّوس ہے۔

مزمور ۱۰۰

شکرگزاری کے لیے مزمور

[۱] اَے سب اہلِ زمین! خوشی سے خداوند کو للکارو۔
[۲] خوشی سے خداوند کی عبادت کرو؛
خوشی کے گیت گاتے ہُوئے اُس کے سامنے آؤ۔
[۳] جان لو کہ خداوند ہی خدا ہے۔
اُسی نے ہمیں بنایا اور ہم اُسی کے ہیں؛
ہم اُس کی اُمّت اور اُس کی چراگاہ کی بھیڑیں ہیں۔

[۴] شکرگزاری کے ساتھ اُس کے پھاٹکوں میں
اور حمد کرتے ہُوئے اُس کی بارگاہوں میں داخل ہو جاؤ؛
اُس کا شکر بجا لاؤ اور اُس کے نام کو مبارک کہو۔
[۵] کیونکہ خداوند بھلا ہے اور اُس کی شفقت ابدی ہے؛
اور اُس کی وفاداری پُشت در پُشت جاری رہتی ہے۔

مزمور ۱۰۱

داؤد کا مزمور

[۱] میں تیری شفقت اور اِنصاف کا گیت گاؤں گا؛
اَے خداوند! میں تیری ستایش کروں گا۔
[۲] میں احتیاط کرونگا کہ پاک زندگی گزاروں۔
تُو میرے پاس کب آئے گا؟
اپنے گھر میں میری روش
ایک پاک دل کے مطابق ہوگی۔
[۳] میں ہر خباثت کو
نظر سے دُور رکھوں گا۔

بے ایمان لوگوں کے اعمال سے مجھے نفرت ہے؛
وہ مجھ سے لپٹے نہ رہیں گے۔
[۴] کجرو دل والے لوگ مجھ سے بہت دُور رہیں گے؛
مجھے بدی سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔

[۵] اگر کوئی شخص در پردہ اپنے ہمسایہ کی غیبت کرے گا،
تو میں اُسے خاموش کر دوں گا؛
جس کی نظر میں تکبُّر اور دل میں غرور ہوگا،
اُسے میں برداشت نہ کروں گا۔

[۶] ملک کے ایمانداروں پر میری آنکھیں لگی رہیں گی،
تاکہ وہ میرے ساتھ رہیں؛
جس کی روش کامل ہے
وہی میری خدمت کرے گا۔

[۷] دغاباز
میرے گھر میں نہ رہے گا؛
اور کوئی دروغ گو
میرے روبرو کھڑا نہ ہوگا۔

[۸] میں ہر صبح ملک کے سب شریروں کو

ہلاک کروں گا؛
تاکہ کوئی بدکار
خداوند کے شہر میں باقی نہ رہے۔

مزمور ۱۰۲

مصیبت زدہ کی دعا

جب وہ افسردہ ہوکر خداوند کے سامنے آہ وزاری کرتا ہے۔

۱ اَے خداوند! میری دعا سُن؛
میری فریاد تجھ تک پہنچے۔
۲ میری مصیبت کے وقت
اپنا مُنہ مجھ سے نہ چھپا۔
میری طرف متوجّہ ہو؛
اور جب میں پکاروں تو مجھے جلد جواب دے۔

۳ کیونکہ میرے دِن دھوئیں کی مانند اُڑے جاتے ہیں؛
اور میری ہڈّیاں دہکتے ہُوئے انگاروں کی مانند جل رہی ہیں۔
۴ میرا دل جھلس کر گھاس کی مانند سوکھ گیا ہے؛
اور میں اپنی روٹی کھانا بھی بھول جاتا ہُوں۔
۵ زور زور سے کراہنے کی وجہ سے
میری ہڈّیاں کھال سے چپک کر رہ گئیں۔
۶ میں بیابان کے اُلّو کی مانند ہُوں،
ایسے اُلّو کی مانند جو کھنڈروں میں پایا جاتا ہے۔
۷ میں پڑا جاگتا رہتا ہُوں؛
اُس پرندہ کی مانند جو چھت پر اکیلا ہو،
۸ دِن بھر میرے دشمن مجھے ملامت کرتے ہیں؛
اور میری مخالفت کرنے والے میرا نام لے کر لعنت کرتے ہیں۔
۹ کیونکہ راکھ میری غذا بن چُکی ہے
اور میرے پینے کی چیز میں میرے آنسو ملے ہوتے ہیں۔
۱۰ یہ تیرے سخت غضب کی وجہ سے ہُوا،
کیونکہ تُو نے مجھے سرفراز کر کے زمین پر پٹک دیا ہے۔
۱۱ میرے دِن ڈھلنے والے سایہ کی مانند ہیں؛
میں گھاس کی طرح مرجھا کر رہ گیا ہُوں۔

۱۲ لیکن تُو اَے خداوند! ابد تک تخت نشین رہے گا؛
اور تیری عظمت پُشت در پُشت قائم رہے گی۔
۱۳ تُو اُٹھے گا اور صِیُّون پر رحم کرے گا،
یہ وہ وقت ہے کہ تُو اُس پر ترس کھائے،
کیوں کہ معیّن وقت آ چُکا ہے۔
۱۴ کیوں کہ اُس کے پتھّر تیرے بندوں کو عزیز ہیں؛
اور اُس کی خاک پر بھی اُنہیں ترس آتا ہے۔
۱۵ قومیں خداوند کے نام سے خوف کھائیں گی،
اور زمین کے سب بادشاہ تیرے جلال سے ڈریں گے۔
۱۶ کیونکہ خداوند صِیُّون کو دوبارہ تعمیر کرے گا
اور اپنے جلال میں ظاہر ہوگا۔
۱۷ وہ بیکسوں کی دعا کا جواب دے گا؛
اور اُن کی عرض کو حقیر نہ جانے گا۔

۱۸ یہ آیندہ پُشت کے لیے لکھا جائے،
کہ ایک قوم جو ابھی وجود میں نہیں آئی، خداوند کی ستایش کرے گی؛
۱۹ خداوند نے اپنے بلند مَقدِس سے نیچے نگاہ کی،
آسمان سے اُس نے زمین پر نظر ڈالی،
۲۰ تاکہ اسیروں کا کراہنا سُنے
اور اُنہیں چھڑائے جنہیں سزائے مَوت سُنائی گئی ہے۔
۲۱ چنانچہ صِیُّون میں خداوند کے نام کا ذکر ہوگا
اور یروشلیم میں اُس کی تعریف ہوگی
۲۲ جب مختلف قومیں اور مملکتیں
خداوند کی عبادت کے لیے اکٹھی ہوں گی۔

۲۳ میرے جیتے جی اُس نے میری قوت توڑ دی؛
اور میری عمر گھٹادی۔
۲۴ اِس لیے میں نے کہا:
اَے میرے خدا! مجھے آدھی عمر میں نہ اُٹھا؛
تیرے برس پُشت در پُشت چلتے رہتے ہیں
۲۵ تُو نے قدیم سے زمین کی بنیادیں رکھیں،
اور آسمان تیرے ہاتھوں کی کاریگری ہے۔
۲۶ وہ ٹل جائیں گے لیکن تُو باقی رہے گا؛
اور سب پوشاک کی مانند پرانے ہو جائیں گے۔
تُو اُنہیں لباس کی مانند بدل دے گا

اور وہ بدل جائیں گے۔
[۲۷] لیکن تُو لاتبدیل ہے،
اور تیرے سال کبھی ختم نہ ہوں گے۔
[۲۸] تیرے بندوں کی اولاد تیری حضوری میں زندگی بسر کرے گی؛
اور اُن کی نسل تیرے سامنے قائم رہے گی۔

مزمور ۱۰۳

داؤد کا مزمور

[۱] اَے میری جان! خداوند کی ستایش کر؛
اور میرے جسم کا ایک ایک حِصّہ اُس کے قدُّوس نام کو مبارک کہے۔
[۲] اَے میری جان خداوند کی ستایش کر،
اور اُس کی کسی نعمت کو فراموش نہ کر۔
[۳] وہ تیرے سارے گناہ معاف کرتا ہے
اور تجھے تیری سب بیماریوں سے شفا دیتا ہے،
[۴] وہ تیری جان کو ہلاکت سے بچا لیتا ہے
اور تیرے سر پر شفقت اور رحمت کا تاج رکھتا ہے۔
[۵] وہ تیری تمنّاؤں کو اچھی چیزوں سے آسودہ کرتا ہے
یہاں تک کہ تیری جوانی عقاب کی مانند ازسرِ نَو بحال ہو جاتی ہے۔

[۶] خداوند سب مظلوموں کے لیے راستبازی اور اِنصاف سے کام لیتا ہے۔

[۷] اُس نے مُوسیٰؔ پر اپنی راہیں،
اور بنی اِسرائیل پر اپنے کارنامے ظاہر کیے:
[۸] خداوند رحیم اور کریم ہے،
وہ قہر کرنے میں جلدی نہیں کرتا۔ وہ بڑا پُر محبّت خدا ہے۔
[۹] وہ سدا الزام ہی نہیں لگاتا رہے گا،
اور نہ اپنا قہر ہمیشہ جاری رکھے گا؛
[۱۰] وہ ہمارے گناہوں کے مطابق ہم سے سلوک نہیں کرتا
اور نہ ہماری بدکاریوں کے مطابق ہمیں سزا ہی دیتا ہے۔
[۱۱] کیونکہ آسمان زمین سے جس قدر بلند ہے،
اُسی قدر اُس کی رحمت اُن لوگوں پر ہے جو اُس کا خوف رکھتے ہیں؛
[۱۲] مشرق اور مغرب میں جتنی دُوری ہے،
اُس نے ہماری خطائیں ہم سے اُتنی ہی دُور کر دی ہیں۔
[۱۳] جس طرح باپ اپنے بچّوں پر ترس کھاتا ہے،
اُسی طرح خداوند اُن لوگوں پر ترس کھاتا ہے جو اُس کا خوف رکھتے ہیں؛
[۱۴] کیونکہ وہ ہماری سرشت سے واقف ہے،
اور اُسے یاد ہے کہ ہم خاکی ہیں۔
[۱۵] اِنسان کی عمر گھاس کی مانند ہوتی ہے،
وہ میدان کے پھول کی طرح کھِلتا ہے؛
[۱۶] جوں ہی اُس کے اوپر ہوا چلتی ہے، وہ ضائع ہو جاتا ہے،
اور پھر اپنی پرانی جگہ دکھائی نہیں دیتا۔
[۱۷] لیکن خداوند کی شفقت اُس کا خوف رکھنے والوں پر
ازل سے ابد تک،
اور اُس کی صداقت نسل درنسل قائم رہتی ہے۔
[۱۸] یعنی اُن کے ساتھ جو اُس کے عہد پر قائم رہتے ہیں
اور اُس کے فرمان کی اطاعت کرنا یاد رکھتے ہیں۔

[۱۹] خدا نے اپنا تخت آسمان پر قائم کیا ہے،
اور اُس کی سلطنت سب پر مسلّط ہے۔

[۲۰] اِے خداوند کے فرشتو،
تُم جو زورآور ہو اور اُس کا حکم بجالاتے ہو،
اور اُس کے کلام پر عمل کرتے ہو، اُس کی ستایش کرو۔
[۲۱] اَے خداوند کے تمام آسمانی لشکرو،
تُم جو اُس کے خادم ہو اور اُس کی مرضی بجالاتے ہو،
خداوند کی ستایش کرو۔
[۲۲] خداوند کی مخلوقات! جو اُس کی مملکت کے طول و عرض میں ہے،
اُسے مبارک کہے۔

اَے میری جان! خداوند کی مدح سرائی کر۔

مزمور ۱۰۴

[۱] اَے میری جان! خداوند کی ستایش کر۔

اَے خداوند میرے خدا! تُو نہایت عظیم ہے؛

تُو حشمت اور جلال سے مُلبّس ہے۔
۲ اُس نے اپنے آپ کو روشنی سے لباس کی طرح لپیٹ رکھا ہے؛
وہ آسمان کو سائبان کی طرح تانتا ہے
۳ وہ اُن کے پانی پر اپنے بالا خانہ کے شہتیر ٹکاتا ہے۔
اور بادلوں کو اپنا رتھ بناتا ہے
اور ہوا کے بازوؤں پر سوار ہوتا ہے۔
۴ وہ ہواؤں کو اپنے فرشتے،
اور آگ کے شعلوں کو اپنے خادم بناتا ہے۔
۵ اُس نے زمین کو اُس کی بنیادوں پر قائم کیا،
جو اپنے مقام سے کبھی ہٹائی نہیں جا سکتی۔
۶ تُو نے اُسے گہرے سمندر سے لباس کی طرح ڈھانپ دیا؛
اور پانی پہاڑوں سے بھی بلند تر تھا۔
۷ لیکن تیری دھمکی سے پانی بھاگ گیا،
تیری گرج کی آواز سے وہ رفوچکّر ہو گیا؛
۸ وہ پہاڑوں پر سے بہتا ہُوا،
نیچے وادیوں میں اُتر گیا،
اور اُس مقام تک جو تُو نے اُس کے لیے مقرّر کیا تھا۔
۹ تُو نے حد باندھ دی جس سے وہ آگے نہ بڑھے؛
اور پھر کبھی وہ زمین کو ڈھانپنے نہ پائے۔

۱۰ تُو ہی نالوں کو چشموں سے پانی پہنچاتا ہے
وہ پہاڑوں کے درمیان بہتے ہیں۔
۱۱ وہ میدان کے سب جانوروں کو پانی مہیا کرتے ہیں؛
اور گورخر بھی اپنی پیاس بجھا لیتے ہیں۔
۱۲ ہوا کے پرندے پانی کے آس پاس گھونسلے بناتے ہیں؛
اور ڈالیوں پر چہچہاتے ہیں۔
۱۳ وہ اپنے بالا خانوں سے پہاڑوں کو سیراب کرتا ہے؛
اور اُس کی صنعتوں کے پھل سے زمین آسودہ ہے۔
۱۴ وہ مویشیوں کے لیے گھاس اُگاتا ہے،
اور اِنسان کے لیے کاشتکاری کی غرض سے پودے۔
تاکہ زمین میں سے اشیائے خوردنی پیدا ہوں:
۱۵ اور مَے جو اِنسان کے دل کو خوش کرتی ہے،
اور روغن جو اُس کے چہرہ کو چمکاتا ہے،
اور روٹی جو اُس کے دل کو تقویت پہنچاتی ہے۔
۱۶ خداوند کے درخت شاداب رہتے ہیں،
یعنی لبنانؔ کے دیودار جو اُس نے لگائے۔
۱۷ وہاں پرندے اپنے گھونسلے بناتے ہیں؛
صنوبر کے درختوں پر لق لق بسیرا کرتا ہے۔
۱۸ اونچے پہاڑ جنگلی بکروں کے لیے ہیں؛
اور چٹانیں سافانوں کی پناہ گاہیں ہیں۔

۱۹ چاند موسموں میں امتیاز کرنے کا نشان ہے،
اور سورج اپنے غروب ہونے کا وقت جانتا ہے۔
۲۰ تُو تاریکی لے آتا ہے تو وہ رات بن جاتی ہے،
اور جنگل کے سب جانور گھومنے پھرنے لگتے ہیں۔
۲۱ شیرِ ببر اپنے شکار کے لیے گرجتے ہیں
اور خدا سے اپنی خوراک طلب کرتے ہیں۔
۲۲ سورج طلوع ہوتے ہی وہ دبے پاؤں چلے جاتے ہیں؛
اور اپنی ماندوں میں پڑے رہتے ہیں۔
۲۳ تب آدمی اپنے کام پر نکل پڑتا ہے،
اور شام تک محنت کرتا رہتا ہے۔

۲۴ اَے خداوند! تیری صنعتیں بے شمار ہیں!
تُو نے اُن سب کو حکمت سے بنایا؛
زمین تیری مخلوقات سے معمور ہے۔
۲۵ سمندر کو دیکھو کس قدر عظیم اور وسیع ہے،
جو لاتعداد جانداروں سے بھرا ہُوا ہے۔
جن میں چھوٹے اور بڑے سبھی جانور شامل ہیں۔
۲۶ اُس میں جہاز بھی چلتے ہیں،
اور لویاتان بھی، جسے تُو نے اُس میں کھیلنے کے لیے بنایا۔

۲۷ اِن سب کو تیرا ہی آسرا رہتا ہے
کہ تُو اُنہیں ٹھیک وقت پر خوراک بہم پہنچائے۔
۲۸ جب تُو اُسے اُنہیں دیتا ہے،
تو وہ اُسے جمع کرتے ہیں؛
جب تُو اپنی مُٹھی کھولتا ہے،
تو وہ اچھی چیزوں سے سیر ہوتے ہیں۔
۲۹ جب تُو اپنا چہرہ چھپا لیتا ہے،
تو وہ پریشان ہو جاتے ہیں؛
اور جب تُو اُن کا دم روک دیتا ہے،

تو وہ مر جاتے ہیں اور خاک میں مل جاتے ہیں۔
[۳۰] جب تُو اپنی رُوح بھیجتا ہے،
تو وہ پیدا ہوتے ہیں،
اور تُو رُوئے زمین کو نیا بنا دیتا ہے۔

[۳۱] خداوند کا جلال ابد تک رہے؛
خداوند اپنے کاموں سے خوش ہو۔
[۳۲] وہ زمین کی طرف دیکھتا ہے تو وہ کانپ جاتی ہے،
اور پہاڑوں کو چھُوتا ہے تو اُن میں سے دھواں نکلنے لگتا ہے۔

[۳۳] میں عمر بھر خداوند کے لیے گیت گاتا رہُوں گا؛
اور جب تک جیتا رہُوں گا، میں اپنے خدا کی مدح سرائی کروں گا۔
[۳۴] جیسے میں خداوند کا دھیان کرتے وقت خوشی محسوس کرتا ہُوں،
ویسے ہی میرا مراقبہ بھی اُسے پسند آئے۔
[۳۵] گنہگار رُوئے زمین پر سے مٹ جائیں
اور شریر باقی نہ رہیں۔

میری جان! خداوند کو مبارک کہہ۔

خداوند کی حمد کر۔

مزمور ۱۰۵

[۱] خداوند کا شکر بجالاؤ۔ اُس کے نام کو پکارو؛
قوموں کو اُس کے کاموں کے بارے میں بتاؤ۔
[۲] اُس کے لیے گاؤ، اُس کی ستایش کا گیت گاؤ؛
اُس کے تمام عجیب و غریب کارناموں کا چرچا کرو۔
[۳] اُس کے مُقدّس نام پر فخر کرو؛
خداوند کے طالبوں کے دل شادمان ہوں۔
[۴] خداوند اور اُس کی قوّت کے طالب ہو؛
اور ہمیشہ اُس کے دیدار کے خواہاں رہو۔

[۵] اُس کے عجیب و غریب کارناموں کو جو اُس نے انجام دیئے،
اُس کے معجزات کو اور اُس کے سُنائے ہُوئے فیصلوں کو یاد کرو،
[۶] تُم جو اُس کے خادم، ابرہامؔ کی نسل ہو،
اور تُم جو یعقوبؔ کی اولاد اور اُس کے برگزیدہ ہو۔
[۷] وہی خداوند ہمارا خدا ہے؛
ساری دنیا میں اُسی کے فیصلے رائج ہیں۔

[۸] وہ اپنے عہد کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے،
یعنی اُس کلام کو جو اُس نے ہزار پُشتوں کے لیے فرمایا ہے،
[۹] وہ عہد جو اُس نے ابرہامؔ سے باندھا،
اور وہ قسم جو اُس نے اضحاقؔ سے کھائی۔
[۱۰] اور اُسی کو اُس نے یعقوبؔ کے لیے آئین،
اور اسرائیلؔ کے لیے ابدی عہد ٹھہرایا:
[۱۱] کہ میں کنعانؔ کا ملک تمہیں دُوں گا
جو تمہارا موروثی حصّہ ہوگا۔

[۱۲] اُس وقت وہ تعداد میں بہت کم تھے،
یعنی بالکل تھوڑے اور اُس ملک میں پردیسی تھے،
[۱۳] وہ ایک قوم سے دوسری قوم میں،
اور ایک سلطنت سے دوسری سلطنت میں پھرتے رہے۔
[۱۴] اُس نے کسی شخص کو اُن پر ستم نہیں کرنے دیا؛
بلکہ بادشاہوں کو اُن کی خاطر یہ تنبیہ دی:
[۱۵] کہ میرے ممسوحوں کو مت چھُونا؛
اور میرے نبیوں کو کوئی نقصان مت پہنچانا۔

[۱۶] پھر اُس نے زمین پر قحط نازل کیا
اور اُن کے اشیاءِ خوردنی کے تمام ذرائع تباہ کر ڈالے؛
[۱۷] اور اُس نے اُن سے پہلے ایک آدمی کو بھیجا۔
اُس کا نام یوسُفؔ تھا جو غلام کے طور پر بیچا گیا۔
[۱۸] اُنہوں نے اُس کے پاؤں کو بیڑیوں کے ذریعہ ایذا پہنچائی،
اور اُس کی گردن لوہے کی زنجیروں سے جکڑی رہی،
[۱۹] جب تک کہ اُس کی پیش گوئی پُوری نہ ہوگئی،
اور جب تک خداوند کا کلام اُس کے حق میں پُورا نہ ہوگیا۔
[۲۰] بادشاہ نے حکم بھیج کر اُسے چھڑا لیا،
اور قوموں کے فرمانروا نے اُسے آزاد کیا۔
[۲۱] اُس نے اُسے اپنے گھر کا مختار،
اور اپنی ساری ملکیت پر حاکم بنا دیا۔

۲۲ تا کہ وہ اُس کے اُمراء کو جب چاہے ہدایت دے
اور اُس کے بزرگوں کو دانش سکھائے۔

۲۳ تب اِسرائیلؔ مِصرؔ میں داخل ہُوا؛
اور یعقوبؔ حامؔ کی سرزمین میں مسافر رہا۔
۲۴ اور خدا نے اپنے لوگوں کو خوب برکت دی،
اور اُن کے مخالفوں کی بہ نسبت اُن کا شمار بڑھا دیا؛
۲۵ اُس نے اُن کے دل برگشتہ کر دیئے تا کہ اُن میں اُس کی اُمّت کے خلاف عداوت پیدا ہو جائے،
اور وہ اُس کے خادموں کے خلاف سازش کرنے لگیں۔
۲۶ اُس نے اپنے خادم مُوسیٰؔ کو بھیجا،
اور ہارونؔ کو بھی بھیجا جسے اُس نے چُن لیا تھا۔
۲۷ اُنہوں نے اُن کے درمیان اُس کے کرشمے،
اور حامؔ کی سرزمین میں عجائبات دکھائے۔
۲۸ اُس نے اندھیرا بھیج کر ملک کو تاریک کر دیا۔
کیونکہ اُنہوں نے اُس کے کلام سے سرکشی کی تھی۔
۲۹ اُس نے اُن کی ندیوں کے پانی کو خون میں بدل دیا،
جس کے باعث اُن کی مچھلیاں مر گئیں۔
۳۰ اُن کا ملک مینڈکوں سے بھر گیا،
جو اُن کے حکمرانوں کی خوابگاہوں میں گھس گئے۔
۳۱ اُس نے حکم فرمایا اور مکھیوں کے غول آ گئے،
اور مچھّر آ کر اُن کے سارے ملک میں پھیل گئے۔
۳۲ بارش کے بدلے اُس نے اُن پر اولے برسائے،
اور سارے ملک میں بجلی گرا کر؛
۳۳ اُس نے اُن کی تاکیں اور انجیر کے درخت
اور اُن کی ساری حدود میں تمام پیڑ تباہ کر دیئے۔
۳۴ اُس نے حکم فرمایا تو ٹِڈّیاں آ گئیں،
اور بے شمار ٹِڈّے بھی نکل آئے؛
۳۵ اور وہ اُن کے ملک کی تمام ہری بھری چیزیں چٹ کر گئے،
اور اُن کی زمین کی سب پیداوار کھالی۔
۳۶ تب اُس نے اُن کے ملک کے سب پہلوٹھوں کو مار ڈالا،
جو اُن کی قوّتِ مردانہ کے پہلے پھل تھے۔

۳۷ پھر وہ اِسرائیلیوں کو مع چاندی اور سونے کے نکال لایا،
اور اُن کے قبیلوں میں سے کسی کے قدم نہ ڈگمگائے۔

۳۸ جب وہ چلے گئے تو مِصرؔ خوش تھا،
کیونکہ اُن پر اِسرائیلیوں کا خوف طاری تھا۔
۳۹ اُس نے ایک بادل کو سائبان کے طور پر پھیلا دیا،
اور آگ کو مقرّر کیا کہ وہ اُنہیں رات کو روشنی دے۔
۴۰ اُن کے مانگنے پر اُس نے اُن کے لیے بٹیر بھیجے
اور اُنہیں آسمانی روٹی سے سیر کیا۔
۴۱ اُس نے چٹان کو چیرا اور پانی نکل آیا؛
اور وہ بیابان میں ندی کی مانند بہنے لگا۔

۴۲ کیونکہ اُسے اپنا مُقدّس وعدہ یاد آیا
جو اُس نے اپنے خادم ابرہامؔ سے کیا تھا۔
۴۳ وہ اپنے لوگوں کو خوشی مناتے ہُوئے،
اور اپنے برگزیدوں کو گیت گاتے ہُوئے نکال لایا؛
۴۴ اور اُس نے اُنہیں قوموں کے ملک دے دیئے،
اور وہ دوسروں کی محنت کے پھل کے وارث بن گئے۔
۴۵ تا کہ وہ اُس کے قوانین پر چلیں
اور اُس کی شریعت پر عمل کریں۔

خداوند کی حمد کرو۔

مزمور ۱۰۶

۱ خداوند کی ستایش کرو۔

خداوند کا شکر بجا لاؤ کیونکہ وہ بھلا ہے؛
اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔
۲ خداوند کی قدرت کے کاموں کو کون بیان کر سکتا ہے
یا اُس کی پُوری طرح ستایش کر سکتا ہے؟
۳ مبارک ہیں وہ جو عدل قائم کرتے ہیں،
اور ہر وقت صداقت کے کام کرتے ہیں۔
۴ اَے خداوند! جب تُو اپنے لوگوں پر نظرِ کرم فرمائے، تو مجھے بھی یاد فرمانا،
جب تُو اُنہیں نجات دے تو میری مدد کو آنا۔
۵ تا کہ میں تیرے برگزیدوں کی اقبالمندی سے لطف اندوز ہو سکوں،
اور تیری قوم کی خوشی میں شریک ہو سکوں

اور تیری میراث کے لوگوں کے ساتھ مل کر فخر کر سکوں۔
[۶] ہم نے اپنے باپ دادا کی طرح گناہ کیا ہے؛
ہم نے خطا کی ہے اور بُرے کام کیے ہیں۔
[۷] جب ہمارے باپ دادا مِصر میں تھے،
تب اُنہوں نے تیرے عجائبات کی طرف دھیان نہ دیا؛
نہ ہی تیری کئی مہربانیوں کو یاد کیا،
اور اُنہوں نے سمندر یعنی بحرِقلزم کے کنارے بغاوت کی۔
[۸] تو بھی اُس نے اپنے نام کی خاطر اُنہیں بچا لیا،
تاکہ اپنی عظیم قدرت ظاہر فرمائے۔
[۹] تب اُس نے بحرِقلزم کو ڈانٹا اور وہ خشک ہو گیا؛
اور وہ اُنہیں گہراؤ میں سے ایسے لے گیا گویا وہ کوئی بیابان تھا۔
[۱۰] اُس نے اُنہیں کینہ ور کے ہاتھ سے بچا لیا؛
اور دشمن کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔
[۱۱] پانی نے اُن کے حریفوں کو نگل لیا؛
اور اُن میں سے ایک بھی نہ بچا۔
[۱۲] تب اُنہوں نے اُس کے وعدوں کا یقین کیا
اور اُس کی مدح سرائی کی۔

[۱۳] لیکن وہ بہت جلد بھول گئے کہ اُس نے کیا کِیا تھا
اور اُس کی مشورت کا انتظار نہ کیا۔
[۱۴] وہ بیابان میں حرص کے شکار ہو گئے:
اور صحرا میں خدا کو آزمایا۔
[۱۵] اُس نے اُنہیں اُن کی مُنہ مانگی چیز تو دے دی،
لیکن ساتھ ہی اُن پر لاغر کرنے والی وبا بھی نازل کر دی۔

[۱۶] وہ خیمہ گاہ میں مُوسیٰ پر
اور ہارونؔ پر جو خداوند کے لیے مخصوص کیا گیا تھا حسد کرنے لگے
[۱۷] لہٰذا زمین پھٹی اور داتنؔ کو نگل گئی؛
اور ابیرامؔ کی جماعت کو کھا گئی۔
[۱۸] اور اُن کے پیروؤں کے بیچ آگ بھڑکی؛
اور ایک شعلے نے شریروں کو بھسم کر دیا۔
[۱۹] حورِبؔ میں اُنہوں نے ایک بچھڑا بنایا
اور ڈھالے ہُوئے بُت کی پُوجا کی۔
[۲۰] اُنہوں نے اپنے (خدا کے) جلال کو
ایک گھاس کھانے والے بَیل کی شکل سے بدل دیا۔

[۲۱] اُنہوں نے اُس خدا کو فراموش کر دیا جس نے اُنہیں نجات بخشی تھی،
اور جس نے مِصرؔ میں بڑے بڑے کام کیے تھے،
[۲۲] اور حامؔ کی سرزمین میں عجائبات
اور بحرِقلزم کے ساحل پر تعجب انگیز کام کیے۔
[۲۳] چنانچہ اُس نے کہا کہ وہ اُنہیں تباہ کر ڈالے گا۔
اور یہ ہو گیا ہوتا اگر خدا کا برگزیدہ مُوسیٰؔ
موقع پر شفاعت کرنے کھڑا نہ ہو جاتا کہ خدا اپنے غضب کو
روک دے اور اُنہیں تباہ نہ کرے۔

[۲۴] بعد میں اُنہوں نے اُس دلپذیر مُلک کو حقیر جانا؛
اور اُس کے وعدہ کا یقین نہ کیا۔
[۲۵] وہ اپنے خیموں میں بڑبڑانے لگے
اور خداوند کی اطاعت سے مُنہ موڑ لیا۔
[۲۶] تب اُس نے ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی اور اُنہیں جتا دیا
کہ وہ اُنہیں بیابان میں ہی مٹّی میں ملا دے گا،
[۲۷] اور اُن کی نسلوں کو قوموں کے سامنے زیر کر کے
الگ الگ مُلکوں میں پراگندہ کر دے گا۔

[۲۸] اُنہوں نے فعورؔ کے بعلؔ سے وابستگی پیدا کر لی
اور بے جان بُتوں کو چڑھائی ہُوئی قربانیوں کا گوشت کھانے لگے؛
[۲۹] اپنی شرارت آمیز حرکتوں سے اُنہوں نے خداوند کو ناراض کیا،
تو اُن کے درمیان وبا پھیل گئی۔
[۳۰] تب فینحاسؔ اُٹھا اور اُس کے بیچ میں آ جانے کی وجہ سے،
وبا موقوف ہو گئی،
[۳۱] یہ کام اُس کے حق میں پُشت در پُشت
ہمیشہ کے لیے راستبازی گنا گیا۔

[۳۲] اُنہوں نے مریبہؔ کے چشمہ کے پاس بھی خداوند کو غُصّہ دلایا،
اور اُن کی وجہ سے مُوسیٰؔ کو نقصان پہنچا؛
[۳۳] کیونکہ اُنہوں نے خدا کی رُوح کے خلاف بغاوت کی،
اور مُوسیٰؔ کے لبوں سے ناگوار الفاظ نکلے۔

[۳۴] جن لوگوں کے متعلق خدا نے اُنہیں حکم دیا تھا

اُن لوگوں کو اُنہوں نے ہلاک نہیں کیا۔
۳۵ بلکہ وہ اُن قوموں ہی سے مل گئے
اور اُن کے طور طریقے اختیار کر لیے۔
۳۶ وہ اُن کے بُتوں کی پرستش کرنے لگے،
جو اُن کے لیے پھندا بن گئے۔
۳۷ اُنہوں نے اپنے بیٹوں
اور بیٹیوں کو شیاطین کے لیے قربان کیا۔
۳۸ اُنہوں نے بیگناہوں کا خون بہایا،
یعنی اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا خون،
جنہیں انہوں نے کنعان کے بُتوں کے آگے قربان کیا،
اور ملک اُن کے خون سے ناپاک ہو گیا۔
۳۹ وہ آپ اپنے ہی کاموں سے ناپاک ہو گئے؛
اور اپنے افعال سے زناکار ٹھہرے

۴۰ اِس لیے خداوند کا قہر اپنے لوگوں پر بھڑکا
اور اُسے اپنی میراث سے نفرت ہو گئی۔
۴۱ اُس نے اُنہیں غیر قوموں کے حوالہ کر دیا،
اور اُن کے اعدا اُن پر حکومت کرنے لگے۔
۴۲ اُن کے دشمنوں نے اُن پر ظلم ڈھائے
اور اُنہیں اپنا مطیع بنا لیا۔
۴۳ کئی بار اُس نے اُنہیں چھڑایا،
لیکن وہ سرکشی پر اڑے رہے
اور وہ اپنی بدکاریوں کے باعث کمزور ہوتے چلے گئے۔

۴۴ لیکن جب اُس نے اُن کی فریاد سُنی،
اُس نے اُن کے دکھ پر نظر کی؛
۴۵ اُن کی خاطر اُس نے اپنے عہد کو یاد فرمایا
اور اپنی بڑی رحمت کے باعث اُن پر ترس کھایا۔
۴۶ اور جنہوں نے اُنہیں اسیر کر رکھا تھا
اُن کے دل رحم سے بھر دیئے۔

۴۷ اَے خداوند، ہمارے خدا! ہمیں بچا لے،
اور ہمیں قوموں میں سے اکٹھّا کر لے،
تاکہ ہم تیرے قدُّوس نام کا شکر بجا لائیں
اور تیری ستایش کرنے میں فخر محسوس کریں۔

۴۸ خداوند اِسرائیل کے خدا کی،
ازل سے ابد تک ستایش ہوتی رہے۔
سب لوگ کہیں، آمین،

خداوند کی حمد کرو۔

پانچویں کتاب

مزامیر ۱۰۷ تا ۱۵۰

مزمور ۱۰۷

۱ خداوند کا شکر بجا لاؤ کیونکہ وہ بھلا ہے؛
اور اُس کی شفقت ابد تک ہے۔
۲ خداوند کے چھڑائے ہُوئے یہی کہیں۔
جنہیں اُس نے فدیہ دے کر مخالف کے ہاتھ سے چھڑا لیا،
۳ جنہیں اُس نے مختلف ملکوں سے،
مشرق اور مغرب سے اور شمال اور جنوب سے اکٹھّا کیا۔

۴ بعض لوگ بیابانوں اور صحراؤں میں مارے مارے پھرے،
لیکن بسنے کے لیے کسی شہر کی راہ نہ پائی۔
۵ وہ بھوک پیاس کی وجہ سے،
جاں بلب تھے۔
۶ تب اپنی مصیبت میں اُنہوں نے خداوند کو پکارا،
اور اُس نے اُنہیں اُن کی تکلیفوں سے رہائی بخشی۔
۷ اُس نے اُنہیں سیدھی راہ پر ڈال دیا
تاکہ وہ کسی شہر میں جا کر بس جائیں۔
۸ کاش خداوند کی لازوال شفقت کی خاطر
اور بنی آدم کے لیے کیے ہُوئے عجیب کارناموں کے باعث
لوگ اُس کا شکر بجا لائیں،
۹ کیونکہ وہ پیاسوں کی پیاس بجھاتا ہے،
اور اچھی چیزوں سے بھوکوں کا پیٹ بھرتا ہے۔

۱۰ کچھ لوگ اندھیرے اور گہری مایوسی میں،
قیدیوں کی مانند لوہے کی زنجیروں سے جکڑے ہُوئے بیٹھے تھے،

۱۱ کیونکہ اُنہوں نے خدا کے کلام سے سرکشی کی
اور حق تعالیٰ کی مشورت کو حقیر جانا۔
۱۲ چنانچہ اُس نے اُنہیں سخت مشقت میں ڈالا؛
وہ ٹھوکریں کھاتے پھرے لیکن کوئی نہ تھا جو اُن کی مدد کرتا۔
۱۳ تب اُنہوں نے اپنی مصیبت میں خداوند سے فریاد کی،
اور اُس نے اُنہیں اُن کی تکلیفوں سے رہائی بخشی۔
۱۴ اُس نے اُنہیں اندھیرے اور گہری مایوسی میں سے نکال لیا
اور اُن کی زنجیریں توڑ ڈالیں۔
۱۵ کاش خداوند کی لازوال شفقت کی خاطر
اور بنی آدم کے لیے کیے ہُوئے عجیب کارناموں کے باعث
لوگ اُس کا شکر بجالائیں،
۱۶ کیونکہ وہ پیتل کے پھاٹک توڑ دیتا ہے
اور لوہے کی سلاخوں کو کاٹ ڈالتا ہے۔

۱۷ بعض لوگ اپنی سرکش روشوں کے باعث حماقت کے شکار ہو گئے
اور اپنی بدکاریوں کے باعث اذیّت اُٹھانے لگے۔
۱۸ اُنہیں ہر قسم کے کھانے سے نفرت ہو گئی
اور وہ مَوت کے دروازوں کے نزدیک پہنچ گئے۔
۱۹ تب اُنہوں نے اپنی مصیبت میں خداوند سے فریاد کی،
اور اُس نے اُنہیں اُن کے دکھوں سے رہائی بخشی۔
۲۰ اُس نے اپنا کلام بھیجا اور اُنہیں شفا بخشی؛
اور اُنہیں قبر سے بچالیا۔
۲۱ کاش خداوند کی لازوال شفقت کی خاطر
اور بنی آدم کے لیے کیے ہُوئے کارناموں کے باعث،
لوگ اُس کا شکر بجالائیں۔
۲۲ وہ شکرگزاری کی قربانیاں گزرانیں
اور خوشی کے گیت گاتے ہُوئے اُس کے کاموں کا بیان کریں۔

۲۳ کچھ اور لوگ جہازوں میں سوار ہو کر سمندر میں گئے؛
وہ سوداگر تھے اور وسیع سمندروں میں مشغولِ سفر رہے۔
۲۴ اُنہوں نے خداوند کے کام دیکھے،
اور اُن عجیب و غریب کاموں کو بھی دیکھا جو وہ گہراؤ میں کرتا ہے۔
۲۵ کیونکہ اُس نے حکم فرمایا اور طوفانی ہوا چلنے لگی
جس سے اونچی اونچی لہریں اُٹھیں،
۲۶ جن کے باعث وہ آسمان تک بلند ہو جاتے اور پھر گہراؤ میں اُتر
آتے؛
ایسے خطرہ کی صورت میں اُن کے حوصلے نہایت پست ہو جاتے۔
۲۷ وہ جھومتے اور متوالوں کی مانند لڑکھڑاتے؛
اور اُن کی ساری مہارت گویا جاتی رہتی۔
۲۸ تب اُنہوں نے اپنی مصیبت میں خداوند سے فریاد کی،
اور اُس نے اُنہیں اُن کے دکھوں سے رہائی بخشی۔
۲۹ اُس نے طوفانی ہوا کو دھیما کر دیا؛
اور سمندر کی لہریں ٹھہر گئیں۔
۳۰ جب سناٹا چھا گیا تو وہ خوش ہو گئے،
اور اُس نے اُنہیں اُن کی بندرگاہِ مقصود تک پہنچا دیا۔
۳۱ کاش خداوند کی لازوال شفقت کی خاطر
اور بنی آدم کے لیے کیے ہُوئے کارناموں کے باعث
لوگ اُس کا شکر بجالائیں۔
۳۲ کاش وہ لوگوں کے مجمع میں اُس کی بڑائی
اور بزرگوں کی مجلس میں اُس کی مدح سرائی کریں۔

۳۳ اُس نے دریاؤں کو بیابان میں بدل دیا،
اور بہتے چشموں کو خشک زمین بنا دیا،
۳۴ اور زرخیز زمین کو صحرائے شور کر دیا،
کیونکہ وہاں کے باشندے شرارت سے بھرے ہُوئے تھے۔
۳۵ اُس نے بیابان کو جھیلوں میں بدل دیا
اور خشک زمین کو پانی کے چشمے بنا دیا؛
۳۶ وہاں وہ بھوکوں کو بسنے کے لیے لے آیا،
اور اُنہوں نے شہر بسایا جہاں وہ آباد ہو گئے۔
۳۷ اُنہوں نے کھیت بوئے اور تاکستان لگائے
جن میں اچھی فصل پیدا ہُوئی؛
۳۸ اُس نے اُنہیں برکت دی اور اُن کی تعداد میں بہت اضافہ ہُوا،
اور اُس نے اُن کے مویشیوں کی تعداد بھی کم نہ ہونے دی۔

۳۹ پھر ظلم، مصیبت اور غم کے باعث،
اُن کی تعداد گھٹ گئی اور اُنہیں پست ہونا پڑا۔
۴۰ جو امراء کو ذلّت سے دوچار کرتا ہے
اُس نے اُنہیں بے راہ ویرانہ میں بھٹکایا۔
۴۱ لیکن اُس نے مسکینوں کو اُن کے افلاس میں سے نکال کر سرفراز کیا
اور اُن کے خاندانوں کو گلّوں کی مانند بڑھا دیا۔

۴۲ راستباز یہ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں،
لیکن بدکاروں کے مُنہ پر تالا لگ جاتا ہے۔

۴۳ جو کوئی دانا ہو وہ اِن باتوں پر دھیان دے
اور خداوند کی شفقت پر غور کرے۔

مزمور ۱۰۸

ایک گیت۔ داؤد کا مزمور

۱ اَے خدا! میرا دل اُستوار ہے؛
میں گاؤں گا اور اپنی ساری جان سے نغمہ سرائی کروں گا۔
۲ اَے بربط اور ستار، جاگو!
میں صبح کو جگاؤں گا۔
۳ اَے خداوند! میں اُمّتوں میں تیری تعریف کروں گا؛
اور لوگوں میں تیری مدح سرائی کروں گا۔
۴ کیونکہ تیری شفقت بڑی ہے اور افلاک سے بھی بلند ہے؛
اور تیری صداقت آسمانوں تک پہنچتی ہے۔
۵ اَے خدا! تُو عرش پر سرفراز ہو،
اور تیرا جلال ساری زمین پر چھا جائے۔

۶ اپنے داہنے ہاتھ سے ہمیں بچا اور ہماری مدد کر،
تاکہ تیرے محبوب رہائی پائیں۔
۷ خدا نے اپنے مَقدِس سے فرمایا ہے:
میں فخر و مسرّت کے ساتھ سِکم کو تقسیم کروں گا
اور سُکّات کی وادی کی پیمایش کروں گا۔
۸ جلعاد میرا ہے اور منسّی میرا ہے؛
افرائیم میرے سر کا خود ہے،
یہوداہ میرا عصا ہے۔
۹ موآب میرا لگن ہے،
ادوم پر میں جوتا پھینکتا ہُوں؛
اور فلستین پر فتح کا نعرہ مارتا ہُوں۔

۱۰ مجھے اُس محکم شہر میں کون پہنچائے گا؟
ادوم تک میری قیادت کون کرے گا؟
۱۱ اَے خدا! کیا وہ تُو نہیں جس نے ہمیں ردّ کر دیا
اور جو اب ہمارے لشکروں کے ساتھ نہیں جاتا؟
۱۲ دشمن کے خلاف ہمیں کمک پہنچا،
کیونکہ اِنسان کی مدد فضول ہے۔
۱۳ ہم خدا کی مدد سے فتح حاصل کریں گے،
اور وہی ہمارے دشمنوں کو پامال کرے گا۔

مزمور ۱۰۹

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے
داؤد کا مزمور

۱ اَے خدا! تُو جس کا میں ثناخواں ہُوں،
خاموش نہ رہ،
۲ کیونکہ شریر اور دغاباز لوگوں نے
میرے خلاف مُنہ کھولا ہے؛
اُن کی زبان سے میرے خلاف جھوٹی باتیں نکلی ہیں۔
۳ وہ عداوت کی باتوں سے مجھے گھیر لیتے ہیں؛
اور بلاوجہ مجھ سے لڑتے ہیں۔
۴ میری محبّت کے جواب میں وہ مجھ پر اِلزام لگاتے ہیں،
لیکن میرے مُنہ سے دعا ہی نکلتی ہے۔
۵ اُنہوں نے بھلائی کے عوض مجھ سے بُرائی کی،
اور میری دوستی کا جواب دشمنی سے دیا۔

۶ (وہ کہتے ہیں) تُو کسی شریر کو اُس کے مقابل برپا کر دے؛
کوئی مدّعی ہی اُس کے داہنے ہاتھ کھڑا رہے۔
۷ جب اُس پر مقدّمہ چلے تو وہ مجرم قرار دیا جائے،
اور اُس کی اپنی دعائیں اُسے گنہگار قرار دیں۔
۸ اُس کی عمر مختصر ہو؛
اور اُس کا عہدہ کوئی اور سنبھال لے۔
۹ اُس کے بچّے یتیم ہو جائیں
اور اُس کی بیوی بیوہ ہو جائے۔
۱۰ اُس کے بچّے آوارہ پھریں اور بھیک مانگا کریں؛
اور وہ اپنے ویران مکانوں سے بھی نکال دیئے جائیں۔
۱۱ قرض خواہ اُس کا سب کچھ چھین لے؛
اور بیگانے اُس کی محنت کا پھل لُوٹ لیں۔
۱۲ کوئی اُس کی طرف دستِ شفقت نہ بڑھائے

نہ اُس کے یتیم بچّوں پر ترس کھائے۔
[۱۳] اُس کی نسل کاٹ ڈالی جائے،
اور اگلی پُشت سے اُن کے نام مٹا دیئے جائیں۔
[۱۴] اُس کے باپ دادا کی بدکاری کا ذکر خداوند کے حُضور میں ہوتا رہے؛
اور اُس کی ماں کا گناہ کبھی نہ مٹایا جائے۔
[۱۵] اُن کے گناہ ہمیشہ خداوند کے سامنے رہیں،
تاکہ وہ زمین پر اُن کا ذکر نابود کردے۔

[۱۶] کیونکہ اُس کے دل میں رحم کرنے کا خیال کبھی پیدا نہ ہُوا،
بلکہ وہ مفلسوں، محتاجوں اور شکستہ دل اِنسانوں کو ستایا کرتا تھا
تاکہ وہ زندہ نہ رہیں۔
[۱۷] لعنت کرنا اُسے بہت پسند تھا۔
کاش کہ وہ خود لعنت کا شکار ہو؛
برکت دینے میں وہ کوئی خوشی محسوس نہ کرتا تھا۔
کاش کہ وہ خود بھی برکت سے دُور رہے۔
[۱۸] اُس نے لعنت کو لباس کی مانند پہن رکھا تھا؛
اور وہ اُس کے جسم میں پانی کی مانند،
اور اُس کی ہڈّیوں میں تیل کی مانند سما گئی تھی۔
[۱۹] کاش کہ وہ اُس کے لیے چوغہ کی مانند ہو جسے وہ اوڑھے رہے۔
اور اُس پٹکے کی مانند جو سدا اُس کی کمر سے لپٹا رہے۔
[۲۰] مجھ پر الزام لگانے والوں اور میری بُرائی کرنے والوں کو،
خداوند کی طرف سے یہی بدلہ ملے۔

[۲۱] لیکن تُو اَے خداوند تعالیٰ،
اپنے نام کی خاطر مجھ پر احسان کر؛
اور اپنی شفقت کی خوبی کے مطابق مجھے رہائی بخش۔
[۲۲] کیونکہ میں غریب اور محتاج ہُوں،
اور میرا دل میرے پہلو میں زخمی ہو چُکا ہے۔
[۲۳] میں شام کے سایہ کی مانند ڈھل رہا ہُوں؛
اور ٹڈّی کی مانند اُڑا دیا گیا ہُوں۔
[۲۴] فاقہ کرتے کرتے میرے گھُٹنے کمزور ہو گئے؛
میرے جسم میں چربی نہیں اور وہ سوکھ کر رہ گیا ہے۔
[۲۵] میں اپنے مخالفوں کے نزدیک لعنت کا باعث ٹھہرا ہُوں؛
جب وہ مجھے دیکھتے ہیں تو اپنے سر ہلاتے ہیں۔

[۲۶] اَے خداوند، میرے خدا! میری مدد کر؛
اور اپنی شفقت کے مُطابق مجھے بچا لے۔
[۲۷] تاکہ وہ جان لیں کہ اِس میں تیرا ہاتھ ہے،
اور تُو ہی نے اَے خداوند، یہ کیا ہے۔
[۲۸] وہ لعنت کرتے ہیں لیکن تُو برکت دے گا؛
جب وہ حملہ کریں تو پشیمان ہونگے،
لیکن تیرا خادم شادمان ہوگا۔
[۲۹] میرے مخالف رسوائی سے مُلبّس ہوں گے
اور شرمندگی کو جُبّہ کی طرح اوڑھے رہیں گے۔

[۳۰] میں اپنے مُنہ سے خداوند کی بڑی تعریف کروں گا؛
اور بڑے اجتماع میں اُس کی ستایش کروں گا۔
[۳۱] کیونکہ وہ محتاج کے داہنے ہاتھ کھڑا رہتا ہے
تاکہ سزا کا حکم نافذ کرنے والوں سے اُس کی جان کو بچا سکے۔

مزمور ۱۱۰

داؔؤد کا مزمور

[۱] یہوواہ میرے خداوند سے فرماتا ہے:
تُو میرے داہنے ہاتھ بیٹھ
جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کی چوکی نہ کردوں۔

[۲] خداوند تیری طاقت کا عصا صیّوؔن سے آگے بڑھائے گا؛
تُو اپنے دشمنوں میں حکمرانی کرے گا۔
[۳] تیری لشکرکشی کے دِن،
تیرے لوگ خوشی سے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔
مُقدّس جاہ وجلال سے آراستہ ہوکر،
اور صبح صادق کے بطن سے پیدا ہونے والی
جوانی کی شبنم کی مانند۔

[۴] خداوند نے قسم کھائی ہے،
اور وہ اپنا ارادہ نہیں بدلے گا:

کہ تُو مَلکِ صِدق کے طور پر
ابد تک کاہن ہے۔

۵ خداوند تیرے داہنے ہاتھ پر؛
اپنے غضب کے دِن بادشاہوں کو کُچل دے گا۔
۶ وہ قوموں کا اِنصاف کرے گا اور لاشوں کے ڈھیر لگا دے گا،
اور تمام روئے زمین کے حکمرانوں کو کُچل دے گا۔
۷ وہ راہ کے کنارے کی ندی سے پانی پیئے گا،
اِس لیے وہ اپنے سر کو اونچا کرے گا۔

مزمور ۱۱۱

۱ خداوند کی ستایش کرو۔

راستبازوں کی مجلس میں اور جماعت میں
میں اپنے سارے دل سے خداوند کا شکر بجا لاؤں گا۔

۲ خداوند کے کام عظیم ہیں؛
اُن پر غور کرنے والوں کو بڑی راحت ملتی ہے۔
۳ اُس کے کام پُرجلال اور باحشمت ہیں،
اور اُس کی صداقت ابد تک قائم ہے۔
۴ اُس نے اپنے عجائب کی یادگار قائم کی ہے؛
خداوند رحیم و کریم ہے۔
۵ وہ اپنے خوف ماننے والوں کو خوراک مہیا کرتا ہے؛
اور اپنا عہد ابد تک یاد رکھتا ہے۔
۶ اُس نے غیر قوموں کی میراث اپنے لوگوں کو دے کر،
اپنے کاموں کی قوّت اُنہیں دکھائی ہے۔
۷ اُس کے ہاتھوں کے کام عدل اور صِدق پر مبنی ہیں؛
اور اُس کے تمام قوانین پائیدار ہیں۔
۸ وہ ابدالآباد قائم رہیں گے،
اُن کی بنیاد صداقت اور اِنصاف پر رکھی گئی ہے۔
۹ اُس نے اپنے لوگوں کا فدیہ دیا؛
اور اپنا عہد ہمیشہ کے لیے ٹھہرایا ہے۔
اُس کا نام قدُّوس اور مُہیب ہے۔
۱۰ خدا کا خوف حکمت کی ابتدا ہے؛
اُس پر عمل کرنے والے دانشمند ہیں۔
ابد تک اُسی کی ستایش ہوتی رہے۔

مزمور ۱۱۲

۱ خداوند کی ستایش کرو۔

مبارک ہے وہ آدمی جو خداوند کا خوف مانتا ہے،
اور جسے اُس کے احکام بہت عزیز ہیں۔
۲ اُس کی نسل ملک میں زورآور ہوگی؛
راستبازوں کی نسل برکت پائے گی۔
۳ اُس کا گھر مال و دولت سے بھرا رہتا ہے،
اور اُس کی راستبازی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔
۴ تاریکی میں بھی راستبازوں کے لیے نور چمکتا ہے،
وہ رحیم و کریم اور صادق ہے۔
۵ سخی اِنسان اور فراخدلی سے قرض دینے والے کا بھلا ہوگا،
وہ اپنا کاروبار راستی سے چلاتا ہے،
۶ یقیناً وہ کبھی نہ ڈگمگائے گا؛
راستباز اِنسان ہمیشہ یاد کیا جائے گا۔
۷ اُسے کسی بُری خبر کا خوف نہ ہوگا؛
اور اُس کا دل خداوند پر توکل کرنے سے قائم رہتا ہے۔
۸ اُس کا دل مستحکم ہے، اُسے کوئی خوف نہ ہوگا؛
آخر میں وہ اپنے مخالفوں پر فاتحانہ نگاہ ڈالے گا۔
۹ اُس نے مسکینوں پر اپنے تحفوں کی بارش کر دی ہے،
اُس کی صداقت ہمیشہ قائم رہے گی؛
اور اُس کا سینگ باعزّت بلند کیا جائے گا۔

۱۰ شریر یہ دیکھ کر کُڑھے گا،
وہ اپنے دانت پیسے گا اور گُھل جائے گا؛
شریروں کی مرادیں بر نہ آئیں گی۔

مزمور ۱۱۳

۱ خداوند کی ستایش کرو۔
اَے خداوند کے خادمو! ستایش کرو،

خداوند کے نام کی ستایش کرو۔
۲ اب سے ابد تک،
خداوند کا نام مبارک ہو۔
۳ طلوعِ آفتاب سے اُس کی جائے غروب تک،
خداوند کے نام کی ستایش کی جائے۔

۴ خداوند سب قوموں پر بلند و بالا ہے،
اُس کا جلال آسمان سے بھی اونچا ہے۔
۵ خداوند ہمارے خدا کی مانند کون ہے،
جو عالمِ بالا پر تخت نشین ہے،
۶ جو فروتنی سے آسمان اور زمین پر نظر کرتا ہے؟

۷ وہ مسکین کو خاک پر سے
اور محتاج کو راکھ کے ڈھیر پر سے اُٹھاتا ہے؛
۸ اور اُنہیں اُمراء کے ساتھ
یعنی اپنی اُمّت کے اُمراء کے ساتھ بٹھاتا ہے۔
۹ وہ بانجھ عورت کو بچّوں کی خوشی دیتا ہے
اور اُسے اپنے گھر میں ایک دلشاد ماں کی طرح بساتا ہے۔

خداوند کی ستایش کرو۔

مزمور ۱۱۴

۱ جب اِسرائیلؔ، مِصرؔ میں سے نکل آیا،
یعنی یعقوبؔ کا گھرانا اجنبی زبان بولنے والوں میں سے نکلا،
۲ تب یہوداہؔ خدا کا مَقدِس ٹھہرا،
اور اِسرائیلؔ اُس کی مملکت۔

۳ سمندر یہ دیکھ کر بھاگ نکلا،
اور یردنؔ پیچھے ہٹ گیا؛
۴ پہاڑ مینڈھوں کی مانند اُچھلے،
اور پہاڑیاں برّوں کی مانند کُودنے لگیں۔
۵ اَے سمندر، تجھے کیا ہُوا جو تُو بھاگا،
اور اَے یردنؔ تُو کیوں پیچھے ہٹا؟
۶ اَے پہاڑو! تُم کیوں مینڈھوں کی مانند اُچھلے
اور اَے پہاڑیو! تمہیں کیا ہُوا کہ تُم برّوں کی مانند کُودنے لگیں؟

۷ اَے زمین خداوند کے سامنے،
یعقوبؔ کے خدا کے سامنے، تھرتھرا،
۸ جس نے چٹان کو جھیل،
اور چقماق کو پانی کا چشمہ بنا دیا۔

مزمور ۱۱۵

۱ ہمیں نہیں، اَے خداوند! ہمیں نہیں،
بلکہ تُو اپنے ہی نام کو
اپنی شفقت اور سچّائی کے باعث جلال عطا فرما۔

۲ قومیں کیوں کہتی ہیں کہ
اُن کا خدا کہاں ہے؟
۳ ہمارا خدا تو آسمان پر ہے؛
وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔
۴ لیکن اُن کے بُت تو چاندی اور سونا ہیں،
جو آدمی کی دستکاری ہیں۔
۵ اُن کے مُنہ ہیں لیکن وہ بول نہیں سکتے،
آنکھیں ہیں لیکن وہ دیکھ نہیں سکتے؛
۶ اُن کے کان ہیں لیکن وہ سُن نہیں سکتے،
نتھنے ہیں لیکن وہ سونگھ نہیں سکتے؛
۷ اُن کے ہاتھ ہیں لیکن وہ چھُو نہیں سکتے،
پاؤں ہیں لیکن وہ چل نہیں سکتے؛
نہ وہ اپنے گلے سے آواز نکال سکتے ہیں۔
۸ جو اُنہیں بناتے ہیں وہ اُن ہی کی مانند ہو جائیں گے،
اور وہ سب بھی جو اُن پر بھروسا رکھتے ہیں۔

۹ اَے اِسرائیلؔ کے گھرانے! خداوند پر توکّل کر۔
وہی اُن کی کمک اور سپر ہے۔
۱۰ اَے ہارونؔ کے گھرانے! خداوند پر توکّل کر۔
وہی اُن کی کمک اور سپر ہے۔
۱۱ خداوند سے ڈرنے والے خداوند پر توکّل کرتے ہیں۔

وہی اُن کی کمک اور سپر ہے۔
[۱۲] خداوند ہمیں یاد رکھتا ہے اور ہمیں برکت دے گا؛
وہ اسرائیل کے گھرانے کو برکت دے گا،
وہ ہارون کے گھرانے کو برکت دے گا،
[۱۳] کیا چھوٹے، کیا بڑے،
جو خداوند کا خوف مانتے ہیں، وہ اُنہیں برکت دے گا۔

[۱۴] خداوند تمہیں بڑھائے،
تمہیں اور تمہاری اولاد کو بھی۔
[۱۵] تُم خداوند کی طرف سے برکت پاؤ،
جو آسمان اور زمین کا خالق ہے۔

[۱۶] سب سے اونچا آسمان خداوند کا ہے،
لیکن زمین اُس نے بنی آدم کو دی ہے۔
[۱۷] مُردے خداوند کی ستایش نہیں کرتے،
اور نہ وہ جو خاموشی کے عالم میں اُتر جاتے ہیں؛
[۱۸] بلکہ ہم، اب بھی اور ابد تک،
خداوند کو مبارک کہیں گے۔

خداوند کی ستایش کرو۔

مزمور ۱۱۶

[۱] میں خداوند سے محبّت رکھتا ہُوں کیونکہ اُس نے میری صدا سُنی؛
اُس نے میری فریاد سُنی۔
[۲] چونکہ اُس نے میری طرف کان لگایا،
اِس لیے میں عمر بھر اُس سے دعا کرتا رہوں گا۔

[۳] مَوت کی رسّیوں نے مجھے جکڑ لیا،
اور پاتال کی اذیّت مجھ پر آ پڑی؛
میں دکھ اور غم میں مبتلا ہو گیا۔
[۴] تب میں نے خداوند سے دعا کی:
اَے خداوند! مجھے بچا لے!
[۵] خداوند کریم اور صادق ہے؛
ہمارا خدا رحیم ہے۔
[۶] خداوند سادہ دل لوگوں کی حفاظت کرتا ہے؛
اشد ضرورت کے وقت اُس نے مجھے بچا لیا۔

[۷] اَے میری جان! پھر سے مطمئن ہو جا،
کیونکہ خداوند نے تیرے ساتھ بھلائی کی ہے۔

[۸] کیونکہ تُو نے اَے خداوند! میری جان کو مَوت سے،
اور میری آنکھوں کو آنسو بہانے سے،
اور میرے پاؤں کو ٹھوکر کھانے سے بچایا ہے،
[۹] تا کہ میں زندوں کی دنیا میں
خداوند کے حُضور میں چلتا رہوں۔
[۱۰] اِسی لیے جب میں نے کہا کہ
میں بڑی مصیبت میں ہُوں،
تب بھی میں اپنے ایمان پر قائم تھا۔
[۱۱] اور میں نے مایوسی کے عالم میں کہہ دیا:
سب لوگ جھوٹے ہیں۔

[۱۲] خداوند نے مجھ پر جو جو مہربانیاں کی ہیں،
اُن کا معاوضہ میں کیسے ادا کر سکتا ہُوں؟
[۱۳] میں نجات کا پیالہ اُٹھا کر
خداوند سے دعا کروں گا۔
[۱۴] میں خداوند کے لیے اپنی منّتیں
اُس کی ساری اُمّت کے سامنے پوری کروں گا۔

[۱۵] خداوند کی نگاہ میں
اُس کے مُقدّسوں کی مَوت بیش بہا ہے،
[۱۶] اَے خداوند! واقعی میں تیرا خادم ہُوں؛
میں تیرا خادم اور تیری کنیز کا فرزند ہُوں؛
تُو نے مجھے میری زنجیروں سے آزاد کر دیا۔

[۱۷] میں تیرے لیے شکرگزاری کی قربانی چڑھاؤں گا
اور خداوند سے دعا کروں گا۔
[۱۸] میں خداوند کے لیے اپنی منّتیں
اُس کی ساری اُمّت کے سامنے پُوری کروں گا،
[۱۹] خداوند کے گھر کی بارگاہوں میں۔

تیرے اندر، اَے یروشلیم۔

خداوند کی ستایش کرو۔

مزمور ۱۱۷

۱ اَے سب قومو! خداوند کی ستایش کرو،
اَے اُمتو! اُس کی تمجید کرو۔
۲ کیونکہ ہم پر اُس کی بڑی شفقت ہے،
اور خداوند کی سچّائی ابد تک قائم ہے۔

خداوند کی ستایش کرو۔

مزمور ۱۱۸

۱ خداوند کا شکر بجا لاؤ کیونکہ وہ بھلا ہے؛
اُس کی شفقت ابدی ہے۔

۲ اِسرائیل کہے:
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
۳ ہارون کا گھرانا کہے:
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
۴ خداوند کا خوف ماننے والے کہیں:
اُس کی شفقت ابدی ہے۔

۵ میں نے مصیبت میں خدا کو پکارا،
اُس نے میری سُنی اور مجھے چھڑایا۔
۶ خداوند میرے ساتھ ہے، مجھے کوئی خوف نہیں۔
اِنسان میرا کیا کر سکتا ہے؟
۷ خداوند میرے ساتھ ہے، وہ میرا مددگار ہے۔
اِس لیے میں فتح پاؤں گا
اور اپنے دشمنوں کا زوال دیکھوں گا۔

۸ خداوند میں پناہ لینا
اِنسان پر بھروسا رکھنے سے بہتر ہے۔

۹ خداوند میں پناہ لینا
امراء پر بھروسا رکھنے سے بہتر ہے۔

۱۰ سب قوموں نے مجھے گھیر لیا،
لیکن خداوند کے نام سے میں اُنہیں کاٹ ڈالوں گا۔
۱۱ وہ مجھے ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں،
لیکن خداوند کے نام سے میں اُنہیں نابود کر دوں گا۔
۱۲ اُنہوں نے شہد کی مکھّیوں کی مانند مجھے گھیر لیا،
لیکن وہ کانٹوں کی آگ کی طرح جلد بُجھ گئے؛
خداوند کے نام سے میں نے اُنہیں نابود کر دیا۔

۱۳ مجھے دھکیل دیا گیا اور میں گرنے ہی کو تھا،
کہ خداوند نے میری مدد کی۔
۱۴ خداوند میری قوّت اور میرا گیت ہے؛
وہ میری نجات بن گیا۔

۱۵ راستبازوں کے خیموں میں
خوشی اور فتح کی للکاریں گونج رہی ہیں:
خداوند کے داہنے ہاتھ نے زبردست کام کیے ہیں!
۱۶ خداوند کا داہنا ہاتھ بلند ہُوا ہے؛
خداوند کے داہنے ہاتھ نے زبردست کام کیے ہیں!

۱۷ میں مروں گا نہیں بلکہ جیتا رہوں گا،
اور بیان کرتا رہُوں گا کہ خدا نے کیا کِیا ہے۔
۱۸ خداوند نے مجھے سخت تنبیہ تو کی،
لیکن اُس نے مجھے مَوت کے حوالہ نہیں کیا۔

۱۹ میرے لیے صداقت کے پھاٹک کھول دو؛
میں اُن میں سے داخل ہو کر خداوند کا شکر بجا لاؤں گا۔
۲۰ یہی خداوند کا پھاٹک ہے
جس سے راستباز اندر جا سکتے ہیں۔
۲۱ میں تیرا شکر بجا لاؤں گا کیونکہ تُو نے مجھے جواب دیا؛
تُو خود میری نجات بنا ہے۔

۲۲ جس پتھّر کو معماروں نے ردّ کیا

وہی کونے کے سرے کا پتھّر ہو گیا؛
[۲۳] یہ خداوند نے کیا،
اور یہ ہماری نظر میں عجیب ہے۔
[۲۴] یہ وہی دِن ہے جسے خداوند نے مقرّر کیا؛
آؤ ہم اُس میں شادمان ہوں اور خوشی منائیں۔

[۲۵] اَے خداوند! ہمیں بچا؛
اَے خداوند! ہمیں کامیابی عنایت کر۔
[۲۶] مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔
ہم تمہیں خداوند کے گھر سے دعا دیتے ہیں۔
[۲۷] یہوواہ ہی خدا ہے،
اور اُس نے اپنا نور ہم پر چمکایا ہے۔
ہاتھ میں شاخیں لیے ہوئے، مذبح کے سینگوں تک،
خوشی کے جلوس میں شریک ہو جاؤ۔

[۲۸] تُو میرا خدا ہے اور میں تیرا شکر بجالاؤں گا؛
تُو میرا خدا ہے اور میں تیری تمجید کروں گا۔

[۲۹] خداوند کا شکر بجالاؤ کیونکہ وہ بھلا ہے؛
اُس کی شفقت ابدی ہے۔

مزمور ۱۱۹

الف

[۱] مبارک ہیں وہ جو کامل رفتار ہیں،
اور جو خداوند کی شریعت کے مطابق چلتے ہیں۔
[۲] مبارک ہیں وہ جو اُس کے احکام پر عمل کرتے ہیں
اور اپنے پُورے دل سے اُس کے طالب ہیں۔
[۳] وہ کوئی غلط کام نہیں کرتے؛
اور اُس کی راہوں پر چلتے ہیں۔
[۴] تُو نے فرمان جاری کر دیا ہے
کہ تیرے قوانین پُوری طرح مانے جائیں،
[۵] کاش کہ تیرے آئین کی اطاعت کے لیے
میری روِشیں استوار ہو جائیں!
[۶] جب میں تیرے احکام کا لحاظ رکھوں گا
تو شرمندہ نہ ہُوں گا۔
[۷] جب میں تیری صداقت کے قوانین سیکھ لوں گا
تو سچّے دل سے تیری ستایش کروں گا۔
[۸] میں تیرے آئین پر عمل کروں گا؛
مجھے بالکل ہی ترک نہ کر دینا۔

ب

[۹] جوان اپنی روِش کس طرح پاک رکھے؟
تیرے کلام کے مطابق زندگی گزارنے سے۔
[۱۰] میں پُورے دل سے تیری جستجو میں لگا ہُوا ہُوں؛
مجھے اپنے آئین سے بھٹکنے نہ دے۔
[۱۱] میں نے تیرا کلام اپنے دل میں محفوظ کر لیا ہے
تاکہ میں تیرے خلاف گناہ نہ کروں۔
[۱۲] اَے خداوند! تیری ستایش ہو؛
مجھے اپنے آئین سکھا۔
[۱۳] تیرے مُنہ سے نکلے ہُوئے سبھی قوانین کا بیان
میرے لبوں پر رہتا ہے۔

[۱۴] مجھے تیرے فرمانوں کو بجا لانے سے ویسی ہی مسرّت حاصل ہوتی ہے
جیسی ہر طرح کی دولت سے ہوتی ہے۔
[۱۵] میں تیرے قوانین پر غور کرتا ہُوں
اور تیری راہوں کو نگاہ میں رکھتا ہُوں۔
[۱۶] تیرے آئین میرے لیے خوشی کا باعث ہیں؛
میں تیرے کلام کو فراموش نہ کروں گا۔

ج

[۱۷] اپنے خادم پر احسان کر تاکہ میں جیتا رہُوں؛
اور تیرے کلام پر عمل کرتا رہوں۔
[۱۸] میری آنکھیں کھول دے
تاکہ میں تیری شریعت کے عجائب دیکھ سکوں۔
[۱۹] میں زمین پر مسافر ہُوں؛
اپنے احکام مجھ سے پوشیدہ نہ رکھ۔
[۲۰] میری روح تیرے قوانین کے اشتیاق میں
ہر وقت تڑپتی رہتی ہے۔
[۲۱] تُو اُن مغروروں کو جو ملعون ہیں
اور جو تیرے احکام سے گمراہ ہو جاتے ہیں، ڈانٹ دیتا ہے۔

۲۲ ملامت اور ذلّت کو مجھ سے دُور کر دے،
کیونکہ میں تیرے قوانین پر عمل کرتا ہُوں۔
۲۳ اُمراء اکٹھے بیٹھ کر میرے خلاف باتیں کرتے ہیں،
تو بھی تیرا خادم تیرے آئین پر دھیان لگائے رہے گا۔
۲۴ تیرے قوانین میرے لیے باعثِ مسرّت ہیں؛
وہ میرے مشیر ہیں۔

د

۲۵ میں خاک کے سپرد کر دیا گیا ہُوں؛
تُو اپنے کلام کے مطابق میری زندگی کا تحفُّظ کر۔
۲۶ میں نے اپنی روشیں بیان کیں اور تُو نے مجھے جواب دیا؛
مجھے اپنے آئین سکھا۔
۲۷ اپنے قوانین کے اُصول میرے ذہن نشین کر دے؛
تب میں تیرے عجائب پر دھیان دوں گا۔
۲۸ غم کے مارے میری جان خستہ حال ہے؛
اپنے کلام کے مطابق مجھے تقویّت بخش۔
۲۹ جھوٹ کی راہوں سے مجھے دُور رکھ؛
اپنی شریعت کے ذریعہ مجھ پر فضل فرما۔
۳۰ میں نے سچّائی کی راہ اختیار کر لی ہے؛
اور اپنا دل تیرے احکام پر لگا رکھا ہے۔
۳۱ اَے خداوند! میں تیرے قوانین سے لپٹا ہُوا ہُوں؛
مجھے شرمندہ نہ ہونے دے۔
۳۲ میں تیرے احکام کی راہ میں دوڑتا ہُوں،
کیونکہ تُو نے میرے دل کو کشادگی عطا فرمائی ہے۔

ہ

۳۳ اَے خداوند! مجھے اپنے آئین پر چلنا سکھا؛
تب میں آخر تک اُن پر عمل کرتا رہوں گا۔
۳۴ مجھے فہم عطا کر اور میں تیری شریعت پر عمل کروں گا
اور اپنے پُورے دل سے اُس پر چلوں گا۔
۳۵ مجھے اپنے احکام کی راہ پر چلا،
کیونکہ اُس میں میری خوشنودی ہے۔
۳۶ میرے دل کو اپنے قوانین کی طرف پھیر دے؛
نہ کہ لالچ کی طرف۔
۳۷ میری آنکھوں کو بیکار چیزوں کی طرف سے پھیر دے؛
اپنے کلام کے مُطابق میری زندگی کا تحفُّظ کر۔
۳۸ اپنے خادم کے ساتھ اپنا وعدہ پُورا کر،
تا کہ لوگ تیرا خوف مانتے رہیں۔
۳۹ جس ملامت کا مجھے خوف ہے اُسے دُور کر دے،
کیونکہ تیرے احکام بھلے ہیں۔
۴۰ دیکھ میں تیرے قوانین کا کس قدر مشتاق ہُوں!
اپنی صداقت سے میری زندگی کا تحفُّظ کر۔

و

۴۱ اَے خداوند! تیری لازوال شفقت اور تیری نجات،
تیرے وعدہ کے مطابق مجھے بھی نصیب ہوں؛
۴۲ تب میں اُسے جو مجھ پر طعنہ زنی کرتا ہے جواب دے سکوں گا،
کیونکہ میرا توکّل تیرے کلام پر ہے۔
۴۳ میرے مُنہ سے حق بات کو کبھی جدا نہ ہونے دے،
کیونکہ میں نے تیرے قوانین پر امید لگا رکھی ہے۔
۴۴ میں ابدالآباد،
تیری شریعت پر عمل کرتا رہوں گا۔
۴۵ میں آزادی سے چلوں گا،
کیونکہ میں تیرے قوانین کا طالب رہا ہُوں۔
۴۶ میں بادشاہوں کے سامنے تیرے قوانین بیان کروں گا
اور شرمندہ نہ ہُوں گا،
۴۷ میں تیرے احکام سے مسرّت حاصل کروں گا
کیونکہ وہ مجھے عزیز ہیں۔
۴۸ میں اپنے ہاتھ تیرے احکام کی طرف اُٹھاتا ہُوں، وہ مجھے عزیز ہیں،
اور میں تیرے آئین پر دھیان کروں گا۔

ز

۴۹ جو کلام تُو نے اپنے خادم سے کیا اُسے یاد فرما،
کیونکہ تُو نے مجھے امید دلائی ہے۔
۵۰ میری مصیبت میں میری تسلّی یہی ہے:
تیرا وعدہ میری زندگی کا تحفُّظ کرتا ہے۔
۵۱ مغرور بے دھڑک میرا مضحکہ اُڑاتے ہیں،
لیکن میں تیری شریعت سے کنارہ نہیں کرتا۔
۵۲ اَے خداوند! میں تیرے قدیم احکام یاد کرتا ہُوں،
مجھے اُن سے بڑی تسلّی ملتی ہے۔
۵۳ جن شریروں نے تیری شریعت کو ترک کر دیا،
اُن کے سبب سے میں سخت طیش میں آ گیا ہُوں۔
۵۴ جہاں کہیں میرا قیام ہوتا ہے

وہاں تیرے آئین میرے گیت کا مضمون بن جاتے ہیں۔
۵۵ اَے خداوند! میں رات کو تیرے نام کا ذکر کرتا ہُوں،
اور میں تیری شریعت پر عمل کروں گا۔
۵۶ یہ میرا دستورِ عمل ہے کہ
تیرے فرمانوں کو مانتا رہُوں۔

ح

۵۷ اَے خداوند! تُو میرا بخرہ ہے؛
میں نے تیرے کلام کو ماننے کا وعدہ کیا ہے۔
۵۸ اور اپنے پُورے دل سے تیرے دیدار کا طالب رہا ہُوں؛
اپنے وعدہ کے مطابق مجھ پر فضل فرما۔
۵۹ میں نے اپنی روشوں پر غور کیا
اور اپنے قدم تیرے قوانین کی جانب موڑ دیئے۔
۶۰ میں تیرے احکام ماننے میں
جلدی کروں گا، تاخیر سے کام نہیں لُوں گا،
۶۱ خواہ شریر مجھے رسّیوں سے جکڑ لیں،
تو بھی میں تیری شریعت کو فراموش نہ کروں گا۔
۶۲ تیری صداقت کے احکام کی خاطر
میں آدھی رات کو تیرا شکر بجالانے کو اُٹھتا ہُوں۔
۶۳ میں اُن سب کا رفیق ہُوں جو تیرا خوف مانتے ہیں،
اور جو تیرے فرمانوں پر چلتے ہیں۔
۶۴ اَے خداوند! زمین تیری شفقت سے معمور ہے؛
مجھے اپنے آئین سکھا۔

ط

۶۵ اَے خداوند! اپنے کلام کے مطابق،
اپنے خادم کا بھلا کر،
۶۶ مجھے دانش اور صحیح امتیاز سکھا،
کیونکہ تیرے احکام پر میرا توکّل ہے۔
۶۷ مصیبت میں پڑنے سے پہلے میں گمراہ تھا،
پر اب تیرے کلام کو مانتا ہُوں۔
۶۸ تُو بھلا ہے اور تُو جو کچھ کرتا ہے وہ بھی بھلا ہے؛
مجھے اپنے آئین سکھا۔
۶۹ حالانکہ مغروروں نے مجھ پر بہتان باندھا ہے،
تو بھی میں پُورے دل سے تیرے قوانین کو مانتا ہُوں۔
۷۰ اُن کے دل فربہ ہو کر بےحِس ہو گئے ہیں،
لیکن میں تیری شریعت میں مسرور رہتا ہُوں۔
۷۱ مصیبت میں مبتلا ہونا میرے حق میں اچھا ہے
تاکہ میں تیرے آئین سیکھ سکوں۔
۷۲ تیرے مُنہ کی شریعت میرے لیے
چاندی اور سونے کے ہزاروں سِکّوں سے زیادہ افضل ہے۔

ی

۷۳ تیرے ہاتھوں نے مجھے بنایا اور تشکیل کیا؛
مجھے فہم عطا فرما تاکہ تیرے فرمان سیکھ سکوں۔
۷۴ تیرا خوف ماننے والے جب مجھے دیکھیں تو خوش ہوں،
کیونکہ میری امید تیرے کلام پر ہے۔
۷۵ اَے خداوند! میں جانتا ہُوں کہ تیرے قوانین راست ہیں،
اور وفاداری ہی سے تُو نے مجھے دُکھ پہنچایا۔
۷۶ اپنے خادم سے کیے ہُوئے وعدہ کے مطابق،
تیری شفقت میری تسلّی کا باعث ہو۔
۷۷ تیری رحمت مجھے نصیب ہو تاکہ میں زندہ رہُوں،
کیونکہ تیری شریعت میری خوشنودی ہے۔
۷۸ مغرور شرمندہ ہوں کیونکہ وہ میرے ساتھ ناحق بُرائی کرتے ہیں؛
لیکن میں تیرے فرمانوں پر دھیان کروں گا۔
۷۹ جو تجھ سے ڈرتے ہیں،
اور جو تیرے قوانین سمجھتے ہیں، میری طرف رجوع ہوں۔
۸۰ میرا دل تیرے آئین پر پُوری طرح عمل کرے،
تاکہ مجھے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

ک

۸۱ میری جان تیری نجات کے لیے بیتاب ہے،
لیکن میں نے تیرے کلام پر اپنی امید لگا رکھی ہے۔
۸۲ تیرے وعدہ کے انتظار میں میری آنکھیں دھُندلا گئیں؛
اور میں کہتا ہُوں کہ تُو مجھے کب تسلّی بخشے گا؟
۸۳ حالانکہ میں دھوئیں میں رکھّے ہُوئے مشکیزہ کی مانند ہو گیا ہُوں،
تو بھی میں تیرے آئین کو نہیں بھولتا۔
۸۴ تیرا خادم کب تک انتظار کرے؟
تُو میرے ستانے والوں پر کب فتویٰ دے گا؟
۸۵ مغروروں نے تیری شریعت کے اصولوں کے خلاف،
میرے لیے گڑھے کھودے ہیں۔
۸۶ تیرے سبھی احکام برحق ہیں؛
میری مدد کر کیونکہ لوگ خواہ مخواہ مجھے ستاتے ہیں۔
۸۷ اُنہوں نے مجھے زمین پر سے تقریباً مٹا ہی ڈالا تھا،

لیکن میں نے تیرے فرمانوں کو ترک نہیں کیا۔
۸۸ اپنی شفقت کے مطابق میری زندگی کا تحفُّظ کر،
اور میں تیرے مُنہ سے نکلے ہُوئے احکام پر عمل کروں گا۔

ل

۸۹ اَے خداوند! تیرا کلام ابدی ہے؛
وہ آسمان پر مستقل طور پر قائم رہتا ہے۔
۹۰ تیری وفاداری پُشت در پُشت جاری رہتی ہے؛
تُو نے زمین کو قائم کیا اور اُسے استحکام بخشا۔
۹۱ تیرے قوانین آج تک قائم ہیں،
کیونکہ سب چیزیں تیری خدمت گزار ہیں۔
۹۲ اگر تیری شریعت میرے لیے باعثِ مسرّت نہ ہوتی،
تو میں اپنی مصیبت میں ہلاک ہو چُکا ہوتا۔
۹۳ میں تیرے قوانین کو کبھی نہ بھولوں گا،
کیونکہ اُن ہی کے وسیلہ سے تُو نے مجھے محفوظ رکھا ہے۔
۹۴ مجھے بچالے کیونکہ میں تیرا ہُوں؛
اور تیرے فرمانوں کا طالب رہا ہُوں۔
۹۵ شریر مجھے تباہ کرنے پر آمادہ ہیں،
لیکن میں تیرے قوانین پر غور کروں گا۔
۹۶ میں نے دیکھا کہ ہر کمال کی کوئی نہ کوئی حد ہوتی ہے؛
لیکن تیرے احکام لامحدود ہیں۔

م

۹۷ آہا، میں تیری شریعت سے کیسی محبّت رکھتا ہُوں!
دِن بھر میرا دھیان اُسی پر لگا رہتا ہے۔
۹۸ تیرے احکام مجھے میرے دشمنوں سے زیادہ دانشمند بنا دیتے ہیں،
کیونکہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ ہیں۔
۹۹ میں اپنے تمام استادوں سے بھی زیادہ فہم رکھتا ہُوں،
کیونکہ میں تیرے قوانین پر دھیان کرتا ہُوں،
۱۰۰ میں بزرگوں سے زیادہ سمجھدار ہُوں،
کیونکہ میں تیرے قوانین پر عمل کرتا ہُوں۔
۱۰۱ میں نے ہر بُری راہ سے اپنے قدم باز رکھے ہیں
تاکہ میں تیرے کلام کے مطابق چلوں۔
۱۰۲ میں تیرے قوانین سے کنارہ کش نہ ہُوا،
کیونکہ خود تُو نے مجھے تعلیم دی ہے۔
۱۰۳ تیرے اقوال کا ذائقہ کس قدر شیریں ہے،
وہ میرے مُنہ میں شہد سے بھی زیادہ میٹھے لگتے ہیں!
۱۰۴ تیرے قوانین سے مجھے فہم حاصل ہوتا ہے؛
اِس لیے میں ہر جھوٹی روش سے نفرت کرتا ہُوں۔

ن

۱۰۵ تیرا کلام میرے قدموں کے لیے چراغ
اور میری راہ کے لیے روشنی ہے۔
۱۰۶ میں نے قسم کھائی ہے اور اُس پر قائم ہُوں،
کہ میں تیری صداقت کے احکام پر عمل کروں گا۔
۱۰۷ میں نے بہت دکھ سہا ہے؛
اَے خداوند! اپنے کلام کے مطابق میری زندگی کو محفوظ رکھ۔
۱۰۸ اَے خداوند! میرے مُنہ سے خوشی کی نذریں قبول فرما،
اور مجھے اپنے قوانین کی تعلیم دے۔
۱۰۹ حالانکہ میری جان ہر وقت ہتھیلی پر ہے،
تو بھی میں تیری شریعت کو فراموش نہیں کرتا۔
۱۱۰ شریروں نے میرے لیے پھندا لگایا ہے،
لیکن میں نے تیرے فرمانوں کو نہیں بھلایا۔
۱۱۱ تیرے فرمان میری ابدی میراث ہیں؛
وہ میرے دل کا سرور ہیں۔
۱۱۲ میں آخر تک پُورے دل سے
تیرے قوانین کو مانتا رہوں گا۔

س

۱۱۳ مجھے دو دلوں سے نفرت ہے،
لیکن تیری شریعت مجھے عزیز ہے۔
۱۱۴ تُو میری پناہ گاہ اور میری سپر ہے؛
میری اُمید تیرے کلام پر ہے۔
۱۱۵ اَے بدکردارو! مجھ سے دُور ہو جاؤ،
تاکہ میں اپنے خداوند کے احکام پر عمل کر سکوں!
۱۱۶ اپنے وعدہ کے مطابق مجھے سنبھال اور میں زندہ رہُوں گا؛
میری اُمید ٹوٹنے نہ پائے۔
۱۱۷ مجھے سنبھال اور میں سلامت رہُوں گا؛
میں ہمیشہ تیرے آئین کا لحاظ رکھوں گا۔
۱۱۸ جو تیرے آئین سے بھٹک جاتے ہیں تُو اُن سب کو ردّ کر دیتا ہے،
کیونکہ اُن کی مکّاری لاحاصل ہے۔
۱۱۹ تُو زمین کے سب شریروں کو دھات کے میل کی مانند چھانٹ دیتا ہے؛
اِس لیے میں تیرے قوانین کو عزیز رکھتا ہُوں۔

۱۲۰ تیرے خوف سے میرا جسم کانپتا ہے؛
اور میں تیرے فیصلوں سے ڈرتا ہُوں۔

ع

۱۲۱ میں نے وہی کیا جو راست اور بجا ہے؛
مجھ پر ستم ڈھانے والوں سے مجھے بچائے رکھ۔
۱۲۲ اپنے خادم کی فلاح و بہبودی کا ضامن ہو؛
مغرور مجھ پر ظلم نہ ڈھائیں۔
۱۲۳ تیری نجات اور تیرے سچّے قول کے انتظار میں،
میری آنکھیں تھک گئیں۔
۱۲۴ اپنے خادم سے اپنی شفقت کے مطابق سلوک کر
اور مجھے اپنے آئین سکھا۔
۱۲۵ میں تیرا خادم ہُوں، مجھے فہم عنایت فرما
تا کہ میں تیرے فیصلوں کو سمجھ سکوں۔
۱۲۶ اَے خداوند! اب وقت آ گیا ہے کہ تُو کوئی قدم اُٹھائے؛
کیونکہ تیری شریعت کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔
۱۲۷ چونکہ میں تیرے احکام کو
سونے سے بلکہ خالص سونے سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہُوں،
۱۲۸ اور چونکہ میں تیرے قوانین کو برحق سمجھتا ہُوں،
اِس لیے ہر جھوٹی راہ سے مجھے نفرت ہے۔

ف

۱۲۹ تیرے قوانین تعجب انگیز ہیں؛
اِس لیے میں اُن پر عمل کرتا ہُوں۔
۱۳۰ تیرے کلام کی تشریح نور بخشتی ہے؛
اور سادہ لوحوں کو سمجھ عطا کرتی ہے۔
۱۳۱ تیرے احکام کے اشتیاق میں،
میں اپنا مُنہ کھول کر ہانپتا ہُوں۔
۱۳۲ میری طرف پھر اور مجھ پر رحم فرما۔
جیسا تُو اپنے نام سے محبّت رکھنے والوں پر ہمیشہ کرتا ہے۔
۱۳۳ اپنے کلام کے مطابق میرے قدموں کی رہنمائی کر؛
کوئی گناہ مجھ پر غالب نہ آئے۔
۱۳۴ لوگوں کے ظلم سے مجھے چھڑا لے،
تا کہ میں تیرے فرمانوں پر عمل کر سکوں۔
۱۳۵ اپنا چہرہ اپنے بندے پر جلوہ گر فرما
اور اپنے آئین مجھے سکھا۔
۱۳۶ میری آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے جاری ہیں،
کیونکہ لوگ تیری شریعت پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔

ص

۱۳۷ اَے خداوند! تُو صادق ہے،
اور تیرے احکام بھی برحق ہیں۔
۱۳۸ تیرے مقرّر کیے ہُوئے قوانین راست ہیں؛
وہ مکمل طور پر قابلِ یقین ہیں۔
۱۳۹ میری غیرت مجھے کھا جاتی ہے،
کیونکہ میرے دشمن تیرے کلام کو بھول جاتے ہیں۔
۱۴۰ تیرے وعدے ہمیشہ سچّے ثابت ہُوئے،
اور تیرا بندہ اُنہیں عزیز رکھتا ہے۔
۱۴۱ حالانکہ میں ادنیٰ اور حقیر ہُوں،
تو بھی تیرے قوانین کو فراموش نہیں کرتا۔
۱۴۲ تیری صداقت ابدی ہے
اور تیری شریعت برحق ہے۔
۱۴۳ مصیبت اور تکلیف نے مجھے دبا رکھا ہے،
لیکن تیرے احکام میری خوشنودی کا باعث ہیں۔
۱۴۴ تیرے قوانین ابد تک راست ہیں؛
مجھے فہم عنایت فرما تا کہ میں زندہ رہُوں۔

ق

۱۴۵ میں سارے دل سے تجھے پکارتا ہُوں، اَے خداوند! مجھے جواب
دے،
اور میں تیرے آئین پر عمل کروں گا۔
۱۴۶ میں نے تجھ سے دعا کی ہے، مجھے بچا لے
اور میں تیرے قوانین پر عمل کروں گا۔
۱۴۷ میں صبح سویرے اُٹھتا ہُوں اور فریاد کرتا ہُوں؛
مجھے تیرے کلام پر پُورا اعتبار ہے۔
۱۴۸ رات کے ہر پہر میری آنکھیں کُھل جاتی ہیں،
تا کہ میں تیرے وعدہ پر دھیان کروں۔
۱۴۹ اپنی شفقت کے مطابق میری آواز سُن؛
اَے خداوند! اپنے قوانین کے مطابق میری زندگی کو محفوظ رکھ۔
۱۵۰ شرارت آمیز منصوبے بنانے والے قریب آ گئے ہیں،
لیکن وہ تیری شریعت سے بہت دُور ہیں۔
۱۵۱ تو بھی اَے خداوند! تُو بہت قریب ہے،
اور تیرے سب احکام حق ہیں۔
۱۵۲ بہت پہلے ہی مجھے تیرے قوانین سے یہ حقیقت معلوم ہو گئی تھی

کہ تُو نے اُنہیں ابد تک کے لیے قائم کیا ہے۔

ر

۱۵۳ میری تکلیف پر نظر کر اور مجھے اُس سے چھڑا لے،
کیونکہ میں نے تیری شریعت کو فراموش نہیں کیا۔
۱۵۴ میری وکالت کر اور مجھے چھڑا لے؛
اپنے قول کے مطابق میری زندگی کی حفاظت کر۔
۱۵۵ نجات شریروں سے دُور ہے،
کیونکہ وہ تیرے آئین کی جستجو میں نہیں رہتے۔
۱۵۶ اَے خداوند! تیری رحمت عظیم ہے؛
اپنے قوانین کے مطابق میری زندگی کی حفاظت کر۔
۱۵۷ مجھ پر ستم ڈھانے والے اور میرے مخالف بہت ہیں،
لیکن میں تیرے قوانین سے کنارہ کش نہ ہُوا۔
۱۵۸ میں دغابازوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہُوں،
کیونکہ وہ تیرے کلام پر عمل نہیں کرتے۔
۱۵۹ دیکھ، مجھے تیرے قوانین سے کیسی محبت ہے؛
اَے خداوند! اپنی شفقت کے مطابق میری زندگی کا تحفُّظ کر۔
۱۶۰ تیرے کلام کی بنیاد حق پر قائم ہے؛
اور تیرے سچّے احکام سب کے سب ابدی ہیں۔

ش

۱۶۱ امراء بلاوجہ مجھے ستاتے ہیں،
لیکن میرے دل میں تیرے کلام کا ڈر ہے۔
۱۶۲ جیسے کوئی لُوٹ کا مال پا کر خوش ہوتا ہے
ویسے ہی میں تیرے وعدہ کے سبب سے خوش ہُوں۔
۱۶۳ مجھے جھوٹ سے نفرت اور کراہیّت ہے
لیکن تیری شریعت سے مجھے محبّت ہے۔
۱۶۴ تیرے برحق قوانین کی خاطر
میں دِن میں سات بار تیری مدح سرائی کرتا ہُوں۔
۱۶۵ تیری شریعت سے محبّت رکھنے والے بےحد مطمئن ہوتے ہیں،
وہ کسی چیز سے بھی ٹھوکر نہیں کھاتے۔
۱۶۶ اَے خداوند! میں تیری نجات کا منتظر ہُوں،
اور تیرے احکام بجالاتا ہُوں۔
۱۶۷ میں تیرے قوانین کو مانتا ہُوں،
کیونکہ وہ مجھے بےحد عزیز ہیں۔
۱۶۸ میں تیرے آئین اور قوانین پر عمل کرتا ہُوں،
کیونکہ میری سب روشیں تجھے معلوم ہیں۔

ت

۱۶۹ اَے خداوند! میری فریاد تیرے حُضور میں پہنچے؛
اپنے کلام کے مطابق مجھے فہم عطا فرما۔
۱۷۰ میری التجا تیرے حُضور میں پہنچے؛
اپنے وعدہ کے مطابق مجھے چھڑا۔
۱۷۱ میرے لبوں سے تیری ستایش نکلے،
کیونکہ تُو مجھے اپنے آئین سکھاتا ہے۔
۱۷۲ میری زبان تیرے کلام کا گیت گائے،
کیونکہ تیرے سب احکام برحق ہیں۔
۱۷۳ تیرا ہاتھ میری مدد پر آمادہ رہے،
کیونکہ میں نے تیرے قوانین اختیار کیے ہیں۔
۱۷۴ اَے خداوند! میں تیری نجات کا مشتاق ہُوں،
اور تیری شریعت میری خوشی کا باعث ہے۔
۱۷۵ مجھے سلامت رکھ تاکہ میں تیری ستایش کر سکوں،
اور تیرے قوانین مجھے سنبھالے رہیں۔
۱۷۶ میں کھوئی ہُوئی بھیڑ کی مانند بھٹک گیا ہُوں۔
اپنے بندہ کو تلاش کر،
کیونکہ میں نے تیرے احکام فراموش نہیں کیے ہیں۔

مزمور ۱۲۰

نغمۂ صعُود

(ہیکل کی زیارت کا گیت)

۱ مصیبت کے وقت میں خداوند سے فریاد کرتا ہُوں،
اور وہ مجھے جواب دیتا ہے۔
۲ اَے خداوند! دروغ گو لبوں
اور دغاباز زبان سے مجھے بچا۔

۳ اَے دغاباز زبان! وہ تیرے ساتھ کیا کرے گا؟
اور اس کے علاوہ اور کیا کِیا جائے؟
۴ کہ وہ تجھے زورآور کے تیروں سے،
اور جھاؤ کے انگاروں کے ذریعہ سزا دے۔

۵ مجھ پر افسوس کہ میں مسک کے خیموں میں بستا ہُوں،
اور قیدار کے خیموں میں رہتا ہُوں!

۶ صلح کے دشمنوں کی صحبت میں رہتے ہُوئے
مجھے بڑی مدّت ہوگئی۔
۷ میں صلح پسند آدمی ہُوں؛
لیکن جب بولتا ہُوں تو وہ لڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

مزمور ۱۲۱

نغمۂ صعُود
(ہیکل کی زیارت کا گیت)

۱ میں اپنی آنکھیں پہاڑوں کی طرف اُٹھاتا ہُوں۔
میری کمک کہاں سے آئے گی؟
۲ میری کمک خداوند کی طرف سے ہے،
جو آسمان اور زمین کا خالق ہے۔

۳ وہ تیرا پاؤں پھسلنے نہ دے گا۔
جو تیرا محافظ ہے وہ اونگھتا نہیں؛
۴ دراصل اِسرائیل کا محافظ
نہ تو کبھی اونگھتا ہے نہ سوتا ہے۔

۵ خداوند تیرا محافظ ہے۔
خداوند تیرے داہنے ہاتھ پر تیرا سائبان ہے؛
۶ دِن کو آفتاب تجھے ضرر نہیں پہنچائے گا،
اور نہ رات کو ماہتاب۔

۷ خداوند ہر بلا سے تجھے محفوظ رکھے گا۔
وہ تیری جان کی حفاظت کرے گا؛
۸ خداوند تیری آمد و رفت میں
اب سے ہمیشہ تک تیری حفاظت کرے گا۔

مزمور ۱۲۲

نغمۂ صعُود (ہیکل کی زیارت کا گیت)
از داؤد

۱ میں نے اُن لوگوں کے ساتھ مل کر خوشی منائی جنہوں نے مجھ سے کہا:
آؤ ہم خداوند کے گھر چلیں۔
۲ اَے یروشلیم تیرے پھاٹکوں کے اندر
ہمارے قدم پہنچ گئے ہیں۔

۳ یروشلیم ایک ایسے شہر کی مانند تعمیر کیا گیا ہے
جو گنجان آباد ہو۔
۴ جہاں قبیلے،
یعنی خداوند کے قبیلے
اِسرائیل کو دیئے ہُوئے قوانین کے مطابق
خداوند کے نام کی ستایش کرنے جاتے ہیں۔
۵ جہاں اِنصاف کے تخت،
یعنی داؤد کے گھرانے کے تخت قائم ہیں۔

۶ یروشلیم کی سلامتی کے لیے دعا کرو؛
تجھ سے محبّت رکھنے والے سلامت رہیں۔
۷ تیری فصیلوں کے اندر خوشحالی
اور تیرے قلعوں میں سکون رہے۔
۸ اپنے بھائیوں اور دوستوں کی خاطر،
میں کہوں گا: تجھ میں سلامتی رہے۔
۹ خداوند، ہمارے خدا کے گھر کی خاطر،
میں تیری بھلائی کا طالب رہُوں گا۔

مزمور ۱۲۳

نغمۂ صعُود
(ہیکل کی زیارت کا گیت)

۱ میں اپنی آنکھیں تیری طرف اُٹھاتا ہُوں،
تیری طرف جس کا تخت آسمان پر ہے۔
۲ جس طرح غلاموں کی آنکھیں اپنے آقا کی طرف،
اور کنیز کی آنکھیں اپنی مالکن کے ہاتھ کی طرف لگی رہتی ہیں،
اُسی طرح ہماری آنکھیں خداوند، ہمارے خدا کی طرف لگی
رہتی ہیں،
جب تک وہ ہم پر رحم نہ فرمائے۔

۳ ہم پر رحم کر اَے خداوند! ہم پر رحم کر،
کیونکہ ہم بہت ذلّت اُٹھا چکے ہیں۔

[4] ہم نے مغروروں کے تمسخر،
اور گستاخوں کی حقارت کی بہت برداشت کی۔

مزمور ۱۲۴

نغمۂ صعُود (ہیکل کی زیارت کا گیت)
از داؤد

[1] اگر خداوند ہماری طرف نہ ہوتا۔
اِسرائیل کہے۔
[2] اگر خداونداس وقت ہماری طرف نہ ہوتا
جب لوگوں نے ہم پر حملہ کیا،
[3] جب اُن کا قہر ہم پر بھڑکا،
تو وہ ہمیں زندہ ہی نگل جاتے؛
[4] سیلاب نے ہمیں غرق کر دیا ہوتا،
تیز رَو موجیں ہم پر سے گزر جاتیں،
[5] اور پانی کا جوش وخروش ہمیں بہالے جاتا۔

[6] خداوند کی ستایش ہو،
جس نے ہمیں اُن کے دانتوں کا شکار نہ ہونے دیا۔
[7] ہم ایک پرندہ کی مانند
صیّاد کے جال میں سے بچ نکلے؛
جال ٹُوٹ گیا،
اور ہم بچ نکلے۔
[8] ہماری مدد خدا کے نام سے ہے،
جو آسمان اور زمین کا خالق ہے۔

مزمور ۱۲۵

نغمۂ صعُود
(ہیکل کی زیارت کا گیت)

[1] خداوند پر اعتقاد رکھنے والے کوہِ صیّون کی مانند ہیں،
جو ہلتا نہیں ہے بلکہ ہمیشہ قائم ہے۔
[2] جس طرح پہاڑ یروشلیم کو گھیرے ہُوئے ہیں،
اُسی طرح اب اور ابد تک
خداوند اپنے لوگوں کو گھیرے رہتا ہے۔

[3] شریروں کا عصا راستبازوں کی میراث پر قائم نہ ہوگا،
تا کہ صادق لوگ اپنے ہاتھ بدکاری کی طرف نہ بڑھانے پائیں۔

[4] اَے خداوند! نیک لوگوں کا،
اور راست دل والوں کا بھلا کر۔
[5] لیکن جو ٹیڑھی راہوں کی طرف مُڑ کر اُن پر چلنے لگتے ہیں
اُنہیں خداوند بدکرداروں کے ساتھ باہر نکال دے گا۔

اِسرائیل کی سلامتی ہو!

مزمور ۱۲۶

نغمۂ صعُود
(ہیکل کی زیارت کا گیت)

[1] جب خداوند اسیروں کو واپس صِیّون لے آیا،
تب ہم ایسے تھے گویا خواب دیکھ رہے ہیں۔
[2] تب ہمارا مُنہ ہنسی سے بھرا تھا،
اور ہماری زبان پر خوشی کے گیت تھے۔
تب قوموں کے درمیان یہ کہا جانے لگا،
کہ خداوند نے اُن کے لیے بڑے بڑے کام کیے ہیں۔
[3] خداوند نے ہمارے لیے عظیم کام کیے ہیں،
اور ہم خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔

[4] اَے خداوند! جنوب کی ندیوں کی مانند،
ہمیں بحال کر دے۔
[5] جو آنسوؤں کے ساتھ بوتے ہیں
وہ خوشی کے گیتوں کے ساتھ کاٹیں گے۔
[6] جو بونے کے لیے بیج اُٹھا کر روتا ہُوا جاتا ہے،
وہ پولے اُٹھا کر ہنستا ہُوا واپس ہوگا۔

مزمور ۱۲۷

نغمۂ صعُود (ہیکل کی زیارت کا گیت)۔ از سلیمان

[1] اگر خداوند گھر نہ بنائے،

تو بنانے والوں کی محنت عبث ہے۔
اگر خداوند ہی شہر کی حفاظت نہ کرے،
تو نگہبانوں کا جاگنا عبث ہے۔
۲ تُم خواہ مخواہ سویرے جلد اُٹھتے ہو،
اور رات کو دیر تک جاگتے رہتے ہو،
اور مشقت کی روٹی کھاتے ہو۔
کیونکہ جن سے وہ محبّت رکھتا ہے اُنہیں آرام کی نیند بھی بخشتا ہے۔

۳ بیٹے خداوند کی دی ہُوئی میراث ہیں،
اور بچّے اُس کی طرف سے اجر ہیں۔
۴ جوانی کے بیٹے
زورآور کے ہاتھ میں کے تیروں کی مانند ہوتے ہیں۔
۵ مبارک ہے وہ آدمی
جس کا ترکش اُن سے بھرا ہوتا ہے۔
جب وہ پھاٹک پر اپنے دشمنوں سے اُلجھیں گے
تو شرمندہ نہ ہوں گے۔

مزمور ۱۲۸

نغمۂ صعُود

(ہیکل کی زیارت کا گیت)

۱ مبارک ہیں وہ جو خداوند سے ڈرتے ہیں،
اور اُس کی راہوں پر چلتے ہیں۔
۲ تُو اپنی محنت کا پھل کھائے گا؛
اور برکت اور سعادتمندی تیرے قدم چومے گی۔
۳ تیری بیوی تیرے گھر میں پھلدار تاک کی مانند ہوگی؛
اور تیرے دسترخوان کے چاروں طرف تیرے بیٹے زیتون کی
شاخوں کی مانند ہوں گے۔
۴ خدا کا خوف ماننے والا اِنسان
اِسی طرح برکت پاتا ہے۔

۵ خداوند عمر بھر
تجھے صیّون میں سے برکت دے،
اور تُو یروشلیم کی اقبالمندی دیکھ پائے۔
۶ اور تُو اپنے بچّوں کے بچّے دیکھنے کے لیے جیتا رہے۔

اِسرائیل پر سلامتی ہو۔

مزمور ۱۲۹

نغمۂ صعُود

(ہیکل کی زیارت کا گیت)

۱ اُنہوں نے میری جوانی سے مجھے بہت ستایا۔
اِسرائیل اب یہ کہے:
۲ میری جوانی ہی سے اُنہوں نے مجھے بہت ستایا ہے،
لیکن وہ مجھ پر غالب نہ آئے۔
۳ ہل جوتنے والوں نے میری پیٹھ پر ہل چلائے
اور اپنی ریگھاریاں لمبی بنائیں۔
۴ لیکن خداوند صادق ہے؛
اُس نے شریروں کی رسّیاں کاٹ کر مجھے آزاد کر دیا۔

۵ صیّون سے نفرت کرنے والے
سب شرم کے مارے پسپا ہوں۔
۶ وہ چھت پر کی گھاس کی مانند ہوں،
جو بڑھنے سے پہلے ہی سوکھ جاتی ہے؛
۷ کاٹنے والا اُس سے اپنی مُٹھّی بھی نہیں بھر پاتا،
اور نہ وہ جمع کرنے والے کی باہوں کے لیے کافی ہوتی ہے۔
۸ آس پاس سے گزرنے والے یہ نہ کہیں،
"تُم پر خدا کی برکت ہو؛
ہم تمہیں خداوند کے نام سے برکت دیتے ہیں۔"

مزمور ۱۳۰

نغمۂ صعُود

(ہیکل کی زیارت کا گیت)

۱ اَے خداوند! میں گہرائیوں میں سے تجھے پکارتا ہُوں؛
۲ اَے خداوند! میری آواز سُن لے۔
میری اِلتجائے رحم پر
تیرے کان متوجّہ ہوں۔

۳ اگر تُو اَے خداوند! گناہوں کو حساب میں لائے،

تو اَے خداوند! کون کھڑا رہ سکے گا؟
۴ لیکن مغفرت تیرے ہاتھ میں ہے؛
تاکہ تیرا خوف مانا جائے۔

۵ میں خداوند کی راہ دیکھتا ہُوں، میری جان منتظر ہے،
اور میں اُس کے کلام پر بھروسا رکھتا ہُوں۔
۶ پہرہ دار صبح کا جتنا انتظار کرتے ہیں
اُن کے صبح کے انتظار سے کہیں زیادہ،
میری جان خداوند کی منتظر ہے۔

۷ اَے اِسرائیلؔ! خداوند پر امید لگائے رکھ،
کیونکہ اُس کے ہاتھ میں لازوال رحمت ہے
اور اُسی کے پاس پُورا فدیہ ہے۔
۸ وہ خود اِسرائیلؔ کا فدیہ دے کر
اُنہیں اُن کی تمام بدکاری سے چھڑائے گا۔

مزمور ۱۳۱

نغمۂ صعود (ہیکل کی زیارت کا گیت)
از داؤدؔ

۱ اَے خداوند! میرا دل مغرور نہیں ہے،
اور نہ میری آنکھیں گھمنڈی ہیں؛
میں بڑے بڑے معاملوں سے کوئی سروکار نہیں رکھتا
اور نہ اُن باتوں سے جو میری سمجھ سے باہر ہوں۔
۲ لیکن میں نے اپنی جان کو تھپکیاں دے کر سُلا دیا ہے؛
جیسے ایک دودھ چھڑایا ہُوا بچّہ اپنی ماں کی گود میں ہوتا ہے،
میری جان میرے اندر ایک دودھ چھُڑائے ہُوئے بچّے کے مانند ہی ہے۔

۳ اَے اِسرائیلؔ! اب سے لے کر ہمیشہ تک
خداوند ہی سے اپنی امید وابستہ رکھ۔

مزمور ۱۳۲

نغمۂ صعود
(ہیکل کی زیارت کا گیت)

۱ اَے خداوند! داؤدؔ کو
اور اُن تمام مصیبتوں کو جو اُس نے اُٹھائی ہیں، یاد فرما۔

۲ اُس نے خداوند سے قسم کھائی
اور یعقوبؔ کے قادر سے مَنّت مانی ہے:
۳ کہ میں اپنے گھر میں داخل نہ ہُوں گا
اور نہ اپنے پلنگ پر جاؤں گا۔
۴ نہ میں اپنی آنکھوں میں نیند آنے دوں گا،
اور نہ اپنی پلکوں کو جھپکنے دوں گا،
۵ جب تک کہ میں خداوند کے لیے کوئی مقام،
اور یعقوبؔ کے قادر کے لیے کوئی مسکن نہ ڈھونڈ لُوں۔

۶ ہم نے افراتاؔ میں اُس کی خبر سُنی،
اور یعارؔ کے کھیتوں میں اُسے پا لیا:
۷ چلو ہم اُس کے مسکن میں چلیں؛
اور ہم اُس کے پاؤں کی چوکی کے آگے سجدہ کریں۔
۸ اُٹھ، اَے خداوند! تُو اپنی قدرت کے صندوق سمیت،
ہماری آرامگاہ میں داخل ہو۔
۹ تیرے کاہن صداقت سے مُلبّس ہوں؛
اور تیرے مُقدّس خوشی کے نعرے ماریں۔

۱۰ اپنے خادم داؤدؔ کی خاطر،
اپنے ممسوح کو رد نہ کر۔
۱۱ خداوند نے داؤدؔ سے قسم کھا کر وعدہ کیا ہے،
ایک سچّا وعدہ جسے وہ ہرگز نہ توڑے گا:
کہ میں تیری اولاد میں سے کسی شخص کو
تیرے تخت پر بٹھاؤں گا۔
۱۲ اگر تیرے فرزند میرے عہد
اور میرے قوانین پر جو میں اُنہیں سکھاؤں گا عمل کریں،
تو اُن کے فرزند بھی ہمیشہ
تیرے تخت پر بیٹھیں گے۔

۱۳ کیونکہ خداوند نے صِیّونؔ کو چُن لیا ہے،
اُس نے اُسے اپنے مسکن کے لیے پسند فرمایا ہے:
۱۴ یہ ہمیشہ کے لیے میری آرامگاہ ہے؛

اور یہاں میں تخت نشین رہوں گا کیونکہ یہی میری خواہش ہے۔
۱۵ میں اُس کے رزق میں بڑی برکت دوں گا؛
اور اُس کے مسکینوں کو روٹی سے سیر کروں گا۔
۱۶ میں اُس کے کاہنوں کو نجات سے مُلبّس کرونگا،
اور اُس کے مُقدّس ہمیشہ خوشی سے گاتے رہیں گے۔

۱۷ یہاں میں داؔؤد کے لیے ایک سینگ پیدا کروں گا
اور اپنے ممسوح کے لیے ایک چراغ روشن کروں گا۔
۱۸ میں اُس کے دشمنوں کو شرم کا لباس پہناؤں گا،
لیکن اُس کے سر کا تاج جگمگاتا رہے گا۔

مزمور ۱۳۳

نغمۂ صعُود (ہیکل کی زیارت کا گیت)

از داؔؤد

۱ یہ کیسی پسندیدہ اور خوشی کی بات ہے
کہ بھائی باہم اتّفاق سے رہیں!
۲ یہ اُس بیش قیمت تیل کی مانند ہے جو سر پر اُنڈیلا گیا اور داڑھی تک جا پہنچا،
یعنی ہارون کی داڑھی تک،
اور پھر اُس کی قبا کے گلوبند تک جا پہنچا۔
۳ گویا یہ حرمُوؔن کی اوس ہے
جو کوہِ صِیّوؔن پر پڑ رہی ہے۔
کیونکہ وہیں خداوند اپنی برکت،
بلکہ ہمیشہ کی زندگی نازل فرماتا ہے۔

مزمور ۱۳۴

نغمۂ صعُود

(ہیکل کی زیارت کا گیت)

۱ اَے خداوند کے سب خادمو!
تُم جو رات کو خداوند کے گھر میں خدمت کرتے ہو
خداوند کی ستایش کرو
۲ مَقدِس میں اپنے ہاتھ اوپر اُٹھا کر
خداوند کی ستایش کرو۔

۳ خداوند آسمان اور زمین کا خالق،
صِیّوؔن میں سے تمہیں برکت عنایت فرمائے۔

مزمور ۱۳۵

۱ خداوند کی ستایش کرو۔

خداوند کے نام کی حمد کرو؛
اَے خداوند کے خادمو!
۲ تُم جو خداوند کے گھر میں،
اور ہمارے خدا کے گھر کی بارگاہوں میں حاضر رہتے ہو
اُس کی حمد کرو۔

۳ خداوند کی حمد کرو کیونکہ خداوند نیک ہے؛
اُس کے نام کی مدح سرائی کرو، اس سے دل کو خوشی ہوتی ہے۔
۴ کیونکہ خداوند نے یعقوؔب کو اپنے لیے،
اور اِسرائیؔل کو اپنی خاص ملکیّت کے طور پر چُن لیا ہے۔

۵ میں جانتا ہُوں کہ خداوند عظیم ہے،
کہ ہمارا خداوند تمام معبودوں سے زیادہ عظیم ہے۔
۶ آسمان میں اور زمین پر،
سمندروں میں اور اُن کی تمام گہرائیوں میں،
خداوند جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔
۷ وہ زمین کی انتہا سے بادل لاتا ہے؛
اور بارش کے ساتھ بجلی بھیجتا ہے
اور اپنے ذخیروں میں سے ہوا کو باہر لاتا ہے۔

۸ اُس نے مِصرؔ کے پہلوٹھوں کو مار ڈالا،
کیا اِنسان کے، کیا حیوان کے۔
۹ اَے مِصرؔ! اُس نے تجھ میں فرعوؔن اور اُس کے سب خادموں پر،
اپنے نشانات اور عجائب ظاہر کیے۔
۱۰ اُس نے کئی قوموں کو مار ڈالا
اور زبردست بادشاہوں کو قتل کیا۔
۱۱ یعنی اموریوں کا بادشاہ سیحوؔن،
بسنؔ کا بادشاہ عوج

اور کنعاؔن کے تمام بادشاہ۔
[۱۲] اور اُن کے ملک اُس نے میراث میں دے دیئے،
یعنی اپنی قوم اِسرائیؔل کی میراث میں۔

[۱۳] اَے خداوند! تیرا نام ابد تک کے لیے ہے،
اور تیری شہرت، اَے خداوند،
پُشت در پُشت قائم رہتی ہے۔
[۱۴] کیونکہ خداوند اپنے لوگوں کو بیگناہ قرار دے گا
اور اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔

[۱۵] قوموں کے بُت چاندی اور سونا ہیں،
جو اِنسان کے ہاتھوں سے بنائے گئے۔
[۱۶] اُن کے مُنہ ہیں لیکن وہ بول نہیں سکتے،
آنکھیں ہیں لیکن وہ دیکھ نہیں سکتے؛
[۱۷] اُن کے کان ہیں لیکن وہ سُن نہیں سکتے،
اُن کے مُنہ میں سانس ہے ہی نہیں۔
[۱۸] جو اُنہیں بناتے ہیں وہ اُن ہی کی مانند ہو جائیں گے،
اور وہ سب بھی جو اُن پر بھروسا رکھتے ہیں۔

[۱۹] اَے اِسرائیؔل کے گھرانے والو! خداوند کو مبارک کہو؛
اَے ہاروؔن کے گھرانے والو! خداوند کو مبارک کہو؛
[۲۰] اَے لاوؔی کے گھرانے والو! خداوند کو مبارک کہو؛
اَے اُس کا خوف ماننے والو! خداوند کو مبارک کہو۔
[۲۱] خداوند جو یروشلیؔم میں سکونت پذیر ہے،
وہ صیّوؔن میں مبارک ہو۔

خداوند کی حمد کرو۔

مزمور ۱۳۶

[۱] خداوند کا شکر بجا لاؤ کیونکہ وہ بھلا ہے۔
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۲] معبودوں کے معبود کا شکر بجا لاؤ۔
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۳] خداوندوں کے خداوند کا شکر بجا لاؤ:
اُس کی شفقت ابدی ہے۔

[۴] اُس کا جو اکیلا بڑے بڑے عجیب کام کرتا ہے،
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۵] جس نے اپنی حکمت سے آسمان بنایا،
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۶] جس نے زمین کو پانی پر پھیلایا،
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۷] جس نے بڑے بڑے نیّر بنائے۔
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۸] یعنی دِن پر حکومت کرنے کے لیے سورج،
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۹] اور رات پر حکومت کرنے کے لیے چاند اور ستارے بنائے؛
اُس کی شفقت ابدی ہے۔

[۱۰] اُس کا جس نے مِصؔر کے پہلوٹھوں کو مارا
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۱۱] اور اُن کے بیچ میں سے اسرائیؔل کو نکال لایا
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۱۲] قوی ہاتھ اور بلند بازو سے؛
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۱۳] اُس کا جس نے بحرِ قلزؔم کو دو حصّے کر دیا
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۱۴] اور اِسرائیل کو اُس کے بیچ سے پار لے گیا،
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۱۵] اُس نے فرعوؔن اور اُس کے لشکر کو بحرِ قلزؔم میں غرق کر دیا؛
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۱۶] اُس نے اپنی اُمّت کی بیابان میں رہبری کی،
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۱۷] جس نے بڑے بڑے بادشاہوں کو مارا،
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۱۸] اور زبردست بادشاہوں کو قتل کیا۔
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
[۱۹] یعنی اموریوں کے بادشاہ سیحوؔن کو
اُس کی شفقت ابدی ہے۔

۲۰ اور بسن کے بادشاہ عوج کو۔
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
۲۱ اور اُن کے ملک میراث میں دیئے،
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
۲۲ یعنی اپنے خادم اسرائیل کو میراث میں دیئے؛
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
۲۳ اُس کا جس نے ہمیں ہماری پست حالی میں یاد کیا
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
۲۴ اور ہمیں ہمارے دشمنوں سے رہائی بخشی،
اُس کی شفقت ابدی ہے۔
۲۵ جو ہر مخلوق کو روزی دیتا ہے۔
اُس کی شفقت ابدی ہے۔

۲۶ آسمان کے خدا کا شکر بجا لاؤ
اُس کی شفقت ابدی ہے۔

مزمور ۱۳۷

۱ جب ہمیں صیون کی یاد آئی
تو ہم بابل کی ندیوں کے کنارے پر بیٹھ کر خوب روئے۔
۲ وہاں بید کے درختوں پر
ہم نے اپنی بربطیں لٹکا دیں،
۳ کیونکہ ہمیں اسیر کرنے والوں نے ہم سے گیت گانے کو کہا،
ہمیں اذیّت پہنچانے والوں نے ہم سے خوشی منانے کو کہا؛
اُنہوں نے کہا: صیّون کے گیتوں میں سے کوئی گیت ہمارے لیے گاؤ۔

۴ ہم پردیس میں رہتے ہُوئے
خداوند کے گیت کیسے گا سکتے ہیں؟
۵ اَے یروشلیم! اگر میں تجھے بھلا دُوں،
تو میرا داہنا ہاتھ بیکار ہو جائے۔
۶ اگر میں تجھے یاد نہ رکھوں،
اگر میں یروشلیم کو،
اپنی سب سے بڑی خوشی نہ سمجھوں
تو میری زبان میری تالو سے چپک جائے۔

۷ اَے خداوند! یاد کر
کہ جس دِن یروشلیم پر اُن کا قبضہ ہُوا
اُس دِن ادُومیوں نے کیا کہا۔
اُنہوں نے چلّا کر کہا: اِسے ڈھا دو،
بنیاد تک اُسے ڈھا دو!

۸ اَے بابل کی بیٹی جو تباہ ہونے کو ہے،
مبارک ہے وہ جو تجھے اِس سلوک کا بدلہ دے
جو تُو نے ہم سے کیا۔
۹ جو تیرے بچّوں کو لے کر
چٹانوں پر پٹک دے۔

مزمور ۱۳۸

از داؤد

۱ اَے خداوند! میں اپنے سارے دل سے تیرا شکر کروں گا؛
معبودوں کے سامنے میں تیری مدح سرائی کروں گا۔
۲ میں تیری مُقدّس ہیکل کی طرف رخ کر کے سجدہ کروں گا
اور تیری شفقت اور تیری صداقت کی خاطر
تیرے نام کی ستایش کروں گا۔
کیونکہ تُو نے اپنے نام اور اپنے کلام کو ہر چیز پر فوقیت بخشی ہے۔
۳ جب میں نے پکارا، تُو نے مجھے جواب دیا؛
اور مجھے دلیر اور حوصلہ مند بنا دیا۔

۴ اَے خداوند! زمین کے سب بادشاہ تیرے مُنہ کا کلام سُن کر، تیری ستایش کریں گے۔
۵ وہ خداوند کی راہوں کا گیت گائیں گے،
کیونکہ خداوند کا جلال عظیم ہے۔

۶ حالانکہ خدا عالمِ بالا پر ہے، پھر بھی وہ خاکساروں کی طرف نگاہ کرتا ہے،
لیکن مغروروں کو وہ دُور ہی سے پہچان لیتا ہے۔
۷ حالانکہ میں مصیبتوں میں سے گزرتا ہُوں،
تو بھی تُو میری جان کی حفاظت کرتا ہے؛

اور میرے دُشمنوں کے قہر کے خلاف اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے،
اور اپنے داہنے ہاتھ سے مجھے بچا لیتا ہے۔
۸ خداوند میرے لیے اپنا مقصد پُورا کرے گا؛
اَے خداوند! تیری شفقت ابدی ہے۔
اپنے ہاتھوں کے کاموں کو ترک نہ کر۔

مزمور ۱۳۹

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے
داؤد کا ایک مزمور

۱ اَے خداوند! تُو نے مجھے جانچ لیا ہے اور تُو مجھے جانتا ہے۔
۲ تُو میرا اُٹھنا بیٹھنا جانتا ہے؛
اور تُو دُور ہی سے میرے خیالات معلوم کر لیتا ہے۔
۳ میرا باہر جانا اور آرام کے لیے لیٹنا تیری نظر میں ہے؛
تُو میری سب روشوں سے واقف ہے۔
۴ اِس سے پہلے کہ کوئی لفظ میری زبان پر آئے
تُو اَے خداوند! اُسے پُوری طرح سے جانتا ہے۔

۵ تُو آگے اور پیچھے سے مجھے گھیرے ہُوئے ہے؛
تُو نے اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا ہُوا ہے۔
۶ یہ عرفان میرے لیے نہایت عجیب ہے،
یہ بہت اونچا ہے اور میری پہنچ سے باہر ہے۔
۷ میں تیری رُوح سے بچ کر کہاں جاؤں؟
اور تیری حُضوری سے کدھر بھاگوں؟
۸ اگر آسمان پر چڑھ جاؤں، تو تُو وہاں ہے؛
اور اگر پاتال میں اپنا بستر بچھاؤں، تو تُو وہاں بھی ہے۔
۹ اگر میں فجر کے پر لگا کر،
اور سمندر کے اُس پار جا بسُوں،
۱۰ تو وہاں بھی تیرا ہاتھ میری رہنمائی کرے گا،
تیرا داہنا ہاتھ مجھے مضبوطی سے سنبھالے رہے گا۔

۱۱ اگر میں کہوں: یقیناً تاریکی مجھے چھپا لے گی
اور روشنی میرے چاروں طرف رات بن جائے گی،
۱۲ تو تاریکی بھی تیرے لیے اندھیرا نہ ہو گی؛
اور رات بھی دِن کی مانند چمکے گی،
اندھیرا تیرے لیے اُجالے کی مانند ہے۔
۱۳ کیونکہ تُو نے میرے وجود کو پیدا کیا؛
اور تُو نے مجھے میری ماں کے رحم میں صورت بخشی ہے۔
۱۴ میں تیرا شکر کرتا ہُوں کہ میں اِس قدر عجیب طور سے بنایا گیا ہُوں؛
تیرے کام حیرت انگیز ہیں،
اور میں یہ اچھی طرح سے جانتا ہُوں۔
۱۵ جب میں پوشیدگی میں بنایا جا رہا تھا
تب میرا ڈھانچہ تجھ سے چھپا نہ تھا۔
جب میں زمین کی گہرائیوں میں مرتب کیا جا رہا تھا،
۱۶ تیری آنکھوں نے میرے غیر مرتب اجزاء کو دیکھا تھا۔
اُن میں سے ایک کے بھی وجود میں آنے سے پہلے ہی
میرے مقرّرہ ایّام
تیری کتاب میں درج کر دیئے گئے تھے۔

۱۷ اَے خدا! تیرے خیالات میرے لیے کس قدر بیش بہا ہیں!
اُن کا مجموعہ کتنا بڑا ہے!
۱۸ اگر میں اُنہیں گنُوں
تو وہ شمار میں ریت کے ذرّوں سے بھی زیادہ ہیں۔
جب میں جاگتا ہُوں،
تو تجھے اپنے ساتھ پاتا ہُوں۔

۱۹ اَے خدا! کاش کہ تُو شریر کو قتل کر ڈالے!
اَے خونخوار لوگو! مجھ سے دُور ہو جاؤ!
۲۰ وہ تیرے متعلق بُری نیّت سے بات کرتے ہیں؛
تیرے دُشمن تیرے نام کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں۔
۲۱ اَے خداوند! کیا میں تجھ سے عداوت رکھنے والوں سے عداوت نہ رکھوں،
اور اُن سے نفرت نہ کروں جو تیرے خلاف سر اُٹھاتے ہیں؟
۲۲ میرے پاس اُن کے لیے نفرت کے سوا اور کچھ بھی نہیں؛
میں اُنہیں اپنا دُشمن سمجھتا ہُوں۔
۲۳ اَے خدا! تُو مجھے جانچ اور میرے دل کو پہچان؛
مجھے آزما اور میرے مضطرب خیالات کو جان لے۔
۲۴ دیکھ، مجھ میں کوئی بُری روش تو نہیں،
اور مجھے ابدی راہ میں لے چل۔

مزمور ۱۴۰

موسیقاروں کے سربراہ کے لیے
داؤد کا مزمور

[۱] اَے خداوند! مجھے بدکرداروں سے چھڑا؛
ظالموں سے میری حفاظت کر،
[۲] جو اپنے دل میں بُرے منصوبے باندھتے ہیں
اور ہر روز جنگ برپا کرتے ہیں۔
[۳] وہ اپنی زبان سانپ کی مانند تیز کرتے ہیں؛
اور اُن کے لبوں پر افعی کا زہر ہوتا ہے۔ (سِلاہ)

[۴] اَے خداوند! مجھے شریر کے ہاتھ سے بچا؛
اور ظالموں سے میری حفاظت کر
جن کا ارادہ ہے کہ میرے پاؤں اُکھاڑ دیں۔
[۵] مغروروں نے میرے لیے دام بچھایا؛
اُنہوں نے اپنے جال کی رسّیاں پھیلا دی ہیں
اور میری راہ میں میرے لیے پھندے لگا رکھے ہیں۔ (سِلاہ)

[۶] اَے خداوند! میں تجھ سے کہتا ہُوں کہ تُو میرا خدا ہے۔
اَے خداوند! میری فریاد پر کان لگا۔
[۷] اَے خداوند تعالیٰ! میرے قادر منجی،
جو جنگ کے دِن میرے سر کی حفاظت کرتا ہے۔
[۸] اَے خداوند! شریروں کی مرادیں پُوری نہ ہونے دے؛
اُن کے منصوبے کامیاب نہ ہونے پائیں،
ورنہ وہ مغرور ہو جائیں گے۔ (سِلاہ)

[۹] مجھے گھیرنے والوں کے سر پر
اُن ہی کے لبوں کی شرارت آ پڑے۔
[۱۰] اُن پر دہکتے انگارے گریں؛
اور وہ آگ میں پھینک دیئے جائیں،
اور کیچڑ سے بھرے ہُوئے گڑھوں میں ڈالے جائیں کہ پھر کبھی
اُٹھ نہ سکیں۔
[۱۱] بدگوُ ملک میں قدم نہ جما سکیں؛
اور تشدّد پسند لوگ مصیبت کا شکار ہو جائیں۔

[۱۲] میں جانتا ہُوں کہ خداوند غریبوں کا اِنصاف کرتا ہے
اور محتاجوں کی حمایت کرتا ہے۔
[۱۳] یقیناً راستباز تیرے نام کی ستایش کریں گے
اور صادق تیری حُضوری میں رہیں گے۔

مزمور ۱۴۱

داؤد کا مزمور

[۱] اَے خداوند! میں نے تجھے پکارا ہے، جلد میری طرف آ جا۔
جب میں تجھے پکاروں تو میری آواز پر کان لگا۔
[۲] میری دعا بخور کی مانند تیرے حُضور پہنچ جائے؛
اور میرے اُٹھے ہُوئے ہاتھ شام کی قربانی بن جائیں۔

[۳] اَے خداوند! میرے مُنہ پر پہرہ بٹھا؛
اور میرے لبوں کے دروازہ کی نگہبانی کر۔
[۴] میرے دل کو کسی برائی کی طرف مائل نہ ہونے دے،
اور نہ اُسے بدکرداروں کے ساتھ مل کر
شرارت کے کاموں میں شرکت کرنے دے؛
مجھے اُن کے لذیذ کھانوں سے دُور رکھ۔

[۵] اگر راستباز شخص مجھے مارے تو یہ مہربانی ہوگی؛
اگر وہ مجھے تنبیہ کرے تو یہ میرے سر کا روغن بن جائے گی۔
جس سے میرا سر انکار نہ کرے گا۔
پھر بھی میری دعا ہمیشہ بدکرداروں کے اعمال کے خلاف
ہوگی؛
[۶] اُن کے حاکم چٹانوں کے کناروں پر سے گرا دیئے جائینگے،
اور شریر جان لینگے کہ میرے مُنہ سے اچھی باتیں نکلی
تھیں۔
[۷] وہ کہیں گے کہ جیسے کوئی ہل چلاتا اور زمین کو توڑتا ہے،
اُسی طرح ہماری ہڈّیاں پاتال کے مُنہ پر بکھیر دی گئی
ہیں۔

[۸] لیکن اَے خداوند تعالیٰ! میری آنکھیں تجھ پر لگی ہُوئی ہیں؛
میں تیری پناہ لیتا ہُوں، مجھے مَوت کے حوالہ نہ کر۔
[۹] بدکرداروں نے جو پھندے اور جو دام میرے لیے بچھا رکھے

ہیں،
اُن سے مجھے دُور رکھ۔
۱۰ شریر خود اپنے ہی جالوں میں پھنس کر رہ جائیں،
اور میں سلامت بچ نکلوں۔

مزمور ۱۴۲

داؤد کا مشکیل، جب وہ غار میں تھا
ایک دعا

۱ میں چلّا کر خداوند کو پکارتا ہُوں؛
میں اپنی آواز بلند کر کے خداوند سے فریاد کرتا ہُوں۔
۲ میں اُس کے حضُور میں اپنی مصیبت بیان کرتا ہُوں؛
اور اپنا حالِ زار اُسی کو کہہ سناتا ہُوں۔

۳ جب میری روح میرے اندر نڈھال ہو جاتی ہے،
تب تُو ہی میری راہ جانتا ہے۔
جس راہ پر میں چلتا ہُوں
اُس میں لوگوں نے میرے لیے پھندا لگا رکھا ہے۔
۴ میری داہنی طرف نگاہ کر اور دیکھ؛
کسی کو میری پروا نہیں ہے۔
اور میرے لیے کوئی جائے پناہ نہیں؛
اور کوئی میری جان کی فکر نہیں کرتا۔

۵ اَے خداوند! میں تجھ سے فریاد کرتا ہُوں؛
میں کہتا ہُوں کہ تُو میری پناہ ہے،
زندوں کی زمین میں تُو میرا سب کچھ ہے۔
۶ میری فریاد کی طرف کان لگا،
میں نہایت پریشان ہُوں؛
میرا تعاقب کرنے والوں سے مجھے بچا،
کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ زورآور ہیں۔
۷ مجھے میری قید سے آزاد کر دے،
تاکہ تیرے نام کی ستایش کر سکوں۔

تب راستباز میرے گرد جمع ہو جائیں گے
کیونکہ تُو نے مجھ پر احسان کیا ہے۔

مزمور ۱۴۳

داؤد کا مزمور

۱ اَے خداوند! میری دعا سُن لے،
میری رحم کی فریاد پر کان لگا؛
اپنی وفاداری اور صداقت کے مطابق
میری نجات کے لیے آ۔
۲ اپنے بندہ کو عدالت میں نہ لا،
کیونکہ زندوں میں سے کوئی تیری نگاہ میں راستباز نہیں۔

۳ دشمن میرا تعاقب کر رہا ہے،
اُس نے مجھے کچل کر خاک میں ملا دیا ہے؛
اُس نے مجھے تاریکی میں ایسے لوگوں کی مانند رکھ چھوڑا ہے
جو عرصہ ہُوا مر چکے ہیں۔
۴ اس سبب سے میری روح میرے اندر نڈھال ہو چکی ہے؛
اور میرا دل بےچین ہے۔

۵ مجھے پُرانے دِن یاد آتے ہیں؛
میں تیرے سب کاموں کو دھیان میں لاتا ہُوں
اور تیری دستکاری پر غور کرتا ہُوں۔

۶ میں اپنے ہاتھ تیری طرف پھیلاتا ہُوں؛
میری جان خشک زمین کی طرح تیری پیاسی ہے۔ (سِلاہ)
۷ اَے خداوند! مجھے جلد جواب دے؛
میری روح نڈھال ہو چکی ہے۔
اپنا چہرہ مجھ سے نہ چھپا
ایسا نہ ہو کہ میں اُن کی مانند ہو جاؤں جو پاتال میں اُتر جاتے ہیں۔
۸ صبح، میرے لیے تیری لازوال شفقت کی خبر لے کر آئے،
کیونکہ میرا توکّل تجھ پر ہے۔
مجھے وہ راہ بتا جس پر میں چلوں،
کیونکہ میری دلی امید تجھ ہی سے وابستہ ہے۔
۹ اَے خداوند! مجھے میرے دشمنوں سے چھڑا،
کیونکہ میرے چھپنے کی جگہ تُو ہی ہے۔
۱۰ مجھے سکھا کہ تیری مرضی پُوری کر سکوں،

کیونکہ تُو میرا خدا ہے؛
تیری نیک رُوح،
ہموار زمین پر میری رہنمائی کرے۔

[11] اَے خداوند! اپنے نام کی خاطر،
میری جان کی حفاظت کر؛
اپنی صداقت کے مطابق مجھے مصیبت سے نکال لے۔
[12] اپنی لازوال شفقت کے مطابق میرے دشمنوں کو نابود کر دے؛
میرے تمام مخالفوں کو تباہ کر،
کیونکہ میں تیرا بندہ ہُوں۔

مزمور ۱۴۴

داؤدؔ کا مزمور

[1] خداوندؔ میری چٹانؔ مبارک ہو،
جو میرے ہاتھوں کو جنگ کرنے،
اور میری انگلیوں کو لڑنے کے قابل بناتا ہے۔
[2] وہ میرا شفیق خدا اور میرا قلعہ ہے،
میرا محکم بُرج اور میرا چھڑانے والا،
میری سِپر اور میری جائے پناہ ہے،
اور جو میرے لوگوں کو میرے تابع کرتا ہے۔
[3] اَے خداوند! اِنسان کیا ہے کہ تُو اُس کے لیے فکرمند ہو،
اور آدم زاد کیا ہے کہ تُو اُس کا خیال کرے؟
[4] اِنسان سانس کی طرح ہے؛
اُس کے ایّام ڈھلتے ہُوئے سایہ کی مانند ہیں۔

[5] اَے خداوند! اپنے آسمان کو جھُکا کر نیچے اُتر آ؛
پہاڑوں کو چھُو تو اُن میں سے دھواں نکلے گا۔
[6] بجلی گرا اور دشمنوں کو پراگندہ کر دے؛
اپنے تیر چلا اور اُنہیں شکست دے۔
[7] اوپر سے اپنا ہاتھ بڑھا؛
اور مجھے عظیم سیلابوں سے بچا۔
اور پردیسیوں کے ہاتھ سے
[8] جن کے مُنہ میں جھوٹ بھرا ہے،
اور جن کے داہنے ہاتھ دغاباز ہیں، چھڑا لے۔

[9] اَے خدا! میں تیرے لیے ایک نیا گیت گاؤں گا؛
دس تار والے بربط پر میں تیرے لیے نغمہ سرائی کروں گا،
[10] اُس کے لیے جو بادشاہوں کو فتح عنایت کرتا ہے،
اور اپنے بندہ داؤدؔ کو مہلک تلوار سے بچاتا ہے۔

[11] مجھے پردیسیوں کے ہاتھ سے
جن کے مُنہ میں جھوٹ بھرا ہے
اور جن کے داہنے ہاتھ دغاباز ہیں، چھڑا لے۔

[12] تب ہمارے بیٹے اپنی جوانی میں
بڑھتے ہُوئے پودوں کی مانند ہوں گے،
اور ہماری بیٹیاں اُن ستونوں کی مانند ہوں گی
جو کسی محل کی شان بڑھانے کے لیے تراشے گئے ہوں۔
[13] ہمارے کھتّے
ہر قسم کی جنس سے بھرے ہوں گے۔
ہماری بھیڑیں ہزاروں کی تعداد میں بڑھیں گی ،
بلکہ ہمارے کھیتوں میں وہ کئی گُنا زیادہ ہو جائیں گی؛
[14] ہمارے بَیل خوب لدے ہوں گے،
دیواریں شگافوں سے محفوظ رہیں گی،
نہ لوگوں کو اسیر ہو کر جانا پڑے گا،
نہ ہی ہمارے گلی کوچوں میں چیخنے چلّانے کی آواز سنائی دے گی۔
[15] جس قوم کا یہ حال ہو وہ مبارک ہے؛
مبارک ہے وہ اُمّت جس کا خدا، خداوند ہے۔

مزمور ۱۴۵

حمد۔ داؤدؔ کا مزمور

[1] میرے خدا، تُو میرا بادشاہ ہے۔ میں تیری تمجید کروں گا؛
میں ابدالآباد تیرے نام کی ستایش کروں گا۔
[2] میں ہر روز تجھے مبارک کہوں گا
اور ابدالآباد تیرے نام کی تمجید کروں گا۔

[3] خداوند عظیم ہے اور بڑی ستایش کے لائق ہے؛
اُس کی عظمت ادراک سے باہر ہے۔
[4] تیرے کاموں کی تعریف

اور تیری قدرت کا بیان؛
پُشت در پُشت ہوتا رہے گا۔
۵ وہ تیری عظمت کی جلالی شان کا تذکرہ کریں گے،
اور مَیں تیرے عجیب وغریب کاموں پر غور کروں گا۔
۶ وہ تیرے حیرت انگیز کاموں کی قدرت کا ذکر کریں گے،
اور مَیں تیرے عظیم کاموں کا اعلان کروں گا۔
۷ وہ تیری بے حد مہربانیوں کا جشن منائیں گے
اور خوشی سے تیری صداقت کا گیت گائیں گے۔

۸ خداوند رحیم وکریم ہے،
قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے۔
۹ خداوند سب پر مہربان ہے؛
اور اُس کا کرم اُس کی ساری مخلوق پر ہے۔
۱۰ اَے خداوند! تیری ساری مخلوق تیری مدح سرائی کرے گی؛
اور تیرے مُقدّس تیری تمجید کریں گے۔
۱۱ وہ تیری بادشاہی کے جلال کا ذکر
اور تیری قدرت کا بیان کریں گے،
۱۲ تاکہ سب لوگ تیرے عظیم کاموں کو
اور تیری بادشاہی کی شان وشوکت کو جانیں۔
۱۳ تیری بادشاہی ابدی بادشاہی ہے،
اور تیری حکومت پُشت در پُشت قائم رہتی ہے۔
خداوند اپنے سارے وعدے پُورے کرتا ہے
اور اپنی تمام مخلوق پر مہربان ہے۔
۱۴ خداوند سب گرتے ہُوؤں کو سنبھالتا ہے
اور سب جُھکے ہُوؤں کو اُٹھا کھڑا کرتا ہے۔
۱۵ سب کی آنکھیں تیری طرف لگی رہتی ہیں،
اور تُو اُنہیں وقت پر اُن کی خوراک مہیا کرتا ہے۔
۱۶ تُو اپنی مُٹھی کھولتا ہے
اور ہر جاندار کی خواہش پُوری کرتا ہے۔

۱۷ خداوند اپنی سب راہوں میں صادق ہے
اور اپنی تمام مخلوق پر مہربان ہے۔
۱۸ خداوند اُن سب کے قریب ہے جو اُسے پکارتے ہیں،
یعنی اُن سب کے نزدیک ہے جو اُسے سچّے دل سے پکارتے ہیں۔
۱۹ وہ اُن کی مرادیں برلاتا ہے جو اُس کا خوف مانتے ہیں؛
وہ اُن کی فریاد سنتا ہے اور اُنہیں بچاتا ہے۔
۲۰ خداوند اُن سب کی حفاظت کرتا ہے جو اُس سے محبّت رکھتے ہیں،
لیکن وہ سب شریروں کو فنا کر دے گا۔

۲۱ میرے مُنہ سے خداوند کی ستایش نکلے گی۔
ہر مخلوق ابدالآباد اُس کے مُقدّس نام کی مدح سرائی کرے۔

مزمور ۱۴۶

خداوند کی ستایش ہو۔

اَے میری جان! خداوند کی حمد کر
۲ میں عمر بھر خداوند کی ستایش کروں گا؛
جب تک میں زندہ ہُوں اپنے خدا کی مدح سرائی کروں گا۔
۳ اُمراء پر ہی بھروسا کرو،
نہ فانی اِنسان پر جو بچا نہیں سکتے۔
۴ جب اُن کی روح پرواز کر جاتی ہے تو وہ خاک میں مل جاتے ہیں؛
اُسی دِن اُن کے منصوبے مٹ جاتے ہیں۔

۵ مبارک ہے وہ شخص جس کا مددگار یعقوب کا خدا ہے،
جس کی اُمید خداوند اپنے خدا پر ہے۔
۶ جس نے آسمان، زمین،
سمندر اور اُن کے اندر کی ہر شے کو بنایا۔
یعنی خداوند جو ہمیشہ تک وفادار ہے۔
۷ وہ مظلوموں کی حمایت کرتا ہے
اور بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے۔
خداوند قیدیوں کو آزاد کرتا ہے،
۸ خداوند اندھوں کو بینائی بخشتا ہے،
اور جُھکے ہُوؤں کو اُٹھا کھڑا کرتا ہے،
خداوند صادقوں کو عزیز رکھتا ہے۔
۹ خداوند پردیسیوں کی حفاظت کرتا ہے
اور یتیم اور بیوہ کو سنبھالتا ہے،
لیکن وہ شریر کی راہوں کو کج کر دیتا ہے۔
۱۰ اَے صیّون! خداوند تیرا خدا ابد تک سلطنت کرتا رہے گا،
اُس کی سلطنت پُشت در پُشت قائم رہے گی۔

خداوند کی حمد کرو۔

مزمور ۱۴۷

[۱] خداوند کی حمد کرو۔

ہمارے خدا کی مدح سرائی کرنا کتنا اچھا ہے،
اُس کی ستایش کرنا کتنا دلپسند اور مناسب ہے!

[۲] خداوند یروشلیم کو تعمیر کرتا ہے؛
وہ اسرائیل کے جلاوطنوں کو جمع کرتا ہے۔
[۳] وہ شکستہ دلوں کو شفا بخشتا ہے
اور اُن کے زخم باندھتا ہے۔

[۴] وہ تاروں کی تعداد مقرّر کرتا ہے
اور ہر ایک کو نام بنام پکارتا ہے۔
[۵] ہمارا خداوند عظیم اور بڑی قدرت والا ہے؛
اُس کی حکمت لاانتہا ہے۔
[۶] خداوند حلیموں کو سنبھالتا ہے
لیکن شریروں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

[۷] خداوند کے لیے شکرگزاری کے ساتھ گیت گاؤ؛
ستار پر ہمارے خدا کی مدح سرائی کرو۔
[۸] وہ آسمان کو بادلوں سے ڈھانک دیتا ہے؛
اور زمین پر مینہ برساتا ہے
اور پہاڑوں پر گھاس اُگاتا ہے۔
[۹] وہ مویشیوں کو خوراک مہیا کرتا ہے
اور کوّے کے بچّوں کو بھی جب وہ کائیں کائیں کرتے ہیں۔

[۱۰] گھوڑے کی قوّت میں اُسے کوئی دلچسپی نہیں،
نہ اِنسان کی پنڈلیاں اُسے پسند آتی ہیں۔
[۱۱] خداوند اُن سے خوش ہوتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں،
اور جو اُس کی لازوال شفقت کے امیدوار ہیں۔
[۱۲] اَے یروشلیم! خدا کی تمجید کر؛
اَے صیّون! اپنے خدا کی ستایش کر،

[۱۳] کیونکہ وہ تیرے پھاٹکوں کی سلاخیں مضبوط کرتا ہے
اور تیرے لوگوں کو تیرے اندر برکت دیتا ہے۔
[۱۴] وہ تیری سرحدوں پر امن قائم رکھتا ہے
اور تجھے اچھے سے اچھے گیہوں سے آسودہ کرتا ہے۔

[۱۵] وہ اپنا حکم زمین پر بھیجتا ہے؛
اُس کا کلام نہایت تیز رَو ہے۔
[۱۶] وہ برف کو اون کی مانند گراتا ہے
اور برف کے گالوں کو اُون کی مانند بکھیرتا ہے۔
[۱۷] وہ اپنے اولوں کو کنکریوں کی طرح پھینکتا ہے،
اُس کے سرد جھونکوں کو کون برداشت کر سکتا ہے؟
[۱۸] وہ اپنا کلام نازل فرما کر اُنہیں پگھلا دیتا ہے؛
اور اپنی ہوائیں چلاتا ہے اور ندیاں بہنے لگتی ہیں۔

[۱۹] اُس نے اپنا کلام یعقوب پر نازل کیا ہے،
اور اپنے قوانین اور آئین اسرائیل پر۔
[۲۰] اُس نے ایسا سلوک کسی اور قوم کے ساتھ نہیں کیا؛
وہ اُس کے احکام سے واقف نہیں۔

خداوند کی ستایش ہو۔

مزمور ۱۴۸

[۱] خداوند کی ستایش ہو۔

آسمان پر سے خداوند کی ستایش کرو،
عالمِ بالا پر اُس کی ستایش کرو۔
[۲] اَے اُس کے فرشتو! سب اُس کی ستایش کرو،
اَے اُس کے لشکرو! سب اُس کی ستایش کرو۔
[۳] اَے سورج! اَے چاند! اُس کی ستایش کرو،
اَے نورانی ستارو! سب اُس کی ستایش کرو۔
[۴] اَے فلک الافلاک! اُس کی ستایش کرو
اور تُو بھی اَے فضا پر کے پانی۔
[۵] یہ سب خدا کے نام کی ستایش کریں،
کیونکہ اُس نے حکم دیا اور یہ پیدا ہو گئے۔

[۶] کیونکہ اُس نے اسے ابدالآباد کے لیے قائم کیا؛
اُس نے ایک آئین جاری کیا جو اٹل ہے۔

[۷] زمین پر سے خداوند کی ستایش کرو،
اَے سب بڑی بڑی سمندری مخلوقات اور تمام گہرے سمندرو،
[۸] اَے بجلی اور اولو، اور برف اور بادلو،
اور طوفانی ہواؤ جو اُس کے حکم کی تعمیل کرتی ہو،
[۹] اَے پہاڑو اور سب ٹیلو،
اَے میوہ دار درختو اور سب دیودارو،
[۱۰] اَے جنگلی جانورو اور سب مویشیو،
اَے کیڑے مکوڑو اور اُڑنے والے پرندو،
[۱۱] اَے زمین کے بادشاہو اور سب قومو،
اَے امراء اور زمین کے سب حاکمو،
[۱۲] اَے نوجوانو اور کنواریو،
اَے بوڑھو اور بچّو۔
[۱۳] یہ سب خداوند کے نام کی ستایش کریں،
کیونکہ صرف اُسی کا نام ممتاز ہے؛
اور اُس کی شان وشوکت زمین اور آسمان سے بلند ہے۔
[۱۴] اُس نے اپنی اُمّت کے سینگ کو بلند کیا ہے،
جو اُس کے سب مُقدّسوں کے لیے فخر کا،
اور اپنی مقرّب قوم بنی اِسرائیل کے لیے تعریف کا باعث ہو۔

خداوند کی ستایش کرو۔

مزمور ۱۴۹

[۱] خداوند کی ستایش کرو۔

خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ،
مُقدّسوں کے مجمع میں اُس کی ستایش کرو۔
[۲] اِسرائیل اپنے خالق میں شادمان رہے؛
اور فرزندانِ صِیّون اپنے بادشاہ کے سبب سے شادمان ہوں۔
[۳] وہ رقص کرتے ہُوئے اُس کے نام کی ستایش کریں
اور دف اور ستار بجا کر اُس کی مدح سرائی کریں۔
[۴] کیونکہ خداوند اپنے لوگوں سے خوش رہتا ہے؛
اور حلیموں کو نجات کا تاج پہناتا ہے۔
[۵] مُقدّس اِس اعزاز سے خوش ہوں
اور اپنے بستروں پر خوشی سے نغمہ سرائی کریں۔

[۶] خدا کی ستایش اُن کے مُنہ میں
اور دو دھاری تلوار اُن کے ہاتھ میں رہے،
[۷] تاکہ قوموں سے انتقام لیں
اور اُمّتوں کو سزا دیں،
[۸] اور اُن کے بادشاہوں کو زنجیروں سے جکڑیں،
اور اُن کے امراء کو لوہے کی بیڑیاں پہنائیں،
[۹] تاکہ جو سزا اُن کے لیے مقرّر تھی وہ اُسے پُورا کریں۔
اُس کے سب مُقدّسوں کو یہ شرف بخشا گیا ہے۔
خداوند کی ستایش کرو

مزمور ۱۵۰

[۱] خداوند کی ستایش کرو۔

خداوند کی اُس کے مَقدِس میں ستایش کرو؛
اُس کے زبردست آسمانوں میں اُس کی ستایش کرو۔
[۲] اُس کی قدرت کی کاریگری کے سبب سے اُس کی ستایش کرو؛
اُس کی بڑی عظمت کے سبب سے اُس کی ستایش کرو۔

[۳] نرسنگے کی آواز کے ساتھ اُس کی ستایش کرو،
بربط اور ستار کے ساتھ اُس کی ستایش کرو،
[۴] دف اور رقص کے ساتھ اُس کی ستایش کرو،
تاردار سازوں اور بانسری کے ساتھ اُس کی ستایش کرو،
[۵] جھنجھناتی جھانج کے ساتھ اُس کی ستایش کرو،
گونجتی ہُوئی جھانجھ کے ساتھ اُس کی ستایش کرو۔

[۶] ہر مُتنفِّس خداوند کی ستایش کرے۔

خداوند کی ستایش کرو۔

امثال

پیش لفظ

یہ کتاب زیادہ تر دانش وحکمت پر مبنی ضربُ المثال یعنی کہاوتوں کا مجموعہ ہے۔ اِن میں سے بیشتر حضرت سلیمانؔ سے منسوب ہیں جن کے بارے میں مشہور ہے کہ کہ آپ نے تین ہزار ضرب المثال اور ایک ہزار پانچ منظومات تحریر فرمائیں۔ اِن میں کئی گیتوں کی صورت میں تھیں اور خاص خاص موقعوں پر گائی بھی جاتی تھیں۔ اِس کتاب میں بعض ضرب المثال جو زمانۂ قدیم سے لوگوں میں رائج تھیں شامل کی گئی ہیں۔ یہ حضرت سلیمانؔ کی زبان سے آپ کے زمانہ کے لوگوں تک پہنچیں۔ اِس کتاب کے آخری دو باب اجورؔ اور لموایلؔ سے منسوب ہیں جن کے بارے میں معلومات حاصل نہیں ہیں۔ اِس کتاب میں الٰہی حکمت اور دانش کا ایسا بیش بہا خزانہ موجود ہے جس کی مثالیں بہت کم نظر آتی ہیں۔ البتّہ بعض ترقّی یافتہ اقوام میں اِس حکمت اور دانش کی جھلکیاں ضرور دکھائی دیتی ہیں۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ اِس زمین پر رہنے والے اِنسانوں کو ہر دَور میں اپنی حکمت ودانش کی روشنی سے منوّر کرتا رہتا ہے۔

علماء کا خیال ہے کہ امثال کی کتاب ۳۰۵ قبل مسیح کے زمانہ سے پہلے کی نہیں اور بعد میں بعض کہاوتیں دوسری صدی ق م میں اِس کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ علماء یہ بھی مانتے ہیں کہ سلیمانؔ بادشاہ نے اِس کتاب کا بیشتر حِصّہ اپنے دَورِ حکومت کے شروع میں قلمبند فرمایا تھا۔ حضرت سلیمانؔ ۹۷۰ ق م میں بطور بادشاہ تختِ نشین ہُوئے تھے۔ بائبل مُقدّس میں پائی جانے والی دو اور کتابیں واعظ اور غزل الغزلات بھی جو شعری تخلیقات ہیں حضرت سلیمانؔ سے منسوب کی گئی ہیں۔

اِس کتاب کا مرکزی خیال یہ ہے کہ خدا کا خوف علم کا شروع ہے (۱:۷)۔ مطلب یہ ہے کہ دانش وحکمت خدا پر ایمان لانے اور اُس کی تعظیم بجالانے سے حاصل ہوتی ہے۔ اِس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ خدا ایک قادرِ مطلق ہستی ہے، وہ علیم کل ہے، کائنات کا خالق ہے۔ اِنسان کو اُسی نے پیدا کیا، اُن میں نیک اخلاق بھی وہی پیدا کرتا ہے اور وہی اِنسانوں کو اُن کے نیک اور بد اعمال کا بدلہ دے گا۔ اِس کتاب کی ضرب الامثال اِنسانی زندگی کے ہر پہلو سے تعلق رکھتی ہیں۔ اِن کے مطالعہ اور اُن پر غور وخوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سماج میں اِنسان کا مقام کیا ہے اور وہ سماجی برائیاں جن سے بچنا چاہئے، کون کون سی ہیں۔ بعض ضرب الامثال مفلسی اور فارغ البالی، خاندان کے باہمی تعلقات، والدین اور اولاد کے باہمی تعلقات، دوستی کی اہمیّت علم اور جہالت کے موازنہ اور بیوقوفوں کی اقسام وغیرہ سے متعلق ہیں۔

یہ کتاب لموایلؔ بادشاہ کی ایک بڑی دلچسپ تحریر پر ختم ہوتی ہے جس میں ایک مثالی بیوی کی صفاتِ مشخّصہ بیان کی گئی ہیں (۳۱:۳۰)۔

اِس کتاب کو مندرجۂ ذیل حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ دیباچہ، مُصنّف اور کتاب کا مقصد اور مرکزی خیال (۱:۱۔۶)

۲۔ علم اور جہالت کا موازنہ (۱:۷۔۹:۱۸)

۳۔ اخلاق (۱۰:۱۔۲۲:۱۶)

۴۔ دانشمندوں کے ارشادات

۵۔ حضرت سلیمانؔ کے مزید اقوال (۲۵:۱۔۲۹:۲۷)

۶۔ اجورؔ کے ارشادات (۳۰:۱۔۳۳)

۷۔ لموایلؔ بادشاہ کے اقوال۔

تمہید، غرض وغایت اور موضوع

۱ داؤد کے بیٹے اِسرائیل کے بادشاہ سلیمان کی امثال:

۲ جو حکمت اور تربیت حاصل کرنے؛
فہم اور ادراک کی باتیں سمجھنے؛
۳ تربیت پذیر اور مصلحت اندیش زندگی حاصل کرنے،
اور ایسے کام کرنے کے لیے ہیں جو بجا، معقول اور مناسب ہوں؛
۴ اور جو سادہ لَوحوں کو ہوشیاری،
اور جوان کو علم اور شعور بخشنے کے لیے ہیں۔
۵ تاکہ دانا اُنہیں سُن کر اپنی معلومات میں اضافہ کریں،
اور اہلِ بصیرت ہدایت پائیں۔
۶ اور تمثیلوں، اُن کے معنوں،
اور دانشمندوں کے اقوال اور معموں کو سمجھ سکیں۔

۷ خدا کا خوف علم کی ابتدا ہے
لیکن احمق حکمت اور تربیت کو حقیر جانتے ہیں۔

حکمت کو گلے لگا لینے کے لیے نصیحت

چاپلوسی کے خلاف تنبیہ

۸ اَے میرے بیٹے! اپنے باپ کی ہدایت پر کان لگا
اور اپنی ماں کی تعلیم کو ترک نہ کر۔
۹ وہ تیرے سر کی زینت بڑھانے کے لیے سہرا
اور تیرے گلے کی زیبائش کے لیے ہار ہوں گے۔

۱۰ اَے میرے بیٹے! اگر گنہگار تجھے پھُسلائیں،
تو تُو اُن کی باتوں میں نہ آنا۔
۱۱ اگر وہ کہیں: ہمارے ساتھ چل؛
آ ہم کسی کا خون بہانے کے لیے تاک میں بیٹھیں،
اور کسی بےقصور اِنسان کے لیے ناحق گھات لگائیں؛
۱۲ آ ہم اُنہیں قبر کی مانند زندہ،
اور پاتال کی مانند سالم نگل جائیں گے؛
۱۳ ہم ہر قسم کی قیمتی اشیاء حاصل کریں گے
اور اپنے گھروں کو لُوٹ کے مال سے بھرلیں گے؛
۱۴ ہمارے ساتھ مل جا،
اور ہم سب کی ایک ہی تھیلی ہوگی۔
۱۵ اَے میرے بیٹے! تُو اُن کے ہمراہ نہ جانا،
نہ اُن کی راہ پر قدم رکھنا؛
۱۶ کیونکہ اُن کے پاؤں بدی کی طرف دوڑتے ہیں،
اور وہ خون بہانے کے لیے جلدی کرتے ہیں۔
۱۷ کیونکہ پرندوں کی آنکھوں کے سامنے
جال بچھانا کس قدر بےفائدہ ہے!
۱۸ یہ لوگ تو اپنا ہی خون بہانے کے لیے تاک میں بیٹھتے ہیں؛
وہ اپنی ہی جان کے لیے گھات لگاتے ہیں!
۱۹ ناجائز آمدنی کے پیچھے جانے والوں کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے؛
جو اُسے حاصل کرتے ہیں وہ اپنی ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

حکمت ترک کرنے کے خلاف تنبیہ

۲۰ حکمت کوچہ میں زور سے پکارتی ہے۔
اور چوراہوں پر اپنی آواز بلند کرتی ہے؛
۲۱ وہ پُرشور بازاروں میں پکارتی ہے،
اور شہر کے پھاٹکوں پر زور زور سے کہتی ہے:

۲۲ اَے نادانو! تُم کب تک اپنی نادانی کو عزیز رکھوگے؟
ٹھٹھا باز کب تک ٹھٹھا بازی سے خوش ہوں گے
اور احمق علم سے عداوت رکھیں گے؟
۲۳ اگر تُم میری سرزنش کو قبول کرتے،
تو میں اپنا دل تمہارے لیے اُنڈیل دیتی
اور اپنے خیالات تُم پر اظہار کرتی۔
۲۴ لیکن جب میں نے تُمہیں بلایا تو تُم نے مجھے مسترد کر دیا
اور جب میں نے ہاتھ پھیلایا تو کسی نے دھیان نہ دیا،
۲۵ اور چونکہ تُم نے میری تمام مشورت کو نظرانداز کر دیا
اور میری تنبیہ کو قبول نہ کیا،
۲۶ اِس لیے میں بھی تمہاری مصیبت پر ہنسوں گی؛
اور جب تُم پر دہشت چھا جائے گی تو مضحکہ اُڑاؤں گی۔
۲۷ جب آفت آندھی کی مانند تُم پر آ پڑے گی،
اور مصیبت گردباد کی طرح تمہیں اپنی لپیٹ میں لیگی،
اور جب تکلیفیں اور پریشانیاں تُم پر حاوی ہو جائیں گی۔

[۲۸] تب وہ مجھے پکاریں گے لیکن میں جواب نہ دُوں گی؛
وہ مجھے ڈھونڈیں گے پر نہ پائیں گے۔
[۲۹] چونکہ اُنہوں نے علم سے عداوت رکھی
اور خدا کا خوف اختیار نہ کیا،
[۳۰] چونکہ اُنہیں میری رائے پسند نہ آئی
اور اُنہوں نے میری تنبیہ کو حقیر جانا،
[۳۱] اِس لیے وہ اپنی روش کا پھل کھائیں گے
اور اپنے منصوبوں کے پھل سے پیٹ بھریں گے۔
[۳۲] کیونکہ نادانوں کو اُن کی برگشتگی ختم کر دے گی،
اور احمقوں کی بے پرواہی اُن کی تباہی کا باعث بن جائے گی؛
[۳۳] لیکن جو میری سنتا ہے وہ محفوظ رہے گا
اور ضرر سے نڈر ہو کر مطمئن رہے گا۔

حکمت کے اخلاقی فوائد

۲ اَے میرے بیٹے! اگر تُو میری باتیں قبول کر لے
اور میرے احکام اپنے دل میں رکھ لے،
[۲] اور حکمت کی طرف کان لگائے
اور فہم سے اپنا دل لگائے رکھے،
[۳] اور اگر تُو ادراک کے لیے پکارے
اور فہم کے لیے زور سے آواز دے،
[۴] اور تُو اُسے چاندی کی مانند ڈھونڈے
اور کسی پوشیدہ خزانہ کی مانند اُس کی تلاش کرے،
[۵] تب تُو خداوند کے خوف کو سمجھ پائے گا
اور خدا کا عرفان حاصل کرے گا۔
[۶] کیونکہ خدا حکمت بخشتا ہے،
اور علم اور فہم اُسی کے مُنہ سے نکلتے ہیں۔
[۷] وہ راستبازوں کے لیے مدد تیار رکھتا ہے،
اور راست رَو کے لیے ڈھال ثابت ہوتا ہے،
[۸] کیونکہ وہ اِنصاف کے راستوں کی نگہبانی کرتا ہے
اور اپنے وفاداروں کی راہ کی حفاظت کرتا ہے۔

[۹] تب تُو صداقت اور حق
اور راستی، الغرض ہر اچھی راہ کو سمجھ پائے گا۔
[۱۰] کیونکہ حکمت تیرے دل میں داخل ہو گی،
اور علم تیری جان کو فرحت بخشے گا۔
[۱۱] شعور تیرا نگہبان ہو گا،
اور فہم تیری حفاظت کرے گا۔

[۱۲] حکمت تجھے شریر لوگوں کی راہوں سے،
اور کج گو کی باتوں سے بچائیگی،
[۱۳] جو سیدھے راستوں کو چھوڑ دیتے ہیں
تا کہ تاریک راہوں پر چلیں،
[۱۴] جو بدکاری سے خوش ہوتے ہیں
اور شرارت کے کام کر کے مسرور ہوتے ہیں،
[۱۵] جن کی راہیں ٹیڑھی ہیں
اور جن کی روشیں پُرفریب ہیں۔

[۱۶] وہ تجھے فاحشہ عورت سے،
اور اُس بدچلن بیوی کی دلفریب باتوں سے بھی بچائے گی،
[۱۷] جس نے اپنی جوانی کے ساتھی کو چھوڑ دیا
اور اُس عہد کو بھول گئی جو اُس نے خدا کے سامنے باندھا تھا۔
[۱۸] کیونکہ اُس کا گھر مَوت کی طرف کھینچتا ہے
اور اُس کی راہیں پاتال کو جاتی ہیں۔
[۱۹] جو بھی اُس کے پاس جاتا ہے لَوٹ کر نہیں آتا
اور نہ کبھی زندگی کی راہیں پاتا ہے۔

[۲۰] حکمت سے تُو نیک لوگوں کی راہوں پر چلے گا
اور راستبازوں کے راستوں پر قائم رہے گا۔
[۲۱] کیونکہ راستباز ملک میں آباد رہیں گے،
اور کامل اُس میں بسے رہیں گے؛
[۲۲] لیکن شریر زمین پر سے کاٹ ڈالے جائیں گے،
اور بے وفا اُس میں سے اکھاڑ پھینکے جائیں گے۔

حکمت کے مزید فوائد

۳ اَے میرے بیٹے! میری تعلیم کو فراموش نہ کر،
بلکہ میرے احکام کو اپنے دل میں جگہ دے،
[۲] کیونکہ وہ تیری عمر کو دراز کریں گے
اور تجھے سلامت رکھیں گے۔

[۳] محبت اور سچائی تجھ سے جدا نہ ہونے پائیں؛
بلکہ تُو اُنہیں اپنے گلے کا ہار بنائے رکھنا،
اور اپنے دل کی تختی پر لکھ لینا۔

۴ تب تُو خدا اور اِنسان کی نگاہ میں
مقبول ہوگا اور نیک نام حاصل کرے گا۔

۵ اپنے پُورے دل سے خداوند پر اعتقاد رکھ
اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر؛
۶ اپنی سب روشوں میں اسے پہچان،
اور وہ تیری راہیں ہموار کرے گا۔

۷ تُو اپنی ہی نگاہ میں دانشمند نہ بن؛
خداوند سے ڈر اور بدی سے دُور رہ۔
۸ اس سے تیرا جسم تندرست رہے گا
اور تیری ہڈّیاں تقویت پائیں گی۔

۹ اپنی دولت سے،
اور اپنی فصلوں کے پہلے پھلوں سے خدا کی تعظیم کر؛
۱۰ تب تیرے کھتّے لبالب بھرے رہیں گے،
اور تیرے حوض نئی مَے سے لبریز ہوں گے۔

۱۱ اَے میرے بیٹے! خداوند کی تربیت کو حقیر نہ جان
اور اُس کی تنبیہ کا بُرا نہ مان،
۱۲ کیونکہ خداوند جس سے محبّت رکھتا ہے اُسے ملامت بھی کرتا ہے،
جیسے باپ اُس بیٹے کی ملامت کرتا ہے جسے وہ عزیز رکھتا ہے۔

۱۳ مبارک ہے وہ آدمی جو حکمت پاتا ہے،
اور وہ جو دانش حاصل کرتا ہے،
۱۴ کیونکہ وہ چاندی سے مفید تر ہے
اور سونے سے زیادہ نفع بخش ہے۔
۱۵ وہ موتیوں سے زیادہ بیش بہا ہے؛
تیری کسی بھی مرغوب چیز کا اُس سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔
۱۶ اُس کے داہنے ہاتھ میں لمبی عمر ہے؛
اور اُس کے بائیں ہاتھ میں دولت اور عزّت ہے۔
۱۷ اُس کی راہیں خوشگوار راہیں ہیں،
اور اُس کے سب راستے پُرامن ہیں۔
۱۸ جو اُسے گلے لگاتے ہیں، اُن کے لیے وہ شجرِ حیات ہے؛
مبارک ہیں وہ جو اُسے حاصل کر لیتے ہیں۔

۱۹ خداوند نے حکمت ہی سے زمین کی بنیاد رکھی ہے،
اور فہم سے آسمان کو قائم کیا ہے؛
۲۰ اُسی کے علم سے گہراؤ سے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں،
اور افلاک شبنم کی بوندیں ٹپکاتے ہیں۔

۲۱ اَے میرے بیٹے! عقلِ سلیم اور ادراک کا تحفُّظ کر،
اُنہیں اپنی نگاہ سے اوجھل نہ ہونے دے؛
۲۲ وہ تیرے لیے زندگی،
اور تیرے گلے کے لیے زینت ثابت ہوں گی۔
۲۳ تب تُو اپنی راہ پر سلامت چل سکے گا،
اور تیرے پاؤں ٹھوکر نہ کھائیں گے؛
۲۴ جب تُو لیٹے گا تو خوف نہ کھائے گا؛
بلکہ جب تُو بستر پر دراز ہوگا تو میٹھی نیند سوئے گا۔
۲۵ کسی ناگہاں آفت کا خوف نہ کر
اور نہ ایسی بربادی کا جو شریر پر آ پڑتی ہے،
۲۶ کیونکہ خداوند تیرا سہارا ہوگا
وہ تیرے پاؤں کو پھندے میں پھنسنے نہ دے گا۔

۲۷ جب تیرے مقدور میں ہو،
تو بھلائی کے حقداروں کو بھلائی سے محروم نہ رکھنا۔
۲۸ جب تیرے پاس دینے کو کچھ ہو،
تو اُس وقت اپنے ہمسایہ سے یہ نہ کہنا: جا؛
پھر آنا۔ میں تجھے کل دُوں گا۔

۲۹ اپنے ہمسایہ کے خلاف بدی کا کوئی منصوبہ نہ باندھ،
جب کہ وہ تیرے پڑوس میں بے کھٹکے رہتا ہے۔
۳۰ کسی شخص پر بلاوجہ الزام نہ لگانا۔
جب کہ اُس نے تجھے کچھ نقصان نہ پہنچایا ہو۔

۳۱ کسی ظالم پر رشک نہ کرنا
نہ اُس کی کوئی راہ اختیار کرنا،
۳۲ کیونکہ خداوند کجرو سے نفرت کرتا ہے
لیکن راست بازوں کے ساتھ اُس کی رفاقت ہے۔

۳۳ شریر کے گھر پر خداوند کی لعنت ہوتی ہے،

لیکن راستباز کے مسکن کو وہ برکت دیتا ہے۔
۳۴ وہ مغرور ٹھٹھّا بازوں کا مضحکہ اُڑاتا ہے
لیکن حلیموں پر فضل کرتا ہے۔
۳۵ دانشمند اعزاز کے وارث ہوتے ہیں،
لیکن احمقوں کو وہ شرمندہ کر کے چھوڑتا ہے۔

حکمت کا درجہ نہایت ہی اعلیٰ ہے

۴ اَے میرے بیٹو! باپ کی تربیت پر کان لگاؤ؛
متوجہ ہو اور فہم حاصل کرو۔
۲ میں تمہیں اچھی باتیں سکھا رہا ہُوں،
لہٰذا میری تعلیم کو ترک نہ کرنا۔
۳ میں بھی کبھی اپنے باپ کے گھر میں بیٹا تھا،
اور ابھی نازک اندام اور اپنی ماں کا لاڈلا تھا،
۴ تب اُس نے مجھے تعلیم دی اور کہا:
اپنے سارے دل سے میری باتوں کو اپنا لے؛
اور میرے احکام بجالا اور زندہ رہ۔
۵ حکمت حاصل کر، فہم کو اپنا لے؛
میری باتوں کو فراموش نہ کر اور نہ اُن سے منحرف ہو۔
۶ حکمت کو ترک نہ کر اور وہ تیری حفاظت کرے گی؛
اُس سے محبّت رکھ اور وہ تیری نگہبانی کرے گی۔
۷ حکمت اعلیٰ ترین شے ہے اِس لیے حکمت حاصل کر۔
خواہ تیری ساری پونجی خرچ ہو جائے تو بھی فہم حاصل کر۔
۸ اُس کی تعظیم کر تو وہ تجھے سرفراز کرے گی؛
اُسے گلے لگا لے اور وہ تجھے اعزاز بخشے گی۔
۹ وہ تیرے سر پر فضیلت کا سہرا باندھے گی
اور تجھے شان و شوکت کا تاج عطا کرے گی۔

۱۰ اَے میرے بیٹے! سُن اور میں جو کچھ کہتا ہُوں اُسے قبول کر،
اور تیری عمر دراز ہوگی۔
۱۱ میں نے تجھے حکمت کی راہ بتائی ہے
اور سیدھی راہ پر تیری رہنمائی کی ہے۔
۱۲ جب تُو چلے گا تو تیرے قدموں کو رکاوٹ پیش نہ آئے گی؛
اور جب تُو دوڑے گا تو ٹھوکر نہ کھائے گا۔
۱۳ تربیت کو پکڑے رہ، اُسے جانے نہ دے؛
اُس کی اچھی طرح حفاظت کر کیونکہ وہ تیری زندگی ہے۔
۱۴ شریروں کے راستہ پر قدم نہ رکھنا
نہ بدکرداروں کی راہ میں چلنا۔
۱۵ اُس سے بچنا۔ اُس کے پاس سے بھی نہ گزرنا؛
اُس سے مُڑ کر اپنی راہ لگ جانا۔
۱۶ کیونکہ جب تک وہ برائی نہ کر لیں، وہ سو نہیں سکتے؛
اور جب تک وہ کسی کو گرا نہ دیں، اُنہیں نیند نہیں آتی۔
۱۷ وہ شرارت کی روٹی کھاتے ہیں
اور ظلم کی مَے پیتے ہیں۔

۱۸ راستبازوں کی راہ صبح کی پہلی کرن کی مانند ہوتی ہے،
جس کی روشنی دوپہر تک بڑھتی ہی جاتی ہے۔
۱۹ لیکن شریروں کی راہ گہری تاریکی کی مانند ہوتی ہے؛
وہ نہیں جانتے کہ وہ کن چیزوں سے ٹھوکر کھا جائیں گے۔

۲۰ اَے میرے بیٹے! میں جو کچھ کہتا ہُوں اُس پر توجہ کر؛
میرے کلام پر کان لگا۔
۲۱ اُسے اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دے،
بلکہ اپنے دل میں رکھ؛
۲۲ کیونکہ جو اُسے پا لیتے ہیں، اُن کے لیے وہ زندگی ہے
اور اِنسان کے سارے جسم کے لیے صحت۔
۲۳ سب سے بڑھ کر اپنے دل کی حفاظت کر،
کیونکہ وہ زندگی کا سرچشمہ ہے۔
۲۴ اپنے مُنہ کو کج گوئی سے دُور رکھ؛
اور بدگوئی کو اپنے لبوں کے پاس تک نہ آنے دے۔
۲۵ تیری آنکھیں سامنے ہی دیکھیں،
اور تیری نگاہ آگے کی طرف جمی رہے۔
۲۶ اپنے پاؤں کے لیے ہموار راہیں تیار کر
اور اُن ہی پختہ راہوں پر قدم بڑھا۔
۲۷ نہ داہنے مُڑ نہ بائیں؛
بلکہ اپنے پاؤں کو بدی سے ہٹائے رکھ۔

زِنا کے خلاف تنبیہ

۵ اَے میرے بیٹے! میری حکمت پر توجہ کر،
میرے فہم کی باتوں کو خوب اچھی طرح سُن،
۲ تاکہ تُو نیکی اور بدی میں تمیز کر سکے
اور تیرے لب علم کی حفاظت کر سکیں۔
۳ کیونکہ زانیہ کے لبوں سے شہد ٹپکتا ہے،

اور اُس کی باتیں تیل سے بھی زیادہ چکنی ہوتی ہیں؛
۴ لیکن آخر میں اُن کا مزا پِت کی مانند کڑوا ثابت ہوتا ہے،
اور دودھاری تلوار کی مانند تیز۔
۵ اُس کے پاؤں موت کی طرف بڑھتے ہیں؛
اور اُس کے قدم پاتال تک لے جاتے ہیں۔
۶ وہ راہِ زندگی کا کوئی خیال نہیں کرتی؛
اُسے خبر تک نہیں کہ اُس کے راستے ٹیڑھے ہیں۔

۷ اِس لیے اَے میرے بیٹو! میری سُنو؛
اور میں جو کہوں اُس سے برگشتہ نہ ہو۔
۸ ایسی راہ پر چلو جو اُس سے دُور ہو،
اور اُس کے گھر کے دروازہ کے پاس بھی نہ جانا،
۹ ایسا نہ ہو کہ تُو اپنی آبرو دوسروں کے حوالہ کر دے
اور اپنے سال کسی ظالم کو دے دے،
۱۰ ایسا نہ ہو کہ پرائے تیری دولت سے عید منائیں
اور تیری محنت کی کمائی کسی غیر کے گھر جائے۔
۱۱ اپنی زندگی کے آخر میں،
جب تیرا گوشت اور تیرا جسم گھُل جائیں گے تب تُو نوحہ کرے گا۔
۱۲ اور کہے گا: میں نے تربیت سے کیسی عداوت رکھی!
اور میرے دل نے ملامت کو کیسے ٹھکرایا!
۱۳ میں نے اپنے استادوں کا کہنا نہ مانا
اور اپنے تربیت کرنے والوں کی نہ سُنی۔
۱۴ یہاں تک کہ میں ساری جماعت کے درمیان
تقریباً ہر برائی میں مبتلا ہُوا۔

۱۵ تُو اپنے ہی حوض کا پانی پینا،
اور اپنے ہی کوئیں سے بہتا ہُوا پانی استعمال میں لانا۔
۱۶ کیا تیرے چشمے گلی کوچوں میں،
اور پانی کی ندیاں چوراہوں میں بہہ جائیں؟
۱۷ وہ صرف تیرے ہی لیے ہوں،
پرایوں اور غیروں کے لیے نہیں۔
۱۸ تیرا سوتا مبارک ہو،
اور تُو اپنی جوانی کی بیوی کے ساتھ مسرور رہ۔
۱۹ جو ایک پیاری سی ہرنی اور دلربا غزال کی مانند ہے۔
اُس کی چھاتیاں تجھے ہمیشہ راحت بخشیں،
اور اُس کی محبّت کا تو ہمیشہ شیفتہ رہے۔
۲۰ اَے میرے بیٹے! تُو کسی زانیہ پر کیوں فریفتہ ہو؟
اور کسی دوسرے کی بیوی کو آغوش میں کیوں لے؟

۲۱ کیونکہ انسان کی راہیں خداوند کی نگاہ میں ہیں،
اور وہ اُس کی تمام راہوں کو جانچتا ہے۔
۲۲ شریر کی بدکاریاں اُسے پھندے میں پھنسا لیتی ہیں؛
اُس کے گناہوں کی رسّیاں اُسے مضبوطی سے جکڑ لیتی ہیں۔
۲۳ وہ تربیت نہ پانے کے سبب،
اور اپنی حماقت کی کثرت کے باعث گمراہ ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔

حماقت کے خلاف تنبیہ

۶ اَے میرے بیٹے! اگر تُو نے اپنے پڑوسی کی ضمانت دی ہے،
اور اگر تُو نے شرط لگا کر کسی دوسرے کی ذمّہ داری قبول کی ہے،
۲ اگر تُو اپنی ہی باتوں کے پھندے میں پھنس گیا ہو۔
اور اپنے ہی مُنہ کی باتوں سے پکڑا گیا ہو،
۳ تو اَے میرے بیٹے! اپنے آپ کو بچانے کی تدبیر کر،
کیونکہ تُو اپنے پڑوسی کے ہاتھ میں پڑ چُکا ہے:
جا اور نہایت خاکساری سے؛
اپنے پڑوسی سے التجا کر!
۴ اپنی آنکھوں میں نیند نہ آنے دے،
اور نہ اپنی پلکوں کو جھپکنے دے۔
۵ تُو اپنے آپ کو ہرنی کی مانند شکاری کے ہاتھ سے،
اور پرندہ کے مانند صیاد کے جال سے چھڑا لے۔

۶ اَے کاہل! چیونٹی کے پاس جا؛
اور اُس کی روشوں پر غور کر اور دانشمند بن!
۷ اُس کا کوئی قائد نہیں ہوتا،
نہ ہی کوئی نگراں یا حاکم ہوتا ہے،
۸ تو بھی وہ گرمی کے موسم میں اپنی خوراک بٹورتی ہے
اور فصل کٹتے وقت اپنے لیے غذا جمع کرتی ہے۔

۹ اَے کاہل! تُو کب تک وہاں پڑا رہے گا؟
تُو اپنی نیند سے کب بیدار ہوگا؟

۱۰ تھوڑی سی نیند، ایک اور جھپکی،
دم بھر چھاتی پر ہاتھ رکھے لیٹے رہنے سے۔
۱۱ غربتؔ راہزن کی مانند
اور محتاجیؔ ایک مسلح آدمی کی مانند تجھ پر آ پڑے گی۔

۱۲ بدمعاش اور شریر شخص،
جس کا مُنہ بدگوئی سے بھرا ہُوا ہے،
۱۳ جو آنکھ مارتا ہے،
اور اپنے پاؤں پٹکتا ہے
اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتا ہے،
۱۴ جو اپنے دل میں مکر رکھ کر بُرے منصوبے باندھتا ہے۔
اور ہمیشہ فتنہ برپا کرتا ہے۔
۱۵ اِس لیے اُس پر آفت ناگہاں آ پڑے گی؛
وہ بغیر کسی چارہ کے یک لخت تباہ ہو جائے گا۔

۱۶ چھ چیزوں سے خداوند کو نفرت ہے،
بلکہ سات ہیں جن سے اُسے کراہیت ہے:
۱۷ مغرور آنکھیں،
جھوٹی زبان،
بے گناہ کا خون بہانے والے ہاتھ،
۱۸ بُرے منصوبے باندھنے والا دل،
شرارت کے لیے تیز رَو پاؤں،
۱۹ جھوٹا گواہ جو دروغ گوئی سے کام لیتا ہے
اور وہ آدمی جو بھائیوں میں نفاق ڈالتا ہے۔

زِنا کے خلاف تنبیہ

۲۰ اَے میرے بیٹے! اپنے باپ کے احکام بجالا
اور اپنی ماں کی تعلیم کو ترک نہ کر۔
۲۱ اُنہیں اپنے دل پر ہمیشہ باندھے رکھ؛
اور اپنے گلے کا ہار بنا لے۔
۲۲ جب تُو چلے گا تو وہ تیری راہنمائی؛
سوئے گا تو وہ تیری نگہبانی؛
اور جب جاگے گا تو وہ تجھ سے بات کریں گے۔
۲۳ کیونکہ یہ احکام چراغ ہیں،
اور یہ تعلیم روشنی ہے،
اور تربیت کے لیے سرزنش
زندگی کی راہ ہے۔
۲۴ جو تجھے بداخلاق عورت سے،
اور بدچلن بیوی کی چاپلوس زبان سے بچاتے ہیں۔
۲۵ اُس کے حسن پر اپنے دل میں شہوت سے مغلوب نہ ہو
اور اُس کی آنکھوں کا شکار ہونے سے بچا رہ،
۲۶ کیونکہ فاحشہ تجھے روٹی کے ٹکڑوں کا محتاج بنا دیتی ہے،
اور زانیہ تیری جان ہی کا شکار کر لیتی ہے۔
۲۷ کیا یہ ممکن ہے کہ آدمی اپنے دامن میں آگ بٹورے
اور اُس کے کپڑے نہ جلیں؟
۲۸ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی انگاروں پر چلے
اور اُس کے پاؤں نہ جھلسیں؟
۲۹ وہ شخص بھی ایسا ہی ہے جو کسی دوسرے آدمی کی عورت کے پاس
جاتا ہے؛
جو کوئی اُسے چھوئے وہ سزا سے نہ بچ سکے گا۔

۳۰ چور اگر بھوک کے مارے اپنا پیٹ بھرنے کے لیے چوری کرے
تو لوگ اُسے حقیر نہیں جانتے۔
۳۱ لیکن اگر وہ چوری کرتا پکڑا جائے، تو اُسے سات گنا ادا کرنا ہوگا،
خواہ اُسے اپنے گھر کا سارا مال ہی کیوں نہ دینا پڑے۔
۳۲ جو آدمی زنا کرتا ہے وہ عقل سے محروم ہے؛
ایسا کرنے والا اپنے آپ کو تباہ کر لیتا ہے۔
۳۳ وہ گھونسے کھاتا اور ذلت اٹھاتا ہے،
اُس کی رسوائی کبھی نہ مٹیگی؛
۳۴ کیونکہ غیرت خاوند کے قہر کو بھڑکاتی ہے،
اور وہ انتقام کے وقت ہرگز ترس نہ کھائے گا۔
۳۵ وہ کوئی معاوضہ قبول نہ کرے گا؛
اور رشوت لینے سے بھی انکار کرے گا خواہ وہ کتنی ہی بڑی
کیوں نہ ہو۔

زانیہ کے خلاف تنبیہ

۷ اَے میرے بیٹے! میری باتوں کو مان
اور میرے حکموں کو اپنے دل میں رکھ۔
۲ میرے فرمان بجالا تو تُو زندہ رہے گا؛
اور میری تعلیم کیؔ اپنے آنکھ کی پتلی کی طرح حفاظت کر۔
۳ اُنہیں اپنی انگلیوں پر باندھ لے؛
اور اپنے دل کی تختی پر لکھ لے۔

۴ حکمت سے کہہ: تُو میری بہن ہے،
اور فہم کو اپنا رشتہ دار قرار دے؛
۵ وہ تجھے زانیہ سے،
اور گمراہ بیوی اور اُس کی شہوت پرست باتوں سے بچائے رکھیں گے۔

۶ میں نے اپنے گھر کی کھڑکی سے
یعنی اپنے جھروکے میں سے جھانکا۔
۷ تب میں نے نادان لوگوں میں،
اور جوانوں کے درمیان،
ایک نوجوان کو دیکھا جس کا دماغ کمزور تھا۔
۸ وہ اُس کے گھر کے موڑ کے پاس کی گلی پر چلا جا رہا تھا،
اُس نے اُس کے گھر کی راہ لی
۹ شام کے وقت جب دِن ڈھل رہا تھا،
اور رات کی تاریکی گہری ہو رہی تھی۔

۱۰ ایک عورت اُس سے ملنے آئی،
جو فاحشہ کا لباس پہنے ہُوئی تھی اور بڑی چالاک دکھائی دیتی تھی۔
۱۱ [وہ بلند آواز اور چنچل تھی،
اور اُس کے پاؤں گھر میں نہیں ٹکتے تھے؛
۱۲ کبھی کوچوں میں تو کبھی چوراہوں پر،
بلکہ ہر موڑ پر وہ تاک مین بیٹھی رہتی تھی۔]
۱۳ اُس نے اُسے پکڑ کر چُوما
اور نہایت بےحیائی سے اُس سے کہنے لگی:

۱۴ میرے گھر پر سلامتی کی قربانیاں ہیں؛
آج میں نے اپنی منّتیں پوری کی ہیں۔
۱۵ اِس لیے میں تجھ سے ملنے کو نکلی؛
میں نے تجھے تلاش کیا اور تجھے پالیا ہے!
۱۶ میں نے اپنے بستر پر
مِصر کے رنگین پلنگ پوش بچھائے ہیں۔
۱۷ اور اپنے بستر کو
مُر اور عود اور دارچینی سے مہکایا ہے۔
۱۸ آ، ہم صبح تک پیار کے جام نوش کریں گے؛
اور عشق بازی سے لطف اندوز ہوں گے!
۱۹ میرا خاوند گھر میں نہیں ہے؛
وہ لمبے سفر پر چلا گیا ہے۔
۲۰ وہ روپوں سے بھری ہُوئی تھیلی اپنے ساتھ لے گیا ہے
اور پورے چاند تک لَوٹ کر نہیں آئے گا۔

۲۱ اُس نے اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے اُسے پھُسلا لیا؛
اور اپنی چکنی چُپڑی باتوں سے اُسے بہکا لیا۔
۲۲ وہ فوراً اُس کے پیچھے ہو لیا
جیسے بَیل ذبح ہونے کے لیے جاتا ہو،
یا ہرنی جال میں پھنسنے کے لیے
۲۳ یہاں تک کہ ایک تیر اُس کے جگر کے پار ہو جاتا ہے،
جیسے ایک پرندہ صیّاد کے دام کی طرف تیزی سے کھنچا چلا جاتا ہے۔

۲۴ لہٰذا اَے میرے بیٹو! میری سُنو؛
میں جو کچھ کہتا ہُوں اُس پر دھیان دو۔
۲۵ اپنے دل کو اُس کی راہوں کی طرف مائل نہ ہونے دو
نہ اُس کے راستوں سے دھوکا کھاؤ۔
۲۶ اُس نے کئی ایک کو شکار کر کے مار گرایا ہے؛
اُس کے مقتول بےشمار ہیں۔
۲۷ اُس کا گھر پاتال کی شاہراہ ہے،
جو مَوت کی کوٹھریوں کی طرف لے جاتی ہے۔

حکمت کی دعوت

۸ کیا حکمت پکار نہیں رہی؟
اور فہم اپنی آواز بلند نہیں کر رہا؟
۲ وہ تو راہ کے کنارے کی اونچائیوں پر،
جہاں راستے ملتے ہیں، کھڑی ہو جاتی ہے؛
۳ پھاٹکوں کے پاس جو شہر کے مدخل پر ہیں،
یعنی دروازوں پر وہ زور سے پکارتی ہے:
۴ اَے لوگو! میں تمہیں پکارتی ہُوں؛
میں تمام بنی آدم کو آواز دیتی ہُوں۔
۵ تُم جو سادہ دل ہو، چالاکی سیکھو؛
تُم جو نادان ہو، دانائی حاصل کرو۔
۶ سُنو، کیونکہ میرے پاس کہنے کو قیمتی باتیں ہیں؛
میں راست بات کہنے کے لیے اپنے لب کھولتی ہُوں۔

۷ میرا مُنہ صرف سچ کہتا ہے،
کیونکہ میرے لبوں کو شرارت سے نفرت ہے۔
۸ میرے مُنہ کی سب باتیں صداقت ہیں؛
اُن میں سے ایک بھی ٹیڑھی ترچھی نہیں ہے۔
۹ صاحبِ بصیرت کے لیے وہ سب صحیح ہیں؛
اور صاحبِ فہم کے لیے وہ بے عیب ہیں۔
۱۰ چاندی کے عوض میری تربیت اختیار کرلو،
اور خالص سونے کی بجائے علم،
۱۱ کیونکہ حکمت لعل سے زیادہ بیش بہا ہے،
تیری کسی بھی دلپسند چیز کا اُس سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔

۱۲ میں جو حکمت ہُوں، میرا اور ہوشیاری کا مسکن ایک ہی ہے؛
میں علم اور بصیرت رکھتی ہُوں۔
۱۳ خدا کا خوف ماننا، بدی سے عداوت رکھنا ہے،
مجھے غرور، شیخی،
بُرے چال چلن اور کجگو مُنہ سے نفرت ہے۔
۱۴ مشورت اور نصیحت میرے پاس ہیں؛
میں فہم اور قدرت کی مالک ہُوں۔
۱۵ میری بدولت بادشاہ حکومت کرتے ہیں
اور حکمران عادلانہ قوانین نافذ کرتے ہیں؛
۱۶ میری بدولت رئیس،
اور تمام امراء جو زمین پر حکمران ہیں، حکومت کرتے ہیں۔
۱۷ جو مجھ سے محبّت رکھتے ہیں، میں اُن سے محبّت رکھتی ہُوں،
اور جو مجھے ڈھونڈتے ہیں، وہ مجھے پالیتے ہیں۔
۱۸ دولت اور عزّت میرے پاس ہے،
بلکہ پائدار سرمایہ اور خوشحالی بھی۔
۱۹ میرا پھل خالص سونے سے بھی بہتر ہے؛
اور میری پیداوار خالص چاندی سے افضل ہے۔
۲۰ میں صداقت کی راہ پر؛
اِنصاف کے راستوں کے ساتھ ساتھ چلتی ہُوں۔
۲۱ اور اپنے چاہنے والوں کو مالا مال کرتی ہُوں
اور اُن کے خزانے بھر دیتی ہُوں۔

۲۲ اپنی قدیم صنعتیں قائم کرنے سے پہلے،
خداوند نے مجھے اپنی اوّلین صنعت کے طور پر پیدا کیا؛
۲۳ ایسا ازل ہی سے مقرّر تھا،
یعنی ابتدا سے جب کہ دنیا وجود میں نہ آئی تھی۔
۲۴ جب سمندر بھی نہ تھے،
اور نہ پانی سے بھرے ہُوئے چشمے تھے؛
کہ مجھے پیدا کیا گیا۔
۲۵ اِس سے قبل کہ پہاڑ اور ٹیلے اپنی اپنی جگہ پر قائم کیے جاتے،
مجھے پیدا کیا گیا،
۲۶ بلکہ اِس سے بھی قبل کہ وہ زمین کو یا اُس کے میدانوں کو بناتا
یا زمین کی خاک کو وجود میں لاتا۔
۲۷ جب اُس نے آسمان کو قائم کیا، تب میں وہیں تھی،
جب اُس نے گہراؤ کی سطح پر اُفق کا دائرہ کھینچا،
۲۸ جب اُس نے اوپر بادل بنائے
اور گہراؤ میں مضبوطی سے چشمے قائم کیے،
۲۹ جب اُس نے سمندر کی حدود باندھیں
تاکہ پانی اُن سے باہر نہ جائے،
اور جب اُس نے زمین کی بنیادوں کے نشان لگائے۔
۳۰ تب میں ہی ماہر کاریگر کے طور پر اُس کے پاس تھی،
میری خوشی میں روز بروز اضافہ ہوتا تھا،
اور میں اُس کی حُضوری میں ہمیشہ شادمان رہتی تھی،
۳۱ میں اُس کی ساری دنیا سے خوش تھی
اور بنی آدم کی صحبت میں مجھے خوشی ملتی تھی۔

۳۲ اِس لیے اب اَے میرے بیٹو! میری سُنو؛
مبارک ہیں وہ جو میری راہوں پر چلتے ہیں۔
۳۳ میری ہدایت کو سُنو اور دانشمند بنو،
اُسے نظر انداز نہ کرو۔
۳۴ مبارک ہے وہ شخص جو میری سُنتا ہے،
اور ہر روز میرے پھاٹکوں پر ہوشیار کھڑا رہتا ہے،
اور میرے دروازہ پر میرا انتظار کرتا ہے۔
۳۵ کیونکہ جو مجھے پاتا ہے، زندگی پاتا ہے
اور اُس پر خداوند کی نظرِ التفات ہوتی ہے۔
۳۶ لیکن جو مجھے نہیں پاتا، وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے؛
اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں وہ سب مَوت سے محبّت رکھتے ہیں۔

حکمت اور حماقت کی دعوتیں

۹ حکمت نے اپنا گھر بنالیا؛
اُس نے اپنے ساتوں ستون تراش لیے ہیں۔
۲ اُس نے اپنا قربانی کا گوشت پکا لیا اور اپنے جام میں شراب اُنڈیل لی ہے؛
اور اپنا دسترخوان بھی آراستہ کرلیا ہے۔
۳ وہ اپنی سہیلیوں کو اس خبر کے ساتھ روانہ کرچکی ہے
اور خود بھی شہر کے بالاترین مقام سے پکار رہی ہے۔
۴ جو سادہ دل ہیں وہ سب یہاں آ جائیں!
بےعقل لوگوں سے وہ یہ کہہ رہی ہے:
۵ آؤ، میرے ساتھ کھانا کھاؤ
اور میرے تیّار کیے ہُوئے جامِ شراب میں سے شراب لے کر پیو۔
۶ سادہ پن چھوڑ دو تاکہ زندہ رہو؛
اور فہم کی راہ پر چلو۔

۷ جو کسی مسخرہ کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے وہ ذلّت کا مُنہ دیکھتا ہے؛
اور جو شریر کو تنبیہ کرتا ہے۔ گالیاں کھاتا ہے۔
۸ ٹھٹھّاباز کو مت ڈانٹ، ایسا نہ ہو وہ تجھ سے نفرت کرنے لگے؛
لیکن دانشمند کو ڈانٹ تو وہ تجھ سے محبّت رکھے گا۔
۹ اور تجھ سے تربیت پاکر اور بھی دانا ہو جائے گا؛
صادق کو تعلیم دے تو اُس کے علم میں اضافہ ہوگا۔

۱۰ خدا کا خوف حکمت کی ابتدا ہے،
اور اُس قُدّوس کا عرفان ہی دانش ہے۔
۱۱ کیونکہ میری بدولت تیرے ایّام بڑھ جائیں گے،
اور تیری زندگی کے برس زیادہ ہو جائیں گے۔
۱۲ اگر تُو دانشمند ہے تو تیری دانش تیرا اجر ہے؛
اور اگر تُو دانش کا مذاق اُڑاتا ہے، تو خود ہی بھگتے گا۔

۱۳ بیوقوف عورت شور مچاتی ہے؛
وہ نادان ہے اور کچھ نہیں جانتی۔
۱۴ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر،
اور شہر کے کسی اونچے مقام پر بیٹھ جاتی ہے،
۱۵ اور اُن راہ گیروں کو،
جو اپنے اپنے راستہ پر سیدھے چلے جا رہے ہیں، یہ کہہ کر پکارتی ہے کہ
۱۶ اَے نادانو! تُم سب ادھر آ جاؤ!
اور بےعقل سے وہ یہ کہتی ہے:
۱۷ چوری کا پانی میٹھا ہوتا ہے؛
اور پوشیدگی کی روٹی لذیذ ہوتی ہے!
۱۸ لیکن وہ شاید ہی جانتے ہیں کہ وہاں جانے والے دم توڑ چکے ہیں،
اور اُس عورت کے مہمان پاتال کی گہرائی میں پہنچ چکے ہیں۔

سلیمانؔ کی امثال

۱۰ سلیمانؔ کی امثال:
دانا بیٹا اپنے باپ کے لیے خوشی لاتا ہے،
لیکن احمق بیٹا اپنی ماں کے غم کا باعث ہوتا ہے۔

۲ ناجائز طور پر حاصل کیے ہُوئے خزانے کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے،
لیکن صداقت مَوت سے نجات دلاتی ہے۔

۳ خدا صادق کو بھوکا نہیں رہنے دیتا
لیکن وہ شریر کی خواہشیں کبھی پوری نہیں ہونے دیتا۔

۴ سُست ہاتھ اِنسان کو مفلس بنا دیتے ہیں،
لیکن محنتی ہاتھ دولت لاتے ہیں۔

۵ جو گرمی کے دِنوں میں فصل جمع کرتا ہے وہ دانا بیٹا ہے،
لیکن جو فصل کاٹنے کے وقت سوتا رہتا ہے، وہ باعث شرم ہے۔

۶ راستباز کے سر پر برکتوں کا تاج ہوتا ہے،
لیکن شریر کے چہرہ سے ظلم جھانکتا ہے۔

۷ راستبازوں کی یاد مبارک ہے،
لیکن شریروں کا نام سڑ جائے گا۔

۸ دانا دل احکام بجالاتے ہیں،
لیکن بکواس کرنے والا احمق برباد ہو جاتا ہے۔

۹ دیانتدار آدمی نڈر رہو کر چلتا ہے،
لیکن جو ٹیڑھی راہ اختیار کرتا ہے وہ پہچان لیا جاتا ہے۔

۱۰ آنکھ مارنے والا رنج پہنچاتا ہے،
لیکن بکواس کرنے والا احمق برباد ہو جاتا ہے۔

۱۱ صادق کا مُنہ چشمۂ حیات ہے،
لیکن شریر کے مُنہ سے ظلم جھانکتا ہے۔

۱۲ عداوت تنازع پیدا کرتی ہے،
لیکن محبّت سب خطاؤں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔

۱۳ صاحبِ ادراک کے لبوں پر حکمت پائی جاتی ہے،
لیکن بےعقل کی پیٹھ کے لیے لٹھ ہے۔

۱۴ دانا آدمی علم جمع کرتے ہیں،
لیکن احمق کا مُنہ ہلاکت کو دعوت دیتا ہے۔

۱۵ امیروں کی دولت اُن کا محکم شہر ہے،
لیکن غریبی مفلس کی بربادی ہے۔

۱۶ صادقوں کی کمائی اُن کے لیے زندگی کا باعث ہوتی ہے،
لیکن شریروں کی آمدنی اُن کے لیے بُرائی لاتی ہے۔

۱۷ جو تربیت قبول کرتا ہے وہ زندگی کی راہ بتاتا ہے،
لیکن جو تنبیہ کو ٹھکراتا ہے وہ دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔

۱۸ جو اپنی عداوت کو چھپاتا ہے اُس کے ہونٹ جھوٹے ہوتے ہیں،
اور تہمت لگانے والا احمق ہے۔

۱۹ کلام کی کثرت گناہ سے خالی نہیں ہوتی،
لیکن جو اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے دانا ہے۔

۲۰ راستباز کی زبان خالص چاندی کی مانند ہے،
لیکن شریر کے دل کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔

۲۱ راستباز کے ہونٹ بہتوں کو تقویت دیتے ہیں،
لیکن نادان عقل کے نہ ہونے کے سبب سے مرتے ہیں۔

۲۲ خداوند کی برکت دولت بخشتی ہے،
اور وہ اُس کے ساتھ دکھ نہیں ملاتا۔

۲۳ احمق اپنی شرارت کو کھیل سمجھتا ہے،
لیکن دانشمند حکمت سے خوش ہوتا ہے۔

۲۴ شریر کا خوف اُسے آلے گا؛
صادقوں کی مرادیں پوری ہوں گی۔

۲۵ جب طوفان گزر جاتا ہے تو شریر بھی اُس کے ساتھ غائب ہو جاتے ہیں
لیکن صادق ہمیشہ ثابت قدم رہتے ہیں۔

۲۶ جس طرح سرکہ دانتوں کے لیے اور دھواں آنکھوں کے لیے
باعثِ پریشانی ہوتا ہے،
ویسا ہی سُست آدمی اپنے بھیجنے والوں کے لیے ہے۔

۲۷ خداوند کا خوف عمر کی درازی بخشتا ہے،
لیکن شریر کی عمر گھٹا دی جاتی ہے۔

۲۸ صادقوں کی امید خوشی لاتی ہے،
لیکن شریروں کی امید خاک میں مل جاتی ہے۔

۲۹ خداوند کی راہ صادقوں کے لیے پناہ گاہ ہے،
لیکن وہ بدکرداروں کی بربادی ہے۔

۳۰ صادقوں کو کبھی جنبش نہ ہوگی،
لیکن شریر ملک میں باقی نہ رہیں گے۔

۳۱ صادق کے مُنہ سے حکمت نکلتی ہے،
لیکن بدگو زبان کاٹ ڈالی جائے گی۔

۳۲ صادقوں کے ہونٹ پسندیدہ بات سے آشنا ہیں،

لیکن شریر کا مُنہ صرف بدگوئی سے واقف ہوتا ہے۔

۱۱

جھوٹے ترازو سے خداوند کو نفرت ہے،
لیکن صحیح وزن والے باٹ اُس کی خوشی کا باعث ہیں۔

۲ غرور اپنے ساتھ رسوائی بھی لے آتا ہے،
لیکن خاکساری اپنے ساتھ حکمت لاتی ہے۔

۳ راستبازوں کی راستی اُن کی راہنمائی کرتی ہے،
لیکن دغاباز اپنی ریاکاری کے باعث تباہ ہو جاتے ہیں۔

۴ قہر کے دِن دولت کام نہیں آتی،
لیکن صداقت مَوت سے رہائی بخشتی ہے۔

۵ راستبازوں کی راستبازی اُن کی راہ کو ہموار کرتی ہے،
لیکن شریر خود اپنی ہی شرارت کی وجہ سے گر جاتے ہیں۔

۶ راستبازوں کی راستبازی اُن کی نجات کا باعث ہوتی ہے،
لیکن دغاباز اپنی بُری خواہشات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۷ جب شریر مرتا ہے تو اُس کی اُمید بھی فنا ہو جاتی ہے؛
اُس کی کوئی توقع بھی پوری نہیں ہوتی۔

۸ صادق مصیبت سے رہائی پاتا ہے،
اور شریر اُس میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔

۹ بے دین اپنے مُنہ سے اپنے ہمسایہ کو تباہ کرتا ہے،
لیکن صادق علم کے ذریعہ بچ جاتا ہے۔

۱۰ جب صادق سرفراز ہوتا ہے تو شہر خوش ہوتا ہے؛
اور جب شریر ہلاک ہوتے ہیں تو لوگ خوشی کے نعرے
لگاتے ہیں۔

۱۱ راستبازوں کی برکت سے شہر سرفراز ہوتا ہے،
لیکن شریروں کے مُنہ کی باتوں سے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔

۱۲ بے عقل آدمی اپنے ہمسایہ کی تحقیر کرتا ہے،
لیکن صاحبِ فہم اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے۔

۱۳ گپ بازی کرنے سے راز افشا ہو جاتا ہے،
لیکن ایک قابلِ اعتماد شخص راز داری سے کام لیتا ہے۔

۱۴ قیادت کے بغیر قوم گر جاتی ہے،
لیکن متعدد صلاح کار فتح کو یقینی بنا دیتے ہیں۔

۱۵ جو کسی بیگانے کی ضمانت دیتا ہے یقیناً نقصان اُٹھاتا ہے،
لیکن جو ضمانت دینے سے انکار کرتا ہے وہ سلامت رہتا ہے۔

۱۶ رحمدل عورت عزت پاتی ہے،
لیکن سنگدل لوگوں کو محض دولت ملتی ہے۔

۱۷ رحمدل انسان اپنی جان کے ساتھ نیکی کرتا ہے،
لیکن بے رحم اپنے جسم کو دکھ دیتا ہے۔

۱۸ شریر دھوکے سے روزی کماتا ہے،
لیکن راستی بونے والا سچ مچ اجر پاتا ہے۔

۱۹ صداقت پر چلنے والا زندگی پاتا ہے،
لیکن بدی کا پیرو اپنی مَوت سے ہمکنار ہوتا ہے۔

۲۰ کج دلوں سے خداوند کو نفرت ہے
لیکن کامل روِش والوں سے وہ خوش رہتا ہے۔

۲۱ یقین رکھو کہ شریر سزا کے بغیر نہیں چھوٹے گا،
لیکن جو صادق ہیں وہ آزاد ہو جائیں گے۔

۲۲ حسین عورت جو بے تمیز ہے
وہ سؤرنی کی ناک میں سونے کی نتھ کی مانند ہوتی ہے۔

۲۳ نیکی سے صادقوں کی خواہش پوری ہو جاتی ہے،
لیکن شریروں کی اُمید کا پھل غضبِ خداوندی ہوتا ہے۔

۲۴ کوئی فیّاضی سے دیتا ہے اور پھر بھی بہت زیادہ پاتا ہے؛
اور دوسرا بہت محتاط ہو کر بھی کنگال ہو جاتا ہے۔

۲۵ فیّاض شخص سرفراز ہوگا؛
جو دوسروں کو تازگی بخشتا ہے خود بھی تازگی پائے گا۔

۲۶ جو اپنا اناج جمع کر کے بیچتا نہیں لوگ اُس پر لعنت بھیجتے ہیں،
لیکن جو اُسے بیچتا ہے وہ برکت کا تاج پہنے گا۔

۲۷ جو بھلائی ڈھونڈتا ہے اُسے مقبولیت حاصل ہوتی ہے،
لیکن جو بدی ڈھونڈتا ہے اُسے بدی ہی ملتی ہے۔

۲۸ جو اپنے مال و زر پر بھروسا کرتا ہے وہ گر پڑے گا،
لیکن صادق ہرے پتّوں کی مانند سرسبز رہیں گے۔

۲۹ جو اپنے خاندان کو دکھ پہنچاتا ہے وہ ہوا کا وارث ہوگا،
اور احمق دانا آدمی کا غلام بنے گا۔

۳۰ صادق کا پھل زندگی کا درخت ہے،
اور دانا ہے وہ جو دلوں کو جیتتا ہے۔

۳۱ اگر صادقوں کو زمین پر بدلہ دیا جائے گا،
تو بے دینوں اور گنہگاروں کا کیا حال ہوگا!

۱۲

جو تربیت کو عزیز رکھتا ہے وہ علم کو عزیز رکھتا ہے،
لیکن جو تنبیہ سے نفرت رکھتا ہے وہ بیوقوف ہے۔

۲ نیک آدمی پر خداوند کی نظرِ کرم ہوتی ہے،
لیکن خداوند چالباز آدمی کو مجرم ٹھہراتا ہے۔

۳ آدمی شرارت سے قائم نہیں رہ سکتا،
لیکن صادق کی جڑ کو جنبش نہ ہوگی۔

۴ نیک سیرت عورت اپنے خاوند کا تاج ہوتی ہے،
لیکن رسوا بیوی اُس کی ہڈّیوں میں سڑن کی مانند ہے۔

۵ صادقوں کے منصوبے راست ہوتے ہیں،
لیکن شریروں کی مشورت پُرفریب ہوتی ہے۔

۶ شریروں کی باتیں خون بہانے پر اُکساتی ہیں،
لیکن صادقوں کی باتیں اُنہیں رہائی دیں گی۔

۷ شریر لوگ گرا دیئے جاتے ہیں اور نیست ہو جاتے ہیں،
لیکن راستبازوں کا گھر قائم رہتا ہے۔

۸ اِنسان کی تعریف اُس کی عقلمندی کے مطابق کی جاتی ہے،
لیکن بےعقل حقارت کا شکار ہوتا ہے۔

۹ جو فروتن ہے لیکن ایک نوکر کا مالک ہے
وہ اُس شیخی باز سے جو روٹی کا محتاج ہو بہتر ہے۔

۱۰ راستباز اپنے جانور کی ضرورتوں کا خیال رکھتا ہے،
لیکن شریر کی رحمدلی بھی ظلم سے کم نہیں۔

۱۱ جو اپنی زمین میں کاشتکاری کرتا ہے، وہ کثرت سے خوراک پائے گا،
لیکن جو خیالی پلاؤ پکاتا رہتا ہے محتاج رہے گا۔

۱۲ شریروں کی نظر بدکرداروں کی لُوٹ پر ہے،
لیکن صادقوں کی جڑ پھلدار رہتی ہے۔

۱۳ شریر اپنے لبوں کی خطاکاری کے باعث پھندے میں پھنستا ہے،
لیکن صادق مصیبت سے بچ نکلتا ہے۔

۱۴ آدمی اپنے ہونٹوں کے پھل کی نعمت سے سیر ہوتا ہے
اور اُس کے ہاتھوں کے کام کا اجر اُسے ضرور ملتا ہے۔

۱۵ احمق کو اپنی روش درست نظر آتی ہے،
لیکن دانشمند نصیحت کو سُنتا ہے۔

۱۶ احمق کا غُصّہ فوراً ظاہر ہو جاتا ہے،
لیکن ہوشیار آدمی بدنامی کو نظرانداز کرتا ہے۔

۱۷ سچّا گواہ ایمانداری سے گواہی دیتا ہے،
لیکن جھوٹا گواہ جھوٹ بولتا ہے۔

۱۸ بیہودہ باتیں تلوار کی مانند چھیدتی ہیں،
لیکن دانشمند کی زبان شفا بخشتی ہے۔

۱۹ سچّے ہونٹ ہمیشہ تک قائم رہیں گے،
لیکن جھوٹی زبان کچھ دیر تک ہی ٹکتی ہے۔

۲۰ بدی کے منصوبے باندھنے والوں کے دل میں دغا ہوتی ہے،
لیکن جو صلح کا مشورہ دیتے ہیں خوش ہوتے ہیں۔

۲۱ راستباز کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا،
لیکن شریر مصیبت میں ڈوب جاتے ہیں۔

۲۲ جھوٹے لبوں سے خداوند کو نفرت ہے،
لیکن سچّے لوگوں سے وہ خوش ہوتا ہے۔

۲۳ ہوشیار آدمی اپنا علم خود تک محدود رکھتا ہے،
لیکن احمقوں کا دل حماقت کی منادی کرتا ہے۔

۲۴ محنتی ہاتھوں والے حکمرانی کریں گے،
لیکن کاہل آدمی غلام بن کر رہ جائیں گے۔

۲۵ دل مضطرب ہو تو اِنسان بھی اُداس ہو جاتا ہے،
لیکن ایک محبّت بھرا لفظ اُسے خوش کر دیتا ہے۔

۲۶ راستباز اِنسان اپنے ہمسایہ کی راہنمائی کرتا ہے،
لیکن شریروں کی روش اُنہیں گمراہ کر دیتی ہے۔

۲۷ کاہل آدمی اپنے شکار کو بھُونتا بھی نہیں،
لیکن محنتی آدمی بیش بہا دولت پاتا ہے۔

۲۸ صداقت کی راہ زندگی کی طرف جاتی ہے؛
اُس راہ میں مَوت نہیں ہوتی۔

۱۳

دانشمند بیٹا اپنے باپ کی تربیت پر دھیان دیتا ہے،
لیکن ٹھٹّھا باز سرزنش پر کان نہیں لگاتا۔

۲ اِنسان اپنے لبوں کے پھل سے لطف اندوز ہوتا ہے،
لیکن دغاباز لوگ تشدّد پر آمادہ رہتے ہیں۔

۳ جو اپنے مُنہ کی نگہبانی کرتا ہے وہ اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے،
لیکن جسے اپنی زبان پر قابو نہیں وہ برباد ہو جائے گا۔

۴ کاہل آدمی آرزو کرتا ہے پر کچھ نہیں پاتا،
لیکن محنت کش کی تمنّائیں پوری ہو جاتی ہیں۔

۵ صادق جھوٹ سے نفرت کرتے ہیں،
لیکن شریر شرم اور رسوائی لاتا ہے۔

۶ صداقت دیانتدار کی حفاظت کرتی ہے،
لیکن شرارت شریر کو گرا دیتی ہے۔

۷ ایک شخص اپنے آپ کو دولتمند جتاتا ہے لیکن نادار ہوتا ہے؛
اور دوسرا کنگال جتاتا ہے جب کہ بہت مالدار ہوتا ہے۔

۸ اِنسان کی دولت اُس کی جان کا کفّارہ دے سکتی ہے،
لیکن مفلس کو کوئی دھمکی سنائی نہیں دیتی۔

۹ صادق کی روشنی تیز چمکتی ہے،
لیکن شریروں کا چراغ بجھا دیا جاتا ہے۔

۱۰ غرور سے صرف جھگڑے پیدا ہوتے ہیں،
لیکن جو لوگ صلاح مانتے ہیں اُن میں حکمت پائی جاتی ہے۔

۱۱ بے ایمانی سے حاصل کی ہُوئی دولت گھٹ جاتی ہے،
لیکن محنت سے جمع کیا ہُوا روپیہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔

۱۲ امید کے بر آنے میں تاخیر ہو جائے تو دل آزردہ ہو جاتا ہے،

لیکن آرزو کا پورا ہونا شجرِ حیات ہے۔

۱۳ جو تربیت کی تحقیر کرتا ہے وہ سزا پائے گا،
لیکن جو حکم بجالاتا ہے وہ اجر پاتا ہے۔

۱۴ دانشمند کی تعلیم زندگی کا چشمہ ہے،
جو اِنسان کو مَوت کے پھندوں سے بچائے رکھتا ہے۔

۱۵ اچھے فہم والے لوگ مقبول ہوتے ہیں،
لیکن دغابازوں کی راہ کٹھن ہوتی ہے۔

۱۶ ہر ہوشیار آدمی سوچ سمجھ کر کام کرتا ہے،
لیکن احمق اپنی حماقت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

۱۷ شریر ایلچی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے،
لیکن دیانتدار سفیر کی آمد صحت بخشتی ہے۔

۱۸ تربیت کو نظر انداز کرنے والا مفلسی اور شرمندگی سے دوچار ہوتا ہے،
لیکن جو اصلاح کو مانتا ہے اُس کا احترام کیا جاتا ہے۔

۱۹ تمنّا کا پورا ہونا جان کے لیے شیرین ہوتا ہے،
لیکن احمقوں کو بدی کو ترک کرنا بڑا بُرا لگتا ہے۔

۲۰ جو دانشمندی کے ساتھ ساتھ چلتا ہے وہ دانشمند بنتا ہے،
لیکن احمقوں کا ساتھی نقصان اُٹھاتا ہے۔

۲۱ آفت گنہگاروں کا تعاقب کرتی ہے،
لیکن اقبالمندی صادقوں کا اجر ہے۔

۲۲ نیک آدمی اپنے پوتوں کے لیے میراث چھوڑتا ہے،
لیکن خطاکار کی دولت صادقوں کے لیے فراہم کی جاتی ہے۔

۲۳ مفلس کا کھیت کثرت سے اناج پیدا کر سکتا ہے،
لیکن بے اِنصافی اُسے غائب کر دیتی ہے۔

۲۴ جو چھڑی سے کام نہیں لیتا وہ اپنے بیٹے سے بَیر رکھتا ہے،
لیکن جو اُسے عزیز رکھتا ہے اُسے تنبیہ بھی کرتا رہتا ہے۔

۲۵ صادقوں کو پیٹ بھر کر کھانا ملتا ہے،
لیکن شریروں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔

۱۴

دانا عورت اپنا گھر بناتی ہے،
لیکن بیوقوف اُسے اپنے ہی ہاتھوں سے گرا دیتی ہے۔

۲ راست رَو خداوند سے ڈرتا ہے،
لیکن جس کی راہیں ٹیڑھی ہیں وہ اُس کی حقارت کرتا ہے۔

۳ احمق کی پُرغرور باتیں اُس کی پیٹھ کے لیے ڈنڈا بن جاتی ہیں،
لیکن دانشمندوں کے لب اُن کی حفاظت کرتے ہیں۔

۴ جہاں بَیل نہیں ہوتے وہاں چرنی بھی خالی رہتی ہے،
لیکن بَیل ہی کے زور سے غلّہ کی کثرت ہوتی ہے۔

۵ سچّا گواہ دھوکا نہیں دیتا،
لیکن جھوٹا گواہ جھوٹ اُگلتا ہے۔

۶ ٹھٹھّاباز حکمت تلاش کرتا ہے لیکن نہیں پاتا،
لیکن صاحبِ فہم کو علم بآسانی حاصل ہوتا ہے۔

۷ احمق سے دُور رہ،
کیونکہ تُو اُس کے لبوں پر علم کی باتیں نہیں پائے گا۔

۸ ہوشیاروں کی حکمت یہ ہے کہ اپنی روشوں پر دھیان دیں،
لیکن احمقوں کی حماقت دھوکا دینا ہے۔

۹ احمق گناہ کی تلافی کرنے کو مذاق سمجھتے ہیں،
لیکن راستبازوں کے درمیان رضامندی پائی جاتی ہے۔

۱۰ ہر دل اپنی تلخی سے واقف ہوتا ہے،
اور کوئی بیگانہ اُس کی خوشی میں شریک نہیں ہوسکتا۔

۱۱ شریر کا گھر تباہ ہو جائے گا،
لیکن راستباز کا خیمہ آباد رہے گا۔

۱۲ ایسی راہ بھی ہے جو اِنسان کو راست معلوم ہوتی ہے،
لیکن اُس کا انجام مَوت ہے۔

۱۳ ہنسی کے موقعہ پر بھی دل اُداس ہو سکتا ہے،
اور خوشی ناخوشی میں بدل سکتی ہے۔

۱۴ بے وفا اپنی روشوں کا پورا اجر پائیں گے،
اور نیک آدمی اپنی روش کا۔

۱۵ سادہ لَوح ہر بات کا یقین کر لیتا ہے،
لیکن ہوشیار آدمی سوچ سمجھ کر قدم اُٹھاتا ہے۔

۱۶ دانشمند خداوند کا خوف مانتا اور بدی سے گریز کرتا ہے،
لیکن احمق شیخی باز اور لاپروا ہوتا ہے۔

۱۷ تنک مزاج حماقت کے کام کرتا ہے،
اور بداندیش شخص قابلِ نفرت ہوتا ہے۔

۱۸ نادان حماقت کی میراث پاتے ہیں،
لیکن ہوشیاروں کو علم کا تاج پہنایا جاتا ہے۔

۱۹ بدکردار، نیک لوگوں کے سامنے،
اور شریر راستبازوں کے دروازوں پر جُھکیں گے۔

۲۰ کنگالوں سے اُن کے ہمسایے بھی نفرت کرتے ہیں،
لیکن دولتمندوں کے دوست بہت ہوتے ہیں۔

۲۱ جو اپنے ہمسایہ کو حقیر جانتا ہے، گناہ کرتا ہے،
لیکن مبارک ہے وہ جو محتاج پر رحم کرتا ہے۔

۲۲ کیا بُرے منصوبے باندھنے والے گمراہ نہیں ہوتے؟
لیکن جو خیراندیش ہوتے ہیں اُن کے لیے شفقت اور سچائی ہے۔

۲۳ ہر طرح کی مشقت میں منافع ہے،
لیکن خالی باتیں کرنا غربت تک پہنچاتا ہے۔

۲۴ دانشمندوں کی دولت اُن کا تاج ہے،
لیکن احمقوں کی حماقت سے حماقت ہی پیدا ہوتی ہے۔

۲۵ سچا گواہ جانیں بچاتا ہے،
لیکن جھوٹا گواہ دغابازی کرتا ہے۔

۲۶ خداوند کا خوف رکھنے والے کے لیے خداوند محفوظ قلعہ ہے،
اور اُس کی اولاد کے لیے وہ پناہ گاہ ہے۔

۲۷ خداوند کا خوف زندگی کا چشمہ ہے،
جو انسان کو مَوت کے پھندوں سے چھڑا لیتا ہے۔

۲۸ رعایا کی کثرت میں بادشاہ کی شان ہے،
لیکن رعایا کے بِنا حاکم تباہ ہو جاتا ہے۔

۲۹ صابر شخص بڑی سمجھ کا مالک ہوتا ہے،
لیکن زُودرنج سے حماقت ہی سرزد ہوتی ہے۔

۳۰ مطمئن دل جسم میں جان ڈال دیتا ہے،
لیکن حسد ہڈیوں کو سڑا دیتا ہے۔

۳۱ مفلسوں پر ظلم ڈھانے والا اُن کے خالق کی توہین کرتا ہے،
لیکن جو کوئی محتاجوں پر رحم کھاتا ہے وہ خدا کی تعظیم کرتا ہے۔

۳۲ جب آفت آتی ہے تب شریر پست کر دیئے جاتے ہیں،
لیکن راستباز مَوت کے وقت بھی امید کا دامن نہیں چھوڑتا۔

۳۳ حکمت، عقلمند کے دل میں قائم رہتی ہے
اور احمقوں کے دل اُسے جانتے بھی نہیں۔

۳۴ صداقت قوم کو سرفراز کرتی ہے،
لیکن گناہ اُمتوں کی رسوائی ہے۔

۳۵ بادشاہ عقلمند خادم سے خوش ہوتا ہے،
لیکن شرمناک کام کرنے والے پر اُس کا غضب نازل ہوتا ہے۔

۱۵

نرم جواب غُصّہ کو دُور کرتا ہے،
لیکن تلخ لفظ سے قہر بھڑک اُٹھتا ہے۔

۲ دانشمند کی زبان علم کی تعریف کرتی ہے،
لیکن احمق کا مُنہ حماقت اُگلتا ہے۔

۳ خداوند کی آنکھیں ہر جگہ ہیں،
وہ نیک اور بد دونوں کو دیکھتی ہیں۔

۴ صحت بخش زبان حیات کا درخت ہے،
لیکن دغاباز زبان رُوح کو کچل دیتی ہے۔

۵ احمق اپنے باپ کی تربیت کو حقیر جانتا ہے،
لیکن تنبیہ کو ماننے والا ہوشیاری سے کام لیتا ہے۔

۶ راستباز کے گھر میں بہت بڑا خزانہ ہوتا ہے،
لیکن شریروں کی آمدنی اُن کے لیے مصیبت کھڑی کر دیتی ہے۔

۷ دانشمندوں کے لب علم پھیلاتے ہیں،
لیکن احمقوں کے دل ایسا نہیں کرتے۔

۸ خداوند کو شریروں کے ذبیحہ سے نفرت ہے،
لیکن راستباز کی دعا اُسے پسند آتی ہے۔

۹ خداوند کو شریر کی روش سے نفرت ہے
لیکن وہ صداقت کی پیروی کرنے والوں سے محبّت رکھتا ہے۔

۱۰ نیکی کی راہ سے بھٹکنے والا سخت سزا پائے گا؛
اور تنبیہ سے بَیر رکھنے والا ہلاک ہوگا۔

۱۱ جب خداوند پاتال اور جہنّم کے حال سے خوب واقف ہے۔
تو بنی آدم کے دلوں کا تو ذکر ہی کیا!

۱۲ ٹھٹھے باز کو تنبیہ ناگوار گزرتی ہے؛
وہ دانشمندوں سے صلاح نہیں لیتا۔

۱۳ دل خوش ہو تو چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے،
لیکن دل کا درد رُوح کو کچل دیتا ہے۔

۱۴ صاحبِ فہم کا دل علم کی کھوج میں رہتا ہے،
لیکن حماقت احمق کے مُنہ کی خوراک بنی رہتی ہے۔

۱۵ مصیبت زدوں کے تمام ایّام دکھ بھرے ہوتے ہیں،
لیکن زندہ دل متواتر جشن مناتے ہیں۔

۱۶ پریشانی کے ساتھ رکھے ہُوئے بڑے خزانے سے تھوڑی سی پونجی
جو خداوند کے خوف کے ساتھ رکھی جائے، کہیں بہتر ہے۔

۱۷ جس گھر میں محبّت ہو وہاں ساگ پات والا کھانا بھی
عداوت والے گھر کے موٹے بچھڑے کا گوشت کھانے سے
بہتر ہے۔

۱۸ غُصّے والا آدمی جھگڑے پیدا کرتا ہے،
لیکن صابر اِنسان جھگڑا مٹاتا ہے۔

۱۹ کاہل کی راہ میں کانٹے بچھے ہوتے ہیں،
لیکن راستباز کی راہ، شاہراہ کی طرح ہموار ہوتی ہے۔

۲۰ دانشمند بیٹا اپنے باپ کے لیے خوشی لاتا ہے،
لیکن احمق اپنی ماں کی تحقیر کرتا ہے۔

۲۱ بے عقل کو حماقت سے خوشی ہوتی ہے،
لیکن صاحبِ فہم سیدھا راستہ اختیار کرتا ہے۔

۲۲ ارادے مشوروں کے بغیر ناکام ہو جاتے ہیں،
لیکن صلاح کاروں کی کثرت سے وہ پُورے ہوتے ہیں۔

۲۳ مناسب جواب دینے سے اِنسان خوشی محسوس کرتا ہے۔

اور وہ بات جو وقت پر کہی جائے کیا خوب ہے!

۲۴ عقلمند کو زندگی کی راہ اوپر لے جاتی ہے
تا کہ اُسے نیچے قبر میں اُترنے سے بچا لے۔

۲۵ خداوند مغرور کا گھر ڈھا دیتا ہے
لیکن وہ بیوہ کا ٹھکانہ محفوظ رکھتا ہے۔

۲۶ خداوند کو شریروں کے خیالات سے نفرت ہے،
لیکن پاک لوگوں کے خیالات اُسے پسند آتے ہیں۔

۲۷ لالچی اِنسان اپنے خاندان کے لیے مشکل کھڑی کرتا ہے،
لیکن جسے رشوت سے نفرت ہے وہ زندہ رہتا ہے۔

۲۸ راستبازوں کا دل سوچ سمجھ کر جواب دیتا ہے،
لیکن شریر کا مُنہ بدی اُگلتا ہے۔

۲۹ خداوند شریروں سے دُور رہتا ہے
لیکن وہ صادقوں کی دعا سُنتا ہے۔

۳۰ خوشی کی نظر دل کو راحت پہنچاتی ہے،
اور خوشی کی خبر ہڈیوں کو تازگی بخشتی ہے۔

۳۱ جو زندگی بخش تنبیہ پر کان لگاتا ہے
وہ دانشمندوں کے ساتھ آرام سے رہے گا۔

۳۲ جو تربیت کو نظر انداز کرتا ہے اپنی ہی جان کا دشمن ہے،
لیکن جو تنبیہ کو سنتا ہے وہ فہم حاصل کرتا ہے۔

۳۳ خدا کا خوف اِنسان کو حکمت سکھاتا ہے،
اور سرفرازی سے پہلے فروتنی آتی ہے۔

۱۶

دل کی تدبیریں اِنسان کی ہوتی ہیں،
لیکن زبان کا جواب خداوند کی طرف سے آتا ہے۔

۲ اِنسان کو اپنی تمام روشیں پاک نظر آتی ہیں،
لیکن اُس کے ارادوں کو خداوند ہی جانچتا ہے۔

۳ تُم جو کچھ کرو اُسے خداوند کے سپرد کر دو،
تب تمہارے منصوبے کامیاب ہوں گے۔

۴ خداوند ہر چیز کسی خاص مقصد کے لیے بناتا ہے۔
یہاں تک کہ اُس نے شریروں کو بھی بُرے دِن کے لیے بنایا۔

۵ مغرور دلوں والے خداوند کے نزدیک مکروہ ہیں۔
اُنہیں ضرور سزا ملے گی۔

۶ شفقت اور سچائی سے گناہ کا کفّارہ ہوتا ہے؛
اور خداوند کے خوف سے اِنسان بدی سے دُور رہتا ہے۔

۷ جب اِنسان کی روشیں خداوند کو پسند آتی ہیں،
تب وہ اُس کے دشمنوں کو بھی اُس کے ساتھ صلح سے رہنے دیتا ہے۔

۸ صداقت سے حاصل کیا ہُوا تھوڑا سا مال
نااِنصافی سے حاصل کیے ہُوئے بڑے منافع سے بہتر ہے۔

۹ اِنسان اپنے دل میں اپنی راہ کا منصوبہ بناتا ہے،
لیکن اُس کے قدموں کی ہدایت خداوند کی طرف سے ہوتی ہے۔

۱۰ بادشاہ کے لبوں سے گویا کلامِ الٰہی صادر ہوتا ہے،
لہٰذا اُس کا مُنہ اِنصاف کرنے میں کوئی خطا نہ کرے۔

۱۱ سچّا ترازو اور پلڑے خداوند کی طرف سے ہوتے ہیں؛
تھیلی کے سب باٹ اُسی کے بنائے ہُوئے ہیں۔

۱۲ غلط کام بادشاہ کے نزدیک مکروہ ہیں،
کیونکہ تخت کی پائداری صداقت سے ہے۔

۱۳ اِنصاف پسند ہونٹ بادشاہوں کی خوشی کا باعث ہوتے ہیں؛

اور وہ سچ بولنے والے آدمی کی قدر کرتے ہیں۔

۱۴ بادشاہ کا غضب مَوت کا قاصد ہے،
لیکن دانشمند اِنسان اُسے ٹھنڈا کرتا ہے۔

۱۵ بادشاہ کا تابندہ چہرہ، زندگی کی علامت ہے؛
اور اُس کی نظرِ عنایت موسمِ بہار کی طرح ہے۔

۱۶ حکمت حاصل کرنا سونے کے حصول سے،
اور فہم حاصل کرنا چاندی کے حصول سے کہیں بہتر ہے۔

۱۷ راستبازی کی شاہراہ بدی سے الگ رہتی ہے؛
اور اپنی راہ کا نگہبان اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۸ تباہی سے پہلے تکبُّر،
اور زوال سے پہلے خود بینی ہوتی ہے۔

۱۹ فروتن بن کر مظلوموں کے ساتھ رہنا
مغروروں کے ساتھ مِل کر لُوٹ کا مال حاصل کرنے سے بہتر ہے۔

۲۰ جو تربیت پر دھیان دیتا ہےؔ وہ خوشحال ہوتا ہے،
اور مبارک ہے وہ جو خداوند پر بھروسا رکھتا ہے۔

۲۱ دانا دل والے اہلِ بصیرت کہلائیں گے،
اور شیرین زبانی سے علم کو فروغ ملتا ہے۔

۲۲ اہلِ بصیرت کے لیے عقلؔ چشمۂ حیات ہے،
لیکن احمقوں کی حماقت اُن کے لیے سزا کا باعث بن جاتی ہے۔

۲۳ دانشمند کا دل اُس کے مُنہ کی تربیت کرتا ہے،
اور اُس کے لبوں کے علم کو بڑھاتا ہے۔

۲۴ دل پسند باتیں شہد کا چھتا ہیں،
وہ جان کے لیے میٹھی اور ہڈّیوں کے لیے شفا بخش ہوتی ہیں۔

۲۵ ایسی راہ بھی ہے جو اِنسان کو راست معلوم ہوتی ہے،
لیکن اُس کا انجام مَوت ہے۔

۲۶ مزدور کی بھوک اُس سے مزدوری کراتی ہے؛
اور اُس کی بھوک اُسے اُبھارتی رہتی ہے۔

۲۷ بدمعاش بدی کا منصوبہ بناتا ہے،
اُس کی زبان سے بھڑکتی ہُوئی آگ نکلتی ہے۔

۲۸ کجرو شخص فتنہ برپا کرتا ہے،
اور غیبت گوئی گہرے دوستوں میں جدائی پیدا کر دیتی ہے۔

۲۹ تُند خُو آدمی اپنے ہمسایہ کو ورغلاتا ہے
اور اُسے ایسی راہ پر لے چلتا ہے جو تباہ کُن ہوتی ہے۔

۳۰ آنکھ مارنے والا برا اِرادہ رکھتا ہے؛
اور اپنے ہونٹ چبانے والاؔ شرارت کرنے پر تُلا ہُوا ہے۔

۳۱ بڑھاپے کے سفید بال شان وشوکت کا وہ تاج ہیں؛
جسے راستباز زندگی کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔

۳۲ صبر سے کام لینے والا پہلوان سے،
اور اپنے غُصّہ پر قابو پانے والاؔ شہر سر کرنے والے سے بہتر ہوتا ہے۔

۳۳ قرعہ تو گود میں ڈالا جاتا ہے،
لیکن اُس کا ہر فیصلہ خداوند کی طرف سے ہوتا ہے۔

۱۷

اطمینان اور سکون کے ساتھ کھایا جانے والا خشک نوالہ
اُس گھر کی نعمتوں سے بہتر ہے جہاں جھگڑا ہو۔

۲ دانشمند نوکرؔ رسوا بیٹے پر حکم چلائے گا،
اور بھائیوں کے ساتھ میراث میں شریک ہوگا۔

۳ چاندی کے لیے کُٹھالی اور سونے کے لیے بھٹّی ہوتی ہے،

لیکن دل کو خداوند ہی پرکھتا ہے۔

۴ شریر آدمی بُرے ہونٹوں کی بات سنتا ہے؛
اور دروغ گو فساد بھڑکانے والی زبان کی طرف کان لگاتا ہے۔

۵ مسکین کا مضحکہ اُڑانے والا اُس کے خالق کی توہین کرتا ہے؛
اور کسی دوسرے کی مصیبت پر خوش ہونے والا سزا پائے بِنا نہیں رہتا۔

۶ بیٹوں کے بیٹے بوڑھوں کے لیے تاج ہیں،
اور والدین اپنے بچّوں کا فخر ہوتے ہیں۔

۷ خوش گفتار ہونٹ احمق پر نہیں سجتے۔
تو دروغ گو لب حاکم کو کیا زیب دیں گے!

۸ رشوت، رشوت دینے والے کے ہاتھ میں جادو کا کام کرتی ہے؛
وہ ہر موڑ پر کامیاب ہو جاتا ہے۔

۹ جو خطا پر پردہ ڈالتا ہے وہ میل ملاپ کا خواہاں ہے،
لیکن جو اُسے بار بار دہراتا ہے وہ گہرے دوستوں میں جدائی پیدا کر دیتا ہے۔

۱۰ صاحبِ فہم پر ایک جھڑکی
احمق پر سَو کوڑوں سے زیادہ اثر کرتی ہے۔

۱۱ بدکار محض سرکشی کا موقع ڈھونڈتا ہے؛
اِس لیے اُس کے خلاف ایک سنگدل افسر ہی بھیجا جائے گا۔

۱۲ احمق کی حماقت کے وقت اُس کے سامنے آنے سے
اُس ریچھنی سے دوچار ہونا بہتر ہے جس کے بچّے پکڑ لیے گئے ہوں۔

۱۳ اگر کوئی آدمی نیکی کا بدلہ بدی سے دیتا ہے،
تو اُس کے گھر سے بدی ہرگز دُور نہ ہوگی۔

۱۴ جھگڑے کا آغاز کرنا بند میں سوراخ کرنے کی مانند ہے؛
اِس لیے اِس سے پہلے کہ جھگڑا پیدا ہو، معاملہ کو رفع دفع کر دو۔

۱۵ گنہگار کو بری کرنا اور بیگناہ کو ملزم قرار دینا۔
دونوں خداوند کے نزدیک مکروہ ہیں۔

۱۶ احمق کے ہاتھ میں رقم بھی موجود ہو تو کیا فائدہ،
جب کہ اُسے حکمت حاصل کرنے کی تمنّا ہی نہیں؟

۱۷ دوست ہر وقت محبّت دکھاتا ہے،
لیکن بھائی مصیبت میں کام آنے کے لیے پیدا ہوتا ہے۔

۱۸ نادان آدمی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتا ہے
اور اپنے ہمسایہ کے لیے ضامن ہو جاتا ہے۔

۱۹ جھگڑا پسند کرنے والا گناہ کو بھی پسند کرتا ہے؛
اور اونچا دروازہ بنانے والا تباہی کو دعوت دیتا ہے۔

۲۰ ٹیڑھے دل والا خوشحال نہیں ہوتا؛
جس کی زبان ٹیڑھی ہو وہ مصیبت میں پڑتا ہے۔

۲۱ جسے احمق بیٹا نصیب ہُوا اُسے گویا رنج ملا؛
کیونکہ احمق کے باپ کو خوشی نہیں۔

۲۲ شادمان دل صحت بخشتا ہے،
لیکن افسردہ روح ہڈّیوں کو خشک کر دیتی ہے۔

۲۳ شریر خفیہ طور پر رشوت لیتا ہے
تاکہ وہ عدالتی کارروائی سے بچا رہے۔

۲۴ صاحب فہم، حکمت پر نظر رکھتا ہے،
لیکن احمق کی آنکھیں زمین کی انتہا تک بھٹکتی رہتی ہیں۔

۲۵ احمق بیٹا اپنے باپ کے لیے رنج

اور اپنی ماں کے لیے تلخی لاتا ہے۔

۲۶ کسی بیگناہ کو سزا دینا اچھا نہیں ہے،
نہ ہی افسروں کو ناحق کوڑے لگانا۔

۲۷ صاحبِ علم سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے،
اور صاحبِ فہم متانت سے کام لیتا ہے۔

۲۸ اگر احمق اپنا مُنہ بند رکھے تو دانشمند گنا جاتا ہے،
اور اگر اپنی زبان کو قابو میں رکھے تو صاحبِ بصیرت سمجھا جاتا ہے۔

۱۸

ہر کسی کو غیر سمجھنے والا شخص خودغرض ہوتا ہے،
وہ ہر معقول بات سے برہم ہو جاتا ہے۔

۲ احمق کو فہم سے کوئی خوشی نہیں ہوتی
وہ صرف اپنی مرضی ظاہر کر کے خوش ہوتا ہے۔

۳ جب شرارت آتی ہے تو رسوائی اُس کے ساتھ ہوتی ہے،
اور شرم کا کام اپنے ساتھ رسوائی لاتا ہے۔

۴ اِنسان کے مُنہ کی باتیں گہرے پانی کی مانند ہیں،
لیکن حکمت کا چشمہ بہتی ہُوئی نہر ہے۔

۵ شریر کی جانبداری کرنا
یا بیگناہ کو اِنصاف سے محروم رکھنا، اچھا نہیں۔

۶ احمق کے لب اُس کے لیے فتنہ برپا کرتے ہیں،
اور اُس کا مُنہ تھپّڑ کھانا چاہتا ہے۔

۷ احمق کا مُنہ اُس کی ہلاکت ہے،
اور اُس کے ہونٹ اُس کی جان کے لیے پھندا ہیں۔

۸ غیبت کرنے والے کی باتیں لذیذ لقموں کی طرح ہیں؛
جنہیں آدمی فوراً ہڑپ کر لیتا ہے۔

۹ جو اپنے کام میں سُستی کرتا ہے
وہ تباہ کرنے والے کا بھائی ہے۔

۱۰ خداوند کا نام محکم بُرج ہے؛
راستباز اُس میں بھاگ جاتے ہیں اور محفوظ رہتے ہیں۔

۱۱ امیروں کی دولت اُن کا محکم شہر ہے؛
وہ اُسے ناقابلِ عبور فصیل سمجھتے ہیں۔

۱۲ اِنسان کے دل کا تکبُّر اُس کے لیے ہلاکت لاتا ہے،
لیکن فروتنی اُس کے لیے عزّت لاتی ہے۔

۱۳ جو شخص بات سننے سے پہلے ہی اُس کا جواب دیتا ہے۔
اُس سے اُس کی حماقت اور خجالت ظاہر ہوتی ہے۔

۱۴ اِنسان کی رُوح ناتوانی میں اُسے سنبھالتی ہے،
لیکن شکستہ رُوح کو کون برداشت کر سکتا ہے۔

۱۵ صاحبِ فہم کا دل علم حاصل کرتا ہے؛
اور دانشمند کے کان اُس کی تلاش میں رہتے ہیں۔

۱۶ آدمی کا نذرانہ اُس کے لیے راہ کھول دیتا ہے،
اور اُسے بڑے بڑے لوگوں تک پہنچا دیتا ہے۔

۱۷ جو شخص پہلے اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے وہی راست معلوم ہوتا ہے
جب تک کہ کوئی اور آگے آ کر اُس سے جرح نہ کرے۔

۱۸ قرعہ اندازی سے جھگڑے موقوف ہو جاتے ہیں
اور اُس سے زورآور فریقوں کو باہم اُلجھنے سے روکا جاتا ہے۔

۱۹ رنجیدہ بھائی کو منانا مُحکم شہر کو سر کرنے سے زیادہ مشکل ہوتا ہے،
اور جھگڑے، قلعہ کی سلاخوں کی مانند ہوتے ہیں۔

۲۰ اِنسان کا پیٹ اُس کے مُنہ کے پھل سے بھرتا ہے؛
اور اپنے لبوں کی پیداوار سے وہ سیر ہوتا ہے۔

[۲۱] زبان کو زندگی اور مَوت پر قدرت حاصل ہے،
اور جو اُسے عزیز رکھتے ہیں، اُس کا پھل کھائیں گے۔

[۲۲] جس نے بیوی پائی اُس نے گویا تحفہ پالیا
اور اُس پر خداوند کا فضل ہُوا۔

[۲۳] محتاج رحم کی بھیک مانگتا ہے،
لیکن دولتمند سخت جواب دیتا ہے۔

[۲۴] بہت سے دوست رکھنے والا شخص تباہ و برباد ہوسکتا ہے،
لیکن کوئی ایسا دوست بھی ہوتا ہے جو بھائی سے بھی زیادہ محبّت دکھاتا ہے۔

۱۹

ایک مفلس آدمی جو سیدھی راہ چلتا ہے
اُس احمق سے بہتر ہے جو ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے۔

[۲] علم کے بغیر جوش اچھا نہیں،
اور جلد بازی کر کے راہ سے بھٹک جانا ٹھیک نہیں۔

[۳] اِنسان کی اپنی حماقت اُس کی زندگی تباہ کر دیتی ہے،
اور اُس کا دل خداوند سے بیزار ہو جاتا ہے۔

[۴] دولت بہت سے دوست لے آتی ہے،
لیکن غریب کا دوست بھی اُس سے الگ ہو جاتا ہے۔

[۵] جھوٹا گواہ بغیر سزا پائے نہ چھوٹے گا،
اور جھوٹی باتیں کہنے والا رہائی نہ پائے گا۔

[۶] بہت سے لوگ حاکم کی خوشامد کرتے ہیں،
اور ہر آدمی تحفہ دینے والے کا دوست بن جاتا ہے۔

[۷] جب ایک کنگال سے اُس کے اپنے بھائی ہی دُور رہنا پسند کرتے ہیں۔
تو اُس کے دوست تو اور بھی زیادہ اُس سے دُور بھاگیں گے!
حالانکہ وہ منّت سماجت کرتے ہُوئے اُن کے پیچھے جاتا ہے،
لیکن وہ اُسے کہیں نہیں ملتے۔

[۸] جو حکمت حاصل کرتا ہے اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے؛
اور جو فہم سے لو لگائے رہتا ہے، کامیاب ہوتا ہے۔

[۹] جھوٹا گواہ بغیر سزا پائے نہ چھوٹے گا،
اور جو جھوٹ بولتا ہے وہ فنا ہو جائے گا۔

[۱۰] جب احمق کو عیش و عشرت کی زندگی زیب نہیں دیتی ۔
تب امراء پر غلام کا حکمران ہونا کس قدر نامناسب ہوگا۔

[۱۱] آدمی کی حکمت اُسے صبر عطا کرتی ہے؛
اور خطا سے درگذر کرنے میں اُس کی شان ہے۔

[۱۲] بادشاہ کا غُصّہ شیر کی گرج کی مانند ہے،
لیکن اُس کی نظرِ عنایت ایسی ہے جیسی گھاس پر شبنم۔

[۱۳] احمق بیٹا اپنے باپ کے لیے مصیبت ہے،
اور جھگڑالو بیوی ایسی ہوتی ہے جیسے سدا کا ٹپکا۔

[۱۴] گھر اور مال، ماں باپ سے میراث کے طور پر حاصل ہوتے ہیں،
لیکن عقلمند بیوی خداوند کی طرف سے ملتی ہے۔

[۱۵] سُستی گہری نیند طاری کرتی ہے،
اور بیکار آدمی بھوکا رہتا ہے۔

[۱۶] حکموں پر عمل کرنے والا اپنی زندگی کو محفوظ رکھتا ہے،
لیکن جو اپنی راہوں سے غافل ہوگا ہلاک ہو جائے گا۔

[۱۷] جو مسکینوں پر رحم کرتا ہے خداوند کو قرض دیتا ہے،
اور وہ اُسے اُس کے کیے کا اجر دے گا۔

[۱۸] جب تک امید باقی ہے اپنے بیٹے کی تادیب کیے جا؛
اُس کی مَوت کا خیال دل میں مت لا۔

۱۹ گرم مزاج اِنسان کو اپنے غضب کی قیمت چُکانی ہی ہوگی؛
کیونکہ اگر تُو اُسے رہائی دے گا تو بار بار تجھے ایسا ہی کرنا پڑے گا۔

۲۰ مشورت کو سُن اور اپنی اصلاح کر،
تاکہ آخرکار تُو دانشمند ہو جائے۔

۲۱ اِنسان کے دل میں کئی منصوبے ہوتے ہیں،
لیکن صرف خداوند کا ارادہ ہی قائم رہتا ہے۔

۲۲ آدمی کو پائدار وفا کی تمنّا رہتی ہے؛
کنگال ہونا فریبی ہونے سے بہتر ہوتا ہے۔

۲۳ خداوند کا خوف زندگی بخشتا ہے،
خداترس مطمئن رہتا ہے اور بدی میں مبتلا نہیں ہوتا۔

۲۴ کاہل اپنا ہاتھ تھالی میں تو ڈالتا ہے؛
لیکن اتنا بھی نہیں کرتا کہ پھر اُسے اُٹھا کر اپنے مُنہ تک لائے۔

۲۵ ٹھٹّھا باز کو کوڑے لگا تو سادہ لوح بھی ہوشیار ہو جائے گا؛
صاحبِ فہم کو تنبیہ کر تو وہ علم حاصل کرے گا۔

۲۶ وہ بیٹا جو اپنے باپ کو لُوٹتا اور اپنی ماں کو نکال دیتا ہے
خجالت اور رسوائی کا کام کرتا ہے۔

۲۷ اَے میرے بیٹے! ایسی تنبیہ کو خاطر میں مت لا،
جو تجھے علم سے برگشتہ کرتی ہو۔

۲۸ رشوت خور گواہ اِنصاف کا مضحکہ اُڑاتا ہے،
شریر کا مُنہ بدی کو ہڑپ کر لیتا ہے۔

۲۹ ٹھٹّھا کرنے والوں کے لیے سزائیں تجویز کی جاتی ہیں،
اور احمق کی پیٹھ کے لیے کوڑے۔

۲۰

مے مضحکہ خیز ہوتی ہے اور شراب ہنگامہ برپا کرتی ہے؛
اور جو کوئی اُن کی وجہ سے بہک جاتا ہے وہ دانا نہیں ہے۔

۲ بادشاہ کا غضب شیر کی گرج کے مانند ہوتا ہے؛
جو کوئی اُسے غُصّہ دلاتا ہے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

۳ جھگڑے سے دُور رہنے میں اِنسان کی عزّت ہے،
لیکن ہر احمق جھگڑنے کے لیے تیّار رہتا ہے۔

۴ کاہل شخص وقت پر ہل نہیں چلاتا؛
اِس لیے فصل کاٹنے کے وقت وہ ڈھونڈتا ہے لیکن کچھ نہیں پاتا۔

۵ مشورے اِنسان کے دل میں گہرے پانی کی مانند ہوتے ہیں،
لیکن صاحبِ فہم اُنہیں اوپر کھینچ نکالتا ہے۔

۶ اکثر آدمی دعویٰ کرتے ہیں کہ اُن کی محبّت پائدار ہے،
لیکن وفادار آدمی کسے ملے گا؟

۷ راستباز آدمی نیک زندگی گزارتا ہے؛
اُس کے بعد اُس کے بچّے مبارک ہوتے ہیں۔

۸ جب ایک بادشاہ اپنے تخت پر اِنصاف کرنے کے لیے بیٹھتا ہے،
تو وہ اپنی آنکھوں ہی سے ساری بدی کو پھٹک لیتا ہے۔

۹ کون کہہ سکتا ہے کہ میں نے اپنے دل کو پاک صاف کر لیا ہے؛
میں گناہ سے پاک ہُوں؟

۱۰ دو طرح کے اوزان اور دو طرح کے پیمانے۔
خداوند کو اُن دونوں سے نفرت ہے۔

۱۱ بچّہ بھی اپنی حرکات سے پہچانا جاتا ہے،
کہ اُس کا چال چلن پاک اور راست ہے یا نہیں۔

۱۲ سُننے والے کان اور دیکھنے والی آنکھیں۔
ان دونوں کو خداوند نے بنایا ہے۔

۱۳ نیند کا متوالا نہ ہو ورنہ تُو کنگال ہو جائے گا؛
اپنی آنکھیں کھلی رکھ، اور تیرے پاس ضرورت سے زاید خوراک ہو گی۔

۱۴ خریدار کہتا ہے: یہ ٹھیک نہیں، یہ اچھا نہیں!
لیکن جب چل پڑتا ہے تو اپنی خرید پر فخر کرتا ہے۔

۱۵ سونا بہت ہے اور لعل بھی کثرت سے ہیں،
لیکن علم والے ہونٹ ایسے ہیرے ہیں جو بہت کم پائے جاتے ہیں۔

۱۶ جو بیگانہ کا ضامن ہوا اُس کے کپڑے چھین لے؛
اور اگر وہ کسی اجنبی عورت کا ضامن ہوا ہو تو اُس سے کچھ گروی رکھ لے۔

۱۷ دھوکے سے حاصل کیا ہُوا کھانا آدمی کو میٹھا لگتا ہے،
لیکن آخرکار اُس کا مُنہ کنکروں سے بھر جاتا ہے۔

۱۸ منصوبے بنانے سے پہلے مشورہ کر؛
اور جنگ چھیڑنے سے قبل نیک صلاح لے۔

۱۹ چغل خور پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا؛
لہٰذا تُو بکواسی آدمی سے دُور ہی رہ۔

۲۰ اگر کوئی شخص اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کرتا ہے،
تو اُس کا چراغ گہری تاریکی میں بجھایا جائے گا۔

۲۱ ابتدا میں جو میراث یک لخت مل جاتی ہے
اُس کا انجام مبارک نہیں ہوتا۔

۲۲ تُو یہ نہ کہنا کہ میں بدی کا بدلہ لوں گا!
خداوند کی آس رکھ اور وہ تجھے رہائی بخشے گا۔

۲۳ غلط اوزان والے باٹ خداوند کے نزدیک مکروہ ہیں،
اور جھوٹے ترازو اُسے ناپسند ہیں۔

۲۴ آدمی کے قدم خداوند کی ہدایت کے مطابق اُٹھتے ہیں۔
پس کوئی اپنی راہ سے کس طرح آشنا ہو سکتا ہے؟

۲۵ کسی شَے کو بے سوچے سمجھے مُقدّس قرار دینا
اور منّت ماننے کے بعد اُس پر غور کرنا،
آدمی کے لیے پھندا ہے۔

۲۶ دانشمند بادشاہ شریروں کو پھٹکتا ہے؛
اور گاہنے کا پہیہ اُن پر پھرواتا ہے۔

۲۷ خداوند کا چراغ، اِنسان کی رُوح کو ٹٹولتا ہے؛
وہ اُس کے باطن کا حال دریافت کر لیتا ہے۔

۲۸ شفقت اور سچّائی بادشاہ کی حفاظت کرتی ہیں؛
اور شفقت ہی سے اُس کا تخت قائم رہتا ہے۔

۲۹ جوانوں کی شان اُن کی قوّت ہے،
اور سفید بال بزرگوں کی زینت ہوتے ہیں۔

۳۰ کوڑوں کی سزا بدی کو دھو ڈالتی ہے،
اور تازیانوں کی مار سے باطن دُھل جاتا ہے۔

۲۱

بادشاہ کا دل خداوند کے ہاتھ میں ندی کی مانند ہوتا ہے؛
وہ اُسے جدھر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔

۲ اِنسان اپنی تمام روشوں کو راست سمجھتا ہے،
لیکن خداوند دلوں کو جانچتا ہے۔

۳ صداقت اور عدل
خداوند کے نزدیک قربانیوں سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

۴ آنکھوں کا غرور اور دل کا تکبُّر،

شریروں کا عروج، گناہ ہیں!

۵ محنتی شخص کے منصوبے منافع بخش ہوتے ہیں
لیکن جلد بازی کا نتیجہ یقیناً مفلسی ہوتا ہے۔

۶ دروغ گوئی سے حاصل کیا ہُوا خزانہ
بخارات کی طرح اُڑ جاتا ہے اور مہلک پھندا ثابت ہوتا ہے۔

۷ شریروں کا تشدّد اُنہیں نابود کر دے گا،
کیونکہ وہ نیک کام کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

۸ گنہگار کی راہ ٹیڑھی ہوتی ہے،
لیکن راست باز کا عمل درست ہوتا ہے۔

۹ جھگڑالو بیوی کے ساتھ گھر میں رہنے سے
چھت پر کسی کونے میں رہنا بہتر ہے۔

۱۰ شریر ہمیشہ بدی کی طرف مائل رہتا ہے؛
وہ اپنے ہمسایہ پر رحم نہیں کرتا۔

۱۱ جب ٹھٹھّا باز کو سزا ملتی ہے تو سادہ دل عقلمند ہو جاتے ہیں؛
جب کوئی دانا تربیت پاتا ہے تو وہ علم حاصل کرتا ہے۔

۱۲ صادق خدا شریر کے گھر پر نظر رکھتا ہے
اور شریر کو برباد کر دیتا ہے۔

۱۳ جو کوئی مسکین کا نالہ سُن کر اپنے کان بند کر لیتا ہے،
تو جب وہ آپ بھی آہ و زاری کرے گا تب کوئی اُس کی نہ سنیگا۔

۱۴ خُفیہ طور پر دیا ہُوا تحفہ غُصّہ کو ٹھنڈا کرتا ہے،
اور چوغہ میں چھپا کر دی ہُوئی رشوت بھی شدید غضب کو ٹھنڈا کرتی ہے۔

۱۵ اِنصاف کرنے سے صادق کو خوشی ہوتی ہے
لیکن بدکردار ہیبت زدہ ہو جاتے ہیں۔

۱۶ جو شخص فہم کی راہ سے بھٹک جاتا ہے
اُسے مُردوں کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔

۱۷ رنگ رلیوں میں غرق رہنے والا کنگال بن جائیگا؛
اور مَے اور روغن کا شوقین دولتمند نہ ہوگا۔

۱۸ شریر صادق کا فدیہ ہوگا،
اور دغاباز راستبازوں کے بدلہ میں دیا جائے گا۔

۱۹ بیابان میں رہنا
جھگڑالو اور بدمزاج بیوی کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے۔

۲۰ دانشمند کے گھر میں مرغوب خوراک اور روغن کے خزانے ہوتے ہیں،
لیکن احمق اُنہیں اُڑا دیتا ہے۔

۲۱ جو شخص راستی اور شفقت کی پیروی کرتا ہے
زندگی، اقبالمندی اور عزّت پاتا ہے۔

۲۲ دانشمند زبردستوں کے شہر پر حملہ کرتا ہے
اور جن فصیلوں پر اُن کا اعتماد ہوتا ہے، اُنہیں ڈھا دیتا ہے۔

۲۳ جو اپنے مُنہ اور اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے
وہ اپنے آپ کو آفت سے بچاتا ہے۔

۲۴ مغرور اور متکبّر شخص جو ٹھٹھّا باز کہلاتا ہے؛
نہایت تکبُّر سے پیش آتا ہے۔

۲۵ کاہل کی تمنّا اُس کی موت کا باعث بن جاتی ہے،
کیونکہ اُس کے ہاتھ محنت کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

۲۶ دِن بھر وہ زیادہ پانے کی تمنّا کرتا رہتا ہے،
لیکن صادق دیتا ہے اور دریغ نہیں کرتا۔

۲۷ شریر کی قربانی بڑی نفرت انگیز ہوتی ہے۔

خصوصاً جب وہ بُری نیّت سے چڑھائی جائے۔

۲۸ جھوٹا گواہ ہلاک ہو جائے گا،
لیکن جو کوئی سچّائی سے واقف ہے وہ چپ نہ رہے گا۔

۲۹ شریر اپنے مُنہ کو سخت کرتا ہے،
لیکن راستکار اپنی راہ پر غور کرتا ہے۔

۳۰ کوئی حکمت، کوئی بصیرت اور کوئی منصوبہ ایسا نہیں
جو خداوند کے مقابل ٹھہر سکے۔

۳۱ جنگ کے دِن کے لیے گھوڑا تو تیّار کیا جاتا ہے،
البتہ فتح خداوند کی طرف سے ملتی ہے۔

۲۲

نیک نامی بڑی دولت اور خزانوں سے بھی افضل ہے؛
اور احسان سونے چاندی سے بہتر ہے۔

۲ امیر اور غریب دونوں ایک سے ہیں؛
کیونکہ خداوند ہی اُن سب کا خالق ہے۔

۳ ہوشیار آدمی خطرہ دیکھ کر پناہ ڈھونڈ لیتا ہے،
لیکن نادان آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور نقصان اُٹھاتے
ہیں۔

۴ فروتنی اور خداوند کے خوف سے
دولت، عزّت اور زندگی حاصل ہوتی ہے۔

۵ شریر کی راہ میں کانٹے اور پھندے ہوتے ہیں،
لیکن جو اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے وہ اُن سے دُور رہتا ہے۔

۶ بچہ کو اُسی راہ کے موافق تربیت کر جس پر اُسے جانا ہے،
اور جب وہ بوڑھا ہو جائے گا تب بھی اُس سے نہ ہٹے گا۔

۷ امیر، غریب پر حکومت کرتا ہے،
اور اُدھار لینے والا، اُدھار دینے والے کا خادم بن جاتا ہے۔

۸ جو شخص بدی بوتا ہے وہ مصیبت کاٹے گا،
اور اُس کے قہر کی لاٹھی ٹُوٹ جائے گی۔

۹ فیّاض شخص خود بھی برکت پائے گا،
کیونکہ وہ اپنے کھانے میں سے غریبوں کو دیتا ہے۔

۱۰ ٹھٹّھا باز کو نکال دے تو فساد جاتا رہتا ہے؛
اور لڑائی جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔

۱۱ جو پاک دل ہوتا ہے اور جس کی باتیں لطف انگیز ہوتی ہیں
بادشاہ اُسے اپنا مصاحب بنالیتا ہے۔

۱۲ خداوند کی آنکھیں علم کی حفاظت کرتی ہیں،
لیکن وہ دغا بازوں کی باتوں کو اُلٹ دیتا ہے۔

۱۳ کاہل کہتا ہے: باہر شیر کھڑا ہے!
یا میں کوچوں میں قتل کر دیا جاؤں گا!

۱۴ زانیہ کا مُنہ گہرا گڑھا ہے؛
جس پر خداوند کا غضب ہوتا ہے وہی اُس میں گرے گا۔

۱۵ جہالت بچّہ کے دل سے وابستہ رہتی ہے،
لیکن تربیت کی چھڑی اُسے اُس سے دُور کر دے گی۔

۱۶ جو شخص اپنی دولت بڑھانے کے لیے کنگالوں پر ظلم ڈھاتا
ہے
اور جو دولتمندوں کو تحفے پیش کرتا ہے۔ دونوں غربت کا شکار
ہو جاتے ہیں۔

دانشمندوں کے اقوال

۱۷ کان لگا کر دانشمندوں کے اقوال سُن؛
اور میری تعلیم پر دل لگا۔
۱۸ اگر تُو اُنہیں اپنے دل میں رکھے
اور وہ سب تیرے لبوں پر رہیں، تو یہ نہایت ہی خوشی کی بات
ہوگی۔

۱۹ میں نے آج کے دِن تجھے ہاں تجھ ہی کو یہ باتیں سکھائی ہیں،
تاکہ تیرا بھروسا خداوند پر ہو۔
۲۰ کیا میں نے تیرے لیے تیس مقولے نہیں لکھے،
وہ مشورت اور علم کے اقوال،
۲۱ جو تجھے سچی اور قابلِ اعتماد باتیں سکھاتے ہیں،
تاکہ جس نے تجھے بھیجا ہے، تُو اُسے معقول جواب دے سکے؟

۲۲ مسکینوں کو اُن کے مسکین ہونے کے باعث مت لُوٹ
اور نہ عدالت میں کسی محتاج کو دبانے کی کوشش کر۔
۲۳ کیونکہ خداوند اُن کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے گا
اور جو اُنہیں لُوٹتے ہیں، اُنہیں وہ لُوٹے گا۔

۲۴ غُصّہ ور آدمی سے دوستی نہ کر،
اور غضبناک شخص سے رابطہ نہ رکھ۔
۲۵ کہیں ایسا نہ ہو کہ تُو اُس کے طور طریقے سیکھے
اور اپنے آپ کو پھندے میں پھنسا لے۔

۲۶ تُو ایسا شخص نہ بن جو کسی کے قرض ادا کرنے کا ذمّہ لیتا ہے
یا قرضداروں کی ضمانت دیتا ہے؛
۲۷ کیونکہ اگر تیرے پاس ادا کرنے کو کچھ نہ ہو،
تو تیرے نیچے سے تیرا بستر بھی کھینچ لیا جائے گا۔

۲۸ تُو اُس قدیم حد کا پتھّر نہ ہٹانا
جسے تیرے باپ دادا نے قائم کیا تھا۔

۲۹ کیا تُو نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جو اپنے فن میں ماہر ہے؟
وہ بادشاہوں کے حُضور میں کسی کام پر سرفراز ہوگا؛
نہ کہ ادنیٰ لوگوں کے سامنے۔

۲۳

جب تُو حاکم کے ساتھ کھانے کے لیے بیٹھے،
تو نہایت غور سے دیکھ کہ تیرے سامنے کون ہے،
۲ اور اگر تُو کھانے کا شوقین ہے
تو اپنے گلے پر چھُری رکھ دے۔
۳ اُس کے لذیذ کھانے کا خواستگار نہ ہو،
کیونکہ وہ کھانا دھوکے کا ہے۔

۴ مالدار ہونے کے لیے دوڑ دھوپ نہ کر؛
بلکہ عقل سے کام لے اور خُود پر قابو پا۔
۵ دولت تیرے دیکھتے دیکھتے غائب ہو جائے گی،
کیونکہ اُس میں یقیناً عقاب کی مانند پر لگ جائیں گے
اور وہ آسمان کی طرف اُڑ جائے گی۔

۶ تُو کنجوس آدمی کی روٹی نہ کھا،
اور نہ اُس کے لذیذ کھانے کی تمنّا کر؛
۷ کیونکہ وہ ایسا شخص ہے جو دل کا کنجوس ہے
وہ تجھ سے کہتا ہے: کھا اور پی،
لیکن یہ بات اُس کے دل سے نہیں، صرف مُنہ سے نکلتی ہے۔
۸ تُو نے جو تھوڑا بہت کھایا ہوگا اُسے تُو اُگل دے گا
اور تیرے تعریفی کلمات بےسُود ثابت ہوں گے۔

۹ احمق سے ہمکلام نہ ہو،
وہ تیرے حکمت بھرے الفاظ کی تحقیر کرے گا۔

۱۰ قدیم حد کے پتھّر کو نہ ہٹانا
نہ یتیموں کے کھیتوں پر قبضہ کرنا،
۱۱ کیونکہ اُن کا بچانے والا زبردست ہے،
وہ تیرے خلاف اُن کا مقدّمہ لڑے گا۔

۱۲ تربیت پر اپنا دل لگا
اور علم کی باتوں کو غور سے سُن۔

۱۳ لڑکے کی تربیت سے کوتاہی نہ کر؛
کیونکہ اگر تُو اُسے چھڑی سے مارے بھی، تو وہ نہ مرے گا۔
۱۴ اُسے چھڑی سے مار
اور اُس کی جان کو پاتال سے بچا۔

۱۵ اَے مرے بیٹے! اگر تیرا دل دانا ہے،
تو میرا دل بھی خوش ہوگا؛
۱۶ جب تیرے لبوں سے سچّی باتیں نکلیں گی
تو میرا دل بھی شادمان ہوگا۔

[17] تیرا دل گنہگاروں پر رشک نہ کرے،
بلکہ تُو ہمیشہ خداوند کے خوف میں زندگی گزار۔
[18] کیونکہ تیرا اجر یقینی ہے،
اور تیری اُمید نہ ٹُوٹے گی۔

[19] اَے میرے بیٹے! سُن اور دانا بن،
اور اپنا دل سیدھی راہ پر قائم رکھ۔
[20] شرابیوں اور
کبابیوں کی صحبت سے دُور رہنا،
[21] کیونکہ میخوار اور پیٹو کنگال ہو جائیں گے،
اور نیند اُنہیں چیتھڑے پہنائے گی۔

[22] اپنے باپ کی سُن جس نے تجھے زندگی بخشی،
اور اپنی ماں کی ضعیفی میں اُس کی تحقیر نہ کر۔
[23] سچّائی کو خرید لے اور اُسے فروخت نہ کر؛
اور حکمت، تربیت اور فہم کو حاصل کر۔
[24] راستباز آدمی کے باپ کو بڑی خوشی ہوگی؛
جس کے ہاں دانشمند بیٹا ہوگا، وہ باپ بھی اُس سے خوش ہوگا۔
[25] تیرے والدین تجھ سے خوش ہوں؛
اور جس ماں نے تجھے جنم دیا وہ تیرے باعث خوشی منائے!

[26] اَے میرے بیٹے! اپنا دل مجھے دے
اور تیری آنکھیں میری راہوں پر لگی رہیں،
[27] کیونکہ فاحشہ ایک گہرا گڑھا ہے
اور بدچلن بیوی ایک تنگ کنواں ہے۔
[28] وہ ایک راہزن کی طرح گھات میں بیٹھتی ہے،
اور آدمیوں میں بیوفاؤں کی تعداد بڑھاتی ہے۔

[29] کون افسوس کرتا ہے؟ کون غمزدہ ہے؟
کون جھگڑوں میں پھنسا ہے؟ کسے شکایتیں ہیں؟
کون بے سبب گھائل ہے
اور کس کی آنکھیں سرخ ہو گئی ہیں؟
[30] اُن کی، جو خوب مَے نوشی کرتے ہیں،
وہی جو ملی جلی شراب کے نمونوں کے جام چکھنے جاتے ہیں۔
[31] جب مَے سرخ نظر آئے،
جب اُس کا جام بھی چمک رہا ہو،
اور جب وہ روانی کے ساتھ گلے سے نیچے اُترتی ہے،
تب تُو اُس کی طرف سے نظریں ہٹا لے!
[32] کیونکہ آخرکار وہ سانپ کی طرح کاٹتی ہے
اور افعی کی مانند ڈس لیتی ہے۔
[33] تیری آنکھیں عجیب نظارے دیکھیں گی
اور تیرے دماغ میں عجیب عجیب خیال آئیں گے۔
[34] تُو سمندر کے درمیان لیٹنے والے،
یا مستول کے سرے پر سونے والے کی مانند ہوگا۔
[35] تُو کہے گا: اُنہوں نے مجھے مارا لیکن مجھے چوٹ نہیں لگی!
اُنہوں نے مجھے پیٹا لیکن مجھے معلوم تک نہ ہُوا!
میں کب جاگوں گا
تاکہ ایک اور جام نوش کر سکوں؟

۲۴

شریروں پر رشک نہ کرنا،
اور نہ اُن کی صحبت کی خواہش رکھنا؛
[2] کیونکہ اُن کے دل تشدّد کے منصوبے بناتے ہیں،
اور اُن کے ہونٹوں پر شرارت کا ذکر رہتا ہے۔

[3] حکمت سے گھر تعمیر کیا جاتا ہے،
اور فہم سے اُسے قائم کیا جاتا ہے؛
[4] اور علم کے وسیلہ سے اُس کے کمرے
نادر اور نفیس مال سے بھر دیئے جاتے ہیں۔

[5] دانشمند اِنسان نہایت زورآور ہوتا ہے،
اور صاحبِ علم کا زور بڑھتا رہتا ہے؛
[6] جنگ کرنے کے لیے صلاح کی ضرورت ہوتی ہے،
اور مُشیروں کی کثرت فتح یابی کا باعث بنتی ہے۔

[7] حکمت احمق کے لیے بہت بلند ہے؛
وہ پھاٹک پر مجمع میں مُنہ نہیں کھول سکتا۔

[8] جو بُرے منصوبے باندھتا ہے
وہ فتنہ انگیز کہلائے گا۔
[9] حماقت کے منصوبے گناہ ہوتے ہیں،

اور لوگ ٹھٹھا باز سے نفرت کرتے ہیں۔
۱۰ اگر تُو مصیبت کے ایّام میں ڈگمگانے لگتا ہے،
تو تیری قوّت کتنی کم ہے!

۱۱ جو قتل کے لیے لے جائے جا رہے ہیں اُنہیں چھڑا؛
اور جو ذبح کیے جانے کے لیے گھسیٹے جا رہے ہیں اُنہیں بچا۔
۱۲ اگر تُو یوں کہے کہ ہمیں اس کا بالکل علم نہ تھا،
تو کیا دلوں کو جانچنے والا یہ نہیں سمجھتا؟
اور کیا تیری جان کا نگہبان یہ نہیں جانتا؟
کیا وہ ہر شخص کو اُس کے اعمال کے مطابق بدلہ نہ دیگا؟

۱۳ اَے میرے بیٹے! شہد کھا کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے؛
اور شہد کا چھتا بھی جو تالو کو میٹھا لگتا ہے۔
۱۴ یہ بھی جان لے کہ حکمت تیری جان کے لیے میٹھی ہوگی؛
اگر تُو اُسے حاصل کرے گا تو تیرا انجام بھلا ہوگا،
اور تیری امید نہ ٹُوٹے گی۔

۱۵ اَے شریر! تُو راستباز کے گھر کی گھات میں نہ بیٹھنا،
اور اُس کے مسکن کو مت ڈھانا؛
۱۶ کیونکہ راستباز سات بار گرے تو بھی اُٹھ کھڑا ہوتا ہے،
لیکن شریر آفت میں مبتلا ہو کر پڑے ہی رہتے ہیں۔

۱۷ جب تیرا دشمن گر جائے تو خوشی نہ منانا؛
اور جب وہ ٹھوکر کھائے تو تیرا دل شادمان نہ ہو،
۱۸ ممکن ہے کہ خداوند تیرے رویّہ کو ناپسند فرمائے
اور اپنا غضب اُس پر سے ہٹالے۔

۱۹ بدکرداروں کے باعث پریشان نہ ہو
اور شریروں پر رشک نہ کر،
۲۰ کیونکہ بدکردار کے لیے کوئی امید باقی نہیں،
اور شریروں کا چراغ بجھا دیا جائے گا۔

۲۱ اَے میرے بیٹے! خداوند کا اور بادشاہ کا خوف مان،
اور سرکشوں کے ساتھ صحبت نہ رکھ،
۲۲ کیونکہ اُن دونوں کی طرف سے ناگہاں مصیبت نازل ہوتی ہے،
اور اُس مصیبت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

دانشمندوں کے مزید اقوال

۲۳ یہ بھی دانشمندوں کے اقوال ہیں:

اِنصاف کرتے وقت جانبداری سے کام لینا اچھا نہیں:
۲۴ جو خطاکار سے کہے کہ تُو بیگناہ ہے۔
لوگ اُس پر لعنت کریں گے اور قومیں اُس سے نفرت کرینگی۔
۲۵ لیکن جو لوگ خطاکاروں کو سزا دیتے ہیں اُن کے حق میں بھلا ہوگا؛
اور اُن پر بڑی برکت نازل ہوگی۔

۲۶ سچا جواب
لبوں پر بوسہ دینے کی مانند ہے۔

۲۷ پہلے اپنا باہر کا کام پورا کرلے
اور کھیتوں کا کام بھی ختم کرلے،
اور اُس کے بعد اپنے لیے گھر تعمیر کرنا۔

۲۸ اپنے ہمسایہ کے خلاف بلاوجہ گواہی نہ دینا،
اور نہ اپنے ہونٹ دغابازی کے لیے استعمال کرنا۔
۲۹ یہ نہ کہہ کہ میں اُس کے ساتھ ویسا ہی کروں گا جیسا اُس نے میرے ساتھ کیا؛
میں اُس شخص کو اُس کے کیے کا بدلہ دوں گا۔

۳۰ ایک کاہل کے کھیت کے پاس سے،
اور ایک بے عقل کے تاکستان کے پاس سے میرا گزر ہُوا؛
۳۱ وہاں ہر جگہ کانٹے اُگے ہُوئے تھے،
اور زمین بچھّو بُوٹی سے ڈھکی پڑی تھی،
اور اُس کی پتھّروں کی دیوار گر چُکی تھی۔
۳۲ میں نے جو کچھ دیکھا اُس پر نہایت سنجیدگی سے غور کیا
اور جو کچھ دیکھا اُس سے یہ عبرت حاصل کی:
۳۳ تھوڑی سی نیند، ذرا سی جھپکی،
تھوڑی دیر ہاتھ پر ہاتھ دھرے پڑے رہنا۔
۳۴ تب تجھ پر راہزن کی مانند مفلسی

اور مُسلّح آدمی کی مانند تنگ دستی آ پڑے گی۔

سلیمان کی مزید امثال

۲۵ یہ سلیماؔن کی مزید امثال ہیں جنھیں یہوداؔہ کے بادشاہ حِزقیّاہ کے لوگوں نے نقل کیا:

۲ خداوند کا جلال راز داری میں ہے؛
اور بادشاہوں کا جلال معاملات کی تفتیش کرنے میں ہے۔

۳ جس طرح آسمان کی اونچائی اور زمین کی گہرائی تک پہنچنا مشکل ہے،
اُسی قدر بادشاہوں کے دلوں کا حال جاننا مشکل ہے۔

۴ چاندی سے اُس کا میل دُور کر دیا جائے،
تو وہ سنار کے لیے برتن بنانے کے کام آتی ہے؛
۵ اگر شریر بادشاہ کی حضوری سے نکال دیئے جائیں،
تو اُس کا تخت اِنصاف کی بنیاد پر قائم رہے گا۔

۶ بادشاہ کے سامنے اپنی بڑائی نہ کرنا،
اور نہ بڑے لوگوں کے درمیان نشست طلب کرنا؛
۷ بہتر یہ ہوگا کہ وہ تجھ سے کہے: اِدھر اوپر آ جا،
بہ نسبت اس کے کہ وہ کسی امیر کے سامنے تجھے نیچے جانے کے لیے کہے۔

جو کچھ تُو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے
۸ اُسے عدالت میں بیان کرنے میں جلدبازی سے کام مت لے،
آخرکار، اگر تیرا ہمسایہ تجھے جھوٹا ثابت کر دے،
تب تُو کیا کرے گا؟

۹ اگر تُو اپنے ہمسایہ کے ساتھ اپنے دعویٰ کے سلسلہ میں جھگڑا کرتا ہے،
تو کسی اور کا راز فاش نہ کرنا،
۱۰ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو اُسے سُنے، تجھے بدنام کر دے
اور تیری رسوائی کبھی دُور نہ ہو۔

۱۱ جو بات مناسب وقت پر کہی جائے
وہ چاندی کی رکابی میں سونے کے سیب کی مانند ہوتی ہے۔
۱۲ سُننے والے کان کے لیے دانشمند کی ملامت
سنہری بالی یا خالص سونے کے گہنے کے مانند ہے۔

۱۳ معتبر قاصد، اپنے بھیجنے والوں کے لیے
گرم موسم کی برف کی ٹھنڈک کی مانند ہوتا ہے؛
وہ اپنے مالکوں کی جان کو تازہ دم کر دیتا ہے۔

۱۴ جو عطیے کسی کو بھی نہ دیئے جائیں، اُن کی خوبیاں بیان کرنے والا شخص
بے بارش بادلوں اور خشک ہوا کی مانند ہوتا ہے۔

۱۵ صبر و تحمل سے حاکم کو راضی کیا جا سکتا ہے،
اور نرم زبان ہڈّی کو بھی توڑ سکتی ہے۔

۱۶ اگر تُو نے شہد پایا تو اُسے حد سے زیادہ مت کھا۔
اگر زیادہ کھا لے گا تو تُو اُسے اُگل دے گا۔

۱۷ ہمسایہ کے گھر میں زیادہ آنا جانا ٹھیک نہیں۔
تیرے بار بار جانے سے وہ تجھ سے نفرت کرنے لگے گا۔

۱۸ وہ ہتھوڑے یا تلوار یا تیز تیر کی مانند ہے
جو شخص اپنے ہمسایہ کے خلاف جھوٹی گواہی دیتا ہے۔

۱۹ مصیبت کے وقت کسی بے وفا پر اعتماد کرنا
ٹُوٹے ہُوئے دانت یا لنگڑے پاؤں کی طرح ہے۔

۲۰ کسی غمگین کے سامنے گیت گانے والا،
جاڑے میں کسی کے کپڑے اُتار لینے والے،
یا مشورے پر سرکہ ڈالنے والے کی مانند ہے۔

۲۱ اگر تیرا دشمن بھوکا ہو، تو اُسے کھانا کھلا؛
اگر وہ پیاسا ہو، تو اُسے پانی پلا۔
۲۲ ایسا کرنے سے تُو اُس کے سر پر انگاروں کا ڈھیر لگائے گا،

اور خداوند تجھے اجر دے گا۔

۲۳ جس طرح شمالی ہوا بارش لاتی ہے،
ویسے ہی دروغ گو زبان تُرش رُوئی لاتی ہے۔

۲۴ چھت کے کسی کونہ پر رہنا،
جھگڑالو بیوی کے ساتھ مکان میں رہنے سے بہتر ہے۔

۲۵ جیسے تھکی ماندہ جان کے لئے ٹھنڈا پانی
دُور کے ملک سے آئی ہُوئی خوش خبری ایسی ہوتی ہے۔

۲۶ جو صادق شریر کے آگے گھٹنے ٹیک دیتا ہے
وہ ایسا چشمہ ہے جو گدلا اور ایسا سوتا ہے جو ناپاک ہو گیا ہے۔

۲۷ زیادہ شہد کھانا اچھا نہیں ہوتا،
نہ ہی خود اپنی بزرگی کے راگ گاتے رہنے سے عزّت بڑھتی ہے۔

۲۸ جس شخص کو اپنے نفس پر قابو نہیں
وہ اُس شہر کی مانند ہے جس کی فصیلیں گر چکی ہوں۔

۲۶

جس طرح موسم گرما میں برف کا گرنا یا فصل کے کاٹنے کے وقت بارش ہونے لگنا ٹھیک نہیں ہوتا،
ویسے ہی احمق کے لیے عزّت ٹھیک نہیں ہوتی۔

۲ جس طرح چڑیا اِدھر سے اُدھر اُڑتی پھرتی ہے یا ابابیل محوِ پرواز رہتی ہے،
اُسی طرح ناواجب لعنت کو بھی ٹھکانہ نہیں ملتا۔

۳ جس طرح گھوڑے کے لیے چابک اور گدھے کے لیے لگام ہے،
ویسے ہی احمقوں کی پیٹھ کے لیے چھڑی ہے!

۴ احمق کو اُس کی حماقت کے مطابق جواب نہ دے،
کہیں ایسا نہ ہو کہ تُو بھی اُس کی مانند ہو جائے۔

۵ احمق کو اُس کی حماقت کے مطابق جواب دے،
نہیں تو وہ خود کو عقلمند سمجھنے لگے گا۔

۶ احمق کے ہاتھ پیغام بھیجنا
اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنے یا ظُلم کا پیالہ پینے کے برابر ہے۔

۷ جیسے لنگڑے کی ٹانگیں لڑکھڑاتی ہیں
ویسے ہی احمق کے مُنہ میں تمثیل ہوتی ہے۔

۸ احمق کو اعزاز بخشنا
فلاخن میں پتّھر باندھ دینے کے برابر ہے۔

۹ احمق کے مُنہ میں تمثیل
متوالے کے ہاتھ میں کانٹے دار جھاڑی کی مانند ہے۔

۱۰ جو کسی احمق یا راہرو کو مزدوری پر لگاتا ہے
وہ اُس تیر انداز کی مانند ہے جو سب کو زخمی کرتا ہے۔

۱۱ جس طرح کُتّا اپنی قے کو پھر سے چٹ کر جاتا ہے،
اُسی طرح احمق اپنی حماقت کو دہراتا رہتا ہے۔

۱۲ اگر تُو ایسے شخص کو دیکھتا ہے جو اپنی نگاہ میں عقلمند بنتا ہے،
تو اُس کی نسبت احمق کے لیے زیادہ اُمید ہے۔

۱۳ کاہل کہتا ہے راستہ میں شیرِ ببر ہے،
شیرِ ببر گلیوں میں گھوم رہا ہے!

۱۴ جس طرح دروازہ اپنی چُولوں پر گھومتا ہے،
اُسی طرح کاہل اپنے بستر پر کروٹ بدلتا رہتا ہے۔

۱۵ کاہل اپنا ہاتھ تھالی میں تو ڈالتا ہے؛
لیکن سُستی کے باعث اُسے واپس مُنہ تک نہیں لاتا۔

۱۶ کاہل اپنے آپ کو
مدلّل جواب دینے والے سات شخصوں سے بھی زیادہ دانا سمجھتا ہے۔

۱۷ جو راہ گیر پرائے جھگڑے میں دخل انداز ہوتا ہے

وہ اُس شخص کی مانند ہے جو کُتّے کو کان سے پکڑتا ہے۔

۱۸ جیسے کوئی پاگل جلتی لکڑیاں اور مہلک تیر پھینکتا ہے
۱۹ ویسا ہی وہ شخص ہے جو اپنے ہمسایہ کو دھوکا دے کر کہتا ہے:
میں تو دل لگی کر رہا تھا!

۲۰ جیسے لکڑی نہ ہونے سے آگ بجھ جاتی ہے؛
ویسے ہی جہاں چغل خور نہیں ہوتا وہاں جھگڑا مٹ جاتا ہے۔

۲۱ جیسے انگاروں کے لیے کوئلہ اور آگ کے لیے لکڑی درکار ہوتی ہے،
اُسی طرح فتنہ انگیز آدمی جھگڑا برپا کرنے کے لیے ہے۔

۲۲ غیبت گو کی باتیں لذیذ نوالوں کی مانند؛
اِنسان کے اندر اتر جاتی ہیں۔

۲۳ اگر دل بُرا ہو تو ہونٹوں کی مٹھاس ایسی ہوتی ہے
جیسے مٹّی کے برتن پر کھوٹی چاندی کی تہہ جمی ہو۔

۲۴ کینہ پرور اِنسان اپنے لبوں سے تو بھولی بھالی باتیں کہتا ہے،
لیکن اُس کا دل دغا سے بھرا ہوتا ہے۔
۲۵ اُس کی باتیں بڑی میٹھی ہوتی ہیں، تو بھی اُس کا یقین نہ کر،
کیونکہ اُس کا دل نفرت سے بھرا ہوتا ہے۔
۲۶ اُس کی عداوت اُس کے مکر سے چھپ بھی جائے،
لیکن اُس کی شرارت مجمع میں عیاں ہو جائے گی۔

۲۷ اگر کوئی دوسروں کے لیے گڑھا کھودتا ہے، تو وہ آپ ہی اُس میں گر جائے گا؛
اور اگر کوئی پتّھر لڑھکاتا ہے تو وہ پتّھر پلٹ کر اُسی پر آ پڑے گا۔

۲۸ جھوٹی زبان اپنے گھائلوں سے نفرت کرتی ہے،
اور خوشامدی مُنہ بربادی لاتا ہے۔

۲۷

آنے والے کل پر گھمنڈ نہ کر،
کیونکہ تُو نہیں جانتا کہ اُس دِن کیا ہوگا۔

۲ بہتر یہ ہے کہ غیر تیری تعریف کرے، نہ کہ تیرا اپنا مُنہ؛
کوئی بیگانہ کرے، نہ کہ تیرے اپنے ہونٹ۔

۳ پتّھر بھاری ہوتا ہے، اور ریت وزنی،
لیکن احمق کا غُصّہ اُن دونوں سے بھاری ہے۔

۴ غصّہ سخت بے رحمی اور غضب، سیلاب ہے،
لیکن حسد کے سامنے کون ٹِک سکتا ہے؟

۵ چھپی محبّت سے
کھلی ملامت بہتر ہے۔

۶ جو زخم دوست کے ہاتھ سے لگیں، اُن پر تکیہ کیا جا سکتا ہے،
لیکن دشمن کے بوسے شمار میں زیادہ ہوتے ہیں۔

۷ جو شخص سیر ہو چکا ہے، اُسے شہد بھی اچھا نہیں لگتا،
لیکن بھوکے اِنسان کے لیے کڑوی شَے بھی میٹھی ہوتی ہے۔

۸ جو شخص اپنا گھر چھوڑ دیتا ہے
وہ اُس پرندہ کی مانند ہے جو اپنے گھونسلے سے بھٹک گیا ہو۔

۹ عطر اور عود دل کو فرحت بخشتے ہیں،
اِسی طرح دوست کی سچّی مشورت سے جان راحت پاتی ہے۔

۱۰ اپنے دوست اور اپنے باپ کے دوست کو ترک نہ کر،
اور جب تجھ پر مصیبت آ پڑے تو اپنے بھائی کے گھر نہ جا۔
قریب رہنے والا ہمسایہ دُور رہنے والے بھائی سے بہتر ہے۔

۱۱ اَے میرے بیٹے! دانشمند بن اور میرے دل کو شاد کر؛
تاکہ میں اپنے ملامت کرنے والے کو جواب دے سکوں۔

۱۲ ہوشیار بلا کو تاڑ کر چھپ جاتے ہیں،
لیکن نادان آگے بڑھے چلے جاتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔

۱۳ جو کسی اجنبی آدمی کا ضامن ہو، اس کا کپڑا چھین کر رکھ لے؛
اور اگر اُس نے کسی پرائی عورت کی ضمانت دی ہو تو اُس کپڑے کو گروی رکھ لے۔

۱۴ اگر کوئی شخص صبح سویرے اُٹھ کر اپنے ہمسایہ کے لیے بلند آواز سے دعائے خیر کرتا ہے،
تو اُسے لعنت گنا جائے گا۔

۱۵ جھگڑالو عورت اور
جھڑی کے دِن کا متواتر ٹپکا یکساں ہوتے ہیں؛
۱۶ اُسے روکنا، ہوا کو روکنے کی طرح ہے
یا تیل کو ہاتھ سے پکڑنے کی کوشش کرنا۔

۱۷ جس طرح لوہا لوہے کو تیز کرتا ہے،
ویسے ہی ایک آدمی دوسرے آدمی کی ذہانت کو تیز کرنے کا باعث بنتا ہے۔

۱۸ جو انجیر کے درخت کی حفاظت کرتا ہے وہ اُس کا پھل کھائے گا،
اور جو اپنے آقا کا خیال رکھتا ہے عزت پائے گا۔

۱۹ جس طرح پانی میں آدمی کا اور اُس کے چہرہ کا عکس ایک سا دکھائی دیتا ہے،
اُسی طرح آدمی کا عکس آدمی کے دل سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲۰ جس طرح پاتال اور ہلاکت کا بھر جانا ممکن نہیں،
اُسی طرح اِنسان کی آنکھیں سیر نہیں ہوتیں۔

۲۱ جس طرح چاندی کٹھالی میں اور سونا بھٹّی میں پرکھا جاتا ہے،
ویسے ہی انسان اپنی تعریف سے آزمایا جاتا ہے۔

۲۲ چاہے تُو احمق کو اوکھلی میں ڈال کر کُوٹے،
جیسے اناج کو موسل سے کُوٹتے ہیں،
تو بھی اُس کی حماقت اُس سے دُور نہ ہوگی۔

۲۳ اپنے مویشیوں کی حالت اچھی دیکھ کر مطمئن ہو،
اور اپنے ریوڑوں کا اچھی طرح سے خیال رکھ؛
۲۴ کیونکہ دولت سدا نہیں رہتی،
اور نہ تاج پُشت در پُشت محفوظ رہتا ہے۔
۲۵ جب سوکھی گھاس جمع کر لی جاتی ہے، تو نئی پیدا ہو جاتی ہے
اور پہاڑیوں پر سے چارہ کاٹ کر جمع کر لیا جاتا ہے،
۲۶ برّے تجھے لباس مہیّا کریں گے،
اور بکریاں کھیتوں کی قیمت ادا کریں گی۔
۲۷ تیرے پاس بکریوں کا دودھ کثرت سے ہوگا
جو تیرے اور تیرے خاندان کے پینے کے لیے
اور تیری خادماؤں کے گذارے کے لیے کافی ہوگا۔

۲۸

شریر بھاگتا چلا جاتا ہے، خواہ اُس کے تعاقب میں کوئی بھی نہ ہو،
لیکن صادق، شیر ببر کی مانند دلیر ہوتے ہیں۔

۲ ملک میں بغاوت کے باعث حاکموں کی تعداد بڑھ جاتی ہے،
لیکن صاحبِ علم وفہم ہی امن برقرار رکھتا ہے۔

۳ محتاجوں پر ظلم ڈھانے والا حاکم
اُس موسلا دھار مینہ کی مانند ہے جو فصل کو باقی نہیں چھوڑتا۔

۴ شریعت کو ترک کر دینے والے شریروں کی تعریف کرتے ہیں،
لیکن شریعت پر عمل کرنے والے، اُن کی مزاحمت کرتے ہیں۔

۵ بدکردار انصاف کو نہیں سمجھتے،
لیکن جو خداوند کے طالب ہوتے ہیں، وہ اُسے بخوبی سمجھتے ہیں۔

۶ کجرو دولتمند سے
راست رَو مفلس بہتر ہے۔

۷ شریعت پر عمل کرنے والا بیٹا دانشمند ہوتا ہے،
لیکن کھاؤ لوگوں کا ساتھی اپنے باپ کو رسوا کرتا ہے۔

۸ جو ناجائز سود وصول کر کے اپنی دولت بڑھاتا ہے

وہ اُس کے لیے جمع کرتا ہے جو محتاجوں پر رحم کرے گا۔

۹ جو کوئی شریعت پر کان نہیں لگاتا،
اُس کی دعائیں بھی مکروہ ہوتی ہیں۔

۱۰ جو کسی راستباز کو بُری راہ پر لگاتا ہے
وہ آپ ہی اپنے پھندے میں پھنس جائے گا۔
لیکن کامل لوگ نعمتوں کے وارث ہوں گے۔

۱۱ دولتمند اپنی نگاہ میں دانشور ہے،
لیکن صاحبِ بصیرت مسکین، اُسے معلوم کر لیتا ہے۔

۱۲ جب صادق فتحیاب ہوتے ہیں، تو بڑی خوشی منائی جاتی ہے؛
لیکن جب شریر برسرِ اقتدار آتے ہیں تو خلقت روپوش ہو جاتی ہے۔

۱۳ جو اپنے گناہ چھپاتا ہے، کامیاب نہیں ہوتا،
لیکن جو اقرار کر کے اُن کو ترک کرتا ہے، اُس پر رحم کیا جائے گا۔

۱۴ مبارک ہے وہ شخص جو سدا خداوند کا خوف رکھتا ہے،
لیکن جو اپنا دل سخت کر لیتا ہے، مصیبت میں پڑ جاتا ہے۔

۱۵ بے یار و مددگار لوگوں پر حکومت کرنے والا اگر ظالم ہو
تو وہ گرجنے والے شیرِ ببر اور حملہ کرنے والے ریچھ کی مانند ہے۔

۱۶ اگر حاکم بےعقل ہو تو وہ بڑا ظلم کرتا ہے،
لیکن جسے ناجائز منافع سے نفرت ہوتی ہے، اُس کی عمر دراز ہوتی ہے۔

۱۷ قتل کے گناہ کا مرتکب اپنی مَوت تک بھاگتا پھرے گا
اُسے کوئی نہ روکے۔

۱۸ راست رَو رہائی پائے گا،
لیکن کجرو ناگہاں گر پڑے گا۔

۱۹ جو اپنی زمین میں کاشتکاری کرتا ہے، کثرت سے خوراک پائے گا،
لیکن جو فضول خیالوں کی پیروی کرتا ہے، مفلسی سے دوچار ہو گا۔

۲۰ قابلِ اعتبار آدمی، بےشمار برکتیں پائے گا،
لیکن جو دولتمند ہونے کے لیے جلدبازی کرتا ہے، ضرور سزا پائے گا۔

۲۱ طرفداری کرنا اچھا نہیں۔
پھر بھی اِنسان روٹی کے ٹکڑے کی خاطر یہ خطا کرتا ہے۔

۲۲ کنجوس شخص دولتمند بننے کا مشتاق ہوتا ہے
لیکن یہ نہیں جانتا کہ مفلسی اُس کی منتظر ہے۔

۲۳ جو کسی شخص کو تنبیہ کرتا ہے آخرکار وہ
زبانی خوشامد کرنے والے شخص سے زیادہ مقبول ہو جاتا ہے۔

۲۴ جو اپنے باپ یا اپنی ماں کو لُوٹتا ہے اور کہتا ہے کہ
اِس میں کچھ گناہ نہیں۔
وہ غارتگر کا ساتھی ہے۔

۲۵ لالچی اِنسان جھگڑا پیدا کرتا ہے،
لیکن جو خداوند پر اعتقاد رکھتا ہے وہ خوشحال ہو گا۔

۲۶ جو اپنے آپ پر بھروسا رکھتا ہے، وہ بیوقوف ہے،
لیکن جو عقلمندی سے چلتا ہے، محفوظ رہے گا۔

۲۷ جو محتاجوں کی مدد کرتا ہے، اُسے کچھ کمی نہ ہو گی،
لیکن جو اُن کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے، بڑا ملعون ہوتا ہے۔

۲۸ جب شریر برسرِ اقتدار آتے ہیں،
تو لوگ روپوش ہونے لگتے ہیں؛
لیکن جب شریر فنا ہو جاتے ہیں،
تو صادق ترقی کرتے ہیں۔

۲۹

جو شخص بار بار متنبہ کیے جانے پر بھی سرکشی کرتا ہے
وہ ناگہاں تباہ کیا جائے گا۔ اُس کا کوئی چارہ نہ ہوگا۔

۲ جب صادق فروغ پاتے ہیں، تو لوگ خوش ہوتے ہیں؛
لیکن جب شریر حکومت کرتے ہیں، تو لوگ آہیں بھرتے ہیں۔

۳ جو شخص حکمت سے الفت رکھتا ہے وہ اپنے باپ کو خوش کرتا ہے،
لیکن جو فاحشہ عورتوں کی صحبت میں رہتا ہے، اپنی دولت اُڑا دیتا ہے۔

۴ بادشاہ عدل سے ملک کو مستحکم کرتا ہے،
لیکن جو رشوتوں کا لالچی ہوتا ہے، اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے۔

۵ جو اپنے ہمسایہ کی خوشامد کرتا ہے
وہ اُس کے پاؤں کے لیے جال بچھاتا ہے۔

۶ بدکردار آپ ہی اپنے گناہ میں پھنس جاتا ہے،
لیکن راستباز گاتا اور خوشی مناتا ہے۔

۷ صادق مسکینوں کے معاملہ کا اِنصاف چاہتا ہے،
لیکن شریر کو اُس کے معاملہ کی پروا بھی نہیں ہوتی۔

۸ ٹھٹھّا باز شہر میں ہنگامہ برپا کر دیتے ہیں،
لیکن دانشمند ہنگامہ فرو کرتے ہیں۔

۹ اگر کوئی دانشمند عدالت میں کسی احمق سے بحث کرتا ہے،
تو وہ احمق وہاں شور مچاتا، ٹھٹھّا بازی کرتا اور بدامنی پھیلاتا ہے۔

۱۰ خون ریز اِنسان دیانتدار آدمی سے کینہ رکھتے ہیں
اور راستباز کی جان لینا چاہتے ہیں۔

۱۱ احمق اپنا قہر اُگل دیتا ہے،
لیکن دانشمند اُس پر قابو پاتا ہے۔

۱۲ اگر کوئی حاکم جھوٹ پر کان لگاتا ہے،
تو اُس کے تمام خادم شریر ہو جاتے ہیں۔

۱۳ مسکین اور ظالم ایک دوسرے سے اِس بات میں ملتے ہیں
کہ دونوں کی آنکھوں کو بینائی خداوند ہی دیتا ہے۔

۱۴ جو بادشاہ مسکینوں کا راستی سے اِنصاف کرتا ہے،
اُس کا تخت ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

۱۵ تادیب کی چھڑی حکمت بخشتی ہے،
لیکن جو بچّہ تربیت سے محروم رہا ہو وہ اپنی ماں کو رسوا کرتا ہے۔

۱۶ جب شریر فروغ پاتے ہیں تو بدی بھی بڑھتی ہے،
لیکن راستباز اُن کا زوال دیکھیں گے۔

۱۷ اپنے بیٹے کی تربیت کر اور وہ تجھے چین اور آرام دے گا؛
وہ تیری جان کو مسرور کرے گا۔

۱۸ جہاں رویا نہیں وہاں لوگ بے قابو ہو جاتے ہیں؛
لیکن مبارک ہے وہ شخص جو شریعت پر عمل کرتا ہے۔

۱۹ خادم محض باتوں سے نہیں سدھارا جاتا؛
حالانکہ وہ سمجھتا ہے تو بھی پروا نہیں کرتا۔

۲۰ کیا کوئی بے تامّل بولنے والا شخص تیری نظر میں ہے؟
اُس کے مقابلہ میں احمق سے زیادہ اُمید کی جا سکتی ہے۔

۲۱ جو شخص لڑکپن ہی سے اپنے خادم کے ناز اُٹھانے لگتا ہے،
اُسے آخر میں رنج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

۲۲ غُصّہ ور آدمی فتنہ برپا کرتا ہے،
اور گرم مزاج شخص سے کئی گناہ سرزد ہوتے ہیں۔

۲۳ اِنسان کی مغروری اُسے پست کرتی ہے،
لیکن فروتن روح والا اِنسان عزّت پاتا ہے۔

۲۴ چور کا ساتھی اپنی ہی جان کا دشمن ہوتا ہے؛
وہ حلف اُٹھانے کے بعد بھی گواہی نہیں دے پاتا۔

۲۵ اِنسان کا خوف پھندا ثابت ہو سکتا ہے،
لیکن جو خداوند پر اعتقاد رکھتا ہے، محفوظ رہے گا۔

۲۶ بہت لوگ چاہتے ہیں کہ حاکم سے تعلقات پیدا ہوں،
لیکن اِنسان صرف خداوند ہی سے اِنصاف کی اُمید کر سکتا ہے۔

۲۷ صادق شریروں سے؛
اور بدکار راستبازوں سے نفرت کرتا ہے۔

اقوالِ آجُور

یاقہ کے بیٹے آجُور کے اقوال۔
ایک پیغام:

اِس آدمی نے اِتی ایل سے کہا،
ہاں اِتی ایل اور اُکال سے کہا:

۲ میں بنی آدم میں نہایت ہی جاہل ہُوں؛
مجھ میں اِنسان سا فہم نہیں ہے۔
۳ میں نے حکمت نہیں سیکھی،
نہ مجھے اُس قدُّوس کا عرفان حاصل ہے۔
۴ کون آسمان پر چڑھا اور پھر نیچے اُترا؟
کس نے ہوا کو اپنی مُٹھی میں بند کیا؟
کس نے پانی کو اپنی چادر میں باندھا؟
کس نے زمین کی سب حدود مقرّر کیں؟
اُس کا نام کیا ہے اور اُس کے بیٹے کا نام کیا ہے؟
اگر تُو جانتا ہو تو مجھے بتا!
۵ خدا کا ہر سخن پاک ہے؛
وہ اُن کی سپر ہے، جو اُس میں پناہ لیتے ہیں۔
۶ تُو اُس کے کلام میں کوئی اضافہ نہ کرنا،
مبادا وہ تجھے تنبیہ کرے اور تُو جھوٹا ٹھہرے۔

۷ اَے خداوند! میں نے تجھ سے دو چیزوں کی درخواست کی ہے؛
اِس لیے میرے مرنے سے پہلے، اُنہیں مجھے دینے سے انکار نہ کر:
۸ بطالت اور دروغ گوئی کو مجھ سے دُور رکھ؛
مجھے نہ مفلسی دے اور نہ دولت،
بلکہ مجھے صرف میری روز کی روٹی عطا فرما۔
۹ ایسا نہ ہو کہ میں سیر ہو کر تیرا انکار کروں
اور کہوں: خداوند کون ہے؟
یا محتاج ہو کر چوری کروں،
اور اِس طرح اپنے خدا کے نام کی بےحُرمتی کروں۔

۱۰ خادم پر اُس کے آقا کے سامنے تہمت نہ لگا،
ایسا نہ ہو کہ وہ تجھ پر لعنت کرے اور تجھے نتیجہ بھگتنا پڑے۔

۱۱ ایک پُشت ایسی بھی ہے جو اپنے باپ پر لعنت بھیجتی ہے
اور اپنی ماں کو مبارک نہیں کہتی؛
۱۲ بعض ایسے لوگ ہیں جو اپنی نگاہ میں تو پاک ہیں
لیکن پھر بھی اپنی گندگی سے پاک نہیں ہو پائے؛
۱۳ ایسے لوگ بھی ہیں جن کی آنکھوں میں ہمیشہ گھمنڈ سمایا رہتا ہے،
اور جن کی نگاہوں سے حقارت برستی ہے؛
۱۴ جن کے دانت، تلواریں ہیں
اور جبڑے، چھُریاں
تاکہ زمین کے کنگالوں کو،
اور بنی آدم میں سے محتاجوں کو کھا جائیں۔

۱۵ جونک کی دو بیٹیاں ہیں۔
جو دے، دے، چلّاتی ہیں،

تین چیزیں کبھی مطمئن نہیں ہوتیں،
بلکہ چار ہیں جو کبھی، 'بس' نہیں کہتیں!
۱۶ پاتال، بانجھ کا رحم،
زمین جو کبھی پانی سے سیر نہیں ہوتی،
آگ جو کبھی بس نہیں کہتی!

۱۷ آنکھ جو باپ کا مذاق اُڑاتی ہے،

اور ماں کی فرمانبرداری کو حقیر جانتی ہے،
وادی کے کوّے اُسے نکال لیں گے،
گدھ اُسے چٹ کر جائیں گے۔

[۱۸] تین چیزیں میرے نزدیک نہایت عجیب ہیں،
بلکہ چار جنہیں میں نہیں جانتا:
[۱۹] آسمان میں عقاب کی راہ،
چٹان پر سانپ کی راہ،
سمندر کے بیچوں بیچ جہاز کی راہ،
اور مرد کی راہ کنواری کے ساتھ۔

[۲۰] زانیہ کی روش ایسی ہے:
وہ کھا کر اپنا مُنہ پونچھتی ہے
اور کہتی ہے: میں نے کوئی برائی نہیں کی۔

[۲۱] تین صورتوں میں زمین لرزتی ہے،
بلکہ چار ہیں جن کی وہ برداشت نہیں کرتی:
[۲۲] غلام جب وہ بادشاہی کرنے لگے،
احمق جب وہ کھا کر سیر ہو جائے،
[۲۳] نامقبول عورت جو بیاہی گئی ہو،
اور لونڈی جو اپنی مالکن کی وارث ہو جائے۔

[۲۴] زمین پر کی یہ چار چیزیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں،
لیکن وہ بہت دانا ہیں:
[۲۵] چیونٹیاں نہایت کمزور مخلوق ہیں،
تو بھی گرمی کے موسم میں اپنے لیے خوراک جمع کر کے رکھتی ہیں؛
[۲۶] سافان اگرچہ ناتوان مخلوق ہیں،
تو بھی چٹانوں میں اپنا گھر بناتے ہیں؛
[۲۷] ٹڈّیاں، جن کا کوئی بادشاہ نہیں ہوتا،
تو بھی وہ پرے باندھ کر نکلتی ہیں؛
[۲۸] چھپکلی جس کو ہاتھ سے پکڑا جا سکتا ہے،
وہ بھی بادشاہوں کے محلوں میں پائی جاتی ہے۔

[۲۹] تین خوش رفتار جاندار ہیں،
بلکہ چار ہیں جن کی چال خوشنما ہے:
[۳۰] شیر ببر جو سب حیوانات میں بہادر ہے،
اور کسی کے سامنے سے پیچھے نہیں ہٹتا؛
[۳۱] مُرغ، بکرا،
اور بادشاہ جس کے چاروں طرف لشکر ہو۔

[۳۲] اگر تُو نے حماقت اور غرور سے کام لیا ہے،
یا کوئی بُرا منصوبہ باندھا ہے،
تو اپنا ہاتھ اپنے مُنہ پر رکھ لے!
[۳۳] کیونکہ جیسے دودھ بلونے سے مکھن نکلتا ہے،
اور ناک مروڑنے سے خون،
اُسی طرح سے قہر بھڑکانے سے فساد برپا ہوتا ہے۔

لموایل بادشاہ کے اقوال

۳۱

لموایل بادشاہ کے اقوال۔
جو اُس کی ماں نے اُسے سکھائے:

[۲] اَے میرے بیٹے! اَے میرے بطن سے پیدا ہونے والے،
جسے میں نے اپنی منّتوں کے جواب میں پایا،
[۳] اپنی قوّت عورتوں پر صرف نہ کر،
نہ اپنی شہ زوری اُن پر جو بادشاہوں کو برباد کرتی ہیں۔

[۴] بادشاہوں کو، اَے لموایل۔
بادشاہوں کو میخواری زیب نہیں دیتی،
نہ حاکموں کو شراب نوشی،
[۵] ایسا نہ ہو کہ وہ پی کر شریعت کے احکام کو بھول جائیں،
اور سارے مظلوموں کو اُن کے حقوق سے محروم کر دیں۔
[۶] شراب اُنہیں دے جو دم توڑ رہے ہیں،
اور مَے اُنہیں جو سخت تکلیف میں ہیں؛
[۷] تا کہ وہ پی کر اپنی تنگ دستی کو فراموش کر سکیں
اور اپنی تباہ حالی کو پھر یاد نہ کریں۔

[۸] بے زبانوں کے لیے اپنا مُنہ کھول
تا کہ بیکسوں کے حقوق کا تحفُّظ ہو سکے۔
[۹] اپنا مُنہ کھول اور راستی سے اِنصاف کر؛
اور مفلسوں اور محتاجوں کے حقوق کی حفاظت کر۔

نیک چلن بیوی

۱۰ نیک چلن بیوی کون پا سکتا ہے؟
کیونکہ وہ موتیوں سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔
۱۱ اُس کے خاوند کو اُس پر پورا اعتماد ہوتا ہے
اور کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی۔
۱۲ وہ اپنی زندگی کے تمام ایّام میں،
اُس سے بھلائی ہی کرتی ہے، اُسے ضرر نہیں پہنچاتی۔
۱۳ وہ اون اور کتان جمع کرتی ہے
اور نہایت شوق سے اپنے ہاتھوں سے کام کرتی ہے۔
۱۴ وہ سوداگروں کے جہازوں کی مانند،
اپنی خوراک دُور سے لے آتی ہے۔
۱۵ ابھی اندھیرا ہی ہوتا ہے کہ وہ اُٹھ جاتی ہے؛
اور اپنے خاندان کو کھانا کھلاتی ہے
اور اپنی خادماؤں کو کام بانٹتی ہے۔
۱۶ وہ کسی کھیت کے بارے میں سوچتی ہے تو اُسے خرید لیتی ہے؛
اور اپنی آمدنی سے تاکستان لگاتی ہے۔
۱۷ وہ کمر باندھ کر اپنے کام کاج میں لگ جاتی ہے؛
اُس کے بازو اُس کے کاموں کے لیے مضبوط ہوتے ہیں۔
۱۸ وہ خیال رکھتی ہے کہ اُس کی تجارت سودمند ہو،
اُس کا چراغ رات کو نہیں بجھتا۔
۱۹ وہ اپنے ہاتھ سے سوت تیّار کرتی ہے
اور کپڑا بھی خود ہی بُنتی ہے۔
۲۰ وہ مسکینوں کے لیے ہتھیلی کھولتی ہے
اور محتاجوں کے لیے اپنے ہاتھ بڑھاتی ہے۔
۲۱ جب برف باری ہوتی ہے تب اُسے اپنے گھر بار کے لیے فکر نہیں ہوتی؛
کیونکہ وہ سب بالوں کے سرخ لباس پہنے ہُوئے ہوتے ہیں۔
۲۲ وہ اپنے بستر کے لیے پلنگ پوش بنا لیتی ہے؛
اُس کا لباس نفیس کتان اور ارغوانی رنگ کا ہوتا ہے۔
۲۳ شہر کے پھاٹک پر اُس کے خاوند کا احترام کیا جاتا ہے،
جہاں وہ ملک کے بزرگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے۔
۲۴ وہ مہین کتانی کپڑے بنا کر اُنہیں بیچتی ہے،
اور سوداگروں کو کمر بند مہیا کرتی ہے۔
۲۵ وہ قوّت اور حرمت سے مُلبّس رہتی ہے؛
اور آنے والے دِنوں پر ہنستی ہے۔
۲۶ وہ اپنا مُنہ حکمت سے کھولتی ہے،
اور شفقت کی تعلیم اُس کی زبان پر ہوتی ہے۔
۲۷ وہ اپنے گھر کے حالات پر نظر رکھتی ہے
اور کاہلی کی روٹی نہیں کھاتی۔
۲۸ اُس کے بچّے اُٹھ کر اُسے مبارک کہتے ہیں؛
اور اُس کا خاوند بھی، اور وہ اُس کی یوں تعریف کرتا ہے:
۲۹ کئی عورتیں بھلے کام کرتی ہیں،
لیکن تجھے سب پر سبقت حاصل ہے۔
۳۰ حسن دھوکا ہے اور جمال ناپائدار ہے؛
لیکن خداوند کا خوف رکھنے والی عورت قابلِ تعریف ہے۔
۳۱ اُس کی محنت کا اجر اُسے دو،
اور اُس کے کاموں کی شہر کے پھاٹکوں پر ستایش کی جائے۔

واعظ

پیش لفظ

اِس کتاب میں وہ پند و نصائح درج ہیں جو ایک واعظ کے ذریعہ کسی مجمع کو دی جاتی تھیں۔ اِس لیے اِس کتاب کا نام واعظ رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب خیموں کی عید کے موقعہ پر سارے مجمع کے سامنے پڑھ کر سُنائی جاتی تھی۔ بعض راسخ العقیدہ علماء کا خیال ہے کہ یہ کتاب حضرت سلیمان نے دسویں صدی ق م میں تصنیف فرمائی تھی اور اِس میں حضرت سلیمان کی امثال پر مبنی ارشادات جمع کیے گئے ہیں۔

اِس کتاب کی تفسیر وتشریح کے سلسلہ میں کئی مشکلات سامنے آتی ہیں مثلاً زندگی اور مَوت کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ نہایت ہی فلسفیانہ ہے، لیکن بڑے واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ بعض خیالات میں ربط باہمی بھی نظر نہیں آتا۔ کئی غیر مانوس الفاظ استعمال کیے گئے ہیں اور اسلوبِ بیان ہر جگہ یکساں نہیں ہے۔ وہ بدلتا رہتا ہے۔ کتاب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اگر زندگی محض دینوی اور نفسانی اغراض کی تکمیل کے لیے ہے تو زندگی قطعاً بے معنی ہے۔ جب تک اِنسان خودغرضی سے بالاتر ہو کر اپنا تعلق خدا سے نہیں جوڑ لیتا وہ فضول جیتا ہے۔ اُس کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔ زندگی بُطلان ہی بُطلان ہے۔ کوئی شَے اِنسان کو مطمئن نہیں کر سکتی۔ سب کا انجام مَوت اور قبر کی گہرائی ہے۔

خدا کے جلال کے لیے جینا کچھ مطلب رکھتا ہے، ورنہ سب فضول ہے۔ زندگی کی بہترین نعمتیں حاصل کرنے کے لیے خدا اور اُس کی مرضی کو جاننا ہی زندگی کا اعلیٰ مقصد ہے۔

اِس کتاب کو پانچ حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ پہلا وعظ: اِنسانی حکمت فضول ہے (۱:۱۔۲۹:۲)

۲۔ دوسرا وعظ: زندگی کی مایوسیاں (۱:۳۔۲۰:۵)

۳۔ تیسرا وعظ: دولت اور شہرت فضول ہیں (۱:۶۔۱۷:۸)

۴۔ خدا زندگی کی غیر اِنصافی کا فیصلہ کرے گا (۱:۹۔۸:۱۲)

۵۔ نتیجہ، ابدیّت کی روشنی میں جینا (۹:۱۲۔۱۴)

سب کچھ بے معنی ہے

۱ یروشلیم کے بادشاہ داؤد کے بیٹے واعظ کی باتیں:

۲ باطل ہی باطل! واعظ کہتا ہے: باطل ہی باطل!
سب کچھ بے معنی ہے۔

۳ اِنسان کو اُس ساری محنت سے جو وہ دنیا میں کرتا ہے
کیا حاصل ہے؟

۴ ایک پُشت جاتی ہے اور دوسری پُشت آتی ہے،
لیکن زمین ہمیشہ قائم رہتی ہے۔

۵ سورج طلوع ہوتا ہے، غروب ہوتا ہے،
اور اپنے طلوع کی جگہ کو جلد واپس چلا جاتا ہے۔

۶ ہوا جنوب کی طرف چلتی ہے اور شمال کی طرف مُڑ جاتی ہے؛
اور ہمیشہ چکّر لگاتی ہُوئی اپنی راہ پر لَوٹ آتی ہے۔

۷ سب ندیاں سمندر میں گرتی ہیں،
پھر بھی سمندر کبھی نہیں بھرتا۔
جس جگہ سے ندیاں آتی ہیں،
اُسی جگہ پھر لَوٹ جاتی ہیں۔

۸ سب اشیاء (کام کرتے کرتے) اس قدر تھکن سے بھری رہتی ہیں،
کہ آدمی اُس کا بیان نہیں کر سکتا۔
آنکھ دیکھنے سے سیر نہیں ہوتی،
اور کان سُننے سے نہیں بھرتا۔

۹ جو کچھ ہُوا، وہی پھر ہوگا،
اور جو کچھ کیا جا چُکا ہے وہی پھر کیا جائے گا؛
اور سورج کے نیچے دنیا میں کچھ بھی نیا نہیں۔

۱۰ کیا کوئی ایسی چیز ہے جس کے متعلق کوئی کہہ سکے،
کہ دیکھو! یہ تو نئی ہے؟
یہ تو پہلے سے ہی ہمارے زمانہ سے پیشتر؛
عرصۂ دراز سے یہاں موجود تھی۔

۱۱ پرانے زمانہ کے لوگوں کی کوئی یادگار باقی نہیں ہے،
اور جو ابھی آنے والے ہیں
اُنہیں بھی بعد میں آنے والے لوگ یاد نہ رکھیں گے۔

حکمت بے معنی ہے

۱۲ میں واعظ، یروشلیم میں بنی اِسرائیل کا بادشاہ تھا۔ ۱۳ اور جو کچھ آسمان کے نیچے کیا جاتا ہے میں نے عقل سے اُس کی تفتیش و تحقیق کی اور اُس کا مطالعہ کرنے کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ خدا نے اِنسان پر کتنا بھاری بوجھ ڈال رکھا ہے۔ ۱۴ میں نے سب کاموں کو جو دنیا میں کیے جاتے ہیں، دیکھا۔ وہ سب بے معنی ہیں۔ یعنی ہوا کا تعاقب کرنے کی طرح ہیں۔

۱۵ وہ جو ٹیڑھا ہے اُسے سیدھا نہیں کیا جا سکتا؛
اور جو موجود نہیں اُس کا شمار نہیں ہو سکتا۔

[16] میں نے اپنے دل میں سوچا کہ دیکھ، میں نے ترقّی کی ہے اور میں حکمت میں اُن سب پر سبقت لے گیا ہُوں جنہوں نے مجھ سے پیشتر یروشلیم پر حکمرانی کی ہے اور حکمت اور علم میں میرا تجربہ اُن سے کہیں زیادہ ہے۔ [17] پھر میں نے حکمت نیز دیوانگی اور حماقت کو جاننے کے لیے کاوش کی لیکن مجھے معلوم ہُوا کہ یہ بھی ہوا کا تعاقب کرنے کی طرح ہے۔

[18] کیونکہ زیادہ حکمت اپنے ساتھ غم بھی زیادہ لاتی ہے؛
اور جس کا علم زیادہ ہُوا اُس کا دکھ بھی زیادہ ہُوا۔

عیش وعشرت بے معنی ہیں

۲ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ جاننے کے لیے کہ اچھا کیا ہے؟ میں عیش وعشرت کو بھی آزما لُوں۔ لیکن یہ تجربہ بھی بے معنی ثابت ہُوا۔ [2] میں نے کہا کہ ہر وقت ہنستے رہنا حماقت ہے اور شادمانی کے بارے میں کہا کہ اِس سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ [3] میں نے اپنے آپ کو شراب نوشی سے خوش کرنے کی کوشش کی تاکہ میرا دل عقل سے کام لے اور مجھے بتائے کہ آسمان کے نیچے بنی آدم کے لیے کون سا کام اتنا مفید ہے جسے وہ ساری زندگی انجام دیتے رہیں۔

[4] میں نے بڑے بڑے کام شروع کیے: میں نے اپنے لیے مکانات تعمیر کیے اور تاکستان لگائے۔ [5] میں نے باغیچے اور سیرگاہیں تیّار کیں اور اُن میں ہر قسم کے پھلدار درخت لگائے۔ [6] میں نے بڑھنے والے درختوں کے ذخیرہ کو سینچنے کے لیے تالاب بنائے۔ [7] میں نے غلام اور لونڈیاں مول لیں اور میرے پاس دیگر خانہ زاد نوکر چاکر بھی تھے اور جتنے بھی مجھ سے پیشتر یروشلیم میں تھے میرے پاس اُن سب سے زیادہ گائے بیلوں کے ریوڑ اور بھیڑ بکریوں کے گلّے تھے۔ [8] میں نے اپنے لیے چاندی اور سونا اور بادشاہوں اور صوبوں کے خزانے جمع کیے۔ میں نے گانے والے مرد اور گانے والی عورتیں اور لونڈیاں فراہم کیں جو آدمی کے لیے اسبابِ عیش ہیں۔ [9] اور میں اُن سب کی بہ نسبت جو مجھ سے پہلے یروشلیم میں تھے، زیادہ بزرگ اور عظمت والا بن گیا اور میری حکمت بھی مجھ میں قائم رہی۔

[10] اور میں نے اپنے آپ کو کسی بھی چیز سے جس کی میری آنکھوں نے تمنّا کی، باز نہ رکھا؛
اور میں نے اپنے دل کو کسی بھی خوشی سے باز نہ رکھا۔
میرا دل میری ساری محنت سے خوش ہُوا،
اور میری ساری محنت ومشقت کا یہ انعام تھا۔
[11] تاہم جب میں نے اپنے اُن سب کاموں کا جو میرے ہاتھوں نے کیے تھے
اور جنہیں پورا کرنے کے لیے میں نے مشقت کی تھی، جائزہ لیا تو دیکھا کہ
سب بطلان اور ہوا کے تعاقب کی طرح ہے؛
اور دنیا میں کچھ بھی فائدہ مند نہیں۔

حکمت اور دیوانگی بے معنی ہیں

[12] پھر میں نے اپنے خیالات کو حکمت،
نیز دیوانگی اور حماقت پر غور کرنے کے لیے یکسو کیا۔
بھلا بادشاہ کا جانشین، اُس سے جو پہلے ہی کیا جا چُکا ہے
اور زیادہ کیا کرے گا؟
[13] میں نے دیکھا کہ جیسے روشنی کو تاریکی پر فضیلت ہے،
ویسے ہی حکمت کو حماقت پر فضیلت حاصل ہے۔
[14] دانشور کی آنکھیں اُس کے سر میں ہوتی ہیں،
جب کہ احمق اندھیرے میں چلتا ہے۔
لیکن میں جان گیا
کہ دونوں کو مَوت کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

[15] تب میں نے اپنے دل میں سوچا،

کہ جو حشر احمق کا ہوتا ہے وہی میرا بھی ہوگا۔
پھر مجھے دانشور ہونے سے کیا فائدہ؟
سو میں نے اپنے دل میں کہا کہ،
یہ بھی بے معنی ہے۔
[16] کیونکہ احمق کی طرح دانشور آدمی کی یاد بھی
طویل عرصہ تک باقی نہ رہے گی؛
اور آنے والے دِنوں میں دونوں ہی بھلا دیئے جائیں گے۔
دانشور کو بھی احمق کی طرح ہی موت کا شکار ہونا پڑتا ہے!

مشقّت بے معنی ہے

[17] پس میں زندگی سے بیزار ہو گیا کیونکہ وہ کام جو دنیا میں کیا جاتا ہے میرے لیے تکلیف دہ تھا۔ یہ سب بے معنی اور ہوا کے

تعاقب کی مانند ہے۔ [18] اور میں اُن سب چیزوں سے جن کے لیے میں نے دنیا میں مشقّت کی تھی مُتنفّر ہو گیا کیونکہ میں لازماً اُنہیں اپنے بعد آنے والے شخص کے لیے چھوڑ جاؤں گا۔ [19] اور کون جانتا ہے کہ وہ دانشمند ہوگا یا احمق؟ پھر بھی اُسے میرے سارے کام پر جس کے لیے میں نے دنیا میں اپنی محنت اور مہارت صرف کر دی، اختیار حاصل ہوگا۔ یہ بھی بےمعنی ہے۔ [20] لہٰذا میرا دل اُس سارے کام سے جس پر میں نے دنیا میں سخت محنت کی تھی، مایوس ہونے لگا۔ [21] کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی آدمی اپنا کام حکمت، علم اور مہارت سے کرتا ہے اور پھر اُسے اپنی محنت کے پھل کو لازماً کسی دوسرے کے لیے جس نے اُس پر محنت بھی نہیں کی، چھوڑ کر جانا پڑتا ہے۔ یہ بھی بےمعنی اور ایک بڑی بدقسمتی ہے۔ [22] کسی آدمی کو اُس تمام مشقّت اور جانفشانی کے بدلہ میں جو وہ دنیا میں کرتا ہے، کیا حاصل ہوتا ہے؟ [23] کیونکہ عمر بھر اُس کا کام باعثِ رنج و غم ہے اور رات کو بھی اُس کے ذہن کو سکون نہیں ملتا۔ یہ بھی بےمعنی ہے۔

[24] آدمی کے لیے اس سے بہتر کچھ نہیں کہ کھائے پیئے اور اپنی محنت کے پھل کے مزے لے اور میں نے دیکھا کہ یہ بھی خدا کی طرف سے ہوتا ہے [25] کیونکہ اُس کے بغیر کون کھا سکتا ہے اور عیش کر سکتا ہے۔ [26] خدا اُس آدمی کو جو اُسے پسند آتا ہے دانائی، علم اور خوشی بخشتا ہے لیکن گنہگار کو وہ زحمت دیتا ہے کہ وہ دولت جمع کرے اور اُس کے انبار لگائے اور اُسے خدا کو پسند آنے والے شخص کے حوالہ کرے۔ یہ بھی بےمعنی اور ہوا کے تعاقب کی مانند ہے۔

ہر چیز کے لیے ایک وقت ہے

۳ ہر چیز کے لیے ایک وقت اور آسمان کے نیچے ہر کام کے لیے ایک موقع ہوتا ہے:

[2] پیدا ہونے کا ایک وقت ہے اور مر جانے کا ایک وقت ہے،
درخت لگانے کا ایک وقت ہے اور اُسے اُکھاڑ دینے کا ایک وقت ہے،
[3] مار ڈالنے کا ایک وقت ہے اور شفا دینے کا ایک وقت ہے،
ڈھا دینے کا ایک وقت ہے اور تعمیر کرنے کا ایک وقت ہے،
[4] رونے کا ایک وقت ہے اور ہنسنے کا ایک وقت ہے،
ماتم کرنے کا ایک وقت ہے اور ناچنے کا ایک وقت ہے،
[5] پتھر بکھیرنے کا ایک وقت ہے اور اُنہیں جمع کرنے کا ایک وقت ہے،
بغلگیر ہونے کا ایک وقت ہے اور اُس سے باز رہنے کا ایک وقت ہے۔
[6] تلاش کرنے کا ایک وقت ہے اور ترک کر دینے کا ایک وقت ہے۔
حاصل کرنے کا ایک وقت ہے اور ضائع کرنے کا ایک وقت ہے۔
[7] پھاڑنے کا ایک وقت ہے اور سینے کا ایک وقت ہے۔
چُپ رہنے کا ایک وقت ہے اور بولنے کا ایک وقت ہے۔
[8] محبّت کا ایک وقت ہے اور نفرت کا ایک وقت ہے۔
جنگ کا ایک وقت اور صُلح کا ایک وقت ہے۔

[9] کام کرنے والے کو اپنی محنت مشقّت سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ [10] میں نے اُس بھاری بوجھ کو جو خدا نے بنی آدم کے کندھوں پر رکھا ہے، دیکھا ہے۔ [11] اُس نے ہر ایک چیز کو اُس کے اپنے وقت کے لیے خُوب بنایا ہے اور اُس نے ابدیّت کو بھی اِنسانوں کے قلب میں جگہ دی ہے۔ پھر بھی وہ اُس کام کو جو خدا نے شروع سے آخر تک کیا ہے پُوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ [12] میں جانتا ہُوں کہ اِنسان کے لیے اس سے بہتر کچھ نہیں کہ خوش رہے اور جب تک زندہ رہے نیکی کرے۔ [13] اور ہر ایک کھائے، پیئے اور اپنی تمام محنت و مشقّت سے فائدہ اُٹھائے۔ یہ بھی خدا کی بخشش ہے۔ [14] میں جانتا ہُوں کہ جو کچھ خدا کرتا ہے، ہمیشہ تک رہے گا۔ اُس میں نہ کچھ بڑھایا جا سکتا اور نہ کچھ گھٹایا جا سکتا ہے۔ اور خدا یہ اِس لیے کرتا ہے کہ سب اِنسان اُس کی تعظیم کریں۔

[15] جو کچھ ہے وہ پہلے سے ہی ہے،
اور جو ہونے والا ہے وہ پہلے ہی ہو چُکا ہے؛
اور خدا ماضی کو پھر سے بلا لیتا ہے۔

[16] اور میں نے دنیا میں یہ بھی دیکھا

کہ عدالت گاہ میں ظلم تھا،
اور جائے اِنصاف میں شرارت۔

[17] اور میں نے اپنے دل میں سوچا کہ

خدا راستبازوں اور شریروں دونوں کی عدالت کرے گا،
کیونکہ ہر عمل کے لیے اور ہر فعل کے لیے ایک وقت مقرّر ہے۔

[18] میں نے یہ بھی سوچا کہ جہاں تک اِنسانوں کا تعلق ہے،
خدا اُن کو جانچتا ہے تاکہ وہ سمجھ لیں کہ وہ حیوانوں کی مانند ہیں۔
[19] اور جو حشر آدمی کا ہوتا ہے وہی حیوانوں کا ہوتا ہے۔ اور ایک ہی

حادثہ دونوں پر گزرتا ہے۔ جیسے ایک مرتا ہے ویسے ہی دوسرا مرتا ہے۔ سب میں ایک ہی سانس ہے اور اِنسان کو حیوان پر کچھ بھی فوقیت حاصل نہیں ہے کیونکہ سب بے معنی ہے۔ [۲۰] سب ایک ہی جگہ جاتے ہیں۔ سب خاک سے ہیں اور سب خاک میں لَوٹ جاتے ہیں۔ [۲۱] کون جانتا ہے کہ اِنسان کی روح اوپر کو چڑھتی ہے اور حیوان کی روح نیچے زمین میں اُتر جاتی ہے؟
[۲۲] پس میں نے دیکھا کہ کسی اِنسان کے لیے اِس سے بہتر کچھ نہیں کہ وہ اپنے کاموں میں خوش رہے، اِس لیے کہ یہی اُس کا بخرہ ہے۔ کیونکہ اُسے یہ دیکھنے کے لیے کہ اُس کے بعد کیا ہوگا، کون واپس لاسکتا ہے؟

ظلم وستم، فقدانِ دوستی

۴ میں نے پھر نظر دوڑائی اور اُس تمام ظلم وستم کو دیکھا جو دنیا میں ہورہا تھا:

میں نے مظلوموں کے آنسو دیکھے۔
جن کو تسلّی دینے والا کوئی نہ تھا؛
اقتدار ظلم وستم کرنے والوں کے ہاتھ میں ہے۔
اور مظلوموں کو تسلّی دینے والا کوئی نہیں ہے۔
[۲] اور میں نے اعلان کردیا
کہ وہ مُردے جو گذر گئے،
اُن زندوں سے بھی جو ابھی موجود ہیں،
زیادہ مبارک ہیں۔
[۳] اور اُن دونوں سے بہتر وہ ہے
جو ابھی پیدا ہی نہیں ہُوا
اور جس نے اُس بُرائی کو
جو دنیا میں ہوتی ہے، دیکھا تک نہیں۔

[۴] اور میں نے دیکھا کہ وہ تمام محنت اور ساری کامیابی ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنے ہمسایہ سے حسد کرنے لگتا ہے۔ یہ بھی بے مطلب اور ہوا کے تعاقب کرنے کے مترادف ہے۔

[۵] احمق اپنے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیٹھ جاتا ہے
اور اپنے آپ کو تباہ وبرباد کرتا ہے۔
[۶] سکُون کے ساتھ ایک بھری ہُوئی مُٹّھی
اُن دو مُٹّھی بھرے ہاتھوں سے بہتر ہے
جن کے ساتھ محنت ومشقّت اور ہوا کا تعاقب ہو۔

[۷] میں نے دنیا میں ایک بار پھر کچھ اور بھی دیکھا جو بے معنی ہے:

[۸] ایک آدمی بالکل تنہا تھا؛
اُس کا نہ ہی کوئی بیٹا اور نہ ہی کوئی بھائی تھا۔
اُس کی محنت ومشقّت کی کوئی انتہا نہ تھی،
پھر بھی اُس کی آنکھیں اُس کی دولت سے سیر نہ تھیں۔
اُس نے پُوچھا کہ میں کس کے لیے محنت ومشقّت کررہا ہُوں،
اور میں کیوں اپنے آپ کو عیش وعشرت سے محروم رکھے ہُوئے ہُوں؟
یہ بھی بے معنی ہے۔
اور سخت دکھ کی بات ہے!

[۹] ایک سے دو بہتر ہوتے ہیں،
کیونکہ اُنہیں اپنے کام سے بڑا فائدہ ہوتا ہے:
[۱۰] اور اگر ایک نیچے گرتا ہے،
تو اُس کا دوست اوپر اُٹھنے میں اُس کی مدد کرسکتا ہے۔
لیکن افسوس اُس آدمی پر جو گرتا ہے
اور اُس کے اُٹھنے میں مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا!
[۱۱] نیز اگر دو اِکٹھّے لیٹیں،
تو گرم رہیں گے۔
لیکن جو اکیلا ہے وہ کیسے گرم رہ سکتا ہے؟
[۱۲] کوئی اکیلا ہو تو وہ مغلوب ہوسکتا ہے،
لیکن دو ہوں تو وہ اپنا تحفُّظ کرسکتے ہیں۔
تین لڑیوں کی ڈوری آسانی سے نہیں ٹُوٹتی۔

لمبی عمر بے معنی ہے

[۱۳] ایک غریب لیکن عقلمند نوجوان کسی بوڑھے لیکن احمق بادشاہ سے بہتر ہے جو خود کو مشورت سے بے نیاز سمجھتا ہو۔ [۱۴] ہو سکتا ہے کہ اُس نوجوان نے قید سے نکل کر بادشاہی پائی ہو یا اُس نے اپنی سلطنت میں غربت میں جنم لیا ہو۔ [۱۵] میں نے دیکھا کہ وہ سب جو دنیا میں رہتے اور چلتے پھرتے تھے، اُس نوجوان کے پیچھے ہو لیے جو بادشاہ کا جانشین تھا۔ [۱۶] اُن تمام لوگوں کی جو

اُن سے پیشتر تھے کوئی حد نہ تھی۔ لیکن جو بعد میں آئے وہ اُس جانشین سے خوش نہ تھے۔ یہ بھی بے معنی اور ہوا کے تعاقب کی طرح ہے۔

خدا کا خوف اور احترام

۵ جب تُو خدا کے گھر کو جاتا ہے تو سنجیدگی سے قدم اُٹھا۔ بہتر ہے کہ تُو سُننے کی غرض سے نزدیک جائے نہ کہ محض بیوقوفوں کے سے ذبیحے پیش کرنے کے لیے جو سوائے بُرائی کے اور کچھ کرنا نہیں جانتے۔

۲ بولنے میں جلد بازی نہ کر،
اور تیرا دل جلد بازی سے خدا کے حُضور میں کچھ نہ کہے۔
کیونکہ خدا آسمان پر ہے
اور تُو زمین پر،
اِس لیے تیری باتیں مختصر ہوں۔
۳ جیسے پریشانیوں کی کثرت کے باعث خواب آتا ہے،
ویسے ہی ایک احمق کی تقریر ہوتی ہے جس میں بس الفاظ ہی الفاظ ہوتے ہیں۔

۴ جب تُو خدا کے لیے مَنّت مانے تو اُسے پُورا کرنے میں دیر نہ کر کیونکہ وہ احمقوں کو پسند نہیں کرتا۔ تُو اپنی مَنّت کو پُورا کر۔ ۵ مَنّت مان کر اُسے پُورا نہ کرنے سے تو بہتر ہے کہ تُو مَنّت ہی نہ مانے۔ ۶ تیرا مُنہ تجھ سے گناہ نہ کروائے اور ہیکل کے کاہن سے مت کہہ کہ میری مَنّت ایک غلطی تھی۔ خدا تیری بات سے کیوں ناراض ہو اور تیرے ہاتھوں کے کام کو تباہ کر دے؟ ۷ خوابوں کی کثرت اور محض باتیں ہی باتیں بے معنی ہیں۔ لہٰذا خدا کا خوف اور احترام کر۔

دھن دولت بے معنی ہے

۸ اگر تُو دیکھے کہ کسی علاقہ میں غریبوں پر ظُلم ہو رہا ہے اور وہ عدل و اِنصاف اور اپنے حقوق سے محروم ہیں تو اس پر تعجب نہ کرنا کیونکہ جو کچھ ایک اہلکار کرتا ہے وہ اپنے بالائی اہلکار کے اشارے پر کرتا ہے اور اُن دونوں کے اوپر اور بھی اعلیٰ اہلکار ہوتے ہیں۔ ۹ زمین کی پیداوار سے سب مستفید ہوتے ہیں۔ بادشاہ خود بھی کھیتوں سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔
۱۰ جو کوئی روپے پیسے سے پیار کرتا ہے، اُس کے دل میں روپے پیسے کی چاہت اور بڑھ جاتی ہے؛
جو کوئی دولت سے پیار کرتا ہے وہ اُس میں اضافہ سے بھی
سیر نہیں ہوتا۔
یہ بھی بے معنی ہے۔

۱۱ جب مال کی زیادتی ہوتی ہے،
تو اُس کے کھانے والوں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔
اور اُس کے مالک کو، سوائے اِس کے کہ اُس کی آنکھیں اُس سے لطف اندوز ہوں
اور کوئی فائدہ نہیں۔

۱۲ ایک مزدور کی نیند،
خواہ وہ کم کھائے یا زیادہ، میٹھی ہوتی ہے،
لیکن دولتمند کی فراوانی
اُسے سونے نہیں دیتی۔

۱۳ میں نے دنیا میں شدید بُرائی دیکھی ہے:

وہ دولت جو اُس کے مالک کے نقصان کے لیے جمع کی گئی ہو،
۱۴ اور جو کسی حادثہ سے برباد ہو جاتی ہے،
اِس طرح کہ جب مالک کے گھر میں لڑکا پیدا ہوتا ہے
تو اُس کے لیے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

۱۵ اِنسان ماں کے پیٹ سے ننگا آتا ہے،
اور جیسے وہ ننگا آتا ہے، ویسے ہی ننگا چلا جاتا ہے۔
اور اُسے اپنی کمائی سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا
جسے وہ اپنے ساتھ لے جا سکے۔

۱۶ یہ بھی ایک شدید خرابی ہے:

آدمی جیسا وہ آتا ہے ویسا ہی چلا جاتا ہے،
آخر اُسے کیا حاصل ہوتا ہے،
اُس کی ساری محنت و مشقّت اکارت چلی جاتی ہے۔
۱۷ عمر بھر وہ مایوسی کے اندھیرے میں کھاتا ہے،
اور دکھ، تکلیف اور مصیبت میں اپنے دِن کاٹتا رہتا ہے۔
۱۸ پھر مجھے احساس ہُوا کہ دنیا میں چند روزہ زندگی کے دوران جو خدا نے اُسے بخشی، اِنسان کے لیے یہی اچھا اور مناسب

ہے کہ وہ کھائے پیئے اور اپنی ساری محنت کا پھل پائے کیونکہ یہی اُس کا بخرہ ہے۔ [19] علاوہ ازیں جب خدا کسی آدمی کو دولت اور جائداد بخشتا ہے اور اُسے اُن سے لطف اندوز ہونے، اپنے بخرہ کو قبول کرنے اور اپنے کام میں خوش ہونے کی استعداد عطا کرتا ہے تو یہ خدا کا ایک عطیہ ہے۔ [20] وہ شاذ و نادر ہی اپنی زندگی کے ایّام پر غور و فکر کرتا ہے کیونکہ خدا اُسے اُس کے دل کی خوشی میں مگن رکھتا ہے۔

۶ میں نے دنیا میں ایک اور خرابی دیکھی ہے جو لوگوں کے دلوں پر بڑی گراں ہے۔ [2] خدا ایک آدمی کو دولت، جائداد اور عزّت بخشتا ہے لہٰذا اُسے کسی چیز کی جسے اُس کا دل چاہتا ہے، کمی نہیں۔ تاہم خواہ وہ کتنا عرصہ زندہ رہے، خدا اُسے اُن سے لطف اندوز ہونے کی توفیق نہیں بخشتا اور اُس کی بجائے کوئی اجنبی اُن سے لطف اُٹھاتا ہے۔ یہ بےمعنی اور ایک شدید خرابی ہے۔

[3] اگر کسی آدمی کے سَو بچّے ہوں اور وہ برسوں تک زندہ رہے تاہم خواہ وہ کتنا ہی عرصہ زندہ رہے، اگر وہ اپنی خوشحالی سے لطف اندوز نہیں ہوسکتا اور اُس کی مناسب تجہیز و تکفین نہیں ہوتی تو میں کہتا ہُوں کہ ماں کے پیٹ سے ہی مرا ہُوا پیدا ہونے والا بچّہ اُس سے زیادہ اچھا ہے۔ [4] کیونکہ وہ دنیا میں فضول آتا ہے اور تاریکی میں چلا جاتا ہے اور اُس کا نام بھی تاریکی میں ہی چھپا رہتا ہے۔ [5] اگرچہ نہ اُس نے سورج کو دیکھا اور نہ کچھ جانا۔ وہ پہلے والے کی بہ نسبت زیادہ آرام میں ہے۔ [6] یعنی اُس دوسرے کی بہ نسبت جو خواہ دو ہزار سال بھی زندہ رہے لیکن اپنی آسودگی سے لطف اندوز ہونے میں ناکام رہے۔ کیا سب کے سب ایک ہی جگہ نہیں جاتے؟

[7] آدمی کی ساری جدّ و جہد اُس کے مُنہ کے لیے ہے،
پھر بھی اُس کی بھوک نہیں مِٹتی۔
[8] دانشمند کو احمق پر کیا فضیلت ہے؟
اور غریب کو یہ جاننے سے کیا حاصل کہ دوسروں کے سامنے
وہ کیسا طرزِ عمل اختیار کرے؟
[9] آنکھوں سے دیکھ لینا نفس کی آوارگی سے بہتر ہے،
یہ بھی بےمعنی اور ہوا کے تعاقب میں جانے کی طرح ہے۔
[10] جو کچھ بھی موجود ہے اُس کا نام رکھا جا چُکا ہے،
اور یہ بھی معلوم ہے کہ اِنسان کیا ہے؛
کوئی بھی آدمی خود سے زیادہ زورآور کے ساتھ
مقابلہ نہیں کرسکتا۔
[11] الفاظ جتنے زیادہ ہوتے ہیں،
معنی اُتنے ہی کم،
تو اُس سے کوئی کیوں کر فائدہ اُٹھا سکتا ہے؟

[12] کیونکہ کون جانتا ہے کہ اِنسان کی چند روزہ باطل زندگی کے دوران جسے وہ پرچھائیں کی مانند بسر کرتا ہے، اُس کے لیے کیا اچھا ہے؟ اُسے کون بتائے کہ اُس کے رُخصت ہو جانے کے بعد دنیا میں کیا ہوگا؟

حکمت

۷ نیک نامی قیمتی عطر سے بہتر ہے،
اور مَوت کا دِن پیدایش کے دِن سے بہتر ہے۔
[2] ماتم کے گھر میں جانا
ضیافت کے گھر میں جانے سے بہتر ہے،
کیونکہ مَوت ہی ہر انسان کا انجام ہے؛
اور جو زندہ ہیں اُنہیں سنجیدگی سے اِس کا احساس کرنا چاہیے۔
[3] اور غمگینی ہنسی سے بہتر ہے،
کیونکہ اُداس چہرہ دل کو سدھار دیتا ہے۔
[4] دانا کا دل ماتم کے گھر میں ہے،
لیکن احمقوں کا دل عشرت خانہ میں ہے۔
[5] دانشور کی سرزنش پر کان دھرنا،
احمقوں کا گیت سُننے سے بہتر ہے۔
[6] جیسا ہانڈی کے نیچے کانٹوں کا چٹکنا،
ویسا ہی احمقوں کا ہنسنا ہے۔
یہ بھی بےمعنی ہے۔

[7] زبردستی رقم ہتھیا لینا، ایک دانشور کو احمق بنا دیتا ہے،
اور رشوت دل کو بگاڑ دیتی ہے۔

[8] کسی معاملہ کا انجام اُس کے آغاز سے بہتر ہے،
اور صبر تکبّر سے بہتر ہے۔
[9] تُو دل کو تیزی سے طیش میں نہ آنے دینا،
کیونکہ غُصّہ احمقوں کے آغوش میں رہتا ہے۔
[10] تُو یہ نہ کہہ کہ پرانے دِن اِن دِنوں سے بہتر کیوں تھے؟
کیونکہ ایسے سوالات پُوچھنا عقلمندی نہیں ہے۔

۱۱ حکمت، میراث کی مانند ایک اچھی چیز ہے
اور اُنہیں جو زندہ ہیں، فائدہ پہنچاتی ہے۔

۱۲ حکمت ایک پناہ گاہ ہے
جیسے کہ روپیہ،
لیکن علم کا خاص فائدہ یہ ہے کہ
حکمت، صاحبِ حکمت کی جان کی محافظ ہے۔

۱۳ جو کچھ خدا نے کیا ہے اُس پر غور کر:

جسے اُس نے ٹیڑھا بنایا ہے اُسے کون سیدھا کر سکتا ہے؟
۱۴ جب وقت اچھا ہے، خوش رہ؛
لیکن جب بُرا وقت آ جائے تو غور کر کہ
جیسے خدا نے ایک کو بنایا ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی۔
لہذا آدمی اپنے مستقبل کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں کر سکتا۔

۱۵ میں نے اپنی اِس بے معنی زندگی میں اِن دونوں کو دیکھا ہے:

کوئی راستباز آدمی تو اپنی راستبازی میں مر رہا ہے،
اور کوئی بد اعمال آدمی اپنی بد اعمالی کے باوجود طویل عرصہ
تک زندگی کے مزے لُوٹ رہا ہے۔
۱۶ حد سے زیادہ راستباز نہ بن،
اور نہ ہی حد سے زیادہ دانشمند۔
اپنے آپ کو برباد کرنے کی ضرورت کیا ہے؟
۱۷ حد سے زیادہ بدکردار نہ ہو،
اور نہ ہی احمق بن۔
کیا تُو وقت سے پہلے مرنا چاہتا ہے؟
۱۸ اچھا تو یہ ہے کہ تُو ایک کو پکڑے رہے
اور دوسرے کو بھی ہاتھ سے جانے نہ دے۔
وہ آدمی جو خدا سے ڈرتا ہے کبھی حد سے تجاوز نہیں کرتا۔

۱۹ حکمت ایک عقلمند آدمی کو
شہر کے دس حاکموں سے بھی زیادہ طاقتور بنا دیتی ہے۔

۲۰ زمین پر ایسا راستباز کوئی نہیں ہے
جو صرف نیکی ہی نیکی کرے اور کبھی خطا نہ کرے۔

۲۱ تُو لوگوں کی ہر بات پر جو وہ کہتے ہیں کان مت لگا،
ایسا نہ ہو کہ تُو سُن لے کہ تیرا نوکر بھی تجھ پر لعنت کر رہا ہے۔
۲۲ کیونکہ تُو اپنے دل میں جانتا ہے
کہ کئی دفعہ تُو نے خود بھی دوسروں پر لعنت کی ہے۔

۲۳ میں نے یہ سب حکمت سے آزمایا اور کہا کہ
میں تہیہ کر چُکا ہُوں کہ میں دانشمند بنوں گا۔
لیکن حکمت میری پہنچ سے باہر تھی۔
۲۴ حکمت جو کچھ بھی ہو،
وہ بہت بعید اور عمیق ہے۔
اُسے کون پا سکتا ہے؟
۲۵ لہذا میں نے سوچا
کہ کیوں نہ میں حکمت کو سمجھنے، اُس کی تحقیق اور جستجو کرنے
اور ہر شَے کو جاننے کی کوشش کروں
اور معلوم کروں کہ بدی حماقت ہے
اور حماقت پاگل پن۔

۲۶ تب مجھے پتا چلا کہ وہ عورت مَوت سے بھی تلخ تر ہے،
جو خود ایک پھندا ہے
اور جس کا دل ایک جال ہے
اور جس کے ہاتھ زنجیریں ہیں۔
وہ آدمی جو خدا کو خوش رکھتا ہے، اُس سے بچا رہے گا،
لیکن گنہگار کو وہ اپنے جال میں پھنسا لے گی۔

۲۷ واعظ کہتا ہے، دیکھ، یہ ہے جو میں نے دریافت کیا ہے:

اشیا کی حقیقت کو دریافت کرنے کے لیے میں نے ایک شَے کو
دوسری سے ملا کر دیکھا۔
۲۸ میں ابھی تلاش کر رہا تھا
لیکن پا نہیں رہا تھا۔
تو میں نے ہزاروں میں ایک راست مرد کو پایا،
لیکن اُن تمام میں ایک بھی راست عورت نہ تھی۔
۲۹ میں نے صرف یہ معلوم کیا ہے:

کہ خدا نے نوعِ اِنسان کو راست کار بنایا،
لیکن اِنسان نے بہت سی بندشیں تجویز کیں۔

۸ کون دانشور کی مانند ہے؟
امور کی تفسیر کون جانتا ہے؟
حکمت آدمی کے چہرہ کو روشن کرتی ہے
اور اُس کی سختی کو بدل دیتی ہے۔

بادشاہ کی فرمانبرداری کر

[۲] میں کہتا ہوں کہ بادشاہ کے فرمان کو مان کیونکہ تُو نے خدا کے حُضور میں قسم کھائی تھی۔ [۳] بادشاہ کی حُضوری چھوڑنے میں جلد بازی نہ کر اور کسی بُرے مقصد کے لیے کھڑا نہ ہو۔ جو کچھ وہ چاہتا ہے، کرتا ہے۔ [۴] چونکہ بادشاہ کا حکم سب سے اونچا ہوتا ہے لہٰذا اُسے کون کہہ سکتا ہے کہ تُو یہ کیا کر رہا ہے؟

[۵] جو کوئی اُس کا حکم مانتا ہے اُسے کوئی ضرر نہ پہنچے گا،
اور دانشمند کا دل مناسب موقع اور انصاف کو سمجھتا ہے۔
[۶] کیونکہ ہر کام کا ایک مناسب وقت اور طریقہ ہوتا ہے،
لیکن آدمی مصیبت کے بھاری بوجھ تلے دب کر رہ جاتا ہے۔

[۷] چونکہ مستقبل کو کوئی آدمی بھی نہیں جانتا
لہٰذا کون اُسے بتا سکتا ہے کہ آیندہ کیا ہونے والا ہے؟
[۸] کسی آدمی کو اختیار نہیں ہے کہ اپنی رُوح کو روک لے، یعنی اُسے جسم سے جدا نہ ہونے دے؛
لہٰذا اپنی مَوت کے دِن پر کسی آدمی کا اختیار نہیں ہے۔
جیسے جنگ کے وقت کسی کو چھٹی نہیں دی جاتی،
ویسے ہی بدکاری، بدکاروں کو نہیں چھوڑے گی۔

[۹] دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے، میں نے سب دیکھا، جب میں نے تمام واقعات پر غور کیا۔ ایک وقت آتا ہے کہ جب کوئی آدمی دوسروں پر ظلم کر کے اُنہیں ضرر پہنچاتا ہے۔ [۱۰] پھر بھی میں نے دیکھا کہ وہ بدکار اُس شہر میں جہاں اُنہوں نے یہ سب کیا تھا عزّت سے دفنائے گئے ہیں اور جو پاک مقام کو آتے جاتے رہتے تھے، فراموش کر دیئے گئے ہیں۔ یہ بھی بے معنی ہے۔
[۱۱] جب کسی جرم کی سزا کے حکم نامہ پر فوراً عمل نہیں ہوتا تو لوگوں کے دل بدی کرنے کے منصوبوں سے بھر جاتے ہیں۔ [۱۲] اگرچہ بُرا آدمی سَو جُرم کرتا ہے اور پھر بھی لمبی عمر پاتا ہے۔ لیکن میں جانتا ہُوں کہ خدا کا خوف کرنے والے اِسی خوف کے باعث نیک جزا پائیں گے۔ [۱۳] تاہم جو بد اعمال ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے، اُن کا بھلا نہ ہوگا اور اُن کی عمر دراز نہ ہوگی۔
[۱۴] ایک اور بھی بے معنی بات جو زمین پر واقع ہوتی ہے یہ ہے کہ نیکوکاروں کو بھی وہی پیش آتا ہے جو بدکاروں کو پیش آنا چاہئے اور بدکاروں کو وہ ملتا ہے جس کے مستحق نیکوکار ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہُوں کہ یہ بھی بے معنی ہے [۱۵] لہٰذا میں زندگی سے لطف اندوز ہونے کی تائید کرتا ہُوں کیونکہ دنیا میں کسی آدمی کے لیے اِس سے بہتر کچھ نہیں کہ کھائے، پیئے اور خوش رہے۔ تب زندگی کے تمام دِنوں میں جو خدا نے اُسے دنیا میں بخشے ہیں، اُس کی ساری محنت و مشقّت میں شادمانی اُس کے ساتھ رہے گی۔
[۱۶] جب میں نے حکمت کو جاننے اور زمین پر اُس آدمی کی محنت کا مشاہدہ کرنے کے لیے دماغ لڑایا، جس کی آنکھوں میں نہ دِن کو نیند آتی ہے نہ رات کو۔ [۱۷] تب میں نے خدا کی ساری کاریگری دیکھی۔ جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے کوئی بھی اُسے پُوری طرح سمجھ نہیں سکتا۔ اِس کا جائزہ لینے کے لیے اپنی تمام کوششوں کے باوجود کوئی بھی آدمی اس کے معنی دریافت نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی دانشمند آدمی یہ دعویٰ کرے بھی کہ وہ جانتا ہے تو بھی فی الحقیقت وہ اُسے پُوری طرح سمجھ نہیں سکتا۔

مشترکہ انجام

۹ چنانچہ میں نے اُن تمام باتوں پر غور و فکر کیا اور یہ نتیجہ نکالا کہ راستباز اور دانشمند اور اُن کے سارے کام خدا کے ہاتھ میں ہیں لیکن کوئی بھی آدمی نہیں جانتا کہ اُسے محبّت نصیب ہوگی یا عداوت۔ [۲] سب کا انجام ایک ہی ہے یعنی کیا نیکوکار کیا بدکار، کیا اچھا اور کیا بُرا؛ کیا پاک اور کیا ناپاک، کیا وہ جو قربانیاں گذرانتے ہیں اور کیا وہ جو نہیں گذرانتے۔

جیسا انجام اچھے آدمی کا ہوتا ہے،
ویسا ہی گنہگار کا ہوتا ہے؛
اور جیسا اُن کے ساتھ ہوتا ہے جو قسم کھاتے ہیں،
ویسا ہی اُن کے ساتھ ہوتا ہے جو قسم کھانے سے ڈرتے ہیں۔
[۳] وہ بُرائی جو دنیا کی ساری چیزوں میں پائی جاتی ہے یہ ہے

کہ ایک ہی حادثہ سب پر گزرتا ہے۔ علاوہ ازیں بنی آدم کے دل بدی سے اور اُن کے سینے عمر بھر دیوانگی سے بھرے رہتے ہیں اور اُس کے بعد وہ مُردوں میں جا ملتے ہیں۔ ۴ ہر ایک جو زندوں میں ہے اُمید رکھتا ہے اِس لیے ایک زندہ کُتّا بھی مُردہ شیر سے بہتر ہے!

۵ کیونکہ وہ جو زندہ ہیں جانتے ہیں کہ وہ مر جائیں گے،
لیکن مُردے کچھ نہیں جانتے؛
اور نہ آیندہ اُن کے لیے کوئی اجر ہے،
اور اُن کی یاد بھی بھلا دی جاتی ہے۔
۶ اُن کی محبّت، اُن کی نفرت
اور اُن کا حسد طویل عرصہ سے غائب ہو چُکے ہیں؛
اور پھر دنیا میں جو کچھ وقوع میں آتا ہے
اُس میں اُن کا ہرگز کوئی حصّہ نہ ہوگا۔

۷ پس جا، خوشی سے اپنی روٹی کھا اور مسرور دل سے اپنی مَے پی کیونکہ یہی وقت ہے کہ خدا تیرے اعمال سے راضی ہے۔ ۸ ہمیشہ سفید لباس پہن اور اپنے سر پر تیل لگا۔ ۹ اور اِس فانی زندگی کے تمام ایّام جو خدا نے تجھے دنیا میں بخشے ہیں، اپنی بیوی کے ساتھ جسے تُو پیار کرتا ہے، عیش و آرام میں گزار کیونکہ دنیا میں تیری محنت و مشقّت سے بھری زندگی میں تیرا یہی حصّہ اور بخرہ ہے۔ ۱۰ جو کچھ بھی تیرے ہاتھوں کو کرنا پڑے اُسے اپنی ساری قوّت سے کر کیونکہ قبر میں جہاں تُو جانے کو ہے وہاں نہ کوئی کام ہے نہ ہی کوئی منصوبہ؛ نہ علم ہے نہ حکمت۔

۱۱ میں نے دنیا میں کچھ اور بھی ہوتے دیکھا ہے:
کہ نہ تو دوڑ میں تیز رفتار کو سبقت حاصل ہوتی ہے
نہ جنگ میں زورآور کو فتح،
نہ دانشمند کو روٹی ملتی ہے
نہ ذکی کو دولت
نہ عالم فاضل کو عزّت؛
لیکن اُن کے ملنے کا وقت اور موقع سب کے لیے ہے۔

۱۲ علاوہ ازیں کوئی آدمی نہیں جانتا کہ اُس کی گھڑی کب آ جائے گی:
جیسے مچھلیاں ہلاکت کے جال میں پھنس جاتی ہیں،
یا چڑیاں پھندے میں،
ویسے ہی اچانک بدبختی آتی ہے
اور بنی آدم کو اپنے جال میں پھنسا لیتی ہے۔

حکمت کے فوائد

۱۳ میں نے دنیا میں حکمت کی یہ مثال بھی دیکھی جس نے مجھے بڑا متاثر کیا: ۱۴ کسی زمانہ میں ایک چھوٹا سا شہر تھا جس میں تھوڑے سے لوگ تھے جس پر ایک طاقتور بادشاہ نے چڑھائی کر کے اُسے گھیرے میں لے لیا اور اُس کے مقابل بڑے بڑے دمدمے باندھے۔ ۱۵ وہاں اُس شہر میں ایک آدمی رہتا تھا جو تھا تو غریب مگر عقلمند تھا، جس نے اپنی حکمت سے اُس شہر کو بچا لیا۔ لیکن کسی نے بھی اُس غریب آدمی کو یاد نہ رکھا۔ ۱۶ تب میں نے کہا کہ حکمت زور سے بہتر ہے۔ لیکن غریب کی حکمت کی تحقیر ہوتی ہے اور اُس کی باتوں کو کوئی نہیں سُنتا۔

۱۷ احمقوں کے سردار کی چلّا کر کہی ہُوئی باتوں کی بہ نسبت
دانشمند کی نرمی سے کہی ہُوئی باتیں زیادہ توجہ کے لائق ہوتی ہیں۔
۱۸ حکمت جنگ کے ہتھیاروں سے بہتر ہے،
لیکن ایک گنہگار بہت سی نیکی کو برباد کر دیتا ہے۔

۱۰ جس طرح مُردہ مکھیاں عطر کو بدبودار کر دیتی ہیں،
اُسی طرح تھوڑی سی حماقت، حکمت اور عزّت کو بگاڑ دیتی ہے۔
۲ دانشمند کا دل اُس کی داہنی طرف ہے،
لیکن احمق کا دل بائیں طرف۔
۳ جب احمق راہ چلتا ہے،
تو وہ عقل سے محروم ہو جاتا ہے
اور وہ سب پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ کتنا بیوقوف ہے۔
۴ اگر کسی حاکم کو تجھ پر غُصّہ آئے،
تو تُو اپنی جگہ نہ چھوڑ؛
کیونکہ برداشت بڑے بڑے گناہوں کو دبا دیتی ہے۔
۵ ایک خرابی ہے جو میں نے دنیا میں دیکھی ہے،
وہ ایسی خطا ہے جو حاکم سے سرزد ہوتی ہے:
۶ احمق بہت سے اعلیٰ عہدوں پر لگا دیئے جاتے ہیں،
جب کہ دولتمند ادنیٰ مراتب پر فائز ہوتے ہیں۔
۷ میں نے غلاموں کو گھوڑوں پر سوار دیکھا ہے،
جب کہ شہزادے غلاموں کی مانند پیدل جاتے ہیں۔

۸ جو کوئی گڑھا کھودتا ہے وہ اُس میں گر بھی سکتا ہے؛
اور جو کوئی دیوار توڑتا ہے اُسے سانپ ڈس سکتا ہے۔
۹ کان سے پتھّر نکالنے والا، اُن سے چوٹ کھا سکتا ہے؛
اور شہتیروں کو چیرنے والا اُن سے خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

۱۰ اگر کلہاڑا کُند ہے
اور اُس کی دھار تیز نہیں،
تو زیادہ زور لگانے کی ضرورت پڑتی ہے
لیکن مہارت کامیابی دلاتی ہے۔

۱۱ اگر سانپ سدھارے جانے سے پیشتر ہی سپیرے کو کاٹ لے،
تو سپیرے کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

۱۲ دانشمند کے مُنہ کی باتیں پُر لطف ہوتی ہیں،
لیکن احمق کے اپنے ہونٹ اُسے جلا دیتے ہیں۔
۱۳ شروع میں تو اُس کی باتیں محض احمقانہ ہوتی ہیں؛
اور آخر میں وہ بڑی دیوانگی کی حد تک پہنچ جاتی ہیں۔
۱۴ اور احمق بہت باتیں بناتا ہے۔

کوئی نہیں جانتا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔
کون اُسے بتا سکتا ہے کہ اُس کے بعد کیا ہوگا؟

۱۵ احمق کی محنت اُسے تھکا دیتی ہے؛
وہ قصبہ کو جانے کا راستہ بھی نہیں جانتا۔

۱۶ اَے ملک تجھ پر افسوس اگر تیرا بادشاہ نابالغ ہو
اور جس کے امیر صبح اُٹھتے ہی ضیافتیں کھانے لگیں۔
۱۷ مبارک ہے تُو اَے ملک جس کا بادشاہ عالی نسب ہے
اور جس کے شہزادے مناسب وقت پر
توانائی کے لیے کھانا کھاتے ہیں، بدمست ہونے کے لیے نہیں۔
۱۸ اگر کوئی آدمی کاہل ہے تو چھت کی کڑیاں جھک جاتی ہیں؛
اگر اُس کے ہاتھ ڈھیلے ہوں تو مکان ٹپکتا ہے۔

۱۹ ضیافت ہنسنے کے لیے کی جاتی ہے،
اور مَے جان کو خوش کرتی ہے،
لیکن روپیہ سے سب مقصد پُورے ہو جاتے ہیں۔

۲۰ تُو اپنے دل میں بھی بادشاہ کو ملعون نہ کہہ،
اور اپنی خوابگاہ میں بھی مالدار پر لعنت نہ کر،
کیونکہ کوئی ہوا کی چڑیا تیری بات کو لے اُڑے گی،
اور کوئی اُڑتا پنچھی تیری بات کو کھول دے گا۔

پانی پر روٹی

۱۱ اپنی روٹی پانی میں ڈال دے،
کیونکہ تُو بہت دِنوں کے بعد اُسے پھر پالے گا۔
۲ سات کو بلکہ آٹھ کو حصّہ دے،
کیونکہ تُو نہیں جانتا کہ زمین پر کیا بلا آئے گی۔

۳ جب بادل پانی سے بھرے ہوتے ہیں،
تو وہ زمین پر بارش برساتے ہیں۔
کوئی درخت خواہ وہ جنوب کی طرف گرے یا شمال کی طرف،
جہاں گرتا ہے وہیں پڑا رہے گا۔
۴ جو کوئی ہوا کا رخ دیکھتا ہے، وہ بوتا نہیں؛
اور جو کوئی بادلوں کو دیکھتا ہے وہ فصل کاٹتا نہیں۔

۵ جیسے تُو ہوا کی راہ نہیں جانتا،
یا نہیں جانتا کہ ماں کے رحم میں بچّہ کیسے بڑھتا ہے،
ویسے ہی تُو سب چیزوں کے بنانے والے خدا کے
کاموں کو نہیں جان سکتا۔
۶ صبح کو اپنا بیج بو،
اور شام کو بھی اپنے ہاتھوں کو بیکار نہ رہنے دے،
کیونکہ تُو نہیں جانتا کہ کون سا بارور ہوگا،
یہ یا وہ،
یا دونوں ہی یکساں برومند ہوں گے۔

جوانی میں اپنے خالق کو یاد رکھ

۷ نور شیرین ہے،
اور آفتاب کو دیکھنا آنکھوں کو اچھا لگتا ہے۔

۸ خواہ آدمی برسوں زندہ رہے،
اُسے اُن سب سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔
لیکن تاریکی کے دِنوں کو یاد رکھنا چاہیے،
کیونکہ وہ بہت ہوں گے۔
سب کچھ جو آتا ہے بے معنی ہے۔

۹ اَے جوان اپنی جوانی کے دِنوں میں خوش رہ،
تیرا دل تیرے عالمِ شباب میں تجھے مسرور رکھے۔
تُو اپنے دل کی راہوں کی
اور جو کچھ تیری آنکھیں دیکھتی ہیں اُس کی پیروی کر۔
لیکن یاد رکھ کہ اِن سب باتوں کے لیے
خدا تجھے عدالت میں لائے گا۔
۱۰ پس غم کو اپنے دل سے دُور کر
اور اپنے جسم کی تکلیفوں کو نکال دے،
کیونکہ جوانی اور جوشِ جوانی دونوں بے معنی ہیں۔

۱۲

اپنی جوانی کے دِنوں میں اپنے خالق کو یاد رکھ،
پیشتر اِس کے کہ مصیبت کے دِن آئیں
اور وہ برس قریب پہنچیں جب تُو کہے کہ
میں اُن میں کوئی خوشی نہیں پاتا۔
۲ پیشتر اس کے کہ سورج اور روشنی
چاند اور ستارے تاریک ہو جائیں،
اور بارش کے بعد بادل لَوٹ جائیں۔
۳ جب گھر کے محافظ تھرتھرانے لگیں،
اور طاقتور آدمی کُبڑے ہو جائیں،
اور آٹا پیسنے والیوں کا کام رُک جائے کیونکہ وہ بہت کم ہیں،
اور وہ جو کھڑکیوں سے جھانک رہی ہیں، اُن کی آنکھیں
دھندلا جائیں؛
۴ اور گلی کے کواڑے بند ہو جائیں
اور چکّی کی آواز مدھم پڑ جائے؛
جب آدمی چڑیوں کی آواز سے چونک اُٹھے،
اُن کے تمام گیت مدھم پڑ جائیں؛
۵ جب لوگ اونچی جگہوں سے
اور گلیوں میں خطرات سے ڈرنے لگیں؛
جب بادام کے درخت میں پھول آئیں
اور ٹڈی ایک بوجھ معلوم ہو
اور خواہش مُردہ سی ہو جائے۔
تب آدمی اپنے ابدی مکان میں چلا جاتا ہے
اور ماتم کرنے والے گلی گلی پھرتے ہیں۔

۶ اُسے یاد رکھ، پیشتر اِس کے کہ چاندی کی ڈوری کاٹ دی جائے،
یا سونے کی کٹوری توڑ دی جائے؛
اور گھڑا چشمہ پر پھوڑ دیا جائے،
یا حوض کا چرخ ٹُوٹ جائے۔
۷ اور خاک خاک سے جا ملے جیسے پہلے ملی ہُوئی تھی،
اور روح خدا کی طرف، جس نے اُسے دیا تھا، لَوٹ جائے۔
۸ بے معنی ہے بے معنی!
واعظ کہتا ہے کہ سب کچھ بے معنی ہے!

حاصل کلام

۹ واعظ نہ صرف دانشمند آدمی تھا بلکہ وہ لوگوں کو تعلیم بھی دیتا تھا۔ اُس نے خوب غور و خوض کیا اور تحقیق کی اور بہت سی امثال کو نظم کیا۔ ۱۰ واعظ نے صحیح اور درست باتوں کو معلوم کرنے کے لیے بڑی جستجو کی اور جو کچھ اُس نے لکھا وہ راست اور سچ تھا۔ ۱۱ دانشمند کی باتیں آنکس کی مانند ہیں اور اُن کی جمع کی ہُوئی کہاوتیں مضبوط کھونٹیوں کی مانند ہیں جو ایک چرواہے کی طرف سے دی گئی ہوں۔ ۱۲ اَے میرے بیٹے، ان کے علاوہ اور باتوں سے خبردار رہنا۔

بہت سی کتابیں تالیف کرنے کی انتہا نہیں اور بہت پڑھنا جسم کو تھکا دیتا ہے۔
۱۳ اب سب کچھ سنا دیا گیا ہے؛
حاصل کلام یہ ہے کہ
خدا سے ڈر اور اُس کے حکموں پر عمل کر،
کیونکہ اِنسان کا فرضِ کُلّی یہی ہے۔
۱۴ کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو، ہر ایک پوشیدہ بات سمیت،
خواہ وہ اچھی ہو یا بُری، عدالت میں لائے گا۔

غزلُ الغزلات

پیش لفظ

یہ کتاب ایسے نغموں کا مجموعہ ہے جو ہر سال یہوُدیوں کی عیدِ فسح کے موقع پر گائے جاتے تھے یا سب کے سامنے پڑھ کر سُنائے جاتے تھے۔ اِس کتاب کے پہلے باب کی پہلی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گیت / نغمے حضرت سُلیمان بادشاہ نے لکھّے ہیں لیکن علماء کی طرف سے نہ صرف اِن گیتوں کے خالق بلکہ اس کتاب کی تفسیر کے سلسلہ میں بھی مختلف آرا پیش کی گئی ہیں۔ سُلیمان بادشاہ کی حکومت کا زمانہ ۹۷۰۔۹۳۰ ق م تعیّن کیا گیا ہے۔ لہذا یہ کتاب دسویں صدی قبل از مسیح میں وجوُد میں آئی۔ اِس کتاب کی زبان اور طرزِ بیان واعظ کی کتاب سے ملتا جُلتا ہے لہذا یہ کہنا مناسب ہے کہ یہ دونوں کتابیں ایک ہی شخص کی تصانیف ہیں۔

اِس کتاب میں ازدواجی زندگی کے طور طریقے وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں مشرقِ وسطیٰ کے باشندوں کی بعض پرانی رسموں کے مطابق اِس قسم کے گیت شادی بیاہ کے موقعوں پر گائے جاتے تھے لیکن یہ قطعی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ غزلُ الغزلات کی کتاب میں درج یہ گیت بھی یہوُدیوں کے ہاں شادی بیاہ کے موقعوں پر گائے جاتے تھے۔ علماء کی رائے کے مطابق اِن گیتوں کا ہیرو سُلیمان بادشاہ ہی ہے۔ اِسے بادشاہ اور جوان گڈریئے کے طور پر پیش کیا گیا ہے لیکن علماء اِس بارے میں متفق نہیں ہیں کہ یہ دونوں اشخاص یعنی بادشاہ اور گڈریا ایک ہی شخص کے دوروپ ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ اِس کتاب کے مندرجات سے سُلیمان بادشاہ کے اپنے تجربہ کا اِظہار ہوتا ہے۔ اُس کے حرم میں کئی بیویاں اور کنیزیں تھیں۔ پھر بھی جب اُس نے ایک الھڑ حسینہ کو حرم میں داخل کرلیا اور اُسے معلوم ہوا کہ وہ کسی چرواہے پر عاشق ہے اور جب وہ کسی بھی ترکیب سے اُس شُولیمی حسینہ کے دل سے اُس چرواہے کی محبّت کو نکال نہ سکا تو اُس نے حقیقی محبّت کے راز کو سمجھ لیا اور اُن دونوں کے ایک ہوجانے کا راستہ کھول دیا۔ وہ دونوں ایک ہوجاتے ہیں اور شادی کرلیتے ہیں۔

جیسے دُلہا اپنی دُلہن سے وصل کے لیے بیقرار رہتا ہے اُسی طرح خدا بھی اپنی مخلوق سے وصل کا تمنّائی ہے۔ اِس الٰہی محبّت کو نئے عہد نامہ میں مختلف تمثیلوں کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے جن میں سے ایک تمثیل اچھّے چرواہے سے تعلق رکھتی ہے جو اپنی گمشدہ بھیڑ کی تلاش میں نکلتا ہے اور جب تک اُسے ڈھونڈ نہیں لیتا اُسے قرار نہیں آتا۔

اِس کتاب کو عشق و محبّت کے کسی افسانے کے طور پر بھی پڑھا جاسکتا ہے لیکن عشقِ الٰہی سے معموُر مسیحی علماء کا خیال ہے کہ اِس کتاب کو آنکھوں پر ایمان کا چشمہ لگا کر پڑھنا چاہئے اور عشقِ الٰہی کی حقیقت اور معرفت کی لذّت سے آشنا ہونا چاہیے۔

اِس کتاب کو پانچ حِصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ دُلہن اور اُس کا محبوب (۱:۱ تا ۲:۷)
۲۔ محبّت کرنے والے جُستجوُ کے بعد ایک دُوسرے کو پالیتے ہیں (۲:۸ تا ۳:۵)
۳۔ دُلہا کی اپنی دُلہن کے لیے بیقراری (۳:۶ تا ۴:۱۶)
۴۔ عاشق اپنی معشوقہ کے دروازہ پر دستک دے کر چلا جاتا ہے (۵:۱ تا ۷:۹)
۵۔ عاشق اور معشوق کا وصل۔ محبّت کی انتہا (۷:۱ تا ۸:۱۴)

غزلُ الغزلات

۱

سُلیمان کی غزلُ الغزلات

محبُوب

۲ وہ اپنے مُنہ کے بوسوں سے مجھے چُومے
کیونکہ تیرا عشق مَے سے زیادہ سُرور آور ہے۔
۳ تیرے عِطر کی خُوشبُو لطیف ہے؛
تیرا نام عِطرِ ریختہ کی مانند ہے۔
تعجّب نہیں کہ کنواریاں تجھ پر عاشق ہیں!
۴ مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔ آؤ ہم جلدی کریں!
بادشاہ کو مجھے اپنی خوابگاہ میں لے آنے دو۔

سہیلیاں

ہم تجھ میں شادمان اور مسرُور ہوں گی؛
ہم تیرے عشق کی تعریف مَے سے زیادہ کریں گی۔

محبوبہ

وہ تجھ سے عشق کرنے میں کس قدر حق بجانب ہیں!

۵ اَے یروشلیم کی بیٹیو،
میں اگرچہ سیاہ فام ہُوں لیکن پھر بھی خُوبصورت ہُوں،
قیدار کے خیموں کی مانند،
سُلیمان کے خیموں کے پردوں کی طرح۔
۶ مجھے مت تاکو کیونکہ میں سیاہ فام ہُوں،
کیونکہ میں دھوپ کی جھلسی ہُوئی ہُوں۔
میری ماں کے بیٹے مجھ سے ناخوش تھے
اور اُنہوں نے مجھ سے تاکستانوں کی نگہبانی کروائی؛
لیکن میں نے اپنے تاکستان کو نظرانداز کر دیا۔
۷ میں تجھ سے پیار کرتی ہُوں،
مجھے بتا کہ تُو اپنا گلّہ کہاں چراتا ہے
اور دوپہر کو اپنی بھیڑوں کو کہاں بٹھاتا ہے۔
میں تیرے دوستوں کے گلّوں کے پاس
ایک نقاب پوش عورت کی مانند کیوں گھُومتی پھروں؟

سہیلیاں

۸ اَے عورتوں میں حسین ترین، اگر تُو نہیں جانتی،
تو گلّہ کے نقشِ قدم پر چلی جا
اور اپنے بُزغالوں کو
چرواہوں کے خیموں کے پاس چرا۔

عاشق

۹ اَے میری پیاری! میں تجھے
فرعون کے رتھوں میں سے ایک رتھ میں
جُتی ہُوئی گھوڑی سے تشبیہ دیتا ہُوں۔
۱۰ تیرے رُخسار موتیوں کی لڑیوں کی وجہ سے خُوش نما ہیں،
اور تیری گردن جواہرات سے سجی ہُوئی ہے۔
۱۱ ہم تیرے لیے سونے کے طوق بنائیں گے،
اور اُن میں چاندی کے پھُول جڑیں گے۔

محبوبہ

۱۲ جب تک بادشاہ اپنی خوابگاہ میں رہا،
میرے عِطر کی مہک اُڑتی رہی۔
۱۳ میرا عاشق میرے لیے مُر کا چھوٹا سا بستہ ہے
جو میرے پستانوں کے درمیان پڑا رہتا ہے۔
۱۴ میرا محبوب میرے لیے عینِ جدّی کے انگورستان سے
حِنا کے پھولوں کا گلدستہ ہے۔

عاشق

۱۵ اَے میری پیاری! تُو کتنی خوبصورت ہے،
دیکھ تُو کتنی خُوبرُو ہے!
تیری آنکھیں دو کبوتر ہیں۔

محبوبہ

۱۶ اَے میرے محبُوب! تُو کتنا شکیل ہے،
دیکھ، تُو کس قدر دلکش ہے!
اور ہمارا بستر ہرا بھرا ہے۔

عاشق

۱۷ ہمارے گھر کے شہتیر دیودار کے ہیں؛
اور ہماری چھت کی کڑیاں صنوبر کی ہیں۔

محبوبہ

۲

میں شارون کا گلاب ہُوں،
اور وادیوں کی سوسن ہُوں۔

عاشق

۲ جیسی سوسن خاردار جھاڑیوں میں
ویسی ہی میری محبوبہ کنواریوں میں ہے۔

محبوبہ

۳ جیسا سیب کا درخت بن کے درختوں میں
ویسا ہی میرا محبوب نوجوانوں میں ہے۔
میں اُس کے سایہ میں بیٹھ کر لُطف اُٹھاتی ہُوں،
اور اُس کا پھل میرے مُنہ کا مزا میٹھا کر دیتا ہے۔
۴ وہ مجھے ضیافت گاہ میں لے آیا ہے،
اور اُس کی محبّت کا جھنڈا مجھ پر لہرا رہا ہے۔
۵ مجھے کشمش کھلا کر مضبوط کرو،
اور سیبوں سے تازہ دم کرو،
کیونکہ میں عشق کی بیمار ہُوں۔
۶ اُس کا بایاں بازو میرے سر کے نیچے ہے،
اور اُس کا دایاں بازو مجھے گلے سے لگائے ہُوئے ہے۔
۷ اَے یروشلیم کی بیٹیو!
میں تمہیں غزالوں اور میدان کی ہرنیوں کی قسم دیتی ہُوں
کہ تُم میرے پیارے کو نہ جگاؤ، نہ اُٹھاؤ
جب تک وہ خود اُٹھنا نہ چاہے۔
۸ سُن! میرے محبوب کی آواز!
دیکھ! وہ آرہا ہے،
پہاڑوں کو پھلانگتا ہُوا،
اور ٹیلوں پر چھلانگیں مارتا ہُوا۔
۹ میرا محبوب ایک آہُو یا جوان ہرن کی مانند ہے۔
دیکھ! وہ ہماری دیوار کے پیچھے کھڑا ہے،
وہ کھڑکیوں سے جھانک رہا ہے،
اور وہ جھجھریوں سے تاک رہا ہے۔
۱۰ میرے محبوب نے مجھ سے باتیں کیں اور کہا،
اُٹھ اَے میری محبوبہ! اَے میری حسینہ!
اور میرے ساتھ چلی آ۔
۱۱ کیونکہ دیکھ! موسمِ سرما گزر گیا ہے؛
مینہ تھم گیا اور برسات کا موسم جا چُکا ہے۔
۱۲ زمین پر پھولوں کی بہار ہے؛
اور گانے کا موسم آ گیا ہے،
اور ہماری سرزمین میں
قُمریوں کی آواز سُنائی دینے لگی ہے۔
۱۳ انجیر کے درختوں میں پھل پکنے لگے ہیں؛
اور پھولوں بھری تاکیں اپنی مہک پھیلا رہی ہیں۔
سو اُٹھ میری محبوبہ! اور آ؛
اَے میری حسینہ، میرے ساتھ چلی آ۔

عاشق

۱۴ اَے میری کبوتری، تُو جو چٹانوں کی دراڑوں میں،
اور کراڑوں کی آڑ میں چھپی ہُوئی ہے
مجھے اپنی صورت دکھا،
اور مجھے اپنی آواز سُننے دے؛
کیونکہ تیری آواز شیرین ہے،
اور تیرا چہرہ حسین ہے۔
۱۵ ہمارے لیے اُن لومڑیوں کو پکڑو،
اور اُن کے بچّوں کو بھی
جو تاکستانوں کو خراب کرتے ہیں،
اُن تاکستانوں کو جن میں پھولوں کی بہار آئی ہُوئی ہے۔

محبوبہ

۱۶ میرا محبوب میرا ہے اور میں اُس کی ہُوں؛
وہ سوسن کے پھولوں کے درمیان گلّہ چَراتا رہتا ہے۔
۱۷ جب تک سویرا نہ ہو جائے
اور پرچھائیاں بھاگ نہ جائیں،
اَے میرے محبوب لَوٹ،
اور غزال کی مانند بن کر آ جا
یا پھر ایک جوان ہرن کی مانند
جو باتر کی پہاڑیوں پر ہے۔

۳

میں نے رات بھر اپنے بستر پر
اُسے ڈھونڈا جسے میرا دل پیار کرتا ہے؛
میں نے اُسے ڈھونڈا لیکن نہ پایا۔
۲ اب میں اُٹھ کر شہر میں پھروں گی،
کوچوں اور بازاروں میں اُسے ڈھونڈوں گی؛
جسے میرا دل پیار کرتا ہے۔
میں نے اُسے ڈھونڈا لیکن نہ پایا۔
۳ پہرہ داروں نے جو شہر میں گشت کر رہے تھے مجھے دیکھ لیا۔
میں نے پُوچھا کہ کیا تُم نے اُسے دیکھا ہے
جسے میرا دل پیار کرتا ہے
۴ میں اُن کے پاس سے گزری ہی تھی
کہ وہ جسے میرا دل پیار کرتا ہے، مجھے مل گیا۔

میں نے اُسے پکڑ لیا اور اُسے جانے نہ دیا
جب تک میں اُسے اپنی ماں کے گھر،
یعنی اپنی والدہ کے خلوت خانہ میں نہ لے آئی۔
۵ اَے یروشلیم کی بیٹیو!
میں تمہیں غزالوں اور میدان کی ہرنیوں کی قسم دیتی ہُوں:
کہ تُم میرے پیارے کو نہ جگاؤ نہ اُٹھاؤ
جب تک وہ اُٹھنا نہ چاہے۔

۶ یہ کون ہے جو سوداگروں کی تمام خوشبودار چیزوں سے
بنے ہُوئے مُر اور لُبان سے مُعطّر ہو کر
بیابان سے دھوئیں کے ستوُن کی مانند چلا آرہا ہے؟
۷ دیکھو! یہ سُلیمان کی پالکی ہے،
جس کے ہمراہ ساٹھ جنگجُو محافظ ہیں،
جو اِسرائیل کے نہایت عالی نسب لوگوں میں سے ہیں،
۸ سب کے سب تلواریں لیے ہُوئے ہیں،
اور جنگ میں ماہر ہیں،
رات کے خطروں کا مقابلہ کرنے کے لیے،
ہر ایک کی تلوار اُس کی ران پر لٹک رہی ہے۔
۹ سُلیمان بادشاہ نے اپنے لیے پالکی بنوائی؛
اُس نے اُسے لُبنان کی لکڑی سے بنوایا۔
۱۰ اُس کے ڈنڈے چاندی کے تھے،
اُس کا پیندا سونے کا،
اور اُس کی نشست ارغوانی تھی،
اور اُس کے اندر کا مرصّع فرش یروشلیم کی بیٹیوں کا پیار کا تحفہ تھا۔
۱۱ اَے صِیّون کی بیٹیو! باہر نکلو،
اور سُلیمان بادشاہ کو وہ تاج پہنے ہُوئے دیکھو،
وہ تاج جو اُس کی ماں نے اُس کی شادی کے دِن
اور اُس کے دل کی شادمانی کے روز اُس کے سر پر رکھا۔

عاشق

۴ اَے میری پیاری تُو کتنی خوبصورت ہے!
دیکھ، تُو کتنی حسین ہے!
تیری آنکھیں تیرے نقاب کے نیچے دو کبوتر ہیں۔
اور تیرے بال بکریوں کے گلّہ کی مانند ہیں
جو کوہِ جِلعاد سے نیچے اُتر رہی ہوں۔
۲ تیرے دانت بھیڑوں کے ایک ایسے گلّہ کی مانند ہیں
جن کے بال تھوڑی دیر پہلے کاٹے گئے ہوں
اور جو غسل کے بعد تالاب سے باہر آ رہی ہوں۔
ہر ایک کے دو جُڑواں بچّے ہیں؛
اور اُن میں سے کوئی بھی بچّوں سے محروم نہیں ہے۔
۳ تیرے ہونٹ قرمزی فیتے کی مانند ہیں؛
اور تیرا مُنہ دِلکش ہے۔
اور تیری کنپٹیاں تیرے نقاب کے نیچے
انار کے آدھے آدھے ٹکڑوں کی مانند ہیں۔
۴ اور تیری گردن داؤد کے بُرج کی مانند ہے،
جو بڑے شاندار طریقہ سے بنایا گیا ہے؛
اور جس پر ہزار سپریں لٹکی ہُوئی ہیں،
اور وہ سب کی سب جنگجُوؤں کی سپریں ہیں۔
۵ تیرے دونوں پِستان،
کسی غزال کے دو توام بچّوں کی مانند ہیں
جو سوسنوں کے درمیان چرتے ہیں۔
۶ جب تک کہ سویرا نہ ہو جائے
اور پرچھائیاں بھاگ نہ جائیں،
میں مُر کے پہاڑ
اور لبنان کے ٹیلے کی طرف چلا جاؤں گا۔
۷ اَے میری پیاری! تُو سراپا جمال ہے؛
تجھ میں کوئی عیب نہیں ہے۔
۸ اَے میری دُلہن! لبنان سے میرے ساتھ چلی آ؛
لبنان سے میرے ساتھ چلی آ۔
امانہ کی چوٹی پر سے،
سنیر اور حرمُون کی چوٹی پر سے نیچے اُتر آ،
شیروں کی ماندوں سے
اور چیتوں کے پہاڑی اڈّوں سے نیچے اُتر آ۔
۹ اَے میری عزیزہ! اَے میری دُلہن! تُو نے میرا دل چُرا لیا ہے؛
تُو نے میرا دل چُرا لیا ہے
اپنی ایک نگاہ سے،
اپنے طوق کے ایک موتی سے۔
۱۰ اَے میری عزیزہ! اَے میری دُلہن! تیرا عشق کتنا پُرکیف ہے!
تیرا عشق مَے سے زیادہ پُرسُرور ہے،
اور تیرے عِطر کی مہک ہر طرح کی خوشبُو سے بڑھ کر ہے!
۱۱ اَے میری دُلہن! شہد کے چھتّہ کی طرح تیرے لبوں سے شہد

ٹپکتا ہے؛
دودھ اور شہد تیری زبان کے نیچے ہیں۔
اور تیری پوشاک کی خوشبو لبنان کی خوشبو کی مانند ہے۔
[۱۲] اَے میری عزیزہ! اَے میری دُلہن! تُو ایک مُقفّل باغیچہ ہے؛
تُو ایک محفوظ سوتا اور ایک سربمُہر چشمہ ہے۔
[۱۳] تیرے پَودے اناروں کا ایک باغیچہ ہیں
جس میں نفیس پھل،
مہندی اور سُنبل بھی ہیں،
[۱۴] نیز جٹاماسی اور زعفران،
بیدِمُشک اور دارچینی،
اور ہر قسم کے لُبان کے درخت،
نیز مُر اور عود
اور اعلیٰ قسم کے خوشبودار مسالے ہیں۔
[۱۵] تُو باغوں کا چشمہ ہے،
اور آبِ حیات کا جھرنا
جو لبنان سے نیچے کو بہہ رہا ہے۔

محبوبہ

[۱۶] اَے بادِ شمال بیدار ہو!
اور چلی آ۔ اور اَے بادِ جنوب!
میرے باغ پر سے گزر،
تا کہ اُس کی خوشبو پھیلے۔
میرا محبوب اپنے باغ میں آئے
اور اُس کے لذیذ میووں کا مزہ چکھے۔

عاشق

۵

اَے میری عزیزہ! اَے میری دُلہن!
میں اپنے باغ میں آ گیا ہُوں؛
میں نے اپنا مُر اپنے بلسان سمیت جمع کر لیا ہے۔
میں نے اپنا شہد اور چھتّہ کھا لیا ہے؛
میں نے اپنی مَے اور اپنا دودھ پی لیا ہے۔

دوست

اَے دوستو! کھاؤ اور پیو؛
اَے عاشقو! خوب جی بھر کر پیو۔

محبوبہ

[۲] میں سو گئی مگر میرا دل بیدار تھا۔
سُنو! میرا عاشق کھٹکھٹا رہا ہے:
میرے لیے دروازہ کھول، اَے میری عزیزہ! اَے میری پیاری!
میری کبوتری! تُو بے عیب ہے۔
میرا سر شبنم سے تر ہے،
اور میرے بال رات کی بوندوں سے بھیگے ہُوئے ہیں۔
[۳] میں تو کپڑے اُتار چکی ہُوں
کیا میں اُنہیں پھر سے پہنوں؟
میں تو اپنے پاؤں دھو چکی ہُوں
کیا میں اُنہیں پھر سے میلا کروں؟
[۴] میرے محبوب نے اپنا ہاتھ
باہر سے قُفل کھولنے والے سوراخ میں ڈالا؛
اور میرا دل اُس کے لیے بیتاب ہو گیا۔
[۵] میں اُٹھی کہ اپنے محبوب کے لیے دروازہ کھولوں،
اور میرے ہاتھ مُر میں رنگے ہُوئے تھے،
اور میری رنگ آلودہ اُنگلیوں سے
قُفل کے دستوں پر خالص مُر ٹپک رہا تھا۔
[۶] میں نے اپنے محبوب کے لیے دروازہ کھولا،
مگر میرا محبوب وہاں نہ تھا، وہ جا چُکا تھا۔
اُس کے چلے جانے سے میرا دل بیٹھ گیا۔
میں نے اُسے ڈھونڈا لیکن نہ پایا۔
میں نے اُسے پُکارا لیکن اُس نے جواب نہ دیا۔
[۷] پہرے والوں نے جو شہر میں گشت کرتے ہیں، مجھے دیکھ لیا۔
اُنہوں نے مجھے مارا اور گھائل کر دیا؛
شہر پناہ کے اُن محافظوں نے میری اوڑھنی چھین لی!
[۸] اَے یروشلیم کی بیٹیو! میں تمہیں قسم دیتی ہُوں کہ
اگر میرا محبوب تمہیں مل جائے،
تو تُم اُسے کیا بتاؤ گی؟
اُسے بتانا کہ میں عشق کی بیمار ہُوں۔

سہیلیاں

[۹] تیرے محبوب کو اوروں پر کیا فضیلت ہے،
اَے عورتوں میں سب سے زیادہ خوبصورت؟
تیرا محبوب اوروں سے کیونکر بہتر ہے،
کہ تُو ہمیں اِس طرح قسم دے رہی ہے؟

محبوبہ

[۱۰] میرا محبوب سُرخ و سفید ہے،
وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔

۱۱ اُس کا سر خالص سونا ہے؛
اُس کے بال گھنگھریالے ہیں
اور کوّے کی طرح کالے ہیں۔
۱۲ اُس کی آنکھیں پانی کی ندیوں کے کنارے
اُن کبوتروں کی مانند ہیں،
جنہیں دودھ میں نہلا کر،
جواہرات کی طرح جُڑ دیا گیا ہو۔
۱۳ اُس کے رُخسار بلسان کی کیاریاں ہیں
جو نہایت خوشبودار ہیں۔
اُس کے ہونٹ سوسن کی مانند ہیں
جن سے مُر ٹپک رہا ہو۔
۱۴ اُس کے بازو زَبرجد سے مُرصّع سونے کے کڑے ہیں۔
اُس کا بدن چمکتے ہُوئے ہاتھی دانت کی مانند ہے
جو نیلم سے مزین ہو۔
۱۵ اُس کی ٹانگیں سنگِ مرمر کے ستوُن ہیں
جو خالص سونے کے پایوں پر قائم ہوں۔
اُس کی وضع قطع لبنان کی مانند ہے،
صنوبر کی طرح بے نظیر۔
۱۶ اُس کا مُنہ از بس شیرین ہے؛
وہ سراپا عشق انگیز ہے۔
یہ ہے میرا محبوب، یہ ہے میرا پیارا،
اَے یروشلیم کی بیٹیو!

سہیلیاں

۶

تیرا محبوب کہاں گیا ہے،
اَے عورتوں میں حسین ترین؟
بتا تیرے محبوب کا رُخ کس طرف تھا
تا کہ ہم تیرے ساتھ اُسے تلاش کریں؟

محبوبہ

۲ میرا محبوب اپنے باغ میں بلسان کی کیاریوں کی طرف گیا ہے۔
تا کہ باغوں میں گلّہ چرائے اور سوسن کے پھول جمع کرے۔
۳ میں اپنے محبوب کی ہُوں اور میرا محبوب میرا ہے؛
وہ سوسن کے پھولوں کے درمیان چراتا ہے۔

عاشق

۴ اَے میری پیاری! تُو ترضہ کی مانند خوبصورت ہے،
یروشلیم کی مانند دلکش ہے،
تُو پُرشکوہ ہے جیسے فوجی پرچم اُٹھائے ہوئے ہوں۔
۵ اپنی آنکھیں مجھ سے ہٹا لے؛
وہ مجھے اپنے بس میں کر لیتی ہیں۔
تیرے بال بکریوں کے گلّہ کی مانند ہیں
جو کوہِ جلعاد سے نیچے اُتر رہی ہوں۔
۶ تیرے دانت بھیڑوں کے گلّہ کی مانند ہیں
جنہیں غُسل دیا گیا ہو۔
جن میں سے ہر ایک کے دوجُڑواں بچّے ہوں،
اور کوئی بھی بچّوں سے محروم نہ ہو۔
۷ تیرے نقاب کے نیچے تیری کنپٹیاں
انار کے آدھے آدھے ٹکڑوں کی مانند ہیں۔
۸ ساٹھ رانیاں
اور اسّی حرمیں،
اور بے شمار کنواریاں بھی ہیں۔
۹ مگر میری کبوتری، میری پاکیزہ بے نظیر ہے
وہ اپنی ماں کی اکلوتی بیٹی،
اور اپنی والدہ کی لاڈلی ہے۔
دوشیزاؤں نے اُسے دیکھ کر مبارکباد کہا؛
رانیوں اور حرموں نے اُس کی تعریف کی۔

سہیلیاں

۱۰ یہ کون ہے جو دیکھنے میں طلوعِ سحر کی مانند ہے،
جو ماہتاب کی طرح حسین اور آفتاب کی مانند دُرخشاں ہے،
اور ستاروں کے جلوس کی مانند پُرشکوہ ہے؟

عاشق

۱۱ میں چلغوزوں کے باغ میں گیا
تا کہ وادی میں تازہ نباتات پر نظر کروں،
اور دیکھوں کہ کیا تاک میں غُنچے
اور اناروں میں پھول نکلے ہیں یا نہیں۔
۱۲ اِس سے پہلے کہ مجھے خبر ہوتی،
میرے دل نے مجھے اپنے اُمراء کے شاہی رتھوں کے درمیان بٹھا دیا۔

سہیلیاں

۱۳ لَوٹ آ، لَوٹ آ، اَے شُولمیت؛
لَوٹ آ، لَوٹ آ، تا کہ ہم تجھے بغور دیکھ سکیں!

عاشق

تُم شُولمیتؔ کو کیوں دیکھنا چاہتے ہو
کیا وہ دو لشکروں کا ناچ ہے؟

۷

اَے شہزادی!
جوتیوں میں تیرے پاؤں کتنے خوبصورت لگتے ہیں،
تیری حسین رانیں اُن زیوروں کی مانند ہیں،
جنہیں کسی ماہر کاریگر کے ہاتھوں نے بنایا ہو۔
۲ تیری ناف ایسا گول پیالہ ہے
جس میں ملی جُلی مَے کی کوئی کمی نہیں۔
تیری کمر گیہوں کا ایک انبار ہے
جس کے گرداگرد سوسن کے پھول ہوں۔
۳ تیری چھاتیاں ہرن کے دو بچّوں کی مانند ہیں،
جیسے کسی غزال کے دو جڑواں بچّے ہوں۔
۴ تیری گردن ہاتھی دانت کے بُرج کی مانند ہے۔
تیری آنکھیں کیا ہیں
گویا بیَت ربیمؔ کے پھاٹک کے پاس حسبونؔ کے چشمے۔
تیری ناک لبنانؔ کے بُرج کی طرح ہے
جس کا رُخ دمشقؔ کی طرف ہے۔
۵ اور تجھ پر تیرا سر کوہِ کرملؔ کی مانند ہے۔
اور تیرے سر کے بال ارغوانی ہیں؛
اور بادشاہ تری زُلفوں کا اسیر ہے۔
۶ میری جان تُو کتنی پُر لطف،
خوبصورت اور کتنی مسرّت بخش ہے!
۷ تیرا قد و قامت کھجور کے درخت جیسا ہے،
اور تیری چھاتیاں اُس کے گچھّوں کی مانند ہیں۔
۸ میں نے کہا کہ میں اُس کھجور کے درخت پر چڑھوں گا؛
اور اُس کے گچھّے پکڑ لُوں گا۔
کاش تیری چھاتیاں انگور کے گچھّوں کی مانند ہوں،
اور تیرے سانس کی مہک سیبوں جیسی،
۹ اور تیرا مُنہ بہترین مَے کی مانند ہو۔

محبوبہ

کاش وہ مَے سیدھے میرے محبوب تک پہنچ جائے،
ہونٹوں اور دانتوں کے اوپر آہستہ آہستہ بہتی ہُوئی۔
۱۰ میں اپنے محبوب کی ہُوں،
اور وہ میرا مشتاق ہے۔
۱۱ اَے میرے محبوب! آ کہ ہم شہر سے باہر نکل چلیں،
اور گاؤں میں رات کاٹیں۔
۱۲ اور پھر صبح سویرے انگورستانوں کو چلیں
تاکہ دیکھیں کہ کیا تاکوں میں کونپلیں پھوٹ آئی ہیں،
کیا اُن کے غُنچے کِھل گئے ہیں
اور اناروں میں پھول آ گئے ہیں یا نہیں
وہاں میں تجھے اپنی محبّت دکھاؤں گی۔
۱۳ مَردُم گیاہ کی خوشبو پھیل رہی ہے
اور ہمارے دروازے پر تر اور خشک،
ہر قسم کے میوے موجود ہیں،
جو میں نے تیرے لیے جمع کر رکھے ہیں۔

۸

اَے میرے محبوب! کاش تُو میرے لیے ایک بھائی کی مانند ہوتا،
جس نے میری ماں کی چھاتیوں سے دودھ پیا ہو!
تب اگر میں تجھے باہر پاتی تو تجھے خوب چومتی،
اور کوئی مجھے حقارت سے نہ دیکھتا۔
۲ اور تب میں تجھے اپنی ماں کے گھر لے جاتی۔
وہ ماں جس نے مجھے تربیت دی۔
اور میں اپنے اناروں کا لذیذ رس،
شراب میں ملا کر تجھے پلاتی۔
۳ اُس کا بایاں بازو میرے سر کے نیچے ہے
اور اُس کا دہنا بازو مجھے تھامے ہُوئے ہے۔
۴ اَے یروشلیمؔ کی بیٹیو! میں تمہیں قسم دیتی ہُوں:
کہ تُم میرے پیارے کو نہ جگاؤ، نہ اُٹھاؤ جب تک وہ خود اُٹھنا نہ چاہے۔

سہیلیاں

۵ یہ کون ہے جو بیابان سے
اپنے محبوب کا سہارا لیے ہوئے چلی آ رہی ہے۔

محبوبہ

سیب کے درخت کے نیچے میں نے تجھے جگایا؛
جہاں تیری ماں نے تجھے اپنے رحم میں لیا تھا،
اور جہاں اُس نے جو دردِ زہ میں مبتلا تھی، تجھے جنم دیا۔
۶ مُہر کی مانند مجھے اپنے دل پر لگا لے،

اور نگینہ کی مانند اپنے بازو پر باندھ لے؛
کیونکہ عشق مَوت کی مانند قوی ہے،
اور اُس کی غیرت پاتال کی طرح اٹل ہے۔
یہ بھڑکتی ہُوئی آگ کی مانند جلتا ہے،
طاقتور شعلہ کی مانند۔

۷ کتنے ہی سیلاب آئیں وہ عشق کی آگ کو بجھا نہیں سکتے
دریا بھی اُسے بہا کر نہیں لے جا سکتے۔
خواہ کوئی اپنے گھر کی ساری دولت بھی،
عشق کے بدلے دے ڈالے،
حقیر ہی سمجھا جائے گا۔

۸ ہماری ایک چھوٹی بہن ہے،
ابھی اُس کی چھاتیاں نہیں اُبھریں۔
جس روز اُس کی بات چلے
ہم اپنی بہن کے لیے کیا کریں؟

۹ اگر وہ ایک دیوار ہے
تو ہم اُس پر چاندی کے بُرج بنائیں گے۔
اگر وہ ایک دروازہ ہے،
تو ہم اُس پر دیودار کے تختے لگائیں گے۔

محبوبہ

۱۰ میں ایک دیوار ہُوں،
اور میری چھاتیاں بُرجوں کی مانند ہیں۔
یوں میں اُس کی نظروں میں
اُسے مطمئن کرنے والی بن گئی ہُوں۔

۱۱ بعل ہامون میں سُلیمان کا ایک تاکستان تھا؛
اُس نے اپنا تاکستان باغبانوں کو ٹھیکہ پر دے دیا۔
تاکہ اُن میں سے ہر ایک اُسے اُس کے پھل کے بدلے
ہزار مثقال چاندی ادا کرے۔

۱۲ لیکن جو تاکستان میرا اپنا ہے؛
اُسے میں جسے بھی چاہُوں دے سکتی ہُوں
اَے سُلیمان! ایک ہزار مثقال چاندی تیرے لیے ہے،
اور دوسَو مثقال اُن کے لیے ہے جو اُس کے پھل کی دیکھ
بھال کرتے ہیں۔

عاشق

۱۳ تُو جو باغوں میں رہتی ہے
تیری سہیلیاں تیری آواز پر کان لگائے ہیں،
مجھے اپنی آواز سُنا۔

محبوبہ

۱۴ اَے میرے محبوب! جلدی کر،
اور ایک غزال کی مانند
یا ایک جوان ہرن کی طرح
مسالوں کے پودوں سے لدے ہُوئے پہاڑوں پر چلا آ۔

یسعیاہ

پیش لفظ

اِس کتاب کا مصنّف یسعیاہ ابن آموص ہے جو یروشلیم کا باشندہ تھا، اعلیٰ تعلیم یافتہ تھا اور شاہی دربار کے آداب اور طور طریقوں سے پوری طرح واقف تھا۔ اپنے وقت کے دُنیا کے حالات اور واقعات پر بھی اُس کی گہری نظر تھی۔ اُس کی نبوّت کا زمانہ عُزیّاہ، یوتام، آخز اور حزقیاہ کے دَورِ حکومت تک پھیلا ہُوا تھا (تقریباً ۷۴۰ تا ۶۸۱ قبل مسیح تک)۔ روایات سے پتا چلتا ہے کہ اُسے منسّی کے زمانہ میں آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا تھا۔ اُس کا تعلق زیادہ تر یہُوداہ سے رہا۔ حالانکہ اُس کی تحریروں میں بعض دفعہ سامریہ کا نام بھی آیا ہے۔

یسعیاہ نے اپنی زندگی میں یہُودیوں کی شمالی حکومت کا زوال دیکھا تھا اور یہ بھی کہ بنی اِسرائیل کے دس قبیلے کس طرح نیست و نابود ہو گئے تھے۔

یسعیاہ نبی کی بعض پیشگوئیاں حُرف بہ حُرف پُوری ہُوئیں اور یہی بات علماء کو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض علماء پاک رُوح کی ہدایت کو بھُول کر یہ سوچنے لگ جاتے ہیں کہ یہ پیشگوئیاں ضرور اُن حالات کے وقوع میں آنے کے بعد معرضِ تحریر میں آئی ہوں گی۔ لیکن اگر یسعیاہ کی کتاب کا بغور مطالعہ کیا جائے تو اُس کے طرزِ تحریر، محاوروں اور لسانی تراکیب سے معلوم ہوگا کہ یہ کتاب ایک ہی شخص کی تصنیف ہے۔ اِنجیلِ مُقدّس میں اِس کتاب کی آخری پیشگوئیوں کا جب بھی ذکر آیا ہے اُنہیں یسعیاہ نبی سے ہی منسوب کیا گیا ہے مثلاً یُوحنّا ۱۲: ۳۸ سے ۴۱ تک)۔

پُرانے عہدنامہ کی کتابوں میں پیشگوئیوں کی وجہ سے یہ کتاب سب سے زیادہ پسند کی جاتی ہے۔ نئے عہدنامہ یعنی اِنجیلِ مُقدّس میں اِس کتاب کے تقریباً پچاس اقتباسات درج ہیں جو زیادہ تر خدا کی ذات سے متعلق ہیں۔ اُن میں تخلیقِ کائنات اور خدا کی پروردگاری کی طرف بھی مفید اِشارے کیے گئے ہیں۔ اِنسان، گناہ، نجات، قیامت، عدالت اور خداوند مسیح کے دوبارہ نزُول کے بارے میں تفصیلات درج ہیں۔ اِس کتاب کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ اِنسان خدا کے فضل سے نجات پاتا ہے۔ وہ اِسے محض اپنے نیک اعمال سے حاصل نہیں کرسکتا یا اُس کا حقدار نہیں ہوسکتا۔ خداوند یسُوع کے مسیح ہونے اور آپ کی شخصیّت اور کام کے بارے میں پُرانے عہدنامہ کی ساری کتابوں سے زیادہ مواد اِس کتاب میں موجود ہے مثلاً یہ کہ آپ کنواری سے پیدا ہوں گے، دُکھ اُٹھائیں گے اور اِنسان کے گناہوں کا کفّارہ ہوں گے۔ آپ کی اُلوہیّت کی طرف اِشارہ کیا گیا ہے اور آپ کو صُلح کا شہزادہ کہہ کر پُکارا گیا ہے۔ اِنسان کی نجات کو "برّہ کے خُون" (خداوند مسیح کی صلیبی مَوت) سے نسبت دی گئی ہے۔

اِس کتاب کو مندرجہ ذیل حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ کتاب کا مصنّف اور تصنیف کا مقصد (۱:۱ تا ۶:۱۳)
۲۔ عمّانوایل اور دیگر پیشگوئیاں (۷:۱ تا ۱۲:۶)
۳۔ بُت پرست اقوام کے بارے میں پیشگوئیاں (۱۳:۱ تا ۲۳:۱۸)
۴۔ اِسرائیل اور دُنیا (۲۴:۱ تا ۲۷:۱۳)
۵۔ صیّون کی اُمیدیں (۲۸:۱ تا ۳۵:۱۰)
۶۔ یروشلیم کی خاطر (۳۶:۱ تا ۳۹:۸)
۷۔ یروشلیم کی مخلصی (۴۰:۱ تا ۵۶:۸)
۸ خدا کی عالمگیر بادشاہی کا قیام (۵۶:۹ تا ۶۶:۲۴)

۱ آموص کے بیٹے یسعیاہ کی یہُوداہ اور یروشلیم سے متعلق رویا جو اُس نے یہُوداہ کے بادشاہوں عُزّیاہ، یوتام، آخز اور حزقیاہ کے عہدِ حکومت میں دیکھی۔

ایک سرکش قوم

۲ سُنو، اَے آسمانو! اور کان لگا، اَے زمین!
کیونکہ خداوند نے فرمایا ہے:
میں نے بچّوں کو پالا، پوسا اور بڑا کیا،
لیکن اُنہوں نے میرے خلاف سرکشی کی۔
۳ بَیل تو اپنے مالک کو پہچانتا ہے،
اور گدھا اپنے آقا کی چرنی کو،
لیکن بنی اِسرائیل مجھے نہیں جانتے،
میرے لوگ نہیں سمجھتے۔

۴ آہ، اَے گنہگار قوم،
اور بدکرداری سے لدے ہُوئے لوگو،
بدکاروں کی نسل
اور بدچلن بچّو!
اِنہوں نے خداوند کو ترک کر دیا؛
اور اِسرائیل کے قدُّوس کو حقارت سے ٹھکرا دیا
اور اُس سے مُنہ موڑ لیا۔

۵ تمہیں اور کب تک سزا دی جائے؟
آخر تُم کیوں سرکشی کیے جا رہے ہو؟
تمہارا پُورا سر زخمی ہے،
تمہارا سارا دل مریض ہو چُکا ہے۔

۶ پاؤں کے تلوے سے سر کی چوٹی تک
(تمہارا) کوئی حصّہ بھی سالم نہیں ہے۔
صرف زخم اور چوٹیں
اور سڑے ہُوئے گھاؤ ہیں،
جنہیں نہ تو صاف کیا گیا ہے اور نہ اُن پر پٹّی باندھی گئی ہے
نہ ہی اُن پر تیل ملا گیا ہے۔

۷ تمہارا ملک ویران پڑا ہے،
اور تمہارے شہروں کو آگ سے جلا دیا گیا ہے؛
پردیسی تمہارے سامنے ہی تمہارے کھیتوں کی فصل کاٹ لیتے ہیں،
اور وہ ایسے اُجڑے پڑے ہیں جیسے اجنبیوں کے ہاتھوں برباد
ہو چُکے ہوں۔
۸ صِیّونؔ کی بیٹی (یروشلیمؔ)،
تاکستان کی جھونپڑی کی طرح،
یا تربوزوں کے کھیت کے کسی چھپّر کی مانند،
یا ایک محصُور شہر کی طرح چھوڑ دی گئی ہے۔
۹ اگر ربُّ الافواج
ہمارے لیے کچھ لوگ زندہ نہ چھوڑتا،
تو ہمارا حال بھی سدومؔ کی طرح ہو جاتا،
اور ہم عمورہؔ کی مانند ہو جاتے

۱۰ اَے سدومؔ کے حکمرانو،
خداوند کا کلام سُنو؛
اَے عمورہؔ کے لوگو،
ہمارے خدا کی شریعت پر دھیان دو!
۱۱ خداوند فرماتا ہے:
تمہاری کثیر التعداد قُربانیاں میرے کس کام کی ہیں؟
بچھڑوں کی سوختنی قربانیوں سے،
اور فربہ جانوروں کی چربی سے میرا جی بھر چُکا ہے؛
بَیلوں، برّوں اور بکروں کا خُون
میری خُوشی کا باعث نہیں۔
۱۲ کون کہتا ہے،
کہ میری بارگاہ میں چلے آؤ،
اور میرے آنگنوں کو پاؤں سے روندو؟
۱۳ باطل ہدیئے لانے سے باز آؤ!
تمہارے بخُور سے مجھے سخت نفرت ہے۔
نئے چاند، سبَت اور عید کے اِجتماع۔
اور تمہاری ناشائستہ محفلیں میں برداشت نہیں کر سکتا۔
۱۴ تمہارے نئے چاند کے تہواروں اور تمہاری مُقرّرہ عیدوں سے
میری جان کو نفرت ہے۔
وہ میرے لیے ایک بوجھ بن گئی ہیں؛
میں اُنہیں برداشت کرتے کرتے عاجز آ چُکا ہُوں۔
۱۵ جب تُم دعا میں اپنے ہاتھ اُٹھاؤ گے،
تو میں تُم سے مُنہ پھیر لُوں گا؛
تُم چاہے کتنی دعائیں کرو،
میں نہ سُنُوں گا۔
تمہارے ہاتھ خُون آلودہ ہیں؛
۱۶ اپنے آپ کو دھو کر پاک کر لو۔
اپنے بُرے اعمال کو
میری نگاہوں سے دُور لے جاؤ!
بدفعلی سے باز آؤ،
۱۷ بھلائی کرنا سیکھو!
اِنصاف طلب بنو،
مظلوموں کی حوصلہ افزائی کرو۔
یتیموں کے حقوق کا تحفُّظ کرو،
اور بیواؤں کے حامی ہو۔

۱۸ خداوند فرماتا ہے:
اب آؤ ہم مل کر غور کریں۔
حالانکہ تمہارے گناہ قرمزی ہیں،
وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے؛
اور گو وہ ارغوانی ہیں،
وہ اُون کی مانند اُجلے ہو جائیں گے۔
۱۹ اگر تُم رضامند ہو اور فرمانبردار بنو،
تو تُم ملک کی اچھّی اچھّی چیزیں کھاؤ گے؛
۲۰ لیکن اگر تُم نے انکار کیا اور سرکشی کی،
تو تُم تلوار کا لقمہ بن جاؤ گے۔
کیونکہ خداوند نے اپنے مُنہ سے یہ فرمایا ہے۔

۲۱ دیکھ ایک وفا شعار بستی

کیسے فاحشہ بن گئی!
کسی زمانہ میں وہ عدل سے معمُور تھی؛
اور راستبازوں کا مسکن۔
لیکن اب وہاں قاتل بستے ہیں!
[۲۲] تیری چاندی مَیل ہو گئی ہے،
اور تیری پسندیدہ شراب میں پانی ملا دیا گیا ہے۔
[۲۳] تیرے حکمران سرکش ہو گئے ہیں،
اور چوروں کے ساتھی بن گئے ہیں؛
ان سب کو رشوت عزیز ہے
اور وہ تحفوں کے پیچھے دوڑتے ہیں۔
وہ یتیموں کے حقوق کا تحفُّظ نہیں کرتے؛
اور نہ بیواؤں کی فریاد اُن تک پہنچتی ہے۔
[۲۴] اِس لیے خداوند، ربُّ الافواج،
اِسرائیلؔ کا قادر یوں فرماتا ہے:
آہ، میں اپنے حریفوں سے چھُٹکارا پاؤں گا
اور اپنے دشمنوں سے انتقام لُوں گا۔
[۲۵] میں اپنا ہاتھ تیرے خلاف بڑھاؤں گا؛
اور تیری مَیل بالکل صاف کرُوں گا
اور تیری تمام گندگی دُور کر دوُں گا۔
[۲۶] میں تیرے قاضیوں کو پچھلے دِنوں کی طرح،
اور تیرے مشیروں کو شروع کی طرح بحال کرُوں گا۔
اِس کے بعد تُو راستبازی کا شہر کہلائے گا،
ایک وفا شعار آبادی۔

[۲۷] صِیّونؔ اِنصاف کے ساتھ بحال کیا جائے گا،
اور اُس کے تائب باشندے راستباز ٹھہریں گے۔
[۲۸] لیکن سرکش اور گنہگار دونوں ہلاک کیے جائیں گے،
اور جو خداوند کو ترک کر دیں گے وہ نیست و نابود ہو جائیں گے۔

[۲۹] تُم اُن مُقدّس بلوطوں کے باعث شرمندہ ہو جاؤ گے
جن میں تُم نے تسکین پائی؛
اور اُن گلستانوں کی وجہ سے
جنہیں تُم نے پسند کیا ہے تمہارے مُنہ کالے ہوں گے۔
[۳۰] تُم اُس بلوط کی مانند ہو جاؤ گے جس کے پتّے جھڑ رہے ہوں،
یا اُس باغ کی طرح جو بے آب ہو۔

[۳۱] پہلوان سَن بن جائے گا
اور اُس کا کام شرارہ؛
دونوں باہم جل جایں گے،
اور اُس آگ کو بجھانے والا کوئی نہ ہوگا۔

خداوند کا پہاڑ

۲ آموصؔ کے بیٹے یسعیاہؔ نے یہوُداہؔ اور یروشلیمؔ کے متعلق یہ رویا دیکھی:

[۲] آخری دِنوں میں یوں ہوگا کہ

خداوند کی ہیکل کا پہاڑ قائم کیا جائے گا
جو تمام پہاڑوں میں خصوصی اہمیّت رکھّے گا؛
وہ اور پہاڑوں سے اُونچا اُٹھایا جائے گا،
اور تمام قوموں کا اُس پر تانتا لگا ہوگا۔

[۳] کئی لوگ آئیں گے اور آپس میں کہیں گے،

"آؤ، ہم خداوند کے پہاڑ پر چڑھیں،
اور یعقوبؔ کے خدا کے گھر میں داخل ہوں۔
وہ ہمیں اپنے آئین سکھائے گا،
تاکہ ہم اُس کی راہوں پر چلیں۔
کیونکہ شریعت صِیّونؔ سے،
اور خدا کا کلام یروشلیمؔ سے صادر ہوگا۔
[۴] وہ قوموں کے درمیان عدالت کرے گا
اور مختلف اُمّتوں کے جھگڑے مِٹائے گا۔
لوگ اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں
اور اپنے نیزوں سے درانتیاں بنا لیں گے۔
تب قومیں ایک دُوسری کے خلاف ہتھیار نہ اُٹھائیں گی،
اور نہ ہی کبھی جنگ کی مشق کریں گی۔

[۵] اَے یعقوبؔ کے گھرانے آ،
ہم خداوند کے نُور میں چلیں۔

خداوند کا دِن

[۶] تُو نے اپنے لوگوں کو ترک کر دیا،
یعنی یعقوبؔ کے گھرانے کو۔

(کیونکہ) اُن میں اہلِ مشرق کی طرح اوہام پرستی بھری ہُوئی ہے؛
اور وہ فلستیوں کی طرح شگون لیتے ہیں
اور غیر قوموں کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہیں۔
۷ اُن کا ملک چاندی اور سونے سے بھرا پڑا ہے؛
اور اُن کے یہاں خزانوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔
اُن کے ملک میں گھوڑے کثرت سے ہیں؛
اور رتھوں کا کوئی شمار نہیں ہے۔
۸ لیکن اُن کا ملک بُتوں سے بھرا ہُوا ہے؛
وہ اپنے ہی ہاتھوں سے بنائی ہُوئی چیزوں کے آگے جھکتے ہیں،
جنہیں اُن کی اپنی اُنگلیوں نے بنایا۔
۹ لہٰذا بشر ذلیل کیا جائے گا
اور نوعِ اِنسان پست ہوگی۔
اُنہیں ہرگز معاف نہ کرنا۔
۱۰ چنانچہ خداوند کے خوف سے
اور اُس کے جلال کی تجلّی کے باعث،
چٹانوں میں گھُس جا،
اور خاک میں چھُپ جا!
۱۱ مغرور اِنسان کی نگاہیں نیچی کی جائیں گی
اور بنی آدم کا تکبُّر خاک میں مل جائے گا؛
اور اُس دِن فقط خداوند ہی سرفراز ہوگا۔

۱۲ ربُّ الافواج کا ایک دِن ہے
جب تمام مغرور اور عالی مرتبہ لوگ،
اور ہر وہ جو سرفراز ہے
(سب کے سب پست کیے جائیں گے)۔
۱۳ لُبنان کے تمام اُونچے اور بلند دیودار،
اور بسن کے سب بلوط،
۱۴ تمام بلند پہاڑ
اور تمام اُونچی پہاڑیاں،
۱۵ ہر اُونچا بُرج
اور ہر شہر پناہ،
۱۶ ہر تجارتی جہاز
اور ترسیس کی ہر کشتی۔
۱۷ اِنسان کا تکبُّر خاک میں مل جائے گا
اور لوگوں کا غرور پست کیا جائے گا؛
اور اُس دِن فقط خداوند ہی سرفراز ہوگا۔
۱۸ اور بُت قطعاً فنا ہو جائیں گے۔

۱۹ اور جب خداوند
زمین کو جھنجھوڑنے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوگا،
تب لوگ خدا کے خوف سے
اور اُس کے جلال کی تجلّی سے
چٹانوں کی غاروں میں
اور زمین کے شگافوں میں (پناہ لینے کے لیے) جا گھُسیں گے۔
۲۰ اُس روز لوگ اپنے سونے اور چاندی کے بُت
جنہیں اُنہوں نے پُوجنے کے لیے بنایا تھا،
چھچھوندروں اور چمگادڑوں کے آگے پھینک دیں گے۔
۲۱ تاکہ جب خداوند
زمین کو جھنجھوڑنے کے لیے اُٹھے،
تو لوگ خداوند کے خوف سے
اور اُس کے جلال کی تجلّی سے،
بھاگ کر پتھّروں کی دراڑوں میں
اور ڈھلوان چٹانوں کے شگافوں میں جا گھُسیں۔

۲۲ اِنسان پر بھروسا کرنا چھوڑ دو،
جس کے نتھنوں میں محض دم ہے۔
آخر اُس کی قدر و قیمت ہی کیا ہے؟

یروشلیم اور یہُوداہ کا انجام

۳ اب دیکھو، خداوند،
ربُّ الافواج،
یروشلیم اور یہُوداہ سے
رسد اور حمایت، جن پر اُن کا تکیہ ہے، دونوں کو دُور کر دے گا،
یعنی تمام اشیائے خُوردنی اور پانی کی فراہمی۔
۲ سورما اور جنگجو سپاہی،
قاضی اور نبی،
ساحر اور بزُرگ،
۳ پچاس پچاس سپاہیوں کے سالار اور عالی مرتبہ اِنسان،
صلاح کار، ماہر کاریگر اور ہوشیار جادوگر قسم کے لوگوں پر۔

۴ میں لڑکوں کو افسر مُقرّر کروں گا؛

محض بچّے اُن پر حکومت کریں گے۔
۵ لوگ ایک دُوسرے پر ظلم ڈھائیں گے۔
ایک شخص دُوسرے پر، اور ہمسایہ اپنے ہمسایہ پر۔
جوانؔ بوڑھوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے،
اور رذیلؔ شُرفا کے ساتھ بُرا برتاؤ کریں گے۔

۶ اُس وقت کوئی شخص اپنے باپ کے گھر میں
اپنے بھائیوں میں سے کسی ایک کا دامن پکڑ کر کہے گا،
تیرے پاس چوغہ ہے، تُو ہی ہمارا رہنما بن جا؛
اور اِن کھنڈروں کے ڈھیر (برباد شُدہ یروشلیم) کی دیکھ بھال
کا ذِمّہ اُٹھا لے!

۷ لیکن اُس روز وہ چلّا چلّا کر کہے گا،
میرے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔
میرے گھر میں نہ کھانا ہے نہ کپڑا؛
مجھے لوگوں کا رہنما نہ بناؤ۔

۸ یروشلیم ڈگمگا رہا ہے،
اور یہُوداہ گر رہا ہے؛
اُن کا کلام اور اُن کے اعمال خداوند کے خلاف ہیں
جو اُس کے جلال کے شایانِ شان نہیں ہیں۔
۹ اُن کے چہرے اُن کے خلاف گواہی دے رہے ہیں؛
وہ اپنے گناہوں کا اہلِ سدوم کی مانند مظاہرہ کرتے ہیں:
اُنہیں چھپاتے نہیں۔
اُن پر افسوس!
وہ اپنی مصیبت کے خُود ہی ذمّہ دار ہیں۔

۱۰ راستبازوں سے کہہ دو کہ اُن کا بھلا ہوگا،
کیونکہ وہ اپنے اعمال کا پھل کھائیں گے۔
۱۱ شریروں پر افسوس ہے! اُن کی شامت آ گئی ہے!
وہ اپنے ہاتھوں کے کیے کی سزا پائیں گے۔

۱۲ نوجوان میرے لوگوں پر ظلم ڈھا رہے ہیں،
اور عورتیں اُن پر حکمران ہیں۔
اَے میرے لوگو، تمہارے رہنما تمہیں گمراہ کر رہے ہیں؛
وہ تمہیں راہ سے بھٹکا رہے ہیں۔

۱۳ خداوند عدالت میں جلوہ افروز ہے؛
وہ لوگوں کا اِنصاف کرنے کے لیے اُٹھ کھڑا ہُوا ہے۔
۱۴ وہ اپنے لوگوں کے بزرگوں اور رہنماؤں کی عدالت کرے گا؛
وہ تُم ہی ہو جنہوں نے میرے تاکستان کو برباد کر دیا؛
غریبوں کا لُوٹا ہُوا مال تمہارے ہی گھروں میں رکھا ہے۔
۱۵ خداوند، ربُّ الافواج فرماتا ہے:
میرے لوگوں کو ستانے
اور غریبوں کے سر کُچلنے سے آخر تمہارا مطلب کیا ہے؟

۱۶ خداوند فرماتا ہے
صِیّون کی عورتیں مغرور ہیں،
جو گردن اکڑا اکڑ کر چلتی ہیں،
اور اپنی آنکھیں مٹکاتی ہیں،
اور وہ پائلوں کی جھنکار کے ساتھ،
مٹک مٹک کر چلتی ہیں۔
۱۷ اِس لیے خداوند صِیّون کی عورتوں کے سروں پر پھوڑے پیدا کریگا؛
اور اُنہیں گنجا کر دے گا۔

۱۸ اُس وقت اُن کی چوڑیاں، سر کے بند اور گلے کی مالائیں۔ ۱۹ کان کی بالیاں اور کنگن اور نقاب، ۲۰ سر کے تاج اور پازیب اور کمر بند، عطردان اور تعویذ، ۲۱ انگوٹھیاں اور نتھیں، ۲۲ نفیس کُرتے، اوڑھنیاں اور دُوپٹے، بٹوے ۲۳ اور آئینے، سُوتی کپڑے، دستاریں اور بُرقعے، غرض کہ خداوند اُن کی آرایش کی سبھی چیزیں چھین لے گا۔

۲۴ (اور یوں ہوگا کہ) خُوشبو کے عوض بدبُو؛
کمر بند کے عوض رسّی؛
گُندھے ہُوئے بالوں کے عوض گنجا پن؛
نفیس لباس کے عوض، ٹاٹ؛
اور حسن کے عوض داغ ہوں گے۔
۲۵ تیرے بہادر مَرد تہِ تیغ ہوں گے،
اور تیرے جنگجو سپاہی جنگ میں قتل ہوں گے۔
۲۶ صِیّون کے پھاٹک نوحہ اور ماتم کریں گے؛
اور وہ بدحال ہو کر خاک پر بیٹھے گی۔

۴ اُس وقت سات عورتیں ایک مَرد کو پکڑ کر کہیں گی،
ہم خُود اپنا ہی کھانا کھائیں گی اور اپنے ہی کپڑے پہنیں گی
تو ہمیں صرف اپنے نام سے وابستہ رہنے دے،
تا کہ ہماری رُسوائی نہ ہونے پائے۔

خداوند کی شاخ

[۲] اُسوقت خداوند کی شاخ نہایت خُوبصورت اور پُرجلال ہوگی اور زمین کا پھل اِسرائیل کے بچے ہُوئے لوگوں کے لیے نہایت لذیذ اور شاندار ہوگا۔ [۳] وہ تمام لوگ جو صِیّون میں چھُٹ جائیں گے اور یروشلیم میں باقی رہیں گے مُقدّس کہلائیں گے۔ اور وہ بھی جن کا نام یروشلیم میں زندہ بچے ہُوئے لوگوں کی فہرست میں ہوگا۔ [۴] خداوند اِنصاف کرنے والی اور بھسم کرنے والی رُوح کے ذریعہ صِیّون کی عورتوں کی گندگی دھوڈالے گا اور یروشلیم کے دامن کو خُون کے دھبّوں سے پاک کرے گا۔ [۵] تب خداوند صِیّون کے پورے پہاڑ پر اور اُن سب پر جو وہاں جمع ہوں دِن کے وقت دھوئیں کا بادل اور رات کو آگ کا نہایت روشن شعلہ نمودار کرے گا جو سارے جلال پر گویا ایک سائبان ہوگا۔ [۶] اور وہ دِن کی دھوپ سے بچنے کے لیے ایک خیمہ اور چھاؤں اور آندھی اور مینہ سے بچنے کے لیے ایک آسرا اور جائے پناہ ہوگا۔

تاکستان کا گیت

۵ میں اپنے محبوب کے لیے
اُس کے تاکستان کا گیت گاؤں گا:
میرے محبوب کا کسی زرخیز پہاڑی پر ایک تاکستان تھا۔
[۲] اُس نے اُسے کھودا اور اُس کے پتھّر الگ کیے
اور اُس میں انگور کی بہترین بیلیں لگائیں۔
پہرہ دینے کے لیے بُرج بنایا
اور انگور کا عرق نکالنے کے لیے کولھو بھی لگایا۔
پھر وہ انگور کی اچھّی فصل کا منتظر رہا،
لیکن اُس میں جنگلی انگور لگے۔
[۳] اب اَے یروشلیم کے باشندو اور یہوداہ کے لوگو،
میرے اور میرے تاکستان کے بارے میں تُم ہی فیصلہ کرو۔
[۴] میرے تاکستان کے لیے اور کیا کرنا باقی رہ گیا تھا
جو میں نے اُس کے لیے نہ کیا ہو؟
پھر کیا وجہ ہے کہ جب میں نے اچھّے انگور کی توقع رکھّی
تو اُس میں صرف جنگلی انگور لگا؟

[۵] اب میں تمہیں بتاتا ہُوں
کہ میں اپنے تاکستان کے ساتھ کیا کرنے جارہاہُوں:
میں اُس کی باڑ گرادُوں گا،
اور وہ تباہ ہوجائے گا؛
میں اُس کی دیوار ڈھادُوں گا،
اور وہ پامال ہوجائے گا۔
[۶] میں اُسے ویران کردُوں گا،
پھر نہ تو وہ چھانٹا جائے گا، نہ ہی اُس میں کاشتکاری ہوگی،
اور اُس میں جھاڑیاں اور کانٹے اُگیں گے۔
میں بادلوں کو حکم دُوں گا
کہ وہ اُس پر نہ برسیں۔

[۷] ربُّ الافواج کا تاکستان
بنی اِسرائیل ہیں
اور اہلِ یہوداہ
اُس کا خُوشنما باغ ہیں۔
اُس نے اِنصاف کی توقع رکھّی لیکن خُونریزی دیکھی؛
راستبازی چاہی لیکن صرف آہ وزاری سُنی۔

افسوس اور اِنصاف

[۸] افسوس تُم پر جو گھر سے گھر جوڑتے ہو
اور کھیت سے کھیت ملاتے ہو
تا کہ جگہ تک باقی نہ بچے
اور تُم ہی مُلک میں اکیلے بسے رہو۔

[۹] ربُّ الافواج نے میرے کان میں کہا:

یقیناً بڑے بڑے گھر ویران ہوں گے،
اور عالیشان محل اُجڑ جائیں گے۔
[۱۰] دس ایکڑ تاکستان سے صرف ایک بَت شراب حاصل کی جاسکے گی،
اور ایک حومر بیج صرف ایک ایفہ غلّہ۔

[۱۱] افسوس اُن پر جو صبح جلد اُٹھتے ہیں
تا کہ جامِ شراب کے مزے لیں،
اور رات کو دیر تک جاگتے ہیں

یہاں تک کہ شراب کے نشہ میں چُور ہو جاتے ہیں۔
۱۲ اُن کی محفلیں بربط اور ستار
دف اور بانسری اور مَے سے آراستہ کی جاتی ہیں،
لیکن اُنہیں خداوند کے کاموں کا مطلق لحاظ نہیں ہوتا،
نہ ہی اُنہیں اُس کے ہاتھوں کی کاریگری کی کوئی قدر ہے۔
۱۳ اِس لیے میرے لوگ ناسمجھ ہونے کے باعث
جلاوطن ہوں گے؛
اُن کے اعلیٰ مرتبہ لوگ بھوکوں مریں گے
اور اُن کے عوام پیاس سے تڑپیں گے۔
۱۴ چنانچہ پاتال کی بھوک بڑھ گئی ہے
اور اُس نے اپنا مُنہ خُوب کھول رکھا ہے؛
اور اُن کے شرفاء و عوام اور عیّاش
اپنی رنگ رلیوں سمیت اُس میں اُتر جائیں گے۔
۱۵ لہٰذا اِنسان پست کیا جائے گا
اور نوعِ اِنسان کی ذلّت ہوگی،
اور مغرور کی نگاہیں نیچی کی جائیں گی۔
۱۶ لیکن ربُّ الافواج اپنے اِنصاف کی بنا پر سرفراز ہوگا،
اور خُدائے قُدّوس اپنی راستبازی سے اپنا تقدُّس ظاہر کرے گا۔
۱۷ تب بھیڑیں وہاں ایسی چرتی ہُوئی دکھائی دیں گی گویا وہ اپنی ہی چراگاہوں میں ہیں؛
اور برّے دولتمندوں کے کھنڈروں میں اپنا پیٹ بھریں گے۔

۱۸ افسوس اُن پر جو گناہ کو بطالت کی رسّیوں سے
اور بدکرداری کو گویا گاڑی کے رسّوں سے کھینچ لاتے ہیں،
۱۹ افسوس اُن پر جو کہتے ہیں: خدا عجلت سے کام لے۔
اور اپنا کام جلدی سے کر ڈالے
تا کہ ہم اُسے دیکھیں۔
اور اِسرائیلؔ کے قُدُّوس کا منصوبہ عمل میں آئے،
اور جلد آئے،
تا کہ ہم اُسے جانیں۔

۲۰ افسوس اُن پر جو بدی کو نیکی اور نیکی کو بدی کہتے ہیں،
جو تاریکی کو نُور اور نُور کو تاریکی قرار دیتے ہیں،
اور کڑوے کو میٹھا اور میٹھے کو کڑوا جانتے ہیں

۲۱ افسوس اُن پر جو خُود کو اپنی نگاہوں میں دانشمند
اور ذہین سمجھتے ہیں۔
۲۲ افسوس اُن پر جو مَے نوشی میں اُستاد
اور شراب میں آمیزش کرنے میں ماہر کہلاتے ہیں،
۲۳ جو رشوت لے کر مُجرم کو توبری کر دیتے ہیں،
لیکن بےقصور کے ساتھ اِنصاف نہیں کرتے۔
۲۴ پس جس طرح آگ کی لپٹیں بھوسے کو کھا جاتی ہیں
اور سوکھی گھاس شعلوں میں جل کر فنا ہو جاتی ہے،
اُسی طرح اُن کی جڑیں بوسیدہ ہو جائیں گی
اور اُن کے پھول گرد کی مانند اُڑ جائیں گے؛
کیونکہ اُنہوں نے ربُّ الافواج کی شریعت کو ردّ کر دیا
اور اِسرائیلؔ کے قُدُّوس کے کلام کی تحقیر کی۔
۲۵ اِس لیے خداوند کا قہر اُس کے لوگوں کے خلاف بھڑک اُٹھا؛
اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُنہیں سزا دی۔
پہاڑ لرز گئے،
اور لاشیں ایسی پڑی ہیں جیسے کوچوں میں کوڑا کرکٹ پڑا ہو۔

یہ سب ہو جانے کے باوجود بھی اُس کا قہر نہیں ٹلا،
اور اُس کا ہاتھ ابھی تک بڑھا ہُوا ہے۔

۲۶ وہ دُور کی قوموں کے لیے جھنڈا کھڑا کرتا ہے،
اور اُنہیں زمین کے کناروں سے سیٹی بجا کر بُلاتا ہے۔
اور وہ فوراً تیز رفتار سے
چلے آتے ہیں۔
۲۷ اُن میں سے نہ کوئی تھکتا ہے نہ ٹھوکر کھاتا ہے،
نہ کوئی اونگھتا ہے نہ سوتا ہے؛
اُن کی کمر کا کوئی بند بھی ڈھیلا نہیں ہو پاتا،
نہ ہی کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹتا ہے۔
۲۸ اُن کے تیر تیز ہیں،
اور اُن کی تمام کمانیں کشیدہ ہیں؛
اُن کے گھوڑوں کے سُم چقماق کی طرح نظر آتے ہیں،
اور اُن کے رتھوں کے پہیّے گردباد کی طرح۔
۲۹ اُن کی گرج شیروں کے گرجنے کی طرح ہے،
اور وہ جوان شیروں کی طرح دھاڑتے ہیں؛
وہ غرّاتے ہُوئے شکار پر جھپٹتے ہیں

اور بے روک ٹوک اُسے لے جاتے ہیں اور کوئی اُسے نہیں
بچاتا۔
۳۰ اُس روز وہ اُس پر ایسے غرّائیں گے
جیسے کہ سمندر شور مچاتا ہے،
اور اگر کوئی اُس ملک پر نظر ڈالے،
تو وہ صرف تاریکی اور دُکھ تکلیف ہی دیکھ پائے گا؛
یہاں تک کہ بادل روشنی کو بھی تاریک کر دیں گے۔

یسعیاہ کی روانگی

۶ جس سال عُزّیاہ بادشاہ نے وفات پائی، میں نے خداوند کو ایک بلند و بالا تخت پر جلوہ افروز دیکھا اور اُس کی قبا کے گھیر سے ہیکل معمور ہو گئی۔ ۲ اُس سے ذرا اُونچائی پر سرافیم تھے جن کے چھ چھ پر تھے۔ دو پروں سے اُنہوں نے اپنے چہرے چھپا رکھے تھے، دو سے اپنے پاؤں اور دو پروں کی مدد سے وہ اُڑتے تھے۔ ۳ اور وہ ایک دُوسرے سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے:

قدُّوس، قدُّوس، ربُّ الافواج قدُّوس ہے؛
ساری زمین اُس کے جلال سے معمُور ہے۔

۴ اُن کی آوازوں کے شور سے دروازوں کی چوکھٹیں اور دہلیزیں ہل گئیں اور ہیکل دھوئیں سے بھر گئی۔
۵ میں چلّا اُٹھا: مجھ پر افسوس! میں تباہ ہو گیا! کیونکہ میرے ہونٹ ناپاک ہیں اور میں ناپاک ہونٹوں والے لوگوں کے بیچ میں رہتا ہُوں اور میں نے بادشاہ کو جو ربُّ الافواج ہے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔
۶ پھر اُن میں سے ایک سرافیم دست پناہ کی مدد سے مذبح پر سے ایک جلتا ہُوا انگارا اپنے ہاتھ میں لیتے ہُوئے میری طرف اُڑ کر آیا۔ ۷ اُس نے اُس سے میرے مُنہ کو چھوُا اور کہا: دیکھ، اِس نے تیرے لبوں کو چھوُا ہے؛ تیری بدکاری دُور ہُوئی اور تیرے گناہ کا کفّارہ ہو گیا۔
۸ تب میں نے خداوند کو یہ کہتے ہُوئے سُنا: میں کسے بھیجوں اور ہماری طرف سے کون جائے گا؟
تب میں نے عرض کیا: میں حاضر ہُوں، مجھے بھیج دے!
۹ اُس نے کہا: جا اور اِن لوگوں سے کہہ:

سُنتے رہو لیکن سمجھو مت؛
دیکھتے رہو لیکن بوجھو مت۔
۱۰ اِن لوگوں کے دلوں کو سخت کر دے؛
اور اُن کے کانوں کو بہرہ
اور اُن کی آنکھیں بند کر دے۔
ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں،
اور اپنے کانوں سے سُنیں،
اور اپنے دلوں سے سمجھ سکیں،
اور باز آئیں اور شفایاب ہوں۔

۱۱ پھر میں نے پوچھا: اَے خداوند کب تک؟
اور اُس نے جواب دیا:

جب تک شہر ویران نہ ہوں
اور اُن میں کوئی بسنے والا نہ رہے،
جب تک گھر خالی نہ ہو جائیں
اور کھیت تباہ و برباد ہو کر نہ رہ جائیں،
۱۲ جب تک خداوند ہر شخص کو وہاں سے بہت دُور نہ کر دے
اور زمین پوری طرح خالی نہ ہو جائے۔
۱۳ چاہے ملک میں ایک دہائی حصّہ لوگ باقی بچیں،
اُسے بھی ویران چھوڑ دیا جائے گا۔
لیکن جس طرح بُطم اور بلوط کے پیڑ کٹنے کے بعد صرف اُن کا ٹُنڈ باقی رہ جاتا ہے،
اُسی طرح (اِسرائیل) ملک میں بچا ہُوا ٹُنڈ مُقدّس بیج کا کام دے گا۔

عِمّانوایل کا نشان

۷ جب یوتام ابن عُزّیاہ کا بیٹا آخز یہوُداہ کا بادشاہ تھا تب ارام کے بادشاہ رضین اور اِسرائیل کے بادشاہ فقح بن رملیاہ نے یروشلیم پر چڑھائی کی لیکن وہ اُس پر غالب نہ آ سکے۔
۲ جب داؤد کے گھرانے کو یہ اطلاع ملی کہ ارام اور افرائیم کے درمیان معاہدہ ہو چُکا ہے تو آخز اور اُس کے لوگوں کے دل ایسے دہل گئے جیسے جنگل کے درخت آندھی سے تھرتھراتے ہیں۔
۳ تب خداوند نے یسعیاہ سے کہا، تُو اپنے بیٹے شیار یاشوب کے ساتھ جا اور آخز سے اُس جگہ مل جہاں دھوبیوں کے میدان کو جانے والی راہ پر اوپر کے چشمہ کی نہر ختم ہوتی ہے۔ ۴ اور اُس سے

کہہ: خبردار رہ، حوصلہ رکھ اور ڈر مت۔ اُن دو جھُلستے ہُوئے لکڑی کے ٹُنڈوں، رَضین اور ارام کے اور رملیاہ کے بیٹے کے شدید غضب سے تیرا دل نہ گھبرائے۔ [5] ارام، افرائیم اور رملیاہ کے بیٹے نے تیری تباہی کا منصوبہ باندھا ہے اور کہتے ہیں: [6] آؤ ہم یہوداہ پر حملہ کریں اور اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لیں اور طابیل کے بیٹے کو اُس پر بادشاہ مُقرّر کریں۔ [7] اِس لیے خداوند تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ

وہ اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوں گے،
اور ایسا ہرگز نہ ہوگا،
[8] کیونکہ ارام کا سر دمشق ہے،
اور دمشق کا سر رَضین ہے،
پَینسٹھ سال کے اندر اندر
افرائیم بھی ایسا تباہ ہوگا کہ بحیثیت اپنا وجود کھو بیٹھے گا۔
[9] افرائیم کا سر سامریہ ہے،
اور سامریہ کا سر رملیاہ کا بیٹا ہے۔
اگر تُم اپنے ایمان میں ثابت قدم نہ رہے،
تو یقیناً تُم بھی قائم نہ رہو گے۔

[10] خداوند نے پھر آخز سے کہا: [11] خداوند اپنے خدا سے کوئی نشان طلب کر، خواہ وہ نیچے زمین میں ہو یا اُوپر آسمان پر۔
[12] لیکن آخز نے کہا، میں نہیں مانگنے کا۔ میں خداوند کی آزمایش نہیں کروں گا۔
[13] تب یسعیاہ نے کہا، اب سُنو، اَے داؤد کے خاندان والو! کیا لوگوں کے صبر کو آزمانا ہی کافی نہیں ہے؟ کیا تُم میرے خدا کے صبر کو بھی آزماؤ گے؟ [14] اِس لیے خداوند خُود ہی تمہیں ایک نشان دے گا: دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اُس کا نام عِمّانوایل رکھّے گی [15] اور جب تک وہ بدی سے انکار اور نیکی کو تسلیم کرنا نہیں جانے گا وہ دہی اور شہد کھاتا رہے گا۔ [16] لیکن اِس سے قبل کہ یہ بچّہ بدی سے گریز اور نیکی کو تسلیم کرنا جانے اُن دو بادشاہوں کے ملک ویران ہو جائیں گے جن سے تُو خوفزدہ ہے۔
[17] خداوند تجھ پر، تیرے لوگوں پر اور تیرے باپ کے گھرانے پر ایسا وقت لائے گا جیسا افرائیم کے یہوداہ سے الگ ہونے کے بعد اب تک نہیں لایا۔ وہ شاہِ اسور کو لے آئے گا۔
[18] اُس وقت خداوند سیٹی بجا کر مِصر کے دُور دُور کی ندیوں سے مکھّیوں کو اور اسور کے ملک سے زنبوروں کو بلائے گا [19] وہ سب آ کر ڈھلوان وادیوں، چٹانوں کی دراڑوں، تمام کانٹے دار جھاڑیوں اور پانی کے سبھی ذخیروں پر چھا جائیں گی۔ [20] اُس وقت خداوند دریائے فرات کے اُس پار سے یعنی اسور کے بادشاہ سے کرایہ پر لیے ہُوئے اُسترے سے تمہارے سر اور پاؤں کے بال یہاں تک کہ تمہاری داڑھی بھی مونڈ ڈالے گا۔ [21] اُس وقت ایک آدمی صرف ایک گائے اور دو بکریاں پالے گا۔ [22] اور چونکہ وہ کثرت سے دودھ دیں گی اِس لیے وہ دہی کھائے گا اور ملک کے بچے ہُوئے تمام باشندے دہی اور شہد کھائیں گے۔ [23] اُس وقت ہر اُس جگہ جہاں ہزار روپوں کے ہزاروں تاکستان تھے وہاں صرف جھاڑیاں اور کانٹے ہوں گے۔ [24] لوگ وہاں تیر اور کمان لے کر جائیں گے کیونکہ تمام ملک جھاڑیوں اور کانٹوں سے بھرا ہوگا۔ [25] اُن پہاڑیوں پر جہاں کسی زمانہ میں کھدائی کر کے کاشتکاری کی جاتی تھی، جھاڑیوں اور کانٹوں کے خوف سے اب تُو وہاں جانا بھی پسند نہ کرے گا۔ وہ ایسی جگہیں بن جائیں گی جہاں گائے بَیل کھُلے پھرتے ہیں اور بھیڑیں دوڑتی ہیں۔

اسور، خدا کا ہتھیار

۸ خداوند نے مجھ سے کہا، ایک بڑا طومار لے اور اُس پر کسی معمولی قلم سے لکھ: مہیر شالال حاش بز کے لیے۔ [2] اور میں اوریاہ کاہن اور یبرکیاہ کے بیٹے زکریاہ کو اپنے قابلِ اعتبار گواہوں کے طور پر بُلاؤں گا۔
[3] پھر میں نبیّہ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہُوئی اور اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا۔ اور خداوند نے مجھ سے کہا، اُس کا نام مہیر شالال حاش بز رکھ۔ [4] اِس سے پہلے کہ یہ بچّہ ابّا یا امّاں کہنا سیکھے اسور کا بادشاہ، دمشق کا خزانہ اور سامریہ کا مالِ غنیمت اُٹھا لے جائے گا۔
[5] خداوند نے پھر مجھ سے کہا:

[6] چونکہ اِن لوگوں نے شیلوخ کے چشمہ کے نرم رَو پانی کو رد کر دیا
اور رَضین اور رملیاہ کے بیٹے پر مائل ہو گئے،
[7] اِس لیے خداوند دریائے فرات کے بھیانک سیلاب کو
یعنی شاہِ اسور کو اُس کی پوری شان و شوکت کے ساتھ
اُن کے خلاف چڑھا لائے گا۔
جس سے اُس کے سبھی نالوں میں طغیانی آ جائے گی
اور اُن کے کنارے لبریز ہو جائیں گے۔
[8] وہ پانی کی طرح تمام یہوداہ میں پھیل جائے گا،

یہاں تک کہ اُس کی گردن تک پہنچ جائے گا۔
اور اُس کے پھیلے ہُوئے پروں کے نیچے تیری زمین کی ساری وسعت چھپ جائے گی۔
اَے عِمّانوایل!

[9] اَے قومو! جنگ کا نعرہ بلند کرو اور تُم ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاؤ گے۔
اَے دُور دُور کے ملکوں کے لوگو، سُنو،
جنگ کے لیے تیّار ہو جاؤ، تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے!
جنگ کے لیے تیّار ہو جاؤ، تمہارے پُرزے پُرزے ہو جائیں گے۔
[10] اپنی حکمتِ عملی تیّار کر لو لیکن وہ ناکام رہے گی؛
اپنا منصوبہ بنا لو لیکن وہ قائم نہ رہ سکے گا،
کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

خدا سے ڈرو

[11] خداوند کا ہاتھ مجھ پر بھاری تھا تو اُس نے مجھے تاکید کی اور کہا کہ اُس قوم کی راہ پر ہرگز نہ چلنا۔

[12] ہر اُس چیز کو جسے یہ لوگ سازش مانتے ہیں،
تُم اُسے سازش نہ مانو؛
اور جس چیز سے وہ ڈرتے ہیں، تُم اُس سے نہ ڈرو۔
اور نہ اُس سے خوفزدہ ہو۔
[13] ربُّ الافواج ہی وہ ہستی ہے جسے تُم مُقدّس جانو،
اُسی سے ڈرو،
اور صرف اُسی کا خوف مانو،
[14] اور وہ ایک مَقدِس ہو گا؛
لیکن اِسرائیلؔ کے دونوں گھرانوں کے لیے
وہ ٹھیس لگنے کا پتّھر
اور ٹھوکر کھانے کی چٹان۔
اور یروشلیمؔ والوں کے لیے
جال اور پھندا ہو گا۔
[15] اُن میں سے اکثر ٹھوکر کھائیں گے؛
اور گر کر چکنا چُور ہو جائیں گے
اور دام میں پھنس کر پکڑے جائیں گے۔

[16] شہادت نامہ کو بند کر دو
اور میرے شاگردوں کے لیے شریعت پر مُہر لگا دو۔
[17] میں خداوند کا انتظار کروں گا،
جو اپنا چہرہ یعقوبؔ کے گھرانے سے چھپائے ہُوئے ہے۔
میں اُس پر بھروسا رکھوں گا۔
[18] میں اور وہ فرزند جو خداوند نے مجھے دیئے ہیں یہاں حاضر ہیں۔ ہم ربُّ الافواج کی جانب سے جو کوہِ صیّون پر رہتا ہے، بنی اِسرائیل کے درمیان نشانات اور معجزے ہیں۔
[19] جب لوگ تمہیں غیب دانوں اور افسوں گروں سے رجوع کرنے کو کہتے ہیں جو محض پھُسپھُساتے اور بڑبڑاتے ہیں، تو پھر کیا مناسب نہیں کہ قوم خُود اپنے ہی خدا سے دریافت کرلے؟ زِندوں کی خاطر مُردوں سے مشورہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ [20] شریعت اور شہادت پر نظر ڈالو۔ اگر وہ اِس کلام کے مطابق بات نہ کریں تو اُن کے لیے صبح کبھی طلوع نہ ہوگی۔ [21] وہ پریشان حال اور بھوکے ملک میں بھٹکتے پھریں گے اور جب فاقہ کی نوبت آئے گی تو زندگی سے بیزار ہو کر اور اُوپر نگاہ کر کے اپنے بادشاہ اور اپنے خدا کو کوسنے لگیں گے۔ [22] پھر وہ زمین کی طرف نگاہ کریں گے اور صرف تنگ حالی، تاریکی اور خوفناک اُداسی ہی دیکھ پائیں گے اور وہ گہری تاریکی میں دھکیل دیئے جائیں گے۔

ہمارے لیے ایک بچّہ پیدا ہُوا

۹ بہرحال جو پریشان حال تھے اُن کی پریشانی جاتی رہے گی۔ پچھلے دِنوں میں اُس نے زبولونؔ اور نفتالیؔ کے علاقوں کو سرکیا لیکن مستقبل میں وہ غیر قوموں کے گلیلؔ کو جہاں سے سمندر کو شاہراہ نکلتی ہے اور دریائے یردنؔ کے کناروں کے علاقوں کو سرفراز کرے گا۔

[2] جو لوگ تاریکی میں چل رہے تھے
اُنہوں نے بڑی روشنی دیکھی؛
مَوت کے سایہ کے ملک میں بسنے والوں پر
ایک نُور آ چمکا ہے۔
[3] تُو نے قوم کو بڑھایا
اور اُن کی خُوشی میں اِضافہ کر دیا؛
وہ تیرے سامنے خُوشی مناتے ہیں
ٹھیک اُسی طرح جیسے فصل کاٹتے وقت
یا مالِ غنیمت تقسیم کرتے وقت

لوگ خُوشی مناتے ہیں۔
۴ تُو نے وہ جوأ توڑ دیا جو اُن کے اُوپر بوجھ بنا ہُوا تھا،
اور وہ سلاخ بھی ہٹا دی جو اُن کے کندھوں پر تھی،
اور وہ عصا بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جس سے اُن کے اُوپر ظلم ڈھائے گئے،
ٹھیک اُسی طرح جیسے مِدیان کی شکست کے دِنوں میں تُو نے کیا تھا۔
۵ ہر جنگجو سپاہی کا جوتا جو لڑائی میں استعمال کیا گیا
اور ہر وہ لباس جو خُون آلودہ ہے
جلایا جائے گا،
اور آگ کا ایندھن بن جائے گا۔
۶ کیونکہ ہمارے لیے ایک لڑکا پیدا ہوگا،
ہمیں ایک بیٹا بخشا گیا،
اور سلطنت اُس کے کندھوں پر ہوگی۔
اور وہ عجیب مُشیر، قادرِ مُطلق خدا،
ابدیّت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ کہلائے گا۔
۷ اُس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی اِنتہا نہ ہوگی۔
وہ داؤد کے تخت اور اُس کی مملکت پر
اِس وقت سے لے کر ابد تک حکومت کرے گا۔
اور اُسے عدل اور راستی کے ساتھ قائم کر کے برقرار رکھے گا۔
ربُّ الافواج کی غیوری اسے انجام دے گی۔

اِسرائیل کے خلاف خداوند کی خفگی

۸ خداوند نے یعقوب کے خلاف پیغام بھیجا ہے؛
اور وہ اِسرائیل پر نازل ہوگا۔
۹ تمام لوگ اُسے جانیں گے۔
یعنی بنی اِفرائیم اور اہلِ سامریہ۔
جو بڑے تکبّر
اور سخت دلی سے کہتے ہیں۔
۱۰ اینٹیں تو گر گئی ہیں،
لیکن ہم تراشے ہُوئے پتّھروں سے پھر سے عمارت بنائیں گے؛
انجیر کے پیڑ کاٹے گئے
لیکن ہم اُن کی جگہ دیودار کے پیڑ لگائیں گے۔
۱۱ لیکن خداوند نے رضین کے مخالفوں کو اُن کے خلاف مسلّح کیا ہے
اور اُن کے دشمنوں کو اُن پر چڑھا لایا ہے۔
۱۲ مشرق سے ارامیوں نے اور مغرب سے فلستیوں نے آ کر
اِسرائیل کو اپنا مُنہ پسار کر نگل لیا ہے۔

اِس کے باوجود بھی اُس کا قہر ٹل نہیں گیا،
بلکہ اُس کا ہاتھ اب بھی بڑھا ہُوا ہے۔

۱۳ پھر بھی لوگ اپنے مارنے والے کی طرف نہیں لَوٹے،
نہ ہی وہ ربُّ الافواج کے طالب ہُوئے۔
۱۴ اِس لیے خداوند اِسرائیل کا سر اور دُم،
اور کھجور کی شاخ اور سرکنڈا، دونوں کو ایک ہی دِن میں کاٹ ڈالے گا؛
۱۵ بزرگ و نمایاں ہستیاں سَر ہیں،
اور وہ نبی جو جھوٹی تعلیم دیتے ہیں، دُم ہیں۔
۱۶ اُن لوگوں کے رہنما اُنہیں گمراہ کرتے ہیں،
اور جنہیں ہدایت کی گئی وہ بھٹک گئے۔
۱۷ چنانچہ خداوند جوانوں سے خُوش نہ ہوگا،
نہ ہی یتیموں اور بیواؤں پر رحم کرے گا،
کیونکہ ہر کوئی بے دین اور بدکردار ہے،
اور ہر مُنہ سے حماقت کی باتیں نکلتی ہیں۔

اِس کے باوجود بھی اُس کا قہر ٹل نہیں گیا،
بلکہ اُس کا ہاتھ اب بھی بڑھا ہُوا ہے۔

۱۸ یقیناً شرارت آگ کی طرح جلا دیتی ہے؛
اور جھاڑیوں اور کانٹوں کو بھسم کر ڈالتی ہے۔
وہ جنگل کی گنجان جھاڑیوں میں آگ لگا دیتی ہے،
اور وہ دھوئیں کے بادل کی طرح اُوپر اُڑ جاتی ہیں۔
۱۹ ربُّ الافواج کے قہر سے
ملک جھلس جائے گا
اور لوگ آگ کا ایندھن بن جائیں گے؛
اور کوئی اپنے بھائی تک کو نہیں بچائے گا۔
۲۰ داہنی طرف سے وہ بے تحاشا کھائیں گے،
پھر بھی بھوکے رہیں گے؛
اور بائیں طرف سے بھی کھائیں گے،
لیکن اُن کی بھوک نہ مٹے گی۔
ہر ایک اپنے ہی بازو کا گوشت کھائے گا۔

۲۱ منسّی ؔافرائیم کا اور افرائیم منسّی کا
اور وہ دونوں مل کر یہوداہ کے مخالف ہوں گے۔

اِس کے باوجود بھی اُس کا قہر ٹلا نہیں،
بلکہ اُس کا ہاتھ اب بھی بڑھا ہُوا ہے۔

۱۰ افسوس اُن پر جو غیر مُنصفانہ قوانین گھڑتے ہیں،
اور اُن پر بھی جو ظالمانہ احکام جاری کرتے ہیں،
۲ تاکہ غریبوں کو اُن کے حقوق سے
اور میرے مظلوم بندوں کو اِنصاف سے محروم رکھیں،
بیواؤں کو اپنے ظلم کا شکار بنائیں
اور یتیموں کو لُوٹیں۔
۳ تُم سزا کے دِن کیا کرو گے،
جب دُور سے مصیبت آ کھڑی ہو گی؟
تب کُمک کے لیے کس کے پاس بھاگ کر جاؤ گے؟
اور اپنی شان وشوکت کہاں رکھ چھوڑو گے؟
۴ قیدیوں کے درمیان ذِلّت اُٹھانے
اور مقتولوں کے نیچے دبے پڑے رہنے کے سوا کچھ اور نہ کر سکو گے۔

اِس کے باوجود اُس کا قہر ٹل نہیں گیا،
بلکہ اُس کا ہاتھ اب بھی بڑھا ہُوا ہے۔

اسور پر خدا کا قہر

۵ اسور پر افسوس جو میرے غضب کا عصا ہے،
اور جس کے ہاتھ میں میرے قہر کی لاٹھی ہے!
۶ میں اُسے ایک بے دین قوم کی طرف بھیج رہا ہُوں
ایک ایسی قوم کے خلاف جس پر میرا قہر ہے،
تاکہ وہ اُنہیں لُوٹے اور مالِ غنیمت حاصل کرے،
اور اُنہیں کوچوں کے کیچڑ کی طرح روند ڈالے۔
۷ لیکن وہ یہ نہیں چاہتا،
نہ ہی یہ اُس کا منشا ہے؛
اُس کا مقصد محض تباہ کرنا،
اور بہت سی قوموں کو ختم کر دینا ہے۔
۸ وہ کہتا ہے: کیا میرے سبھی سپہ سالار بادشاہ نہیں؟
۹ کیا کلنو کا انجام کرکمیش کی طرح
اور حمات کا حشر ارفاد کی مانند،
اور سامریہ کا حال دمشق کی مانند نہیں ہُوا؟
۱۰ جس طرح میرے ہاتھ نے وہ بُت پرست سلطنتیں اپنے قبضہ میں کر لیں،
جن کے بُت یروشلیم اور سامریہ کے بُتوں سے بھی بڑھ کر تھے
۱۱ تو کیا میں یروشلیم اور اُس کے بُتوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک نہ کروں
جیسا کہ سامریہ اور اُس کے بُتوں کے ساتھ کیا تھا؟

۱۲ جب خداوند کوہِ صیّون اور یروشلیم میں اپنا تمام کام کر چُکے گا، تب وہ کہے گا، میں شاہِ اسور کو اُس کے دل کے گھمنڈ اور اُس کے آنکھوں کے غرور کی سزا دُوں گا۔ ۱۳ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ

میں نے اپنے بازو کی قوّت اور اپنی حکمت سے یہ کیا ہے
کیونکہ مجھ میں اتنی سمجھ ہے۔
میں نے قوموں کی حدود کو سرکا دیا،
اُن کے خزانے لُوٹ لیے؛
اور عظیم بہادر کی طرح اُن کے بادشاہوں کو مطیع کر لیا۔
۱۴ جس طرح کوئی اپنے ہاتھ گھونسلے کی طرف بڑھاتا ہے،
اُسی طرح میرا ہاتھ قوموں کی دولت کی طرف بڑھا
جس طرح لوگ ترک کیے ہُوئے انڈوں کو بٹور لیتے ہیں،
اُسی طرح میں نے تمام ملکوں کو سمیٹ لیا؛
اور کسی نے پر تک نہ ہلایا،
اور نہ چونچ کھول کر چہچہانے کی جراُت کی۔

۱۵ کیا کلہاڑا اپنے اِستعمال کرنے والے سے زیادہ طاقتور ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے
یا آرہ آرہ کش کے خلاف شیخی مار سکتا ہے؟
یا عصا اپنے اُٹھانے والے کو اُٹھا سکتا ہے،
یا لاٹھی اُسے گھُمائے گی جو لکڑی نہیں، آدمی ہے!
۱۶ چنانچہ خداوند ربُّ الافواج،
اُس کے قوی ہیکل سپاہیوں پر ایسی وبا نازل کرے گا جو اُنہیں لاغر کر دے گی؛

اور اُس کی شان وشوکت ایک بھڑکتے ہُوئے شعلے کی مانند
جلادی جائے گی۔
۱۷ اِسرائیل کا نُور ہی آگ بن جائے گا،
اور اُس کا قدُّوس ایک شعلہ؛
جو ایک ہی دِن میں اُس کے خس وخار کو
جلا کر بھسم کر دے گا۔
۱۸ اور جس طرح ایک مریض ختم ہو جاتا ہے
اُسی طرح یہ آگ اُس کے جنگلوں اور زرخیز کھیتوں کی رونق کو
بالکل نیست ونابود کر دے گی۔
۱۹ اور اُس کے جنگل میں اِتنے تھوڑے درخت باقی بچیں گے
جنہیں ایک بچّہ بھی گِن کر لکھ سکے گا۔

اِسرائیل کے بچے ہُوئے لوگ

۲۰ اُس وقت اِسرائیل کے باقی ماندہ لوگ،
یعنی یعقوب کے گھرانے کے بچے ہُوئے لوگ،
خداوند، اِسرائیل کے قدُّوس پر
سچّے دل سے توکّل کریں گے
اور اُس پر جس نے اُن کو مارا تھا
پھر تکیہ نہ کریں گے۔
۲۱ باقی ماندہ لوگ لَوٹیں گے یعنی یعقوب کے گھرانے کے بچے ہُوئے لوگ
خدا تعالیٰ کی طرف لَوٹیں گے۔
۲۲ اَے اِسرائیل، اگرچہ تیرے لوگ ساحل کی ریت کی طرح ہوں،
اُن میں سے بچے کُچھ لوگ ہی لَوٹ پائیں گے۔
کیونکہ ایک زبردست بربادی،
مناسب طور پر مُقرّر کی جا چُکی ہے۔
۲۳ خداوند، ربُّ الافواج اپنے اِرادہ کے مطابق
تمام ملک کو برباد کر ڈالے گا۔

۲۴ چنانچہ خداوند، ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:

اَے میرے لوگو جو صیّون میں بستے ہو،
اسُور سے نہ ڈرو،
خواہ وہ تمہیں ڈنڈے سے مارے
اور تمہارے خلاف لٹھ اُٹھائے جیسا کہ مِصریوں نے کیا تھا۔
۲۵ تمہارے خلاف میرا غُصّہ جلدی ہی ٹھنڈا ہو جائے گا
اور میرا غضب اُن کی بربادی کا باعث ہوگا۔

۲۶ ربُّ الافواج اُسے کوڑے سے مارے گا،
ٹھیک اُسی طرح جیسے حوریب کی چٹان پر مِدیان کو مارا تھا؛
اور وہ اپنا عصا سمندر پر بڑھائے گا،
جیسا کہ اُس نے مِصر میں کیا تھا۔
۲۷ اُس دِن تیرے کندھوں پر سے اُس کا بوجھ
اور تیری گردن پر سے اُس کا جُؤا اُٹھا لیا جائے گا؛
اور تیرے موٹاپے کے باعث
جُؤا توڑ دیا جائے گا۔

۲۸ وہ عیّات میں داخل ہو چُکا ہے؛
اور مجرون سے ہو کر گزر رہا ہے؛
اُس نے مِکماش میں اپنا اسباب جمع کیا ہے۔
۲۹ وہ گھاٹی کو عبُور کر چُکے اور کہتے ہیں،
ہم جِبع میں رات کاٹیں گے۔
رامہ ہراساں ہے؛
اور جبعۂ ساؤل بھاگ نکلا ہے۔
۳۰ اَے جلّیم کی بیٹی، چلّا!
اَے لَیِس سُن!
بیچارہ عنتوت!
۳۱ مَدمینہ بھاگ نکلا؛
اور جیبیم کے رہنے والے جا چھپے۔
۳۲ آج کے دِن وہ نوب میں قیام کرے گا؛
اور صیّون کی بیٹی کے پہاڑ
یعنی یروشلیم کی پہاڑی کی طرف
اپنی مُٹھّی دکھا کر دھمکائے گا۔

۳۳ دیکھو خداوند، ربُّ الافواج،
اپنی پُوری قوّت سے ڈالیاں چھانٹ ڈالے گا،
اُونچے اُونچے پیڑ کاٹ ڈالے جائیں گے،
اور بلند پست کیے جائیں گے۔
۳۴ وہ جنگل کی گنجان جھاڑیاں کلہاڑی سے کاٹ ڈالے گا؛
اور لبنان قادرِ مطلق کے سامنے سرِتسلیم خم کرے گا۔

یسّی کی شاخ

۱۱ یسّی کے تنے میں سے ایک کونپل نکلے گی؛
اور اُس کی جڑوں سے ایک بارآور شاخ پیدا ہوگی۔
۲ خداوند کی رُوح اُس پر ٹھہرے گی۔
حکمت اور فہم کی رُوح،
مصلحت اور قدرت کی رُوح،
معرفت اور خداوند کے خوف کی رُوح۔
۳ اور خداوند کے خوف میں اُس کی خوشنودی ہوگی۔

وہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مطابق انصاف نہ کرے گا،
اور نہ اپنے کانوں کے سُننے کے مطابق فیصلہ کرے گا؛
۴ بلکہ وہ مسکینوں کا اِنصاف راستی سے کرے گا،
اور دنیا کے غریبوں کا فیصلہ عدل سے کرے گا۔
وہ اپنی زبان کے عصا سے زمین کو مارے گا
اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو ہلاک کرے گا۔
۵ راستبازی اُس کا کمربند ہوگی
اور وفاداری اُس کی کمر کا پٹکا ہوگی۔

۶ تب بھیڑیا برّہ کے ساتھ رہے گا،
اور چیتا بکری کے ساتھ بیٹھے گا،
بچھڑا، شیر اور ایک سالہ بچھیرا اکٹھے رہیں گے؛
اور ایک چھوٹا بچہ اُن کا پیش رَو ہوگا۔
۷ گائے اور ریچھنی مل کر چریں گی،
اور اُن کے بچے اَکٹھے بیٹھیں گے،
اور شیر بَیل کی طرح بھوسا کھایا کرے گا۔
۸ شیرخوار بچہ ناگ کے بِل کے پاس کھیلے گا،
اور وہ لڑکا جس کا دودھ چھڑایا گیا ہو افعی کے سوراخ میں
ہاتھ ڈالے گا۔
۹ وہ میرے مُقدّس پہاڑ پر کہیں بھی
نہ تو کسی کو ضرر پہنچائیں گے اور نہ ہلاک کریں گے،
کیونکہ زمین خداوند کے عرفان سے ایسی معمُور ہوگی
جیسے سمندر پانی سے بھرا ہے۔

۱۰ اُس وقت یسّی کی جڑ مختلف لوگوں کے لیے ایک پرچم کی طرح ہوگی اور قومیں اُس کے گرد جمع ہوں گی اور اُس کی آرامگاہ پُر جلال ہوگی۔ ۱۱ اُس وقت خداوند دُوسری مرتبہ اپنا ہاتھ بڑھائے گا اور اپنی اُمّت میں سے بچے ہُوئے لوگوں کو اسُور، مِصر کے شمالی اور جنوبی علاقوں سے، کُوش، عیلام، بابل، حمات، اور سمندری جزیروں سے واپس لے آئے گا۔

۱۲ وہ مختلف قوموں کے لیے جھنڈا بلند کرے گا
اور اِسرائیل کے اُن لوگوں کو اکٹھا کرے گا جو جلا وطن کر دیئے گئے تھے؛
اور یہوداہ کے بکھرے ہُوئے لوگوں کو
زمین کی چاروں طرف سے فراہم کرے گا۔
۱۳ افرائیم کا حسد جاتا رہے گا،
اور یہوداہ کے دشمنوں کا خاتمہ ہو جائے گا؛
اور بنی افرائیم بنی یہوداہ سے حسد نہ رکھیں گے،
نہ بنی یہوداہ بنی اِفرائیم سے کینہ رکھیں گے۔
۱۴ اور وہ مغرب کی جانب فلستیوں کے نشیبی علاقوں پر جھپٹ پڑیں گے؛
اور باہم مل کر اہلِ مشرق کو لُوٹ لیں گے۔
وہ ادوم اور موآب پر ہاتھ ڈالیں گے،
اور بنی عمّون اُن کی اطاعت کریں گے۔
۱۵ خداوند بحرِ مِصر کی خلیج کو
خشک کر دے گا؛
وہ بادِ سموم کے ساتھ دریائے فرات پر
اپنا ہاتھ بڑھائے گا۔
وہ اُسے سات نالوں میں تبدیل کر دے گا
تاکہ لوگ جوتے پہنے ہُوئے اُسے عبور کر سکیں۔
۱۶ اسُور میں اُس کے بچے ہُوئے لوگوں کے لیے
ایک ایسی شاہراہ قائم کی جائے گی،
جیسی کہ بنی اسرائیل کے لیے
مِصر سے نکلتے وقت کی گئی تھی۔

ستایش کے گیت

۱۲ اُس وقت تُو کہے گا:
اَے خداوند میں تیری ستایش کروں گا
حالانکہ تُو مجھ سے خفا تھا،
لیکن تیرا غُصّہ ٹل گیا ہے

اور تُو نے مجھے تسلّی دی ہے۔
۲ یقیناً خدا میری نجات ہے؛
میں اُس پر توکّل کروں گا اور نہ ڈرُوں گا۔
خداوند خدا ہی میری قوّت اور میرا گیت ہے؛
وہ میری نجات بنا ہے۔
۳ تُم خُوش ہو کر نجات کے چشموں سے
پانی بھرو گے۔

۴ اُس وقت تُم کہو گے:

خداوند کا شکر بجا لاؤ، اُسے اُس کے نام سے پکارو؛
قوموں میں اُس کے کارناموں کا ذکر کرو،
اور اُس کے نام کی بڑائی کا اعلان کرو۔
۵ خداوند کی مدح سرائی کرو کیونکہ اُس نے عظیم کام کیے ہیں؛
اور یہ ساری دُنیا کو بتادو۔
۶ اَے صِیّون کے لوگو، للکارو اور خُوشی سے گاؤ،
کیونکہ اسرائیل کا قدُّوس تمہارے درمیان عظیم ہے۔

بابل کے خلاف پیشگوئی

۱۳ بابلؔ کے متعلق پیغام جسے آموصؔ کے بیٹے یسعیاؔہ نے رویا میں پایا:

۲ پہاڑ کی ننگی چوٹی پر پرچم لہراؤ،
اُنہیں للکارو؛
اور ہاتھ سے اشارہ کرو
کہ وہ اُمراء کے پھاٹکوں سے داخل ہوں۔
۳ میں نے اپنے مُقدّسوں کو حکم دیا ہے؛
اور اپنے بہادروں کو بُلایا ہے
جو میری فتحیابی پر للکارتے ہیں
کہ وہ میرے قہر کو انجام دیں۔
۴ سُنو، پہاڑوں پر شوروغُل ہورہا ہے،
جیسے کسی بڑے مجمع کا ہو!
سُنو، مملکتوں میں ہنگامہ مچا ہُوا ہے،
گویا مختلف قوموں کا اِجتماع ہو!
ربُّ الافواج جنگ کے لیے لشکر جمع کررہا ہے۔
۵ وہ دُور دراز کے ملکوں سے آئے ہیں،
آسمان کی اِنتہا سے۔
خداوند اور اُس کے قہر کے ہتھیار۔
تا کہ سارا ملک تباہ کیا جائے۔

۶ واویلا کرو کیونکہ خداوند کا دِن قریب ہے؛
وہ قادرِ مطلق کی طرف سے بڑی تباہی لے کر آئے گا۔
۷ اُس کی وجہ سے تمام ہاتھ ڈھیلے پڑ جائیں گے،
اور ہر شخص کا دل پگھل جائے گا۔
۸ وہ دہشت زدہ ہوں گے،
درد اور سخت تکلیف اُنہیں جکڑ لے گی؛
اور وہ زچہ کی مانند درد سے تلملا اُٹھیں گے۔
وہ پُرخوف نگاہوں سے ایک دُوسرے کا مُنہ تاکیں گے،
اور اُن کے چہرے مشتعل ہوں گے۔

۹ دیکھو، خداوند کا دِن آرہا ہے
اور قہر شدید، غُصّہ سے بھرا ہُوا نہایت دہشت انگیز دِن۔
تا کہ ملک کو ویران
اور اُس میں بسنے والے گنہگاروں کو نیست و نابود کردے۔
۱۰ آسمان کے ستارے اور کواکب
بے نُور ہو جائیں گے۔
اُبھرتا ہُوا سورج تاریک ہو جائے گا
اور چاند کی روشنی جاتی رہے گی۔
۱۱ میں دُنیا کو اُس کی بُرائی کی،
اور شریروں کو اُن کے گناہوں کی سزا دُوں گا۔
میں مغروروں کے گھمنڈ کو ختم کردُوں گا
اور سنگدلوں کے غرور کو پست کرُوں گا۔
۱۲ میں اِنسان کو خالص سونے،
بلکہ اوفیرؔ کے سونے سے بھی کمیاب بنادُوں گا۔
۱۳ اِس لیے میں آسمانوں کو لرزاؤں گا؛
اور زمین اپنی جگہ سے ہل جائے گی
یہ ربُّ الافواج کے قہر سے،
اُس کے بھڑکتے ہُوئے غُصّہ کے دِن ہوگا۔

۱۴ شِکاری کے ڈر سے بھاگنے والی ہرنیوں،
اور بن چرواہے کی بھیڑوں کی طرح،

ہر ایک اپنے اپنے لوگوں کی طرف لَوٹے گا،
اور اپنے اپنے وطن کو بھاگ جائے گا۔
[۱۵] جو کوئی پکڑا جائے گا اُسے آر پار چھید ا جائے گا؛
وہ جو گرفتار ہوں گے تلوار کا لقمہ بنیں گے۔
[۱۶] اُن کے شیر خوار بچّے اُن کی آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے؛
اور اُن کے گھر لُوٹے جائیں گے اور اُن کی بیویوں کی بے حُرمتی ہوگی۔
[۱۷] دیکھو، میں مادیوں کو اُن کے خلاف اُبھاروُں گا،
جو چاندی کی پروا نہیں کرتے
نہ ہی سونے میں کوئی دلچسپی رکھتے ہیں۔
[۱۸] اُن کی کمانوں سے جوان زخمی ہو کر گریں گے؛
وہ نہ شیر خواروں پر ترس کھائیں گے
اور نہ ہی لڑکے، لڑکیوں پر رحم کی نظر کریں گے۔
[۱۹] چنانچہ خدا بابلؔ کو جو تمام مملکتوں کی حشمت ہے،
اور جس کی شان و شوکت پر کسدیوں کو ناز ہے،
سدومؔ اور عمورہؔ کی طرح
تہ و بالا کر دے گا۔
[۲۰] وہ پھر کبھی آباد نہ ہوگا
اور پُشت در پُشت اُس میں کوئی نہ بسے گا؛
کوئی عرب وہاں خیمہ زن نہ ہوگا،
نہ کوئی چرواہا اپنے گلّوں کو وہاں بیٹھنے دے گا۔
[۲۱] لیکن بیابان کے جنگلی جانور وہاں بیٹھیں گے،
اور گیدڑ اُن کے محلوں میں گُھس جائیں گے؛
اُلّو وہاں بسیرا کریں گے،
اور جنگلی بکریاں وہاں کودتی پھاندتی رہیں گی۔
[۲۲] اُس کے قلعوں میں لگڑ بھگے،
اور اُس کے عالیشان محلوں میں بھیڑیئے شور مچائیں گے۔
اُس کا وقت قریب آچُکا،
اور اُس کے دِنوں کو اب طول نہ دیا جائے گا۔

۱۴

خداوند یعقوبؔ پر مہربان ہوگا
پھر ایک بار وہ بنی اِسرائیل کو چُن لے گا۔
اور اُنہیں خود اُن ہی کے ملک میں آباد کرے گا۔
پردیسی اُن سے مل جائیں گے
اور یعقوبؔ کے گھرانے سے مُتّحد ہو جائیں گے۔
[۲] مختلف قومیں
اُنہیں اُن ہی کے ملک میں پہنچائیں گی۔
اور بنی اِسرائیل خداوند کی سرزمین میں اُن قوموں کے مالک ہوں گے
اور اُنہیں اپنے غلام اور لَونڈیاں بنائیں گے۔
وہ اپنے اسیر کرنے والوں کو اسیر کر لیں گے
اور اپنے ظلم ڈھانے والوں پر حکمران ہوں گے۔

[۳] جس روز خداوند تجھے تکلیف، پریشانی اور سخت غُلامی سے راحت دے گا، [۴] اُس وقت تُو شاہِ بابلؔ سے طنزاً یہ کہے گا:

ظالم کا انجام کیسا ہُوا!
اُس کا قہر کیسے مِٹا!
[۵] خداوند نے شریر کا لٹھ،
یعنی بے اِنصاف حاکموں کا عصا توڑ ڈالا،
[۶] جس سے وہ لوگوں کو غُصّہ میں آکر
لگاتار مارتے اور پیٹتے رہتے تھے،
اور قوموں پر قہر سے حکومت کر کے
لگاتار اُن کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔
[۷] تمام ملکوں میں اب آرام اور سکون ہے؛
اور لوگوں کے لبوں پر ترانے ہیں۔
[۸] یہاں تک کہ صنوبر کے درخت اور لبنانؔ کے دیودار
خُوش ہو کر تجھ سے یہ کہتے ہیں:
جب سے تُو گرادیا گیا ہے،
کوئی لکڑہارا ہمیں کاٹنے کے لیے نہیں آیا۔

[۹] تیری آمد پر تیرا اِستقبال کرنے کے لیے
پاتال بیقرار ہے؛
وہ تیرے اِستقبال کے لیے اُن سب مُردوں کی روحوں کو جھنجھوڑ رہا ہے۔
جو دنیا میں رہنما تھے؛
اور مختلف قوموں کے سب بادشاہوں کو
اُن کے تختوں پر سے اُٹھا کھڑا کر رہا ہے۔
[۱۰] وہ سب اُٹھیں گے،

اور تجھ سے کہیں گے،
تُو بھی ہماری طرح کمزور ہو گیا؛
تُو ہماری طرح ہی بن گیا۔
۱۱ تیری تمام شان و شوکت
تیرے سازوں کی دھُن کے ساتھ قبر میں اُتاری گئی؛
اب کیڑے تیرا بستر
اور کینچُوے تیری چادر ہیں۔

۱۲ اَے صبح کے ستارے، فجر کے بیٹے،
تُو کیسے آسمان سے گر پڑا!
تُو جو کسی زمانہ میں قوموں کو زیر کرتا تھا،
خُود بھی زمین پر پٹکا گیا!
۱۳ تُو اپنے دل میں کہتا تھا:
میں آسمان پر چڑھ جاؤں گا؛
اور اپنا تخت
خدا کے ستاروں سے بھی اُونچا کروں گا؛
میں جماعت کے پہاڑ پر تخت نشین ہُوں گا،
اُس مُقدّس پہاڑ کی بالائی چوٹیوں پر۔
۱۴ میں بادلوں کے سروں سے بھی اُوپر چڑھ جاؤں گا؛
میں خدا تعالیٰ کی مانند بنوں گا۔
۱۵ لیکن تُو قبر میں اُتارا گیا،
بالکل پاتال کی تہہ میں۔

۱۶ جو تیری طرف ٹکٹکی لگا کر تجھے دیکھتے ہیں،
تیری قسمت پر غور کر کے کہتے ہیں:
کیا یہ وُہی اِنسان ہے جس نے زمین کو لرزایا
اور مملکتوں کو ہلا دیا،
۱۷ جس نے جہاں کو صحرا بنا دیا،
اور اُس کے شہروں کو ڈھا دیا
اور اپنے اسیروں کو اُن کے گھر لَوٹنے نہ دیا؟

۱۸ مختلف قوموں کے تمام بادشاہ
اپنی اپنی قبر میں نہایت شان سے سو رہے ہیں۔
۱۹ لیکن تُو ایک سوکھی ہُوئی شاخ کی طرح
اپنی قبر سے باہر پھینک دیا گیا،
تُو مقتولوں کے نیچے دبا پڑا ہے،
اور اُن کے نیچے جنہیں تلوار سے چھیدا گیا
اور جو گڑھے کے پتّھروں تک نیچے گرے ہیں،
ایک لاش کی طرح جو پاؤں کے نیچے روندی گئی ہو،
۲۰ تُو اُن کے ساتھ دفنایا نہ جائے گا،
کیونکہ تُو نے اپنے ملک کو تباہ کیا
اور اپنی رعایا کو قتل کیا۔

بدکرداروں کی نسل کا
پھر کبھی ذکر نہ ہوگا۔
۲۱ اُس کے فرزندوں کے لیے
اُن کے باپ دادا کے گناہوں کے باعث قتل کا سامان تیّار کرو؛
تاکہ وہ پھر اُٹھ کر ملک کے وارث نہ بن جائیں
اور روئے زمین پر اپنے شہر نہ بسا لیں۔

۲۲ ربُّ الافواج فرماتا ہے،
میں اُن کے خلاف سر اُٹھاؤں گا۔
اور بابلؔ کا نام و نشان مٹا دُوں گا،
اُس کے بچے ہُوئے لوگ، اُن کی اولاد اور نسل،
سب کو ختم کر دُوں گا،
یہ خداوند کا کلام ہے۔
۲۳ میں اُسے الّوؤں کا مسکن،
اور اُس کی زمین کو دلدل بنا دُوں گا؛
اور فنا کے جھاڑو سے اُسے صاف کر ڈالوں گا،
یہ خداوند کا کلام ہے۔

اُسورؔ کے خلاف پیشگوئی

۲۴ ربُّ الافواج قسم کھا کر فرماتا ہے،

یقیناً جیسا میں نے سوچا ہے ویسا ہی ہوگا،
جیسا میں نے قصد کیا ہے ویسا ہی ہو کر رہے گا۔
۲۵ میں اپنے ہی ملک میں اُسورؔ کو کچل دُوں گا؛
اور اپنے ہی پہاڑوں پر اُسے پاؤں تلے روند ڈالوں گا۔
تب اُس کا جؤا میرے لوگوں پر سے اُتارا جائے گا،
اور اُس کا بوجھ اُن کے کندھوں پر سے ہٹایا جائے گا۔

۲۶ یہ منصوبہ تمام جہاں کے لیے بنایا گیا ہے؛
یہ وہی ہاتھ ہے جو تمام قوموں پر بڑھایا گیا ہے۔
۲۷ کیونکہ ربُّ الافواج نے یہ قصد کر لیا ہے، اُسے کون منسوخ کر سکتا ہے؟
اُس کا ہاتھ بڑھایا گیا ہے، اب اُسے کون روک سکتا ہے؟

فلستیوں کے خلاف پیشگوئی

۲۸ جس سال آخز بادشاہ نے وفات پائی، اُسی سال یہ پیغام آیا:

۲۹ اَے تمام فلستیو، تُم اِس پر خُوش نہ ہو،
کہ جس لٹھ نے تمہیں مارا ہے وہ ٹُوٹ گیا ہے؛
اُس سانپ کی جڑ سے ایک افعی نکل آئے گا،
اور اُس کا پھل لپکنے والا اور نہایت زہریلا اژدہا ہوگا۔
۳۰ مسکینوں کو پیٹ بھر کھانا ملے گا،
اور محتاج آرام سے سوئیں گے۔
لیکن میں تیری جڑ قحط سے تباہ کروں گا؛
وہ تیرے بچے ہُوئے لوگوں کو قتل کرے گا۔

۳۱ اَے پھاٹک، تُو واویلا کر! اَے شہر، تُو چِلاّ!
اَے تمام فلستیو، لرزاں ہو جاؤ!
کیونکہ شمال کی طرف سے دھوئیں کا ایک بادل آ رہا ہے،
اور اُس کے لشکر کی صفوں میں سے کوئی بھی پیچھے نہ رہے گا۔
۳۲ اُس ملک کے سفیروں کو
کیا جواب دیا جائے؟
خداوند نے صیّون کو قائم کیا ہے،
اور اُس میں اُس کے مصیبت زدہ لوگ پناہ لیں گے۔

موآب کے خلاف پیشگوئی

۱۵ موآب کے متعلق پیغام:
ایک ہی رات میں،
موآب کا شہر عار تباہ ہو گیا!
ایک ہی رات میں،
موآب کا شہر قیر تباہ ہو گیا!
۲ اہلِ دیبون اُونچے مقاموں پر واقع عبادت گاہ میں،
ماتم کرنے کے لیے گئے؛
نبو اور میدبا پر اہلِ موآب واویلا کرتے ہیں۔
ہر ایک کا سر مُنڈا ہُوا ہے
اور ہر ایک کی داڑھی کاٹی گئی ہے۔
۳ وہ سڑکوں پر ٹاٹ اوڑھے پھرتے ہیں؛
اور چھتوں اور چوراہوں پر نوحہ کرتے ہیں،
اور زار زار روتے ہُوئے سجدہ کرتے ہیں۔
۴ حسبون اور الیعالہ رو رہے ہیں،
اُن کی پکار یہض تک سُنائی دیتی ہے۔
اِس لیے موآب کے مسلّح سپاہی بھی زار زار رو رہے ہیں،
اُن کے دلوں کی دھڑکن بند ہو رہی ہے۔

۵ میرا دل موآب کے لیے رو پڑا؛
اُس کے لوگ ضغر،
اور عجلت شیلشیاہ تک فرار ہو گئے ہیں۔
وہ روتے ہُوئے،
لوحیت کی راہ چڑھتے ہیں؛
اور حورونائم کی راہ پر
اپنی تباہی پر گریہ وزاری کرتے ہیں۔
۶ نمریم کی نہریں خشک ہو گئیں
اور گھاس مرجھا گئی؛
روئیدگی غائب ہو گئی
اور ہریالی باقی نہ رہی۔
۷ اِس لیے جو دولت اُنہوں نے حاصل کی اور جمع کر رکھّی ہے
اُسے وہ بید کے نالے کے پار لے جائیں گے۔
۸ اُن کا شور و غوغا موآب کی سرحدوں تک گونجتا ہے؛
اور اُن کی آہ وزاری اِجلائم تک،
اور اُن کی نوحہ خوانی بیر ایلیم تک پہنچتی ہے۔
۹ دیمون کی ندیاں خُون سے بھری ہیں،
لیکن میں دیمون پر اور زیادہ مصیبت لاؤں گا۔
موآب سے بھاگنے والوں پر
اور جو ملک میں رہیں گے اُن پر شیر بھیجوں گا۔

۱۶ سلع سے بیابان کے راستے
صیّون کی بیٹی کے پہاڑ پر
ملک کے حاکم کے پاس

خراج کے طور پر برّے بھیجو۔

[۲] جس طرح گھونسلے سے باہر گرے ہُوئے پرندے
پھڑ پھڑاتے ہیں،
اُسی طرح موآب کی عورتیں
ارنون کے گھاٹوں پر ہیں۔

[۳] (اہلِ موآب اِلتجا کرتے ہیں کہ)
ہمیں صلاح دو،
فیصلہ کرو۔
ٹھیک دوپہر کو بھی
اپنا سایہ رات کی مانند کرو۔
گھر سے نکالے ہُوؤں کو چھپالو،
پناہ گزینوں کے ساتھ دھوکا نہ کرو۔
[۴] موآب کے جلاوطنوں کو اپنے پاس رہنے دو،
ستمگر کے قہر سے اُن کو بچاؤ۔

ظالم کا خاتمہ ہوگا،
اور تباہی رُک جائے گی؛
اور ستمگر ملک سے غائب ہو جائے گا۔
[۵] تب رحمت کے ساتھ ایک تخت قائم کیا جائے گا؛
اور داؤد کے گھرانے سے ایک شخص۔
راستی کے ساتھ اُس پر جلوہ افروز ہوگا۔

[۶] ہم موآب کے غرور کے بارے میں سُن چُکے ہیں۔
اُس کی خُود پسندی، خُود بینی،
تکبُّر اور گستاخی کے بارے میں بھی۔
لیکن اُس کی شیخیاں ہیچ ہیں۔
[۷] چنانچہ اہلِ موآب واویلا کرتے ہیں،
وہ سب مِل کر موآب کے لیے واویلا کرتے ہیں۔
وہ قیرحراست کے لوگوں کے لیے
رنجیدہ ہو کر ماتم کریں گے۔
[۸] حسبون کے کھیت،
اور سِبماہ کی بیلیں مرجھا گئیں۔
غیر قوموں کے حکمرانوں نے
بہترین بیلوں کو پاؤں تلے روند ڈالا،
جو کبھی یعزیر تک جا پہنچی تھیں
اور بیابان کی طرف پھیل گئی تھیں۔
اور اُن کی شاخیں
سمندر تک پھیل چُکی تھیں۔
[۹] اِس لیے میں یعزیر کی طرح
سِبماہ کی بیلوں کے لیے آہ وزاری کرتا ہُوں۔
اَے حسبون، اَے الیعالہ
میں تجھے اپنے آنسوؤں سے سینچُوں گا!
تیرے تیار پھل اور فصلوں پر لگائے جانے والے
خُوشی کے نعرے خاموش ہو گئے۔
[۱۰] میوے کے باغوں سے خُوشی اور شادمانی چھین لی گئی؛
نہ تاکستان میں کوئی گاتا یا للکارتا ہے؛
نہ ہی کوئی حوضوں میں انگور پامال کر کے اُن کا رس نکالتا ہے،
کیونکہ میں نے سب شور وغُل بند کر دیا ہے۔
[۱۱] میرا دل موآب کے لیے،
اور میرا ضمیر قیرحارس کے لیے بربط کی طرح نوحہ کرتا ہے۔
[۱۲] جب موآب اپنے اُونچے مقام پر پہنچ جاتا ہے،
تو وہ اپنے آپ کو محض تھکا لیتا ہے؛
جب وہ اپنے بُت کدے میں دعا کرنے جاتا ہے،
تو اُسے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

[۱۳] یہی وہ کلام ہے جو خداوند نے اِس سے پہلے موآب کے متعلق کیا تھا۔ [۱۴] لیکن اب خداوند فرماتا ہے: ٹھیکے کے مزدور کے حساب کے مطابق تین سال کے اندر موآب کی شان وشوکت جاتی رہے گی اور اُس کے تمام کثیر التعداد لوگ پست کر دیئے جائیں گے اور جو باقی بچیں گے، بہت ہی کم اور نہایت کمزور ہوں گے۔

دِمشق کے خلاف پیغام

۱۷ دِمشق کے متعلق پیغام:
دیکھ، دِمشق اب شہر نہ رہے گا
بلکہ کھنڈر کا ڈھیر بن جائے گا۔
[۲] عروعیر کے شہر ویران ہوں گے
اور وہ گلّوں کے بیٹھنے کی جگہ بنیں گے،
جہاں اُنہیں کوئی ڈرانے والا نہ ہوگا۔
[۳] افرائیم کا ہر قلعہ غائب ہو جائے گا،

اور دمشق کی سلطنت جاتی رہے گی؛
اور ارام کے بچے ہُوئے لوگ بھی
بنی اِسرائیل کی شان وشوکت کی طرح غائب ہو جائیں گے،
ربُّ الافواج فرماتا ہے۔
۴ اُس وقت یعقوب کی حشمت گھٹ جائے گی؛
اور اُس کے بدن کی چربی پگھل جائے گی۔
۵ وہ ایسا ہوگا گویا کوئی دہقان کھڑی فصل کاٹ کر
گیہوں کی بالیں بازوؤں میں سمیٹ رہا ہے۔
جیسے افرائیم کی وادی میں
کوئی خوشہ چینی کرتا ہو۔
۶ پھر بھی کچھ خوشے باقی بچیں گے،
ٹھیک اُس طرح جیسے زیتون کے درخت کو ہلانے کے بعد بھی
دو یا تین پھل چوٹی کی شاخوں پر،
اور چار یا پانچ پھلدار شاخوں پر بچ جاتے ہیں،
خداوند اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے۔

۷ اُس وقت لوگ اپنے خالق کی طرف نگاہ اُٹھائیں گے
اور اُن کی آنکھیں اِسرائیل کے قدُّوس کو دیکھیں گی۔
۸ وہ مذبحوں کی طرف نہ دیکھیں گے،
جنہیں اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا،
اور نہ وہ یسیرتوں کا
اور نہ عود جلانے کے ستونوں کا لحاظ کریں گے جو اُن کے
اپنے ہاتھوں کی دستکاری ہیں۔

۹ اُس وقت اُن کے مضبوط شہر جنہیں اُنہوں نے بنی اِسرائیل کی وجہ سے خیرباد کہا تھا[a] ایسے ہوں گے گویا وہ صرف جنگلی جھاڑیوں اور گھاس کے اُگنے کے لیے ہی تھے۔ ہر طرف ویرانی ہوگی۔

۱۰ تُو نے اپنے نجات دینے والے خدا کو فراموش کیا؛
اور اُس چٹان کو یاد نہ رکھا جو تیرا قلعہ ہے۔
اِس لیے خواہ تُو اچھے سے اچھے پَودے
اور درآمد کی ہُوئی بیلیں لگائے،
۱۱ خواہ وہ اُسی روز بڑھنے لگیں جس روز تُو نے اُنہیں لگایا،
اور اُسی صبح اُن میں کلیاں نکل آئیں،
لیکن بیماری اور شدید درد کے دِن
اُن کا پھل جاتا رہے گا۔

۱۲ آہ، بہت سی قوموں کا ہنگامہ۔
جن کا شور سمندر کے شور کی طرح ہے!
آہ، مختلف لوگوں کا شور وغُل۔
وہ بڑے بڑے دریاؤں کی مانند شور مچاتے ہیں!
۱۳ حالانکہ لوگ سیلاب کے پانی کی طرح اُمنڈ آتے ہیں،
لیکن جب وہ ڈانٹتا ہے تو وہ ایسے دُور بھاگ جاتے ہیں،
جیسے ٹیلوں پر کا بھُوسا ہوا کے سامنے اُڑ جاتا ہے،
اور خس وخاشاک جسے آندھی اُڑائے پھرتی ہے۔
۱۴ شام کے وقت جو دہشت لاتے ہیں!
وہ صبح ہونے سے پہلے ختم ہو جاتے ہیں!
یہ اُن لوگوں کا اجر ہے جو ہمیں لُوٹتے ہیں،
اور اُن کا بخرہ جو ہمیں غارت کرتے ہیں۔

کُوش کے متعلق پیشگوئی

۱۸ افسوس اُس پھڑ پھڑانے والے پروں کی سرزمین پر
جسے کُوش کی ندیاں سیراب کرتی ہیں،
۲ جو نرسل کی ناؤ میں سمندر کی راہ
سفیر بھیجتی ہے۔

اَے تیز رَو سفیرو، اُس قوم کے پاس جاؤ
جس کے لوگ بلند قامت اور خُوبصورت ہیں
اور جس کا خوف دُور دراز کے ملکوں پر چھایا ہُوا ہے،
یہ ایک عجیب وغریب زبان بولنے والی جارحانہ قوم ہے،
جس کی سرزمین ندیوں سے منقسم ہے۔

۳ اَے دُنیا کے سب لوگو،
جو زمین پر بسے ہُوئے ہو،
جب پہاڑوں پر جھنڈا اُونچا کیا جائے گا،
تو تُم اُسے دیکھو گے،
اور جب نرسنگا پھُونکا جائے گا،
تو تُم اُس کی آواز سُنو گے۔
۴ خداوند نے مجھ سے یہ کہا:
دھوپ کی شدید گرمی، اور فصل کاٹنے کے موسم کی حرارت میں

اوس کے بادل کی طرح،
میں خاموش رہُوں گا اور اپنی رہایش گاہ سے
اِطمینان سے دیکھتا رہُوں گا۔
۵ لیکن فصل سے پہلے جب پھولوں کی بہار ختم ہو
اور پھولوں کی جگہ انگور پکنے لگیں،
تب وہ ٹہنیوں کو ہنسوے سے کاٹ ڈالے گا،
اور پھیلی ہُوئی شاخوں کو بھی چھانٹ کر لے جائے گا۔
۶ وہ سب پہاڑ کے شکاری پرندوں
اور جنگلی درندوں کے لیے چھوڑ دی جائے گی؛
شکاری پرندے گرمی کے تمام موسم میں
اور جنگلی درندے جاڑے کے دِنوں میں اُن پر گزارا کرینگے۔

۷ اُس وقت اُس قوم کی طرف سے
جس کے لوگ بلند قامت اور خُوبصورت ہیں،
اور جس کا خوف دُور دراز کے ملکوں پر چھایا ہُوا ہے،
جو عجیب وغریب زبان بولنے والی جارحانہ قوم ہے،
جس کی سرزمین ندیوں سے منقسم ہے۔

ربُّ الافواج کے لیے ہدیۓ پیش کیے جائیں گے۔

یہ ہدیۓ ربُّ الافواج کے نام کے مسکن یعنی کوہِ صیّوؔن پر پیش کیے جائیں گے۔

مِصرؔ کے متعلق پیشگوئی

19 مِصرؔ کے متعلق پیغام:
دیکھو، خداوند ایک تیز رَو بادل پر سوار ہو کر
مِصرؔ میں آ رہا ہے۔
مِصرؔ کے بُت اُس کے سامنے تھرتھراتے ہیں،
اور اہلِ مِصرؔ کے دل اندر ہی اندر پگھل جاتے ہیں۔

۲ اور میں مصریوں کو ایک دُوسرے کے خلاف اُبھاروں گا۔
بھائی، بھائی سے،
ہمسایہ، ہمسایہ سے،
شہر، شہر سے،
اور صوبہ، صوبہ سے لڑے گا۔
۳ اہلِ مِصرؔ کے حوصلے پست ہو جائیں گے،
اور میں اُن کے منصوبے خاک میں ملا دُوں گا؛
وہ بُتوں سے، مُردوں کی رُوحوں سے،
اور جنّات اور جادوگروں سے مشورہ طلب کریں گے۔
۴ ربُّ الافواج فرماتا ہے:
میں مِصریوں کو ایک نہایت ہی ظالم حاکم کے سپُرد کرُوں گا،
اور ایک غضبناک بادشاہ اُن پر حکومت کرے گا۔

۵ دریائے نیلؔ کا پانی سوکھ جائے گا،
اور اُس کی گزرگاہ خشک ہو جائے گی۔
۶ نہروں میں سے بدبُو آنے لگے گی؛
مِصرؔ کے چشمے سِمٹ کر سوکھ جائیں گے۔
نَے اور سرکنڈے مرجھا جائیں گے،
۷ اور دریائے نیلؔ کے کنارے اور اُس کے دہانے کے پَودے بھی مُرجھا جائیں گے۔
دریائے نیلؔ کے آس پاس بویا ہُوا ہر کھیت خشک ہو جائے گا۔
اور فصل ہوا میں ایسی اُڑ جائے گی کہ کچھ بھی باقی نہ بچے گا۔
۸ وہ تمام ماہی گیر جو دریائے نیلؔ میں مچھلی کا شکار کرتے ہیں،
فریاد اور آہ وزاری کریں گے؛
اور جو پانی میں جال ڈالتے ہیں
وہ بےقرار ہو جائیں گے۔
۹ جو لوگ سَن کے ریشوں سے کپڑا بُنتے ہیں وہ مایوس ہوں گے،
اور مہین کپڑے بُننے والوں کی اُمید ٹُوٹ جائے گی۔
۱۰ تمام پارچہ ساز مایوس ہوں گے،
اور اُجرت پر کام کرنے والے سارے مزدور رنجیدہ خاطر ہوں گے۔

۱۱ ضعنؔ کے حکّام محض بےوقوف ہیں؛
فرعونؔ کے دانشمند مُشیر غلط رائے دیتے ہیں۔
تُم فرعونؔ سے کیسے کہہ سکتے ہو،
کہ میں بھی دانشمندوں میں سے ایک،
اور قدیم بادشاہوں کی نسل سے ہُوں؟

۱۲ تیرے دانشمند مُشیر اب کہاں ہیں، اَے فرعونؔ!
وہ تجھے بتاتے کیوں نہیں
کہ ربُّ الافواج نے

مِصر کے خلاف کیا منصوبہ بنایا ہے۔
[۱۳] ضعن کے افسران احمق ہو گئے ہیں،
اور میمفِس کے رہنما دھوکا کھا گئے ہیں؛
مِصر کی خصوصی ہستیوں نے ہی لوگوں کو گمراہ کیا۔
[۱۴] خدا نے اُن میں بدحواسی کی رُوح ڈال دی،
تاکہ مِصر جو بھی قدم اُٹھائے اُس میں وہ ڈگمگا جائے،
جیسے ایک متوالا قَے کے وقت ڈگمگاتا ہے۔
[۱۵] مِصر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔
نہ سر، نہ دُم؛ نہ کھجور کی شاخ، نہ سرکنڈے کی مدد سے۔

[۱۶] اُس وقت اہلِ مِصر عورتوں کی مانند ہو جائیں گے۔ ربُّ الافواج اپنا ہاتھ اُن کے خلاف بڑھائے گا اور وہ خوف سے کانپیں گے۔ [۱۷] تب یہوداہ کا ملک اہلِ مِصر کے لیے اِس قدر دہشت ناک ثابت ہو گا کہ جو کوئی اُس کا ذکر سُنے گا وہ تھرتھرا اُٹھے گا۔ یہ ربُّ الافواج کے اِس منصوبہ کے باعث ہو گا جو اُس نے اُن کے خلاف بنا رکھا ہے۔

[۱۸] اُس وقت مِصر کے پانچ شہروں میں کنعانی زبان (عبرانی) بولی جائے گی اور وہاں کے لوگ ربُّ الافواج کی پیروی کا حلف اُٹھائیں گے۔ اُن میں سے ایک شہر شہرِ آفتاب (تباہی کا شہر) کہلائے گا۔

[۱۹] اُس وقت ملکِ مِصر کے وسط میں خداوند کا ایک مذبح اور اُس کی سرحد پر خداوند کا ایک ستون ہو گا۔ [۲۰] اور وہ ملکِ مِصر میں ربُّ الافواج کے لیے نشان اور گواہ ٹھہرے گا۔ جب وہ ستمگروں کے مظالم کی وجہ سے خداوند سے فریاد کریں گے تب وہ اُن کے لیے ایک رہائی دینے والا اور حامی بھیجے گا اور وہ اُن کو نجات دے گا۔ [۲۱] اِس طرح خداوند اپنے آپ کو اہلِ مِصر پر ظاہر کرے گا اور اُس وقت وہ خداوند کو پہچانیں گے اور ذبیحے اور اناج کے ہدیئے پیش کر کے اُس کی عبادت کریں گے۔ اور خدا کے لیے منتیں مانگیں گے اور اُنہیں پورا کریں گے۔ [۲۲] خداوند اہلِ مِصر پر وبا نازل کرے گا اور اُنہیں مارے گا اور شفا بخشے گا۔ وہ خداوند کی طرف لَوٹیں گے اور وہ اُن کی دعا سُنے گا اور اُنہیں شفا بخشے گا۔

[۲۳] اُس وقت مِصر سے اُسور تک ایک شاہراہ ہو گی۔ اُسوری مِصر جائیں گے اور اہلِ مِصر اُسور کو۔ اہلِ مِصر اور اُسوری مل کر عبادت کریں گے۔ [۲۴] اُس وقت مِصر اور اُسور کے ساتھ تیسرا ملک اِسرائیل ہو گا جو زمین پر برکت کا باعث ٹھہرے گا۔ [۲۵] ربُّ الافواج اُن کو یہ کہتے ہُوئے برکت دے گا: مبارک ہو مِصر جو میری اُمّت ہے، اُسور جو میرے ہاتھ کی صنعت ہے اور اِسرائیل جو میری میراث ہے۔

مِصر اور کُوش کے خلاف پیشگوئی

۲۰ جس سال اُسور کے بادشاہ سرجون کا بھیجا ہُوا فوجی جرنیل اشدود آیا اور اُس پر حملہ کر کے اُسے فتح کر لیا۔ [۲] اُس وقت خداوند نے آموص کے بیٹے یسعیاہ کی معرفت کلام کیا۔ اُس نے اُس سے کہا: اپنے بدن سے ٹاٹ کا لباس الگ کر دے اور اپنے پیروں سے جوتے اُتار ڈال۔ اور اُس نے ویسا ہی کیا اور برہنہ اور ننگے پاؤں پھرتا رہا۔

[۳] تب خداوند نے کہا: جس طرح میرا بندہ یسعیاہ تین سال تک برہنہ اور ننگے پاؤں پھرا تاکہ مِصر اور کُوش کے خلاف ایک نشان اور علامت ہو، [۴] اُسی طرح اُسور کا بادشاہ مِصری اسیروں اور کُوشی جلاوطنوں کو خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھے، برہنہ جسم اور ننگے پاؤں اور بے پردہ کُولہوں کے ساتھ لے جائے گا۔ اور یہ اہلِ مِصر کے لیے رسوائی کا باعث ہو گا۔ [۵] تب وہ جو کُوش پر اعتماد رکھتے تھے اور مِصر پر نازاں تھے خوفزدہ اور پشیمان ہوں گے۔ [۶] اُس وقت اِس ساحل پر بسنے والے لوگ کہیں گے، دیکھو، اُن لوگوں کا کیا حال ہُوا جن پر ہم نے اعتماد کیا اور جن کی طرف ہم شاہِ اُسور سے بچنے کے لیے مدد کی خاطر بھاگے۔ تو پھر ہم کیسے بچیں گے؟

بابل کے خلاف پیشگوئی

۲۱ سمندر کے کنارے والے صحرا کے متعلق پیغام:

جس طرح جنوبی علاقہ سے تیز بگولے آتے ہیں،
اُسی طرح بیابان سے جو ایک ہولناک سرزمین ہے،
ایک حملہ آور آ رہا ہے۔

[۲] مجھے نہایت ہی ہیبت ناک رویا دکھائی گئی:
غدّار دغا دیتا ہے، اور لُٹیرا لُوٹ لیتا ہے۔
اَے عیلام، چڑھائی کر! اَے مادی، محاصرہ کر!
اس کی وجہ سے جو نوحہ ہُوا اُسے میں ختم کروں گا

[۳] یہی باعث ہے کہ میرا جسم درد سے اینٹھ رہا ہے،
ایک زچہ کی طرح شدید درد نے مجھے جکڑ لیا ہے؛
جو کچھ میں سُن رہا ہُوں اُس سے میں ہراساں ہُوں،

اور جو دیکھ رہا ہُوں اُس سے میں پریشان ہُوں۔

۴ میرا دل رُکا جاتا ہے،
اور خوف سے میں کانپنے لگتا ہُوں؛
جس شفق کے لیے میں ترستا تھا
وہ میرے لیے ہیبت بن گئی۔

۵ وہ دسترخوان بچھاتے ہیں،
اور غالیچے پھیلاتے ہیں،
وہ کھاتے اور پیتے ہیں!
اَے افسرو، اُٹھو،
سِپر پر تیل ملو!

۶ خداوند مجھ سے یہ کہتا ہے:

جا، ایک پاسبان کو متعیّن کر
تا کہ وہ جو کچھ دیکھے اُس کی اطلاع دے۔

۷ جب وہ رتھ دیکھے
جن میں دو دو گھوڑے جُتے ہوں،
اور گدھوں
اور اونٹوں پر سوار دیکھے،
تو وہ نہایت چوکنّا ہو جائے،
بے حد چوکنّا۔

۸ اور پاسبان چِلّا اُٹھا،

اَے خداوند میں روز بروز پہرہ کے مینار پر کھڑا رہتا ہُوں؛
ہر رات میں اپنی جگہ پر موجود ہُوں۔

۹ دیکھ، ایک آدمی رتھ میں آتا ہے
جس میں دو گھوڑے جُتے ہیں۔
اور یہ خبر لاتا ہے:
کہ بابلؔ گر پڑا، گر پڑا!
اُس کے معبودوں کی سبھی مورتیاں
چکنا چوُر ہو کر زمین پر گری پڑی ہیں!

۱۰ اَے میرے لوگو جو کھلیان میں پامال ہو چُکے ہو،
ربُّ الافواج اور اِسرائیلؔ کے خدا سے میں نے جو کچھ سُنا،
تمہیں بتاتا ہُوں۔

ادومؔ کے خلاف پیشگوئی

۱۱ دومہؔ کے متعلق پیغام:
کسی نے مجھے شعیرؔ سے پکارا،
اَے پاسبان، رات کی کیا خبر ہے؟
اَے پاسبان، رات کی کیا خبر ہے؟

۱۲ پاسبان جواب دیتا ہے،
صبح ہوتی ہے اور رات بھی۔
اگر تُم پُوچھنا چاہتے ہو تو پُوچھو؛
اور ایک بار پھر آنا۔

عربؔ کے خلاف پیشگوئی

۱۳ عربؔ کے متعلق پیغام:

اَے دِدانیوں کے قافلو،
جو عربؔ کے جنگلوں میں مقیم ہو،

۱۴ پیاسوں کے لیے پانی لاؤ؛
اَے تیماؔ کے رہنے والو،
بھاگنے والوں کے لیے کھانا لاؤ۔

۱۵ وہ تلوار سے،
ننگی تلوار سے،
اور کھینچی ہُوئی کمان سے
اور جنگ کی شدّت کے خوف سے بھاگے ہیں۔

۱۶ خداوند نے مجھ سے یہ کہا: مزدوروں کے حساب کے مطابق ایک سال کے اندر قیدارؔ کی تمام شان وشوکت ختم ہو جائے گی۔ ۱۷ قیدارؔ کے تیراندازوں اور بہادروں میں سے صرف چند لوگ ہی بچ پائیں گے۔ خداوند اسرائیلؔ کے خدا نے یہ فرمایا ہے۔

یروشلیمؔ کے متعلق پیشگوئی

۲۲

رویا کی وادی کے متعلق پیغام:

اب تمہیں کیا پریشانی ہے،
جو تُم سب کے سب چھتوں پر چڑھ گئے،

۲ اَے ہنگامہ اور شور وغُل سے بھرے ہُوئے شہر،
اور عیش ونشاط کی بستی!
تیرے مقتول تلوار سے قتل نہیں ہُوئے،
نہ ہی وہ لڑائی میں مارے گئے۔
۳ تیرے تمام سردار اِکٹھے بھاگ گئے؛
اور اُنہیں بغیر کمان استعمال کیے گرفتار کیا گیا۔
جب کہ دشمن کافی دُور تھا، تُم سب جو بھاگ نکلے تھے،
پکڑے گئے اور اِکٹھے اسیر کیے گئے۔
۴ اِس لیے میں نے کہا: مجھ سے دُور ہو جاؤ؛
مجھے زار زار رونے دو۔
مجھے میری قوم کی بربادی پر
تسلّی نہ دو۔

۵ آج کا دِن رویا کی وادی میں
خداوند ربُّ الافواج کے لیے
بے حد شور وغُل، پامالی اور دہشت کا دِن ہے۔
یہ دیواروں کو گرانے کا
اور پہاڑوں کو فریاد سُنانے کا دِن ہے۔
۶ عیلاؔم نے اپنے رتھ سواروں اور گھوڑوں کے ساتھ
ترکش اُٹھایا؛
اور قیرؔ نے سِپر کا غلاف اُتار دیا۔
۷ تیری بہترین وادیاں اب رتھوں سے بھری ہُوئی ہیں،
اور گھوڑ سوار شہر کے پھاٹکوں پر صف آرا ہیں۔
۸ یہُوداؔہ کے بچاؤ کے ذرائع ہٹا دیئے گئے۔

اور اب تُو نے جنگل کے محل کی طرف
اسلحہ کے لیے نگاہ اُٹھائی؛
۹ تُو نے دیکھا کہ داؤدؔ کے شہر کے دفاع میں کئی رخنے تھے؛
تُو نے نیچے کے حوض میں پانی جمع کیا۔
۱۰ تُو نے یروشلیمؔ کی عمارتوں کو گنا
اور شہر پناہ کو مضبوط کرنے کے لیے گھروں کو ڈھا دیا۔
۱۱ تُم نے دو دیواروں کے بیچ میں ایک حوض بنایا
تا کہ پُرانے حوض کا پانی اُس میں جمع کر سکو،
لیکن تُم نے اُس کی طرف نگاہ نہ کی جس نے اُسے بنایا،
نہ اُس کا لحاظ کیا جس نے کافی عرصہ پہلے اُس کا منصوبہ بنایا۔

۱۲ خداوند ربُّ الافواج نے
اُس روز تمہیں
رونے اور ماتم کرنے،
اپنے بال نوچنے اور ٹاٹ پہننے کے لیے بُلایا۔
۱۳ لیکن دیکھو، یہاں تو خُوشی اور عیش ونشاط،
جانوروں کو ذبح کرنا اور بھیڑوں کو حلال کرنا،
اور گوشت خواری اور مَے خواری ہی جاری ہے!
تُم کہتے ہو، آؤ، کھائیں اور پئیں،
کیونکہ کل تو ہمیں مرنا ہی ہے!

۱۴ ربُّ الافواج نے یہ میرے کان میں کہا: تمہارے مرنے کے دِن تک اِس گناہ کا کفّارہ نہ ہو سکے گا۔ خداوند ربُّ الافواج نے یہ فرمایا ہے۔

۱۵ خداوند ربُّ الافواج فرماتا ہے:

جا اور محل کے مختار شبناؔہ سے کہہ،
۱۶ کہ تُو یہاں کیا کر رہا ہے اور تجھے کس نے اجازت دی
کہ اپنے لیے یہاں قبر تراشے،
بلندی پر اپنی قبر کھدوائے
اور چٹان میں اپنے لیے آرامگاہ بنوائے؟

۱۷ خبردار، اَے مردِ قوی! خداوند تجھ پر اپنی گرفت مضبوط کرے گا
اور تجھے دُور پھینک دے گا۔
۱۸ وہ تجھے گھما کر گیند کی طرح
ایک وسیع ملک میں دُور پھینک دے گا۔
اور اَے اپنے آقا کے گھر کو رُسوا کرنے والے!
تُو وہاں مر جائے گا
اور تیرے عالیشان رتھ بھی وہیں ہوں گے۔
۱۹ میں تجھے تیرے منصب سے برطرف کر دُوں گا،
اور تجھے تیرے مرتبہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

۲۰ اُس وقت میں اپنے بندہ الیاقیمؔ بن حِلقیاؔہ کو بُلاؤں گا۔ ۲۱ میں اُسے تیری خلعت پہناؤں گا اور تیرا کمربند اُس پر کسُوں گا اور تیرا اِختیار اُس کے سپُرد کرُوں گا۔ وہ اہلِ یروشلیمؔ اور بنی یہُوداہ

کا باپ ہو گا۔ [۲۲] میں داؤد کے گھر کی کنجی اُس کے کندھے پر رکھوں گا۔ جو کچھ وہ کھولے گا اُسے کوئی بند نہیں کر سکے گا اور جو کچھ وہ بند کرے گا کوئی اور اُسے کھول نہیں سکے گا۔ [۲۳] میں اُسے کھونٹی کی طرح کسی مضبوط جگہ میں ٹھونک دُوں گا۔ وہ اپنے باپ کے گھر کے لیے عزت و احترام کا تخت ہو گا۔ [۲۴] اُس کے خاندان کی ساری جاہ و حشمت کو، اُس کی اولاد اور نسل کو اور اُس کے سب چھوٹے بڑے برتنوں اور پیالوں سے لے کر مرتبانوں تک سب کو اِسی سے منسوب کیا جائے گا۔

[۲۵] ربُّ الافواج فرماتا ہے کہ اُس وقت وہ کھونٹی جو مضبوط جگہ میں ٹھونکی گئی تھی، ڈھیلی پڑ جائے گی اور کاٹ کر گرائی جائے گی اور اُس پر لٹکا ہُوا سبھی بوجھ گر جائے گا۔ کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا ہے۔

صور کے متعلق پیشگوئی

۲۳

صور کے متعلق پیغام:

اَے ترسیس کے جہازو، ماتم کرو!
کیونکہ صور تباہ ہو چُکا ہے
وہاں نہ کوئی گھر بچا ہے نہ بندرگاہ۔
کِتیم کے ملک سے
اُنہیں یہ خبر پہنچی ہے۔

[۲] اَے جزیرے کے لوگو
اور اَے صیدون کے سوداگرو،
جنہیں بحری سیّاحوں نے مالا مال کیا ہے،
خاموش ہو جاؤ۔
[۳] سمندر کی راہ سے آیا ہُوا
سیحور کا غلّہ؛
اور دریائے نیل کے علاقہ کی فصل، صور کی آمدنی تھی،
اور وہ مختلف قوموں کی تجارت گاہ بنا۔

[۴] اَے صیدا شرمندہ ہو، اور تُو بھی اَے سمندر کے قلعہ،
کیونکہ سمندر نے کہا ہے:
نہ مجھے دردِ زہ لگا اور نہ ہی میں نے بچّے جنے؛
نہ میں نے بیٹے پالے، نہ ہی بیٹیوں کی پرورش کی۔
[۵] جب اہلِ مصر کو خبر پہنچے گی،
تو وہ صور کا حال سُن کر نہایت غمگین ہوں گے۔

[۶] اَے جزیرے کے لوگو،
ماتم کرتے ہُوئے ترسیس کی طرف چلے جاؤ۔
[۷] کیا یہی تمہارا عیش و نشاط کا شہر ہے،
جو قدیم زمانہ سے بسا ہُوا ہے،
جس کے قدم اُسے
دُور دراز کے ملکوں میں بسنے کے لیے لے گئے؟
[۸] صور کے خلاف یہ منصوبہ کس نے باندھا،
جس نے کئی تاجپوشیاں کیں،
جس کے سوداگر اُمراء ہیں،
اور جس کے تاجر سارے جہاں میں عزت دار ہیں؟
[۹] ربُّ الافواج نے یہ طے کیا،
کہ تمام شان و شوکت کے غرور کو نیچا دکھائے
اور اُن سب کو جو دُنیا میں معزز ہیں، ذلیل کرے۔

[۱۰] اَے اہلِ ترسیس،
اپنی سرزمین میں دریائے نیل کی طرح پھیل جاؤ،
کیونکہ اب تمہارے لیے کوئی بندرگاہ باقی نہ رہی۔
[۱۱] خداوند نے سمندر کے اُوپر اپنا ہاتھ بڑھایا ہے
اور اُس کی مملکتوں کو لرزا دیا ہے۔
اُس نے کنعان کے خلاف حکم جاری کیا ہے
کہ اُس کے قلعے مسمار کیے جائیں۔
[۱۲] اُس نے کہا: اَے صور کی کنواری بیٹی، تُو لُٹ چُکی ہے،
تجھے اب عیش و نشاط نصیب نہ ہو گا،

اُٹھ اور کِتیم میں چلی جا؛
لیکن وہاں بھی تجھے آرام نہ ملے گا۔
[۱۳] کسدیوں کے ملک کو دیکھ،
اِس قوم کا اب وجود ہی باقی نہ رہا!
اُسوریوں نے اُسے
جنگلی جانوروں کا ٹھکانہ بنا دیا؛
اُنہوں نے اُس میں اپنے محاصرہ کے بُرج کھڑے کر دیئے،
اُن کے محل ڈھا دیئے
اور اُسے ویران کر دیا۔

[۱۴] اَے ترسیس کے جہازو، واویلا کرو؛

کیونکہ تمہاری بندرگاہ تباہ کر دی گئی۔

[15] اُس وقت صوؔر ستّر برس تک، جو کہ کسی بادشاہ کی زندگی کا عرصہ ہوتا ہے، فراموش کیا جائے گا۔ اُن ستّر برس کے اختتام پر صوؔر کے ساتھ وہی ہوگا جیسا کہ ایک فاحشہ کے ساتھ ہُوا جس کا ذکر اِس گیت میں ہے:

[16] اَے بھولی بسری فاحشہ،
بربط اُٹھا اور شہر میں گھوم پھر؛
بربط بجا اور خوب نغمہ سرائی کر،
تاکہ تجھے یاد کیا جائے۔

[17] ستّر برس کے بعد خداوند صوؔر کی خبر لے گا۔ وہ فاحشہ پھر سے اپنا دھندا کرنے لوٹ آئے گی اور روئے زمین پر موجود تمام مملکتوں کے ساتھ بدکاری کرے گی۔ [18] لیکن اُس کا منافع اور اُس کی کمائی خداوند کے لیے وقف کیے جائیں گے۔ لیکن یہ رقم نہ تو خزانہ میں داخل ہوگی، نہ ہی اِس کا ذخیرہ کیا جائے گا۔ اُس کا منافع اُن لوگوں کی نذر ہوگا جو خداوند کے حضور رہیں ہتے ہیں تاکہ وہ کھائیں، سیر ہوں اور اچھّے کپڑے پہنیں۔

خداوند کی طرف سے زمین کی بربادی

۲۴ دیکھو، خداوند زمین کو ویران کر کے
تہہ و بالا کر دے گا؛
وہ اُس کے باشندوں کو
تِتر بِتّر کرے گا۔
[2] سب کا حال یکساں ہوگا
کاہن کا حال قوم کے حال کی طرح،
آقا کا نوکر کی طرح،
مالکن کا نوکرانی کی طرح،
بیچنے والے کا خریدار کی طرح،
اُدھار لینے والے کا اُدھار دینے والے کی طرح،
مقرُوض کا ساہوکار کی طرح۔
[3] زمین بالکل خالی کی جائے گی
اور بشدّت غارت ہوگی
کیونکہ یہ کلام خداوند کا ہے۔

[4] زمین سوکھ جاتی ہے اور نباتات مرجھا جاتی ہے،
دُنیا بیتاب اور پژمُردہ ہو جاتی ہے،
اور زمین کے بلند پایہ لوگ ناتوان ہو جاتے ہیں۔
[5] زمین اپنے باشندوں کے باعث ناپاک ہوگئی؛
کیونکہ اُنہوں نے شریعت کو نہ مانا،
اور آئین سے منحرف ہُوئے،
اور ابدی عہد کو توڑ دیا ہے۔
[6] اِس لیے زمین ملعون ہو کر رہ گئی؛
اور اُس کے باشندے مجرم قرار دیئے گئے۔
چنانچہ زمین کے باشندے جلائے گئے،
اور صرف تھوڑے ہی لوگ باقی رہ گئے۔
[7] نئی شراب خشک ہو جاتی ہے اور انگور کی بیل مُرجھا جاتی ہے؛
اور رنگ رلیاں منانے والے تمام لوگ کراہتے ہیں۔
[8] دَفوں کی خُوشیاں بند ہوگئیں،
رنگ رلیاں منانے والوں کا شور و غُل جاتا رہا۔
اور بربط کا مسرّت بخش نغمہ خاموش ہے۔
[9] اب وہ گیت کے ساتھ شراب نہیں پیتے؛
پینے والوں کو شراب کڑوی لگتی ہے۔
[10] تباہ شُدہ شہر سنسان پڑا ہے؛
ہر گھر کا دروازہ بند ہے۔
[11] لوگ شراب کے لیے سڑکوں پر چِلّا رہے ہیں؛
ہر خُوشی غم میں بدل گئی ہے،
زمین کی تمام خُوشیاں نابود ہو چُکی ہیں۔
[12] شہر ویران ہو چُکا ہے
اور اُس کا پھاٹک توڑ پھوڑ دیا گیا ہے۔
[13] زمین کا
اور قوموں کا حال ایسا ہی ہوگا،
جیسا اُس درخت کا جس کے زیتون جھاڑ لیے جائیں،
یا انگور کی اُس بیل کا جس کی خوشہ چینی کر لی گئی ہو۔

[14] وہ اپنی آوازیں بلند کر کے خُوشی کے گیت گاتے ہیں؛
مغرب کی جانب سے وہ خدا کی عظمت و جلال کے نعرے
لگاتے ہیں۔
[15] چنانچہ مشرق میں خداوند کی تمجید کرو؛
اور سمندر کے جزیروں میں

خداوند، اِسرائیلؔ کے خدا کے نام کی تمجید کرو۔
۱۶ زمین کی اِنتہا سے ہم یہ گیت سُنتے ہیں:
''صادق کے لیے جلال و عظمت۔''

لیکن میں نے کہا، ہائے میں برباد ہُوا، میں برباد ہُوا!
مجھ پر افسوس!
دغابازوں نے دغا کی!
ہاں، دغابازوں نے بڑی دغا کی!
۱۷ اَے اہلِ زمین،
خوف اور گڑھا اور پھندا تمہارے منتظر ہیں۔
۱۸ جو کوئی خوفناک آواز سُن کر بھاگے گا
وہ گڑھے میں گرے گا؛
اور جو کوئی گڑھے میں سے نکل آیا
وہ پھندے میں پھنسے گا۔

آسمان کے دریچے کھول دیئے گئے،
اور زمین کی بنیادیں ہل رہی ہیں۔
۱۹ زمین کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے،
وہ ریزہ ریزہ ہو گئی ہے،
اور وہ شدّت سے ہلائی گئی ہے۔
۲۰ زمین متوالے کی مانند ڈگمگا رہی ہے،
وہ یوں سرک رہی ہے جیسے کوئی جھونپڑی تیز ہوا میں جھول رہی ہو۔
اپنی سرکشی کے گناہ کا بوجھ اُس پر اِس قدر بھاری ہے
کہ وہ گری جاتی ہے اور پھر کبھی نہ اُٹھے گی۔

۲۱ اُس وقت یوں ہوگا کہ خداوند
آسمانی لشکر کو آسمان پر
اور زمین کے بادشاہوں کو زمین پر سزا دے گا۔
۲۲ وہ تہہ خانہ میں بند قیدیوں کی مانند
جمع کیے جائیں گے
اور قید خانہ میں ڈالے جائیں گے؛
اور بہت دِنوں کے بعد اُن کی خبر لی جائے گی۔
۲۳ چاند خجل اور سورج شرمندہ ہوگا؛
کیونکہ ربُّ الافواج
کوہِ صیّونؔ پر اور یروشلیمؔ میں
اپنے بُزرگ بندوں کے رُوبرُو جاہ و حشمت کے ساتھ حکومت کرے گا۔

خداوند کی ستایش

۲۵ اے خداوند، تُو میرا خُدا ہے؛
میں تیری تمجید کرُوں گا اور تیرے نام کی ستایش کرُوں گا،
کیونکہ تُو نے پوری سچّائی سے
ایسے عجیب و غریب کام کیے ہیں،
جنہیں تُو نے ابتدا ہی سے کرنے کا اِرادہ کر لیا تھا۔
۲ تُو نے شہر کو خاک کا ڈھیر بنا دیا،
اور فصیلدار شہر کو کھنڈر کر ڈالا،
اور پردیسیوں کے مضبوط قلعہ کو ایسا ویران کر دیا
کہ وہ پھر کبھی تعمیر نہ کیا جائے گا۔
۳ اِس لیے طاقتور ملکوں کے لوگ تیری ستایش کریں گے؛
اور نہایت سنگدل قوموں کے شہروں میں تیرا خوف مانا جائے گا۔
۴ کیونکہ تُو مسکین کے لیے قلعہ،
اور محتاج کے لیے پریشانی کے وقت جائے پناہ،
اور سیلاب میں محفوظ مقام
اور گرمی سے بچاؤ کے لیے سایہ دار جگہ۔
کیونکہ سنگدل کی سانس
دیوار سے ٹکرانے والے طوفان
۵ اور بیابان کی شدید تپش کی طرح ہوتی ہے۔
جس طرح بادل کے سایہ سے گرمی جاتی رہتی ہے،
اِسی طرح تُو پردیسیوں کا شور و غُل،
اور سنگدل لوگوں کا شادیانہ بجانا بند کرتا ہے۔

۶ ربُّ الافواج اِس پہاڑ پر
سب قوموں کے لیے ایسی ضیافت تیّار کرے گا،
جس میں لذیذ کھانے اور پرانی عمدہ مَے پیش کی جائے گی
جہاں نہایت مُرغّن اور لذیذ اشیاءِ خُوردنی اور بہترین شراب ہوگی۔
۷ جو پردہ سب قوموں پر پڑا ہُوا ہے
اور جو نقاب سب قوموں کو چھپائے ہُوئے ہے،
اُسے وہ اُس پہاڑ پر سے ہٹا دے گا؛

۸ اور مَوت کو ہمیشہ کے لیے نابود کر دے گا۔
اور خداوند خدا سب کے چہروں پر سے
آنسو پونچھ ڈالے گا؛
اور روئے زمین سے
اپنے لوگوں کی رسوائی مٹا دے گا۔
کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا ہے۔

۹ اُس وقت یہ کہا جائے گا:

دیکھو ہمارا خدا یہی ہے؛
ہمیں اُس کا انتظار تھا اور اُس نے ہمیں نجات دی۔
یہی وہ خداوند ہے جس پر ہمارا اعتقاد تھا؛
آؤ، خُوشیاں منائیں اور اُس کی نجات سے شادمان ہوں۔

۱۰ کیونکہ اِس پہاڑ پر خداوند کا ہاتھ ہمیشہ قائم رہے گا؛
اور موآب اُس کے پاؤں تلے ایسا کُچلا جائے گا
جیسے بھوسا کھاد میں کُچلا جاتا ہے۔
۱۱ اور وہ اس میں اپنے ہاتھ اِس طرح پھیلائیں گے،
جیسے کوئی تیراک تیرنے کے لیے اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔
لیکن وہ اُن کے غرور کو
اُن کے ہاتھوں کی چالاکی کے باوجود پست کر دے گا۔
۱۲ وہ تیری اونچی اور مضبوط فصیلوں کے بُرج توڑ کر
اُنہیں نیچا کرے گا؛
اور اُنہیں زمین پر گرا کر
خاک میں ملا دے گا۔

ستایش کا گیت

۲۶

اُس وقت یہوداہ کے ملک میں یہ گیت گایا جائے گا:

ہمارا شہر مُحکم ہے؛
خدا نجات کو
اُس کی فصیلیں اور بُرج بنا دیتا ہے۔
۲ پھاٹک کھول دو
تا کہ راستباز قوم جو اپنے ایمان پر قائم ہے،
داخل ہو سکے۔
۳ جس دل کا اعتماد تجھ پر ہے
اُسے تُو ہر طرح محفوظ رکھے گا،
کیونکہ اُس کا توکّل تجھ پر ہے۔
۴ خداوند پر ہمیشہ بھروسا رکھ،
کیونکہ خداوند یہوواہ ابدی چٹان ہے۔
۵ وہ اُونچے مقاموں پر رہنے والوں کو پست کر دیتا ہے،
اور اُونچے شہر کو نیچے لے آتا ہے؛
وہ اُسے زمین کے برابر کر کے
مٹّی میں ملا دیتا ہے۔
۶ وہ پاؤں تلے روندا جاتا ہے۔
مظلوموں کے پاؤں تلے،
اور مسکینوں کے قدموں کے نیچے۔

۷ راستباز کی راہ ہموار ہے؛
تُو جو خُود حق ہے، صادق کی راہ ہموار کرتا ہے۔
۸ ہاں اَے خداوند، تیرے آئین کی راہ پر چلتے ہُوئے،
ہم تیرے منتظر رہے ہیں؛
تیرے نام اور تیری یاد کے لیے
ہمارے دلوں میں اشتیاق ہے۔
۹ رات کے وقت میری جان تیرے لیے بیقرار ہو جاتی ہے؛
اور صبح کو میری رُوح تیری مشتاق ہوتی ہے،
کیونکہ جب تیرا اِنصاف دُنیا پر ظاہر ہوتا ہے،
تب دُنیا کے باشندے راستبازی سیکھتے ہیں۔
۱۰ ہر چند شریروں پر فضل ہو،
وہ راستبازی نہیں سیکھتے؛
راستی کے ملک میں بھی وہ بُرائی کرتے رہتے ہیں
اور خداوند کی عظمت کا لحاظ نہیں کرتے۔
۱۱ اَے خداوند، تیرا ہاتھ بلند ہے،
پر وہ اُسے نہیں دیکھتے۔
اُنہیں توفیق دے تا کہ وہ اُس غیرت کو دیکھیں جو تجھے اپنے لوگوں کے لیے ہے اور پشیمان ہوں؛
اور اپنے دشمنوں کو اُس آگ میں بھسم ہو جانے دے جو اُن کے لیے جلائی گئی ہے۔
۱۲ اَے خداوند، تُو ہمارے لیے امن قائم کر؛
ہمارے سب کام تُو ہی نے ہمارے لیے انجام دیئے ہیں۔

۱۳ اَے خداوند، ہمارے خدا، تیرے سوا دُوسرے حاکموں نے بھی
ہم پر حکومت کی ہے،
لیکن ہم صرف تیرے ہی نام کو عزّت دیتے ہیں۔
۱۴ وہ مر گئے اور اب زندہ باقی نہیں؛
مُردہ رُوحیں پھر زندہ نہ ہوں گی۔
تُو نے اُنہیں سزا دی اور اُنہیں نابود کر دیا؛
یہاں تک کہ تُو نے اُن کی یاد تک مِٹا دی۔
۱۵ تُو نے قوم کو بڑھایا، اَے خداوند؛
تُو نے قوم کو بڑھایا۔
تُو نے اپنی عظمت ظاہر کی؛
تُو نے ملک کی تمام حدود کو وسعت دی ہے۔
۱۶ اَے خداوند، وہ مصیبت میں تیرے طالب ہُوئے؛
جب تُو نے اُنہیں تادیب کی،
وہ بمشکل دعا کر پائے۔
۱۷ جس طرح ایک حاملہ عورت زچگی کے وقت
درد سے کراہتی اور چِلاّتی ہے،
ٹھیک اُسی طرح اَے خداوند، ہم تیرے حضور میں تھے۔
۱۸ ہم حاملہ تھے اور درد سے اینٹھے،
لیکن ہم نے صرف ہوا کو جنم دیا۔
ہم زمین پر نجات نہ لا پائے؛
نہ ہی دنیا کے لوگوں کو جنم دے سکے۔

۱۹ لیکن تیرے مُردے جئیں گے؛
اُن کی لاشیں اُٹھ کھڑی ہوں گی۔
تُم جو خاک میں جا بسے ہو،
جاگو اور خُوشی کے نعرے لگاؤ۔
تیری اوس صبح کی اوس کی مانند ہے؛
زمین اپنے مُردوں کو اُگل دے گی۔

۲۰ اَے میرے لوگو، جاؤ، اپنی خوابگاہوں میں داخل ہو کر
اپنے پیچھے دروازے بند کر لو؛
تھوڑی دیر کے لیے جب تک کہ قہر ٹل نہ جائے
اپنے آپ کو چھپائے رکھّو۔
۲۱ کیونکہ دیکھو، خداوند اپنی قیامگاہ سے چلا آ رہا ہے
تا کہ دُنیا کے لوگوں کو اُن کے گناہوں کی سزا دے۔
زمین اپنے اُوپر بہایا ہُوا خُون ظاہر کر دے گی،
اور اپنے مقتولوں کو اور زیادہ نہ چھپائے گی۔

اِسرائیل کی نجات

۲۷ اُس دِن، خداوند اپنی سخت، بڑی اور مضبوط تلوار سے،
لیویاتھان نام کے تیز رَو اور خم دار سانپ کو سزا دے
گا،
ایک مہیب سمندری اژدہا کو
قتل کر دے گا۔

۲ اُس دِن

تُم ایک پھلدار تاکستان کا گیت گانا۔
۳ میں، خداوند اُس کی حفاظت کرتا ہُوں؛
اور ہر دم اُسے سینچتا ہُوں۔
میں دِن رات اُس کی نگہبانی کرتا ہُوں
تا کہ کوئی اُسے نقصان نہ پہنچائے۔
۴ میں غضبناک نہیں ہُوں،
ہاں اگر میری راہ میں صرف جھاڑیاں اور کانٹے میرے سامنے
ہوتے
تو میں اُن کے خلاف جنگ کے لیے پیش قدمی کرتا؛
اور اُن سب کو سپُردِ آتش کر دیتا۔
۵ لیکن اگر کوئی میری پناہ میں آنا چاہے؛
اور میرے ساتھ صُلح کرنا چاہے،
تو ہاں، وہ میرے ساتھ صُلح کر لے۔

۶ آیندہ دِنوں میں یعقوب جڑ پکڑے گا،
اِسرائیل پھُولے اور پھلے گا
اور روئے زمین کو میووں سے بھر دے گا۔

۷ کیا خداوند نے اُسے مارا
جس طرح اُس نے اُس کے مارنے والوں کو مارا تھا؟
کیا وہ قتل کیا گیا
جس طرح اُس کے قاتلوں کو قتل کیا گیا تھا؟
۸ اُس کے لیے تیری سزا جنگ اور جلاوطنی تک ہی محدود
رہی۔

اور تُونے اُسے اپنی ہی زمین پر سے یوں اُڑا دیا
جیسے مشرق کی طرف سے آنے والی سخت آندھی سب کچھ اُڑا
لے جاتی ہے۔
۹ اِس لیے اِس سے یعقوب کی بدکاری کا کفّارہ ہوگا،
اور اُس کے گناہ دُور ہونے کا کُل نتیجہ یہ ہوگا کہ
جب وہ مذبح کے تمام پتّھروں کو
چونا بنانے کے پتّھروں کی طرح چکنا چور کرے گا،
اُس وقت یسیرت کا کوئی ستون یا بخور جلانے کا کوئی مذبح باقی
نہ رہے گا۔
۱۰ فصیل دار شہر ویران پڑا ہے،
وہ گویا اُجڑی ہُوئی بستی یا بیابان کی طرح خالی ہو گیا ہے؛
وہاں بچھڑے چرتے ہیں،
اور وہ وہیں بیٹھتے ہیں؛
اور اُس کی ڈالیوں کو کھا ڈالتے ہیں۔
۱۱ جب اُس کی شاخیں سوکھ جاتی ہیں تو اُنہیں توڑا جاتا ہے
اور عورتیں آ کر اُنہیں جلا دیتی ہیں۔
کیونکہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں؛
اِس لیے اُن کا بنانے والا اُن پر رحم نہیں کرتا۔
اور اُن کا خالق اُن پر مہربان نہیں ہوتا۔

۱۲ اُس وقت خداوند دریائے فرات سے لے کر مصر کے نالے تک اُس کے درخت کو جھاڑے گا۔ اور تُم اَے بنی اِسرائیل، ایک ایک کر کے اِکٹھے کیے جاؤ گے ۱۳ اور اُس دِن ایک بڑا نرسنگا پھُونکا جائے گا اور وہ جو اُسور کے ملک میں تباہ ہو رہے تھے اور وہ جو مصر میں جلا وطن ہو چُکے تھے، واپس آ کر یروشلیم کے مُقدس پہاڑ پر خداوند کی پرستش کریں گے۔

افرائیم پر افسوس

۲۸ افسوس اُس تاج پر جس پر افرائیم کے متوالوں کو ناز ہے،
افسوس اُس کے پُر جلال حسن کے مُرجھائے ہُوئے پھول پر،
جو نہایت سرسبز و شاداب وادی کے سر پر رکھا گیا ہے۔
افسوس اُس شہر پر جس پر شراب کے متوالوں کو ناز ہے!
۲ دیکھو، خداوند کے پاس ایک زبردست اور زورآور شخص ہے۔
جو اولوں کے طوفان اور زبردست آندھی،
موسلا دھار مینہ اور سیلاب برپا کرنے والی بارش کی مانند،
اُسے زور سے زمین پر پٹک دے گا۔
۳ اور افرائیم کے متوالوں کا وہ مایہ ناز تاج،
پاؤں کے نیچے روندا جائے گا۔
۴ اور اُس کے جلالی حسن کا مُرجھاتا ہُوا پھول،
جو نہایت سرسبز و شاداب وادی کے سر پر رکھا ہُوا ہے،
وہ اپنے موسم سے پہلے ہی پکے ہُوئے انجیر کی مانند ہوگا
جسے کوئی دیکھتے ہی نوچ لے،
اور نگل جائے۔

۵ اُس وقت ربُّ الافواج خُود
اپنے لوگوں میں سے باقی بچے ہُوؤں کے لیے،
ایک جلالی اور حسین تاج ہوگا۔
۶ عدالت کی کرسی پر بیٹھنے والے کے لیے
وہ انصاف کی رُوح ہوگا،
اور (شہر کے) پھاٹک سے حملہ پسپا کر دینے والوں کے لیے
قوّت کا سرچشمہ ہوگا۔

۷ اور یہ بھی میخواری سے ڈگمگاتے
اور شراب سے لڑکھڑاتے ہیں:
کاہن اور نبی بھی نشہ میں چُور
اور مَے سے مخمُور ہیں،
وہ نشہ میں جھومتے ہیں،
اور رویا دیکھتے وقت بھٹک جاتے ہیں
اور اِنصاف کرتے وقت لغزش کھاتے ہیں۔
۸ تمام دسترخوان قَے سے بھرے ہُوئے ہیں
کوئی جگہ باقی نہیں جو گندگی سے خالی ہو۔

۹ وہ کس کو سکھانے کی کوشش کر رہا ہے؟
اور کسے اپنا پیغام سمجھا رہا ہے؟
کیا اُن بچّوں کو جن کا دودھ چھڑایا گیا ہے
یا جن کو ابھی ابھی چھاتیوں سے الگ کیا گیا ہے؟
۱۰ کیونکہ یہاں تو:
حُکم پر حُکم اور حُکم پر حُکم،
اور قانون پر قانون اور قانون پر قانون ہے؛
تھوڑا یہاں، تھوڑا وہاں۔

[11] تب تو خدا اُن لوگوں سے
پردیسی لبوں سے اور اجنبی زبانوں میں کلام کرے گا،
[12] جن سے اُس نے کہا،
آرام کی جگہ یہی ہے، تھکے ہُوئے لوگوں کو آرام کرنے دو؛
اور یہی ستانے کی جگہ ہے۔
لیکن اُنہوں نے نہ سُنا۔
[13] پس خداوند کا کلام اُن کے لیے:
حُکم پر حُکم، حُکم پر حُکم،
اور قانون پر قانون، قانون پر قانون؛
تھوڑا یہاں، تھوڑا وہاں ہوگا۔
تاکہ وہ چلے جائیں، پیچھے گریں،
گھائل ہوں، پھندے میں پھنسیں اور گرفتار ہوں۔

[14] چنانچہ اَے ٹھٹھّا کرنے والو
جو یروشلیم کے لوگوں پر حکمرانی کرتے ہو،
خداوند کا کلام سُنو۔
[15] تُم کہتے ہو کہ ہم نے مَوت سے عہد باندھا ہے،
اور پاتال سے پیمان کر لیا ہے۔
اِس لیے جب سزا کا زبردست سیلاب آئے گا،
تو وہ ہم تک نہ پہنچے گا،
کیونکہ ہم نے جھوٹ کو اپنی جائے پناہ بنا لیا ہے
اور ہم دروغ گوئی کی آڑ میں جا چھپے ہیں۔

[16] اِس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

دیکھو، میں صِیّون میں ایک پتّھر رکھّوں گا،
ایک آزمودہ پتّھر،
ایک مُحکم بنیاد کے لیے کونے کے سرے کا قیمتی پتّھر،
جو کوئی ایمان لائے گا وہ ہرگز نہ ڈگمگائے گا۔
[17] میں اِنصاف کو ناپنے کا فیتہ
اور صداقت کو ساہُول کی ڈوری بناؤں گا؛
اولے تمہاری جھوٹ کی پناہ گاہ کو بہا لے جائیں گے،
اور تمہارے چھُپنے کی جگہ زیرِ آب ہو جائے گی۔
[18] جو عہد تُم نے مَوت سے باندھا تھا وہ منسوخ کیا جائے گا؛
اور تمہارا پیمان جو پاتال سے تھا، قائم نہ رہے گا۔
جب سزا کا زبردست سیلاب آئے گا،
تو تُم ٹِکے نہ رہ سکو گے۔
[19] وہ جب جب بھی آئے گا، تمہیں بہا لے جائے گا؛
چاہے دِن ہو چاہے رات، وہ روز بروز آئے گا۔

اُس کا مطلب سمجھو گے
تو تُم پر ہول طاری ہو جائے گا
[20] کیونکہ پلنگ اِس قدر چھوٹا ہے کہ اُس پر دراز ہونا مشکل ہے،
اور لحاف اِس قدر چھوٹا ہے کہ اُسے ٹھیک سے اوڑھ بھی نہیں سکتے۔

[21] خداوند اُٹھ کھڑا ہوگا جیسا وہ پراضیم کے پہاڑ پر ہُوا تھا،
اور وہ غضبناک ہوگا جیسا جبعون کی وادی میں ہُوا تھا۔
تاکہ وہ اپنا کام کرے جو نہایت عجیب کام ہے،
اور وہ انوکھا کام انجام دے جو بہت انوکھا ہے۔
[22] اِس لیے اب تُم ٹھٹھّا مت کرو،
ورنہ تمہاری زنجیریں اور کس دی جائیں گی؛
کیونکہ خداوند ربُّ الافواج نے مجھ سے کہا ہے
کہ تمام ملک کی تباہی کا مصمّم اِرادہ کیا جا چُکا ہے۔

[23] کان لگا کر میری بات سُنو؛
دھیان دو اور سُنو کہ میں کیا کہتا ہُوں۔
[24] جب کسان بیج بونے کے لیے ہل چلاتا ہے تو کیا وہ لگاتار ہل ہی چلاتا رہتا ہے؟
کیا وہ سدا اپنی زمین کو کھودتا اور اُس کے ڈھیلے پھوڑتا رہتا ہے؟
[25] زمین کی سطح ہموار کر چُکنے کے بعد،
کیا وہ اجوائن نہیں بوتا اور زیرہ نہیں بکھیرتا؟
اور گندم کو اپنی جگہ پر،
اور جَو کو اُس کے اپنے مقام پر،
اور کٹھیا گیہوں کو اُس کے مخصوص کھیت میں نہیں بوتا؟
[26] اُس کا خدا اُسے ہدایت دیتا ہے
اور اُسے صحیح طریقہ سکھاتا ہے۔

[27] اجوائن کو ہتھوڑے سے نہیں گاہتے،
نہ ہی گاڑی کا پہیہ زیرہ کے اوپر پھرایا جاتا ہے؛

بلکہ اجوائن کو چھڑی سے،
اور زیرہ کو لاٹھی سے جھاڑا جاتا ہے۔
۲۸ روٹی بنانے کے لیے اناج کو پیسنا لازمی ہے؛
لیکن کوئی اُسے ہمیشہ کُوٹتا نہیں رہتا۔
حالانکہ وہ اپنی گاہنے کی گاڑی کے پہیئے اُس پر چلاتا ہے،
لیکن اُس کے گھوڑے اُسے پیستے نہیں۔
۲۹ یہ سب بھی اُس ربُّ الافواج کی جانب سے مُقرّر ہُوا ہے،
جو عجیب مصلحت اور عظیم حکمت کا مالک ہے۔

داؤد کے شہر پر افسوس

۲۹

اَے ارئیلؔ، اَے ارئیلؔ، تجھ پر افسوس،
وہ شہر جہاں داؤدؔ سکونت پذیر تھا!
سال پر سال چڑھائے جاؤ
اور تمہاری عیدوں کے دَور چلتے رہیں۔
۲ پھر بھی میں ارئیلؔ کو محصوُر کروُں گا؛
اور وہ نوحہ اور ماتم کرے گا،
وہ (ارئیلؔ) میرے لیے مذبح کے آتشدان کی مانند ہوگا۔
۳ میں چاروں طرف تیرے خلاف خیمہ زن ہُوں گا؛
میں تجھے میناروں سے گھیر لوُں گا
اور مورچہ بندی سے تیرا محاصرہ کروں گا۔
۴ تُو پست کیا جائے گا اور تُو زمین پر سے بولے گا؛
اور خاک پر سے تُو مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑائے گا۔
اور تیری بھُوت کی سی آواز زمین کے اندر سے آئے گی؛
اور تُو خاک میں سے سرگوشی کرے گا۔

۵ لیکن تیرے بےشمار دشمن مہین گرد کی مانند ہو جائیں گے،
اُن ظالموں کا گروہ اُڑتے ہُوئے بھُوسے کی مانند ہوگا۔
اچانک، ایک لمحہ میں،
۶ ربُّ الافواج خُود
گھن گرج اور زلزلہ اور بڑی آواز،
اور آندھی اور طوفان اور آگ کے مہلک شعلوں کے ساتھ
آئے گا۔
۷ تب اُن تمام قوموں کے گروہ جو ارئیلؔ سے لڑتے رہے
اور اُس پر اور اُس کے قلعہ پر حملہ آور ہُوئے اور اُس کا محاصرہ
کرتے رہے،
ایک خواب
یا رات کی رویا کی مانند ہو جائیں گے۔
۸ گویا ایک بھوکا آدمی خواب میں دیکھے کہ وہ کھا رہا ہے،
لیکن جب جاگ اُٹھتا ہے تو اپنا پیٹ خالی ہی پاتا ہے؛
یا کوئی پیاسا آدمی خواب میں دیکھے کہ وہ پی رہا ہے،
لیکن جاگ اُٹھنے پر اپنے آپ کو پیاسا اور ہراساں پاتا ہے۔
ایسا ہی حال اُن تمام قوموں کے گروہ کا ہوگا
جو کوہِ صِیّونؔ سے جنگ کرتی ہیں۔

۹ حواس باختہ ہو جاؤ اور تعجب کرو،
اپنی آنکھیں بند کر لو اور اندھے ہو جاؤ؛
متوالے ہو جاؤ لیکن مَے سے نہیں،
لڑکھڑاؤ لیکن شراب سے نہیں۔
۱۰ خداوند نے تُم پر گہری نیند طاری کی ہے:
اور تمہاری آنکھوں یعنی نبیوں کو نابینا کر دیا ہے؛
اور تمہارے سروں یعنی غیب بینوں پر نقاب ڈالا ہے۔

۱۱ تمہارے لیے یہ ساری رویا محض ایک مُہر بند طومار میں لکھّے ہُوئے الفاظ ہیں۔ اور اگر تُم یہ طومار کسی ایسے شخص کو دو جو پڑھا لکھا ہو اور اُس سے کہو کہ اسے پڑھ تو وہ جواب دے گا کہ میں نہیں پڑھ سکتا کیونکہ یہ مُہر بند ہے۔ ۱۲ یا اگر تُم یہ طومار کسی انپڑھ کو دو اور کہو کہ اِسے پڑھ تو وہ جواب دے گا: میں تو انپڑھ ہُوں۔

۱۳ اِس لیے خداوند فرماتا ہے:

چونکہ یہ لوگ صرف زبان سے میری نزدیکی چاہتے ہیں
اور اپنے ہونٹوں سے میری تعظیم کرتے ہیں،
لیکن اُن کے دل مجھ سے دُور ہیں۔
اور وہ میری عبادت
آدمیوں کے بنائے ہُوئے اصولوں کے مطابق کرتے ہیں۔
۱۴ اِس لیے میں ایک بار پھر اِن لوگوں کے درمیان عجیب وغریب
کارنامے کر کے
اُن کو حیرت میں مبتلا کروُں گا؛
تاکہ اُن کے عقلمندوں کی عقل زائل ہو جائے،
اور اُن کے داناؤں کی دانائی جاتی رہے۔
۱۵ افسوس اُن پر جو اپنے ارادے خداوند سے چھپانے کی

حتّی الامکان کوشش کرتے ہیں،
اور اپنا کام اندھیرے میں کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ
ہمیں کون دیکھتا ہے؟ کس کو خبر ہو گی؟
۱۶ تمہاری کیسی اُلٹی سمجھ ہے،
کیا کمہار مٹّی کے برابر گنا جائے گا!
کیا مصنوع اپنے صانع سے کہے گا
کہ میں تیری صنعت نہیں؟
کیا مخلوق اپنے خالق سے کہے گا
کہ تُو کچھ نہیں جانتا؟

۱۷ کیا تھوڑا ہی عرصہ باقی نہیں کہ لبنانؔ زرخیز کھیت نہ بن جائے
اور زرخیز کھیت جنگل میں تبدیل نہ ہو جائے؟
۱۸ اُس وقت بہرے طُومار کے الفاظ سُن سکیں گے،
اور اندھوں کی آنکھیں
دھُند اور تاریکی میں سے دیکھیں گی۔
۱۹ ایک بار پھر فروتن خداوند میں شادمان ہوں گے؛
اور محتاج اِسرائیلؔ کے قدُّوس میں مسرور ہوں گے۔
۲۰ کیونکہ ظالم دفعتاً غائب ہو جائیں گے؛
اور ٹھٹّھا باز باقی نہ رہیں گے،
اور وہ سب جو بدی پر تُلے رہتے ہیں کاٹ ڈالے جائیں گے۔
۲۱ جو آدمی کو اُس کے مُقدّمہ میں مُجرم ٹھہراتے ہیں،
جو عدالت میں اپنا دفاع کرنے والوں کے لیے پھندا لگاتے
اور جھوٹی گواہی دے کر معصوم کو اِنصاف سے محروم رکھتے ہیں،
یہ سب مِٹ جائیں گے۔

۲۲ اِس لیے خداوند جس نے ابرہامؔ کو نجات دی، یعقوبؔ کے خاندان کے حق میں یوں فرماتا ہے:

یعقوبؔ اب شرمندہ نہ ہو گا؛
نہ ہی اُن کے چہروں کا رنگ زرد ہو گا۔
۲۳ جب وہ اپنے بیچ میں اپنی اولاد دیکھیں گے،
جو میرے ہاتھوں کا کام ہو گا،
تب وہ میرے نام کی تقدیس کریں گے؛
ہاں، وہ یعقوبؔ کے قدُّوس کی تقدیس کریں گے،
اور اسرائیلؔ کے خدا سے ڈریں گے۔
۲۴ اُس وقت جو گمراہ ہیں وہ فہم حاصل کریں گے؛
اور جو شکایت کرتے ہیں تعلیم پائیں گے۔

ضِدّی قوم پر افسوس

۳۰ خداوند فرماتا ہے،
اُن باغی بچّوں پر افسوس،
جو ایسی تدبیریں عمل میں لاتے ہیں جو میری طرف سے نہیں ہیں،
اور عہد و پیمان کرتے ہیں جو میری رُوح کی ہدایت کے مطابق نہیں،
اور اِس طرح گناہ پر گناہ کیے جاتے ہیں۔
۲ وہ مجھ سے پوچھے بنا
مِصرؔ کو جاتے ہیں؛
تاکہ فرعونؔ کے پاس پناہ لیں،
اور مِصرؔ کے سایہ میں امن سے رہیں۔
۳ لیکن فرعونؔ کی حمایت تمہارے لیے شرم کا باعث ہو گی،
اور مِصرؔ کے سایہ میں پناہ لینا تمہیں رُسوا کرے گا۔
۴ حالانکہ اُن کے افسران ضعنؔ میں ہیں
اور اُن کے ایلچی حنیسؔ میں جا پہنچے ہیں،
۵ وہ سب ایک ایسی قوم کے باعث شرمندہ ہوں گے
جس سے اُنہیں کوئی فائدہ نہ ہو گا،
کیونکہ اُن سے نہ تو مدد ملے گی نہ کچھ حاصل ہو گا
سوائے خجالت اور رُسوائی کے۔

۶ جنوب کے جانوروں کے متعلق پیغام:

اپنی دولت گدھوں کی پیٹھ پر،
اور اپنے خزانے اونٹوں کے کوہان پر لاد کر،
اُن کے سفیر دُکھ اور مصیبت کی سرزمین میں سے ہو کر،
جہاں شیرِ ببر اور شیرنیاں،
اور جہاں افعی اور اُڑنے والے زہریلے سانپ رہتے ہیں،
اُن لوگوں کی طرف جا رہے ہیں جن سے اُنہیں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔
۷ کیونکہ مِصرؔ کی مدد باطل اور بے فائدہ ہے
اِسی لیے میں نے اُسے
سُست بیٹھی رہنے والی راہبہ کہا ہے۔

۸ اب جا اور اُسے اُن کے لیے ایک تختی پر لکھ دے،

اور کسی طومار میں قلمبند کر دے،
تا کہ آنے والے دِنوں میں
وہ ہمیشہ تک گواہی کے طور پر قائم رہے۔
۹ کیونکہ یہ لوگ باغی ہیں اور جھوٹے فرزند ہیں،
جو خداوند کی شریعت کو سُننا نہیں چاہتے۔
۱۰ وہ رویا دیکھنے والوں سے کہتے ہیں کہ
اب اور رویا نہ دیکھو!
اور نبیوں سے کہتے ہیں،
ہم پر اب سچّی نبوّتیں ظاہر نہ کرو!
بلکہ ہمیں مزیدار باتیں بتاؤ،
اور دھوکا دینے والی نبوّتیں کرو۔
۱۱ یہ راہ چھوڑ دو،
اِس راستہ سے ہٹ جاؤ،
اور اِسرائیل کے قدُّوس کو
ہمارے روبرو لانے سے باز آؤ۔

۱۲ اِس لیے اِسرائیل کا قدُّوس یوں فرماتا ہے:

چونکہ تُم نے اِس پیغام کو مُسترد کر دیا،
اور ظلم پر بھروسہ رکھّا
اور فریب کا سہارا لیا،
۱۳ اِس لیے یہ گناہ تمہارے لیے
ایک اُونچی دیوار کی مانند ہوگا جو دراڑ کے باعث اُبھر آئی ہو،
جو اچانک پل بھر میں گر جاتی ہے۔
۱۴ وہ مٹّی کے برتن کی طرح ٹُوٹ کر
ایسی چکنا چور ہو جائے گی
کہ اُس کے ٹکڑوں کا کوئی حصّہ بھی نہ مل سکے گا
جس میں چولہے میں سے آگ لی جائے
یا حَوض میں سے پانی نکالا جا سکے۔

۱۵ کیونکہ خداوند یہوواہ، اِسرائیل کا قدُّوس یوں فرماتا ہے:

توبہ کرنے اور چین سے رہنے میں تمہاری نجات ہے،
خاموشی اور توکّل میں تمہاری قوّت ہے،
پر تُم نے یہ نہ چاہا۔
۱۶ تُم نے کہا، نہیں، ہم تو گھوڑوں پر چڑھ کر بھاگیں گے،
اِس لیے تُم بھاگو گے!
تُم نے کہا، ہم تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہوں گے،
اِس لیے تمہارا تعاقب کرنے والے اس سے بھی تیز رفتار ہوں گے!
۱۷ ایک ہی کی دھمکی سے
ایک ہزار بھاگیں گے؛
اور پانچ کی دھمکی سے
تُم سب ایسے بھاگو گے،
کہ پہاڑ کی چوٹی پر نصب کیے ہُوئے جھنڈے کے ستون،
یا کسی پہاڑی پر لہراتے ہُوئے نشان کی طرح،
رہ جاؤ گے۔

۱۸ پھر بھی خداوند تُم پر فضل کرنا چاہتا ہے؛
اور وہ تُم پر رحم کرنے کے لیے اُٹھا ہے
کیونکہ خداوند عادل خدا ہے۔
مبارک ہیں وہ سب جو اُس کا انتظار کرتے ہیں!

۱۹ اَے صیّون کے لوگو، جو یروشلیم میں رہتے ہو، تُم اب اور نہ روؤ گے۔ جب تُم اُس سے فریاد کرو گے تو وہ بے حد مہربان ہوگا اور جوں ہی وہ تمہاری فریاد سُنے گا، تمہیں جواب دے گا۔ ۲۰ اگرچہ خداوند تمہیں مصیبت کی روٹی اور دُکھ کا پانی بھی دے تو بھی تمہارے معلّم اب اور چھپے نہ رہیں گے۔ تُم اُنہیں اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔ ۲۱ تُم داہنی طرف مُڑو یا بائیں طرف، تمہارے کان پیچھے سے آتی ہُوئی اُس آواز کو سُنیں گے جو کہتی ہے، راہ یہی ہے، اِسی پر چلو۔ ۲۲ تب تُم اپنے چاندی چڑھے ہُوئے بُتوں اور سونا چڑھی ہُوئی مورتوں کو ناپاک کرو گے۔ تُم اُنہیں حیض کے کپڑوں کی طرح پھینک دو گے اور کہو گے: دُور ہو جاؤ!
۲۳ تُم زمین میں جو بیج بوؤ گے اُس کے لیے وہ بارش بھیجے گا اور زمین سے عمدہ اور کثرت سے اناج اُگے گا۔ اُس وقت تمہارے جانور وسیع چراگاہوں میں چریں گے ۲۴ اور بَیل اور گدھے جو تمہارے کھیتوں میں کام آتے ہیں، بیلچہ اور چھاج سے پھٹکا ہُوا عمدہ چارا کھائیں گے۔ ۲۵ اور اُس بڑی خُونریزی کے دِن جب بُرج گر جائیں گے ہر اُونچے پہاڑ اور بلند ٹیلے پر پانی کی ندّیاں جاری ہو جائیں گی۔ ۲۶ جس وقت خداوند اپنے لوگوں

کے زخموں کو باندھے گا اور اُن چوٹوں کو جو اُنہیں لگی تھیں اچھا کرے گا تب چاند سورج کی طرح چمکے گا اور سورج کی روشنی سات گنا بڑھ جائے گی بلکہ پورے سات دِن کی روشنی کے برابر ہو گی۔

۲۷ دیکھو، خداوند نام کے ساتھ دُور سے چلا آتا ہے،
اُس کا غضب آگ کی طرح بھڑکا ہُوا ہے جس کے ہمراہ
گہرے دھوئیں کے بادل ہیں؛
اُس کے لب غضب آلود ہیں،
اور اُس کی زبان بھسم کرنے والی آگ کی مانند ہے۔
۲۸ اُس کا دم ایک تیز رفتار ندی کی مانند ہے جس میں سیلاب آیا ہُوا ہو،
جو گردن تک پہنچ جائے۔
وہ تمام قوموں کو ہلاکت کے چھاج سے پھٹکے گا،
وہ مختلف ملکوں کے لوگوں کے جبڑوں میں لگام ڈالتا ہے
جو اُنہیں گمراہ کرتی ہے۔
۲۹ اور تُم اُس رات کی طرح گاؤ گے
جب کوئی مُقدّس عید مناتے ہو؛
جس طرح لوگ بانسریوں کی دُھن سے مست ہو کر خداوند کے پہاڑ
یعنی اِسرائیل کی چٹان پر جاتے ہیں،
اُسی طرح تمہارے دل بھی شادمان ہوں گے۔
۳۰ خداوند اپنی جلالی آواز لوگوں کو سُنائے گا
اور اپنے قہر کی شدّت اور بھسم کرنے والی آگ کے شعلوں
موسلا دھار بارش، زور کی آندھی اور اولوں کے ساتھ
اپنے بازو کا نازل ہونا اُنہیں دکھائے گا۔
۳۱ خداوند کی آواز اُسور کو تباہ کر دے گی؛
وہ اُنہیں اپنے لٹھ سے مارے گا۔
۳۲ اور جیسے خداوند اپنے ہاتھ کے ٹکّوں سے اُن سے لڑے گا
اُس کی سزا کے ڈنڈے کی ہر ضرب جو وہ اُن پر لگائے گا
دف اور بربط کی موسیقی کے ساتھ ہو گی۔
۳۳ کافی عرصہ سے تُوفت تیار کیا گیا ہے؛
اُسے بادشاہ ہی کے لیے تیار کیا گیا ہے۔
اُس کا آگ کا گڑھا کافی گہرا اور چوڑا بنایا گیا ہے،
جس میں آگ اور ایندھن بکثرت موجود ہے؛
خداوند کی سانس،
اُسے جلتے ہُوئے گندھک کے چشمے کی طرح سُلگائے گی۔

افسوس اُن پر جو مِصر پر اعتماد رکھتے ہیں

۳۱ افسوس اُن پر جو مدد کے لیے مِصر جاتے ہیں،
اور گھوڑوں پر اعتماد رکھتے ہیں،
اور اپنے کثیر التعداد رتھوں پر
اور اپنے سواروں کی بڑی طاقت پر بھروسا رکھتے ہیں،
لیکن اِسرائیل کے قدُّوس پر نگاہ نہیں کرتے،
نہ خداوند سے مدد طلب کرتے ہیں۔
۲ پر وہ بھی عقلمند ہے اور آفت لا سکتا ہے؛
وہ اپنا کلام نہیں ٹالے گا۔
وہ اُٹھ کر شریروں کے گھرانے پر
اور بدکرداروں کے حمایتیوں پر چڑھائی کرے گا۔
۳ لیکن اہلِ مِصر تو اِنسان ہیں، خدا نہیں؛
اور اُن کے گھوڑے گوشت ہیں، رُوح نہیں۔
جب خداوند اپنا ہاتھ بڑھائے گا،
تو حمایتی ٹھوکر کھائے گا،
اور جس کی حمایت کی گئی وہ گر جائے گا؛
دونوں اِکٹھے ہلاک ہوں گے۔

۴ پھر خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا:

جس طرح شیرِ ببر
ہاں جوان شیرِ ببر اپنے شکار پر غُرّاتا ہے
اور حالانکہ بہت سے چرواہے
اُس کا مقابلہ کرنے کے لیے اکٹھے کر لیے جائیں،
تو بھی وہ اُن کی للکار سے نہ ڈرے گا
نہ اُن کے شور وغُل سے پریشان ہو گا۔
اِسی طرح ربُّ الافواج کوہِ صیّون اور اُس کی پہاڑیوں پر
لڑنے کے لیے اُترے گا۔
۵ منڈلاتے ہُوئے پرندوں کی طرح
ربُّ الافواج یروشلیم کی حمایت کرے گا؛
وہ اُس کی حفاظت کر کے اُسے چھڑا لے گا،
وہ اُس کے اُوپر سے گزرتے ہُوئے اُسے بچا لے گا۔

۶ اَے بنی اِسرائیل تُم اُسی کی طرف لَوٹ آؤ جس کے خلاف تُم نے سخت بغاوت کی ہے۔ ۷ کیونکہ اُس وقت تُم میں سے ہر ایک اُن

چاندی اور سونے کے بُتوں کو ترک کر دے گا جنہیں تمہارے گناہ آلود ہاتھوں نے بنایا ہے۔

^۸ تب اُسور اُس تلوار سے گرے گا جو اِنسان کی نہیں ہے؛
وہی تلوار جو فانی اِنسان کی نہیں ہے، اُنہیں ہلاک کر ڈالے گی۔
وہ تلوار کے سامنے سے بھاگ جائیں گے
اور اُن کے نوجوانوں سے زبردستی مشقّت کروائی جائے گی۔
^۹ اُن کا قلعہ دہشت کی وجہ سے گر جائے گا؛
اور اُن کے سپہ سالار لڑائی کا پرچم دیکھ کر کانپنے لگیں گے،
یہ خداوند فرماتا ہے،
جس کی آگ صیّون میں
اور بھٹّی یروشلیم میں ہے۔

صداقت کی بادشاہی

۳۲ دیکھو، ایک بادشاہ صداقت سے بادشاہی کرے گا
اور حاکم اِنصاف سے حکومت کریں گے۔
^۲ ہر ایک شخص آندھی سے بچنے کی جگہ کی مانند
اور طوفان سے پناہ پانے کی جگہ،
یا بیابان میں پانی کی ندیوں کی طرح
اور شدید حرارت والے ریگستانی ملک میں ایک بڑی چٹان کے سایہ کی مانند ہوگا۔

^۳ تب دیکھنے والوں کی آنکھیں بند نہ ہوں گی،
اور سُننے والوں کے کان خُوب سُنیں گے۔
^۴ جلد بازوں کے دل عرفان حاصل کریں گے
اور لکنتی کی زبان تیزی اور صفائی سے کلام کرے گی۔
^۵ احمق پھر کبھی شریف نہ کہلائے گا
نہ ہی بدمعاش کا احترام کیا جائے گا۔
^۶ کیونکہ احمق حماقت کی باتیں کرتا ہے،
اُس کا دل بدی کے منصوبے باندھتا رہتا ہے؛
وہ بے دینی کے کام کرتا ہے
اور خداوند کے خلاف دروغ گوئی کرتا ہے؛
بھوکے کو خالی پیٹ رکھتا ہے
اور پیاسے کو پانی نہیں پلاتا۔
^۷ بدمعاش کے طور طریقے بُرے ہوتے ہیں،
وہ بُرے منصوبے باندھتا ہے
تا کہ غریب کو جھوٹی باتوں سے ہلاک کرے،
جب کہ وہ محتاج سچ کہہ رہا ہو۔
^۸ لیکن شریف آدمی نیک اِرادے رکھتا ہے،
اور اپنے نیک اعمال کی بنا پر قائم رہتا ہے۔

یروشلیم کی عورتیں

^۹ اَے عورتو! تُم جو آسودہ ہو،
اُٹھو اور میری سُنو؛
اَے بے فکر بیٹیو!
میری باتوں پر کان لگاؤ۔
^۱۰ سال بھر سے کچھ ہی زیادہ عرصہ میں
تُم جو مطمئن ہو، کانپ اُٹھو گی؛
کیونکہ نہ تو انگور کی فصل ہوگی،
اور نہ پیڑوں میں پھل لگیں گے۔
^۱۱ کانپو، اَے آسودہ عورتو!
تھرتھراؤ، اَے بے پروا بیٹیو!
اپنے کپڑے اُتار دو،
اور اپنی کمر پر ٹاٹ باندھو۔
^۱۲ خوشنما کھیتوں،
اور پھلدار انگور کی بیلوں کے لیے اپنی چھاتیاں پیٹو
^۱۳ اور میرے لوگوں کی سرزمین کے لیے بھی،
جس میں کثرت سے کانٹے اور جھاڑیاں اُگی ہُوئی ہیں۔
ہاں تمام عشرت کدوں کے لیے
اور اُس پُر رونق شہر کے لیے ماتم کرو۔
^۱۴ محل چھوڑ دیا جائے گا،
شوروغُل والا شہر خالی ہو جائے گا؛
پہاڑی کا قلعہ اور پہرے کے مینار ہمیشہ کے لیے ویران ہو جائیں گے،
اور وہ گورخروں کی آرامگاہیں اور گلّوں کی چراگاہیں بن جائیں گے،
^۱۵ جب تک عالمِ بالا سے ہم پر رُوح نازل نہ ہو،
اور بیابان زرخیز کھیت نہ بن جائے،
اور زرخیز کھیت بیابان مین تبدیل نہ ہو جائے۔
^۱۶ تب تک اِنصاف بیابان میں بسے گا
اور صداقت زرخیز کھیت میں رہا کرے گی۔

۱۷ اور صداقت کا پھل امن ہوگا؛
اور اُس کا اثر ابدی سکون اور اطمینان ہوگا۔
۱۸ میرے لوگ سلامتی کے مکانوں،
آسایش کے کاشانوں،
اور آرامگاہوں میں رہیں گے۔
۱۹ حالانکہ اولے جنگل کو تباہ کر دیتے ہیں
اور شہر مکمل طور پر پست ہو جاتا ہے،
۲۰ لیکن تُم کس قدر مبارک ہو،
جو ہر نہر کے آس پاس بیج بوتے ہو،
اور اپنے مویشی اور گدھے آزادی سے چراتے ہو۔

مصیبت اور مدد

۳۳ اَے غارتگر، تجھ پر افسوس،
تُو جو غارت نہیں کیا گیا!
افسوس تجھ پر اَے دغاباز،
تُو جس سے کسی نے دغابازی نہ کی تھی!
جب تُو غارت کرنا بند کر چُکے گا،
تب تجھے غارت کیا جائے گا؛
جب تُو دغابازی کرنا بند کر چُکے گا،
تب تجھ سے دغابازی کی جائے گی۔

۲ اَے خداوند، ہم پر رحم کر؛
ہم تیرے انتظار میں ہیں۔
ہر صبح ہماری قوّت بن،
اور مصیبت کے وقت ہماری نجات۔
۳ تیری آواز کی گرج سُنتے ہی لوگ بھاگ جاتے ہیں؛
اور تیرے اُٹھتے ہی قومیں تتّر بتّر ہو جاتی ہیں۔
۴ اَے قومو، تمہارا لُوٹ کا مال اُسی طرح بٹورا جائے گا جیسے چھوٹی چھوٹی ٹڈّیاں جمع کرتی ہیں؛
ٹڈّیوں کے جھُنڈ کی طرح لوگ اُس پر ٹُوٹ پڑیں گے۔

۵ خداوند سرفراز ہے کیونکہ وہ بلندی پر رہتا ہے؛
وہ صِیّون کو عدل اور راستی سے معمُور کرے گا۔
۶ وہ تیرے زمانہ کے لیے یقینی بنیاد ہوگا،
نجات، حکمت اور عرفان کا بھرپور ذخیرہ؛
اور خداوند کا خوف اِس خزانہ کی کُنجی ہے۔

۷ دیکھ، اُن کے سورما باہر راستوں میں زور زور سے چِلّا رہے ہیں؛
سلامتی کے سفیر پھوٹ پھوٹ کر رو رہے ہیں۔
۸ شاہراہیں سُونی پڑی ہیں،
اور راستوں میں مسافر بھی نہیں ہیں۔
معاہدہ توڑ دیا گیا،
اور اُس کے گواہوں کو حقیر جانا گیا،
کسی کا احترام نہیں کیا جاتا۔
۹ زمین خشک ہو کر مُرجھائی جاتی ہے،
لبنانؔ شرمندہ ہے اور وہ کُمہلا گیا؛
شارونؔ بیابان کی طرح ہے،
اور بسنؔ اور کرملؔ کے پتّے جھڑ رہے ہیں۔

۱۰ خداوند کہتا ہے، اب میں اُٹھوں گا۔
اب میں سرفراز ہُوں گا؛
اب میں سربلند ہُوں گا۔
۱۱ تُم میں سوکھی گھاس کا حمل ٹھہرے گا،
اور تُم بھُوسی کو جنم دو گے؛
تمہارا دم ایسی آگ ہے جو تمہیں بھسم کر دے گی۔
۱۲ مختلف ملکوں کے لوگ چونے کی مانند جلائے جائیں گے؛
کٹی ہُوئی کانٹے دار جھاڑیوں کی طرح اُن میں آگ لگائی جائے گی۔

۱۳ اَے دُور دُور کے لوگو، سنو کہ میں نے کیا کِیا ہے؛
اور تُم بھی جو نزدیک ہو، میری طاقت کا لوہا مانو!
۱۴ صِیّونؔ میں رہنے والے گنہگار خوفزدہ ہیں؛
اور بے دینوں کو کپکپی نے آپکڑا ہے؛
ہم میں سے کون اُس مہلک آگ میں رہ سکتا ہے؟
ہم میں سے کون اُن ابدی شعلوں کے درمیان بس سکتا ہے؟
۱۵ وہ جو راست رَو
اور راستگو ہے،
جو جبراً حاصل کیے ہُوئے نفع کو ٹھُکراتا ہے
اور اپنے ہاتھوں کو رشوت سے دُور رکھتا ہے،
جو قتل کی خبریں سُننے سے اپنے کان بند کر لیتا ہے

اور اپنی آنکھیں موند لیتا ہے تا کہ بُرائی نہ دیکھے۔
۱۶ یہی وہ شخص ہے جو بلندی پر سکونت پذیر ہو گا،
اور پہاڑ کا قلعہ اُس کی پناہ گاہ ہو گا۔
اُس کی روٹی مہیّا کی جائے گی،
اور اُسے پانی کی کمی نہ ہو گی۔

۱۷ تیری آنکھیں بادشاہ کو اُس کے جمال میں دیکھیں گی
اور دُور تک پھیلے ہُوئے ملک پر نظر ڈالیں گی۔
۱۸ تُو اپنے خیالات میں اُن خوفناک دِنوں کی یاد تازہ کرے گا؛
کہاں ہے وہ اعلیٰ افسر؟
کہاں ہے وہ جو محصول وصول کرتا تھا؟
کہاں ہے وہ افسر جو بُرجوں کی حفاظت کا ذمّہ دار تھا؟
۱۹ تُو اُن تُند خو لوگوں کو پھر کبھی نہ دیکھے گا،
جن کی بولی غیر واضح،
اور جن کی زبان بیگانہ اور سمجھ سے باہر ہے۔

۲۰ ہمارے عیدوں کے شہر صیّون پر نظر ڈال؛
تیری آنکھیں یروشلیم کو دیکھیں گی،
ایک پُرسکون مسکن، ایک خیمہ جو کبھی نہ ہٹایا جائے گا؛
جس کے کھونٹے کبھی بھی اُکھاڑے نہ جائیں گے،
نہ اُس کی کوئی رسّی توڑی جائے گی۔
۲۱ وہاں ہمارا خداوند ہمارا خدائے قادرِ مطلق ہو گا۔
وہ وسیع ندیوں اور چشموں کے مقام کی مانند ہو گا۔
جہاں نہ چپّو والی کسی کشتی کا گزر ہو گا،
نہ ہی کوئی شاندار جہاز اُن میں سے ہو کر جائے گا۔
۲۲ کیونکہ خداوند ہمارا مُنصف ہے،
خداوند ہمارا شریعت دینے والا خداوند ہے۔
خداوند ہمارا بادشاہ ہے؛
وہی ہمیں بچائے گا۔

۲۳ تیری رسّیاں ڈھیلی ہو گئیں؛
وہ مستول کی گرفت مضبوط نہ کر سکیں،
اور نہ بادبان کو پھیلا سکیں۔
تب لُوٹ کا بہت سا سامان تقسیم کر دیا جائے گا
یہاں تک کہ لنگڑے بھی مالِ غنیمت لے کر جائیں گے۔

۲۴ صیّون میں رہنے والا کوئی شخص یہ نہ کہے گا کہ میں بیمار ہُوں؛
اور وہاں کے باشندوں کے گناہ بخشے جائیں گے۔

قوموں کی عدالت

۳۴ اَے قومو، نزدیک آؤ اور سنو؛
اَے اُمّتو، دھیان سے سنو!
زمین اور اُس کی معمُوری،
دُنیا اور جو کچھ اُس میں ہے، سب سُنیں!
۲ خداوند سب قوموں سے خفا ہے؛
اور اُس کا قہر اُن کی تمام فوجوں پر ہے۔
وہ اُنہیں مکمل طور پر برباد کرے گا،
اور اُنہیں ذبح ہونے کے لیے دے دے گا۔
۳ اُن کے مقتول پھینک دیئے جائیں گے،
اور اُن کی لاشوں میں سے بدبُو اُٹھے گی؛
پہاڑ اُن کے خُون سے شرابور ہوں گے۔
۴ اجرامِ فلکی پگھل جائیں گے
اور آسمان طومار کی طرح لپیٹا جائے گا؛
اور تمام اجرامِ فلک
انگور کی بیل کے مُرجھائے ہُوئے پتّوں،
اور انجیر کے پیڑ کے سوکھے سڑے پھلوں کی طرح گر جائیں گے۔

۵ میری تلوار آسمانوں میں پی پی کر مست ہو چُکی ہے؛
دیکھو وہ ادوم پر، جس قوم کو میں نے مکمل طور پر برباد کر دیا ہے،
اُس کی عدالت کے لیے اُتر رہی ہے۔
۶ خداوند کی تلوار خُون میں نہا چُکی ہے،
اور اُس پر چربی کی تہہ جم گئی ہے۔
وہ برّوں اور بکروں کے خُون سے،
اور مینڈھوں کے گُردوں کی چربی سے آلودہ ہے۔
کیونکہ خداوند نے بُصراہ شہر میں ایک قُربانی
اور ادوم کے ملک میں بڑی خُونریزی کی ہے۔
۷ اور جنگلی سانڈ اور بچھڑے اور بَیل،
اُن کے ساتھ ذبح ہوں گے۔
اُن کا ملک خُون میں لت پت ہو گا،
اور اُس کی مٹّی چربی سے تر ہو جائے گی۔

۸ کیونکہ خداوند کا انتقام لینے کا ایک دِن،

اور بدلہ لینے کا ایک سال مقرّر ہے جس میں وہ صِیّوؔن کی
عدالت کرے گا۔
۹ ادوؔم کے چشمے رال میں،
اور اُس کی خاک جلتی ہُوئی گندھک میں بدل دی جائے گی۔
اور اُس کا ملک جلتی ہُوئی رال بن جائے گا!
۱۰ جو رات دِن کبھی نہ بجھے گی؛
اور اُس کا دھواں ہمیشہ اُٹھتا رہے گا۔
وہ پُشت در پُشت ویران پڑا رہے گا؛
اور کبھی بھی کوئی شخص اُس میں سے ہو کر نہ گزرے گا۔
۱۱ حواصل اور خار پُشت اُس کے مالک ہوں گے؛
اور بڑے اُلّو اور کوّے اُس میں بسیں گے۔
خدا ادوم پر
اُلجھن کا سُوت
اور ویرانی کا ساہول ڈالے گا۔
۱۲ وہاں اُس کے اشراف کے پاس حکومت نام کی کوئی چیز باقی نہ
رہے گی،
اُس کے تمام اُمراء غائب ہو جائیں گے۔
۱۳ اُس کے محلوں میں کانٹے،
اور اُس کے قلعہ میں خاردار جھاڑیاں کثرت سے پھیل جائیں گی۔
اور وہ گیدڑوں کا اڈّا
اور اُلّوؤں کا مسکن بن جائے گا۔
۱۴ بیابان کے درندے لگڑ بھگّوں سے ملیں گے،
اور جنگلی بکریاں ممیا کر ایک دُوسرے کو بلائیں گی؛
رات میں گشت لگانے والے جانور بھی وہاں ستائیں گے
اور اپنے لیے آرام کی جگہ پائیں گے۔
۱۵ وہاں اُلّو کی مادہ گھونسلہ بنائے گی اور انڈے دے گی،
بچّے نکالے گی اور اپنے چوزوں کی اپنے پروں کے سایہ میں
حفاظت کرے گی؛
وہاں باز بھی
اپنی اپنی مادہ کے ساتھ جمع ہوں گے۔

۱۶ خداوند کے طومار میں ڈھونڈو اور پڑھو:

اِن میں سے ایک بھی کم نہ ہوگا،
اور نر اور مادہ ایک ساتھ رہیں گے۔
کیونکہ اُس نے اپنے مُنہ سے یہ حکم دیا ہے،
اور اُس کی رُوح اُنہیں اِکٹھّا کرے گی۔
۱۷ وہ اُن کے لیے حصّے مُقرّر کرتا ہے؛
اور اُس کا ہاتھ اُنہیں ناپ ناپ کر اُن میں سے تقسیم کرتا ہے۔
وہ ابد تک اُس کے مالک ہوں گے
اور پُشت در پُشت اُس میں بسے رہیں گے۔

نجات یافتہ لوگوں کی خُوشی

۳۵ بیابان اور ویرانہ خُوش ہوں گے؛
صحرا بھی خُوش ہوگا اور پھُولے گا۔
زعفران کی مانند اُس میں بہار آئے گی؛
وہ نہایت شادمان ہوگا اور خُوشی سے چلاّ اُٹھے گا۔
۲ لبناؔن کی شوکت،
اور کرمِلؔ اور شاروؔن کی زینت اُسے بخشی جائے گی؛
اور وہ خداوند کا جلال
اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھیں گے۔

۳ کمزور ہاتھوں کو تقویت دو،
ناتوان گھٹنوں کو مضبوط کرو؛
۴ خوفزدہ دلوں سے کہہ دو،
ہمّت سے کام لو، ڈرو نہیں
تمہارا خدا آئے گا،
وہ بدلہ لینے کے لیے؛
جزا اور سزا لے کر،
تمہیں بچانے آئے گا۔

۵ تب اندھوں کی آنکھیں وا کی جائیں گی
اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے۔
۶ تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے،
اور گُونگے کی زبان خُوشی سے گائے گی۔
بیابان میں پانی کے چشمے پھُوٹ نکلیں گے
اور صحرا میں ندیاں بہنے لگیں گی۔
۷ جلتی ہُوئی ریت تالاب بن جائے گی،
اور پیاسی زمین میں چشمے اُبل پڑیں گے۔
جن کھڈوں میں کبھی گیدڑ پڑے رہتے تھے،
وہاں گھاس، سرکنڈے اور نرسل اُگیں گے۔

[۸] وہاں ایک شاہراہ ہوگی؛
جو مُقدّس راہ کہلائے گی۔
کوئی ناپاک اُس سے گزر نہ پائے گا؛
وہ صرف راست رَو لوگوں ہی کے لیے ہوگی۔
بےوقوف لوگ بھی اُس سے گزر نہ پائیں گے۔
[۹] وہاں شیرِ ببر نہ ہوگا،
نہ کوئی خُونخوار درندہ اُس پر چڑھ پائے گا؛
نہ وہ وہاں پائے جائیں گے۔
لیکن صرف نجات یافتہ لوگ ہی وہاں سیر کریں گے،
[۱۰] اور وہ جن کا خداوند نے فدیہ دیا ہے لَوٹیں گے۔
اور گاتے ہُوئے صِیّون میں داخل ہوں گے؛
ابدی خُوشی اُن کے سر کا تاج ہوگی۔
وہ خُوشی اور شادمانی پائیں گے،
اور غم و اندوہ کافور ہو جائیں گے۔

سنحیرؔب کی یروشلیم کو دھمکی

۳۶ حِزقیاؔہ بادشاہ کے دَور کے چودھویں سال میں اُسور کے بادشاہ سنحیرؔب نے یہوُداہ کے تمام فصیلدار شہروں پر چڑھائی کی اور اُن پر قابض ہو گیا۔ [۲] پھر شاہِ اُسور نے اپنے فوجی افسر کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ لکِیس سے یروشلیم کو حِزقیاؔہ بادشاہ کے پاس بھیجا۔ جب وہ فوجی افسر اوپر کے تالاب کی نالی پر دھوبیوں کے کھیت کو جانے والی راہ پر رُکا [۳] تب شاہی محل کے دیوان حِلقیاؔہ کا بیٹا اِلیاقیم، شبناؔہ جو مُنشی تھا اور آسف کا بیٹا یوآؔخ جو محرّر تھا اُس سے ملنے کے لیے باہر آئے۔

[۴] فوجی افسر نے اُن سے کہا،
حِزقیاؔہ سے کہو کہ ملکِ معظّم شاہِ اُسور یوں فرماتا ہے کہ تُو کس پر اعتماد کیے بیٹھا ہے؟ [۵] تُو کہتا ہے کہ تیرے پاس حکمتِ عملی اور فوجی طاقت ہے لیکن یہ تیرے مُنہ کے صرف کھوکھلے الفاظ ہیں۔ تُو کس پر انحصار کیے بیٹھا ہے کہ تُو مجھ سے سرکشی کر بیٹھا؟ [۶] اب دیکھ، تُو اُس کُچلے ہُوئے سرکنڈے کے عصا یعنی مِصر پر بھروسا کیے ہُوئے ہے جو اِنسان کا ہاتھ چھیدتا ہے اور اگر وہ اُس کا سہارا لے تو اُسے زخمی کرتا ہے! مِصر کے بادشاہ فرعوؔن کا اُن سب کے ساتھ ایسا ہی رویّہ رہا ہے جو اُس پر بھروسا کرتے ہیں۔ [۷] اور اگر تُو مجھ سے یوں کہے کہ ہم خداوند اپنے خدا پر توکّل کیے ہُوئے ہیں تو کیا یہ وہی نہیں جس کے اُونچے مقامات اور مذبحوں کو ڈھا کر حِزقیاؔہ نے یہوُداہ اور یروشلیم کے لوگوں سے کہا کہ تمہیں اِسی مذبح کے آگے سجدہ کرنا چاہئے؟ [۸] اِس لیے اب آ اور میرے آقا شاہِ اُسور کے ساتھ سودا کر لے۔ میں تجھے دو ہزار گھوڑے دُوں گا بشرطیکہ تُو اُن کے لیے سوار مہیّا کر سکے! [۹] تُو میرے آقا کے چھوٹے سے چھوٹے افسروں میں سے کسی ایک کو بھی کیسے ہرا سکے گا جب کہ تُو رتھوں اور سواروں کے لیے مِصر پر بھروسا کیے ہُوئے ہے؟ [۱۰] مزید یہ کہ کیا میں نے خداوند کے کہے بغیر اِس ملک کو تباہ کرنے کے لیے چڑھائی کی ہے؟ خداوند نے خُود مجھ سے کہا ہے کہ اِس ملک پر چڑھائی کر اور اُسے تباہ کر دے۔

[۱۱] تب اِلیاقیم، شبناؔہ اور یوآؔخ نے فوجی افسر سے کہا کہ اپنے خادموں سے ارامی زبان میں بات کر کیونکہ ہم ارامی سمجھتے ہیں۔ ہم سے عبرانی میں باتیں نہ کر جنہیں دیوار پر بیٹھے ہُوئے لوگ سُن سکیں۔

[۱۲] لیکن اُس افسر نے جواب دیا کہ کیا میرے آقا نے مجھے یہ باتیں کہنے کے لیے صرف تمہارے آقا اور تمہارے ہی پاس بھیجا ہے اور اُن لوگوں کے پاس نہیں جو دیوار پر بیٹھے ہیں جنہیں بھی تمہاری طرح خُود اپنا ہی بول و براز کھانا پینا پڑے گا؟

[۱۳] تب وہ افسر کھڑا ہُوا اور عبرانی زبان میں بلند آواز سے یوں کہنے لگا: ملکِ معظّم، شاہِ اُسور کا کلام سُنو! [۱۴] بادشاہ یہ فرماتا ہے: حِزقیاؔہ کے فریب میں مت آؤ کیونکہ وہ تمہیں بچا نہ سکے گا! [۱۵] حِزقیاؔہ تمہیں یہ کہہ کر خداوند پر بھروسا کرنے پر مجبور نہ کرے کہ خداوند ضرور ہمیں بچالے گا اور یہ شہر شاہِ اُسور کے حوالہ نہیں کیا جائے گا۔

[۱۶] حِزقیاؔہ کی نہ سُنو کیونکہ شاہِ اُسور یوں فرماتا ہے: میرے ساتھ صلح کرو اور نکل کر میرے پاس آؤ۔ تب تُم میں سے ہر ایک اپنے ہی تاکستان اور انجیر کے پیڑ کا پھل کھا پائے گا اور اپنے ہی حوض کا پانی پیا کرے گا۔ [۱۷] جب تک میں آ کر تمہیں ایسے ملک میں نہ لے جاؤں جو تمہارے ملک کی طرح غلّہ اور نئی مَے کا ملک اور روٹی اور تاکستانوں کا ملک ہے۔

[۱۸] دیکھو! حِزقیاؔہ تمہیں یہ کہہ کر بہکا نہ دے کہ خداوند ہمیں بچا لے گا۔ کیا کسی قوم کے معبود نے اپنے ملک کو شاہِ اُسور کے ہاتھ سے کبھی بچایا ہے؟ [۱۹] حماؔت اور ارفاد کے دیوتا کہاں ہیں؟ سفروائیم کے دیوتا کہاں ہیں؟ کیا اُنہوں نے سامرؔیہ کو میرے ہاتھ سے بچالیا؟ [۲۰] اُن ملکوں کے تمام دیوتاؤں میں سے کون اپنا ملک میرے ہاتھ سے بچا سکا؟ پھر خداوند یروشلیم کو میرے ہاتھ سے کیسے بچا سکتا ہے؟

۲۱ لیکن لوگ خاموش رہے اور اُنہوں نے جواب میں کچھ نہ کہا کیونکہ بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ اُسے جواب نہ دیا جائے۔ ۲۲ پھر شاہی محل کے دیوان کا بیٹا اِلیاقیم، شبناہ جو مُنشی تھا اور آسف کا بیٹا یوآخ جو محرّر تھا، اپنے کپڑے چاک کیے ہُوئے حزقیاہ کے پاس گئے اور افسر کی باتیں اُسے سُنائیں۔

یروشلیم کی رہائی کی پیشگوئی

۳۷ اب جب حزقیاہ بادشاہ نے سُنا تو اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ پہن کر خداوند کی ہیکل میں داخل ہُوا۔ ۲ اُس نے شاہی محل کے دیوان اِلیاقیم اور شبناہ مُنشی اور بڑے کاہنوں کو ٹاٹ اوڑھ کر آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی کے پاس بھیجا۔ ۳ اُنہوں نے اُس سے کہا کہ حزقیاہ یوں کہتا ہے کہ آج کا دِن دُکھ اور ملامت اور توہین کا دِن ہے کیونکہ بچّے تو پیدا ہونے کو ہیں اور ولادت کی طاقت ہی نہیں۔ ۴ ممکن ہے کہ خداوند تیرے خدا نے اِس جنگی افسر کے الفاظ سُن لیے ہوں جسے اُس کے آقا شاہِ اَسور نے اِس لیے بھیجا ہے کہ زندہ خدا کی توہین کرے۔ اور جو باتیں خداوند تیرے خدا نے سُنی ہیں اُن پر وہ اُسے ملامت کرے۔ اِس لیے تُو اِن بچے ہُوؤں کے لیے جواب تک زندہ ہیں، دعا کر۔

۵ جب حزقیاہ بادشاہ کے افسر یسعیاہ کے پاس آئے، ۶ تو یسعیاہ نے اُن سے کہا: اپنے آقا سے کہو کہ خداوند یوں کہتا ہے: جو باتیں تُو نے سُنیں، جس سے شاہِ اَسور کے ادنیٰ عہدہ داروں نے میری تکفیر کی ہے، اُن سے مت ڈر۔ ۷ سُن، میں اُس میں ایک رُوح ڈالوں گا جس کی بدولت وہ کوئی خبر سُن کر اپنے ملک کو لَوٹ جائے گا اور وہاں میں اُسے تلوار سے کٹوا دُوں گا۔

۸ جب فوجی حاکم نے سُنا کہ شاہِ اَسور لکیس سے چلا گیا تو وہ لَوٹا اور بادشاہ کو لِبناہ سے لڑتے ہُوئے پایا۔

۹ اب سنحیرب کو خبر ملی کہ مِصر کا کُوشی بادشاہ، ترہاقہ اُس سے لڑنے کے لیے نکل پڑا ہے۔ جب اُس نے یہ سُنا تو حزقیاہ کے پاس ایلچی بھیجے اور کہا: ۱۰ یہوداہ کے بادشاہ حزقیاہ سے یوں کہنا کہ تیرا خدا جس پر تُو بھروسا کرتا ہے، یہ کہہ کر تجھے دھوکا نہ دینے پائے کہ یروشلیم شاہِ اَسور کے قبضہ میں نہ کیا جائے گا۔ ۱۱ یقیناً تُو نے سُنا ہے کہ اَسور کے بادشاہوں نے تمام ملکوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا کہ اُنہیں بالکل غارت کر دیا۔ پھر کیا تُو بچ جائے گا؟ ۱۲ جُوزان، حاران اور رصف میں رہنے والی جن قوموں کو اور تِلسار میں رہنے والے بنی عدن کو میرے باپ دادا نے ہلاک کیا کیا اُن کے دیوتاؤں نے اُنہیں بچا لیا؟ ۱۳ حمات کا بادشاہ، ارفاد کا بادشاہ، سفروائیم شہر کا بادشاہ اور ہینع اور عوّاہ کے بادشاہ کہاں گئے؟

حزقیاہ کی دعا

۱۴ حزقیاہ نے ایلچیوں کے ہاتھ سے خط لے کر اُسے پڑھا۔ پھر اُس نے خداوند کی ہیکل میں جا کر اُسے خداوند کے سامنے پھیلا دیا۔ ۱۵ اور حزقیاہ نے خداوند سے یوں دعا کی: ۱۶ اَے ربُّ الافواج اِسرائیل کے خدا جو کروبیوں کے بیچ میں تخت نشین ہے؛ زمین کی تمام سلطنتوں کا اکیلا تُو ہی خدا ہے۔ تُو نے زمین اور آسمان بنائے۔ ۱۷ اَے خداوند، کان لگا اور سُن؛ اپنی آنکھیں کھول، اَے خداوند اور دیکھ؛ اور سنحیرب کی اِن سب باتوں کو سُن لے جنہیں اُس نے زندہ خدا کی توہین کرنے کے لیے لکھ کر بھیجا ہے۔

۱۸ اَے خداوند یہ سچ ہے کہ اَسور کے بادشاہوں نے اِن تمام لوگوں کو اور اُن کے ملکوں کو تباہ کر دیا ہے۔ ۱۹ اُنہوں نے اُن کے دیوتاؤں کو آگ میں جھونکا اور ضائع کیا کیونکہ وہ خدا نہ تھے بلکہ محض لکڑی اور پتھر کے تھے جنہیں اِنسانی ہاتھوں نے تراشا تھا۔ ۲۰ اب اَے خداوند، ہمارے خدا، ہمیں اِس کے ہاتھ سے بچا لے تا کہ زمین کی تمام سلطنتیں جان لیں کہ صرف تُو ہی اکیلا خداوند ہے۔

سنحیرب کا زوال

۲۱ تب آموص کے بیٹے یسعیاہ نے حزقیاہ کے پاس یہ پیغام بھیجا: خداوند، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: چونکہ تُو نے اَسور کے بادشاہ سنحیرب کے بارے میں مجھ سے دعا کی ۲۲ اِس لیے خداوند نے اُس کے خلاف یوں کہا ہے:

صیّون کی کنواری بیٹی
تیری تحقیر کرتی اور تیرا مضحکہ اُڑاتی ہے۔
جوں جوں تُو بھاگتا ہے،
یروشلیم کی بیٹی اپنا سر ہلاتی ہے۔
۲۳ وہ کون ہے جس کی تُو نے توہین اور تکفیر کی ہے؟
تُو نے کس کے خلاف اپنی آواز بلند کی
اور اپنی آنکھیں فخر سے اوپر اُٹھائیں؟
اِسرائیل کے قدُّوس کے خلاف!
۲۴ اپنے ایلچیوں کے ذریعہ
تُو نے خداوند کی توہین کی۔
اور تُو نے کہا،

کہ میں اپنے بہت سے رتھ لے کر
پہاڑوں کی چوٹیوں پر،
بلکہ لُبنان کے بلند ترین مقام تک چڑھ آیا ہُوں۔
میں نے اُس کے اُونچے اُونچے دیودار،
اور صنوبر کے اچھے اچھے درخت کاٹ ڈالے ہیں۔
میں اُس کی دُور دراز کی اُونچائیوں،
اور زرخیز جنگلوں تک پہنچ چُکا ہُوں۔
[۲۵] میں نے پردیسی ملکوں میں کنوئیں کھودے ہیں
اور اُن کا پانی پیا ہے۔
اور اپنے پاؤں کے تلوؤں سے
میں نے مِصر کی تمام ندیوں کو سُکھا دیا ہے۔

[۲۶] کیا تُو نے نہیں سُنا؟
کہ بہت پہلے سے میں نے یہ ٹھانا تھا۔
اور میرا یہ منصوبہ قدیم ایّام سے تھا؛
اب میں نے اُسی کو پورا کیا،
جب کہ تُو نے فصیلدار شہروں کو
پتّھروں کا ڈھیر بنا کر رکھ دیا۔
[۲۷] اِس لیے اُن لوگوں کی طاقت چھین لی گئی،
اور وہ دہشت زدہ اور پشیمان ہو گئے۔
وہ کھیتوں میں اُگے ہُوئے پَودوں کی مانند ہیں،
بالکل نازک ہری کونپلوں کی طرح،
اور چھت پر اُگ آنے والی گھاس کی طرح،
جو بڑھنے سے پہلے ہی جُھلس جاتی ہے۔

[۲۸] میں تیری رہایش گاہ
اور تیرے آنے اور جانے کا وقت
اور تیرا مجھ پر جھنجھلانا جانتا ہُوں۔
[۲۹] چونکہ تُو مجھ پر طیش میں آتا ہے
اور چونکہ تیری بدتمیزی میرے کانوں تک پہنچی ہے،
میں تیرے ناک میں اپنی نکیل ڈال کر
اور تیرے مُنہ میں اپنی لگام لگا کر،
جس راہ سے تُو آیا ہے
اُسی راہ سے تجھے لَوٹا دُوں گا۔
[۳۰] اَے حزقیاہ، تیرے لیے یہ نشانی ہو گی:

اِس سال تُم وہی چیزیں کھاؤ گے جو خُود بخود اُگ پڑتی ہیں،
اور دُوسرے سال جو اُن میں سے اُگیں گی۔
لیکن تیسرے سال تُم بوؤ گے اور کاٹو گے،
تاکستان لگاؤ گے اور اُن کا پھل کھاؤ گے۔
[۳۱] پھر ایک بار یہُوداہ کے گھر کے بچے ہُوئے لوگ
نیچے سے جڑ پکڑیں گے اور اُوپر تک پھولے اور پھلیں گے۔
[۳۲] کیونکہ یروشلیم سے بچے ہُوئے لوگ،
اور کوہِ صیّون سے باقی ماندہ لوگ نکلیں گے۔
ربُّ الافواج کی غیّوری
یہ کر دکھائے گی۔

[۳۳] اِس لیے خداوند شاہِ اُسور کے حق میں یہ کہتا ہے:

وہ اِس شہر میں داخل نہ ہوگا
نہ ہی اِس طرف ایک تیر بھی چھوڑ سکے گا۔
نہ وہ ڈھال لے کر اُس کے سامنے آنے پائے گا
اور نہ اُس کے مقابل دمدمہ باندھنے پائے گا۔
[۳۴] بلکہ جس راہ سے وہ آیا ہے اُسی سے لَوٹ جائے گا؛
اور اِس شہر میں داخل نہ ہو پائے گا،
خداوند فرماتا ہے۔
[۳۵] میں اپنی خاطر اور اپنے خادِم داؤد کی خاطر
اِس شہر کی حفاظت کروں گا اور اِسے بچاؤں گا۔

[۳۶] تب خداوند کے فرشتہ نے اُسوریوں کی لشکر گاہ میں جا کر ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی مار ڈالے۔ دُوسرے دِن صبح جب لوگ اُٹھے تو دیکھا کہ وہاں سب لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ [۳۷] تب شاہِ اُسور سنحیرِب نے خیمہ اُٹھایا اور وہ وہاں سے کُوچ کر گیا اور لَوٹ کر نینوہ میں رہنے لگا۔
[۳۸] ایک دِن جب وہ اپنے دیوتا نسروک کے مندر میں پُوجا کر رہا تھا تو اُس کے دو بیٹوں، ادرملک اور شراضر نے اُسے تلوار سے قتل کیا اور ارارات کے ملک کو بھاگ گئے اور اُس کا بیٹا اسرحدّون اُس کی جگہ بادشاہ بنا۔

حزقیاہ کی علالت

۳۸

اُن دِنوں حزقیاہ ایسا بیمار ہُوا کہ مرنے کے قریب تھا۔ آموص کے بیٹے یسعیاہ نبی نے اُس کے

پاس جا کر کہا: خداوند یوں فرماتا ہے کہ اپنے گھر کا انتظام کر دے کیونکہ تُو مَر جائے گا۔ صحت یاب نہ ہوگا۔
[۲] تب حزقیاہ نے اپنا مُنہ دیوار کی طرف پھیر کر خداوند سے دعا کی اور کہا: [۳] اَے خداوند، یاد کر کہ کس طرح میں پوری سچّائی اور وفاداری کے ساتھ تیرے حضور میں چلتا رہا ہُوں اور جو تیری نظر میں بھلا ہے وہی کرتا آیا ہُوں۔ اور حزقیاہ زار زار رویا۔
[۴] تب خداوند کا یہ کلام یسعیاہ پر نازل ہُوا: [۵] جا اور حزقیاہ سے کہہ کہ خداوند تیرے باپ دادا کا خدا یوں فرماتا ہے: میں نے تیری دعا سُنی اور تیرے آنسو دیکھے، میں تیری عمر پندرہ برس اور بڑھاؤں گا [۶] اور میں تجھے اور اِس شہر کو شاہِ اَسور کے ہاتھ سے بچاؤں گا اور میں اِس شہر کی حمایت کروں گا۔
[۷] اور یہ تیرے لیے خدا کا نشان ہے کہ خداوند اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ [۸] میں سورج کے ڈھلے ہُوئے سایہ کو آخز کی دھوپ گھڑی کے مطابق دس درجہ پیچھے ہٹا لُوں گا۔ چنانچہ وہ سایہ جو ڈھل چُکا تھا، دس درجہ پیچھے لَوٹ گیا۔
[۹] یہوداہ کے بادشاہ حزقیاہ کی تحریر جو اُس کی علالت اور شفایابی کے بعد لکھّی گئی:

[۱۰] میں نے کہا: اب جب کہ میری زندگی شباب پر ہے
کیا مجھے مَوت کے پھاٹکوں میں سے گزرنا ہوگا
اور اپنی زندگی کے باقی سالوں سے محروم رکھا جاؤں گا؟
[۱۱] میں نے کہا: میں خداوند کو پھر نہ دیکھ پاؤں گا،
ہاں خداوند کو زندوں کی زمین پر نہ دیکھ پاؤں گا؛
نہ ہی نوعِ اِنسان پر نگاہ کر سکوں گا،
اور نہ اُن لوگوں کے ساتھ رہ سکوں گا جو اب اِس دُنیا میں بستے ہیں۔
[۱۲] میرا گھر چرواہے کے خیمہ کی طرح
گرا دیا گیا اور مجھ سے لے لیا گیا۔
ایک جُلاہے کی طرح میں نے اپنی زندگی کو لپیٹ لیا ہے،
اور اُس نے مجھے کرگاہ سے کاٹ کر الگ کر دیا ہے؛
دِن اور رات تُو میرا خاتمہ کرتا رہا۔
[۱۳] میں نے صبح تک صبر سے کام لیا،
لیکن شیرِ ببر کی طرح اُس نے میری تمام ہڈّیاں توڑ ڈالیں؛
صبح سے شام تک تُو نے میرا خاتمہ کر ڈالا۔
[۱۴] میں ابابیل اور سارس کی طرح چیں چیں کرتا رہا،
اور غمزدہ کبوتر کی مانند کراہتا رہا۔
میری آنکھیں اوپر دیکھتے دیکھتے تھک گئیں۔
میں پریشان ہُوں، اَے خداوند، میری مدد کو آ۔

[۱۵] لیکن میں کیا کہہ سکتا ہُوں؟
اُسی نے مجھ سے کہا اور یہ کام اُسی کا ہے۔
اپنی اِس تلخیٔ جان کے باعث
میں عمر بھر حلیمی سے چلتا رہُوں گا۔
[۱۶] اَے خداوند، اِن ہی چیزوں سے اِنسان کی زندگی ہے؛
اور میری رُوح بھی اِن ہی میں زندگی پاتی ہے۔
تُو نے مجھے شفا بخشی
اور مجھے جینے دیا۔
[۱۷] جو تکلیف میں نے برداشت کی
یقیناً یہ میرے حق میں مفید ثابت ہُوئی۔
تُو نے اپنی محبّت میں
مجھے تباہی کے گڑھے سے بچا لیا؛
تُو نے میرے تمام گناہ
اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیئے۔
[۱۸] کیونکہ قبر تیری ستایش نہیں کر سکتی،
اور مَوت تیری تعریف کے گیت نہیں گا سکتی؛
جو پاتال میں اُتر گئے
وہ تیری سچّائی کی اُمید نہیں رکھ سکتے۔
[۱۹] زندہ، ہاں صرف زندہ ہی تیری ستایش کریں گے،
جیسا کہ میں آج کر رہا ہُوں؛
باپ اپنے بچّوں سے
تیری وفاداری کا ذکر کرتے ہیں۔

[۲۰] خداوند مجھے نجات دے گا،
اِس لیے ہم عمر بھر خداوند کی ہیکل میں
تار والے سازوں کے ساتھ
نغمہ سرائی کریں گے۔
[۲۱] یسعیاہ نے کہا تھا، انجیر کا لیپ بناؤ اور اُسے پھوڑے پر لگاؤ تو وہ شفا پائے گا۔
[۲۲] حزقیاہ نے پوچھا تھا: اِس کا نشان کیا ہے کہ میں خداوند کی ہیکل میں جا پاؤں گا۔

بابل کے سفیر

۳۹ اُس وقت بلدان کے بیٹے مرودک بلدان نے جو بابل کا بادشاہ تھا حزقیاہ کے نام خطوط اور تحفہ بھیجا کیونکہ اُس نے اُس کی علالت اور شفایابی کا حال سُنا تھا۔ [۲] حزقیاہ نے اُن سفیروں کا خیر مقدم کیا اور اُنہیں اپنے گوداموں میں جو کچھ تھا دکھا دیا۔ چاندی، سونا، گرم مصالحے، خالص تیل، تمام سلح خانہ اور ہر چیز جو اُس کے خزانوں میں تھی دکھا دی۔ اُس کے شاہی محل اور پوری مملکت میں ایسی کوئی چیز نہ رہی تھی جو حزقیاہ نے اُن کو نہ دکھائی ہو۔

[۳] تب یسعیاہ نبی نے حزقیاہ بادشاہ کے پاس جا کر پوچھا کہ اُن لوگوں نے کیا کہا اور وہ کہاں سے آئے تھے؟

حزقیاہ نے جواب دیا: وہ دُور کے ملک بابل سے میرے پاس آئے تھے۔

[۴] تب نبی نے پوچھا کہ اُنہوں نے تیرے محل میں کیا کیا دیکھا؟

حزقیاہ نے کہا: اُنہوں نے وہ سب کچھ دیکھا جو میرے محل میں ہے۔ میرے خزانوں میں ایسی کوئی شَے نہیں جو میں نے اُنہیں نہیں دکھائی۔

[۵] تب یسعیاہ نے حزقیاہ سے کہا: ربُّ الافواج کا کلام سُن۔ [۶] وہ وقت یقیناً آئے گا جب تیرے محل میں کی ہر شَے اور جو کچھ آج کے دِن تک تیرے آبا و اجداد نے گوداموں میں جمع کر کے رکھّا ہے بابل لے جایا جائے گا۔ خداوند فرماتا ہے کہ کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ [۷] اور تیری اولاد میں سے کچھ جو تیرا اپنا گوشت اور خُون ہوگا اور جو تجھ سے پیدا ہوں گے لے جائے جائیں گے اور وہ شاہِ بابل کے محل میں خواجہ سرا ہوں گے۔

[۸] حزقیاہ نے کہا: خداوند کا کلام جو تُو نے سُنایا ٹھیک ہی ہے کیونکہ اس نے سوچا کہ میرے ایّام میں تو امن اور سلامتی بنی رہے گی۔

خدا کے لوگوں کے لیے اطمینان

۴۰ تمہارا خدا فرماتا ہے،
تسلّی دو، میرے لوگوں کو تسلّی دو۔
[۲] یروشلیم کو دلاسا دو،
اور اُس سے پُکار کر کہو
کہ اُس کی مشقّت کی مدّت ختم ہو چُکی ہے،
اُس کے گناہ کا کفّارہ ادا کر دیا گیا ہے۔
اور اُس نے خداوند کے ہاتھ سے
اپنے سب گناہوں کا دو چند بدلہ پا لیا۔

[۳] کسی کی آواز سُنائی دیتی ہے:
بیابان میں خداوند کے لیے
راہ تیّار کرو؛
صحرا میں ہمارے خدا کے لیے
شاہراہ ہموار کرو۔
[۴] ہر نشیب اُونچا کیا جائے گا،
ہر ایک پہاڑ اور ٹیلہ پست کیا جائے گا؛
ناہموار زمین ہموار کی جائے گی،
اور اُونچی نیچی جگہیں میدان بنا دی جائیں گی۔
[۵] اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا،
اور تمام بنی نوعِ اِنسان اُس کو ایک ساتھ دیکھیں گے۔
کیونکہ خداوند نے اپنے مُنہ سے فرمایا ہے۔

[۶] ایک آواز آئی کہ منادی کر
اور میں نے کہا: میں کیا منادی کروں؟

تمام لوگ گھاس کی مانند ہیں،
اور اُن کی ساری رونق میدان کے پھولوں کی مانند ہے۔
[۷] گھاس مُرجھا جاتی ہے اور پھول کُملا جاتے ہیں،
کیونکہ خداوند کی ہوا اُن پر چلتی ہے۔
یقیناً لوگ گھاس ہیں۔
[۸] گھاس مُرجھا جاتی ہے اور پھول جھڑ جاتے ہیں،
لیکن ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم ہے۔

[۹] اَے صِیّون کو خُوشخبری سُنانے والے،
اُونچے پہاڑ پر چڑھ جا۔
اور اَے یروشلیم کو بشارت دینے والے،
پُکار کر اپنی آواز بلند کر،
آواز بلند کر، ڈر مت؛
یہُوداہ کے شہروں سے کہہ،
یہ رہا تمہارا خدا!
[۱۰] دیکھو، خداوند خدا بڑی قدرت کے ساتھ آ رہا ہے،
وہ اپنے بازو کے بل سے حکومت کرے گا۔

دیکھو، اُس کا صلہ اُس کے ساتھ ہے،
اور وہ اپنا اجرا اپنے ساتھ لا رہا ہے۔
[11] وہ چرواہے کی مانند اپنے گلّہ کی نگہبانی کرتا ہے؛
وہ برّوں کو اپنی باہوں میں سمیٹتا ہے
اور اُنہیں اپنے سینے سے لگالیتا ہے؛
اور دودھ پلانے والیوں کو دھیرے دھیرے لے چلتا ہے۔

[12] کس نے سمندر کو چُلّو سے ناپا ہے،
اور آسمان کی پیمایش بالشت سے کی ہے؟
کس نے زمین کی مٹّی کو پیمانہ میں بھرا،
یا پہاڑوں کو پلڑوں میں
اور ٹیلوں کو ترازو میں تولا؟
[13] خداوند کے دل کو کس نے جانا
یا اُس کا مُشیر بن کر اُسے ہدایت دی؟
[14] خداوند نے کس سے مشورہ کیا،
اور کس نے اُسے سیدھی راہ بتائی؟
وہ کون تھا جس نے اُسے علم سکھایا
اور عقل کی راہ بتائی؟

[15] یقیناً قومیں ڈول کی ایک بوند کی مانند ہیں؛
وہ پلڑوں پر کی گرد کی مانند سمجھی جاتی ہیں؛
وہ جزیروں کو ایسے تولتا ہے گویا وہ دھُول ہوں۔
[16] لُبنانؔ (کے تمام پیڑ) مذبحہ کے ایندھن کے لیے کافی نہیں ہیں،
نہ اُس کے جانور سوختنی قُربانیوں کے لیے بس ہوں گے۔
[17] تمام قومیں اُس کے سامنے ہیچ ہیں؛
وہ اُنہیں ناقص
اور ناچیز سے بھی کمتر قرار دیتا ہے

[18] پس تُم خدا کو کس سے تشبیہ دو گے؟
اور کون سی چیز اُس سے مشابہ ٹھہراؤ گے؟
[19] مُورت کو کاریگر ڈھالتا ہے،
اور سُنار اُس پر سونے کی تہہ جماتا ہے
اور اُس کے لیے چاندی کی زنجیریں بناتا ہے۔
[20] کنگال اِنسان جو ایسی بھینٹ نہیں چڑھا سکتا
ایسی لکڑی کو ترجیح دیتا ہے جو نہ سڑے۔
وہ ایک ماہر کاریگر کی تلاش کرتا ہے
جو ایسی مُورت بنا سکے جو گرنے نہ پائے۔

[21] کیا تُم نہیں جانتے؟
کیا تُم نے نہیں سُنا؟
کیا تمہیں ابتدا ہی سے یہ بات بتائی نہ گئی تھی؟
کیا تُم بنائے عالم سے نہیں سمجھے؟
[22] وہ دُنیا کے مُحیط سے بھی اُوپر تخت نشین ہے،
اور اُس کے باشندے ٹِڈّوں کی مانند ہیں۔
وہ آسمانوں کو شامیانہ کی مانند تانتا ہے،
اور اُنہیں خیمہ کی مانند پھیلاتا ہے تاکہ اُن میں سکونت کر سکیں۔
[23] وہ شاہزادوں کو ہیچ کر دیتا ہے
اور اِس دُنیا کے حاکموں کو ناچیز بنادیتا ہے۔
[24] جوں ہی وہ لگائے گئے،
جوں ہی وہ بوئے گئے،
اور جوں ہی اُنہوں نے زمین میں جڑ پکڑی،
توں ہی وہ اُن پر پھُونک مارتا ہے اور وہ مُرجھا جاتے ہیں،
اور گردباد اُنہیں بھُوسے کی مانند اُڑا لے جاتا ہے۔

[25] وہ قدُّوس فرماتا ہے: تُم مجھے کس سے تشبیہ دو گے؟
میں کس کے برابر سمجھا جاؤں گا؟
[26] اپنی آنکھیں اُوپر اُٹھا کر آسمانوں کی طرف دیکھو:
اِن سب کا خالق کون ہے؟
وہی جو ستاروں کے لشکر شُمار کر کے نکالتا ہے،
اور اُن میں سے ہر ایک کو نام بنام بُلاتا ہے۔
اُس کی عظیم قدرت اور زبردست توانائی کی وجہ سے،
اُن میں سے کوئی بھی غائب نہیں رہتا۔

[27] اَے یعقوبؔ! تُو کیوں یوں کہتا ہے
اور اَے اِسرائیلؔ، تُو کیوں شکایت کرتا ہے،
کہ میری راہ خداوند سے پوشیدہ ہے؛
اور میرا خدا میرے اِنصاف کی کوئی فکر نہیں کرتا؟
[28] کیا تُم نہیں جانتے؟
کیا تُم نے نہیں سُنا؟
کہ خداوند ابدی خدا ہے،

تمام زمین کا خالق۔
وہ نہ تھکتا ہے نہ ماندہ ہوتا ہے،
اور اُس کی حکمت ادراک سے باہر ہے۔
۲۹ وہ تھکے ہُوؤں کو قوّت بخشتا ہے
اور کمزوروں کی طاقت بڑھاتا ہے۔
۳۰ نوجوان بھی تھک جاتے ہیں اور ماندہ ہو جاتے ہیں،
اور جوان ٹھوکر کھا کر گر پڑتے ہیں؛
۳۱ لیکن جو خداوند سے اُمید رکھتے ہیں
وہ ازسرِ نو تقویّت پائیں گے۔
وہ عقابوں کی مانند پروں پر اُڑیں گے؛
وہ دوڑیں گے لیکن تھکنے نہ پائیں گے،
چلیں گے اور نقاہت محسوس نہ کریں گے۔

اِسرائیل کا مددگار

۴۱ اَے جزیرو! میرے حضُور خاموش رہو!
قوموں کو ازسرِ نو قوّت حاصل کرنے دو!
اُنہیں آگے آ کر بولنے دو؛
آؤ ہم عدالت کی جگہ اِکٹھے ہو کر ملیں۔

۲ کس نے مشرق سے اُسے پیدا کیا،
جسے وہ صداقت سے اپنی خدمت میں بُلاتا ہے؟
وہ قوموں کو اُس کے حوالے کرتا ہے
اور بادشاہوں کو اُس کے زیرِ فرمان کرتا ہے۔
اپنی تلوار سے وہ اُنہیں خاک کی طرح،
اور اپنی کمان سے اُنہیں اُڑتے ہُوئے بھُوسے کی مانند کر دیتا ہے۔
۳ وہ اُن کا تعاقب کرتا ہے،
اور ایسی راہ سے جس پر اُس نے پہلے قدم نہ رکھا تھا، سلامت آگے بڑھتا ہے۔
۴ یہ کس نے کیا
اور ابتدائی پُشتوں کو طلب کر کے انجام دیا؟
میں نے یعنی خداوند نے جو اوّل ہے اور آخر بھی،
میں وہی ہُوں۔

۵ جزیروں نے اُسے دیکھ لیا اور وہ ہراساں ہیں؛
ساری زمین پر کپکپی طاری ہے۔
وہ بڑھ کر سامنے چلے آتے ہیں؛
۶ وہ ایک دُوسرے کی مدد کرتے ہیں
اور ہر بھائی اپنے بھائی سے کہتا ہے کہ حوصلہ رکھ!
۷ دستکار سُنار کی ہمّت افزائی کرتا ہے،
اور وہ جو ہتھوڑے سے ہموار کرتا ہے
دھات کے ڈھالنے والے کو یہ کہہ کر ہمّت دلاتا ہے
کہ بہت خُوب ہے۔
پھر وہ میخیں ٹھونک کر بُت کو مضبوط کر دیتا ہے تاکہ وہ ڈگمگا کر گرنے نہ پائے۔

۸ پر تُو اَے اِسرائیل، میرے بندے!
اَے یعقوب، جسے میں نے چُنا،
میرے دوست ابرہام کی نسل سے ہے،
۹ میں نے تجھے زمین کی انتہا سے طلب کیا،
اور اُس کے دُور دراز کے کونوں سے بُلایا۔
اور کہا کہ تُو میرا بندہ ہے؛
میں نے تجھے چُن لیا اور مُسترد نہیں کیا۔
۱۰ اِس لیے تُو مت ڈر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہُوں؛
ہراساں مت ہو کیونکہ میں تیرا خدا ہُوں۔
میں تجھے تقویّت دُوں گا اور تیری مدد کروں گا؛
اور اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالے رہُوں گا۔

۱۱ وہ سب جو تجھ پر غضبناک ہیں
یقیناً پشیمان اور رُسوا ہوں گے؛
جو تیری مخالفت کرتے ہیں
ناچیز ہوں گے اور مٹ جائیں گے۔
۱۲ حالانکہ تُو اپنے دشمنوں کو ڈھُونڈے گا،
تُو اُنہیں نہیں پائے گا۔
جو تجھ سے جنگ کرتے ہیں
وہ ناچیز ہو کر مٹ جائیں گے۔
۱۳ کیونکہ میں خداوند، تیرا خدا ہُوں،
جو تیرا داہنا ہاتھ تھامتا ہے
اور تجھ سے کہتا ہے، ڈر مت؛
میں تیری مدد کرُوں گا۔

۱۴ اَے کیڑے یعقوب، اور اَے چھوٹی سی جماعت اِسرائیل،
ڈرمت،
کیونکہ میں خُود تیری مدد کرُوں گا،
خداوند فرماتا ہے۔
تیرا مُنّجی جو اِسرائیل کا قُدّوس ہے۔
۱۵ دیکھ میں تجھے ایک نیا، تیز اور دندانہ دار
گاہنے کا آلہ بناؤں گا۔
تُو پہاڑوں کو کُوٹ کر ریزہ ریزہ کرے گا،
اور پہاڑیوں کو بھُوسے کی مانند بنادے گا۔
۱۶ تُو اُنہیں پھٹکے گا اور ایک تُند ہوا اُنہیں اُڑا لے جائے گی،
اور بگولہ اُنہیں تتّر بتّر کردے گا۔
لیکن تُو خداوند میں شادمان ہوگا
اور اِسرائیل کے قُدّوس پر فخر کرے گا۔

۱۷ مسکین اور محتاج پانی کی کھوج میں ہیں،
پر وہ ملتا نہیں؛
اُن کی زبانیں پیاس سے خشک ہو چکی ہیں۔
لیکن میں خداوند اُن کی سُنُوں گا؛
میں اِسرائیل کا خدا اُنہیں ترک نہ کرُوں گا۔
۱۸ میں بنجر ٹیلوں پر ندیاں بہاؤں گا،
اور وادیوں میں چشمے جاری کرُوں گا۔
میں صحرا کو پانی کے تالاب میں
اور خشک زمین کو چشموں میں بدل دُوں گا۔
۱۹ میں بیابان میں
دیودار اور ببُول اور مہندی اور زیتون کے درخت اُگاؤں گا۔
اور صحرا میں چیڑ
اور سَرو اور صنوبر اِکٹھے لگاؤں گا،
۲۰ تاکہ لوگ دیکھیں اور جانیں،
غور کریں اور سمجھیں،
کہ یہ خداوند کے ہاتھ کا کام ہے،
اور اِسرائیل کے قُدّوس کا انتظام ہے۔

۲۱ خداوند فرماتا ہے، اپنا مُقدّمہ پیش کرو۔
یعقوب کا بادشاہ فرماتا ہے، اپنی دلیلیں واضح کرو۔
۲۲ اپنے بُتوں کو لاؤ تاکہ وہ ہمیں بتائیں
کہ کیا ہونے والا ہے۔
ہمیں بتائیں کہ پہلی چیزیں کیا تھیں،
تاکہ ہم اُن پر غور کریں
اور اُن کا انجام جانیں۔
یا آیندہ کو ہونے والی باتوں سے ہمیں آگاہ کرو،
۲۳ ہمیں بتاؤ کہ آیندہ کیا ہوگا،
تاکہ ہم جانیں کہ تُم معبُود ہو۔
چاہے بھلا یا بُرا، کچھ تو کرو
تاکہ ہم سب اُسے دیکھ کر ڈر جائیں۔
۲۴ لیکن تُم تو خُود بھی نکمّے ہو
اور تمہارے کام بھی بالکل فضُول ہیں؛
اور جو تمہیں پسند کرتا ہے وہ مکروہ ہے۔
۲۵ میں نے شمال سے ایک کو پیدا کیا ہے اور وہ آ بھی پہنچا۔
وہ آفتاب کے مطلع (مشرق) سے آیا ہے اور میرا نام لیتا ہے۔
جس طرح کمہار گیلی مٹّی کو روندتا ہے،
اُسی طرح وہ حکمرانوں کو گارے کی مانند گُوندھتا ہے
۲۶ کس نے یہ بات پہلے سے بتادی تھی تاکہ ہم جان لیں،
کس نے پہلے سے یہ آشکار کردیا تھا تاکہ ہم کہہ سکیں کہ وہ سچ
کہہ رہا تھا؟
لیکن کوئی خبر دینے والا نہیں،
کوئی سُنانے والا نہیں،
کوئی نہیں تھا جو تمہاری باتیں سُنتا۔
۲۷ میں ہی نے پہلے صیّون سے کہا: دیکھ، اُن باتوں کو ہوتا دیکھ!
میں نے یروشلیم کو ایک مُبشّر بخشا۔
۲۸ لیکن میں نے دیکھا تو وہاں کسی کو نہ پایا۔
اُن میں مُشیر تو کوئی بھی نہیں تھا،
نہ ہی کوئی ہے جو پُوچھنے پر جواب دے سکے۔
۲۹ دیکھ وہ سب جھُوٹے ہیں!
اُن کے کام ہیچ ہیں؛
اور اُن کی ڈھالی ہُوئی مُورتیاں محض دھوکا ہیں۔

خداوند کا خادِم

۴۲

دیکھو، میرا خادِم جسے میں سنبھالتا ہُوں،
میرا برگزیدہ، جس سے میرا دل خُوش ہے؛
میں اپنی رُوح اُس پر ڈالوُں گا
اور وہ تمام قوموں کی عدالت کرے گا۔

۲ وہ نہ چلاّئے گا نہ پُکارے گا،
نہ بازاروں میں اپنی آواز بلند کرے گا۔
۳ نہ وہ کُچلا ہُوا سرکنڈا توڑے گا،
نہ ہی ٹمٹماتے چراغ کو بُجھائے گا۔
وہ سچّائی سے عدالت کرے گا؛
۴ نہ وہ پس وپیش کرے گا نہ ہمّت ہارے گا
جب تک کہ وہ زمین پر اِنصاف قائم نہ کر لے
جزیروں کی اُمید اُس کی شریعت پر ہوگی۔

۵ خداوند خدا۔
جس نے آسمان پیدا کیے اور اُنہیں تان دیا،
جس نے زمین کو اور جو کچھ اُس میں سے نکلتا ہے اُسے پھیلایا،
جو اُس کے باشندوں کو سانس،
اور اُس پر چلنے والوں کو زندگی دیتا ہے،
یوں فرماتا ہے:
۶ مجھ خداوند نے تجھے صداقت سے بُلایا ہے؛
میں تیرا ہاتھ تھام لُوں گا۔
میں تیری حفاظت کروں گا
اور تجھے لوگوں کے لیے عہد
اور غیر قوموں کے لیے نُور ٹھہراؤں گا،
۷ تاکہ تُو اندھی آنکھیں کھولے،
قیدیوں کو قید خانہ سے آزاد کرے
اور جو اندھیرے میں بیٹھے ہوں اُنہیں تہہ خانہ سے نکالے۔

۸ یہوواہ میں ہُوں؛ یہی میرا نام ہے!
میں اپنا جلال کسی اور کو نہ دُوں گا
نہ اپنی حمد کو بُتوں کے لیے روا رکھّوں گا۔
۹ دیکھو، پُرانی باتیں پُوری ہو چُکی ہیں،
اور اب میں نئی باتیں بتاتا ہُوں؛
اِس سے قبل کہ وہ وقوع میں آئیں
میں تمہیں بتائے دیتا ہُوں۔

خداوند کی ستایش کا گیت

۱۰ اَے سمندر پر سے گزرنے والو، اور جو کچھ اُس میں ہے،
اَے جزیرو، اور اُس میں بسنے والو سب لوگو،
خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ،
زمین کی اِنتہا سے اُس کی حمد کرو۔
۱۱ بیابان اور اُس کی بستیاں اپنی آواز بلند کریں؛
قیدار کے آباد گاؤں مسرُور ہوں۔
سلع کے رہنے والے خُوشی سے گا اُٹھیں؛
وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں۔
۱۲ وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں
اور جزیروں میں اُس کی حمد گائیں۔
۱۳ خداوند ایک زبردست آدمی کی طرح نکل پڑے گا،
اور ایک بہادر سپاہی کی طرح اپنا جوش دکھائے گا؛
ایک للکار کے ساتھ وہ جنگ کا نعرہ بلند کرے گا
اور اپنے دشمنوں پر فتحیاب ہوگا۔

۱۴ میں کافی عرصہ سے چُپ رہا ہُوں،
میں خاموش رہا اور ضبط سے کام لیتا رہا۔
لیکن اب ایک زچّہ کی مانند،
میں چلاّؤں گا، ہانپُوں گا اور نالہ کرُوں گا۔
۱۵ میں پہاڑوں اور ٹیلوں کو ویران کردُوں گا
اور اُن کی تمام ہریالی کو خشک کردُوں گا؛
میں ندیوں کو جزیرے بنا دُوں گا
اور تالابوں کو خشک کردُوں گا۔
۱۶ میں اندھوں کو اُن راہوں سے لے چلُوں گا جن سے وہ آگاہ نہیں،
اور انجانے راستوں پر اُن کی رہنمائی کرُوں گا؛
میں اُن کے آگے تاریکی کو روشنی میں بدل دُوں گا
اور ناہموار جگہوں کو ہموار کردُوں گا۔
یہ ہیں وہ کام جو میں کرُوں گا؛
میں اُنہیں ترک نہ کرُوں گا۔
۱۷ لیکن جو مُورتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں،
اور تراشے ہوے بتوں سے کہتے ہیں کہ تُم ہمارے معبُود ہو،
اُنہیں نہایت شرمندہ کر کے پیچھے ہٹا دیا جائے گا۔

اندھا اور بہرا اِسرائیل

۱۸ اَے بہرو، سُنو!
اَے اندھو، آنکھیں کھولو اور دیکھو!
۱۹ میرے خادِم کے سِوا کون اندھا ہے،

اور کون میرے پیغمبر کی طرح بہرہ ہے۔
میرے بندہ کی مانند کون نابینا ہے،
خداوند کے خادِم کی مانند اندھا کون ہے؟
[۲۰] تُو نے بہت سی چیزیں دیکھیں لیکن دھیان نہیں دیا؛
تیرے کان تو کُھلے ہیں پر تُو کچھ نہیں سُنتا۔
[۲۱] خداوند کو پسند آیا
کہ اپنی صداقت کی خاطر
وہ اپنی شریعت کو عظیم اور جلیل القدر بنائے۔
[۲۲] لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو غارت ہُوئے اور لُٹ گئے،
یہ سب کے سب زندانوں میں ڈالے گئے
یا قید خانوں میں بند کر دیئے گئے۔
وہ مالِ غنیمت بن گئے ہیں،
اور اُنہیں چھُڑانے والا کوئی نہیں؛
وہ لُوٹ کا مال بن گئے ہیں،
لیکن کوئی یہ کہنے والا نہیں کہ اُنہیں واپس کرو۔
[۲۳] تُم میں سے کون اِس پر کان لگائے گا
یا آنے والے دِنوں کے بارے میں خوب توجّہ سے سُنے گا؟
[۲۴] کس نے یعقوب کو لُٹوایا،
اور اِسرائیل کو لُٹیروں کے حوالے کیا؟
کیا وہ خداوند نہ تھا،
جس کے خلاف ہم نے گناہ کیا؟
کیونکہ اُنہوں نے اُس کی راہوں پر چلنا نہ چاہا؛
اور نہ وہ اُس کی شریعت کے تابع ہُوئے۔
[۲۵] اِس لیے اُس نے اُن پر اپنے قہر کی آگ نازل کی،
اور جنگ میں شدّت پیدا کر دی۔
مشعلوں نے اُنہیں چاروں طرف سے گھیر لیا، پھر بھی وہ سمجھ نہ پائے؛
وہ جلنے لگے لیکن پھر بھی اُن پر کوئی اثر نہ ہُوا۔

اِسرائیل کا واحد نجات دہندہ

۴۳

لیکن اب
اَے یعقوب، تیرا خالق،
اور اَے اِسرائیل، تیرا بنانے والا خداوند؛
یوں فرماتا ہے:
خوف نہ کر کیونکہ میں نے تیرا فِدیہ دیا ہے؛
اور میں نے تجھے تیرا نام لے کر بُلایا ہے؛ تُو میرا ہے۔
[۲] جب تُو پانی میں سے ہو کر گزرے گا،
تو میں تیرے ساتھ ساتھ رہُوں گا؛
اور جب تُو ندیوں کو پار کرے گا،
وہ تجھے بہا نہ لے جائیں گی۔
اور جب تُو آگ میں سے چلے گا،
تب تجھے آنچ نہ لگے گی؛
اور شعلے تجھے نہ جلائیں گے۔
[۳] کیونکہ میں خداوند تیرا خدا ہُوں،
اِسرائیل کا قُدّوس، تیرا نجات دینے والا؛
میں نے مِصر کو تیرے فِدیہ میں،
اور کُوش اور سبا کو تیرے بدلے میں دیا۔
[۴] چونکہ تُو میری نگاہ میں بیش قیمت اور محترم ٹھہرا،
اور چونکہ میں نے تجھ سے محبّت رکھّی،
اِس لیے میں تیرے بدلے میں دُوسرے آدمیوں کو،
اور تیری جان کے عوض میں مختلف اُمتوں کو دے دُوں گا۔
[۵] تُو خوف نہ کر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہُوں؛
میں تیری اولاد کو مشرق سے لے آؤں گا
اور مغرب سے بھی تجھے فراہم کرُوں گا۔
[۶] میں شمال سے کہُوں گا کہ اُنہیں آنے دے!
اور جنوب سے کہ اُنہیں مت روک رکھ۔
میرے بیٹوں کو دُور سے
اور میری بیٹیوں کو زمین کی انتہا سے لے آؤ۔
[۷] ہر ایک کو جو میرے نام سے پکارا جاتا ہے،
جسے میں نے اپنے جلال کے لیے پیدا کیا،
اور جسے میں نے صورت دی اور بنایا۔

[۸] جو آنکھیں رکھتے ہُوئے بھی اندھے ہیں،
اور کان رکھتے ہُوئے بھی بہرے ہیں، اُنہیں نکال لاؤ۔
[۹] تمام قومیں اِکٹھی ہو جائیں
اور سب اُمّتیں جمع ہوں۔
اُن میں سے کس نے یہ پیشگوئی کی
یا پچھلی باتیں ہمیں بتائیں؟
وہ اپنی سچّائی کے ثبوت میں اپنے گواہ لے آئیں،
تا کہ اور لوگ سُنیں اور کہیں کہ ہاں یہ سچ ہے۔
[۱۰] خداوند فرماتا ہے کہ تُم میرے گواہ ہو،

اور میرا خادِم جسے میں نے اِس لیے چُنا ہے،
کہ تُم جانو اور مجھ پر یقین کرو
اور سمجھو کہ میں وہی ہُوں۔
مجھ سے پہلے کوئی خدا نہ ہُوا،
اور نہ میرے بعد بھی کوئی ہوگا۔
۱۱ میں ہی خداوند ہُوں،
اور میرے سِوا کوئی نجات دینے والا نہیں۔
۱۲ میں نے ہی ظاہر کیا، نجات بخشی اور اعلان کیا۔
صرف میں نے، نہ کہ تُم میں سے کسی اجنبی معبُود نے۔
تُم میرے گواہ ہو، خداوند فرماتا ہے کہ میں ہی خداوند ہُوں۔
۱۳ ہاں، ہمیشہ سے میں ہی خدا ہُوں۔
میرے ہاتھ سے کوئی چھڑانے والا نہیں۔
جب میں کوئی کام کرتا ہُوں تو اُسے کوئی نہیں بدل سکتا۔

خدا کا فضل اور اِسرائیلؔ کی بے وفائی

۱۴ خداوند، تمہارا نجات دینے والا اور اِسرائیلؔ کا قُدّوس
یوں فرماتا ہے:
تمہاری خاطر میں بابلؔ کمک بھیجُوں گا
اور وہاں کے تمام باشندوں کو جنہیں اپنے جہازوں پر ناز تھا،
بھگوڑوں کی حالت میں لے آؤں گا۔
۱۵ میں خداوند ہُوں، تمہارا قُدّوس،
اِسرائیلؔ کا خالق اور تمہارا بادشاہ۔

۱۶ خداوند یوں فرماتا ہے۔
جس نے سمندر میں راہ تیار کی،
اور سیلاب میں سے گذرگاہ بنائی،
۱۷ جو رتھوں اور گھوڑوں کو،
اور لشکر اور بہادروں کو باہم نکال لایا،
اور وہ وہیں ڈھیر ہو گئے اور پھر کبھی نہیں اُٹھ پائیں گے،
وہ ایک بتّی کی طرح پھونک سے بجھا دیئے گئے۔
۱۸ پُرانی باتیں یاد نہ کرو؛
اور ماضی کو بھُول جاؤ۔
۱۹ دیکھو، میں ایک نیا کام کر رہا ہُوں!
وہ اب ظہُور میں آنے کو ہے، کیا تُم اُسے جانو گے نہیں؟
میں بیابان میں ایک راہ نکال رہا ہُوں
اور صحرا میں ندیاں جاری کر رہا ہُوں۔
۲۰ جنگلی جانور، گیدڑ اور اُلّو،
میری تعظیم کرتے ہیں،
کیونکہ میں بیابان میں پانی مہیّا کرتا ہُوں
اور صحرا میں ندیاں جاری کرتا ہُوں،
تاکہ میرے لوگوں کے لیے، میرے برگزیدوں کے لیے پینے کو
پانی ہو،
۲۱ اور وہ لوگ جنہیں میں نے اپنے لیے بنایا
میری حمد کریں۔

۲۲ تو بھی اَے یعقُوبؔ، تُو نے مجھے نہ پُکارا،
بلکہ اَے اِسرائیلؔ، تُو مجھ سے عاجز آ گیا۔
۲۳ تُو سوختنی قُربانیوں کے لیے میرے حضُور برّے نہ لایا،
اور نہ ہی ذبیحوں سے میری تعظیم کی۔
میں نے تجھ پر نذر کی قُربانیاں گذراننے کا بار نہ ڈالا
نہ ہی بخور طلب کر کے تجھے تکلیف دی۔
۲۴ تُو نے میرے لیے کوئی خُوشبودار مسالہ نہیں خریدا،
اور نہ اپنے ذبیحوں کی چربی مجھ پر نچھاور کی۔
لیکن تُو نے اپنے گناہوں کا بار مجھ پر لاد دیا ہے
اور اپنی خطاؤں سے مجھے تھکا دیا ہے۔

۲۵ میں ہی وہ ہُوں جو خُود اپنی خاطر
تیری خطاؤں کو مٹا دیتا ہُوں،
اور تیرے گناہوں کو پھر کبھی یاد نہیں کرُوں گا۔
۲۶ مجھے یاد دلا،
آؤ ہم آپس میں بحث کریں؛
اور تُو اپنی بیگناہی کے ثبوت پیش کر۔
۲۷ تیرے بڑے باپ نے گناہ کیا؛
تیرے ثالثوں نے میری خلاف ورزی کی۔
۲۸ اِس لیے میں تیری ہیکل کے امیروں کو رُسوا کرُوں گا،
اور یعقُوبؔ کو برباد
اور اِسرائیلؔ کو ذلیل ہونے دُوں گا۔

خداوند کا برگزیدہ اِسرائیلؔ

۴۴

پر اب میرے خادِم یعقُوبؔ،
اور میرے برگزیدہ اِسرائیلؔ، سُن!
۲ خداوند، تیرا خالق،

جس نے تجھے رحم میں بنایا،
اور جو تیری مدد کرے گا،
یوں فرماتا ہے:
اَے میرے خادِم یعقوبؔ،
اور میرے برگزیدہ یسُورُونؔ، خوف نہ کر۔
۳ کیونکہ میں پیاسی زمین پر پانی اُنڈیلُوں گا،
اور خشک زمین پر ندیاں جاری کرُوں گا؛
میں اپنی رُوح تیری نسل پر،
اور اپنی برکت تیری اولاد پر نازل کرُوں گا۔
۴ وہ چراگاہ میں گھاس کی مانند،
اور بہتی ہُوئی ندیوں کے کنارے اُگے ہُوئے بید کی طرح
تیزی سے بڑھیں گے۔
۵ کوئی کہے گا میں خداوند کا ہُوں؛
کوئی اپنا نام یعقوبؔ سے منسُوب کرے گا؛
کوئی اور اپنے ہاتھ پر لکھّے گا، میں خداوند کا ہُوں،
اور اپنے آپ کو اِسرائیلؔ سے مُلقّب کرے گا۔

خداوند، نہ کہ مُورتیاں

۶ خداوند، اِسرائیلؔ کا بادشاہ اور اُس کا فِدیہ دینے والا، ربُّ الافواج
یوں فرماتا ہے:
میں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہُوں؛
میرے سِوا کوئی خدا نہیں۔
۷ میری طرح اور کون ہے؟ اگر کوئی ہو تو وہ اعلان کرے۔
اور بتائے کہ جب سے میں نے قدیم لوگوں کی بِنا ڈالی،
تب سے اب تک کیا ہُوا
اور آیندہ کیا ہونے والا ہے۔
ہاں وہ پیشگوئی کرے کہ آیندہ کیا ہوگا۔
۸ تُم نہ ڈرو اور ہراساں مت ہو۔
کیا میں نے قدیم ہی سے یہ سب باتیں تمہیں نہیں بتائیں
اور پیشگوئی نہیں کی تھی؟
تُم میرے گواہ ہو، میرے سِوا کیا کوئی اور خدا ہے؟
نہیں، کوئی اور چٹان نہیں۔ میں کسی اور کو نہیں جانتا۔

۹ جو مورتیاں بناتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں ہیں،
اور جن چیزوں کو وہ عزیز رکھتے ہیں وہ بیکار ہیں۔
جو اُن کے حق میں گواہی دیتے ہیں وہ اندھے ہیں؛
وہ جاہل ہیں اور بےشرم۔
۱۰ کس نے بُت تراشا یا مُورت ڈھالی ہے،
جس سے اُس کو ذرّہ بھر فائدہ ہُوا ہو؟
۱۱ وہ اور اُس کے سب ساتھی پشیمان ہوں گے؛
بُت ساز تو محض اِنسان ہیں۔
وہ سب اِکٹھے ہو کر کھڑے ہوں؛
وہ خوف زدہ ہوں گے اور رُسوا کیے جائیں گے۔

۱۲ لوہار اوزار لیتا ہے
اور انگاروں میں اُس سے کام کرتا ہے؛
وہ ہتھوڑوں سے بُت کو تشکیل دیتا ہے،
اور اپنے بازو کی قوّت سے اُس کو گھڑتا ہے۔
وہ بھوکا ہو جاتا ہے اور اپنی قوّت کھو بیٹھتا ہے؛
وہ پانی نہیں پیتا اور تھک جاتا ہے۔
۱۳ بڑھئی سوت سے ناپتا ہے
اور آلہ سے خاکہ کھینچتا ہے؛
اور اُسے رَندے سے صاف کرتا ہے
اور پرکار سے اُس پر نقش بناتا ہے۔
وہ اُسے اِنسان کی شکل میں ڈھالتا ہے،
اور آدمی کی طرح خُوبصورت بنا دیتا ہے،
تاکہ وہ صنم کدہ میں رکھّا جائے۔
۱۴ اُس نے دیودار کو کاٹا،
یا شاید سَرو یا بلوط کو لیا۔
اُس نے اُسے جنگل کے پیڑوں میں بڑھنے دیا،
یا صنوبر کا درخت لگایا اور بارش نے اُسے سینچا اور بڑھایا۔
۱۵ تب وہ آدمی کے لیے ایندھن کے کام آتا ہے؛
وہ اُس میں سے کچھ سُلگا کر تاپتا ہے،
اور آگ جلا کر روٹی پکاتا ہے۔
لیکن وہ اُسی سے مُورتی بھی بناتا ہے اور اُسے پُوجتا ہے؛
اور بُت بنا کر اُس کے سامنے جھکتا ہے۔
۱۶ آدھی لکڑی تو وہ آگ میں جلاتا ہے؛
جس پر وہ اپنا کھانا پکاتا ہے،
اور اپنا گوشت بھُونتا ہے اور سَیر ہو کر کھاتا ہے۔
پھر خُود کو تاپ کر کہتا ہے،

آہا! میں گرم ہو گیا، میں نے آگ دیکھی ہے۔
۱۷ پھر بچے ہُوئے حِصّہ سے وہ ایک بُت گھڑتا ہے جو اُس کا دیوتا ہے؛
اور اُس کے سامنے جھُک کر اُس کی پرستش کرتا ہے۔
اور اُس سے اِلتجا کر کے کہتا ہے،
مجھے بچا لے کیونکہ تُو میرا دیوتا ہے۔
۱۸ وہ کچھ نہیں جانتے، نہ کچھ سمجھ رکھتے ہیں؛
اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اِس لیے وہ دیکھ نہیں سکتے،
اور اُن کے دل سخت ہیں، وہ سمجھ نہیں سکتے۔
۱۹ کسی کو اِس قدر علم اور سمجھ نہیں کہ کہہ سکے کہ
اُس کا آدھا تو میں نے ایندھن کے طور پر استعمال کیا؛
میں نے اُس کے انگاروں پر روٹی بھی پکائی،
اور گوشت بھُون کر کھایا۔
پھر کیا میں اُس کے بچے ہُوئے حِصّہ سے ایک مکروہ چیز بناؤں؟
کیا میں لکڑی کے ٹکڑے کے سامنے جھکُوں؟
۲۰ وہ راکھ کھاتا ہے۔ اُس کا فریب خوردہ دل اُسے گمراہ کر دیتا ہے؛
وہ اپنے کو بچا نہیں سکتا، نہ یہ کہہ سکتا ہے،
کیا یہ جو میرے داہنے ہاتھ میں ہے، بطالت نہیں؟

۲۱ اَے یعقوبؔ، اِن چیزوں کو یاد کر،
کیونکہ اَے اِسرائیلؔ تُو میرا خادِم ہے۔
میں نے تجھے بنایا ہے، تُو میرا خادِم ہے؛
اَے اِسرائیلؔ میں تجھے نہ بھُولُوں گا۔
۲۲ میں نے تیری خطاؤں کو بادل کی مانند،
اور تیرے گناہوں کو صبح کے کہرے کی طرح مِٹا دیا ہے۔
میرے پاس لَوٹ آ،
کیونکہ میں نے تیرا فِدیہ ادا کیا ہے۔

۲۳ اَے آسمانو، خُوشی سے گاؤ کیونکہ خداوند نے یہ کیا ہے؛
اور نیچے اَے زمین، زور سے للکار۔
اَے پہاڑو، اَے جنگلو اور اُس کے سب درختو،
گا اُٹھو،
کیونکہ خداوند نے یعقوبؔ کا فِدیہ دیا ہے،
اور اِسرائیلؔ میں اپنا جلال ظاہر کیا ہے۔

یروشلیمؔ پھر سے آباد ہوگا

۲۴ خداوند، تیرا فِدیہ دینے والا، جس نے تجھے رحم میں بنایا،
یوں کہتا ہے:

میں خداوند ہُوں،
جس نے سب چیزیں بنائیں،
جس نے اکیلے ہی آسمانوں کو تانا،
اور خُود ہی زمین کو پھیلایا۔

۲۵ جو جھُوٹے نبیوں کی نشانیوں کو باطل کرتا ہے
اور فالگیروں کو بے وقوف بنا دیتا ہے،
جو حکمت والوں کے علم کو ردّ کر دیتا ہے
اور اُسے حماقت میں بدل دیتا ہے،
۲۶ جو اپنے خُدّام کے کلام کو ثابت کرتا ہے
اور اپنے رسُولوں کی پیشگوئیوں کو پُورا کرتا ہے،

جو یروشلیمؔ کے متعلق کہتا ہے کہ وہ آباد کیا جائے گا،
اور یہُوداہؔ کے شہروں کے متعلق، کہ وہ تعمیر ہوں گے،
اور اُن کے کھنڈروں کے متعلق کہ میں اُنہیں بحال کروُں گا۔
۲۷ جو سمندر سے کہتا ہے کہ سُوکھ جا،
اور میں تیرے ندی نالوں کو خشک کر دوُں گا
۲۸ جو خورسؔ کے حق میں کہتا ہے کہ وہ میرا چرواہا ہے
اور میری تمام مرضی پُوری کرے گا؛
اور یروشلیمؔ کی بابت کہے گا، وہ پھر سے تعمیر کیا جائے،
اور ہیکل کے متعلق کہ اُس کی بنیاد رکھّی جائے۔

۴۵

خداوند اپنے ممسوح خورسؔ کے حق میں یوں فرماتا ہے
میں نے اُس کے داہنے ہاتھ کو اِس لیے تھام لیا ہے
کہ اُس کے سامنے قوموں کو پست کرُوں
اور بادشاہوں کا زرہ بکتر اُتار دُوں،
اُس کے سامنے دروازے کھول دُوں
تاکہ پھاٹک بند نہ کیے جائیں:
۲ میں تیرے آگے آگے چلُوں گا
اور ٹیلوں کو ہموار کرُوں گا؛
میں پیتل کے کواڑ توڑ ڈالُوں گا
اور لوہے کی سلاخیں کاٹ دُوں گا۔
۳ میں تجھے اندھیرے میں چھپائے ہُوئے خزانے،

اور خفیہ مقامات پر رکھّی ہُوئی دولت دُوں گا،
تاکہ تُو جانے کہ میں ہی خداوند ہُوں،
اِسرائیلؔ کا خدا جو تجھے نام لے کر بُلاتا ہے۔
۴ میں نے اپنے خادِم یعقوبؔ،
اور اپنے برگزیدہ اِسرائیلؔ کی خاطر،
تجھے نام لے کر بُلایا ہے
اور تجھے اعزازی لقب عطا کیا ہے،
اگرچہ تُو مجھے نہیں پہچانتا۔
۵ میں ہی خداوند ہُوں، اور دُوسرا کوئی نہیں؛
میرے سِوا کوئی خدا نہیں۔
میں تیری کمر کسُوں گا،
حالانکہ تُو مجھے نہیں جانتا،
۶ تاکہ سورج کے طلوع ہونے سے
اُس کے غروب ہونے کے مقام تک
لوگ جان لیں کہ میرے سِوا کوئی نہیں۔
میں ہی خداوند ہُوں اور دُوسرا کوئی نہیں ہے۔
۷ میں ہی روشنی کا مُوجد اور تاریکی کا خالق ہُوں،
میں ہی خُوش اِقبالی کا بانی اور بدنصیبی کا پیدا کرنے والا ہُوں؛
میں، خداوند ہی یہ سب کچھ کرتا ہُوں۔

۸ اَے آسمانو، اُوپر سے ٹپکنے لگو؛
بادل راستبازی برسانے لگیں۔
زمین کُھل جائے،
اور نجات پیدا کرے،
اور صداقت بھی اُس کے ساتھ اُگ آئے؛
میں خداوند نے اُسے پیدا کیا ہے۔

۹ افسوس اُس پر جو اپنے خالق سے جھگڑتا ہے،
اور جو زمین کے ٹھیکروں میں سے محض ایک ٹھیکرا ہے۔
کیا مٹّی کمہار سے کہتی ہے،
تُو کیا بنا رہا ہے؟
کیا تیری دستکاری کہتی ہے،
کہ اُس کے ہاتھ نہیں ہیں؟
۱۰ افسوس اُس پر جو اپنے باپ سے کہے،
تُو نے کیا پیدا کیا؟
اور اپنی ماں سے کہے،
تُو نے کس چیز کو جنم دیا؟

۱۱ خداوند، اِسرائیلؔ کا قُدّوس اور خالق
یوں فرماتا ہے
کیا تُم آنے والی چیزوں کے متعلق مجھ سے دریافت کرو گے،
کیا تُم میرے بچّوں کے متعلق مجھ سے سوال کرو گے،
یا میرے ہاتھوں کے کام کے متعلق مجھے حکم دو گے؟
۱۲ میں نے ہی زمین بنائی
اور اُس پر نوعِ اِنسانی کو پیدا کیا۔
میرے اپنے ہاتھوں نے افلاک کو تانا؛
اور اجرامِ فلکی کو مرتّب کیا۔
۱۳ ربُّ الافواج فرماتا ہے:
میں اپنی صداقت میں خورسؔ کو برپا کرُوں گا:
اور اُس کی تمام راہیں سیدھی کرُوں گا۔
وہ میرا شہر پھر سے تعمیر کرے گا
اور میرے جلاوطنوں کو آزاد کرے گا،
لیکن کسی قیمت یا انعام کے عوض نہیں۔

۱۴ خداوند یوں فرماتا ہے:

مِصرؔ کی پیداوار اور کُوشؔ کی تجارتی اشیاء
اور سباؔ کے بلند قامت لوگ ــ
تیرے پاس آئیں گے
اور تیرے ہو جائیں گے؛
وہ تیرے پیچھے پیچھے چلیں گے،
اور زنجیروں میں جکڑے ہُوئے تیرے پاس آئیں گے۔
وہ تیرے سامنے جُھکیں گے
اور منّت کر کے کہیں گے:
یقیناً خدا تیرے ساتھ ہے اور دُوسرا کوئی نہیں؛
اُس کے سِوا اور کوئی خدا نہیں۔

۱۵ اَے اِسرائیلؔ کے خدا اور نجات دینے والے،
یقیناً تُو خدا ہے جو نظروں سے پنہاں ہے۔

[16] تمام بُت ساز پشیمان اور رُسوا ہوں گے؛
وہ سب کے سب اِکٹھے رُسوا ہوں گے۔
[17] لیکن اِسرائیلؔ کو خدا ابدی نجات بخشے گا
تُم ابد تک کبھی شرمندہ نہ ہوگے اور نہ رُسوا کیے جاؤ گے۔

[18] کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے۔
جس نے آسمان پیدا کیے،
وہی خدا ہے؛
جس نے زمین کو بنایا،
اُسی نے اُس کی بنیاد ڈالی؛
اُس نے اُسے خالی پڑی رہنے کے لیے نہیں
بلکہ آباد ہونے کے لیے آراستہ کیا۔
وہ یوں فرماتا ہے:
میں خداوند ہُوں،
میرے سِوا اور کوئی نہیں ہے۔
[19] میں نے خلوَت میں،
کسی تاریک مقام سے کلام نہیں کیا؛
میں نے یعقوبؔ کی نسل کو یہ نہ کہا،
کہ تُم عبث میری تلاش کرو۔
میں خداوند سچ ہی کہتا ہُوں
اور راستی کی باتیں ہی بتاتے آیا ہُوں۔

[20] اَے لوگو، تُم جو غیر قوموں میں سے بچ نکلے ہو، جمع ہو جاؤ؛
اور اِکٹھے ہو کر چلے آؤ۔
وہ لوگ جاہل ہیں جو لکڑی کے بُت لیے پھرتے ہیں،
اور ایسے معبودوں سے اِستدعا کرتے ہیں جو بچا نہیں سکتے۔
[21] آیندہ جو کچھ ہونے والا ہے اُسے بیان کرو۔
وہ اگر چاہیں تو آپس میں مشورت کریں۔
کس نے قدیم ہی سے یہ پیشگوئی کی،
قدیم ایّام میں ہی کس نے یہ ظاہر کیا؟
کیا وہ میں خداوند ہی نہ تھا؟
اور میرے سِوا کوئی اور خدا نہیں،
صادقُ القول اور نجات دینے والا خدا؛
میرے سِوا کوئی اور نہیں ہے۔

[22] اَے انتہایِ زمین کے سب رہنے والو،
تُم میری طرف پھِرو اور نجات پاؤ؛
کیونکہ میں خدا ہُوں اور دُوسرا کوئی اور نہیں ہے۔
[23] میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے،
میرے مُنہ سے کلامِ صدق نکلا ہے
جو کبھی تبدیل نہ ہوگا:
کہ ہر ایک گھٹنا میرے آگے جُھکے گا؛
اور ہر ایک زبان میری ہی قسم کھائے گی۔
[24] وہ میرے حق میں کہیں گے
صرف خداوند ہی میں صداقت اور قوّت ہے۔
اور وہ سب جو اُس سے بیزار ہو گئے تھے
پشیمان ہو کر اُس کے پاس آئیں گے۔
[25] لیکن اِسرائیل کی ساری نسل
خداوند میں صادق ٹھہرے گی اور اُس پر فخر کرے گی۔

بابلؔ کے معبُود

۴۶

بیلؔ جھُک گیا، نبُوؔ سرنگوں ہو گیا؛
اُن کے بُت بوجھ اُٹھانے والے چوپایوں پر لدے ہیں۔
جن مورتیوں کو وہ لیے پھرتے تھے، بوجھ بن گئی ہیں،
تھکے ہُوؤں کے لیے ایک بوجھ۔
[2] اور وہ سب ایک ساتھ جھُکتے اور سرنگوں ہوتے ہیں؛
اور اُس بوجھ کو بچا نہیں سکتے،
اور خُود ہی اسیری میں چلے جاتے ہیں۔

[3] اَے یعقوبؔ کے گھرانے،
اور اَے اِسرائیل کے گھر کے سبھی باقی ماندہ لوگو،
جنہیں میں رحم میں پڑنے کی گھڑی سے سہارا دیتا رہا،
اور اُن کی پیدایش ہی سے گود میں اُٹھاتا رہا، میری سُنو!
[4] تمہاری ضعیفی میں اور تمہارے بال سفید ہونے تک
میں ہی ہُوں جو تمہیں سنبھالے رہُوں گا۔
میں نے ہی تمہیں خلق کیا ہے اور تمہیں لیے پھرتا رہُوں گا؛
میں تمہیں سنبھالُوں گا اور تمہیں رہائی دُوں گا۔

[5] تُم مجھے کس کے مُشابہ قرار دو گے
اور کس کے برابر ٹھہراؤ گے؟

اور مجھے کس کی مانند کہو گے
تاکہ ہمارا موازنہ ہو سکے؟
۶ کچھ لوگ اپنی تھیلیوں میں سے سونا نکالتے ہیں
اور ترازو میں چاندی تولتے ہیں؛
پھر سُنار کو اُجرت دے کر اُس سے ایک بُت بنواتے ہیں،
اور اُس کے سامنے جھُک کر اُس کی عبادت کرتے ہیں۔
۷ وہ اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھاتے اور لے جاتے ہیں؛
پھر اُسے لے جا کر اُس کی جگہ پر نصب کرتے ہیں اور وہ وہاں کھڑا رہتا ہے
جہاں سے وہ ہل نہیں پاتا۔
اگر کوئی اُسے پُکارے تو وہ جواب نہیں دیتا؛
نہ ہی وہ اُسے اُس کی مصیبتوں سے چھڑا سکتا ہے۔

۸ اَے سرکشو! اِس بات کو یاد رکھّو،
اِسے دماغ میں رکھّو اور دل میں اُتار لو۔
۹ ابتدائی زمانہ کی باتیں یاد کرو جو قدیم ہی سے ہیں؛
میں خدا ہُوں اور کوئی دُوسرا نہیں؛
میں خدا ہُوں اور مجھ سا کوئی نہیں۔
۱۰ میں ابتدا ہی سے انجام کی خبر دیتا ہُوں،
اور قدیم وقتوں ہی سے وہ باتیں بتاتا آیا ہُوں جو اب تک وقوع میں نہیں آئیں۔
اور کہتا ہُوں کہ میرا مقصد قائم رہے گا،
اور میں اپنی ساری مرضی پُوری کروں گا۔
۱۱ میں مشرق سے ایک عقاب کو بُلاتا ہُوں؛
یعنی دُور کے ملک سے ایک شخص کو بُلاتا ہُوں جو میری مرضی پُوری کرے۔
جو میں نے کہا اُسے میں کر کے ہی رہُوں گا؛
اور جو اِرادہ میں نے کیا ہے اُسے پُورا کروں گا۔
۱۲ اَے سخت دلو،
جو راستی سے بہت دُور ہو، میری سُنو۔
۱۳ میں اپنی صداقت کو نزدیک لا رہا ہُوں،
وہ بہت دُور نہیں ہے؛
اور میری نجات میں تاخیر نہ ہو گی۔
میں صِیّون کو نجات دُوں گا،
اور اسرائیل کو اپنا جلال بخشُوں گا۔

بابل کا زوال

۴۷ اَے بابل کی کنواری بیٹی،
نیچے اُتر آ اور خاک پر بیٹھ؛
اَے کسدیوں کی بیٹی،
تُو بِنا تخت زمین پر بیٹھ۔
تُو پھر کبھی نازک اندام
اور نازنین نہ کہلائے گی۔
۲ چکّی لے اور آٹا پیس؛
اپنا نقاب اُتار۔
اپنا دامن سمیٹ لے اور ٹانگیں برہنہ کر کے،
ندّیوں میں سے گزر جا۔
۳ تیرا بدن بے پردہ کیا جائے گا
اور تیری حیا بے پردہ ہو جائے گی۔
میں اِنتقام لُوں گا؛
اور کسی سے رعایت نہ کرُوں گا۔

۴ ہمارا فِدیہ دینے والے کا نام ربُّ الافواج ہے۔
جو اسرائیل کا قدُّوس ہے۔

۵ اَے کسدیوں کی بیٹی،
چُپ چاپ بیٹھی رہ اور تاریکی میں چلی جا؛
کیونکہ اب تُو
مملکتوں کی ملکہ نہ کہلائے گی۔
۶ میں اپنے لوگوں سے خفا تھا
اور میں نے اپنی میراث کو بے حُرمت کیا؛
اور اُنہیں تیرے ہاتھ میں سونپ دیا،
اور تُو نے اُن پر رحم نہ کیا۔
یہاں تک کہ بوڑھوں پر بھی
تُو نے اپنا بہت بھاری جُوا رکھا۔
۷ تُو نے کہا:
میں ابد تک ملکہ بنی رہُوں گی!
لیکن تُو نے اِن باتوں پر دھیان نہیں دیا
اور نہ یہ سوچا کہ انجام کیا ہو گا۔

۸ اِس لیے سُن اَے عشرت میں غرق رہنے والی،

تُو جو نڈر رہو کر مُطمئن بیٹھی ہے
اور اپنے دل میں کہتی ہے،
میں ہُوں اور میرے سِوا کوئی نہیں۔
میں کبھی بیوہ نہ ہُوں گی
نہ بےاولاد رہُوں گی۔
۹ ناگہاں یہ دونوں آفتیں
ایک ہی دِن تجھ پر آ پڑیں گی:
تُو اپنے بچّے کھودے گی اور بیوہ بھی بن جائے گی۔
تیرے تمام جادو اور ٹونوں کے باوجُود
یہ آفتیں تجھ پر پُوری طرح آ پڑیں گی۔
۱۰ تُو نے اپنی شرارت پر بھروسا کیا
اور کہا، مجھے کوئی نہیں دیکھتا۔
تیری حکمت اور تیری دانش نے تجھے بہکایا
جب تُو نے اپنے دل میں کہا کہ
میں ہی ہُوں اور میرے سِوا اور کوئی نہیں۔
۱۱ تجھ پر آفت آئے گی،
جس کا منتر تُو نہیں جانتی۔
ایک بلا تجھ پر نازل ہوگی
جس سے تُو کسی قیمت پر بچ نہ سکے گی؛
اچانک ایک ایسی تباہی تجھ پر آئے گی
جس کا تجھے علم بھی نہ ہوگا۔

۱۲ تب تُو اپنے جادو، ٹونے
اور بہت سے منتر
جن کی تُو نے بچپن ہی سے مشق کر رکھّی ہے، جاری رکھ،
شاید تُو کامیاب ہو،
یا شاید تُو رعب جما سکے۔
۱۳ جو بھی مشورت تجھے ملی اُس نے تو تجھے تھکا دیا!
تیرے جوتشی
اور وہ نجومی جو ماہ بہ ماہ پیشگوئیاں کرتے ہیں، سامنے آئیں،
اور تجھ پر آنے والی آفت سے تجھے بچائیں۔
۱۴ وہ بھُوسے کی مانند ہیں؛
آگ اُنہیں جلا دے گی۔
وہ اپنے آپ کو شعلوں کی شدّت سے
بچا بھی نہ سکیں گے۔
یہ انگارے تاپنے کے لیے نہیں ہیں؛
نہ ہی اِس آگ کے پاس کوئی بیٹھ سکتا ہے۔
۱۵ یہ سب جن کے لیے تُو نے محنت کی
اور جن کے ساتھ تُو بچپن سے کاروبار کرتی آئی ہے
تیرے لیے بس اِتنا ہی کر سکتے ہیں۔
اِن میں سے ہر ایک گمراہ ہو گیا؛
اور کوئی بھی تجھے بچا نہیں سکتا۔

ضِدّی اِسرائیلؔ

۴۸ یہ بات سُنو اَے یعقُوبؔ کے گھرانے والو،
تُم جو اِسرائیلؔ کے نام سے پُکارے جاتے ہو
اور یہُوداؔہ کی نسل سے ہو،
اور جو خداوند کے نام کی قَسم کھاتے ہو
اور اِسرائیلؔ کے خدا سے مخاطب ہوتے ہو۔
لیکن سچّائی اور راستبازی سے نہیں۔
۲ تُم جو اپنے آپ کو مُقدّس شہر کے باشندے جتاتے ہو
اور اِسرائیلؔ کے خدا پر توکّل کرتے ہو۔
جس کا نام ربُّ الافواج ہے:
۳ عرصہ ہُوا میں نے قدیم سے ہونے والی باتوں کی خبر دی،
میرے مُنہ سے اُن کا اعلان کیا اور میں نے اُنہیں ظاہر کیا؛
پھر اچانک اُنہیں عمل میں لایا اور وہ وقوع میں آئیں۔
۴ کیونکہ میں جانتا تھا کہ تُو کس قدر ضِدّی ہے؛
تیری گردن کے پٹھّے لوہے کے تھے،
اور تیری پیشانی پیتل کی تھی۔
۵ اِس لیے میں نے یہ باتیں تجھے قدیم سے ہی بتا دیں؛
اِس سے پہلے کہ وہ واقع ہوں، میں نے تجھے بتا دیں۔
تاکہ تُو یہ نہ کہے کہ،
یہ میرے بُتوں کا کام ہے؛
یا میری لکڑی کی گھڑی ہُوئی مُورتی اور دھات سے ڈھالی
ہُوئی دیوی نے اِسے انجام دیا۔
۶ تُو نے یہ باتیں سُنی ہیں؛ اُن سب پر نظر ڈال۔
کیا تُو ان کو نہ مانے گا؟

اب سے آگے میں تجھے نئی چیزوں،
اور ایسی پوشیدہ باتوں کے بارے میں بتاؤں گا جنہیں تُو نہیں

جانتا تھا۔
۷ وہ ابھی ابھی خلق کی گئی ہیں، قدیم سے نہیں ہیں؛
بلکہ آج سے پہلے تُو نے اُن کے بارے میں کچھ بھی نہ سُنا تھا۔
اِس لیے تُو یہ نہیں کہہ سکتا کہ
ہاں، میں اِن کے بارے میں جانتا تھا۔
۸ تُو نے اُنہیں نہ تو سُنا نہ سمجھا تھا؛
قدیم ہی سے تیرے کان کھُلے نہ تھے۔
میں بخوبی جانتا تھا کہ تُو کس قدر بےوفا ہے؛
تُو پیدایش ہی سے باغی کہلایا۔
۹ میں اپنے نام کی خاطر اپنے غضب میں تاخیر کر رہا ہُوں؛
اور اپنے جلال کی خاطر میں نے اُسے روک رکھا ہے،
تا کہ تجھے کاٹ نہ ڈالوں۔
۱۰ دیکھ، میں نے تجھے صاف تو کیا لیکن چاندی کی طرح نہیں؛
میں نے تجھے دُکھ کی بھٹّی میں پرکھ لیا ہے۔
۱۱ اپنی خاطر، ہاں میری اپنی ہی خاطر میں نے یہ کیا ہے۔
میں اپنے نام کی تکفیر کیوں ہونے دُوں؟
میں اپنا جلال کسی دُوسرے کو نہیں دُوں گا۔

اِسرائیل آزاد کیا گیا

۱۲ اَے یعقوب،
اَے اِسرائیل، تُو جو میرا بُلایا ہُوا ہے، میری سُن:
میں وہی ہُوں؛
میں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہُوں۔
۱۳ میرے ہی ہاتھ نے زمین کی بنیاد ڈالی،
اور میرے داہنے ہاتھ نے آسمانوں کو پھیلایا؛
جب میں اُنہیں بُلاتا ہُوں،
تب وہ سب ایک ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔

۱۴ تُم سب اِکٹھے ہو کر سُنو:
کس نے اِن باتوں کی خبر دی ہے؟
وہ جو خداوند کا برگزیدہ ہے
بابل کے خلاف اُس کی مرضی پُوری کرے گا؛
اُس کا ہاتھ کسدیوں کے خلاف اُٹھے گا۔
۱۵ میں نے، ہاں میں نے ہی کہا ہے؛
ہاں، میں نے اُسے بُلایا ہے۔
میں اُسے لے آؤں گا،
اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔

۱۶ میرے قریب آؤ اور یہ بات سُنو:

شروع ہی سے میں نے پوشیدگی میں کلام نہیں کیا؛
جب یہ ہوتا ہے، میں بھی وہاں ہوتا ہُوں۔

اور اب خداوند خدا نے
اپنی رُوح کے ساتھ مجھے بھیجا ہے۔

۱۷ خداوند۔۔
تیرا فِدیہ دینے والا، اِسرائیل کا قُدّوس یوں فرماتا ہے:
میں خداوند تیرا خدا ہُوں،
جو تجھے ایسی تعلیم دیتا ہے جو تیرے حق میں مفید ہے،
اور جس راہ پر تجھے چلنا ہے اُس پر لے چلتا ہے۔
۱۸ کاش کہ تُو نے میرے احکام پر دھیان دیا ہوتا،
تو تجھے ندی کی مانند سکون ملتا،
اور تیری راستبازی سمندر کی موجوں کی مانند ہوتی۔
۱۹ تیری نسل ریت کی مانند ہوتی،
اور تیری اولاد اُس کے لاتعداد ذرّوں کی مانند ہوتی؛
اُس کا نام میرے حضُور سے نہ ہی کاٹا
اور نہ مٹایا جائے گا۔

۲۰ بابل کو خیرباد کہو،
کسدیوں کے بیچ میں سے بھاگ جاؤ!
خُوشی سے للکار کر اِس کی خبر دو
اور اُس کا اعلان کرو۔
اِس کی خبر زمین کی انتہا تک پہنچا دو۔
کہو کہ خداوند نے اپنے خادِم یعقوب کا فِدیہ دیا ہے۔
۲۱ جب وہ اُنہیں بیابان میں سے لے گیا تب وہ پیاسے نہ ہُوئے۔
اُس نے اُن کے لیے چٹان میں سے پانی نکالا؛
اُس نے چٹان کو چیرا
اور پانی پھُوٹ نکلا۔

۲۲ خداوند فرماتا ہے کہ شریروں کے لیے سلامتی نہیں۔

خداوند کا خادِم

۴۹ اَے جزیرو، میری سُنو ؛
اَے دُور دراز کی قومو، کان لگاؤ:
میری پیدائش سے پہلے ہی خداوند نے مجھے بُلایا ؛
اور بطنِ مادر ہی سے اُس نے میرے نام کا ذکر کیا۔
۲ اُس نے میرے مُنہ کو تیز تلوار کی مانند بنایا،
اور مجھے اپنے ہاتھ کے سایہ میں پناہ دی ؛
اُس نے مجھے چمکیلا تیر بنا کر
اپنے ترکش میں چھپائے رکھّا۔
۳ اور مجھ سے کہا، تُو میرا خادِم اِسرائیؔل ہے،
جس سے میں اپنا جلال ظاہر کرُوں گا۔
۴ تب میں نے کہا: میں نے خوامخواہ زحمت اُٹھائی ؛
اور اپنی قوّت فضُول اور بلاوجہ صرف کی۔
تو بھی میرا حق خداوند کے ہاتھ میں ہے،
اور میرا اجر میرے خدا کے پاس ہے۔

۵ اور اب خداوند فرماتا ہے۔
وہ خداوند، جس نے مجھے رحم میں بنایا
تاکہ میں اُس کا خادِم بن کر یعقوبؔ کو اُس کے پاس واپس لاؤں،
اور اسرائیل کو اُس کے پاس جمع کروں،
کیونکہ میں خداوند کی نگاہ میں جلیلُ القدر ہُوں
اور میرا خدا میری قوّت ہے۔
۶ وہ فرماتا ہے:
یہ تیرے لیے معمولی سی بات ہے
کہ تُو یعقوبؔ کے قبائل کو بحال کرے
اور اسرائیل کے بچے ہُوئے لوگوں کو واپس لانے کے لیے
میرا خادِم بنے۔
میں تجھے غیر قوموں کے لیے بھی نُور بناؤں گا،
تاکہ تُو میری نجات زمین کے کناروں تک لے جائے۔
۷ اِسرائیؔل کا فِدیہ دینے والا اور قُدّوس خداوند اُس سے
جو حقیر جانا گیا اور جس سے قوموں نے نفرت کی،
اور جو حکمرانوں کا خادِم ہے، یوں فرماتا ہے:
بادشاہ تجھے دیکھیں گے اور کھڑے ہو جائیں گے،
اُمراء تجھے دیکھیں گے اور سرنگوں ہو جائیں گے،
خداوند کی خاطر جو صادِقُ القول
اور اِسرائیؔل کا قُدّوس ہے جس نے تجھے برگزیدہ کیا ہے۔

اِسرائیؔل کی بحالی

۸ خداوند یوں فرماتا ہے:

لطف و کرم کے وقت میں تیری سُنُوں گا،
اور نجات کے دِن تیری مدد کروں گا ؛
میں تیری حفاظت کروں گا
اور تجھے لوگوں کے لیے ایک عہد ٹھہراؤں گا،
تاکہ تُو ملک کو بحال کر سکے
اور ویران میراث اُس کے وارثوں کو لَوٹا دے تاکہ وہ اُسے
پھر سے آباد کر سکیں۔
۹ اور قیدیوں سے کہہ سکے کہ باہر نکل آؤ،
اور اُن سے جو اندھیرے میں پڑے ہُوئے ہیں، منوّر ہو جاؤ!

وہ راستوں کے کنارے پیٹ بھریں گے
اور ہر ویران ٹیلے پر چراگاہ پائیں گے۔
۱۰ وہ نہ بھوکے ہوں گے نہ پیاسے،
نہ بیابان کی حرارت اور نہ دھوپ اُن کو ضرر پہنچا سکے گی۔
اور جس نے اُن پر مہربانی کی ہے وہی اُن کا رہنما ہوگا
اور اُنہیں پانی کے چشموں کے پاس لے چلے گا۔
۱۱ میں اپنے تمام پہاڑوں کو راستوں میں تبدیل کروں گا
اور میری شاہراہیں اُونچی کی جائیں گی۔
۱۲ دیکھ، وہ بہت دُور سے آئیں گے۔
کچھ شمال کی جانب سے، کچھ مغرب کی طرف سے،
اور کچھ آسوانؔ کے علاقہ سے۔

۱۳ اَے آسمانو، خُوشی سے للکارو ؛
اَے زمین، شادمان ہو ؛
اَے پہاڑو، گیت گانے لگو!
کیونکہ خداوند نے اپنے لوگوں کو تسلّی بخشی ہے
اور وہ اپنے مصیبت زدہ لوگوں پر رحم فرمائے گا۔

۱۴ لیکن صِیّونؔ نے کہا: خداوند نے مجھے ترک کر دیا ہے،
خداوند نے مجھے بھُلا دیا ہے۔

۱۵ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی ماں اپنے شیر خوار بچّے کو بھُول جائے
اور اپنے جنے ہُوئے بچّے پر ترس نہ کھائے؟
خواہ وہ بھُول جائے،
پر میں تجھے نہ بھُولُوں گا!
۱۶ دیکھ، میں نے تیری صورت اپنی ہتھیلیوں پر نقش کی ہُوئی ہے؛
تیری شہر پناہ ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے رہتی ہے۔
۱۷ تیرے فرزند جلدی جلدی لَوٹ رہے ہیں،
اور تجھے اُجاڑنے والے تجھ سے باہر نکل رہے ہیں۔
۱۸ اپنی آنکھیں اُٹھا کر چاروں طرف نظر کر؛
تیرے تمام بیٹے اِکٹھّے ہو کر تیرے پاس آ رہے ہیں۔
خداوند فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم،
کہ تُو اُن سب کو گہنوں کی طرح پہن لے گی؛
اور اُن سے دُلہن کی طرح آراستہ ہوگی۔

۱۹ حالانکہ تجھے تباہ کر کے ویران کیا گیا
اور تیرا ملک بنجر بنایا گیا،
لیکن اب تیرے لوگ تجھ میں سما نہ پائیں گے،
اور تجھے تباہ کرنے والے دُور ہو جائیں گے۔
۲۰ پھر بھی تیرے ماتم کے دِنوں میں پیدا ہونے والے بچّے
تیرے کان میں کہیں گے،
یہ جگہ ہمارے لیے بہت تنگ ہے؛
ہمیں رہنے کے لیے اور جگہ دے۔
۲۱ پھر تُو اپنے دل میں کہے گی
کون میرے لیے اُن کا باپ ہُوا؟
میں تو سوگ میں بیٹھی اور بانجھ تھی؛
جلاوطن کر دی گئی اور ٹھُکرا دی گئی تھی۔
پھر انہیں کس نے پالا؟
میں اکیلی رہ گئی تھی،
پھر یہ کہاں سے آ گئے؟

۲۲ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:

دیکھو، میں ہاتھ اُٹھا کر غیر قوموں کو اِشارہ کروں گا،
اور مختلف ملکوں کے لوگوں کے سامنے اپنا جھنڈا کھڑا کروں گا؛
وہ تیرے بیٹوں کو اپنی گود میں لے کر
اور تیری بیٹیوں کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر لائیں گے۔
۲۳ بادشاہ تیرے بچّوں کو پدرانہ شفقت سے پالیں گے،
اور اُن کی رانیاں دایہ گری کریں گی۔
وہ تیرے سامنے مُنہ کے بل زمین پر سجدہ کریں گے؛
اور تیرے پاؤں کی دھُول چاٹیں گے۔
تب تُو جانے گی کہ میں ہی خداوند ہُوں؛
جو مجھ سے اُمید لگائے ہوں گے وہ مایوس نہ ہوں گے۔

۲۴ کیا جنگجو کے ہاتھ سے مالِ غنیمت چھینا جا سکتا ہے،
یا ظالم کے ہاتھ سے اسیروں کو چھڑایا جا سکتا ہے؟

۲۵ لیکن خداوند یوں فرماتا ہے:

ہاں، قیدیٔ زورآور سے چھڑا لیے جائیں گے،
اور مالِ غنیمت ظالم سے چھین لیا جائے گا؛
میں اُن لوگوں سے لڑُوں گا جو تجھ سے لڑتے ہیں،
اور تیرے بچّوں کو بچا لُوں گا۔
۲۶ تجھ پر ظلم کرنے والوں کو میں خُود اُن کا اپنا گوشت کھانے پر مجبور کروں گا؛
اور وہ اپنا ہی خُون پی کر ایسے متوالے ہوں گے جیسے مَے خواری سے ہوتے ہیں۔
تب تمام بنی نوعِ اِنسان جان جائیں گے
کہ میں خداوند، تیرا نجات دینے والا،
اور یعقوب کا قادر خدا میں ہی ہُوں جو تیرا فِدیہ دیتا ہے۔

اِسرائیل کا گناہ اور خادِم کی اطاعت

۵۰ خداوند یوں فرماتا ہے:

وہ طلاق نامہ کہاں ہے جسے لکھ کر
میں نے تمہاری ماں کو چھوڑ دیا تھا؟
یا اپنے قرض خواہوں میں سے کس کے ہاتھ میں نے تمہیں بیچا تھا؟
تُم تو اپنے ہی گناہوں کے باعث بِک گئے؛
اور تمہاری خطاؤں کی وجہ سے تمہاری ماں کو طلاق دی گئی تھی۔
۲ کیا وجہ ہے کہ جب میں آیا تب کوئی آدمی نہ تھا؟
اور جب میں نے پکارا تب کوئی جواب دینے والا نہ تھا؟
کیا میرا ہاتھ اس قدر کوتاہ ہو گیا تھا کہ تمہارا فِدیہ نہ دے سکے؟

یا مجھ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ تمہیں چھڑا سکتا؟
محض ایک دھمکی سے میں سمندر کو سُکھا دیتا ہُوں،
اور ندیوں کو صحرا میں بدل دیتا ہُوں؛
اُن کی مچھلیاں پانی کی عدم موجودگی میں سڑ جاتی ہیں
اور پیاس سے مر جاتی ہیں۔
۳ میں آسمانوں کو تاریکی کا لباس پہناتا ہُوں
اور اُنہیں ٹاٹ اُڑھا دیتا ہُوں۔

۴ خداوند تعالیٰ نے مجھے تربیّت یافتہ زبان بخشی ہے،
تا کہ اُس کلام کو جانُوں جو تھکے ماندوں کو سہارا دیتا ہے۔
وہ مجھے ہر صبح جگاتا ہے،
اور میرا کان کھولتا ہے تا کہ میں ایک شاگرد کی طرح سُنوُں۔
۵ خداوند خدا نے میرے کان کھول دیئے ہیں،
اور میں سرکش نہ ہُوا؛
نہ پیچھے ہٹا۔
۶ میں نے اپنی پیٹھ مارنے والوں کے،
اور اپنی داڑھی نوچنے والوں کے حوالے کر دی؛
تضحیک اور تھوک سے بچنے کے لیے
میں نے اپنا مُنہ نہیں چھپایا۔
۷ چونکہ خداوند خدا میرا مددگار ہے،
میں رُسوا نہ ہُوں گا۔
اِسی لیے میں نے اپنا چہرہ چقماق کی مانند کر لیا،
اور مجھے یقین ہے کہ میں شرمندہ نہ ہُوں گا۔
۸ مجھے راستباز ٹھہرانے والا میرے قریب ہے۔
پھر کون مجھ پر اِلزام لگا سکتا ہے؟
آؤ ہم آمنے سامنے کھڑے ہوں!
میرا مُدّعی کون ہے؟
وہ میرے مقابل ہو!
۹ خدا تعالیٰ میرا مددگار ہے۔
کون ہے جو مجھے مجرم قرار دے گا؟
وہ سب کپڑے کی طرح پُرانے ہو جائیں گے؛
کیڑے اُنہیں کھا جائیں گے۔

۱۰ تُم میں کون خداوند کا خوف رکھتا ہے
اور اُس کے خادِم کی باتیں سُنتا ہے؟
جو تاریکی میں چلتا ہے،
اور روشنی سے محروم ہے،
وہ خداوند کے نام پر توکّل کرے
اور اپنے خدا پر بھروسا رکھّے۔
۱۱ لیکن تُم سب جو آگ سُلگاتے ہو
اور اپنے لیے بڑی بڑی مشعلوں کا اہتمام کرتے ہو،
جاؤ، اپنی آگ کے شعلوں
اور اُن مشعلوں کی بھڑکتی روشنی میں چلو جنہیں تُم نے سُلگا رکھّا ہے۔
تُم میرے ہاتھ سے یہی پاؤ گے:
تُم عذاب میں پڑے رہو گے۔

صِیّون کو ابدی نجات ملے گی

۵۱

اَے لوگو، تُم جو راستبازی کے درپے ہو
اور خداوند کی جستجو میں لگے ہو، میری سُنو:
جس چٹان میں سے تُم کاٹے گئے
اور جس کان میں سے تُم کھودے اور تراشے گئے، اُس پر نظر کرو:
۲ اپنے باپ ابرہام پر،
اور سارہ پر جس نے تمہیں جنم دیا، نظر کرو۔
جب میں نے اُسے بُلایا وہ اکیلا تھا،
اور میں نے اُسے برکت دی اور اُسے کثرت بخشی۔
۳ یقیناً خداوند صِیّون کو تسلّی دے گا
اور اُس کے تمام ویرانوں پر نظرِ عنایت کرے گا؛
اور اُس کے صحراؤں کو عدن کی مانند
اور اُس کے بنجر علاقہ کو خداوند جنّت کی مانند کر دے گا۔
اُس میں خُوشی اور خُرّمی،
اور شکرگزاری اور گانے کی آواز پائی جائے گی۔
۴ اَے میرے لوگو، میری طرف متوجّہ ہو؛
اَے میری اُمّت، میری طرف کان لگا:
شریعت میری طرف سے دی جائے گی
میرا عدل قوموں کے لیے نُور ٹھہرے گا۔
۵ میری صداقت تیزی سے قریب آ رہی ہے،
اور میری نجات راہ میں ہے،
میں اپنے بازو (کی قوّت) سے قوموں پر حکمرانی کروُں گا۔
جزیرے میری راہ دیکھیں گے

اور میرے بازو پر اُمید لگائے بیٹھیں گے۔
۶ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھاؤ،
اور نیچے زمین کو دیکھو؛
آسمان دھوئیں کی مانند غائب ہو جائیں گے،
اور زمین کپڑے کی طرح پُرانی ہو جائے گی
اور اُس کے باشندے مکھّیوں کی طرح مر جائیں گے۔
لیکن میری نجات ابد تک قائم رہے گی،
اور میری صداقت کبھی موقوف نہ ہو گی۔

۷ اَے لوگو! تُم جو صداقت سے آشنا ہو،
جن کے دلوں میں میری شریعت ہے، کان لگا کر میری سُنو:
لوگوں کی ملامت سے مت ڈرو
اور اُن کی طعنہ زنی سے خوفزدہ نہ ہو۔
۸ کیونکہ اُنہیں کپڑے کی طرح گُھن لگ جائے گا؛
اور کیڑا اُن کو اُون کی طرح چٹ کر جائے گا۔
لیکن میری راستبازی ابد تک قائم رہے گی،
اور میری نجات پُشت در پُشت برقرار رہے گی۔
۹ جاگ، جاگ، اَے خداوند کے بازو،
توانائی سے ملبّس ہو؛
گزشتہ ایّام کی طرح،
اور قدیم نسلوں کی مانند، جاگ اُٹھ۔
کیا تُو وہی نہیں جس نے رہب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے،
جس نے اژدہا کو آر پار چھیدا؟
۱۰ کیا تُو وہی نہیں جس نے سمندر کو،
یعنی گہراؤ کے پانی کو خشک کر دیا،
جس نے سمندر کی تہہ میں راستہ بنا دیا؛
تاکہ جن کا فدیہ دیا گیا وہ اُسے عبور کر سکیں؟
۱۱ خداوند کے فدیہ دیئے ہوئے لوگ لَوٹیں گے۔
اور وہ گاتے ہُوئے صیّون میں داخل ہوں گے؛
اُن کے سر پر ابدی سرُور کا تاج ہو گا۔
وہ خُوشی اور شادمانی حاصل کریں گے،
اور غم اور سسکیاں کافُور ہو جائیں گے۔

۱۲ میں ہی تمہیں تسلّی بخشتا ہُوں۔
تُم کون ہو جو فانی اِنسان سے
اور آدم زاد جو محض گھاس ہیں، ڈرتے ہو،
۱۳ تُم اپنے خداوند اور خالق کو بھول جاتے ہو،
جس نے آسمان کو تانا
اور زمین کی بنیاد ڈالی،
اور ظالم کے غضب کی وجہ سے
جو تباہی پر تُلا ہُوا ہے،
تجھے ہر روز اور ہر گھڑی ڈر لگا رہتا ہے؟
پر ظالم کا غضب ہے کہاں؟
۱۴ خوفزدہ قیدی جلد ہی آزاد کیے جائیں گے؛
وہ تہہ خانہ میں نہ مریں گے،
اور نہ اُنہیں روٹی کی کمی ہو گی۔
۱۵ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا ہُوں،
جو سمندر کو حرکت دیتا ہے تاکہ اُس کی موجیں اُچھلنے لگیں۔
ربُّ الافواج اُس کا نام ہے۔
۱۶ میں نے اپنا کلام تیرے مُنہ میں ڈال دیا ہے
اور تجھے اپنے ہاتھ کے سایہ میں چھپا رکھا ہے۔
میں جو افلاک کو اُن کی جگہ پر متعیّن کرتا ہُوں،
جس نے زمین کی بُنیاد ڈالی،
اور جو اہلِ صیّون سے کہتا ہے کہ تُم میرے لوگ ہو۔

خداوند کے غضب کا پیالہ

۱۷ جاگ، جاگ!
اُٹھ جا، اَے یروشلیم،
تُو، جس نے خداوند کے ہاتھ سے
اُس کے غضب کا پیالہ پیا ہے،
تُو نے اُس جام کو تہہ تک خالی کر دیا
جسے پی کر لوگ ڈگمگا جاتے ہیں۔
۱۸ جتنے بیٹوں نے اُس سے جنم لیا
اُن میں سے کوئی نہ رہا جو اُس کا رہنما ہوتا؛
جتنے بچّے اُس نے پالے پوسے
اُن میں سے کوئی نہ رہا جو اُس کا ہاتھ پکڑتا۔
۱۹ یہ دو دو مصیبتیں تجھ پر آ پڑیں۔
کون تیرا غمخوار ہو گا؟
ویرانی اور تباہی، قحط اور تلوار۔
کون تجھے تسلّی دے؟

۲۰ تیرے بیٹے غش کھا کر؛
ہر ایک کوچہ کے سرے پر ایسے پڑے ہُوئے ہیں،
جیسے ہرن جال میں پھنسا ہو۔
وہ خداوند کے غضب
اور تیرے خدا کی دھمکی سے بیخود ہیں۔

۲۱ اِس لیے اَے مصیبت زدہ،
تُو جو مخمور ہے لیکن مَے سے نہیں، یہ بات سُن۔
۲۲ تیرا خداوند، یہوواہ، ہاں تیرا خدا،
جو اپنے لوگوں کا دفاع کرتا ہے، یوں فرماتا ہے:
دیکھ، جس پیالہ نے تجھے ڈگمگا دیا
اُسے میں نے تیرے ہاتھ سے لے لیا ہے؛
اِس پیالہ میں سے جو میرے قہر کا جام ہے،
تُو پھر کبھی نہ پیئے گی۔
۲۳ میں اِسے اُن کے ہاتھ میں دُوں گا جنہوں نے تجھے سخت اذیّت پہنچائی،
اور تجھ سے کہا،
لیٹ جا تاکہ ہم تیرے اُوپر سے گزریں۔
اور تُو نے اپنی پیٹھ کو زمین بنا دیا،
گویا وہ سڑک ہو جس پر سے لوگ گزرتے ہیں۔

۵۲

اَے صِیّوؔن، جاگ، جاگ،
اور قوّت سے مُلبّس ہو۔
اَے مُقدس شہر، یروشلیمؔ،
اپنا زرق برق لباس پہن لے۔
نامختون اور ناپاک لوگ
پھر کبھی تجھ میں داخل نہ ہوں گے۔
۲ اَے یروشلیمؔ
اپنے اوپر سے گرد جھاڑ دے؛
اُٹھ اور تخت نشین ہو
اَے صِیّوؔن کی اسیر بیٹی
اپنے گلے کے طوق کھول کر اپنے آپ کو آزاد کر لے۔

۳ کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے:
تُم مفت بیچے گئے تھے،
اور بِنا زر ہی آزاد کیے جاؤ گے

۴ کیونکہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

ابتدا میں میرے لوگ مِصرؔ میں رہنے گئے؛
کچھ دِن پہلے اُسوریوں نے اُن پر ظلم ڈھائے۔

۵ پس خداوند یوں فرماتا ہے: اور اب یہاں میرے پاس کیا ہے؟

کیونکہ میرے لوگ بلاوجہ لے جائے گئے،
اور جو اُن پر حکومت کرتے ہیں وہ اُن کا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔
خداوند فرماتا ہے۔
اور دِن بھر
میرے نام کی متواتر تکفیر کی جاتی ہے۔
۶ اِس لیے میرے لوگ میرا نام جانیں گے؛
اِس لیے اُس دِن وہ جانیں گے
کہ وہ میں ہی ہُوں جس نے یہ پیشگوئی کی تھی،
ہاں وہ میں ہی ہُوں۔

۷ پہاڑوں پر اُن کے قدم کس قدر خُوشنما ہیں
جو خُوشخبری لاتے ہیں،
اور سلامتی کی منادی کرتے ہیں،
اور اچھّی خبر لاتے ہیں،
اور نجات کا اعلان کرتے ہیں،
اور صِیّوؔن سے کہتے ہیں،
کہ تیرا خدا بادشاہی کرتا ہے!
۸ سُن، تیرے پہرہ دار اپنی آواز بلند کرتے ہیں؛
اور اِکٹھّے خُوشی سے للکارتے ہیں۔
جب خداوند صِیّوؔن واپس آئے گا،
وہ اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔
۹ اَے یروشلیمؔ کے ویرانو،
سب مل کر خُوشی کے گیت گاؤ،
کیونکہ خداوند نے اپنے لوگوں کو تسلّی دی،
اُس نے یروشلیمؔ کا فدیہ دیا۔
۱۰ خداوند تمام قوموں کی آنکھوں کے سامنے

اپنا مُقدّس بازو برہنہ کرے گا،
اور زمین کی اِنتہا تک تمام لوگ
ہمارے خدا کی نجات دیکھ لیں گے۔

۱۱ اَے خداوند کے ظروف اُٹھانے والو،
چلے جاؤ، چلے جاؤ، وہاں سے نکل جاؤ!
کوئی ناپاک شَے نہ چھوؤ!
وہاں سے نکل آؤ اور پاک ہو جاؤ۔
۱۲ لیکن تُم جلدی سے نہ نکلو گے
نہ تیزی سے بھاگو گے؛
کیونکہ خداوند تمہارے آگے آگے چلے گا،
اور اِسرائیل کا خدا پیچھے سے تمہاری حفاظت کرے گا۔

خادِم کی اذیّت اور اُس کا جلال

۱۳ دیکھو، میرا خادِم حکمت سے کام لے گا؛
وہ سرفراز ہوگا، اُوپر اُٹھایا جائے گا اور بڑا اوج پائے گا۔
۱۴ جس طرح بہت سے لوگ اُسے دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے —
کیونکہ اُس کی شکل وصورت بگڑ کر
آدمیوں کی سی نہ رہ گئی تھی —
۱۵ اُسی طرح بہت سی قومیں اُسے دیکھ کر تعجب کریں گی،
اور بادشاہ اُس کی وجہ سے اپنا مُنہ بند کریں گے۔
کیونکہ وہ ایسی بات دیکھیں گے جو اُنہیں بتائی نہ گئی تھی،
اور ایسی بات اُن کی سمجھ میں آئے گی جو اُنہوں نے ابھی تک
سُنی بھی نہ تھی۔

۵۳

ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا
اور خداوند کا بازو کس پر ظاہر ہُوا؟
۲ وہ اُس کے سامنے ایک نازک کونپل کی طرح،
اور ایسی جڑ کی مانند تھا جو خشک زمین میں سے پھوٹ نکلی ہو۔
اُس میں نہ کوئی حُسن تھا نہ جلال کہ ہم اُس پر نظر ڈالتے،
نہ اُس کی شکل وصورت میں کوئی ایسی خُوبی تھی کہ ہم اُس کے
مُشتاق ہوتے۔
۳ لوگوں نے اُسے حقیر جانا اور ردّ کر دیا،
وہ ایک غمگین اِنسان تھا جو رنج سے آشنا تھا۔
اور اُس شخص کی مانند تھا جسے دیکھ کر لوگ مُنہ موڑ لیتے ہیں
وہ حقیر سمجھا گیا اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی۔
۴ یقیناً اُس نے ہماری بیماریاں برداشت کیں
اور ہمارے غم اُٹھا لیے،
پھر بھی ہم نے اُسے خدا کا مارا، کُوٹا
اور ستایا ہُوا سمجھا۔
۵ لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل کیا گیا،
اور ہماری بداعمالی کے باعث کُچلا گیا؛
جو سزا ہماری سلامتی کا باعث ہُوئی وہ اُس نے اُٹھائی،
اور اُس کے کوڑے کھانے سے ہم شفایاب ہُوئے۔
۶ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے،
ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی؛
اور خداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لاد دی۔

۷ وہ ستایا گیا اور زخمی ہُوا،
پھر بھی اُس نے اپنا مُنہ نہ کھولا؛
وہ برّہ کی طرح ذبح کرنے کے لیے لے جایا گیا،
جس طرح ایک بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے
خاموش رہتی ہے،
اُسی طرح اُس نے بھی اپنا مُنہ نہ کھولا۔
۸ گرفتار کر کے اور مُجرِم قرار دے کر وہ اُسے لے گئے۔
کون اُس کی نسل کا بیان کرے گا؟
کیونکہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا؛
اور میرے لوگوں کے گناہوں کے سبب اُس پر مار پڑی۔
۹ وہ شریروں کے درمیان دفنایا گیا،
لیکن ایک ایسی قبر میں رکھّا گیا جو کسی دولتمند کے لیے بنائی
گئی تھی،
حالانکہ اُس نے کبھی ظلم نہ کیا،
نہ ہی اُس کے مُنہ سے کوئی مکر کی بات نکلی۔

۱۰ پھر بھی یہ خداوند کی مرضی تھی کہ اُسے کُچلے اور غمگین کرے،
اور حالانکہ خداوند اُس کی جان کو گناہ کی قُربانی قرار دیتا ہے،
تو بھی وہ اپنی اولاد دیکھ پائے گا اور اُس کی عمر دراز ہوگی،
اور اُس کے ہاتھ کے وسیلہ سے خداوند کی مرضی پُوری ہوگی۔
۱۱ اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر،
وہ زندگی کا نُور دیکھے گا اور مطمئن ہوگا؛
اپنے ہی عرفان کے باعث میرا صادق خادِم بہتوں کو راستباز
ٹھہرائے گا،

اور وہ اُن کی بُرائیاں خُود اُٹھا لے گا۔
۱۲ اِس لیے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حِصّہ دُوں گا،
اور وہ زورآوروں کے ساتھ لُوٹ کا مال بانٹ لے گا،
کیونکہ اُس نے اپنی جان مَوت کے لیے اُنڈیل دی،
اور وہ خطاکاروں کے ساتھ شُمار کیا گیا۔
کیونکہ اُس نے بہتیروں کے گناہ اُٹھا لیے،
اور خطاکاروں کی شفاعت کی۔

صِیُّونؔ کا عروج

۵۴ اَے بانجھ عورت،
تُو جو بے اولاد رہی، گیت گا؛
تُو جسے کبھی دردِ زہ نہ ہُوا،
نغمہ سرائی کر اور خُوشی سے للکار،
کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ
چھوڑی ہُوئی عورت کی اولاد
شوہر والی کی اولاد سے زیادہ ہوگی۔
۲ اپنے خیمہ کے احاطہ کو بڑھا،
اور اُس کے پردے وسیع کر،
دریغ نہ کر۔
اپنی رسّیوں کی لمبائی بڑھا،
اور اپنی میخیں مضبوط کر۔
۳ کیونکہ تُو دائیں اور بائیں طرف پھیلے گی؛
اور تیری نسل قوموں کی وارث ہوگی،
اور اُن کے ویران شہروں کو پھر سے بسائے گی۔

۴ خوف نہ کر کیونکہ تُو پھر پشیمان نہ ہوگی۔
رُسوائی کا خوف نہ کر کیونکہ تُو ذلیل نہ کی جائے گی۔
تُو اپنا ننگِ جوانی بھُول جائے گی
اور اپنی بیوگی کی عار کو پھر یاد نہ کرے گی۔
۵ کیونکہ تیرا خالق ہی تیرا خاوند ہے۔
ربُّ الافواج اُس کا نام ہے۔
تیرا فِدیہ دینے والا اِسرائیلؔ کا قُدّوس ہے؛
جو سارے جہان کا خدا کہلاتا ہے۔
۶ کیونکہ تیرا خدا فرماتا ہے:
خداوند نے تجھے ایسے واپس بُلا لیا
گویا تُو متروکہ بیوی اور دل آزردہ عورت تھی۔
جس کی شادی نوجوانی میں ہوگئی،
لیکن اُسے فوراً ترک کر دیا گیا۔
۷ کچھ دیر کے لیے میں نے تجھے چھوڑ دیا تھا،
لیکن اپنی بے پناہ رحمت کے باعث میں تجھے واپس لاؤں گا۔
۸ خداوند تیرا نجات دہندہ فرماتا ہے:
سخت غُصّہ کی حالت میں
میں نے پل بھر کے لیے تجھ سے مُنہ چھپا لیا تھا،
پر اب ابدی شفقت سے
میں تجھ پر رحم کروں گا۔

۹ یہ میرے لیے نُوحؔ کے دنوں کی طرح ہے،
جب میں نے قسم کھائی تھی کہ زمین پر نُوحؔ کا سا طوفان پھر کبھی نہ آئے گا۔
اُسی طرح اب میں نے قسم کھائی ہے کہ میں تجھ پر خفا نہ ہُوں گا،
اور نہ ہی تجھے کبھی ڈانٹُوں گا۔
۱۰ خداوند جو تجھ پر مہربان ہے، یوں کہتا ہے:
خواہ پہاڑ ہلا دیئے جائیں
اور ٹیلے سرکا دیئے جائیں،
مگر میری لازوال محبّت تجھ پر سے کبھی نہ ہٹے گی
نہ ہی میرا عہدِ سلامتی کبھی ٹلے گا۔

۱۱ اَے مصیبت زدہ شہر، جو طوفان کا مارا ہُوا اور تسلّی سے محروم ہے،
میں تجھے سنگِ فیروزہ سے تعمیر کروں گا،
اور تیری بنیادیں نیلم سے ڈالوُں گا۔
۱۲ میں تیرے قلعہ کی فصیل لعلوں سے،
اور تیرے پھاٹک چمکدار جواہرات سے،
اور تیری تمام دیواریں بیش قیمت پتھّروں سے بناؤں گا۔
۱۳ تیرے تمام فرزند خداوند سے تعلیم پائیں گے،
اور تیرے بچّوں کو کامل سکون میسّر ہوگا۔
۱۴ تُو راستبازی سے پایدار ہو جائے گی:
تُو ظُلم سے دُور رہے گی؛
تجھے کسی بات کا خوف نہ ہوگا۔
دہشت دُور کر دی جائے گی؛
وہ تیرے نزدیک نہ آئے گی۔

۱۵ اگر کوئی تجھ پر حملہ کرتا ہے تو وہ میری جانب سے نہ ہوگا؛
اور جو بھی تجھ پر حملہ آور ہوگا وہی تیرا مطیع ہو جائے گا۔

۱۶ دیکھ، میں نے ہی لوہار کو پیدا کیا
جو کوئلوں کو سُلگا کر شعلے پیدا کرتا ہے
اور اپنے کام کے لیے مناسب ہتھیار تیّار کرتا ہے۔
اور میں نے ہی غارتگر کو پیدا کیا تا کہ وہ تباہی مچائے؛
۱۷ تیرے خلاف بنایا گیا کوئی بھی ہتھیار کامیاب نہ ہوگا،
اور تُو ہر اُس زبان کو جو تجھے مُلزم قرار دے گی جھوٹا ثابت کر دے گی۔
خداوند فرماتا ہے
کہ یہ خداوند کے بندوں کی میراث ہے،
اور یہ میری طرف سے اُن کی بے گناہی کی تصدیق ہے۔

پیاسے کو دعوت

۵۵ آؤ اَے سب پیاسے لوگو،
پانی کے پاس آؤ؛
اور تُم جن کے پاس پیسے نہیں،
آؤ، خریدو اور کھاؤ!
آؤ اور بنا نقدی اور بنا قیمت
مَے اور دودھ خریدو۔
۲ جو روٹی نہیں تُم اُس چیز کے لیے پیسہ کیوں خرچ کرتے ہو،
اور جو شَے سیر نہیں کرتی اُس کے واسطے محنت کیوں کرتے ہو؟
سُنو، میری سُنو، اور جو چیز اچھّی ہے وہی کھاؤ،
اور تمہاری جان لذیذ کھانوں کے مزے لے گی۔
۳ کان لگاؤ اور میرے پاس آؤ؛
میری سُنو تا کہ تمہاری جان زندہ رہے۔
میں تُم سے ابدی عہد باندھوں گا،
یعنی تمہیں وہ سچّی نعمتیں بخشوں گا جن کا وعدہ داؤد سے کیا تھا۔
۴ دیکھو، میں نے اُسے قوموں کے لیے گواہ،
اور اُمّتوں کے لیے پیشوا اور فرمانروا مُقرّر کیا ہے۔
۵ یقیناً تُو ایسی قوموں کو بُلائے گا جنہیں تُو نہیں جانتا،
اور جو قومیں تجھے نہیں جانتیں وہ تیرے پاس دوڑی چلی آئیں گی۔
یہ خداوند تیرے خدا،
اور اسرائیل کے قدّوس کی وجہ سے ہوگا،
جس نے تجھے جلال بخشا ہے۔

۶ جب تک خداوند مل سکتا ہے اُس کے طالب ہو؛
اور جب تک وہ نزدیک ہے اُسے پُکارو۔
۷ شریر اپنی راہ چھوڑ دے
اور بدکردار اپنے خیالات کو ترک کرے۔
وہ خداوند کی طرف پھرے اور وہ اُس پر رحم کرے گا،
اور ہمارے خدا کی طرف رجُوع کرے کیونکہ وہ کثرت سے معاف کرے گا۔

۸ خداوند فرماتا ہے کہ
میرے خیالات تمہارے خیالات نہیں،
اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔
۹ جس طرح آسمان زمین سے اُونچے ہیں،
اُسی طرح میری راہیں تمہاری راہوں سے
اور میرے خیالات تمہارے خیالات سے بلند تر ہیں۔
۱۰ جس طرح آسمان سے بارش ہوتی اور برف گرتی ہے،
اور پھر واپس نہیں جاتی
جب تک کہ زمین کو شاداب کر کے اُس میں پھول اور پھل نہ اُگا دے،
تا کہ بونے والے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی مہیّا ہو،
۱۱ اُسی طرح سے میرا کلام ہے جو میرے مُنہ سے نکلتا ہے:
وہ میرے پاس بیکار واپس نہ آئے گا،
بلکہ میری مرضی پُوری کرے گا
اور اُس مقصد میں کامیاب ہوگا جس کے لیے میں نے اُسے بھیجا تھا۔
۱۲ کیونکہ تُم خُوشی سے نکلو گے
اور سلامتی کے ساتھ روانہ کیے جاؤ گے؛
پہاڑ اور ٹیلے
تمہارے سامنے خُوشی کے نغمے گائیں گے،
اور میدان کے تمام درخت
تالیاں بجائیں گے۔
۱۳ جھاڑی کی جگہ صنوبر نکلے گا،
اور گھاس پھُوس کی بجائے آس کا درخت۔
یہ خداوند کے لیے نام ہوگا،
اور ایک ابدی نشان،
جو کبھی نہ مٹے گا۔

اوروں کی نجات

۵۶ خداوند فرماتا ہے:
اِنصاف کو قائم رکھّو اور وہی کرو جو صحیح ہے،
کیونکہ تیری نجات قریب ہے
اور میری صداقت جلد عیاں ہوگی۔
۲ مبارک ہے وہ شخص جو اِس پر عمل کرتا ہے،
اور وہ آدمی جو اِس پر قائم رہتا ہے،
جو سبَت کو ناپاک کیے بِنا اُسے مانتا ہے
اور اپنا ہاتھ ہر قسم کی بدی سے روکے رکھتا ہے۔

۳ کوئی پردیسی جو خداوند سے مل چُکا ہے یہ نہ کہے،
خداوند یقیناً مجھے اپنے لوگوں سے جدا کردے گا۔
اور کوئی ہیجڑہ یہ شکایت نہ کرے
کہ میں تو محض سوکھا درخت ہُوں۔

۴ کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے:

وہ ہیجڑے جو میری سبَت کو مانتے ہیں،
اور اُن کاموں کو اختیار کرتے ہیں جو مجھے پسند ہیں
اور میرے عہد پر قائم رہتے ہیں—
۵ میں اُنہیں اپنی ہیکل اور اُس کی چاردیواری میں
ایسا نام اور نشان دُوں گا
جو بیٹوں اور بیٹیوں سے بھی بڑھ کر ہوگا؛
میں اُن کو ایک ابدی نام دُوں گا
جو کبھی مٹایا نہ جائے گا۔
۶ اور پردیسی لوگ جو اپنے آپ کو خداوند سے وابستہ کرتے ہیں
تاکہ اُس کی خدمت کریں،
اور اُس کے نام کو عزیز رکھّیں
اور اُس کی عبادت کریں،
وہ سب جو سبَت کو مانتے ہیں اور اُسے ناپاک نہیں کرتے
اور میرے عہد پر قائم رہتے ہیں—
۷ اُن سب کو میں اپنے مُقدّس پہاڑ پر لاؤں گا
اور اُنہیں اپنی عبادت گاہ میں شادمان کرُوں گا۔
اُن کی سوختنی قُربانیاں اور ذبیحے
میری قُربان گاہ پر مقبُول ہوں گے؛
کیونکہ میرا گھر
سب قوموں کے لیے دعا کا گھر کہلائے گا۔
۸ خداوند خدا—
جو اِسرائیل کے جلاوطنوں کو جمع کرتا ہے، فرماتا ہے کہ
میں اوروں کو بھی جمع کر کے اُن کے ساتھ ملا دُوں گا
جو پہلے ہی جمع کر دیئے گئے ہیں۔

شریروں کے خلاف خدا کا اِلزام

۹ آؤ، اَے دشت کے سب حیوانو،
آؤ اور کھاؤ، اَے جنگل کے سب درندو!
۱۰ اِسرائیل کے پہرہ دار اندھے ہیں
وہ سب جاہل ہیں؛
وہ سب گُونگے کُتّے ہیں،
جو بھونک نہیں سکتے؛
وہ پڑے پڑے خواب دیکھتے رہتے ہیں،
اور اُنہیں نیند پیاری ہے۔
۱۱ وہ بھوکے کُتّے ہیں؛
جو کبھی سیر نہیں ہوتے۔

وہ نادان چرواہے ہیں؛
وہ سب اپنی اپنی راہ کو پھر گئے،
اور ہر ایک اپنا ہی نفع ڈھونڈتا ہے۔
۱۲ ہر ایک پُکارتا ہے: آؤ، میں شراب لاتا ہُوں!
ہم پی کر مست ہو جائیں گے!
اور کل بھی آج ہی کی طرح ہوگا،
بلکہ اِس سے بھی بہت بہتر!

۵۷ صادق ہلاک ہوتا ہے،
اور کوئی اِس بات کو خاطر میں نہیں لاتا؛
نیک لوگ اُٹھا لیے جاتے ہیں،
اور کوئی نہیں سمجھتا
کہ نیک لوگ اِس لیے اُٹھا لیے جاتے ہیں
تاکہ وہ آفت سے بچ سکیں۔
۲ راستی پر چلنے والے
سلامتی میں داخل ہوتے ہیں؛
اور مَوت کی حالت میں آرام پاتے ہیں۔
۳ لیکن تُم اَے جادوگرنی کے بیٹو،
اور زانی اور فاحشہ کی اولاد— اِدھر آؤ!

۴ تُم کس کا مضحکہ اُڑاتے ہو؟
اور کس پر مُنہ پھاڑتے
اور زبان درازی کرتے ہو؟
کیا تُم باغی نسل
اور جھوٹوں کی اولاد نہیں ہو؟
۵ تُم جو بلوط کے پیڑوں کے بیچ
اور ہر سایہ دار درخت کے نیچے شہوت میں غرق ہو جاتے ہو؛
وادیوں میں اور چٹانوں کے شگافوں کے درمیان
اپنے بچّوں کو ذبح کرتے ہو۔
۶ وادی کے چکنے پتھّر ہی تیرا بخرہ ہیں؛
وہی، ہاں وہی تیرا حِصّہ ہیں۔
ہاں، اُن کے لیے تُم تپاون دیتے ہو
اور اناج کو بطور ہدیہ پیش کرتے ہو۔
کیا میں اِن باتوں سے خُوش ہوؤں؟
۷ ایک اُونچے اور بلند پہاڑ پر تُو نے اپنا بستر بچھایا ہے؛
وہیں تُو اپنی قُربانیاں پیش کرنے کو چڑھ گئی۔
۸ اپنے دروازوں اور چوکھٹوں کے پیچھے
تُو نے مورتیاں نصب کرلیں۔
مجھے بھُلا کر تُو نے اپنا بستر کھولا،
تُو اُس پر چڑھی اور اُسے خُوب کشادہ کیا؛
اور جن جن کے بستر تجھے پسند آئے اور تُو نے اُنہیں عریاں دیکھا،
اُن کے ساتھ تُو نے عہد کرلیا۔
۹ تُو خُوب معطّر ہو کر
زیتون کا تیل لے کر بادشاہ کے پاس گئی۔
تُو نے اپنے سفیر دُور دراز بھیج دیئے؛
یہاں تک کہ خُود پاتال میں جا اُتری!
۱۰ اپنی اِن روشوں کے باعث تُو تھک گئی،
پھر بھی یہ نہ کہا کہ یہ بے سُود ہے۔
تجھے ایسا لگا گویا تیری توانائی لوٹ آئی،
اِس لیے تُو نے نقاہت محسوس نہ کی۔
۱۱ آخر تُو کس سے اِس قدر خوف زدہ اور سہمی ہُوئی ہے
کہ تُو نے مجھ سے بے وفائی کی،
اور مجھے یاد تک نہ کیا
نہ ہی دل میں اِن باتوں پر غور کیا؟
کیا یہ اِس لیے نہیں کہ میں بہت عرصہ سے خاموش رہا
جو تُو میرا خوف نہیں رکھتی؟
۱۲ میں تیری راستبازی کو اور تیرے کاموں کو ظاہر کرُوں گا،
اور اُن سے تجھے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔
۱۳ جب تُو مدد کے لیے چلّائے،
تب تیرے جمع کیے ہُوئے بُت ہی تجھے بچائیں!
لیکن ہوا اُن سب کو اُڑا لے جائے گی،
محض ایک سانس اُن کو اُڑا لے جائے گی۔
لیکن جو شخص مجھ پر بھروسا کرتا ہے
وہ زمین کا مالک ہوگا
اور میرے مُقدّس پہاڑ کا بھی وارث ہوگا۔

شکستہ دل کے لیے تسکین

۱۴ اور یہ کہا جائے گا:

راستہ بناؤ، بناؤ، راہ تیّار کرو!
میرے لوگوں کی راہ میں سے رکاوٹیں دُور کرو۔
۱۵ کیونکہ جو اعلیٰ اور بزرگ
اور تا ابد قائم رہے گا اور جس کا نام قُدّوس ہے،
یوں فرماتا ہے:
میں بُلند اور مُقدّس مقام میں رہتا ہُوں،
وہی جو شکستہ دل اور فروتن ہے اُس کے ساتھ بھی ہُوں،
تاکہ فروتن کی رُوح کو
اور شکستہ دل کے دل کو بحال کروں۔
۱۶ اگر میں ہمیشہ اِلزام لگاتا رہتا،
اور سدا غُصّہ کیے جاتا،
تو اِنسان کی رُوح میرے رُوبرو پست ہو جاتی۔
اور آدمی کا دم جسے میں نے پیدا کیا ہے، نابود ہو جاتا۔
۱۷ میں اُس کے لالچ کے گناہ کے سبب سے خفا ہوا تھا؛
میں نے اُسے سزا دی اور غُصّہ میں اپنا مُنہ چھپالیا،
پھر بھی وہ اپنی من مانی حرکتوں سے باز نہ آیا۔
۱۸ میں اُس کی راہوں سے واقف ہُوں لیکن میں اُسے شفا بخشُوں گا؛
میں اُس کی رہبری کرُوں گا اور اُسے دلاسا دُوں گا۔
۱۹ جس سے اِسرائیل کے غمخواروں کے لبوں پر ستایش کے گیت آجائیں۔

خداوند فرماتا ہے کہ جو دُور ہیں اور جو نزدیک ہیں، سب کے
لیے سلامتی ہی سلامتی ہے،
اور میں اُنہیں شفا بخشُوں گا۔
[۲۰] لیکن شریر موجزن سمندر کی طرح ہیں،
جو کبھی ساکن نہیں رہ سکتا،
اور جس کی لہریں کیچڑ اور مٹی اُچھالتی ہیں۔
[۲۱] خدا فرماتا ہے کہ شریروں کے لیے سلامتی نہیں ہے۔

۵۸

حقیقی روزہ

زور سے چلّا، بالکل نہ جھجک۔
نرسنگے کی مانند اپنی آواز بلند کر۔
میرے لوگوں پر اُن کی خطا
اور یعقوب کے گھرانے پر اُن کے گناہ ظاہر کر دے۔
[۲] کیونکہ روز بروز وہ میرے طالب ہوتے ہیں؛
اور میری راہیں جاننے کے اِس طرح مشتاق نظر آتے ہیں،
جیسے کوئی قوم راستی پر چلتی ہو
اور جس نے اپنے خدا کے احکام کو فراموش نہیں کیا۔
وہ مجھ سے مُنصفانہ فیصلے طلب کرتے ہیں
اور خدا کی نزدیکی کے مشتاق نظر آتے ہیں
[۳] وہ کہتے ہیں کہ ہم نے روزے کس لیے رکھّے،
جب کہ تُو نے اُنہیں دیکھا تک نہیں؟
ہم فروتن ہُوئے،
اور تُو نے دھیان نہیں دیا۔

پھر بھی اپنے روزے کے دِن تُم اپنی ہی مرضی پُوری کرتے ہو
اور اپنے تمام کارندوں سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہو۔
[۴] تمہارا روزہ لڑنے جھگڑنے
اور ایک دُوسرے کو بُری طرح گھونسے مارنے پر ختم ہوتا ہے۔
جیسا روزہ تُم اب رکھتے ہو اُس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی
کہ تمہاری فریاد عالمِ بالا پر سُنی جائیگی۔
[۵] کیا میں نے ایسا روزہ پسند کیا ہے،
کہ اِنسان محض روزہ کے دِن ہی نفس کُشی کرے،
سرکنڈے کی طرح اپنے سر کو جھُکائے،
اور ٹاٹ اور راکھ بچھا کر اُس پر بیٹھا رہے؟
کیا اِسی کو تُم روزہ اور ایسا دِن کہتے ہو،
جو خداوند کو مقبُول ہو؟

[۶] روزہ جو میری پسند کا ہے، کیا وہ یہ نہیں:
کہ نااِنصافی کی زنجیریں توڑی جائیں
جُوئے کی رسّیاں کھول دی جائیں،
مظلوموں کو آزاد کیا جائے
اور ہر جُوا توڑ دیا جائے؟
[۷] کیا وہ یہ نہیں کہ اپنی روٹی میں بھوکوں کو شریک کرے
اور مارے مارے پھرتے ہُوئے مسکینوں کو آسرا دے۔
جب کسی کو ننگا دیکھے تو اُسے کپڑے پہنائے،
اور اپنے ہم جنس سے روپوشی نہ کرے۔
[۸] تب تیری روشنی طلوعِ صبح کی طرح پھُوٹ نکلے گی،
اور تُو جلد صحت یاب ہوگا؛
تب تیری صداقت تیرے آگے آگے چلے گی،
اور خداوند کا جلال پیچھے سے تیری حفاظت کرے گا۔
[۹] تب تُو پُکارے گا اور خداوند تجھے جواب دے گا؛
تُو دُہائی دے گا اور وہ کہے گا: میں حاضر ہُوں۔
اگر تُو ظلم ڈھانا اور دُوسروں پر اُنگلی اُٹھانا چھوڑ دے،
اور بدگوئی سے باز آجائے،
[۱۰] اگر تُو بھوکے کی دل کھول کر مدد کرے
اور مظلوم کی حاجتیں پُوری کرے،
تو تیرا نُور تاریکی میں چمکے گا،
اور تیری تاریکی دوپہر کی مانند ہوگی۔
[۱۱] خداوند ہمیشہ تیری رہنمائی کرے گا؛
اور خشک سالی میں تیری ضرورتیں پُوری کریگا
اور تیری ہڈّیوں کو تقویّت دے گا۔
تُو سیراب باغ کی مانند ہوگا،
اور ایک ایسے چشمے کی مانند جس کا پانی کبھی نہیں سُوکھتا۔
[۱۲] تیرے لوگ پُرانے کھنڈروں کو پھر سے تعمیر کریں گے
اور قدیم بنیادوں کو پھر سے کھڑا کریں گے؛
اور تُو شکستہ دیواروں کا معمار،
اور سڑکوں کو مکانوں کے ساتھ بحال کرنے والا کہلائے گا۔
[۱۳] اگر تُو سبَت کے روز اپنے قدم روکے رکھّے
اور میرے مُقدّس دِن میں اپنی مرضی پُوری کرنے سے باز آئے
اگر تُو سبَت کو راحت اور خداوند کا مُقدّس اور قابلِ احترام دِن
مانے،
اگر تُو اُس کی تعظیم کی خاطر اُس دِن کاروبار نہ کرے

اور اپنی خُوشی پُوری کرنے اور فضُول گفتگو سے باز رہے،
[14] تب تُو خداوند میں مسرور ہوگا،
اور میں تجھے زمین کی بلندیوں تک پہنچا دُوں گا
اور تیرے باپ یعقوبؔ کی میراث میں سے تجھے کھلاؤں گا۔
کیونکہ خداوند ہی کے مُنہ سے یہ اِرشاد ہُوا ہے۔

گناہ، اقرار اور نجات

۵۹ یقیناً خداوند کا ہاتھ اِس قدر چھوٹا نہیں کہ بچا نہ سکے،
نہ ہی اُس کا کان اِس قدر بھاری ہے کہ سُن نہ سکے۔
[2] لیکن تمہاری بدکاری نے
تمہیں اپنے خدا سے دُور کر دیا ہے؛
اور تمہارے گناہوں نے اُسے تُم سے ایسا رُوپوش کیا،
کہ وہ سُنتا نہیں۔
[3] کیونکہ تمہارے ہاتھ خُون مین رنگے ہُوئے ہیں،
اور تمہاری اُنگلیاں بدی سے آلودہ ہیں۔
تمہارے ہونٹ جھُوٹ بولتے ہیں،
اور تمہاری زبان شرارت کی باتیں کہتی ہے۔
[4] کوئی اِنصاف طلب نہیں کرتا؛
اور کوئی سچّائی سے اپنا مُقدمہ نہیں لڑتا۔
وہ بے معنی دلیلوں کا سہارا لیتے ہیں اور جھُوٹ بولتے ہیں؛
اُن کا حمل زیان کاری کا ہوتا ہے جس سے بدی جنم لیتی ہے۔
[5] وہ افعی کے انڈے سیتے ہیں
اور مکڑی کا جالا بُنتے ہیں۔
جو کوئی اُن کے انڈے کھائے گا، مر جائے گا،
اور جب کوئی انڈا توڑا جاتا ہے تو اُس میں سے افعی نکل آتا ہے۔
[6] اُن کے جالے سے کپڑا نہیں بنایا جا سکتا؛
اور جو کچھ وہ بناتے ہیں اُس سے وہ اپنا بدن ڈھانپ نہیں سکتے ہیں۔
اُن کے اعمال بُرے ہوتے ہیں،
اور وہ اپنے ہاتھوں سے ظلم ڈھاتے ہیں۔
[7] اُن کے قدم بدی کی طرف دوڑتے ہیں؛
اور وہ بے گناہ کا خُون بہانے میں بڑی عجلت سے کام لیتے ہیں۔
اُن کے خیالات بُرے ہوتے ہیں؛
اور اُن کی راہیں تباہی اور بربادی کی طرف لے جاتی ہیں۔
[8] سلامتی کی راہ وہ جانتے ہی نہیں؛
نہ ہی اُن کے سامنے اِنصاف کے راستے ہیں
اُنہوں نے اپنی راہیں ٹیڑھی کر لی ہیں؛
اِس لیے جو کوئی اُن پر چلے گا وہ سلامتی کا مُنہ نہ دیکھ پائے گا۔

[9] لہٰذا اِنصاف ہم سے بہت دُور ہے،
اور صداقت ہمارے نزدیک نہیں پہنچ سکتی۔
ہم نُور کی اُمید کرتے ہیں لیکن سب طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے؛
اور اُجالے کا انتظار کرتے کرتے گہری تاریکی میں چلتے رہتے ہیں۔
[10] ہم اندھوں کی طرح دیوار کو ٹٹولتے ہیں،
اور اِس طرح راستہ ڈھونڈتے ہیں جیسے ہم آنکھوں سے محروم ہیں۔
ہم دوپہر کو یوں ٹھوکر کھاتے ہیں جیسے رات ہو گئی ہو؛
اور تندرستوں کے درمیان ہم مُردوں کی مانند ہیں۔
[11] ہم سب ریچھوں کی مانند غرّاتے ہیں؛
اور کبوتروں کی طرح کُڑھتے ہیں۔
ہم اِنصاف ڈھونڈتے ہیں لیکن پاتے نہیں؛
اور مخلصی کے منتظر ہیں پر وہ ہم سے بہت دُور ہے۔

[12] کیونکہ ہماری خطائیں تیری نگاہ میں بہت ہیں،
اور ہمارے گناہ ہمارے خلاف گواہی دیتے ہیں۔
ہماری خطائیں ہمیشہ ہمارے ساتھ ہیں،
اور ہم اپنی بُرائیوں کو تسلیم کرتے ہیں:
[13] جیسے خداوند کے خلاف بغاوت اور غدّاری،
اپنے خدا سے برگشتگی،
ظلم اور سرکشی کی باتیں،
اور دل میں جھُوٹی باتیں گھڑنا اور اُنہیں زبان پر لانا۔
[14] اِس لیے اِنصاف کو دھکّا لگا،
اور صداقت دُور جا کھڑی ہُوئی؛
سچّائی کو کوچوں میں ٹھوکریں کھانی پڑیں،
اور ایمانداری داخلہ نہیں پاتی۔
[15] راستی کہیں گُم ہو گئی،
اور جو کوئی بدی سے دُور بھاگتا ہے وہی شکار ہو جاتا ہے۔
خداوند نے یہ دیکھا تو اُس کی نظر میں بُرا لگا
کہ اِنصاف جاتا رہا۔
[16] اُس نے دیکھا کہ کوئی آدمی نہیں،

اور اُس نے تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنے والا نہ تھا؛
لہٰذا اُس کے اپنے ہی بازو نے اُس کے لیے نجات کا انتظام کیا،
اور اُس کی اپنی راستبازی نے اُسے سنبھالا۔
۱۷ اُس نے راستبازی کا بکتر پہنا،
اور نجات کا خود اپنے سر پر رکھا؛
اُس نے انتقام کا لباس پہن لیا
اور غیرت کو جُبّہ کی طرح اوڑھ لیا۔
۱۸ اُن کے اپنے اعمال کے مطابق،
وہ اُنہیں اجر دے گا
اُس کے دشمن اُس کے غضب کا نشانہ بنیں گے
اور اُس کے مخالف اُس کے انتقام کا؛
وہ جزیروں کو اُن کا بدلہ دے گا۔
۱۹ تب مغرب کی طرف کے لوگ خداوند کے نام کا
اور مشرق کی طرف کے لوگ اُس کے جلال کا خوف مانیں گے۔
کیونکہ وہ ایک بھیانک سیلاب کی مانند آئے گا
جو خداوند کے دم سے رواں ہوگا۔

۲۰ اور صِیّوؔن میں یعقوبؔ کے لوگوں کی خاطر جو گناہ سے توبہ کرتے ہیں،
ایک فِدیہ دینے والا آئے گا،
خداوند فرماتا ہے۔

۲۱ اور خداوند فرماتا ہے کہ جہاں تک میرا تعلق ہے اُن کے ساتھ میرا یہ عہد ہے۔ میری رُوح جو تجھ پر ہے اور میرا کلام جو میں نے تیرے مُنہ میں ڈالا ہے وہ آج سے لے کر ابد تک نہ تیری نسل کے مُنہ سے، نہ تیری نسل کی نسل کے مُنہ سے جدا ہونے پائے گا۔

صِیّوؔن کا جلال

۶۰ اُٹھ، مُنوّر ہو کیونکہ تیرا نُور آ گیا،
اور خداوند کا جلال تجھ پر آشکار ہُوا۔
۲ دیکھ، زمین پر تاریکی چھائی ہُوئی ہے
اور تیرگی اُمّتوں پر،
لیکن تجھ پر خداوند کا نُور طلوع ہو رہا ہے
اور اُس کا جلال جلوہ ریز ہے۔
۳ قومیں تیری روشنی کی طرف آئیں گی،
اور سلاطین تیری صبح کی تجلّی میں چلیں گے۔

۴ نگاہیں اُٹھا اور چاروں طرف نظر ڈال:
تو تُو دیکھے گی کہ سب لوگ جمع ہو کر تیرے پاس آ رہے ہیں؛
تیرے بیٹے بھی دُور سے آئیں گے،
اور وہ تیری بیٹیوں کو گود میں اُٹھائے ہُوئے ہوں گے۔
۵ تب تُو دیکھے گی اور خُوشی سے چمک اُٹھے گی،
اور تیرا دل خُوشی کے مارے دھڑکنے لگے گا اور پھولا نہ سمائے گا؛
کیونکہ سمندر کی تمام دولت اور مختلف قوموں کا مال و زر،
تیرے پاس لایا جائے گا۔
۶ اونٹوں کے جھُنڈ کے جھُنڈ، جن میں مِدیاؔن اور عَیفہ کی سانڈنیاں بھی ہوں گی،
تیرے ملک میں ہر طرف پھیل جائیں گے۔
اور سَباؔ کے سارے لوگ،
سونا اور لوبان لے کر
خداوند کی حمد کرتے ہُوئے آئیں گے۔
۷ قِیدارؔ کے تمام ریوڑ تیرے پاس جمع کیے جائیں گے،
اور نبایوتؔ کے مینڈھے تیری خدمت میں لائے جائیں گے؛
اور وہ میرے مذبح پر ذبیحہ کے طور پر مقبُول ہوں گے،
اور میں اپنی جلالی ہیکل کو آراستہ کرُوں گا۔

۸ یہ کون ہیں جو بادلوں کی طرح اُڑتے ہُوئے چلے آ رہے ہیں،
جیسے کبوتر اپنی کابُک کی طرف؟
۹ یقیناً جزیرے میری راہ دیکھیں گے؛
اور ترسِیسؔ کے جہاز آگے آگے چل رہے ہیں،
اور تیرے بیٹوں کو اُن کی چاندی اور سونے کے ساتھ،
دُور سے لے آ رہے ہیں،
تاکہ خداوند تیرے خدا،
اور اِسرائیلؔ کے قُدّوس کا نام اُونچا ہو،
کیونکہ اُس نے تجھے شان و شوکت سے نوازا ہے۔

۱۰ پردیسی تیری دیواریں پھر سے تعمیر کریں گے،
اور اُن کے سلاطین تیری خدمت کریں گے۔
گو میں نے غُصّہ میں تجھے مارا،
لیکن اپنی مہربانی سے تجھ پر رحم کرُوں گا۔

[۱۱] تیرے پھاٹک ہمیشہ کھلے رہیں گے،
وہ کبھی بند نہ ہوں گے، خواہ دِن ہو یا رات،
تاکہ لوگ مختلف قوموں کی دولت
اور اُن کے بادشاہوں کو فتح کے جلوس کی شکل میں تیرے پاس لائیں۔
[۱۲] جو قوم یا مملکت تیری خدمت گزاری نہ کرے گی وہ تباہ ہو جائے گی؛
وہ مکمل طور پر برباد ہو جائے گی۔

[۱۳] لُبنان کا جلال،
صنوبر، سرو اور دیودار کے ساتھ تیرے پاس آ جائے گا،
تاکہ میرے مَقدِس کو آراستہ کیا جائے؛
اور میں اپنے پاؤں کی چوکی کو رونق بخشوں گا۔
[۱۴] تُجھ پر ظلم ڈھانے والے کے بیٹے سر جھکائے ہُوئے تیرے سامنے آئیں گے؛
اور تیری تحقیر کرنے والے سبھی لوگ تیرے قدموں میں جھُکیں گے
اور تجھے خداوند کا شہر،
اور اِسرائیل کے قُدّوس کا صِیّون کہہ کر پُکاریں گے۔

[۱۵] حالانکہ تجھے ترک کیا گیا اور تجھ سے نفرت کی گئی،
یہاں تک کہ کوئی تجھ میں سے ہو کر گزرتا بھی نہ تھا،
اِس لیے میں تجھے ہمیشہ کے لیے مایۂ ناز
اور تمام نسلوں کے لیے شادمانی کا باعث بناؤں گا۔
[۱۶] تُو قوموں کا دودھ پیئے گی
اور شاہی چھاتیاں چُوسے گی۔
تب تُو جانے گی کہ میں خداوند تیرا نجات دہندہ،
تیرا فدیہ دینے والا اور یعقوب کا قادر خدا ہُوں۔
[۱۷] میں تیرے لیے پیتل کی بجائے سونا،
اور لوہے کی بجائے چاندی لاؤں گا۔
میں تیرے لیے لکڑی کی بجائے پیتل،
اور پتّھروں کی بجائے لوہا لاؤں گا۔
اور میں سلامتی کو تیرا گورنر
اور راستبازی کو تیرا حاکم بناؤں گا۔
[۱۸] تیرے ملک میں پھر کبھی تشدّد کا ذکر نہ ہوگا،
نہ ہی تیری حدود کے اندر تباہی یا بربادی ہوگی،
بلکہ تُو اپنی دیواروں کا نام نجات
اور اپنے پھاٹکوں کا نام حمد رکھّے گی۔
[۱۹] پھر دِن کو سورج تیری روشنی نہ ہوگا،
اور نہ چاند کی چاندنی تجھ پر چمکے گی،
بلکہ خداوند تیرا ابدی نُور رہوگا،
اور تیرا خدا تیرا جلال ہوگا۔
[۲۰] تیرا سورج پھر کبھی نہ ڈھلے گا،
نہ ہی تیرے چاند کو زوال آئے گا؛
خداوند تیرا ابدی نُور رہوگا،
اور تیرے غم کے دِن ختم ہو جائیں گے۔
[۲۱] پھر تیرے سب لوگ راستباز ہوں گے
اور ابد تک ملک کے وارث ہوں گے۔
وہ میری لگائی ہُوئی شاخ،
اور میرے ہاتھوں کا کام ہیں،
تاکہ میرا جلال ظاہر ہو۔
[۲۲] تُم میں جو کمترین ہوگا ایک ہزار ہو جائے گا،
اور سب سے حقیر ایک زبردست قوم بن جائے گا۔
میں خداوند ہُوں؛
عَین وقت پر میں یہ سب کچھ تیزی سے عمل میں لاؤں گا۔

خداوند کے فضل کا سال

۶۱ خداوند خدا کی رُوح مجھ پر ہے،
کیونکہ خداوند نے مجھے مسح کیا ہے
تاکہ میں حلیموں کو خُوشخبری سُناؤں۔
اُس نے مجھے اِس لیے بھیجا ہے کہ میں شکستہ دلوں کو تسلّی دُوں،
قیدیوں کے لیے رہائی کا اعلان کرُوں
اور اسیروں کو تاریکی میں سے رہا کرُوں،
[۲] اور خداوند کے فضل کے سال کا
اور خدا کے انتقام کے دِن کا اشتہار دوُں،
اور تمام ماتم کرنے والوں کو دلاسا دوُں۔
[۳] اور صِیّون کے غمگین لوگوں کے لیے ایسا اہتمام کرُوں۔
کہ اُنہیں راکھ کے بجائے
میری طرف سے سہرا،
ماتم کی بجائے
خُوشی کا روغن،
اور اُداسی کی بجائے

ستایش کا خلعت بخشا جائے۔
وہ راستبازی کے بلُوط،
اور خداوند کے لگائے ہُوئے پَودے کہلائیں گے
تاکہ اُس کا جلال ظاہر ہو۔

۴ تب وہ قدیم کھنڈروں کو پھر سے تعمیر کریں گے
اور بہت عرصہ سے ویران پڑے ہُوئے مقامات کو بحال کریں گے؛
اور اُن اُجڑے ہُوئے شہروں کو از سرِ نَو بسائیں گے
جو پُشت در پُشت تباہ ہوتے آئے تھے۔

۵ بیگانے تمہارے گلّوں کی نگہبانی کریں گے؛
اور پردیسی تمہارے کھیتوں اور تاکستانوں میں کام کریں گے۔

۶ اور تُم خداوند کے کاہن کہلاؤ گے،
اور تُم ہمارے خدا کی خدمت میں مرتبے پاؤ گے۔
تُم مختلف قوموں کی دولت کے مزے لو گے،
اور اُن کے مال و متاع پر ناز کرو گے۔

۷ میرے لوگ اپنی خجالت کے عوض
دوگنا مال پائیں گے
اور اپنی رُسوائی کے بدلے
اپنی سرزمین میں دوگنا حِصّہ پا کر خُوش ہوں گے؛
اور اِس طرح دوگنی میراث پا کر،
اُنہیں ابدی خُوشی حاصل ہوگی۔

۸ کیونکہ میں خداوند، اِنصاف کو عزیز رکھتا ہُوں؛
اور غارتگری اور گناہ سے نفرت کرتا ہُوں۔
اِس لیے میں اُنہیں سچّائی کے ساتھ اجر دُوں گا
اور اُن کے ساتھ ایک ابدی عہد باندھُوں گا۔

۹ اُن کی نسل مختلف قوموں
اور اُن کی اولاد مختلف لوگوں کے درمیان نامور ہوگی۔
جتنے لوگ بھی اُنہیں دیکھیں گے، اِقرار کریں گے
کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں خداوند نے برکت بخشی ہے۔

۱۰ میں خداوند میں نہایت شادمان ہُوں؛
میری جان میرے خدا میں مسرور ہے۔
کیونکہ اُس نے مجھے نجات کا لباس پہنایا
اور راستبازی کی خلعت سے مُلبّس کیا،
جیسے دُلہا کاہن کی مانند اپنے سر کو سنوارتا ہے،
اور دُلہن گہنوں سے اپنا سنگار کرتی ہے۔

۱۱ جس طرح زمین کونپل اُگاتی ہے
اور باغ بیج کو اُگاتا ہے،
اُسی طرح خداوند خدا، تمام قوموں کے سامنے
راستبازی اور ستایش کو پھُولنے پھلنے دے گا۔

صِیّون کا نیا نام

۶۲ صِیّون کی خاطر میں خاموش نہ رہُوں گا،
یروشلیم کی خاطر میں چُپ نہ رہُوں گا،
جب تک کہ اُس کی راستبازی طلوعِ سحر کی طرح نہ چمک اُٹھے،
اور اُس کی نجات روشن چراغ کی طرح جلوہ گر نہ ہو۔

۲ قوموں پر تیری صداقت ظاہر ہوگی،
اور تمام سلاطین تیرا جلال دیکھیں گے؛
تُو نئے نام سے پُکاری جائے گی
جو خداوند کے مُنہ سے نکلے گا۔

۳ تُو خداوند کے ہاتھ میں جلالی تاج
اور اپنے خدا کے ہاتھ میں افسرِ شاہانہ ہوگی۔

۴ پھر تُو متروکہ نہ کہلائے گی،
اور نہ تیری سرزمین کو خرابہ کہا جائے گا۔
بلکہ تُو ہیفزِباہ (پیاری)،
اور تیری زمین بیولا (سُہاگن) کہلائے گی؛
کیونکہ خداوند تجھ سے خُوش ہوگا،
اور تیری زمین کا بیاہ رچایا جائے گا۔

۵ جس طرح ایک جوان مرد ایک کنواری عورت سے بیاہ رچاتا ہے،
اُسی طرح تیرے بیٹے تجھے بیاہ لیں گے؛
اور جیسا دُلہا اپنی دُلہن میں راحت پاتا ہے،
اُسی طرح تیرا خدا تجھ میں مسرور ہوگا۔

۶ اَے یروشلیم، میں نے تیری دیواروں پر نگہبان مُقرّر کیے ہیں؛
وہ دِن رات کبھی خاموش نہ ہوں گے۔
تُم جو خداوند کو پُکارتے رہتے ہو،
خاموش نہ بیٹھو،

۷ اور جب تک وہ یروشلیم کو قائم کر کے اُسے ساری دُنیا میں تعریف کے قابل نہ بنا دے۔
تب تک تُم بھی خدا کو آرام نہ لینے دو۔

۸ خداوند نے اپنے داہنے ہاتھ
اور اپنے قوی بازو کی قسم کھائی ہے
کہ میں پھر کبھی تیرے غلّہ کو
تیرے دُشمنوں کی خُوراک نہ بننے دوُں گا،
نہ ہی پڑوسی تیری نئی مَے پینے پائیں گے
جس کے لیے تُو نے محنت اُٹھائی ہے؛
۹ لیکن جو غلّہ جمع کریں گے وہی اُسے کھائیں گے،
اور خداوند کی ستایش کریں گے،
اور جو انگور جمع کریں گے وہی اُس کا رس
میرے مَقدِس کے آنگنوں میں پی پائیں گے۔

۱۰ گزر جاؤ، پھاٹکوں میں سے گزر جاؤ!
لوگوں کے لیے راہ تیّار کرو۔
شاہراہ کو ہموار کر دو!
پتّھروں کو ہٹا دو۔
اور قوموں کے لیے جھنڈا اُونچا کرو۔

۱۱ خداوند نے دُنیا کی اِنتہا تک
یہ اعلان کر دیا ہے:
صِیّون کی بیٹی سے کہو،
دیکھ تیرا مُنجّی آ رہا ہے!
دیکھ وہ تیرا اجر اپنے ساتھ لا رہا ہے،
اور تیرا معاوضہ بھی اُس کے ساتھ ہے۔
۱۲ اُس کے لوگ مُقدّس
اور خداوند کے چُھڑائے ہُوئے لوگ کہلائیں گے؛
اور تُو اَے یروشلیم، خدا کا مطلوبہ شہر کہلائے گا،
جسے خدا نے ترک نہیں کیا۔

خدا کے انتقام کا دِن اور نجات

۶۳

یہ کون ہے جو ادُوم اور بُصرہ سے آ رہا ہے،
جس نے قرمزی چوغہ پہن رکھا ہے؟
یہ کون ہے جس کی پوشاک درخشاں ہے،
اور شان و توانائی کے ساتھ بڑھتا چلا آ رہا ہے؟

یہ میں ہی ہُوں، صادِق القول،
اور نجات دینے پر قادر ہُوں۔

۲ تیرا لباس حَوض میں انگور کُچلنے والے کی مانند کیوں ہے؟

۳ میں نے اکیلے ہی حَوض میں انگور کُچلے ہیں؛
اور قوموں کے لوگوں میں سے کسی نے میرا ساتھ نہ دیا۔
میں نے غُصّہ میں اُنہیں لتاڑا
اور اپنے غضب میں اُنہیں پیروں تلے کُچلا؛
اُن کے خُون کے چھینٹے میرے کپڑوں پر پڑے،
اور میرا سارا لباس آلودہ ہو گیا۔
۴ کیونکہ اِنتقام کا دِن میرے دل میں تھا،
اور میرا سالِ نجات آ پہنچا ہے۔
۵ میں نے نگاہ کی لیکن وہاں کوئی مددگار نہ تھا،
مجھے تعجب ہُوا کہ کوئی سہارا دینے والا نہ تھا؛
اِس لیے میرے اپنے بازو نے میرے لیے نجات کا کام کیا،
اور میرے اپنے غضب نے مجھے سنبھالا۔
۶ میں نے اپنے قہر میں قوموں کو روندا؛
اور اپنے غضب میں اُنہیں مدہوش کر دیا
اور اُن کا خُون زمین پر بہا دیا۔

ستایش اور دعا

۷ میں خداوند کی شفقت کا ذکر کروُں گا،
خصوصاً اُن کاموں کا جن کی خاطر اُس کی ستایش کی جائے،
اور اُن تمام باتوں کے لیے جو خداوند نے ہمارے لیے کیں۔
ہاں اُن تمام مہربانیوں کا جو اُس نے اپنی خاص رحمت اور فراواں شفقت سے
اِسرائیل کے گھرانے پر ظاہر کیں۔
۸ اُس نے فرمایا: یقیناً وہ میرے لوگ ہیں،
ایسے فرزند جو کبھی بیوفائی نہ کریں گے؛
اور اِس لیے وہ اُن کا مُنجّی بنا۔
۹ اُن کی تمام مصیبتوں میں بھی وہ اُن کے ساتھ رہا،
اُس کے مُقرّب فرشتہ نے اُنہیں بچایا۔
اُس نے اپنی محبّت اور رحمت کے باعث اُن کا فِدیہ دیا؛
اُنہیں اُٹھایا اور قدیم ایّام میں
سدا اُنہیں لیے پھرا۔
۱۰ پھر بھی اُنہوں نے سرکشی کی
اور اُس قُدّوس رُوح کو غمگین کیا۔
اِس لیے اُس نے اپنا رُخ بدلا اور اُن کا دشمن ہو گیا

اور اُن سے لڑا۔

۱۱ پھر اُس کے لوگوں نے پُرانے دِن یاد کیے،
مُوسیٰ اور اُس کے لوگوں کے دِن —
وہ کہاں ہے جو اُنہیں اپنے گلّے کے چرواہے سمیت
سمندر میں سے نکال لایا؟
وہ کہاں ہے جس نے اپنا رُوح القُدس
اُن کے بیچ میں ڈال دیا،
۱۲ کس نے اپنی قدرت کے جلالی بازو کو
مُوسیٰ کے داہنے ہاتھ کے ساتھ کر دیا،
کس نے اُن کے سامنے پانی کے دو حصّے کیے،
اور اپنے لیے ابدی نام حاصل کیا،
۱۳ اُنہیں گہرے سمندر میں سے کون لے گیا؟
جس طرح گھوڑا کُھلے میدان میں چلتا ہے،
اُسی طرح اُنہوں نے ٹھوکر نہ کھائی؛
۱۴ جس طرح مویشی میدان میں اُتر آتے ہیں،
اُسی طرح خداوند کی رُوح نے اُنہیں آرام پہنچایا۔
اِس طرح تُو نے اپنے قوم کی رہنمائی کی
تاکہ تُو اپنے لیے جلیل القدر نام پیدا کرے۔
۱۵ آسمان پر سے نگاہ کر
اور اپنے اعلیٰ مسکن اور عظیمُ الشّان تخت پر سے نیچے دیکھ۔
تیری غیرت اور تیری قدرت کہاں ہے؟
تیری شفقت اور رحمت ہم سے روک لی گئی۔
۱۶ لیکن تُو ہمارا باپ ہے،
حالانکہ ابرہام ہمیں نہیں جانتا
اور نہ اِسرائیل ہمیں پہچانتا ہے؛
تو بھی اَے خداوند، تُو ہمارا باپ ہے،
اور ہمارا فِدیہ دینے والا، ازل سے تیرا یہی نام ہے۔
۱۷ اَے خداوند، تُو کیوں ہمیں اپنی راہوں سے بھٹکا دیتا ہے
اور ہمارے دل سخت کر دیتا ہے کہ ہم تیرا احترام نہ کریں؟
اپنے خادموں اور اُن قبیلوں کی خاطر لَوٹ آ،
جو تیری میراث ہیں۔
۱۸ کچھ عرصہ تک تیرے لوگ تیرے مُقدّس مقام پر قابض رہے،
لیکن اب ہمارے دشمنوں نے تیرے مَقدِس کو پامال کر دیا ہے۔
۱۹ ہم اُن کی مانند ہو گئے:
جن پر تُو نے کبھی حکومت نہیں کی،
نہ وہ تیرے نام سے کہلاتے ہیں۔

۶۴

کاش کہ تُو آسمان کو چاک کر دے اور نیچے اُتر آئے،
اور پہاڑ تیرے حضُور میں لرزنے لگیں!
۲ جس طرح آگ سوکھی ٹہنیوں کو جلا دیتی ہے
اور پانی میں اُبال لاتی ہے،
اُسی طرح تُو نیچے آ کر اپنا نام اپنے دشمنوں میں مشہور کر
اور تیری حضُوری میں قوموں پر کپکپی طاری ہو جائے!
۳ کیونکہ جب تُو نے ایسے بھیانک کام کیے جن کی ہمیں توقع نہ تھی،
تب تُو نیچے اُتر آیا اور پہاڑ تیرے سامنے تھرتھرا اُٹھے۔
۴ قدیم زمانہ ہی سے نہ کسی نے سُنا،
نہ کسی کان تک پہنچا،
اور نہ کسی آنکھ نے تیرے سوا کسی اور خدا کو دیکھا،
جو اپنے انتظار کرنے والوں کی خاطر کچھ کر دکھائے۔
۵ تُو اُن لوگوں کی مدد کے لیے آگے بڑھتا ہے جو خُوشی سے نیکی کرتے ہیں،
اور تیرے طور طریقوں کو یاد رکھتے ہیں۔
لیکن جب ہم اُن کے خلاف گناہ کرتے چلے گئے،
تب تُو غضبناک ہو گیا۔
پھر ہم نجات کیوں کر پائیں گے؟
۶ ہم سب اُس شخص کی مانند ہو گئے ہیں جو ناپاک ہے،
اور ہمارے راستبازی کے سارے کام گویا گندی دھجّیوں کی طرح ہیں؛
ہم سب پتّے کی طرح مُرجھا جاتے ہیں،
اور ہمارے گناہ ہمیں ہوا کی طرح اُڑا لے جاتے ہیں۔
۷ کوئی تیرا نام لیوا نہیں
نہ کوئی تجھ سے وابستہ رہنے کی کوشش کرتا ہے؛
کیونکہ تُو نے ہم سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے
اور اپنے گناہوں کے باعث ہمیں پگھلا ڈالا۔

۸ تو بھی اَے خداوند، تُو ہمارا باپ ہے
ہم مٹّی ہیں، تُو کمہار؛
ہم سب تیرے ہاتھ کا کام ہیں۔
۹ اَے خداوند، حد سے زیادہ غُصّہ نہ کر؛

اور ابد تک ہمارے گناہوں کو یاد نہ رکھ۔
آہ، ہماری طرف نگاہ کر، ہم منّت کرتے ہیں،
کیونکہ ہم سب تیرے ہی لوگ ہیں۔
۱۰ تیرے مُقدّس شہر صحرا بن گئے ہیں؛
یہاں تک کہ صیّون بھی سُونا پڑا ہے اور یروشلیم ویران ہے۔
۱۱ ہماری مُقدّس اور عالیشان ہیکل، جہاں ہمارے باپ دادا تیری ستایش کرتے تھے،
آگ سے جلا دی گئی،
اور وہ تمام چیزیں جو ہمیں عزیز تھیں برباد ہو گئی ہیں۔
۱۲ اِس کے باوجُود اَے خداوند، کیا تُو اپنے آپ کو روکے گا؟
کیا تُو خاموش رہے گا اور ہمیں حد سے زیادہ سزا دے گا؟

اِنصاف اور نجات

۶۵ جنہوں نے میرے بارے میں پُوچھا بھی نہیں،
میں اُن پر ظاہر ہُوا؛
اور جنہوں نے مجھے ڈھونڈا بھی نہیں، اُنہوں نے مجھے پا لیا۔
اور جو قوم میرے نام سے نہیں کہلاتی تھی،
اُس سے میں نے کہا: میں حاضر ہُوں، میں یہاں ہُوں۔
۲ میں سارے دِن ایک سرکش قوم کے آگے
ہاتھ پھیلائے رہا،
جو اپنے خیالات کی پیروی میں،
نیک راہ پر نہیں چلتی۔
۳ ایک ایسی قوم
جو میرے ہی سامنے
باغوں میں قُربانیاں پیش کر
اور اینٹ کے مذبحوں پر لوبان جلا کر مجھے غُصّہ دلاتی ہے۔
۴ جس کے لوگ قبروں کے درمیان بیٹھ کر
رات کاٹتے ہیں؛
اور سُؤر کا گوشت کھاتے ہیں،
اور ناپاک گوشت کا شوربا اپنے برتنوں میں رکھتے ہیں؛
۵ اور کہتے ہیں: دُور ہو، میرے نزدیک نہ آ،
کیونکہ میں تجھ سے کہیں زیادہ پاک ہُوں۔
ایسے لوگ میرے نتھنوں میں دھوئیں کی مانند ہیں،
اور دِن بھر جلتی رہنے والی آگ کی طرح ہیں۔

۶ دیکھو یہ بات میرے سامنے لکھی ہُوئی ہے:
میں خاموش نہ رہُوں گا بلکہ پُورا پُورا بدلہ دُوں گا؛
خداوند فرماتا ہے۔
۷ میں تمہارے اور تمہارے باپ دادا کا بدلہ،
تمہاری ہی گود میں ڈالوُں گا۔
چونکہ اُنہوں نے پہاڑوں پر سوختنی قُربانیاں پیش کیں
اور ٹیلوں پر میری تکفیر کی،
اِس لیے میں اُن کے پچھلے اعمال کا پُورا معاوضہ
تول کر اُن کی گود میں ڈالوُں گا۔

۸ خداوند یوں فرماتا ہے:

جب انگور کے خوشوں میں رس باقی رہتا ہے
لوگ کہتے ہیں اُنہیں ضائع نہ کرو،
کیونکہ اُن میں اب بھی برکت ہے،
اِسی طرح سے میں اپنے بندوں سے پیش آؤں گا؛
میں اُن سب کو تباہ نہیں کرُوں گا۔
۹ میں یعقوب میں سے ایک نسل،
اور یہُوداہ میں سے اپنے کوہستان کے لیے وارث برپا کرُوں گا؛
میرے برگزیدہ لوگ اُس کے وارث ہوں گے،
اور میرے بندے وہاں سکونت کریں گے۔
۱۰ میرے طلبگار لوگوں کے لیے
شارُون کا میدان گلّوں کی چراگاہ ہوگا،
اور عکوُر کی وادی مویشیوں کی آرامگاہ بنے گی۔

۱۱ لیکن تُم جو خداوند کو ترک کرتے ہو
اور میرے مُقدّس پہاڑ کو فراموش کرتے ہو،
جو 'قسمت کے دیوتا' کے لیے دسترخوان بچھاتے ہو
اور 'تقدیر کے دیوتا' کے لیے ملی جُلی مَے کے جام بھرتے ہو،
۱۲ میں تمہیں تلوار کے حوالے کرُوں گا،
اور تُم سب ذبح ہونے کے لیے جھک جاؤ گے؛
کیونکہ میں نے تمہیں پُکارا اور تُم نے جواب نہ دیا،
میں نے کلام کیا اور تُم نے نہ سُنا۔
تُم نے وہی کیا جو میری نظر میں بُرا تھا
اور ایسے کام پسند کیے جو مجھے گوارا نہ تھے۔

۱۳ اِس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

میرے بندے کھائیں گے،
لیکن تُم بھوکے رہو گے؛
میرے بندے پیئیں گے،
لیکن تُم پیاسے رہو گے؛
میرے بندے مسرور ہوں گے،
لیکن تُم شرمندہ ہو گے۔
۱۴ میرے بندے اپنے دل کی شادمانی سے گائیں گے،
لیکن تُم دلگیری کے سبب سے نالاں ہو گے
اور جانکاہی سے واویلا کرو گے۔
۱۵ تُم اپنا نام میرے برگزیدوں کی لعنت کے لیے چھوڑ جاؤ گے،
اور خداوند خدا تمہیں مَوت کے گھاٹ اُتار دے گا،
لیکن اپنے بندوں کو ایک دُوسرے نام سے پُکارے گا۔
۱۶ تب ملک میں جو کوئی برکت چاہے گا
وہ خدائے برحق کے نام سے برکت چاہے گا؛
اور جو کوئی ملک میں قسم کھائے گا
وہ خدائے برحق کے نام سے قسم کھائے گا۔
کیونکہ پہلی مصیبتیں بھُلا دی جائیں گی
اور وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں گی۔

نئے آسمان اور نئی زمین

۱۷ دیکھو میں نئے آسمان اور نئی زمین پیدا کروُں گا،
پہلی چیزوں کا ذکر نہ کیا جائے گا،
نہ ہی وہ خیال میں آئیں گی۔
۱۸ اِس لیے جو کچھ میں پیدا کرنے کو ہُوں
اُس کی وجہ سے سدا شادمانی کرو اور خُوشی مناؤ،
کیونکہ میں یروشلیم کو راحت
اور اُس کے لوگوں کو شادمان بناؤں گا۔
۱۹ میں یروشلیم سے خُوش
اور اپنے لوگوں سے مسرور ہُوں گا؛
اور اُس میں رونے اور چلاّنے کی آواز
پھر کبھی سُنائی نہ دے گی۔

۲۰ وہاں پھر کبھی ایسا بچّہ نہ ہو گا
جو صرف چند روز ہی زندہ رہے،
اور نہ کوئی بوڑھا جو اپنی عمر پُوری نہ کرے؛
جو سَو سال کی عمر میں چل بسے
وہ جوان سمجھا جائے گا؛
اور جو سَو سال کی عمر کو نہ پہنچے
وہ ملعون سمجھا جائے گا۔
۲۱ وہ مکانات تعمیر کر کے اُن میں رہیں گے؛
اور تاکستان لگا کر اُن کا پھل کھائیں گے۔
۲۲ ایسا نہ ہو گا کہ وہ گھر بنائیں اور دُوسرے اُن میں بسنے لگیں،
وہ تاکستان لگائیں اور دُوسرے پھل کھائیں۔
کیونکہ میرے لوگوں کے ایّامِ زندگی،
درختوں کے ایّام کی مانند ہوں گے؛
اور میرے برگزیدہ لوگ اپنے ہاتھوں کے کاموں سے
مُدّتوں فائدہ اُٹھائیں گے۔
۲۳ اُن کی محنت رائگاں نہ جائے گی
نہ اُن کی اولاد بدبختی کا شکار ہونے کے لیے پیدا ہو گی؛
کیونکہ وہ اپنی اولاد سمیت،
خداوند کی مبارک قوم ٹھہریں گے۔
۲۴ اِس سے پہلے کہ وہ پُکاریں میں جواب دُوں گا،
اور وہ ابھی بول ہی رہے ہوں گے کہ میں سُن لُوں گا۔
۲۵ بھیڑیا اور برّہ اِکٹھے چریں گے،
اور شیرِ بَبر بَیل کی مانند بھُوسا کھائے گا،
لیکن سانپ کی خُوراک خاک ہی ہو گی۔
وہ میرے مُقدّس پہاڑ پر کسی جگہ بھی
نہ تو کسی کو ضرر پہنچائیں گے نہ ہلاک کریں گے،
خداوند فرماتا ہے۔

سزا اور اُمّید

خداوند یوں فرماتا ہے:

آسمان میرا تخت ہے
اور زمین میرے پاؤں کی چوکی۔
تُم میرے لیے جو گھر بناؤ گے وہ کہاں ہے؟
میری آرامگاہ کہاں ہو گی؟
۲ کیا میرے ہاتھ نے یہ سب چیزیں نہیں بنائیں،
اور اِس طرح سے وہ وجُود میں نہیں آئیں؟
خداوند فرماتا ہے۔

میں مسکین اور شکستہ دل کی قدر کرتا ہُوں،
اور اُس کی بھی جو میرا کلام سُن کر کانپ جاتا ہے۔
۳ جو بَیل ذبح کرتا ہے
وہ آدمی کو مار ڈالنے والے کی مانند ہے،
اور جو برّہ کو قُربان کرتا ہے،
وہ گویا کُتّے کی گردن توڑتا ہے؛
اور جو اناج کو نذر کی قُربانی کے طور پر پیش کرتا ہے
وہ اُس شخص کی مانند ہے جو سُوٴر کا لہو گذرانتا ہے،
اور جو لوبان جلاتا ہے،
وہ بُت پرست کی مانند ہے۔
اُنہوں نے اپنی اپنی راہیں اختیار کر لی ہیں،
اور اُن کے دل اُن کی اپنی مکروہات سے خُوش ہوتے ہیں؛
۴ اِس لیے میں بھی اُن کے لیے سخت علاج تجویز کروں گا
اور اُن پر ایسی آفت لاؤں گا جس سے وہ بے حد ڈرتے ہیں۔
کیونکہ جب میں نے پُکارا تو کسی نے جواب نہ دیا،
جب میں بولا تو کسی نے نہ سُنا۔
اُنہوں نے میری نگاہ میں بدی کی
اور ایسے کام پسند کیے جو مجھے گوارا نہ تھے۔

۵ خداوند کا کلام سُن کر تھرتھرانے والو،
اُس کا کلام سُنو:
تمہارے بھائی جو تُم سے بَیر رکھتے ہیں،
اور میرے نام کی وجہ سے تمہیں الگ کر دیتے ہیں،
یوں کہتے ہیں:
خداوند کو اپنا جلال ظاہر کرنے دو،
تا کہ ہم تمہاری خُوشی دیکھ پائیں!
لیکن وہ شرمندہ کیے جائیں گے۔
۶ سُنو، شہر کی طرف سے شور وغُل سُنائی دے رہا ہے،
اور ہیکل سے آواز آ رہی ہے!
یہ خداوند کی آواز ہے
جو اپنے دشمنوں کو بدلہ دیتا ہے۔

۷ زچگی کی ابتدا سے قبل ہی،
اُس نے بچّہ جنا؛
اِس سے پہلے کہ درد ِزہ شروع ہو،
اُس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا۔
۸ کیا کسی نے ایسی بات کبھی سُنی ہے؟
کیا کسی نے کبھی ایسی چیزیں دیکھی ہیں؟
کیا کوئی ملک ایک ہی دِن میں پیدا ہو سکتا ہے
یا کوئی قوم پل بھر میں وجُود میں آ سکتی ہے؟
لیکن جوں ہی صِیّون کو درد ِزہ شروع ہُوا
اُس کی اولاد پیدا ہو گئی۔
۹ خداوند فرماتا ہے:
کیا میں ولادت کی گھڑی لے آؤں
اور بچّے پیدا نہ ہونے دُوں؟
جب زچگی کا وقت آ جائے
تو رحم بند کر دُوں؟
تیرا خدا فرماتا ہے۔
۱۰ اَے یروشلیم سے محبّت رکھنے والو تُم سب لوگ،
اُس کے ساتھ خُوشی مناؤ اور اُس کے لیے شادمان ہو؛
اُس کے لیے ماتم کرنے والو،
اُس کے ساتھ بے حد خُوش ہو۔
۱۱ اُس کی آسودگی بخش چھاتیوں سے
تُم دودھ پیو گے اور سیر ہو گے؛
اور تُم خُوب دودھ پیو
اور اُس کے اُن آسودگی بخش پستانوں سے سیر ہو
جو سدا دودھ سے بھرے رہتے ہیں۔
۱۲ کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے:

میں سلامتی کو ندی کی مانند،
اور مختلف قوموں کی دولت کو سیلاب کی مانند اُس کی طرف
رواں کروں گا؛
اور تُم دودھ پیو گے اور گود میں اُٹھائے جاؤ گے
اور پیار سے اُس کے گھٹنوں پر اُچھالے جاؤ گے۔
۱۳ جس طرح ماں اپنے بچّہ کو تسلّی دیتی ہے،
اُسی طرح میں تمہیں تسلّی دُوں گا؛
اور تُم یروشلیم ہی میں تسلّی پاؤ گے۔

۱۴ جب تُم یہ دیکھو گے تو تمہارا دل خُوش ہو گا
اور تمہاری ہڈّیاں گھاس کی طرح سرسبز ہو کر بڑھیں گی؛

اور خداوند کا ہاتھ اُس کے بندوں پر ظاہر ہوگا،
لیکن اُس کا قہر اُس کے دشمنوں پر بھڑکے گا۔
[15] دیکھو، خداوند آگ کے ساتھ آ رہا ہے،
اور اُس کے رتھ گردباد کی مانند ہیں؛
جس سے وہ اپنے قہر کو جوش کے ساتھ،
اور اپنی تنبیہ کو آگ کے شعلوں کے ساتھ ظاہر کرے گا۔
[16] کیونکہ خداوند تمام لوگوں کا اِنصاف
آگ سے اور اپنی تلوار سے کرے گا،
اور خداوند کے ہاتھوں قتل ہونے والے بہت ہوں گے۔

[17] جو لوگ اپنے آپ کو اِس لیے پاک وصاف کرتے ہیں کہ باغوں میں جائیں اور اُن لوگوں کے بیچ میں کسی کے پیچھے کھڑے ہوں جو سُؤروں اور چوہوں کا گوشت اور اور مکروہات کھاتے ہیں۔ ان سب کا خاتمہ ایک ساتھ ہوگا۔ خداوند فرماتا ہے۔
[18] اور میں اُن کے اعمال اور خیالات کی وجہ سے جلد آنے کو ہُوں اور آکر تمام قوموں اور الگ الگ زبانیں بولنے والوں کو جمع کروں گا اور وہ آئیں گے اور میرا جلال دیکھیں گے۔
[19] تب میں اُن کے بیچ میں ایک نشان نصب کروں گا اور اُن کے بچے ہُوؤں میں سے چند کو مختلف قوموں کے پاس بھیجوں گا جنہوں نے نہ میری شہرت سُنی ہے نہ میرا جلال دیکھا ہے یعنی ترسیس اور پُول اور لُود کو (جو مشہور تیر انداز ہیں) اور توبل اور یونان (یاوان) اور دُور کے جزیروں کے پاس بھی بھیج دُوں گا۔ وہ مختلف قوموں میں میرا جلال بیان کریں گے۔ [20] جس طرح بنی اِسرائیل اپنی نذر کے ہدیئے پاک برتنوں میں رکھ کر خداوند کی ہیکل میں لے آتے ہیں ویسے ہی وہ تمہارے سب بھائیوں کو تمام قوموں میں سے گھوڑوں، رتھوں، پالکیوں، خچّروں اور اونٹوں پر بٹھا کر یروشلیم میں میرے مُقدّس پہاڑ پر خداوند کے لیے ہدیہ کے طور پر لے آئیں گے۔ [21] اور میں اُن میں سے چند لوگوں کو کاہن اور لاوی ہونے کے لیے بھی چُن لوُں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔
[22] خداوند فرماتا ہے کہ جس طرح نئے آسمان اور نئی زمین جنہیں میں بناؤں گا، میرے حضوُر میں قائم رہیں گے اُسی طرح تمہارا نام اور تمہاری نسل بھی باقی رہے گی۔ [23] (پھر ایسا ہوگا کہ) ایک نئے چاند سے دُوسرے نئے چاند کے دِن تک اور ایک سبَت سے دُوسری سبَت تک تمام بنی نوعِ اِنسان آکر میرے سامنے جھُکیں گے۔ یہ خداوند کا کلام ہے۔ [24] پھر وہ نکل کر اُن لوگوں کی لاشوں پر نظر ڈالیں گے جنہوں نے مجھ سے سرکشی کی تھی۔ اُن کا کیڑا نہ مرے گا، نہ اُن کی آگ بجھے گی اور وہ تمام بنی آدم کے لیے نہایت نفرت انگیز ہوں گے۔

یرمیاہ

پیش لفظ

یہ کتاب یرمیاہ نبی سے منسوب ہے جو غالباً ساتویں صدی قبل از مسیح میں لکھی گئی۔ کتاب کا نام بھی یرمیاہ ہی رکھا گیا ہے۔ یہ پُرانے عہد کی سب سے بڑی کتاب ہے اور چند ابواب کو چھوڑ کر ساری کی ساری کتاب نظم میں ہے۔

اِس کتاب کے مطالعہ سے یرمیاہ نبی کی شخصی زندگی کے کئی پہلو سامنے آجاتے ہیں۔ اُس کی شخصیت اور کردار کے بارے میں کئی مُفید باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ یرمیاہ نبی کو ایک 'نبی گریاں' کا نام دیا گیا ہے۔ یرمیاہ خدا کا سچّا پرستار تھا اور بڑی پاک زندگی بسر کرتا تھا۔ اُس نے اپنی قوم کی جلاوطنی کے بارے میں پیش گوئی کی تھی جس کی وجہ سے اُسے اپنی ہی قوم کے لوگوں کی طرف سے طعن وتشنیع کا نشانہ بننا پڑا۔ لیکن یرمیاہ اپنی قوم سے وابستہ رہا اور اُن کی بہتری اور بہبُودی کے لیے دعا گو رہا۔

یرمیاہ نبی کی ابتدائی آیات سے ہی یرمیاہ کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ وہ اپنی قوم کے لوگوں کو تنبیہ کرتے ہُوئے فرماتا ہے کہ اگر وہ اپنی بدکاری اور شر پسندی سے باز آکر توبہ نہ کریں گے تو اُنہیں بے شمار مصائب کا سامنا کرنا ہوگا۔ یروشلیم ۵۸۶ ق م میں شاہِ بابل نبوکدنضر کے قبضہ میں آگیا تھا۔ شاہِ بابل نے یرمیاہ کو اجازت دی کہ اگر وہ اپنے لوگوں کے ساتھ جلاوطن ہوکر بابل نہیں جانا چاہتا تو

وہ یروشلیم ہی میں اُن بدنصیب غریب لوگوں کے درمیان رہ سکتا ہے جو جنگ میں ہلاک نہیں ہُوئے تھے۔ یرمیاہ نے اپنی ہی قوم کے بدنصیب باقی ماندہ لوگوں میں رہنا اور اُن کی خدمت کرنا منظور کرلیا۔ بعد ازآں وہ اُن کے ساتھ مصر چلا گیا جہاں وہ اُنہیں خدا سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہا۔ اُس نے اپنے جلاوطن لوگوں کی بابل سے واپسی کے بارے میں بھی پیش گوئی کی تھی۔ گمان غالب ہے کہ یرمیاہ نے مصر ہی میں وفات پائی۔

یرمیاہ کی کتاب کو مندرجہ ذیل حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ یہوداہ کے انجام کے بارے میں پیش گوئیاں: باب ۱ تا ۴۵
۲۔ غیر یہودی اقوام کے بارے میں پیش گوئیاں: باب ۴۶ تا ۵۱
۳۔ بعض تاریخی واقعات کا اعادہ: باب ۵۲

۱ حِلقیاہ کے بیٹے یرمیاہ کا پیغام جو بِن یمین کے علاقہ کے عناتوت کے کاہنوں میں سے ایک تھا۔ [۲] یہوداہ کے بادشاہ یوسیاہ بِن امون کے عہدِ حکومت کے تیرھویں سال میں خداوند کا کلام اُس پر نازل ہُوا [۳] اور وہ یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بِن یوسیاہ سے لے کر یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ بِن یوسیاہ کے عہدِ حکومت کے گیارہویں سال کے پانچویں مہینہ تک نازل ہوتا رہا جب کہ اہلِ یروشلیم اسیر ہُوئے۔

یرمیاہ کو دعوتِ نبوّت

[۴] تب خداوند کا یہ کلام مجھ پر نازل ہُوا:

[۵] اِس سے پیشتر کہ میں نے تجھے رحم میں ڈالا، میں تجھے جانتا تھا،
اور اِس سے قبل کہ تُو پیدا ہُوا، میں نے تجھے مخصوص کرلیا؛
اور تجھے قوموں کے لیے نبی مُنتخب کیا۔

[۶] تب میں نے کہا، ہائے، خداوند خدا، دیکھ، مجھے تو بولنا بھی نہیں آتا؛ میں محض ایک بچّہ ہُوں۔

[۷] لیکن خداوند نے مجھ سے کہا: یہ نہ کہہ کہ میں محض ایک بچّہ ہُوں کیونکہ جس کسی کے پاس میں تجھے بھیجُوں گا وہاں تجھے جانا ہوگا اور جو حکم تجھے دُوں گا وہ تجھے پہنچانا ہوگا۔ [۸] تُو اُن سے خوف نہ کر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہُوں اور میں تجھے محفوظ رکھوں گا۔ یہ خداوند نے فرمایا ہے۔

[۹] تب خداوند نے اپنا ہاتھ بڑھا کر میرا مُنہ چھُوا اور مجھ سے کہا: اب میں نے اپنا کلام تیرے مُنہ میں ڈالا ہے۔ [۱۰] دیکھ، میں نے آج کے دِن تجھے قوموں اور سلطنتوں پر مُقرّر کیا ہے تاکہ تُو اُنہیں جڑ سے اُکھاڑ دے اور ڈھا دے، تباہ و برباد کردے اور تعمیر کرے اور لگائے۔

[۱۱] پھر خداوند کا یہ کلام مجھ پر نازل ہُوا: اَے یرمیاہ! تجھے کیا دکھائی دے رہا ہے؟

میں نے جواب دیا: میں بادام کے پیڑ کی ایک شاخ دیکھ رہا ہُوں۔

[۱۲] خداوند نے مجھ سے کہا: تُو نے بالکل ٹھیک دیکھا۔ میں یہ دیکھنے کے لیے بیدار رہتا ہُوں کہ میرا کلام پُورا ہو۔

[۱۳] پھر ایک بار خداوند کا کلام مجھ پر یہ کہتے ہُوئے نازل ہُوا کہ تجھے کیا دکھائی دے رہا ہے؟

میں نے جواب دیا کہ مجھے ایک اُبلتا ہُوا برتن نظر آرہا ہے جو شمال کی جانب سے جھُکا ہُوا ہے۔

[۱۴] تب خداوند نے مجھ سے کہا، اِس ملک کے تمام باشندوں پر شمال کی طرف سے ایک آفت نازل ہوگی۔ [۱۵] میں شمالی سلطنتوں کے تمام لوگوں کو بُلا رہا ہُوں۔ خداوند نے یوں فرمایا ہے۔

اُن کے بادشاہ آکر
یروشلیم کے پھاٹکوں کے سامنے اپنا اپنا تخت قائم کریں گے؛
اور وہ لوگ شہر کے اِردگرد کی تمام دیواروں کے مقابل
اور یہوداہ کے تمام شہروں کے مقابل آکھڑے ہوں گے۔
[۱۶] مجھے ترک کرنے کی شرارت کی بنا پر
اور غیر معبُودوں کے سامنے لوبان جلانے کی وجہ سے،
اور اپنے ہاتھوں سے بنائی ہُوئی چیزوں کی عبادت کرنے کے سبب سے
میں اپنے لوگوں پر سزا کا حکم نافذ کروں گا۔

[۱۷] لہٰذا تُو اپنی کمر کس لے! اور اُٹھ کر جو حکم میں تجھے دُوں وہ اُنہیں سُنا۔ تُو اُن سے گھبرا نہ جانا ورنہ میں تجھے اُن کے سامنے

ڈراؤں گا۔ [18] آج میں نے تجھے اِس تمام ملک، یعنی یہوُداہ کے سلاطین، اُس کے سبھی حاکموں اور کاہنوں اور تمام باشندوں کے خلاف ایک فصیلدار شہر، لوہے کا ستون اور پیتل کی دیوار بنا کر کھڑا کیا ہے۔ [19] وہ تجھ سے لڑیں گے لیکن تجھ پر غالب نہ آئیں گے کیونکہ میں تیرے ساتھ ہُوں اور تجھے بچاؤں گا۔ خداوند نے فرمایا ہے۔

اِسرائیل نے خدا کو ترک کیا

۲ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [2] جا اور یروشلیم کے لوگوں کو پُکار کر سُنا کہ

تیری جوانی کی پُرجوش عقیدت،
اور وہ محبّت جو تُو نے مجھ سے دُلہن کی حیثیت سے کی
اور بیابان اور بنجر زمین میں
میرے پیچھے پیچھے تیرا چلنا، مجھے یاد ہے۔
[3] اِسرائیل خداوند کے لیے مُقدّس،
اور اُس کی فصل کا پہلا پھل تھا؛
جنہوں نے اُسے نگلا وہ سب مُلزم قرار دیئے گئے،
اور مصیبت نے اُنہیں گھیر لیا،
خداوند نے یوں فرمایا ہے۔

[4] اَے یعقوب کے گھرانے والو،
اور اِسرائیل کے گھرانے کے تمام فِرقو، خداوند کا کلام سُنو۔

[5] خداوند یوں فرماتا ہے:

تمہارے آباؤاجداد نے مجھ میں ایسی کون سی خامی پائی،
کہ وہ بھٹک کر مجھ سے اِس قدر دُور ہو گئے؟
اُنہوں نے مہمل بُتوں کی پیروی کی
اور خُود بھی نکمّے ہو گئے۔
[6] اُنہوں نے یہ بھی نہ پُوچھا کہ وہ خداوند کہاں ہے
جو ہمیں مِصر سے نکال لایا
اور ویران بیابان میں سے،
ریگستانی ملک اور دراڑوں میں
اور خشکی اور تاریکی کے ملک میں سے لے آیا
جہاں سے نہ کسی کا گزر ہوتا ہے اور نہ وہاں کوئی بودوباش اختیار کرتا ہے؟

[7] میں تمہیں ایک زرخیز ملک میں لے آیا
تاکہ تُم اُس کا پھل اور اچھی پیداوار کھاؤ۔
لیکن تُم نے آ کر میرے ملک کو ناپاک کر دیا
اور میری میراث کو قابلِ نفرت بنا دیا۔
[8] کاہنوں نے بھی نہ پُوچھا
کہ خداوند کہاں ہے؟
شریعت کے نگراں بھی مجھے جانتے نہ تھے؛
رہنماؤں نے میرے خلاف سرکشی کی۔
اور نبیوں نے نکمّے بُتوں کی پیروی کرتے ہُوئے
بعل کے نام سے نبوّت کی۔

[9] اِس لیے خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں پھر تمہارے خلاف،
اور تمہارے بیٹوں اور اُن کی اولاد کے خلاف اِلزامات کی
فہرست تیّار کرُوں گا۔
[10] اُس پار کتّیم کے ساحلوں تک جا کے دیکھو،
قیدار میں قاصِد بھیج کر دریافت کرو؛
اور دیکھو کہ کبھی اِس طرح کی کوئی بات پیش آئی ہے:
[11] کیا کسی قوم نے کبھی اپنے معبُودوں کو بدلا ہے؟
(حالانکہ وہ خدا نہیں ہیں۔)
لیکن میرے لوگوں نے اپنے جلال کو
نکمّے بُتوں کے عوض بدل ڈالا۔
[12] اَے آسمانو، اِس بات پر حیران ہو
اور شدید خوف سے تھرتھراؤ،
خداوند فرماتا ہے۔
[13] میرے لوگوں سے دو گناہ سرزد ہُوئے ہیں:
اُنہوں نے مجھ، آبِ حیات کے چشمے کو
ترک کر دیا
اور اپنے لیے حوض کھود لیے ہیں
جو ایسی شکستہ حالت میں ہیں کہ اُن میں پانی نہیں ٹھہر سکتا۔

[14] کیا اِسرائیل محض خادِم اور پیدایشی غُلام ہے،
پھر وہ کیوں لُوٹا گیا؟

[15] شیرِ ببر دھاڑ چکے؛
اور وہ اُس پر غرّائے۔

اور اُنہوں نے اُس کا ملک اُجاڑ دیا؛
اور اُس کے شہر جل کر ویران ہو گئے۔

[۱۶] اور میمفِس اور تحفنیس کے لوگوں نے بھی
تیرا سر مُونڈ ڈالا۔

[۱۷] کیا تُم نے خداوند اپنے خدا کو ترک کر کے
خود بخود یہ مصیبت مول نہ لی
جب کہ وہ تمہیں صحیح راہ پر لے چلا تھا؟

[۱۸] اب شیحور کا پانی پینے کے لیے
مِصر کیوں جاتے ہو؟
اور دریائے فرات کا پانی پینے کے لیے
اُسور تک جانے سے کیا حاصل؟

[۱۹] تیری شرارت ہی تجھے سزا دے گی؛
اور تیری برگشتگی ہی تیری تادیب کرے گی۔
تب ذرا سوچو اور سمجھو تو
کہ جب تُم خداوند اپنے خدا کو ترک کرتے ہو
اور میرا خوف نہیں رکھتے
تو یہ تمہارے حق میں کس قدر بُرا اور بے جا کام ہے۔
خداوند ربُّ الافواج یہ فرماتا ہے۔

[۲۰] مُدّت ہُوئی تُو نے اپنا جوأ توڑ ڈالا
اور اپنے بندھن کھول دیئے؛
اور تُو نے کہا، میں تیری خدمت نہ کروں گی!
دراصل ہر اُونچی پہاڑی پر
اور ہر سایہ دار درخت کے نیچے
تُو فاحشہ کے طور پر پڑی رہی۔
[۲۱] میں نے تجھے بہترین اور قابلِ اعتبار قسم کی انگور کی بیل کی مانند
چُن کر لگایا تھا۔
پھر تُو میرے خلاف ہو کر
ایک خراب اور جنگلی بیل کیسے بن گئی؟
[۲۲] ہر چند تُو اپنے کو سجّی سے دھولے
اور خوب صابون اِستعمال کر
تو بھی تیری بدی کا داغ دُور نہ ہوگا،
خداوند خدا فرماتا ہے۔
[۲۳] تُو کیوں کر کہہ سکتی ہے کہ میں ناپاک نہیں ہُوں؛
اور میں نے بعلؔ کی پیروی نہیں کی؟
ذرا دیکھ تو وادی میں تیرا رویّہ کیسا تھا؛
اور غور کر کہ تُو نے کیا کِیا۔
تُو ایک تیز رَو اُونٹنی ہے
جو اِدھر اُدھر دوڑتی پھرتی ہے،
[۲۴] ایک مادہ گورخر جو بیابان کی عادی ہے،
اور شہوت کے جوش میں ہوا کو سونگھتی ہے۔
ایسی مستی کی حالت میں اُسے کون قابو میں کر سکتا ہے؟
جتنے نَر اُس کی تلاش میں ہوں، اُنہیں زحمت اُٹھانے کی ضرورت
نہیں؛
کیونکہ مستی کے ایّام میں وہ اُسے پالیں گے۔
[۲۵] (یہ کہا گیا تھا کہ) جب تک تیرے پَیر ننگے نہ ہوں
اور تیرا گلا خشک نہ ہو، دوڑنا نہیں۔
لیکن تُو نے کہا، یہ سب بے سُود ہے!
کیونکہ مجھے دُوسرے معبودوں سے محبّت ہے،
اور اُن کی پیروی کرنا لازمی ہے۔

[۲۶] جس طرح چور پکڑا جانے پر رُسوا ہوتا ہے،
اُسی طرح اِسرائیلؔ کا گھرانا رُسوا ہُوا۔
وہ، اُن کے سلاطین، اُن کے حاکم،
اُن کے کاہن اور اُن کے نبی، سب کے سب رُسوا ہُوئے۔
[۲۷] وہ لکڑی کے بُت سے کہتے ہیں کہ تُو میرا باپ ہے،
اور پتّھر سے کہتے ہیں کہ تُو نے مجھے جنم دیا۔
اُنہوں نے اپنی پیٹھ میری طرف پھیر دی
لیکن اپنے مُنہ نہیں؛
لیکن جب وہ کسی مصیبت کا شکار ہوتے ہیں،
تب کہتے ہیں کہ آ اور ہمیں بچا!
[۲۸] پھر وہ معبود کہاں ہیں جنہیں تُم نے اپنے لیے بنایا؟
اگر وہ تمہیں مصیبت کے وقت بچا سکتے ہوں
تو اُنہیں آنے دو!
کیونکہ اَے یہوُداہ، جتنے تیرے شہر ہیں
اُتنے ہی تیرے معبود بھی ہیں۔

۲۹ تُم میرے خلاف اِلزامات کیوں لگاتے ہو؟
تُم سب نے مجھ سے سرکشی کی ہے،
خداوند نے یوں فرمایا ہے۔
۳۰ میں نے خوامخواہ تیرے لوگوں کو سزا دی؛
کیونکہ اُنہوں نے اُس سے سبق نہ سیکھا۔
پھاڑ کھانے والے شیرِببر کی طرح
تیری تلوار نے تیرے نبیوں کو کھا لیا۔

۳۱ اَے اِس پُشت کے لوگو! خداوند کے کلام پر دھیان دو:

کیا میں اِسرائیل کے لیے بیابان
یا گہری تاریکی کا ملک بنا؟
پھر میرے لوگ کیوں کہتے ہیں کہ ہم آوارہ گردی کے لیے آزاد ہیں؛
ہم پھر کبھی تیرے پاس نہ آئیں گے؟
۳۲ کیا کنواری اپنے زیورات
اور دُلہن اپنی شادی کے گہنے بھول سکتی ہے؟
پھر بھی میرے لوگوں نے ایک عرصہ سے
مجھے بُھلا دیا ہے۔
۳۳ تُو عشق بازی میں کس قدر مہارت رکھتی ہے!
یہاں تک کہ بدترین عورتیں بھی تیری راہوں سے سبق سیکھ سکتی ہیں۔
۳۴ تیرے کپڑوں پر لوگ
معصوم مسکینوں کے خُون کے نشان پاتے ہیں،
حالانکہ تُو نے اُنہیں نقب لگاتے ہُوئے نہیں پکڑا۔
پھر بھی اِن سب باتوں کے باوجود
۳۵ تُو کہتی ہے، میں بےگناہ ہُوں؛
وہ مجھ سے خفا نہیں ہے۔
لیکن تیرے یہ کہنے کے سبب سے کہ میں نے گناہ نہیں کیا
میں تیرا اِنصاف کروں گا۔
۳۶ تُو اپنی راہیں بدلنے کے لیے،
اِس قدر جدّوجہد کیوں کرتی ہے؟
مِصر بھی تجھے ویسے ہی مایوس کرے گا
جیسے اُسور نے کیا تھا۔
۳۷ تُو بھی وہ جگہ
اپنے ہاتھ سر پر رکھّے ہُوئے چھوڑ دے گی،
کیونکہ جن پر تجھے اعتماد تھا، اُنہیں خداوند نے مسترد کر دیا ہے؛
اور اُن سے مدد کی اُمید نہ رکھ۔

۳

اگر کوئی اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ بیوی اُسے چھوڑ کر کسی اور سے بیاہ کر لے،
تو کیا وہ پہلا آدمی پھر اُس کے پاس جائے؟
کیا وہ ملک نہایت ناپاک نہ ہو جائے گا؟
لیکن تُو متعدّد عاشقوں کے ساتھ فاحشہ کے طور پر رہ چُکی ہے۔
کیا تُو اب میرے پاس لَوٹ آئے گی؟
خداوند یوں فرماتا ہے۔
۲ بنجر ٹیلوں کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھ۔
کیا کوئی ایسی جگہ دکھائی پڑتی ہے جہاں تیری عصمت دری نہ ہُوئی ہو؟
تُو سڑکوں کے کنارے عاشقوں کے اِنتظار میں ایسی بیٹھی رہتی ہے،
جیسے کوئی خانہ بدوش بدّو بیابان میں بیٹھتا ہے۔
تُو نے اپنی عصمت فروشی اور بدکاری سے
ملک کو ناپاک کر دیا ہے۔
۳ اِس لیے برسات روک لی گئی ہے،
اور موسمِ بہار میں مینہ نہیں برسا۔
پھر بھی تیرے چہرے سے فاحشہ کی سی بےحیائی ٹپکتی ہے؛
اور تجھے شرم نہیں آتی۔
۴ کیا تُو نے ابھی مجھے یہ کہہ کر نہ پُکارا:
اَے میرے باپ اور میری جوانی کے دِنوں سے میرے ہمدرد!
۵ کیا تُو سدا خفا رہے گا؟
کیا تیرا قہر ہمیشہ بنا رہے گا؟
تُو اِس طرح سے بولتی تو ہے،
لیکن تُو ہر ممکن بدی کرتی ہی رہتی ہے۔

بےوفا اِسرائیل

۶ یوسیاہ بادشاہ کے عہد میں خداوند نے مجھ سے کہا: کیا تُو نے دیکھا کہ بےوفا اِسرائیل نے کیا کِیا؟ وہ ہر اونچے ٹیلے پر اور ہر سایہ دار پیڑ کے نیچے گئی اور وہاں زِنا کیا۔ ۷ میں نے سوچا، اتنا سب کرنے کے بعد وہ میرے پاس لَوٹ آئے گی لیکن وہ نہ آئی اور اُس کی بےوفا بہن، یہوداہ نے یہ دیکھا۔ ۸ میں نے بےوفا

اِسرائیلؔ کو زِنا کاری کے سبب سے طلاق نامہ دے کر روانہ کر دیا۔ تب بھی میں نے دیکھا کہ اُس کی بے وفا بہن یہوُداہ نہ ڈری، اور وہ بھی جا کر زِنا کر بیٹھی۔ ۹ چونکہ اِسرائیل کی بدکاری کا اُس پر بمشکل اثر ہُوا اِس لیے اُس نے مُلک کو ناپاک کیا اور پتھر اور لکڑی کے ساتھ زِنا کیا۔ ۱۰ اِن تمام باتوں کے باوجود اُس کی بے وفا بہن یہوُداہ سچّے دل سے میرے پاس واپس نہ آئی بلکہ ریاکاری سے آئی۔ خداوند یوں فرماتا ہے۔

۱۱ خداوند نے مجھ سے کہا: بے ایمان اِسرائیلؔ بے وفا یہوُداہ سے زیادہ راستباز ہے۔ ۱۲ جا اور شمال کی جانب یہ پیغام سُنا:

خداوند یوں فرماتا ہے، اَے بے ایمان اِسرائیلؔ، لَوٹ آ،
میں تجھ سے اب اور ناراضگی سے پیش نہ آؤں گا،
کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ میں رحیم ہُوں،
میں سدا غُصّہ نہ کروں گا۔
۱۳ صرف اپنے اُن گناہوں کا اِقرار کر۔
کہ تُو نے خداوند اپنے خدا کے خلاف سرکشی کی،
اور ہر سایہ دار پیڑ کے نیچے
غیر معبودوں کو خوش کرنے میں لگی رہی،
اور میری اطاعت نہ کی،
خداوند یوں فرماتا ہے۔

۱۴ خداوند فرماتا ہے: اَے بے ایمان لوگو، لَوٹ آؤ کیونکہ میں تمہارا مالک ہُوں۔ میں تمہیں ہر شہر میں سے ایک ایک کو اور ہر فرقہ میں سے دو دو کو چُن کر صِیّونؔ لاؤں گا۔ ۱۵ پھر میں تمہیں اپنے من پسند چرواہے دُوں گا جو دانائی اور عقلمندی سے تمہاری رہبری کریں گے۔ ۱۶ اُن دِنوں میں جب تُم مُلک میں کثرت سے بڑھو گے تب خداوند فرماتا ہے کہ لوگ پھر کبھی یہ نام، ''خداوند کے عہد کا صندوق'' زبان پر نہ لائیں گے نہ اُس کا خیال اُن کے ذہن میں آئے گا اور نہ وہ اُسے یاد کریں گے، نہ ہی اُس کی جدائی محسوس کی جائے گی اور نہ کوئی دُوسرا بنائیں گے۔ ۱۷ اُس وقت یرُوشلیمؔ خداوند کا تخت کہلائے گا اور تمام قومیں یرُوشلیمؔ میں جمع ہوں گی اور خداوند کے نام کی تمجید کریں گی۔ وہ پھر اپنے ناپاک دلوں کی ضِد پر نہ چلیں گے۔ ۱۸ اُن دِنوں میں یہوُداہ کا گھرانا، اِسرائیلؔ کے گھرانے سے مل جائے گا اور وہ باہم مل کر شمالی مُلک سے اُس مُلک میں آئیں گے جسے میں نے تیرے آباواجداد کو میراث میں دیا تھا۔

۱۹ میں نے خود کہا تھا:

میں دل و جان سے تمہیں اپنے فرزند مان لُوں گا
اور تمہیں خوشنما مُلک عطا کروں گا،
جو کسی بھی قوم کے لیے نہایت عمدہ میراث ہوتا۔
میں نے سوچا تُو مجھے 'باپ' کہہ کر پُکارے گی
اور پھر مجھ سے برگشتہ نہ ہوگی۔
۲۰ لیکن جس طرح ایک بیوی اپنے خاوند سے بیوفائی کرتی ہے،
اُسی طرح اَے اِسرائیلؔ کے گھرانے تُو نے مجھ سے بے وفائی کی ہے،
خداوند نے یوں فرمایا ہے۔

۲۱ بنجر ٹیلوں پر سے بنی اِسرائیلؔ کے
رونے اور گڑگڑانے کی آواز آ رہی ہے،
کیونکہ اُنہوں نے اپنی راہیں ٹیڑھی کر لی ہیں
اور خداوند اپنے خدا کو بھُلا دیا ہے۔

۲۲ اَے بے وفا لوگو، لَوٹ آؤ؛
میں تمہاری برگشتگی کا علاج کروں گا۔

وہاں ہم تیرے پاس آئیں گے،
کیونکہ تُو خداوند ہمارا خدا ہے۔
۲۳ یقیناً ٹیلوں اور پہاڑوں پر کی بُت پرستانہ رونق
محض دھوکا ہے؛
اِسرائیلؔ کی نجات
یقینی طور پر خداوند ہمارے خدا میں ہے۔
۲۴ ہماری جوانی سے ہی اِن شرمناک معبودوں نے
ہمارے باپ دادا کی محنت کے پھل کو
یعنی اُن کے گلّوں اور ریوڑوں،
اور اُن کے بیٹے اور بیٹیوں کو نگل لیا ہے۔
۲۵ آؤ ہم اپنی شرم میں لیٹ جائیں،
اور ہماری رُسوائی ہمیں ڈھانپ لے۔
کیونکہ ہم اور ہمارے باپ دادا دونوں نے
خداوند اپنے خدا کے خلاف گناہ کیا ہے؛
اپنی جوانی سے آج تک

ہم نے خداوند اپنے خدا کا حکم نہیں مانا۔

۴ اَے اِسرائیل، اگر تُو واپس لَوٹے اور میرے پاس
لَوٹ آئے،
خداوند یوں فرماتا ہے۔
اگر تُو اپنے قابلِ نفرت بُتوں کو میری نظر سے دُور کر دے
اور مزید گمراہ نہ ہو،
۲ اور اگر تُو سچّائی، عدالت اور صداقت سے
زندہ خداوند کی قسم کھائے،
تو قومیں برکت پائیں گی
اور اُس پر فخر کریں گی۔

۳ یہوُداہ اور یروشلیم کے لوگوں سے خداوند یوں فرماتا ہے:

اپنی بیکار زمین میں ہل چلاؤ
اور کانٹوں میں بیج مت بوؤ۔
۴ اَے یہوُداہ کے لوگو اور یروشلیم کے باشندو،
خداوند کے لیے اپنا ختنہ کرو،
ہاں اپنے دل کا ختنہ کرو،
ورنہ تمہاری بداعمالی کے باعث
میرا قہر آگ کی مانند نازل ہوگا
اور ایسا بھڑکے گا کہ کوئی اُسے بُجھا نہ سکے گا۔

شمال کی جانب سے آئی ہُوئی آفت

۵ یہوُداہ میں منادی کرو اور یروشلیم میں اعلان کرو اور کہو:
سارے ملک میں نرسنگا بجاؤ!
بلند آواز سے پُکارو اور کہو:
آؤ ہم اِکٹھّے ہوں!
اور مستحکم شہروں کی طرف بھاگ چلیں!
۶ صِیّون کی طرف چلنے کے لیے علَم اُٹھاؤ!
بِنا تاخیر پناہ کے لیے بھاگ چلو!
کیونکہ میں شمال کی جانب سے ایک آفت،
بلکہ نہایت شدید تباہی لا رہا ہُوں۔

۷ ایک شیرِ ببر اپنی آرامگاہ سے نکل پڑا ہے؛
اور قوموں کو تباہ کرنے والا روانہ ہو چُکا ہے۔
وہ اپنی جگہ سے کُوچ کر چُکا ہے
تا کہ تمہارے ملک کو اُجاڑ دے۔
تمہارے شہر ویران ہو جائیں گے
اور اُن میں بسنے والا کوئی نہ ہوگا۔
۸ چنانچہ ٹاٹ پہن لو،
اور واویلا اور ماتم کرو،
کیونکہ خداوند کا شدید قہر
ہم پر سے نہیں ٹلا ہے۔

۹ اُس وقت بادشاہ اور حاکموں کے دل کانپ اُٹھیں گے،
کاہن حیرت زدہ ہو جائیں گے،
اور نبی سراسیمہ ہوں گے،
خداوند فرماتا ہے۔

۱۰ تب میں نے کہا، ہائے، خداوند خدا، تُو نے اُن لوگوں کو اور یروشلیم کو یہ کہہ کر بڑا دھوکا دیا کہ تُم سلامت رہو گے جب کہ تلوار ہماری گردن پر ہے۔
۱۱ اُس وقت اِن لوگوں سے اور یروشلیم سے کہا جائے گا، بیابان کے بنجر ٹیلوں پر سے میرے لوگوں کی جانب لُو چل رہی ہے جو پھٹکنے اور صاف کرنے کے لیے نہیں ہے؛ ۱۲ وہ اِس سے بھی زیادہ تُند ہوا ہے جو میرے حکم سے چلے گی۔ اب میں اُن کے خلاف اپنا فیصلہ سُناتا ہُوں۔

۱۳ دیکھو وہ بادلوں کی طرح بڑھ رہا ہے،
اور اُس کے رتھ گردباد کی طرح آ رہے ہیں،
اور اُس کے گھوڑے عقابوں سے بھی زیادہ تیز رفتار ہیں۔
ہم پر افسوس! ہم تباہ ہو گئے!
۱۴ اَے یروشلیم، اپنے دل کی بدی کو دھو ڈال اور نجات حاصل کر۔
تُو کب تک بُرے خیالات کو دل میں جگہ دے گی؟
۱۵ دان سے ایک صدا اعلان کرتی ہے،
کہ افرائیم کی پہاڑیوں پر سے مصیبت آ رہی ہے۔
۱۶ مختلف قوموں کو یہ بتا دو،
اور یروشلیم کو بھی آگاہ کر دو:
کہ محاصرہ کرنے والا لشکر دُور کے ملک سے آ رہا ہے،
جو یہوُداہ کے شہروں کے خلاف جنگ کا نعرہ بلند کر رہا ہے۔
۱۷ وہ کھیت کے رکھوالوں کی مانند اُسے چاروں طرف سے گھیر

رہے ہیں،
کیونکہ اُس نے میرے خلاف بغاوت کی،
خداوند فرماتا ہے۔
۱۸ تیرے اپنے چلن اور اعمال کی وجہ سے ہی
یہ مصیبت تجھ پر آن پڑی ہے۔
یہ تیری سزا ہے
لیکن وہ کس قدر تلخ ہے!
اور کس طرح سے دل کو چھید ڈالتی ہے!

۱۹ ہائے، میں تکلیف سے کراہتا ہُوں!
میں درد میں تڑپ رہا ہُوں۔
ہائے، میرے دل کی کوفت!
میرا دل اندر ہی اندر دھڑک رہا ہے،
میں خاموش نہیں رہ سکتا۔
کیونکہ میں نے نرسنگے کی آواز؛
اور جنگ کا نعرہ سُنا ہے۔
۲۰ مصیبت پر مصیبت آ رہی ہے؛
تمام ملک تباہ ہو چُکا ہے۔
میرے خیمے پل بھر میں،
اور میری پناہ گاہ اچانک تباہ کیے گئے۔
۲۱ میں کب تک جنگ کا علَم دیکھتا رہُوں
اور نرسنگے کی آواز سُنتا رہُوں؟

۲۲ میرے لوگ احمق ہیں؛
وہ مجھے نہیں جانتے۔
وہ نادان بچّے ہیں؛
جن میں کچھ سمجھ نہیں۔
وہ بُرائی کرنے میں مہارت رکھتے ہیں؛
لیکن نیکی کرنا نہیں جانتے۔

۲۳ میں نے زمین پر نظر کی،
وہ ویران اور سنسان تھی؛
اور افلاک پر نگاہ ڈالی،
اور وہ بے نُور تھے۔
۲۴ میں نے پہاڑوں پر نظر کی،
اور وہ کانپ رہے تھے،
اور ٹیلوں پر لرزہ طاری تھا۔
۲۵ میں نے دیکھا لیکن کوئی شخص نظر نہ آیا؛
آسمان کا ہر پرندہ اُڑ کر چلا گیا تھا۔
۲۶ میں نے نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ زرخیز ملک بیابان ہو چُکا ہے؛
اور اُس کے شہر خدا کی حُضوری اور اُس کے شدید قہر کی وجہ سے
برباد ہو چُکے ہیں۔

۲۷ خداوند یوں فرماتا ہے:

تمام ملک تباہ ہو جائے گا،
مگر میں اُسے مکمّل طور پر برباد نہ کروں گا۔
۲۸ اِس لیے زمین ماتم کرے گی
اور اوپر آسمان تاریک ہو جائیں گے،
کیونکہ میں جو کہہ چُکا ہُوں، اب اُسے بدلوں گا نہیں،
میں نے جو طے کر لیا ہے، اب اُس سے پھِروں گا نہیں۔

۲۹ سواروں اور تیراندازوں کے شور سے
ہر شہر کے لوگ بھاگ رہے ہیں۔
کچھ لوگ گھنے جنگلوں میں جا گھُستے ہیں؛
کچھ چٹانوں پر چڑھ جاتے ہیں۔
تمام شہر ویران ہو چُکے ہیں؛
اور اُن میں کوئی بھی نہیں بستا۔

۳۰ اَے اُجڑی ہُوئی بستی، تُو کیا کر رہی ہے؟
تُو نے سرخ لباس کیوں پہن رکھّا ہے
اور زرّین زیوروں سے کیوں آراستہ ہُوئی ہے؟
تُو نے اپنی آنکھوں میں سُرمہ کیوں لگا رکھّا ہے؟
تُو خوامخواہ اپنے آپ کو آراستہ کر رہی ہے۔
تیرے عاشق تجھے حقیر جانتے ہیں؛
اور تیری جان کے پیچھے پڑے ہیں۔
۳۱ میں ایک زچہ کے رونے کی آواز سُن رہا ہُوں،
اور ایک ایسی عورت کا چلّانا جو اپنا پہلا بچّہ جننے کو ہو۔
یہ صیّون کی بیٹی کی پُکار ہے جو ہانپ رہی ہے،
اور اپنے ہاتھ پھیلا کر کہتی ہے،

افسوس! میں بے ہوش ہُوئی جاتی ہوں؛
کیونکہ میری جان قاتلوں کے ہاتھ میں ہے۔

ایک بھی راستباز نہیں

۵

یروشلیم کے کُوچوں میں اِدھر اُدھر گشت لگا کر،
دیکھو اور غور کرو،
اُس کے چوراہوں میں ڈھونڈو۔
اگر تمہیں وہاں ایک بھی ایسا شخص ملے
جو ایمانداری سے پیش آتا ہو اور سچّائی کا طالب ہو،
تو میں اِس شہر کو معاف کر دوں گا۔
۲ حالانکہ وہ کہتے ہیں کہ زندہ خدا کے نام کی قسم،
تب بھی وہ جھوٹی قسم ہی کھاتے ہیں۔

۳ اَے خداوند، کیا تیری نظر سچّائی پر نہیں ہے؟
تُو نے اُن کو مارا لیکن اُنہوں نے تکلیف محسوس نہیں کی؛
تُو نے اُن کو کُچلا لیکن وہ تربیت پذیر نہ ہُوئے۔
اُنہوں نے اپنے چہرے پتھّر سے بھی زیادہ سخت کر لیے
اور توبہ کرنے سے اِنکار کیا۔
۴ میں نے سوچا یہ لوگ تو بیچارے کنگال ہیں؛
اور نادان بھی ہیں،
کیونکہ وہ خداوند کی راہ،
اور اپنے خدا کے آئین سے واقف نہیں ہیں۔
۵ اِس لیے میں رہبروں کے پاس جاؤں گا
اور اُن سے بات کروں گا؛
یقیناً وہ خداوند کی راہ جانتے ہیں،
اور اپنے خدا کے آئین سے واقف ہیں۔
لیکن اُنہوں نے بھی اپنا جؤا بُری طرح توڑ دیا ہے
اور اپنے بندھن کھول دیئے ہیں۔
۶ اِس لیے جنگل سے ایک شیرِ ببر اُن پر حملہ کرے گا،
اور بیابان کا ایک بھیڑیا اُن کو ہلاک کرے گا،
اور چیتا اُن کے شہروں کے پاس گھات لگائے بیٹھے گا
تا کہ اگر کوئی باہر نکلنے کی کوشش کرے تو اُس کے ٹکڑے ٹکڑے
کر دے،
کیونکہ اُن کی سرکشی
اور برگشتگی بہت ہی بڑھ گئی ہے۔
۷ میں تجھے کیونکر معاف کروں؟

تیرے فرزندوں نے مجھے ترک کیا
اور ایسے دیوتاؤں کی قسم کھائی جو خدا نہیں ہیں۔
میں نے اُن کی تمام ضروریات پوری کیں،
تب بھی اُنہوں نے بدکاری کی
اور قحبہ خانوں میں بھیڑ لگا دی۔
۸ وہ کھا پی کر پلے ہُوئے گھوڑوں کی مانند ہو گئے ہیں،
اور ہر ایک دُوسرے شخص کی بیوی کے لیے ہنہناتا ہے۔
۹ کیا میں ایسی باتوں کے لیے اُنہیں سزا نہ دُوں؟
خداوند فرماتا ہے۔
کیا میں ایسی قوم سے
اپنا اِنتقام نہ لُوں؟

۱۰ اُن کے تاکستانوں میں داخل ہو اور اُنہیں اُجاڑ دو،
لیکن اُنہیں مکمّل طور پر برباد نہ کرو۔
اُس کی شاخیں کاٹ ڈالو،
کیونکہ یہ خداوند کی نہیں ہیں۔
۱۱ اِسرائیل کے گھرانے اور یہُوداہ کے گھرانے نے
مجھ سے بے حد بے وفائی کی،
خداوند فرماتا ہے۔

۱۲ اُنہوں نے خداوند کو جھُٹلایا؛
اور کہا: وہ کچھ نہیں کرے گا!
ہمیں کوئی ضرر نہ پہنچے گا؛
نہ ہمیں کبھی تلوار کا سامنا کرنا ہوگا نہ قحط کا۔
۱۳ نبی محض ہوا بن چُکے ہیں
اور اُن میں خداوند کا کلام نہیں ہے؛
لہٰذا اُن کے ساتھ وہی ہو جو وہ کہتے ہیں۔

۱۴ اِس لیے خداوند ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:

چونکہ اِن لوگوں نے یوں کہا،
اِس لیے میں اپنے کلام کو جو تیرے مُنہ میں ہے آگ بنا دُوں گا
اور اِن لوگوں کو لکڑی بنا دوں گا جسے وہ آگ بھسم کر دے گی۔
۱۵ خداوند فرماتا ہے کہ اَے اِسرائیل کے گھرانے،
دیکھ، میں تیرے خلاف دُور سے ایک ایسی قوم چڑھا لاؤں گا۔

جو نہایت قدیم اور زبردست قوم ہے،
وہ ایسے لوگ ہیں جن کی زبان تُم نہیں جانتے،
نہ ہی اُن کی بات تُم سمجھ سکتے ہو۔
۱۶ اُن کے ترکش کُھلی قبر کی مانند ہیں؛
وہ سب نہایت طاقتور اور جنگجو سپاہی ہیں۔
۱۷ وہ تیری فصل اور تیرا کھانا،
تیرے بیٹے اور تیری بیٹیاں؛
تیرے گلّے اور تیرے ریوڑ،
تیری انگور کی بیلیں اور انجیر کے پیڑ بالکل چٹ کر جائیں گے۔
جن مستحکم شہروں پر تجھے اعتبار ہے
اُنہیں وہ تلوار سے تباہ کر ڈالیں گے۔

۱۸ تو بھی خداوند یوں فرماتا ہے کہ اُن دِنوں میں بھی میں تمہیں بالکل برباد نہ کروں گا۔ ۱۹ اور جب لوگ پُوچھیں کہ خداوند ہمارے خدا نے ہمارے ساتھ یہ سب کیوں کیا؟ تب تُم اُنہیں بتا دینا کہ چونکہ تُم نے مجھے ترک کیا اور اپنے ملک میں دُوسرے معبودوں کی خدمت کی اِس لیے اب تُم اِس ملک میں جو تمہارا نہیں ہے، پردیسیوں کی خدمت کرو گے۔

۲۰ یعقوبؔ کے گھرانے میں یہ اعلان کرو
اور یہوُداہ میں منادی کرو کہ
۲۱ اَے نادان اور بے عقل لوگو،
تُم جو آنکھیں رکھتے ہُوئے نہیں دیکھتے،
اور کان رکھتے ہُوئے نہیں سُنتے:
۲۲ کیا تُم مجھ سے نہیں ڈرتے؟ خداوند فرماتا ہے۔
کیا تُم میرے حُضور میں تھرتھراؤ گے نہیں؟
میں نے ریت کو سمندر کی حد مُقرّر کیا،
اور اُسے ایک ابدی ساحل بنایا جس کے آگے وہ بڑھ نہیں سکتا۔
چاہے لہریں اُٹھیں تو بھی وہ غالب نہیں آسکتیں؛
چاہے شور مچائیں تو بھی وہ آگے نہیں بڑھ سکتیں۔
۲۳ لیکن اِن لوگوں کے دل ضِدّی اور سرکش ہیں؛
وہ پلٹ کر چل دیئے۔
۲۴ وہ اپنے دل میں اتنا بھی نہیں سوچتے
کہ خداوند اپنے خدا کا ڈر مانیں۔
جو خِزاں اور بہار کے موسم میں بارش وقت پر برساتا ہے،
اور فصل کے مُقرّرہ ہفتوں کا یقین دلاتا ہے۔
۲۵ تمہارے غلط کاموں نے ہی اِن چیزوں کو روک دیا؛
اور تمہارے گناہوں نے تمہیں بھلائی سے محروم رکھّا۔

۲۶ میرے لوگوں میں ایسے شریر اِنسان پائے جاتے ہیں
جو چڑیاں پکڑنے والوں کی طرح گھات میں لگے رہتے ہیں
اور لوگوں کو پھانسنے کے لیے جال بچھاتے ہیں۔
۲۷ پرندوں سے بھرے ہُوئے پنجروں کی طرح،
اُن کے گھر فریب سے بھرے ہیں؛
اور اِس طرح وہ مالدار اور زورآور بن گئے ہیں
۲۸ اور موٹے اور چکنے ہو گئے ہیں۔
اُن کے بُرے کاموں کی کوئی حد نہیں ہوتی؛
وہ یتیموں کا مُقدّمہ نہیں لڑتے تاکہ یتیم جیت نہ پائیں،
نہ ہی مسکینوں کے حقوق کا تحفُّظ کرتے ہیں۔
۲۹ کیا میں اُنہیں اِس کے لیے سزا نہ دُوں؟
خداوند فرماتا ہے۔
کیا میں ایسی قوم سے انتقام نہ لُوں؟

۳۰ ملک میں نہایت مہیب اور نفرت انگیز بات ہُوئی ہے:
۳۱ انبیاء جھوٹی نبوّتیں کرتے ہیں،
کاہن اپنی من مانی کرتے ہیں،
اور میرے لوگ ایسی باتوں کو پسند کرتے ہیں۔
لیکن آخر میں تُم کیا کرو گے؟

یروشلیمؔ کا محاصرہ

۶ اَے بنی بِن یمینؔ، پناہ کے لیے بھاگ نکلو!
یروشلیمؔ سے بھاگ جاؤ!
تقوعؔ میں نرسنگا پھونکو!
اور بَیت ہکّرمؔ میں خطرہ کا نشان بلند کرو!
کیونکہ شمال کی جانب سے آفت
شدید تباہی لیے آ رہی ہے۔
۲ میں دُخترِ صِیّونؔ کو
جو نہایت حسین اور نازنین ہے، تباہ کرُوں گا۔
۳ چرواہے اپنے گلّوں کے ساتھ اُس پر چڑھ آئیں گے؛
اور اُس کے اطراف اپنے خیمے کھڑے کریں گے،
اور ہر ایک اپنے اپنے حِصّہ میں گلّہ بانی کرے گا۔

۴ اُس کے خلاف جنگ کی تیاری کرو!
اُٹھو، ہم دوپہر کو چڑھائی کریں!
لیکن افسوس دِن ڈھلتا جا رہا ہے،
اور شام کے سائے لمبے ہوتے جا رہے ہیں۔
۵ لہٰذا اُٹھو، ہم رات ہی کو چڑھائی کریں
اور اُس کے محلوں کو ڈھا دیں۔

۶ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:

درخت کاٹ ڈالو
اور یروشلیم کے مقابل دمدمہ باندھو۔
یہ شہر سزا کا مستحق ہے؛
کیونکہ اِس میں ظلم بھرا ہُوا ہے۔
۷ جس طرح کنوئیں میں سے پانی نکلتا رہتا ہے،
اُسی طرح اُس میں سے شرارت جاری رہتی ہے۔
تشدّد اور تباہی کی صدائیں اُس میں گونجتی رہتی ہیں؛
اُس کی علالت اور زخم سدا میرے سامنے ہیں۔
۸ اَے یروشلیم، تربیّت پذیر ہو،
ورنہ میں تجھ سے مُنہ موڑ لوں گا
اور تیری زمین کو ویران کر ڈالوں گا
اور پھر کوئی اُس میں رہ نہ سکے گا۔

۹ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:

وہ اِسرائیل کے باقی ماندہ لوگوں کو
انگور کی طرح ڈھونڈ کر توڑ لیں گے؛
انگور توڑنے والے کی طرح
پھر سے اپنا ہاتھ شاخوں میں ڈال۔

۱۰ میں کس سے کہوں اور کسے خبردار کروں؟
میری بات کون سُنے گا؟
وہ اونچا سُنتے ہیں
اِس لیے وہ سُن نہیں سکتے۔
خداوند کا کلام اُنہیں ناگوار گزرتا ہے؛
اُنہیں اُس سے کوئی دلچسپی نہیں۔

۱۱ لیکن میں خداوند کے قہر سے لبریز ہُوں،
اور میں اب اور اُسے ضبط نہیں کر سکتا۔

کوچوں کے بچّوں پر
اور جوانوں کے مجمع پر اُسے اُنڈیل دے؛
کیونکہ خاوند اور بیوی،
اور ضعیف اور عمر رسیدہ، سبھی اُس قہر میں مبتلا ہوں گے۔
۱۲ جب میں اپنا ہاتھ
اُس ملک میں رہنے والوں کے خلاف بڑھاؤں گا،
تب اُن کے مکانات اُن کے کھیتوں اور بیویوں سمیت،
دُوسروں کے حوالے کیے جائیں گے۔
خداوند فرماتا ہے۔
۱۳ کیونکہ اُن میں چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک،
سبھی اپنے مفاد کے لالچی ہیں؛
اور کیا نبی اور کیا کاہن،
سبھی مکّار ہیں۔
۱۴ وہ میرے لوگوں کے زخموں پر اِس طرح پٹّی باندھتے ہیں
گویا وہ معمولی گھاؤ ہوں۔
اور سلامتی، سلامتی کہتے ہیں،
جب کہ سلامتی ہوتی نہیں ہے۔
۱۵ کیا وہ اپنے گھنونے اعمال کے باعث شرمندہ ہُوئے؟
نہیں، وہ بالکل بےشرم ہیں،
وہ شرمگین ہونا نہیں جانتے۔
اِس لیے وہ گرنے والوں کے ساتھ گریں گے؛
اور جب میں اُنہیں سزا دوُں گا تب وہ پست ہو جائیں گے
خداوند فرماتا ہے۔

۱۶ خداوند فرماتا ہے:

چوراہوں پر کھڑے ہو کر دیکھو؛
اور قدیم راہیں دریافت کرو،
پوچھو کہ اچھی راہ کہاں ہے اور اُس پر چلو،
تب تمہاری جان راحت پائے گی۔
لیکن تُم نے کہا، ہم اُس پر نہ چلیں گے۔

۱۷ میں نے تُم پر نگہبان مُقرّر کیے اور کہا،
نرسنگے کی آواز کو دھیان سے سُنو!
لیکن تُم نے کہا، ہم نہیں سُنیں گے۔
۱۸ اِس لیے، اَے قومو! سُنو؛
اَے گواہو، دیکھو،
کہ اُن کا حشر کیا ہوگا۔
۱۹ اَے زمین، سُن:
میں اِن لوگوں پر ایسی آفت لا رہا ہُوں،
جو خود اُن کی سازشوں کا پھل ہے،
کیونکہ اُنہوں نے میرے کلام پر دھیان نہ دیا
اور میری شریعت کو مسترد کر دیا۔
۲۰ سَبا کے لوبان
اور دُور کے ملکوں سے لائی ہُوئی خوشبودار جڑی بوٹیوں کی
مجھے کیا پروا ہے؟
تمہاری سوختنی قُربانیاں مجھے پسند نہیں؛
اور تمہارے ذبیحے مجھے خُوش نہیں کرتے۔

۲۱ اِس لیے خداوند یوں فرماتا ہے:

میں اُن لوگوں کے آگے رکاوٹیں کھڑی کروں گا۔
اور باپ اور بیٹے دونوں اُن سے ٹھوکر کھائیں گے؛
اور ہمسائے اور دوست ہلاک ہوں گے۔

۲۲ خداوند یوں فرماتا ہے:

دیکھو، شمالی ملک سے
ایک لشکر آ رہا ہے؛
زمین کے کونوں سے
ایک زبردست قوم کو اُبھارا جا رہا ہے۔
۲۳ وہ کمان اور نیزے سے مسلّح ہیں؛
وہ نہایت سنگدل اور بےرحم ہیں۔
جب وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں
تب سمندر کی گرج کی طرح شور مچاتے ہیں۔
اَے صِیّون کی بیٹی، وہ جنگ کے لیے آراستہ ہو کر
تجھ پر چڑھائی کرنے آ رہے ہیں۔

۲۴ ہم نے اُن کے حالات سُنے ہیں،
جس سے ہمارے ہاتھ ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔
ہم سخت تکلیف میں مبتلا ہو گئے،
گویا ایک زچہ کی مانند درد میں گرفتار ہیں۔
۲۵ کھیتوں میں مت جاؤ
نہ ہی راستوں پر چلو پھرو،
کیونکہ دشمن کے پاس تلوار ہے،
اور ہر طرف خوف چھایا ہُوا ہے۔
۲۶ اَے میرے لوگو، ٹاٹ پہنو
اور راکھ میں لیٹ جاؤ؛
جیسا اِکلوتے بیٹے پر ماتم کرتے ہو
اُسی طرح دلخراش واویلا کرو،
کیونکہ غارتگر اچانک
ہم پر ٹوٹ پڑے گا۔

۲۷ میں نے تجھے دھاتوں کا پرکھنے والا بنایا
اور اپنے لوگوں کو کچّی دھات،
تاکہ تُو اُن کی روشوں کو
دیکھے اور پرکھ سکے۔
۲۸ وہ سب لوگ نہایت سرکش ہیں،
جو غیبت کرتے پھرتے ہیں۔
وہ تانبا اور لوہا ہیں؛
اور سب کے سب بداطوار ہیں۔
۲۹ دھونکنیاں زور سے پھونک مار رہی ہیں
تاکہ آگ میں سیسہ پگھل کر صاف ہو جائے،
لیکن صفائی کا عمل بےسود ثابت ہُوا؛
کیونکہ شریر الگ نہ ہو پائے۔
۳۰ وہ مردُود چاندی کہلائیں گے،
کیونکہ خداوند نے اُنہیں مُسترد کر دیا ہے۔

جھوٹا مذہب فضول ہوتا ہے

۷ یہ وہ کلام ہے جو خداوند کی طرف سے یرمیاہ پر نازل ہُوا: ۲ خداوند کے گھر کے پھاٹک پر کھڑا ہو اور وہاں یہ پیغام سُنا دے:
اَے یہوُداہ کے سب لوگو جو خداوند کی عبادت کے لیے اِن پھاٹکوں سے داخل ہوتے ہو، خداوند کا کلام سُنو۔ ۳ ربُّ الافواج،

اِسرائیلؔ کا خدا یوں فرماتا ہے کہ اپنی روِشیں اور اپنے اعمال درست کرلو تو میں تمہیں اِس جگہ بساؤں گا۔ [4] جھوٹی باتوں پر بھروسا کر کے یہ نہ کہو کہ یہ خداوند کی ہیکل ہے، خداوند کی ہیکل، خداوند کی ہیکل! [5] اگر تُم واقعی اپنی روِشیں اور اپنے اعمال درست کرلو اور ایک دُوسرے کے ساتھ اِنصاف سے پیش آؤ، [6] اگر تُم اجنبی، یتیم اور بیوہ پر ظُلم نہ کرو اور اِس جگہ بے گناہ کا خُون نہ بہاؤ اور اگر تُم غیر معبودوں کی پیروی نہ کرو جس سے تمہارا نقصان ہو [7] تب میں تمہیں اِس جگہ اور اُس مُلک میں جو میں نے تمہارے باپ دادا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دیا تھا، بساؤں گا۔ [8] لیکن دیکھو تُم جھوٹی باتوں پر بھروسا کرتے ہو جن سے کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔

[9] کیا تُم چوری کرو گے اور خُون کرو گے؛ زِنا کرو گے اور جھوٹی قسم کھاؤ گے، بعلؔ کے لیے بخور جلاؤ گے اور اُن غیر معبودوں کی پیروی کرو گے جنہیں تُم نہیں جانتے تھے۔ [10] اور پھر اِس گھر میں آ کر جو میرا کہلاتا ہے، میرے حضُور میں کھڑے ہو کر یہ کہو کہ ہم بچ گئے ہیں۔ کیا یہ سب قابلِ نفرت کام کرنے کے لیے بچ گئے ہو؟ [11] کیا یہ گھر جو میرے نام سے کہلاتا ہے تمہارے لیے ڈاکوؤں کی کھوہ بنا ہُوا ہے؟ لیکن میں یہ سب دیکھ رہا ہُوں! خداوند فرماتا ہے۔

[12] اب شیلوؔہ (سَیلاہ) میں اُس مقام پر چلے جاؤ جہاں میں نے سب سے پہلے اپنے نام کے لیے گھر بنایا تھا اور دیکھو کہ میں نے اپنے لوگوں یعنی بنی اِسرائیلؔ کی شرارت کے سبب اُس کا کیا حال کر دیا ہے۔ [13] خداوند فرماتا ہے کہ جب تُم یہ کام کر رہے تھے تب میں تُم سے بار بار کہتا رہا لیکن تُم نے نہ سُنا۔ میں نے تمہیں پُکارا لیکن تُم نے جواب نہ دیا۔ [14] اِس لیے جو میں نے شیلوؔہ کے ساتھ کیا وہی اِس گھر کے ساتھ بھی کروں گا جو میرے نام سے کہلاتا ہے۔ ہاں وہ ہیکل جس پر تمہارا اعتماد ہے اور وہ جگہ جو میں نے تمہیں اور تمہارے باپ دادا کو عطا کی تھی۔ [15] اور جس طرح میں نے تمہارے سب بھائیوں یعنی بنی افرائیمؔ کے ساتھ کیا تھا ویسے ہی میں تُم سب کو بھی اپنے حضُور سے نکال دوں گا۔

[16] لہٰذا تُو میرے حضُور اِن لوگوں کے لیے نہ تو دعا کر نہ کوئی منّت وسماجت ہی پیش کرنا۔ مجھ سے شفاعت بھی نہ کرنا کیونکہ میں تیری بات نہ سنوں گا۔ [17] کیا تُو نہیں دیکھتا کہ وہ یہوداہ کے شہروں میں اور یروشلیمؔ کے کوچوں میں کیا کر رہے ہیں؟ [18] بچّے لکڑی جمع کرتے ہیں، باپ آگ سُلگاتے ہیں اور عورتیں آٹا گوندھتی ہیں اور ملکۂ خُلد کے لیے ٹکیاں پکاتی ہیں۔ وہ غیر معبودوں کو تپاون دے کر میرے غُصّہ کو بھڑکاتے ہیں۔ [19] لیکن خداوند فرماتا ہے کہ کیا وہ مجھ ہی کو غُصّہ دلاتے ہیں؟ کیا وہ خود اپنا نقصان نہیں کر رہے جس سے اُن کی رُوسیاہی ہو؟

[20] اِس لیے خداوند فرماتا ہے کہ میرا غُصّہ اور غضب اِس مقام پر، ہر انسان اور حیوان پر، پیڑوں اور پودوں پر اور میدان کے پھلوں پر اُنڈیل دیا جائے گا جو جلتا ہی رہے گا اور بجھایا نہ جائے گا۔

[21] ربُّ الافواج، اِسرائیلؔ کا خدا یوں فرماتا ہے کہ اپنے ذبیحوں کے ساتھ اپنی سوختنی قُربانیاں بھی ملاؤ اور خود گوشت کھاؤ! [22] کیونکہ جب میں تیرے باپ دادا کو مصرؔ سے نکال لایا اور اُن سے بات کی اُس وقت میں نے اُنہیں صرف سوختنی قُربانیوں اور ذبیحوں کے متعلق ہی احکام نہ دیئے [23] بلکہ میں نے اُنہیں یہ حکم بھی دیا کہ میرا حکم مانو اور میں تمہارا خدا ہُوں گا اور تُم میرے لوگ ٹھہرو گے۔ اور جس راہ پر چلنے کا حکم دوں اُس پر چلو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ [24] لیکن اُنہوں نے نہ سُنا نہ دھیان دیا بلکہ اپنے ناپاک دل کی ضِد کے مطابق جو بہتر سمجھا وہی کیا اور برگشتہ ہو گئے لیکن آگے نہ بڑھ سکے۔ [25] جس گھڑی تمہارے باپ دادا نے مصرؔ چھوڑا، تب سے آج تک ہمیشہ میں اپنے خادِموں یعنی نبیوں کو تمہارے پاس بھیجتا رہا۔ [26] لیکن اُنہوں نے میری نہ سُنی اور نہ دھیان دیا۔ وہ اور بھی سرکش ہو گئے اور اپنے باپ دادا سے بھی زیادہ بُرائیاں کرتے رہے۔

[27] جب تُو اُنہیں یہ سب بتائے گا تو وہ تیری بات نہ سُنیں گے اور جب تُو اُنہیں بُلائے گا تب وہ جواب نہ دیں گے۔ [28] اِس لیے اُن سے کہہ، یہ وہی قوم ہے جس نے خداوند اپنے خدا کا حکم نہ مانا، نہ ہی اُن پر تادیب کا کچھ اثر ہُوا۔ سچّائی نیست و نابود ہو گئی۔ وہ اُن کے مُنہ سے غائب ہو گئی۔ [29] اپنے بال کاٹ کر پھینک دے، بنجر ٹیلوں پر جا کر نوحہ کر کیونکہ خداوند نے اِس قوم کو جس پر اُس کا قہر ہے، ردّ کیا اور ترک کر دیا۔

کُشت و خُون کی وادی

[30] خداوند فرماتا ہے کہ یہوداہ کے لوگوں نے میری نگاہ میں بُرائی کی ہے۔ اُنہوں نے اپنے نفرت انگیز بُتوں کو اُس گھر میں جگہ دی جو میرا کہلاتا ہے اور اُسے ناپاک کر دیا۔ [31] اُنہوں نے بن ہنوم کی وادی میں توفت نام کے اونچے مقامات تعمیر کیے تاکہ وہاں اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو آگ میں جلا دیں۔ جس کا نہ میں نے حکم دیا نہ یہ بات کبھی میرے ذہن میں آئی۔ [32] اِس لیے خبردار رہ، خداوند فرماتا ہے کہ وہ دِن آ رہے ہیں جب لوگ اِسے توفت یا بن ہنوم کی وادی نہیں بلکہ 'کُشت و خُون کی وادی' کہیں گے کیونکہ وہ توفت

میں مُردے دفن کریں گے یہاں تک کہ وہاں اور جگہ باقی نہ رہے گی۔ [۳۳] تب اُن لوگوں کی لاشیں آسمان کے پرندوں اور زمین کے درندوں کی خوراک ہوں گی اور اُنہیں ڈرا کر بھگانے والا کوئی نہ ہوگا۔ [۳۴] تب میں یہوداہ کے شہروں اور یروشلیم کے بازاروں میں شادیانے، ہر طرح کی خوشی اور دُلہا و دُلہن کی آوازیں بند کر دوں گا کیونکہ ملک ویران ہو جائے گا۔

۸ خداوند فرماتا ہے کہ اُس وقت یہوداہ کے بادشاہوں، حاکموں، کاہنوں اور نبیوں اور یروشلیم کے لوگوں کی ہڈیاں اُن کی قبروں سے نکال لی جائیں گی [۲] اور اُنہیں سورج، چاند اور دیگر اجرامِ فلکی کے سامنے پھیلا دیا جائے گا جنہیں وہ عزیز رکھتے تھے، جن کی خدمت کرتے تھے، جن کی پیروی کرتے تھے، جن سے صلاح لیتے تھے اور جن کی عبادت کرتے تھے۔ وہ نہ جمع کی جائیں گی نہ دفنائی جائیں گی بلکہ فُضلہ کی مانند زمین پر پڑی رہیں گی۔ [۳] اِس بُری قوم کے بچے ہُوئے لوگوں کو جہاں کہیں میں جلا وطن کروں وہاں وہ مَوت کو زندگی پر ترجیح دیں گے۔ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے۔

گناہ اور سزا

[۴] اُن سے کہہ دے کہ خداوند یوں فرماتا ہے:

جب لوگ گر جاتے ہیں تو کیا وہ پھر نہیں اُٹھتے؟
یا جب کوئی شخص بھٹک جاتا ہے تو کیا وہ لَوٹ کر نہیں آتا؟
[۵] پھر یہ لوگ کیوں برگشتہ ہوئے؟
یروشلیم ہمیشہ برگشتہ کیوں ہو جاتا ہے؟
وہ مکر سے لِپٹے رہتے ہیں؛
اور واپس آنے سے اِنکار کرتے ہیں۔
[۶] میں نے نہایت غور سے سُنا ہے،
لیکن اُن کی باتیں ٹھیک نہیں ہیں۔
کوئی اپنی بدکاری سے یہ کہہ کر توبہ نہیں کرتا،
کہ میں نے کیا کِیا ہے؟
جس طرح گھوڑا لڑائی میں سرپٹ دوڑتا ہے
اُسی طرح ہر ایک اپنی ہی روش کے درپے ہوتا ہے۔
[۷] آسمان میں اُڑنے والا لق لق بھی
اپنے مُقرّرہ موسموں کو جانتا ہے،
اور فاختہ، ابابیل اور کُلنگ بھی
اپنے لَوٹ آنے کے وقت کے پابند رہتے ہیں۔
لیکن میرے لوگ خداوند کے تقاضہ کو نہیں جانتے۔

[۸] تُم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہم دانشمند ہیں،
کیونکہ ہمارے پاس خداوند کی شریعت ہے،
جب کہ حقیقت یہ ہے کہ کاہنوں کے باطل قلم نے
بطالت پیدا کی ہے؟
[۹] دانشمند شرمندہ کیے جائیں گے؛
وہ حیرت زدہ ہوں گے اور پکڑے جائیں گے۔
یہ کیسے دانشمند ٹھہرے،
جب کہ اُنہوں نے خداوند کے کلام کو ٹھکرا دیا؟
[۱۰] اِس لیے میں اُن کی بیویاں دُوسرے مَردوں کو
اور اُن کے کھیت نئے مالکوں کو دے دُوں گا۔
کیونکہ اُن میں چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک،
سبھی اپنے مفاد کے لالچی ہیں؛
اور کیا نبی اور کیا کاہن،
سبھی مکّار ہیں۔
[۱۱] وہ میرے لوگوں کے زخموں پر اِس طرح پٹّی باندھتے ہیں
گویا وہ معمولی گھاؤ ہوں۔
اور سلامتی، سلامتی کہتے ہیں
جب کہ سلامتی ہوتی ہی نہیں۔
[۱۲] کیا وہ اپنے گھنونے اعمال کے باعث شرمندہ ہُوئے؟
نہیں، وہ بالکل بے شرم ہیں؛
وہ لجانا تک نہیں جانتے۔
اِس لیے وہ گرنے والوں کے ساتھ گریں گے؛
اور جب اُنہیں سزا دی جائے گی تب وہ پست کیے جائیں گے،
خداوند فرماتا ہے۔

[۱۳] خداوند فرماتا ہے کہ میں اُن کی فصل تباہ کر دُوں گا،
انگور کی بیلوں پر انگور نہ ہوں گے۔
نہ پیڑوں پر انجیر ہوں گے،
اور اُن کے پتّے مُرجھا جائیں گے۔
جو کچھ میں نے اُنہیں دیا ہے
وہ اُن سے لے لیا جائے گا۔
[۱۴] ہم یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟

آؤ اِکٹھے ہو جائیں!
چلو مستحکم شہروں کی طرف بھاگ چلیں
اور وہاں ہلاک ہوں!
کیونکہ خداوند ہمارے خدا نے ہمیں ہلاکت کے لیے نامزد کیا ہے
اور ہمیں زہریلا پانی پینے کو دیا ہے،
کیونکہ ہم نے اُس کے خلاف گناہ کیا ہے۔
[۱۵] ہم نے سلامتی کی اُمید رکھی
لیکن کچھ بھلا نہ ہُوا،
ہم شفا کے وقت کی اُمید رکھتے تھے
لیکن دہشت سے پالا پڑا۔
[۱۶] دشمن کے گھوڑوں کے فرّانے کی آواز
دانؔ سے سنائی دیتی ہے
اور اُن کے زبردست جنگی گھوڑوں کی ہنہناہٹ سے
سارا ملک کانپ رہا ہے۔
وہ آپہنچے ہیں
تاکہ زمین اور اُس میں کی ہر شے کو،
اور شہر کو اور اُس کے تمام باشندوں کو ہلاک کر دیں۔

[۱۷] دیکھو، میں تمہارے درمیان زہریلے سانپ بھیج دُوں گا،
اور افعی جن پر کوئی منتر کارگر نہیں ہوتا،
اور وہ تمہیں کاٹیں گے،
خداوند فرماتا ہے۔

[۱۸] اَے میرے غمخوار،
میرا دل میرے اندر کمزور ہوتا جا رہا ہے۔
[۱۹] میرے لوگوں کی آہ و زاری سُن
جو دُور کے ملک سے آ رہی ہے:
کیا خداوند صیّونؔ میں نہیں ہے؟
کیا اُس کا بادشاہ اب وہاں نہیں رہا؟

اُنہوں نے اپنی تراشی ہُوئی مُورتوں اور اجنبی بُتوں سے
میرے قہر کو کیوں بھڑکا دیا؟

[۲۰] فصل کاٹنے کا وقت ٹل گیا،
گرمی کا موسم ختم ہو گیا،
لیکن ہم نے نجات نہ پائی۔
[۲۱] اپنے لوگوں کی پامالی کے باعث میں بھی پامال ہُوا؛
میں نوحہ کر رہا ہُوں اور دہشت نے مجھے آپکڑا ہے۔
[۲۲] کیا جلعادؔ میں کسی قسم کا مرہم نہیں ملتا؟
کیا وہاں کوئی طبیب نہیں؟
پھر میری اُمّت کے زخم
کیوں نہیں بھرتے؟

۹

کاش کہ میرا سر پانی کا چشمہ ہوتا!
اور میری آنکھیں اشکوں کا فوارہ ہوتیں!
تاکہ میں اپنی اُمّت کے مقتولوں کے لیے
شب و روز روتا رہتا۔
[۲] کاش کہ بیابان میں میرے لیے
کوئی سرائے ہوتی،
تاکہ میں اپنے لوگوں کو چھوڑ کر
اُن سے دُور نکل جاتا؛
کیونکہ وہ سب زِناکار ہیں،
اور بےوفا لوگوں کی جماعت ہیں۔

[۳] وہ اپنی زبان کو جھوٹ کے تیروں کے لیے
کمان کی مانند تیّار کرتے ہیں؛
اگر وہ ملک میں کامیاب ہیں
تو سچّائی کی بِنا پر نہیں۔
وہ گناہ پر گناہ کیے جاتے ہیں؛
اور وہ مجھے نہیں جانتے،
خداوند فرماتا ہے۔
[۴] اِس لیے ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:
اپنے دوستوں سے خبردار رہو؛
اپنے بھائیوں پر بھی اعتماد نہ کرو۔
کیونکہ ہر بھائی مکّار ہے،
اور ہر دوست غیبت کرنے والا ہے۔
[۵] دوست، دوست کو فریب دیتا ہے،
اور کوئی سچ نہیں بولتا۔
اُنہوں نے اپنی زبانوں کو دروغ گوئی سکھائی ہے؛
وہ گناہ کرتے کرتے اپنے آپ کو تھکا لیتے ہیں۔

۶ تیرا مسکن فریب کے درمیان ہے؛
اور اپنے فریب ہی سے وہ مجھے جاننے سے انکار کرتے ہیں،
خداوند فرماتا ہے۔

۷ چنانچہ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:

دیکھ، میں اُن کو پگھلا کر صاف کر کے پرکھوں گا،
کیونکہ اپنے لوگوں کے گناہ کے باعث
میں اور کیا کر سکتا ہُوں؟
۸ اُن کی زبان ایک مہلک تیر ہے؛
جو مکر کی باتیں بولتی ہے۔
اپنے مُنہ سے تو ہر ایک اپنے ہمسایہ سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے،
لیکن باطن میں اُس کی گھات میں لگا ہے۔
۹ کیا میں اِن باتوں کے لیے اُنہیں سزا نہ دُوں؟
خداوند فرماتا ہے۔
کیا میں ایسی قوم سے
اپنا انتقام نہ لوں؟

۱۰ میں پہاڑوں کے لیے رووں گا اور ماتم کروں گا
اور بیابان کی چراگاہوں کے لیے نوحہ کروں گا۔
وہ ویران ہو گئے ہیں اور اب کوئی اُن میں سے ہو کر نہیں گزرتا،
اُن میں سے مویشیوں کی آواز تک نہیں آتی۔
ہوا کے پرندے تک بھاگ گئے
اور جانور بھی جا چُکے ہیں۔

۱۱ میں یروشلیم کو کھنڈروں کا ڈھیر،
اور گیدڑوں کا مسکن بنا دُوں گا؛
اور میں یہوداہ کے شہروں کو اُجاڑ دُوں گا
تا کہ وہاں کوئی بسنے نہ پائے۔

۱۲ کون سا اِنسان اِس قدر دانشمند ہے جو یہ بھید جان سکے؟ اور خداوند نے کسے تربیت دی ہے جو اِسے سمجھا سکے کہ یہ ملک کیوں تباہ کیا گیا اور صحرا کی مانند ویران ہُوا کہ کوئی اُس میں سے گزر تک نہیں سکتا؟

۱۳ خداوند نے فرمایا، یہ اِس لیے ہُوا کہ اُنہوں نے میری شریعت کو جسے میں نے اُن کے سامنے رکھا تھا ٹھکرا دیا۔ اُنہوں نے نہ میرا حکم مانا، نہ میری شریعت پر عمل کیا۔ ۱۴ بلکہ وہ اپنے دلوں کی ضد پر اڑے رہے اور بعلیم کی پیروی کرتے رہے جن کی اُن کے باپ دادا نے اُنہیں تعلیم دی تھی۔ ۱۵ اِس لیے ربُّ الافواج، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: دیکھ، میں اِن لوگوں کو کڑوی غذا کھانے اور زہریلا پانی پینے پر مجبور کروں گا۔ ۱۶ میں اُنہیں ایسی قوموں میں منتشر کروں گا جنہیں وہ نہ اُن کے باپ دادا جانتے تھے۔ اور میں تلوار لے کر اُن کا تعاقب کروں گا تا کہ سب کو ہلاک کر دوں۔

۱۷ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:

اب سوچو! اور ماتم کرنے والی عورتوں کو بُلاؤ؛
بلکہ جو زیادہ مہارت رکھتی ہوں اُنہیں بُلاؤ۔
۱۸ وہ جلد آئیں
اور ہمارے لیے نوحہ کریں
یہاں تک کہ ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں
اور ہماری پلکوں سے پانی بہنے لگے۔
۱۹ صِیّون سے آہ و زاری کی آواز سُنائی دیتی ہے:
ہم کیسے برباد ہُوئے!
ہم کس قدر رُسوا ہُوئے!
ہمیں اپنا ملک چھوڑ دینا چاہئے
کیونکہ ہمارے مکانات ڈھا دیئے گئے۔

۲۰ اب، اَے عورتو! خداوند کا کلام سُنو؛
اُس کے مُنہ کے کلام کی طرف کان لگاؤ۔
اپنی بیٹیوں کو ماتم کرنا سکھاؤ؛
اور ایک دُوسری کو نوحہ گری۔
۲۱ مَوت کھڑکیوں سے چڑھ کر
ہمارے محلوں میں داخل ہو چُکی ہے؛
اُس نے سڑکوں پر بچّوں کو
اور چوراہوں پر نوجوانوں کو ختم کر دیا ہے۔

۲۲ کہہ، کہ خداوند یوں فرماتا ہے:

لوگوں کی لاشیں کھلے میدان میں
کوڑے کرکٹ کی مانند پڑی ہوں گی،
اُس مُٹھی بھر اناج کی مانند ہوں گی
جسے فصل کاٹنے والے چھوڑ جاتے ہیں۔

[۲۳] خداوند یوں فرماتا ہے:
دانشمند اپنی دانائی پر
طاقتور اِنسان اپنی طاقت پر
اور امیر اپنی دولت پر فخر نہ کرے،
[۲۴] لیکن جو فخر کرتا ہے اِس بات پر فخر کرے
کہ وہ مجھے جانتا اور سمجھتا ہے،
کہ میں ہی خداوند ہُوں جو زمین پر
رحم، اِنصاف اور راستبازی کے کام کرتا ہُوں،
کیونکہ اِن ہی باتوں میں میری خوشی ہے،
خداوند فرماتا ہے۔

[۲۵] خداوند فرماتا ہے کہ ایسے دِن آنے والے ہیں جب میں اُن سب کو سزا دوں گا جن کا صرف جسمانی ختنہ ہُوا ہے۔ جیسے مِصر، یہوُداہ، ادوم، بنی عمّون اور موآب اور وہ لوگ جو سر کے بال مُنڈواتے اور بیابان میں رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب قومیں دراصل نامختون ہیں اور اِسرائیل کا سارا گھرانا بھی دل کا نامختون ہے۔

خدا اور بُت

۱۰ اَے اِسرائیل کے گھرانے، جو کلام خداوند تجھ سے کرتا ہے اُسے سُن۔ [۲] خداوند یوں فرماتا ہے:

تُم غیر قوموں کی روشیں نہ سیکھو
اور آسمانی علامات سے ہراساں نہ ہو،
خواہ اور قومیں اُن سے ہراساں کیوں نہ ہوتی ہوں۔
[۳] کیونکہ لوگوں میں فضول رسم و رواج پائے جاتے ہیں
وہ جنگل میں ایک درخت کاٹتے ہیں،
اور بڑھئی اُسے تیشہ سے تراشتا ہے۔
[۴] وہ اُسے چاندی اور سونے سے آراستہ کرتے ہیں؛
پھر اُسے ہتھوڑے سے میخیں ٹھونک کر مضبوط کرتے ہیں
تاکہ وہ لڑکھڑانے نہ پائے۔
[۵] تربوز کے کھیت میں پرندوں کو ڈرانے کے لیے کھڑے کیے ہُوئے
پُتلے کی طرح،
اُن کے بُت بول نہیں سکتے؛
اُنہیں اُٹھا کر لے جانا پڑتا ہے
کیونکہ وہ چل نہیں سکتے۔
اُن سے مت ڈرو؛
کیونکہ وہ نہ کوئی ضرر پہنچا سکتے ہیں
اور نہ ہی اُن سے کچھ فائدہ ہوتا ہے۔

[۶] اَے خداوند، تجھ سا کوئی نہیں؛
تُو عظیم ہے،
اور تیرا نام جلیلُ القدر ہے۔
[۷] اَے قوموں کے شہنشاہ،
کون ہے جو تیری تعظیم نہ کرے؟
یہ تجھی کو زیبا ہے۔
مختلف قوموں کے تمام دانشمند لوگوں میں
اور اُن کی تمام مملکتوں میں،
تیرے جیسا کوئی نہیں،
[۸] وہ سب بے عقل اور احمق ہیں؛
اُنہوں نے لکڑی کے نکمّے بُتوں سے تعلیم پائی ہے۔
[۹] ترسیس سے چاندی کی چادر
اور اوفاز سے سونا لایا گیا۔
جو کچھ کاریگر اور سنار نے بنایا
اُسے نیلا اور ارغوانی لباس پہنایا گیا۔
یہ سب ماہر کاریگروں کی دستکاری ہے۔
[۱۰] لیکن خداوند ہی حقیقی خدا ہے؛
وہ زندہ خدا اور ابدی بادشاہ ہے۔
جب وہ خفا ہوتا ہے تو زمین کپکپاتی ہے؛
اور قومیں اُس کے قہر کی تاب نہیں لا سکتیں۔

[۱۱] اُن سے یہ کہہ: یہ معبود جنہوں نے نہ زمین بنائی نہ آسمان، زمین پر سے اور آسمان کے نیچے سے نیست و نابود ہو جائیں گے۔

[۱۲] لیکن خدا نے اپنی قدرت سے زمین بنائی؛
اور اپنی حکمت سے جہان کی بنیاد ڈالی
اور اپنی دانش سے آسمانوں کو تانا۔

[13] جب وہ گرجتا ہے تو آسمان میں پانی کا شور ہوتا ہے؛
وہ زمین کی اِنتہا سے بخارات کو اُٹھاتا ہے۔
وہ بارش کے ساتھ بجلی چمکاتا ہے
اور اپنے مخزنوں سے ہوا چلاتا ہے۔

[14] ہر کوئی بے عقل اور جاہل ہے؛
ہر سنار اپنے بُتوں کے سبب رسوا ہے۔
اُس کی مورتیاں دھوکا ہیں؛
جن میں دم نہیں ہے۔
[15] وہ نکمّی اور قابلِ تمسخر چیزیں ہیں؛
جب اُن کی سزا کا وقت آئے گا تب وہ نیست ہو جائیں گی۔
[16] خدا جو یعقوب کا بخرہ ہے، اُن کی مانند نہیں ہے،
کیونکہ وہ تمام چیزوں کا خالق ہے،
یہاں تک کہ اِسرائیل کا بھی جو اُس کی خاص میراث ہے۔
ربُّ الافواج اُس کا نام ہے۔

آنے والی تباہی

[17] اَے محاصرہ میں رہنے والی،
ملک چھوڑنے کے لیے اپنی گٹھری اُٹھا لے۔
[18] کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے:
اِس وقت میں اِس ملک کے باشندوں کو دُور پھینک دُوں گا؛
اور میں اُنہیں پریشانی میں مبتلا کرُوں گا
تاکہ وہ پکڑے جائیں۔

[19] میری چوٹ کے باعث مجھ پر افسوس!
کیونکہ میرا زخم لاعلاج ہے!
پھر میں نے سوچا،
یہ میری علالت ہے جسے مجھے برداشت کرنا ہی ہوگا۔
[20] میرا خیمہ تباہ کر دیا گیا؛
اور اُس کی تمام رسّیاں توڑ دی گئیں۔
میرے بیٹے مجھ سے دُور ہو گئے، وہ اب نہیں ہیں؛
اب کوئی نہ رہا جو میرا خیمہ نصب کرے
یا میرے لیے پناہ گاہ کھڑی کرے۔
[21] چرواہے بے عقل ہیں
وہ خداوند کو نہیں پُکارتے؛
اِس لیے وہ برومند نہیں ہوتے
اور اُن کے سب گلّے تِتّر بِتّر ہو گئے۔
[22] سُن! ایک خبر آ رہی ہے۔
شمالی ملک سے ہنگامہ برپا ہو رہا ہے!
جو یہُوداہ کے شہروں کو تباہ کر دے گا،
اور اُنہیں گیدڑوں کا مسکن بنا دے گا۔

یرمیاہ کی دعا

[23] میں جانتا ہُوں اَے خداوند کہ اِنسان اپنی زندگی کا مالک نہیں ہے؛
اِنسان اپنے آپ اپنے قدموں کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔
[24] اَے خداوند، مجھے تنبیہ کر، لیکن صرف اِنصاف سے۔
اپنے قہر سے نہیں،
کہیں ایسا نہ ہو کہ تُو مجھے نابود کر دے۔
[25] اپنا غضب اُن قوموں پر اُنڈیل دے
جو تجھے نہیں مانتیں،
اور اُن لوگوں پر جو تیرا نام نہیں لیتے۔
کیونکہ اُنہوں نے یعقوب کو کھا لیا؛
اور اُسے مکمّل طور پر چٹ کر گئے
اور اُس کے مسکن کو اُجاڑ دیا۔

عہد شکنی

۱۱ یہ کلام خداوند کی طرف سے یرمیاہ پر نازل ہُوا: [2] اِس عہد نامہ کی شرایط کو سُن اور اُنہیں یہُوداہ کے لوگوں اور یروشلیم میں بسنے والوں کو بتا دے۔ [3] اُن سے کہہ دے کہ خداوند، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: ملعون ہے وہ شخص جو اِس عہد نامہ کی شرائط کو نہیں مانتا۔ [4] جن کا حکم میں نے تمہارے باپ دادا کو اُنہیں لوہے کے تنوُر یعنی مصر سے نکال کر لاتے وقت دیا تھا۔ میں نے کہا تھا، میری فرمانبرداری کرو اور جو احکام میں تمہیں دیتا ہُوں اُن سب پر عمل کرو۔ اِس سے تُم میرے لوگ ٹھہروگے اور میں تمہارا خدا ہُوں گا۔ [5] تاکہ وہ قسم پوری کروں جو میں نے تمہارے باپ دادا سے کھائی تھی کہ اُنہیں وہ ملک دُوں گا جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے اور جس کے آج تُم مالک ہو۔

تب میں نے جواب دیا، اَے خداوند! آمین

[6] خداوند نے مجھ سے فرمایا: یہُوداہ کے شہروں اور یروشلیم کے کوچوں میں اِس کلام کی منادی کر کہ اِس عہد نامہ کی شرائط سُنو اور اُن پر عمل کرو۔ [7] جس گھڑی میں تمہارے باپ دادا کو مصر

سے نکال لایا تب سے آج تک میں اُن کو بار بار یہ کہتے ہُوئے تاکید کرتا رہا کہ میری اطاعت کرو۔ [۸] لیکن اُنہوں نے نہ سُنی اور نہ ہی دھیان دیا۔ بلکہ وہ اپنے بُرے دل کی ضِد پر اڑے رہے۔ اِس لیے میں نے اِس عہد نامہ کی تمام لعنتیں اُن پر نازل کیں جس پر عمل کرنے کا اُن کو حکم دیا گیا تھا۔ لیکن اُنہوں نے اُسے نہ مانا۔

[۹] پھر خداوند نے مجھ سے کہا، یہوداہ کے لوگوں اور یروشلیم کے باشندوں میں سازش پائی گئی ہے۔ [۱۰] وہ اپنے باپ دادا کے گناہوں کی طرف لَوٹ گئے ہیں جنہوں نے میرے کلام کو ماننے سے اِنکار کیا تھا۔ وہ غیر معبودوں کے پیرو ہو کر اُن کی خدمت میں لگ گئے۔ اِسرائیل اور یہوداہ دونوں کے گھرانوں نے اُس عہد کو توڑ دیا جو میں نے اُن کے باپ دادا کے ساتھ کیا تھا۔ [۱۱] اِس لیے خداوند یوں فرماتا ہے، میں اُن پر ایک ایسی آفت لاؤں گا جس سے وہ بچ نہ سکیں گے۔ وہ مجھ سے فریاد کریں گے لیکن میں اُن کی نہ سُنوں گا۔ [۱۲] یہوداہ کے شہر اور یروشلیم کے لوگ جا کر اُن معبودوں کے سامنے گڑگڑائیں گے جن کے سامنے وہ لوبان جلاتے ہیں۔ لیکن جب آفت آئے گی تب وہ اُن کی کوئی مدد نہ کر پائیں گے۔ [۱۳] اَے یہوداہ، تیرے ہاں اتنے ہی معبود ہیں جتنے کہ تیرے شہر ہیں اور جتنے یروشلیم کے کُوچے ہیں اُتنی ہی قربان گاہیں تُم نے اُس مکروہ معبود بعل کے لیے خوشبو جلانے کی خاطر قائم کی ہیں۔

[۱۴] تُو اُن لوگوں کے لیے دعا نہ کر، نہ ہی اُن کے حق میں کوئی مِنّت یا شفاعت پیش کر کیونکہ اپنی مصیبت میں جب یہ مجھے پُکاریں گے تب میں اُن کی نہ سُنوں گا۔

[۱۵] میری محبوبہ کا اب میری ہیکل میں کیا کام
جب کہ وہ بکثرت شرارت کر چُکی ؟
کیا بھینٹ چڑھایا ہُوا گوشت تیری سزا کو ٹال سکتا ہے؟
جب تُو اپنی شرارت میں مصروف ہوتی ہے،
تب تُو خوش ہوتی ہے۔

[۱۶] خداوند نے تجھے پھلتا پھولتا ہُوا زیتون کا درخت کہا
جس میں خوبصورت پھل لگے تھے۔
لیکن ایک زبردست طوفان کی گرج کے ساتھ
وہ اُس میں آگ لگا دے گا،
اور اُس کی ڈالیاں توڑ دی جائیں گی۔

[۱۷] جس ربُّ الافواج نے تجھے لگایا اُس نے تیرے لیے آفت کا حکم صادر کیا ہے کیونکہ اِسرائیل اور یہوداہ کے گھرانوں نے بعل کے سامنے لوبان جلا کر گناہ کیا اور مجھے غُصّہ دلایا۔

یرمیاہ کے خلاف سازش

[۱۸] چونکہ خداوند نے اُن کی سازش مجھ پر ظاہر کی اِس لیے میں جان گیا کیونکہ اُس وقت اُس نے مجھے دکھا دیا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ [۱۹] میں ایک معصوم برّے کی مانند تھا جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں۔ مجھے بالکل احساس نہ تھا کہ اُنہوں نے میرے خلاف یہ کہتے ہُوئے منصوبہ باندھا ہے کہ

آؤ ہم درخت اور اُس کے پھل کو تباہ کر دیں؛
آؤ ہم اُسے زندوں کی زمین میں سے کاٹ ڈالیں،
تاکہ اُس کے نام کا ذکر تک باقی نہ رہے۔
[۲۰] لیکن اِے ربُّ الافواج، تُو جو صداقت سے اِنصاف کرتا ہے
اور دل اور دماغ کو جانچتا ہے،
مجھے دکھا کہ تُو اُن سے کیسے اِنتقام لیتا ہے،
کیونکہ میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا ہے۔

[۲۱] اِس لیے خداوند عنتوت کے لوگوں کے بارے میں یوں کہتا ہے: یہ تیری جان لینا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں، خداوند کے نام سے نبوّت نہ کر ورنہ تُو ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا۔ اِس لیے ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں اِنہیں سزا دُوں گا۔ اِن کے نوجوان تلوار سے مارے جائیں گے اور اِن کے بیٹے اور بیٹیاں قحط سے مریں گے۔ اِن میں سے کوئی بھی باقی نہ بچے گا کیونکہ میں عنتوت کے لوگوں پر اِس سال جو اُن کی سزا کا سال ہے آفت لاؤں گا۔

یرمیاہ کی شکایت

۱۲

اَے خداوند، جب بھی میں تیرے سامنے کوئی مُقدّمہ لاتا ہُوں، تجھے ہمیشہ صادق پاتا ہُوں۔
پھر بھی میں تیرے اِنصاف کے بارے میں تجھ سے بحث کرنا چاہتا ہُوں:

شریر اپنی روش میں کامیاب کیوں ہوتا ہے؟

اور کیا وجہ ہے کہ تمام بے ایمان لوگ آرام سے رہتے ہیں؟

۲ تُو نے اُنہیں لگایا اور اُنہوں نے جڑ پکڑی؛
وہ بڑھتے ہیں اور پھل لاتے ہیں۔
تیرا نام تو ہمیشہ اُن کے لبوں پر ہوتا ہے
لیکن تُو اُن کے دلوں سے دُور رہتا ہے۔

۳ لیکن اَے خداوند، تُو مجھے جانتا ہے؛
تُو مجھے دیکھتا ہے اور اپنی نسبت میرے خیالات کو جانچتا ہے۔
تُو اُنہیں بھیڑوں کی مانند ذبح ہونے کے لیے کھینچ کر لے جا
اور ذبح کے دِن کے لیے اُنہیں مخصوص کر!

۴ آخر کب تک زمین خشک پڑی رہے گی
اور ہر کھیت کی گھاس سُوکھ جائے گی؟
چونکہ اس ملک میں رہنے والے شریر ہیں،
اِس لیے چرندے اور پرندے غارت ہو گئے۔
مزید یہ کہ لوگ کہتے ہیں،
وہ ہمارا انجام نہ دیکھے گا۔

خدا کا جواب

۵ اگر تُو نے لوگوں کے ساتھ پیدل دوڑ لگائی ہو
اور اُنہوں نے تجھے تھکا دیا ہو،
تو پھر تُو گھوڑوں سے بازی کیسے لے گا؟
اگر تُو ہموار سرزمین میں ٹھوکر کھاتا ہے،
تو یردؔن کے گھنے جنگلوں میں کیسے سنبھلے گا؟

۶ تیرے بھائیوں اور تیرے اپنے خاندان نے ۔
تیرے ساتھ بے وفائی کی ہے؛
وہ تیرے پیچھے بلند آواز سے للکارتے ہیں۔
اُن پر بھروسا نہ کرنا
خواہ وہ تیرے گُن بھی گائیں۔

۷ میں اپنا گھر چھوڑ دُوں گا،
اور اپنی میراث سے دست بردار ہو جاؤں گا؛
اور میں اپنی محبوبہ کو
اُس کے دشمنوں کے حوالے کر دُوں گا۔

۸ میری میراث میرے لیے
جنگل کے شیرِ ببر کے مانند ہو گئی ہے۔
وہ مجھ پر دھاڑتی ہے؛
اِس لیے مجھے اُس سے نفرت ہو گئی ہے۔

۹ کیا میری میراث میرے لیے
چتکبرے شکاری پرندہ کی مانند نہیں ہے
جسے دُوسرے شکاری پرندے گھیر کر نوچتے ہیں؟
جاؤ اور تمام جنگلی درندوں کو جمع کر کے لے آؤ
تاکہ وہ کھائیں۔

۱۰ کئی چرواہے میرے تاکستان کو تباہ کریں گے
اور میرے کھیتوں کو پامال کر دیں گے؛
اور میرے دلپسند بخرہ کو
ویران اور بنجر زمین بنا دیں گے۔

۱۱ وہ میرے سامنے بنجر،
جھلسا ہُوا اور ویران بنایا جائے گا؛
تمام ملک اُجاڑ دیا جائے گا
کیونکہ کسی کو بھی پروا نہیں ہے۔

۱۲ بیابان کے تمام بنجر ٹیلوں پر
غارتگروں کا ہجوم لگا ہو گا،
کیونکہ خداوند کی تلوار
ملک کے ایک سِرے سے دُوسرے سِرے تک
نگلتی جاتی ہے اور کوئی بھی سلامت نہیں۔

۱۳ وہ گیہوں بوئیں گے لیکن کانٹے بٹوریں گے؛
وہ مشقّت تو کریں گے لیکن کچھ فائدہ نہ ہو گا۔
لہٰذا خداوند کے شدید قہر کے سبب سے
اپنے انجام سے شرمندہ ہو۔

۱۴ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں اپنے تمام شریر ہمسایوں کو، جنہوں نے اِسرائیلؔ کو دی ہُوئی میراث کو چھین لیا ہے، اُن کے ملک سے اُکھاڑ دُوں گا اور یہوُداؔہ کے گھر کو بھی اُن کے بیچ سے نکال پھینکوں گا۔ ۱۵ لیکن اُنہیں اُکھاڑنے کے بعد میں پھر اُن پر مہربان ہُوں گا اور اُن میں سے ہر ایک کو اُس کی میراث اور اُس کے اپنے ملک میں واپس لاؤں گا۔ ۱۶ اور اگر وہ میرے لوگوں کے طور طریقے ٹھیک سے سیکھ لیں اور میرے نام کی یوں قسم کھائیں کہ خداوند کی جان کی قسم ۔ جیسا کہ اُنہوں نے میرے لوگوں کو بعلؔ کے نام کی قسم کھانا سکھایا تھا۔ تو وہ میرے لوگوں میں قائم کیے جائیں گے۔ ۱۷ لیکن اگر کوئی قوم نہ مانے تو میں اُسے بالکل جڑ سے اُکھاڑ ڈالوُں گا اور تباہ کر دُوں گا۔ یہ خداوند نے فرمایا ہے۔

کپڑے کا کمر بند

۱۳ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا: جا اور کپڑے کا ایک کمر بند خرید لے اور اُسے اپنی کمر پر لپیٹ لے لیکن اُسے پانی میں مت بھگونا۔ ۲ چنانچہ میں نے خداوند کی ہدایت کے مطابق ایک کمر بند خرید لیا اور اُسے اپنی کمر پر باندھ لیا۔

۳ تب دوبارہ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۴ جو کمر بند تُو نے خریدا اور اپنی کمر پر باندھ رکھا ہے اُسے لے کر فراؔت کو جا اور وہاں اُسے چٹانوں کی دراڑ میں چھپا دے۔ ۵ چنانچہ خداوند کے کہنے کے مطابق میں نے جا کر اُسے فراؔت میں چھپا دیا۔

۶ بہت دِنوں کے بعد خداوند نے مجھ سے کہا کہ اب فراؔت چلا جا اور اُس کمر بند کو لے آ جسے میں نے تجھے وہاں چھپانے کے لیے کہا تھا۔ ۷ چنانچہ میں فراؔت چلا گیا اور جس جگہ اُس کمر بند کو چھپا رکھا تھا وہاں سے اُسے کھود نکالا۔ لیکن اب وہ خراب ہو چُکا تھا اور کسی کام کا نہ رہا تھا۔

۸ پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۹ خداوند یوں فرماتا ہے: اِسی طرح سے میں یہوؔداہ کا گھمنڈ اور یروؔشلیم کے بڑے غرور کو تباہ کر دوُں گا۔ ۱۰ یہ شریر لوگ جو میرا کلام سُننے سے اِنکار کرتے ہیں اور اپنے ہی دلوں کی ضِد پر چلتے ہیں اور غیر معبودوں کے پیچھے جاتے ہیں اور اُن کی اطاعت اور عبادت کرتے ہیں، وہ اِس کمر بند کی طرح بالکل ناکارہ ہو جائیں گے! ۱۱ اور جس طرح کمر بند انسان کی کمر سے لپیٹا جاتا ہے اُسی طرح خداوند فرماتا ہے کہ میں نے اِسرائیؔل کے سارے گھرانے اور یہوؔداہ کے سارے گھرانے کو اپنی کمر سے لِپٹا لیا تھا تاکہ وہ میرے نام اور ستایش اور جلال کے لیے میرے لوگ ٹھہریں۔ لیکن اُنہوں نے نہ مانا۔

شراب کی مشکیں

۱۲ اُن سے کہہ کہ خداوند اِسرائیؔل کا خدا یوں فرماتا ہے: شراب کی ہر مشک شراب سے بھری جائے؛ اور اگر وہ تجھ سے کہیں کہ کیا ہم نہیں جانتے کہ شراب کی مشک شراب ہی سے بھری جاتی ہے؟ ۱۳ تب اُن سے کہنا: خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں اِس ملک میں رہنے والے سبھی لوگوں کو بدمست کروُں گا جس میں داؤؔد کے تخت پر بیٹھنے والے بادشاہ، کاہن، نبی اور یروؔشلیم کے تمام باشندے شامل ہیں۔ ۱۴ تب میں اُنہیں ایک دُوسرے سے ٹکرا دُوں گا خواہ وہ باپ اور بیٹے ہی کیوں نہ ہوں۔ خداوند فرماتا ہے، ہمدردی، شفقت اور رحم بھی مجھے اُنہیں تباہ کرنے سے نہ روک سکیں گے۔

اسیری کی دھمکی

۱۵ سُنو اور دھیان دو،
مغرور نہ بنو،
کیونکہ خداوند نے یوں فرمایا ہے۔
۱۶ خداوند اپنے خدا کی تمجید کرو
اِس سے پہلے کہ وہ تاریکی لائے،
اور تمہارے قدم
تاریک پہاڑیوں پر ٹھوکر کھائیں۔
تُم تو روشنی کی اُمید رکھتے ہو،
اور وہ اُسے مَوت کے گھنے اندھیرے میں تبدیل کر دے گا۔
۱۷ لیکن اگر تُم نہ سُنو،
تو تمہارے غرور کے باعث
میں خلوت میں روؤں گا؛
چونکہ خداوند کا گلّہ اسیری میں چلا جائے گا،
اِس لیے میری آنکھیں زار زار روئیں گی،
اور آنسو بہائیں گی۔

۱۸ بادشاہ اور اُس کی ماں سے کہہ،
اپنے تختوں سے نیچے اُتر آؤ،
کیونکہ تمہارے شاندار تاج
تمہارے سروں پر سے گر جائیں گے۔
۱۹ جنوب کے شہر بند کر دیئے جائیں گے،
اور اُنہیں کھولنے والا کوئی نہ ہوگا۔
تمام یہوؔداہ اسیر کر کے لے جایا جائے گا،
سب کے سب لے جائے جائیں گے۔

۲۰ اپنی آنکھیں اوپر اُٹھا
اور شمال کی طرف سے آنے والوں کو دیکھ۔
وہ گلّہ کہاں ہے جسے تیرے سپرد کیا گیا تھا،
اور جن کی بھیڑوں پر تجھے ناز تھا؟
۲۱ جب خداوند اُن لوگوں کو تیرا سرپرست مقرّر کرے گا
جنہیں تُو نے اپنا حمایتی بنا لیا ہے، تب تُو کیا کہے گی؟
کیا تُو زچہ کی طرح
درد میں مبتلا نہ ہوگی؟

۲۲ اور اگر تُو اپنے دل سے پوچھے،
یہ میرے ساتھ کیوں ہُوا؟۔
یہ تیرے گناہوں کی کثرت کے باعث ہُوا
کہ تیرا دامن چاک کیا گیا
اور تیرے بدن کی بےحُرمتی ہُوئی۔
۲۳ کیا کوئی حبشی اپنی جِلد
اور چیتا اپنے داغ بدل سکتا ہے؟
اِسی طرح تُم جو بدی کے عادی ہو
نیکی نہیں کر سکتے۔

۲۴ میں تمہیں ایسا بکھیر دُوں گا
جیسے بیابان کی ہوا بھُوسے کو اُڑائے پھرتی ہے۔
۲۵ خداوند یوں فرماتا ہے،
کہ یہ تیرا حِصّہ ہے
وہ بخرا جو میں نے تیرے لیے مخصوص کر رکھا ہے،
کیونکہ تُو نے مجھے بھُلا دیا
اور جھُوٹے معبودوں پر بھروسا کیا۔
۲۶ اِس لیے میں تیرا دامن تیرے مُنہ تک اُٹھا دُوں گا
تاکہ تیری شرم ظاہر ہو جائے۔
۲۷ تیری زِناکاری اور پُرشہوت ہنہناہٹ،
اور تیری بےحیا عصمت فروشی!
اور پہاڑوں پر اور میدانوں میں
تیری نفرت انگیز حرکتیں میں دیکھ چُکا ہُوں۔
افسوس تجھ پر اَے یروشلیم!
ناپاکی تجھے کب تک آلودہ رکھّے گی؟

خشک سالی، قحط اور تلوار

۱۴ خشک سالی کے بارے میں خداوند کا یہ کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا:

۲ یہوُداہ ماتم کرتا ہے،
اور اُس کے شہر اُداس ہیں؛
وہ ملک کے لیے ماتم کرتے ہیں،
اور یروشلیم سے نالہ بلند ہُوا ہے۔
۳ اُمراء اپنے خادِموں کو پانی کے لیے بھیجتے ہیں؛
وہ حوضوں تک جاتے ہیں
لیکن پانی نہیں پاتے۔
وہ خالی گھڑے لیے لَوٹ آتے ہیں؛
اور شرمندہ اور مایوس ہو کر
اپنے سر ڈھانک لیتے ہیں۔
۴ چونکہ ملک میں مینہ نہیں برسا
اِس لیے زمین میں شگاف پڑ گئے ہیں؛
اور کسان ہیبت زدہ ہیں
اور اپنے سر ڈھانکتے ہیں۔
۵ یہاں تک کہ ہرنی
اپنے نَوزاد بچّے کو کھیت میں چھوڑ کر چل دیتی ہے
کیونکہ گھاس نہیں ملتی۔
۶ گورخر بنجر ٹیلوں پر کھڑے ہو کر
گیدڑوں کی مانند ہانپتے ہیں؛
گھاس نہ ہونے کی وجہ سے
اُن کی نظر کمزور ہو گئی ہے۔

۷ حالانکہ ہمارے گناہ ہمارے خلاف گواہی دیتے ہیں،
پھر بھی اَے خداوند، اپنے نام کی خاطر کچھ تو کر۔
کیونکہ ہم بہت برگشتہ ہو گئے ہیں؛
اور ہم نے تیرے خلاف گناہ کیا ہے۔
۸ اَے اِسرائیل کی اُمید،
اور مصیبت کے وقت اُسے بچانے والے!
تُو ملک میں اجنبی کی طرح کیوں ہے،
اور ایک مسافر کی مانند جو صرف رات بھر کا مہمان ہوتا ہے؟
۹ تُو ایک حیرت زدہ انسان کی مانند کیوں ہے،
اور ایک بہادر سپاہی کی طرح جو بچا نہ سکے؟
اَے خداوند، تُو ہمارے بیچ میں ہے،
اور ہم تیرے کہلاتے ہیں؛
اِس لیے ہمیں ترک نہ کر!

۱۰ خداوند اِن لوگوں کے بارے میں یوں کہتا ہے:

وہ بھٹکنا زیادہ پسند کرتے ہیں؛
اور اپنے قدم نہیں روکتے۔
اِس لیے خداوند اُنہیں قبول نہیں کرتا؛

وہ اب اُن کی بدکاری یاد کرے گا
اور اُنہیں اُن کے گناہوں کی سزا دے گا۔

[۱۱] تب خداوند نے مجھ سے کہا: ان لوگوں کی بہبودی کے لیے دعا نہ کر۔ [۱۲] خواہ وہ روزہ رکھّیں تو بھی میں اُن کی فریاد نہ سنُوں گا۔ اگرچہ وہ سوختنی قُربانیاں اور نذر کی قُربانیاں پیش کریں تو بھی میں اُنہیں قبول نہ کرُوں گا۔ بلکہ میں اُنہیں تلوار، قحط اور وبا سے تباہ کر دوں گا۔

[۱۳] تب میں نے کہا، آہ! اَے خداوند خدا، انبیاء اِن سے کہتے ہیں کہ تُم نہ تلوار دیکھو گے نہ قحط۔ بلکہ میں اِس مقام میں تمہیں مستقل سکون بخشوں گا۔

[۱۴] تب خداوند نے مجھ سے فرمایا کہ انبیاء میرا نام لے کر جھوٹی نبوّتیں کرتے ہیں۔ نہ میں نے اُنہیں بھیجا، نہ اُن کا تقرُّر کیا اور نہ ہی اُن سے کلام کیا۔ وہ جھوٹی رویا، غیب دانی، بُت پرستی اور اپنے دل کی مکّاری نبوّت کی صورت میں تُم پر ظاہر کرتے ہیں۔ [۱۵] اِس لیے خداوند اُن انبیاء کے بارے میں جو میرے نام سے نبوّت کرتے ہیں، یوں فرماتا ہے: میں نے اُنہیں نہیں بھیجا پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ تلوار اور قحط اِس ملک کو نہ چھوئیں گے اِس لیے خود وہی انبیاء تلوار اور قحط سے ہلاک ہوں گے۔ [۱۶] اور جن لوگوں کے درمیان وہ نبوّت کرتے ہیں وہ تلوار اور قحط کی وجہ سے یروشلیم کے کوچوں میں پھینک دیئے جائیں گے اور اُنہیں یا اُن کی بیویوں، اُن کے بیٹوں اور اُن کی بیٹیوں کو دفن کرنے والا کوئی نہ ہوگا اور میں اُن پر وہ آفت نازل کروں گا جس کے وہ مستحق ہیں۔

[۱۷] اُن سے یوں کہنا کہ

میری آنکھیں شب و روز اور بلاناغہ
آنسو بہاتی رہیں؛
کیونکہ میری کنواری دخترِ قوم کو
گہری چوٹ لگی ہے،
اُسے نہایت شدید صدمہ پہنچا ہے۔
[۱۸] اگر میں میدان میں جاؤں،
تو وہاں تلوار سے مارے ہُوئے لوگ نظر آتے ہیں؛
اور اگر شہر کے اندر جاؤں،
تو وہاں قحط زدہ لوگ نظر آتے ہیں۔
نبی اور کاہن
دونوں ایسے ملک میں چلے گئے ہیں جسے وہ نہیں جانتے۔

[۱۹] کیا تُو نے یہُوداہ کو بالکل ردّ کر دیا ہے؟
کیا تجھے صِیّون سے نفرت ہے؟
تُو نے ہمیں ایسی ایذا کیوں پہنچائی
کہ ہم شفا نہیں پا سکتے؟
ہم سلامتی کی آس لگائے بیٹھے تھے
لیکن کچھ فائدہ نہ ہُوا،
شفا کی اُمید رکھتے تھے
لیکن صرف دہشت ہی نصیب ہُوئی۔
[۲۰] اَے خداوند ہم اپنی بدکاری
اور اپنے باپ دادا کی خطاؤں کا اقرار کرتے ہیں؛
ہم نے واقعی تیرے خلاف گناہ کیا ہے۔
[۲۱] اپنے نام کی خاطر ہم سے نفرت نہ کر؛
اپنے جلالی تخت کی تحقیر نہ کر۔
وہ عہد یاد کر جو تُو نے ہم سے باندھا
اور اُسے نہ توڑ۔
[۲۲] کیا مختلف قوموں کے نکمّے بُتوں میں کوئی ہے جو مینہ برسا سکے؟
کیا افلاک خود بخود بوچھاڑ کر سکتے ہیں؟
نہیں، وہ صرف تُو ہی ہے اَے خداوند، ہمارے خدا۔
اِس لیے ہماری اُمید صرف تجھ سے وابستہ ہے،
کیونکہ تُو ہی تو ہے جو یہ سب کام کرتا ہے۔

۱۵

پھر خداوند نے مجھ سے کہا: اگر مُوسیٰ اور سموئیل میرے حضُور میں کھڑے ہو جاتے تو بھی میرا دل اُن لوگوں کی طرف راغب نہ ہوتا۔ اُنہیں میرے سامنے سے ہٹا دے! اُنہیں جانے دے! [۲] اور اگر وہ تجھ سے دریافت کریں کہ ہم کدھر جائیں؟ تو اُن سے کہنا، خداوند یوں فرماتا ہے:

جو مَوت کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں وہ مَوت کا لقمہ بنیں گے؛
جو تلوار سے مرنے والے ہیں وہ تلوار کا شکار ہوں گے؛
جو فاقہ سے مرنے والے ہیں وہ فاقہ سے مریں گے؛
اور جو اسیر ہونے والے ہیں وہ اسیری میں چلے جائیں گے۔

[3] میں چار قسم کے غارتگر اُن کی طرف بھیجوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ مار ڈالنے کے لیے تلوار، (لاشیں) گھسیٹنے کے لیے کُتّے اور کھانے اور تباہ کرنے کے لیے ہوا کے پرندے اور زمین کے درندے۔ [4] اور میں یہوداہ کے بادشاہ منسّی بن حِزقیاہ کے ان کاموں کی وجہ سے جو اُس نے یروشلیم میں کیے، ان لوگوں کو دُنیا کی تمام مملکتوں کے لیے باعثِ حقارت بنادوُں گا۔

[5] اَے یروشلیم، تجھ پر کون ترس کھائے گا؟
اور کون تیرے لیے ماتم کرے گا؟
اور کون تیری خیر و عافیت دریافت کرنے آئے گا؟
[6] خداوند فرماتا ہے کہ تُو نے مجھے ترک کیا ہے۔
تُو برگشتہ ہوتی جاتی ہے۔
اِس لیے میں تجھ پر ہاتھ بڑھا کر تجھے برباد کردوُں گا؛
میں اب اور رحم نہیں کرسکتا۔
[7] میں نے اُنہیں ملک کے پھاٹکوں پر
چھاج سے پھٹکا ہے۔
میں اپنے لوگوں پر تباہی لاؤں گا اور اُنہیں بے اولاد کردوُں گا،
کیونکہ اُنہوں نے اپنی راہیں نہیں بدلیں۔
[8] میں اُن کی بیواؤں کی تعداد
سمندر کی ریت سے بھی زیادہ کردوُں گا۔
میں دوپہر کے وقت اُن کے جوانوں کی ماؤں کے خلاف
غارتگر لے آؤں گا؛
اچانک میں اُن پر
سخت اذیّت اور خوف طاری کروُں گا۔
[9] سات بچّوں کی ماں نڈھال ہوکر
دم توڑ دے گی۔
ابھی دِن ہی ہوگا کہ اُس کا سورج ڈُوب جائے گا؛
اور وہ رُسوا اور ذلیل ہوگی۔
اور میں بچے ہُوئے لوگوں کو
اُن کے دشمنوں کے سامنے تلوار کے حوالے کروں گا،
خداوند فرماتا ہے۔

[10] افسوس اَے میری ماں جو تُو نے مجھ جیسے اِنسان کو جنم دیا،
جس سے سارا ملک لڑتا اور جھگڑتا ہے!
میں نے کسی کو قرض نہیں دیا، نہ کسی سے اُدھار لیا،
پھر بھی ہر کوئی مجھ پر لعنت کرتا ہے۔

[11] خداوند نے کہا،

یقیناً میں تجھے کسی اچھے مقصد کے لیے سلامت رکھّوں گا؛
مصیبت اور تکلیف کے اوقات میں
میں تیرے دشمنوں کو تجھ سے اِلتجا کرنے پر مجبور کروں گا۔

[12] کیا اِنسان لوہا توڑ سکتا ہے؟
شمال کا لوہا۔ یا پیتل؟
[13] تیرے تمام گناہوں کے باعث
جو تمام ملک میں ہُوئے،
میں تیری دولت اور تیرے خزانے
مفت لُٹوا دوُں گا۔
[14] میں تجھے ایک ایسے ملک میں، جسے تُو نہیں جانتا
تیرے دشمنوں کا غُلام بناؤں گا۔
کیونکہ میرے قہر کی آگ بھڑک اُٹھے گی
جو تیرے خلاف جلتی رہے گی۔

[15] اَے خداوند، تُو تو جانتا ہے؛
مجھے یاد فرما اور میرا خیال کر
اور میرے ستانے والوں سے میرا اِنتقام لے۔
تو حلیم ہے۔ مجھے اُٹھا نہ لے؛
سوچ تو میں نے تیری خاطر کس قدر ملامت اُٹھائی ہے۔
[16] جب تیرا کلام نازل ہُوا تو میں نے اُسے اپنی غذا بنالیا؛
وہ میری خوشی اور میرے دل کے لیے راحت تھا،
کیونکہ اَے خداوند ربُّ الافواج،
میں تیرا کہلاتا ہُوں۔
[17] میں رِندوں کی صحبت میں کبھی نہ بیٹھا،
نہ اُن کے ساتھ رنگ رلیاں منائیں؛
میں اکیلا بیٹھا رہا کیونکہ تیرا ہاتھ مجھ پر تھا
اور تو نے مجھے غُصّہ سے بھر دیا تھا۔
[18] میرا درد کیوں ختم نہیں ہوتا
اور میرا زخم تکلیف دہ اور لاعلاج کیوں ہے؟
کیا تُو میرے لیے ایک دھوکا دینے والی ندی،

اور خشک ہو جانے والا چشمہ بن جائے گا؟

[19] اِس لیے خداوند یوں فرماتا ہے:

اگر تُو توبہ کرلے، تو میں تجھے بحال کروں گا
تاکہ تُو میری خدمت کر سکے؛
اگر تُو معقول الفاظ کہے، نہ کہ نِکمّے
تو تُو میرا نمایندہ ٹھہرے گا۔
یہ لوگ تیری طرف پھریں،
تُو اِن کی طرف ہرگز نہ پھرنا۔
[20] میں تجھے اِن لوگوں کے لیے دیوار بنادُوں گا،
جو پیتل کی ایک مستحکم دیوار ہوگی؛
وہ تیرے خلاف لڑیں گے
لیکن تجھ پر غالب نہ آئیں گے،
کیونکہ میں تیرے ساتھ ہُوں
تاکہ تیری حفاظت کروں اور تجھے بچاؤں۔
خداوند فرماتا ہے۔
[21] میں تجھے شریروں کے ہاتھوں سے بچاؤں گا
اور ظالموں کے شکنجے سے نجات دلاؤں گا۔

تباہی کا دِن

۱۶ پھر خدا کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [2] تُو اِس مقام میں ہرگز بیاہ نہ کرنا، نہ تیرے بیٹے اور بیٹیاں ہوں۔ [3] خداوند، اِس ملک میں پیدا ہونے والے بیٹوں اور بیٹیوں کے بارے میں اور اُن عورتوں کے بارے میں جو اُن کی مائیں ہوں گی اور اُن مَردوں کے بارے میں جو اُن کے باپ ہوں گے، یوں فرماتا ہے: [4] وہ مہلک بیماریوں سے مَر جائیں گے۔ اُن کے لیے نہ کوئی ماتم کرے گا اور نہ وہ دفنائے جائیں گے۔ بلکہ وہ کوڑے کرکٹ کی مانند میدان میں پڑے رہیں گے۔ وہ تلوار اور قحط سے ہلاک ہوں گے اور اُن کی لاشیں ہوا کے پرندوں اور زمین کے درندوں کی خوراک ہوں گی۔

[5] کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے: تُو ماتم والے گھر میں داخل نہ ہونا۔ وہاں ماتم کرنے یا ہمدردی جتانے نہ جانا کیونکہ میں نے اپنی رحمت، محبّت اور ہمدردی کو اِن لوگوں پر سے اُٹھا لیا ہے۔ خداوند فرماتا ہے۔ [6] اِس ملک میں چھوٹے اور بڑے سب مریں گے۔ وہ نہ دفنائے جائیں گے، نہ اُن کے لیے ماتم کیا جائے گا اور نہ کوئی اُن کی خاطر اپنے جسم کو زخمی کرے گا نہ سر مُنڈائے گا۔ [7] نہ کوئی شخص مُردوں کی خاطر ماتم کرنے والوں کو تسلّی دینے کے لیے کھانا پیش کرے گا۔ نہ باپ کے لیے اور نہ ہی ماں کے لیے۔ نہ ہی اُنہیں غم غلط کرنے کے لیے پینے کی کوئی چیز ہی پیش کی جائے گی۔

[8] اور تُو ضیافت والے گھر میں بھی داخل نہ ہونا، نہ وہاں بیٹھ کر کچھ کھانا یا پینا [9] کیونکہ ربُّ الافواج، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: دیکھ، میں اِس جگہ سے تمہاری آنکھوں کے سامنے اور تمہارے ہی ایّام میں خوشی اور شادمانی کے نعروں اور دُلہا دُلہن کی صداؤں کا خاتمہ کراؤں گا۔

[10] جب تُو اِن لوگوں کو یہ سب باتیں بتائے اور وہ تجھ سے پُوچھیں کہ خداوند نے ہمارے خلاف اِس قدر بڑی آفت کا حکم کیوں نافذ کیا؟ ہم نے کیا خطا کی ہے؟ ہم نے خداوند ہمارے خدا کے خلاف کون سا گناہ کیا ہے؟ [11] تب اُن سے کہنا: خداوند فرماتا ہے، اِس لیے کہ تمہارے باپ دادا نے مجھے ترک کر دیا اور غیر معبودوں کی پیروی کر کے اُن کی اطاعت وعبادت کی۔ اُنہوں نے مجھے ٹھکرا دیا اور میری شریعت پر عمل نہیں کیا۔ [12] لیکن تُم نے اپنے باپ دادا سے بڑھ کر بدی کی۔ دیکھو، تُم میں سے ہر ایک میری اطاعت کرنے کی بجائے اپنے بُرے دل کی ضِد پر کیسے چلتا ہے۔ [13] اِس لیے میں تمہیں اِس ملک میں سے اُکھاڑ کر ایک ایسے ملک میں پھینک دُوں گا جسے نہ تُم نہ تمہارے باپ دادا ہی جانتے تھے اور وہاں تُم رات دِن غیر معبودوں کی اطاعت کرو گے کیونکہ تُم پر میری نظرِ عنایت نہ ہوگی۔

[14] خداوند فرماتا ہے، البتّہ وہ دِن آئیں گے جب لوگ یہ نہ کہیں گے کہ زندہ خدا کی قسم جو بنی اِسرائیل کو مِصر سے نکال لایا، [15] بلکہ وہ یہ کہیں گے کہ زندہ خدا کی قسم جو بنی اِسرائیل کو شمال کے ملک سے اور اُن تمام ملکوں سے لے آیا جہاں اُس نے اُنہیں جلاوطن کیا تھا۔ کیونکہ میں اُنہیں پھر اُس ملک میں لے آؤں گا جو میں نے اُن کے باپ دادا کو دیا تھا۔

[16] لیکن خداوند فرماتا ہے کہ اب میں بہت سے ماہی گیروں کو بُلوا لُوں گا اور وہ اُنہیں پکڑیں گے۔ اِس کے بعد میں بہت سے شکاریوں کو بُلا لُوں گا اور وہ اُن کو ہر پہاڑ اور پہاڑی اور چٹانوں کی دراڑوں میں سے ڈھونڈ نکالیں گے۔ [17] میری آنکھیں اُن کی تمام روِشوں پر لگی ہُوئی ہیں۔ وہ مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں، نہ ہی اُن کا

گناہ میری آنکھوں سے چھپا ہُوا ہے۔ [18] میں اُنہیں اُن کی بدکاری اور اُن کے گناہ کی دُوگنی سزا دوُں گا کیونکہ اُنہوں نے میرے ملک کو اپنی حقیر اور بے جان مُورتوں سے ناپاک کر دیا اور میری میراث کو اپنے نفرت انگیز بُتوں سے بھر دیا۔

[19] اَے خداوند، تُو میری قوّت اور میرا قلعہ ہے،
اور مصیبت میں میری پناہ گاہ،
مختلف قوموں کے لوگ
زمین کے کناروں سے تیرے پاس آئیں گے اور کہیں گے،
ہمارے باپ دادا کے پاس جھوٹے معبودوں کے سِوا کچھ نہ تھا،
وہ نِکمّے بُت تھے جن سے اُنہیں کچھ فائدہ نہ ہُوا۔
[20] کیا اِنسان اپنے معبود آپ بناتے ہیں؟
ہاں، لیکن وہ معبود خدا نہیں ہیں۔

[21] اِس لیے میں اُنہیں سکھاؤں گا۔
اب کی بار میں اُنہیں
اپنی قدرت اور طاقت دکھاؤں گا
تب وہ جانیں گے
کہ میرا نام یہوواہ ہے۔

۱۷

یہُوداہ کا گناہ اُن کے دلوں کی تختیوں پر
اور اُن کے مذبحوں کے سینگوں پر
لوہے کے قلم سے کھودا گیا ہے
اور الماس کی نوک سے نقش کیا گیا ہے۔
[2] اُن کے بچّے تک
سایہ دار درختوں کے پاس
اور اُونچی پہاڑیوں پر رکھّے ہُوئے
مذبحوں اور یسیرتوں کو یاد کرتے ہیں۔
[3] تیرے تمام ملک میں ہو رہے گناہ کے باعث
میں اپنا پہاڑ
اور تیری دولت اور تیرے تمام خزانے،
تیرے اُونچے مقامات کے ساتھ،
لُوٹ میں دے دُوں گا۔
[4] تیرے اپنے قصور کے سبب سے تُو وہ میراث کھو بیٹھے گا
جو میں نے تجھے دی تھی۔
اور میں تجھے ایک ایسے ملک میں جِسے تُو نہیں جانتا،
تیرے دشمنوں کا غُلام بناؤں گا۔
کیونکہ تُو نے میرا قہر بھڑکایا ہے،
جس کی آگ ہمیشہ جلتی رہے گی۔

[5] خداوند یوں فرماتا ہے:

ملعون ہے وہ شخص جو اِنسان پر بھروسا رکھتا ہے،
اور اپنی قوّت کے لیے جسم پر تکیہ کرتا ہے
اور جس کا دل خداوند سے برگشتہ ہو جاتا ہے۔
[6] وہ بنجر علاقہ کی جھاڑی کی مانند ہوگا؛
اور وہ خوشحالی کے آنے پر اُسے دیکھ نہ پائے گا۔
وہ بیابان کے خشک علاقوں میں،
اور غیر آباد زمینِ شور میں رہے گا۔

[7] لیکن مبارک ہے وہ آدمی جو خداوند پر توکّل کرتا ہے،
اور اُس پر اعتقاد رکھتا ہے۔
[8] وہ اُس درخت کی مانند ہوگا جو پانی کے پاس لگایا گیا ہو
جو اپنی جڑیں ندی کے کنارے کنارے پھیلاتا ہے۔
جب گرمی آتی ہے تب اُسے کوئی خوف نہیں ہوتا؛
اور اُس کے پتّے سدا ہرے رہتے ہیں۔
خشک سالی میں اُسے کچھ فکر نہیں ہوتی
اور وہ ہمیشہ پھل دیتا رہتا ہے۔

[9] دل سب چیزوں سے بڑھ کر حیلہ باز
اور لاعلاج ہوتا ہے،
اُس کا بھید کون جان سکتا ہے؟

[10] میں، خداوند، دل و دماغ کو جانچتا
اور آزماتا ہُوں،
تاکہ اِنسان کو اُس کی روش کے موافق،
اور اُس کے کاموں کے پھل کے مطابق اجر دُوں۔

[11] ناجائز طریقوں سے دولت حاصل کرنے والا شخص
اُس تیتر کی طرح ہے جو کسی اور کے انڈوں پر بیٹھے
وہ شخص اپنی آدھی عمر میں ہی اپنی دولت کھو بیٹھتا ہے،

اور آخر کو احمق ٹھہرتا ہے۔

۱۲ ہمارے مَقدِس کا مقام،
ازل ہی سے سرفراز کیا ہُوا اجلالی تخت ہے۔
۱۳ اَے خداوند اور اِسرائیلؔ کی اُمید،
تجھے ترک کرنے والے سبھی لوگ شرمندہ ہوں گے۔
جو تجھ سے مُنہ موڑ لیتے ہیں
اُن کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا۔
کیونکہ اُنہوں نے خدا کو
جو آبِ حیات کا چشمہ ہے، ترک کر دیا۔

۱۴ اَے خداوند، مجھے شفا بخش تو میں شفا پاؤں گا؛
مجھے بچا تو میں بچ جاؤں گا،
کیونکہ تُو میرا فخر ہے۔
۱۵ وہ مجھ سے کہتے رہتے ہیں،
کہ خداوند کا کلام کہاں ہے؟
اُسے تو اب نازل ہونا چاہئے!
۱۶ میں نے تیرا چرواہا بننے سے گریز نہیں کیا؛
تُو جانتا ہے کہ میں نے مایوسی کے دِن کی تمنّا نہیں کی۔
جو کچھ میرے لبوں سے نکلتا ہے، وہ تیرے سامنے واضح ہے۔
۱۷ میرے لیے دہشت کا باعث نہ بن؛
مصیبت کے دِن تُو ہی میری پناہ ہے۔
۱۸ مجھ پر ستم کرنے والے شرمندہ ہوں،
لیکن مجھے شرمندہ نہ ہونے دے؛
وہ ہراساں ہوں،
لیکن مجھے ہراساں نہ ہونے دے۔
تباہی کا دِن اُن پر لا؛
اور دُوگنی تباہی سے اُنہیں برباد کر دے۔

سبَت کو مُقدّس رکھنا

۱۹ خداوند نے مجھ سے یہ کہا: جا اور لوگوں کے پھاٹک پر کھڑا ہو جہاں سے یہوُداہ کے بادشاہ آتے جاتے ہیں اور یروشلیم کے دُوسرے پھاٹکوں پر بھی کھڑا ہو۔ ۲۰ اُن سے کہہ کہ اَے یہوُداہ کے بادشاہو اور سب یہوُدیو اور یروشلیم کے تمام باشندو جو اِن پھاٹکوں سے آتے جاتے ہو، خداوند کا کلام سُنو۔ ۲۱ خداوند یوں فرماتا ہے کہ خیال رہے کہ تُم سبَت کے دِن نہ کوئی بوجھ اُٹھاؤ اور نہ اُسے یروشلیم کے پھاٹکوں کے اندر لاؤ۔ ۲۲ اپنے گھروں سے کوئی بوجھ باہر نہ لاؤ، نہ سبَت کے دِن کوئی کام کرو اور سبَت کے دِن کو مُقدّس جانو جیسا کہ میں نے تمہارے باپ دادا کو حکم دیا تھا۔ ۲۳ پھر بھی اُنہوں نے نہ تو سُنا اور نہ کان لگایا بلکہ سرکش ہو گئے تاکہ نہ سُنیں اور نہ تربیت پائیں۔ ۲۴ لیکن خداوند فرماتا ہے کہ اگر تُم احتیاط برتو اور میرا حکم مانو اور سبَت کے دِن اِس شہر کے پھاٹکوں سے کوئی بوجھ نہ لاؤ اور سبَت کے دِن کسی طرح کا کام کاج نہ کر کے اُس دِن کو مُقدّس مانو، ۲۵ تب داؤد کے تخت پر بیٹھنے والے بادشاہ، حاکموں کے ساتھ اُن پھاٹکوں سے داخل ہوں گے۔ وہ اور اُن کے حاکم رتھوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں گے اور اُن کے ساتھ یہوُداہ کے لوگ اور یروشلیم کے باشندے بھی ہوں گے اور یہ شہر ہمیشہ آباد رہے گا۔ ۲۶ اور لوگ سوختنی قُربانیاں اور ذبیحے، نذر کی قُربانیاں، لوبان اور شکرگزاری کے ہدیئے لے کر یہوُداہ کے شہروں اور یروشلیم کے گردونواح کے دیہاتوں، بِن یمین کے علاقہ سے اور مغربی پہاڑوں کے دامن سے، کوہستان اور جنوب سے خداوند کے گھر میں آئیں گے۔ ۲۷ لیکن اگر تُم نے میرا حکم نہ مانا اور سبَت کے دِن کو مُقدّس نہ جانا اور اُس دِن یروشلیم کے پھاٹکوں سے داخل ہوتے وقت کوئی بوجھ اُٹھا کر لائے تو میں یروشلیم کے پھاٹکوں میں ایسی آگ لگا دُوں گا جو کبھی نہ بجھے گی اور وہ شہر کے تمام محلوں کو بھسم کر دے گی۔

کمہار کے گھر کا منظر

۱۸ خداوند کا یہ کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا: ۲ کمہار کے گھر جا جہاں میں اپنا پیغام تجھے دُوں گا۔ ۳ چنانچہ میں کمہار کے گھر گیا اور میں نے اُسے چاک پر کام کرتے پایا۔ ۴ لیکن جو مٹّی کا برتن وہ بنا رہا تھا وہ اُس کے ہاتھوں بگڑ گیا؛ چنانچہ اُس نے اُس مٹّی سے اپنی مرضی کے مطابق دُوسرا برتن بنالیا۔

۵ تب خداوند کا یہ کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ ۶ اَے اِسرائیلؔ کے گھرانے، کیا میں بھی تمہارے ساتھ اِس کمہار کی طرح سلوک نہیں کر سکتا؟ خداوند فرماتا ہے۔ جس طرح مٹّی کمہار کے ہاتھ میں ہوتی ہے اُسی طرح اَے اِسرائیلؔ کے گھرانے تُم میرے ہاتھ میں ہو۔ ۷ اگر کسی وقت میں اعلان کروں کہ فلاں قوم یا سلطنت اُکھاڑ دی جائے گی، ڈھا دی جائے گی اور تباہ کر دی جائے گی، ۸ اور اگر وہ قوم جسے میں نے تنبیہ کی، اپنی بدی سے توبہ کرے تو میں ترس

کھاؤں گا اور اپنے اِرادہ کے مطابق اُس پر تباہی نہ لاؤں گا۔ ۹ اور اگر کسی اور وقت میں یہ اعلان کروں کہ فلاں قوم یا سلطنت قائم کی جائے گی یا بنائی جائے گی ۱۰ اور وہ میری نگاہ میں بدی کرے اور میرا حکم نہ مانے تب میں اُس بھلائی پر نظرِ ثانی کروں گا جو میں نے اُس کے حق میں کرنے کی ٹھانی تھی۔

۱۱ چنانچہ اب یہوداہ کے لوگوں اور یروشلیم کے باشندوں سے کہہ: خداوند یوں فرماتا ہے: دیکھو، میں تمہارے لیے ایک آفت تیار کر رہا ہوں اور تمہارے خلاف ایک منصوبہ بنا رہا ہوں۔ چنانچہ تُم میں سے ہر ایک اپنی بُری روش سے باز آئے اور اپنی راہ اور اپنے اعمال کو درست کر لے۔ ۱۲ لیکن وہ جواب دیں گے، یہ تو فضول ہے، ہم اپنے اپنے منصوبوں پر چلتے رہیں گے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے بُرے دل کی ضِد پر چلتا رہے گا۔

۱۳ چنانچہ خداوند یوں فرماتا ہے:

مختلف قوموں سے دریافت کر:
کہ کیا کسی نے کبھی ایسی بات سُنی ہے؟
اِسرائیل کی کنواری نے
نہایت ہولناک کام کیا ہے۔
۱۴ کیا لُبنان کی برف
کبھی اُس کی ڈھلوان چٹانوں پر سے غائب ہو سکتی ہے؟
کیا اُس کی خُنک ندیاں جو دُور سے بہتی چلی آتی ہیں
کبھی خشک ہو سکتی ہیں؟
۱۵ لیکن میرے لوگ مجھے بھول گئے ہیں؛
وہ نِکمّے بُتوں کے سامنے لوبان جلاتے ہیں،
جن کی وجہ سے اُنہوں نے اپنی راہوں میں
جو نہایت قدیم ہیں ٹھوکر کھائی۔
اُنہوں نے اُنہیں پگڈنڈیوں پر
اور ایسے رستوں پر چلایا جو ہموار نہ تھے۔
۱۶ اُن کا ملک ایسا اُجاڑ دیا جائے گا،
کہ وہ ہمیشہ کے لیے تضحیک و توہین کا نشانہ بن جائے گا؛
وہاں سے گزرنے والے سبھی لوگ دنگ رہ جائیں گے
اور اپنے سر ہلائیں گے۔
۱۷ میں اُنہیں بادِ مشرق کی طرح،
اُن کے دشمنوں کے سامنے تِتّر بِتّر کر دوُں گا؛
اُن کی مصیبت کے دِن
میں اُنہیں اپنی پیٹھ دکھاؤں گا لیکن چہرہ نہیں۔

۱۸ اُنہوں نے کہا، آؤ، ہم یرمیاہ کے خلاف منصوبے بنائیں کیونکہ کاہن سے شریعت اور حکیم سے مشورت جاتی نہ رہے گی اور نہ نبیوں سے کلام۔ چنانچہ آؤ ہم اپنی زبان سے اس پر حملہ کریں اور اُس کی کسی بھی بات پر دھیان نہ دیں۔

۱۹ اَے خداوند، میری طرف دھیان دے؛
اور مجھ پر اِلزام لگانے والوں کی باتیں سُن!
۲۰ کیا بھلائی کا بدلہ بُرائی سے دیا جائے؟
تو بھی اُنہوں نے میرے لیے گڑھا کھودا ہے۔
یاد کر کہ میں نے تیرے حضُور میں کھڑے ہو کر
اُن کے حق میں سفارش کی
تا کہ تیرا قہر اُن پر سے ٹل جائے۔
۲۱ لہٰذا اُن کے بچّوں کو قحط کے حوالے کر دے؛
اور اُنہیں تلوار کی دھار کے سپرد کر دے۔
اُن کی بیویاں بے اولاد اور بیوہ ہو جائیں؛
اور اُن کے مَرد مارے جائیں،
اور اُن کے جوان جنگ میں تلوار سے قتل کیے جائیں۔
۲۲ جب تُو حملہ آوروں کو اچانک اُن کے خلاف چڑھا لائے گا
تب اُن کے گھروں سے چلّانے کی آوازیں سُنائی دیں،
کیونکہ اُنہوں نے مجھے پھنسانے کو گڑھا کھودا ہے
اور میرے پاؤں کے لیے پھندے لگائے ہیں۔
۲۳ لیکن اَے خداوند، تُو اُن کی تمام سازشیں جانتا ہے،
جو اُنہوں نے مجھے ہلاک کرنے کے لیے کیں۔
اُن کے جرم معاف نہ کرنا
نہ اُن کے گناہ اپنی نظر کے سامنے سے ہٹانا۔
وہ تیرے سامنے پست ہوں؛
تُو اپنے قہر کے وقت اُن کے ساتھ یہی سلوک کرنا۔

۱۹

خداوند یوں فرماتا ہے: جا اور کمہار سے مٹّی کی صراحی خرید لے۔ پھر لوگوں اور کاہنوں میں سے چند بزرگوں کو اپنے ساتھ لے۔ ۲ اور بن ہنّوم کی وادی میں کمہاروں کے پھاٹک کے نزدیک چلا جا اور جو باتیں میں تجھے بتاؤں اُن کا وہاں اعلان کر،

۳ اور کہہ، اَے یہوداہ کے بادشاہو اور یروشلیم کے باشندو۔ خداوند کا کلام سُنو۔ ربُّ الافواج اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: سُنو! میں اِس مقام پر ایک آفت نازل کروں گا جو ہر اُس شخص کے کانوں میں جھنجھناہٹ پیدا کر دے گی جو اس خبر کو سُنے گا۔ ۴ کیونکہ اُنہوں نے مجھے ترک کیا ہے اور اس مقام کو غیر معبودوں کا مسکن بنا دیا ہے۔ اُنہوں نے یہاں ایسے معبودوں کے سامنے لوبان جلایا جنہیں نہ وہ نہ اُن کے باپ دادا اور نہ ہی یہوداہ کے بادشاہ کبھی جانتے تھے اور اُنہوں نے اُس جگہ کو بے گناہوں کے خون سے بھر دیا ہے۔ ۵ اُنہوں نے یہاں بعل کے لیے اونچے مقامات بنائے ہیں تاکہ اپنے بیٹوں کو بعل کی خاطر سوختنی قربانیوں کے طور پر آگ میں جلائیں جس کا نہ میں نے کبھی حکم دیا، نہ ذکر ہی کیا اور نہ یہ بات کبھی میرے ذہن میں آئی۔ ۶ لہٰذا خبردار رہ، خداوند فرماتا ہے کہ ایسے دِن آ رہے ہیں جب لوگ اس جگہ کو توفت یا بِن ہنّوم کی وادی کی بجائے کُشت وخون کی وادی کہیں گے۔

۷ میں اِس جگہ میں یہوداہ اور یروشلیم کے منصوبوں پر پانی پھیر دوُں گا۔ میں اُنہیں اُن کے دشمنوں کے سامنے ایسے لوگوں کے ہاتھوں تلوار سے قتل کروا دوُنگا جو اُن کی جان کے خواہاں ہیں۔ اور میں اُن کی لاشیں آسمان کے پرندوں اور زمین کے درندوں کو کھانے کو دوُں گا۔ ۸ میں اِس شہر کو ایسا تباہ کروُں گا کہ وہ حقارت اور نفرت کا باعث بنے گا۔ جو کوئی اُس کے پاس سے گزرے گا وہ اُس کی بُری حالت دیکھ کر حیرت زدہ ہوگا اور نفرت سے مُنہ پھیر لے گا۔ ۹ میں اُنہیں اُن کے اپنے ہی بیٹوں اور بیٹیوں کا گوشت کھانے پر مجبور کروں گا اور وہ اپنی جان کے خواہاں دشمنوں کے محاصرہ کی شدّت سے تنگ آ کر ایک دُوسرے کا گوشت کھائیں گے۔

۱۰ تب تُو اُس صراحی کو اُن لوگوں کے سامنے توڑ دینا جو تیرے ساتھ جائیں گے۔ ۱۱ اور اُن سے کہنا، ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے: جس طرح سے کمہار کی صراحی توڑ دی گئی اور اب جوڑی نہیں جا سکتی اُسی طرح سے میں اِس قوم اور اِس شہر کو توڑ دوں گا۔ وہ لاشوں کو توفت میں دفن کریں گے یہاں تک کہ جگہ باقی نہ بچے گی۔ ۱۲ خداوند فرماتا ہے کہ میں اِس جگہ اور یہاں کے رہنے والوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کروُں گا۔ میں اِس شہر کو توفت کی مانند کر دوُں گا۔ ۱۳ یروشلیم کے مکانات اور یہوداہ کے بادشاہوں کے محل، جن کی چھتوں پر اجرامِ فلک کے لیے لوبان جلایا گیا اور غیر معبودوں کے لیے تپاون دیا گیا، توفت کی طرح ناپاک ہو جائیں گے۔

۱۴ تب یرمیاہ توفت سے لوٹا جہاں خداوند نے اُسے نبوّت کرنے کے لیے بھیجا تھا، اور خدا کی ہیکل کے صحن میں کھڑے ہو کر سب لوگوں سے کہنے لگا: ۱۵ ربُّ الافواج اسرائیل کا خدا فرماتا ہے: سُنو! میں اِس شہر اور اِس کے آس پاس کے دیہات پر ہر وہ آفت لا رہا ہُوں جس کا اعلان کر چکا ہُوں کیونکہ وہ اِس قدر سرکش ہو گئے کہ میرا کلام سُنتے ہی نہیں تھے۔

یرمیاہ اور فشحُور

۲۰ جب اِمّیر کے بیٹے فشحُور نے، جو کاہن اور خدا کی ہیکل میں ناظمِ اعلیٰ تھا، یرمیاہ کو نبوّت کی یہ باتیں کہتے سُنا ۲ تب اُس نے یرمیاہ نبی کو پٹوایا اور اُسے خداوند کی ہیکل میں بِن یمین کے بالائی پھاٹک کے پاس کال کوٹھڑی میں ڈالوا دیا۔ ۳ دُوسرے دِن جب فشحُور نے اُسے کال کوٹھڑی سے نکلوایا تب یرمیاہ نے اُس سے کہا کہ خداوند نے تیرا نام فشحُور نہیں بلکہ ماجوُر مِسّابِیب (یعنی ہر طرف دہشت) رکھّا ہے۔ ۴ کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے: میں تجھے خود تیرے لیے اور تیرے اپنے دوستوں کے لیے دہشت قرار دوُں گا۔ تُو اپنی آنکھوں سے اُنہیں اُن کے دشمنوں کی تلوار سے قتل ہوتے دیکھے گا۔ میں تمام یہوداہ کو شاہِ بابل کے حوالے کر دوُں گا جو اُنہیں یا تو بابل لے جائے گا یا تلوار سے قتل کر دے گا۔ ۵ میں شہر کی تمام دولت، اُس کے تمام محاصل، اُس کی تمام قیمتی اشیاء اور یہوداہ کے بادشاہوں کے تمام خزانے دشمنوں کے حوالے کروُں گا۔ وہ اُسے مالِ غنیمت کی طرح بابل لے جائیں گے۔ ۶ اور تُو اَے فشحُور اور تیرے گھرانے کے سبھی لوگ اسیر ہو کر بابل چلے جاوٴ گے۔ وہاں تُو اور تیرے تمام احباب جن کے لیے تُو نے جھوٹی نبوّت کی مر جاوٴ گے اور دفنائے جاوٴ گے۔

یرمیاہ کی شکایت

۷ اَے خداوند، تُو نے مجھ سے دھوکا کیا اور میں نے دھوکا کھایا؛
تُو زورآور ٹھہرا اور مجھ پر غالب آیا۔
میں دِن بھر ہنسی کا باعث بنتا ہُوں؛
ہر کوئی میرا مذاق اُڑاتا ہے۔
۸ جب کبھی میں بولتا ہُوں، میں زور سے پُکارتا ہُوں
اور تشدّد اور تباہی کا اعلان کرتا ہُوں۔
اِس لیے خداوند کا کلام دِن بھر میرے لیے
تذلیل اور ملامت کا باعث ہوتا ہے۔

۹ لیکن اگر میں کہوں، میں اُس کا ذکر نہ کروں گا
نہ اُس کے نام سے پھر کبھی بولوں گا،
تو اُس کا کلام میرے دل میں آگ کی طرح دہکتا ہے،
گویا میری ہڈّیوں میں آگ بند کی گئی ہو۔
جسے میں ضبط کرتے کرتے تھک گیا؛
اور مجھ سے رہا نہیں جاتا۔
۱۰ میں بہت سی سرگوشیاں سُن رہا ہُوں،
ہر طرف دہشت ہی دہشت ہے!
یہ کہا جا رہا ہے کہ اُس کی شکایت کرو، آؤ، ہم اُس کی شکایت کریں!
میرے تمام احباب
میرے ٹھوکر کھانے کے منتظر ہیں اور کہتے ہیں،
شاید وہ دھوکا کھائے؛
تب ہم اُس پر غالب آئیں گے
اور اُس سے اپنا اِنتقام لیں گے۔

۱۱ لیکن خداوند نہایت طاقتور اور جنگجو سپاہی کی طرح میرے ساتھ ہے؛
اِس لیے میرے ستانے والے ٹھوکر کھائیں گے اور غالب نہ آ سکیں گے۔
وہ ناکام ہوں گے اور بے حد رُسوا ہوں گے؛
اور اُن کی بدنامی کبھی نہ بُھلائی جائے گی۔
۱۲ پس اَے ربُّ الافواج، تُو جو صادقوں کو آزماتا ہے
اور دل و دماغ کو ٹٹولتا ہے،
تُو اُن سے جو اِنتقام لے گا اُسے میں دیکھنا چاہتا ہُوں،
کیونکہ میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا ہے۔

۱۳ خداوند کی مدح سرائی کرو!
خداوند کی ستایش کرو!
کیونکہ وہ حاجتمندوں کی جان
شریروں کے ہاتھ سے چھڑاتا ہے۔

۱۴ لعنت اُس دِن پر جس میں میں پیدا ہُوا!
وہ دِن مبارک نہ ہو جس دِن میری ماں نے مجھے جنم دیا!
۱۵ لعنت ہے اُس شخص پر
جس نے میرے باپ کو یہ خبر دے کر مسرور کیا
کہ تیرے ہاں بیٹا پیدا ہُوا!
۱۶ وہ آدمی اُن شہروں کی مانند ہو
جنہیں خداوند نے نہایت بے رحمی سے تہہ و بالا کر دیا۔
وہ صبح کو آہ و زاری سُنے،
اور دوپہر کو جنگ کی للکار۔
۱۷ کیونکہ اُس نے مجھے رحم میں ہی نہ مار ڈالا،
تاکہ میری ماں میری قبر ہوتی،
اور اُس کا رحم ہمیشہ بھرا ہی رہتا۔
۱۸ میں رحم سے باہر ہی کیوں نکلا
کہ دُکھ اور رنج دیکھوں
اور اپنے دِن رُسوائی میں گزاروں؟

خدا صِدقیاہ کی اِلتجا مسترد کرتا ہے

۲۱ یہ کلام خداوند کی طرف سے یرمیاہ پر اُس وقت نازل ہُوا جب صِدقیاہ بادشاہ نے مِلکیاہ کے بیٹے فشحُور اور معسیاہ کے بیٹے صفنیاہ کاہن کو اُس کے پاس بھیجا۔ اُنہوں نے کہا: ۲ ہماری خاطر خداوند سے دریافت کر کیونکہ شاہِ بابل، نبوکدنضر ہم پر حملہ کر رہا ہے۔ شاید خداوند قدیم وقتوں کی طرح ہماری خاطر کوئی ایسا معجزہ عمل میں لائے کہ وہ ہمارے پاس سے چلا جائے۔

۳ لیکن یرمیاہ نے جواب دیا، تُم صِدقیاہ سے کہو، ۴ خداوند، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں لڑائی کے اُن ہتھیاروں کو جو تمہارے ہاتھ میں ہیں اور جنہیں تُم شاہِ بابل اور اُن کسدیوں سے لڑنے کے لیے استعمال کر رہے ہو جو فصیل کے باہر سے تمہیں گھیرے ہُوئے ہیں، تمہارے خلاف پھیر دینے کو ہُوں اور میں اُنہیں شہر کے اندر جمع کروں گا۔ ۵ میں خود اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنے قوی بازو سے غُصّے، غضب اور شدید قہر کے ساتھ تمہارے خلاف لڑوں گا۔ ۶ اور میں اِس شہر میں رہنے والوں کو، خواہ وہ اِنسان ہوں یا حیوان، مار ڈالوں گا اور وہ نہایت ہولناک وبا سے مر جائیں گے۔ ۷ اور اُس کے بعد، خداوند فرماتا ہے کہ یہُوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ، اُس کے حُکّام اور شہر کے لوگوں کو جو وبا، تلوار اور قحط سے بچ جائیں گے، شاہِ بابل، نبوکدنضر اور اُن کے جانی دشمنوں کے حوالے کروں گا۔ وہ اُنہیں تلوار سے مار ڈالے گا اور نہ اُن پر ترس کھائے گا نہ رحم کرے گا، نہ اُن سے ہمدردی ہی جتائے گا۔

۸ تُو لوگوں سے مزید یہ کہہ کہ خداوند فرماتا ہے کہ دیکھو، میں راہِ زندگی اور راہِ مَوت، دونوں تمہیں دکھاتا ہُوں۔ ۹ جو کوئی اِس شہر میں رہے گا وہ تلوار، قحط یا وبا سے مرے گا۔ لیکن جو کوئی باہر جا کر اُن کسدیوں کے سامنے سرِتسلیم خم کرے گا، جو تمہارا محاصرہ کیے ہُوئے ہیں، وہ جیئے گا اور اُس کی جان بچے گی۔ ۱۰ میں نے اِس شہر کو نقصان پہنچانے کی ٹھان لی ہے نہ کہ بھلائی کی۔ خداوند فرماتا ہے۔ یہ شاہِ بابل کے حوالہ کیا جائے گا اور وہ اُسے آگ سے تباہ کر دے گا۔

۱۱ اور یہوداہ کے شاہی خاندان سے کہہ، خداوند کا کلام سُنو! ۱۲ اَے داؤد کے گھرانے، خداوند یوں فرماتا ہے:

تُم ہر صبح اِنصاف کرو؛
اور مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑاؤ،
ورنہ جو بدی تُم نے کی ہے اُس کی وجہ سے
میرے غضب کی آگ بھڑک اُٹھے گی
اور ایسی تیز جلے گی کہ کوئی اُسے بُجھا نہ سکے گا۔
۱۳ اَے یروشلیم، تُو جو اِس وادی کے اوپر ہموار چٹان پر مسکن گزیں ہے،
میں تیرا مخالف ہُوں،
خداوند فرماتا ہے۔
تُم کہتے ہو کہ ہم پر کون حملہ کر سکتا ہے؟
اور ہماری پناہ گاہ میں کون داخل ہو سکتا ہے؟
۱۴ خداوند فرماتا ہے
کہ میں تیرے اعمال کے مطابق تجھے سزا دُوں گا،
میں تیرے جنگل میں آگ لگا دُوں گا
جو تیرے اِردگرد کی ہر شَے کو بھسم کر دے گی۔

بدکار بادشاہوں کے خلاف فیصلہ

۲۲ خداوند یوں فرماتا ہے: یہوداہ کے بادشاہ کے محل میں جا اور وہاں یہ پیغام سُنا: ۲ اَے یہوداہ کے بادشاہ، جو داؤد کے تخت پر بیٹھا ہے۔ تُو، تیرے حُکام اور تیرے لوگ جو اِن پھاٹکوں سے داخل ہوتے ہیں، تُم خداوند کا کلام سُنو: ۳ خداوند فرماتا ہے کہ اِنصاف اور راستبازی کے کام کرو۔ مظلوم کو اُس پر ظلم کرنے والے کے ہاتھ سے چھڑاؤ، بیگانہ، یتیم اور بیوہ کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرو، نہ تشدّد سے پیش آؤ اور اِس جگہ بیگناہ کا خون نہ بہاؤ۔ ۴ اگر تُم اِن احکام پر احتیاط سے عمل کرو گے تو داؤد کے تخت پر بیٹھنے والے بادشاہ، اپنے حاکموں اور لوگوں کے ساتھ، رتھوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر اِس محل کے پھاٹکوں سے داخل ہوں گے۔ ۵ لیکن اگر تُم اِن احکام کو نہ مانو گے تو خداوند فرماتا ہے کہ میری جان کی قسم یہ محل ویران ہو جائے گا۔

۶ یہوداہ کے بادشاہ کے محل کے متعلق خداوند یوں فرماتا ہے:

حالانکہ تُو میرے لیے جلعاد،
اور لُبنان کی چوٹی کی مانند ہے،
لیکن میں تجھے یقیناً ریگستان،
اور غیر آباد شہروں کی مانند بنا دُوں گا۔
۷ میں غارتگروں کو تیرے خلاف بھیجُوں گا،
جو اپنے اپنے ہتھیار لے کر آئیں گے،
اور تیرے نفیس دیوداروں کو کاٹ کر
آگ میں جھونک دیں گے۔

۸ مختلف قوموں کے لوگ اِس شہر کے پاس سے گزریں گے اور ایک دُوسرے سے پُوچھیں گے کہ خداوند نے اِس عظیم شہر کا یہ حشر کیوں بنا رکھا ہے؟ ۹ اور جواب یہ ہوگا: کیونکہ اُنہوں نے خداوند اپنے خدا کا عہد ترک کر دیا اور غیر معبودوں کی عبادت اور پیروی کی۔

۱۰ مُردہ بادشاہ کے لیے نہ رو، نہ اُس کی رحلت کا غم کر؛
بلکہ اُس کے لیے زار زار رو جو جلاوطن ہو چُکا ہے،
کیونکہ وہ کبھی نہ لَوٹے گا
نہ اپنا وطن پھر سے دیکھ پائے گا۔

۱۱ یوسیاہ کے بیٹے سلّوم کے متعلق جو یہوداہ کے بادشاہ کی حیثیت سے اپنے باپ کا جانشین ہُوا اور اِس جگہ سے چلا گیا، خداوند یوں فرماتا ہے: وہ پھر کبھی لَوٹ کر نہ آئے گا۔ ۱۲ وہ وہیں مرے گا جہاں اُسے اسیر کر کے لے جایا گیا ہے۔ وہ یہ ملک پھر کبھی نہ دیکھ پائے گا۔

۱۳ افسوس اُس پر جو اپنا محل ناجائز طریقوں سے تعمیر کرتا ہے،
اور اپنے بالا خانہ کو ناانصافی سے بناتا ہے،
جو اپنے ہم وطنوں سے بِنا اُجرت کام کرواتا ہے،

اور اُنہیں مزدوری نہیں دیتا۔
[۱۴] وہ کہتا ہے، میں اپنے لیے ایک عالیشان محل بناؤں گا
جس میں نہایت وسیع اور فراخ بالاخانہ ہوگا
چنانچہ وہ اُس میں بڑی بڑی کھڑکیاں بناتا ہے،
اور اُن میں دیودار کی چوکھٹ بٹھاتا ہے
اور اُسے لال رنگ سے آراستہ کرتا ہے۔

[۱۵] کیا تُو بادشاہ اِس لیے کہلایا
کہ تیرے پاس زیادہ سے زیادہ دیودار ہیں؟
کیا تیرا باپ کھاتا اور پیتا نہ تھا؟
اُس نے راستبازی اور اِنصاف سے کام لیا،
اِس لیے اُس کا بھلا ہُوا۔
[۱۶] وہ مسکینوں اور محتاجوں کے ساتھ اِنصاف سے پیش آیا،
اِس لیے اُس کا بھلا ہُوا۔
کیا یہی میرا عرفان نہ تھا؟
خداوند یوں فرماتا ہے۔
[۱۷] لیکن تیری آنکھیں اور تیرا دل
ناجائز منافع کی طرف،
اور بے گناہوں کا خُون بہانے
اور ظلم وستم کی طرف لگے ہُوئے ہیں۔

[۱۸] اِس لیے خداوند یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے متعلق یوں فرماتا ہے:

لوگ اُس کی خاطر:
ہائے میرے بھائی! ہائے میری بہن! کہہ کر ماتم نہ کرینگے،
نہ ہائے میرے آقا! ہائے تیرا جاہ وجلال! ہی کہہ کر ماتم کرینگے۔
[۱۹] اُسے گدھے کی طرح دفن کیا جائے گا۔
یعنی اُسے گھسیٹ کر
یروشلیم کے پھاٹکوں کے باہر پھینک دیا جائے گا۔

[۲۰] لُبنان تک جا اور پُکار،
تیری آواز بسن میں سُنائی دے،
عباریم سے پُکار،
کیونکہ تیرے تمام رفیق مارے جاچکے ہیں۔

[۲۱] جب تُو خُود کو محفوظ سمجھتی تھی تب میں نے تجھے متنبہ کیا تھا،
لیکن تُو نے کہا: میں نہیں سُنوں گی!
تیری جوانی سے ہی تیرا یہی رویّہ رہا؛
تُو نے کبھی میری بات نہ مانی۔
[۲۲] ہوا تیرے تمام چرواہوں کو اُڑا لے جائے گی،
اور تیرے رفیق جلاوطن ہوں گے۔
تب تُو اپنی ساری شرارت کے لیے
شرمندہ اور پشیمان ہوگی۔
[۲۳] اَے لُبنان کی رہنے والی،
اور دیودار میں اپنا آشیانہ بنانے والی،
جب تُو زچّہ کی مانند درد میں مبتلا ہوگی،
تو کس قدر کراہے گی!

[۲۴] خداوند فرماتا ہے، میری جان کی قسم، اَے یہوداہ کے بادشاہ، کونیاہ بن یہویقیم اگر تُو میرے داہنے ہاتھ کی انگوٹھی بھی ہوتا تو بھی میں تجھے اُتار کر پھینک دیتا۔ [۲۵] میں تجھے اُن لوگوں کے حوالے کروں گا جو تیری جان کے دشمن ہیں اور جن سے تُو ڈرتا ہے۔ یعنی شاہِ بابل نبوکدنضر اور کسدی۔ [۲۶] میں تجھے اور اُس ماں کو جس نے تجھے جنا دوسرے ملک میں پھینک دوں گا جہاں تُم میں سے کوئی پیدا نہ ہُوا تھا اور وہاں تُم دونوں مر جاؤ گے۔ [۲۷] تُم اُس ملک میں کبھی نہ آ پاؤ گے جہاں لَوٹنے کے لیے ترستے ہو۔

[۲۸] کیا یہ شخص کونیاہ ایک حقیر ٹُوٹا ہُوا برتن ہے
ایک ایسی شَے جسے کوئی نہیں پُوچھتا؟
پھر وہ اور اُس کے بچّے،
ایک ایسے ملک میں کیوں پھینک دیئے جائیں گے جنہیں وہ نہیں جانتے؟
[۲۹] اَے زمین، زمین، زمین!
خداوند کا کلام سُن!
[۳۰] خداوند یوں فرماتا ہے:
اِس شخص کو بے اولاد درج کرو،
جو اپنی زندگی میں کبھی کامیاب نہ ہوگا،
کیونکہ اُس کی اولاد میں سے کوئی بھی اقبال مند نہ ہوگا،
اور نہ داؤد کے تخت پر بیٹھے گا

نہ کبھی یہوداہ پر حکومت کرے گا۔

صادق شاخ

۲۳ اُن چرواہوں پر افسوس ہے جو میری چراگاہوں کی بھیڑوں کو ہلاک اور پراگندہ کرتے ہیں! خداوند فرماتا ہے۔ [2] اِس لیے خداوند اِسرائیل کا خدا اُن چرواہوں سے جو میرے لوگوں کی نگہبانی کرتے ہیں یوں فرماتا ہے: چونکہ تُم نے میرے گلّہ کو پراگندہ کیا اور اُنہیں ہانک کر نکال دیا اور اُن کی دیکھ بھال نہ کی اِس لیے میں تمہیں تمہارے بُرے اعمال کی سزا دُوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ [3] میں خود اپنے گلّے کے بچے ہُوؤں کو اُن تمام ملکوں سے جہاں میں نے اُنہیں ہانک دیا تھا جمع کروں گا اور اُنہیں اُن کی چراگاہوں میں واپس لاؤں گا جہاں وہ پھلیں گے اور بڑھیں گے۔ [4] میں اُن پر چرواہے مقرّر کروں گا جو اُن کی نگہبانی کریں گے اور وہ پھر نہ ڈریں گے نہ گھبرائیں گے نہ اُن میں سے کوئی گُم ہوگا۔ خداوند فرماتا ہے۔

[5] خداوند فرماتا ہے کہ وہ دِن آرہے ہیں،
جب میں داؤد کے لیے ایک صادق شاخ پیدا کروں گا،
وہ ایسا بادشاہ ہوگا جو حکمت سے حکومت کریگا
اور ملک میں اِنصاف اور صداقت کا دَور دَورہ ہوگا۔
[6] اُس کے ایّام میں یہوداہ نجات پائے گا
اور بنی اِسرائیل چَین سے بسیں گے۔
اور وہ اِس نام سے پُکارا جائے گا:
خداوند ہماری صداقت۔

[7] چنانچہ خداوند فرماتا ہے کہ وہ دِن آرہے ہیں جب لوگ یہ نہ کہیں گے کہ زندہ خداوند کی قسم جو اِسرائیل کو مصر سے نکال لایا [8] بلکہ یہ کہیں گے کہ زندہ خداوند کی قسم جو بنی اِسرائیل کو شمالی ملک اور اُن تمام ملکوں سے لے آیا جہاں اُس نے اُنہیں جلاوطن کیا تھا۔ تب وہ اپنے ملک میں بسیں گے۔

جھُوٹے انبیاء

[9] انبیاء کے متعلق:

میرا دِل اندر ہی اندر ٹُوٹ رہا ہے؛
اور میری تمام ہڈّیاں تھرتھراتی ہیں۔
خداوند اور اُس کے مُقدّس کلام کی وجہ سے،
میں ایک متوالے شخص کی مانند ہوگیا ہُوں،
جوئے سے مغلوب ہو چُکا ہو۔
[10] ملک زناکاروں سے بھرا پڑا ہے؛
لعنت کے سبب سے ماتم زدہ ہے
اور بیابان کی چراگاہیں سوکھ گئی ہیں۔
انبیاء بدی کی راہ پر چلتے ہیں
اور اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہیں۔

[11] نبی اور کاہن خدا سے دور ہوگئے ہیں؛
یہاں تک کہ میں اپنی ہیکل میں بھی اُن کی شرارت دیکھتا ہُوں،
خداوند فرماتا ہے۔
[12] اِس لیے اُن کی راہ پھسلنی ہو جائے گی؛
وہ تاریکی میں دھکیل دیئے جائیں گے
جہاں وہ گریں گے۔
اور میں اُن کے سزا والے سال میں
اُن پر آفت نازل کروں گا،
خداوند فرماتا ہے۔

[13] سامریہ کے نبیوں میں
میں نے گھنونی چیز پائی:
اُنہوں نے بعل کے نام سے نبوّت کی
اور میری قوم اِسرائیل کو گمراہ کیا۔
[14] میں نے یروشلیم کے نبیوں میں
اور بھی ہولناک بات دیکھی:
وہ زنا کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔
وہ بدکاروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں،
تاکہ کوئی بھی اپنی شرارت سے باز نہ آئے۔
وہ سب میرے نزدیک سدوم کی مانند ہیں؛
یروشلیم کے باشندے عمورہ کی مانند ہیں۔

[15] چنانچہ خداوند نبیوں کے متعلق یوں فرماتا ہے:

میں اُنہیں کڑوی غذا کھانے پر
اور زہریلا پانی پینے پر مجبور کروں گا،
کیونکہ یروشلیم کے نبیوں کی وجہ سے

سارے ملک میں بے دینی پھیلی ہے۔
۱۶ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:

انبیاء جو تمہارے درمیان نبوّتیں کرتے ہیں اُن پر دھیان نہ دو؛
وہ تمہیں جھوٹی اُمیدیں دلاتے ہیں۔
وہ رویاؤں کا ذکر کرتے ہیں لیکن وہ اُن ہی کے دماغ کی پیداوار
ہوتی ہیں،
وہ خداوند کے مُنہ سے نکلا ہُوا کلام نہیں ہوتا۔
۱۷ وہ میری توہین کرنے والوں سے کہتے رہتے ہیں،
خداوند فرماتا ہے، تُم سلامتی پاؤ گے۔
اور جو اپنے دلوں کی ضد پر چلتے ہیں اُن سے کہتے ہیں
تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔
۱۸ اُن میں سے کس نے خداوند کی مجلس میں
کھڑے ہو کر اُس کا کلام سمجھا یا سُنا؟
کون اُس کے کلام کی طرف متوجّہ ہُوا اور کس نے اُس پر
کان لگایا؟
۱۹ خداوند کے قہر کا طوفان
بھڑک اُٹھے گا،
اور بگولے کی مانند
شریروں کے سروں پر ٹُوٹ پڑے گا۔
۲۰ خداوند کا غضب تب تک موقوف نہ ہوگا
جب تک کہ وہ اپنے دل کے ارادے
اچھی طرح پورے نہ کرلے۔
آنے والے دِنوں میں
تُم اُسے بخوبی سمجھ لوگے۔
۲۱ میں نے اِن نبیوں کو نہیں بھیجا،
پھر بھی وہ اپنا پیغام لے کر دوڑتے پھرے؛
میں نے اُن سے کلام نہیں کیا،
پھر بھی اُنہوں نے نبوّت کی۔
۲۲ لیکن اگر وہ میری مجلس میں کھڑے رہتے،
تو میرا کلام میرے لوگوں کو سُنا پاتے
اور اُنہیں اُن کی بُری راہوں
اور بُرے اعمال سے باز رکھتے۔

۲۳ کیا میں محض نزدیک ہی کا خدا ہُوں،
دُور کا خدا نہیں؟ خداوند فرماتا ہے،
۲۴ کیا کوئی شخص پوشیدہ جگہوں میں چھپ سکتا ہے
تاکہ میں اُسے دیکھ نہ سکوں؟ خداوند فرماتا ہے۔
کیا آسمان اور زمین مجھ سے معمور نہیں ہیں؟
خداوند فرماتا ہے۔

۲۵ میں نے اِن نبیوں کی باتیں سُنی ہیں جو میرے نام سے جھوٹی نبوّت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: میں نے خواب دیکھا، میں نے خواب دیکھا۔ ۲۶ اُن جھوٹے نبیوں کے دل میں کب تک یہ بات رہے گی کہ وہ ایسی نبوّت کرتے رہیں جو محض اُن کے اپنے دماغ کا خلل ہے؟ ۲۷ وہ سوچتے ہیں کہ جو خواب یہ ایک دوسرے کو بتاتے ہیں اُس سے میرے لوگ میرا نام لینا بھول جائیں گے، ٹھیک اُسی طرح جیسے اُن کے باپ دادا بعل کی عبادت کر کے میرا نام لینا بھول گئے۔ ۲۸ جو نبی خواب دیکھے وہ اُسے بیان کرے لیکن جسے میرا کلام پہنچا ہے وہ اُسے دیانتداری سے پیش کرے کیونکہ بھُوسے کو گیہوں سے کیا نسبت؟ خداوند فرماتا ہے۔ ۲۹ کیا میرا کلام آگ کی مانند نہیں ہے؟ خداوند فرماتا ہے۔ اور ایک ہتھوڑے کی مانند جو چٹان کو توڑ کر چکنا چور کر دیتا ہے؟
۳۰ اِس لیے خداوند فرماتا ہے، میں اُن نبیوں کے خلاف ہُوں جو اِس خیال سے ایک دوسرے کا کلام چُراتے ہیں گویا وہ میرا ہے۔ ۳۱ اِس لیے خداوند فرماتا ہے، کہ میں اُن نبیوں کے بھی خلاف ہُوں جو محض اپنی زبان سے کچھ بولتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ خداوند نے یوں فرمایا ہے۔ ۳۲ یقیناً میں اُن کے بھی خلاف ہُوں جو جھوٹے خوابوں کی نبوّت خود ہی کرتے ہیں مگر کہتے ہیں یہ خداوند نے فرمایا ہے۔ وہ اُنہیں بیان کرتے ہیں اور خوب جھوٹ بول کر میرے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، حالانکہ میں نے اُنہیں نہ تو بھیجا نہ اُن کا تقرُّر کیا۔ لہٰذا اُن لوگوں سے میرے لوگوں کو ذرا بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ خداوند فرماتا ہے۔

جھُوٹے پیغامات اور جھُوٹے انبیاء

۳۳ جب یہ لوگ یا نبی یا کاہن تجھ سے پوچھیں، خداوند کی طرف سے کون سا پیغام آیا، تب اُن سے کہنا، کیسا پیغام؟ خداوند فرماتا ہے کہ میں تُم کو ترک کر دُوں گا۔ ۳۴ اگر کوئی نبی یا کاہن یا کوئی اور یہ دعویٰ کرے کہ یہ خداوند کا پیغام ہے تو میں اُس شخص کو اور اُس کے خاندان کو سزا دُوں گا۔ ۳۵ تُم میں سے ہر کوئی اپنے دوست یا رشتہ دار سے یہ پوچھتا رہتا ہے کہ خداوند نے کیا جواب

دیا؟ یا خداوند نے کیا فرمایا؟ [۳۶] لیکن تُم، خداوند کا یہ پیغام ہے، ایسا پھر نہ کہنا کیونکہ ہر شخص کا اپنا کلام خود اُس کا پیغام بن جاتا ہے اور اِس طرح سے تُم زندہ خدا، ربُّ الافواج، ہمارے خدا کے کلام کو بگاڑ ڈالتے ہو۔ [۳۷] تُم نبی سے یہ پوچھتے رہتے ہو: خداوند نے تجھے کیا جواب دیا؟ یا خداوند نے کیا کہا؟ [۳۸] حالانکہ تُم دعویٰ کرتے ہو کہ یہ خداوند کا پیغام ہے۔ لیکن خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُم نے یہ کہا کہ یہ خداوند کا پیغام ہے جب کہ میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ یوں نہ کہو کہ یہ خداوند کا پیغام ہے۔ [۳۹] اِس لیے یقیناً میں تمہیں فراموش کر دُوں گا اور تمہیں اِس شہر سمیت جو میں نے تمہیں اور تمہارے باپ دادا کو دیا تھا، اپنی نظر سے دُور کر دُوں گا۔ [۴۰] میں تمہیں ابدی ملامت کا نشانہ بناؤں گا۔ ایسی ابدی پشیمانی جو کبھی فراموش نہ ہوگی۔

انجیر کی دو ٹوکریاں

۲۴ جب شاہِ بابل، نبوکدنضر یہوداہ کے بادشاہ یکونیاہ بن یہویقیم کو یہوداہ کے حاکموں، کاریگروں اور فنکاروں کے ساتھ جلاوطن کر کے یروشلیم سے بابل لے گیا تب خداوند نے مجھے انجیر کی دو ٹوکریاں دکھائیں جو خداوند کی ہیکل کے سامنے رکھی ہُوئی تھیں۔ [۲] ایک ٹوکری میں نہایت عمدہ انجیر تھے جو جلد پک جاتے ہیں اور دوسری میں خراب انجیر تھے، اِس قدر خراب کہ کھائے نہ جا سکیں۔

[۳] تب خداوند نے مجھ سے پُوچھا، اَے یرمیاہ! تُو کیا دیکھ رہا ہے؟

میں نے عرض کی، انجیر۔ جو اچھے ہیں وہ واقعی بڑے اچھے ہیں لیکن جو خراب ہیں وہ اِس قدر خراب ہیں کہ کھانے کے لائق نہیں۔

[۴] تب خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۵] خداوند، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: میں یہوداہ کے اُن جلاوطن لوگوں کو اُن اچھے انجیروں کی مانند سمجھتا ہُوں جنہیں میں نے یہاں سے کسدیوں کے ملک میں بھیج دیا ہے [۶] اُن پر میری نظرِ عنایت ہوگی اور میں اُنہیں اِس ملک میں واپس لاؤں گا۔ میں اُنہیں آباد کروں گا، برباد نہیں۔ اور اُنہیں لگاؤں گا، اُکھاڑوں گا نہیں۔ [۷] میں اُنہیں ایسا دل دوں گا کہ وہ مجھے جان سکیں کہ میں خداوند ہُوں۔ وہ میرے لوگ ہوں گے اور میں اُن کا خدا ہُوں گا کیونکہ وہ اپنے پورے دل سے میری طرف رجوع کریں گے۔

[۸] لیکن خداوند فرماتا ہے کہ میں یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ، اُس کے حُکّام اور یروشلیم کے بچے ہُوئے لوگوں کے ساتھ جو اِس ملک میں ہوں یا مصر میں رہتے ہوں اُن خراب انجیروں کی مانند سلوک کروں گا جو اِس قدر خراب ہیں کہ کھائے نہیں جاتے۔ [۹] میں اُنہیں دنیا کی تمام مملکتوں میں قابلِ نفرت اور ناگوار قرار دُوں گا اور جہاں جہاں میں اُنہیں جلاوطن کروں گا وہاں وہ ملامت، ضربُ المثل، مذاق اور لعنت کا باعث ہوں گے۔ [۱۰] اور میں اُن کے خلاف تلوار، قحط اور وبا بھیجوں گا تاکہ وہ اُس ملک سے جو میں نے اُنہیں اور اُن کے باپ دادا کو دیا تھا نیست و نابود ہو جائیں۔

اسیری کے ستّر سال

۲۵ یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے عہد کے چوتھے سال میں جو شاہِ بابل نبوکدنضر کا پہلا سال تھا یہوداہ کے تمام لوگوں کے متعلق خداوند کا یہ کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا [۲] جو یرمیاہ نبی نے یہوداہ کے تمام لوگوں کو اور یروشلیم میں رہنے والے تمام لوگوں کو کہہ سُنایا: [۳] گذشتہ تیئیس سال سے یعنی یہوداہ کے بادشاہ یوسیاہ بن امون کے عہد کے تیرہویں سال سے آج تک خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوتا رہا اور میں بار بار اُسے تمہیں سُناتا رہا لیکن تُم نے اُسے نہ سُنا۔

[۴] اور حالانکہ خداوند نے اپنے تمام خدمت گذار نبیوں کو بار بار تمہارے پاس بھیجا لیکن تُم نے نہ اُنہیں سُنا اور نہ اُن کے کلام پر کان لگایا [۵] اُنہوں نے کہا: اب تُم میں سے ہر ایک اپنی بُری راہوں اور اپنے بُرے اعمال سے باز آئے تاکہ تُم اُس ملک میں رہ سکو جو خداوند نے تمہیں اور تمہارے باپ دادا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دیا ہے۔ [۶] غیر معبودوں کی تقلید کر کے اُن کی پرستش اور عبادت نہ کرو اور اپنے ہاتھوں کی بنائی ہُوئی مورتوں سے میرے غضب کو مت بھڑکاؤ اور میں تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاؤں گا۔

[۷] لیکن تُم نے میری نہ سُنی خداوند فرماتا ہے اور تُم نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہُوئی چیزوں سے مجھے غضبناک کیا اور خود اپنا نقصان کیا۔

[۸] اِس لیے ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے: چونکہ تُم نے میرا کلام نہ سُنا [۹] اِس لیے میں شمال کے تمام لوگوں کو اور اپنے خادم نبوکدنضر شاہِ بابل کو بلاؤں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ اور میں اُنہیں اِس ملک کے اور اِس کے تمام باشندوں کے اور اِس کے گردونواح کی تمام قوموں کے خلاف چڑھا لاؤں گا اور اُنہیں بالکل برباد کروں گا تاکہ وہ دہشت، حقارت اور ابدی تباہی اور بربادی کی مثال بن جائیں۔ [۱۰] اور میں اُن میں سے خوشی اور شادمانی کی

آوازیں، دُلہا دُلہن کی صدائیں اور چکّی کا شور اور چراغ کی روشنی دُور کر دُوں گا۔ [11] یہ تمام ملک غیر آباد ویرانہ بن جائے گا اور یہ قومیں سترّ برس تک شاہِ بابل کی خدمت گذار رہوں گی۔
[12] لیکن سترّ برس پورے ہونے پر میں شاہِ بابل اور اُس کی قوم اور کسدیوں کے ملک کو اُن کی بدکاری کے باعث سزا دُوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ اور اُسے ہمیشہ کے لیے ویران کر دُوں گا۔ [13] اُس ملک کے خلاف میں نے جو کچھ کہا ہے اور جو کچھ اِس کتاب میں لکھا گیا ہے اور جو مختلف قوموں کے خلاف یرمیاہ نے بطور نبوّت کہا ہے سب پُورا کیا جائے گا۔ [14] وہ خود مختلف قوموں اور بڑے بڑے بادشاہوں کے غلام بن جائیں گے اور میں اُن کے اعمال اور اُن کے ہاتھوں کے کاموں کے مطابق اُنہیں بدلہ دُوں گا۔

خدا کے غضب کا پیالہ

[15] خداوند، اِسرائیل کے خدا نے مجھ سے یہ کہا: میرے ہاتھ سے یہ پیالہ لے جو میرے قہر کی مَے سے بھرا ہُوا ہے اور اُن تمام قوموں کو پلا جن کے پاس میں تجھے بھیجوں۔ [16] جب وہ پی چکیں گے تو اِس تلوار کے باعث جو میں اُن کے درمیان چلاؤں گا وہ لڑکھڑا جائیں گے اور پاگل ہو جائیں گے۔
[17] چنانچہ میں نے خداوند کے ہاتھ سے پیالہ لے لیا اور اُن تمام قوموں کو پلایا جن کے پاس اُس نے مجھے بھیجا تھا۔ [18] یعنی یروشلیم، یہُوداہ کے شہروں، اُس کے بادشاہوں اور حاکموں کو پلایا تاکہ وہ برباد ہوں اور دہشت، حقارت اور لعنت کا باعث ٹھہریں جیسے اب ہیں۔ [19] مِصر کے بادشاہ فرعون کو، اُس کے اُمراء اور اُس کے تمام لوگوں کو [20] اور تمام غیر ملکی لوگ جو وہاں تھے اور عُوض کی سرزمین کے تمام بادشاہوں اور فلستیوں کے تمام بادشاہوں (اسقلون، غزّہ، عقرون اور اشدود میں باقی ماندہ لوگوں) [21] ادومیوں، موآبیوں اور بنی عمّون کو [22] اور صُور اور صیدا کے تمام بادشاہوں کو اور سمندر پار کے بحری ممالک کے بادشاہوں کو، [23] دیدانیوں، تیمائیوں اور بوزیوں اور دُور دراز کے ملکوں کے باشندوں کو، [24] عربستان کے تمام بادشاہوں کو اور اُن غیر ملکی لوگوں کے تمام بادشاہوں کو جو صحرا میں رہتے ہیں [25] اور زِمری، عیلام اور مادی کے سب بادشاہوں کو [26] اور شمال کے تمام بادشاہوں کو جو دُور اور نزدیک تھے، یکے بعد دیگرے رُوی زمین کی تمام سلطنتوں کے سبھی بادشاہوں کو پلایا اور اُن سب کے بعد شیشک کا بادشاہ بھی اُسے پیئے گا۔

[27] پھر اُن سے کہنا کہ ربُّ الافواج، اِسرائیل کا خدا فرماتا ہے: پِیو اور مست ہو جاؤ اور قے کرو اور گر پڑو اور پھر کبھی نہ اُٹھو، اِس لیے کہ میں تمہارے درمیان تلوار بھیجوں گا۔ [28] لیکن اگر اُنہوں نے تیرے ہاتھ سے پیالہ لے کر پینے سے انکار کیا تو اُن سے کہنا: ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ تمہیں اُسے پینا ہی ہوگا! [29] دیکھو میں شہر پر جو میرے نام سے کہلاتا ہے آفت لانا شروع کر رہا ہُوں۔ تب کیا تُم واقعی سزا سے بچ نکلو گے؟ تُم بے سزا نہ چھوٹو گے کیونکہ میں دنیا کے تمام لوگوں پر تلوار کو طلب کر رہا ہُوں۔ ربُّ الافواج فرماتا ہے۔
[30] اب اُن کے خلاف یہ سب باتیں نبوّت کے ذریعہ اُن سے کہہ اور اُنہیں بتا کہ:

خداوند بلندی پر سے گرجے گا؛
اور اپنی مُقدّس قیام گاہ سے آواز بلند کرے گا
اور نہایت زور و شور سے اپنی زمین پر گرجے گا۔
وہ انگور کُچلنے والوں کی طرح چلاّئے گا،
اور دنیا کے تمام لوگوں کو للکارے گا۔
[31] شور و غُل کی آواز زمین کی سرحدوں تک پہنچ چکی ہے،
کیونکہ خداوند تمام قوموں پر اِلزام لگائے گا،
وہ تمام بشر کا فیصلہ کرے گا
اور شریروں کو تلوار کے حوالے کر دے گا۔
خداوند فرماتا ہے
[32] ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:

دیکھو، ایک قوم سے دُوسری قوم تک
بلا پھیل رہی ہے
اور زمین کی سرحدوں سے
ایک بھاری آندھی اُٹھ رہی ہے۔

[33] اُس وقت خداوند کے قتل کیے ہُوئے لوگوں کی لاشیں زمین کے ایک سرے سے دُوسرے سرے تک ہر جگہ پڑی ہوں گی۔ اُن پر نہ تو کوئی ماتم کرے گا، نہ وہ اِکٹھی کی جائیں گی اور نہ دفنائی جائیں گی بلکہ کُوڑے کی طرح زمین پر پڑی رہیں گی۔

[34] اَے چرواہو! روؤ اور ماتم کرو؛

اَے گلّہ بانوؔ مِٹّی میں لیٹ جاؤ۔
کیونکہ تمہارے قتل کا وقت آ گیا ہے؛
تُم گِرو گے اور مٹّی کے ایک نفیس برتن کی طرح چکنا چُور ہو جاؤ گے۔
۳۵ چرواہوں کو بھاگنے کی کوئی راہ نہ ملے گی،
اور نہ گلّہ بانوں کو بچ نکلنے کی۔
۳۶ چرواہوں کا نالہ،
اور گلّہ بانوں کی آہ وزاری سُنو،
کیونکہ خداوند اُن کی چراگاہ برباد کر رہا ہے۔
۳۷ اور خداوند کے شدید قہر کے باعث
پُرسکون چراگاہیں تباہ ہو جائیں گی۔
۳۸ شیر ببر کی طرح وہ اپنی ماند سے نکلے گا،
ستمگر کی تلوار
اور خداوند کے شدید قہر کی وجہ سے
اُن کا ملک ویران ہو جائے گا۔

یرمیاہ کو موت کی دھمکی

۲۶ یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بِن یوسیاہ کے ابتدائی دَور میں خداوند کا یہ کلام نازل ہُوا: ۲ خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُو خداوند کے گھر کے صحن میں کھڑا ہو اور یہوداہ کے شہروں کے تمام لوگوں کو جو خداوند کی ہیکل میں عبادت کے لیے آتے ہیں ہر وہ بات بتا دے جس کا میں نے تجھے حکم دیا؛ ایک لفظ بھی کم نہ کرنا۔ ۳ شاید وہ سُنیں اور ہر ایک اپنی بُری راہ سے باز آئے۔ تب میں اُن پر ترس کھا کر اُس عذاب کے لانے سے باز آؤں گا جو میں اُن پر اُن کی بداعمالی کے باعث لانے والا تھا ۴ اُن سے کہہ: خداوند یوں فرماتا ہے کہ اگر تُم میری نہ سُنو اور میری شریعت پر جو میں نے تمہارے سامنے رکھّی ہے عمل نہ کرو ۵ اور میرے خدمت گذار نبیوں کی باتوں کو نہ مانو جنہیں میں بار بار تمہارے پاس بھیجتا رہا (حالانکہ تُم نے اُن کی نہ سُنی) ۶ تو میں اُس گھر کو سَیلا کی مانند کر دُوں گا اور اُس شہر کو دنیا کی تمام قوموں میں لعنت کا باعث ٹھہراؤں گا۔

۷ کاہنوں، نبیوں اور تمام لوگوں نے یرمیاہ کو یہ کلام خداوند کی ہیکل میں کہتے ہُوئے سُنا ۸ لیکن جوں ہی یرمیاہ نے سب لوگوں کو وہ تمام باتیں کہہ سُنائیں جن کا حکم اُسے خداوند نے دیا تھا تو کاہنوں، نبیوں اور تمام لوگوں نے اُسے پکڑ لیا اور بولے، لازم ہے کہ تُو قتل کیا جائے۔ ۹ تُو خداوند کے نام سے یوں نبوّت کیوں کرتا ہے کہ یہ گھر سَیلا کی مانند ہوگا اور یہ شہر ویران اور غیر آباد ہوگا؟ اور تمام لوگ خداوند کی ہیکل میں یرمیاہ کے گرد جمع ہو گئے۔

۱۰ جب یہوداہ کے اُمراء نے یہ باتیں سُنیں تو شاہی محل سے خداوند کی ہیکل کو گئے اور نئے پھاٹک کے مدخل پر اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ ۱۱ تب کاہنوں اور نبیوں نے اُمراء اور تمام لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا: اِس شخص کو سزائے مَوت ملنی چاہیے کیونکہ اِس نے اِس شہر کے خلاف نبوّت کی ہے اور تُم اُسے اپنے کانوں سے سُن چکے ہو!

۱۲ تب یرمیاہ نے تمام اُمراء اور سب لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ خداوند ہی نے مجھے بھیجا کہ اِس گھر اور اِس شہر کے خلاف اُن تمام باتوں کی نبوّت کرُوں جو تُم نے سُنیں۔ ۱۳ چنانچہ اب تُم اپنی روش اور اپنے اعمال کو درست کر لو اور خداوند اپنے خدا کا حکم مانو۔ تب خداوند ترس کھا کر وہ آفت تُم پر نازل نہ کرے گا جس کا اعلان اُس نے تمہارے خلاف کیا ہے۔ ۱۴ اور دیکھو میں تو تمہارے قابو میں ہُوں۔ چنانچہ جو کچھ تمہاری نگاہ میں مناسب اور بھلا ہو وہ سلوک میرے ساتھ کرو۔ ۱۵ البتّہ یقین جانو کہ اگر تُم نے مجھے قتل کیا تو تُم بے گناہ کے خون کا جرم اپنے اوپر، اِس شہر پر اور اِس میں رہنے والے سبھی لوگوں پر لاؤ گے کیونکہ سچ مُچ خداوند ہی نے یہ سب باتیں تمہیں سُنانے کے لیے مجھے بھیجا ہے۔

۱۶ تب اُمراء اور سب لوگوں نے کاہنوں اور نبیوں سے کہا کہ اِس شخص کو سزائے مَوت نہ دی جائے! اِس نے خداوند ہمارے خدا کے نام سے ہم سے کلام کیا۔

۱۷ تب مُلک کے چند بزرگوں نے آگے بڑھ کر تمام مجمع سے مخاطب ہو کر کہا: ۱۸ مورشیتی کے میکاہ نے یہوداہ کے بادشاہ حِزقیاہ کے دِنوں میں نبوّت کی۔ اُس نے یہوداہ کے تمام لوگوں سے کہا کہ ربُّ الافواج فرماتا ہے:

صیّون میں کھیت کی مانند ہل چلایا جائے گا،
اور یروشلیم کھنڈر میں تبدیل ہو جائے گا،
اور ہیکل کی پہاڑی گھنی جھاڑیوں سے بھر جائے گی۔

۱۹ کیا یہوداہ کے بادشاہ حِزقیاہ یا کسی اور نے اُسے ہلاک کیا؟ کیا حِزقیاہ خدا سے نہ ڈرا اور اُس سے منّت نہ کی؟ اور کیا خداوند نے رحم کر کے جس عذاب کا اُن کے خلاف اعلان کیا گیا تھا اُسے ٹال نہ

دیا؟ اس طرح سے ہم اپنے آپ پر ایک خطرناک آفت لانے کو ہیں۔

[۲۰] [ایک اور شخص قریت یعریم کے سمعیاہ کا بیٹا اُوریاہ تھا جس نے خداوند کے نام سے نبوّت کی تھی۔ اُس نے بھی اِس شہر اور اِس ملک کے خلاف وہی باتیں نبوّت سے کہی تھیں جو اب یرمیاہ نے کہیں۔ [۲۱] جب یہویقیم بادشاہ اور اُس کے حاکموں اور سرداروں نے اُس کا کلام سُنا تب بادشاہ نے اُسے قتل کرنا چاہا لیکن اُوریاہ کو اس کی خبر ہو گئی اور وہ ڈر کے مِصر کو بھاگ گیا۔ [۲۲] البتّہ یہویقیم بادشاہ نے عکبور کے بیٹے الناتن کو چند اور آدمیوں کے ساتھ مِصر بھیجا۔ [۲۳] وہ اُوریاہ کو مِصر سے نکال لائے اور اُسے یہویقیم بادشاہ کے پاس لے گئے جس نے اُسے تلوار سے قتل کروا کر اُس کی لاش کو عوام کے قبرستان میں پھنکوا دیا۔]

[۲۴] مزید یہ کہ شافن کے بیٹے اخیقام نے یرمیاہ کا ساتھ دیا اور اِس طرح سے وہ قتل کیے جانے کے لیے لوگوں کے حوالہ نہ کیا گیا۔

یہوداہ نبوکدنضر کی غلامی میں

۲۷ یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ بن یوسیاہ کے عہد کے آغاز میں خداوند کا یہ کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا:

[۲] خداوند نے مجھ سے یوں کہا: چمڑے کے پٹّوں اور سلاخوں سے جُوا اپنا اور اُسے اپنی گردن پر رکھ۔ [۳] تب ادوم، موآب، عمّون، صُور اور صیدا کے بادشاہوں کو یروشلیم میں یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کے پاس آئے ہُوئے اُن قاصِدوں کے ذریعہ یہ پیغام بھیج [۴] اور اُنہیں اُن کے آقاؤں کے لیے یہ پیغام دے اور کہہ کہ ربُّ الافواج اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: اپنے آقاؤں سے یہ کہو: [۵] اپنی بڑی قدرت اور پھیلے ہُوئے بازو سے میں نے زمین اور اُس پر چلنے پھرنے والے جانوروں کو بنایا اور اُسے اپنی مرضی سے جس کسی کو چاہتا ہُوں دے دیتا ہُوں۔ [۶] اب میں تمہارے تمام ملک اپنے خادِم شاہِ بابل نبوکدنضر کے سپرد کروں گا۔ یہاں تک کہ جنگلی جانور بھی اُس کے بس میں کر دُوں گا۔ [۷] اور خود اُس کے ملک کی باری آنے تک تمام قومیں اُس کی اور اُس کے بیٹے اور اُس کے پوتے کی خدمت کریں گی۔ اس کے بعد کئی قومیں اور بڑے بڑے بادشاہ اُسے مطیع کریں گے۔

[۸] البتّہ اگر کوئی قوم یا سلطنت، شاہِ بابل نبوکدنضر کی خدمت نہ کرے یا اپنی گردن اُس کے جُوئے کے نیچے نہ جھکائے تو میں اُس قوم کو اُس وقت تک متواتر تلوار، قحط اور وبا سے سزا دیتا رہُوں گا جب تک کہ میں اُسے اُس کے ہاتھ سے فنا نہ کر دُوں۔ خداوند فرماتا ہے۔ [۹] لہٰذا اپنے نبیوں، غیب دانوں، خوابوں کی تعبیر بتانے والوں، شگون نکالنے والوں اور اپنے جادوگروں کی باتوں میں نہ آؤ جو تُم سے کہتے ہیں کہ تُم شاہِ بابل کی خدمت گذاری نہ کرو گے۔ [۱۰] وہ تُم سے جھوٹی نبوّتیں کرتے ہیں جو تمہیں صرف اپنے وطن سے دُور کرنے میں مددگار ثابت ہوں گی اور میں تمہیں جلاوطن کروں گا اور تُم نابود ہو جاؤ گے۔ [۱۱] لیکن اگر کوئی قوم اپنی گردن شاہِ بابل کے جُوئے کے نیچے جھکائے اور اُس کی خدمت کرے تو میں اُس قوم کو اُسی کے ملک میں رہنے دُوں گا اور وہ اُس میں کاشت کرے گی اور بسے گی۔ خداوند فرماتا ہے۔

[۱۲] میں نے یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کو وہی پیغام سُنایا۔ میں نے کہا: شاہِ بابل کے جُوئے کے نیچے اپنی گردن جھکا اور اُس کی اور اُس کی قوم کی خدمت کر تو تُو جیئے گا۔ [۱۳] تُو اور تیرے لوگ تلوار، قحط اور وبا سے کیوں مریں جس کی خداوند نے اس قوم کو دھمکی دی ہے جو شاہِ بابل کی خدمت نہ کرے گی۔ [۱۴] اُن نبیوں کی باتوں میں نہ آ جو تجھ سے کہتے ہیں: تُو شاہِ بابل کی خدمت نہ کرے گا کیونکہ یہ تجھ سے جھوٹی نبوّت کرتے ہیں۔ [۱۵] میں نے اُنہیں نہیں بھیجا۔ یہ خداوند نے فرمایا ہے۔ وہ میرے نام سے جھوٹی نبوّت کر رہے ہیں۔ اِس لیے میں تمہیں جلاوطن کروں گا اور تُم نیست و نابود ہو جاؤ گے۔ تُم اور وہ انبیاء بھی جو تُم سے نبوّت کرتے ہیں۔

[۱۶] تب میں نے کاہنوں اور اُن سب لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا، خداوند یوں فرماتا ہے کہ اِن نبیوں کی باتوں میں نہ آؤ جو کہتے ہیں کہ بہت جلد خداوند کی ہیکل کے ظروف بابل سے واپس لائے جائیں گے۔ وہ تُم سے جھوٹی نبوّت کر رہے ہیں۔ [۱۷] اُن کی مت سُنو۔ شاہِ بابل کے خدمت گذار بنو اور جیتے رہو۔ بھلا یہ شہر کیوں ویران ہو؟ [۱۸] اگر وہ انبیاء ہیں اور خداوند کا کلام اُن کے پاس ہے تو وہ ربُّ الافواج سے استدعا کریں کہ خداوند کی ہیکل میں اور یہوداہ کے بادشاہ کے محل میں اور یروشلیم میں بچی ہُوئی اشیاء بابل نہ جانے پائیں۔ [۱۹] کیونکہ ربُّ الافواج ان ستونوں، بڑے حوض، کرسیوں اور دُوسرے ظروف کے متعلق جو اس شہر میں باقی ہیں [۲۰] اور جنہیں نبوکدنضر شاہِ بابل اس وقت اپنے ساتھ نہ لے جا سکا جب وہ یہوداہ کے بادشاہ یکونیاہ بن یہویقیم کو یہوداہ اور یروشلیم کے شرفاء سمیت اسیر کر کے یروشلیم سے بابل کو لے گیا تھا، یوں فرماتا ہے۔ [۲۱] ہاں، ربُّ الافواج، اِسرائیل کا

خدا، خداوند کی ہیکل میں اور شاہِ یہوداہ کے محل میں اور یروشلیم میں باقی ماندہ اشیاء کے متعلق یوں فرماتا ہے: [۲۲] وہ بابل لے جائی جائیں گی اور اُس دِن تک وہیں رہیں گی جب تک کہ میں اُنہیں لینے نہ آؤں۔ تب میں اُنہیں واپس لا کر اس جگہ پھر رکھوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔

جھوٹا نبی حننیاہ

۲۸ اسی چوتھے سال کے پانچویں مہینہ میں یعنی یہوداہ کے بادشاہ صدقیاہ کے عہد کے ابتدائی دَور میں عزّور کے بیٹے حننیاہ نبی نے جو جبعون کا باشندہ تھا، خداوند کی ہیکل میں کاہنوں اور تمام لوگوں کے سامنے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا: [۲] ربُّ الافواج اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں شاہِ بابل کا جُؤا توڑ دُوں گا [۳] اور دو سال کے اندر میں خداوند کی ہیکل کے وہ تمام ظروف جنہیں نبوکدنضر شاہِ بابل یہاں سے نکال کر بابل لے گیا ہے اِس مکان میں واپس لاؤں گا۔ [۴] یہوداہ کے بادشاہ یکونیاہ بن یہویقیم کو اور یہوداہ کے دوسرے تمام جلاوطن لوگوں کو جو بابل چلے گئے تھے اس جگہ واپس لاؤں گا کیونکہ میں شاہِ بابل کا جُؤا توڑ ڈالوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔

[۵] تب یرمیاہ نبی نے کاہنوں اور سب لوگوں کے سامنے جو خداوند کی ہیکل میں کھڑے تھے حننیاہ نبی سے کہا: [۶] ہاں، آمین! خداوند ایسا ہی کرے! جو باتیں تُو نے نبوّت سے کہی ہیں کہ خداوند کی ہیکل کے ظروف اور تمام جلاوطن لوگ بابل سے یہاں واپس آئیں گے اُنہیں خداوند پورا کرے۔ [۷] تو بھی جو باتیں میں تیرے اور سب لوگوں کے سامنے کہتا ہوں اُنہیں سُن۔ [۸] ابتدا ہی سے ان نبیوں نے جو تجھ سے اور مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں، اکثر ملکوں اور بڑی بڑی سلطنتوں کے خلاف جنگ اور بلا اور وبا کی نبوّت کی ہے [۹] لیکن جو نبی سلامتی کی نبوّت کرتا ہے وہ صرف اسی وقت خداوند کا بھیجا ہُوا حقیقی نبی مانا جائے گا جب اس کی پیشگوئیاں پوری ہو جائیں۔

[۱۰] تب حننیاہ نبی نے یرمیاہ نبی کی گردن پر سے جُؤا اُتارا اور اُسے توڑ ڈالا۔ [۱۱] اور اُس نے سب لوگوں کے سامنے کہا: خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسی طرح میں دو سال کے اندر شاہِ بابل نبوکدنضر کا جُؤا تمام قوموں کی گردن پر سے اُتار کر توڑ ڈالوں گا۔ تب یرمیاہ نبی نے اپنی راہ لی۔

[۱۲] حننیاہ نبی کے یرمیاہ نبی کی گردن پر کا جُؤا توڑنے کے کچھ ہی عرصہ بعد خداوند کا کلام یرمیاہ نبی پر نازل ہُوا: [۱۳] جا اور حننیاہ سے کہہ دے کہ خداوند یوں فرماتا ہے: تُو نے لکڑی کا جُؤا توڑا ہے لیکن اُس کی بجائے تجھے لوہے کا جُؤا ملے گا۔ [۱۴] ربُّ الافواج، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں اِن تمام قوموں کی گردن پر لوہے کا جُؤا رکھوں گا تاکہ وہ شاہِ بابل نبوکدنضر کی خدمت کریں اور وہ اُس کی خدمت کریں گی۔ میں اُسے جنگلی جانوروں پر بھی اختیار بخشوں گا۔

[۱۵] تب یرمیاہ نبی نے حننیاہ نبی سے کہا: سُن اَے حننیاہ! خداوند نے تجھے نہیں بھیجا تو بھی تُو نے اِس قوم کو جھوٹ پر یقین کرنے کے لیے آمادہ کیا ہے [۱۶] اِس لیے خداوند فرماتا ہے: میں تجھے رُوئے زمین پر سے ہٹا دُوں گا۔ تُو اِسی سال مر جائے گا کیونکہ تُو نے خداوند کے خلاف فتنہ انگیز بات کہی۔ [۱۷] چنانچہ اسی سال کے ساتویں مہینہ میں حننیاہ نبی مر گیا۔

جلاوطنوں کے نام خط

۲۹ یہ اس خط کا مضمون ہے جسے یرمیاہ نبی نے یروشلیم سے جلاوطنوں میں سے بچے ہُوئے اُن بزرگوں، کاہنوں، نبیوں اور سب لوگوں کو بھیجا جنہیں نبوکدنضر یروشلیم سے جلاوطن کر کے بابل لے گیا تھا۔ [۲] [یہ خط یکونیاہ بادشاہ اور اُس کی والدہ، شاہی دربار کے حُکّام اور یہوداہ اور یروشلیم کے اُمراء، کاریگروں اور فنکاروں کے جلاوطن ہو کر یروشلیم سے چلے جانے کے بعد لکھا گیا۔] [۳] اس نے یہ خط العاسہ بن سافن اور جمریاہ بن خلقیاہ کے سپرد کیا جنہیں شاہِ یہوداہ صدقیاہ نے بابل کے شاہ نبوکدنضر کے پاس بھیجا تھا۔ اُس میں لکھا تھا:

[۴] ربُّ الافواج اِسرائیل کا خدا اُن تمام لوگوں سے جن کو میں جلاوطن کر کے یروشلیم سے بابل لے گیا یوں کہتا ہے: [۵] مکانات تعمیر کرو اور بس جاؤ، باغات لگاؤ اور اُن کی پیداوار کھاؤ۔ [۶] بیاہ رچاؤ تاکہ تمہارے یہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوں۔ اپنے بیٹوں کے لیے بیویاں تلاش کرو اور اپنی بیٹیوں کا بیاہ کرو تاکہ اُن کے بھی بیٹے اور بیٹیاں ہوں۔ وہاں اپنی تعداد بڑھاؤ۔ وہ کم نہ ہونے پائے۔ [۷] اور اُس شہر کے لیے امن اور خوشحالی چاہو جہاں میں تم کو جلاوطن کر کے لے گیا۔ اُس کے لیے خداوند سے دعا کرو کیونکہ اگر وہاں خوشحالی رہے گی تو تم بھی خوشحال رہو گے۔ [۸] ہاں، ربُّ الافواج اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے، وہ نبی اور غیب دان جو تمہارے بیچ میں ہیں تمہیں دھوکا نہ دیں۔ اُن خوابوں پر دھیان نہ دو جنہیں وہ تمہارے ہی

کہنے سے دیکھتے ہیں۔ ۹ وہ میرے نام سے تمہارے درمیان جھوٹی نبوّت کرتے ہیں۔ میں نے اُنہیں نہیں بھیجا۔ خداوند فرماتا ہے۔

۱۰ خداوند یوں فرماتا ہے، جب بابل میں ستر برس بیت چکیں گے تب میں آؤں گا اور تمہیں اس جگہ واپس لانے کا اپنا پُرفضل وعدہ پُورا کروں گا۔ ۱۱ خداوند فرماتا ہے کیونکہ میں تمہارے حق میں اپنے ارادوں سے واقف ہُوں جو تمہاری فلاح و بہبودی کے ارادے ہیں، تمہیں نقصان پہنچانے کے نہیں۔ وہ تمہیں امید اور درخشاں مستقبل بخشیں گے۔ ۱۲ تب تُم مجھے پکارو گے اور میرے پاس آ کر مجھ سے دعا کرو گے اور میں تمہاری سُنوں گا۔ ۱۳ تُم مجھے ڈھونڈو گے اور جب تُم مجھے اپنے سارے دل سے ڈھونڈو گے تب مجھے پاؤ گے۔ ۱۴ میں تمہیں مل جاؤں گا، خداوند فرماتا ہے۔ میں تمہیں اسیری سے نکال کر واپس لے آؤں گا۔ میں تمہیں اُن تمام ملکوں اور جگہوں سے جہاں تمہیں جلاوطن کیا گیا تھا، جمع کروں گا اور اس جگہ واپس لاؤں گا جہاں سے میں نے تمہیں اسیر کروا کر جلاوطن کیا تھا۔ خداوند فرماتا ہے۔

۱۵ تُم شاید کہو، خدا نے ہمارے لیے بابل میں انبیاء برپا کیے ۱۶ لیکن خداوند اس بادشاہ کی بابت جو داؤد کے تخت پر بیٹھا ہے اور اُن لوگوں کے متعلق جو اس شہر میں بستے ہیں یعنی تمہارے ہم وطن جو تمہارے ساتھ جلاوطن نہ ہُوئے، یوں فرماتا ہے: ۱۷ ہاں، ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے: میں اُن کے خلاف تلوار، قحط اور وبا بھیجوں گا اور میں اُنہیں ردّی انجیروں کی مانند کروں گا جو اتنے خراب ہوتے ہیں کہ کھائے نہیں جا سکتے۔ ۱۸ میں تلوار، قحط اور وبا سے اُن کا تعاقب کروں گا اور دنیا کی تمام سلطنتیں اُن سے نفرت کریں گی۔ میں جن جن قوموں میں اُنہیں پراگندہ کروں گا وہاں وہ لعنت، دہشت، تحقیر اور ملامت کا باعث ہوں گے۔ ۱۹ کیونکہ اُنہوں نے میرے اس کلام پر دھیان نہیں دیا جو میں نے اپنے خادموں اور نبیوں کے ذریعے بار بار اُن تک پہنچایا، خداوند فرماتا ہے اور تُم جلاوطنوں نے بھی نہ سُنا۔ خداوند فرماتا ہے۔

۲۰ اِس لیے اَے تمام جلاوطنو، جنہیں میں نے یروشلیم سے بابل روانہ کیا ہے، خداوند کا کلام سُنو۔ ۲۱ ربُّ الافواج، اِسرائیل کا خدا، قولایاہ کے بیٹے اخی اب اور معسیاہ کے بیٹے صِدقیاہ کے متعلق، جو میرا نام لے کر تمہارے درمیان جھوٹی نبوّت کرتے ہیں، یوں فرماتا ہے: میں اُنہیں شاہِ بابل نبوکدنضر کے حوالہ کرُدوں گا اور وہ اُنہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے مَوت کے گھاٹ اُتار دے گا۔ ۲۲ اور اُن کی وجہ سے یہوداہ کے تمام جلاوطن لوگ جو بابل میں ہیں لعنت کے طور پر یہ مثل کہا کریں گے کہ خدا تیرے ساتھ صِدقیاہ اور اخی اب جیسا سلوک کرے جنہیں شاہِ بابل نے آگ میں جلا دیا۔ ۲۳ کیونکہ اُنہوں نے اِسرائیل میں نہایت شرمناک کام کیے: اُنہوں نے اپنے پڑوسیوں کی بیویوں کے ساتھ زِنا کیا اور میرا نام لے کر جھوٹی باتیں کہیں جن کی میں نے اُنہیں اجازت نہ دی تھی۔ میں یہ جانتا ہُوں اور اِس بات کا گواہ ہُوں۔ خداوند فرماتا ہے۔

سمعیاہ کے نام پیغام

۲۴ نحلامی سمعیاہ سے کہہ۔ ۲۵ ربُّ الافواج، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: تُو نے اپنے نام سے یروشلیم کے تمام لوگوں کے نام اور معسیاہ کے بیٹے صِفنیاہ کاہن اور دُوسرے تمام کاہنوں کو خطوط بھیجے۔ تُو نے صِفنیاہ سے کہا کہ ۲۶ خداوند نے تجھے یہویدع کی جگہ کاہن مقرّر کیا ہے تاکہ تُو خداوند کی ہیکل کا ناظم ہو۔ تُو ہر اُس پاگل شخص کو جو نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے، کاٹھ میں ڈال کر اُس کی گردن میں لوہے کی زنجیریں ڈال دے۔ ۲۷ پھر تُو نے عنتوت کے یرمیاہ کو تنبیہ کیوں نہ دی کہ جو تمہارے درمیان نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے؟ ۲۸ اس نے ہمیں بابل میں یہ پیغام بھیجا ہے کہ یہ عرصہ کافی لمبا ہو گا۔ چنانچہ مکانات تعمیر کروا اور بس جاؤ؛ نباتات لگاؤ اور اُن کی پیداوار کھاؤ۔

۲۹ صِفنیاہ کاہن نے وہ خط یرمیاہ نبی کو پڑھ کر سُنایا۔

۳۰ تب خداوند کا کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا۔ ۳۱ تمام جلاوطن لوگوں کو یہ پیغام بھیج: نحلامی سمعیاہ کے متعلق خداوند یوں فرماتا ہے: چونکہ سمعیاہ نے تُم سے نبوّت کی حالانکہ میں نے اُسے نہیں بھیجا اور اُس نے تمہیں جھوٹ پر یقین کرنے کو کہا ۳۲ اِس لیے خداوند یوں فرماتا ہے: میں یقیناً نحلامی سمعیاہ اور اُس کی نسل کو سزا دُوں گا۔ اِن لوگوں میں اس کا کوئی آدمی نہ بچے گا نہ وہ اُن کو دیکھ پائے گا جو میں اپنے لوگوں کے لیے کروں گا کیونکہ اُس نے میرے خلاف سرکشی کرنے کی بات کہی۔

اِسرائیل کی بحالی

۳۰ خداوند کی طرف سے یہ کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا: ۲ خداوند، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: جو کلام میں نے تجھ سے کیا وہ سب ایک کتاب میں لکھ لے۔ ۳ کیونکہ خداوند

فرماتا ہے کہ وہ دِن آ رہے ہیں جب میں اپنی قوم اِسرائیل اور یہوداہ کو اسیری میں سے واپس لاؤں گا اور اُنہیں اس ملک میں آباد کرونگا جو میں نے اُن کے باپ دادا کو دیا تھا۔ خداوند فرماتا ہے۔
۴ یہ باتیں خداوند نے اِسرائیل اور یہوداہ کے متعلق کہیں:
۵ خداوند یوں فرماتا ہے:

بڑی بھیانک چیخیں سُنائی دے رہی ہیں۔
دہشت ہے، سلامتی نہیں۔
۶ پوچھو اور دیکھو:
کیا آدمی بچّے جنتا ہے؟
پھر کیا وجہ ہے جو میں ہر قوی مرد کو زچّہ کی مانند
اپنے ہاتھ پیٹ پر رکھے ہُوئے پاتا ہُوں،
اور ہر چہرہ زرد ہو گیا ہے؟
۷ وہ دِن کس قدر ہولناک ہوگا!
اُس کی مثال نہیں۔
وہ یعقوب کے لیے مصیبت کا وقت ہوگا،
لیکن وہ اُس سے رہائی پائے گا۔

۸ اُس وقت ربُّ الافواج فرماتا ہے،
میں ہر گردن پر سے جواء توڑ ڈالوں گا
اور تمہارے بندھن کھول دُوں گا؛
اور پردیسی پھر تُم سے خدمت نہ لیں گے۔
۹ بلکہ وہ خداوند اپنے خدا
اور اپنے بادشاہ داؤد کی خدمت کریں گے،
جسے میں اُن کے لیے برپا کروں گا۔

۱۰ اِس لیے اَے میرے خادِم یعقوب، خوف نہ کر؛
اَے اِسرائیل، گھبرا مت، خداوند فرماتا ہے۔
یقیناً میں تجھے دُور دراز سے،
اور تیری اولاد کو جلاوطنی کے ملک سے چھڑاؤں گا۔
یعقوب پھر چین اور آرام سے رہنے لگے گا،
اور کوئی اُسے ڈرانے نہ پائے گا۔
۱۱ میں تیرے ساتھ ہُوں اور تجھے بچاؤں گا،
خداوند فرماتا ہے۔
حالانکہ میں اُن قوموں کا مکمل طور پر خاتمہ کر دوں گا
جن میں تجھے تتّر بتّر کیا تھا،
لیکن تجھے مکمل طور پر ختم نہ کروں گا۔
بلکہ مناسب تنبیہ کروں گا؛
میں تجھے ہرگز بے سزا نہ چھوڑوں گا۔

۱۲ خداوند یوں فرماتا ہے:

تیرا زخم لاعلاج ہے،
اور تیری چوٹ ٹھیک ہونے کی نہیں۔
۱۳ تیرا حمایتی کوئی نہیں،
اور تیرے گھاؤ کے لیے کوئی دوا نہیں،
نہ تُو شفایاب ہوگا۔
۱۴ تیرے تمام رفیق تجھے بھول گئے؛
اُنہیں تیری مطلق پروا نہیں۔
میں نے تجھے دشمن کی مانند گھائل کیا
اور ایک ظالم کی مانند سزا دی،
کیونکہ تیرا جرم بڑا سنگین تھا
اور تیرے گناہ لاتعداد۔
۱۵ تُو اپنے زخموں کے لیے کیوں روتی ہے،
اور اپنے درد کے لیے، جس کی دوا نہیں؟
تیرے سنگین جرم اور تیرے گناہوں کی کثرت کے باعث
میں نے تیرے ساتھ ایسا سلوک کیا۔

۱۶ لیکن جتنے تجھے نگلتے ہیں وہ آپ نگلے جائیں گے؛
اور تیرے سبھی دشمن جلاوطن ہوں گے۔
جو تجھے لُوٹتے ہیں وہ خود لُوٹے جائیں گے؛
اور جو تجھے غارت کرتے ہیں خود غارت ہو جائیں گے۔
۱۷ لیکن میں تجھے شفا بخشوں گا
اور تیرے زخم بھر دُوں گا،
خداوند فرماتا ہے۔
کیونکہ تُو اچھوت کہلاتی ہے،
صیّون جسے کوئی نہیں پُوچھتا۔

۱۸ خداوند یوں فرماتا ہے:
میں یعقوب کے خیموں کو بحال کروں گا

اور اُس کے مسکنوں پر میری رحمت ہوگی؛
شہر اپنے کھنڈر پر دوبارہ تعمیر کیا جائے گا،
اور محل اپنے ہی مقام پر کھڑا ہوگا۔
۱۹ تب اُن میں سے شکرگزاری کے گیت
اور خوشی کے نغمے سُنائی دیں گے۔
میں اُن کی تعداد بڑھاؤں گا،
اور وہ گھٹیں گے نہیں؛
میں اُنہیں عزّت بخشوں گا،
اور وہ ذلیل نہ ہوں گے۔
۲۰ اُن کی اولاد پہلے جیسی ہوگی،
اور اُن کی جماعت میرے حضور میں قائم ہوگی؛
اور جتنے اُن پر ظلم کرتے ہیں، میں اُنہیں سزا دُوں گا۔
۲۱ اُن ہی میں سے ایک اُن کا رہنما ہوگا؛
اور اُن کا حاکم بھی اُن ہی میں سے اُٹھ کھڑا ہوگا۔
میں اُسے قُربت بخشوں گا اور وہ میرے نزدیک آئے گا،
کیونکہ ایسا کون ہے جو خود بخود میرے نزدیک آسکے؟
خداوند فرماتا ہے۔
۲۲ چنانچہ تُم میرے لوگ ہوگے،
اور میں تمہارا خدا ہُوں گا۔

۲۳ دیکھو خداوند کے قہر کا طوفان
بھڑک اُٹھے گا،
جو نہایت تیز آندھی کی شکل میں
شریروں کے سروں پر ٹُوٹ پڑے گا۔
۲۴ جب تک خداوند اپنے دل کے مقصد
پُورے نہ کر لے
خداوند کا شدید قہر نہ ٹلے گا۔
آیندہ دِنوں میں
تُم اِسے سمجھ پاؤ گے۔

۳۱

خداوند فرماتا ہے کہ اُس وقت میں اِسرائیلؔ کے تمام گھرانوں کا خدا ہُوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے۔

۲ خداوند یوں فرماتا ہے:

جو لوگ تلوار سے بچ نکلے
اُن پر بیابان میں فضل ہوگا؛
میں اِسرائیلؔ کو آرام دینے کے لیے آؤں گا۔

۳ خداوند ہم پر دُور سے ظاہر ہُوا اور کہا:

میں نے تجھ سے ابدی محبّت رکھّی؛
اور تجھ پر اپنی شفقت بنائے رکھّی۔
۴ اَے کنواری اِسرائیلؔ، میں تجھے پھر آباد کروں گا
اور تُو آباد ہو جائے گی۔
تُو پھر اپنے دف اُٹھائے گی
اور خوشی منانے والوں کے ساتھ رقص کرنے کو نکل پڑے گی۔
۵ تُو پھر سامریہؔ کی پہاڑیوں پر
تاکستان لگائے گی؛
کسان اُنہیں لگائیں گے
اور اُن کا پھل شوق سے کھائیں گے۔
۶ ایک دِن آئے گا جب افرائیمؔ کی پہاڑیوں پر
پہرہ دار پُکاریں گے،
کہ آؤ، ہم خداوند اپنے خدا کے پاس،
صِیّونؔ تک چلیں۔

خداوند یوں فرماتا ہے:

۷ یعقوبؔ کے لیے خوشی سے گاؤ؛
چُنی ہُوئی قوم کے لیے للکارو۔
اُونچی آواز میں حمد کرو اور کہو،
اَے خداوند اپنے لوگوں کو
یعنی اِسرائیلؔ کے باقی ماندہ لوگوں کو نجات بخش۔
۸ دیکھو، میں اُنہیں شمالی ملک سے لے آؤں گا
اور زمین کے کونے کونے سے اُنہیں جمع کروں گا۔
اُن میں اندھے اور لنگڑے،
حاملہ عورتیں اور زچّہ سبھی شامل ہوں گی؛
ایک بڑی بھیڑ لَوٹ آئے گی۔
۹ وہ آنسو بہاتے ہُوئے؛
اور دعا کرتے ہُوئے میرے ساتھ آئیں گے۔
میں اُنہیں پانی کی ندیوں کے کنارے کنارے

اور ہموار راستہ سے لاؤں گا جہاں وہ ٹھوکر نہ کھائیں گے،
کیونکہ میں اِسرائیل کا باپ ہُوں،
اور افرائیم میرا پہلوٹھا ہے۔

۱۰ اَے مختلف قومو! خداوند کا کلام سُنو؛
اور دُور کے جزیروں میں اُس کی منادی کرو اور کہو:
کہ جس نے اِسرائیل کو تِتّر بِتّر کیا وہ اُسے اِکٹھا بھی کرے گا
اور اپنے گلّہ کی چرواہے کے مانند نگہبانی کرے گا۔
۱۱ کیونکہ خداوند یعقوب کا فدیہ دے گا
اور اُنہیں اُن سے بھی طاقتور لوگوں کے ہاتھوں سے رہائی بخشے گا۔
۱۲ وہ آ کر صِیّون کی پہاڑیوں پر خوشی سے للکاریں گے؛
اور خداوند کی نعمتیں پا کر مسرور ہوں گے۔
یعنی اناج، نئی مَے اور تیل،
اور گائے بَیل اور بھیڑ بکری کے بچّے۔
وہ ایک سیراب باغ کی مانند ہوں گے،
اور پھر کبھی غمزدہ نہ ہوں گے۔
۱۳ تب دوشیزائیں رقص کریں گی اور شادمان ہوں گی،
اور جوان اور ضعیف بھی خوشی منائیں گے۔
میں اُن کے ماتم کو خوشی میں بدل دُوں گا؛
اور اُنہیں غم کی بجائے سکون اور شادمانی بخشوں گا۔
۱۴ میں کاہنوں کو افراط سے دے کر مطمئن کروں گا،
اور میرے لوگ میری نعمتوں سے سَیر ہوں گے،
خداوند فرماتا ہے۔

۱۵ خداوند یوں فرماتا ہے:

رامہ میں رونے اور آہ وزاری کی
آواز سُنائی دیتی ہے،
راخِل اپنے بچّوں کے لیے روتی ہے
اور تسلّی نہیں پاتی،
کیونکہ اُس کے بچّے نہیں رہے۔

۱۶ خداوند یوں فرماتا ہے:
اپنی آواز کو رونے سے روک
اور اپنی آنکھوں کو آنسو بہانے سے باز رکھ،
کیونکہ تُو اپنی محنت کا اجر پائے گا،
خداوند فرماتا ہے۔
وہ دُشمن کے ملک سے واپس آئیں گے۔
۱۷ اِس لیے تیرا مستقبل پُر اُمید ہے،
خداوند فرماتا ہے۔
تیرے بچّے اپنے ہی ملک میں لَوٹ آئیں گے۔

۱۸ میں نے افرائیم کو واقعی یوں کراہتے ہُوئے سُنا:
تُو نے مجھے ایک بے قابو بچھڑے کی مانند تنبیہ دی،
اور میں نے تنبیہ پائی۔
مجھے بحال کر اور میں لَوٹ آؤں گا،
کیونکہ تُو خداوند میرا خدا ہے۔
۱۹ بھٹک جانے کے بعد،
میں نے توبہ کی؛
جب میں سمجھ پایا،
تو میں نے اپنی چھاتی پیٹی۔
میں شرمندہ اور پشیمان ہُوا
کیونکہ میں نے اپنی جوانی کی ملامت اُٹھائی تھی۔
۲۰ کیا افرائیم میرا پیارا بیٹا نہیں ہے؟
وہ فرزند جس میں مَیں مسرور ہُوں؟
حالانکہ میں اکثر اُس کے خلاف بولتا ہُوں،
پھر بھی اُسے یاد کرتا ہُوں۔
اِس لیے میرا دل اُس کے لیے بیتاب ہو جاتا ہے؛
اور اُس کے لیے شفقت سے بھر جاتا ہے،
خداوند فرماتا ہے۔

۲۱ راستہ پر نشان کھڑے کر؛
راہ نما ستون نصب کر۔
جو راستہ تجھے اختیار کرنا ہے،
اُس شاہراہ کا جائزہ لے۔
اَے اِسرائیل کی کنواری، لَوٹ آ!
اپنے شہروں کو لَوٹ آ۔
۲۲ اَے برگشتہ بیٹی،
تو کب تک بھٹکتی رہے گی؟

خداوند زمین پر نئی چیز پیدا کرے گا۔
وہ یہ کہ عورت مَرد کو ڈھونڈتی پھرے گی۔

[۲۳] ربُّ الافواج اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: جب میں اُنہیں اسیری سے واپس لاؤں گا تب یہوداہ اور اُس کے شہروں میں بسنے والے لوگوں کے لبوں پر پھر سے یہ برکت کے کلمے آئیں گے کہ اَے صداقت کے مسکن اور اَے مُقدّس پہاڑ! خداوند تجھے برکت دے۔ [۲۴] لوگ یعنی کسان اور وہ جو گلّے لیے پھرتے ہیں یہوداہ اور اُس کے شہروں میں جمع ہو کر بس جائیں گے۔ [۲۵] کیونکہ میں تھکے ہوؤں کو تازگی بخشوں گا اور کمزوروں کو سیر کروں گا۔
[۲۶] تب میری آنکھ کُھل گئی اور میں نے چاروں طرف نگاہ کی۔ میری نیند مجھے میٹھی لگی۔
[۲۷] وہ دِن آرہے ہیں، خداوند فرماتا ہے، جب میں اِسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے میں اِنسانوں کا اور حیوانوں کا بیج بوؤں گا [۲۸] اور جس طرح اُن کو اُکھاڑنے، ڈھانے اور توڑ دینے، تباہ کرنے اور مصیبت لانے کے لیے میں اُن کی گھات میں تھا، اُسی طرح میں اُن کو اپنی نگرانی میں بڑھاؤں گا اور اُگاؤں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ [۲۹] اُن دِنوں میں لوگ پھر یوں نہ کہیں گے،

باپ دادا نے کچّے انگور کھائے،
اور اولاد کے دانت کھٹّے ہو گئے۔

[۳۰] بلکہ ہر کوئی اپنے ہی گناہ کے باعث مرے گا؛ جو کوئی کچّے انگور کھائے گا اُسی کے دانت کھٹّے ہوں گے۔

[۳۱] وہ وقت آرہا ہے، خداوند فرماتا ہے،
جب میں اِسرائیل کے گھرانے کے ساتھ
اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ
نیا عہد باندھوں گا۔
[۳۲] جو اُس عہد کی مانند نہ ہوگا
جو میں نے اُن کے باپ دادا کے ساتھ
اُس وقت باندھا تھا جب میں نے اُن کا ہاتھ پکڑا تھا
تاکہ اُنہیں مِصر سے نکال لاؤں،
کیونکہ اُنہوں نے میرے اُس عہد کو توڑ ڈالا،
حالانکہ میں اُن کا مالک تھا۔
خداوند فرماتا ہے۔
[۳۳] اُن دِنوں کے بعد میں اِسرائیل کے گھرانے کے ساتھ یہ عہد باندھوں گا،
خداوند فرماتا ہے۔
میں اپنی شریعت اُن کے ذہنوں میں ڈال دوں گا
اور اُسے اُن کے دِلوں پر لکھوں گا۔
میں اُن کا خدا ہُوں گا،
اور وہ میرے لوگ ہوں گے۔
[۳۴] اس کے بعد کوئی شخص اپنے ہمسایہ کو،
یا اپنے بھائی کو یہ تعلیم نہ دے گا کہ اپنے خداوند کو پہچانو،
کیونکہ وہ، کیا چھوٹے کیا بڑے،
سب مجھے جانیں گے۔
خداوند فرماتا ہے۔
کیونکہ میں اُن کی بدکاری کو بخش دُوں گا
اور اُن کے گناہوں کو پھر کبھی یاد نہ کروں گا۔

[۳۵] خداوند یوں فرماتا ہے:

وہ جس نے دِن کے وقت روشنی دینے کے لیے
سورج کو مُقرّر کیا،
اور چاند اور ستاروں کو
رات کے وقت چمکنے کا حکم دیا،
جو سمندر کو موجزن کرتا ہے
تاکہ اُس کی لہریں شور مچائیں۔
اُس کا نام ربُّ الافواج ہے۔
[۳۶] اگر یہ نظام میرے سامنے سے ٹل جائے،
خداوند فرماتا ہے،
تب اِسرائیل کی نسل بھی موقوف ہو جائے گی
اور پھر کبھی بھی قوم نہ بن سکے گی۔

[۳۷] خداوند یوں فرماتا ہے:

اگر اوپر آسمان کی پیمایش ممکن ہو

اور نیچے زمین کی بنیادوں کا سراغ لگایا جا سکے
تو میں بھی بنی اِسرائیل کو
اُن کے اعمال کے باعث ردّ کر دُوں گا،
خداوند فرماتا ہے۔

۳۸ وہ دِن آ رہے ہیں، خداوند فرماتا ہے، جب یہ شہر حننِ ایل کے بُرج سے کونے کے پھاٹک تک میرے لیے پھر سے تعمیر کیا جائے گا۔ ۳۹ پیمایش کی رسّی وہاں سے سیدھی کوہِ جاریب پر سے ہوتی ہُوئی جوعاتہ کی طرف مُڑ جائے گی۔ ۴۰ اور تمام وادی جہاں لاشیں اور راکھ پھینکی جاتی ہے اور مشرق کی جانب قدرون کی وادی سے لے کر گھوڑے کے پھاٹک کے کونہ تک تمام ہموار میدان خداوند کے لیے مُقدّس ہوں گے۔ اور پھر کبھی یہ شہر اُکھاڑا یا گرایا نہ جائے گا۔

یرمیاہ کھیت خریدتا ہے

۳۲ یہُوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کے عہد کے دسویں برس جو نبوکدنضر کا اٹھارواں سال تھا، خداوند کا یہ کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا ۲ اُس وقت شاہِ بابل کی فوج نے یروشلیم کو گھیر رکھا تھا اور یرمیاہ نبی یہُوداہ کے شاہی محل کے قید خانہ کے صحن میں بند تھا۔

۳ یہُوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ نے اُسے وہاں یہ کہہ کر قید کر کے رکھا تھا کہ تُو اِس طرح سے نبوّت کیوں کرتا ہے؟ تُو کہتا ہے کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں یہ شہر شاہِ بابل کے حوالہ کرنے کو ہُوں اور وہ اُس پر قبضہ کر لے گا۔ ۴ یہُوداہ کا بادشاہ صِدقیاہ کسدیوں کے ہاتھوں سے بچ نہ سکے گا بلکہ یقیناً شاہِ بابل کے حوالہ کیا جائے گا اور اُس سے روبرو بات چیت کرے گا اور اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔ ۵ وہ صِدقیاہ کو بابل لے جائے گا اور جب تک میں کوئی حکم نہ دُوں، وہ وہیں رہے گا، خداوند فرماتا ہے۔ اگر تُم کسدیوں سے لڑو گے تو کامیاب نہ ہو گے۔

۶ یرمیاہ نے کہا کہ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۷ تیرے چچا سلُوم کا بیٹا حنم ایل تیرے پاس آ کر یہ کہے گا کہ میرا کھیت جو عناتوت میں ہے، اپنے لیے خرید لے کیونکہ قریبی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے اُس پر تیرا حق ہے اور تیرا فرض ہے کہ تُو اُسے خرید لے۔

۸ تب جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا، میرا چچازاد بھائی قید خانہ کے صحن میں میرے پاس آیا اور کہا، میرا کھیت جو عناتوت میں بِن یمین کے علاقہ میں ہے، خرید لے کیونکہ اُسے چھڑا کر اُس کا مالک بننا تیرا حق ہے اِس لیے اُسے اپنے لیے خرید لے۔

تب میں نے جان لیا کہ یہ خداوند کا کلام ہے۔ ۹ اِس لیے میں نے اپنے چچازاد بھائی حنم ایل سے عناتوت کا کھیت خرید لیا اور سترہ مِثقال چاندی تول کر اُسے دے دی۔ ۱۰ میں نے دستاویز پر دستخط کر کے اُس پر مہر لگا دی اور گواہوں کے سامنے ترازو میں چاندی تول کر اُسے دے دی۔ ۱۱ میں نے کھیت کی خرید کی دستاویز لے لی یعنی مُہر شُدہ دستاویز جس میں شرائط درج تھیں اور دوسری جو بِنا مُہر تھی۔ ۱۲ اور میں نے یہ دستاویز اپنے چچازاد بھائی حنم ایل کے سامنے اور اُن گواہوں کے سامنے جنہوں نے دستاویز پر دستخط کیے تھے اور اُن تمام یہُودیوں کے روبرو جو پہرہ دار کے صحن میں بیٹھے ہُوئے تھے، محسیاہ کے پوتے باروک بِن نیریاہ کو سونپ دی۔

۱۳ اُن کے سامنے میں نے باروک کو یہ ہدایات دیں ۱۴ کہ ربُّ الافواج، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ دستاویزوں کی دونوں نقول لے لے، ایک مہر شدہ اور دوسری بغیر مہر کے، اُنہیں مٹّی کے مرتبان میں رکھ دینا تا کہ وہ کافی عرصہ تک محفوظ رہیں۔ ۱۵ کیونکہ خدائے قادر، اِسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ اِس ملک میں مکانات، کھیتوں اور تاکستانوں کی پھر سے خرید و فروخت ہو گی۔

۱۶ خرید کی دستاویز باروک بِن نیریاہ کو دینے کے بعد میں نے خداوند سے یہ دعا کی:

۱۷ آہ اَے خداوند خدا، تُو نے اپنی عظیم قدرت اور بڑھائے ہُوئے بازو سے آسمان اور زمین کو بنایا۔ تیرے لیے کوئی کام دشوار نہیں ہے۔ ۱۸ تُو ہزاروں پر شفقت کرتا ہے لیکن باپ دادا کے گناہوں کی سزا اُن کے بعد اُن کی اولاد کے دامن میں ڈال دیتا ہے۔ اَے عظیم و قادر خدا، جس کا نام ربُّ الافواج ہے، ۱۹ تیرے ارادے اعلیٰ ہیں اور تیرے کارنامے عظیمُ الشان ہیں۔ تیری نگاہیں اِنسان کی تمام روشوں پر لگی رہتی ہیں۔ تُو ہر ایک کو اُس کے اخلاق اور اُس کے اعمال کے مطابق اجر دیتا ہے۔ ۲۰ تُو نے مِصر میں معجزے اور عجیب وغریب کام کیے جنہیں تُو اِسرائیل اور باقی نوعِ بشر کے درمیان آج تک جاری رکھے ہُوئے ہے اور اپنے لیے نام پیدا کیا جو آج تک تیرا ہی ہے۔ ۲۱ تُو نے اپنی قوم اِسرائیل کو معجزوں اور عجیب وغریب کارناموں سے اپنے قوی ہاتھ اور بڑھائے ہُوئے بازو اور بڑی

ہیبت کے ساتھ نکال لایا۔ ۲۲ تُو نے اُنہیں یہ ملک دیا جسے دینے کی تُو نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھائی تھی اور جس میں دودھ اور شہد کی ندیاں بہتی ہیں۔ ۲۳ وہ آ کر اِس کے مالک بن گئے لیکن اُنہوں نے تیرا حکم نہ مانا، نہ تیری شریعت پر عمل کیا اور جو کچھ کرنے کا حکم تُو نے اُنہیں دیا وہ اُسے بجا نہ لائے۔ اِس لیے تُو نے اُن کے اوپر یہ سب مصیبت لا کھڑی کر دی۔

۲۴ دیکھ شہر پر قبضہ کرنے کے لیے کیسے دمدمے باندھے گئے ہیں۔ تلوار، قحط اور وبا کے باعث یہ شہر اُن کسدیوں کے حوالے کیا جائے گا جنہوں نے اُس پر چڑھائی کی ہے۔ جیسا کہ تُو اب دیکھ رہا ہے، جو کچھ تُو نے کہا سب پورا ہو گیا۔ ۲۵ اور حالانکہ یہ شہر کسدیوں کے حوالہ کیا جائے گا تو بھی اَے خداوند خدا تُو مجھے کہتا ہے کہ چاندی کے عوض کھیت خرید لے اور گواہوں کے سامنے سودا کر۔

۲۶ تب خدا کا کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا: ۲۷ میں خداوند ہُوں جو تمام نوعِ اِنسان کا خدا ہُوں۔ کیا میرے لیے کوئی کام دشوار ہے؟ ۲۸ لہٰذا خداوند یوں فرماتا ہے: میں یہ شہر کسدیوں کے اور شاہِ بابل نبوکدنضر کے حوالہ کرنے کو ہُوں جو اُسے تسخیر کریں گے۔ ۲۹ اور جن کسدیوں نے اِس شہر پر چڑھائی کی ہے وہ اندر آ کر اُس میں آگ لگا دیں گے۔ وہ اُسے اُن گھروں کے ساتھ جلا دیں گے جن کی چھتوں پر لوگوں نے بعل کے لیے لوبان جلا کر اور غیر معبودوں کو تپاون دے کر مجھے غُصّہ دلایا۔

۳۰ بنی اِسرائیل اور یہوداہ کے لوگ اپنی جوانی سے اب تک صرف وہی کرتے آئے ہیں جو میری نگاہ میں بُرا ہے۔ دراصل بنی اِسرائیل نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہُوئی چیزوں سے مجھے غضبناک کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ کیا۔ یہ خداوند نے فرمایا ہے۔ ۳۱ یہ شہر جب سے بنا ہے تب سے آج تک اُس نے میرے قہر اور غضب کو اِس قدر بھڑکایا ہے کہ اب مجھے اُسے اپنی نگاہ کے سامنے سے الگ کرنا چاہیے۔ ۳۲ اِسرائیل اور یہوداہ کے لوگوں نے اپنی تمام بدکاری سے مجھے غضبناک کیا ہے یعنی خود اُنہوں نے، اُن کے بادشاہ اور حُکّام، اُن کے کاہن اور انبیاء، اہلِ یہوداہ اور یروشلیم کے باشندوں نے۔ ۳۳ اُنہوں نے میری طرف مُنہ نہ پھیرا بلکہ پیٹھ ہی پھیر دی۔ حالانکہ میں نے بار بار اُنہیں تعلیم دی لیکن اُنہوں نے نہ سُنا نہ تنبیہ کو مانا۔ ۳۴ اُنہوں نے اپنے نفرت انگیز بُتوں کو اُس گھر میں رکھا جو میرے نام سے کہلاتا ہے اور اُسے ناپاک کر دیا۔ ۳۵ اُنہوں نے بن ہنوم کی وادی میں بعل کے لیے اونچے مقامات تعمیر کیے تاکہ وہاں اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو مولک کی نذر کریں۔ حالانکہ میں نے ایسا حکم نہیں دیا، نہ ہی یہ خیال میرے ذہن میں آیا کہ وہ ایسا نفرت انگیز کام کریں اور اہلِ یہوداہ کو گنہگار بنائیں۔

۳۶ تُم اِس شہر کے بارے میں کہتے ہو کہ تلوار، قحط اور وبا کے باعث اِسے شاہِ بابل کے حوالے کیا جائے گا لیکن خداوند، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: ۳۷ میں اُنہیں یقیناً اُن تمام ملکوں میں سے جمع کروں گا جہاں میں نے اپنے غیظ و غضب اور شدید قہر کی وجہ سے اُنہیں جلاوطن کیا تھا۔ میں اُنہیں اِس ملک میں واپس لا کر امن سے جینے دُوں گا۔ ۳۸ وہ میرے لوگ ہوں گے اور میں اُن کا خدا ہُوں گا۔ ۳۹ میں اُن کو یکدل اور یک روش بنا دُوں گا تاکہ وہ اپنی اور اپنے بعد اپنی اولاد کی بھلائی کے لیے ہمیشہ میرا خوف مانیں۔ ۴۰ میں اُن سے ابدی عہد باندھوں گا۔ میں ہمیشہ اُن کے ساتھ بھلائی کرتا رہُوں گا اور میں اُن کے دلوں میں اپنا خوف ڈالُوں گا تاکہ وہ کبھی مجھ سے برگشتہ نہ ہوں۔ ۴۱ اُن سے بھلائی کرنے میں مجھے مسرّت ہوگی اور میں یقیناً دل و جان سے اُنہیں اُس ملک میں بسنے دُوں گا۔

۴۲ خداوند یوں فرماتا ہے: جس طرح میں اُن لوگوں پر یہ عظیم آفت لایا ہُوں اُسی طرح میں اُنہیں وہ تمام نعمتیں بخشوں گا جن کا میں نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔ ۴۳ پھر ایک بار اِس ملک میں کھیت خریدے جائیں گے جس کے متعلق تُم کہتے تھے کہ وہ ایک تباہ شدہ اور ویران ملک ہے جہاں نہ اِنسان اور نہ حیوان پائے جاتے ہیں کیونکہ اُسے کسدیوں کے حوالہ کیا گیا تھا۔ ۴۴ چاندی کے عوض کھیت خریدے جائیں گے اور بن یمین کے علاقہ میں، یہوداہ کے شہروں اور پہاڑی علاقوں کے شہروں، مغربی پہاڑوں کے دامن اور جنوبی شہروں میں دستاویز لکھ کر اُنہیں گواہوں کے سامنے سر بمہر کیا جائے گا کیونکہ میں اُن کے لوگوں کو اسیری سے واپس لاؤں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔

بحالی کا وعدہ

۳۳ ابھی یرمیاہ قیدخانہ کے صحن میں بند ہی تھا کہ خداوند کا کلام دوبارہ اُس پر نازل ہُوا: ۲ خداوند یوں فرماتا ہے، جس نے زمین بنائی، وہ خدا جس نے اُسے تشکیل کیا اور قائم کیا۔ اُس کا نام یہوواہ (خداوند) ہے: ۳ مجھے پُکار اور میں

مجھے جواب دُوں گا اور تجھے نہایت غیر معمولی اور پوشیدہ باتیں بتاؤں گا جنہیں تُو نہیں جانتا، [۴] کیونکہ خداوند، اِسرائیل کا خدا، اِس شہر کے گھروں اور یہوداہ کے شاہی محلوں کے متعلق جنہیں اِس لیے ڈھا دیا گیا کہ اُنہیں کسدیوں کے ساتھ جنگ میں دمدموں اور تلوار کے خلاف استعمال کیا جا سکے، یوں فرماتا ہے [۵] کہ وہ اُن لوگوں کی لاشوں سے بھر جائیں گے جنہیں میں اپنے قہر اور غضب میں قتل کروں گا کیونکہ اُس کی تمام شرارت کے باعث میں اس شہر سے اپنا مُنہ موڑ لوں گا۔

[۶] البتّہ میں اسے صحت اور تندرستی بخشوں گا؛ میں اپنے لوگوں کو شفا بخشوں گا اور اُنہیں کثرت سے امن و سلامتی سے لطف اندوز ہونے دُوں گا۔ [۷] میں یہوداہ اور اِسرائیل کو اسیری سے واپس لاؤں گا اور اُنہیں پہلے کی طرح آباد کرُوں گا۔ [۸] میں اُنہیں اس ساری بدکاری سے پاک کروں گا جو اُنہوں نے میرے خلاف کی اور اُن کے تمام گناہ معاف کروں گا جو اُنہوں نے میرے خلاف سرکش ہو کر کیے۔ [۹] تب یہ شہر دنیا کی اُن تمام قوموں کے سامنے جو میرے اُس کے ساتھ کیے ہُوئے بھلائی کے کاموں کا چرچا سُنیں گی، میرے لیے شہرت، شادمانی، ستایش اور جلال کا باعث ہوگا۔ اور وہ میری اُسے بخشی ہُوئی باکثرت برکت اور سلامتی کو دیکھ کر ڈریں گی اور کانپ اُٹھیں گی۔

[۱۰] خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُم اُس مقام کے متعلق کہتے ہو کہ وہ ویران ہو چُکا ہے جہاں نہ اِنسان ہے نہ حَیوان، پھر بھی یہوداہ کے شہروں اور یروشلیم کے کوچوں میں جو ویران ہو چُکے ہیں، جہاں نہ اِنسان ہیں نہ باشندے، نہ حَیوان، ایک بار پھر [۱۱] خوشی اور شادمانی کے نعرے سُنائی دیں گے۔ دلہا اور دُلہن کی آوازیں گونجیں گی اور اُن لوگوں کی صدائیں سُنائی دیں گی جو یہ کہتے ہُوئے خداوند کی ہیکل میں شکرگزاری کے ہدیے لے کر آتے ہیں،

ربُّ الافواج کی شکرگزاری کرو،
کیونکہ خداوند بھلا ہے؛
اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔

کیونکہ میں اُس ملک کی حالت پہلے کی طرح بحال کروں گا۔ یہ خداوند نے فرمایا ہے۔

[۱۲] ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے: اِس جگہ جو ویران ہے، جہاں نہ کوئی اِنسان ہے نہ حَیوان۔ اِس کے تمام شہروں میں چرواہوں کو اپنے گلّوں کو آرام کروانے کے لیے چراگاہیں ہوں گی۔ [۱۳] پہاڑی علاقہ کے شہروں، مغربی پہاڑوں کے دامن میں اور جنوب کے شہروں میں، بِن یمین کے علاقہ میں، یروشلیم کے اِردگِرد کے دیہاتوں میں اور یہوداہ کے شہروں میں گلّے پھر سے گن گن کر چرائے جائیں گے۔ خداوند فرماتا ہے۔

[۱۴] وہ دِن آ رہے ہیں، خداوند فرماتا ہے، جب میں وہ شفقت بھرا وعدہ پورا کروں گا جو میں نے اِسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے سے کیا تھا۔

[۱۵] اُن دِنوں میں اور اُس وقت
میں داؤد کی نسل سے
ایک صادق شاخ اُگاؤں گا،
وہ ملک میں اِنصاف اور راستی سے پیش آئے گا۔
[۱۶] اُن دِنوں میں یہوداہ بچایا جائے گا
اور یروشلیم بےخوف و خطر بسا رہے گا۔
اور وہ، خداوند ہماری صداقت کے نام سے
یاد کیا جائے گا۔

[۱۷] کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے: اِسرائیل کے گھرانے کے تخت پر بیٹھنے کے لیے داؤد کو کبھی آدمی کی کمی نہ ہوگی۔ [۱۸] نہ لاوی کاہنوں کو سدا میرے حضور میں کھڑے ہو کر سوختنی قربانیاں گذراننے، ہدیے چڑھانے اور قربانیاں پیش کرنے والوں کی کمی ہوگی۔

[۱۹] خداوند کا کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا: [۲۰] خداوند یوں فرماتا ہے کہ اگر تُم میرا دِن اور رات سے باندھا ہُوا عہد توڑ سکو تا کہ دِن اور رات اپنے مقرّرہ وقت پر نمودار نہ ہوں۔ [۲۱] تب ہی جو عہد میں نے اپنے خادم داؤد سے باندھا ہے اور میرا لاویوں سے کیا ہُوا عہد جو کہ کاہن کے طور پر میری خدمت کرتے ہیں، ٹُوٹ سکتے ہیں اور تب داؤد کی نسل میں اُس کے تخت پر بیٹھنے کے لیے کوئی نہ ہوگا۔ [۲۲] میں اپنے خادم داؤد کی نسل کو اور لاویوں کو جو میری خدمت کرتے ہیں، آسمان کے تاروں کی طرح بےشمار اور سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند بےحساب کروں گا۔

[۲۳] خداوند کا کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا: [۲۴] کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ خداوند نے جن دو گھرانوں کو چُن لیا تھا، اُنہیں مسترد کر دیا ہے۔ اِس لیے وہ میرے لوگوں کو حقیر جانتے

ہیں اور اب وہ اُنہیں قوم ہی نہیں مانتے۔ [25] خداوند یوں فرماتا ہے: اگر میں نے دِن اور رات کے ساتھ اپنا عہد اور آسمان اور زمین کا نظام مقرّر نہ کیا ہو [26] تو میں یعقوب اور اپنے خادم داؤد کی نسلوں کو مسترد کر دُوں گا اور ابرہام، اِسحاق اور داؤد کی نسل پر حکومت کرنے کے لیے اُس کے بیٹوں میں سے کسی کو منتخب نہ کروں گا۔ بلکہ میں اُنہیں اسیری سے واپس لاؤں گا اور اُن پر رحم کروں گا۔

صِدقیاہ کو تنبیہ

۳۴ جب شاہِ بابل، نبوکدنضر اور اُس کی تمام فوج اور تمام سلطنتیں اور لوگ جو اُس کے ماتحت تھے یروشلیم اور اس کے گرد و نواح کے شہروں کے خلاف جنگ کر رہے تھے خداوند کا یہ کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا: [2] خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کے پاس جا اور اُس سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے: میں یہ شہر شاہِ بابل کے حوالے کرنے کو ہُوں اور وہ اُسے جلا ڈالے گا۔ [3] اور تُو اُس کی گرفت سے نہ بچے گا بلکہ یقینی طور پر پکڑا جائے گا اور اُس کے حوالے کیا جائے گا۔ تُو اپنی آنکھوں سے شاہِ بابل کو دیکھے گا اور وہ تجھ سے روبرو بات کرے گا اور تُو بابل چلا جائے گا۔

[4] پھر بھی اَے شاہِ یہوداہ، صِدقیاہ، خداوند کا وعدہ سُن۔ خداوند تیرے متعلق یوں فرماتا ہے: تُو تلوار سے قتل نہ کیا جائے گا؛ [5] بلکہ تجھے پُرسکون موت آئے گی۔ جس طرح لوگوں نے تیرے باپ دادا کے حق میں جو تجھ سے پہلے یہوداہ کے بادشاہ ہو گزرے ہیں جنازہ پر خوشبو جلائی تھی اُسی طرح وہ تیرے اعزاز میں بھی خوشبو جلائیں گے اور یہ کہتے ہُوئے نوحہ کریں گے کہ ہائے آقا! میں نے خود یہ وعدہ کیا ہے۔ خداوند فرماتا ہے۔

[6] تب یرمیاہ نبی نے یہ سب باتیں یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ سے یروشلیم میں کہیں۔ [7] جبکہ شاہِ بابل کی فوج یروشلیم اور یہوداہ کے شہر لاکیس اور عزیقہ سے لڑ رہی تھی جو اب تک تسخیر نہ ہُوئے تھے کیونکہ یہوداہ کے شہروں میں سے یہی مستحکم شہر بچے تھے۔

غلاموں کے لیے آزادی

[8] صِدقیاہ بادشاہ نے یروشلیم میں تمام لوگوں سے عہد و پیمان کیا کہ غلاموں کو آزاد کیا جائے۔ اس عہد کے اعلان کے بعد خداوند کا یہ کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا: [9] ہر کوئی اپنے عبرانی غلام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد کر دے اور کوئی بھی اپنے یہودی بھائی کو غلامی میں نہ رکھے۔ [10] چنانچہ تمام حُکّام اور لوگ جن کے ساتھ یہ عہد کیا گیا تھا اپنے اپنے غلام اور لونڈیوں کو آزاد کرنے اور اُنہیں اور زیادہ عرصہ تک غلامی میں نہ رکھنے پر راضی ہو گئے۔ [11] لیکن بعد میں اُنہوں نے اپنا اِرادہ بدل دیا اور جن غلاموں اور لونڈیوں کو اُنہوں نے آزاد کیا تھا اُنہیں واپس لا کر پھر سے غلام بنا لیا۔

[12] تب خداوند کا کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا: [13] خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: جس وقت میں تمہارے باپ دادا کو غلامی کے ملک یعنی مِصر سے نکال لایا اُس وقت میں نے اُن سے ایک عہد باندھا تھا۔ میں نے کہا تھا: [14] ہر ساتویں سال تمہیں لازمی ہے کہ اپنے عبرانی بھائی کو جس نے اپنے آپ کو تمہیں بیچ دیا ہُو آزاد کر دو۔ جب وہ لگاتار چھ سال تک تمہاری خدمت کر چُکے تو اُسے لازمی طور پر آزاد کر دو۔ لیکن تمہارے باپ دادا نے میری نہ سُنی اور نہ دھیان دیا۔ [15] حال میں تُم نادم ہُوئے اور وہ کام کیا جو میری نگاہ میں بھلا تھا۔ تُم میں سے ہر ایک نے اپنے ہم وطنوں کے لیے آزادی کا اعلان کیا۔ تُم نے میرے حُضور میں اُس گھر میں جو میرا کہلاتا ہے عہد بھی باندھا۔ [16] لیکن اب تُم نے برگشتہ ہو کر میرے نام کی بے حُرمتی کی۔ تُم میں سے ہر ایک نے اُن غلاموں اور باندیوں کو واپس لے لیا ہے جنہیں تُم نے آزاد کر دیا تھا تاکہ وہ جہاں چاہیں وہاں چلے جائیں۔ تُم نے اُنہیں پھر سے اپنا غلام بننے پر مجبور کیا ہے۔

[17] لہٰذا خداوند فرماتا ہے: تُم نے میرا حکم نہ مانا۔ تُم نے اپنے ہم وطنوں کے لیے آزادی کا اعلان نہیں کیا۔ اِس لیے اب میں تمہاری آزادی کا اعلان کرتا ہُوں۔ یہ خداوند نے فرمایا ہے۔ تلوار، وبا اور قحط سے مر جانے کی آزادی کا۔ تُم دنیا کی تمام سلطنتوں میں نفرت کی نگاہ سے دیکھے جاؤ گے۔ [18] جن لوگوں نے میرا عہد توڑا اور اُس عہد کی شرائط کو پورا نہ کیا جو اُنہوں نے میرے سامنے باندھا تھا اُن سے میں اُس بچھڑے کی مانند سلوک کروں گا جس کے اُنہوں نے دو ٹکڑے کیے اور پھر اُن ٹکڑوں میں سے ہو کر گزرے۔ [19] یعنی یہوداہ اور یروشلیم کے حاکموں، خواجہ سراؤں، کاہنوں اور ملک کے تمام لوگوں کو جو بچھڑے کے ٹکڑوں کے درمیان سے ہوتے ہُوئے گُزرے، [20] میں اُن کے دشمنوں کے حوالے کرُوں گا جو اُن کی جان کے خواہاں ہیں۔ اُن کی لاشیں ہوا کے پرندوں اور زمین کے درندوں کی خوراک ہوں گی۔

[21] میں یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ اور اُس کے حاکموں کو اُن کے دشمنوں کے حوالہ کروں گا جو اُن کی جان کے خواہاں ہیں یعنی شاہِ بابل کی فوج کے حوالے جو تمہارے سامنے سے چلی گئی ہے۔

۲۲ میں حکم جاری کروں گا' یہ خداوند کا کلام ہے، اور میں پھر اُنہیں اس شہر میں واپس لاؤں گا۔ وہ اُس سے لڑیں گے اور اُسے فتح کر کے جلا ڈالیں گے۔ اور میں یہوداہ کے شہروں کو ایسا اُجاڑ دوں گا کہ وہاں کوئی بھی بسنے نہ پائے گا۔

ریکابی خاندان

۳۵ خداوند کا یہ کلام یرمیاہ پر یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے عہد میں نازل ہوا۔ ۲ ریکابیوں کے گھر جا اور اُنہیں خداوند کے گھر کے بغل کے کمرے میں بلا کر مَے پیش کر۔

۳ تب میں نے یزنیاہ کو جو یرمیاہ کا بیٹا اور حبصنیاہ کا پوتا تھا اور اُس کے بھائیوں اور تمام بیٹوں کو، گویا ریکابیوں کے تمام خاندان کو ساتھ لیا ۴ اور اُنہیں خداوند کے گھر میں لا کر یجدلیاہ کے بیٹے اور مردِ خدا حنان کے کمرے میں لے آیا۔ یہ کمرہ دربان معسیاہ بن شلوم کے کمرے کے اوپر والے حاکموں کے کمرے کے بازو میں تھا۔ ۵ تب میں نے مَے سے لبریز پیالے اور چند جام ریکابی خاندان کے مَردوں کے سامنے رکھے اور اُن سے کہا کہ نوش فرمائیں۔

۶ لیکن اُنہوں نے کہا، ہم مَے نہیں پیتے کیونکہ ہمارے دادا یوناداب بن ریکاب نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تم اور تمہاری اولاد کبھی مَے نہ پیئے۔ ۷ اور تم مکانات بھی تعمیر نہ کرو، نہ بیج بوؤ اور نہ تاکستان لگاؤ؛ یہ چیزیں کبھی تمہاری ملکیت نہ ہوں۔ بلکہ تم ہمیشہ خیموں میں رہنا۔ تب اُس ملک میں جہاں تم خانہ بدوش ہو، لمبے عرصہ تک رہو گے۔ ۸ ہم نے اپنے دادا یوناداب بن ریکاب کا ہر حکم مانا۔ نہ ہم نے، نہ ہماری بیویوں نے، نہ ہمارے بیٹوں اور بیٹیوں نے کبھی مَے نوش کی ۹ یا رہنے کے لیے مکانات تعمیر کیے، نہ تاکستان یا کھیت یا فصلیں اپنائیں۔ ۱۰ ہم خیموں میں رہتے آئے ہیں اور ہم نے اپنے دادا یوناداب کے دیے ہوئے ہر حکم پر پوری طرح سے عمل کیا۔ ۱۱ لیکن جب شاہِ بابل نبوکدنضر نے اِس ملک پر چڑھائی کی تب ہم نے کہا: چلو یروشلم چلیں تاکہ کسدیوں اور ارامیوں کی فوج سے بچ سکیں۔ اِس طرح سے ہم یروشلم میں آ کر رہنے لگے۔

۱۲ تب خداوند کا یہ کلام یرمیاہ پر نازل ہوا: ۱۳ ربُّ الافواج' اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: جا اور یہوداہ کے لوگوں اور یروشلم کے باشندوں کو کہہ، کیا تم سبق نہ سیکھو گے اور میرے کلام پر عمل نہ کرو گے؟ خداوند فرماتا ہے۔ ۱۴ یوناداب بن ریکاب نے اپنے بیٹوں کو مَے نہ پینے کا حکم دیا اور یہ حکم مانا گیا۔ آج کے دن تک وہ مَے نہیں پیتے کیونکہ وہ اپنے دادا کا حکم مانتے ہیں۔ لیکن میں نے تم سے بار بار کلام کیا لیکن تم نے میری بات نہ مانی۔ ۱۵ بار بار میں نے اپنے تمام خدمت گذار انبیاء تمہارے پاس بھیجے۔ اُنہوں نے کہا: تم میں سے ہر ایک اپنی بُری روشوں سے باز آئے اور اپنی حرکتیں درست کر لے؛ غیر معبودوں کی پیروی کر کے اُن کی عبادت نہ کرو۔ تب تم اِس ملک میں جی سکو گے جو میں نے تمہیں اور تمہارے آبا و اجداد کو دیا تھا۔ لیکن تم نے دھیان نہ دیا، نہ میری بات سُنی۔ ۱۶ یوناداب بن ریکاب کی اولاد نے اپنے دادا کے دیئے ہوئے حکم پر عمل کیا لیکن اِن لوگوں نے میرا حکم نہ مانا۔

۱۷ اِس لیے خداوند، ربُّ الافواج، جو اسرائیل کا خدا ہے، یہ فرماتا ہے کہ دیکھو، میں یہوداہ اور یروشلم کے ہر باشندہ پر ہر وہ مصیبت لاؤں گا جس کا میں نے اُن کے خلاف اعلان کیا تھا۔ میں نے اُن سے کلام کیا لیکن اُنہوں نے نہ سُنا۔ میں نے اُنہیں بُلایا لیکن اُنہوں نے جواب نہ دیا۔

۱۸ تب یرمیاہ نے ریکابیوں کے خاندان سے کہا کہ ربُّ الافواج، اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: تم نے اپنے دادا یوناداب کا حکم مانا اور اُس کی تمام ہدایات پر عمل کیا اور اُس کے ہر حکم کی پیروی کی ۱۹ اِس لیے ربُّ الافواج، اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ یوناداب بن ریکاب کی نسل میں ہمیشہ ایک ایسا شخص موجود پایا جائے گا جو میرے حضور میں کھڑا رہے۔

یہویقیم، یرمیاہ کا طومار جلا دیتا ہے

۳۶ یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے عہد کے چوتھے سال میں خداوند کا یہ کلام یرمیاہ پر نازل ہوا: ۲ ایک طومار لے اور اُس میں وہ سب کلام درج کر جو میں نے اسرائیل، یہوداہ اور دوسری تمام قوموں کے متعلق ابتدا سے یعنی یوسیاہ کے عہد سے جب کہ میں نے تجھ سے کلام کا آغاز کیا' آج تک تجھ سے کیا۔ ۳ شاہِ یہوداہ کے لوگ جب ان تمام مصیبتوں کا حال سُنیں، جنہیں میں ان پر نازل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو ان میں سے ہر ایک اپنی بُری روش سے باز آئے اور میں اُن کی بدکاری اور اُن کے گناہ کو معاف کر دوں گا۔

۴ اِس لیے یرمیاہ نے نیریاہ کے بیٹے باروک کو بُلایا اور باروک نے خداوند کا وہ سب کلام جو اُس نے یرمیاہ سے کیا تھا' یرمیاہ کی زبان سے سُن کر طومار میں لکھ دیا۔ ۵ تب یرمیاہ نے باروک سے کہا، میں تو مجبور ہوں۔ میں خداوند کی ہیکل میں جا نہیں سکتا ۶ اِس لیے تُو روزہ کے دِن خداوند کی ہیکل میں چلا جا اور

خداوند کا کلام جو تُو نے مجھ سے سُن کر اِس طومار میں لکھ دیا ہے، لوگوں کو پڑھ کر سُنا۔ یہوداہ کے تمام لوگوں کو جو اپنے اپنے شہروں سے آئے ہوں، یہ کلام پڑھ کر سُنانا۔ [7] شاید وہ اپنی مناجات خداوند کے حضور میں پیش کریں اور ہر کوئی اپنی بُری روشوں سے باز آئے کیونکہ جس قہر اور غضب کا خداوند نے اُن لوگوں کے خلاف اعلان کیا ہے وہ نہایت شدید ہے۔

[8] باروک بِن نیریاہ نے ٹھیک یرمیاہ نبی کی ہدایت کے مطابق کیا اور خداوند کی ہیکل میں طومار میں سے خداوند کا کلام پڑھ کر سُنایا۔ [9] یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بِن یوسیاہ کے عہد کے پانچویں سال کے نویں مہینہ میں یروشلیم کے باشندوں اور یہوداہ کے شہروں سے آئے ہُوئے لوگوں کے لیے خداوند کے حضور میں روزوں کا اعلان کیا گیا۔ [10] اور باروک نے شافان کے بیٹے گمریاہ منشی کے کمرہ میں سے، جو ہیکل کے نئے پھاٹک کے داخلہ کے اوپر والے صحن میں تھا، خداوند کی ہیکل میں آئے ہُوئے سبھی لوگوں کو اُس طومار میں سے یرمیاہ کا کلام پڑھ کر سُنایا۔

[11] جب شافان کے پوتے اور گمریاہ کے بیٹے میکایاہ نے اُس طومار میں سے پڑھے ہُوئے خداوند کے تمام کلام کو سُنا [12] تو وہ نیچے شاہی محل میں منشی کے کمرہ میں گیا جہاں تمام حکّام بیٹھے ہُوئے تھے جن میں الیسمع منشی، سمعیاہ کا بیٹا دِلایاہ، عکبور کا بیٹا اِلناتن، شافان کا بیٹا گمریاہ، حننیاہ کا بیٹا صِدقیاہ اور دوسرے حکّام بھی تھے۔ [13] جب میکایاہ نے اُنہیں وہ سب کلام سُنایا جسے باروک نے طومار میں سے لوگوں کو پڑھ کر سُنایا تھا۔ [14] تب سب حاکموں نے یہودی کو جو نتنیاہ کا بیٹا، شلیمیاہ کا پوتا اور کُوشی کا پرپوتا تھا، باروک کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ طومار لے کر چلا آ جس میں سے تُو نے لوگوں کو پڑھ کر سُنایا ہے۔ تب باروک بِن نیریاہ وہ طومار اپنے ہاتھ میں لے کر اُن کے پاس گیا۔ [15] اُنہوں نے اُس سے کہا: براہِ کرم بیٹھ جا اور اُسے ہمیں پڑھ کر سُنا۔

چنانچہ باروک نے اُنہیں وہ طومار پڑھ کر سنایا۔ [16] جب اُنہوں نے یہ سب کلام سُنا تو خوف زدہ ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور باروک سے کہا: ہمیں لازم ہے کہ یہ سب باتیں بادشاہ کو بتا دیں۔ [17] تب اُنہوں نے باروک سے دریافت کیا، ہمیں بتا کہ تُو نے یہ سب باتیں کیسے تحریر کیں؟ کیا یرمیاہ نے خود اُنہیں لکھوایا؟ [18] باروک نے جواب دیا، جی ہاں، وہ مجھے یہ کلام خود سناتا گیا اور میں نے سیاہی سے اسے طومار میں لکھا۔

[19] تب حاکموں نے باروک سے کہا: تُو اور یرمیاہ جا کر چھپ جاؤ اور کسی کو پتا نہ چلے کہ تُم کہاں ہو۔

[20] اِس طومار کو الیسمع منشی کے کمرہ میں رکھ کر وہ صحن میں بادشاہ کے پاس گئے اور اُسے سب باتیں بتائیں۔ [21] بادشاہ نے یہودی کو طومار لانے کے لیے کہا اور یہودی نے اُسے الیسمع منشی کے کمرہ میں سے لا کر اُسے بادشاہ کو اور اُن تمام حکّام کو جو اس کے پاس کھڑے تھے، پڑھ کر سُنایا۔ [22] وہ نواں مہینہ تھا اور بادشاہ جاڑے کے خصوصی محل میں بیٹھا ہُوا تھا اور اُس کے سامنے انگیٹھی جل رہی تھی۔ [23] جب یہودی طومار کے تین یا چار ورق پڑھ لیتا تب بادشاہ اُنہیں محرّر کے چاقو سے کاٹ لیتا اور انگیٹھی میں پھینک دیتا۔ اِس طرح سے پورا طومار آگ میں جلا دیا گیا۔ [24] بادشاہ اور اُس کے تمام حاضرین نے جنہوں نے یہ کلام سُنا، نہ تو خوف کا اظہار کیا اور نہ اپنے کپڑے چاک کیے۔ [25] حالانکہ اِلناتن، دلایاہ اور گمریاہ نے بادشاہ سے التجا کی کہ وہ طومار کو نہ جلائے لیکن اُس نے اُن کی ایک نہ سُنی۔ [26] بلکہ بادشاہ نے شہزادہ یرحمئیل کو عزریئیل کے بیٹے سرایاہ اور عبدایل کے بیٹے شلیمیاہ کو حکم دیا کہ وہ محرّر باروک اور یرمیاہ نبی کو گرفتار کر لیں لیکن خداوند نے اُنہیں چھپا دیا تھا۔

[27] جب بادشاہ نے اس طومار کو جلا دیا جس میں باروک نے یرمیاہ کے بیان کیے ہُوئے الفاظ تحریر کیے تھے، تب خداوند کا کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا۔ [28] دوسرا طومار لے اور اُس پر وہ تمام الفاظ پھر سے تحریر کر جو پہلے طومار میں تھے جسے شاہِ یہوداہ، یہویقیم نے جلا دیا۔ [29] اور شاہِ یہوداہ، یہویقیم سے یہ بھی کہہ کہ خداوند فرماتا ہے کہ تُو نے وہ طومار جلا دیا اور کہا: تُو نے اُس پر یہ کیوں لکھا کہ شاہِ بابل یقیناً آئے گا اور اِس ملک کو تباہ کرے گا اور اُس میں نہ اِنسان باقی چھوڑے گا اور نہ حَیوان؟ [30] اِس لیے خداوند شاہِ یہوداہ، یہویقیم کے متعلق یوں فرماتا ہے: اُس کی نسل میں سے کوئی داؤد کے تخت پر نہ بیٹھ پائے گا۔ اُس کی لاش باہر پھینک دی جائے گی جو دِن کو گرمی میں اور رات کو پالے میں پڑی رہے گی۔ [31] میں اُسے، اُس کی اولاد کو اور اُس کے خادموں کو اُن کی بدکاری کی سزا دُوں گا۔ میں اُن پر اور یروشلیم کے باشندوں پر اور یہوداہ کے لوگوں پر ہر وہ آفت نازل کروں گا جس کا میں اُن کے خلاف اعلان کر چُکا ہُوں کیونکہ اُنہوں نے میری بات نہ مانی۔ [32] چنانچہ یرمیاہ نے دوسرا طومار لیا اور اُسے باروک بِن نیریاہ محرّر کو دیا جس نے شاہِ یہوداہ، یہویقیم کے آگ میں جلائے ہُوئے طومار میں کی تمام باتیں یرمیاہ کے مُنہ سے دوبارہ سُن کر اُس میں تحریر کیں اور ویسی ہی اور بہت سی باتیں اُس میں بڑھا دی گئیں۔

یرمیاہ قید خانہ میں

۳۷ شاہِ بابل نبوکدنضر نے صِدقیاہ بن یوسیاہ کو یہوداہ کا بادشاہ مقرر کیا جو یہویقیم کے بیٹے کونیاہ کی جگہ بادشاہت کرنے لگا۔ [۲] لیکن نہ اُس نے، نہ اُس کے خادموں نے اور نہ ملک کے لوگوں نے اس کلام پر دھیان دیا جو خداوند نے یرمیاہ نبی کی معرفت نازل کیا تھا۔

[۳] البتہ صِدقیاہ بادشاہ نے شلیمیاہ کے بیٹے یہوکل کو معسیاہ کے بیٹے صفنیاہ کاہن کے ساتھ یرمیاہ نبی کے پاس یہ پیغام لے کر بھیجا کہ براہِ کرم خداوند ہمارے خدا سے ہمارے حق میں دعا کر۔

[۴] یرمیاہ کو لوگوں کے بیچ میں آنے اور جانے کی اجازت تھی کیونکہ وہ اب تک قید خانہ میں نہ ڈالا گیا تھا۔ [۵] فرعون کا لشکر مصر سے روانہ ہو چُکا تھا اور جب کسدیوں کو جو یروشلیم کا محاصرہ کیے ہُوئے تھے اُن کے متعلق خبر ملی تو وہ یروشلیم سے ہٹ گئے۔

[۶] تب خداوند کا کلام یرمیاہ نبی پر نازل ہُوا: [۷] خداوند اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: یہوداہ کے بادشاہ سے جس نے تجھے مجھ سے دریافت کرنے کے لیے بھیجا ہے یہ کہہ فرعون کا لشکر جو تیری امداد کے لیے چڑھ آیا ہے اپنے ملک مصر کو واپس چلا جائے گا۔ [۸] تب کسدی لَوٹ آئیں گے اور اس شہر پر چڑھائی کریں گے۔ وہ اُسے فتح کر کے آگ سے جلا دیں گے۔

[۹] خداوند یوں فرماتا ہے: اپنے آپ کو یہ کہہ کر دھوکا نہ دو کہ کسدی یقیناً ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ وہ لَوٹنے کے نہیں! [۱۰] اگر تُم نے کسدیوں کی تمام فوج کو جو تُم سے لڑ رہی ہے شکست بھی دی اور اُن کے خیموں میں صرف گھائل لوگ ہی بچ جائیں تو بھی وہ نکل آئیں گے اور اس شہر کو جلا ڈالیں گے۔

[۱۱] فرعون کے لشکر کی آمد سے کسدیوں کی فوج یروشلیم سے ہٹ گئی۔ [۱۲] تب یرمیاہ شہر سے نکل کر بنیمین کے علاقہ کو چل پڑا تا کہ وہاں کے لوگوں میں اپنی جائداد کا حِصّہ پائے۔ [۱۳] لیکن جب وہ بنیمین کے پھاٹک پر پہنچا تو پہرہ داروں کے سردار اِریاہ نے جو شلیمیاہ کا بیٹا اور حننیاہ کا پوتا تھا اُسے گرفتار کر لیا اور کہا کہ تُو کسدیوں کے پاس بھاگ رہا ہے!

[۱۴] یرمیاہ نے کہا: یہ سچ نہیں ہے! میں کسدیوں کی طرف نہیں بھاگ رہا۔ لیکن اِریاہ نے اُس کی ایک نہ سُنی بلکہ اُسے گرفتار کر کے حاکموں کے پاس لے آیا۔ [۱۵] وہ یرمیاہ پر غُصّہ ہُوئے اور اُسے پٹوا کر یونتن منشی کے مکان میں قید کروایا جسے اُنہوں نے قید خانہ بنا دیا تھا۔

[۱۶] یرمیاہ کو تہہ خانہ کے ایک محرابی چھت کے کمرے میں قید کیا گیا جہاں وہ بہت دِنوں تک رہا۔ [۱۷] اس کے بعد صِدقیاہ بادشاہ نے اُسے بلا بھیجا اور اُسے محل میں لا کر پوشیدگی میں پوچھا، کیا خداوند کی طرف سے کوئی کلام نازل ہُوا ہے؟

یرمیاہ نے کہا، ہاں۔ یہ کہ تُو شاہِ بابل کے حوالہ کیا جائے گا۔

[۱۸] تب یرمیاہ نے صِدقیاہ بادشاہ سے کہا: میں نے تیرے یا تیرے حُکّام کے یا اِن لوگوں کے خلاف کون سا جرم کیا ہے جو تُو نے مجھے قید خانہ میں ڈال دیا ہے؟ [۱۹] تیرے انبیاء کہاں ہیں جنہوں نے تجھ سے نبوّت کی کہ شاہِ بابل تجھ پر یا اِس ملک پر چڑھائی نہ کرے گا؟ [۲۰] لیکن اب اَے میرے آقا و بادشاہ، براہِ کرم میری سُن۔ مجھے اپنی اِلتجا تیرے سامنے پیش کرنے دے۔ مجھے واپس یونتن منشی کے گھر میں نہ بھیج ورنہ میں وہاں دم توڑ دُوں گا۔

[۲۱] تب صِدقیاہ بادشاہ نے حکم دیا کہ یرمیاہ کو پہرہ والے قید خانہ کے صحن میں رکھا جائے اور جب تک شہر کی تمام روٹی ختم نہ ہو جائے اُسے روزانہ نانبائی کے محلّہ سے روٹی لا کر دی جائے۔ چنانچہ یرمیاہ پہرہ کے قید خانہ کے صحن میں رہنے لگا۔

یرمیاہ کو حوض میں پھینک دیا گیا

۳۸ متان کے بیٹے سفطیاہ، پشحور کے بیٹے جدلیاہ، شلیمیاہ کے بیٹے یُوکل اور ملکیاہ کے بیٹے پشحور نے وہ باتیں سنیں جو یرمیاہ سب لوگوں سے کہہ رہا تھا [۲] کہ خداوند فرماتا ہے: جو کوئی اِس شہر میں رہے گا وہ تلوار، قحط اور وبا سے مریگا لیکن جو کوئی کسدیوں کے پاس چلا جائے گا وہ اپنی جان کی امان پائے گا اور زندہ رہے گا۔ [۳] اور خداوند یوں فرماتا ہے: یہ شہر یقیناً شاہِ بابل کی فوج کے حوالہ کیا جائے گا جو اسے تسخیر کر لے گا۔

[۴] تب حاکموں نے بادشاہ سے کہا: اِس شخص کو سزائے مَوت ملنی چاہیے کیونکہ یہ جو کچھ اس شہر میں بچے ہُوئے سپاہیوں سے اور تمام لوگوں سے کہہ رہا ہے، اُس سے اُن کے حوصلے پست ہو رہے ہیں۔ یہ شخص اِن لوگوں کی بھلائی نہیں چاہتا بلکہ اُن کی تباہی کا خواہاں ہے۔

[۵] صِدقیاہ بادشاہ نے کہا: وہ تمہارے قابو میں ہے کیونکہ بادشاہ تمہارے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔

[۶] تب اُنہوں نے یرمیاہ کو لے کر شاہزادہ ملکیاہ کے حوض میں ڈال دیا جو پہرہ والے قید خانہ کے صحن میں تھا۔ اُنہوں نے یرمیاہ کو رسّیوں کی مدد سے حَوض میں اُتارا۔ اُس میں پانی نہ تھا، صرف کیچڑ تھی اور یرمیاہ اُس کیچڑ میں دھنس گیا۔

۷لیکن کُوشی عبدِ مَلِک نے جو شاہی محل میں حاکم تھا سُنا کہ اُنہوں نے یرمیاہ کو حَوض میں ڈال دیا ہے۔ جب بادشاہ بِنیمین کے پھاٹک میں بیٹھا ہُوا تھا ۸تب عبدِ مَلِک محل کے باہر گیا اور اُس سے کہا: ۹اَے بادشاہ، میرے آقا، اِن لوگوں نے یرمیاہ نبی کے ساتھ جو حرکت کی ہے وہ نہایت بُری ہے۔ اُنہوں نے اُسے حَوض میں پھینک دیا ہے جہاں وہ بھوک سے مر جائے گا کیونکہ شہر میں اب روٹی بھی نہیں رہی۔

۱۰تب بادشاہ نے کُوشی عبدِ مَلِک کو حکم دیا۔ یہاں سے تیس آدمی اپنے ساتھ لے اور اِس سے پہلے کہ وہ مر جائے ؑ یرمیاہ نبی کو حَوض سے نکال لے۔

۱۱اِس لیے عبدِ مَلِک اُن آدمیوں کو ساتھ لے کر محل میں خزانہ کے نیچے کے کمرے میں گیا۔ اُس نے وہاں سے کچھ پُرانی دھجّیاں اور پھٹے پُرانے کپڑے لیے اور اُنہیں رسّیوں کی مدد سے حَوض میں یرمیاہ کے پاس اُتار دیا۔ ۱۲اور کُوشی عبدِ مَلِک نے یرمیاہ سے کہا: اِن پُرانی دھجّیوں اور پھٹے پُرانے کپڑوں کو اپنی بغل میں رکھ تاکہ رسّی کے لیے گدّی کا کام کر دیں۔ یرمیاہ نے ویسا ہی کیا۔ ۱۳اور اُنہوں نے اُسے رسّیوں سے کھینچا اور حَوض سے باہر نکال لیا۔ اور یرمیاہ پہرہ کے قیدخانہ کے صحن میں رہنے لگا۔

صِدقیاہ دوبارہ یرمیاہ سے سوال کرتا ہے

۱۴تب صِدقیاہ بادشاہ نے یرمیاہ نبی کے پاس کہلا بھیجا اور اُسے خداوند کی ہیکل کے تیسرے مدخل پر اپنے پاس بُلا لیا۔ بادشاہ نے یرمیاہ سے کہا: میں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہُوں۔ مجھ سے کچھ نہ چھپا۔

۱۵یرمیاہ نے صِدقیاہ سے کہا: اگر میں تجھے جواب دُوں تو کیا تُو مجھے مار نہ ڈالے گا؟ اور اگر میں تجھے کچھ صلاح بھی دُوں تو تُو میری بات نہ مانے گا۔

۱۶لیکن صِدقیاہ بادشاہ نے تنہائی میں یرمیاہ سے یہ قسم کھائی، زندہ خداوند کی قسم ؑ جس نے ہمیں جان بخشی ہے، نہ میں تجھے قتل کرُوں گا، نہ اُن لوگوں کے حوالے کرُوں گا جو تیری جان کے خواہاں ہیں۔

۱۷تب یرمیاہ نے صِدقیاہ سے کہا، خداوند ربُّ الافواج ؑ اِسرائیل کا خدا یُوں فرماتا ہے: اگر تُو شاہِ بابل کے حاکموں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرے گا تو تیری جان بخشی جائے گی اور یہ شہر جلایا نہ جائے گا اور تُو اور تیرا خاندان زندہ رہے گا۔ ۱۸لیکن اگر تُو شاہِ بابل کے حاکموں کے آگے سرِ تسلیم خم نہ کرے گا تو یہ شہر کسدیوں کے حوالہ کیا جائے گا اور وہ اُسے جلا ڈالیں گے اور تُو خود اُن کے ہاتھوں سے بچ کر نکل نہ سکے گا۔

۱۹صِدقیاہ بادشاہ نے یرمیاہ سے کہا: میں اِن یہُودیوں سے ڈرتا ہُوں جو کسدیوں سے جا ملے ہیں کیونکہ شاید کسدی مجھے اُن کے حوالے کر دیں اور وہ مجھ سے بُرا سلوک کریں۔

۲۰یرمیاہ نے کہا: وہ تجھے اُن کے حوالہ نہ کریں گے۔ خداوند کا حکم مان اور جو میں کہتا ہُوں وہ کر۔ تب تیرا بھلا ہوگا اور تیری جان بچ جائے گی۔ ۲۱لیکن اگر تُو نے اطاعت سے انکار کیا تب تو خداوند نے جو کلام مجھ پر نازل کیا ہے وہ یہ ہے: ۲۲یہُوداہ کے بادشاہ کے محل میں بچی ہُوئی تمام عورتیں شاہِ بابل کے حاکموں کے پاس پہنچائی جائیں گی اور وہ عورتیں تجھ سے کہیں گی:

تیرے اُن معتمد دوستوں نے تجھے فریب دیا
اور وہ تجھ پر غالب آ گئے۔
اور جب تیرے پاؤں کیچڑ میں دھنس گئے؛
تب تیرے دوستوں نے تیرا ساتھ چھوڑ دیا۔

۲۳تیری تمام بیویاں اور بچّے کسدیوں کے پاس پہنچائے جائیں گے۔ تُو خود اُن کے ہاتھ سے بچ نہ سکے گا بلکہ شاہِ بابل تجھے گرفتار کر لے گا اور یہ شہر جلا دیا جائے گا۔ ۲۴تب صِدقیاہ نے یرمیاہ سے کہا: یہ بات چیت کوئی جاننے نہ پائے ورنہ تُو مر جائے گا۔ ۲۵اگر حاکم یہ سُن کر کہ میں نے تجھ سے بات چیت کی ؑ تیرے پاس آ کر پوچھیں کہ ہمیں بتا کہ تُو نے بادشاہ سے کیا کہا اور بادشاہ نے تجھ سے کیا کہا؛ ہم سے نہ چھپا ورنہ ہم تجھے مار ڈالیں گے۔ ۲۶تب اُن سے کہنا: میں بادشاہ سے اِلتجا کر رہا تھا کہ وہ مجھے واپس یونتن کے گھر مرنے کے لیے نہ بھیجے۔

۲۷تمام حاکم یرمیاہ کے پاس آ تو گئے اور اُس سے دریافت بھی کیا لیکن اُس نے اُنہیں وہی کچھ بتایا جس کا بادشاہ نے اُسے حکم دیا تھا۔ اِس لیے اُنہوں نے مزید کچھ نہ کہا کیونکہ کسی نے بادشاہ کے ساتھ اُس کی بات چیت نہیں سُنی تھی۔

۲۸اِس طرح یروشلیم تسخیر ہونے تک یرمیاہ پہرہ کے قیدخانہ کے صحن میں رہا۔

یروشلیم پر قبضہ

۳۹

یروشلیم اِس طرح سے تسخیر کر لیا گیا: یہُوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کے عہد کے نویں سال کے

دسویں مہینہ میں شاہِ بابل نبوکدنضر نے اپنی تمام فوج کے ساتھ یروشلیم پر چڑھائی کی اور اُس کا محاصرہ کیا۔ [۲] اور صِدقیاہ کے عہد کے گیارہویں سال کے چوتھے مہینے کے نویں دِن، شہر کی فصیل توڑ دی گئی۔ [۳] تب شاہِ بابل کے تمام حُکّام یعنی سمگر کا نرگل۔شاریضر، ایک افسرِ اعلیٰ نبیو۔سرسیکم، ایک اور اعلیٰ افسر نرگل۔شاریضر اور شاہِ بابل کے دوسرے تمام حُکّام چلے آئے اور درمیانی پھاٹک پر بیٹھ گئے۔ [۴] جب صِدقیاہ اور تمام سپاہیوں نے اُنہیں دیکھا تو وہ بھاگ گئے اور دو دیواروں کے درمیانی پھاٹک سے شاہی باغ کی راہ سے رات ہی رات شہر سے بھاگ کر اَرابَاہ کی راہ لی۔

[۵] لیکن کسدی فوج نے اُن کا تعاقب کیا اور صِدقیاہ کو یریحو کے میدان میں جا لیا۔ اُنہوں نے اُسے گرفتار کر لیا اور شاہِ بابل نبوکدنضر کے پاس حمات کے علاقہ میں رِبلہ لے گئے جہاں اُس نے اُس پر سزا کا حکم صادر کیا۔ [۶] تب شاہِ بابل نے صِدقیاہ کے بیٹوں کو اُسی کی آنکھوں کے سامنے ربلہ میں ذبح کیا اور یہوداہ کے تمام اُمراء کو بھی قتل کیا۔ [۷] پھر اُس نے صِدقیاہ کی آنکھیں نکال لیں اور اُسے بابل لے جانے کے لیے کانسے کی زنجیروں میں جکڑ لیا۔

[۸] کسدیوں نے شاہی محل کو اور لوگوں کے مکانات کو آگ لگا دی اور یروشلیم کی فصیلوں کو گرا دیا۔ [۹] شاہی پہرہ داروں کے سردار نبوزرادان نے شہر میں بچے ہُوئے لوگوں کو اور جو اُس سے جا ملے تھے اُنہیں اور باقی کے لوگوں کو جلاوطن کر کے بابل لے گیا۔

[۱۰] لیکن شاہی پہرہ داروں کے سردار نبوزرادان نے یہوداہ کے ملک میں چند غریب لوگوں کو پیچھے چھوڑ دیا جن کے پاس کچھ بھی نہ تھا اور اُس وقت اُس نے اُنہیں تاکستان اور کھیت دیئے۔

[۱۱] اب شاہِ بابل نبوکدنضر نے شاہی پہرہ داروں کے سردار کی معرفت یرمیاہ کے متعلق یہ احکام جاری کیے: [۱۲] اُسے لے کر اُس کی دیکھ بھال کرنا۔ اُسے کسی قسم کی ایذا نہ پہنچانا بلکہ جیسا وہ تجھ سے کہے ویسا ہی سلوک اُس کے ساتھ کرنا۔ [۱۳] چنانچہ شاہی پہرہ داروں کے سردار نبوزرادان، اعلیٰ افسر نبوشازبان اور ایک اور اعلیٰ افسر نرگل۔شاریضر اور شاہِ بابل کے دوسرے تمام حاکموں نے [۱۴] لوگوں کو بھیج کر یرمیاہ کو پہرہ کے قید خانہ کے صحن سے نکلوا لیا۔ اُنہوں نے اُسے جدلیاہ بِن اخیقام بِن شافان کے سپرد کر دیا تاکہ وہ اُسے اپنے گھر لے جائے۔ تب وہ اپنے ہی لوگوں کے ساتھ رہنے لگا۔

[۱۵] جب یرمیاہ پہرہ کے قید خانہ کے صحن میں قید تھا تب خداوند کا کلام اُس پر نازل ہُوا: [۱۶] جا اور کُوشی عبدِ مَلِک سے کہہ، ربُّ الافواج اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: میں اِس شہر کے خلاف کہی ہُوئی اپنی باتیں پوری کرنے کو ہُوں لیکن مصیبت کے ذریعہ نہ کہ بہبودی کے ذریعہ۔ اُس وقت وہ تیری آنکھوں کے سامنے پوری ہوں گی۔ [۱۷] لیکن اُس دِن میں تجھے بچا لُوں گا۔ یہ خداوند نے فرمایا ہے۔ تُو اُن لوگوں کے حوالے نہ کیا جائے گا جن سے تُو ڈرتا ہے۔ [۱۸] میں تجھے بچاؤں گا۔ تُو تلوار سے مارا نہ جائے گا بلکہ اپنی جان بچائے گا کیونکہ تیرا توکّل مجھ پر ہے۔ خداوند فرماتا ہے۔

یرمیاہ آزاد کیا گیا

۴۰ جب شاہی پہرہ داروں کے سردار نبوزرادان نے یرمیاہ کو رامہ میں بری کیا تب خداوند کا یہ کلام اُس پر نازل ہُوا۔ اُس نے یرمیاہ کو یروشلیم اور یہوداہ کے تمام اسیروں کے ساتھ جو جلاوطن ہو کر یروشلیم سے بابل لے جائے جا رہے تھے زنجیروں سے جکڑا ہُوا پایا تھا۔ [۲] جب پہرہ داروں کے سردار نے یرمیاہ کو دیکھا تو کہا: خداوند تیرے خدا نے یہ مصیبت اِس جگہ مقرّر کی تھی۔ [۳] اور اب خداوند نے اُسے نازل کیا۔ اُس نے ٹھیک اپنے قول کے مطابق کیا۔ یہ سب اِس لیے ہُوا کہ تُم لوگوں نے خداوند کے خلاف گناہ کیا اور اُس کا حکم نہ مانا۔ [۴] لیکن آج میں تجھے اِن ہتھکڑیوں سے جو تیرے ہاتھوں میں ہیں رہائی دیتا ہُوں۔ اگر تُو چاہے تو میرے ساتھ بابل چل اور میں تیری دیکھ بھال کرُوں گا۔ لیکن اگر تُو نہ چاہے تو نہ آ۔ سارا ملک تیرے سامنے ہے۔ جہاں تیرا جی چاہے وہاں چلا جا۔ [۵] اِس سے قبل کہ یرمیاہ جانے کے لیے مُڑتا، نبوزرادان نے کہا: جدلیاہ بِن اخیقام بِن شافان کے پاس چلا جا جسے شاہِ بابل نے یہوداہ کے شہروں کے اوپر حکمران مقرّر کیا ہے اور لوگوں کے بیچ اُس کے پاس رہ یا پھر اپنی مرضی سے کہیں اور چلا جا۔

تب سردار نے اُسے اشیائے خوردونوش اور انعام دے کر جانے دیا۔ [۶] تب یرمیاہ اخیقام کے بیٹے جدلیاہ کے پاس مِصفاہ چلا گیا اور وہاں وہ اُس کے ساتھ اُن لوگوں کے بیچ میں رہنے لگا جو ملک میں بچے رہ گئے تھے۔

جدلیاہ کا قتل

[۷] جب لشکر کے تمام افسروں نے اور اُن کے لوگوں نے جو اب تک دیہاتوں میں تھے یہ سُنا کہ شاہِ بابل نے اخیقام کے بیٹے جدلیاہ کو ملک کا حاکم مقرّر کیا ہے اور ملک کے غریب مَردوں، عورتوں اور بچّوں کو، جنہیں جلاوطن کر کے بابل نہیں لے جایا گیا تھا اُسے سونپ دیا ہے [۸] تو نتنیاہ کا بیٹا اسماعیل، قریح کے بیٹے یوحانان اور یونتن، تنحومت کا بیٹا سرایا اور عیفی نطوفاتی کے بیٹے اور

کسی معکاتی کا بیٹا یزنیاہ اور اُن کے لوگ مِصفاہ میں جدلیاہ سے ملنے آئے۔ [۹] احیقام کے بیٹے اور شافان کے پوتے جدلیاہ نے اُنہیں اور اُن کے آدمیوں کو یقین دلانے کے لیے قسم کھائی۔ اُس نے کہا: کسدیوں کی خدمت کرنے سے نہ ڈرو۔ ملک میں بس جاؤ اور شاہِ بابل کی خدمت کرو تو تمہارا بھلا ہوگا۔ [۱۰] میں خود مِصفاہ میں رہُوں گا تا کہ جو کسدی ہمارے پاس آئیں گے اُن کے پاس تمہاری نمایندگی کرُوں۔ لیکن تُم مَے، گرمی کے میوے اور تیل حاصل کر کے اپنے برتنوں میں رکھّو اور اُن شہروں میں بسو جنہیں تُم نے حاصل کیا ہے۔

[۱۱] جب موآب، عمّون، عدوم اور دوسرے تمام ملکوں کے یہوُدیوں نے سُنا کہ شاہِ بابل نے چند لوگوں کو یہوُداہ میں رہنے دیا ہے اور احیقام کے بیٹے اور شافان کے پوتے جدلیاہ کو وہاں کا حاکم مقرّر کیا ہے۔ [۱۲] تو وہ سب اُن تمام ممالک سے جہاں وہ تِتّر بِتّر ہو چُکے تھے لَوٹ کر یہوُداہ کے ملک میں مِصفاہ میں آئے اور جدلیاہ سے ملے اور کثرت سے مَے اور موسمِ گرما کے میوے جمع کیے۔

[۱۳] قاریح کا بیٹا یوحانان اور تمام فوجی حُکّام جو اب تک دیہاتوں میں تھے مِصفاہ میں جدلیاہ کے پاس آئے [۱۴] اور اُس سے کہا: کیا تُو نہیں جانتا کہ بنی عمّون کے بادشاہ بعلیس نے نتنیاہ کے بیٹے اسماعیل کو تجھے جان سے مارنے کے لیے بھیجا ہے؟ لیکن احیقام کے بیٹے جدلیاہ نے اُن کا یقین نہ کیا۔

[۱۵] تب قاریح کے بیٹے یوحانان نے مِصفاہ میں جدلیاہ سے تنہائی میں کہا: مجھے اجازت دے کہ جا کر نتنیاہ کے بیٹے اسماعیل کو قتل کر دُوں اور کسی کو خبر بھی نہ ہو۔ وہ کیوں تیری جان لے اور تمام یہوُدیوں کو جو تیرے گرد جمع ہُوئے ہیں تِتّر بِتّر ہونے دے اور یہوُداہ کے باقی ماندہ لوگوں کو تباہ کرے؟

[۱۶] احیقام کے بیٹے جدلیاہ نے قاریح کے بیٹے یوحانان سے کہا: ایسی کوئی حرکت نہ کرنا! تُو جو اِسماعیل کے بارے میں کہہ رہا ہے وہ سچ نہیں ہے۔

۴۱

ساتویں مہینہ میں یوں ہُوا کہ نتنیاہ کا بیٹا اور الیسمع کا پوتا اسماعیل جو شاہی نسل سے تھا اور بادشاہ کے سرداروں میں سے تھا دس آدمیوں کے ساتھ مِصفاہ میں احیقام کے بیٹے جدلیاہ کے پاس آیا۔ وہ وہاں اکٹھّے کھانا کھا رہے تھے، [۲] کہ نتنیاہ کا بیٹا اِسماعیل اور وہ دس آدمی جو اُس کے ساتھ تھے اُٹھے اور احیقام کے بیٹے اور شافان کے پوتے جدلیاہ کو جسے شاہِ بابل نے ملک کا حاکم مقرّر کیا تھا تلوار سے مارا اور قتل کیا۔ [۳] اور اسماعیل نے جدلیاہ کے ساتھ جتنے یہوُدی مِصفاہ میں تھے اور جو کسدی سپاہی وہاں تھے اُن سب کو مار ڈالا۔

[۴] جدلیاہ کے مارے جانے کے دوسرے دِن جب کسی کو اِس حادثہ کا علم بھی نہ تھا [۵] سِکم، شیلوہ اور سامریہ سے اسّی آدمی داڑھی منڈائے کپڑے پھاڑے ہُوئے اور اپنے جسم کو گھائل کیے ہُوئے ہدیے اور لوبان ہاتھ میں لیے ہُوئے خداوند کی ہیکل میں آئے۔ [۶] نتنیاہ کا بیٹا اسماعیل مِصفاہ سے اُنہیں ملنے کو نکلا اور روتے ہُوئے چلا۔ جب وہ اُن سے ملا تو کہا احیقام کے بیٹے جدلیاہ کے پاس چلو۔ [۷] تب وہ شہر میں گئے۔ تب نتنیاہ کے بیٹے اسماعیل اور اُس کے ساتھیوں نے اُنہیں قتل کر کے حَوض میں پھینک دیا۔ [۸] لیکن اُن میں سے دس آدمیوں نے اسماعیل سے التجا کی: ہمیں قتل نہ کر! ہم نے گیہوں اور جَو، تیل اور شہد کھیت میں چھپا رکھّا ہے۔ لہٰذا اُس نے اُنہیں چھوڑ دیا اور دوسروں کے ساتھ قتل نہ کیا۔ [۹] وہ حَوض جس میں نتنیاہ کے بیٹے اسماعیل نے اُن لوگوں کی لاشوں کو پھینک دیا تھا جنہیں اُس نے جدلیاہ کے ساتھ قتل کیا تھا وہی تھا جسے آسا بادشاہ نے شاہِ اِسرائیل بعشا سے بچاؤ کرنے کی خاطر بنایا تھا۔ نتنیاہ کے بیٹے اِسماعیل نے اُسے مُردوں سے بھر دیا۔

[۱۰] مِصفاہ میں جتنے لوگ باقی بچے تھے یعنی شاہزادیاں اور وہ لوگ جنہیں شاہی پہرہ داروں کے سردار نبوزرادان نے احیقام کے بیٹے جدلیاہ کے سپرد کیا تھا اُن سب کو اسماعیل نے اسیر کیا۔ نتنیاہ کا بیٹا اسماعیل اُنہیں اسیر کر کے عمّونیوں کے پاس لے جانے کے لیے چل پڑا۔

[۱۱] جب قاریح کے بیٹے یوحانان اور اُس کے ساتھ رہنے والے سبھی فوجی حُکّام نے نتنیاہ کے بیٹے اسماعیل کے کیے ہُوئے جرائم کے متعلق سُنا [۱۲] تو وہ اپنے سبھی لوگوں کو ساتھ لے کر نتنیاہ کے بیٹے اسماعیل سے لڑنے کو نکل پڑے اور اُسے جبعون کے بڑے تالاب کے پاس جا لیا۔ [۱۳] وہ سب لوگ جو اسماعیل کے ساتھ تھے قاریح کے بیٹے یوحانان اور فوجی افسروں کو دیکھ کر خوش ہُوئے [۱۴] وہ تمام لوگ جنہیں اِسماعیل مِصفاہ سے پکڑ کر لے گیا تھا پلٹ کر قاریح کے بیٹے یوحانان سے جا ملے۔ [۱۵] لیکن نتنیاہ کا بیٹا اسماعیل اور اُس کے آٹھ ساتھی یوحانان کے ہاتھ سے بچ نکلے اور عمّونیوں کی طرف بھاگ گئے۔

مِصر کو روانگی

[۱۶] تب قاریح کا بیٹا یوحانان اور وہ فوجی افسر جو اُس کے ساتھ تھے اُن تمام بچے ہُوئے لوگوں کو چھُڑا کر واپس لائے جنہیں

نتنیاہ کا بیٹا اسمٰعیل، احیقام کے بیٹے جدلیاہ کو قتل کرنے کے بعد مِصفاہ سے لے گیا تھا جنہیں وہ جبعون سے واپس لایا تھا۔ اُن میں جنگی سپاہی، عورتیں، بچّے اور خواجہ سرا شامل تھے۔ [۱۷] اور اُنہوں نے بیت لحم کے نزدیک جیرُوت کِمہام میں رُکتے ہُوئے مِصر کی راہ لی تا کہ کسدیوں سے بچ سکیں جن سے وہ ڈرتے تھے کیونکہ نتنیاہ کے بیٹے اِسمٰعیل نے احیقام کے بیٹے کو قتل کیا تھا جسے شاہِ بابل نے ملک کا حاکم مقرّر کیا تھا۔

۴۲ تب تمام فوجی افسر اور قاریح کا بیٹا یوحانان اور ہوسعیاہ کا بیٹا یزنیاہ اور ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ تک سبھی لوگ [۲] یرمیاہ نبی کے پاس پہنچے اور اُس سے کہا: ہماری درخواست سُن اور خداوند اپنے خدا سے ان تمام بچے ہُوئے لوگوں کی خاطر دعا کر کیونکہ جیسا کہ تُو دیکھ رہا ہے کسی زمانہ میں ہم بہت تھے لیکن اب چند ہی باقی بچے ہیں۔ [۳] دعا کر تا کہ خداوند تیرا خدا ہمیں بتائے کہ ہم کہاں جائیں اور کیا کریں۔

[۴] یرمیاہ نبی نے کہا، میں نے تمہاری سُنی۔ میں یقیناً تمہارے کہنے کے مطابق خداوند تمہارے خدا سے دعا کروں گا اور جو کچھ جواب خداوند تمہارے لیے دے گا وہ میں تمہیں بتاؤں گا اور تُم سے کچھ نہ چھپاؤں گا۔

[۵] تب اُنہوں نے یرمیاہ سے کہا: اگر ہم ہر بات پر جو خداوند تیرے خدا نے تیری معرفت بتائی ہے عمل نہ کریں تو خداوند ہمارے خلاف سچّا اور وفادار گواہ ٹھہرے۔ [۶] خواہ وہ ہمارے حق میں بھلا ہو یا بُرا ہم خداوند اپنے خدا کا حکم مانیں گے جس کے پاس ہم تجھے بھیجتے ہیں تا کہ جب ہم اپنے خدا کی فرمانبرداری کریں تو ہمارا بھلا ہو۔

[۷] دس دِن کے بعد خداوند کا کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا۔ [۸] چنانچہ اُس نے قاریح کے بیٹے یوحانان کو، تمام فوجی افسروں کو جو اُس کے ساتھ تھے اور ادنیٰ سے اعلیٰ تک سبھی لوگوں کو اپنے پاس بُلا لیا [۹] اور اُن سے کہا: خداوند، اِسرائیل کا خدا جس کے پاس تُم نے مجھے مع اپنی درخواست کے بھیجا تھا یوں کہتا ہے: [۱۰] اگر تُم اِس ملک میں ٹھہرے رہو گے تو میں تمہیں قائم رکھوں گا، برباد نہیں کرُوں گا؛ میں تمہیں لگاؤں گا، اُکھاڑوں گا نہیں۔ کیونکہ جو تباہی میں نے تُم پر آنے دی اُس سے مجھے دکھ ہُوا ہے [۱۱] شاہِ بابل کا خوف نہ کرو جس سے کہ اب تُم ڈر رہے ہو۔ اُس سے نہ ڈرو۔ خداوند فرماتا ہے۔ کیونکہ میں تمہارے ساتھ ہُوں اور تمہیں بچاؤں گا اور اُس کے ہاتھ سے تمہیں چھڑاؤں گا۔ [۱۲] میں تُم پر رحم کرُوں گا تا کہ وہ تُم پر رحم کرے اور تمہیں تمہارے ملک میں بحال کرے۔

[۱۳] البتّہ اگر تُم کہو، ہم اِس ملک میں نہ رہیں گے اور اِس طرح سے خداوند اپنے خدا کا حکم نہ مانو [۱۴] اور اگر تُم کہو، نہیں، ہم مِصر میں جا کر بسیں گے جہاں ہم جنگ نہ دیکھنے پائیں، نہ نرسنگے کی آواز سُنیں یا روٹی کے بھوکے ہوں [۱۵] تو خداوند کا کلام سُنو: اَے یہوُداہ کے بچے ہُوئے لوگو! ربُّ الافواج، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: اگر تُم نے مِصر جانے کی ٹھان ہی لی ہے اور تُم وہاں جا کر بس جاؤ [۱۶] تو جس تلوار سے تُم ڈرتے ہو وہ وہاں تُم پر غالب آئے گی اور وہ قحط جس کا تمہیں خوف ہے مِصر تک تمہارا تعاقب کرے گا اور وہاں تُم مَر جاؤ گے۔ [۱۷] یقیناً وہ سب لوگ جو مِصر میں جا کر بس جانا چاہتے ہیں تلوار، قحط اور وبا سے مَر جائیں گے اور اُن میں سے ایک بھی اُس آفت سے بچ نہ سکے گا جو میں اُن پر لاؤں گا۔ [۱۸] ربُّ الافواج، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے، جس طرح میرا غُصّہ اور قہر اُن لوگوں پر اُنڈیلا گیا جو یروشلیم میں رہتے تھے اُسی طرح سے جب تُم مِصر جاؤ گے تب میرا قہر تُم لوگوں پر اُنڈیلا جائے گا۔ تُم لعنت وحیرت اور ملامت اور طعنہ زنی کا باعث ہو گے اور تُم پھر کبھی یہ جگہ دیکھ نہ پاؤ گے۔

[۱۹] اَے یہوُداہ کے بچے ہُوئے لوگو، خداوند نے تُم سے کہا ہے، مِصر میں نہ جاؤ۔ یقین جانو کہ میں آج تُم کو جتا رہا ہُوں [۲۰] کہ جب تُم نے مجھے خداوند تمہارے خدا کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ خداوند ہمارے خدا سے دعا کر اور وہ جو کچھ کہے ہم سے کہہ تا کہ ہم اُس پر عمل کریں تو تُم نے بڑی غلطی کی۔ [۲۱] میں نے آج تمہیں بتا دیا ہے لیکن اب تک تُم نے خداوند اپنے خدا کا حکم نہیں مانا جو اُس نے میری معرفت تمہیں بھیجا تھا۔ [۲۲] اِس لیے اب یقین جانو کہ تُم جہاں جا کر بسنا چاہتے ہو وہاں تلوار، قحط اور وبا سے مرو گے۔

۴۳ جب یرمیاہ خداوند اُن کے خدا کی سب باتیں لوگوں سے کہہ چُکا یعنی ہر وہ بات جسے کہنے کے لیے خداوند نے اُسے اُن کے پاس بھیجا تھا۔ [۲] تب ہوسعیاہ کے بیٹے عزریاہ اور قاریح کے بیٹے یوحانان اور تمام مغرور لوگوں نے یرمیاہ سے کہا: تُو جھوٹ بولتا ہے، خداوند ہمارے خدا نے تجھے یہ کہنے کے لیے نہیں بھیجا کہ مِصر میں رہنے کے لیے نہ جاؤ۔ [۳] لیکن نیریاہ کا بیٹا باروک تجھے ہمارے خلاف اُکساتا ہے تا کہ ہمیں کسدیوں کے حوالہ کیا جائے تا کہ وہ ہمیں مار ڈالیں یا جلاوطن کر کے بابل کو لے جائیں۔

[۴] چنانچہ قاریح کے بیٹے یوحانان اور تمام فوجی افسروں اور

سب لوگوں نے خداوند کا یہ حکم نہ مانا کہ وہ یہوداہ کے ملک میں ہی رہیں۔ ۵ بلکہ قاریح کے بیٹے یوحانان اور تمام فوجی حکام، یہوداہ کے باقی بچے ہوئے اُن لوگوں کو بھی لے گئے جو تمام ملکوں سے جہاں اُن کو تتر بتر کیا گیا تھا، واپس لَوٹ کر یہوداہ میں رہنے کے لیے آئے تھے۔ ۶ وہ یرمیاہ نبی اور نیریاہ کے بیٹے باروک کو بھی اُن تمام مَردوں، عورتوں، بچوں اور شہزادیوں کے ساتھ لے گئے جنہیں شاہی پہرہ داروں کے سردار نبوزرادان نے اخیقام کے بیٹے اور شافان کے پوتے جدلیاہ کے پاس چھوڑا تھا۔ ۷ چنانچہ وہ خداوند کے حکم کے خلاف مصر میں داخل ہوئے اور تحفنحیس تک جا پہنچے۔

۸ تحفنحیس میں خداوند کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا: ۹ اپنے ساتھ چند بڑے پتھر لے اور یہودیوں کی نگاہوں کے سامنے اُنہیں اینٹ کے چبوترے میں مٹی میں گاڑ دے جو تحفنحیس میں فرعون کے محل کے دروازہ کے پاس ہے۔ ۱۰ تب اُن سے کہنا، ربُّ الافواج، اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: میں اپنے خادم نبوکدنضر، شاہِ بابل کو بُلاؤں گا اور میں اُس کا تخت اِن پتھروں پر رکھوں گا جنہیں میں نے یہاں لگوایا ہے اور وہ اپنا شاہی قالین اُن کے اوپر بچھائے گا۔ ۱۱ وہ آ کر مصر پر چڑھائی کرے گا اور جو مرنے والے ہوں اُنہیں مَوت کے اور جو اسیر ہونے والے ہوں اُنہیں اسیری کے اور جو تلوار کے لیے مخصوص کیے گئے ہوں اُنہیں تلوار کے حوالہ کرے گا۔ ۱۲ وہ مصر کے دیوتاؤں کے مندروں کو آگ لگا دے گا، وہ اُن کے مندروں کو جلائے گا اور اُن کے دیوتاؤں کو اسیر کرے گا اور جس طرح کوئی چرواہا اپنا کپڑا اپنے گرد لپیٹتا ہے ویسے ہی وہ مصر کو اپنے گرد لپیٹ لے گا اور وہاں سے بخیر و عافیت چلا جائے گا۔ ۱۳ اور وہ مصر میں بیت الشمس کے مقدّس ستونوں کو توڑ ڈالے گا اور مصر کے صنم کدوں کو جلا ڈالے گا۔

بُت پرستی کے باعث تباہی

۴۴ نچلے مصر یعنی مجدال، تحفنحیس اور میمفس (عبرانی نام نوف) میں۔ اور مصر کے بالائی علاقہ میں رہنے والے تمام یہودیوں کے متعلق یہ کلام یرمیاہ پر نازل ہوا۔ ۲ ربُّ الافواج، اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: جو بڑی آفت میں نے یروشلیم اور یہوداہ کے تمام شہروں پر نازل کی وہ تم دیکھ چکے ہو۔ آج وہ ویران اور غیرآباد پڑے ہوئے ہیں۔ ۳ محض اس بدی کے باعث جو اُنہوں نے کی۔ اُنہوں نے ایسے غیرمعبودوں کے لیے لوبان جلا کر اور اُن کی عبادت کر کے میرا غصّہ بھڑکایا جنہیں نہ وہ، نہ تم اور نہ اُن کے باپ دادا ہی جانتے تھے۔ ۴ میں نے بار بار اپنے خدمت گزار انبیاء بھیجے جو کہا کرتے تھے کہ ایسا مکروہ کام نہ کرو جس سے مجھے نفرت ہے! ۵ لیکن اُنہوں نے نہ سُنا اور نہ دھیان دیا۔ وہ اپنی شرارت سے باز نہ آئے اور غیرمعبودوں کے سامنے لوبان جلانا بند نہ کیا۔ ۶ اِس لیے میرا شدید قہر اُمنڈ پڑا۔ وہ یہوداہ کے شہروں اور یروشلیم کے کوچوں پر بھڑک اُٹھا اور اُنہیں ویران کھنڈر بنا دیا جیسے کہ وہ آج ہیں۔

۷ چنانچہ خداوند ربُّ الافواج، اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے: تم آپ اپنے اوپر ایسی بھاری آفت کیوں لاتے ہو جس سے یہوداہ کے مَرد اور عورتیں، بچے اور شیرخوار اطفال تباہ ہوں اور تم میں سے کوئی باقی نہ رہے؟ ۸ مصر میں جہاں کہ تم بسنے کے لیے آئے ہو وہاں اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی اشیاء سے اور غیرمعبودوں کے آگے لوبان جلا کے میرا غصّہ کیوں بھڑکاتے ہو؟ تم اپنے آپ کو تباہ کر کے دنیا کی تمام قوموں کے درمیان خود کو لعنت اور ملامت کا باعث بنا لو گے۔ ۹ کیا تم اپنے باپ دادا اور یہوداہ کے بادشاہوں اور اُن کی بیویوں کی اور خود اپنی اور اپنی بیویوں کی وہ شرارت بھول گئے جو تم نے یہوداہ کے ملک میں اور یروشلیم کے کوچوں میں کی تھی؟ ۱۰ آج کے دِن تک نہ وہ فروتن ہوئے اور نہ ڈرے، نہ ہی میری شریعت اور آئین پر عمل کیا جنہیں میں نے تمہارے اور تمہارے باپ دادا کے سامنے رکھا۔

۱۱ چنانچہ ربُّ الافواج، اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں نے تم پر آفت لانے کی ٹھانی ہے اور میں تمام یہوداہ کو تباہ کر دوں گا۔ ۱۲ میں یہوداہ کے بچے ہوئے لوگوں کو جو مصر جا کر بسنے کی ضد کر رہے تھے، مٹا دوں گا۔ وہ سب مصر میں مٹ جائیں گے۔ وہ یا تو تلوار سے مارے جائیں گے یا قحط سے مر جائیں گے۔ ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ تک سبھی تلوار یا قحط کا لقمہ ہوں گے اور لعنت و حیرت اور طعن و تشنیع کا باعث بنیں گے۔ ۱۳ جس طرح میں نے یروشلیم کو سزا دی تھی، اُسی طرح سے مصر میں رہنے والوں کو تلوار، قحط اور وبا سے سزا دوں گا۔ ۱۴ یہوداہ کے جتنے بچے ہوئے لوگ مصر میں رہنے کے لیے گئے ہیں، اُن میں سے ایک بھی نہ بچے گا اور نہ یہوداہ کے ملک میں واپس آنے کو باقی رہے گا جہاں لَوٹ کر رہنے کے لیے وہ ترس رہے ہیں۔ صرف چند بھاگ کر آئے ہوئے لوگوں کے علاوہ کوئی بھی واپس نہ آنے پائے گا۔

۱۵ تب وہ تمام مَرد جو جانتے تھے کہ اُن کی بیویوں نے

غیر معبودوں کے لیے لوبان جلایا اور جتنی عورتیں ایک بڑی جماعت میں پاس کھڑی تھیں اور اُن تمام لوگوں نے جو زیرین اور بالائی مِصر میں رہتے تھے ؑ یرمیاہ سے کہا: [۱۶] جو کلام تُو نے ہمیں خداوند کے نام سے سُنایا ہے اُسے ہم نہیں مانیں گے! [۱۷] ہم وہی سب کریں گے جیسا کہ ہم کہتے ہیں: جس طرح ہم، ہمارے باپ دادا، ہمارے بادشاہ اور ہمارے حاکم یہوداہ کے شہروں اور یروشلیم کے کوچوں میں کرتے تھے اُسی طرح ہم جنّت کی ملکہ کے لیے لوبان جلائیں گے اور تپاون دیں گے۔ اُس وقت ہمارے پاس کثرت سے اناج تھا، ہم آسودہ تھے اور دُکھوں سے محفوظ تھے۔ [۱۸] لیکن جب سے ہم نے جنّت کی ملکہ کو لوبان جلانا اور تپاون دینا بند کر دیا ہے تب سے ہم ہر چیز کے محتاج ہو گئے ہیں اور تلوار اور قحط سے مارے جا رہے ہیں۔

[۱۹] عورتوں نے مزید یہ کہا، جب ہم نے جنّت کی ملکہ کے لیے لوبان جلایا اور تپاون چڑھایا تو کیا ہمارے خاوند نہ جانتے تھے کہ ہم اُس کے لیے اُس کی شکل کے کلچے بنا رہی ہیں اور اُس پر تپاون چڑھا رہی ہیں؟

[۲۰] تب یرمیاہ نے اُن سب مَردوں اور عورتوں سے جنہوں نے اُسے جواب دیا تھا یوں کہا! [۲۱] تُم نے، تمہارے باپ دادا نے، تمہارے بادشاہوں اور حاکموں نے یہوداہ کے شہروں اور یروشلیم کے کوچوں میں جو لوبان جلایا کیا خداوند نے یاد کر کے اُس پر غور نہیں کیا؟ [۲۲] جب خداوند تمہاری بُری حرکتیں اور قابلِ نفرت کام جو تُم نے کیے، برداشت نہ کر سکا تب تمہارا ملک لعنتی ٹھہرا اور ویران اور غیر آباد ہو گیا جیسا کہ آج ہے۔ [۲۳] چونکہ تُم نے لوبان جلایا اور خداوند کے خلاف گناہ کیا اور اُس کا حکم نہ مانا، نہ اُس کی شریعت اور اُس کے آئین اور اُس کے معاہدوں پر عمل کیا اِس لیے یہ مصیبت تُم پر آئی جیسا کہ آج دیکھ رہے ہو۔

[۲۴] تب یرمیاہ نے اُن سب لوگوں اور عورتوں سے یوں کہا: اَے یہوداہ کے لوگو جو مِصر میں ہو ؑ خداوند کا کلام سُنو۔ [۲۵] ربُّ الافواج ؑ اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے۔ تُم نے اور تمہاری بیویوں نے اپنے اعمال سے اپنے ارادے یہ کہہ کر ظاہر کر دیئے ہیں کہ ہم نے جنّت کی ملکہ کے سامنے لوبان جلانے اور تپاون دینے کی جو منّت مانی ہے اُسے پورا کریں گے۔

پس ٹھیک ہے۔ بلا جھجھک اپنے وعدے پورے کرو! اپنی منّتیں مان کر اُنہیں پورا کرو! [۲۶] لیکن اَے مِصر میں رہنے والے یہودیو، خداوند کا کلام سُنو۔ خداوند فرماتا ہے کہ میں اپنے بزرگ نام کی قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ یہوداہ کا کوئی بھی شخص جو مِصر میں کہیں بھی رہتا ہو اب پھر کبھی میرا نام لے کر یوں نہ کہے گا کہ زندہ خداوند خدا کی قسم، [۲۷] اب میں اُن کی بھلائی کی نہیں بلکہ نقصان ہی کی فکر کرُوں گا۔ مِصر میں رہنے والے یہودی تلوار اور قحط سے ہلاک ہو جائیں گے یہاں تک کہ سب کے سب نیست و نابود ہو جائیں گے۔ [۲۸] ایسے بہت ہی کم لوگ ہوں گے جو تلوار سے بچ کر مِصر سے یہوداہ کے ملک کو لوٹ آئیں۔ تب یہوداہ کے تمام بچے ہُوئے لوگ جو مِصر میں بسنے کے لیے آئے تھے ؑ جانیں گے کہ کس کا قول قائم رہا، میرا یا اُن کا۔

[۲۹] میں تمہیں اُسی جگہ پر سزا دُوں گا، اُس کی نشانی یہ ہوگی، خداوند یوں فرماتا ہے، تاکہ تُم جانو کہ تمہیں نقصان پہنچانے کی میری دھمکی یقیناً پوری ہوگی۔ [۳۰] خداوند یوں فرماتا ہے کہ جس طرح میں نے یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کو اُس کی جان کے خواہاں دُشمن شاہِ بابل ؑ نبوکدنضر کے حوالہ کیا تھا اُسی طرح شاہِ مِصر ؑ فرعون حُفرع کو اُس کے اُن دُشمنوں کے حوالے کر رہا ہُوں جو اُس کی جان کے خواہاں ہیں۔

باروک کے نام پیغام

۴۵ یوسیاہ کے بیٹے، شاہِ یہوداہ ؑ یہویقیم کے عہد کے چوتھے سال، جب نیریاہ کا بیٹا باروک، یرمیاہ کی زبان سے نکلا ہُوا کلام طومار میں لکھ چُکا تب یرمیاہ نبی نے اُس سے یہ کہا: [۲] خداوند، اِسرائیل کا خدا تجھ سے یوں فرماتا ہے: اَے باروک: [۳] تُو نے کہا، مجھ پر افسوس! خداوند نے میرے دکھ میں غم کا اضافہ کر دیا۔ میں کراہتے کراہتے تھک گیا اور مجھے کچھ چین نہیں ملتا۔

[۴] خداوند نے کہا، اُس سے یوں کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں نے تمام ملک میں جو کچھ تعمیر کیا ہے اُسے گرا دُوں گا اور جو کچھ لگایا ہے اُسے اُکھاڑ دُوں گا۔ [۵] کیا تُو اپنے لیے بڑی بڑی چیزیں ڈھونڈ رہا ہے؟ اُنہیں مت ڈھونڈ کیونکہ میں تمام لوگوں پر بڑی آفت لاؤں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ لیکن تُو جہاں کہیں جائے گا وہاں میں تجھے اپنی جان بچا کر بھاگنے دُوں گا۔

مِصر کے متعلق پیغام

۴۶ یہ خداوند کا کلام ہے جو یرمیاہ نبی پر مختلف قوموں کے متعلق نازل ہُوا:

[۲] مِصر کے متعلق:

یہ پیغام شاہِ مِصر ؑ فرعون نکوہ کی فوج کے خلاف ہے جسے

دریائے فراتؔ کے کنارے کرکمیشؔ میں شاہِ بابلؔ، نبوکدنضرؔ نے یوسیاہؔ کے بیٹے، یہوداہؔ کے بادشاہ یہویقیمؔ کے عہد کے چوتھے سال میں شکست دی تھی۔

۳ اپنی چھوٹی اور بڑی دونوں سِپر تیّار کرو،
اور لڑائی کے لیے نکل پڑو!
۴ گھوڑوں کو آراستہ کرو،
اور اُن پر سوار ہو!
خود پہن کر
اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ!
اپنے نیزوں کو چمکاؤ،
اپنا زرہ بکتر پہنو!
۵ میں کیا دیکھ رہا ہُوں؟
وہ گھبرائے ہُوئے نظر آتے ہیں،
اور پیچھے ہٹ رہے ہیں،
اُن کے جنگجو سپاہی ہار گئے ہیں۔
اور بغیر پیچھے مُڑے
جلدی جلدی بھاگ رہے ہیں،
اور ہر طرف خوف چھایا ہُوا ہے،
خداوند فرماتا ہے۔
۶ نہ تیز رَو بھاگنے پائے گا
اور نہ بہادر بچ سکے گا۔
کیونکہ شمال میں دریائے فراتؔ کے کنارے
وہ ٹھوکر کھا کر گر جاتے ہیں۔

۷ یہ کون ہے جو دریائے نیلؔ کی مانند
اُمنڈتی ہُوئی ندیوں کی طرح بڑھا چلا آ رہا ہے؟
۸ مِصرؔ دریائے نیلؔ کی مانند،
اُمنڈتی ہُوئی ندیوں کی مانند بڑھ رہا ہے۔
وہ کہتا ہے، میں چڑھ کر زمین پر چھا جاؤں گا؛
میں شہروں کو اور اُن کے باشندوں کو تباہ کر دُوں گا۔
۹ اَے گھوڑ سوارو، حملہ کرو!
اَے رتھ سوارو، تیزی سے ہانکو!
اَے کُوشؔ اور فُوطؔ کے سِپر بردارو،
اور لِدیا والو! تُم جو تیر اندازی میں ماہر ہو،
آگے بڑھو۔
۱۰ لیکن وہ دِن خداوند ربُّ الافواج کا یومِ انتقام ہے،
یہ اُس کا اپنے دشمنوں سے انتقام لینے کا دِن ہے۔
تلوار سیر ہونے تک کھاتی ہی رہے گی،
اور جب تک خون سے اپنی پیاس نہیں بجھا لیتی رُکنے کی نہیں
کیونکہ خداوند ربُّ الافواج،
شمالی سرزمین میں دریائے فراتؔ کے کنارے
قربانی گذرانے گا۔

۱۱ اَے مِصرؔ کی کنواری بیٹی،
جلعادؔ تک جا کر مرہم حاصل کر۔
لیکن تُو خوامخواہ مختلف دوائیں استعمال کرتی ہے؛
کیونکہ تُو شفا نہ پائے گی۔
۱۲ مختلف قومیں تیری رسوائی کا حال سُنیں گی؛
اور زمین تیرے نالوں سے بھر جائے گی۔
ایک جنگجو سپاہی دوسرے سے ٹکرائے گا؛
اور دونوں باہم گر جائیں گے۔

۱۳ شاہِ بابلؔ نبوکدنضرؔ کے مِصرؔ آ کر اُس پر چڑھائی کرنے کے متعلق یہ پیغام خداوند نے یرمیاہؔ نبی کو دیا:

۱۴ مِصرؔ میں اِس کا اعلان کرو اور مجدولؔ میں منادی کرو؛
نوفؔ اور تحفنحیسؔ میں بھی منادی کرو:
اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ اور تیّار رہو جاؤ،
کیونکہ تلوار تیری چاروں طرف لوگوں کو کھائے جا رہی ہے۔
۱۵ تیرے جنگجو سپاہی پست کیوں ہوں؟
وہ کھڑے نہ رہ سکیں گے کیونکہ خداوند اُنہیں گرا دے گا۔
۱۶ وہ بار بار ٹھوکر کھائیں گے؛
اور ایک دوسرے پر گریں گے۔
اور کہیں گے، اُٹھو!
ہم ستمگر کی تلوار سے دور
اپنے لوگوں اور اپنے وطن کو واپس چلیں،
۱۷ وہاں وہ پکار کے کہیں گے،
شاہِ مِصرؔ فرعونؔ محض ایک اونچی آواز ہے؛
اس نے اپنا موقعہ کھو دیا ہے۔

[18] وہ بادشاہ جس کا نام ربُّ الافواج ہے، یوں فرماتا ہے:
مجھے اپنی حیات کی قسم،
جس طرح تبور پہاڑوں میں،
اور جیسا کرمِل سمندر کے کنارے ہے
ویسا ہی وہ آئے گا۔
[19] اَے مصر میں رہنے والو،
جلاوطنی کا سامان تیّار کر لو،
کیونکہ نوف شہر اُجاڑ دیا جائے گا،
اور وہ ویران اور غیرآباد ہو جائے گا۔

[20] مِصر نہایت خوبصورت بچھیا ہے،
لیکن شمال کی جانب سے اُس کے خلاف
ایک بڑی مکھّی یعنی تباہی آ رہی ہے۔
[21] اُس کی صفوں میں جو کرائے کے سپاہی ہیں
وہ موٹے بچھڑوں کی مانند ہیں۔
وہ بھی پلٹ کر اِکٹھے بھاگ جائیں گے،
وہ ٹِک نہ سکیں گے،
کیونکہ اُن پر تباہی کا دِن،
اور سزا پانے کا وقت آ پہنچا ہے۔
[22] جوں ہی دشمن آگے بڑھے گا
مِصر میں سے بھاگتے ہُوئے سانپ کی سی پھُنکار سُنائی دے گی؛
جس طرح لوگ پیڑ کاٹتے ہیں،
اُسی طرح وہ کلہاڑے لے کر اُس کے خلاف چڑھ آئیں گے۔
[23] خواہ اُس کا جنگل کتنا ہی گھنا ہو،
وہ اُسے کاٹ ڈالیں گے،
خداوند نے یہ فرمایا ہے۔
وہ تعداد میں ٹِڈّیوں سے بھی زیادہ ہیں،
جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔
[24] مِصر کی بیٹی پشیمان ہوگی،
اور اُسے شمال کے لوگوں کے حوالے کیا جائے گا۔

[25] ربُّ الافواج، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں نو کے آمون دیوتا، فرعون، مِصر اور اُس کے معبودوں، اُس کے بادشاہوں اور فرعون پر اعتقاد رکھنے والوں کو سزا دینے کو ہُوں۔ [26] میں اُن کو شاہِ بابل، نبوکدنضر اور اُس کے حاکموں کے حوالہ کرُوں گا جو اُن کی جان کے خواہاں ہیں۔ البتّہ بعد میں وہ پچھلے دِنوں کی طرح پھر بسایا جائے گا۔ خداوند فرماتا ہے۔

[27] اَے میرے خادم یعقوب، خوف نہ کر؛
اَے اِسرائیل، ہیبت زدہ نہ ہو۔
کیونکہ میں تجھے دور کے ملک سے،
اور تیری اولاد کو جلاوطن کیے ہُوئے ملک سے یقیناً چھڑا کر لے آؤں گا۔
یعقوب پھر امن اور راحت پائے گا،
اور اُسے کوئی ڈرانہ پائے گا۔
[28] اَے میرے خادم یعقوب، خوف نہ کر،
کیونکہ میں تیرے ساتھ ہُوں، خداوند فرماتا ہے۔
حالانکہ میں اُن تمام قوموں کو بالکل تباہ کر ڈالوں گا،
جن میں مَیں نے تجھے تِتّر بِتّر کیا تھا،
تو بھی تجھے بالکل تباہ نہ کرُوں گا۔
اور تجھے تنبیہ دُوں گا مگر مناسب طور پر؛
لیکن تجھے ہرگز بےسزا نہ چھوڑوں گا۔

فلستیوں کے متعلق پیغام

۴۷ فرعون نے غزّہ پر حملہ کرنے سے قبل فلستیوں کے متعلق خداوند کا یہ پیغام یرمیاہ نبی پر نازل ہُوا:
[2] خداوند یوں فرماتا ہے:

دیکھو، شمال میں ندیاں کیسی اُمنڈ رہی ہیں؛
جو ایک بھیانک سیلاب کی شکل اختیار کریں گی۔
اور ملک اور اُس میں کی ہر شَے،
اور شہر اور اُن کے باشندوں کو غرق کر دے گی۔
لوگ چلاّئیں گے،
اور ملک کے باشندے واویلا کریں گے۔
[3] سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سے،
دشمن کے رتھوں کے شور سے
اور اُن کے پہیوں کی گڑگڑاہٹ سے۔
باپ اپنے بچّوں کی مدد کرنے کے لیے نہ پلٹیں گے؛
کیونکہ اُن کے ہاتھ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

۴ کیونکہ تمام فلستیوں کو تباہ کرنے کا
دِن آ چُکا ہے
اور اُن بچے ہُوئے لوگوں کو کاٹنے کا
جو صور اور صیدا کے مددگار رہوتے۔
خداوند اُن فلستیوں کو تباہ کرنے پر آمادہ ہے،
جو کفتور کے جزیرہ پر بچے ہُوئے باشندے ہیں۔
۵ غزّہ ماتم کرنے کے لیے اپنا سر منڈائے گا؛
اور اشقلون خاموش ہو جائے گا۔
اَے میدانی علاقہ کے باقی ماندہ لوگو،
تُم کب تک اپنے جسم کو گھائل کرتے رہو گے؟

۶ تُم چِلّاتے ہو کہ اَے خداوند کی تلوار،
تیرے رُکنے میں اب کتنی دیر باقی ہے؟
اپنے میان میں داخل ہو؛
آرام کر اور خاموش ہو۔
۷ لیکن وہ کیسے رُکے گی
جب کہ خداوند نے اُسے حکم دیا ہے،
کہ اشقلون اور اُس کے ساحل پر
حملہ کر دے۔

موآب کے متعلق پیغام

۴۸ موآب کے متعلق:
ربُّ الافواج، اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ

نبو پر افسوس کیونکہ وہ تباہ ہو جائے گا۔
قریتایم رُسوا ہو گا اور لے لیا جائے گا؛
مسجاب شرمندہ اور پست ہو گا۔
۲ اب موآب کی اور تعریف نہ ہو گی؛
حِسبون میں لوگ اُس کی تباہی کے منصوبے بنائیں گے:
کہ آؤ اِس قوم کا خاتمہ کر ڈالیں۔
تُو بھی اَے مدمین سونا ہو جائے گا؛
اور تلوار تیرا پیچھا کرے گی۔
۳ حُورونایم سے چیخ و پُکار سُنائی دیتی ہے،
وہ نہایت شدید تباہی اور بربادی کی چیخیں ہیں۔
۴ موآب توڑ دیا جائے گا؛
اور اُس کے بچّے آہ و زاری کریں گے۔
۵ وہ اوپر لُوحیت کی راہ پر چل پڑیں گے،
اور راہ میں زار زار روئیں گے؛
اور نیچے کی طرف حُورونایم کے راستہ پر
بربادی کے باعث نہایت دردناک آہ و زاری سُنائی دیتی ہے۔
۶ بھاگو! اپنی جان بچاؤ؛
اور بیابان کی جھاڑی کی مانند بن جاؤ۔
۷ چونکہ تُم اپنے اعمال اور اپنی دولت پر بھروسہ رکھتے ہو،
اِس لیے تُم بھی اسیر ہو گے۔
اور کموس اپنے کاہنوں اور حُکّام سمیت،
جلاوطن ہو گا۔
۸ غارتگر ہر شہر پر چڑھائی کرے گا،
اور ایک بھی شہر نہیں بچے گا۔
وادی تباہ ہو جائے گی
اور میدان برباد ہو جائے گا،
کیونکہ خداوند نے فرمایا ہے۔
۹ موآب پر نمک چھڑک دو،
کیونکہ وہ ویران ہو جائے گا؛
اُس کے شہر اُجڑ جائیں گے،
اور وہاں کوئی بسنے والا نہ رہے گا۔

۱۰ افسوس اُس شخص پر جو خداوند کا کام کرنے میں لاپرواہی برتتا ہے!
افسوس اُس پر جو اپنی تلوار کو خونریزی سے روکتا ہے!

۱۱ موآب اپنے بچپن ہی سے چین سے رہا ہے،
جیسے شراب اپنی تلچھٹ پر ٹھہر گئی ہو،
اور ایک برتن سے دوسرے برتن میں نہ اُنڈیلی گئی ہو۔
وہ جلاوطن نہیں ہُوا۔
اِس لیے اُس کا مزہ پہلے کی طرح ہی ہے،
اور اُس کی مہک نہیں بدلی۔
۱۲ لیکن وہ دِن آ رہے ہیں،
خداوند فرماتا ہے،
جب میں اُن لوگوں کو بھیجوں گا جو صراحیوں میں سے اُنڈیلتے ہیں،
اور وہ اُسے اُنڈیل دیں گے؛
اور اُس کی صراحیاں خالی کر دیں گے،

اور جام چکنا چُور کر دیں گے
۱۳ اور جس طرح اِسرائیل کو
بیت ایل پر بھروسہ کر کے شرمندہ ہونا پڑا تھا،
اُسی طرح موآب کموس سے شرمندہ ہوگا۔

۱۴ تُم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہم جنگجو سپاہی ہیں،
جو میدانِ جنگ میں شجاعت دکھاتے ہیں؟
۱۵ موآب تباہ کیا جائے گا اور اُس کے شہروں پر حملہ ہوگا؛
اور اُس کے بہترین نوجوان قتل کے لیے لے جائے جائینگے،
یہ وہ بادشاہ فرماتا ہے جس کا نام ربُّ الافواج ہے۔
۱۶ موآب گرنے کو ہے؛
مصیبت اُس پر جلد آئے گی۔
۱۷ تُم سب لوگ جو اُس کے اِردگرد رہتے ہو،
اور اُس کی شہرت سے واقف ہو، اُس کے لیے ماتم کرو؛
کہو کہ یہ مضبوط عصا،
اور شاندار ڈنڈا کیسے ٹوٹ گیا۔

۱۸ اَے دیبون کی بیٹی (کے بسنے والو)،
اپنی شان وشوکت سے اُتر،
اور خشک زمین پر بیٹھ جا؛
کیونکہ موآب کو تباہ کرنے والا
تجھ پر بھی چڑھائی کرے گا
اور تیرے مستحکم شہروں کو تباہ کر دے گا۔
۱۹ اَے عروعیر میں رہنے والی،
راستہ میں کھڑی ہو اور دیکھ۔
بھاگنے والے مَرد اور بچ کر نکلنے والی عورت سے پوچھ،
اُن سے پوچھ کہ ماجرا کیا ہے؟
۲۰ موآب رُسوا ہُوا کیونکہ وہ چکنا چُور ہو گیا ہے۔
روؤ اور ماتم کرو!
ارنون میں بھی منادی کرو
کہ موآب تباہ ہو گیا۔
۲۱ حولون، یہصاہ اور مفعت،
۲۲ دیبون، نبُو اور بیت دِبلتایم،
۲۳ قریتایم، بیت جمول اور بیت معون،
۲۴ قریوت اور بصراہ۔

الغرض موآب کے میدانی علاقہ کے دور اور نزدیک کے تمام
شہروں پر
عذاب نازل ہُوا ہے
۲۵ موآب کا سینگ کٹ چُکا ہے؛
اور اُس کا بازو ٹوٹ گیا ہے،
خداوند فرماتا ہے۔

۲۶ اُسے مدہوش کر دو،
کیونکہ اُس نے خداوند کے خلاف سر اُٹھایا ہے۔
موآب کو اپنی قے میں لوٹنے دو؛
اور اُسے تمسخر کا نشانہ بننے دو۔
۲۷ کیا اِسرائیل کا تُم نے مضحکہ نہیں اُڑایا؟
کیا وہ چوروں کے درمیان پایا گیا تھا،
کہ جب بھی تُو اُس کا ذکر کرتا تھا
تو حقارت سے اپنا سر ہلاتا تھا۔
۲۸ اَے موآب کے باشندو،
اپنے شہروں کو خیرباد کہو اور چٹانوں پر جا بسو۔
اور کبوتر کی مانند بنو جو غار کے مُنہ پر اپنا گھونسلہ بناتا ہے۔

۲۹ ہم نے موآب کے تکبُّر کے بارے میں سُنا ہے۔
اُس کا متکبّرانہ فخر اور خود بینی،
اُس کا غرور اور گستاخی
اور اُس کے دل کا گھمنڈ مشہور ہے۔
۳۰ میں اُس کی گستاخی سے بھی واقف ہُوں، لیکن وہ فضول ہے،
خداوند فرماتا ہے۔
اور اُس کی شیخی سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
۳۱ اِس لیے میں موآب کے لیے واویلا کرتا ہُوں،
میں سارے موآب کے لیے زار زار روتا ہُوں،
اور قیر حرس کے لوگوں کے لیے ماتم کرتا ہُوں۔
۳۲ اَے سبماہ کی انگور کی بیلو،
میں تمہارے لیے یعزیر کی مانند روتا ہُوں۔
تمہاری شاخیں سمندر تک پھیل گئی ہیں؛
وہ یعزیر کے سمندر تک پہنچ گئی ہیں۔
غارتگر تیرے پکے ہُوئے پھلوں اور انگوروں پر
ٹوٹ پڑا ہے۔

۳۳ موآب کے باغات اور کھیتوں سے
خوشی اور شادمانی غائب ہو چکی ہے۔
میں نے حوض میں سے مے کا بہاؤ بند کر دیا ہے؛
اب کوئی خوشی سے للکارتے ہُوئے انگور نہیں روندتا۔
حالانکہ للکاریں سُنائی دیتی ہیں،
لیکن اُن میں وہ خوشی نہ رہی۔

۳۴ حسبون سے الیعالہ اور یہض تک،
اور ضغر سے حُورونایم اور یغلت سلیشیاہ تک،
اُن کے رونے کی صدائیں اُٹھ رہی ہیں
کیونکہ نمریم کے چشمے تک خشک ہو گئے ہیں۔
۳۵ موآب میں جو لوگ اونچے مقامات پر نذرانے پیش کرتے ہیں
اور اپنے معبودوں کے سامنے لوبان جلاتے ہیں
اُن کا میں خاتمہ کر دوں گا،
یہ خداوند نے فرمایا ہے۔
۳۶ اِس لیے موآب کی خاطر میرا دل بانسری کی مانند نوحہ کرتا ہے؛
وہ قیر حرس کے لوگوں کے لیے شہنائی کی طرح گریہ کرتا ہے۔
اُنہوں نے جو دولت حاصل کی تھی وہ نہ رہی۔
۳۷ ہر سر منڈا ہُوا ہے
اور ہر داڑھی مُونڈ ڈالی گئی ہے؛
ہر ہاتھ گھائل ہے
اور ہر کمر پر ٹاٹ لپٹا ہُوا ہے۔
۳۸ موآب کے تمام گھروں کی چھتوں پر
اور اُس کے تمام چوراہوں پر
آہ و زاری کے سوا کچھ نہیں ہے
کیونکہ میں نے موآب کو
ایک ناکارہ صراحی کی طرح توڑ ڈالا ہے،
خداوند فرماتا ہے۔
۳۹ وہ کس قدر خستہ حال ہے! اور وہ کس طرح ماتم کرتے ہیں!
موآب کیسے شرم سے اپنی پیٹھ پھیر لیتا ہے!
موآب اپنے اِردگرد کے تمام لوگوں کے لیے،
مضحکہ اور خوف کا باعث بن گیا ہے۔

۴۰ خداوند یوں فرماتا ہے:

دیکھ ایک عقاب نیچے کی طرف جھپٹ رہا ہے،
اور موآب کے اوپر اپنے پَر پھیلا رہا ہے۔
۴۱ شہر تسخیر کیے جائیں گے
اور قلعوں پر قبضہ جما لیا جائے گا۔
اُس دِن موآب کے جنگجو سپاہیوں کے دل
زچّہ کے دل کی مانند ہوں گے۔
۴۲ موآب تباہ ہو گا اور پھر قوم نہ کہلائے گا
کیونکہ اُس نے خداوند کے خلاف سر بلند کیا۔
۴۳ اَے موآب کے لوگو!
خوف اور گڑھا اور پھندا تمہارے منتظر ہیں،
خداوند فرماتا ہے۔
۴۴ جو خوف سے بھاگے گا
وہ گڑھے میں گر جائے گا،
اور جو گڑھے میں سے نکل پائے گا
وہ پھندے میں پھنس جائے گا؛
کیونکہ میں موآب پر
اُس کی سزا کا برس لاؤں گا،
یہ خداوند فرماتا ہے۔

۴۵ بھاگے ہُوئے لوگ
حَسبُون کے سایہ میں بے تاب کھڑے ہیں،
کیونکہ حَسبُون میں سے آگ نکل پڑی ہے،
اور سیحُون کے بیچ سے ایک شعلہ نکلا ہے؛
جو موآبیوں کی پیشانیوں کو،
اور پُرشور شیخی بازوں کی کھوپڑیوں کو جلا ڈالے گا۔
۴۶ اَے موآب، تجھ پر افسوس!
کموس کے لوگ تباہ ہو گئے؛
تمہارے بیٹے جلاوطن کر دیئے گئے
اور تمہاری بیٹیاں اسیری میں چلی گئیں۔
۴۷ پھر بھی میں آیندہ دِنوں میں
موآب کو بحال کرُوں گا،
خداوند فرماتا ہے۔
موآب کا فیصلہ یہیں ختم ہوتا ہے۔

عمّون کے متعلق پیغام

۴۹ بنی عمّون کے متعلق
خداوند یوں فرماتا ہے:
کیا اِسرائیل کے بیٹے نہیں ہیں؟
کیا اُس کا کوئی وارث نہیں رہا؟
پھر مِلکوم نے جد پر کیوں قبضہ جما لیا؟
اُس کے لوگ اُس کے شہروں میں کیوں بستے ہیں؟
۲ لیکن وہ دِن آ رہے ہیں،
خداوند فرماتا ہے،
جب میں عمّونیوں کے ربّہ شہر کے خلاف
جنگ کی للکار سُناؤں گا:
تب وہ کھنڈروں کا ڈھیر بن جائے گا،
اور اُس کے اِرد گِرد کے دیہات میں آگ لگا دی جائے گی۔
تب اِسرائیل اُن لوگوں کو نکال دے گا
جنہوں نے اُسے نکال دیا تھا،
خداوند فرماتا ہے۔
۳ اَے حسبون واویلا کر کہ عی تباہ کر دیا گیا!
ربّہ کے باشندو! چلّاؤ!
ٹاٹ پہن کر ماتم کرو؛
دیواروں کے اندر اِدھر اُدھر دَوڑو،
کیونکہ ملکوم اپنے کاہنوں اور حُکّام کے ساتھ،
جلاوطن کیا جائے گا۔
۴ تُم اپنی وادیوں پر، خصوصاً اپنی پھلدار وادیوں پر،
اِس قدر نازاں کیوں ہو؟
اَے بے وفا بیٹی!
تُو اپنی دولت پر بھروسہ کرتی ہے اور کہتی ہے،
مجھ پر کون چڑھائی کر سکے گا؟
۵ میں تیرے چاروں طرف کے سب رہنے والوں کی طرف سے
تجھ پر خوف طاری کروں گا،
یہ خداوند ربُّ الافواج نے فرمایا ہے۔
تُم سب ایک ایک کر کے ہانکے جاؤ گے،
اور بھاگے ہُوئے لوگوں کو کوئی جمع نہ کر پائے گا۔

۶ مگر اس کے بعد میں عمّونیوں کو بحال کروں گا،
خداوند فرماتا ہے۔

اِدّوم کے متعلق پیغام

۷ اِدّوم کے متعلق:
ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:

کیا تیمان میں دانشمندی مطلق نہ رہی؟
کیا عاقلوں کی مصلحت جاتی رہی؟
کیا اُن کی حکمت نابود ہو گئی؟
۸ اَے ددان کے باشندو!
پلٹو اور بھاگو اور گہرے غاروں میں چھپ جاؤ،
کیونکہ میں عیسَو کو سزا دیتے وقت
اُس پر بڑی آفت نازل کروں گا۔
۹ اگر انگور توڑنے والے تیرے پاس آئیں،
تو کیا وہ کچھ انگور چھوڑ نہ جائیں گے؟
اگر رات کے وقت چور آ جائیں،
تو کیا وہ صرف اتنا ہی مال نہ چُرائیں گے جتنے کی اُنہیں ضرورت ہے؟
۱۰ لیکن میں عیسَو کو بالکل ننگا کر دُوں گا؛
میں اُس کے چھپنے کی جگہوں کو ظاہر کر دُوں گا،
تاکہ وہ اپنے آپ کو چھپا نہ سکے۔
اُس کے بچّے، رشتہ دار اور ہمسائے نابود ہو جائیں گے،
اور وہ نہ رہے گا۔
۱۱ اپنے یتیموں کو چھوڑ جاؤ، میں اُن کی جان بچاؤں گا۔
تمہاری بیوائیں بھی مجھ پر بھروسا کر سکتی ہیں۔

۱۲ خداوند یوں فرماتا ہے: اگر بیٹے کے مستحق نہ ہوتے ہُوئے بھی لوگوں کو پیالہ پینا پڑا تب تُو بے سزا کیوں چھُوٹے؟ تُو بغیر سزا کے نہ بچے گا بلکہ تجھے بھی اُسے پینا ہوگا۔ ۱۳ مجھے اپنی قسم، خداوند نے یہ فرمایا ہے کہ بصراہ ایسا تباہ ہو جائے گا کہ لوگ اُس پر حیرت، ملامت اور لعنت کریں گے اور اُس کے تمام شہر ہمیشہ کے لیے ویران ہو جائیں گے۔

۱۴ مجھے خداوند کی طرف سے یہ پیغام ملا ہے:
مختلف قوموں کے پاس یہ کہنے کے لیے ایک سفیر بھیجا گیا تھا کہ
اُس پر حملہ کرنے کے لیے اِکٹھے ہو جاؤ!
لڑائی کے لیے اُٹھو!

۱۵ اب میں تجھے مختلف قوموں کے درمیان حقیر،
اور لوگوں میں ذلیل کر دُوں گا۔
۱۶ اَے چٹان کی دراڑوں میں رہنے والو،
اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈیرا ڈالنے والو،
تمہاری ہیبت اور تمہارے دل کے غرور نے
تمہیں دھوکا دیا۔
خواہ تُم عقاب کی طرح اونچائی پر گھونسلہ کیوں نہ بناؤ،
تو بھی میں تمہیں وہاں سے نیچے لے آؤں گا،
یہ خداوند نے فرمایا ہے۔
۱۷ ادُوم حیرت کا مقام بن جائے گا؛
اور اُدھر سے گزرنے والے سب لوگ حیران ہوں گے
اور اُس کی خستہ حالت کے باعث اس کی تضحیک کریں گے۔
۱۸ جس طرح سے سدُوم اور عمُورہ
اپنے پڑوسی شہروں کے ساتھ غارت کیے گئے،
خداوند فرماتا ہے،
اسی طرح وہاں کوئی نہ رہے گا، نہ کوئی شخص وہاں بسے گا۔

۱۹ یردن کے گھنے جنگلوں میں سے نکل کر
سرسبز چراگاہوں میں آتے ہُوئے شیر کی طرح،
میں ادُوم کو پل بھر میں اس کے ملک سے بھگا دُوں گا،
وہ کون برگزیدہ شخص ہے جسے میں اس خدمت کے لیے مقرّر
کروں گا؟
مجھ سا کون ہے اور کون مجھے للکار سکتا ہے؟
اور کون سا چرواہا میرے مقابل کھڑا رہ سکتا ہے؟
۲۰ چنانچہ سُنو کہ خداوند نے ادُوم کے خلاف کیا منصوبہ بنایا ہے،
اور تیمان کے باشندوں کے خلاف اس کا ارادہ کیا ہے؟
گلّے کے بچّے گھسیٹے جائیں گے؛
اور وہ اُن کی چراگاہ کو خود اُن کی اپنی وجہ سے بالکل تباہ
کر دے گا۔
۲۱ اُن کے گرنے کی آواز سے زمین کانپ اُٹھے گی؛
اور اُن کی چیخوں کی آواز بحرِ قلزم تک گونجے گی۔
۲۲ دیکھو! وہ ایک عقاب کی طرح پرواز کرے گا اور نیچے اُترے گا،
اور اپنے پر بصراہ پر پھیلائے گا۔
اُس دِن ادوم کے جنگجو سپاہیوں کے دل
ایک زچّہ کے دل کی طرح ہوں گے۔

دمشق کے متعلق پیغام

۲۳ دمشق کے متعلق:

حمات اور ارفاد دہشت زدہ ہیں،
کیونکہ اُنہوں نے بُری خبر سُنی ہے۔
اُن کا دل ٹُوٹ گیا ہے،
اور وہ ایک بےچین سمندر کی مانند پریشان ہیں۔
۲۴ دمشق کمزور ہو گیا،
اور بھاگنے کے لیے پلٹ گیا ہے
اور زچّہ کی مانند شدید درد
اور خوف نے اسے پکڑ لیا ہے۔
۲۵ وہ نامور شہر جس سے مجھے شادمانی ہوتی ہے،
ترک کیوں نہیں کیا گیا؟
۲۶ یقیناً اُس کے جواں مرد کوچوں میں گر جائیں گے؛
اور اُس کے تمام جنگجو سپاہی اُس دِن مار دیئے جائیں گے،
یہ ربُّ الافواج فرماتا ہے۔
۲۷ میں دمشق کی دیواروں کو آگ لگا دُوں گا
جو بِن ہدد کے محلوں کو بھسم کر دے گی۔

قیدار اور حصور کے متعلق پیغام

۲۸ قیدار اور حصور کی سلطنتوں کے متعلق جن پر شاہِ بابل نبوکدنضر
نے چڑھائی کی:

خداوند یوں فرماتا ہے:

اُٹھو اور قیدار پر حملہ کرو
اور اہلِ مشرق کو تباہ کر دو۔
۲۹ اُن کے خیمے اور اُن کے گلّے لے لیے جائیں گے،
اُن کے ڈیرے اُن کے تمام اسباب اور اونٹوں کے ساتھ
چھین لیے جائیں گے۔
لوگ اُن سے پُکار کر کہیں گے،
ہر طرف خوف ہے!

۳۰ اَے حصور میں رہنے والو،
جلدی سے بھاگ جاؤ اور گہرے غاروں میں جا بسو،

یہ خداوند نے فرمایا ہے۔
نبوکدنضر، شاہِ بابل نے تمہارے خلاف منصوبہ بنایا ہے
اُس نے تمہارے خلاف مشورت کی ہے۔

۳۱ اُٹھو اور اِس (خانہ بدوش) قوم پر حملہ کرو،
جو آسودہ اور نہایت بے باک ہے،
یہ خداوند نے فرمایا ہے۔
اِس قوم کے نہ پھاٹک ہیں نہ دیواریں؛
اور اُس کے لوگ تنہا رہتے ہیں۔
۳۲ اُن کے اونٹ مالِ غنیمت ہوں گے،
اور اُن کے بڑے بڑے ریوڑ لُوٹ کا مال ہوں گے۔
جو دُور دُور بسے ہُوئے ہیں اُنہیں میں ہوا میں اُڑا کر تتّر بتّر کرونگا
اور ہر طرف سے اُن پر آفت لاؤں گا،
یہ خداوند نے فرمایا ہے۔
۳۳ حصور گیدڑوں کا مسکن بن جائے گا،
جو ہمیشہ کے لیے ویران ہوگا۔
وہاں نہ کوئی اِنسان رہے گا؛
اور نہ کوئی آدمی بسے گا۔

عیلام کے متعلق پیغام

۳۴ صِدقیاہ، شاہِ یہوداہ کے عہدِ سلطنت کے شروع میں عیلام کے متعلق خداوند کا یہ کلام یرمیاہ نبی پر نازل ہُوا:
۳۵ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:

دیکھ، میں عیلام کی کمان توڑ ڈالُوں گا،
جس پر کہ اُس کی قوّت کا دارومدار ہے۔
۳۶ میں عیلام کے خلاف آسمان کے چاروں کونوں سے
چاروں ہوائیں لے آؤں گا؛
اور اُنہیں اُن چاروں ہواؤں میں اِس طرح تتّر بتّر کروں گا
کہ ایسی کوئی قوم نہ ہوگی جس میں عیلامی لوگ جلاوطن ہوکر نہ پہنچیں گے۔
۳۷ میں عیلام کو اُس کے دشمنوں کے سامنے
جو اُس کی جان کے خواہاں ہیں پسپا کر دُوں گا؛
میں اُن پر بلا نازل کرُوں گا،
اور اپنا شدید قہر بھی اُنڈیل دُوں گا،
خداوند فرماتا ہے۔
میں اُن کا خاتمہ ہونے تک
تلوار سے اُن کا تعاقب کروں گا۔
۳۸ میں عیلام میں اپنا تخت قائم کروں گا
اور اُس کے بادشاہ اور حُکّام کو ختم کر دُوں گا،
خداوند فرماتا ہے۔

۳۹ پھر بھی آنے والے دِنوں میں،
میں عیلام کو بحال کروں گا،
خداوند فرماتا ہے۔

بابل کے متعلق پیغام

۵۰ بابل اور کسدیوں کے ملک کے متعلق خداوند نے یرمیاہ نبی کی معرفت یہ کلام فرمایا:
۲ قوموں میں اعلان اور منادی کرو،
جھنڈا اُٹھاؤ اور منادی کرو،
کوئی بات پوشیدہ نہ رکھّو بلکہ کہو،
بابل تسخیر کیا جائے گا؛
بَیل رُسوا ہوگا،
اور مردُوک دہشت زدہ ہوگا۔
اُس کی مورتیاں شرمندہ ہوں گی
اور اُس کے بُت توڑ ڈالے جائیں گے۔
۳ شمال کی جانب سے ایک قوم اُس پر حملہ آور ہوگی
اور اُس کے ملک کو اُجاڑ کر رکھ دے گی۔
کوئی بسنے والا نہ رہے گا؛
آدمی اور جانور دونوں بھاگ نکلیں گے۔

۴ اُن دِنوں اور اس وقت،
خداوند فرماتا ہے،
بنی اِسرائیل اور بنی یہوداہ اکٹھّے مل کر
اور آنکھوں میں آنسو لیے ہُوئے خداوند اپنے خدا کو ڈھونڈینگے
۵ وہ صیّون کا راستہ دریافت کریں گے
اور اپنے رُخ اُس کی طرف موڑ دیں گے۔

وہ آ کر خداوند سے ابدی عہد باندھیں گے
جسے فراموش نہ کیا جائے گا۔

۶ میرے لوگ بھٹکی ہُوئی بھیڑیں ہیں؛
اُن کے چرواہوں نے اُنہیں گمراہ کیا
اور اُنہیں پہاڑوں پر مارے مارے پھرنے دیا۔
وہ پہاڑوں اور ٹیلوں پر بھٹکتے پھرے
اور اپنی آرامگاہ بھول گئے۔
۷ جو کوئی اُنہیں پاتا تھا اُنہیں نگل لیتا تھا؛
اُن کے دشمن کہتے تھے کہ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے،
کیونکہ اُنہوں نے خداوند کے خلاف گناہ کیا جو اُن کی حقیقی چراگاہ تھا،
اور اُن کے باپ دادا کا خداوند اور اُن کی اُمید تھا۔

۸ بابل میں سے بھاگ نکلو؛
اور کسدیوں کا ملک چھوڑ دو،
اور اُن بکروں کی مانند بنو جو گلّہ کے آگے آگے چلتے ہیں۔
۹ کیونکہ میں شمال کی سرزمین سے مختلف زبردست قوموں کا ایک گروہ اُبھاروں گا
اور اُسے بابل کے خلاف لے آؤں گا۔
وہ اُس کے مقابل صف آرا ہوں گے،
اور شمال کی جانب سے اُس پر قبضہ کر لیں گے۔
اُن کے تیر تجربہ کار سپاہیوں کی مانند ہوں گے
جو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتے۔
۱۰ اِس طرح کسدیوں کا ملک لُوٹ لیا جائے گا؛
اور اُسے لُوٹنے والے آسودہ ہوں گے،
خداوند فرماتا ہے۔

۱۱ اَے میری میراث کو لُوٹنے والو،
چونکہ تُم شادمان اور خوش ہو،
اور اناج گاہنے والی بچھیا کی مانند کودتے پھاندتے ہو
اور ایک طاقتور گھوڑے کی طرح ہنہناتے ہو،
۱۲ اِس لیے تمہاری ماں بےحد شرمندہ ہوگی؛
اور جس نے تمہیں جنم دیا وہ رُسوا ہوگی۔
وہ تمام قوموں میں نیچ گنی جائے گی۔

وہ ایک بیابان، خشک زمین اور صحرا بن جائے گی۔
۱۳ خداوند کے قہر کے باعث وہ آباد نہ ہوگی
بلکہ بالکل ویران ہو جائے گی۔
جو کوئی بابل کے پاس سے گزرے گا
وہ اُس کے تمام دُکھ دیکھ کر حیران ہوگا اور اُس کا مضحکہ اُڑائے گا۔

۱۴ اَے تیراندازو!
بابل کے چاروں طرف صف آرا ہو جاؤ۔
اُس پر تیر برساؤ! کوئی تیر باقی نہ چھوڑو،
کیونکہ اُس نے خداوند کے خلاف گناہ کیا ہے۔
۱۵ ہر طرف سے اُسے للکارو!
اُس نے ہار مان لی، اُس کے بُرج گر گئے،
اور اُس کی دیواریں ڈھا دی گئیں۔
چونکہ یہ خداوند کا انتقام ہے،
اِس لیے اُس سے انتقام لو؛
جس طرح اُس نے دوسروں کے ساتھ کیا ویسا ہی اُس کے ساتھ کرو۔
۱۶ بابل سے بونے والے کو،
اور درانتی سے فصل کاٹنے والے کو ختم کر ڈالو۔
اور ستمگر کی تلوار کی وجہ سے
ہر کسی کو اپنے اپنے لوگوں میں جا ملنے دو،
اور اپنے اپنے ملک کو بھاگ جانے دو۔

۱۷ اِسرائیل پراگندہ گلّہ ہے
جسے شیروں نے رگیدا ہے۔
شاہِ اسور نے
سب سے پہلے اُسے کھایا؛
اور سب سے آخر میں اُس کی ہڈّیاں چبانے والا
شاہِ بابل نبوکدنضر تھا۔

۱۸ چنانچہ خداوند ربُّ الافواج اِسرائیل کا خدا فرماتا ہے:

جس طرح میں نے شاہِ اسور کو سزا دی
اُسی طرح میں شاہِ بابل اور اُس کے مُلک کو سزا دُوں گا۔

۱۹ لیکن میں اِسرائیل کو پھر سے اُس کے مسکن میں واپس
لاؤں گا
اور وہ کرمل اور بسن میں چرے گا؛
افرائیم اور جلعاد کی پہاڑیوں پر
اُس کی بھوک مٹ جائے گی۔
۲۰ اُن دِنوں میں اور اُس وقت،
یہ خداوند فرماتا ہے،
اِسرائیل کی بدکاری ڈھونڈی جائے گی
لیکن ایک بھی نہ ملے گی،
اور یہوداہ کے گناہ بھی ڈھونڈے جائیں گے،
لیکن ایک بھی نہ ملے گا،
کیونکہ جن باقی ماندہ لوگوں کو میں بچاؤں گا اُن کے گناہ
بخش دُوں گا۔

۲۱ مراتائیم کے ملک
اور فیقود کے باشندوں پر حملہ کرو۔
اُن کا تعاقب کرو، اُنہیں قتل کرو اور بالکل تباہ کر دو،
خداوند فرماتا ہے۔
ہر اُس حکم پر عمل کر جو میں نے تجھے دیا ہے
۲۲ ملک میں جنگ کا،
اور بڑی تباہی کا شور ہو رہا ہے!
۲۳ تمام دنیا کا ہتھوڑا
کیسا ٹُوٹا ہُوا اور چکنا چُور ہے!
تمام قوموں کے درمیان
بابل کیسا ویران پڑا ہے!
۲۴ اَے بابل، میں نے تیرے لیے پھندا لگایا،
اور اِس سے پہلے کہ تجھے خبر ہوتی، تُو پھنس گیا؛
تیرا پتہ لگا اور تُو پکڑا گیا
کیونکہ تُو خداوند کے مقابلہ پر اُتر آیا۔
۲۵ خداوند نے اپنا اسلحہ خانہ کھول دیا
اور وہ اپنے غضب کے ہتھیار نکال لایا،
کیونکہ خداوند ربُّ الافواج کو
کسدیوں کے ملک میں کچھ کام کرنا ہے
۲۶ دُور دُور سے اُس کے خلاف چلے آؤ۔
اور اُس کے اناج کے گودام کھول دو؛
اناج کے ڈھیر لگا لگا کر
اُس کو بالکل تباہ کر دو
اور اُس کا کچھ بھی باقی نہ چھوڑو۔
۲۷ اُس کے تمام جوان بَیلوں کو ذبح کر ڈالو؛
اُنہیں ذبح ہونے کے لیے جانے دو!
اُن پر افسوس کیونکہ اُن کا دِن آ پہنچا،
اُن کی سزا کا وقت آ گیا۔
۲۸ بابل سے فرار ہونے والوں اور پناہ لینے والوں کی باتیں سُنو
جو صیون میں یہ اعلان کر رہے ہیں
کہ کس طرح خداوند ہمارے خدا نے انتقام لیا،
جو اُس کی اپنی ہیکل کا انتقام تھا۔

۲۹ تیراندازوں کو بابل کے خلاف بُلا لو،
اور اُن کو بھی جو کمان دار ہیں۔
وہ اُس کے چاروں طرف خیمہ زن ہوں؛
اور کسی کو بچ کر نکلنے نہ دیں۔
اُس کو اُس کے اعمال کی سزا دو؛
اُس کے ساتھ ویسا ہی کرو جیسا خود اُس نے کیا تھا۔
کیونکہ اُس نے خداوند،
اِسرائیل کے قُدّوس کے خلاف سر اُٹھایا۔
۳۰ چنانچہ اُس کے جوان مَردگلیوں میں گریں گے؛
اور اُس کے تمام جنگجو سپاہی اس دِن خاموش کر دیئے جائینگے،
خداوند فرماتا ہے۔
۳۱ اَے مغرور، دیکھ میں تیرا مخالف ہُوں،
یہ خداوند ربُّ الافواج فرماتا ہے،
کیونکہ تیرا دِن آ چُکا ہے،
اور تیری سزا کا وقت آ پہنچا ہے۔
۳۲ مغرور ٹھوکر کھا کر گرے گا
اور کوئی اُسے نہ اُٹھائے گا؛
میں اُس کے شہروں میں آگ لگا دُوں گا
جو اُس کے گرد و نواح میں سب کچھ بھسم کر ڈالے گی۔

۳۳ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:

اِسرائیل کے لوگوں پر ظلم ڈھائے گئے،

اور یہوداہ کے لوگ بھی مظلوم ہیں۔
اُن کو اسیر کرنے والے اُنہیں پکڑے ہُوئے ہیں،
اور اُنہیں رہا کرنے سے انکار کرتے ہیں۔
[۳۴] پھر بھی اُن کا نجات دہندہ زورآور ہے؛
ربُّ الافواج اس کا نام ہے۔ وہ اُن کی پوری حمایت کرے گا
تاکہ وہ اُن کے ملک کو راحت بخشے،
لیکن بابل کے باشندوں کو بےچین کر دے۔

[۳۵] کسدیوں کے خلاف تلوار چلے گی!
خداوند فرماتا ہے۔
یعنی بابل کے باشندوں
اُس کے حاکموں اور اُمراء کے خلاف!
[۳۶] اُس کے جھوٹے نبیوں کے خلاف!
جو احمق بنیں گے۔
اُس کے جنگجو سپاہیوں کے خلاف!
جو خوفزدہ ہو جائیں گے۔
[۳۷] اُس کے گھوڑوں اور رتھوں کے خلاف
اور اُن پردیسیوں کے خلاف جو اس کی فوج میں ہیں!
وہ سب عورتوں کی مانند ہو جائیں گے۔
اُس کے خزانوں پر تلوار چلے گی!
وہ لُوٹ لیے جائیں گے۔
[۳۸] تلوار اس کی ندیوں پر خشک سالی لے آئے گی!
اور وہ سوکھ جائیں گی۔
کیونکہ وہ اُن بُتوں کا ملک ہے،
جو خوف سے پاگل ہو جائیں گے۔

[۳۹] اس لیے وہاں بیابان کے درندے اور گیدڑ بسیں گے،
اور وہ اُلوؤں کا مسکن بن جائے گا۔
وہ پھر کبھی آباد نہ ہوگا
اور پُشت در پُشت وہاں کوئی سکونت نہ کرے گا۔
[۴۰] جس طرح خدا نے سدوم اور عمورہ کو
ان کے آس پاس کے شہروں کے ساتھ تباہ کر دیا،
خداوند فرماتا ہے،
اسی طرح وہاں کوئی شخص نہ رہے گا
نہ کوئی آدمزاد وہاں بسے گا۔

[۴۱] دیکھ شمال کی جانب سے ایک لشکر آ رہا ہے؛
اور زمین کے کونوں کونوں سے
ایک زبردست قوم اور کئی بادشاہ برانگیختہ کیے جا رہے ہیں۔
[۴۲] وہ کمانوں اور نیزوں سے مسلّح ہیں،
اور نہایت سنگدل اور بےرحم ہیں۔
جب وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں
تب سمندر کی گرج کی طرح نعرے لگاتے ہیں۔
اَے بابل کی بیٹی، وہ جنگ کرنے کے لیے آراستہ ہوکر
تجھ پر چڑھائی کرنے کے لیے آ رہے ہیں۔
[۴۳] شاہِ بابل نے اُن کے حالات سُنے ہیں،
اور اُس کے ہاتھ ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔
وہ سخت تکلیف میں مبتلا ہُوا ہے،
گویا ایک زچہ کی مانند درد میں گرفتار ہے۔
[۴۴] یردن کے گھنے جنگلوں میں سے
سرسبز چراگاہ میں آتے ہُوئے شیر کی طرح،
میں بابل کو پل بھر میں اس کے ملک سے بھگا دُوں گا۔
وہ کون برگزیدہ شخص ہے جسے میں خدمت کے لیے مقرّر کروں گا؟
مجھ سا کون ہے اور کون مجھے للکار سکتا ہے؟
اور کون سا چرواہا میرے مقابل کھڑا رہ سکتا ہے؟
[۴۵] چنانچہ سُنو کہ خداوند نے بابل کے خلاف کیا منصوبہ بنایا ہے
اور کسدیوں کے ملک کے خلاف اس کا کیا ارادہ ہے:
گلّے کے بچّے گھسیٹے جائیں گے؛
اور وہ ان کی چراگاہ کو اُن کی اپنی وجہ سے بالکل تباہ کر دے گا۔
[۴۶] بابل کی شکست کے شور سے زمین کانپ اُٹھے گی،
اور اُن کی فریاد قوموں میں سُنائی دے گی۔

۵۱

خداوند یوں فرماتا ہے

دیکھو میں بابل اور لیب کمائی کے لوگوں کے خلاف
ایک غارت گر کی رُوح کو اُبھاروں گا۔
[۲] میں بابل میں پردیسی بھیجوں گا
تاکہ وہ اُسے چھانٹیں اور اُس کی سرزمین کو ویران کر دیں؛
اور اُس کی مصیبت کے دِن اُس کے دشمن بن کر

ہر طرف سے اُس کے مخالف ہو جائیں گے۔
۳ تیر انداز کو اپنی کمان کھینچنے سے روکو،
نہ اُسے اپنا بکتر پہننے دو۔
اُس کے جوانوں پر رحم نہ کرو؛
اُس کے تمام لشکر کو تباہ کر دو۔
۴ وہ بابل میں قتل ہو کر گر جائیں گے،
اور شدید زخمی ہو کر اُس کی گلیوں میں پڑے ہوں گے۔
۵ حالانکہ ان کا ملک اِسرائیل کے قدُوس کے سامنے
بُرائی سے بھرا پڑا ہے،
پھر بھی اُن کے خدا، ربُّ الافواج نے
اِسرائیل اور یہوُداہ کو ترک نہیں کیا۔

۶ بابل سے بھاگ جاؤ!
اپنی جان بچا کر بھاگو!
اُس کی بدکرداری کے باعث تُم تباہ نہ ہو۔
خداوند کے انتقام کا وقت آ چُکا ہے؛
وہ اسے ایسی سزا دے گا جس کا وہ مستحق ہے۔
۷ بابل، خداوند کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ تھا؛
اُس نے تمام دنیا کو متوالہ بنا دیا۔
قوموں نے اُس کی مَے نوش کر لی؛
اِس لیے اب اُن کے لوگ پاگل ہو گئے ہیں۔
۸ بابل اچانک گر کر ٹُوٹ جائے گا۔
اُس پر ماتم کرو!
اُس کے درد کے لیے مرہم لاؤ؛
شاید وہ شفایاب ہو جائے۔

۹ ہم نے بابل کو شفا بخش دی ہوتی،
لیکن وہ تندرست نہیں ہونا چاہتا تھا؛
آؤ ہم اُسے چھوڑ دیں اور اپنے اپنے ملک کو لَوٹ جائیں،
کیونکہ اُس کی سزا آسمان تک پہنچ رہی ہے،
وہ بادلوں کی اونچائی تک اُٹھ چُکی ہے۔

۱۰ خداوند نے ہماری صداقت آشکار کر دی ہے؛
چلو ہم صیّون میں بیان کریں
کہ خداوند ہمارے خدا نے کیا کام کیا ہے۔

۱۱ تیروں کو تیز کر لو،
سِپر اُٹھا لو!
خداوند نے مادی بادشاہوں کو اُبھارا ہے،
کیونکہ اُس کا مقصد بابل کو تباہ کرنا ہے۔
خداوند انتقام لے گا،
جو اُس کی اپنی ہیکل کا انتقام ہے۔
۱۲ بابل کی فصیلوں کے مقابل جھنڈا بلند کرو!
پہرہ مضبوط کر لو،
پہرہ داروں کی تعداد بڑھا دو،
گھات لگا کر بیٹھو!
خداوند بابل کے لوگوں کے خلاف،
اپنا ارادہ اور مقصد پُورا کرے گا۔
۱۳ اَے بہت سی ندیوں سے سیراب ہونے والی
اور جس کے خزانے بھرے ہُوئے ہیں،
تیرا وقتِ نزع قریب ہے،
اور تیرے جانے کا وقت آ پہنچا ہے۔
۱۴ ربُّ الافواج نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے:
کہ یقیناً میں تجھے ٹِڈّیوں کے جھنڈ کی مانند لوگوں سے بھر دُوں گا،
اور وہ تجھ پر فاتحانہ نعرہ بلند کریں گے۔

۱۵ اُس نے اپنی قدرت سے زمین بنائی؛
اور اپنی حکمت سے جہاں کی بنیاد ڈالی،
اور اپنی دانش سے آسمانوں کو تانا۔
۱۶ جب وہ گرجتا ہے تو آسمان پر پانی شور مچاتا ہے؛
وہ زمین کے کناروں سے بادل اُٹھاتا ہے۔
وہ بارش کے ساتھ بجلی چمکاتا ہے
اور اپنے ذخیروں میں سے ہوا چلاتا ہے۔

۱۷ ہر شخص بے عقل اور جاہل ہے؛
ہر سُنار اپنے بُتوں کے سبب سے شرمندہ ہے۔
اُس کی مُورتیاں دھوکا ہیں؛
جن میں دم نہیں ہے۔
۱۸ وہ نکمّی اور تمسخر کا باعث ہیں؛
جب اُن کی سزا کا وقت آئے گا، تو وہ نیست و نابود ہو جائینگی۔

۱۹ خدا جو یعقوب کا بخرہ ہے ایسا نہیں،
کیونکہ وہ تمام چیزوں کا بنانے والا ہے،
اُس کی میراث کے قبیلہ کا بھی۔
ربُّ الافواج اُس کا نام ہے۔

۲۰ تُو میرا گُرز،
اور لڑائی کا ہتھیار ہے۔
تیری مدد سے میں قوموں کو چکنا چُور کرتا ہُوں،
اور تیری ہی مدد سے میں سلطنتوں کو تباہ کرتا ہُوں،
۲۱ تجھ ہی سے میں گھوڑے اور سوار کو ریزہ ریزہ کرتا ہُوں،
اور تجھ ہی سے میں رتھ اور اُس کے سوار کو پاش پاش کرتا ہُوں،
۲۲ تجھ ہی سے میں مرد اور عورت کو کُچلتا ہُوں،
تجھ ہی سے میں ضعیف اور جوان کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہُوں،
تجھ ہی سے میں نوجوان اور دوشیزہ کو چُور چُور کرتا ہُوں،
۲۳ تجھ ہی سے میں چرواہے اور گلّہ کو پیس ڈالتا ہُوں،
تجھ ہی سے میں کسان اور بَیل کو توڑ ڈالتا ہُوں،
تجھ ہی سے میں سرداروں اور حاکموں کو مٹا دیتا ہُوں۔

۲۴ میں تمہاری آنکھوں کے سامنے بابل کو اور تمام کسدیوں کو اُن کی صیّون میں کی ہُوئی بُرائیوں کا بدلہ دُوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔

۲۵ اَے تباہ کرنے والے پہاڑ،
جو تمام دنیا کو تباہ کرتا ہے، میں تیرے خلاف ہُوں
خداوند فرماتا ہے۔
میں اپنا ہاتھ تیرے خلاف بڑھاؤں گا،
اور تجھے چٹانوں پر سے لُڑھکاؤں گا،
اور تجھے جلا ہُوا پہاڑ بناؤں گا۔
۲۶ تجھ سے کونے کے پتھّر کے لیے،
نہ ہی بنیاد ڈالنے کے لیے کوئی پتھّر لیا جائے گا،
کیونکہ تُو ہمیشہ ویران رہے گا۔
خداوند فرماتا ہے۔

۲۷ ملک میں جھنڈا کھڑا کرو!
قوموں میں نرسنگا پھُونکو!
قوموں کو اُس کے خلاف تیّار کرو؛
اراراط، مِنّی اور اشکناز کی مملکتوں کو
اُس کے خلاف بُلاؤ۔
اُس کے خلاف سپہ سالار مقرّر کرو؛
اور مہلک ٹِڈّیوں کے جھنڈ کی طرح گھوڑ سواروں کو بھیج دو۔
۲۸ قوموں کو اس کے خلاف لڑنے کے لیے تیّار کرو۔
یعنی مادی بادشاہوں کو،
اُن کے سرداروں اور تمام حاکموں کو،
اور اُن تمام ملکوں کو جن پر اُن کا تسلُّط ہے۔
۲۹ بابل کا ملک ویران ہو
تاکہ وہاں کوئی بھی رہ نہ سکے۔
خداوند کا بابل کے خلاف یہ ارادہ قائم رہے گا،
اِس لیے ملک کانپ رہا ہے اور درد سے اینٹھتا ہے۔
۳۰ بابل کے جنگجو سپاہیوں نے لڑنا ترک کر دیا ہے؛
اور وہ اپنے قلعوں میں جا بیٹھے ہیں۔
اُن کی قوّت پست ہُوئی؛
اور وہ عورتوں کی مانند ہو گئے۔
اُس کے مسکن جلائے گئے؛
اور اُس کے پھاٹکوں کی سلاخیں توڑ دی گئیں۔
۳۱ ہرکارے اور مخبر
ایک دوسرے کے پیچھے دَوڑ رہے ہیں
تاکہ شاہِ بابل کو اطلاع دیں
کہ اُس کا تمام شہر تسخیر ہو چُکا ہے۔
۳۲ ندیوں پر کی گزرگاہوں پر قبضہ کر لیا گیا،
دلدل میں آگ لگا دی گئی،
اور سپاہی گھبرا گئے ہیں۔

۳۳ ربُّ الافواج اِسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے:

بابل کی بیٹی روندنے کے وقت کے کھلیان کی طرح ہے
بہت جلد اُس کی کٹائی کا وقت آ جائے گا۔

۳۴ شاہِ بابل نبوکدنضر نے ہمیں کھا لیا،
اُس نے ہمیں اُلجھن میں ڈال دیا،
اور ہمیں خالی صُراحی کی مانند کر دیا۔

اژدہا کی مانند اُس نے ہمیں نگل لیا
ہماری لذیذ غذا ہی سے اپنا پیٹ بھر لیا،
اور پھر ہمیں باہر پھینک دیا۔
۳۵ صیون کے باشندے کہیں گے،
جو ستم ہم پر اور ہمارے لوگوں پر ہُوا وہ بابل پر لَوٹ آئے۔
اور یروشلیم کہتا ہے
کہ ہمارا خون کسدیوں کے ملک کے باشندوں پر ہو۔

۳۶ چنانچہ خداوند یوں فرماتا ہے:

دیکھ، میں تیرا بچاؤ کرُوں گا
اور تیرا انتقام لُوں گا؛
میں اُس کا سمندر سُکھاؤں گا
اور اُس کے چشموں کو خشک کر دُوں گا۔
۳۷ بابل کھنڈروں کا انبار بن جائے گا،
اور گیدڑوں کا مسکن ہو گا،
اور لوگوں کے لیے حیرت اور مضحکہ کا باعث بن جائے گا،
اور ایک ایسا مقام ہو گا جہاں کوئی نہیں رہتا۔
۳۸ اُس کے تمام لوگ جوان شیروں کی طرح گرجتے ہیں،
اور شیر کے بچّوں کی طرح غُرّاتے ہیں۔
۳۹ لیکن جب وہ ہوش میں ہوں،
تب میں اُن کے لیے ضیافت تیار کرُوں گا
اور اُنہیں متوالا بنا دُوں گا۔
تاکہ وہ زور سے قہقہے لگائیں۔
اور پھر ابدی نیند سو جائیں اور کبھی نہ جاگیں۔
خداوند فرماتا ہے۔
۴۰ میں اُنہیں اِس طرح نیچے لاؤں گا
جس طرح برّوں، مینڈھوں اور بکروں کو
ذبح کرنے کے لیے لاتے ہیں۔

۴۱ شیشک جو تمام روئے زمین کا مایۂ ناز شہر ہے،
کیسے تسخیر ہو گا!
بابل تمام قوموں کے بیچ میں
کیسا ہیبت ناک ہو جائے گا!
۴۲ سمندر بابل پر چڑھ آئے گا؛
اور اُس کی پُر شور لہریں اُس پر چھا جائیں گی۔
۴۳ اُس کے شہر ویران ہو جائیں گے،
ملک خشک اور صحرا بن جائے گا،
وہ ایسا ملک ہو گا جس میں کوئی بھی نہ بستا ہو،
نہ اُس میں سے کوئی آدمزاد گذرتا ہو۔
۴۴ میں بابل میں بیل کو سزا دُوں گا
اور جو کچھ اُس نے نگل لیا اُسے اُس کے مُنہ سے اُگلواؤں گا۔
قومیں پھر اُس کی طرف رواں نہ ہوں گی۔
اور بابل کی فصیل گر جائے گی۔

۴۵ اَے میرے لوگو، اُس میں سے نکل آؤ!
اپنی جان بچا کر بھاگ جاؤ!
خداوند کے شدید قہر سے بھاگ جاؤ۔
۴۶ جب ملک میں افواہیں سُنائی دیں،
تو تمہارا دل نہ گھبرائے، نہ ہی تُم ڈرو؛
اِس سال ایک افواہ آتی ہے تو اگلے سال دوسری،
ملک میں تشدّد کی افواہیں
اور ایک حاکم کے دوسرے کے خلاف لڑنے کی افواہیں۔
۴۷ وہ وقت ضرور آئے گا
جب میں بابل کے بُتوں کو سزا دُوں گا؛
اُس کا تمام ملک رُسوا ہو گا
اور اُس کے تمام مقتول اُسی کے اندر پڑے ہُوئے ہوں گے۔
۴۸ تب آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے اندر ہے
بابل پر شادیانے بجائیں گے،
کیونکہ شمال کی طرف سے غارتگر
اُس پر چڑھائی کریں گے،
خداوند فرماتا ہے۔

۴۹ چونکہ بابل کی وجہ سے تمام روئے زمین کے مقتول گر گئے ہیں،
اِسی طرح بنی اِسرائیل کے مقتولوں کی وجہ سے بابل کا گر جانا
لازمی ہے۔
۵۰ تُم جو تلوار سے بچ گئے ہو،
چلے جاؤ، دیر نہ کرو!
دُور کے ملک میں خداوند کو یاد کرو،
اور یروشلیم کا خیال کرو۔

۵۱ ہم رُسوا ہو گئے،
کیونکہ ہماری توہین کی گئی
اور ہمارے چہروں پر شرمندگی چھائی ہُوئی ہے،
کیونکہ خداوند کے گھر کے مُقدّسوں میں
اجنبی لوگ گُھس آئے۔

۵۲ لیکن وہ دِن آ رہے ہیں، خداوند فرماتا ہے،
جب میں اُس کے بُتوں کو سزا دُوں گا،
اور اُس کے سارے ملک میں
گھائل لوگ کراہتے رہیں گے۔
۵۳ خواہ بابل آسمان تک پہنچ جائے
اور اپنے اونچے قلعوں کو مستحکم کر لے،
تو بھی میں اُس کے خلاف غارتگر بھیجُوں گا،
خداوند فرماتا ہے۔

۵۴ بابل سے رونے کی آواز آ رہی ہے،
اور کسدیوں کے ملک سے
بڑی تباہی کا شور و غُل سُنائی دیتا ہے۔
۵۵ خداوند بابل کو تباہ کر دے گا؛
وہ اُس کے شور و غُل کو خاموش کر دے گا۔
دُشمن ٹھاٹھیں مارتے ہُوئے سمندر کی طرح آگے بڑھے گا؛
اور اُن کی صدائیں گُونجیں گی۔
۵۶ بابل کے خلاف غارتگر آ جائے گا؛
اُس کے جنگجو سپاہی گرفتار ہوں گے،
اور اُن کی کمانیں توڑ دی جائیں گی۔
کیونکہ خداوند انتقام لینے والا خدا ہے؛
وہ پُورا پُورا بدلہ لے گا۔
۵۷ میں اُس کے حاکموں اور اُمراء کو متوالا کر دُوں گا،
اور اُس کے سرداروں، افسروں اور سپاہیوں کو بھی؛
وہ ابدی نیند سوئیں گے اور پھر کبھی نہ جاگیں گے،
یہ اُس بادشاہ نے فرمایا ہے جس کا نام ربُّ الافواج ہے۔

۵۸ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:
بابل کی موٹی دیوار ڈھا دی جائے گی
اور اُس کے بلند پھاٹکوں کو آگ لگا دی جائے گی؛
لوگوں کی محنت بے فائدہ ٹھہرے گی،
اور قوموں کی مشقّت آگ کے کام آئے گی۔

۵۹ یہوداہ کے بادشاہ صِدقیاہ کے عہدِ سلطنت کے چوتھے سال میں جب محسیاہ کا پوتا اور نیریاہ کا بیٹا سِرایاہ جو خواجہ سراؤں کا سردار تھا بادشاہ کے ساتھ بابل گیا تب یرمیاہ نے خداوند کا یہ کلام اُسے دیا: ۶۰ یرمیاہ نے ایک طومار میں بابل پر نازل ہونے والی سب آفتیں لکھ دی تھیں۔ وہ سب باتیں جو بابل کے متعلق لکھی جا چُکی تھیں۔ ۶۱ اُس نے سِرایاہ سے کہا: جب تُو بابل پہنچے تو اِن سب باتوں کو بلند آواز سے پڑھنا۔ ۶۲ پھر کہنا: اَے خداوند، تُو نے فرمایا ہے کہ تُو اِس جگہ کو تباہ کر دے گا تاکہ یہاں کوئی اِنسان یا حَیوان نہ رہے اور وہ ہمیشہ کے لیے ویران ہو جائے گا۔ ۶۳ جب تُو یہ طومار پڑھ چُکے تب اُس میں ایک پتھّر باندھ دینا اور اُسے دریائے فرات میں پھینک دینا ۶۴ اور کہنا: اِسی طرح سے بابل ڈوب جائے گا اور پھر کبھی نہ اُبھرے گا کیونکہ خداوند اس پر مُصیبت لائے گا اور اس کے لوگ گر جائیں گے۔
یرمیاہ کی باتیں یہاں ختم ہوئیں۔

یروشلیم گر گیا

۵۲

جب صِدقیاہ بادشاہ بنا تب وہ اکیس برس کا تھا اور اُس نے گیارہ سال تک یروشلیم پر حکومت کی۔ اُس کی ماں کا نام حموطل تھا جو یرمیاہ کی بیٹی تھی۔ وہ لبناہ کی رہنے والی تھی۔ ۲ اُس نے خداوند کی نظر میں بُرائی کی، ٹھیک اُسی طرح جس طرح یہویقیم نے کی تھی۔ ۳ خداوند کے غضب کی بنا پر یروشلیم اور یہوداہ کا یہ حال ہُوا اور آخر کار اُس نے اُنہیں اپنے سامنے سے دُور کر دیا۔
اور صِدقیاہ نے شاہِ بابل کے خلاف بغاوت کی۔
۴ اِس لیے صِدقیاہ کے عہد کے نویں سال کے دسویں مہینہ کے دسویں دِن شاہِ بابل نبوکدنضر نے اپنے پُورے لشکر کے ساتھ یروشلیم پر چڑھائی کی۔ وہ شہر کے باہر خیمہ زن ہو گئے اور اُس کا محاصرہ کر لیا۔ ۵ صِدقیاہ بادشاہ کے گیارھویں برس تک شہر زیرِ محاصرہ رہا۔
۶ چوتھے مہینہ کے نویں دِن سے شہر میں قحط کی سختی اِس قدر بڑھ گئی کہ لوگوں کے پاس کھانے کے لیے کچھ غذا نہ رہی۔ ۷ تب شہر پناہ میں دراڑ کی گئی اور ساری فوج بھاگ نکلی۔ حالانکہ کسدی شہر کا محاصرہ کیے ہُوئے تھے تب بھی وہ سب شاہی باغ کے نزدیک

دو دیواروں کے درمیان والے پھاٹک سے رات کے وقت بھاگ نکلے اور اربہ کی راہ پر چل دیئے۔ [۸] لیکن کسدیوں کی فوج نے صدقیاہ بادشاہ کا تعاقب کیا اور اُسے یریحو کے میدان میں جا لیا۔ اُس کے تمام سپاہی اُس سے الگ ہو کر تتر بتر ہو چکے تھے [۹] اور اُسے گرفتار کر لیا

اُسے حمات کے ملک میں ربلہ لے جایا گیا جہاں شاہِ بابل مقیم تھا۔ وہاں اُس نے اسے سزا سُنائی۔ [۱۰] ربلہ میں شاہِ بابل نے صدقیاہ کے بیٹوں کو اس کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا؛ اُس نے یہوداہ کے تمام حاکموں کو بھی قتل کیا۔ [۱۱] پھر اُس نے صدقیاہ کی آنکھیں نکال لیں اور اُسے کانسے کی بیڑیوں میں جکڑ کر بابل لے گیا جہاں اُسے مرنے تک قیدخانہ میں رکھا۔

[۱۲] شاہِ بابل نبوکدنضر کے عہد کے اُنیسویں سال کے پانچویں مہینہ کے دسویں دن شاہی پہرہ داروں کا سردار نبوزرادان جو شاہِ بابل کا ملازم تھا یروشلیم آیا۔ [۱۳] اُس نے خداوند کی ہیکل کو، شاہی محل کو اور یروشلیم کے تمام مکانات کو آگ لگا دی۔ اُس نے ہر اہم عمارت کو جلا ڈالا۔ [۱۴] شاہی پہرہ دار کے سردار کی زیرِ قیادت کسدیوں کی تمام فوج نے یروشلیم کے چاروں طرف کی شہر پناہوں کو گرا دیا۔ [۱۵] شاہی پہرہ داروں کا سردار، نبوزرادان، چند محتاجوں کو اور شہر میں بچے ہُوئے لوگوں کو، کاریگروں اور اُن لوگوں کے ساتھ جو شاہِ بابل سے جا ملے تھے، جلاوطن کر کے لے گیا [۱۶] لیکن نبوزرادان نے ملک کے باقی ماندہ غریبوں کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ وہ تاکستانوں اور کھیتوں میں باغبانی کریں اور زمین جوتیں

[۱۷] اور خداوند کے گھر میں جو پیتل کے ستون تھے اُنہیں اور کرسیوں اور پیتل کے بڑے حوض کو توڑ ڈالا اور اُن کا سب پیتل بابل لے گئے [۱۸] اور سب ظروف، دیگیں اور بیلچے، پیالے، گلگیر، چمچے، لگن اور ہیکل میں عبادت کے وقت استعمال میں آنے والی پیتل کی چیزیں بھی ساتھ لے گئے۔ [۱۹] چلمچی، بخوردان، چھڑکنے والے پیالے گلدان، شمعدان، پیالے اور کٹورے بھی جو خالص سونے یا چاندی کے بنے ہُوئے تھے شاہی پہرہ داروں کا سردار اپنے ساتھ لے گیا۔

[۲۰] سلیمان بادشاہ کے خداوند کی ہیکل کے لیے بنائے ہُوئے دو ستونوں، حوض اور اُس کے نیچے کے بارہ کانسے کے بَیلوں اور منقولہ پایوں کے کانسے کا وزن اس قدر زیادہ تھا کہ تولا نہ جا سکتا تھا۔ [۲۱] ہر ستون کی اونچائی اٹھارہ ہاتھ، اُس کا گھیرا بارہ ہاتھ تھا اور موٹائی چار اُنگل تھی اور وہ کھوکھلے تھے۔ [۲۲] ایک ستُون کا بالائی حصّہ جو پیتل کا تھا پانچ ہاتھ اونچا تھا اور اُسے ہر طرف سے پیتل کی جالی اور انار کی کلیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ دوسرا سُتون اور اُس کے انار بھی اس کے مشابہ تھے۔ [۲۳] بازوؤں میں چھیانوے انار جُڑے ہُوئے تھے اور چاروں طرف کی جالی کے اوپر کل سَو انار تھے۔

[۲۴] پہرہ داروں کے سردار نے سرایاہ سردار کاہن کو، صفنیاہ کو جو کاہنِ ثانی تھا اور تین دربانوں کو گرفتار کیا [۲۵] اور جو اب بھی شہر میں بچے تھے اُن میں سے اُس نے ایک افسر کو جو جنگی سپاہیوں کا نگراں تھا اور مزید سات شاہی مشیروں کو بھی گرفتار کر لیا۔ اُس نے ایک منشی کو بھی گرفتار کر لیا جو ملک کے لوگوں کو زبردستی فوج میں شریک کرانے کے لیے افسرِ خصوصی کے طور پر مقرّر کیا گیا تھا۔ اُس کے ساٹھ آدمی بھی گرفتار کیے گئے جو شہر میں پائے گئے تھے۔ [۲۶] نبوزرادان سردار اُن سب کو لے کر ربلہ میں شاہِ بابل کے پاس آیا۔ [۲۷] تب حمات کے علاقہ ربلہ میں بادشاہ نے اُنہیں مَوت کے گھاٹ اُتار دیا۔

اس طرح سے یہوداہ اسیر ہو کر اپنے ملک سے چلا گیا۔ [۲۸] جن لوگوں کو نبوکدنضر اسیر کر کے لے گیا وہ شمار میں یوں ہیں:

ساتویں برس میں تین ہزار تیئیس یہودی؛
[۲۹] نبوکدنضر کے اٹھارویں برس میں یروشلیم کے باشندوں میں سے آٹھ سو بتّیس؛
[۳۰] تیئیسویں برس میں شاہی پہرہ داروں کے سردار نبوزرادان نے سات سو پینتالیس یہودیوں کو جلاوطن کر دیا۔
کل چار ہزار چھ سَو لوگ تھے۔

یہویاکین کی رہائی

[۳۱] یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین کی جلاوطنی کے سینتیسویں سال میں جب اویل فرودک بابل کا بادشاہ بنا، اُسی سال کے بارہویں ماہ کے پچیسویں دن اس نے یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین کو قید سے آزاد کر دیا۔ [۳۲] وہ اس سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آیا اور اس وقت جتنے اور بادشاہ بابل میں اس کے پاس تھے اُن سب سے بڑھ کر اسے اعزاز و احترام بخشا۔ [۳۳] چنانچہ یہویاکین نے اپنے قیدخانہ کے کپڑے اُتار دیئے اور عمر بھر باقاعدہ شاہی دسترخوان پر کھانا کھاتا رہا۔ [۳۴] شاہِ بابل روز بروز یہویاکین کو حسبِ معمول وظیفہ دیتا رہا۔ یہ سلسلہ عمر بھر یعنی اُس کے مرنے تک جاری رہا۔

نوحہ

پیش لفظ

دراصل یہ تصنیف اپنی اصل زبان عبرانی میں پانچ مختلف مرثیوں کا مجموعہ ہے۔ اِسے نوحہ کا نام دیا گیا ہے۔ یہ عبرانی زبان میں بنی اِسرائیل کی حزنیہ شاعری کا بڑا اچھا نمونہ ہے۔ ابھی بھی بعض نوحے جنازہ کے وقت ماتم کے طور پر پڑھے یا گائے جاتے ہیں۔ اِن نوحوں کا مُصنّف یرمیاہ نام کا ایک یہودی عالم تھا جو بطور نبی مشہور تھا۔ مجموعی طور پر یرمیاہ نبی کے اشعار ایک قوم بنی اِسرائیل اور ایک شہر یروشلیم کا نوحہ ہیں۔ شاعر نے اپنے نالوں اور اپنی آہوں کو نہایت ہی خوبی کے ساتھ شعر کا لباس پہنایا ہے۔ اِن نظموں میں شاعر نے ہر بند کے شروع میں عبرانی حروف ابجد کو ترتیب وار استعمال کیا ہے۔ پہلی چار نظموں میں بائیس بائیس بند آئے ہیں کیونکہ عبرانی حروف ابجد کی تعداد بھی بائیس ہے۔ پانچویں نظم میں اِس ترتیب کا پُوری طرح التزام نہیں کیا گیا ہے۔

۵۸۶ ق م کے لگ بھگ بنی اِسرائیل کے مُقدّس شہر یروشلیم کی تباہی اور یہوُدیوں کی بابل کو جلاوطنی کے دلخراش واقعات ظہور میں آئے۔ اِن نوحوں میں انہی واقعات کو یاد کر کر کے شاعر نے شعروں کے آنسو بہائے ہیں۔ یہ دلخراش نغمے کئی یہوُدیوں کو ازبر ہوتے ہیں اور وہ اِن کا استعمال مناسب موقعوں پر گیتوں کی صورت میں کرتے ہیں۔

اِن نوحوں کے مطالعہ سے قاری پر یہ حقیقت روشن ہوتی ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے بندوں کو سزا تو ضرور دیتا ہے لیکن اُنہیں کبھی فراموش نہیں کرتا اور اُن کی ضرورتیں پُوری کرتا رہتا ہے۔

الف

۱ وہ بستی جہاں کسی زمانہ میں لوگوں کی چہل پہل تھی
اب کیسی ویران پڑی ہے!
جو کبھی قوموں میں ممتاز تھی،
اب کیسی بیوہ کی مانند ہو گئی ہے!
وہ جو صوبوں کی ملِکہ تھی
اب باندی بن گئی ہے۔

ب

۲ وہ رات کو زار زار روتی ہے،
اور اُس کے رخساروں پر آنسو ڈھلکتے ہیں۔
اُس کے تمام عاشقوں میں
اب کوئی نہیں جو اُسے تسلّی دے۔
اُس کے سبھی دوستوں نے اُس سے بے وفائی کی؛
اور وہ اُس کے دشمن بن گئے۔

ج

۳ ذلّت اور سخت مشقّت کے سبب سے،
یہوُداہ جلاوطن ہُوا۔
وہ مختلف قوموں کے درمیان سکونت پذیر ہے؛
لیکن اُسے کہیں راحت کی جگہ نہیں ملتی۔
جتنوں نے اُس کا تعاقب کیا
اُنہوں نے اُسے اُس کی غمگینی کی حالت میں جا لیا۔

د

۴ صِیّون کی راہیں ماتم کرتی ہیں،
کیونکہ اُس کی مقرّرہ عیدوں کے لیے کوئی نہیں آتا۔
اُس کے تمام پھاٹک ویران پڑے ہیں،
اُس کے کاہن آہیں بھرتے ہیں،
اُس کی دوشیزائیں مصیبت زدہ ہیں،
اور وہ شدید تکلیف میں ہے۔

ہ

۵ اُس کے حریف اُس کے آقا بن گئے ہیں؛
اُس کے دشمن آرام سے ہیں۔
اُس کے گناہوں کی کثرت کے باعث

خداوند نے اُسے دکھ دیا ہے۔
دشمنوں کے ہاتھوں گرفتار ہو کر،
اُس کے بچّے جلاوطن ہو گئے۔

[6] صِیّون کی بیٹی کی
تمام شان وشوکت جاتی رہی۔
اُس کے امراء اُن ہرنوں کی مانند ہو گئے ہیں
جنہیں چراگاہ نہیں ملتی؛
اور وہ تعاقب کرنے والے کے سامنے سے
کمزوری کی حالت میں بھاگ نکلے ہیں۔

و

[7] اپنے دکھ اور بدحواسی کے عالم میں
یروشلیم کو اپنے تمام خزانے یاد آتے ہیں
جو قدیم زمانہ میں اُس کی ملکیت تھے۔
جب اُس کے لوگ دشمنوں کے ہاتھ پڑے،
تب کوئی اُس کا مددگار نہ ہُوا۔
اُس کے دشمنوں نے اُس کی طرف دیکھا
اور اُس کی بربادی کا مذاق اُڑایا۔

ز

[8] یروشلیم نے سنگین گناہ کیا
اُس کی حالت ایک نجس عورت کی طرح ہو گئی۔
جو اُس کا احترام کرتے تھے وہ اب اُس کی تحقیر کرتے ہیں،
کیونکہ اُنہوں نے اُس کی برہنگی دیکھی ہے؛
جو خود کراہتی ہے
اور مُنہ پھیر لیتی ہے۔

ح

[9] اُس کی نجاست اُس کے دامن سے لگی ہوئی ہے؛
اُس نے اپنے انجام کا خیال نہیں کیا۔
اُس کا زوال تعجب انگیز تھا،
اور اُسے تسلّی دینے والا کوئی نہ تھا۔
اَے خداوند! میری ذلّت پر نظر کر،
کیونکہ میرا دشمن مجھ پر غالب آ چکا ہے۔

ط

[10] دشمن نے
اُس کے سارے خزانوں پر ہاتھ ڈالا ہے؛
اُس نے غیر قوموں کو
اپنے مَقدِس میں داخل ہوتے ہُوئے دیکھا ہے۔
جنہیں تُو نے اپنے مجمع میں
داخل ہونے سے منع کیا تھا۔

ی

[11] اُس کے تمام باشندے
روٹی کی تلاش میں کراہتے ہیں؛
اور اپنی جان بچانے کے لیے
اپنی قیمتی چیزیں روٹی کے عوض دے ڈالتے ہیں۔
دیکھ اَے خداوند، مجھ پر نظر کر،
کیونکہ میں ذلّت کا شکار ہُوں۔

ک

[12] اَے تمام راہ گیرو، کیا تمہیں اِس کا مطلق احساس نہیں؟
چاروں طرف نظر دوڑاؤ اور دیکھو۔
کیا مجھ پر آئی ہُوئی تکلیف کی طرح
کوئی اور تکلیف بھی ہے،
جسے خداوند نے اپنے شدید قہر کے دِن
مجھ پر نازل کیا؟

ل

[13] اُس نے عالمِ بالا سے
میری ہڈّیوں کے لیے آگ بھیجی۔
اُس نے میرے قدموں کے لیے جال بچھایا
اور مجھے واپس پھیر دیا۔
اُس نے مجھے دِن بھر کے لیے بے بس،
اور نڈھال بنا دیا۔

م

[14] میرے گناہ جُوئے میں باندھے گئے؛
جسے اُس نے اپنے ہاتھ سے کسا ہے۔
وہ میری گردن پر آ پڑے ہیں
خداوند نے مجھے ناتوان کر دیا ہے۔
اُس نے مجھے ایسے لوگوں کے حوالہ کیا ہے
جن کا میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ن

[15] خداوند نے میرے درمیان ہی میرے تمام بہادروں کو
ناچیز ٹھہرایا؛

اور میرے خلاف ایک لشکر لا کھڑا کیا
تا کہ میرے بہادروں کو کچل ڈالے۔
یہوداہ کی کنواری بیٹی کو
اُس نے اپنے کولھو میں کچل ڈالا۔

س

[16] اِسی لیے میں رو رہا ہُوں
اور میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔
کوئی بھی میرے پاس نہیں جو مجھے تسلّی دے،
یا میری رُوح کو تازہ کر دے۔
میرے بچّے محتاج ہو گئے ہیں
کیونکہ دشمن غالب آ چکا ہے۔

ع

[17] صِیّون اپنے ہاتھ پھیلائے ہُوئے ہے،
لیکن اُسے تسلّی دینے والا کوئی نہیں۔
خداوند نے یعقوب کے بارے میں حکم دیا ہے
کہ اُس کے ہمسائے اُس کے دشمن بن جائیں؛
یروشلیم، اُن کے درمیان
نجاست بن گیا ہے۔

[18] خداوند صادق ہے،
پھر بھی میں نے اُس کے حکم سے سرکشی کی۔
اَے تمام لوگو، سُنو؛
اور میری اذیّت پر نظر کرو۔
میری کنواریاں اور نوجوان
جلاوطن ہو چُکے ہیں۔

ف

[19] میں نے اپنے رفیقوں کو پکارا
لیکن اُنہوں نے مجھے دھوکا دیا۔
میرے کاہن اور میرے بزرگ
کھانا ڈھونڈ رہے تھے
تا کہ جی سکیں
لیکن اُنہوں نے بھی شہر ہی میں دم توڑ دیا۔

[20] دیکھ اَے خداوند کہ میں کس قدر پریشان ہُوں!
میں اندر ہی اندر پیچ و تاب میں مبتلا ہُوں،
میرا دل مضطرب ہے،
کیونکہ میں نے سخت بغاوت کی ہے۔
باہر تلوار بے اولاد کرتی ہے؛
اور گھر میں مَوت کے سوا اور کچھ نہیں۔

[21] لوگوں نے میری آہیں سُنی ہیں،
لیکن مجھے تسلّی دینے والا کوئی نہیں۔
میرے سب دشمنوں نے میری اذیّت کا حال سُنا ہے؛
لیکن وہ خوش ہیں کہ یہ تُو نے کیا ہے۔
کاش کہ تُو وہ دِن جس کا تُو نے اعلان کیا ہے، لے آئے
تا کہ وہ میری طرح ہو جائیں۔

[22] اُن کی تمام شرارت تیرے سامنے آئے؛
میرے تمام گناہوں کے باعث
جیسا سلوک تُو نے مجھ سے کیا ہے
ویسا ہی اُن کے ساتھ کر۔
میری آہوں کا شمار نہیں
اور میرا دل نڈھال ہو چُکا ہے۔

الف

۲

خداوند نے صِیّون کی بیٹی کو
اپنے قہر کے بادل سے کس طرح چھپا دیا ہے!
اُس نے اِسرائیل کی شان و شوکت کو
آسمان سے زمین پر پٹک دیا ہے؛
اور اپنے قہر کے دِن
اپنے پاؤں کی چوکی کو یاد نہ کیا۔

ب

[2] خداوند نے یعقوب کی تمام بستیوں کو
نہایت بے رحمی سے تباہ کر دیا ہے؛
اور اپنے غضب میں یہوداہ کی بیٹی کے
تمام قلعے ڈھا دئے ہیں۔
اُس نے اُس کی بادشاہی اور اُس کے امراء کو
بے عزّتی سے خاک میں ملا دیا۔

ج

[3] اُس نے شدید قہر میں
اِسرائیل کا ہر سینگ کاٹ ڈالا ہے۔

اُس نے دُشمن کی آمد پر
اپنا داہنا ہاتھ کھینچ لیا ہے۔
اُس نے یعقوب کے اندر ایسے شعلوں والی آگ بھڑکا دی ہے
جو اپنی چاروں طرف کی ہر چیز کو بھسم کر دیتی ہے۔

د

۴ اُس نے دُشمن کی طرح کمان کھینچی ہے؛
اور اُس کا داہنا ہاتھ تیّار رہے۔
اُس نے دُشمن کی طرح اُن سب کو قتل کر دیا ہے
جو آنکھوں کو مرغوب تھے؛
اُس نے صِیّون کی بیٹی کے خیمہ پر
آگ کی مانند اپنا قہر اُنڈیل دیا ہے۔

ہ

۵ خداوند دُشمن کی مانند ہے؛
اُس نے اِسرائیل کو نگل لیا۔
اُس نے اُس کے تمام محل نگل لیے
اور اُس کے قلعے مسمار کر دیئے۔
اُس نے یہوداہ کی بیٹی کے لیے
ماتم اور نوحہ میں اضافہ کر دیا۔

و

۶ اُس نے اپنے مسکن کو گرا دیا گویا وہ باغ میں لگا ہُوا خیمہ تھا؛
اُس نے اپنی جائے اجتماع بھی برباد کر دی ہے۔
خداوند نے صِیّون سے
اُس کی مُقدس عیدیں اور سبتیں فراموش کرا دیں۔
اور اپنے شدید قہر میں
بادشاہ اور کاہن کو ذلیل کر دیا۔

ز

۷ خداوند نے اپنے مذبح کو ردّ کیا
اور اُس نے اپنے مَقدِس کو ترک کر دیا۔
اور اُس کے محلوں کی دیواریں
دُشمن کے سپرد کر دیں؛
اُنہوں نے خداوند کے گھر میں ایسا شور مچایا ہے
گویا کوئی عید کا دِن ہو۔

ح

۸ خداوند نے دخترِ صِیّون کی فصیل
گرانے کا ارادہ کیا ہے۔
اُس نے ماپنے والا فیتہ لے لیا ہے
اور اُسے برباد کرنے سے اپنا ہاتھ نہیں روکا۔
اُس نے فصیل اور دیوار کو منہدم کیا؛
وہ مل کر ماتم کرتی ہیں۔

ط

۹ اُس کے پھاٹک زمین میں غرق ہو گئے؛
اور اُس نے اُس کی سلاخوں کو توڑ کر برباد کر دیا۔
اُس کا بادشاہ اور اُس کے امراء قوموں میں جلاوطن کیے گئے،
شریعت موقوف ہو گئی،
اور اُس کے انبیاء اب خداوند کی طرف سے
کوئی رویا نہیں پاتے۔

ی

۱۰ صِیّون کی بیٹی کے بزرگ
زمین پر خاموش بیٹھے ہیں؛
اُنہوں نے اپنے سروں پر خاک ڈالی ہُوئی ہے
اور ٹاٹ پہن لیا ہے۔
یروشلیم کی کنواریوں نے
اپنے سر زمین تک جھکا رکھّے ہیں۔

۱۱ میری آنکھیں روتے روتے دھندلا گئیں،
میں اندر ہی اندر پیچ و تاب میں ہُوں،
چونکہ میرے لوگ تباہ ہو گئے،
اور چھوٹے اور شیر خوار بچّے
شہر کے کوچوں میں نڈھال پڑے ہیں
اِس لیے میرا دل پگھل کر رہ گیا ہے۔

۱۲ جب وہ شہر کے کوچوں میں پڑے ہُوئے
زخمیوں کی طرح غش کھاتے ہیں،
اور اپنی ماؤں کی گود میں
دم توڑنے لگتے ہیں،
تب وہ اُن سے پوچھتے ہیں
کہ روٹی اور مَے کہاں ہے؟

۱۳ اَے یروشلیم کی بیٹی، میں تجھ سے کیا کہوں؟
اور تجھے کس سے تشبیہ دوں؟

اَے صِیّون کی کنواری بیٹی
میں تجھے کس کی مانند جان کر تجھے تسلّی دوں؟
تیرا زخم سمندر کی طرح گہرا ہے۔
تجھے کون شفا دے سکتا ہے؟

۱۴ تیرے نبیوں کی ہر رویا
جھوٹی اور مہمل تھی؛
اُنہوں نے تیرا گناہ آشکارا نہ کیا
تا کہ تجھے اسیری سے بچاتے۔
جو پیغام اُنہوں نے تجھ تک پہنچائے
وہ جھوٹے اور گمراہ کرنے والے تھے۔

۱۵ جو لوگ تیری راہ سے گزرتے ہیں
وہ تجھ پر تالیاں بجاتے ہیں؛
وہ یروشلیم کی بیٹی پر یہ کہہ کر آوازے کستے ہیں
اور اپنے سر ہلاتے ہیں:
کہ کیا یہ وہی شہر ہے
جو کمالِ حسن اور فرحتِ عالم کہلاتا تھا؟

۱۶ تیرے سب دشمنوں نے تیرے خلاف
اپنے مُنہ پسارے ہیں؛
وہ آوازے کستے اور دانت پیستے ہیں
اور کہتے ہیں: ہم نے اُسے نگل لیا۔
اِسی دِن کا ہمیں انتظار تھا؛
اور ہم اِسی دِن کو دیکھنے کے لیے زندہ تھے۔

۱۷ خداوند نے جو قصد کیا ہُوا تھا اُسے پُورا کر ڈالا؛
اُس نے اپنا کلام جو اُس نے قدیم ایّام میں فرمایا تھا پُورا
کیا۔
اُس نے نہایت بے رحمی کے ساتھ اُسے گرا دیا،
اور دشمن کو تجھ پر شادمان کیا،
اور تیرے حریف کا سر بلند کیا۔

۱۸ لوگوں کے دلوں نے
خداوند سے فریاد کی۔
اَے صِیّون کی بیٹی کی فصیل،
شب و روز تیرے آنسو نہر کی طرح بہتے رہیں؛
تُو بالکل آرام نہ کر،
نہ تیری آنکھوں کو راحت ملے۔

۱۹ اُٹھ اور رات کے ہر پہر،
فریاد کر؛
اپنا دل خدا کے حضور
پانی کی طرح انڈیل دے۔
اور اپنے بچّوں کی زندگی کی خاطر
جو ہر کوچے میں بھوک سے نڈھال پڑے ہیں،
اپنے ہاتھ اُس کی طرف اُٹھا کر
دعا کر۔

۲۰ دیکھ اَے خداوند اور توجہ کر:
کہ تُو نے کس کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے؟
کیا عورتیں اپنی اولاد کو کھا جائیں،
جنہیں اُنہوں نے پالا پوسا؟
کیا کاہن اور نبی
خداوند کے مَقدِس میں قتل کیے جائیں؟

۲۱ پیر و جوان اکٹھے
کوچوں میں خاک میں پڑے ہیں؛
میری لڑکیاں اور میرے لڑکے
تلوار کا لقمہ بن گئے۔
تُو نے اُنہیں اپنے غضب کے دِن مار ڈالا؛
اور اُنہیں نہایت بے رحمی سے قتل کیا۔

۲۲ جس طرح عید کے دِن لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے،
اُسی طرح تُو نے میری چاروں طرف دہشت کو بلا لیا
ہے۔
خداوند کے قہر کے دِن
نہ کوئی بھاگ سکا اور نہ کوئی باقی بچا؛
جن کو میں نے پالا پوسا اور بڑا کیا،
اُنہیں میرے دشمنوں نے تباہ کر دیا۔

الف

۳ میں ہی وہ شخص ہُوں
جس نے اُس کے غضب کے عصا سے دکھ پایا۔
۲ اُس نے مجھے نکال باہر کیا
اور روشنی کی بجائے تاریکی میں چلایا؛
۳ یقیناً اُس کا ہاتھ دِن بھر اور بار بار
میرے ہی خلاف اٹھتا رہا ہے۔

ب

۴ اُس نے میری جلد اور میرے جسم کو ضعیف کر دیا
اور میری ہڈّیاں توڑ ڈالیں۔
۵ اُس نے میرا محاصرہ کر کے
مجھے تلخی اور مشقّت سے گھیر لیا ہے۔
۶ اُس نے مجھے بڑی مدّت سے مرے ہُوئے لوگوں کی طرح
تاریکی میں بسایا ہے۔

ج

۷ اُس نے میرے چاروں طرف فصیل کھڑی کر دی تا کہ میں بچ نہ نکلوں؛
اور مجھے بھاری زنجیروں میں جکڑ دیا۔
۸ بلکہ جب میں پکارتا اور دہائی دیتا ہُوں،
تو بھی وہ میری فریاد نہیں سُنتا۔
۹ اُس نے تراشے ہُوئے پتھّروں سے میرا راستہ روک رکھا ہے؛
اور میری راہیں ٹیڑھی کر دی ہیں۔

د

۱۰ گھات میں بیٹھے ہُوئے ریچھ،
اور چھپے ہُوئے شیر کی طرح،
۱۱ اُس نے مجھے راہ سے گھسیٹا اور میری دھجّیاں اُڑا دیں
اور بے سہارا چھوڑ دیا۔
۱۲ اُس نے اپنی کمان کھینچ کر
مجھے اپنے تیروں کا نشانہ بنایا۔

ہ

۱۳ اُس نے اپنے ترکش کے تیروں سے
میرے گُردے چھید ڈالے
۱۴ میں اپنے سب لوگوں کے لیے مذاق بن گیا ہُوں؛
اور وہ مجھے تنگ کرنے کے لیے دِن بھر گاتے ہیں۔
۱۵ اُس نے مجھے تلخیوں سے بھر دیا
اور اذیتوں سے مدہوش کر ڈالا۔

و

۱۶ اُس نے کنکریوں سے میرے دانت توڑ ڈالے؛
اور مجھے مٹّی میں لٹا دیا۔
۱۷ میرا سکون چھین لیا گیا؛
اور میں بھول گیا کہ خوشحالی کیا ہوتی ہے۔
۱۸ اِس لیے میں کہتا ہُوں کہ میں ناتوان ہو گیا
اور جو امّید میں نے خداوند سے کی تھی وہ ٹُوٹ گئی۔

ز

۱۹ مجھے اپنی اذیّت اور آوارگی،
اور تلخی اور پت یاد آتی ہے۔
۲۰ مجھے وہ اچھی طرح یاد ہیں،
اِسی لیے میری جان اُداس رہتی ہے۔
۲۱ پھر بھی میں یہ باتیں سوچتا ہُوں
اور اپنی امّید کو زندہ رکھتا ہُوں۔

ح

۲۲ خداوند کی بے کراں محبّت کے باعث ہم فنا نہیں ہُوئے،
کیونکہ اُس کی رحمت لازوال ہے۔
۲۳ ہر صبح وہ نئی ہوتی رہتی ہے؛
کیونکہ تیری وفاداری عظیم ہے۔
۲۴ میری جان کہتی ہے کہ خداوند ہی میرا بخرہ ہے؛
اِس لیے میں اُس کا منتظر رہوں گا۔

ط

۲۵ جو خداوند پر امّید رکھتے ہیں اور اُس کے طالب ہیں،
اُن پر وہ مہربان ہے۔
۲۶ یہ بہتر ہے کہ خداوند کی نجات کا
خاموشی سے انتظار کیا جائے۔
۲۷ اِنسان کے لیے یہ بہتر ہے
کہ وہ جوانی ہی میں مشقّت کا جؤا اُٹھانے لگے۔

ی

۲۸ وہ تنہا اور خاموش بیٹھے
کیونکہ خداوند نے ہی یہ جؤا اُس کے اوپر رکھا ہے۔
۲۹ وہ اپنا مُنہ خاک کی طرف جھکائے رکھے۔
شاید کچھ امید باقی ہو۔
۳۰ وہ اپنا گال طمانچہ مارنے والے کی طرف پھیر دے،

اور ملامت برداشت کرے۔

ک

۳۱ کیونکہ خداوند لوگوں کو
ہمیشہ کے لیے ترک نہیں کرتا۔
۳۲ حالانکہ وہ دکھ دیتا ہے، پھر بھی وہ رحم کرے گا،
کیونکہ اُس کی شفقت عظیم ہے۔
۳۳ اِس لیے وہ بنی آدم پر دکھ
اور تکلیف لانے سے خوش نہیں ہوتا۔

ل

۳۴ دنیا بھر کے قیدیوں کو
پامال کرنا،
۳۵ خدا تعالیٰ کے حضور میں
کسی کی حق تلفی کرنا،
۳۶ اور کسی شخص کو اِنصاف سے محروم رکھنا۔
کیا خداوند یہ سب کچھ نہیں دیکھتا؟

م

۳۷ کیا کسی کے کہنے کے مطابق کچھ ہو سکتا ہے
جب تک کہ خداوند حکم نہ دے؟
۳۸ کیا بُرائی اور بھلائی دونوں
خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق نہیں آتیں؟
۳۹ جب کوئی اِنسان زندگی میں اپنے ہی گناہوں کی سزا پاتا ہو
تو وہ شکایت کیوں کرے؟

ن

۴۰ آؤ، ہم اپنی روشوں کو جانچیں،
اُنہیں آزمائیں اور خداوند کی طرف لَوٹیں۔
۴۱ آؤ، ہم اپنے دل اور اپنے ہاتھ
خدا کی طرف اوپر اُٹھائیں جو آسمان پر ہے اور کہیں:
۴۲ ہم نے گناہ کیا ہے اور تیرے خلاف بغاوت کی ہے
اور تُو نے ہمیں معاف نہیں کیا۔

س

۴۳ تُو نے قہر سے ہمیں ڈھانپا اور رگیدا؛
اور بے رحمی سے ہمیں قتل کیا۔
۴۴ تُو بادل میں چھپ گیا
تاکہ ہماری دعا تجھ تک نہ پہنچ پائے۔
۴۵ تُو نے ہمیں مختلف قوموں کے درمیان
نجاست اور کوڑا کرکٹ بنا دیا ہے۔

ع

۴۶ ہمارے سبھی دشمنوں نے ہمارے خلاف
اپنا مُنہ پسارا ہے۔
۴۷ ہم نے خوف اور دہشت،
ویرانی اور بربادی برداشت کی۔
۴۸ میرے لوگوں کی تباہی کے باعث
میری آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے جاری ہیں۔

ف

۴۹ میری آنکھوں سے لگاتار آنسو بہتے رہیں گے،
اُنہیں اُس وقت تک راحت نہ ہو گی،
۵۰ جب تک کہ خداوند
آسمان سے نظر کر کے نیچے نہ دیکھے۔
۵۱ اپنے شہر کی تمام عورتوں کا حال دیکھ کر
میری جان ملول ہوتی ہے۔

ص

۵۲ جو خواہ مخواہ میرے دشمن بنے تھے
اُنہوں نے پرندہ کی طرح میرا پیچھا کیا۔
۵۳ اُنہوں نے گڑھے میں میری جان لینے کی کوشش کی
اور مجھے سنگسار کیا۔
۵۴ پانی میرے سر سے گزر گیا،
اور میں نے سوچا کہ میں اب مرا۔

۵۵ اَے خداوند، میں نے گڑھے کی گہرائی میں سے
تجھے پُکارا۔
۵۶ تُو نے میری فریاد سُنی:
میری راحت کی درخواست سے اپنے کان بند نہ کر۔
۵۷ جب میں نے تجھے پُکارا، تُو قریب آیا،
اور تُو نے کہا کہ خوف نہ کر

۵۸ اَے خداوند، تُو نے میرا مقدمہ اپنے ہاتھ میں لیا،
اور میری جان بچائی۔
۵۹ اَے خداوند، تُو نے وہ نا اِنصافی دیکھی جو میرے ساتھ ہُوئی۔
میری حمایت کر!

۶۰ اُن کے انتقام کی سختی
اور اُن کے میرے خلاف منصوبے، تُو نے دیکھ لیے ہیں۔

۶۱ اَے خداوند، تُو نے اُن کی طعنہ زنی،
اور میرے خلاف اُن کے تمام منصوبے سُن لیے ہیں۔
۶۲ اور جو کچھ میرے دشمن دِن بھر میری مخالفت میں کہتے ہیں
اور کانا پھوسی کرتے ہیں۔
۶۳ اُن کی طرف دیکھ! اُٹھتے اور بیٹھتے ہُوئے،
وہ گا گا کر میرا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔

۶۴ اَے خداوند، اُن کے ہاتھوں نے جو کچھ کیا،
اُس کے مطابق اُن کو بدلہ دے۔
۶۵ اُن کے دل پتھّر بنادے،
اور تیری لعنت اُن پر ہو۔
۶۶ اپنے قہر میں اُن کا تعاقب کر
اور روئے زمین پر اُنہیں فنا کردے۔

۴

سونے نے اپنی آب و تاب کھودی ہے،
اور کندن کیسا بدل گیا ہے!
مُقدّس موتی ہر گلی کوچہ میں
بکھرے پڑے ہیں۔

۲ صِیّون کے عزیز بیٹے،
جو وزن میں خالص سونے کی طرح تھے،
کمہار کے بنائے ہُوئے
برتنوں کے برابر ہوگئے۔

۳ گیدڑ بھی اپنی چھاتیوں سے
اپنے بچّوں کو دودھ پلاتے ہیں،
لیکن میری قوم کی بیٹی
بیابان کے شترمرغ کی طرح بے رحم ہوگئی ہے۔

۴ شیرخوار کی زبان پیاس کے مارے
تالو سے لگ کر رہ گئی ہے؛
بچّے روٹی مانگتے ہیں،
لیکن اُنہیں کوئی نہیں دیتا۔

۵ جو لوگ کسی زمانہ میں لذیذ کھانے کھاتے تھے
اب گلیوں میں محتاج پڑے ہیں۔
جو ارغوانی لباس میں بڑے ہُوئے
اب راکھ کے ڈھیر پر لیٹے ہیں۔

۶ میرے لوگوں کی سزا
سدوم سے بھی سنگین ہے۔
جو پل بھر میں تباہ ہوگیا
اور کوئی ہاتھ اُس کی مدد کے لیے نہ بڑھ پایا۔

۷ اُس کے امراء برف سے زیادہ شفّاف
اور دودھ سے زیادہ سفید تھے،
اور اُن کے جسم یاقوت سے زیادہ سرخ
اور اُن کی جھلک نیلم کی سی تھی۔

۸ لیکن اب اُن کے چہرے اِس قدر سیاہ ہوگئے ہیں؛
کہ وہ گلی کوچوں میں پہچانے بھی نہیں جاتے۔
اُن کی جلد ہڈّیوں سے چپک کر رہ گئی ہے؛
اور وہ سوکھ کر لکڑی کی طرح سخت ہوگئی ہے۔

۹ تلوار سے قتل ہونے والوں کا حال
بھوکوں مرنے والوں سے بہتر ہے؛
کیونکہ کھیت سے اناج نہ ملنے کی وجہ سے
وہ کُڑھ کُڑھ کر ہلاک ہوجاتے ہیں۔

۱۰ رحمدل عورتوں نے خود اپنے ہاتھوں سے
اپنے بچّوں کو پکایا،
میرے لوگوں کی تباہی کے وقت
وہی اُن کی خوراک بنے۔

۱۱ خداوند نے اپنا غضب پورے جوش سے ظاہر کیا؛
اُس نے اپنا شدید قہر نازل کیا۔
اُس نے صِیّون میں ایسی آگ لگائی

جس نے اُس کی بنیادیں بھسم کر دیں۔

۱۲ روئے زمین کے بادشاہ،
اور نہ ہی دنیا کا کوئی باشندہ، یہ یقین کرتا تھا،
کہ دشمن اور حریف
یروشلیم کے پھاٹکوں سے داخل ہو پائیں گے،

۱۳ لیکن یہ اُس کے نبیوں کے گناہوں
اور اُس کے کاہنوں کی بدکاری کے باعث ہُوا،
جنہوں نے اُس میں
صادقوں کا خون بہایا۔

۱۴ اب وہ گلیوں میں اندھوں کی طرح
مارے مارے پھرتے ہیں۔
وہ خون سے اِس قدر آلودہ ہو چکے ہیں
کہ کوئی اُن کا لباس بھی چھو نہیں سکتا۔

۱۵ لوگ اُنہیں پکار پکار کر کہتے ہیں: دُور ہو جاؤ! تُم ناپاک ہو، دُور رہو!
دُور رہو! ہمیں مت چھونا!
جب وہ بھاگ جاتے ہیں اور آوارہ پھرنے لگتے ہیں،
تو قوموں کے لوگ کہتے ہیں، ''اب یہ یہاں نہیں رہ سکتے۔''

۱۶ خداوند نے خود اُنہیں تتّر بتّر کیا ہے؛
اور وہ اب اُن پر نظر نہیں کرتا۔
کاہنوں کا کوئی احترام نہیں کرتا،
نہ بزرگوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

۱۷ مزید یہ کہ خواہ مخواہ مدد کا انتظار کرتے کرتے،
ہماری آنکھیں تھک گئی ہیں؛
ہم اپنے بُرجوں پر سے ایک ایسی قوم کو دیکھتے رہے
جو ہمیں بچا نہ سکی۔

۱۸ لوگ ہر قدم پر ہمارے پیچھے ایسے پڑے،
کہ ہم اپنی گلیوں میں بھی نکل نہیں سکتے تھے۔
ہمارا انجام قریب تھا، ہمارے دِن ختم ہو گئے تھے،
کیونکہ ہمارا وقت آ چُکا تھا۔

۱۹ ہمارا تعاقب کرنے والے
آسمان پر اُڑنے والے عقابوں سے بھی زیادہ تیزرَو تھے؛
اُنہوں نے پہاڑوں پر ہمارا پیچھا کیا
اور بیابان میں ہمارے لیے گھات لگا کر بیٹھے رہے۔

۲۰ خداوند کا ممسوح، جو ہماری زندگی کا دم تھا،
اُن کے پھندوں میں گرفتار ہو گیا۔
ہمارا تو یہ خیال تھا کہ اُس کے سایہ میں
ہم مختلف قوموں کے درمیان زندہ رہیں گے۔

ش

۲۱ اَے ادوم کی بیٹی، جو عوض کی سرزمین میں بستی ہے،
خوش اور شادمان ہو۔
لیکن یہ پیالہ تجھ تک بھی پہنچ جائے گا؛
اور تُو مدہوش اور برہنہ کی جائے گی۔

ت

۲۲ اَے صیّون کی بیٹی، تیری سزا ختم ہو گی؛
وہ تیری جلاوطنی کو طول نہ دے گا۔
لیکن اَے ادوم کی بیٹی، وہ تیرے گناہ کی سزا دے گا
اور تیری بدکاری ظاہر کر دے گا۔

۵

اَے خداوند جو کچھ ہم پر گزرا ہے اُسے یاد کر؛
نظر کر اور ہماری رسوائی کو دیکھ۔
۲ ہماری میراث اجنبیوں کے حوالہ کی گئی،
اور ہمارے گھر پردیسیوں کے ہو گئے۔
۳ ہم یتیم ہو گئے اور ہم پر والدوں کا سایہ نہ رہا،
اور ہماری مائیں بیواؤں کی مانند ہو گئیں۔
۴ ہمیں پانی تک خرید کر پینا پڑتا ہے؛
اور لکڑی بھی مول لینی پڑتی ہے۔
۵ ہمارا تعاقب کرنے والے ہمارے بالکل قریب پہنچ چُکے ہیں؛
ہم تھک گئے ہیں اور آرام نہیں لے پاتے۔
۶ ہم نے مصریوں اور اسُوریوں کی اطاعت قبول کی

تاکہ پیٹ بھر کر روٹی کھا سکیں۔
۷ ہمارے باپ دادا نے گناہ کیا اور چل بسے،
اور ہم اُن کے گناہوں کی سزا پا رہے ہیں۔
۸ غلام ہم پر حکومت کرتے ہیں،
اور ہمیں اُن کے ہاتھوں سے چھڑانے والا کوئی نہیں۔
۹ اہلِ بیابان کی تلوار کے باعث
ہم اپنی جان پر کھیل کر روٹی حاصل کرتے ہیں۔
۱۰ بھوک کی وجہ سے تپ کر
ہماری جلد تنور کی مانند جلنے لگی ہے۔
۱۱ صیّون میں عورتوں کو،
اور یہوداہ کے شہروں میں کنواریوں کو بے حرمت کیا گیا۔
۱۲ امراء ہاتھوں کے بل لٹکائے گئے؛
اور بزرگوں کا احترام نہ کیا گیا۔
۱۳ نوجوان چکّی پیستے ہیں؛
اور لڑکے لکڑی کا بوجھ ڈھوتے ہُوئے لڑکھڑاتے ہیں۔
۱۴ بزرگ شہر کے پھاٹک پر نظر نہیں آتے؛
اور نوجوانوں نے گانا بجانا بند کر دیا۔
۱۵ ہمارے دلوں سے خوشی جاتی رہی؛
اور ہمارا رقص ماتم میں بدل گیا۔
۱۶ ہمارے سر سے تاج گر گیا ہے۔
ہم پر افسوس کہ ہم نے گناہ کیا!
۱۷ اِس لیے ہمارے دل مُردہ ہو گئے،
اور اِن ہی باتوں کی وجہ سے ہماری آنکھیں دھندلا گئیں۔
۱۸ کیونکہ صیّون کا پہاڑ ویران ہو گیا ہے،
اور وہاں گیدڑ گھومتے پھرتے ہیں۔

۱۹ پر تُو اَے خداوند، ابد تک حکومت کرے گا؛
اور تیرا تخت پُشت در پُشت قائم رہے گا۔
۲۰ تُو نے ہمیں ہمیشہ کے لیے کیوں فراموش کر دیا؟
تُو ہمیں اِتنے عرصہ تک کیوں بھلائے رکھتا ہے؟
۲۱ اَے خداوند، ہمیں اپنی طرف پھیر لے تاکہ ہم لَوٹ آئیں،
ہمارے دِن عہدِ قدیم کی طرح پھر سے بدل دے۔
۲۲ تُو نے ہمیں بالکل ردّ تو نہیں کر دیا؟
اور تُو ہم سے حد سے زیادہ خفا تو نہیں؟

حِزقی ایل

پیش لفظ

حزقی ایل ایک کاہن تھا اور یہودی کاہنوں کے ایک خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اِس کتاب کا مصنّف حزقی ایل ہے اور یہی نام کتاب کو بھی دیا گیا ہے۔ حزقی ایل نام کا مطلب ہے "خدا قوّت بخشے گا"۔ مصنّف کا پُورا نام حزقی ایل بن بُوزی ہے۔ وہ یرمیاہ نبی کا ہم عصر تھا۔ خدا نے اُسے ۵۹۳ ق م میں نبی ہونے کے لیے چُنا اور وہ تقریباً بیس سال تک درجۂ نبوّت پر فائز رہا۔

یہودیوں کی بابل میں جلاوطنی اور اسیری کے زمانہ میں حزقی ایل بھی اُن کے ساتھ تھا اور اُس نے بابل میں جلاوطنی اور اسیری کی مشقّتیں جھیلی تھیں۔ اس جلاوطنی اور اسیری کی پُرمشقّت زندگی کی جھلک حزقی ایل کی بعض نبوّتوں میں نظر آتی ہے۔ یہودیوں کی جلاوطنی سے واپسی اور رہائی کی خوشخبری کی طرف بھی اشارے پائے جاتے ہیں۔

حزقی ایل کی نبوّتوں کی زبان بڑی پیچیدہ ہے، گو مشکل نہیں۔ اُس نے رمزوں، اشاروں، کنایوں اور تلمیحوں سے کام لیا ہے اِس لیے بعض نبوّتوں کی گہرائی تک پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اِس کتاب کو سمجھنے کے لیے کسی اچھی تفسیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ حزقی ایل کا مطالعہ مختلف تفاسیر کی روشنی میں بڑا دلچسپ مشغلہ ہے۔

حزقی ایل کی کتاب تین حصّوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے:

۱۔خداوند کی عدالت اور اُس کا فیصلہ (باب ۴ تا ۲۴)

۲۔غیر اقوام کی تباہی کے بارے میں پیش گوئیاں (باب ۲۵ تا ۳۲)

۳۔خداوند کی آیندہ برکات جو اُس کے عہد میں شامل لوگوں کو بخشی جائیں گی (باب ۳۳ تا ۴۸)

عجیب وغریب جاندار اور خداوند کا جلال

۱ تیسویں برس کے چوتھے مہینے کے پانچویں دِن میں اسیروں کے درمیان کِبار نہر کے کنارے پر تھا کہ آسمان کھل گیا اور میں نے خدا کی رویتیں دیکھیں۔

[۲] اس ماہ کے پانچویں دِن ـــ جو یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کا پانچواں سال تھا۔ [۳] خداوند کا کلام بُوزی کے بیٹے حِزقی ایل کاہن پر کسدیوں کے ملک میں کِبار نہر کے کنارے پر نازل ہُوا۔ وہاں خداوند کا ہاتھ اُس پر تھا۔

[۴] جب میں نے نظر کی تو شمال کی طرف سے زبردست آندھی آتی ہُوئی دکھائی دی۔ وہ ایک بہت بڑی گھٹا تھی جس کے ساتھ بجلی چمک رہی تھی اور اُس کے چاروں طرف تیز روشنی تھی۔ اُس آگ کا مرکز چمکتی ہُوئی دھات کا سا نظر آرہا تھا۔ [۵] اور اُس آگ میں چار جاندار شکلیں نظر آرہی تھیں جو اِنسان کی صورت سے مشابہ تھیں۔ [۶] لیکن اُن میں سے ہر ایک کے چار چار چہرے اور چار چار پر تھے۔ [۷] اُن کی ٹانگیں سیدھی تھیں اور پاؤں بچھڑے کے کھُروں کی مانند تھے جو منجھے ہُوئے کانسے کی مانند چمکتے تھے۔ [۸] اُن کے چاروں بازوؤں میں پروں کے نیچے اِنسان کی طرح ہاتھ تھے۔ اُن چاروں کے چہرے اور پر تھے۔ [۹] اور اُن کے پر ایک دوسرے کو چھُوتے تھے۔ ہر ایک سیدھا آگے بڑھتا تھا کیونکہ جب وہ حرکت کرتے تھے تو اِدھر اُدھر مُڑتے نہ تھے۔

[۱۰] اُن کے چہرے اِس طرح نظر آتے تھے کہ چاروں کا ایک ایک چہرہ اِنسان کا، ایک ایک چہرہ شیرِ ببر کا دائیں طرف اور ایک ایک چہرہ سانڈ کا بائیں طرف اور ایک ایک چہرہ عقاب کا سا تھا۔ [۱۱] ان کے چہرے تو ایسے تھے لیکن اُن کے پر اوپر کی طرف پھیلے ہُوئے تھے۔ ہر جاندار کے دو دو پر تھے جو اپنے اپنے بازو کے دوسرے جاندار کے پروں کو چھُوتے تھے اور دو دو پر ہر ایک کے جسم کو ڈھانکے ہُوئے تھے۔ [۱۲] ہر جاندار سیدھا آگے بڑھتا تھا۔ جدھر دل جانا چاہتا تھا اُدھر وہ جاتے تھے لیکن چلتے وقت کسی بھی طرف مُڑتے نہ تھے۔ [۱۳] اُن جانداروں کی صورت آگ کے جلتے ہُوئے انگاروں یا مشعلوں کی مانند تھی۔ اُن جانداروں کے درمیان آگ آگے اور پیچھے چلتی پھرتی تھی جو نہایت روشن تھی اور اُس میں سے بجلی نکلتی تھی۔ [۱۴] وہ جاندار اِس قدر تیزی سے اِدھر اُدھر دوڑتے تھے جیسے بجلی کوندتی ہو۔

[۱۵] جیسے ہی میں نے اُن جانداروں پر نظر کی ٔ میں نے اُن چار چہروں والے ہر جاندار کے پاس زمین پر ایک پہیہ دیکھا۔ [۱۶] اُن پہیوں کی شکل وصورت ایسی تھی: وہ فیروزہ کی طرح چمکدار تھے اور چاروں پہیئے ایک ہی وضع کے تھے۔ ہر ایک پہیئے کی بناوٹ ایسی لگتی تھی گویا ایک پہیہ دوسرے کو قطع کرتا ہو۔ [۱۷] جب وہ حرکت کرتے تو اُن چاروں سمتوں میں سے جدھر اُن جانداروں کا رُخ ہوتا تھا ٔ کسی ایک جانب چل پڑتے تھے۔ جب وہ جاندار چل پڑتے تب پہیئے مُڑتے نہ تھے۔ [۱۸] اُن کے حلقے بہت اونچے اور ڈراونے تھے اور اُن چاروں حلقوں کے ہر طرف آنکھیں ہی آنکھیں لگی ہُوئی تھیں۔

[۱۹] جب وہ جاندار چلتے تھے تو اُن کے بازو کے پہیئے بھی اُن کے ساتھ حرکت کرتے تھے اور جب وہ جاندار زمین سے اوپر اُٹھتے تھے تو اُن کے ساتھ پہیئے بھی اُٹھتے تھے۔ [۲۰] جہاں جہاں دل جانا چاہتا تھا ٔ وہاں وہ جاتے تھے اور پہیئے اُن کے ساتھ اُٹھتے تھے کیونکہ جانداروں کی رُوح پہیوں میں تھی۔ [۲۱] جب جاندار چلتے تھے تب پہیئے بھی چلتے تھے اور جب جاندار رُک جاتے تھے تب پہیئے بھی رُک جاتے تھے۔ جب جاندار زمین پر سے اُٹھتے تھے تب پہیئے بھی اُٹھ جاتے تھے کیونکہ اُن کی رُوح پہیوں میں تھی۔

[۲۲] جانداروں کے سروں پر فضا برف کی مانند شفاف تھی لیکن بھیانک نظر آتی تھی۔ [۲۳] اِس فضا کے نیچے اُن کے پر ایک دوسرے کی طرف پھیلے ہُوئے تھے اور ہر ایک کے دو پر اُن کے جسم کو ڈھانکے ہُوئے تھے [۲۴] جب وہ جاندار چلنے لگے تو میں نے اُن کے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ سُنی جو زور سے بہتے ہُوئے پانی کے شور کی مانند ٔ قادرِ مطلق کی آواز کی مانند یا کسی لشکر کی ہلچل کی مانند لگتی تھی۔ جب وہ کھڑے ہوتے تھے تو اپنے پر لٹکا لیتے تھے۔

[25] جب وہ پر لٹکائے ہُوئے کھڑے تھے تب اُن کے سر کے اوپر کی فضا میں سے صدا آ رہی تھی۔ [26] اِس فضا کے اوپر جو اُن کے سروں کے اوپر تھی٭ نیلم کا بنا ہُوا تخت نظر آ رہا تھا جس کے اوپر اِنسان کی شکل کی کوئی ہستی تھی۔ [27] مَیں نے دیکھا کہ وہ اپنی کمر سے اوپر تک چمکدار دھات کا بنا ہُوا تھا جیسے آگ کا شعلہ ہو اور اُس کی کمر کے نیچے تک وہ آگ کی مانند نظر آتا تھا۔ اور ہر طرف تیز روشنی اُسے گھیرے ہُوئے تھی۔ [28] اُس کے اطراف کی جگمگاہٹ بارش کے دِن میں بادل میں نظر آنے والے قوسِ قزح کی مانند تھی۔

یہ منظر خداوند کے جلال کی مانند تھا۔ جب مَیں نے اُسے دیکھا٭ مُنہ کے بل گر پڑا اور مَیں نے ایک آواز سُنی جیسے کوئی بول رہا ہو۔

حِزقی ایل کو پیامِ نبوّت

۲ اُس نے مجھ سے کہا، اَے آدمزاد، اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جا تاکہ مَیں تجھ سے بات کر سکوں۔ [2] جونہی اُس نے یہ کہا٭ رُوح مجھ میں سما گئی اور مجھے اپنے پاؤں پر کھڑا کیا اور مَیں نے اُسے مجھ سے بولتے ہُوئے سُنا۔

[3] اُس نے کہا، اَے آدمزاد، مَیں تجھے بنی اِسرائیل کے پاس بھیج رہا ہُوں جو ایسی سرکش قوم ہے جس نے مجھ سے بغاوت کی ہے۔ وہ اور اُن کے باپ دادا آج کے دِن تک میری نافرمانی کرتے آئے ہیں۔ [4] جن کے پاس مَیں تجھے بھیج رہا ہُوں وہ نہایت بے حیا اور سنگدل لوگ ہیں۔ اُن سے کہنا کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: [5] ایک سرکش خاندان ہونے کے باعث٭ وہ سُنیں یا نہ سُنیں٭ پھر بھی وہ جان لیں گے کہ اُن کے درمیان ایک نبی برپا ہُوا ہے۔ [6] اور تُو اَے آدمزاد٭ اُن کا یا اُن کی باتوں کا خوف نہ کرنا حالانکہ تُو جھاڑیوں اور کانٹوں سے گھرا ہُوا ہے اور بچھوؤں کے درمیان رہتا ہے٭ پھر بھی تُو نہ ڈرنا حالانکہ وہ ایک سرکش قوم ہیں تو بھی تُو اُن کی باتوں سے یا خود اُن سے مت ڈرنا۔ [7] تُو میرا کلام اُن کو سُنانا خواہ وہ سُنیں یا نہ سُنیں کیونکہ وہ سرکش ہو چُکے ہیں۔ [8] لیکن تُو اَے آدمزاد، جو کچھ مَیں کہتا ہُوں اُسے سُن اور اُس سرکش خاندان کی طرح سرکشی نہ کر۔ اپنا مُنہ کھول اور جو کچھ مَیں تجھے دے رہا ہُوں اُسے کھا لے۔

[9] تب مَیں نے دیکھا کہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھا ہے جس میں ایک طومار ہے جسے اُس نے میرے سامنے پھیلا دیا۔ اُس کے دونوں طرف نوحہ، ماتم اور افسوس ناک الفاظ مرقوم تھے۔

۳ اور اُس نے مجھ سے کہا، اَے آدمزاد، تیرے سامنے جو کچھ ہے اُسے کھا لے۔ اس طومار کو کھا لے؛ تب جا کر بنی اِسرائیل کو بتا۔ [2] چنانچہ مَیں نے اپنا مُنہ کھولا اور اُس نے مجھے وہ طومار کھانے کے لیے دیا۔

[3] تب اُس نے مجھ سے کہا، اَے آدمزاد، یہ طومار جو مَیں تجھے دے رہا ہُوں اِسے کھا لے اور اس سے اپنا پیٹ بھر لے۔ چنانچہ مَیں نے اُسے کھا لیا اور وہ میرے مُنہ میں شہد کی مانند میٹھا لگا۔

[4] پھر اُس نے مجھ سے کہا: اَے آدمزاد، اب بنی اِسرائیل کے پاس جا اور اُنہیں میرا کلام سُنا۔ [5] کیونکہ تُو کسی انوکھی بولی یا مشکل زبان بولنے والی قوم کی طرف نہیں بھیجا جا رہا بلکہ بنی اِسرائیل ہی کی طرف بھیجا جا رہا ہے۔ [6] تُو مختلف قوموں کی طرف نہیں بھیجا جا رہا ہے جن کی بولی انوکھی اور زبان مشکل ہے جسے تُو سمجھ نہیں سکتا۔ اگر مَیں تجھے اُن کے پاس بھیجتا تو یقیناً وہ تیری باتیں سُنتے۔ [7] لیکن بنی اِسرائیل تیری نہ سُنیں گے کیونکہ وہ میری باتیں سُننا ہی نہیں چاہتے کیونکہ کُل بنی اِسرائیل سخت دل اور ضِدّی ہو گئے ہیں۔ [8] لیکن مَیں تجھے اُن ہی کی طرح نہ جُھکنے والا اور سخت مزاج بنا دُوں گا۔ [9] مَیں تیری پیشانی کو ہیرے سے بھی زیادہ سخت کر دُوں گا جو چقماق سے بھی سخت تر ہوتا ہے۔ لہٰذا تُو اُن سے ڈر مت اور نہ گھبرا حالانکہ وہ ایک سرکش خاندان ہے۔

[10] اور اُس نے مجھ سے کہا، اَے آدمزاد، غور سے سُن اور جو کچھ مَیں تجھ سے کہوں اُسے دل میں رکھ لے۔ [11] اب اپنی قوم کے جلاوطن لوگوں کے پاس جا اور اُنہیں بتا۔ اُن سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے، خواہ وہ سُنیں یا نہ سُنیں۔

[12] تب رُوح نے مجھے اُٹھا لیا اور مَیں نے اپنے پیچھے ایک بڑی گرجدار آواز سُنی کہ خداوند کے مسکن میں اُس کے جلال کی تمجید ہو! [13] یہ جانداروں کے پروں کے ایک دوسرے سے ٹکرانے کی اور اُن کے پاس کے پہیوں کی آواز تھی جو نہایت زور کی گڑگڑاہٹ تھی۔ [14] تب رُوح مجھے اُٹھا کر لے گئی اور مَیں تلخ دل اور آگ بگولہ ہو کر چلا گیا اور خداوند کا مضبوط ہاتھ مجھ پر بھاری تھا۔ [15] اور مَیں اُن جلاوطنوں کے پاس آیا جو کِبار نہر کے کنارے تل ابیب میں رہتے تھے اور وہاں مَیں اُن کی رہایش گاہ میں سات دِن تک اُن کے درمیان پریشان بیٹھا رہا۔

اِسرائیل کو تنبیہ

[16] سات دِن کے اِختتام پر خداوند کا کلام مجھ پر نازل

ہُوا۔ ۱۷ اَے آدمزاد، مَیں نے تجھے بنی اِسرائیل کا نگہبان مقرّر کیا ہے چنانچہ میرا کلام سُن اور اُنہیں میری طرف سے متنبہ کر۔ ۱۸ جب مَیں کسی شریر شخص سے کہوں کہ تُو یقیناً مرے گا اور تُو اُسے آگاہ نہ کرے یا اُسے اپنی بُری روش سے باز آنے کو نہ کہے تاکہ وہ اپنی جان بچا سکے تب وہ شریر تو اپنے گناہ کے باعث مر جائے گا لیکن مَیں تجھے اُس کے خون کا ذمّہ دار قرار دُوں گا۔ ۱۹ لیکن اگر تُو اُس شریر کو متنبہ کرے اور وہ اپنی شرارت یا بدکاری سے باز نہ آئے تو وہ اپنے گناہ میں مرے گا لیکن تُو اپنی جان بچا لے گا۔

۲۰ اور اگر ایک راستباز اِنسان اپنی راستبازی چھوڑ کر بدکاری پر اُتر آئے اور مَیں اُس کے راستے میں اُس کی ٹھوکر کا پتھّر رکھ دُوں تو وہ گر کے مر جائے گا۔ چونکہ تُو نے اُسے آگاہ نہ کیا اِس لیے وہ اپنے گناہ میں مر جائے گا اور اُس کی راستبازی حساب میں نہ لائی جائے گی لیکن اُس کے خون کا ذمّہ دار مَیں تجھ ہی کو قرار دُوں گا۔ ۲۱ لیکن اگر تُو اُس راستباز شخص کو گناہ کرنے سے منع کرے اور وہ گناہ نہ کرے تب وہ یقیناً جیئے گا کیونکہ اُس نے نصیحت کو مان لیا اور تُو نے اپنی جان بچا لی۔

۲۲ خداوند کا ہاتھ وہاں مجھ پر تھا اور اُس نے مجھ سے کہا۔ اُٹھ اور میدان میں چلا جا جہاں مَیں تجھ سے کلام کروں گا۔ ۲۳ چنانچہ مَیں اُٹھا اور میدان میں چلا گیا اور وہاں مَیں نے خداوند کے جلال کا نظارہ کیا۔ ٹھیک اُسی طرح جیسا مَیں نے کِبار نہر کے کنارے دیکھا تھا اور مَیں مُنہ کے بل گر پڑا۔

۲۴ تب رُوح مجھ میں سما گئی اور مجھے پاؤں کے بل کھڑا کر کے مجھ سے ہم کلام ہُوئی اور کہا: جا اور اپنے گھر کے اندر دروازہ بند کر کے بیٹھا رہ۔ ۲۵ اور اَے آدمزاد، وہ لوگ تجھے رسّیوں سے جکڑ کر باندھ دیں گے اور تُو نکل کر اُن کے درمیان جانے نہ پائے گا۔ ۲۶ اور مَیں تیری زبان کو تیرے تالو سے چپکا دُوں گا تاکہ تُو خاموش رہے اور اُنہیں ڈانٹنے نہ پائے، حالانکہ وہ سرکش خاندان ہے۔ ۲۷ لیکن جب مَیں تجھ سے بات کروں گا تب مَیں تیرا مُنہ کھول دُوں گا اور تُو اُن سے کہے گا کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ جو سُنتا ہے وہ سُن لے اور جو نہیں سُنتا وہ نہ سُنے، کیونکہ وہ سرکش خاندان ہے۔

یروشلیم کے محاصرہ کی علامت

۴ اب، اَے آدمزاد، مٹّی کی ایک تختی لے اور اُسے اپنے سامنے رکھ کر اُس پر یروشلیم شہر کا نقشہ بنا۔ ۲ پھر اُس کا محاصرہ کر یعنی اُس کے مقابل بُرج بنا، وہاں تک دمدمہ باندھ، اُس کے گرد خیمے کھڑے کر اور اُس کی چاروں طرف قلعہ شکن منجنیق لگا دے۔ ۳ تب ایک لوہے کا توا لے اور اُسے اپنے اور شہر کے درمیان شہر پناہ کے طور پر نصب کر لے اور اپنا مُنہ اُس کی طرف کر۔ اب گویا وہ شہر زیرِ محاصرہ ہوگا اور تُو محاصرہ کرنے والا ٹھہرے گا۔ یہ بنی اِسرائیل کے لیے نشان ٹھہرے گا۔

۴ پھر تُو اپنی بائیں کروٹ پر لیٹ جا اور بنی اِسرائیل کا گناہ اپنے اوپر رکھ لے اور جتنے دِنوں تک تُو اپنی کروٹ پر لیٹا رہے گا تب تک تُو اُن کے گناہوں کا بار سہتا رہے گا۔ ۵ مَیں نے اُن کے گناہوں کے سالوں کے مطابق تیرے لیے دِن مقرّر کیے ہیں اِس لیے تُو تین سو نوّے دِنوں تک بنی اِسرائیل کے گناہ کا بوجھ اُٹھائے گا۔

۶ اور جب یہ دِن پورے ہو جائیں تو دوبارہ لیٹ جا، لیکن اِس بار اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ اور بنی یہوداہ کے گناہ کا بوجھ اُٹھا۔ مَیں نے ہر سال کے عوض ایک دِن کے حساب سے چالیس دِن مقرّر کیے ہیں۔ ۷ اپنا مُنہ یروشلیم کے محاصرہ کی طرف کر اور اپنا بازو کھول کر اُس کے خلاف نبوّت کر۔ ۸ مَیں تجھے رسّیوں سے جکڑ دُوں گا تاکہ تُو محاصرہ کی مدّت ختم ہونے تک کروٹ نہ بدل سکے۔

۹ تُو گیہوں اور جَو، سیم اور مسور، باجرہ اور کٹھیا گیہوں لے کر اُنہیں ایک بڑے مرتبان میں رکھ اور اُن سے اپنے لیے روٹیاں پکا اور اُن تین سَو نوّے دِنوں تک جب کہ تُو ایک کروٹ پر لیٹا رہے گا اُنہیں کھانا۔ ۱۰ تُو ہر روز کے لیے بیس مِثقال غذا تول کر رکھ اور اُسے مقرّرہ اوقات پر کھانا۔ ۱۱ اور ایک ہین کا چھٹا حِصّہ پانی بھی ناپ کر رکھنا جسے مقرّرہ اوقات پر پینا۔ ۱۲ تُو اپنی غذا جَو کی روٹیوں کی مانند کھانا اور اُسے لوگوں کی نگاہ کے سامنے اِنسان کے فُضلہ کی آگ پر پکانا۔ ۱۳ خداوند نے فرمایا: اِسی طرح سے بنی اِسرائیل اِن قوموں کے درمیان جہاں مَیں اُنہیں ہانک دُوں گا، ناپاک غذا کھائیں گے۔

۱۴ تب مَیں نے کہا: اَے خداوند خدا، اِس طرح نہیں! مَیں نے کبھی اپنے آپ کو ناپاک نہیں کیا۔ اپنی جوانی سے آج تک مَیں نے کبھی ایسی چیز نہیں کھائی جو مری ہُوئی پائی گئی ہو یا جسے جنگلی درندوں نے چیرا پھاڑا ہو۔ نہ ہی کبھی کوئی ناپاک گوشت میرے مُنہ میں گیا ہے۔

۱۵ تب اُس نے فرمایا: بہت خوب، مَیں تجھے اِنسان کے فُضلہ کی بجائے، گائے کے گوبر پر اپنی روٹی پکانے دُوں گا۔ ۱۶ اُس نے پھر مجھ سے کہا، آدمزاد، مَیں یروشلیم کو

اشیائے خوردنی کی رسد بند کر دوں گا۔ تب لوگ پریشان ہو کر غذا بھی ناپ تول کر کھائیں گے اور مایوس ہو کر پانی بھی ناپ ناپ کر پئیں گے۔ [۱۷] کیونکہ وہاں اناج اور پانی کی قلّت ہو گی اور لوگ ایک دوسرے کو دیکھ کر گھبرا جائیں گے اور اُن کے گناہ کے باعث اُن کے جسموں کا گوشت سوکھ جائے گا۔

۵ اب اَے آدمزاد، ایک تیز تلوار لے اور حجّام کے اُسترے کی طرح اُس سے اپنا سر اور اپنی داڑھی مُنڈا۔ پھر ایک ترازو لے کر بالوں کو تول اور اُن کے حصّے بنا۔ [۲] جب تیرے محاصرہ کے دِن ختم ہوں تو ایک تہائی حصّہ بال شہر کے اندر آگ میں جلا دے اور ایک تہائی حصّہ شہر میں چاروں طرف تلوار سے بکھیر دینا اور ایک تہائی حصّہ ہوا میں اُڑا دینا اور میں تلوار کھینچ کر اُن کا تعاقب کروں گا۔ [۳] لیکن تُو مُٹھی بھر بال لے کر اُنہیں اپنے گریبان میں چھپا لینا۔ [۴] پھر اُن میں سے کچھ بال لے کر اُنہیں آگ میں جلا دینا۔ وہاں سے آگ اِسرائیل کے تمام گھرانے میں پھیل جائے گی۔

[۵] خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ یہی یروشلیم ہے جسے میں نے مختلف قوموں کے درمیان بسایا ہے جو چاروں طرف مختلف ملکوں سے گھرا ہُوا ہے۔ [۶] پھر بھی اُس نے اپنی شرارت سے میرے احکام اور آئین کے خلاف اپنے اطراف کی قوموں اور ملکوں سے بھی زیادہ سرکشی کی۔ اُس نے میرے احکام ترک کر دیئے اور میرے آئین کی پیروی نہ کی۔

[۷] چنانچہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: تُو اپنی چاروں طرف کی قوموں سے زیادہ فتنہ انگیز بنا اور تُو نے میرے آئین کی پیروی نہ کی اور نہ میرے احکام پر عمل کیا۔ بلکہ اپنے اِرد گرد کی قوموں کے اصولوں پر بھی عمل نہ کیا۔

[۸] اِس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اَے یروشلیم، میں خود تیرا مخالف ہُوں اور دوسری قوموں کی نظروں کے سامنے تجھے سزا دُوں گا۔ [۹] تیرے تمام نفرت انگیز بُتوں کے باعث میں تیرے ساتھ ایسا سلوک کروں گا جیسا نہ پہلے کبھی کیا ہے اور نہ پھر کبھی کروں گا۔ [۱۰] اِس لیے تیرے بیچ میں باپ اپنے بچّوں کو اور بچّے اپنے باپوں کو کھا جائیں گے۔ میں تجھے سزا دُوں گا اور تیرے باقی بچے ہُوئے تمام لوگوں کو ہوا میں تتّر بتّر کر دُوں گا۔ [۱۱] اِس لیے خداوند خدا فرماتا ہے کہ مجھے اپنی جان کی قسم۔ تُو نے اپنی ساری حقیر مورتیوں اور اپنے نفرت انگیز کاموں سے میرے مَقدِس کو ناپاک کر دیا۔ اِس لیے میں خود تجھے ذلیل کرُوں گا۔ میں نہ تو تجھ پر رحم کروں گا نہ تیرے ساتھ کسی قسم کی رعایت برتوں گا۔ [۱۲] تیرے درمیان تیرے ایک تہائی لوگ وبا سے مر جائیں گے یا قحط سے ختم ہوں گے۔ ایک تہائی لوگ تیری دیواروں کے باہر تلوار سے مارے جائیں گے اور ایک تہائی لوگوں کو میں ہوا میں بکھیر دُوں گا اور تلوار کھینچ کر اُن کا تعاقب کروں گا۔

[۱۳] تب میرا غُصّہ ٹھنڈا ہو گا اور اُن کے خلاف میرا قہر دھیما پڑے گا اور اِس طرح میں اپنا انتقام لے پاؤں گا۔ اور جب میں اپنا قہر اُن پر بھڑکا چکُوں گا تب وہ جان لیں گے کہ مجھ خداوند نے ہی اپنی غیرت سے یہ فرمایا تھا۔

[۱۴] اور میں تجھے تیرے اِرد گرد کی قوموں کے درمیان اور اِدھر سے گزرنے والے سب لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ویران کر دُوں گا اور باعثِ ملامت بنا دُوں گا۔ [۱۵] جب میں تجھے غیظ و غضب اور سخت ملامت سے سزا دُوں گا تب تُو اِرد گرد کی قوموں کے لیے باعثِ ملامت و مضحکہ اور مقامِ عبرت و حیرت ہو گا کیونکہ مجھ خداوند نے یہ فرمایا ہے۔ [۱۶] جب میں تمہیں قحط کے مہلک اور تباہ کُن تیروں کا نشانہ بناؤں گا تب میں تمہیں اُن تیروں سے ہلاک کر دُوں گا۔ میں تُم پر قحط کی شدّت میں اضافہ کروں گا اور تمہاری اناج کی رسد کاٹ ڈالوں گا۔ [۱۷] میں قحط اور جنگلی درندے تمہارے خلاف بھیجوں گا جو تمہیں بے اولاد کر دیں گے۔ وبا اور خونریزی تمہارے درمیان آئے گی اور میں تُم پر تلوار چلاؤں گا۔ مجھ خداوند نے یہ فرمایا ہے

اِسرائیل کے پہاڑوں کے خلاف پیش گوئی

۶ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ [۲] اَے آدمزاد، اِسرائیل کے پہاڑوں کی طرف مُنہ کر کے اُن کے خلاف نبوّت کر [۳] اور کہہ۔ اَے اِسرائیل کے پہاڑو، خداوند خدا کا کلام سُنو۔ خداوند خدا، پہاڑوں اور پہاڑیوں سے اور گھاٹیوں اور وادیوں سے یوں فرماتا ہے کہ میں تُم پر تلوار چلاؤں گا اور تمہارے اونچے مقامات کو برباد کر دُوں گا۔ [۴] تمہارے مذبحے ڈھا دیئے جائیں گے اور تمہاری لوبان جلانے والی قربان گاہیں مسمار کر دی جائیں گی۔ اور میں تمہارے لوگوں کو تمہارے بُتوں کے سامنے قتل کر دُوں گا۔ [۵] میں بنی اِسرائیل کی لاشیں اُن کے بُتوں کے سامنے ڈال دُوں گا اور تمہاری ہڈّیوں کو تمہاری قربان گاہوں کے اِرد گرد بکھیر دُوں گا۔ [۶] تمہاری بود و باش کے تمام شہر ویران ہو جائیں گے اور اونچے مقامات ڈھا دیئے جائیں گے تاکہ تمہاری قربان گاہیں سنسان اور ویران ہوں۔ تمہارے بُت توڑ دیئے جائیں گے اور

اُن کا نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ تمہاری لوبان جلانے والی قربانگاہیں بھی توڑ دی جائیں گی اور جو کچھ تُم نے بنایا ہے سب نابود ہو جائے گا۔ [۷] تمہارے لوگ تمہارے درمیان مُردہ پڑے ہوں گے اور تُم جان لوگے کہ میں خداوند ہُوں۔

[۸] لیکن میں چند لوگوں کو بچائے رکھّوں گا کیونکہ تُم میں سے کچھ لوگ جو مختلف ملکوں اور قوموں میں تتّر بتّر ہو جاؤ گے تلوار سے بچو گے۔ [۹] پھر جو مختلف قوموں میں اسیر ہو کر چلے گئے ہوں گے اور اِس طرح بچ نکلے ہوں گے وہ مجھے یاد کریں گے۔ کہ کس طرح اُن کے زناکار دلوں نے جو مجھ سے پھر گئے ہیں اور اُن کی آنکھوں نے جو بُتوں کے پیچھے لگی رہتی تھیں مجھے رنجیدہ کیا۔ اپنی بدکاری کے باعث اور اپنی مکروہ حرکتوں کی وجہ سے اُن کا ضمیر اُن پر ملامت کرے گا۔ [۱۰] اور وہ جان لیں گے کہ میں ہی خداوند ہُوں کیونکہ میں نے یوں ہی دھمکی نہ دی تھی کہ میں اُن پر یہ آفت نازل کروں گا۔

[۱۱] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر اور اپنے پاؤں پٹک کر کہہ، بنی اِسرائیل کی تمام شرارت انگیز اور قابلِ نفرت رواجوں پر افسوس! کیونکہ وہ تلوار، قحط اور وبا کا شکار ہوں گے۔ [۱۲] جو بہت دُور ہے وہ وبا سے مرے گا اور جو نزدیک ہے وہ تلوار کا لقمہ بنے گا۔ اور جو جیتا رہے گا اور بچ جائے گا وہ قحط سے مر جائے گا۔ اِس طرح سے میں اپنا قہر اُن پر نازل کروں گا۔

[۱۳] اور جب اُن کے لوگ قتل ہو کر اُن کے بُتوں کے درمیان، اُن کی قربانگاہوں کے اطراف، ہر اونچی پہاڑی پر اور تمام پہاڑوں کی چوٹیوں پر، ہر سایہ دار درخت اور ہر سرسبز بلوط کے نیچے، الغرض ہر اُس جگہ پر جہاں وہ اپنے بُتوں کے لیے خوشبودار لوبان جلاتے ہیں، بکھرے پڑے ملیں گے۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔ [۱۴] اور میں اپنا ہاتھ اُن کے خلاف بڑھاؤں گا اور ملک کو بیابان سے لے کر دِبلہ تک، جہاں جہاں وہ بستے ہیں، ویران اور سنسان کر دُوں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

آخری وقت آ چُکا ہے

۷ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ [۲] اَے آدمزاد، خداوند خدا اِسرائیل کے ملک سے یوں فرماتا ہے: ختم ہُوا! ملک کے چاروں کونوں پر آخری وقت آ چُکا ہے۔ [۳] اب تیرا آخری وقت آ چُکا ہے اور میں اپنا قہر تجھ پر نازل کروں گا۔ میں تیرے چال چلن کے مطابق تیرا انصاف کروں گا اور تجھے تیرے تمام مکروہ کاموں کی سزا دُوں گا۔ [۴] میں تجھ پر رحم ہی کروں گا نہ میری آنکھ تجھ سے رعایت ہی کرے گی۔ میں تمہیں تمہارے چال چلن کا اور اُن مکروہ روشوں کا جو تُم میں رائج ہیں بدلہ دُوں گا۔ تب تُم جان لوگے کہ میں خداوند ہُوں۔

[۵] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: آفت! ایک نئی آفت آ رہی ہے۔ [۶] آخری وقت آ پہنچا ہے! آخری وقت آ پہنچا ہے! وہ تجھ پر آ گیا ہے۔ وہ آ چُکا ہے! [۷] اَے ملک میں بسنے والے۔ تیری شامت آ گئی۔ وقت آ چُکا ہے۔ وہ دِن قریب ہے، پہاڑ دہشت کی گرفت میں ہیں۔ اب وہاں خوشی نہ رہی۔ [۸] اب میں اپنا قہر تجھ پر اُنڈیلنے کو ہُوں اور اپنا غُصّہ تجھ پر اُتاروں گا۔ میں تیرے چال چلن کے مطابق تیرا انصاف کروں گا اور تیری تمام مکروہ روشوں کی سزا دُوں گا۔ [۹] میں تجھ پر رحم ہی کروں گا نہ میری آنکھ تجھ سے رعایت کرے گی۔ میں تمہیں تمہارے چال چلن کا اور اُن مکروہ روشوں کا جو تُم میں رائج ہیں بدلہ دُوں گا۔ تب تُم جان لوگے کہ میں خداوند ہی ہُوں جو سزا دیتا ہے۔

[۱۰] وہ دِن یہی ہے! وہ آن پہنچا! شامت آ گئی۔ عصا میں کلیاں نکل آئیں۔ غرور میں غُنچے کِھل گئے! [۱۱] تشدّد نے بڑھ کر شرارت کے لیے ڈنڈے کا رُوپ لے لیا؛ لوگوں میں سے کوئی نہ بچے گا، نہ اِس بھیڑ میں سے کوئی بچے گا۔ نہ دولت اور نہ ہی کوئی اور قیمتی شَے۔ [۱۲] وقت آ پہنچا ہے۔ وہ دِن قریب ہے۔ نہ تو خریدار خوش ہو نہ بیچنے والا رنجیدہ ہو کیونکہ قہر تمام بھیڑ پر نازل ہو چُکا ہے۔ [۱۳] جب تک دونوں زندہ ہیں، بیچنے والا اپنی زمین واپس نہیں پا سکتا کیونکہ تمام بھیڑ سے متعلق رویا پلٹائی نہیں جائے گی۔ [۱۴] حالانکہ اُنہوں نے نرسنگا پھُونکا اور ہر چیز تیّار کر لی تب بھی جنگ کے لیے کوئی نہیں جائے گا کیونکہ میرا قہر تمام بھیڑ پر ہے۔

[۱۵] باہر تلوار ہے اور اندر وبا اور قحط؛ جو دیہات میں ہوں گے وہ تلوار سے مریں گے اور جو شہر میں ہوں گے اُنہیں قحط اور وبا نگل لیں گے۔ [۱۶] جو بچ کر بھاگ جائیں گے وہ اپنے اپنے گناہوں کے باعث وادیوں کے کبوتروں کی مانند جو پہاڑوں پر ہوں نالہ کریں گے۔ [۱۷] ہر ہاتھ ڈھیلا پڑ جائے گا اور ہر گھُٹنا پانی کی مانند کمزور ہو جائے گا۔ [۱۸] وہ ٹاٹ پہن لیں گے اور اُن پر خوف چھا جائے گا۔ اُن کے چہرے شرمسار ہوں گے اور اُن کے سروں پر بال نہ رہیں گے۔ [۱۹] وہ اپنی چاندی سڑکوں پر پھینک دیں گے اور اُن کا سونا ناپاک شَے ہو گا۔ خداوند کے غضب کے دِن اُن کی چاندی اور سونا اُنہیں بچا نہ سکیں گے۔ نہ وہ اُن کی بھوک مٹا سکیں گے اور نہ اُن کا پیٹ بھر سکیں گے کیونکہ اسی سے ٹھوکر کھا کر

اُنہوں نے گناہ کیا۔ ۲۰ اُنہیں اپنے خوبصورت زیورات پر فخر تھا اور اُنہیں وہ اپنے قابلِ نفرت بُت اور مکروہ مورتیں بنانے میں استعمال کرتے تھے۔ اِس لیے میں اُنہیں اُن کے لیے ایک نجس شَے بنا دُوں گا۔ ۲۱ میں وہ سب مالِ غنیمت کے طور پر پردیسیوں کے اور لُوٹ کے مال کے طور پر دنیا کے شریروں کے حوالے کر دُوں گا اور وہ اُسے ناپاک کر دیں گے۔ ۲۲ میں اُن سے اپنا مُنہ پھیر لوں گا اور وہ میرے متبرّک مقام کو ناپاک کر دیں گے، اُس میں ڈاکو گھُس آئیں گے اور اُسے ناپاک کر دیں گے۔

۲۳ زنجیریں بنا کیونکہ ملک میں خوں ریزی مچی ہُوئی ہے اور شہر تشدّد سے پُر ہے۔ ۲۴ میں نہایت بدترین قوموں کو لے آؤں گا جو اُن کے مکانات کے مالک بن جائیں گے۔ میں طاقتوروں کا گھمنڈ ختم کر دُوں گا اور اُن کے مُقدّس مقامات ناپاک کر دیئے جائیں گے۔ ۲۵ جب دہشت آئے گی تب وہ امن ڈھونڈیں گے لیکن نہ پائیں گے۔ ۲۶ آفت پر آفت آئے گی اور افواہ پر افواہ سُنائی دے گی۔ وہ نبی سے رویا طلب کرنے کی کوشش کریں گے، کاہن سے شریعت کی تعلیم اور بزرگوں سے مشورت جاتی رہے گی۔ ۲۷ بادشاہ ماتم کرے گا، رئیس پر مایوسی چھا جائے گی اور ملک کے باشندوں کے ہاتھ کانپنے لگیں گے۔ میں اُن کے چال چلن کے مطابق اُن سے سلوک کروں گا اور اُن کے اپنے معیار کے مطابق اُن کا اِنصاف کروں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

ہیکل میں بُت پرستی

۸ چھٹے سال کے چھٹے مہینے کے پانچویں دِن جب میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا اور یہوداہ کے بزرگ میرے سامنے بیٹھے تھے، تب وہاں خداوند کا ہاتھ مجھ پر آ ٹھہرا۔ ۲ میں نے دیکھا تو مجھے ایک انسانی شکل نظر آئی۔ اُس کی کمر کا نیچے کا حصّہ آگ کی مانند تھا اور اُس کے اوپر کا حصّہ چمکتی ہُوئی دھات کی مانند روشن تھا۔ ۳ اُس نے ہاتھ کی شکل کی کوئی شَے آگے بڑھا کر میرے سر کے بالوں سے مجھے پکڑ لیا۔ تب رُوح نے مجھے زمین اور آسمان کے بیچ میں اُٹھا لیا اور خدا کی دکھائی ہُوئی رویا میں یروشلیم میں ہیکل کے اندرونی صحن کے شمالی پھاٹک کے دروازے تک لے گئی جہاں غیرت بھڑکانے والا بُت کھڑا تھا۔ ۴ وہاں میرے سامنے اِسرائیل کے خدا کا جلال ویسا ہی موجود تھا جیسا میں نے رویا میں میدان میں دیکھا تھا۔

۵ تب اُس نے مجھ سے کہا، اَے آدمزاد، شمال کی طرف دیکھ۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ مذبح کے پھاٹک کے شمال میں دروازہ سے داخل ہونے کی راہ پر ہی یہ غیرت کا بُت کھڑا تھا۔

۶ اور اُس نے مجھ سے کہا، اَے آدمزاد، کیا تُو نے دیکھا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ بنی اِسرائیل یہاں ایسی قابلِ نفرت حرکتیں کر رہے ہیں تاکہ میں اپنے مَقدِس سے دُور چلا جاؤں۔ لیکن تُو ایسی حرکتیں دیکھے گا جو اِن سے بھی بڑھ کر قابلِ نفرت ہوں گی۔

۷ تب وہ مجھے صحن کے دروازے پر لے آیا۔ میں نے نظر کی تو دیوار میں ایک چھید نظر آیا۔ ۸ اُس نے مجھ سے کہا، اَے آدمزاد، اب دیوار کو کھود۔ چنانچہ جب میں نے دیوار کو کھودا تو وہاں ایک دروازہ دیکھا۔

۹ اور اُس نے مجھ سے کہا، اندر جا اور دیکھ کہ وہ یہاں کیسی شرارت آمیز اور قابلِ نفرت حرکتیں کر رہے ہیں۔ ۱۰ چنانچہ میں اندر گیا اور دیکھا کہ دیواروں پر ہر طرف ہر قسم کے رینگنے والے جانوروں اور قابلِ نفرت حیوانوں اور اِسرائیل کے تمام بُتوں کی تصویریں نقش کی ہُوئی ہیں۔ ۱۱ اُن کے سامنے بنی اِسرائیل کے ستّر بزرگ کھڑے ہیں جن میں شافان کا بیٹا یازنیاہ بھی ہے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں ایک بخوردان ہے اور وہاں بخور کا خوشبودار بادل اُٹھ رہا ہے۔

۱۲ اُس نے مجھ سے کہا، اَے آدمزاد، کیا تُو نے دیکھا کہ بنی اِسرائیل کے بزرگ اپنے اپنے بُت کے حُجرہ میں تاریکی میں کیا کر رہے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ خداوند ہمیں نہیں دیکھتا۔ اُس نے ملک کو ترک کر دیا ہے۔ ۱۳ تب اُس نے پھر کہا، تُو اُنہیں ایسی حرکتیں کرتے ہُوئے دیکھے گا جو اور بھی زیادہ نفرت کے قابل ہیں۔

۱۴ تب وہ مجھے خداوند کے گھر کے شمالی پھاٹک کے دروازہ پر لے گیا اور میں نے وہاں عورتوں کو دیکھا جو بیٹھی ہُوئی تمّوز کے لیے نوحہ کر رہی تھیں۔ ۱۵ اُس نے مجھ سے کہا، اَے آدمزاد، کیا تُو نے یہ دیکھا؟ تُو اُنہیں ایسی حرکتیں کرتے ہُوئے دیکھے گا جو اور بھی زیادہ نفرت کے قابل ہیں۔

۱۶ تب وہ مجھے خداوند کے گھر کے اندرونی صحن میں لایا اور وہاں ہیکل کے دروازہ پر دہلیز اور مذبح کے درمیان تقریباً پچیس اشخاص تھے جن کی پیٹھ خداوند کی ہیکل کی طرف تھی اور اُن کے مُنہ مشرق کی جانب تھے اور وہ مشرق کی طرف رُخ کر کے سورج کو سجدہ کر رہے تھے۔

۱۷ اُس نے مجھ سے کہا، اَے آدمزاد، کیا تُو نے دیکھ لیا ہے؟ کیا یہ بنی یہوداہ کے نزدیک معمولی سی بات ہے کہ وہ ایسی

قابلِ نفرت حرکتیں کریں جو وہ یہاں کر رہے ہیں؟ کیا لازم ہے کہ وہ ملک کو تشدّد سے بھرتے رہیں اور میرے غُصّہ کو لگاتار بھڑکاتے رہیں؟ دیکھ، اب تو اُنہوں نے ڈالی کو نتھنوں میں گھُسا لیا ہے! ۱۸ اِس لیے میں بھی اُن سے غُصّہ سے پیش آؤں گا۔ نہ میں اُن پر رحم کروں گا اور نہ ہی رعایت سے کام لُوں گا۔ خواہ وہ میرے کانوں میں زور زور سے چلّائیں، میں اُن کی نہ سُنوں گا۔

بُت پرست قتل کیے گئے

۹ پھر میں نے اُسے بلند آواز میں پُکارتے ہُوئے سُنا کہ شہر کے نگہبانوں کو اپنے اپنے ہتھیار ہاتھ میں لیے ہُوئے یہاں لے آؤ ۲ اور میں نے چھ مَردوں کو اپنے اپنے ہاتھ میں مہلک ہتھیار لیے ہُوئے اوپر کے پھاٹک سے آتے ہُوئے دیکھا، جس کا رُخ شمال کی جانب ہے۔ اُن کے ساتھ ایک شخص کتان کا لباس پہنے اور کاتب کا بستہ لیے ہُوئے تھا۔ وہ اندر آ کر پیتل کے مذبح کے پاس کھڑے ہو گئے۔

۳ اور اِسرائیل کے خدا کا جلال کرّوبیوں پر سے جہاں وہ تھا اُٹھ کر ہیکل کی دہلیز پر آ گیا۔ تب خداوند نے اُس شخص کو بُلایا جو کتان کا لباس پہنے ہُوئے تھا اور جس کے پاس کاتب کا بستہ تھا ۴ اور اُس سے کہا، یروشلیم کے تمام شہر میں گشت لگا اور اُن سب لوگوں کی پیشانی پر نشان لگا جو شہر میں کیے جانے والے مکروہ کاموں کے باعث رنجیدہ ہیں اور ماتم کرتے ہیں۔

۵ اُس نے میرے سُنتے ہُوئے دوسروں سے کہا، شہر میں اس کے پیچھے پیچھے چل کر کسی کے ساتھ رحم یا ہمدردی نہ جتاتے ہُوئے قتل کیے جاؤ۔ ۶ ضعیفوں، نوجوانوں، دوشیزاؤں، خواتین اور بچّوں کو قتل کرو لیکن جس کے نشان ہو اُسے نہ چھُوؤ۔ میرے مَقدِس کے پاس سے شروع کرو، چنانچہ اُنہوں نے اُن ضعیفوں سے ابتدا کی جو ہیکل کے سامنے تھے۔

۷ پھر اُس نے اُن سے کہا، ہیکل کو ناپاک کرو اور صحنوں کو مقتولوں سے بھر دو۔ جاؤ! چنانچہ وہ باہر نکلے اور سارے شہر میں قتل کرتے پھرے۔ ۸ جب وہ قتل کر رہے تھے اور میں اکیلا بچ گیا تھا تب میں مُنہ کے بل گرا اور چلّا کر کہا، آہ، اَے خداوند خدا! کیا تُو اپنا قہر یروشلیم پر نازل کر کے اِسرائیل کے باقی ماندہ لوگوں کو بھی تباہ کر دے گا؟

۹ اُس نے جواب دیا، بنی اِسرائیل اور بنی یہوداہ کی بدکاری نہایت سنگین ہے۔ ملک میں خونریزی برپا ہے اور شہر ناانصافی سے بھرا ہُوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خداوند نے ملک کو ترک کر دیا ہے اور وہ کچھ نہیں دیکھتا۔ ۱۰ اِس لیے میں اُن پر رحم نہ کروں گا نہ ہی رعایت برتوں گا بلکہ جو اُنہوں نے کیا ہے اُن کے سر پر لے آؤں گا۔

۱۱ تب اُس شخص نے جو کتان کا لباس پہنے ہُوئے تھا اور جس کے پاس کاتب کا بستہ تھا، آ کر یہ خبر دی کہ میں نے تیرے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔

ہیکل سے جلال کی جدائی

۱۰ میں نے نگاہ کی اور دیکھا کہ کرّوبیوں کے سروں کے اوپر جو فضا تھی اُس کے اوپر نیلم کے تخت کی مانند کوئی شَے نظر آ رہی ہے۔ ۲ خداوند نے کتان کے کپڑے پہنے ہُوئے شخص سے کہا، کرّوبیوں کے نیچے والے پہیوں میں چلا جا اور اپنی دونوں مُٹھّیوں کو کرّوبیوں کے درمیان سے جلتے ہُوئے انگارے اُٹھا کر بھر لے اور اُنہیں شہر کے اوپر بکھیر دے۔ میرے دیکھتے دیکھتے وہ اُن کے بیچ میں چلا گیا۔

۳ جب وہ شخص اندر گیا تب کرّوبی ہیکل کی جنوب کی طرف کھڑے تھے اور اندرونی صحن پر بادل چھایا ہُوا تھا۔ ۴ تب خداوند کا جلال کرّوبیوں کے اوپر سے اُٹھ کر ہیکل کی دہلیز کی طرف بڑھا۔ ہیکل بادل سے بھر گئی اور صحن خداوند کے جلال کے نور سے معمور ہو گیا۔ ۵ کرّوبیوں کے پروں کی آواز بیرونی صحن تک سُنائی دیتی تھی جو قادرِ مطلق کے کلام کی آواز کی مانند تھی۔

۶ جب خداوند نے کتان کا لباس پہنے ہُوئے شخص کو حکم دیا کہ وہ پہیوں کے اندر سے کرّوبیوں کے درمیان سے آگ لے تب وہ شخص اندر گیا اور ایک پہیہ کے پاس جا کھڑا ہُوا۔ ۷ تب اُن کرّوبیوں میں سے ایک نے اپنا ہاتھ آگ کی طرف بڑھایا جو اُن کے بیچ میں تھی۔ اُس نے اُس میں سے کچھ آگ لے کر کتان کا لباس پہنے ہُوئے شخص کے ہاتھوں پر رکھ دی اور وہ اُسے لے کر باہر چلا گیا۔ ۸ (کرّوبیوں کے پروں کے نیچے کوئی ایسی چیز دیکھی جا سکتی تھی جو اِنسان کے ہاتھ کی مانند تھی۔)

۹ میں نے نگاہ کی اور کرّوبیوں کے پاس چار پہیے دیکھے۔ ہر کرّوبی کے پاس ایک پہیہ تھا اور وہ پہیے فیروزہ کے مانند چمکتے تھے۔ ۱۰ شکل وصورت سے وہ چاروں ایک ہی وضع کے تھے۔ ہر ایک پہیہ یوں نظر آتا تھا گویا ایک پہیہ دوسرے کے اندر ہے۔

۱۱ جب وہ حرکت کرتے تو اُن چاروں سمتوں میں سے جدھر کرّوبیوں کا رُخ ہوتا تھا کسی ایک جانب چل پڑتے۔ جب کرّوبی چلنے لگتے تھے تو پہیے مُڑتے نہ تھے۔ کرّوبی اُسی سمت چل

پڑتے تھے جس طرف اُن کے سروں کا رُخ ہوتا تھا اور وہ چلتے وقت مُڑتے نہ تھے۔ [12] اُن کی پیٹھ، اُن کے ہاتھوں اور اُن کے پروں اور اُن کے چار پہیوں سمیت اُن کے تمام بدن پر آنکھیں ہی آنکھیں تھیں۔ [13] میں نے اُن پہیوں کو چرخ کہلاتے ہُوئے سُنا۔ [14] ہر کرّوبی کے چار چہرے تھے۔ ایک چہرہ تو کرّوبی کا تھا، دوسرا اِنسان کا، تیسرا شیرِ ببر کا اور چوتھا عقاب کا تھا۔

[15] پھر کرّوبی اوپر کو اُٹھے۔ یہ وہی جاندار تھے جنہیں میں نے نہرِ کِبار کے کنارے دیکھا تھا۔ [16] جب کرّوبی حرکت کرتے تو اُن کے پاس کے پہیّے بھی حرکت کرتے اور جب کرّوبی زمین سے اُٹھنے کے لیے اپنے پر پھیلاتے تب بھی پہیّے اُن سے جدا نہ ہوتے تھے۔ [17] جب کرّوبی رُک جاتے تو وہ بھی رُک جاتے اور جب کرّوبی اُٹھتے تو یہ بھی اُن کے ساتھ اُٹھ جاتے کیونکہ جاندار کی رُوح اُن میں تھی۔

[18] تب خداوند کا جلال ہیکل کی دہلیز سے ہٹ کر کرّوبیوں کے اوپر آ کر ٹھہر گیا۔ [19] میں دیکھ ہی رہا تھا کہ کرّوبیوں نے اپنے پر پھیلائے اور زمین پر سے اُٹھ گئے اور جوں ہی وہ چلے گئے پہیّے بھی اُن کے ساتھ چلے گئے۔ وہ خداوند کے گھر کے مشرقی پھاٹک کے دروازے پر رُکے اور اِسرائیل کے خدا کا جلال اُن کے اوپر جلوہ گر تھا۔

[20] یہ وہی جاندار ہیں جنہیں میں نے اِسرائیل کے خدا کے نیچے نہرِ کِبار کے کنارے دیکھا تھا اور میں نے جان لیا کہ وہ کرّوبی تھے۔ [21] ہر ایک کے چار چہرے اور چار پر تھے اور اُن کے پروں کے نیچے اِنسان کے سے ہاتھ تھے۔ [22] اُن کے چہروں کی شکل و شباہت ویسی ہی تھی جیسی میں نے نہرِ کِبار کے کنارے دیکھی تھی۔ ہر ایک سیدھا آگے ہی کو چلتا تھا۔

اِسرائیل کے اُمراء کا انجام

11 تب رُوح مجھے اُٹھا کر خداوند کے گھر کے اُس پھاٹک پر لے آئی جس کا رُخ مشرق کی طرف ہے۔ وہاں پھاٹک کے دروازہ پر پچیس مَرد تھے جن میں میں نے عزّار کے بیٹے یازنیاہ اور بنایاہ کے بیٹے پیلاطیاہ کو دیکھا جو قوم کے اُمراء میں سے تھے۔ [2] خداوند نے مجھ سے کہا، اَے آدمزاد، یہ وہ لوگ ہیں جو اِس شہر میں بُرائی کے منصوبے بناتے ہیں اور بدکرداری کی مشورت دیتے ہیں۔ [3] وہ کہتے ہیں کہ کیا مکان تعمیر کرنے کا وقت قریب نہیں ہے؟ یہ شہر دیگ ہے اور ہم گوشت ہیں۔ [4] اِس لیے اُن کے خلاف نبوّت کر، اَے آدمزاد، نبوّت کر۔

[5] تب خداوند کی رُوح مجھ پر نازل ہُوئی اور اُس نے مجھے یہ کہنے کا حکم دیا: خداوند یوں فرماتا ہے: اَے بنی اِسرائیل، تُم یہ کہہ رہے ہو لیکن میں جانتا ہُوں کہ تمہارے دل میں کیا ہے؟ [6] تُم نے اِس شہر میں بہتوں کو قتل کیا اور اُس کی سڑکوں کو لاشوں سے بھر دیا۔ [7] اِس لیے خداوند خُدا یوں فرماتا ہے: جو لاشیں تُم نے وہاں پھینکی ہیں وہ گوشت ہیں اور یہ شہر دیگ ہے۔ لیکن میں تُم کو وہاں سے باہر نکال دُوں گا۔ [8] تُم تلوار سے ڈرتے ہو لیکن میں تمہارے خلاف تلوار ہی لاؤں گا۔ یہ خداوند خدا فرماتا ہے۔ [9] میں تمہیں شہر سے باہر نکال دُوں گا اور پردیسیوں کے حوالے کر دُوں گا اور تمہیں سزا دُوں گا۔ [10] میں تمہیں اِسرائیل کی سرحدوں پر سزا کا حکم سُناؤں گا اور تُم تلوار سے مارے جاؤ گے۔ تب تُم جان لو گے کہ میں خداوند ہُوں۔ [11] یہ شہر تمہارے لیے دیگ نہ ہوگا، نہ تُم اُس کے اندر کا گوشت ہوگے۔ میں تمہیں اِسرائیل کی سرحدوں پر سزا کا حکم سُناؤں گا۔ [12] اور تُم جان لو گے کہ میں خداوند ہُوں کیونکہ تُم نے میرے آئین کی پیروی نہ کی، نہ میری شریعت پر عمل کیا بلکہ تُم اُن قوموں کے احکام پر چلے جو تمہارے اِردگرد ہیں۔

[13] اب جب کہ میں نبوّت کر رہا تھا تو بنایاہ کا بیٹا پیلاطیاہ مر گیا۔ تب میں مُنہ کے بل گرا اور بلند آواز سے چلّایا کہ اَے خداوند خدا، کیا تُو اِسرائیل کے باقی ماندہ لوگوں کو بالکل مٹا دے گا؟

[14] خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [15] اَے آدمزاد، اہلِ یروشلیم نے تیرے بھائیوں یعنی تیرے قریبی رشتہ داروں اور تمام بنی اِسرائیل کے متعلق کہا ہے کہ وہ خداوند سے کافی دُور ہیں اور یہ ملک ہمیں میراث میں دے دیا گیا ہے۔

اِسرائیل کی واپسی کا وعدہ

[16] اِس لیے تُو کہہ کہ خداوند خُدا یوں فرماتا ہے: حالانکہ میں نے اُنہیں بہت دُور مختلف قوموں کے درمیان بھیجا اور الگ الگ ملکوں میں بکھیر دیا، پھر بھی کچھ عرصہ کے لیے میں اُن ملکوں میں جہاں وہ گئے اُن کا مقدِس بنا رہا ہُوں۔

[17] اِس لیے تُو کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں تمہیں مختلف قوموں میں سے جمع کروں گا اور اُن ملکوں میں سے واپس لاؤں گا جہاں تُم پراگندہ کیے گئے ہو۔ اور میں تمہیں اِسرائیل کا ملک واپس دُوں گا۔

[18] وہ وہاں واپس لوٹ کر اُس میں کی گھناؤنی مورتیوں اور مکروہ بُتوں کو دُور کر دیں گے۔ [19] میں اُنہیں نیا دل دُوں گا اور اُن میں نئی رُوح ڈالوں گا۔ میں اُن میں سے اُن کا پتّھر کا ساسخت دل

نکال دُوں گا اور اُنہیں گوشت کا سا نرم دل دُوں گا۔ ۲۰ تب وہ میرے آئین کی پیروی کریں گے اور میری شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔ وہ میرے لوگ ہوں گے اور میں اُن کا خداوند ہُوں گا۔ ۲۱ لیکن جن کے دل اپنی گھناؤنی مورتیوں اور مکروہ بُتوں کے پرستار ہیں، اُن کی روِش میں اُن ہی کے سر پر لے آؤں گا۔ یہ خداوند خدا فرماتا ہے۔

۲۲ تب کرّوبیوں نے جن کے پاس پہیّے تھے اپنے پر پھیلائے اور اِسرائیل کے خدا کا جلال اُن کے اوپر تھا۔ ۲۳ خداوند کا جلال شہر کے اندر سے اوپر اُٹھا اور اُس پہاڑ پر جا ٹھہرا جو شہر کے مشرق میں ہے۔ ۲۴ تب رُوح نے مجھے اُٹھا لیا اور خدا کی رُوح کی قدرت سے میں نے رویا میں دیکھا کہ میں کسدیوں کے ملک میں جلاوطنوں کے پاس پہنچ گیا ہُوں۔

تب وہ رویا جو میں نے دیکھی تھی میرے پاس سے غائب ہو گئی ۲۵ اور میں نے جلاوطنوں کو وہ سب باتیں بتا دیں جو خداوند نے مجھ پر ظاہر کی تھیں۔

جلاوطنی کا اشارتاً مظاہرہ

۱۲ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۲ اَے آدمزاد، تُو ایک سرکش قوم کے بیچ میں رہتا ہے جن کے پاس دیکھنے کے لیے آنکھیں تو ہیں لیکن وہ نہیں دیکھتے اور سُننے کے لیے کان ہیں لیکن وہ نہیں سُنتے کیونکہ وہ ایک سرکش قوم ہیں۔

۳ اِس لیے اَے آدمزاد، جلاوطنی کے لیے اپنا اسباب باندھ لے اور دِن کے وقت اُن کے دیکھتے دیکھتے اپنا مقام چھوڑ کر دوسرے مقام کو چلا جا تا کہ شاید وہ سمجھ جائیں، حالانکہ وہ ایک سرکش خاندان ہیں۔ ۴ دِن کے وقت جب کہ وہ دیکھ رہے ہوں گے جلاوطنی کے لیے تیّار کیا ہُوا اپنا سامان باہر لانا اور شام کو جب کہ وہ دیکھ رہے ہوں گے جلاوطنوں کی طرح باہر نکل جانا۔ ۵ اُن کے دیکھتے ہُوئے دیوار میں چھید کر کے اپنا اسباب اُس میں سے باہر نکال لینا ۶ اور اُن کے سامنے اُسے اپنے کندھے پر رکھ کر اندھیرے میں روانہ ہو جانا۔ اپنا چہرہ چھپا لینا تا کہ تُو زمین کو نہ دیکھ پائے کیونکہ میں نے تجھے بنی اِسرائیل کے لیے ایک نشان ٹھہرایا ہے۔

۷ چنانچہ میں نے ویسا ہی کیا جیسا مجھے حکم ہُوا تھا۔ دِن کے وقت میں نے اپنا سامان باہر نکالا جسے میں نے جلاوطنی کے لیے تیّار کیا تھا۔ پھر شام کو اپنے ہاتھوں سے دیوار میں چھید کیا اور تاریکی میں اپنی ساری چیزیں باہر نکال لیں اور اُن کے دیکھتے ہُوئے اُنہیں اپنے کندھے پر اُٹھائے ہُوئے چل دیا۔

۸ صبح کو خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۹ اَے آدمزاد، کیا اِس سرکش بنی اِسرائیل نے تجھ سے نہیں پُوچھا کہ تُو کیا کر رہا ہے؟ ۱۰ اُن سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ یہ پیغام یروشلیم کے حاکم اور تمام بنی اِسرائیل کے لیے ہے جو وہاں رہتے ہیں۔ ۱۱ اُن سے کہہ کہ میں تمہارے لیے ایک نشان ہُوں۔

جیسا میں نے کیا ہے ویسا ہی اُن کے ساتھ ہوگا۔ وہ اسیر ہو کر جلاوطن کیے جائیں گے۔

۱۲ اُن میں جو حاکم ہے وہ اندھیرے میں اپنا اسباب کندھے پر لیے ہُوئے نکلے گا اور دیوار میں سوراخ کیا جائے گا تا کہ وہ اُس میں سے نکل سکے۔ وہ اپنا چہرہ ڈھانپ لے گا تا کہ زمین کو نہ دیکھ سکے۔ ۱۳ میں اُس کے لیے اپنا جال بچھاؤں گا اور وہ میرے پھندے میں پھنس جائے گا۔ میں اُسے کسدیوں کے ملک بابل میں لاؤں گا لیکن وہ اُسے دیکھ نہ پائے گا حالانکہ وہاں ہی وفات پائے گا۔ ۱۴ میں اُس کے اِردگرد کے سب لوگوں یعنی اُس کے ملازموں اور فوجیوں کو ہر طرف بکھیر دُوں گا اور میں تلوار کھینچ کر اُن کا تعاقب کروں گا۔

۱۵ جب میں اُنہیں مختلف قوموں میں پھیلا دُوں گا اور مختلف ملکوں میں بکھیر دُوں گا تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔ ۱۶ لیکن اُن میں سے چند لوگوں کو میں تلوار، قحط اور وبا سے بچائے رکھّوں گا تا کہ جن قوموں میں وہ جائیں وہاں وہ اپنی مکروہ حرکتوں کا اعتراف کریں۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

۱۷ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ ۱۸ اَے آدمزاد، جب تُو کھانا کھائے تو کانپنے لگنا اور پانی پیتے وقت خوف سے تھرتھرانا۔ ۱۹ ملک کے لوگوں سے کہہ کہ یروشلیم اور اِسرائیل کے ملک میں رہنے والوں کے متعلق خداوند خدا یوں فرماتا ہے: وہ پریشانی اور مایوسی کی حالت میں اپنا کھانا کھائیں گے اور پانی پئیں گے کیونکہ اُن کے ملک میں بسنے والے لوگوں کے تشدّد کے باعث اُن کے ملک کی ہر چیز چھین لی جائے گی۔ ۲۰ آباد شہر اُجاڑ دیئے جائیں گے اور ملک ویران ہو جائے گا۔ تب تُم جان لوگے کہ میں خداوند ہُوں۔

۲۱ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۲۲ اَے آدمزاد، یہ کیسی مثل ہے جو اِسرائیل کے ملک میں رائج ہے کہ دِن گزرتے جاتے ہیں اور کوئی رویا پُوری نہیں ہوتی۔ ۲۳ اُن سے کہہ دے، خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ میں اُس مثل کو ختم کر دُوں گا اور پھر یہ اِسرائیل کے بارے میں استعمال نہ کی جائے گی۔ اُن سے کہہ دے کہ وہ دِن قریب ہیں جب ہر رویا پُوری ہوگی۔ ۲۴ کیونکہ بنی اِسرائیل کے

درمیان آیندہ جھوٹی رویتیں یا خوشامد کی پیش گوئیاں نہ ہوں گی۔ ۲۵ لیکن میں خداوند اپنی مرضی سے کلام کروں گا اور وہ بلا تاخیر پُورا ہوگا۔ کیونکہ اَے سرکش خاندان میں تمہارے ایّام میں جو کچھ کہوں گا اُسے پُورا کروں گا۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔

۲۶ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۲۷ اَے آدمزاد، بنی اِسرائیل کہہ رہے ہیں کہ جو رویا یہ دیکھتا ہے وہ آج سے کئی سال بعد پُوری ہوگی اور اُس کی نبوّت بھی بہت دُور کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔

۲۸ اِس لیے اُن سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اب میرے کسی کلام کی تکمیل میں تاخیر نہ ہوگی بلکہ جو کچھ میں کہوں گا وہ ہوکر رہے گا۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔

جھوٹے نبیوں پر ملامت

۱۳ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۲ اَے آدمزاد، اِسرائیل کے ان انبیاء کے خلاف نبوّت کر جو اس وقت نبوّت کر رہے ہیں، جو محض من مانی نبوّت کرتے ہیں۔ اُن سے کہہ کہ خداوند کا کلام سُنو! ۳ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اُن احمق نبیوں پر افسوس جنہوں نے کچھ نہیں دیکھا اور محض اپنی ہی رُوح کے پیچھے بھٹک جاتے ہیں! ۴ اَے اسرائیل، تیرے انبیاء اُن لومڑیوں کی مانند ہیں جو کھنڈروں میں پائی جاتی ہیں۔ ۵ تُم دیوار کی مرمّت کرتے ہُوئے رخنوں تک نہیں پہنچے تاکہ وہ بنی اِسرائیل کی خاطر خداوند کے دِن جنگ میں قائم رہے۔ ۶ اُن کی رویتیں باطل ہیں اور اُن کی پیشگوئی جھوٹی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خداوند فرماتا ہے، جبکہ خداوند نے اُنہیں نہیں بھیجا۔ پھر بھی وہ توقع رکھتے ہیں کہ اُن کے الفاظ صحیح ثابت ہوں گے۔ ۷ جب تُم نے یہ کہا کہ خداوند فرماتا ہے، تب تُم نے باطل رویا نہیں دیکھی اور جھوٹی پیشگوئی نہیں کی؟ حالانکہ میں نے کلام نہیں کیا۔

۸ اِس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے، تمہاری دروغ گوئی اور جھوٹی رویتوں کے باعث میں تمہارا مخالف ہُوں۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔ ۹ میرا ہاتھ اُن انبیاء کے خلاف ہوگا جو باطل رویتیں دیکھتے ہیں اور جھوٹی پیش گوئی کرتے ہیں۔ وہ میری اُمّت کے لوگوں میں نہ ہوں گے، نہ بنی اِسرائیل کے دفتر میں درج ہوں گے اور نہ ہی وہ اِسرائیل کے ملک میں داخل ہوں گے۔ تب تُم جان لوگے کہ میں خداوند خدا ہُوں۔

۱۰ چونکہ اُنہوں نے میرے لوگوں کو سلامتی نہ ہوتے ہُوئے بھی یوں کہہ کر بہکایا کہ سلامتی ہے اور جب کوئی دیوار کمزور بنائی جاتی ہے تو اُس پر سفیدی پوت دیتے ہیں، ۱۱ اِس لیے اُن سفیدی پوتنے والوں سے کہہ کہ وہ دیوار گر جائے گی، موسلادھار بارش ہوگی اور میں اولے برساؤں گا اور زور کی آندھی چلے گی۔ ۱۲ جب دیوار گر جائے گی تب لوگ تُم سے یہ نہ پُوچھیں گے کہ وہ سفیدی کہاں ہے جس سے تُم نے اُسے پوتا تھا؟

۱۳ چنانچہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں اپنے غضب میں زور کی ہوا چلاؤں گا اور اپنے قہر میں اولے اور موسلادھار اور شدید وتباہ کُن مینہ برساؤں گا۔ ۱۴ جس دیوار پر تُم نے سفیدی پوت دی ہے میں اُسے توڑ ڈالوں گا اور گرا دُوں گا جس سے اُس کی بنیاد نمودار ہو جائے گی۔ جب وہ گرے گی تب تُم اُس میں فنا ہو جاؤ گے اور تُم جان لوگے کہ میں خداوند ہُوں۔ ۱۵ اِس طرح میں اپنا غضب دیوار پر اور اُن لوگوں پر نازل کروں گا جنہوں نے اُسے سفیدی سے پوت دیا تھا۔ تب میں تُم سے کہوں گا کہ نہ دیوار رہی اور نہ وہ رہے جنہوں نے اُس پر پوتا پھیرا تھا۔ ۱۶ یعنی اِسرائیل کے وہ انبیاء جنہوں نے یروشلیم کے بارے میں نبوّت کی اور جو سلامتی کے نہ ہوتے ہُوئے بھی اُس کے لیے سلامتی کی رویا دیکھتے رہے۔ یہ خداوند خدا فرماتا ہے۔

۱۷ اور اَے آدمزاد، تُو اپنی قوم کی بیٹیوں کی طرف متوجّہ ہو جو اپنی ہی طرف سے نبوّت کرتی ہیں۔ تُو اُن کے خلاف نبوّت کر ۱۸ اور کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اُن عورتوں پر افسوس جو اپنی تمام کہنیوں پر جادو کے تعویذ سی لیتی ہیں اور اپنے سروں کے لیے مختلف لمبائیوں کے بُرقعے بناتی ہیں تاکہ لوگوں کو جال میں پھنسائیں۔ کیا تُم میرے لوگوں کی جانوں کا شکار کرو گی اور اپنی جانیں بچائے رکھو گی؟ ۱۹ تُم نے مُٹھی بھر جَو اور روٹی کے ٹکڑوں کی خاطر مجھے میرے اپنے لوگوں میں ناپاک ٹھہرایا۔ میرے لوگوں سے جھوٹ بول کر جو جھوٹ سُنتے ہیں، تُم نے اُن لوگوں کو مار ڈالا جنہیں مرنا نہ تھا اور اُنہیں بچایا جنہیں جینا نہ تھا۔

۲۰ چنانچہ خداوند خدا فرماتا ہے: میں تمہارے تعویذوں کے خلاف ہُوں جن سے تُم لوگوں کو پرندوں کی طرح پھنساتی ہو اور میں اُنہیں تمہاری باہوں پر سے نوچ کر دُور کر دُوں گا اور میں اُن لوگوں کو آزاد کر دُوں گا جنہیں تُم پرندوں کی طرح پھنساتی ہو۔ ۲۱ میں تمہارے بُرقعے چاک کر دُوں گا اور اپنے لوگوں کو تمہارے ہاتھوں سے بچاؤں گا اور وہ پھر کبھی تمہارے جادو کا شکار نہ ہوں گے۔ تب تُم جان لوگی کہ میں خداوند ہُوں۔ ۲۲ چونکہ تُم نے اپنی دروغ گوئی سے راستبازوں کا دل توڑ دیا جب کہ میں نے اُنہیں کوئی غم نہ دیا

اور تُم نے بدکاروں کی ہمّت افزائی کی تا کہ وہ اپنی بدی سے باز نہ آئیں اور اِس طرح اپنی جانیں بچالیں۔ [۲۳] اِس لیے اب تُم نہ تو باطل رویتیں دیکھو گی اور نہ پیش گوئی ہی کر سکو گی۔ میں اپنے لوگوں کو تمہارے ہاتھوں سے بچا لُوں گا اور تب تُم جان لو گی کہ میں خداوند ہُوں۔

بُت پرستوں کی سزا

۱۴ اِسرائیل کے چند بزرگ میرے پاس آئے اور میرے سامنے بیٹھ گئے۔ [۲] تب خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۳] اَے آدمزاد، اِن لوگوں نے اپنے دلوں میں بُت نصب کر لیے ہیں اور ٹھوکر کھلانے والی بدکاری کو اپنے سامنے رکھا ہے۔ کیا میں ایسے لوگوں کو اجازت دُوں کہ وہ مجھ سے سوال کریں؟ [۴] اِس لیے اُن سے بات کر اور اُن سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ جب کوئی اِسرائیلی بُتوں کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ٹھوکر کھلانے والی بدکاری کو اپنے سامنے رکھتا ہے اور پھر نبی کے پاس جاتا ہے تب میں خداوند خود اُس کی بُت پرستی کے مطابق اُسے جواب دُوں گا۔ [۵] یہ میں تمام بنی اِسرائیل کا دل جیتنے کے لیے کروں گا جنہوں نے اپنے بُتوں کی خاطر مجھے ترک کیا ہے۔

[۶] اِس لیے بنی اِسرائیل سے کہہ: خداوند خدا یوں فرماتا ہے، توبہ کرو! اپنے بُتوں سے مُنہ موڑلو اور اپنی تمام مکروہ حرکتوں سے باز آؤ!

[۷] جب کوئی اِسرائیلی یا کوئی پردیسی جو اِسرائیل میں رہتا ہو مجھ سے جدا ہو جائے اور بُتوں کو اپنے دل میں جگہ دے اور ٹھوکر کھلانے والی بدی کو اپنے سامنے رکھّے اور تب مجھ سے کوئی بات پُوچھنے کے لیے نبی کے پاس جائے، اُسے میں خداوند آپ ہی جواب دُوں گا۔ [۸] میں اُس شخص کی مخالفت کروں گا اور اُسے ایک ضربُ المثل اور کہاوت بنا دُوں گا اور اُسے اپنے لوگوں میں سے ختم کر دُوں گا۔ تب تُم جان لوگے کہ میں خداوند ہُوں۔

[۹] اگر کسی نبی نے دھوکا کھا کر نبوّت کی ہو تو یہ جانو کہ مجھ خداوند نے اُس نبی کو دھوکا کھانے دیا ہے اور میں اپنا ہاتھ اُس کے خلاف بڑھا کر اُسے اپنے اِسرائیلی لوگوں میں سے نابود کروں گا۔ [۱۰] وہ اپنے گناہ کا بوجھ اُٹھائیں گے۔ نبی بھی اسی قدر گنہگار ٹھہرے گا جس قدر کہ اُس سے سوال کرنے والا گنہگار ہوگا۔ [۱۱] تب بنی اِسرائیل پھر مجھ سے نہیں بھٹکیں گے۔ نہ وہ اپنے آپ کو اپنے تمام گناہوں سے ناپاک ہی کریں گے۔ وہ میرے لوگ ہوں گے اور میں اُن کا خدا ہُوں گا۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔

سزائے واجب

[۱۲] خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۱۳] اَے آدمزاد، اگر کوئی ملک بے وفائی کر کے میرے خلاف گناہ کرے اور میں اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھا کر اُس کی اشیائے خوردنی کی رسد کاٹ دُوں اور اُس پر قحط نازل کروں اور اُس کے لوگوں کو اور اُن کے جانوروں کو ہلاک کر دُوں [۱۴] اور اگر اُن میں نُوحؔ، دانی ایلؔ اور ایوّبؔ، یہ تینوں اشخاص بھی موجود ہوں تو وہ اپنی راستبازی کے باعث صرف اپنی ہی جان بچا سکیں گے۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔

[۱۵] یا اگر میں اُس ملک میں جنگلی درندے بھیج دُوں جو اُسے غیر آباد کر دیں اور وہ ویران ہو جائے، یہاں تک کہ اُن درندوں کے سبب سے کوئی اُس میں سے گزر نہ پائے۔ [۱۶] اور اگر یہ تین شخص اُس میں ہوتے تو بھی خداوند خدا نے یہ فرمایا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم، وہ اپنے بیٹوں یا بیٹیوں کو بچا نہ سکتے تھے۔ صرف اپنے آپ کو بچا پاتے لیکن ملک ویران ہو جاتا۔

[۱۷] اور اگر میں اس ملک پر تلوار اُٹھالوں اور کہوں کہ سارے ملک پر وہ تلوار چلائی جائے اور اگر میں اُس کے لوگوں کو اور اُن کے جانوروں کو ہلاک ہو جانے دُوں [۱۸] اور اگر یہ تین شخص اُس میں ہوتے تو بھی خداوند خدا فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم وہ اپنے بیٹوں یا بیٹیوں کو بچا نہ سکتے تھے۔ صرف وہ خود کو بچائے رکھتے!

[۱۹] اور اگر میں اس ملک میں وبا نازل کرتا اور خونریزی کے ذریعہ اپنا قہر اُس پر نازل دیتا تا کہ اُس کے لوگ اور اُن کے جانور مارے جاتے، [۲۰] اور اگر نُوحؔ، دانی ایلؔ اور ایوّبؔ اُس میں ہوتے تو بھی خداوند خدا فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ وہ بیٹے کو اور نہ ہی بیٹی کو بچا پاتے۔ وہ اپنی راستبازی کے سبب باعث صرف اپنی جان بچا پاتے۔

[۲۱] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: وہ کس قدر بھیانک حادثہ ہوگا جب میں یروشلیمؔ پر اپنی چار خوفناک سزائیں نازل کروں گا یعنی تلوار اور قحط اور جنگلی درندے اور وبا۔ تا کہ اُس کے لوگ اور اُن کے جانور مارے جائیں! [۲۲] لیکن کچھ لوگ بچ جائیں گے۔ اُن بیٹوں اور بیٹیوں کو وہاں سے نکال لیا جائے گا اور وہ تیرے پاس آئیں گے۔ اور جب تُو اُن کے اخلاق اور اُن کے اعمال دیکھ لے گا تب تجھے یروشلیمؔ پر لائی ہُوئی آفت کے متعلق تسلّی ہوگی۔ ہاں ہر اُس آفت کے متعلق جو میں نے اُس پر آنے دی۔ [۲۳] جب تُو اُن کے اخلاق اور اُن کے اعمال دیکھ لے گا تب تجھے تسلّی ہوگی کیونکہ تُو جان لے گا کہ میں نے اُس میں کوئی کام بلا وجہ نہیں

کیا، خداوند خدا فرماتا ہے۔

یروشلیم ایک بے پھل بیل

۱۵ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲] اَے آدمزاد، انگور کی بیل کی لکڑی جنگل کے کسی اور پیڑ کی شاخ کی لکڑی سے کس طرح بہتر ہے؟ [۳] کیا اُس کی لکڑی کسی کارآمد شے کے بنانے میں استعمال کی جاتی ہے؟ کیا لوگ اُس کی کھُونٹیاں بناتے ہیں تاکہ اُن پر کوئی چیز ٹانگیں؟ [۴] اور جب اُسے ایندھن کے طور پر آگ میں جھونک دیا جاتا ہے اور آگ اُس کے دونوں سِرے جلا ڈالتی ہے اور بیچ کے حصّہ کو جھُلسا دیتی ہے تب کیا وہ کسی کام کی رہتی ہے؟ [۵] جب وہ سالم تھی تب کسی کام کی نہ تھی اور اب جب کہ آگ نے اُسے جلا دیا اور وہ جل کر کوئلہ ہوگئی تب تو وہ کسی بھی کام کی نہ رہی۔

[۶] چنانچہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے، جس طرح میں نے جنگل کے پیڑوں کے ساتھ انگور کے بیل کی لکڑی کو آگ کا ایندھن بنا دیا ہے ویسا ہی سلوک میں یروشلیم میں رہنے والے لوگوں کے ساتھ کروں گا۔ [۷] میں اُن کا مخالف ہُوں گا۔ حالانکہ وہ آگ میں سے نکل آئے ہیں تب بھی آگ اُنہیں بھسم کردے گی اور جب میں اُن کی مخالفت کروں گا تب تُم جان لوگے کہ میں خداوند ہُوں۔ [۸] میں ملک کو ویران کر دُوں گا کیونکہ اُنہوں نے مجھ سے بے وفائی کی۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔

بے وفا یروشلیم کی مثال

۱۶ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲] اَے آدمزاد، یروشلیم کو اُس کی قابلِ نفرت حرکتوں سے آگاہ کردے [۳] اور کہہ کہ خداوند خدا یروشلیم سے یوں کہتا ہے: تیری ولادت اور تیری پیدایش کنعان کی سرزمین میں ہُوئی۔ تیرا باپ اموری تھا اور تیری ماں حِتّی تھی۔ [۴] جس دِن تُو پیدا ہُوئی تیری ناف نہیں کاٹی گئی، نہ تجھے پانی سے دھو کر صاف کیا گیا، نہ ہی تجھ پر نمک ملا گیا یا تجھے کپڑوں میں لپیٹا گیا۔ [۵] کسی نے تجھ پر نظرِ کرم نہ کی، نہ اِس قدر رحم ہی کیا کہ تیری خاطر اِن میں سے کچھ کرتا بلکہ تجھے کھلے میدان میں پھینکا گیا کیونکہ جس دِن تُو پیدا ہُوئی اسی روز تُو حقیر ٹھہری۔

[۶] پھر میں اُدھر سے گزرا اور تجھے اپنے خون میں لوٹتے ہُوئے دیکھا اور جیسے تُو اپنے خون میں لوٹ رہی تھی، میں نے تجھ سے کہا، جیتی رہ! [۷] میں نے تجھے کھیت کے پودے کی مانند بڑھایا؛ تُو بڑھی اور بالغ ہوگئی اور نہایت خوبصورت ہیرا بن گئی۔ تُو جو عُریاں اور بے نقاب تھی، تیری چھاتیاں اُبھر آئیں اور تیرے بال بڑھ گئے۔

[۸] پھر میں اُس طرف سے گزرا اور جب تیری طرف نظر کی اور دیکھا کہ تُو جوان ہوچکی ہے تب میں نے اپنا دامن تجھ پر پھیلا کر تیرا تن ڈھانپ دیا اور قسم کھا کر تجھ سے عہد باندھا، خداوند خدا فرماتا ہے، اور تُو میری ہوگئی۔

[۹] میں نے تجھے پانی سے غُسل دیا اور تیرا خون دھو ڈالا اور تجھ پر عطر ملا۔ [۱۰] میں نے تجھے سُنہری بیل بُوٹوں والے لباس سے مُلبّس کیا اور چمڑے کی جوتیاں پہنائیں۔ میں نے تجھے نفیس کتان پہنایا اور بیش بہا کپڑوں سے ڈھانکا۔ [۱۱] پھر تجھے زیورات سے آراستہ کیا، تیرے ہاتھوں میں کنگن پہنائے اور تیرے گلے میں طوق ڈالا۔ [۱۲] تیری ناک میں نتھ اور تیرے کانوں میں بالیاں پہنائیں اور ایک خوبصورت تاج تیرے سر پر رکھا۔ [۱۳] اِس طرح تُو سونے اور چاندی سے آراستہ کی گئی۔ تیرا لباس نفیس کتان اور بُنے ہُوئے قیمتی اور سُنہری بیل بُوٹوں والے کپڑوں کا تھا۔ تیری غذا مَیدہ، شہد اور زیتون کے تیل پر مشتمل تھی۔ تُو نہایت ہی حسین تھی اور ملِکہ کے درجہ تک جا پہنچی۔ [۱۴] اور تیرے حسن کی بدولت تیری شہرت مختلف قوموں میں پھیل گئی کیونکہ میرے بخشے ہُوئے جلال کے باعث تیرا حسن کامل ہوگیا، خداوند خدا فرماتا ہے۔

[۱۵] لیکن تُو نے اپنے حسن پر اعتبار کیا اور فاحشہ بننے کے لیے اپنی شہرت کا استعمال کیا۔ تُو ہر راہ گیر پر جو اُدھر سے گزرا نہایت مہربان ہُوئی اور اُس پر اپنا حسن لُٹا دیا۔ [۱۶] تُو نے اپنے چند ملبوسات لے کر اُن سے زرق برق اونچے مقامات آراستہ کیے اور وہاں زناکاری کی۔ ایسی بدکاریاں نہ ہونی تھیں اور نہ کبھی ہوں گی۔ [۱۷] تُو نے میرے دیئے ہُوئے نفیس زیورات سے، جو میرے سونے اور چاندی سے بنے تھے، اپنے لیے مردانہ بُت بنائے اور اُن کے ساتھ بدفعلی کی [۱۸] اور تُو نے اپنے سنہری بیل بُوٹوں والے کپڑے لے کر اُن پر چڑھا دیئے اور میرا عطر اور بخُور اُنہیں پیش کیا۔ [۱۹] اسی طرح جو کھانا میں نے تیرے لیے مہیا کیا تھا، یعنی مَیدہ، زیتون کا تیل اور شہد جو تجھے کھانے کے لیے دیا تھا۔ وہ تُو نے اُنہیں خوشبودار بخُور کے طور پر پیش کیا۔ خداوند خدا فرماتا ہے کہ یوں ہی ہُوا۔

[۲۰] اور تُو نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو جنہیں تُو نے میرے لیے جنم دیا تھا، اُن بُتوں کے کھانے کے لیے قربان کیا۔ کیا تیری بدکاری ہی کافی نہ تھی؟ [۲۱] تُو نے میرے بچّوں کو قتل کیا اور بُتوں پر قربان کیا۔ [۲۲] تُو نے اپنی قابلِ نفرت حرکتوں میں اور اپنی بدکاری میں اپنے بچپن کے دِنوں کو یاد نہ کیا جب تُو عُریاں اور بے نقاب پڑی ہُوئی تھی اور اپنے خون میں لوٹ رہی تھی۔

۲۳ افسوس، تجھ پر افسوس، خداوند خدا فرماتا ہے۔ اپنی اور تمام بدکاریوں کے علاوہ ۲۴ تُو نے اپنے لیے ایک گنبد بنایا اور ہر چوراہے پر ایک اونچا مقام تعمیر کیا۔ ۲۵ ہر کُوچے کے سرے پر تُو نے اپنا اونچا مقام تعمیر کیا اور ہر رہ گُزر کو بے باک ہو کر اپنا جسم پیش کر کے تُو نے اپنے حسن کی توہین کی۔ ۲۶ تُو نے مِصریوں کے ساتھ، جو تیرے شہوت پرست ہمسائے ہیں، بدکاری کی اور اپنی بڑھتی ہُوئی شہوت پرستی سے میرے غضب کو بھڑکایا۔ ۲۷ اِس لیے میں نے اپنا ہاتھ تیرے خلاف بڑھایا اور تیرا علاقہ گھٹا دیا اور تجھے تیرے دُشمنوں یعنی فلستیوں کی بیٹیوں کی حرص کے سپرد کر دیا جو تیرے ننگے پن سے دہل گئی تھیں۔ ۲۸ تُو نے اُسوریوں کے ساتھ بھی بدکاری کی کیونکہ تُو سیر نہ ہُوئی تھی اور اُس کے بعد تُو اب بھی مطمئن نہیں ہُوئی۔ ۲۹ پھر تُو نے اپنی بدکاری کسدیوں کے ملک تک بڑھائی جو تاجروں کا ملک ہے لیکن اُس سے بھی تُو مطمئن نہ ہُوئی۔

۳۰ خداوند خدا فرماتا ہے کہ تُو کس قدر ہوس پرست ہے جو ایک بےحیا فاحشہ کی طرح ایسی حرکتیں کرتی ہے۔ ۳۱ جب تُو نے ہر راستہ کے سرے پر اپنا گنبد بنایا اور ہر چوراہے پر اپنے اونچے مقامات بنائے تب تیرا رویّہ فاحشہ کی طرح نہ تھا کیونکہ تُو اُجرت لینے سے نفرت کرتی ہے۔

۳۲ اَے زانیہ بیوی! تُو پرائے مردوں کو اپنے خاوند پر ترجیح دیتی ہے! ۳۳ ہر فاحشہ اُجرت پاتی ہے لیکن تُو اپنے تمام عاشقوں کو تحفے پیش کرتی ہے تاکہ وہ للچا کر ہر طرف سے تیرے پاس آئیں اور تجھ سے ناجائز تعلقات رکھیں۔ ۳۴ چنانچہ تُو اپنی بدکاری میں اوروں سے مختلف ہے۔ کوئی تیرے پیچھے بدکاری کے لیے نہیں لپکتا، تُو بالکل مختلف ہے کیونکہ تُو اُجرت دیتی ہے، اُجرت لیتی نہیں۔

۳۵ اِس لیے اَے فاحشہ، خداوند کا کلام سُن! ۳۶ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: چونکہ تُو نے اپنے خزانہ کا مُنہ کھول دیا اور اپنے عاشقوں کے سامنے بیباک ہو کر اپنی عُریانی ظاہر کی اور تیرے تمام قابلِ نفرت بُتوں کی وجہ سے اُن کے سامنے تُو نے اپنے بچّوں کا خون گذرانا۔ ۳۷ میں تیرے اُن سبھی یاروں کو اکٹھا کروں گا جن سے تُو نے لطف اُٹھایا، وہ جن سے تُو نے محبّت کی اور جن سے عداوت رکھّی۔ میں اُنہیں ہر طرف سے تیرے خلاف اِکٹھا کروں گا اور تجھے اُن کے سامنے بے نقاب کروں گا اور وہ تجھے بالکل عُریاں دیکھ لیں گے۔ ۳۸ میں تجھے ایسی سزا دُوں گا جو زناکار اور خونی عورتوں کو دی جاتی ہے۔ اور میں تجھ پر غیرت اور قہر کی وجہ سے مَوت لاؤں گا۔ ۳۹ پھر میں تجھے تیرے عاشقوں کے حوالے کروں گا اور وہ تیرے گنبدوں کو ڈھا دیں گے اور تیرے اونچے مقامات کو مسمار کر دیں گے اور تیرے کپڑے اُتار دیں گے اور تیرے خوبصورت گہنے چھین لیں گے اور تجھے عُریاں اور بے نقاب کر دیں گے۔ ۴۰ اور وہ تیرے خلاف ایک ہجوم لے آئیں گے، تجھے سنگسار کریں گے اور اپنی تلواروں سے تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے۔ ۴۱ وہ تیرے مکان جلا دیں گے اور بہت سی عورتوں کے سامنے تجھے سزا دیں گے۔ میں تیری بدکاری روک دُوں گا اور پھر تُو اپنے عاشقوں کو اُجرت نہ دے گی۔ ۴۲ تب تیرے خلاف میرا غضب دھیما ہو جائے گا اور میری غیرت کا قہر تجھ سے ہٹ جائے گا۔ تب میں سکون پاؤں گا اور پھر غضبناک نہ ہُوں گا۔

۴۳ چونکہ تُو نے اپنی نوجوانی کے دِن یاد نہ کیے بلکہ اُن تمام حرکتوں سے مجھے غُصّہ دلایا اِس لیے وہ سب کچھ جو تُو نے کیا ہے یقیناً میں تیرے سر پر لاؤں گا، خداوند خدا فرماتا ہے۔ کیا تُو نے اپنی دوسری تمام مکروہ حرکتوں میں شہوت پرستی کا اِضافہ نہیں کیا؟

۴۴ مثل پیش کرنے والا ہر شخص تیرے متعلق یہ مثل پیش کرے گا! جیسی ماں ویسی بیٹی۔ ۴۵ تُو اپنی ماں کی حقیقی بیٹی ہے جو اپنے خاوند اور اپنے بچّوں سے نفرت کرتی تھی اور تُو اپنی اُن بہنوں کی حقیقی بہن ہے جو اپنے خاوندوں اور اپنے بچّوں سے نفرت کرتی تھیں۔ تیری ماں حِتّی اور تیرا باپ اموری تھا۔ ۴۶ تیری بڑی بہن سامریہ تھی جو اپنی بیٹیوں کے ساتھ تیرے شمال میں رہتی تھی اور تیری چھوٹی بہن جو اپنی بیٹیوں کے ساتھ جنوب میں رہتی تھی، سدوم تھی۔ ۴۷ تُو نہ صرف اُن کے نقشِ قدم پر چلی اور تُو نے نہ فقط اُن کے سے مکروہ کام کیے بلکہ تُو اپنی تمام روشوں میں اُن سے بھی بدتر ہو گئی۔ ۴۸ خداوند خدا فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم، تیری بہن سدوم اور اُس کی بیٹیوں نے کبھی ایسے کام نہیں کیے جو تُو نے اور تیری بیٹیوں نے کیے۔

۴۹ اب تیری بہن سدوم کا گناہ یہ تھا: وہ اور اُس کی بیٹیاں مغرور، مست اور بےفکر تھیں، اُنہوں نے غریبوں اور محتاجوں کی دستگیری نہ کی۔ ۵۰ وہ مغرور تھیں اور اُنہوں نے میرے سامنے قابلِ نفرت کام کیے اِس لیے میں نے اُنہیں دُور کر دیا، جیسا کہ تُو نے دیکھا ہے۔ ۵۱ جتنے گناہ تُو نے کیے اُس کے آدھے گناہ بھی سامریہ نے نہ کیے۔ تُو نے اُن سے بھی زیادہ قابلِ نفرت کام کیے۔ تُو نے اپنی ان تمام حرکتوں سے اپنی بہنوں کو راستباز ٹھہرایا

ہے۔ ۵۲ پس اب اپنی رُسوائی برداشت کر کیونکہ تُو نے اپنی بہنوں کو حق بجانب ٹھہرایا۔ چونکہ تیرے گناہ اُن سے زیادہ مکروہ ہیں اِس لیے وہ تجھ سے زیادہ راستباز نظر آتی ہیں۔ لہٰذا شرمندہ ہو اور اپنی رُسوائی برداشت کر کیونکہ تُو نے اپنی بہنوں کو بےقصور ٹھہرایا ہے۔

۵۳ بہر حال، میں سدوم اور اُس کی بیٹیوں اور سامریہ اور اُس کی بیٹیوں اور اُن کے ساتھ تیرے اسیروں کو واپس لاؤں گا۔ ۵۴ تاکہ تُو اپنی رُسوائی اُٹھائے اور اُنہیں تسلّی دینے کے لیے تُو نے جو کچھ کیا اُس پر پشیمان ہو۔ ۵۵ اور تیری بہنیں سدوم اپنی بیٹیوں سمیت اور سامریہ اپنی بیٹیوں سمیت اپنی پہلی حالت پر لَوٹ آئیں گی اور تُو اور تیری بیٹیاں اپنی پہلی حالت پر واپس آ جاؤ گی۔ ۵۶ تُو اپنے فخر کے دِنوں میں اپنی بہن سدوم کا نام تک زبان پر نہ لاتی تھی۔ ۵۷ اِس سے پہلے کہ تیری شرارت ظاہر ہُوئی اور اِسی طرح اب ادوم کی بیٹیاں اور آس پاس والیاں اور فلستیوں کی بیٹیاں۔ وہ سب جو تیرے اِرد گرد ہیں تجھے ملامت کرتی ہیں اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ ۵۸ تجھے اپنی شہوت پرستی اور قابلِ نفرت حرکتوں کا نتیجہ خود بھگتنا ہو گا۔ یہ خداوند فرماتا ہے۔

۵۹ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں تیرے ساتھ ویسا ہی سلوک کروں گا جس کی تُو مستحق ہے کیونکہ تُو نے عہد شکنی کر کے میری قسم کی توہین کی ۶۰ پھر بھی میں وہ عہد یاد کروں گا جو میں نے تیری نوجوانی کے دِنوں میں تجھ سے باندھا تھا اور میں تیرے ساتھ ابدی عہد باندھوں گا۔ ۶۱ جب تُو اپنی بہنوں کو جو تجھ سے بڑی اور تجھ سے چھوٹی ہیں، قبول کرے گی تب تُو اپنی روشیں یاد کر کے پشیمان ہو گی۔ میں اُنہیں تجھ کو بیٹیوں کے طور پر عنایت کروں گا لیکن اُس عہد کے مطابق نہیں جو میں نے تجھ سے باندھا ہے۔ ۶۲ اِس طرح میں اپنا عہد تجھ سے باندھوں گا اور تُو جان لے گی کہ میں خداوند ہُوں۔ ۶۳ جب میں تیری تمام بُرائیوں کا کفارہ دُوں گا تب تُو یاد کرے گی اور پشیمان ہو گی اور شرم کے مارے پھر کبھی اپنا مُنہ نہ کھولے گی۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔

دو عقاب اور انگور کی بیل

۱۷ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۲ اَے آدم زاد، ایک پہیلی بیان کر اور بنی اِسرائیل کو یہ تمثیل سُنا۔ ۳ اُن سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: طاقتور بازو اور لمبے پروں والا ایک بڑا عقاب جس کے رنگ برنگے بال و پر تھے، لُبنان میں آیا اور ایک دیودار کے درخت کی چوٹی پر جا بیٹھا۔ ۴ اُس نے اُس کی سب سے اونچی ٹہنی توڑی اور اُسے سوداگروں کے ملک میں لے گیا اور وہاں اُسے تاجروں کے شہر میں لگا دیا۔

۵ اُس نے تمہارے ملک کا کچھ بیج لے جا کر اُسے زرخیز زمین میں بویا۔ اُس نے اُسے پانی سے سیراب زمین میں بید کی مانند لگا دیا۔ ۶ اور وہ اُگ کر ایک پست قد، پھیلنے والی انگور کی بیل بن گیا۔ اُس کی شاخیں اُس کی طرف جھکی ہُوئی تھیں لیکن اُس کی جڑیں اُسی کے نیچے رہیں۔ اِس طرح وہ درخت انگور کی بیل بن گیا اور اُس میں شاخیں پیدا ہوئیں اور ٹہنیاں پھُوٹ نکلیں۔

۷ لیکن وہاں ایک اور بڑا عقاب تھا جس کے بازو بہت مضبوط تھے اور وہ پروں اور بالوں سے بھرا ہُوا تھا۔ اب اُس انگور کی بیل نے جس کیاری میں وہ لگائی گئی تھی وہاں سے اپنی جڑیں اُس (دوسرے) عقاب کی طرف بڑھائیں اور اپنی شاخیں اُس کی طرف پھیلائیں تاکہ وہ اُسے سینچے۔ ۸ اُسے اچھی اور بھرپور پانی سے سیراب زمین میں لگایا گیا تھا تاکہ اُس کی شاخیں نکلیں اور اُس میں پھل لگیں اور وہ نہایت شاندار انگور کی بیل بنے۔

۹ اُن سے کہہ، خداوند خدا فرماتا ہے، کیا وہ پھُولے پھلے گی؟ کیا اُسے اُکھاڑا نہ جائے گا اور اُس کا پھل توڑا نہ جائے گا تاکہ وہ سُوکھ جائے؟ اُس کے سب تازہ پتّے مُرجھا جائیں گے، اُسے جڑ سے اُکھاڑنے کے لیے زیادہ طاقت یا بہت سے لوگوں کی ضرورت نہ ہو گی۔ ۱۰ اگر اُسے دوبارہ لگایا بھی جائے تو کیا وہ بڑھ سکے گی؟ جب بادِ مشرق اُس سے ٹکرائے گی تو کیا وہ بالکل سُوکھ نہ جائے گی اور اُسی کیاری میں پژمردہ نہ ہو جائے گی جس میں وہ بڑھی تھی؟

۱۱ تب خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ ۱۲ اِس سرکش خاندان سے کہہ، کیا تُم اِن باتوں کا مطلب نہیں جانتے؟ اُن سے کہہ، شاہِ بابل، یروشلیم گیا اور اُس کے بادشاہ اور اُمراء کو اپنے ہمراہ بابل واپس لے گیا۔ ۱۳ پھر اُس نے شاہی خاندان میں سے ایک شخص کو لے کر اُس کے ساتھ عہد باندھا اور اُس سے قسم لی۔ وہ ملک کی ممتاز ہستیوں کو بھی اپنے ساتھ لے گیا ۱۴ تاکہ وہ مملکت پست ہو جائے اور پھر سے سر نہ اُٹھائے بلکہ اُس کے عہد کو یاد رکھے اور قائم رہے۔ ۱۵ لیکن بادشاہ نے اُس کے خلاف بغاوت کی اور گھوڑے اور ایک بڑا لشکر حاصل کرنے کے لیے مصر میں سفیر بھیجے۔ کیا وہ کامیاب ہو گا؟ کیا ایسے کام کرنے والا شخص بچ سکتا ہے؟ کیا وہ عہد شکنی کر کے بھی بچ جائے گا؟

۱۶ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم وہ بابل میں یعنی اُسی بادشاہ کے ملک میں مر جائے گا جس نے اُسے

تخت نشین کیا، جس کی قسم کو اُس نے حقیر جانا اور جس کے عہد کو اُس نے توڑا۔ [۱۷] جب بہت سے لوگوں کو قتل کرنے کے لیے دمدمے باندھے جائیں گے اور بُرج بنائے جائیں گے تب فرعون اپنے بھاری لشکر اور بڑے گروہ کے ہوتے ہُوئے بھی لڑائی میں اُس کی مدد نہ کر سکے گا۔ [۱۸] اُس نے عہد شکنی کر کے قسم کی تحقیر کی۔ اُس نے وعدہ کر کے بھی ایسے کام کیے اِس لیے وہ بچ نہ پائے گا۔

[۱۹] اِس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: مجھے اپنی حیات کی قسم، میری ہی قسم کی اُس نے تحقیر کی اور میرے جس عہد کو اُس نے توڑا اُسے میں اُسی کے سر پر لاؤں گا۔ [۲۰] میں اُس کے لیے اپنا جال بچھاؤں گا اور وہ میرے پھندے میں پھنس جائے گا۔ میں اُسے بابل لا کر وہاں اُس کا فیصلہ کروں گا کیونکہ اُس نے میرے ساتھ بیوفائی کی۔ [۲۱] اُس کے تمام مغرور سپاہی تلوار سے مارے جائیں گے اور بچے ہُوئے لوگ ہوا میں بکھیر دیئے جائیں گے۔ تب تُم جان لو گے کہ خداوند نے یہ فرمایا ہے۔

[۲۲] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں خود بھی دیودار کی چوٹی پر سے ایک ٹہنی لے کر لگاؤں گا۔ میں اُس کی سب سے اونچی شاخ میں سے ایک نہایت نازک ٹہنی لے کر اُسے ایک اونچے اور بلند پہاڑ پر لگاؤں گا۔ [۲۳] میں اُسے اِسرائیل کے اونچے پہاڑ پر لگاؤں گا۔ اُس میں شاخیں پھُوٹیں گی اور پھل لگیں گے اور وہ نہایت شاندار دیودار بن جائے گا۔ ہر قسم کے پرندے اُس میں گھونسلہ بنائیں گے اور اُس کی شاخوں کی چھاؤں میں بسیرا کریں گے۔ [۲۴] تب میدان کے تمام پیڑ جان لیں گے کہ میں خداوند اونچے پیڑ کو گرا دیتا ہُوں اور پست پیڑ کو اونچا کرتا ہُوں۔ میں ہرے پیڑ کو سُکھا دیتا ہُوں اور سوکھے پیڑ کو سرسبز کر دیتا ہُوں۔
مُجھ خداوند نے یہ فرمایا ہے اور میں اُسے کروں گا۔

جو جان گناہ کرے گی مرے گی

۱۸

خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲] تُم لوگ جو اِسرائیل کے ملک کے حق میں یہ مثل بیان کرتے ہو اس کا مطلب کیا ہے کہ

کھٹّے انگور تو باپ دادا نے کھائے،
اور دانت اولاد کے کھٹّے ہُوئے؟

[۳] خداوند فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم کہ تُم پھر اِسرائیل میں یہ مثل نہ کہو گے۔ [۴] ہر زندہ جان میری ہے۔ باپ بھی اور بیٹا بھی۔ میرے لیے دونوں یکساں ہیں۔ جو جان گناہ کرے گی وہی مرے گی۔

[۵] فرض کرو کہ ایک راستباز شخص ہے
جو انصاف سے کام لیتا اور صحیح کام کرتا ہے۔
[۶] وہ پہاڑ پر کے صنم کدوں میں قربانی کا گوشت نہیں کھاتا
نہ بنی اِسرائیل کے بُتوں کی طرف نگاہ اُٹھاتا ہے۔
وہ اپنے ہمسایہ کی بیوی کی بےحُرمتی نہیں کرتا
نہ حیض کی حالت میں بیوی کے پاس جاتا ہے۔
[۷] وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا،
بلکہ قرض کے بدلے رہن رکھّی ہُوئی چیز لوٹا دیتا ہے۔
وہ ڈاکا نہیں ڈالتا
بلکہ اپنی روٹی بھوکے کو دے دیتا ہے
اور ننگے کو کپڑا پہناتا ہے۔
[۸] وہ رہن رکھ کر لین دین نہیں کرتا
نہ زیادہ سُود وصول کرتا ہے۔
وہ بدکاری سے دُور رہتا ہے
اور لوگوں کے درمیان سچّائی کے ساتھ اِنصاف کرتا ہے۔
[۹] وہ میرے آئین پر چلتا ہے
اور ایمان داری سے میری شریعت پر عمل کرتا ہے۔
وہ شخص راستباز ہے؛
اور وہ یقیناً جیئے گا،
خداوند خدا فرماتا ہے۔

[۱۰] فرض کرو کہ اُس کے ہاں ایک تند و تیز بیٹا ہے جو خون بہاتا ہے اور اِن بُرائیوں میں سے کچھ کرتا ہے، [۱۱] (حالانکہ باپ نے اِن میں سے ایک بھی نہ کی):

وہ پہاڑ پر کے صنم کدوں میں قربانی کا گوشت کھاتا ہے۔
اپنے ہمسایہ کی بیوی کی بےحُرمتی کرتا ہے۔
[۱۲] وہ غریب اور محتاج پر ظلم ڈھاتا ہے،
وہ ڈاکا ڈالتا ہے۔
اور رہن رکھّی ہُوئی چیز نہیں لوٹاتا۔
وہ بُتوں کی طرف نظر اُٹھاتا ہے۔
اور قابلِ نفرت کام کرتا ہے۔

۱۳ وہ سُود پر لین دین کرتا ہے اور زیادہ سُود وصول کرتا ہے۔

کیا ایسا شخص زندہ رہے گا؟ وہ ہرگز زندہ نہ رہے گا کیونکہ اُس نے یہ سب قابلِ نفرت کام کیے ہیں اِس لیے وہ یقیناً مارا جائے گا اور اُس کا خون خود اُس کے سر پر ہو گا۔
۱۴ لیکن فرض کرو کہ اُس کا بیٹا ہے جو اپنے باپ کو یہ سب گناہ کرتے ہُوئے دیکھتا ہے اور گو وہ اُنہیں دیکھتا ہے پھر بھی آپ ایسی حرکتیں نہیں کرتا:

۱۵ وہ پہاڑ پر کے صنم کدوں میں قربانی کا گوشت نہیں کھاتا
یا بنی اِسرائیل کے بُتوں کی طرف نگاہ نہیں کرتا۔
وہ اپنے ہمسایہ کی بیوی کی بےحُرمتی نہیں کرتا۔
۱۶ وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا،
نہ قرض دینے کے لیے کسی شے کے گروی رکھنے پر بضد رہتا ہے۔
وہ ڈاکا نہیں ڈالتا
بلکہ اپنی روٹی بھوکے کو دے دیتا ہے
اور ننگے کو کپڑے پہناتا ہے۔
۱۷ وہ بدکاری سے دُور رہتا ہے
اور ناحق نفع اور زیادہ سُود نہیں لیتا۔
وہ میری شریعت پر عمل کرتا ہے اور میرے آئین پر چلتا ہے۔

وہ اپنے باپ کے گناہ کے باعث نہیں مرے گا، وہ یقیناً زندہ رہے گا۔ ۱۸ لیکن اُس کا باپ اپنے گناہ کے باعث مر جائے گا کیونکہ اُس نے زبردستی مال حاصل کیا، اپنے بھائی کو لُوٹا اور اپنے لوگوں میں غلط کام کیے۔
۱۹ پھر بھی تُم پوچھتے ہو کہ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ کیوں نہیں اُٹھاتا؟ کیونکہ بیٹے نے وہی کیا جو جائز اور روا تھا اور میرے آئین پر عمل پیرا رہا، اِس لیے وہ ضرور زندہ رہے گا۔ ۲۰ جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرتی ہے۔ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ اُٹھائے گا۔ راستباز کی راستبازی اُس کے حق میں محسوب ہو گی اور شریر کی شرارت اُس کے خلاف محسوب ہو گی۔
۲۱ لیکن اگر بدکار اِنسان اپنے کیے ہُوئے تمام گناہوں سے باز آئے اور میرے تمام آئین پر چلے اور جائز اور روا کام کرے تب وہ ضرور جیئے گا۔ وہ مرے گا نہیں۔ ۲۲ اُس کے کیے ہُوئے گناہوں میں سے ایک بھی اُس کے خلاف یاد نہ کیا جائے گا۔ اپنے کیے ہُوئے راستبازی کے کاموں کے باعث وہ زندہ رہے گا۔ ۲۳ کیا شریر کی مَوت سے مجھے خوشی ہوتی ہے؟ خداوند خدا فرماتا ہے۔ بلکہ کیا مجھے اِس سے خوشی نہیں ہوتی کہ وہ اپنی روش سے باز آئے اور زندہ رہے۔
۲۴ لیکن اگر ایک راستباز شخص اپنی راستبازی ترک کر دے اور گناہ کرے اور وہی قابلِ نفرت حرکتیں کرے جو ایک شریر کرتا ہے تو کیا وہ زندہ رہے گا؟ اُس کے کیے ہُوئے راستبازی کے کاموں میں سے کوئی بھی کام یاد نہ کیا جائے گا۔ اپنی بےوفائی کے جرم میں اور اپنے کیے ہُوئے گناہوں کے باعث وہ مر جائے گا۔
۲۵ پھر بھی تُم کہتے ہو کہ خدا کی روش منصفانہ نہیں ہے۔ اَے بنی اِسرائیل، سُنو: کیا میری روش راست نہیں؟ یا تمہاری روشیں راست نہیں؟ ۲۶ اگر کوئی راستباز شخص اپنی راستبازی ترک کر دے اور گناہ کرے تو وہ اُس سبب سے مرے گا۔ ۲۷ لیکن اگر کوئی بدکار شخص اپنی کی ہُوئی بدی سے باز آئے اور ایسے کام کرے جو جائز اور روا ہیں، تو وہ اپنی جان بچائے گا۔ ۲۸ چونکہ وہ اپنے تمام گناہوں پر غور کر کے اُن سے باز آتا ہے اِس لیے وہ یقیناً زندہ رہے گا۔ وہ مرے گا نہیں۔ ۲۹ پھر بھی بنی اِسرائیل کہتے ہیں کہ خداوند کی روش منصفانہ نہیں ہے۔ اَے بنی اِسرائیل، کیا میری روشیں ناراست ہیں اور تمہاری روشیں ناراست نہیں؟
۳۰ اِس لیے اَے بنی اِسرائیل، میں تُم میں سے ہر ایک کا اپنی اپنی روش کے مطابق اِنصاف کروں گا، خداوند خدا فرماتا ہے۔ توبہ کرو اور اپنے تمام بُرے کاموں سے باز آؤ تب گناہ تمہارے زوال کا باعث نہ ہو گا۔ ۳۱ اپنے تمام گناہوں سے بری ہو جاؤ اور اپنے لیے نیا دل اور نئی رُوح پیدا کر لو۔ اَے بنی اِسرائیل، تُم کیوں مرو گے؟ ۳۲ کیونکہ مجھے کسی کی مَوت سے خوشی نہیں ہوتی، خداوند خدا فرماتا ہے۔ اِس لیے توبہ کرو اور زندہ رہو۔

اِسرائیل کے اُمرا پر نَوحہ

19 اِسرائیل کے اُمرا پر نَوحہ کر ۲ اور کہہ:

تیری ماں شیروں میں
کیا ہی شیرنی تھی!
وہ جوان شیروں کے درمیان لیٹتی تھی
اور اپنے بچّوں کو پالتی تھی۔
۳ اُس نے اپنے بچّوں میں سے ایک کو پالا،
اور وہ طاقتور شیر بن گیا۔

اُس نے شکار کو پھاڑنا سیکھا
وہ آدمیوں کو نگلنے لگا۔
[۴] مختلف قوموں میں اُس کا چرچا ہُوا،
اور وہ اُن کے گڑھے میں گرا اور پکڑا گیا۔
اُنہوں نے اُسے زنجیر سے جکڑا
اور مِصر لے گئے۔

[۵] جب اُس نے دیکھا کہ اُس کی اُمید بر نہ آئی،
اور اُس کی توقع مٹ گئی،
تب اُس نے اپنا ایک اور بچّہ لیا
اور اُسے طاقتور شیر بنا دیا۔
[۶] وہ شیروں کے درمیان گھومنے پھرنے لگا،
کیونکہ اب وہ طاقتور شیر بن چُکا تھا۔
اُس نے شکار کو پھاڑنا سیکھا
اور آدمیوں کو نگلنے لگا۔
[۷] اُس نے اُن کے قصر ڈھا دیئے
اور اُن کے شہر ویران کر دیئے۔
اُس کے گرجنے سے
ملک اور اُس کے باشندے خوفزدہ ہو گئے۔
[۸] تب اُس کے اِرد گرد کے علاقوں سے،
مختلف قومیں اُس کے خلاف نکل آئیں۔
اُنہوں نے اُس کے لیے اپنے جال پھیلائے،
اور وہ اُن کے گڑھے میں پھنس گیا۔
[۹] اُنہوں نے اُسے زنجیر سے جکڑ کر پنجرے میں ڈال دیا
اور اُسے شاہِ بابل کے پاس لے آئے۔
وہاں اُسے قید خانہ میں ڈال دیا گیا،
تا کہ اُس کی گرج اِسرائیل کے پہاڑوں پر
پھر کبھی سُنائی نہ دے!

[۱۰] تیری ماں تیرے تاکستان کی بیل کی طرح تھی
جو پانی کے کنارے لگائی گئی تھی۔
پانی کی کثرت کے باعث
اُس میں پھل لگا اور شاخیں نکلیں۔
[۱۱] اُس کی شاخیں اِس قدر مضبوط ہو گئیں،
کہ اُن سے حاکم کا عصا بنایا جا سکتا تھا۔
وہ گھنے پتّوں میں سے
کافی اونچائی تک بڑھی،
اور اپنی اونچائی
اور شاخوں کی کثرت کی وجہ سے نمایاں نظر آنے لگی۔
[۱۲] لیکن اُسے غضب میں اُکھاڑا گیا
اور وہ زمین پر پھینکی گئی۔
بادِ مشرق نے اُسے سُکھا دیا،
اور اُس کے پھل توڑے گئے؛
اُس کی مضبوط شاخیں مرجھا گئیں
اور اُنہیں آگ نے بھسم کر دیا۔
[۱۳] اب اُسے بیابان میں،
ایک سوکھے اور پیاسے ملک میں لگایا گیا ہے۔
[۱۴] اُس کی خاص شاخوں میں سے ایک شاخ سے آگ نکلی
اور اُس کے پھلوں کو جلا دیا۔
اب اُس میں ایک بھی مضبوط شاخ باقی نہ رہی
جس سے حاکم کا عصا بنایا جا سکے۔

یہ نَوحہ ہے اور اِسے نَوحہ کے طور پر اِستعمال کیا جائے۔

سرکش اِسرائیل

۲۰ ساتویں سال کے پانچویں مہینہ کے دسویں دِن اِسرائیل کے چند بزرگ خداوند سے کچھ دریافت کرنے کے لیے آئے اور وہ میرے سامنے بیٹھ گئے۔

[۲] تب خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ [۳] اَے آدمزاد، اِسرائیل کے بزرگوں سے بات کر اور اُن سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: کیا تُم مجھ سے کچھ دریافت کرنے آئے ہو؟ مجھے اپنی حیات کی قَسم، تُم مجھ سے کچھ دریافت نہ کر پاؤ گے۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔

[۴] اَے آدمزاد، کیا تُو اِن کا اِنصاف کرے گا؟ کیا تُو اِن کا اِنصاف کرے گا؟ اُن کو اُن کے باپ دادا کی مکروہ حرکتوں سے آگاہ کر [۵] اور اُن سے کہہ: خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ جس دِن میں نے اِسرائیل کو چُنا میں نے ہاتھ اُٹھا کر بنی یعقوب سے قَسم کھائی اور مِصر میں اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کیا۔ اپنا ہاتھ اُٹھا کر میں نے اُن سے کہا، میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔ [۶] اُس روز میں نے اُن سے قَسم کھائی کہ میں اُنہیں مِصر سے نکال کر اُس ملک میں لاؤں گا جو میں نے اُن کے لیے ڈھونڈ نکالا ہے۔ جس میں دودھ

اور شہد کی نہریں بہتی ہیں اور جو تمام ملکوں میں نہایت خوبصورت ہے۔ [۷] اور میں نے اُن سے کہا تُم میں سے ہر ایک اِن نفرتی مورتیوں کو جن پر اُس کی نظر جمی ہُوئی ہے چھوڑ دے اور اپنے آپ کو مِصر کے بُتوں سے ناپاک نہ کرے، میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

[۸] لیکن اُنہوں نے میرے خلاف سرکشی کی اور میری نہ سُنی۔ اُنہوں نے اُن نفرتی مورتیوں کو جن پر اُنہوں نے نظر جمائی تھی، نہیں چھوڑا، نہ ہی اُنہوں نے مِصر کے بُتوں کو ترک کیا۔ اِس لیے میں نے کہا کہ میں مِصر میں اپنا غضب اُن پر اُنڈیل دُوں گا اور اپنا غُصّہ اُن پر اُتاروں گا۔ [۹] لیکن میں نے اپنے نام کی خاطر ایسا کیا تاکہ میرا نام اُن قوموں کے بیچ میں جن میں وہ رہتے تھے اور جن کے دیکھتے ہُوئے میں نے اُن کو مِصر سے نکلنے کے لیے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کیا تھا بدنام نہ ہو۔ [۱۰] اِس لیے میں نے اُن کو مِصر سے نکال لیا اور بیابان میں لے آیا۔ [۱۱] میں نے اُنہیں اپنے آئین سکھائے اور اپنی شریعت اُن پر ظاہر کی تاکہ جو شخص اُن پر عمل کرے وہ اُن کی بدولت زندہ رہے۔ [۱۲] اور میں نے اُن کو باہمی نشان کے طور پر اپنی سبت بھی دی تاکہ وہ جان لیں کہ مُجھ خداوند نے اُنہیں پاک کیا ہے۔

[۱۳] پھر بھی بنی اِسرائیل نے بیابان میں میرے خلاف سرکشی کی۔ اُنہوں نے میرے آئین پر عمل نہ کیا بلکہ میری شریعت کو مسترد کیا۔ حالانکہ جو شخص اُن کو مانتا ہے وہ اُن کے سبب سے زندہ رہتا ہے۔ اور اُنہوں نے میری سبتوں کی بہت بےحُرمتی کی اِس لیے میں نے کہا کہ میں اپنا غضب اُن پر اُنڈیل دُوں گا، اُنہیں بیابان میں تباہ کر دُوں گا۔ [۱۴] لیکن میں نے جو کچھ کیا اپنے نام کی خاطر کیا تاکہ وہ اُن قوموں کی نگاہ میں جن کی آنکھوں کے سامنے میں اُنہیں نکال لایا، بدنام نہ ہو۔

[۱۵] اور پھر میں نے ہاتھ اُٹھا کر بیابان میں اُن سے قسم کھائی کہ میں اُنہیں اس ملک میں نہ لاؤں گا جو میں نے اُنہیں دیا تھا۔ جس میں دودھ اور شہد کی نہریں بہتی ہیں اور جو تمام ملکوں میں نہایت خوبصورت ہے۔ [۱۶] کیونکہ اُنہوں نے میری شریعت کو مسترد کر دیا اور میرے آئین پر عمل نہ کیا اور میری سبتوں کی بےحُرمتی کی کیونکہ اُن کے دل اُن کے بُتوں کے مشتاق تھے۔ [۱۷] پھر بھی میں نے اُن پر نظرِ عنایت کی اور اُنہیں تباہ نہ کیا، نہ ہی بیابان میں اُنہیں نیست و نابود کیا۔ [۱۸] میں نے اُن کی اولاد سے بیابان میں کہا: تُم اپنے باپ دادا کے آئین پر نہ چلو، نہ اُن کی شریعت پر عمل کرو اور نہ ہی اُن کے بُتوں سے اپنے آپ کو ناپاک کرو۔ [۱۹] میں خداوند تمہارا خدا ہُوں، میرے آئین پر چلو اور میری شریعت کو ماننے کی کوشش کرو۔ [۲۰] میری سبتوں کو مُقدّس جانو تاکہ وہ ہمارے درمیان نشان ہوں۔ تب تُم جان لوگے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں۔

[۲۱] لیکن اُن کی اولاد نے میرے خلاف سرکشی کی، اُنہوں نے میرے آئین کی پیروی نہ کی اور میری شریعت ماننے کی کوشش نہ کی۔ حالانکہ جو شخص اُنہیں مانتا ہے وہ اُن کی وجہ سے زندہ رہے گا۔ اور اُنہوں نے میری سبتوں کی بےحُرمتی کی اِس لیے میں نے کہا کہ میں اپنا غضب اُن پر اُنڈیل دُوں گا اور بیابان میں اپنا قہر اُن پر نازل کروں گا۔ [۲۲] لیکن میں نے اپنا ہاتھ روکا اور اپنے نام کی خاطر ایسا کیا تاکہ وہ اُن قوموں کی نگاہ میں جن کی آنکھوں کے سامنے میں اُنہیں نکال لایا بدنام نہ ہو۔ [۲۳] اور میں نے ہاتھ اُٹھا کر بیابان میں اُن سے قسم کھائی کہ میں اُنہیں مختلف قوموں میں تِتّر بِتّر کروں گا اور مختلف ملکوں میں بکھیر دُوں گا [۲۴] کیونکہ اُنہوں نے میری شریعت کو نہیں مانا اور میرے آئین کو مسترد کر دیا اور میری سبتوں کی بےحُرمتی کی اور اُن کی آنکھیں اُن کے باپ دادا کے بُتوں کے لیے ترستی تھیں۔ [۲۵] پھر میں نے اُنہیں ایسے آئین اپنانے دیئے جو نامعقول تھے اور ایسے قوانین ماننے دیئے جن سے وہ زندہ نہ رہ سکیں۔ [۲۶] اور میں نے اُنہیں اُن کے اپنے ہدیوں سے ناپاک ہونے دیا۔ یعنی اپنے پہلوٹھے کی آتشین قربانی سے۔ تاکہ میں اُنہیں خوف زدہ کر دُوں جس سے وہ جان لیں کہ میں خداوند ہُوں۔

[۲۷] اِس لیے اَے آدم زاد، بنی اِسرائیل سے بات کر اور اُن سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اس میں بھی تمہارے باپ دادا نے مجھے ترک کر کے میری تکفیر کی: [۲۸] جب میں اُنہیں اِس ملک میں لایا جس کے دینے کی میں نے قسم کھائی تھی اور جہاں اُنہوں نے کوئی اونچی پہاڑی یا گھنا درخت دیکھا وہیں اُنہوں نے اپنی قربانیاں پیش کیں اور نذریں چڑھائیں تاکہ میرا غضب بھڑک اُٹھے۔ اور اپنا خوشبودار بخور جلایا اور اپنے تپاون پیش کیے۔ [۲۹] تب میں نے اُن سے کہا: یہ کیسا اونچا مقام ہے جہاں تُم جاتے ہو؟ (وہ آج کے دن تک باماہ کہلاتا ہے۔)

سزا اور بحالی

[۳۰] اِس لیے بنی اِسرائیل سے کہہ: خداوند خدا یوں فرماتا ہے: کیا تُم بھی اپنے باپ دادا کی مانند اپنے آپ کو ناپاک کرلوگے اور اُن کی نفرت انگیز مورتیوں کو پوجنے لگوگے؟ [۳۱] جب تُم اپنے

نذرانے پیش کرتے ہو۔ یعنی اپنے اپنے بیٹوں کو آگ میں قربان کرتے ہو۔ تُم اپنے آپ کو اپنے بُتوں سے آج کے دِن تک ناپاک کیے جا رہے ہو۔ اَے بنی اِسرائیل! کیا میں تمہیں اجازت دُوں کہ مجھ سے دریافت کرو؟ خداوند خدا فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم! تُم مجھ سے کچھ بھی دریافت نہ کر سکو گے۔ [۳۲] تُم کہتے ہو، ہم اُن قوموں اور دُنیا کے اور لوگوں کی مانند ہونا چاہتے ہیں جو لکڑی اور پتّھر کی پرستش کرتے ہیں۔ لیکن جو تمہارے دل میں ہے وہ ہرگز نہ ہوگا۔ [۳۳] خداوند فرماتا ہے: مجھے اپنی حیات کی قسم، میں تُم پر ایک قوی ہاتھ، بڑھائے ہوئے بازو اور بھڑکائے ہُوئے غضب کے ساتھ حکومت کروں گا۔ [۳۴] میں تمہیں قوی ہاتھ، بڑھائے ہُوئے بازو اور بھڑکائے ہُوئے غضب سے مختلف قوموں میں سے لے آؤں گا اور مختلف ملکوں میں سے جہاں تُم بکھیرے گئے ہو اکٹھّا کروں گا۔ [۳۵] میں تمہیں مختلف قوموں کے بیابان میں لے آؤں گا اور وہاں، روبرو، میں تمہارا فیصلہ کروں گا۔ [۳۶] جس طرح میں نے تمہارے باپ دادا کا مِصر کے بیابان میں اِنصاف کیا تھا، اُسی طرح میں تمہارا اِنصاف کروں گا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ [۳۷] جوں ہی تُم میری لاٹھی کے نیچے سے گزرو گے میں تمہارا شمار کروں گا اور تمہیں عہد کے بند میں باندھ لُوں گا۔ [۳۸] جو میرے خلاف بغاوت اور سرکشی کرتے ہیں اُنہیں میں تمہارے درمیان میں سے الگ کروں گا، حالانکہ میں اُنہیں اُن ملکوں میں سے لے آؤں گا جہاں وہ رہتے ہیں۔ پھر بھی وہ اِسرائیل کے ملک میں داخل نہ ہوں گے۔ تب تُم جان لوگے کہ میں خداوند ہُوں۔

[۳۹] اور اَے بنی اِسرائیل! تُم سے خداوند یوں فرماتا ہے: تُم میں سے ہر ایک جا کر اپنے اپنے بُتوں کی پرستش کرے! لیکن بعد میں تُم یقیناً میری سنو گے اور پھر کبھی اپنے نذرانوں اور بُتوں سے میرے مُقدّس نام کی بےحُرمتی نہ کرو گے۔ [۴۰] کیونکہ خداوند خدا فرماتا ہے کہ تمام بنی اِسرائیل اپنے ملک میں میرے مُقدّس پہاڑ پر یعنی بنی اِسرائیل کے اونچے پہاڑ پر میری عبادت کریں گے اور وہاں میں اُنہیں قبول کروں گا اور وہیں میں تمہارے نذرانے اور تمہارے پہلے پھل کے ہدیے، تمہاری تمام مُقدّس قربانیوں کے ساتھ طلب کروں گا۔ [۴۱] جب میں تمہیں مختلف قوموں میں سے لے آؤں گا اور اُن ملکوں میں سے اکٹھّا کروں گا جہاں تُم بکھیر دیئے گئے تھے تب میں تمہیں خوشبودار بخور کی مانند قبول کروں گا اور مختلف قوموں کے سامنے تُم میری تقدیس کرو گے۔ [۴۲] جب میں تمہیں اِسرائیل کے ملک میں لاؤں گا جسے میں نے تمہارے باپ دادا کو دینے کی ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی تھی، تب تُم جان لوگے کہ میں خداوند ہُوں۔ [۴۳] وہاں تُم اپنے اخلاق اور اعمال کو یاد کرو گے جن سے تُم نے اپنے آپ کو ناپاک کیا ہے اور تُم اپنی تمام بدکاری کے باعث اپنے آپ کو گھناؤنے قرار دو گے۔ [۴۴] اَے بنی اِسرائیل! جب میں اپنے نام کی خاطر تُم سے سلوک کروں گا، نہ کہ تمہاری بُری روِشوں اور تمہاری بداعمالی کے مطابق، تب تُم جان لوگے کہ میں ہی خداوند ہُوں۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

جنوب کے خلاف پیشگوئی

[۴۵] خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ [۴۶] اَے آدم زاد، اپنا رُخ جنوب کی طرف کر، جنوب کے خلاف کلام سُنا اور جنوبی ملک کے جنگلوں کے خلاف نبوّت کر۔ [۴۷] جنوب کے جنگلوں سے کہہ: خداوند کا کلام سُنو۔ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں تُم میں آگ لگانے کو ہُوں اور وہ تمہارے تمام پیڑوں کو خواہ وہ ہرے ہوں یا سوکھے، بھسم کر دے گی۔ وہ بھڑکتا ہُوا شعلہ بجھایا نہ جائے گا اور اُس سے جنوب سے شمال تک ہر چہرہ جھلس جائے گا۔ [۴۸] ہر فرد یہ دیکھ لے گا کہ مجھ خداوند نے اُسے سُلگایا ہے اور وہ بجھائی نہ جائے گی۔

[۴۹] تب میں نے کہا: آہ، اَے خداوند! لوگ میرے متعلق کہہ رہے ہیں: کیا وہ محض تمثیلیں ہی نہیں کہتا ہے؟

بابل، خدا کی سزا کی تلوار

۲۱

خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲] اَے آدم زاد، اپنا رُخ یروشلیم کی طرف کر اور مَقدِس کے خلاف کلام سُنا۔ اِسرائیل کے ملک کے خلاف نبوّت کر [۳] اور اس سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے: دیکھ میں تیرے خلاف ہُوں۔ میں اپنی تلوار میان میں سے نکالوں گا اور تجھ میں سے راستبازوں اور بدکاروں دونوں کو ختم کر دوں گا۔ [۴] چونکہ میں راستبازوں اور بدکاروں کو ختم کرنے والا ہُوں اس لیے میری تلوار میان سے نکل کر جنوب سے لے کر شمال تک ہر شخص کے خلاف چلے گی۔ [۵] تب تمام لوگ جان لیں گے کہ مجھ خداوند نے میان میں سے اپنی تلوار کھینچی ہے اور وہ اس میں واپس نہ رکھی جائے گی۔

[۶] اس لیے اَے آدم زاد، تُو آہیں بھر! ان کے سامنے شکستہ دل اور شدید غم سے آہیں بھر [۷] اور جب وہ تجھ سے پوچھیں: تُو کیوں آہیں بھرتا ہے؟ تو کہنا کہ آنے والی خبر کے سبب سے ہر دل پگھل جائے گا اور ہر ہاتھ ڈھیلا پڑ جائے گا۔ ہر رُوح ناتوان ہو جائے گی اور ہر گھٹنا پانی کی مانند کمزور ہو جائے گا۔ وہ آ رہی ہے! وہ یقیناً وقوع میں آئے گی۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

^8^ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ^9^ اَے آدم زاد، نبوّت کر اور کہہ: خداوند یوں فرماتا ہے:

ایک تلوار، ایک تلوار،
جو تیز کی گئی اور چمکائی گئی ہے۔
^10^ جو قتل کرنے کے لیے تیز کی گئی ہے،
اور بجلی کی طرح چمکنے کے لیے صاف کی گئی ہے!

کیا ہم اپنے بیٹے یہوُداہ کے عصا کے لیے شادمان ہوں جب کہ تلوار ہر ایسی چھڑی کی تحقیر کرتی ہے؟

^11^ تلوار جھلکانے کے لیے دی گئی ہے،
تا کہ ہاتھ میں پکڑی جائے؛
وہ تیز کی گئی اور چمکائی گئی،
اور قاتل کے ہاتھ میں دینے کے لیے تیّار کی گئی۔
^12^ اَے آدم زاد، چِلاّ اور ماتم کر،
کیونکہ وہ میرے لوگوں پر چلے گی؛
وہ اِسرائیل کے تمام اُمراء پر اُٹھے گی۔
وہ میرے لوگوں سمیت
تلوار کے حوالے کیے جائیں گے۔
اس لیے تُو اپنی چھاتی پیٹ۔

^13^ جانچ یقیناً ہوگی اور اگر یہوُداہ کا عصا٭ جس کی تلوار تحقیر کرتی ہے٭ نہ رہا تو کیا؟ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔
^14^ چنانچہ آدم زاد، نبوّت کر
اور تالی بجا۔
تلوار کو دو بار چلنے دے،
بلکہ تین بار۔
وہ تلوار تو خونریزی کے لیے ہے۔
بہت ہی بڑی خونریزی کے لیے وہ تلوار ہے،
جو ہر طرف سے اُن پر آپڑے گی۔
^15^ میں نے اس تلوار کی نوک کو خونریزی کے لیے
اُن کے تمام پھاٹکوں کی طرف کر دیا ہے۔
تا کہ ان کے دل پگھل جائیں،
اور زیادہ لاشیں گریں۔
وہ بجلی کی طرح چمکنے کے لیے بنائی گئی ہے،
اور قتل کرنے کے لیے گرفت میں لی گئی ہے
^16^ اَے تلوار، داہنی طرف چل،
پھر بائیں طرف،
یعنی جس طرف بھی تجھے گھمایا جائے۔
^17^ میں بھی تالی بجاؤں گا،
اور میرا قہر ٹھنڈا ہو جائے گا۔
مجھ خداوند نے یہ فرمایا ہے۔

^18^ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ^19^ اَے آدم زاد، شاہِ بابل کی تلوار کے لیے دو راستے مقرّر کر۔ دونوں ایک ہی ملک سے نکلتے ہوں۔ جہاں سے راستہ شہر کی طرف نکلتا ہے وہاں نشان کھڑا کر۔ ^20^ ایک راستہ ایسا منتخب کر کہ تلوار عمّونیوں کے ربّہ شہر پر آئے اور دوسرا ایسا کہ تلوار یہوُداہ کے محصور شہر یروشلیم پر آئے۔ ^21^ شاہِ بابل راستہ کے اس مقام پر رُکے گا جہاں سے یہ دو راہیں نکلتی ہوں، یعنی دونوں راہوں کے اتصال پر تا کہ شگون نکالے۔ وہ تیروں سے قُرعہ ڈال کر اپنے بُتوں سے مشورہ کرے گا اور جگر کا معائنہ کرے گا۔ ^22^ اس کے داہنے ہاتھ میں یروشلیم کا قُرعہ نکلے گا جہاں وہ سنگ باری کا ساز و سامان نصب کرے گا تا کہ خونریزی کا حکم دیا جائے، لڑائی کی للکار بلند ہو، پھاٹکوں کے مقابل سنگ باری کا ساز و سامان نصب کرے، دمدمہ باندھے اور محاصرہ کے لیے ضروری اقدام کرے۔ ^23^ جنہوں نے اس کی اطاعت کا حلف اُٹھایا ان کی نظر میں تو یہ جھوٹا شگون ہے لیکن وہ اُنہیں ان کا گناہ جتا کر اسیر کر لے گا۔

^24^ اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: چونکہ تُم نے اپنی سرکشی سے جو صاف عیاں ہے اپنا گناہ یاد کیا اور اپنے ہر فعل سے اپنے گناہوں کا اظہار کیا اس لیے یہ سب کرنے کے سبب سے تُم قیدی بنا لیے جاؤ گے۔
^25^ اَے اِسرائیل کے ذلیل اور شریر شہزادے، جس کا دِن آ چُکا ہے، جس کی سزا کا وقت اُس کی انتہا کو پہنچ چُکا ہے۔ ^26^ یہ خداوند خدا فرماتا ہے: عمامہ اُتار اور تاج بھی الگ کر دے۔ وہ جیسا پہلے تھا ویسا نہ رہے گا۔ جو پست ہے اسے بلند کیا جائے گا اور جو بلند ہے اسے پست کیا جائے گا۔ ^27^ ویران! ویران! میں اسے ویران کر دُوں گا! وہ اس وقت تک بحال نہ کیا جائے گا جب تک کہ اس کا حقیقی مالک آ نہ جائے۔ میں اِسے اُسی کو دے دُوں گا۔

[۲۸] اور تُو اَے آدم زاد، نبوّت کر اور کہہ، خداوند خدا، عمّونیوں اور ان کی طعنہ زنی کے متعلق یوں فرماتا ہے:

ایک تلوار، ایک تلوار،
جو خونریزی کے لیے کھینچی گئی ہے،
اور قتل کرنے کے لیے
اور بجلی کی طرح چمکنے کے لیے صاف کی گئی ہے!
[۲۹] تیرے خلاف جھوٹی رویتیں پانے
اور تیرے حق میں جھوٹی پیشگوئیاں کرنے کے باوجود،
وہ ان شریروں کی گردنوں پر پڑے گی
جنہیں قتل کیا جانا ہے،
ان کے قتل کا دِن آ گیا ہے،
اور اُن کی سزا کا وقت اپنی انتہا کو پہنچ چُکا ہے۔
[۳۰] تلوار کو میان میں ڈال دو۔
جس جگہ تُو تخلیق ہُوئی،
اور جو تیرے آباواجداد کا ملک ہے،
وہاں میں تیرا انصاف کروں گا۔
[۳۱] میں اپنا غضب تجھ پر اُنڈیل دُوں گا
اور اپنے قہر کی آگ سے تجھے پھونک ڈالوں گا۔
میں تجھے وحشی لوگوں کے حوالے کروں گا،
جو تباہ کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔
[۳۲] تُو آگ کے لیے ایندھن بنے گی،
تیرا خون تیرے ملک میں بہایا جائے گا،
اور تُو پھر کبھی یاد نہ کی جائے گی؛
کیونکہ میں نے یعنی خداوند نے یہ فرمایا ہے۔

یروشلیم کے گناہ

۲۲ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲] اَے آدم زاد، کیا تُو اس کا انصاف کرے گا؟ کیا تُو اس خونریز شہر کا انصاف کرے گا؟ تب اسے اس کی قابلِ نفرت حرکتیں جتا دے [۳] اور کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اَے شہر، جو اپنے اندر خون بہا کر اپنے سر پر آفت لاتا ہے اور بُت بنا کر اپنے آپ کو ناپاک کرتا ہے، [۴] جو خون تُو نے بہایا اُس کی وجہ سے تُو گنہگار ٹھہرا اور جو بُت تُو نے بنائے اس کی وجہ سے تُو ناپاک ہو گیا۔ تُو نے اپنے ایّام کو انجام تک پہنچا دیا اور تیری عمر کے آخری سال آ پہنچے۔ اس لیے میں تجھے قوموں کے درمیان ملامت اور تمام ملکوں کے لیے مضحکہ بنا دُوں گا۔ [۵] اَے بدنام اور پُر ہنگامہ شہر، نزدیک اور دور کے سبھی لوگ تیری ہنسی اُڑائیں گے۔

[۶] دیکھ کہ اِسرائیل کے حکمرانوں میں سے جو تجھ میں ہیں، ہر ایک خون بہانے کے لیے اپنے اقتدار کا کیسے استعمال کرتا ہے؟ [۷] تجھ میں انہوں نے ماں باپ کو حقیر جانا، تجھ میں انہوں نے پردیسیوں پر ظلم کیا اور یتیموں اور بیواؤں کے ساتھ برا سلوک کیا۔ [۸] تُو نے میری مُقدّس چیزوں کو حقیر جانا اور میری سبّتوں کی بےحرمتی کی۔ [۹] تجھ میں ایسے افترا پرداز لوگ ہیں جو خون بہانے پر آمادہ ہیں۔ تجھ میں وہ لوگ ہیں جو پہاڑ پر کے صنم کدوں میں کھانا کھاتے ہیں اور نہایت ہی ذلیل حرکتیں کرتے ہیں [۱۰] تجھ میں وہ ہیں جو اپنے باپ کے بستر کی بےحرمتی کرتے ہیں۔ تجھ میں وہ بھی ہیں جو ایّامِ حیض میں عورتوں سے مباشرت کرتے ہیں، جب کہ اس حالت میں وہ ناپاک ہوتی ہیں۔ [۱۱] تجھ میں کسی نے اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی تو کسی نے اپنی بہو کے ساتھ منہ کالا کیا تو کوئی اور اپنی بہن کی عصمت لُوٹتا ہے جو خود اس کے اپنے باپ کی بیٹی ہے۔ [۱۲] تجھ میں لوگ خون بہانے کے لیے رشوت لیتے ہیں۔ تُو بیاج لیتا ہے اور حد سے زیادہ سود وصول کرتا ہے اور اپنے پڑوسیوں سے زیادتی کر کے ناجائز منافع کماتا ہے اور تُو نے مجھے بھلا دیا ہے۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

[۱۳] تُو نے جو ناجائز منافع کمایا اور اپنے اندر خون بہایا اس کے لیے میں یقیناً تالی بجاؤں گا۔ [۱۴] جس دِن میں تیرا فیصلہ کروں گا اس وقت کیا تجھ میں برداشت کرنے کی ہمّت اور تیرے ہاتھوں میں قوّت ہوگی؟ میں نے یعنی خداوند نے یہ فرمایا ہے اور میں اسے کر کے رہوں گا۔ [۱۵] میں تجھے مختلف قوموں میں پراگندہ کروں گا اور ملکوں میں بکھیر دوں گا اور تیری ناپاکی کا خاتمہ کر دوں گا۔ [۱۶] جب تُو مختلف قوموں کی نگاہوں میں ناپاک ٹھہرے گا تب تُو جان لے گا کہ میں خداوند ہُوں۔

[۱۷] تب خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ [۱۸] اَے آدمزاد، بنی اِسرائیل میرے لیے دھات کا مَیل ہو گئے ہیں۔ میرے لیے وہ سب تانبا، رانگا اور لوہا اور سیسہ کی مانند ہیں جو بھٹّی میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ وہ محض چاندی کا مَیل ہیں۔ [۱۹] اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: چونکہ تُم سب دھات کا مَیل بن گئے ہو میں تمہیں یروشلیم میں اِکٹھّا کروں گا۔ [۲۰] جس طرح لوگ چاندی، تانبا، لوہا، سیسہ اور رانگا کو بھٹّی میں جمع کرتے ہیں تا کہ انہیں تیز

آنچ میں پگھلائیں، اسی طرح میں تمہیں اپنے قہر اور اپنے غضب میں اِکٹھّا کروں گا اور تمہیں شہر کے اندر ڈال کر پگھلاؤں گا۔ [۲۱] میں تمہیں اِکٹھّا کروں گا اور تمہیں اپنے غضب کی آگ سے ایسا پھونکوں گا کہ تُم پگھل کر رہ جاؤ گے۔ [۲۲] جس طرح چاندی بھٹّی میں پگھلائی جاتی ہے اسی طرح تُم اس کے اندر پگھلائے جاؤ گے اور تُم جان لو گے کہ میں نے یعنی خداوند نے اپنا قہر تُم پر نازل کیا ہے۔

[۲۳] پھر خداوند کا یہ کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ [۲۴] اَے آدم زاد، ملک سے کہہ: تُو وہ سرزمین ہے جس پر غضب کے دِن مینہ برسا نہ برسات ہُوئی۔ [۲۵] اس کے حکمرانوں نے اس کے اندر سازش کی اور جس طرح ایک گرجنے والا شیر اپنے شکار کو چیر پھاڑ ڈالتا ہے، اسی طرح وہ لوگوں کو نگل لیتے ہیں؛ وہ خزانوں اور بیش قیمت اشیاء کو چھین لیتے ہیں اور اس (شہر) میں بہت سی عورتوں کو بیوہ بنا دیتے ہیں۔ [۲۶] اس کے کاہنوں نے میری شریعت کو توڑا اور میری مُقدّس چیزوں کو ناپاک کر دیا۔ وہ مُقدّس اور عام چیزوں میں فرق نہیں برتتے؛ اور وہ یہ سکھاتے ہیں کہ ناپاک اور پاک اشیاء میں کوئی فرق نہیں ہے اور انہوں نے میری سبّتوں کو ماننے سے چشم پوشی کی تاکہ میں ان کے بیچ میں ناپاک ٹھہروں۔ [۲۷] اس کے اُمراء اس میں ان بھیڑیوں کی مانند ہیں جو اپنے شکار کو پھاڑتے ہیں۔ وہ خون بہاتے ہیں اور لوگوں کی جان لیتے ہیں تاکہ ناجائز منافع کمائیں۔ [۲۸] اس کے انبیاء اپنی جھوٹی رویتوں اور جھوٹی پیشگوئیوں کے ذریعہ ان کے اعمال پر سفیدی پھیر دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ جبکہ خداوند نے کچھ نہیں فرمایا۔ [۲۹] ملک کے لوگ ستمگری سے کام لیتے ہیں، لوٹ مار کرتے ہیں، غریب اور محتاج پر ظلم ڈھاتے ہیں اور پردیسیوں کے ساتھ برا سلوک اور نااِنصافی کرتے ہیں۔

[۳۰] میں ان میں ایک ایسے شخص کی کھوج میں تھا جو دیوار کھڑی کرتا اور ملک کی خاطر ناکے پر میرے حضور میں کھڑا رہتا تاکہ مجھے اسے تباہ نہ کرنا پڑے۔ لیکن مجھے ایسا کوئی نہ ملا۔ [۳۱] اس لیے میں اپنا قہر ان پر نازل کروں گا اور اپنے غضب کی آگ میں ان کو بھسم کر دُوں گا اور ان کے تمام اعمال خود ان ہی کے سروں پر لے آؤں گا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

دو زانیہ بہنیں

۲۳

خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ [۲] اَے آدم زاد، دو عورتیں تھیں جو ایک ہی ماں کی بیٹیاں تھیں۔ [۳] وہ مِصر میں فاحشہ بنیں اور اپنی جوانی ہی سے عصمت فروشی کرنے لگیں۔ اس ملک میں ان کی چھاتیاں مسلی گئیں اور ان کے پستان سہلائے گئے۔ [۴] بڑی کا نام اوہولہ تھا اور اس کی بہن اوہولِبہ تھی۔ وہ دونوں میری ہوگئیں اور ان سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ اوہولہ سامریہ ہے اور اوہولِبہ یروشلیم ہے۔

[۵] اوہولِبہ ابھی میری ہی تھی کہ بدکاری کرنے لگی اور وہ اپنے عاشقوں یعنی اسوریوں پر فریفتہ ہوگئی۔ [۶] جو ارغوانی لباس میں مُلبّس نہایت خوش رُو نوجوان سپاہی، حاکم اور سپہ سالار تھے اور گھوڑوں پر سواری کرتے تھے۔ [۷] اس نے اسور کے سبھی چیدہ مَردوں کے ساتھ بدکاری کی اور جس کسی پر وہ فریفتہ ہُوئی اس کے بُتوں سے اپنے آپ کو ناپاک کر لیا۔ [۸] اس نے مِصر میں شروع کی ہُوئی عصمت فروشی ترک نہ کی جب جوانی میں مَردوں نے اس کے ساتھ مباشرت کی تھی، اس کے دوشیزگی کے پستانوں کو مسلا تھا اور اپنی شہوت اس پر اُنڈیل دی تھی۔

[۹] اس لیے میں نے اسے اس کے اسُوری عاشقوں کے حوالے کر دیا جن پر وہ فریفتہ تھی۔ [۱۰] انہوں نے اسے برہنہ کیا، اس کے بیٹوں اور بیٹیوں کو چھین لیا اور اسے تلوار سے قتل کر دیا۔ وہ عورتوں میں ایک ضربُ المثل بن گئی اور اسے سزا دی گئی۔

[۱۱] اس کی بہن اہولِبہ نے یہ سب کچھ دیکھا لیکن وہ اپنی شہوت پرستی اور بدکاری میں اپنی بہن سے بھی بدتر نکلی [۱۲] وہ بھی اسُوری حاکموں، سپہ سالاروں، مسلّح سپاہیوں اور گھوڑ سواروں پر فریفتہ تھی جو سب کے سب خوب رُو نوجوان تھے۔ [۱۳] اور میں نے دیکھا کہ وہ بھی ناپاک ہوگئی اور دونوں ایک ہی روش پر چلیں۔

[۱۴] لیکن وہ اور زیادہ بدکاری کرتی گئی۔ اس نے دیوار پر تصویریں دیکھیں جو لال رنگ میں رنگی ہُوئی کسدیوں کی تصویریں تھیں، [۱۵] جن کی کمر میں کمربند اور سر پر لہراتی ہُوئی پگڑیاں تھیں۔ اور وہ سب کی سب کسدیوں کے ملک کے باشندوں کی طرح اور بابل کے رتھ کے حاکموں کی مانند نظر آتی تھیں۔ [۱۶] جوں ہی اس نے انہیں دیکھا، وہ ان پر فریفتہ ہوگئی اور اس نے ان کے پیچھے کسدیوں کے ملک میں قاصد بھیجے۔ [۱۷] تب اہل بابل اس کے پاس آئے اور جذبۂ مُحبّت میں اس کے بستر پر چڑھے اور اس کی بےحرمتی کر بیٹھے۔ لیکن جب وہ ان سے بےحرمت ہوچکی تب اس کی جان ان سے بیزار ہوگئی۔ [۱۸] جب اس نے اعلانیہ بدکاری کی اور اپنی عریانی ظاہر کی تو میری جان اس سے اس طرح بیزار ہوگئی جیسی اس کی بہن سے ہُوئی تھی۔ [۱۹] پھر بھی اس نے اپنی جوانی کے

دِن یاد کیے، جب وہ مِصرؔ میں فاحشہ تھی اور پھر وہ اور بھی زیادہ بیبا کی کے ساتھ بدکاری کرنے لگی۔ ۲۰ وہاں وہ ایسے عاشقوں پر فریفتہ ہوگئی جن کے اعضائے تناسل گدھوں کے سے تھے اور جن کا انزال گھوڑوں کا سا تھا۔ ۲۱ چنانچہ تُو اپنی جوانی کی عیّاشی کے لیے بیتاب ہو رہی تھی، جب مِصرؔ میں تیرا سینہ گلے سے لگایا گیا اور تیری دوشیزہ چھاتیاں سہلائی گئیں۔

۲۲ اس لیے اَے اوہولِبہؔ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں تیرے ان عاشقوں کو جن سے تیری جان بیزار ہو چکی ہے تیرے خلاف اُبھاروں گا اور انہیں ہر طرف سے تیرے خلاف لے آؤں گا۔ ۲۳ یعنی اہلِ بابلؔ، تمام کسدی لوگ اور فقودؔ، شوعؔ اور کوعؔ کے لوگ اور ان کے ساتھ تمام اسوُری جو سب کے سب حاکم، سپہ سالار، رتھ کے افسر اور اعلیٰ عہدیدار ہیں اور وہ سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ ۲۴ وہ اسلحۂ جنگ، رتھوں اور چھکڑوں اور لوگوں کا ہجوم لے کر تجھ پر حملہ کریں گے اور بڑی اور چھوٹی سپر لے کر اور خود پہن کر ہر طرف سے تیرے مقابل صف آرا ہوں گے۔ میں تجھے سزا کے لیے ان کے حوالے کروں گا اور وہ تجھے اپنے آئین کے مطابق سزا دیں گے۔ ۲۵ میں اپنا غیور غصّہ تجھ پر اتاروں گا اور وہ غضبناک ہو کر تجھ سے پیش آئیں گے۔ وہ تیری ناک اور کان کاٹ ڈالیں گے اور باقی بچے ہُوئے لوگ تلوار سے مارے جائیں گے۔ وہ ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کو لے جائیں گے اور ان میں سے جو بچ جائیں گے انہیں آگ بھسم کر دے گی۔ ۲۶ وہ تیرے کپڑے اتار لیں گے اور تیرے نفیس زیورات لُوٹ لیں گے۔ ۲۷ اس طرح سے میں تیری شہوت پرستی اور عصمت فروشی جس کا تُو نے مِصرؔ میں آغاز کیا خاتمہ کر دوں گا۔ تُو ان کی طرف بیتاب ہو کر نگاہ نہ اٹھائے گی اور نہ ہی مِصرؔ کو پھر کبھی یاد کرے گی۔

۲۸ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں تجھے ان لوگوں کے حوالہ کرنے کو ہوں جن سے تُو نفرت کرتی ہے اور جن سے تیری جان بیزار ہو چکی ہے۔ ۲۹ وہ تجھ سے نفرت کے ساتھ پیش آئیں گے اور تیری محنت سے کمائی ہُوئی ہر چیز لے لینگے۔ وہ تجھے عریاں اور بے نقاب کر دیں گے اور تیری عصمت فروشی کی بے شرمی ظاہر ہو جائے گی۔ ۳۰ تیری شہوت پرستی اور تیرے ناجائز جنسی تعلقات کے باعث یہ آفت تجھ پر آئی کیونکہ تُو مختلف قوموں پر فریفتہ ہوئی اور ان کے بُتوں سے تُو نے اپنے آپ کو ناپاک کر لیا۔ ۳۱ تُو اپنی بہن کے نقشِ قدم پر چلی اس لیے میں اس کا پیالہ تیرے ہاتھ میں تھما دوں گا۔

۳۲ خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

تُو اپنی بہن کا پیالہ پیئے گی،
جو کہ کافی بڑا اور گہرا ہے؛
اور وہ تضحیک اور تحقیر لائے گا،
کیونکہ اس میں کافی گنجایش ہے۔
۳۳ اپنی بہن سامریہ کے پیالہ میں سے پی کر،
جو ویرانی اور تباہی کا پیالہ ہے،
تُو متوالے پن اور غم سے بھر جائے گی۔
۳۴ تُو اس میں سے پیئے گی اور اسے نچوڑ کر خشک کر دے گی؛
پھر اسے پٹک کر چُور چُور کر دے گی
اور اپنی چھاتیاں نوچ لے گی۔

یہ میں نے فرمایا ہے ایسا خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

۳۵ چنانچہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: چونکہ تُو نے مجھے فراموش کر دیا ہے اور اپنی پیٹھ کے پیچھے دھکیل دیا ہے اس لیے تجھے اپنی شہوت پرستی اور بدکاری کا نتیجہ بھگتنا پڑیگا۔

۳۶ خداوند نے مجھ سے فرمایا: اَے آدم زاد، کیا تُو اوہولہؔ اور اوہولِبہؔ کا انصاف کرے گا؟ تو پھر انہیں ان کی قابلِ نفرت حرکتیں جتا۔ ۳۷ کیونکہ انہوں نے بدکاری کی ہے اور ان کے ہاتھ خون آلودہ ہیں۔ انہوں نے اپنے بُتوں کے ساتھ زنا کیا۔ انہوں نے اپنی اولاد کو بھی جنہیں انہوں نے میرے لیے جنا بُتوں کی نذر کیا تا کہ وہ ان کے لیے غذا بن جائیں۔ ۳۸ انہوں نے میرے ساتھ یہ بھی کیا: اسی وقت انہوں نے میرے مَقدِس کو ناپاک کیا اور میری سبّتوں کی بے حرمتی کی۔ ۳۹ اسی دِن انہوں نے اپنے بچّوں کو اپنے بُتوں پر قربان کیا اور میرے مَقدِس میں داخل ہو کر اسے ناپاک کیا۔ انہوں نے ایسے کام میرے گھر کے اندر کیے۔

۴۰ انہوں نے آدمیوں کے پاس قاصد بھیجے اور وہ دور سے چلے آئے اور جب وہ پہنچے تب تُو نے ان کے لیے غسل کیا، اپنی آنکھوں میں کاجل لگایا اور اپنے گہنے پہن لیے۔ ۴۱ تُو ایک شاندار پلنگ پر بیٹھی جس کے سامنے ایک چوکی تھی، جس پر تُو نے میرا بخور اور عطر رکھا تھا۔

۴۲ اس کے اِردگرد ایک بےفکر بھیڑ کا شور وغل سنائی دیتا

تھا۔ اس بھیڑ کے لوگوں کے علاوہ بیابان سے میخواروں کو بھی لایا گیا جنہوں نے اس عورت اور اس کی بہن کے ہاتھوں میں کنگن پہنائے اور ان کے سروں پر خوبصورت تاج رکھّے۔ [۴۳] تب میں اس کے بارے میں جو بدکاری کرتے کرتے تھک چُکی تھی، بول اُٹھا: اب وہ اسے فاحشہ کے طور پر استعمال کریں کیونکہ وہ فاحشہ ہی تو ہے۔ [۴۴] اور وہ اس کے پاس گئے، جس طرح مَرد فاحشہ کے پاس جاتے ہیں، اسی طرح وہ ان دو بدکار عورتوں، اوہولہ اور اوہولِبہ کے پاس گئے۔ [۴۵] لیکن راستباز لوگ اُنہیں وہی سزا دیں گے جو ان عورتوں کو دی جاتی ہے جو بدکاری کرتی ہیں اور خون بہاتی ہیں کیونکہ وہ بدکار ہیں اور ان کے ہاتھ خون آلودہ ہیں۔

[۴۶] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: کچھ لوگوں کو جمع کر کے ان پر چڑھا لاؤ اور اُنہیں ان کے حوالہ کر دو تا کہ وہ خوفزدہ ہوں اور غارت ہو جائیں۔ [۴۷] وہ لوگ اُنہیں سنگسار کریں گے اور اپنی تلواروں سے اُنہیں کاٹ ڈالیں گے۔ وہ ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کو قتل کر دیں گے اور ان کے مکانات جلا ڈالیں گے۔

[۴۸] اس طرح سے میں بدکاری کو ملک سے مٹا دُوں گا تا کہ تمام عورتیں عبرت حاصل کریں اور تیری تقلید نہ کریں۔ [۴۹] تُو اپنی بدکاری کی سزا بھگتے گی اور اپنے بُت پرستی کے گناہوں کا بوجھ اُٹھائے گی۔ تب تُو جان لے گی کہ خداوند خدا میں ہی ہوں۔

پکانے کی دیگ

۲۴

نویں سال کے دسویں مہینہ کے دسویں دِن خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲] اَے آدم زاد، اس تاریخ کو لکھ لے۔ ہاں یہی تاریخ کیونکہ آج ہی کے دِن شاہِ بابؔل نے یروشلیمؔ کا محاصرہ کر لیا ہے۔ [۳] اس سرکش گھرانے کو یہ تمثیل بتا اور ان سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

ایک پکانے کی دیگ چڑھا؛ اسے چڑھا
اور اس میں پانی ڈال دے۔
[۴] اس میں گوشت کے ٹکڑے ڈال دے،
جو نہایت اچھے ٹکڑے ہوں۔ جیسے ران اور شانہ۔
اور اسے ان بہترین ہڈّیوں سے بھر دے؛
[۵] جنہیں گلّہ میں سے چُن چُن کر لینا۔
دیگ کے نیچے ہڈّیوں کے لیے لکڑیاں جما دے؛
اور اسے اُبلنے دے
اور اس میں ہڈّیاں پکا۔

[۶] اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

اس خونی شہر پر افسوس،
اور اس دیگ پر بھی جس پر اب تہہ جمی ہے،
جواب نہیں جانے کی!
ایک ایک ٹکڑا نکالتے ہُوئے اسے خالی کر
لیکن ان کے لیے قُرعہ نہ ڈالا جائے۔

[۷] کیونکہ جو خون اس نے بہایا وہ اس کے بیچ میں ہے:
اس نے اسے ننگی چٹان پر ڈالا؛
لیکن اسے زمین پر نہیں ڈالا،
تا کہ مٹّی اسے ڈھانک لیتی۔
[۸] اس لیے میں نے بھی غضب بھڑکانے اور انتقام لینے کے لیے
اس کا خون ننگی چٹان پر رکھا،
تا کہ وہ ڈھانکا نہ جائے۔

[۹] چنانچہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

افسوس اس خونی شہر پر!
میں بھی لکڑی کا بڑا انبار لگاؤں گا۔
[۱۰] چنانچہ لکڑیوں کا ڈھیر جما
اور آگ سُلگا دے۔
مسالے ملا کر،
گوشت کو اچھی طرح سے پکا؛
اور ہڈّیوں کو جل جانے دے۔
[۱۱] پھر خالی دیگ کو انگاروں پر رکھ دے
یہاں تک کہ وہ گرم ہو جائے اور اس کا تانبا چمکنے لگے
تا کہ اس کا مَیل پگھل جائے
اور جو کچھ اس کی تہہ میں جما ہُوا ہے، جل جائے۔
[۱۲] تمام کوششیں رایئگاں گئیں؛
کیونکہ میل کی بھاری تہہ کو جلایا نہ جا سکا،
یہاں تک کہ آگ سے بھی نہیں۔

[۱۳] اب تیری ناپاکی تیری خباثت ہے۔ چونکہ میں نے تجھے پاک کرنا چاہا لیکن تُو اپنی خباثت سے پاک نہ ہوئی۔ اس لیے جب

تک میرا قہر تجھ پر ٹھنڈا نہیں ہوتا اس وقت تک تُو پاک نہ ہو سکے گی۔

۱۴ میں نے یعنی خداوند نے یہ کہا ہے: اب وقت آ چکا ہے کہ میں کچھ کروں۔ اب میں نہ رُکوں گا؛ نہ ہی رحم کروں گا۔ نہ پس وپیش کروں گا۔ تیرے اخلاق اور تیرے اعمال کے مطابق تیرا انصاف کیا جائے گا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

حِزقی ایل کی بیوی کی موت

۱۵ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۱۶ اَے آدم زاد، میں تیری راحتِ چشم کو ایک ہی ضرب میں تجھ سے جدا کرنے کو ہوں لیکن تُو نہ تو ماتم کرنا، نہ رونا اور نہ آنسو بہانا۔ ۱۷ خاموش آہیں بھرنا۔ میّت پر ماتم نہ کرنا۔ اپنی پگڑی باندھے رہنا اور اپنی جوتی اپنے پاؤں میں پہنے رہنا۔ نہ اپنا مُنہ ڈھانکنا اور نہ رواج کے مطابق ماتم کرنے والوں کا کھانا ہی کھانا۔

۱۸ چنانچہ صبح کو میں نے لوگوں سے یہ ذکر کیا اور شام کو میری بیوی مر گئی۔ دوسرے دِن صبح میں نے وہی کیا جیسا مجھے حکم دیا گیا تھا۔

۱۹ تب لوگوں نے مجھ سے پوچھا، کیا تُو ہمیں نہ بتائے گا کہ ان چیزوں سے ہمارا کیا واسطہ ہے؟

۲۰ اس لیے میں نے ان سے کہا، خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۲۱ بنی اِسرائیل سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں اپنے مَقدِس کو یعنی اس قلعہ کو جس پر تمہیں ناز ہے اور جو تمہاری آنکھوں کی راحت اور تمہارا محبوب ہے ناپاک کرنے کو ہوں۔ جن بیٹوں اور بیٹیوں کو تُم پیچھے چھوڑ گئے وہ تلوار سے مارے جائیں گے۔ ۲۲ اور تُم ویسا ہی کرو گے جیسا میں نے کیا ہے۔ تُم اپنا مُنہ نہ ڈھانکو گے، نہ رواج کے مطابق ماتم کرنے والوں کا کھانا کھاؤ گے۔ ۲۳ تُم اپنی پگڑیاں اپنے سروں پر رکھے رہو گے اور اپنی جوتیاں اپنے پاؤں میں پہنے رہو گے۔ تُم نہ تو ماتم کرو گے نہ روؤ گے بلکہ اپنے گناہوں کے باعث گھُلتے رہو گے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر آہیں بھرو گے۔ ۲۴ حِزقی ایل تمہارے لیے نشان ٹھہرے گا۔ تُم بھی ویسا ہی کرو گے جیسا اس نے کیا اور جب یہ ہو گا تب تُم جان لو گے کہ میں خداوند خدا ہوں ۲۵ اور جس دِن میں ان کا قلعہ، ان کی خوشی اور جلال، ان کی آنکھوں کی راحت، ان کے دلوں کی تمنّا اور ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کو بھی لے لوں گا، تب تُو اَے آدم زاد دیکھنا ۲۶ کہ اس دِن ایک مفرور شخص آ کر تجھے خبر دے گا۔ ۲۷ اس وقت تیرا مُنہ کھل جائے گا اور تُو اس سے بات کرے گا اور پھر خاموش نہ رہے گا۔

عمّون کے خلاف پیشگوئی

۲۵ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ ۲ اَے آدم زاد، عمّونیوں کی طرف رُخ کر کے ان کے خلاف نبوّت کر۔ ۳ ان سے کہہ، خداوند کا کلام سنو۔ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: چونکہ تُم نے میرے مَقدِس کے لیے جب وہ ناپاک کیا گیا اور اِسرائیل کے ملک کے لیے جب وہ ویران ہوا اور یہوداہ کے لوگوں کے لیے جب وہ جلاوطن کیے گئے، آہا! کہا۔ ۴ اس لیے میں تمہیں اہلِ مشرق کے سپرد کرتا ہوں تاکہ تُم اس کی ملکیت بنو اور وہ تمہارے درمیان اپنے ڈیرے ڈالیں گے اور خیمے کھڑے کریں گے۔ وہ تمہارا پھل کھائیں گے اور تمہارا دودھ پئیں گے۔ ۵ میں ربّہ کو اونٹوں کے لیے چراگاہ اور عمّون کو بھیڑوں کی آرامگاہ بنا دُوں گا۔ تب تُم جان لو گے کہ میں خداوند ہُوں۔ ۶ کیونکہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے، چونکہ تُم نے تالیاں بجائیں اور اپنے پیر پٹکے اور اِسرائیل کے ملک کے خلاف اپنے دل کے کینہ کی بدولت خوشی منائی، ۷ اس لیے میں تمہارے خلاف اپنا ہاتھ بڑھا کر تمہیں مالِ غنیمت کے طور پر مختلف قوموں کو دے دُوں گا۔ میں تمہیں مختلف قوموں میں سے مٹا دُوں گا اور ملکوں میں سے بھی تمہیں نیست و نابود کر دُوں گا۔ میں تمہیں تباہ کر دُوں گا اور تُم جان لو گے کہ میں خداوند ہُوں۔

موآب کے خلاف پیشگوئی

۸ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: چونکہ موآب اور شعیر نے کہا، دیکھو بنی یہوداہ بھی دوسری تمام قوموں کی طرح ہو گئے ہیں، ۹ اس لیے میں موآب کی راہوں کو، اس کی سرحد کے شہروں بَیت یشیموت، بعل مِعُون اور قریتائم سے شروع کرتے ہُوئے جو اس ملک کی شان ہیں کھول دُوں گا۔ ۱۰ اور میں موآب کو بنی عمّون سمیت اہلِ مشرق کو بطور مملکت دے دُوں گا تاکہ قوموں کے درمیان بنی عمّون کا ذکر تک باقی نہ رہے۔ ۱۱ اور میں موآب کو سزا دُوں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

اَدُوم کے خلاف پیشگوئی

۱۲ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: چونکہ اَدُوم نے بنی یہوداہ سے انتقام لیا اور اس وجہ سے نہایت گنہگار ٹھہرا ۱۳ اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں اَدُوم کے خلاف اپنا ہاتھ بڑھاؤں گا اور اس کے لوگوں اور ان کے جانوروں کو مار ڈالوں گا۔ میں اسے ویران کر دُوں گا اور تیمان سے لے کر دَدان تک وہ تلوار سے مارے جائیں گے۔ ۱۴ اور میں اپنی قوم اِسرائیل کے ہاتھوں اَدُوم کا

انتقام لوں گا اور وہ اَدُوم کے ساتھ میرے قہر و غضب کے مطابق پیش آئیں گے۔ اس طرح وہ جان لیں گے کہ یہ میرا انتقام ہے۔ خداوند خدا نے یہ فرمایا ہے۔

فلستیوں کے خلاف پیشگوئی

[15] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: چونکہ فلستیوں نے انتقام کے جذبے میں اپنے دل میں کینہ رکھ کر بدلہ لیا اور قدیم عداوت کی بنا پر یہُوداہ کو تباہ کرنا چاہا [16] اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں فلستیوں کے خلاف اپنا ہاتھ بڑھانے کو ہوں اور میں کریتیوں کو مٹا دُوں گا اور سمندر کے ساحل پر بچے ہُوئے لوگوں کو تباہ کر دُوں گا۔ [17] میں ان سے کڑا انتقام لوں گا اور اپنے عتاب میں اُنہیں سزا دُوں گا۔ اور جب میں ان سے انتقام لوں گا تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

صور کے خلاف پیشگوئی

۲۶ گیارہویں سال کے مہینہ کے پہلے دِن خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا۔ [2] اَے آدم زاد، چونکہ صور نے یروشلیم کے متعلق قہقہہ لگا کر کہا کہ قوموں کا پھاٹک توڑ دیا گیا اور اس کے دروازے میرے لیے کھول دیئے گئے۔ اب وہ ویران ہے اس لیے میں برومند ہوں گا؛ [3] اس لیے خداوند یوں فرماتا ہے: اَے صور، میں تیرا مخالف ہوں اور میں بہت سی قوموں کو تیرے خلاف اس طرح چڑھا لاؤں گا جس طرح سمندر اپنی لہریں اچھالتا ہے۔ [4] وہ صور کی شہر پناہ کو توڑ ڈالیں گے اور اس کے بُرجوں کو ڈھا دیں گے اور میں اس کی مٹّی کھرچ کر اسے ننگی چٹان بنا دُوں گا۔ [5] وہ سمندر کے بیچ جال ڈالنے کا مقام بن جائے گی کیونکہ یہ میں نے فرمایا ہے۔ یوں خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ وہ قوموں کے لیے مالِ غنیمت بن جائے گی [6] اور اس کی بستیاں جو سطحِ زمین پر ہیں تلوار سے غارت کر دی جائیں گی۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہوں۔

[7] کیونکہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھ میں شمال سے شہنشاہوں کے شہنشاہ، شاہِ بابل نبوکدنضر کو گھوڑوں، رتھوں، گھوڑسواروں اور ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ لا رہا ہوں۔ [8] وہ تیری سرزمین کی بستیاں تلوار سے مٹا دے گا۔ وہ تیرے مقابل مورچہ بندی کرے گا اور تیری دیوار تک دمدمہ باندھے گا اور تیرے خلاف اپنی ڈھالیں کھڑی کرے گا۔ [9] اور وہ تیری شہر پناہ کو اپنی قلعہ شکن سنگباری کا نشانہ بنائے گا اور اپنے اسلحہ سے تیرے بُرجوں کو ڈھا دے گا۔ [10] اس کے گھوڑے اس قدر کثیر التعداد ہوں گے کہ ان کی اُڑائی ہوئی گرد سے تُو ڈھک جائے گی۔ جب وہ تیرے پھاٹکوں میں سے اس طرح داخل ہوگا جیسے لوگ ٹوٹی ہوئی دیواروں میں سے شہر میں گھس آتے ہیں۔ تب جنگی گھوڑوں، چھکڑوں اور رتھوں کے شور سے تیری شہر پناہ لرز جائے گی۔ [11] اس کے گھوڑوں کے سُم تیری تمام سڑکوں کو روند ڈالیں گے؛ وہ تیرے لوگوں کو تلوار سے قتل کر دے گا اور تیرے مضبوط ستون زمین پر گر جائیں گے۔ [12] وہ تیری دولت اور تیرا تجارتی اسباب لُوٹ لیں گے اور تیری شہر پناہ توڑ ڈالیں گے اور تیرے خوبصورت مکانات ڈھا دیں گے اور تیرے پتّھر، لکڑی اور مٹّی کو سمندر میں پھینک دیں گے۔ [13] میں تیرے بلند آہنگ گیتوں کو بند کر دوں گا اور تیرے بربط کی موسیقی پھر کبھی سنائی نہ دے گی۔ [14] میں تجھے ایک ننگی چٹان بنا دوں گا اور تُو مچھلی کے جال ڈالنے کا مقام بن جائے گا۔ تُو دوبارہ تعمیر نہ کیا جائے گا کیوں کہ میں یعنی خداوند نے یہ فرمایا ہے۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

[15] خداوند خدا صور سے یوں فرماتا ہے: جب تجھ میں قتلِ عام ہوگا اور گھائل لوگ کرّاہتے ہوں گے تب کیا تیرے گرنے کے شور سے بحری ممالک نہ تھرتھرائیں گے؟ [16] تب ساحل کے سبھی اُمراء اپنے تختوں پر سے اُتر آئیں گے اور اپنی خلعتیں اور اپنے بُوٹے دار کپڑے اتار دیں گے اور تجھے دیکھ کر حیرت زدہ ہوں گے اور خوف سے مُلبّس ہو کر اور ہر پل کانپتے ہُوئے زمین پر بیٹھیں گے۔ [17] پھر وہ تیرے حق میں نوحہ کریں گے اور تجھ سے کہیں گے:

اَے نامور شہر جو بحری قوموں سے آباد تھا،
تُو کیسے برباد ہُوا!
تُو اور تیرے شہری،
سمندروں میں زورآور مانے جاتے تھے؛
اور وہاں کے باشندوں پر
اپنا خوف جمائے ہوئے تھے۔
[18] اب ساحلی ممالک
تیرے زوال کے دِن تھرتھرا رہے ہیں؛
اور سمندری جزیرے
تیری شکست سے گھبرا گئے ہیں۔

[19] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: جب میں تجھے ان شہروں کی

طرح ویران کر دُوں گا جو کبھی آباد نہ تھے اور جب میں تجھ پر سمندر چڑھا لاؤں گا اور اس کا لا اِنتہا پانی تجھے غرق کر دے گا، [۲۰] تب میں تجھے ان لوگوں کے ساتھ جو گڑھے میں اتر جاتے ہیں عہدِ عتیق کے لوگوں کے پاس نیچے اتاروں گا۔ میں تجھے ان لوگوں کے ساتھ جو گڑھے میں چلے جاتے ہیں زمین کے نیچے ایسا بساؤں گا جیسے کوئی قدیم کھنڈروں میں رہتا ہو۔ اور وہاں سے تُو لَوٹ نہ پائے گا، نہ زندوں کے ملک میں اپنی جگہ لے پائے گا۔ [۲۱] میں تیرا انجام نہایت ہی خوفناک کر دُوں گا اور تُو باقی نہ رہے گا۔ تجھے ڈھونڈا جائے گا لیکن تُو پھر کبھی نہ پایا جائے گا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

صُور کے لیے نوحہ

۲۷ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲] اَے آدم زاد، صُور کے متعلق نوحہ تیار کر۔ [۳] صُور سے کہہ، جو سمندر کے پھاٹک پر مقیم ہے اور بیشتر ساحلی لوگوں کے لیے تجارت کا مقام ہے، خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

اَے صُور، تُو کہتا ہے،
کہ میرا حسن کامل ہے۔
[۴] تیرا علاقہ سمندر کے بیچ میں تھا؛
اور تیرے معماروں نے تیرے حسن کو کمال تک پہنچا دیا۔
[۵] انہوں نے تیرے تمام تختے
سنیر کے صنوبر کی لکڑی سے بنائے؛
اور لبنان سے دیودار لے کر
تیرے لیے مستول بنایا۔
[۶] اور باشان کے بلوط سے
انہوں نے تیرے چپّو بنائے؛
اور قبرس کے ساحلوں سے لکڑی حاصل کر کے
اس میں ہاتھی دانت جڑ کر انہوں نے تیرے لیے چھتری بنائی۔
[۷] مِصر کے مہین اور مُنقّش کتان سے تیرا بادبان بنا
جس نے تیرے لیے جھنڈے کا کام دیا؛
تیرا نیلا اور ارغوانی شامیانہ
الیشہ کے ساحلوں سے لائے ہُوئے کپڑے کا بنا۔
[۸] صیدا اور اَرود کے باشندے تیرے ملّاح تھے؛
اَے صُور، تیرے ہی اپنے ماہر فنکار تیرے جہاز ران تھے۔
[۹] جبل کے تجربہ کار فنکار جو تجھ پر سوار تھے
تیرے جہاز ساز تھے جو رخنہ بندی میں ماہر تھے۔
سمندر کے تمام جہاز اور ان کے ملّاح
تیرے پاس آ گئے تا کہ تیری تجارتی اشیاء کا لین دین کریں۔

[۱۰] فارس، لود اور فوط کے مَرد
تیری فوج میں سپاہی تھے۔
انہوں نے تیری دیواروں پر اپنی ڈھالیں اور خود ٹانگے،
اور تیری شان میں اضافہ کیا۔
[۱۱] اَرود اور حِلک کے لوگوں نے
ہر طرف سے تیری شہر پناہ کی حفاظت کی؛
اور جماد کے لوگ
تیرے بُرجوں میں موجود تھے۔
انہوں نے اپنی ڈھالیں تیری دیواروں پر ٹانگیں؛
اور تیرے حسن کو کمال تک پہنچایا۔

[۱۲] تیرے مال کی بہتات کے باعث ترسیس نے تیرے ساتھ تجارت کی اور انہوں نے چاندی، لوہا، رانگا اور سیسا تیرے تجارتی اسباب کے معاوضہ میں دیا۔
[۱۳] یاوان، توبل اور میشک نے تیرے ساتھ تجارت کی؛ انہوں نے تیرے تجارتی اسباب کے عوض غلام اور کانسے کی چیزیں دیں۔
[۱۴] بیت توجرمہ کے لوگوں نے گھوڑوں، جنگی گھوڑوں اور خچّروں کے عوض تیری تجارتی اشیاء خریدیں۔
[۱۵] دَدانیوں نے تیرے ساتھ تجارت کی اور بہت سے ساحلی ملک تیرے گاہک تھے۔ وہ ہاتھی دانت اور آبنوس کے بدلے تجھ سے اشیاء خریدتے تھے۔
[۱۶] تیری متعدد مصنوعات کے باعث ارامی بھی تجھ سے تجارت کرتے تھے اور فیروزہ، ارغوانی پارچہ، بُوٹے دار دستکاری، نفیس کتان، مونگا اور لعل معاوضہ میں دیتے تھے۔
[۱۷] یہوداہ اور اِسرائیل بھی تیرے ساتھ تجارت کرتے تھے اور وہ منّیت کا گیہوں، مٹھائیاں، شہد، روغن اور بلسان دے کر تجھ سے اشیاء خریدتے تھے۔
[۱۸] دمشق بھی تیری مختلف مصنوعات اور کثرتِ اسباب کے باعث تجھ سے حلبون کی مَے اور سفید اون کی تجارت کرتا تھا۔

[19] دانی لوگ اور اُزال کے یونانی بھی تجھ سے مال خریدتے تھے۔ وہ تیری اشیاء کے معاوضے میں گُوٹا ہوا لوہا، تج اور اگر دیتے تھے۔
[20] دِدان تیرے ساتھ سواری کے کمبل کی تجارت کرتا تھا۔
[21] عربستان اور قیدار کے تمام اُمراء تیرے گاہک تھے۔ وہ تیرے ساتھ برّوں، مینڈھوں اور بکروں کی تجارت کرتے تھے۔
[22] سبا اور رعمہ کے سوداگر بھی تیرے ساتھ تجارت کرتے تھے اور تیرے سامان کے عوض ہر قسم کے نفیس مسالے، قیمتی پتھر اور سونا دیتے تھے۔
[23] حاران، کنہ اور عدن اور سبا، اسور اور کلمد کے سوداگر تیرے ساتھ تجارت کرتے تھے۔ [24] وہ تیرے بازاروں میں تجارت کے لیے خوبصورت کپڑوں، نیلے رنگ کی نفیس پوشاکوں، دیگر اشیاء اور مُنقّش دوشالوں سے بھرے ہُوئے دیودار کے صندوق لے کر آتے تھے جنہیں مضبوط رسّیوں سے کس کر باندھا جاتا تھا۔

[25] ترسیس کے جہاز
تیرے لیے مال برداری کرتے تھے۔
اور سمندر کے بیچ میں
تجھ میں کافی سامان لدا ہُوا ہے۔
[26] تیرے ملاّح
تجھے گہرے سمندر میں لے جاتے ہیں۔
لیکن بادِ مشرق
سمندر کے بیچ میں تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔
[27] جس دِن تُو تباہ ہوگی، اس دِن
تیری دولت، تیرا تجارتی اسباب اور مصنوعات،
تیرے ملاّح، جہاز ران اور جہاز ساز،
تیرے سوداگر اور تیرے تمام جنگی سپاہی،
اور ان کے علاوہ ہر شخص جو جہاز پر سوار ہوگا
سب سمندر کے بیچ میں غرق ہوں گے۔
[28] جب تیرے جہاز ران چلاّئیں گے تب ان کے شور سے
تیرے گرد و نواح کے ساحل لرز جائیں گے۔
[29] تمام چپّو چلانے والے اور ملاّح
اپنے اپنے جہازوں کو خیر باد کہیں گے؛
اور ملاّح اور تمام جہاز ران
ساحلوں پر کھڑے ہوں گے۔
[30] اور وہ اپنی آواز بلند کریں گے
اور تیری خاطر زار زار روئیں گے؛
وہ اپنے سروں پر خاک ڈالیں گے
اور راکھ میں لوٹیں گے۔
[31] وہ تیری خاطر اپنے سر مُنڈائیں گے
اور ٹاٹ پہن لیں گے۔
اور وہ تیرے لیے شدید جسمانی کوفت
اور شدّتِ غم سے روئیں گے۔
[32] جیسے جیسے وہ تیرے لیے واویلا اور ماتم کریں گے،
ویسے ہی مرثیہ خوانی کرتے ہُوئے کہیں گے:
سمندر سے گھرے ہُوئے صور کی مانند،
کب کسی کا مُنہ بند کیا گیا؟
[33] جب تیرا تجارتی اسباب سمندر کی راہ جاتا تھا،
تب تُو نے کئی قوموں کی حاجتیں رفع کیں؛
تُو نے اپنی دولت اور اپنی مصنوعات سے
دنیا کے بادشاہوں کو مالا مال کر دیا۔
[34] اب تجھے سمندر نے توڑ پھوڑ کے
اپنی گہرائی میں غرق کر دیا ہے؛
اور تیرا تجارتی مال اور تیرے تمام ساتھی
تیرے ساتھ غرق ہو گئے۔
[35] ساحلی ملکوں میں رہنے والے تمام لوگ
تیری وجہ سے حیرت زدہ ہو گئے؛
ان کے بادشاہوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے
اور خوف سے ان کے چہروں کا رنگ پیلا پڑ گیا۔
[36] مختلف قوموں کے سوداگر تجھ پر اظہارِ نفرت کرتے ہیں؛
تیرا انجام نہایت ہولناک ہُوا
اور تُو اب باقی نہ رہے گا۔

صور کے بادشاہ کے خلاف پیشگوئی

۲۸ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [2] اَے آدم زاد، صور کے حکمران سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

اپنے دل کے غرور میں

تُو کہتا ہے کہ میں خدا ہُوں؛
اور سمندر کے بیچ میں
میں خدا کے تخت پر بیٹھا ہُوں۔
حالانکہ تُو سوچتا ہے کہ تُو خدا کی طرح عقلمند ہے،
پھر بھی تُو انسان ہی ہے، خدا نہیں۔
[۳] کیا تُو دانی ایل سے بھی زیادہ عقلمند ہے؟
کیا تجھ سے کوئی بھید چھپا نہیں ہے؟
[۴] اپنی حکمت اور سمجھ سے
تُو نے اپنے لیے دولت حاصل کی
اور اپنے خزانے
سونے اور چاندی سے بھر لیے۔
[۵] تجارت میں بڑا ماہر ہو کر
تُو نے اپنی دولت بڑھالی،
اور اپنی دولت کی بدولت
تیرا دل مغرور ہو چُکا ہے۔

[۶] اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

چونکہ تُو سوچتا ہے کہ تُو عقلمند ہے،
گویا بالکل خدا کی مانند عقلمند،
[۷] اس لیے میں پردیسیوں کو تیرے خلاف چڑھا لا رہا ہُوں،
جو نہایت ہی سنگدل قومیں ہیں؛
جو تیرے حسن اور تیری حکمت کے خلاف اپنی تلواریں کھینچینگے
اور تیرے چمکتے ہُوئے جمال کو چھید ڈالیں گے۔
[۸] وہ تجھے گڑھے میں اُتاریں گے،
اور تُو سمندر کے بیچ میں
مقتولوں کی سی مَوت مرے گا۔
[۹] تب کیا تُو اپنے قاتلوں کے روبرو،
یہ کہے گا کہ میں خداوند ہُوں؟
تُو اپنے قاتلوں کے ہاتھوں میں
محض اِنسان ہی رہے گا، خدا نہیں۔
[۱۰] تُو پردیسیوں کے ہاتھوں میں
نامختون کی سی موت مرے گا۔

یہ میں نے کہا ہے ایسا خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

[۱۱] خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۱۲] اَے آدم زاد، صُور کے بادشاہ کے متعلق نوحہ تیّار کر اور اس سے کہہ: خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

تُو انتہائی کمال کا نمونہ تھا،
جو پُر از حکمت اور حسن میں کامل تھا۔
[۱۳] تُو عدن میں تھا،
جو خدا کا باغ تھا؛
تُو یاقُوتِ سُرخ، پُکھراج اور زمرّد،
یشوب سبز، سنگِ سلیمانی، یشب،
نیلم، فیروزہ، زبرجد،
الغرض ہر قسم کے قیمتی پتھّر سے تُو آراستہ تھا؛
جنہیں سونے کی تختیوں میں جڑ دیا گیا تھا،
جو تیری پیدایش کے دِن ہی تیّار کی گئی تھیں۔
[۱۴] میں نے تجھے ایک سرپرست کرُوبی کی مانند
مسح کیا،
اور تجھے خدا کے پہاڑ پر مقرّر کیا؛
جہاں تُو بیش بہا آتشی پتھّروں کے درمیان چلتا پھرتا تھا۔
[۱۵] تیری پیدایش کے دِن سے لے کر
تجھ میں ناراستی سمانے تک
تیری روشیں بے گناہ تھیں۔
[۱۶] تیری تجارت کی بہتات کے باعث
تجھ میں تشدّد بھر گیا،
اور تُو نے گناہ کیا۔
اس لیے اَے سرپرست کرُوبی،
میں نے تجھے شرمناک سمجھ کر خدا کے پہاڑ پر سے ہٹا دیا،
اور تجھے ان آتشی پتھّروں کے درمیان سے خارج کر دیا۔
[۱۷] اپنے حسن کے باعث
تیرا دل مغرور ہُوا،
اور اپنے جمال کے سبب سے
تُو نے اپنی حکمت کو بگاڑ لیا۔
اس لیے میں نے تجھے زمین پر پٹک دیا؛
اور بادشاہوں کے سامنے تماشا بنا دیا۔
[۱۸] تُو نے اپنی گناہوں کی کثرت اور ناجائز تجارت سے
اپنے مَقدِسوں کو ناپاک کر دیا۔

اس لیے میں نے تجھ میں سے آگ نمودار کی،
جس نے تجھے بھسم کر دیا،
اور میں نے تیرے تمام تماشائیوں کے سامنے
تجھے زمین پر راکھ بنا دیا۔
[19] تیری تمام شناسا قومیں
تجھے دیکھ کر حیران ہیں؛
تُو نہایت بھیانک انجام کو پہنچا
اور اب باقی نہ رہے گا۔

صَیدا کے خلاف پیشگوئی

[20] خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [21] اَے آدم زاد، اپنا رُخ صَیدا کی طرف کر اور اس کے خلاف نبوّت کر [22] اور کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

اَے صَیدا، میں تیرے خلاف ہُوں،
اور تیرے اندر میری تمجید ہوگی۔
اور جب میں اُسے سزا دُوں گا
اور اس میں اُس کو مُقدّس ٹھہراؤں گا،
تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔
[23] میں اُس پر وبا نازل کروں گا
اور اُس کی گلیوں میں خون بہاؤں گا
اُس پر ہر طرف سے تلوار چلے گی
اور اُس کے مقتول اس کے اندر گریں گے۔
تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

[24] اور بنی اِسرائیل کا ایسا کوئی کنبہ و ہمسایہ نہ ہوگا جو تکلیف دہ جھاڑیاں یا چبھنے والے کانٹے ثابت ہوں۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند خدا ہُوں۔

[25] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: جب میں بنی اِسرائیل کو اُن قوموں میں سے اکٹھا کروں گا جہاں وہ پراگندہ ہو چکے ہیں تب میں مختلف قوموں کی آنکھوں کے سامنے اُن میں مُقدّس ٹھہروں گا۔ تب وہ خود اپنے ملک میں رہیں گے جسے میں نے اپنے خادم یعقوب کو دیا تھا۔ [26] وہ وہاں بخیر و عافیت رہیں گے اور وہاں مکانات تعمیر کریں گے اور تاکستان لگائیں گے اور جب میں اُن کے ان تمام ہمسایوں کو جنہوں نے اُنہیں حقیر جانا سزا دُوں گا تب وہ بخیر و عافیت رہیں گے۔ اور تب وہ جان لیں گے کہ میں ہی خداوند اُن کا خدا ہُوں۔

مِصر کے خلاف پیشگوئی

۲۹ دسویں سال کے دسویں مہینے کے بارہویں دِن خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [2] اَے آدم زاد، شاہِ مِصر فرعون کی طرف اپنا رُخ کر اور اُس کے اور تمام مِصر کے خلاف نبوّت کر۔ [3] اُس سے بات کر اور کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

اَے شاہِ مِصر فرعون، میں تیرا مخالف ہُوں،
اَے بھاری اور موٹے گھڑیال جو اپنی ندیوں کے بیچ میں پڑا رہتا ہے۔
تُو کہتا ہے کہ دریائے نِیل میرا ہے؛
اور میں نے اُسے اپنے لیے بنایا ہے۔
[4] لیکن میں تیرے جبڑوں میں کانٹے پھنساؤں گا
اور تیری ندیوں کی مچھلیوں کو تیری جلد سے چپکاؤں گا۔
اور تیری کھال میں چپکی ہُوئی تمام مچھلیوں سمیت،
میں تجھے تیری ندیوں میں سے باہر کھینچ لُوں گا۔
[5] میں تجھے اور تیری ندیوں میں کی تمام مچھلیوں کو،
بیابان میں چھوڑ دُوں گا۔
تُو کھلے میدان میں پڑا رہے گا
جہاں سے نہ تو بٹورا جائے گا، نہ اُٹھایا جائے گا۔
اور میں تجھے زمین کے درندوں اور آسمان کے پرندوں کی خوراک بنا دُوں گا۔

[6] تب مِصر کے تمام باشندے جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

تُو بنی اِسرائیل کے لیے سرکنڈے کا عصا بن گیا ہے۔ [7] جب اُنہوں نے تجھے اپنی گرفت میں لیا تب تُو ٹُوٹ گیا اور اُن کے کندھوں کو گھائل کر دیا۔ اور جب اُنہوں نے تیرا سہارا لیا تب تُو ٹُوٹ گیا اور اُن کی پیٹھ میں موچ آ گئی۔

[8] چنانچہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں تجھ پر تلوار چلوا کر تیرے لوگوں اور اُن کے جانوروں کو قتل کرا دُوں گا۔ [9] مِصر ایک ویران ملک بن جائے گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

چونکہ تُو نے کہا کہ دریائے نیل میرا ہے اور مَیں نے ہی اُسے بنایا ہے۔ [10] اِس لیے مَیں تیرا اور تیرے دریاؤں کا مخالف ہُوں اور مَیں مِصر کے ملک کو مجدول سے لے کر اسوان تک یہاں تک کہ کُوش کی سرحد تک بالکل اُجاڑ کر رکھ دُوں گا۔ [11] کسی انسان یا حیوان کا قدم تک ادھر نہ پڑے گا اور چالیس برس تک اُس میں کوئی نہ بسے گا۔ [12] مَیں ملک مِصر کو اُجڑے ہُوئے ملکوں کے درمیان اُجاڑ کر رکھ دُوں گا اور اُس کے شہر کو مختلف قوموں میں پراگندہ اور مختلف ممالک میں تِتّر بِتّر کر دُوں گا۔

[13] پھر بھی خداوند خدا یوں فرماتا ہے: چالیس برس گزر جانے کے بعد مَیں مِصریوں کو اُن قوموں میں سے اِکٹھا کروں گا جن کے بیچ اُنہیں تِتّر بِتّر کیا گیا تھا۔ [14] مَیں اُنہیں اسیری سے چھڑا کر واپس لاؤں گا اور اُن کے آبائی وطن فتروس میں لوٹاؤں گا جہاں وہ ایک معمولی مملکت بن جائیں گے۔ [15] وہ تمام مملکتوں میں نہایت معمولی مملکت ہوگی اور پھر کبھی اپنا سر اور قوموں سے اونچا نہ اُٹھا پائے گی۔ مَیں اُسے اِس قدر کمزور کر دُوں گا کہ وہ پھر کبھی اور قوموں پر حکومت نہ کر پائے گی۔ [16] مِصر پھر کبھی بنی اسرائیل کے لیے قابلِ اعتماد نہ رہے گا بلکہ انہوں نے مِصریوں سے امداد طلب کر کے جو گناہ کیا تھا اس کی یادداشت بن جائے گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں خداوند خدا ہُوں۔

[17] ستائیسویں سال کے پہلے ماہ کے پہلے دِن خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [18] اَے آدم زاد، شاہِ بابل نبوکدنضر نے صُور کے خلاف فوج کشی کر کے اپنے لوگوں کے لیے بڑی مشکل پیدا کر دی؛ یہاں تک کہ ہر سر گنجا ہُوا اور ہر کندھا چھِل گیا۔ پھر بھی صُور کے خلاف اس مُہم سے نہ اُسے نہ اُس کی فوج کو کوئی صِلہ ملا۔ [19] اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: مَیں مِصر کو شاہِ بابل نبوکدنضر کے سپرد کروں گا اور وہ اس کی دولت لے جائے گا۔ وہ ملک کو لُوٹ لے گا تاکہ اپنی فوج کی تنخواہ ادا کر سکے۔ [20] مَیں نے اسے اس کی کوششوں کے عوض مِصر انعام میں دیا ہے کیونکہ اس نے اور اس کی فوج نے یہ سب میرے لیے کیا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

[21] اس وقت مَیں اِسرائیل کے خاندان سے ایک سینگ اُگاؤں گا اور ان کے درمیان تیرا مُنہ کھولوں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں خداوند ہُوں۔

مِصر کے لیے نوحہ

۳۰

خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [2] اَے آدم زاد، نبوّت کر اور کہہ: خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

ماتم کرو اور کہو،
اس دِن پر افسوس!
[3] کیونکہ وہ دِن نزدیک ہے،
خداوند کا دِن قریب ہے۔
یعنی بادلوں کا دِن،
اور قوموں کی سزا کا وقت۔
[4] مِصر کے خلاف تلوار اُٹھے گی،
اور شہر مِصر میں قتلِ عام ہوگا۔
اس کی دولت لُوٹ لی جائے گی،
اور اُس کی بنیادیں ڈھا دی جائیں گی،
تب اہلِ کُوش سخت تکلیف میں ہوں گے۔

[5] کُوش۔ فُوط، لُود، تمام عربستان، کُوب اور اُس ملک کے لوگ جنہوں نے معاہدہ کیا ہے سب مِصریوں کے ساتھ تلوار سے مارے جائیں گے۔

[6] خداوند نے یوں فرمایا ہے:

مِصر کے مددگار ہار جائیں گے،
اور جس قوّت پر اسے غرور ہے وہ ٹُوٹ جائے گی۔
مجدال سے لے کر اسوان تک
اُس کے باشندے تلوار سے مارے جائیں گے،
یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

[7] وہ ویران ملکوں کے بیچ
ویران ہوں گے،
اور اُن کے شہر
اُجڑے ہُوئے شہروں کے ساتھ کھنڈر بن جائیں گے۔
[8] جب مَیں مِصر میں آگ لگا دُوں گا
اور اُس کے سب مددگار ہلاک کیے جائیں گے،
تب وہ جان لیں گے کہ مَیں خداوند ہُوں۔

[9] اس روز میری طرف سے کئی ایلچی جہازوں پر سوار ہو کر روانہ ہوں گے تاکہ وہ غافل کُوشیوں کو ڈرائیں کیونکہ مِصر کی سزا کے دِن وہ سخت تکلیف میں گرفتار ہوں گے اور وہ دِن یقیناً آئے گا۔

[۱۰] خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

میں شاہِ بابلؔ نبوکدنضرؔ کے ہاتھوں
مِصرؔ کے جرگہ کا خاتمہ کر دُوں گا۔
[۱۱] اسے اور اس کی فوج کو جو نہایت ہی سنگدل قوم ہے۔
مُلک کو تباہ کرنے کے لیے مدعو کیا جائے گا۔
وہ مِصرؔ پر تلوار چلائیں گے
اور مُلک کو مقتولوں سے بھر دیں گے۔
[۱۲] میں دریائے نیلؔ کے چشموں کو خشک کر دُوں گا
اور مُلک کو شریروں کے ہاتھ فروخت کر دُوں گا؛
یوں مُلک اور اس کے اندر کی ہر شَے کو
پردیسیوں کے ہاتھ تباہ کر دُوں گا۔

مجھ خداوند نے یہ فرمایا ہے۔

[۱۳] خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

میں نُوفؔ کے بُتوں کو برباد کر دُوں گا
اور اس کی مورتیوں کو تباہ کر دُوں گا۔
اب مِصرؔ میں کبھی کوئی شہزادہ برپا نہ ہوگا،
اور میں تمام مُلک میں خوف کا ماحول پیدا کروں گا۔
[۱۴] میں فتروسؔ کو اُجاڑ دُوں گا؛
ضُعنؔ کو آگ لگا دُوں گا
اور نوؔ کو سزا دُوں گا۔
[۱۵] میں مِصرؔ کے مضبوط قلعہ سینؔ پر اپنا قہر نازل کروں گا،
اور نوؔ کے جرگہ کا خاتمہ کر دُوں گا۔
[۱۶] میں مِصرؔ کو آگ لگا دُوں گا؛
اور سینؔ درد میں تڑپے گا۔
اور نوؔ دم بھر میں تسخیر کر لیا جائے گا؛
اور نُوفؔ مستقل بے چینی میں ہوگا۔
[۱۷] آونؔ اور فی بستؔ کے جوانمرد
تلوار سے مارے جائیں گے۔
اور خود شہر (کے لوگ) اسیری میں چلے جائیں گے۔
[۱۸] جب میں مِصرؔ کا جُؤا توڑوں گا
تب وہ تحفنحیسؔ کے لیے نہایت تاریک دِن ہوگا؛
اور وہاں اس کی قوّت جس پر اسے فخر ہے ختم ہو جائے گی۔
اس پر گھٹا چھا جائے گی،
اور اس کے دیہات اسیر ہو جائیں گے۔
[۱۹] اس طرح میں مِصریوں کو سزا دُوں گا،
اور وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

[۲۰] گیارہویں سال کے پہلے مہینہ کے ساتویں دِن خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲۱] اَے آدم زاد، میں نے شاہِ مِصرؔ فرعونؔ کا بازو توڑ دیا ہے۔ اسے نہ تو باندھا گیا تاکہ تندرست ہو جائے، نہ ہی لکڑی کی پٹّی کا سہارا دے کر لپیٹا گیا تاکہ اس میں اس قدر مضبوطی آ جائے کہ تلوار پکڑ سکے۔ [۲۲] چنانچہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں شاہِ مِصرؔ فرعونؔ کے خلاف ہُوں اور میں اس کے دونوں بازو توڑ دُوں گا، جو تندرست ہے اسے بھی اور جو ٹُوٹ چکا ہے اسے بھی۔ اور تلوار اس کے ہاتھ سے گرا دُوں گا۔ [۲۳] میں مِصریوں کو مختلف قوموں میں منتشر کر دُوں گا اور انہیں مختلف ممالک میں بکھیر دُوں گا۔ [۲۴] میں شاہِ بابلؔ کے بازوؤں کو تقویت بخشوں گا اور اپنی تلوار اس کے ہاتھ میں تھما دُوں گا لیکن میں فرعونؔ کے بازوؤں کو توڑ دُوں گا اور وہ اس کے سامنے ایک سخت گھائل شخص کی مانند کراہے گا۔ [۲۵] میں شاہِ بابلؔ کے بازوؤں کو مضبوط کروں گا لیکن فرعونؔ کے بازو ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ جب میں اپنی تلوار شاہِ بابلؔ کے ہاتھ میں دُوں گا اور وہ اسے مِصریوں کے خلاف اُٹھائے گا تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔ [۲۶] میں مِصریوں کو مختلف قوموں میں منتشر کر دُوں گا اور انہیں مختلف ممالک میں بکھیر دُوں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

لُبنان کا دیودار

۳۱ گیارہویں سال کے تیسرے مہینہ کے پہلے دِن خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲] اَے آدم زاد، شاہِ مِصرؔ فرعونؔ سے اور اس کے گروہ سے کہہ:

تمہاری شان و شوکت کا کس سے موازنہ کیا جائے؟
[۳] اسُورؔ پر غور کر جو کسی زمانہ میں لُبنانؔ کا دیودار تھا،
جس کی خوبصورت شاخیں جنگل میں گھنا سایہ کیے ہُوئے تھیں؛
وہ نہایت اونچا پیڑ تھا،
اور اس کی چوٹی گھنی اور ہری بھری شاخوں سے اوپر نکلی ہُوئی تھی۔

۴ پانی سے اس کی نشوونما ہُوئی،
اور گہرے چشموں نے اسے بلند قامت بنا دیا؛
اور اُس کی ندّیاں
اس کے دامن کے اِردگرد بہتی تھیں
اس نے اپنی نہریں
جنگل کے تمام پیڑوں تک پہنچادیں۔
۵ اس لیے اس کا قد جنگل کے تمام پیڑوں سے
اونچا ہو گیا؛
اس کی ٹہنیاں بڑھتی گئیں
اور کثرتِ آب سے
اس کی شاخیں لمبی ہو کر پھیلتی گئیں۔
۶ ہوا کے پرندوں نے
اس کی ٹہنیوں پر گھونسلے بنائے تھے ،
اور جنگل کے درندے اس کی شاخوں کے نیچے
بچّے جنتے تھے؛
اور بڑی بڑی قومیں
اس کے سایہ میں بستی تھیں۔
۷ وہ اپنی پھیلی ہُوئی ٹہنیوں کے باعث،
خوبصورتی میں عالیشان تھا،
کیونکہ اس کی جڑیں
گہرائی میں بھرپور پانی تک جا پہنچی تھیں۔
۸ خدا کے باغ کے دیودار بھی
اس کا مقابلہ نہ کر سکے،
نہ ہی صنوبر کے پیڑ
اس کی ٹہنیوں کی برابری کر سکے،
نہ چنار کے درخت
اس کی شاخوں کا مقابلہ کر سکے۔
الغرض خدا کے باغ کا کوئی پیڑ
خوبصورتی میں اس کا ثانی نہ تھا۔
۹ میں نے اسے شاخوں کی کثرت سے
خوبصورت بنا دیا،
یہاں تک کہ عدؔن کے تمام پیڑ جو خدا کے باغ میں تھے
اس پر رشک کرتے تھے۔

۱۰ چنانچہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: چونکہ وہ اس قدر بلند قامت بنا اور اس نے اپنا سر گھنے پتّوں میں سے اونچا اُٹھایا اور اپنی بلندی پر فخر کرنے لگا، ۱۱ اس لیے میں نے اسے قوموں کے حکمران کے حوالہ کیا تا کہ وہ اسے اپنی شرارت کا مناسب صِلہ دے اور میں نے اسے الگ کر دیا۔ ۱۲ اور نہایت بھیانک پردیسی قوموں نے اسے کاٹ کر رکھ دیا۔ اس کی ٹہنیاں پہاڑوں پر اور تمام وادیوں میں گر گئیں۔ اور اس کی شاخیں ٹُوٹ کر ملک کے تمام نالوں میں بکھر گئیں۔ اور روئے زمین کی تمام قومیں اس کے سایہ سے نکل کر اسے چھوڑ کر چلی گئیں۔ ۱۳ ہوا کے تمام پرندوں نے اس کے ٹُوٹے ہُوئے تنے پر بسیرا کیا اور کھیت کے درندوں نے اس کی شاخوں میں قیام کیا۔ ۱۴ اس لیے پانی کے کنارے کے پیڑوں میں سے کوئی پیڑ کبھی بھی اپنا سر گھنی ٹہنیوں سے اوپر اُٹھا کر اپنی بلندی پر فخر نہ کرے۔ اور پیڑ جو اس قدر سیراب ہوں، کبھی اتنے بلند نہ ہوں ورنہ وہ سب موت کے حوالہ کیے جائیں گے تا کہ وہ پاتال میں اترنے والے لوگوں کے ساتھ زمین کے نیچے جا ملیں۔

۱۵ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: جس دِن اسے قبر میں اتارا گیا، میں نے اس کی خاطر گہرے چشموں کو تُم سے ڈھانک دیا، اس کی ندّیوں کو روکے رکھا اور ان کے سیلاب کو تھام لیا۔ اس وجہ سے میں نے لُبناؔن پر اداسی طاری کی اور کھیتوں کے تمام پیڑ مرجھا گئے۔ ۱۶ جب میں نے اسے گڑھے میں جانے والوں کے ساتھ قبر میں ڈالا تو اس کے گرنے کے شور سے میں نے قوموں کو لرزا دیا۔ تب عدؔن کے تمام پیڑوں نے یعنی لُبناؔن کے چیدہ اور بہترین پیڑوں نے جو پانی کی فراوانی کے علاقوں میں تھے، زمین کے نیچے تسلّی پائی۔ ۱۷ جو اس کے سایہ میں بستے تھے اور جو مختلف قوموں میں اس کے رفیق تھے وہ بھی اس کے ساتھ قبر میں چلے گئے اور ان سے مل گئے جو تلوار سے مارے گئے تھے۔

۱۸ شان و شوکت اور عظمت و جلال میں عدؔن کے کن پیڑوں کا تیرے ساتھ موازنہ کیا جا سکتا ہے؟ لیکن تُو بھی عدؔن کے اور پیڑوں کے ساتھ زمین میں اتارا جائے گا اور وہاں تُو تلوار سے مارے ہُوئے نامختونوں کے ساتھ پڑا رہے گا۔

یہی فرعوؔن اور اس کے تمام گروہ کا انجام ہے۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

فرعوؔن کے لیے نوحہ

۳۲ بارھویں سال کے بارھویں مہینہ کے پہلے دِن خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۲ اَے آدم زاد،

شاہِ مِصرؔ فرعونؔ کا نوحہ تیّار کر اور اس سے کہہ:

تُو مختلف قوموں کے درمیان شیر ببر کی مانند گردانا جاتا ہے،
لیکن تُو محض سمندر میں کے گھڑیال کی مانند ہے،
جو اپنی ندّیوں میں غوطے مارتا ہے
اور ان کے پانی کو پاؤں سے متحرک کر کے ان میں جھاگ پیدا کرتا ہے
اور ان کی ندّیوں کو گدلا کر دیتا ہے۔

[۳] خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

میں لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ کے ساتھ
تجھ پر اپنا جال پھیلاؤں گا
اور وہ تجھے میرے ہی جال میں کھینچ لیں گے۔
[۴] میں تجھے زمین پر پھینک دُوں گا
اور تجھے کھلے میدان میں پٹک دُوں گا۔
اور ہوا کے تمام پرندوں کو تجھ پر بسیرا کرنے دُوں گا
اور زمین کے تمام درندے سیر ہونے تک تجھے نگلتے رہینگے۔
[۵] میں تیرا گوشت پہاڑوں پر پھیلا دُوں گا
اور تیرے باقی اعضاء سے وادیوں کو بھر دُوں گا۔
[۶] میں زمین کو پہاڑوں تک تیرے بہتے ہُوئے خون سے سینچوں گا
اور نالے تیرے خون آلودہ گوشت سے بھر دئے جائیں گے۔
[۷] جب میں تجھے مٹاؤں گا اس وقت میں آسمان پر پردہ ڈال دُوں گا
اور اس کے ستاروں کو بے نور کر دُوں گا؛
میں آفتاب کو بادلوں سے چھپا لوں گا،
اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔
[۸] اور میں تمام نورانی اجرامِ فلک کو
تجھ پر تاریک کر دُوں گا؛
اور تیرے ملک کو تاریکی سے ڈھانپ دُوں گا،
یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔
[۹] جب میں مختلف قوموں کے درمیان
اور ان ملکوں میں جو تیرے لیے اجنبی ہیں، تجھے تباہ کر ڈالُوں گا،
تب میں کئی قوموں کے دلوں کو مضطرب کر دوں گا۔

[۱۰] میں کئی قوموں کو تیری وجہ سے حیرت زدہ کر دُوں گا،
اور جب میں اپنی تلوار ان کے سامنے گھماؤں گا
تب ان کے بادشاہ تیرے باعث خوف سے کانپ اُٹھینگے۔
تیرے زوال کے دِن
ان میں سے ہر ایک
اپنی اپنی جان بچانے کے لیے ہر پل کانپتا رہے گا۔

[۱۱] خداوند خدا یوں فرماتا ہے:

شاہِ بابلؔ کی تلوار
تجھ پر چلے گی۔
[۱۲] میں تیری جمعیّت کو
ایسے قوی لوگوں کی تلواروں سے گراؤں گا۔
جو تمام قوموں میں نہایت ہیبتناک ہیں۔
وہ مِصرؔ کے گھمنڈ کو چُور چُور کر دیں گے،
اور اس کے تمام لوگوں کو کُچل دیں گے۔
[۱۳] میں اس کے تمام مویشیوں کو
پانی کے ذخیروں کے پاس سے نابود کر دُوں گا
تاکہ انسان کے قدم پھر کبھی ان کے پانی کو متحرک نہ کریں
نہ مویشیوں کے سُم اسے گدلا کریں۔
[۱۴] تب میں ان کا پانی نتھرنے دُوں گا
اور اس کی ندیوں کو روغن کی مانند بہنے دُوں گا،
یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔
[۱۵] جب میں مِصرؔ کو ویران کر دُوں گا
اور ملک کو ہر شَے سے خالی کر دُوں گا،
اور جب میں اس میں بسنے والوں کو ختم کر دُوں گا،
تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

[۱۶] اور وہ اس پر یہ نوحہ گائیں گے۔ مختلف قوموں کی بیٹیاں بھی یہ نوحہ گائیں گی اور مِصرؔ اور اس کے لوگوں کا ماتم کریں گی۔ یہ خداوند نے فرمایا ہے۔

[۱۷] بارہویں سال کے مہینہ کے پندرھویں دِن خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۱۸] اَے آدم زاد، مِصرؔ کے لوگوں کے لیے ماتم کر اور اسے اور زور آور قوموں کی بیٹیوں کو گڑھے میں اُتر جانے والوں کے ساتھ زمین میں دفن کر دے۔ [۱۹] ان سے کہہ، کیا تُم

اوروں سے زیادہ مراعات یافتہ ہو؟ نیچے اُتر جاؤ اور نامختونوں کے ساتھ پڑے رہو۔ [۲۰] وہ تلوار سے مارے ہُوؤں کے بیچ میں گریں گے۔ تلوار کھینچی گئی ہے۔ اسے اپنی تمام جمعیّت کے ساتھ گھسیٹ لیا جانے دو۔ [۲۱] طاقتور رہنما قبر میں سے مِصر اور اس کے مددگاروں کے متعلق کہیں گے: وہ پاتال میں اُتر گئے اور نامختونوں کے ساتھ پڑے ہُوئے ہیں جو تلوار سے مارے گئے ہیں۔

[۲۲] اسُور اپنے تمام لشکر کے ساتھ وہاں ہے؛ وہ اپنے تمام مقتولوں کی قبروں سے گھرا ہُوا ہے جو تلوار سے مارے گئے۔ [۲۳] اُن کی قبریں پاتال کی گہرائیوں میں ہیں اور اس کا لشکر اس کی قبر کے اِردگرد ہے۔ جن لوگوں نے زندوں کے ملک میں دہشت مچا رکھی تھی وہ اب مرے پڑے ہیں اور سب کے سب تلوار کے شکار ہُوئے ہیں۔

[۲۴] عیلام وہاں ہے اور اس کی قبر کے گرداگرد اس کا سارا گروہ ہے۔ وہ سب کے سب تلوار سے مارے گئے ہیں۔ جن لوگوں نے زندوں کی سرزمین میں دہشت مچا رکھی تھی وہ سب نامختون زمین کے نیچے چلے گئے۔ وہ گڑھے میں اتر جانے والوں کے ساتھ رُسوا ہو گئے۔ [۲۵] اس کے لیے مقتولوں کے بیچ بستر لگایا گیا اور اس کے تمام لوگوں کا آخری ٹھکانہ اس کی قبر کے اِردگرد ہے۔ وہ سب کے سب نامختون ہیں جو تلوار سے مارے گئے۔ چونکہ ان کی دہشت زندوں کی سرزمین میں پھیلی تھی اس لیے وہ گڑھے میں اترنے والوں کے ساتھ رُسوا ہو گئے اور وہ مقتولوں کے بیچ میں رکھے گئے ہیں۔

[۲۶] مَیشک اور توبل وہاں ہیں اور ان کا سارا گروہ ان کی قبروں کے اِردگرد ہے۔ وہ سب کے سب نامختون ہیں جو تلوار سے مارے گئے ہیں کیونکہ انہوں نے زندوں کی سرزمین میں دہشت مچائی ہُوئی تھی۔ [۲۷] کیا وہ دوسرے نامختون سپاہیوں کے ساتھ نہیں پڑے ہُوئے ہیں جو مارے گئے اور اپنے اسلحۂ جنگ کے ساتھ قبر میں چلے گئے اور جن کی تلواریں ان کے سروں کے نیچے رکھی گئی تھیں؟ ان کے گناہوں کی سزا ان کی ہڈّیوں پر پڑی ہے حالانکہ ان سپاہیوں کی ہیبت زندوں کی سرزمین میں پھیلی ہُوئی تھی۔

[۲۸] تُو بھی اَے فرعون، توڑا جائے گا اور ان نامختونوں کے بیچ میں پڑا رہے گا جو تلوار سے مارے گئے ہیں۔

[۲۹] ادوم اپنے بادشاہوں اور اُمراء کے ساتھ وہاں ہے اور اپنی قوّت کے باوجود ان لوگوں کے بیچ رکھے گئے جو تلوار سے قتل ہُوئے۔ وہ ان نامختونوں کے ساتھ پڑے ہُوئے ہیں جو گڑھے میں جاتے ہیں۔

[۳۰] شمال کے تمام اُمراء اور تمام صیدانی وہاں ہیں۔ وہ اپنی قوّت سے دہشت پیدا کرنے کے باوجود رُسوا ہو کر مقتولوں کے ساتھ گڑھے میں چلے گئے۔ وہ نامختونی کی حالت میں تلوار کے شکار ہونے والوں کے ساتھ پڑے ہیں اور گڑھے میں اترنے والوں کے ساتھ رُسوا ہُوئے۔

[۳۱] فرعون اور اس کا تمام لشکر اپنے تمام گروہ کو جو تلوار سے قتل ہُوئے دیکھ کر تسلّی پائے گا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ [۳۲] حالانکہ میں نے اسے زندوں کی سرزمین میں دہشت پھیلانے دی، پھر بھی فرعون اپنے تمام گروہ کے ساتھ ان نامختونوں کے بیچ میں پڑا رہے گا جو تلوار سے مارے گئے۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

حِزقی ایل کا تقرّر بحیثیتِ نگہبان

۳۳ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲] اَے آدم زاد، اپنے ہم وطن لوگوں سے مخاطب ہو اور ان سے کہہ: جب میں کسی ملک پر تلوار چلاؤں اور اس ملک کے لوگ اپنے کسی شخص کو چُن کر اسے اپنا نگہبان مقرّر کریں، [۳] اور وہ ملک کی طرف بڑھتی ہُوئی تلوار کو دیکھ کر لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے نرسنگا پھونکے، [۴] تب اگر کوئی نرسنگے کی آواز سن کر متنبہ نہ ہو اور تلوار آ کر اس کی جان لے لے، تو اس کا خون خود اس کے سر ہو گا۔ [۵] چونکہ اس نے نرسنگے کی آواز سنی تھی لیکن احتیاط نہ برتی اس لیے اس کا خون اسی کے سر ہو گا۔ اگر وہ احتیاط برتتا تو اپنی جان بچا لیتا۔ [۶] لیکن اگر نگہبان تلوار کو آتے دیکھے اور لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے نرسنگا نہ پھونکے اور تلوار آ کر ان میں سے کسی کی جان لے لے تو وہ شخص اپنے گناہ کے باعث اپنی جان کھو بیٹھے گا لیکن میں نگہبان کو اس کے خون کا ذمّہ دار ٹھہراؤں گا۔

[۷] اَے آدم زاد، میں نے تجھے بنی اِسرائیل کا نگہبان مقرّر کیا ہے اس لیے میرا کلام سن اور میری جانب سے انہیں آگاہ کر۔ [۸] جب میں کسی شریر سے کہتا ہُوں، اَے شریر انسان، تُو یقیناً مر جائے گا، اور اگر تُو اسے یہ نہ جتائے تا کہ وہ اپنی روش سے باز آئے، تو وہ شریر انسان اپنے گناہ کے باعث مر جائے گا اور میں تجھے اس کے خون کا ذمّہ دار ٹھہراؤں گا۔ [۹] لیکن اگر تُو اس شریر کو متنبہ کرے کہ وہ اپنی روش سے باز آئے اور وہ ایسا نہ کرے تو وہ اپنے گناہ کے باعث مر جائے گا لیکن تُو اپنی جان بچا لے گا۔

[۱۰] اَے آدم زاد، بنی اِسرائیل سے کہہ، تُم یہ کہہ رہے ہو کہ

ہماری خطاؤں اور گناہ کا بوجھ ہم پر لدا ہُوا ہے اور ہم ان کی وجہ سے گُھلتے جا رہے ہیں، پس ہم کیسے جئیں؟ [۱۱] اُن سے کہہ، خداوند خدا فرماتا ہے: مجھے اپنی حیات کی قسم، شریر کی موت سے مجھے بالکل خوشی نہیں ہوتی بلکہ اس سے کہ وہ اپنی روِشوں سے باز آئیں اور جئیں۔ باز آؤ! اپنی بُری روِشوں سے باز آؤ! اَے بنی اِسرائیل، تُم کیوں مرو گے؟

[۱۲] اس لیے اَے آدم زاد، اپنے ہم وطن لوگوں سے کہہ: اگر صادق خطا کاری کرے تو اس کی راستبازی اسے نہ بچائے گی اور اگر شریر اپنی شرارت سے باز آجائے تو اس کی شرارت اس کے گرنے کا سبب نہ بنے گی۔ راستباز انسان اگر گناہ کرے تو اسے اپنی پہلی راستبازی کی بنا پر جینے نہ دیا جائے گا۔ [۱۳] اگر میں کسی راستباز انسان سے کہہ دُوں کہ وہ یقیناً جئے گا لیکن جب وہ اپنی راستبازی پر اعتماد رکھ کے بُرائی کر بیٹھے تو اس کی راستبازی کا ہر کام فراموش کر دیا جائے گا اور وہ اپنی بدی کے باعث مر جائے گا۔ [۱۴] اور اگر میں کسی شریر انسان سے کہوں: تُو یقیناً مر جائے گا لیکن بعد میں وہ اپنے گناہ سے باز آ کر ایسے کام کرتا ہے جو جائز اور روا ہیں۔ [۱۵] یعنی اگر وہ قرض کے عوض رہن رکھی ہُوئی شے لَوٹا دیتا ہے، چُرائی ہُوئی چیز واپس کر دیتا ہے اور ان آئین پر عمل کرتا ہے جو زندگی بخشتے ہیں اور کوئی بُرائی نہیں کرتا تو وہ یقیناً جئے گا۔ وہ نہیں مرے گا۔ [۱۶] جو گناہ اس سے سرزد ہُوئے ہیں وہ اس کے خلاف محسوب نہ ہوں گے۔ چونکہ اس نے جائز اور روا کام کیے اس لیے وہ یقیناً جئے گا۔

[۱۷] پھر بھی تیرے ہم وطن کہتے ہیں: خداوند کا رویّہ راست نہیں ہے؛ حالانکہ خود ان کی روِش غلط ہے۔ [۱۸] اگر ایک راستباز شخص اپنی راستبازی ترک کر کے بدی پر اُتر آئے تو وہ اس کے سبب سے مر جائے گا۔ [۱۹] اور اگر ایک شریر انسان اپنی شرارت سے باز آ کر راست اور روا کام کرے تو وہ ایسا کرنے کی وجہ سے جئے گا۔ [۲۰] پھر بھی اَے بنی اِسرائیل، تُم کہتے ہو کہ خداوند کا رویّہ راست نہیں ہے۔ لیکن میں تُم میں سے ہر ایک کا اس کی اپنی روِش کے مطابق انصاف کروں گا۔

یروشلیم کے زوال کی تشریح

[۲۱] ہماری جلاوطنی کے بارہویں سال کے دسویں مہینہ کے پانچویں دِن ایک شخص جو یروشلیم سے بھاگ کر بچ نکلا تھا میرے پاس آیا اور کہنے لگا: شہر پر قبضہ ہو گیا! [۲۲] اس شخص کی آمد سے ایک شام قبل خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا اور صبح کو اس شخص کے میرے پاس آنے سے قبل خداوند نے میرا مُنہ کھول دیا تھا۔ اس طرح میری زبان کُھل گئی اور میں گُونگا نہ رہا۔

[۲۳] پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲۴] اَے آدم زاد، اِسرائیل کے ملک کے ان کھنڈروں میں بسنے والے لوگ کہہ رہے ہیں کہ ابرہام اکیلا تھا، پھر بھی وہ ملک کا وارث ہُوا اور ہم لاتعداد ہیں اس لیے یقیناً ملک ہمیں وراثت میں دیا گیا ہے۔ [۲۵] اس لیے ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: چونکہ تُم لہو سمیت گوشت کھاتے ہو اور بُتوں کی طرف نگاہ اُٹھاتے ہو اور خون بہاتے ہو، پھر کیا تُم اس ملک کے وارث ہو گے؟ [۲۶] تُم اپنی اپنی تلوار پر بھروسہ کرتے ہو اور قابلِ نفرت کام کرتے ہو اور تُم میں سے ہر ایک اپنے ہمسایہ کی بیوی کی بےحُرمتی کرتا ہے، پھر کیا تُم اس ملک کے وارث ہو گے؟

[۲۷] ان سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: مجھے اپنی حیات کی قسم، جو ان کھنڈروں میں رہتے ہیں وہ تلوار سے مارے جائیں گے اور جو کھلے میدان میں رہتے ہیں انہیں میں جنگلی جانوروں کی خوراک بنا دُوں گا اور جو قلعوں اور غاروں میں ہیں وہ وبا سے مر جائیں گے۔ [۲۸] میں ملک کو اُجاڑ دُوں گا اور اس کی قوّت کا غرور جاتا رہے گا اور اِسرائیل کے پہاڑ ایسے ویران ہو جائیں گے کہ ان پر سے ہو کر کوئی نہ گزرے گا۔ [۲۹] ان کی تمام قابلِ نفرت حرکتوں کے باعث جب میں ملک کو اُجاڑ دُوں گا تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

[۳۰] اَے آدم زاد، جہاں تک تیرا تعلق ہے، تیرے ہم وطن لوگ دیواروں کے پاس اور مکانوں کے دروازوں میں تیرے متعلق باتیں کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے کہتے ہیں، آؤ اور خداوند کی طرف سے نازل شدہ پیغام کو سنو۔ [۳۱] میری قوم کے لوگ ہمیشہ کی طرح تیرے پاس آتے ہیں اور تیرے سامنے تیری باتیں سُننے کے لیے بیٹھتے ہیں لیکن وہ ان پر عمل نہیں کرتے۔ اپنے مُنہ سے تو وہ بہت احترام جتاتے ہیں لیکن ان کے دل ناجائز منافع کے لالچی ہیں۔ [۳۲] تُو ان کے لیے اس شخص سے بڑھ کر نہیں جو نہایت سریلی آواز میں غزلیں گاتا ہو اور ساز بجانے میں مہارت رکھتا ہو کیونکہ وہ تیرے الفاظ سنتے تو ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کرتے۔

[۳۳] جب یہ سب وقوع میں آئے گا اور یقیناً یوں ہی ہو گا تب وہ جان لیں گے کہ ان کے درمیان ایک نبی برپا ہُوا تھا۔

چرواہے اور بھیڑیں

۳۴

خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [۲] اَے آدم زاد، اِسرائیل کے چرواہوں کے خلاف نبوّت کر،

نبوّت کر اور ان سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: افسوس اِسرائیل کے ان چرواہوں پر جو صرف اپنی فکر کرتے ہیں! کیا یہ مناسب ہے کہ چرواہے گلّہ کی فکر نہ کریں؟ [۳] تُم مکھّن کھاتے ہو، اونی لباس پہنتے ہو اور فربہ بھیڑوں کو ذبح کرتے ہو لیکن تُم گلّہ کی پروا نہیں کرتے۔ [۴] تُم نے کمزوروں کو توانا نہیں کیا، نہ بیماروں کو شفا بخشی، نہ ہی گھایلوں کے گھاؤ باندھے، نہ بھٹک جانے والوں کو واپس لائے، اور نہ تُم نے گُم شدہ کی جستجو کی۔ تُم نے ان سے نہایت سختی اور بے رحمی کا سلوک کیا۔ [۵] اس لیے وہ چرواہے کی عدم موجودگی میں تتّر بتّر ہو گئیں اور جب وہ پراگندہ ہو گئیں تو وہ تمام جنگلی جانوروں کی خوراک بن گئیں۔ [۶] میری بھیڑیں تمام پہاڑوں پر اور ہر اونچے ٹیلے پر بھٹکتی پھریں۔ وہ تمام روئے زمین پر تتّر بتّر ہو گئیں اور کسی نے انہیں نہ ڈھونڈا اور نہ تلاش کیا۔

[۷] اس لیے اَے چرواہو! خداوند کا کلام سنو: خداوند خدا فرماتا ہے: [۸] مجھے اپنی حیات کی قسم، چونکہ میرے گلّہ کا کوئی چرواہا نہیں اس لیے وہ لُوٹا گیا اور تمام جنگلی جانوروں کی خوراک بن گیا اور چونکہ میرے چرواہوں نے میرے گلّہ کو نہیں ڈھونڈا اور میرے گلّہ کی فکر کرنے کی بجائے صرف اپنی فکر کی۔ [۹] اس لیے اَے چرواہو، خداوند کا کلام سنو: [۱۰] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں چرواہوں کے خلاف ہُوں اور انہیں اپنے گلّہ کی تباہی کا ذمّہ دار ٹھہراؤں گا۔ میں انہیں گلّہ بانی سے معزول کر دُوں گا تاکہ چرواہے آیندہ اپنا ہی پیٹ نہ بھریں۔ میں اپنے گلّہ کو ان کے مُنہ سے چھڑا لوں گا تاکہ آیندہ وہ ان کے لیے خوراک نہ بنے۔

[۱۱] خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ میں خود اپنی بھیڑوں کی تلاش کروں گا اور ان کی گلّہ بانی کروں گا۔ [۱۲] جس طرح ایک چرواہا جب وہ اپنے گلّہ کے ساتھ ہوتا ہے، اپنی پراگندہ بھیڑوں کی پاسبانی کرتا ہے اسی طرح میں اپنی بھیڑوں کی پاسبانی کروں گا۔ میں انہیں ان تمام جگہوں سے چھُڑا لاؤں گا جہاں وہ ابر اور تاریکی کے دِن تتّر بتّر ہو گئی تھیں۔ [۱۳] میں انہیں مختلف قوموں میں سے لے آؤں گا اور مختلف ملکوں میں سے اِکٹھا کروں گا اور میں انہیں ان کے اپنے ملک میں واپس لاؤں گا۔ میں انہیں اِسرائیل کے پہاڑوں پر اور ندّیوں کے کنارے اور ملک کی تمام بستیوں میں چراؤں گا۔ [۱۴] میں انہیں اچھی چراگاہ میں چراؤں گا اور اِسرائیل کی پہاڑیوں کو اُن کی آرام گاہ بنا دُوں گا۔ وہاں وہ بہترین چراگاہوں میں بیٹھا کریں گی اور چارہ وغیرہ کھایا کریں گی۔ [۱۵] میں خود اپنی بھیڑوں کو چراؤں گا اور انہیں بٹھاؤں گا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ [۱۶] میں کھوئے ہوؤں کو تلاش کروں گا اور بھٹکے ہُوؤں کو واپس لاؤں گا۔ میں زخمیوں کی مرہم پٹّی کروں گا اور کمزوروں کو تقویت بخشوں گا لیکن موٹوں اور طاقتوروں کو ختم کر دُوں گا۔ میں انصاف کے ساتھ گلّہ کی پاسبانی کروں گا،

[۱۷] اَے میرے گلّہ کی بھیڑو! جہاں تک تمہارا تعلق ہے، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں بھیڑ بھیڑ کے بیچ اور مینڈھوں اور بکروں کے بیچ انصاف کروں گا۔ [۱۸] کیا تمہارے لیے اتنا کافی نہیں کہ اچھی چراگاہ میں چر لو؟ کیا یہ ضروری ہے کہ تُم اپنی باقی چراگاہوں کو اپنے پاؤں سے روندو؟ کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ صاف پانی پی لو۔ کیا یہ ضروری ہے کہ تُم باقی ماندہ پانی کو اپنے پاؤں سے گدلا کر دو؟ [۱۹] کیا میرا گلّہ وہی کھائے جسے تُم نے روندا اور وہی پئے جسے تُم نے اپنے پاؤں سے گدلا کیا؟

[۲۰] اس لیے خداوند خدا ان سے یہ فرماتا ہے کہ دیکھو، میں خود فربہ اور دبلی بھیڑ کے درمیان فیصلہ کروں گا۔ [۲۱] چونکہ تُم پہلو اور کندھے سے دھکیلتے ہو اور تمام کمزور بھیڑوں کو اپنے سینگوں سے مارتے ہو یہاں تک کہ تُم انہیں تتّر بتّر کر دیتے ہو، [۲۲] میں اپنے گلّہ کو بچاؤں گا اور اب وہ پھر کبھی لُوٹے نہ جائیں گے۔ میں بھیڑ بھیڑ کے بیچ انصاف کروں گا۔ [۲۳] میں اپنے خادم داؔؤد کو ان کے اوپر چرواہا مقرّر کروں گا جو ان کی پاسبانی کرے گا۔ وہ ان کی پاسبانی کرے گا اور ان کا چرواہا ہوگا۔ [۲۴] میں خداوند ان کا خدا ہُوں گا اور میرا خادم داؔؤد ان کے درمیان حکمران ہوگا۔ مجھ خداوند نے یہ فرمایا ہے۔

[۲۵] میں ان کے ساتھ صلح کا عہد باندھوں گا اور ملک کو جنگلی جانوروں سے خالی کر دُوں گا تاکہ وہ بیابان میں رہ سکیں اور جنگلوں میں سلامتی سے سو سکیں۔ [۲۶] میں انہیں اور اپنی پہاڑی کے آس پاس کے علاقہ کو برکت دُوں گا۔ میں عین موسم میں مینہ برساؤں گا اور برکت کی بارش ہوگی۔ [۲۷] کھیتوں کے درختوں میں پھل لگیں گے اور زمین اپنی فصلیں اُگائے گی اور لوگ اپنے ملک میں محفوظ رہیں گے۔ جب میں ان کے جُوئے کے بندھن توڑ دُوں گا اور انہیں ان لوگوں کے ہاتھوں سے چھڑا لُوں گا جنہوں نے انہیں غلام بنا لیا تھا، تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔ [۲۸] وہ پھر کبھی قوموں کے ہاتھوں نہ لُوٹے جائیں گے، نہ ہی جنگلی جانور انہیں کھانے پائیں گے۔ وہ سلامتی سے رہیں گے اور کوئی انہیں نہیں ڈرائے گا۔ [۲۹] میں انہیں ایسا ملک بخشوں گا جو اپنی فصل کے لیے مشہور ہے اور وہ پھر کبھی اپنے ملک میں قحط کا شکار نہ ہوں گے

اور نہ قوموں کی طعنہ زنی کا نشانہ بنیں گے۔ [30] تب وہ جان لیں گے کہ میں ، خداوند ان کا خدا، ان کے ساتھ ہُوں اور وہ، بنی اِسرائیل، میرے لوگ ہیں۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ [31] اور تُم ،اَے میری بھیڑو، میری چراگاہ کی بھیڑو، میرے لوگ ہو اور میں تمہارا خدا ہُوں۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

ادوم کے خلاف پیشگوئی

۳۵ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: [2] اَے آدم زاد، اپنا رُخ شعیر پہاڑ کی طرف کر کے اس کے خلاف نبوّت کر [3] اور کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اَے کوہِ شعیر، میں تیرا مخالف ہُوں۔ میں اپنا ہاتھ تیرے خلاف بڑھا کر تجھے اجاڑ کر رکھ دُوں گا۔ [4] میں تیرے شہروں کو کھنڈر بنا دُوں گا اور تُو ویران ہو جائے گا۔ تب تُو جان لے گا کہ میں خداوند ہُوں۔ [5] کیونکہ تجھے بنی اِسرائیل سے قدیم عداوت تھی اور تُو نے ان کے مصیبت کے ایّام میں جب کہ ان کی سزا انتہا کو پہنچ چُکی تھی، انہیں تلوار کے حوالہ کیا۔ [6] اس لیے خداوند خدا فرماتا ہے، مجھے میری حیات کی قسم، میں تجھے خونریزی کے حوالہ کر دُوں گا اور وہ تیرا تعاقب کرے گی۔ چونکہ تُو نے خونریزی سے نفرت نہیں کی اس لیے وہ تیرا تعاقب کرتی رہے گی۔ [7] میں کوہِ شعیر کو اجاڑ کر رکھ دُوں گا اور وہاں آنے اور جانے والوں کا سلسلہ ختم کر دُوں گا۔ [8] میں تیرے پہاڑوں کو مقتولوں سے بھر دُوں گا اور تلوار سے قتل کیے ہُوئے تیرے ٹیلوں، وادیوں اور تمام ندیوں میں گریں گے۔ [9] میں تجھے ہمیشہ کے لیے ویران کر دُوں گا اور تیرے شہر پھر کبھی آباد نہ ہونے پائیں گے۔ تب تُو جان لے گا کہ میں خداوند ہُوں۔

[10] کیونکہ مجھ خداوند کے وہاں موجود ہوتے ہُوئے بھی تُو نے کہا ہے کہ یہ دو قومیں اور ملک ہمارے ہو جائیں گے اور ہم ان پر قبضہ کر لیں گے۔ [11] اس لیے خداوند خدا فرماتا ہے، مجھے اپنی حیات کی قسم کہ جو قہر اور حسد تُو نے اپنی نفرت میں ان کے خلاف جتایا اسی کے مطابق میں تجھ سے سلوک کروں گا۔ اور جب میں تجھ پر فتویٰ دُوں گا تب میں اپنے آپ کو ان کے درمیان ظاہر کروں گا۔ [12] تب تُو جان لے گا کہ مجھ خداوند نے ان تمام حقارت آمیز باتوں کو سُن لیا ہے جو تُو نے اِسرائیل کے پہاڑوں کے خلاف کہی ہیں۔ تُو نے کہا، وہ اُجاڑے گئے اور ہمارے سپرد کیے گئے تا کہ ہم ان کو نگل جائیں۔ [13] تُو نے میرے خلاف لاف زنی اور زبان درازی کی اور میں نے اسے سُن لیا ہے۔ [14] اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ جب ساری دنیا خوشیاں مناتی ہوگی تب میں تجھے اجاڑ دُوں گا۔ [15] چنانچہ جس طرح بنی اِسرائیل کی میراث کی ویرانی پر تُو نے خوشی منائی اسی طرح اب میں تیرے ساتھ کروں گا۔ اَے کوہِ شعیر، اب تُو ویران ہو جائے گا، تُو اور تمام ادوم بھی۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

اِسرائیل کے پہاڑوں کے متعلق پیشگوئی

۳۶ اَے آدم زاد، اِسرائیل کے پہاڑوں سے نبوّت کر اور کہہ کہ اَے اِسرائیل کے پہاڑو! خداوند کا کلام سُنو۔ [2] خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ دشمن نے تمہارے متعلق کہا، آہاہا! قدیم اونچے مقامات اب ہماری ملکیت بن گئے۔ [3] اس لیے نبوّت کر اور کہہ: خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ چونکہ انہوں نے تمہیں اجاڑ دیا اور ہر طرف سے ایسا دبوچا کہ تُم باقی ماندہ قوموں کی ملکیت اور لوگوں کے لیے بکواس اور افترا پردازی کا باعث بن گئے۔ [4] اس لیے اَے اِسرائیل کے پہاڑو، خداوند کا کلام سُنو: خداوند خدا، پہاڑوں اور ٹیلوں، ندیوں اور وادیوں، اجڑے ہُوئے کھنڈروں اور ویران شہروں سے جو تمہارے اِرد گرد کی بقیہ قوموں کے ذریعہ لُوٹ لیے گئے اور تمسخر کا نشانہ بنے، یوں فرماتا ہے۔ [5] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں نے اپنی غیرت کے جوش میں بقیہ قوموں اور تمام ادوم کے خلاف کہا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے دل کی پوری شادمانی اور قلبی عداوت سے میرے ملک کو اپنی ملکیت بنا لیا تا کہ وہ اس کی چراگاہ کو لُوٹ لیں۔ [6] چنانچہ اِسرائیل کی سرزمین کے متعلق نبوّت کر اور پہاڑوں اور ٹیلوں، گھاٹیوں اور وادیوں سے کہہ: خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں اپنے جوش اور غیرت کا اظہار کر رہا ہُوں کیونکہ تُم قوموں کی ملامت کا نشانہ بنے ہو۔ [7] اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں ہاتھ اُٹھا کر قسم کھاتا ہُوں کہ تیرے اِرد گرد کی قومیں بھی ملامت کا شکار ہوں گی۔

[8] لیکن اَے اِسرائیل کے پہاڑو، تُم میری قوم اِسرائیل کے لیے شاخیں اور پھل پیدا کرو گے کیونکہ ان کے واپس لَوٹنے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ [9] مجھے تمہاری فکر ہے اور میری نظرِ کرم تُم پر رہے گی۔ تمہیں جوتا اور بویا جائے گا۔ [10] اور میں تُم پر بسنے والوں کی تعداد بڑھاؤں گا، یہاں تک کہ بنی اِسرائیل کی بھی۔ شہر آباد کیے جائیں گے اور کھنڈر دوبارہ تعمیر ہوں گے۔ [11] میں تُم پر انسانوں اور حیوانوں کی تعداد بڑھاؤں گا اور وہ پھلیں گے اور ان کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ میں پہلے کی طرح تُم پر لوگوں کو بساؤں گا اور تمہیں پہلے سے زیادہ خوشحال کروں گا۔ تب تُم جان لو گے کہ میں خداوند ہُوں۔ [12] میں لوگوں کو بلکہ خود اپنی اُمّت اِسرائیل کے لوگوں کو

تُم پر چلنے پھرنے دُوں گا۔ وہ تمہارے مالک بن جائیں گے اور تُم ان کی میراث ہو گے؛ اور تُم پھر کبھی اُنہیں اولاد سے محروم نہ کرو گے۔

۱۳ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ چونکہ لوگ تجھ سے کہتے ہیں، تُو لوگوں کو کھا جاتی ہے اور اپنی قوم کو اولاد سے محروم رکھتی ہے، ۱۴ اس لیے تُو پھر کبھی لوگوں کو نہ کھائے گی یا اپنی قوم کو بے اولاد نہ کرے گی۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ ۱۵ اب میں تجھ کو قوموں کے اور طعنے سننے کا موقعہ نہ دُوں گا اور نہ لوگوں کی طرف سے تیری تحقیر ہی ہو گی اور نہ تُو اپنی قوم کی ٹھوکر کا باعث ہو گی۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

۱۶ پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۱۷ اَے آدم زاد، جب بنی اِسرائیل خود اپنے ملک میں بستے تھے تب انہوں نے اپنے اطوار اور اعمال سے اسے ناپاک کر دیا تھا۔ ان کی روِش میری نگاہ میں عورت کی ماہواری ناپاکی کی مانند تھی۔ ۱۸ اس لیے میں نے اپنا قہر ان پر اُنڈیل دیا کیونکہ انہوں نے ملک میں خون بہایا تھا اور اسے اپنے بُتوں سے ناپاک کر دیا تھا۔ ۱۹ میں نے انہیں مختلف قوموں میں منتشر کر دیا اور وہ مختلف ممالک میں پراگندہ ہو گئے۔ میں نے ان کے اطوار اور اعمال کے مطابق ان کا انصاف کیا ۲۰ اور وہ مختلف قوموں میں جہاں کہیں گئے وہاں انہوں نے میرے مُقدّس نام کی بے حُرمتی کی کیونکہ ان کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ یہ خداوند کے لوگ ہیں۔ پھر بھی انہیں اس کا ملک چھوڑ دینا پڑا۔ ۲۱ لیکن مجھے اپنے مُقدّس نام کے بارے میں افسوس ہُوا جسے بنی اِسرائیل نے جس جس قوم میں وہ گئے وہاں بے حُرمت کیا۔

۲۲ اس لیے بنی اِسرائیل سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اَے بنی اِسرائیل، میں یہ سب تمہاری خاطر نہیں بلکہ اپنے مُقدّس نام کی خاطر کر رہا ہُوں جسے تُم نے ان قوموں میں بے حُرمت کیا جہاں جہاں تُم گئے۔ ۲۳ میں اپنے بزرگ نام کی تقدیس کروں گا جسے قوموں کے بیچ ناپاک کیا گیا اور جسے تُم نے ان کے درمیان بے حُرمت کیا۔ جب میں ان کی نظروں میں تمہارے درمیان مُقدّس ٹھہروں گا تب سب قومیں جان لیں گی کہ میں خداوند ہُوں۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

۲۴ میں تمہیں مختلف قوموں میں سے نکال لاؤں گا اور تمہیں مختلف ممالک میں سے جمع کروں گا اور تمہیں تمہارے اپنے ملک میں واپس لاؤں گا۔ ۲۵ میں تُم پر پاک پانی چھڑکوں گا اور تُم صاف ہو جاؤ گے۔ میں تمہیں تمہاری تمام گندگی سے اور تمہارے تمام بُتوں سے پاک کروں گا۔ ۲۶ میں تمہیں نیا دل بخشوں گا اور تمہارے اندر نئی رُوح ڈال دُوں گا۔ میں تمہارے جسم میں سے تمہارا سنگین دل نکال کر تمہیں گوشتین دل عطا کروں گا۔ ۲۷ اور میں اپنی رُوح تمہارے باطن میں ڈال دُوں گا اور تمہیں اپنے آئین پر عمل کرنے کی تلقین کروں گا اور اپنی شریعت پر پابند رہنے کے لیے آمادہ کروں گا۔ ۲۸ تُم اس ملک میں بسو گے جو میں نے تمہارے آبا و اجداد کو عطا کیا تھا؛ تُم میرے لوگ ہو گے اور میں تمہارا خدا ہُوں گا۔ ۲۹ میں تمہاری ساری ناپاکی دُور کر دُوں گا۔ میں اناج اُگاؤں گا اور اسے افراط بخشوں گا اور تُم پر قحط نازل نہ ہونے دُوں گا۔ ۳۰ میں درختوں کے پھل اور زمین کی پیداوار بڑھاؤں گا تاکہ قحط کی وجہ سے قوموں کے درمیان پھر کبھی تمہاری رسوائی نہ ہو۔ ۳۱ تب تُم اپنی بُری روِشوں اور بداعمالیوں کو یاد کرو گے اور اپنے گناہوں اور مکروہ حرکتوں کے باعث اپنے آپ کو حقیر سمجھنے لگو گے۔ ۳۲ میں تمہیں یہ جتانا چاہتا ہُوں کہ میں یہ سب تمہاری خاطر نہیں کر رہا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ اَے بنی اِسرائیل، اپنے چال چلن کے باعث شرمندہ ہو اور خجالت اُٹھاؤ۔

۳۳ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: جس دِن میں تمہیں تمہاری سب بُرائیوں سے پاک کروں گا اسی دِن تمہارے شہر بساؤں گا اور کھنڈر دوبارہ تعمیر کیے جائیں گے۔ ۳۴ یہ غیر آباد زمین جو راہ گزروں کی نظر میں ویران پڑی ہے، پھر سے زیرِ کاشت لائی جائے گی۔ ۳۵ وہ کہیں گے، یہ زمین جو اُجاڑ دی گئی تھی، اب باغِ عدن کی مانند ہو گئی ہے اور جو شہر کھنڈر بن گئے تھے، ویران ہو چُکے تھے اور تباہ کر دیئے گئے تھے، وہ اب مستحکم اور آباد ہو چُکے ہیں۔ ۳۶ تب وہ قومیں جو تمہارے اطراف بچی ہیں، جان لیں گی کہ مجھ خداوند نے جو کچھ ڈھا دیا گیا تھا اسے از سرِ نَو تعمیر کیا اور جو ویران پڑا تھا اس میں کاشت شروع کر دی۔ مجھ خداوند نے یہ فرمایا ہے اور میں یہ کر کے دکھاؤں گا۔

۳۷ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: پھر ایک بار میں بنی اِسرائیل کی درخواست مان لوں گا اور ان کے لیے یہ کر دُوں گا: میں ان کی تعداد بھیڑوں کی طرح بڑھاؤں گا۔ ۳۸ میں ان کو مقرّرہ عیدوں کے موقعوں پر یروشلیم میں ذبح کیے جانے والے اَن گنت گلّوں کی مانند بڑھاؤں گا۔ اس طرح سے کھنڈر بنے ہُوئے شہر لوگوں کے غولوں سے بھر دیئے جائیں گے۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

سوکھی ہڈّیوں کی وادی

۳۷ خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا اور وہ مجھے خداوند کی رُوح کی مدد سے اُٹھا کر باہر لایا اور نیچے ایک وادی میں کھڑا کر دیا جو ہڈّیوں سے بھری ہُوئی تھی۔ ۲ اس نے مجھے ان کے درمیان آگے پیچھے گھمایا اور میں نے اس وادی کے فرش پر لاتعداد ہڈّیاں دیکھیں جو بالکل سوکھی ہُوئی تھیں۔ ۳ اس نے مجھ سے پوچھا: اَے آدم زاد، کیا یہ ہڈّیاں زندہ ہو سکتی ہیں؟

میں نے کہا: اَے خداوند خدا (یہ تو) تُو ہی جان سکتا ہے۔

۴ تب اس نے مجھ سے فرمایا: ان ہڈّیوں پر نبوّت کر اور ان سے کہہ، اَے سوکھی ہڈّیو، خداوند کا کلام سُنو! ۵ خداوند خدا ان ہڈّیوں سے یوں فرماتا ہے: میں تمہارے اندر رُوح ڈالوں گا اور تُم زندہ ہو جاؤ گی۔ ۶ میں تمہاری نسیں جوڑ دُوں گا اور تُم پر گوشت چڑھاؤں گا اور تمہیں چمڑے سے ڈھانک دُوں گا؛ اور تُم میں رُوح پھونکوں گا اور تُم زندہ ہو جاؤ گی۔ تب تُم جان لوگی کہ میں خداوند ہُوں۔

۷ چنانچہ میں نے حکم کے مطابق نبوّت کی اور میں نبوّت کر ہی رہا تھا کہ ایک آواز سنائی دی۔ وہ ایک کھڑکھڑاہٹ سی تھی اور اچانک ہڈّیاں اکٹھی ہو کر ایک دوسری سے جُڑ گئیں۔ ۸ اور میں نے دیکھا کہ ان پر نسیں اور گوشت نمودار ہُوا اور چمڑی نے انہیں ڈھانک لیا۔ لیکن ان میں جان نہیں آئی تھی۔

۹ تب اس نے مجھ سے فرمایا: رُوح سے نبوّت کر۔ اَے آدم زاد، نبوّت کر اور اس سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اَے رُوح، تُو چاروں سمتوں سے آ جا اور ان مقتولوں پر پھونک تا کہ وہ جی اُٹھیں۔ ۱۰ چنانچہ میں نے اس کے حکم کے مطابق نبوّت کی اور رُوح ان میں داخل ہو گئی اور وہ زندہ ہو گئے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے۔ یہ ایک بڑا سا لشکر تھا۔

۱۱ تب اس نے مجھ سے فرمایا: اَے آدم زاد، یہ ہڈّیاں تمام بنی اِسرائیل ہیں۔ وہ کہتے ہیں، ہماری ہڈّیاں سوکھ گئی ہیں اور ہماری امید جاتی رہی ہے اور ہم مٹ چکے ہیں۔ ۱۲ اس لیے تُو نبوّت کر اور ان سے کہہ: خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اَے میرے لوگو، میں تمہاری قبریں کھول کر تمہیں ان سے باہر نکال رہا ہُوں۔ میں تمہیں اِسرائیل کے ملک میں واپس لاؤں گا۔ ۱۳ جب میں تمہاری قبریں کھول کر تمہیں ان میں سے باہر نکال لاؤں گا تب تُم اَے میرے لوگو، جان لوگے کہ میں خداوند ہُوں۔ ۱۴ میں اپنی رُوح تُم میں ڈال دُوں گا اور تُم جیو گے اور میں تمہیں تمہارے اپنے ملک میں بساؤں گا۔ تب تُم جان لوگے کہ مجھ خداوند نے یہ فرمایا ہے اور میں اسے عمل میں بھی لایا ہُوں۔ یہ خداوند نے فرمایا ہے۔

ایک قوم، ایک ہی بادشاہ کے ماتحت

۱۵ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۱۶ اَے آدم زاد، لکڑی کی ایک چھڑی لے اور اس پر لکھ، یہوداہ اور اس کے رفیق بنی اِسرائیل کے لیے؛ پھر ایک اور لکڑی کی چھڑی لے اور اس پر لکھ، افرائیم کی چھڑی، جو یوسف اور اس کے رفیق تمام بنی اِسرائیل کی ہے۔ ۱۷ انہیں باہم جوڑ دے تا کہ وہ تیرے ہاتھ میں ایک ہی چھڑی بن جائیں۔

۱۸ جب تیرے ہم وطن لوگ تجھ سے پوچھیں: کیا تُو ہمیں نہ بتائے گا کہ ان سے تیرا کیا مطلب ہے؟ ۱۹ تب ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں یوسف کی چھڑی کو جو افرائیم کے ہاتھ میں ہے اور اِسرائیل کے قبائل کی چھڑی کو جو اس کے رفیق ہیں، لے کر یہوداہ کی چھڑی سے جوڑ دُوں گا اور انہیں لکڑی کی ایک ہی چھڑی بنا دُوں گا اور وہ میرے ہاتھ میں ایک ہو جائیں گی۔

۲۰ جن چھڑیوں پر تُو نے لکھا ہے انہیں ان کی آنکھوں کے سامنے اپنے ہاتھ میں لے ۲۱ اور ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میں اِسرائیلیوں کو ان قوموں میں سے نکال لوں گا جہاں وہ گئے ہیں۔ میں انہیں ہر طرف سے جمع کر کے ان کے اپنے ملک میں واپس لاؤں گا۔ ۲۲ میں انہیں اس ملک میں اِسرائیل کے پہاڑوں پر ایک قوم بناؤں گا اور ان سب پر ایک ہی بادشاہ حکمران ہوگا اور وہ آیندہ کبھی دو قومیں نہ ہوں گے اور نہ دو مملکتوں میں بٹیں گے۔ ۲۳ اور وہ پھر اپنے آپ کو بُتوں اور نفرت انگیز مورتیوں یا اپنی کسی خطا سے ناپاک نہ کریں گے کیونکہ میں انہیں ان کی تمام گناہ آلودہ برگشتگی سے بچا لُوں گا اور میں انہیں پاک کروں گا۔ وہ میرے لوگ ہوں گے اور میں ان کا خدا ہُوں گا۔

۲۴ میرا خادم داؤد ان کا بادشاہ ہوگا اور ان سب کا ایک ہی چرواہا ہوگا۔ وہ میرے احکام پر چلیں گے اور میرے آئین کو مان کر ان پر عمل کریں گے۔ ۲۵ وہ اس ملک میں بسیں گے جسے میں نے اپنے خادم یعقوب کو دیا تھا اور جس میں تمہارے آبا و اجداد رہتے تھے۔ اس میں وہ اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد ہمیشہ سکونت کریں گے اور میرا خادم داؤد ہمیشہ کے لیے ان کا فرمانروا رہے گا۔ ۲۶ میں ان کے ساتھ سلامتی کا عہد باندھوں گا جو ایک ابدی عہد ہوگا۔ میں انہیں قائم کروں گا اور ان کی تعداد بڑھاؤں گا اور اپنا مَقدِس ہمیشہ کے لیے ان کے درمیان قائم کروں گا۔

۲۷ میرا مسکن ان کے ساتھ ہوگا۔ میں ان کا خدا ہُوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے۔ ۲۸ جب میرا مَقدِس ہمیشہ کے لیے ان کے درمیان رہے گا تب سب قومیں جان لیں گی کہ میں خداوند ہی اِسرائیل کو مُقدّس کرتا ہُوں۔

جُوج کے خلاف پیشگوئی

۳۸ خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا: ۲ اَے آدم زاد، اپنا رُخ ماجوج کی سرزمین کے جُوج کی طرف کر جو میشک اور تُوبل کا فرمانروا ہے اور اس کے خلاف نبوّت کر۔ ۳ اور کہہ: خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اَے جُوج، میشک اور تُوبل کے فرمانروا، میں تیرا مخالف ہُوں۔ ۴ میں تیرا رُخ بدل دُوں گا اور تیرے جبڑوں میں کانٹے ڈال کر تجھے تیرے سارے لشکر کے ساتھ یعنی تیرے گھوڑوں، مسلّح گھوڑسواروں اور اس بڑی بھیڑ کو جو سب کے سب بڑی اور چھوٹی سِپریں لیے اور اپنی تلواریں گھماتے ہُوئے تیرے ساتھ ہیں، نکال لاؤں گا۔ ۵ فارس، کُوش اور فُوط بھی ان کے ساتھ ہوں گے جو سب کے سب سِپر بردار اور خود پوش ہوں گے۔ ۶ اور جُمر اپنے سارے لشکر کے ساتھ اور شمال کے دور دراز علاقہ سے بَیت تُجرمہ اپنے تمام لشکر کے ساتھ۔ الغرض بہت سی قومیں جو تیرے ساتھ ہوں گی اُن سب کو نکال لوں گا۔

۷ تُو تیّار ہو جا، تُو اور جتنی بھیڑ تیرے گرد جمع ہُوئی ہے تیّار رہنا اور تُو ان کی باگ دوڑ سنبھالنا۔ ۸ بہت دِنوں کے بعد تجھے مسلّح ہونے کو کہا جائے گا۔ آیندہ سالوں میں تُو اس ملک پر حملہ آور ہوگا جہاں جنگ بند ہو چُکی ہے اور جس کے باشندوں کو مختلف قوموں میں سے نکال کر اِسرائیل کے ان پہاڑوں پر اکٹھا کیا گیا ہے جو عرصۂ دراز سے ویران پڑے تھے۔ ان کو مختلف قوموں میں سے لایا گیا تھا اور اب وہ سب امن و امان سے سکونت کرتے ہیں۔ ۹ تُو اور تیرا سارا لشکر اور تیرے ساتھ کئی قومیں آندھی کی طرح بڑھتے ہُوئے چلے جاؤ گے اور بادل کی مانند ملک پر چھا جاؤ گے۔

۱۰ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اس دِن تیرے دل میں کئی خیالات آئیں گے اور تُو ایک بُرا منصوبہ تیّار کرے گا۔ ۱۱ تُو کہے گا، میں بغیر فصیل والے دیہاتوں کے ملک پر دھاوا بولوں گا اور ان لوگوں پر حملہ کروں گا جو امن پسند ہیں، بلا خوف زندگی گزارتے ہیں اور جو سب کے سب بنا شہر پناہ، بنا پھاٹکوں کے اور بنا اڑبنگوں کے رہتے ہیں۔ ۱۲ تا کہ میں ان کا مال چھین لُوں اور انہیں خوب لُوٹوں اور اپنا ہاتھ ان کھنڈروں پر بڑھاؤں جو دوبارہ بسائے گئے ہیں اور ان لوگوں پر جنہیں مختلف قوموں میں سے اکٹھا کیا گیا ہے اور جو مالدار ہیں اور مویشی پالتے ہیں اور ملک کے عین بیچوں بیچ بستے ہیں۔ ۱۳ سبا اور دَدان اور ترسیس کے سوداگر اور اس کے تمام دیہات (شیر ببر) تجھ سے پوچھیں گے، کیا تُو لُوٹنے کے لیے آیا ہے؟ کیا تُو نے اپنے گروہ کو اس لیے اکٹھا کیا ہے کہ وہ لُوٹ مار کریں، چاندی اور سونا چھین لیں، مویشی اور مال و اسباب لے جائیں اور مالِ غنیمت حاصل کریں؟

۱۴ اس لیے اَے آدم زاد، نبوّت کر اور جُوج سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اس وقت جب میری اُمّت اِسرائیل سکھ چین سے بسی ہُوئی ہوگی تو کیا تجھے اس کا علم نہ ہوگا؟ ۱۵ اور تُو شمال کے اپنے دور کے علاقوں سے آئے گا، تُو اور تیرے ساتھ اور بہت سی قوموں کے لوگ بھی ہوں گے جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ وہ ایک عظیم فوج اور زبردست لشکر ہوگا۔ ۱۶ تُو میری قوم اِسرائیل پر اس طرح چڑھ آئے گا جس طرح ایک بادل ملک پر چھا جاتا ہے۔ اَے جُوج، میں آیندہ دنوں میں تجھے اپنے ملک پر چڑھا لاؤں گا تا کہ جب میں قوموں کی نگاہوں کے سامنے تجھ سے اپنی تقدیس کراؤں تو وہ مجھے جان لیں گے۔

۱۷ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: کیا تُو وہی نہیں ہے جس کا ذکر میں نے پچھلے دنوں میں اپنے خدّام اِسرائیل کے نبیوں سے کیا تھا؟ اُن دِنوں انہوں نے سالہا سال تک یہ نبوّت کی کہ میں تجھے ان کے خلاف چڑھا لاؤں گا۔ ۱۸ اور ان دِنوں میں یوں ہوگا کہ جب جُوج، ملک اِسرائیل پر حملہ کرے گا تب میرا غصّہ آپے سے باہر ہو جائے گا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ ۱۹ میں اپنی غیرت اور شدید غضب میں اعلان کرتا ہُوں کہ اس وقت اِسرائیل کے ملک میں بہت بڑا زلزلہ آئے گا۔ ۲۰ سمندر کی مچھلیاں، ہوا کے پرندے، جنگلوں کے درندے اور زمین پر رینگنے والے سب جاندار اور روئے زمین پر کے تمام لوگ میرے وجود سے تھرتھرا اُٹھینگے۔ پہاڑ اُلٹ دیئے جائیں گے، چٹانیں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی اور ہر دیوار زمین پر گر پڑے گی۔ ۲۱ اور میں جُوج کے خلاف اپنے تمام پہاڑوں پر تلوار طلب کروں گا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ ہر شخص کی تلوار اس کے بھائی کے خلاف اُٹھے گی۔ ۲۲ میں وبا اور خونریزی کے ذریعہ اسے سزا دُوں گا۔ میں اس پر، اس کی فوج پر اور اس کے ساتھ جتنی قومیں ہیں ان پر موسلا دھار بارش، اولے اور جلتی ہُوئی گندھک برساؤں گا۔ ۲۳ اس طرح سے میں اپنی عظمت اور تقدُّس کا اظہار کروں گا اور بہت سی قوموں کے سامنے اپنے آپ کو ظاہر کروں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

۳۹

اَے آدم زاد، جُوج کے خلاف نبوّت کر اور کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اَے جُوج میشک اور تُوبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہُوں۔ [۲] میں تجھے گھُما کر گھسیٹ لُوں گا۔ میں تجھے شمال کے دُور دراز علاقہ سے لے آؤں گا اور اِسرائیل کے پہاڑوں پر پہنچا دُوں گا۔ [۳] پھر میں تیری کمان تیرے بائیں ہاتھ سے چھڑاؤں گا اور تیرے تیروں کو تیرے داہنے ہاتھ سے گرا دوں گا۔ [۴] تُو، تیری تمام فوج اور جو قومیں تیرے ساتھ ہیں، تُم سب کے سب اِسرائیل کے پہاڑوں پر گر جاؤ گے اور میں تمہیں ہر قسم کے مردار خور پرندوں اور جنگلی جانوروں کی خوراک بنا دُوں گا۔ [۵] تُم کھُلے میدان میں گر جاؤ گے کیونکہ یہ میں نے کہا ہے۔ یوں خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ [۶] میں ماجوج پر اور ساحلی ممالک میں اطمینان سے رہنے والے لوگوں پر آگ نازل کروں گا اور وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہُوں۔

[۷] میں اپنا مُقدّس نام اپنی قوم اِسرائیل میں ظاہر کروں گا اور پھر اپنے مُقدّس نام کی بےحُرمتی نہ ہونے دُوں گا۔ اور تب سب قومیں جان لیں گی کہ میں خداوند اِسرائیل کا قُدّوس ہُوں۔ [۸] یہ ہُوا چاہتا ہے! اور یہ یقیناً ہو کر رہے گا۔ یہ خداوند خدا فرماتا ہے۔ یہ وہی دِن ہے جس کے متعلق میں نے فرمایا تھا۔

[۹] تب اِسرائیل کے شہروں میں بسنے والے باہر نکل آئینگے اور اسلحہ کو ایندھن کے طور پر استعمال کرینگے اور انہیں جلا دینگے۔ یعنی چھوٹی اور بڑی سِپریں، کمان اور تیر، لڑائی کے لٹھ اور نیزے وغیرہ۔ سات سال تک وہ انہیں ایندھن کے طور پر استعمال کرتے رہیں گے۔ [۱۰] انہیں کھیتوں سے لکڑی جمع نہ کرنی پڑے گی، نہ جنگلوں سے اسے کاٹنا ہوگا کیونکہ وہ اسلحہ کو ہی ایندھن کے کام میں لائیں گے اور وہ اپنے چھیننے والوں سے چھینیں گے اور اپنے لُوٹنے والوں کو لُوٹیں گے۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

[۱۱] اس دِن میں جُوج کو اِسرائیل میں ایک قبرستان دُوں گا جو ان لوگوں کی وادی میں ہوگا جو مشرق کی جانب سمندر کی طرف سفر کرتے ہیں۔ یوں مسافروں کی راہ بند ہو جائے گی کیونکہ جُوج اور اس کی تمام جمعیت کو وہاں دفن کیا جائے گا۔ اس لیے وہ جمعیتِ جُوج کی وادی کہلائے گی۔

[۱۲] سات ماہ تک بنی اِسرائیل انہیں دفن کرتے رہیں گے تاکہ ملک پاک صاف ہو سکے۔ [۱۳] ملک کے تمام لوگ انہیں دفن کریں گے اور جس دِن میری تمجید ہوگی وہ دِن ان کے لیے شہرت کا باعث ہوگا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

[۱۴] ملک کو پاک صاف کرنے کے لیے لوگوں کو باقاعدہ مقرّر کیا جائے گا۔ بعض لوگوں کا کام یہ ہوگا کہ وہ تمام ملک میں گھومتے رہیں گے۔ ان کے علاوہ بعض لوگ ان لاشوں کو جو زمین پر پڑی ہوں گی، دفن کریں گے۔ سات ماہ گزرنے کے بعد وہ اپنی تلاش کا کام شروع کر دیں گے۔ [۱۵] ملک میں سے گزرتے وقت اگر ان میں سے کسی شخص کو انسان کی ہڈّی نظر آئی تو وہ شخص اس وقت تک وہاں نشان کھڑا کرے گا جب تک کہ گورکن اسے حامون جُوج (جمعیتِ جُوج) کی وادی میں دفن نہ کر دیں [۱۶] [وہاں حامونا (جمعیّت) نام کا شہر بھی ہوگا]۔ اور یوں وہ ملک کو پاک صاف کریں گے۔

[۱۷] اَے آدم زاد، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: ہر قسم کے پرندے اور تمام جنگلی جانوروں کو آواز دے: جمع ہو جاؤ اور ہر طرف سے اکٹھے ہو کر اس بڑے ذبیحہ میں شریک ہو جاؤ جو میں تمہارے لیے اِسرائیل کے پہاڑوں پر تیّار کر رہا ہُوں۔ وہاں تُم گوشت کھاؤ گے اور خون پیو گے۔ [۱۸] تُم طاقتور مَردوں کا گوشت کھاؤ گے اور زمین کے اُمراء کا خون پیو گے گویا وہ سب کے سب باشان کے فربہ جانور یعنی مینڈھے، برّے، بکرے اور بَیل ہیں۔ [۱۹] جو ذبیحہ میں تمہارے لیے تیّار کر رہا ہُوں، تُم اس کی اس قدر چربی کھاؤ گے کہ سیر ہو جاؤ گے اور اتنا خون پیو گے کہ مست ہو جاؤ گے۔ [۲۰] تُم میرے دسترخوان پر گھوڑوں، سواروں، بہادروں اور ہر قسم کے جنگی سپاہیوں سے سَیر ہو گے۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

[۲۱] میں قوموں کے درمیان اپنا جلال ظاہر کروں گا اور تمام قومیں میری انہیں دی ہُوئی سزا کو اور میرے ان پر رکھے ہُوئے ہاتھ کو دیکھیں گی۔ [۲۲] اس دِن کے بعد سے بنی اِسرائیل جان لیں گے کہ میں خداوند ان کا خدا ہُوں۔ [۲۳] اور قومیں جان لیں گی کہ بنی اِسرائیل اپنے گناہوں کی وجہ سے جلاوطن ہُوئے تھے کیونکہ انہوں نے میری نافرمانی کی تھی۔ اس لیے میں نے ان سے اپنا مُنہ چھپا لیا اور انہیں ان کے دُشمنوں کے حوالہ کر دیا اور وہ سب تلوار سے مارے گئے۔ [۲۴] میں نے ان کی ناپاکی اور ان کی خطاؤں کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کیا اور اپنا مُنہ ان سے چھپا لیا۔

[۲۵] چنانچہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اب میں یعقوب کو اسیری سے واپس لاؤں گا اور تمام اِسرائیلیوں پر رحم کروں گا اور اپنے مُقدّس نام کے لیے غیور ہُوں گا۔ [۲۶] جب وہ اپنے ملک میں اطمینان سے رہنے لگیں گے اور انہیں ڈرانے والا کوئی نہ ہوگا تب

وہ اپنی رسوائی اور میرے ساتھ کی ہُوئی بے وفائی کو بھول جائینگے۔ [۲۷] جب میں انہیں قوموں میں سے واپس لاؤں گا اور ان کے دشمنوں کے ممالک سے اکٹھا کروں گا تب بہت سی قوموں کی نگاہ میں ان کے ذریعہ میری تقدیس ہوگی۔ [۲۸] تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ان کا خدا ہُوں۔ حالانکہ میں نے انہیں مختلف قوموں میں جلاوطن کیا تو بھی میں انہیں پھر ان کے اپنے ملک میں اکٹھا کروں گا اور کسی کو پیچھے نہ چھوڑوں گا۔ [۲۹] اور میں پھر کبھی ان سے اپنا مُنہ نہ چھپاؤں گا کیونکہ میں بنی اِسرائیل پر اپنی رُوح اُنڈیل دُوں گا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

ہیکل کا نیا علاقہ

۴۰ ہماری جلاوطنی کے پچّیسویں سال کے شروع میں یعنی یروشلیم شہر کی تسخیر کے چودھویں سال کے پہلے ماہ کے دسویں دِن خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا اور وہ مجھے وہاں لے گیا۔ [۲] خدا کی رویتوں میں وہ مجھے اِسرائیل کے ملک میں لے گیا اور ایک اونچے پہاڑ پر کھڑا کر دیا جس کے جنوب کی جانب چند عمارتیں تھیں جو شہر کی مانند نظر آتی تھیں۔ [۳] وہ مجھے وہاں لے گیا اور میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کی صورت پیتل کی بنی ہُوئی صورت کی مانند تھی۔ وہ اپنے ہاتھ میں سَن کی ڈوری اور پیمایش کا سرکنڈا لیے پھاٹک پر کھڑا تھا۔ [۴] اس آدمی نے مجھ سے کہا: اَے آدم زاد، اپنی آنکھوں سے دیکھ اور اپنے کانوں سے سُن اور ہر اس چیز پر دھیان دے جو میں تجھے بتانے جا رہا ہُوں کیونکہ اسی لیے تجھے یہاں لایا گیا ہے۔ جو کچھ تُو دیکھتا ہے اسے بنی اِسرائیل سے بیان کر۔

بیرونی صحن کا مشرقی پھاٹک

[۵] میں نے ایک دیوار دیکھی جو ہیکل کے علاقہ کو مکمّل طور پر گھیرے ہُوئی تھی۔ اس آدمی کے ہاتھ میں جو پیمایش کا سرکنڈا تھا اس کی لمبائی ایسے چھ ہاتھ کے برابر تھی جو ایک ہاتھ اور چار انگل کے برابر ہوتا ہے۔ اس نے دیوار ناپی۔ وہ ایک سرکنڈے کے برابر موٹی تھی اور اتنی ہی اونچی تھی۔

[۶] تب وہ اس پھاٹک کی طرف گیا جس کا رُخ مشرق کی طرف تھا۔ اس نے اس کی سیڑھیوں پر چڑھ کر اس کے آستانہ کو ناپا۔ وہ ایک سرکنڈا کے برابر چوڑا تھا۔ [۷] اور پہرہ داروں کے کمرے ایک سرکنڈا لمبے اور ایک سرکنڈا چوڑے تھے۔ اور ان کمروں کے درمیان ابھری ہُوئی دیواریں پانچ ہاتھ موٹی تھیں اور ہیکل کی جانب کی دہلیز کے نزدیک کے پھاٹک کا آستانہ بھی ایک سرکنڈا چوڑا تھا۔

[۸] پھر اس نے پھاٹک کی دہلیز کو ناپا۔ [۹] وہ آٹھ ہاتھ چوڑی تھی اور اس کے ستون دو دو ہاتھ موٹے تھے۔ پھاٹک کی دہلیز کا رُخ ہیکل کی جانب تھا۔

[۱۰] مشرقی پھاٹک کے اندر دونوں طرف تین تین کمرے تھے اور ان تینوں کی پیمایش یکساں تھی۔ اور دونوں طرف کی ابھری ہُوئی دیواروں کی سطح کی پیمایش بھی یکساں تھی۔ [۱۱] پھر اس نے پھاٹک کے دروازہ کی چوڑائی ناپی جو دس ہاتھ تھی اور اس کی لمبائی تیرہ ہاتھ تھی۔ [۱۲] ہر کمرہ کے سامنے ایک دیوار تھی جو ایک ہاتھ اونچی تھی اور کمروں کا رقبہ چھ ضرب چھ ہاتھ تھا۔ [۱۳] پھر اس نے ایک کمرہ کی پچھلی دیوار کی چھت سے مقابل کے کمرہ کی دیوار کی چھت تک پھاٹک کو ناپا اور وہ فاصلہ ایک منڈیر سے مقابل کی منڈیر تک پچّیس ہاتھ تھا۔ [۱۴] اس نے پھاٹک کے اندر چاروں طرف سے ابھری ہُوئی دیواروں کی سطح کی پیمایش کی جو ساٹھ ہاتھ کے برابر تھی۔ یہ پیمایش صحن کی طرف رُخ کی ہُوئی دہلیز تک تھی۔ [۱۵] پھاٹک کے داخلہ سے اس کی دہلیز کے آخری سرے تک کا فاصلہ پچاس ہاتھ تھا۔ [۱۶] کمروں اور پھاٹک کے دروازہ کے اندر کی ابھری ہُوئی دیواروں کے اوپر ہر طرف تنگ جھروکے تھے جن کے دریچوں کا رُخ اندر کی طرف تھا۔ ابھری ہُوئی دیواروں کو کھجور کے پیڑوں کے نقوش سے آراستہ کیا گیا تھا۔

بیرونی صحن

[۱۷] پھر وہ مجھے بیرونی صحن میں لے گیا۔ وہاں میں نے کچھ کمرے اور صحن کے چاروں طرف فرش بنا ہُوا دیکھا۔ اس فرش پر تیس کمرے تھے۔ [۱۸] یہ فرش پھاٹکوں سے لگا ہُوا تھا اور وہ ان کی لمبائی کے برابر ہی چوڑا تھا۔ یہ نیچے کا فرش تھا۔ [۱۹] پھر اس نے نیچے کے پھاٹک کے اندر سے اندرونی صحن کے باہر تک کا فاصلہ ناپا اور وہ مشرق اور شمال دونوں جانب سے سَو ہاتھ تھا۔

شمالی پھاٹک

[۲۰] پھر اس نے اس پھاٹک کی لمبائی اور چوڑائی ناپی جس کا رُخ شمال کی جانب تھا اور جو بیرونی صحن میں کھلتا تھا۔ [۲۱] اس کی دونوں طرف کے تین تین کمروں، اس کی ابھری ہُوئی دیواروں اور اس کی دہلیز کا ناپ پہلے پھاٹک کے مطابق ہی تھا۔ وہ پچاس ہاتھ لمبا اور پچّیس ہاتھ چوڑا تھا۔ [۲۲] اس کے دریچے، اس کی دہلیز اور اس کے کھجور کے درختوں کی سجاوٹ کا ناپ مشرقی پھاٹک کے مطابق تھا۔ اس تک چڑھنے کے لیے سات سیڑھیاں تھیں اور ان

کے مقابل اس کی دہلیز تھی۔ ۲۳ اندرونی صحن میں داخل ہونے کے لیے ایک پھاٹک تھا جس کا رُخ شمالی پھاٹک کی طرف تھا، ٹھیک اسی طرح جس طرح مشرق میں تھا۔ اس نے ایک پھاٹک سے مقابل کے پھاٹک تک کا فاصلہ ناپا جو سَو ہاتھ تھا۔

جنوبی پھاٹک

۲۴ پھر وہ مجھے جنوب کی جانب لے گیا اور میں نے ایک پھاٹک دیکھا جس کا رُخ جنوب کی طرف تھا۔ اس نے اس کے ستونوں اور دہلیز کو ناپا جو دوسروں کے مطابق تھا۔ ۲۵ پھاٹک اور اس کی دہلیز میں اِردگرد ویسے ہی تنگ دریچے تھے جیسے اوروں میں تھے۔ وہ پچاس ہاتھ لمبا اور پچّیس ہاتھ چوڑا تھا۔ ۲۶ اس تک چڑھنے کے لیے سات سیڑھیاں تھیں اور اس کی دہلیز ان کے مقابل تھی۔ اس کے دونوں طرف کی ابھری ہُوئی دیواروں پر کھجور کے درخت نقش کیے گئے تھے۔ ۲۷ اندرونی صحن میں ایک اور پھاٹک تھا جس کا رُخ جنوب کی طرف تھا اور اس نے اس پھاٹک سے جنوب کی جانب کے بیرونی پھاٹک تک کا فاصلہ ناپا۔ وہ سَو ہاتھ تھا۔

اندرونی صحن کے پھاٹک

۲۸ پھر وہ مجھے جنوبی پھاٹک کی راہ سے اندرونی صحن میں لایا اور اس نے جنوبی پھاٹک کو ناپا۔ اس کا ناپ دوسرے پھاٹکوں کے مطابق ہی تھا۔ ۲۹ اس کے کمروں، اس کی ابھری ہُوئی دیواروں اور اس کی دہلیز کا ناپ بھی اوروں کے مطابق ہی تھا۔ پھاٹک کے دروازہ میں اور اس کی دہلیز کے ہر طرف دریچے تھے۔ وہ پھاٹک پچاس ہاتھ لمبا اور پچّیس ہاتھ چوڑا تھا۔ ۳۰ (اندرونی صحن کے اطراف کی دہلیزیں پچّیس ہاتھ لمبی اور پھاٹک کے دروازے پانچ ہاتھ چوڑے تھے۔) ۳۱ اس کی دہلیز کا رُخ بیرونی صحن کی طرف تھا اور اس کے ستونوں پر کھجور کے درخت نقش کیے گئے تھے اور اس تک چڑھنے کے لیے آٹھ سیڑھیاں تھیں۔

۳۲ پھر وہ مجھے مشرق کی جانب اندرونی صحن میں لے آیا اور اس نے دروازہ ناپا؛ اس کا ناپ ویسا ہی تھا جیسا دوسرے دروازوں کا تھا۔ ۳۳ اس کے کمرے، اس کی ابھری ہُوئی دیواریں اور اس کی دہلیز کا ناپ بھی اوروں جیسا ہی تھا۔ دروازہ اور اس کی دہلیز میں چاروں طرف جھروکے تھے۔ وہ پچاس ہاتھ لمبا اور پچّیس ہاتھ چوڑا تھا۔ ۳۴ اس کی دہلیز کا رُخ بیرونی صحن کی طرف تھا اور اس کے دونوں طرف کے ستونوں پر کھجور کے درخت نقش کیے گئے تھے اور اس تک چڑھنے کے لیے آٹھ سیڑھیاں تھیں۔

۳۵ پھر وہ مجھے شمالی پھاٹک کے پاس لایا اور اسے ناپا۔ اس کا ناپ دوسرے پھاٹکوں کے مطابق ہی تھا۔ ۳۶ ویسا ہی ناپ اس کے کمروں، ابھری ہُوئی دیواروں اور اس کی دہلیزوں کا تھا۔ اور اس کی چاروں طرف دریچے تھے۔ وہ پچاس ہاتھ لمبا اور پچّیس ہاتھ چوڑا تھا۔ ۳۷ اس کی دہلیز کا رُخ بیرونی صحن کی جانب تھا اور اس کے دونوں طرف کے ستونوں پر کھجور کے درخت نقش کیے گئے تھے اور اس تک چڑھنے کے لیے آٹھ سیڑھیاں تھیں۔

ذبیحہ کی تیّاری کے کمرے

۳۸ ہر اندرونی پھاٹک کی دہلیز کے پاس ایک کمرہ تھا جس میں دروازہ بھی تھا، جہاں سوختنی قربانیاں دھوئی جاتی تھیں۔ ۳۹ پھاٹک کی دہلیز میں دونوں طرف دو دو میزیں تھیں جن پر سوختنی قربانیاں، گناہ کی قربانیاں اور خطا کی قربانیاں ذبح کی جاتی تھیں۔ ۴۰ پھاٹک کی دہلیز کی بیرونی دیوار کے پاس یعنی شمالی پھاٹک کے دروازہ کی سیڑھیوں کے پاس دو میزیں تھیں اور سیڑھیوں کی دوسری طرف بھی دو میزیں تھیں۔ ۴۱ اس طرح پھاٹک کے ایک طرف چار میزیں تھیں اور دوسری طرف بھی چار میزیں تھیں۔ کل آٹھ میزیں تھیں۔ جن پر ذبیحے ذبح کیے جاتے تھے۔ ۴۲ وہاں سوختنی قربانیوں کے لیے تراشے ہُوئے پتھروں کی چار میزیں تھیں جن میں سے ہر ایک ڈیڑھ ہاتھ لمبی، ڈیڑھ ہاتھ چوڑی اور ایک ہاتھ اونچی تھی۔ ان پر سوختنی قربانیاں اور دوسری قربانیاں ذبح کرنے کے لیے ظروف رکھے جاتے تھے۔ ۴۳ اور دیوار پر چاروں طرف چار انگل لمبے دوشاخہ کانٹے لگے ہُوئے تھے۔ یہ میزیں قربانی کا گوشت رکھنے کے لیے تھیں۔

کاہنوں کے کمرے

۴۴ اندرونی پھاٹک کے باہر لیکن اندرونی صحن کے اندر دو کمرے تھے۔ ایک شمالی پھاٹک کے بازو میں تھا جس کا رُخ جنوب کی طرف تھا اور دوسرا جنوبی پھاٹک کے بازو میں تھا جس کا رُخ شمال کی جانب تھا۔ ۴۵ اس نے مجھے بتایا کہ جس کمرہ کا رُخ جنوب کی جانب ہے وہ ان کاہنوں کے لیے ہے جو ہیکل کے نگہبان ہیں۔ ۴۶ اور جس کمرہ کا رُخ شمال کی جانب ہے وہ ان کاہنوں کے لیے ہے جو مذبح کے نگہبان ہیں۔ یہ صادوق کی اولاد ہیں۔ لاویوں میں سے صرف یہی کاہن خداوند کے حضور میں آ سکتے ہیں اور اس کی خدمت کر سکتے ہیں۔

۴۷ پھر اس نے صحن کو ناپا جو مربع نما تھا۔ سَو ہاتھ لمبا اور سَو ہاتھ چوڑا۔ اور مذبح ہیکل کے سامنے تھا۔

ہیکل

[۴۸] پھر وہ مجھے ہیکل کی دہلیز میں لایا اور اس نے دہلیز کے ستونوں کو ناپا جو دونوں طرف پانچ پانچ ہاتھ چوڑے تھے۔ دروازہ کی چوڑائی چودہ ہاتھ تھی اور اس کی دونوں طرف کی ابھری ہُوئی دیواریں تین تین ہاتھ چوڑی تھیں۔ [۴۹] دہلیز بیس ہاتھ چوڑی تھی اور آگے سے پیچھے تک بارہ ہاتھ کے برابر تھی۔ اس پر چڑھنے کے لیے (دس) سیڑھیاں تھیں اور ستونوں کے دونوں طرف پیلپائے تھے۔

۴۱ پھر وہ آدمی مجھے ہیکل کے بیرونی مَقدِس میں لایا اور اس نے ستونوں کو ناپا۔ ان دونوں طرف کے ستونوں کی چوڑائی چھ چھ ہاتھ تھی۔ [۲] دروازہ دس ہاتھ چوڑا تھا اور اس کے دونوں طرف کی ابھری ہُوئی دیواریں پانچ پانچ ہاتھ چوڑی تھیں۔ اس نے بیرونی مَقدِس کی پیمائش بھی کی۔ وہ چالیس ہاتھ لمبا اور بیس ہاتھ چوڑا تھا۔

[۳] تب وہ اندرونی مَقدِس میں گیا اور دروازہ کے ستونوں کو ناپا۔ ان میں سے ہر ایک دو ہاتھ چوڑا تھا۔ دروازہ چھ ہاتھ چوڑا تھا اور اس کے دونوں طرف کی ابھری ہُوئی دیواریں سات سات ہاتھ چوڑی تھیں۔ [۴] اور اس نے اندرونی مَقدِس کی لمبائی ناپی جو بیس ہاتھ تھی۔ اور اس کی چوڑائی بیرونی مَقدِس کے سرے تک بیس ہاتھ تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ نہایت ہی مُقدّس مقام ہے۔

[۵] پھر اس نے ہیکل کی دیوار ناپی۔ وہ چھ ہاتھ موٹی تھی اور ہیکل کے اطراف کے پہلو کا ہر کمرہ چار ہاتھ چوڑا تھا۔ [۶] پہلو کے کمرے ایک کے اوپر ایک، سہ منزلہ تھے اور ہر منزل میں تیس کمرے تھے۔ ہیکل کی دیوار کے چاروں طرف پہلو کے کمروں کو سہارا دینے کے لیے چھجّے بنے ہُوئے تھے۔ تاکہ یہ سہارا دینے والے حصّے ہیکل کی دیوار میں نہ گھُسائے جائیں۔ [۷] ہیکل کے چاروں طرف پہلو کے کمرے ہر منزل پر وسیع تر ہوتے جاتے تھے کیونکہ ہیکل کی چاروں طرف جو کچھ تعمیر کیا گیا تھا، جیسے جیسے اس کی اونچائی بڑھی وہ چوڑا ہوتا گیا۔ اس لیے اوپر کی منزل کے کمرے نچلی منزل کی بہ نسبت زیادہ وسیع ہوتے گئے۔ نچلی منزل سے ایک زینہ درمیانی منزل سے ہوتا ہُوا اوپر کی منزل کو جاتا تھا۔

[۸] میں نے ہیکل کی چاروں طرف ایک اونچا چبوترہ دیکھا جس پر پہلو کے کمروں کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ یہ پیمائش کے سرکنڈے کی لمبائی کا یعنی چھ بڑے ہاتھوں کے برابر تھا۔ [۹] پہلو کے کمروں کی بیرونی دیوار کا قطر پانچ ہاتھ تھا۔ ہیکل کے پہلو کے کمروں [۱۰] اور کاہنوں کے کمروں کے درمیان کی کھلی جگہ جو ہیکل کے چاروں طرف پھیلی ہُوئی تھی ٗ بیس ہاتھ چوڑی تھی۔ [۱۱] پہلو کے کمروں کے دروازے اس کھلی جگہ کی طرف سے تھے؛ ایک دروازہ شمال کی جانب اور دوسرا جنوب کی جانب تھا۔ اس کھلی جگہ سے ملحقہ خالی جگہ چاروں طرف سے پانچ ہاتھ چوڑی تھی۔

[۱۲] جس عمارت کا رُخ ہیکل کے صحن کے مغرب کی جانب تھا وہ ستّر ہاتھ چوڑی تھی۔ اس عمارت کی دیوار چاروں طرف سے پانچ ہاتھ موٹی تھی اور اس کی لمبائی نوّے ہاتھ تھی۔

[۱۳] پھر اس نے ہیکل کی پیمائش کی۔ وہ سَو ہاتھ لمبی تھی۔ اور ہیکل کے صحن اور دیواروں سمیت وہ عمارت بھی سَو ہاتھ لمبی تھی۔ [۱۴] ہیکل کے مشرقی صحن کی چوڑائی اس کے سامنے کے حصّے کے ساتھ سَو ہاتھ تھی۔

[۱۵] پھر اس نے اس عمارت کی لمبائی مع اس کے دونوں طرف کے برآمدوں کے ناپی ٗ جس کا رُخ صحن کی طرف ہے اور جو ہیکل کے پیچھے ہے۔ یہ سَو ہاتھ نکلی۔

بیرونی مَقدِس، اندرونی مَقدِس اور صحن کی طرف رُخ کی ہوئی دہلیز؛ [۱۶] ساتھ ہی ساتھ، آستانے، جھروکے اور ان تینوں کے اطراف کے برآمدے۔ الغرض ہر شَے جو آستانے سے پرے تھی ٗ خود آستانے کے ساتھ ٗ لکڑی سے ڈھانکی گئی تھی۔ فرش، کھڑکیوں تک کی دیوار اور کھڑکیاں بھی ڈھکی ہُوئی تھیں۔ [۱۷] اندرونی مَقدِس کے دروازہ کے باہر کے حصّہ میں اوپر کی جانب جہاں خالی جگہ تھی اور اندرونی اور بیرونی مَقدِس کی چاروں طرف کی تمام دیواروں پر برابر برابر فاصلہ پر [۱۸] کرّوبی اور کھجور کے درخت ایسے نقش کیے گئے تھے کہ دو کھجور کے درختوں کے بیچ میں ایک کرّوبی تھا۔ ہر کرّوبی کے دو چہرے تھے: [۱۹] انسان کا چہرہ ایک طرف کے کھجور کے درخت کی جانب اور شیرِ ببر کا چہرہ دوسری طرف کے کھجور کے درخت کی جانب تھا۔ ساری ہیکل کی چاروں طرف یہ نقش کاری کی گئی تھی۔ [۲۰] بیرونی مَقدِس کی دیوار پر بھی فرش سے لے کر دروازہ کی اوپر کی جگہ تک کرّوبی اور کھجور کے درخت نقش کیے گئے تھے۔

[۲۱] بیرونی مَقدِس کے دروازہ کی چوکھٹ مستطیل تھی اور مَقدِس کے سامنے بھی ایسی ہی چوکھٹ تھی۔ [۲۲] وہاں لکڑی کا مذبح تھا جس کی اونچائی تین ہاتھ اور لمبائی اور چوڑائی دو دو ہاتھ تھی۔ اس کے کونے، اس کا پیندا اور اس کے بازو لکڑی کے تھے۔ اس آدمی نے مجھ سے کہا کہ یہ وہ میز ہے جو خداوند کے سامنے رہتی ہے۔ [۲۳] ہیکل کے بیرونی حصّہ اور مَقدِس ٗ دونوں کے دو دو دروازے

تھے [۲۴] اور ہر دروازے کے دو دو پلّے تھے یعنی ہر دروازہ کے لیے دو دو کواڑوں والے پلّے تھے۔ [۲۵] ہیکل کے بیرونی حِصّہ کے دروازہ پر دیواروں کی طرح ہی کرّوبی اور کھجور کے درخت نقش کیے گئے تھے اور دہلیز کے سامنے کی طرف لکڑی کا چھجّہ تھا۔ [۲۶] دہلیز کی اطراف کی دیواروں میں جھروکے تھے جن کے دونوں طرف کھجور کے درخت نقش کیے گئے تھے۔ ہیکل کے پہلو کے کمروں کے لیے بھی لکڑی کے چھجّے تھے۔

کاہنوں کے لیے کمرے

۴۲ پھر وہ مجھے شمال کی جانب سے بیرونی صحن میں لے آیا اور ان کمروں کے پاس لایا جو ہیکل کے صحن کے مقابل یعنی شمال کی جانب بیرونی دیوار کے مقابل تھے۔ [۲] وہ عمارت جس کے دروازہ کا رُخ شمال کی جانب تھا، سَو ہاتھ لمبی اور پچاس ہاتھ چوڑی تھی۔ [۳] اندرونی صحن سے بیس ہاتھ کی دُوری پر کے حِصّہ میں اور بیرونی صحن کے فرش کے مقابل تینوں منزلوں پر ایک دوسرے کے مقابل برآمدے تھے۔ [۴] کمروں کے سامنے دس ہاتھ چوڑا اور سَو ہاتھ لمبا راستہ تھا۔ ان کے دروازے شمال کی جانب تھے۔ [۵] اوپر کی منزل کے کمرے چھوٹے تھے کیونکہ عمارت کی اس منزل پر برآمدوں نے بیچ کی اور نچلی منزل سے زیادہ جگہ لے رکھی تھی۔ [۶] تیسری منزل کے کمروں کے ستون نہ تھے، جیسے کہ صحن کے تھے، اس لیے ان کے فرش کا رقبہ نچلی منزل اور بیچ کی منزل کے کمروں سے کم تھا۔ [۷] کمروں کے اور بیرونی صحن کے مدّ مقابل پچاس ہاتھ لمبی ایک بیرونی دیوار تھی جو کمروں کے سامنے سے ہو کر گزرتی تھی۔ [۸] حالانکہ بیرونی کمروں سے لگ کر بنے ہُوئے کمروں کی قطار پچاس ہاتھ لمبی تھیٔ لیکن ہیکل کے نزدیک بنے ہُوئے کمروں کی قطار سَو ہاتھ لمبی تھی۔ [۹] نچلے کمروں میں بیرونی صحن سے داخل ہونے کے لیے مشرق کی جانب سے دروازہ تھا۔

[۱۰] جنوب میں بیرونی صحن کی دیوار سے لگ کرٗ ہیکل کے صحن سے لگ کر اور بیرونی دیوار کے مقابل کمرے تھے [۱۱] جن کے سامنے گزرگاہ بنی ہُوئی تھی۔ یہ کمرے شمال کی جانب بنے ہُوئے کمروں کی مانند تھے۔ ان کی لمبائی اور چوڑائی ان ہی کے برابر تھی اور ان کے مخارج یکساں اور ہو بہو شمال کی جانب بنے ہُوئے دروازوں کے مطابق تھے۔ [۱۲] جنوب میں بنے ہُوئے کمروں کے دروازے تھے۔ مشرق کی جانب بڑھتی ہُوئی دیوار کے سامنے کی راہ کے سرے پر ایک دروازہ تھا جہاں سے لوگ کمروں میں داخل ہوتے تھے۔

[۱۳] پھر اس نے مجھ سے کہا کہ شمالی اور جنوبی کمرے جن کا رُخ ہیکل کے صحن کی طرف ہۓ کاہنوں کے کمرے ہیں جہاں خداوند کے حضور میں جانے والے کاہن نہایت مُقدّس قربانیاں کھائیں گے۔ وہاں وہ نہایت مُقدّس قربانیاں رکھیں گے جیسے نذر کی قربانیاں، خطا کی قربانیاں اور تقصیر کی قربانیاں وغیرہ کیونکہ وہ مقام مُقدّس ہے۔ [۱۴] ایک بار کاہن مُقدّس علاقہ میں داخل ہو جائیں تو وہ اس وقت تک بیرونی صحن میں نہیں جا سکتے جب تک کہ وہ اپنے کپڑے نہ اتاریں جنہیں پہن کر وہ خدمت کرتے ہیں کیونکہ وہ مُقدّس ہوتے ہیں۔ جب وہ ان جگہوں میں جاتے ہیں جو عوام کے لیے ہوتی ہیں تب دوسرے کپڑے پہن کر جائیں۔

[۱۵] جب اس نے ہیکل کے اندر کی چیزیں ناپ لیں تب اس نے مجھے مشرقی پھاٹک کی راہ سے باہر نکالا اور چاروں طرف کے علاقہ کی پیمایش کر لی۔ [۱۶] اس نے پیمایش کے سرکنڈے سے مشرق کی طرف کا حِصّہ ناپا جو پانسو ہاتھ تھا۔ [۱۷] اس نے شمال کی طرف کا حِصّہ ناپا۔ وہ بھی پیمایش کے سرکنڈے کے مطابق پانسو ہاتھ تھا۔ [۱۸] اس نے جنوب کی طرف کا حِصّہ ناپا۔ وہ بھی پیمایش کے سرکنڈے کے مطابق پانسو ہاتھ نکلا۔ [۱۹] پھر وہ مغرب کی جانب مُڑا اور وہ حِصّہ ناپا۔ وہ بھی پیمایش کے سرکنڈے کے مطابق پانسو ہاتھ تھا۔ [۲۰] اس طرح اس نے چاروں سمت کی جگہیں ناپیں۔ اس کے چاروں طرف دیوار تھی جو پانسو ہاتھ لمبی اور پانسو ہاتھ چوڑی تھی تاکہ مُقدّس علاقہ کو عام علاقہ سے جدا کرے۔

ہیکل کے جلال کی بحالی

۴۳ پھر وہ آدمی مجھے اس پھاٹک کے پاس لے آیا جس کا رُخ مشرق کی جانب ہے [۲] اور میں نے اِسرائیل کے خدا کا جلال مشرق سے نمودار ہوتے ہُوئے دیکھا۔ اس کی آواز سیلاب کے شور کی مانند تھی اور زمین اس کے جلال سے منوّر ہو گئی۔ [۳] میری دیکھی ہُوئی یہ رویا اس رویا کی مانند تھی جو میں نے اس وقت دیکھی جب وہ شہر کو تباہ کرنے کے لیے آیا تھا اور ان رویتوں کے مُطابق بھی تھی جو میں نے نہرِ کبار کے کنارے پر دیکھی تھیں اور میں مُنہ کے بل گر پڑا۔ [۴] خداوند کا جلال ہیکل میں اس پھاٹک سے داخل ہُوا جس کا رُخ مشرق کی جانب ہے۔ [۵] پھر رُوح نے مجھے اٹھا لیا اور اندرونی صحن میں لے آیا اور ہیکل خداوند کے جلال سے معمور ہو گئی۔

[۶] جب وہ آدمی میرے پاس کھڑا تھا تب میں نے کسی کو ہیکل کے اندر سے بات کرتے ہُوئے سُنا۔ وہ مجھ سے مخاطب تھا۔ [۷] اس

نے کہا: اَے آدم زاد، یہ میرے تخت کی جگہ اور میرے پاؤں رکھنے کی چوکی ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں میں ابد تک اِسرائیلیوں کے ساتھ رہوں گا۔ بنی اِسرائیل اور ان کے بادشاہ پھر کبھی اپنی بدکاری اور اپنے بادشاہوں کے اُن بے جان بُتوں سے جو اُن کے اونچے مقامات پر ہیں میرے مُقدّس نام کی بےحُرمتی نہ کریں گے۔ [8] جب انہوں نے اپنا آستانہ میرے آستانہ کے پاس اور اپنے دروازوں کے ستون میرے دروازوں کے ستونوں کے پاس رکھے اور میرے اور ان کے درمیان صرف ایک دیوار حائل تھی تب انہوں نے اپنی نفرت انگیز حرکتوں سے میرے مُقدّس نام کی بےحُرمتی کی۔ اس لیے میں نے انہیں اپنے قہر میں تباہ کر دیا۔ [9] اب وہ اپنی بدکاری اور اپنے بادشاہوں کے بے جان بُت مجھ سے دُور کر دیں تو میں ابد تک ان کے درمیان رہوں گا۔

[10] اَے آدم زاد، ہیکل کا نقشہ بنی اِسرائیل سے بیان کر تا کہ وہ اپنے گناہوں سے شرمندہ ہوں۔ انہیں اس نقشہ پر غور کرنے دے۔ [11] اگر وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوں تو انہیں ہیکل کا نقشہ، اس کی ترتیب، اس کے باہر اور اندر آنے جانے کے راستے۔ اس کا مکمل خاکہ اور اس کے تمام احکام اور قوانین بتا۔ انہیں ان کے سامنے لکھ دینا تا کہ وہ اس نقشہ کو تسلیم کریں اور اس کے تمام احکام پر عمل کریں۔

[12] ہیکل کا قانون یہ ہے کہ پہاڑ کی چوٹی کے اِردگرد کا تمام علاقہ نہایت مُقدّس ہوگا۔ ہیکل کا قانون ایسا ہی ہے۔

مذبح

[13] بڑے ہاتھ کے مطابق جو ایک ہاتھ اور چار انگل کے برابر ہے مذبح کے ناپ یہ ہیں: اس کا پایہ ایک ہاتھ گہرا اور ایک ہاتھ چوڑا ہے جس کا حلقہ کنارے سے ایک بالشت کا ہوگا۔ اور مذبح کا پایہ یہی ہے۔ [14] زمین پر کے اس پایہ سے نیچے کی کرسی تک وہ دو ہاتھ اونچا اور ایک ہاتھ چوڑا اور چھوٹی کرسی سے بڑی کرسی تک چار ہاتھ اونچا اور ایک ہاتھ چوڑا ہوگا۔ [15] مذبح کا آتشدان چار ہاتھ اونچا ہے اور اس کے چار سینگ اوپر کو نکلے ہُوئے ہوں گے۔ [16] مذبح کا آتشدان مربّع نما ہے جو بارہ ہاتھ لمبا اور بارہ ہاتھ چوڑا ہے۔ [17] اوپر کی کرسی بھی مربّع نما ہے جو چودہ ہاتھ لمبی اور چودہ ہاتھ چوڑی ہے۔ جس کا چاروں طرف کا حاشیہ آدھے ہاتھ کا اور پیندا ایک ہاتھ کا ہے۔ اس کی سیڑھیوں کا رُخ مشرق کی جانب ہے۔

[18] پھر اس نے مجھ سے کہا: اَے آدم زاد، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: جب مذبح تیّار ہو جائے تب اس پر سوختنی قربانیاں گذراننے اور لہو چھڑکنے کے یہ احکام ہوں گے: [19] تمہیں ایک بچھڑا گناہ کی قربانی کے طور پر کاہنوں کو دینا ہوگا جو صادوق کی نسل کے لاوی ہیں اور خدمت کے لیے میرے حضور میں آتے ہیں۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ [20] تُم اس کا تھوڑا لہو لے کر مذبح کے چاروں سینگوں پر اور اوپر کی کرسی کے چاروں کونوں پر اور چاروں طرف کے حاشیہ پر ڈالنا۔ اس طرح تُم مذبح کو پاک کرنا اور اس کے لیے کفّارہ دینا۔ [21] تب تُم گناہ کی قربانی کے بچھڑے کو لے کر مَقدِس کے باہر ہیکل کی مقرّرہ جگہ میں جلانا۔ [22] دوسرے دِن تُم ایک بےعیب بکرا گناہ کی قربانی کے طور پر چڑھانا اور مذبح کو اسی طرح پاک کیا جائے جیسے بچھڑے سے کیا گیا تھا۔ [23] جب تُم اسے پاک کر چکو تو ایک بچھڑا اور گلّہ میں سے ایک مینڈھا بھی چڑھانا جو دونوں بے عیب ہوں۔ [24] تُم انہیں خداوند کے حضور میں پیش کرنا اور کاہن ان پر نمک چھڑکیں اور انہیں سوختنی قربانی کے طور پر خداوند کے حضور میں چڑھائیں۔

[25] سات دِن تک تُم گناہ کی قربانی کے لیے روزانہ ایک بکرا مہیّا کرنا۔ اور تُم ایک بچھڑا اور گلّہ میں سے ایک مینڈھا بھی مہیّا کرنا جو دونوں بےعیب ہوں۔ [26] سات دِن تک وہ مذبح کے لیے کفّارہ دے کر اسے پاک کریں۔ اس طرح وہ اسے مخصوص کریں گے۔ [27] جب یہ دِن پورے ہوں تب آٹھویں دِن سے کاہن تمہاری سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں مذبح پر گذرانیں۔ تب میں تمہیں قبول کروں گا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

اُمراء، لاوی اور کاہن

۴۴ تب وہ آدمی مجھے مَقدِس کے بیرونی پھاٹک پر واپس لایا جس کا رُخ مشرق کی جانب ہے اور وہ بند تھا۔ [2] تب خداوند نے مجھ سے کہا: یہ پھاٹک بند رہے گا۔ اسے کبھی نہ کھولا جائے اور کوئی شخص اس میں سے ہو کر داخل نہ ہو۔ چونکہ خداوند اِسرائیل کا خدا اس میں سے ہو کر داخل ہُوا ہے اس لیے یہ بند رہے گا۔ [3] صرف فرمانروا ہی ایسا شخص ہوگا جو اس دروازہ میں بیٹھ کر خداوند کے حضور روٹی کھا سکتا ہے۔ وہ دروازہ کی دہلیز کی راہ سے اندر آئے اور اسی راہ سے باہر جائے۔

[4] پھر وہ آدمی مجھے شمالی پھاٹک کی راہ سے ہیکل کے سامنے لایا۔ میں نے دیکھا کہ خداوند کے جلال سے خداوند کی ہیکل منوّر ہو رہی ہے اور میں مُنہ کے بل گر گیا۔

۵ خداوند نے مجھ سے فرمایا، اَے آدم زاد، غور سے دیکھ اور کان لگا کر سُن اور خداوند کی ہیکل سے متعلق تمام قوانین کے بارے میں مَیں جو کچھ تجھ سے کہوں اس پر دھیان دے اور ہیکل کے مدخل اور مَقدِس کے تمام مخارج کو خیال میں رکھ۔ ۶ اور سرکش بنی اِسرائیل سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اَے بنی اِسرائیل، تمہاری نفرت انگیز حرکتوں کی حد ہو چکی ہے! ۷ اپنی دوسری تمام نفرت انگیز حرکتوں کے علاوہ تُم پردیسیوں کو جو دل اور جسم کے نامختون تھے میرے مَقدِس میں لائے اور جب تُم نے مجھ پر روٹی، چربی اور لہو چڑھایا تب میری ہیکل کو ناپاک کیا اور تُم نے میرا عہد توڑا۔ ۸ میری مُقدّس چیزوں کے متعلق اپنی ذمّہ داری بجا لانے کی بجائے تُم نے دوسروں کو میرے مَقدِس کا نگہبان مقرّر کیا۔ ۹ خداوند یوں فرماتا ہے: کوئی پردیسی جو دل اور جسم کا نامختون ہو میرے مَقدِس میں داخل نہ ہو۔ وہ پردیسی بھی نہیں جو اِسرائیل کے درمیان رہتے ہیں۔

۱۰ وہ لاوی اپنے گناہ کی سزا پائیں گے جو اُس وقت مجھ سے دُور ہو گئے جب اِسرائیل گمراہ ہُوا اور لوگ اپنے بُتوں کے پیچھے لگ کر مجھ سے بھٹک گئے۔ ۱۱ پھر بھی وہ میرے مَقدِس میں ہیکل کے دربان ہو کر اس میں خدمت کر سکتے ہیں۔ وہ لوگوں کے لیے سوختنی قربانیاں اور ذبیحے ذبح کر سکتے ہیں اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر ان کی خدمت کر سکتے ہیں۔ ۱۲ لیکن چونکہ انہوں نے ان کے بُتوں کی موجودگی میں ان کی خدمت کی اور بنی اِسرائیل کو گناہ کرنے پر آمادہ کیا اس لیے میں نے ہاتھ اٹھا کر قسم کھائی ہے کہ انہیں اپنے گناہ کا بار اٹھانا ہوگا۔ خداوند خدا نے یہ فرمایا ہے۔ ۱۳ وہ کہانت کی خدمت انجام دینے کے لیے میرے حضور میں نہ آئیں، نہ میری کسی مُقدّس شَے بلکہ نہایت ہی مُقدّس اشیاء کے قریب آئیں۔ وہ اپنی نفرت انگیز حرکتوں کے باعث رُسوا ہوں گے اور سزا پائیں گے۔ ۱۴ پھر بھی میں انہیں ہیکل کی خدمت پر مقرّر کروں گا اور سارا کام جو اس میں کیا جاتا ہے، اس کی ذمّہ داری بھی سونپ دُوں گا۔

۱۵ لیکن لاوی کاہن جو صادوق کی نسل سے ہیں اور جنہوں نے میرے مَقدِس کی اس وقت خدمت کی جب بنی اِسرائیل مجھ سے گمراہ ہو گئے تھے، وہ میری خدمت کے لیے میرے سامنے آیا کریں۔ وہ میرے سامنے کھڑے ہو کر چربی اور لہو گذرانیں۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ ۱۶ صرف وہی میرے مَقدِس میں داخل ہوں اور میری میز کے نزدیک آئیں اور میرے حضور میں خدمت انجام دینے کی ذمّہ داری قبول کریں۔

۱۷ جب وہ اندرونی صحن کے پھاٹکوں میں سے داخل ہوں تو کتانی کپڑوں سے ملبّس ہوں۔ وہ اندرونی صحن کے پھاٹکوں میں یا ہیکل میں خدمت کرتے وقت کوئی اُونی پوشاک نہ پہنیں۔ ۱۸ وہ اپنے سروں پر کتانی عمامے پہنیں اور ان کے پائجامے بھی کتانی ہوں۔ وہ کوئی ایسی چیز نہ پہنیں جس سے انہیں پسینہ آنے لگے۔ ۱۹ جب وہ بیرونی صحن میں جائیں جہاں عوام ہوتے ہیں تب وہ اپنا وہ لباس اتار دیں جسے پہن کر وہ خدمت کرتے ہیں اور اسے مُقدّس کمروں میں رکھ کر دوسرا لباس پہنیں تا کہ ان کا لباس عوام کی تقدیس کا باعث نہ ہو۔

۲۰ وہ سر نہ منڈائیں، نہ ہی اپنے بال لمبے ہونے دیں بلکہ حجامت بنوائیں۔ ۲۱ اندرونی صحن میں داخل ہوتے وقت کوئی کاہن مَے نہ پیئے۔ ۲۲ وہ بیواؤں اور مطلّقہ عورتوں سے بیاہ نہ کریں۔ البتّہ وہ صرف ان کنواریوں سے بیاہ کریں جو اِسرائیلیوں کی نسل سے ہوں یا کسی ایسی عورت سے جو کاہن کی بیوہ ہو۔ ۲۳ وہ میرے لوگوں کو خاص و عام میں فرق سکھائیں اور انہیں بتائیں کہ حرام اور حلال میں تمیز کیسے کی جائے۔

۲۴ اگر کوئی جھگڑا پیش آئے تو کاہن مُنصِف کی خدمات انجام دیں اور میرے آئین کے مطابق فیصلہ کریں۔ وہ میری تمام مقرّرہ عیدوں کے لیے میری شریعت اور میرے آئین پر عمل کریں اور میری سبّتوں کو مُقدّس جانیں۔

۲۵ کوئی کاہن کسی میّت کے نزدیک جا کر اپنے آپ کو نجس نہ کرے لیکن اگر مرا ہُوا شخص اس کا باپ یا ماں، بیٹا یا بیٹی، بھائی یا کنواری بہن ہو تو وہ اپنے آپ کو ناپاک کر سکتا ہے۔ ۲۶ اور جب وہ پاک ہو جائے تو سات دِن تک انتظار کرے۔ ۲۷ جس دِن وہ مَقدِس میں خدمت کرنے کی خاطر اس کے اندرونی صحن میں داخل ہو تو وہ اپنی خاطر خطا کی قربانی پیش کریں۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

۲۸ کاہنوں کے لیے صرف میں ہی میراث ٹھہروں گا۔ تُم انہیں اِسرائیل میں کوئی ملکیت نہ دینا؛ میں ہی ان کی ملکیت ہُوں گا۔ ۲۹ وہ نذر کی قربانی، خطا کی قربانی اور جرم کی قربانی کھائیں گے اور اِسرائیل میں جو کچھ خداوند کی نذر کیا جائے وہ ان کا ہوگا۔ ۳۰ اور تمام پہلے پھلوں میں کا بہترین پھل اور تمہارے تمام خصوصی ہدئے کاہنوں کے ہوں گے۔ تُم اپنے گُندھے ہُوئے آٹے کا پہلا حِصّہ ان کو پیش کرو تا کہ تمہارے خاندان پر برکت

ہو۔ [۳۱] کاہن کوئی ایسا پرندہ یا جانور نہ کھائیں جو مَرا ہُوا پایا جائے یا جنگلی جانوروں کا پھاڑا ہُوا ہو۔

ملک کی تقسیم

۴۵ جب تُم ملک کو میراث کے طور پر تقسیم کرو تب تُم زمین کا ایک حِصّہ مُقدّس علاقہ کے طور پر خداوند کی نذر کرو جو پچّیس ہزار ہاتھ لمبا اور بیس ہزار ہاتھ چوڑا ہو اور وہ تمام علاقہ مُقدّس ہوگا۔ [۲] اس میں سے پانسو مربّع ہاتھ حِصّہ مَقدِس کے لیے ہوگا اور اس کے اطراف پچاس ہاتھ کا کھلا احاطہ ہوگا۔ [۳] اس مُقدّس علاقہ میں سے پچّیس ہزار ہاتھ لمبا اور دس ہزار ہاتھ چوڑا حِصّہ ناپ لینا۔ اس میں مَقدِس ہوگا جو نہایت ہی مُقدّس مقام ہے۔ [۴] زمین کا یہ مُقدّس حِصّہ ان کاہنوں کے لیے ہوگا جو مَقدِس میں خدمت کرتے ہیں اور خداوند کے حضور میں خدمت کرنے کو آتے ہیں اور یہ جگہ ان کے مکانوں کے لیے ہوگی اور مَقدِس کے لیے مُقدّس مقام بھی ہوگی۔ [۵] پچّیس ہزار ہاتھ لمبی اور دس ہزار ہاتھ چوڑی جگہ ہیکل کی خدمت کرنے والے لاویوں کی ملکیت ہوگی تا کہ وہ اس میں رہنے کے لیے شہر بسائیں۔

[۶] مُقدّس علاقہ سے لگ کر پانچ ہزار ہاتھ چوڑی اور پچّیس ہزار ہاتھ لمبی زمین تُم شہر کے لیے دے دینا جو تمام بنی اِسرائیل کی ہوگی۔

[۷] اور مُقدّس علاقہ اور شہر کی زمین سے بنے ہُوئے علاقہ کے دونوں طرف کی زمین فرمانروا کی ہوگی جو مغربی بازو سے مغرب کی طرف اور مشرقی بازو سے مشرق کی طرف، مغربی سرحد سے مشرقی سرحد تک کسی ایک قبائلی حِصّہ کی لمبائی کے متوازی پھیلی ہوگی۔ [۸] یہ زمین اِسرائیل میں اس کی ملکیت ہوگی اور میرے فرمانروا میرے لوگوں پر پھر کبھی ستم نہ کریں گے بلکہ بنی اِسرائیل کو ان کے قبائل کے مطابق زمین تقسیم کریں گے۔

[۹] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اَے اِسرائیل کے امیرو! تُم حد سے بڑھ گئے ہو۔ تُم تشدّد اور ستم چھوڑ دو اور وہی کرو جو جائز اور روا ہے۔ میرے لوگوں سے ان کی جائداد نہ چھینو۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ [۱۰] تُم صحیح ترازو، صحیح ایفہ اور صحیح بَت استعمال کرو۔ [۱۱] ایفہ اور بَت دونوں ایک سے ناپ ہوں۔ بَت میں حومر کا دسواں حِصّہ سمائے اور ایفہ میں بھی حومر کا دسواں حِصّہ ہو۔ حومر ہی دونوں کے لیے معیاری پیمانہ ہو۔ [۱۲] مِثقال بیس جیرہ کا ہو اور ساٹھ مِثقال (بیس مِثقال جمع پچّیس مِثقال جمع پندرہ مِثقال) کے برابر ایک منا ہو۔

قربانیاں اور مُقدّس دِن

[۱۳] اور تُم یہ خصوصی ہدیہ نذر کرو: گیہوں کے ہر حومر سے ایفہ کا چھٹا حِصّہ؛ فی حومر جَو سے ایفہ کا چھٹا حِصّہ۔ [۱۴] تیل کا تجویز شدہ حِصّہ، بَت کے ناپ سے، ہر کُر میں بَت کا دسواں حِصّہ ہو (ایک کُر دس بَت یا ایک حومر کے برابر ہوتا ہے کیونکہ دس بَت ایک حومر کے برابر ہوتے ہیں)۔ [۱۵] اور اِسرائیل کی سیراب چراگاہوں میں سے ہر دوسَو کے گلّہ میں سے ایک برّہ لیا جائے۔ انہیں لوگوں کا کفّارہ دینے کے لیے نذر کی قربانی، سوختنی قربانی اور سلامتی کی قربانی کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔ [۱۶] ملک کے تمام لوگ اِسرائیل کے فرمانروا کے استعمال کے لیے اس خصوصی ہدیہ میں شریک ہوں۔ [۱۷] اِسرائیل کے فرمانروا کی یہ ذمّہ داری ہوگی کہ وہ مختلف عیدوں، نئے چاند کے دِنوں اور سبّت کے دِنوں جیسی بنی اِسرائیل کی تمام عیدوں کے موقعوں پر سوختنی قربانیاں، نذر کی قربانیاں اور تپاون مہیّا کرے۔ وہ بنی اِسرائیل کے کفّارہ کے لیے خطا کی قربانیاں، نذر کی قربانیاں، سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں مہیّا کرے گا۔

[۱۸] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: پہلے مہینہ کے پہلے دِن تُو ایک بے عیب بکرا لے کر مَقدِس کو پاک کرنا۔ [۱۹] کاہن خطا کی قربانی کا کچھ لہو لے کر ہیکل کے دروازوں کی چوکھٹوں پر اور مذبح کے اوپر کی کرسی کے چاروں کونوں پر اور اندرونی صحن کے پھاٹک کے کھمبوں پر لگائے۔ [۲۰] اور اگر کوئی شخص نادانستہ طور پر یا بھول سے گناہ کر بیٹھے تو مہینہ کے ساتویں دِن بھی تُم اس کے لیے ایسا ہی کرنا۔ اس طرح تُم ہیکل کا کفّارہ دیتے رہنا۔

[۲۱] پہلے مہینہ کے چودھویں دِن تُم عیدِ فسح منانا۔ یہ عید سات دِن تک رہے گی اور اس عرصہ میں تُم بے خمیری روٹی کھاؤ گے۔ [۲۲] اس دِن فرمانروا اپنے لیے اور ملک کے تمام لوگوں کی خاطر ایک بچھڑا خطا کی قربانی کے لیے مہیّا کرے گا۔ [۲۳] عید کے ان سات دِنوں میں خداوند کے لیے سوختنی قربانی گذراننے کے لیے وہ ہر روز سات بچھڑے اور سات مینڈھے مہیّا کرے جو بے عیب ہوں اور ایک بکرا گناہ کی قربانی کے لیے مہیّا کرے۔ [۲۴] اور وہ نذر کی قربانی کے طور پر ہر بچھڑے کے لیے ایک ایفہ اور ہر مینڈھے کے لیے ایک ایفہ مہیّا کرے اور اس کے ساتھ فی ایفہ ایک ہین روغن بھی مہیّا کرے۔

[۲۵] عید کے سات دِنوں میں جو ساتویں مہینہ کے پندرھویں دِن شروع ہوتی ہے، وہ اسی طرح خطا کی قربانیاں، سوختنی قربانیاں

اور نذر کی قربانیاں اور روغن مہیّا کرے گا۔

۴۶ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اندرونی صحن کا پھاٹک جس کا رُخ مشرق کی جانب ہے کام کاج کے چھ دِن بند رکھا جائے لیکن سبّت کے دِن اور نئے چاند کے دِن اسے کھولا جائے۔ [۲] فرمانروا باہر سے پھاٹک کی دہلیز کی راہ سے ہوتا ہُوا اندر داخل ہو اور پھاٹک کے ستون کے پاس کھڑا ہو جائے۔ کاہن اس کی سوختنی قربانی اور اس کی سلامتی کی قربانیاں گذرانیں۔ وہ دروازہ کے آستانہ پر عبادت کرے اور تب باہر چلا جائے۔ لیکن پھاٹک شام تک بند نہ کیا جائے گا۔ [۳] سبّت اور نئے چاند کے دِنوں میں ملک کے لوگ اس پھاٹک کے مدخل پر خداوند کی حضوری میں عبادت کیا کریں۔ [۴] سبّت کے دِن فرمانروا خداوند کے لیے جو سوختنی قربانی لائے وہ چھ برّے اور ایک مینڈھا ہوں جو سب کے سب بےعیب ہوں۔ [۵] مینڈھے کے ساتھ ایک ایفہ نذر کی قربانی ہو اور برّوں کے ساتھ وہ اپنی مرضی کے مطابق جتنا چاہے فی ایفہ ایک ہین روغن سمیت دے۔ [۶] نئے چاند کے دِن وہ ایک بچھڑا، چھ برّے اور ایک مینڈھا گذرانے گا جو سب کے سب بےعیب ہوں۔ [۷] اور نذر کی قربانی کے طور پر وہ بچھڑے کے ساتھ ایک ایفہ، مینڈھے کے ساتھ ایک ایفہ اور برّوں کے ساتھ جتنا وہ دینا چاہے ہر ایفہ کے ساتھ ایک ہین روغن سمیت مہیّا کرے۔ [۸] جب فرمانروا اندر آئے تو وہ پھاٹک کی دہلیز کی راہ داخل ہو اور اسی راہ سے باہر چلا جائے۔

[۹] جب ملک کے لوگ مقرّرہ عیدوں کے موقعوں پر خداوند کے حضور میں آئیں تب جو شمالی پھاٹک سے ہو کر عبادت کے لیے داخل ہو وہ جنوبی پھاٹک کی راہ سے باہر نکل جائے اور جو جنوبی پھاٹک سے ہو کر داخل ہو وہ شمالی پھاٹک کی راہ سے باہر چلا جائے۔ کوئی شخص اسی پھاٹک کی راہ سے نہ لَوٹے جس پھاٹک کی راہ سے ہو کر وہ اندر آیا تھا بلکہ ہر شخص اپنے سامنے کے پھاٹک سے ہو کر باہر نکلے۔ [۱۰] فرمانروا بھی ان کے ساتھ ہو جو ان ہی کے ساتھ اندر داخل ہو اور جب وہ باہر نکلیں تو ان کے ساتھ باہر جائے۔

[۱۱] تہواروں اور مقرّرہ عیدوں کے موقعوں پر بچھڑے کے ساتھ ایک ایفہ، مینڈھے کے ساتھ ایک ایفہ اور برّوں کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق نذر کی قربانی ہوگی جو ہر ایفہ کے ساتھ ایک ہین روغن سمیت ہو۔ [۱۲] جب فرمانروا خدا کے حضور رضا کی قربانی مہیّا کرے، خواہ وہ سوختنی قربانی ہو یا سلامتی کی قربانیاں ہوں، تب اس کے لیے وہ پھاٹک کھولا جائے جس کا رُخ مشرق کی جانب ہے۔ وہ اپنی سوختنی قربانی یا سلامتی کی قربانیاں اسی طرح پیش کرے جیسے وہ سبّت کے دِن کرتا ہے۔ تب وہ باہر نکل جائے گا اور اس کے جانے کے بعد پھاٹک بند کر دیا جائے گا۔

[۱۳] اور ہر روز تُو ایک بےعیب یک سالہ برّہ خداوند کے لیے سوختنی قربانی کی خاطر مہیّا کرے گا جسے تُو ہر صبح مہیّا کرنا۔ [۱۴] تُو اس کے ساتھ ہر صبح نذر کی قربانی کے طور پر ایفہ کا چھٹا حِصّہ بھی مہیّا کرنا جو آٹے کو نم کرنے کے لیے ہین کے تیسرے حِصّہ کے برابر روغن سمیت ہو۔ خداوند کے لیے یہ نذر کی قربانی پیش کرنا دائمی حکم ہے۔ [۱۵] لہٰذا سوختنی قربانی کے لیے برّہ، نذر کی قربانی اور روغن ہر صبح باقاعدہ مہیّا کیا جائے۔

[۱۶] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اگر فرمانروا اپنی میراث میں سے اپنے کسی ایک بیٹے کو کوئی ہدیہ دے تو وہ میراث اس کی اولاد کی بھی ہوگی۔ وہ ان کی موروثی ملکیت ہوگی۔ [۱۷] البتّہ اگر وہ اپنی میراث میں سے اپنے کسی خادم کو ہدیہ دے تو وہ خادم اسے آزادی کے سال تک رکھے۔ اس کے بعد وہ فرمانروا کو لَوٹا دیا جائے گا۔ اس کی میراث صرف اس کے بیٹوں کی ہے۔ وہ ان کی میراث ہے۔ [۱۸] اور فرمانروا لوگوں سے ان کی جائداد چھین کر اسے اپنی میراث نہ بنالے۔ وہ اپنے بیٹوں کو ان کی میراث خود اپنی جائداد میں سے دے تا کہ میرے لوگوں میں کوئی شخص بھی اپنی جائداد سے محروم نہ کیا جائے۔

[۱۹] تب وہ آدمی مجھے پھاٹک کے بازو کے دروازہ سے ان مُقدّس کمروں کے پاس لایا جن کا رُخ شمال کی جانب تھا اور جو کاہنوں کے تھے اور مجھے مغربی سرے پر ایک جگہ دکھائی۔ [۲۰] اس نے مجھ سے کہا، یہ وہ جگہ ہے جہاں کاہن خطا کی قربانی اور گناہ کی قربانی کو جوش دیں گے اور نذر کی قربانی پکائیں گے تا کہ انہیں بیرونی صحن میں لوگوں کی تقدیس کے لیے لانے کی نوبت نہ آئے۔

[۲۱] پھر وہ مجھے بیرونی صحن میں لے آیا اور اس کے چاروں کونوں میں گھمایا اور میں نے ہر کونے میں ایک ایک صحن دیکھا۔ [۲۲] بیرونی صحن کے چاروں کونوں میں چالیس ہاتھ لمبا اور تیس ہاتھ چوڑا ایک ایک گھرا ہُوا صحن تھا۔ چاروں کونوں کے ہر صحن کا ناپ یکساں تھا۔ [۲۳] چاروں صحنوں میں سے ہر ایک کے اندر کے حِصّہ میں اِرد گرد پتھّر کی دیوار تھی جس کے نیچے چولہے بنے ہُوئے تھے۔ [۲۴] اس نے مجھ سے کہا، یہ باورچی خانے ہیں جہاں ہیکل کے خادم لوگوں کے ذبیحے پکائیں گے۔

ہیکل سے نکلی ہُوئی ندی

۴۷ وہ آدمی مجھے ہیکل کے دروازہ پر واپس لایا اور میں نے ہیکل کی دہلیز کے نیچے سے پانی نکلتے ہُوئے دیکھا جو مشرق کی جانب بہہ رہا تھا (کیونکہ ہیکل کا رُخ مشرق کی طرف تھا)۔ پانی ہیکل کے جنوبی حِصّہ کے نیچے سے یعنی مذبح کے جنوب سے بہہ رہا تھا۔ [۲] پھر وہ مجھے شمالی پھاٹک سے باہر لے آیا اور مجھے بیرونی پھاٹک کے باہر لے گیا جس کا رُخ مشرق کی طرف ہے اور اس کے اِرد گرد گھمایا اور وہاں پانی جنوب کی طرف سے بہہ رہا تھا۔

[۳] جوں ہی وہ آدمی اپنے ہاتھ میں پیمایش کا سرکنڈا لے کر مشرق کی جانب گیا' اسے ایک ہزار ہاتھ ناپا اور مجھے پانی میں سے لے چلا جو ٹخنوں تک گہرا تھا۔ [۴] اس نے اور ایک ہزار ہاتھ ناپا اور مجھے پانی میں سے لے چلا جو گھٹنوں تک گہرا تھا۔ اس نے اور ایک ہزار ہاتھ ناپا اور مجھے پانی میں سے لے چلا جو کمر تک گہرا تھا۔ [۵] اس نے اور ایک ہزار ہاتھ ناپا لیکن اب وہ ندی بن چُکا تھا جسے میں عبور نہ کر سکتا تھا کیونکہ پانی چڑھ چُکا تھا اور وہ اس قدر گہرا تھا کہ اس میں تیرا جا سکتا تھا۔ ایک ایسی ندی جسے کوئی عبور نہ کر سکتا تھا۔ [۶] اس نے مجھ سے پوچھا، اَے آدم زاد، کیا تُو یہ دیکھ رہا ہے؟

تب وہ مجھے ندی کے کنارے پر واپس لایا۔ [۷] جب میں وہاں پہنچا تو میں نے ندی کے دونوں کناروں پر لاتعداد درخت دیکھے۔ [۸] اس نے مجھ سے کہا: یہ پانی مشرقی علاقہ کی طرف بہتا ہے اور عرابہ میں جا گرتا ہے جہاں وہ سمندر میں مل جاتا ہے۔ جب وہ سمندر میں داخل ہوتا ہے تو وہاں کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ [۹] جہاں جہاں سے یہ پانی بہے گا وہاں جانداروں کے جھنڈ بسیں گے۔ وہاں لاتعداد مچھلیاں ہوں گی کیونکہ یہ پانی وہاں تک بہتا ہے اور نمکین پانی کو شیرین بنا دیتا ہے۔ اس لیے جہاں کہیں سے یہ ندی بہے گی وہاں ہر جاندار زندہ رہے گا۔ [۱۰] مچھیرے کناروں پر کھڑے ہوں گے اور عین جدی سے عین عجلیم تک جال بچھانے کو جگہیں ہوں گی۔ اور بحیرۂ روم کی مچھلیوں کی مانند وہاں طرح طرح کی مچھلیاں ہوں گی۔ [۱۱] لیکن دلدل اور کیچڑ کی جگہیں شیرین نہ ہوں گی۔ وہ نمکین ہی رہیں گی۔ [۱۲] ندی کے دونوں کناروں پر انواع واقسام کے پھلوں کے درخت اُگیں گے۔ ان کے پتّے کبھی نہ مُرجھائیں گے اور ان کا پھلنا کبھی موقوف نہ ہوگا۔ ان میں ہر ماہ پھل لگے گا کیونکہ مَقدِس سے نکلا ہُوا پانی ان کو سیراب کرتا ہے۔ ان کا پھل کھانے کے کام آئے گا اور ان کے پتّے شفا بخشیں گے۔

ملک کی سرحدیں

[۱۳] خداوند خدا یوں فرماتا ہے: جن سرحدوں کے مطابق تُم ملک کو اِسرائیل کے بارہ قبائل میں میراث کے طور پر تقسیم کرو گے وہ یہ ہیں: یوسُف کو دو حِصّے ملیں۔ [۱۴] تُم اسے ان کے درمیان یکساں تقسیم کرنا کیونکہ میں نے ہاتھ اٹھا کر قسم کھائی تھی کہ اسے تمہارے آباواجداد کو دُوں گا اور یہ زمین تمہاری میراث ہوگی۔

[۱۵] ملک کی سرحد یہ ہو:

شمال کی جانب بحیرۂ روم سے لے کر حتلون کی راہ سے لبو حامات سے ہوتی ہُوئی صِداد تک۔ [۱۶] بیروتا اور سبرَیم (جو دمشق اور حمات کی سرحدوں کے بیچ میں واقع ہے) سے حضر ہتیکون تک جو حوران کی سرحد پر ہے۔ [۱۷] یہ سرحد سمندر سے لے کر دمشق کی شمالی سرحد سے ہوتی ہُوئی حضر عینان تک پہنچے اور حامات کی سرحد اس کے شمال میں ہو۔ یہ شمالی سرحد ہوگی۔

[۱۸] مشرق کی جانب کی سرحد حوران اور دمشق کے بیچ میں سے ہوتی ہُوئی اور یردن سے لگ کر جلعاد اور اِسرائیل کے ملک کے بیچ سے ہوتی ہُوئی مشرقی سمندر تک اور اس سے پرے تامار تک پہنچے گی۔ یہ مشرقی سرحد ہوگی۔

[۱۹] جنوب کی جانب تامار سے لے کر مریباہ قادس کے چشمے تک مِصر کی وادی سے ہوتی ہُوئی بحیرۂ روم تک پہنچے۔ یہ جنوبی سرحد ہوگی۔

[۲۰] مغرب کی جانب لبو حامات کے مقابل بحیرۂ روم ہی سرحد ہوگا۔ یہ مغربی سرحد ہوگی۔

[۲۱] تُم اس ملک کو اِسرائیل کے قبائل کے مطابق آپس میں تقسیم کر لو۔ [۲۲] تُم اسے آپس میں اور ان بیگانوں کے ساتھ بطور میراث تقسیم کر لو جو تمہارے ساتھ بستے ہیں اور جن کی اولاد تمہارے درمیان پیدا ہُوئی۔ تُم انہیں اپنے ہی ملک میں پیدا ہونے والے اِسرائیلی سمجھو۔ تمہارے ساتھ وہ بھی اِسرائیل کے قبائل کے درمیان میراث پائیں۔ [۲۳] کوئی بیگانہ جس قبیلہ میں بستا ہوگا، اسی میں تُم اسے میراث دو۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

ملک کی تقسیم

۴۸ قبائل یہ ہیں جنہیں نام سے درج کیا گیا ہے: شمالی سرحد سے لگا ہُوا دان کا حِصّہ ہوگا جو حِتلون کے راستہ کے پاس سے لبیو حمات تک اور حضر عینان اور دمشق کی شمالی سرحد کے پاس سے ہوتا ہُوا حمات تک مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوگا۔
[۲] آشر کا ایک حِصّہ ہوگا جو دان کی سرحد سے متّصل مشرق سے مغرب تک ہوگا۔
[۳] نفتالی کا ایک حِصّہ ہوگا جو آشر کی سرحد سے متّصل مشرق سے مغرب تک ہوگا۔
[۴] منسّی کا ایک حِصّہ ہوگا جو نفتالی کی سرحد سے متّصل مشرق سے مغرب تک ہوگا۔
[۵] افرائیم کا ایک حِصّہ ہوگا جو منسّی کی سرحد سے متّصل مشرق سے مغرب تک ہوگا۔
[۶] روبن کا ایک حِصّہ ہوگا جو افرائیم کی سرحد سے متّصل مشرق سے مغرب تک ہوگا۔
[۷] یہوداہ کا ایک حِصّہ ہوگا جو روبن کی سرحد سے متّصل مشرق سے مغرب تک ہوگا۔
[۸] یہوداہ کی سرحد سے متّصل مشرق سے مغرب تک وہ حِصّہ ہوگا جسے تمہیں خصوصی ہدیہ کے طور پر وقف کرنا ہوگا۔ وہ پچّیس ہزار ہاتھ چوڑا ہوگا اور اس کی مشرق سے مغرب تک کی لمبائی کسی ایک قبیلہ کے حِصّہ کے برابر ہوگی۔ اور اس کے وسط میں مَقدِس ہوگا۔

[۹] یہ خصوصی حِصّہ جو تُم خداوند کے لیے وقف کرو گے پچّیس ہزار ہاتھ لمبا اور دس ہزار ہاتھ چوڑا ہوگا۔ [۱۰] یہ کاہنوں کے لیے مُقدّس حِصّہ ہوگا۔ وہ شمالی جانب سے پچّیس ہزار ہاتھ لمبا ہوگا اور دس ہزار ہاتھ چوڑا مغرب کی جانب ہوگا۔ دس ہزار ہاتھ چوڑا مشرق کی جانب اور پچّیس ہزار ہاتھ لمبا جنوب کی جانب ہوگا اور اس کے وسط میں خداوند کا مَقدِس ہوگا۔ [۱۱] یہ صادوق کی نسل میں سے مُقدّس کیے گئے ان کاہنوں کے لیے ہوگا جنہوں نے ایمانداری سے میری خدمت کی اور بنی اِسرائیل کے گمراہ ہونے کے وقت لاویوں کی طرح گمراہ نہ ہُوئے۔ [۱۲] یہ ملک کے مُقدّس حِصّہ میں سے ان کے لیے خصوصی ہدیہ ہوگا جو لاویوں کی سرحد سے متّصل کا نہایت مُقدّس حِصّہ ہوگا۔
[۱۳] کاہنوں کی سرحد سے ملحق لاویوں کا حِصّہ ہوگا جو پچّیس ہزار ہاتھ لمبا اور دس ہزار ہاتھ چوڑا ہوگا۔ اس کی کل لمبائی پچّیس ہزار ہاتھ اور اس کی چوڑائی دس ہزار ہاتھ ہوگی۔ [۱۴] وہ اس کا کوئی حِصّہ نہ بیچیں نہ بدلیں۔ یہ زمین کا بہترین حِصّہ ہے جو کسی اور کے ہاتھوں میں نہ پڑے کیونکہ یہ خداوند کے لیے مُقدّس ہے۔
[۱۵] پانچ ہزار ہاتھ چوڑا اور پچّیس ہزار ہاتھ لمبا باقی کا حِصّہ شہر اور مکانات اور چراگاہ کے عام استعمال کے لیے ہوگا۔ شہر اس کے وسط میں ہوگا۔ [۱۶] اور اس کی پیمایش یوں ہوگی: شمالی بازو چار ہزار پانسو ہاتھ، جنوبی بازو چار ہزار پانسو ہاتھ، مشرقی بازو چار ہزار پانسو ہاتھ اور مغربی بازو چار ہزار پانسو ہاتھ۔ [۱۷] شہر کے لیے چراگاہ شمال کی جانب دوسَو پچاس ہاتھ، جنوب کی جانب دوسَو پچاس ہاتھ، مشرق کی جانب دوسَو پچاس ہاتھ اور مغرب کی جانب دوسَو پچاس ہاتھ ہوگی۔ [۱۸] اس حِصّہ میں سے بچا ہُوا علاقہ جو مُقدّس حِصّہ کی سرحد سے متّصل اور اس کی لمبائی سے ملحق ہوگا وہ دس ہزار ہاتھ مشرق کے بازو کو اور دس ہزار ہاتھ مغرب کے بازو کو ہوگا۔ اس کی پیداوار شہر کے مزدوروں کے لیے خوراک بہم پہنچائے گی۔ [۱۹] شہر کے مزدور جو اس میں کاشت کریں گے اِسرائیل کے تمام قبائل میں سے ہوں گے۔ [۲۰] یہ سارا حِصّہ مربع نما ہوگا جو ہر طرف سے پچّیس ہزار ہاتھ کا ہوگا۔ تُم اس مُقدّس حِصّہ کو شہر کی جائداد کے ساتھ ساتھ ایک خصوصی ہدیہ کے طور پر وقف کر دو گے۔
[۲۱] مُقدّس حِصّہ اور شہر کی جائداد کے مشترکہ علاقہ کے دونوں طرف کا بچا ہُوا علاقہ فرمانروا کا ہوگا۔ وہ مُقدّس حِصّہ کے پچّیس ہزار ہاتھ سے مشرق کی طرف مشرقی سرحد تک اور مغرب کی طرف پچّیس ہزار ہاتھ سے مغربی سرحد تک پھیلا ہوگا۔ یہ دونوں علاقے جو قبائلی علاقوں کی لمبائی سے لگ کر ہیں، فرمانروا کے ہوں گے۔ اور مُقدّس حِصّہ ہیکل کے مَقدِس کے ساتھ ان کے وسط میں ہوگا۔
[۲۲] چنانچہ لاویوں کی جائداد اور شہر کی جائداد اس علاقہ کے وسط میں ہوگی جو فرمانروا کا ہے۔ فرمانروا کا علاقہ یہوداہ اور بن یمین کی سرحدوں کے درمیان ہوگا۔
[۲۳] جہاں تک بقیہ قبیلوں کا تعلق ہے: بن یمین کا ایک حِصّہ ہوگا جو مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوگا۔
[۲۴] شمعون کا ایک حِصّہ ہوگا جو مشرق سے مغرب تک بن یمین کے حِصّہ کی سرحد سے لگ کر ہوگا۔
[۲۵] اشکار کا ایک حِصّہ ہوگا جو مشرق سے مغرب تک شمعون کے حِصّہ کی سرحد سے لگ کر ہوگا۔
[۲۶] زبولون کا ایک حِصّہ ہوگا جو مشرق سے مغرب تک اشکار

کے حِصّہ کی سرحد سے ملحق ہوگا۔
[۲۷] جد کا ایک حِصّہ ہوگا جو مشرق سے مغرب تک زبولون کے حِصّہ کی سرحد سے ملحق ہوگا۔
[۲۸] جد کی جنوبی سرحد تامار سے جنوب کی طرف میریباہ قادِس کے چشمے تک جاتی ہُوئی مِصر کی وادی سے لگ کر بحیرۂ روم تک پہنچے گی۔
[۲۹] یہ وہ ملک ہے جو تُم اِسرائیل کے قبائل میں میراث کے طور پر تقسیم کروگے اور یہ ان کے حِصّے ہوں گے۔ یہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔

شہر کے پھاٹک

[۳۰] شہر کے مخارج یہ ہوں گے: شمال کی طرف سے شروع کرتے ہُوئے جس کی لمبائی چار ہزار پانسو ہاتھ ہوگی۔ [۳۱] شہر کے پھاٹک قبائلِ اِسرائیل سے نامزد ہوں گے۔ شمال کی بازو کے تین پھاٹک، روبن کا پھاٹک، یہُوداہ کا پھاٹک اور لاوی کا پھاٹک کہلائیں گے۔
[۳۲] مشرق کی طرف جس کی لمبائی چار ہزار پانسو ہاتھ ہے، تین پھاٹک ہوں گے جو یوسُف کا پھاٹک، بِن یمین کا پھاٹک اور دان کا پھاٹک کہلائیں گے۔
[۳۳] جنوب کی طرف جو لمبائی میں چار ہزار پانسو ہاتھ ہے، تین پھاٹک ہوں گے جو شمعون کا پھاٹک، اشکار کا پھاٹک اور زبولون کا پھاٹک کہلائیں گے۔
[۳۴] مشرق کی طرف جس کی لمبائی چار ہزار پانسو ہاتھ ہے، تین پھاٹک ہوں گے جو جد کا پھاٹک، آشر کا پھاٹک اور نفتالی کا پھاٹک کہلائیں گے۔
[۳۵] چاروں طرف کا گھیرا اٹھارہ ہزار ہاتھ ہوگا۔
اور اس دِن سے شہر کا نام یہ ہوگا: خداوند وہاں ہے۔

دانی ایل

پیش لفظ

یہ کتاب دانی ایل نبی سے منسوب کی گئی ہے اور عُلماء بائبل اسے چھٹی صدی قبل از مسیح کے زمانہ کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ اِس کتاب کو بھی اس کے مُصنِّف کا ہی نام دیا گیا ہے۔

دانی ایل کا تعلّق اُن یہُودیوں سے تھا جو یہُوداہ میں برسرِ اقتدار تھے۔ یہ کتاب یہُوداہ کے اُن لوگوں کے لیے لکھّی گئی جو شہر بابل میں شاہِ بابل کی غلامی میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ دانی ایل نے اپنی زندگی کے ابتدائی ایّام بابل میں گزارے تھے اور وہ وہاں سے علم حاصل کر کے خود بھی عالم کا درجہ پا چُکا تھا۔ یہ کتاب بابل میں ہی معرضِ تحریر میں آئی۔

کورش (Cyrus) بادشاہ نے ۵۳۰ ق۔م میں بابل کو فتح کیا اور مُصنِّف نے غالباً اُسی زمانہ میں یہ کتاب تحریر فرمائی۔ اس کتاب کی تحریر کا مقصد یہ تھا کہ دُنیا والوں، خصوصاً یہودیوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ دُنیا کا اصلی حاکم اور شہنشاہ صرف خداوند خُدا ہے اور دوسرے بادشاہ جو دنیا پر حکومت کرتے ہیں، اُن کی حکومت دائمی نہیں ہے۔ دانی ایل نبی نے اس حقیقت پر زور دیا ہے کہ مصائب کے وقت خداوند خدا اپنے لوگوں کے حال پر نظر رکھتا ہے، اُن کی حفاظت کرتا ہے اور اُن کی ضرورت کی تمام اشیاء مہیّا کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ دُنیا میں ترقّی کریں اور اپنی زندگی بڑے آرام سے گزاریں۔

دانی ایل نے اس کتاب میں اپنی بہت سی رویتوں کا ذکر کیا ہے جو دلچسپی سے بھری ہُوئی ہیں، ساتھ ہی اُس نے ایک مسیحا کے ظہُور کی خوشخبری بھی دی ہے جو اپنے لوگوں کو نجات دے گا اور اُنہیں بہشت میں لے جائے گا۔

اس کتاب میں دانی ایل اور اس کے تین دوستوں کی زندگی کے تجربوں کا حال بھی بیان کیا گیا ہے، خصوصاً یہ کہ خدا نے کس طرح اپنے ان خاص بندوں اور اُن کے ساتھیوں کو ان کی نا اُمیدی اور ایّامِ غُلامی میں سنبھالا اور دوسرے لوگوں کے لیے

اُنہیں باعثِ رحمت و برکت بنایا خصوصاً اُن ایّام میں جب حکومتِ ایران کو بڑا عروج حاصل تھا۔
اس کتاب کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ دانی ایل اور اس کے تین دوستوں کی ایک اجنبی ملک میں زندگی (باب ۱ تا ۶)

۲۔ دانی ایل نبی کی آیندہ زمانے کے بارے میں مختلف رویتوں اور خوابوں کا بیان (باب ۷ تا ۱۲)۔

(اس حصّہ کو اِنجیل مُقدّس کی آخری کتاب ''مُکاشفہ'' کے ساتھ ملا کر پڑھنا ایک غیر معمولی رُوحانی تجربہ ہوگا)۔

بابل میں دانی ایل کی تعلیم و تربیت

۱ شاہِ یہوداہ یہویاقیم کے عہد کے تیسرے سال میں شاہِ بابل نبوکدنضر نے یروشلیم آ کر اس کا محاصرہ کیا [۲] اور خداوند نے شاہِ یہوداہ یہویاقیم کو خدا کی ہیکل میں سے چند ظروف سمیت اس کے حوالہ کر دیا۔ اِنہیں وہ کسدیوں کے ملک میں اپنے معبود کے مندر میں لے گیا اور وہاں اُنہیں اپنے معبود کے خزانہ میں رکھ دیا۔

[۳] تب بادشاہ نے اپنے دربار کے عہدہ داروں کے صدر اشپناز کو حکم دیا کہ وہ چند اِسرائیلیوں کو لے آئے جو شاہی نسل کے اور شرفاء میں سے ہوں۔ [۴] اور وہ بے عیب، جوان، خوش رُو، ہر قسم کا علم حاصل کرنے کا اُنس رکھنے والے، باخبر، زود فہم اور شاہی محل میں ملازمت کرنے کے قابل ہوں اور وہ اُنہیں کسدیوں کی زبان اور ادب سکھائے۔ [۵] بادشاہ نے شاہی دسترخوان پر سے ان کے لیے روزانہ دیئے جانے والے طعام اور مَے کی مقدار مقرّر کر دی۔ اُنہیں تین سال تک تعلیم و تربیت دی جاتی تھی جس کے بعد اُنہیں شاہی ملازمت اختیار کرنی تھی۔

[۶] اِن میں سے چند بنی یہوداہ میں سے تھے جیسے دانی ایل، حننیاہ، میشا ایل اور عزریاہ۔ [۷] صدر عہدہ دار نے اُن کے نئے نام رکھے: دانی ایل کا نام بیلطشضر؛ حننیاہ کا شدرک؛ میشا ایل کا میشک اور عزریاہ کا عبدنجُو رکھا۔

[۸] لیکن دانی ایل نے یہ طے کر لیا کہ وہ اپنے آپ کو شاہی طعام اور مَے سے ناپاک نہ کرے گا۔ اس لیے اس نے صدر عہدہ دار سے درخواست کی کہ اسے اس طرح سے ناپاک ہونے سے معذور رکھا جائے۔ [۹] اب خدا نے عہدہ دار کے دل میں دانی ایل کے لیے رعایت اور ہمدردی ڈال دی۔ [۱۰] لیکن عہدہ دار نے دانی ایل سے کہا: مجھے اپنے آقا شہنشاہ کا خوف ہے جس نے تمہارا طعام اور مَے مقرّر کی ہے۔ وہ تمہیں تمہارے ہم عمر دوسرے نوجوانوں سے ابتر حالت میں کیوں دیکھے؟ اُس صورت میں بادشاہ تمہاری وجہ سے میرا سر اُڑا دے گا۔

[۱۱] تب دانی ایل نے اس داروغہ سے عرض کی جسے صدر عہدہ دار نے دانی ایل، حننیاہ، میشا ایل اور عزریاہ پر مقرّر کیا تھا۔ [۱۲] براہِ کرم اپنے خادموں کو دس دنوں تک آزما کر دیکھئے۔ ہمیں کھانے کو سبزیوں اور پینے کو پانی کے علاوہ کچھ بھی نہ دیجئے۔ [۱۳] پھر ہماری شکل اُن نوجوانوں سے ملایئے جو شاہی طعام نوش کریں گے اور تب آپ اپنے مشاہدہ کے مطابق اپنے خادموں کے ساتھ سلوک کیجئے۔ [۱۴] چنانچہ وہ اس صلاح کو مان گیا اور اُنہیں دس دنوں تک آزماتا رہا۔

[۱۵] دس دنوں کے بعد یہ لوگ ان نوجوانوں میں سے ہر ایک کی بہ نسبت جنہوں نے شاہی طعام نوش کیا تھا، زیادہ تندرست اور قوی نظر آئے۔ [۱۶] تب داروغہ نے اُن کا وہ لذیذ طعام اور مَے الگ کر دی جو اُنہیں دی جاتی تھی اور اس کے بدلے اُنہیں سبزیاں دیں۔

[۱۷] خدا نے ان چار نوجوانوں کو ہر قسم کی تعلیم و ادب اور ادراک بخشا اور دانی ایل ہر قسم کی رویا اور خواب جان سکتا تھا۔

[۱۸] بادشاہ کی واپس لانے کے لیے طے کی ہُوئی مُدّت ختم ہوتے ہی صدر عہدہ دار نے اُنہیں نبوکدنضر کے روبرو پیش کیا۔ [۱۹] بادشاہ نے اُن سے گفتگو کی اور اُسے دانی ایل، حننیاہ، میشا ایل اور عزریاہ کی برابری کا کوئی نہ ملا۔ چنانچہ وہ شاہی ملازمت میں داخل ہو گئے۔ [۲۰] حکمت اور فہم کے جس مسئلہ پر بھی بادشاہ نے ان سے سوالات کیے، اس نے اُنہیں اپنے سارے ملک کے تمام جادوگروں اور ساحروں سے دس گُنا بہتر پایا۔ [۲۱] اور دانی ایل شاہِ کورش کے پہلے سال تک وہاں رہا۔

نبوکدنضر کا خواب

۲ اپنے عہد کے دوسرے سال میں نبوکدنضر نے خواب دیکھے جس سے اس کا دل بے چین ہُوا اور وہ سو نہ سکا۔ [۲] چنانچہ بادشاہ نے جادوگروں، مسافروں، فالگیروں اور نجومیوں کو بُلایا تاکہ وہ اسے اس کے خواب بتائیں۔ جب وہ آ کر بادشاہ کے روبرو کھڑے ہو گئے [۳] تب اُس نے اُن سے کہا: میں نے ایک

خواب دیکھا ہے جو مجھے پریشان کر رہا ہے اور میں اس کی تعبیر جاننا چاہتا ہُوں۔
[۴] تب نجومیوں نے بادشاہ سے ارامی زبان میں عرض کیا، اَے بادشاہ، ابد تک جیتا رہ! اپنے خادموں سے خواب بیان کر تو ہم اس کی تعبیر بتائیں گے۔
[۵] بادشاہ نے نجومیوں کو جواب دیا۔ میں نے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر تُم میرا خواب اور اس کی تعبیر نہ بتاؤ تو میں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کرا دُوں گا اور تمہارے مکانات مٹّی کا ڈھیر بن جائیں گے۔ [۶] لیکن اگر تُم مجھے خواب بتاؤ گے اور اس کی تعبیر پیش کرو گے تو میری طرف سے انعامات، صِلہ اور بہت عزّت پاؤ گے۔ لہٰذا مجھے خواب اور اس کی تعبیر بتادو۔
[۷] انہوں نے پھر ایک بار عرض کی، بادشاہ اپنے خادموں سے خواب بیان کرے تو ہم اس کی تعبیر بتا دیں گے۔
[۸] تب بادشاہ نے جواب دیا، مجھے یقین ہے کہ تُم زیادہ مہلت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہو کیونکہ تُم جانتے ہو کہ میں نے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے: [۹] اگر تُم مجھے خواب نہ بتاؤ گے تو تمہارے لیے صرف ایک ہی سزا ہے۔ تُم نے اس امید پر کہ حالات بدل جائیں گے، مجھے گمراہ کُن اور شرارت آمیز باتیں بتانے کی سازش کی ہے۔ لہٰذا مجھے خواب بتادو تا کہ میں جانوں کہ تُم میری خاطر اس کی تعبیر بتا سکو گے۔
[۱۰] نجومیوں نے بادشاہ کو جواب دیا، رُوئے زمین پر ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو بادشاہ کے اس حکم کی تعمیل کر سکتا ہو! اب تک کسی بادشاہ نے، خواہ وہ کتنا ہی عظیم اور طاقتور کیوں نہ ہُوا ہو، کسی جادوگر، ساحر یا نجومی سے ایسا سوال نہیں پُوچھا۔ [۱۱] بادشاہ جو کچھ پوچھ رہا ہے وہ نہایت ہی مشکل ہے۔ دیوتاؤں کے سوا کوئی اور اسے بتا نہیں سکتا اور وہ انسانوں کے درمیان نہیں رہتے۔
[۱۲] اس بات پر بادشاہ اس قدر خفا اور غضبناک ہُوا کہ اس نے بابل کے تمام حُکماء کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ [۱۳] چنانچہ یہ حکم دیا گیا کہ حکماء کو قتل کیا جائے اور دانی ایل اور اس کے رفیقوں کو ڈھونڈنے کے لیے آدمی بھیجے گئے تا کہ اُنہیں قتل کیا جائے۔
[۱۴] جب بادشاہ کے پاسبانوں کا سردار اریوک، بابل کے حکماء کو قتل کرنے کے لیے نکلا تب دانی ایل نے اس سے نہایت حکمت عملی سے اور موقعہ شناسی سے بات کی۔ [۱۵] اس نے بادشاہ کے افسر سے پوچھا، بادشاہ نے اس قدر سخت حکم کیوں جاری کیا؟ تب اریوک نے دانی ایل کو سارا ماجرا سمجھایا۔ [۱۶] اس پر دانی ایل بادشاہ کے پاس گیا اور مہلت طلب کی تا کہ وہ اسے خواب کی تعبیر بتا سکے۔
[۱۷] تب دانی ایل گھر لَوٹا اور اپنے رفیق حننیاہ، میشا ایل اور عزریاہ کو یہ ماجرا سنایا۔ [۱۸] اور ان سے درخواست کی کہ وہ آسمانی خدا سے اس بھید کے متعلق رحم کی بھیک مانگیں تا کہ وہ اور اس کے رفیق بابل کے دوسرے حکماء کے ساتھ قتل نہ کیے جائیں۔ [۱۹] اور اس رات کو دانی ایل پر رویا میں یہ راز ظاہر کیا گیا۔ تب دانی ایل نے آسمانی خدا کی تمجید کی [۲۰] اور کہا:

خدا کے نام کی ابد تک تمجید ہو؛
کیونکہ حکمت اور قدرت اسی کی ہیں۔
[۲۱] وقتوں اور موسموں کو وہی بدلتا ہے؛
وہی بادشاہوں کو قائم کرتا ہے اور اُنہیں معزُول بھی کرتا ہے۔
وہ حکیموں کو حکمت
اور صاحبِ بصیرت کو عرفان بخشتا ہے۔
[۲۲] وہ گہری اور خفیہ چیزوں کو آشکارا کرتا ہے؛
وہی جانتا ہے کہ تاریکی میں کیا رکھا ہے،
اور نُور اس کے ساتھ بنا رہتا ہے۔
[۲۳] اَے میرے بزرگوں کے خدا، میں تیرا شکر بجا لاتا ہُوں اور تیری تمجید کرتا ہُوں؛
تُو نے مجھے حکمت اور قدرت بخشی،
اور ہم نے تجھ سے جو طلب کیا اسے تُو نے مجھ پر ظاہر کیا،
تُو نے ہمیں بادشاہ کا خواب بتا دیا۔

دانی ایل خواب کی تعبیر بتاتا ہے

[۲۴] تب دانی ایل اریوک کے پاس گیا جسے بادشاہ نے بابل کے حکماء کو قتل کرنے کے لیے مقرّر کیا تھا اور اس سے کہا، بابل کے حکماء کو قتل نہ کر۔ مجھے بادشاہ کے پاس لے چل اور میں اُسے اس کے خواب کی تعبیر بتاؤں گا۔
[۲۵] اریوک فوراً دانی ایل کو بادشاہ کے پاس لے گیا اور عرض کی، میں نے یہُوداہ کے جلاوطن لوگوں میں سے ایک شخص پایا ہے جو بادشاہ کو اس کے خواب کی تعبیر بتا سکتا ہے۔
[۲۶] بادشاہ نے دانی ایل سے (جس کا نام بیلطشضر بھی تھا) پوچھا، کیا تُو مجھے بتا سکتا ہے کہ میں نے خواب میں کیا دیکھا اور

اُس کی تعبیر کیا ہے؟

۲۷ دانی ایل نے جواب دیا، کوئی حکیم، ساحر، جادوگر یا فالگیر بادشاہ کو وہ بھید نہیں بتا سکا جو اس نے پوچھا ہے۔ ۲۸ لیکن آسمان پر ایک خدا ہے جو بھید ظاہر کرتا ہے اس نے نبوکدنضر بادشاہ کو آنے والے دِنوں میں ہونے والی باتیں بتائی ہیں۔ تیرا خواب اور جو خیالات تیرے بستر پر لیٹے ہُوئے تیرے دماغ میں سے گزرے یہ ہیں:

۲۹ اَے بادشاہ، جب تُو وہاں لیٹا تھا تیرا دماغ آنے والی چیزوں کی طرف مبذول ہُوا اور رازوں کو آشکارا کرنے والے نے تجھے بتایا کہ آئندہ کیا ہوگا۔ ۳۰ جہاں تک میرا تعلق ہے، یہ راز مجھ پر اس لیے فاش نہیں کیا گیا کہ میں دوسرے ذی حیات لوگوں سے زیادہ حکمت کا مالک ہُوں بلکہ اس لیے کہ تُو، اَے بادشاہ، اس کی تعبیر جانے اور جو کچھ تیرے دماغ میں سے گزرا اسے سمجھ سکے۔

۳۱ اَے بادشاہ تُو دیکھ ہی رہا تھا کہ تیرے سامنے ایک بہت بڑی مورتی کھڑی ہوگئی۔ جو نہایت ضخیم اور چمکدار مورتی تھی اور دیکھنے میں بے حد ڈراؤنی تھی۔ ۳۲ اس مورتی کا سر سونے کا بنا ہُوا تھا، اس کا سینہ اور بازو چاندی کے تھے، اس کا پیٹ اور رانیں کانسے کی تھیں۔ ۳۳ اس کی ٹانگیں لوہے کی تھیں اور اس کے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ بھُنی ہُوئی مٹّی کے تھے۔ ۳۴ ابھی تُو دیکھ ہی رہا تھا کہ ایک پتھّر بنا کسی انسانی ہاتھ کی مدد کے کاٹا گیا۔ وہ مورتی کے پاؤں پر گرا جو لوہے اور مٹّی کے تھے اور انہیں پاش پاش کر ڈالا۔ ۳۵ تب لوہا، مٹّی، کانسا، چاندی اور سونا بھی ریزہ ریزہ ہو گئے اور موسمِ گرما میں کھلیان پر پڑے ہُوئے بھُوسے کی مانند ہو گئے اور ہوا اُنہیں ایسے اُڑا کر لے گئی کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہا۔ لیکن جو پتھّر مورت پر گرا وہ ایک پہاڑ بن گیا اور ساری زمین میں پھیل گیا۔

۳۶ یہ رہا خواب اور اب ہم اس کی تعبیر بادشاہ کو بتا دیتے ہیں۔ ۳۷ تُو اَے بادشاہ، تُو شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے۔ آسمانی خدا نے تجھے بادشاہت اور قدرت اور طاقت اور جلال بخشا ہے۔ ۳۸ اس نے بنی آدم اور میدان کے درندے اور ہوا کے پرندے تیرے ہاتھ میں کر دیئے ہیں۔ وہ جہاں کہیں بستے ہیں، تجھے اس نے ان کا حکمران بنا دیا ہے۔ وہ سنہری سر تُو ہی ہے۔

۳۹ تیرے بعد ایک نئی بادشاہت اُبھر آئے گی جو تجھ سے چھوٹی ہوگی۔ پھر کانسے کی ایک تیسری بادشاہت ساری دنیا پر حکومت کرے گی۔ ۴۰ آخر میں ایک چوتھی بادشاہت آئے گی جو لوہے کے مانند مضبوط ہوگی کیونکہ لوہا ہر چیز کو توڑتا اور پھوڑتا ہے۔ اور جس طرح لوہا ہر چیز کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے اسی طرح وہ دوسری تمام بادشاہتوں کو کچل کر پیس دے گی۔ ۴۱ جیسا کہ تُو نے دیکھا کہ پاؤں اور انگلیاں کچھ بھُنی ہُوئی مٹّی اور کچھ لوہے کی تھیں، اسی طرح یہ بادشاہت بٹی ہُوئی ہوگی۔ پھر بھی اس میں لوہے کی کچھ قوّت ہوگی کیونکہ ۴۲ جس طرح انگلیاں کچھ لوہے کی اور کچھ مٹّی کی تھیں اس لیے یہ بادشاہت کچھ قوی اور کچھ ناتوان ہوگی۔ ۴۳ اور جس طرح تُو نے لوہا، بھُنی ہُوئی مٹّی میں ملا ہُوا دیکھا اُسی طرح رعایا بھی مِلی جُلی ہو گی لیکن وہ مُتّحِد نہ رہیں گے، ٹھیک اسی طرح جیسے لوہا مٹّی سے میل نہیں کھاتا۔

۴۴ اِن بادشاہوں کے عہد میں آسمانی خدا ایک ایسی بادشاہت قائم کرے گا جو کبھی تباہ نہ ہوگی، نہ وہ دوسرے لوگوں کے حوالے کی جائے گی۔ وہ ان تمام بادشاہتوں کو کچل کر ختم کر دے گی لیکن آپ ابد تک قائم رہے گی۔ ۴۵ یہ اس پتھّر کی رویا کی تعبیر ہے جو بنا اِنسانی ہاتھ کی مدد کے پہاڑ میں سے کاٹا گیا تھا۔ وہ پتھّر جس نے لوہے، کانسے، مٹّی، چاندی اور سونے کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

خدا تعالیٰ نے بادشاہ کو بتا دیا ہے کہ مستقبل میں کیا ہوگا۔ خواب سچّا ہے اور اس کی تعبیر قابلِ یقین ہے۔

۴۶ تب شاہ نبوکدنضر دانی ایل کے سامنے سجدہ میں گر پڑا اور اس کا احترام کیا اور حکم دیا کہ اسے ہدیہ اور بخور پیش کیا جائے۔ ۴۷ بادشاہ نے دانی ایل سے کہا، یقیناً تیرا خدا تمام معبودوں کا خدا ہے اور بادشاہوں کا خداوند ہے اور بھیدوں کا آشکارا کرنے والا ہے کیونکہ تُو یہ بھید کھول سکا۔

۴۸ تب بادشاہ نے دانی ایل کو اعلیٰ عہدہ پر سرفراز کیا اور اسے بہت سے تحفے عنایت کیے۔ اس نے اسے بابل کے سارے صوبہ کا حکمران مقرّر کیا اور اسے اس کے تمام حکماء کی ذمّہ داری سونپ دی۔ ۴۹ مزید یہ کہ دانی ایل کی سفارش پر بادشاہ نے شدرک، میشک اور عبدنجُو کو صوبۂ بابل پر مُنتظم مقرّر کیا جب کہ دانی ایل خود شاہی دربار میں رہا۔

سونے کی مورت اور دہکتی ہُوئی بھٹّی

۳ نبوکدنضر بادشاہ نے سونے کی ایک مورت بنائی جو نوّے فُٹ اونچی اور نَو فُٹ چوڑی تھی اور اسے صوبۂ بابل کے دُورا کے میدان میں نصب کیا۔ ۲ تب اس نے ناظموں، حاکموں، گورنروں، مشیروں، خزانچیوں، قاضیوں، مُفتیوں

اور صوبہ کے دوسرے تمام افسروں کو اس مورت کی تقدیس کے لیے بُلایا جسے اس نے نصب کیا تھا۔ [3] چنانچہ ناظم، حاکم، گورنر، مشیر، خزانچی، قاضی، مُفتی اور صوبہ کے دوسرے تمام افسر اس مورت کی تقدیس کے لیے اِکٹھے ہُوئے جسے نبوکدنضر بادشاہ نے نصب کیا تھا اور وہ اس کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

[4] تب ایک نقیبِ شاہی نے بلند آواز سے پکار کر کہا، اے لوگو، قومو، اور الگ الگ زبانیں بولنے والو، تمہیں یہ حکم دیا جاتا ہے کہ [5] جیسے ہی تُم قرنا، بانسری، ستار، رباب، بربط، شہنائی اور ہر قسم کے سازوں کی موسیقی سُنو تُم اسی وقت گر کر اس سونے کی مورت کو سجدہ کرو جسے نبوکدنضر بادشاہ نے نصب کیا ہے۔ [6] جو کوئی نیچے گر کر سجدہ نہ کرے اسے اسی وقت دہکتی ہُوئی بھٹّی میں پھینکا جائے گا۔

[7] چنانچہ جوں ہی اُنہوں نے قرنا، بانسری، ستار، رباب، بربط اور ہر قسم کے سازوں کی موسیقی سُنی تو تمام لوگوں، قوموں اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگوں نے گر کر اس سونے کی مورت کو سجدہ کیا جسے نبوکدنضر بادشاہ نے نصب کیا تھا۔

[8] اس وقت چند نجومیوں نے آگے بڑھ کر یہُودیوں کی شکایت کی۔ [9] انہوں نے نبوکدنضر بادشاہ سے کہا، اَے بادشاہ، ابد تک جیتا رہ! [10] اَے بادشاہ، تُو نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ جو کوئی قرنا، بانسری، ستار، رباب، بربط، شہنائی اور ہر قسم کے سازوں کی موسیقی سُنے وہ نیچے گر کر سونے کی مورت کو سجدہ کرے۔ [11] اور جو کوئی گر کر سجدہ نہ کرے گا وہ دہکتی ہُوئی بھٹّی میں پھینکا جائے گا [12] لیکن یہاں چند ایسے یہُودی ہیں جنہیں تُو نے صوبۂ بابل کی سرپرستی عطا کی ہے۔ جیسے شدرک، میشک اور عبدنجو ۔ جنہوں نے اے بادشاہ، تیری تعظیم نہیں کی۔ وہ نہ تیرے معبودوں کی عبادت کرتے ہیں اور نہ ہی اس سونے کی مورت کو سجدہ کرتے ہیں جسے تُو نے نصب کیا ہے۔

[13] غُصّہ سے آگ بگولہ ہو کر نبوکدنضر نے شدرک، میشک اور عبدنجو کو حاضر کیے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ یہ لوگ بادشاہ کے سامنے پیش کیے گئے۔ [14] اور نبوکدنضر نے ان سے کہا، اے شدرک، میشک اور عبدنجو، کیا یہ سچ ہے کہ تُم میرے معبودوں کی عبادت نہیں کرتے، نہ اس سونے کی مورت کو سجدہ کرتے ہو جسے میں نے نصب کیا ہے؟ [15] اگر اب تُم تیّار ہو کہ جب قرنا، بانسری، رباب، بربط، شہنائی اور ہر قسم کے سازوں کی موسیقی سُنو تو گر کر میری بنوائی ہُوئی مورت کو سجدہ کرو تو بہتر ہے۔ اگر تُم اسے سجدہ نہ کرو تو تمہیں اسی وقت دہکتی ہُوئی بھٹّی میں پھینک دیا جائے گا۔ تب کون سا معبود تمہیں میرے ہاتھ سے چھڑا سکے گا؟

[16] شدرک، میشک اور عبدنجو نے بادشاہ سے عرض کی: اے نبوکدنضر، اس معاملہ میں ہم تجھے کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے۔ [17] اگر ہمیں دہکتی ہُوئی بھٹّی میں پھینک دیا گیا تو جس خدا کی ہم عبادت کرتے ہیں وہ ہمیں اس سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے اور اے بادشاہ وہ ہمیں تیرے ہاتھ سے چھُڑائے گا۔ [18] اور اگر وہ نہ بھی بچائے تو بھی اے بادشاہ ہم تجھے جتا دیتے ہیں کہ ہم تیرے معبودوں کی عبادت نہ کریں گے، نہ اس مورت کو سجدہ کریں گے جسے تُو نے نصب کیا ہے۔

[19] تب نبوکدنضر، شدرک، میشک اور عبدنجو پر جھنجھلا اُٹھا اور ان کی طرف اس کا رویّہ بدل گیا۔ اس نے حکم دیا کہ بھٹّی کو معمول سے سات گنا زیادہ گرم کیا جائے [20] اور اپنی فوج کے چند نہایت ہی طاقتور سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ شدرک، میشک اور عبدنجو کو باندھ کر آگ کی دہکتی ہُوئی بھٹّی میں پھینک دیں۔ [21] چنانچہ یہ لوگ جو اپنے جُبّے، پاجامے، عمامے اور دوسرے کپڑے پہنے ہُوئے تھے، باندھے گئے اور دہکتی ہُوئی بھٹّی میں پھینک دیئے گئے۔ [22] بادشاہ کا حکم اس قدر فوری تعمیل طلب تھا اور بھٹّی اس قدر گرم تھی کہ آگ کے شعلوں نے ان سپاہیوں کو مار ڈالا جو شدرک، میشک اور عبدنجو کو وہاں تک اُٹھا کر لے گئے تھے۔ [23] اور یہ تین مرد مضبوطی سے بندھے ہُوئے بھٹّی میں جا گرے۔

[24] تب نبوکدنضر نے متعجب ہو کر پُوچھا اور اپنے مشیروں سے دریافت کیا، کیا وہ تین شخص نہ تھے جنہیں ہم نے باندھ کر آگ میں پھینک دیا تھا؟

انہوں نے جواب دیا: یقیناً، اے بادشاہ، یہ سچ ہے۔

[25] اس نے کہا، دیکھو، میں یہ دیکھ رہا ہُوں کہ چار اشخاص آگ کے بیچ میں کھلے ہُوئے ٹہل رہے ہیں اور انہیں کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا۔ اور چوتھا معبودوں کے بیٹے کی مانند نظر آ رہا ہے۔

[26] تب نبوکدنضر دہکتی ہُوئی بھٹّی کے دروازے کے پاس پہنچا اور چلّایا، اے شدرک، میشک اور عبدنجو، خدا تعالیٰ کے بندو، باہر نکلو اور ادھر آؤ۔

چنانچہ شدرک، میشک اور عبدنجو آگ سے نکل کر باہر آ گئے۔ [27] اور صوبہ داروں، ناظموں، حاکموں اور شاہی مشیروں نے انہیں گھیر لیا۔ انہوں نے دیکھا کہ آگ نے ان کے جسموں کو مطلق ضرر نہ پہنچایا تھا، نہ ہی ان کے سروں کا کوئی بال جھُلسا تھا۔ نہ ان کی پوشاک جلی اور نہ ان میں سے آگ سے جلنے کی بو آتی

تھی۔
[۲۸] تب نبوکدنضرؔ نے کہا: شدرکؔ، میشکؔ اور عبدنجوؔ کے خدا کی تمجید ہو جس نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر اپنے بندوں کو چھڑا لیا! انہوں نے اس پر اعتقاد کیا اور بادشاہ کے حکم کو نہ مانا اور اپنی جان تک نثار کرنے کو تیار ہُوئے تاکہ صرف اپنے خدا کے علاوہ کسی اور معبود کی عبادت یا بندگی نہ کریں۔ [۲۹] اس لیے میں یہ حکم نافذ کرتا ہُوں کہ اگر کسی بھی قوم یا زبان کا کوئی شخص شدرکؔ، میشکؔ اور عبدنجوؔ کے خدا کے خلاف کچھ کہے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے اور ان کے مکانات مٹّی کا ڈھیر بن جائیں گے کیونکہ کوئی اور معبود اس طرح سے بچا نہیں سکتا۔
[۳۰] تب بادشاہ نے شدرکؔ، میشکؔ اور عبدنجوؔ کو صوبۂ بابلؔ میں سرفراز کیا۔

نبوکدنضرؔ کا پیڑ کا خواب

۴ نبوکدنضر بادشاہ کی طرف سے
تمام لوگوں، قوموں اور اہلِ لُغت کے نام جو تمام روئے زمین پر سکونت کرتے ہیں:

تمہارا اقبال بلند ہو!

[۲] خدا تعالیٰ نے میری خاطر جو حیرت انگیز نشانیاں اور عجائب کر دکھائے اُنہیں تمہیں بتانے میں مجھے بے حد خُوشی ہوتی ہے۔

[۳] اس کی نشانیاں کس قدر عظیم ہیں،
اور اس کے معجزات کس قدر جلیل القدر ہیں!
اس کی بادشاہت ابدی بادشاہت ہے؛
اور اس کی سلطنت پُشت در پُشت بنی رہتی ہے۔

[۴] میں، نبوکدنضرؔ اپنے قصر میں مطمئن اور کامران تھا۔ [۵] لیکن میں نے ایک خواب دیکھا جس نے مجھے ڈرا دیا۔ پلنگ پر پڑے پڑے میرے دماغ میں جو تصوّرات اور خیالات آئے ان سے میں نہایت خوفزدہ ہُوا۔ [۶] اس لیے میں نے حکم دیا کہ بابلؔ کے تمام حکماء میرے حضور میں پیش کیے جائیں تاکہ وہ میرے خواب کی تعبیر بتائیں۔ [۷] جب جادوگر، ساحر، کسدی اور فالگیر آ گئے تب میں نے اُنہیں خواب بتایا لیکن وہ مجھے اس کی تعبیر نہ بتا سکے۔ [۸] آخرکار دانی ایلؔ میرے سامنے آیا اور میں نے اسے خواب بتایا (اسے میرے معبود کے نام پر بیلطشضرؔ کہتے ہیں)۔ اس میں مُقدّس معبودوں کی رُوح ہے۔
[۹] اے بیلطشضرؔ، جادوگروں کے سردار، میں جانتا ہُوں کہ مُقدّس معبودوں کی رُوح تجھ میں ہے اور کوئی راز کی بات تیرے لیے مشکل نہیں۔ یہ میرا خواب ہے اس کی مجھے تعبیر بتا۔ [۱۰] پلنگ پر پڑے پڑے میں نے یہ رویتیں دیکھیں: میں نے دیکھا کہ ملک کے بیچ میں میرے سامنے ایک پیڑ کھڑا ہے جو بہت ہی اونچا ہے۔ [۱۱] وہ پیڑ بڑا ہو کر مضبوط ہو گیا اور اس کی چوٹی نے آسمان کو چھُو لیا اور وہ زمین کے سروں تک دکھائی دیتا تھا۔ [۱۲] اس کے پتّے خوشنما تھے اور اس میں کثرت سے پھل لگے تھے اور اس پر سب کے لیے خوراک تھی۔ میدان کے درندے اس کے سایہ میں بستے تھے اور ہوا کے پرندے اس کی شاخوں پر بسیرا کرتے تھے۔ ہر جاندار اس سے اپنا پیٹ بھرتا تھا۔
[۱۳] جو رویتیں میں نے اپنے بستر پر پڑے پڑے دیکھیں اس میں میں نے ایک مُقدّس پیغامبر کو آسمان سے اترتے ہُوئے دیکھا۔ [۱۴] اس نے زور کی آواز سے پکارتے ہُوئے کہا، پیڑ کو کاٹ ڈالو اور اس کی شاخوں کو چھانٹو۔ اس کے پتّوں کو جھاڑ دو اور اس کے پھلوں کو بکھیر دو۔ جانوروں کو اس کے نیچے سے بھگا دو اور پرندوں کو اس کی شاخوں پر سے اُڑ جانے دو۔ [۱۵] لیکن اس کے ٹھنٹھ اور جڑوں کو لوہے اور کانسے سے باندھ کر زمین کے اندر میدان کی ہری گھاس میں رہنے دو۔
وہ آسمان کی اوس سے بھیگا کرے اور اسے جانوروں کی صحبت میں زمین کے پودوں کے بیچ رہنے دو۔ [۱۶] اس کا دل بدل جائے۔ وہ انسان نہ رہے اور اس کے سات دَور گذر جانے تک اسے حیوان کا دل دیا جائے۔
[۱۷] اس فیصلہ کا اعلان پیغام بروں نے کیا اور مُقدّسوں نے فیصلہ سُنایا تاکہ جاندار جان لیں کہ حق تعالیٰ آدمیوں کی بادشاہت پر حکمرانی کرتا ہے اور انہیں اپنی مرضی سے کسی کو بھی دے دیتا ہے اور ایک ادنیٰ انسان کو ان کے اوپر مقرّر کرتا ہے۔
[۱۸] یہ وہ خواب ہے جسے میں نبوکدنضرؔ نے دیکھا۔ اب اے بیلطشضرؔ مجھے اس کا مطلب سمجھا کیونکہ میری بادشاہت کا کوئی حکیم مجھے اس کی تعبیر نہیں بتا سکتا۔ لیکن تیرے لیے یہ ممکن ہے کیونکہ مُقدّس معبودوں کا رُوح تجھ پر ہے۔

دانی ایل خواب کی تعبیر بتاتا ہے

[۱۹] تب دانی ایل (جس کا نام بیلطشضر بھی ہے) کچھ وقفوں کے لیے بے حد پریشان ہُوا اور اپنے خیالات سے گھبرا گیا۔ اس لیے بادشاہ نے کہا، اے بیلطشضر، یہ خواب اور اس کی تعبیر تجھے پریشان نہ کرے۔

بیلطشضر نے جواب دیا، میرے خداوند، کاش کہ یہ خواب تیرے رقیبوں پر اور اس کی تعبیر تیرے حریفوں پر صادر آتی! [۲۰] وہ پیڑ جو تُو نے دیکھا کہ بڑھا اور مضبوط ہُوا اور اس کی چوٹی آسمان کو چھو رہی تھی اور جو ساری دنیا میں دکھائی دے رہا تھا، [۲۱] جس کے پتّے خوشنما تھے اور اس میں کثرت سے پھل لگے تھے جو سب کو خوراک مہیّا کرتا تھا اور جس کے سایہ میں میدان کے جانور بستے تھے اور جس کی شاخوں پر ہوا کے پرندوں کے گھونسلوں کے لیے جگہ تھی، [۲۲] وہ پیڑ، اے بادشاہ، تُو ہی ہے! تُو عظیم اور طاقتور بنا اور تیری عظمت اس قدر بڑھ گئی کہ آسمان تک پہنچ گئی اور تیری سلطنت زمین کے دور دراز علاقوں تک پھیل چُکی ہے۔

[۲۳] اے بادشاہ، تُو نے مُقدّس پیغام برکو آسمان سے اُترتے اور یہ کہتے ہُوئے دیکھا کہ پیڑ کو کاٹ ڈالو اور اسے تباہ کر دو۔ لیکن اس کے ٹھنٹھ کو لوہے اور کانسے سے باندھ کر میدان کی ہری گھاس میں رہنے دو جبکہ اس کی جڑیں زمین میں بنی رہیں۔ وہ آسمان کی اوس سے بھیگا کرے اور اس کے سات دَور گذر جانے تک وہ جنگلی جانوروں کی مانند جیئے۔

[۲۴] اے بادشاہ، اس کی تعبیر اور حق تعالیٰ نے میرے خداوند، بادشاہ کے خلاف جو حکم جاری کیا ہے وہ یہ ہے: [۲۵] تُو لوگوں میں سے نکال دیا جائے گا اور جنگلی جانوروں کی صحبت میں رہے گا۔ تُو مویشیوں کی طرح گھاس کھائے گا اور آسمان کی اوس میں بھیگے گا۔ تجھ پر سات دَور بیت جائیں گے تب تُو جان لے گا کہ حق تعالیٰ ہی انسانی بادشاہتوں میں حکمرانی کرتا ہے اور انہیں جسے چاہتا ہے اسے دے دیتا ہے۔ [۲۶] اور پیڑ کے ٹھنٹھ کو جڑوں کے ساتھ رہنے دینے کا جو حکم ہُوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تُو جان لے گا کہ حکمرانی آسمان پر سے ہے تب تیری بادشاہت تجھے بحال کر دی جائے گی۔ [۲۷] اس لیے اے بادشاہ، میری رائے کو بخوشی تسلیم کر۔ صداقت کے کام کر کے اپنے گناہوں کو ترک کر دے اور مظلوموں پر رحم کر کے اپنی بدکاری چھوڑ دے۔ ممکن ہے کہ اس سے تیری خوش اقبالی جاری رہے۔

خواب پورا ہُوا

[۲۸] یہ سب کچھ نبوکدنضر بادشاہ پر گذرا۔ [۲۹] بارہ ماہ بعد جب کہ بادشاہ بابل کے شاہی محل کی چھت پر ٹہل رہا تھا [۳۰] تب اس نے کہا: کیا یہ وہ عظیم بابل نہیں جسے میں نے اپنی جلیل القدر قدرت کے بل پر شاہی محل کے طور پر تعمیر کیا تا کہ میرے جاہ وجلال کی عظمت ہو؟

[۳۱] یہ الفاظ ابھی اس کے لبوں پر ہی تھے کہ آسمان سے ایک صدا سُنائی دی: اے نبوکدنضر بادشاہ، تیرے لیے یہ حکم ہو چُکا ہے۔ تیرا شاہی اختیار تجھ سے چھین لیا گیا ہے۔ [۳۲] تجھے لوگوں میں سے نکال دیا جائے گا اور تُو جنگلی جانوروں کی صحبت میں رہے گا۔ تُو مویشیوں کی مانند گھاس کھائے گا۔ تجھ پر سات دَور گذریں گے جب تک کہ تُو جان لے کہ حق تعالیٰ انسانوں کی بادشاہت پر حکمران ہے اور وہ انہیں جسے چاہے دے دیتا ہے۔

[۳۳] اس وقت نبوکدنضر کے متعلق جو کہا گیا تھا وہ پورا ہُوا۔ وہ لوگوں میں سے نکالا گیا اور اس نے مویشیوں کی مانند گھاس کھائی۔ اس کا جسم آسمان کی اوس سے گیلا ہُوا یہاں تک کہ اس کے بال عقاب کے پروں کی مانند اور اس کے ناخُن پرندوں کے پنجوں کے مانند بڑھ گئے۔

[۳۴] ان دنوں کے بیت جانے کے بعد میں، نبوکدنضر نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں اور میرے ہوش وحواس بجا ہو گئے۔ تب میں نے حق تعالیٰ کی تمجید کی۔ میں نے اس کی حمد وثنا کی جو ابد تک جیتا ہے۔

اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے
اور اس کی بادشاہت پُشت در پُشت بنی رہتی ہے۔
[۳۵] زمین کے تمام باشندے
ناچیز گنے جاتے ہیں۔
وہ آسمانی لشکروں
اور زمین کے لوگوں کے ساتھ
اپنی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے۔
کوئی اس کا ہاتھ روک نہیں سکتا
یا اس سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تُو نے یہ کیا کِیا؟

[۳۶] اسی وقت جب کہ میری عقل مجھ میں بحال کی گئی، میری

بادشاہت کے جاہ وجلال کے لیے میری عزّت اور شان وشوکت بھی بحال کی گئی۔ میرے مشیروں اور میرے اُمراء نے مجھے ڈھونڈ نکالا اور مجھے دوبارہ تخت نشین کیا گیا اور میری عظمت پہلے سے زیادہ ہوگئی۔ [۳۷] اب میں، نبوکدنضر، آسمان کے بادشاہ کی ستایش، تکریم و تعظیم کرتا ہُوں کیونکہ وہ جو کچھ کرتا ہے راست ہوتا ہے اور اس کی تمام راہیں مُنصفانہ ہیں اور جو لوگ گھمنڈ سے چلتے ہیں اُنہیں وہ نیچا دکھا سکتا ہے۔

دیوار پر کی تحریر

۵ بیلشضر بادشاہ نے اپنے ایک ہزار اُمراء کی بڑی دھوم دھام سے ضیافت کی اور ان کے ساتھ مَے نوشی کی۔ [۲] جب بیلشضر مَے نوش کر رہا تھا تب اس نے حکم دیا کہ سونے اور چاندی کے وہ جام لائے جائیں جنہیں اس کا باپ نبوکدنضر، یروشلیم کی ہیکل میں سے نکال لایا تھا تا کہ بادشاہ اور اس کے اُمراء اور اس کی بیویاں اور داشتائیں ان میں شراب پئیں۔ [۳] چنانچہ وہ سونے کے جام لائے گئے جنہیں یروشلیم کی خدا کی ہیکل میں سے لے جایا گیا تھا اور بادشاہ اور اس کے اُمراء، اس کی بیویوں اور داشتاؤں نے ان میں مَے پی۔ [۴] جیسے جیسے وہ مَے پیتے گئے، سونے اور چاندی اور کانسے، لوہے، لکڑی اور پتھر کے معبودوں کی توصیف کرتے رہے۔

[۵] اچانک ایک انسانی ہاتھ کی انگلیاں نظر آئیں جنہوں نے شمعدان کے نزدیک شاہی محل کی دیوار کے چونے پر کچھ لکھا۔ بادشاہ نے اس ہاتھ کو لکھتے ہُوئے دیکھا۔ [۶] اس کے چہرہ کا رنگ فق ہوگیا اور وہ اس قدر خوفزدہ ہُوا کہ اس کے گھٹنے آپس میں ٹکرانے لگے اور اس کی ٹانگیں ڈھیلی پڑ گئیں۔

[۷] بادشاہ نے چلاّ کر کہا کہ ساحروں، کسدیوں اور فالگیروں کو بلایا جائے اور اس نے بابل کے ان حکماء سے کہا، جو کوئی اس نوشتہ کو پڑھ کر اس کا مطلب مجھے بتائے گا اسے ارغوانی خلعت سے نوازا جائے گا اور اس کے گلے میں سونے کی مالا پہنائی جائے گی اور وہ میری مملکت میں تیسرا اعلیٰ حاکم ہوگا۔

[۸] تب بادشاہ کے تمام حکماء اندر آئے لیکن وہ نہ اس نوشتہ کو پڑھ پائے نہ اس کا مطلب بادشاہ کو بتا سکے۔ [۹] چنانچہ بیلشضر بادشاہ اور بھی زیادہ خوفزدہ ہُوا اور اس کا چہرہ اور بھی زیادہ پھیکا پڑ گیا اور اس کے اُمراء پریشان ہوگئے۔

[۱۰] بادشاہ اور اس کے اُمراء کی باتیں سُن کر بادشاہ کی والدہ جشن کے کمرہ میں آئی اور کہنے لگی اے بادشاہ، ابد تک جیتا رہ! پریشان نہ ہو اور اس قدر خوفزدہ بھی نہ ہو! [۱۱] تیری مملکت میں ایک شخص ہے جس میں قدّوس معبودوں کی رُوح ہے۔ تیرے باپ کے عہد میں اس میں معبودوں کی مانند بصیرت، دانش اور حکمت پائی جاتی تھی۔ تیرے باپ نبوکدنضر بادشاہ نے — ہاں میں کہتی ہُوں کہ تیرے باپ نے جو بادشاہ تھا — اسے ساحروں، کسدیوں اور فالگیروں کا سردار مُقرّر کیا تھا۔ [۱۲] یہ شخص دانی ایل جس کا نام بادشاہ نے بیلطشضر رکھا تھا، تیز دماغ، علم اور دانش کا مالک تھا اور اس میں خوابوں کی تعبیر بتانے، پہیلیاں بوجھنے اور مشکل معاملے سلجھانے کی صلاحیت تھی۔ دانی ایل کو بُلا اور وہ تجھے اس تحریر کا مطلب بتائے گا۔

[۱۳] چنانچہ دانی ایل کو بادشاہ کے روبرو پیش کیا گیا اور بادشاہ نے پوچھا، کیا تُو وہی دانی ایل ہے جو ان اسیروں میں سے ہے جنہیں میرا باپ یہوداہ سے جلاوطن کرکے لایا تھا؟ [۱۴] میں نے سنا ہے کہ الٰہوں کی رُوح تجھ میں ہے اور تُو بصیرت، دانش اور کمال حکمت کا مالک ہے۔ [۱۵] حکیم اور ساحر میرے سامنے پیش کیے گئے تا کہ یہ تحریر پڑھیں اور مجھے اس کا مطلب بتائیں لیکن وہ اسے واضح نہ کر سکے۔ [۱۶] اب میں نے سُنا ہے کہ تُو تعبیریں بتاتا ہے اور مشکل معاملے سلجھاتا ہے۔ اگر تُو اس تحریر کو پڑھ سکتا ہو اور اس کا مطلب مجھے بتا دے تو تجھے ارغوانی خلعت سے ملبوس کیا جائے گا اور سونے کی مالا تیرے گلے میں پہنائی جائے گی اور تجھے میری مملکت میں تیسرا اعلیٰ حاکم بنا دیا جائے گا۔

[۱۷] تب دانی ایل نے بادشاہ کو جواب دیا۔ تُو اپنے تحفے اپنے ہی لیے رکھ اور اپنے انعام کسی اور کو دے۔ البتّہ میں یہ تحریر بادشاہ کی خاطر پڑھوں گا اور اسے اس کا مطلب بتا دُوں گا۔

[۱۸] اے بادشاہ، خدا تعالیٰ نے تیرے باپ نبوکدنضر کو سلطنت، عظمت، شہرت اور شان وشوکت بخشی۔ [۱۹] چونکہ اس نے اسے اس قدر عالی مرتبہ بخشا تھا اس لیے تمام لوگ اور قومیں اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ اس سے ڈرتے اور خوف کھاتے تھے۔ جنہیں بادشاہ نے مار ڈالنا چاہا، انہیں مار دیا، جنہیں اس نے بچانا چاہا، انہیں بچا لیا۔ جنہیں اس نے سرفراز کرنا چاہا، سرفراز کیا اور جنہیں ذلیل کرنا چاہا، انہیں اس نے ذلیل کیا۔ [۲۰] لیکن جب اس کا دل مغرور ہُوا اور گھمنڈ سے سخت ہوگیا تب اسے شاہی تخت سے معزول کیا گیا اور اس کی جاہ وحشمت چھین لی گئی۔ [۲۱] اسے لوگوں میں سے نکال دیا گیا اور اسے حیوان کا دل دیا گیا۔ وہ گورخروں کی صحبت میں رہا اور مویشیوں کی مانند گھاس کھاتا رہا اور

اس کا جسم آسمان کی اوس سے بھیگتا رہا جب تک کہ اس نے جان نہ لیا کہ خدا تعالیٰ انسان کی مملکتوں پر حکمرانی کرتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے اسے اس پر قائم کرتا ہے۔ [22] لیکن اے بیلشضر تُو نے جو اس کا بیٹا ہے، یہ سب جانتے ہُوئے بھی حلیمی سے کام نہ لیا۔ [23] بلکہ تُو نے آسمان کے خداوند کے خلاف اپنا سر بلند کیا۔ تُو نے اس کی ہیکل کے جام منگوائے اور ان میں تُو نے، اپنے امراء، اپنی بیویوں اور اپنی داشتاؤں کے ساتھ مَے نوشی کی۔ تُو نے چاندی اور سونے کے اور کانسے، لوہے، لکڑی اور پتھر کے معبودوں کی تمجید کی جو نہ دیکھتے، نہ سُنتے اور نہ سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن تُو نے اس خدا کی تمجید نہ کی جس کے ہاتھوں میں تیری زندگی اور تیری تمام راہیں ہیں۔ [24] اس لیے اس نے وہ ہاتھ بھیجا جس نے وہ تحریر لکھّی۔ [25] اور وہ نوشتہ یہ ہے:

مینے، مینے، تقیل و فرسین

[26] ان الفاظ کا مطلب یہ ہے:

مینے: خدا نے تیرے عہد کے دن گن کر اُن کا خاتمہ کر دیا۔
[27] تقیل: تُو ترازو میں تولا گیا اور کم نکلا۔
[28] فرسین: تیری بادشاہت منقسم ہُوئی اور مادیوں اور فارسیوں کو دی گئی۔

[29] تب بیلشضر کے حکم کے مطابق دانی ایل کو ارغوانی خلعت سے مُلبّس کیا گیا، اس کے گلے میں سونے کی مالا پہنائی گئی اور اس کے بادشاہت میں تیسرے اعلیٰ حاکم ہونے کا اعلان کیا گیا۔ [30] اسی رات کسدیوں کا بادشاہ بیلشضر قتل کیا گیا اور دارا مادی نے باسٹھ سال کی عمر میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔

دانی ایل شیروں کی ماند میں

۶ دارا نے اپنی خوشی سے ایک سو بیس ناظم مقرر کیے جو اس کی ساری مملکت میں حکومت کرتے تھے۔ [2] اور ان کے اوپر تین وزیر بھی مقرّر کیے جن میں سے ایک دانی ایل تھا۔ ناظموں کو اِن کے ماتحت کر دیا تا کہ بادشاہ کو نقصان نہ اُٹھانا پڑے۔ [3] اب دانی ایل اپنے غیر معمولی اوصاف کے باعث وزراء اور ناظموں پر اس قدر سبقت لے گیا کہ بادشاہ نے اسے ساری مملکت پر اختیار بخشنے کا ارادہ کیا۔ [4] اس پر وزراء اور ناظم دانی ایل کے خلاف حکومت کی کارکردگی میں خامیاں ڈھونڈنے لگے لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوئے۔ انہوں نے اس میں کوئی بُرائی نہ پائی کیونکہ وہ دیانتدار تھا، بداطوار یا لاپروا نہ تھا۔ [5] بالآخر ان لوگوں نے کہا، ہم اس شخص دانی ایل کے خلاف کبھی کوئی قصور نہ پا سکیں گے جب تک کہ اس کا تعلق اس کے خدا کی شریعت سے نہ ہو۔

[6] چنانچہ وزیر اور ناظم مل کر بادشاہ کے پاس گئے اور کہنے لگے۔ اے دارا بادشاہ، ابد تک جیتا رہ! [7] شاہی وزراء، حاکم، ناظم، مُشیر اور سردار سب اس بات پر متفق الرّائے ہیں کہ بادشاہ ایک فرمان جاری کرے اور یہ حکم دے کہ اگلے تیس دِنوں میں جو کوئی اے بادشاہ تیرے علاوہ کسی اور معبود یا انسان سے کوئی درخواست کرے، اسے شیروں کی ماند میں پھینک دیا جائے۔ [8] اب اَے بادشاہ یہ حکم جاری کر اور اس نوشتہ پر دستخط کر تا کہ مادیوں اور فارسیوں کے آئین کے مطابق جو لاتبدیل ہوتے ہَیں، اسے بھی بدلا نہ جائے۔ [9] چنانچہ دارا بادشاہ نے یہ حکم تحریر کروایا۔

[10] جب دانی ایل کو پتہ لگا کہ حکم جاری ہو چُکا ہے تو وہ اپنے گھر گیا اور اوپر کے کمرہ میں چلا گیا جس کی کھڑکیاں یروشلیم کی جانب کھلتی تھیں۔ وہ دِن میں تین مرتبہ حسبِ معمول اپنے گھٹنے ٹیک کر دعا کرتا اور اپنے خدا کی شکر گزاری کرتا رہا۔ [11] تب یہ لوگ اِکٹھے ہو کر گئے اور دانی ایل کو دعا کرتے اور اپنے خدا سے مدد طلب کرتے ہُوئے پایا۔ [12] تب وہ بادشاہ کے پاس گئے اور اس سے اس کے شاہی حکم کے متعلق یوں ذکر کیا: اے بادشاہ کیا تُو نے یہ حکم جاری نہیں کیا کہ اگلے تیس دِنوں میں اگر کوئی شخص تیرے علاوہ کسی اور معبود یا انسان سے دعا مانگے تو اسے شیروں کی ماند میں پھینکا جائے؟

بادشاہ نے جواب دیا، مادی اور فارسی قوانین کے ماتحت جو لاتبدیل ہیں، یہ حکم جاری کیا گیا ہے۔

[13] تب انہوں نے بادشاہ سے کہا، اے بادشاہ، یہ دانی ایل جو یہُوداہ سے جلاوطن ہو کر آئے ہُوئے لوگوں میں سے ہے تیری اور تیرے اس تحریری حکم کی مطلق پروا نہیں کرتا۔ وہ اب تک دن میں تین بار دعا کرتا ہے۔ [14] بادشاہ نے جب یہ سُنا تو وہ بے حد اُداس ہُوا۔ وہ دانی ایل کو بچانا چاہتا تھا اور دن ڈھلنے تک اسے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہا۔

[15] تب وہ لوگ اِکٹھے ہو کر بادشاہ کے پاس گئے اور اس سے کہنے لگے، اے بادشاہ، تجھے یاد ہو گا کہ مادی اور فارسی قانون کے مطابق بادشاہ کا جاری کیا ہُوا حکم یا فرمان بدلا نہیں جا سکتا۔

[16] چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا اور وہ دانی ایل کو لے آئے اور

اسے شیروں کی ماند میں پھینک دیا۔ بادشاہ نے دانی ایل سے کہا، تیرا خدا جس کی تُو ہمیشہ عبادت کرتا ہے، تجھے بچائے!
[۱۷] ایک پتھر لایا گیا جسے ماند کے مُنہ پر رکھا گیا اور بادشاہ نے اسے خود اپنی اور اپنے امراء کی انگوٹھیوں سے مہر لگا دی تا کہ دانی ایل کے بارے میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ [۱۸] تب بادشاہ اپنے محل میں لوٹ آیا اور اس نے بغیر کچھ کھائے اور بنا کسی تفریحی مشغلہ کے رات گزاری اور وہ سو نہ سکا۔
[۱۹] پَو پھٹتے ہی بادشاہ اُٹھ گیا اور جلدی سے شیروں کی ماند کی طرف چل دیا۔ [۲۰] جب وہ ماند کے نزدیک پہنچا تو اس نے نہایت درد بھری آواز میں دانی ایل کو پکارا: اے دانی ایل، زندہ خدا کے بندے، کیا تیرا خدا جس کی تُو ہمیشہ عبادت کرتا ہے تجھے شیروں سے بچا سکا؟
[۲۱] دانی ایل نے جواب دیا، اے بادشاہ، ابد تک جیتا رہ! [۲۲] میرے خدا نے اپنا فرشتہ بھیجا جس نے شیروں کے مُنہ بند کر دیئے۔ اُنہوں نے مجھے کوئی ضرر نہیں پہنچایا کیونکہ میں اس کی نگاہ میں بےقصور ٹھہرا۔ نہ میں نے، اے بادشاہ تیرے حضور میں کبھی کوئی خطا کی۔
[۲۳] بادشاہ بےحد مسرور ہُوا اور حکم دیا کہ دانی ایل کو ماند سے نکالا جائے۔ اور جب دانی ایل ماند سے نکالا گیا تب اس کے جسم پر کوئی زخم نہ پایا گیا کیونکہ اس نے خدا پر توکّل کیا تھا۔
[۲۴] بادشاہ کے حکم کے مطابق جن لوگوں نے دانی ایل پر جھوٹا الزام لگایا تھا انہیں لایا گیا اور انہیں ان کی بیویوں اور بچّوں سمیت شیروں کی ماند میں پھینک دیا گیا اور اس سے قبل کہ وہ ماند کی تہہ کے فرش تک پہنچتے شیر اُن پر غالب آ گئے اور ان کی ہڈّیوں کو چبا ڈالا۔
[۲۵] تب دارا بادشاہ نے ملک بھر میں تمام لوگوں، قوموں اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگوں کو لکھا کہ،

تمہارا اقبال بلند ہو!
[۲۶] میں یہ حکم دیتا ہُوں کہ کہ میری مملکت کے ہر حِصّہ میں لوگ دانی ایل کے خدا کا خوف مانیں اور اس کا احترام کریں۔

کیونکہ وہی زندہ خدا ہے
اور وہ ابد تک قائم ہے۔
اس کی سلطنت لازوال ہے،
اور اس کی مملکت کبھی ختم نہ ہوگی۔

[۲۷] وہ چھڑاتا ہے اور وہی بچاتا ہے؛
اور وہی آسمان اور زمین پر
نشانات اور عجیب وغریب کام کرتا ہے۔
اسی نے دانی ایل کو
شیروں کے پنجوں سے چھڑایا۔

[۲۸] اس طرح دانی ایل دارا اور کورش فارسی دونوں کے عہد میں فروغ پاتا گیا۔

دانی ایل کا چار حیوانوں کا خواب

۷ شاہِ بابل، بیلشضر کے پہلے سال میں دانی ایل نے پلنگ پر لیٹے ہُوئے ایک خواب دیکھا اور کئی رویتیں اس کے دماغ میں آئیں۔ اس نے اپنے خواب کا خلاصہ سپرد قلم کیا ہے۔
[۲] دانی ایل نے کہا۔ میں نے رات کو رویا دیکھی کہ میری آنکھوں کے سامنے آسمان کی چار ہوائیں زور سے چلیں جس سے بڑے سمندر میں طوفان اُٹھا۔ [۳] اور سمندر میں سے چار بڑے حیوان نکلے جو ایک دوسرے سے مختلف تھے۔
[۴] پہلا شیر ببر کی مانند تھا اور اس کے پر عُقاب کے سے تھے۔ میں دیکھتا رہا یہاں تک کہ اس کے پر نوچ ڈالے گئے اور اسے زمین پر سے اُٹھایا گیا تا کہ وہ انسان کی طرح دو پاؤں پر کھڑا ہو جائے اور اسے انسان کا دل دیا گیا۔
[۵] اور میرے سامنے دوسرا حیوان تھا جو ریچھ کی مانند نظر آتا تھا۔ اسے اس کے ایک بازو پر اُٹھایا گیا اور اس کے مُنہ میں اس کے دانتوں کے درمیان تین پسلیاں تھیں۔ اس سے کہا گیا کہ اُٹھ اور سیر ہو کر گوشت کھا لے۔
[۶] اس کے بعد میں نے دیکھا کہ میرے سامنے ایک اور حیوان ہے جو تیندوے کی مانند نظر آتا ہے۔ اس کی پیٹھ پر پرندہ کی مانند چار پر ہیں۔ اس حیوان کے چار سر ہیں اور اسے حکومت کا اختیار دیا گیا۔ [۷] اس کے بعد میں نے اپنی رات کی رویا میں دیکھا کہ میرے سامنے ایک چوتھا حیوان ہے جو نہایت ہیبتناک اور ڈراؤنا اور بہت ہی زور آور ہے۔ اس کے بڑے بڑے لوہے کے دانت تھے۔ وہ اپنے شکار کو چباتا اور نگل جاتا تھا اور جو کچھ بچ جاتا تھا اسے پاؤں تلے روند ڈالتا تھا۔ وہ پہلے تمام حیوانوں سے مختلف تھا اور اس کے دس سینگ تھے۔
[۸] میں ابھی ان سینگوں کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ میں نے

ایک اور سینگ دیکھا جو چھوٹا سا تھا اور ان کے بیچ میں سے نکل آیا تھا۔ اور اس کے سامنے پہلے والے سینگوں میں سے تین سینگ جڑ سے اُکھاڑ دیئے گئے۔ اس سینگ کی آنکھیں انسان کی آنکھوں کی مانند تھیں اور ایک مُنہ تھا جو شیخی مارتا تھا۔
[9] میرے دیکھتے دیکھتے،

تخت لگائے گئے،
اور کسی قدیم الایّام ہستی نے اپنی نشست سنبھالی۔
اس کا لباس برف کی مانند اُجلا تھا؛
اور اس کے سر کے بال اون کی مانند سفید تھے۔
اس کے تخت کے آگے سے شعلے لپکتے تھے،
اور اس کے پہیئے دہک رہے تھے۔
[10] اس کے سامنے سے،
آگ کا دریا نکل کر بہہ رہا تھا۔
ہزار ہا تعداد میں لوگ اس کی خدمت میں مصروف تھے؛
دس ہزار کے دس ہزار گُنا لوگ اس کے روبرو کھڑے تھے۔
عدالت آراستہ تھی؛
اور کتابیں کھول کر رکھی گئی تھیں۔

[11] چونکہ سینگ اپنے گھمنڈ میں بعض الفاظ بیان کیے جا رہا تھا اس لیے میں نے اپنا مشاہدہ جاری رکھا۔ میں دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ حیوان مارا گیا اور اس کا بدن ٹکڑے ٹکڑے کر کے دہکتی ہُوئی آگ میں پھینکا گیا۔ [12] (دوسرے حیوانوں کے اختیارات چھین لیے گئے لیکن اُنہیں کچھ عرصہ کے لیے جینے دیا گیا۔)
[13] میں نے اپنی رات کی رویا میں دیکھا کہ آدم زاد کی مانند کوئی شخص آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا۔ وہ قدیم الایّام ہستی (خدا) کی جانب بڑھا اور اسے اس کے حضور میں پیش کیا گیا۔ [14] اسے اختیار، جلال اور اعلیٰ اقتدار بخشا گیا۔ تمام لوگوں، قوموں اور ہر زبان کے بولنے والے لوگوں نے اسے سجدہ کیا۔ اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ اور اس کی بادشاہی ایسی ہے جسے کبھی زوال نہ آئے گا۔

خواب کی تعبیر

[15] مجھ دانی ایلؔ کا دل ملول ہو گیا اور ان رویتوں نے میرا دماغ پریشان کر دیا۔ [16] جو لوگ وہاں کھڑے تھے، میں نے ان میں سے ایک کے پاس جا کر ان باتوں کی حقیقت دریافت کی۔

چنانچہ اس نے مجھ سے بات کی اور ان تمام باتوں کی تعبیر بتائی۔ [17] یہ چار بڑے حیوان چار بادشاہیاں ہیں جو زمین سے اُبھرتی آئیں گی [18] لیکن خدا تعالیٰ کے مُقدّس لوگ بادشاہی پائیں گے جو ابد تک ان کی ملکیّت ہوگی ـــ ہاں، ابدالآباد تک۔
[19] تب میں اس چوتھے حیوان کا صحیح مطلب بھی جاننا چاہتا تھا جو دوسرے تمام حیوانوں سے مختلف اور نہایت ہولناک تھا، جس کے دانت لوہے کے اور ناخن کانسے کے تھے۔ وہ حیوان جو اپنے شکار کو چبا کر نگل جاتا تھا اور جو کچھ بچ جاتا تھا اسے پاؤں سے روند ڈالتا تھا۔ [20] میں اس کے سر پر کے دس سینگوں کے متعلّق بھی جاننا چاہتا تھا اور اس دوسرے سینگ کے متعلّق جس کے سامنے پہلے تین سینگ گر گئے تھے ـــ اس سینگ کے متعلّق جو دوسرے سینگوں سے زیادہ رعب دار تھا اور جس کی آنکھیں تھیں اور مُنہ بھی جو شیخی باز تھا۔ [21] میرے دیکھتے دیکھتے یہ سینگ مُقدّسوں سے جنگ کرتا اور اُنہیں ہراتا رہا۔ [22] یہاں تک کہ اس قدیم الایّام ہستی نے آ کر خدا تعالیٰ کے مُقدّسوں کے حق میں فیصلہ کیا اور وہ وقت آ گیا جب کہ وہ بادشاہی کے مالک بن گئے۔
[23] اس نے مجھے یوں سمجھایا: وہ چوتھا حیوان چوتھی بادشاہی ہے جو زمین پر اُبھر آئے گی۔ وہ دوسری تمام بادشاہیوں سے مختلف ہوگی اور ساری زمین کو کھا جائے گی اور اسے روند کر چور چور کر دے گی۔ [24] وہ دس سینگ دس بادشاہ ہیں جو اس بادشاہی میں سے برپا ہوں گے۔ ان کے بعد ایک اور بادشاہ برپا ہوگا جو پہلے بادشاہوں سے مختلف ہوگا جو تین بادشاہوں کو زیر کرے گا۔ [25] وہ خدا تعالیٰ کے خلاف باتیں کرے گا اور اس کے مُقدّسوں پر ظلم ڈھائے گا اور مقرّرہ اوقات اور شریعت کو بدلنے کی کوشش کرے گا۔ مُقدّسین کچھ عرصے (ایک دَور، دوروں اور نیم دور تک) کے لیے اس کے حوالہ کیے جائیں گے۔
[26] لیکن تب عدالت قائم ہوگی اور اس کی ساری قوّت چھین لی جائے گی اور اسے ہمیشہ کے لیے نیست و نابود کیا جائے گا۔
[27] تب سارے آسمان کے نیچے تمام ملکوں کی سلطنت، قدرت اور عظمت اُن مُقدّسوں کے حوالہ کی جائے گی جو حق تعالیٰ کے لوگ ہیں۔ اس کی بادشاہی ابدی بادشاہی ہوگی اور تمام حکمران اس کی عبادت اور اطاعت کریں گے۔
[28] یہ امر یہیں پر ختم ہُوا۔ میں، دانی ایلؔ، اپنے خیالات سے بے حد پریشان ہُوا اور میرا چہرہ پھیکا پڑ گیا لیکن میں نے یہ

بات دل ہی میں رکھی۔

دانی ایل کا مینڈھے اور بکرے کا خواب

۸ بیلشضر بادشاہ کے عہد کے تیسرے سال میں میں دانی ایل نے وہ پہلی رویا دیکھنے کے بعد ایک اور رویا دیکھی۔ ۲ میں نے اپنی رویا میں اپنے آپ کو صوبۂ عیلام کے سوسا شہر میں دیکھا اور رویا میں میں اولائی نہر کے پاس تھا۔ ۳ میں نے آنکھ اُٹھا کر نظر کی اور اپنے سامنے دو سینگ والا ایک مینڈھا دیکھا جو نہر کے کنارے کھڑا تھا اور اس کے سینگ لمبے تھے۔ ان میں سے ایک سینگ دوسرے سے لمبا تھا لیکن وہ بعد میں نکلا تھا۔ ۴ میں نے دیکھا کہ وہ مینڈھا مغرب، شمال اور جنوب کی طرف سینگ مار رہا تھا اور کوئی جانور اس کے سامنے کھڑا نہ رہ سکتا تھا اور نہ کوئی اس کی زد سے کسی کو بچا سکتا تھا۔ وہ جو چاہتا تھا، کرتا تھا اور وہ بڑا ہو گیا۔

۵ میں اس پر غور کر ہی رہا تھا کہ ایک بکرا جس کی آنکھوں کے درمیان ایک نمایاں سینگ تھا، مغرب کی جانب سے نکل کر بغیر زمین کو چھوئے تمام روئے زمین کو عبور کرتے ہُوئے آیا۔ ۶ وہ دو سینگوں والے مینڈھے کی طرف آیا جسے میں نے نہر کے کنارے کھڑا دیکھا تھا اور شدید غصّہ میں اس پر لپکا۔ ۷ میں نے اسے مینڈھے پر نہایت غصّہ میں حملہ کرتے ہُوئے دیکھا اس نے اسے مارا اور اس کے دونوں سینگ توڑ ڈالے۔ مینڈھا بے بس ہو گیا اور اس کے سامنے کھڑا نہ رہ سکا۔ بکرے نے اسے زمین پر پٹک دیا اور اسے روند ڈالا اور کوئی اس مینڈھے کو اس کی گرفت سے چھڑا نہ سکا۔ ۸ بکرا بہت طاقتور ہو گیا لیکن جب اس کی عظمت انتہا کو پہنچی تو اس کا بڑا سینگ توڑ دیا گیا اور اس کی جگہ چار نمایاں سینگ نکل آئے جو آسمان کی چاروں سمتوں کی جانب بڑھنے لگے۔

۹ ان میں سے ایک میں سے ایک اور سینگ نکل آیا جو شروع میں تو چھوٹا تھا لیکن جنوب کی جانب اور مشرق کی جانب اور ایک خوبصورت ملک کی طرف پوری طاقت سے بڑھتا گیا۔ ۱۰ وہ اس قدر بڑھا کہ اجرامِ فلک تک پہنچ گیا اور اس نے ان میں سے چند ستاروں کو زمین پر پھینک دیا اور انہیں روند ڈالا۔ ۱۱ اس نے اپنے آپ کو عظمت میں اجرام کے فرمانروا کے برابر سمجھا اور اس سے دائمی قربانی چھین لی اور اس کا مقدِس گرا دیا۔ ۱۲ سرکشی کے باعث مُقدّس لوگ دائمی قربانی سمیت اس کے حوالہ کیے گئے۔ وہ ہر قدم پر کامیاب ہُوا اور صداقت کو زمین پر پٹک دیا گیا۔

۱۳ تب میں نے ایک قُدسی کو کچھ کہتے ہُوئے سُنا اور دوسرے قُدسی نے اس سے پُوچھا: رویا پوری ہونے کو کتنا وقت لگے گا۔ دائمی قربانی اور ویران کُن سرکشی اور مقدِس اور اجرام کی شکست اور پامالی کے متعلق رویا کو پورا ہونے کے لیے کتنا وقت لگے گا؟

۱۴ اس نے مجھ سے کہا کہ جب تک دو ہزار تین سو بار صبح اور شام نہ ہوں تب مقدِس کی دوبارہ تقدیس ہوگی۔

رویا کی تعبیر

۱۵ جب میں، دانی ایل، یہ رویا دیکھ رہا تھا اور اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا تب میرے سامنے ایک انسان کی شکل نمودار ہُوئی ۱۶ اور میں نے اولائی نہر میں سے آتی ہُوئی ایک آدمی کی آواز سُنی جس نے بلند آواز سے کہا کہ اے جبرئیل، اس شخص کو اس رویا کا مطلب سمجھا۔

۱۷ جیسے ہی وہ اس جگہ کے نزدیک آیا جہاں میں کھڑا تھا میں ڈر گیا اور مُنہ کے بل گر پڑا۔ اس نے مجھ سے کہا: اے آدم زاد، یہ سمجھ لے کہ یہ رویا آخری دنوں کے متعلق ہے۔

۱۸ جب وہ مجھ سے بات کر رہا تھا تب میں گہری نیند میں تھا اور میرا چہرہ زمین پر تھا۔ تب اس نے مجھے اٹھایا اور مجھے اپنے پاؤں پر کھڑا کیا۔

۱۹ اس نے کہا کہ قہر بھڑکنے کے آخری دنوں میں جو کچھ ہوگا وہ میں تجھے بتاتا ہُوں کیونکہ یہ رویا آخری زمانہ کے مقرّرہ وقت کے متعلق ہے۔ ۲۰ دو سینگ والا مینڈھا جو تُو نے دیکھا وہ مادی اور فارسی بادشاہوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ ۲۱ اور وہ جسیم بکرا یونان کا بادشاہ ہے اور اس کی آنکھوں کے بیچ میں کا بڑا سینگ پہلا بادشاہ ہے۔ ۲۲ وہ چار سینگ جو ٹوٹے ہُوئے سینگ کی جگہ نکل آئے ان چار سلطنتوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو اس کی قوموں میں سے اُبھر آئیں گی لیکن ان کا اقتدار اس پہلے کا سا نہ ہوگا۔

۲۳ ان کے دور کے آخری حِصّہ میں جب سرکش لوگ انتہائی بدکاری پر اتر آئیں گے تب ایک تُرش رُو اور رمز شناس بادشاہ برپا ہوگا۔ ۲۴ وہ نہایت ہی زور آور ہوگا لیکن اپنی قوّت سے نہیں۔ وہ حیرت انگیز تباہی مچائے گا اور وہ ہر کام میں کامیاب ہوگا اور وہ زور آوروں اور مُقدّس لوگوں کو تباہ کر دے گا۔ ۲۵ وہ مکّاری کو فروغ دے گا اور اپنے آپ کو افضل سمجھے گا۔ جب لوگ بے خطر اور پُرسکُون ہوں گے تب وہ بہتوں کو مار ڈالے گا اور امیرُالامراء کے خلاف کھڑا ہوگا۔ پھر بھی وہ تباہ ہوگا لیکن کسی انسانی قوّت سے نہیں۔

۲۶ صبح اور شام کے متعلق جو رویا تجھے دکھائی گئی وہ سچ ہے لیکن اس رویا کو تُو مہر لگا کر بند کر کیونکہ یہ مستقبلِ بعید سے تعلق رکھتی ہے۔

۲۷ میں دانی ایل تھک گیا اور کئی دنوں تک علیل پڑا رہا۔ پھر میں اُٹھا اور بادشاہ کے کاروبار میں مصروف ہُوا۔ لیکن میں اس رویا سے بہت سہم گیا تھا کیونکہ وہ سمجھ سے بالاتر تھی۔

دانی ایل کی دعا

۹ مادیوں کی نسل کے اخسویرس کے بیٹے دارا کے پہلے سال میں جو کسدیوں کے ملک کا بادشاہ مقرر کیا گیا تھا۔ ۲ اس کے عہد کے پہلے سال میں مجھ دانی ایل نے نوشتوں سے یہ جان لیا تھا کہ خداوند نے یرمیاہ نبی پر نازل کیے ہُوئے کلام کے مطابق یروشلیم کی ویرانی ستر سال تک قائم رہے گی۔ ۳ چنانچہ میں خداوند کی طرف رجوع ہُوا اور میں نے دعا اور مناجات سے روزہ رکھ کر ٹاٹ اوڑھ کر اور راکھ پر بیٹھ کر اس سے استدعا کی۔

۴ میں نے خداوند اپنے خدا سے دعا کی اور اقرار کیا کہ:

اَے خداوند، عظیم و مہیب خدا جو اپنے سے محبّت رکھنے والوں اور اپنے فرمانبردار بندوں کے ساتھ اپنا محبّت کا عہد قائم رکھتا ہے۔ ۵ ہم نے گناہ کیا اور غلط کام کیے۔ ہم نے شرارت اور سرکشی کی۔ ہم نے تیرے آئین اور احکام سے مُنہ موڑ لیا۔ ۶ ہم نے تیرے خدمت گذار نبیوں کی بات نہ سُنی جنہوں نے تیرے نام سے ہمارے بادشاہوں، ہمارے اُمراء، ہمارے آباواجداد اور ملک کے تمام لوگوں سے کلام کیا۔

۷ اے خداوند تُو صادق ہے لیکن آج کے دِن ہم پشیمان ہیں۔ یعنی یہُوداہ کے لوگ، یروشلیم اور ملک اسرائیل کے باشندے جو نزدیک اور دُور، ان تمام ممالک میں بستے ہیں جہاں تُو نے ہمیں اپنے ساتھ ہماری بے وفائی کے باعث بکھیر دیا۔ ۸ اے خداوند، ہم اور ہمارے بادشاہ، ہمارے اُمراء اور ہمارے آباواجداد شرمسار ہیں کیونکہ ہم نے تیرے خلاف گناہ کیا ہے۔ ۹ خداوند، ہمارا خدا رحیم و غفور ہے حالانکہ ہم نے اس کے خلاف سرکشی کی ہے۔ ۱۰ ہم نے خداوند ہمارے خدا کا حکم نہ مانا، نہ ان احکام پر عمل پیرا رہے جنہیں اس نے ہمیں اپنے خدمت گذار نبیوں کی معرفت دیا۔ ۱۱ تمام بنی اسرائیل تیری شریعت سے منحرف ہُو گئے اور تیری اطاعت سے مُنہ موڑ لیا۔ چنانچہ لعنتیں اور خداوند کے خادم موسیٰ کی شریعت میں قسم کھا کے درج کی ہُوئی سزائیں ہم پر انڈیل دی گئیں کیونکہ ہم نے تیرے خلاف گناہ کیا۔ ۱۲ چنانچہ جو کچھ ہمارے اور ہمارے حاکموں کے خلاف کہا گیا تھا اسے تُو نے ہم پر بڑی آفت ڈھا کر پُورا کر دکھایا کیونکہ یروشلیم کے ساتھ جو کچھ کیا گیا ویسا اب تک سارے آسمان کے نیچے کہیں بھی نہیں کیا گیا۔ ۱۳ جیسا کہ موسیٰ کی شریعت میں مرقوم ہے یہ ساری آفت ہم پر آ پڑی۔ پھر بھی اے خداوند ہمارے خدا ہم نے اپنے گناہ ترک کر کے اور تیری سچّائی پر غور کر کے تجھ سے التجا نہ کی۔ ۱۴ خداوند نے ہم پر یہ آفت نازل کرنے میں پس و پیش نہ کی کیونکہ خداوند ہمارا خدا جو کچھ کرتا ہے وہ راستبازی سے ہی کرتا ہے۔ پھر بھی ہم نے اس کی اطاعت نہ کی۔

۱۵ اب اے خداوند ہمارے خدا جو اپنے لوگوں کو اپنے زبردست ہاتھ کی قوّت سے مصر سے نکال لایا اور اپنے لیے ایسا نام کمایا جو آج تک باقی ہے۔ ہم نے گناہ کیا اور ہم خطاکار ہیں۔ ۱۶ اے خداوند اپنے راستبازی کے تمام کاموں کے مطابق، اپنے شہر اور اپنے مُقدّس پہاڑ یروشلیم پر سے اپنا غُصّہ اور اپنا قہر ہٹا لے۔ ہمارے گناہ اور ہمارے آباواجداد کی بداعمالیوں کے باعث یروشلیم اور تیرے لوگوں کی ہمارے اِردگرد کے لوگوں سے تحقیر ہو رہی ہے۔

۱۷ اب اے خدا اپنے خادم کی دعائیں اور التجا سُن۔ اے خداوند اپنی ہی خاطر اپنے ویران مقدِس پر نظرِ عنایت فرما۔ ۱۸ اے خدا کان لگا کر سُن۔ اپنی آنکھیں کھول اور اس شہر کی ویرانی کو دیکھ جو تیرے نام سے کہلاتا ہے۔ ہم تجھ سے اس لیے استدعا نہیں کرتے کہ ہم راستباز ہیں بلکہ اس لیے کہ تُو نہایت مہربان ہے۔ ۱۹ اے خداوند سُن! اے خداوند معاف فرما! اے خداوند سُن اور کچھ کر! اپنی خاطر اے میرے خدا اب اور تاخیر نہ کر کیونکہ تیرا شہر اور تیرے لوگ تیرے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔

ستّر ہفتے

۲۰ جب میں یہ کہہ رہا تھا اور دعا کر رہا تھا اور اپنے اور اپنی قوم اسرائیل کے گناہ کا اقرار کر رہا تھا اور خداوند اپنے خدا سے اس کے مُقدّس پہاڑ کی خاطر استدعا کر رہا تھا۔ ۲۱ اور ابھی میں دعا کر ہی رہا تھا کہ وہ شخص جبرئیل جسے میں اس سے پہلے کی رویا میں دیکھ چکا تھا تیز پرواز کر کے شام کی قربانی کے وقت میرے پاس آیا ۲۲ اس نے مجھے ہدایات دیں اور کہا کہ اے دانی ایل میں اب

اس لیے آیا ہُوں کہ تجھے بصیرت اور دانش بخشوں۔ [۲۳] جوں ہی تُو نے دعا کرنا شروع کیا' جواب دیا گیا جو میں تجھے بتانے آیا ہُوں کیونکہ تُو بے حد اعزاز والا ہے۔ چنانچہ اس پیغام پر غور کر اور رویا کو سمجھ لے۔

[۲۴] تیرے لوگوں اور تیرے مُقدّس شہر کے لیے ستّر ہفتے مقرّر کیے گئے ہیں جن کے اختتام تک خطا کاری پر قابو پا لیا جائے، گناہ کا خاتمہ ہو، بدکرداری کا کفّارہ دیا جائے، ابدی راستبازی قائم ہو، رویا اور نبوّت پر مہر ہو اور پاک ترین مقام ممسوح کیا جائے۔

[۲۵] پس تُو جان اور سمجھ لے کہ یروشلیم کی بحالی اور دوبارہ تعمیر کیے جانے کا حکم صادر ہونے سے لے کر ممسوح فرمانروا کی آمد تک سات ہفتے اور پھر باسٹھ ہفتے گزر جائیں گے۔ اسے اس کے بازاروں اور فصیل اور خندق سمیت تعمیر کیا جائے گا۔ لیکن یہ مصیبت کے ایّام میں ہوگا۔ [۲۶] باسٹھ ہفتوں کے بعد ممسوح کو ختم کر دیا جائے گا اور اس کا کچھ نہ رہے گا اور آنے والے حکمران کے لوگ شہر اور مقدس کو تباہ کر دیں گے۔ اس کا انجام سیلاب کی وجہ سے ہوگا، جنگ آخر تک ہوتی رہے گی اور تباہیوں کا حکم دیا جا چکا ہے۔

[۲۷] اور وہ ایک ہفتہ کے لیے بہتوں سے عہد باندھے گا اور اس ہفتہ کے بیچ میں وہ ذبیحے اور ہدیئے موقوف کر دے گا اور وہ ہیکل کے موڑ پر ایسی نفرت انگیز شَے رکھے گا جو تباہی پیدا کرتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے لیے مقرّر کیا ہُوا انجام اس پر نازل ہو جائے گا۔

دانی ایل کی دیکھی ہُوئی ایک آدمی کی رویا

۱۰ شاہِ فارس کورِش کے عہد کے تیسرے سال میں دانی ایل کو (جو بیلطشضر بھی کہلاتا ہے) یہ مکاشفہ ہُوا۔ اس کا پیغام سچّا تھا اور اس کا تعلق ایک بڑی جنگ سے تھا۔ اس پیغام کا مطلب اِس رویا میں سمجھایا گیا۔

[۲] ان دِنوں' میں' دانی ایل تین ہفتوں تک ماتم کرتا رہا۔ [۳] نہ میں نے کوئی مرغوب غذا کھائی' نہ گوشت نہ مَے نے میرے لبوں کو چھُؤا۔ اور تین ہفتے پورے ہونے تک میں نے اپنے جسم پر تیل تک نہ ملا۔

[۴] پہلے مہینے کے چوبیسویں دِن جب کہ میں بڑے دریا دجلہ کے کنارے پر کھڑا تھا، [۵] میں نے اوپر نگاہ کی اور اپنے سامنے ایک شخص کو دیکھا جو کتانی لباس پہنے ہُوئے تھا اور اس کی کمر پر خالص سونے کا کمر بند لپٹا ہُوا تھا۔ [۶] اس کا جسم زبرجد کی مانند، اس کا چہرہ بجلی کا سا تھا، اس کی آنکھیں روشن چراغوں کی مانند، اس کے بازو اور ٹانگیں چمکتے ہُوئے کانسے کی مانند اور اس کی آواز ایک بھیڑ کے شور کی مانند تھی۔

[۷] میں، دانی ایل نے اکیلے ہی یہ رویا دیکھی۔ میرے ساتھیوں نے اسے نہ دیکھا لیکن وہ اس قدر خوفزدہ ہو گئے کہ بھاگ کر چھپ گئے۔ [۸] چنانچہ میں اکیلا رہ گیا اور اس عظیم رویا کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہا۔ مجھ میں ہمّت نہ رہی۔ میرا چہرہ مردہ کی مانند پھیکا پڑ گیا اور میں لاچار ہو گیا۔ [۹] پھر میں نے اسے باتیں کرتے سُنا اور جیسے ہی میں نے اس کی باتوں پر دھیان دیا مجھ پر گہری نیند طاری ہو گئی اور میں زمین پر اوندھے مُنہ پڑا رہا۔

[۱۰] تب کسی ہاتھ نے مجھے چھُؤا اور مجھے کانپتے ہُوئے اپنے ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل کر دیا۔ [۱۱] اس نے کہا، اے معزّز انسان، دانی ایل: میں جو باتیں تجھ سے کرنے جا رہا ہُوں اُنہیں نہایت غور سے سُن اور سیدھا کھڑا ہو جا کیونکہ مجھے اب تیرے پاس بھیجا گیا ہے۔ اور جب اس نے مجھ سے یہ کہا، میں تھرتھراتے ہُوئے کھڑا ہو گیا۔ [۱۲] تب اس نے اپنا بیان جاری رکھا۔ اے دانی ایل، ڈر مت کیونکہ پہلے ہی دِن سے جب کہ تُو نے سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے لیے دل لگایا اور اپنے خدا کے سامنے اپنے آپ کو خاکسار بنایا، اسی دن تیری باتیں سُن لی گئیں اور میں ان کے جواب میں آ گیا ہُوں۔ [۱۳] لیکن فارس کی مملکت کے موکّل نے اکیس دِن تک مجھے روکے رکھا۔ تب میکائیل جو مُقرّب فرشتوں میں سے ایک ہے، میری مدد کو آیا کیونکہ مجھے وہاں شاہِ فارس کے پاس روک دیا گیا تھا۔ [۱۴] اب میں تجھے یہ سمجھانے آیا ہُوں کہ آیندہ تیرے لوگوں کا کیا حشر ہوگا کیونکہ یہ رویا آنے والے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔

[۱۵] جب وہ مجھ سے یہ کہہ رہا تھا، میں اپنا سر زمین کی طرف جھکا کر خاموش کھڑا رہا۔ [۱۶] تب کسی نے جو انسان کی مانند نظر آ رہا تھا، میرے ہونٹ چھُوئے اور میں مُنہ کھول کر بولنے لگا۔ جو شخص میرے سامنے کھڑا تھا اس سے میں نے کہا کہ اے خداوند، اس رویا کی وجہ سے میں سخت تکلیف میں مبتلا ہُوں اور میں لاچار ہو گیا ہُوں۔ [۱۷] یہ خادم اپنے خداوند سے کیسے ہمکلام ہو سکتا ہے؟ میری قوّت چلی گئی ہے اور میں بمشکل سانس لے سکتا ہُوں۔

[۱۸] ایک بار پھر اس شخص نے جو انسان کی مانند نظر آتا تھا' مجھے چھُؤا اور مجھے تقویت بخشی۔ [۱۹] اس نے کہا کہ اے معزّز انسان،

ڈرمت، اطمینان رکھ! اب مضبوط ہو، توانا ہو۔

جب اس نے مجھ سے بات کی تب میں نے توانائی پائی اور کہا کہ اے خداوند، اب بول کیونکہ تُو نے مجھے توانائی بخشی ہے۔

[۲۰] تب اس نے کہا۔ کیا تُو جانتا ہے کہ میں تیرے پاس کس لیے آیا ہُوں؟ بہت جلد میں فارس کے موکّل سے لڑنے کے لیے واپس لوٹُوں گا اور جب میں چلا جاؤں گا تو یونان کا موکّل آئے گا۔ [۲۱] لیکن پہلے میں تجھے بتاؤں گا کہ سچّائی کی کتاب میں کیا لکھا ہے۔ (تمہارے موکّل میکائیل کے سوا ان کے خلاف میرا کوئی مددگار نہیں۔

۱۱

اور مادی بادشاہ دارا کے پہلے سال میں اسے سہارا دینے اور اس کے تحفّظ کا میں نے بیڑا اُٹھایا ہے)

جنوب اور شمال کے بادشاہ

[۲] تو اب میں تجھے حقیقت بتاتا ہُوں۔ فارس میں ابھی تین اور بادشاہ برپا ہوں گے اور پھر چوتھا جو دوسرے تمام بادشاہوں سے زیادہ دولتمند ہوگا۔ جب وہ اپنی دولت کی بدولت طاقتور بن جائے گا تو وہ ہر کسی کو یونان کی سلطنت کے خلاف ابھارے گا۔ [۳] تب ایک زبردست بادشاہ برپا ہوگا جو اپنا تسلُّط جمائے گا اور جو چاہے کرتا رہے گا۔ [۴] اور اس کے مُسلّط ہونے کے بعد اس کی حکومت ٹوٹ جائے گی اور چاروں سمتوں میں بٹ کر الگ الگ ہو جائے گی۔ نہ وہ اس کی نسل کو ملے گی نہ اس کا سا اقتدار باقی رہے گا کیونکہ اس کی حکومت جڑ سے اکھاڑ دی جائے گی اور دوسروں کو دی جائے گی۔

[۵] جنوب کا بادشاہ زور پکڑے گا لیکن اس کا ایک حاکم اس سے بھی زیادہ طاقتور ہوگا اور وہ اپنی سلطنت پر بڑے اختیار سے قابض رہے گا۔ [۶] چند سالوں کے بعد وہ دونوں آپس میں مل جائیں گے۔ جنوب کے بادشاہ کی بیٹی شمال کے بادشاہ کے پاس جائے گی تاکہ رشتہ میں بندھ جائے اور اتّحاد قائم ہو۔ لیکن وہ اپنا اقتدار قائم نہ رکھ سکے گی اور نہ وہ (شمال کا بادشاہ) قائم رہے گا نہ اس کا اقتدار۔ اُن دِنوں میں وہ (جنوب کے بادشاہ کی بیٹی) اپنے شاہی ہم رکاب دستہ، اپنے باپ اور اپنے مددگاروں سمیت ترک کردی جائے گی۔

[۷] لیکن اس کے نسب سے ایک شخص برپا ہوگا جو اس کی جگہ لے گا۔ وہ شمال کے بادشاہ کی فوجوں پر حملہ کرے گا اور اس کے قلعہ میں داخل ہوگا۔ وہ ان کے خلاف لڑے گا اور فتحیاب ہوگا۔ [۸] وہ اُن کے بُتوں، ان کی ڈھالی ہُوئی مورتوں اور ان کی چاندی اور سونے کی قیمتی اشیاء بھی چھین کر مصر لے جائے گا۔ چند سال تک وہ شمال کے بادشاہ سے دست بردار رہے گا۔ [۹] تب شمال کا بادشاہ، جنوب کے بادشاہ کی مملکت پر حملہ کرے گا لیکن اپنے ملک کو واپس لوٹے گا۔ [۱۰] اس کے بیٹے جنگ کی تیّاری کریں گے اور ایک بڑا لشکر اِکٹھّا کریں گے جو ایک ناقابلِ مزاحمت سیلاب کی مانند پھیل جائے گا اور لڑتے ہُوئے اس کے قلعہ تک پہنچ جائے گا۔

[۱۱] تب جنوب کا بادشاہ غُصّہ میں نکل پڑے گا اور شمال کے بادشاہ سے لڑے گا جو بڑا لشکر اِکٹھّا کرے گا لیکن اسے شکست ہوگی۔ [۱۲] جب وہ اس لشکر کو لے کر چل پڑے گا تو جنوب کے بادشاہ کے دل میں گھمنڈ سما جائے گا اور وہ لاکھوں لوگوں کو قتل کرے گا۔ پھر بھی وہ فتحیاب نہ ہوگا۔ [۱۳] کیونکہ شمال کا بادشاہ ایک دوسرا لشکر جمع کرے گا جو پہلے سے زیادہ ہوگا اور کئی سال بعد ایک بھاری اور مسلّح لشکر لے کر چڑھ آئے گا۔

[۱۴] ان دنوں میں بہت سے لوگ جنوب کے بادشاہ کے خلاف اُٹھیں گے۔ تیری اپنی قوم میں سے بعض تُند خُو لوگ بھی بغاوت پر اُتر آئیں گے جس سے یہ رویا پوری ہوگی لیکن وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ [۱۵] تب شمال کا بادشاہ آکر دمدمہ باندھے گا اور مستحکم شہر پر قبضہ کر لے گا۔ جنوب کے لشکر میں مقابلہ کی تاب نہ رہے گی یہاں تک کہ ان کے سورماؤں میں بھی کھڑے رہنے کی ہمّت نہ ہوگی۔ [۱۶] تب حملہ آور جو چاہے کرتا رہے گا۔ کوئی اس کے خلاف کھڑا نہ رہ سکے گا اور وہ اس خوبصورت ملک میں آکر جم جائے گا اور اسے تباہ کرنے کی قوّت رکھے گا۔ [۱۷] تب وہ اپنے تمام ملک کی پوری طاقت کے ساتھ آنے کا فیصلہ کرے گا اور جنوب کے بادشاہ کے ساتھ میل کرے گا اور وہ اپنی لڑکی کی شادی اس سے کرے گا تاکہ اس کی بادشاہی کا تختہ پلٹ سکے لیکن اس کے منصوبے کامیاب نہ ہوں گے اور نہ ان سے اسے کوئی فائدہ ہوگا۔ [۱۸] تب وہ جزیروں کی طرف رُخ کرے گا اور ان میں سے بہتوں پر قبضہ کر لے گا۔ لیکن ایک سپہ سالار اس کی گستاخی کا خاتمہ کر دے گا بلکہ اسے اسی کے سر پر ڈالے گا۔ [۱۹] اس کے بعد وہ خود اپنے ملک کے قلعوں کی طرف مُڑے گا لیکن ٹھوکر کھا کر گر پڑے گا اور وہ معدوم ہو جائے گا۔

[۲۰] اس کا جانشین اپنی شان وشوکت برقرار رکھنے کے لیے ایک خراج وصول کرنے والے کو بھیجے گا لیکن وہ تھوڑے عرصہ کے بعد بنا قہر و جنگ ہی ہلاک ہوگا۔

[۲۱] پھر ایک ذلیل انسان اس کی جگہ لے گا جو کسی شاہی اعزاز

کے لائق نہ ہوگا۔ پھر بھی وہ اچانک ملک پر حملہ کرے گا اور سازش کے ذریعہ ملک پر قابض ہوگا۔ [۲۲] پھر ایک زبردست لشکر اس کے سامنے رگیدا جائے گا اور وہ لشکر اور امیرِ معاہدہ دونوں کو ختم کر دے گا۔ [۲۳] کیونکہ وہ اس کے ساتھ معاہدہ کر کے بھی دغابازی کرے گا اور محض ایک قلیل جماعت کی مدد سے برسرِ اقتدار آئے گا۔ [۲۴] جب ملک کے مالدار صوبے امن سے ہوں گے تب وہ ان پر حملہ کرے گا اور ایسے کام کر کے دکھائے گا جو نہ اس کے باپ دادا نے اور نہ ہی اس کے آباواجداد نے کیے۔ اور وہ مالِ غنیمت، لُوٹ اور دولت اپنے پیرووں میں تقسیم کرے گا۔ وہ کچھ عرصہ تک قلعوں کی تسخیر کے منصوبے بناتا رہے گا۔

[۲۵] وہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ جنوب کے بادشاہ کے خلاف اپنی قوّت اور حوصلے بلند کرے گا۔ جنوب کا بادشاہ ایک بڑا اور زبردست لشکر لے کر لڑائی پر اتر آئے گا لیکن وہ اپنے خلاف رچی ہُوئی سازشوں کی وجہ سے مقابلہ نہ کر پائے گا۔ [۲۶] جو بادشاہ کا دیا ہُوا کھاتے ہیں وہی اسے تباہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے لشکر کا تعاقب کیا جائے گا اور کئی سپاہی میدانِ جنگ میں مارے جائیں گے۔ [۲۷] دونوں بادشاہوں کے دل بدی کی طرف مائل ہوں گے اور وہ ایک ہی میز پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے جھوٹ بولیں گے۔ لیکن یہ بے سود ہوگا کیونکہ مقرّرہ وقت پر (ان سب باتوں کا) خاتمہ پھر بھی ہونے والا ہی ہے۔ [۲۸] شمال کا بادشاہ بہت سی دولت لے کر اپنے ملک کو لَوٹے گا لیکن اس کا دل عہدِ مُقدّس کے خلاف ہوگا۔ وہ اس کے خلاف قدم اُٹھائے گا اور تب اپنے ملک کو واپس لَوٹے گا۔

[۲۹] وہ مقرّرہ وقت پر پھر ایک بار جنوب پر حملہ کرے گا لیکن اس بار انجام پہلی بار سے الگ ہوگا۔ [۳۰] کِتّیم کے جہاز اس کا مقابلہ کریں گے اور اس کا دل ٹُوٹ جائے گا۔ تب وہ لَوٹ کر عہدِ مُقدّس پر اپنا غُصّہ اُتارے گا۔ وہ لَوٹ کر ان لوگوں پر عنایت کرے گا جو عہدِ مُقدّس کو ترک کریں گے۔

[۳۱] اس کی مسلّح فوجیں اُٹھ کھڑی ہوں گی اور ہیکل کے قلعہ کو ناپاک کریں گی اور دائمی قربانی کو بند کر دیں گی اور وہاں ایسی قابلِ نفرت چیز نصب کریں گے جو تباہی کا باعث ہوتی ہے۔ [۳۲] وہ عہد کو توڑنے والوں کی خوشامد کر کے اُنہیں برگشتہ کر دے گا۔ لیکن جو لوگ اپنے خداوند کو جانتے ہیں وہ ثابت قدم رہ کر اس کا مقابلہ کریں گے۔

[۳۳] اہلِ دانش بہتوں کو ہدایات دیں گے گو کچھ عرصہ کے لیے وہ تلوار سے مارے جائیں گے یا جلائے جائیں گے یا گرفتار ہوں گے یا لُوٹے جائیں گے۔ [۳۴] جب وہ شکست کھائیں گے تو بمشکل کچھ مدد پائیں گے اور بہت سے غیر مخلص لوگ ان سے مل جائیں گے۔ [۳۵] بعض اہلِ دانش بھی ٹھوکر کھائیں گے تاکہ خاتمہ کے وقت تک وہ پاک وصاف واُجلے کیے جائیں کیونکہ وہ اب بھی مقرّر وقت پر آئے گا۔

بادشاہ جو اپنے آپ کو افضل قرار دیتا ہے

[۳۶] بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق کچھ بھی کرے گا۔ وہ اپنے آپ کو ہر معبود سے بلند و بالا بنائے گا اور معبودوں کے خدا کے خلاف حیرت انگیز باتیں کہے گا۔ قہر کا وقت مکمل ہونے تک وہ کامیاب ہوگا کیونکہ جو امر طے شدہ ہے وہ واقع ہوگا۔ [۳۷] وہ اپنے آبا واجداد کے معبودوں کا لحاظ نہ کرے گا نہ اس کا جسے عورتیں چاہتی ہیں۔ نہ کسی اور معبود کی پروا کرے گا بلکہ اپنے آپ کو ان سب پر افضل قرار دے گا۔ [۳۸] ان کے بدلہ وہ قلعہ کے معبود کی تعظیم کرے گا اور ایک ایسے معبود کی سونے اور چاندی اور قیمتی ہیروں اور بیش بہا ہدیوں سے تکریم کرے گا جس سے اس کے آبا واجداد بھی نا آشنا تھے۔ [۳۹] وہ ایک بیگانہ معبود کی مدد سے محکم قلعوں پر حملہ کرے گا اور جو اسے مان لیں گے ان کا وہ احترام کرے گا۔ وہ اُنہیں بہت سے لوگوں پر حکمران مقرّر کرے گا اور اُنہیں زمین انعام میں دے گا۔

[۴۰] آخری وقت میں جنوب کا بادشاہ اسے لڑائی میں گھسیٹ لے گا اور شمال کا بادشاہ رتھوں، گھوڑسواروں اور بڑے جنگی بحری بیڑے سمیت اس پر ٹُوٹ پڑے گا۔ وہ بہت سے ممالک پر حملہ آور ہوگا اور سیلاب کی مانند اس کی سرزمین میں سے گذرے گا۔ [۴۱] وہ خوبصورت ملک پر بھی حملہ کرے گا۔ بہت سے ممالک مغلوب ہو جائیں گے لیکن ادوم، موآب اور بنی عمّون کے سربراہ اس کے ہاتھ سے بچ جائیں گے۔ [۴۲] وہ کئی ملکوں پر اپنا تسلّط جمائے گا۔ یہاں تک کہ کوئی بھی نہ بچ سکے گا۔ [۴۳] وہ سونے اور چاندی کے خزانوں اور مصر کی تمام دولت پر قابض ہوگا اور لُوبی اور کُوشی بھی اس کے ہم رکاب ہوں گے۔ [۴۴] لیکن مشرق اور شمال کی جانب سے آئی ہُوئی افواہیں سُن کر وہ چونکّا ہو جائے گا اور نہایت غُصّہ میں وہ بہتوں کا کام تمام کرنے اور اُنہیں نیچا دکھانے کے لیے نکل پڑے گا۔ [۴۵] وہ اپنے شاہی خیمے سمندروں اور خوبصورت مُقدّس پہاڑ کے درمیان کھڑے کرے گا۔ پھر بھی وہ اپنے انجام کو پہنچے گا اور کوئی اس کا مددگار نہ ہوگا۔

آخری زمانہ

۱۲ اس وقت میکائیلؑ مقرّب فرشتہؑ جو تیری قوم کا محافظ ہےؑ اُٹھ کھڑا ہوگا۔ وہ ایسی مصیبت کا وقت ہوگا جیسا قوموں کی ابتدا کے زمانہ سے اس وقت تک کبھی نہ ہُوا ہوگا۔ لیکن اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں درج ہوگا۔ نجات پائے گا۔ [۲] اور کثیرُ التعداد لوگ جو خاک میں سو رہے ہیں، جاگ اُٹھیں گے، بعض حیاتِ ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلّتِ ابدی کے لیے۔ [۳] اہلِ دانش نورِ فلک کی مانند مُنوّر ہوں گے اور وہ جو لوگوں کو راستبازی کی راہ پر لاتے ہیں ستاروں کی مانند ابدُ الآباد جگمگائیں گے۔ [۴] لیکن تُو اے دانی ایلؑ اس طومار کے الفاظ کو زمانہ کے آخر تک بند کر کے مہر لگا۔ کئی لوگ اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے اِدھر اُدھر تفتیش و تحقیق کرتے پھریں گے۔

[۵] تب میںؑ دانی ایلؑ نے دیکھا کہ میرے سامنے دو اور شخص کھڑے تھےؑ ایک ندی کے اس کنارے پر اور دوسرا اُس کنارے پر۔ [۶] ان میں سے ایک شخص نے کتانی لباس پہنے ہُوئے شخص سےؑ جو ندی کے پانی کی سطح کے اوپر کھڑا تھاؑ کہا۔ یہ حیرت انگیز چیزیں وقوع میں آنے تک کتنا عرصہ لگے گا؟

[۷] کتانی لباس پہنے ہُوئے شخص نے جو ندی کے پانی کی سطح کے اوپر کھڑا تھاؑ اپنا داہنا ہاتھ اور اپنا بایاں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھایا اور میں نے اسے حیُّ القیُّوم کی قسم کھا کر یہ کہتے ہُوئے سُنا کہ یہ حال ایک زمانہ، دو زمانوں، نصف زمانہ تک رہے گا۔ آخر کار جب مُقدّس لوگوں کا اقتدار ختم ہو جائے گا تب یہ سب کچھ پورا ہوگا۔

[۸] میں نے یہ سُنا لیکن سمجھ نہ پایا۔ اس لیے میں نے پوچھا، میرے خداوند، ان سب کا انجام کیا ہوگا؟

[۹] اس نے جواب دیا۔ اے دانی ایلؑ۔ تُو اپنی راہ لے کیونکہ یہ باتیں آخری زمانہ تک کے لیے بند کر دی گئی ہیں اور ان پر مہر لگا دی گئی ہے۔ [۱۰] بہت لوگ پاک ہو کر صاف و شفّاف کیے جائیں گے۔ لیکن شریر، شرارت کرتے رہیں گے۔ شریروں میں سے کوئی سمجھ نہ پائے گا لیکن دانشور سمجھ جائیں گے۔

[۱۱] جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور اجاڑنے والی مکروہ شے نصب کی جائے گی تب سے ایک ہزار دو سو نوّے دِن گذر چکے ہوں گے۔ [۱۲] مبارک ہے وہ شخص جو انتظار کر کے ایک ہزار تین سو پینتیس دِن پُورے کرے گا۔ [۱۳] لیکن تُو اپنی راہ لے جب تک کہ آخرت نہ آ جائے۔ تُو آرام کرے گا اور تب ایاّم کے اختتام پر تُو اپنی متعیّن میراث پانے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوگا۔

ہوسیع

یہ کتاب آٹھویں صدی قبل از مسیح میں ظہور میں آئی۔ مُصنِّف کا نام ہوسیعؔ ہے اور اس کتاب کا نام بھی اس کے مُصنِّف کے نام پر رکھا گیا ہے۔ ہوسیع کا مطلب ہے خدا بچاتا ہے یعنی نجات دیتا ہے۔ یہ نبی انبیائے اصغر میں شمار کیا جاتا ہے۔ وہ عموسؔ، یسعیاہؔ اور میکاہؔ جیسے نبیوں کا ہم عصر رہ چُکا ہے۔

ہوسیعؔ نے اپنی کتاب میں قومِ اِسرائیلؔ کی خدا سے بے وفائی کو میاں بیوی کی جدائی سے تشبیہ دی ہے۔ ہوسیعؔ کی اپنی بیوی بھی بے وفا نکلی تھی۔ اپنی زندگی کے اس تلخ تجربہ کو ہوسیعؔ نے قوم اِسرائیلؔ کی اپنے پُرمحبّت خدا سے بے وفائی سے مشابہت دی ہے۔

ہوسیعؔ نے قومِ اِسرائیل کی بے وفائی کے باوجود خدا کو ایک ایسے خاوند سے تشبیہ دی ہے جو اپنی سچّی محبّت کے باعث قومِ اِسرائیلؔ کے گناہ کو معاف کرنے پر آمادہ ہے۔ اگر چہ وہ گناہ سے سخت نفرت کرتا ہے لیکن وہ اپنے لوگوں کے گناہ معاف کر کے اُنہیں پھر سے اپنی پناہ میں لینے کے لیے تیّار رہتا ہے۔

اس کتاب کو مندرجہ ذیل حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ ہوسیعؔ کا دکھ بھرا تجربہ
۲۔ قومِ اِسرائیلؔ کی بدحالی
۳۔ قوم اسرائیلؔ کا سزا پانا
۴۔ خداوند خدا کی بنی اسرائیلؔ سے محبّت
۵۔ بنی اسرائیلؔ کا دوبارہ عروج پانا۔

۱ شاہانِ یہُوداہ عُزیّاہ، یوتام، آخز اور حزقیاہ اور شاہِ اِسرائیل یرُبعام بن یُوآس کے عہد میں خداوند کا یہ کلام بیری کے بیٹے ہوسیع پر نازل ہُوا۔

ہوسیع کے بیوی اور بچّے

[2] جب خداوند نے ہوسیع کی معرفت بات کرنا شروع کیا تب خداوند نے اس سے کہا کہ جا اور ایک فاحشہ کو اپنی بیوی بنالے اور بدکاری کی اولاد کو اپنا لے کیونکہ ملک نے خداوند کو چھوڑ کر نہایت شرمناک بدکاری کا ارتکاب کیا ہے۔ [3] چنانچہ اس نے دِبلائم کی بیٹی جُمر سے شادی کر لی اور وہ حاملہ ہُوئی اور اس کے ہاں بیٹا پیدا ہُوا۔

[4] تب خداوند نے ہوسیع سے کہا، اس کا نام یزرعیل رکھ کیونکہ میں بہت جلد یاہو کے خاندان سے یزرعیل کے خون کا بدلہ لُوں گا اور میں اسرائیل کی بادشاہی کا خاتمہ کر دوں گا۔ [5] اس دِن میں یزرعیل کی وادی میں اِسرائیل کی کمان توڑ دُوں گا۔

[6] جُمر پھر سے حاملہ ہوئی اور اس کے ہاں بیٹی پیدا ہُوئی۔ تب خداوند نے ہوسیع سے کہا۔ اس کا نام لوُرحامہ رکھ کیونکہ میں اسرائیل کے گھرانے پر پھر کبھی رحم نہ کروں گا تاکہ کسی طرح ان کے گناہ معاف کروں۔ [7] لیکن میں یہُوداہ کے گھرانے پر رحم کروں گا اور اُنہیں بچاؤں گا۔ لیکن کمان، تلوار یا جنگ یا گھوڑوں اور سواروں سے نہیں بلکہ خداوند اُن کے خدا کے ذریعہ۔

[8] لوُرحامہ کا دودھ چھڑانے کے بعد جُمر کے ہاں دوسرا بیٹا پیدا ہُوا۔ [9] تب خداوند نے کہا، اس کا نام لُوعمّی رکھ کیونکہ تُم میرے لوگ نہیں ہو، نہ میں تمہارا خدا ہُوں۔

[10] پھر بنی اِسرائیل سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند ہوں گے جسے ناپا یا گِنا نہیں جاسکتا۔ اور جہاں اُن سے یہ کہا گیا تھا کہ تُم میرے لوگ نہیں ہو، وہاں وہ زندہ خدا کے فرزند کہلائیں گے۔ [11] بنی یہُوداہ اور بنی اسرائیل پھر سے متّحد ہو کر اپنے لیے ایک سردار مقرّر کر لیں گے اور اس ملک سے نکل آئیں گے کیونکہ یزرعیل کا دِن عظیم ہوگا۔

۲ اپنے بھائیوں کے لیے میرے لوگو اور اپنی بہنوں کے لیے میری پیاری کہا کرو۔

اِسرائیل کو سزا دے کر بحال کیا گیا

[2] اپنی ماں کی تادیب کرو، اس کو تنبیہ دو،
کیونکہ وہ میری بیوی نہیں ہے،
اور نہ میں اس کا خاوند ہُوں۔
وہ اپنے چہرہ پر سے بدکاری کا عکس
اور اپنی چھاتیوں کے بیچ سے بے وفائی دُور کرے۔
[3] ورنہ میں اسے بے پردہ کر دُوں گا
اور اسے ایسی برہنہ کر دُوں گا جیسی وہ اپنی پیدایش کے دِن تھی؛
میں اسے بیابان کے مانند کر دُوں گا،
اور اسے خشک زمین بنا کر،
پیاس سے مار ڈالُوں گا۔
[4] میں اس کے بچّوں سے محبّت نہ رکھُوں گا،
کیونکہ وہ زنا کی اولاد ہیں۔
[5] ان کی ماں نے چھنالا کیا
اور روسیاہی کر کے حاملہ ہُوئی۔
اس نے کہا، میں اپنے یاروں کے پیچھے چلی جاؤں گی،
جو مجھے اپنی روٹی اور اپنا پانی،
اور اپنے اونی اور کتانی کپڑے اور اپنا روغن اور اپنی مے دیتے ہیں۔
[6] اس لیے میں کانٹے دار جھاڑیوں سے اس کی راہ روک دُوں گا؛
اور ایسی دیوار کھڑی کروں گا کہ وہ اپنی راہ نہ پا سکے۔
[7] اور اپنے یاروں کا تعاقب کرے گی لیکن ان سے جا نہ ملے گی؛
وہ اُنہیں ڈھونڈے گی لیکن نہ پائے گی۔
تب وہ کہے گی،
میں اپنے خاوند کے پاس واپس چلی جاؤں گی جیسے پہلے اس کے پاس تھی،
کیونکہ تب میں آج سے بہتر حالت میں تھی۔
[8] وہ نہیں جانتی کہ میں ہی نے
اس کے لیے اناج، نئی مے اور روغن مہیا کیا،
اور اس پر چاندی اور سونا نچھاور کیا۔
جسے اُنہوں نے بعل کے لیے استعمال کیا۔

[9] اس لیے میں اپنا غلّہ فصل کے وقت،
اور اپنی نئی مے جب وہ تیّار ہو، لے لُوں گا۔
میں اپنا اُون اور کتان بھی واپس لُوں گا،
جو اس کی برہنگی پر پردہ ڈالنے کے لیے تھے۔
[10] چنانچہ اب میں اس کی برہنگی
اس کے یاروں کے سامنے بے پردہ کر دُوں گا؛

اور کوئی اُسے میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔
[11] میں اس کے تمام جشن ؛
اس کی سالانہ عیدیں، اس کے نئے چاند،
اس کی سبتیں ، الغرض اس کی تمام مقرّرہ عیدوں کو موقوف کر
دُوں گا۔
[12] میں اس کے انگور اور انجیر کے درختوں کو تباہ کر دُوں گا،
جسے وہ اپنے یاروں کی طرف سے ملی ہُوئی اُجرت بتاتی ہے ؛
میں اُنہیں جنگل بنا دُوں گا،
اور جنگلی جانور اُنہیں کھا جائیں گے۔
[13] جتنے دِنوں تک اس نے بعل معبودوں کے لیے بخور جلایا ؛
اُتنے دِنوں کے لیے میں اسے سزا دُوں گا ؛
وہ انگوٹھیوں اور زیوروں سے آراستہ ہو کر،
اپنے یاروں کے پیچھے گئی،
لیکن مجھے بھول گئی،
خداوند فرماتا ہے۔

[14] اس لیے اب میں اسے پھُسلا کر ؛
بیابان میں لے جاؤں گا
اور اس سے میٹھی میٹھی باتیں کروں گا۔
[15] وہاں میں اسے اس کے تاکستان لَوٹا دُوں گا،
اور عکور کی وادی کو درِ اُمیّد بنا دُوں گا۔
وہاں وہ اپنے ایّامِ جوانی کی مانند نغمہ سرا ہوگی،
اس دِن کی طرح جب وہ مصر سے نکل آئی تھی۔

[16] اس وقت، خداوند فرماتا ہے،
تُو مجھے اپنا خاوند کہہ کر پُکارے گی ؛
اور پھر کبھی مجھے اپنا آقا نہ کہے گی۔
[17] میں اس کے لبوں پر سے بعل معبودوں کے نام ہٹا دُوں گا ؛
اور پھر کبھی اُن کے نام نہ لیے جائیں گے۔
[18] اس وقت میں ان کے لیے
زمین کے جانوروں اور ہوا کے پرندوں
اور زمین پر رینگنے والے جانداروں کے ساتھ عہد باندھُونگا۔
میں ملک میں سے
کمان، تلوار اور جنگ کو الگ کر دُوں گا،
تاکہ سب لوگ سکون اور اطمینان سے لیٹ سکیں۔
[19] اور میں ہمیشہ کے لیے تجھے اپنا بناؤں گا ؛
اور تجھ سے صداقت اور انصاف
اور محبّت اور شفقت کے ساتھ رشتہ جوڑوں گا۔
[20] میں تجھے وفاداری سے اپنے ساتھ نامزد کروں گا،
اور تُو خداوند کو پہچان لے گی۔

[21] اور اس وقت میں سُنوں گا، خداوند یوں فرماتا ہے —
میں آسمان کی سُن کر اسے جواب دُوں گا،
اور وہ زمین کی سُنے گا ؛
[22] اور زمین اناج
نئی مَے اور روغن کی سُنے گی،
اور وہ یزرعیل کی سُنیں گے۔
[23] میں خود اسے اپنے لیے ملک میں لاؤں گا ؛
جسے میں نے 'لورحامہ' (جو میری محبوبہ نہیں) کہا اسے اپنا پیار
جتاؤں گا۔
اور جنہیں لوعمّی (میرے لوگ نہیں) کہا گیا اُنہیں 'تُم میرے
لوگ ہو' کہوں گا ؛
اور وہ 'تُو میرا خدا ہے' کہیں گے۔

ہوسیع کا اپنی بیوی سے ملاپ

۳ خداوند نے مجھ سے کہا، جا اور اپنی بیوی سے پھر محبّت جتا حالانکہ وہ کسی اور کی محبوبہ ہے اور زانیہ ہے۔ اس سے محبّت کر جس طرح خداوند اسرائیلیوں سے محبّت کرتا ہے حالانکہ وہ دوسرے معبودوں کی طرف مُڑتے ہیں اور چڑھاوے کی کشمش کی ٹکیوں کی طرف مرغوب رہتے ہیں۔ [2] چنانچہ اسے میں چاندی کے پندرہ مثقال اور ایک ہومر اور ایک لیتیک جَو کے عوض خرید لایا۔ [3] پھر میں نے اس سے کہا، تجھے میرے ساتھ بہت دِنوں تک رہنا ہے۔ بدکاری نہ کر، نہ کسی غیر مرد سے ناجائز تعلقات رکھ اور میں تیرے ساتھ رہُوں گا۔

[4] کیونکہ بنی اِسرائیل بہت دِنوں تک بنا بادشاہ یا حاکم، بنا قربانی یا مُقدّس پتھروں اور بنا اُفود یا بُت کے رہیں گے۔ [5] اس کے بعد بنی اِسرائیل لَوٹ آئینگے اور خداوند اپنے خدا اور اپنے بادشاہ داؤد کو ڈھونڈیں گے اور آخری دِنوں میں وہ کانپتے ہُوئے خداوند کے پاس آئینگے اور اس کی رحمت کے طالب ہوں گے۔

اِسرائیل کے خلاف الزام

۴ اَے بنی اِسرائیل، خداوند کا کلام سُنو،
کیونکہ خداوند کو تمہارے خلاف جو اس ملک میں رہتے ہو
الزام لگانا ہے:
اس ملک میں نہ تو وفاداری ہے نہ محبّت،
اور نہ ہی خداشناسی ہے۔
۲ یہاں صرف بدگوئی، دروغ گوئی اور کُشت و خون،
اور چوری اور زناکاری ہے؛
وہ تمام حدود توڑتے ہیں،
اور خون پر خون ہوتا ہے۔
۳ اس لیے ملک ماتم کرتا ہے،
اور اس کے باشندے ناتواں ہو رہے ہیں؛
اور زمین کے جانور اور ہوا کے پرندے
اور سمندر کی مچھلیاں مر رہی ہیں۔

۴ لیکن کوئی شخص الزام نہ لگائے،
نہ کوئی شخص دوسرے پر تہمت لگائے،
کیونکہ تمہارے لوگ ان کی مانند ہیں
جو کاہن کے خلاف الزام لگاتے ہیں۔
۵ تُم دِن اور رات کو ٹھوکر کھاتے ہو،
اور تمہارے ساتھ انبیاء بھی ٹھوکر کھاتے ہیں
اس لیے میں تیری ماں کو تباہ کروں گا —
۶ میرے لوگ معرفت کے نہ ہونے سے تباہ ہو گئے۔

چونکہ تُم نے معرفت کو ٹھکرایا،
اس لیے میں بھی تمہیں اپنی کہانت سے ٹھکراتا ہُوں؛
چونکہ تُم نے اپنے خدا کی شریعت کو بھلا دیا ہے،
اس لیے میں بھی تمہاری اولاد کو بھول جاؤں گا۔
۷ جوں جوں کاہنوں کی تعداد بڑھتی گئی،
وہ میرے خلاف اور بھی گناہ کرتے گئے؛
اُنہوں نے اپنا جلال نہایت رُسوا شَے کے معاوضہ میں بدل دیا۔
۸ وہ میرے لوگوں کے گناہوں پر پلتے ہیں
اور ان کی شرارت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔
۹ پس جیسا لوگوں کا حال ویسا ہی کاہنوں کا حال ہوگا،
میں اُن دونوں کو اُن کی روِشوں کی سزا دُوں گا
اور اُنہیں اُن کے اعمال کا بدلہ دُوں گا۔
۱۰ وہ کھاتو لیں گے لیکن سیر نہ ہوں گے؛
وہ بدکاری میں لگے رہیں گے لیکن بڑھیں گے نہیں،
کیونکہ اُنہوں نے خداوند کو ترک کر دیا
۱۱ تاکہ اپنے آپ کو بدکاری،
اور پرانی اور نئی مَے کے حوالے کر دیں،
جس سے میرے لوگوں کی دانش جاتی رہے۔
۱۲ وہ لکڑی کے بُت سے مشورہ لیتے ہیں
اور لکڑی کی چھڑی سے جواب پاتے ہیں۔
بدکاری کی رُوح اُنہیں گمراہ کرتی ہے؛
اور وہ اپنے خدا کے وفادار نہ رہے۔
۱۳ وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر قربانیاں گذرانتے ہیں
اور ٹیلوں پر اور بلُوط، چنار
اور بطم کے پیڑوں کے خوشگوار سائے میں
بخُور جلاتے ہیں۔
اس لیے تمہاری بیٹیاں بدکاری پر
اور تمہاری بہوئیں زنا پر اُتر آتی ہیں۔

۱۴ جب تمہاری بیٹیاں بدکاری پر اُتر آتی ہیں
تب میں اُنہیں سزا نہ دُوں گا،
نہ تمہاری بہوؤں کو
جب وہ زنا کر بیٹھتی ہیں،
کیونکہ مرد خُود کسبیوں کے ہمنوا ہوتے ہیں
اور دیوداسیوں کے ساتھ قربانیاں گذرانتے ہیں —
ناسمجھ لوگ تباہ ہو جائیں گے۔

۱۵ اے اِسرائیل، خواہ تُم زناکاری کرو،
لیکن یہُوداہ کو گنہگار نہ ہونے دو۔

تُم جلجال کو نہ جاؤ؛
نہ ہی بیت اون تک جاؤ۔
اور نہ خداوند کی حیات کی قسم کھاؤ!
۱۶ بنی اِسرائیل ایک ضِدّی بچھیا کی مانند،

ضِدّی ہیں۔
پھر خداوند اُنہیں برّوں کی مانند
چراگاہ میں کیوں کر چرائے؟
۱۷ افرائیم بُتوں سے مل گیا؛
اسے اکیلا چھوڑ دو!
۱۸ حالانکہ اُن کے جام وسبُو ہٹائے گئے،
حالانکہ وہ میخواری سے سیر ہو چکے ہیں۔
پھر بھی وہ اپنی بدکاری جاری رکھتے ہیں؛
اُن کے حکمرانوں کو شرمناک روشیں زیادہ عزیز ہیں۔
۱۹ گردباد اُنہیں تیزی سے اُڑا لے جائے گا
اور اُن کی قربانیاں اُنہیں رُسوا کریں گی۔

اِسرائیل کے خلاف فیصلہ

۵ اے کاہنو، اسے سُنو!
اے اِسرائیلیو! اس پر دھیان دو۔
اے شاہی خاندان! سُن،
تمہارے خلاف یوں فیصلہ کیا گیا ہے:
تُم مِصفاہ میں پھندا،
اور تبُور پر پھیلا ہُوا جال بن گئے ہو۔
۲ باغی خونریزی میں غرق ہو گئے۔
لیکن میں اُن سب کی تادیب کروں گا۔
۳ میں افرائیم کے تمام بھید جانتا ہُوں؛
اور اِسرائیل بھی مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔
اے افرائیم، تُو اب بدکاری پر مائل ہُوا؛
اور اسرائیل بھی بداخلاق ہے۔

۴ ان کے اعمال اُنہیں اپنے خدا کی طرف
رجوع ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔
ان کے دل میں بدکاری کی رُوح سمائی ہُوئی ہے؛
وہ خداوند کو نہیں جانتے۔
۵ اِسرائیل کی ضِد ان کے خلاف گواہی دیتی ہے؛
اور بنی اِسرائیل، یہاں تک کہ افرائیم بھی، اپنے گناہوں
میں ٹھوکر کھائیں گے؛
اور ان کے ساتھ یہُوداہ بھی ٹھوکر کھائے گا۔
۶ جب وہ اپنے گلّوں اور ریوڑوں کے ساتھ
خداوند کو ڈھونڈنے نکلتے ہیں،
تو وہ اسے نہیں پائیں گے؛
کیونکہ وہ ان سے دُور ہو چُکا ہے۔
۷ وہ خداوند کے وفادار نہ رہے؛
کیونکہ وہ ناجائز اولاد پیدا کرتے ہیں۔
اب ان کے نئے چاند کے تہوار
اُنہیں اور ان کے کھیتوں کو کھا جائیں گے۔
۸ جبعہ میں نرسنگا،
اور رامہ میں قرنا پھُونکو۔
بیت اَون میں جنگ کی للکار دو؛
اے بنیمین، آگے بڑھ۔
۹ سزا کے دِن
افرائیم ویران ہو جائے گا۔
جو یقیناً ہونے والا ہے
اسے میں نے اسرائیل کے قبائل کو جتا دیا ہے۔
۱۰ یہُوداہ کے اُمراء ان لوگوں کی مانند ہیں
جو سرحدوں کے نشان ہٹاتے ہیں۔
میں پانی کے سیلاب کی طرح اپنا قہر
ان پر انڈیل دُوں گا۔
۱۱ افرائیم مظلوم ہُوا،
اور سزا اسے روندا گیا،
کیونکہ وہ بُتوں کی تقلید پر قانع ہے۔
۱۲ میں افرائیم کے لیے کیڑے کے مانند،
اور بنی یہُوداہ کے لیے گھُن کی مانند ہُوں۔
۱۳ جب افرائیم نے اپنی علالت،
اور یہُوداہ نے اپنے گھاؤ دیکھے،
تب افرائیم نے اسُور کا رُخ کیا،
اور شہنشاہِ اعظم سے مدد کی درخواست کی۔
لیکن وہ تجھے شفا نہیں دے سکتا،
نہ تیرے زخم ٹھیک کر سکتا ہے۔
۱۴ میں افرائیم کے لیے شیرِ ببر کی مانند
اور یہُوداہ کے لیے بڑے شیر کی مانند ہُوں گا۔
میں اُنہیں پھاڑ کر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دُوں گا اور چلا جاؤں گا؛
میں اُنہیں لے جاؤں گا اور کوئی اُنہیں چھڑانے والا نہ ہوگا۔
۱۵ پھر جب تک وہ اپنے گناہوں کا اقرار نہیں کرتے
میں اپنے مقام کو واپس چلا جاؤں گا۔

وہ میرا چہرہ ڈھونڈیں گے؛
اور اپنی مصیبت میں بڑی سرگرمی سے مجھے ڈھونڈیں گے۔

اسرائیل تائب نہ ہُوا

۶ چلو، ہم خداوند کی طرف لَوٹ چلیں۔
اس نے ہمیں پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا
لیکن وہ ہمیں شفا بخشے گا؛
اس نے ہمیں زخمی کیا ہے
لیکن وہی ہماری چوٹوں پر پٹّی باندھے گا۔
۲ دو دِنوں کے بعد وہ ہمیں جِلائے گا؛
اور تیسرے دِن وہ ہمیں بحال کرے گا،
تاکہ ہم اس کی حضُوری میں جئیں۔
۳ آؤ ہم خداوند کو جانیں؛
آؤ ہم اسے جاننے کی کوشش کریں۔
جس طرح آفتاب کا طلوع ہونا یقینی امر ہے،
اسی طرح وہ ظاہر ہوگا؛
وہ موسمِ سرما کے مینہ کی مانند ہمارے پاس آئے گا،
گویا موسمِ بہار کی برسات کی مانند جو زمین کو سیراب کرتی ہے۔

۴ اَے افرائیم، میں تیرے ساتھ کیا کروں؟
اَے یہُوداہ، میں تیرے ساتھ کیا کروں؟
کیونکہ تمہاری محبّت صبح کے کہر،
اور علی الصبح کی اوس کی مانند ہے جو غائب ہو جاتی ہے۔
۵ اس لیے میں نے تمہیں اپنے نبیوں کے ذریعہ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا،
اور اپنے مُنہ کے کلام سے مار ڈالا؛
میرے فیصلے بجلی کی مانند تُم پر چمکے۔
۶ کیوں کہ میں رحم کا خواہاں ہُوں، قربانی کا نہیں،
اور سوختنی قربانیوں سے بڑھ کر خداشناسی چاہتا ہُوں۔
۷ اُنہوں نے آدم کی مانند معاہدہ توڑ دیا۔
انہوں نے وہاں مجھ سے بے وفائی کی۔
۸ جلعاد شریروں کی بستی ہے،
جہاں کے نقشِ قدم خُون آلودہ ہیں۔
۹ جس طرح رہزنوں کے غول کسی شخص کی گھات میں بیٹھے رہتے ہیں،
اسی طرح کاہنوں کے گروہ بھی کرتے ہیں؛
وہ سِکم کی راہ میں قتل کرتے ہیں
اور شرمناک جرائم کرتے ہیں۔
۱۰ میں نے اِسرائیل کے گھرانے میں
ایک ہولناک شَے دیکھی ہے۔
وہاں افرائیم بدکاری کرتا ہے
اور اِسرائیل ناپاک ہوتا ہے۔
۱۱ تیرے لیے بھی اَے یہُوداہ،
صِلہ مقرّر کیا جا چُکا ہے۔
جب بھی میں اپنے لوگوں کو بحال کروں گا،

۷ اور جب بھی میں اِسرائیل کو شفا بخشوں گا،
تب افرائیم کے گناہ ظاہر ہو جائیں گے
اور سامریہ کے جرائم آشکارا ہوں گے۔
وہ دغاباز ہیں،
چور گھر میں گُھس آتے ہیں،
اور ڈاکو سڑکوں پر لُوٹ لیتے ہیں۔
۲ لیکن اُنہیں احساس نہیں ہوتا
کہ مجھے ان کے تمام بُرے اعمال یاد ہیں۔
اُن کے گناہوں نے اُنہیں گھیر لیا ہے؛
وہ ہمیشہ میرے سامنے رہتے ہیں۔

۳ وہ اپنی شرارت سے بادشاہ کا دل بہلاتے ہیں؛
اور اپنی دروغ گوئی سے اُمراء کو خوش رکھتے ہیں۔
۴ وہ سب زناکار ہیں،
جو تنور کی مانند جلتے رہتے ہیں
جس کی آگ پکانے والے کو
آٹا گُوندھنے سے لے کر اس کے اُبھر آنے تک
تیز کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔
۵ ہمارے بادشاہ کے جشن کے دِن
اُمراء مَے سے مخمُور ہو گئے،
اور اس نے مسخروں سے ہاتھ ملائے۔
۶ اُن کے دل تنور کی مانند ہیں؛
اور وہ اس سے دھوکے سے ملتے ہیں۔
اُن کا جذبہ تمام رات اندر ہی اندر دہکتا رہتا ہے؛
اور صبح کو آگ کے شعلوں کی مانند بھڑک اُٹھتا ہے۔

۷ وہ سب کے سب تنور کی مانند گرم رہتے ہیں؛
اور اپنے حکمرانوں کو کھا جاتے ہیں۔
اُن کے تمام بادشاہ مارے جاتے ہیں،
لیکن اُن میں سے کوئی مجھے نہیں پکارتا۔

۸ افرائیم مختلف قوموں سے مِل جُل گیا ہے؛
افرائیم ایک چپاتی ہے جو پلٹی نہ گئی ہو۔
۹ پردیسیوں نے اس کی قوّت کو توڑ ڈالا،
لیکن اسے اس کا احساس نہیں ہے۔
اس کے بال سفید ہو گئے ہیں،
لیکن اس کا بھی اسے علم نہیں ہے۔
۱۰ اسرائیل کی ضِد اس کے خلاف گواہی دے رہی ہے،
لیکن ان سب کے باوجود بھی
وہ خداوند اپنے خدا کی طرف نہیں لَوٹتا
اور نہ ہی اس کا طالب ہوتا ہے۔

۱۱ افرائیم ایک فاختہ کی مانند ہے،
جو بیوقوف ہے اور جسے بآسانی بہکایا جا سکتا ہے۔
کبھی تو وہ مِصر کو پکارتے ہیں،
اور کبھی اسور کی جانب رُخ کرتے ہیں۔
۱۲ جب وہ جائیں گے تب میں اپنا جال اُن پر پھیلاؤں گا؛
اور اُنہیں ہوا کے پرندوں کی طرح نیچے کھینچ لاؤں گا۔
اور جب میں اُنہیں یکجا ہوتے سُنوں گا،
تب میں اُنہیں پکڑوں گا۔
۱۳ اُن پر افسوس،
کیونکہ وہ مجھ سے بھٹک گئے ہیں!
وہ برباد ہو جائیں،
کیونکہ اُنہوں نے میرے خلاف بغاوت کی ہے!
میں اُن کا فدیہ دینا چاہتا ہُوں
لیکن وہ میرے خلاف دروغ گوئی کرتے ہیں۔
۱۴ وہ اپنے دل سے مجھ سے فریاد نہیں کرتے
لیکن اپنے بستروں پر پڑے ہُوئے آہ و زاری کرتے ہیں۔
وہ اناج اور نئی مَے کی خاطر اکٹھے ہو جاتے ہیں
لیکن مجھ سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔
۱۵ میں نے اُنہیں تربیت دی اور تقویت بخشی،
لیکن وہ میرے خلاف بُرے منصوبے باندھتے ہیں۔
۱۶ وہ خداتعالیٰ کی طرف نہیں لَوٹتے؛
وہ ناقص کمان کی مانند ہیں۔
اُن کے اُمراء اپنے گستاخ کلام کے سبب سے
تلوار سے مارے جائیں گے۔
اسی لیے ملک مِصر میں
اُن کا مذاق اُڑایا جائے گا۔

اِسرائیل گردباد کی فصل کاٹے گا

۸ نرسنگا اپنے مُنہ سے لگا لو!
چونکہ لوگوں نے میرا عہد توڑا
اور میری شریعت کے خلاف بغاوت کی
اس لیے ایک عقاب خداوند کے گھر کے اوپر ٹُوٹ پڑا ہے۔
۲ اِسرائیل مجھے پُکار کر کہتا ہے،
'اَے ہمارے خدا، ہم تجھے جانتے ہیں!'
۳ لیکن اِسرائیل نے بھلائی کو ٹھکرا دیا؛
اس لیے ایک دشمن اس کا تعاقب کرے گا۔
۴ وہ میری رضامندی کے بنا بادشاہوں کو مُقرّر کرتے ہیں؛
اور میری تصدیق کے بنا اُمراء کا انتخاب کرتے ہیں۔
اپنی چاندی اور سونے سے
خود اپنی تباہی کے لیے
اُنہوں نے اپنے لیے بُت بنائے۔
۵ اے سامریہ! اپنے بچھڑے نما بُت کو پھینک دے،
میرا قہر ان کے خلاف بھڑک اُٹھتا ہے۔
وہ کب تک ناپاکی کی حالت میں رہیں گے؟
۶ وہ اِسرائیل میں بنائے گئے ہیں!
یہ بچھڑا جسے ایک کاریگر نے بنایا؛
خدا نہیں ہے۔
سامریہ کے اس بچھڑے کے
ٹکڑے ٹکڑے کیے جائیں گے۔

۷ وہ ہوا بوتے ہیں
اور گردباد کی فصل کاٹتے ہیں۔
نہ ڈنٹھل میں بالیں لگتی ہیں؛
نہ اس میں سے اناج پیدا ہوگا۔
اور اگر اس میں سے اناج پیدا بھی ہو جائے،

تو پردیسی اسے چٹ کر جائیں گے۔
۸ اسرائیل نگلا جا چُکا ہے؛
اب وہ قوموں کے درمیان
ایک ناکارہ شے کی مانند ہے۔
۹ ایک گورخر کی مانند اکیلے بھٹکتے ہُوئے
وہ اسور کو چلے گئے۔
افرائیم اپنے یاروں کے ہاتھ بِک چُکا ہے۔
۱۰ خواہ اُنہوں نے اپنے آپ کو مختلف قوموں کے درمیان بیچ دیا،
لیکن میں اب اُنہیں اِکٹّھا کروں گا۔
وہ ایک زبردست بادشاہ کے ظلم کا شکار ہو کر
ناتوان ہوتے جائیں گے۔

۱۱ حالانکہ افرائیم نے گناہ کی قربانیوں کے لیے قربان گاہیں تعمیر کیں،
لیکن یہ اب گناہ گاری کی قربان گاہیں بن گئی ہیں۔
۱۲ حالانکہ میں نے ان کے لیے اپنی شریعت کی کئی چیزیں لکھ دیں،
لیکن اُنہوں نے اُنہیں پرایا سمجھا۔
۱۳ وہ میرے حق میں قربانیاں گذرانتے ہیں
اور وہ اُن کا گوشت کھاتے ہیں،
لیکن خداوند ان سے خوش نہیں ہوتا۔
اب وہ ان کی شرارت یاد کرے گا
اور ان کے گناہوں کی سزا دے گا:
اور وہ مصر لوٹ جائیں گے۔
۱۴ اسرائیل اپنے خالق کو فراموش کر چُکا ہے
اور اس نے محل تعمیر کیے؛
یہوداہ نے کئی شہروں کو مستحکم کر لیا۔
لیکن میں اُن کے شہروں پر آگ نازل کروں گا
جو ان کے قلعوں کو بھسم کر دے گی۔

اسرائیل کی سزا

۹ اَے اسرائیل، مسرور نہ ہو؛
دوسری قوموں کی طرح شادمان نہ ہو۔
کیونکہ تُو نے اپنے خدا سے بے وفائی کی ہے؛
تُو ہر کھلیان پر فاحشہ کی اُجرت سے خوش ہوتا ہے۔
۲ کھلیان اور مَے نچوڑنے کے حوض لوگوں کا پیٹ نہیں بھرینگے؛
اور نئی شراب اُنہیں دھوکا دے گی۔
۳ وہ خداوند کے ملک میں نہ رہیں گے؛
افرائیم مِصر کو لَوٹے گا
اور اسور میں ناپاک غذا کھائے گا۔
۴ وہ خداوند کے لیے مَے کا تپاون نہ دیں گے،
نہ ہی ان کی قربانیاں اس کو مقبول ہوں گی۔
ایسی قربانیاں ان کے لیے ماتم کرنے والوں کی روٹی کی مانند ہوں گی؛
جتنے لوگ اسے کھائیں گے وہ سب ناپاک ہوں گے۔
یہ غذا صرف اُن ہی کے لیے ہوگی؛
یہ خداوند کی ہیکل میں نہ آئے گی۔

۵ اپنی مقرّرہ عیدوں کے موقعوں پر،
اور خداوند کے تہوار کے دِنوں میں تُم کیا کرو گے؟
۶ خواہ وہ تباہی سے بچ بھی جائیں،
تو بھی مصر اُنہیں اِکٹّھا کرے گا،
اور موف اُنہیں دفن کرے گا۔
ان کی چاندی کے خزانے جھاڑیاں لیں گی،
اور کانٹے اُن کے خیموں پر پھیل جائیں گے۔
۷ سزا کے دِن آ رہے ہیں،
اور حساب کے دِن نزدیک ہیں۔
اسرائیل اسے جان لے۔
تیرے گناہوں کی کثرت
اور تیری عداوت کی شدّت کے باعث،
نبی بے وقوف سمجھا جاتا ہے،
اور الہام یافتہ اِنسان مجنوں قرار دیا جاتا ہے۔
۸ نبی میرے خدا سمیت،
افرائیم کا نگہبان ہے،
پھر بھی اپنی تمام راہوں میں پھندے،
اور خدا کے گھر میں عداوت اس کے منتظر ہوتے ہیں۔
۹ جِبعہ کے دِنوں کی طرح،
وہ بد اخلاقی میں غرق ہو چُکے ہیں۔
خدا اُن کی شرارت کو یاد کرے گا
اور اُنہیں اُن کے گناہوں کی سزا دے گا۔

۱۰ جب میں نے اِسرائیلؔ کو پایا،
تو وہ گویا بیابان کے انگوروں کی مانند تھے؛
اور جب میں نے تمہارے آباواجداد کو دیکھا،
تو یوں لگا کہ میں انجیر کے پیڑ پر پہلا پھل دیکھ رہا ہُوں۔
لیکن جب وہ بعل فغورؔ کے پاس آئے،
تب اپنے آپ کو اس شرمناک بُت کے لیے مخصوص کیا
اور جس چیز پر فریفتہ ہو گئے تھے اُسی کی مانند حقیر بن گئے۔
۱۱ افرائیمؔ کی شان وشوکت پرندہ کی مانند اُڑ جائے گی —
اُن میں نہ پیدایش ہوگی، نہ حاملہ کا وجود ہوگا، بلکہ قرارِ حمل
بھی موقوف ہو جائے گا۔
۱۲ اگر وہ بچّوں کو پال پوس کر بڑا بھی کر لیں،
تو بھی میں ہر ایک کو چھین لُوں گا۔
جب میں اُن سے دُور ہو جاؤں گا
تب اُن کی حالت اور افسوسناک ہوگی!
۱۳ میں نے افرائیمؔ کو صُورؔ کی طرح،
خوشنما جگہ میں لگا ہُوا دیکھا۔
لیکن افرائیمؔ اپنے بچّوں کو
قاتل کے سامنے لے آئے گا۔

۱۴ اَے خداوند! اُنہیں دے —
لیکن تُو اُنہیں کیا دے گا؟
تُو اُنہیں ایسے رحم دے جن میں حمل ساقط ہو جاتے ہوں
اور ایسی چھاتیاں جو خشک ہوں۔

۱۵ جلجالؔ میں اُن کی تمام شرارت کی وجہ سے،
میں نے اُن سے وہاں نفرت کی۔
اُن کے گناہ آلود اعمال کی وجہ سے،
میں اُنہیں اپنے گھر سے نکال دُوں گا۔
میں اب اور اُن سے محبّت نہ رکھوں گا؛
اُن کے تمام اُمراء باغی ہیں۔
۱۶ افرائیمؔ مرجھا گیا ہے،
اُن کی جڑ سوکھ گئی ہے،
اور اُن پر پھل نہیں آتا۔
اگر وہ بچّے جنیں بھی،
تو میں اُن کے دُلاروں کو قتل کر دُوں گا۔

۱۷ میرا خدا اُنہیں ردّ کر دے گا
کیونکہ اُنہوں نے اس کا حکم نہ مانا؛
وہ مختلف قوموں کے درمیان بھٹکتے پھریں گے۔

۱۰

اسرائیلؔ ایک لہلہاتی ہُوئی انگور کی بیل تھا؛
جس میں کثرت سے پھل لگے
جوں جوں اس کا پھل بڑھتا گیا،
اس نے زیادہ قربانگاہیں تعمیر کیں؛
جوں جوں اس کی زمین سدھرتی گئی،
اسی قدر وہ مُقدّس ستُون آراستہ کرتا گیا۔
۲ ان کا دل دغاباز ہے،
اور اب وہ اپنے گناہ کا بار اُٹھائیں۔
خداوند ان کی قربانگاہیں تباہ کر دے گا
اور اُن کے مُقدّس ستُون بھی گرا دے گا۔

۳ تب وہ کہیں گے ''ہمارا کوئی بادشاہ نہیں
کیونکہ ہم نے خداوند کی تعظیم نہ کی۔
لیکن ہمارا کوئی بادشاہ ہوتا بھی،
تو وہ ہمارے لیے کیا کرتا؟
۴ وہ باتیں بہت بناتے ہیں،
جھوٹی قسمیں کھا کھا کر
عہد و پیمان کرتے ہیں؛
اس لیے اُن کے جُتے ہُوئے کھیت میں اُگی ہُوئی زہریلی بُوٹیوں
کی مانند
اُن میں مُقدّمے کھڑے ہو جاتے ہیں۔
۵ سامریہؔ کے باشندے —
بیت آونؔ کے بچھڑے کے بُت کے لیے خوفزدہ ہوں گے۔
اُن کے لوگ اُن کے لیے ماتم کریں گے،
اور اُن کے بُت پرست کاہن بھی،
جو اس کی شان وشوکت سے شادمان تھے،
کیونکہ اب وہ اُن کے بیچ میں سے ہٹا کر جلاوطن کیا گیا۔
۶ اسے اسُورؔ لے جایا جائے گا
اور عظیم شہنشاہ کی نذر کیا جائے گا۔
افرائیمؔ ندامت اُٹھائے گا؛
اور اِسرائیلؔ اپنے لکڑی کے بُتوں سے شرمندہ ہوگا۔

۷ سامریہ اور اس کا بادشاہ
پانی کی سطح پر بہنے والی ٹہنی کی مانند بہہ جائیں گے۔
۸ اور شرارت سے پُر اُونچے مقامات
جو اِسرائیل کا گناہ ہیں تباہ کیے جائیں گے۔
اُن کے مذبحوں پر
کانٹے اور خاردار جھاڑیاں چھا جائیں گی۔
تب وہ پہاڑوں سے کہیں گے، ہمیں چھپا لو!
اور ٹیلوں سے کہیں گے، ہم پر گر پڑو!

۹ اے اِسرائیل تُو جِبعہ کے ایّام سے گناہ کرتا آیا ہے،
اور تُو ابھی تک وہیں ہے۔
کیا جِبعہ میں
جنگ بدکاروں تک نہیں جا پہنچی؟
۱۰ جب میں چاہُوں اُنہیں سزا دُوں گا؛
مختلف قوموں کو اُن کے خلاف اکٹھا کیا جائے گا
تا کہ اُن کے دوہرے گناہ کے سبب سے اُنہیں جکڑ لیں۔
۱۱ افرائیم تربیت یافتہ بچھیا ہے
جو اناج گاہنا پسند کرتی ہے؛
چنانچہ میں اس کی خوبصورت گردن پر
جُوا رکھ دُوں گا۔
اور افرائیم کو ہانکوں گا،
یہُوداہ کو ہل چلانا ہوگا،
اور یعقوب ڈھیلے توڑے گا۔
۱۲ اپنے لیے راستبازی بوؤ،
اور شفقت کے پھل حاصل کرو،
اپنی افتادہ زمین جوتو؛
کیونکہ اب خداوند کے طالب ہونے کا موقعہ ہے،
تا کہ وہ آئے
اور تُم پر راستی برسائے۔
۱۳ لیکن تُم نے شرارت بوئی،
اور بدی کی فصل کاٹی،
تُم نے فریب کا پھل کھایا ہے۔
چونکہ تُم نے خود اپنی قوّت پر
اور اپنے لاتعداد سپاہیوں پر اعتماد کیا۔
۱۴ اس لیے تیرے لوگوں کے خلاف لڑائی کی للکار اُٹھے گی،
تا کہ تیرے سب قلعے ایسے مسمار کیے جائیں گے۔
جیسے شلمن نے لڑائی کے وقت بیت اربیل کو مسمار کیا تھا،
اور ماؤں کو اُن کے بچّوں سمیت زمین پر پٹکا گیا تھا۔
۱۵ چونکہ تیری خباثت اس قدر زیادہ ہے،
اس لیے اے بیت ایل تیرے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا جائے گا۔
جب وہ دِن آئے گا،
تب اِسرائیل کا بادشاہ فنا ہو جائے گا۔

اِسرائیل سے خدا کی محبّت

۱۱ جب اِسرائیل بچّہ ہی تھا کہ میں نے اس سے محبّت کی،
اور اپنے بیٹے کو مصر سے بُلایا۔
۲ لیکن جتنا زیادہ میں اِسرائیل کو بُلاتا گیا،
وہ مُجھ سے اور دُور جاتے رہے۔
اُنہوں نے بعل دیوتاؤں کے لیے قربانیاں پیش کیں
اور مورتوں کے سامنے بخور جلایا۔
۳ میں نے افرائیم کو چلنا سکھایا،
اور اُنہیں گود میں اُٹھایا؛
لیکن اُنہوں نے یہ نہ جانا
کہ میں نے ہی اُنہیں شفا بخشی۔
۴ میں اُنہیں اِنسانی شفقت کی رسّیوں،
اور محبّت کے رشتہ میں جکڑ کر لے گیا؛
میں نے اُن کی گردن پر سے جُوا اٹھایا
اور جھک کر اُنہیں کھانا کھلایا۔

۵ اب جب کہ وہ توبہ کرنے سے انکار کرتے ہیں
تو کیا وہ مصر نہ لَوٹیں گے
اور کیا اسور اُن پر حکومت نہ کرے گا؟
۶ اُن کے شہروں میں تلواریں چلیں گی،
اُن کے پھاٹکوں کے اڑبنگوں کو تباہ کر دیا جائے گا
اور اُن کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا جائے گا۔
۷ میرے لوگ مجھ سے برگشتہ ہونے پر آمادہ ہیں۔
خواہ وہ خدا تعالیٰ کو پُکاریں،
تو بھی وہ اُن کو ہرگز اعزاز نہ بخشے گا۔

۸ اے افرائیم میں تجھ سے کیسے دست بردار ہو جاؤں؟

اور اے اِسرائیل ؔمیں تجھے کیسے ترک کروں؟
میں تیرے ساتھ ادمہ ؔکی مانند کیسے سلوک کروں؟
اور تجھے صبوئیم ؔکی مانند کیسے بناؤں؟
میرے ضمیر میں تغیُّر آ چُکا ہے؛
اور میری تمام شفقت اُمنڈ آئی ہے۔
۹ میں اپنے شدید قہر کو بھڑکنے نہ دُوں گا،
نہ میں پلٹ کر افرائیم ؔکو تباہ کروں گا۔
کیونکہ میں خدا ہُوں، اِنسان نہیں —
تمہارے درمیان سکونت کرنے والا قدُّوس ہُوں۔
میں قہر لے کر نہ آؤں گا۔
۱۰ وہ خداوند کی پیروی کریں گے؛
وہ شیرِ ببر کی طرح گرجے گا۔
اور جب وہ گرجے گا،
تب اُس کے بچّے تھرتھراتے ہُوئے مغرب سے آئیں گے۔
۱۱ وہ مِصر ؔکے پرندوں
اور اسور ؔکے کبوتروں کی مانند،
کانپتے ہُوئے آئیں گے۔
اور میں اُنہیں اُن کے گھروں میں بساؤں گا،
خداوند یوں فرماتا ہے۔

اِسرائیل کا گناہ

۱۲ افرائیم ؔنے دروغ گوئی سے،
اور اِسرائیل ؔکے گھرانے نے مکّاری سے مجھے گھیر رکھا ہے۔
اور یہُوداہ وفادار اور قدُّوس خدا کے خلاف،
بے قابو بنا رہتا ہے۔

۱۲

افرائیم ؔہوا کھا کر پیٹ بھرتا ہے؛
وہ دِن بھر بادِ مشرق کا پیچھا کرتا رہتا ہے
اور لگاتار دروغ گوئی اور تشدُّد کو فروغ دیتا ہے۔
وہ اسور ؔکے ساتھ معاہدہ کرتا ہے
اور مِصر ؔکو زیتون کا تیل بھیجتا ہے۔
۲ خداوند کو یہُوداہ کے خلاف بھی شکایت ہے؛
وہ یعقوب ؔکو اس کی روِشوں کے مطابق سزا دے گا
اور اس کے اعمال کے مطابق صلہ دے گا۔
۳ اس نے رحم میں اپنے بھائی کی ایڑی پکڑی؛
اور بڑا ہو کر خدا کے ساتھ کُشتی لڑی۔
۴ وہ فرشتہ سے بھی لڑا اور اس پر غالب آیا؛
وہ رویا اور اس سے گڑگڑا کر مناجات کی۔
اس نے اسے بیت ایل ؔمیں پایا
اور وہاں اس سے بات چیت کی —
۵ یعنی خداوند ربُّ الافواج سے،
جس کا ممتاز نام یہوواہ ہے!
۶ لیکن تُو اپنے خدا کی طرف لَوٹ جا؛
محبّت اور انصاف کو قائم رکھ،
اور ہمیشہ اپنے خدا کا منتظر رہ۔

۷ سوداگر جھوٹا ترازو استعمال کرتا ہے؛
اسے دھوکا دینے میں لطف آتا ہے۔
۸ افرائیم ؔشیخی مارتا ہے کہ،
میں بہت بڑا رئیس ہُوں ؛میں دولت مند بن گیا ہُوں۔
میری اس قدر دولت کے باعث
وہ مجھ میں کوئی برائی یا گناہ نہ پائیں گے۔
۹ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں،
جو تمہیں مِصر ؔمیں سے نکال لایا؛
میں تمہیں پھر خیموں میں ایسا بساؤں گا،
جیسے تمہاری مقرّرہ عیدوں کے ایّام میں ہُوا کرتا تھا۔
۱۰ میں نے نبیوں سے کلام کیا،
انہیں بہت سی رویتیں دکھائیں
اور ان کی معرفت تمثیلیں بتائیں۔
۱۱ کیا جلعاد ؔبدکار رہے؟
اس کے لوگ ناکارہ ہیں!
کیا جلجال ؔمیں بَیل ذبح کیے جاتے ہیں؟
ان کے مذبحے جُتے ہُوئے کھیت میں
پڑے ہُوئے پتّھروں کے ڈھیر کی مانند ہوں گے۔
۱۲ یعقوب ؔارام ؔکے ملک کو فرار ہو گیا؛
اور اِسرائیل ؔنے بیوی کی خاطر ملازمت کی،
اور اس کی قیمت چکانے کے لیے گلّہ بانی کی۔
۱۳ خداوند نے ایک نبی کے ذریعہ اِسرائیل ؔکو مِصر ؔسے نکال لیا،
ایک نبی ہی کے ذریعہ اس نے ان کی خبر لی۔
۱۴ لیکن افرائیم ؔنے اسے شدید غُصّہ دلایا؛
اس لیے اس کا خداوند اس کی خونریزی کا گناہ اسی کی گردن
پر رکھے گا

اور اسے اپنی توہین کا صِلہ دے گا۔

اِسرائیل کے خلاف خدا کا قہر

۱۳ جب افرائیم بولتا تھا تو لوگ کانپ اُٹھتے تھے؛
اسے اسرائیل میں اعزاز بخشا گیا۔
لیکن وہ بعل کی عبادت کرنے سے گنہگار ٹھہرا
اور مر گیا۔

۲ اب وہ اور بھی گناہ کرتے ہیں؛
اور اپنی چاندی سے اپنے لیے بُت بناتے ہیں،
جو نہایت چالاکی سے تراشی ہُوئی مورتیں ہیں،
اور سب کی سب فنکاروں کی دستکاری ہیں۔
اُن لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ،
''وہ اِنسان کی قربانی گذرانتے ہیں
اور بچھڑوں کے بُتوں کو چومتے ہیں۔
۳ لہٰذا وہ صبح کے کہر،
اور علی الصبح کی غائب ہونے والی اوس،
اور کھلیان سے اُڑنے والی بھوسی،
یا کھڑکی میں سے نکلتے ہُوئے دھوئیں کی مانند ہوں گے۔

۴ لیکن میں خداوند تمہارا خدا ہُوں،
جو تمہیں مِصر میں سے نکال لایا۔
تُم میرے سوا کوئی اور خدا نہ جاننا،
اور میرے سوا کوئی اور نجات دینے والا نہیں۔
۵ میں نے بیابان میں،
یعنی چلچلاتی ہُوئی دھوپ کے ملک میں تمہاری خبر گیری کی۔
۶ جب میں انہیں کھانا کھلاتا تو وہ سیر ہو جاتے؛
اور جب وہ سیر ہو گئے تو مغرور ہو گئے؛
تب وہ مجھے فراموش کر بیٹھے۔
۷ اس لیے میں ان پر شیرِ ببر کی طرح جھپٹ پڑوں گا،
اور چیتے کی مانند راہ میں گھات لگائے بیٹھا رہُوں گا۔
۸ میں اس ریچھنی کی مانند جس کے بچّے چھین لیے گئے ہوں،
اُن پر حملہ کروں گا اور انہیں پھاڑ کر رکھ دُوں گا۔
ایک شیر ببر کی مانند میں اُنہیں نگل جاؤں گا،
ایک جنگلی جانور اُنہیں پھاڑ ڈالے گا۔

۹ اے اِسرائیل، تُو تباہ ہو چُکا ہے،
کیونکہ تُو میرا یعنی اپنے مددگار کا مخالف ہے۔
۱۰ تیرا وہ بادشاہ کہاں ہے جو تجھے بچائے؟
تیرے تمام شہروں کے وہ اُمراء کہاں ہیں،
جن کے متعلق تُو نے کہا تھا،
مجھے بادشاہ اور اُمراء عنایت کر؟
۱۱ اس لیے اپنے قہر میں مَیں نے تجھے بادشاہ دیا،
اور اپنے غضب میں اسے مٹا دیا۔
۱۲ افرائیم کی خطا جمع کی گئی،
اور اس کے گناہ درج کیے گئے۔
۱۳ وہ دردِ زہ کی مانند تکلیف میں مبتلا ہے،
لیکن وہ ایک بے عقل بچّہ ہے؛
کیونکہ جب وقت قریب آتا ہے،
تب وہ رحم کے مُنہ تک نہیں آتا۔

۱۴ میں اُنہیں قبر کے قابو سے چھڑا دُوں گا؛
اور اُنہیں مَوت سے نجات دُوں گا۔
اَے موت، تیری وبا کہاں ہے؟
اَے قبر تیری ہلاکت کہاں ہے؟

میں ہرگز رحم نہ کروں گا۔
۱۵ چاہے وہ اپنے بھائیوں کے درمیان بڑھتا رہے۔
خداوند کی طرف سے بادِ مشرق آئے گی،
جو بیابان کی جانب سے چلے گی؛
اُس کا سوتا سوکھ جائے گا
اور اس کا چشمہ خشک ہو جائے گا۔
اس کے گودام میں سے
تمام خزانے لُوٹ لیے جائیں گے۔
۱۶ سامریہ کے باشندے اپنی خطاؤں کا بوجھ اُٹھائیں گے،
کیونکہ اُنہوں نے اپنے خدا کے خلاف بغاوت کی ہے۔
وہ تلوار سے مارے جائیں گے؛
اور اُن کے چھوٹے بچّے زمین پر پٹکے جائیں گے،
اور اُن کی حاملہ عورتیں چیر ڈالی جائیں گی۔

رحمت کی خاطر توبہ

۱۴ اَے اِسرائیل، خداوند اپنے خدا کی طرف لَوٹ آ۔
تیرے گناہ تیرے زوال کا باعث بنے!

۲ کلام اپنے ساتھ لے کر
خداوند کی طرف لَوٹ آ۔
اُس سے کہہ:
ہمارے تمام گناہ بخش دے
اور فضل سے ہمیں قبول فرما،
تا کہ ہم اپنے لبوں سے شکرگزاری ادا کریں۔
۳ اسوؔر ہمیں بچا نہیں سکتا؛
نہ ہم لڑائی کے گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔
ہم پھر کبھی اپنے ہاتھوں سے بنائی ہُوئی چیزوں کو
اپنے معبود نہ کہیں گے،
کیوں کہ یتیموں پر رحم کرنے والا صرف تُو ہی ہے۔

۴ میں اُن کی ضِد کا علاج کروں گا
اور اُن سے بے حد محبّت رکھوں گا،
کیونکہ میرا قہر اُن پر سے ٹل گیا ہے۔
۵ میں اِسرائیلؔ کے لیے اوس کی مانند ہُوں گا؛
اور وہ سوسن کی مانند پھولے گا۔
اور لُبنانؔ کے دیودار کی مانند
اپنی جڑیں پھیلائے گا؛
۶ اس کی ملائم کونپلیں بڑھیں گی۔
اس کی خوبصورتی زیتون کے پیڑ کی مانند ہوگی،
اور اس کی خوشبو لُبنانؔ کے دیودار کے مانند ہوگی۔
۷ لوگ پھر سے اس کے سایہ میں بسیں گے۔
اور وہ اناج کی مانند بڑھے گا۔
وہ انگور کی بیل کی مانند شگفتہ ہوگا،
اور اس کی شہرت لُبنانؔ کی مَے کی مانند ہوگی۔
۸ اَے افرائیمؔ مجھے بُتوں سے اور کیا سروکار ہے؟
میں اسے جواب دُوں گا اور اس کی خبرگیری کروں گا۔
میں صنوبر کے ہرے پیڑ کی مانند ہُوں؛
تُو مجھ ہی سے برومند ہُوا۔

۹ دانشمند کون ہے؟ وہی ان چیزوں کو سمجھ پائے گا۔
دُور اندیش کون ہے؟ وہی انہیں جان لے گا۔
کیونکہ خداوند کی راہیں راست ہیں؛
اور راستباز اُن پر چلتے ہیں،
لیکن سرکش ان میں ٹھوکر کھاتے ہیں۔

یوایل

پیش لفظ

اس کتاب کا مُصنّف ایک نبی یوایلؔ بن فتوایلؔ ہے۔

بعض علماء اس کتاب کو چھٹی صدی اور بعض نویں صدی ق۔م کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ یہ کتاب لوگوں کو آگاہ کرتی ہے کہ خداوند خدا کا ایک ہیبتناک دِن آنے والا ہے جس میں وہ اہلِ یہُوداہؔ پر اُن کی بدکاری ظاہر کرے گا، جس کی سزا اُنہیں ملنے ہی والی ہے۔

اس کتاب میں بنی اِسرائیلؔ کے دشمنوں کی عدالت کیے جانے کی طرف اشارہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ بالآخر اُنہیں ان کی بدکاریوں کی سزا دی جائے گی لیکن خدا اپنے بندوں کو پھر سے بحال کرے گا، اُنہیں برکت دے گا اور اپنی پاک رُوح اُن پر نازل فرمائے گا۔

اس کتاب کی تاریخِ تصنیف کے بارے میں کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی گئی ہے۔ صرف یہ کہا گیا ہے کہ یہ نویں صدی ق۔م سے چھٹی صدی ق۔م کی درمیانی مدّت میں کسی وقت ضبطِ تحریر میں آئی۔

اسے تین حِصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ ٹِڈّیوں کا ایک تباہ کُن حملہ (۱:۱۔۲۰)
۲۔ ٹِڈّیوں کے دوسرے شدید حملے کا انتباہ (۲:۱۔۱۷)
۳۔ خداوند خدا کا فیصلہ (۲:۱۸۔۳:۲۱)

۱ خداوند کا کلام جو فتوایل کے بیٹے یوایل پر نازل ہُوا۔

ٹِڈّیوں کا حملہ

۲ اے بزرگو سُنو؛
اے ملک کے تمام باشندو کان لگا کر سُنو۔
کیا تمہارے یا تمہارے آباواجداد کے ایّام میں
کبھی ایسا ہُوا؟
۳ اپنی اولاد سے اس کا تذکرہ کرو،
اور تمہاری اولاد اپنی اولاد کو،
اور اُن کی اولاد آنے والی نسل کو بتائیں۔
۴ جو کچھ ٹِڈّیوں کے غول سے بچا
اسے بڑی ٹِڈّیوں نے کھا لیا؛
اور جو بڑی ٹِڈّیوں نے بچایا
اسے جوان ٹِڈّیوں نے کھا لیا؛
اور جو جوان ٹِڈّیوں نے بچایا
اسے دوسری ٹِڈّیوں نے کھا لیا۔

۵ اے میخوارو، جاگ اُٹھو اور روؤ!
اے مَے نوشی کرنے والو، ماتم کرو؛
نئی مَے کی خاطر ماتم کرو،
کیونکہ وہ تمہارے لبوں سے چھین لی گئی ہے۔
۶ ایک قوم نے میرے ملک پر چڑھائی کی ہے؛
جس کے لوگ زورآور اور بےشمار ہیں؛
اُن کے دانت شیرِ ببر کے دانتوں کی مانند ہیں،
اور اُن کی داڑھیں شیرنی کی داڑھوں کی سی ہیں۔
۷ اُنہوں نے میری انگور کی بیلوں کو اُجاڑ ڈالا
اور میرے انجیر کے پیڑوں کو تباہ کر دیا۔
اُنہوں نے اُن کی چھال چھیل ڈالی
اور انہیں پھینک دیا،
جس سے اُن کی ڈالیاں سفید ہو گئیں۔

۸ ٹاٹ پہنی ہُوئی اس کنواری کی مانند ماتم کرو
جو اپنے جوانی کے خاوند کے لیے رنج کرتی ہے۔
۹ خدا کے گھر سے
نذر کی قربانیاں اور تپاون موقوف ہو چُکے ہیں۔
خداوند کے خدمت گذار کاہن
ماتم کر رہے ہیں۔
۱۰ کھیت تباہ ہو گئے،
اور زمین خشک ہو گئی؛
اناج برباد ہو گیا،
اور نئی مَے خشک ہو گئی،
اور روغن نہ بن پایا۔
۱۱ اے کسانو، مایوس ہو جاؤ،
اے تاکستان کے باغبانو، نوحہ کرو؛
گیہوں اور جَو کے لیے رنج کرو،
کیونکہ کھیتوں کی فصل برباد ہو چُکی ہے۔
۱۲ انگور کی بیل سوکھ گئی
اور انجیر کا پیڑ مرجھا گیا؛
انار، کھجور اور سیب کا پیڑ —
الغرض کھیت کے تمام پیڑ — سوکھ گئے ہیں۔
یقیناً بنی آدم کی خوشی جاتی رہی۔

توبہ کے لیے پیغام

۱۳ اے کاہنو، ٹاٹ پہن لو اور ماتم کرو؛
اے مذبح کے خدمت گزارو، واویلا کرو۔
اے میرے خدا کے خدمت گزارو،
آؤ اور ٹاٹ اوڑھے ہُوئے رات گزارو؛
کیونکہ خدا کے گھر سے
نذر کی قربانیاں اور تپاون موقوف ہو چُکے ہیں۔
۱۴ مُقدّس روزہ کا دِن طے کرو؛
اور مُقدّس اجتماع طلب کرو۔
بزرگوں کو
اور ملک کے تمام باشندوں کو
خداوند اپنے خدا کے گھر میں بُلاؤ،
اور خداوند سے فریاد کرو۔

۱۵ اس دِن پر افسوس!
کیونکہ خدا کا دِن نزدیک ہے،
اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تباہی کی مانند آئے گا۔
۱۶ کیا ہماری اپنی آنکھوں کے سامنے
روزی موقوف نہیں ہُوئی —
اور ہمارے خدا کے گھر سے

خوشی اور شادمانی جاتی نہ رہی؟
[۱۷] بیج ڈھیلوں کے نیچے
جھلس گئے۔
گودام خستہ حال ہیں،
اور کھتّے توڑ دیئے گئے ہیں،
کیونکہ اناج سوکھ گیا ہے۔
[۱۸] جانور کیسے کرّاہ رہے ہیں!
مویشیوں کے ریوڑ چکّر کاٹ رہے ہیں
کیونکہ اُن کے لیے چراگاہ نہیں ہے؛
یہاں تک کہ بھیڑوں کے گلّے بھی پریشان حال ہیں۔

[۱۹] اے خداوند، میں تیرے حضور میں فریاد کرتا ہُوں،
کیونکہ آگ نے بیابان کی چراگاہوں کو بھسم کر ڈالا ہے
اور شعلوں نے جنگل کے تمام پیڑوں کو جلا ڈالا ہے۔
[۲۰] جنگلی جانور بھی تیرے لیے ہانپتے ہیں؛
پانی کے چشمے خشک ہو چُکے ہیں
اور آگ نے بیابان کی چراگاہوں کو بھسم کر ڈالا ہے۔

ٹڈّیوں کا لشکر

۲ صِیّوؔن میں نرسنگا پھونکو؛
میرے کوہِ مُقدّس پر خطرہ کا نعرہ بلند کرو۔
ملک کے تمام باشندے تھرتھرائیں،
کیونکہ خداوند کا دِن آ رہا ہے۔
وہ بالکل قریب ہے —
[۲] وہ تاریکی اور اُداسی کا،
اور گھٹاؤں اور اندھیرے کا دِن ہے۔
جس طرح صبح کی روشنی پہاڑوں پر پھیلتی ہے
اسی طرح ایک بڑا اور زبردست لشکر آ رہا ہے،
جیسا پہلے کبھی نہ آیا تھا
اور نہ آیندہ کسی زمانہ میں آئے گا۔

[۳] اُن کے آگے آگے آگ بھسم کرتی جاتی ہے،
اور ان کے پیچھے شعلے جلاتے رہتے ہیں۔
ان کے سامنے کی زمین باغِ عدن کی مانند ہے،
اور اُن کے پیچھے ایک ویران بیابان ہے —
کوئی شے ان سے بچ نہیں پاتی۔
[۴] ان کی شکل گھوڑوں کی سی ہے؛
اور وہ سواری کے گھوڑوں کی مانند دوڑتے ہیں۔
[۵] وہ رتھوں کی کھڑکھڑاہٹ کی مانند شور مچاتے ہُوئے
پہاڑوں کی چوٹیوں پر چھلانگ مارتے ہیں،
وہ چٹختی ہُوئی آگ کی مانند جو ٹھنٹھ کو بھسم کرتی ہے،
اور ایک زبردست لشکر کی مانند جو لڑائی کے لیے صف آرا ہو۔

[۶] اُنہیں دیکھتے ہی قومیں سخت تکلیف میں مبتلا ہو جاتی ہیں؛
اور ہر چہرہ کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔
[۷] وہ جنگجو سپاہیوں کی طرح دوڑتے ہیں؛
اور جنگی سپاہیوں کی طرح دیواروں پر چڑھ جاتے ہیں۔
وہ سب ایک ہی راہ پر کُوچ کرتے ہیں،
اور اپنی صف نہیں توڑتے۔
[۸] وہ ایک دُوسرے کو دھکّا نہیں دیتے؛
ہر ایک سیدھا آگے کو کُوچ کرتا ہے۔
وہ مورچوں میں کود پڑتے ہیں
لیکن اپنی صف سے نہیں ہٹتے۔
[۹] وہ شہر میں کود پڑتے ہیں؛
اور دیوار پر دوڑتے ہیں۔
وہ گھروں پر چڑھ جاتے ہیں؛
اور چوروں کی مانند کھڑکیوں میں سے گُھس جاتے ہیں۔

[۱۰] ان کے سامنے زمین کپکپاتی ہے،
آسمان لرزتا ہے،
آفتاب اور مہتاب تاریک ہو جاتے ہیں،
اور ستارے ہمیشہ کے لیے بے نور ہو جاتے ہیں۔
[۱۱] خداوند اپنے لشکر کے سامنے
گرجتا ہے؛
کیونکہ اس کا لشکر لاتعداد ہے،
اور اس کے حکم بردار زبردست لوگ ہیں۔
خداوند کا دِن عظیم ہے؛
وہ نہایت خوفناک ہے۔
کون اسے برداشت کر سکے گا؟

اپنے دل کو چاک کرو

[۱۲] خداوند یوں فرماتا ہے، اب بھی،

اپنے پورے دل سے،
روزہ رکھ کراور آہ وزاری و ماتم کرتے ہُوئے
میری طرف لَوٹ آؤ۔

۱۳ اپنے دل کو چاک کرو
نہ کہ اپنے کپڑوں کو۔
خداوند اپنے خدا کی طرف لَوٹو،
کیونکہ وہ نہایت مہربان اور رحیم ہے،
قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے،
اور وہ عذاب نازل کرنے سے باز رہتا ہے۔
۱۴ کون جانے؟ ممکن ہے کہ وہ پلٹ کر ترس کھائے
اور برکت پیچھے چھوڑ جائے —
جو خداوند تمہارے خدا کے لیے
نذر کی قربانی اور تپاون ہو۔

۱۵ صِیّون میں نرسنگا پھونکو،
مُقدّس روزہ کے دِن کا اعلان کرو،
اور مُقدّس اجتماع طلب کرو۔
۱۶ لوگوں کو جمع کرو،
اجتماع کو مُقدّس کرو؛
بزرگوں کو اکٹھا کرو،
بچّوں اور شیر خواروں کو بھی جمع کرو۔
دُلہا اپنے کمرہ
اور دُلہن اپنی خلوت گاہ سے نکل آئے۔
۱۷ خداوند کے خدمت گزار کاہن،
ہیکل کی ڈیوڑھی اور قربانگاہ کے درمیان گریہ وزاری کریں۔
اور کہیں کہ، اے خداوند، اپنے لوگوں پر رحم کر۔
اپنی میراث کی توہین نہ ہونے دے،
نہ اُنہیں اور قوموں کے درمیان ضربُ المثل بننے دے۔
وہ لوگوں کے درمیان یہ کیوں کہیں کہ
اُن کا خدا کہاں ہے؟

خداوند کا جواب

۱۸ تب خداوند کو اپنے ملک کے لیے غیرت ہوگی
اور وہ اپنے لوگوں پر ترس کھائے گا۔
۱۹ خداوند اُنہیں جواب دے گا:
میں تمہارے لیے اناج، نئی مَے اور روغن بھیج رہا ہُوں،
جن سے تُم سیر ہو گے؛
اور میں پھر کبھی قوموں کے ذریعہ
تمہاری رسوائی نہ ہونے دُوں گا۔

۲۰ میں شمالی لشکر کو تُم سے بہت دُور کر دُوں گا،
اور اسے خشک اور بنجر ملک میں دھکیل دُوں گا،
اس کی سامنے کی صفیں مشرقی سمندر میں
اور پچھلی صفیں مغربی سمندر میں جائیں گی۔
اس سے بدبُو اُٹھے گی؛
جس کی عفونت پھیلے گی۔

کیونکہ یقیناً اس نے نہایت بڑے کام کیے ہیں۔
۲۱ اے ملک، تُو مت ڈر؛
شادمان ہو اور خوشی منا۔
یقیناً خداوند نے بڑے بڑے کام کیے ہیں۔
۲۲ اے جنگلی جانورو، تُم مت ڈرو،
کیونکہ بیابان کی چراگاہیں ہری بھری ہو رہی ہیں۔
پیڑوں پر پھل لگ رہے ہیں؛
انجیر کے پیڑ اور انگور کی بیلیں اپنی پیداوار دے رہے ہیں۔
۲۳ اے صِیّون کے لوگو، خوش ہو جاؤ،
خداوند اپنے خدا میں شادمان ہو،
کیونکہ اس نے صداقت سے
تمہیں خزاں کے موسم کی بارش بخشی۔
اور تُم پر خزاں اور بہار دونوں موسموں میں،
پہلے کی طرح ہی مینہ برسائے گا۔
۲۴ کھلیان اناج سے بھر جائیں گے؛
اور حوض نئی مَے اور روغن سے لبریز ہوں گے۔

۲۵ اور جن سالوں کی پیداوار ٹڈّیوں نے کھائی —
یعنی میرے اس بڑے لشکر نے جسے میں نے تمہارے درمیان بھیجا تھا،
جو چھوٹی بڑی کئی قسم کی ٹڈّیوں کے جھنڈ پر مشتمل تھا،
میں اس نقصان کو پورا کر دُوں گا۔
۲۶ تُم پیٹ بھر کے کھاؤ گے اور سیر ہو گے،

اور خداوند اپنے خدا کے نام کی تمجید کرو گے،
جس نے تمہارے لیے عجیب وغریب کام کیے:
میرے لوگ پھر کبھی شرمندہ نہ ہوں گے۔
۲۷ تب تُم جان لو گے کہ میں اِسرائیل میں سکونت پذیر ہُوں،
اور یہ کہ میں خداوند تمہارا خدا ہُوں،
اور کوئی دوسرا نہیں ہے؛
میرے لوگ پھر کبھی شرمندہ نہ ہوں گے۔

خداوند کا دِن

۲۸ اس کے بعد،
میں اپنی رُوح تمام لوگوں پر اُنڈیل دُوں گا۔
تمہارے بیٹے اور بیٹیاں نبوّت کریں گے،
تمہارے عمر رسیدہ لوگ خواب دیکھیں گے،
اور تمہارے جوان رویا دیکھیں گے۔
۲۹ اُن دِنوں میں اپنے خادموں، یعنی مردوں اور عورتوں دونوں پر
اپنی رُوح اُنڈیل دُوں گا۔
۳۰ اور میں زمین اور آسمان میں
عجیب کارنامے دکھاؤں گا،
یعنی خون، آگ اور دھوئیں کے ستُون دکھاؤں گا۔
۳۱ اس سے پیشتر کہ خداوند کا عظیم اور خوفناک دِن آ جائے
آفتاب تاریکی میں
اور مہتاب خون میں بدل دیا جائے گا۔
۳۲ اور جو کوئی خداوند کا نام لے گا
نجات پائے گا؛
اور خداوند کے قول کے مطابق
صِیّون کے پہاڑ پر اور یروشلیم میں
جن باقی ماندہ لوگوں کو خداوند بُلائے گا
وہ نجات پائیں گے۔

قوموں کا انصاف ہوگا

۳ ان ایّام میں اور اس وقت،
جب میں یہُوداہ اور یروشلیم کو اسیری سے چھڑا
لاؤں گا،
۲ تب میں تمام قوموں کو اکٹھّا کر کے
اُنہیں یہوسفط کی وادی میں لے آؤں گا۔
وہاں میں اپنی میراث یعنی اپنی قوم اِسرائیل کے متعلق
ان کے خلاف فیصلہ کروں گا،
کیونکہ اُنہوں نے میرے لوگوں کو مختلف قوموں میں بکھیر دیا
اور میرے ملک کو بانٹ دیا۔
۳ اُنہوں نے میرے لوگوں کے لیے قرعہ ڈالا
اور لڑکوں کا بدکاری کے لیے سودا کیا؛
اور لڑکیوں کو مَے کے عوض بیچا
تا کہ وہ مَے نوشی کر سکیں۔

۴ اب اے صُور اور صیدا اور فلستین کے تمام علاقو، تمہیں میرے خلاف کیا شکایت ہے؟ کیا تُم مجھے اپنے کسی کام کا صِلہ دے رہے ہو؟ اگر تُم مجھے لَوٹا بھی رہے ہو تو میں فوراً نہایت عجلت سے جو کچھ تُم نے کیا ہوا ہے، تمہارے ہی سروں پر ڈال دُوں گا۔ ۵ کیونکہ تُم نے میری چاندی اور میرا سونا لے لیا اور میرے نفیس خزانے اپنے مندروں میں لے گئے۔ ۶ تُم نے یہُوداہ اور یروشلیم کے لوگوں کو یُونانیوں کے ہاتھ فروخت کیا تا کہ تُم اُنہیں اُن کے مادرِ وطن سے دُور کر دو۔
۷ دیکھو میں اُنہیں اُن مقامات سے جہاں تُم نے اُنہیں بیچا ہے، اُبھاروں گا اور تُم نے جو کچھ کیا اسے تمہارے سر پر لَوٹاؤں گا۔ ۸ میں تمہارے بیٹوں اور بیٹیوں کو اہلِ یہُوداہ کے ہاتھ بیچوں گا اور وہ اُنہیں سبائیوں کے ہاتھ فروخت کریں گے، جو بہت دُور رہنے والی قوم ہے۔ یہ خداوند نے فرمایا ہے۔

۹ مختلف قوموں میں اعلان کرو:
جنگ کی تیّاری کرو!
سپاہیوں کو جگاؤ!
تمام جنگجو مرد قریب آ کر حملہ کریں۔
۱۰ اپنے اپنے ہلوں کے پھالوں کو پیٹ کر تلواریں
اور اپنے اپنے ہنسوؤں کو پیٹ کر نیزے بنا لو۔
کمزور بھی کہے کہ
میں زور آور ہُوں!
۱۱ اے اِردگرد کی تمام قومو، جلدی آ جاؤ،
اور وہاں جمع ہو جاؤ۔

اے خداوند اپنے جنگجو سپاہیوں کو لے آ!

۱۲ قومیں جاگ اُٹھیں؛

اور یہوسفط کی وادی کی طرف کوچ کریں،
کیونکہ میں وہاں بیٹھ کر
ہر طرف کی تمام قوموں کا انصاف کروں گا۔
۱۳ درانتی گھماؤ،
کیونکہ فصل تیار ہے۔
آؤ اور انگوروں کو روندو،
کیونکہ (مَے نچوڑنے کا) کولھو لبالب بھرا ہے
اور حوض لبریز ہے—
اُن کی شرارت اس قدر بڑی ہے!

۱۴ فیصلہ کی وادی میں
بھیڑ ہی بھیڑ ہے!
کیونکہ فیصلہ کی وادی میں
خداوند کا دِن نزدیک ہے۔
۱۵ آفتاب اور مہتاب تاریک ہو جائیں گے،
اور تارے بے نور ہو جائیں گے۔
۱۶ خداوند صیّون سے للکارے گا
اور یروشلیم سے گرجے گا؛
اور آسمان اور زمین کانپ اُٹھیں گے۔
لیکن خداوند اپنے لوگوں کے لیے پناہ گاہ،
اور بنی اِسرائیل کے لیے قلعہ ہوگا۔

خدا کے لوگوں کے لیے برکتیں

۱۷ تب تُم جان لوگے کہ میں خداوند تمہارا خدا،
اپنے مُقدّس پہاڑ صیّون میں سکونت کرتا ہُوں۔
یروشلیم مُقدّس مقام ہوگا؛
اور پردیسی پھر کبھی اس پر حملہ آور نہ ہوں گے۔

۱۸ اس وقت پہاڑوں پر سے نئی مَے ٹپکے گی،
اور ٹیلوں پر سے دودھ بہے گا؛
اور یہُوداہ کے تمام نالوں میں پانی جاری ہوگا۔
اور خداوند کے گھر میں سے ایک چشمہ پھُوٹ نکلے گا
جو شطیم کی وادی کو سیراب کرے گا۔
۱۹ چونکہ اُنہوں نے یہُوداہ پر ظلم ڈھائے،
اور اُن کے ملک میں معصوموں کا خون بہایا،
اس لیے مِصر ویران ہو جائے گا،
اور ادوم اجڑا ہُوا ریگستان بن جائے گا۔
۲۰ یہُوداہ ہمیشہ کے لیے
اور یروشلیم پُشت در پُشت آباد رہیں گے۔
۲۱ اُن کا قتل کا جرم جسے میں نے نہیں بخشا تھا،
اب بخشوں گا۔

خداوند صیّون میں سکونت پذیر ہے۔

عامُوس

پیش لفظ

یہ کتاب ۷۶۰-۷۹۳ ق۔م میں لکھّی گئی۔ اُس وقت عزّیاہ یہُوداہ میں اور یربعام دوم اِسرائیل میں حکومت کرتے تھے۔ بیت ایل شمالی حکومت کا وہ شہر تھا جہاں لوگ عبادت کے لیے جمع ہُوا کرتے تھے۔ چنانچہ بعض علماء کا خیال ہے کہ عامُوس نے غالباً اسی شہر میں رہتے وقت یہ کتاب لکھّی۔ عامُوس کی اس کتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ شمالی حکومت (اِسرائیل) کو آگاہ کرنے کے لیے کہ خدا سب قوموں سے اُن کے کاموں کا حساب لے گا، یہ کتاب وجود میں آئی۔ خدا نے عامُوس کو جو ایک چرواہا تھا، چُن لیا۔ وہ ایک شہر تقوع میں رہا کرتا تھا۔ عامُوس نے اِسرائیل کی بُت پرستی اور امیر لوگوں کی غریب لوگوں سے دُوری کو اس کتاب میں نکتہ چینی کا نشانہ بنایا ہے۔ اس کتاب کا اِسرائیل کے لیے

ہم اس خاص پیغام یہ ہے کہ وہ سب لوگوں کے ساتھ انصاف اور مہربانی کا سلوک کریں اور غیر قوموں کی طرح بُت پرستی میں گرفتار نہ ہوں۔ کتاب سے یہی سبق سیکھ سکتے ہیں کہ ہم بھی سب لوگوں کے ساتھ مہربانی اور نرمی سے پیش آئیں اور نیک زندگی گذاریں۔

عاموسؔ کی کتاب کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ تمام بُت پرست قومیں اپنی بُت پرستی اور بدکاری کی وجہ سے سزا پائیں گی۔ (عاموسؔ باب ۱ تا ۲)

۲۔ اِسرائیلؔ بھی اپنی بدکاری کی وجہ سے سزا پائے گا۔ (عاموسؔ باب ۳ تا ۶)

۳۔ عاموسؔ کی رویائیں اور یہ خوشخبری کہ خداوند خدا اپنے بندوں بنی اِسرائیلؔ کو پھر سے عروج بخشے گا۔ (عاموسؔ باب ۷ تا ۹)

۱ عاموسؔ کا کلام جو تقوعؔ کا ایک چرواہا تھا۔ اس نے بھونچال سے دو سال پہلے جب یہوداہؔ عزیاہؔ کا بادشاہ تھا اور یوآسؔ کا بیٹا یربعامؔ اِسرائیل کا۔ اِسرائیلؔ کی بابت دیکھا کہ:

۲ خداوند صیونؔ سے گرجتا ہے
اور یروشلیمؔ سے للکارتا ہے:
چرواہوں کی چراگاہیں سوکھ رہی ہیں،
اور کرملؔ کی چوٹی مرجھا رہی ہے۔

اِسرائیلؔ کے لوگوں کے لیے فیصلہ

۳ خداوند یوں فرماتا ہے کہ

دمشقؔ کے تین بلکہ چار گناہوں کے باعث
میں اپنے قہر سے باز نہیں آؤں گا۔
چونکہ اس نے جلعادؔ کو
دانتے دار آہنی داؤنے سے روند ڈالا۔
۴ میں حزائیلؔ کے گھرانے پر آگ نازل کروں گا
جو بن ہددؔ کے قلعوں کو بھسم کر دے گی۔
۵ میں دمشقؔ کے پھاٹکوں کو توڑ دوں گا؛
میں آونؔ کی وادی کے بادشاہ کو برباد کروں گا
اور اس کو جو عدنؔ پر حکمرانی کرتا ہے
اور ارامؔ کے لوگ جلاوطن ہو کر قیرؔ کو جائیں گے۔
خداوند فرماتا ہے۔

۶ خداوند یوں فرماتا ہے کہ

غزّہؔ کے تین بلکہ چار گناہوں کے باعث
میں اپنے غضب سے باز نہیں آؤں گا۔
چونکہ اس نے سارے فرقوں کو اسیر کر لیا
اور اُنہیں ادومؔ کے ہاتھ بیچ دیا۔
۷ میں غزّہ کی شہر پناہ پر آگ بھیجوں گا
جو اس کے قلعوں کو کھا جائے گی۔
۸ میں اشدودؔ کے بادشاہ کو برباد کر دوں گا
اور اس کو جو اسقلونؔ میں حکمرانی کرتا ہے۔
میں عقرونؔ کے خلاف اپنا ہاتھ بڑھاؤں گا،
جب تک کہ فلستیوں کا آخری آدمی ہلاک نہ ہو جائے،
خداوند فرماتا ہے۔

۹ خداوند یوں فرماتا ہے کہ

میں صُورؔ کے تین بلکہ چار گناہوں کے باعث
اس کو بے سزا نہ چھوڑوں گا۔
چونکہ اس نے اسیروں کے تمام فرقوں کو ادومؔ کو بیچ دیا،
اور برادرانہ عہد کا لحاظ نہ کیا،
۱۰ اس لیے میں صُورؔ کی شہر پناہ پر آگ بھیجوں گا
جو اس کے قلعوں کو کھا جائے گی۔

۱۱ خداوند یوں فرماتا ہے کہ

ادومؔ کے تین بلکہ چار گناہوں کے باعث
میں اسے بے سزا نہ چھوڑوں گا۔
اس نے تمام رحمدلی کو ترک کر کے،

اپنے بھائیوں کو تلوار لے کر رگیدا،
اس کا قہر ہمیشہ بھڑکتا رہا
اور ختم نہیں ہُوا۔
[۱۲] میں تیمان پر آگ بھیجوں گا
وہ بُصرہ کے قلعوں کو کھا جائے گی۔

[۱۳] خداوند یوں فرماتا ہے کہ

عمّون کے تین بلکہ چار گناہوں کے باعث
میں اسے بے سزا نہ چھوڑوں گا۔
چونکہ اس نے اپنی سرحدوں کے لیے
جلعاد کی حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کیے،
[۱۴] میں ربّہ کی شہر پناہ پر آگ بھیجوں گا
جو اس کے قلعوں کو جنگ کے دِن
اور لڑائی اور طوفان کے دِن
آندھی میں کھا جائے گی۔
[۱۵] اس کا بادشاہ اپنے حاکموں کے ساتھ،
اسیری میں جائے گا،
خداوند فرماتا ہے۔

۲

خداوند یوں فرماتا ہے:

موآب کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے
میں اپنے غضب سے باز نہیں آؤں گا
چونکہ اس نے ادوم کے بادشاہ کی ہڈیوں کو
جلا کر چونا بنا دیا۔
[۲] میں موآب پر آگ بھیجوں گا
جو قریوت کے قلعوں کو کھا جائے گی۔
موآبؔ جنگ کی للکار
اور نرسنگوں کی آواز کے شور وغُل میں مرے گا۔
[۳] میں اس کے حکمران کو
اس کے حاکموں کے ساتھ غارت کروں گا،
خداوند فرماتا ہے۔

[۴] خداوند یوں فرماتا ہے کہ
میں یہُوداہ کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے
اسے بے سزا نہ چھوڑوں گا۔
اُنہوں نے خدا کی شریعت کو ترک کر دیا ہے
اور اس کے احکام پر عمل نہیں کیا،
وہ جھوٹے معبودوں کے ذریعہ
جن کی ان کے باپ دادا پیروی کرتے تھےؔ گمراہ ہو گئے،
[۵] میں یہُوداہ پر آگ نازل کروں گا
جو یروشلیم کے قلعوں کو کھا جائے گی۔

اِسرائیل کے لیے فیصلہ

[۶] خداوند یوں فرماتا ہے کہ

اِسرائیل کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے
میں اسے بے سزا نہ چھوڑوں گا۔
وہ چاندی کے لیے راستباز کو بیچتے ہیں،
اور ایک جوڑی جوتی کے لیے حاجتمند کو بیچتے ہیں۔
[۷] وہ کنگال کے سر کو ایسا کُچلتے ہیں
جیسے زمین کی دھُول
وہ مظلوموں کو انصاف نہیں دیتے۔
باپ اور بیٹا ایک ہی لڑکی کے پاس جاتے ہیں
اور میرے مُقدّس نام کو ناپاک کرتے ہیں۔
[۸] وہ ہر مذبح کے پاس
گروی رکھّے ہُوئے کپڑوں پر لیٹتے ہیں۔
اور اپنے خداوند کے گھر میں
جرمانے کی رقم سے مَے پیتے ہیں۔

[۹] میں نے اُن کے سامنے امُوریوں کو غارت کیا،
حالانکہ وہ دیودار کی طرح بلند
اور بلُوطوں کی مانند مضبوط تھا۔
میں نے اوپر سے اس کا پھل
اور نیچے کی جڑیں برباد کیں۔

[۱۰] میں تُم کو مصر سے نکال کر لایا،
اور چالیس برس تک بیابان میں تمہاری رہبری کرتا رہا
کہ تمہیں اموریوں کا ملک دُوں۔
[۱۱] میں نے تمہارے بیٹوں میں سے نبی

اور تمہارے جوانوں میں سے نذیر برپا کیے۔
اے بنی اِسرائیل، کیا یہ سچ نہیں ہے؟
خداوند فرماتا ہے۔

۱۲ لیکن تُم نے نذیروں کو مَے پلائی
اور نبیوں کو حکم دیا کہ نبوّت نہ کریں۔

۱۳ اب میں تُم کو ایسا کُچل دُوں گا
جیسے غلّے سے بھری ہُوئی گاڑی کُچلتی ہے۔
۱۴ تیز رفتار بھی نہ بچنے پائے گا،
اور زورآور کی طاقت جاتی رہے گی،
اور بہادر اپنی جان بچا نہ سکے گا۔
۱۵ تیرانداز کھڑا نہ رہ سکے گا،
اور تیز قدم بہادر بھاگ نہ سکے گا،
اور سردار اپنی جان نہ بچا سکے گا۔
۱۶ اس دِن بڑے بڑے بہادر
اپنے کپڑے چھوڑ کر بھاگ نکلیں گے۔
خداوند فرماتا ہے۔

اِسرائیل کے خلاف گواہ بُلائے گئے

۳ اے بنی اِسرائیل اور اس کے سارے گھرانو جن کو میں مِصر سے نکال کر لایا، خدا کا یہ کلام سُنو جو اس نے تمہارے خلاف فرمایا:

۲ زمین کے سارے گھرانوں میں سے
میں نے صرف تمہیں چُنا؛
اس لیے میں تمہیں تمہارے سارے گناہوں کی
سزا دُوں گا۔

۳ کیا دو شخص جب تک کہ وہ آپس میں رضامند نہ ہوں
اکٹھے چل سکتے ہیں؟
۴ کیا کوئی شیر جب تک اس کے پاس شکار نہ ہو
اپنی ماند میں گرجتا ہے؟
اگر شیر نے کچھ شکار نہ کیا ہو
تو کیا وہ اپنی ماند میں غُرّا سکتا ہے؟
۵ اگر جال نہ لگایا گیا ہو
تو کیا چڑیا اس میں پھنس سکتی ہے؟
کیا پھندا جب تک کہ اس میں کچھ پھنسا نہ ہو
زمین پر سے اُچھل سکتا ہے؟
۶ جب شہر میں نرسنگے کی آواز بلند ہوتی ہے،
تو کیا لوگ کانپ نہیں جاتے؟
جب شہر پر آفت آتی ہے،
تو کیا خدا ہی اسے نہیں بچاتا؟

۷ یقین کرو، خداوند خدا اس وقت تک کچھ نہیں کرتا
جب تک وہ اپنا منصوبہ
اپنے خدمت گزار نبیوں پر ظاہر نہ کر دے۔

۸ شیر گرجا ہے —
کون خوف نہ کھائے گا؟
خداوند خدا نے کلام کیا ہے —
کوئی نبوّت نہ کرے گا؟

۹ اشدود کے قلعوں
اور مِصر کے قلعوں میں منادی کرو
کہ سب سامریہ کے کوہستان پر اِکٹھے ہو جاؤ؛
دیکھو، ہمیں کیسی بےچینی ہے
لوگوں میں کیسا ظلم ہے

۱۰ خداوند فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے قلعوں میں لُوٹ مار کرتے ہیں اور لُوٹ کا مال جمع کرتے ہیں،
نیکی کرنا نہیں جانتے۔

۱۱ اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ

ایک دشمن ملک کا محاصرہ کرے گا؛
وہ تمہارے قلعوں کو ڈھا دے گا اور تمہاری قوّت کو توڑ دے گا
اور تمہارے قصروں کو لُوٹے گا۔

۱۲ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ

جس طرح کوئی چرواہا شیر کے مُنہ سے

محض دو ٹانگوں کی ہڈّیاں یا کان کی ہڈّی کا ٹکڑا چھڑاتا ہے،
اسی طرح اسرائیلؔ بھی جو سامریہؔ میں اپنے پلنگ کے سرے پر
اور دمشقؔ میں اپنی کرسیوں پر بیٹھے ہیں، بچائے جائیں گے۔

[۱۳] خداوند قادرِ مطلق خدا فرماتا ہے کہ سُنو اور یعقوبؔ کے گھرانے کے خلاف گواہ ہو۔

[۱۴] جس دِن میں اِسرائیلؔ کو اس کے گناہ کی سزا دُوں گا،
تو بیت ایلؔ کے مذبحوں کو توڑ دُوں گا؛
اور مذبح کے سینگ کاٹ کر
زمین پر گرا دیئے جائیں گے۔
[۱۵] میں سردیوں اور گرمیوں کی رہایش گاہوں کو
برباد کر دُوں گا؛
ہاتھی دانت سے سجائے ہُوئے گھر ویران کر دیئے جائیں گے
اور محل گرا دیئے جائیں گے،
خداوند فرماتا ہے۔

اِسرائیلؔ خدا کی طرف رجوع نہیں ہُوا

۴ سامریہ پہاڑ پر رہنے والی بسنؔ کی گایو،
اِے عورتو تُم جو غریبوں کو ستاتی ہو اور ضرورتمندوں کو کُچلتی ہو
اور اپنے شوہروں سے کہتی ہو کہ ہمارے پینے کے
لیے کچھ لاؤ، تُم یہ کلام سُنو!
[۲] خداوند خدا نے اپنی پاکیزگی کی قسم کھائی ہے کہ
وہ وقت ضرور آئے گا
جب تُم کو کانٹوں میں پھنسا کر کھینچا جائے گا،
تمہاری آخری عورت بھی مچھلی پکڑنے والے کانٹے سے
پکڑی جائے گی۔
[۳] تُم میں سے ہر ایک دیوار کی دراڑوں میں سے جو اس کے
سامنے ہوگی باہر بھاگے گی
اور حرمونؔ کی طرف پھینک دی جائے گی۔
خداوند خدا فرماتا ہے۔
[۴] بیت ایلؔ میں جاؤ اور گناہ کرو؛
جلجالؔ میں جا کر اور زیادہ گناہ کرو۔
ہر صبح کو اپنی قربانیاں لاؤ،
اور ہر تیسرے روز اپنی دہ یکی لاؤ۔
[۵] خمیری روٹی کا شُکر گُزاری کا ہدیہ آگ پر گذرانو
اور خدا کے لیے قربانی کا اعلان کرو۔
اور اے بنی اِسرائیل ان پر فخر کرو،
کیونکہ تُم کو ایسا کرنا پسند ہے،
خداوند خدا فرماتا ہے۔

[۶] میں نے تمہیں ہر شہر میں خالی پیٹ رکھا
اور روٹی کی کمی دی،
پھر بھی تُم میری طرف نہ پھرے،
خداوند فرماتا ہے۔

[۷] اگرچہ میں نے بارش کو اس وقت تک روک دیا
جب فصل پکنے میں تین مہینے باقی تھے۔
میں نے ایک شہر پر بارش بھیجی،
اور دوسرے سے روک رکھّی۔
ایک کھیت پر پانی برسا؛
اور دوسرا بارش نہ ہونے کے باعث سوکھ گیا۔
[۸] لوگ پانی کے لیے ایک بستی سے دوسری بستی میں مارے مارے پھرے
لیکن پینے کو پانی نہیں ملا،
پھر بھی تُم میری طرف رجوع نہ ہُوئے،
خداوند فرماتا ہے۔

[۹] کئی مرتبہ میں نے تمہارے باغوں اور تاکستانوں کو،
بادِ سَموم اور گیروئی سے مارا۔
ٹِڈّیوں نے تمہارے انجیر اور زیتون کے پیڑوں کو چٹ کر لیا،
تو بھی تُم میری طرف نہ پھرے،
خداوند فرماتا ہے۔

[۱۰] میں نے تمہارے اوپر وبا بھیجی
جیسی کہ مِصرؔ میں بھیجی تھی۔
میں نے تمہارے جوانوں کو
گرفتار شدہ گھوڑوں کے ساتھ تلوار سے قتل کیا۔
میں نے تمہارے نتھنوں کو لشکر گاہ کی بدبو سے بھر دیا،
تو بھی تُم میری طرف رجوع نہ ہُوئے،

خداوند فرماتا ہے۔

۱۱ میں نے تُم میں سے بعض کو
سدوم اور عمورہ کی طرح اُلٹ دیا۔
تُم اس جلتی ہُوئی لکڑی کی مانند رہے جو آگ میں سے نکالی جائے،
تو بھی تُم میری طرف رجوع نہ ہُوئے،
خداوند فرماتا ہے۔

۱۲ اس لیے اے اِسرائیل میں تیرے ساتھ یہ کروں گا،
اور چونکہ میں تیرے ساتھ یہ کروں گا،
اس لیے اے اِسرائیل تو اپنے خدا سے ملنے کی تیّاری کر۔

۱۳ وہ ہی ہے جو پہاڑوں کو بناتا ہے،
ہوا کو پیدا کرتا ہے،
اور اِنسان پر اس کے خیالات ظاہر کرتا ہے،
وہ صبح کو تاریکی میں تبدیل کرتا ہے،
اور زمین کے اونچے مقامات پر چلتا ہے—
اس کا نام خداوند قادرِ مطلق خدا ہے۔

توبہ کے لیے نوحہ اور پکار

۵ اے اِسرائیل کے گھرانے یہ کلام سُنو۔ میں یہ نوحہ تمہاری بابت کر رہا ہُوں:

۲ اِسرائیل کی کنواری گر گئی
اور کبھی نہیں اُٹھے گی،
وہ اپنے ہی ملک میں تنہا چھوڑ دی گئی
کہ کوئی اس کو اُٹھانے والا نہیں۔

۳ خدائے قادر یوں فرماتا ہے کہ

اِسرائیل کے گھرانے کے لیے جس شہر میں سے ایک ہزار تومند نکلتے تھے
اس میں سے صرف سَو رہ جائیں گے؛
اور جس شہر میں سے ایک سَو نکلتے تھے
اس میں دس رہ جائیں گے۔

۴ خداوند اِسرائیل کے گھرانے سے یہ فرماتا ہے کہ

تُم میرے طالب ہو اور زندہ رہو؛
۵ بیت ایل کے طالب نہ بنو،
جلجال کو مت جاؤ،
کیونکہ جلجال ضرور اسیری میں جائے گا،
بیر سبع کو نہ جاؤ۔
بیت ایل کا نام ونشان مٹ جائے گا۔
۶ خداوند کے طالب ہو اور زندہ رہو،
ایسا نہ ہو کہ وہ آگ کی مانند یوسف کے گھرانے پر بھڑکے؛
اور اسے نگل لے،
اور بیت ایل میں کوئی اسے بجھانے والا نہ ہو۔

۷ تُم جو انصاف کو تلخ کر دیتے ہو
اور نیکوکاری کو خاک میں ملاتے ہو
۸ (وہ جس نے ثریّا اور ستاروں کی لڑیوں کو بنایا،
وہ اندھیرے کو صبح کی روشنی میں تبدیل کرتا ہے
اور دِن کو رات کے اندھیرے میں بدلتا ہے،
وہ سمندر کے پانی کو ہلاتا ہے
اور زمین پر اُنڈیلتا ہے—
اس کا نام خداوند ہے—
۹ وہ زبردستوں پر ہلاکت لاتا ہے
اور فصیل دار شہر پر ویرانی لاتا ہے،)
۱۰ جو عدالت پر لعنت کرتا ہے تُم اس سے عداوت رکھتے ہو
اور جو سچ کہتا ہے اسے حقیر سمجھتے ہو۔

۱۱ تُم غریبوں کو پامال کرتے ہو
اور اُن سے زبردستی غلّہ چھین لیتے ہو۔
اس لیے تُم اپنے پتّھروں کے محلوں میں،
رہنے نہ پاؤ گے؛
تُم نے عالیشان تاکستان لگائے ہیں
پر تُم اُن کی مَے نہ پی سکو گے۔
۱۲ کیونکہ میں تمہاری بے شمار خطاؤں

اور بڑے بڑے گناہوں سے واقف ہُوں
تُم نیکوکاروں کو ستاتے ہو اور رشوت لیتے ہو
اور اپنی عدالت میں غریبوں کو انصاف سے محروم رکھتے ہو۔
[۱۳] اس لیے ایسے وقت میں دانا چُپ رہتا ہے
کیونکہ وقت بُرا ہے۔

[۱۴] بدی کے نہیں بلکہ نیکی کے طالب ہو
تاکہ تُم زندہ رہو۔
جیسا کہ تُم کہتے ہو،
خداوند خدا تمہارے ساتھ رہے گا۔
[۱۵] بدی سے نفرت رکھّو اور نیکی سے محبّت کرو؛
عدالت میں انصاف کرو۔
شاید خداوندؔ
یوسُف کے بقیہ پر رحم کرے۔
[۱۶] اس لیے خداوند خدا فرماتا ہے کہ

سب گلیوں میں نوحہ ہوگا
اور ہر چوراہے پر آہ و ماتم ہوگا۔
کسان ماتم کے لیے
اور نوحہ گر نوحہ کرنے کے لیے بُلائے جائیں گے۔
[۱۷] سب تاکستانوں میں ماتم ہوگا،
کیونکہ میں تمہارے بیچ سے گزروں گا،
خداوند فرماتا ہے۔

خداوند کا دِن

[۱۸] تُم پر افسوس
جو خداوند کے دِن کی آرزو کرتے ہو!
تُم خداوند کے دِن کی آرزو کیوں کرتے ہو؟
وہ تو تاریکی کا دِن ہوگا، روشنی کا نہیں۔
[۱۹] وہ دِن ایسا ہوگا جیسے کوئی آدمی شیرِ ببر کے سامنے سے بھاگے
اور اسے بھالُو ملے،
اپنے گھر میں جائے
اور اپنا ہاتھ دیوار پر ٹیکے
اور سانپ اسے کاٹ لے۔
[۲۰] کیا خداوند کا دِن تاریکی کا نہ ہوگا، روشنی کا نہیں —
گہری تاریکی جس میں روشنی کی ایک کرن بھی نہ ہوگی؟

[۲۱] میں تمہاری عیدوں کو مکروہ سمجھتا ہُوں، مجھے اُن سے نفرت ہے؛
مجھے تمہارا اجتماع بالکل پسند نہیں۔
[۲۲] ہاں تُم میرے لیے سوختنی قربانیاں اور نذر کی قربانیاں گذرانتے ہو،
لیکن میں اُنہیں قبول نہیں کروں گا۔
تُم بہترین قربانیاں لاتے ہو،
لیکن میں اُن کا کوئی لحاظ نہ کروں گا۔
[۲۳] اپنے نغموں کی آواز مُجھ سے دُور کرو!
میں تمہارے رُباب کی آواز نہ سُنوں گا۔
[۲۴] بلکہ انصاف کو پانی کی مانند،
اور صداقت کو کبھی نہ سوکھنے والے چشمے کی طرح جاری رکھو!

[۲۵] اے بنی اِسرائیلؔ کیا تُم چالیس برس تک بیابان میں
میرے لیے قربانیاں اور نذر کی قربانیاں لاتے رہے؟
[۲۶] تُم تو اپنے بادشاہ کا خیمہ،
اور اپنے بُتوں کا ستُون
اور اپنے خداؤں کا ستارہ —
جو تُم نے اپنے لیے بنایا تھا، اُٹھائے رہے۔
[۲۷] اس لیے میں تمہیں دمشق سے پرے اسیری میں بھیجوں گا،
خداوند فرماتا ہے جو قادرِ مطلق ہے۔

مطمئن لوگوں پر ماتم

۶ تُم جو صیونؔ میں عیش و آرام سے ہو،
اور تُم جو سامریہؔ پہاڑ پر بے فکر ہو،
اور تُم جو قوم کے اعلیٰ ترین لوگ ہو،
جن کے پاس بنی اسرائیلؔ آتے ہیں!
[۲] تُم کلنہؔ کو جاؤ اور اس پر نظر کرو؛
وہاں سے حماتِ اعظمؔ تک
اور پھر فلسطینؔ میں جاتؔ کو جاؤ۔
کیا وہ تمہاری دو مملکتوں سے بہتر ہیں؟
کیا ان کا ملک تمہارے ملک سے بڑا ہے؟
[۳] تُم میرے دِن کو ملتوی کرتے ہو
اور دہشت کو حکومت کے نزدیک لاتے ہو۔
[۴] تُم ہاتھی دانت کے پلنگ پر لیٹتے ہو

اور آرام کرسیوں پر پاؤں پھیلاتے ہو۔
اور اپنے پسندیدہ میمنے
اور موٹے موٹے بچھڑے کھاتے ہو۔
۵ تُم داؤد کی طرح اپنے رباب پر گاتے ہو
اور موسیقی کے ساز ایجاد کرتے ہو۔
۶ تُم لبریز پیالوں سے مَے پیتے ہو
اور بہترین عطر استعمال کرتے ہو،
لیکن تُم یوسُف کی بربادی پر غم نہیں کرتے۔
۷ اس لیے تُم پہلے اسیری میں جانے والوں میں شامل ہو گے؛
تمہارے عیش وعشرت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

خداوند اِسرائیل کے غرور سے نفرت کرتا ہے

۸ خداوند خدا نے قسم کھائی ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ

میں یعقوب کے غرور سے عداوت رکھتا ہُوں
اس کے قلعوں سے مجھے نفرت ہے؛
میں شہر کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے
دشمن کے حوالے کر دُوں گا۔

۹ اگر کسی گھر میں دس آدمی باقی ہوں گے تو وہ بھی مر جائیں گے۔ ۱۰ جب کسی کا کوئی رشتہ دار ان کی لاشوں کو جلانے کے لیے گھر سے باہر لے جانے کو آئے اور وہاں چھپے ہُوئے کسی آدمی سے پُوچھے کہ کیا تیرے ساتھ کوئی اور ہے؟ اور وہ جواب دے، نہیں، تب وہ کہے کہ چُپ رہ۔ ہم خدا کا نام نہ لیں!

۱۱ کیونکہ خدا نے حکم دیا ہے،
کہ وہ بڑے گھر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا
اور چھوٹے گھر کو چکنا چُور کر دے گا۔

۱۲ کیا چٹانوں پر گھوڑے دوڑتے ہیں؟
کیا وہاں بَیلوں سے ہل چلایا جاتا ہے؟
لیکن تُم نے انصاف کو زہر
اور صداقت کو تلخی میں بدل دیا ہے۔
۱۳ تُم بے حقیقت چیزوں کو پا کر خوش ہوتے ہو
اور کہتے ہو کیا ہم نے اپنی قوّت سے سینگ نہیں نکالے؟

۱۴ خدائے قادرِ مطلق فرماتا ہے،
کہ اے بنی اِسرائیل، میں تمہارے خلاف ایک قوم کو چڑھا لاؤں گا،
وہ تمہیں حمات میں عربہ کی وادی تک ستائے گی۔

ٹڈّیاں، آگ اور ایک ساہول

۷ خداوند خدا نے مجھے یہ دکھایا کہ شاہی حصّے کی فصل کٹنے کے بعد جب کہ دوسری فصل آ ہی رہی تھی، وہ ٹڈّیوں کا ایک دَل تیّار کر رہا تھا۔ ۲ جب وہ زمین کی گھاس کو بالکل کھا گئیں تو میں زور سے چلّایا، خدائے قادر، معاف فرما، یعقوب کی کیا حقیقت ہے؟ وہ کیسے زندہ رہ سکتا ہے؟
۳ پس خداوند خدا نے ترس کھایا اور فرمایا،
ایسا نہیں ہوگا۔

۴ خدائے قادر نے مجھے دکھایا کہ خداوند خدا نے عدالت کے لیے آگ کو بلایا۔ اس نے گہرے سمندر کو سُکھا دیا اور زمین کو ہڑپ کر لیا۔ ۵ تب میں چلّایا، قادرِ مطلق، میں منّت کرتا ہُوں، رُک جا! یعقوب کی کیا حقیقت ہے کہ وہ قائم رہ سکے؟
۶ سو خدا نے ترس کھایا اور فرمایا:
ایسا نہیں ہوگا۔

۷ اس نے مجھے یہ دکھایا کہ کہ خداوند ایک دیوار پر کھڑا ہے جو ساہول کے ذریعہ بنائی گئی تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک ساہول ہے۔ ۸ اور خداوند نے مجھ سے پُوچھا، اے عامُوس، تُو کیا دیکھتا ہے؟
میں نے جواب دیا، ایک ساہول۔
تب خداوند نے مجھ سے کہا کہ میں اپنی قوم اِسرائیل میں ساہول لگاؤں گا اور اب میں ان کو سزا دیئے بغیر نہ چھوڑوں گا۔

۹ اضحاق کے بلند مقام برباد ہو جائیں گے
اور اِسرائیل کے مُقدّس مقام ویران ہو جائیں گے؛
اور میں یربعام کے خلاف تلوار لے کر اُٹھوں گا۔

عامُوس اور امصیاہ

۱۰ تب بیت ایل کے کاہن امصیاہ نے شاہِ اِسرائیل یربعام

کوخبر بھیجی کہ عامُوس اِسرائیل کے دل میں تیرے خلاف سازش پیدا کر رہا ہے۔ ملک اس کی ان سب باتوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ۱۱ عامُوس یوں کہہ رہا ہے کہ

یربعام تلوار سے مارا جائے گا،
اور اِسرائیل یقیناً اپنے وطن سے دُور ہو کر
اسیری میں جائے گا۔

۱۲ تب امصیاہ نے عامُوس سے کہا، اے غیب کی باتیں کہنے والے، یہاں سے نکل اور یہُوداہ کے ملک کو بھاگ جا۔ وہیں اپنی روٹی کما اور وہیں پیش گوئی کر۔ ۱۳ اب بیت ایل میں اور نبوّت نہ کرنا کیونکہ یہ بادشاہ کا مَقدِس اور سلطنت کا دارُالخلافہ ہے۔
۱۴ عامُوس نے امصیاہ کو جواب دیا کہ میں نہ نبی ہُوں نہ نبی کا بیٹا۔ میں تو ایک چرواہا اور گُولر کا پھل بٹورنے والا تھا۔ ۱۵ لیکن خدا نے مجھے ریوڑ کے بیچ میں سے لے لیا اور مجھ سے کہا کہ جا، میری قوم اِسرائیل سے نبوّت کر۔ ۱۶ سو اب تُو خداوند خدا کا کلام سُن۔ تُو کہتا ہے کہ

اِسرائیل کے خلاف نبوّت نہ کر،
اور اضحاق کے گھرانے کے خلاف کلام نہ کر۔

۱۷ اس لیے خداوند یوں فرماتا ہے کہ

تیری بیوی شہر میں طوائف بنے گی،
اور تیرے بیٹے اور تیری بیٹیاں تلوار سے مارے جائیں گے۔
تیری زمین ناپ کر تقسیم کی جائے گی،
اور تُو ناپاک ملک میں مرے گا۔
اور اِسرائیل اپنے وطن سے دُور،
ضرور جلاوطنی میں جائے گا۔

پکے ہُوئے پھلوں سے بھری ٹوکری

۸ خداوند نے مجھے پکے ہُوئے پھلوں کی ایک ٹوکری دکھائی۔ ۲ اس نے مجھ سے کہا، اے عامُوس، تُو کیا دیکھتا ہے؟
میں نے جواب دیا: پکے ہُوئے پھلوں کی ایک ٹوکری۔

تب خداوند نے مجھ سے فرمایا کہ میری قوم اِسرائیل کا وقت آ پہنچا ہے۔ اب میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔
۳ خداوند فرماتا ہے کہ اس دِن ہیکل کے نغمے ماتم میں بدل جائیں گے۔ ہر طرف بہت سی لاشیں پڑی ہوں گی۔ خاموش!

۴ تُم جو ضرورتمندوں کو کُچلتے ہو
اور ملک کے مسکینوں کو مٹاتے ہو، یہ سُنو۔

۵ تُم کہتے ہو کہ نیا چاند کب گزرے گا
تاکہ ہم اپنا غلّہ فروخت کریں،
سبّت کا دِن کب ختم ہو گا
کہ ہم گیہوں کے کھتّے کھولیں؟ —
تُم ایفا ناپ کو چھوٹا بناتے ہو
اور قیمتوں کو بڑھاتے ہو
اور دغابازی کے ترازو سے ٹھگتے ہو،
۶ تُم مسکینوں کو روپیہ سے
اور حاجت مند کو ایک جوڑی جوتے سے خریدتے ہو،
اور گیہوں کے ساتھ پھٹکن بھی بیچتے ہو

۷ خداوند یعقوب کی حشمت کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے، میں ان میں سے ایک کو بھی نہ بھولوں گا۔

۸ کیا اس سبب سے زمین نہ تھرتھرائے گی،
اور اس کا ہر باشندہ ماتم نہ کرے گا؟
ملک دریائے نیل کی طرح اُٹھے گا؛
وہ پھیل جائے گا
اور تب مِصر کی ندی کی طرح سُکڑ جائے گا۔

۹ خداوند خدا فرماتا ہے کہ اس روز

سورج دوپہر کو غروب ہو جائے گا
اور میں زمین پر دِن کی روشنی کو تاریکی کر دُوں گا۔
۱۰ میں تمہاری عیدوں کو ماتم میں
اور تمہارے نغموں کو نوحے میں بدل دُوں گا۔
اور ہر ایک کو ٹاٹ بندھواؤں گا

اور ہر ایک کے سر کو چندلا کر دُوں گا۔
اور ایسا ماتم برپا کر دُوں گا
جیسے اکلوتے بیٹے کے لیے ہوتا ہے
اس کا انجام بدبختی کے دِن کا سا ہو گا۔

[۱۱] خداوند خدا فرماتا ہے کہ وہ دِن آتے ہیں
جب میں اس ملک میں قحط ڈالُوں گا —
نہ روٹی کا نہ پانی کا،
بلکہ خدا کے کلام کا قحط۔
[۱۲] لوگ سمندر سے سمندر تک
اور شمال سے مشرق تک
خداوند کے کلام کی تلاش میں بھٹکتے پھریں گے؛
لیکن نہ پائیں گے۔

[۱۳] اس روز

خوبصورت عورتیں اور جوان مرد
پیاس سے بے ہوش ہو جائیں گے۔
[۱۴] جو سامریہ کے بُت کی قسم کھاتے ہیں،
اور کہتے ہیں، اے دان، تیرے معبود کی قسم،
یا کہتے ہیں کہ بیرسبع کا دیوتا یقیناً زندہ ہے —
وہ گر جائیں گے،
اور پھر کبھی نہ اُٹھیں گے۔

اِسرائیل نیست کیا جائے گا

۹ میں نے خداوند کو مذبح کے برابر کھڑا ہُوا دیکھا: اس نے فرمایا کہ

ستُونوں کے سر پر ایسا مار
کہ دہلیز جل جائیں۔
اور اُن کو سب لوگوں کے سروں پر گرا دے؛
جو باقی بچیں گے، اُنہیں میں تلوار سے ماروں گا۔
اُن میں سے ایک بھی بھاگ نہ سکے گا
اور ایک بھی بچ نہ پائے گا۔
[۲] اگر وہ قبر کی گہرائی میں بھی چلے جائیں،
تو میرا ہاتھ اُنہیں وہاں سے کھینچ نکالے گا۔
اگر وہ آسمان پر چڑھ جائیں،
تو میں وہاں سے بھی ان کو اُتار لاؤں گا اور پکڑ لُوں گا۔
[۳] اگر وہ کرمل پہاڑ کی چوٹی پر جا چھُپیں،
تو میں ان کو وہاں سے ڈھونڈ نکالوں گا اور پکڑ لُوں گا۔
اگر وہ سمندر کی تہہ میں چھپیں،
تو میں وہاں سانپ کو حکم دُوں گا کہ اُنہیں کاٹے۔
[۴] اگر ان کے دشمن ان کو اسیر کر کے لے جائیں،
تو میں تلوار کو حکم دُوں گا کہ اُنہیں قتل کرے۔
میں ان کی بھلائی کے لیے نہیں بلکہ بُرائی کے لیے
اُن پر نگاہ رکھوں گا۔
[۵] خدائے قادر،
جو زمین کو چھوتا ہے تو وہ پگھل جاتی ہے،
اور اس میں رہنے والے سب ماتم کرتے ہیں —
سارا ملک دریائے نیل کی طرح اُٹھتا ہے،
اور مصر کی ندی کی طرح سُکڑ جاتا ہے —
[۶] وہ جو آسمان پر اونچے محل بناتا ہے
اور زمین پر اس کی بنیاد رکھتا ہے،
جو سمندر کے پانی کو بُلاتا ہے
اور روئے زمین پر گراتا ہے —
اس کا نام خداوند ہے۔
[۷] اے بنی اِسرائیل
کیا تُم میرے لیے اہلِ کوش کی مانند نہیں ہو؟
خداوند فرماتا ہے۔
کیا میں اِسرائیل کو مصر سے،
فلستیوں کو کفتور سے،
اور ارامیوں کو قیر سے نہیں نکال لایا؟

[۸] یقیناً خداوند خدا کی آنکھیں
اس گنہگار مملکت پر لگی ہیں۔
میں اسے نیست کر دُوں گا —
البتہ یعقوب کے گھرانے کو پورے طور پر روئے زمین سے
نیست نہیں کروں گا۔
خداوند فرماتا ہے۔
[۹] میں حکم دُوں گا
اور سب قوموں میں

اِسرائیل کو ایسا چھانٹوں گا
جیسے چھلنی میں اناج کو چھانتے ہیں،
اور ایک دانہ بھی زمین پر گرنے نہ پائے گا۔
۱۰ میرے لوگوں میں سے تمام گنہگار
جو یہ کہتے ہیں
کہ ہمارے اوپر نہ پیچھے سے آفت آئے گی نہ آگے سے
وہ سب کے سب تلوار سے ہلاک کیے جائیں گے۔

اِسرائیل کی بحالی

۱۱ اس روز میں
داؤد کے گرے ہُوئے خیمے کو کھڑا کروں گا۔
اور اس کے تمام سوراخوں کی مرمّت کروں گا،
اور اس کے کھنڈروں کو
پہلے کی طرح تعمیر کر دُوں گا۔
۱۲ تا کہ وہ ادوم کے بقیہ
اور سب قوموں پر جو میرے نام سے کہلاتی ہیں، قابض ہوں،
وہی خداوند
جو یہ کام کرے گا، فرماتا ہے۔

۱۳ خداوند فرماتا ہے کہ وہ دِن آتے ہیں،
جب ہل جوتنے والا فصل کاٹنے والے کو
اور انگوروں کو کُچلنے والا بونے والے کو جا پکڑے گا۔
پہاڑوں سے نئی مَے ٹپکے گی
اور ساری پہاڑیوں سے بہے گی۔
۱۴ میں اپنی قوم اِسرائیل کو اسیری سے واپس لاؤں گا؛
وہ اُجڑے شہروں کو تعمیر کر کے ان میں سکونت کریں گے۔
وہ تاکستان لگائیں گے اور اُن کی مَے پئیں گے؛
وہ باغ لگائیں گے اور اُن کے پھل کھائیں گے۔
۱۵ میں بنی اِسرائیل کو ان کے ملک میں قائم کروں گا،
وہ پھر کبھی اپنے وطن سے جو میں نے انہیں بخشا ہے
نکالے نہ جائیں گے،
خداوند تمہارا خدا فرماتا ہے۔

عبدیاہ

پیش لفظ

یہ کتاب عبدیاہ نبی نے لکھّی ہے۔ عبدیاہ کا مطلب ہے خدا کا خادم۔ یہ کتاب بھی ادُوم قوم کے خلاف لکھّی گئی ہے۔ اس قوم کو بنی اِسرائیل سخت نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

یہ کتاب بھی غالباً چھٹی صدی ق۔م میں وجود میں آئی۔ اس کتاب میں خدا کا نبی ادُوم کے لوگوں کو آگاہ کرتا ہے کہ اُن پر خدا کا غضب نازل ہونے والا ہے کیونکہ اُنہوں نے خدا کی قوم، بنی اِسرائیل پر بہت ظلم کیا تھا۔ یہ وہی زمانہ تھا جب اہلِ بابل نے یہوداہ اور یروشلیم کو ۵۸۶ ق۔م میں شکست دی تھی۔ اس کتاب کے لکھے جانے کا مقصد ادُوم کے لوگوں کو آگاہ کرنا تھا۔ لیکن یہی سب بنی اِسرائیل کے لیے فتح اور ہمّت افزائی کا پیغام لیے ہُوئے تھی۔ ہم اس کتاب کے مطالعہ سے یہ سبق سیکھتے ہیں کہ خدا اپنے بندوں کے دکھ اُٹھانے اور مصیبتوں میں گرفتار ہونے کے باوجود بھی اُن کی خبر رکھتا ہے اور اُنہیں بچاتا ہے۔ عبدیاہ صاف طور پر اس حقیقت کا اظہار بھی کرتا ہے کہ خدا صرف بنی اِسرائیل کا خدا ہی نہیں ہے بلکہ وہ تمام قوموں کو اپنی نظر میں رکھتا ہے۔

۱ عبدؔیاہ کی رویا۔

خدائے قادرؔ ادُومؔ کی بابت یوں فرماتا ہے —

ہم نے خدا کی طرف سے ایک پیغام سُنا،
جو اس نے قوموں کے درمیان ایک ایلچی بھیج کر دیا،
اُٹھو اور آؤ ہم اس کے خلاف جنگ کے لیے چلیں —

۲ دیکھ میں قوموں کے درمیان تجھے حقیر کروں گا؛
تُو پوری طرح ذلیل ہوگا۔
۳ اے پہاڑوں کے شگاف میں رہنے والے،
تیرے دل کے گھمنڈ نے تجھے دھوکا دیا
تُو بلندیوں پر اپنا مکان بناتا ہے،
اور اپنے دل میں کہتا ہے،
کہ کون مجھے زمین پر گرا سکتا ہے؟
۴ اگرچہ تُو عقاب کی مانند بلندی پر اُڑے
اور ستاروں پر اپنا نشیمن بنائے،
لیکن میں تجھے نیچے اُتاروں گا،
خداوند فرماتا ہے۔
۵ اگر تیرے گھر میں چور آ جائے،
یا رات کو ڈاکو گھُس آئیں —
تو تیرے اوپر کیسی بربادی آنے والی ہوگی —
کیا وہ اُسی قدر نہ چُرائیں گے جس قدر اُن کو ضرورت ہوگی؟
اگر انگور جمع کرنے والے تیرے پاس آئیں،
تو کیا وہ کچھ انگور نہ چھوڑ دیں گے؟
۶ لیکن عیسوؔ کیسا لُوٹا جائے گا،
اس کے پوشیدہ خزانے ڈھونڈ لیے جائیں گے۔
۷ تیرے سارے حمایتی تجھے سرحد تک کھدیڑیں گے؛
تیرے دوست تجھے دھوکہ دیں گے اور تجھے مغلوب کرینگے؛
جو تیری روٹی کھاتے ہیں وہ تیرے ساتھ دغا کریں گے،
اور تجھے پتہ نہ چلے گا۔

۸ اس دِن، خدا فرماتا ہے،
کہ کیا میں ادُومؔ کے عقلمندوں
اور عیسوؔ کے پہاڑوں میں رہنے والے سمجھدار لوگوں کو برباد نہ کروں گا؟
۹ اے تیمانؔ، تیرے بہادر خوفزدہ ہوں گے،
اور عیسوؔ کے پہاڑ کا ہر باشندہ
کاٹ ڈالا جائے گا۔
۱۰ اس ظلم کے سبب سے جو تُو نے اپنے بھائی یعقوبؔ پر کیا،
تُو بہت شرمندہ ہوگا؛
اور تُو ہمیشہ کے لیے برباد ہو جائے گا۔
۱۱ اس روز جب اجنبی اس کی دولت لے گئے
تُو تنہا کھڑا تھا
پردیسی اس کے پھاٹکوں میں داخل ہُوئے
اور یروشلیمؔ کے لیے قُرعے ڈالے،
تو تُو بھی اُن ہی کی مانند ہو گیا۔
۱۲ مصیبت کے دِن
اپنے بھائی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھ،
نہ یہُوداہ کے لوگوں کی ہلاکت کے دِن خوشی منا
نہ ان کی مصیبت کے دِن شیخی مار۔
۱۳ مصیبت کے دِن
تجھے میرے لوگوں کے پھاٹکوں سے نہیں گزرنا چاہیئے،
نہ اُن کی بدحالی کے دِن
اُنہیں حقیر سمجھنا چاہیئے،
نہ ان کی بربادی کے دِن
ان کا مال چھیننا چاہیئے۔
۱۴ نہ ان کے بھاگنے والوں کا سر کاٹنے کے لیے
سڑک کے چوراہے پر ٹھہرنا چاہیئے،
نہ ان کی مصیبت کے دِن
زندہ بچے ہُوؤں کو حوالے کرنا چاہیئے۔

۱۵ سب قوموں پر خداوند کا دِن آ پہنچا ہے۔
جیسا تُو نے کیا ہے ویسا ہی تیرے ساتھ کیا جائے گا؛
تیرا کیا ہُوا تیرے ہی سر پر آئے گا۔
۱۶ جس طرح تُو نے میرے کوہِ مُقدّس پر پیا،
اسی طرح سب قومیں متواتر پئیں گی؛
وہ پیتی رہیں گی
وہ ایسی ہوں گی گویا کبھی تھیں ہی نہیں۔

۱۷ لیکن رہائی صیّون پر ہوگی؛
وہ مُقدّس ہوگا،
اور یعقوب کا گھرانا
اپنی میراث پر قبضہ کرے گا۔
۱۸ یعقوب کا گھرانا آگ ہوگا
اور یوسُف کا گھرانا شعلہ؛
اور عیسو کا گھرانا پھُوس،
وہ اس میں آگ لگائیں گے اور اسے کھا جائیں گے۔
عیسو کے گھرانے میں سے
کوئی باقی نہ بچے گا۔
کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا ہے۔
۱۹ اور جنوب کے رہنے والے
عیسو کے پہاڑ
اور میدان کے باشندے
فلستین کے مالک ہوں گے۔
وہ افرائیم اور سامریہ کے کھیتوں پر قابض ہوں گے،
اور بنیمین جلعاد پر قبضہ کرے گا۔
۲۰ اور بنی اِسرائیلیوں کے سب جلاوطن
جو کنعان میں صارپت تک ہیں
اور یروشلیم کے وہ جلاوطن جو سفاراد میں ہیں
جنوب کے شہروں پر قابض ہوں گے۔
۲۱ رہائی دینے والے کوہِ صیّون پر چڑھیں گے
تاکہ عیسو کے پہاڑ پر حکمرانی کریں۔
اور سلطنت خداوند کی ہوگی۔

یُوناہ

پیش لفظ

یُوناہ کی کتاب میں وہ پیغام درج ہے جو خدا نے بنی اِسرائیل کو یُوناہ بن امتّی کے ذریعہ پہنچایا۔ اس کتاب کے لکھے جانے کا زمانہ غالباً آٹھویں صدی ق۔م کا ہے۔ اس کتاب میں یُوناہ کی اپنی زندگی کے حالات درج ہیں جسے خدا نبی بنانا چاہتا تھا۔ لیکن وہ نبوّت کا بوجھ اُٹھانے کے لیے تیار نہ تھا۔ پھر بھی خدا نے اسے یہ بوجھ اُٹھانے کے لیے تیار کیا۔ اس کتاب میں اس کے ذریعہ سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گو اِسرائیل خدا کی خاص قوم تھی لیکن خدا کی محبّت اور اس کا رحم تمام لوگوں کے لیے ہے خواہ وہ کہیں بھی رہتے ہوں۔ اس کتاب میں ایک ایسے شخص کی کہانی درج کی گئی ہے جو خدا کی طرف سے دیئے گئے ایک نہایت ہی ضروری کام کو انجام دینے کی بجائے اُسے انجام دینے سے دُور بھاگتا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند جس بندے کو اپنا کوئی کام پورا کرنے کے لیے چُنتا ہے اُسے اس قابل بھی بنا دیتا ہے کہ وہ حفاظت سے رہے اور اپنی ذمّہ داری کو پورا کرے۔

اس کتاب کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ یُوناہ کا خدا کے حکم کو سن کر اُسے پورا نہ کرنے کی نیّت سے بھاگ جانے کی کوشش کرنا۔
(یُوناہ باب ۱ تا ۲)

۲۔ یُوناہ کا نینوہ پہنچ کر خدا کے حکم کو پورا کرنے کی کوشش کرنا لیکن یُوناہ کی ناراضگی کہ خدا نے اہلِ نینوہ کو کیوں زندہ رہنے دیا۔ خدا یُوناہ کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے اس کا جواب اس کتاب کے ذریعہ سے ملتا ہے۔
(یُوناہ باب ۳ تا ۴)

یُوناہ خدا کے حضور سے بھاگتا ہے

۱ خداوند کا کلام اِمتّی کے بیٹے یُوناہ پر نازل ہُوا۔ [۲] کہ تُو بڑے شہر نینوہ کو جا اور اس کے خلاف منادی کر کیونکہ اس کی بدی میرے حضور تک آ پہنچی ہے۔

[۳] لیکن یُوناہ خدا کے حضور سے ترسیس کی طرف بھاگا اور یافا پہنچا۔ وہاں ترسیس کو جانے والا جہاز ملا۔ وہ کرایہ دے کر اس میں سوار ہُوا تا کہ ترسیس کو جائے۔

[۴] تب خداوند نے سمندر پر ایسی آندھی بھیجی کہ جہاز کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ [۵] سارے ملّاح خوفزدہ ہو گئے اور ہر ایک اپنے اپنے دیوتا کو پکارنے لگا اور جہاز کو ہلکا کرنے کی غرض سے اپنا مال و اسباب سمندر میں پھینک دیا۔ لیکن یُوناہ جہاز کے اندر پڑا سو رہا تھا۔ [۶] جہاز کے کپتان نے اس کے پاس جا کر کہا: تُو کیسے سو سکتا ہے؟ اُٹھ اور اپنے خدا کو پُکار۔ شاید وہ ہماری سُنے اور ہم ہلاک نہ ہوں۔

[۷] تب ملّاحوں نے آپس میں کہا، آؤ ہم قرعہ ڈالیں اور معلوم کریں کہ اس آفت کے لیے کون ذمّہ دار ہے۔ اُنہوں نے قرعہ ڈالا اور قرعہ یُوناہ کے نام پر نکلا۔

[۸] اُنہوں نے اس سے کہا کہ ہمیں بتا کہ اس ساری آفت کے لیے کون ذمّہ دار ہے؟ تُو کیا کرتا ہے؟ تُو کہاں سے آیا ہے؟ تیرا وطن کہاں ہے اور تُو کس قوم کا ہے؟

[۹] اس نے جواب دیا: میں ایک عبرانی ہُوں اور خداوند خدا کی عبادت کرتا ہُوں جس نے زمین اور سمندر بنائے۔

[۱۰] اس بات سے وہ ڈر گئے اور اس سے پُوچھا کہ تُو نے کیا کِیا ہے؟ (وہ جانتے تھے کہ وہ خدا کے حضور سے بھاگ رہا ہے کیونکہ اس نے خود اُنہیں بتایا تھا۔)

[۱۱] سمندر میں طوفان بڑھتا جا رہا تھا اس لیے اُنہوں نے کہا کہ ہم تیرے ساتھ کیا کریں تا کہ سمندر ہمارے لیے ساکن ہو جائے؟

[۱۲] اس نے جواب دیا کہ مجھ کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دو تو سمندر ساکن ہو جائے گا۔ میں جانتا ہُوں کہ یہ بڑا طوفان میری غلطی کے باعث تمہارے اوپر آیا ہے۔

[۱۳] پھر بھی ملّاح اپنی پُوری کوشش سے کنارے کی طرف کھینے لگے لیکن وہ ایسا نہ کر سکے کیونکہ سمندر پہلے سے بھی زیادہ موجزن ہوتا جا رہا تھا۔ [۱۴] تب وہ خدا کے حضور میں گڑگڑائے، اے خداوند، اس شخص کی جان لینے کے لیے ہم لوگوں کو ہلاک نہ کر۔ ایک معصوم کی مَوت کی ذمّہ داری ہمارے اوپر نہ لگا کیونکہ اے خداوند، تجھے جو پسند آیا تُو نے کیا۔ [۱۵] تب اُنہوں نے یُوناہ کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا اور سمندر کی لہریں تھم گئیں۔ [۱۶] اس بات سے وہ لوگ بہت ڈر گئے اور اُنہوں نے خدا کے حضور میں قربانی گذرانی اور عہد کیے۔

[۱۷] لیکن خدا نے یُوناہ کو نگل جانے کے لیے ایک بڑی مچھلی تیّار کر رکھی تھی اور یُوناہ تین دِن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔

یُوناہ کی دعا

۲ یُوناہ نبی نے مچھلی کے پیٹ کے اندر خداوند اپنے خدا سے دعا کی [۲] اس نے کہا کہ

اپنی مصیبت کے دوران میں نے خدا کو پُکارا،
اور اس نے مجھے جواب دیا۔
میں نے پاتال کی گہرائی سے مدد کے لیے پُکارا،
اور تُو نے میری فریاد سُنی۔
[۳] تُو نے مجھے سمندر کی گہرائی کے بیچ میں پھینک دیا
اور لہروں نے مجھے گھیر لیا؛
تیری تمام موجیں اور لہریں
میرے اوپر سے گزر گئیں۔
[۴] میں نے کہا کہ میں
تیری نگاہوں سے دُور ہو گیا ہُوں؛
لیکن میں پھر
تیری مُقدّس ہیکل کی طرف دیکھوں گا۔
[۵] ہیبتناک پانی نے مجھے خوفزدہ کر دیا،
گہرائی میرے چاروں طرف تھی؛
سمندر کی نباتات میرے سر کے چاروں طرف لپٹ گئی۔

[۶] میں پہاڑوں کی تہہ تک ڈُوب گیا تھا؛
میرے نیچے کی زمین کے بندھنوں نے مجھے گھیر لیا تھا۔
لیکن تُو نے اے میرے خداوند خدا،
میری جان کو پاتال سے باہر نکالا۔

[۷] جب میری زندگی بیقرار تھی،
تو اے خدا میں نے تجھے یاد کیا،
اور میری دعا تیری مُقدّس ہیکل میں

تیرے حضور میں پہنچی۔

۸ جو لوگ جھوٹے معبودوں سے لپٹے رہتے ہیں
وہ اس کی شفقت سے محروم رہ جاتے ہیں جو اُن پر ہوتی۔

۹ لیکن میں تیری شکرگزاری کا گیت گاتے ہُوئے،
تیرے حضور میں قربانی گذرانوں گا۔
میں نے جو منّت مانگی اُسے پُورا کروں گا۔
نجات خدا کی طرف سے آتی ہے۔

۱۰ اور خدا نے مچھلی کو حکم دیا اور اس نے یُوناہ کو خشک زمین پر اُگل دیا۔

یُوناہ نینوہ جاتا ہے

۳ تب خدا کا کلام دوسری بار یُوناہ پر نازل ہُوا۔ ۲ کہ اُٹھ، اس بڑے شہر نینوہ کو جا اور جو پیغام میں تجھے دیتا ہُوں اس کی منادی کر۔
۳ یُوناہ خدا کے کلام کے مطابق نینوہ کو گیا۔ نینوہ بہت اہم شہر تھا۔ وہاں پہنچنے کے لیے تین دِن لگتے تھے۔ ۴ پہلے روز جب یُوناہ نینوہ میں داخل ہونے کے لیے روانہ ہُوا تو اس نے منادی کی کہ چالیس دِن کے بعد نینوہ برباد کیا جائے گا۔ ۵ نینوہ کے باشندے خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ اُنہوں نے روزہ رکھنے کا اعلان کیا اور بڑے سے چھوٹے تک سب نے ٹاٹ اوڑھا۔ ۶ جب نینوہ کے بادشاہ کو یہ خبر پہنچی تو وہ اپنے تخت سے اُٹھا، اپنا شاہی لباس اُتارا اور ٹاٹ اوڑھ کر خاک پر بیٹھ گیا۔ ۷ اور نینوہ میں اعلان کر دیا کہ

بادشاہ اور اس کے سرداروں کی طرف سے حکم ہُوا ہے کہ

کوئی اِنسان یا حیوان، گلّہ اور مویشی نہ کچھ کھائے اور نہ پئیے۔ ۸ بلکہ ہر اِنسان اور حیوان ٹاٹ اوڑھے اور فوراً خدا کو پُکارے۔ ہر شخص اپنی بُری روِش اور ظلم سے باز آئے۔ ۹ کون جانتا ہے کہ خدا کو ترس آئے اور وہ اپنے سخت قہر سے باز آئے اور ہم ہلاک نہ ہوں۔

۱۰ جب خدا نے ان کا یہ عمل دیکھا کہ وہ اپنی بُری روِش سے پھر گئے تو اسے ترس آیا اور اس غضب کو جو وہ ان کے اوپر لانے کو تھا نازل نہ کیا۔

خدا کی رحمت پر یُوناہ کا غُصّہ

۴ لیکن یُوناہ اس بات سے بہت ناخوش اور ناراض ہُوا۔ ۲ اس نے خدا سے دعا کی کہ اے خدا جب میں اپنے گھر پر تھا تو کیا میں نے یہی نہیں کہا تھا؟ اس لیے میں نے ترسیس کو بھاگنے میں جلدی کی تھی۔ میں جانتا تھا کہ تُو شفقت اور ترس کھانے والا خدا ہے۔ قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں بڑھ کر ہے۔ تُو ایسا خدا ہے جو عذاب نازل کرنے سے باز رہتا ہے۔ ۳ اب اے خدا تُو میری جان لے لے کیونکہ اس جینے سے مر جانا بہتر ہے۔
۴ خدا نے فرمایا، کیا تجھے غُصّہ کرنے کا کوئی حق ہے؟
۵ اور یُوناہ شہر سے باہر مشرق کی طرف جا بیٹھا۔ وہاں اپنے لیے ایک چھپّر بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھا اور دیکھنے لگا کہ شہر کا کیا حال ہوتا ہے۔ ۶ تب خداوند خدا نے ایک بیل اُگائی اور اُسے یُوناہ کے اوپر پھیلایا تا کہ اس کے سر پر سایہ ہو اور وہ تکلیف سے بچے اور آرام پائے۔ اور یُوناہ اس بیل سے بہت خوش ہُوا۔ ۷ لیکن دوسرے دِن صبح سویرے خدا نے ایک کیڑا بھیجا جس نے بیل کو کاٹ ڈالا اور وہ سوکھ گئی۔ ۸ جب سورج نکلا تو خدا نے مشرق سے ایک جلانے والی لُو چلائی اور یُوناہ کے سر پر سورج کی تپش ہُوئی بلکہ وہ بے ہوش ہو گیا اور مرنے کی آرزو کرنے لگا۔ وہ بولا میرے اِس جینے سے مر جانا بہتر ہوتا۔
۹ خدا نے یُوناہ سے کہا: کیا تجھے اس بیل کے لیے ناراض ہونے کا کوئی حق ہے؟
اس نے کہا، ہاں، میں اتنا ناراض ہُوں کہ مرنا چاہتا ہُوں۔
۱۰ خدا نے کہا، تجھے اس بیل کا اتنا خیال ہے جسے نہ تُو نے لگایا نہ اس کے لیے کچھ محنت کی۔ یہ رات بھر میں اُگی اور رات بھر میں سوکھ گئی۔ ۱۱ لیکن نینوہ میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ لوگ ہیں جو اپنے داہنے اور بائیں ہاتھ میں فرق نہیں کر سکتے۔ اسی طرح بہت سے مویشی ہیں۔ تو کیا میں اتنے بڑے شہر کے لیے فکر نہ کروں۔

میکاہ

پیش لفظ

یہ کتاب نظم میں ہے اور میکاہ نبی نے اسے سپردِ قلم کیا ہے۔ یہ کتاب میکاہ نبی کی پیشنگوئیوں پر مشتمل ہے۔
خدا کا یہ پیغام شاہانِ یہوداہ یُوتام اور آخز و حزقیاہ کے نام میں میکاہ مورشتی پر نازل ہُوا۔
میکاہ نبی نے اس کتاب میں مندرج پیشنگوئیاں ۷۵۰ اور ۶۸۶ ق۔م میں کی ہیں۔ اس کتاب میں خدا کے پیغام، سزا اور جزا اور نجات پر میکاہ نبی ایک شاندار مستقبل کے تعلق سے مسیح کے آنے کے بارے میں بھی پیشنگوئیاں کرتا ہے۔ خدا نے اپنے بندے میکاہ کی معرفت بنی اسرائیل کو بُت پرستی، بغاوت اور نااِنصافی ایسی بُرائیوں کو چھوڑ دینے کی تلقین کی ہے کیونکہ خدا دل سے چاہتا تھا کہ اس کے بندے بُرائی کا راستہ چھوڑ کر سیدھا راستہ اختیار کریں۔
اس کتاب کا پیغام خدا کے اُن لوگوں کے لیے بھی ہے جو اس زمانے میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اُنہیں تاکید کی گئی ہے کہ وہ بُرائی کا راستہ چھوڑ کر توبہ کریں اور خدا کی طرف پھریں۔
میکاہ نبی کے زمانہ میں اسرائیل اور یہوداہ دونوں حکومتوں نے بہت سی مشکلوں کا سامنا کیا اور لوگ اپنے دشمنوں سے شکست بھی کھاتے رہے۔ چونکہ یہ کتاب نظم میں ہے اس لیے اس میں اس وقت کی تاریخ کو سلسلہ وار بیان نہیں کیا گیا۔
اس کتاب کے مندرجات کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:
۱۔ لوگوں کے سزا پانے اور بعد کو نجات حاصل کرنے کا پہلا دَور (باب ۱ سے ۵)
۲۔ لوگوں کے سزا پانے اور بعد کو نجات حاصل کرنے کا دُوسرا دَور (باب ۶ سے ۷)

۱ سامریہ اور یروشلیم کی بابت خداوند کا کلام جو شاہانِ یہوداہ یُوتام و آخز اور حزقیاہ کے ایّام میں میکاہ مُورشتی پر رویا میں نازل ہُوا۔

[۲] اے سب لوگو، سُنو،
اے زمین اور اس کی معموری، کان لگاؤ،
تا کہ خداوند خدا، ہاں خداوند
اپنے مُقدّس مسکن سے تمہارے خلاف گواہی دے۔

سامریہ اور یروشلیم کے خلاف فیصلہ

[۳] دیکھو! خدا اپنے مسکن سے باہر نکل رہا ہے؛
وہ نیچے اُترا ہے تا کہ زمین کے اونچے مقاموں کو پامال کرے۔
[۴] پہاڑ اس کے نیچے پگھل جاتے ہیں
اور وادیاں پھٹ جاتی ہیں،
جس طرح موم آگ سے پگھل جاتا ہے،
اور پانی ڈھلوان سے نیچے آتا ہے۔
[۵] یہ سب یعقوب کی خطا
اور اسرائیل کے گھرانے کے گناہ کے باعث ہے۔
یعقوب کی خطا کیا ہے؟
کیا سامریہ نہیں؟
یہوداہ کا اونچا مقام کیا ہے؟
کیا یروشلیم نہیں؟

[۶] اس لیے میں سامریہ کو کوڑے کرکٹ کا ڈھیر بناؤں گا،
اور تاکستان لگانے کی جگہ کی مانند بناؤں گا۔
میں اس کے پتھروں کو وادی میں لُڑھکا دُوں گا
اور اس کی بنیادیں اُکھاڑ دُوں گا۔
[۷] اس کے سارے بُت چکنا چُور کر دیئے جائیں گے؛
اس کے بُت خانوں کے تمام ہدیئے آگ میں جلا دیئے

جائیں گے؛
میں اس کی مورتیاں تباہ کر دُوں گا۔
کیونکہ اس نے اُنہیں طوائفوں کی کمائی سے جمع کیا تھا،
اور وہ پھر طوائف بازی کی کمائی کی طرح استعمال کیے
جائیں گے۔

رونا اور ماتم

۸ اس لیے میں نوحہ اور ماتم کروں گا؛
میں ننگے پاؤں اور ننگے بدن پھروں گا۔
میں گیدڑ کی طرح چلاّؤں گا
اور اُلّو کی مانند غم کروں گا۔
۹ کیونکہ اسیری کا زخم لاعلاج ہے؛
وہ یہُوداہ تک آیا۔
وہ میرے لوگوں کے پھاٹک،
بلکہ یروشلیم تک آ پہنچا۔
۱۰ جات میں اس کی خبر نہ دینا؛
ہرگز ماتم نہ کرو۔
بَیت عفرہ میں
خاک پر لوٹو۔
۱۱ اے سفیر میں رہنے والی،
تُو برہنہ ہو کر بےشرمی سے چلی جا۔
ضانان میں رہنے والے
باہر نہیں آئیں گے۔
بیت ایضل ماتم میں ہے؛
اس کی پناہ گاہ تُم سے لے لی گئی۔
۱۲ ماروت کے رہنے والے تڑپتے ہیں،
وہ درد سے چھٹکارا پانے کے انتظار میں ہیں،
کیونکہ خدا کی طرف سے بربادی آ گئی ہے،
بلکہ یروشلیم کے پھاٹک تک آ پہنچی ہے۔
۱۳ لکیس میں رہنے والی،
رتھ میں گھوڑے جوت۔
صِیّون کی بیٹی کے گناہ کا آغاز
تجھ سے ہی ہُوا،
کیونکہ اِسرائیل کے گناہ
تجھ میں پائے گئے۔
۱۴ اس لیے تُو مورست جات کو
جدائی کے تحفے دے۔
اکذیب کے شہر، اِسرائیل کے بادشاہوں کے لیے
دغاباز ثابت ہوں گے۔
۱۵ اے مریسہ کی رہنے والی
میں ایک فاتح کو تیرے خلاف اُٹھاؤں گا۔
وہ جو اِسرائیل کی شوکت ہے
عدلام میں آئے گی۔
۱۶ اپنے خوشی بخشنے والے بچّوں کے ماتم میں
سر منڈوا؛
گِدھ کی طرح پر نُچے ہو جا،
کیونکہ وہ تیرے پاس سے جلاوطنی میں چلے جائیں گے۔

اِنسان کے منصوبے اور خدا کا ارادہ

۲ ان پر افسوس جو بدی کا منصوبہ باندھتے ہیں،
اور بستر پر پڑے ہُوئے شرارت کا منصوبہ بناتے ہیں!
اور صبح ہوتے ہی اس پر عمل کرتے ہیں
کیونکہ وہ عمل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔
۲ وہ لالچ سے کھیتوں کو ضبط کر لیتے ہیں،
اور گھروں کو چھین لیتے ہیں۔
وہ لوگوں کو ان کے گھروں سے،
اور اپنے ہم جنسوں کو ان کی میراث سے محروم کر دیتے
ہیں۔

۳ اس لیے خداوند فرماتا ہے کہ

میں اس قوم پر بربادی لانے کا ارادہ کر رہا ہُوں،
جس سے تُم خود کو بچا نہ سکو گے۔
اور اب غرور سے چل نہ سکو گے،
کیونکہ یہ مصیبت کا وقت ہوگا۔
۴ اس دِن لوگ تمہارا مذاق اُڑائیں گے؛
وہ اس ماتم کے گیت سے تُم پر لعن طعن کریں گے:
ہم غارت ہو گئے؛
میرے لوگوں کی میراث تقسیم ہو گئی۔
اس نے اسے ہم سے جدا کر دیا!

وہ ہمارے کھیت باغیوں کو دیتا ہے۔
۵ اس لیے خدا کی جماعت میں کوئی باقی نہ رہے گا
جو ملک کو قرعہ ڈال کر بانٹے۔

جھوٹے نبی

۶ ''نبوّت نہ کرو،'' ان کے نبی کہتے ہیں۔
''ان باتوں کے لیے نبوّت نہ کرو؛
رسوائی ہم پر نہیں آئے گی۔''
۷ کیا یہ کہا جائے کہ یعقوبؔ کے گھرانے:
کیا خدا کی روح ناراض ہو گئی ہے؟
کیا وہ ایسے ہی کام کرتا ہے؟

کیا میری باتیں
راست رَو کے لیے مفید نہیں؟
۸ تھوڑی دیر پہلے میرے لوگ دشمن کی طرح اُٹھے ہیں۔
تُم جنگ سے لَوٹنے والے
بےفکر راہ گیروں کے
نفیس لباس اتار لیتے ہو،
۹ تُم میرے لوگوں کی عورتوں کو
ان کے خوشنما گھروں میں سے نکال دیتے ہو۔
تُم ان کے بچّوں سے ہمیشہ کے لیے
میری برکتیں چھین لیتے ہو۔
۱۰ اُٹھو، چل دو!
کیونکہ یہ تمہاری آرامگاہ نہیں ہے،
یہ ناپاک ہو چُکی ہے،
اس کی بربادی کا کوئی علاج نہیں۔
۱۱ اگر کوئی جھوٹا یا دغاباز آ کر کہے،
کہ میں، تمہارے لیے کثرت سے شراب اور مَے کی پیشگوئی
کروں گا،
تو وہی ان لوگوں کا نبی ہوگا۔

رہائی کا وعدہ

۱۲ اے یعقوبؔ، میں تُم سب کو اِکٹھّا کروں گا؛
میں اِسرائیلؔ کے بقیّہ کو یقیناً جمع کروں گا۔
میں اُنہیں بھیڑ خانہ کی بھیڑوں کی طرح جمع کروں گا،
چراگاہ کے گلّے کی مانند اِکٹھّا کروں گا؛
جگہ لوگوں سے بھر جائے گی۔

۱۳ کوئی راستہ کھولنے والا ان کے آگے آگے جائے گا؛
وہ پھاٹک توڑ کر باہر نکل جائیں گے۔
ان کا بادشاہ یعنی خداوند،
ان کے آگے آگے جائے گا۔

سرداروں اور نبیوں کو ڈانٹ

۳

تب میں نے کہا،

یعقوبؔ کے سردارو، سُنو،
اِسرائیلؔ کے گھرانے کے حاکمو، سُنو!
کیا تمہیں عدالت سے واقف نہیں ہونا چاہئے؟
۲ تُم جو نیکی سے نفرت کرتے ہو اور بدی سے محبّت رکھتے
ہو؛
اور لوگوں کی کھال اُتار لیتے ہو
اور ان کی ہڈّیوں سے گوشت نوچتے ہو۔
۳ اور میرے لوگوں کا گوشت کھاتے ہو،
ان کی کھال اتارتے ہو
ان کی ہڈّیوں کو توڑتے ہو؛
اور انہیں ہانڈی اور دیگ کے گوشت کی طرح
ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہو۔

۴ تب وہ خداوند کو پُکاریں گے،
لیکن وہ نہ سُنے گا۔
ان کے بُرے اعمال کے سبب سے
وہ ان سے اپنا مُنہ پھیر لے گا۔

۵ خداوند یوں فرماتا ہے کہ

ان نبیوں کے لیے
جو میرے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں،
اگر کوئی اُنہیں کھانے کو دیتا ہے،
تو وہ سلامتی سلامتی پُکارتے ہیں؛
لیکن اگر کوئی اُنہیں کھانے کو نہ دے،
تو وہ اس سے لڑنے کو تیّار ہو جاتے ہیں۔
۶ اس لیے اب تمہارے اوپر رات ہو جائے گی جس میں رویا نہ
دیکھو گے،

تاریکی چھا جائے گی اور تُم غیب بینی نہ کرو گے۔
نبیوں کے اوپر سورج غروب ہو جائے گا،
اور دِن اندھیرا ہو جائے گا۔
۷ غیب بین شرمندہ ہوں گے
اور غیب دان بےعزّت ہوں گے۔
وہ اپنا مُنہ چھپا لیں گے
کیونکہ خدا کی طرف سے کوئی جواب نہ ہو گا۔
۸ لیکن میں خدا کی روح کی قوّت سے
بھر گیا ہُوں،
اور انصاف اور طاقت سے معمور ہُوں،
تا کہ یعقوبؔ کو اس کی خطائیں،
اور اسرائیلؔ کو اس کے گناہ بتاؤں۔
۹ اے یعقوبؔ کے گھرانے کے سردارو، سُنو،
اور اسرائیلؔ کے گھرانے،
تُم جو انصاف کے خلاف کرتے ہو
اور راستی کو مروڑتے ہو، سُنو؛
۱۰ تُم جو صِیّونؔ کو خونریزی سے،
اور یروشلیمؔ کو شرارت سے تعمیر کرتے ہو۔
۱۱ اس کے سردار رشوت لے کر انصاف کرتے ہیں،
اس کے کاہن قیمت لے کر تعلیم دیتے ہیں،
اور اس کے نبی روپیہ لے کر قسمت بتاتے ہیں۔
پھر بھی وہ خدا کی طرف متوجّہ ہوتے ہیں،
اور کہتے ہیں، کیا خدا ہمارے درمیان نہیں ہے؟
ہمارے اوپر کوئی بلا نہیں آئے گی۔
۱۲ اس لیے صِیّونؔ تمہاری وجہ سے
کھیت کی طرح جوتا جائے گا،
یروشلیمؔ کھنڈر رہ جائے گا،
ہیکل کا پہاڑ جھاڑیوں سے ڈھکا ہُوا
ٹیلہ بن جائے گا۔

خدا کا پہاڑ

۴ آخری دِنوں میں
خداوند کے گھر کا پہاڑ قائم کیا جائے گا
اور سب پہاڑوں میں افضل ہو گا،
وہ سارے پہاڑوں سے بلند ہو گا،
اور لوگ وہاں پہنچیں گے۔
۲ بہت سی قومیں آئیں گی اور کہیں گی،
آؤ خداوند کے گھر پر چڑھیں،
اور یعقوبؔ کے خدا کے گھر میں چلیں۔
وہ ہمیں اپنی راہیں سکھائے گا،
تا کہ ہم اس کے راستوں پر چلیں۔
صِیّونؔ سے شریعت باہر آئے گی،
اور یروشلیمؔ سے خدا کا کلام نکلے گا۔
۳ وہ بہت سی قوموں کی عدالت کرے گا
اور دُور دُور کی زورآور قوموں کے جھگڑوں کو طے کرے گا۔
وہ اپنی تلواریں پیٹ کر پھالیں
اور بھالوں کو ہنسوے بنائیں گے۔
ایک قوم دُوسری قوم پر تلوار نہ اُٹھائے گی،
اور نہ جنگ کرنے کی تربیت دے گی۔
۴ ہر آدمی اپنی تاک
اور انجیر کے درخت کے نیچے بیٹھے گا،
اور کوئی اُنہیں نہ ڈرائے گا،
کیونکہ خداوند خدا نے فرمایا ہے۔
۵ سب قومیں
اپنے معبودوں کے نام سے چلیں گی؛
پر ہم لوگ ہمیشہ ہمیشہ تک
خداوند اپنے خدا کے نام سے چلیں گے۔

خدا کا منصوبہ

۶ خداوند فرماتا ہے کہ اس روز،

میں لنگڑوں کو جمع کروں گا،
جلاوطنوں کو
اور اُنہیں جنہیں میں نے دُکھ دیا ہے، اِکٹھّا کروں گا۔
۷ لنگڑوں کو بقیّہ،
اور جلاوطنوں کو زورآور قوم بناؤں گا۔
اس دِن سے خداوند کوہِ صِیّونؔ میں
ہمیشہ تک اُن پر سلطنت کرے گا۔
۸ اور اے گلّے کے روشنی کے مینار،
اے صِیّونؔ کی بیٹی کے قلعے،
تیری بابت یہ ہے کہ تیری پہلی سلطنت تجھے ملے گی؛
یروشلیمؔ کی بیٹی کو بادشاہی ملے گی۔

[9] اب تُو کیوں چلّاتی ہے۔
کیا تیرا کوئی بادشاہ نہیں ہے؟
کیا تجھے صلاح دینے والا مٹ گیا،
کہ تُو دردِ زہ کی سی تکلیف میں مبتلا ہے؟
[10] اے صیّون کی بیٹی،
توزچہ کی مانند درد سے تکلیف اُٹھا رہی ہے،
اب تجھے کھلے میدان میں جا کر رہنے کے لیے
شہر کو چھوڑ دینا چاہئے۔
تُو بابل کو جائے گی؛
وہاں تُو رہائی پائے گی۔
وہیں خدا تجھے
تیرے دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑائے گا۔

[11] لیکن اب بہت سی قومیں
تیرے خلاف جمع ہو گئی ہیں۔
وہ کہتی ہیں، صیّون کو ناپاک ہونے دو،
اور ہماری آنکھیں اس کی رسوائی دیکھیں!
[12] لیکن وہ خدا کے خیالات سے
واقف نہیں؛
وہ اس کے منصوبہ کو نہیں سمجھتے،
جو اُن کو کھلیان کے پولوں کی طرح جمع کرتا ہے۔

[13] اے صیّون کی بیٹی، اُٹھ اور کُچل،
کیونکہ میں تجھے لوہے کے سینگ
اور پیتل کے کُھر دُوں گا
اور تُو بہت سی قوموں کے ٹکڑے کر ڈالے گی۔

اور اُن کے ناجائز ذخیروں کو خدا کی نذر کرے گی،
اور اُن کے مال کو زمین کے مالک، خداوند خدا کے حضور میں
لائے گی۔

بیت لحم میں سے ایک وعدہ کیا ہُوا حاکم

۵

اے لشکروں کے شہر، لشکروں کو جمع کر،
کیونکہ تیرے خلاف ایک حملہ ہونے والا ہے۔
وہ اِسرائیل کے حاکم کے گال پر
سلاخ سے ماریں گے۔

[2] لیکن اے بیت لحم افراتہ،
تُو جو یہوداہ کے قبیلہ میں سب سے چھوٹا ہے،
تو بھی تجھ میں سے
میرے لیے ایک حاکم نکلے گا
جو سارے اِسرائیل پر حکومت کرے گا،
وہ ایّامِ ازل سے ہے،
اس کا ظہور قدیم زمانے سے ہے۔
[3] اس لیے اِسرائیل کو اس وقت تک چھوڑ دیا جائے گا
جب تک کہ زچہ کے یہاں ولادت نہ ہو جائے
اور اس کے باقی بھائی واپس آ کر
اِسرائیل سے مل نہ جائیں۔

[4] وہ کھڑا ہوگا
اور خداوند کی قدرت،
اور خداوند کے نام کی عظمت سے
اس کے گلّے کی گلّہ بانی کرے گا۔
وہ محفوظ رہیں گے
تب وہ زمین کی انتہا تک بزرگ ہوگا۔
[5] اور وہ ان کی سلامتی ہوگا۔

رہائی اور بربادی

جب اسور ہمارے ملک پر حملہ کرے گا
اور ہماری گلیوں میں قدم رکھے گا،
تو ہم اس کے خلاف سات چرواہے،
بلکہ آٹھ سردار کھڑے کریں گے۔
[6] وہ اسور پر تلوار سے
اور نمرود کے ملک پر ننگی تلوار سے حکمرانی کریں گے۔
جب اسور ہمارے ملک پر حملہ کرے گا
اور ہماری سرحدوں میں داخل ہوگا
تو وہ ہمیں اسور سے رہائی بخشے گا۔

[7] یعقوب کا بقیّہ
بہت سی قوموں کے لیے ایسا ہوگا
جیسے خدا کی طرف سے اوس،
اور گھاس کے اوپر بارش،
جو نہ آدمی کا انتظار کرتی ہے

اور نہ کسی اِنسان کے لیے ٹھہرتی ہے۔
۸ یعقوب کا بقیہ قوموں میں،
اور بہت سی اُمّتوں کے درمیان،
ایسا ہوگا جیسے شیرِ ببر جنگلی جانوروں میں،
یا جوان شیر بھیڑوں کے گلّے میں،
جب وہ اُن کے بیچ سے نکلتا ہے تو اُنہیں پھاڑتا ہے،
اور کوئی اُنہیں بچا نہیں سکتا۔
۹ تیرا ہاتھ فتح مندی کے ساتھ تیرے دشمن پر اُٹھے گا،
اور تیرے سب دشمن برباد ہو جائیں گے۔

۱۰ خداوند فرماتا ہے کہ اُس روز،
میں تیرے گھوڑوں کو جو تیرے درمیان ہیں، کاٹ ڈالوں گا
اور تیرے رتھوں کو برباد کر دُوں گا۔
۱۱ میں تیرے ملک کے شہروں کو برباد کر دُوں گا
اور تیرے سب قلعوں کو ڈھا دُونگا۔
۱۲ میں تیری جادوگری ختم کر دُوں گا
اور تیرے فالگیر پھر کبھی فال نہ نکالیں گے۔
۱۳ میں تیری کھودی ہُوئی مورتیں نیست کر دُوں گا
اور تیرے درمیان سے تیرے مُقدّس پتّھروں کو برباد کر دُوں گا؛
تُو پھر کبھی اپنے ہاتھوں کی کاریگری کو
سجدہ نہ کرے گا۔
۱۴ میں تیری یسیرتوں کو تیرے درمیان سے اُکھاڑ دُوں گا
اور تیرے شہروں کو غارت کر دُوں گا۔
۱۵ میں اُن قوموں پر جنہوں نے میری فرمانبرداری نہیں کی
اپنا قہر نازل کر کے انتقام لُوں گا۔

اِسرائیل کے خلاف خدا کی شکایت

۶ خدا کا فرمان سُن:

اُٹھ، پہاڑوں کے سامنے اپنا معاملہ پیش کر؛
اور ٹیلے تیرے بیان کو سُنیں۔
۲ اَے پہاڑو اور اَے زمین کی غیر فانی بنیادو،
خداوند کا وعدہ سُنو۔
کیونکہ اپنے لوگوں کے خلاف خدا کا ایک مقدّمہ ہے؛
وہ اِسرائیل پر فردِ جرم لگاتا ہے۔
۳ اَے میرے لوگو، میں نے تُم سے کیا کِیا؟
اور تمہارے اوپر کیسے بوجھ لادا؟ جواب دو۔
۴ میں تمہیں ملکِ مصر سے نکال کر باہر لایا
اور فدیہ دے کر غلامی کے ملک سے چھڑایا۔
میں نے موسیٰ، ہارون اور مریم کو
تمہاری رہنمائی کے لیے بھیجا۔
۵ میرے لوگو، یاد کرو
کہ شاہِ موآب بلق نے تمہیں کیا مشورہ دیا
اور بعور کے بیٹے بلعام نے اُسے کیا جواب دیا۔
شطیّم سے جلجال تک کے اپنے سفر کو یاد کرو،
تا کہ خداوند خدا کی صداقت کے کاموں کو جان لو۔

۶ میں کیا لے کر خداوند کے حضور میں آؤں
اور خدائے تعالیٰ کو کیسے سجدہ کروں؟
کیا سوختنی قربانیوں
اور ایک سالہ بچھڑوں کے ساتھ اُس کے حضور میں آؤں؟
۷ کیا خداوند ہزار مینڈھوں،
اور تیل کی دس ہزار نہروں سے خوش ہوگا؟
کیا میں اپنے گناہوں کے عوض اپنے پہلوٹھے کو دُوں
اپنی جوانی کے پھل کو اپنی جان کے گناہوں کے بدلے میں دے دُوں؟
۸ اے اِنسان، اُس نے تجھے دکھا دیا کہ نیکی کیا چیز ہے،
اور خدا تجھ سے کیا چاہتا ہے؟
یہ کہ تُو انصاف اور رحم دلی کو عزیز رکھّے
اور اپنے خدا کے سامنے فروتنی سے چلے۔

اِسرائیل کی خطا اور سزا

۹ سُنو، خدا شہر کو پُکارتا ہے —
تیرے نام سے ڈرنا دانائی ہے —
عصا اور اُس کے مقرّر کرنے والے کی سُنو۔
۱۰ اے شریر گھرانے،
کیا میں اب بھی تیرا ناجائز نفع
اور کم پیمانے کو جو نفرت کا باعث ہیں، بھول جاؤں؟
۱۱ کیا میں ایسے آدمی کو چھوڑ دُوں جو دغا کے ترازو رکھتا ہے،

اور غلط باٹوں کا تھیلہ رکھتا ہے؟
۱۲ اس کے دولتمند ظالم ہیں؛
اس کے باشندے جھوٹ بولتے ہیں
ان کی زبانیں دغابازی کی باتیں کرتی ہیں۔
۱۳ اس لیے میں نے تجھے غارت کرنا
اور تیرے گناہوں کے سبب سے تجھے برباد کرنا شروع کر دیا ہے۔
۱۴ تُو کھائے گا پر آسودہ نہ ہوگا؛
تیرا پیٹ نہ بھرے گا۔
اکٹھا کرے گا لیکن بچا نہ پائے گا،
کیونکہ جو کچھ تُو بچائے گا، میں اسے تلوار کے حوالے کر دُوں گا۔
۱۵ تُو بوئے گا پر فصل نہ پائے گا؛
زیتون روندے گا پر تیل استعمال نہ کرے گا،
انگور کُچلے گا پر مَے نہ پیئے گا۔
۱۶ تُو عمری کے قوانین
اور اخی اب کے خاندان کے اعمال کی پیروی کرتا ہے،
اور ان کے رواج مانتا ہے۔
اس لیے میں تجھے ویران کروں گا
اور تیرے لوگوں کو مذاق کا باعث بناؤں گا؛
وہ ساری قوموں میں تمسخر کا باعث بنیں گے۔

اسرائیل کی مصیبت

۷ دُوسری مصیبت کتنی بڑی ہے!
میں اس آدمی کی مانند ہُوں جو انگور توڑنے کے وقت گرمیوں کا پھل جمع کرتا ہے؛
لیکن اسے کھانے کے لیے انگور کا ایک خوشہ بھی نہیں،
اور نہ میرا دلپسند انجیر کا پہلا پھل ہے۔
۲ نیک آدمی زمین پر سے مِٹا دیئے گئے؛
ایک راستباز بھی باقی نہیں۔
سب لوگ خون کی گھات میں لگے ہُوئے ہیں؛
ہر آدمی جال بچھا کر اپنے بھائی کا شکار کرتا ہے۔
۳ ان کے دونوں ہاتھ بدی کرنے میں ماہر ہیں؛
حاکم تحفے طلب کرتے ہیں،
مُنصِف رشوت لیتا ہے،
زبردست جو چاہتے ہیں، ان سے کرواتے ہیں—
وہ سب مل کر سازش کرتے ہیں۔
۴ اُن میں کا سب سے اچھا اونٹ کٹارے کی مانند ہے،
اور سب سے راستباز خاردار جھاڑی سے بدتر ہے۔
تیرے نگہبان کا دِن آ گیا ہے،
وہ دِن جب خدا تمہارے درمیان آئے گا۔
اب اُن کی پریشانی کا دِن ہے۔
۵ پڑوسی پر بھروسہ مت کر،
دوست پر اعتماد نہ کر۔
اپنی پیاری بیوی پر اعتبار نہ کر
اپنی بات میں خبردار رہ۔
۶ کیونکہ بیٹا اپنے باپ کی حقارت کرتا ہے،
بیٹی اپنی ماں کی،
اور بہو اپنی ساس کی مخالف ہے—
آدمی کے دشمن اس کے گھر والے لوگ ہی ہیں۔

۷ لیکن میں پُر امید ہو کر خدا کی راہ دیکھوں گا،
میں اپنے نجات دینے والے خدا کا انتظار کروں گا؛
میرا خدا میری سُنے گا۔

اِسرائیل اُٹھے گا

۸ اے میرے دشمن، مجھ پر خوش نہ ہو!
اگرچہ میں گر پڑا ہُوں، لیکن اُٹھ کھڑا ہُوں گا۔
چاہے میں اندھیرے میں ہُوں،
پھر بھی خدا میری روشنی ہوگا۔
۹ کیونکہ میں نے اس کے خلاف گناہ کیا ہے،
میں اس کے قہر کو برداشت کروں گا،
جب تک وہ میرا مُقدّمہ نہ لڑے
اور میرا حق ثابت نہ کرے۔
وہ مجھے روشنی میں لائے گا؛
میں اس کی راستبازی دیکھوں گا۔
۱۰ تب میرا دشمن اس کو دیکھے گا
اور شرمندہ ہوگا،
وہ جس نے مجھ سے کہا تھا،
کہ خداوند تیرا خدا کہاں ہے؟
میری آنکھیں اس کا زوال دیکھیں گی؛
اب بھی وہ پیروں کے نیچے کُچلی جائے گی

جس طرح گلیوں میں کیچڑ روندی جاتی ہے۔

[۱۱] تمہاری فصیلیں تعمیر کرنے،
اور تمہاری سرحدیں بڑھانے کا وقت آئے گا۔
[۱۲] اس دِن لوگ تیرے پاس آئیں گے
اسور اور مصر کے شہروں سے تیرے پاس آئیں گے،
بلکہ مصر سے دریائے فرات
اور سمندر اور پہاڑ سے پہاڑ تک
قومیں تیرے پاس آئیں گی۔
[۱۳] زمین اپنے باشندوں کے کاموں کے سبب سے،
ویران ہو جائے گی۔

دعا اور تمجید

[۱۴] اپنے لوگوں
یعنی اپنی میراث کے گلّوں کی گلّہ بانی کر،
جو جنگل میں زرخیز چراگاہوں میں
تنہا رہتے ہیں۔
اُنہیں بسن اور جلعاد میں
قدیم زمانہ کی طرح چرنے دے۔

[۱۵] جیسے میں نے تجھے مصر سے نکلنے کے دِنوں میں دکھائے تھے،
میں اُن کو اپنے عجائب دِکھاؤں گا۔

[۱۶] قومیں دیکھیں گی اور شرمندہ ہوں گی،
ان سے ان کی تمام قوّت چھین لی جائے گی۔
وہ اپنے مُنہ پر اپنا ہاتھ رکھیں گے
اور اُن کے کان بہرے ہو جائیں گے۔
[۱۷] وہ سانپ کی طرح خاک چاٹیں گے،
اور زمین پر رینگنے والے کیڑوں کی طرح
کانپتے ہُوئے اپنی ماندوں سے باہر آئیں گے؛
ڈرتے ڈرتے ہمارے خداوند خدا کی طرف آئیں گے
اور تجھ سے نہ ڈریں گے۔
[۱۸] تجھ جیسا خدا کون ہے،
جو گناہ معاف کرتا ہے
اور اپنی میراث کے بقیّہ کی خطاؤں کو بخشتا ہے؟
وہ اپنا قہر ہمیشہ کے لیے نہیں رکھ چھوڑتا
بلکہ رحم کرنے سے خوش ہوتا ہے۔
[۱۹] تُو پھر ہم پر رحم فرمائے گا؛
تُو ہمارے گناہوں کو پیروں تلے کُچلے گا
اور ہماری سب خطاؤں کو سمندر کی تہہ میں ڈال دے گا۔
[۲۰] تُو یعقوب کے گھرانے سے دغابازی نہیں کرے گا،
اور ابرہام کو شفقت دکھائے گا،
جس کی بابت تُو نے قدیم زمانوں میں
ہمارے باپ دادوں سے قسم کھائی تھی۔

ناحوم

پیش لفظ

اس کتاب کو ناحوم نبی نے یہوداہ کے لوگوں کے لیے لکھا ہے۔ یہ کتاب غالباً ۶۶۳ اور ۶۱۲ ق۔م کے درمیان لکھی گئی۔ اس کتاب میں ناحوم نے ایک شہر نینوہ کا حال درج کیا ہے۔ اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ یہ شہر جو بدکاری سے بھرا ہُوا تھا کس طرح تباہ و برباد ہُوا۔ ہم اس کتاب سے یہ سبق سیکھتے ہیں کہ خداوند خدا ہی ساری دنیا کا مالک ہے اور وہی اپنے نیک بندوں کو خوشی اور نجات کا پیغام دیتا ہے۔

اس کتاب کا زمانہ ۶۶۴ اور ۶۱۲ ق۔م کے درمیان کا ہے۔ ۶۱۲ ق۔م میں نینوہ بُری طرح تباہ و برباد ہو گیا۔

اس کتاب کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:
۱۔ نینوہ کے خلاف اور یہُوداہ کے حق میں پیشگوئیاں۔(۱:۱۔۲:۲)
۲۔ نینوہ کے خاتمہ کے بارے میں نشانیاں اور نظارے۔(۲:۳۔۳:۱۸)

۱ نینوہ کی بابت تنبیہ۔ ناحوم القوشی کی رویا کی کتاب۔

نینوہ کے خلاف خدا کا قہر

[۲] خداوند غیّور ہے اور انتقام لینے والا خدا ہے
خدا انتقام لیتا ہے اور غضب سے بھرا ہُوا ہے۔
خدا اپنے مخالفوں سے انتقام لیتا ہے
اور اپنے دشمنوں کے خلاف اپنے قہر کو قائم رکھتا ہے۔
[۳] خدا قہر کرنے میں دھیما اور قوّت میں بڑھ کر ہے؛
خدا مجرم کو بے سزا نہ چھوڑے گا۔
بگولہ اور طوفان میں اس کا راستہ ہے،
بادل اس کے پاؤں کی گرد ہیں۔
[۴] وہ سمندر کو ڈانٹتا ہے اور سُکھا دیتا ہے؛
وہ ندیوں کو خشک کر دیتا ہے۔
بسن اور کرمل سوکھ جاتے ہیں
اور لُبنان کی کونپلیں مرجھا جاتی ہیں۔
[۵] اس کے سامنے پہاڑ کانپتے ہیں
اور ٹیلے پگھل جاتے ہیں۔
اس کے سامنے تمام دُنیا
اور اس کی معموری تھرتھراتی ہے۔
[۶] کس کو اس کے قہر کی تاب ہو سکتی ہے؟
اور کون اس کے ہیبتناک غضب کو برداشت کر سکتا ہے؟
اس کا غُصّہ آگ کی طرح نازل ہوتا ہے؛
اس کے سامنے چٹانیں لرز جاتی ہیں۔

[۷] خدا بھلا ہے،
مصیبت میں پناہ گاہ ہے۔
جو اس پر توکّل کرتے ہیں اُن کی فکر کرتا ہے،
[۸] لیکن وہ ایک بڑے سیلاب سے
نینوہ کو تباہ کر دے گا؛
وہ اپنے دشمنوں کو تاریکی میں رگید ے گا۔

[۹] وہ خدا کے خلاف جو بھی منصوبہ باندھیں گے
وہ اسے مِٹا دے گا؛
مصیبت دوبارہ نہ آئے گی۔
[۱۰] وہ کانٹوں میں پھنس جائیں گے
اور اپنی مَے سے متوالے ہو جائیں گے؛
وہ سوکھے کھونٹوں کی طرح بھسم ہو جائیں گے۔
[۱۱] اے نینوہ، تجھ میں سے ایک شخص نکلا ہے
جو خدا کے خلاف بُرا منصوبہ باندھتا ہے
اور شرارت کی صلاح دیتا ہے

[۱۲] خدا یوں فرماتا ہے:

اگرچہ اُن کے مددگار بے شمار ہیں،
تو بھی وہ کاٹ دیئے جائیں گے اور نیست ہو جائیں گے۔
اے یہُوداہ، میں نے تجھے بہت ستایا ہے،
میں تجھے اور دُکھ نہ دُوں گا۔
[۱۳] اب میں تیرے کاندھے پر سے اُن کا جُوا توڑ ڈالُوں گا
اور تیری بیڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دُوں گا۔

[۱۴] اے نینوہ، تیری بابت خدا نے حکم دیا ہے،
کہ تیرا نام زندہ رکھنے کے لیے تیری نسل میں کوئی باقی نہ بچے گا۔
میں تیری کھودی ہُوئی مورتیں اور ڈھالے ہُوئے بُت
جو تیرے خداؤں کے بُت خانوں میں ہیں، برباد کر دُوں گا۔
چونکہ تُو نکمّا ہے،
میں تیرے لیے قبر تیّار کروں گا۔

[۱۵] ان پہاڑوں کی طرف نظر اُٹھا،
اس کے پاؤں کو دیکھ جو اچھی خبر لاتا ہے
اور سلامتی کا اعلان کرتا ہے!
اے یہُوداہ، اپنی عیدیں منا،
اور اپنی منّتیں پوری کر۔
کیونکہ شریر تجھ پر حملہ نہ کریں گے؛
وہ پورے طور سے برباد کر دیئے جائیں گے۔

نینوؔہ برباد ہو گا

۲ اے نینوؔہ، ایک حملہ آور تجھ پر چڑھ آیا ہے،
اپنے قلعہ کو محفوظ رکھ،
راہ کی نگہبانی کر،
کمر کس لے،
اور اپنی ساری طاقت کو اکٹھا کر۔

۲ خدا یعقوبؔ کی ساری شان و شوکت کو
اِسرائیلؔ کی شان کی مانند بحال کرے گا،
اگرچہ غارت کرنے والوں نے اُنہیں غارت کر دیا ہے
اور اُن کے تاکستانوں کو اُجاڑ دیا ہے۔

۳ تیّاری کے دِن اس کے جنگی بہادروں کی ڈھالیں سرخ ہیں؛
جنگی مرد قرمزی لباس پہنے ہیں۔
تیّاری کے دِن اُن کے رتھوں کی فولاد چمچماتی ہے؛
دیودار کے بھالے لہرا رہے ہیں۔
۴ راستوں پر رتھ تیزی سے دوڑ رہے ہیں،
وہ چوک کے میدان میں اِدھر سے اُدھر دوڑ رہے ہیں۔
وہ مشعلوں کی مانند دکھائی دیتے ہیں؛
وہ بجلی کی مانند کوندر ہے ہیں۔
۵ وہ اپنے منتخب سرداروں کو بُلاتا ہے،
پر وہ اپنے راستوں پر ٹھوکر کھاتے ہیں۔
اور شہر پناہ سے ٹکراتے ہیں؛
حفاظت کرنے والی آڑ اپنی جگہ پر رکھ دی گئی ہے۔
۶ ندّیوں کے پھاٹک کُھل جاتے ہیں
اور محل ڈھیر ہو کر رہ جاتے ہیں۔
۷ یہ طے ہو چُکا ہے کہ شہر والے
جلاوطنی میں لے جائے جائیں۔
اُن کی لونڈیاں قمریوں کی طرح ماتم کریں
اور چھاتیاں پیٹیں۔
۸ نینوؔہ ایک حوض کی مانند ہے،
اس کا پانی نکالا جا رہا ہے۔
لوگ چلّاتے ہیں، ٹھہرو، ٹھہرو،
پر کوئی مُڑ کر نہیں دیکھتا۔

۹ چاندی لُوٹو!
سونا لُوٹو!
مال کی کوئی انتہا نہیں،
خزانوں میں دولت کثرت سے ہے!
۱۰ وہ خالی ہے، لُوٹ لیا گیا ہے، ویران ہے!
دل پگھل جاتے ہیں، گھٹنے لڑکھڑاتے ہیں،
جسم کانپتے ہیں، ہر چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔

۱۱ اب شیر کی ماند کہاں ہے،
وہ جگہ جہاں وہ اپنے بچّوں کو خوراک کھلاتے تھے،
شیر، شیرنی اور اُن کے بچّے کہاں گئے
جہاں وہ بےخوف پھرا کرتے تھے؟
۱۲ شیر ببر اپنے بچّوں کے لیے بہت شکار مارتا تھا
اور اپنی شیرنی کے لیے شکار کا گلا گھونٹتا تھا،
اور اپنی ماندوں کو شکار سے
اور غاروں کو پھاڑے ہُوئے جانوروں سے بھر دیتا تھا۔
۱۳ خداوند فرماتا ہے،
میں تیرا مخالف ہُوں۔
میں تیرے رتھوں کو دھواں بنا دُوں گا،
اور تلوار تیرے جوان شیروں کو نگل جائے گی۔
میں زمین پر تیرے لیے کوئی شکار نہیں چھوڑوں گا۔
تیرے قاصدوں کی آوازیں
پھر کبھی سُنائی نہ دیں گی۔

نینوہ پر ماتم

۳ خُونی شہر پر افسوس،
وہ جھوٹ
اور غارت گری سے بھرا ہُوا ہے
وہ کبھی جُرم سے باز نہیں رہتا!
۲ چابک کے چٹخنے کی آواز،
پہیوں کی کھڑکھڑاہٹ،
گھوڑوں کی ٹاپ
اور رتھوں کے ہچکولوں کی آواز!
۳ حملہ آور لشکر،
تلواروں کی چمک

اور بھالوں کی جھلک!
مقتولوں کے ڈھیر،
لاشوں کے انبار،
بےشمار لاشیں،
جن سے لوگ ٹھوکریں کھاتے ہیں۔
۴ یہ سب اس کسبی اور فاحشہ کی بدکاری کے سبب سے ہے،
جس نے فاحشہ پن سے قوموں کو
اور جادو سے لوگوں کو
غلام بنالیا ہے۔

۵ خداوند فرماتا ہے کہ میں تیرا مخالف ہُوں۔
میں تجھے تیرے مُنہ تک ننگا کروں گا۔
اور قوموں کو تیرا ننگا پن دکھاؤں گا
اور مملکتوں کو تیری برہنگی دکھاؤں گا۔
۶ میں تیرے اوپر گندگی ڈالوں گا،
میں نفرت کا سلوک کروں گا
تجھے رسوا کروں گا۔
۷ جو کوئی تجھ پر نظر کرے گا بھاگ جائے گا
اور کہے گا نینوہ برباد ہو رہا ہے۔ کون اس کے لیے ماتم کرے گا؟
میں تیرے لیے تسلّی دینے والا کہاں سے لاؤں؟

۸ کیا تُو نوآمون سے بڑھ کر ہے،
جو نیل پر بسا ہُوا ہے،
اور اس کے چاروں طرف پانی ہے؟
ندی اس کی محافظ تھی،
اور پانی اس کی دیوار تھا۔
۹ کوش اور مصر اس کی بےانتہا طاقت تھے؛
فوط اور لوبیم اس کے حمایتی تھے۔
۱۰ تو بھی وہ اسیر ہُوا
اور جلاوطنی میں گیا۔
ہر گلی کے نکڑ پر
اس کے دودھ پیتے بچے پٹک کر ٹکڑے کر دیئے گئے۔
اس کے شریف لوگوں پر قرعے ڈالے گئے،
اور اس کے سارے بزرگ زنجیروں میں جکڑ دیئے
گئے۔
۱۱ تُو بھی متوالا ہو جائے گا؛
تُو دشمن سے بچنے کے لیے پناہ مانگے گا
اور خود کو چھپائے گا۔

۱۲ تیرے سارے قلعے انجیر کے درختوں کی مانند ہوں گے
جن پر پہلے پکّے پھل لگے ہوں؛
جب ان کو ہلایا جاتا ہے،
تو کھانے والے کے مُنہ میں پھل گرتا ہے۔
۱۳ اپنے جنگی بہادروں کو دیکھ۔
تیرے مرد عورتیں بن گئے ہیں!
تیرے ملک کے پھاٹک
تیرے دشمنوں کے لیے کھل گئے ہیں؛
آگ اڑبنگوں کو کھا گئی۔

۱۴ محاصرے کے لیے پانی بھر لے،
اپنے قلعوں کو مضبوط کر!
مٹّی تیّار کر،
روند کر مصالحہ بنا،
اینٹ کے سانچے کی مرمّت کر!
۱۵ وہاں آگ تجھے کھا جائے گی؛
تلوار تجھے کاٹ ڈالے گی
اور ٹڈّی کی طرح تجھے کھا جائے گی۔
ٹڈّیوں کی طرح
اپنا شمار بڑھا!
۱۶ تُم نے اپنے سوداگروں کو
آسمان کے ستاروں سے زیادہ بڑھا لیا ہے،
لیکن وہ ٹڈّیوں کی طرح چٹ کر کے
اُڑ جاتے ہیں۔
۱۷ تیرے محافظ ٹڈّیوں کی مانند ہیں،
تیرے سردار ٹڈّی دل کی طرح ہیں
جس کی ٹڈّیاں سردی کے دِن دیوار کے شگافوں میں پناہ لیتی ہیں۔
لیکن سورج نکلتے ہی اُڑ جاتی ہیں،
کوئی نہیں جانتا کہاں۔

[18] اے اسور کے بادشاہ، تیرے چرواہے اونگھتے ہیں؛
تیرے سردار آرام سے سو رہے ہیں۔
تیری رعایا پہاڑوں پر منتشر ہو گئی
اُنہیں جمع کرنے والا کوئی نہیں۔
[19] کوئی چیز تیرے زخموں کو شفا نہیں دے سکتی؛
تیرا زخم لاعلاج ہے۔
جو کوئی تیرے بارے میں سُنتا ہے
وہ تیری بربادی پر خوش ہو کر تالی بجاتا ہے،
کیونکہ کون ہے
جس نے تیرا ظلم نہیں سہا؟

حبقُّوق

پیش لفظ

خدا کے نبی حبقُّوق نے اس کتاب کو قلم بند کیا ہے۔ یہ کتاب یہُوداہ کے لوگوں کے لیے لکھی گئی۔ حبقُّوق نبی کی یہ کتاب غالباً ۶۴۰ تا ۵۹۸ ق۔م یوسیاہ، یہویاکم کے دَور میں لکھی گئی۔ یہ کتاب ایک مکالمہ ہے جو اس بدکاری کے بارے میں ہے جو یہُوداہ میں زوروں پر تھی۔ حبقُّوق اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہے کہ خدا یہُوداہ کے گناہ کو اور ایک بدکار قوم بابل کو یہُوداہ کو سزا دینے کے لیے چُنتا ہے۔ حبقُّوق کو ان باتوں کا جواب خدا کی طرف سے مل جاتا ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ خدا اپنے کام اپنے مقرّرہ وقت پر انجام دیتا ہے۔ یہ کتاب ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں خدا کے بعض کام سمجھ میں نہیں آتے لیکن اگر ہم اس کی عقل اور دانائی پر اور مختلف کاموں کے لیے خدا کے مقرّر کیے ہُوئے اوقات پر بھروسہ رکھّیں تو ہم اپنے ایمان کے وسیلے سے خدا کے کاموں کو سمجھ سکتے ہیں۔ حبقُّوق کے بارے میں صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ وہ ساتویں اور چھٹویں صدی کے درمیان یرمیاہ، صفنیاہ اور ناحوم بلکہ یُوایل ایسے نبیوں کا ہم زمانہ رہ چُکا ہے۔

اس کتاب کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ نبی کے سوالات اور خدا کے جوابات۔ (باب ۱:۱۔ ۲:۲۰)

۲۔ حبقُّوق کا زبور۔ (باب ۳:۱۔ ۱۹)

۱ بارِ نبوّت جو حبقُّوق نبی کو ملا۔

حبقُّوق کی شکایت

[2] اے خدا، میں کب تک مدد کے لیے پُکاروں گا،
کیونکہ تُو سُنتا ہی نہیں؟
یا میں تیرے حضور ظلم، ظلم چِلاّؤں
کیونکہ تُو نہیں بچاتا؟
[3] تُو کیا مجھے ناانصافی دکھاتا ہے؟
تُو بدکاری کو کیوں برداشت کر لیتا ہے؟
بربادی اور ظلم میرے سامنے ہیں؛
فتنہ اور فساد مجھے گھیرے ہُوئے ہیں۔
[4] اس لیے قانون بے بس ہو گیا،
انصاف بالکل قائم نہیں رہا۔
شریر راستبازوں کو گھیر لیتے ہیں،
اس لیے انصاف باقی نہیں رہا۔

خدا کا جواب

[5] قوموں کو دیکھو اور غور کرو —
اور تعجب کرو۔
کیونکہ میں تمہارے ایّام میں ایسا کچھ کروں گا
کہ اگر تمہیں بتایا بھی جاتا
تو تُم یقین نہیں کرو گے۔
[6] میں کسدیوں کو چڑھا لاؤں گا،
وہ ظالم اور تُند رَو قوم ہیں،

وہ ان بستیوں پر جو ان کی نہیں ہیں، قبضہ کر لینے کے لیے
تمام زمین سے ہو کر گزرتے ہیں۔
[۷] وہ خوفناک اور دہشتناک لوگ ہیں؛
وہ اپنے لیے خود ہی اپنا قانون ہیں
وہ خود اپنی عزّت کو بڑھاتے ہیں۔
[۸] اُن کے گھوڑے چیتوں سے زیادہ تیز رفتار،
اور شام کو نکلنے والے بھیڑیوں سے زیادہ خونخوار ہیں۔
اُن کے جنگی سپاہی کودتے پھاندتے آگے کو بڑھتے چلے جاتے ہیں؛
اُن کے سوار دُور سے آئے ہیں۔
وہ اُڑتے ہُوئے گِدھ کی مانند ہیں جو شکار کو نگلنے کے لیے جھپٹتا ہے۔
[۹] وہ سب غارتگری کے ارادے سے آئے ہیں۔
اُن کے جتھے ریگستانی آندھی کی طرح آگے بڑھتے ہیں
اور اسیروں کو ریت کے ذرّوں کی مانند جمع کرتے ہیں۔
[۱۰] وہ بادشاہوں کو ٹھٹھوں میں اُڑاتے ہیں
اور حکمرانوں کا تمسخر کرتے ہیں۔
وہ فصیلدار شہروں کی ہنسی اُڑاتے ہیں؛
اور مٹّی کے دمدمے باندھ کر اُنہیں فتح کر لیتے ہیں۔
[۱۱] تب وہ ہوا کی طرح تیزی سے گزر جاتے ہیں ـــ
اور خطاکار ہو کر نکل جاتے ہیں،
اُن کا زور ہی اُن کا خدا ہے

حبقُّوق کی دوسری شکایت

[۱۲] اے میرے خدا، میرے قدُّوس، کیا تُو ابد سے نہیں ہے؟
ہم مریں گے تو نہیں؟
اے خدا، تُو نے اُنہیں انصاف کرنے کے لیے مقرّر کیا ہے؛
اے چٹان تُو نے اُنہیں سزا دینے کے لیے مخصوص کیا ہے۔
[۱۳] تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ بدی کو نہیں دیکھ سکتیں؛
تُو بدی کو سہہ نہیں سکتا۔
تو پھر تُو دغابازوں کو کیوں برداشت کرتا ہے؟
جب شریر اپنے سے زیادہ راستبازوں کو نگل جاتے ہیں
تو تُو کیوں خاموش رہتا ہے؟
[۱۴] تُو نے انسان کو سمندر کی مچھلی،
اور سمندری جانوروں کی مانند بنایا ہے جن کا کوئی حکمران نہیں۔
[۱۵] شریر دشمن اُن کو کانٹے سے کھینچ لیتا ہے،
اور اُن کو اپنے جال سے پکڑ لیتا ہے،
اور بڑے جال میں جمع کر لیتا ہے؛
اس لیے وہ شادمان اور خوش ہوتا ہے۔
[۱۶] اس لیے وہ اپنے جال کے لیے قربانیاں چڑھاتا ہے
اور اپنے جال کے لیے خوشبوئیں جلاتا ہے،
کیونکہ اپنے جال کے وسیلے سے وہ عیش کرتا ہے
اور لذیذ غذا کھاتا ہے۔
[۱۷] کیا وہ اپنا جال خالی کرتا رہے گا،
اور قوموں پر رحم نہ کر کے اُنہیں برباد کرتا رہے گا؟

پہرہ داری

۲ میں اپنی پہرہ داری پر کھڑا رہُوں گا
اور فصیل پر مضبوطی سے ٹھہرا رہُوں گا؛
اور انتظار کروں گا کہ وہ مجھ سے کیا کہتا ہے،
اور میں اس کی شکایت کا کیا جواب دُوں۔

خدا کا جواب

[۲] تب خدا نے جواب دیا کہ

جو کچھ میں ظاہر کروں
اسے تختیوں پر ایسا صاف لکھ
کہ وہ آسانی سے پڑھا جا سکے۔
[۳] کیونکہ یہ رویا ایک مقرّرہ وقت کے لیے رُکی ہُوئی ہے؛
یہ انجام کے بارے میں بتاتی ہے
اور غلط ثابت نہ ہوگی۔
اگر اس کو دیر بھی ہو تو بھی اس کا انتظار کر؛
کیونکہ یہ ضرور واقع ہوگی اور دیر نہیں ہوگی۔

[۴] دیکھ وہ مغرور ہے؛
اس کی خواہشات درست نہیں ہیں ـــ
لیکن نیکوکار اپنے ایمان سے زندہ رہے گا ـــ
[۵] بے شک شراب دھوکہ دیتی ہے؛
وہ ضدّی ہے اور کبھی سکون نہیں پاتا۔
کیونکہ وہ قبر کی طرح لالچی ہے
اور موت کی طرح کبھی آسودہ نہیں ہوتا،
وہ سب قوموں کو اپنے پاس جمع کر لیتا ہے

اورسب لوگوں کو اکٹھّا کر لیتا ہے۔
6 کیا یہ سب ٹھٹّھا کر کے اس پر طنز نہ کریں گے اور یہ کہتے ہُوئے اسے حقیر نہ جانیں گے کہ
اس پر افسوس جو چوری کے مال کا انبار لگاتا ہے
اور جبر سے مال حاصل کر کے خود کو مالدار بناتا ہے!
مگر ایسا کب تک ہوگا؟
7 کیا تیرے قرض خواہ یکایک نہ اُٹھ کھڑے ہوں گے؟
کیا وہ بیدار نہ ہوں گے اور تیرے کپکپانے کا باعث نہ بن جائیں گے؟
تب تُو اُن کا شکار ہو جائے گا۔
8 چونکہ تُو نے بہت سی قوموں کو لُوٹا ہے،
اور بہت سے انسانوں کا خون بہایا ہے،
تُو نے زمین کو اور ملکوں کو اُن کے باشندوں کے ساتھ برباد کیا ہے،
اس لیے بچے ہُوئے لوگ تجھے غارت کریں گے۔

9 اس پر افسوس جو ناجائز نفع اُٹھا کر اپنا گھر بناتا ہے
اور اپنا آشیانہ بلندی پر بناتا ہے،
تاکہ بربادی سے محفوظ رہے!
10 تُو نے بہت قوموں کی بربادی کا منصوبہ بنایا،
اور اپنے گھر کو رسوا کیا اور اپنی جان کو گنوایا۔
11 دیوار کے پتھّر چلاّئیں گے،
اور لکڑی کے شہتیر جواب دیں گے۔

12 اس پر افسوس جو خون بہا کر شہر بناتا ہے
اور بدکرداری سے قصبہ بساتا ہے!
13 کیا خداوند کا منصوبہ یہ نہیں
کہ انسان کی محنت آگ کا ایندھن بنے،
اور قوموں کا اپنے آپ کو تھکانا عبث ٹھہرے؟
14 جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہُوا ہے
اسی طرح زمین خدا کے جلال کے عرفان سے معمور ہوگی۔

15 اس پر افسوس جو اپنے ہمسایوں کو
اس وقت تک شراب اُنڈیل کر پلاتا ہے جب تک کہ وہ متوالے نہ ہو جائیں،
اور ان کی برہنگی ظاہر نہ ہو جائے۔
16 تُو عزّت کے عوض شرمندگی سے بھر جائے گا۔
اب تیری باری ہے! تُو بھی پی اور متوالا ہو جا!
خدا کے داہنے ہاتھ کا پیالہ تیرے پاس آ رہا ہے،
اور رسوائی تیری شوکت کو ڈھانپ لے گی۔
17 تُو نے لُبنان کے اوپر جو ظلم کیا ہے وہ تجھے گھیر لے گا،
تُو نے جانوروں کی جو ہلاکت کی ہے وہ تجھے خوفزدہ کریگی۔
کیونکہ تُو نے انسان کا لہو بہایا ہے؛
تُو نے ملک، شہر اور ان کے باشندوں کو غارت کیا ہے۔

18 تراشی ہُوئی مورت کی کیا وقعت کیونکہ انسان نے اسے تراش کر بنایا ہے؟
اور بُت کی جو جھوٹ سکھاتا ہے؟
کیونکہ جو کوئی اسے بنائے گا وہ اپنی ہی کاریگری پر بھروسہ رکھتا ہے؛
وہ ایسے بُت بناتا ہے جو بول نہیں سکتے۔
19 اس پر افسوس جو لکڑی سے کہتا ہے کہ زندہ ہو جا!
اور بے جان پتھّر سے کہ اُٹھ!
کیا وہ سکھا سکتا ہے؟
وہ تو سونے چاندی سے کڑھا ہُوا ہے؛
اس میں کوئی جان نہیں۔
20 مگر خدا اپنی مُقدّس ہیکل میں ہے؛
تمام زمین اس کے سامنے خاموش رہے۔

حبقُّوق کی دعا

۳

شگایونوت باجے پر حبقُّوق کی دعا۔
۲ اے خداوند، میں نے تیری شہرت سُن لی ہے؛
اور اے خدا! میں تیرے کاموں سے ڈر گیا۔
ہمارے دِنوں میں اُنہیں بحال کر،
ہمارے زمانوں میں اُن کی شہرت کر؛
قہر میں رحم کو یاد فرما۔

۳ خدا تیمان سے آیا،
قدُّوس فاران پہاڑ سے۔ سلاہ

اس کے جلال نے آسمان کو ڈھانپ لیا
اور زمین اس کی تعریف سے معمور ہو گئی۔
۴ اس کا جلوہ طلوع ہوتے ہُوئے سورج کی مانند تھا؛
اس کے ہاتھ سے کرنیں پھوٹتی تھیں،
جن میں اس کی قدرت چھپی ہُوئی تھی۔
۵ وبا اس کے آگے چلتی تھی؛
مری اس کے قدموں کے پیچھے تھی۔
۶ وہ کھڑا ہُوا اور زمین تھرّا گئی،
اس نے نگاہ کی اور قومیں کانپ گئیں۔
قدیم پہاڑ چُور چُور ہو گئے
اور قدیم ٹیلے گر گئے۔
اس کی راہیں غیر فانی ہیں۔
۷ میں نے کوشن کے خیموں کو مصیبت میں دیکھا،
اور ملک مِدیان کے رہایشی مکان جانکنی میں۔

۸ اے خدا، کیا تُو ندیوں سے ناراض تھا؟
کیا تیرا قہر چشموں پر تھا؟
کیا تیرا غضب سمندر پر تھا
جب تُو گھوڑوں
اور اپنے فتح مند رتھوں پر سوار ہُوا؟
۹ تُو نے اپنی کمان کو غلاف سے نکالا،
تُو نے بہت سے تیر لانے کو کہا۔ سلاہ
تُو نے زمین کو ندیوں سے چیر ڈالا؛
۱۰ پہاڑوں نے تجھے دیکھا اور کانپ اُٹھے۔
سیلاب گزر گئے،
سمندر چیخے
اور موجیں بلند ہُوئیں۔

۱۱ تیرے اڑنے والے تیروں کی روشنی
اور بھالے کی چمک سے
سورج اور چاند آسمان میں ٹھہر گئے۔

۱۲ تُو اپنے غضب میں زمین پر سے گزرا
اور اپنے قہر میں تُو نے قوموں کو کُچل دیا۔
۱۳ تُو لوگوں کو مخلصی دینے نکلا تھا،
اپنے ممسوح کو بچانے کے لیے۔
تُو نے شرارتی ملکوں کے سردار کو برباد کر دیا،
تُو نے اسے سر سے پاؤں تک ننگا کر دیا۔ سلاہ
۱۴ جب اس کے بہادر ہمیں منتشر کرنے کے لیے گھر آئے،
اور ہمیں نگل جانے کے لیے گھُورنے لگے
تو تُو نے اس کے بھالے سے اس کا سر پھوڑ دیا۔
۱۵ تُو نے سیلاب کو مسلتے ہُوئے
اپنے گھوڑوں سے سمندر کو روند ڈالا۔

۱۶ میں نے سُنا اور میرا دل دہل گیا،
اس آواز سے میرے ہونٹ تھرتھرانے لگے؛
میری ہڈّیاں گلنے لگیں،
اور میری ٹانگیں کانپنے لگیں۔
پھر بھی میں صبر سے مصیبت کے دِن کا انتظار کروں گا
جو ہمارے اوپر حملہ کرنے والی قوم پر آنے کو ہے۔
۱۷ اگرچہ انجیر کا درخت نہ پھولے
اور تاک میں انگور نہ لگیں،
زیتون پھل نہ دے
اور کھیتوں میں پیداوار نہ ہو،
اور بھیڑ خانوں میں بھیڑیں نہ ہوں
اور مویشی خانے میں مویشی نہ ہوں۔
۱۸ پھر بھی میں خداوند میں مسرُور رہُوں گا،
میں اپنے نجات دینے والے خدا سے خوش ہُوں گا۔
۱۹ خداوند میری قوّت ہے؛
وہ میرے پاؤں کو ہرنی کے پاؤں جیسے بناتا ہے،
وہ مجھے اونچی بلندیوں پر چڑھنے کے قابل بناتا ہے۔

(سردارِ موسیقی کے لیے، تاردار سازوں پر)

صفنیاہ

پیش لفظ

یہ کتاب صفنیاہ نبی نے جو یہوداہ کے بادشاہ حزقیاہ کی نسل سے تھا لکھی ہے۔ اس میں اہلِ یہوداہ کو مخاطب کر کے آنے والے واقعہ کے بارے میں خبر دی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی ۶۴۰ تا ۶۰۹ ق۔م کے درمیان لکھی گئی جس وقت یوسیاہ بادشاہ حکمرانی کرتا تھا۔ اس کتاب میں صفنیاہ نے یہوداہ کو خدا کے ساری دنیا کا انصاف کرنے کے بارے میں آگاہ کیا ہے۔ اس میں نہ صرف دُوسری قوموں کی تباہی اور بربادی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے بلکہ اہلِ یہوداہ کو خدا کے رحم کا یقین دلایا گیا ہے اور یہ بھی کہ بالآخر یہوداہ پھر سے بحال کیا جائے گا۔

اس کتاب سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ خدا جب دنیا کی قوموں کا حساب کرے گا تو اسی وقت وہ اپنے وفادار بندوں کو ہمیشہ کے لیے بحال کرے گا۔

صفنیاہ کی اس کتاب کا پیغام یہ ہے کہ خدا گناہ سے سخت نفرت کرتا ہے اور ایک دِن آئے گا جب وہ اپنے دشمنوں کو سزا دے کر اپنے وفادار بندوں کی نجات کا انتظام کرے گا۔

اس کتاب کو تین حِصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ یہوداہ کا انصاف کیا جانا۔ (۱:۱ تا ۲:۳)

۲۔ اقوام کا انصاف کیا جانا۔ (۲:۴ تا ۳:۸)

۳۔ آیندہ کے لیے امید۔ (۳:۹۔۲۰)

۱ خدا کا کلام جو اُموّن کے بیٹے یوسیاہ، شاہِ یہوداہ کے دِنوں میں حزقیاہ کے بیٹے امریاہ کے بیٹے جدلیاہ کے بیٹے کوشی کے بیٹے صفنیاہ پر نازل ہُوا۔

آنے والی بربادی کے بارے میں آگاہی

۲ میں زمین کے اوپر سے
سب کچھ مٹا دُوں گا،
خدا فرماتا ہے۔

۳ میں اِنسان اور حیوان دونوں کو مٹا دُوں گا؛
میں ہوا کے پرندوں
اور سمندر کی مچھلیوں کو مٹا دُوں گا۔
جب میں انسان کو زمین پر سے مٹا ڈالُوں گا
تو شریر کے پاس صرف ٹھوکریں ہی ٹھوکریں ہوں گی،
خدا فرماتا ہے۔

یہوداہ کے خلاف

۴ میں یہوداہ اور یروشلیم کے سب باشندوں کے خلاف
اپنے ہاتھ بڑھاؤں گا۔
میں اس جگہ سے بعل کے بقیّہ کو کاٹ ڈالُوں گا،
بُت پرستوں اور اُن کے پجاریوں کا نام مٹا دُوں گا —

۵ جو لوگ کوٹھوں پر چڑھ کر اجرامِ فلکی کی پرستش کرتے ہیں،
اور ان کے سامنے سجدہ کرتے ہیں،
جو لوگ خدا کو سجدہ کرتے ہیں اور خدا کے نام کی قسم کھاتے ہیں
اور جو مِلکُوم کی قسم بھی کھاتے ہیں،

۶ جو خدا کی فرمانبرداری سے مُنہ پھیرتے ہیں
نہ خدا کی پرستش کرتے ہیں، نہ اس سے مشورت کرتے ہیں۔

۷ خدائے عظیم کے سامنے خاموش رہو،
کیونکہ خدا کا دِن نزدیک ہے۔
خدا نے ایک قربانی تیار کی ہے
اور جن کو اس نے مدعو کیا ہے اُنہیں مخصوص کیا ہے۔

۸ خدا کی قربانی کے دِن
میں شہزادوں اور بادشاہزادوں
اور اُن سب کو جو اجنبیوں کی پوشاک پہنے ہُوئے ہیں،
سزا دُوں گا۔

۹ اس دِن میں ان سب کو
جو دہلیز پر قدم نہیں رکھتے، سزا دُوں گا،
اور جو اپنے آقا کے گھر کو ظلم اور مکر سے بھرتے ہیں،
سزا دُوں گا۔

۱۰ خداوند فرماتا ہے،
اس دِن مچھلی پھاٹک سے ایک آواز بلند ہوگی،
نئی بستی سے ماتم کی آواز اُٹھے گی،
اور پہاڑیوں سے بڑے شور وغل کی آواز آئے گی۔
۱۱ اے سوداگری کے شہر مکتیس کے رہنے والو؛
تمہارے سارے سوداگر غارت ہوں گے،
جو چاندی کی تجارت کرتے ہیں، برباد ہو جائیں گے۔
۱۲ اس وقت میں چراغ لے کر یروشلیم میں ڈھونڈوں گا
اور جو آسودہ ہیں
اور پیالی میں بچی ہُوئی تلچھٹ کی طرح ہیں،
جو سوچتے ہیں کہ خدا کوئی سزا یا جزا نہیں دے گا،
میں اُن کو سزا دُوں گا۔
۱۳ اُن کی دولت لُٹ جائے گی،
ان کے مکان گرا دیئے جائیں گے۔
وہ گھر تو بنائیں گے
پر اُن میں رہنے نہ پائیں گے؛
وہ تاکستان لگائیں گے
پر ان کی مَے نہ پئیں گے۔

خداوند کا عظیم دِن

۱۴ خداوند کا عظیم دِن قریب ہے—
اور وہ جلد آ رہا ہے۔
سُنو! خداوند کے دِن کا شور بہت زیادہ ہوگا،
اور جنگجو بھی پھُوٹ پھُوٹ کر روئے گا۔
۱۵ وہ دِن قہر کا دِن ہوگا،
رنج و مصیبت کا دِن ہوگا،
تباہی، بربادی کا دِن،
ظلمت اور تیرگی کا دِن،
گھٹاؤں اور تاریکی کا دِن،
۱۶ بگل کی آواز اور جنگی نعروں کا دِن
قلعہ بند شہروں کے خلاف
اور بلند بُرجوں کے خلاف۔
۱۷ میں لوگوں پر مصیبت لاؤں گا
اور وہ اندھوں کی طرح چلیں گے،
کیونکہ اُنہوں نے خداوند کے خلاف گناہ کیا ہے۔
اُن کا خون خاک کی طرح
اور اُن کا گوشت نجاست کی طرح گرایا جائے گا۔
۱۸ خداوند کے قہر کے دِن
اُنہیں اُن کی چاندی اور سونا
بچا نہ سکے گا۔
تمام دُنیا
اس کی غیرت کی آگ میں جل کر ختم ہو جائے گی
کیونکہ وہ سب کا جو زمین پر رہتے ہوں گے
اچانک خاتمہ کر دے گا۔

۲

اے بے شرم قوم کے لوگو،
ایک جگہ جمع ہو جاؤ، ایک جگہ!
۲ اس سے پہلے کہ وقتِ مقرّرہ آن پہنچے
اور وہ دِن تمہیں بھُس کی مانند اُڑا لے جائے،
اس سے پہلے کہ خداوند کا قہرِ شدید تُم پر نازل ہو،
اور اس کے غضب کا دِن تُم پر آ پہنچے۔
۳ خداوند کی تلاش کرو، اے زمین کے حلیم لوگو،
تُم جو کہ اس کے احکام پر عمل کرتے ہو۔
اس کی راستبازی کی تلاش کرو اور اس کی فروتنی کو ڈھونڈو،
شاید تُم خداوند کے قہر کے دِن
پناہ پا سکو۔

فلستیہ کے خلاف

۴ غزّہ کو ترک کر دیا جائے گا
اور اسقلون ویران کیا جائے گا۔
اور اشدود دوپہر ہی کو نکال دیا جائے گا
اور عقرون کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے گا۔
۵ تُم جو ساحل پر رہتے ہو تُم پر افسوس،
یعنی کریتیوں کی قوم پر افسوس؛
خداوند کا کلام تمہارے خلاف ہے،
اے کنعان، فلستیوں کی سرزمین،
میں تجھے تباہ کر دُوں گا،
اور کوئی باقی نہ چھوڑا جائے گا۔

[6] سمندر کے کنارے والی زمین جہاں کریتی رہتے ہیں،
ان کی زمین چرواہوں کی ہو جائے گی جہاں وہ اپنے بھیڑ خانے بنالیں گے۔
[7] وہ یہوداہ کے گھرانے کے باقی بچے ہُوئے لوگوں کے ہاتھ میں چلی جائے گی؛
جہاں اُنہیں چراگاہیں ملیں گی۔
شام کو وہ وہاں
اسقلون کے گھروں میں لیٹا کریں گے۔
خداوند خدا اُن کی حفاظت کرے گا؛
اور اُن کے اچھے دِن واپس لے آئے گا۔

موآب اور بنی عمّون کے خلاف

[8] میں نے موآب کی ملامت
اور بنی عمّون کی طعنہ زنی سُنی ہے،
جنہوں نے میرے لوگوں کو بےعزّت کیا
اور اُن کی زمین کو لے لینے کی دھمکیاں دیں۔
[9] اس لیے میری حیات کی قسم،
خداوند خدا، اسرائیل کا خدا فرماتا ہے۔
موآب ضرور سدوم کی مانند ہو جائے گا
اور بنی عمّون عمورہ کی مانند۔
وہ کانٹوں کی زمین اور نمک کی کان،
اور ہمیشہ کے لیے ویران ہو جائیں گے۔
میرے لوگوں میں سے باقی بچے ہُوئے لوگ اُنہیں غارت کر دیں گے؛
اور میری قوم کے باقی لوگ اُن کے وارث ہوں گے۔

[10] اپنے تکبّر کی وجہ سے اُنہیں یہ سب کچھ دیکھنا پڑے گا،
کیونکہ اُنہوں نے لشکروں کے خداوند کے لوگوں کو ملامت کی اور اُن سے تکبّر سے پیش آئے۔
[11] خداوند اُن کے لیے ہیبتناک ہوگا
اور وہ زمین کے تمام معبودوں کو لاغر کر دیگا۔
اور بحری ممالک کے تمام باشندے اپنی اپنی جگہ میں،
اس کی عبادت کریں گے۔

کُوش کے خلاف

[12] اے کُوش والو،
تُم بھی میری تلوار کا لقمہ بنو گے۔

اسُور کے خلاف

[13] وہ اپنا ہاتھ شمال کی طرف دراز کرے گا
اور اسُور کو تباہ کر دے گا۔
اور نینوہ کو ویران
اور بیابان کی مانند خشک کر دے گا۔
[14] اس میں جنگلی جانور،
اور ہر قسم کے حیوان لیٹیں گے۔
حواصل اور خارپشت
اس کے ستونوں کے سروں پر گھونسلے بنائیں گے۔
اور اُن کے بولنے کی آواز جھروکوں میں سے سُنائی دے گی،
اس کی دہلیزوں میں ویرانی ہوگی،
کیونکہ دیودار کا کام پورا نہیں ہو پایا۔
[15] یہ خوشی کا شہر تھا
جو بےفکر تھا۔
اور اپنے دل میں یہ کہا کرتا تھا،
کہ بس میں ہی میں ہوں، میرے سوا کوئی نہیں۔
وہ کیسا ویران ہو گیا ہے،
جہاں اب حیوان بیٹھتے ہیں!
اور جو اس کے پاس سے گزرتے ہیں
وہ مکّے ہلاتے ہیں اور سُسکارتے ہیں۔

یروشلیم کا مستقبل

۳

افسوس اس سرکش،
ظالم اور ناپاک شہر پر،
[2] وہ کسی کی نہیں سُنتا،
نہ کسی کی تربیت کو قبول کرتا ہے۔
وہ خداوند پر بھروسہ نہیں کرتا
وہ اپنے خداوند کے قریب آنا نہیں چاہتا کہ اس کی عبادت کرے۔
[3] اس کے سردار گرجنے والے شیر ہیں،
اور اس کے حُکّام شام کو نکلنے والے بھیڑیئے ہیں،
جو صبح کے لیے کچھ نہیں چھوڑتے۔
[4] اس کے نبی مغرور ہیں؛
وہ دغاباز ہیں۔
اس کے کاہن مقدِس کو ناپاک کرتے ہیں
اور شریعت کو مروڑتے ہیں۔

۵ خداوند جو اس شہر کے اندر ہے، بڑا صادق ہے؛
وہ بے انصافی نہیں کرتا۔
وہ ہر صبح بلا ناغہ
اپنی عدالت کا کام انجام دیتا ہے،
پھر بھی بدکار لوگ
اپنے کیے پر شرمندہ نہیں ہوتے۔

۶ میں نے قوموں کو کاٹ ڈالا ہے؛
اُن کے بُرج توڑ دیئے گئے ہیں۔
میں نے اُن کے کوچوں کو ویران کر دیا ہے،
وہاں سے کوئی نہیں گُزرتا۔
اُن کے شہر اُجاڑ دیئے گئے ہیں؛
کوئی باقی نہیں چھوڑا جائے گا — ایک بھی نہیں۔
۷ میں نے شہر سے کہا،
تُو میرا خوف ضرور مانے گا
اور تربیت کو قبول کرے گا!
تب اس کی بستی کاٹی نہ جائے گی،
اور نہ ہی اسے کسی سزا کا شکار ہونا پڑے گا۔
لیکن پھر بھی وہ اپنی تمام بدکاریوں میں
لگے رہنے پر بضد رہے۔
۸ خداوند فرماتا ہے: ذرا انتظار کرو،
اس دِن کا جب میں تمہارے خلاف شہادت دُوں گا۔
میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں قوموں
مملکتوں اور بادشاہوں کو جمع کروں گا
میں اُن پر اپنا قہر نازل کروں گا —
شدید قہر۔
میرا قہر آگ کی طرح ہوگا
جو ساری دنیا کو جلا کر رکھ دے گا۔

۹ تب میں لوگوں کے ہونٹ پاک صاف کروں گا،
تاکہ وہ سب کے سب خداوند کا نام لیں
اور مِل جُل کر اس کی عبادت کریں۔
۱۰ کُوش (جہاں سے دریائے نیؔل نکلتا ہے) کی ندیوں سے
میرے بکھرے ہُوئے لوگ،
میرے لیے ہدیے لے کر آئیں گے۔

۱۱ تب یروشلیم شہر اُن غلطیوں پر جو میرے خلاف کی گئیں
شرمندہ نہ ہوگا،
کیونکہ میں اس شہر سے متکبّر لوگوں کو
نکال دُوں گا۔
پھر مغرور لوگ میرے پاک پہاڑ پر یروشلیم میں باقی نہ رہیں گے۔
۱۲ لیکن میں شہر میں حلیموں کو
اور اُنہیں جو غرور نہیں کرتے، چھوڑ دُوں گا،
اور وہ خداوند پر بھروسہ رکھیں گے۔
۱۳ جو لوگ اِسرائیل میں باقی رہ جائیں گے وہ گناہ نہ کریں گے؛
وہ جھوٹ نہ بولیں گے،
وہ اپنی باتوں سے لوگوں کو دھوکہ نہیں دیں گے؛
وہ کھائیں گے اور استراحت فرمائیں گے
اور اُنہیں ڈرانے والا کوئی نہ ہوگا۔

خوشی کا نغمہ

۱۴ یروشلیم، نغمہ سرائی کر؛
اِسرائیل خوشی سے للکار!
یروشلیم شادمان ہو،
اور پورے دل سے خوشی منا۔
۱۵ خدا نے تجھے سزا دینے سے اپنا ہاتھ روک لیا ہے،
اس نے تیرے دشمنوں کو دُور بھیج دیا ہے۔
اِسرائیل کا بادشاہ، خداوند خدا تیرے ساتھ ہے؛
تُو تکلیف پانے سے پھر کبھی نہ ڈرے گا۔
۱۶ اس دِن یروشلیم کو بتایا جائے گا،
مت ڈر، شہر یروشلیم،
ہمّت مت ہار۔
۱۷ خداوند تیرا خدا تیرے ساتھ ہے،
وہ عظیم قوی خدا تجھے بچائے گا۔
وہ تیرے سبب سے خوشی منائے گا،
وہ اپنی محبّت میں تجھے آرام دے گا،
وہ گائے گا اور تیرے لیے خوشی منائے گا۔

۱۸ تیرے لیے جو اداسی تجویز کی گئی ہے، میں اسے لے لُوں گا؛
جس نے مجھے شرمندہ کر دیا ہوتا۔
۱۹ اُس وقت میں اُن سب کو
جنہوں نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے، سزا دُوں گا؛

میرے اپنے بندوں کو جو چل نہیں سکتے ، بچالوُں گا
اور اُنہیں اپنے پاس جمع کروں گا جنہیں دُور پھینک دیا گیا
ہے،
میں اُن کی تعریف کروں گا اور اُنہیں عزّت دُوں گا
جہاں اُنہیں شرمندہ ہونا پڑا تھا۔
[۲۰] اس وقت میں تمہیں جمع کروں گا؛
اور تمہیں گھر واپس لے آؤں گا۔
اور میں تمہیں عزّت اور تمجید عطا کروں گا
ہر جگہ کے لوگوں کی طرف سے
میں تمہارے لیے سارے کام اچھے ہونے دُوں گا
جیسا کہ تُم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے،
خداوند فرماتا ہے۔

حجّی

پیش لفظ

یہ ایک مختصر سی کتاب ہے جو حجّی نبی کی معرفت اہلِ یہُودکو دی گئی۔ یہ کتاب یروشلیم میں ایک نئی ہیکل کی بنیاد رکھنے کے بارے میں ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ کتاب بھی شہر یروشلیم میں تحریر کی گئی۔ اس میں وہ پیغامات درج ہیں جو ۵۲۰ ق۔م میں خداوند کی طرف سے حجّی نبی کو دیئے گئے۔ اس وقت ایران میں دارا بادشاہ تخت نشین تھا۔ اس کتاب میں یہُودیوں کو یہ پیغام دِیا گیا ہے کہ خدا کی برباد شدہ ہیکل کو پھر سے تعمیر کیا جائے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب یروشلیم کا گورنر زرِبابل تھا اور یشوع سردار کاہن تھا۔ چنانچہ اُن دونوں نے خدا کے گھر کو دوبارہ تعمیر کروانے میں ایک اہم رول ادا کیا ہے۔ ہم اس کتاب سے یہ سبق سیکھتے ہیں کہ اگر ہم اپنی زندگی میں ہر کام کے سلسلہ میں خدا کو اپنے سامنے رکھّیں تو وہ ہمیں اپنی برکتوں سے مالا مال کرتا ہے۔

حجّی نبی نے ۵۲۰ ق۔م میں تقریباً چار ماہ تک لوگوں کو خدا کی ہیکل کی تعمیر کے لیے تیّار کیا۔ اس کے نتیجہ میں یروشلیم کی یہ نئی ہیکل ۵۱۶ ق۔م میں بن کر تیّار ہوگئی۔

خدا کا گھر تعمیر کرنے کے لیے بُلاوا

۱ دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے سال کے چھٹے مہینے کی پہلی تاریخ کو سیالتی ایل کے بیٹے زرّبابل کو جو یہُوداہ کا حاکم تھا اور یہُوصدق کے بیٹے سردار کاہن یشوع کو حجّی نبی کی معرفت خدا کا کلام پہنچا۔

[۲] خداوند کہتا ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ابھی خداوند کے گھر کو تعمیر کرنے کا وقت نہیں آیا ہے۔

[۳] تب خداوند کا کلام حجّی نبی کی معرفت پہنچا: [۴] کہ کیا تمہارے لیے پختہ چھت دار گھروں میں رہنے کا وقت ہے جب کہ یہ گھر ویران پڑا ہے؟

[۵] اب خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُم اپنی روِش پر غور کرو۔ [۶] تُم نے بہت سا بویا پر تھوڑا کاٹا۔ تُم کھاتے ہو پر آسودہ نہیں ہوتے۔ تُم پیتے ہو پر پیاس نہیں بجھتی۔ تُم کپڑے پہنتے ہو پر گرم نہیں ہوتے۔ تُم کمائی ہُوئی مزدوری سوراخ دار تھیلی میں رکھتے ہو۔

[۷] خداوند فرماتا ہے کہ اپنی روِش پر غور کرو۔ [۸] پہاڑوں پر جاؤ اور لکڑی لاکر یہ گھر تعمیر کروتا کہ میں اس سے خوش ہوؤں اور میری تمجید ہو۔ خداوند فرماتا ہے۔ [۹] تُم نے بہت کی امید رکھّی اور دیکھو تھوڑا ملا اور جو کچھ اپنے گھر میں لائے میں نے اسے اُڑا دیا۔ خداوند فرماتا ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ میرا گھر ویران ہے اور تُم میں سے ہر ایک اپنے گھر میں مصروف ہے۔ [۱۰] اس لیے تمہارے واسطے آسمان سے اوس نہیں گرتی اور زمین اپنی فصل نہیں دیتی۔ [۱۱] میں نے زمین اور پہاڑوں، اناج، نئی مَے، تیل اور زمین کی ساری پیداوار پر اور اِنسانوں اور حیوانوں پر اور ہاتھ کی تمام محنت پر خشک سالی کو طلب کیا۔

۱۲ تب سیالتی ایل کے بیٹے زرّبابل اور یہوصدق کے بیٹے یشوع سردار کاہن اور تمام باقی لوگوں نے اپنے خداوند کے کلام کی فرمانبرداری کی اور حجی نبی کے پیغام کو سُنا کیونکہ خداوند اُن کے خدا نے اسے بھیجا تھا۔ اور لوگ خوف زدہ ہُوئے۔

۱۳ تب خدا کے پیغمبر حجی نے خدا کا پیغام اُن لوگوں کو سُنایا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہُوں۔ ۱۴ تب خدا نے سیالتی ایل کے بیٹے زرّبابل، یہوداہ کے حاکم اور یہوصدق کے بیٹے یشوع سردار کاہن اور باقی لوگوں کی رُوح کو تحریک دی اور اُنہوں نے آکر اپنے خداوند کے گھر میں کام کرنا شروع کیا۔ ۱۵ یہ دارا بادشاہ کی سلطنت کے دُوسرے برس کے چھٹے مہینے کی چوبیس تاریخ کو ہُوا۔

نئے گھر میں وعدہ کی ہُوئی شان

۲ ساتویں مہینے کی اکیسویں تاریخ کو خدا کا کلام حجی نبی کی معرفت پہنچا ۲ کہ سیالتی ایل کے بیٹے زرّبابل، یہوداہ کے حاکم اور یہوصدق کے بیٹے، سردار کاہن یشوع اور باقی لوگوں سے پُوچھ ۳ کہ تُم میں سے کون ہے جس نے اس گھر کی پہلی شان دیکھی تھی اور اب تُم کو کیسی دکھائی دیتی ہے؟ کیا اب یہ تمہاری نظر میں ہیچ نہیں ہے؟ ۴ لیکن اے زرّبابل اب مضبوط ہو جا، خداوند فرماتا ہے اور اے یہوصدق کے بیٹے، سردار کاہن یشوع ہمّت رکھ۔ خداوند فرماتا ہے۔ اے ملک کے سب لوگو، کام کرو کیونکہ میں تمہارے ساتھ ہُوں۔ خداوند فرماتا ہے۔ ۵ مصر سے نکلتے وقت تُم سے جو عہد کیا تھا اس کے مطابق میری رُوح تمہارے ساتھ رہتی ہے۔ خوف نہ کرو۔

۶ کیونکہ خداوند فرماتا ہے، میں تھوڑی دیر میں پھر ایک بار آسمانوں، زمین، سمندر اور خشکی کو ہلا دُوں گا۔ ۷ میں سب قوموں کو ہلا دُوں گا اور سب قوموں کی مرغوب اشیاء آئیں گی اور میں اس گھر کو جلال سے بھر دُوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ ۸ چاندی میری ہے اور سونا میرا ہے۔ خداوند فرماتا ہے۔ ۹ اس پچھلے گھر کی شان پہلے والے گھر سے زیادہ ہو گی۔ خداوند فرماتا ہے۔ اور میں اس میں سلامتی بخشوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔

بدکار لوگوں کے لیے برکتیں

۱۰ دارا بادشاہ کی حکومت کے دُوسرے سال کے نویں مہینے کی چوبیسویں تاریخ کو خدا کا کلام حجی نبی کی معرفت پہنچا۔ ۱۱ خداوند فرماتا ہے کہ شریعت کیا کہتی ہے، کاہنوں سے دریافت کرو۔ ۱۲ کہ اگر کوئی آدمی پاک گوشت کو اپنے لباس کے دامن میں لیے جاتا ہو اور اس کا دامن روٹی، دال یا مَے یا تیل یا کسی طرح کی کھانے کی چیز سے چھُو جائے، تو کیا وہ پاک ہو جائے گا؟

کاہنوں نے جواب دیا، نہیں۔

۱۳ پھر حجی نے پُوچھا اگر کوئی مُردہ کو چھُونے سے ناپاک ہو گیا ہو اور ان چیزوں میں سے کسی کو چھُوئے تو کیا وہ چیز ناپاک ہو جائے گی؟

کاہنوں نے جواب میں کہا، ضرور ناپاک ہو جائے گی۔

۱۴ پھر حجی نے کہا، خداوند فرماتا ہے، میری نظر میں ان لوگوں اور اس قوم کا یہی حال ہے۔ ان کے ہر کام کا جو وہ کرتے ہیں یہی حال ہے اور جو کچھ اس جگہ پیش کرتے ہیں، ناپاک ہے۔

۱۵ پس اب آج سے آیندہ کو اس کا خیال رکھّو کہ خداوند کی ہیکل کے پتھّر پر پتھّر رکھنے سے پہلے یہ باتیں کیسی تھیں۔ ۱۶ اس وقت جب کوئی بیس پیمانوں کی اُمید رکھتا تھا تو دس پاتا تھا اور جب کوئی مَے کے حوض سے پچاس پیمانے نکالنے جاتا تھا تو بیس ہی نکلتے تھے۔ ۱۷ میں نے تُم کو تمہارے سب کاموں میں امراض، پھپھوندی، اولے سے مارا پھر بھی تُم میری طرف رجوع نہ ہُوئے۔ خداوند فرماتا ہے۔ ۱۸ اب اور آیندہ یعنی نویں مہینے کی چوبیس تاریخ کو آج خداوند کی ہیکل کی بنیاد ڈالی گئی اس کا خاص خیال رکھو۔ ۱۹ کیا ابھی تک کھتّے میں بیج بچا؟ ابھی تک انگور اور انجیر اور انار اور زیتون میں پھل نہیں لگا۔

آج سے میں تمہیں برکت دُوں گا۔

زرّبابل خدا کی انگشتری کی مُہر

۲۰ پھر اسی مہینے کی چوبیس تاریخ کو خداوند کا کلام حجی نبی پر نازل ہُوا کہ ۲۱ یہوداہ کے حاکم زرّبابل سے کہہ دے کہ میں آسمانوں اور زمین کو ہلا دُوں گا۔ ۲۲ سلطنتوں کے تخت اُلٹ دُوں گا اور غیر قوموں کی طاقت کو برباد کر دُوں گا۔ میں رتھوں کو اُن کے سواروں سمیت اُلٹ دُوں گا اور اُن کے گھوڑے اور سوار گر جائیں گے اور ہر شخص اپنے بھائی کی تلوار سے قتل ہو گا۔

۲۳ اس روز اے میرے خادم سیالتی ایل کے بیٹے زرّبابل، میں تجھے لُوں گا۔ خداوند فرماتا ہے اور اپنی انگشتری کا نگینہ بناؤں گا کیونکہ میں نے تجھے چُن لیا ہے۔ خداوند فرماتا ہے۔

زکریاہ

پیش لفظ

یہ کتاب بھی اُس وقت لکھی گئی جب نئی ہیکل یروشلیم میں زیرِ تعمیر تھی اور یہ کام ۴۸۰ ق،م تک جاری رہا۔اس ہیکل کی تعمیر اُس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اہلِ یہُودیعنی یہُودی قوم کو اس کتاب میں اشارتاً مسیح کے اس دنیا میں آنے کے بارے میں خبر دی گئی ہے،جس سے یہ مراد ہے کہ خدا اپنے لوگوں کے درمیان سکونت پذیر ہوگا۔اس میں اُنہیں یہ رُوحانی پیغام بھی دیا گیا ہے کہ اگر یہُوداہ اور اہلِ یہُوداہ اپنے دل پھر سے خداوند کی طرف موڑیں تو خدا ایک بار پھر اُن کا خدا ہوگا۔ہمارے لیے اس کتاب میں یہ پیغام ہے کہ خدا ہمیں پھر سے سنبھالنے کے لیے تیّار رہتا ہے اگر ہم اپنی زندگیاں اس کی پاک مرضی کے مطابق بسر کریں۔

زکریاہ جو حجّی نبی کا ہم عصر تھا،خود بھی یہُوداہ واپس لوٹ آیا جس وقت ایران کی حکومت کی طرف سے یہُودی جلاوطنوں کو واپس اپنے وطن آنے کی اجازت مل گئی تھی۔

زکریاہ کی کتاب سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ زکریاہ نبی نے کئی مشکلوں اور مخالفتوں کے باوجود بھی ہیکل کی تعمیر کے کام کو پورا کروایا۔

اس کتاب کو دو حِصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔رات کی رویائیں۔(زکریاہ باب ۱تا۸)

۲۔آنے والے واقعات۔(زکریاہ باب ۹تا۱۴)

خدا کی طرف رجوع ہونے کا بُلاوا

۱ دارا کے دوسرے برس کے آٹھویں مہینے میں خداوند کا کلام عِدّو بن برکیاہ کے بیٹے زکریاہ پر نازل ہُوا۔ [۲] کہ خداوند تمہارے باپ دادا سے سخت ناراض تھا۔ [۳] اس لیے لوگوں سے کہہ:خداوند یوں فرماتا ہے کہ تُم میری طرف رجوع لاؤ تو میں تمہاری طرف رجوع ہُوں گا۔خداوند خدا فرماتا ہے۔ [۴] تُم اپنے باپ دادا کی مانند نہ بنو جن سے اگلے نبیوں نے بلند آواز سے کہا کہ خداوند فرماتا ہے کہ تُم اپنی بُری روِش اور بُرے اعمال سے باز آؤ۔پر اُنہوں نے نہیں سُنا اور میری طرف متوجہ نہیں ہُوئے۔ [۵] اب تمہارے باپ دادا اور نبی کہاں ہیں؟ کیا وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں؟ [۶] لیکن کیا میرا کلام اور میرے آئین جو میں نے اپنے خدمت گذار نبیوں سے فرمائے تھے،تمہارے باپ دادا پر پورے نہیں اُترے؟

اُنہوں نے توبہ کی اور کہا:خداوند ہمارے خدا نے اپنے ارادے کے مطابق ہماری روِش اور ہمارے اعمال کے موافق ہم سے سلوک کیا۔

مہندی کے درختوں کے درمیان ایک شخص

[۷] دارا کے دُوسرے برس گیارہویں مہینے یعنی سباط کی چوبیسویں تاریخ کو خداوند کا کلام عِدّو کے بیٹے برکیاہ کے بیٹے زکریاہ پر نازل ہُوا۔

[۸] کہ میں نے رات کو رویا میں دیکھا کہ ایک شخص لال گھوڑے پر سوار مہندی کے درختوں کے درمیان نشیب میں کھڑا تھا اور اس کے پیچھے لال اور بھورے اور سفید رنگ کے گھوڑے تھے۔

[۹] میں نے کہا،اَے میرے آقا یہ کیا ہیں؟

اس فرشتے نے جو مجھ سے گفتگو کر رہا تھا، جواب دیا، میں تجھے دکھاؤں گا کہ یہ کیا ہے۔

[۱۰] اس شخص نے جو مہندی کے درختوں کے درمیان کھڑا تھا کہا:یہ وہ ہیں جن کو خدا نے بھیجا ہے کہ ساری دنیا میں گھُومیں۔

۱۱ اور اُنہوں نے خداوند کے فرشتے سے جو مہندی کے درختوں کے درمیان کھڑا تھا کہا کہ ہم نے تمام دنیا کی سیر کی اور دیکھا کہ ساری زمین میں امن وامان ہے۔

۱۲ پھر خداوند کے فرشتے نے کہا کہ خداوند خدا تو یروشلیم اور یہوداہ کے اُن شہروں پر جن سے وہ ان ستر برس سے ناراض ہے کب تک رحم نہ کرے گا؟ ۱۳ اور خدا نے اس فرشتے کو جو مجھ سے گفتگو کر رہا تھا ملائم اور تسلی بخش جواب دیا۔

۱۴ تب اس فرشتے نے جو مجھ سے گفتگو کر رہا تھا کہا، بلند آواز سے کہہ، خداوند خدا فرماتا ہے کہ مجھے یروشلیم اور صیون پر جلن آتی ہے ۱۵ اور میں اُن قوموں سے جو خود کو محفوظ سمجھتی ہیں، بہت ناراض ہوں۔ میں تھوڑا ناراض تھا لیکن اُنہوں نے اس آفت کو بہت زیادہ کر دیا۔

۱۶ اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ میں رحمت کے ساتھ یروشلیم کو واپس آیا ہوں۔ یہاں میرا مسکن تعمیر کیا جائے گا۔ خداوند خدا فرماتا ہے کہ یروشلیم کے اوپر ناپنے کا سُوت کھینچا جائے گا۔

۱۷ پھر بلند آواز سے کہہ، خداوند فرماتا ہے کہ میرے شہر دوبارہ خوشحالی سے معمور ہوں گے اور خداوند پھر صیون کو تسلّی بخشے گا اور یروشلیم کو چُنے گا۔

چار سینگ اور چار کاریگر

۱۸ پھر میں نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا کہ چار سینگ ہیں! ۱۹ میں نے اس فرشتے سے جو مجھ سے گفتگو کر رہا تھا، پُوچھا کہ یہ کیا ہیں؟
اس نے مجھے جواب دیا کہ وہ سینگ ہیں جنہوں نے یہوداہ اور اسرائیل اور یروشلیم کو منتشر کر دیا۔

۲۰ تب خداوند نے مجھے چار کاریگر دکھائے۔ ۲۱ میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا کرنے آ رہے ہیں؟

۲۲ اس نے جواب دیا، یہ وہ سینگ ہیں جنہوں نے یہوداہ کو ایسا منتشر کیا کہ کوئی سر نہ اُٹھا سکا۔ لیکن یہ کاریگر آئے ہیں کہ اُنہیں ڈرائیں اور اُن قوموں کے سینگوں کو گرا دیں جنہوں نے یہوداہ کے ملک کو تتر بتر کرنے کے لیے ملک کے خلاف سینگ اُٹھائے کہ اس کے باشندوں کو منتشر کر دیں۔

جریب کے ساتھ ایک شخص

۲ تب میں نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ میں جریب لیے کھڑا ہے! ۲ میں نے پُوچھا، تُو کہاں جاتا ہے؟
اس نے مجھے جواب دیا، یروشلیم کی پیمایش کرنے تاکہ دیکھوں کہ اس کی چوڑائی اور لمبائی کتنی ہے۔

۳ تب وہ فرشتہ جو مجھ سے محوِ گفتگو تھا، چلا گیا اور دوسرا فرشتہ اس کے پاس آیا ۴ اور اس سے کہا، دوڑ اور اس جوان سے کہہ کہ یروشلیم انسان اور حیوان کی کثرت کے باعث بےفصیل بستیوں کی مانند ہوگا۔ ۵ خداوند فرماتا ہے: میں خود اس کے چاروں طرف آگ کی دیوار ہُوں گا اور اس کے اندر اس کی شان ہُوں گا۔

۶ آؤ، آؤ، شمال کی سرزمین سے نکل بھاگو۔ خداوند فرماتا ہے کیونکہ میں نے تمہیں آسمان کی چاروں ہواؤں کی مانند پراگندہ کیا ہے۔ خداوند فرماتا ہے۔

۷ اَے صیون، تُو جو بابل کی بیٹی کے ساتھ رہتی ہے، نکل بھاگ! ۸ کیونکہ خداوند خدا جس نے مجھے عِزّت بخشی ہے اور ان قوموں کے خلاف بھیجا ہے جنہوں نے تمہیں غارت کیا ہے، یوں کہتا ہے کہ جو کوئی تمہیں چھوتا ہے، میری آنکھوں کی پُتلی کو چھوتا ہے۔ ۹ یقیناً میں اُن کے خلاف اپنا ہاتھ اُٹھاؤں گا تاکہ اُن کے غلام اُنہیں غارت کریں۔ تب تُم جانو گے کہ خداوند نے مجھے بھیجا ہے۔

۱۰ اَے بابل کی بیٹی خوش ہو اور چلّا کیونکہ میں تیرے اندر رہُوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔ ۱۱ بہت سی قومیں خدا کے ساتھ مل جائیں گی اور میری قوم ہو جائیں گی۔ میں تمہارے درمیان رہُوں گا۔ اس دِن تُم جان لو گے کہ خداوند خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ ۱۲ اور خداوند یہوداہ کے مُقدّس ملک میں اپنی میراث کا حِصّہ ٹھہرائے گا اور یروشلیم کو پھر سے منتخب کرے گا۔ ۱۳ خدا کے حضور میں خاموش رہو کیونکہ وہ اپنے مُقدّس مسکن سے اُٹھا ہے۔

سردار کاہن کے لیے مُقدّس لباس

۳ تب اس نے مجھے دکھایا کہ سردار کاہن یشوع خدا کے فرشتے کے سامنے کھڑا ہے اور شیطان اسے ملزم ٹھہرانے کے لیے اس کے داہنے ہاتھ کھڑا ہے۔ ۲ خدا نے شیطان سے کہا، اَے شیطان، خدا تجھے ملامت کرے! وہ خداوند جس نے یروشلیم کو انتخاب کیا ہے، تجھے ملامت کرے۔ کیا یہ آدمی جلتی ہُوئی لکڑی نہیں جو آگ سے نکالی گئی ہے؟

۳ اور یشوع میلے کپڑے پہنے ہُوئے فرشتے کے سامنے کھڑا تھا۔ ۴ فرشتے نے اُن سے جو اس کے سامنے کھڑے تھے کہا، اس کے میلے کپڑے اُتار دو۔
تب اس نے یشوع سے کہا، دیکھ میں نے تیری بدکرداری دُور کی اور میں تجھے نفیس پوشاک پہناؤں گا۔

۵ تب میں نے کہا، اس کے سر پر صاف پگڑی رکھّو اور اُنہوں نے اُس کے سر پر صاف پگڑی رکھّی اور پوشاک پہنائی اور خدا کا فرشتہ اس کے پاس کھڑا رہا۔

۶ خدا کے فرشتے نے یشُوع کو یہ تاکید کی: ۷ خداوند خدا یہ فرماتا ہے کہ اگر تُو میری راہوں پر چلے گا اور میرے حکموں پر عمل کریگا تو میرے گھر پر حکومت کرے گا اور میری عدالت کا نگہبان ہوگا اور میں تجھے اُن کے درمیان جو یہاں کھڑے ہیں، جگہ دُوں گا۔

۸ اَے یشُوع، سردار کاہن، تُو اور تیرے ساتھی جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں اور جو آنے والی باتوں کے بطور نشان ہیں، سُن کہ میں اپنے بندۂ شاخ کو لانے والا ہُوں۔ ۹ دیکھ اس پتھّر کو جو میں نے یشُوع کے سامنے رکھّا ہے، اُس پر سات آنکھیں ہیں۔ میں اُس پر کُندہ کروں گا، خداوند فرماتا ہے اور اس ملک کی بدکاری کو ایک ہی دِن میں دُور کر دُوں گا۔

۱۰ اس روز تُم میں سے ہر ایک اپنے ہمسایہ کو تاک اور انجیر کے درخت کے نیچے بٹھائے گا۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔

سونے کا شمعدان اور زیتون کے دو درخت

۴ وہ فرشتہ جو مجھ سے باتیں کر رہا تھا، پھر آیا اور مجھے جگایا۔ ۲ اُس نے مجھ سے پُوچھا: تُو کیا دیکھتا ہے؟

میں نے جواب دیا کہ خالص سونے کا شمعدان دیکھتا ہُوں جس کے اوپر ایک کٹورا ہے اور اس کے اوپر سات چراغ ہیں اور اُن ساتوں چراغوں پر نلیاں ہیں۔ ۳ اس کے پاس زیتون کے دو درخت بھی ہیں۔ ایک تو کٹورے کے داہنی اور دُوسرا بائیں طرف۔

۴ میں نے اس فرشتے سے جو مجھ سے گفتگو کر رہا تھا، پُوچھا: اَے میرے آقا، یہ کیا ہیں؟

۵ اس نے جواب دیا: کیا تُو نہیں جانتا کہ یہ کیا ہیں؟

میں نے جواب دیا: نہیں میرے آقا۔

۶ تب اس نے کہا: زرّبابل کے لیے یہ خدا کا کلام ہے کہ نہ توانائی سے بلکہ میری رُوح سے۔ یہ خداوند فرماتا ہے۔

۷ اَے بڑے پہاڑ تُو کیا ہے؟ زرّبابل کے سامنے تُو ہموار میدان ہو جائے گا اور تب وہ چوٹی کا پتھّر نکال لائے گا اور خدا کا فضل ہو، خدا کا فضل ہو، کی پکار ہوگی!

۸ پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا ۹ کہ زرّبابل کے ہاتھوں نے اس گھر کی بنیاد ڈالی اور اس کے ہاتھ اسے تمام بھی کریں گے۔ تب تُم جانو گے کہ خداوند خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔

۱۰ کون ہے جس نے چھوٹی چیزوں کے دِن کی تحقیر کی ہے؟ لوگ زرّبابل کے ہاتھ میں ساہول دیکھ کر خوش ہوں گے۔

(یہ سات خداوند کی آنکھیں ہیں جو ساری زمین کی سیر کرتی ہیں۔)

۱۱ پھر میں نے فرشتہ سے پُوچھا کہ یہ دونوں زیتون کے درخت جو شمعدان کے داہنے بائیں ہیں، کیا ہیں؟

۱۲ میں نے دوبارہ اس سے پُوچھا کہ زیتون کی یہ دو شاخیں کیا ہیں جو سونے کی دو نلیوں کے متصل ہیں اور جن میں سے سنہرا تیل نکلتا آ رہا ہے؟

۱۳ اس نے جواب دیا: کیا تُو نہیں جانتا کہ یہ کیا ہیں؟

میں نے کہا: نہیں میرے آقا۔

۱۴ اس نے کہا: یہ وہ ہیں جو تمام زمین کے مالک کی خدمت کے لیے مسوح کیے گئے ہیں۔

اُڑتا ہُوا طومار

۵ میں نے پھر دیکھا کہ میرے سامنے ایک اُڑتا ہُوا طومار ہے۔

۲ اس نے مجھ سے پُوچھا: تُو کیا دیکھتا ہے؟

میں نے جواب دیا: ایک اُڑتا ہُوا طومار دیکھتا ہُوں جس کی لمبائی بیس ہاتھ اور چوڑائی دس ہاتھ ہے۔

۳ اس نے مجھ سے کہا یہ وہ لعنت ہے جو تمام دنیا پر نازل ہونے کو ہے۔ اس کی ایک طرف کی تحریر کے مطابق ہر ایک چور جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی دوسری طرف کی تحریر کے مطابق جو کوئی جھوٹی قسم کھاتا ہے، جلاوطن ہوگا۔ ۴ خداوند خدا فرماتا ہے: میں اسے باہر بھیج دُوں گا اور وہ چور کے گھر میں گھُسے گا اور اس کے گھر میں جو میرے نام کی جھُوٹی قسم کھاتا ہے اور اسے اس کی لکڑی اور پتھّر سمیت برباد کر دے گا۔

ایک ٹوکری میں عورت

۵ تب وہ فرشتہ جو مجھ سے گفتگو کر رہا تھا، نکلا اور مجھ سے کہا: آنکھ اُٹھا کر دیکھ، کیا نکل رہا ہے۔

۶ میں نے پُوچھا: یہ کیا ہے

اس نے جواب دیا: یہ ناپنے کی ٹوکری ہے۔ یہ بھی کہا کہ یہ ملک کے سب لوگوں کی بدکاری ہے۔

۷ اور سیسے کا سرپوش اُٹھایا گیا اور ایک عورت ٹوکری میں بیٹھی ہُوئی تھی! ۸ اس نے کہا: یہ بدکاری (کی شبیہ) ہے اور اس

نے اس عورت کو پھر ٹوکری میں دبا دیا اور سیسے کے سرپوش سے ڈھک دیا۔
[9] تب میں نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا کہ میرے سامنے دو عورتیں تھیں اور اُن کے بازوؤں میں ہوا بھری تھی! اُن کے بازو سارس کے سے تھے اور وہ ٹوکری کو آسمان اور زمین کے درمیان اُٹھا لے گئیں۔
[10] میں نے اس فرشتے سے جو مجھ سے گفتگو کر رہا تھا، پُوچھا کہ یہ ٹوکری کو کہاں لے جا رہی ہیں؟
[11] اس نے جواب دیا: سِنعار کے ملک کو تا کہ اس کے لیے ایک گھر بنائیں اور جب وہ تیار ہو جائے تو اس میں یہ ٹوکری اپنی جگہ رکھّی جائے گی۔

چار رتھ

۶ میں نے پھر آنکھ اُٹھا کر دیکھا کہ میرے سامنے دو پہاڑوں کے درمیان سے چار رتھ نکلے۔ وہ پہاڑ کانسے کے تھے۔ [2] پہلے رتھ کے گھوڑے لال، دوسرے کے سیاہ، [3] تیسرے کے سفید اور چوتھے کے چتکبرے تھے۔ یہ سب کے سب بڑے طاقتور تھے۔ [4] میں نے اس فرشتے سے جو مجھ سے کلام کر رہا تھا، پُوچھا: اَے میرے آقا، یہ کیا ہیں؟
[5] فرشتہ نے جواب دیا: یہ آسمان کی چار ہوائیں ہیں جو ساری دنیا کے مالک، خداوند خدا کی حضوری میں کھڑے رہنے کی بجائے باہر جا رہی ہیں۔ [6] سیاہ گھوڑوں والا رتھ شمالی ملک کی طرف اور سفید گھوڑوں والا مغربی ملک کی طرف، چتکبرے گھوڑوں والا جنوبی ملک کی طرف جا رہا ہے۔
[7] یہ طاقتور گھوڑے باہر نکل کر ساری دنیا میں پھرنے کے لیے جانفشانی کرنے لگے اور اس نے کہا جاؤ، دنیا کی سیر کرو اور وہ دنیا کی سیر کے لیے گئے۔
[8] تب اس نے بلند آواز سے کہا: دیکھ جو شمالی ملک کی طرف گئے ہیں انہوں نے شمالی ملک میں میرے دل کو سکون دیا ہے۔

یشُوع کے لیے تاج

[9] پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا [10] کہ تُو آج ہی خلدیؔ اور طوبیاؔہ اور یدعیاؔہ کے پاس جا جو بابلؔ کی جلاوطنی سے صفنیاؔہ کے بیٹے یوسیاؔہ کے گھر میں آئے ہیں، ان سے سونا چاندی لے اور [11] سونا چاندی لے کر ایک تاج بنا اور یہوصدقؔ کے بیٹے یشُوعؔ سردار کاہن کو پہنا۔ [12] اور اس سے کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ وہ شخص جس کا نام شاخ ہے اس کے زیرِ سایہ خوشحالی ہو گی اور وہ خداوند کی ہیکل کو تعمیر کرے گا۔ [13] یہی وہ ہے جو خداوند کی ہیکل کو بنائے گا اور وہ شاہی پوشاک پہنے گا اور تختنشین ہو کر حکومت کرے گا اور اس تخت پر کاہن بھی ہو گا اور دونوں میں موافقت ہو گی۔ [14] اور تاج حیلمؔ اور طوبیاؔہ اور یدعیاؔہ اور صفنیاؔہ کے بیٹے حینؔ کو بطور یادگار دیا جائے گا۔ [15] اور وہ جو دُور ہیں، آئیں گے اور خدا کی ہیکل کو تعمیر کرنے میں مدد دیں گے تب تُم جانو گے کہ خداوند خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اگر تُم دل سے خداوند اپنے خدا کی فرمانبرداری کرو گے تو یہ باتیں پُوری ہوں گی۔

انصاف اور رحم، نہ کہ روزہ

۷ داراؔ بادشاہ کی حکومت کے چوتھے برس کے نویں مہینے، کِسلیوؔ کی چوتھی تاریخ کو خداوند کا کلام زکریاؔہ پر نازل ہُوا۔ [2] اور بیت ایلؔ کے باشندوں نے شراضرؔ اور رجم ملکؔ اور اس کے لوگوں کو بھیجا کہ خداوند سے درخواست کریں۔ [3] اور خداوند خدا کے کاہنوں اور نبیوں سے پُوچھیں کہ کیا میں پانچویں مہینے میں ماتم کروں اور روزہ رکھّوں جیسا کہ میں نے اتنے سالوں سال کیا ہے؟
[4] تب خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا [5] کہ ملک کے سب لوگوں اور کاہنوں سے کہہ کہ جب تُم نے پانچویں اور ساتویں مہینے میں گُزرے ستّر برسوں تک روزہ رکھا اور ماتم کیا تو کیا حقیقت میں تُم نے میرے ہی لیے روزہ رکھا؟ [6] اور جب تُم کھاتے اور پیتے تھے تو کیا اپنے ہی لیے نہیں کھاتے اور پیتے تھے؟ [7] کیا یہ وہی کلام نہیں جو خدا نے گذشتہ نبیوں کی معرفت فرمایا تھا جب یروشلیمؔ اور گرد و نواح کے شہر پُرامن اور خوشحال تھے اور جنوب کی سرزمین اور مغربی پہاڑیاں آباد تھیں۔
[8] اور خداوند کا کلام پھر زکریاؔہ پر نازل ہُوا [9] کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ راستی سے عدالت کرو اور ہر شخص دُوسرے شخص پر رحم اور کرم کیا کرے۔ [10] بیوہ اور یتیم اور مسافر اور مسکین پر ظلم نہ کرو۔ ایک دُوسرے کے لیے اپنے دل میں بُرا منصوبہ نہ باندھو۔
[11] لیکن اُنہوں نے نہیں سُنا بلکہ گردن کشی کر کے اپنے کانوں کو بند کر لیا۔ [12] اُنہوں نے اپنے دلوں کو الماس کی مانند سخت کر لیا تا کہ شریعت اور کلام کو نہ سُنیں جو خداوند خدا نے گذشتہ نبیوں پر اپنی رُوح کی معرفت نازل کیا تھا۔ اس لیے خداوند خدا بہت سخت ناراض ہُوا۔
[13] خداوند فرماتا ہے: جب میں نے پُکارا، اُنہوں نے نہیں سُنا۔ اس لیے جب اُنہوں نے پُکارا تو میں نے نہیں سُنا۔ [14] میں

نے اُنہیں ساری قوموں میں جن کے درمیان وہ پردیسی تھے اُنہیں ہوا کے بگولوں کے ساتھ پراگندہ کر دیا۔ اُن کے بعد ملک ایسا ویران ہُوا کہ کسی نے وہاں آمد و رفت نہ کی۔ اِس طرح اُنہوں نے دلکش ملک کو ویران کر دیا۔

خدا یروشلیم کو برکت دینے کا وعدہ کرتا ہے

۸ خداوند خدا کا کلام پھر مجھ پر نازل ہُوا [2] کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ مجھے صیّون کے لیے بڑی غیرت ہے۔ میں غیرت سے جل رہا ہُوں۔

[3] خداوند خدا فرماتا ہے کہ میں صیّون کو واپس آؤں گا اور یروشلیم میں سکونت کروں گا۔ تب یروشلیم راستی کا شہر کہلائے گا اور خداوند کا پہاڑ مُقدّس پہاڑ کہلائے گا۔

[4] خداوند خدا فرماتا ہے کہ یروشلیم کے کوچوں میں عمر رسیدہ مرد اور عورتیں اپنے ہاتھوں میں بڑھاپے کے باعث لاٹھی لیے ہُوئے پھر بیٹھیں گے۔ [5] اور شہر کی گلیاں وہاں کھیلتے ہُوئے لڑکے لڑکیوں سے بھری ہُوئی ہوں گی۔

[6] خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اِس وقت اِن لوگوں کے باقی بچے ہُوئے لوگوں کی نظر میں یہ حیرت انگیز ہوگا لیکن کیا یہ میری نظر میں بھی حیرت انگیز ہوگا؟ خداوند خدا فرماتا ہے۔

[7] خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ میں اپنے لوگوں کو مشرق اور مغرب کے لوگوں سے بچاؤں گا۔ [8] میں اُنہیں یروشلیم میں رہنے کے لیے واپس لاؤں گا۔ وہ میرے لوگ ہوں گے اور میں راستی اور صداقت سے اُن کا خدا ہُوں گا۔

[9] خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ تُم جو اِس وقت یہ کلام سُن رہے ہو جو اُن نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا جو اُس وقت وہاں موجود تھے جب خداوند خدا کے گھر کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ اپنے ہاتھوں کو مضبوط کرو تاکہ ہیکل تعمیر ہو سکے۔ [10] اُن دنوں سے پہلے نہ انسان کے لیے مزدوری تھی نہ جانوروں کے لیے کرایہ تھا اور نہ دشمنوں کے سبب سے کوئی سلامتی کے ساتھ اپنے کام کاج پر جا سکتا تھا۔ [11] لیکن اب میں اِن لوگوں کے باقی بچے ہُوئے لوگوں کے ساتھ پہلے کی طرح پیش نہ آؤں گا۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔

[12] بیج کثرت کے ساتھ اُگے گا۔ تاک خوب پھل دے گی۔ زمین فصل دے گی اور آسمان سے اوس گرے گی۔ میں اِن لوگوں کے باقی بچے ہُوئے لوگوں کو اِن تمام چیزوں کا وارث بناؤں گا۔ [13] اَے یہوداہ اور اِسرائیل کے لوگو، جس طرح کہ تُم دُوسری قوموں کے درمیان لعنت کا باعث بنے رہے ہو اِسی طرح میں تُم کو بچاؤں گا اور تُم برکت پاؤ گے۔ خوف نہ کرو بلکہ تمہارے ہاتھ مضبوط ہوں۔

[14] خداوند خدا کہتا ہے کہ جس طرح میں نے تمہاری بربادی کا قصد کیا تھا اور جب تمہارے باپ دادا نے مجھے غضبناک کیا تھا تو میں نے اُن پر رحم نہ کیا۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔ [15] اِسی طرح اب میں نے یروشلیم اور یہوداہ کے ساتھ بھلائی کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ ڈرو مت۔ [16] تُم اِن باتوں پر عمل کرو۔ تُم میں سے ہر کوئی ایک دُوسرے سے سچ بولے اور اپنی عدالتوں میں راستی سے عدالت کرے۔ [17] اپنے پڑوسی کے خلاف بُرا منصوبہ نہ باندھو۔ کوئی جھوٹی قسم کو عزیز نہ رکھّے۔ میں اِن سب باتوں سے نفرت کرتا ہُوں۔ خداوند فرماتا ہے۔

[18] خداوند خدا کا کلام مجھ پر پھر نازل ہُوا۔ [19] خداوند خدا یُوں فرماتا ہے کہ چوتھے، پانچویں، ساتویں اور دسویں مہینے کا روزہ بنی یہُوداہ کے لیے خوشی اور مسرّت کی عیدیں ہوں گی۔ اِس لیے تُم سچّائی اور سلامتی کو عزیز رکھّو۔

[20] خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ بہت سی قومیں اور بڑے بڑے شہروں کے باشندے آئیں گے۔ [21] اور ایک شہر کے باشندے دُوسرے شہر میں جا کر کہیں گے، چلو فوراً جا کر خدا سے درخواست کریں اور خداوند کے طالب ہوں، میں بھی چلتا ہُوں۔ [22] اور بہت سی اُمتّیں اور زبردست قومیں یروشلیم میں آئیں گی اور خداوند کی طالب ہوں گی اور اُس سے درخواست کریں گی۔

[23] خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اُن دِنوں میں تمام زبانوں اور قوموں میں کے دس آدمی مضبوطی کے ساتھ ایک یہُودی کا دامن پکڑیں گے اور کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں گے کیونکہ ہم نے سُنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔

اِسرائیل کے دشمنوں کے لیے فیصلہ، ایک آئین

۹ خداوند کا کلام
حدراک اور دمشق کے خلاف ہے۔
کیونکہ تمام لوگوں اور اِسرائیل کے قبیلوں کی آنکھیں
خداوند پر لگی ہُوئی ہیں۔
[2] اور حمات کے خلاف بھی جو اُس کی سرحد پر ہے،
اور صور اور صیدا کے خلاف حالانکہ وہ بہت ہُنرمند ہیں۔
[3] صور نے اپنے لیے مضبوط قلعہ بنایا ہے؛
اور مٹّی کی طرح چاندی کے ڈھیر لگا دیئے ہیں،
اور گلیوں کی گندگی کی طرح سونے کے انبار۔

۴ لیکن خداوند اس کی تمام دولت چھین لے گا
اور اس کی سمندری طاقت کو برباد کر دے گا،
اور آگ اسے کھا جائے گی۔
۵ اسقلون اسے دیکھے گا اور ڈرے گا،
غزّہ سخت درد میں مبتلا ہو گا،
اور اقرون بھی، کیونکہ اس کی آس ٹوٹ جائے گی۔
غزّہ کی بادشاہت ختم ہو جائے گی
اور اسقلون برباد ہو جائے گا۔
۶ اجنبی اشدود پر قابض ہوں گے،
اور میں فلستیوں کا غرور مٹا دوں گا۔
۷ میں ان کے مُنہ سے خون کو،
اور ان کے دانتوں میں سے ممنوع غذا نکال دُوں گا۔
جو لوگ بچ رہے ہوں گے وہ ہمارے خدا کے لوگ ہوں گے
اور وہ یہُوداہ میں سردار ہوں گے،
اور عقرونی یبوسیوں کی مانند ہوں گے۔
۸ لیکن میں اپنے گھر کو
غارتگر فوجوں سے بچاؤں گا۔
پھر کوئی ظالم ہرگز میرے لوگوں کو رگیدتا ہُوا نہ گزر سکے گا،
کیونکہ اب میری نگاہ اُن پر ہے۔

صِیّون کے بادشاہ کی آمد

۹ اَے صِیّون کی بیٹی، نہایت خوش ہو!
اَے یروشلیم کی بیٹی، للکار!
دیکھ، تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے،
وہ صادق ہے اور نجات اس کے ہاتھ میں ہے،
وہ حلیم ہے اور گدھے پر سوار ہے،
بلکہ جوان گدھے پر سوار ہے۔
۱۰ میں افرائیم سے رتھوں
اور یروشلیم سے جنگی گھوڑے لے لُوں گا،
جنگ کی کمان توڑ ڈالی جائے گی۔
وہ قوموں کو صلح کی خوشخبری دے گا۔
اس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک ہو گی
اور دریائے فرات سے لے کر زمین کی انتہا تک ہو گی۔
۱۱ اور تیری بابت یوں ہے کہ تیرے ساتھ اپنے خون کے عہد کے سبب سے،
میں تیرے اسیروں کو اندھے کنویں میں سے نکال لاؤں گا۔
۱۲ اَے اُمّید وار اسیرو، اپنے قلعہ میں واپس آؤ؛
اب بھی میں اعلان کرتا ہُوں کہ میں تمہیں دوگنا واپس کر دُوں گا۔
۱۳ جس طرح میں اپنی کمان کو جھکا دیتا ہُوں، اُسی طرح یہُوداہ کو جھکا دُوں گا
اور افرائیم کو اس پر تیر کی طرح لگا دُوں گا۔
اَے صِیّون، میں تیرے فرزندوں کو
یونان کے فرزندوں کے خلاف کھڑا کروں گا،
اور تجھے جنگجو کی تلوار کی مانند بناؤں گا۔

خداوند ظاہر ہو گا

۱۴ تب خداوند ان کے اوپر ظاہر ہو گا؛
اس کے تیر بجلی کی مانند نکلیں گے۔
قادرِ مطلق خدا نرسنگا پھُونکے گا؛
وہ جنوبی طوفان کے ساتھ آگے بڑھے گا۔
۱۵ اور خداوند خدا ان کی ڈھال ہو گا۔
وہ برباد کریں گے
اور فلاخن کے پتھروں سے فتحمند ہوں گے۔
وہ شراب پی کر متوالوں کی طرح شور مچائیں گے؛
وہ اس کٹورے کی مانند لبریز ہوں گے
جو مذبح کے کونوں پر چھڑکنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶ خداوند ان کا خدا اس دن ان کو
اپنی بھیڑوں کی طرح بچائے گا۔
وہ اس کے ملک میں
تاج کے جواہرات کی طرح چمکیں گے۔
۱۷ وہ کس قدر پُرکشش اور حسین ہوں گے!
غلّہ جوانوں کو سرسبز بنائے گا،
اور لڑکیاں نئی مَے سے نشوونما پائیں گی۔

خدا یہُوداہ کی نگہداشت کرے گا

۱۰ پچھلی برسات کی بارش کے لیے خداوند سے دعا کرو؛
خداوند ہی طوفان کو بادلوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔
وہ انسانوں اور میدان کی گھاس کو
مینہ بخشتا ہے۔

۲ بُت فریب کی باتیں کہتے ہیں،
اورغیب بین جھوٹی رویا دیکھتے ہیں؛
وہ ایسے خواب بیان کرتے ہیں جو جھوٹے ہیں،
اور ایسی تسلّی دیتے ہیں جو بے حقیقت ہے۔
اس لیے لوگ بھیڑوں کی مانند بھٹکتے ہیں
اور دکھ پاتے ہیں کیونکہ ان کا کوئی چرواہا نہیں۔

۳ میرا غضب چرواہوں پر بھڑکتا ہے،
اور میں پیشواؤں کو سزا دُوں گا؛
کیونکہ خداوند خدا
اپنے گلّے یہُوداہ کے گھرانے کی نگہداشت کرے گا،
اور اُنہیں قابلِ فخر جنگی گھوڑے کی مانند بنائے گا۔
۴ یہُوداہ میں سے کونے کا پتّھر نکلے گا،
اور اس میں سے خیمے کی کھونٹی نکلے گی،
اس میں سے جنگی کمان نکلے گی،
اور اس میں سے ہر ایک فرمانروا نکلے گا۔
۵ وہ ایک ساتھ مل کر زبردست پہلوان ہو جائیں گے
جنگ میں کیچڑ والی گلیوں کو روندیں گے۔
کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہے،
اور وہ جنگ کریں گے اور سواروں کو سراسیمہ کر دیں گے۔

۶ میں یہُوداہ کے گھرانے کو مضبوط کروں گا
اور یوسف کے گھرانے کو رہائی بخشوں گا۔
میں ان کو واپس لاؤں گا
کیونکہ میں ان پر رحم کرتا ہُوں۔
وہ ایسے ہوں گے
گویا میں نے ان کو ترک نہیں کیا تھا،
کیونکہ میں خداوند ان کا خدا ہُوں
اور میں ان کی سُنوں گا۔
۷ بنی افرائیم زورآوروں کی مانند ہوں گے،
ان کے دل مَے سے مسرور ہوں گے۔
ان کی اولاد دیکھے گی اور شاد ہوگی
ان کے دل خداوند میں خوش ہوں گے۔
۸ میں اُنہیں اشارے سے
اکٹھا کروں گا۔

اور یقیناً ان کا فدیہ دُوں گا؛
وہ پہلے کی طرح بہت ہو جائیں گے۔
۹ اگرچہ میں نے اُنہیں قوموں میں منتشر کیا تھا،
تو بھی وہ دُور کے ملکوں میں مجھے یاد کریں گے۔
وہ اور ان کے بچّے زندہ رہیں گے،
اور واپس آئیں گے۔
۱۰ میں اُنہیں ملک مِصر سے واپس لاؤں گا
اور اسور سے جمع کروں گا۔
میں اُنہیں جلعاد اور لبنان کی سرزمین میں لاؤں گا،
یہاں تک کہ ان کے لیے کافی جگہ نہ رہے گی۔
۱۱ وہ مصیبت کے سمندر سے گزریں گے
اور سمندر کی لہریں تھم جائیں گی،
اور دریائے نیل تہہ تک سوکھ جائے گا۔
اور اسور کا تکبّر توڑ دیا جائے گا
اور مِصر کا عصا جاتا رہے گا۔
۱۲ میں ان کو خداوند میں مضبوط کروں گا
اور وہ اس کے نام میں چلیں گے۔
خداوند فرماتا ہے۔

۱۱ اَے لبنان، اپنے دروازوں کو کھول
تاکہ آگ تیرے دیوداروں کو کھا جائے!
۲ اَے سرو کے درخت ماتم کرو کیونکہ دیودار گر گیا ہے؛
اور شاندار درخت غارت ہو گئے!
اَے بسن کے بلوط کے درختو، نوحہ کرو؛
کہ گھنے جنگل کاٹ ڈالے گئے!
۳ چرواہوں کے نوحے کی آواز سُنو؛
ان کی شاندار چراگاہیں برباد ہو گئیں!
شیروں کی گرج سُنو؛
یردن کا جنگل برباد ہو گیا۔

دو چرواہے

۴ خداوند فرماتا ہے کہ جو گلّہ ذبح ہونے کے لیے رکھا گیا ہے اسے چرا۔ ۵ ان کے خریدنے والے اُنہیں ذبح کرتے ہیں اور سزا نہیں پاتے اور ان کے بیچنے والے کہتے ہیں، خدا کی تمجید ہو، ہم مالدار ہو گئے! ان کے اپنے چرواہے ان پر رحم نہیں کرتے۔ ۶ میں ملک کے باشندوں پر اور رحم نہیں کروں گا، خداوند فرماتا ہے۔ میں

ہر شخص کو اس کے ہمسایہ اور اس کے بادشاہ کے حوالے کر دوں گا اور وہ ملک کو تباہ کر دیں گے اور میں اُنہیں اُن کے ہاتھ سے نہیں چھڑاؤں گا۔

۷ پس میں نے ان بھیڑوں کو جو ذبح ہونے کے لیے تھیں، خاص کر گلّے کے مسکینوں کو چَرایا اور میں نے دو لاٹھیاں لیں۔ ان میں سے ایک کو فضل اور دُوسری کو اتّحاد کہا اور گلّے کو چَرایا۔ ۸ ایک مہینے میں میں نے تین چرواہوں کو ہلاک کیا۔

گلّے نے مجھ سے نفرت کی اور میں اُن سے بیزار ہو گیا۔ ۹ اور میں نے کہا، اب میں تمہارا چرواہا نہیں ہُوں گا۔ مرنے والا مر جائے اور ہلاک ہونے والا ہلاک ہو اور بچے ہُوئے ایک دُوسرے کا گوشت کھائیں۔

۱۰ تب میں نے فضل نامی لاٹھی کو لیا اور اسے توڑ ڈالا تا کہ میں اپنے اس عہد کو جو تمام قوموں سے کیا تھا منسوخ کر دُوں۔ ۱۱ وہ اسی دِن منسوخ ہو گیا اور گلّے کے مظلوموں نے جو مجھے دیکھ رہے تھے، سمجھ لیا کہ یہ خدا کا کلام ہے۔

۱۲ میں نے اُن سے کہا، اگر تُم ٹھیک سمجھتے ہو تو میری مزدوری مجھے دو نہیں تو مت دو۔ اُنہوں نے چاندی کے تیس سکّے مجھے دیئے۔

۱۳ اور خدا نے مجھ سے کہا: اسے کمہار کے سامنے پھینک دے یعنی اس بڑی قیمت کو جو اُنہوں نے میرے لیے ٹھہرائی تھی۔ میں نے یہ تیس روپے خدا کے گھر میں کمہار کے سامنے پھینک دیئے۔

۱۴ تب میں نے یہُوداہ اور اِسرائیل کے اس برادرانہ رشتے کو ختم کرتے ہُوئے دُوسری لاٹھی کو جو اتّحاد کہلاتی تھی، توڑ دیا۔

۱۵ تب خدا نے مجھ سے فرمایا کہ تُو پھر نادان چرواہے کا سامان لے۔ ۱۶ کیونکہ میں اس ملک میں ایک چوپان کھڑا کروں گا جو بھٹکے ہُوئے کی پرواہ نہیں کرے گا، نہ جوان کی تلاش کرے گا اور نہ زخمی کا علاج کرے گا، نہ تندرستوں کو چرائے گا بلکہ اپنی پسند کے موافق اُن کے کُھروں کو چیر کر اُن کا گوشت کھائے گا۔

۱۷ نکمّے چرواہے پر افسوس،
جو گلّے کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے!
کاش تلوار اس کے بازو اور داہنی آنکھ پر آ پڑے!
اس کا بازو بالکل سوکھ جائے،
اور اس کی داہنی آنکھ پھُوٹ جائے۔

یروشلیم کے دشمن برباد کیے جائیں گے
ایک پیشگوئی

۱۲ اسرائیل کی بابت خدا کا کلام یہ ہے کہ خدا جو آسمان کو تانتا اور زمین کی بنیاد ڈالتا ہے اور انسان کے اندر اس کی رُوح پیدا کرتا ہے، یوں فرماتا ہے: ۲ میں یروشلیم کو اس کے ارد گرد کے سب لوگوں کے لیے ایک لڑکھڑا دینے والا پیالہ بناؤں گا۔ یہُوداہ اور یروشلیم کا محاصرہ کیا جائے گا۔ ۳ اس روز جب دنیا کی ساری قومیں یروشلیم کے مقابل جمع ہوں گی تو میں یروشلیم کو ساری قوموں کے لیے جنبش نہ کھانے والی چٹان بنا دُوں گا۔ وہ سب جو اس کو اُٹھانے کی کوشش کریں گے، زخمی ہو جائیں گے۔ ۴ خداوند فرماتا ہے کہ اس روز میں ہر گھوڑے کو خوف سے ماردُوں گا اور اس کے سوار کو دیوانہ کر دُوں گا لیکن یہُوداہ کے گھرانے پر اپنی نگاہ رکھوُں گا اور قوموں کے سب گھوڑوں کو اندھا کر دُوں گا۔ ۵ تب یہُوداہ کے سردار اپنے دل میں کہیں گے کہ یروشلیم کے لوگ قوّت والے ہیں کیونکہ قوّت کا خدا اُن کا خدا ہے۔

۶ اس روز میں یہُوداہ کے سرداروں کو لکڑیوں کے گٹھے کے درمیان جلتی ہُوئی بھٹّی کی مانند اور پولوں میں مشعل کی مانند بناؤں گا۔ وہ داہنے بائیں طرف اور اِرد گرد کے سب لوگوں کو کھا جائیں گے۔ لیکن یروشلیم اپنی جگہ محفوظ رہے گا۔

۷ اور خدا پہلے یہُوداہ کے خیموں کو بچائے گا تا کہ داؤد کے گھرانے کی شوکت اور یروشلیم کے باشندوں کی شان یہُوداہ سے بڑھ کر نہ ہو۔ ۸ اس روز خداوند یروشلیم کے باشندوں کو بچائے گا اور اُن میں کا سب سے کمزور داؤد کی مانند ہوگا اور داؤد کا گھرانہ خدا کی مانند ہوگا۔ خدا کے فرشتہ کی مانند جو اُن کے آگے چلتا ہے۔ ۹ اس دِن میں اُن سب قوموں کو جو یروشلیم پر حملہ کریں گی ہلاک کرنے کا قصد کروں گا۔

جس کو اُنہوں نے چھیدا تھا اس کے لیے ماتم

۱۰ اور میں داؤد کے گھرانے اور یروشلیم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی رُوح نازل کروں گا اور وہ اس پر جسے اُنہوں نے چھیدا تھا ایسا ماتم کریں گے جیسے کوئی اکلوتے بچّے کے لیے کرتا ہے۔ ۱۱ اور اس دِن ہدرِمون کی مانند جو مجدّون کی وادی میں ہے بڑا ماتم ہوگا۔ ۱۲ اور تمام ملک ماتم کرے گا۔ ہر ایک خاندان اپنی بیویوں کے ساتھ الگ، داؤد کا گھرانا اور اُن کی بیویاں الگ، ناتن کا گھرانا اور اُن کی بیویاں الگ، ۱۳ لاوی کا گھرانا اور اُن کی بیویاں الگ،

سمعی کا گھرانا اور ان کی بیویاں الگ [14] اور باقی سب گھرانے اور اُن کی بیویاں الگ الگ۔

گناہ سے پاکیزگی

۱۳ اس روز داؤد کے گھرانے اور یروشلیم کے باشندوں کے گناہ اور ناپاکی صاف کرنے کے لیے ایک چشمہ پھُوٹ نکلے گا

[2] میں اس روز ملک سے بُتوں کا نام مِٹا دُوں گا اور کوئی پھر اُن کو یاد نہ کرے گا، خداوند خدا فرماتا ہے۔ میں نبیوں کو اور ناپاک رُوح کو ملک سے خارج کر دُوں گا۔ [3] پھر بھی اگر کوئی نبوّت کریگا تو اس کے ماں باپ جن سے وہ پیدا ہُوا ہے اُس سے کہیں گے کہ تُو زندہ نہ رہے گا کیونکہ تُو نے خداوند کا نام لے کر جھوٹ بولا ہے۔ جب وہ نبوّت کرے گا تو اس کے اپنے ماں باپ اسے چھید ڈالیں گے۔

[4] اس دِن ہر ایک نبی نبوّت کرتے وقت اپنی رویا سے شرمندہ ہوگا اور دھوکہ دینے کی غرض سے بالوں کا بُنا ہُوا اجُبّہ نہ پہنے گا۔ [5] وہ کہے گا کہ میں نبی نہیں کسان ہُوں اور لڑکپن ہی سے کاشتکاری میرا ذریعۂ معاش رہا ہے۔ [6] اور اگر کوئی اس سے پُوچھے گا کہ تیرے جسم پر یہ زخم کیسے ہیں؟ تو وہ جواب دے گا کہ یہ زخم وہ ہیں جو میرے دوستوں کے گھر میں لگے۔

چرواہے نے مارا ہے اور بھیڑیں تتّر بتّر ہو گئیں

[7] اَے تلوار! میرے چرواہے کے خلاف
اور اس شخص کے جو میرا رفیق ہے بیدار ہو!
خداوند خدا فرماتا ہے۔
چرواہے کو مار،
اور بھیڑیں تتّر بتّر ہو جائیں گی،
اور میں چھوٹوں پر اپنا ہاتھ چلاؤں گا۔
[8] خداوند فرماتا ہے کہ سارے ملک میں،
دو تہائی قتل کیے جائیں گے اور ہلاک ہوں گے؛
پھر بھی ایک تہائی بچ رہیں گے۔
[9] اس ایک تہائی کو میں آگ میں ڈال کر
چاندی کی طرح صاف کروں گا
اور سونے کی طرح تاؤں گا۔
وہ میرے نام کی دہائی دیں گے
اور میں اُنہیں جواب دُوں گا۔
میں کہوں گا، یہ میرے لوگ ہیں،
اور وہ کہیں گے خداوند ہی ہمارا خدا ہے۔

خدا آتا ہے اور حکومت کرتا ہے

۱۴ دیکھو خدا کا وہ دِن آتا ہے جب تمہاری لُوٹ مار کا مال تمہارے درمیان بانٹا جائے گا۔

[2] میں یروشلیم کے خلاف جنگ کرنے کے لیے سب قوموں کو یروشلیم میں جمع کروں گا۔ شہر پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ گھر لُوٹے جائیں گے اور عورتیں بےحُرمت کی جائیں گی۔ آدھا شہر اسیری میں جائیگا۔ باقی آدھے لوگ شہر ہی میں رہیں گے۔

[3] تب خداوند نکلے گا اور اُن قوموں سے لڑے گا جیسا کہ وہ جنگ کے دِن کرتا ہے۔ [4] اس دِن وہ کوہِ زیتون پر جو یروشلیم کے مشرق میں ہے کھڑا ہوگا اور کوہِ زیتون بیچ سے دو حصّوں میں پھٹ جائے گا اور مشرق سے مغرب تک ایک بڑی وادی ہو جائے گی کیونکہ آدھا پہاڑ شمال کو سرک جائے گا اور آدھا جنوب کو۔ [5] تُم میرے پہاڑ کی وادی سے بھاگو گے کیونکہ یہ آضل تک بڑھ جائے گی۔ جس طرح تُم شاہِ یہوداہ عُزیّاہ کے عہد میں زلزلے سے بھاگے تھے۔ تب خداوند میرا خدا آئے گا اور تمام مُقدّس لوگ اس کے ساتھ ہوں گے۔

[6] اس دِن روشنی نہ ہوگی، نہ سردی نہ کہرا ہوگا۔ [7] یہ ایک نرالا دِن ہوگا جس کا نہ دِن ہوگا نہ رات۔ ایک ایسا دِن جو خدا ہی کو معلوم ہے۔ جب شام ہوگی تو روشنی ہوگی۔

[8] اس روز یروشلیم سے آبِ حیات جاری ہوگا۔ آدھا مشرقی سمندر میں اور آدھا مغربی سمندر کی طرف جائے گا جو سردیوں اور گرمیوں میں جاری رہے گا۔

[9] خداوند ساری دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ اس روز ایک ہی خداوند ہوگا اور اس کا نام واحد ہوگا۔

[10] اور تمام ملک جِبع سے رِمّون تک عربہ کے میدان کی طرح ہو جائے گا۔ لیکن یروشلیم بلند کیا جائے گا اور بنیمین کے پھاٹک سے پہلے پھاٹک کے مقام یعنی کونے کے پھاٹک تک یروشلیم کے جنوب میں تمام ملک اور حننایل کے بُرج سے بادشاہ کے انگوری حوضوں تک اپنے مقام پر قائم رہے گا۔ [11] لوگ اس میں سکونت کریں گے اور پھر کبھی برباد نہ ہوں گے بلکہ یروشلیم امن وامان سے آباد رہے گا۔

[12] خدا سب قوموں پر جنہوں نے یروشلیم سے جنگ کی یہ عذاب نازل کرے گا کہ کھڑے کھڑے اُن کا گوشت سُوکھ جائے گا، اُن کی آنکھیں چشم خانوں میں گل جائیں گی اور اُن کی زبان

اُن کے مُنہ میں سڑ جائے گی۔ [۱۳] اس روز خدا لوگوں کو بڑے عذاب سے مارے گا۔ وہ ایک دُوسرے کا ہاتھ پکڑیں گے اور ایک دُوسرے پر حملہ کریں گے۔ [۱۴] یہُوداہ بھی یرُوشلیم میں لڑے گا۔ اِرد گرد کی سب قوموں کا مال اِکٹھا کیا جائے گا۔ کثرت سے سونا چاندی اور لباس جمع ہوگا۔ [۱۵] اور گھوڑوں، خچّروں، اونٹوں، گدھوں اور سب حیوانوں پر جو اِن لشکر گاہوں میں ہوں گے، وہی عذاب نازل ہوگا۔

[۱۶] اور یرُوشلیم پر حملہ کرنے والی سب قوموں میں سے بچے ہُوئے لوگ سال بسال بادشاہ خداوند خدا کو سجدہ کرنے اور عیدِ خیام منانے کے لیے آئیں گے۔ [۱۷] دنیا کے تمام لوگوں پر جو بادشاہ خداوند کو سجدہ کرنے یرُوشلیم میں نہ آئیں گے مینہ نہ برسے گا۔ [۱۸] اگر مِصر کے لوگ آ کر اس میں شریک نہیں ہوں گے تو اُن کے لیے مینہ نہیں برسے گا۔ خداوند اُن کے اوپر وہی وبا نازل کرے گا جو وہ اُن قوموں پر نازل کرتا ہے جو عیدِ خیام منانے کو نہیں جاتیں۔ [۱۹] مِصر کے لیے اور اُن تمام قوموں کے لیے جو عیدِ خیام منانے نہیں جائیں گی، یہی سزا ہے۔

[۲۰] اس روز گھوڑوں کی گھنٹیوں پر لکھا ہوگا: ''خدا کے لیے مُقدّس'' اور خداوند کے گھر کی دیگیں مذبح کے سامنے کے مُقدّس پیالوں کی مانند ہوں گی۔ [۲۱] یرُوشلیم اور یہُوداہ کا ہر برتن خداوند خدا کے لیے مُقدّس ہوگا اور سب جو ذبیحے پیش کرنے کے لیے آئیں گے وہ اُن برتنوں کو لے کر اُن میں پکائیں گے اور اُس روز کوئی کنعانی (تاجر) خداوند کے گھر میں داخل نہ ہوگا۔

ملاکی

پیش لفظ

یہ کتاب ایک مختصر سا پیغام لیے ہُوئے ہے جسے ملاکی نبی نے اُن یہُودیوں کے لیے لکھا جو بابل میں اپنی اسیری (جلاوطنی) کے دِن گُزار کر واپس یرُوشلیم لوٹ آئے تھے۔

ملاکی مُقدّس بائبل کے پُرانے عہدنامے کی سب سے آخری کتاب ہے۔ یہ کتاب غالبًا پانچویں صدی ق۔م میں ہیکل کی دوبارہ تعمیر کے بعد وجود میں آئی۔ اس کے لکھے جانے کی تاریخ پانچویں صدی ق۔م کا وہ زمانہ تھا جب نحمیاہ وہاں کا گورنر تھا۔ جو لوگ بابل میں اپنی اسیری کے بعد واپس یرُوشلیم لوٹ آئے تھے اور یرُوشلیم میں ہیکل کو پھر سے بنانا چاہتے تھے، ابھی اپنے کام کو شروع نہیں کر پائے تھے اور وہ اس مایوسی کے عالم میں خدا کی طرف سے بھی اس کی محبّت اور خبر گیری کے بارے میں اپنے دلوں میں کئی قسم کے شکوک کو جگہ دینے لگے تھے۔ ملاکی نبی نے اس کتاب کے پیغام کے ذریعہ بنی اِسرائیل کو ان کی خدا کے بارے میں بعض ایسی غلط فہمیوں کے لیے للکارا ہے اور یاد دلایا ہے کہ خدا اس سے پہلے کہ غیر قوموں کی عدالت کرے، وہ بنی اِسرائیل کا انصاف کرے گا۔

ملاکی نبی نے اس پیغام کے ذریعہ سے لوگوں کے اس ایمان کو پھر سے تازہ کیا کہ خدا کبھی اپنے وعدوں کو فراموش نہیں کرتا۔ وہ اپنے لوگوں کی حالت سدھارنے کے لیے پھر سے ان کے ساتھ تعلق پیدا کرے گا۔

ملاکی اس پیغام کے ذریعہ یہ بھی خبر دیتا ہے کہ خداوند خدا ایک شخص ایلیّاہ کو بھیجے گا جو بنی اِسرائیل کے خدا کے ساتھ پھر سے تعلقات استوار کرنے میں اُن کی ہدایت فرمائے گا۔ انجیلِ مُقدّس میں یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کو ایلیّاہ سے نسبت دی گئی ہے۔

اس کتاب کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ خدا کی محبّت اور اِسرائیل کا گناہ۔ (۱:۱۔ ۲:۱۶)

۲۔ مستقبل کے لیے اُمّید۔ (۲:۱۷۔ ۴:۶)

۱ ایک نبوّت: خداوند کی طرف سے ملاکیؔ کی معرفت، اِسرائیلؔ کے لیے خدا کا کلام۔

یعقوبؔ سے محبّت اور عیسوؔ سے عداوت

[۲] خداوند فرماتا ہے کہ میں نے تُم سے محبّت کی ہے۔
پھر بھی تُم کہتے ہو کہ تُو نے کس بات میں محبّت ظاہر کی ہے؟
خداوند فرماتا ہے: کیا عیسوؔ یعقوبؔ کا بھائی نہیں تھا؟ پھر بھی میں نے یعقوبؔ سے محبّت رکھی [۳] اور عیسوؔ سے عداوت رکھی۔ میں نے اس کے پہاڑوں کو ویران کر دیا اور اس کی میراث بیابان کے گیدڑوں کو دے دی۔
[۴] ادومؔ کہہ سکتا ہے کہ ہم برباد تو ہو گئے ہیں پر اپنی ویران جگہوں کو پھر تعمیر کریں گے۔
لیکن لشکروں کا خدا فرماتا ہے کہ وہ تعمیر تو کر سکتے ہیں لیکن میں پھر ڈھا دُوں گا۔ وہ لوگ شرارت کا ملک کہلائیں گے۔ وہ لوگ جن پر ہمیشہ خدا کا قہر رہے گا۔ [۵] تُم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے اور تُم کہو گے کہ خدا کی عظمت اسرائیلؔ کی سرحدوں سے بھی آگے ہے!

عیب دار قربانیاں

[۶] خداوند فرماتا ہے کہ ایک بیٹا اپنے باپ کی عزّت کرتا ہے اور نوکر اپنے آقا کی تعظیم کرتا ہے۔ اگر میں باپ ہُوں تو میری عزّت کہاں ہے؟ اگر میں آقا ہُوں تو وہ عزّت کہاں ہے جو مجھے ملنی چاہیے؟ اے کاہنو یہ تُم ہو جو میرے نام کی تحقیر کرتے ہو۔
پھر بھی تُم کہتے ہو کہ ہم نے کس بات میں تیرے نام کی تحقیر کی؟
[۷] تُم میرے مذبح پر ناپاک خوراک چڑھاتے ہو۔
اور کہتے ہو کہ ہم نے کس بات میں تجھے ناپاک کیا ہے؟
یہی کہہ کر کہ خدا کی میز حقیر ہے۔ [۸] جب تُم قربانی کے لیے اندھے جانور لاتے ہو تو کیا یہ بُرائی نہیں ہے؟ تُم عیب دار اور بیمار جانور قُربانی چڑھاتے ہو کیا یہ بُرائی نہیں؟ اُن جانوروں کو اپنے حاکم کے لیے نذر کرو! کیا وہ تمہاری اس بات سے خوش ہوگا؟ کیا وہ اسے قبول کرے گا؟ لشکروں کا خدا فرماتا ہے۔
[۹] خدا سے منّت کرو کہ تمہارے ہاتھوں کی اِن قربانیوں کی وجہ سے وہ ہم پر رحم کرے۔ کیا وہ تمہیں قبول کرے گا؟ ــ خداوند فرماتا ہے
[۱۰] کاش تُم میں سے کوئی ہیکل کے دروازے کو بند کرتا تا کہ تُم میرے مذبح پر بے فائدہ آگ نہ جلاتے! لشکروں کا خداوند فرماتا ہے، میں تُم سے خوش نہیں ہُوں اور میں تمہارے ہاتھ سے کوئی ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ [۱۱] سورج کے طلوع ہونے کے وقت سے غروب ہونے تک قوموں میں میرا نام عظیم رہے گا۔ میرے نام کی خاطر ہر جگہ بخور جلایا جائے گا اور ہدیئے لائے جائیں گے کیونکہ قوموں میں میرا نام بلند رہے گا۔ خداوند فرماتا ہے۔
[۱۲] لیکن تُم خدا کی میز کے بارے میں یہ کہہ کر کہ یہ ناپاک ہے اور اس پر کے ہدیئے حقیر ہیں، اس کی توہین کرتے ہو۔ [۱۳] اور تُم کہتے ہو کہ کیا زحمت ہے اور حقارت سے ناک چڑھاتے ہو۔ خداوند فرماتا ہے۔
جب تُم زخمی یا عیب دار یا بیمار جانور لاتے ہو اور اُنہیں قربانی کے لیے پیش کرتے ہو تو کیا میں اُنہیں قبول کروں؟ خداوند یہ فرماتا ہے۔ [۱۴] لعنت ہے اس دغاباز پر جس کے گلّہ میں قابلِ قبول نر جانور موجود ہے اور وہ اسے دینے کے لیے قسم کھاتا ہے مگر خدا کو عیب دار جانور دیتا ہے۔ خداوند فرماتا ہے کہ میں عظیم بادشاہ ہُوں اور میرے نام سے قومیں خوف زدہ رہیں گی۔

کاہنوں کے لیے تنبیہ

۲ اور اب اے کاہنو، تمہارے لیے یہ حکم ہے۔ [۲] خداوند فرماتا ہے، اگر تُم نہیں سُنو گے اور میرے نام کی تعظیم کے لیے اپنے دلوں کو آمادہ نہیں کرو گے تو میں تمہارے اوپر ایک لعنت بھیجوں گا اور تمہاری برکتوں کو ملعون کر دُوں گا۔ بلکہ میں پہلے ہی اُنہیں ملعون کر چُکا ہُوں کیونکہ تُم نے مجھے تعظیم دینے کے لیے اپنے دل کو آمادہ نہیں کیا۔
[۳] تمہارے باعث میں تمہاری اولاد کو ڈانٹوں گا اور تمہارے مُنہ پر تمہاری عیدوں کی قربانی کی غلاظت پھینکوں گا اور تُم بھی اس کے ساتھ پھینک دیئے جاؤ گے۔ [۴] اور تُم جان لو گے کہ میں نے تمہیں یہ حکم بھیجا ہے تا کہ میرا عہد لاویؔ کے ساتھ قائم رہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ [۵] اس کے ساتھ میرا عہد زندگی اور سلامتی کا تھا اور میں نے یہ اپنی تعظیم کے لیے دیا تھا۔ اور وہ مجھ سے ڈرتا اور کانپتا رہا۔ [۶] اس کے مُنہ میں سچّائی کی تعلیم تھی اور اس کے ہونٹوں پر کوئی ناراستی نہ پائی گئی۔ وہ میرے حضور سلامتی سے چلتا رہا اور بہتوں کو بدی کی راہ سے واپس لایا۔
[۷] لازم ہے کہ کاہن کے لب تعلیم کو محفوظ رکھّیں اور اس کے مُنہ سے لوگ ہدایت حاصل کریں ــ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کا پیغمبر ہے۔ [۸] لیکن تُم راہ سے پھر گئے اور تمہاری تعلیم بہت لوگوں کے لیے ٹھوکر کا باعث بنی۔ تُم نے لاویؔ کے ساتھ باندھے ہُوئے عہد

کو نظر انداز کر دیا۔ خداوند فرماتا ہے۔ [9] اس لیے میں نے تمہیں تمام لوگوں کی نظر میں ذلیل اور حقیر کیا۔ چونکہ تُم میری راہوں پر قائم نہیں رہے بلکہ شریعت کے معاملات میں تُم نے طرف داری سے کام لیا۔

بے وفا یہُوداہ

[10] کیا ہم سب کا ایک ہی باپ نہیں؟ کیا ایک ہی خدا نے ہم سب کو پیدا نہیں کیا؟ پھر کیوں ہم ایک دوسرے کے ساتھ بے وفائی کر کے اپنے باپ دادوں کے عہد کی بے حرمتی کرتے ہیں؟

[11] یہُوداہ نے بے وفائی کی۔ اِسرائیل اور یروشلیم میں نفرت انگیز کام ہُوا ہے: یہُوداہ نے ایک غیر معبود کی بیٹی کو بیاہ کر اُس مَقدِس کو جو خداوند کو عزیز ہے بے حرمت کیا۔ [12] خداوند ایسا کرنے والے کو خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہو یعقوب کے خیموں سے خارج کر دے۔ چاہے وہ خداوند کے لیے نذرانے ہی کیوں نہ لاتا ہو۔

[13] دوسری بات جو تُم کرتے ہو، یہ ہے کہ تُم خدا کے مذبح کو آنسوؤں سے تر کر دیتے ہو۔ تُم اس لیے آہ وزاری کرتے ہو کہ وہ تمہارے نذرانوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور نہ تمہارے ہاتھوں کے چڑھائے ہُوئے نذرانوں کو خوشی کے ساتھ قبول کرتا ہے۔ [14] تو بھی تُم پُوچھتے ہو ایسا کیوں ہے؟ ایسا اس لیے ہے کہ خدا تیرے اور تیری جوانی کی بیوی کے درمیان گواہ ہے۔ تُو نے اس کے ساتھ بے وفائی کی ہے حالانکہ وہ تیری شریکِ حیات ہے اور تیری منکوحہ بیوی ہے۔

[15] کیا خدا نے اُنہیں ایک نہیں بنایا؟ وہ جسم اور رُوح میں اس کے ہیں۔ اور ایک کیوں؟ اس لیے کہ خدا سے ڈرنے والی نسل پیدا ہو۔ پس تُم اپنے نفس سے خبردار رہو اور کوئی اپنی جوانی کی بیوی کے ساتھ بے وفائی نہ کرے۔

[16] اِسرائیل کا خدا کہتا ہے کہ مجھے طلاق سے نفرت ہے اور اس آدمی سے بھی مجھے نفرت ہے جس کا اوڑھنا بچھونا ہی ظلم ہے۔
پس اپنے نفس سے خبردار رہو اور بے وفائی نہ کرو۔

عدالت کا دِن

[17] تُم نے اپنی باتوں سے خداوند کو بیزار کر دیا ہے۔
تو بھی تُم پُوچھتے ہو کہ ہم نے اُسے کس بات میں بیزار کیا ہے؟
یہ کہہ کر کہ وہ سب جو بدی کرتے ہیں خدا کی نظر میں نیک ہیں اور وہ اُن سے خوش ہے یا یہ کہ عدل کا خدا کہاں ہے؟

۳ دیکھو میں ایک پیغمبر بھیجوں گا۔ وہ میرے آگے راہ تیّار کرے گا۔ تب خداوند جس کے تُم طالب ہو ناگہاں اپنی ہیکل میں آ جائے گا۔ اور اس وقت عہد کا پیغمبر جس کے تُم آرزومند ہو، آ جائے گا۔ خداوند فرماتا ہے۔

[2] پر اس کے آنے کے دِن کی کس میں تاب ہے اور جب وہ ظاہر ہوگا تو کون کھڑا رہ سکے گا کیونکہ وہ سنار کی آگ کی طرح یا دھوبی کے صابُون کی مانند ہے۔ [3] وہ چاندی کو تاپنے اور پاک صاف کرنے والے کی مانند بیٹھے گا اور بنی لاوی کو سونے چاندی کی مانند صاف کرے گا۔ تب وہ خدا کے ایسے لوگ ہوں گے جو راستبازی سے ہدیئے لائیں گے۔ [4] تب یہُوداہ اور یروشلیم کا ہدیہ خداوند کو منظور ہوگا جیسا پُرانے وقتوں اور گُزرے دِنوں میں ہوتا تھا۔

[5] اور میں عدالت کے لیے تمہارے نزدیک آؤں گا اور جادوگروں، بدکاروں اور جھوٹی قسم کھانے والوں کے خلاف اور ان کے خلاف بھی جو مزدوروں کو ان کی مزدوری نہیں دیتے اور بیواؤں اور یتیموں پر ظلم کرتے ہیں اور پردیسیوں کو انصاف سے محروم رکھتے ہیں اور مجھ سے نہیں ڈرتے، گواہ ہُوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔

خدا کو ٹھگنا

[6] میں کبھی تبدیل نہ ہونے والا خداوند ہُوں۔ اس لیے اے یعقوب کی اولاد، تُم نیست نہیں ہُوئے۔ [7] تُم اپنے دادا کے ایّام سے ہمیشہ میرے آئین سے مُنہ پھراتے رہے ہو اور اُنہیں نہیں مانا۔ تُم میری طرف واپس آؤ تو میں تمہاری طرف رجوع ہُوں گا۔ خداوند فرماتا ہے۔
تُم پُوچھتے ہو کہ ہم کس بات میں رجوع ہُوں؟
[8] کیا کوئی آدمی خدا کو ٹھگے گا؟ پر تُم مجھے ٹھگتے ہو اور پُوچھتے ہو کہ ہم کس بات میں تجھے ٹھگتے ہیں؟
دہ یکیوں اور ہدیوں میں۔ [9] پس تُم ملعون ہو۔ تمہاری ساری قوم ملعون ہے۔ کیونکہ تُم مجھے ٹھگتے رہے دہ یکی ذخیرہ خانے میں لاؤ تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو۔ اس بات میں مجھے آزما کر دیکھو۔ خداوند فرماتا ہے۔ اور دیکھو کہ میں آسمان کے دریچوں کو کھول کر اس قدر برکتیں برساؤں گا کہ تمہارے پاس رکھنے کو جگہ نہ رہے گی۔ [11] میں کیڑوں کو تمہاری فصل چٹ کر جانے سے روکوں گا اور تمہارے تاکستان اپنا کچّا پھل نہ گرائیں گے۔ خداوند فرماتا ہے۔ [12] تب سب قومیں تمہیں مبارک کہیں گی کیونکہ تمہارا ملک خوش حال ہوگا۔ خداوند فرماتا ہے۔

[۱۳] خداوند فرماتاہے کہ تُم نے میرے خلاف سخت باتیں کہی ہیں، تو بھی تُم پُوچھتے ہو کہ ہم نے تیرے خلاف کیا کہا ہے؟ [۱۴] تُم نے کہا ہے کہ خدا کی عبادت کرنا بے فائدہ ہے۔ خدا کے احکام پر عمل کرنے سے ہمیں کیا حاصل ہُوا اور اس کے احکام پر عمل کرکے اور اس کے حضور ماتم کرنے والوں کی طرح جانے سے کیا حاصل ہُوا؟ [۱۵] اب ہم مغروروں کو برکت والے کہتے ہیں۔ بے شک شریر خوشحال ہوتے ہیں اور خدا کی مخالفت کرنے والے رہائی پاتے ہیں۔

[۱۶] تب خداترسوں نے آپس میں گفتگو کی اور خدا نے متوجہ ہو کر اُن کی سُنی اور ان کے بارے میں جو خدا سے ڈرتے اور اس کے نام کی تعظیم کرتے ہیں، خدا کے حضور یادگاری کا ایک دفتر لکھا گیا۔

[۱۷] خداوند فرماتا ہے کہ وہ میرے لوگ ہوں گے۔ اس روز وہ میری خاص ملکیّت ہوں گے۔ میں اُن پر شفقت کروں گا جیسے باپ اپنے خدمت گُزار بیٹے پر شفیق ہوتا ہے۔ [۱۸] تب تُم راستبازوں اور بدکاروں میں اور خدا کی عبادت کرنے اور نہ کرنے والوں میں امتیاز کروگے۔

خدا کا دِن

۴ یقیناً وہ دِن آتا ہے جو بھٹّی کی مانند تپ رہا ہوگا۔ تب سب مغرور اور بدکار بھوسہ کی مانند ہوں گے اور وہ آنے والا دِن اُنہیں ایسا جلا دے گا، خداوند فرماتا ہے، کہ اُن کی جڑ یا شاخ میں کچھ باقی نہ چھوٹے گا۔ [۲] لیکن تُم جو میرے نام کی تعظیم کرتے ہو، تمہارے لیے آفتابِ صداقت اس طرح نکلے گا کہ اس کی کرنوں میں شفا ہوگی اور تُم گاؤخانے کے بچھڑوں کی طرح کُود و پھاندوگے۔ [۳] تب تُم بدکاروں کو کُچل دوگے۔ اس روز جب میں یہ کام کروں گا تو وہ تمہارے پاؤں کے تلوؤں کی راکھ ہوں گے۔ خداوند فرماتا ہے۔

[۴] میرے بندے موسیٰ کے فرائض اور احکام کو جو میں نے اسے حورب پر تمام اِسرائیلیوں کے لیے دیئے، یاد رکھو۔

[۵] دیکھو اس عظیم اور ہولناک دِن کے آنے سے پیشتر میں ایلیّاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔ [۶] اور وہ والدوں کے دل اولاد کی طرف اور اولاد کے دل ان کے والدوں کی طرف مائل کرے گا۔ ورنہ میں آؤں گا اور ملک پر لعنت بھیجوں گا۔